سلسلۂ مطبوعات ۲۷۷

سلسلۂ ابوالکلام آزاد صدی تقریبات

(۹)

۲

(جلد سوم و چہارم)

ابوالکلام آزاد

اترپردیش اردو اکادمی

لکھنؤ

جون ۱۹۸۶ء میں جب اترپردیش اردو اکادمی کی تشکیل نو ہوئی اور میں کوئی چار سال کے وقفے کے بعد اس کی مجلس انتظامیہ کا ایک بار پھر چیرمین نامزد کیا گیا تو میرے ذہن نے اس کا جو ترجیحاتی منصوبہ مرتب کیا، اس میں مولانا ابوالکلام آزاد کی صد سالہ جشن ولادت کی تقریبات کو سرفہرست جگہ ملی، اور سچ بات تو یہ ہے کہ میں کسی طرح یہ عہدہ قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں تھا لیکن چھ ماہ کی طویل کشمکش کے بعد میرے اندازِ فکر میں تبدیلی رونما ہوئی اور اس جذبے نے میری انفعالی کیفیتوں کو شکست دے دی کہ مولانا کی شخصیت اور ان کی تعلیمات کو عام کرنا ہمارے واجبات میں ہے اور اردو اکادمی اس قومی کام میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

میں نے جب اکادمی کی مجلس انتظامیہ کے اراکین سے آزاد صدی کے مختلف پہلوؤں پر غیر رسمی گفتگو کی تو ان کے اندر اس منصوبے کی تکمیل کا ذوق مجھ سے کہیں زیادہ ملا اور آخر کار مجلس انتظامیہ اپنی پہلی نشست میں الہلال کی مکمل فائلوں کے عکس کی طباعت و اشاعت کا منصوبہ بڑے عزم و حوصلے کے ساتھ منظور کر لیا۔ مجلس انتظامیہ نے محسوس کیا کہ مولانا آزاد کو اس سے زیادہ مخلصانہ خراج عقیدت اور کیا ہوگا کہ الہلال کا عکس ملک کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے۔

اکادمی کا سالانہ بجٹ محدود اور متعین ہوتا ہے۔ اس کی مدیں مقرر ہیں اور ریاستی حکومت ان مدوں کے پیش نظر ہر سال گرانٹ دیتی ہے۔ آزاد صدی کا بجٹ الگ سے مرتب کیا گیا اور حکومت کو منظوری اور اضافی گرانٹ کے لیے بھیج دیا گیا۔

بجٹ، ضمنی بجٹ، گرانٹ، اضافی گرانٹ، متواتر اور غیر متواتر گرانٹ ـــــ یہ ایسے موضوعات ہیں جن کی جزئیات ہمیشہ میرے دائرہ فہم سے باہر رہی ہیں۔ ایک مدت تک جب اضافی گرانٹ کے سلسلے میں حکومت سے کوئی جواب نہیں ملا اور اکادمی کے افسروں نے اس کے مالہ و ماعلیہ کی تفصیلات مجھے بتائیں تو میرے شب و روز کے معمولات متاثر ہو گئے اور سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ الہلال کے عکس کی اشاعت کیوں کر ممکن ہوگی۔ عوام و خواص سے کسی طرح کا چندہ وصول کرنا ہمیشہ اور ہر حال میں میرے معمولات سے خارج رہا ہے۔ جب کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو میں نے گرانٹ کی منظوری کی توقع پر کام کا آغاز کر دیا۔

اسی اثنا میں گورکھپور ایئرپورٹ پر جناب ویر بہادر سنگھ (سابق وزیر اعلا) سے ملاقات ہوگئی اور میں نے آزاد صدی کا ذکر چھیڑ دیا۔ انھوں نے اس خیال سے اتفاق کیا کہ اترپردیش میں "آزاد صدی تقریبات" اس طرح منائی جائیں جو ہر لحاظ سے مولانا آزاد کے شایانِ شان ہوں۔ انھوں نے اضافی گرانٹ کے سلسلے میں کہا کہ اس کی فکر نہ کیجیے، لکھنؤ آجایے، گرانٹ مل جائے گی۔ میں نے ۲۲ مارچ ۱۹۸۸ء کو جب شری ویر بہادر سنگھ سے لکھنؤ میں ملاقات کی تو انھیں ایئرپورٹ والی بات یاد آگئی۔ بجٹ کے جو کاغذات اکادمی سے بھجوائے گئے تھے، ابھی ان کی نظر سے نہیں گذرے تھے مگر انھوں نے بطیب خاطر ایک دوسرے کاغذ پر پانچ لاکھ کی رقم منظور کی اور کہا کہ جتنی مزید رقم کی ضرورت ہوگی، حکومت ادا کرے گی۔

جون ۱۹۸۸ء میں جناب نرائن دت تیواری نے وزیر اعلا کا عہدہ سنبھالا۔ ۱۸ جولائی ۱۹۸۸ء کو اکادمی کی مجلس عام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں تیواری جی نے بھی شرکت کی۔ اکادمی کی صدر بیگم حامدہ حبیب اللہ نے آزاد صدی تقریبات کے لیے مزید پانچ لاکھ کی رقم کا مطالبہ کیا۔ تیواری جی نے اسی اجلاس میں اس مطالبے کو منظور کر لیا اور اس طرح آزاد صدی تقریبات کے لیے ریاستی حکومت نے مجموعی طور پر دس لاکھ روپے کا عطیہ منظور کیا۔

الہلال کے عکس کی اشاعت کوئی اہمیت رکھتی ہے کہ نہیں، اس سوال کا جواب ـــ منفی تو ہرگز نہیں۔ ہمارے سامنے اس کے بہت سے مثبت پہلو ہیں۔ پہلی بات تو یہی ہے کہ مولانا آزاد پر کوئی تحقیقی اور تنقیدی کام اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک الہلال کے سارے شماروں کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کر لیا جائے۔ مولانا آزاد کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں صرف اس لیے راہ پا گئی ہیں کہ الہلال کی فائلیں کمیاب ہیں اور خواہش کے باوصف لوگوں کو اس کے مطالعے کا موقع نہیں ملتا۔ الہلال مولانا کی دینی، سیاسی، علمی اور ادبی شخصیت کا حرفِ آغاز بھی ہے اور حرفِ آخر بھی۔

ہم معروضات

- الہلال کے عکس کی اشاعت سات جلدوں میں کی جارہی ہے جن کی تفصیل یہ ہے:

جلد اوّل	۱۳ر جولائی ۱۹۱۲ء	تا	۲۵ر دسمبر ۱۹۱۲ء	۲۳ شمارے
جلد دوم	۸ر جنوری ۱۹۱۳ء	تا	۲۵ر جون ۱۹۱۳ء	۲۴ شمارے
جلد سوم	۲ر جولائی ۱۹۱۳ء	تا	۲۴ر دسمبر ۱۹۱۳ء	۲۵ شمارے
جلد چہارم	۷ر جنوری ۱۹۱۴ء	تا	۲۴ر جون ۱۹۱۴ء	۲۱ شمارے
جلد پنجم	یکم جولائی ۱۹۱۴ء	تا	۱۸ر نومبر ۱۹۱۴ء	۱۸ شمارے
جلد ششم	(البلاغ) ۱۲ر نومبر ۱۹۱۵ء	تا	۳۱ر مارچ ۱۹۱۶ء	۱۱ شمارے
جلد ہفتم	۱۰ر جون ۱۹۲۷ء	تا	۹ر دسمبر ۱۹۲۷ء	۲۴ شمارے

شماروں کی مجموعی تعداد ۱۴۶

- البلاغ کو تسلسل قائم رکھنے کے لیے الہلال میں شامل کرلیا گیا ہے اور اکادمی نے اس کا ذکر جلد ششم کی حیثیت سے کیا ہے۔
- الہلال کی سات جلدوں کو تین مجلّدات میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ ان کی مجموعی قیمت کچھ کم ہو جائے۔ مجلدات کی تفصیل یہ ہے۔

جلد اوّل اور جلد دوم	ایک ساتھ مجلد ہیں
جلد سوم اور جلد چہارم	ایک ساتھ مجلد ہیں
جلد پنجم، جلد ششم اور جلد ہفتم	ایک ساتھ مجلد ہیں

- الہلال کا متن لائن نگیٹو سے طبع ہوا ہے؛ تصویریں ہاف ٹون نگیٹو سے چھپی ہیں۔
- کوشش کی گئی ہے کہ الہلال میں شائع شدہ سارے اشتہارات کا عکس بھی شائع ہو جائے۔
- متن میں (اور صفحات کے تسلسل میں بھی) کئی جگہ غلطیاں نظر آئیں لیکن ان کی تصحیح صرف اس لیے نہیں کی گئی کہ ہم 'نقل مطابق اصل' کے اصول سے انحراف نہیں کرنا چاہتے۔
- بعض جلدوں کی فہرست الہلال میں شائع ہوئی تھی۔ اسے متعلقہ جلدوں کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ جن جلدوں کی فہرست الہلال نے شائع نہیں کی تھی، اسے اکادمی نے مرتب کرکے متعلقہ جلدوں میں شامل کر دیا ہے۔
- یوں تو الہلال میں صفحہ نمبر کی صراحت ہوتی تھی لیکن اشتہارات صفحہ نمبر سے عاری ہوتے تھے۔ آسانی کے لیے اکادمی اڈیشن کے صفحہ نمبر کا بھی اندراج کر دیا گیا ہے جو اشتہارات اور تصاویر کو بھی محیط ہے۔ اکادمی اڈیشن کا صفحہ نمبر نیچے نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔
- الہلال کی فروخت سے اکادمی اپنی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتی اس لیے یہ لاگت سے کم قیمت پر فراہم کیا جارہا ہے۔

ان موضوعات کا کون سا ایسا نکتہ ہے جس کی تصریح الہلال میں نہیں ہے۔ آزاد اور الہلال لازم و ملزوم ہیں اس لیے اگر آزاد صدی کے موقع پر بھی مولانا آزاد کا مطالعہ ادھورا رہتا ہے تو موجودہ نسل ہمیشہ موردِ الزام رہے گی کہ وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہوئی۔ اتر پردیش اردو اکادمی اس الزام سے اپنے معاصرین کو بری کر رہی ہے۔

الہلال کسی الف لیلوی داستان کے زمرے میں شامل ہوتا جا رہا ہے اردو کے مختلف درجات کے نصاب میں مولانا آزاد کی تحریریں بجا طور پر شامل کی گئی ہیں اور جب اساتذہ ان تحریروں پر درس دیتے ہیں تو الہلال اور اس کی گوناں گوں خصوصیات کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ طلبہ کے اندر الہلال کے دیدار کی خواہش بیدار ہو جاتی ہے۔ مگر اساتذہ ان کی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتے کہ الہلال ایک جنس نایاب ہے۔ اگر کہیں کسی کے پاس کوئی شمارہ ہے بھی تو وہ اتنے پراسرار طریقے سے اس کی جلوہ گری کا سامان بہم کرتا ہے کہ یہ "جلوہ گری" "ہر چند کہیں کہ ہے، نہیں ہے" کے ذیل میں آ جاتی ہے۔ الہلال کے عکس کی اشاعت سے نئی نسل کی شکایت دور ہو جائے گی۔ کم از کم اتنا دعویٰ تو وہ کر سکتی ہے کہ اصل الہلال کو نہ سہی اس نے اس کا عکس تو دیکھا ہے۔ الہلال کی یہ نئی جامہ پوشی اس کے اندازِ قد کی بہر حال غمازی کرے گی۔

اسلاف علم و ہنر اور سیم و زر کے مابین جو امتیازی لکیر کھینچتے آئے ہیں، اس کی حقانیت کا بارہا تجربہ ہوا لیکن الہلال کی فائلوں کی تلاش نے اسے آئینہ کر دیا۔ اس کی اشاعت کے لیے ریاستی حکومت سے گرانٹ تو مل گئی لیکن اس کے صحیح سالم اوراق کی فراہمی مرحلۂ جوئے شیر ثابت ہوا۔ میں ۱۹۵۵ء میں گورکھپور آ گیا تھا اور برابر یہاں کے ذاتی کتب خانوں کی تلاش اور ان سے استفادے میں معروف رہا۔ بعض ذاتی کتب خانوں کی فہرستیں بھی میں نے مرتب کر لی تھیں، مجھے یقین تھا کہ الہلال کے سارے شمارے مجھے گورکھپور میں مل جائیں گے اور اگر دو چار شماروں کی کمی ہوگی تو وہ باہر کے کتب خانوں سے پوری ہو جائے گی۔ میرے اس یقین نے دھوکا نہیں دیا، قریب قریب سارے شمارے یہاں مل گئے بلکہ بعض بعض شماروں کی تو چھ چھ کاپیاں ملیں لیکن دستبردِ زمانہ نے ان شماروں کی جو گت بنا دی تھی، اس نے میرے عزم و حوصلے کو متاثر کر دیا۔ کسی کا سر ورق غائب ہے، کسی کے بیچ کے صفحات غیر حاضر، بعض فائلیں ناقص الاول، بعض ناقص الآخر اور بعض ناقص الطرفین نکلیں۔ بعض شماروں سے تصویریں غائب تھیں ـــــ اور اعجوبے کی حد یہ تھی کہ بعض شماروں کے ایک کالم کو دیمک چاٹ گئی تھی اور بعض کے دوسرے کالموں کو۔ غرض الہلال کی دستیابی کی جہاں خوشی تھی وہاں اس کا غم تھا کہ اس کا عکس کیوں کر لیا جائے گا۔

بہت سی تدبیریں اور ترکیبیں ذہن میں آئیں لیکن میں نے یہ کیا کہ سب سے پہلے سارے شماروں کے کارڈ بنا لیے اور اس کے اندراجات اس طور پر مکمل کیے جن سے بعض علمی اشارات کی نشاندہی بھی ہو جائے اور عاریت دینے والوں کے نام اور شماروں کی ہیئت کذائی بھی واضح ہو جائے۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے میں نے سارے شماروں کے الیکٹرو اسٹیٹ عکس حاصل کر لیے۔ اصل مرحلہ اس کے بعد پیش آیا جسے میں تنہا طے نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اپنی بیوی کے سامنے مسائل رکھے اور اس سے کہا کہ میں ہفتے دو ہفتے کے لیے سارے گھر کو اس کام میں لگانا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ گھر کے معمولات میں فرق بھی نہ آئے اور اپنی اپنی بساط کے مطابق گھر کا ہر فرد اس کام میں میری مدد بھی کر دے۔ ماں کا حکم ہوا تو میرا بیٹا مشہود اور بیٹیاں عذرا، بشریٰ، قدسیہ، فوزیہ اور زیبا الہلال کے کام میں لگ گئیں۔ سارا گھر الہلال کی اصل فائلوں اور ان کی الیکٹرو اسٹیٹ کاپیوں سے بھر گیا۔ کرسیوں پر، میزوں پر، فرش پر، ہر جگہ الہلال کے شمارے بکھرے ہوئے تھے اور اللہ کا نام لے کر ہم سب نے ہر شمارے کے ایک ایک ورق کو دیکھنا شروع کیا اور جہاں کوئی نقص نظر آتا اسے فوراً اسی شمارے کی دوسری کاپیوں کی مدد سے درست کر لیا جاتا۔ اس کی صورت یہ اختیار کی گئی کہ متاثرہ عبارت پر صاف عبارت والا فوٹو چپکا دیا جاتا اور پھر اس طرح کے اوراق کا دوبارہ الیکٹرو اسٹیٹ کرا لیا جاتا تاکہ اس کی نگیٹیو بننے میں دشواری نہ ہو۔ دن بھر بلیڈ سے کاٹ کاٹ کر زخمی اوراق پر پنبۂ مرہم رکھا جاتا اور شام کو ان کا الیکٹرو اسٹیٹ کرا لیا جاتا۔ صبح کو تین چار بجے جب میں سو کر اٹھتا تو ان نئے اوراق کا حرفاً حرفاً مطالعہ کرتا اور اوریجنل سے موازنہ کرتا کہ کہیں کوئی نقطہ یا حرف متاثر تو نہیں ہو گیا ہے۔

ہر چند ہم نے کوشش کی ہے کہ الہلال کا ایک ایک لفظ اصل حالت میں قارئین کے سامنے آ جائے لیکن ہم انسان ہیں، ہم سے ضرور غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ہم عفو و درگذر کے مستحق ہیں۔

جن لوگوں نے الہلال کی فراہمی اور اس کی ترتیب میں میری مدد کی ہے ان کا شکریہ ادا کرنا میرے واجبات میں داخل ہے۔ احسان کرنے والوں کی فہرست بہت طویل ہے لیکن جن لوگوں کے احسانات مجھے ہر موقع پر اور ہر حال میں یاد رہیں گے، ان میں سب سے پہلے جناب مصطفیٰ کمال، اسسٹنٹ لائبریرین، گورکھپور کا نام آتا ہے۔ موصوف ایم۔ اے میں میرے شاگرد رہ چکے ہیں، انھوں نے الہلال کی فراہمی میں بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔ روزنامہ قومی آواز کے سب ایڈیٹر جناب قطب اللہ نے الہلال کے بعض شمارے صرف فراہم نہیں کیے بلکہ گھنٹوں کھڑے رہ کر ان کی فوٹو کاپیاں کلوائیں۔ دار المصنفین اعظم گڈھ کے مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب نے بھی بعض شماروں کی فراہمی میں بروقت مدد کی۔ ڈاکٹر رضیہ حامد نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ الہلال کی ایک فائل میرے پاس بھجوا دی۔ میں ان سب کا اپنی طرف سے اور اکادمی کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ریاض الدین اور ڈاکٹر تحریر انجم نے فہرست سازی اور ترتیب میں غیر معمولی دلچسپی لی، ڈاکٹر محمد شعیب نے کتابت اور تزئین کا بار سنبھالا، یہ تینوں میرے شاگرد رہ چکے ہیں۔ شاگرد بھی اولاد کا درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کا شکریہ ادا کیے بغیر میں اپنے فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

یہ کام مجلس انتظامیہ کے فیصلے سے انجام پذیر ہوا ہے۔ اس نے مجھے جو حکم دیا، میں نے اس کی تعمیل کی۔ میں مجلسِ انتظامیہ کے ہر رکن کا فرداً فرداً شکریہ ادا کر رہا ہوں۔

"آزاد صدی تقریبات" کے لیے مجلس انتظامیہ نے جس سب کمیٹی کی تشکیل کی تھی، اس میں ڈاکٹر عابد رضا بیدار، ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، جناب احمد سعید ملیح آبادی، چیف ایڈیٹر آزاد ہند، کلکتہ اور پروفیسر ریاض الرحمن شیروانی، صدر شعبۂ اسلامیات، کشمیر یونیورسٹی، سری نگر خصوصی مدعوئین کی حیثیت سے شامل کیے گئے تھے۔ ان حضرات کے سرگرم تعاون کو اکادمی ہمیشہ یاد رکھے گی۔

اگر الہلال کے اس عکسی ایڈیشن کی پذیرائی ہوئی تو جناب سید اطہر مسعود رضوی، پبلیکیشن آفیسر اور جناب رام کرشن ورما، سکریٹری اکادمی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ طباعت و اشاعت کا سارا بار انھوں نے اٹھایا تھا۔ اس میں جو خامیاں ہیں تو صدق دل سے میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ مجھ سے سرزد ہوئی ہیں۔ میں اتنا ضرور یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے احساس فرض کو کبھی مرنے نہیں دیا۔ میں نے اپنی علمی زندگی کی تشکیل میں مولانا آزاد کی تحریروں سے ہمیشہ کام لیا۔ میری خواہش رہی ہے کہ نئی نسل بھی ان تحریروں سے استفادہ کرے۔ الہلال کی اشاعتِ نو میں مجھے اس خواہش کی تکمیل کے آثار نظر آتے ہیں!

اتر پردیش اردو اکادمی
قیصر باغ، لکھنؤ
یکم اگست ۱۹۸۸ء

محمود الٰہی
چیرمین، مجلسِ انتظامیہ

اس جلد کے مضامین اور تصاویر کی فہرست آخری شمارے کے بعد ملاحظہ فرمائیں۔

جلد سوم

الہلال

۲ر جولائی تا ۲۴ر دسمبر ۱۹۱۳

ابوالکلام آزاد

اترپردیش اردو اکادمی
لکھنؤ

لاکھ ون بے خانہ ان مہاج رین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الہ لال کلکتہ - سالانہ قیمت مع ... ول صرف آٹھ آنہ !!!

آج دفتر الهلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور تانشر مصباح کے پہنچے هیں کہ " خدا کے کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مهاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں هزارها بیمار عورتیں اور جاں بلب بچے هیں - جنکو جنگ کي ناگهاني مصیبتوں کي وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بھي زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمي هیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بد نصیب زندہ' مگر مردے سے بد تر هیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الهلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو نا گوار گذرے کہ هلال احمر کا چندہ هر جگهہ هو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھي جاري ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے' اسي کیلیے کوشش کرتا ہے۔

(۱) کم ازکم وہ ایک ماہ کے اندر دو هزار پاونڈ یعنے ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۂ مهاجرین کیلیے فراهم کرنا چاهتا ہے' کیونکہ هلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج هي ترکي میں ... کي گئي ہے -

اِس بارے میں جو صاحب ... اعانت فرمائیں گے ... فا ... رہ برا ی اا ے

نہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگهہ' خود هی اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاهتا ہے -

(۲) اسکي صورت یہ هے کہ بلا شک نقد تیس هزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باهر ہے' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس هزار روپیہ جو اُسے مل رہا هو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقینا میں ۳۰ - هزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - هزار روپیہ دیتے' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الهلال چار هزار الهلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا هے - آج کي تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب آٹھ روپیہ قیمت سالانہ الهلال کي دفتر میں بهیجدینگے** ' انکے روپیہ میں سے صرف آٹھ آنہ ضروري اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار آنکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھ آنے میں سال بھر کیلیے الهلال بھي (جو جیسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاري هوجائیگا - اس طرح چار هزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - هزار روپیہ فراهم هو سکتا ہے اور دفتر الهلال آپ خود فائدہ اٹھانے کي جگہ' اس کارخیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماهوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے هیں' تاهم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھي' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں هي کے آگے هاتھہ پھیلاتے رهنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے هزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے هیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلي مثال ہے' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداري بهیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم۔

یورپین ترکي کے بے خانماں مهاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(۶) الهلال - اردو میں پہلا هفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ہے - محققانہ علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اس نے هندوستان میں سب سے پہلے ترکي سے جنگ کي خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "نامورران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخي ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے هیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے هیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلة و المناظرہ' اسئلة و اجوبتها اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین هیں - آٹھ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے' او کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مهاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.
Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly " " 4-12

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکلف بابی الکلام الدہلوی

عنوان تلغراف
« الہلال »

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۶ رجب ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۱

Calcutta : Wednesday. July 2. 1918.

اطلاع

زر اعانۂ مہاجرین

اور

الہلال

(۱) اعلان کیا گیا تھا کہ ۳۰ - جون تک جو درخواستیں آئیں گی انکی قیمت زر اعانۂ مہاجرین میں داخل کردی جائیگی - ۳۰ - جون گذر گیا، مگر اب تک جو رفتار خریداروں کی رہی ہے، وہ میری امید کیلیے بہت دلشکن ہے - اب ایک ہی چارۂ کار باقی رہگیا ہے کہ مدت اور بڑھا دی جاے - چنانچہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳۰ - جولائی تک اس مدت کو تصور کیا جاے - اس عرصے کے نئے خریداروں کی قیمت بھی بعد وضع ۸ - آنہ کے داخل خزینۂ اعانت کردی جائیگی -

(۲) گذشتہ پرچے میں اعلان کیا گیا تھا کہ جن حضرات کی قیمت ختم ہوچکی ہے، انکے نام یہ پرچہ نہیں جائیگا، تا آنکہ وہ اٮندہ کیلیے قیمت بھیجدیں یا وی - پی کی اجازت دیں - لیکن احتیاطاً یہ نمبر بھی تمام موجودہ خریداروں کے نام بھیجا جاتا ہے -

لیکن اگر اس ہفتے بھی انکی جانب سے کوئی اطلاع نہیں ملی تو پرچہ مجبوراً بند کردیا جائیگا -

(۳) گذشتہ جلد کی مفصل فہرست مضامین نظم و نثر و تصاویر اور علحدہ لوح چھپ رہی ہے - ناظرین جلد بندھوانے میں جلدی نہ کریں - غالباً اٮندہ نمبر کے ساتھہ شائع ہوجاے -

(۴) بعض حضرات اب بھی رعایت کے لیے خط لکھتے ہیں اور اسطرح دفتر کا وقت بے فائدہ ضائع ہوتا ہے - بکمال ادب گذارش ہے کہ دفتر کے مالی نقصانات اب اس درجہ پہنچ گئے ہیں کہ رعایت کسی طرح ممکن نہیں - بارہا اسکی نسبت اعلان ہوچکا ہے -

فہرست

تصاویر

دشمن دوست نما ! !

غیر اقوام پر حکمرانی کے باب میں روسی قوم دیگر اقوام یورپ سے بہت پیچھے ہے -

دیگر اقوام نے لفظی ہمدردیوں ' خوش ایند قرار دادوں ' اور دلکش وعدوں سے محکوم اقوام کے دل اپنے دست فریب و خدع میں لے لیے ہیں ' اور پھر اسکے بعد جو کچھہ کرنا مقصود ہوتا ہے ' پس پردہ پوری خوش اسلوبی سے انجام دیا جاتا ہے ' لیکن روس کی حالت اسکے بالکل برعکس ہے - وہ ہمیشہ اپنی رعایا کو خشونت و درشتی اور تیغ و تفنگ سے اپنے ہاتھہ میں رکھنا چاہتا ہے ' اور حق یہ ہے کہ تلوار بکف دشمن ' در استین خنجر سے ہزار درجہ بہتر ہے -

تازہ عربی ڈاک سے معلوم ہوتا ہے کہ ادفان کے مدرسۂ عثمانیہ کے تمام معلمین و متعلمین نے متفقہ طور پر ایک عرضداشت (میموریل) حکومت کے نام بھیجی تھی ' جسمیں اصلاح تعلیم کی درخواست کی گئی تھی ' مگر حکومت روس نے اپنی دیرینہ خشونت کے ساتھہ یاد داشت کو نامنظور کر دیا -

اسی ڈاک میں ایک زیادہ شرمناک و عبرت انگیز واقعہ کا ذکر ہے -

مسلمانان بیشیقورستق ایک جامع مسجد تعمیر کرنا چاہتے تھے - حسب قانون میونسپلٹی انہوں نے اجازت کی درخواست دی - جو جگہ تجویز کی گئی تھی ' اس کے پاس ایک گرجا تھا - میونسپلٹی کے چیرمین نے پادری کو بلایا ' اور اس سے درخواست کی بابت مشورہ کیا - پادری نے جواب دیا کہ گرجا کے قریب مسجد بنانا مذہباً جائز نہیں ' اسلیے درخواست واپس کردی گئی -

الشر قد ینتج الخیر

سطحی نظریں ان حرکات شنیعہ کی بناء پر روس پر نفریں بھیجینگی ' اور اسکو محکوم اقوام کے لیے قہر الہی خیال کرینگی ' مگر دقیقہ رس نظریں جانتی ہیں کہ یہ قہر الہی نہیں بلکہ تازیانۂ بیداری ہے - حاکم کا علانیہ ظلم و ستم اور خشونت و درشتی محکوموں کے جذبات کو بیدار کرتا ہے ' انہیں حریت و استقلال کی تعلیم اور جانبازی و سر فروشی کا درس دیتا ہے - دنیا میں قوموں نے علم استقلال اسی وقت بلند کیا ہے ' جب یا تو حکمراں قوم کی علانیہ ظلمرانی حد سے گذر گئی ' یا محکوم قوم کا احساس اس قدر تیز ہو گیا کہ مخفی مظالم کا بھی احساس ہونے لگا - پس ترکستان و کوہ قاف میں روسی مظالم ' عذاب الہی نہیں بلکہ معلم حریت ہیں ' جو غلامی اور محکومی کا جوا پھینکدینے کے لیے انہیں تیار کررہی ہے -

لیکن اسکے مقابلے میں جو حکومتیں بظاہر نرمی و رافت ' اور حسن سلوک و مسامحت کی پالیسی پر کاربند ہوتی ہیں ' اور اپنے ہر سخت سے سخت استبدادی اور ظلم آمیز عمل کو بھی ازادی کا نقاب پہنا کر ظاہر کرتی ہیں ' انکا وجود مخلوقات الہی کیلیے سب سے بڑا قہر ہے - کیونکہ طبیعتیں انکی ظاہر فریبیوں کا شکار ہو جاتی ہیں ' اور انکی نرمی و رافت ' حس و بیداری کو کروٹ لینے کی مہلت نہیں دیتی -

یاد رکھنا چاہیے کہ بے نقاب دشمن ' دوستی کے نقاب پوش دشمن سے بدرجہا بہتر ہے : و ان فی ذلک لایات لقوم یتفکرون -

---

هفتۂ جنگ موجودہ حکومت نے چاہا تھا کہ قسطنطنیہ کی فضا کو سازش کے جراثیم سے پاک کردے ' مگر یہ کیونکر ممکن ہے ' جب پیرا میں اسکی پرورش کے لیے تربیت خانے قائم ہوں ' اور لندن کے ماہرین فن نقشہ ہاے تربیت بلا انقطاع بھیج رہے ہوں ؟

مرحوم محمود شوکت پاشا کے قاتل کے ساتھہ اسکے اعوان و انصار کے حق میں بھی موت کا فتوی صادر کیا گیا تھا کہ اس سوز کا خاتمہ ہو جائے - مگر کار فرما ہاتھہ کی چابک دستی دیکھو اس تعذیب و تنکیل سے کیسی طلائی فرصت کا کام لیا ہے ؟ اگر ریوٹر کا بیان صحیح ہے تو اس قتل عام کے متعلق غلط فہمی سے پورا فائدہ اٹھایا جارہا ہے ' اور انتقام کے پردے میں دولت عثمانیہ کے اصلی فرزندوں کے قتل کے لیے بھی سازشہاے تازہ کے ساتھہ وسیع تیاریاں ہو رہی ہیں ! !

جس قوم کی یہ حالت ہو کہ دشمن کے لگاے ہوے زخموں سے جسم چور چور ہو ' مگر با ایں ہمہ غیروں پر چلانے کی جگہ ' آپس ہی میں تلوار چلا رہی ہو ' اسکا خدا ہی حافظ ہے -

مگر اس تلوار کے قبضے کن ہاتھوں سے متحرک ہیں ؟ پس پردہ کن ہاتھوں میں ڈور ہے ' جو پتلیوں کو نچا رہی ہے ؟

ایک طرف تو یہ حالت ہے کہ سازشوں کی بدولت حکومت کی بنیاد کشتی طوفانی ہورہی ہے ' دوسری طرف (بقول ریوٹر) خزانہ کی یہ حالت کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں وسط مارچ سے واجب الاداء ہیں ' اور اب چنگی کے عہدہ داروں کی تنخواہیں بھی نہیں ملتیں - روپیہ کے اسدرجہ قحط اور بعض اشد ضرورتوں سے عاجز آکر حکومت کو چند زمینوں کے فروخت کا فیصلہ کرنا پڑا -

روس کا توسط اب تک سرویا نے منظور نہیں کیا - ۲۴ - جون کے تار میں جو خبر دی گئی تھی ' اسکی تغلیط ۲۷ - کے تار میں کردی گئی ہے - بلغاریا نزاع انگیز مقامات سے اپنی فوج ہٹانے پر راضی نہیں - اسکا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ یونان اور سرویا کو بھی اپنی اپنی فوجوں کے ہٹانے سے انکار ہے - سالونیکا سے آئی ہوئی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ زلیٹو میں جنگ رو بہ ترقی ہے - فریقین کو سخت نقصان ہو رہا ہے - اور اسوقت تک سرویا کے اعوان و انصار کی تعداد برابر بڑھتی جاتی ہے -

وائنا میں بیان کیا گیا ہے کہ رومانیا بلغاریا کو دھمکی دے رہی ہے کہ اگر بلغاریا نے سرویا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تو وہ بھی اسکے خلاف اعلان جنگ کر دیگی - اسکوب میں بارہ ہزار مانٹی نیگری پہنچ گئے ہیں - سروی فوج نے پرجوش نعروں اور دستکوں سے انکا استقبال کیا - ایک نامہ نگار بلغراد سے لکھتا ہے کہ ۲۰ - ہزار البانی سرویا کے طرف سے لڑنے کے لیے تیار ہیں ' جسمیں سے ۶ - سو اسکوب پہنچگئے -

جسم زخموں سے چور ' گھر میں سازشوں کی آگ مشتعل ' خزانہ خالی ' مگر با ایں ہمہ دولت عثمانیہ پھر میدان جنگ میں اترنے کے لیے تیار ہے ! اخبار مذکور کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایک جلسے میں تمام وزراء نے بالاتفاق طے کیا کہ اگر سیرس ' کیویلا ' ڈراما سے بلغاریا نے اپنی فوجیں نہ ہٹالیں ' اور جنگ چھڑ گئی ' تو یونان کی طرف دولت عثمانیہ اپنا دست اعانت دراز کریگی - نامہ نگار کا بیان ہے کہ مجھسے ایک ذمہ دار جماعت نے بیان کیا کہ " اگر ان حلفاء میں باہم جنگ ہوئی ' اور وہ جنگ بلغاریا کے حق میں مضر ثابت ہوئی ' تو ممکن ہے کہ مرخر الذکر بالکل پیچھے ہٹا دیا جائے ' اور اپنی فتوحات کے نہایت ذرا سے حصے پر قانع ہو جائے - یہ ناممکن ہے کہ ہم جنگ کے وقت بالکل علحدہ رہیں - فوجوں کا متفرق ہونا ابھی ملتوی رہیگا " -

مگر سوال یہ ہے کہ کیا عثمانیوں نے ابھی تک یورپ کو نہیں پہچانا ؟ کیا ہلال کے پاس سے جو صلیب کے پاس جا چکا ہے ' اسکو یورپ پھر ہلال کے پاس واپس آنے دیگا ؟ کیا انکو نہیں معلوم کہ گلاڈ سٹون کی روح کا بھوت اسوقت تمام یورپ میں حلول کرچکا ہے ؟ فما لہا ؤلاء القوم ' لا یکادون یفقہون حدیثا ! !

فاتحة السنة الثانية

المجلد الثالث

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي سهل لعبادة المومنين الى مرضاته سبيلا ' و اوضح لهم طرق الهداية و جعل اتباع الرسول عليها دليلا و انزل كتابا " يهدي للتي هي اقوم و يبشر المومنين الذين يعملون الصالحات ان لهم اجراً كبيرا (۱۷ : ۹) " و كتب في قلوبهم الايمان و ايدهم بروح منه لما رضوا بالله ربا ' و بالاسلام دينا ' و بمحمد رسولا ' و اتخذ هم عبيداً له' فاقروا له بالعبودية و لم يتخذوا من دونه وليا ولانصيرا - و قال في حقهم " ان عبادی ليس لك عليهم سلطان ' و كفى بربك وكيلا (۱۷ : ٦۸) " و الحمد لله الذی اقام فی ازمنة الظلمات من يكون باشراق انوار الشريعة كفيلا - و اختص هذه الامة بانه " لا تزال فيها طائفة على الحق ' لا يضرهم من خذلهم و لا من خالفهم ' حتى ياتی امره " و لو اجتمع الثقلان على حربهم قبيلا - يدعون من ضل الى الهدى ' و يصبرون منهم على الجحود و الاذى ' و يبصرون بنور الله اهل العمى ' و يحيون بكتابه الموتى ' فهم احسن الناس هديا و اقومهم قيلا - يجاهدون في الله حق جهاده ' و لا يخافون لومة لائم ' " و للاخرة اكبر درجات و اكبر تفضيلا (۱۷ : ۲۳) " - فحاربوا في الله من خرج عن دينه القويم ' و صراطه المستقيم ' الذين عقدوا الوية الضلالة و البدعه ' و اطلقوا اعنة الفتنه ' و اعرضوا عن الكتاب و نبذوا السنه ' و ارتضوا غيرهما بديلا " و قل جاء الحق و زهق الباطل ' ان الباطل كان زهوقا ' و ينزل من القران ما هو شفاء و رحمة للمومنين ' ولا يزيد الظالمين الا خسارا (۱۷ : ۸۴) "

و اشهد ان محمداً عبده و رسوله ' ارسله " بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله (٦۱ : ۹) " وكفى بالله شهيدا - ارسله " كافة للناس بشيرا و نذيرا (۳۷ : ۲۸) " و " داعياً الى الله باذنه ' و سراجاً منيرا (۲۳ : ۴۹) " فهدى به من الضلالة ' و علم به من الجهالة ' و بصر به من العمى ' و ارشد به من الغي ' و فتح به اعيناً عميا ' و اذانا صما و قلوبا غلفا - الي ان اشرقت برسالته الارض بعد ظلماتها - و تالفت القلوب بعد شتاتها - فصلى الله عليه و على آله الطيبين الطاهرين ' و اصحابه المهتدين ' صلواة دائمة بدوام السماوات و الارضين ' مقيمة عليهم ابداً ' لا تروم انتقالا عنهم ولا تحويلا -

و اسئلك اللهم هداية هذه الامة الي اقوم سبيل ' و الهامها عرفان الجميل ' و تميز العدو من الخليل ' و بلغها اللهم تلك الدرجة السامية التى تتزحزح بها عن مذلة التقاليد ' و تتجافى جنوبها عن مضاجع الاسر و التقييد - فلا تنقاد لمن يوردها حتفها ' و يملك عليها امرها ' حتي اصبحت بحالة لا تعرف قوتها من ضعفها - وهب لمرشديها وجدانا صادقا ' و علماً نافعاً ' و قلبا صافيا ' و لسانا بالحق ناطقا ' ولا تدع منهم مفتنا ولا منافقا - يلبس ثوبا على ظاهره مسحة من الصلاح و باطنه انت به عليم : " و منهم من يومن به و منهم من لا يومن به ' و ربك اعلم بالمفسدين (۱۰ :) "

(و بعد) فقد مضى على (الهلال) عام و هو دائب علي صادق الخدمة ' التي يعتقد بها فلاح الملة ' و نجاح الامة ' غير مبال بما يصمه به الجامدون الجاهلون ' و يتهمه به المتفرنجون الدجالون اطفاء لنور الحقيقة ' و طمسا لمعالم الصدق " و يابى الله الا ان يتم نوره و لوكره الكافرون "

فهو - بعون الله القدير - كان و لم يزل متبعا سنن الحق بعلمه و ايقانه بان الحق احق ان يتبع ' و ان ينصت له و يستمع ' و الباطل اجدر بالدثور ' و اقتلاع الجذور " و الله ولى الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور (۲ : ۲۵۷) "

اللهم ثبتني بالقول الثابت ' و العمل النافع ' و العزم الراسخ ' و " ادخلني مدخل صدق و اخرجني مخرج صدق و اجعل لى من لدنك سلطانا نصيرا (۱۷ : ۸۳) " ولا تجعل للاهواء على سبيلا -

و اعذني من كل شيطان رجيم ' و افاک اثيم ' و اهدني صراطك المستقيم ' " صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين (۱ : ٦) " و اجعلني من " الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون (۴٦ - ۱۲) "

اللهم انى ابرأ اليك يا ذالحول و الطول ' من الطول و الحول ' و اشهدک باني غير معصوم عن الزلل و الخطل ' فهب لى من ينتقد اقوالى ' و يمحص اعمالى ' و رحم الله امرأ هدانى الى عيوبي و يرشدني بالاحتساب ' و السلام على " الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه ' اولئك الذين هدا هم الله ' و اولئك هم اولو الالباب (۳۹ : ۱۹) "

ـیٖا ۂ ملت کے تازہ ترین داغ
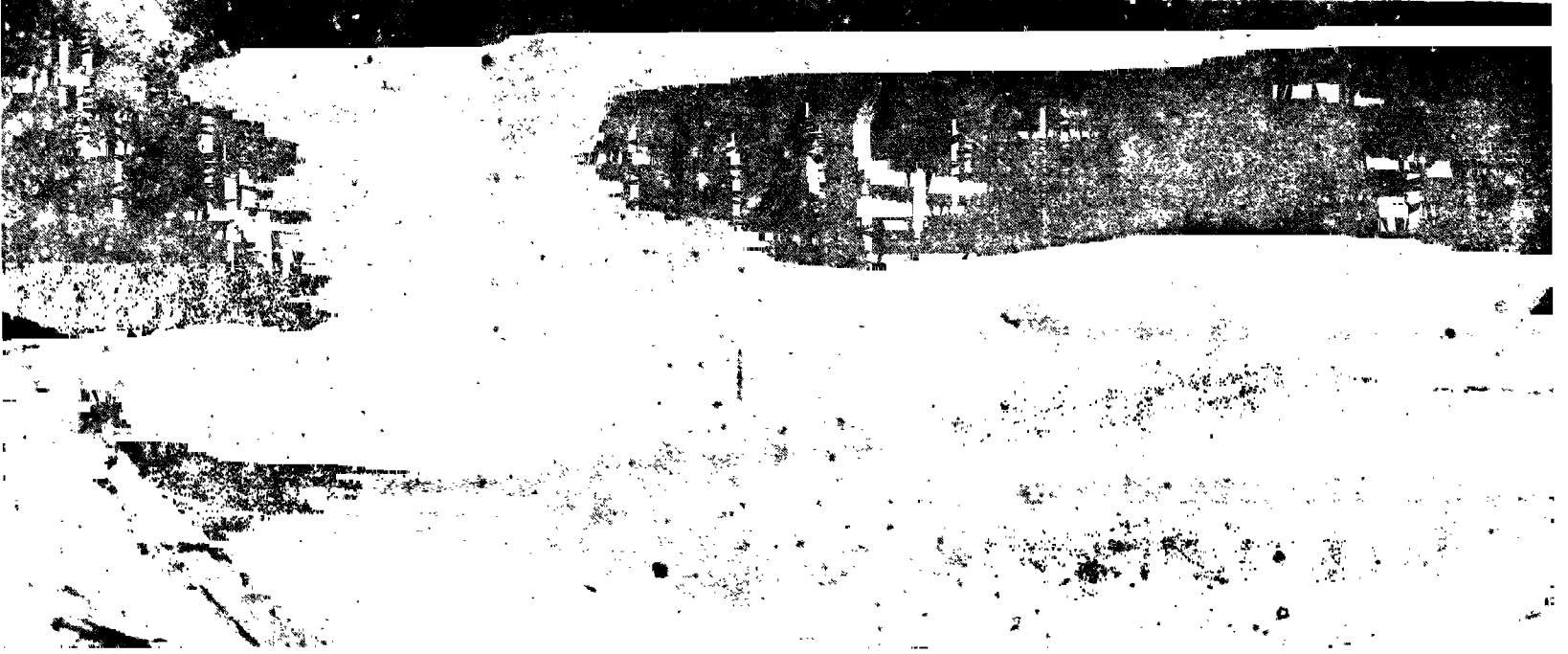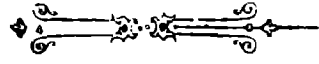
ـعلابیک کا ایک ـب ـسمدـدر منظر

البنانیہ کے مناظر جمیلہ

۲۶ - رجب ۱۳۳۱ هجری

اا ۱۹ء وا ۱۹ء

يعني

جماعت " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

(۲)

ان الـــذين كـذبوا باياتنـــا و استكبروا عنها ' لا تفتح لهـم ابواب السماء و لا يدخلون الجنـــة ' حتـے يلج الجمـــل في سم الخياط ' وكـــذالـك نجـــزي المجـــرمين - (۷ : ۳۹)

جن لوگوں نے همـاري آيتوں کو جهتلايا ' اور همارے آگے جهکنے کي جگهه غرور سے اکڑ بيٹهے ' تو ياد رکهو که انکے ليے نه تو کبهي آسماني برکتوں کا دروازہ کهلے گا ' اور نه کاميابيوں اور کامرانيوں کي بهشت حيات ميں داخل هوسکيں گے - هاں اگر ايسا هوسکتـا هے که سوئي کے ناکے ميں سے اونٹ گذر جاے ' تو يه بهي ممکن هے که وہ بهي بغير اسکے فلاح پا جائيں -

بيـا کـه روے بمحـرابـگه نـور نهيـم * بنـاے کعبـۂ ديگر ز سنـگ طور نهيـم !
حطيم کعبـه شکست و اساس قبلـه بريخت * بتـازہ طـرح يکے قصـر بے قصور نهيـم !
علـو طاق حـرم تا بچنـد [illegible] ست * که داغ عشق به پيشـاني غـرور نهيـم !
تو نطـع ديـر فروچين که ما قـرابـۂ مے * بشهپـر ملـک و طيلسـان حور نهيـم !
زجوش جـرعه کشـاں صد [illegible] انگيزم * جهـاں جهـاں ز صـراحي باده صور نهيـم !
بعـرعـۂ که بسـوزد دماغ [illegible] * خفـاے صومعـه در عرصۂ ظهـور نهيـم !
نفس بگـرمي ايں بزم تا بکے (فيضـي) ؟
دگـر بمجلـس روحانيـاں بخـور نهيـم !

و الشمس وضحاها ' و القمر اذا تلاها ' والنهار اذا جلاها ' والليل اذا يغشاها ' و السماء و ما بناها ' و الارض و ما طحاها : که زمين کا ذرہ ذرہ مستعد ' افتاب کي شعاعيں درخشنده ' آسمان کے بحار منجمد امادۂ نزول ' قوتوں کا نمو ' باليدگيوں کا ظهور ' اور محرکات کا اجتماع هر طرف موجود هے ' اور عالم نشو و نما کے ملائکۂ معبود وقت کے منتظر ' اور تخم ريزي کے استقبال کيليے چشم براہ هيں - دهقان کي قسمت اوج پر ' اور زمين کا طالع کامراني کے افق پر چمک رها هے - وقت هے که کل کو کاٹنے والے آج بوليں ' اور کل جو اپني زمينيں بهرنے والے هيں ' آج اپنے دامن کو چند بيجوں سے خالي کرديں - پر ضرور هے که هاتهه تجربه کار ' دانه صحيح و سالم ' اور دهقان محافظ و نگراں هو - تا زمين کي مستعدي بيکار نه جاے ' اور اس سے جيسي بهتر غذا کل کيليے طلب کي جاتي هے ' ويسي هي بهتر غذا آج اسے دي بهي دي جاے :

و سخرلكم الليل و " اور الله نے رات کي رطوبت ' اور النهار ' و الشمـس دن کي حرارت کو ' اور اسکے سرچشمے

و القمـر و النجـوم مسخـرات بامرہ ' ان فـي ذلــك لايات لقوم يعقلون - وما ذروا لـكـم في الارض مختلـفـا الـوانـه ' ان في ذالـك لا يـات لقـوم يـذكرون (۱۶ : ۱۴)

يعني سورج اور چاند کو ' نيز تمام ستاروں کے خواص و تاثرات کو اپنے حکم سے تمهارا تابع کرديا هے ' اور صاحبان عقل کيليے ان ميں حکمت الهيه کي بهت سي نشانيـاں هيں ! اور پهر وہ زمين کي پيداوار اور ذراعت کے نتائج ' جو تمهارے ليے پيدا کر رکهے هيں - جنکي طرح طرح کي رنگتيں اور صورتيں هيں - سو غور و فکر کرنے والوں کيليے ان ميں بهي صدها بصيرتيں اور حکمتيں پوشيدہ هيں ! ! "

حکمت امثال

ميں نے اس مضمون کو موسموں کے تغيرات ' بارش کے نزول ' اسکے علائم و اثار ' اور زمين کي خشک سالي اور نشاط و شگفتگي کي تمثيل سے شروع کيا ' جو بظاهر نفس موضوع سے کوئي ربط نماياں نهيں رکهتي ' اور ايک غير مربوط گريز کے ذريعه تمهيد مقصد

ے ملا دي گئي هے - پهر لوگوں کو تو انتظار معجزه جماعت کے اغراض و مقاصد کا هے' دنیا کے طبعي تغیرات' اور نکے اثار و ما بعد نتائج کے معنوں کو اس سے کیا تعلق ؟

معلوم نهیں پچھلے نمبر کو پڑھتے هوے یه خیال آپکے ذهن میں پیدا هوا یا نهیں ؟

لیکن خدا تعالی نے قران کریم کے ذریعه اس بارے میں همیں ایک بصیرت بخشي هے : و له المثل الاعلى في السماوات والارض و هو العزيز الحكيم (۳۰ : ۲۶) اور اس کا درس همیں بتلاتا هے که مطالب عالیه و مقاصد الهیه کے اظہار کیلیے بہترین وسیلۂ اظہار' تمثیل هے - یہي سبب هے که تم هر جگه اس کتاب عزیز میں امثال و نظائر کا ایک ذخیرۂ وافر پاتے هو' اور کہیں هوارنکي تصریف' کہیں بادلوں کے انبساط' کہیں زمین کے نشو و نما' کہیں لیل و نہار کے اختلاف' کہیں موجودات و مخلوقات کے مختلف اشکال و الوان' کہیں کواکب و سیارات کے طلوع و غروب' کہیں انقلابات طبیعیه کے مناظر جمیله' اور کہیں رعد و برق کے مرایاء مدهشه و مخوفه کے اندر' وہ اسرار حکمیه اور معارف الهیه بیان کردیے گئے هیں' جو فہم انساني کا منتہاے ادراک هیں : و لقد ضربنا في هذا القرآن من كل مثل لعلهم يتذكرون (۲۹ : ۳۹)

منجمله امثال قرانیه کے' ظہور اثار و علائم بارش کي ایک لطیف و بدیع' اور جامع و مانع تمثیل هے' جس پر سب سے زیادہ زور دیا گیا هے' اور جسکے اندر انسان کي قلبي و روحي حیات و ممات' اقوام و ملل کے انقلابات' ملکوں اور حکومتوں کے تسلط و تنزع' اور هدایت الهي اور شقاوت انساني کے مختلف مدارج و مراتب کی نسبت صدها اشارات و بیانات پوشیدہ هیں : و ما يعقلها الا العالمون -

پس غور کیجیے تو آج بهي پیش نظر مطالب کے اظہار کے لیے اس تمثیل سے بڑھکر اور کوئي جامع اور بین ذریعه نه تھا - بظاهر یه تمہید اپکو اصل مقصود سے غیر متعلق نظر آتی هے - لیکن آگے چلکر سیر مطالب میں هر قدم پر آپ دیکھیں گے' که جو کچھه مقصود اصلي تھا' وہ در اصل اسي کے اندر عرض کردیا گیا' اور و عرض مقصد کے هر مرتبے پر یہي تمثیل هے' جو اپنے اشارات کی شرح و تفسیر کر رهي هے : و كذلك يضرب الله الامثال' لعلهم يتذكرون !!

عصر انقلاب و ظہور استعداد

فصل کاٹنا اسان اور دلخوش کن هے' پر بیج کا بونا مشکل اور محنت کا محتاج هے - جس طرح زمین پر سال میں ایک یا دو مرتبه هي وہ موسم آتا هے' جب اسکا ذرہ ذرہ قوت نشو سے لبریز' اور اسکا چپه چپه استعداد نموء سے امادۂ تخم ریزي هوتا هے' بعینه اسي طرح قوموں اور ملکوں کی حیات و ممات اور عروج و زوال کے بهي مخصوص و معدود اوقات هیں' جو اپنے اپنے وقتوں پر ظہور کرتے هیں - وہ زندگي اور ارتقا کي استعداد و صلاحیت کا ایک دور هوتا هے' جو صرف اسلیے آتا هے تاکه اس فرصت سے فائدہ اٹھانے والے فائدہ اٹھالیں' اور جنکے پاس کاشت کاري کیلیے بیج موجود هیں' وہ وقت کو مساعد دیکھکر تخم پاشي کرلیں -

اسوقت قوموں کے اندر تغیر و انقلاب کي موجیں لہرانے لگتی هیں' تنبه و عتبار کی هواؤں کا زور هوتا هے' مصائب کے اشتداد اور غموم و هموم کے استیلاء سے سوئی هوئی قوتیں بیدار هو جاتی هیں - پرانے زخم هرے هوجاتے هیں' مندمل زخموں کے ٹانکے کهل جاتے هیں' اور نئے زخموں کے اندر سے خون کے چشمے اُبل اُبل کر بہنے لگتے هیں - پس یه ایک عصر انقلاب اور ایک دور استعداد حیات هوتا هے جو هر طرف چها جاتا هے' اور سرزمین روح و قلب کے ذرے ذرے کے اندر حیات ملی کے نشو و نما کی استعداد تام پیدا هو جاتی هے -

پهر اُس وقت زمین کی جستجو نهیں هوتی' جو سیر حاصل هو - پانی کی تلاش نهیں هوتی' جو آسمان سے برسے - آفتاب کی ضرورت نهیں هوتی' جو اپنی تمازت و حرارت سے زندگی بخشے - بلکه صرف ایک هاتهه کی ضرورت هوتی هے' جو موسم کو دیکھے' فرصت کو سمجھے' اور ایک صحیح و سالم بیج اس زمین مستعد کے سپرد کردے' تا وہ گلے اور پهوٹے' اور پهر زندگیوں اور کامیابیوں کا درخت تناور اور شجرۂ طیبه بنکر' قدرت الهی اور حکمت سرمدي کا ایک معجزۂ محیر العقول هو :

هو الذي انزل من السماء ماء لكم منه شراب و منه شجر فيه تسيمون - ينبت لكم به الزرع و الزيتون و النخيل و الاعناب و من الثمرات' ان في ذلك لايات لقوم يتفكرون (۱۶ : ۱۰)

" وهي تو قادر مطلق هے' جس نے اسمان سے پاني برسایا - اور وہ ایک طرف تو دریاؤں' آبشاروں' اور تالابوں کی صورت میں جمع هوکر تمهارے پینے اور سیراب هونے میں کام آتا هے' اور دوسري طرف زمین کی روئیدگي کے ظہور کا وسیله بنتا هے - اُس سے درخت پرورش پاتے هیں اور تم اپنے مویشیوں کو ان میں چراتے هو - اُسي پاني سے خدا تمهارے لیے زمین کي زراعت و کاشت کو سر سبز کرتا هے' اور طرح طرح کے پهل اُن میں پیدا هوتے هیں ! غور کرو تو ارباب فکر و بصیرت کیلیے اسمیں حکمت الهیه کي ایک بهت بڑي نشانی هے !! "

اس فصـل کیلیے تخـم

" اصلاح " اور " عمل " کی دعوتیں هی وہ بیج هیں' جنکی اس موسم نمو اور دور استعداد میں سرزمین ارواح و قلوب کو ضرورت هوتی هے - ایک بیج کے بار آور هونے کیلیے جن جن شرائط کی ضرورت هے' وہ سب کی سب قدرتی طور پر اُس وقت مهیا هو جاتی هیں - زمین کی درستگی کی ضرورت نهیں هوتی' کیونکه حس و بیداري کی وجه سے دلوں میں اضطراب و جوش موجود هوتا هے - افتاب کی تمازت و حرارت بهی مطلوب نهیں هوتی' که مظالم کا اشتداد' خونریزیوں کی کثرت' اور ذلت و رسوئی کی انتها' سوزش و تپش کی آگ سلگا دیتی هے - باران رحمت الهی جو اقلیم نباتاتی کا سلطان و حکمراں هے' وہ بهی امادۂ کار هوتا هے که پاني کي جگهه قتیلان ظلم و استیلا کا سیلاب خونین زمین کو سینچنے اور بیج کو گلانے کیلیے هر طرف موج زن هوتا هے - پس اس وقت صرف ایک صحیح صداے دعوت' ایک صداقت آگین تحریک عمل' اور ایک موصل الی المقصود سفر کے بیج هی کي ضرورت هوتي هے' جو طیاریوں اور آمادگیوں کے اس نامیه زار حیات میں سپرد خاک کردیا جاے پهر زمین اپني استعداد کو' حرارت اپني آمادگي کو' اور پاني اپني طیاري کو فوراً صرف کار کردے' اور تهوڑے هي دنوں کے اندر قدرت الهی اس ذرۂ تخم کو اشجار و اثمار' اور برگ و بار کی هیئت عظیمه اور منظر فخیمه کي صورت میں' اپني غیبي نشو و نما' اور الهي ربوبیت کي توفیق فیضان سے بلند و استوار فرمادے :

الم تر كيف ضرب الله مثلا كلمة طيبة كشجرة طيبة' اصلها ثابت وفرعها

" الله تعالی نے نیک دعوت اور پاک تحریکوں کي کیسی اچھي مثال دي هے ؟ یعنی دعوت الهی مثل ایک مبارک اور

پھر وہ کونسي شے هے ؟ ؟

پس میں کہتا هوں ' اور از فرق تا بقدم ایک صداے ربانی بنکر کہتا هوں - جبکه یقین کي وہ لا زوال طاقت میرے ساتھه هے' جسکے لیے کبھي فنا نہیں - جبکه وہ بصیرۃ الهي میرے دل کے اندر موجود هے ' جسمیں کبھي تذلل و تذبذب نہیں - اور جبکه وہ شہادت ایقانی میرے سامنے هے' جسکی رویت میں کبھي دهوکا اور فریب نہیں - که زندگیوں اور کامیابیوں کا وہ تخم مقدس' کوئی انجمن' کوئی اسکیم' کوئی بے شمار خزانه' کوئی عهد حفاظت' کوئی اقرار خدمت' غرضکه دنیا کی کوئی آواز اور انسانوں کی کوئی تدبیر نہیں هوسکتی' مگر

صرف وہ ایک هي تحریک حق و صداقت' جو مسلمانوں کو انکي حیات انفرادی و ملي کي هر شاخ میں "مسلمان" بننے کي دعوت دے' اور اپنی اس آواز کو انکے تمام صغار و کبار' رجال و اناث' اعالی و ادانی' شہری و دیہاتی' عوام و خواص' غرضکه هر فرد ملت کے دل و جگر میں اتار دے که :

یا ایها الذین آمنوا ! ادخلوا فی السلم کافة ولا تتبعوا خطوات الشیطان ' انه لکم عدو مبین ! ! (۲ : ۱۳۶)

اے وہ لوگو که ایمان اور اسلام کے مدعي هو ! صرف دعوا کافي نہیں' اگر زندگي چاهتے هو تو اسلام میں پورے پورے آجاؤ' اور شیطان کے قدم بقدم نه چلو ! وہ انسانی هدایت اور ارتقاء و عروج کا ایک بالکل کھلا دشمن هے !

اور اس طرح اتار دے که خدا کے بندے پھر صرف اسی کے هو جائیں - اسکے رشتے سے ٹوٹے هوے پھر اسی کے ساتھه جڑ جائیں' اسکے دروازے سے بھاگے هوے پھر اسی کی غلامی کی زنجیریں پہن لیں - اسکے چاهنے والے پھر هر طرف سے کٹکر صرف اسی کو پیار کرنے لگیں - اسکے پکارنے والے پھر اسی کی جستجو میں نکل جائیں' اس سے غفلت کرنے والے پھر اس روٹھے هوے کو منا لیں - اور اس ایک کی غلامی کا حلقه پہن کر تمام دنیا کو اپنا غلام بنانے والے' پھر اسی کي چوکھٹ پر جھک جائیں - تا که اسکے آگے جھک کر سب کے آگے سر بلند هوں' اور اسکے آگے جبین نیاز جھکا کے سب کو اپنے آگے مسجود دیکھیں - یعنی هجر کے بعد پھر وصال کی بزم آرائی هو - محرومی کے بعد پھر کامرانی کے راز و نیاز هوں' اور نامرادي کے بعد پھر دولت مقصود و مطلوب سے دامن و آستین امید مالا مال هو جاے ! !

و هو الذي یقبل التوبة عن عباده و یعفوا عن السیئات و یعلم ما تفعلون ' و یستجیب الذین آمنوا و عملوا الصالحات و یزید هم من فضله (۴۲ : ۲۴)

" اور وهي غفور اور رحیم تو تمهارا معبود کارساز هے' که اسکے بندوں نے خواہ کتنی هی اسکی نافرمانیاں کی هوں' اور خواہ کتنی هی سخت مصیبتوں میں مبتلا هوگئے هوں' لیکن جب وہ اسکے آگے توبه کا سر جھکاتے هیں' اور هر طرف سے کٹکر صرف اسی کے هو جانا چاهتے هیں' تو وہ انکی توبه کو قبول فرمالیتا هے اور انکی خطاؤں سے درگذر کر دیتا هے - اور تم لوگ جو کچھه کر رهے هو اسے رتی رتی معلوم هے - اور پھر جو لوگ اسکے احکام پر ایمان لاے اور اعمال صالحه اختیار کرلیے' تو وہ ان پر اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیتا هے' انکی دعاؤں کو سنتا هے' اور انکی آرزوؤں کو پورا کرتا هے' اور اپنے فضل بندہ نواز سے انکو انکے حق سے بڑھکر اسکا بدله دیتا هے ! ! "

اور پھر صدا سے میرا مقصود کیا هے ؟ صداؤں کی تو کبھی بھی کمی نہیں رهی هے - زبانوں نے همیشه قدموں سے زیادہ کام کیا هے' اور دنیا میں همیشه خاموش رهنے والوں سے چیخنے والوں کی تعداد زیادہ رهی هے - پس صدا سے مقصود وہ آواز نہیں هے' جو کھوکھلے سینوں' تاریک دلوں' اور بے سوز حلقوں سے اٹھکر دوسروں کے اندر وہ چیز پیدا کرنا چاهتی هے' جو خود اسکے اندر نہیں هے : اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم (۲ : ۴۱) اور وہ انسانی آوازیں بھی مقصود نہیں هیں' جو گو کتنے هی اچھے ارادوں اور دلفریب خواهشوں کے اندر ملفوف هیں' مگر خود انکے اندر ایک صداے محض اور آواز تہي سے زیادہ اور کچھه نہیں هے -

بلکه میں اس صداے رعد آساے قلب شکن' اور نداء ضلالت رباے هوش افگن کی طرف اشارہ کر رها هوں' جو گو انسانوں کے حلقوں سے نکلتی هو' مگر در اصل هدایت ربانی اور توفیق حقانی کی ایک صداء مقلب القلوب هو' جس نے لسان عباد کو اپنا ظاهر بنا لیا هو - اور حق و صداقت کا ایک حسن مخفی هو' جو انسانی خال و خط کے اندر سے اپنے جمال حقیقی کی شعاعیں دکھلا رها هو - یعني وہ صدا' جسکا مبدء زبان کی حرکت کی جگه دل کا اضطراب هے - جسکے اعلان کے لیے حلق سے اٹھنے والی آوازیں نہیں بلکه دل کے پھڑکنے اور تڑپنے کي آواز مطلوب هے جسکے سننے کے لیے دنیا کي تمام آوازوں کي طرح کان کي ضرورت نہیں بلکه دل کي ضرورت هے - جو گویائي کي زبان سے نہیں' بلکه خاموشي کے لبوں سے بولتی' اور انسان کے پردہ هاے سماعت سے نہیں' بلکه ایوان قلب و روح کی دیواروں اور محرابوں سے ٹکراتی هے ! !

لساني اعجمي في الهوى' وهو ناطق
و دمعي فصیح في الهوى و هو اعجم

کیونکه گو بظاهر وہ آواز انسانی جماعتوں اور فردوں سے اٹھتی هے' مگر در اصل اس راز حقیقت کا نغمه کچھه اور هی هوتا هے اور اس معمل صورت کے اندر ایک دوسري هي لیلی هے' جسکے حسن حقیقت کا جمال خلوت گزیں مخفي هوتا هے -

بالفاظ سادہ تر

بہتر هے که میں اپنے مطلب کو زیادہ واضح کردوں - میرا مقصود اس صداے دعوت سے هے' جو محض آجکل کي مصطلحه تحریک اور ایک رسمي آواز هي نهو' بلکه اسکي داعي ایک ایسي جماعت هو' جو اپنی زبانوں کي طرح اپنے اعمال کے اندر بھي ایک صداے دعوت رکھے - جو سر سے لیکر پیر تک اس دعوت کا ایک پیکر مجسم هو' جو دنیا کو الله کي طرف بلانے سے پہلے خود الله کے لیے هوچکي هو - اور بیماروں کو نسخه دینے سے پہلے خود بھي اپنے لیے نسخه لکھه چکی هو - اسکے اندر حقیقت اسلامیه کي عملي روح هو - اسکا دل جمال الهي کا مسکن' اور اسکا چہرہ حسن حقیقت کا حجاب هو - وہ دنیا کی تمام طاقتوں اور ماسوا الله قوتوں سے باغی هوکر صرف خداء اسلام کي وفادار اور تابع احکام هو' اور ایک کے استغراق و استهلاک میں اسطرح فنا هوگئي هو' که پھر دنیا کي صدها قواء شیطانیه کیلیے اسکے پاس کوئي متاع باقي نه رهي هو' اور هر آن و هر لمحه اسکے اعمال کي زبان حال " من رآني فقد راء الحق " کي صداے توحید سے غلغله انداز اقلیم روح و معني هو - و لله در ما قال :

انا من اهوی ' و من اهوی انا
نحن روحان حللنا بدنا
فاذا ابصرتني ' ابصرته
و اذا ابصرته ' ابصرتنا

فی السماء ' توتی اکلها	ملکوتی درخت کے ہے ' نه اسکي جڑ زمین
کل حین باذن ربها '	کے اندر مضبوط ' اور اسکی بلند ٹہنیاں
... الامثال	آسمان تک پہنچی ہوئیں ! ! وہ قوۃ الهیه
للناس لعلهم یتذکرون '	کي نشؤ فرمائی سے هروقت کامیابی کا
(١٤ : ٢٩)	پهل لاتا رهتا هے - اور یه درخت کا ذکر

دراصل ایک تمثیل هے جو الله بیان کرتا هے ' تاکہ لوگ سونچیں اور غور کریں "

عالم اسلامي اور عصر استعداد

آج دنیا اسي عصر انقلاب ' اور عالم اسلامي اسی دور استعداد سے گذر رها هے - ارتقا بعد از انحطاط ' عروج بعد از محاق ' اور حیات بعد الممات کا موسم همیشه ایسا هي رها هے ' جیساکه آج هے - طوفانوں کے بعد جب امن هوا هے ' زلزلوں کے بعد جب سکون هوا هے ' صرصر و مخالف کے بعد جب نسیم مراد چلي هے ' تاریکي کے بعد جب روشني چمکی هے ' ظلمت کے بعد جب نور نمایاں هوا هے ' رات کے بعد جب دن نکلا هے ' ظلم کے بعد جب انصاف کا علم لهرایا هے ' خون کے بعد جب سرچشمۂ حیات بہا هے ' اور طغیان و فساد کے بعد جب صداقت و عدل کی فوجیں نمودار هوئی هیں ' یعنی ڈوبنے کے بعد جب کبھی ڈوبنے والے ابھرے هیں ' گرنے کے بعد جب کبھی گرنے والے اٹھے هیں ' اور مرنے کے بعد جب کبھی مرنے والے زندہ هوے هیں ' تو بعینه دنیا کے چہرۂ کہانت پر ایسی هی علامتیں پڑهی گئی هیں ' جیسی که آج هر چشم حقائق آگاه پڑهسکتی هے - اسکی صدائیں ایسے هی پراسرار رهی هیں ' اور اسکی نگاه گویا نے همیشه ایسی هی اشارے کیے هیں - اس نے جب کبھی کوئی کروٹ لی هے ' تو اس سے پہلے سمندروں میں ایسی هی لہریں اٹھی هیں ' اور اس نے جب کبھی اپني جگه بدلی هے تو آسمان پر اضطراب و شورش کی ایسی هی بدلیاں چھائی هیں - آج عالم اسلامی بھی اور کسی شے کی طلبگار نہیں - وہ اٹھنے اور ابھرنے کیلیے نه تو آفتاب کی منتظر هے ' اور نه پیغام بارش لانے والی هواؤنکی - اسکی زمین خود بخود درست هوگئی هے - لاشوں نے کھاد کا کام دیا هے ' اور خون کے سیلاب نے پاني سے مستغنی کردیا هے ' یعني هوائیں جتنی چل رهی هیں موافق هیں ' موسم اپنے عین عروج اور کمال تاثیر پر هے ' اور بارش کی خبریں هر طرف سے آ رهی هیں - پس اگنے اور شاداب هونے کا کوئی سامان ایسا نہیں ' جسے رحمت الهی نے آج امۃ مرحومه کی کشت امید کو سرسبز و شاداب کرنے کے لیے مہیا نه کردیا هو - اور یه جو کہه رها هوں تو:

و الشمس وضحاها	آفتاب کي اور اسکی شعاعوں کي قسم '
و القمر اذا تلاها '	جنکي حرارت زمینوں کو معتدل بناتي هے
و النهار اذا جلاها '	اور چاند کي ' جب وہ اسکے بعد نکلتا هے
و الیل اذا یغشاها '	اور زمین کي قوت نمو کو متاثر کرتا هے '
و السماء وما بناها '	اور دن کي ' جب وہ آفتاب کو نمایاں
و الارض وما طحاها '	کرتا اور رات کي ' جب وہ آفتاب کو
(٩١ : ٦)	چھپالیتی هے ' اور اسطرح زمین کے

نشو و نما کو اپنے اپنے وقت پر آسمان سے مدد ملتي هے - پس اسکي بھي قسم ' اور دراصل اسکی ' جس نے اسکي تمام موجودات کو بنایا ' اور نیز زمین کي ' اور اس حکیم و قدیر کي ' جس نے زمین کو طرح طرح کے اشجار و اثمار کا ایک دسترخوان نعائم بناکر بچھا دیا هے " ! !

بیج کا اخري وقت اور انتظار

جس طرح بارود کی سرنگ طیار هو جاتی هے ' اور اسکے پھٹنے اور پھر پہاڑ کے ریزه ریزه هوجانے کیلیے صرف ایک چنگاري کی کمی باقی رهجاتی هے - اور جس طرح سوکھی لکڑیوں اور خشک برگ و گیاه کے ڈھیر کے مشتعل هونے کیلیے صرف دیا سلاي کی ایک تیلی اور اس کی رگڑ کی ضرورت هوتی هے ' جو آگ کا ایک ذرۂ اشتعال پیدا کرکے شعلوں کا ایک تنور گرم کردے - بالکل اسی طرح کارساز قدرت نے زراعت و کاشتکاري کا تمام سامان مہیا کردیا هے اور صرف ایک بیج هي کی ضرورت هے ' جو هوشیار هاتھوں سے زمین پر گرے ' اور اس تمام ساز و سامان نمؤ و ظهور کو ضائع جانے سے بچالے -

اس دهقان کی قسمت پر کیسے رونا نه آئیگا ' جسے برسوں کے بعد اچھا موسم اور عمده بارش نصیب هوئی هو - جسکے لیے زمین طیار اور وقت مساعد هو - هل پھر چکا هو ' اور صرف تخم ریزي کے دانوں کا زمین انتظار کر رهی هو - لیکن یه تمام ساز و سامان ضائع جارها هو ' اور جس نے اسی وقت کے انتظار میں بے چین راتیں اور مضطرب دن کاٹے تھے ' وہ یا تو بالکل بے خبر هو ' یا اٹھے بھی تو بیج ڈالنے کی جگه پانی کے ڈول بھر بھرکے پھینکنے لگے ' یا فصل کاٹ کر جمع کرنے کیلیے ایک گھر بنانا شروع کردے ' حالانکه جس بیج سے فصل طیار هوگی ' ابتک اسکا ایک دانه بھی زمین کو نصیب نہیں هوا هے !

پھر کہتا هوں که آج عالم اسلامی کی زمین اپنی طلب میں بیقرار هے ' اسکی خاک کے ذرے ذرے سے فغان طلب اور عشق مقصود کی صدائیں آٹھه رهی هیں - اسکا چپه چپه اپنے مطلوب کو پکار رها هے ' مگر پاني کیلیے نہیں ' روشنی کیلیے نہیں ' آفتاب کیلیے نہیں ' اور گو ان میں سے هر شے زمین کی روئیدگی اور بیج کی بالیدگی کیلیے ضروري هو ' مگر ان میں سے کسی کے لیے بھی نہیں - صرف بیج کیلیے ' ایک عمده اور سالم بیج کیلیے ' اور صرف بیج کیلیے - کیونکه بیج کی بالیدگی کیلیے ان تمام چیزوں کی ضرورت هے ' پر انکے لیے بیج کی ضرورت نہیں - کیونکه بیج کے بعد یه سب مفید هیں ' پر بیج کے بغیر ان میں سے کوئی چیز بھی کار آمد نہیں هوسکتی ! !

ان هذا صراطی مستقیما

فاتبعوه ولا تتبعو السبل ' فتفرق عن سبیله ' ذلکم وصاکم به ' لعلکم تتقون (٦ : ١٠٥)

میں نے کہا که صرف بیج کی ضرورت هے ' اور کسی شے کی نہیں اور همیشه یہی کہتا رهونگا - مگر سوال یه هے که وہ بیج کیا هے ؟

کیا ایک انجمن ' جسکی بہت سی شاخیں هوں ؟ ایک فنڈ ' جسمیں بے شمار روپیه هو ؟ ایک دفتر ' جسمیں کسی خاص قول و قرار پر بہت سے دستخط هوں ؟ کوئی شاندار اسکیم ' جسکی بے شمار دفعات هوں ؟ کوئی عهده دارون اور ممبروں کا مجمع ' جنکے لیے بہت سے القاب و خطابات هوں ؟ کوئی بڑے بڑے شاندار کاموں اور دنیا بھرکی ضرورتوں کو اپنے میں جمع کر دینے والا ادعا ' جسمیں از سر تاپا صدها وعدے هوں ؟

نہیں ' کیونکه یه تمام چیزیں تو اس سے منٹوں اور لمحوں میں مہیا هو جا سکتی هیں ' پر وہ انسے پیدا نہیں هوسکتي -

تلاش تو بیج کي هے ' جو هر قوت نمو بخشنے والي چیز سے کام لے ' اور پھر ایک درخت بنکر شاخیں ' پتے ' ٹہنیاں ؟ اور پھل پھول ' سبھی کچھه پیدا کردے - آج بیج کو بارآور کرنے والے اسباب موجود هیں پر وهي نہیں هے ' جسکے بغیر ان میں سے کوئي بھی کام نہیں دیسکتا -

تنور گرم هوجاتا هے تو بہت سي انگیٹھیاں اس سے گرم کرلي جا سکتي هیں ' پر انگیٹھي تنور کا تو کام نہیں دیسکتي !

الحريـــة فـي الاســـلام

نظام حكـــومـــة اســـلاميه

و امرهم شوري بينهم (۴۲ : ۳۶)

(۱)

تمام دنيا ميں جمهوريت كے خيالات پهيل رهے هيں ' شخصي استبداد و مطلق الحكمي سے هر جگه نفرت كي جا رهي هے ' اور اس حقيقت كا اعتراف پيهم هے كه قانوني و سياسي آزادي ميں تمام انسان مساري الرتبه هيں - قوم كو اپنے ثمرات ملك سے تمتع كا حق حاصل هے - وه اس حق ميں دوسروں پر مقدم هے -

دنيا كي تمام قوميں اس حقيقت پر ايمان لا چكي هيں ' اور هر ممكن ذريعه و كوشش سے اسكے حصول كيليے كوشاں هيں - بعض كوششيں هدف مقصود تك پهونچ چكي هيں ' اور بعض پهونچنے كے قريب هيں -

ليكن مسلمان جو دنيا كي آبادي كا پانچواں حصه هيں ' اب تك اس حقيقت سے بيخبر هيں ' اور جو باخبر هيں وه اس كے تصور ميں اسكي صورت مهيب هے - حالانكه اس حق طلب اور داد خواه جماعت ميں سب كے آگے مسلمانوں كو هونا چاهيے تها ' كيونكه انكا پيغمبر دنيا ميں صرف اسليے آيا ' تا كه انسانوں كو انسانوں كي غلامي سے نجات دلائے -

يورپ كي قوميں دور سے كهڑي مسلمانوں كے اعمال و حركات جهل عن الحقيقة كا تماشا ديكهه رهي هيں - همكو از راه لطف و كرم اس راستے كے شدائد و خطرات سے مطلع كيا جاتا هے ' اور وعيد و تهديد كي كڑك ميں يه تنبيه كرنے والي آواز سنائي ديتي هے كه " ديكهنا ! اس زنجير كو جس سختي سے كاٹنا چاهوگے ' اوسي سختي سے يه پاؤں ميں اور زياده لپٹ جائيگي " اكثر واعظين سياست از راه شفقت و نصيحت ديني همكو يه بهي تلقين كرتے هيں كه حريت حكومت كيليے اس قسم كي كوششيں اور جد و جهد ' تعليمات قرانيه كے خلاف اور تاريخ اسلام كے منافي هيں -

ليكن واقعه يه هے كه واقعات تازه نے مسلمانوں كي حسيات زنده كردي هيں ' اونكو اپنا از ياد رفته خواب پهر ياد آگيا هے - اتباع احكام رباني كيليے ان ميں ايك نيا ولوله پيدا هوگيا هے ' اور اسلام كي حريت و آزادي كے اسباق پر پهر اونهوں نے نظر ڈالني شروع كردي هے ' اسليے اونكے ناصحين و مشفقين سياست كو اونكي هدايت سے مايوس هوجانا چاهيے كه اونكا اب گمراه هي هونا اونكے حق ميں هدايت سے بهتر هے - و الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم -

نوبت زهـــد فروشـان ريا كار گـــذشت

وقت شادي و طرب كردن رندان برخاست !

اسلام خود اپنے بيان كے مطابق " ربنا اتنا في الدنيا حسنة و في الاخرة حسنة " دين و دنيا كي اصلاح كيليے آيا تها ' اور اسي ليے دونوں جهان كي بركات اسكے ساتهه تهيں - پهر اگر يه فرض كرليا جاے كه اسلام كے خزانۂ هدايت ميں حسنات سياست دنياوي كا وجود نهيں ' تو اسكے يه معني هونگے كه نصف خدمت انساني كي انجام دهي سے وه مقصر رها ' جسكا تخيل بهي كوئي مسلمان نهيں كرسكتا ' اسليے ضروري هے كه هر مسلمان اسلام كے كارنامه هاے سياسيه اور طرق اصلاح حكومت دنيويه سے آج واقفيت حاصل كرے -

ظهر الفساد في البر و البحر

آج سے ۱۳۳۱ - برس پہلے كا واقعه هے كه دنيا استبداد و استعباد كے عذاب اليم ميں مبتلا تهي - غلامي كي زنجيروں نے اوسكا بند بند جكڑ ركها تها ' فرمانروايان ملك ' امراے شهر ' رؤساے قبائل ' اپنے اپنے حلقۂ فرمانروائي ميں " اربابا من دون الله " تهے ' اور انكے هاتهه ميں اونكے اطاعت گذار اور پيرو بالكل مثل معدوم الارادة آلات عمل كے تهے ' جنكي زندگي كا موضوع واحد صرف اپنے قادر قابض كي تكميل هواے نفس ' و اتباع مرضات تها - صداقتوں كي حقيقت اور امور و واقعات كي صداقت كا فيصله سلاطين و امرا كے چشم و ابرو كا ايك اشاره ' اور ملوك و رؤسا كے كام و دهن كي ايك جنبش كرتي تهي - مسيح سے ۱۷۰۰ - برس پہلے ' ذات شاهي هر تقديس سے متصف ' هر احترام فوق العـــاده سے مقدس ' اور هر نقص و عيب سے مبرا تهي ' كيونكه وه خدا تهي ' خدا كا سايه تهي ' يا كم از كم مرتبۂ انسانيت سے ايك بالا تر شے ضرور تهي !

فراعنۂ مصر ديوتا تهے - اسي ليے مصر كے ايك فرعون نے مسيح سے ۱۷۰۰ - برس پہلے اپنے درباريوں كو كها تها " انا ربكم الاعلى يعني موسى كا خدا كون هے ؟ تمهارا بڑا خدا تو ميں هوں " كلدانيوں كے ملك ميں نمرود بابل كي پرستش كيليے هيكل بنتے تهے ' هندوستان كے راجه ديوتاؤں كے اوتار بنكر زمين پر اوترتے تهے ' روما كا پوپ خدا كے فرزند كا جا نشين تها ' اور اسكا آستانۂ قدس سجده گاه ملوك و سلاطين -

روم كے قيصر اور فارس كے كسرى ' گو ديوتا نه تهے ' ليكن فطرة بشريه سے منزه ' اور مرتبۂ انسانيه سے بلند تر هستي تهے ' جنكے سامنے بيٹهنا ممنوع ' جنكے سامنے ابتداے كلام گناه ' جنكا نام ليناً سوء ادب ' اور جنكي شان ميں ادنى سا اعتراض بهي موجب قتل تها - بيت المال ملكي سامان مصرف ' رعاياے ملك غلامان درگه شاهنشاهي تهے -

دنيا اسي تعبد ' و غلامي اور ذلت و تحقير ميں تهي كه بحر احمر كے سواحل پر ريگستاني سر زمين ميں ايك " عربي پادشاه " كا ظهور هوا ' جسنے اپنے معجزانه زور و توانائي سے قيصر و كسرى كے تخت الٹ ديے ' باباے روحة الكبرى كے ايوان قدس كي بنياديں هلا ديں ' تعبد و غلامي كي زنجيريں اوسكي شمشير غير آهني كي ايك ضرب سے كٹكر ٹكڑے ٹكڑے هوگئيں ' اور استقلال ذات و فكر ' حريت ' خيال و راے ' و شرف و احترام نفس ' مساوات حقوق ' اور ابطال شاهنشاهي كي روشني دنياے

جبکہ میرا اشارہ ایک ایسی جماعت کی طرف ہے ' تو پھر کیوں متعجب ہوتے ہو اگر میں نے اسکی صدا کو صداء حق ' اور اسکے جمال کو جمال الہی کہا ؟ حالانکہ جو نفوس قدسیہ نفس و شیطان کے تسلط کی زنجیریں توڑ کر " حقیقت اسلامیہ " کی معرفت و خود فروشی کے مقام کو اپنے اوپر طاری کرلیتے ہیں ' یعنی اپنی تمام قوتوں اور خواہشوں کے ساتھ اللہ کے ہاتھ بک جاتے ہیں ' اور ہر طرف سے گردن موڑ کر صرف اسی قبلۂ ارواح و کعبۂ قلوب کے آگے منہ کرلیتے ہیں ' پھر وہ " مسلم " ہوتے ہیں ' اور " اسلام " کے معنے گردن کے رکھدینے ' حوالہ کردینے ' اور جھکا دینے کے ہیں - پس جمال الہی انکی تمام قوتوں کا احاطہ کرلیتا ہے ' اور انکی ہر چیز کو اپنے حسن کی تجلیات کا آئینہ بنا دیتا ہے - وہ بولتے ہیں تو اللہ کی آواز نکلتی ہے ' چلتے ہیں تو اللہ کے پانوں سے چلتے ہیں ' اور دیکھتے ہیں تو اللہ کی بصیرت سے دیکھتے ہیں :

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

صحیح بخاری کی مشہور " حدیث ولی " تم کو یاد ہوگی :

فاذا احببته کنت سمعه الذي يسمع به ' و بصره الذي يبصر به ' و يده التي يبطش بها ' ولسانه الذي يتكلم به ' ولئن سألني لاعطينه ' ولئن استعاذني لاعيذنه (بخاري - کتاب التواضع)

جب میں اپنے کسی بندے کو محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اسکا کان ہوجاتا ہوں ' وہ میرے کان سے سنتا ہے - میں اسکی آنکھ ہوجاتا ہوں ' میری آنکھ سے دیکھتا ہے - میں اسکا پانوں ہوجاتا ہوں ' میرے پاوں سے چلتا ہے - میں اسکی زبان بن جاتا ہوں ' میری زبان سے بولتا ہے ' پھر وہ جو کچھ مانگتا ہے اُسے عطا کرتا ہوں ' اور جب میری طرف آتا ہے ' اُسے پناہ دیتا ہوں " !

و وراء ذاک فلا اقول لانہ
سر لسان النطق عنہ اخرس

مصر کیلیے بھی رفارم اسکیم
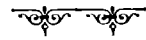
آجکل مصر کے تمام اخبارات اس جدید قانون پر بحث کر رہے ہیں ' جو سنہ ۱۸۸۳ ع کے قانون نظامی کے قائم مقام ہوگا ' اور " مجلس شوری القوانین " اور " جمعیۃ عمومیہ " کے بدلے " جمعیۃ تشریعیہ " کو (یہی اسکا نام تجویز کیا گیا ہے) قائم کریگا -

اسکے اعضاء کی تعداد اتنی ہی ہوگی ' جتنی کہ جمعیۃ عمومیہ کے اعضاء کی ہوتی تھی - ان اعضاء کا انتخاب اس اصول پر ہوگا کہ فی دو لاکھ آدمی ایک عضو لیا جائیگا -

اس اصول کی بنا پر قاہرہ سے ۴ - اعضاء لیے جائینگے - اسکندریہ سے ۳ غربیہ سے ۷ ' بحریہ سے ٦ ' وھلم جرا - کل منتخب اعضاء کی تعداد ٦٦ - ہوگی -

ان منتخب اعضاء کے علاوہ ۱۵ - اعضاء کو خود حکومت نامزد کریگی - اس نامزدگی میں مختلف فرقوں اور پیشوں کی نسبت باہمی کا لحاظ رکھا جائیگا - یہ وہی مسئلہ ہے جس پر ہندوستان میں ہندو مسلمان باہم جوتی پیزار کرچکے ہیں اور کر رہے ہیں -

قبطی ۸ لاکھ ہیں - اب فرض کرو کہ انکے دو ہی ممبر منتخب ہوے ' تو اس ۱۵ - میں دو قبطی مقرر کیے جائینگے ' تاکہ فی دو لاکھ نفوس میں ایک عضو کا قاعدہ محفوظ رہے - فرقوں کے علاوہ پیشہ ور جماعتوں ' اطبا ' وکلاء ' علماء مذہب وغیرہ - کی طرف سے بھی مندوب (ڈیلیگیٹ) لیے جائینگے - لیکن ان تمام نامزدگیوں میں یہ امر ملحوظ رہیگا کہ کسی حالت میں بھی اس قسم کے اعضاء کی تعداد ۱۵ - سے زیادہ نہ ہونے پائے -

لارڈ کرومر کے عہد میں مصر میں دو مجلسیں تھیں : ایک مجلس شوری القوانین ' اور دوسری جمعیۃ عمومیہ - اول الذکر کا کام وضع قوانین تھا ' اور دوسرے کا انفاذ قوانین - گویا یہ ایکزیکیٹو اور ایجیٹیٹر کونسلوں کی قایم مقام تھیں - مگر جمعیۃ عمومیہ کے اوامر و احکام کی پابندی حکومت کے لیے لازمی نہ تھی -

رعایا کے سینوں کو ہمیشہ گونہ گوں خوشگوار امیدوں کا تفرجگاہ رکھنا ' انگریزی قوم کی ما بہ الامتیاز خصوصیت ہے - لارڈ کرومر نے اپنی اخرین رپورٹ میں مصریوں کو امید دلائی تھی کہ اگر وہ وطنی جد و جہد سے باز آجائیں تو عنقریب انکو نیابتی اصول پر ایک مجلس دی جائیگی - لارڈ کرومر کے عہد تک مصر کی دونوں مجلسوں کی کارروائی ایسے حریم اسرار میں ہوا کرتی تھی ' کہ جمہور کو یہاں کی تمام کارروائیوں میں سے صرف اپنی قسمت کا فیصلہ ہی معلوم ہوتا تھا -

لارڈ کرومر کے بعد سر ایلڈن گورسٹ معتمد برطانیہ مقرر ہوے - مجالس موعود کا وقت ابھی شاید نہیں آیا تھا ' اسلیے اسکے متعلق تو امیدیں ہی امیدیں رہیں - البتہ اتنی نوازش کا اظہار کیا گیا کہ ایوان مجالس کے دروازے وقائع نگاروں کے لیے کھولدیے گئے -

غالباً ہندوستان کے تجربے کے بعد قارئین کرام کو یہ سنکے بالکل تعجب نہ ہوگا کہ ان دونوں مجلسوں کی تمام زندگی میں صرف ایک واقعہ ہی قابل ذکر ہے -

مصر پر انگریزی پنجے کی گرفت کسیقدر مضبوط ہو چلی تھی ' اسلیے امید تھی کہ اب اسکی فرمایشیں کبھی مسترد نہ ہونگی - یورپ کے نقطۂ نظر سے نہر سویز کی اھمیت معلوم ہے کہ اسکو کلید عالم سمجھیے تو بجا ہے - لیکن دراصل یہ مصری ملکیت ہے ' اور اسماعیل پاشا کی بدبختانہ غفلت سے انگریزوں کے ہاتھ چلی گئی ہے - اب اسکے معاہدے میں بہت زیادہ مدت باقی نہ رہی تھی - اسلیے ایندہ کیلیے اسکی توسیع مدت کی تجویز پیش کی گئی -

تعلیمیافتہ جماعتوں نے اس تجویز کے خلاف نہایت سختی سے صداے احتجاج (پروٹسٹ) بلند کی - اور اس طرح اسکے خلاف ایجی ٹیشن پیدا کیا گیا کہ اسکی آواز بازگشت ہر در و دیوار سے آنے لگی -

خدیو کی براے نام حکومت مجلس شوری اور جمعیۃ عمومیہ سے مشورہ کرنے کے لیے مجبور تھی -

لیکن انگلستان کے زرخرید غلام مرقس بک سمیکہ قبطی ممبر کے علاوہ ' دونوں مجلسوں کے تمام ممبروں نے باتفاق اس تجویز سے اختلاف کیا ' اور پوری جرات سے تجویز مسترد کردی -

اسی اختلاف کا نتیجہ تھا کہ انگلستان اس مرتبہ اپنی کوشش میں ناکام رہا ' اور آیندہ پھر اُسے ایک دوسری کوشش کرنی پڑے گی -

دونوں مجلسوں کی اس جرات نے اپنے آپ کو انگلستان کی نگاہوں میں سخت مبغوض کردیا - اور غالباً اسی وقت سے طے کرلیا گیا کہ کسی نہ کسی طرح دونوں کو توڑ دیا جاے -

اس مجوزہ مجالس کی تقریب میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس کا مقصد مصر میں بتدریج پارلیمنٹری حکومت کو رو شناس کرانا ہے - مگر ارباب نظر جانتے ہیں ' کہ یہ ایک کھلونا ہے ' جو ہندوستانیوں کی طرح مصریوں کو بھی اسلیے دیا گیا ہے ' تاکہ وہ اسی میں بہل جائیں ' اور اسطرح الجھے رہیں کہ تخلیۂ وطن کے مطالبے سے غافل ہو جائیں ' اور (حسب تجویز ٹائمس) افریقہ میں سب سے پہلی اور سب سے آخری اسلامی سلطنت کو بھی " شاہنشاہی انگلستان کی آغوش شفقت و پناہ میں بے غل و غش جگہ مل جاے " ! فیا لیتھم یعلمون ای منقلب ینقلبون !

وشاورهم فی الامر	امور (۱) حکومت میں اے نبی ! مسلمانوں
(۳ - ۱۵۳)	سے مشورہ لیے لیاکرو -

دوسري جگہ حکومت اسلامیہ کي مدح میں ارشاد فرمایا :

وامرهم شوري بينهم	اونکي حکومت باهمي
(۴۲ : ۳۶)	مشورہ سے هے -

ان دونوں آیتوں میں سے پہلي آیت میں حکومت کیلیے شورۂ عام کا حکم دیا گیا ھے' اور دوسري آیت میں اس حکم کي تعمیل کي تصدیق کي گئي - ان دونوں آیتوں سے چند باتیں ظاهر هوتي هیں :

(۱) حکومت اسلامیہ میں مشورۂ عام شرط هے -

(۲) حکومت کي اضافت عام مسلمانوں کیطرف کي گئي ہے ' جس سے یقیني طور پر ثابت هوتا هے کہ حکومت اسلامیہ کسي کي ذاتی ملک نہیں بلکہ جمہور اسلام کي ملک هے -

(۳) تیسري بات ان سے یہ ثابت هوتي هے کہ مسلمانوں کا صدر اول میں اسي پر عمل تھا ' کیونکہ بغیر تاریخ سے مدد لیے هوے ' خود قرآن هم کو بتلاتا هے کہ " انکي حکومت باهمي مشورے سے هے "

قرآن مجید کي ان آیات میں همکو اپنے دعوے کے اثبات کیلیے کسي دوسري دلیل کي احتیاج نہیں ' لیکن واقعات کے سلسلۂ ترتیب اور اعداے اسلام کي تبکیت کیلیے همکو چند دیگر واقعات کا بھي اضافہ کرنا هے جس سے اسکا عملي رخ اور زیادہ واضح هوجاے :

(۱) آنحضرت صلعم نے اور خلفاے راشدین نے اپنا جانشین کسي عزیز یا اپنے بیٹے کو نہیں بنایا -

(۲) تمام معاملات ضروري میں آنحضرت اور خلفاے راشدین مہاجرین و انصار سے خصوصاً اور عام مسلمانوں سے عموماً مشورہ لیتے تھے -

(۳) خلفا کا تقرر عموماً مشورۂ عام سے هوتا تھا -

(۴) بیت المال عام مسلمانوں کا حق تھا - کبھي ذاتي طور پر اوسکو صرف میں نہیں لایا گیا ' اور اسي لیے اوسکا نام " بیت مال المسلمین " تھا -

حالانکہ اگر اسلام شخصی حکومت کی بنیاد رکھتا تو ضرور تھا کہ امور مذکورہ ' بالکلیہ حکومت اسلامیہ میں مفقود هوتے -

الغرض آیات مذکورہ کے علاوہ خلفا کا عام مجمع میں انتخاب' آزادي و حریت کے ساتھہ اونکے احکام و اعمال کا انتقاد ' امور مہمہ میں خلفا کا اهل الرائے اور ارباب حل و عقد سے استشارہ '

(۱) " امر " کے معنی عام مفسرین نے امور جنگ کے لیے هیں ' لیکن وہ شخص جو صدر اول کے لٹریچر سے واقف هے یقین کریگا کہ " امر " سے عموماً باقتضاے موقع " حکومت و خلافت " مراد لیاگیا هے - احادیث میں سیکڑوں مواقع پر لفظ امر اسی معنی میں آیا هے' مثلاً " من يصلح لهذ الامر " " لا يصلح عند الامر " " ان هذ الامر يتم " اور بے شمار احادیث صحیحہ میں یہ استعمال و محاورہ موجود هے - اس بنا پر کوئی وجہ نہیں کہ صرف امور جنگ کی تحدید کردي جاے ' اور حسب محاورۂ صدر اول عام امور حکومت و خلافت نہ مراد لیے جائیں' جیسا کہ بعض علما نے مراد لیا هے - مزید تفصیل کیلیے ایک مستقل مضمون کی ضرورت هے ' تاهم میں اون تمام احادیث کا حوالہ دیتا هوں جنمیں خلافت و حکومت اسلامی کا ذکر هے - ان کو دیکھیے گا تو اکثر جگہ لفظ " امر " انہیں معنوں میں نظر آیگا - کما لا يخفى على العلماء با حاديث النبی صلعم -

بیت المال کی شخصی حرمت اور اوسکا " خزینہ عمومیہ " هونا ' اس امر کا محکم ترین ثبوت ہے کہ اسلام میں حکومت ' جمہور ملک کی طاقت کا نام هے - وہ کوئی شخصی استبداد نہیں -

تمام اهل ملک مراتب حقوق ' قانون '

اور قواعد مملکت میں مساوي هیں -

در حقیقت یہ اسلام کي واضح ترین خصوصیت هے کہ اوسکي نظر میں آقا اور غلام ' معزز اور حقیر' چھوٹا اور بڑا ' امیر اور فقیر ' سب برابر هیں - صہیب و بلال جو آزاد شدہ غلام تھے' سرداران قریش کے پہلو بہ پہلو اونکا نام هے - اسلام کے سامنے صرف ایک هي چیز هے جس سے انسانوں کے باهمي رتبے میں تفریق هو سکتي هے ' یعنی تقوی اور حسن عمل -

ان اكرمكم عند الله اتقاكم	تم میں زیادہ معزز وهي هے جو
(۴۹ : ۱۴)	زیادہ متقي هے -

رسول اللہ (صلعم) نے صرف ایک فقرے میں مراتب کي تفریق کردي :

الكرم : التقوى (ترمذي باب مفاخرت)	بزرگي اور بڑائي ' صرف تقوی و حسن عمل هے -
ليس لاحد على احد فضل الا بدين و تقوى - (مشکوۃ باب مفاخرت)	ایک کو دوسرے پر فضلیت دینی اور تقوی کے سوا اور کوئي حق ترجیح و فضیلت نہیں هے -
الناس كلهم بنو آدم ' و آدم من تراب - (مشکوۃ باب مفاخرت)	تمام انسان آدم کي اولاد هیں اور آدم مٹی سے بنا تھا ' پس سب آپسمیں برابر هیں -

مساوات قانونی کی اصلی تصویر صرف اسلام کے مرقع هي میں مل سکتي هے - قانون اسلام کی نگاہ میں حاکم و محکوم اور امام و عامۂ ناس یکساں هیں - کیا اسلام سے پہلے یہہ ممکن تھا کہ بادشاہ اپنی رعایا کے مقابلہ میں ایک معمولی آدمی کی طرح عدالت میں حاضر هو ؟ حضرت عمر اور ابی ابن کعب میں ایک معاملہ کی نسبت نزاع هوئی - زید بن ثابت کے هاں مقدمہ پیش هوا - حضرت عمر جب اونکے پاس گئے تو اونھوں نے تعظیم کیلیے جگہ خالی کردي - حضرت عمر نے فرمایا : " ابن ثابت ! یہہ پہلی بے انصافی هے جو تم نے اس مقدمے میں کي " یہہ کہکر اپنے فریق کے برابر بیٹھہ گئے - (کتاب الخراج)

اسي طرح حضرت امیر جب ایک مقدمہ میں مدعا علیہ بنکر آئے تو آنکو مدعی کے برابر کھڑا هونا پڑا - (عقد الفرید)

عہد عباسیہ میں حکومت اسلامی کی خصوصیات بہت کم باقی تھیں' لیکن پھر بھی جب مدینہ کے قلیوں نے خلیفہ منصور پر دار النضا میں دعوی کیا ' تو خلیفہ کو تنہا ان قلیوں کے دوش بدوش قاضی کے سامنے آنا پڑا - مامون کے دربار میں اوسکے بیٹے عباس پر ایک بڑھیا نے نالش کی ' اور شہزادہ عباس کو بر سر دربار بڑھیا کے سامنے کھڑے هوکر اپنے مقدمہ کی سماعت کرنی پڑي !

قانون اسلامی میں قریب و بعید کا بھی کوئي امتیاز نہیں آنحضرت نے صاف فرما دیا :

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلعم : اقيموا حدود الله على القريب والبعيد ' ولا تاخذكم فى الله لومة لائم (ابن ماجه كتاب الحدود)	خدا کے حدود یعنی خدا کے مقرر کردہ قوانین و آئین دور و قریب' رشتہ دار و غیر رشتہ دار سب پر یکساں جاري کرو ' اور خدا کے معاملہ میں تم ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پروا نکرو -

قدیم (۱) کے قلب سے نکلکر تمام دنیا میں پھیل گئي - شاهان عالم مرتبۂ قدوسیت و معصومیت سے گرکر عام سطح انساني پر آگئے ' اور عام انسان ' سطح غلامي و حیوانیت سے بلنـد هوکر مصر و بابل کے دیوتاؤں اور روم و ایران کے قیصر و کسری کے پہلو بہ پہلو کھڑے هوگئے ' اور بقول گبن (مشہور مورخ) " قواے عمل و زندہ دلی جو صومعوں اور خانقاهوں میں پڑي سوتي تهي ' عساکر حجاز کي آواز دهل سے چونـک پڑي ' اور اسلام کي اس نئي سوسائٹي کا هر ممبر حسب استعداد فطرت و حوصله اپنے اپنے مرتبے پر پہونچ گیا " (۲)

یہ معجزانه قوت و توانائی کیا تهی ؟ جلال روحاني سے بهري هوئي ایک آواز تهي ' جو بوقبیس کي پہاڑي سے بلنـد هوئي ' اور جس سے گنبد عالم کا گوشه گوشه گونج اٹھا ' که اے اهل عالم !

تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لانعبد الا الله ولا نشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون الله (۳ : ۵۷)

آؤ ' ایک بات جو اصولاً و عقلاً هم میں تم میں متفق علیه هے ' اوسکو عملاً بهي تسلیم کرلیں ' یعني خدا کے سوا کسیکي پرستش نکریں ' نه اوسکي خدائي میں کسیکو شریک ٹهرائیں ' اور نه هم خدا کے سوا ایک دوسرے کو اپنا خدا اور آقا بنائیں -

اس ایک آواز سے انساني جباري و الوهیت کے بت سرنگوں هوکر گر پڑے - شہنشاهیوں کا پر اسرار اور عجیب الخواص طلســم ٹوٹ گیا ' بادشاه ' خادم رعایا - بیت المــال ' خزینۂ عمومي ' اور تمام انسان مساوي الرتبه قرار پاگئے - عرب کے بادشاہ نے نه اپنے لیے قصر و ایوان طیار کرایا ' نه قاقم و دیبا کے فرش بچھاے ' نه سونے چاندی کي کرسیوں سے دربار سجایا ' اور نه اوسنے اپني هستي کو انسانیت سے مافوق بتایا ' بلکه علي الاعلان کهدیا :

انما انا بشر مثلکم میں بهی تمهاري هي طرح ایک آدمي هوں !

یه تو عرب سے باهر کا حال تها - خود عرب کا حال کیا تها ؟ اطراف عرب یمن ' یمامه ' غسان ' حیره ' بحرین ' عمان میں روم و فارس کے ماتحت جو ریاستیں تهیں ' وہ تو سرتا پا روم و ایران کے رنـگ میں رنگي هوئي تهیں - لیکن وسط عرب کي بهي حالت یه تهي که اسلام سے پہلے وہ بالکل مبتلاے فوضویت تها - جسطرح قبیلے قبیلے کا خدا الگ تها ' اسي طرح هر هر قبیلے کا شیخ بهي الگ تها ' آپس کي جنـگ و جدال اور حرب و قتال نے تمام ملک کو کارزار بنا رکها تها ' بے اطمینانی و بے امنی عرب کے گوشے گوشے میں موجود تهي ' قبائل کا ایک دوسرے کے مملوکات پر غارتگري بہترین کسب معاش تهي - اس پر شعراے قبائل ' فخریه قصائد لکهتے تهے ' اور هر شخص دوسرے کي عزت و مال کو اپنے لیے بہترین مصرف قرار دیتا تها -

غرضکه دنیا کے اس خشک و بے آب ملک کا چپه چپه انسانوں کے خون سے سیراب کیا جا رها تها که دفعةً سلطنت الهی کا ظهور هوا ' اور وادي مکه میں عرب کے سب سے بڑے مجمع کے اندر اسکے اس فرمان کا اعلان کیا گیا ' که : اے اولاد آدم !

الا ان دماءکم و اموالکم حرمت علیکم کحرمـة یومکم هذا ' في شهرکم هذا ' في بلدکم هذا ' الا کل شئ مـــن امـــر الجاهلیة تحت قدمي موضوع و دماء الجاهلیة موضوعة وان اول دم اضعــه من دمائنـــا دم ابن ربیعة الحارث ! (الحدیث : صحاح)

هوشیار هو جاو که آج جان اور مال کي حرمت قائم کي جاتي هے ' جسطرح که آج کے روز کي اس شهر مکه میں اور اس ماه حج میں حرمت هے - هوشیار هو که جاهلیت کي تمام باتیں آج میرے پاؤں کے نیچے هیں - ایام جاهلیت کي خونریزي اور اوسکے انتظام کے تمام واقعات آج سے فراموش هوں - سب سے پہلے میں خود اپنے عم زاد بهائي ابن ربیعه بن حارث کا خون فراموش کرتا هوں -

یه ایک آواز تهی ' جس سے عرب کے پر شور و شر فضا میں سکوت طاري هوگیا ' امن عام کا ابر چها گیا ' حکومت الهی کے اس داعی نے نصراني شهزادهٔ طے سے فرمایا تها که " عرب کی بے اطمینانی سے نه گهبراؤ - وہ وقت آئیگا که ایک بڑهیا سونا اچهالتي هوئی عرب کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں نکل جائیگي ' اور کوئی اوس سے تعرض نکریگا " پس وہ وقت آ گیا که بڑهیا سونا اچهالتي هوئی ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں نکل گئی اور کسي نے اوس سے تعرض نکیا -

تاسیس اصلاحات حکومت

اس سلسله میں یه عجیب بات هے که اسلام نے حکومت اسلامي کا جو نظام قرار دیا ' وہ ایک ایسي چیز تهي ' جو اوسکے گرد و پیش کے نظامات حکومت میں کہیں بهی موجود نه تهی - اوسنے ایک با قاعده قانونی و جمہوري حکومت کی بنیاد ڈالی - حقوق عامه کی تشریح و تعیین کی ' تعزیرات و حدود و جرائم کے مناصب قائم کیے - مالی ' ملکی ' اور انتظامی قوانین وضع کیے ' عدل و انصاف کی تعلیم دي ' قانونی تسامح و استثناء شخصی کی ممانعت کی ' شخصی حکومت و ذاتي امتیاز کو یک قلم مٹا دیا -

یه مجمل بیانات هیں جنکی تفصیل و اثبات کیلیے موجوده اصول جمہوریت و عمومیت کی بنا پر ' متعدد مباحث طے کرنے چاهئیں -

نظام جمهوریة

ایک بہتر سے بہتر حکومت کے تخیل کے لوازم کیا هیں ؟ اسکے جواب میں همارا موجوده سیاسی لٹریچر آن دفعات سے بہتر کوئي شے نہیں پیش کرسکتا ' جو (انقلاب فرانس) کے شدائد و مصائب کے بعد اٹھارهویں صدي میں مرتب هوے ' اور جن پر آج جمہوري حکومتوں کا عمل هے - یعني :

(۱) حکومت جمہور کی ملـک هے ' وہ ذاتی یا خاندانی ملـک نہیں -

(۲) تمام اهل ملـک هر قسم کے حقوق و قانون میں مساوي هیں -

(۳) رئیس ملـک (پریسیڈنٹ) جسکو اسلام کی اصطلاح میں امام یا خلیفه کہتے هیں ' اوسکا تقرر ملک کے انتخاب و اختیار عام سے هو ' اور اوسکو دیگر باشندگان ملـک پر کوئی ترجیح نهو -

(۴) تمام معاملات ملکی اور امور انتظامی و قانونی ملـک کے اهل الراے اشخاص کے مشوره سے انجام پائیں -

(۵) بیت المال یا خزانۂ ملکی عام ملـک کی ملکیت هو - رئیس کو بغیر مشورہ ملـک و اهل حل و عقد کے اوس پر تصرف کا کوئی حق نهو -

حکومت جمهور کي ملـک هے - وہ ذاتي یا خانداني ملـک نہیں

یه بحث درحقیقت زبدۂ مباحث اور خلاصۂ جمهوریت هے ' اور آینده کی تمام بحثیں درحقیقت اسي اصل کی فروع اور متعلقات هیں - اس دعوی کے اثبات کیلیے که " اسلام میں حکومت جمہور کی ملـک هے ' اور کسی خاص شخص کي ذاتی یا خاندانی ملـک نہیں " بہترین دلیل خود اوسی کی زبان هے - قران مجید کا یه حکم هر شخص کو معلوم هے :

(۱) ملک عرب دنیاے قدیم کے قلب میں واقع هے ' جیسا که بعض احادیث میں آیا هے اور جغرافیهٔ جدیده سے بهي ثابت هے -

محتسب ایک فوجی شخص تھا - اسکے ساتھہ مدرسۂ حربیہ کے دو پروفیسر بھی تھے - یہ لوگ اسقدر خوش مزاج تھے کہ بہت جلد مجھہ میں اور انمیں دوستی ہوگئی -

بلغاریوں نے احتساب کے لیے جاپانیوں کی طرح مدرسۂ حربیہ کے پروفیسر تو ضرور مقرر کیے ' مگر دونوں میں بہت فرق تھا - جاپانی پروفیسروں کا علم و تجربہ ' دونوں وسیع تھا ' مگر بلغاری پروفیسروں کی حالت اسے بالکل مختلف تھی - ان میں نہ رائے تھی اور نہ جرأت - اگر مراسلات میں کہیں توپ یا بندوق کا لفظ آجاتا تو تھرانے لگتے تھے - بسا اوقات تو یہ کرتے تھے کہ تمام نامہ نگاروں کو یکجا کرکے کہتے کہ ایک دوسریکو اپنی اپنی مراسلات سناؤ ' اور پھر اسکے بعد بھیجنے کی اجازت دیتے !

لیکن جیسا کہ قاعدہ ہے ' ان نا قابلوں میں بعض لائق بھی تھے - چنانچہ تمام افسران جنگ میں سے جس کرنل گوستف کا میں نام لونگا -

جب ہم چتلجا پہنچے تو ہمیں فوجی مواقع (پوزیشینز) دیکھنے کا پورا موقع اسی کی بدولت ملا -

۱۷ - نومبر کو جب جنگ شروع ہوئی تو جنرل دیمتریف اور کرنل توسدوف کے ہمراہ جانے کے لیے ہم بھی بلائے گئے - شام کو جب واپس آے ' تو میں نے تار دینا چاہا - محتسب نے اجازت نہ دی - میں نے شام کا کھانا فرانسیسی افسر کے ساتھہ کھایا ' اور فرانسیسی زبان میں تار لکھکے کرنل گوستف کے سامنے اجازت کے لیے پیش کردیا - کرنل نے بلا تکلف اجازت دیدی ' اور اس طرح ایک غیر معمولی فرصت مجکو اطلاع حالات کی ملگئی ' اگرچہ راہ کے موانع کی وجہ سے میرا تار ۱۰ - دن کے بعد منزل مقصود پہنچا -

نامہ نگار جنگ کو سب سے زیادہ تار کے بھیجنے میں دقت ہوتی ہے ' کیونکہ صیغۂ جنگ کے تلغراف خانے پرائیوٹ تار نہیں لیتے ' اور عام تلغراف خانے لشکر گاہ سے کئی کئی میل دور ہوتے ہیں -

جاپانیوں نے پہلے تو جنگی تلغراف خانوں میں نامہ نگاروں کے تار لینے سے بالکل انکار ہی کردیا تھا ' مگر اسکے بعد تمام نامہ نگاروں کے لیے ۱۲۰ - لفظ روزانہ منظور کرلیے - انہیں اختیار تھا کہ خواہ ہر نامہ نگار روزانہ بہ حصہ رسد بھیجے - خواہ باری باری سے ہر شخص بھیجے - جنگ ترانسوال میں بھی یہی حالت تھی -

محاصرہ لیدی اسمتہہ کے وقت ' میں اپنے تار (ہوتنٹوت) کے تار والوں کے ہاتھہ بھیجا کرتا تھا ' اور ایک ایک تار کے صرف لیجانیکی اجرت ۲۰ - سے ۹۰ - گنی تک دیتا تھا - اکثر ایسا ہوا کہ میں نے اپنے تار متعدد آدمیوں کے ہاتھہ بھیجے ' تاکہ اگر ایک شخص پکڑ لیا جاے ' تو دوسرا پہنچا دے ' اور اگر دوسرا پکڑ لیا جاے تو تیسرا پہنچا دے -

جنگ بلقان تمام دیگر جنگوں میں اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ نامہ نگاران جنگ پر جتنی سخت گیری اسمیں کی گئی اتنی کسی جنگ میں نہیں ہوئی - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نامہ نگار جسقدر جانتے تھے ' وہ بھی نہیں لکھہ سکتے تھے - لفتننت ویگنر نے دیکھا کہ اخبار بین طبقہ اس خاموشی کو زیادہ عرصے تک برداشت نہ کرسکیگا ' اور جلد گونہ گوں شکوک پیدا ہونے لگینگے ' اسلیے انہوں نے پنسل اپنے ہاتھہ میں لی ' اپنا ہاتھہ تخیل کے ہاتھہ میں دیدیا ' اور خون کی نہروں ' لاشوں کے پشتوں ' انشباری کے نظاروں کو بے دریغ قلمبند کرنا شروع کر دیا - اسی حالت میں وہ دشوار گزار دلدلیں طے کرتے ہوے چتلجا پہنچگئے - جبکہ وہاں ایک گولی بھی نہیں چلی تھی ' تو لفتننت ویگنر عظیم الشان معرکوں کی خبریں بھیجنے میں مصروف تھے - لندن ' پیرس ' اور برلن کے اخبارات اپنے نامہ نگاروں کی خاموشی پر حیران تھے ' لیکن ہم لوگ کیا کرتے ' جبکہ ہمیں لفتننت ویگنر سا تخیل و ضمیر نصیب نہیں ! !

ایک اخبار نے لکھا کہ ۴ - دن کے معرکے کے بعد ۱۵ - نومبر کو بلغاری فوج چتلجا کی عثمانی فوج کا قلب چیرتی ہوئی ' نکل گئی - لطف یہ ہے کہ جسوقت لندن میں یہ خبر شائع ہوئی اسکے دو دن کے بعد چتلجا میں پہلی گولی سر کی گئی ہے ! !

ٹائمس کے نامہ نگار نے خوب لکھا تھا :

" لفتننت ویگنر نے جتنے معرکوں کے حالات لکھے ہیں ' وہ اس دنیا میں نہیں بلکہ انکی تخیل کی دنیا میں ہوئے ہونگے "

التواء جنگ سے پہلے بلغاریوں اور ترکوں میں صرف تین معرکے ہوے :

(۱) معرکہ قرق کلیسا جو ۲۲ - سے ۲۳ - اکتوبر تک ہوا -

(۲) معرکہ لولو برغاس و بنار حصار ' جو ۲۸ سے ۳۱ - اکتوبر تک ہوا -

(۳) معرکہ چتلجا ۱۷ - سے ۱۸ - نومبر تک -

رہا ادرنہ ' تو اسکے متعلق ابتدا ہی سے صرف محاصرہ کا ارادہ تھا -

نامہ نگاروں کے ساتھہ بلغاریوں کے برتاو کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اکثر نامہ نگاروں سے تار کے فارموں کی اجرت تک لیلی - ہمیشہ ایسا ہوا کہ اجرت تو اپنی جیب میں رکھلی ' اور فارم چاک کرکے پھینکدیے ! !

یہ مختصر داستان ان نامہ نگاروں کی ہے ' جو بلغاری فوج کے ہمراہ تھے - اسکے پڑھنے کے بعد اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ مراسلات کہاں تک قابل اعتماد ہیں جو نامہ نگاروں نے بلغاریوں کی ہمراہی کے زمانے میں بھیجے ہیں ؟ سچ یہ ہے کہ اس بیسویں صدی میں دنیا کو اصلی حالات سے جسقدر بے خبر رکھنے کی ناجائز کوششیں اس جنگ میں کی گئی ہیں ' اسکی نظیر شاید ازمنۂ مظلمہ میں بھی نہ ملیگی - اور افسوس کہ یہ ان لوگوں کے ہاتھوں ہوا ' جو اتحاد ثلاثہ (انگلستان ' روس ' فرانس) کے دامن سے وابستہ ہیں ' انکے محبوب ہیں ' انکے ممدوح اور ہیرو ہیں ' اور انکے مشورے کی روشنی میں چلنے والے ہیں ! !

المكاتيب البلغارية

يعني مراسلات جنــگ

موجــودہ تــــاریخ حرب کا ایک صفحه

(۲)

چنانچه یه نشانه کارگر ھوا' اور تهوڑي دیر کے بعد هم سب چتلبجا روانه ھوگئے !

راسته سخت تـکلیف کی حالت میں طے هوا - جب هم لوگ قرق کلیسا پهنچگئے ' تو دونوں پروفیسر هم سے علحده هوگئے -

بد قسمتی سے موٹر کار پانی کی دلدل میں پهنسگئی - مجبوراً اسے وهیں چھوڑ دینا پڑا -

قرق کلیسا سے روانه ھونے سے پہلے میں اسکے قلعوں میں گیا اور حالات دریافت کیے - معلوم هوا که جسوقت ان قلعوں پر قبضه کیا گیا' اسوقت ایک نامه نگار بهی موجود نه تها - نامه نگاروں نے اس معرکے کے جسقدر حالات لکھے ھیں' وہ درحقیقت بلغاري خرافات و اباطیل کا مد لّسانه اعادہ ہے -

دیگر نامه نگاروں نے بهي یہاں قدم تــک نہیں رکها - محض بلغاریا کي روایات کي بنا پر لکهدیا که قلعه نہایت مضبوط و محکم ' اور اپنی تسخیر کیلیے جنوں کي سي طاقت کا طلبگار تها ! !

مجهکو جب وہ مضامین یاد آتے ھیں ' جو اس زمانے میں نامه نگاروں نے لکھے تھے ' تو اپنی بے اختیارانه هنسي ضبط نہیں کرسکتا ! کئي نامه نـگاروں نے (جنکے بوٹ کے تلے بهي یہاں کے ذرہ ھاے خاک سے آلودہ نہیں ھوے تھے) اپنے اپنے اخبارات کو لکھا تها :

" قلعه نہایت مضبوط و مستحکم ہے - اسکے متعلق شاهنشاہ جرمني کے ماهرفن حرب کي راے تهي که تین مہینے سے کم میں کسي طرح مفتوح نہیں ھوسکتا ' مگر با ایں همه کوہ همت بلغاریوں نے چند گهنٹوں میں لے لیا - انھوں نے ۴۰ - هزار فوج ' کئي سو توپیں ' اور نا قابل اندازہ سامان رسد پر بهي قبضه کرلیا ہے ! ! "

لیکن میں نے معرکه قرق کلیسا کے متعلق لکها تها که قرق کلیسا کوئي مستحکم مقام نه تها - اسمیں صرف دو پرانی باٹریاں تهیں - بڑي توپ ایک بهي نه تهي - چند چهوٹي چهوٹی قابل نقل و حرکت توپیں تهیں - محتسب تلغرافات نے جب میري تحریر دیکھي' تو مجهه سے پوچها که میں بهي اپنے دیگر اخوان صحافت کي طرح کیوں نہیں لکهتا ؟

میں نے کہا که آپ ان مزخرفات کو اخبارات کے پاس بهیجنے کی اجازت کیوں دیتے ھیں ؟ محتسب مدرسه حربیه کا پروفیسر تها - وہ مسکرایا اور کہا : " همارا کام یه ہے که مضر چیزوں کو شائع نه ھونے دیں - رهیں وہ خبریں جو همارے لیے مضر نه ھوں' تو اگرچه وہ کذب محض هي کیوں نه ھوں' مگر همیں انکے روکنے کي ضرورت هي کیا ہے ؟ "

جو نامه نگار فوج کے همراہ جاتے ھیں' انکو اپنی تمام مراسلات پہلے محتسب کو دکھانی پڑتی ھیں -

محتسب اس قلمرو کا ایک خود مختار بادشاہ ھوتا ہے - وہ جو چاهتا ہے حذف کردیتا ہے ' اور جو چاهتا ہے رهنے دیتا ہے - مگر اس سے کسي قسم کي پرسش نہیں کیجا سکتي - بعض محتسب اپنے اس اختیار کا استعمال بقدر ضرورت و به اندازہ اعتدال بهي کرتے ھیں' جیسے جنرل ڈیف' جو لیڈي اسمتهد میں محتسب تھے - یا سر فرانسس ویگنٹ ' جو ام درمان میں محتسب تھے - مگر بلغاریوں کا عالم هي دوسرا تها -

سوڈان کی آخري لڑائیوں میں بهی مجهے ایک ایسي هي بلغاري خصلت انگریز محتسب سے سابقه پڑا تها - وہ میري مراسلات کو اسقدر کاٹ دیتا تها که اخر کو اسمیں کچهه بهي باقي نہیں رهتا تها - جب میں اسدرجه تشدد سے زچ ھوگیا ' تو آخر ایک دن یه کیا که نہایت محنت سے ایک مراسلت لکهی ' اور کوشش کی که عبارت کا دروبست ایسا ھو' جسمیں سے ایک لفظ بهی اپنی جگه سے نه هٹا یا جاسکے - اس مراسلت کے وسط میں ان محتسب صاحب کے متعلق بهی چند مدحیه فقرے لکهدیے تھے - جب میں لیکر گیا تو حسب عادت اسکا ظالم قلم اسکے هاتهه میں تها - قطع و برید کے مستعد چشم و ابرو سے پڑهنا شروع کیا - اسوقت کی حالت مجهے کبهي نه بهولیگي - آپ ایک ایک لفظ پر قلم رکهتے جاتے' اور پهر پڑهنے لگتے - یہاں تــک که ان مدحیه کلمات پر پهنچے - یہاں پهنچکر کسی قدر رکے اور کہنے لگے :

" اسکے بهیجنے میں تو کوئی حرج نہیں مگر چند لفظ ضرور حذف کردینا چاهئیں '

میں نے کہا :

" یه مراسلت لارڈ کچنر ضرور دیکهینگے - اگر بهیجیے تو پوري بهیجیے ورنه بالکل حذف کردیجیے "

لارڈ کچنر کي اطلاع کے خیال سے انهوں نے کوئي لفظ حذف نہیں کیا' اور اسکے بعد میرے ساتهه اپني عادت هي بدل دي

اختیارات کا قاعدہ ہے کہ جب انکے استعمال میں تعسف و تشدد کو کام فرمایا جاتا ہے تو فریق ثانی اس سے بچنے کے لیے فریب و مکر' حیلۂ و کذب ' پیمان گسلي اور قانون شکنی' غرض که وہ تمام تدابیر اختیار کرتا ہے ' جنکو انسانی ضمیر کبهي بهي جائز نہیں رکهه سکتا - مگر اسکا ذمه دار اصل میں وهی شخص ہے جو اپنے افعال و اعمال سے اس نافرمانیے ضمیر کی تحریک کرتا ہے -

جیسا که میں نے ابهي بیان کیــا ' بعض محتسب حد سے زاید سخت ھوتے ھیں - انکے مقابلے میں بعض نامه نگار بهی حد سے زاید شاطر و عیار ھوتے ھیں' اور وہ کسی نه کسی طرح اپنے اخبارات کو بعض اهم امور کی اطلاع دے هی دیتے ھیں - یہي وہ مراسلات ھیں جنکے متعلق ارباب جرائد " غیر محتسبه " لکهدیا کرتے ھیں -

اسمیں شک نہیں که جنگ روس و جاپان میں جاپانیوں کے طرف سے نگرانی سخت تهی' مگر نا مناسب اور بیجا نه تهي -

و تالله لاكيدن اصنامكم بعد ان تولوا مدبرين، فجعلهم جذاذا الا كبيرا لهم لعلهم اليه يرجعون، قالوا: من فعل هذا بالهتنا انه لمن الظالمين - قالوا: سمعنا فتى يذكرهم يقال له ابراهيم، قالوا: فاتوا به على اعين الناس لعلهم يشهدون، قالوا: أ انت فعلت هذا بالهتنا يا ابراهيم؟ قال: بل فعله كبيرهم هذا فاسئلوهم ان كانوا ينطقون - فرجعوا الى انفسهم، فقالوا: انكم انتم الظالمون - ثم نكسوا على رؤسهم: لقد علمت ما هؤلاء ينطقون، قال أ فتعبدون من دون الله مالا ينفعكم شيئا ولا يضركم؟ أف لكم ولما تعبدون من دون الله، أفلا تعقلون؟ قالوا: حرقوه وانصروا الهتكم ان كنتم فاعلين، قلنا يا نار كوني بردا و سلاما على ابراهيم (۱) و ارادوا به كيدا فجعلناهم الاخسرين، و نجيناه و لوطا الى الارض التي باركنا فيها للعالمين

(۲۱ : ۴۷ - ۶۳)

دونوں صریح گمراهی میں پڑے رہے " اسپر انہوں نے کہا " یہ جو تم کہہ رہے ہو، کیا واقعی یہ تمہارا کوئی حقیقی خیال ہے، یا محض دل لگی کررہے ہو؟ " انہوں نے جواب دیا کہ " دل لگی کی اسمیں کیا بات ہے؟ یہ تو اصل حقیقت ہے کہ وہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، وہی تمہارا بھی پروردگار ہے، اور میں اپنی بصیرت اور یقین سے اسپر شہادت دیتا ہوں "

ساتھہ ہی انہوں نے یہ بھی کہدیا کہ میں بخدا ضرور بالضرور تمہارے ان بتوں سے تمہارے جانے کے بعد ایک چال چلونگا -

چنانچہ حضرت ابراہیم لوگوں کے جانے کے بعد بت خانے میں گئے، اور بتوں کو توڑ پھوڑکر ٹکڑے ٹکڑے کردیا - صرف سب سے بڑے بت کو چھوڑ دیا کہ شاید وہ اسکی طرف رجوع کریں -

جب لوگ آئے اور یہ حال دیکھا تو لگے آپسمیں کہنے کہ ہمارے معبودوں کے ساتھہ کسنے یہ گستاخی کی؟ جس شخص نے ایسا کیا یقیناً وہ بڑا ظالم تھا -

اسپر بعضوں نے کہا کہ وہ نوجوان جسے ابراہیم کے نام سے پکارتے ہیں، ان بتوں کا ذکرکررہا تھا - ہو نہ ہو یہ اسی کی کار روائی ہے - لوگوں نے شور مچایا کہ اسکو یہاں سب کے سامنے پکڑ کے حاضرکرو تاکہ جوکچھہ سوال و جواب ہو اسکے لوگ گواہ رہیں -

چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم کو لیکر آے، اور انسے پوچھا کہ " اے ابراہیم! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھہ یہ حرکت تو نے کی؟ "

انہوں نے الزاماً کہا:

" نہیں، بلکہ یہ بت جو سب میں بڑا ہے، اسی نے کی ہوگی - انہیں سے پوچھہ لو اگر وہ جواب دیسکتے ہیں " !!

اس دندان شکن جواب کو سنکر سب کے سب ششدر رہگئے، اور اپنے دل میں اپنی گمراہی کے قائل ہوکر آپسمیں کہنے لگے کہ سچ ہے، تم ہی برسر ناحق ہو!

(۱) حضرت ابراہیم کے حق میں آگ کیوں کر برد و سلام (ٹھنڈک اور سلامتی) بن گئی تھی؟ مفسرین نے اس باب میں بہت سی توجیہیں دی ہیں - ابو مسلم محمد بن بحر اصبہانی کا قول ہے " قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً، المعنی انه سبحانه جعل النار برداً و سلاماً، لا ان هناك كلاماً، كقوله ان يقول له كن فيكون - اى يكونه (تفسیر کبیر - ج - ۴ - ص - ۵۱۷) یعنی قران کریم کا یہ ارشاد کہ: ہم نے کہا اے آگ ابراہیم کے حق میں ٹھنڈک اور سلامتی بن جا - اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے آتش افروز اور فتنہ گر کلدانیوں کی آگ سے حضرت ابراہیم کا کچھہ نقصان نہونے دیا - یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا نے یہ الفاظ بھی کہے تھے - اس کی نظیر کن فیکون والی آیت ہے، جس کے معنے یہ بتائے جاتے ہیں کہ خدا نے پیدا ہونے والے عالم کو مخاطب کرکے حکم دیا کہ ہوجا - وہ ہوگیا، یہاں بھی کچھہ لفظوں میں یہ حکم نہیں ملا تھا اور نہ خدا نے واقعی گفتگو کی تھی، بلکہ صرف مطلب یہ ہے کہ ارادۂ الہی ظہور عالم سے متعلق ہوا، اور اسی مشیت کے مطابق موزوں و مناسب طریق پر اس کی تکوین ہونے لگی -

مگر با این ہمہ سرکشی اور ہٹ دھرمی سے باز نہ آے، وہ پھر اپنے سروں کے بل اوندھے گمراہی کے گڑھوں میں دھکیل دیے گئے، اور حضرت ابراہیم سے کہنے لگے کہ یہ تم نے کیا کہا؟ تم کو تو معلوم ہے کہ بت بولا نہیں کرتے -

انہوں نے کہا: پھر یہ کیا بدبختی ہے کہ تم اللہ کو چھوڑکر ایسی چیزوں کو پوجتے ہو، جو خود ہی مجبور محض ہیں؟ نہ کسی کو کچھہ نفع پہنچائیں اور نہ نقصان؟ تف ہے تم پر اور تمہاری ان چیزوں پر، جنکو تم خدا کو چھوڑکر پوجتے ہو! یہ کیا ہے کہ ایسی ظاہر اور کھلی بات بھی تمہاری سمجھہ میں نہیں آتی؟؟

جب وہ لوگ حضرت ابراہیم سے عاجز آگئے تو اور تو کچھہ نہ کرسکے - غیض و غضب سے پاگل ہوکر آپسمیں شور مچانے لگے کہ بس اگر کچھہ کرنا ہے تو اسکا یہی جواب ہے کہ اس بے باک شخص کو آگ میں ڈالکر جلادو اور اس طرح اپنے معبودوں کی حمایت کرو!

جب کہ وہ یہ تدبیریں کررہے تھے، تو ہم بھی اپنی تدبیروں سے غافل نہ تھے - ہمنے اپنی قدرت کا اعجاز دکھلایا، اور کہا کہ اے آگ ٹھنڈی ہوجا، اور ابراہیم کیلیے سلامتی -

انسانوں نے ہمارے داعی الی الحق کو نقصان پہنچانا چاہا تھا، پر ہم نے ان کو ناکام و خاسر کیا!!

بظاہر تو یہ ایک قصہ ہے، اور بد قسمتی سے بلکل اسی حیثیت سے اسپر نظر ڈالی گئی ہے، مگر غور کیجیے تو قران کریم نے اپنے انداز خاص میں ایک دفتر معارف کھولدیا ہے، جسکے ایک ایک لفظ کے اندر صدہا رموز اخلاق و سیاست اور حقائق و نوامیس اصلاح و دعوت پوشیدہ ہیں - مہلت ملے تو اس واقعہ کے ایک ایک ٹکڑے پر ایک ایک مقالہ مستقل طور پر لکھنا چاہیے - سردست صرف چند مناسب وقت اشارات آپکے سامنے ہیں -

فکر و تدبر سے کام لیجیے تو اس واقعہ سے چند خاص نتائج حاصل ہوتے ہیں:

(۱) جس ملک میں ظلم عام ہوگیا ہو، خدا اور بندوں کے حقوق پر مشق تعدی و تطاول ہو رہے ہوں، شرک جیسے ظلم عظیم کے ارتکاب میں باک نہو، اللہ کو چھوڑ کر دوسری طاقتوں اور انسانی قوتوں کے آگے لوگ سربسجود ہوں، وہاں ہر اس شخص کا، جس میں ایک ذرہ بھی ایمان و اسلام ہو، یہ ایک مقدس فرض ہے کہ مظالم و مفاسد کے استیصال کے لیے آمادہ ہوجائے، اور بغیر کسی مداہنت و نفاق کے، کامل آزادی اور نڈر اور بے باک اب و لہجے میں خدا کے بندوں کو خدا کی جانب بلاے، اسلام کی علانیہ دعوت کرے، اور کفر و ضلالت کے مٹانے میں ذرا بھی متامل نہو -

(۲) خدا کو استبداد پسند نہیں، جو لوگ ارباب اقتدار ہوں، دولت و حکومت رکھتے ہوں، انسانوں پر ان کا تصرف ہو، دنیا کی ہر ایک چیز پر انہیں فرماں روائی کی طاقت دی گئی ہو، پھر اتنی سب نعمتیں ملنے پر بھی خدا کو بھول جائیں - مستبد بن بیٹھیں، قانون الہی کو توڑنے لگیں، نظام اسلام کی توہین کریں، استبداد میں اتنا غلو رکھتے ہوں کہ انسان ہوکر خدا بن بیٹھیں، اور اپنے آیین استعباد کے خلاف کسی کی کچھہ بھی سماعت نہ کرتے ہوں، تو ایسی قوم کو اس کی غلط کاریوں سے علانیہ آگاہ کردینا چاہیے، علم حق و معروف لیکر مفاسد و منکرات کے خلاف آمادۂ جہاد ہوجانا چاہیے - اور نہایت آزادی و استقلال کے ساتھہ اس طرح اس خطرناک و سنگلاخ وادی

وقائق و حقائق

دعوۃ الی الحق کی اسکیم

قران نے کیا راہ نمائی کی ہے ؟

اسوۂ ابراہیمی

این رہ منزل قدس است میندیش ز بیا
میل ازین راہ خطا باشد ہین تا نکنی

بابل کے آثار قدیمہ نے جو ابھی حال میں بر آمد ہوے ہیں علماے اثریات (Archaelogist) کی توجہ کو موجودہ صدی سے ہٹا کر آج سے تیس صدی پیشتر کی جانب پھیر دیا ہے - جب کہ عرفہ کی ایک کمزور مخلوق نے سیاروں کے طلوع و غروب سے خدا شناسی کا سبق لیا تھا ' اور ایک سیارہ پرست قوم کو ظلمات کفر سے روشنی میں لانے کی کوشش کی تھی -

دنیا نے اپنے ابتدائی عہد میں ایک زمانہ وہ بھی دیکھا ہے ' جب انسانی تمدن کی بدیع المثال ترقی نے قدرت اور بندوں میں کوئی حد فاصل باقی نہیں رکھی تھی - قدرت کے صدہا راز آشکارا ہو چلے تھے ' اور جس قدر حیرت انگیز قدرتی طاقتیں مخفی تھیں ' انسان نے تقریباً سب سے کام لینا سیکھ لیا تھا -

آگ ' پانی ' ہوا ' مٹی ' کوئی چیز ایسی نہ تھی ' جس پر انسان نے حکومت نہ کی ہو - سیارۂ زمین کی عنان اختیار گویا ہات میں تھی - اتنا ہی نہیں بلکہ فضاء محیط کے کروں اور سیاروں کو بھی ایک طرح سے اپنا بنا لیا تھا ' اور اپنی ضروریات میں انکی مہیب طاقتوں سے بھی نہایت آسانی و سہولت کے ساتھ فائدہ اٹھا سکتے تھے -

نقولا تسلا (نکولاس ٹازلے) کو ہنوز مریخ کی آبادی سے تعلقات پیدا کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے ' لیکن تاریخ کو اس ابتدائی زمانے کی علمی و عملی ترقی پر حیرت ہے کہ زمین والے آسمان تک پہونچ گئے تھے ' اور آسمانی آبادی سے جو چاہتے تھے کام لیتے تھے ! بستیاں بسانے ' شہر کے برج بناتے ' تو اُس کا قبہ آسمان تک پہونچا دیتے - سڑکیں اس شان کی ہوتیں کہ مکانات ہیں ' عمارتیں ہیں ' محلسرائیں ہیں ' آبادی ہے ' اور اوپر نظر اٹھاؤ تو ایک وسیع اور بہت ہی وسیع باغ آویزاں ہے - شہر میں آیند و روند کی چہل پہل ہے ' سڑکیں ہیں ' گاڑیاں ہیں ' دکانیں ہیں ' اور اوپر دیکھیے تو ایک عظیم الشان دریا لہریں مار رہا ہے !!

یہ عجیب و غریب مدنیت کلدانیوں کی تھی ' جو ارض عراق کے فرماں روا تھے - جن کی جلالت کا یہ عالم تھا کہ تورات کے پیغمبر بھی انہیں عشر (محصول دہ یک) دیتے تھے ' اور اُن کے قانون سے تالیف تورات میں مدد لیتے تھے -

وسائل تمدن کی فراہمی و فراوانی ایک عالم کو سرکش بنا چکی ہے : ان الانسان لیطغی ان راہ استغنی -

ایک ذرا سی ملکی و مالی عظمت ' جو انسان کو انسانیت سے گزار دیتی ہے - جو اس قدر مغرور بنا دیتی ہے کہ لندن ٹائمس کے صفحات پر زبان سیاست کو اس اعلان سے بھی باک نہیں ہوتا کہ " ایک معمولی انگریز سپاہی کے خون کے مقابلے میں تمام ایرانی بیاسی کی کچھ وقعت نہیں " ! - جو ایک با اختیار ملکہ کی حیثیت میں ایک غاصب و ظالم و خونریز سلطنت کو انسانی قتل عام پر مبارکباد دیتی ہے - جو ایک فرماں روا سے یہ عصبیت ظاہر کراتی ہے کہ ایک ملک کو چند قومیں پامال کر چکی ہیں ' اور اب اُسے مجبور کرتی ہیں کہ اس پامالی پر قانع ہو جائے ' جس نے ۲۵ - برس پہلے ایک وزیر اعظم کی زبان سے ایک ایسے ملک کا خون چوس لینے کی تلقین کرائی تھی ' جو خود اُسی کا محکوم تھا ' جس پر اُس کی دولت کی بنیادیں قائم تھیں ' جو اُس کے تاج سلطنت کا درخشندہ گوہر مانا جاتا تھا ' اور جس کے باشندوں نے اپنا ملک و مال خود اُس کے تصرف میں دے کر اُسے مطلق العنان کر دیا تھا کہ :

محابا کیا ہے ؟ میں ضامن ' ادھر دیکھ !
شہیداں نگہ کا خوں بہا کیا ؟

غرضکہ وہی عظمت جب اپنے انتہائی مظاہر میں نمایاں ہو تو انسان میں کہاں تک سرکشی نہ آلیگی ؟ مادہ کی الوہیت کلدانیوں پر چھا گئی تھی ' خدا کو بھول گئے تھے اور بندگان خدا کے ساتھ اُسی ظلم اور زیر دست آزاری کے ساتھ پیش آتے تھے ' جو آج موجودہ تمدن کے مخصوصات نمایاں میں سے ہے -

کلکتہ ' بمبئی ' برلن ' اور لندن میں جس طرح عظماء رجال کے جا بجا بت نصب ہیں ' اسی طرح کلدانیوں نے بے شمار مجسمے قائم کر رکھے تھے ' اور اُن کی بے انتہا عزت کرتے تھے ' چونکہ قدرت کو روے زمین سے تاریکی مٹانی تھی ' اسلیے اسی قوم اور اسی ملک سے ایک ایسے نامور اور عظیم الشان خدا شناس کو اُٹھایا ' جس نے اس طلسم کی حقیقت واضح کر دی ' اور کواکب پرست کلدانیوں پر ملکوت السماوات و الارض کے اسرار فاش کر دیے !

یہ خدا شناس ہستی ابراہیم علیہ السلام ابن آزر (تارخ) کی تھی ' جن کو توحید و صداقت کی دعوت و اشاعت میں سخت سے سخت زحمتیں برداشت کرنی پڑیں - ملک کا ملک دشمن تھا ' قوم کی قوم تشنۂ خون تھی ' حکومت اپنی پوری طاقت سے مقاومت کو آمادہ تھی ' ایک زمانے نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس خدا پرست مخلوق کو آگ کے حوالے کر کے رہینگے ' با ایں ہمہ اُن کے عزم و استقلال کا یہ عالم تھا کہ بقول مسیحی مورخ (مارگری گوری ابو الفرج ملطی) کے " انہوں نے تن تنہا کلدانیوں کے بت خانے میں آگ لگا دی (مختصر الدول - ص - ۲۱) اور اتنی بڑی مہم انجام دینے پر بھی کوئی زبردست طاقت اُن کا کچھ نہ بگاڑ سکی - وہ بقول تورات " عراق سے ترک وطن کر کے صحیح و سلامت اُس ملک میں چلے گئے ' جہاں خدا نے اُن کو برکت دینے اور انہیں ایک بڑی قوم بنانے کا وعدہ کیا تھا " (تکوین : ۱۲ + ۱-۵)

یہودیوں کی مقدس کتاب (تالمود) میں یہ واقعات شرح و بسط سے مذکور ہیں ' جن کو قرآن کریم نے اور زیادہ پھیلا کر بیان کیا ہے - سورۂ انبیا میں ہے :

و لقد اتینا ابراہیم رشدہ من قبل ' وکنا بہ عالمین - اذ قال لابیہ وقومہ : ما ہذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون ؟ قالوا : وجدنا اباونا لہا عابدون ! قال : لقد کنتم انتم و اباؤکم فی ضلال مبین ' قالوا : اجئتنا بالحق ام انت من اللاعبین ؟ قال : بل ربکم رب السموات و الارض الذی فطرہن و انا علی ذلکم من الشاہدین '

حضرت ابراہیم کو ہم نے ابتداء عمر ہی سے فہم سلیم اور درجۂ رشد و حکمت عطا فرمایا تھا ' اور ہم اس سے اچھی طرح واقف تھے -

دعوت الہی کے اُس مقدس وقت کو یاد کرو ' جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ پتھر کی مورتیں جن کی پرستش پر تم جمے بیٹھے ہو ' کیا ہیں ؟ انہوں نے کہا " اسکے سوا ہم کچھ نہیں جانتے کہ اپنے بڑوں کو انکی پرستش کرتے دیکھتے آئے ہیں " حضرت ابراہیم نے کہا " پس یقیناً تم اور تمہارے بڑے

مسئلۂ شرقیہ

بلقانی اقوام کی تحریک

سو برس کی تجاویز

(۱)

(مقتبس از منچسٹر گارجین : ۳۱ - مئی)

صلح کے ابتدائی مراتب طے ہوگئے ہیں' اور اب یورپین ٹرکی کے پاس قسطنطنیہ اور ایک چھوٹا سا ٹکڑا زمین کا جسمیں درہ دانیال

نے مدبرین فرنگستان کو کسقدر دھوکے میں ڈال رکھا تھا ؟

سنہ ۱۷۷۲ ع میں سب سے پہلے سلطانی مقبوضات کی تقسیم کرنے کی عملی تجویز ظہور پذیر ہوئی - یہ وہی سال تھا جسمیں پولینڈ کی پہلی تقسیم ہوئی تھی - اس تقسیم کی کامیابی سے یورپین حکومتوں کی اور بھی حوصلہ افزائی ہوگئی کہ وہ بلقانی جزیرہ نما کا تصفیہ بھی اسیوقت کر دیں - اسکی پہلی تحریک میں کتھرائن ملکہ روس نے چند خطوط جوزف ثانی شاہ اسٹریا کو لکھے کہ سلطنت عثمانی کا کیوں تصفیہ نہیں کر دیتے ؟ اسنے اسطرح حصے لگالے تھے کہ قسطنطنیہ' اور ابتداے باسفورس و مرمرہ

یورپ سے ترکوں کی جلا وطنی !

بقیہ یورپین ٹرکی ' اور موجودہ جنگ کے خسا

درمیان کا بڑا حصہ جو زیادہ غبار آلود اور سیاہ ہے ' وہ جنگ سے پیشتر کی یورپین ٹرکی تھی' جو سب کی سب نکل گئی - اب صرف وہ چھوٹا سا ٹکڑہ باقی رہگیا ہے ' جو آپکے دہنی جانب ہے ' اور جسمیں سیاہی کی جگہ صرف لکیریں کھینچ دی ہیں - یعنی قسطنطنیہ اور نصف تھریس ! کذالک نفصل الایات لقوم یعقلون !

شامل ہے باقی رہ گیا ہے - باقی حصہ اسکے قدیم مالکوں کے پاس پھر واپس ہوگیا - ایسے موقع پر یہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ چند سالوں کے اس فقرے کو پھر دھرایا جائے جو بلقانی اقوام نے اپنے پیش نظر رکھا تھا' یعنے " بلقان بلقانیوں کے واسطے ہے "

اب یہ فقرہ محض خیالی ہی نہیں رہا ' بلکہ اس خواب کی تعبیر بھی حاصل ہوگئی - یہ بلقانی قومیں تمام فرنگی طاقتوں کی زیر نگرانی کام کر رہی تھیں' اور ٹرکی بھی اس بلقانی جزیرہ نما کی صرف انہی طاقتوں اور ان ریاستوں کے علی الرغم محافظ تھی -

ابتدائی تدابیر

اگر پچھلی تجاویز و دسائس کو' جو فرنگی دول نے ٹرکی کے حصے بخرے کرنے میں اختیار کیے' یاد کرلیں' تو معلوم ہوگا کہ تاریخ

مع تھریس و بلغاریہ لیلے - مالدیویہ اور ویلیشیا روس لے لے ' اور بوسنیہ' سرویا ' البانیہ ' مقدونیہ ' تھیسلی ' اور سالونیکا اسٹریا لیلے -

یہ تجویز ہر دو حکومتوں کے واسطے نہایت ہی مبارک اور عمدہ تھی' اور کتھرائن اس معاملہ میں بہت عجلت اور پیشقدمی چاہتی تھی ' مگر جوزف کو اس میں تامل تھا -

سنہ ۱۷۸۱ ع میں تجویز کچھہ بدل گئی - اب تمام یورپ سلطنت ٹرکی کے حصوں میں شریک کیا گیا - یہ تغیر اسٹرین مدبر کونزکی راے سے ہوا ' کیونکہ اسکو دول فرنگ سے مناقشہ کا اندیشہ تھا -

یہ ترمیم یافتہ تقسیم یوں کی گئی تھی :

روس کو صرف بحیرہ اسود کے سواحل زیریں ڈینیوب تک ملیں - آسٹریا کو سرویا ' بوسینہ ' سقوطری تک ملے - اور باقی

میں قدم رکھنا چاھیے که یه طلسم فریب ٹوٹ جائے ' اور دنیا میں پھر خدا کی پادشاھی قائم ھو جاے -

(٣) مسلم کی حدیث مشہور ھے : من رأی منکم منکراً فلیغیره بیده ' فان لم یستطع فبلسانه ' فان لم یستطع فبقلبه ' و ذالک اضعف الایمان -

اس حدیث کو تم نے بارھا سنا ھوگا ' مگر کبھی اسکی تعلیم کے اصول و حقیقت پر نظر نه ڈالی ھوگی - حضرت ابراھیم کے اسوۂ حسنه سے اسکے سمجھنے میں مدد لو - یه حدیث بتلاتی ھے که قانون الهی کے منشا اور احکام کے خلاف جہاں کوئی ایک برائی بھی نظر آئے ' معاً ھر شخص پر لازم ھے که اپنے زور بازو سے اس کے مٹانے کی کوشش کرے - یه خصوصیت حقیقی ایمان داروں کی ھوگی - لیکن جس میں اتنی قوت نہو ' وہ زبان سے برا کہے ' اور برائی کے خلاف به آواز بلند احتجاج (پروٹسٹ) کرتا رھے - اس مذاق کے لوگ ایک طرح ناقص الایمان سمجھے جائینگے - جس سے یه بھی نہوسکے ' وہ کم ازکم اپنے دل ھی میں اس آگ کو سلگاتا رھے - یه ایمان کا بالکل ھی آخری اور بہت ھی ضعیف و کمزور درجه ھے - لیکن جو طبیعتیں اتنا احساس بھی نه رکھتی ھوں اُن میں فرائض کی خواہ کتنی ھی پابندی موجود ھو ' مگر یقین کرلینا چاھیے که ایمان سے اُن کو مطلق سروکار نہیں -

مگر یاد رھے که ازالۂ منکرات و مفاسد کے لیے دل میں کڑھنے اور زبان سے نالۂ و فریاد کرنے کی صورتیں اُسی وقت تک کے لیے ھیں ' جب تک که ان سے کشود کار ممکن ھو - جہاں یه باتیں بے سود ھوں ' وھاں ایمان کا صرف ایک ھی مظہر ھے - اور وہ یہی ھے که اپنے آپ کو استعمال طاقت کے قابل بنالیں ' اور پھر اُس طاقت سے منکرات اور مفاسد و مظالم کو مٹائیں :

براءة من الله و رسوله الی الذین عاھدتم من المشرکین و ان تولیتم فاعلموا انکم غیر معجزي الله ' و بشر الذین کفروا بعذاب الیم -	جن مشرکین کے ساتھه تم نے عہد کر رکھا تھا ' اب الله اور اُس کے رسول کی طرف سے اُنھیں صاف جواب ھے - اگر اب بھی تم پھرے رھے تو جان رکھو که تم الله کو عاجز نه کرسکوگے ' اور کافروں کو عذاب دردناک کی بشارت سنا دو -
لا یستاذنك الذین یؤمنون بالله و الیوم الاخر ان یجاھدوا باموالھم و انفسھم ' و الله علیم بالمتقین - انما یستاذنك الذین لا یؤمنون بالله و الیوم الاخر و ارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون (٩ : ٤٠)	جو لوگ خدا کا اور روز آخرت کا یقین رکھتے ھیں ' وہ تو تم سے اس بات کی رخصت مانگتے نہیں که اپنی جان و مال سے شریک جہاد نہوں ' تم سے خواھاں اجازت تو وھی لوگ ھوتے ھیں جو الله کا اور روز آخرت کا یقین نہیں رکھتے ' اور اُن کے دل میں شک پڑے ھیں ' پس وہ اپنے شک کی حالت میں حیران و سرگرداں پھر رھے ھیں ؟

حضرت ابراھیم کے واقعات صاف بتا رھے ھیں که ایسی حالت میں کیا طریقه اختیار کرنا چاھیے ؟ دنیا میں اُس وقت وھی ایک مسلمان تھے ' مگر نه یه تنہائی اُنھیں دعوت الی الحق سے مانع ھوسکی اور نه اُنھوں نے رد مظالم اور تغییر منکر کے لیے صرف وظیفۂ قلب و زبان تک ھی کفایت کی ' بلکه جب یه کوشش سودمند ھوتے نه دیکھی تو دست و بازو سے بھی طاقت آزمائی کیلیے آمادہ ھو بیٹھے - پس ایمانداروں ضرور ھے که اسکی پیروی کریں -

(٤) دعوة الی الحق کی ابتدا اپنے گھر سے چاھیے ' یہی صورت حضرت ابراھیم نے اختیار کی ' اور اسی کی تعلیم اظہار دعوت کا حکم دیتے ھوے رسول الله صلی الله علیه و سلم کو دی گئی تھی که و انذر عشیرتك الاقربین (اپنے قریب ترین اعزہ کو ڈراؤ) ان مبادی میں کامیابی ھو یا ناکامی ' تاھم تجربه و اختبار اور بصیرت کو اس سے مدد ملیگی ' اور پھر دعوت عام کے لیے اسکیم مرتب کرنے میں صرف دماغ کی قوت متخیله ھی پر زور دینا نه پڑیگا ' بلکه تجربۂ و عمل کے نتائج سامنے ھونگے -

(٥) دعوة الی الحق کو مداھنت ' پاس مراتب ' لحاظ عظمت سے کچھه سروکار نہیں - کسی بزرگ کی بزرگی یا کسی عزیز کی محبت کا اس پر کوئی اثر نه پڑنا چاھیے - اولاد پر والدین سے زیادہ کس کے احسانات ھونگے ؟ لیکن دیکھتے نہیں که حضرت ابراھیم کو جو کچھه کہنا تھا ' سب پہلے اپنے باپ ھی سے کہا ' اور جو کچھه کرنا تھا اُس کے سرانجام دینے میں باپ کے حقوق ابوت ذرا بھی مانع نہوسکے -

(٦) احیاء صداقت اور اقامت حق اور عدل کے لیے مخفی تدابیر بھی کرنی پڑتی ھیں - پوشیدہ طور پر کید و تدبیر سے بھی کام لینے کی حاجت پڑتی ھے ' اور اس مدعا کے لیے یه تمام باتیں جائز و درست بلکه ضروری و لازم العمل ھیں - حضرات ابراھیم نے بت خانے میں کیا کیا تھا ؟

(٧) کفر و شرک و استعباد نے دلوں میں خواہ کیسی ھی تاریکی پھیلا دی ھو ' انسان اپنی انسانیت سے کتنا ھی گزر گیا ھو ' امتیاز حق و باطل کی طاقتیں مردہ ھی کیوں نہو جائیں ' تاھم حقیقت ایک ایسی چیز ھے که اخلاص کے ساتھه موثر انداز میں جب اُس کو پیش کیا جائیگا ' تو سخت سے سخت منکروں کے سر بھی اُس کے آگے جھک جائینگے - مستبدین کے غرور و جبروت سے مرعوب ھوکر دعوة الی الحق کی تحریک رکی نہیں جاتی ' اور اگر رکتی بھی ھے تو اس طرح که :

رکتی ھے مری طبع تو ھوتی ھے رواں اور

(٨) دعوة الی الحق کے لیے شجاعت قلب درکار ھے ' جرات لسان کی حاجت ھے ' زور آور دست و بازو کی ضرورت ھے که خواہ کچھه ھی پیش آئے اور خواہ کیسی ھی زحمتیں سنگ راہ ھوں مگر اپنے مشن کو سنبھالے رھے ' کام کیے جائے ' اور کبھی مرعوب نہو -

(٩) بڑے کام کے لیے بڑی قربانی کی ضرورت ھے ' صرف دفع وقت سے دفع استبداد ممکن نہیں - اس قربانگاہ پر سب سے پہلے اپنی جان کی بھینٹ چڑھانے کے لیے آمادہ ھو جانا چاھیے ' اس راہ میں سنگلاخ منزلیں طے کرنی پڑینگی ' مشکل سے مشکل امتحان دینے ھونگے ' شدائد و نوازل سے طرف مقابل ھونا پڑیگا ' اور ھر قدم پر اس دستور العمل کی پابندی کرنی پڑیگی که :

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست

حضرت ابراھیم نے کیسی خطرناک جرات کی تھی ؟

(١٠) حق و صدق کی مقاومت ھمیشه ناکام رھی ھے ' دست ستم اس میں خلل ڈال سکتا ھے ' ضرر پہونچا سکتا ھے ' پر اسکو فنا نہیں کرسکتا - عزم و ثبات سے تمام بندشیں ٹوٹ جاتی ھیں ' مخالفین ذلیل ھوتے ھیں ' استبداد سے نجات ملتی ھے ' اور انجام کار برکت حاصل ھوتی ھے که و العاقبة للمتقین !

دعوة الی الحق کی یه نتیجه خیز اسکیم خود حضرت الهی کی ترتیب دی ھوئی ھے - اب صرف اس پر عمل کرنے کی ضرورت ھے - نئی اسکیم بنانے کی ضرورت نہیں - جو لوگ شب و روز نئی اسکیموں کا خواب دیکھتے ھیں ' انکو یه پیام پہنچا دو - یه پاک موضوع اس سے زیادہ تشریح کا طالب تھا ' مگر افسوس :

که بادۂ حوصله سوز است و جمله بد مستند

تاریخ حسیات اسلامیهٔ مسلمانان هند کا ایک ورق

زر اعانهٔ مهاجرین اور الهلال ۳۰ جون کے بعد

(از جناب محمد اشرف صاحب وکیل درجه اول کوهاٹ)

امداد مهاجرین کے فنڈ کے لیے جو ایثار آپنے کیا هے ' اسکا اجر عظیم خداوند کریم آپ کو دے - بہت سے خریدار اس شبه میں هیں که اگر آپکی مقررہ تعداد کی درخواستیں تاریخ مقررہ تک آپکے پاس نه پهونچیں تو کیا آپ درخواست هائے موصوله کی رقوم حسب شرائط مشتہرہ فنڈ مذکور میں داخل فرمائینگے یا نہیں ؟ گو معناً یه سمجها جاتا هے که آپ جیسا فدائے قوم ضرور ایسا کریگا - مگر لوگ اسکی تصریح چاهتے هیں - براہ عنایت میعاد مقررہ کو کم از کم اگست سنه ۱۹۱۳ ع تک بڑهاکر اس امر کی تصریح ضرور کردیں که جسقدر درخواستیں اس فنڈ کی امداد کے متعلق اشتہار کی بنا پر آئینگی ' انکی رقم میں سے سات روپیه آٹهه آنه فنڈ مذکور کو دیے جائینگے -

الهلال

۳۰ - جون تک کي مدت اس غرض سے کم نه تهي ' لیکن اصل مقصود تو رقم کی فراهمي هے ' نه که کوئی اعلان رعایت ' پس ایک ماه کی مدت اور بڑهادي جاتي هے - یعنے ۳۱ - جولائي تک یه سلسله برابر جاري رهیگا - جن لوگوں کو یه شبه هے که پوري رقم کي وصولي پر خریداروں کي رقم داخل خزانه کي جائیگي ' انکے ظن و گمان پر متعجب هوں - میري سعي تو یهي هے که ۳۰ - هزار فراهم هو ' لیکن اس سے یه معنی کہاں نکلتے هیں که ۳۰ - هزارسے بغیر روپیه بهیجا نه جائیگا ؟ جب میں نے اتنے عرصے کي امدني کو وقف کردیا تو اب اسکا کل اور جزو ' دونوں مجهپر حرام قطعي هے -

(از انیس حامد بیگم صاحبه - اهلیه مسٹر حامد حسن کوتوال)

آجکل همارے ترک بهائی اور بہنوں پر جو مصیبت نازل هو رهی هے ' وه محتاج بیاں نہیں - هر شخص انکی مصیبت سے واقف هے - انکي بے کسي اور بے بسی گهر کي بیٹهنے والی عورتوں اور بچوں کو بهی آٹهه آٹهه آنسو رولا تي هے ' لیکن کچهه کرتے دهرتے بن نهیں پڑتا - ننهے ننهے بچوں اور آفت کی ماري بہنوں پر جو مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ رهے هیں ' انکو دیکهکر کلیجه پاش پاش هو جاتا هے اور سمجهه میں نہیں آتا که آخران مظالم کی کوئی انتها بهی هوگی یا نہیں ؟ آخر پروردگار عالم کا غیظ و غضب ان معصوموں کی مصیبت پر کیوں جوش میں نہیں آتا ؟ مجهکو ان واقعات نے اس درجه حواس باخته کردیا هے ' که باوجود رات اور دن غور کرنے کے میرے سمجهه میں نہیں آتا که دنیا میں میرا وجود ان مصیبت کی ماري اور بے کس بہنوں کے لیے کس طرح مفید ثابت هو ؟ اور میں کس طرح انکي امداد کر سکوں ؟ جناب مجهکو مشورہ دیں که میں اس معامله میں کیا کروں ؟ فی الحال میں نے یه اراده کرلیا هے که اپنے روزانه اخراجات میں سے نمایاں حد تک کمي کرکے جو کچهه پس انداز هوگا ' اسکو هر مهینے آپکی خدمت میں بهیجتی رهونگي -

آپنے جو تجویز اخبار الهلال میں مفت اخبار دینے اور اسکي قیمت مهاجرین کی امداد میں بهیجنے کي شائع کي هے ' اسکو دیکهکر دل باغ باغ هوگیا - لہذا درخواست هے که مہرباني فرماکر روز اخبار الهلال کا پرچه آٹهه روپیه - وي - پي کرکے میرے شوهر کے نام روانه کردیجیے - میں نے انکو بهي براه راست اطلاع دیدی هے -

---

کیا بہتر هو که هر ایک شخص ایسے هی همدردي اپنے مصیبت زده ترک بهائیونکے ساتهه دکهلانے کي کوشش کرے - خداے تعالی آپکو اجر عظیم عطا فرمائے - حتے الوسع سردست بعد ترغیب و تحریص چند احباب کو میں نے فراهم کرلیا هے ' اور آینده بهی کوشش جاري رهیگي - افسوس اس بات کا هے که یہاں جوش همدردي روز بروز ٹهنڈا پڑتا جا تا هے ' اور جیسا که ابتداے جنگ میں تها ' اب باقي نہیں رها - تعلیم یافته اصحاب تو هر حالت میں امداد کي تحریک کے موید اور انجمن اتحاد و ترقي کے طرفدار هیں ' مگر عام لوگ مخالف هیں - یه ساري خرابي اختلاف راے کي هے - اسلیے اب سخت ضرورت اسباتکي هے که ترکونکے مفصل حالات ابتداے انقلاب حکومت سے آجتک کے ایک بہترین پیرایه میں از سر نو درج اخبار کرکے انپر مدلل بحث کیجاے ' اور سابقه حکومت اور جدید حکومت سے جو جو برے نتائج ظهور پذیر هوئے هیں انکو اچهی طرح عوام کے ذهن نشین کرا دیا جائے ' ورنه ٹرکي کی طرح هند میں بهي دو پارٹیاں ایک دوسرے کي مخالف بني رهینگي جسکا اثر قوم کے حق میں مضر ثابت هو گا - امید که جناب میري اس نا چیز راے کو شرف قبولیت عطا فرما کر ضرور اس مسئله کو چهیڑ دینگے -

الهلال

اب اِس بحث میں پڑنا بهي وقت کو ضائع هي کرنا هے - یه تحریک اعانت مهاجرین کی هے نه که اعانت حکومت کي - اسکو ٹرکي کی پارٹیوں سے کیا واسطه ؟ اب تو تمام وقت اس بحث میں خرچ کرنا چاهیے که همیں کیا کرنا هے ؟ اور کس طرف چلنا هے ؟ اور بس -

(از حسن جان صاحبه دختر برکت الله خاں پرونیسر - هزاره)

آداب عرض هے - میں نے الهلال میں چنده کي فہرست میں عورتوں کا بهي نام دیکها هے - میں ایک دس برس کي لڑکي هوں اور سوا اُن پیسوں کے جو خرچ کیلیے مجهے ملتے هیں اور کچهه میرے پاس نہیں هے - اسوقت آٹهه آنه هے جو میں نے اسي نیت سے جمع کیا ' براے مہرباني اس کو بهي فہرست میں ملا دیں اور میرے حق میں دعا کریں -

(از جناب قاضي محمد لطیف حسین صاحب بڑا ٹیه)

میں یکے از خریداران الهلال هوں - دس روپیه بنظر اعانت مهاجرین ترک بے خانماں بذریعه مني آرڈر ترسیل خدمت هے - اسکو قیمت اخبار سے کچهه تعلق نہیں الهلال کي قیمت اپنے وقت پر جا یا کریگي -

(از جناب محمد گوهر علي صاحب سکریٹري انجمن مفید المسلمین معروفگنج - گیا)

۲۱ - مئی کے الهلال میں تحت عنوان (لاکهوں بے خانماں مهاجرین) اِک درد ناک مضمون دیکهکر دل بے چین هوگیا -

ـــــــیـــــن کمـــال بے
جسکو اغیـــار نے فتنـــۂ البـــانیا کیلیے آلۂ عمل بنایا تھا -

حصہ مثلاً دیریہ اور والیشیا کو ایک ریاست بنا کر ختم کر دیا جاے ' جسکا نام رومانیہ ہو' اور اسکے بعد قدیم بزنطینی سلطنت کو پھر قسطنطنیہ میں قائم کردیا جاے - اس تقسیم کا نام " یونانی " رکھا گیا تھا -

اس تقسیم میں اٹلی کو بھی حصہ ملنا چاہیے تھا' کیونکہ جب وہ آسٹریا کے حقوق اور اثر کو بحرادریاٹک اور جزائر موریا ' کریٹ' اور قبرس میں بڑھتے ہوے دیکھیگی' تو ضرور مزاحمت کریگی - فرانس کو بھی ان ممالک میں سے پسند کرنیکا حق دیا گیا تھا - خواہ وہ شام یا جزائر بحر سفید کو منتخب کرلے ' یا مصر لے لے -

مگر اس تجویز پر اسوجہ سے کچھہ عمل نہوسکا کہ ترکوں نے سختی سے مدافعت کی - فرانس ان مسائل پر راضی نہیں ہوا' اور جرمنی کو ان معاملات میں بدگمانی پیدا ہوگئی -

اسی عرصے میں فرانس کا مشہور انقلاب شروع ہوگیا ' جسکی وجہ سے یورپ اپنی تدابیر کو عمل میں نہ لاسکا - مگر نپولین نے خود آپ تدابیر کرنی شروع کردیں - نپولین خود مشرق ادنی پر نظر جماے ہوے تھا ' کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ہندوستان کا صرف یہی ایک راستہ ہے - اس نے رفتہ رفتہ جزائر ایونین' دلمانیہ ' استریہ اور اسیریہ پر قبضہ کرلیا - تمام بلقان میں ایک کھلبلی سی مچ گئی' خود قسطنطنیہ کے محل میں بغاوت ہوگئی ' اور سلطان سلیم ثالث کو معزول کردیا گیا - اسی زمانے میں نپولین نے تلست کے مقام پر زار روس سکندر اول سے مشہور ملاقات کی -

اس بغاوت کی خبر نپولین کو اسوقت ہوئی ' جب وہ اپنی افواج کا معائنہ کررہا تھا - اس نے زار سے یہ کہا کہ یہ تقدیری امر ہے کہ قدرت ہمارے ہاتھہ میں خود وہ چیزیں دے رہی ہے جنکی ہمکو آرزو تھی' اور جو قسطنطنیہ کی شورش سے حاصل ہوسکتی ہے -

چنانچہ فوراً اس معاملہ میں گفتگو شروع ہوگئی ' اور ایک تقسیم قرار پائی' جسکی رو سے روس کو مالدیویہ' بلغاریہ' اور والیشیہ ' اور فرانس کے حصے میں بوسینہ البانیہ اور یونان قرار پاے - آسٹریا کو سرویا ' مقدونیہ ' سالونیکا دیکر خوش کر دیا جاتا -

جملہ امور طے ہوگئے تھے - صرف قسطنطنیہ کا فیصلہ باقی تھا جسکو نپولین کلید دنیا یا کم سے کم کلید ہندوستان کہتا تھا - یہی مسئلہ تھا جس نے تمام نقشے کو بگاڑ دیا ' اور فریقین راضی نہیں ہوے ' چنانچہ لڑائی شروع ہوگئی - مگر یہ مسئلہ کہ " بلقان دول فرنگ کے واسطے ہے " ابھی ہمیشہ کے واسطے مدفون نہیں ہوا تھا -

سنہ ۱۸۲۹ ع میں پھر اس مسئلے کی تجدید اسطرح ہوئی کہ شہزادہ پولنیک نے جو چارلس دہم کا وزیراعظم تھا ' ایک نقشہ مرتب کیا جو صرف بلقان ہی کا نہ تھا بلکہ کل یورپ کا - اسمیں دکھلایا گیا تھا کہ ترکوں کو تو بالکل یورپ سے نکالدیا جاے -

روس ' بلغاریہ ' مقدونیہ ' اور تھریس کا تھوڑا سا حصہ لے ' اسٹریا بوسینہ اور سرویہ پر قناعت کرے' اور قسطنطنیہ کے ساتھہ دیگر ملحقہ ممالک کو ملا کر ایک نئی بازنطینی حکومت کی دوبارہ بنا ڈالی جاے - اسی طرح نیوزی لینڈ کا پرشیا سے الحاق کردیا جاے ' اور بلجیم فرانس میں مدغم ہو جاے - اب رہا انگلستان' تو اسکو تیح نوآبادیاں دیدی جائیں -

اسکے بعد عثمانی سلطنت کی تقسیم کی جو عملی تجاویز ہوئیں انکو بالتفصیل بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں -

۹ - جنوری سنہ ۱۸۵۳ ع کو زار نکولس اول نے اپنے مشہور سرمائی محل میں سر ہملٹن سیمور سے ملاقات کی' اسی کا نتیجہ کریمیا کی لڑائی تھی -

سیمور تحریر کرتا ہے کہ زار چاہتا تھا کہ عثمانی سلطنت کو انگلستان اور روس تقسیم کرلے ' اور منجملہ دیگر ممالک کے مصر بھی انگلستان ہی لے لے - لیکن یہ تجویز انگریزوں نے اپنے مصالح کی بنا پر منظور نہیں کی - نکولس نے خود ترکی پر حملہ کردیا ' اور ترکی کو فرانس اور انگلستان نے مدد دی - جنگ کریمیا کی ابتدا یہیں سے ہوئی تھی - مگر اسمیں شاہ روس کے حملے کی تجاویز پامال ہوگئیں -

۸ - جولائی سنہ ۱۸۷۶ ع کو زار الکزنڈر ثانی اور فرانس جوزف شاہ آسٹریا - ریشتاٹ کے مقام پر ملے - مگر یہ تمام باتیں اب برلن کانگریس میں پیش ہوگئیں - اس ملاقات میں طے پایا تھا کہ روس ترکی پر حملہ کرے ' اور بلغاریہ اور رومانیا پر اپنی سیادت قائم کرے - یعنے بلقان کا مشرقی حصہ روس لے لے - اور مغربی حصے پر آسٹریا قبضہ کرکے ہرزیگولیہ' بوسینہ ' اور سرویہ کو اپنی زیر سیادت لے آے - لیکن یہ ایک دوسری تھی جو ختم ہوگئی ' اور برلن کانگرس نے نقشہ ہی الٹ دیا - اسکے بعد سے بلقان بلقانیوں کے لیے ہے " کا نعرہ اس سرے سے اس سرے تک سنا جانے لگا - اور یہ شک نہ شاید کوئی یورپین حکومت اسکی مخالفت کرے ' قرق قلیسہ کی لڑائی کے بعد بالکل ہی جاتا رہا - بلقانی اقوام نے صرف اپنے دشمنوں ہی پر فتح نہیں پائی ہے بلکہ یورپ کی طامعانہ تدبیروں پر بھی فتح حاصل کرکے اپنی ہستی کا عظیم الشان

۰۸۱ يكا وكس پر

ھندوستان ميں نه معلوم كتنے آدمي بخار ميں مرجايا كرتے ھيں' اسكا بڑا سبب يه بھی ھے كه اُن مقامات ميں نه تو دوا خانے ھيں اور نه ڈاكٹر' اور نه كوئي حكيمی اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گھر بيٹھے بلا طبي مشورہ كے ميسر آسكتي ھے - ھمنے خلق الله كي ضروريات كا خيال كرکے اس عرق كو سالھا سال كي كوشش اور صرف كثير كے بعد ايجاد كيا ھے' اور فروخت كرنے كے قبل بذريعه اشتہارات عام طورپر ھزارھا شيشياں مفت تقسيم كردي ھيں تاكه اسكے فوائد كا پورا اندازہ ھوجاے - مقام مسرت ھے كه خدا كے فضل سے ھزاروں كي جانيں اسكي بدولت بچي ھيں اور ھم دعوے كے ساتھه كهه سكتے ھيں كه ھمارے عرق كے استعمال سے ھر قسم كا بخار يعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري كا بخار - پھركر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسميں ورم جگر اور طحال بھي لاحق ھو' يا وہ بخار' جسميں متلي اور قے بھي آتي ھو - سردي سے ھو يا گرمي سے - جنگلي بخار ھو - يا بخار ميں درد سر بھي ھو - كالا بخار - يا آسامي ھو - زرد بخار ھو - بخار كے ساتھه كلٹياں بھي ھوگئي ھوں - اور اعضا كي كمزوري كي وجه سے بخار آتا ھو - ان سب كو بحكم خدا دور كرتا ھے' اگر شفا پانے كے بعد بھي استعمال كيجاے تو بھوك بڑھ جاتي ھے' اور تمام اعضا ميں خوں صالح پيدا ھونے كي وجه سے ايك قسم كا جوش اور بدن ميں چستي و چالاكی آجاتی ھے' نيز اُسكي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي ھے - اگر بخار نه آتا ھو اور ھاتھه پير ٹوٹتے ھوں' بدن ميں سستي اور طبيعت ميں كاھلي رھتي ھو - كام كرنے كو جي نه چاھتا ھو - كھانا دير سے ھضم ھوتا ھو - تو يه تمام شكايتيں بھي اسكے استعمال كرنے سے رفع ھوجاتي ھيں - اور چند روز كے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي ھو جاتے ھيں -

قيمت بڑي بوتل - ايك روپيه - چار آنه

چھوٹي بوتل بارہ - آنه

پرچه تركيب استعمال بوتل كے ھمراہ ملتا ھے

تمام دوكانداروں كے ھاں سے مل سكتي ھے

۱۰۶۲ ,, ,, رپروپرائٹر

ايم - ايس - عبد الغني كيمسٹ ۰ ۲۲ و ۷۳

كولوٹوله اسٹريٹ - كلكته

ريويو اف ريليجنز - يا ۰ اھب عالم پر ۱۸۶ ر

اردو ميں ھندوستان اور انگريزي ميں يورپ امريكه و جاپان وغيرہ ممالك ميں زندہ مذھب اسلام كي صحيح تصوير پيش كرنے والا - معصوم نبي عليه السلام كي پاك تعليم كے متعلق جو غلط فہمياں پھيلائي گئي ھيں - ان كا دور كرنے والا اور مخالفين اسلام كے اعتراضات كا دنداں شكن جواب دينے والا يہي ايك پرچه ھے جس كو دوست دشمن دنيا كے سامنے پيش كرنے كے قابل سمجھا ھے - اس رسالے كے متعلق چند ايك رائوں كا اقتباس حسب ذيل ھے :—

البيان لكھنؤ - ريويو آف ريليجنز ھي ايك پرچه ھے جس كو خالص اخلاقي پرچه كہنا صحيح ھے - عربي ميں المنار اور اردو ميں ريويو آف ريليجنز سے بہتر پرچے كسي زبان ميں شايع نہيں ھوتے - اس كے زور آور مضامين پر علم و فضل كو ناز ھے -

كريسنٹ لورپول - ريويو آف ريليجنز كا پرچه دلچسپ مضامين سے بھرا ھوا ھے - ھمارے نبي كريم صلے الله عليه وسلم كي ذات پاك كے متعلق جو جاھل عيسائي الزام لگايا كرتے ھيں - ان كي ترديد ميں نہايت ھي فاضلانه مضمون اس ميں لكھا گيا ھے - جس سے عمدہ مضمون آج تك ھماري نظر سے نہيں گذرا -

مسٹر ٹروب صاحب امريكه - ميں يقين كرتا ھوں كه يه رساله دنيا ميں مذھبي خيال كو ايك خاص صورت دينے كے ليے ايك نہايت زبردست طاقت ھوگي - اور يہي رساله ان روكوں كے دور كرنے كا ذريعه ھوگا - جو جہالت سے سچائي كي راہ ميں ڈالي گئي ھيں -

ريويو آف ريويو - لنڈن - مغربي ممالك كے باشندوں كو جو مذھب اسلام كے زندہ مذھب ھونے كے مضمون سے دلچسپي ركھتے ھيں چاھيے كه ريويو آف ريليجنز خريديں -

وطن لاھور - يه رساله بڑے پايه كا ھے - اس كي تحقيقات اسلام كے متعلق ايسي ھي فلسفيانه اور عميق ھوتيں ھے - جيسي كه اس زمانه ميں دركار ھے سالانه قيمت انگريزي پرچه ۴ روپيه - اردو پرچه ۲ روپيه - نمونه كي قيمت انگريزي ۴ آنه - اردو ۲ آنه - تمام درخواستيں بنام منيجر ميگزين قاديان - ضلع گورداسپور آني چاھيئيں ٭

شركة علميه

اسلامي دنيا كی سب سے بڑي ضرورت يه ھے كے (۱) مسلمان حقيقي اسلام كا معنی سمجھيں' اور اُس كے پيرو بنيں - (۲) آسماني تعليمات نے علم و تمدن كے جو اصول مقرر كيے ھيں اُن كو نمونۂ عمل بنائيں (۳) مذھبي و علمي و روحاني ترقيات كي وادي ميں مہذب و متمدن دنيا كے روبرو اپنے آپ كو مشعل ھدايت بنا كر پيش كريں (۴) ابھي نظام اجتماع و قوميت متحدہ اسلاميه كي توثيق كے ليے ان تمام ممالك سے جہاں جہاں مسلمان آباد ھيں علمي تعلقات پيدا كريں اور بڑھائيں -

ان اغراض كي تدريجی تكميل كے ليے امرت سر (پنجاب) ميں ايك مجلس قائم ھوئی ھے جس كا نام " شركة علميه " ھے اور جس نے اپنے كام كی ابتدا بالفعل سنجيدہ و برگزيدہ علمي و مذھبی لٹريچر كي اشاعت سے كی ھے' اسلامی ممالك كے بہتر مشاھير و علما اس كے ممبر ھيں - ممبري كی فيس پانچ روپيه سالانه ھے' دوران سال ميں جو كتابيں چھپيں ممبروں كو وہ سب مفت به اخذ محصول دي جاتي ھيں -

مجلس نے سب سے پہلے قرآن كريم كی علمی تحقيقات كی جانب توجه كی ھے اور اس ذيل ميں ايك نہايت مبسوط كتاب تاليف كرائی ھے جس كی پہلی جلد حال ميں " محكمات " كے نام سے شائع ھوئي ھے' اور جس كی قيمت ايك روپيه چار آنه ھے - اصل كتاب (۷۰) جلدوں ميں تمام ھوگی اس كتاب كی خصوصيت يه ھے كه تفسير آيات ميں جو دور از كار اختلافات پيدا ھوگئے ھيں' علوم جديدہ نے جن شكوك و شبہات كی گنجايشيں نكالی ھيں' مفسرين كے روايات و طرز استدلال نے قرآن كريم كو علمی دنيا كے جن ھولناك اعتراضات كا آماجگاہ بنا ركھا ھے' يه تمام باتيں فلسفه كی روشنی ميں لائی گئی ھيں' اور سب كی حكيمانه تحقيقات كی ھے -

دوسري كتاب " علم الحديث " ھے جس كی پانچ جلدوں ميں سے ھنوز پہلا حصه شائع ھوا ھے' اور جس كی قيمت دس آنه ھے - اس ميں رسول الله صلی الله عليه وسلم كے تعليمات كو فلسفۂ جديدہ كي روشنی ميں لاكر اُن پر ھر حيثيت سے بحث كی ھے' اور دكھايا ھے كه يورپ كو آج جس فلسفۂ تاريخ پر ناز ھے اسلام اُس كو نہايت شرح و بسط كے ساتھه ہزار برس پہلے مكمل كرچكا ھے -

پته يه ھے : سكريٹري مجلس " شركة علميه " معرفت

نيشنل بينك آف انڈيا ' امرت سر ' پنجاب

آنکھوں میں آنسو بھر آئے مگر سوائے اشک ریزی کے بس میں کیا تھا ؟ اپنی بے سرمایگی پر صدمۂ عظیم ہوا - لیکن درد اُخوت نے چین لینے نہ دیا - خیال ہوا کہ اگر ستم رسیدگان ملت کی مدد خود نہیں کر سکتا ' تو الدال علی الخیر کفاعلہ ہی کا مصداق بنوں - چنانچہ فوراً اپنی انجمن مفید المسلمین واقع محلہ معروف گنج میں ' گیا (یہ محلہ غریبونکا ہے) اور ایک خاص جلسہ بغرض اعانت مہاجرین ١٩ - جون کو منعقد کر کے چندہ کی تحریک کی - چنانچہ مبلغ بیس روپیہ وصول ہوا - آجکی ڈاک سے ارسال خدمت ہے -

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(٣)

	آنه	پائي	روپيه
چندہ بزرگان جیجوہ بذریعہ مسٹر محمد عمر صاحب	•	•	٦٠
جناب ربنواز خانصاحب ہڈ ماسٹر اسلامیہ - اسکول قصور	•	•	٨٠٠
ایک مجاہد غیور از قصور ایک جوڑہ نبدہ طلائی قیمتی	•	٥	٢٥١
رجال ہمت خواتین کانپور بذریعہ جناب محمد یسین صاحب	•	•	٦٥
جناب مصطفی احمد صاحب حیدر آباد دکن	•	٨	٧
جناب رعایت اللہ خانصاحب مثل خوان - گورداسپور	•	٨	٥
جناب عبد الرحمن صاحب - سب اور سیر - کوہ مری	•	١٢	١١٤
جناب ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب - بکانی - کوئٹہ	•	•	١٠
جناب محمد عبد الصمد صاحب - بہار - پٹنہ	•	•	١٠
جناب محمد غوری صاحب - سوداگر بلگام	•	٥٠	١
جناب امتیاز علی صاحب ہیڈ ماسٹر - خانبل اسکول - ملیح آباد	•	•	١
جناب غلام علیشاہ صاحب نائب تحصیلدار - پاک پٹن	•	•	٧
جناب محمد خلیل صاحب از گیا	•	•	٢٢
جناب سید علی صاحب سشن جج - ورنگل - دکن	•	•	٢٤
جناب سید ضمیر الدین حیدر صاحب عرف پیارے صاحب مخدوم پور - گیا	•	٧	٢
جناب غلام حیدر صاحب گجراتی - لائل پور	•	٤	٩
جناب عبد الحفیظ صاحب - بریکھا - مونگیر	•	٤	٩
جناب احمد محی الدین صاحب - مدد کار ناظم جنگلات - نظام آباد - دکن	•	•	٨
جناب ماسٹر دین محمد صاحب (ندوۃ العلما) لکھنؤ	•	•	٥
جناب منشی سعادت علی صاحب - مدرسہ عالیہ - ریاست رامپور	•	•	١
جناب عطا محمد صاحب - از شملہ	•	•	٥
جناب سید بذل الحسین صاحب	•	•	١
جناب مشرف حسین صاحب	•	•	١
جناب سید یانگ چانگ صاحب دیار پور -	•	•	١٠
جناب غلام محمد صاحب - کہولہ شریف - ملتان	•	٥	١

	آنه	پائي	روپيه
جناب فصیح الدین - غیاث الدین صاحب احمد آباد	•	٨	٢
جناب محمد کاظم صاحب جہانسی	•	•	٨
جناب محبوب علی صاحب ہوشیار پور	•	•	٨
جناب قاضی محمد لطیف حسین صاحب پلادری - اکرام گڈھ	•	•	١٠
جناب قطب الدین احمد صاحب انصاری - فتح پور	•	•	٦
والد سید محمد طاہر صاحب - لکھنؤ	•	•	٥
جناب احمد حسین صاحب اڈیٹر الکذری گورکھپور	•	•	٨
جناب غنی حیدر صاحب محمد منزل - بہار	•	٨	١
جناب عبد الجلیل خانصاحب حسن پور علیگڈہ	•	٣	٢٥
بذریعہ جناب مشتاق حسین صاحب - کانپور	•	•	٣٤
جناب کاظم حسین صاحب فارسٹ منیجر - دندور	•	•	٢٥
بذریعہ جناب نذیر احمد صاحب بانکی پور	•	٧	٥٧
جناب مفتی محمد انوار الحق صاحب ایم - اے - بھوپال	•	•	٧
جناب عبد الحکیم صاحب پلیڈر - بانکی پور	•	•	٥٠
جناب عبد الجلیل صاحب - اگرہ	•	•	٥
جناب منشی چراغ دین صاحب پٹہ دار لاشاری	•	•	٨
بذریعہ جناب یسین احمد صاحب - گیا	•	•	٢
جناب محمد اسمعیل خانصاحب کوتوال - ہیر پور	•	•	٨
جناب ڈاکٹر ابو الحسن صاحب موضع نبی نگر - مونگیر	•	•	١٠
جناب حبیب رضا صاحب مختار - دنیا پور پٹنہ	•	•	١٥
جناب عبد الرحیم صاحب مرحوم	•	•	١
جناب عبد الرحمن خانصاحب - باندہ	•	•	١٨
خواتین کانپور بذریعہ محمد قسم صاحب کانپور	•	•	٦٠
ایل - بی - اچھن خانصاحب - کالن - برھما	•	•	٧
بی بی حرمت بذریعہ امین الدین صاحب رنگون برھما	•	•	٤
از وقف شیخ ولایت علی صاحب مرحوم کانپور معرفت جناب شیخ باقر علی صاحب متولی وقف مذکور	•	•	١٠٠
جناب امام صاحب - دونی مارکٹ - بلگام	•	٥	١
جناب فتح محمد خانصاحب - گونڈہ	•	٧	٢٤٢
جناب حبیب احمد خانصاحب - منگرولی ریاست رامپور	•	•	٨
جناب منصور خانصاحب جمعدار		•	٤
جناب محمد علاؤ الدین صاحب فرخ - جلال آباد		•	٢
جناب حاجی طاہر حاجی طیب صاحب - اڈرہ	•	١٣	١٢
جناب سید نثار حسین صاحب - ہزاری باغ	•	•	٤
مسلمانان اکبر پور بذریعہ حافظ عبد الغفور صاحب - نوادہ - گیا	•	•	١٣
جناب احمد رضا صاحب - پٹنہ	•	•	٨
میزان	•	١٣	٢٢١٥
میزان سابق	٦	•	٢٨٨٧

میزان کل ٦ - ١٣ - ٠٢ ٥١

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

ابوالکلام آزاد الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲ | کلکتہ: چہار شنبہ ٤ شعبان ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, July 9, 1913.

زندگي کا لطف انکهوں کے دم تک پهر آپ اسکي حفاظت کيوں نهيں کرتے ؟ صرف اسليے که قابل اعتماد عينک آساني سے نهيں ملتي ؟ مگراب تو يه دقت نهيں ايک اطلاعي کارڈ پر همارا ممتحن چشم حاضر هوگا بالکل نئے اصول پر امتحان ليجائيگي -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹريٹ - ڈاکخانه ويلسلي - کلکته

عرق پودينه

هندوستان ميں ايک نئي چيز بچے سے بڑے تک کو ايکساں فائده کرتا هے هر ايک اهل وعيال والے کو گهر ميں رکهنا چاهيے - تازي ولايتي پودينه کي هري پتيوں سے يه عرق بنا هے - رنگ بهي پتوں کے ايسا سبز هے - اور خوشبو بهي تازي پتيوں کي سي هے - مندرجه ذيل امراض کيواسطے نهايت مفيد اور اکسير هے : نفخ هو جانا ' کهٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدهضمي اور متلي - اشتها کم هونا رياح کي علامت وغيره کو فوراً دور کرتا هے -

قيمت في شيشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فهرست بلا قيمت منگواکر ملاحظه کيجئے -

نوٹ — هر جگه ميں ايجنٹ يا مشهور دوا فروش کے يهاں ملتا هے -

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم ميں کهانے پينے کے بے اعتدالي کيوجه سے پتلے دست پيٹ ميں درد اور قے اکثر هوجاتے هيں - اور اگر اسکي حفاظت نهيں هوئي تو هيضه هوجاتا هے - بيماري بڑه جانے سے سنبهالنا مشکل هوتا هے - اس سے بهتر هے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور هميشه اپنے ساته رکهو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان ميں جاري هے اور هيضه کي اس سے زياده مفيد کوئي دوسري دوا نهيں هے - مسافرت اور غير وطن کا يه ساتهي هے -

قيمت في شيشي ۴ - آنه ڈاک محصول ايک سے چار شيشي تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

قہرمان مدافعۂ بحریہ

قہرمان رؤف بک

حمیدیہ جہاز شکستگی کے بعد
جس میں گیارہ گز مربع سوراخ ہوگئے

حمیدیہ مرمت کے بعد

رؤف بک حمیدیہ میں

حمیدیہ بحالت شکستگی قسطنطنیہ
جارہا ہے ! حصہ پیشیں زیر آب ہے

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کي گليوں ميں

الہلال کلکتہ - سالانہ قيمت مع محصول صرف آٹھہ آنہ !!!

لے دفتر الہلال ميں دو تار دفتر تصوير افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هيں کہ " خدا کے کيليے يوروپين ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرين کے مصائب کو ياد کرو' جنميں هزارها بيمار عورتيں اور جاں بلب بچے هيں - جنکو جنگ کي ناگہاني مصيبتوں کي وجہ سے يکايک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنگکي حالت جنگ کے زخميوں سے بھي زيادہ درد انگيز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کرديں' جو زخمي هيں انکو شفا خانے ميں لے آئيں' ليکن جو بد نصيب زندہ' مگر مردے سے بد تر هيں' انکو کيا کريں ؟ "

دفتر الہلال حيران ہے کہ اس وقت اعانت کا کيا سامان کرے ؟ مدد کيليے نئي اپيليں کرنا شايد لوگوں کو نا گوار گذرے کہ هلال احمر کا چندہ هر جگہہ هو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھي جاري ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختيار ميں ہے' اسي کيليے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ايک ماہ کے اندر دو هزار پاونڈ يعني ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرين کيليے فراهم کرنا چاهتا ہے' کيونکہ هلال احمر کے مقصد سے جو روپيہ ديا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگہ لگانا بہتر نہيں - اسکي اطلاع آج هي ترکي ميں بھيجدي گئي ہے -

اس بارے ميں جو صاحب درد اعانت فرمائيں گے

فا ج رہ ءا ى الا ک

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگہہ' خود هي اس رقم کو اپني جانب سے پيش کرنا چاهتا ہے -

(۲) اسکي صورت يہ ہے کہ بلا شک نقد تيس هزار روپيہ دينا دفتر کے امکان سے باهر ہے' مگر يہ تو ممکن ہے کہ تيس هزار روپيہ جو آسے مل رها هو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترين ضرورت اسلامي کيليے وقف کردے ؟

(۳) يقيناً ميں ۳۰ - هزار نہيں ديسکتا' ليکن آپ کيوں نہيں مجھے ۳۰ - هزار روپيہ ديتے' تاکہ ميں ديدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کيا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار هزار الہلال کے پرچے ايک ايک سال کيليے اس غرض سے پيش کرتا ہے - آج کي تاريخ سے ۳۱ جولائي تک جو صاحب آٹھہ روپيہ قيمت سالانہ الہلال کي دفتر ميں بھيجدينگے**' انکے روپيہ ميں سے صرف آٹھہ آنہ ضروري اخراجات خط و کتابت کيليے وضع کرکے باقي ساڑھے سات روپيہ اس فنڈ ميں داخل کرديا جائيگا' اور ايک سال کيليے اخبار انکے نام جاري کرديا جاے گا - گويا ساڑھے سات روپيہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسيدہ برادران عثمانيہ کو دينگے' اسکا اجر عظيم الله سے حاصل کرينگے' اور صرف آٹھہ آنے ميں سال بھر کيليے الہلال بھي (جو جيسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاري هوجايگا - اس طرح چار هزار خريداروں کي قيمت ۳۰ - هزار روپيہ فراهم هو سکتا ہے اور دفتر الہلال آپنے حرف فائدہ اٹھانے کي جگہ' اس کار خير کيليے وقف کرديتا ہے -

(۵) اس وقت ماهوار تين سو تک نئے خريداروں کا اوسط ہے - ليکن دفتر ۳۰ - جون تک کيليے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرليتا ہے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپيے کے نقصان ميں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے هيں' تاهم اس تار کو پڑھکر طبيعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کرديا' اور جو صورت اپنے اختيار ميں تھي' اس سے گريز کرنا' اور صرف دوسروں هي کے آگے هاتھہ پھيلاتے رهنا' بہتر نظر نہ آيا - يورپ ميں اخبارات کے دفتر اپني جيب سے هزاروں روپيہ کار خير ميں ديتے هيں - شايد اردو پريس ميں يہ پہلي مثال ہے' ليکن اسکي کاميابي آپ هي پر موقوف ہے کہ برادران ملت تعاون نہ فرمائيں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خريداري بھيجديں - ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم -

يوروپين ترکي کے بے خانماں مہاجرين
جامع اياصوفيا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو ميں پہلا هفتہ وار رسالہ ہے' جو يورپ اور ترکي کے اعلى درجہ کے با تصوير' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحيد دعوت الى القرآن' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ہے - محققانہ علمي و ديني مضامين کے لحاظ سے اسکے امتياز و خصوصيت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کيا ہے - اس نے هندوستان ميں سب سے پہلے ترکي سے جنگ کي خبريں براہ راست منگوائيں' اسکا باب "شئون عثمانيہ" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحيحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذريعہ ہے - "نامور ان غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ايک با تصوير سرخي ہے' جسکے نيچے وہ عجيب و غريب موثر اور حيرت انگيز حالات لکھے جاتے هيں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کيے جاتے هيں - مقالات' مذاکرۂ علميہ' حقائق و وثائق' المراسلة و المناظرۂ' اسئلة و اجوبتها اسکے ديگر ابواب و عنوان مضامين هيں - آٹھہ آنے ميں شايد ايک ايسا اخبار برا نہيں -

(۷) درخواست ميں اس اعلان کا حوالہ ضرور ديا جاے' اور کارڈ کي پيشاني پر " اعانۂ مہاجرين " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مومنين — القرآن الحكيم

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7 / 1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

f-yearly „ „ 4 - 12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و مدیر خصوصی

احمد الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲ کلکتہ: چہار شنبہ ٤ شعبان ۱۳۳۱ ہجری جلد ۳

Calcutta : Wednesday, July 9, 1918.

فہرست

شذرات

مقالۂ افتتاحیہ

مقالات

احرار اسلام

نامورانِ غزوۂ بلقان

حقایق و رثایق

شئون عثمانیہ

اعانۂ مہاجرین

تصاویر

اطلاع

(۱)

ایڈیٹر الہلال کی نسبت

خود اپنی ' اور گھر کی علالت سے مجبور ہوکر کچھہ دنوں کیلیے مولانا دفتر سے غیر حاضر رہیں گے - اسلیے خط و کتابت میں مندرجۂ ذیل امور کا تا اطلاع ثانی لحاظ رکھا جاے :

(۱) تمام ڈاک بدستور دفتر کے پتے سے آئے ' لیکن جن حضرات کو خاص طور پر مولانا سے خط و کتابت کرنی ہو ' یا کسی امر کے متعلق انکو ذاتی طور پر اطلاع دینی ہو ' انکو چاہیے کہ اس پتے سے خط و کتابت کریں :

اسمی لاج - لنڈھور - مسوری

Esme Ladge : Landhour

Mussoorie

(۲) براہ عنایت ان خطوں میں دفتر کے متعلق اطلاعات نہوں - انکو براہ راست دفتر بھیجیے - اگر ہوں تو اسطرح الگ کاغذ پر ہوں که انکو بجنسه دفتر میں بھیجا جاسکے -

(۳) " حزب اللہ " کے متعلق تمام خط و کتابت براہ راست مولانا سے ہونی چاہیے -

(۲)

(۱) اس ہفتے گذشتہ جلد کی فہرست کا دوسرا فارم چھپ نہ سکا - انشاء اللہ آیندہ ہفتے مع لوح شائع ہوگا -

(۲) جن حضرات کو دوسری جلد کی ضرورت ہو وہ اطلاع دیں - مثل جلد اول کے یہ مجلد ہے - الہلال کا بلاک طلائی منقش - قیمت ۸ - روپیہ مکمل جلدیں شاید دس پانچ ہی نکلیں گی -

(منیجر)

" اصابع الرحمان " کي جگه " **اصابع الشیطان** " میں تم نے اپنے دلوں کو دیدیا تھا ' بتلاؤ که آج وہ تمهارے معبودان باطل کہاں هیں ' جو تم کو میري پکڑ سے بچا سکتے هیں ؟ این شـــرکاؤ کـم الذین کنتم تزعمون ؟ (٦ : ١٥) کیا تم هی وہ نہیں هو که تمهاري آنکھوں کے سامنے میرے دین مبین کي علانیه بے حرمتي هوئي ' اور میري عبادت گاہ کی دیوار مسمار کي گئي ' پر تم کچھه نه بولے بلکه اپنی بزدلي اور فساد انگیزي سے اسکا ساماں کرتے رهے ؟ ؟

تم نے میري راہ سے میرے بندوں کو روکا ' اور انکو میرے گھر کی عزت کیلیے اٹھنے ندیا ؟ پھر کیوں نه آج میري لعنت تم پر چھا جائے ' اور کیوں نه ان لوگوں کے جسموں کے ساتھه وہ سب کچھه عمل میں لایا جاے ' جسکو انھوں نے میرے مقدس گھر کے ساتھه گوارا کیا - فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون ! ! "

* * *

ایک ضروري سوال یه هے که یه سب کچھه کیونکر هوا ؟

کیا اسلیے که کانپور کے مسلمانوں کو اسکا بالکل حس نه تھا ؟

مجھے معلوم نہیں که پاینیر کے آفس کي رصد گاہ میں کوئي ایسی تلسکوپ ایجاد کي گئی هو ' جسمیں قریب کی بڑي چیزیں چھوٹی هوکر دکھائی دیتي هوں - البته مجھے معلوم هے که گلیلیو (Galileo) نے ایک آله ایسا دریافت کیا تھا ' جس سے دور کی چیزیں بڑي هوکر نظر آسکتي هیں - لیکن اسکے استعمال کرنے کی ضرورت مریخ کے دیکھنے میں هوتي هے ' نه کانپور کي مسجد کو دیکھنے کیلیے -

اُس جوش و اضطراب اور غیظ و غضب سے کوئي آنکھه غفلت نہیں کرسکتي ' جو ابتداء معامله سے خبروں کے پھیلنے کے بعد عام مسلمانوں میں پیدا هوگیا تھا ' اور جو بساطي بازار کے بے غیرت و بے حیا دکانداروں ' اور مسجد کے ایمان فروش متولي کے سوا (جس کا نام شاید کریم الدین هے :

برعکس نہند نام زنگي کافور !

آگ کے شعلے بھڑکا رها تھا - ملوں کے مزدور هزاروں کي تعداد میں دیوانه وار پھر رهے تھے ' اور مجھے معلوم هے که ابتک جوش و اضطراب سے مجنوں هو رهے هیں - شہر کے عام باشندے بھي دهکتے هوے کوئلوں پر لوٹتے رهے ' اور کچھه شک نہیں که ابتک لوٹ رهے هیں ' مگر هزار حیف اُن چند منافقین پر ' اور صد هزار لعنت اُن مفسدین مارقین پر ' جو قوم کي طاقت کو چھپانا اور مٹانا چاهتے هیں ' اور جنھوں نے همیشه خدع و فریب اخفاء حال ' اور طرح طرح کے اکاذیب و اباطیل سے لوگوں کو دهوکے میں رکھا ' اور کسی پر قوت کارروائی کے کرنے کی مہلت نه دي : کذالک یجعل الله الرجس علی الذین لا یومنون (١٧ : ٥١)

میں نے الہلال میں اس مسئله پر نظر ڈالتے هوے لکھا تھا که آنکھیں دھولو ' اور اپنے تئیں ان مفسدوں کے دام ضلالت سے بچاؤ ! عاجزي کے آنسوؤں ' اور فریادوں کي صداؤں سے کبھی بھي کسي فوج نے میدان سر نہیں کیا هے - اصلی چیز اجماعي قوت هے ' اور هزاروں دلوں اور زبانوں کا کسی کام کیلیے ایک هوکر ظاهر هونا هی کلید فتح و مراد هے -

اگر تم حکام کے خوف سے لرزتے هو ' تو تم سے اُس وقت کس نے کہا تھا که قانون کو توڑو اور فتنه و فساد کی راہ اختیار کرو ؟ اگر کام کرنا چاهتے تو راهیں کشادہ تھیں - بغیر قانون کو توڑے ' بغیر نظم و امن کو مختل کیے ' بغیر حکام کے مقابلے علم بغاوت بلند کیے ' بہت آسانی کے ساتھه ممکن تھا که تم اپنی طاقت کا اظہار کرتے ' اور اپنی اجماعی قوت کا ایسا مظاهرہ دکھلاتے که قوتوں کو اسکے آگے سر بسجود هو جانا پڑتا -

هفتۂ جنگ

پرستاران صلیب کي اذیتوں کا ترک تو انتقام نه لے سکے ' لیکن ترکوں کا خدا کیونکر خاموش رهتا -

حلفاء بلقان کے جس باهمي جنگ و جدل کا وقت کسي نه کسي دن آنے والا تھا ' اور جسکے تصور سے همیشه سرایڈورڈ گرے خوف زدہ رهتے تھے بالاخر وہ آگیا - بلغاریا اور یونان و سرویا میں جنگ شروع هوگئی هے ' یونان و سرویا ' دونوں ایک هوکر افواج بلغار کو متواتر هزیمتیں دے چکے هیں ' جبل اسود اور رومانیا کي جنگي طیاریاں ان کي شریک هونے اور ساتھه دینے پر مائل هیں ' سلانیک سے بلغاریوں کا قبضه اٹھه گیا ' فوج نے هتیار ڈال دیے ' حریفوں کی اطاعت مان لی ' اور صرف دو گھنٹے کي گوله باري میں پامال هوگئے - بے سروپا هوکر بھاگے ' اور دس توپیں اور ایک هزار تین سو سپاهي گرفتار کرتے گئے ' سلانیک سے باهر نکل کر یه گریز پالي تھم گئي - دشت کلکیش میں نئے سرے سے مورچے باندھے گئے اور پھر مقابلے کو بڑھے ' مگر هزیمت هي اٹھاني پڑي ' اور ۹۰ توپیں هاتھه سے جاتي رهیں ' اور پولي کي بلند سطح پر جرارو جنگ آزما سپاہ بلغار نے سرویوں پر حملے کیے ' سروي بے ترپسپا هوگئے ' لیکن پھر سنبھلے اور بازي کے پانسے سنبھال لیے - چار هزار بلغاري اسیر هوے ' اور کتني جانیں آگ کي بھینٹ چڑھیں - دوسري جنگ میں چوبیس بلغاري پلٹنیں نہایت ابتري کی حالت میں دریاے زبلوزا کے پار بھگا دي گئیں - آٹھه سو بلغاري هلاک اور اٹھارہ سو مجروح هوے - شوکیل و نگریته کی لڑائیوں میں بلغاري اس بد حواسي و سراسیمگی سے بھاگے که دریای وار دار میں ان کے کئي سپاهي غرق هوگئے ' اور بھاگتے بھاگتے پوري پندرہ هزار فوج قید هوگئی -

سلانیک سے کچھه فاصلے پر بلغاریوں نے ایک مستحکم مورچه باندھه رکھا تھا ' قسطنطین شاہ یونان نے فوج کی کمان اپنے هاتھه میں لے کر آٹھه ڈویژنوں کو چڑھائی کا حکم دیا ' اور تین هزار گز کے فصل سے حمله کرکے اس مورچه کو فتح کرلیا ' سروي فوج بلغار کی سرحد کو عبور کرکے اندرون ملک پہونچ گئی هے ' اور اسوقت مقام زرنوک کی بلندیوں پر قابض هے جہاں سے صوفیا دارالحکومة بلغار صرف پچاس میل کے فاصلے پر رہ جاتا هے - لاچانا کو بھي یونانیوں نے بلغار سے چھین لیا ' رگسٹر کے قرب و جوار میں بلغاریوں نے حدود سرویا میں داخل هونے کی بڑي کوششیں کیں مگر هر مرتبه منهزم هوے اور بڑي ذلت سے منهزم هوے - کرمولسک کو بلغاریوں نے واپس لے لیا تھا مگر سرویوں نے حمله کرکے دوبارہ قبضه کرلیا ' اور بلغاري بڑي بري طرح پسپا هوگئے - یونانیوں نے ڈریزن پر سپاہ بلغار کو نہایت فاش شکست دي - اور علاقے پر قابض هوگئے - ٥ جولائی کی جنگ کوشانا میں جبل اسود کی آٹھه هزار فوج نے سرویا کا ساتھه دیا ' اور اُس کی اعانت سے کوشانا پر سرویا کا قبضه هوگیا ' اس جنگ میں بلغاریوں کا ایک حصۂ لشکر جو زیر جنگ بلغار کے ماتحت تھا بالکل تباہ هوگیا ' یه سب کچھه هوا ' مگر ستم پیشه بلغاریوں کے مظالم میں نه کمی آئی تھی نه آئی - سلانیک میں مقابله تو یونانیوں سے تھا لیکن محاصرہ ایک مسجد کا کیا گیا ' نگریته اور یرگدیٹر کے تمام باشندے جن میں نا کردہ گناہ مسلمان بھی تھے قتل کرڈالے ' اور ساری آبادي غارت کردي -

دوسرے جانب لفٹننٹ ویگنر نے ' جن کی صداقت کا خاطر خواہ امتحان هوچکا هے ' جو تار دیے هیں اُن سے معلوم هوتا هے که سرویوں اور یونانیوں کو سپاہ بلغار نے اتني متواتر و مسلسل شکستیں دي هیں که اب اُن میں دم بھی نہیں رها - یه بیان مبالغه آمیز تو ضرور هے لیکن کچھه نه کچھه اس میں واقعیت بھی هوگی ' اور هم کو تسلیم کرنا چاهیے که یونان و سرویا جو مسلمانوں کے قتل عام میں پیچھے نه تھے اس جنگ نے اُن کو بھی خسته کر رکھا هے ؟

شذرات

یا لیتنی مت قبل ھذا ، و کنت نسیاً منسیا !

اما علی الدین انصار و اعوان ؟

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوھکن بازی اگرچہ پا نہ سکا ، سر تو کھو سکا !
کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ھے عشق باز؟ اے روسیاہ ! تجھسے تو یہ بھی نہو سکا !

پچھلا پرچہ چھپنے کیلیے جا چکا تھا کہ کانپور کی مسجد کے متلازم فیہ حصے کے بالجبر انہدام کا تیلی گرام کلکتہ پہنچا :

ھذا الذی کنتم بہ تکذبون (۲۲ : ۳۰) یہ ھے وہ نتیجہ تمہارے اعمال اور غفلت کا ، جس کو تم نادانی سے جھٹلایا کرتے تھے !

انا للہ وانا الیہ راجعون - نہیں سمجھتا کہ اس واقعہ کی نسبت کیا لکھوں ؟ سوا اسکے کہ دعا مانگوں کہ اللہ تعالے مسلمانان کانپور پر رحم فرمائے ، اور جس بے غیرتی اور بے ھمتی کی مثال ملعون انھوں نے قائم کی ھے ، اسکو اور زیادہ متعدی نہ کرے -

لیکن کیا اب ھم ایسی ھی خبروں کے سننے کیلیے زندہ رہگئے ھیں ؟ اور کیا یہ سچ ھے کہ اب ھندوستان ھمارے لیے دار الامن نہ رھا ، اور شعائر اسلامیہ اور عمارات دینیہ کا انہدام علانیہ شروع ھوگیا ؟

کیا اب توپیں چڑھائی جائیں گی ، تاکہ مسجدوں کا محاصرہ کیا جائے ؟ کیا فوجیں پھیلیں گی ، تاکہ پرستاران الہی کو اپنی مساجد کے احترام سے روکیں ؟ کیا شہروں کی ناکہ بندی کی جائیگی ، تاکہ مسجدوں کے حصے گرائے جائیں ، اور اُن دیواروں کو جنکے اندر پانچ مرتبہ خدائے واحد کے نام کی منادی ھوتی تھی ، جبر و قہر اور آلات و اسلحہ کے زور سے عبادتگاہ سے اوڑا دیا جائے ؟ پھر کیا اسلام کی مسجدیں بے یار و مددگار ھوگئیں ، اور کیا آج خدا کی زمین پر کوئی نہیں کہ اسکی پرستش گاھوں کی عظمت کو برقرار رکھے ؟

الا نفوس ابیات لھا ھمم
اما علی الدین انصار و اعوان ؟

(ایڈریا نوپل) کی مسجد سلیم کا نوحہ سنکر جو آنکھیں رو رھی تھیں ، کاش انکو کوئی یہ پیام پہنچا دے کہ اب سمندروں کے پار جاکر ماتم کرنے کی ضرورت نہ رھی - ایڈریا نوپل کی مسجد نے اپنے نمازیوں کو چار مہینے تک اپنی حفاظت میں سرگرم جانفروشی دیکھنے کے بعد اپنے صحن میں کفار و ملاعنۂ بلغار کے جوتوں کی گرد دیکھی ، پر ایک مسجد مقدس " کانپور " نامی آبادی میں بھی ھے ، جس نے اپنی راہ میں بغیر ایک قطرۂ خون کے بہے ، یہ دیکھا کہ اسکے بازوؤں پر تیشہ ھاے بے امان کی ضربیں پڑ رھی تھیں ، اور ایک آواز بھی نہ تھی ، جو اسکے لیے نالہ و فغاں کرتی ھوا !

فاہ ! اہ ! ثم اہ ! علی ما فرطتم فی جنب اللہ ! و یا لیتنی مت قبل ھذا و کنت نسیاً منسیاً !!

نہ داغ تازہ می کارد ، نہ زخم کہنہ می خارد ،
بدہ یا رب دلے کیں صورتے بیجاں نمی خواھم !

پھر اے کانپور کے وہ اسلام فروش ، اور کفر پرست لیڈرو ! اور اے وہ ناپاک و نجس انسان صورت حیوانو کہ تمہاری موت تمہاری زندگی سے بہتر ھے ، اور تمہاری بربادی و ھلاکت مسلمانوں کیلیے رحمت و برکت الہی ھے ، بتلاؤ کہ یہ سب اچھہ ھو جانے کے بعد تم کس فکر میں ھو ؟ اس فکر میں کہ اللہ کے گھر کی دیواروں کا ایک حصہ توگرا دیا گیا ، لیکن محراب و ممبر ب تک محفوظ ھیں ؟ اگر اسی کا افسوس ھے تو میں تمکو - تمکو کہ میں نہیں سمجھتا کہ کن لفظوں سے مخاطب کروں ، تم کو - اطمینان دلاتا ھوں کہ غمگین مت ھو کہ وہ وقت بھی کچھہ دور نہیں - جس قوم میں تمہارے ایسے اجسام خبیثہ و اجساد ملعونہ موجود ھوں ، انکی مسجدوں کی محرابوں اور ممبروں کو بھی اکھیڑ دیا جائے تو کچھہ بعید نہیں -

* * *

افسوس کہ ھماری اصلی بدبختی یہ نہیں ھے کہ ھمارے اوپر کون ھے ، بلکہ بدبختی یہ ھے کہ ھمارے اندر کون ھے ؟ ھماری بد قسمتیوں میں ھمیشہ غیروں سے زیادہ خود اپنوں کا دست کفر و نفاق مخفی ھوتا ھے - گورنمنٹ اور حکام کو کیا کہیے کہ توقع ھی کسے تھی ؟ شکایت تو جب ھونی چاھیے کہ توقع ھو - پس دین الہی کی اس اشد شدید بے حرمتی کی ساری ذمہ داری اُن بندگان خدا پر ھے ، جنکے ھاتھہ میں مسلمانان کانپور کے معاملات کی باگ ھے - یہی دین فروش ھیں جنھوں نے ابتدا سے معاملہ کو غارت کیا - جنھوں نے عام مسلمانوں کو عرصہ تک بے خبر رکھا ، جنھوں نے انکے جوش و اضطراب کو اپنے دسائس و شرارت سے ھر مرتبہ دبا دیا ، جن میں سے بعض ایک طرف تو غریب مسلمانوں کا بھی ساتھہ دیتے تھے ، اور دوسری طرف حکام کے آگے بھی سر بسجود رھتے تھے - یہی وہ ذریات ابلیس ، اور پرستاران شیطان ھیں ، جنھوں نے ھمیشہ لوگوں کو کام کرنے سے روکا ، اور کسی نہ کسی فریب سے انکو باز رکھا - اول تو جلسے ھی نہیں کیے ، پھر بعض لوگوں کے پاس روتے پیٹتے آتے جاتے رھے - پھر جلسہ بھی کیا تو مارے خوف و دھشت کے انکی زبانوں سے آواز نہ نکلی ، اور مسلمانوں کو محض رزولیوشنوں ، میموریلوں ، اور عرضداشتوں میں الجھائے رکھا - غرضکہ :

الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ ، و یصدون عن سبیل اللہ و یبغونھا عوجا ، اولئک فی ضلال مبین (۱۴ : ۳)	" وہ لوگ ، جنھوں نے حیات آخروی پر حیات دنیوی کو ترجیح دی ھے ، جو بندگان الہی کو اللہ کی راہ سے باز رکھتے ھیں ، اور جو اسکی راہ میں کجی پیدا کرنا چاھتے ھیں ، تو یہی لوگ ھیں ، جو انتہا درجہ کی گمراھی میں مبتلا ھیں ، اور ھدایت انسے کوسوں دور ھے ! "

لیکن یاد رھے کہ گو انکو اپنے اعمال شیطانیہ کی اس دنیا کے سوا کسی دوسری زندگی کا تصور کرنے کی توفیق نہ ملی ھو ، تاھم ایک دوسری دنیا ضرور ھے - ایک وقت آنے والا ھے ، جبکہ جلال خداوندی کا آخری تخت بچھیگا ، جبکہ وہ عدالت قائم ھوگی ، جسکا فیصلہ کرنے والا خود علام الغیوب ھوگا ، اور پھر اُس وقت انسے پوچھا جائیگا کہ " اے وہ لوگو ! کہ ھواے نفس تمہارا معبود تھا ، دراھم و دنانیر تمہارا قبلہ تھا ، حکام کی پرستش تمہاری شریعت تھی ، اور

انجمن خدام کعبه

پهر کیا وہ بیج ' کوئی آجکل کی مصطلحه انجمن ' کوئی لمبی چوڑی اسکیم ' کوئی اقرار ناموں کا رجسٹر ' اور کوئی بہت بڑا وسیع فنڈ هے ؟

کہہ چکا ہوں کہ نہیں ' کیونکه میں پهولوں کی شاداب رنگت پر عاشق نہیں ہوں ' بلکه اُس خشک بیج کا متلاشی ' جس کا ایک دانه ' ایک پورے باغ کیلیے کافی هے -

تاهم میرے لیے یه باقی رهگیا هے که اپنے اغراض کا نظام پیش کرنے سے پہلے ' احباب کرام کو انتظارکی ایک آزمایش میں آور ڈالوں ' اور " انجمن خدام کعبه " کے متعلق تفصیل سے ایک نمبر میں اپنی معروضات پیش کروں ' کیونکه آج اُس زبان سے بڑھکر آور کوئی هستی خائن اور گنہگار نہیں هوسکتی' جو جانتی هو لیکن نه بولتی هو -

اس مضمون کے پہلے نمبر میں جوکچهه عرض کرچکا هوں ' ضرور هے که وہ آپکے پیش نظر رهے -

کعبے کی خصوصیت

حاجی برہ کعبه رواں کیں رہ دین ست
خوش میروہ ' اما رہ مقصود نه اینست

انجمن کا مقصد تاسیس صرف دو چیزیں هیں :

(۱) خانۂ کعبه کی حفاظت اور خدمت کیلیے تمام مسلمانوں سے ایک غیر شرعی اقرار لیا جاے -

(۲) هر شخص بقدر استطاعت اس کام کیلیے روپیه دے تا که ایک عظیم الشان خزینه اس غرض سے فراهم هوسکے - مثلاً ایک روپیه سال -

روپیه کی نسبت مضمون کے پہلے نمبر میں عرض کرچکا هوں که گو یه وقت کی ضروریات میں سے ایک نہایت اهم اور اقدم ضرورت هے ' لیکن اصل مرض کا علاج نہیں - همارے مصائب صرف اسکا نتیجه نہیں هیں که همارے اعمال ملی کی جیب خالی هے ' بلکه یه سب کچهه اسلیے هے که همارے دل اندر سے کهوکهلے اور خالی هو رهے هیں - وہ اگر بهر جائیں تو پهر خزانوں کا بهرنا کچهه بهی دشوار نہیں !

درازی شب و بیداری من ایں همه نیست
زبخت من خبر آرید تا کجا خفتست ؟

اس سے قطع نظر ایک اصولی اور بنیادی امر اهم یه هے که محض " خدمت و حفاظت کعبه " کی تخصیص سے بهی میں ابداً متفق نہیں هوسکتا - بلکه نہایت مضطرب اور غمگین هونگا ' اگر دیکهوں گا که لوگ اسپر قانع اور اس سے متفق هیں - یه سچ هے که آج بڑی ضرورت مسلمانوں میں تنظیمات عمل (آرگنائزیشن) کی هے ' اور بظاهر مسلمان کعبے کی حفاظت هی کیلیے اسلامی ممالک کے بقا کے بهی خواهشمند هیں - مگر نہایت ضروری هے که اسی وقت اسکی تشریح بهی کردی جاے که حفاظت کعبه سے مقصود کیا هے ؟ اس وقت بنیاد رکهی جا رهی هے ' اور لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو آپ طیار کر رهے هیں - پهر ایسا تو نه کیجیے که لوگوں کی تمام قوتیں اور طیاریاں صرف اسی دائرے میں محدود هوجائیں ' اور حدود حرمین کی خدمت گذاری کے نام پر ایک رقم ادا کرکے سبکدوش هوجائیں -

اگر آپ ایسا کر رهے هیں ' تو اسکے یه معنی هیں که آپکو ایک بارش دی گئی تهی تا که اس سے دریا چڑهه آئیں ' نهریں بہنے لگیں ' تالاب بهر جائیں ' اور کهیتیاں لهلها اٹهیں ' لیکن آپ نے اُس سے صرف اتنا هی کام لیا که اپنے صحن خانه میں چند مٹکے اور طشت رکهدیے - یا کپڑے اتار کر غسل کی طیاری کرنے لگے !!

میں جوکچهه عرض کر رها هوں ' اسکو سرسری نظر کے حوالے نه کیجیے - ممکن هے که ان تمثیلوں هی میں کوئی حقیقت بهی هو:

مدار صحبت ما بر حدیث زیر لبی ست
که اهل شوق عوام اند و گفتگو عربیست !

بہت سے معانی مخفیه هیں ' جنکے جمال حقیقت کیلیے پردۂ الفاظ و امثال ناگزیر هے :

هر چند هو مشاهدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں هے بادۂ و ساغر کہے بغیر

پهر یه امر ان چیزوں میں سے بهی نہیں هے ' جنکے لیے آپ کہیں که اعلان و غلغلے کی ضرورت نہیں ' کیونکه اس سے اسلام کی دعوت و مقصد ' اور امۂ مرحومه کے اُس نصب العین کو صدمه پہنچنے کا اندیشه هے ' جو روز اول سے صرف اعلان هی کیلیے قرار دیا گیا هے ' اور اسکا اثر اُس اصل اصول اسلامی اور اساس حیات ملی پر پڑتا هے ' جسکی زندگی سے مسلمانوں کی زندگی اور جسکی موت سے انکی موت وابسته هے - پس ضرور هے که اسکا اعلان هو ' اور اس زور سے هو که دشت و جبل اور بحر و بر اسکی صدا سے گونج اٹهیں ' اور عالم اسلامی کے بچے بچے کی زبان پر اُسکا ترانه جاری هوجاے ' و لو کرہ الکافرون الظالمون !

مسلمانوں کا قومی نصب العین :

خدمت کعبه نہیں بلکه خدمت عالم هے !!

خیال کن تو کجائی و ما کجا واعظ ؟

یه سچ هے که هم نے جب کبهی دولۃ علیه عثمانیه سے اپنے تعلقات گنائے هیں ' تو اس امر کو بهی ظاهر کیا هے که وہ خادم حرمین الشریفین هے ' اور چونکه وہ محافظ امکنۂ مقدسه هے ' اسلیے اسکا وجود آور زیادہ هماری نظروں میں محبوب هے -

میں نے کہا که منجمله اسباب تعلقات مسلمانان هند اور دولۃ علیه کے ایک امر یه بهی تها ' اور اسکی تخصیص اسلیے کی که میں اس تعلق کو اس سے زیادہ وقعت نہیں دیتا که وہ بهی اصلی سبب کے بعد ایک سبب هے ' اور بس - کیونکه میرے عقیدے میں دولت عثمانیه کی اعانت کا سبب اصلی صرف یه تها که آج وہ مسلمانوں کی دنیا میں اخری وسیع حکومت هے ' اور مسلمان جو دنیا میں حکومت کیلیے آئے هیں ' انکا فرض دینی هے که وہ حکومت اسلامی کی مدد کریں ' اور همیشه اپنا ایک سیاسی مرکز قائم رکهیں - رها تعلق خدمت حرمین ' تو بیشک یه بهی اسکے بعد ایک سبب ضروری تها ' کیونکه حرمین شریفین اور جمیع مقامات مقدسۂ اسلامیه کی حفاظت باسباب ظاهری جبهی هو سکتی هے ' جبکه ایک قوی حکومت اسلامی باقی هو -

لیکن بہت سے لوگ هم میں ایسے بهی موجود تهے ' جنکو ایک طرف تو ان معاملات میں بهی بمجبوری و بمصالح حصه لینا تها ' دوسری طرف اپنے معبودان باطل اور طواغیت سیاست کے آگے بهی سر بسجود هونا تها - پس انهوں نے اپنا بچاؤ صرف اسی طریقے میں دیکها که مسلمانان هند بل جمیع مسلمانان عالم کے تعلق عثمانیه کا سبب اصلی ' حتی الامکان چهپائیں ' اور صرف یه ظاهر کریں که محض خادم حرمین الشریفین اور اسکے محافظ هونے کی وجه سے هم ترکوں کی مدد کر دیا کرتے هیں ' ورنه

٤ - شعبان ۱۳۳۱ ہجری

الـداء و الـدواء

یعنی جماعۃ " حزب اللہ " کے اغراض و مقاصد

(۳)

ولو ان اهل القرى آمنوا و اتقوا ' لفتحنا عليهم بركات السماء و الارض ' ولكن كذبوا ' فاخذناهم بما كانوا يكسبون - افامن اهل القرى ان يأتيهم باسنا بياتا و هم نائمون ؟ او امن اهل القرى ان يأتيهم باسنا ضحى وهم يلعبون ؟ افامنوا مكر الله ؟ فلا يامن مكر الله الا القوم الخاسرون ! (۷ : ۹۸)

اگر ان بستیوں کے لوگ اللہ اور اسکے احکام پر ایمان لاتے ' اور راہ تقوا وخشیت اختیار کرتے ' تو ہم آسمان اور زمین ' دونوں کی برکتوں اور نعمتوں کا دروازہ ان پر کہول دیتے ' لیکن افسوس کہ انہوں نے سرکشی اور تمرد سے ہمارے احکام کی پروا نہ کی ' اور انکو جھٹلایا ' پس اعمال بد کی پاداش میں ہم نے انہیں مبتلاے عذاب کر دیا ! !

پھر کیا یہ لوگ اس سے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات نازل ہو اور وہ خواب غفلت میں سرشار ہوں ؟ یا وہ اس سے بالکل مطمئن ہوگئے ہیں کہ ہمارا عذاب دن دھاڑے آ نازل ہو اور وہ لہو و لعب میں مشغول ہوں ؟ کیا وہ اللہ کی پکڑ سے بالکل مطمئن ہوگئے ہیں ؟ اگر ایسا ہی ہے تو جان لیں کہ اللہ کی گرفت سے تو صرف وہی نڈر ہوسکتے ہیں ' جو آخرکار برباد ہونے والے ہیں !

قصۂ عشق کہ مانند این ہمہ ناگفتہ بسے * تا تو توئیم بشرطیکہ نگوئی بہ کسے
کس بمنزلگہ مقصود نرفت ابلہ پا * بو الفضولی دو سہ دیدم برہ و بو الہوسے
ہمت ست این کہ دہد کام دل ' اما چہ کنی * کہ باین طاق بلندت نشود دست رسے
حیرتم سوخت کہ ہمراز بگوشم آمد * صوت زنجیر در کعبہ بیانگ جرسے
اگر اینست گل تازہ کہ من دارم ' نیست * بلبلان را ز پر و بال گران تر قفسے
آستان حرم عشق مقام ادب ست * دست بگشائے درین پردہ بہر ملتمسے

(فیضی) از زندگی مردہ دلان می خواہی
بایدت گرم تر از صبح قیامت نفسے

والذاريات ذروا ' فالحاملات وقرا ' فالجاريات يسرا ' فالمقسمات امرا (۵۱ : ۴) قسم ہے ان ہواوں کی ' جو بادلوں کو اڑاے لیے پھرتی ہیں - پھر مینہ کا بوجھہ اٹھاتی ' پھر آہستہ آہستہ چلتی ' اور پھر باران رحمت الہی کو زمین پر تقسیم کرتی ہیں ' کہ زمین کا استعداد ' موسم کی موافقت ' ہواوں کا ظہور ' اور بادلوں کا پیام ' آج دیکھنے والوں سے اشارہ کرتا ' اور سننے والوں سے کچھہ کہرہا ہے -

اسکا اشارہ صاف ' اور اسکی اواز غیر مشتبہ ہے - اسکی صورت امید پرور ' اور اسکے چشم و ابرو کی گردش ہمت افزا ہے - وہ درختوں کے جھنڈ ' کھیتوں کی لہلاہٹ ' پھولوں کی شادابی باغوں کی شگفتگی ' پتوں سے چھپی ہوئی ٹہنیاں ' اور میووں سے جھکی ہوئی شاخیں ' غرضکہ ہر چیز جسکی دنیا میں تلاش کی جاتی ہے ' تم کو دیسکتا ہے ' لیکن اسکے معاوضے میں ایک چیز آج تم سے بھی مانگتا ہے - وہ یہ نہیں کہتا کہ پانی کو تلاش کرو ' تا زمین سیراب کی جاے ' اور فصل کاٹ کر جمع کرنے کیلیے گھر بناؤ ' تا وقت پر حیرانی نہو - کیونکہ پانی کی ضرورت تخم ریزی سے پہلے نہیں بلکہ اسکے بعد ہوتی ہے اور کل کے دن فصل وہی کاٹیں گے ' جنہوں نے آج کے دن بو دیا ہے - اِن دونوں میں سے وہ کسی کیلیے غمگین نہیں ہے - اسکی پکار صرف بیج کیلیے ہے ' اور اسکا اشارہ صرف اُس کی طرف ہے ' جسکے ہاتھہ میں ڈول کی رسی نہیں ' بلکہ جسکی جھولی میں بیج کے دانے ہوں - پس آغاز کی برکت ' اور اتمام کی کامیابی ہو انکے لیے ' جو اُس کے اشارے کو سمجھیں ' اور اسکی آواز پر کان دھریں : وكذلك انزلناه ايات بينات ' و ان الله يهدي من يريد -

و عظمت کي کیسي قدوسیت بخشتا هے ' اور تم کن نئے مقصدوں کي تلاش میں سرگرداں هو ؟

اِن آیات سے حسب ذیل امور واضح هوتے هیں :

(۱) مسلمانوں کو اللہ تعالی نے " امة وسطاً " فرمایا - نیز کہا کہ وہ تمام امم عالم میں بہترین امت هیں - " وسطا " سے مراد انکا اعدل هونا هے - یعني وہ دنیا میں قیام " عدل " کا موجب هونگے -

(۲) پہلي آیت میں " کنتم خیر امة ' اخرجت للناس " کے بعد " تامرون بالمعروف " فرمایا - اور یہ وصف بیان کرکے ' پھر اسکي علت کو بیان کرتا هے - جیسا کہ کہتے هیں : " زید کریم ' یطعم الناس ویکسوهم " یعني زید کریم الطبع هے ' اسلیے کہ وہ لوگوں کو کھانا کھلاتا اور کپڑا دیتا هے - پس اس سے ثابت هوا کہ مسلمانوں کا بہترین امت هونا ' اور خیر امة کے لقب الهي سے ملقب هونا صرف اس علت پر موقوف هے کہ اللہ کي زمین پر حق کے قیام و اعلان ' اور برائیوں کے استیصال کے وہ ذمہ دار هیں - اور تمام عالم میں صداقت کو پھیلاتے ' اور هر طرح کي برائیوں کي کثافت سے انسانوں کو پاک کرتے هیں -

(۳) پھر انکے اسي وصف حقیقي ' اور علة شرف و اجتبا کي دوسري جگہ یوں تعبیر کي کہ " لتکونوا شهداء علی الناس " یعني تم بہترین امت اسلیے هو ' تا کہ تم تمام عالم کي اصلاح و بہتري کي کوشش کرو ' اور اسطرح دنیا کی صلاح و فلاح کیلیے گواہ بنو - شہادت سے یہاں مراد اسی دنیا میں شہادت هے نہ کہ قیامت کے دن ' جیسا کہ بعض مفسرین کرام نے سمجھا هے - حضرت عیسے کا قول قران نے نقل کیا هے - وہ قیامت کے دن اللہ سے کہیں گے :

و کنت علیهم شهیدا	اور خدا یا ! میں تو اپنی امت پر اسی
مادمت فیهم ' فلما	وقت تک شاهد تھا ' جب تک کہ دنیا
توفیتني کنت انت	میں انکے اندر موجود تھا ' پھر جب
الرقیب علیهم وانت علی	تونے مجھے وفات دي ' تو توهی انکا
کل شی شهید (۵ : ۱۱۶)	نگراں حال تھا !

یہاں شہادت سے خود دنیا کے قیام و حیات هی کي شہادت مراد هے نہ کہ آخرت کی ' کیونکہ حضرت عیسے دنیا میں اپني قوم کے اندر تھے نہ کہ کسي اور جگہ ' پس یہاں بھي شہادت کا یہي مطلب هوا -

(۴) پھر ایک آیت میں اس کو مسلمانوں کا فرض بتلایا : " ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر " کہ تم میں سے وہ جماعت هوني چاهیے جو دنیا کو صلاح و فلاح کے طرف بلاے اور برائیوں سے روکے - یعنی امت مرحومہ کا مقصد زندگي دنیا میں دعوت الی الحق و الخیر قرار دیا -

بعض مفسرین اور فقہاء کرام رحمهم اللہ نے اس ایت سے استدلال کیا هے کہ امر بالمعروف فرض کفایہ هے نہ کہ فرض حقیقی و عام - یعنی ضرور نہیں کہ امر بالمعروف کا فرض هر فرد قوم انجام دے - کیونکہ " منکم امة " فرمایا هے - اور اسکے معني یہ هیں کہ تم میں صرف ایک گروہ اس غرض سے هونا چاهیے -

لیکن یہ صحیح نہیں اور ایسا قرار دینا هي در حقیقت عالم اسلامی کے تمام مفاسد کا سرچشمہ هے - یہاں " من " تبعیض کیلیے نہیں هے جس سے استدلال کیا جاتا هے ' بلکہ تبئین کیلیے هے - وہ کسی خاص جماعت کی خصوصیت اسکے لیے نہیں کرتا ' بلکہ مسلمانوں کا ایک ایسی جماعت هونا بتلاتا هے جو امر بالمعروف کیلیے اپنے تئیں هر حال میں وقف سمجھتی هو - " امر بالمعروف " کے مضمون میں اِسے بالتشریح لکھ چکا هوں : فمن شاء التفصیل فلیرجع الیه -

(۵) چوتھی آیة کریمہ مقصود بحث کیلیے عجیب و غریب هے - اسپر ایک اور مرتبہ نظر ڈال لیجیے - اسمیں بالترتیب حسب ذیل امور پر زور دیا هے :

(۱) اللہ کی راہ میں قیام عدل و انصاف اور استیصال ظلم و عدوان کیلیے جہاد کرو -

(۲) اس نے تم کو تمام دنیا میں بزرگی اور برائی کیلیے چن لیا هے -

(۳) تمہاری شریعت ایسی صاف اور سادہ هے ' جسمیں مثل دیگر شرائع کے ترقیات دنیویہ و سیاسیہ ' اور مدنیہ و عمرانیہ میں کسی طرح کی رکاوٹ اور حرج نہیں -

(۴) یہ ملة حضرت ابراهیم کي قائم کی هوئی هے ' جنهوں نے راہ اسلام میں اپنے نفس کی قربانی کی ' اور اپنے بیٹے کی گردن پر چھري رکھدي - چونکہ یہی جاں فروشی اصل حقیقت اسلام هے ' اسلیے اس نے تمہارا نام " مُسلم " رکھا ' اور اب بھی اسی نام سے متصف رهوگے -

(۵) یہ اسلیے هوا تاکہ جو هدایت تم کو رسول سے ملی هے ' وہ تمام دنیا تک پہنچاو -

(۶) پس تمہارا کام دنیا میں یہ هے کہ صلوۃ الهی کو دنیا میں قائم کرو ! اپنے مال کو اللہ کی راہ میں لٹاؤ ! اسکے هو جاو ! وهی تمہارا ایک آقا اور شہنشاہ هے ' اور جسکا وہ آقا هو ' اس غلام کی قسمت کو کیا کہیے !

طوبی لعبد تکون مولاہ !!

(۷) چھٹی آیت کو تمام مطالب بالا کا خاتمہ سمجھیے کہ صاف صاف لفظوں میں مسلمانوں کا مقصد بتلا دیا هے - یعنے فرمایا کہ مسلمانوں کی قوم ایسی هوگی کہ اگر اسے زمین پر قائم کردیا جاے ' تو وہ اللہ کے نام کی پکار بلند کریگی ' اسکی بندگی و عبادت کی طرف داعی هوگی ' عدل و صداقت او و معروف و حقانیت کا حکم دیگی ' برائیوں سے روکیگی ' اور اس طرح دنیا اور دنیا کے رهنے والوں کی اصلاح میں اپنی زندگی و قیام ' اور حکمرانی و تسلط سے کام لیگی -

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ گجراتي ' اور مرهٹي هفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ هے ' جو باوجود هفتہ وار هونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

خدا نخواستہ اسلامي حکومت کے تحفظ کی کوئي خواهش یا کسي سیاسي مرکز کي محبت اب هم مسلمانوں میں باقي نہیں رهي هے - کبرت کلمۃ تخرج من افواههم ' ان یقولون الا کذبا -

لیکن اس امر پر زور دینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے ذهن میں اسلامي حکومت کا تصور محض حفاظت حرمین الشریفین کي مقصد میں محدود هوگیا' اور ترکوں کے زوال پر چونکہ بار بار کہا گیا کہ اسلامي حکومتوں کي بربادي کے بعد مقامات مقدسہ کی حفاظت حسب اسباب ظاهري خطرے میں هے' اس سے اور زیادہ اس خیال کو تقویت هوئی - حتی کہ اب لوگ سمجھنے لگے کہ همارا اعلی سے اعلی کام صرف یہ هے کہ کعبے کے نام سے عہد خدمت لیذا شروع کردیں ' اور پھر اسکا وسیلہ صرف یہ قرار دیا گیا کہ روپیہ جمع هوجاے !!

لیکن میں اس پکار کے بلند کرنے پر مجبور هوں کہ :

خوش میروي ' اما رہ مقصود نہ اینست

هم مسلمان هیں ' اور هم دنیا میں اسلیے نہیں آئے هیں کہ کعبۂ معظمہ کی خدمت کریں ' بلکہ هم اسلیے پیدا کیے گیے هیں تا ته تجلي گاہ کعبہ کے ساتھہ هوکر تمام عالم کي خدمت کریں - هم کعبے کے محافظ نہیں هیں ' بلکہ هم میں ایک چیز هے ' کہ اگر اسکو پالیں تو خود همارا وجود تمام عالم کیلیے کعبہ بنے - دنیا همارا طواف کرے ' اور مخلوقات الہی احرام نیاز باندھکر هماري طرف دوڑیں -

هماري کوششوں کا نصب العین کبھی بھي حفاظت کعبہ نہیں هوسکتا ' کیونکہ هم خواہ کتنا هي اپنے تئیں بھول گئے هوں' مگر همارا خداے ذوالجلال همیں یہ یاد دلانے کیلیے موجود هے کہ همارا نصب العین زندگي تمام عالم کي محافظت هے - هم سے کسي نئے اقرار لینے کی ضرورت نہیں' بلکہ هم کو همارا بھولا هوا اقرار یاد دلا دینا کافي هے - جبکہ خداوند خداے قدوس نے داؤد کے هیکل سے اپنا رشتہ توڑا' اور جبل بوقبیس کی غاروں کو اپنی محبت کا نشیمن بنایا تو هم سے کہا کہ :

ثم جعلناکم خلائف فی الارض ' لننظر من بعد هم کیف تعملون ؟ (١٠ : ٥)	اور بنی اسرائیل کے بعد پھر هم نے تم کو زمین کی وراثت دی تاکہ دیکھیں کہ تمھارے اعمال کیسے هوتے هیں ؟

پس هم صرف کعبہ کے وارث نہیں هیں کہ اسکی خدمت کریں ' بلکہ هم تمام عالم کے وارث هیں ' اور همیں اسی کی خدمت کیلیے بلانا چاهیے - همارا نصب العین همارے خدا نے مقرر کردیا هے ' اور اب کسی نئے نصب العین کی ضرورت نہیں - هماری کوششوں اور همتوں کا مرکز هم کو قران نے بتلا دیا هے ' اور اب همارے لیے اسکے سوا کسی خود ساختہ راہ سعی پر لگانے کی دعوت بیکار هے - همارا مقصد زندگی بلند اور اعلی هے - اور اسکا طول و عرض تمام کرۂ زمین پر پھیلا هوا هے - پھر یہ کیا هے کہ تم اسے تنگ کر رهے هو ؟ زمین جبکہ هم پر تنگ هو رهی هے ' تو نہو کہ هماری همت کی وسعت بھی ان آرزوں سے تنگ هوجاے

مقصد وحید امۃ مرحومہ

یہ جو میں کہہ رها هوں تو تفکر کا محتاج ' اور همہ تن دل هوجانے کا طالب هے - آج جو کچھہ هم پکار رهے هیں ' کل کو یہي همارے دل و دماغ پر نقش هوگا - پس مقصدوں اور ارادوں کي عمارت بناتے هوے پہلي اینٹ کي غلطي خطرناک اور نا قابل تلافي هوتي هے - هم کو صرف قران حکیم کي طرف رجوع کرنا چاهیے اور اسي میں اپنے مقاصد حیات و مساعي کیلیے ایک نصب العین تلاش کرنا چاهیے -

قران حکیم نے اس بارے میں جو کچھہ کہنا تھا روز اول هي کہدیا :

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ' تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر و تومنون با الله (٣:١٩٦)	تم دنیا کي تمام امتوں میں سے بہترین امت هو کہ اچھے کاموں کا حکم دیتے هو' برائیوں سے روکتے هو ' اور اللہ پر ایمان رکھتے هو !

دوسري جگہ فرمایا :

و کذلك جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شهداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شهیدا (٢ : ١٢٧)	اور اسی طرح هم نے تم کو عدل و اعلی امت بنایا تاکہ انسانوں کیلیے تم گواہ هو ' اور تمھارا رسول تم پر گواہ هو !

تیسري جگہ کہا :

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ' و یامرون با لمعروف و ینهون عن المنکر ' اولائك هم المفلحون (٣ : ٢٠١)	تم میں سے وہ جماعت هونی چاهیے جو دنیا کو نیکی کے طرف بلاے ' بھلائی کا حکم دے ' اور برائیوں سے روکے - ایسے هی لوگ دنیا میں فلاح پانے هیں -

چوتھي جگہ زیادہ تصریح کي :

و جاهدو فی الله حق جهادہ هو اجتباکم وما جعل علیکم في الذین من حرج ' ملۃ ابیکم ابراهیم ' هو سما کم المسلمین منْ قبل و في هذا ' لیکون الرسول شهیدا علیکم ' وتکونوا شهداء علی الناس ' فاقیموا الصلوۃ و اتوا الزکواۃ واعتصموا باللہ ' هو مولا کم فنعم المولی ونعم النصیر! (٢٢ : ٧٨)	اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو ' جو حق جہاد کرنے کا هے - اس نے تم کو تمام دنیا کی قوموں میں سے برگزیدگی کیلیے چن لیا - پھر جو دین تم کو دیا گیا هے ' اسمیں تمھارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں - یہی ملت تمھارے مورث اعلی ابرهیم کی هے ' اور اس نے تمھارا نام " مسلم " رکھا هے گذشتہ زمانے میں بھی اور اب بھی تا کہ رسول تمھارے لیے' اور تم تمام عالم کی نجات اور هدایت کیلیے شاهد هو - پس اللہ کے رشتے کو مضبوط پکڑو ' جان اور مال دونوں کو اسکے لیے لٹاؤ ' وهی تمھارا ایک آقا هے ' اور پھر جس کا خدا آقا هو' اسکا کیا هی اچھا مالک هے ' اور کیسا قوی مدد گار !!

پانچویں آیۃ میں صاف صاف تصریح کردي :

الذین ان مکنا هم في الارض' اقاموا الصلوۃ وآتوا الزکواۃ و امروا بالمعروف و نهوا عن المنکر ' ولله عاقبۃ الامور (٢٢ ; ٤٣)	مسلمانوں کی قوم وہ قوم هے کہ اگر هم انکو حکومت و بزرگی دیکر دنیا میں قائم کردیں ' تو وہ اللہ کی عبادت اور اسکے نام کی تقدیس کو قائم کرینگے ' مال و دولت سے انسانوں کو فائدہ پہنچائیں گے ' اور دنیا سے برائیوں کو مٹائینگے - اور سب کا انجام کار اللہ هی کے هاتھہ هے -

اور بھی آیات کریمہ هیں جو اس بارے میں روشنی بخشتی هیں ' لیکن سردست انھی پر اکتفا کرتا هوں -

ان ایات میں سے ایک ایک پر غور کرو ' اور دیکھو کہ تمہارا خداے قدوس تم کو مقصد حیات و سعي کے لحاظ سے بلندي

برخلاف اسکے بعض بچے روز اول هی سے اپنی ظاهری و باطنی قوتوں کی خبر دیدیتے هیں - انکے جسم کی شگفتگی ' انکے اعضاء کی قوت ' انکے قد و قامت کا غیر معمولی اٹھان ' اور انکے ذهن و دماغ کے ما فوق العادة ظهور ایسے هوتے هیں ' جو انکے اقران و امثال سے انکو ممتاز و نمایاں کردیتے هیں - جبکہ بہت سے بچے جھولے میں پڑے نقل و حرکت سے مجبور هوتے هیں ' تو ایک غیر معمولی استعداد ترقی رکھنے والا بچہ هوتا هے ' جو گھٹنوں کے بل صحن خانہ میں دوڑتا پھرتا هے ' اور اگر ذرا سا بھی سہارا مل جاے ' تو اپنی قوة نمو کے جوش سے بے صبر هوکر کھڑے هونے اور پاؤں پاؤں چلنے کے لیے طیار هو جاتا هے !

دعوت الهلال

(الهلال) صرف خبروں کے ایک هفته وار اخبار اور دلچسپ مقالات و رسائل کے کسی مجموعے کا نام نہیں هے ' بلکه وہ ایک دعوت هے ' جو قوم کو بلاتی هے - اور ایک تحریک هے ' جو جماعتوں میں انقلاب و تغیر دیکھنا چاهتی هے - پس آج که اسکی عمر کا پہلا سال ختم هوچکا هے ' اور دوسرے سال میں قدم رکھه رها هے ' ضرور هے که حیات انسانی کی اس تمثیل کو پیش نظر رکھکر ' اسپر ایک نظر ڈالی جاے که اسکی گذشته حالت کیسی رهی ' اور اسکا ماضی اپنے مستقبل کے لیے کن علائم و آثار کو نمایاں کرتا هے ؟

خطۂ المجله

(الهلال) کو شائع هوے کامل ایک سال کا زمانه گذر گیا ' مگر آجتک اسکے " اغراض و مقاصد " کے عنوان سے کوئی مستقل مضمون نہیں لکھا گیا - نه اسلیے که اس ضروری موضوع سے پہلو تہی کی گئی ' بلکه اسلیے که آغاز اشاعت سے لیکر اس وقت تک ' اسکی هر تحریر اور هر چھوٹا سے چھوٹا نوٹ بھی اسطرح اسکے اغراض و مقاصد کا لسان حال اور ترجمان ضمیر تھا ' که کسی مستقل مضمون کی اسکے لیے ضرورت هی نه هوئی - اس عرصے میں تقریباً هر موضوع اور هر رنگ کے مضامین اسمیں نکلے - اسکے مخصوص طرز کے مضامین کے علاوہ عام سیاسی حالات پر بحث کی گئی - واقعات و حوادث پر نظر ڈالی گئی - سوالات کے جواب دیے گئے ' خالص دینی اور خالص ادبی مقالات بھی شائع هوے - شذرات کے کالم میں اسکا دائرۂ بحث عام تھا - مقالات افتتاحیه میں عموماً کوئی سیاسی یا دینی مضمون هوتا تھا ' یا قرآن حکیم اور تعلیمات اسلامیه کے متعلق کوئی بحث هوتی تھی - مقالات کے تحت میں تراجم اور اقتباسات هوتے تھے ' یا کوئی مستقل عنوان بحث - کارزار طرابلس و بلقان میں پہنچکر معرکه قتال و جدال گرم هوتا تھا ' اور جنگ کے کسی خاص منظر کے دکھلانے کی کوشش کی جاتی تھی - نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان میں کسی خاص شخص کے حالات هوتے تھے ' اور ان جذبات جانفروشی کی تعبیر و تبلیغ کی کوشش کی جاتی تھی ' جو صدیوں سے عالم اسلامی فراموش کرتا جاتا هے - مذاکرۂ علمیه کا باب بہت کم رها ' تاهم دو چار مضمون شائع هوسکے - اسئلة و اجوبتها اور مراسلة و مناظرہ میں عام استفسارات کے جوابات هوتے تھے ' اور یه مختلف امور و مباحث سے تعلق رکھتے تھے - غور کیجیے تو ان میں سے هر باب دوسرے باب سے اپنے موضوع و اطراف بحث میں مختلف هوتا تھا ' اور مختلف قسم کی نظروں کی انکے لیے ضرورت هوتی تھی - تاهم احباب کرام اس سے متفق هونگے که ان تمام مختلف خطه هاے بحث و نظر میں (الهلال) کا مقصد خاص هر جگه موجود تھا ' اور اسکی دعوت حقیقی اپنی اصلی صورت کے ساتھه هر صحبت میں بے نقاب هوتی تھی -

خواہ کوئی میدان هو ' لیکن اسنے اپنا هاتھه جس دلیل راہ کے هاتھوں میں دیدیا تھا ' اس سے وہ کبھی علحدہ نہیں هوتا تھا - و ذالک فضل الله یوتیه من یشاء ' و الله ذو الفضل العظیم -

یک چراغیست دریں خانه که از پرتو آں
هر کجا می نگری انجمنے ساخته اند

اسکا مقصد وحید هر جگه نمایاں تھا ' اسکی آواز هر گوشے سے اٹھه رهی تھی ' اسکی صورت کسی حجاب سے بھی مستور و محجوب نہیں هوسکتی تھی - وہ کوئی انسانی جمال عام و تعقل نه تھا ' جسپر کوئی انسانی هاتھه پردہ ڈال سکتا - وہ تعلیم الہی کے نور مبین کا تجلی گاہ تھا ' اسلیے اسکی شعاعیں آهنی دیواروں سے بھی مستور نہیں هوسکتی تھیں : افمن شرح الله صدرہ للاسلام فهو علی نور من ربه ' فویل للقاسیة قلوبهم من ذکر الله -

صراط مستقیم

اس نے روز اول هی سے اپنے لیے صرف ایک راہ اختیار کرلی هے - پس اسکو اپنے اغراض و مقاصد کیلیے کسی لمبی چوڑی فهرست کی ضرورت نه تھی ' جیسی که بہت سے لوگوں کو هوا کرتی هے - وہ " علمی ' تمدنی ' اخلاقی ' سیاسی ' ادبی ' اصلاحی ' و کذا و کذا " کو اپنے لوح پر لکھوانے کی ضرورت نہیں سمجھتا تھا - اس نے الهلال کی لوح کی جگه صرف اپنے لوح دل پر ایک هی مقصد لکھه لیا تھا ' یعنے " دعوة الی القرآن " یا " امر بالمعروف و نہی عن المنکر " اور یه ایک ایسا چراغ هدایت اسے میسر آگیا تھا ' جس سے اصلاح و دعوت کی هر شاخ کو وہ روشن کرسکتا تھا - پس اسکے لیے " تمدن ' معاشرت ' علم ' اخلاق ' اور سیاست " کے الفاظ بالکل بیکار تھے - کیونکه اسکے پاس وہ تھا ' جس سے وہ اپنے عقیدے میں سب کچھه حاصل کرسکتا هے - پر جنکے پاس وہ نہیں هے ' انہیں گھر گھر کی ٹھوکریں کھانی اور دروازے دروازے دریوزہ گری کرنی پڑتی هے ! : و من لم یجعل الله له نوراً ' فما له من نور ؟

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

بارها گفته ام و بار دگر می گویم

آپ تکرار بیان سے مکدر نہوں که اعلان صداقت میں کبھی بھی ندرت نہیں هوتی ' بلکه صرف تکرار و اعادہ هی هوتا هے - جو چیز نئی هے ' اسکی جدت سے لطف اٹھائیے ' لیکن صداقت جو ایک هی هے ' اور همیشه سے هے ' اسکے اعلان و دعوت میں جدت و ندرت کہاں سے آئیگی ؟ سوا اسکے که بار بار دهرائی جاے ' اور ایک هی بیج کی مختلف موسموں میں بار بار تخم ریزی هو - شاید کسی وقت زمین اسے قبول کرلے اور برگ و بار و شجر و اثمار سے مالا مال هوجاے :

ما طفل کم سواد و سبق قصه هاے درست
صد بار خواندۂ و دگر از سر گرفته ایم

قرآن کریم میں ایک هی بات کا بار بار اعادہ کیا گیا هے - اسکی علت پر تدبر کیجیے که کیا تھی ؟ فرمایا که :

انظر کیف نصرف الایات لعلهم یفقهون (۱۹ : ۶)

" دیکھو ' هم اپنی آیتوں کو کس کس طرح پھیر پھیر کر مختلف صورتوں اور مختلف اطراف و نتائج کے ساتھه بیان کرتے هیں تاکه لوگ سمجھیں اور عقل و بصیرت حاصل کریں - "

فضل الہی نے روز اول هی سے اس عاجز کی زبان پر " امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کا لفظ جاری کردیا هے ' واوکرہ

فاتحـــة السنـــة الثاني ة

المجلد الثالث

مباش غمزده عرفي كه زلف قامت درست
جزاے همت عـالي ر دست كوته ما ست

(٢)

تمثيـل حيـات انسـاني

الهلال كي دو ششماهي جلديں ختم هوگئيں ' اوراب تيسري كا آغاز هے - يعنی اسكي اشاعت پر كامل ايک سال گذر گيا ' اور اس جلد سے اپني عمر كے دوسرے سال ميں قدم ركهتا هے -

انسان کی حيات شخصي ' اس ارتقا آباد عـالم كي هر شے كيليے ايک بهترين تمثيل هے - ره پيـدا هوتا هے ' طفوليت كے عهد ابتدائي كے بعد سن شعور ميں قدم ركهتا هے ' پهر زندگي كے بهترين دور قوی ' يعنے جواني سے گذرتا هے . آخر ميں جب اسكي ترقي عهد كمال تـک پهنچ جاتي هے ' تو پهر پردهٔ عدم ميں مستور هو جاتا هے كه رهيں سے اسكا ظهور بهي هوا تها :

الله الذي خلقكم من ضعف ' ثم جعل من بعد ضعف قوة ' ثم جعل من بعد قوة ضعفا و شيبه ' يخلق ما يشاء و هو العليم القدير (٣٠ : ٤٣)

" الله هي ره حكيم و قدير هے ' جسنے تم كو كمزور حالت ميں پيدا كيا ' پهر طفوليت كي كمزوري كے بعد جوانی كي طاقت و توانائي عطا فرمائي - پهر طاقت كے بعد دوباره ضعف و نقاهت اور بڑهاپے كي كمزوري ميں ڈالديا . وه جس حالت كو چاهتا هے ' پيدا كرديتا هے - اور وه تمهارے تمام حالتوں سے واقف اور هر حالت كا ايک اندازه كردينے والا هے "

يهي حالت دنيـا ميں هر شے كي هے - آغاز و اتمـــام ' اور ارتقا ؤ انحطاط كے قانون طبيعي كے اثر سے كوئي حيات جسمانی و غير جسماني خالي نهيں -

ليكن با ايں همه ' هر آغاز اپنے اندر وسط و انتها كيليے آثار ركهتا هے ' اور هر بيج جو سطح خاک سے سر نكالتا هے ' بتلا سكتا هے كه اسكا مستقبل كيسا هوگا ؟ انسان كي حيات شخصي كا ابتدائي عهد ايک متشكل و متحرک مضغهٔ گوشت سے زيادہ نهيں هوتا - اسكي تمام جسماني و دماغي قوتيں پردهٔ خفا ميں مستور هوتي هيں ' اور اسكے قواء حيات اس درجه ضعيف هوتے هيں كه انكي هستي وجود و عدم كے درميان معلق نظر آتي هے - تاهم ' انهي ميں ايسے آثار و علائم بهي هوتے هيں ' جو اپنے مستقبل كي نسبت پيشين گوئي كرديتے هيں ' اور صاحبان فراست و توسم (١) كيليے اُن ميں بهت سي بصيرتيں پوشيده هوتي هيں :

وان في ذالك لايات للمتوسمين (١٥ : ٧٥)

بيشک ' اسميں بهت سي نشانياں هوتي هيں ' صاحبان فراست كيليے -

دعـوت و اصـــلاح

يهی حال هر اصـلاح و عمل كي دعوت ' اور هر ارشاد و هدايت كي تحريک كا هوتا هے - گمراهيوں كے بعد جب كبهي هدايت كا ظهور هوا هے ' تاريكيوں كے بعد جب كبهي روشني چمكي هے ' شيطاني قوتوں كے تسلط كے بعد جب كبهي سلطان الهی كا تخت بچها هے ' تو اسكي ابتـدا هميشه ايسی هي هوئی هے - وه مثل ايک طفل ضعيف كے پيدا هوتی هے - اسپر بهي ابتدائی عهـد ضعف و نقاهت كا گذرتا هے ' جبـكه اسكا وجود حيات ابتدائي كا ايک ضعيف ترين نمونه هوتا هے - اسكا ظاهري جسم بهي ايک طفل شيرخوار كي طرح صغير و حقير هوتا هے ' اور اسكی تمام باطنی قوتيں اور طاقتيں ايک مضغـهٔ گوشت كے اندر پوشيده هوتی هيں - ليكن اسكے بعد پهر وه بڑهتی هے اور پهيلتی هے ' اسكي پوشيده قوتيں اُبهرتی هيں ' اسكی مخفی طاقتيں ظاهر هوتی هيں ' اور اسكے جسم و قوی ميں حيرت انـگيز اور سريع السير نشو و نما هونے لگتا هے - يهاں تـک كه ايک زمانه آتا هے ' جب وه دعوت صداقت كا طفل شـيرخوار ' جو اپني زندگی كيليے دوسروں كا محتاج تها ' جسميں صورت اور حركت كے سوا اور كوئی انسانی قوت نماياں نه تهی ' جسـكا قد حقير ' اور جسكا جسم كمزور و صغير تها ' ايک طويل القامة ' عريض الـكتفين ' قوي البنيه ' شـديد الباس ' اور داراے قواء گونا گوں و بو قلموں ' و خصائص و خصائل عجيبه و غريبه بنكر ' ايک عظيم الشان آيـة قدرت و حكمت الهيه هو جاتا هے :

ولقد خلقنـا الانسـان من سلالة من طين ' ثم جعلنـــاه نطفة في قرار مكين ' ثم خلقنا النطفة علقة ' فخلقنا العلقة مضغة ' فخلقنا المضغة عظـــاما ' فكسونا العظام لحماً ' ثم انشاناه خلقاً اخر ' فتبارک الله احســن الخالقيــن - (٢٣ : ١٥)

" اور هم نے انسان كو جوهر گل سے بنايا ' پهر هم نے اسكو مادهٔ حيات كي صورت ميں ٹهرنے كي جگه دي ' پهر اس ماده كو ايک لوتهڑا سا بنا ديا ' پهر اس لوتهڑے كو ايک مضغه كي شكل ميں بدلديا ' پهر اسميں هڈياں پيدا هوگئيں ' اور هڈيوں پر گوشت چڑهگيا - ان تمام مراتب تخليق كے بعد ' اخر كار اسے بالكل ايک دوسري هی مخلوق بنا كر كهڑا كر ديا - پس سبحان الله ! كيسی عجيب خدا كي قدرت و حكمت هے ' جسكي تخليق بهتر سے بهتر اور احسن سے احسن تخليق هے ! ! "

اختـلاف نشو و ارتقا

پهر جسطـرح مختلف طفوليتـوں كا اُٹهان مختلف قسـم كا هوتا هے ' اور نشو و نما اور رفتـار عروج و ارتقاء كي حالت بهي يكسـاں نهيں هوتي - اسي طرح تحريک و دعوت كے نشو و ارتقا كي حالتوں ميں بهي اختلاف هوتا هے - تم نے بعض بچوں كو ديكها هوگا كه ابتدا هی سے ضعيف و نزار هوتے هيں ' يا ذهن و قوی كی تيزي و حدّت كا كوئي ظهور انـكي بد و طفوليت ميں نهيں هوتا -

(١) توسم كے معنی فر ست كے هيں - احاديث ميں بهي آيا هے : ان لله تعالی عبداً ' يعرفون الناس بالتو سم)

الحريـــة في الاسـلام

نظـــام حكـومـــة اور الاميـــه

و امرهـــم شوری بینهـــم (۴۲ : ۳۶)

(۲)

جبلـه بن ایهـم الغســانی

جبله بن ایهم غسانی ایک عیسائی شاهزادے نے عهد فاروقی میں اسلام قبول کیا تها - طواف کعبه کے موقع پر اوسکی چادر کا ایک گوشه ایک شخص کے پانوں کے نیچے آگیا - جبله نے اوسکے منهه پر ایک تهپڑ کهینچ مارا - اسنے بهی برابر کا جواب دیا - جبله غصه سے بیتاب هوگیا اور حضرت عمر کے پاس آکر شکایت کی - آپنے سنکر کہا که تم نے جیسا کیا تها ' ویسی هی اوسکی سزا بهی پائی - اسنے کہا:

" همارے ساتهه کوئی گستاخی کرے تو اوسکی سزا قتل هے "

مگر حضرت عمر نے فرمایا:

" هاں ' جاهلیت میں ایسا هی تها ' لیکن اسلام نے شریف و ذلیل اور پست و بلند کو ایک کردیا "

جبله اس ضد میں پهر عیسائی هوگیا اور روم بهاگ گیا ' لیکن خلیفۂ اسلام نے مساوات اسلامی کی قانون شکنی گوارہ نکی -

خود آنحضرت کا اسوۂ حسنه

مساوات قانونی کو چهوڑ کر اسلام کی عام طرز مساوات پر غور کرنا چاهیے - انحضرت تمام مسلمانوں کے آقا اور سردار تهے ' تا هم آپ نے عام مسلمانوں سے اپنے لیے - کبهی کوئی زیادہ امتیاز نہیں چاها -

ایک سفر میں کهانا پکانے کیلیے صحابه نے کام تقسیم کر لیے ' تو جنگل سے لکڑیاں لانیکی خدمت سرور کائنات نے خود اپنے ذمه لی !

حضرت انس دس برس خدمت نبوی میں رهے - لیکن اونکا بیان هے که اس مدت طویل میں میں نے جتنی خدمت آپکی کی ' اوس سے زیادہ آپ نے میری کی - مساوات کا یه عالم تها که " ما قال لی فی شي لما فعلت ؟ " یعنی تحکمانه کام لینا یا جهڑکی دینا تو بڑی بات هے ' کبهی آپنے اتنا بهی نه کہا که فلاں کام یوں سے یوں کیوں کیا ؟

غلام اور آقا

ایک صحابی نے اپنے غلام کو مارا تو آپ نے فرمایا :

" یه تمهارے بهائی هیں ' جنکو خدا نے تمهارے هاتهه میں دیا هے - جو خود کهاؤ - وہ انکو کهلاؤ ' جو خود پهنو ' وہ انکو پهناؤ "

اسلام نے نہایت شدت کے ساتهه اس سے روکا که کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو ' خواہ وہ کیسا هی ادنی درجه کا کیوں نه سمجها جاتا هو ' " غلام " اور " باندی " کہے ' کیونکه سب خدا هی کے غلام هیں - اسی طرح غلاموں کو فرمایا که اپنے مربیوں کو آقا نه کہیں که مساوات اسلامی میں اس سے فرق آتا هے -

ایک بار ایک صحابی نے آنحضرت کو ان الفاظ سے خطاب کیا که " اے آقاے من " آپ نے فرمایا : " مجهکو آقا نه کہو - آقا تو ایک هی هے ' یعنی خدا "

صحابه کا طرز عمل

خلفاے راشدین جو تعلیم اسلامی کے زنده پیکر تهے ' اونکا بهی همیشه یہی طرز عمل رها - حضرت عمر اور انکا غلام سفر بیت المقدس میں باری باری سے سوار هوتے تهے - بیت المقدس کے جب قریب پهونچے تو غلام کی باری تهی - غلام نے عرض کیا که آپ سوار هوں که شهر نزدیک آ گیا - آپ نے نمانا ' اور آخر خلیفۂ اسلام بیت المقدس میں اسطرح داخل هوا که اوسکے هاتهه میں اونٹ کی مهار تهی ' اور اونٹ پر اسکا غلام سوار تها ! ! حالانکه یه وہ وقت تها ' جب که تمام شهر خلیفۂ اسلام کی شان و عظمت کا تماشا دیکهنے کیلیے امڈ آیا تها - یه واقعه مشهور هے - تفصیل کی ضرورت نہیں -

واقعۂ اجنادین میں رومی سپه سالار نے ایک جاسوس مسلمانوں کے دریافت حال کیلیے معسکر اسلام میں بهیجا - جاسوس اسلام کے ان سچے نمونوں کو دیکهکر جب واپس آیا ' تو رومی سپه سالار سے ایک تحیر کے عالم میں بول اٹها :

هم با للیـل رهبـان و با لنهـــار فرســان - لو سرق ابن ملـكهـم قـــطعـــوه ' و اذا زنـــي رجمـــوه	یه لوگ راتوں کو استغراق عبادت میں راهب هوتے هیں مگر دن کو شهسوار - اگر انکا شاهزادہ بهی چوری کرے تو هاتهه کاٹ ڈالیں ' اور اگر زنا کرے تو اسے بهی رجم کریں

خصائص مسلم کی یه اصلی تصویر تهی !

مساوات قانونی کی ایک مثال وحید

قبیلۂ مخزوم کی ایک عورت چوری میں ماخوذ هوئی - قریش نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سفارش کرنے کیلیے حضرت اسامه کو آمادہ کیا ' جنکو آپ بهت عزیز رکهتے تهے - لیکن جب اس واقعه کے متعلق اسامه نے آپ سے سفارش کی تو آپنے لوگوں کو جمع کرکے فرمایا :

انمـا أهلـک الذین قبلکم ' انهـــم کانوا اذا سرق فیهـــم الشریف ' ترکوه ' و اذا سرق فیهم الوضیـع ' اقاموا علیه الحد ود - ایم الله ' لو ان	اے لوگو ! تم سے پہلے قومیں اسلیے هلاک کی گئیں که جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تها (چوری کا ذکر صرف خصوصیت واقعه کی بنا پر هے ورنه اس سے مراد عام جرائم هیں) تو لوگ اوسکو چهوڑ دیتے تهے ' پر جب

المنافقون المفسدون ' و الملحدون المارقون - و یابی الله الا ان یتم نورہ و لو کرہ الکافرون -

یہ کاروبار الہیہ کا وہ مقصد وحید ہے کہ دنیا میں شریعتوں کا ظہور اسی لیے ہوا ' آنکے متبعین اور ایمۂ و خلفا کی زندگیاں اسی غرض سے مقدس کي گئیں' صداقتوں کے علم اسی کے اعلان کیلیے لہراے ' تاریکیوں میں روشنی کے منارے اسی کے واسطے ظلمت ربائے عالم ہوے ' اور حق و ہدایت کے معبد جب کبھی تعمیر ہوے تو اسی کے نام پر پکارے گئے -

یہ ایک تلوار ہے' جسکو الله کا ہاتھہ چمکاتا ہے' تاکہ شیطان اور اسکی فوجوں کو خاک و خون میں لوٹاے - یہ ایک علم حقانیت ہے ' جو الله کے مخفی ہاتھوں سے بلند ہوتا ہے ' تاکہ شیطان آباد ضلالت میں الله کي حکومت کا اعلان کردے - یہ نصرت و فتح مندي کي ایک جنود مخفی ہے' جسکو خدا اپنے بندوں کے تابع کردیتا ہے ' تاکہ وہ ضلالت و مفاسد کے شیاطین سے حرب و قتال کریں ' اور انکی پھیلائی ہوئی خباثت سے اسکی زمین کو پاک کردیں - یہ شہنشاہوں کی سی عظمتوں اور ملکوں اور قوموں کی سی طاقتوں کا ظہور ہوتا ہے ' تاکہ جو پرستاران ابلیس الله کی جلال صداقت کی تحقیر کرتے ہیں ' انکو الله کي عزت کي خاطر ذلیل و رسوا کرے ' انکے مغرور سروں کو اپني جبروت حق و صداقت کے پانوں سے ٹھوکر مارے اور ظالمانہ روندے' انکے غلیظ و تاریک سینوں کو اعلان و ارشاد کے نیزہ ہاے بے امان سے چھلني کردے ' انکے دعوا ہاے باطلہ و اعلانات کاذبہ کي بڑي بڑي عمارتوں کو' جنکي بنیادیں شیطان کے ہاتھوںسے محکم' اور جنکي محرابیں ارواح خبیثہ کي پرواز سے بلند کي گئي ہیں ' یکسر مسمار و منہدم کردے -

انساني استبداد و استعباد کے وہ مہیب بت ' جنھوں نے اپني غلامي کي زنجیروںسے خدا کے بندوں کو جکڑ دیا ہے ' اور جنکي قوۃ شیطانیہ کے مظاہر کبھي حکومتوں کے جبر و تسلط کی صورت میں ' کبھي دولت و مال اور عز و جاہ کے غرور میں ' کبھي جماعتوں کي حکمراني اور رہنمائي کے ادعا میں ' اور کبھي علم و فضل اور زہد و تقوی کے گھمنڈ میں ' غرضکہ مختلف شکلوں اور مختلف ناموں سے الله کے بندوں کو الله سے چھیننا چاہتے ہیں ' در حقیقت ارض الہي پر طغیان و فساد کا اصلي منبع ' اور شر و فتن کا حقیقي سرچشمہ ہیں - پس خدا ' جو صداقت کي پرورش کرنے والا ' اور باطل کو اسکي مرادوں میں ناکامي بخشنے والا ہے' کبھي بھي اپنے قدرت کي نیرنگیاں دکھلانے سے غافل نہیں ہوتا - وہ اعلان حق اور قیام امر کیلیے ہمیشہ ایک یکساں اور غیر متغیر قانون کے ماتحت صداقتوں کو ظاہر کرتا ' اور اسکے ذکر کو اپنی عظمت و جبروت سے علو و رفعت بخشتا ہے - تا حق و باطل میں معرکۂ قتال گرم ہو - جنود الہي اور جنود شیطاني باہم صف آرا ہوں - تلواریں چلیں ' اور نیزوں کے سرے دل و جگر میں اتریں - بالاخر جب حوصلے نکل جائیں ' ہمتیں ختم ہوجائیں ' غرور اور گھمنڈ کی حسرتیں ایک ایک کرکے پوري ہو رہیں ' اور انسان اپني ساري طاقت کو آزمالے ' تو پھر بالاخر جس طرح کہ ہمیشہ ہوا ہے قدرت الہي کو فتح ہو ' امر بالمعروف کي چھني ہوئي حکومت پھر واپس آجاے ' اور یہ نصرت عظیم اور فتح مبین حق و صداقت کیلیے ایک کھلي ہوئي نشاني ہو:

و لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین - انہم لہم المنصورون و ان جندنا لہم الغالبون (۳۸ : ۱۷۱)

" اور ہم نے اپنے جن بندوں کو ارشاد و ہدایت کیلیے لوگوں کي طرف بھیجا ' انکي نسبت پہلے ہي دن سے ہمنے کہدیا ہے کہ ہماري تائید و نصرت سے یقیناً وہي فتح یاب و مظفر ہونے والے ہیں اور بیشک ہماري ہي فوج سب پر غالب آکر رہیگي "

ظہور و ورود !!

شریعت الہی ایک ہے ' اور صداقت کے بہت سے نام ہوں مگر اسکا وجود ایک سے زائد نہیں - و للہ در ما قال :

عباراتنا شتی و حسنک واحد
و کل الی ذاک الجمال یشیر !

پس صداقتوں کا ظہور ہمیشہ یکساں ہوا ہے ' اور خواہ وہ کسی نام سے ظاہر ہوي ہوں ' مگر اسی امر بالمعروف کي حقیقت میں داخل ہیں - حضرت ابراہیم نے کلدانیوں کا بت خانہ توڑا ' اور حضرت موسی نے فرعون کي شخصي حکمراني کے ظلم و استبداد کا بت اور بني اسرائیل کي غلامي کي زنجیریں توڑیں -

پس چونکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر بھي ایک حقیقت ہے ' جو حقائق نبوت سے ماخوذ اور اسي کے فیضان جاری کا اقتباس ہے ' اسلیے اسکے متبعین کي سنت بھي ہمیشہ ایسي ہي رہي ہے ' اور ہمیشہ ایسي ہي رہیگي - وہ ہر باطل پرستی کا استیصال کرنا چاہتي ہے' جو مرضات الہیہ کے خلاف ہو' خواہ اسکا نام دنیا نے سیاست رکھا ہو' خواہ مذہب ' اور خواہ تم اسکو اخلاقی اباطیل سے موسوم کرو خواہ تمدني سے ' مگر جب کسی تاریکی کے مقابلے میں روشنی چمکے ' جب گمراہیوں کی رات کے بعد صداے ہدایت کا آفتاب طلوع ہو' اور جب شیطان کی خوشیوں کی جگہ خداے رحمان کی خوشیوں کی پکار ہو' تو تم یقین کرو کہ وہ صداقت ' جو ہمیشہ آیا کرتی تھی ' آگئی - وہ جمال ہدایت و سعادت ' جس نے سخت سی سخت تاریکیوں میں اپنے چہرۂ منور کو بے نقاب کیا تھا ' اب پھر نظارہ گیاں حقیقت کیلیے بے نقاب ہوگیا ' اور خداے قدوس و قیوم نے " امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کی سنت مرسلین و صدیقین کو پھر از سر نو زندہ کردیا : و من یطع الله و الرسول ' فاولئک مع الذین انعم الله علیہم من النبیین و الصدیقین و الشہداء و الصالحین ' و حسن اولئک رفیقا (۴ : ۷۱)

اطلاع

دفتر الہلال کے ذریعہ پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ ہنڈ ملسکتي ہیں -

ہر چیز دفتر اپني ذمہ داري پر دیگا -

سردست بعض مشینیں فروخت کیلیے موجود ہیں :-

(۱) ٹائپ کي ڈبل کراؤن سائز' پین کي مشین ' جو بہترین اور قدیمي کارخانہ ہے - اس مشین پر صرف دو ڈھائي سال تک معمولي کام ہوا ہے - اسکے تمام کیل پرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد ہیں -

ابتدا سے الہلال اسي مشین پر چھپتا ہے - دو ہارس پاور کے موٹر میں سولہ سو في گھنٹہ کے حساب سے چھاپ سکتي ہے - چونکہ ہم اسکي جگہ بڑے سائز کي مشینیں لے چکے ہیں - اسلیے الگ کر دینا چاہتے ہیں -

(۲) ٹیڈل مشین ' جو پانوں سے بھي چلائي جاسکتي ہے ڈیمائي فولیو سائز کي - اس پر ہاف ٹون تصاویر کے علاوہ ہر کام جلد اور بہتر ہوسکتا ہے -

قیمت بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتي ہے - جو صاحب لینا چاہیں' وہ مطمئن رہیں کہ ہم اپني ذاتي ضمانت پر انہیں مشین دینگے ' اور اپنے اخلاقي وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نہیں چاہتے -

منیجر الہلال پریس

اسمیں امیر معاویہ کے نائب نے مکر و خدع سے کام لیا تھا، اور قوم کو دھوکا دینا چاہا تھا -

حضـــرت امیر کي تصـــریح

امیر معاویہ نے حضرت علیہ امیر السلام کو لکھا تھا کہ تمکو خلیفہ کس نے بنایا؟ حضرت جواب میں فرماتے ھیں :

انه بایعني القوم الذین بایعـوا ابا بکر و عمـر و عثمان ، وعلي ما بایعوهم علیه ، فلـم یکن للشاهد ان یختار ، ولا للغائب ان یرد - و انما الشـــوری للمهـاجرین والانصـــار فان اجتمعوا علی رجل و سموه اماماً ، کان ذلك رضی ، فـان خرج من امر هم خارج بطعـــن اوبدعة ردوه الی مـا خرج منه ، فان ابی قاتلوه علـی اتبـاعـه غیـــر سبیـــل المـــومنین - (نـهـــج البــلاغـه ج - ۲ - ص - ۷ - مصر)

جس قوم نے ابوبکر و عمر و عثمان کی بیعـت کي تھی ، اور جن شرائط پر بیعت کی تھي ، اوسی نے ، اونھی شرائط پر میري بھی بیعت کي - جو مجلس انتخاب میں موجود ھو اوسکو حق نہیں که اپنی راے پر اڑا رھے ، اور جو غیر حاضر ھو اوسکـو حق نہیں که اپنی غیر حاضري کی بنا پر انتخاب عام کو رد کردے - حق مشورہ مھاجرین و انصار کو ھے ، اگر وہ کسی ایک شخص پر متفق الراے ھوجالیں اور اسکو امام مقرر کردیں تو یہ اونکی رضاے عام پر دال ھے ، پس اگر کوئی اونکی متفق علیه راے سے کسي طعن یا بدعت کے سبب سے علعدہ ھو تو اونپر واجب ھوگا که جس سے وہ علعدہ ھوا اوسکے قبول پر مجبور کیا جاے - اگر وہ اب بھی نمانے تو اجماع راے مسلمین کي مخالفت کي بنا پر اوس سے جنـگ کریں "

حقیقت یہ ھے که جناب امیر نے ان چند فقروں میں انتخاب خلافت و جمہوریت کے تمام ارکان کی بہترین تفصیل کردی ھے ، اور ایسی تفصیل ، جس سے بہتر تفصیل آج بھی نہیں ھو سکتی -

یزید کي خلافت سے انکار

امیر معاویہ کے عامل نے جب یزید کي نسبت مدینے میں خطبہ پڑھا اور کہا که خلافت کیلیے امیر المومنین یزید حسب سنت اسلام خلیفہ ھوتے ھیں ، تو فوراً ایک مسلمان نے کھڑے ھوکر علانیه کہدیا که تم جھوٹے ھو - اسلام سے اس استبداد اور وراثت کو کیا تعلق؟ یوں کہو که وہ شاھان روم و فارس کیطرح پادشاہ ھوتا ھے ! یہ واقعه تمام تاریخوں میں موجود اور مشہور ھے -

اس واقعه سے معلوم ھوتا ھے که کسي رئیس کا تقرر اگر بشکل انتخاب نھو تو وہ مسلمانوں کے نزدیک امام اسلام نہیں ھوسکتا تھا ، بلکه قیصر و کسراے اسلام سمجھا جاتا تھا - آنحضرت نے اپني مشہور حدیث میں اسي قسم کي حکومت کو " ملـک عضوض " فرمایا ھے - اسي لیے حضرت عمر نے انتقال کے وقت اعلان فرما دیا که میرے بیٹے عبد الله کا خلافت میں کوئي حصہ نہیں -

بنـــو امیـه

خلافت راشدہ کے بعد بنوامیه کا دور فتن و بدعات شروع ھوتا ھے ، جنھوں نے نظام حکومت اسلامي کی بنیادیں متزلزل کردیں - تاھم جب اونھی میں قامع بدعت ، محي السنة ، حضرت عمر بن عبد العزیز پیدا ھوے ، توگو حسب سنت " ملک عضوض " سلیمان بن عبد الملك نے انھیں اپنا جانشیں مقرر کردیا تھا ، تاھم چونکه از روے شریعت اسلام کسي امام کے نصب کے لیے اسقدر کافی نه تھا ، اسلیے انھوں نے مسجد عـام میں فرما دیا : مسلمانو ! چونکه از روے اسلام تمہارے انتخاب عام سے میرا تعین نہیں ھوا ، اسلیے میں خلیفه نہیں ھوں - تمھیں حق ھے که میرے سوا کسی اور کا انتخاب کرلو - انکے اصل الفاظ یہ تھے :

ایھا الناس انی ابتلیت بـھذا الامر مـــن غیر رای مني ولا طلبة ولا مشورة من المسلمین ، و اني قد خلعت ما فی اعناقکـم من بیعـتی ، فاختاروا لانفسکم غیری -

لوگو ! میں اپنی راے اور خواھش اور مسلمانوں کے عام مشورہ کے بغیر امارت کے عذاب میں مبتـلا ھوگیا ھوں ، اسلیے میں تمکـو اپنی بیعت کے بار سے سبکدوش کردیتا ھوں - اب تم اپني راے میں بالکل مختار ھو - میرے سوا جسکو چاھو اپنا امام بنا لو -

طریق بیعت بقیۂ شوری ھے

جسطرح ارتقاے انساني کے بعد بھي گذشته اعضـاے اثریه کا وجود باقي رہ گیا ھے ، بعینہ اسیطرح گو بعد کي اسلامی حکومتوں سے خصوصیات حکومت اسلامیه ایک ایک کرکے رخصت ھوگئیں ، تاھم گذشته طرز حکومت کے بعض اعضاے اثریه کا وجود اب تک باقي ھے - میري مراد اوس سے " بیعت " ھے - بیعت کے یہہ معنے ھیں که تمام افراد ملک اپنے اپنے حکام شہر کے دربار میں جمع ھوکر بادشاہ کي حکومت تسلیم کرلینے کا اقرار کریں ، اور دار الحکومت میں بھي عہدہ داران کبار مثلاً وزرا ، سرداران فوج ، قضاۃ ، امراؤ حکام ، اور اعیان بلد ، بادشاہ کے حضور میں آکر اعتراف حکومت و وعدۂ اطاعت کریں - دولت امویه ، دولت عباسیه ، اور تمام اسلامي سلطنتوں میں ھمیشه اسپر عمل رھا - ھندوستان کي دولۃ مغلیه کي تاریخ اسپر شاھد ھے - اور ترکی میں ھر نئے سلطان کی تخت نشینی کے بعد اولین دربار بیعت کا ھوتا ھے -

فقہا و متکلمین

فقہا و متکلمین اسلام نے " امامت و حکومت " کي جو شرطیں قرار دي ھیں ، ان سے بھي مسئله " انتخاب امام " پر روشني پڑتي ھے - گو انھوں نے جو کچھہ لکھا ھے وہ صرف حضرت ابوبکر و عمر کے طریق انتخاب کو اصول قرار دیکر لکھا ھے ، تا ھم انتخاب اور شوری کو اصول اسلامی تسلیم کرتے ھیں -

قاضي " ماوردي " المتوفي سنه ۴۰۵ لکھتے ھیں :

الامامـة تنعـقد بوجھین : احدھما باختیار اھل الحل و العقد ، و الثـانی بعھـد الامـام من قبل - (الاحکام السلطانیه ص - ۵ - مصر)

خـلافت چند طریقوں سے منعقد ھوتی ھے : ایک تـو ملـک کے اھل الراے اشخاص کے انتخاب سے ، دوسرے اس سے که امام سابق خود کسی کا نام متعین کردے -

علامه " تفتازانی " شرح مقاصد میں لکھتے ھیں :

وتنعقد الامامة بطرق : احدھما بیعة اھل الحل و العقد من العلماء والروساء و وجوہ الناس - (بحث امامت)

خلافت چند طریقوں سے منعقد ھوتی ھے : ایک یہ که معززین قوم رؤسا ، اور علما وغیرہ اھل الراے اشخاص بیعت کریں -

سید سند اور قاضی عضد الدین مواقف و شرح مواقف میں جو عقائد اھل سنت کی موثق ترین تصنیف ھے ، لکھتے ھیں :

وانھا (الامامة) تثبت بالنص من الرسول و من الامام السابق بالاجماع و تثبت ایضاً ببیعة اھل الحل و العقد عند اھل السنـة و الجماعة و المعتزلة و الصالحیة من الـزیدیـة (ص ۶۰۶)

خلافت ، رسول اور امام سابق کی تعیین سے اجماعاً ، اور اھل حل و عقد ملک کی بیعت سے منعقد ھوتی ھے ، اھل سنت و جماعت ، معتزلـه ، اور صالحیۂ زیدیـه کے نزدیک ایسا ھی ھے

فاطمـة بنت محمـد سـرقـت ' لقطعـت يـدهـا (بـخـاري الشفاعة في الحدود)	كوئي عام آدمي چوري كرتا تو اوسكو سزا ديتے - ليكن خدا كى قسم' اگر محمد كي بيٹي فاطمه بهي چوري كرتي تو اوسكے هاتهه بهى ضرور كاٹے جاتے -

يه هے اسلم كي فرماں روائي كي اصلي تصوير' اور يه هے وه مساوات كي حقيقي تعليم' جسكے ساتهه اعمال نبوت كا اُسوهٔ حسنه بهي پيش كرديا گيا تها - يه سچ هے كه انقلاب فرانس نے يورپ كو استبداد و تسلط اور امتياز افراد سے نجات دلائي' اور اس نے معلوم كيا كه هر انسان بلحاظ انسان هونے كے انسان هے' اگرچه وه سر پر تاج' اور هاتهه ميں عصاء حكومت ركهتا هو - ليكن با ايں همه آج بهي' جبكه تمام يورپ نے شخصي فرماں روالي كا جنازه اُٹهه چكا هے' جبكه قانون كي عزت سب سے بالا تر سمجهى جاتي هے' جبكه مساوات و ازادي كے غلغلوں سے اسكا گوشه گوشه گونج رها هے' ايک نظير بهي ايسى پيش كي جا سكتى هے' جسميں فرماں رواے وقت نے ايسے صاف اور سچے لفظوں ميں مساوات انساني كا اعلان كيا هو' اور خود اپنے اوپر اسكا نمونه پيش كرنے كيليے آماده هو؟

انگلستان ميں پادشاه قانون كا تابع بيان كيا جاتا هے' اور امريكه و فرانس ميں پريسيڈنٹ ايک عارضى مشوره فرماے حكومت سے زياده نهيں' ليكن اگر واقعات و نظائر كے جمع كرنے پر متوجه هوں تو صدها واقعات پيش كيے جا سكتے هيں' جنسے ثابت هوتا هے كه قانون نے اس دور مدنيۃ و آزادي ميں بهي اعلے و ادنى اور بادشاه و رعايا كا ويسا هى فرق قائم ركها هے' جيسا كه هندوستان ميں (منو) كے زمانے ميں تها' يا دور مظلمه كي اُن انساني پرستش گاهوں كے عهد ميں' جس كو آج تاريخ لعنت و نفريں كے ساتهه ياد كرتي هے!

هم كو يورپ كى اُن عدالتوں كا نشان دو' جهاں پادشاه وقت ايک معمولى فرد رعايا كے دعوے كى جواب دهى كيليے آكر كهڑا هو' كيونكه هم نه صرف مدينے كى اُس ساده عدالت كدهٔ مسجد هى ميں' بلكه دمشق اور بغداد كے پُر شوكت عدالت خانوں ميں بهى ايسا هى ديكهه رهے هيں - همكو وه قانون بتلاؤ جس نے چوري كى سزا سپاهى كے لڑكے كى طرح' پادشاه كى لڑكى كو بهى دينى چاهى هو' كيونكه عرب كے اُس قدوس پادشاه كا اعلان هم پڑهه رهے هيں' جو پادشاهتوں كو مٹانے كيليے آيا تها -

كيا آج بهى قانون عملاً ادنى و اعلى ميں تميز نهيں كرتا؟ كيا كل كى بات نهيں هے كه انگلستان ميں ايک مدعى كے جواب ميں پارليمنٹ نے اعلان كرديا تها كه پادشاه عدالت ميں حاضر نهيں هوسكتا؟ اور نه كوئى اعلى سے اعلى عدالت اسكے نام سمن جاري كرسكتى هے؟ يه اعلان هى نهيں هے بلكه قانون هے' كيونكه قانون نے با ايں همه ادعاء مساوات' پادشاه كو عدالت كى حاضري سے بري اور مستثنى كرديا هے!!

صديوں كى جد و جهد كے بعد دنيا كا آج حاصل حريت اس سے زياده نهيں' پهر وه دعوت كيسى مقدس و محترم' اور وه مريد من الله هاتهه كيسا عظيم و جليل تها' جس نے چهٹى صدي كى تاريكى ميں حقيقى حريت و مساوات انسانى كا چراغ روشن كيا' اور اعلان كرديا كه :

" لو ان فاطمـة بنت محمد سـرقـت' لقطعت يدها "!

صلے الله عليه وعلى آلـه وصحبه وسلم!

خلـيفـهٔ اول كا اعـلان

اور مساوات كا تخيل عمومى

حضرت ابو بكر نے خلافت كى جو پهلى تقرير كى تهى' اوسكے حسب ذيل فقرے پڑهو:

وان اقوئكم عندي الضعيف حتى اخذ له بحقه' وان اضعفكم عنـدي القـوي' حتى آخـذ منـه الحق (ابن سعد ج ۳ ص ۱۲۹)	تم ميں جو قوى هے وه ميرے نزديک ضعيف هے' يهاں تک كه ميں اوس سے حق وصول كروں - اور جو ضعيف هے وه قوي هے' تا آنكه ميں اوسكو اوسكا حق نه دلوا دوں -

اس مساوات كى تعليم نے پيروان اسلام كے قلب و دماغ كو حريت و مساوات كے تخيل سے لبريز كرديا تها - فارس كى لڑائى ميں جب مغيره بن شعبه ايرانى سپه سالار كے پاس سفير بنكر گئے' اور تخت پر اُس كے برابر بيٹهه گئے' تو درباريوں نے يه سوء ادب ديكهكر تخت سے اتار ديا تها - اسپر اونكے منه سے كس بيساختگى كے ساتهه يه الفاظ نكلے هيں :

انا نحـن معـشر العـرب لا يتعبـد بعضـاً بعضـاً (طبري ص: ۱۰۸)	هم مسلمانوں ميں تو ايک دوسرے كو غلام سمجهنے كا دستور نهيں هے' يه تمهارا كيا حال هے؟

امتداد زمانه نے خصوصيات اسلام بهت كچهه مٹادیے تاهم اس واقعه سے كون انكار كرسكتا هے كه آج بهى مهذب ترين ممالک ميں سياه و سپيد قوميں اپنى عبادت گاهوں ميں ايک دوسرے كے ساتهه صف ميں نهيں بيٹهه سكتيں' ليكن مساجد اسلاميه ميں ايک ادنى ترين مسلمان ايک امير الامرا بلكه شاه افغانستان كے پهلو بپهلو كهڑا هوتا هے' اور كوئى اوسكو اپنى جگه سے هٹا نهيں سكتا - كيا ان تعليمات و واقعات كے بعد بهى كها جا سكتا هے كه اسلام ميں مساوات نهيں؟ اور اس بارے ميں وه آج يورپ سے درس حريت لينے كا محتاج هے؟

نظام جمهورى كا تيسرا ركن :

امام يا خليفه كا تقرر انتخاب عام سے هو' اور دوسروں پر حقوق ميں اوسكو كوئي ترجيح نهو -

اس مبحث كو هم دو حصوں ميں بيان كرينگے :

(۱) تاريخ شاهد هے كه خلفاے راشدين ميں سے كسى كا تقرر بعنو وراثت يا باستبداد راے نهيں هوا بلكه مجمع عام ميں مهاجرين و انصار كى كثرت راے سے (جو بمنزلهٔ اركان خاص تهے) اور ع[illegible] مسلمانوں كے قبول سے هوا (جو بمنزلهٔ اركان عام تهے) - حضرت ابو بكر كا انتخاب نشستگاه بنو ساعده ميں حضرت عمر كى تحريک مهاجرين و انصار كى تائيد' اور عامهٔ مسلمين كى پسنديدگي سے هوا حضرت عمر كا انتخاب حضرت ابو بكر كى تحريک' مهاجرين انصار و عامهٔ مسلمين كى تائيد و قبول سے هوا - حضرت عثمان [illegible] عبد الرحمن بن عوف وغيره كى ايک مجلس نيابى كے انتخاب او[illegible] عام اهل مدينه كے مشوره سے خليفه بنايا گيا - اسى طرح حضرت امي[illegible] اهل مصر و اهل مدينه كى تجويز و قبول سے خليفه منتخب هوئے

حضرت عمر نے تو صاف فرما ديا " لا خلافـة الا عن مشورة (كنز العمال ج - ۳ ص ۱۲۹) يعنى خلافت صرف عام مشوره سے [illegible] هو سكتي هے' شريعت ميں اسكے تعين كا اور كوئى ذريعه نهيں -

واقعهٔ تحكيم ميں حضرت امير عليه السلام اور امير معاويه كي معزولي ميں بهي قوم هى كي راے سے مدد ليني پڑي'

افان مات فانتم الخالدون ؟

مسلمانوں کے بحری کارنامے

بہ تذکرۂ " حمیدیہ "

دنیا میں کیا کیا انقلاب ہوے ' کیا کچھہ تبدیلیاں پیش آئیں ' مگر زمانہ کی بے اعتنا پیشانی پر نہ کبھی شکن آئی ' نہ آنے کی امید ہے - سلطنتیں مٹ مٹ گئیں - بنیں اور پھر بگڑیں - قومیں گریں اور پھر ابھریں - نئے نئے تمدن قائم ہولے اور فنا ہوگئے - سب کچھہ ہوا ' مگر زمانہ کے اطمینان و استقلال میں ایک ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا :

ہزاروں اٹھہ گئے ' باقی رہی رونق ہے محفل کی !

آج وہ یورپ کے جنگی بیڑہ کو دیکھہ رہا ہے ' اسکی بحری طیاریوں کا غلغلہ ہے ' جہازوں اور جہاز رانوں کی استعداد حربی کا نظارہ سامنے ہے - لیکن کل اسی کی نظر سے یہ کیفیت بھی گذر چکی ہے کہ خلافت راشدہ کا دور ہے - حضرت عثمان کا عہد خلافت ہے گورنر بحرین (علاء بن حضرمی) نے اسلام میں سب سے پہلے ایک بیڑہ مرتب کیا ہے ' اور مسلمان بحری معرکے سرکررہے ہیں - امیر معاویہ کے جنگی بیڑہ میں (بقول موسیو گستاولی بان) بارہ سو جہازوں کے ہولناک سلسلے نے ایک دنیا کو مبہوت و مرعوب کر رکھا ہے - عبد الملک اور ولید بن عبد الملک نے تونس میں جہاز سازی کے کارخانے (دار الصناعہ) قائم کیے ہیں - بنی الاغلب کا بیڑہ - جس میں تین سو جنگی جہاز ہیں - جنوبی اطالیا کو زیر و زبر کر رہا ہے - مصری بیڑے کی تمام سواحل افریقہ بلکہ یورپ تک دھاک بند ہی ہے ' اور وہ عظیم الشان کارخانۂ جہاز سازی قائم ہے ' جسکی تفصیل (مقریزی) نے کئی جزوں میں بیان کی ہے - عبد المومن نے مراکش میں جہاز رانی اور بحری جنگ کی تعلیم کے لیے ایک مدرسہ قائم کر رکھا ہے ' جس میں اس فن کا باقاعدہ درس ہوتا ہے ' اور مشق کرائی جاتی ہے - سلطان سلیمان عثمانی کی بحری طاقت سے دنیا لرز رہی ہے - سورغود و باربروس نے تہلکہ ڈال دیا ہے - عملی مشق کے لیے علمی کتابیں اس فن میں تالیف ہو رہی ہیں ' جن کا تذکرہ کشف الظنون میں موجود ہے -

زمانے نے مسلمانوں کے بحری کارناموں کے تمام دور دیکھے عظمت و جبروت کے یہ تمام نظارے ایک ایک کرکے اسکے سامنے سے گذرے - خشکی اور تری ' دونوں پر انکو حکمراں و فرماں فرما پایا - لیکن عروج کے بعد زوال ' اور بہار کے بعد خزاں ناگزیر ہے - جو آنکھیں بہار کے عیش کدۂ گلزار کی شادابیوں کو دیکھہ رہی تھیں ' پھر انہیں آنکھوں نے خزاں کی بربادیوں کو خشک پتوں ' اور بے برگ و بار ٹہنیوں کے المناک منظر میں بھی دیکھا : و تلک الایام نداولہا بین الناس !

* * *

چراغ جب بجھنے لگتا ہے ' تو ایک مرتبہ اسکو چمکنے اور ابھرنے کی آخری مہلت دیدی جاتی ہے - شاید چشم زمانہ کیلیے مسلمانوں کی بحری زندگی کا یہ تیسرا منظر بھی شمع سحر کا آخری سنبھالا تھا ' جو موجودہ جنگ کے واقعات میں عثمانی امیر البحر (رؤف بک) نے جہاز (حمیدیہ) کے یادگار کارناموں سے دکھا دیا ہے !

جبکہ موجودہ جنگ کے الم ناک خسائر بربادیوں اور ناکامیوں کی ایک ظلمت محیط تھی ' تو یکا یک تاریکی کا پردہ چاک ہوا ' اور بطل عظیم (رؤف بک) کے روے منور نے کامیابی کی ایک شمع روشن کردی !

شاید ہماری زندگی کے یہ آخری مناظر ہیں - زمانے کی آنکھوں نے یہ منظر بھی دیکھہ لیا - اگر یہ بیمار مرگ کا سنبھالا تھا ' تو خوش ہیں کہ اسکی بیمار حرکت زندگی بھی ایسی تھی ' جو صحت و توانائی کو شرمندہ کرتی تھی !

حمیدیہ کی زلزلہ اندازی ' ناگہانی نمودار ی ' اچانک ظہور ' حریفوں کو تہ و بالا کرڈالنا ' نظروں سے غائب ہوجانا ' پھر پہونچنا ' اور پانی میں آگ لگا دینا ' پھر دم کے دم میں ازمیر جا رہنا ' یکایک بیروت میں نظر آجانا ' دن میں بندرگاہ سویس سے کوئلا بار کرنا ' اور شب کو سواحل بلقان پر چھاپا مارنا ' ابھی ابھی یونان کے جہازوں کو غرق کرنا ' دوسرے ہی لحظہ میں بے نشان ہو رہنا ' اور پھر دمشق و طرابلس کے سواحل پر دکھائی دینا ' یہ سارے طلسم زمانے کی نظروں میں پھرتے رہے - فانوس خیال میں طرح طرح کی شکلیں آئیں ' اور جاتی رہیں : کانہ لم یکن شیأ مذکورا -

نمود اپنی دکھا وہ گھڑی میں ڈوب گیا
کہے تو میر بھی ایک بلبلہ تھا پانی کا

رؤف بے - جن کا ابھی ابھی تذکرہ ہوا ہے - محمد مظفر پاشا کی مجلس بحریۂ عثمانی کے فرزند ہیں - سنہ ۱۸۷۱ ع میں پیدا ہوے ' زادہ بوم خاص استنبول ہے - انکو ابتدا ہی سے بحریات کا مذاق تھا ' اور یہی تعلیم بھی انہیں دی گئی - تکمیل کے بعد جہاز (مجیدیہ) میں متعین ہوے ' اور پھر کرو زر (شرکت طورغود) میں ترقی پائی - سنہ ۱۹۱۱ ع میں جزیرۂ سامرس کی بغاوت فرو کرنے پر (حمیدیہ) کی افسری ملی ' یمن میں عزت پاشا کی مدد کے لیے گئے اور نیکنامی کے ساتھہ واپس آئے - جنگ طرابلس کے موقع پر اطالیوں نے سمندر کے ناکے بند کر رکھے تھے ' مگر رؤف بک کی حیرت انگیز قابلیت نے اس بندش کی ذرا بھی پروا نہ کی اور سامان حرب کی کافی مقدار طرابلس پہنچا دی - جنگ بلقان میں گو ہلال کو خم کھانا پڑا ' مگر تاریخ میں ان کے سربلند کارنامے ہمیشہ علو و رفعت کا سبق دیتے رہینگے - ترکی کے علاوہ جو آنکی

دوسری جگہ اسی کتاب میں مذکور ہے :

ولامة خلع الامام و عزله بسبب یوجبه مثل ان یوجد منه مایوجب اختلال احوال المسلمین وانتکاس امور الدین کما کان لہم نصبه و اقامة لا نتظامها و اعلائها و ان ادی خلعه الی ا فتنة احتمل ادنی المضرتین (ص-۲۰۷)

" قوم کو حق حاصل ہے کہ کسی سبب سے خلیفہ کو معزول کرا دے - مثلاً اس سبب سے کہ مسلمانوں کے حالات اور امور دین کے انتظامات و تدابیر اوسکے باعث خلل پذیر ہو جائیں' جسطرح کہ اوسکو خلیفے کے تقرر و انتخاب کا حق امور اسلامیہ کے انتظام و ترقی کیلیے تھا' اسی طرح معزولی کا بھی ہے - اور اوسکی معزولی سے فتنہ برپا ہو تو پھر معزولی اور خلل احوال مسلمین' ان دونوں میں سے جسکا ضرر کم ہو' اوسکو برداشت کرلیا جائیگا "

عام کتب عقائد موجودہ اور نظام حکومۃ اسلامیہ

یہ موقعہ نہیں کہ ان تصریحات متکلمین و اصحاب عقائد کی نسبت زیادہ بحث کی جاے ' تاہم چند اشارات ضروری ہیں :

(۱) کتب کلام و عقائد میں اصل اصول شوری ' و اجماع امت ' و انتخاب امام ' و عدم تشخص و تعین شخصی کو صاف طور پر لکھا ہے' اور گو اس سے انکا مقصد نظام حکومۃ اسلامیہ کی تعبیر نہ تھا بلکہ زیادہ تر فریقانہ بحث و جدل' اور خلافۃ راشدہ کا اثبات ' تاہم اصول مشورہ و جمہوریت کے اکثر مباحث اسکے ضمن میں اگئے -

لیکن اسمیں شک نہیں کہ جس اہمیت و وسعت کے ساتھہ اس مسئلے کو کتب عقائد و کلام بل جمیع مدونات اسلامیہ میں ہونا چاھیے تھا ' اور ایک ایسے اصولی اور بنیادی مسئلہ کیلیے جس توجہ و اعتنا کی ضرورت تھی' اگر اسکو پیش نظر رکھیے ' تو نہایت درد و افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ جو کچھہ لکھا گیا وہ کافی نہیں ' اور جس نظر اہمیت کا وہ مستحق تھا'. اس نظر سے عام طور پر ائمۂ اسفار و اساطین قوم نے اسے نہ دیکھا -

لیکن اس اغماض سے نفس مسئلہ کی اہمیت کی تضعیف صحیح نہوگی ' بلکہ در اصل یہ حالت بھی مثل اور بہت سی حالتوں کے ' نتیجہ ہے بنی امیہ کے اُس تسلط اور احاطۂ مستبدہ کا ' جس کے اثر سے ہمارے ہر فن کا لٹریچر متاثر ہوا اور بد قسمتی سے عقائد و کلام کے تو بہت سے گوشے ہیں ' جنسے اسکی صداے بازگشت آجتک آرہی ہے - بنی امیہ کی سب سے پہلی بدعت ' اور اسلام و مسلمین پر انکا اولین ظلم یہ تھا' کہ نظام حکومت اسلامیہ کا تختہ یکسر اولٹ دیا ' اور خلافۃ راشدہ جمہوریۂ صحیحہ کی جگہ ' مستبدہ و ملک عضوض کی بنیاد ڈالی - یہ انقلاب بہت شدید تھا' اور بہت مشکل تھا کہ ملک کو اسپر راضی کیا جاے - صحابۂ کرام ابھی موجود تھے' اور خلافۃ راشدہ کے واقعات بچے بچے کی زبان پر تھے ' اسلیے اس احساس اسلامی کو مٹانے کیلیے تلوار سے کام لیا گیا ' اور جس نے قوۃ حق و معروف سے زبان کھولی ' اسکو زور شمشیر و خنجر سے چپ کرا دیا گیا - رفتہ رفتہ احساس منقلب ' اور خیالات پلٹنے لگے ' اور حقیقت روز بروز مستور و محجوب ہوتی گئی -

انکے بعد بنی عباس آئے - اس میدان میں یہ بھی انکے دوش بدوش تھے - تصنیف و تالیف اور تدوین علوم اسلامیہ کا عروج ہوا تو وہ اثر مخفی موجود تھا' اور کام کر رہا تھا - یہ جو امام اور خلیفہ کے حق خلافت کیلیے فسق و معصیت کو بھی مضر نہیں سمجھتے' تو یہ کتاب و سنت کا اثر تو نہیں ہو سکتا ' جو " و اجعلنا من المتقین اماما " کی دعا تلقین کرتا ہے ؟ پھر اگر یزید اور ولید کی خلافت کی صحت منوانا اس سے مقصود نہ تھا تو اور کیا تھا ؟

(۱۰) ان تصریحات میں تم دیکھتے ہو کہ انتخاب خلیفہ کیلیے انتخاب عام و مشورۂ اہل حل و عقد کے ساتھہ خلیفۂ سابق کی تعیین کو بھی ایک شکل صحیح قرار دیا ہے - در اصل اسمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے انتخاب کی مثال پیش نظر ہے - لیکن غور کیجیے تو حضرت عمر کیلیے گو حضرت ابوبکر نے تحریک کی لیکن اسپر تمام ارباب حل و عقد ' اور پھر عامۂ مسلمین نے پسندیدگی کا اظہار کیا ' اسلیے وہ بھی تعیین شخصی نہیں ' بلکہ بمنزلۂ انتخاب عام کے تھا -

اس بنا پر نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اسلام نے سوا انتخاب عام کے اور کوئی صورت تعیین خلفا یا ولی عہدی وغیرہ کی قرار نہیں دی ہے' اور اسلیے کتب عقائد کی تقسیم و تعدد طرق نصب امام بالکل غیر ضروری ہے -

حضرات امامیہ گو امامت و خلافت کیلیے اجماع امت نہیں تسلیم کرتے' تاہم اونکا ایک فرقہ (جارودیہ زیدیہ) حق امامت کو آل حسن و حسین صلوۃ اللہ علیہما میں محدود قرار دینے کے باوجود بھی آل طاہرین میں سے ایک کا انتخاب حوالۂ شوری کرتا ہے -

ان تشریحات کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ اسلام میں جمہوریت کا جزء اعظم یعنی مسئلہ انتخاب مفقود ہے ؟

بیس روپے خدام دولت کی بخشش و انعام کے نکل گئے' اور بقیہ میں بھی یہ مراقبت رہی کہ ہفتہ میں ایک بار سالل اس عطیہ کے مصارف پیش کرتا رہے' جس سے اندازہ یہ ہو سکے کہ روپیہ مصرف صحیح میں خرچ ہوتا ہے یا نہیں ؟

حال میں مسلمانان آسام کے لیے حکومت نے جو تعلیمی وظایف منظور کیے ہیں' معلوم نہیں اس واقعہ سے اُس کی حیثیت کہاں تک ملتی جلتی ہے ؟

مسلمانوں کی تعلیمی حالت یوں تو ہر جگہ محتاج سعی ہے مگر آسام کے مسلمان تو اس بارے میں بالکل ہی پسماندہ از رگئے گزرے ہیں - اسکولوں میں خال خال کچھہ مسلمان بھی نظر آجائینگے' لیکن شاید اس نظریہ میں ملا بار کے عربی الاصل موپلے اور حدود قطب کے اسکیمو اُن سے زیادہ بدتر حالت میں' نہیں ہیں !

سالہا سال سے مسلمانان آسام اس کوشش میں تھے کہ سرکار سے تعلیمی وظایف ملیں تو یہ مشکل آسان ہو - عرضیاں دیتے' عرض حال کرتے' اور محضر بھیجتے ایک مدت گزر گئی تھی' چیف کمشنر نے جب جب دورے کیے' یہی درخواست پیش ہوتی رہی -

مختلف اوقات میں انجمن اسلامیہ نے سلہٹ میں' عام مسلمانوں نے چور ہاٹ میں' اور باشندگان ضلع گوالپاڑہ نے دھوبری میں جو اڈریس دیے تھے' سب میں اس پہلو پر زور دیا تھا' اور سب نے آنریبل سر - آرچ ڈیل ارل سے مخصوص اسلامی ضروریات تعلیم کے لیے گذارش کی تھی - مجلس وضع قوانین (ایجسلیٹیو کونسل) میں بھی اس مسئلہ کی تحریک ہوئی تھی' اور اس کے ساتھہ بعض اچھوت ذاتوں کے لیے بھی سلسلہ جنبانی کی گئی تھی-

آخر گورنمنٹ کے فیض رحمت میں طغیانی آئی اور ایک زمانہ کے بعد پچھلے ہفتہ غیر مستطیع مسلمانوں کے لیے پچیس' اور اچھوت ذاتوں کے لیے اکیس وظایف کا اعلان ہوا - ان وظایف کے لیے شرط یہ ہے کہ مستحق وظایف کا پہلے ناظر معارف (ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم) کی نظر انتخاب امتحان لیگی' جس میں حسب معمول بہت سے طلبہ ناکام ثابت ہونگے - امتحان و اختبار کی مشکلیں انگیز کر کے جو خوش قسمت اپنی کامیاب اہلیت و استحقاق کا ثبوت بھی دینا چاہینگے' اُن کیلیے یہ قید ہوگی کہ امتحان میٹریکولیشن کے پہلے یا کم از کم دوسرے درجہ میں پاس ہوے ہوں - ظاہر ہے کہ ایک پسماندہ اور بہت ہی پسماندہ صوبہ میں جہاں مسلمانوں کو تعلیم سے دلچسپی ہی نہیں ہے' اور جن کو ہے بھی' اُن کے لیے تعلیمی وسائل مفقود' اول و دوم درجہ کے کتنے کامیاب طلبہ مل سکینگے ؟ لیکن اگر کسی سخت جاں نے (جو قدرۃ کسی مفلس اور بے استطاعت گھرانے کا ممبر ہوگا) تمام مراحل طے بھی کر لیے تو اُس کو کیا ملیگا ؟ یہی کہ کالج کے پچیس تیس روپیہ ماہوار مصارف کی ذیل میں گورنمنٹ سے اُس کو دس روپیہ ماہوار کا وظیفہ ملیگا ! اور یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ جب پندرہ بیس روپیہ ماہوار خرچ تعلیم کا اُس سے تحمل ہی نہو سکیگا' تو پھر دس روپیہ کا عطیہ کیونکر ملیگا ؟ لیکن اگر کوئی اس میں بھی پورا اُترا تو وظیفہ میں معمول کے مطابق اسکی بھی قید ہوگی کہ ضمیر اجازت دیتا ہو یا نہیں' مگر ہر حال میں اپنے افسروں کو خوش رکھنے کے لیے اُن کی دربار داری کرتا رہے !!

یہ سنگلاخ راہیں اگر اُس نے طے کر لیں' تو دو برس تک وظیفہ ملتا رہیگا -

[illegible]

فرانس کو اپنی جمہوری حکومت پر ناز ہے' اور واقع میں جمہوریت کا مبدء' تفاخر کی چیز ہے بھی - وہ حکومت' جس میں پادشاہی کو دخل نہو' جس نے کسی مخصوص خاندان میں حکمرانی کی تحدید نکر دی ہو' جہاں ہر فرد رعیت کو فرماں روائی کی حد تک ترقی کر سکنے کے حقوق حاصل ہوں' جو اعلی و ادنی' سب کو ایک نظرے دیکھتی ہو' اور سب پر ایک ہی قانون کا نفاذ فرض سمجھتی ہو' ایسی حکومت کو آیۂ رحمت نہ سمجھنا' حقیقت میں انسانکے لیے سب سے بڑی معصیت ہے -

لیکن سوال یہ ہے کہ آجکل کی دنیا میں کیا کسی ایسی حکومت کا وجود بھی ہے ؟ یورپ کی مثال خود یورپ میں اور خاص اہل یورپ کے لیے بے شبہہ موثر ہو سکتی ہے' مگر اکس ریز (Xrays) میں جو روشنی ہوتی ہے' کیا کبھی اُس نے رات کی تاریکی بھی مٹائی ہے ؟

سنہ ۱۷۹۰ ع کے ابتدائی مہینوں میں جمہوریۃ فرانس نے ایک اعلان شائع کیا تھا کہ فرانسیسی قوم ملکی فتوحات کا دائرہ وسیع کرنے کی غرض سے اب کبھی جنگ نہ کریگی' اور نہ کسی قوم کی آزادی چھیننے میں اپنی طاقت کو صرف ہونے دیگی - دوسرے سال (سنہ ۱۷۹۱ ع میں). جمہوریت کا جب قانون اساسی مرتب ہوا' تو اس اعلان کو بھی اُس کے ساتھہ شائع کیا گیا - بعد میں بہت سے تغیرات ہوے' بہت سی تبدیلیاں پیش آئیں' مگر اس دوران میں کوئی ترمیم نہوئی' اور قانون میں اس کا مفاد بدستور برقرار رہا -

یہ تو زبان قول کی ایک بات تھی - زبان فعل کی یہ ادا ہے کہ سنہ ۱۸۵۲ ع سے الجزائر پر' اور سنہ ۱۸۸ سے تونس پر فرانس کا قبضہ ہے - الجزائر اور اُس کے ملحقات کا رقبہ تین لاکھہ مربع کیلومیٹر ہے - صحراے سوڈان کے علاقے بھی اسی ذیل میں شامل ہیں - تونس کی مساحت ڈیڑہ لاکھہ کیلومیٹر مربع ہے - اس پانچ لاکھہ پچاس ہزار مربع کیلومیٹر سرزمین کو اول سے آخر تک دیکھہ جاؤ' مسجد کلیسا کی صورت میں نظر آئیگی' فاتحان اسلام کے مزاروں پر عمارتیں بن رہی ہونگی' مداخل اوقاف سے نشر مسیحیت کو امداد ملتی ہوگی' عرب جو ان علاقوں کے اصلی باشندے ہیں' ذلیل و خوار دکھائی دینگے' اور باوجود ان اعمال استبدادیہ کے' فرانس کی جمہوریت پر کسی کو اعتراض کا حق نہوگا !!

توسیع استعمار (کالونیز) کا سودا ایسا نہ تھا کہ اسی حد تک کفایت کی جاتی - پچھلے سال مراکش کی آزادی بھی سلب ہو چکی ہے اور اس سال ارض شام کو زیر اثر لانے کی طیاریاں ہو رہی ہیں !

تا ازانم چہ بہ پیش آید' ازینم چہ شود ؟

تہذیب کی تو یہ ادائیں تھیں - اُس توحش کے مناظر بھی دیکھیے' جس کی نسبت مسٹر گلیڈ اسٹون نے کہا تھا : " دنیا میں جب تک قران نامی کتاب موجود ہے' استیصال وحشت کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی "

مسلمانوں نے ایک زمانہ میں قبرس (سائپرس) کے عیسائیوں سے معاہدہ کیا تھا کہ اُن کی قومی و ملکی اور مذہبی آزادی میں خلل انداز نہونگے - کوئی سو برس اس معاہدہ پر گزرے ہونگے

وثائق و حقائق

جرائیم استبداد

استبداد، غلامی، حکومت مطلقہ، اور فنائے حریت کے بھی جراثیم ہوتے ہیں۔ جس قوم یا ملک میں ان چیزوں کا دخل ہوا وہاں معاً یہ جراثیم پھیلے، اور مجمع انسانی میں اسطرح سرایت کرگئے کہ ملک کا ملک ولولۂ آزادی، حب استقلال، اور بغض محکومیت کے جذبات سے محروم ہوگیا۔ اس دور میکروبی کا جب کسی کو احساس ہوتا ہے، اور وہ چارہ گری کیلیے اٹھتا ہے، تو ایک دنیا اُس کی مخالف ہوجاتی ہے، اور ایک زمانہ اُس کی تذلیل کیلیے اٹھہ کھڑا ہوتا ہے۔ انبیا (علیہم السلام) دلوں اور دماغوں کو انھیں میکروبوں سے نجات دلانے کیلیے عمر بھر کوشش کرتے رہے، جس پر ان کو ساحر، مجنون، سخن ساز، اور دروغ باف کے القاب ملے۔ قران کریم کی اصطلاح میں ان جراثیم کا نام بھی (شیطان) ہے، اور ان کے تسلط کے لیے اس ناپاک زندگی کی تخصیص کردی گئی ہے، جو یاد الہی سے بے پروا اور غافل رہے بے خبر ہو۔ کیونکہ یہی ایک چیز ہے جس سے دلوں میں جھوٹی ہستیوں کے نمود استبداد سے نفرت اور حریۃ صادقہ سے الفت پیدا ہوتی ہے:

و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطاناً فھو لہ قرین (۲۷: ۳۴)	خدا کی یاد سے جو غافل ہوتا ہے، ہم اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں۔ پھر وہی اس کا ساتھی ہوتا ہے۔

فنائے حریت کے جراثیم ہی کا یہ اثر تھا کہ غلاموں کی ازادی کیلیے جب پچھلی صدی میں جد و جہد شروع ہوئی، تو اس تحریک کا پر جوش مقابلہ سب سے زیادہ انھیں ذلیل ہستیوں نے کیا، جن کو ترقی دینے کے لیے سلسلہ جنبانی کی گئی

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۵ کا]

مادری زبان ہے، عربی، اطالی، اور فرانسیسی زبانوں میں بھی ماہر ہیں، اور بحریات میں تو انکی بدیع المثال مہارت کم ازکم بلاد مشرق کے لیے سرمایۂ ناز مان لی گئی ہے۔ مگر:

و ما تنفع الآداب و العلم و الحجی
و صاحبہا عند الکمال یموت

علم و فن کا کمال اُس بیمار غم کے لیے کیا مفید ہوسکتا ہے، جو بستر مرگ پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہو؟

جب بظاہر اظہار قابلیت کی سبیل ہی مسدود ہوگئی ہو، جب قومی ترفع کو موت نے پست کرڈالا ہو، جب ادرنہ میں قومیت کا جنازہ آٹھے اور قرق کلیسا اور سقوطری کی زمین کئی گز نیچے تک ہمارے خون سے سینچی جارہی ہو، تو پھر ان قابلیتوں کے لیے کام کرنے کی گنجایش ہی کیا رہگئی؟ اور جو رہی بھی تو حریفانہ کوششیں اُس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ہی کب دینے لگیں؟

یہ جتنی نمورداریاں اور بربادیاں پیش آتی رہیں، زمانہ ان سب کو دیکھتا رہا، اور اب اُس آنے والے وقت کی راہ دیکھ رہا ہے جب آجکل کی آگ اور پانی کا طوفان بھی خشک ہو جائیگا۔ بیڑے کے لیے تھل بیڑے کی جگہہ نہ رہیگی، اور اس وقت کی ساری بحری طیاریاں ایک لمحے کے اندر غبار کی طرح اڑ جائیں گی:

نظر ہو جس کی دقیق دیکھ، سمجھہ ہو جس کی بلیغ، سمجھے
ابھی وہاں خاک بھی اڑیگی، جہاں یہ قلزم اُبل رہا ہے!!

تھی۔ زنگبار میں غلاموں کو آزاد کرایا جاتا ہے تو وہ اس ازادی سے بیزار ہوتے ہیں، اور غلامی ہی کی زندگی بسر کرنے کے لیے روتے ہیں۔ ہندوستان کو استبداد سے بچانے کے لیے تحریک ہوتی ہے مگر خود ہندوستانی اس کے مخالف ہیں اور اسی استبداد پر جان دیتے ہیں۔ آئرلینڈ کو اندرونی آزادی عطا کرنے کی تجویز جہاں علم برطانیہ (ہاؤس آف کامنس) کی مکرر منظوری حاصل کر لیتی ہے، لیکن خود آئرلینڈ ہی کا علاقہ (السٹر) اس ازادی کا دشمن ہے، اور اس کے خلاف نہایت سختی سے جد وجہد کر رہا ہے۔ میڈچسٹر گارڈین کی روایت بلفاسٹ کو بھی السٹرہی کا ہم خیال بتلاتی ہے۔ بلفاسٹ کے ایک پر جوش ممبر کو اس مخالفت میں اتنا غلو ہے کہ حال میں اسنے نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوے بیان کیا:

"آئرلینڈ کے لیے لائحۂ استقلال اداری اگر مصدق مان لیا گیا تو انگلنڈ سے قومی ترانہ سے "خدا بادشاہ کو زندہ رکھے" کے الفاظ حذف کر دیے جائینگے"!!

یہ جرثومۂ ہلاکت آزادی پسند فرنگیوں کو نہایت پریشان کر رہا ہے، اور وہاں اس کے با قاعدہ علاج کا سوال در پیش ہے۔ ہم بھی اس وقت بیمار ہیں، جاں باب ہیں، قریب الموت ہیں، ساری قوم میں یہی بیماری متعدی ہوتی جاتی ہے، اور سارا ملک اسی کے اثر سے تباہی کے کنارے آلگا ہے۔ مگر نہ علاج کی فکر ہے، نہ تیمارداری کا خیال۔

فرصت زدست رفتہ و حسرت فشردہ پاے
کار از دوا گذشتہ و افسوں نکردہ کس!

فتلک بیوتھم خاویۃ بما ظلموا، ان فی ذلک لایۃ لقوم یعلمون (۲۷: ۳۶)	اس بے موقع و بے محل وضع کا نتیجہ دیکھو، کہ یہ ان کے گھر کیسے اجاڑ ہوگئے ہیں؟ حقیقت میں جنھیں علم ہے، ان کے لیے اس ماجرے میں عبرت کی ایک بڑی نشانی ہے۔

مسلمانان آسام

اور گورنمنٹ کا عطیہ

کہتے ہیں کہ ایک حاجتمند نے ایک با اختیار رئیس سے مالی امداد طلب کی تھی۔ حکم ہوا کہ عرضی دفتر میں پیش ہو۔ دفتر میں وہ دو تین دن تک حاضری دیتا رہا، وہاں سے تحقیقات کا حکم ملا کہ سائل کی مالی حالت واقع میں مستحق امداد ہے یا نہیں؟ بیس بائیس دن میں یہ مراتب تحقیق پورے ہوے۔ اعانت کے لیے رپورٹ پیش ہوئی۔ ایک ہفتہ کے غور و خوض کے بعد سر دفتر نے تصدیق کی جو دوسرے دن خود بدولت کے حضور میں پیش ہوئی، اور وہاں سے یہ توقیع نافذ ہوئی کہ خزانہ سے بقدر ضرورت سائل کی مدد کی جاے۔

یہاں دس دن تک اس امر کی تنقیح ہوتی رہی کہ میزانیہ (بجٹ) میں اس اعانت کے لیے کس قدر گنجایش نکل سکتی ہے؟ کافی غور و خوض کے بعد پچاس روپے کی تجویز ہوئی جو آخری منظوری کے لیے بھیج دی گئی۔ دو دن میں یہ منظوری بھی مل گئی۔ غرضکہ تقریباً ڈیڑھ مہینے کے بعد۔ جس کے دوران میں مصارف قیام و طعام کے علاوہ متعلقین دفتر کو خوش کرنے اور اپنے حق میں رپورٹ کرانے کی ذیل میں عرضی گزار کے اسی نوے روپے خرچ ہوچکے تھے۔ غریب کو پچاس روپے ملے، جن میں

میں جب ایم - سپلیوکچ (M. Spalai Kovitch) سفیر سرویا صوفیہ مقرر ہوکر آیا ' تو اس معاملے میں بہت جلد گفتگو ہوگئی' اور سرونی بلغاری معاهدہ مکمل ہوگیا - صوفیہ میں شہزادہ بورس کے جشن سالگرہ شباب میں ولیعہد یونان اور دیگر ولیعہد جب آئے , تو اس معاهدہ کے تمام امور طے کرلینے کا عمدہ موقعہ مل گیا -

جب یہانکي رسوم ادا ہوگئیں تو مضمون نگار فوراً صوفیہ سے روانہ ہوگیا' اور اسکے بعد هي ایم گوشاف (Gucspoff) کي زباني یہ پیغام بھیجا گیا :

" یونان سے همارے تعلقات نہایت عمدہ هیں مگر هم انکو اور زیادہ مضبوط اور گہرے بنانا چاهتے هیں - هم چاهتے هیں کہ جو تجاویز آپ کے ذریعہ هم تک پہونچی هیں ' بہتر ہے کہ حکومت یونان اپنے سفیر ایم . پاناس (M. Panas) کے ذریعہ طے کرلے "

یہ مرحلہ بذریعہ ایم - پاناس طے ہونے لگا - اسکي ابتدا فروري میں ہوئي تھي' اور اپریل تک نہایت خاموشي اور خوش اسلوبي سے مکمل ہوگئي - آخري معاهدہ صوفیہ میں ایم - گوشاف اور ایم - پاناس کے درمیان طے ہوا' اور ۲۹ مئي کو دستخط کردیے گئے -

" بلقان لیگ " کي تاسیس

سنہ ۱۹۱۲ ع نے تاریخ میں همیشہ کیلیے ایک ممتاز و یادگار جگہ حاصل کرلي ہے ' کیونکہ اسکي نظروں نے ان واقعات کو دیکھا ہے جن کي بنا پر ایشیا کي سیادت یوروپ سے همیشہ کے لیے معدوم ہوگئی - اس زمانہ میں واقعات کچھہ اس تیزي سے بدلتے رہے هیں کہ کسي اهم موقعہ کے آنے کي بھي مطلق خبر نہیں ہوئي - پولیٹکل مسائل جنکي وجہ سے یوروپ کے بڑے بڑے اهل الراے پریشان تھے ' اس سال بڑی آساني سے طے ہوگئے' اور یہ عقدۂ لاینحل جو کسي سے حل نہیں ہوتا تھا ' آخر کار نئے مسیحي بادشاہوں نے اپنے اتحاد سے همیشہ کیلیے حل کردیا -

حلفاء بلقان کا اپنے مخفی مقاصد کیلیے ایک لیگ کا قائم کرلینا درحقیقت کوئي تعجب کا مقام نہیں ہے - جو کچھہ تعجب ہے - وہ اس حیرت انگیز عاملانہ قوت اور سرعت رفتار عمل پر ہے ' جو اس زمانہ میں ظہور پذیر ہوئي -

سنہ ۱۸۷۷ ع میں روسی عثماني رفتار عمل پر سے لڑائی کے بعد نقاب اخفا یکایک اٹھہ گیا ' اور بلقانیوں کو برلن کے معاهدے کے بعد سے ایک گونہ بے چیني پیدا ہوگئی -

ان ریاستوں نے اسکے سوا چارہ کار نہیں دیکھا کہ اصول قومیت کو بالکل نظر انداز کردیا جاے' اور دول یورپ کي زیر نگراني ایک متحدہ انجمن بنا کر اپنے مقاصد کے حصول میں بلا توقف مشغول ہوجائیں - اس تحریک کو سب سے پہلے ایم - اسیٹش سروین مدبر نے پیش کرکے اتحاد بلقاني کي تائید کي - اسکا یہ بھي خیال تھا کہ اگر ترکی میں کسي قسم کی آئیني اصلاح ہوگئی ' اور پارلیمنٹ قائم کردي گئي تو وہ بھي اس لیگ میں شامل ہوسکتي ہے -

شاہ چارلس رومانیا اور شاہ بلغاریہ بھي اسکے مرید تھے -

مگر سنہ ۱۸۹۸ ع میں مشرقي رومیلیا میں بغاوت ہوگئی تو سرویا اور یونان میں سخت جوش ترکي کے خلاف پھیل گیا -

چنانچہ اس خیال کي تجدید سنہ ۱۸۹۱ع میں یونان میں پھر ہوی -

ایم - تریکوپس نے اس سال کے موسم گرما میں صوفیا اور بلغراد کا سفر کیا' اور وهاں کي حکومتونکو آمادہ کیا کہ اس لیگ میں شریک ہوجائیں - مگر یہ تجویز کچھہ قبل از وقت تھي ' کیونکہ اسوقت تک ان چھوٹي چھوٹي ریاستونکے مدبر اپنے اپنے مقاصد کی مراعات کا اندازہ نہیں لگا سکتے تھے -

ایم - تریکوپس کي تجویز بیس سال تک پھر معرض التوا میں پڑگئي' اور اس عرصے میں کسي قسم کي تحریک نہیں ہوئي -

اگر اس بات کو دیکھا جاے کہ ان کے اندر آپس میں قومي مخالفت کسقدر بڑھي ہوئي تھي ' اور عداوت کس درجہ شدید تھي ' اور پھر با ایں همہ موانع ' یہ کل حلیف اپنے ایک دشمن قدیم (دولت عثمانیہ) کي مخالفت میں کس قوت اتحادي کے ساتھہ متحد ہوگئے ؟ تو حیرت اور تعجب کي کوئي انتہا نہیں رهتي -

اس کل تجویز کي تعمیل نوجوان ترکوں کي قوت پکڑنے کے بعد ہوئي - انقلاب دستوري میں اس بات کا وعدہ کیا گیا تھا کہ تمام اقوام کو برابر کے حقوق و مراعات دیے جائینگے - بلقانیوں نے اس تجویز کا بظاهر جوش و خروش سے استقبال کیا اگرچہ یہ خیال تھا کہ ترکي موجودہ حالت کو قائم رکھیگی اور اسمیں کسي طرح کي اصلاحات نہیں کرسکیگي ' تا هم اسکی طرف سے اسقدر نا امیدی بھي نہیں تھي - جب انقلاب ہوا ہے تو محمود شوکت پاشا مرحوم کے همراہ عیسائي والنٹیر دار الحکومت تک گئے -

مگر اس انقلاب کي اصلي حالت بہت جلد ظاهر ہونیوالے تھی - کیونکہ مسلم آبادي با وجود اقلیت کي کثیر التعداد غیر مسلم رعایا کے مقابلے میں بڑھنے کي زبردستي' اور پھر دول یورپ کي عجیب و غریب سیاست عمل سے یہ کام سر انجام پاتے نظر نہیں آتا تھا -

یہ بات کہ عثمانی حدود کے باہر سے ان عیسائیوں کے هم مذهب اور هم قوم' ان لوگونکے حقوق کي نگراني کرینگے ' اور انکا اسطرح سے اتفاق کرنا بلقاني ریاستونکے لیے مخالفانہ اعمال کا ایک سبب قوي ہوجائیگا ' نوجوان ترکوں کي نظر سے بالکل پوشیدہ رهي -

سنہ ۱۹۱۰ ع کے اندر مقدونیہ میں واقعات و حوادث برابر پیش آتے رہے - جسکی وجہ سے بلقانی حلفاء نے کارروائی شروع کرنے میں جلدي کي - اسي سال کے موسم بہار میں ترکوں نے ایک البانی بغاوت کو سختي سے فرو کرکے اپني توجہ مقدونیہ کے طرف مبذول کي - وهاں کوئی بغاوت نہیں تھی مگر جو تجویز البانیہ میں کي گئی تھی' یعنے هتیار لے لینے کي ' وہ البانیا میں بھي عمل میں لائي گئي -

دول یورپ نے اپنے عہدہ دارونکو اس ملک سے بغیر اس بات کا اطمینان لیے ہوے بلا لیا تھا کہ یہاں حکومت کا عمدہ انتظام رهیگا ' حکومت کے طرف سے کسي قسم کي رپورٹ شایع نہیں کي گئی ' اور تمام یوروپین پریس نے خاموشي اختیار کرلی -

اصلاحات کي جب امید نہیں رهي تو مقدونیہ میں نصارے کي ایک جماعت نے قومونکو اپنے اپنے جھگڑے بالکل فراموش کردینے کی صلاح دي ' اور اسطرح جس بلقاني اتحاد کي تحریک با وجود پوري سعي کے ملتوي رهگئي تھي ' یکا یک پھر شروع ہوگئي -

پادري اور تمام اعلے طبقے کے لوگ اس تحریک اتحاد میں شریک ہوگئے - یوناني اور بلغاري پادریوں میں یکا یک صلح ہوگئي' اور بالاخر پادریوں نے اپني مقدس متحدہ درخواست بابعالے میں پیش کرنا شروع کردي -

یوناني همیشہ بلغاري پادریونسے سخت دشمني رکھتے تھے ' مگر اب یہ حالت ہوگئي تھي کہ ایک پادري کو مقدونیہ کے کاشتکاروں نے ترکي حکام سے چھپا کر اپنے یہاں پناہ دي تھي !

موسم سرما کے ابتدا میں شاہ نکولس (جبل اسود) کی جوبلی کے موقع پر فرڈیننڈ شاہ بلغاریہ اور ولیعہد یونان و سرویہ کے تحایف بھیجنے سے اور زیادہ رشتۂ ارتباط قایم ہوگیا -

چند مہینوں کے بعد اس اعلان نے ' کہ رومانیا ترکوں کو اسوقت ضرور مدد دیگا ' بلقانیوں کے دل میں اور بھي فکر پیدا کي - اگر اسوقت بلغاریہ اس ترکي رومانیا معاهدہ کے انعقاد پر خاموش رهجاتي ' تو دیگر بلقانی ریاستوں کا کیا حال ہوتا ؟

۱۹۱۱ ع شرقي ×

بلقان لیگ

(مقتبس از لنڈن ٹائمز : ۱۳ جون سنہ حال)

سنہ ۱۹۱۰ ع کے اختتام پر بلقاني ریاستوں کا نازک وقت تھا - جو خونریزیاں مقدونیہ میں بہار اور خزاں کے موسموں میں ہوئي تھیں' آنسے اس بات کي ضرورت محسوس ہوئي کہ ان دونوں ریاستوں (یونان و بلغاریہ) میں کسي طرح معاہدہ ہوجاے - اس بات کے لیے ضرورت تھي کہ دونوں قوموں میں سے انکے قدیمي نزاعات اور قومي عداوتوں کو دور کیا جاے' تاکہ انکے اتحاد سے عیسائیت کي دیرینہ آرزو پوري ہو - اس الحاق سے جو فوري خطرات پیش آنے والے تھے' وہ مقدونیا کي دو اہم مسیحي جماعتوں کا اتفاق تھا' جنسے سلطان عبد الحمید ہمیشہ ڈرتے تھے' اور ہمیشہ اتفاق نہ ہونے کي تدابیر کیا کرتے تھے -

سنہ ۱۹۱۱ ع کے موسم بہار میں راقم مضمون کو جو پہلے صوفیہ میں تھا' اکثر موقع ایسے پیش آتے رہے کہ وہ ایتھنز میں ایم - وینزلو سے بلقان کے معاملات میں گفتگو کرے - اس زمانہ میں دولة عثمانیہ یمن اور البانیا کي بغاوت فرو کرنے میں مشغول تھي' اور البانی ملیسوري قوم نے سخت شورش مچا رکھي تھي' مگر بلقاني اتحاد کا خاص سبب مقدونیہ میں بے رحمانہ سلوک تھے' جنکو اگر دول نے اطمینان سے نہیں دیکھا تھا تو چشم پوشي تو ضرور کرلي تھي۔

(اس دعوے کي تکذیب خود یورپ کررہا ہے - الہلال)

اگر عیسائي اقوام کو بالکل فنا کردینے کا اندیشہ نہ بھي تھا تو بھي انکي قومیت میں تفریق اور اختلاف کا اندیشہ ضرور ہوگیا تھا - اس وجہ سے ایم - وانزلو نے خود بلغاري حکومت سے ایک خفیہ معاہدہ کرلیا - اپریل سنہ ۱۹۱۱ ع کو مخفي مراسلات کے ذریعہ ایک تحریر صوفیہ گئي - اسکے خاص ابواب یہ تھے :

(۱) ایک اتحاد ہو جسمیں ترکي کي عیسائي رعایا اور اسکے حقوق کا تحفظ -

(۲) اگر ترکي کسي اتحادي پر حملہ کرے تو تمام ریاستوں کا مدافعانہ اتحاد -

دوسرا عثماني ہوائي جہاز

جس نے هنلهہ کے قلعوں سے اڑ کر سات مرتبہ بلغاریوں پر گولہ باري کي' اور ہر مرتبہ کامیاب واپس آیا -

اسي زمانے میں بڑے بڑے خطوط شاہ فرڈیننڈ اور ایم - گوشاف کو لکھے گئے' جسمیں ظاہر کیا گیا تھا کہ اتحاد بلقاني ریاستوں کي ترقي کا ایک زینہ ہے -

اسکي کہنے کي ضرورت نہیں ہے کہ اس معاملہ میں سب سے اول شاہ جارج کي منظوري حاصل کرلیگئي تھي - شاہ جارج اور ایم - ونزلو کے سوا اور کسي یوناني کو اس معاملے کي خبر نہ تھی -

کچھہ عرصے کے بعد ایم - کریپارس' جو پہلے یونان کا وزیر خارجیہ تھا اور اب سفیر قسطنطنیہ' اس راز میں شریک کیا گیا - یہ تحریر ایک معتبر آدمي کے ذریعہ براہ کارفو ویانا میں ایک مشہور انگریز کے پاس بھیجي گئي' جسنے بلغاري سفیر مقیم ویانا کو دیا' اور وہاں سے یہ تحریر اسي طرح سربمہر ایم - گوشاف (Gucspoff) کو بلغاریہ بھیجدي گئي -

یونان سے معاہدہ

یونان بلغاریہ سے جلد جواب نہیں چاہتا تھا' مگر آخر ستمبر میں ایک نیا واقعہ ظہور میں' آگیا جس سے تمام بلقاني ریاستوں کو اپنے اپنے ہتیار سنبھال لینے پڑے -

طرابلس کي لڑائي کے شروع ہوتے ہي تمام بلقاني ریاستوں نے محسوس کیا کہ اب ایک معاہدۂ اتحاد کا اصلي وقت ہے - مگر ابھي کوئي باقاعدہ بات طے نہیں پائي تھي - یونان کا بلغاریہ سے تجاویز پیش کرانا اس بحث میں پڑا تھا کہ شاہ فرڈیننڈ اور ایم - گوشاف کے خیال میں سرویا کے ساتھہ معاہدہ کرنا ان معاملات میں سخت ضروري تھا' اور اسوجہ سے اس بات کي ضرورت تھي کہ اسے بھي شریک کیا جاے - مگر ابتداے سنہ ۱۹۱۲ ع

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۷ کا]

کہ نصرانیت نے عہد شکني کي - دربار بغداد نے انتقام کے لیے علماے اسلام سے فتوی طلب کیا - سفیان ثوری و ابن عیینہ جیسے اکابر نے جواب دیا کہ قبرس پر لشکرکشی جائز نہیں - علامہ بلاذری نے یہ تمام فتوے (فتوح البلدان) میں نقل کیے ہیں' اور انہیں پر عمل درآمد بھي ہوا !!

با ایں ہمہ اسلام پر وحشیانہ عصبیت و بربریت کا الزام بدستور قائم ہے' اور مدنیت فرنگ حسب معمول' معیار تہذیب ہی سمجھي جاتي ہے - مرحوم داغ نے شاید اسي دن کے لیے کہا تھا

اک جفا تیری کہ کچھہ بھي نہیں پر سب کچھہ ہے
اک وفا میری کہ سب کچھہ ہے مگر کچھہ بھي نہیں

[۱۶]

ملیح اباد کے قلمہائے انبہ

اعلی قسم کے

اگر اپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمالیجیے: حاجي نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیح اباد کارخانہ قلمہائے انبہ محلہ دیبی پرشاد ضلع لکھنؤ۔

[۲۳]

گھر بیٹھے عینک لیجیے

زندگي کا لطف انکھوں کے دم تک پھر آپ اسکي حفاظت کیوں نہیں کرتے؟ صرف اسلیے کہ قابل اعتماد عینک آساني سے نہیں ملتي؟ مگر اب تو یہ دقت نہیں ایک اطلاعی کارڈ پر ہمارا ممتحن چشم حاضر ہوگا بالکل نئے اصول پر امتحان لیجائیگي -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ زبن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں ہولي تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماري بڑہ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاري ہے اور ہیضہ کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھي ہے -

قیمت في شیشي ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنہ -

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بڑے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازي ولایتي پودینہ کي ہري پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہوجانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمي اور متلي - اشتہا کم ہونا ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشي ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

ڈاکٹر ایس کے برمن ... تاراچند دت ... کلکتہ

ایڈیٹر الہلال

...ي لکھي ہوئي اردو زبان میں سرمد شہید کي پہلي سوانحعمري جسکي نسبت خواجہ حسن نظامي صاحب کي راے ہے کہ باعتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئي جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معاني یہہ سرمد کي زندگي و موت کي بحث ہي نہیں معلوم ہوتي بلکہ مقامات درویشي کا ...ک مستانہ اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے - قیمت صرف تین آنے۔

انیوالے انقلابات

...ے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کي نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدي ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کي بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھي گئي تہیں وہ سب ہو بہو پوري اتریں مثلا بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت تین آنے -

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسي دہلي

[۱۸]

تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان ہند کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

(از جناب سید محمد عبد الودود صاحب - بریلی)

آج کی ڈاک میں مبلغ ایک سو بارہ روپیہ کا منی آرڈر ارسال خدمت کیا گیا ہے - یہ رقم بمد اعانۂ مہاجرین بلقان ہے جو انجمن ہلال احمر بریلی کیطرف سے روانہ کیجاتی ہے' اور ۱۹ - ناموں کی ایک فہرست منسلک ہے - ان احباب کے نام اخبار الہلال ایک سال کیواسطے جاری فرماکر ممنون فرمائیے اور اس رقم کی رسید باضابطہ مرحمت فرمائیے یا الہلال میں اعلان کردیجیے - (جزاکم اللہ تعالی - الہلال)

(از جناب مشتاق حسین صاحب مکنیا بازار کانپور)

بعد آداب و تسلیمات کے عرض ہے کہ بساطی بازار و مچھلی بازار و مکنیا بازار والے لڑکوں نے جنکی عمر ۷ - برس سے ۲۰ برس تک تھی' امداد مہاجرین کے لیے جو روپیہ جمع کیا ہے' وہ ارسال خدمت ہے -

(از جناب محمد ترابعلی خان صاحب - تحصیلدار)

(۱) میری پھوپھی امیر بیگم صاحبہ نے مبلغ پچاس روپیہ کا منی آرڈر آپ کے نام سے آج روانہ کیا ہے -

(۲) یہ رقم اون کے مال کی زکواۃ ہے جسکا بہترین مصرف انہوں نے یہ خیال کیا کہ جو چندہ آپ مہاجرین بلقان کے لیے جمع فرماتے ہیں اوس میں یہ رقم بھی شریک کردیجائے -

(از جناب کاظم حسین صاحب فارسٹ منیجر)

۵ - رجب کا الہلال دیکھا' اور دیگر برادران دین کو بھی دکھایا - اول تو اس کافرستان میں مسلمان بہت ہی کم ہیں' اور جو ہیں بھی تو انہوں نے کروٹ نہ لی' جسکا مجھے افسوس ہے - خیر' جو کچھہ مجھسے ہوسکا اور جسطرح ہوسکا آج بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کرتا ہوں - نہ نام ظاہر کرنیکی ضرورت اور نہ رعایتی اخبار ہی جاری کرنیکی - غرض صرف اسقدر ہے کہ الہلال کے نام سے رقم مذکورہ مظلوموں کو بھیجدی جائے - اگر خدا کو منظور ہے تو اور بھی ہاتھہ پیر' قلم و زبان ہلا دیکھونگا' اور جو کچھہ مل جاویگا بھیجدونگا -

(از جناب قطب الدین احمد صاحب انصاری طالب علم)

آٹھہ روپیہ کی ناچیز رقم اسلیے بھیجتا ہوں کہ ترک مہاجرین کی امداد میں دیدیجائے - اس سے " الہلال " کی خریداری مقصود نہیں ہے - خدا کرے آپ کو اپنے مقاصد میں (کہ وہ سچے پیروان اسلام کے مقاصد ہیں) کامیابی ہو - آمین

(از جناب سید فضل شاہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن)

پیشتر ازیں بارہ مومنین نے اس کار خیر میں اس اسٹیشن سے حصہ لیا ہے - جن کے اسماے گرامی آپ کی خدمت میں مع پتہ کے یکے بعد دیگرے ارسال کرچکا ہوں - چنانچہ دس اصحاب کے نام الہلال کا وی - پی پہنچ چکا ہے - اب تین اور اصحاب ہیں جنمیں سے منشی چراغ دین صاحب کی رقم صرف اعانہ مہاجرین میں ہے - مبلغ آٹھہ روپیہ دیتے ہیں - الہلال بھیجنے کی آپ کو تکلیف نہیں دینگے - دوسرے صاحب منشی روشن خان صاحب پتہ دار دولت پور ہیں' انکے نام الہلال جاری کردیں - دوسرے ہر دو اصحاب کی رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے - تیسرے صاحب منشی محمد عبد اللہ صاحب ویٹرنری انسپکٹر سول ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ بلوچستان کوئٹہ میں رہتے ہیں - انکے نام وی - پی اسی پتہ پر بھیجدیں -

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۴)

	پائی	آنہ	روپیہ
بذریعہ جناب برکت اللہ صاحب کارو منڈل	۰	۸	۰
جناب محمد شریف خانصاحب بی - اے	۶	۹	۲۶
جناب عبد الرحمن خانصاحب باندہ	۰	۱۲	۱۱
جناب غلام رسول دین محمد صاحب امرتسر	۰	۰	۵۰
بزرگان چک نمبر ۷۰ شاخ جنوبی - تحصیل سرگودھا ضلع شاہ پور بذریعہ دفعدار پناہ خانصاحب	۰	۰	۳۶
بی بی زبیدہ صاحبہ از بھاگلپور	۰	۰	۲
جناب عبد الکریم خانصاحب قانونگو اعظم گڈہ	۰	۰	۵
جناب مولوی میر عالم صاحب کلرک - گورنمنٹ پریس - پشاور	۰	۰	۲
جناب نظام الدین احمد صاحب دریا پٹنہ مدراس	۰	۸	۰
جناب سید محمد حسین صاحب - حیدرآباد دکن	۰	۰	۴۶
جناب سید احمد علی صاحب - مظفرنگر	۰	۲	۱
جناب فضل الہی صاحب - جالندھر	۰	۴	۸۴
جناب محمد حسن صاحب کولیارہ (پالاملو)	۰	۰	۴۳
جناب محکم الدین - دھگانا (فیروزپور)	۰	۰	۱۹۳
جناب ڈاکٹر سراج الدین صاحب فیروز پور جلال آباد	۰	۰	۸
جناب عبد العلی خانصاحب سب ڈویژنل افیسر جونا گڈہ	۰	۰	۲
جناب سبحان خان صاحب - جھانسی	۰	۵	۱
بذریعہ احمد خلیل صاحب اصفہانی - باڈنگ رنگاسی	۰	۰	۷
جناب عبد الغفار خانصاحب ارمان زائی - پشاور	۰	۰	۸
اہلیہ جناب یسین احمد صاحب - گیا	۰	۰	۴
جناب عبد المجید صاحب صدیقی لاڑکانہ - سندھ	۰	۰	۳
جناب صغیر حسین صاحب - علیگڈہ	۰	۰	۲
جناب عباس صاحب - دھام پور	۰	۰	۸
مسلمانان بازید پور	۰	۷	۲
جناب سلیمان خانصاحب اورنگ آباد	۰	۰	۵
جناب نصیر الدین احمد صاحب انصاری - نگینہ	۰	۰	۱۰۰
جناب میر حبیب اللہ صاحب سب اورسیر مالاکنڈ	۰	۰	۵
جناب مصطفی خانصاحب اکبر پور - کانپور	۰	۰	۲۵
جناب محمد اکبر صاحب زین ساز - لائل پور	۰	۰	۹۲
جناب امیر الدین صاحب ممبر کمیٹی قصور - لاہور	۰	۰	۱۶
جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس برلہ علیگڈہ	۰	۰	۱۹
جناب محمد اسرار الحق صاحب انصاری	۰	۰	۸
میزان	۶	۷	۸۱۷
سابق	۶	۱۳	۵۱۰۲
کل	۰	۵	۵۹۰۲

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

[illegible]

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے ھیں' اسکا بڑا سبب یہ بھي ھے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ھیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ھے - ھمنے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ھے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ھزارھا شیشیاں مفت تقسیم کردي ھیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ھوجاے - مقام مسرت ھے کہ خدا کے فضل سے ھزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي ھیں اور ھم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ھیں کہ ھمارے عرق کے استعمال سے ھر قسم کا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق ھو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي ھو - سردي سے ھو یا گرمي سے - جنگلي بخار ھو - یا بخار میں درد سر بھي ھو - کالا بخار - یا آسامي ھو - زرد بخار ھو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھي ھوگئي ھوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا ھو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ھے' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ھے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ھونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکی آجاتی ھے' نیز اُسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي ھے - اگر بخار نہ آتا ھو اور ھاتھہ پیر ٹوٹتے ھوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاھلي رھتي ھو - کام کرنے کو جي نہ چاھتا ھو - کھانا دیر سے ھضم ھوتا ھو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع ھوجاتي ھیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي ھوجاتے ھیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ھمراہ ملتا ھے
تمام دوکانداروں کے ھاں سے مل سکتي ھے

[illegible]

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

صرف چار روپیہ یا تین روپیہ سال میں

تمام دنیا کا حال ھفتہ وار ملاحظہ فرماے

[illegible] اوات

ایک بے مثل ھفتہ وار اخبار

جسکے نسبت جملہ قومي اخبارات نے متفقہ طور پر نہایت عمدہ رائیں دي ھیں - اور جسمیں :

۱ — قومي و سیاسي مسائل پر نہایت آزادي کے ساتھہ بحث کی جاتی ھے -

۲ — اقتصادي و صنعتي و تجارتي معلومات مفیدہ کا ذخیرہ مہیا کیا جاتا ھے -

۳ — دلچسپي کي باتوں کا ایک خاص عنوان ھوتا ھے جسے پڑھکر آپ لوٹ نہ جائیے تو ھمارا ذمہ -

۴ — نہایت پر لطف و دلگداز غزلیں اور نظمیں شایع کي جاتي ھیں -

۵ — کونسلوں اور دارالعوام انگلستان کے سوالات و جوابات اور ملک کے اھل الراے اصحاب اور ماھرین سیاسیات کي تقریریں درج کي جاتي ھیں -

۶ — دنیا کے ھر حصہ کي خبریں جدا جدا عنوان کے تحت میں مفصل چھاپی جاتي ھیں -

ایسے اخبار میں تجار و کارباري صاحبوں کے لیے اشتہار دینے کیلیے نہایت عمدہ موقع ھے - باوجود اسقدر خوبیوں کے اخبار کي عام قیمت صرف چار روپیہ اور رعایتي قیمت صرف تین روپیہ ھے - بغیر اسکے کہ سالانہ یا ششماھي قیمت پیشگي وصول ھوجاے یا ریلوے ایبل بھیجکر قیمت وصول کرلینے کی اجازت دیجاے اخبار جاري نہیں ھوسکتا -

[illegible] ضروري

مطبع "مساوات" الہ آباد میں ھر قسم کا کام نہایت عمدہ اور ارزاں چھپتا ھے - یہ مطبع ملک کي خدمت کے لیے جاري کیا گیا ھے - ایک بار کوئي کاغذ چھپوا کر آزمایش کیجیے - اگر مطبع "مساوات" کے آپ گرویدہ نہ ھوجائیں تو ھمارا ذمہ -

جملہ خط و کتابت بابت اشاعت اشتہار و خریداري اخبار وغیرہ منیجر "مساوات" - الہ آباد سے کیجاے -

[illegible] ھند

اس نام کا ایک ھفتہ وار اخبار ۵ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ ع سے راولپنڈي سے نکلنا شروع ھوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پراني و نئي تعلیم کے بہترین نمونوںکا مجموعہ ھوگا - اس اخبار کو کسي خاص شخص یا فرقہ کي ذاتي ھجو یا فضول خوشامد سے کلیۃ پرھیز ھوگا - مگر ساتھہ ھي وطن اور اھل وطن کے فائدہ کیلیے جائز نکتہ چیني سے بھي باز نہیں رھیگا - اِسکا مسلک آزادہ روي کے ساتھہ صلح کل ھوگا - اِسکا دستور العمل :

ایمان کي کھینگے ایمان ھے تو سب کچھہ

یہ اخبار ۱۸ - ۲۲ - کے چوتھائي حصہ پر کم از کم ۱۶ - صفحوں کا ھر ماہ کي ۵ - ۱۲ - ۱۹ اور ۲۶ کو شائع ھوا کریگا -

چونکہ اھل وطن کي قدرداني سے اخبار نسیم ھند کا پہلا پرچہ ۲۰۰۰ شائع ھوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچھا موقعہ ھے - کہ وہ اشتہار بھیج کر فائدہ اٹھاویں - ھمکو صوبہ سرحدي - پنجاب اور ھندوستان کے ھر گاؤں اور شہر کے نامہ نگاروںکي بھي ضرورت ھے لائق نامہ نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوہ اُجرت بھي معقول دیجاویگي (اخبار کي قیمت سالانہ ۲ - روپیہ ۸ - آنہ)

درخواستیں بنام منیجر " اخبار نسیم ھند " راولپنڈی (پنجاب)

بقیه دولت عثـ انیه ایشیـ ا میں

مسئلهٔ عراق

بغداد ، دجله ، بازار ، بیرون شہر ، ایک پل ، اور عرب مسافر عراق

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف اتهه انه !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار ' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هیں کہ " خدا کے کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو ' جنمیں هزارها بیمار عورتیں' اور جاں باب بچے هیں - جنکو جنگ کي ناگہاني مصیبتوں کي وجہ سے یکایک اپنا گهر بار چهوڑنا پڑا ' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بهي زیادہ درد انگیز هے - جو مرگئے ' انکو دفن کردیں ' جو زخمي هیں انکو شفا خانے میں لے آئیں ' لیکن جو بد نصیب زندہ ' مگر مردے سے بد تر هیں ' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران هے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ جسکے کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو نا گوار گذرے کہ هلال احمر کا چندہ هر جگہہ هو چکا هے ' اور تمسکات کا کام بهي جاري هے - مجبوراً جو کچهہ خود اسکے اختیار میں هے ' اسي کیلیے کوشش کرتا هے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو هزار پاونڈ یعنے ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراهم کرنا چاهتا هے ' کیونکہ هلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا هے ' اسکو خلاف مقصد دوسري جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج هي ترکي میں بهیجدي گئي هے -

اِس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے

[illegible]

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگہہ ' خود هی اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاهتا هے -

(۲) اسکي صورت یہ هے کہ بلاشک نقد تیس هزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باهر هے ' مگر یہ تو ممکن هے کہ تیس هزار روپیہ جو اُسے مل رها هو' وہ خود نہ لے ' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقینا میں ۳۰ - هزار نہیں دیسکتا ' لیکن آپ کیوں نہیں مجهے ۳۰ - هزار روپیہ دیتے ' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا هے کہ **دفتر الہلال چار هزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا هے - آج کي تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب اتهہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کي دفتر میں بهیجدینگے** ' انکے روپیہ میں سے صرف آتهہ آنہ ضروري اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑهے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا ' اور ایک سال کیلیے اخبار اُنکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑهے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے ' اسکا اجر عظیم الله سے حاصل کرینگے ' اور صرف آتهہ آنے میں سال بهر کیلیے الہلال بهي (جو جیسا کچهہ هے ' پبلک کو معلوم هے) انکے نام جاري هوجایگا - اس طرح چار هزار خریداروں کي قیمت ۳۰ - هزار روپیہ فراهم هو سکتا هے اور دفتر الہلال اُسے خود فائدہ اٹهانے کي جگہ ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا هے -

(۵) اس وقت ماهوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط هے ' لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرلیتا هے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپیے کے نقصان میں هے ' اور مصارف روز بروز بڑهتے جاتے هیں ' تاهم اس تار کو پڑهکر طبیعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کردیا ' اور جو صورت اپنے اختیار میں تهي ' اس سے گریز کرنا ' اور صرف دوسروں هی کے آگے هاتهہ پهیلاتے رهنا ' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے هزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے هیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلي مثال هے ' لیکن اسکی کامیابي اس امر پر موقوف هے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹهاکر فوراً درخواست خریداري بهیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم -

یورپین ترکي کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(٦) الہلال - اردو میں پہلا هفتہ وار رسالہ هے ' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجہ کے با تصویر پر تکلف ' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا هے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران ' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر هے - محققانہ علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کیا هے - اس نے هندوستان میں سب سے پہلے ترکي سے جنگ کي خبریں براہ راست منگوائیں ' اسکا باب " شئون عثمانیہ " ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ هے - " نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان " اسکي ایک با تصویر سرخي هے ' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکهے جاتے هیں ' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے هیں - مقالات ' مذاکرۂ علمیہ ' حقائق و وثائق ' المراسلۃ و المناظرہ ' اسئلۃ و اجوبتها اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین هیں - آتهہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے ' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکها جاے -

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7 / 1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4 - 12

مدیر مسئول و محرر خصوصی

[illegible] الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

" الہلال "

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۳ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱۱ شعبان ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, July 16, 1918.

فہرست

شـــذرات

تصـــاویـــر

شذرات

ڈاکٹـــر انصـــاری

ڈاکٹر انصاري ۴ - جولائي کو بمبئي پہنچ گئے -

اپنے خطوط میں انہوں نے لکھا تھا کہ وہ ہندوستان پہنچکر کوشش کرینگے کہ ملک کا دورہ کریں' اور اپني معلومات سے مسلمانوں کو ترکوں کے متعلق صحیح حالات معلوم کرنے کا موقعہ دیں - میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسا ہوا ' اور ضروري اور صحیح حالات لوگوں کو معلوم ہوسکے ' تو یہ اس مشن کا سب سے زیادہ قیمتي نتیجہ ہوگا -

آج سب سے بڑا اہم مسئلہ عالم اسلامي کي وحدت اور باہم دگر رشتۂ اخوت کي تجدید کا ہے - مسلمانان عالم کی تعداد سب جانتے ہیں کہ بہت ہے ' اور تیس کرور سے بھي متجاوز' لیکن غور کیجیے تو چند کرور کي تعداد بھی ایسي نہیں جسے تعداد کہا جا سکے - تعداد کی ساري قوت اس پر موقوف ہے کہ اسکا ہر فرد دوسرے سے جڑا ہوا ' اور زنجیر کي کڑیوں کي طرح گو ہر کڑي ایک علحدہ وجود نظر آتا ہو ' لیکن در اصل زنجیر کے وجود مرکب ہي کا ایک جزو ہو -

جنگ کے موقعوں پرہمیں ترک یاد آجاتے ہیں ' اور ہم پکارنے ہیں تو وہ بھي سلام کہلا دیتے ہیں - فرانس ' مراکش میں قتل عام کرے ' یا مشہد روسیوں کے ظلم و ستم سے فریادي ہو تو ہم کو بھي محسوس ہو جاتا ہے کہ اسلام صرف ہندوستان ہي میں نہیں ہے - لیکن اس کے بعد باہمی تعلق کوئي نہیں - تعلقات کا بڑا وسیلہ سیرو سفر اور باہم آمد و رفت ہے - اسکا یہ حال ہے کہ قرنوں میں اگر کوئی شخص ترکي چلا جاتا ہے تو واپسی پر اسکو سفر نامہ لکھنا پڑتا ہے ' اور پڑھنے والے شوق سے پڑھتے ہیں ' کہ کیسے دور دراز ملک اور غیر معلوم و مجہول دنیا کے حالات ہیں ؟

پالے ' ترکوں نے خود تو اس جنگ میں بے طرف (نیوٹرل) رہنے کا اعلان کردیا تھا لیکن اگر تازہ ترین خبروں کی بنا پر اس میں تبدیلی پیش آئی تو یورپ پھر خاتمۂ جنگ کی سلسلہ جنبانی شروع کردیگا -

اس وقت تو یہ حالت ہے کہ یورپ کی وہی سلطنتیں جو بلقان کی ... کو باہمی خون ریزی سے محفوظ رکھنے کے لیے تلواروں کی آب اور توپوں کی آگ سے امن عام قائم رکھنے پر آمادہ تھیں ' اس وقت بالکل خاموش ہیں -

سلانیک میں یونانی فوج کے آٹھ ہزار زخمی تڑپ رہے ہیں لیکن تیمار کے لیے یورپ کے کسی ملک سے کوئی مشن نہیں روانہ ہوتا - سرویا کے پندرہ ہزار سپاہی جنگ کے قابل نہیں رہے ' بلغاریا کے بیس سے پچیس ہزار تک مجروح و مقتول ہو چکے ہیں ' یونان دس ہزار یونانی فوج کا نقصان اٹھانا پڑا ہے ' جبل اسود بھی نقصان سے محفوظ نہیں ' اور بلغاریوں کے نقصانات تو ان سب سے کہیں زیادہ بیان کیے جاتے ہیں ' با ایں ہمہ نہ کوئی ان حوادث کا ماتمدار ہے اور نہ کہیں ان شہداے نصرانیت کا مرثیہ سننے میں آتا ہے جن کو مسلمانوں کے قتل عام کرنے پر کلیسا میں ... دی گئی تھی ' اور سوسائٹی میں ان کی تقدیس کی جاتی تھی -

پانچ روز کی مسلسل جنگ کے بعد یونانیوں نے ڈوبرن میں فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیے ' بلغاریوں کو اس لڑائی میں ایسی ناکامی ہوئی کہ دستور کے خلاف وہ اپنی کامل شکست آپ تسلیم کرنے لگے ہیں ' مگر اعلان یہ ہوتا ہے کہ بلغاریا کے لیے یونانی فتوحات ناقابل اعتنا ہیں ' یعنی قابل اعتنا اُس وقت ہونگی جب سرویا کا صفایا ہو جائیگا - بلغاریوں نے بڑی کوشش کی کہ کستنڈل سے ییروست اور درنجہ کو بڑھ جائیں اور بلغراد سے سپاہ سرویا کا سلسلہ قطع کر دیں ' مگر یہ کوشش اب تک ناکام ہی رہی ہے -

شکست کی ... کی جنگ کی جو مزید تفصیل ریوٹر ایجنسی نے شائع کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلغاریوں کو شکست بھی ہوتی ہے تو نہایت شرمناک طریق پر ہوتی ہے - فوجیں موجود ہیں ' اسلحہ موجود ہیں ' برابر کا مقابلہ ہے ' مگر حوصلے ہیں کہ ذرا سے حملے میں چھوٹ جاتے ہیں ' اور سپاہی ہیں کہ خفیف سے مقابلے میں سامان حرب تک کو چھوڑ بھاگتے ہیں -

سرویا نے بلغاریا سے تمام تعلقات منقطع کرلیے ' ستینا (ستنجی دارالحکومۃ جبل اسود) سے سفراے بلغار بھی واپس طلب کرلیے گئے ہیں ' بلغراد و یونان سے تو انقطاع سفارت پہلے ہی سے ہے - سرویا نے قطع تعلق کی نسبت دول یورپ کو جو یادداشت بھیجی تھی اُس میں بلغاریا پر دغابازی سے اتحاد بلقان کو توڑنے کا الزام لگایا تھی - بلغاریوں نے اس کے جواب میں الزامات سے انکار کیا ہے اور اپنے معاملات روس کے حوالے کر دیے ہیں کہ جس طرح بنے اس عذاب سے اُس کو نجات دلائے ' لیکن اگر قدرت کو اُس کی پامالی ہی منظور ہے تو ان یخذلکم فمن ذا الذي ینصرکم من بعدہ (خدا ہی جب تم کو مخذول کرنا چاہے تو کون ہے جو اُس کے بعد تمہاری مدد کو کھڑا ہو سکتا ہے) کی وعید پوری ہونے سے کب رک سکتی ہے ؟

سرویا صوفیا سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر یعنی کستنڈل تک پہنچ گئے ہیں ' یونانیوں نے بھی اس ہفتہ میں اسٹرمنٹنزا پاتزچ اور کالیش وغیرہ متعدد مقامات میں بلغاریا کو شکست دی ہے -

صوفیا سے اس ہفتہ میں فتح کے متعلق صرف دو تار آئے ہیں - ایک میں ظاہر کیا گیا ہے کہ تمام بلغاری خط سے سروی فوج کو ہٹا دیا گیا ' دوسرے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ شمال ڈوارین میں سخت نقصان کے ساتھ یونانیوں کو شکست ہوئی - لیکن ان دونوں فتوحات کی قدر و قیمت معلوم !

درندہ خصلت بلغاریوں کے مظالم نے اتھینس میں غیر معمولی جوش پیدا کردیا ہے ' قسطنطین شاہ یونان نے اپنے وزیر خارجہ کو تار دیا ہے کہ اسکے نام سے ان " انسان صورت درندوں " کے خلاف دول یورپ کے وکلاء کے سامنے اعتراض کرے - اُس کا بیان ہے کہ " میں نہایت مجبوری کے عالم میں بلغاریوں سے انتقام لے رہا ہوں ' یہ انسان نہیں ہیں درندے ہیں ' ان میں ہیبت و خوف پیدا کرنے کی ضرورت ہے ' پچھلے زمانے کے تمام وحشیانہ مظالم کو ان ستم پیشہ درندوں کی جفا کاریوں نے ماند کر دیا ہے - وہ اپنی حرکتوں سے ثابت کر چکے ہیں کہ کسی مہذب قوم سے اُن کو ہرگز تعلق نہیں ہے ' اور نہ اب اُن کو مہذب اقوام میں اپنے تئیں شمار کرنے کا کوئی حق حاصل ہے " یہ پروٹسٹ اگر صحیح ہے تو سوال یہ ہے کہ یہی مظالم جب مسلمانوں پر ہو رہے تھے اُس وقت یہ اعتراض کیوں نہ ہوا ؟ سچ ہے :

" اس دھر میں سب کچھ ہے پر انصاف نہیں ہے "

اتھینس میں نیم سرکاری طور پر یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وکلاء دول یورپ کی ملاقاتوں کے جواب میں یونان نے یہ کہا کہ اب صلح میدان جنگ میں ہوگی -

رومانیا کو جمع افواج میں امید سے زائد کامیابی ہوئی ہے - یعنی ۴ - لاکھ کے بدلے ۶ - لاکھ فوج جمع ہوگئی ' جسمیں ۳۰ - ہزار یہودی بھی ہیں - سپہ سالار خود ولی عہد ہے - رومانیا نے اعلان جنگ کردیا ' اور سلسیٹریا کو اسطرح فتح بھی کرلیا کہ تین سو بلغاریوں نے بغیر کسی قسم کے مقابلے کے ہتیار ڈالدیے - بخارسٹ کے تار میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ رومانی فوج ۱۵ - کیلو میٹر بلغاری مقبوضات میں بڑھتی ہوئی چلی گئی - اس مداخلت سے رومانیا کا منشا ریاستہاے بلقان میں موازنۂ قوت کا محفوظ رکھنا ہے -

موجودہ ترکی وزارت نے نہایت دانشمندی کی تھی کہ ریاستہاے بلقان میں خانہ جنگی کے آثار دیکھکے فوج کا متفرق کرنا ملتوی کردیا تھا - ۸ جولائی کو باب عالی نے ڈاکٹر ڈنیف سے فرمایش کی کہ خط اینوس و میڈیا کے مابین جسقدر زمین ہے فوراً خالی کر دیجاے - دوسرے ہی دن فوج کو تیاری کا حکم ملا اور اُس نے پیشقدمی بھی شروع کردی -

اس فرمایش کے جواب میں ایک بلغاری وکیل صلح گفتگو کرنے کے لیے قسطنطنیہ آیا ' مگر اپنے مشن میں ناکام رہا - ۱۱ - جولائی کو عثمانی فوج نے حرکت شروع کی - ۱۴ جولائی کا تار ہے کہ عثمانی فوج چتلجا اور بلیر سے بڑھتی ہوئی بغیر کسی مقابلے کے چارلو تک پہنچگئی ہے - قسطنطنیہ میں بڑی مستعدی سے جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں ' فوج ' توپخانے ' اور سامان رسد وغیرہ ایشیاء کوچک سے مسلسل آ رہا ہے -

دولت عثمانیہ اور سرویا میں ایک معاہدہ ہے ' عثمانی بیان کے موجب اس معاہدہ کے روسے عثمانیوں کو تھریس کا ایک بڑا حصہ پھر واپس ملسکیگا -

بلغاریا نے روس سے مداخلت کی جو درخواست کی تھی اُس کے متعلق روس کوشش کر رہا ہے کہ ریاستہاے بلقان میں ہنگامی صلح ہو جاے ' اور نزاع انگیز امور کا فیصلہ ایک کانفرنس کے ذریعہ کیا جاے - جو سینٹ پیٹرسبرگ میں منعقد ہو - ممکن ہے یہ تجویز ناکام نہ رہے ' لیکن جب تک اس پر عمل کی نوبت آئیگی اُس وقت تک نہ معلوم بلغاریوں کی کیا حالت ہو جائیگی ؟

موجودہ جنگ ختم ہو جاے مگر ہماری بدنصیبیاں تو ختم نہیں ہوئیں ؟ غور کیجیے تو انکا آخری دور ختم ہونے کی جگہ اب سے شروع ہوا ہے - پس ہمکو چاہیے کہ اسکے اصلی نتائج سے عبرت اندوز ہوں -

ایک بڑی چیز یہ ہے کہ ہم میں اور تمام عالم اسلامی میں ایک دائمی رشتہ قائم ہو جاے ' اور یہ اس درجہ ترقی کرے کہ ترکی عرب ' افغانستان ' افریقہ ' چین ' مسلمانان ہند کیلیے ایک شہر کے محلے بن جائیں ' اور وہاں کے حالت سے بچہ بچہ واقف ہو -

اسلام کسی خاص ملک اور وطن کا مذہب نہیں ہے - وہ تمام دنیا کی برادری ہے - جس طرح ایک وسیع خاندان بہت سے محلوں میں آباد ہوتا ہے ' اسی طرح تمام دنیا کو سمجھیے کہ خاندان اسلام کے مختلف محلے ہیں - کسی کا نام چین ہے ' کسی کا سوماترا ' کوئی افریقہ ہے اور کوئی قسطنطنیہ - گھر کے عزیزوں کو گھر سے نکلنا چاہیے ' اور ایک دوسرے محلے میں اپنا ہی گھر اور اپنا ہی محلہ سمجھکر آمد و رفت کرنی چاہیے - گو باہم فاصلہ بھی ہو -

جماعت " حزب اللہ " کا ایک بہت بڑا کام یہ بھی ہوگا -

بہر حال امید ہے کہ ڈاکٹر انصاری کا لوگ پر جوش استقبال کرینگے اور انکا یہ سفر ترکی کے متعلق اشاعت معلومات و حالات کا وسیلہ ثابت ہوگا -

ہمدرد دہلی

بالآخر روزانہ " ہمدرد " اپنی پوری ضخامت اور ترتیب مضامین کے ساتھہ شائع ہو گیا :

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ !

اس وقت تک ۳۴ - نمبر نکل چکے ہیں ۸ - صفحہ کی ضخامت ہے ' اور ڈمالی سائز کی چوتہائی ایک متوسط تقطیع ہے ' جو بیشتر سے روزانہ اردو اخبارات کی قرار پا چکی ہے - ٹائپ بیروت کا ہے ' جس کو اس نگار خانے کا اصلی حسن سمجھنا چاہیے - کاغذ بھی اب بدل دیا گیا ہے ' اور دبیز اور چکنا لگایا جاتا ہے - ایسا کاغذ روزانہ اخبارات کیلیے ضروری نہیں ' اور اسلیے یہ ایک مزید اور غیر معمولی اہتمام ہے -

جو چیز جتنے زیادہ انتظار کے بعد ملے ' اتنی ہی زیادہ محبوب بھی ہوتی ہے - تلاش مطلوب میں آپ جسقدر زیادہ سرگرداں رہینگے ' اتنا ہی زیادہ اسکا حصول مسرت بخش بھی ہوگا -

ہمدرد کی اشاعت میں تاخیر کے عجیب عجیب اسباب پیدا ہوتے رہے ٹائپ کے مسئلے نے امیدوں او مایوسیوں سے بدل دیا :

کہ عشق آساں نمود اول ' ولے افتاد مشکلہا !

پبلک کو انتظار کی تکلیف تھی ' اور کام کرنے والوں کو تلاش مقصود میں سرگردانی - اسکا انتظار بھی شدید تھا ' اور اسکی تلاش کی سختیاں بھی کم نہ تھیں - پس ان مشکلات کے بعد جو چیز میسر آے ' کیوں نہ اسکا میسر آنا مطبوع و مسرت بخش ہو ؟

اردو پریس پر نصف صدی گذر گئی ' لیکن اب تک وہ اپنے دور طفولیت سے آگے نہیں بڑھا - یہ میدان اب تک بالکل خالی ہے - بہت سے عظیم الشان کام ہیں جو کام کرنے والوں کو یہاں انجام دینے ہیں - یورپ کے فن صحافت سے قطع نظر کیجیے - ترکی اور مصر کے روزانہ اخبارات ہی کو سامنے لائیے تو خود اپنی نظروں میں آپ حقیر معلوم ہونگے - مگر پریس کی اصلی قوت روزانہ اخبارات ہیں ' اور وہی اردو میں کالمعدوم !

ہمیں ورق کہ سیہ گشتہ ' مدعا اینجاست

پس یہ ایک نہایت مبارک آغاز ہے جو " ہمدرد " کی صورت میں ہوا ہے - اس طرح کے وسیع انتظامات سے اب پبلک آشنا ہوتی جاتی ہے ' اور اخبار بیں طبقہ موجودہ حالت پر قانع نہیں - سب سے بڑا لاینحل مسئلہ ٹائپ کا مسئلہ تھا - لوگ اسکا نام لیتے ہوے ڈرتے تھے کہ نہیں معلوم کیسی گذریگی ؟ لیکن اب عوام و خواص میں ہزاروں اشخاص ہیں جو ٹائپ کے مطبوعہ صفحات پڑھتے ہیں اور شوق و ذوق سے پڑھتے ہیں - حتے کہ تعلیم آشنا مستورات اور خواتین بھی ' جو درسی کتب میں صرف نستعلیق ہی کی عادی ہیں ' بلا تکلف ٹائپ کے اخبار منگاتی ہیں - ایک سال کے اندر اردو پریس کا یہ تغیر عظیم الشان اور غیر متوقع ہے -

" ہمدرد " کے پہلے پرچے کا سر آغاز ڈاکٹر اقبال کی ایک موثر نظم تھی ' جسمیں انہوں نے ایک عرب مجاہدہ لڑکی کی شہادت کا واقعہ نظم کیا ہے - قارئین الہلال کو یاد ہوگا کہ گذشتہ نومبر میں بسلسلۂ " نامور ان غزوۂ طرابلس " ایک مضمون " الا حیاء ' الذین لا یموتون " کے عنوان سے الہلال میں نکلا تھا ' اور اسمیں " فاطمہ بنت عبداللہ " نامی ایک یازدہ سالہ مجاہدۂ غیور دیہ کے حالات شہادت مع اسکے مرقع خونیں کے شائع کیے گئے تھے - اسی واقعہ کو ڈاکٹر اقبال نے اس نظم میں درج کیا ہے - یہ ' اور اسی طرح کے بعض زہرہ گداز و عظیم الاثر حالات جو الہلال میں لکھے گئے ہیں ' انکے متعلق احباب کرام کو معلوم ہونا چاہیے کہ انکے ذرائع علم اس درجہ نادر اور غیر معمولی ہیں کہ مصر و شام کے عربی اخبارات کا بھی ان پر دسترس نہیں - چنانچہ " فاطمہ بنت عبد اللہ " رضی اللہ عنہا کا واقعۂ شہادت مصر کے تمام مشہور و غیر مشہور جرائد میں سے کسی اخبار کو بھی نصیب نہوا - ترکی میں بھی صرف ایک ماہوار رسالے کو یہ حالات معلوم ہوے تھے -

اسی طرح اب انشاء اللہ " نامورانِ غزوۂ بلقان " کا سلسلہ بھی الہلال میں جاری رہیگا -

بہر حال " ہمدرد " کی اشاعت پر ہم دفتر کامرید کو مبارکباد دیتے ہیں - اور دعا کرتے ہیں کہ انکو مہلت ملے ' تا کہ وہ اس ابتدائی نمونے کو حد تکمیل تک پہنچاسکیں -

اس اہتمام اور صرف کثیر کے ساتھہ اسکی سالانہ قیمت صرف ۱۵ - روپیہ ہے - اور ششماہی ۷ - روپیہ آٹھہ آنہ - امید ہے کہ لوگ اسکی قدر دانی کرینگے ' کام کرنے والوں کی قدر افزائی کی ایک عمدہ مثال قائم کرینگے -

ہفتۂ جنگ

ریوٹر ایجنسی نے بلقانیوں کی باہمی آویزش کی جو خبریں اس ہفتہ میں بھیجی ہیں وہ اس حقیقت کی تفسیر ہیں کہ ولاتزد الظالمین الا تبارا کے مفہوم ذہنی کو عالم شہود میں لانے کے لیے قدرت کاملہ کیا روش اختیار کرتی ہے ؟

بلغاریا کی جانب سے لڑائی چھیڑنے کا الزام سرویا کو دیا جاتا ہے ' لیکن اس حقیقت کا کیا جواب ہے کہ پچھلے ہفتے مال غنیمت میں بلغار کی ایک پرانی جنگی دستاویز دستیاب ہوئی تھی جس میں سرویا پر فوراً حملہ کردینے کے لیے بہت سی ہدایتیں درج تھیں -

یورپ کی کسی سلطنت کا یہ خیال نہیں کہ ترک بھی اس جنگ میں حصہ لیں ' یعنی ترکوں کو اس سے فائدہ نہ پہونچے

تھا ' سمندر کے دیوتا " نبتون " نے اُس کا پانی بہادیا اور ملک میں طوفان آگیا -

ان واقعات پر خرافات کا اثر تو ضرور غالب ھے ' مگر اصلیت سے خالی نہیں - علم الطبیعه کے مشہور ترین فرانسیسی مولف (موسیو تربے) نے تاریخ الانسان الطبیعی (ص ۲۴ - ۲۸ و ۳۵ - ۴۲) میں ان پر نہایت حکیمانه نظر سے ریویو کیا ھے -

ساتواں طوفان حضرت نوح کے عہد میں آیا تھا ' یه حادثه میلاد مسیح سے تین هزار ۳۳۸ برس قبل کا ھے ' اور اس وقت پانچ هزار دو سو ۵۰ برس اس کو ھوچکے ھیں - قران کریم نے اِسکی پوری تشریح کی ھے ' سورۂ هود میں ھے :

ولقد ارسلنا نوحاً الی قومه انی لکم نذیر مبین ' ان لا تعبدوا الا الله ' انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم ' فقال الملاء الذین کفروا من قومه : ما نراک الا بشراً مثلنا و ما نراک اتبعک الا الذین هم اراذلنا بادی الرای ' وما نری لکم علینا من فضل ' بل نظنکم کاذبین ' قال : یا قوم : أرأیتم ان کنت علی بینة من ربی و اتانی رحمة من عنده فعمیت علیکم ' أنلزمکموها و انتم لها کارهون ؟ و یا قوم لا أسألکم علیه مالاً ' ان اجری الا علی الله ' وما انا بطارد الذین امنوا ' انهم ملاقوا ربهم ' ولکنی اراکم قوماً تجهلون ' و یا قوم من ینصرنی من الله ان طردتهم ؟ أفلا تذکرون ؟ ولا اقول لکم عندی خزائن الله ' و لا اعلم الغیب ' ولا اقول انی ملک ' ولا اقول للذین تزدری اعینکم لن یؤتیهم الله خیراً ' الله اعلم بما فی انفسهم ' انی اذاً لمن الظالمین ' قالوا : یا نوح قد جادلتنا فاکثرت جدالنا فأتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین ؟ قال : انما یاتیکم به الله ان شاء وما انتم بمعجزین ' ولا ینفعکم نصحی ان اردت

ھم نے نوح کو اُن کی قوم کے پاس یه پیغام لے کر بھیجا که " لوگو ! میں تم کو صاف صاف خطرہ سے آگاہ کیے دیتا ھوں که خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نه کیا کرو ' مجھکو تمھاری نسبت ایک روز دردناک کے عذاب کا خوف ھے " سردارانِ قوم کفار نے اس پیغام کو سن کر کہا که " ھم تو دیکھه رھے ھیں که ھمارے ھی جیسے بشر تم بھی ھو ' بظاھر ھم میں جو ادنی درجه کے لوگ ھیں اُنہیں نے تمھاری پیروی بھی کی ھے ' اپنی نسبت تم لوگوں میں ھم کو تو کوئی برتری بھی نظر نہیں آتی ' بلکه ھم تو تم کو جھوٹا سمجھتے ھیں " نوح نے جواب دیا که " تم لوگوں کی کیا راے ھے ؟ میں اگر اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ھوں ' اُس نے مجھکو اپنے جناب سے نعمت و رحمت بھی عطا کی ھے ' تم کو وہ رسته دکھالی بھی نہیں دیتا ' تو اس حالت میں که تم اُسکو مکروہ جانتے ھو کیا ھم اُسپر تمھیں مجبور کر رھے ھیں ؟ لوگو ! میں ان کو اگر نکال بھی دوں تو خدا کے مقابلے میں کون میری مدد کریگا ؟ کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ؟ میں یه نہیں کہتا که (۱) میرے پاس خدا کے خزانے ھیں (۲) نه میں غیب جانتا ھوں (۳) نه اپنے آپ کو فرشته کہتا ھوں (۴) اور جو لوگ تمھاری نظروں میں حقیر ھیں میں اُن کی نسبت یه بھی نہیں کہتا که خدا ان پر فضل ھی نه کریگا ' ان کے دل کی بات تو خدا ھی جانتا ھے - میں ایسا کہوں تو ایک ظالم میں بھی ھونگا " کفار نے کہا : " نوح ! تم ھم سے بہت جھگڑ چکے ' سچے ھو تو جس عذاب سے ھمیں ڈراتے ھو اُسے لاؤ ؟ " نوح نے جواب دیا که " خدا کو منظور

ان انصح لکم ان کان الله یرید ان یغویکم ' هو ربکم والیه ترجعون

ھوگا تو وھی عذاب بھی تم پر نازل کریگا ' تم خدا کو عاجز نه کر سکوگے ' خدا ھی کو اگر تمھیں گمراہ کرنا منظور ھے تو میں کتنی ھی نصیحت کرنی چاھوں میری نصیحت تمھارے کام نه آئیگی ' وھی تمھارا پروردگار ھے ' اور اُسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ھے "

ام یقولون افتراہ ' قل : ان افتریته فعلی اجرامی و انا بری مما تجرمون !

کیا وہ کہتے ھیں که " یه باتیں بنا رکھی ھیں " ؟ تم کہه دو که " میں نے اگر یه باتیں بنائی ھیں تو اس کا گناہ مجھه پر ھے ' اور تم جو گناہ کرتے ھو میں اُس سے بری الذمه ھوں "

و اوحی الی نوح انه : لن یومن من قومک الا من قد امن فلاتبتئس بما کانوا یفعلون ' و اصنع الفلک باعیننا و وحینا و لا تخاطبنی فی الذین ظلموا انهم مغرقون '

نوح کو وحی ھوئی که " تمھاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لاچکے ھیں اُن کے علاوہ اب ھرگز کوئی ایمان نه لائیگا ' یه لوگ جو کچھه کرتے رھے ھیں تم اُس کا کچھه غم نه کرو ' تم ایک کشتی ھماری نگرانی میں اور ھماری وحی کے مطابق بناؤ ' اور ان ظالموں کے متعلق مجھے مخاطب نه کرو ' یه ضرور غرق ھونگے "

و یصنع الفلک ' وکلما مر علیه ملاء من قومه سخروا منه ' قال : ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون ' فسوف تعلمون من یاتیه عذاب یخزیه و یحل علیه عذاب مقیم -

نوح کشتی بنانے لگے ' قوم کے رجیه اور رودار لوگوں کا جب اُن پر گزر ھوتا تو وہ اُن سے تمسخر کرتے ' نوح جواب دیتے که " تم ھم سے تمسخر کرتے ھو تو جیسے آج تم ھم پر ھنس رھے ھو اسی طرح کل کو ھم بھی تم پر ھنسیں گے ' عنقریب تم کو معلوم ھو جائیگا که رسوائی بخش عذاب کس پر آتا ھے - اور دوامی تکلیف کس کی راہ میں حائل ھوتی ھے ؟ "

حتی اذا جاء امرنا و فار التنور قلنا : احمل فیها من کل زوجین اثنین و اھلک الا من سبق علیه القول و من امن وما امن معه الا قلیل '

یه کیفیت اسی طرح رھی یہاں تک که جب ھمارا حکم آیا اور تنور نے جوش کھایا تو ھم نے نوح کو کہا که " ان سب کو کشتی میں بٹھا لو : ھر جوڑے کے دو دو جفت کو - اپنے گھر والوں کو - اُن کے علاوہ جن کی نسبت پہلے قول ھوچکا ھے - اور اُن کو جو ایمان لاچکے ھیں " اور اُن کے ساتھه تھوڑے ھی لوگ ایمان لائے تھے -

و قال : ارکبوا فیها ' بسم الله مجریها و مرساھا ' ان ربی لغفور رحیم ' وھی تجری بهم فی موج کالجبال ' و نادی نوح ابنه - وکان فی معزل : یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین ' قال : ساوی الی جبل یعصمنی من الماء ' قال : لاعاصم الیوم من امر الله

نوح نے ان سب سے کہا " آؤ کشتی میں بیٹھه جاؤ ' بسم الله مجریها و مرساھا ' حقیقت میں میرا پروردگار غفور رحیم ھے " کشتی ان سب کو پہاڑ جیسی موجوں میں لیے چلی جارھی تھی ' اس حالت میں نوح نے اپنے بیٹے کو - جو الگ تھا - پکارا که " بیٹا ! آؤ ھمارے ساتھه سوار ھو جاؤ ' کافروں کے ساتھه نه رھو " اُس نے کہا " میں ابھی کسی پہاڑ کے سہارے جا لگتا ھوں '

١١ - شعبان ١٣٣١ ھجری

دعوۃ الی الحق و امر بالمعروف

انبیاے کرام کا اُسوۂ حسنہ

اُسوۂ نوحي (ع)

هشدار که سیلاب فنا در پیش است

ہاں مشو مغرور بر حلم خدا ' قدرت کی آنکھیں سب کچھہ دیکه رہی ہیں ' جور و ستم ' تشدد و تباہ کاری ' استبداد و مردم آزاری ' ان سب پر خدا کی نظر ہے ' جس طرح مسجدیں گرائی جاتی ہیں ' خانقاہیں بند کرائی جاتی ہیں ' کمزور جماعتیں ستائی جاتی ہیں ' خدا ان تمام باتوں کو دیکھتا ہے ' سنتا ہے ' اور خاموش رہتا ہے که لعلهم یرشدون (شاید یه خود ہی راہ راست پر آجائیں) . زبردست ہستیوں کو جب اس پر بھی تنبه نہیں ہوتا ' زیر دست آزاری میں مطلق کمی نہیں آتی ' طغیان و سرکشی حد سے بڑہ جاتی ہے ' تو ان بطش ربك لشدید (پروردگار عالم کی گرفت بڑی سخت ہے) کي وعید ہیجان میں آتی ہے ' " دیرگیرد سخت گیرد مرد را " کا طوفان جوش کہاتا ہے اور تر و خشک سب کو بہا لے جاتا ہے -

اس ذیل میں سب سے پہلا طوفان وہ تھا جس نے عصر حجری و عصر نباتی کے بعد عصر حیوانی کے آغاز عہد میں تقریباً تمام دنیا کی حالت بدل دی تھی - علمی زبان میں اس طوفان کو " طوفان عام جیولوجی " کہتے ہیں ' سطح زمین کی غلظت نے اندر کی مشتعل حرارت کے تمام منافذ و مخارج بند کررکھے تھے ' بخارات کا التہاب بڑھتا رہا اور زمین کی ابتدائی حالت آتش افشانی کی گنجایش بھی نکال نه سکی ' استبداد کی تنگ گیریاں بہت دیر تک قائم نہیں رہ سکتیں ' سمندر کے وسط میں دفعةً پہاڑیوں کا سلسله کہل گیا ' ملتہب مادے جوش و خروش سے پھوٹ بہے ' ہولناک سیلاب نے تمام کرۂ زمین کو چھالیا ' اور تقریباً جتنی جاندار ہستیاں تھیں سبکو بہا لے گیا - یه طوفان جس کی عمومیت ناقابل انکار ہے ' موجودہ نسل انسانی سے قبل کا ہے ' اس کے بعد جتنے طوفان آئے وہ خاص خاص ممالک و مقامات تک محدود تھے -

نوع انسانی کی تکوین کے بعد جو طوفان آئے ہیں اُن میں سے سب سے بڑا اور سب سے پہلا طوفان غالباً ہندوستان کا تھا جس کی نسبت " ویشنو " نے اپنے ایک معتقد پوجاری کو اطلاع دی تھی که " سات دن میں ایک طوفان آئیگا جو اُن تمام مخلوقات کو که میری توہین کرتے ہیں ہلاک کرڈالے گا ' تم ایک کشتی میں سات رشیوں اور اپنی عورتوں کے ساتھہ بیٹھہ جانا ' اور ہر طرح کے حیوانات کو بھی بٹھا لینا " اساطیر ہند (آرین میتھولوجي) کے مطابق یه پیشینگوئی حرف به حرف پوری ہوئی - ویشنو نے خاتمۂ طوفان کے بعد شیطان کو قتل کرڈالا - وید مقدس کے جتنے نسخے تھے سب چھپا ڈالے ' اور اپنے مخلص پوجاری کو الٰہیات کی تعلیم دیکر ساتویں " منو " کا خطاب عنایت کیا -

دوسرا ہولناک طوفان جس کے واقعات قدیم کلدانی روایتوں میں ملتے ہیں ' بابل میں آیا تھا ' یه واقعه پادشاہ " ذی زوترس " کے عہد کا ہے جس کو " خرونس " دیوتا (زحل) نے اس کي اطلاع دي تھی ' اور خواب میں کہدیا تھا که انسان کے فتنه و فساد نے مجھے عضبناک کر رکھا ہے ' میں ان کو تعزیر دونگا اور سب کو طوفان سے ہلاک کرڈالونگا ' تم اور تمہارے خاندان والے البته بچ رہینگے ' مبدء و منتہا و اوساط اشیا کے متعلق جو تحریریں ہیں ان سب کو لیکر " سیباریس " (مدینة الشمس) میں دفن کردو ' اور ایک کشتي بناؤ جو طول میں پانچ استاد اور عرض میں دو استاد کي ہو (ایک استاد ایک سو پچیس فیٹ کے برابر تھا) اہل و عیال کو لیکر کشتي میں سوار ہوجاؤ ' اور اپنے آپکو پاني کے سپرد کردو ذي زوتروس نے امتثال امر میں بڑي سرگرمی دکھائي ' طوفان کم ہوا تو کشتي سے ایک دو چڑے (کنجشک) اُڑا دیے ' خشکي کا نام و نشان نه تھا - پہلی مرتبه چڑا واپس آیا ' دوسري مرتبه کي آمد میں پنجوں میں کیچڑ بھري تھي اور چونچ میں کوئي سبز گھانس تھي - معلوم ہوا که خشکي نمودار ہوچلي ہے - تیسري مرتبه گیا تو پھر واپس نه آیا - خشکي کا اب ٹھیک اندازہ ہوگیا تھا - کشتي آگے بڑھائي گئي - سامنے ایک پہاڑ نظر آیا - وہیں ٹھہر گئي - اہل کشتي اُتر پڑے ' دیوتاؤں کے آگے سر کے بھل گرے ' قربانگاہ بنائي ' بھینٹ چڑھائی ' مدینة الشمس سے دفینه نکالا ' بابل کو پھر آباد کیا اور بستیاں بسائیں -

علماے طبیعت و آثار کی راے میں تورات کے واقعۂ طوفان نوح کي تفصیل اسي روایت سے ماخوذ ہے -

تیسرا واقعه " طوفان ہیرابولیس " کا ہے جسکي تشریح " لوسیانوس " نے کی ہے ' واقعات سب ملتے جلتے ہیں ' حسب معمول اس طوفان کي نسبت بھی یہی ادعا ہے که صرف " دیکالیون " اور اُس کے گھرانے والے بچ رہے تھے ' اور ساري آبادي غرق ہوگئی تھی - دیکالیون کی کشتی " ہیرابولیس " کو پہونچ کر ٹھہري تھي ' وہیں اُس نے ایک ہیکل بنایا جس کو پسینه آتا تھا ' اُس پر وحی اُترتی تھی ' اور وہ آدمیوں کی طرح باتیں کرتا تھا -

چوتھا طوفان جزیرۂ ساموتراس کا تھا جس سے - مورخ ڈیوڈورس کی راے میں - بحیرۂ مرمر (مارمورا) نکلا -

پانچویں غرقابي قدیم یونان کے علاقه " بویسی " کے طوفان سے ہوئی جو پادشاہ " اوجیج " کے عہد میں حضرت مسیح سے نو سو برس پیشتر بحیرۂ " کوبائیس " میں سیلاب آنے سے آیا تھا " آگستینس " نے جو مندر " ہیبرن " کا بڑا پوجاري تھا ' اس کے جزئیات پر نہایت شرح و بسط سے گفت وگو کی ہے اور " وینس " (زہرہ) دیوتا کے دفعةً رنگ و صورت و حجم و رفتار بدل جانے کا اسے نتیجه ٹھہرایا ہے ' ادبیات مشرق میں یونان کي غرقابی یہیں سے نکلي ہے -

چھٹا طوفان پادشاہ " دیکالیوں " فرماں رواے تھسلي کے عہد میں میلاد مسیح سے ایک ہزار چھه سو برس قبل آیا تھا ' اور تھسلي کو بہا لے گیا تھا - ہیرو ڈوٹس کی روایت ہے که تھسلي ایک بڑا دریا

طوفان کیونکر آیا ؟ مفسرین کی غالب اور عام راے یہ ہے کہ کھانا پکانے کا ایک تنور تھا ' اُسی سے طوفان کا چشمہ پھوٹا ' لیکن اس خیال میں کوئی انداز مجاز یا تمثیل مضمر تھی جو نہیں سمجھی گئی -

تورات کا بیان ہے کہ " جب نوح کی عمر چھہ سو برس کی ہوئی ' دوسرے مہینے کی سترھویں تاریخ کو اُسی روز بحر محیط کے تمام سوتے پھوٹ نکلے' آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں' اور چالیس شبانہ روز تک زمین پر مینھہ کی جھڑی لگی رہی " (تکوین ۷ : ۱۱)

قران کریم نے بھی اسی حقیقت کی تائید کی ہے ' سورۂ قمر میں ہے :

ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر ' و فجرنا الارض عيونا فالتقى الماء على امر قد قدر (۵۴ : ۱۱ و ۱۲)	ہم نے موسلا دھار مینھہ سے آسمان کے دروازے کھول دیے ' زمین کے سوتے جاری کردیے ' آخر جو اندازہ مقرر ہوا تھا اُسی کے مطابق آسمان و زمین کے پانی مل گئے -

بے شبہہ فار التنور (تنور جوش میں آیا) کے الفاظ بھی قرآن کریم میں موجود ہیں ' لیکن واقعہ یہ ہے کہ قدیم محاورۂ عرب میں " تنور " " روے زمین " کو کہتے تھے' حدیث میں ہے :

عن ابن عباس انه قال في قوله " و فار التنور" قال التنور وجه الارض ' قال قيل له اذا رأيت الماء على وجه الارض فاركب انت و من معك ' قال : و العرب تسمى وجه الارض تنور الارض (۱)	" تنور نے جوش کھایا " کی تفسیر میں عبد الله بن عباس سے روایت ہے کہ " تنور کے معنے روے زمین کے ہیں ' یعنی حضرت نوح کو حکم ہوا کہ جب دیکھو کہ روے زمین پر پانی چڑہ گیا تو اپنے ساتھیوں کو لے کر کشتی میں سوار ہو جاؤ ' اہل عرب نے " روي زمین " کا نام " تنور زمین " و زمین رکھہ چھوڑا ہے " (۱)

تورات کے موجودہ تراجم نے کشتی نوح کا مستقر کوہ اراراط کو قرار دیا ہے (تکوین ۸ : ۴) لیکن علامہ یاقوت حموي نے اصل زبان سے توراۃ کا جو لفظی ترجمہ پیش کیا ہے اُس میں بجاے اراراط " جودي" مذکور ہے (۲) (معجم البلدان طبع مصر - ج ۳ ص - ۱۶۳) یہ پہاڑي (جودي) موصل کے علاقہ میں دریاے دجلہ کے مشرقی جانب واقع ہے ' اور یہی وہ علاقہ ہے جس کے مضافات میں قوم نوح آباد تھی ' اصل میں " جودي " ایک گانوں کا نام تھا (معجم البلدان - ج ۷ ص - ۵۱) اور پہاڑي کا وہ سلسلہ جو اُس گانؤں سے متصل تھا کوہ جودي کے نام سے مشہور تھا - اسي نواح میں " قردا " و " بازبدا " کي مشہور آبادیاں بھي تھیں - وہاں یہ پہاڑي انھیں بستیوں کے نام سے موسوم تھي ' ابوحنیفہ دینوري نے اسي مناسبت سے کشتي نوح کا مستقر جبل قردا و بازبدا کو ٹھہرایا ہے (اخبار الطوال ص - ۳۰) اور ابن قتیبہ نے بھی یہي روایت نقل کي ہے (معارف - ص - ۸) مشہور مسیحي مورخ گریگوري ابو الفرج ملطي نے ان سب کي تطبیق کردي ہے کہ جبل قردا اور کوہ جودي دونوں ایک هي هیں (مختصر الدول - ص - ۲۱) کوہ اراراط کا وسیع سلسلہ جابجا مختلف ناموں سے مشہور تھا ' تورات کے موجودہ ترجمہ میں صرف پہاڑ کا اصلي نام بتا دینا کافي سمجھا گیا ' لیکن قرآن نے اُس پہاڑي چوٹي کي جگہ بھي بتادي جہاں کشتي ٹھہري تھي -

---

واقعۂ نوح کي ذیل میں تعلیم الہی کے خاص خاص پہلو یہ ہیں :

(۱) مادہ کي گونا گوں صورتگري جب کسي قوم کو خدا سے بالکل هي غافل بنا دے ' قانون الهي کے حدود توڑنے لگیں ' طغیان و سرکشي عام هو جاے ' علم کي فراواني حجاب اکبر کا کام دینے لگے' تمدن ضلالت کي جانب رہ نمائي کرتا هو' خداے واحد کي پرستش سے اتنا بھي سروکار نہو کہ اُس کي پرستشگا هوں کا ادب کیا جاے ' تو ان حالتوں میں دعوۃ الی الحق فرض ہے - اس فرض کے ادا کرنے میں خواہ کیسي هي بندشیں عائد هوں' زبان تقریر کو روکنے کے لیے مجرمانہ سازشوں کے نام سے قانون بنائے جائیں ' لسان تحریر کو بند رکھنے کي غرض سے تعزیري ایکٹ پاس هو' با ایں همہ ان بندشوں سے جو نتائج پیش آنے والے هوں اُن کے اظہار سے خاموش نہ رهنا چاهیے ' اور علانیہ کہہ دینا چاهیے کہ اس گمراهي کا کیا حشر هونے والا ہے -

(۲) دعوۃ الی الحق کے لیے جو لوگ کمربستہ هونگے اُنھیں اس فرض ادا کرنے میں اپني شاندار امتیازي حیثیت قائم کرنے کي فکر نہوني چاهیے کہ ارباب اقتدار کي نظروں میں درخور حاصل کرکے پہلے اپني ممتاز پوزیشن قائم کرلیں پھر کام شروع کریں - یہ بے راهہ روي کا طریقہ ہے ' اور ایسي خصوصیت کی تمنا خام خیالي ہے - داعی الی الحق کو بظاهر اُس کي کمزور پوزیشن پر طعنے دیے جائینگے ' تعریض هوگي ' بے وقعتي کي جائیگي ' اُن کو جھوٹا کہا جائیگا ' هنسي اڑائي جائیگي ' وہ ان سب کو انگیز کرلینگے ' اور اپنے فرض کو پورا کرکے رهینگے -

(۳) داعي الی الحق کي جماعت کچھہ ایسي وسیع نہوگي ' معمولي افراد اُس کے شریک عمل هونگے ' جو عام نظروں میں ذلیل و ذلیل دکھائي دینگے - اُن میں یہ بھي خصوصیت نہوگی کہ جن مقتدر جباروں کي دعوۃ کرنی هو اُن پر کچھہ احسان کیے هوں یا اُنھیں منت پذیر بنانے کے لیے چندے دیے هوں ' ریزولیوشن پاس کرائے هوں ' وہ اس طلسم فریب سے اپنے کام کو تقویت نہ دینگے ' بلکہ نہایت صفائی اور سادگی کے ساتھہ اُٹھہ کھڑے هونگے ' اور جو کرنا هوگا کر گزرینگے -

(۴) دعوۃ الی الحق کے لیے صاف بیاني ' تلخ گوئی ' اور درشت گفتاري ' ناگزیر ہے ' البتہ صداقت کو تسلیم کرانے میں کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا -

---

(۱) رواہ ابو جعفر قال حدثني يعقوب بن ابراهيم قال حدثنا هشيم قال اخبرنا العوام بن حوشب عن الضحاك عن ابن عباس انه قال الخ ' و بطريق آخر عن المثنى قال ثنا عمرو بن عون قال اخبرنا هشيم عن العوام عن الضحاك بنحوه - و برواية اخري عن ابى كريب و ابى السائب قالا ثنا ابن ادريس قال اخبرنا الشيباني عن عكرمة في قوله وفار التنور قال وجه الارض ' و برواية اخري قال حدثنا زكريا بن يحيى بن ابى زائدة و سفيان بن وكيع قالا ثنا ابن ادريس عن الشيباني عن عكرمة وفار التنور قال وجه الارض -

(۲) سریاني و کلداني زبان میں توراۃ کے جو نسخ هیں اُن میں بھي سفینۂ نوح کا مستقر کوہ جودي مذکور ہے - دائرۃ المعارف العربیہ کے مسیحي مولفین لکھتے هیں کہ روایات اب تک اسی قول کي تائید میں هیں کہ اس حادثہ کا مرکزیہي پہاڑي (جودي) تھي ' بروسس جو اسکندر اعظم کا معاصر تھا ' اُس کي بھی یہي راے ہے - کوہ جودي کي چوٹي پر کشتي کے آثار بھي اُس کو ملے تھے (دائرۃ المعارف حرف جیم)

الا من رحم' و حال بینهما الموج فکان من المغرقین •

وہ مجھے پانی سے بچا لیگا " نوح نے کہا " آج کے دن خدا کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں ' بچے تو وھی بچے جس پر خدا رحم کرے " اسی حالت میں باپ بیٹے کے مابین ایک موج حائل ھوگئی ' ڈوبنے والوں کے ساتھہ نوح کا بیٹا بھی ڈبو دیا گیا -

وقیل : یا ارض ابلعی ماءک' و یا سماء اقلعی' و غیض الماء ' و قضی الامر' و استوت علی الجودی ' و قیل بعداً للقوم الظالمین '

کام تمام ھو چکا تو حکم دیا گیا کہ " اے زمین اپنا پانی جذب کرلے ' اور اے آسمان تھم جا " پانی اُتر گیا ' حکم کی تکمیل ھوئی ' کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری ' اور کہدیا گیا کہ " ظالموں کی جماعت دور ھو "

ونادی نوح ربه فقال : رب ان ابنی من اهلی و ان وعدک الحق و انت احکم الحاکمین ' قال : یا نوح انه لیس من اهلك ' انه عمل غیر صالح ' فلا تسالن ما لیس لك به علم ' انی اعظك ان تکون من الجاهلین ' قال رب انی اعوذ بك ان اسالك ما لیس لی به علم ' و الا تغفرلی و ترحمنی اکن من الخاسرین ' قیل : یا نوح اهبط بسلام منا و برکات علیك و علی امم ممن معك ' و امم سنمتعهم ثم یمسهم منا عذاب الیم (١١ : ١٩ — ٤٠)

نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کیا " اے میرے پروردگار ' میرا بیٹا بھی میرے ھی گھر والوں میں ھے ' تیرا وعدہ سچا ھے ' اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ھے " جواب ملا کہ " اے نوح وہ تمھارے گھر والوں میں شامل نہیں ' وہ بدکار ھے ' جو بات نہ جانتے ھو ھم سے اُس کی درخواست نہ کرو ' ھم تمھیں سمجھائے دیتے ھیں کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کرو " نوح نے عرض کیا کہ " اے میرے پروردگار میں ایسی جرأت سے تیری ھی پناہ مانگتا ھوں کہ جس چیز کی حقیقت معلوم نہو تجھہ سے اُسکی درخواست کروں - میری گستاخی تو اگر نہ بخشیگا اور مجھہ پر رحم نہ کریگا تو میں تباہ ھوجاؤنگا " سب کچھہ جب ھوچکا تو حکم دیا گیا کہ " اے نوح ھماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھہ کشتی پر سے نیچے اُترو - یہ برکتیں تمھارے اور اُن اقوام کے شامل حال رھینگی ' جو تمھارے ساتھہ ھیں - بعد کی قومیں بھی ھم سے نفع اٹھائینگی ' لیکن آخر کار ھماری جانب سے اُن کو دردناک عذاب پہونچیگا "

• ~ •

یہ واقعات کسی قدر اضافہ و اختصار کے ساتھہ تورات میں بھی مذکور ھیں ' تورات نے ان میں کچھہ باتیں بڑھادیں ' کچھہ حذف کردیں ' کچھہ خبط کر ڈالیں ' مثلاً :

(١) تورات کا بیان ھے کہ طوفان عام تھا ' روے زمین کے جتنے براعظم اور جزیرے تھے سب غرق ھوگئے تھے " پانی زمین پر بے انتہا چڑھ گیا ' تمام اونچے پہاڑ جو آسمان کے نیچے ھیں سب چھپ گئے ' سارے جاندار جو زمین پر چلتے تھے : پرند ' چرند ' جنگلی جانور ' اور کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے تھے ' اور جتنے انسان تھے ' سب مرگئے - ھر ایک متنفس مخلوق جو خشکی پر تھی مرگئی - روے زمین کے تمام موجودات جن میں جان تھی سب کے سب مٹ گئے - انسان سے لے کر حیوان تک ' کیڑے مکوڑوں اور آسمانی پرندوں تک سب مٹ گئے - فقط نوح اور جو اُس کے ساتھہ کشتی کے اندر تھے بچ رھے (تکوین - ٧ : ١٩ - ٢٣)

یہ عمومیت عقل کے بھی خلاف تھی ' تاریخ بھی خاص اس واقعہ کی تعمیم میں اس امر کی موید نہ تھی ' علم الآثار بھی تکذیب کر رھا تھا ' طبقات الارض کی شہادت بھی اس کے حق میں نہ تھی ' اور یہ بات تو کسی طرح قیاس میں آسکتی ھی نہ تھی کہ صرف ایک گناہ گار قوم کو سزا دینے کے لیے خدا نے سارے جہان کو جس میں بہت سی بے گناہ جماعتیں بھی رھی ھونگی ' بہت سے بے قصور اشخاص بھی ھونگے ' بہت سی ناکردہ گناہ آبادیاں بھی ھونگی - غرق کر ڈالے ' اور روے زمین پر کسی متنفس کو زندہ ھی نہ چھوڑے -

یہ ایرادیں آج اس زمانے میں وارد کی جارھی ھیں ' لیکن قرآن کریم نے اُس عہد میں جبکہ طوفان نوح کی عمومیت سے کسی کو انکار نہ تھا صاف لفظوں میں اعلان کردیا کہ الذین ظلموا انهم مغرقون (جن لوگوں نے ظلم کیا ھے وھی غرق کیے جائینگے) قوم نوح اس ظلم و ستم کی خوگر تھی ' وھی غرق ھوئی ' اُنھیں بستیوں میں طوفان آیا ' اور سیلاب فنا اُنھیں ظالموں کو بہا لے گیا -

(٢) فرزند نوح کے تذکرے سے جو کافروں کا شریک حال تھا اور طوفان میں ڈوب کر مرگیا - تورات خاموش تھی ' قرآن نے یہ فروگذاشت ظاھر کردی ' اور دکھا دیا کہ مولفین تورات کی جمع و تالیف کس پایہ کی ھے -

(٣) واقعہ طوفان کے بعد حضرت نوح کی توجہ کاروبار زراعت کی جانب مصروف ھوئی - انگور کا ایک باغ لگایا ' شراب نکالی ' اور پی کر مست ھوگئے ' گھر میں پہونچے تو نشے کا عالم تھا ' کپڑے اُتار دیے اور سو رھے - حام نے اُن کو برھنہ دیکھکر اپنے بھائیوں کو خبر دی - سام و یافث گئے اور برھنگی چھپا دی - بیدار ھوے پر جب حضرت نوح کو واقعہ معلوم ھوا تو کنعاں کو بد دعا دی - تورات نے اس بد دعا کے الفاظ بھی نقل کردیے ھیں کہ " کنعاں ملعون ھو ' وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ھوگا ' خداوند سام کا خدا مبارک ' کنعان اُس کا غلام ھوگا ' خدا یافث کو پھیلائے ' وہ سام کے ڈیروں میں رھے ' اور کنعاں اُس کا غلام ھو " (تکوین - ٩ : ٢٥ - ٢٧) حام حضرت نوح کا بیٹا تھا (تکوین - ٦ : ١٠ و ١٨ و ١٠ : ١) اور کنعان حام کا لڑکا تھا (تکوین - ١٠ : ٦ و ٩ : ٢١) گستاخی کنعان سے نہیں بلکہ اُس کے باپ حام سے سرزد ھوئی تھی (تکوین ٩ : ٢٣ و ٢٥) لیکن تورات صاف کہہ رھی ھے نہ حضرت نوح اُس سے ذرا بھی نہ بولے ' نہ ناراض ھوے - اظہار جلال ھوا بھی تو کنعان پر جو بالکل بے قصور تھا ' اور جسے اس واقعہ سے براہ راست کچھہ بھی تعلق نہ تھا ' قرآن نے اس کہانی کا تذکرہ تک نہ کیا ' اور خاموشی کی زبان میں بتا دیا کہ سرے سے یہ مذکور ھی غلط ھے ' بل کذبوا بما لم یحیطوا به علما -

قرآن موعظہ و عبرت ھے ' اخلاق و آداب ھے ' بشیر و نذیر و ... تذکرہ ھے ' لیکن تاریخ و تمثیل نہیں ھے ' با این ھمہ جو غلط واقعے مشہور ھوجاتے ھیں کبھی کبھی اُن کی تصحیح کردیا کرتا ھے - حضرت نوح کا واقعہ بیان کرکے وہ بڑی دعوے سے اعلان کررھا ھے :

تلك من انباء الغیب نوحیها الیك ' ما کنت تعلمها انت و لا قومك من قبل هذا ' فاصبر ' ان العاقبة للمتقین (١١ : ٤١)

یہ غیب کی چند خبریں ھیں ' ھم ان کو بہ طریق وحی تم کو سناتے ھیں ' اس سے پیشتر تم اور تمھاری قوم کسی کو بھی اس کا علم نہ تھا - اب صبر و ثبات کو شیوہ بناؤ - جو لوگ متقی ھیں اُنھیں کا انجام بخیر ھے -

• ~ •

مذاکرۂ علمیہ

موضوع علم الانسان

ایک فرد اور ایک جماعت کے خصائص نفسانیه میں کسقدر شدید مماثلت ہے ؟ ہر فرد انسانی فطرۃً اپنی ذات سے پہلے دوسروں کی ذات کی طرف توجه کرتا ہے ' اونکے محاسن و معائب کی تنقید کرتا ہے ' اونکے احوال شخصیه کا غور و فکر سے مطالعه کرتا ہے ' یہی حال مجموعۂ افراد اور جماعات انسانی کا ہے - تمام علوم کا موضوع کائنات اور اوسکے خصائص و صفات کی واقفیت ہے - عہد تاریخ کی ابتدا سے همکو معلوم ہے که انسان ان علوم کی تحقیقات و اکتشافات میں مصروف ہے' لیکن خود انسان نے اپنی ذات کی طرف کب توجه کی ؟

علم الانسان جسکو انتھراپولوجی کہتے ہیں ' اور جسمیں انسان خود اپنی ذات کے خصائص و اوصاف سے بحث کرتا ہے ' اٹھارھویں صدی کے حاصلات علمیه میں سے ہے - فرانسیسی عالم بوفون متوفی سنه ١٧٨٨ ع اسکا مکتشف اول اور جرمن محقق پلولم بوش متوفی سنه ١٨٤٠ ع اسکا مدون اول ہے -

علم انسان کا کیا موضوع ہے ؟ اور اسکے مباحث کیا ہیں ؟ جماعات و اقوام انسانی ' کی ترتیب ' اونکے اوصاف و خصائص متحده و متباینه کی تشریح ' باهمی علاقات نسبی و تعلقات نسلی کی تحقیق ' علم تشریح ' مشابهت ترکیب اعضاے جسمانی ' اتحاد و مشارکت السنه ' اور مماثلت اخلاق و جذبات ' کے رو سے اونکی نوعی و قومی تقسیم' نیز سلسلۂ کائنات میں مرتبۂ انسانی کی تعیین ' قواعد و نوامیس طبیعت و فطرت سے اوسکا تعلق ' ان قواعد طبعی و نوامیس فطری کا انسان کے صفات ' خصائص اخلاق اور جذبات کی زیادت و نقص ' یا فنا و بقا پر اثر ' موثرات و تغیرات خارجی ' خصائص موروثی ' تعلقات عصبی ' اور تاثیرات اعتقادی سے اوسکی اثرپذیری و تغیر و تاثر ' زمانۂ وجود نوع انسانی کی تحقیق ' اوسکے قدیم متروکات و آثار کی تفتیش ' انسان قدیم کے کارنامہاے عہد غیر تاریخی کی تلاش و جستجو ' نوع انسانی کے درمیانی منازل ارتقاے جسمانی و عقلی ' اوسکے علل تکون و آفرینش اور اوسکے استقلال (١) تکون یا ارتقاے تکون کی ' تحقیق و تفتیش -

ان مباحث کی تحقیق کے بعد حسب ذیل سوالات کی تحلیل و تفصیل بھی ایک محقق فن انسانیات کا فرض ہے :

(١) نوع انسانی کیا کسی ایک اصل واحد سے متفرع ہوئی ہے یا مختلف متعدد اصول سے ؟

(٢) عالم انسانی کسی دو متعین ماں باپ سے پیدا ہوا ہے یا اوسکی مختلف شاخیں متعدد آبا و امہات سے مخلوق ہوئی ہیں ؟

(٣) از روے طبقات الارض نوع انسانی کی کیا عمر ہے ؟

(٤) انسان و حیوان کے درمیان وسائط امتیاز و فصل بتدریج پیدا ہوگئے ہیں ' یا بالطبع ہیں ' اور انسان مستقل و براسه اپنے اول یوم خلقت سے نوع کی حیثیت رکھتا ہے یا بتدریج و بارتقاے درجات وہ یہاں تک پہونچا ہے ؟

(٥) انسان اور دوسرے حیوانات میں جو تشابه جسمانی موجود ہے کیا اوس سے باهمی تعلقات نسبی کا بھی اثبات ہوتا ہے ؟

(٦) اگر یه فرض کرلیا جاے' که اس تشابه جسمانی سے تعلقات نوعی و نسبی کا اثبات ہوتا ہے تو انسان میں قوت نطق و فہم ' مدارک اخلاق و نفس کیونکر پیدا ہوگئے ؟

اس فہرست سوالات سے ظاہر ہوگا که انکی تحلیل و عقده کشائی کے لیے دوسرے متعدد علوم کی بھی احتیاج ہوگی ' مثلاً :

جغرافیه : که انواع و جماعات انسانی کے مقامات سکونت اور خصائص اقطاع عالم معلوم ہوں -

طبقات الارض : جس سے خصائص طبقات زمین اور اوسکے مختلف طبقات کا زمانه اور آثار انسانی کا انمیں وجود ظاہر ہوتا ہے -

علم الآثار : اس فن کے ذریعه سے نوع انسانی کے حالات و آثار قدیمه جو غیر تاریخی زمانه کی یادگار ہیں' انکی تحقیق ہوتی ہے -

علم النبات و علم الحیوان : ان سے یه معلوم ہوگا که خصائص نباتات و حیوانات و انسان میں کیا تشابه اور کیا تباین ہے اور ان سے کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں ؟

علم الحیاة : نوع انسانی کی حیات ' وجود و عامل حیات' خصائص حیات انسانی ' اور امتیازات حیات' سے موضوع علم الانسان کو شدید تعلق ہے -

علم النفس : اس سے انواع و اجناس انسانی کے اخلاق و جذبات ہ باهمی تشابه و تباین ظاہر ہوتا ہے -

علم التشریح : اس فن کے ذریعه سے مختلف انواع و اجناس حیوانی و انسانی میں تشابه و تباین جسمانی اور اونکے باهمی تعلقات ترقی و انحطاط اعضاء کا اظہار ہوتا ہے -

علم اللغات : السنۂ مختلفه کے تشابه و اتحاد و مشارکت اصول و الفاظ سے باهمی اجناس و اقوام انسانی کا اتحاد و اختلاف نسل ظاہر ہوتا ہے -

یه تمام علوم اپنے اندر نہایت دل آویز مباحث رکھتے ہیں ' جن پر کسی دوسری فرصت میں نقد و نظر کی جائیگی -

(١) تکون نوع انسانی کے متعلق علماے علم الانسان کے دو گروہ ہیں ' اول : انسان مستقل اور بلا ارتقاے تدریجی موجوده حالت پر مخلوق ہوا ' اسی کو ہم نے استقلال تکون کہا ہے' دوم : انسان موجوده مرتبۂ انسانیت تک بتدریج جمادی' نباتی' اور حیوانی ارتقاآت کے بعد پہونچا ہے ' اس دوسری راے کو ہم ارتقاے تکون کہتے ہیں -

(۵) دعوة الی الحق حصول جاه و کسب مناصب کا ذریعه نہیں هے که اُس کے نام سے اچهے اچهے عہدے حاصل کیے جالیں ' پبلک سروس میں نمایاں جگہیں ملیں ' مال و دولت بڑهے ' اس مقدس فرض کا معاوضه دینے والا صرف خدا هے ' اجر یا اُجرت جو پیش نظر هو اُسی سے طلب کرنی چاهیے -

(۶) جو لوگ داعي الی الحق کے شریک عمل هوں اُن سے بے تعلقي و علعدگی کے لیے خواه کیسا هي دباؤ ڈالا جائے مگر سختي سے انکار کردینا چاهیے -

(۷) داعي الی الحق کے پاس نه خدائي کے خزانے هونگے ' نه اُس میں فرشتوں کي صفت هوگي ' نه غیب داں هوگا ' انسان کي معمولي حیثیت رکهتا هوگا ' اور اسي حالت میں بڑے بڑے جباروں کي حیثیت بگاڑ دینے کا الّٹیمیٹم دیگا -

(۸) دعوة الی الحق کے لیے موقع و محل کي تلاش بے سود هے که مستبدین کي طبیعت جب حاضر دیکهه لیں اُس وقت تبلیغ کا کام شروع کریں ' یه موقع شناسي ضروري نہیں - هر حالت میں کام کرتے رهنا چاهیے ' اور اس شدت سے کرنا چاهیے که دیکهنے والے گهبرا اُٹهیں ' سننے والے تنگ آجائیں ' اور برملا کہنے لگیں که مقابلے کے لیے هم طیار هیں ' جو کچهه کرنا هو تم بهي کر دیکهو -

(۹) نتیجه ناکامیاب هي کیوں نه رهے ' استبداد میں خواه کچهه بهي فرق نه آئے ' مگر دعوة الی الحق کي سرگرمي میں فرق نه آنا چاهیے ' جو لوگ دهمکي دے رهے هوں که هم نے تلوار سے فتوحات حاصل کیے هیں ' تلوار هي کے زور سے اس کو قائم بهي رکهینگے ' اُن کو جواب دے دینا چاهیے که خدا کو اختیار هے ' چاهے تم کو تباه کرڈالے یا زنده رهنے دے ' دعوة الی الحق کو ان امور سے تعلق نہیں هے -

(۱۰) دعوة الی الحق مشکوک و مشتبه نظروں سے دیکهي جائیگي ' اُس کے داعیوں کو سخن ساز و مفتري کہا جائیگا ' لیکن سلسلۂ سعی و تدبیر میں ان باتوں سے سستي نه آني چاهیے ' البته اپني پوزیشن کو واضح کر دینا چاهیے -

(۱۱) طغیان و جبروت کا انہماک دلوں اور دماغوں میں قبول حق کی صلاحیت باقي هي نہیں رهنے دیتا - ایسي طبیعتیں کبهي راه راست پر نہیں آسکتیں ' اُن سے کناره کش هوجانا چاهیے ' قطع نظر کرلیني چاهیے ' اور اُنهیں بالکل هي بائیکاٹ کردینا چاهیے - وه ظالم هیں ' ستم پیشه هیں ' سیلاب فنا میں غرق هوجائینگے ' اُن کے متعلق کسی قسم کي گفت وگو نه کرو ' اپنے بچاؤ کي آپ تدبیر نکالو ' طوفان حوادث سے محفوظ رهنے کے لیے سفینۂ نجات بناؤ ' اُس کے بنانے میں سرگرمي کے ساتهه لگے رهو ' اور خدا نے جو تعلیم دي هے اُسي کے مطابق کام کرو -

(۱۲) اس کام میں انہماک و سرگرمي کو دیکهه کر لوگ هنسینگے ' هنسنے دو ' تمهیں اپنے کام سے کام هے -

(۱۳) حفاظت کا جو ذریعه اختیار کیا جائے وه صرف اپنے لیے مخصوص نه هونا چاهیے ' بقدر گنجایش - ارباب استبداد کے علاوه جو عذاب الہی کے مستحق هیں - ایک حد تک دوسرے بندگان خدا کے لیے بهي سامان حفاظت بہم پہونچانا چاهیے ' مگر اس کي نوعیتیں مختلف نه هوں ' اور جامعۂ وحدت میں خلل نه پڑے -

(۱۴) جباروں سے بے تعلقي و بائیکاٹ میں قرابت و رشته داري کا پاس و لحاظ ممنوع هے ' کوئي خاص عزیز هي کیوں نه هو ' نہایت اهم خصوصیت کیوں نه رکهتا هو ' مگر دائرۂ حق و صدق سے جہاں باهر قدم نکالے که تباهي آئي ' ایسے لوگ وهي هیں جو عمل صالح اور حقیقي کیرکٹر سے بیگانه هوتے هیں - کفار کي طرح اُن کو بهي بائیکاٹ کردینا چاهیے - اُن پر رحم کرنا یا اُن کے حق میں سفارش کرني جرم هے ' اور سخت جرم هے - اس سے توبه کرني چاهیے -

(۱۵) ظالموں اور جباروں کو هدایت نہیں هوا کرتي - ذرهم في طغیا نهم یعمهون ' اُن کي سرکشانه ضلالت کچهه زمانے تک قائم رهیگي - کچهه مدت تک بندوں پر خدائي کرتے رهینگے ' آخر خدا کي حجت پوري هوگي ' اپني روش تبدیل کرنے کے لیے اُنهیں متعدد موقعے دیے جائینگے ' مگر اُن کے استبداد میں کیوں فرق آنے لگا ' انجام کار سب کے سب نیست و نابود هوجائینگے - حکومت جاتي رهیگی ' سطوت و عزت فنا هوجائیگی ' نام و نشان تک مٹ جائیگا ' دنیا میں خدا کی پادشاهی قائم هوگی ' اور پهر اُنهیں مظلوموں کو برکات الٰهی نصیب هونگے جن کي آزار رساني میں ایک دنیا کو مزه آرها هے -

(۱۶) فناے استبداد کے بعد مسلمان کامیاب هونگے ' اُن پر خدا کي رحمت نازل هوگي ' زمانے بهر کي نعمتوں سے مستفید هونگے ' لیکن بعد کي نسلیں جب خدا کو بهول جائینگي ' جب اضطهاد و استعباد رنگ لائیگا ' جب پهر عزم و ثبات و استقلال میں ضعف آنے لگیگا تو اُن پر بهي تباهي آئیگي ' کامیابي کے لیے صبر و ثبات و تقوی ایک لازمي چیز هے ' جو قوم اس کي خوگر نهوگي ' جس نے قدرت کو اپنے استقلال و اتقا (اعلی کیرکٹر) کا ثبوت نه دیا هوگا اُسے کامیابي کي توقع هي نه رکهنی چاهیے -

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یعلم الله الذین جاهدوا منکم و یعلم الصابرین ؟ (۳ - ع - ۱۴)

کیا تم اس خیال میں هو که بهشت میں داخل هوجاؤگے حال آں که ابهی تک الله نے نه تو اُن لوگوں کو جانچا جو تم میں سے جهاد کرنے والے هیں اور نه اُن کا امتحان کیا جو ثابت قدم رهتے هیں ؟

یه واقعات پیش آنے والے هیں اور ضرور پیش آنے والے هیں ' فارتقب حتی یاتی الله بامره -

اس میں کامیابي مطلوب هو تو سلسلۂ عمل کي توسیع ' صبر و ثبات کا اعتصام ' اور تقوی و طهارت نفس کا تعود پیدا کرو : لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم و لیبدلنهم من بعد خوفهم امنا -

---

اعلان

(۱) ٹالپ کي ڈبل کراؤن سائز ' پین کي مشین ' جو بہترین اور قدیمی کارخانه هے - اس مشین پر صرف دو ڈهائي سال تک معمولي کام هوا هے - اسکے تمام کیل پُرزے درست اور بہتر سے بہتر کام لیلیے مستعد هیں -

ابتدا سے الهلال اسي مشین پر چهپتا هے - دو هارس پاور کے موٹر میں سوله سو في گهنٹه کے حساب سے چهاپ سکتي هے -

چونکه هم اسکي جگه بڑے سائز کي مشینیں لے چکے هیں - اسلیے الگ کر دینا چاهتے هیں -

(۲) ٹیڈل مشین ' جو پاؤں سے بهي چلائي جاسکتي هے ڈیمائي فولیو سائز کي - اِس پر هاف ٹون تصاویر کے علاوه هر کام جلد اور بہتر هوسکتا هے -

مدنیت ... فرنگ

انسانوں کو تیل میں زندہ جلانا

پوتومئو (Putumayo) کی رپورٹ

(مقتبس از انگلشمین - ۲ - جولائی - سنہ ۱۹۱۳ ع)

مظالم پوتو مئو کی تحقیق کے لیے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی ' امید کے مطابق اُس کی رپورٹ بہت سخت الفاظ میں شائع ہوئی ہے -

کمیٹی کو ڈائرکٹروں کے خلاف گو کوئی ایسی شہادت تو نہیں ملی جسمیں وہ علانیہ غلاموں کی تجارت کی ذیل میں خلاف قانون کام کرتے ہوے معلوم ہوے ہوں' تاہم اُن پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے بے انتہا غفلت کی - ایک جگہ کمیٹی نے لکھا ہے کہ " خواہ کتنا ہی ان وحشیانہ اور ظالمانہ کارروائیوں کے ہونے سے انکار کیا جاے مگر انڈینز (اصلی باشندگان جنوبی امریکہ) کو تیل میں جلالیکے واقعات کی کامل طور پر تصدیق ہوگئی ہے " -

کمیٹی نے مسٹر - ہارڈنبرگ اور کپتان ویفن (Mr Hardenberg) (Capt. Whiffen) کے الزامات کو تسلیم نہیں کیا - موخرالذکر پر ڈائرکٹروں نے یہ الزام لگایا تھا کہ اُسنے دھمکی دے کر زبردستی روپیہ لیا ہے - کمیٹی نے لکھا ہے کہ " ڈائرکٹر بہت جلد اُن باتونکو قبول کر لیتے ہیں جو ان لوگونکی شہادت کے خلاف ہوں - انہوں نے مسٹر ہارڈ نبرگ اور کپتان ویفن کی برات کے متعلق دریافت تک نہیں کیا " کمیٹی نے مظالم کے وجود اور اُس کے ثبوت کو قبول کرتے ہوے ڈاکٹر پاریڈز (Dr. Pardes) کے بیان کی - جو پیرو کی گورنمنٹ کے کمشنر ہیں - تصدیق کی کہ بے شک انہوں نے بہت سے ایسے واقعات کو ظاہر کیا ہے' جو پہلے ظاہر نہیں ہوے تھے -

کمیٹی نے انگریزی ڈائرکٹر سر راجر کیس منٹ (Sir Rodger Casement) کے بیان سے جو اہم اکتشافات ظاہر ہوے تھے اُن پر کوئی سوال نہیں کیا سینر ارینا (Senor Arena) نے یہ مان لیا کہ مظالم کے واقعات ضرور صحیح ہیں اگرچہ کچھہ اس میں مبالغہ کی آمیزش ہے - بعض جگہ ممبران کمیٹی نے " عجیب و غریب قصہ " ان روایات کا نام رکھا ہے -

ایک کارٹون میں وہاں کی رعایا کے مصائب دکھاے گئے ہیں جسمیں اُن کو بید لگا لے جارہے ہیں - جلایا جا رہا ہے اور انکو گولیاں ماری جاتی ہیں - مسٹر ریڈ (Mr. Read) اس واقعے کو ایک ڈائرکٹر کی قابل نفرت رپورٹ کہتے ہیں' مگر کمیٹی نے اسے بھی صحیح تسلیم کرلیا ہے' اور لکھا ہے کہ " جو بات کارٹون میں ظاہر کی گئی ہے اُس سے کہیں زیادہ مظالم وہاں ہوتے ہیں "

اس رپورٹ میں یہ بھی شائع ہوا ہے کہ " باوجود اس کے کہ وزارت خارجہ سے آنکی خبرگیری کی ہدایت ہوچکی تھی پھر بھی اسکا کچھہ خیال نہیں کیا گیا' وہانکے کام پر ملازم رکھنے والے نہایت درجہ کے بدمعاش ہیں' قاتلونکا ایک غول ہے جو اپنی تفریح طبع کے واسطے وہانکے لوگونکو گولیوں سے مارتا ہے' یا انکو زندہ جلا دیتا ہے " مسٹر ریڈ نے باوجود کوشش اخفا کے یہ ظاہر کیا کہ " لیما میں انہوں نے انڈینز کو گولی سے نشانہ بنتے ہوے خود دیکھا ہے " کمیٹی نے اکثر الزامات ڈائرکٹروں پر عائد کیے ہیں' اور اس بات کو وثوق کے ساتھہ تسلیم کر لیا ہے کہ " تمام گرم ممالک میں یہ لوگ غلامونکی تجارت کرتے ہیں ' قانون انسداد غلامی کو زیادہ سختی سے استعمال کرنا چاہیے اور اگر کوئی انگریز اس جرم کا مرتکب ہو تو اُسکو انگریزی حکومت سے سزا ملنی چاہیے "

لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ

غلطیہاے مضامین مت پوچھہ' کہتے ہیں: انسان کو اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنا منع ہے ' اصول کی صحت میں کلام نہیں' لیکن جو فروع نکالے جاتے ہیں خود اُن کی تفریع ہلاکت آفریں ہے - طبیعت میں استقلال ہے تو ہوا کرے ' عزم و ثبات پر تیقن ہے تو ہونے دو' تم کوئی بڑا کام نہ کرو' مہمات امور میں کبھی اقدام نہ کرو -

ہندوستان پر حکومت کرنے کے لیے اگر انگلستان میں انگریزوں کو سول سروس کی تعلیم دلانے کی غرض سے ہر سال کچھہ کم ۱۶ - ہزار پونڈ (دو لاکھہ چالیس ہزار روپے) خزانۂ ہند کو ادا کرنے پڑتے ہیں' اور پھر ان سویلینوں سے ہندوستانیوں کی قسمت وابستہ ہوتی ہے ' تو اُن کو رعایا کی عبادتگاہیں ڈھانے ' خانقاہیں گرانے کے احکام نافذ کرانے میں بھی باک نہیں ہوتا ' جب بھی کچھہ نہ کہو -

اگر پنجاب کی نہری آبادیوں میں رعایا کی ضروریات زندگی میں گورنمنٹ کی جانب سے کوئی مدد نہیں ملتی ' اور مزارعین سے نہایت گراں شرح پر مال گذاری وصول کی جاتی ہے ' تو اس شکایت کی تلافی کے لیے دیوان علم (ہاؤس آف کامنس) میں نائب وزیر ہند (مسٹر مانٹیگو) کا صرف یہ جواب کافی سمجھہ لینا چاہیے کہ " ایک سیاح نے ایک ہفتہ وار رسالے میں یہ واقعات شائع کیے ہیں ' مگر دوسرے اشخاص نے جو حالات لکھے ہیں اُن سے یہ بیانات مختلف ہیں - اس لیے قابل تیقن نہیں کہے جاسکتے "

اگر ایک انگریز (جیمس ہنڈرسن) وکٹوریا جیوٹ مل کے ایک ہندوستانی مزدور پر حملہ کرکے اُسے ضرب شدید پہونچاتا ہے ' وہ اسی صدمہ سے بیس دن کے اندر مرجاتا ہے' مقدمہ دائر ہوتا ہے' عدالت اس تعدی کو خطرناک قرار دیتی ہے' مگر مجرم پر صرف ایک سو روپیہ جرمانہ کافی سمجھتی ہے - پارلیمنٹ میں سوال ہوتا ہے ' مسٹر اوگریڈی سفارش کرتے ہیں کہ " جیمس ہنڈرسن " کو ہندوستان سے ملک بدر کردینا چاہیے ' اور عدالتوں کو تنبیہ کرنی چاہیے کہ اس قسم کے مقدمات میں ہندوستانیوں اور یوروپین لوگوں کے مابین فرق نہ کیا کریں ' تو گورنمنٹ کی اس تشریح پر قانع ہوجاؤ کہ " ہنڈرسن نے قلی کو شراب کے نشے میں مارا تھا ' اور وہ ہیضہ سے مرا تھا - وزیر ہند اس معاملہ میں کسی کارروائی کرنے پر آمادہ نہیں ہیں "

اگر جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کے مظالم ہندوستانی مزدوروں پر بدستور قائم ہیں ' اگر حکومت ہند کی یہ قرار داد بھی نافذ العمل نہو سکی کہ آیندہ سے جنوبی افریقہ کے لیے ہندوستان سے قلی نہ بھیجے جائیں ' تو دیوان علم میں مسٹر ہارکورٹ کے اظہار تاسف سے اشک شوئی کرلو کہ گورنمنٹ کوئی چارۂ کار نہیں نکالتی نہ سہی اُس کو افسوس تو ہے -

اگر مدراس و سدرن مرہٹہ ریلوے کے ورکشاپ مدراس میں ریلوے کے ایک انگریز اہلکار نے تین ہندوستانیوں کو اس ہفتہ میں محض اس لیے گولی ماردی کہ اس کے خیال میں " وحشی ہندوستانی اُس کی مہذب میم کو گالیاں دے رہے تھے " تو اس حادثے کو ادبیات اردو کے اس شاعرانہ تخیل کا ذریعۂ تکمیل سمجھو کہ :

کس نے یوں پیار کیا ؟ کس نے وفا کی ایسی ؟
کیوں کریں قتل کسی کو وہ ہمارے ہوتے ؟

اس قسم کے غیر معمولی حوادث طغیان و استبداد کو معمولی تحمل سے انگیز کرلیا کرو' ان پر آزردگی بے جا و بے محل ہے -

(لہا بقیۃ صالحۃ)

مقالات

وثائق و حقائق

ایـــوان شینـــوسو

انسان نے اپنی راحت کے لیے کیا کیا سامان کیے ' دشت سنعار میں ایک برج کی تعمیر شروع کی جس کا منارہ آسمان سے باتیں کررہا تھا - صحراے صعید میں ایک سر بہ فلک ایوان کی بنیاد ڈالی جس کی رفعت و بلندی کے ذریعہ سے لعلی ابلغ الاسباب ' اسباب السموات کی تحقیق کا حوصلہ پیدا ہوا تھا ' لیکن قدرت کے زبردست ہات کی ایک معمولی جنبش نے یہ سارے حوصلے خاک میں ملادیے - ساری عمارتیں نقش برآب کردیں ' اور ایسا نام و نشان مٹایا کہ اس آرزو کے لیے بھی کوئی سبیل نہیں رہ گئی کہ :

قف بالدیار وحیی اربعا درسا
ونادها فعساها ان تجیب عسی

(عمارتوں کے سامنے کھڑے ہو' ڈھئے ہوئے کھنڈروں کو سلام کرو' اور اُنھیں پکارو' شاید وہ جواب دیں)

"الزہراء" کیا ہوا ؟ "الخلد" کہاں گیا ؟ "الحمراء" کس کے ماتم میں سوگوار ہے ؟ "قطب مینار" کس کا مرثیہ پڑھ رہا ہے ؟ "قلعۂ معلی" اور "تاج محل" کس مٹی ہوئی عظمت کو رو رہے ہیں ؟ ایسے ایسے ہولناک و مہیب انقلاب کے بعد کس کو وثوق ہے کہ موجودہ دنیا کی سب سے بڑی عمارت اور سب سے اچھی نزہت گاہ (ایوان شینوسو Chenouceux) اب تک قائم رہیگی ' اور زمانے کے ہاتھوں اس کا کیا حشر ہوگا ؟

سنہ ۱۵۱۵ ع میں طامس بوہر (Thomas Boher) نے اس محل کی تعمیر شروع کی تھی ' عمارت ہنوز پوری بھی نہ ہولی تھی کہ زندگی کے دن پورے ہوگئے' ارمان نکلنے بھی نہ پائے تھے کہ نومبر سنہ ۱۵۲۳ ع میں جان نکل گئی - مرنے سے قبل محل کے ایک منارے پر اس نے یہ کتابہ لگادیا کہ "یہ عمارت اگر بن گئی تو میری یادگار ہوگی" انسان کی آرزوئیں بھی کیسی غرابت آمیز ہیں ؟ عمارت بن بھی گئی ' یادگار قائم بھی ہوگئی' مگر جسکی یادگار تھی آج اسکا کوئی نام بھی نہیں لیتا - محل کا ایک وسیع حصہ دریا میں ستونوں پر بنایا گیا ہے ' جو منظر و موقع ہر حیثیت سے بدیع المثال ہے - ہر ایک دل و دماغ میں تفرج کے ولولے پیدا ہوتے ہیں ' لیکن جب آرزو برآتی ہے تو قدرت یہ پیغام سناتی ہے کہ :

در بزم عیش یک دو قدح درکش و برو
یعنے طمع مدار وصال دوام را

تعمیر کے بے شمار مصارف نے طامس بوہر کو نہایت مقروض کردیا تھا ' اُس کے بیٹے نے اداے قرض کے لیے بادشاہ کو یہ محل دے دیا ' اور خود اُس میں ایک دن بھی نہ رہنے پایا - بادشاہ فرانسس اول (Francis I) اس کو شکارگاہ کے طور پر استعمال کرتا تھا ' مگر تھوڑے ہی زمانے میں دست قضا نے اُس سے بھی یہ عمارت چھین لی - اُس کے بعد یہ محل بہت سے مشاہیر کے پاس رہا - بڑے بڑے دولتمندوں نے اسکو خریدا اور بیچ ڈالا ' بہت سے عشرت پسند ہات اس پر قابض ہوے ' اور پھر دست بردار ہوگئے - چار سو ۹۷ برس ہوچکے ہیں ' لیکن اس طویل مدت میں کسی ایک شخص کو بھی کامیاب زندگی کا لطف یہاں حاصل ہوسکا - حال میں چاکلیٹ کے ایک سوداگر ہنری میئر (Henri Menier) نے ۷۰ ہزار ۸۰۰ پونڈ ! (۱۰ لاکھ ۶۲ ہزار روپیہ) میں اسکو خریدا ہے ' دیکھیے اُس کے پاس کب تک رہتا ہے ؟ پیغام آسمانی کے بہت سے حصے تو پورے ہوچکے ہیں ' دیکھنا ہے کہ اب آخری حصہ کس شکل میں پورا ہوتا ہے ؟ صدیوں سے اس پیغام عبرت کو ہم سنتے آئے ہیں ' مگر ایوان شینوسو کے حالات پڑھنے کے بعد بھی ایک لحظے کے لیے اس پر غور نہیں کرتے کہ :

أتبنون بکل ریع آیة تعبثون ؟ ' تتخذون مصانع لعلکم تخلدون (۲۶ : ۷۲)

اولم نمکن لهم حرماً امنا یجبی الیه ثمرات کل شي رزقاً من لدنا ؟ ولکن اکثرهم لا یعلمون ' وکم اهلکنا من قریة بطرت معیشتها ' فتلك مساکنهم لم تسکن من بعدهم الا قلیلا ' وکنا نحن الوارثین (۲۸ : ۵۰ و ۵۱)

کیا ہم نے اُن کو حرم سراے امن میں جگہ نہیں دی جہاں ہر چیز کا ثمرہ کھنچا چلا آتا ہے ؟ ہمارے ہاں سے انکو رزق پہونچتا ہے ؟ لیکن اکثروں کو یہ بھی علم نہیں ' ہم نے کتنی آبادیاں تباہ کر ڈالیں جو وسائل عیش کے افراط سے وارفتہ ہوگئی تھیں ' یہ اُن کے مکانات ہیں جو اُن کے بعد شاذ و نادر موقعوں کے سوا آباد ہی نہیں ہوے' آخر ہم ہی وارث ٹھہرے -

الحـ ريــة في الاسـ ـلام

مقالہ ام ... ومت ابد الهيه

و امرهـــم شوری بينهـــم (۴۲ : ۳٦)

(۳)

دوسري بحث

مساوات حقوق و مال

یہاں تک اس بحث کا پہلا تکڑا تھا ' اب هم دوسرے تکڑے پر نظر ڈالتے هیں -

اسلام میں خلفا کو عزت و احترام دیني کے علاوہ حقوق انتظامي و مالي میں کوئي تفرق و ترجیح نہ تھي - تاریخ اسلام کا یہ ایک مشہور و مسلم واقعہ ہے ' اور اس کے ثبوت کیلیے تواتر عمل کافی ہے - تاهم سلسلۂ بیان کیلیے چند اشارات کیے جائیں گے -

انـــک لعلـــی خلـــق عظیـــم !!

گذشتہ صفحات میں ظاهر کیا جاچکا ہے کہ آنحضرت صلعم کا عام مسلمانوں کے ساتھہ طرز عمل کیسا تھا ؟ اور کس مساویـانہ حیثیت سے وہ تمام مسلمانوں سے ملتے تھے ؟ سیرت نبوي کے بے شمار واقعات میں سے ایک واقعہ بھی ایسا نہیں' جو اس مساوات سے مستثنی هو - وہ همیشہ لوگوں میں اسقدر مل جل کر بیٹھتے تھے جیسے اوس مجلس کا ایک عام ممبر' اور همیشہ فرماتے : " خدایا میں غریب هوں - مجھکو غریبوں میں زندہ رکھہ ' اور غریبوں هي کے زمرہ میں اٹھا " کھانیکے وقت آپ اسطرح بیٹھتے ' جسطرح ایک معمولي غلام ' اور پھر فرط انکسار سے فرماتے : " میں خدا کا غلام هوں - اوسیطرح کھاتا هوں جسطرح ایک غلام کھاتا ہے "

الله اکبر !

ادھر الله سے واصل ' ادھر مخلوق میں شامل !

مقام اوس برزخ کبری میں تھا حرف مشدد کا !

خلیفۂ اسلام کے اختیارات

حضرت ابوبکر نے اول خلافت میں جو سب سے پہلي تقریر کي اوسکے بعض فقرے یہ هیں :

ایها الناس ! قد ولیت امرکم ولست بخیرکم - ایها النـــاس انا متبع ولست بمبتدع ' فـــان احسنت فاعینونی ' وان زغت فقـــومونی - (ابن سعد - ج ۳ ص ۱۲۹)	لوگو ! میں تمھارا خلیفہ مقرر هوا هوں گو میں تم سے بہتـر نہیں هوں - لوگو ! میں پیـروی کرنے والا هوں ' کوئی نئی بات کرنے والا نہیں هوں - اگر میں ٹھیک کام کروں تو مجھے مدد دو ' اور اگر میں کج هوجاؤں تو مجھے سیدھا کردو !

فتح شـام کے بعد ایک مجلس شوری میں ایک مسئلہ کی نسبت جب اختلاف آرا هوا ' تو حضرت عمر فاروق نے ایک طویل خطبہ دیا - اسکے چند الفاظ یہ هیں :

فانی واحد ... کاحدکم ولست ارید ان تتبعـوا هـــذا الذی اهوی - (کتاب الخراج قاضی ابـــو یوســـف ص ۱۵)	کیونکہ میں بھی تم میں سے ایک کے برابر هوں ... میرا منشا یہہ نہیں کہ میں جو چاهتا هوں اوسکو تم بھی مان لو !

" کاحدکم " کے لفظ پر غور کرو ! آجکل اکثر موقعوں پر پریسیڈنت کی راے دو ووٹوں کے برابر هوتی ہے ' یا اسکو حق ویٹو حاصل هوتا ہے ' لیکن حضرت فاروق نے صاف کہدیا کہ گو میں خلیفۂ وقت هوں ' تاهم میری راے تمام اعضاء شوری کی طرح صرف ایک ووٹ هی کا حکم رکھتی ہے - اس سے زائد نہیں -

اس سے پہلے حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ " انا متبع ولست بمبتدع " یعنے اسلامی فرمان روا اس سے زیادہ کوئی درجہ نہیں رکھتا کہ وہ احکام کتاب و سنت کو ظاهر کرے اور اُنکے عمل درآمد کیلیے بمنزلہ ایک محتسب کے هو - خود اسکو کوئی راے دینے کا حق نہیں -

کیا آج یورپ کی بہتر سے بہتر جمہوریت میں کوئی اسکی نظیر ملسکتی ہے ؟ فتدبروا وتفکروا یا اولی الالباب !

خلیفـــۂ وقت کے مصـــارف

شخصي حکمراني کا سب سے زیادہ ظالمانہ اور مکروہ منظر یہ ہے کہ قوم اور ملک کی دولت صرف ایک فرد واحد کے آرام و تعیش کا ذریعہ هوتي ہے' اور جبکہ الله کے هزاروں بندوں کو زندہ رهنے کیلیے بد تر سے بدتر غذا بھي میسر نہیں آتي ' تو وہ سونے کے تخت پر لعل و جواهر کے دانوں سے کھیلتا ہے !

پس جمہوریۃ صحیحہ کا ایک نہایت اهم رکن یہ هونا چاهیے کہ حصول عزو جاہ اور خرچ مال و دولت کے لحاظ سے عام رعایا اور اور والي ملک کا درجہ ایک کردیا جاے ' اور کوئي ممتاز اور فرق العادۃ حق اُسے حصول مال و تسلط خزینہ کا نہ دیا جاے -

اگر یہ سچ ہے تو دنیا کو رونا چاهیے کہ اب تک اُسکي بدبختی ختم نہیں هوئی - وہ حریت و مساوات کے نعرے جو نئے تمدن کي فضا کو همیشہ طوفاني رکھتے هیں ' افسوس کہ ابھي اصلیت و حقیقت کے حصول کے محتاج هیں - انسانی آزادي کا وہ فرشتہ ' جسکي نسبت کہا جاتا ہے کہ " انقلاب فرانس " کے پروں سے زمین پر اُترا ' گو بہت حسین ہے ' مگر پورا کامیاب نہیں - آج بھی یورپ کو حریت کا سبق لینے کي ضرورت ہے - آج بھي وہ درس مساوات کا محتاج ہے - آج بھي اُسے مضطرب هونا چاهیے ' تاکہ نوع انساني کے احترام کے معمے کو حل کرے ' اور خدا کے یکساں اور هم درجہ بندوں کو تفریق و امتیاز دنیوي کي لعنت سے چھڑانے کي معرفت حاصل کرے -

عالم اسلامی

الجزائر کے ایک مظلوم عرب کا خط

محکومیت کے نتایج

" یہاں کي حالت کیا پوچھتے ہو ؟ یہاں رهنا انگاروں پر لوٹنا ہے - جب تک هجرت کي اجازت تهي زندگي دوبهر نه تهي که اس عذاب سے نجات کي کچهه امید تو تهي ' مگر جب سے یه آخرین دروازۂ نجات بهی بند هوگیا ہے هر مخلص جزائري زیست سے بیزار ہے - کاش موت جلد آتي !

قوم پر تنگ گیري سخت سے سخت تر' شهروں کي حالت بد سے بد تر' کہاں سے الفاظ لاؤں که یہاں کي حالت تمهارے سامنے ممثل و مجسم هوجائے -

تم نے جس حالت میں دیکها تها اس سے اب یہاں کي حالت بالکل [illegible] ہے - اور کیوں نه هو ؟ جب که دولاب سیاست کي رفتار غیر معمولي هو ؟ موجودہ سیاست کا محور یه ہے که " جزائري یافرانسیسي بن جائیں یا مٹادیے جائیں " -

فرانسیسي بنے تو وہ خیل ' دخیل کي قدر معلوم ' اسکے علاوہ پهر اسلام کہاں ؟ اگر فرانسیسي نه بنے تو زدو کوب ' قید و بند ' تیغ و تفنگ ' دار و رسن !

دونوں صورتیں مہلک ' هر مخلص جزائري کا دل فگار ' انکهیں خونبار ' اور زبان موت کي خواستگار -

شیاطین الانس یعني فرانسیسي جاسوس هباء منثور کي طرح پهیلے هوے هیں ' اجتماع عام یا خاص ' کسی کام کے لیے هو یا صرف لطف صحبت کے لیے ' وقت سرشام هو یا اخر سحر ' غرض صحبت کسي قسم کي هو ' کہیں هو ' کسي وقت هو ' وہ موجود ' اور اب تو صحبت و اجتماع کي بهي ضرورت نہیں ' خلوت میں بهی نازل !

حالت سخت ناگفته به ' اعتماد مفقود ' نه بیٹے کو باپ پر بهروسا نه باپ کو بیٹے پر ' بهائي بهائي کا تو کیا ذکر ' بہترین افراد قوم کے پاس ان ضمیر فروشوں کی آمد و رفت بکثرت ' اس آمد و رفت کا نتیجه باغیانه مساعي کي اطلاع سے لبریز رپورٹیں ' اور یه رپورٹیں گو محض دفتر کذب و افتراء مگر فرانس کے لیے وحي آسماني ' رپورٹ کا اثر ؟ احکام قید ' اوامر جلاء وطن سزاے موت ' مرافعه ؟ نہیں ' نظر ثاني ؟ اگر هو بهي تو فائدہ ؟ قاضي (جج) تو فرانسیسي هونگے -

مغرب اقصی پر فتن و حوادث کا ابر کثیف چهایا هوا ہے ' آگ اور خون کي بارش هورهي ہے ' وطن و ملت کے پرستاران غیور سر بکف آرہے هیں ' وادیاں اور میدان آباد هو رہے هیں ' گهر ویران ' گهرانے برباد ' ! عالم اسلامي سنتا هوگا اور روتا هوگا ' مگر هم بدبخت اهل جزائر پر تو بجلیاں گر رهي هیں -

یه اسلیے نہیں که مغرب اقصی میں اسلام کي زندہ یادگاریں مٹائي جارهي هیں ' یه مٹانا نہیں ہے بلکه دوبارہ زندہ کرنا ہے ' توپ کی آگ اور تلوار کا پاني تو وہ بخار پیدا کرتا ہے جس سے تاج و تخت باخته اقوام کي هستي کي کل دوبارہ چلنے لگتي ہے -

بلکه اسلیے که فرانس یه علم بردار مدنیت ' یه مطلع حریت ' یه مدعي قطع سلاسل استعباد و استبداد ' سمجهتا ہے که هم غلام هیں اور وہ همارا آقا ' هم مملوک هیں اور وہ همارا مالک ' همارے جسم و جان انکي قرباني کے لیے مخارق ' اور همارا مال و دولت اسکے دست تصرف کے وقف !

یونان ' اطالیا ' مالطه ' وغیرہ کے دریوزہ گر یہاں آتے هیں فرانس کي جنسیت میں ' داخل هوتے هیں ' ان پر الطاف و عنایات کی بارش هوتي ہے ' سیر حاصل زمین اور اعلی مناصب ان کو دیے جاتیں ' تہیدستي کے بعد دولتمندي ' بوریا نشیني مذلت کے بعد کرسي نشیني عزت ' غرور و نخوت لازمي ' گویا افریقي فرعون ! مسلمانوں کو زجر و توبیخ ' گیرو دار ' سرزنش و پاداش ' قتل و سفک .... کیا کیا لکهوں ' کیا بات اٹهه رهتي ہے ؟

مغاربه اور فرانس سے الدار البیضاء میں جنگ هوئي ' مغاربه همارے کون هیں ؟ همسایه ' هم وطن ' هم مذهب ' پهر ان تمام امور سے قطع نظر وطن پرستان غیور ' علم برداران استقلال ' سر فروشان راہ حریت ' انکي خاک پا چشم انسانیت کے لیے کحل الجواهر ' انکا هر قطرۂ خون لعل و گوهر سے زیادہ قیمتي ' انکا وجود افریقه کے لیے باعث شرف و افتخار -

یه پیکران شرف و انسانیت اور تیغ و توپ کا نشانه ! وہ بهی مسلمان هاتهوں سے ! ؟

فرانس نے حکم دیا که الجزائر کا هر قبیله اپنے اپنے سپاهیوں کی مقررہ تعداد اپنے هي قائد (سر لشکر) کے زیر کمان میدان جنگ بهیجے -

آمدني کے تمام سرچشموں پر اغیار کا قبضه ' گراني شدید ' اهل ملک تہیدست ' فاقه عالمگیر ' هر جزائري ضعیف و نزار ' ان سب پر فرانسیسي عمال اور فرانسیسي جنسیت اختیار کرنے والوں کي جباریاں اور قهاریاں مستزاد ' مرگ زیست سے پسندیدہ تر ' ان حالات میں میدان جنگ جانے کا حکم ' امتثال حکم کے لیے تشویق و ترغیب ' تهدید و ترهیب ' اور بالاخر تنکیل و تعذیب ' فرانسیسي احکام پر عمل کیوں نهوتا ؟

هر قبیله سے کئي جماعتیں کار زار کو گئیں - خود مرے ' اپنے بهائیوں کو مارا اور اسلام کو دنیا کے سامنے شرمسار کیا !

مغرب اقصی میں وطن و حریت پرستی کي آگ پهر شعلے مار رهي ہے ' فرانس کي حقیقت معلوم ' یه آگ اسکے دبائے دب چکي ' یہي هوگا که الدار البیضاء کے تجربے سے فائدہ اٹهایا جائیگا - اهل الجزائر سے پهر کہا جائیگا که چلو اپنے بهائیوں کے سینوں پر گولیاں برساؤ جو عشق وطن کے مجرم اور دولت توحید کے گنجینے هیں ' چلو تاکه فرانس تمهیں اپنے مصالح کي قربانگاہ پر چڑهائے اور اس جاں نثاري کے عوض میں الله ' اسکے رسول ' اسکے ملائکه اور تمام عالم اسلامي کي لعنت دلوائے -

یه ہے جسکي وجه سے هر عاقبت اندیش جزائري پر بجلیاں گر رهي هیں -

خط طویل هو گیا اس لیے ختم کرتا هوں - مزید حالات سے پهر اطلاع دونگا -

میں معمولاً هر نماز کے بعد دعا کرتا هوں که خداے تعالی تمام عالم اسلامي کو مقهوریت کے علاوہ دنیا کي هر قسم کي غلامیوں سے آزاد کرے - اور انکو آزاد مستقل اور خود مختار قوم بنادے - کاش تم بهي اور نه صرف تم بلکه تمام مسلمان میري طرح دعا کرتے هوں "

فی الشتاء و حلة فی القیظ ‘ وما احج علیه واعتمر من الظهر - وقوتی وقوت اهلی کقوت رجل من قریش لیس باغناهم ولا بافقرهم - ثم انا بعد رجل من المسلمین یصیبنی ما اصابهم - (ابن سعد ج ۳ ص ۱۹۸)

کپڑے - ایک جاڑے کیلیے اور ایک گرمی کا - ایک سواری جسپر حج اور عمرہ ادا کروں ‘ اور قریش کے ایک متوسط الحال آدمی کے اخراجات طعام کے برابر اپنے اور اپنے اهل و عیال کیلیے اخراجات طعام - اسکے بعد میں ایک ادنی مسلمان هوں ‘ جو آنکا حال هے وهی میرا حال هے -

حضرت معاذ کي تصریح اور خلافت اسلامي کي اصلی تصویر

معاذ بن جبل ایک بڑے پایه کے صحابی هیں - روم کے دربار میں سفیر بن کر گئے تھے - رومی سردار نے قیصر کے جاہ و جلال اور اعزاز و اختیارات سے اونکو مرعوب کرنا چاها - یہاں مسلمانوں پر دوسرا هی رنگ چھایا هوا تها - جنکے دلوں میں جلال خداوندي کا نشیمن هو ‘ انکي نظروں میں اس طلسم زخارف دنیوي کي کیا وقعت هوسکتی هے ؟ حضرت معاذ نے امیر عرب کے اختیارات کي جن الفاظ میں تصویر کھینچی ‘ وہ حسب ذیل هے :

وامیرنا رجل منا ‘ ان عمل فینا بکتاب دیننا وسنة نبینا قررناه علینا وان عمل بغیر ذلک عزلناه عنا وان هو سرق قطعنا یده ‘ وان زنا جلدناه ‘ وان شتم رجلا منا شتمه بما شتمه ‘ وان جرحه اقاده من نفسه ‘ ولا یحتجب منا ‘ ولا یتکبر علینا ‘ ولا یستاثر علینا في فیئنا الذي افاءه الله علینا ‘ وهو کرجل منا - (فتوح الشام ازدی - ص - ١٠٥ کلکته)

همارا خلیفه هم میں کا ایک فرد هے ‘ اگر همارے مذهب کي کتاب اور همارے پیغمبر کے طریقه کي پیروي کرے تو هم اسکو اپنا خلیفه باقي رکھیں ‘ ورنه اسکو معزول کردیں اگر وہ سرقه کرے تو اسکے هاتھه کاٹ ڈالیں ‘ اگر زنا کرے تو اسکو سنگسار کردیں ‘ اگر وہ هم میں سے کسیکو گالي دے تو وہ بھي برابر کي گالي دے - اگر وہ کسیکو زخمي کرے تو اسکا بدله دینا پڑے ‘ وہ هم سے چھپکر قصر و ایوان میں نہیں بیٹھتا ‘ وہ هم سے غرور و تکبر نہیں کرتا ‘ وہ تقسیم غنیمت میں اپنے کو هم پر ترجیح نہیں دیتا ‘ وہ هم میں ایک معمولي آدمي کا رتبه رکھتا هے ‘ اور بس “

ان الفاظ کو غور سے پڑھو - کیا اس سے واضح تر ‘ اس سے روشن تر ‘ اس سے صحیح تر ‘ اس سے موثر تر الفاظ میں جمہوریت کي حقیقت ظاهر کي جاسکتي هے ؟ کیا حکومت عام کی اس سے بہتر نوعیت هوسکتي هے ؟ کیا مساوات نوعي اور عدم تفوق و ترجیح افراد کي اس سے بہتر مثال تاریخ عالم پیش کرسکتی هے ؟ الله بني امیه سے انصاف کرے ‘ جنھوں نے اسلام کی اس مقدس تصویر مساوات کو اپنے کثافت اغراض و نفس سے ملوث کردیا اور اسکی بڑھتی هولي قوتیں عین دور عروج میں پامال مفاسد و استبداد هوکر رهگئیں ! ضلوا فاضلوا ‘ فویل لهم ولا تبا عهم !

الله الله ! آج دنیا کي ایک وہ قومیں هیں ‘ جنکے پاس کچھه نه تها پر آج انھوں نے حاصل کیا ‘ اور ایک هم هیں که خزانے کے خزانے لیکر آئے تھے ‘ مگر آج سوائے ذکر عیش کے خود عیش کا کہیں وجود نہیں !!

آینده وگذشته تمنائ حسرت ست
یک کاشکے بود که بصد جا نوشته ایم

شرک فی الصفات

کلمات تعظیم و تبجیل کے عجیب و غریب القاب هیں ‘ جو ملوک و سلاطین عالم کے ناموں کے پہلے نظر آتے هیں ‘ اور جنکے بغیر ذات شاهانه کیطرف اشارہ کرنا بھی سوء ادب کی اخیر حد هے ‘ مگر مرقع خلافت اسلامیه میں اونکی مثال ڈھونڈھنا بیکار هوگا - ایک ادنی مسلمان آتا هے ‘ اور یا ” ابا بکر “ اور یا ” عمر “ کہکر پکارتا هے اور وہ خوشی سے جواب دیتے هیں - زیادہ سے زیادہ جو الفاظ تعظیمي استعمال هوسکتے هیں ‘ وہ ” خلیفه رسول الله “ اور ” امیر المومنین “ هیں ‘ اور جو مدح نہیں بلکه واقعه هے - امرا و حکام ملک بھی انھیں الفاظ سے خلفا کو خطاب کرتے تھے -

خود آنحضرت (صلعم) کی بھي یہی حالت تھي - آپ اپني نسبت لفظ آقا (سید) تک سننا پسند نہیں فرماتے تھے - ایک معمولی بدوي آتا تھا اور ” یا محمد “ کہکر خطاب کرتا تھا - ایک بار ایک بدوي حاضر هوا ‘ اور ڈرتا هوا خدمت نبوي میں آگے بڑھا - آپ نے فرمایا :

” تم مجھسے ڈرتے هو ؟ میں اوس ماں کا بیٹا هوں جو قدید (ایک معمولی عربی کھانا) کھاتی تھی (یعنی ایک معمولی عورت کا بیٹا هوں) “

سبحان الله !

چه عظمت دادۂ یا رب بخلق آن عظیم الشان
که ” انی عبده “ گوید بجاے قول ” سبحاني “

ایک صحابی نے اپنے بیٹے کو خدمت نبوي میں بھیجنا چاها - اوسنے باپ سے پوچھا که اگر حضور اندر تشریف فرما هوں تو میں کیونکر آواز دونگا ؟ باپ نے کہا :

” جان پدر ! کاشانۂ نبوت دربار قیصر و کسری نہیں هے - حضور کی ذات تجبر و تکبر سے بلند هے آپ اپنے جاں نثاروں سے ترفع نہیں کرتے “ !

اللهم صل علی افضل الرسل واکملهم محمد ‘ وعلی افضل المسلمین ‘ واکملهم آله الابرار ‘ واصحابه الاخیار -

ماضی و حال

یه حالت تو تاریخ اسلام کي افضل ترین هستي سے لیکر اسکے خلفا و جانشیں تک کی تھی ‘ لیکن اسکے مقابلے میں آج بادشاهتوں اور ریاستوں کو چھوڑ کر ‘ صرف اپني قوم کے اُن لوگوں کو دیکھو ‘ جنکے پاس جائداد کا کوئي حصه یا چاندي سونے کے کچھه سکے جمع هوگئے هیں - ان میں بہت سے لوگ دولت کو تمام فضیلتوں کا منبع قرار دیتے هیں ‘ اور اسلیے لیڈري اور پیشوائي کے بھی مدعی هیں - ان میں بہت سے فراعنه اور نمارده تم کو ایسے ملیں گے ‘ جنکا نام اگر ان خطابوں سے الگ کرکے زبان سے نکالا جاے ‘ جو انکے شیطاني خبث غرور نے گھڑ لیے هیں ‘ یا حکومت کي خوشامد و غلامي کا اصطباغ لیکر حاصل کیے هیں ‘ تو انکے چہرے مارے غیظ و غضب کے درندوں کی طرح خونخوار هوجاتے هیں ‘ اور چارپایوں کی طرح هیجان غصۂ و غلظت کو روک نہیں سکتے -

رسول خدا اور انکے جانشیں اپنے تئیں محض ایک متبع کتاب و سنت سمجھتے تھے ‘ اور ایک معمولی باشندۂ مدینه کے برابر قرار دیتے تھے - وہ پکار پکار کہتے تھے که میں اسی وقت تک تمهارا امیر هوں ‘ جب تک حق و شریعت کے مطابق چلوں ‘ اور اگر میں کجروي اختیار کروں تو تم مجکو سیدها کردو - پھر آجکل کے ان بدترین نسل فراعنه سے کوئي نہیں پوچھتا که یه کیا تمرد اور کیا

یه سب کچهه آسے اسلام هي سکها سکتا هے - وہ کل کي تاریکي کي طرح آج کي روشني میں بهي اسکا محتاج هے.- کیونکه " انساني مسئله " کے حل کي روشني صرف آسی کے پاس هے ؟

یورپ کہتا هے که مساوات اور حریت کا وہ معلم هے - هم اسکو سچ مان لیتے هیں ' لیکن پهر یه کیا هے ' جو ابتک بادشاهوں کے سروں پر نظر آتا هے ؟ یه کس کي دولت هے ' جو تاج شاهي کے هیروں میں دفن کي جاتي هے ؟

وہ سر بفلک عمارتیں ' وہ عظیم الشان محل و ایوان ' وہ انساني ترقی کے بہتر سے بہتر وسائل تعیش ' اور ذرائع آرام و راحت جو آج بهی اسکے بادشاهوں اور پریسیڈنٹوں کیلیے لازمي سمجھے جاتے هیں ' کہاں سے آتے هیں ' اور کن کا خون هے ' جنکے قطروں سے عظمت و کبریائي کي یه چادر رنگی جاتي هے ؟

آج یورپ کے پادشاهوں کی آن تنخواهوں پر نظـــر ڈالو ' جو ملـک کا خزانه بے دریغ آن پر لٹا رہا هے -

شاہ انگلستان کي تنخواہ

جیب خرچ	١١٠٠٠٠	پاونڈ ماهوار
ملازموں کی تنخواہ	١٢٥٨٠٠	" "
گهر کا خرچ	١٩٣٠٠٠	" "
محلات شاهی کی آرایش کیلیے	٢٠٠٠٠	" "
انعامات و خیرات کیلیے	١٣٢٠٠	" "
متفرق اخراجات	٨٠٠	" "
میزان کل	٤٧٠٠٠٠	" "
بحساب روپیه	٧٠٥٠٠٠٠	روپیه "

اسمیں شاهزادۂ ویلز کے ٣ - لاکهه ' اور دیگر شاهزادوں کی رقوم

ادبیات

اسلام کا نظام حکومت

جب ولي عهد هوا تخت حکومت کا (یزید) * عامل یثرب و بطحـــا کو یه پہنچے احـــکام :
" که ولي عهـــد کا بهي اب سے پڑھے نام ضرور * خطبه پڑھتـــا هے حریم نبـــوي میں جو امـــام "

* * *

وقت آیا تو چڑھـــا پایۂ ممبـــر پہ خطیـــب * اور کہـــا یه که " یزید اب هے ' امیـــر الاســـلام
یه نئي بـــات نہیں هے ' که ابو بکـــر و عمـــر * جانشیں کرگئے ' جب موت کا پہنچا پیغـــام "

* * *

اُٹهـــه کے فرزند ابو بکـــر نے فوراً یه کہـــا : * " سر بســـر کذب هے یه ' اے خلف نسل لئام !
جهوٹ هے یه ' که هے یه سنـــت بو بکـــر و عمر * هاں مگـــر قیصر و کسری کي هے یه سنت عام
اپنے بیٹے کو بنایـــا ، تهـــا خلیفـــه کس نے ؟ * ایسي بدعت کا نہیں مذهب اسلام میں نام
یه طـــریقـــه متـــوارث هے تو کفـــار میں هے * ورنه اسلام هے اک مجلـــس شوری کا نظـــام
شان اسلام هے شخصیـــت ذاتي سے بعیـــد * شرع میں سلطنت خاص هے ممنـــوع و حرام
اس سے بهي قطع نظر ' نسل عرب هیں هم لوگ * وہ کوئي اور هیں ' هوتے هیں جو شاهوں کے غلام " !!

(شبلي نعماني)

اگر یورپ نے مساوات انساني کا راز پا لیا هے ' تو پهر اب تـک پادشاہ و رعیت کے حقوق و امتیازات میں یه فرق کیوں هے ؟

یورپ کی مساوات یه هے که پادشاہ کے هاتهه سے مطلق العنانی کي باگ چهین لے ' مگر اسلام صرف اتنے هي کو کافی نہیں سمجهتا - بلکه وہ آسکے سروں پر سے تاج ' اور آنکے نیچے سے تخت بهی کهینچ کر اولت دینا چاهتا هے - کیونکه وہ کسی انسان کو محض خلیفۂ وقت هونے کي بنا پر یه حق دینا جائز نہیں رکهتا که لاکهوں انسانوں کے سر پر ٹوپیاں هوں ' مگر اس ایک کا سر هیروں اور موتیوں سے لیپا جاے !

مدینے کا وہ قدوس پادشاہ چٹائی پر سوتا تها ' اور آسکے جسم مبارک پر داغ پڑجاتے تهے - آسکے جانشیں عین آس وقت ' جبکه روم و عجم کے تخت الٹنے کیلیے حکم دینے والے تهے ' پهٹے کملوں کو جسم پر رکهتے تهے ' اور پتوں کی جهونپڑي کے نیچے سوتے تهے !!

شامل نہیں هیں - - ٧٠ - لاکهه - - ٥٠ - هزار روپیه صرف پادشاہ کي ذات خاص کیلیے هے !!

شہنشاہ جرمني

مجموعی رقم ماهوار بحساب روپیه ٩٠٠٠٠٠٠

بطور نمونے کے هم نے دو بڑے پادشاهوں کي تنخواهیں درج کردیں -

اب ذرا دیکهو که اسلام نے مسلمانوں کے پادشاہ کیلیے کیا تنخواہ رکهي هے ؟ اور خود انکا مطالبه اپنی تنخواہ کي نسبت کیا تها ؟

خلیفۂ اسلام کے مصارف

حضرت عمر نے ایک موقع پر خود هي اپنے مصارف بتلادیے :

أخبركم بما يستحل لي منـــه حلتان : حـــلة — میں خود بتاتا هوں که بیت المال سے مجهے کتنا لینا جائز هے ؟ دو جوڑے

کا یہ منشا تھا کہ مقدونیہ کو خود مختار حکومت دلاے - اس ارادہ میں سرویا اور یونان بھي شریک ہوئے -

بے شبہ خود مختار حکومت کی تجویز اس بنا پر تھي کہ مقدونیہ کبھي نہ کبھي روز اپنے آپ کو بلغاریا کے ساتھہ ملحق کرلیگي - سرویا اور یونان بھي اس تخیل سے واقف ہوگئے تھے ' انہوں نے اپنے اپنے مد نظر علاقوں کي تقسیم اور حد بندي کے مسئلہ کو صاف کر لینا چاہا - معاملات نے سروي اور بلغاري مقاصد کو پورا کردیا - اور بلغاریا کو اب مغربي مقدونیہ کے کھونے کا اندیشہ ہوگیا -

ایم - ہارتوگ (M. Hartwig) روسي سفیر متعینہ بلغراد اکتوبر سنہ ١٩٠٩ ع میں پہونچا - آسنے آتے ہي یہ کوشش کي کہ تینوں سلافي ریاستوں میں اتحاد ہو جاے ' اس معاملہ کا ہنوز کوئي تصفیہ نہیں ہوا تھا کہ ستمبر سنہ ١٩١٠ ع میں اطالیہ سے ترکوں کي جنگ شروع ہوگئي -

ایم - ملوانوویچ (M. Milvonovitch) نے سروي اور بلغاري اتحاد کي کوشش کي چنانچہ ١٣ - مارچ سنہ ١٩١٢ ع کو یہ اتحاد قائم ہوگیا -

جو امور یونان سے طے ہو چکے تھے یہ معاہدہ اسي کے مطابق تھا ' اس اتحاد میں یہ شرط بھي تھي کہ صرف مدافعانہ جنگ میں شریک ہونگے' اور ترکوں پر خود حملہ کبھي نہیں کرینگے - مگر ان اقوام کے جائز حقوق (جنکے وہ مستحق ہیں) ترکي سے طلب کرنے میں ایک دوسرے کو مدد دینگے -

عہد نامہ میں ایک عجیب بات یہ بھي تھي کہ اگر ترکوں سے کوئی لڑائي ہو اور اسمیں معاہدین کامیاب ہوں تو اسوقت ملک کي تقسیم کس طرح ہوگي ؟ اسکي پوري تفصیل مذکور تھی - یہ شرائط معلوم ہوتا ہے کہ ایم پاشیچ (M. Pashich) نے بڑھائے تھے' کیونکہ وہ بلغاریا کي فوجی طاقت کو جانتا تھا' اور ایسي صورت میں وہ سرویا کے حقوق اور اسکے حصہ ملک کو اول ہي سے طے کر لینا چاہتا تھا -

اس امر کي بھي کوشش کي گئي کہ سرویا کي تجویز مقاسمہ اور بلغاریا کي تجویز آزاد مقدونیا کو منطبق کرلیں ' بات یوں طے ہوئي کہ :

(١) سلسلہ شار کے عقب کا کل ملک یعنے قدیم سرویا ' اور نوي بازار سرویا کے لیے مخصوص ہوگا

(٢) رھوڈوپ اور دریاے استرومیا کا جنوبي و مشرقي حصہ ملک بلغاریا کو ملیگا -

(٣) اسکے بیچ کا ملک مقدونیہ کی خود مختار حکومت میں شامل ہوگا -

(٤) اگر مقدونیہ خود مختار ہوسکے تو کوستندل سے ذرا شمال مغرب کے پرے جہاں سروي' بلغاري اور ترکي سرحدیں ملتي ہیں وہاں سے ایک خط جبل اچرڈا (Ochrida) کے آخري شمالی حصہ تک کھینچا جائے - اسمیں کراتوو' ویلیس ' مناستر' اور اچرڈا بلغاریا کو مل جائے ' اور اس خط کے شمال اور سلسلہ شار کے جنوب میں جو اضلاع کازاس' کمانووہ ' اسکوب ' کو شیوو (قرشي) او ر ڈبرا واقع ہیں آن کا تصفیہ زار روس کے فیصلہ پر چھوڑ دیا جاے -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ٢ - روپیہ - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

انگلستان ترکي اور ہندوستان

(امریکہ کے ایک مشہور اخبار کا اقتباس)

جنگ بلقان کے اہم نتائج' وزارت خارجیۂ برطانیہ کے طرز عمل' اور سر ایڈورڈ گرے کي دو طرفہ کارروائیوں سے ایک نتیجہ یہ بھي نکلا ہے کہ توقع کے خلاف ترکوں اور ہندوستان کے مسلمانوں نے اپني پالیسي تبدیل کردي - اس تبدیلي کي ابتدا مسلمانان ہند کي طرف سے اس وقت دیکھي گئي جب گذشتہ سال شمالی ایران میں روس کے مظالم کي داستان خونیں کا علم ہوا ' اور یہ بھي معلوم ہو گیا کہ یہ بربادیاں باد شمال کے ساتھہ باد جنوب کي شرکت سے ہوئي ہیں ' اس الزام سے براءت کسیطرح ممکن نہیں تھي' کیونکہ یہ معاملات کچھہ تعصب پر مبني نہ تھے - نہ انمیں مبالغہ کي آمیزش کی گئي تھي' ہر شخص نے فوٹو کے ذریعہ سے یہ خونیں داستانیں اچھي طرح دیکھہ لیں -

ایران کے شہداے ملک و ملت کو جنھوں نے انگریزي روسي معاہدہ کے خلاف اپنے ملک کي حفاظت کرني چاہي تھي پھانسي دي گئي ' فوٹو میں صاف نظر آرہا ہے کہ شہیدان وطن کو ایک ہي درخت میں لٹکایا گیا ہے' اس کے چاروں طرف روسي افسر اور ملت فروش محمد علي مرزا کے ساتھي کھڑے ہیں - جاں نثاران قوم و ملت کے سر نیچے کي طرف لٹک رہے ہیں - بعض کي کھال بھیڑ بکریوں کي طرح ادھیڑ دی گئی ہے ' اور بعض کو ناقابل بیان طریقوں سے تکلیف دے دیکر واصل بحق کیا گیا ہے - یہ تصویریں لاکھوں کی تعداد میں تمام ایشیا اور افریقہ میں تقسیم ہوئی ہیں - اور گورنمنٹ برطانیہ کي رعایا نے دونوں براعظموں میں ان مناظر خونیں کو دیکھا ہے -

جنگ بلقان شروع ہوئي ' انگریزي اور روسي حکومتوں کي شرکت ترکونکے خلاف صاف طور پر معلوم ہوگئي اور لوگ جان گئے کہ ترکونکے ساتھہ بھي وهي ہونیوالا ہے جو ایران کے ساتھہ ہوچکا' تو مسلمانان ہند کے جذبات میں تحریک ہوی' اور انہوں نے اپنے روحاني و مذہبي پیشوا سلطان روم اور اپنے ہم مذہب بھائیونکے ساتھہ ہمدردي ظاہر کي - یہ ہمدردي چندہ کي صورت میں تھي' جس میں بہت سے ہندؤں نے بھي حصہ لیا ' اور ایک طبي وفد ترکوں کي امداد اور مجروحین جنگ کے علاج کے واسطے بھیجا - ہندوستاني اخبارات وہ خطوط شائع کررہے ہیں جو ممبران وفد نے ہندوستان میں اپنے دوستونکو لکھے ہیں - ان میں اکثر نہایت دلچسپ حالات ہیں ' مثلا گلیپولي ' شتلجا کے افواج کي نقل وحرکت' دردانیال پر ترکوں اور یونانیوں کی لڑائي - ان لوگوں کا مارچ اور فروري کے موسموں میں شدائد برداشت کرنے ' خصوصاً انور بے و رؤف بے کمانڈر حمیدیہ وغیرہ افسران و سپاہیان شتلجا کے حالات ' ونحو ذلک ' یہ حالات نہایت دلچسپی سے پڑھے جاتے ہیں -

جب یہ واقعات قسطنطنیہ کے گرد وپیش میں ہو رہے تھے ' انہیں دنوں افریقہ کے مسلمانوں میں بھي ایک بے چیني پیدا ہورہي تھی - کیونکہ روس اور انگلستان کے جو سلوک ترکوں اور ایرانیوں کے ساتھہ ہو رہے تھے اس سے وسط شمال افریقہ کے (جسے شمالي نائجیریا کہتے ہیں) لاکھوں مسلمان مخلوق میں ایک عام اضطراب پیدا ہو رہا تھا - یہ سخت بے چیني اسقدر شدید ہوگئي کہ حکومت برطانیہ کو ھانگ کانگ سے سر فریڈرک لگارڈ (Sir Fredrick Lagard) سابق گورنر نائیجیریا کو مجبوراً بلانا پڑا - آنسے یہانکي عام رعایا زیادہ مانوس تھي' انکے ذریعہ سے اس بات کي کوشش کي گئي کہ یہانکے باشندونکو

نمرودیت ہے ؟ اگر انکو خود اپنے لیے اسلام عزیز نہیں تو کیا اپني قوم کے اسلام کو بہی کفر سے بدلدینا چاہتے ہیں ؟

کیا وہ بہول گئے کہ انکے مغاطب وہ لوگ ہیں ' جنہوں نے خلفاء رسول کو آنکے ناموں سے پکارا ' آنکو بات بات پر ٹوکا ' ان پر سختی سے سخت اعتراض کیے ' آنکو خطبہ دیتے ہوے روکدیا - اور آس رسول کی امت ہیں ' جس نے ایک موقعہ پر اپنے جاں نثاروں کو اپني تعظیم کیلیے بہي کہڑے ہونے سے روکدیا تہا ' اور فرمایا تہا " کہ لا تقوموا کا لا عاجم ؟ " یعنے عجم کے تاج پرستوں کی طرح میری تعظیم نہ کرو کہ اسلام کی توحید اس سے مبرا ہے ؟ پہر کیا ہے ' جس نے انکے نفس کو مغرور کردیا ہے ' اور وہ کونسا ورثۂ عظمت و جلال ہے ' جو تکبر و غرور کی طرح ' انکو اپنے مورث اعلی فرعون و نمرود سے ملا ہے ؟ اگر دولت کا گھمنڈ ہے تو مجہے اس میں شک ہے کہ انکے پاس جہل کی طرح دولت بہی کثیر ہے - اگر اپنے ان پرستاروں اور مصاحبوں کا انہیں غرور ہے ' جو غلامی اور دولت پرستی کی غلاظت کے کیڑے ہیں ' تو میں یہ باور کرنے کیلیے کوئی وجہ نہیں پاتا کہ وہ دنیا کی مغرور و مستبد پادشاہتوں سے بہی بڑھکر اپنے غلاموں اور پرستاروں کا حلقہ اپنے ارد گرد رکہتے ہیں - بہرحال خواہ کچھہ ہو ' مگر میری آواز کا ہر سامع آج انہیں انکی قوت اور ناکامی کا پیام پہنچادے - اب انکی تباہی و بربادی کا آخری وقت آگیا - وہ دنیا جس نے بحر احمر میں فرعون اور اسکے ساتہیوں کو غرق ہوتے دیکھا تہا ' اور جو اس طرح کے ان گنت تماشے ہزاروں دیکھہ چکی ہے ' وقت آگیا ہے کہ ہندوستان کے اندر ' بحر حریت و صداقت میں جسکی موجیں نہ صرف نام ہي میں بلکہ حقیقت میں احمر ہونگی ' ان مغرور اور متمرد لیڈروں کے غرق ہونے کا بہی تماشہ دیکھہ لے :

اذا جاء موسی و القی العصــــا
فقد بطل السحر و الساحـــــر !

و استکبر ہو و جنودہ فــی الارض بغیـــر الحق ' و ظنــوا انہم الینا لا یرجعـــون - فاخذنــــاہ و جنودہ ' فنبذناہم فی الیم ' فانظــر کیـــف کان عاقبــة الظالمیـــن ؟ و جعلنا ھـــم ایمــة یدعون الی النــار ' و یـــوم القیـــامة لا ینصرون
(٢٨ : ٤٢)

" اور فرعون اور اسکے لشکر نے زمین پر ظلم و استبداد کے ساتہہ بہت گھمنڈ کیا ' اور وہ نادان سمجہے کہ مرنے کے بعد گویا انہیں ہمارے طرف لوٹنا ہي نہیں ہے ! پس ہم نے فرعون اور اسکے لشکر کو بالاخر اپنے دست قدرت سے پکڑ لیا ' اور سمندر کی موجوں میں پہینکدیا ' پہر دیکہو کہ حق سے منحرف ہونے والوں کا کیسا برا انجام ہوتا ہے ؟

ہم نے فرعونیوں کو انسانوں کی پیشوائی اور لیڈری تو دي تہی ' مگر وہ ایسے لیڈر تہے ' جو ہدایت اور رہنمائی کی جگہ ' قوم کو دوزخ کی طرف بلاتے تہے - قیامت کے دن انکی پیشوائی کی حقیقت معلوم ہو جائیگی ' جبکہ کوئی انکا مددگار اور حامی نہوگا ! ! "

[illegible] شرقیہ

(٣)

بلقـــان لیگ

(مقتبس از لندن ٹائمز : ٢٠ - جون - ١٩١٣ ع)

بلغاریا اور یونان کے نتائج اتحاد کے لکہنے میں سلسلہ واقعات کو ملحوظ رکہنا ضروري ہے -

اگرچہ سرویا کے ساتہہ معاہدہ ہونے سے بہت پیشتر یونان نے ابتدائي معاہدہ میں بلغاریا سے یہ امر طے کرلیا تہا کہ ترکوں پر ایک ساتہہ ملکر حملہ کیا جائیگا مگر باقي معاہدہ اول سرویا اور بلغاریا کا ہوا اور بلغار و یونان کا بعد میں ہوا ہے ' شاہ فرڈیننڈ اور ایم گوشاف بلغاري وزیر نے (جو اس معاہدہ کا باني تہا) اس بات کو خوب سمجہہ لیا تہا کہ سرویا سے معاہدہ کرنے سے قبل کسی دوسري ریاست کو بہي شریک کرنا پڑیگا - سرویا کے مقاصد ان سے کچھہ جداگانہ تہے ' مگر بلغاري مدبروں نے اس بات کي کوشش کي کہ سب کے مقاصد کو ایک کردیں اور اسطرح یورپ کو ترکوں کي سلطنت سے پاک کردینے میں کامیاب ہوں -

بیشتر سرویوں کي رائے میں آسٹریا کي (جس کے ماتحت سربی رعایا کي سب سے زیادہ تعداد ہے) طبعي دشمني ہمیشہ قائم رہیگي - ترکوں کي حکومت میں سربي عنصر اور بہي کم تہا - اور اگرچہ قومي منافرت و غیظ و غضب کا جوش اور غصہ البانیوں کے جانب سے سقوطري اور قدیم سرویا میں باقاعدہ کارروائیوں کے ذریعہ سے بڑہایا گیا تہا مگر ترکي سے دشمني کا ایک دوسرا پہلو اختیار کیا گیا - بعض وقت ترکوں سے آسٹریا کے خلاف امداد طلب کي گئي ' اور اسکي تجویزیں سنہ ١٩٠٨ ع میں قسطنطنیہ میں ظاہر کي گئیں -

بلغاریہ اور روس کے مابین ابتدائي زمانۂ رفع نزاع یعنے سنہ ١٨٩٥ ع سے اس بات کي برابر کوشش ہورہي تہي کہ سروي اور بلغاري حکومتوں میں ایک معاہدہ ہو ' یہ تجویز روس کي سجہائي ہوئي تہي - سرویا اور روس کے مقاصد ملتے ہوے تہے - انکو یہ امید تہي کہ قوم سلاو (صقالبہ یا سلاف) جو بلقان میں رہتي ہے آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کرکے آسٹریا کي پالیسی کو بلقان میں روکے - آسکو سالونیکا میں بڑہنے نہ دے ' اور آخر میں سربي قوم کے تمام منتشر فرقے ایک ہوجائیں -

بلغاریا کا پروگرام کچھہ اور ہي تہا ' اگرچہ آسکو بہي آسٹریا کے سالونیکا میں بڑہنے کا اندیشہ تہا مگر اسکے اصلي دشمن ترک تہے - اس قوم کے ہمدردي مقدونیہ کے باشندوں سے وابستہ تہي ' جسکا مقصد یہ تہا کہ مقدونیہ کو کسیطرح آزاد کرائے - معاہدۂ سان اسطفان (San Stepshano) کے رو سے جو حد بندي بلحاظ اقوام کي گئي تہي آسمیں مقدونیہ کے الحاق سے بلغاریا نے بالکل انکار کردیا تہا ' بلغاریا

اور ادا نکرنے کی صورت میں مجسٹریٹ کو اختیار ہو کہ باجراے وارنٹ قرقی مقدار زکوۃ باقیدار سے وصول کرسکے -

اگر بفرض محال ہمنے ایسی تحریک کی اور پاس ہوگئی تو بتلاو اوسپر عملدر آمد کرنا احکام خداوندی کی پابندی کہی جائیگی یا قانون نافذ الوقت کی ؟ میں اس تحریک کا مخالف نہیں اورکون ہے جو اسکا مخالف ہو سکتا ہے ' لیکن بات اتنی ہے کہ مسلمان بنو' اور مسلمان رہکر خدا کے اوامر کی ترویج و اشاعت میں کوشش کرو - اپنی پانوں پر کھڑے ہو تب کام کرو - گورنمنٹ کی دست نگری کس کس بات میں کروگے ؟

مرکز اسلام سے آواز

(از جناب محمد سعید صاحب مہتمم مدرسۂ صولتیہ مکۂ مکرمہ)

جس روشنی نے فاران کی چوٹیوں سے بلند ہوکر تمام عالم کو منور کردیا تھا وہ روشنی اب تمام اسلامی دنیا میں گل ہونے کے قریب ہے - خدا کی وسیع زمین با وجود اسقدر وسعت و عظمت کے مسلمانوں پر تنگ ہورہی ہے - ہماری ذلت و نکبت اور فلاکت و بربادی کے اسباب ہمارے دوست جو چاہیں وہ بیان کریں' مگر سچ اور حقیقة الامر یہ ہے کہ ہم نے خدا کو اور اسکے احکام کو بھلا دیا' اور اسنے ہم کو چھوڑ دیا - اسکا ارشاد کبھی اور کسی حالت میں قیامت تک بدلنے والا نہیں فاذکرونی اذکرکم اگر ہمیں یاد رہتا تو آج ہماری یہ حالت نہوتی - اب وقت سوچنے اور غور کرنیکا نہیں - مسلمانوں کو عزت کے ساتھہ اگر زندہ رہنا منظور ہے تو اب اسکی صرف ایک اور یہی ایک صورت ممکن ہے کہ وہ پھر اپنے خدا اور حقیقی مالک کے دروازہ پر اپنے متکبر اور پر غرور سروں کو سچائی اور عاجزی کے ساتھہ رکھدیں - اسلامی دنیا کی عام کانفرنس کے انعقاد میں جسکو مذہبی اصطلاح میں حج کہا جاتا ہے ابھی تقریباً چار مہینے باقی ہیں - گو وقت کم ہے مگر کام کرنے والوں کو کسی اور قوت اور امداد پر بھروسا کرنا چاہیے - انسانی طاقت اپنے اختیار سے کچھہ بھی نہیں کرسکتی - اس آواز اور تحریک کو الہلال اور وہ اسلامی جرائد جنکو مسلمانوں کی بقا اور ہستی عزیز ہو اسلامی دنیا میں بلند کریں' اور سال حال کے حج پر تمام دنیا کے مسلمانوں کا ایک جلسہ خاص اس غرض سے منعقد کرنیکی دعوت دیں کہ وہ اپنی حالت پر غور کریں اور سوچیں کہ اب مسلمان دنیا میں کسطرح زندہ رہ سکتے ہیں - مسلمانوں کی غفلت اور نا اتفاقی نے ملک اور سلطنت تو کھودی' اور جو کچھہ رہا سہا باقی ہے اسکی طرف سے بھی وہ بے فکر نرہیں - دشمن تاک میں لگے ہوے ہیں' ریشہ دوانیاں ہو رہی ہیں - اب سلطنتوں اور ممالک سے گذرکر مسلمانوں کا مذہب مسیحیت کی زد پر ہے - مسیحی دنیا یا یورپ کو ہر سال مسلمانوں کا موجودہ اجتماع جو محض ایک مذہب کا عظیم الشان رکن ادا کرنیکی غرض سے سوا تیرہ سو برس سے ہوا کرتا ہے اب کچھہ دنوں سے منظور نہیں' اور آئے دن نئے نئے قاعدے اور مشکلات اس راستے میں پیدا کرتے جاتے ہیں - چیچک کا ٹیکہ اور قرنطینے اور اسی قسم کی اور بہت سی رکاوٹیں محض اس وجہ سے سد راہ ہوتی جاتی ہیں کہ مسلمان ہمت ہاردیں - مرکز اسلام کی اسلامی کانفرنس کا انعقاد نویں ذی الحجہ کو میدان عرفات میں جبل رحمت کے قریب اُس پُر انوار اور تاریخی میدان میں ہو جسکے ذرہ ذرہ کو اسلام سے وہ تعلق ہے جو جسم کو روح کے ساتھہ ہے - جلسے کی صدارت کیلیے خلیفة المسلمین سلطان محمد رشاد خان خامس کی بارگاہ میں التجا پیش کیجاوے - ظاہری حالات اور قرائن سے امیر المومنین بذات خود شریک نہیں ہوسکتے اُن کے استمزاج اور اجازت سے یہ خدمت موجودہ شریف مکہ دولتلو سیادتلو الشریف حسین پاشا کے ذمہ رہے' جو اپنے ذاتی کمالات اور محاسن اور ہمدردی اسلام کی وجہ سے ہر طرح اس عزت کے مستحق ہیں - اس کار آمد اور نہایت مفید تحریک کے پیش ہونے پر مسیحی دنیا تو اندرونی تدابیر سے اسکی مخالفت کریگی ' مگر خود مسلمانوں میں بکثرت ایسے لوگ موجود ہیں جنکے قلوب کو حب جاہ اور دنیا طلبی نے بیمار کر رکھا ہے' وہ خود مسلمانوں کو اُنکی بہتری اور بہبودی کے فرضی اور خیالی سبز باغ دکھا کر فریب دینا چاہینگے' اور اس تحریک کی ظاہری مخالفت کرینگے - جس چیز نے مسلمانوں کو آجتک خراب و برباد کیا وہ اُن منافقین کی ابلہ فریبی ہے' جن کمبخت رہنماؤں نے محض اپنی ذاتی اعزاز و رسوخ کی خاطر قوم کو قعر مذلت میں ڈھکیل دیا -

مراسلات و مناظرہ

" حظ و کرب " یا " لذت و الم " ؟

(مسٹر عبد الماجد بی - اے - از لکھنؤ)

الہلال مورخہ ٢٥ - جون کے صفحہ ٣٤٣ - پر میرے مضمون کے آخر میں آپ نے جو نوٹ دیا ہے' اسکا خلاصہ یہ ہے کہ بجاے " حظ و کرب " کے " لذت و الم " کے الفاظ بہتر ہیں -

اس تنبیہ کا شکریہ - لیکن غالباً جناب نے اس پر خیال نہیں فرمایا کہ میرے مجوزہ الفاظ کن انگریزی اصطلاحات کے بجاے استعمال کیے گئے تھے ؟ انگریزی میں " حظ " کے لیے لفظ "Pleasure" ہے ' جسکے اصلی و ابتدائی معنی انگریزی کتب لغت میں "Gratification of the senses" ہیں یعنی حواس ظاہری کو آرام پہنچنا - اسی طرح " کرب " جس لفظ کا قائم مقام ہے' وہ یہ ہے : "Pain" جسکے اصلی و ابتدائی معنی ہیں : "Uneasy sensation or acte in animal bodies" یعنی اجسام حیوانی میں ناگوار کیفیت یا درد - اس تصریح سے معلوم ہوا ہوگا کہ "Pain" اور "Pleasure" اپنے اصلی و ابتدائی معنی میں صرف مادی و جسمی کیفیات کا مفہوم ادا کرنے کے لیے وضع کیے گئے تھے ' گو رفتہ رفتہ مجازاً انکا اطلاق خالص نفسی کیفیات (ناگواری و خوشگواری) پر بھی ہونے لگا - اس بنا پر اُنکا اردو ترجمہ کرتے ہوے اس امر کا خصوصیت کے ساتھہ لحاظ رکھنا چاہیے کہ اردو الفاظ کی دلالت جسمی کیفیات پر ابتداءً و براہ راست ہو' اور نفسی کیفیات پر ضمناً و بالواسطہ -

پس اس اہم نقطۂ خیال سے ' یعنی "Pleasure" اور "Pain" کا صحیح مفہوم ادا کرنے کے لحاظ سے ' میرے نزدیک " حظ و کرب " بہ مقابلہ " لذت و الم " کے (جن میں بہ نسبت جسمی کے ' نفسی انبساط و انقباض کا مفہوم زیادہ پا یا جاتا ہے) بہتر اور لائق ترجیح ہیں -

پھر جب اردو محاورہ میں " کرب " بہ معنی بے آرامی ' درد ' اندوہ ' و الم ' اور " حظ " بہ معنی خوشی ' انبساط '

[بقیہ پہلے کالم کا]

ترکی کے متعلق گورنمنٹ انگلستان کی پالیسی کا اطمینان دلادیں اس قسم کی ملاقاتوں کے حال' جو سر فریڈرک نے وہانکے اکثر امیروں اور سرداروں سے کی ہیں لندن کے اخبار افریقن ورلڈ (African World) میں شائع ہوے ہیں' جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ " میں نے وزیر سقوطری' بورنو کے (Sheho) اور کانو' غاندو (گواندو) کا تسینا - زاریہ ' بدہ اور بولا کے امیروں سے گفتگو کی - سقوطو اور غاندو کے وزرا و امرا سے میں نے جنگ بلقان اور طرابلس کی لڑائی کے متعلق باتیں کیں اور اُن سے کہا کہ انگریزوں کا اسمیں سواے صلح کرانے والے کے اور زیادہ حصہ نہیں ہے -

اُن سے یہ بھی کہا کہ وہ اُن لوگوں سے ہوشیار رہیں جو جھوٹی خبریں پھیلانے کی غرض سے یہاں بھیجے گئے ہیں "

سر فریڈرک اس تقریر کا تذکرہ کرکے بیان کرتے ہیں کہ " میں نے درحقیقت وہ بات بیان کی جسکو میں دل میں خوب جانتا تھا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے - نسبۃً یہ بات بالکل بے حقیقت تھی' کیونکہ ایسا نہ کہنے سے اُس گروہ کے مطالب فوت ہورہے تھے جو لندن میں اسوقت حل و عقد کا مالک ہے " -

بقول ایک افریقی اخبار کے انھوں نے اپنے ضمیر کے خلاف جو ذلیل کام (جھوٹ) کیا تھا وہ اس روش سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ لاغوس (Lagos) سے چلنے لگے تو اُنھوں نے اس بات کی کوشش کی کہ بغیر باضابطہ رخصت ہوے روانہ ہوجائیں' معلوم ہوتا ہے کہ اُنکو یہ امر معلوم ہوگیا تھا کہ یہانکے سردار اور امیر انگلستان کی اصلی کارروائیوں کو جو بلقان کی لڑائی میں کی گئی ہیں خوب جانتے ہیں - اس کا پہلے انکو خیال بھی نہ تھا - یہاں کے بیشتر امیر اور سردار شیخ سنوسی کے اکثر سر برآوردہ پیرووں سے ملتے رہتے تھے' اور بلاواسطہ ملاقات کا سلسلہ جاری تھا - زیادہ با خبر ہونیکی وجہ یہ تھی کہ شیخ نے سوڈان سے ایک مشن شروع سال میں قسطنطنیہ بھیجا تھا ' اسطرح سے تمام اُنکے ہم مذہب لوگوں کی عام کارروائیاں انکو معلوم ہوتی رہتی تھیں -

واقعات کی یہی رفتار تھی جس نے اسطرح برطانیہ کی محکوم رعایا ۷ - کروڑ مسلمانان ہند اور ۲ - کروڑ مسلمانان افریقہ کے خیالات اور جذبات متحد کردیے - مشرق قریب کی انگریزی پالیسی کو یہ تعداد ایک حد تک متاثر کرسکتی ہے' اور اس امر میں کسی چیز سے اتنی مدد نہیں مل سکتی جتنی مجراے سیاست کے علم سے ملیگی کہ جنگ بلقان میں برطانیہ نے کیا کارروائی کی ؟

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ ' گجراتی' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

مسئلہ ازدواج بیوگان

از جناب سید حسن ملنے صاحب رضوی - امروہہ

جس قوم پر ادبار و تنزل کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوتی ہیں ' اور جو قعر مذلت کے اسفل سافلین اور انحطاط کے ورطہ عمیق میں پہنچ چکتی ہے ' اوس میں خال خال ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں ' جنکو اپنی حالت پر ترس آتا ہے ' اور اون مصائب و حوادث کے گرداب سے نکلنا چاہتے ہیں - لیکن با ایں ہمہ وہ گمراہی سے نکلنے کی سعی کے بعد بھی گمراہی ہی میں رہتے ہیں - انکو جو سوجھتی ہے وہ الٹی ' انکے پاوں میں اسر و تعبد کی بیڑیاں ' ہاتھوں میں استبداد و ذلت کی ہتھکڑیاں ' گلے میں غلامی کا طوق پڑا ہوتا ہے - وہ انکو توڑنا چاہتے ہیں' مگر اس طریقہ سے بجاے توڑنے کے اور مضبوطی سے انکے ہاتھ پاوں اور گلے کو جکڑ لیتی ہیں -

یہی حالت ہماری قوم کی ہے - الہلال مطبوعہ ۴ - جون میں ایک مضمون متعلق " ترویج عقد بیوگان " شائع ہوا ہے - جسکو دیکھکر ایک گونہ مسرت مگر صد ہزار افسوس ہوا - خوشی تو اس امر کی ہوئی کہ خدا خدا کرکے اب ہماری آنکھیں کھلتی جاتی ہیں' اور ہم پھر اپنی پرانی اور سچی اسلامی شاہراہ کو ڈھونڈنے لگے ہیں - ہم میں بدعات کے استیصال اور محدثات کے انسداد کا خیال پیدا ہوچلا ہے' مگر افسوس اس پر ہوا کہ جو راہ تجویز کی گئی ہے اگر اس پر عمل ہو تو وہ مسلمانوں کیلیے اس رسم سے بھی بڑھکر افسوس ناک ہے -

ترویج عقد بیوگان کی تحریک نہایت مفید و مبارک ہے' جو ہمارے احکام اسلامی کا جزو موکد ہے' اور جسکے لیے اسقدر ترغیب دیگئی ہے - مگر حیف کہ اب ہماری یہ حالت ہوگئی کہ ہم اپنے مذہبی احکام و اوامر کی اشاعت کے لیے (جسکی ترویج ہر مسلم ہستی پر خداے قادر و مقتدر نے فرض کر دی ہے) گورنمنٹ کا دروازہ کھٹکھٹائیں ' اور انکے آگے ہاتھ پھیلائیں' اسکی وجہ کیا ہے ؟ یہ نتیجہ ہے ضعف ایمان کا -

کیا جس قانون کی پابندی، تمپر ازل ہی میں فرض کی گئی تھی' اور جسکی نسبت تمنے عہد کیا تھا کہ اسکے خلاف نکرینگے وہ تمکو ان احکام و اوامر کی پابندی و ترویج پر مجبور نہیں کرتا' اور وہ تمہارے لیے کافی نہیں ہے ؟ اگر کافی نہیں تو میں تحریک کرتا ہوں کہ قبل اسکے کہ لجسلیٹو کونسل میں ایسے سوال پیش ہونے کی خواہش کریں مناسب ہوگا کہ ہم ایک میموریل گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجیں جسپر ہر صوبہ کے ہزارہا مسلمانوں کے دستخط ہوں' اور اوسمیں یہ درخواست ہو کہ تعزیرات ہند میں چند دفعات ایسی بڑھا دیجائیں جنسے نماز پنجگانہ کا ادا نکرنا جرم قرار دیا جاسکے ' یا زکوۃ کا نہ ادا کرنا قابل دست اندازی پولیس ہو'

[۱۹]

[illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں، اس بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر، اور نه کوئي حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبی مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بهی لاحق هو، یا وه بخار، جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهی هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے، اگر شفا پانے کے بعد بهی استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتی هے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکی آجاتی هے، نیز اُسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتی هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جی نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

[illegible] پروپرائٹر

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

صرف چار روپیه یا تین روپیه سال میں

تمام دنیا کا حال هفته وار ملاحظه فرماے

مساوات

ایک بے مثل هفته وار اخبار

جسکے نسبت جمله قومي اخبارات نے متفقه طور پر نهایت عمده رائیں دي هیں - اور جسمیں :

۱ — قومي و سیاسي مسائل پر نهایت آزادي کے ساتهه بحث کی جاتی هے -

۲ — اقتصادي و صنعتي و تجارتی معلومات مفیده کا ذخیره مهیا کیا جاتا هے -

۳ — دلچسپي کي باتوں کا ایک خاص عنوان هوتا هے جسے پڑهکر آپ لوٹ نه جائیے تو همارا ذمه -

۴ — نهایت پرلطف و دلگداز غزلیں اور نظمیں شایع کي جاتي هیں -

۵ — کونسلوں اور دارالعوام انگلستان کے سوالات و جوابات اور ملک کے اهل الراے اصحاب اور ماهرین سیاست کي تقریریں درج کي جاتي هیں -

۶ — دنیا کے هر حصه کي خبریں جدا جدا عنوان کے تحت میں مفصل چهاپی جاتي هیں -

ایسے اخبار میں تجار و کارباري صاحبوں کے لیے اشتهار دینے کیلیے نهایت عمده موقع هے - باوجود اسقدر خوبیوں کے اخبار کي عام قیمت صرف چار روپیه اور رعایتي قیمت صرف تین روپیه هے - بغیر اسکے که سالانه یا ششماهي قیمت پیشگي وصول هوجاے یا ویلو پے ایبل بهیجکر قیمت وصول کرلینے کی اجازت دیجاے اخبار جاري نهیں هو سکتا -

اطلاع ضروري

مطبع "مساوات" الهآباد میں هر قسم کا کام نهایت عمده اور ارزاں چهپتا هے - یه مطبع ملک کي خدمت کے لیے جاري کیا گیا هے - ایک بار کوئي کاغذ چهپوا کر آزمایش کیجیے - اگر مطبع "مساوات" کے آپ گرویده نه هوجائیں تو همارا ذمه -

جمله خط و کتابت بابت اشاعت اشتهار و خریداري اخبار وغیره منیجر "مساوات" - اله آباد سے کیجاے -

نسیم هند

اس نام کا ایک هفته وار اخبار ۵ - جولائي سنه ۱۹۱۳ ع سے راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پراني و نئي تعلیم کے بهترین نمونونکا مجموعه هوگا - اس اخبار کو کسي خاص شخص یا فرقه کي ذاتي هجو یا فضول خوشامد سے کلیة پرهیز هوگا - مگر ساتهه هي وطن اور اهل وطن کے فائده کیلیے جائز نکته چیني سے بهي باز نهیں رهیگا - اسکا مسلک آزاده روي کے ساتهه صلح کل هوگا - اسکا دستور العمل :

ایمان کي کهینگے ایمان هے تو سب کچهه

یه اخبار ۱۸ - ۲۲ - کے چوتهائي حصه پر کم از کم ۱۶ - صفحوں کا هر ماه کي ۵ - ۱۲ - ۱۹ اور ۲۶ کو شائع هوا کریگا -

چونکه اهل وطن کي قدرداني سے اخبار نسیم هند کا پهلا پرچه ۲۰۰۰ شائع هوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچها موقعه هے - که وه اشتهار بهیج کر فائده اٹهاویں - همکو صوبه سرحدي - پنجاب اور هندوستان کے هر گاؤں اور شهر کے نامه نگاروںکي بهي ضرورت هے لائق نامه نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوه اُجرت بهي معقول دیجاویگي (اخبار کي قیمت سالانه ۲ - روپیه ۸ - آنه)

درخواستیں بنام منیجر "اخبار نسیم هند" راولپنڈی (پنجاب)

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

(از اهلیه منشي عبد الغفور صاحب - جوگي پاڑہ - کلکتہ)

حضور پر روشن ہے کہ میں ایک غریب شخص کی بیوي ہوں - کل وہ الہلال پڑھتے پڑھتے یکایک چیخ اٹھے ' اور ڈاڑھیں مار کر رونے لگے - میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے حضور کا مضمون سنا یا ' اور پھر کہا کہ ایک تو وہ عورتیں ہیں ' جو اپنے زیور اتار اتار کر اپنی مظلوم بہنوں کیلیے دے رہی ہیں ' اور ایک ہم ہیں کہ ہم سے کچھہ بھی بن نہیں آتا !

میں ایک غریب عورت ہوں - میرے پاس سونے کے قیمتی زیور نہیں ہیں ' جو حضور کی خدمت میں پیش کروں - میرے شوہر کے سر پر زري کی ٹوپی نہیں ہے ' جسے بیچکر اپنے بیکس بھائی بہنوں کی مدد کروں - البتہ بڑے بڑے دولت مندوں کی طرح جنہوں نے لاکھہ دو لاکھہ چندہ دیا ہوگا ' میرے پاس دل ہے ' اور اسکی ایک ادنی سي نذر کو حضور قبول فرمالیں - آٹھہ روپیہ کوشش کرکے خدمت مبارک میں بھیجتی ہوں -

الہلال

خدا تمہارے اس خلوص دینی اور محبت ایمانی کو ہمارے غافل دلوں کیلیے تازیانہ عبرت بنائے - دولت مندوں کو تو لاکھہ دو لاکھہ روپیہ دینے کی ایسے کاموں میں توفیق نہیں ملی ' اور نہ انکی قسمت میں یہ سعادت ہے - البتہ تم ہی ایسے سچے فرزندان اسلام نے لاکھوں روپیے فراہم کردیے -

(از جناب محمد عمر صاحب نائب کورٹ انسپکٹر عدالت افسر مال از حصار)

دل کڑھتا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاري ہوتے ہیں مگر کسي کام کرنیکي جرات نہیں ہوتي ' کیونکہ اس چھوٹے سے قصبہ سے جو نہایت نادار اور مزدور پیشہ لوگونکا ہے ' کچھہ کم مبلغ پانچ ہزار روپیہ دفتر کامریڈ کے ذریعہ بھیجا جاچکا ہے .... چندہ کے متعلق بدگماني پیدا ہونے سے جوش سرد پڑگیا ہے ' اسیوجہ سے کام کرنیکا حوصلہ نہیں ہوتا ' مگر آپکے مضمون نے از سرنو دلوں میں آگ لگادي ' اور بجھا ہوا چولھا پھر روشن ہوگیا - اسوقت قلب کي حالت احاطہ تحریر سے خارج ہے - اگر میرے پاس کچھہ ہوتا - تو عجب نہیں کہ پوری تیس ہزار کي رقم لیکر حاضر ہوتا ؟

درم و دام اپنے پاس کہاں
چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۹ کا]

لطف ' حلاوت ' کے عام طور پر مستعمل ہوتا ہے ' (اور جسکي سند علاوہ اردو کتب لغت ' مثلاً فرہنگ آصفیہ کے ' اشعار سے بھي ملتي ہے) تو کم از کم میري راے ناقص میں یہ سوال کسي قدر غیر متعلق ہے کہ عربي لغات میں حظ کے معني صرف " حصہ " کے ہیں -

امید کہ سطور بالا الہلال میں درج کرکے مجھے ممنون فرمائیگا -

ایک فہرست ساتھہ ہوالہ آپ کي بھیجتا ہوں قدرے قلیل رقم بقیہ چندہ کي بھی جو میرے پاس امانت تھی ارسال خدمت ہے ' عنقریب بقایا چندہ بھی جو قریب ڈھائی تین سو روپیہ کے ہوگا بھیجدیا جاویگا "

جناب ذکاء الدین خانصاحب ایم - اے - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر افسر مال ضلع حصار

جناب محمد سلیمان خانصاحب سب انسپکٹر کوتوالی حصار

جناب بابو نور محمد صاحب سب اورسیر محکمہ بارک ماسٹري حصار

جناب مولوي اکرام الدین صاحب محکمہ لوکل بورڈ حصار

جناب یقین الدین خانصاحب رئیس سریسہ

جناب محمد عمر خانصاحب نایب کورٹ انسپکٹر حصار

جناب مولوی عبدالرحمن صاحب پیش نماز مسجد بوریاں حصار

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۵)

نام	روپیہ	آنہ	پائي
جناب منشي عبد العزیز خانصاحب بھاگلپور	۲	۰	۰
جناب عبد الکریم صاحب ڈرائیور جمال پور	۱	۰	۰
جناب اسمعیل صاحب ڈرائیور جمال پور	۱	۰	۰
جناب کبیر احمد خانصاحب بھاگلپور	۱	۰	۰
جناب نصیر الحسن خانصاحب بیسی گڈہ	۵	۰	۰
جناب محمد عمر خانصاحب نائب کورٹ انسپکٹر حصار	۱۰۸	۰	۰
جناب محمد فضل اللہ صاحب - حیدر آباد	۵	۰	۰
همشیرہ صاحبہ جناب آل علي صاحب	۱۵	۰	۰
جناب سید محمد حبیب الحق صاحب بھاگلپور	۲	۰	۰
جناب غلام محي الدین خانصاحب پٹیالہ	۱۱	۰	۰
جناب محمد حسین صاحب سکریٹري انجمن هلال احمر بلکم	۸	۰	۰
بذریعہ جناب غلام هاسي صاحب بہار	۸	۱	۰
جناب محمد کاظم حسین صاحب فارسٹ منیجر - دندوري -	۱۰	۰	۰
جناب کمال احمد صاحب رائپور	۲	۰	۰
جناب غلام زین العابدین صاحب شملہ	۵۰	۰	۰
جناب حاجي طالع محمد صاحب هوشیار پور	۴۶	۰	۰
جناب عبد القیوم صاحب پشاور	۳	۰	۰
بذریعہ جناب سید احمد صاحب بریلي	۱۵	۰	۰
جناب شیر دل خانصاحب ڈیرہ اسمعیل خاں	۲۵	۰	۰
جناب قاضي عبد الحق صاحب هوشیار پور	۴	۰	۰
جناب عبدالمجید صاحب صدیقي لاڑکانہ سندہ	۳	۰	۰
شیخ کرم الهي و نور الهي صاحبان جفت فروش - بازار بلي ماران دهلي -	۱۳	۰	۰
جناب قاضي احمد علي صاحب نگهنوي حال مقیم ساگر	۳۰۰	۰	۰
میزان	۷۲۸	۱	۰
سابق	۵۹۰۲	۵	۰
کل	۶۶۳۰	۶	۰

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PRESS HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۸ شعبان ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ٤

Calcutta : Wednesday, July 23, 1913.

[۲۲]

گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی، مگراب یہ دقت نہیں رہی - صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمانے پر جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں ٹھہریگی بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ اے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن
نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ریلسلی - کلکتہ

[۱۶]

ٹمراسکوپ لیور واچ ۱۹ اسنز

مضبوط - سچا وقت برابر چلنے والی - گھڑی کی ضرورت - تو طلب فرمائین
مع محصول دو روپیہ آٹھ آنہ ہیکر -
ایم اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دہرمتلہ کلکتہ

ملیح اباد کے قلمہائے انبہ

اعلی قسم کے

اگر اپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمالیے : حاجی نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیح اباد کارخانہ قلمہائے انبہ محلہ دیبی پرشاد ضلع لکھنؤ -

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے -

قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایڈیٹر الہلال

...ی لکھی ہوئی اردو زبان میں سرمد شہید کی پہلی سوانعمری جسکی نسبت ...واجہ حسن نظامی صاحب کی رائے ہے کہ باعتبار ظاہر اس سے اعلی اور ...دار الفاظ آجکل کوئی جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معانی یہ سرمد کی ...دگی و موت کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی بلکہ مقامات درویشی پر ...ی مستانہ اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے - قیمت صرف تین آنے -

انیوالے انقلابات

...ے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کی بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھی گئی تھیں وہ سب ہو بہو پوری اتریں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت تین آنے -

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسی دہلی

[۱۸]

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الكريم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٤ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۸ شعبان ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, July 23, 1913.

فہرست

تصاویر

اطلاع

(۱) واقعۂ تسخیر ایڈریا نوپل کے متعلق ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو اجماعی لہجے میں یہ آواز بلند کرکے گورنمنٹ ہند سے درخواست کرنی چاہیے کہ مسلمانوں کا یہ عمومی پیغام ہوم گورنمنٹ کو پہونچادے کہ اس موقع پر تمام اسلامی دنیا برطانیہ عظمی سے دولۃ عثمانیہ کی امداد کی متوقع ہے ' لیکن اگر کسی وجہ سے ' اعانت میں قدم نہیں بڑھا سکتی تو کم از کم یہ تو ہو کہ ترکوں پر دباؤ ڈالنے میں شریک نہ ہو - یہ آخری وقت ہے ' انگلستان نے اب بھی خیال نہ کیا تو نہ معلوم اسلامی جذبات پر کیا اثر پڑیگا ؟

(۲) حادثۂ کانپور کے متعلق ہندوستان کے مختلف مقامات میں متعدد جلسے ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں - سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ مسلم لیگ نے بھی پرو تسٹ کیا ہے - وہ مسلمان جو گورنمنٹ کے کسی حکم پر نکتہ چینی کو شرک باللہ و شرک فی الرسالۃ تو نہیں ' مگر ایک تیسری قسم کی شرک (شرک فی الحکومۃ) ضرور سمجھتے ہیں ' اُن کو سوچنا چاہیے کہ لیگ جیسی مجلس جس کی آفرینش ہی اسی لیے ہوئی تھی کہ قوم میں گورنمنٹ کی طاعت و عبادت کے جذبات کو پھیلائے ' جب اس حکم پر اعتراض کر رہی ہے تو ایسی حالت میں اُن کی خاموشی کہاں تک موزوں مانی جائیگی ؟

(۳) اس نمبر میں صفحات کے ہندسے غلط ہوگئے - صفحۂ ۹ ' ٦۹ کو صفحہ ۵ ' ٦۵ سمجھنا چاہیے ' یہی ترتیب آخر تک ہے -

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کي گليوں ميں

الهـــلال کلکتہ - سالانـــہ قيمت مع محصول صرف آٹھـہ انـــہ !!!

آج دفتر الهلال ميں دو تار دفتر تصوير افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هيں کہ " خدا کے کيليے يورپين ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرين کے مصائب کو ياد کرو' جنميں هزارها بيمار عورتيں اور جاں بلب بچے هيں - جنکو جنگ کي ناگہاني مصيبتوں کي وجه سے يکايک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکي حالت جنگ کے زخميوں سے بھي زيادہ درد انگيز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کرديں' جو زخمي هيں انکو شفا خانے ميں لے آئيں' ليکن جو بد نصيب زندہ' مگر مردے سے بد تر هيں' انکو کيا کريں ؟ "

دفتر الهلال حيران ہے کہ اس وقت اعانت کا کيا سامان کرے ؟ مدد کيليے نئي اپيليں کرنا شايد لوگوں کو نا گوار گذرے کہ هلال احمر کا چندہ هر جگهه هو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھي جاري ہے - مجبوراً جو کچھه خود اسکے اختيار ميں ہے' اسي کيليے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم ازکم وہ ايک ماہ کے اندر دو هزار پاونڈ يعنے ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرين کيليے فراهم کرنا چاهتا ہے' کيونکہ هلال احمر کے مقصد سے جو روپيہ ديا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگہ لگانا بہتر نہيں - اسکي اطلاع آج هي ترکي ميں بھيجدي گئي ہے -

اِس بارے ميں جو صاحب درد اعانت فرمائيں گے [illegible]

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگهه' خود هي اس رقم کو اپني جانب سے پيش کرنا چاهتا ہے -

(۲) اسکي صورت يہ ہے کہ بلا شک نقد تيس هزار روپيہ دينا دفتر کے امکان سے باهر ہے' مگر يہ تو ممکن ہے کہ تيس هزار روپيہ جو آسے مل رها هو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترين ضرورت اسلامي کيليے وقف کردے ؟

(۳) يقينا ميں ۳۰ - هزار نہيں ديسکتا' ليکن آپ کيوں نہيں مجھے ۳۰ - هزار روپيہ ديتے' تاکہ ميں ديدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کيا جاتا ہے کہ **دفتر الهـلال چار هـزار الهـلال کے پرچے ايک ايک سال کيليے اس غرض سے پيش کرتا هے - آج کي تاريخ سے ۳۱ جولائي تک جو صاحب آٹھه روپيـہ قيمت سالانہ الهـلال کي دفتر ميں بھيجدينگے'** انکے روپيہ ميں سے صرف آٹھه آنہ ضروري اخراجات خط وکتابت کيليے وضع کرکے باقي ساڑھے سات روپيہ اس فنڈ ميں داخل کرديا جائيگا' اور ايک سال کيليے اخبار اُنکے نام جاري کرديا جاے گا - گويا ساڑھے سات روپيہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسيدہ برادران عثمانيہ کو دينگے' اسکا اجر عظيم الله سے حاصل کرينگے' اور صرف آٹھه آنے ميں سال بھر کيليے الهلال بھي (جو جيسا کچھه ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاري هوجائيگا - اس طرح چار هزار خريداروں کي قيمت ۳۰ - هزار روپيہ فراهم هو سکتا ہے اور دفتر الهلال آسے خود فائدہ اٹھانے کي جگہ' اس کار خير کيليے وقف کر ديتا ہے -

(۵) اس وقت ماهوار تين سو تک نئے خريداروں کا اوسط ہے - ليکن دفتر ۳۰ - جون تک کيليے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرليتا ہے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپيے کے نقصان ميں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے هيں' تاهم اس تار کو پڑھکر طبيعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کرديا' اور جو صورت اپنے اختيار ميں تھي' اس سے گريز کرنا' اور صرف دوسروں هي کے آگے هاتھه پھيلاتے رهنا' بہتر نظر نہ آيا - يورپ ميں اخبارات کے دفتر اپني جيب سے هزاروں روپيہ کار خير ميں ديتے هيں - شايد اردو پريس ميں يہ پہلي مثال ہے' ليکن اسکي کاميابي اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائيں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خريداري بھيجديں - ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم -

يورپين ترکي کے بے خانماں مہاجرين
جامع اياصوفيا کے سامنے

(۶) الهلال - اردو ميں پہلا هفتہ وار رسالہ ہے' جو يورپ اور ترکي کے اعلے درجہ کے با تصوير' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحيد دعوت الی القرآن' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ہے - محققانہ علمي و ديني مضامين کے لحاظ سے اسکے امتياز و خصوصيت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کيا ہے - اُس نے هندوستان ميں سب سے پہلے ترکي سے جنگ کي خبريں براہ راست منگوائيں' اسکا باب "شئون عثمانيہ" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحيحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذريعہ ہے - "نامو ران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ايک با تصوير سرخي ہے' جسکے نيچے وہ عجيب و غريب موثر اور حيرت انگيز حالات لکھے جاتے هيں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کيے جاتے هيں - مقالات' مذاکرۂ علميہ' حقائق و دقائق' المراسلة و المناظرة' اسئلة و اجوبتها اسکے ديگر ابواب و عنوان مضامين هيں - آٹھه آنے ميں شايد ايک ايسا اخبار برا نہيں -

(۷) درخواست ميں اس اعلان کا حوالہ ضرور ديا جاے' اور کارڈ کي پيشاني پر " اعانۂ مہاجرين " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

نہ بھی مٹا سکیں تو یہی بہت ہے کہ ایک بار روشن تو ہوگئیں -

انور بے ایڈریا نوپل میں داخل تو ہوگئے مگر یورپ کے انصاف و صداقت سے مطلق امید نہیں ہے کہ تسخیر ایڈریا نوپل سے وہ ترکوں کو فائدہ پہونچنے دیگا - اُس نے ابھی سے فیصلہ کرلیا ہے کہ ترک اپنی پیشقدمی سے باز نہ آئے تو یورپ کی تمام نصرانی حکومتیں مل کر اُن پر زور ڈالینگی ' اور اُن کے خلاف جنگی کارروائی کرینگی - " دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت " (انگلستان) کے جنگی جہاز روانہ بھی ہوگئے ہیں ' اور فرانس بھی یہی تہدید کررہا ہے - روس کا الٹیمیٹم (انذار) بھی آنے ہی کو ہے ' اور اطالیہ نے تو اپنی راے ظاہر ہی کردی - جرمنی و آسٹریا کی جانب سے بھی کوئی امید نہیں ' لیکن خدا کی درگاہ سے ہنوز امید باقی ہے - باب عالی ابھی تک تو نہایت پر زور لہجے میں " جواب ترکی " دے رہا ہے -

تا بہ بینیم سرانجام چہ خواہد بودن ؟

مسٹر ڈبلیو - آر - پاٹن نے جزیرہ سامرس سے منچسٹر گارجین کو ایک خط لکھا ہے جس میں دکھایا ہے کہ یونان و اطالیا کا اپنی اپنی رعایا کے ساتھہ کیا طرز عمل ہے - یہ ترکی جزیرہ جنگ طرابلس کے بعد سے اطالیوں کے قبضے میں آگیا ہے ' خال خال مسلمانوں کے علاوہ زیادہ تر آبادی عیسائیوں کی ہے - خط کے آخر میں مسٹر پاٹن لکھتے ہیں کہ " اس جزیرہ کے باشندوں نے اطالیہ کے طرز حکومت کے خلاف ایک اپیل انگریزی وزارت خارجیہ میں بھیجی تھی ' جسکو ہنوز اخبارات میں شائع نہیں کیا گیا - اٹلی کے گورنر جنرل (امیلر) کی ظلم و ستم سے تمام جزیرے کے باشندے نالاں ہیں - اُنکا بیان ہے کہ اطالیہ کے جور و جفا کے سامنے ترکی کے مظالم کچھہ بھی حقیقت نہیں رکھتے - وہ دول یورپ سے اپیل کرتے ہیں کہ جب اسکا آخری تصفیہ ہو تو ہرگز یہ جزائر اٹلی کے قبضہ میں نہ رہیں کیونکہ یہ ثابت ہوگیا کہ یہ قوم دوسری قوم پر حکومت کرنے کے ہرگز قابل نہیں ہے "

نیرایست کے نامہ نگار نے صوفیا سے اُس کو اطلاع دی ہے کہ " مقدونیہ کی بلغاری رعایا جنکی املاک سرویوں اور یونانیوں نے زبردستی چھین لی ہیں ' روزانہ آ رہی ہیں - یہ عجیب و غریب قصہ سروی اور یونانی مظالم کے بیان کرتے ہیں ' اور کہتے ہیں کہ ترکوںکے ہاتھوں اسکے مقابلہ میں کچھہ بھی ہم نے تکلیف نہیں اٹھائی تھی ' جسقدر اسوقت ظلم ہو رہے ہیں ' ایک رپورٹ مظہر ہے کہ سالونیکا ' فلورینا ' کاسٹوریکا کے جیل خانے بلغاریوں سے بھرے پڑے ہیں "

یہ مظالم ہیں جو مہذب نصرانی قومیں خود اپنے ہم مذہبوں کے لیے جائز رکھتی ہیں ' اور اس پر بھی تہذیب و تمدن میں فرق نہیں آتا ' پھر مسلمانوں کے قتل و غارت میں کیا باک ہے ؟

ہفتۂ جنگ دنیا کی آنکھہ نے فتح کے بعد شکست ' عزت کے بعد ذلت ' اور عروج کے بعد زوال کے صدہا تماشے دیکھے ہیں ' مگر ان میں شاید ہی کوئی تماشا بلغاریا کی اس داستان ادبار بعد اقبال سے زیادہ سریع الوقوع ' درد انگیز ' اور عبرت آموز ہوگا -

ابھی چند ماہ ہوے کہ بلغاریا کی فوجیں چتلجا اور ادرنہ کو گھیرے پڑی تھیں ' بلغاری توپوں کی گرج قسطنطنیہ میں سنائی دیتی تھی ' اور فرڈیننڈ نے کہا تھا کہ " اب قسطنطنیہ میں جا کے صلحنامہ پر دستخط ہونگے " لیکن یا سبحان اللہ ! چند ماہ میں دولاب حوادث کا رخ کسقدر بدلگیا ! اب قسطنطنیہ کے بدلے صوفیا کے کوچہ و بازار کوہ شکن توپوں سے گونج رہے ہیں - اور فرڈیننڈ اُس کے دست و بازو ' اعوان و انصار ' بلکہ اسکے حلفاء و ہمساز کہتے ہیں کہ " اب صوفیا میں صلحنامہ پر دستخط ہونگے " - و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیٔ قدیر -

رومانی فوج میزڈرا تک پہنچگئی ہے - میزڈرا اور صوفیا میں ۳۱ - میل کا فاصلہ ہے - مدافعت کے لیے نہ اب روسی متطوعین (والنٹیرس) ہیں کہ وطن واپس جا چکے ہیں - اور نہ بلغاری سپاہی کہ ترکوں کی خون آشام تلوار اور انسان پاش توپوں کے نذر ہوچکے ہیں - اگر رومانی فوج بڑھے تو صوفیا کی تسخیر چند گھنٹوں کا کام ہے - اسلیے شاہ فرڈیننڈ اور اسکی ملکہ دونوں بھاگ گئے ہیں - (ریوٹر نے اس خبر کی تعبیر اضطراب انگیز مگر غیر متیقن افواہ سے کی ہے)

ان یاس انگیز حالات کو دیکھکے فرڈیننڈ نے چارلس شاہ رومانیا کے سامنے پناہ اور اصطلاح سیاست میں صلح کے لیے دست سوال دراز کیا ہے - شاہ رومانیا کی طرف سے جواب یہ ملا ہے کہ سابقہ دوستی کی باز آمد کے ہم خود خواہشمند ہیں ' مگر مشورہ یہ ہے کہ پہلے ان تمام دول کے ذریعہ مبادی صلح طے ہو جائیں جنکا تعلق اس مسئلہ سے ہے -

ملکہ بلغاریا نے بھی پیشقدمی کے موقوف کرنے کے لیے اس امید پر تار دیا تھا کہ اسکی جنسیت اسکی درخواست کی شفیع ہوگی ' مگر یہ عالم سیاست ہے اسمیں عواطف و جذبات رقیقہ کا کیا ذکر - کہ لا قلب للسیاسۃ -

دل کے زخم ستم ظریفی سے گدگدائے گئے ' جواب آیا کہ پیشقدمی زیادہ سے زیادہ غور و فکر کے ساتھہ عمل میں لائی جائیگی -

رومانیا کو یونان اور سرویا سے توڑ لینے کے لیے بلغاریا نے گونا گوں تدبیریں کیں ' مگر دبستان یورپ میں سبق آموزی کا فخر صرف بلغاریا ہی کو حاصل نہیں ' رومانیا بھی اس فخر میں برابر کی سہیم ہے ' پھر جب یورپ کی یہ تلقین ہو کہ تم اس شخص کا ساتھہ دو جسکے ساتھہ قوت ہو ' تو رومانیا ' یونان اور سرویا کو چھوڑ کے بلغاریا کے ساتھہ کیوں ہوتی - رومانیہ کی طرف سے اعلان کردیا گیا کہ وہ تنہا صلح کرنا نہیں چاہتی -

۱۹ - کا تار ہے کہ رومانی فوج نے بلغاری فوج کو فرڈیننڈو میں (جو لوم پلنیکا اور صوفیا کے مابین واقع ہے) نہایت شرم انگیز شکست دی - بلغاری جنرل نے مع ۱۲ - توپوں کے ہتیار ڈالدیے - دول نے اعلان کردیا کہ بلغاریا کو پامال ہونے نہ دیا جائیگا - صوفیا پر قبضہ کرنے کی اجازت نہ دیجائیگی - اب رومانی فوج کا سیلاب مشرق کی طرف بڑھرہا ہے ' اور رومیلی خطرہ میں ہے -

ان بلغاری بھیڑیوں کے شکار جب تک " ناپاک کفار " مسلمان تھے اسوقت تک داستان مظالم مبالغہ تھی ' مگر جب سے ان ستم پیشہ مہذب انسان اور حریت بخشان نصرانیت - کے پنجہ و دندان صلیب پرستوں کے جسموں پر چل رہے ہیں یہی مہذب انسان درندے کہے جاتے ہیں -

بلغاریوں کی سبعیت و درندگی نے یونان میں غیر معمولی جوش پیدا کردیا ہے - یونان کو اصرار ہے کہ اب صلح صوفیا میں جاکے ہوگی - فوجیں بلغار میں بڑھتی چلی جارہی ہیں ' جہاں کہیں مقابلہ ہوتا ہے بلغاری فوج ہتیار ڈالدیتی ہے - روسی سفیر نے اتھینس میں صلح

شذرات

تسخیر ادرنه

صبح امید که بد معتکف پردۂ غیب
گو بروں آے که کارشب تار آخر شد

ادرنه (ایدریا نوپل) مسخر هوگیا ' فاتحان عثمانی شهر میں داخل هوگئے ' دنیا نا امید هوچکي تهی ' یورپ سمجهه چکا تها که ترک جاں بلب هیں ' اب وہ اقدام کے قابل هي نہیں رهے ' لیکن قدرۃ کاملہ کے دست اعجاز نے اُسي بیمار سے تندرستوں کو شکست دلائي - ترکوں کا اجتماع هوتے هي بلغاري مرعوب هوکر بهاگ نکلے ' اپنے استحکامات جو بڑي کوششوں سے استوار کیے تهے اور اُن کو ناقابل تسخیر سمجهے هوے تهے ' آپ ڈهادیے ' اور خدا کا وعدہ پورا هوگیا کہ قانون الهي کے حدود توڑنے والے اور تعلیم رسالت کي بے حرمتي کرنے والے انجام کار تباہ و برباد و خستہ و خراب هوکر رهینگے -

غازي انور بے ایدریا نوپل میں داخل هورهے هیں

هو الذي اخرج الذین کفروا من اهل الکتاب من دیارهم لاول الحشر ' ما ظننتم ان یخرجوا ' و ظنوا انهم مانعتهم حصونهم من الله ' فاتاهم الله من حیث لم یحتسبوا ' و قذف في قلوبهم الرعب یخربون بیوتهم بایدیهم و ایدي المومنین ' فاعتبروا یا اولی الابصار ' ولولا ان کتب الله علیهم الجلاء لعذبهم في الدنیا ' ولهم في الاخرۃ عذاب النار ' ذالک بانهم شاقوا الله و رسوله ' و من یشاق الله فان الله شدید العقاب (۵۹ : ۲ - ۴)

وہ خدا هي هے جس نے اهل کتاب کي اُس جماعت کو کہ انتقام الهي کي منکر هوچکي تهي ' اُس کے گهروں سے مسلمانوں کے پہلے هي اجتماع میں نکال باهر کیا ' مسلمان سمجهے تهے کہ نہ نکلیں گے ' اور خود اُن کو بهي گمان تها کہ اُن کے قلعے خدا سے اُن کو بچا لینگے ' آخر اس طرح غضب الهي نازل هوا کہ اُن کے وهم و گمان میں بهي نہ تها - اُن کے دلوں پر رعب و هیبت چها گئي ' اپنے گهروں کو اپنے هاتهوں هي ویران کرنے لگے - مسلمانوں نے بهي اس ویراني میں اُنهیں مدد دي - جن لوگوں کے آنکهیں هوں اُنهیں اس واقعے سے عبرت حاصل کرني چاهیے - خدا اگر اُن کي قسمت میں اخراج نہ لکهه دیے هوتا تو دنیا هي میں اُن کو عذاب دیتا ' اور آخرت میں تو اُن کے لیے آگ کا عذاب هے - سبب یہ هے کہ خدا اور رسول کي تعلیم سے اُنهوں نے منهہ موڑلیے ' اور جو ایسا کرتا هو اُس کو یقین کرلینا چاهیے کہ خدا کا عذاب نہایت سخت هے -

ایدریا نوپل کو جب بلغاریوں نے فتح کیا تو اپریل کے فورٹ نائیٹلي ریویو میں ایک مشهور انگریز (مسٹر هربرٹ ویوین) نے لکها تها کہ " ایک لا سلکي پیغام اناطول کے صحرا و جبل میں اس خبر کو مشتهر کرتا هوا گذرا هے کہ پرانے مهیب فرماں روا (ترک) کي حاکمانہ زندگي کا آفتاب ڈهل گیا ' عجیب و غریب طلسماتي قلعہ ٹوٹ گیا ' جهاد ' اسلامي اتحاد ' اور بے شمار مسلمان جنگجویوں کے غیظ و غضب کے دهوکے کهل گئے " لیکن اب اُن کو یقین کرنا چاهیے کہ اسلام کي طاقت کو فریب سمجهنے میں وہ خود دهوکے میں تهے - اسلام اپني قهاري کے نتائج دکهانے میں کبهي ناتوان و ضعیف نہ نکلیگا - اُس نے ایک مدت سے پیغام دے رکها هے ' اور یہ پیغام پورا هوکر رهیگا کہ :

سیهزم الجمع و یولون الدبر ' بل الساعۃ موعدهم ' و الساعۃ ادهي و امر ' ان المجرمین في ضلال و سعر ' یوم یسحبون في النار علی وجوههم : ذوقوا مس سقر ' انا کل شيء خلقناہ بقدر ' وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر ' ولقد اهلکنا اشیاعکم فهل من مدکر ؟ (۵۴ : ۳۱ - ۳۷)

کفار کي جمعیت عن قریب منهزم هو جائیگي ' اور وہ پیٹهه دکها کر بهاگینگے ' بلکہ ابهي اُن کا وعدہ هے ' اور وہ گهڑي بڑي مصیبت کي تلخ ترین گهڑي هے - یہ گنهگار هیں ' یہ گمراهی اور آگ میں هیں ' وہ دن آنے والا هے جب کہ منهہ کے بهل یہ آگ میں کهینچے جائینگے ' اور ان سے کها جائیگا کہ عذاب دوزخ کا مزہ چکهو - هم نے هر چیز کو اندازے سے پیدا کیا هے - همارے حکم کو ایک ذرا آنکهہ جهپکنے کي طرح پهونچا هوا سمجهو - دیکهتے نہیں کہ هم نے تمهارے حامیوں کو هلاک کر ڈالا - کیا اب بهی تم میں کوئی غور و فکر سے کام لینے والا نہیں هے ؟

تسخیر ایدریا نوپل کي ناموري میں موجودہ صدر اعظم دولۃ عثمانیہ (شاهزادہ سعید حلیم پاشا) اور غازي انور بے کي قابلیت و موقع شناسي کو خاص دخل هے - اول الذکر خاندان خدیوي (مصر) کے ایک مشهور رکن رکین هیں ' اور ابتدا هي سے مجلس اتحاد و ترقي کے کاموں میں غازي انور بے کے دست و بازو رهے هیں - جب پہلے پہل اُن کو وزارت خارجیہ تفویض هوئي تهي ' تو اُن کي ناتجربہ کاري کي بنا پر عام اختلاف کیا گیا تها ' اور جب وزارت عظمی پر فائز هوئے تو یہ اختلاف شورش انگیز مخالفت کي حد سے بهي گزر گیا - مادي دنیا ' کمزور اسباب پرست طبیعتیں کب واقف تهیں کہ خدا کو جب کوئي کام لینا هوتا هے تو وہ ایک ادنی سے ادنی مخلوق سے بهي اعلی سے اعلی کام لے سکتا هے ' اگر اُس کی مشیت مقتضي هوئي تو اس کام کو حد تکمیل تک پهونچا دیگا ' ورنہ ریڈیم کي شعاعیں رات کي تاریکي

رفتـــار سیاست

مصـر ' ایـران ' تـرکي

فارسل فرعون فی المدائن حاشرین : ان هؤلاء شرذمة قلیلون ' و انهم لنا لغائظون ' و انا لجمیع حاذرون ' فاخرجنا هم من جنات و عیون ' وکنوز و مقـــام کریم ' کذلــك ' و اورثنا ها بنی اسرائیل ' فاتبعوهم مشرقین (۲۶ : ۳۹-۴۲)

در بیابان فنا گم شدن آخر تا چند ؟
رہ بہ پرسیم مگـر رہ بہ مهمـات بریم

اقانیم تثلیث جن ممالک کو توحید سے غصب کرچکے هیں اُن کے حوادث انتزاع و اغتصاب پر سب کي نظر هے ' لیکن جو قدر قلیل هنوز دست برد سے باقي هے ' اُس پر اُچٹتي هوئی نگاهیں بهي نهیں پڑتیں - برطانیه عظمی کي زبان حال (لندن ٹائمس) تازہ اشاعت میں گویا هوئي تهي که " مصر کو انگریزي مقبوضات میں ملحق کرنے کا خیال نہ کبهي پہلے هوا تها اور نہ اب هے " لیکن وزیر خارجۂ انگلستان (سر ایڈورڈ گرے) دیوان عام (هاؤس آف کامنس) میں صاف کہہ رهے هیں ' کہ :

گورنمنٹ برطانیه کو اس مسئلہ (الحاق مصر) کي جانب نہایت توجہ هے - کئي سال سے یہ واقعہ پیش آرها هے کہ مصر کے عمید برطانیه (برٹش ایجنٹ) کي کوئي سالانه تقریر (انتظامي رپورٹ) ایسي نہ نکلي کہ مسئلہ الحاق پر نکتہ چیني سے محفوظ رهي هو - یہ تعجب کي بات نهیں هے کہ اسوقت اس بات کي کوشش کي جائیگي کہ ملک کو اس وهمي دیو کی تکلیف سے آزاد کردیا جاے - تعجب کي بات یہ هوتي اگر موجودہ برٹش ایجنٹ (لارڈ کچنر) لارڈ کرومر کے بعد اس مسئلہ کو ایک سال تک کے لیے غیر منفصل رهنے دیتے ' اور انگلستان کي حکومت کو اس امر پر متوجہ نہ کرتے -

پچھلے سال مسئلہ الحاق کے متعلق دول یورپ سے انگریزي سلطنت کی گفتگو هوئي تهی ' هنوز یہ سلسلہ جاري هی تها کہ جنگ بلقان چهڑ گئی - مطلع سیاست مکدر هوگیا ' اور یورپ میں تشویش پهیل گئی - معاملات مشرق ادنی کے تقدم و اهمیت کو ملحوظ رکهتے هوے اس معاملے کو چند روز کے لیے چهوڑ دیا گیا ' اب کسی دوسرے موقع پر اس کی سلسلہ جنبانی هوگي -

دول ستہ کے علاوہ تقریباً اور بهي پندرہ گورنمنٹیں جو اس مسئلہ سے تعلق رکهتي هیں اس میں شریک هونگي - انکي رضامندي حاصل کرني ضرور هے - یورپ میں ایسے نامہ و پیام میں بڑي دقت هوتي هے ' کیونکہ نسخ الحاق معاهدہ مصر پر بہت سے اعتراضات کیے جاتے هیں - یہ اعتراض ملحوظات سیاسیہ کی بنا پر هوتے هیں - انتظام یا عدالتي امور کي متعلق نهیں هوتے ' اسوجہ سے یہ سوال مناسب وقت کا منتظر هے -

مشرق ادنی میں صلح کرادینے کي وجہ سے دوسري قوموں کي نظر میں برطانیه کا وقار و اثر اچها هوگیا - مصر کے موجودہ نظام عدالت میں برطانیه کو کسی ترمیم کے پیش کرنے میں کچهہ ایسي دقت نہ هوگي ' اگر کبهي ترمیم پیش هوئی تو وهانکی ملکي حالت میں اس سے کوئی تغیر نہ هوگا ' اور نہ وادي نیل میں اس سے برطانیه کي ذمہ داریوں میں کچهہ فرق آئیگا - الحاق مصر کا مسئلہ بہت هي عجیب معنوں میں اسوقت سمجها جارها هے - نظم و نسق کے موجودہ حالات کچهہ اس نوعیت کے واقع هوے هیں کہ اس وقت جیسي پولیس ملک میں موجود هے اُس سے بہتر جمعیت قائم کرنے میں کیا کچهہ موانع پیش آرهے هیں - اس سے انصاف کا خون هوتا هے ' اور عام ملکي ترقي میں خلل پڑتا هے -

سلطنت برطانیه کي یہ خصوصیت هے کہ وہ غیر اقوام کے نازک معاملات میں بہت نرم هے ' اسوجہ سے وہ الحاق کو بہت هي غیر موزوں معنوں میں بهي سن لینا جائز سمجهتي هے - اسکا نتیجہ یہ هوتا هے کہ قناصل و سفراے دول ' فرائض پولیس کے ادا کرنے میں خلل ڈالتے هیں ' اور بغیر مصري حکومت کي منظوري یا استمزاج کے پولس سے اپنی وارنٹونکے امتثال کے آرزومند رهتے هیں -

روسی الجنس اڈ موچ (Adamovitch) سے مصر کے باهر ایک جرم سرزد هوا تها - روسی قونصل نے اوس کو مصر میں گرفتار کرلیا ' اور روس بهیجدیا - حکومت برطانیه نے اس معاملہ میں چشم پوشي توکی ' مگر یہ امر چشم پوشی کے قابل نهیں هے کہ مختلف معاملات میں اسطرح کے متواتر اقدام روسي قونصل نے کیے هیں ' جس سے ایک ایسے ملک میں جہاں برطانیه کو بہت هي قریبي تعلق حاصل هے اصول میں فرق آتا هے -

خاص شرائط میں ایک حق امتیاز یہ بهي هے کہ مصر کي مقامي عدالتوں سے اجانب (آفاقي یا غیر ملکی رعایا) کو تعلق نہ هوگا - اسکا نتیجہ یہ هوا کہ ملزمونکے گرفتار کرنے میں دقت پیدا هوگئی - بعض موقعوںمیں گرفتاري نا ممکن هو جاتي تهي ' اور کافي شہادتیں میسر نهیں آسکتي تهیں ' جب کسي غیر ملک کا کوئي باشندہ گرفتار هوتا تها تو اُسي ملک کے قونصل کی عدالت میں وہ بهیجدیا جاتا تها - اس سے مصر کی انصاف کرنے والي حکومت کو صدمہ پهونچتا تها - مجرموں کو ارتکاب جرائم کے لیے مصر اُس زمانے میں ایک عمدہ جگهہ مل گئی تهي - اسوقت جیسا کہ سالانہ رپورٹ سے ظاهر هوتا هے ' سفید رنگ اقوام (اهل فرنگ) کي بردہ فروشي کو روکنے میں بڑي دقت هوتي هے - با قاعدہ الحاق نهونے سے رفاہ عامہ کے دوسرے کاموں میں بهي اسی طرح کی بہت سی زحمتیں پیش آرهي هیں -

مصر کو مقبوضات برطانیه میں ملحق کرادینے کي تحریک اگر خود مصر کے حق میں کوئی منصفانہ تحریک هے تو یقین کرنا چاهیے کہ دوسری قوموں کے لیے بهی یہ کوئی تکلیف کی بات نهوگي - غیر ممالک کو بہت سے فائدے پهونچینگے ' اجنبی حکومتونکي تجارت میں ترقی هوگی - برٹش ایجنٹ نے سنہ ۱۹۱۲ ع کی سالانہ

دي سلسله جنباني كي ' تو جواب ملا كه منظور ' مگر اس شرط پر كه بلغاريا حلفاء کے تمام مفتوحه مقامات سے دستبردار هو ' اور تاوان جنگ دے - شهروں اور دهات كي بربادي سے جسقدر نقصان هوا هے اسكا معارضه دے - تهريس ميں يونانيوں كي جان ' مال اور مذهبي آزادي كي ضمانت كرے ' اور ايک مقرره مدت کے اندر فوج منتشر كردے -

سروي فوج سينت نكولس کے قريب پهنچگئی هے - بلغاري افسروں نے باشندوں كو شهر چهوڑ دينے كا حكم ديديا هے -

٢١ - كا تار هے كه روسی سفير نے پهر يونان سرويا اور جبل اسود سے صلح کے ليے گفتگو كي - تينوں رياستوں نے بالاتفاق جواب ديا كه وه صلح کے ليے بلغاريا سے براه راست گفتگو كرنے کے ليے تيار هے ' مگر مبادي صلح پر دستخط سے قبل وه التواے جنگ کے ليے تيار نهيں -

٢٧ - مارچ كو جهاں هلال سرنگوں هوا تها وهاں اس خداے بدرو احزاب كي كارسازيوں نے تمام عالم اسلامي کے قنوط و ياس کے باوجود كل ٢١ - جولائي كو پهر اسے سربلند كر ديا - لندن ٹائمز كا نامه نگار صوفيا سے تار ديتا هے كه ترک محافظ فوج كی خفيف مقاومت کے بعد ادرنه ميں داخل هوگئے -

انگلستان کے مايهٔ افتخار مسٹر گليڈ سٹون يورپ كو تلقين كر گئے هيں كه هلال سے جو صليب کے پاس آئے اسكو پهر هلال کے پاس واپس نه جانا چاهيے - اسليے ادرنه پهر تركوں کے پاس آنا يورپ كيونكر گوارا كرسكتا تها ؟

تركي فوج ابهي بنير حصار هي تک پهنچي تهی كه اتحاد ثلاثه (انگلستان فرانس اور روس) كا اضطراب بڑها ' اور اسدرجه بڑها كه سررشته صبر هاتهه سے جاتا رها - تجويز هوئی اس خطره روح فرسا کے متعلق غور كرنے کے ليے سفراء مجتمع هوں - قاعده سے اس جلسه کے مقام اجتماع اور صدارت كا شرف خاک انگلستان كو حاصل هونا چاهيے تها ' كيونكه اس اجتماع كا اصول اساسي انگلستان هي کے ايک نامور فرزند كي ديرينه عداوت اسلام كا نتيجه هے - پهر اس دو سال کے پر آشوب زمانے ميں بهي امن يورپ اور مصالح صليب کے حفظ و نگهداشت ميں وه هميشه پيش پيش رها ' چنانچه يه انگلستان هی تها جسكے سفير نے دولت عثمانيه كو جنگي تياري کے موقوف كرنے پر مجبور كيا تها - يه خاک انگلستان هی تهي جهاں ياد داشت تيار كي گئي تهي ' اور وهاں يه انگلستان هی كا بيڑا تها جسكے جهازوں نے ياد داشت كو پر اثر بنانے کے ليے سب سے پہلے نقل و حركت شروع كي تهي -

ليكن شايد اس شرف كي حد سے زياده بهتات ميں سرگرے كي دوربيں آنكهوں كو خطرات نظر آئے ' اور اسليے سياحت پر انكارے (رئيس جمهوريت فرانس) ميں يه طے هوا كه اس خطرناک شرف تقدم ميں فرانس بهي سهيم هو - بهر نوع سبب كچهه هو صدارت اور مقام اجتماع كا شرف ابكي فرانس كو حاصل هوا - پيرس ميں موسيو پچون وزير خارجه فرانس كي صدارت ميں سفراء جمع هوے ' اور اس کے بعد سفير فرانس متعينه قسطنطنيه كو تار ديا گيا كه وه باب عالی كو معاهده لندن کے احترام پر مجبور كرے -

١٧ - جولائي كو ريوٹر نے يه خبر دي كه " اگر تركوں نے ادرنه لے بهی ليا ' تو دول ان کے پاس رهنے نه دينگی " مگر يه كامل پاشا كي وزارت نه تهي كه ڈاؤننگ اسٹريٹ کے بازي گروں کے اشاروں پر رقص كرتی - دول کے مكرر اعلان کے باوجود بهي جب باب عالي کے طرز [illegible] ل ميں كوئي فرق نه آيا تو اسي " دماغ " نے جس نے اور صد [illegible] ز تدابيريں سونچي تهيں يه تجويز كی كه تركي بلغاري حدود کے متعلق بين الاقوامی كميشن كي كارروائي ميں عجلت كو كام فرمايا جائے - اسی کے ساتهه رو ما سے نيم سركاري طور پر يه اعلان كرايا گيا كه اگر باب عالی نے اپني فوج كو ادرنه ميں داخل هونے كی اجازت دي تو " دول متحده براه راست مداخلت كا استعمال كرينگي " - اسی اثناء ميں روسي سفير بار بار وزير اعظم سے ملتا ' اور باب عالي کے موجوده طرز عمل پر اظهار نفرت كرتا رها مگر جس كا شعار " ادرنه يا موت " هو اس پر تهديد و تخويف كيا اثر كرسكتي هے ؟ اسوقت تک دول كي طرف سے جو كچهه هوا تها وه محض زباني تها اب ضرورت تهي كه قول كی تائيد ميں عمل بهي كرے -

اگر ابكي انگلستان زباني كارروائيوں ميں پيچهے رها تها تو كوئي وجه نهيں تهي كه اسكي تلافي عملی كارروائيوں ميں پيشقدمي سے نه كر ديجاتي - سب سے پہلے انگلستان کے جهاز جنبش ميں آئے - ٢٠ - كا تار هے كه يارموتهه ' انفليسكيبل ' اور پرنس پالن ' پالرس پهنچگئے ' اور دو برطانسي تباه كن كشتياں عنقريب آنے والي هيں -

مگر موجوده تركي وزارت جسكي بنياد بزدلی و اجانب پرستی کے بدلے همت اور وطن پرستي پر هے ان تمام كارروائيوں ميں ايک سے بهی متاثر نه هوئي - ايک طرف دول كو ياد داشت ايسے لب ولهجه ميں بهيجي جس سے اعلان جنگ مترشح هوتا تها ' اور دوسري طرف فوج كو ادرنه ميں داخله كا حكم ديديا -

ياد داشت ميں باب عالي نے لكها كه خط اينوس ميڈيا کے متعلق سوال کے ڈپلو ميٹک ذرائع سے حل كو باب عالي خود ترجيح ديتا ' مگر بلغاريوں کے مظالم نے اسكو نا ممكن كرديا هے - باب عالي اميد كرتا هے كه موجوده حالات ميں يورپ اسكو كسی ايسي سرحد کے حاصل كرنے کے ليے مجبور متصور كريگا جو دارالسلطنت كي حفاظت كي ضامن هو ' نيز بلغاريا كو بهی اسی کے مطابق مشوره ديگا -

يورپ ابهي تک موجوده وزارت كو كامل كی وزارت سمجهه رها تها جو ايک طرف اخبارات اور قوم کے وكلا کے سامنے تسليم ادرنه سے تبري و تحاشي كرتي تهي ' اور دوسري طرف اسكے ليے انگلستان كي وساطت سے ساز باز كر رهي تهي - چنانچه ريوٹر ٢١ - كو تار ديتا هے كه دول كو پختگي کے ساتهه يقين دلايا گيا تها كه ادرنه كي طرف پيشقدمي هرگز مقصود نهيں ' بلكه قسطنطنيه کے غير معمولی جوش اشخاص کے خاموش كرنے کے ليے هے - مگر ٢١ - جولائی كو اسے معلوم هوا كه اس كا خيال غلط تها اور اب ايشيا نے اسكے زرين اصول سياست كا استعمال سيكهه ليا هے -

اس انكشاف حقيقت نے " يورپ کے دار السلطنتوں ميں ايک قسم كا خوف آميز تعجب پيدا كرديا هے - اسي تار ميں آگے چل كے ريوٹر كهتا هے كه " صلحنامه لندن كی بابت دول اس درجه قريبي طور پر همخيال هيں كه تركوں كي طرف سے اسكے علانيه تمسخر كو منظور نه كرينگي - خواه ترک بلغاريوں کے مقابله ميں با قاعده اعلان جنگ هي كرنا كيوں نه چاهيں " بهر حال قانوني اور غير قانوني كسي طرح سے بهي صليبي يورپ تركوں كو ادرنه اپنے هاتهه ميں ركهنے نديگا - كيونكه اس سے اس اصول گليڈ سٹونی كا نقص لازم آئيگا جو آج بلا استثناء تمام يورپ كا دستور العمل هے - اسي تار ميں آخر ميں يه بهي كهديا گيا هے كه " بے شبه تركوں پر سخت دباؤ ڈالنے کے ذرائع موجود هيں مگر ان پر سب كا اتفاق امر مشكل هوگا " اور غالبا اشكال كا باعث ائتلاف ثلاثه بلكه جرمني هوگا - ورنه فرانس و انگلستان دونوں اس تجويز سے اتفاق كرنے کے ليے تيار هونگے جو " ديو يورپ " کے پايه تخت سے پيش كيجائے -

تمام دول کو پورا حق دیا جاے ' صرف ایک هي سلطنت انتظامي امور میں دخیل هونیکي حقدار نہیں ہے - اس اختلاف سے ایک بات صاف ظاهر هوتي ہے کہ مشرق قریب کے آخري فیصلہ هونے سے پہلے روس ' انگلستان ' فرانس ' اور جرمنی ' بحر روم - بحر اسود - بحر خزر اور خلیج فارس کے گرد و پیش کے ممالک پر اپنے اپنے مطالب کو حاصل کرکے اپنا اقتدار راسخ کرلینے کو هیں - تین برس هوے جب ایران میں ریلوے کا مسئلہ پیش هوا تھا اسوقت یہ رقیب قوتیں ایراني ریلوے پر اپنا اپنا اقتدار قائم کرنا چاهتی تھیں - اسوقت کي رقابت کا نتیجہ اب همارے پیش نظر ہے - یورپ کي چار گورنمنٹیں اسوقت ترکي اور ایران سے انکا واجبي بلکہ واجبي سے زیادہ حق لینے کے فکر میں هیں -

خلیج فارس کا مسئلہ اب ان مدبروں کی رایوں کو تقویت دیگا جنھوں نے پچیس برس قبل دنیا پر ظاهر کردیا تھا کہ جس حکومت نے کسي غیر طاقت کو اس خلیج کے کسي ساحل پر قبضہ کرنے کی اجازت دي تو ایسی حکومت کی سزا لعنت و ملامت هوگی.......... خلیج فارس اب قبضہ میں آهی گئی ہے ' سواحل عرب مل هی گئے هیں ' ریلوے نے اضافۂ اقتدار کی راهیں کھول هی دي هیں - اب صرف اس امر کا لحاظ باقی ہے کہ جو علاقہ انگریزي اقتدار کے تحت میں آچکا ہے اس کے هر جزو کل پر انگریزي اقتدار و تسلط کافي طور پر قائم رہے - اس امر کا لحاظ بھي نہایت ضروري ہے کہ روس اپنے علاقہ سے آگے نہ بڑھنے پائے - امیر افغانستان کو اپنے ملک میں خود مختار رهنے دیا جاے - غالباً وہ اس حالت کو بدلنا بھی نہیں چاهینگے ' ملک گیري کی گو انکو هوس بھی هو ' مگر اس کے لیے اقدام نہ کر سکینگے ' ترکوں کی سلطنت اور ایرانی حکومت کے بالکل ختم هونے کے بعد جب تک تیس لاکھ مسلمان یہ نہ کہیں کہ امیر افغانستان همارے خلیفہ اور پیشوا هیں اسوقت تک ان کی حکومت کو قائم رهنے دینا چاهیے - اس مدت میں روس کے اختیار و اقتدار کے محدود کرنے کے لیے بھی بہت کچھ کوششیں هوسکتی هیں "

خلافت اور مذهبی پیشوائی میں کوئی خاص بات نہ تھی ' صرف اتنا کھٹکا تھا کہ مختلف ممالک کے مسلمان آپس میں مل جائینگے - افغانستان کے لیے بھي اگر یہي شبہہ پیدا هوا تو اس کي بھي خیر نہیں ' اور ترکي و ایران کي تباهی کے لیے تو عزم مصمم هو هي چکا ہے -

ترکي جن مظالم کا شکار هوئي ہے ' یورپ کی جس حکمت عملي نے اس کو پامال کیا ہے ' جس پیش بیں تدبر نے اس کے علاقے چھینے هیں ' جو پس اندیش سیاست اب ایشیا میں بھي اس کو تباہ کرنے پر مصر ہے ' اس نے اب اس وسیع سلطنت کے اصناف امور پر اس قدر احاطہ کر لیا ہے ' ایسے تغلب کي فکر میں ہے کہ خود یورپ کے بعض حلقے بھي اس کي بے بسي پر رحم کرنے لگے هیں - مسٹر سالکس نے بھري پارلیمنٹ میں سر ایڈورڈ گرے سے التجا کي ہے کہ " عثماني سلطنت کو اب تو تباهي سے بچاؤ ' اس کے تباہ کرنے میں خود یورپ کے لیے سخت خطرہ ہے - یورپ کا اس وقت فرض هونا چاهیے کہ ترکي کو زیادہ استوار و محکم بنانے میں کوشش کرے........تیس سال کا طویل زمانہ گزر چکا ہے ' اس مدت میں یورپ نے ترکوں کے ساتھ کوئي ایسا برتاؤ نہیں کیا جس کے لیے کوئي معقول عذر پیش هوسکے " مسٹر نوبل بکسٹن نے عثمانیوں کي خصومت اور بلقانیوں کی رفاقت پر وزارت خارجۂ برطانیہ کي احسانمندي ظاهر کي ' لیکن ترکي پر ان کو بھی رحم آگیا کہ " اب تو معاهدہ بھي هوچکا ' قرار داد بھی هوچکي ' ترکوں کي مخالفت میں اب غیر معاندانہ جذبات کا اظہار نہ هو " وزارت کو اصرار تھا کہ خاتمۂ جنگ کے بعد سے ترکوں کو سنبھلنے کا پورا موقع دیا گیا ہے ' نوبل بکسٹن نے اس مصانعت کي حقیقت بھی ظاهر کردي کہ " اتنے ساري مصائب برداشت کرنے کے بعد ترکوں سے یہ توقع رکھني کہ وہ پھر سنبھل جائینگے صریح فریب اور محض دھوکا ہے " مسٹر بونر لا نے بغداد ریلوے کی بحث میں تمام زحمتوں کا باني سر ایڈورڈ گرے کو ٹھیرایا ہے ' اور ان کي کارروائیوں پر بڑي سختي سے بے اطمینانی ظاهر کي ہے - مسٹر نوبل بکسٹن نے اس بے اطمینانی کی تائید کرتے هوے بے اعتمادي کي تشریح بھي کر دي - انکي راے میں وزیر خارجہ تنہا کام کرنے کے قابل نہیں هیں - " دیوان عام کے خاص خاص ممبروں کي ایک کمیٹي مرتب هونی چاهیے ' جس میں چالیس سے ساٹھ ممبر تک شریک هوں ' اور وہ سب مل کر ان کو خارجي معاملات میں مدد دیں "

البانیہ جہاں کے مسلمانوں کو ترکي حکومت سے علحدہ هونے کے لیے بڑي بڑي ترغیبیں دي گئي تھیں ' اور جسکو ایک آزاد سلطنت بنانے کي تجویز در پیش ہے ' وهاں کے مسلمانوں کا اب یہ حشر هو رها ہے کہ بقول مسٹر ملفورڈ ارکنسن " ان لوگوں کو شمال میں سرویوں اور جنوب میں یونانیوں نے اس قدر مجبور و بے بس بنا رکھا ہے کہ ان کے لیے کوئي چارہ کار نہیں رہ گیا ' سختی سے زور دیا جا رہا ہے کہ جتنے مسلمان هیں عیسائي هو جائیں ' ورنہ روے زمین کو خالي کرکے زیر زمین کو جا بسائیں "

دنیا میں عیسائیت کیونکر پھیلی ؟
سلانیک میں ایک ترک کو یونانی سپاهي پکڑے هیں اور بلغاري اس کے سر پر جبراً صلیب کا نقش بنا رہے هیں

رپورٹ میں توجہ دلائی ہے کہ محاکم مختلطہ میں اصلاح کے لیے وہ بڑی بے صبری سے انتظار کررہے ہیں - وہ لکھتے ہیں کہ " ان اصلاحات کے نفاذ سے اصولی امور میں کوئی فرق نہیں آئیگا " یعنے اگر ممالک غیر کے جج علحدہ کردیے جائیں تو ان ممالک کو مالی منافع بھی ہے -

الحاق کی اصل بنا یہی مغلوط عدالتیں ہیں - ان کے زوال سے قناصل یورپ کے کچھہ اختیارات زائل ہو جائینگے' جو اکثر اوقات معمولی جرائم کے ارتکاب پر اپنی رعایا کے ساتھہ رعایت کرنا چاہتے ہیں -

موجودہ عدالتیں مصر کی ضرورتوں کے لیے بالکل ہی ناکافی ہیں - لارڈ کچنر کے قول کے مطابق ان میں غیر اقوام کے حقوق کی نگرانی کرنے اور ایک با قاعدہ نظام قائم رکھنے کی قابلیت ہی نہیں ہے - پرانا طریق عمل اب تک متروک نہیں ہوا ' لہذا اجانب کے لیے محاکم مختلطہ کا نظام توڑ دیا جائیگا ' دول یورپ نے اس معاملے میں ابھی تک کوئی مدد نہیں دی - اسی وجہ سے یہ مسئلہ ہنوز معرض التوا میں پڑا ہے' اب مناسب موقع پر جب برٹش گورنمنٹ اس مسئلے کو چھیڑیگی تو اسکا فیصلہ جلد ہوجائیگا "

مطلب یہ ہوا مصر کے نظم و نسق میں مشکلیں پیش آرہی ہیں ' عدالتیں اچھی نہیں ' پولیس اچھی نہیں ' دول یورپ کے مخصوص امتیازات انصاف کے باب میں سنگ راہ ہیں ' قونصلوں کی مداخلت بے اصولی پیدا کررہی ہے ' اس لیے نفاذ اصلاح و سد خلل کا اقتضا یہ نہیں ہے کہ مصر کو آزاد ہونے اور اپنے لیے بہتر حکومت قائم کرنے میں مدد دی جائے' بلکہ اقتضاے انصاف یہی ہے کہ مقبوضات برطانیہ میں اس کو' خواہ بالکل ہی غیر موزوں و ملائم طریق ہی پر کیوں نہ ہو' اور با قاعدہ الحاق کی صورت نہ بھی نکلتی ہو' مگر ملحق کرلیں کہ جو رہی سہی نیم خود مختاری حاصل ہے وہ بھی نہ رہے -

برٹش ایجنٹ کو مصر میں یورپ کے امتیازات و مراعات سے تکلیف ہو رہی ہے ' یہی رعایتیں ٹرکی میں بھی دول یورپ کو حاصل ہیں' اور دولت عثمانیہ کی اکثر بد نظمیوں کی مسئولیت (ذمہ داری) انہیں مراعات کے سر ہے ' لیکن وہاں غیروں کا معاملہ ہے اس لیے ان کے قائم رکھنے پر زور دیا جاتا ہے' اور یہاں اپنا تعلق ہے لہذا ابطال کی کوشش ہو رہی ہے - مصر بھی ترکی ہی کا ایک جزو ہے ' ابطال مراعات کی ضرورت سے جب اس کے الحاق کی احتیاج محسوس ہو رہی ہے تو کیا عجب ہے کہ ایک ایسا وقت آئے کہ ترکی کو بھی اسی ضرورت سے کوئی سلطنت اپنے مقبوضات میں ملحق کر لینے کی دعویدار ہو جاے !

ایران کے جنوبی و شمالی حصے تو انگلستان و روس کے زیر اثر آہی چکے ہیں - وسط کا علاقہ جو ہنوز باقی ہے وہاں اس قدر دسائس اور ریشہ دوانیاں پھیل رہی ہیں کہ اب اس کی آزادی کی بھی خیر نہیں - مینچسٹر گارڈین نے پروفیسر براؤن کے ایک خطبہ کا اقتباس شائع کیا ہے جس میں ایران کی اخباری حالت پر انہوں نے بحث کی ہے - ہر ایک ملک و قوم کی صحیح حالت کا اندازہ اس کے اخبارات سے ہو سکتا ہے' اس معیار کے مطابق خطیب کی راے میں " ایران کے اخبارات نے اس قلیل و قصیر آئینی حکومت کے عہد میں جو حیرت انگیز ترقی کی تھی اس سے ایرانیوں کی قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے - اب یہ اخبارات نہایت سختی سے بند کیے جارہے ہیں - جہاں قومیت کے مٹانے کی ضرورت پیش آئی وہاں اخبارات کا صفحہ ہستی سے مٹانا بھی ضروری تھا - آئینی حکومت میں تین چار سو اخبارات نکلا کرتے تھے ' مگر اب استبداد کے چند مداح و بادہ خوار اخباروں کے علاوہ مشکل سے کوئی آزاد اخبار نکلتا ہوگا -

سنہ ۱۹۰۷ ع میں صرف طہران سے ڈیڑھ سو اخبارات شائع ہوتے تھے ' جو اپنی صداقت ' اخلاقی جرأت اور علمی و ادبی اعتبارات سے نہایت ممتاز تھے - اس ترقی میں تعجب و تحیر کا اور بھی اضافہ ہوتا ہے جب اس حقیقت پر نظر پڑتی ہے کہ ایام استبداد میں اخباری مذاق سے ایران اس قدر نا آشنا تھا کہ سب سے پہلا ایرانی اخبار لیتھو پریس میں چھپوا کر شاہ اپنے عہدہ داروں میں تقسیم کرادیا کرتے تھے ' اور انکی تنخواہوں سے اسکی قیمت وضع کرلی جاتی تھی -

آجکل تبریز سے ایک اخبار نکلتا ہے جو ہمیشہ روس کی مدحت سرائی میں مصروف رہتا ہے " - پروفیسر براؤن کے پاس بہت سے اخبارات کا ایک مجموعہ بھی تھا جسے دوران تقریر میں حاضرین کو دکھایا گیا - اس میں ایک ظریف اخبار کے پرچے بھی تھے جس کا نام " حشرات الارض " تھا' اس اخبار میں تمام دنیا کے استبداد پسندوںکی تاریخ درج تھی ' مگر اب ایسا انقلاب آیا نہ تو وہ ہی رہا اور نہ اخباریت ہی باقی رہ گئی -

انگلستان نے روس کو ایران میں موقع تو دیدیا ' لیکن اس مساعدت سے خود اسے بھی کوئی فائدہ پہونچا ؟ نظارت خارجہ تو اثبات میں جواب دیگی ' مگر پارلیمنٹ کے مقتدر ممبر (مسٹر سائکس) کو اس سے انکار ہے - دیوان عام میں وہ بیان کرتے ہیں کہ " انگریزی روسی معاہدۂ ایران کے رو سے ایران میں روس نے ہر طرح کے تجارتی و ملکی و سیاسی حقوق حاصل کرلیے ' مگر برطانیہ کے بیشتر تجارتی حقوق جاتے رہے - یہ طرز عمل خود ہمارے لیے بھی مضرت کی چیز ہے' اور اس سے ہماری رعایا کی ایک بڑی تعداد بھی' جو مسلمان ہے' سخت ناراض ہے - ان باتوں سے ہم کو یہ سبق حاصل کرنا چاہیے کہ آیندہ گورنمنٹ کی پالیسی جلد جلد تبدیل کرنے میں خرابیاں ہیں " با این ہمہ سر ایڈورڈ گرے کو ان امور کی ذرا بھی پروا نہیں' ان کے خیال میں " یہ نہایت نا مناسب راے ہے " معاہدہ نہ ہوتا تو ایران کی حالت اور بھی خراب ہوگئی ہوتی - اس معاہدے پر جو اعتراضات انگلستان میں ہو رہے ہیں ایسے ہی اعتراض روس کی ایک جماعت بھی کر رہی ہے' اور وہ بھی اس سے ناخوش ہے "

یعنی اس معاہدے سے روس کو یہ حوصلہ تو ہوا کہ مشہد رضوی پر گولہ باری کی' آگ برسائی' بنیاد ڈھائی' علما کو پھانسی دی' مثلہ کیا' کھال کھنچوائی' مگر یہ حالت پھر بھی اچھی تھی' معاہدہ نہوتا تو ایران کا تختہ ہی الٹ جاتا ! وہ معاہدہ جس سے انگلستان کے علاوہ روس میں بھی ایک جماعت ناراض ہو اس کے محاسن و منافع و موزونیت میں کیا کلام ہوسکتا ہے ؟

۲ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ ع کے ٹائمز آف انڈیا میں کرنیل ییٹ (Col. Yate) لکھتے ہیں کہ " جنگ بلقان ختم ہونیکے بعد ہم ایران اور ایشیائی ترکی کے مستقبل کو بہت ہی تاریک دیکھہ رہے ہیں - مشرق قریب کی ترقی کے متعلق ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ اسکا انتظام بالکل فرنگی اقوام کے ہاتھہ میں دیدیا جائے یا اُن لوگونکے ہاتھہ میں ہو جنکو یہ عیسائی سلطنتیں نامزد کریں - دوسری طرف یہ بات سننے میں آتی ہے کہ روس نے دول یورپ کو اس امر کے اعلان کی جانب توجہ دلائی ہے کہ ایشیائی ترکی میں

امام رازی کا زمانہ وہ تھا جب اسلامی تمدن میں انحطاط شروع ہوچکا تھا ' ہمتیں پست ہو رہی تھیں ' فتوحات کا سلسلہ بند تھا ' شراتی و صوالف کی جگہ خانہ جنگیوں نے لے لی تھی - سنہ ۶۰۶ - ہجری میں امام رازی کی وفات ہوئی ' اور سنہ ۵۶۷ ہجری میں - یعنی امام رازی کی وفات سے ۳۹ - برس قبل تاتاریوں کا سیلاب دریاے جیحوں کو عبور کرکے خوارزم کا رخ کرچکا تھا - مصر و شام و روم و ترنس میں صلیبیوں کے حملے ہو رہے تھے ' بلاد اسلام میں قتل عام برپا تھا ' کفار ایک ایک شہر کو فتح کرتے تھے ' مفتوحین کو تہ تیغ کرکے سارے شہر کو آگ لگا دیتے تھے ' مرعوبیت اس قدر چھا گئی تھی کہ حملہ آوروں کی مقاومت و مدافعت کانما یساقون الی الموت کے مرادف سمجھ لی گئی تھی -

ایسی حالت میں اگر جان بچانے کا خوف غالب ہو ' اگر ناکامی کا تیقن کامیابی کے لیے کوششیں کرنے سے روکتا ہو ' اگر پیشقدمی کے معنی ہلاکت کے لیے جاتے ہوں ' اگر جنگ دفاعی میں موت کی تصویر نظر آتی ہو ' تو یہ ایک قدرتی امر ہے - اس میں تعجب کی کیا بات ہے ؟ فیلسوف طبیعتیں کیوں نہ قرآن کریم سے ایسے معنی نکالیں ' اور ہلاکت کے تخیل سے ہمتوں میں تہلکہ ڈالیں ؟ زمانے کی رفتار ' گرد و پیش کے حالات ' اور مجراے سیاست کی تبدیلیوں کا ہر ایک چیز پر اثر پڑتا ہے - تنزل پذیر جماعتیں ترقی کی آیتوں کو اپنے شان انحطاط کے مناسب بنالیتی ہیں - محکوم قوموں کو مغلوبیت کی ناپاک غلامی کے لیے بھی کتاب و سنت سے ثبوت مل جاتا ہے -

---

لیکن یہ باتیں واقع میں اگر بجاے خود ثابت ہیں ' اور انسان کو ' اپنے ظاہری ساز و سامان کی بنا پر ' جب تک کامیابی کا قطعی یقین نہ ہو ' اس وقت تک مہمات امور میں ہات ڈالنے کے معنی اگر ہلاکت مول لینے کے ہیں ' تو صدر اول کی وہ پاک و برگزیدہ ہستیاں جو نہایت بے سر و سامانی کے عالم میں کسری و قیصر کے تخت و تاج پر قبضہ کرنے چلی تھیں ' ایک بہت ہی مختصر جمعیت سے بدر و حنین کی مہم سر کرنے آتھی تھیں - ردۃ عرب کے موقع پر سارے ملک سے جنگ کرنے کو آمادہ تھیں ' اور اس نازک حالت میں جب کہ ہر شخص کو اندیشہ تھا کہ مدینۃ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر مرتد قبائل کا حملہ ہوا چاہتا ہے ' ارض صرتہ میں رومن امپائر سے آویزش کے لیے فوج روانہ کر رہی تھیں ' وہ اسوقت یقیناً خدا کے صاف حکم (لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة) کی صریح مخالفت رہی ہونگی ' وحاشاہم عن ذلک -

---

بے شبہہ اُن بزرگوں کے حوصلے اپنی بے ساز و برگ جماعت کی قلت اور دشمنوں کی کثرت سے پست نہ ہوتے ہونگے ' اُن کو خدا کے وعدے پر وثوق ہوگا کہ ایمان کی زبردست طاقت سے وہ ساری دنیا کو زیر کرسکتے ہیں ' ظاہری وسائل اقدام و دفاع سے وہ بھی محروم تھے ' اور ہم بھی ہیں - قوت ایمانی اُن میں بھی تھی اور ہم بھی اس کے مدعی ہیں - یہی خصوصیت اُنہیں ایک زمانے پر غالب رکھتی تھی ' اور اسی کے طفیل میں ہم بھی مغلوبیت سے بچ سکتے ہیں ' لیکن اگر اس خصوصیت (ایمان) سے ہم بے بہرہ ہیں تو پھر مسلمان ہی نہیں ' اور جب اسلام ہی نہ رہا تو ترقی کی توقع کیا اور تنزل کا گلہ کیوں ؟

الذین اتخذوا دینہم لہوا ولعبا و غرتہم الحیاۃ الدنیا فالیوم ننساہم کما نسوا لقاء یومہم ہذا ' وما کانوا بایاتنا یجحدون (۷ - ع - ۶) -

جن لوگوں نے اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا تھا ' اور دنیا کی زندگی اُن کو دھوکے میں ڈالے ہوئے تھی تو جس طرح اپنے اس دن کے پیش آنے کو وہ بھول گئے تھے اُسی طرح ہم بھی آج اُن کو بھلا دینگے ' کو وہ ہماری آیتوں کے منکر نہ تھے -

وہ آیت جس سے مسلمانوں کے ہلاکت میں نہ پڑنے کا استدلال کیا جاتا ہے سورۂ بقرہ میں ہے ' اور وہ یہ ہے :

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة ' واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین (۲ - ع - ۲۴)

اللہ کی راہ میں خرچ کرو ' اپنے ہاتھوں اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو ' اور احسان کیا کرو ' بے شک احسان کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے -

اس آیت کی تفسیر تین طرح پر کی گئی ہے :

(۱) اللہ کی راہ میں خرچ کرو ' اور جہاد کو کسی حالت میں ترک نہ ہونے دو ' کیونکہ اس کا ترک کرنا اپنے آپکو تہلکے میں ڈالنا ہے - اس باب میں ترمذی نے (۱) ایک صحیح حدیث روایت کی ہے جس کے خاص الفاظ یہ ہیں :

عن اسلم بن ابی عمران قال : کنا بمدینة الروم فاخرجوا الینا صفاً عظیماً من الروم فخرج الیہم رجل من المسلمین حتی دخل فیہم ' فصاح الناس و قالوا : سبحان اللہ یلقی بیدیہ الی التهلکة ' فقام ابو ایوب الانصاری فقال : یا ایہا الناس انکم لتاولون ہذہ الایة ہذا التاویل و انما نزلت ہذہ الایة فینا معشر الانصار لما اعز اللہ الاسلام و کثر ناصروہ فقال بعضنا لبعض سراً دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اموالنا قد ضاعت و ان اللہ قد اعز الاسلام و کثر ناصروہ فلو اقمنا فی اموالنا فاصلحنا ما ضاع منہا ' فانزل اللہ تبارک و تعالی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد علینا ما قلنا " وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة " فکانت التهلکة الاقامة علی الاموال واصلاحہا و ترکنا الغزو ' فما زال ابو ایوب شاخصا فی سبیل اللہ حتی دفن بارض الروم (۲)

اسلم بن ابی عمران سے روایت ہے کہ ہم لوگ روم کے شہر (قسطنطنیہ) میں کفار سے جہاد کر رہے تھے ' رومیوں نے ایک بڑی جماعت ہمارے مقابلہ کو بھیجی ' مسلمانوں کے لشکر سے ایک شخص مقابلے کو نکلا ' اور حملہ کرتا ہوا رومیوں کی صف میں جا گھسا - یہ دیکھ کر لوگ چلا اٹھے کہ " سبحان اللہ ! اپنے ہاتھوں اپنے تئیں تہلکے میں ڈالتا ہے " ابو ایوب انصاری نے اٹھ کر کہا کہ " لوگو ! تم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو حالانکہ یہ آیت ہم انصاریوں کے باب میں اس وقت اُتری تھی جب اسلام کو خدا غالب کرچکا تھا ' اور بہت سے لوگ اسکے مددگار ہوچکے تھے - ہم میں سے بعض اشخاص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپا کر آپس میں پوشیدہ طور سے یہ صلاح کی کہ " اسلام کی اعانت میں خرچ کرتے کرتے ہمارا مال و زر تلف ہوگیا ' اب خدا نے اسلام کو غالب کیا ہے ' اور اُس کے بہت سے مددگار پیدا ہوچکے ہیں ' اب اگر ہم اپنے مال و زر کا انتظام کریں ' اور جو تلف ہوچکا ہے اُسکی تلافی کے لیے کوئی اصلاحی طریقہ نکالیں تو بہتر ہے " اللہ تعالی نے ہم کو جواب دینے کے لیے اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہ آیت نازل کی کہ : " اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو " ہلاکت کا مطلب مال و دولت کا انتظام و اصلاح و ترک جہاد تھا " اس روایت کے بعد ابو ایوب برابر جہاد کرتے رہے ' حتی کہ سر زمین روم ہی میں دفن بھی ہوے (۲)

---

(۱) ابواب تفسیر القرآن من الجامع الصحیح لابی عیسی محمد بن عیسی بن سورة الترمذی المتوفی سنہ ۲۸۹ للہجرة -

(۲) الترمذی قال حدثنا عبد بن حمید الضحاک بن مخلد ابو عاصم النبیل عن حیاة بن شریح عن یزید بن حبیب عن اسلم بن عمران قال الخ ثم اتبعہ بقولہ وہذا حدیث حسن غریب صحیح -

جس نے عیسائی ... سے انکار کیا اُس کی تمام جائداد یا تو تباہ کردی یا ضبط کرلی - مردوں کو قتل کر ڈالا ' عورتوں اور بچوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا - صرف ایک ایک کپڑا تو اُن کے پاس رہنے دیا ' باقی سارا مال و متاع چھین لیا - اب وہ خان و ماں بردوش پھر رہے ہیں "

یہ واقعات دلوں کو خون رلائینگے ' لیکن یورپ سے ان کی شکایت ہی کیا ' پارلیمنٹ کے پچھلے سشن میں مسٹر سائکس نے علی الاعلان اس فلسفہ کی وضاحت کردی کہ " مسلمانوں کے ساتھہ انصاف کرنے کے لیے یورپ میں دو مختلف قسم کے قانون رائج ہیں ' ایک وہ قانون دفاعی جو مسلمان مدعی کے خلاف عیسائی مدعا علیہ کے حق میں منفصل ہوتا ہے ' دوسرا وہ قانون جو عیسائی مدعی کے حق میں مسلمان مدعا علیہ کے خلاف عمل میں آیا کرتا ہے " یہ قوانین جس طرح نافذ العمل ہوتے ہیں اُن کے نتائج عالم آشکار ہیں - ترک تو ان امور سے متنبہ ہوچکے ہیں ' اور اخبار (ترک یوردی) کی زبان میں کہہ رہے ہیں کہ :

اے ترک تجھے رونا چاہیے اور بہت رونا چاہیے ' ہماری عزیز آنکھیں جاتی رہیں ' اب بھی نہ روئینگے تو کب روئینگے ؟ لیکن تجھکو نا امید اور مایوس نہ ہونا چاہیے ' تیرے ہاتھہ سے ایک شہر جاتا رہا تو پورے ایک ملک کو واپس لینے کے لیے اُٹھہ کھڑا ہو ' اور اگر ایک ملک کھو گیا تو ایک جہاں کی تسخیر کی آمادگی کر -

افسوس ! نپولین بونا پارٹ نے سو برس ہوے مصر میں تیری حکومت پر حملہ کیا تھا ' اور اُس میں اُس کو ناکامی ہوئی تھی تو چلا اُٹھا تھا کہ " ترک مرجائینگے مگر مغلوب و منہزم نہ ہونگے " اس واقعے کو پوری ایک صدی ہوچکی ہے ' اب تو مغلوب بھی ہوگیا - اور منہزم بھی ' سارے زمانے نے جان لیا کہ " تجھے ہزیمت و مغلوبیت تو نصیب ہوتی ہے لیکن موت نہیں آتی "

لیکن ایک ہم ہیں کہ دنیا ہم کو مٹانے کی فکر میں ہے ' اور ہم کو تنبہ تک نہیں ہوتا ' آسمانی منادی تیرہ سو برس ہوے اعلان کرچکا ہے ' کہ مسلمان اگر خود نہ سنبھلے تو قدرت اُن کو مٹا کر رہیگی ' بجاے اُن کے کسی دوسری قوم کو مسلمان بنا کر رکھیگی ' مگر ہم یہ سب کچھہ سنتے ہیں اور کچھہ بھی متاثر نہیں ہوتے :

فلا اقسم برب المشارق و المغارب انا لقادرون ' علی ان نبدل خیراً منہم وما نحن بمسبوقین ' فذرہم یخوضوا و یلعبوا حتی یلاقوا یومہم الذی یوعدون (۷۰ : ۴۰ و ۴۱)

پروردگار عالم شاہد ہے کہ : ہم اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کہ جیسے لوگ اب ہیں ہم اُن کو بدل کرکے اُن سے اچھی قوم لالیں ' اور اس کام میں کسی نے بھی ہم پر سبقت نہ حاصل کی ہوگی ' ان کو چھوڑ دو کہ غور و خوض و لہو و لعب میں پڑے رہیں ' یہاں تک کہ عذاب کا دن آئے اور پھر اُس روز غفلت کا نتیجہ معلوم ہوجائے -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

وثائق و حقائق

لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ

(بقیۂ ۱۶ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ ع)

پچھلی اشاعت میں قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کی تفسیر میں آجکل عوام نے سمجھہ رکھا ہے کہ غیر معمولی حوادث طغیان و استبداد کو معمولی تحمل سے انگیز کرلینا چاہیے اور وفاداری کے نتایج میں ہمیشہ :

" بدرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش "

کا فلسفہ مضمر رہنا چاہیے ' اور خواہ کتنی ہی اذیتیں پہونچیں ' مگر ہر حال میں صبر و شکر سے برداشت کرنا چاہیے :

کہ آنچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است

ان پر نکتہ چینی کرنا شان عقیدت و اخلاص کے خلاف ہے ' انگریز ہمارے حاکم ہیں ' ہمارے حق میں جو چاہیں کریں لا یسأل عما یفعل و ہم یسألون :

گر برانند ور بخوانند روے سر بر آستانم
بندہ را فرمان نباشد انچہ فرماید برانم

اعضاے حکومت کی شکایت ہی کیا ؟ گلے شکوے کرکے اپنے آپ کو تہلکے میں کیوں ڈالو ؟ مقابلے کی طاقت نہیں ' مقاومت کا زور نہیں ' پھر شکایت کرنا صریح اپنے آپ کو ہلاکت میں پھنسانا ہے -

یہ خیالات ہیں جو آجکل عموماً دلوں میں آتے اور زبانوں سے ادا ہوتے ہیں ' انقلاب کی خواہش تو بے معنی ہے ' جائز نکتہ چینی بھی نا جائز سمجھہ لی گئی ہے ' مذہب کی تائید سے بھی اس باب میں مدد لی جاتی ہے ' اور لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ - (اپنے تئیں اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو) کی دلیل دی جاتی ہے - معلوم ہوتا ہے سب سے پہلے امام رازی نے اس نکتہ آفرینی کی جانب توجہ مبذول کی ہے ' فرماتے ہیں :

المراد من قولہ : ولاتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ای لاتقتحموا فی الحرب بحیث لا ترجون النفع ولا یکون لکم فیہ الا قتل انفسکم فان ذلک لا یحل ' و انما یجب ان یقتحم اذا طمع فی النکایۃ وان خاف القتل فاما اذا کان آیساً من النکایۃ وکان الاغلب انہ مقتول فلیس لہ ان یقدم علیہ (تفسیر کبیر - ج ۱ - ص - ۶۸۴)

" اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو " اس سے مراد یہ ہے کہ ایسی لڑائی میں جہاں فائدے کی امید نہ ہو بلکہ جان جانے کا خوف ہو ' کبھی نہ ہات ڈالو ' یہ بات شرعاً حلال و مباح نہیں ہے ' اس میں دست اندازی اُس وقت لازم ہے جب دشمنوں کو تعزیر دینے کی طمع ہو ' خواہ اس میں قتل ہوجانے ہی کا خوف کیوں نہ ہو لیکن اگر تعزیر دینے سے نا امیدی ہو ' اور غالب یقین یہی ہو کہ خود ہی قتل ہونگے تو اس حالت میں ایسی پیشقدمی نہ کرنی چاہیے -

اس مطلب پر امام رازی نے چند اعتراضات بھی کیے ہیں لیکن آخر میں جواب بھی خود ہی بتا دیے ہیں کہ مطلب بھی مصدق ہوجائے ' شبہات بھی نہ رہیں ' اور بات کی دل آویزی میں بھی فرق نہ آنے پائے -

مسلمانوں کو کیا کیا ابتلا پیش آنے کو ہے ؟ اس پیشینگوئي کي ذیل میں ارشاد ہوتا ہے :

لتبلون في اموالکم وانفسکم ' ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا ' وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور - (۳ - ع - ۱۹)

مسلمانو ! جان و مال میں ... آزمایش کي جائیگي ' جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دي جا چکي ہے (یعنے یہود و نصاری) سے نیز مشرکین سے تم کو بہت سي ایذائیں سنني پڑینگي ' تم اگر ثابت قدم رہو اور متقي بن جاؤ تو بے شک یہ ہمت کے کام ہیں -

جو مسلمان ابتلا سے بچنے کے لیے کفار سے دوستانہ تعلقات بڑھانے کے درپے ہوں اُن کي بے راہ روي کی خبر دي ہے کہ :

فتری الذین في قلوبهم مرض یسارعون فیهم ' یقولون : نخشي ان تصیبنا دائرة ' فعسي الله ان یأتی بالفتح او امر من عنده ' فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسهم نادمین (۵ - ع - ۸)

تم دیکھو گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے یہود و نصاری سے ملنے میں وہ تیزي کرینگے اور کہینگے کہ " ایسا نہ کریں تو ہم کو خوف ہے کہ کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں " کوئي دن جاتا ہے کہ خدا مسلمانوں کے لیے کشایش لاتا ہے یا اپنی طرف سے کوئی امر پیش دکھاتا ہے ' اُس وقت یہ لوگ اُن امور پر (جنھیں اپنے دلوں میں چھپائے رکھتے تھے) پشیماں ہونگے -

ضعف و عجز و بے نوائی کے عالم میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاهیے ؟ اس باب میں قرآن کریم کا حکم یہ ہے :

وکاین من نبي قاتل معه ربیون کثیر ' فما وهنوا لما اصابهم في سبیل الله وما ضعفوا وما استکانوا ' والله یحب الصابرین ' وما کان قولهم الا ان قالوا : ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین - فآتاهم الله ثواب الدنیا وحسن ثواب الاخرة ' والله یحب المحسنین (۳ - ع - ۱۵)

کتنے پیغمبر ہو گزرے ہیں جن کی معیت میں بہت سے الله والے شریک جنگ ہوے ' الله کی راہ میں ان کو جو مصیبت پہونچي اس کی وجہ سے نہ انھوں نے همت هاري نہ ضعف وسستی دکھائی ' اور نہ عاجزي ظاهر کي - خدا اُنھیں کو دوست رکھتا ہے جو ثابت قدم رہتے ہیں - اس بات کے علاوہ اُنھوں نے اور کچھہ نہ کہا کہ " پروردگار ! ہمارے گناہ معاف کر ' ہمارے کاموں میں جو زیادتیاں ہم سے ہوگئي ہیں اُن سے درگزر فرما ' ہمیں ثابت قدم بنائے رکھہ ' اور گروہ کفار پر ہم کو فتح دے " خدا نے اُن کو دنیا میں بھي بدلہ دیا ' اور آخرت کے نیک بدلے کا کیا پوچھنا ہے ' اور احسان کرنے والے ہي پسندیدۂ جناب الهي ہیں -

کفار کي غلامانہ وکورانہ اطاعت میں مسلمانوں کي فلاح ہے یا نہیں ؟ تعلیمات الهیہ میں اس کي یوں شرح کي گئي ہے :

یا ایها الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین ' بل الله مولاکم وهو خیر الناصرین (۳ - ع - ۱۶)

مسلمانو ! تم اگر کافروں کي اطاعت کروگے تو وہ تمھیں بجاے آگے بڑھنے کے پیچھے لوٹا کرلے جائینگے ' پھر اس رجعت قهقري و رفتار معکوس میں تم هي خسارہ اٹھاؤ گے ' وہ تمھارے خیر خواہ نہیں ' بلکہ تمھارا خیر خواہ تو خدا ہے ' اور تمام مدد کاروں سے بہتر مدد کار وهي ہے -

ان آیتوں کا ما حصل یہ ہے :

(۱) ذلت دلیل ناکامي نہیں ہے - مسلمان کیسے هي بے برگ و نوا ہوں لیکن اسلام کي بو اُن میں باقي ہے ' تو خدا خود اُن کي مدد کریگا - یہ امداد فرشتوں کي صورت میں بھي نازل ہوسکتي ہے ' خواہ یہ فرشتے عام مفسرین کي راے کے مطابق سچ مچ کے فرشتے ہوں یا مشہور مفسر (ابو بکر اصم) کے انکار کو تسلیم کرتے ہوے ان کو روحاني تسلي و اطمینان قلب کا مرادف سمجھا جائے (تفسیر کبیر - ج - ۲ - ص - ۲۵۵)

معمولي امداد کے علاوہ :

(الف) مسلمان اگر ثابت قدم رہیں -

(ب) اسلامی کیرکٹر (تقوی) اُن میں موجود ہو -

(ج) جو حالت اس وقت ہے کہ ہر طرف سے کفار نے مسلمانوں کو نرغے میں لے لیا ہے اسي کیفیت سے کافروں کا انبوہ چڑھہ دوڑے ' تو ان حالتوں میں تقویت اسلام کے لیے شاندار آسماني امداد کے منتظر رہو ' لیکن یہ خصوصیتیں مفقود ہوں تو ذلت و ... سے رهائي کي آرزو هي بے محل ہے - خدا خود چاهتا ہے کہ ایک حد تک کفار کا استیصال ہو ' اور اُن کي ترقي رک جائے - اس مشیئت کي تکمیل کے لیے وہ تو آمادہ ہے مگر ہم بھي تو اپني آمادگي کا ثبوت دیں -

(۲) مسلمانوں کا یہ مشن نہیں ہے کہ کفار کے انبوہ سے خوفزدہ ہو جائیں ' غلبۂ کفر میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اُن کے ضعف و استکانت سے فائدہ اٹھا کر اُنھیں مرعوب کردے ' نرغۂ کفار کي حالت میں اُن کي قوت ایماني میں اور بھي ترقي هوني چاهیے ' خدا پر بھروسا کرکے اگر مقاومت کو اٹھہ کھڑے ہوے تو کامیابي میں کیا کلام ہے ؟ مضرت پہونچ سکتي نہیں ' ضرر رساني کي قدرت معدوم ' حسن انجام متحتم ' البتہ مرضات الهي کا اتباع مشروط ہے ' شیطان خوف دلاتا ہے ' بندگان خدا اُس سے کیوں ڈریں ؟ کافروں کي جمعیت تو خوف کي چیز نہیں ہے ' اُن سے بیم و هراس هي کیا ؟ دل میں ایمان ہے تو صرف خدا سے ڈرنا چاهیے ' ایمان دار دل اور کفار کا خوف ! نقیضین بھي کہیں جمع هوئي ہیں ؟

(۳) ابتلا سے مفر نہیں ' جان و مال کا نقصان اٹھانا ہوگا - اہل کتاب سے ' جن میں دوسري صدي هجري سے آج تک نصرانیوں کو خاص امتیاز حاصل ہے ' اور مشرکین سے ' کہ نصرانیت میں اُس کي بھي کمي نہیں ' بہت سي اذیتیں برداشت کرني پڑینگي ' ان حالتوں میں اگر مسلمان ثابت قدم رہے ' استقلال کي خصوصیت کھو نہ بیٹھے ' اور تقوی وطہارت نفس کے اسلحہ اُن کے هات میں ہوے ' تو پھر حوصلے کیوں پست ہونے لگے ' اور من بعد غلبهم سیغلبون (مغلوبیت کے بعد وہ بہت جلد غالب ہونگے) کا وعدہ زیادہ دیر تک وفا کا زحمت کش انتظار کب رہنے لگا ؟

یثبت الله الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاة الدنیا وفي الاخرة ' ویضل الله الظالمین ویفعل الله مایشاء (۱۴ : ۲۰)

جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کو قول ثابت یعني توحید کي برکت سے دنیا کي زندگي میں بھي خدا ثابت قدم رکھیگا ' اور آخرت میں بھي ' اور جو لوگ ظالم ہیں خدا اُن کي راہ گم کردیگا ' خدا جو چاهتا ہے کر گزرتا ہے -

(۴) کفار سے مسلمانوں کو ساز و باز نہ رکھنا چاهیے ' اُن سے بے تعلقي لازم ہے جو ساز و باز رکھتے ہوں ' جنھیں اُن سے بے تعلق رہنے میں اپنے اور اپني قوم کے لیے مشکلات و مصائب کا اندیشہ ہو ' وہ غلطي پر ہیں ' اُن کو پشیماں ہونا پڑیگا ' اسلام کو فتح نصیب ہوگي ' یا مسلمانوں کي بہبود و بہتري کا قدرت کاملہ کوئي اور

(٢) تہلکے کے معنے نا امیدي کے هیں اس باب میں ١٢ - حدیثیں مروي هیں ' جن میں ایک خاص روایت یه هے :

عن البراء بن عازب في قوله ولا تلقوا بايكم الى التهلكة قال هو الرجل يصيب الذ نوب فيلقي بيده الى التهلكة يقول لا توبة لي (١)

" اپنے آپ کو هلاکت میں نه ڈالو" کي تفسیر میں براء بن عازب سے روایت هے که اپنے آپ کو هلاکت میں ڈالنے والا وه شخص هے جس نے گناه کیے هوں اور سمجهه لیا هو' که میں هلاک هوگیا ' نه میرے لیے مغفرت هے نه میري توبه قبول هوگي (١)

(٣) آیت میں تہلکه سے مراد یه هے که خرچ نهو تو جهاد کا اقدام کرنا اپنے آپ کو هلاکت میں ڈالنا هے ' اس باب میں ابو زید کا صرف ایک قول منقول هے ' مگر باقي تمام روایتیں اس کے مخالف هیں ' اور سخت مخالف هیں -

(٤) انفاق في سبیل الله سے باز رهنا اپنے آپ کو هلاکت میں ڈالنا هے - اس کي تائید میں ٢٥ - حدیثیں مروي هیں ' جن میں حضرت عبد الله بن عباس سے ایک یه روایت نهایت قابل اعتماد هے :

ليس التهلكة ان يقتل الرجل في سبيل الله ' ولكن الامساك في سبيل الله (٢)

هلاکت یه نهیں هے که انسان الله کي راه میں قتل هوجاے ' هلاکت یه هے که الله کی راه میں خرچ کرنے سے باز رهے (٢)

ابن جریر نے اس آخري توجیه کو مرجح مانا هے ' وه لکھتے هیں :

الصواب من القول في ذالك عندی ان يقال ان الله جل ثناؤه امر بالانفاق في سبيله........ و معنى ذلك و انفقوا في اعزاز دينی الذي شرعته لكم بجهاد عدوكم الناصبين لكم على الكفربي ' و نها هم ان يلقوا بايديهم الى التهلكة - فقال: ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة - وذلك مثل ' و العرب تقول للمستسلم للامر " اعطى فلان بيديه " وكذالك يقال [illegible] من نفسه مما اريد به " اعطى بيديه " فمعنى قوله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة : لا تستسلموا للهلكة فتعطوها ازمتها فتهلكوا ' والتارك للنفقة في سبيل الله عند وجوب ذالك عليه مستسلم للهلكة بتركه اداة فرض الله عليكم في ماله (١)

ان تمام اقوال میں میرے نزدیک بهتر قول یه هے که الله تعالی نے اپني راه میں خرچ کرنے کا حکم دیا هے ... اس کے معنے یه هیں که غلبهٔ اسلام کے لیے اپنے دشمنوں سے - جو تمهیں خدا کے ساتهه کفر کرنے پر مائل کرتے هوں - جهاد کرو ' اپنے آپ کو تہلکے میں ڈالنے کي ممانعت کي هے ' یه ایک مثل هے' جس شخص نے عاجزي کے ساتهه اپنے معاملات غیروں کو تفویض کردیے هوں محاورهٔ عرب میں ایسے شخص کي نسبت کہتے هیں که " اس نے فلاں کو اپنے هات دے دیے " اسي طرح اس شخص کي نسبت جو غیروں کو موقع دے که جو وه چاهیں اوسکے ساتهه کریں محاورے میں کهینگے که " اس نے خود اپنا هات دے دیا " اس بنا پر " اپنے هات سے هلاکت میں نه پهنسو " کے معنے یه هوے که " هلاکت کے آگے سر تسلیم خم نه کرو اور اپني عنان اختیار اس کے هات میں نه دو ' ورنه هلاک هوجاؤگے " جن لوگوں پر الله کي راه میں خرچ کرنا فرض هو اور وه اس کو ترک کر رهے هوں حقیقت میں وه اس فرض کو ترک کرکے هلاکت کے آگے سر تسلیم خم کر رهے هیں (١)

یه واضح روایتیں اور تشریحیں کسي وسیع نظر کي محتاج نهیں هیں ' محل نظر صرف یه امر هے که لا تلقوا بايديكم الى التهلكة کے جو معنے آج بیان کیے جاتے هیں صدر اول میں کوئي اُن کو جانتا بهي نه تها - رهي یه بات که آشوبناک ابتلا کے نازکترین وقتوں میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاهیے ؟ اس کا جواب دینے والا خود قرآن هے ' سورهٔ بقره میں هے :

ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة ' فاتقوا الله لعلكم تشكرون ' اذ تقول للمومنين : الن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلاثة الاف من الملائكة منزلين ' بلى ان تصبروا وتتقوا ويا توكم من فورهم يمددكم ربكم بخمسة آلاف من الملائكة مسومين ' وما جعله الله الا بشرى لكم ولتطمئن قلوبكم به ' وما النصر الا من عند الله العزيز الحكيم ' ليقطع طرفاً من الذين كفروا ' ويكبتهم فينقلبوا خائبين (٣ - ع - ١٣)

خدا نے بدر میں تمهاری مدد کی ' تم اس وقت ذلیل و بے حیثیت تهے ' لهذا خدا سے ڈرو ' شاید تم شکرگزار بن جاؤ' مسلمانوں سے اے نبي ! تم کهه رهے تهے که " تمهیں اتنا کافي نهیں که پهر تمهارا پروردگار تین هزار فرشتے بهیج کر تمهاري مدد کرے ؟ " ضرور کافي هے ' بلکه تم اگر ثابت قدم رهو ' تقوی کرو ' اور دشمن بهي فوراً تم پر چڑهه آئیں - تو پروردگار پانچ هزار شان و شکوه والے فرشتوں سے تمهاري مدد کریگا - یه امداد تو خدا کي صرف بشارت تهي جو اسنے تمکو دي که تمهارے دل اس سے تسلي پائیں - اصلی مدد تو الله هي کي طرف سے هے ' جو بڑا زبردست اور حکمت والا هے - غرض یه هے که کسي قدر کافروں کي جڑ کاٹ دے یا ایسا ذلیل کرے که ناکام پلٹ جائیں -

ایک مقام پر مسلمانوں کے اوصاف و خصائص کے تذکرے میں هدایت کي هے :

الذين قال لهم الناس : ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم ' فزادهم ايمانا ' وقالوا : حسبنا الله ونعم الوكيل ' فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم يمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله ' والله ذو فضل عظيم - انما ذلكم الشيطان يخوف اولياءه ' فلا تخافوهم ' وخافون ان كنتم مومنين (٣ - ع - ١٨)

ایماندار ایسے لوگ هیں که جب لوگوں نے اُن کو خبر دي که " مخالفین نے تم سے مقابلے کے لیے ایک انبوه اور بهیڑ جمع کر رکهي هے ' اُن سے ڈرتے رهنا " تو اس خبر سے اُن کا ایمان اور ترقي کر گیا ' اور بول اٹهے که " هم کو الله بس هے ' اور وه بهترین کارساز هے " یه لوگ خدا کي نعمت اور فضل کے ساتهه پلٹ آئے ' انهیں کسي طرح کا گزند نه پهونچا - خدا کي مرضي پر کاربند هوے ' خدا کا فضل بڑا هے ' یه شیطان هے جو اپنے رفیقوں کو - جن کے مزاج میں شیطنت هوتي هے - ڈراتا رهتا هے - تم اُن سے نه ڈرنا ' ایمان رکهتے هو تو همارا هي ڈر رکهنا -

---

(١) ابن جریر قال حدثنی محمد بن عبد المحاربي قال ثنا ابو الاحوص عن ابي اسحاق عن البراء بن عازب في قوله و لا تلقوا بايديكم الى التهلكة قال الخ -

(٢) ابن حمید قال حدثنا حكام عن عنبسة بن ابي قيس عن عطاء عن سعيد بن جبير عن ابن عباس و لا تلقوا بايديكم الى التهلكة قال الخ -

(١) تفسیر ابن جریر - ج - ٢ - ص - ١١٥ -

نظر آتي هے ' پهرکوئي سبب معقول نہیں هے که تم اپنے موجوده حقائق و نتائج کو اگر غلط نه یقین کرو تو صحیح بهي یقین نه کرو -

یه تین فرقے فلسفه کے تین اسکول یا تین اصول هیں :

اول - ترهمیه یا سوفسطائیه : جو عالم میں حقیقت کا قائل نہیں یعنی نفي حقیقت کرتا هے -

دوم - ایقانیه : جو عالم میں حقائق کا قائل ' اور اونکے علم و معرفت کا مدعی هے ' یعنی اثبات حقیقت کرتا هے -

سوم - تشکیکیه یا لا ادریه : جو ان دونوں کے وسط میں هے - نه وه ترهمیه کی طرح نفي حقیقت کرتا هے ' اور نه ایقــانیه کی طرح اثبات حقیقت بلکه وه نفي و اثبات دونوں میں متردد هے - واقعات ' دلائل اور نتائج سب اوس کے سامنے هیں ' لیکن ان میں سے نه وه کسي کی صحت کا مدعي هے اور نه کسی کی خطا کا - وه کہتا هے که : ممکن هے که یه صحیح هو اور ممکن هے که صحیح نه بهي هو -

فرقه تشکیکیه جسکو عربي میں عموما " لا ادریه " کہتے هیں ' اور جو لفظي ترجمه هے (Agnostic) کا مسیح سے تقریباً ۴۰۰ - برس قبل اسکي بنیاد یونان میں پڑي تهي - اس مذهب کا موسس اول یوناني فلاسفر " پیررن " هے ' جو سنه ۳۸۴ ق - م - میں پیدا هوا تها - اسکندر کے حملۂ مشرق میں یه شریک تها ' اس لیے اکثر مورخین کا یه بیان هے که پیررن نے ایران و هندوستان کے فلـسفه کو بهي ان ممالک کے علماے حاصل کیا تها -

پیررن کے فلسفه کا سنگ بنیاد جس کي طرف اوپر کی سطروں میں بهي اشاره هوچکا یه هے :

انسان جب عدم سے وجود میں آتا هے اوس کے چاروں طرف سیکڑوں چیزوں کا وجود هوتا هے - اب اوسکے لیے دو راهیں هیں - ایک تو یه هے که جو وه سمجهتا هے اوسکو وه حقیقت غیر قابل نقض سمجهه لے ' یا هر چیز کا انکار کردے که وه حقیقت سے معری هیں ' اور یه دونوں افراط و تفریط سے خالي نہیں ' اس لیے اب انسان کے سامنے صرف تیسري راه هے که کسي شے پر کوئي حکم نـکیا جاے -

حقیقي لا ادري اس سنگ بنیاد کو حقیقت نہیں سمجهتا ' کیونکه یه بهي حکم علی الشی هے ' اور وه نہیں جـانتا که یه صحیح هے یا نہیں - اکثر اشخاص بظاهر حال اس نظریه کو سن کر هنس دینگے ' لیکن حقیقت میں یه کوئي هنسنے کي شے نہیں هے ' بلکه ایک دقیق امر هے - بعض لوگ نا فهمي سے اعتراض کرتے هیں ' که دنیا میں سیکڑوں چیزیں هیں ' جن کا علم هم کو نہایت آساني سے حاصل هوسکتا هے - مثلاً حرارت نار ' برودت آب ' صلابت سنـگ ' نرمی حریر ' هاتهه سے چهوکر ' آنکهه سے دیکهکر ' زبان سے چکهکر اور کان سے سنکر تم بدیهي شے پر فطرةً اور بداهةً مختلف حکم کرتے هو ' اور کبهی تم کو شک نہیں هوتا ' پهر کیونکر کہتے هو که هم کسي شے پر حکم نہیں کرتے -

لیکن اس قسم کے اعتراضات ' حواس و آلات فکر کے طرق علم و معرفت سے نا واقفیت کي بنا پر پیدا هوتے هیں - اولاً یه سمجهنا چاهیے که همارے تمام دلائل و براهین کا مبنی کیا هے ؟ صرف دو چیزیں : استعمال حواس اور استقراء ' لیکن ان میں سے کون سي چیز هے جو خطا سے معصوم هے ؟

حواس علی الاقل پانچ هیں : باصره ' سامعه ' ذائقه ' لامسه ' شامه ' باصره ' سے هم صرف نور اور لون کا احساس کرتے هیں - سامعه آواز کو دریافت کرتي هے - ذائقه لذت کو - لامسه سختي و نرمی کو ' اور شامه بو کو - اب جو تم کسی چیز کو دیکهتے هو تو کہتے هو که یه پتهر هے ' لیکن تم نے کیونکر جانا که پتهر هے ؟ آنکهه تمکو صرف اوسکا سیاه یا سپید رنـگ بتاتی هے ' اور قوت لامسه صرف اوسکی سختی کو محسوس کرتی هے ' لیکن کیا پتهر هونے کے ثبوت کے لیے صرف یهي مقدمات کافی هیں که یه شے سیاه اور سخت هے ' اور جو شے سیاه اور سخت هو وه پتهر هے ' اس لیے یه پتهر هے ؟ کیا یه ممکن نہیں که ایک لوهے کے ٹهوس جسم پر یا ایک منجمد ماده پر سیاه رنـگ چڑها دیا جاے ؟ تم کو خود اس قسم کي غلطیاں همیشه پیش آتي هیں -

ثانیاً : تم کو حواس کي غلطي سے بهي انکار نهوگا ' جب تم کسي سریع الحرکة شے پر سوار هوتے هو تو تمهاري سریع الحرکة سواري ساکن اور ساکن زمین متحرک نظر آتی هے ' کبهي کبهي تم کو چاند متحرک نظر آتا هے ' حالانکه اوس کے نیچے ابر حرکت کورها هے ' اور اس قسم کی بیسیوں مثالیں تم خود پیش کرتے هو ' پهر کوئي وجه نہیں که اور دوسرے امور میں جن مشاهدات و تجارب پر تم اپنے اصول و نتائج کی بنیاد قائم کرتے هو ' وه حواس کی غلطي سے محفوظ هوں -

ثالثاً : حواس سے تم ایـک شے کا مشاهده کرتے هو ' اوس پر ایک حکم قائم کرتے هو ' اور اس کو تم مبني علی المشاهدة اور مبني علي البداهة سمجهتے هو ' حالانکه تمهیں خبر نہیں که جلدي میں غیر مشاهد راستوں کو بهي طے کرگئے هو - جب تم نے ایک سیاه شے کو دیکهکر کہا که پتهر هے ' تو تم نے فرض کرلیا هے که همارے نظر همکو دهوکها نہیں دے رهي هے - معلومات سابقه کي بنا پر بغیر چهوئے تم نے سختی بهی محسوس کي ' اوس کے بعد تم نے یه فرض کیا هے که یه صفات جس میں هوں وه پتهر هے ' لیکن ان میں سے هر ایـک محتاج دلیل هے -

فرقه تشکیکیه ' ایقانیه کے مقابله میں حسب ذیل دس اصول قائم کرتا هے :

(۱) مقدار عمر ' ترکیب جسم ' قوت حواس اور درجۂ احساس میں تمام انسان مختلف هیں ' اور اس لیے ایک هي شے میں مختلف اشخاص کو جو مقدار عمر ' ترکیب جسم ' قوت احساس اور درجۂ احساس میں مختلف هیں ' مختلف حیثیات اور خصائص نظر آتے هیں -

(۲) اخلاقي اور تشریحی حیثیت سے افراد انسان مختلف هیں ' اس لیے مختلف امور کے متعلق اونکے احساسات مختلف هونگے -

(۳) ایک هي انسان میں متعدد اعضاے حاسه هیں ' اسکا یه نتیجه هے که هر عضو ایـک خاص کمیت و مقدار وغیره کو محسوس کرتا هے ' اسلیے یه کیونکر کہا جاسکتا هے که جو خصوصیت و خاصیت تم کو نظر آرهی هے وه خود اوس شے میں موجود هے یا تمهارے اعضاے حاسه میں هے ؟

(۴) ایک هي انسان ایک هي شے کو خواب ' بیماري ' حزن اور غم ' پیري اور ضعف کی مختلف حالتوں میں مختلف طور سے محسوس کرتا هے ' پهر کس طرح یقین کیا جاے که تم جو ایک خاص حالت میں ایک شے محسوس کرتے هو ' اور پهر دوسري حالت میں اوس کو ایک اور شے محسوس کرتے هو ' کیونکر کہا جاے که ان مختلف حالات کے احساس میں کون سا احساس صحیح هے ؟

(۵) کسي شے پر کوئي حکم عموما اوسکے صفات و خصائص ظاهري پر موقوف هوتا هے ' اور صفات و خصائص کا یه حال هے که قلت و کثرت اور زیادت و نقص کي حالت میں بالکل بدل جاتے هیں - اب جب تم ایک مقدار مخصوص کو مشاهده کرکے اوس پر کوئي خاص حکم قائم کرتے هو تو کیا یه غیر ممکن هے که اوس کي کم و بیش مقدار میں وه صفات و خصائص بدل جائیں ؟

انتظام کردیگي ' اُس وقت معلوم هوگا که الان قد ندمت ولا ینفع الندم (تم اب نادم هوے جبکه ندامت مفید هي نه رهي) کے کیا معنے هیں -

(۵) مسلمان کیسي هي افسوسناک کمزوریوں کے ابتلا میں گرفتار هوں ' کیسا هي تنزل و انحطاط ضعف و تذلل اُن پر محیط هو ' مگر جب مقابلے کو اُٹھینگے یه ظاهري کمزوریاں اُن کو مغلوب نهیں بناسکتیں ' وه عزم و ثبات سے کام لینگے ' خدا پر بھروسا کرینگے ' استقلال و نصرت کے خواستگار هونگے ' اور ایمان و عمل صالح کی طاقت سے نفس مطمئنه کي همت بڑھاتے هوئے فناے استبداد کے لیے بڑھینگے ' اُن کي دنیا بھي سنور جائیگي ' اور انجام بھي اچھا هي هوگا -

(۶) کفار کي متابعت خود انحطاط و تنزل کا ذریعه هے - طغیان کفر و استبداد کي مطیع رهکر مسلمان قومیں ترقي کرسکتي هي نهیں - مسلمانوں پر صرف خدا کي اطاعت فرض هے ' اُسي سے نصرت کي توقع رکھني چاهیے ' اور اکیلے ایک اُسي کو مددگار سمجھنا چاهیے ' دنیا کي جھوٹي هستیاں کسي اور کو نفع پهونچائیں تو پهونچائیں مگر مسلمان تو ان سے کبھي منتفع نهیں هوسکتے -

یه تعلیمات آلهیه کسي خاص وقت اور زمانے کے لیے مخصوص نهیں ' ان کي عمومیت هر عهد اور هر قوم پر حاوي هے ' پھر کون کهه سکتا هے که لاتلقوا بایدیکم الی التهلکة کے وهي معنے هیں جو آج لیے جاتے هیں ' اور جن سے همتیں اور بھي پست هوتي جاتي هیں -

فلسفۂ تشکیک

هستي کے مت فریب میں آجائیو اسد
عالم تمام حلقۂ دام خیال هے

عالم میں هزاروں چیزیں مرئي اور غیر مرئي ' محسوس اور غیر محسوس همارے سامنے هیں - لیکن اونکي حقیقت و ماهیت هم سے مخفي هے - هم تجربه ' اختبار ' استقراء اور دلائل سے اصلیت و واقعیت کے چهره سے پرده اُٹھانا چاهتے هیں ' اور آخر چند نتائج تک پهونچ کر ره جاتے هیں -

هم میں بعض محتاط اس بنا پر که اس سے پہلے بھي هم سیکڑوں نتائج تک پهونچے ' لیکن وه واقعي نه تھے - نیز همارے قواے فکر و عمل اس قدر کمزور هیں که تحقیق واقعیت اور اثبات حقیقت کا بارگراں نهیں اُٹھا سکتے ' اور حقائق و ماهیات اشیاے عالم اس درجه خفي و تاریک هیں ' که موجوده آلات فکر و نظر اوس کو روشن نهیں کرسکتے - همارے هر نتیجه کو حقیقت سے عاري اور واقعیت سے معطل قرار دیتے هیں ' بلکه کبھي کبھي وه خود اس کے انکار کي جرأت کرتے هیں که عالم میں کوئي حقیقت هے ' اونکي نظر میں هر شے تخیل اور دماغ کا اختراع هے -

(۲) دوسرا گروه اسکے بالمقابل هے جو مدعیانه کهتا هے که عالم حقائق سے معمور ' همارے تجارب و اختبارات و دلائل صحیح اور همارے نتائج و استنباطات قطعي هیں - اشیا حقائق واقعیه هیں ' اور برهان و تجربه نے جن نتائج تک پهونچایا هے ' وه اوس وقت تک یقیني هیں جب تک اونکے خلاف کوئي دلیل صحیح نهو -

(۳) ایک معتدل گروه آگے بڑھتا هے ' اور فریق اول کو مخاطب کرتا هے : دوستو! جب تم آلات فکر کو ناکافي ' دلائل کو غیر موصل الی المطلوب اور عالم کو حقائق سے عاري یقین کرتے هو ' تو تم کیونکر کهتے هو که هم کسي شے میں کوئي حقیقت نهیں پاتے ؟ کیا ابھي تم نے جن خیالات کو ظاهر کیا ' که " همارے آلات عمل و فکر ناکافي هیں ' دلائل غیر موصل الی المطلوب هیں ' اور عالم حقائق سے عاري هے " کیا تم خود انکي صحت کا یقین کرکے ان اصول کي حقیقت کے قائل نهیں هوگئے ؟ اور اگر انکو بھي تم حقیقت نهیں کهتے ' تو یه نه کهو که همارے دلائل ناکافي هیں ' آلات عمل ناقص هیں اور عالم سراسر نقش تخیل -

پھر یه گروه دوسرے فریق کي طرف مخاطب هوتا هے : دوستو! یاد هوگا که تم نے اپني گفتگو میں کها هے " همکو دلائل و تجارب نے جن نتائج و استنباطات تک پهونچایا هے وه اسوقت تک یقیني هیں جب تک اونکے خلاف کوئي دلیل صحیح قائم نهو " ان فقروں سے ظاهر هے که تم اپنے موجوده دلائل و نتائج کو متیقن اور غیر ممکن الخطا نهیں سمجھتے هو ' پھر کیا یه ممکن نهیں که جن معلومات و متخیلات کي صحت کي بنا پر ان دلائل و نتائج کو یقیني سمجھتے هو وه صحیح نهوں ' اور تم قلت معلومات ' یا نقص آلات فکر یا خطاے طرق فکر کي بنا پر غلطي سے صحیح یقین کررهے هو ' اور مسائل متعدده میں تم کو اپني یه غلطي روزانه

و تشریش و اضطراب کا یہ نتیجہ ہوا کہ گورنمنٹ کی خدمت میں میموریل بھیج دیا گیا ' لیکن اس درمیان میں جو کچھہ مقامی حکام اور متولی کے مابین پخت و پز جاری رہی اس کا علم کسی مسلمان کو نہیں ہوا - جب کبھی کسی نے آکر دریافت کیا تو اُن سے کہدیا کہ " تم اطمینان رکھو مسجد کا کوئی جز : ۱۰۰ جایگا " جب ایسا صریح وعدہ مسلمانوں سے کیا جا چکا تھا ہے کیوں نہ مطمئن ہوتے ؟ اُنکو کیا خبر تھی کہ متولی کی فیاضی خانہ خدا کو گرانے کے لیے گورنمنٹ کے حوالہ کرنے سے دریغ نہ کریگی -

۳۰ جون سنہ ۱۹۱۳ع کو صاحب مجسٹریٹ کے حکم سے باضابطہ متولی مذکور کو بلاکر زر معارضہ کا فیصلہ سنا دیا گیا - اور یہ وعدہ لے لیا گیا کہ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ع یعنے تاریخ انہدام مسجد کے بعد زر معاوضہ کی عام مسلمانوں کو اطـــلاع دی جائے - متولی صاحب نے یہ بھی وعدہ کیا کہ "حضور جز و متنازع کو بے خوف و اندیشہ منہدم کرادیں میں ذمہ داری کے ساتھہ یقین دلاتا ہوں کہ کچھہ مزاحمت نہ ہوگی " چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ع کو علی الصباح خانہ خدا کی دیواریں گرنے لگیں - لحظہ بھر میں یہ خبر تمام شہر میں پہونچگئی ' ہزارہا مسلمان مضطربانہ متولی صاحب کے در دولت پر جاتے تھے' اور لوٹ آتے تھے - متولی صاحب بہادر اوس روز صبح ہی سے روپوش ہوگئے تھے - مجمع نے زیادہ آہ و بکا کی تو مکان سے باہر تشریف لائے - ستم رسیدوں نے بہت کچھہ اپنے دلی جذبات کا اظہار کرنا چاہا ' لیکن دربار مشیخت سے سب کے واسطے ایک ہی حکم جاری تھا کہ " ہم کسی سے بات کرنا نہیں چاہتے اور نہ کسی کا آنا ہم کو پسند ہے" آخر ایک معزز گروہ نے جاکر یہ عرض کیا کہ " آپ چونکہ متولی ہیں اس وجہ سے آپکا ساتھہ ہونا ضروری ہے - چلیے ہم صاحب مجسٹریٹ سے عرض کرینگے کہ ہمارے میموریل کے جواب تک اس کارروائی کو ملتوی رکھا جاے یا کم ازکم ہمکو چھہ گھنٹہ کی مہلت دیجائے ' تاکہ ہم بذریعہ تار وایسراے کی خدمت میں استصواب کریں" - جواب ملا کہ " ہم آج سے مسجد کے کسی معاملہ میں دخل دینا نہیں چاہتے اور آپکو بھی باز رہنے کا مشورہ دیتے ہیں"

ہم کو یہ سن کو کس قدر قلق ہوا ہے جبکہ مولانا عبد القادر صاحب آزاد سبحانی پرنسپل مدرسہ الہیات کانپور مع چند اپنے معزز احباب کے بغرض تفتیش حالات اور مشورہ کے تشریف لے گئے ہیں ' تو لائق متولی نے اُن سے بایں الفاظ کہدیا کہ " تم سے ہم باتیں کرنا نہیں چاہتے' تم یہاں سے چلے جاؤ" وہ بیچارے نہایت افسردہ دل اور غمگین ہوکر چلے آئے - اہل محلہ نے جب ایسی سرد مہری دیکھی ' اور اونکو بھی بارہا التجا کرنے پر نہایت سخت و بیجا جوابات ملے تو فرط رنج و الم میں اون لوگوں نے اپنا کاروبار بند کرنا شروع کردیا - بساطخانہ کا نصف بازار بند ہوگیا تھا ' اور قریب تھا کہ سارے شہر میں یہی بندش عام ہو جاے ' مگر متولی صاحب بہادر نے کسی مخفی قوت کے بھروسے پر نہایت تحکمانہ لہجہ میں کہلا بھیجا کہ "اگر تم لوگ دکانیں بند کروگے تو ابھی بند ہوا کر جیلخانے میں بھیجدیے جاؤگے "

نا تجربہ کار سیدھے سادے مسلمانوں کے وحشت زدہ دلونپر اس کا فوری اثر یہ ہوا کہ وہ جلدی جلدی پھر اپنی دکانیں کھولکر بیٹھہ گئے - ۱۲ - اور ایک بجے کے درمیان ہزارہا مزدور مسلمان ملوں سے روتے بھاگتے گئے ' اور مجذونانہ متولی صاحب کی خدمت میں اپنے جذبات کا علانیہ اظہار کیا - جب متولی صاحب نے دیکھا کہ اوس ذمہ داری میں جو حکام کی رضا جوئی کے لیے کی گئی تھی اب فرق آیا جاتا ہے ' اور مسجد شکنی کے معارضے میں رضامندی کا جو تمغاے زرین ملنے والا ہے وہ بھی ہاتھہ سے جاتا ہے - تو اونہوں نے بالاعلان ہزارہا مسلمان مزدوروں کے درمیان میں کھڑے ہوکر کہا کہ " تم بالکل نہ گھبراؤ ہم صاحب کلکٹر سے کہہ کر تمہاری مسجد کل ہی بنوا دینگے - ہم پر تم پورا پورا اطمینان رکھو " غرضکہ ایسے ہی اور چند تسلی آمیز کلمات کہہ کر اونکے جوش کو سرد کرکے واپس کیا گیا - تقریباً ۴ - بجے عیدگاہ میں چند دیگر با اثر مسلمانوں کی راے سے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا - ہزارہا مسلمان شریک تھے ' لیکن متولی صاحب بہادر اور اونکے رفقا میں سے کوئی بھی شریک جلسہ نہ ہوا - اِن تمام واقعات کو گذرے ہوئے آج بیس روز ہوچکے ہیں' تمام مسلمانان شہر اس بات کے خواہشمند ہیں کہ اگر وقت پر کوئی جائز مدافعت نہ ہوسکی تو اب قانونی کارروائی کے لیے بہت کچھہ گنجایش ہے' ہر قسم کی مالی اور جسمانی امداد کو طیار ہیں ' لیکن متولی صاحب نے برابر امروز و فردا کا حیلہ حوالہ کرکے اس وقت تک کوئی جلسہ' کوئی کارروائی' کوئی عذر داری' کسی قسم کی حرکت تحفظ مسجد کے لیے نہیں کی - ہمکو تحقیق سے معلوم ہوچکا ہے کہ وہ کسی قسم کی کوشش یکم جولائی کے واقعہ کے خلاف نہیں کرنا چاہتے ہیں ' بلکہ وہ اپنے اس فرض کو پورا کررہے ہیں کہ مسلمانوں کا جوش قطعی سرد ہوجاے ' اور آسانی سے اپنی اوس وعدہ کو جو اظہار اخلاص و عقیدتمندی کے لیے بارگاہ حکومت میں کیا ہے پورا کرکے خدا کے ساتھہ جو وعدہ ہے اُس کو بھول جائیں -

اب سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے ؟ کیا خاموشی سے مسجد کے صحن محراب اور ممبر (خاکم بدہن) گرائے جانے کا انتظار کریں ؟ یا متولی کے ہات میں اپنی موت و حیات کا فیصلہ دیدیں ' جبکہ یہ مراعید بالکل خاک میں مل چکے ہیں (کہ متولی اوسکی حفاظت کریگے) تو ہم نہیں سمجھتے کہ کون سی وجہ ایسی مانع ہے کہ مسلمان اس معاملہ کو متولی مذکور سے اپنے ہات میں نہیں لیتے ' اور متولی کو منصب تولیت سے کیوں نہ کردیتے ؟ خدا کا گھر ہے' ہر مسلمان پر اوس کی حفاظت فرض ہے - ہماری راے ہے کہ مسلمان متفقہ طور پر علم میں اون کو تولیت سے علحدہ کرکے کوئی لائق متولی منتخب کرلیں ' اور جدید متولی کے ذریعہ سے یہی سعی کوششوں نو کام میں لائیں - آج تک مسجد کی آمد و خرچ کا حساب کسی مسلمان کو نہیں سمجھایا گیا - مجبور کیا جائے کہ اوسکو متولی جو ابھی تک اسی عہدہ پر قائم ہیں چھپوا کر عام مسلمانوں میں تقسیم کردیں - مسجد کی جایداد جس پر تمام تر متولی کے رفقا ایک براے نام کرایہ پر آباد ہیں خالی کرا کے دوسرے کرایہ دار آباد کیے جائیں - نئے متولی کا فرض ہوگا کہ مسجد کی ترقی کے لیے اوس کے کسی مفید پہلو کو نظر انداز نہ کرے - اگر مسلمانان کانپور میں ذرا سی بھی حس و حرکت اور جرأت نہیں ہے؟ وہ خدا کے معاملہ میں بھی انصاف جوئی سے ڈرتے ہیں؟ تو اُنکو سمجھہ لینا چاہیے کہ دنیا میں جو کچھہ اُن کو روسیاہی نصیب ہوئی ہے' اور تا قیامت جس طرح وہ یاد کیے جائینگے اوس سے آنیوالی نسلیں بھی ہمیشہ بجاے فاتحہ کے ملامت بھیجا کرینگی - اُوس دن جب تمام تاجداروں جباروں اور بڑے بڑے متکبروں کے سر جھک جائینگے ' احکم الحاکمین عدل و انصاف کے پرجلال تخت پر متمکن ہوگا؟ لمن الملک الیوم ؟ کی بارعب صدا کے بعد للہ الواحد القہار کا حکم سنایا جائیگا ' اُس وقت وہ لوگ جو دنیا کی ذراسی جھوٹی عزت اور بے حقیقت قوت کے بتوں کے آگے سربسجود ہوکر خدا کی قدرت کی پروا نہیں کرتے ہیں کیا جواب دینگے ' اور اپنے خدا کو کیا منہ دکھا لینگے ؟

مسلمانو! خدا سے ڈرو ' اوسکی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور اوس کے گرتے ہوے گھر کو بچالو - تم اوس کے ایک گھر کو بچالو ' خدا تمہارے کروروں گھرونکو بچا لیگا -

(٦) کسي شے کے متعلق جب کوئي حکم کوئي انسان کرتا ھے تو یہ حکم صرف مشاھدہ پر مبني نہیں ھوتا ' بلکہ اسمیں اوسکي تربیت خاص ' عقائد خاص ' پابندي بعض قوانین خاص اور سوسائٹي کے مخفي اثرات کا بہت کچھہ حصہ شامل ھوتا ھے - یہي وجوہ ھیں کہ مختلف التربیۃ ' مختلف العقائد ' مختلف الاقالیم اشخاص ' مسائل کثیرہ میں ھمیشہ مختلف الاراء رھتے ھیں -

(۷) اشیاے عالم باھم اسقدر مختلط ھیں کہ ایک دوسرے سے علحدہ نہیں ھوسکتے ' اسلیے یہ کیونکر ممکن ھے کہ جس شے پر تم کوئی حکم کرتے ھو وہ مستقلاً بھي اوس شے کے لیے صحیح ھے ؟ تم اشیاء کے خصائص بتاتے ھو' لیکن کیا اوس میں مواد مختلطہ کے خصائص شامل نہیں ؟ جب تم آنکھہ سے ایک رنگ دیکھتے ھو تو کیا اوس میں اخلاط چشم کے خصائص داخل نہیں ؟

(۸) ایک ھی شے مختلف قرب و بعد ' مختلف جوانب و سمت رویت ' مختلف اسباب رویت کي بنا پر مختلف نتائج پیدا کرتي ھے ' پھر ایک خاص مقدار قرب و بعد ' ایک خاص سمت رویت ' بعض خاص اسباب رویت میں جو چیز نظر آتی ھے بالکل ممکن ھے کہ دوسري حالتوں میں وھی شے اور کیفیات میں نظر آئے - پھر ان میں سے کون حقیقي ھے ؟

(۹) قلت و کثرت التفات و توجہ ' مختلف نتائج ظاھر کرتی ھے - پھر جس مقدار توجہ و فکر سے تم ایک حالت کا اندازہ کر رھے ھو ' اوس سے کم یا زیادہ توجہ و فکر کي حالت میں دوسري حالتیں پیدا ھوتی ھیں ' کون صحیح ھیں ؟

(۱۰) ھم جب کسی چیز پر کسي قسم کا حکم کرتے ھیں تو عموماً ھمارے حواس نا معلوم قیود اور بندشوں میں گرفتار ھوتے ھیں ' ھم نہیں کہہ سکتے کہ جب ھم ان سے آزاد ھوتے تو ھم کیا حکم کرتے ؟

ان اصول عشرہ کے علاوہ فرقہ تشکیکیہ کے اور بعض اھم اصول بھي ھیں ' جنکی تفصیل دقت طلب ھے -

فلسفۂ تشکیکیہ کا سنگ بنیاد جیسا کہ ھم نے پہلے لکھا ھے مسیح سے ۴۰۰ برس قبل رکھا گیا تھا ' اسکے بعد ھمیشہ اسکے اعوان و اتباع ھر عصر میں موجود رھے ھیں - فلاسفۂ یورپ میں بھي اس خیال کي کمی نہیں - مشہور فیلسوف ھکسلے و اسپنسر اسی فلسفہ کے مرید تھے ' حقیقت یہ ھے کہ ایک فلسفی اسرار عالم کو جس حد تک کھولتا ھے اوسکے سامنے پھر گرھیں نظر آتي ھیں ' اونکو کھولتا ھے تو کچھہ اور عقدے جا بجا پیدا ھو جاتے ھیں -

فلسفي سر حقیقت نتوانست کشود
گشت راز دگر آں راز کہ افشا می کرد

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ' جب انسان کي بے بسي کا یہ عالم ھے کہ محسوسات میں بھي اوس کو مشکل سے تیقن و عدم تیقن کے فیصلہ کرنے میں کامیابي ھوتي ھے ' تو جو امور ماوراے احساس و ما فوق الطبیعۃ ھیں اون کي نسبت کیوں کر فیصلہ ھو گیا کہ باطل محض اور حدیث خرافہ ھیں ' أفی اللہ شك ؟ فاطر الارض و السماء !

حادثۂ مسجد کانپور کي مسؤلیت

(از جناب محمود احمد صاحب عباسي - علیگ)

گذشتہ ھفتے کے الہلال میں مسجد کانپور کے متعلق آپنے جو کچھہ ارشاد فرمایا ھے اوسکي واقعیت میں کچھہ بھی کلام نہیں ھے ' جو کچھہ میرے معلومات اور تحقیقات میں ھے اسلامي پبلک کو اطلاع دینا اپنا فرض سمجھتا ھوں - الہلال نے کانپور کی مسجد کے انہدام کا ذمہ دار وھاں کے عام مسلمانوں کو قرار دیا ھے ' لیکن دراصل عام مسلمانان شہر اسکے باعث نہیں ھیں - حقیقت یہ ھے کہ کل ساختہ و پرداختہ مسجد کے متولي کریم احمد کا ھے - سنہ ۱۹۰۹ ع میں جبکہ اے - بي - روڈ (A. B. Road) کے متعلق پیمایش جاري تھي ' اور عام لوگوں کو معاوضہ دیا جا رھا تھا اوس وقت افسر معاوضہ منشي اودہ بہاري لال صاحب ڈپٹي مجسٹریٹ مسجد میں تشریف لائے تھے ' اور اونھوں نے متولیوں سے جزو منہدم کے علاوہ کچھہ صحن مسجد بھي لینے کي خواھش ظاھر کي تھي - کریم احمد صاحب متولي نے ان الفاظ میں وعدہ کیا تھا کہ " ھم مطلوبہ حصہ دیدینگے ' ھمارا اس میں کچھہ ھرج نہیں ھے " عام مسلمانوں کو اس عجیب و غریب فیاضي کا کیا علم تھا کہ خدا کا گھر ارباب اقتدار کي قدمبوسي کے صلہ میں دے دیا جائیگا ' چنانچہ مسجد کي ابتدائي مثل میں افسر معاوضہ کے یہ بیانات مذکور ھیں کہ " متولي مسجد جزو مطلوب کے دینے پر آمادہ ھے ' اور ھم سے پختہ وعدہ کرلیا ھے " اسکے بعد اواخر سنہ ۱۹۱۲ ع میں جب مسجد کے متعلق دوبارہ تحریک شروع ھوئي ' اور صاحب مجسٹریٹ کانپور نے بغرض معائنہ تشریف لانے کي اطلاع متولي صاحب کو دي ' تو انھوں نے کسي کو اس کي خبر نہ کی ' اور خود ھی استقبال کو پہونچ گئے - ھمکو خوب تحقیق ھوا ھے کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر مسجد کے دروازے پر کھڑے ھوے - وھیں سے معائنہ کر رھے تھے ' مگر متولي صاحب نے نہایت ادب اور انکساري سے عرض کیا کہ " حضور بوٹ پہنے ھوے اندر تشریف لے آئیں " چنانچہ متولي صاحب بہادر اور مجسٹریٹ صاحب بہادر مسجد کے دالان میں ٹہلتے رھے - جو کچھہ گفتگو اسوقت دونوں صاحبوں میں ھوئي اوسکے متعلق اس سے زیادہ نہیں معلوم ھوا کہ :

میان طالب و مطلوب رمزے است

اس خفیہ پخت و پز سے شہر کے مسلمانوں میں تشویش پھیل گئي ' اور یہ ظاھر ھوگیا کہ مسجد کا شرقي حصہ طلب کیا جارھا ھے ' اور متولي صاحب بھي راضي معلوم ھوتے ھیں - اھل شہر نے متولي صاحب کي خدمت میں بیشمار مرتبہ جا کر صداے احتجاج بلند کي ' لیکن جب متولي صاحب نے بالکل پروا نہ کي تو دردمند مسلمانوں نے حتی الوسع خود ھي کوشش شروع کردي ' مگر ایسي حالت میں جبکہ طبیب نے مریض کو فرشتۂ موت کے حوالہ کردیا ھو اوس مریض کي ساري دوا و درش بیکار ھی ثابت ھوگي - بہر حال مسلمانوں کے شور اور غوغا

یکتا مکس چر

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مر
هیں؛ اسکا بڑا سبب یہ بھي ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو
هیں اور نہ ڈاکٹر؛ اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوائیں
قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - همنے
خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي
کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے؛ اور فروخت کرنے کے
قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي
هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت ہے کہ
خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم
دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے
هر قسم کا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار -
پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار؛ جسمیں ورم جگر اور طحال بھي
لاحق هو؛ یا وہ بخار؛ جسمیں متلي اور قے بھيْ آتي هو - سردي
سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي
هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں
بھي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا هو -
ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے؛ اگر شفا پانے کے بعد بھي
استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ہے؛ اور تمام اعضا میں خون
صالح پیدا هونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي
و چالاکی آجاتی ہے؛ نیز اُسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي
ہے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھہ پیر ٹوٹتے هوں؛ بدن میں سستي
اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نہ چاهتا هو -
کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال
کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام
اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

الم٭٭ ور رهروپرا ئٹر

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

صرف چار روپیہ یا تین روپیہ سال میں

تمام دنیا کا حال هفتہ وار ملاحظہ فرماے

٭٭ اوات

ایک بے مثل هفتہ وار اخبار

جسکے نسبت جملہ قومي اخبارات نے متفقہ طورپر نہایت عمدہ
رائیں دي هیں - اور جسمیں :

۱ — قومي و سیاسي مسائل پر نہایت آزادي کے ساتھہ
بحث کی جاتی ہے -

۲ — اقتصادي و صنعتي و تجارتی معلومات مفیدہ کا ذخیرہ
مہیا کیا جاتا ہے -

۳ — دلچسپي کي باتوں کا ایک خاص عنوان هوتا ہے جسے
پڑھکر آپ لوٹ نہ جائیے تو همارا ذمہ -

۴ — نہایت پرلطف و دلگداز غزلیں اور نظمیں شایع
کي جاتي هیں -

۵ — کونسلوں اور دارالعوام انگلستان کے سوالات و جوابات اور
ملک کے اهل الراے اصحاب اور ماهرین سیاست کي
تقریریں درج کي جاتي هیں -

۶ — دنیا کے هر حصہ کي خبریں جدا جدا عنوان کے تحت میں
مفصل چھاپی جاتي هیں -

ایسے اخبار میں تجار و کارباري صاحبوں کے لیے اشتہار دینے کیلیے
نہایت عمدہ موقع ہے - باوجود اسقدر خوبیوں کے اخبارکي عام
قیمت صرف چار روپیہ اور رعایتي قیمت صرف تین روپیہ ہے -
بغیر اسکے کہ سالانہ یا ششماهي قیمت پیشگي وصول هوجاے یا
ویلو پے ایبل بھیجکر قیمت وصول کرلینے کی اجازت دیجاے
اخبار جاري نہیں هوسکتا -

ا ا ع ضروري

مطبع "مساوات" الہ آباد میں هر قسم کا کام نہایت عمدہ اور
ارزاں چھپتا ہے - یہ مطبع ملک کي خدمت کے لیے جاري
کیا گیا ہے - ایک بار کوئي کاغذ چھپواکر آزمایش کیجیے - اگر مطبع
"مساوات" کے آپ گرویدہ نہ هوجالیں تو همارا ذمہ -

جملہ خط و کتابت بابت اشاعت اشتہار و خریداري اخبار
وغیرہ منیجر "مساوات" - الہ آباد سے کیجاے -

نسیم هند

اس نام کا ایک هفتہ وار اخبار ۵ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ ع سے
راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پراني و نئي
تعلیم کے بہترین نمونونکا مجموعہ هوگا - اس اخبار کوکسي خاص
شخص یا فرقہ کي ذاتي هجو یا فضول خوشامد سے کلیة پرهیز هوگا -
مگر ساتھہ هي وطن اور اهل وطن کے فائدہ کیلیے جائز نکتہ چیني
سے بھي باز نہیں رهیگا - اسکا مسلک آزادہ روي کے ساتھہ صلح کل
هوگا - اسکا دستور العمل :

ایمان کي کہینگے ایمان ہے تو سب کچھہ

یہ اخبار ۱۸ - ۲۲ - کے چوتھائي حصہ پر کم از کم ۱۶ - صفحوں کا هر ماہ
کي ۵ - ۱۲ - ۱۹ اور ۲۶ کو شائع هوا کریگا -

چونکہ اهل وطن کي قدرداني سے اخبار نسیم هند کا پہلا پرچہ
۲۰۰۰ شائع هوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچھا موقعہ ہے - کہ
وہ اشتہار بھیج کر فائدہ اٹھاویں - همکو صوبہ سرحدي - پنجاب اور
هندوستان کے هر گاؤں اور شہر کے نامہ نگاروںکي بھي ضرورت ہے
لائق نامہ نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوہ اُجرت بھي معقول
دیجاریگي (اخبار کي قیمت سالانہ ۲ - روپیہ ۸ - آنہ)

درخواستیں بنام منیجر "اخبار نسیم هند" راولپنڈی (پنجاب)

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق
زر اعانۂ مہاجرین

(از جناب حکیم سید شاہ محمد الیاس صاحب
پریسیڈنٹ انجمن ہلال احمر - نوادہ)

مبلغ ایک سو چالیس روپیہ بیمہ اعانۂ مہاجرین کیلیے ارسال خدمت ہے - یہ رقم مقام اکبر پور و وجہت وغیرہ سے وصول ہوئی ہے -

ایک منی آرڈر مبلغ نو روپے اور کچھہ آنوں کا میں آپ کے پاس بھیجتا ہوں - آپ نے اعلان کیا ہے کہ اب الہلال کی قیمت ایک سال کی صرف آٹھہ آنہ ہے - اگر ابھی یہ قاعدہ جاری ہو تو مبلغ آٹھہ روپیہ ایک سال تک کے الہلال کی قیمت لے لیجیے ' اور میرا نام خریداران الہلال میں درج کر لیجیے - اور اگر کچھہ توقف ہو تو عموماً آٹھہ روپے جو آپ کے اخبار کی قیمت ہے وصول کر لیجیے - اس صورت میں آپ کے اعلان سے میں غالباً مستفید نہو سکونگا - بقیہ ایک روپیہ اور کچھہ آنے اعانۂ مہاجرین میں شامل کرکے شایع فرما دیجیے -
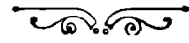
(از جناب مہدی حسن صاحب قصبہ کرتپور ضلع بجنور)

مبلغ سو روپیہ بذریعہ ایک قطعہ نوٹ کے بیمہ و رجسٹری کراکر روانہ خدمت عالی ہے - اعانہ مجروحین ترک میں جملہ صاحبان ساکنان قصبہ کرتپور ضلع بجنور کی طرف سے زر روانہ قسطنطنیہ فرما دیجیے - یہ روپیہ مجروحین کے میں صرف کیا جائے -
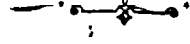
از جناب ابراہیم صاحب - بھیر ندی ضلع تھانہ رائس میل)

اٹھارہ روپے ارسال ہیں - اخبار الہلال کی سالانہ قیمت آٹھہ روپیہ اور دس روپیہ امداد مہاجرین ترک کے چندہ میں داخل فرمائیں -

(از جناب شیر دل خان صاحب اپیل نویس صدر عدالت ڈیرہ اسمعیل خاں)

مبلغ پندرہ روپیہ براے امداد مجاہدین و مہاجرین سلطنت عثمانیہ آپ کی خدمت میں آج بھیجے جاتے ہیں - امید ہے کہ اور امدادی روپیہ کے شامل آپ منزل مقصود تک پہونچا دینگے - عند اللہ اجر عظیم ہوگا - برگ سبز درویشونکا تحفہ ہے اور اللہ تعالی نعم المولی و نعم النصیر ہے -

کشمیر کانفرنس کے متعلق اطلاع

مسلمانان کشمیر کی جو تعلیمی کانفرنس "سری نگر" میں منعقد ہونے والی ہے ' بذریعہ اس اعلان کے اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کانفرنس کے اجلاس سری نگر میں زیر صدارت آنریبل جسٹس مولوی شاہدین صاحب - جج چیف کورٹ پنجاب ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ستمبر کو قرار پاے ہیں ' جو اصحاب کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے ان کی قیام وغیرہ کا انتظام انجمن نصرۃ الاسلام سری نگر نے اپنے ذمہ لیا ہے - مزید حالات دریافت کرنے کے لیے مولوی تحقیق اللہ صاحب جنرل سکتری انجمن نصرۃ الاسلام سے خط و کتابت کرنی چاہیے -

خاکسار افتاب احمد
آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ
(۶)

نام	روپیہ	آنہ	پائی
جناب محمد حسین صاحب	۸	-	-
بذریعہ جناب شاہ عبد الغنی صاحب وکیل - غازی پور	۲۱	۱۳	-
جناب حکیم محمد افضل عاصم صاحب - سکندر آباد - بلند شہر	۲۵	-	-
جناب فیروز الدین صاحب اڈرنیری اسسٹنٹ ڈیرہ اسمعیل خان	۵	-	-
جناب عبد الرحمن خانصاحب - امرتسر	۱۳	-	-
جناب غلام نظام الدین صاحب موضع جانا - پٹنہ	۷	-	-
جناب فیض بخش صاحب اٹرومی	۲۰	-	-
بذریعہ جناب احمد رضا صاحب	۱۵	-	-
جناب تحسین حسین خانصاحب	۸	-	-
ایک بزرگ	۱	۱۵	-
جناب متاع الدین احمد صاحب	۱	۵	-
جناب حافظ عبد الغفور صاحب و قمر الدین صاحب - نوادہ	۵	۱۲	-
ایک بزرگ جنکا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں	۵	-	-
جناب محمد عبد القادر صاحب - کلہ	۴	-	-
جناب محمد حسین صاحب کنجو - مظفر پور	۸	-	-
جناب عزیز محمد خانصاحب پربھنی دکن	۸	-	-
جناب سردار علی صاحب کورٹ انسپکٹر حصار	۴	-	-
جناب شمت علی خانصاحب ہیڈ کانسٹبل پولیس	۲	-	-
جناب عبد الرحمن صاحب کانسٹبل پولیس	۱	-	-
جناب اسحاق حیدر صاحب	-	۸	-
جناب احمد حسین کانسٹبل	-	۴	-
ایک بزرگ	-	۴	-
جناب ممتاز علی صاحب	-	۴	-
جناب جگندل لعل صاحب	-	۴	-
بذریعہ جناب فخر الرحمان خانصاحب جیلخانہ چراواری	۱۵	-	-
جناب ڈاکٹر محمد محمود عالم صاحب	۳۰	-	-
جناب طفیل محمد صاحب مدرس	۸	-	-
جناب خواجہ محمد خلیل صاحب - گیا	۳۱	۱۱	-
جناب محمد اسمعیل صاحب سوداگر پارچہ بنارس	۸	۲	-
جناب شیخ ولی محمد عباسی صاحب میراز	۱۷۹	-	-
جناب محمد یوسف صاحب تاجر - گوگھا - بہاولپور	۲	-	-
ایک بزرگ جنکا نام پڑھا نہیں گیا	۳۴	۳	-
بزرگان کرتپور ضلع بجنور بذریعہ جناب مہدی حسن صاحب	۱۰۰	-	-
جناب سید حسام الدین صاحب حیدر اباد	۸	-	-
بذریعہ جناب حکیم سید شاہ محمد الیاس صاحب - نوادہ ضلع گیا	۱۴۰	-	-
جناب نجم الحسین چودھری - سلہٹ	۲۳	-	-
میزان	۷۱۷	۵	-
سابق	۶۶۳۰	۶	-
کل	۷۳۴۷	۱۱	-

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

[۱۶]

مٹراسکوپ لیور واچ ۹ اسٹار

ٹائم ٹھیک وقت برابر چلنے والی ـ گھڑی کی ضرورت ہے تو جلد منگائیں

قیمت ... روپیہ آٹھ آنہ ...

پتہ ... نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلہ کلکتہ

ملیح اباد کے قلمہائے انبہ

اعلی قسم کے

اگر اپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمائیے : حاجي نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیح اباد

کارخانہ قلمہائے انبہ معلہ دیبی پرشاد ضلع لکھنؤ ـ

[۲۳]

گھر بیٹھے عینک لے لیجئے

زندگي کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے ـ پھر آپ اسکي حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلي و عمدہ پتھر کي عینک کم قیمت پر آساني سے نہیں ملتي ؛ مگر اب یہ دقت نہیں رہي ـ صرف اپني عمر و دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کي تجویز میں ٹھیک ہوگي بذریعہ وي ـ پي ارسال خدمت کیجائیگي ؛ یا اگر ممکن ہو تو کسي ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں ـ اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ اے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگي ـ

ایم ـ بي ـ احمد ـ اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ـ ڈاکخانہ ویلسلي ـ کلکتہ

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے ـ تازي ولایتي پودینہ کي ہري پتیوں سے یہ عرق بنا ہے ـ رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے ـ اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے ـ مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہوجانا ، کھٹا ڈکار آنا ـ درد شکم ـ بدہضمي اور متلي ـ اشتہا کم ہونا ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے ـ

قیمت في شیشي ۸ ـ آنہ محصول ڈاک ۵ ـ آنہ

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے ـ

نوٹ ــ ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے ـ

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں ـ اور اگر اسکي حفاظت نہیں ہوئي تو ہیضہ ہوجاتا ہے ـ بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے ، اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو ـ ۳۰ برس سے تمام ہندوستان مین جاري ہے ، اور ہیضہ کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے ـ مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھي ہے ـ

قیمت في شیشي ۴ ـ آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ ـ آنہ ـ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایڈیٹر الہلال

کي لکھي ہوئي اردو زبان مین سرمد شہید کي پہلي سوانحعمري جسکي نسبت خواجہ حسن نظامي صاحب کي راے ہے کہ با عتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئي جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معاني یہ سرمد کي زندگي و موت کي بحث ہي نہیں معلوم ہوتي بلکہ مقامات درویشي پر ایک مسلسلہ اور لاجواب خطبہ نظر آتا ہے ـ قیمت صرف تین آنے ـ

انیوالے انقلابات

کے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کي نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدي ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو مین کیا ہے ـ پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کي بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھي گئي تہیں وہ سب ہو بہو پوري اتریں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم ـ معرکہ کربلا ـ خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت تین آنے ـ

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسي دہلي

[۱۸]

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4 - 12

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

مسلمان کنفیڈریشن الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳

کلکتہ: چہار شنبہ ۲۵ شعبان ۱۳۳۱ ہجری

نمبر ۵

Calcutta : Wednesday, July 30, 1918.

شذرات

دول یورپ کي کارروائي

عثمانیوں پر کیوں مظالم ہوئي ؟ یورپ اس سوال کا جواب آج خود دے رہا ہے کہ " ان حرکات کے ذمہ دار دول یورپ اور خصوصاً روس اور انگلستان ہیں - کیونکہ ان سلطنتوں نے اس کی کسی بجا یا بے جا خواہش کی پذیرائی میں تامل نہیں کیا اور نہ اس کو کسي امر میں روکا ہے - یہاں تک کہ جب بلغاریہ نے روس کي مخالفت کی ' جس پر اس کے وجود کا انحصار ہے ' تب بھی بلغاریہ کو کسي قسم کي تنبیہ نہیں کی گئی - دول یورپ کو لازم ہے کہ وہ اس وقت بلغاریہ کے بڑھے ہوے حوصلہ کو روکیں ' جس کي وجہ سے یورپ کے امن میں خلل پڑ رہا ہے - جو لوگ معاملات سے باخبر ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ شاہ فرڈیننڈ لڑائي کے خطرات سے واقف ہے یہ الفاظ ہیں جو انگلستان کے پریس نے آج سے ایک ماہ قبل شائع کیے تھے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں کے قتل عام ہي نہیں بلقان کي باہمي آویزش بھي یورپ کے شوشے سے ہوئي -

نیر ایست نے اپنی ۲۷ جون کي اشاعت میں ایتھنز سے ایک خاص نامہ نگار کا خط چھاپا ہے - اس میں بلغاریوں کي زیادتی کا ذکر ہے - خط میں ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ " بیس یونانی قیدیوں کو بلغاریوں نے کوڑوں سے پیٹا تھا' حالانکہ دو سو بلغاریوں کو یونانیوں نے گرفتار کر کے فوراً چھوڑ دیا - اس واقعہ سے ایتھنز میں بہت ناراضی پھیلي ہوئی ہے - ایم - رالس (M. Rallis) جو پچھلي کونسل کا پریسیڈنٹ تھا' اور جو اپني بے قابو طبیعت کی بنا پر اول ہی سے مشہور ہے ایک اخبار مین لکھتا ہے کہ " فوجی ہیڈ کوارٹروں کو چاهیے کہ ایم - ونزلو (M. Venzelos) (وزیر اعظم یونان) اور اس کے ساتھ دیگر وزرا کو بلغاریوں کے حوالہ کردیں تا کہ ان کو لے جا کر صوفیہ کے بازاروں میں خوب پیٹیں' جسکے وہ مستحق ہیں " حیرت ہے کے جس قوم کی ستم پیشگي کا یہ عالم ہو یورپ کي مدنیت اس کی حمایت جائز رکھتی ہے !

فہرست

تصاویر

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت ۱۰ مع محصول [illegible] صرف آٹھہ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار ' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کے کیلیے یورپین ترکی کے ان لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو ' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا ' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے ' انکو دفن کردیں ' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں ' لیکن جو بد نصیب زندہ ' مگر مردے سے بدتر ہیں ' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے ' اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے ' اسی کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاونڈ یعنی ۳۰ - ہزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے ' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے ' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ہی ترکی میں [illegible] دی گئی ہے -

اِس بارے میں جو صاحب

دون اعانت فرمائیں گے

فا[illegible]

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگہہ ' خود ہی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے ' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو آسے مل رہا ہو ' وہ خود نہ لے اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقینا میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا ' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے ' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب اٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجدینگے ،** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری اخراجات خط وکتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا ' اور ایک سال کیلیے اخبار آنکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے ' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے ' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے ' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہوجائیگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال اسے خود فائدہ اٹھانے کی جگہہ ' اس کار خیر کیلیے وقف کرسکتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۲ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے پر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی ہزار روپیے کے نقصان میں ہے ' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں ' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کردیا ' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی ' اس سے گریز کرنا ' اور صرف دوسروں ہی کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رہنا ' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ہے ' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو یورپ اور ترکی کے اعلی درجہ کے با تصویر پر تکلف ' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران ' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - آس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں ' اسکا باب " شئون عثمانیہ " ترکی - حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - " ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان " اسکی ایک با تصویر سرخی ہے ' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں ' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات ' مذاکرۂ علمیہ ' حقائق و وثائق ' المراسلۃ و المناظرہ ' اسئلۃ و اجوبتہا اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے ' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

پاشا کے عزم و ثبات کو ابھی تک یہ باد مخالف جنبش نہ دے سکی، سلطان روم سے بلغاریا نے جو اپیل کی تھی انھوں نے اس کا جواب دیا ہے کہ : ترکوں کا اقدام و ہجوم یہ نہیں ہے، یہ دفاع و حفظ، ما بقی کا مسالہ ہے -

ایں سخن را چوں تو مبدء بودہ
گر بیفزاید تو اش افزودہ

ترکوں کے پیش نظر صرف ادرنہ ہی نہیں بلکہ وہ تمام مقامات ہیں جن پر بلغاریا قابض ہوگئی تھی - چنانچہ عثمانی فوج ایک طرف تو ادرنہ کی طرف بڑھی اور دوسری طرف کلولی بوغاص، لولی بوغاص، ارجینی، بابا اسکی فتح کرتی ہوئی - قرق کلیسا پہنچی - قسطنطنیہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بلغاریوں نے شہر چھوڑنے سے پہلے بارود خانے اور اصلی عمارتیں ڈھا دیں - اس طوفان مصائب کے باوجود جب ترک داخل ہوے تو باشندوں نے ناقابل بیان مسرت کا اظہار کیا - عورتیں آنکھوں سے آنسو اور ہاتھوں سے فوج پر پھول برسا رہی تھیں - اخذ قرق کلیسا کے بعد عثمانی فوج بلغاری حدود میں داخل ہوئی تو صوفیا میں غیر معمولی اضطراب پھیل گیا - بلغاری وزیر خارجیہ نے فوراً اس تاراج پر اعتراض کا تار باب عالی کو بھیجا - جسکا جواب باب عالی نے یہ دیا کہ " چند پیٹرول تفتیش کرتے ہوے سرحد کے پار چلے گئے تھے، مگر سپہ سالار کے حکم سے واپس بلا لیے گئے " -

اتحاد یورپ اگر اپنے اختلاف داخلی کی وجہ سے ترکوں پر دباو نہ ڈال سکا تو اسکے یہ معنی نہیں کہ وہ ترکوں کو اپنے مفتوحہ مقامات کے واپس لینے کا موقع دیگا - ترکوں کو یہ موقع خانہ جنگی کی بدولت ملا تھا - لڑنے والوں میں سب سے زیادہ تازہ دم رومانیا ہے - پھر رومانیا کا مقصد جیسا کہ اس نے اعلان جنگ کے وقت ظاہر کیا تھا ریاستہاے بلقان میں حفظ توازن ہے - ترکوں کی طرف سے عداوت کی آگ جو خانہ جنگی کی وجہ سے دبگئی تھی پھر بھڑکائی گئی، اور ظاہر کرایا گیا کہ حلفاء ترکوں کی پیشقدمی کے وجہ سے پریشان ہیں - اسکے بعد رومانیا کو توڑ لیا گیا - رومانیا نے روس اور آسٹریا کے ساتھہ اعلان کیا کہ بلغاریا کو پامال نہ ہونے دیا جائیگا - اور سرویا اور یونان سے جنگ کو روک دینے اور اپنی فوج کو رک جانے کی فرمایش کی ہے جو صوفیا سے ۱۵ - کیلو میٹر پر ہے، سرول کے سامنے یونانی نے بلغاریا کو کچل ڈالنے کے ارادے سے تبری کی ہے، مگر ہنوز جنگی کارروائی موقوف نہیں ہے، چنانچہ یونانی فوج نے ۲۶ - کو دیدہ آغاج لے لیا ہے - سروی فوج ہنوز مصروف پیکار ہے - ودن کا محاصرہ شروع کردیا ہے، امید ہے کہ عنقریب شہر پر قبضہ ہو جائیگا، کیونکہ جنرل کٹنچیف کی زیر کمان فوج نے ہتیار ڈالنا شروع کردیے ہیں -

فوج میں ہیضہ نہایت شدت سے پھوٹ پڑا ہے -

بخارست کی غیر سرکاری رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ بلغاری فوج کی اخلاقی حالت اس درجہ ابتر ہوگئی ہے کہ وہ دشمن کے مقابلہ سے انکار کرتی ہے -

مختصراً یہ کہ بلغاریا اپنے نخوت و تکبر، ظلم و جور، اور درندگی و سبعیت کی پاداش میں انتہائی ذلت اور نقصان اٹھا چکی ہے، اور شاید اب اس کے ان مصائب کا عنقریب خاتمہ ہونے والا ہے - مختلف ریاستوں کے وکیل بخارست دارالسلطنت رومانیا کو روانگی کے لیے تیار ہو رہے ہیں - بلغاری وزیر موسیو تونچیف اور یونانی وکیل موسیو پانس تو روانہ ہوگئے ہیں - یونانی وزیر اعظم موسیو وینزیلوس سالونیکا گیا ہے کہ بادشاہ سے مل کر بخارست جائیگا -

Said Halim

هذا بصائر للناس ، و هدی و رحمة لقوم یوقنون !
(۴۵ : ۱۹)

ایک ماهوار دیني و علمي مجله
جس کا
اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -
وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -
خریداران الهلال سے : ۳ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیره فراهم کرے - اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوة و صحابة و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدهٔ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیره فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھي وه موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحدة قران کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الهی کا وه اندازه کرسکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت والیه انیب -

القسم العربی

یعنے " البصائر " کا عربي ایڈیشن
جو
بالفعل مهینه میں دو بار شائع هوگا -
اور
جس کا مقصد وحید جامعهٔ اسلامیه ' احیاء لغة اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات وخیالات کي ترجماني هے -

الهلال کي تقطیع اور ضخامت
قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه
ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :
نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

هفتهٔ جنگ هرچند که ۲۲ - جولائي کو صوفیا کے ایک تار میں استعادهٔ ادرنه کي تکذیب کي گئي هے مگر اس خبر کي تصدیق اسقدر مختلف و قابل اعتماد ذرائع سے هوچکي هے که اب اسکي صحت میں شک کي گنجایش نهیں - سب سے آخري مگر سب سے زیاده قابل اعتماد وه تار هے جو ۲۲ - کو بمبئي میں باب عالي سے بصري بے قائم مقام قونصل عام کے نام آیا هے - وزیر اعظم لکھتے هیں که " ادرنه اور قرق کلیسا پر آج قبضه هوگیا - ابراهم بے کي کمان اور انور بے کي همراهي میں فوج نے جس تیزي سے کوچ کیا هے اسکا شکریه - بہت سے نقصانات جو بلغاریوں نے شروع کردیے تھے روکدیے گیے - پیادوں کي رجمنت نے ' جو مذکوره بالا براگیڈ کے لیے کمک کے طور بھیجي گئی تھی ' صرف ایک دن میں ۸۰ - کیلو میٹر طے کیے - پیدلوں اور سواروں کے کالموں نے جو قرق کلیسا بھیجے گئے تھے اپني همت کا ثبوت دیا ' اور کوچ نهایت سرعت کے ساتھه کیا - بلغاري پیاده فوج نے مقابله کیا مگر نا کام رهی - همارا ذرا بھی کسي قسم کا نقصان نهیں هوا " -

ادرنه اسلامي یادگاروں کا شهرستان ابطال ' نامروان اسلام کي آرامگاه اور سب سے آخر میں مگر سب سے اهم قسطنطنیه کي کنجي - انگلستان پر با لواسطه یا بلا واسطه اسکا کوئي اثر نهیں - پھر اسکا جوا ۱۰ - کرور مسلمانوں کے کاندھے پر ' ان حالات میں کیا یه مقتضاے دانشمندي نه تھا که کم از کم ذمه دار زبانیں خاموش رهتیں ؟ مگر جب سینوں میں دیگ کھول رهی هو تو اسکے بخارات سے زبانیں کیونکر جنبش میں نه آلیں -

مسٹر ایسکویتھه وزیر اعظم انگلستان جنهوں نے سالونیکا کي فتح پر عالم نصراني کو فتح باب مسیحیت کا مژدهٔ جاں پرور سنایا تھا ' پھر پلیٹ فارم پر آئے - مگر اسطرح که ابکي انکي زبان پر زمزمه تبشیر و تهنیت کے بدلے همهمهٔ تهدید و ترهیب تھا - مسٹر ایسکویتھه نے کہا که " معاهده لنڈن کے مقابله کرنے کي بابت اگر ترکي کو کافی طور پر غلط مشوره دیا گیا هے تو اسکو ایسے سوالات کے لیے تیار هوجانا چاهیے جنکا مباحثه میں آنا کسي طرح اسکے لیے مفید نهیں "

ضغط و اضطهاد کے متعلق سب سے پہلے فرانس اور اطالیا نے اپنے اپنے ارادے ظاهر کیے - انگلستان نے الگ قدم رکھا یعنی زبان قول کے ساتھه زبان عمل سے بھی اپنے ارادے کا اعلان کیا - ۲۰ جهاز پالرس پہنچے ' اور پھر وهاں سے کسي غیر معلوم مقام کی طرف روانه هوگئے - خیال تھا که روس ' جرمني اور آسٹریا کی طرف سے بھی قولی یا عملی انذار آتا هوگا ' مگر اسوقت تک تو خاموشي طاري هے -

هاؤس آف کامنس میں پوچھا گیا تھا که دباؤ کی نوعیت کیا هوگی ؟ مسٹر ایلینڈ نے کہا : میں کچھه نهیں کهه سکتا که دول کس کارروائی پر اتفاق کرینگے ؟

آسٹریا کا نیم سرکاري اخبار " لوکل انزیجر " لکھتا هے که اسکو " یقین نهیں که باب عالی پر سیاسی دباؤ ڈالنے کے علاوه کچھه اور بھی کیا جا سکے " اگر یه صحیح هے تو جهازوں کے بھیجنے میں انگلستان کی اس درجه عجلت فرمائی کا اس سے زیاده اور کوئی نتیجه نه هوگا که اس کو عالم صلیبی اور دنیاے اسلام دونوں سے حفظ مصالح صلیب میں عملاً پیشروی کا خطاب ملے -

ایک زمانه مخالف هے ' ایک عالم تهدید کر رها هے ' ایک بر اعظم کا بر اعظم دشمن هے ' مگر پرنس سعید حلیم

پھر غور کرو کہ کس طرح تمام دنیا کی اصلاح و سعادت کا ھمیں ذمہ دار بتایا ھے ' اور کہا ھے کہ تم ھی ھو ' جو اس کے لیے شاھد ھو سکتے ھو - کیونکہ زمین پر تمھارے سوا آور کوئی نہیں جس کے لیے ھمارا رسول شاھد ھو -

ھم کو پکارا گیا کہ تمام امتوں میں اوسط و اعدل صرف تم ھی ھو - اسلیے نہیں کہ ھم بیت خلیل کے محافظ ھیں ' بلکہ اس لیے کہ ارض خداے جلیل کے محافظ ھیں - اس لیے کہ اسکے تمام بندوں کو بھلائی کی دعوت دیتے اور برائی سے روکتے ھیں - اس لیئے کہ اس کی سرزمین کو ظلم و استبداد ' طغیان و عدوان ' اور شر و فساد سے پاک کرنے والے ھیں - اس لیے کہ ھم اُس کی زمین پر اُس کے خلیفہ ھیں - اس لیئے کہ ھم تمام دنیا کو اُس کی آنکھ سے دیکھیں ' اور تمام عالم کی باگ اُسکا ھاتھ بنکر اپنے ھاتھوں میں لیں ! پھر خدا را سونچو کہ تمھاری حد نظر کہاں تک ھے ' اور میں کیا دیکھہ رھا ھوں ؟

خیال کن تو کجائی و ما کجا واعظ ؟

تم ابھی صداے الہی سن رھے تھے ' اور اُس کتاب عزیز و حکیم کے بیانات تمھارے سامنے تھے ' جس کو بھول کر ساری دنیا کی تدبیروں کو یاد کیا کرتے ھو - اس نے کہیں بھی اس پر زور نہیں دیا کہ تم مکۂ معظمہ کی حفاظت و خدمت کا اقرار یا عہد کرو - البتہ حکم دیا کہ جاھدوا فی اللہ حق جہادہ اُسکی راہ میں اپنی تمام قوتوں سے جہاد کرو - اُس نے تم کو فضیلت دی ھے پس اسکے بندوں کو ضلالت و فساد سے نکال کر فضیلت و عظمت بخشو !!

اسوۂ ابراھیمی

جس ابراھیم خلیل (علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام) کی مقدس قربانگاہ کی حفاظت کا نام لیتے ھو ' کیا بہتر نہوگا کہ اس کے بنائے ھوے معبد کو دیکھنے سے پہلے خود اُس پر بھی ایک نظر ڈال لو - اُس نے خانۂ کعبہ کی بنیاد ضرور رکھی ' لیکن ساتھہ ھی اپنے نفس اور اپنے فرزند کے گلے پر چھری بھی رکھدی !

فلما اسلما و تلہ للجبین و نادیناہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا انا کذلک نجزی المحسنین (۳۷ : ۱۰۶)

" اور جب حضرت ابراھیم اور اسماعیل ' دونوں پر حقیقۃ اسلامیہ طاری ھوئی اور دونوں نے اپنی گردنیں جھکادیں ' اور حضرت ابراھیم نے اسماعیل کو ماتھے کے بل زمین پر پٹک مارا ' تو ھم نے پکارا کہ اے ابراھیم ! بس کرو ! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا - ھم حقیقۃ اسلامیہ کے ایسے ھی مدارج صاحبان " احسان " و ایمان کو عطا فرماتے ھیں "

استقبال وجوہ و قلوب !

دیکھو ! خدا نے تمھارے آگے دو چیزیں پیش کی ھیں - اُس نے کہا کہ میری عبادت کے لیے کھڑے ھو تو اپنا منھہ خلیل اللہ کے بنائے ھوے معبد کی طرف کر دو !

من حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام ' و حیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ ' (۲ : ۱۴۵)

اور اے پیغمبر ! تم خواہ کہیں سے بھی نکلو لیکن اپنا منھہ مسجد حرام ھی کی طرف کرلیا کرو ! اور اسی طرح اے مسلمانو ! تم بھی جہاں کہیں ھو نماز میں اسی کی طرف اپنا منھہ کرو -

مگر قبل اس کے کہ تم اُس گھر کی طرف اپنے چہروں کو متوجہ کرو ' وہ یہ بھی کہتا ھے کہ اُس گھر کے بنانے والے کی طرف اپنے دلوں کا رخ پھیر دو ' یعنی اس کی الہی قربانی کی پیروی کرو !

قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم و الذین معہ ' (۶۰ : ۴)

حضرت ابراھیم اور ان کے ساتھیوں کے اعمال کے اندر تمھارے لیے ایک نہایت بہتر اور اعلی نمونۂ حیات موجود ھے تاکہ تم اس کی پیروی کرو -

نماز اسلام کی ایک عبادت ھے ' اور اس کے لیے ضرور ھے کہ تمھارا منھہ کعبے کی طرف ھو ' مگر " اسوۂ ابراھیمی " اسلام کی حقیقت ھے ' اور اس کے لیے صرف کعبے کے طرف منھہ کر دینا ھی کافی نہیں ھے بلکہ بانی کعبہ کے طرف دل کو پھیر دینا شرط ھے - وہ نماز کا ایک رکن ھے کہ عبادت ھے - اور یہ اسلام کی شرط ھے کہ اصل حقیقت ھے -

گذشتہ صحبت کی پانچویں آیت پر غور کرو کہ جہاد فی سبیل اللہ ' امر بالمعروف ' نہی عن المنکر ' اور قیام صلوۃ اور ایتاء زکوۃ سے پہلے فرمایا :

ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سماکم المسلمین من قبل و فی ھذا ' لیکون الرسول شھیداً علیکم و تکونوا شھداء علی الناس فاقیموا الصلواۃ - الخ -

یہ دین اسلام تمھارے مورث اعلی ابراھیم خلیل کا ھے - اُس نے تمھارا نام " مسلم " رکھا - پہلے بھی اور اب بھی - اور یہ سب کچھہ اس لیے ھے تاکہ ھمارا رسول تمھارے لیے ' اور تم تمام انسانوں کے لیے شاھد ھو - پس جب کہ تمھارا درجہ ایسا قرار دیا گیا ھے تو تمھارا فرض ھے کہ صلوۃ الہی کو دنیا میں قائم کرو (الخ)

حضرت ابراھیم کی نسبت کو یہاں اس لیے یاد دلایا گیا کہ ان کی زندگی اسلام کی حقیقت کا نمونہ تھی - انھوں نے اپنی قربانی کا اُسوہ دکھا کر اسلام کی حقیقت کو ظاھر کردیا تھا ' اور یہی وہ انسانی قربانی ھے ' جس کو خدا اپنی صداقت کے حیات کے لیے ھم سے چاھتا ھے -

بار بار کہہ چکا ھوں کہ جہاد فی سبیل اللہ ' امر بالمعروف ' نہی عن المنکر ' اور قیام صلوۃ ' و اعلان حق ' اسی قربانی سے عبارت ھیں - اور جب تک ایک قوم اس قربانی کے لیے طیار نہو ' وہ سعادت عالم و عالمیاں کا ذریعہ نہیں بن سکتی -

پہلے کہا : راہ الہی میں جہاد کرو ! پھر کہا کہ اپنی نسبت ابراھیمی کو نہ بھولو کہ اُس کا اُسوۂ حسنہ اسلام کی اصل حقیقت اور تمھارے لیے قبلۂ وجوہ ھے - اسکے بعد تصریح کی کہ تم مسلم ھو ' اور پھر اسکی علت بیان کی ' تاکہ تم تمام عالم کے لیے شاھد عدل و سعادت ھو - جب یہ مراتب بیان ھو چکے تو پھر ھمارے فرائض کی تشریح کردی کہ اللہ کی صلوۃ کو دنیا میں قائم کرنا ' حق کی دعوت اور منکر کا انسداد ' وللہ عاقبۃ الامور -

عود الی المقصد

کیا نہیں دیکھتے کہ وہ مشہور (آیۃ استخلاف) جس کا ایک وعدۂ الہی کی صورت میں اعلان ھوا ' اور پھر نصف صدی کے اندر ھی اندر نصرۃ الہیہ نے اس کی تکمیل بھی کردی ' اُس مبحث کے لیے ایک آخری فیصلہ کن بصیرت بخشتی ھے ؟ فرمایا کہ :

وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات ' لیستخلفنھم فی الارض ' کما استخلف الذین من قبلھم ' و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ' و لیبدلنھم من بعد

اللہ تعالی اُن لوگوں سے وعدہ فرماتا ھے جو تم میں سے ایمان لائے اور اعمال صالحہ اختیار کیے ' کہ انکو زمین پر خلافت عطا فرمایگا ' اسی طرح ' جیسے اُن سے پہلے بنی اسرائیل وغیرہ گذشتہ اُمتوں کو عطا فرمائی تھی ' اور جو دین انکے لیے اُس نے پسند کیا ھے -

۲۰ شعبان ۱۳۳۱ هجری

ا۱ ۱۰اء و ۱۱ ۱۰واء

یعني

جماعة " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

(٤)

افمـــن کان مومنـــا کمـــن کان فاسقاً ؟ لا یستورن - امـــا الـــذین آمنـــوا و عملـــوا [illegible] فلهـــم [illegible] المـــاوی ' نزلا بمـــا کانوا یعملـــون - و اما الـــذین فسقـــوا فمـــاواهم النـــار ' کلما ارادوا ان یخرجوا منها ' اعیدوا فیها ' و قیل لهم ذوقوا عذاب النـــار الذي کنتم به تـــکذبون ! ولنذیقنهم مـــن العـــذاب الادنـــی دون العذاب الاکبر لعلهم یرجعون -
(۳۲ : ۱۹)

کیا ایک مومن بندے کے اعمال و نتائج ویسے هي هوسکتے هیں ' جیسے که ایک نافرمان اور فاسق کے ؟ کیا دونوں برابر هیں ؟ هرگز نهیں ! !

جو لوگ الله کے احکام پر ایمان لائے ' اور اعمـــال صالحه اختیار کیے ' انکے لیے کامیـــابیوں اور فتح مندیوں کے شاداب باغ و چمن هونگے ' جن میں وہ شاد و خرم رهیں گے ' اور یه باغهـــاے نتنـــم و مراد انکے نیک کاموں کا بدله هے ' جو وہ انجـــام دیتے رهے !

مگر جن لوگوں نے احکام الهي کے مقـــابلے میں سرکشي کي ' تو ان کا ٹھکانا تو بس نامرادیوں ' ناکامیوں ' اور اسرو غلامي کي آگ هي هوگی ' اور وہ اپنے کاموں اور تلاش نجات میں ایسے گمراہ هوجائیں گے که جب کبھی اس آگ سے [illegible] ا چاهیں گے تو پھر اسي میں لوٹا دیے جائیں گے ' اور انسے کهـــا جائیگا که پاداش عمل کے جس عذاب کو تم جھٹلاتے تھے ' اب اسکے مزے چکھو !

اور یه بھي جان لوکه آنے والے بڑے عذاب سے پہلے ' هم ان منـــکـــرین کو ایک چھوٹے عذاب کا مزہ بھي چکھائیں گے ' تا که شاید [illegible] و سرکشي سے باز آجائیں ' اور هماري جانب رجوع هوں !

بیـــا تا گـــل بر افشـــانیـــم و مي درساغر اندازیم ! * فلـــک را سقف بشگافیـــم و طرح نو در انـــدازیـــم !
اگر غـــم لشکـــر انگیـ زد که خون عاشقاں ریزد ' * من و ساقي بهم سازیم و بنیـــادش بر انـــدازیـــم !
چو در دست ست رودے خوش ' بزن مطرب سرودے خوش ! * که دست افشاں غزل خوانیم و پاکوباں سر انـــدازیـــم !
یکے از عقل مي لافـــد ' دگـــر طامـــات مي بـــافد ' * بیـــا کیں داوریهـــا را به پیـــش داور انـــدازیـــم !
بهشت عدن اگر خواهي بیـــا با ما بـــه میخـــانه * که از پاے خمت یکســـر بحوض کوثر انـــدازیـــم !

بقیه مبحث گذشته :

مقصـــد وحید امـــة مرحومـــه

یه آیات بینۂ خمسه ' اور تصریحات قاطعۂ ساطعه تهیں ' اور یه ان کے متعلق سرسري اشارات ' جن سے هم اپنے مقصد حیات اور مرکز جهد و جهاد کو معلوم کرسکتے هیں - ان آیتوں میں کهیں بھی هم کو یه نهیں بتایا گیا هے که تم فلاں مقام کی حفاظت کرو اور فلاں سرزمین کي خدمت کو اپنا مقصد سعی بناو ' بلکه هم کو بتایا گیا هے که تمام دنیا تمهارا گله هے ' اور تم اسکے چرواهے هو ! یه تمام انسانی آبادیاں تمکو دي گئی هیں ' تاکه الله کے طرف سے تم انکی حفاظت کرو ' اور گرگ ابلیس کے خونخوار حملوں سے انکو بچاؤ - تم کو بہترین امت اور افضل ترین امم بنایا گیا ' تاکه تم ارض الهی کے خدمت گذار بنو ' اور تم کو دنیا میں اس نے اپنی جماعت ' اپنی فوج ' اور قائم مقام قرار دیا ' تا اس کی هدایت کا علم صرف تمهارے هی هاتھ میں هو ' اور اس کے تمام بندے اس کے سایے کے نیچے آکر پناہ لیں ! تمهارا سب سے بڑا شرف یه نهیں هے که تم ابراهیم خلیل (ع) کے معبد کے خادم هو ' بلکه تمهارے خدا نے تم کو اس سے بہت ارفع و بلند مقصد دیا هے ' یعنی تم رب جلیل کے اس معبد کے خادم هو ' جسکی چھت آسمان کی فضاے محیط ' اور جسکی سطح زمین کا تمام پھیلا هوا طول و عرض هے !

منجمله اُن اختلافات طریق عمل کے جو مجهه میں اور ارباب عصر میں هے' ایک بهت ترا اختلاف یه بهي هے که میں اپنے عقیدے میں مصلحت کو هر ے پر موثر پاتا هوں' الا اصول و مقاصد حقیقیه پر' که وه ایک ایسي شے هے' جسکا بهر حال اظهار و اعلان لازمي هے - جو چیز همارا مقصد حیات هے' جس خون کے دوران سے همارے جسم ملت کي زندگی هے' جس تغذیۂ اصلیه پر همارا نشو و نما موقوف هے' اس کو کیونکر خنجر مصلحت کے سپرد کردیں ؟

اگر کرینگے تو ایک زمانه آئیگا که اس مصلحت فرمایانه اعلانات و اشتهارات کے بعد همارا مقصد حیات مشتبه هو جائیگا ' اور خود هم اپنے تئیں بهول جائیں گے -

چنانچه آج جو حالت هماري نظر آرهي هے' یه بهت زیاده حد تک اسي مصلحت فرمائي کا نتیجه هے - مصلحت بینیوں نے گو محض مصالح وقت سے مقاصد پر پردے الے' لیکن آج وه پردے ایسے حائل هوگئے هیں که خود هم بهي اپنے تئیں نهیں دیکهه سکتے ! !

یه مصلحت کے بت کي یاد نهیں هے' بلکه خداے حی و قیوم سے غفلت و نسیان هے - یهي وه مرتبه منجمله مراتب ضلالت کے هے' جسکی طرف قران کریم نے جا بجا اشاره کیا که "ولا تکونوا کالذین نسوا الله فانسا هم انفسهم" اُن لوگوں کي طرح نه هو جاؤ جنهوں نے ماسوی الله کي مرعوبیت میں غرق هوکر خدا کي قوتوں کو بهلا دیا - نتیجه یه نکلا که خود اپنے تئیں بهي بهول گئے -

پهر سورۂ توبه میں ایک جماعت کا ذکر کیا که ان کا وصف یه هوگا :

یامرون بالمنکر و ینهون عن المعروف و یقبضون ایدیهم ' نسوا الله فنسیهم (۹ : ۶۸)	" وه امر بالمعروف اور نهی عن المنکر کي جگه امر بالمنکر اور نهي عن المعروف کرینگے' نیز خدا کے سچے کاموں میں صرف جان و مال کرنے سے انکي متهیاں بند رهینگی - یهي وه

لوگ هیں که انهوں نے الله کو بهلا دیا' نتیجه یه نکلا که الله نے بهي ان کو فراموش کر دیا "

د هماري گذشته اور موجوده رهنمائي کي یه کیسی کامل و اکمل تاریخ هے ؟ پهر میں کیونکر پسند کروں که ارکان خدام کعبه' جنکے اندر قیمتي ولولۂ عمل اور نتیجه خیز قوت کار بحمد الله موجود هے' مصلحت فرمائي کے اس درجه تابع هوں که همارے رهنمایان گذشته و حال کي طرح " نسوا الله فانساهم انفسهم " کے عالم میں گرفتار هو جائیں ؟ اعا ذنا الله سبحانه و ایا هم و یهدینا الی صراط مستقیم ·

دفـــع شبــــه

ممکن هے ' آپ کهیں که مقصود تو یهي هے ' مگر کعبه کا نام اس لیے رکها گیا تاکه هر شخص سمجهه سکے - یه سچ هے - آپ نے ایک عالي شخص کو تو یه کهکر سمجها دیا' لیکن کیا ایک تعلیم یافته شخص ' اور ایک گرفتار غفلت مگر آمادۂ اصلاح هستي کي آمادگي ضائع بهي نهیں کردي' اور موجوده اضطراب و استعداد انقلاب کے بعد (جس سے نهیں معلوم آپ کیسي کچهه انقلابي تبدیلي اُس کے اندر پیدا کر دیتے ؟) اُسکا منتهاء فکر صرف یهي نهیں قرار دیا که صرف ایک اقرار غیر محکم و غیر شرعي ' اور ایک روپیه دے کر فارغ البال هو جائے ؟ فتدبروا و تفکروا یا اولی الا لباب ! ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وهم لایسمعون ! !

تشخیص کے بعـد عـــلاج

آپ موجوده مصائب کے علاج کے لیے کهڑے هوے هیں - پس سب سے پهلي نظر آپ کو اس پر ڈالني چاهیے که اِن تمام امراض کي علت اصلي کیا هے ؟ اور اپني تمام قوتوں کو اسي کے اِزاله کے لیے وقف کردینا چاهیے - مسلمانوں کی عزت ذلت سے بدل هوگئي · جهل و ناداني ان کي علامت ممتاز بن گئی - حکومتیں چهن گئیں ' اور شکستوں ' نا کامیوں ' اور غلامیوں نے ان کا احاطه کر لیا - یهي امراض هیں جو آپ کو نظر آرهے هیں - پهر خدارا انصاف کیجیے که یه سب کچهه اس کا نتیجه هے که انکے پاس حفاظت حرمین کیلیے کوئی فنڈ نه تها ' یا انهوں نے کوئي اقرار نهیں کیا تها ' یا حاجیوں کے سفر کا عمده انتظام نه تها ' یا مکۂ معظمه میں پر تکلف قیام کے لیے کوئي هوٹل نه تها ؟ میرے مقصد کے سمجهنے میں غلطي نه کیجیے - میں تسلیم کرتا هوں اور بارها کهه چکا هوں که روپیه کي فراهمي ' تعلق عرب کي تقویت ' خدمت کعبه کا ولوله ' مرکز اسلامي کي محبت ' اور اسي طرح کی تمام چیزیں نهایت ضروري هیں ' لیکن سوال یه هے که کیا اِن هی چیزوں کا فقدان همارے امراض مذکورۂ صدر کی علت حقیقی هے ؟

اس سطح ارضی پر کوئی نهیں ' جو اس سوال کا جواب اثبات میں دے سکے - علت اصلی بجز اس کے اور کوئی نهیں که **عمل بالاسلام کي روح هم میں سے مفقود هو گئي'** امر بالمعروف کا سبق بهلادیا ' جهاد فی سبیل الله کی حقیقت کو فراموش کردیا ' اور هماري جیب نهیں بلکه دل خالي هوگئے - پهر جب آپ ایک انجمن قائم کرتے هیں جس کے مقاصد و اعمال کي فهرست بیسیوں دفعات پر مشتمل هے ' لیکن نه تو کهیں اس میں احیاء دعوت اسلامي کي دفعه هے ' نه کهیں اسلام کے احکام و اوامر پر عمل کرنے کي قید هے ' نه کوئي صورت عمل اور طریق کار ایسا پیش نظر هے ' جس کا مقصد مسلمانوں کو مسلمان بنانا هو ' اور ان کي مجاهدانه روح عمل کو واپس لانا هو' تو پهر فرمائیے ! آپکا مقصد تو ضروري ' اور آپ کے کام یقیناً اچهے اور مستحق اعانت و شرکت جمیع مسلمین ' لیکن همارے اصلي مرض کے لیے آپنے کیا کیا ' اور اس کے لیے کہاں جائیں ؟

یاد رکهو که آج تمهاري قوم کو ایک اعلی ترین فرصت دي گئي هے - ایسي فرصت جس کي نظیر تاریخ اقوام و ملل میں زیاده نہیں مل سکتي - تم الله کے طرف سے اس کے ذمه دار هو که اُسے ضائع نه کرو ' اور اُس سے کام لو · تم جو کهتے هو که حفاظت کعبه کے لیے روپیه دو ! تو میرے عزیز دوستو ! کیا بهتر نه تها که تم کهتے که حفاظت عالم کے لیے اپنے دلوں کو اسلام کے حوالے کردو ؟ خدمت کعبه ' حفظ اسلام ' جمع مال ' اور اور تمام چیزیں صرف ایک دل کے مل جانے سے مل جاسکتي هیں ' پس مانگنے والوں کو صرف دل هي مانگنا چاهیے -

تمهارے پاس آج ایک ایسي مشتعل چنگاري موجود هے که قرینے سے هوا دو تو اس سے هزاروں آتشکدے روشن کرسکتے هو - تم آج مسلمانوں کے اعمال میں تبدیلي کرسکتے هو' ان کے برگشته سروں کو خدا کے آگے جهکا سکتے هو' ان کا گم گشته اخلاق' ان کا کهویا هوا علم ' اور ان کي مفقود روح حیات اسلامي کو پهر واپس لاسکتے هو - پس میں یه نهیں کهتا که جو کرنا چاهتے هو نه کرو ' مگر کهتا هوں که

خوفہم امنا - یعبدوننی ولا یشرکون بی شیأ ، ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون - (۲۴ : ۵۵)

یعنی اسلام ، اسکو دنیا میں قائم کرکے رهیگا ، نیز خوف اور خطرے کی اس زندگی کے بعد انہیں طمانینۃ اور راحت کا ایک ایسا دور طاری کردیگا کہ وہ باطمینان الله کی پرستش کرینگے ، کسی کو اس کا شریک نہ گردانیں گے - پھر جو شخص ان تمام احسانات الہی کے بعد بھی الله کے آگے نہ جھکے تو بس ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں -

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

اس آیت نے مسلمانوں کے مقصد حیات کو انتہاء وضاحت کے ساتھہ ظاہر کردیا ہے - یہی ارض الہی کی خلافت ہے جس کی نسبت حضرت داؤد کی زبانی کہا گیا تھا کہ :

ولقد کتبنا فی " الزبور " من بعد الذکر: ان الارض یرثہا عبادی الصالحون - ان فی ہذا لبلاغا لقوم عابدین ، وما ارسلناك الا رحمة للعالمین - (۲۱ : ۱۰۷)

اور ہم کتاب زبور میں اپنے ذکر کے بعد اپنے اس قانون کو لکھہ چکے ہیں کہ ہمارے وہی بندے زمین کی سلطنت و فرماں روائی کے وارث ہونگے ، جو اپنے اعمال میں نیک ہونگے - بیشک اس قانون کے تذکرے میں عابدین الہی کیلیے ایک پیغام بشارت ہے ، اور پھر یہی ہے کہ ہم نے اے پیغمبر ! تمہارے ظہور کو تمام عالم کیلیے رحمت قرار دیا ہے !

غور کیجیے تو کونسی آیت غور کی محتاج نہیں ہے ؟ اس آیت میں زبور کا قول نقل کرکے فرمایا کہ " اس میں ان لوگوں کے لیے ایک پیغام بصیرت ہے جو عبادت الہی سے فائز المرام ہیں " اور پھر اس کے بعد وجود مقدس حضرۃ ختم المرسلین یا ان کی بعثت کی نسبت فرمایا کہ " رحمة للعالمین " ہے - یعنی یہ ظہور الہی تمام عالموں کے لیے بلا تفریق اسود و ابیض و مشرق و مغرب ، رحمۃ الہی ہے -

اس سے مقصود در اصل امۃ مرحومہ کی تنبیہ تھی - " قوم عابدین " سے اسی امت کی طرف اشارہ ہے - یعنی کتاب زبور کا یہ فرمان امۃ مرحومہ کے لیے ایک پیغام عبرت و بصیرت ہے - اگر وہ اعمال حسنہ و صالحہ اختیار کریں گے ، اور الله کی بخشی ہوئی قوتوں کا صحیح استعمال کرینگے (کہ یہی معنی ہیں عبادت الہی کے) تو بموجب اس قانون متذکرۂ زبور کے ضرور ہے کہ زمین کی وراثت کے مستحق ٹھہریں گے - اور چونکہ ایسا ہونا ضرور تھا ، اس لیے ظہور اسلام کو رحمۃ الہی سے تعبیر کرکے ظاہر کردیا کہ یہ تمام قوموں کو مفاسد و مظالم سے نجات دلانے والا ، اور انسانوں کے پاؤں کی زنجیرہاے اسر و استبعاد کو کاٹنے والا ہے - یہ ایک ایسی قوم کے نشو و نما کو اپنے ساتھہ رکھتا ہے ، جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریگی ، جو اپنی تمام قوتوں کو وقف جہاد فی سبیل الله کردیگی ، اور جو دنیا کی چھنی ہوئی صداقت و عدل پھر اسے واپس دلا دیگی - پس جس طرح تمہارا رب کریم " رب العالمین " ہے ، جس کی ربوبیت میں کسی نسل ، کسی قوم ، اور کسی زبان ، اور کسی زمین کی قید نہیں ، اسی طرح یہ پیغام ظہور ہدایت ، اور یہ وجود بشیر و نذیر بھی " رحمۃ للعالمین " ہے ، کہ اس کی رحمت فرمائی میں بھی خدا کی ربوبیت کی طرح زمین کے کسی خاص ٹکڑے ، اور انسانوں کی کسی خاص جماعت کی قید نہوگی ، بلکہ اپنی ہدایت کی حامل و داعی ایک ایسی قوم پیدا کردیگا ، جس کے بازل ہمت کے لیے تمام کرۂ ارضی فضاے پرواز ، اور جس کے معرکۂ حق و باطل کے لیے تمام دنیا کارزار جنگ ہوگی :

بال بکشا و صفیر از شجر طوبی زن !
حیف باشد چو تو مرغے کہ اسیر قفسی !

خدمت کعبہ یا خدمت عالم ؟

پس جس قوم کے شرف و اجتبا ، اور جس قوم کے مقاصد کے علو و ارتفاع کا یہ حال ہو ، میں ایک لمحہ کے لیے بھی راضی نہیں ہوسکتا کہ اس کے سامنے اس کے سوا کوئی اور مقصد حیات پیش کیا جاے ، کیونکہ جس خدا نے اس کی زندگی کا ایک ہی مقصد قرار دے دیا ہے ، یقین کرو کہ وہ بھی کبھی اس سے راضی نہیں ہو سکتا -

خواہ کیسے ہی دلفریب اور کیسے ہی مصلحت آشنا الفاظ آپ کی زبان پر ہوں ، مگر میں کہونگا کہ آپ سب کچھہ کیجیے ، لیکن خدا را اس اصل اصول اور اس حقیقۃ الحقائق سے نہ ہٹیے ، جو دعوۃ اسلامی کی بنیاد و اساس ، اور مسلمانوں کی زندگی کے استقامت حیات کی ایک ہی چٹان ہے - آپ کسی مکان کی کھڑکیاں بدل ڈالیے کہ اب موسم کے بدلنے سے ہوا کا رخ بھی بدل گیا - آپکو اختیار ہے کہ آپ اس کا دروازہ بھی جنوب سے شمالی جانب منتقل کردیں کہ مصلحت یہی کہتی ہے - یہ سب کچھہ گوارا ہو سکتا ہے لیکن میں اس پر تو کبھی راضی نہیں ہوسکتا کہ آپ بنیاد کی اینٹوں کا مسئلہ چھیڑ دیں - اور تمام قوتوں کو بجاے استحکام بنیاد قدیم کے ، ایک تاسیس جدید میں صرف کریں ؟ مسلمانوں کی زندگی کی بنیاد خدمت کعبہ نہیں بلکہ خدمت عالم ہے ، اور وہ دنیا کی جب ہی خدمت کرسکتے ہیں ، جبکہ پہلے خود اپنے نفس و قلب کی خدمت کرلیں ، **اور یہ ممکن نہیں جب تک کہ موجودہ حس مصائب کی بنا پر انہیں اسوۂ ابراہیمی و محمدی (علیہما الصلوۃ والسلام) کی پیروی میں فنا ہوجانے ، اور مٹ جانے کی دعوت نہ دی جاے -**

مصلحت

ایک عالم منجملہ عوالم عملیات جدیدہ کے " عالم مصلحت " کا بھی ہے -

میں اس کا منکر نہیں - اس کے لیے بھی قرآن کریم نے ہمارے آگے بہت سے اسوہ ہاے جلیلۂ نبویہ پیش کیے ہیں ، اور ان کے ذکر کا یہ موقع نہیں ، لیکن افسوس کہ میں " مصلحت " کے عفریت مہیب کی ان لاتعد ولا تحصی قوتوں کا قائل نہیں ہوں ، جن سے حقیقۃ الہدیہ شکست کہا جائے - میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک بہت بڑی چیز ، جس کی ہم میں کمی ہے ، تنظیمات عمل (ارگنائزیشن) ہے ، اور اسکے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ ایک مقصد مشترک سامنے ہو ، اور سب میں اس کے نام سے ایک رشتۂ باہمی قائم ہوجائے - میں یہ بھی جانتا ہوں کہ مقصد کی جگہ دماغ ہے نہ کہ صفحات مقاصد انجمن - تاہم مشکل یہ ہے کہ جو راہ اختیار کی گئی ہے ، وہ یا تو اصل مطلوب و مقصود تک پہنچنے والی ہی نہیں ہے ، اور یا پہنچنے والی ہے تو اس قدر پیچ و خم کے بعد ، کہ اتنا وقت ہمارے پاس نہیں ہے -

پھر آپ مقراض مصلحت کو شاخوں کی کانٹ چھانٹ میں استعمال فرمائیے ، جڑ پر ہاتھہ کیوں ڈالتے ہیں ؟

یہی سبب ہے کہ حضرۃ داعی اسلام علیہ الصلوۃ و السلام کو " خاتم النبیین " فرمایا ' اور اسی کا نتیجہ ہے کہ امۃ مرحومہ کی ہدایت کیلیے آئمۂ کرام اور مجددین عظام مامور ہوے ' مگر دروازۂ نبوت کا سد باب ہوگیا - اُن تمام احادیث صحیحہ کا تفحص کرو ' جن میں مجددین اسلام کے ظہور کی اطلاع دی گئی ہے ' اور اُس حدیث مشہور کو پڑھو ' جس میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو " محدث " کے لقب سے یاد فرمایا ہے - ان سب سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ امۃ مرحومہ کی اصلاح کیلیے " تاسیس " کا اب سد باب ہے ' اور صرف " تجدید و احیاء " کا سلسلہ باز رکھا گیا ہے - (ان اللہ تعالی یبعث لهذہ الامۃ علی راس کل مئۃ سنۃ ' من یجدد لها دینها)

پس آج بھی ہم کو اپنے ہر عمل میں صرف تجدید احکام شریعت ' اور احیاء سنت سلف صالح کی ضرورت ہے - ہم کو اپنے تمام کاموں میں چاہیے کہ گذشتہ اصولوں کو زندہ کریں ' اور اپنے اعمال حسنہ کے مٹے ہوے نشانوں کو ابھاریں - ہم کو نئے مقصدوں کی ضرورت نہیں ' ہم کو نئی صداؤں کی احتیاج نہیں ' ہم کو آگے نہیں بڑھنا ہے ' بلکہ پیچھے ہٹنا ہے - ہمارے سامنے صاحب خلق عظیم کا اسوۂ حسنہ موجود ہے - ہم اہل بیت نبوۃ مطہرہ اور صحابۂ کرام کے اعمال کو دیکھہ سکتے ہیں ' ہمارے پاس سلف صالح کے اعمال کی سراغ رسانی کے وسائل موجود ہیں - ہمارے پاس قران حکیم اپنی ہیئۃ و حقیقۃ اولی میں موجود ہے ' جبکہ اس کی آیتیں بطحا و یثرب کے ریگستانوں میں اسرار الہی سے پردے اٹھا رہی تھیں ' اور دنیا کو انسانیۃ اعلی کے اصولوں کا سبق دے رہی تھیں - پھر کیا ہے کہ ہم نئے مقصدوں کے متلاشی ہوں ؟ اور کیوں نئے اصولوں کی دعوت کی طرف ہمیں بلایا جاے ؟ نئے ولولوں اور نئے تماشوں کا بھی ہم نے تجربہ کرلیا - اب ہم اکتا گئے ہیں ' اور اور زیادہ تجربے کی ہم میں سکت نہیں - ہمیں چھوڑ دو ' تاکہ اپنی قدیمی وحشت کی ایک ادنے ادا پر ' تمہاری نئی دلفریبیوں کو قربان کرڈالیں :

من و بیدل حریف سعی بیجا نیستم زاهد !
تو و قطع منازلها ' من و یک لغزش پاے

تشریح مزید

مثلاً آج کتنے ہیں جو یورپ کے جماعتی اصول کار کی تقلید میں صرف انجمنوں کے قائم کرنے ' کانفرنسوں کی تحریک کرنے ' اور انکے لنبے لنبے اصول و قواعد کے نظام لکھنے میں بڑی بڑی دواتوں کو سیاہی سے خالی کر دیتے ہیں ' لیکن کسی ایک شخص کو بھی یاد آتا ہے کہ خود ہمارے پاس جو قدرتی اجتماع کا سامان موجود ہے ' سب سے پہلے ' اسی کو زندہ کریں ؟ ہم اگر مسلمان ہوں تو ہمارے لیے دن میں پانچ مرتبہ مسجد میں جمع ہونا ضروری ہے - مسجد ہی ہمارے لیے سب کچھہ تھی - اس کا صحن ہمارا پارلیمنٹ هاوس تھا ' اسی کے محرابوں کے نیچے ہماری کانفرنسیں منعقد ہوتی تھیں - یورپ کی کانفرنسیں سال میں ایک مرتبہ یا دو بار ہوتی ہیں ' مگر ہماری کانفرنس کا اجلاس ہر آٹھویں دن جمعہ کا یوم عید تھا - اوروں کو انجمنیں قائم کرنی چاہئیں - اور انکے عہدہ داروں کی تلاش میں اپنے رہنماؤں کی منت کرنی چاہیے ' مگر ہمیں اسکی کیا ضرورت ہے کہ دن میں پانچ مرتبہ ہماری ہر مسجد انجمن ہے ' اور اسکا امام انجمن کا سکریٹری - پھر کیوں نہ ہم نئے اجتماعات کی تاسیس سے پہلے اسی اجتماع کی تجدید کریں ؟

اسی طرح ہمارا سالانہ اجتماع جو وادی منا و عرفات اور جبل فاران کی گھاٹیوں میں منعقد ہوتا ہے ' جو اُس ظہور کو یاد دلاتا ہے ' جبکہ خداوند سعیر اسکی چوٹیوں پر سے ایک ہاتھہ میں اعلان ہدایت کی کتاب ' اور ایک ہاتھہ میں قیام عدل کی تلوار لیکر چمکا تھا ' کیا ہمارے لیے ایک تمام عالم کا بین الملی اجتماع اعظم نہیں ہے ؟ پھر ہمیں تجدید کی ضرورت ہے یا تاسیس کی ؟

یہ تو ایک مثال تھی - اسی طرح اپنے اعمال کی ہر شاخ کو دیکھو -

با قاعدہ انجمنیں

آج ہمیں انجمنوں اور با قاعدہ جماعتوں سے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا - ہمارے قدیمی دعوۃ و تبلیغ کے سلسلے کو زندہ ہونا چاہیے ' جبکہ ہر مسلمان کا وجود ایک انجمن تھا ' اور ہر آواز اپنے اندر ایک مشن رکھتی تھی - جبکہ اسلام وادی حجاز میں ظاہر ہوا ' اور چین و ہند اور جاوا و سماٹرا میں اسکے پرستار پیدا ہوے تو کونسی انجمن تھی ' اور کون اسکا پریسیڈنٹ اور سکریٹری تھا ؟ یہ کیا تھا کہ ایک عرب تاجر تجارت کا مال لیکر سماٹرا میں جاتا ہے ' اور ایک پورے مشن کا کام انجام دیتا ہے ؟

ہم کو بدستور اپنے کاموں میں سرگرم رہنا چاہیے ' ہم اگر تاجر ہیں تو تجارت کرینگے ' اگر معلم ہیں تو درس دینگے - لیکن جب پانچ وقت مسجدوں میں جمع ہونگے تو ہماری انجمن منعقد ہوگی ' اور سرگرم تقریروں کی جگہ ہمارے اندر سے آتش الہی کی چنگاریاں نکلکر ایک دوسرے کے دلوں سے ٹکرائیں گی -

ہم کو ہمیشہ اپنے کاموں کیلیے روپیہ کی تلاش ہوتی ہے ' اور اسکے لیے فنڈ قائم کرنے کا اعلان کرتے ہیں ' یہ بھی وہی راہ " تاسیس " ہے - حالانکہ فریضۂ زکواۃ کا ایک قدیمی حکم ہمارے پاس موجود ہے ' اگر تاسیس کو چھوڑ کر تجدید کریں ' تو ہمارے پاس کروڑوں روپے کا ایک بیت المال ہر وقت موجود رہے -

بڑی بد نصیبی یہ ہے کہ ہم جب کبھی کسی کام کے لیے اٹھتے ہیں تو ہمارا منتہاء فکر اُس سطح سے بلند نہیں ہوتا جو برسوں سے ہمارے سامنے ہے - وہی عام انجمنوں کے قواعد ' وہی ان کے نظام ' وہی ان کے عہدہ داروں کی کشمکش کی رسم عام جو ہر شخص کے سامنے موجود ہے ' سامنے آجاتی ہے ' اور کبھی کوشش نہیں کرتے کہ رسم عام سے الگ ہوکر اپنی کوئی راہ پیدا کریں ' مرحوم (نظیری) کو اپنے زمانے کی شکایت تھی :

خلاف رسم دریں عہد فرق عادت داں
کہ کارہاے چنیں از شمار بوالعجبی ست !

اصل راز اسمیں یہ مضمر ہے کہ اس طریق کو اختیار کرے تو کون کرے ؟ آجکل بالعموم جو لوگ ارباب عمل و مؤسسین دعوۃ ہیں ' اگر وہ احیاء و تجدید اعمال اسلامیہ کیلیے اٹھیں تو پہلی مصیبت انہیں یہ پیش آئے کہ خود اپنے آپ کو اُس دعوت کا مخاطب بنانا پڑے ' اور بھلا اس دور تمدن و تہذیب میں اس وحشت و ہمجیت کے لیے کون طیار ہوسکتا ہے ؟

خلاصۂ مباحث گذشتہ

اب بہتر ہوگا کہ " حزب اللہ " کے مقاصد اور طریق عمل کو پیش کرنے سے پہلے دفعہ وار اپنے خیالات کو بطور خلاصۂ بحث کے پیش کردوں ' تاکہ بیک نظر سامنے آجائیں ' اور ارباب فکر کو غلط فہمیوں سے دوچار نہ ہونا پڑے :

(۱) مسلمانوں کے مساعی و مجاہدات کا نصب العین حفظ نعبہ نہیں بلکہ حفظ عالم ہے ' اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ وہ اپنے اعمال و افعال میں ایک آخری تبدیلی کرکے ' احکام الہی پر عمل پیرا ہوکے ' اپنے قلوب و نفوس کا تزکیہ کرکے ' اپنے وجود کو اللہ اور اس کے دین مبین کے حوالے کرکے ' اپنے تئیں اسوۂ حسنۂ ابراہیمی و محمدی (علیہما السلام) کا پیرو بنالیں ' امر بالمعروف ' نہی عن المنکر ' دعوۃ الی الحق ' قیام صلوۃ ' ایتاء زکواۃ ' اور جمیع

اسي ميں تمام قوتيں صرف نه كرڈالو' اور اصلي راه فوز و فلاح كو بھي تلاش كرو -

ميں جو كچھه كهه رها هوں' ممكن هے كه ابهى لوگ نه سمجھيں' اور بهت ممكن هے كه بهت سي جلد باز و بے خبر طبيعتيں غلط فهميوں اور شبهات و وساوس كي شكار هوں - ليكن الحمد لله كه وه وقت دور نهيں ' جب لوگ سمجھيں گے ' اور جو آواز آج ميرے منه سے نكل رهي هے ' اطراف عالم اسلامي سے اس كي صدائيں اٹھيں گي - بشرطيكه همارے ليے گركر ابھرنا ابھي باقي هے ' اور بشرطيكه اٹھانے والے كا هاتهه بڑھچكا هے ! والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم -

تاسيس يا تجديد ؟

جس شے كو ميں مسلمانوں كا فراموش كرده مقصد حيات سمجھتا هوں ' اور جس بھولي هوئي بات كو از سر نو ياد دلادينے كے ليے بے قرار هوں ' مجھے الزام نه ديجيے اگر ميں اُسے بار بار دهراؤں - ليكن ميں ايك حد تك دهرا چكا اور زندگي رهي تو هزاروں مرتبه دهراؤنگا - ليكن اب ختم مقاله سے پہلے چاهتا هوں كه ايك دقيق مگر اصل اصول كي طرف اشاره كردوں - اس وقت سرسري اشارے پر قناعت كرونگا ' مگر آينده بصورت مستقل اسكي تفصيل ضروري -

منجمله اُن عظيم ترين اختلافات كے ' جو مجهه ميں اور كارفرمايان عمل ميں هيں ' ايك اصولي اختلاف يه هے كه وه آج جب كبهي كسي كام كے ليے اٹھتے هيں تو چاهتے هيں كه راه "تاسيس" اختيار كريں ' اور ميں الله كي بخشي هوئي بصيرت كي بنا پر مسلمانوں كے ليے اُن كے اعمال ملي ميں سے كسي شاخ كے ليے بهي "تاسيس" كي ضرورت نهيں سمجهتا ' بلكه صرف "تجديد" كي - اور اس بارے ميں الحمد لله ! اس درجه مطمئن و واثق هوں كه ايك لمحه كے ليے بهي اپني راے ميں متزلزل نهيں هوسكتا -

"تاسيس" كے معني هيں كسي كام كي از سر نو بنياد ركهني ' اور "تجديد" كهتے هيں كسي پيشتر سے موجوده شے كو دوباره زنده كرنے ' اور اس كي گم گشته رونق و حيات كے واپس لانے كو -

كسي زمين پر ايك نئي عمارت كي بنياد ركهيے تو يه "تاسيس" هے ' ليكن اگر ايك عمده عمارت پيشتر سے موجود هے ' اور امتداد زمانه و غفلت نگراني كي وجه سے ويران هوگئي هے - آپ اسكي شكست و ريخت كرديں ' اور جو اينٹ جس جگه سے نكل گئي هے ' پهر وهيں جماديں ' تو يه "تجديد" هوگي -

ميرا عقيده هے كه آج حيات ملت و حصول عظمت ملي كے ليے مسلمانوں كو اپنے اعمال كي كسي شاخ ميں بهي "تاسيس" كي ضرورت نهيں ' بلكه صرف "تجديد" كي ضرورت هے كه جن اصولوں كو هم نے بهلا ديا هے ' ان كو دوباره زنده كريں ' اور جس متاع كو حاصل كركے گم كرديا هے ' اس كے سراغ ميں پهر نكليں - همارا جيب و دامن آج كي طرح هميشه خالي نه تها - اگر آج اوروں كے پاس لعل و جواهر هيں ' تو همارے پاس بهي اس كي كانيں تهيں - آج اگر هم مفلس هيں تو دوسروں كے لعل و جواهر كو نظر حسرت و طمع سے ديكهنے كي ضرورت نهيں ' هم كو اپني گم كرده كانوں كے سراغ ميں نكلنا چاهيے ' جن كي دولت لا زوال تهي اور هميشه لازوال رهيگي -

روشني كے تم بهي متلاشي هو اور ميں بهي - اس لحاظ سے هم دونوں كا مطلوب و مقصود ايك هي هے - ليكن پهر مجهه ميں اور تم ميں اختلاف حال كا ايك سمندر حائل هے - تم دوڑتے هو ' تا غيروں كے ٹمٹماتے هوے چراغوں سے اپنا چراغ روشن كرو - يا لكڑي چنتے هو ' تاكه اُنهيں جلاكر ايك نئي انگيٹهي مشتعل كرو ' ليكن ميں روتا هوں كه پادشاه كے لڑكے كے ليے كسي سوداگر كي الماري پر للچائي هوئي نظر ڈالنا مناسب نهيں - ميں پوچهتا هوں كه وه تمهاري شمع كيا هوئي ' جسكي روشني سے تمهارے گهر كا كونه كونه منور تها ؟ دوسروں كے هاں كيوں جاتے هو ؟ لكڑياں چن كر نئي آگ كيوں سلگانا چاهتے هو ؟ اُسي شمع كو كيوں روشن نهيں كرتے ؟ يه كيسي بد بختي هے كه جن كے پاس كافوري شمعيں موجود هوں ' وه كسي كے جهونپڑے كے ديا كو نظر حسرت سے ديكهيں ؟

الله نور السماوات والارض ' مثل نوره كمشكوة فيها مصباح ' المصباح فى زجاجة ' الزجاجة كانها كوكب دري يوقد من شجرة مباركة زيتونة لا شرقية ولا غربية ' يكاد زيتها يضيي ولو لم تمسسه نار ' نور على نور ' يهدى الله لنوره من يشاء ' ويضرب الله الامثال للناس ' والله بكل شي عليم - (۲۴ : ۳۶)

" الله هي كے نور سے آسمان اور زمين كي روشني هے - اسكے نور كي مثال ايسي سمجهو ' جيسے ايك طاق هے ' طاق ميں ايك چراغ ' اور چراغ ايك بلور كي قنديل ميں وه قنديل اسقدر شفاف هے ' گويا موتي كي طرح چمكتا هوا ايك درخشنده ستاره - پهر اُس چراغ كي روشني ايك ايسے شجرۂ مباركۂ زيتوني كے تيل سے هے ' جو نه مغربي هے اور نه مشرقي - اُسكے تيل ميں يه ايك عجيب خاصيت هے كه اپنے مشتعل هونے ميں وه آگ كا محتاج نهيں - آگ اُسے نه بهي چهوے تاهم وه آپ سے آپ جل اُٹهے گا - اس كے نور كا حال كيا كها جائے كه وه تو نور على نور هے - اور الله كے هاتهه ميں هے كه وه جس كو چاهے اپنے اِس نور كي طرف هدايت بخشدے - يه چراغ كا بيان در اصل ايك مثال تهي ' اور الله لوگوں كے سمجهنے كيليے مثاليں بيان كرتا هے ' اور وه هر شے كي حالت سے واقف هے "

اسلام ايك آخري دين الهى تها ' جس نے نه صرف احكام شريعت هي ميں ' بلكه حيات قومي كي هر شاخ ميں هم كو سب سے آخر اور سب سے بهتر اصول ديديے ' اور دنيا خواه كتني هي بدل جائے ' ليكن آزما ليا جا سكتا هے كه اُن اصولوں كي صداقت كو بدلنے كي ضرورت نهيں - اُسكا اعلان عام تها :

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام دينا - (۵ : ۵)

آج كے دن تمهارے ليے تمهارے دين الهى كو كامل كرديا ' اپني نعمتيں تم پر تمام كرديں ' اور تمهارے ليے دين اسلام كو پسند كيا كه وه انسان كے فلاح كونين كے ليے كامل ترين شريعة الهيه هے -

" تكميل دين " اور " اتمام نعمت " كي اگر تشريح كروں تو دفتر كے دفتر مطلوب ' اور لوگ اتني هي تمهيد سے نالاں اور حرف مقصد كيليے بيقرار : و خلق الانسان من عجل - تكميل دين كے ليے ضروري تها كه هميشه كے ليے اسكے پيرو اپني تمام اصولي ضروريات ميں مستغني اور بے پروا هوجائيں ' اور انكو كسي نئي تلاش اور نئے اصولوں كي جستجو كي ضرورت باقي نه رهے - پهر " اتمام نعمت " كا لفظ كهكر بتا ديا كه جو اصول اُنهيں ديے گئے هيں ' وه چونكه آخري هيں ' اس ليے اعلى ترين بهي هيں ' اور اب اُنكے پاس زر و جواهر كي كانيں مهيا هوگئي هيں ' پس انكو اوروں كے خزف ريزوں پر للچانے كي ضرورت نه رهي -

رکھتا بلکہ بمرور زمانہ اور بہ اسباب متوارث قد و قامت میں بیرونی زیادات سے بڑھتا رہتا ہے -

اسقدر تمہید کے بعد ہم اصل مضمون پر نظر ڈالتے ہیں :

حیات کی تعریف

یہ زندہ ہے یا مردہ ؟

یہ وہ سوال ہے جو ہم کسی چیز کو زمین پر پڑا دیکھکر اپنے ساتھی سے کرتے ہیں - اس سوال کے ساتھہ جو فعل ہم سے سرزد ہوتا ہے ' وہ اوس چیز کا ہلانا ہوتا ہے ' اور جب ہم اوسکے اعضاء میں کوئی حرکت نہیں پاتے تو فوراً اُسے مردہ کہہ اوٹھتے ہیں -

یہ خیال عوام پر اسقدر حاوی ہے کہ وہ حیات اور حرکت کو لازم و ملزوم تصور کرتے ہیں -

لیکن غائر نظر کے بعد ہمکو اسکی غلطی صاف معلوم ہو جاتی ہے - اگر حرکت ہی حیات کی پہچان ہے ' تو پھر دریا میں بھی حباب ہے ' کیونکہ اوس میں بھی حرکت نمایاں ہے - ہوا میں بھی حیات ہے کیونکہ اوسکی حرکت کا احساس ہمکو ہر گھڑی اور ہر لمحہ ہوتا ہے - پس اس سے ثابت ہوا کہ حرکت کوئی معیار حیات نہیں ہوسکتی - ہم کو تو ایسی تعریف چاہیے ' جو حوادث عالم کے ہر طبقۂ اجسام ذی حیات پر جامع و حاوی ہو -

انسان چونکہ درجے میں سب سے بلند ہے ' اسلیے ہم حیات کی تعریف اون حالات کو دیکھتے ہوے تلاش کرتے ہیں جو اوسی سے متعلق ہیں - یہ تعریف تمام دوسرے درجات پر بھی جامع ہوگی - انسان میں عقل اور جسم ' دو متغائر چیزیں پائی جاتی ہیں ' اور ہم انہی سے حیات کی تعریف بناتے ہیں - عقل کی جان استدلال ہے ' اور جسم کی نشو و نما ' اور یہی وہ چیزیں ہیں ' جن میں ہم حیات کی تعریف تلاش کرتے ہوے روانہ ہوتے ہیں -

اس سفر میں پہلی بات جو ہم ان دونوں پر صادق پاتے ہیں ' وہ یہ ہے کہ دونوں تغیرات کے طریقے ہیں - بغیر تغیر کے غذا خون نہیں بن سکتی ' اور نہ خون ریشہ - اسی طرح بغیر تغیر کے کسی خیال سے بھی کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا - غذا سے خون بننا اور خون سے ریشہ کی تولید ' یہ تو ایک صاف بات ہے ' لیکن کسی نتیجہ کے لیے خیالات میں تغیرات کا ہونا اولاً کسیقدر عجیب سا معلوم ہوتا ہے ' مگر ہم مثال میں اسکو واضح کردیتے ہیں -

آپکے سامنے ایک شے پڑی ہے - آپکو اوسکی ماہیت اور خواص معلوم کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے ' آپ اوسکو وزن کرتے ہیں ' اسکی سختی نرمی معلوم کرتے ہیں - رنگت دیکھتے ہیں ' مزہ چکھتے ہیں ' اور اسی طرح اُسکے دوسرے خواص بھی یکے بعد دیگرے معلوم کرتے جاتے ہیں - اسطرح آپ کے پاس معلومات کا ایک ذخیرہ جمع ہوجاتا ہے اور آپ اُن سے نتائج مستنبط کرتے ہیں -

ظاہر ہے کہ اگر خیالات میں تغیر واقع نہوتا رہتا تو اسقدر معلومات بھی حاصل نہوتیں - کہا جائیگا کہ ایسے تغیرات ہم غیر ذی حیات مادہ میں بھی پاتے ہیں ' جو ہمیشہ حرارت میں ' رنگ میں ' اور قد و قامت میں گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں لیکن ذرا سے غور کے بعد معلوم ہوجائیگا کہ جن تغیرات کو ہم ذی حیات مادہ سے متعلق کررہے ہیں وہ ان تغیرات سے بالکل مختلف ہیں - ہمارے ذی حیات مادہ کے تغیرات مسلسل ہیں - غذا سے لیکر اُسکے ریشہ بننے تک جس قدر تغیرات پیش آتے ہیں ' وہ سب مسلسل ہیں - چبانا ' نگلنا ' معدہ کی رطوبت میں حل ہونا ' جگر کے عروق سے ملکر صاف ہونا ' اور پھر خون بنکر ریشہ بننا ' یہ سب ایک سلسلہ میں بندھے ہیں - یہی حال استدلال کا ہے اور ہماری اوپر کی لکھی ہوئی مثال یہاں بھی صادق آتی ہے -

مگر ذی حیات مادہ کے تغیرات صرف مسلسل ہی نہیں ہیں بلکہ سلسلہ در سلسلہ ہیں - مثلاً معدہ دوران ہضم میں نگلی ہوئی غذا کے ساتھہ مصروف کار ہے ' یعنی رطوبت پیدا ہو رہی ہے ' اور غذاؤں میں حل ہوتی جاتی ہے - یہاں معدہ تو اپنے کام میں مصروف ہے ' اور وہاں امعا اپنے کام میں - یہاں غذا ہضم ہو رہی ہے ' وہاں پہلی ہضم شدہ غذا خون بنکر ریشوں میں تبدیل ہورہی ہے - غرضکہ صرف ایک ہی سلسلہ نہیں چل رہا ' بلکہ اور بھی سلسلے جاری ہیں -

یہی حال استدلال حالت کا ہے - صرف ایک ہی سلسلۂ خیالات نہیں ہے بلکہ اور بھی سلسلے جاری ہیں - اسکی ادنی مثال کتب بینی میں ملتی ہے - کتاب پڑھ رہے ہیں ' اور مطلب سمجھتے جارہے ہیں - بحث کی برائی بھلائی بھی خیال میں آرہی ہے ' اور اسکے متعلق دوسرے مصنفین کی رایوں کا بھی لحاظ ہو رہا ہے - گویا کئی سلسلے ایک ساتھہ جاری ہیں - پڑھنا ' مطلب کا سمجھنا ' تنقید کرنا ' دوسرے مصنفین کی رایوں کا موقع بموقع لحاظ رکھنا وغیرہ وغیرہ -

انہی دونوں پیش نظر امور پر زیادہ غور کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تغیرات نہ تو مکرر ہوتے ہیں ' اور نہ یکساں ' بلکہ نہایت مختلف ' اور بلا لحاظ تقدم و تاخر - اپنے ہی نفس کی حالت دوران غور و خوض و استدلال میں دیکھیے ' کیا ہوتی ہے ؟ بار بار ایک ہی سی حالت محسوس نہیں ہوتی بلکہ ہر وقت نئی - مجھکو یاد نہیں کہ ایک مرتبہ بھی کبھی کیفیت حس نفس ' ایک ہی بات پر ' مختلف اوقات میں غور کرتے ہوے مکرر یا یکساں رہی ہو - لیکن غیر ذی حیات اشیاء میں جسقدر بھی افعال واقع ہوتے ہیں ' وہ یکساں اور مکرر ہوتے ہیں - طبعی ' کیمیاوی ' کہربائی ' مقناطیسی ' دخانی وغیرہ بے شمار افعال اوسی ایک ہی حالت اور کیفیت کے ہمیشہ صادر ہوتے ہیں ' جو انکو آپسمیں متمیز کرتی ہے -

یہیں ہم کو ذی حیات اور غیر ذی حیات اشیاء میں ایک نمایاں فرق ملتا ہے - یہ فرق اوسوقت اور بھی نمایاں ہوجاتا ہے جب ہم مختلف تغیرات کو باہم متصل دیکھتے ہیں ' یہ تغیرات گو کیسے ہی مختلف ہوں ' مگر ایک دوسرے کے ساتھہ کچھہ اسطرح بندھے ہوے ہیں کہ ایک کے روکدینے سے دوسرے بہت سے رک جاتے ہیں - مثلاً سانس لینا روکدیا جاے تو دوران خون مع اپنے بہت سے ہمرکاب افعال کے بند ہوجاتا ہے - رنج و غم اور جوش و اشتیاق کا غلبہ ' بھوک پیاس کسطرح دور کردیتا ہے ؟ دماغ دل ' گردہ ' سب پر انکا اثر پڑتا ہے - حافظہ پر زور ڈالیے معاً آپ کو بہت سے واقعات یاد آجائینگے -

اسطرح حیات سلسلہ در سلسلہ لیکن مختلف تغیرات کے ایک مجموعہ کا نام ہے -

توضیح مزید

لیکن یہ تعریف بھی جامع نہوگی جب تک ہم ان تغیرات کی کوئی حد نہ مقرر کر دیں - ہمکو بہت نہیں تو کچھہ ایسے سلسلہ ہاے تغیرات ملینگے جو مختلف بھی ہیں اور سلسلہ درسلسلہ بھی - مثلاً برف کا پہاڑ جو ایسے تمام تغیرات کا اظہار

مقاصد حقیقیۂ اسلامیہ کی تجدید کریں ' اور اس طرح پھر اپنے تئیں اس فرمان الہی کا مستحق بنادیں کہ " الذین ان مکناهم فی الارض اقاموا الصلوة ' و اتوا الزکوة ' و امروا بالمعروف ' ونهوا عن المنکر - اگر انہوں نے ایسا کیا تو پھر زمین کی وراثت اور دین الہی کی نام قطعی ہے ' کیونکہ انکی گذشتہ عظمت و فتح یابی انہیں اعمال پر مشروط تھی : وکان وعداً مفعولا -

(۲) پس محض روپیہ کا جمع کرنا ' اور خدمت کعبہ کے نام سے کسی انجمن کا قائم ہونا گو مفید ہے ' لیکن چونکہ محض اس سے مسلمانوں کے اندر کوئی انقلاب و تبدیلی پیدا نہیں ہوسکتی ' اور خدمت کعبہ کوئی اصل نصب العین نہیں ' اسلیے وہ کافی نہیں -

(۳) انجمن خدام کعبہ اگر مقاصد بالا کو اپنے اندر شامل بھی کرنا چاہے تو نہیں کرسکتی - اسکے دو سبب ہیں :

(الف) انجمن کا مقصد اصلی کسی اسلامی خدمت کے لیے روپیہ جمع کرنا ہے' اور روپیہ جب ہی جمع ہوسکتا ہے ' جبکہ ایک بہت بڑی اور وسیع جماعت اسمیں شامل ہو - پس اگر انجمن کے شرائط ممبری میں کوئی قید سخت پابندی احکام اسلامی یا انقلاب زندگی کی ہوئی ' تو ظاہر ہے کہ بہت تھوڑے لوگ اس میں پورے اتر سکیں گے ' اور ایسا ہونا لازمی و ناگزیر - اور پھر ایسی حالت میں اس کا مقصد عظیمہ فوت ہوجائیگا -

(ب) مسلمانوں کے اندر تبدیلی پیدا کرنے اور ان کے اندر مجاہدانہ و جانفروشانہ ولولۂ اسلامی کی تجدید کے لیے محض کسی انجمن کا قیام اور صداؤں کا بلند کرنا بیکار ہے ' جب تک ایک جماعت اپنا عملی نمونہ پیش نہ کرے ' اور ایک اجتماعی اضطراب عمل ' اور شعلہ افروزانہ جوش کار ' دنیا نہ دیکھے ' اور بوجوہ و اسباب معلومہ انجمن خدام کعبہ میں یہ ممکن نہیں - اور اسکی تشریح غیر ضروری -

(۴) پس انجمن خدام کعبہ کو قائم ہونا چاہیے ' اور پورے زور اور قوت کے ساتھہ کہ اس طرح ایک قوت روپیہ فراہم کرنے والی اور خدمت حرمین الشریفین کا ولولہ تازہ کرنے والی بہم ہوجائیگی' لیکن خدمت کعبہ کو اصلی مقصود و نصب العین کہکر قوم کی ہمتوں کو پست نہیں کرنا چاہیے ' اور اسلام کے مقررہ اور اعلان کردہ نصب العین حقیقی کو صدمہ پہنچانا نہیں چاہیے - اور یہ بصراحت کہنا چاہیے کہ اصل شے اعمال میں تبدیلی اور اپنی قوتوں کو وقف جہاد فی سبیل اللہ کرنا ہے -

(۵) جب یہ مراتب سامنے آگئے ' تو ان سے صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اصل کار ابھی باقی ' اور منزل مقصود کا نشان بدستور ناپید ہے -

(۶) اس کے لیے ضرورت ہے ایک ایسی جماعت کی ' جو مقاصد مذکورۂ بالا کو اپنا مقصد عمل بنالے - اور ہم سب کو انتہاء سعی کرنی چاہیے کہ اللہ تعالے ہمیں اس کی توفیق دے - جماعت " حزب اللہ " سے مقصود صرف یہی ہے - اور انشاء اللہ العزیز کسی آیندہ نمبر میں اسکے تمام اغراض کی تشریح آپ ملاحظہ فرمائیں گے

فلسفۂ حیات و ممات

از: مسٹر مسعود احمد عباسی

(۱)

تمہید

مادہ

آپ کے سامنے ہزارہا چیزیں ہیں - شکلیں بھی ان کی مختلف ہیں اور رنگ بھی ان کے مختلف - کوئی زہر ہے تو کوئی تریاق - غور کیجیے ' ان میں کونسی بات مشترک ہے ؟

غور کرنے والے کہینگے کہ وزن میں اگرچہ کوئی شے ہلکی اور بھاری ہے لیکن وزن سے خالی کوئی نہیں -

مگر ہم کو روزانہ روشنی اور تاریکی ' گرمی اور سردی سے واسطہ پڑتا ہے - کیا ان میں بھی وزن ہے ؟ کیا روشنی میں کسی شے کا وزن اور ہوتا ہے اور تاریکی میں اور ؟ کیا حرارت پاکر کسی چیز کا وزن سردی کی حالت سے بڑھہ یا گھٹ جاتا ہے ؟

ان سب سوالوں کا جواب ہمکو نفی میں ملتا ہے ' اور ہم وزن دار اشیاء کو مادی اور بے وزن اشیاء کو غیر مادی کہتے ہیں - لہذا ہر وہ چیز جس میں وزن ہے ' مادہ ہے -

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وزن خود کیا شے ہے ؟ حقیقۃً یہ کوئی چیز نہیں' بلکہ جس طرح اسکولوں کی رسن کشی میں ایک جماعت دوسری جماعت کے مقابلہ میں زور کرتی ہے اور اسوقت ہر فرد کو قوۃ کشش کا احساس ہوتا ہے' ٹھیک اسی طرح ہمکو کسی شے کے اٹھاتے ہوے ایسی ہی کسی قوۃ کا احساس ہوتا ہے - یہاں ایک جماعت کی بجاے زمین ہے اور دوسری جماعت کی جگہ ہم خود - رسے کی جگہ وہ شے ہے جسکو ہم اٹھاتے ہیں اور وزن ایک کشش ہے ' جو زمین کی کشش کے خلاف عمل کرنے سے ' ہمکو محسوس ہوتی ہے -

مادہ کے اقسام

تجارب اور مشاہدات بتاتے ہیں کہ موجودات عالم کے دو درجے یعنی نباتات اور حیوانات' تغذیہ اور تنمیہ کے لیے ایک اندرونی نظام رکھتے ہیں' اور جب تک یہ نظام قائم رهتا ہے' انکی سرسبزی اور شادابی بھی قائم رهتی ہے - کسی درخت کی چھال کے نیچے کا حصہ' جسکے ذریعہ پیے ہوے عروق واپس ہوتے ہیں' کاٹ ڈالیے اور پھر دیکھیے کہ ساری شادابی کسقدر جلد غائب ہوجاتی ہے ؟

کیا پتھر کو دور کردینے کے بعد بھی آپ چمک دمک میں کوئی تبدیلی دکھا سکتے ہیں؟ نہیں کبھی نہیں - یہیں ہمکو دو قسم کے مادوں کا پتہ چلتا ہے : ایک ذی حیات ' دوسرا غیر ذی حیات -

ذی حیات مادہ وہ ہے' جو پرورش کے لیے کوئی اندرونی نظام رکھتا ہے' اور غیر ذی حیات وہ ہے' جو ایسا کوئی نظام نہیں

موتمـــر مالـــي

تــاوان جنـگ

قارئین کرام کو یاد ہوگا موتمر السلم (پیس کانفرنس) میں طے ہوا تھا کہ تاوان جنگ کے مسئلہ پر اس موتمر مالي میں غور کیا جائیگا ' جو دیون عثمانیہ کے لیے پیرس میں منعقد ہوگي - حلفاء بلقان کو اس موتمر میں شرکت اور نہ صرف شرکت بلکہ بولنے کا حق بھی دیا گیا تھا -

اس مسئلہ میں نفس استحقاق کے علاوہ ایک اہم نقطہ بحث یہ بھی ہے کہ کہاں سے دیا جائے ؟ حلفاء اسکے متعلق دو تجویزیں پیش کرتے ہیں - ایک یہ کہ یہ رقم چنگی کے اس تین فیصدي اضافے سے ادا کیجائے جو دول نے اصلاح مقدونیہ کے لیے منظور کیا تھا - دوسرے یہ کہ اس ضرورت سے سلطنت عثمانیہ ۱۶- ملین پونڈ قرض کرائے ' اور اس قرض کی ضمانت میں یہ اضافہ مشغول کردیا جائے - مجوزہ موتمر مالی کے جلسے پیرس میں ہو رہے ہیں - ۲۵ - جون کے جلسے میں جبل اسود کے وکیل نے تاوان جنگ پر ایک تحریر پڑھي ' اس تحریر میں ان ضروریات پر بہت زور دیا گیا تھا جنکی وجہ سے (عدم استحقاق کی صورت میں بھی !) حلفاء کے لیے تاوان جنـگ کا ملنا از بس ضروري ہے -

تحریر کي تلاوت جب ختم ہوچکی تو عثمانی وکلا نے نہایت سختی کے ساتھہ اعتراضات کیے -

جبل اسود کے وکیل نے یہ بھي بیان کیا تھا کہ موتمر السفراء میں تاوان جنگ سے اصولاً اتفاق کیا جا چکا ہے -

یہ غلط بیانی غالباً اعضاء موتمر کو مرعوب کرنے کے لیے کی گئی تھی ' اور اگر نامہ نگار نوي پریس کا قیاس غلط نہیں تو دوسري تجویزوں کي طرح اتحاد مثلث کی وزارتہاے خارجیہ کی سازش کا نتیجہ تھي - بہر حال ہوا یہ کہ اس روایت پر اتحاد مثلث کے تمام وکلا مہر بلب رہے ' لیکن ائتلاف مثلث کے سرخیل یعني جرمني کے وکیل نے نہایت شد و مد سے تکذیب کي - اس نے کہا کہ میں بوثوق کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم جرمني حکومت نیز کسي جرمن وکیل نے کبھي بھي تاوان جنـگ کي تجویز سے اتفاق نہیں کیا -

حلفاء بلقـان کو اگر تاوان جنـگ دلایا گیا تو اس سے دولت عثمانیہ کي حالت بد سے بدتر ہوجائیگي ' اور پھر اس صورت میں ان ضمانتوں کے دینے کے قابل نہ رہیگي جو بغداد ریلوے کے واسطے اس سے طلب کي جا رہي ہیں - اس سے قطع نظر دولت عثمانیہ میں حلفاء بلقان اور نتیجہ روس کي مداخلت بڑھ جائیگي -

یہ اسباب ہیں جنکي بناء پر جرمني اور نہ صرف جرمني بلکہ آسٹریا اور اٹلي کو بھي تاوان جنـگ سے اختلاف ہے -

روس کو قدرةً حامی ہونا چاہیے ' فرانس کہ فنا فی مرضات الروس ہے ضرور روس کے ہم آہنـگ ہوگا -

معاہدہ کویت سے قبل انـگلستـان کی پالیسي پر ایک حجاب کثیف پڑا ہو تھا ' مگر حلقـات سیاسیہ کے آراء و قیاسات سخت متضارب و متعارض تھے -

بعض اہل الراے کو امید تھي کہ کم از کم اس موقع پر انگلستان عثمانیوں کی ضرور رھي پاسداري کریگا - نہ صرف اسلیے کہ اس سے اسکي وفاداري کے دعاوے کے و مبلغین کو ایک موقع تازہ حاصل ہوگا ' بلکہ اسلیے بھي کہ ابھي کویت پر انگلستان کے حقوق کو دولت عثمانیہ نے تسلیم نہیں کیا ہے ' اور چونکہ دولت عثمانیہ کے تسلیم کیے بغیر یہ حقوق یورپ کے نزدیک " قانونی " نہیں ہو سکتے اسلیے یک گونہ ترکوں کي ملا طفت و دلداري ضروري ہے ' مگر دوسرے اہل نظر کي یہ راے تھي کہ انگلستان یورپ کے دیو کی مخالفت کبھی گوارا نہ کریگا ' اور تسلیم حقوق کے لیے کوئی فرنگیانہ تدبیر اختیار کریگا -

معـاہدہ کویت ہو چـکا ہے' اور ڈاکٹر ڈیلی نامہ نـگار ڈیلی ٹیلیگراف کی راے دفتر خارجیہ کے اسرار و خفایا کے علم پر مبنی ہے تو اب انگلستان کے ہاتھہ ترکوں کے بدلے فرانس اور روس کے ہاتھہ میں ہیں ! - اخفا کا پردہ پڑا ہوا ہے جو غالباً عین وقت پر اٹھیگا -

تاوان جنگ کا مسئلہ ہنوز غیر منفصل ہے' اس عدم انفصال کے لیے شکریہ کا مستحق (اگر ہو تو) جرمنی ہے' ورنہ اگر صرف انگلستان کے اتفاق پر موقوف ہوتا تو غالباً - ابم - ساز نوف کی ایک جنبش ابرو کاب کا حسب دلخواہ فیصلہ کرچکی ہوتی -

تـــرک و عـــرب

المـــو تـــر العـــربي

ترکوں اور عربوں کي باہمی بے لطفی کے متعلق خود ترکوں نے جو خیالات ظاہر کیے ہیں اُن کا ماحصل یہ ہے :

دولت عباسیہ اور دولت عباسیہ کے ساتھہ خلافت عربیہ کا چراغ اس آندھي نے گل کیا تھا ' جو سنہ ۶۵۶ - میں صحراے تا تار سے اٹھي - تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہي ہے - عمل کے جواب میں رد عمل کي تیاریاں ہیں ' اور اب عرب سے ایک طوفان باد بپا ہو رہا ہے - تاکہ اس خاندان تا تاري کي یادگار اور آخرین خلافت اسلامیہ یعني دولت عثمانیہ کے شیرازہ کو برہم کردے - لاقدر اللہ -

یہ صحیح ہے کہ لامرکزیت پس ماندہ اقوام کے لیے آب حیات ہے' مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ سم قاتل بھی ہے - اسلیے پہلا سوال یہ ہے کہ اسکي طلب میں جو لوگ سرگرداں ہیں انہوں نے پہلے اسکي مقدار خوراک ' طریقۂ استعمال ' اثناء استعمال میں ممنوعات و محظورات اور ممد و معاون اشیاء کے متعلق بھی واقفیت بہم پہنچالي ہے ؟ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تلوار کا ہاتھہ میں لینا جسقدر آسان ہے اتنا ہي اسکا چلانا دشوار ہے - عرب نے دبستان سیاست کي ابھي ابجد بھي ختم نہیں کي ہے -

کرتا ہے - یعني تغیر آب و ھوا سے ھمیشہ بڑھتا گھٹتا بھي رھتا ہے - نقل وحرارت بھي کرتا ہے - پاني کي دھار بھي جاري کرتا ہے - حرارت کي کمي بیشي کا اظہار بھي کرتا ہے - گویا ذي حیات اشیاء کي طرح بڑھنا ' گھٹنا ' تغیرات مزاج ' تغیرات رفتار ' تغیرات اخراج ' وغیرہ وغیرہ سلسلہ ھاے مختلفہ کا اظہار کرتا رھتا ہے - با ایں ھمہ یہ بالکل ممکن ہے کہ سالہا سال کے لیے یہ تمام سلسلے بہ تغیر آب و ھوا بند کر دیے جائیں ' لیکن پھر بھی سلسلوں کے پھر کبھی ظاھر ھوجانے کی قابلیت میں ذرا بھی کمی واقع نہ ھو - یا اسکے برخلاف یہ سلسلے اپنی حالت اور کیفیت میں بجنسہ جاري رھیں' اور بڑھنا بالکل بند ھوکر پہاڑ کو معدوم کردے -

یہاں جو فرق ھم ذي حیات اور غیر ذي حیات میں پاتے ھیں ' وہ یہ ہے کہ غیر ذي حیات اشیا میں یہ تغیرات غیر محدود اور بے پایاں ھیں ' مگر ذي حیات میں محدود - یہ ایک عظیم الاثر فرق ہے جو ذي حیات اور غیر ذي حیات اشیاء میں پایا جاتا ہے ' اور اب ھم حیات کي تعریف اسطرح کرتے ھیں کہ یہ " سلسلہ در سلسلہ ' لیکن مختلف تغیرات کے ایک محدود مجموعہ کا نام ہے " -

لفظ " ایک " یہاں غیر موزوں ہے ' کیونکہ اس سے مترشح ھوتا ہے کہ کوئي مجموعہ ایسا اور بھي ھوسکتا ہے ' جو ذي حیات مجموعے کے علاوہ ہے ' لہذا ھم اسکو بھي ترک کر دیتے ھیں ' اور اب حیات کي تعریف یوں کرتے ھیں کہ " یہ سلسلہ در سلسلہ ' لیکن مختلف تغیرات کے مخصوص اور محدود مجموعہ کا نام ہے " -

ایک اور مرحلہ ابھي باقي ہے

ھم نے حیات کي تعریف ڈھونڈنے میں صرف اندروني تغیرات کا لحاظ رکھا ہے' اور اسلیے یہ ابھي ناقص ہے' کیونکہ جبتک بیروني تغیرات کا انطباق اندروني تغیرات پر نہ کیا جاے ' حیات قائم نہیں رہ سکتي -

اسکي ھزاروں مثالیں ھمارے روزمرہ کے تجارب میں ملتي ھیں -

مچھلي کو پاني سے علحدہ کردیجیے ' اور پھر دیکھیے کہ صرف بیروني تغیرات کے بدل دینے کي وجہ سے اسکا اندروني نظام کسقدر جلد بگڑ جاتا ہے ؟

ھوا میں سمیت پیدا کردیجیے' پھر دیکھیے کہ ھر شخص پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ ھمارے بدقسمت ملک میں جہاں ابھي تک آب و ھوا کي صفائي کا کچھہ لحاظ نہیں رکھا جاتا ' لاکھوں جانیں بدنصیب باشندوں کي ھر سال موت کے گھاٹ اتر جاتي ھیں - صرف پاني کي خرابي سے دس لاکھہ انسان سالانہ نشانۂ اجل بنتے ھیں ! اسي سے ھوا کي خرابي کے نتائج کا قیاس ھو سکتا ہے -

یہ ضروري نہیں کہ آب و ھوا کا اثر فوراً ھي محسوس ھو - اکثر ایک پوري نسل کا زمانہ بھي اسکے لیے کم ھوتا ہے - موجودہ نسل کے قواے ذھني ' دماغي ' اور جسمي صاف بتا رہے ھیں کہ یہ ایسے ھي بیروني مضر تغیرات کا شکار ھیں - بیروني تغیرات میں آب و ھوا ھي شامل نہیں ہے ' بلکہ قلت وکثرت غذا ' اور کمي و بیشي باشندگان بھي موثر ھیں -

لہذا اس مرحلۂ نظر کے طے کرنے کے بعد ھماري حیات کي تعریف یہ ھوتي ہے کہ " وہ سلسلہ در سلسلہ ' لیکن مختلف تغیرات کا مخصوص اور محدود مجموعہ ' بشرط انطباق تغیرات بیروني ہے " زیادہ وضاحت اور اختصار سے ھم کہہ سکتے ھیں کہ " اندروني نظام کے بیروني نظام پر پیہم انطباق کا نام حیات ہے " یہاں نظام سے مراد وہ مجموعۂ تغیرات ہے ' جو ھم اوپر بیان کرچکے ھیں -

ممـــات

ممـــات کیا ہے ؟

یہي ' اندروني نظام کا بگڑ جانا - عمارت شروع کرنے سے پیشتر اینٹ اور گارا ' تختے اور کڑیاں ' جمع کیجاتي ھیں ' اور کام شروع کیا جاتا ہے -

یہ کام کیا ہے ؟ انھي مختلف چیزوںکا مناسب اور موزوں طریقہ پر لگا دینا -

مکان طیار ھو جاتا ہے - جو دیکھتا ہے تعریف کرتا ہے - ھر چیز خوشنما ہے کسي قسم کا عیب نہیں ' اور اسکا تو کسیکو گمان بھی نہیں ھوتا کہ زمانے کا ھاتھہ یا اوسکے حوادث اسکو کیسا بد شکل اور بالآخر مسمار کردینگے -

کون جانتا تھا اور کسکے شان گمان میں تھا کہ اسپین کا الحمراء ' وہ الحمراء ' جسمیں فرماں رواے غرناطہ جیسا با جبروت و شان و شوکت بادشاہ تخت نشیں تھا - وہ الحمراء ' جسکي مینا کاریاں اور گل بوٹے عجائبات روزگار میں سے شمار ھوتے ھیں' زمانے کے ھاتھوں اسقدر بدھیئت اور یہاں تک خراب و خستہ ھوجائیگا !

ھمارا نو تعمیر مکان بھی بالآخر یہي دن دیکھتا ہے - آج ایک کڑي گري اور کل دوسري - آج وہ کونہ گر گیا اور کل دالان بیٹھہ گیا - مٹی الگ اور اینٹیں الگ ' دروازہ اور کڑیاں دیمک کی نذر - ملبہ کا ایک ڈھیر پڑا ہے - راہ گیر دیکھتے چلے جاتے ھیں - کسي کو گمان بھي نہیں ھوتا کہ کبھي یہاں ایک سربفلک محل موجود تھا !!

اب صفائي شروع ھوتي ہے' اور ملبہ کو نیلام پر اوٹھا دیا جاتا ہے - دوسرے لوگ لیجاتے ھیں اور اپني ضرورتوں میں لگا دیتے ھیں - لیکن زمانہ اپني چکي میں اون مکانات کو بھي پیس ڈالتا ہے اور یہ سلسلہ ایسا ھي جاري رھتا ہے -

یہي حال حیات و ممات کا بھي ہے - مکان کا بننا ' اور حوادث کے مقابلہ میں اپنے وجود کو قائم رکھنا ' " حیات " ہے ' اور اوسکا گر جانا ' " ممات " - لہذا ھمکو ممات کي تعریف تلاش کرنیکي ضرورۃ نہیں' حیات کي تعریف ھي میں وہ بھي مضمر ہے -

اب ھم ذي حیات اجسام پر ایک نظر اسلیے ڈالتے ھیں تاکہ وہ راز معلوم کریں ' جو اونکے نظام کي ترتیب اور انتشار کا باعث ہے -

افشـــاء راز !

ذي حیات اجسام پر غور کیجیے - دیکھیے ' یہ نمودار ھونے کے بعد کسطرح پھلتے پھولتے ھیں ؟ نباتات میں سے ایک درخت لے لیجیے اور حیوانات میں سے ایک جانور ' اور پھر کہیے کہ کیا ان میں سے ھر ایک کو غذا کي ضرورت نہیں ؟ - کیا غذا کا زیادہ جز انکے جسم کو نہیں لگجاتا ؟ اور کیا انکو بہت سے حوادث کا مقابلہ نہیں کرنا پڑتا ؟

یہي تین باتیں ھیں جو ھم تمام نباتات اور حیوانات پر صادق پاتے ھیں ' اور انکو دوسرے لفظوں میں یوں بیان کرتے ھیں :

(۱) حصول قوۃ - (۲) تنظیم قوۃ - (۳) صرف قوۃ -

(۱) : حصول قوۃ

یہ بہت کھلي ھوئي بات ہے - کچھہ دنوں کھانا کم کھالیے - پھر دیکھیے کیا حالت ھوتي ہے ؟ نہ بات کرنے کو جي چاھیگا ' اور نہ بولنے کي جرأت ھوگي - جسم میں طاقت بھي نہ رھیگي اور ایک قدم بھی نہ چلا جائیگا - یہ صرف آپ ھي پر صادق نہیں آتا بلکہ تمام حیوانات اور نباتات کا یہي حال ہے -

اپریل سنہ ۱۹۱۲ ع سے بلغاریہ میں ان معاملات کے متعلق زیادہ عملی صورت پیدا ہوگئی - کچھہ روز کے بعد ان ریاستوں میں ترکی سے مقاومت کرنے کے لیے ایک عام اتحاد ہوگیا جس کا نام " اتحاد ملل نصرانیہ " قرار پایا - یہ کل انتظام اور اتحاد اول اول محض مدافعت کی غرض سے قائم ہوے تھے ' مگر جب گرمیوں کے موسم میں کوچانہ اور برانہ میں قتل عام ہوا ' تو آخر اس اتحاد کی نوعیت تبدیل ہوگئی ' اور اب اس میں حملہ وهجوم و پیشقدمی کی شان آگئی -

اس معاملہ میں کوئی تحریری معاہدہ نہیں ہوا تھا - البتہ سرویا کے ساتھہ ایک عہد نامہ ماہ ستمبر میں ضرور ہوا تھا ' جو سویسرا (سوئیٹزرلینڈ) میں تکمیل کو پہونچا تھا -

جبل اسود نے سب سے پہلے ترکوں کے خلاف جنگ بلقان میں ہتیار اٹھائے تھے ' اور سب کے آخر میں لڑنا بند کیا ہے - جبل اسود اس قدر کیوں پیش پیش رہا ؟ یوروپین مدبر اس مسئلے کو اب تک اچھی طرح حل نہیں کرسکے - بعض کا خیال ہے کہ اتحادیوں نے پہلے پہل جبل اسود کو اسلیے بھڑا دیا تھا کہ اول یہ پیشقدمی کرلے بعد کو وہ بھی میدان جنگ میں اتر آئینگے -

جبل اسود کے دو وزیروں نے اس جنگ کی ضرورت پر سخت زور دیا تھا ' مارتنوچ و پلامیناز یہ (Martinoch and Plamenatz.) تھے کیونکہ ان دونوں وزیروں کی راے تھی کہ جبل اسود کے حدود کی توسیع اقتصادی حیثیت سے نہایت ضروری ہے ' اور صرف یہی موقع ہے کہ اس سے فائدہ اٹھا کر ملک کو وسیع کیا جاسکتا ہے ' ورنہ آیندہ ایسا موقع ہرگز نہیں ملیگا -

اس چہوٹی سی ریاست کی اقتصادی حالت واقع میں بہت خراب تھی - کیونکہ روس کے بغل ھی پر اس کو قناعت کرنا پڑتا تھا بیرونی دنیا سے تعلقات قدرۃ سمندر کی طرف سے ہوتے ہیں ' اور وہ آسٹریا کے قبضہ میں تھا - اب موقعہ تھا کہ اپنا راستہ سلطنت ترکی سے جو اس کی قدیم دشمن تھی غصب کرکے نکالے -

مفتوحہ ملک کی تقسیم کا سوال اتنا اہم تھا کہ اس پر اول ھی سے غور کرکے تجویز کو قرار داد کی شکل میں لایا گیا - مناسب معلوم ہوا کہ بلحاظ قومیت رعایا ملک تقسیم ہوگا - اور یہی سب سے بہتر قاعدہ ہو سکتا تھا -

عہد نامہ برلن کے بعد سے ۳۵ - برس متواتر خونریزیونکے جو واقعات ہوتے رہے ہیں انکو فراموش نہ کرنا چاہیے - اس وقت جو بہت سی بڑا اور بیجا شرطیں پیش کی گئیں تہیں ہم انکو یہاں قلم انداز کرتے ہیں - اس میں مربع کلومیٹر رقبہ تک درج تھا کہ فلاں ریاست کو یہ ملیگا - چونکہ معاملہ جمادات اور حیوانات کا نہیں تھا ' بلکہ انسانونکا تھا - جن کے سینوں میں دل اور دل میں جذبات تھے ' اس وجہ سے ریاستوں نے فوجی لحاظ سے تقسیم کی قرار داد مصدق مانی ' مگر یہ بات بالکل ایسی ہی تھی کہ اپنی دیرینہ فتوحات اور قومیت کا حوصلہ دے کر ہر قوم اس وقت کسی دوسرے قوم کے ماتحتی سے نکلنا چاہے - یا کیاے (فرانس کا ایک قصبہ جو پہلے انگلستان کے قبضہ میں تھا) کے باشندے انگریزی حکومت سے الحاق کی درخواست کریں - اور جغرافی حیثیت سے بلقان میں موازنۂ اقتدار کو قائم رکھا جائے - یہ ایسی بات تھی کہ بلقان میں امن و آشتی کی سبیل نہ نکلتی - کیونکہ بلغاریا کا پلہ ہمیشہ بھاری رہا ہے -

علاوہ اس کے نمایاں فوجی کارروائیوں کی بہت سی روایتیں مشہور کی گئیں - یونانی بیڑہ کی کارروائیاں نہایت شد و مد سے نمایاں کی گئیں - غرضکہ اس زمانہ کے قاریوں اخبار کو یہ معاملات پڑہ کر پہلی نظر میں وہی واقعہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے جب کہ میلاد مسیح سے قبل یونان سے ایران کی لڑائی ہوئی تھی ' اور یونانی افسروں سے کہا گیا تھا کہ ہر شخص کے کام کے مطابق انعام تقسیم کردیں ' تو انہوں نے سارے انعامات اپنے ہی نام کی ذیل میں مخصوص کرلیے تھے -

ریاستوں کی فوجیں نہایت بہادری اور جوش سے لڑیں ' مگر بلغاریا کا نقصان سب سے زیادہ ہوا ہے - اس عہدنامہ کی رو سے گو بلغاریا کا زائد نقصان تو ہوا ' مگر معاہدہ کے مطابق اس کو ایک چپہ زمین بھی زیادہ نہیں مل سکتی -

فوجی اعتبار سے بھی تقسیم ملک کا لحاظ نہیں رکھا گیا خوش قسمتی سے اس قسم کی بعض تجویزیں ایسے وقت پر بدل گئی تھیں - کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو لولی برغاس کی جنگ ھی وقوع پذیر نہ ہوئی ہوتی - جب اسطرح عملی کارروائی کے لیے میدان صاف ہوگیا - تو آخری انتظام کے واسطے قومی اصول کو قائم رکھا گیا - یہ صاف ظاہر تھا کہ اس اصول کے مطابق بلغاریا کو سب سے زیادہ ملک ملیگا -

یوروپ سے ترکوں کے نکلنے سے ایک بڑا حصہ ملک کا آزاد ہوگیا - جسکو تمام مورخ اور سیاح بلا رعایت بلغاری نسل سے آباد بتاتے ہیں ' یہاں تک کہ بلغاری پادری کے تعین سے پہلے بھی مقدونیہ کو بلغاری ھی کہا جاتا تھا - بد قسمتی سے سرویا ' مانٹینگرو اور یونان کے واسطے ایسا معاملہ نہیں ہے - ابھی انکے جائز ملک سے ان کو اس وقت تک محروم رکھا جائیگا کہ مشرق ادنی کے متعلق اچھی طرح سے فیصلہ نہوجائے - جب آزادی کے دن آئینگے تب سرویا اور یونان بلغاریہ سے بڑی قومیں ہوجائینگی - اور اگر یہ قومیں اتحاد پر قائم رہیں تو انکو بلغاریہ کا دست نگر ہوکر رہنا پڑیگا -

درود تاج

پیارے سنی بھائیو - حضرت رسول مقبول کے شیدائیو - تاجدار مدینہ کے غلامو - سبز گنبد والے بادشاہ کے جمال اقدس پر قربان ہونے والو - تمکو مژدہ اور تمکو مبارک باد کہ ہمارے عنایت فرما عالیجناب محمد یوسف حسین خانصاحب رئیس بریلی محلہ قلعہ نے اپنی محض محبت اور خوشنودی الله عز و جل و رضاے حبیب کریم صلی الله تعالی علیہ وسلم کے درود تاج نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر معہ اسناد و ترجمہ کے ہزاروں کی تعداد میں چہپوا لیے ہیں خانصاحب موصوف نے بلا کسی اجرت اور معاوضہ کے تقسیم کرنیکا اعلان فرمایا ہے جن صاحبونکو درود تاج مطلوب ہوں بذریعہ تحریر کے مفت طلب کریں -

فرشہ علی قادری بریلوی - محلہ چاہ چڑیماران

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

اعلان دستور کے بعد سے جمہور عرب کے کان رموز سیاست سے ضرور آشنا ہوگئے ہیں ' مگر یقیناً آج بھی اسکے مفہوم و معنی ' اسکے طرق و رسائل ' اسکے مکاید و دسایس ' اسکے نتائج و عواقب سے اسیقدر بیگانہ ہیں جتنے کہ عہد حمیدی میں تھے -

زعما و رؤسا نسبةً زیادہ باخبر ہیں مگر انکی واقفیت کا مصدر و منبع بلاد یورپ کی سیاحت ' بعض مؤلفات یورپ کا مطالعہ ' اور سب سے زیادہ وہ تعلیم و تلقین ہے جو وقتاً فوقتاً برطانی اور فرانسیسی سفارتخانوں میں دیجاتی رہی ہے -

ان تمام امور سے قطع نظر نجد اور حجاز عملاً خود مختار ریاستیں ہیں - پھر کیا انہوں نے اپنی اس خود مختاری سے فائدہ اٹھایا ؟ کیا انہوں نے اپنی اصلاح داخلی کی کوئی کوشش کی ؟ موجودہ رؤساء حرکت عربیہ اگر در حقیقت مخلص صادق ہیں تو انکا اولین فرض یہ تھا کہ وہ ان عملاً خود مختار صوبوں کی اصلاح کی کوشش کرتے ' اور اپنی اس کوشش میں کامیابی کے بعد شام و عراق کے لیے بھی استقلال داخلی کا مطالبہ کرتے - اس صورت میں موجودہ شور و غوغا ' اور حریت آفرین و تہدید آمیز خطبات کی ضرورت نہ رہتی - نجد و حجاز کی تمثیل کافی ہوتی - انکا دامن سوءظن کے کانٹوں میں نہ الجھتا -

اجانب و اغیار سے - کہ صیاد ملک و ملت ہیں اور مدت سے انکی گھات میں بیٹھے ہیں ' استغاثہ و استعانت کی حاجت نہ پڑتی ' کیونکہ خود تمام عالم اسلامی انکے ساتھہ ہوتا -

تحریک عربی کے متعلق یہ خود ترکوں کے خیالات ہیں - آیندہ بشرط فرصت انشاء اللہ العزیز ہم تفصیل کے ساتھہ لا مرکزیت کے متعلق اپنے آراء و افکار بھی لکھینگے - اسوقت ہم المؤتمر العربی کے تیسرے جلسہ کی کارروائی پر اکتفاء کرتے ہیں ' جو تازہ عربی ڈاک سے موصول ہوئی ہے - شام کے عربوں نے اس تحریک کو بار آور بنانے کے لیے ایک کانگرس (مؤتمر) قائم کی ہے جس کا نام " المؤتمر السوری العربی " ہے ' کانگرس کے تمام جلسے پیرس کی انجمن جغرافیہ کے ہال میں ہوے - آخری جلسہ ۲۳ - جون کو تھا - جلسہ کا اختتام شیخ احمد طبارہ نے اپنے طویل خطبے سے کیا ' جسمیں شیخ طبارہ نے اس مسئلہ پر خاص طور سے بحث کی کہ شامی اپنا وطن چھوڑ کے غیر ممالک کو کیوں جاتے ہیں بحالیکہ غیر شامی اپنے ممالک سے شام کو ہجرت کرکے آ رہے ہیں -

شیخ طبارہ نے بے خانماں مسلمانان یوروپین ترکی کے قیام شام کی تجویز کو شامیوں کے لیے خطرناک بتایا ' اور کہا کہ اس تجویز کا مقصد اصلی عربی نفوذ و اثر کو صدمہ پہنچانا ہے -

شیخ طبارہ کے بعد صبلی آفندی کھڑے ہوے - صبلی آفندی نے پہلے اپنے وطن پرستانہ جذبات کا اظہار کیا ' اسکے بعد یہ تجویز پیش کی کہ - لبنان کو (جہاں قریباً تمام تر ممتاز آبادی عیسائیوں کی ہے) سویٹزرلینڈ کے نمونہ پر خود مختاری دیجائے -

صبلی آفندی کے بعد اسکندر بک کھڑے ہوے ' اور بلاد عربیہ میں اصول لا مرکزیت پر اصلاحات کے روشناس کیے جانے کی ضرورت پر زور دیا -

اسکے بعد اجنبی مشیر خدمت عسکریہ وغیرہ تجاویز پر بحث و مناقشہ شروع ہوا - گفتگو فرانسیسی میں ہوتی تھی - طویل اخذ و رد و مناقشہ و مناظرہ کے بعد یہ قرار دادیں طے پائیں -

(۱) سلطنت عثمانیہ کے بقاء و حیات کے لیے فوری کامل اصلاحات کا نافذ الاثر ہونا ضروری ہے -

(۲) یہ امر ضروری ہے کہ عثمانی عربوں کے حصول حقوق سیاسی کی ضمانت اس طرح کیجائے کہ انکو سلطنت کے مرکزی انتظام میں شریک کیا جائے -

(۳) شام میں تقسیم اختیارات کا وہ نظام فوراً نافذ کردیا جائے جو اسکے ضروریات اور اہلیت کے موافق ہو -

(۴) صوبۂ بیروت اپنا مطالبہ ایک خاص قرار داد (یعنی مجالس عمومی کے اختیارات کی توسیع اور اجنبی مفتشین [یوروپین انسپکٹروں] کی تعیین) کی صورت میں ظاہر کر چکا ہے - جسکو جمعیۃ عمومیہ نے ۳۱ - جنوری سنہ ۱۹۱۳ ع کو پاس بھی کر دیا ہے - اسلیے یہ مؤتمر اسکے نفاذ کی درخواست کرتی ہے -

(۵) مجلس مبعوثان میں بلاد شامیہ اور بلاد عربیہ کے لیے عربی زبان سرکاری زبان تسلیم کیجائے -

(۶) خدمت عسکریہ بلاد شامیہ اور بلاد عربیہ کے لیے مقامی ہو - غیر معمولی شدید حاجت کی صورت اس میں استثنا ہوگا -

(۷) لبنان کی کمشنری کی مالی حالت کی اصلاح کی حکومت ضامن ہو -

(۸) عثمانی ارمن جو اصلاح چاہتے ہیں اس سے یہ مؤتمر ہمدردی ظاہر کرتی ہے -

(۹) ان تمام تجویزوں کی اطلاع حکومت عثمانیہ کو دیجائے -

(۱۰) ان تمام تجویزوں کی اطلاع حکومت عثمانیہ کے دوستوں (فرانسیسیوں اور انگریزوں) کو دیجائے -

(۱۱) مؤتمر عربی جمہوریت فرانس کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتی ہے -

(۱۲) اسوقت سے لیکے اور ان تجاویز کے نفاذ تک کوئی عربی یا شامی اس مؤتمر یا اسکی ماتحت مجالس کے اذن خاص کے بغیر حکومت عثمانیہ کا کوئی منصب یا عہدہ قبول نہ کرے -

(۱۳) مذکورۂ بالا تجاویز ہی شامیوں اور عربوں کی سیاسی فرد عمل ہیں - کسی امیدوار مبعوثیت کی اسوقت تک مدد نہ کیجائے جب تک اس فرد عمل کی حمایت کا وعدہ نہ کرلے -

مسئلۂ شرقیہ
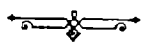
بلقان لیگ

(مقتبس از لنڈن ٹائمز - ۲۷ - جون - سنہ ۱۹۱۳ ع)

اتحاد بلقان مانٹینگرو (جبل اسود) کے شریک ہونے سے مکمل ہوگیا - فرماں رواے جبل اسود (شاہ نکولس) ہمیشہ ترکوں کے خلاف عیسائی سلطنتوں اور ریاستوں سے معاہدہ کرنا چاہتا تھا - سنہ ۱۸۸۸ ع میں اُس نے ایک یاد داشت اسی مضمون کی روس کو بھیجی تھی - جولائی سنہ ۱۹۱۱ ع میں جب طرابلس الغرب میں ہنوز لڑائی شروع بھی نہیں ہوئی تھی اس نے اپنے سفیر قسطنطنیہ کو لکھا کہ روسی سفارت سے گفتگو کرے ' جب ستمبر میں لڑائی کا اعلان ہوگیا تو سرویا ' بلغاریا ' یونان کو فوجی اتحاد اور جنگی کارروائی کے لیے آمادہ کرلیا - اس وقت تک سرویا ترکوں کی طرفدار پالیسی پر عمل کر رہی تھی - مگر فوراً ہی یہ پالیسی بدل دی گئی ' جب شہزادہ ڈینلر سنہ ۱۹۱۲ ع میں صوفیہ گیا تو مانٹینگرو اور دوسری بلقانی حکومتوں میں مفاہمہ ہوچکا تھا -

اس کام کو تنہا انجام نہیں دے سکتے تھے ' اس لیے موسیو پوانکارے سے استمداد کی گئی - جو کچھہ دنوں سے فرانس کے رئیس الجمہور ہوگئے ہیں - صاحب موصوف اسی غرض سے پچھلے ہفتے میں انگلستان تشریف لائے تھے - لندن ٹائمز ان کی آمد کے متعلق لکھتا ہے :

گذشتہ ہفتہ کے چہار شنبہ کی صبح کو دفتر وزارت خارجیہ میں موسیو پچون (وزیر خارجیہ فرانس) موسیو کمیبن (سکریٹری وزیر خارجیہ فرانس) اور سر ایڈورڈ گرے و سر ارتھر نکلسن (سکریٹری وزیر خارجیہ انگلستان) کے مابین ایک طویل صحبت رهی -

دوپہر کو ایوان سینٹ جیمس میں وزیر خارجیہ انگلستان ' انکے سکریٹری اور موسیو پوانکارے میں ایک گھنٹہ سے زائد صحبت رهی - اس میں فرانسیسی سفیر اور موسیو پچون بھی موجود تھے -

ریوٹر ایجنسی کو یہ ظاہر کرنے کی اجازت دی گئی ہے کہ میدان مباحثہ صرف بلقانی پیچیدگیوں اور قیام امن هي پر نہیں بلکہ تمام سوالات متعلقہ ترکی پر وسیع تھا ' جس میں ترکی میں دونوں سلطنتوں کے مصالح بھی شامل ہیں -

عملاً فرانس اور انگلستان کے مشترکہ مصالح کے حوالے دیے گئے - کسی با قاعدہ دستاویز پر دستخط نہیں ہوے ' لیکن اس صحبت نے یہ واقعہ منکشف کر دیا کہ دونوں حکومتوں کی رایوں میں کامل اتفاق ہے - دونوں حکومتوں کی موجودہ پالیسی کے نقطہاے انعقاد مستحکم کیے گئے -

اسی ہفتہ کے پنجشنبہ کو موسیو پچون نے ریوٹر کے نامہ نگار خاص کو سینٹ جیمس پیلس میں باردیا - موسیو پوانکارے کی سیاحت انگلستان کے متعلق اثناء گفتگو میں فرانسیسی وزیر خارجیہ نے کہا :

اپنی سیاحت انگلستان کے متعلق رئیس کا خیال ہر نقطہ نظر سے اچھا ہے - وہ بہت گہرے طور پر اپنے استقبال سے متاثر ہوے ہیں جو قوم ' حکومت ' اور بادشاہ کی طرف سے کیا گیا تھا - وہ صرف ایک دفعہ اور بیان کرسکتے ہیں کہ انکی سیاحت سے انگلستان و فرانس میں سلسلہ مفاہمت کسقدر مستحکم ہوگیا ہے -

اس خدمت کا ثبوت جو اس مفاہمت نے دنیا کے بڑے حصے کے لیے انجام دی ہے - ان اعمال میں ملتا ہے جو اس نے تمام یورپ کے فوائد کے لیے بین المللی امن کی خدمتگذاری میں کیے ہیں -

اس گفتگو نے جو میں نے سر ایڈورڈ گرے سے کی نہ صرف گذشتہ کی تصدیق کردی بلکہ یہ ثابت کر دیا کہ سیاسی سوالات میں عموماً ' اور قیام امن کے متعلق تمام امور میں خصوصاً دونوں وزارتوں (چانسلیریز) کی راے میں بالکل بہمہ وجوہ اتفاق ہے - اس طرح رئیس کی سیاحت نے دنیا کی قوموں میں مصالحت کا ایک اور عنصر پیدا کردیا ہے -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

جامعۂ مصریہ

مسلمان کسی ایک امر میں آزاد کیوں ہیں ؟

حتـى على الموت لا اخلو من الحسد

مصر میں ایک آزاد قومی یونیورسٹی قائم کرنے کی تحریک جن دنوں زیر بحث تھی ' تو ایک ٹیلیگراف کے ایک نامہ نگار نے اسی زمانے میں تعریض کی تھی کہ " مصریوں کی قومیت مردہ ہو رہی ہے ' خود تو مبتلاے سکرات ہیں مگر اس ابتلا میں بھی یونیورسٹی کا شوق ہے " یہ موت واقع میں کوئی خیالی موت نہ تھی ' اس لیے کہ جس قوم کی مقہوریت اس کے تمام اصناف زندگی پر محیط ہو اس کو زندہ نہ سمجھنا چاہیے -

موت آنی تھی آتی رهی ' یونیورسٹی بننی تھی بن گئی ' لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ مرنے والوں کے ہات میں سواے ایک یونیورسٹی کے اور کوئی چیز نہیں جسے وہ اپنی کہہ سکیں - سلطنت و حکومت کی ہر ایک چیز میں وہ احتلال کے دست نگر ہیں ' مگر اس پر بھی یورپ کا یہ رشک کم نہیں ہوتا کہ ایک مرنے والی قوم ایک زندہ یونیورسٹی پر کیوں قابض ہے ؟ یونیورسٹی کا نصاب و نظام مرتب ہے ' شائع ہوچکا ہے ' اور ہر سال اس کی با قاعدہ رپورٹ چھپتی ہے - عربی اخباروں میں ہر تین مہینے کے بعد اس کے تعلیمی و انتظامی و امتحانی امور پر نہایت مفصل تبصرہ درج ہوا کرتا ہے ' اس نے محض اپنی ہی درسگاہ میں طلبہ کی تعلیم پر کفایت نہیں کی ' بلکہ جاپان کی نظیر سے فائدہ اٹھا کر یورپ کے اکثر ممالک میں اعلی تعلیم کی تکمیل کے لیے لائق متعلمین کی ایک بڑی جماعت ہر سال بھیجا کرتی ہے ' تعلیم کے عمدہ نتائج کی مدح بھی ہوتی ہے اور ساتھہ ہی تعلیم گاہ (یونیورسٹی) کی مذمت بھی کی جاتی ہے ' صرف اس ایک جرم نے کہ یونیورسٹی گورنمنٹ کی محکوم نہیں ہے یورپ کی نظر میں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں رکھی ہے - ہندوستان میں آزاد مسلم یونیورسٹی کے نام سے جو اعراض کیا جاتا ہے جامعۂ مصریہ کا واقعہ بتا دیگا کہ اس کا فلسفہ کیا ہے ؟

نیر ایسٹ کا نامہ نگار مصر سے لکھتا ہے :

مصری یونیورسٹی سنہ ۱۹۰۷ ع میں قائم ہوئی ' جبکہ وہاں کی قومی جماعت (الحزب الوطنی) کے سروں میں پہلے پہل انگریزوں کی مخالفت کا سودا سمایا تھا - انہوں نے صاف الفاظ میں یہ اعلان کردیا تھا کہ کوئی انگریز ' گورنمنٹ کا کوئی عہدہ دار ' اور کوئی شخص جس کا تعلق یورپ کی کسی سفارت سے ہو اس میں شریک نہیں ہوسکتا - بیشتر افراد ایسے بھی تھے جو اس انتہا پسندی سے ہمدردی نہیں رکھتے تھے - کیونکہ اس میں کچھہ شبہ نہیں کہ ایسی یونیورسٹی جو گورنمنٹ کے حدود اختیار سے بالکل باہر ہو اعلی پایہ کی یونیورسٹی نہیں ہوسکتی - جو شخص مصری حکومت سے واقف ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اگر انگریزی حکومت کی مدد اس میں شامل نہو تو پھر اس کے نتائج کا دور ہی سے کھڑے ہوکر انتظار دیکھنا چاہیے -

اس یونیورسٹی کی بنیاد بھی اسی طرح پڑی تھی کہ بڑے جوش و خروش و شان شوکت سے افتتاح ہوا ' مگر کسی کو یہ علم نہیں تھا کہ موجودہ طرز تعلیم کن اصول پر چلائے جائینگے - کونسل (یونیورسٹی کی مجلس انتظامی) نے ہنوز اس بات

بريد فرنگ

بلقاني رياستوں كي باهمي آويزش

يورپ كي گريه وزاري

بلقانيوں كي آويزش جب تک عثمانيوں سے تهي، يورپ خوش تها اور ان كو مخلصانه تبريک كے تحفے بهيج رها تها ' ليكن جب سے بلقاني آپس ميں گرم ستيز هوے هيں وه ان سے نهايت كبيده و برافروخته خاطر هے كه ايسا نه هو هلال كو اس كي كهوئي هوئي عظمت واپس مل جاے - لندن ٹائمز ٣ - جولائي سنه ١٩١٣ع كي اشاعت ميں خونابه افشاني كرتا هے :

مقدونيه ميں حلفاء بلقان آزاد كرنے والوں كے بهيس ميں داخل هوے ' مگر وه آج تمام ملک كو ان نزاعوں سے بدتر اور بے رحم تر نزاعوں ميں ڈالنے پر مائل معلوم هوتے هيں جو عثماني شاهنشاهي ميں بهي معلوم نهيں هوئي تهيں -

انكي ابتدائي ظفرمندي - جس نے يورپ كي مخلصانه مگر غالباً قبل از وقت آفرين و تحسين كا غلغله برپا كيا تها - اس سے زياده تاسف انگيز بلكه نفرت انگيز انجام نهيں ركهسكتي -

وه اپنے اقربا كے پاس آزادي كا تحفه لے جانے كے ليے بڑهے تهے' مگر وه ايک ايسي سرزمين ميں بربادي پهيلانے كي وجه سے ختم هو رهے هيں جو برداشت هے آزمائي جا چكي هے -

يورپ كي نسبت زياده بڑي قوموں كي عام اجماعي راے اس موقعه پر لڑنے والوں كي متعلقه ذمه داري كي بهت زياده پروا نهيں كريگي -

وه اغلباً حق اور باطل كي خوشنما تر هلكي تصويروں پر غور كرنے كو نامنظور كرديگي' اور انكي مزيد جنگ كي شرمناک غلطي پر دونوں جماعتيں يكساں سختي كے ساته ملامت كرنے كي طرف مائل هونگي -

عام خيال جو اس قسم كے معلومات سے حاصل كيا جاسكتا هے جيسے كه اسوقت بهم پهنچتے هيں' يه هے كه نئي جنگ كے شروع كرنے ميں پہلے بلغاريوں نے سنجيدگي كے ساته كارروائي كي -

جبكه ايک طرف هم اس قطعي كارروائي كي بابت كمزور سے كمزور پسنديدگي ظاهر نهيں كرسكتے اسي وقت ميں دوسري طرف هم بلغاريا كو اس بناء پر كنڈيم بهي كرسكتے كه وه نماياں باني فساد هے - جهاں سب مجرم هوں وهاں " طرف " كي بحث نهيں هوسكتي -

هم بهادري كے ساته حاصل كيے فتوحات پر تحسين و آفرين كے ليے تيار تهے' مگر اب هم كو لوٹ پر لڑنے والوں كي صورت ميں تنزل كے ليے ' جسميں سب برابر كے شريک هيں ' ملامت كے

علاوه اور كوئي چيز نهيں ملتي......................................

....

هم سے كها جاتا هے كه دول كو جنگ روكنا چاهيے' مگر كوئي هم سے ٹهيک طور پر كهنے كے ليے تيار نهيں كه كيونكر انكو روكنا چاهيے -

اگر زار كي نصيحت اپنے پيش انديشيده اثر ميں ناكامياب هوچكي هے تو پهر كار فرما مداخلت سے كم كوئي شے فوراً ممكن نه هوگي - كار فرما مداخلت ' خواه كسي طرح ترتيب دي جائے ' اپنے جلو ميں بهت سے خطرات لائيگي جن سے بچنے كا خواهشمند سب كو هونا چاهيے -

اتحاد يورپ ابهي ناكام نهيں هوا هے كيونكه ابهي تک موجود هے اور اس كا مستحكم بلقان قيام ميں مقامي جنگ كے روكنے كے ليے اپني عدم قابليت سے بهت زياده اهم شے كا اعلان كرتا هے -

اگر جيسا كه آخرين خبروں سے مترشح هوتا هے يه برادر كش جنگ ايسے حدود تک پهنچگئي هے جسكے بعد باقاعده اعلان جنگ محض ايک امر رسمي و اصطلاحي ره جاتا هے ' تو دول كے ليے محفوظ ترين راسته اس نئي جنگ كو مقامي ركهنا هے جيسا كه انهوں نے حلفاء اور تركي كي جنگ ميں كيا تها -

مسيحيت اور مدنيت دونوں ان مناظر سے ذليل هوئي هيں جو اب تک منكشف هو رهے هيں -

رياستهاے بلقان ايک ايسي بربريت ميں گر رهي هيں جو اس بربريت سے كهيں زياده گهري اور شرمناک هے جو تركوں كي طرف سے عمل ميں آتي تهي -

وه ان بلند اميدوں كو ڈها رهے هيں جو انكے مستقبل كے متعلق قائم كي گئي تهيں' اور اپنے آپ كو خوفناک طور پر گرنے سے قريب كر رهے هيں -

زائد سے زائد متحده يورپ جو كچهه كرسكتا هے وه يه ديكهتے رهنا هے كه انكے زرد مشتعل ميلانات كو پهيلنے نهيں ديا گيا هے -

موسيو پوانكارے

تركوں كو ثمرات فتح سے محروم ركهنے كے ليے غور كر رهے هيں

جمهوريۀ استبداد كي حمايت ميں

كهتے هيں جمهوريۀ فرانس كي شعاع حريت تمام اقوام عالم كے ليے يكساں فيض بخش هے ' ليكن لفظ " اقوام " غالباً صرف " پرستاران صليب " كے ليے مخصوص هوگا ' ورنه فرزندان توحيد كي حريت چهيننے ميں فرانس كو جو انهماک هے اس كے واقعات للويسياے تا فليلت كے اس بلند منارے پر خط عبرت ميں اب بهي منقوش نظر آ رهے هيں' جو پہلے مادنه (اذان كا گنبد) تها اور جهاں اب بجاے بانگ نماز كے ناقوس كا شور سنائي ديتا هے - جنگ بلقان كي ابتدا ميں يورپ نے اس وقت كي موجوده حالت كو برقرار ركهنے كا اعلان كيا تها - موسيو پوانكارے اُن دنوں فرانس كے وزير اعظم تهے - بلقانيوں كو جب فتح هوئي تو سب سے پہلے انهوں نے زور ديا كه مقبوضه علاقے اب تركوں كو واپس نه مليںگے - آجكل كي جنگ ميں تركوں كو جب فتح هوئي تو ضرور تها كه اس فتح كو شكست كي صورت ميں تبديل كرنے كي كوشش كي جاتي - سر ايڈورڈ گرے

یا وظیفه پاتا هے' اور اب وه بفضله تعالی بر سر کار هیں آنسے درخواست کی جاے که کل روپیه یکمشت یا باقساط ادا فرمائیں - اسی غرض سے ایک رجسٹر مرتب کیا گیا هے جسمیں تمام قرض حسنه پانیوالے اصحاب کے نام' پتے وغیره درج کیے جا رهے هیں اور اداے قرض حسنه کی بابت اونسے خط وکتابت بھی شروع کیجا رهی هے - چونکه اکثر اصحاب کے پتے معلوم نہیں هیں' لهذا امید کیجاتی هے که موجوده اور آینده طلباء کو امداد دینے کی اشد ضرورت محسوس فرماکر فارغ التحصیل حضرات جو تعلیمی وظائف حاصل کرچکے هیں اپنے مفصل پته وغیره ضروری تفصیل سے پروفیسر عبد المجید صاحب قریشی نائب امین انجمن الفرض کو مطلع فرمائینگے' جو کچھه زر امداد بطور قرض حسنه اُن کے ذمه هے اوسکو ادا فرماکر ایک اخلاقی فرض سے سبکدوش هونگے' اور ایثار نفس اور احسانمندی کی ایک قابل تقلید مثال قائم فرمائینگے -

آخر میں یه امر ظاهر کردینا ضروری هے که فی الحال انجمن الفرض کا سرمایه بوجه چنده نه ملنے کے بے انتها کم هوگیا هے' حالات موجوده میں امید نهیں هے که اس مد کے لیے معقول رقم جمع هوسکے - اور یهی حالت رهی تو سخت خطره هے که وظیفوں کی تعداد بهت کم کرنا پڑیگی -

الفــرض کے وفــود

چونکه تعلیم کے مصارف بهت کثیر هوگئے هیں - اور کم استطاعت شریف مسلمان جن کی تعداد بدقسمتی سے زیاده هے اپنے بچوں کو اعلی تعلیم نهیں دلا سکتے اسلیے ضروری هے که بزرگان قوم انجمن الفرض کی جانب توجه فرمائیں جو ۲۳ سال سے غریب طلباء کو وظیفه دیکر اعلی تعلیم دلا رهی هے - وظیفه کا نام اد' قرض حسنه هے جس کا اصل مقصود شریف طلباء کی غیرت اور حمیت کو قائم رکھنے کا هے -

گرمیوں کی تعطیل میں کالج کے هر طالبعلم کا فرض هوتا هے که جب گهر جائے تو اپنے عزیزوں' دوستوں اور بزرگان قوم سے کچھه نه کچھه مانگ کر جمع کرے' اور کالج کھلنے پر انجمن کے سپرد کرے' مگر چونکه اس طریقه سے کافی چنده جمع نهیں هوتا اسلیے تجویز هوئی که علاوه منفرده کوشش کے لایق طلباء میں سے کچھه طلباے کالج منتخب صوبوں' کمشنریوں اور اضلاع میں دوره کرکے چنده جمع کریں - چند طلباء جو اسوقت سال رواں کی محنت سے فارغ هولے هیں بجاے اپنے گھر جانے اور آرام کرنے کے قومی گدائی کے کام پر مستعد هوکر همدردان و بزرگان قوم کی خدمت میں حاضر هوتے هیں -

امسال طلباء کالج کے حسب ذیل سات وفد مختلف حصص هند میں روانه کیے جا رهے هیں :

پنجاب میں دو ڈیپوٹیشن روانه کیے گئے هیں - ایک کے ناظم عبد الرحیم صاحب بی - اے - اور دوسرے وفد کے خلیل احمد صاحب بی - اس - سی هیں - ممالک متحده آگره و اوده میں بھی دو وفد بهیجے گئے - ایک کی نظامت نظیر الدین صاحب بی - اے - کے متعلق هے' اور دوسرے کی سید ظفر حسین صاحب متعلم فورتهه ایر کلاس کے متعلق هے -

مشرقی بنگال میں ایک ڈیپوٹیشن زیر نظامت محمد الیاس صاحب برنی - بی - اے - روانه هوا هے -

بهار میں بھی ایک وفد بهیجا گیا هے جسکے ناظم آغا مرزا صاحب متعلم فورتهه ایر کلاس هیں - حیدر آباد میں جو ڈیپوٹیشن گیا هے اوسکے ناظم سید واجد حسین صاحب متعلم فورتهه ایر کلاس هیں -

سنه ۱۱ و ۱۲ء میں انجمن الفرض کے پاس چندے کی آمدنی ۶ - ۲۴ - ۳۲۶۳ روپے موجود تهے - جو قرض حسنه سنه ۱۲ و ۱۳ء میں اس آمدنی سے دیے گئے ان کی مقدار ۰ - ۵ - ۲۶۷۷۱ تهی - خرچ دفاتر وغیره ملا کر کل خرچ سنه ۱۲ و ۱۳ء میں ۰ - ۱۲ - ۲۹۳۸۶ هوا - یه واضح رهے که قریب چھبیس هزار کے جو زائد خرچ هوا وه گذشته سالوں کی بچت سے دیا گیا - سنه ۱۲ و ۱۳ء میں مجموعی آمدنی اس انجمن کی ۱-۱۱-۱۲۶۵۵ تهی' لیکن جو وظائف سال رواں کے لیے منظور هوچکے هیں انکی مقدار چوبیس هزار تک پهنچ گئی هے' علاوه اس کے دفتر وغیره لوازم کے خرچ بهی هولے اور هونگے - اسوقت بهت سے مستحق غریب طلبا کی درخواستیں نهایت حسرت سے نا منظور کیجا رهی هیں' اس صدمه سے بچنے کے لیے جو هم کو ایسی درخواستوں کے نامنظور کرنے میں هوتا هے هم اعلان کرتے هیں که جبتک موجوده وفود اور منفرده چنده کے ذریعه سے آمدنی نهو لے اور درخواستیں نه بهیجی جائیں - هم یه رقم غیر مستطیع شوقین مسلمان طلباء کو هرگز دینے کے قابل نهونگے' اگر گذشته سالوں کی رقم همارے هاتهوں میں نهو گی - لیکن نهایت حسرت سے یه گذارش کرنیکی معافی چاهتا هوں - که اب همارے پاس جمع کچھه نهیں رها - اب جو کچھه غریب هونهار طلباء کے لیے تحصیل علم کا موقع ملیگا وه صرف آپ حضرات کے دست کرم کا نتیجه هوگا - خدا نخواسته اگر قوم نے ایک سهل حصه آمدنی سے غریب طلباء کی معاونت نه کی تو نه معلوم اسکا کیسا دردناک نظاره هوگا - کسی قوم میں اس سے بڑی کوئی مصیبت نهیں که اوسکے افراد قوم کی غفلت سے جهالت و بے علمی کے شکار هوجائیں - مجھے امید هے که همارے سات وفود نهایت کامیاب واپس آئینگے -

انجمن الفرض کے فنڈ سے صرف اونهیں غریب بچوں کو وظیفه نهیں دیا جاتا جو مدرسة العلوم علیگڈه میں تعلیم پاتے هیں بلکه اونکی بهی مدد کیجاتی هے جو هونهار هیں' اور دوسرے کالجوں میں وه تعلیم حاصل کرنی چاهتے هیں جسکا انتظام سر دست مدرسة العلوم میں نهیں هے - مثلاً تعمیرات کی اعلی تعلیم انجنیرنگ کالج رڑکی میں' یا ڈاکٹری کی تعلیم میڈیکل کالج میں - علاوه اسکے انجمن نے تعمیر مسجد و دیگر عمارات کالج کو جو ابهی ناتمام هیں اپنے مقاصد میں شامل کیا هے' اور همدردان قوم کی مدد کی امید پر تعلیم دینیات کے ضروری مصارف کی کفالت کا بهی ایک حد تک بیڑا اوٹهایا هے' جو اصحاب براه الطاف چنده عنایت کریں اپنے چنده کے متعلق صراحت فرمائیں که وه کس مد کیواسطے هے' اور رسید میں اوسکا کیوں کر اندراج هو؟

انجمن الفرض نام هے طلباء مدرسة العلوم اور دیگر نوعمر لوگونکی جماعت کا جو بذات خود کچھه نهیں کرسکتے - سواے اسکے که بزرگان قوم کی خدمت میں اپنی عرضداشت پیش کریں اور متفرق قطروں کو جمع کرکے دریا بنادیں تاکه یه سرچشمه قوم کی پیاس کو بجها لے - اسی غرض سے ان میں سے چند لڑکے قوم کی خدمت میں حاضر هونا چاهتے هیں - میں امید کرتا هوں جیسی خوش نیتی سے یه نیک کام انهوں نے اپنے ذمه لیکر تکلیف گواره کی هے ویسی هی قوم کی طرف سے انکی قدر افزائی هوگی - اور بمصداق (هل جزاء الاحسان الا الاحسان) جس طرح اونهوں نے قوم کے سامنے گداگری کرکے اپنے غریب بهائیوں کی تعلیم کے لیے روپیه جمع کرنے کا بیڑا اوٹهایا هے' قوم کی همت و سخاوت سے امید قوی هے که وه بهی ان نونهالوں کی پوری قدر و منزلت فرماکر اونکی همت افزائی کریگی -

انجمن الفرض یا چندوں کے متعلق جو ضروری امور دریافت طلب هوں ان کے متعلق بزرگان قوم جسوقت چاهیں پروفیسر عبد المجید قریشی نائب امین انجمن الفرض سے خط وکتابت کرسکتے هیں -

اوبھی طے نہیں کیا تھا کہ کیا کیا مضامین رکہے جائینگے کہ آیندہ پروفیسر بنانے کے واسطے ممالک غیر میں طالب علموں کو بھیجنا شروع کردیا -

طبابت (مڈیکل سائنس) کی تجویز ہوئی مگر اس کے واسطے ماہرین فن اور کثیر مصارف کی ضرورت تھی - قانون کے لیے فرانسیسی کالج اول سے موجود تھا - سائنس اور انجینیرنگ (ہندسہ) کے واسطے بھی وہی مشکلیں پیش آئیں جو ڈاکٹری کے متعلق پیش آئی تھیں - دینیات اس بحث سے بالکل خارج ہی تھی - اب سواے علوم ادبیہ اور زراعت کے کچھہ نہیں رہا تھا - اس کے واسطے بھی یہی دو اعتراض پیش ہوے ' کیونکہ علوم ادبیہ کی ضرورت اعلی تعلیم کے واسطے تھی گورنمنٹ نے ابتدائی و ثانوی (سکینڈری) اور اعلی تعلیم کے نہایت اچھے اصول قائم کیے تھے ' مگر اس بات کی شکایت ہمیشہ ہوتی رہی کہ تعلیم ناقص ہے - تعلیم ایسی ہونی چاہیے جس سے یورپ کی اعلی تعلیم کے لیے طلبہ طیار ہوا کریں - اس یونیورسٹی سے امید تھی مگر اس کے کارکنوں کے دل میں جو بات تھی وہ یہ تھی کہ گورنمنٹ کے کام سے کچھہ اعلی کام ہونا چاہیے -

فلسفہ وغیرہ علوم عالیہ پڑھانا مصریوں کو مفید نہیں ہوتا ' کیونکہ ان کا منشا تعلیم سے علم حاصل کرنے کا نہیں ہے بلکہ ملازمت ہے - اور یہ کام گورنمنٹ اسکول پورا کردیتے ہیں - پہلے موسم سرما میں قومی جماعت نے گورنمنٹ اسکولوں کے بہت سے طالب علموں کو اس یونیورسٹی میں داخل کرلیا ' مگر وہ بدستور قانون کے خدیوی اسکول میں تعلیم پاتے رہے ' کیونکہ ان کے پیشہ کی شہرت اسی پر منحصر تھی - یہ بات زیادہ دنوں تک جاری نہیں رہی - تاہم یونیورسٹی کا نہ کچھہ نصاب تھا ' نہ امتحانات ' نہ کوئی ڈگری -

دوسرے سال تک یہی صورت رہی کونسل کے چند ممبروں نے کچھہ تجویزیں پیش کیں ' مگر کچھہ اثر نہیں ہوا - کوئی ایسا کام نہیں ہوسکتا تھا جس میں گورنمنٹ کو مداخلت دی جاتی - سنہ ١٩١٠ ع میں امریکہ کے سابق رئیس الجمہور مسٹر روزولٹ (Mr. Rossevelt) کی تقریروں کی وجہ سے یہ سلسلہ تبدیل ہوا - قومی جماعت کے بالکل ٹوٹنے سے امید ہے کہ اب اسکی حالت اچھی ہوجائیگی ' اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ یونیورسٹی بالکل گورنمنٹ کے ہاتھہ میں دیدی جاے ' مگر افسوس ہے کہ یونیورسٹی کے پریسیڈنٹ اس قسم کی تجویز کو نہیں مانتے - جو لوگ اندرونی حالات کو جانتے ہیں وہ صاحب پریسیڈنٹ کے کام سے اچھی طرح واقف ہیں ' اور اس قلیل مدت میں جو کامیابی انہوں نے حاصل کی ہے وہ بھی قابل ستائش ہے - اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اگر یہ دیکھا جاے کہ وہ اپنے دشمنوں کو یونیورسٹی دے دینے پر راضی نہیں ہوتے - مگر زمانہ ان کو جلد بتا دیگا کہ یہ خیال غلط تھا - جو طالب علم یورپ اس غرض سے بھیجے گئے تھے کہ پروفیسر بنیں وہ جب واپس آئینگے تو یہ دیکھینگے کہ کوئی طالب علم وہاں نہیں ہے ' جسے وہ تعلیم دیں -

انجمن القرض

(از نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب سکریٹری مدرسۃ العلوم علی گڑھہ)

قوم آگاہ ہوگی کہ چند سالہاے ماسبق میں انجمن القرض کے سرمایہ سے صدہا غریب مسلمان بھائیوں کو امداد دیگئی ہے ' جسکی وجہ سے وہ محمڈن کالج میں رہکر اپنی تعلیم پوری کرسکے ' اور آج وہ ماشاء اللہ قوم کے لیے مایۂ ناز ہیں - چونکہ بفضلہ تعالی اب کالج کے طلباء کی تعداد روز بروز بڑہ رہی ہے ' اور قرض حسنہ پانیوالوں کی تعداد میں بھی بے انتہا اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے ' اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس سرمایہ کو مستقل کیا جاے ' تاکہ غریب طلبا کی زیادتی اور سرمایہ کی کمی کی وجہ سے اس امداد میں کمی نہونے پائے ' تجویز ہوئی ہے کہ جن صاحبوں نے اپنے دوران تعلیم میں کالج سے قرض حسنہ

بقیہ پہلے کالم کا

اکثر اشخاص کو افسوس ہوا کہ آزاد یونیورسیٹی کی تجویز ٹوٹ گئی مگر دو طرز تعلیم میں دو اصول رکھنے سے یہ بہتر ہے کہ گورنمنٹ کے اصول پر عمل کیا جاے - جو علحدہ ہونے سے بالکل بے اثر ہوجاتا ہے -

رومانیہ بلغاریوں سے کیوں ہم نبرد ہے ؟

ترکی کے متعلق اپریل سنہ ١٩١٣ ع کے فورٹ نائٹلی ریویو میں فیصلہ ہوا تھا کہ اب اس سلطنت کو اپنے تئیں انگلستان کے حوالے کردینا چاہیے - جون سنہ ١٩١٣ ع کے رسالہ نائنٹینتھہ سنچری (XIX Century) میں مسٹر السں بارکر (Mr. Ellis Barkar) لکھتے ہیں کہ " ترکی کی شکست سے اتحاد ثلاثہ (جرمنی ' آسٹریا ' اٹلی) کو سخت نقصان پہونچا ہے - جرمنی کو ترکی سے جس امداد کی امید تھی وہ جاتی رہی ' کیونکہ ترکی ایک بڑی فوج کے ساتھہ روس پر جنوب کی طرف سے اور انگریزوں پر مصر کی طرف سے حملہ کرسکتی تھی - علاوہ اسکے بلقانی ریاستوں کی قوت بڑہ گئی - پہلے ترکی ان کو ہمیشہ روکے رکھتی تھی - چند سال میں یہ ریاستیں روس کو دس لاکھہ آدمیوں سے امداد دے سکینگی - جنگ بلقان میں ترکی کی شکست سے خصوصاً جرمنی اور عموماً ایتلاف مثلث (آسٹریا و اٹلی و جرمنی) نے ترکی کی امداد ہی نہیں کھوئی ہے ' بلکہ رومانیا کی حالت کو بھی تذبذب میں ڈالدیا ہے - رومانیا روس کے خلاف آسٹریا وغیرہ کی طرفدار تھی - نہ اسوجہ سے کہ اسے روس سے کوئی عداوت تھی ' بلکہ اس وجہ سے کہ روس اور آسٹریا کے مابین وہ رہ نہیں سکتی تھی - اس وجہ سے اسے ضرورت ہوئی کہ وہ کسی بڑی طاقت سے صلح کرکے رہے - آسٹریا کو پسند کرنے میں اسنے زیادہ امن کی صورت دیکھی ' کیونکہ وہ اس ایتلاف مثلث کو زیادہ زبردست سمجھتی تھی " بلغاریا پر اگر وہ حملہ نہ کرتی تو خود اسی کے لیے نہیں بلکہ ارکان ایتلاف مثلث کے لیے بھی خطرہ تھا -

مسیحا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانت کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں معض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا [illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور د هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه کلٹهیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا

تمام دوکانداروں کے هاں سے ملے

[illegible]

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۲۳

کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

نسیم هند

اس نام کا ایک هفته وار اخبار ۵ - جولائي سنه ۱۹۱۳ ع سے راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پراني و نئي تعلیم کے بهترین نمونونکا مجموعه هوگا - اس اخبار کو کسي خاص شخص یا فرقه کي ذاتي هجو یا فضول خوشامد سے کلیة پرهیز هوگا - مگر ساتهه هي وطن اور اهل وطن کے فائده کیلیے جائز نکته چیني سے بهي باز نهیں رهیگا - اسکا مسلک آزاده روي کے ساتهه صلح کل هوگا - اسکا دستور العمل :

ایمان کي کهینگے ایمان هے تو سب کچهه

یه اخبار ۱۸ - ۲۲ - کے چوتهائي حصه پر کم از کم ۱۶ - صفحوں کا هر ماه کي ۵ - ۱۲ - ۱۹ اور ۲۶ کو شائع هوا کریگا -

چونکه اهل وطن کي قدرداني سے اخبار نسیم هند کا پهلا پرچه ۲۰۰۰ شائع هوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچها موقعه هے - که وه اشتهار بهیج کر فائده اٹهاویں - همکو صوبه سرحدي - پنجاب اور هندوستان کے هر گاؤں اور شهر کے نامه نگارونکي بهي ضرورت هے لائق نامه نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوه اجرت بهي معقول دیجاویگي (اخبار کي قیمت سالانه ۲ - روپیه ۸ - آنه)

درخواستیں بنام منیجر " اخبار نسیم هند ، راولپنڈی (پنجاب)

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ
(۷)

	پائی	آنہ	روپیہ
بذریعہ جناب سید محمد کاظم صاحب - بی - اي - پی ریلوے اسٹورس جہانسي	۹	۳	۵
(بہ تفصیل ذیل)			
جناب سید منظور علي صاحب	۰	۴	۰
جناب حکمت الله خان صاحب	۰	۸	۰
جناب رحمت علیصاحب	۳	۵	۰
جناب سید روح الامین صاحب	۹	۲	۰
جناب سید تصور علیصاحب	۰	۳	۰
جناب محمد کاظم صاحب	۰	۰	۱
جناب مولوي طفیل احمد صاحب	۰	۰	۱
جناب محمد جان صاحب	۹	۷	۰
جناب امیر الله صاحب	۰	۲	۰
جناب اسیر الدین صاحب	۹	۳	۰
جناب ولي محمد صاحب	-	۰	۱
جناب غلام محمد صاحب ملتان	۰	۱۳	۳
جناب حافظ علی احمد صاحب انصاري پلیڈر تکو در - جالندھر	۰	۰	۸
جناب محمد راحد ... سب ٹونک	۰	۰	۵
جناب غلام نبی صاحب گورکھپور	۰	۹	۱۴
جناب سید فضل احمد صاحب بارہ بنکي	۰	۰	۱۰
جناب غلام غوث صاحب لائل پور	۰	۰	۵
جناب محمد بخش صاحب	۰	۰	۱
متفرق	۰	۰	۲
جناب سید شا حکیم محمد الیاس صاحب نرادہ	۰	۹	۱
جناب سید علی محمد ذاکر صاحب مدراس	۰	۰	۴
جناب ظہور الحسن خانصاحب رارٹی پرتاب گڈہ	۰	۰	۱۰
جناب امداد علی صاحب - رامپور	۰	۲	۲۲
بذریعہ جناب حکیم عبد النور صاحب - پٹنہ	۹	۷	۲۰
(بہ تفصیل ذیل)			
جناب عبد النور صاحب	۹	۰	۷
جناب مولوي عبد الکریم صاحب	۰	۰	۵
جناب منشي عزیز الحکم صاحب	۰	۸	۰
جناب عبد الرحمن صاحب	۰	۰	۵
جناب شاہ عین الحق صاحب	۰	۰	۱
جناب حکیم عبد اللطیف صاحب	۰	۸	۱
جناب محمد ظہور الحق صاحب	۰	۸	۰
جناب منشی امیر احمدي صاحب	۰	۳	۰
جناب مرزا بہادر بیگ صاحب - حیدر آباد دکن	-	۱۰	۶
جناب مولوي مرید الدین حسن خانصاحب بتقریب سالگرہ فرزند جناب احمد محي الدین حسین صاحب نظام آباد دکن	۰	۰	۲۱

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب معبر علي صاحب - باؤ بازار	۰	۰	۸
جناب ولي محمد خانصاحب - باؤ بازار	۰	۰	۲
جناب ابراهیم صاحب بهیرنگي	۰	۰	۱۰
بذریعہ نیاز علی خانصاحب - سب ڈویژنل افسر پشاور	۰	۹	۶۱
(بہ تفصیل ذیل)			
مزدوران ماتحت مولوي رحمت علي صاحب سب اور سیر منگلاهیڈ	۰	۰	۴۱
جناب محمد علي خان ٹھیکیدار	۰	۰	۱۵
مزدوران ایضاً	۰	۰	۵
متفرق	۰	۱	۰
بذریعہ جناب عبد العزیز صاحب - لوئم - برهما (در خریدار)	۰	۰	۲
ایک بزرگ از کانپور	۰	۰	۱۰
ایک بزرگ جو اپنا نام ظاهر کرنا نہیں چاهتے	۰	۰	۸
جناب سید میر حسن صاحب - ملتان	۰	۰	۸
جناب حکیم خواجہ عبد الشکور صاحب کانپور	۰	۰	۲
بذریعہ جناب سراج الدین صاحب سکاردو کشمیر	۰	۰	۲۵
جناب سکریٹري صاحب علمی کلب بلگرام	۰	۵	۲
جناب احمد رضا صاحب - بیرن پٹنہ	۰	۰	۲۰
جناب احمد الله خانصاحب - کاکوري	۰	۰	۱
جناب سید علي صاحب - سشن جج در منگل دائن	۰	۰	۹۴
جناب حکیم احمد حسین صاحب گرما - کانگرہ	۰	۰	۲۵
جناب عبد الحفیظ صاحب هرگانوان - بربیگهہ	۰	۸	۶
جناب محمد محسن صاحب ضلعدار بارہ بنکي	۰	۰	۳
جناب محمد گوهر علي صاحب معروف گنج - گیا	۰	۰	۲۰
جناب مولوي محمد ابراهیم خانصاحب رامپور	۰	۰	۵۰
بذریعہ جناب عنایت الله خانصاحب انسپکٹر گوجرانواله	۰	۰	۱۵
(بہ تفصیل ذیل)			
جناب خواجہ محمد مودود صاحب	۰	۰	۱
جناب منشي رحیم بخش صاحب سب انسپکٹر پولیس	۰	۰	۱
جناب عنایت الله خانصاحب انسپکٹر	۰	۱	۷
جناب محمد نصر الله صاحب	۰	۲	۱
جناب مولوی محمد ابراهیم صاحب	۰	۰	۲
جناب منشي احمد حسن صاحب	۰	۰	۳
میزان	۶	۹	۵۲۸
سابق	۰	۱۱	۷۳۴۷
کل	۶	۴	۷۸۷۶

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly ,, ,, 4-12

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

مدير مسئول و محرر خصوصى

ابو الكلام الدهلوى

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قيمت

سالانه ۸ روپيه

ششماهى ٤ روپيه ۱۲ آنه

جلد ۳ — کلکته : چهار شنبه ۳ رمضان ۱۳۳۱ هجری — نمبر ٦

Calcutta : Wednesday, August 6, 1913.

اطـــلاع

(۱) الهلال کا دائرۂ نقد و نظر و بحث و اختبار اس قدر وسيع نهيں هے که هر قسم کي خبريں اور هر طرح کے مراسلات اُس ميں شائع هو سکيں ' اس ضمن ميں مراسله نويس حضرات کو امور ذيل کا لحاظ رکهنا چاهيے :

(الف) مراسلات عموماً صحيح و منقح و غير مبالغه آميز واقعات يا علمی و دينی و تاريخی تحقيقات پر مبني هوں -

(ب) عبارت مختصر ' انداز بيان صاف ' غير ضروري تمهيد و تخيل و آرائش الفاظ سے مبرا ' زوائد و نقائص سے علحده ' واقعه کي پوري ذمه داري و تحقيق کے ساتهه - کاغذ کے صرف ايک جانب خوش خط تحرير هو ' منيجنگ اسٹاف سے اگر کوئي امر متعلق هو تو اُس کو جداگانه کاغذ پر لکهنا چاهيے -

(ج) گمنام تحريريں نا مقبول ' مجهول افراد کے مراسلے تا حد تحقيق داخل دفتر ' اڈيٹر کو بهر حال مراسله نويس کے نام و عنوان (ايڈريس) کي صحيح اطلاع هوني چاهيے ' ليکن يه ضروري نهيں که اصلي نام شائع بهي هو -

(د) نشر يا عدم نشر کسي حالت ميں بهي کوئي تحرير واپس نه هوگي -

(۲) فهرست و ٹائٹل پيج مجلد ثاني ' اور نمبر ۶ و ۷ زير طبع هيں ' نمبر ۱۵ - کو نمبر ۱۴ - کے شمول ميں سمجهيے -

(۳) نمبر ۴ کے صفحات کے ليے جو حضرات مطالبه کر رهے هيں اُن کو اسي نمبر کے پہلے صفحے کے عنوان (اطلاع) کي آخري سطريں ملاحظه فرماني چاهيے -

(۴) مکاتبت ميں نمبر خريداري کے ساتهه حرف نمبر بهي دے دينا چاهيے -

(۵) قصور کے جن بزرگ کے نام فهرست اعانۂ مهاجرين ميں آٹهه سو روپے دفتر کي غلطي سے چهپ گئے هيں وه اصل ميں عام مسلمانان قصور کا مال هے ' يه غلطي بهيجنے والے کي نهيں بلکه شائع هونے کي هے -

فهرس

تصاوير

هذا بصائر للناس ، و هدى و رحمة لقوم يوقنون
(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله
جس کا
اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -
وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -
خریداران الهلال سے : ۳ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قرآن حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراهم کرے - اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کی وجه سے موجودہ طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسي کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوة و صحابة و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قرآن حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قرآن کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھي یه موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعۃ واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الهی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت و الیه انیب -

القسم العربي

یعنی " البصائر " کا عربي ایڈیشن
جو
وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا
اور
جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ' احیاء لغة اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کي ترجماني هے -

الهلال کي تقطیع اور ضخامت
قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه
ممالک غیر : ۵ - شلنگ

درخواستیں اس پته سے آئیں :
نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

مغرب اقصى

طنجه میں انگریزی فوج

حریت پرستان مراکش کي سرکوبي کے لیے

ملک صرف اهل ملک کے لیے ہے - خود مختاري و آزادي هر قوم کا طبیعي حق ہے - حقوق کے لیے ' جانفروشانه مساعی ناگزیر هیں - یه اصول یورپ کے نزدیک اسیطرح مسلم و قطعي هیں جسطرح ایک اور ایک دو - صرف یهي نهیں که یه اصول قطعي و بدیہي هیں بلکه اقوام و امم کي حیات و ممات ' بقاء و فناء' توحش و تمدن' استحقاق همدردي و دستگیري یا سزاواري نظر اندازي و پامالي کے معیار عام هیں -

یونان کے پانوں میں عثماني غلامي کي زنجیریں پڑي هوئي تهیں - یونان نے ان زنجیروں سے اپنے پانوں کو آزاد کرنا چاها - انگلستان نے دست مساعدت بڑهایا ' کیونکه وہ ایک طبیعي حق کا طالب تها ' اور وہ زنجیریں کهولدیں - بلغاریا کي گردن میں عثماني محکومي کا طوق پڑا تها ' اس نے محکومي کے طوق کو اتارنا چاها - روس نے دونوں هاتهوں سے اس طوق کو توڑ ڈالا اور اسکو آزاد کردیا - ریاستهاے بلقان نے باري باري اپنے آپ کو آزاد کرنے کے بعد اپنے اُن هم قوموں کو بهي آزاد کرانا چاها ' جو دولت عثمانیه کے زیر حکومت تهے - یورپ نے اس شریف ترین خدمت انساني کے ارادے کا گرمجوشي سے استقبال کیا - البانیوں نے کہا که البانیه صرف البانیوں کے لیے ہے ' اسلیے هم اپنے پر آپ حکمراں هونگے - گو اسوقت تک البانیوں کي حالت یه ہے که علوم و معارف سے بیگانه ' تمدن و شایستگي سے بیخبر' انتظام و اداره سے ناواقف هیں ' صید و شکار اور تاخت و تاراج معاش ' سفر و انتقال و جنگ و جدال مشغله با ایں همه یورپ نے انکي اس استقلال طلبي کي داد دي' اور انکي خود مختاري کو سب سے پہلے انگلستان نے اسکے بعد دیگر دول یورپ نے تسلیم کیا -

لیکن اگر یهي آوازیں امة اسلامیه کي زبان سے نکلتي هیں تو سراسر جرم و عصیان و بغاوت و طغیان هو جاتي هیں -

مغرب اقصى پر جن فرنگیانه دسائس سے قبضه کیا گیا ہے انکي داستان درد انگیز اور عبرت آموز' مگر یه تفصیل کا موقع نهیں که ایک طرف طویل اور دوسري طرف عنوان سے تعلق خفیف - مراکش کے تخت پر جب تک مولاے مغرب تها فرانس اس کی وساطت سے حکمراني کرتا ' مگر جو خدا و رسول اور اپنے وطن و ملت سے خیانت کرتا هو وہ دوسرے سے ایفاء عهد کي کیوں امید رکهتا ہے ؟ آخر فرانس نے اس ملک فروش و تمثال لعنت و خباثت فرماں روا کے بوجهه سے تخت کو هلکا کر دیا ' اور اب براہ راست خود حکومت کرتا ہے -

اُس وقت تک ان مجاهدین راہ آزادي کے حملے مولاے مراکش پر هوتے تهے لیکن جب سے اسکي جگه فرانس نے لي اب انکے دهاوے فرانسیسي حکومت پر هوتے هیں -

اهل مغرب کے یه تمام هجوم و اقدام کس لیے هیں ؟ حریت ' و آزادي' استقلال و خود مختاري کے لیے' کهونکه یورپ کے مسلم الثبوت اصول کي بناء پر مغرب صرف اهل مغرب کے لیے ہے' مگر نهیں یه ان کي تمام وطن پرستي کے نعرے ' یه حریت و آزادي کے جانبازانه مساعي اور یه استقلال و خود مختاري کي راہ غزوہ و جهاد بغاوت ہے' سرکشي ہے' نافرماني ہے' تمرد ہے -

فرانس اس آگ کو خون کے چهینٹوں سے بجهانا چاهتا ہے - مگر کاش اسکو معلوم هوتا که خون اس آگ کے لیے روغن ہے - آزادي کا آتشگیر ماده هر پهڑکتے هوے دل میں ہے ' مگر اپنے اشتعال کے لیے بیروني رگڑ کا محتاج ہے - کبهي یه ماده اپنے قرب و جوار کي هوا کے جهونکوں سے بڑهتا ہے لیکن اکثر ظلم کی ٹهوکریں' شعائر مذهبي کي توهین' حکمران قوم کي فرعونیت ' عمال و حکام کي دست درازي' ایسے قوانین جن سے ملک میں افلاس اور قوم میں فاقه مستي بڑهتي هو' وغیرہ وغیرہ ' اسمیں آگ لگادیتي هیں -

اسوقت خوش قسمتي سے مغرب اقصى میں دونوں صورتیں جمع هیں - تمام یورپ نے متفقه طور پر اسلام کے خلاف صلیبي جهاد کا علم بلند کیا ہے " عمل" عمل کے مشابه هوتا ہے' تعصب کا نتیجه دوسرا تعصب ہے - یورپ کي اس علانیه عداوت اسلام کے بے نقاب هونے کے بعد سے هر مخلص مسلم' یورپ اور اهل یورپ سے اتني نفرت کرتا ہے جتني که ایک یهودي ایک عیسائي سے -

فرانسیسي سیاست کا محور یه ہے که مغرب اقصى سے اسلام مٹادیا جائے ' اور پهر کوشش یه که جسقدر جلد سے جلد ممکن هو -

تمام ملک میں اِس گوشے سے اس گوشے تک آگ لگي هوئي' ہے مائیں اپنے جگر کے ٹکڑوں کو بیویاں اپنے سرمایه حیات و عیش شوهروں کو' بهنیں اپنے محبوب و عزیز بهائیوں کو ' اور بیٹیاں شفیق و سرپرست باپوں کو بهیج رهي هیں' فرانسیسي حکومت پر هر تهوڑے وقفے کے بعد زور و شور سے حملے هورہے هیں - فرانسیسي فوج کے پاس اسلحه بهتر سے بهتر' سامان جنگ وافر' غذا کي بهتات ' اور تازہ دم کمکوں کا سلسله' مگر یه آگ اسکي بجهائے نهیں بجهتي -

انگلستان کو دعوى ہے که خود حریت پرست اور حریت پرستوں کا دوستدار' اس لیے اس سے ان عاشقان وطن کي معاونت کي توقع (اگر هوتي تو) بیجا نه تهي لٰکن الامر ههنا علي العکس ایکو دي پارس (صداے پیرس) کو نهایت موثق ذریعه سے معلوم هوا ہے که انگلستان اپني جبل الطارق کي فوج طنجه بهیجنا چاهتا ہے - دول کے ساتهه انگلستان کے جتنے معاهدے هیں انکي رو سے انگلستان مجبور نهیں که حمله یا مدافعت کے وقت انکي مدد فوج سے کرے پهر یه ارسال فوج کیوں ؟ معلوم ' کیا انگریزي جهاز نے اپنے سامنے کریٹ سے علم اسلام نهیں اتروایا ؟ گلیڈ اسٹون کي تعلیم ...... اشقیاء (مسلماں) نصرانیت کي راہ میں سنگ راہ .... قران سوزي .... غرض انگلستان اسلام نواز انگلستان (؟) حریت پرور انگلستان (؟) کے هاتهه حریت اور آزادي کے خون سے رنگین هونگے - فاہ ا ثم آہ' الا انهم لا یفقهون ! ولیت شعری ما ذا بعد ذلک ینظرون کاش خبر غلط هو اور انگلستان اپنے ارادے سے باز آئے ۔

اعلان

سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي ال انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس نے مسلمانان اگرہ کي دعوت کو کانفرنس کي آیندہ سالانه اجلاس کي اگرہ میں منعقد کي جانیکے متعلق قبول کرلی ہے ' اسلیے کانفرنس کا سالانه اجلاس بابت سنه ١٩١٣ع بماہ دسمبر تعطیل کرسمس میں بمقام اگرہ منعقد هوگا -

خاکسار آفتاب احمد

انریري جائنٹ سکریٹري کانفرس

مشهد اکبر

ادرنه کا درد ناک نظارہ کانپور میں

" و من اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه و سعی فی خرابها ؟ اولئک ما کان لهم ان ید خلوها الا خائفین ' لهم فی الدنیا خزی و فی الاخرة عذاب عظیم (۲ - ع - ۱۴)

ادرنه (ایڈریا نوپل) کو جب بلقانیوں نے تسخیر کیا ہے تو سب سے پہلی جو حرکت کی وہ یہ تھی کہ سلطان سلیم کی جامع مسجد پر قبضه کرکے اس پر سپاهیوں کے پہرے بٹھا دیے اس حادثے پر' جس کی تصویر غم علحدہ پیشکش ہے' اسلامی دنیا کے هر ایک حصے میں ماتم هوا اور شاید اس کی یاد همیشه تازہ رهیگی' لیکن معلوم نہیں مسجد کانپور کی ذیل میں ۳ - اگست سنه ۱۹۱۳ع کو جو حوادث پیش آئے هیں دردمند دلوں پر آن کا کیا اثر پڑیگا ؟

نیم سرکاری انگریزی اخبارات نے ان حوادث کے متعلق حسب ذیل بیان شائع کیا ہے :

" ۳ - اگست کو ۱۰ - بجکے ۳۰ منٹ پر مچھلی بازار کانپور کے متعلق ایک خوفناک بلوی هوا - مسلمانوں کا ایک بہت بڑا مجمع صبح کو عید گاہ میں هوا تھا' جسکے لیے مسلمانوں نے اپنے تمام کار و بار بند کر دیے تھے اور بطور علامت حزن ننگے سر عیدگاہ کو گئے تھے -

جلسه کے بعد چار پانچ سو مسلمانوں کی جمعیت نے ایک سیاہ علــم کے پیچھے مسجـــد مچھلی بازار کا رخ کیا - اور حصهٔ ملهدمه کی تجدید تعمیر کرنی چاهی - - سب انسپکٹر نے بھیڑکو منتشر کرنا چاها' لیکن چند پتھروں اور ڈھیلوں سے چوٹ کھانیکے بعد سینئی انسپکٹر اور اوسکے ساتھ کے آدمی واپس پھرے' کچھ بلوائیوں نے چوکی تک پیچھا کیا اور چوکی کے بعض چیزوں کو خفیف نقصان پہونچانے کے بعد مسجد واپس آ گئے -

مسجد کے قریب ایک هزار سے زیادہ آدمی جمع تھے جن میں بہت سے تماشائی بھی تھے - مسٹر ڈائلر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کچھ پولیس کے مسلح پیادے اور سواروں کے ساتھ موقع پر پہونچ گئے' اور تنہا سوار هوکر مجمع کو منتشر کرنے کے لیے بڑھے' مجمع نے پتھر اور ڈھیلے جو پاس پڑے تھے پھینکنا شروع کیا - مسٹر ڈائلر نے اپنے فوجی مددگارکو آواز دی - خالی کارتوسوں کے فائر نے کوئی اثر نہیں پیدا کیا - اس بنا پر انهوں نے گولیوں سے فائر کا حکم دیا - فائر جو ۱۰ منٹ تک رها' بھیڑ بالکل منتشر هوگئی -

متعدد آدمی مارے گئے' اور ایک تعداد زخمی هوئی' جس میں کچھ پولیس مین بھی شامل هیں' جو بھیڑ میں مجروح هوے' کچھ بلوائی پولیس مین کے هاتھ بندوق سے مارے گئے - ایک پولیس مین مرگیا - جہاں تک معلوم هوسکا ۱۲ - آدمی مرے اور ۳۳ زخمی هوے جو اسپتال پہونچائے گئے' کچھ تماشائی جن میں هندو بھی شامل تھے' سخت زخمی هوے' سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بھی چوٹ آئی' کچھ تعداد گرفتار کی گئی " -

کل اور آج کی پرائیوٹ تاربرقیوں سے معلوم هوتا ہے که سرکاری بیان سے بہت زیادہ یه مسئله هولناک هوگیا' آتشباری میں بہت سے مسلمان کام آئے اور گرفتاری میں هر طبقه کے افراد کے علاوہ مسلمان لڑکے بھی پا بزنجیر هیں' یه سلسله هنوز جاری ہے' مفصل و مشروح واقعات پر آینده نقدو نظر هوگی' و لا تقولوا لمن یقتل -

حظ و کرب

مسٹر عبد الماجد بی - اے کا خط کمپوز هو چکا تھا' اور چند سطریں اس کے متعلق پروف پر لکھ دینے کا خیال تھا که میں منسوری چلا آیا' اور وہ بغیر جواب نکل گیا -

اصطلاحات علمیه کے وضع و تراجم کا مسئله نہایت اهم ہے - میں عنقریب اس پر ایک مستقل مضمون لکھونگا -

مسٹر موصوف صحیح قائم مقام الفاظ کی تلاش میں حق بجانب هیں' لیکن غالباً اس کے لیے صحت کی ضرورت نہیں سمجھتے - میرا خیال دنیا کے عام خیال کے مطابق یه ہے که کسی لفظ کا اسکے صحیح معنوں هی میں استعمال هونا چاهیے -

میں سمجھتا هوں که صحت الفاظ کا لحاظ رکھنے کی غلطی میری طرح همیشه سے هر زبان کے جاننے والے کرتے آئے هیں -

انهوں نے لکھا ہے که اصل انگریزی اصطلاحات کے لیے " لذت و الم " کافی نہیں' اور اسکے وجوہ لکھے هیں - لیکن میں انهیں یقین دلاتا هوں که عربی زبان و علوم میں " لذت و الم " بعینه اسی پہلو کو ادا کرتا هوا مستعمل ہے' جس کے وہ متلاشی هیں اگر وہ عربی میں فلسفهٔ و کلام کے معمولی مباحث پر نظر ڈالیں تو آن پر واضح هوجائیگا -

رها " حظ " کا لفظ' تو قطع نظر اس کے که وہ لذت سے زیادہ اداء مفهوم کے لیے مفید ہے بھی یا نہیں ؟ سب سے پہلی بحث یه ہے که جس معنی کے لیے جو لفظ سرے سے غلط هی هو' اس کے متعلق چنیں و چناں کا موقع هی کب باقی رهتا ہے ؟ میں نے اپنے نوٹ میں اختلاف کی قوت کو احتیاطاً و بخیال حفظ اداب تحریر' کسی قدر ضعیف کر دیا تھا' اور عمداً لکھدیا تھا که :

" اردو اور شاید فارسی میں غلطی سے حظ بمعنی لذت بولاجاتا ہے " -

لیکن اب میں مسٹر موصوف کو یقین دلاتا هوں که فارسی میں بھی کوئی پڑھا لکھا آدمی " حظ " کو " لذت " کے معنی میں بولنے کی افسوس ناک غلطی نہیں کرسکتا - حظ فارسی میں بھی همیشه حصه اور نصیب کے معنی میں بولا جاتا ہے - غالب :

دگــر ز ایمنی راہ و قــرب کعبــه چــه " حــظ "
مــرا که ناقــه ز رفتــار مانــد و پا خفت

رها اردو میں بولنا' تو مسٹر موصوف مثنوی زهر عشق یا فریاد داغ نہیں لکھ رهے هیں' بلکه علم النفس کی ایک کتاب کا ترجمه کر رهے هیں - اگر عوام و جهلا حظ کو لذت کے معنی میں بولتے هیں اور ان کے تتبع میں گاہ گاہ پڑھے لکھے آدمیوں کی زبان سے بھی " محظوظ " نکل جاتا ہے' تو کسی علمی تحریر کے لیے اسکی سند نہیں هو سکتی -

فرهنگ اصفیه کا حواله دینے پر افسوس کرتا هوں - اور کیا عرض کروں - لوگوں نے غلط العام اور غلط عوام کی تفریق کی ہے - اس کے لحاظ سے بھی دیکھیے تو حظ اس معنی میں محض عوام کی غلطی ہے -

یه نکته یاد رکھنا چاهیے که اردو اور فارسی اپنے علمی لٹریچر میں محض لغة عربی کے تابع هیں - کوئی مستقل زبان نہیں رکھتے - پس علم بول چال اور محاورہ کی سند اشعار میں معتبر ہے' نه که اردو کی ادبیات علمیه میں -

وضع اصطلاحات کا معامله بہت اهم ہے' لیکن اس قدر مشکل نہیں' جس درجه آج کل کے اهل قلم سمجھتے هیں' اور علی الخصوص فلسفه میں' بہتر سے بہتر صحیح عربی الفاظ مل سکتے هیں' بشرطیکه تلاش کیے جائیں -

آخر میں پھر اپنے عزیز دوست کو مطمئن کر دیتا هوں که ان کے مقصود کے لیے " لذت و الم " پیشتر سے موجود اور بهمه وجوہ کافی و اکمل ہے - حظ و کرب وغیرہ میں پریشان نہوں - جسمی و نفسی کیفیات کے وضع و ضمن کا پورا مفهوم اسی سے ادا هو سکتا ہے -

٣ رمضان ١٣٣١ هجری

موعظة و ذکری

(١)

تذکار نزول قرآن

اسوة النبي صلی الله علیه و سلم

شهر رمضان الذي انزل فیه القران

یا ایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون - (بقره) شهر رمضان الذي انزل فیه القران هدی للناس و بینات من الهدی و الفرقان ' فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ' و من کان مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اُخر ' یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر و لتکملوا العدة و لتکبرو ا الله علی ما هداکم و لعلکم تشکرون (بقره)

مسلمانو ! تم پر روزے اوسیطرح لکہے گئے جسطرح تم سے پہلي امتوں اور قوموں پر اس سے پہلے لکہے گئے تہے ' تا کہ تقوی تم میں پیدا هو -
ماہ رمضان وہ هے جس میں قران اُترا ' جو لوگوں کے لیے سرتا پا هدایت هے ' جو هدایت و تمیز حق و باطل کي نشاني هے ' پس جو اس مہینہ میں زندہ موجود رهے وہ روزے رکہے ' اور جو مریض یا مسافر هو وہ ان کے بدلے دوسرے دنوں میں پهر روزے رکهہ لے - خدا آساني چاهتا هے ' سختي نہیں چاهتا ' تا کہ تم روزوں کي تعداد پوري کر سکو - اور روزے اسلیے فرض هوے کہ تم اس عطاے هدایت پر خدا کي بڑائي کرو ' اور شکر بجا لاؤ -

مکہ سے تین میل کي مسافت پر کوہ حراء واقع هے ' آج سے ١٣٤٤ برس پہلے ایام رمضان میں جب سخت گرمي [١] کے دن تہے ' اور شدت حرارت سے ریگستان بطحاء کا ذرہ ذرہ تنور بن رها تها ' اسي کوہ حراء کے ایک تیرہ و تاریک غار میں مادیات عالم سے ایک کنارہ کش انسان سر بزانو تها -

وہ بهوکها تها ' لیکن بهوکها نہ تها کہ اوسکے پاس کهانے کي وہ چیز تهي ' جس کو کها کر پهر انسان کبهي بهوکها نہیں هوتا - وہ پیاسا تها لیکن پیاسا نہ تها کہ اوسکے پاس پینے کي وہ چیز تهي جس کو پیکر پهر انسان کبهي پیاسا نہیں هوتا - وہ تین تین چار چار دن کهانا پینا چهوڑ دیتا [٢] تها ' اوسکے جان نثار بهي اوسکي معیت میں کهانا پینا چهوڑ دیتے تہے ' لیکن وہ اون کو منع کرتا تها کہ :

ایکم مثلی ' ابیت یطعمني ربي و یسقیني (رواہ البخاري و مسلم في صحیحیهما)

تم میں کون میری طرح هے ' میں بهوکها هوتا هوں تو میرا آقا مجهکو کهلاتا هے ' میں پیاسا هوتا هوں تو میرا آقا مجهکو پلاتا هے (حدیث صحیح)

[١] رمضان کے معنی شدت حرارت کے هیں ' اس سے اور دیگر اسماے مشہور کے قرینہ سے مستنبط هوتا هے کہ عرب میں قبل اسلام ناقص طور سے شمسي مہینے جاري تہے اس لیے رمضان گرمي کا مہینہ هوگا -
[٢] صوم وصال -

کوہ حرا کا مقدس عزلت نشین اسي طرح بهوکها پیاسا سر بزانو تها ' کہ ایک نور [١] بے کیف نے تیرہ و تار غار کو روشن کر دیا ' وہ نور بے کیف کیا تها ؟ هدایت و فرقان کا ایک آفتاب تها جو مطلع حظیرة القدس سے طلوع هوکر اوسکے سینہ میں غروب [٢] هوگیا - فانه نزله علی قلبک (بقره) اور پهر اوسکے سینہ سے نکلکر تمام عالم کو اسکي شعاعوں نے روشن کر دیا - و ما ارسلنک الا رحمة للعالمین (بقره).

صیام رمضان

وہ آفتاب جسکا مطلع حظیرة القدس تها ' وہ آفتاب جسکا مغرب سینہ نبوي تها ' وہ آفتاب جس نے عالم کو منور کیا ' قران مجید تها ' جو ماہ مقدس کي شب مبارک میں آسمان سے زمین پر نازل هونا شروع هوا - وہ کون سا ماہ مقدس تها جس میں خدا کا کلام بندوں کو پہونچنا شروع هوا ؟ وہ ماہ رمضان تها :

شهر رمضان الذي انزل فیه القران ' هدی للناس و بینات من الهدی و الفرقان ' (بقره)

رمضان کا مہینہ وہ هے جس میں قران اُترا ' جو لوگوں کے لیے سرتا پا هدایت هے جو هدایت و تمیز حق و باطل کي نشاني هے '

پس ان ایام میں هماري بهوکهہ ' هماري پیاس ' همارا مادیات عالم سے اجتناب ' اس یادگار میں هے کہ هم تک جو خدا کا پیغام لایا وہ ان دنوں بهوکها اور پیاسا تها ' اور وہ تمام لذائذ مادي سے مجتنب تها -

فمن شهد منکم الشهر فلیصمه (بقره)

پس جو اس مہینہ میں زندہ موجود هو وہ روزے رکہے -

یہ اوسکا حال تها جو کوہ فاران (٣) (کوہ حراء) کي چوٹي سے جلوہ گر هوا تها (محمد صلعم) لیکن وہ جو سینا سے آیا (موسی عم) وہ بهي تورات لینے کیلیے جب پہاڑ پر چڑها تها وهاں چالیس روز بدلي کے درمیان خداوند کے حضور رها تها (خروج ٤٠ - ١٨) اسي طرح وہ بهي جو کوہ سعیر (کوہ زیتون) سے طلوع هوا تها (مسیح عم) اس سے پہلے کہ وہ خدا کي منادي شروع کرے جنگل میں چالیس روز دن رات بهوکا اور پیاسا رها تها (متي ٤ - ٢) پس ضرور تها کہ وہ جو کوہ فاران سے جلوہ گر هونے والا تها ' وہ بهي اس سے پہلے کہ دس هزار قدوسیوں کے ساتهہ وہ آئے ' اور اوس کے داهنے هاتهہ میں آتشیں شریعت هو ' وہ خداوند کے حضور بهوکا اور پیاسا رهے ' تا کہ جو لکها گیا هے وہ پورا هو :

یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم (بقره)

مسلمانو ! تم پر روزہ اوسي طرح لکها گیا هے جس طرح تم سے پہلوں پر لکها گیا تها -

پس رمضان کی حقیقت کیا هے ؟ وہ ماہ مقدس جس میں داعي اسلام حسب اتباع نوامیس نبوت ' تحمل نزول قرآن کے لیے ضروریات مادیۂ عالم سے مستغني رها ' اور اس لیے ضروري هوا ' کہ پیروان ملت اسلامیہ اور متبعین طریقت محمدیہ ان ایام میں ضروریات مادیۂ عالم سے مستغني رهیں ' کہ اوس توفیق و هدایت کا شکریہ و ممنونیت اور اظهار اطاعت و عبودیت هو جو اون کو اس ماہ مقدس میں عطا هوئی -

[١] وحي قران -
[٢] نزول قران کي ابتدا رمضان میں هوئي ' کما سیاتي -
[٣] اشارہ هے تورات کی اس بشارت کیطرف : " خدا وند سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع هوا اور فاران کے پہاڑ سے جلوہ گر هوا - دس هزار قدوسیوں کے ساتهہ آیا - اور اوس کے داهنے هاتهہ میں ایک آتشیں شریعت تهی [تورات ' سفر التثنیه ٣٣ - ٢]

اقتراعیـــات

گذشتہ مہینے میں اقتراعیات (سفریجیٹ یا حق انتخاب کا مطالبہ کرنے والیوں) نے انگلستان میں عجیب عجیب حرکتیں کیں:

سنٹ انڈرو یونیورسٹی میں ہفتہ کی صبح کو آگ لگادی - بہت سا سائنس کا سامان تھا جل گیا ' جسکا اندازہ پانسو پاؤنڈ لگایا جاتا ہے -

سنٹ جانس کے گرجے میں باجے کے کمرہ میں بہت سی دیاسلائیاں ' تیس گولی کے کارتوس ' تیل میں ترکیے ہوے چیتھڑے ' کاغذ وغیرہ جمع تھے ' اور ایک فلیتہ دور تک چلا گیا تھا ' اسکا ایک سرا روشن تھا - برمنگھم کی پولیس کو اطلاع ملی کہ برمنگھم کا پشتہ اڑایا جانے والا ہے - پانی کی طرف سے ایک سوراخ کھدا ہوا ملا ' اگر یہ سوراخ پورا کھود لیا جاتا ' تو گیارہ میل تک پانی پھیل جاتا -

سولی ہل میں ایک تباہ کن آگ گذشتہ جمعہ کو لگی - زمین پر دو پوسٹ کارڈ پڑے تھے جو جج فلیمور کے نام کے تھے - اس میں لکھا تھا کہ " یہ نہ سمجھو کہ تمہارا انصاف نہیں ہوگا " دوسرے طرف تھا " ہمارے ساتھیوںکو چھوڑ دو - عورتوںکے لیے ووٹ "

کٹسی میرین اور کلارا چیوین کو اس جرم میں ماخوذ کیا گیا ہے کہ انہوں نے ہرسٹ پارک کے تماشا گاہ مسابقت میں ۲۷ - جون کو آگ لگادی تھی ' جس سے سات ہزار پونڈ کا نقصان ہوا - برمنگھم کے قریبی اسٹیشن (ہزسول) میں آگ لگادی - عورتوں میں تو یہ مردانگی ہے ' معلوم نہیں ہندوستانکے مردوں کی انوثیت کو کیا کہا جا ئیگا ؟

نازنینـــان لنـــدن کی مردانـگی

ایک اقتراعیہ نے پادشاہ کا گھوڑا روک لیا

ہفتۂ جنگ

ترکوں کے فاتحانہ حملے تمام یورپ کو مشوش کر رہے ہیں ' ہر ایک گورنمنٹ محو تشویش ہے ' اور ہر ملک وقف اضطراب ہوگیا ہے کہ سالہا سال کی تدبیریں بے کار گئیں ' تثلیث کی پاک سرزمین سے توحید کے اخراج کلی کا منصوبہ ناکام ہی رہا ' اور ہلال نے صلیب سے پھر اپنے مقبوضات واپس لے لیے - یونان ' سرویا ' رومانیا ' جبل اسود ' ان سب کو بلغاریا سے کاوش ہے ' اور ابھی تک اس کاوش کا اظہار توپ و تفنگ کی شرارہ باریوں سے ہو رہا ہے ' باایں ہمہ ترکوں کے ساتھہ مخالفت میں سب متفق ہیں ' اور کسی کی یہ خواہش نہیں کہ ایڈریا نوپل کو دو بارہ ترکی جھنڈے کی حکومت نصیب ہو -

بخارسٹ میں امید ظاہر کی جاتی تھی کہ ایڈریا نوپل سے ترکوں کے اخراج کے لیے یورپ کی طاقتیں رومانیا سے درخواست کرینگی ' یورپ کی متعدد دار السلطنتوں میں اس ہفتے نہایت سنجیدگی کے ساتھہ بحث ہوتی رہی کہ آیا یہ ممکن ہے کہ ترکوں کے خلاف رومانی فوج کوچ کرے ' او راس رحیل و ارتحال میں اسے کامیابی نصیب ہو؟ خود فرماں روائے رومانیا (شاہ چارلس) بھی کچھہ کم مضطرب نہیں - اس نے سلطان روم کو ترکی پیشقدمی کی غیر موزونیت پر توجہ دلائی ' اور پھر ان تمام حکومتوں نے کے اجماع سے فیصلہ کرلیا کہ ترکوں نے صوبۂ تھریس کو بلغاریوں س تو لے لیا ہے مگر اصل میں یہ متعدد ریاستوں کا مال رکی سلطنت کو اس سے کچھہ تعلق نہیں -

یصر صغیر (فرڈیننڈ والی بلغاریا) نے سفراے یورپ سے سخت زار نالی کی کہ سپاہ عثمانی تھرنواکس و جمبولی کی سمت سے بلغاریا پر حملہ کرنے کو ہے - باشندے ہلاک ہو رہے ہیں ' گاؤں کے گاؤں جلائے جا چکے ہیں ' معاہدہ لندن پامال ہو رہا ہے ' پرانے ظالموں (ترکوں) کی معاودت سے مظلوم پیروان مسیح بھاگے چلے جاتے ہیں ' یورپ اگر اور کچھہ نہیں کرسکتا تو بلغاریا کے خاص علاقے کو تو اس تاخت و تاراج سے بچائے ' اور ترکوں کو مزید پیشقدمی سے روکدے -

آسٹریا بھی اپنے نیم سرکاری اخبار (ریش پوسٹ) کی زبان میں ان حملوں پر برہم ہے ' جرمنی تہدید کررہی ہے ' روس تو علانیہ آمادۂ جنگ ہے ' اور باوجود اس کے کہ ۲۸ و ۲۹ - جولائی کی تار برقیاں صاف کہہ رہی ہیں کہ اندرون ملک کی بد نظمیاں روس کو مجبور کر رہی ہیں کہ ترکوں کے ساتھہ ستیز و آویز پر اپنی انتظامی اصلاح کو ترجیح دے - وہ جانتا ہے کہ ٹرکی پر دباو ڈالنے کی انتہائی تدبیریں بھی اگر اختیار کی جائیں جب بھی سودمند نہونگی - تمام یورپ کے جنگی بیڑے اگر ملکر بھی دردانیال کے سامنے بحری مظاہرہ کریں تب بھی کچھہ نتیجہ نہ نکلیگا - یوروپین کنسرٹ میں اتحاد بھی نہیں ہے ' ترکوں سے معرکہ آرائی کے لیے صرف دو ہی راہیں تھیں - ارمینیہ و ارزن الروم ' مگر اس کی حالت اتنی مخدوش ہے کہ خود وہ نہ ارمینیہ پر حملہ کرسکتا ہے ' نہ ارزن الروم (ارض روم) پر فوجیں بڑھا سکتا ہے ' پھر بھی یہ کیوں کر ممکن تھا کہ ہلال کو سربلند ہوتے دیکھکر صلیب کو پھانسی پر چڑھانے سے محفوظ رکھنے کے لیے حرکت مذبوحی بھی نہ کرے - ۳۱ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ ع کو روس کا جنگی بیڑا بوغاز بوسفور (مدخل باسفورس) کے قریب پہونچ گیا اور جہاں تک ہو سکا ترکوں کو مرعوب کرنے کے لیے بحری نمایش کی تماشا گہری میں چابکدستی کے جوہر دکھا تا رہا ' ہنوز یہ مظاہرہ قائم ہے ' اور ایک ہفتے سے دنیا دیکھہ رہی ہے کہ :

آں ہمہ شعبدہ ہائے کہ کند روس ایں جا
سامری پیش عصا و ید بیضا می کرد

انگلستان کو اگرچہ اپنی مسلمان رعایا کی ناراضی کا خیال پس و پیش میں ڈالے ہوے ہے ' اور مقتدر انگریز مدبر (سر راپر ایتھبرج) نے ۲۸ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ء کے لندن ٹائمز میں انگریزی سلطنت کو متنبہ بھی کردیا ہے کہ " ایڈریا نوپل کے متعلق ترکی مطالبہ کی تائید و تصدیق میں کلام نہیں ' کم سے کم چھہ کرور مسلمانان ہندوستان ایسی علامتوں کے نمایاں ہونے کی توقع کر رہے جن سے یہ معلوم ہوسکے کہ انگلستان ' دوسرے اسلامی ممالک سے نہ سہی مگر کم از کم اپنے پرانے دوست ترکی سے تو بے پروا نہیں ہے " یہ سب کچھہ ہے اور اس سے بھی زائد یہ ہے کہ " سفراے دول یورپ نے ۲۹ - جولائی کو خاص جلسے میں بحث و نظر و اخذ ورد کے بعد متحدہ و متفقہ انداز میں بابِ عالی کو ریپریزنٹیشن کرنے کی اصلی تجویز کردی ' اور نوٹ کے الفاظ پر باہم اتفاق نہ ہو سکا " لیکن اسلام نواز و مسلمان پرور انگلستان کے حوصلے اس سے بھی پست نہ ہوے - سفرا نے جدا گانہ طور پر خط اینوس و میڈیا سے ترکی فوجیں واپس طلب کرنے کے لیے باب عالی سے فرداً فرداً تحریک کرنے کے لیے جو تجویز کی ہے اس میں انگلستان بھی شامل ہے ' اور وہ بھی نہایت پرزور لہجے میں احتجاج و انذار کا حق ادا کر رہا ہے - لیکن ترکوںپرکچھہ بھی اثر نہیں پڑا اور نہ انکے فاتحانہ عزم میں تزلزل کا خوف ہے -

عزلت نشین تھا - مسلمان ایام اعتکاف میں اوس متکلم ازلی کے سوا جو ان راتوں میں معتکف حراء سے گویا ہوا تھا ' کسی سے نہیں بولتے کہ ایسا ہی اوسنے بھی کیا تھا جسکے منھہ میں اوس متکلم ازلی نے اپنی بولی ڈالی جب وہ حراء کے ایک گوشہ میں سربزانو معتکف تھا -

پس ہر مسلم آبادی میں چند نفوس مسلم کے لیے ضروری ہے کہ اواخر عشرۂ رمضان میں مسجد کے ایک گوشہ میں شب و روز محویت اتباع نبوی ' تلاوت کتاب عزیز ' تفکر خلق سماوات و ارض ' ذکر نعم الہی ' تذکر اسماے حسنیٰ ' اور تحیت و تسلیم و اداے صلوات میں اسطرح بسر کریں کہ ان اوقات محدودہ کا کوئی لمحہ تذکر و تفکر سے خالی نہو تا کہ اون اشخاص مقدسہ کا جلوہ اوس کی آنکھوں میں پھر جاے -

الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبہم ' (آل عمران)	جو ہمیشہ اٹھتے بیٹھتے لیٹتے خدا کو یاد کرتے ہیں '
الذین اذا ذکروا بہا خروا سجداً و سبحوا بحمد ربہم وہم لا یستکبرون ' تتجافی جنوبہم عن المضاجع ' یدعون ربہم خوفاً و طمعاً ' (سجدہ)	وہ جو ' قران کی آیتیں جب اونکو یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گرپڑتے ہیں ' اور خضوع و خشوع کے ساتھہ اپنے رب کی حمد و ثنا کرتے ہیں ' اونکے پہلو راتوں کو بستر سے الگ رہتے ہیں ' اور وہ امید و بیم کے ساتھہ خدا سے دعائیں کرتے ہیں -
رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ	جنکو خرید و فروخت وغیرہ دنیاوی اشغال ذکر خدا سے غافل نہیں کرتے -

اسماعیل و ابراہیم (علیہما السلام) کی سب سے پہلی مسجد جن اغراض کے لیے تعمیر ہوئی ' اون میں ایک غرض یہ بھی تھی کہ وہ عزلت گزینان عبادت گذار کا مسکن ہو -

و عہدنا الی ابراہیم و اسماعیل ان طہرا بیتی للطائفین و العاکفین والرکع السجود ' (بقرہ)	ہم نے ابراہیم و اسماعیل سے عہد لیا کہ وہ میرے گھر کو طواف ' اعتکاف رکوع اور سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھیں

پس اے فرزندان اسماعیل و ابراہیم ' اپنے باپ کے عہد کو یاد کرو اور جس گھر کو رکوع و سجود کے لیے پاک رکھتے ہو ' اُسے اعتکاف کے لیے بھی پاک رکھو کہ تمہارے باپ اسماعیل و ابراہیم کا عہد خداوند کے حضور جھوٹا نہ ہو -

قیام رمضان

کیا عجیب وہ جوش محویت ہے جب مسلمان دن بھر کی بھوکھہ اور پیاس کے بعد رات کو خدا کی یاد کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں ' اللہ ! اللہ !! وہ تکلیف جو راحت قلبی کا باعث ہو ' معتکف حراء بھی اسی طرح خدا کی یاد کے لیے رات بھر کھڑا رہتا تھا ' یہاں تک کہ اوسکے پاؤں میں ورم آجاتا تھا کہ خدا کی ہدایت کا شکریہ بجا لائے -

پس شب کو جب عالم سنسان ہے ' اور دنیا کا ذرہ ذرہ خاموش اور محو خواب شیریں ہے ' آؤ شیفتگان سنت محمدیہ ! کہ ماہ مقدس آیا ' ہم اپنے بستروں کو خالی کریں ' خدا کی تقدیس میں مشغول ہوں ' اور اوسکی حمد و ثنا کریں جسنے اس ظلمت کدۂ عالم میں صرف ہم کو ایک ایسا چراغ بخشا ' جس سے ہمارے قلوب منور ہوگئے -

سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزۃ والعظمۃ والہیبۃ والقدرۃ والکبریاء والجبروت ' سبحان الملک الحی الذی لاینام ولا یموت ابداً ابداً ' سبوح ' قدوس ' ربنا ورب الملئکۃ والروح	تقدیس ہو حکومت و شہنشاہی والے کی ' تقدیس ہو عزت ' عظمت ' ہیبت ' قدرت ' کبریائی اور جبروت والے کی ' تقدیس ہو اوس زندہ بادشاہ کی جو نہ کبھی سوتا ہے اور نہ کبھی مرتا ' پاک ' قدوس ' ہمارا آقا ' اور تمام فرشتوں اور روحوں کا آقا -

(۲)

حقیقت صوم

ہم نے مقالۂ سابقہ میں بتایا ہے کہ ماہ صیام کی اصل حقیقت نزول قرآن کی یادگار و تذکار اور حامل قرآن علیہ الصلوۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ اور سنت مستحسنہ کی اتباع و تقلید ہے ' کہ ان ایام میں آپ اسی طرح غار حراء میں قیام فرما تھے اور اسی اثناے ایام میں وہ نامۂ خیر و برکت اور دستور ہدایت و قرآن ہمیں عنایت ہوا ' جس سے ہم نے جسم کی زندگی اور روح کی تسلی پائی - پس یہ یوم اکبر یعنی یوم نزول قرآن ' جو لیلۃ القدر ہے ' اسلام کی عید اکبر ہے ' اور حق ہے کہ تمام بندگان اسلام اور شیفتگان اسوۂ محمدیہ ان ایام مقدسہ میں وہ زندگی بسر کریں جو قرآن کا مطلوب اور حامل قرآن کا نمونہ ہو -

قرآن مجید نے حکم صیام کے موقع پر جیسا کہ آیات سر عنوان میں مذکور ہے ' حکم صوم کے تین نتائج کی اطلاع دی ہے -

لعلکم تتقون '	تاکہ تم متقی ہو '
لتکبروا اللہ علی ما ھدا کم '	تاکہ تم اس عطاے ہدایت پر خدا کی تکبیر و تقدیس کرو '
و لعلکم تشکرون '	تاکہ تم اس نزول خیر و برکت اور اس عطاے فرقان پر خدا کا شکر بجا لاؤ '

اس سے ثابت ہوا کہ صوم کی حقیقت تین اجزء سے مرکب ہے ' اتقاء ' تکبیر و تقدیس ' اور حمد و شکر ' پس جسطرح حقیقت مرکبہ کا وجود عین اجزاء کا وجود ہے کہ بغیر وجود اجزاء حقیقت معدوم ' اسیطرح ' صوم بغیر وجود اجزاے ثلاثہ مذکورہ معدوم و مفقود ہے -

اعمال انسانیہ کا وجود حقیقی اون کے نتائج و آثار کا وجود ہے ' اگر نتائج و آثار وجود پذیر نہولے ' تو یہ نہ کہو کہ اون اعمال کا وجود تھا ' اگر ہم دوڑتے ہیں ' کہ مسافت قطع اور منزل قریب ہو ' لیکن ہم بھٹک کر دوسرے راستے پر جا پڑتے ہیں ' جس سے ہماری مسافت دور تر اور منزل بعید تر ہوتی جاتی ہے تو ہماری سعی لاحاصل اور ہماری تگاپو عبث ہے ' اگر ایک طبیب اپنے مریض کے لیے ایک دوا تجویز کرتا ہے ' لیکن جس فائدہ کے مترتب ہونے کی امید کرتا ہے وہ مترتب نہیں ہوتا ' تو یہ نہ سمجھو کہ طبیب نے دوا تجویز کی اور نہ کہو کہ مریض نے دوا کھائی -

پس صیام جو ہمارا علاج روحانی ہے اگر اوس سے شفاے روحانی نہ حاصل ہو ' تو حقیقت میں وہ صیام نہیں فاقہ ہے اور ایسے صائم اور روزہ دار ' جن کے صوم میں اتقا ' تقدیس اور شکر کے عناصر ثلاثہ نہیں ' وہ فاقہ کش ہیں ' جن کی تشنگی اور گرسنگی ایک پھول ہے جس میں رنگ و بو نہیں ' ایک گوہر ہے جس میں آب نہیں ' ایک آئینہ ہے جسمیں جوہر نہیں ' اور ایک جسم ہے جسمیں روح نہیں ' اور کون نہیں جانتا کہ ایک گل بے رنگ بو ' ایک گوہر بے آب ' ایک آئینہ بے جوہر ' ایک جسم بے روح ' بے حقیقت ہستیاں ہیں جنکی کوئی قدر و قیمت

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن' هدی للناس و بینات من الهدی و الفرقان' فمن شهد منکم الشهر فلیصمه' و من کان مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اُخر- یرید الله بکم الیسر و لا یرید بکم العسر' و ا ت ١٠٢ و السعدة' و ا ت ' برو الله علی ما هداکم' و لعلکم تشکرون (بقره)

ماه رمضان وه هے جس میں قرآن اُترا ' جو لوگوں کے لیے هدایت هے ' جو هدایت و تمیز حق و باطل کی نشانی هے ' پس جو اس مهینه میں زنده موجود هو وه روزے رکھے' جو بیمار یا مسافر هو وه ان کے بدلے اور دنوں میں روزے رکھه لے ' خدا تمهارے ساتھه آسانی چاهتا هے سختی نہیں چاهتا ' تا که تم روزوں کی تعداد پوري کرسکو ' اور روزے کیوں فرض هوے ؟ اس لیے که تم خدا کي هدایت پر اوس کی بڑائی کرو' اور شکر ادا کرو -

هم کو صاف بتا دیا گیا که مفروضیت صیام رمضان صرف اس لیے هے که هم اس عطاے ناموس فرقان و هدی (قرآن) پر خدا کا شکر بجا لائیں ' اور اوس کے نام کی تقدیس کریں ' پس کون مسلم هے جو خدا کے اس احسان اکبر اور نعمت عظیمه کے شکر کے لیے طیار نہیں ؟ اور اوس کی تقدیس کے لیے آماده نہیں ؟ اوس کی تقدیس و تمجید میں خود کو فراموش کرو ' اوس کے کلام کي عظمت کو یاد کرو' جسنے تم جیسی زار و نزار و کمزور قوم کو اپنی تسلی سے قوي کیا ' جو پھر کبھی کمزور نهوگی' جس نے ١٣٤٤ - برس هوئے که توحید کی آگ تمهارے سینوں میں روشن کی جو پھر کبھی نہیں بجھیگی' جس نے تمهارے سر پر تاج خیرالاممی رکھا ' جو کبھی نہیں اتر سکتا -

شب قدر

وه کون سی شب مبارک تھي جس میں خدا کا کلام روح پرور ' ایک انسان کے منه میں ڈالا گیا ؟ وه لیلة القدر' یعني عزت و حرمت کي رات تھي' بے شک وه عزت و حرمت کي رات تھي' وه رات تھی جو هزار مهینه سے بهتر تھي ' که اس میں خداوند گویا هوا' وه فرشتوں کی آمد کي رات تھي که آسمان کي باتیں زمین والوں کو سنائیں ' وه امن و سلامتي کي رات تھي که اوس میں دنیا کے لیے امن و سلامتي کا پیغام آترا :

انا انزلناه في لیلة القدر' وما ادرٰک ما لیلة القدر؟ لیلة القدر خیر من الف شهر' تنزل الملئکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر' سلام هی حتي مطلع الفجر' (القدر)

هم نے قرآن کو عزت و حرمت والی رات میں نازل کیا ' اور هاں تمهیں کسنے بتایا که عزت و حرمت والي رات کیا هے ؟ وه رات جو هزار مهینه سے بهتر هے ' جس میں ارواح مقدسه اور فرشتے حکم خدا سے احکام لیکر نازل هوتے هیں اس رات میں طلوع صبح تک سلامتي هے -

وه شب کیا عجیب شب تھي ' دنیا عصیان و حق شناسي کي تاریکي میں مبتلا تھی ' دیو باطل کا تمام عالم پر استیلا تھا ' توحید کا چهرۂ نوراني ' کفر و شرک کی ظلمت میں محجوب تھا ' نیکیاں بدیوں سے شکست کھا چکی تھیں ' دنیا کی تمام متمدن اور زبردست قومیں ' قوت الهی سے بغاوت کا اعلان کرچکی تھیں ' ایک نحیف و ضعیف قوم بحر احمر کے کنارے کے ریگستانوں پر ' غفلت و جهالت کے بستروں پر پڑي سو رهي تھی' لیکن اس ظلمت کدۂ عالم میں صرف ایک گوشه تھا جو روشن تھا ' وه گوشه غار حراء کا گوشه تھا ' اس بغاوت و طغیان عالم میں ایک شے تھی جو قوت الهی کے آگے اطاعت و تسلیم کے ساتھه سر بسجود تھی ' وه عزلت نشیں حراء کی جبین مبارک تھی ' اور ایک هی قلب تھا ' جو بیدار تھا اور وه محمد رسول الله (صلعم) کا قلب اقدس تھا -

یه کیا عجیب و غریب شب تھی جب قوموں کی قسمت کا فیصله هورها تھا ' جب جبابرۂ عالم کی تنبیه و تادیب کے لیے ایک نحیف و ضعیف قوم کا انتخاب هورها تھا ' جب نیکیوں کا لشکر دو باره مقابله کے لیے آراسته کیا جا رها تھا ' اور اوس کی سر عسکری کے لیے وه وجود اقدس منتخب هو رها تھا جو حراء کے غیر مصنوع حجره میں بیدار اور سربسجود تھا ' اور رحمت کے محافظ فرشتے اس کے رد گرد صف بسته تھے -

انا انزلناه في لیلة مبارکة انا کنا منذرین' فیها یفرق کل امر حکیم' امراً من عندنا انا کنا مرسلین' رحمة من ربک انه هو السمیع العلیم (الدخان)

هم نے اس کتاب مبین کو ایک مبارک شب میں اتارا که همیں انسانوں کو ڈرانا تھا' وه مبارک شب جس میں پر از حکمت امور کا همارے حکم سے فیصله کیا جاتا هے ' انسانوں کے پاس اپنی رحمت سے ایک رهنما بھیجنا تھا' کیوں که هم پکارنے والوں کي دعائیں سنتے هیں اور دنیا کے ذره ذره کا حال جانتے هیں -

پس یه وه شب هے جس میں اقوام عالم کي قسمتوں کا فیصله هو' یه وه شب هے' جس میں برکات رباني کی هم پر سب سے پهلی بارش هوئي ' یه وه شب هے جب اوس سینه میں جو خزینۂ نبوت تھا کلام الهی کے اسرار سب سے پہلے منکشف هوے' اور رحمتهاے آسماني نے زمین میں نزول کیا' پس هر مسلم کا فرض هے که وه اس لیلۂ مبارکه میں رحمتوں کا طالب هو' اور اوس رحمان و رحیم هستی کے آگے سر نیاز خم کرے ' جبین پر معاصی کو زمین پر عجز و خاکساري سے رکھے ' اور بعد خضوع و خشوع دست تضرع دراز کرے ' که خدایا :

آمن الرسول بما انزل علیه من ربه و المومنون ' کل آمن با لله و ملئکته و کتبه و رسله' لا نفرق بین احد من رسله ' و قالوا : سمعنا و اطعنا غفرانک ربنا و الیک المصیر' لا یکلف الله نفساً الا وسعها ' لها ما کسبت و علیها ما اکتسبت ' ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا ' ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به ' و اعف عنا ' واغفرلنا ' وارحمنا ' انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین (بقره)

رسول جو کچھه اوس پر نازل هوا اوس پر ایمان لایا اور اهل ایمان بھي' ایمان لائے' سب خدا پر' اوس کے فرشتوں پر' اوس کے کتابوں پر' اوس کے رسولوں پر ایمان لائے اور پکار اُٹھے : پروردگارا تیري باتیں سنیں ' تیري اطاعت کا عهد کیا ' اب تیري مغفرت کے طالب هیں ' اور توهي همارا مرجع هے ' کسي کو تو اوس کي قوت سے زیاده حکم نہیں دیتا ' اور خیر و شر سب انسان کي کمائي هے ' پس اے پروردگارا اگر هم سے بھول هو یا کوئي خطا هو تو مواخذه نه کر' پروردگارا هم سے پهلوں کي طرح همکو گراں بار نه بنا پروردگارا هماري طاقت سے زیاده همکو بوجهه نه دے ' همیں معاف کر' همارے گناه بخش ' هم پر اے همارے آقا ' رحم فرما ' اور کفار پر همیں غلبه نصیب کر-

اعتکاف

مسلمان ان ایام میں مساجد کے گوشوں میں عزلت نشیں (معتکف) هوتے هیں ' که غار حراء کا گوشه نشیں بھي ان دنوں

او· انعجہ م

ھمدردی کي نمائش

مظالم بلقان کي ياد فرا موش کرنے والي پالیسي

۲۸ - جولائي سنه ۱۹۱۳ ع کو مجلس شوراى برطانيه کے ديوان خاص ميں ايران اور تبت پر کاغذات کي تحريک کرتے هوے جنوب ايران ميں فوضويت (انارکي) کا مقابله شمال ايران کے انتظام سے کيا گيا جسکي وجه ۱۷۵۰۰ - روسي فوج کي موجودگي هے -

لارڈ کرزن نے سوال کيا که کيا موخرالذکر کي تعداد قانون اور انتظام کي ضرورت سے زيادہ نہيں کيا ؟ اس نے انگريزي روسي عهد نامه کي روح کو نہيں توڑا ؟ کيا يه ايران کي مسلسل خود مختاري کے دعوے کے خلاف نہيں جسکا هم اعلان کيا کرتے هيں ؟

انہوں نے اس امر کو مشکوک سمجھا که ايران ميں فوج کي روانگي تجارتي سڑکوں کي حفاظت کي اس طول پاليسي کا بقا يا تھي جس سے گورنمنٹ جھجکتي تھي - انہوں نے آزادي کے ساتھه فوج کی واپسي پر گورنمنٹ کو مبارک باد دي - انہوں نے پوري آزادي کے ساتھه کيپٹن ايکفرڈ کے انتقام کے ليے مہم کی روانگي کي مخالفت کي ' جو غالباً فوجي قبضه کي طرف رهنمائي کريگي ' اور اگر قاتل بغير سزا ياب هوے نکليگا تو برطاني اثر (پترستيج) کو ايک خوفناک ضرب لگيگي -

جنوب ايران ميں اگر هم کو قانون اور انتظام کو خود اپنے هاتھه ميں لينا نہيں هے تو ايک ايسي پاليسي کا اختيار کرنا ناگزير هوگا جو اسباب کو دفع کرکے اس قسم کے افسانہاے غم کے دوبارہ وقوع کو روکے -

لارڈ کرزن نے سويڈن کے افسران جندرمه کي تعريف کي ليکن کہا که اس قسم کے جندرمه جو کچھه کرسکتے هيں وہ يه هے که صرف چند تجارتي سڑکوں کو محفوظ رکھيں - جنوب ايران ميں جس چيز کي ضرورت هے وہ يه هے که مالگذاري کي تحصيل ' ملک کي نگراني ' اور فسادي قبائل کي سرزنش کے ليے ايراني گورنر جنرل کے هاتھه ميں ايک فوج هو -

ماليات کی طرف متوجه هوتے هوے لارڈ کرزن نے کہا که سر ايڈورڈ گرے نے گورنمنٹ کي پاليسي کو ايک غير محدود صبر کي پاليسي کي حيثيت سے بيان کيا هے -

يه پاليسي غير محدود ادائگيوں کي ايک پاليسي بھي هے -

هم ايک چھلني ميں روپيه ڈال رهے هيں ' يه ايک سادہ پاليسي هے ' اور هم کو چاهيے که علاج کے ڈھونڈنے سے پہلے گہرے طور پر اسباب کو ديکھيں -

لارڈ کرزن نے کہا که معلوم هوتا هے گورنمنٹ بے طرف حصے کي سياسي اور تجارتي اهميت کو بھولگئي ' يه سلسله جاري رکھنا نا ممکن هے که جب موافق هو تو برطاني حقوق ثابت کيے جائيں ' اور جب موافق نه هو تو برطاني ذمه داريوں سے انکار کيا جائے - گورنمنٹ کو يه ماننا چاهيے که حالت بدلگئي هے اور جب تک که بے طرف حلقه ناطرفدار هے اسوقت تک ان کو يه حق نہيں که وہ برطاني روپيه برساتے رهيں ' جيسا که وہ کر رهے هيں - هم کو چاهيے که ايراني حکومت کے با اختيار اشخاص کي مدد کريں - نه صرف ايک حصه ميں بلکه تمام ملک ميں ' اور دوبارہ انتظام قائم کرنے کے ليے فوج جمع کرنے ميں مدد ديں -

بے طرف حلقے ميں ريلوے کے متعلق هم کو مضبوطي کے ساتھه ايک پاليسي کي پيروي کرنا چاهيے - لارڈ کرزن نے اعلان کيا که هم کو طے کر لينا چاهيے که انگريزي روسي عهد نامه ايک غلطي تھي ' اگرچه انہوں نے يه تجويز نہيں کي که گورنمنٹ کو روس کے پيچھے پيچھے چلنا چاهيے ' بلکه يه تجويز کي که روس کے ساتھه ملکر کام کرنا چاهيے ' اور پاليسي کو واقعات پر ترتيب دينا چاهيے -

لارڈ مارلے نے اس امر سے انکار کيا که مادي طور پر ايران کي حالت اب اس سے بدتر هے جيسي که انگريزي روسي معاهده سے پہلے تھي -

گورنمنٹ کي پاليسي کا خاکه جو که اسي طرح مخالف جماعت کي بھي پاليسي هے جسطرح که وہ گورنمنٹ کي هے اور جس کے متعلق ان کو يقين نہيں که کوئي دوسري گورنمنٹ اسکو چھوڑيگي ' انہوں نے سات دفعات ميں کھينچنا چاها -

(۱) انگريزي روسي معاهدے کي محافظت ' روح اور الفاظ دونوں ميں -

(۲) ايران کي خود مختاري کي محافظت اور اسکي تقسيم يا اقتصادي ' انتظامي يا سياسي طور پر تقسيم کے قريب آنے سے بچنا

(۳) ايران کي بہبود کا خيال -

(۴) کسي قسم کي آئيني حکومت کي مدد کرنا -

(۵) مشورہ ' توجه ' يا هر ايسي مدد سے جسکو گورنمنٹ دينا مناسب سمجھے ايران کي مضطرب حالت کو هموار کرنے کے موقع کو ضائع نه کرنا -

(۶) روپيه يا ديگر ذرائع سے ايران کو جنوبي سڑکوں پر دوبارہ انتظام قائم کرنے کے قابل بنانا -

(۷) اور جنوبي ايران ميں مہم بھيجنے کي پاليسي ميں اپنے آپ کو الجھنے سے بچانا -

لارڈ مورلے نے کہا که وہ ايک آٹھويں کے اضافه کرنے کي طرف مائل تھے - يعنے انکو ايسے پوزيشن ميں مدفوع هونے سے باخبر رهنا چاهيے جو مسلمانان هندوستان کی راے اور انکے خيالات کو ناراض کريگا - اسوقت تمام دنيا کے مسلمانوں ميں اسلامي آبادي پر نازل هونے والي بدقسمتي کي وجه سے ايک ايسا احساس غم هے جو خطرناک هو سکتا هے - اگر مسلمانان هندوستان کا يه احساس ايران کي دوبارہ ساخت ميں کسي غير دوستانه يا بظاهر غير دوستانه کارروائي کي وجه سے مستحکم هوگيا تو گو کھلي هوئي بغاوت نه هو مگر تاهم يه امور وفاداري اور نيک نيتي کے سرمايه کو جو هندوستان کے مسلمانوں ميں موجود هے آهسته آهسته خاموشي کے ساتھه کم کرنے والے هونگے -

تجارت ايک معقول مقدار ميں ايران کے ساتھه هو رهی هے - مارچ کی رپورٹ دکھاتي هے که شيراز کے شمال کي طرف عموماً سڑکوں کي حالت اطمينان بخش رهی - سه ماهي کي جنوبي چنگي کي رسيديں سنه ۱۹۱۲ ع کي اسي سه ماهي کي رسيدوں کي نسبت ۱۰ - هزار پاونڈ زيادہ هيں -

لارڈ کرزن نے روسي سڑکوں کي تصوير بہت هي طرفدارانه کھينچي هے ' کيونکه تمام شمالي علاقه ميں انتظام کسي طرح بھي محفوظ نه تھا - روس باطوم اور طہران کے مابين ريل کے مسئله پر بالکل دوستانه طور پر گفت وگو کر رها تھا - اسوقت طہران سے آگے کسي لائن کي خواهش نہيں -

بے طرف حصے کو توڑ دينے اور اسميں ايران کو خود مختار کر دينے کے مشورہ کي بابت لارڈ مورلے کو جو کچھه کہنا تھا وہ يه تھا که برطانيه اور روس دونوں کامل اتفاق کے ساتھه کام کر رهے هيں ' اور اس حصے کي حالت ميں کسي قسم کے تغير پر بحث کي جانے والي نہيں هے -

نہیں - آنحضرت نے اسي نکته کي طرف اشاره کیا ہے جہاں فرمایا ہے :

رب صائم لیس له من صیامه الا الجوع ' و رب قائم لیس له من قیامه الا السهر (رواه ابن ماجه)

کتنے روزه دار هیں ' جن کو روزه سے بجز گرسنگي کچهه حاصل نہیں ' اور کتنے تہجد گذار هیں جنکي نماز تہجد سے بیداري کے سوا کچهه فائده نہیں -

یه کون لوگ هیں ؟ یه وه لوگ هیں جنکے جسم نے روزه رکها ' لیکن دل نے روزه نہیں رکها ' انکي زبان پیاسي تهي لیکن دل پیاسا نه تها ' پس رحمت کا کوثر انکے لیے نہیں که پیاسے نه تهے -

همارے تقسیمات اوقات زندگي کي سب سے بڑي اور طویل تقسیم خود هماري عمر اور سب سے مختصر لحظه ہے - همارے لیے هر لحظه ایمان بالله بما جاء الرسول ' هر روز پانچ بار سجدهٔ نیاز ' هر هفته نماز جمعه ' هر سال صیام رمضان و زکوة اور عمر میں ایک بار زیارت مسجد خلیل و اداے نماز ابراهیمي فرض ہے -

همارا سالانه فرض دو ہے ' ایک جسماني اور ایک مالي ' فریضهٔ مالي (زکوة) محدود باوقات مخصوصه نہیں ہے ' لیکن همارا فریضهٔ جسماني محدود باوقات ہے که پہلے سے خدا کي مسکین مخلوق هر ساعت اور هر حالت متمتع هوتي رہے ' اور دوسرے سے وه عام یکرنگي اور اظہار اجتماع و وحدت قلوب و اجسام متصور ہے ' جو هر روز مساجد میں ' اور هر سال هر شہر کے کوچهٔ و بازار اور گهروں میں اور عمر میں ایک بار کوه فاران کے دامن میں نظر آتي ہے -

پس همارے سال کا ایک مہینه هماري زندگي کا ایک ایسا حصه هونا چاهیے ' جو تنزه جسم اور طهارت قلب کا کامل نمونه هو ' تاکه همارا کامل سال منزه اور طاهر هو ' اور اسطرح هماري کامل زندگي منزه اور طاهر هو ' اسي لیے آنحضرت نے فرمایا ہے :

من صام رمضان ایماناً و احتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه (رواه البخاري)

جس نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (نیکی) کے ساتهه رکہے ' اوسکے اگلے گناه معاف هوے -

گناهوں کی معافی اور مغفرت کا حصول ' تمام اعمال انسانیه کا مقصود وحید اور تمام نیکیوں اور برکتوں کا اساس کار ہے ' لیکن کیا جس نے حصول مغفرت اور گناهوں کی معافی کی امید دلائي اس نے یه نہیں بتایا ہے ' که وه مشروط بایمان و احتساب ہے ؟

ایمان و احتساب کیا شے ہے ؟ حقیقت صوم کے وهي عناصر ثلاثه هیں جن کي طرف کتاب عزیز نے اشاره کیا ہے - یعني اتقاء ' تقدیس و تکبیر اور حمد و شکر -

اتقا کے لغوي معنی " کسي چیز سے بچنے " کے هیں ' لیکن اسلام کي اصطلاح میں " اتقا " کے کیا معنی هیں ؟ " تمام دنیاوي آلایشوں سے ' تمام انساني کمزوریوں سے ' تمام جسماني خواهشوں سے اور تمام نفساني نجاستوں سے جسم و روح کا محفوظ رکهنا " یہي حقیقت و ماهیت صوم ہے ' جس کے ساتهه ساتهه دل سے تقدیس و تکبیر کي صداے غیر محسوس اور زبان سے حمد و شکر کي آواز جهر بلند هوني چاهیے ' تاکه معتکف حراء کے اسوهٔ حسنه کا کامل اتباع هو -

تم سمجهتے هو که آلودگي گناه ' آلائش هوس ' اور ارتکاب عصیان و نجاسات نفساني ' ناقض صوم نہیں ' ممکن ہے که جسم کا روزه نه ٹوٹتا هو ' لیکن دل کا روزه تو ضرور ٹوٹ جاتا ہے ' اور جب دل ٹوٹا تو جسم میں کیا رکها ہے ؟ :

الصائم في عبادة من حین یصبح الی ان یمسی ما لم یغتب ' فاذا اغتاب خرق صومه (رواه الدیلمي)

روزه دار صبح سے شام تک عبادت خدا میں ہے جب تک کسي کي برائي نکرے ' اور جب وه برائي کرتا ہے ' تو اپنے روزه کو پهاڑ ڈالتا ہے -

تم سمجهتے هو که بغاوت نفس ' اطاعت هوئ اور عمل شر ' منافي صوم نہیں ' لیکن میں تمهیں سچا سمجهوں یا اوس کو (یعني آنحضرت صلی الله علیه وسلم کو) جو کہتا ہے :

لیس الصیام من الاکل والشرب انما الصیام من اللغو و الرفث (رواه الحاکم فی المستدرک و البیهقي في السنن)

روزه کهانے پینے سے پرهیز کا نام نہیں ہے بلکه لغو و عمل شر سے پرهیز کا نام ہے -

کیا تم یه سمجهتے هو که قول زور ' عمل بد ' اور طغیان قلب مضر صحت صوم نہیں ؟ لیکن میں کیا کروں که مخبر صادق کی وه آواز سنتا هوں ' جس کی میں تکذیب نہیں کرسکتا :

من لم یدع قول الزور والجهل والعمل به فلا حاجة لله ان یدع طعامه و شرابه (رواه البخاري والترمذي والنسائی و ابن ماجة واللفظ له)

جو حالت صوم میں کذب و زور اور جہالت کے کام کو نہیں چهوڑتا تو خدا کو کوئي ضرورت نہیں که روزه دار اوسکے لیے بیکار اپنا کهانا پینا چهوڑے '

پس اچهي طرح سمجهه لو که صوم کی حقیقت کیا ہے ' وه ایک حالت ملکوتی کے ظهور کا نام ہے - صائم کا جسم انسان هوتا ہے لیکن اوسکي روح فرشتوں کي زندگي بسر کرتي ہے ' جو نه کهاتے اور نه پیتے هیں وه تمام مادیات عالم سے پاک اور ضروریات دنیاوي سے منزه هیں - ان کي زندگي کا فقط ایک مقصد هوتا ہے ' اطاعت اوامر الہي " اسلیے صائم نه کهاتا ہے نه پیتا ہے - وه مادیات سے پاک اور ضروریات دنیاوي سے منزه رهنے کی ' جهانتک اوس کی خلقت و فطرت اجازت دیتي ہے ' کوشش کرتا ہے -

صائم مجسم نیکي ہے ' وه کسي کي غیبت نہیں کرتا ' وه کسي کو برا نہیں کہتا ' وه کسي سے جہالت نہیں کرتا ' وه بدي کا بدله نیکي سے دیتا ہے وه اوس کا امتثال امر کرتا ہے جو کہتا ہے ' (یعنی آنحضرت صلعم) :

اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا . . . فان سابه احد او قاتله فلیقل انی امرؤ صائم (رواه البخاري)

تم میں سے جب کسي کے روزے کا دن هو تو نه بدگوئي کرے نه شور و غل کرے اگر کوئی اوسے برا کہے یا اوس سے آماده شمشیرزنی هو تو کہدے میں روزے سے هوں

الله اکبر ! وه هستیاں کہاں هیں ؟ جو تلوار کا وار روزه کی سپر پر روکتی هیں ' روزه سپر ہے ' بے شبه سپر ہے ' وه آخرت میں حملهٔ جهنم سے بچاتا ہے ' اور دنیا میں بغاوت نفس سے بچاتا ہے ' طغیان هونے سے بچاتا ہے ' اور خبث عمل سے بچاتا ہے ' کیونکه روزه کی جزا خود خدا ہے ' اور وه خیر محض اور نیکی خالص ہے -

قال رسول الله صلعم : قال الله تعالی کل عمل ابن آدم له الا الصیام فانه لی و انا اجزي به و الصیام جنة - (رواه البخاري)

حدیث قدسی ہے که خدا نے فرمایا انسان کا تمام عمل اس کے لیے ہے ' لیکن روزه میرے لیے ہے میں اوسکی جزا هوں اور روزه سپر ہے '

پس مبارک ہے وه جو اس سپر کو لیکر کارزار اعمال میں آتا ہے ' که وه حملهٔ نفس سے زخمی نہوگا ' مبارک ہے وه جو ان ایام میں بهوکها رهتا ہے که وه آسوده هوگا ' مبارک ہے وه جو ان ایام میں پیاسا رهتا ہے که وه سیراب هوگا - سبوح قدوس ربنا و رب الملئکة والروح -

زمانے تک یورپ کي کسي قوم نے مصر پر اقتدار قائم کرنے کا ادعا نہیں کیا - لیکن نہر سویس کے کھلتے هي انگریزوں نے هندوستان کی حفاظت کا بہانه ڈھونڈھا - اور مصر میں قدم جمادیے -

یه وہ زمانه تھا جبکه احمد عرابي کے ماتحت مصر میں ان کي ملک گیري کے خلاف آگ بھڑک رهي تھي - بد قسمت مصر پر یه دوسرا تازیانه تھا - عرابي نے بات تو معقول کي ' لیکن یه نه سمجھا که مصر کے کھیت کاٹنے والے (فلاح) انگریزي فوج کے کاٹنے کي طاقت نہیں رکھتے - نتیجه یه هوا که انگریزوں نے فوج بھیجي' ایک هي مقابله میں سب تتر بتر هوگئے ' اور انگریزي قبضه کي بنیاد پڑگئي - کچھ زمانے بعد ایک اور آفت آئي - مصر خاص کے علاوہ خدیو کے ماتحت نوبه دارفور اور کردوفان تا منتہاے منبع نیل تھا - محمد احمد مهدي سوداني کے کارنامے تو بہت مشہور هیں' مگر مصر کو ان کا سب سے زیادہ ممنون هونا چاهیے که انھوں نے ایک بڑے ملک کے قبضه میں رکھنے کے بوجھ سے جس کا مصر متحمل نه تھا اس کو سبکدوش کردیا - مگر انگریزوں نے غریب مصر کے کندھے پر پھر وهي جوا ڈال دیا - اس کو مجبور کیا که سودان پھر فتح کیا جائے - غرض تو اپني تھي' سوچا که همارے تھوڑي سي مدد کا احسان بھي مصر پر رهے گا ' اور اس کارروائي سے مصر کا خزانه بھي خالی هوکر همارا دست نگر هو جائیگا - غرض جس خونریزي سے سودان دوبارہ فتح هوا اس کو نظر انداز کرکے دیکھنا چاهیے که مصر کو اس سے کیا فائدہ هوا؟ سودان پر دو عملی حکومت قائم کي گئي - اور وہ اینگلو ایجیپشن سودان کے نام سے مشہور کیا گیا - وہ دو عملي کیا تھي؟ یعنے ملک کي آمدني انگریزي خزانه میں اور خرچ مصري خزانه سے - بعینه اس کي مثال سراج الدوله کے بعد بنگال کي دو عملي کي سي تھي - سودان بجاے برکت کے مصر کے گلے میں لعنت کا طوق هوگیا ' اور یه بد قسمت مصر پر تیسرا تازیانه تھا -

لیکن مصر کا ایک تعلق اور هے ' جس کو میں نے ابھي بیان نہیں کیا - مصر بالکل آزاد و خود سر نہیں ' بلکه زیر سیادت سلطاني هے - سلطان کے حقوق مصر میں یه هیں :

(۱) خراج جس کي مقدار سات لاکھ پونڈ سالانه هے -

(۲) وصولي ٹیکس بنام سلطان -

(۳) سکوں اور سرکاري کاغذات پر طغراى سلطاني کا هونا - و علم وغیرہ پر ترکي نشان -

(۴) فوج کی تعداد بڑھانے اور غیر ملک سے قرض لینے میں اجازت سلطانی -

(۵) کسی غیر ملک کے باشندے کو مصر میں آباد نہونے دینا' بغیر اجازت باب عالي -

(۶) مذهبی افسروں کا تقرر سلطان سے -

(۷) خدیو کی معزولی کا اختیار -

(۸) مصري کنٹنجنٹ سے ترکی کی مدد کرنا ' بروقت جنگ -

(۹) کسی آهن پوش جهاز کا نه رکھنا -

لکھنے میں تو یه حقوق بہت بڑے معلوم هوتے هیں - لیکن ترکی اثر جو کچھه اب باقي هے اس سے تو میں یه ڈرتا هوں که نوجوان ترک اس براے نام سیادت کو بوسینه و هرسک کی طرح انگریزوں کے هاتھه بیچ نه ڈالیں -

اسی شمول میں میں سائپرس یا قبرس کا ذکر بھی کرنا چاهتا هوں - جزیرہ قبرس جنگ روس روم سے پہلے ترکی کے ماتحت تھا - یه جزیرہ بحر روم کے جزیروں میں بلحاظ رقبه تیسرے نمبر پر هے - لیکن زر خیزي میں وہ غالباً سب سے اول هے - یه هر قسم کے کانوں اور نفیس جنگلوں کے لیے مشہور هے - لیوانٹ میں ادنه کے مقابل واقع هے - آبادی تین لاکھه هے - جس میں پانچواں حصه مسلمان هیں - یه وهی جزیرہ هے جو سب سے پہلے عرب کے هاتھه آیا تھا - اور امیر معاویه نے جہاں عرب کے چند خاندانوں کو آباد هونے کے لیے بھیجا تھا - جنگ روس و روم کے خاتمه پر انگریزوں نے مسلمانوں کو روس کے خلاف مدد دینے کے معاوضے میں اس کو مانگ لیا - لیکن وعدہ کیا تھا که روس کے آیندہ حملوں کے خطرے نکل جانے پر واپس کردیا جائیگا - اس جگه میں یه عرض کرنا ضروري سمجھتا هوں که مصر میں فوج بھیجتے وقت مسلمانوں سے یه وعدہ کیا گیا تھا که امن هونے پر فوج بہت جلد مصر سے واپس بلالي جائیگی - قبرس سے اب بھي براے نام ایک خراج سلطان کو جاتا هے - اور وهاں سلطان کا ایک هائی کمشنر بھي رهتا هے - قبرس انگریزوں کے نزدیک بہت اهم نہیں' اور جبکه مالٹا کے ایسا با موقع جزیرہ بحر روم میں پاس هے تو یه اس کو بہت ضروري نہیں سمجھتے - چنانچه مسٹر گلیڈسٹون نے ایک وقت میں راے دی تھی که یه جزیرہ یونان کے حوالے کردیا جائے - خدا معلوم یه کہاں تک صحیح هے که معاهدۂ خلیج فارس میں بحرین کي طرح ترک قبرس سے بھي دست بردار هوگئے - اگر فی الواقع ایسا هي هے تو ترکوں کی ناداني پر جتنا افسوس کیا جائے بجا هے - قبرس سے بڑھکر ترکی بیڑے کے لیے اور کوئی اچھا موقع نہیں' جہاں سے وہ مصر' ساحل شام ' ایشیای کوچک ' اور ایک حد تک ایجین بلکه دردانیال و عرب کی بھی حفاظت کرسکتا هے - علاوہ اس کے جو نفع اسک زرخیز زمین سے

ملک	رقبه			آبادي
(۱) مصر	۴۰۰,۰۰۰	مربع	میل	۱۲ ملیون -
(۲) قبرس -	۳,۵۸۴۰	"	"	۲۳۷,۵۰۰
(۳) حجاز' یمن' عسیر -	۱۷۳,۷۰۰	"	"	۸ ملیون -
(۴) شام' عراق -	۳۰۹,۲۷۰	"	"	۶ ملیون -
(۵) ارمینیا -	۹۲,۱۲۰	"	"	۵ ملیون -
(۶) ایشیاے کوچک	۲۰۹,۳۸۰	"	"	۱۱ ملیون -
(۷) یورپ (جنوب خط اینوس و میڈیا)	۲,۴۳۲	"	"	۳ ملیون -
	۱,۱۹۰,۴۸۶			۳ لاکھه ۲۴ ملیون -
پہلا رقبه -	۱,۵۷۴۴۰۰	مربع	میل	
پہلي آبادي	۴۰ ملین			

" سلطنت عثمانیه کا شاندار مستقبل هو سکتا هے - اور اسکے پورے نقصان کي تلافي هو سکتي هے - اگر مصر و قبرس شامل هو جائے - "

۵۰ ر اور قبـــرص

از ایس - ایم - اے - رفیقي

اس کے پہلے جو خدشہ مجکو معاهدۂ خلیج فارس سے انگریزوں نے عرب پر اقتدار پانے کا هوا تھا وہ اگرچہ ایک حد تک بجا ہے - مگر شاید قبل از وقت تھا ' اب سنا جاتا ہے کہ کویت پر انگریزوں نے ترکي سیادت کو تسلیم کرلیا ہے ' اگرچہ عمال بحرین و جزیرہ نماے القطر کو ترکوں کے اثر سے نکالنے میں کامیاب هوگئے ' مگر میرے خیال میں خواہ انگریزوں کا اثر ایک حد تک بحر عمان پر قائم هوجائے ' لیکن بفضلہ نواح عرب اور اس کے شمول کے صوبے ابھي تک ترکوں کے قبضہ اقتدار میں هیں ' اور انگریزوں سے یہ امید نہیں کہ وہ اٹلي کي طرح بے محابا ان صوبوں کو ترکوں سے چھین لینے کي کوشش کرکے هندوستان کے مسلمانوں کو اپنے برخلاف کرلیں گے - گو اس میں شک نہیں کہ انگریز عموماً عرب پر اور خصوصاً حجاز پر اپنا اقتدار قائم کرنا چاهتے هیں ' اور ایک خاص حکمت عملي سے اس کام کو حد انجام تک پہونچانے کی فکر میں هیں - مسٹر اسکاون بلنٹ کی کتاب فیوچر آف اسلام سے اس بات کا بخوبي پتہ چلتا ہے - وہ چاهتے هیں کہ ترکوں سے عام مسلمانوں کا دل پھیر کر انگلستان کي امن پسندي اور انصاف پرستي کا روشن پہلو دکھائیں' اور پھر ناصح مشفق بن کر مسلمانوں کو صلاح دي ہے کہ ظالم اور لامذهب ترک (جو حاجیوں کے لیے بڑي تکلیفوں کا باعث هیں) اُن کے بجاے شاہ انگلستان کو خادم الحرمین اور خلیفۃ المسلمین سمجھا جائے' جو حجاز کي حکومت نیک نیتي سے شرفاے مکہ کے اقتدار میں قائم رکھیں گے - اس سے بھي خطرناک وہ تجویز ہے جس کی رو سے خدیو مصر کو شام و حجاز کا ملک دلانے کي کوشش هورهي ہے اور خدیو کي حالت وهي رکھي جائیگي جو اب ہے - با ایں همہ میں مسلمان هوکر کبھي اس خیال کو دل میں نہیں لا سکتا کہ خدا کا یہ فرمان " هم نے توریت میں لکھنے کے بعد زبور میں بھی لکھ دیا کہ زمین کے وارث همارے نیک بندے هونگے " غلط هوگا - یا مسلمان کے هوتے خدا دوسري قوم کو اس معزز لقب سے مشرف کریگا - البتہ اگر ترک نیک مسلمان نہ رهیں جس طرح بني امیہ و بني عباس کے آخري حکمراں نہ تھے تو خدا کي خدائي میں کمي نہیں - وہ اُن سے کہیں بہتر قوم کو مسلمان کرکے لائیگا - لیکن انگریز یا کسي عیسائي قوم کا ان مقدس مقامات کا وارث هونا گو تھوڑے وقفے کے لیے ممکن ہے ' تاهم اس امکان کو بھی واقع سمجھو کہ خداے اسلام کسی دوسرے صلاح الدین کے بھیجنے پر بھی قادر ہے -

البتہ جب هم ارض مقدس کے وارث قرار دیے گئے تو هم پر ضروري ہے کہ اس کي حفاظت میں هم کوئي دقیقہ اٹھا نہ رکھیں' اور اس کو اندروني و بیروني خدشے سے پاک رکھیں' لیکن کیا حالت موجودہ هم کو اس کا اطمینان دلاسکتی ہے - حالت موجودہ سے میرا مطلب ترکوں کی شکست نہیں' کیونکہ عارضی شکست سے قوم کو ایک اچھا سبق ملتا ہے - اور نقصان کی تلافی ممکن ہے ' مگر وہ خطرہ جو مسئلہ مصر کی شکل میں نمودار ہے اگر طے نہ هوا تو یہ حالت نا قابل اطمینان کہی جا سکتی ہے ' جو مقدس ملک کی وراثت هم سے ضرور لیکر رهیگا ' اور خدا کا وہ کلام پورا هوگا کہ " إن الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم "

ملک مصر افریقہ کے شمال و مغرب گوشے میں وادي حلفا (طول البلد ۲۲ - درجہ) تک پھیلا هوا ہے - مشرق میں بحر احمر اس کو عرب سے جدا کرتا ہے ' مگر خاکناے سویس اس کو شام و فلسطین سے ملائے هوے ہے - مغرب کي جانب لیبان کا مسلسل ریگستان طرابلس الغرب تک پھیلا هوا ہے - اگر نخلستان کفرہ (جو شیخ سنوسي کا دارالاقامۃ ہے) شامل کرلیا جاے تو اس کا رقبہ چار لاکھ مربع میل کا هوتا ہے - گویا هندوستان کے رقبے کی ایک چوتھائي - آبادي ۱۲ - ملین ہے - مجکو اس کي عام جغرافیہ لکھنے کي ضرورت نہیں ' یہ سب جانتے هیں کہ وادي نیل جس کا رقبہ ۱۲۰۰۰ - مربع میل ہے ' دنیا میں یہ گویا سب سے زیادہ زرخیز خطہ ہے - علاوہ اس کے یہاں کي آب و هوا تمام ملکوں سے بہتر و صحت بخش ہے - اسي آب و هوا کے اثر پذیرفتہ وہ دست و دماغ تھے جنھوں نے دنیا کي سب سے زیادہ عجیب و غریب و قدیم عمارت (اهرام) مصري بنائی ہے - لیکن جو بات ان سب سے اهم تھي وہ مصر کا محل وقوع ہے - مصر هندوستان کي دهلیز کہا جاتا ہے ' مگر حق تو یہ ہے کہ اس کو حجاز مقدس کا مضبوط دروازہ کہنا چاهیے ' جیسا کہ دوسرا جنوبي دروازہ آبناے باب المندب ہے ' جہاں جزیرہ بیرم اسکا سد باب ہے - یہ بھي مصلحت ایزدي تھي کہ اس نے اپنے گھر کي حفاظت کا اس قدر سامان کیا ' اور ان دروازوں کا پاسبان مسلمانوں هي کو بنایا - چنانچہ اگر کوئي قوم شمال یا جنوب سے حجاز کے سر کرنے کا سودا لیکر آئے تو وہ صحراء شام یا صحراء (الربع الخالي) یا حبش و سودان کے دشوار گذار منازل میں سر مارا کیے ' اور اس کے طے کرنے هي میں اپني همت هاردے - لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اب کلید کعبہ کسکے هاتھ میں ہے - نہر سویس کا کھلنا قیامت هوگیا کہ خود مصر آپا دھاپے کا دنگل بنگیا ' اور انگریزوں کے بحر احمر اور زمین فراعنہ کے اقتدار نے حجاز کي پوزیشن کو ایک خطرناک حالت میں کردیا - اب اسکي حفاظت کا کیا سامان ہے صرف ترکوں کي اپني ذاتي دلیري - لیکن یہ کب تک ؟! - اسلامي تاریخ میں شاید اس سے برا زمانہ کبھي نہ آیا هوگا جبکہ اقوام فرنگ کي دیرینہ خواهش فتح مصر میں خود محمد علي پاشا نے مدد کي - نپولین نے ایک وقت میں مصر فتح کیا - لیکن خدا نے جلد اس کے نکالنے کا سامان پیدا کردیا ' مگر جب مسلمان خود اپنے پاؤں کو تیشہ و تبر کے حوالے کردیں تو اس کا کیا علاج ؟

مصر کا ترکي سے جدا هونا گویا اسلامي شجر سے ایک سرسبز شاخ کا کٹ جانا تھا ' اور ظاهر ہے کہ کٹي هوئي شاخ کب تک سرسبز رہ سکتي ہے - نصف صدي تک تو کسي نہ کسي طرح کام چلا گیا ' مگر اسمعیل پاشا کے وقت میں تو مصر کي پوري مرمت هوگئي - وہ یورپ کے مہاجنوں کے هاتھ بیچ ڈالا گیا ہے - گو کچھ

ادبیات

خطاب به الهلال

معضر حسن ترا مهر بعنوان شده است * ختم خوبي بتوا خاتم خوبان شده است
مستفیض از لب تو عیسی مریم آمد * مستنیر از رخ تو موسی عمران شده است
هر که داغ بجبین داشته از بندگیت * مه تابان شده او یا مه کنعان شده است
باجهان کرد ورودت اثر باد بهار * هر بیابان زقدوم تو خیابان شده است
تا چه اقبال نکوهیده ز امت سرزد * که گرفتار به بند غم و حرمان شده است
روس منحوس نیفگنده اگر سایه چو بوم * از چه ویران همه معمورهٔ ایران شده است
دولت مشهد اگر رفت به یغما بدلش * خاک آن خطه همه گنج شهیدان شده است
حملهٔ ورگشته باعراب سنان وار اتلی * روبهي چهره به شیران نیستان شده است
بوم گوئی که همه بوم و بر روم گرفت * بام شام از اثر شومي ترکان شده است
آنکه از هیبت او لرزه فتادے بر کوه * چون پرکاه بخود حیف که لرزان شده است
... شیرازهٔ مجموعه اسلام گسست * که چو اوراق خزان دیده پریشان شده است
گشته هریکدگر افتاده چو مستان بر خاک * صحن میخانه فضاے سر میدان شده است
باغبان خرم و شادند که کوه و صحرا * لاله زار از اثر خون مسلمان شده است
تیره و تار جهان گشته بچشم مردم * که زغم صبح وطن شام غریبان شده است
مومنان پنبه بگوشند و بجاے تکبیر * جاے حیف است که ناقوس خروشان شده است
موسيِ کو که برآرد بعصا بازو مار * پرهمه کوه و درا زاژدر و ثعبان شده است
عیسيِ کو که فرود آید ازین بام رفیع * چار سو فتنهٔ دجال نمایان شده است
خواب خوش تا بکجا صبح قیامت بدمید * شورش حشر بپا در همه کیهان شده است
صبح شد صبح تو هم اذن اذان ده به بلال * گرم تسبیح سحر مرغ سحر خوان شده است
صبح سر بر زده بردار سر از بالش خواب * فتنه بیدار شد و خلق هراسان شده است
ناخدائے ازره الطاف خدا را بفرست * مبتلا کشتي اسلام بطوفان شده است

گوش کن ناله و فریاد و بده داد عزیز
که بداد تو و امداد تو نالان شده است

[خواجه عزیز الدین - عزیز - لکھنوي]

غزل

چنان دل شاد مي آئي بمقتل بوده گویا * زخون بے گناهے دست خود آلوده گویا!
بانداز تبسم می تپد نبض لب زخمم * نمک از ریزش شور تبسم سوده گویا
بقدر اضطراب ماست شوخیهاے ناز تر * بکنج خلوت بیتابیم آسوده گویا
سرت گردم بطرز خاص ورزیدي جفا با من * بمشق شیوهٔ عاشق نوازي بوده گویا!

سخن از لذت وصل و شراب عیش مي گوید
بقتل زحشت شوریده سر فرموده گویا!

[مولوي رضا علي - وحشت]

حاصل هوتا هے وہ علحدہ - بحالت دیگر اس کا دوسري قوم کے قبضے میں رهنے سے وهی اثر شام و مصر پر پڑیگا ' جو جزائر ایجین کے نکل جانے سے سواحل ایشیاے کوچک پر پڑسکتا هے -

خدا نخواستہ اگر باب عالی کو تازہ مفتوحات (ادرنہ وغیرها) سے محروم رکھا گیا اور یورپ کی تهدید آمیز حکمت عملی اس موقع پر بهی کامیاب نکلی ' تو اس حالت میں ترکی سلطنت، موجودہ مقبوضات ایشیا اور یورپ کے اس ٹکڑے پر جو اینوس اور میڈیا کے جنوب میں واقع هے ' جزائر ایجین پر معدود رہ جائیگی - ترکوں کو اس میں اضافہ کرنے کے لیے قبرس و مصر کی ضرورت هے - اس وقت یہ یورپی سلطنت بن کر اپنے پچهلے نقصان کي تلافي کردیگي - اسکا رقبہ هندوستان کے برابر اور زرخیزي میں تمام دنیا سے بڑهکر هوگا - یہ تمام قدیم قوموں کے مسکن پر شامل هوگي - بابل ' مصر ' کنعان ' کالدیا وغیرہ کی قدیمترین تاریخی اقوام کے وطن پر اسی سلطنت کا سکہ رواں هوگا ' اور اسی طرح اسلامي تهذیب کے جتنے مرکز و مستقر تهے سب اسي احاطہ میں شامل رهیں گے - عراق ' یمن ' مصر ' شام ' روم - خلفاء کے پایہ تخت بهي اسي احاطہ میں واقع هونگے - یعني مدینہ ' کوفہ ' دمشق ' بغداد ' قاهرہ ' قسطنطنیہ -

آبادي میں مسلمانوں کا عنصر بهي غالب هو جائیگا (مصر میں تقریباً ۹۸ - في صدي سے زائد مسلمان آباد هیں) اور عیسائیوں کی تعداد پهر ایسي اهم نہ رهیگي - مصر شامل هوکر جیسا میں پہلے لکهہ چکا هوں حجاز کي بڑي تقویت کا باعث هوگا - موجودہ مصر کي سرحد توبلدرگاہ ینبوع تک پهیلي هوئي هے اور " طورسینین " کا مقدس خطہ بهي اس میں شامل هے - نیز مقبوضات افریقہ میں مصر کے شمول سے مسلمانان افریقہ کو تقویت ملیگي - اور ان کي حالت جاننے کے لیے یہ ایک دیدبان رهیگا - یہیں سے سلطان روم افریقہ کے مسلمانوں پر اپنا اثر پهیلا سکتے هیں - حجاز و مصر کا اتصال (بذریعۂ ریلوے) تمام افریقی حاجیوں کي بڑي مشکلات کو کم کردیگا ' لہذا ترکوں کو چاهیے کہ اپنا مستقبل شاندار بنانے کے لیے سب سے پہلے اس مرحلے کو طے کریں ' اور ان اصلاحات و ترقیات کی تجاویز کو اپني بڑي سلطنت پر نافذ کرنے کی جانب پوري طاقت سے متوجہ هو جائیں - اب سوال یہ هے کہ اس مقصد برآري کي کیا صورت هو - کیا ترکوں کو انگریزوں سے سمجهوتا کرنا چاهیے ؟ واقع میں جان بل کیا ایک حد تک مسلمانوں کا دوست هے ' اور اس کے راضي کرنے میں بڑي دقت کا سامنا نہ کرنا پڑیگا ؟ یہ حدس و ظن اگر صحیح هے ' اور اس کا جواب اگر اثبات میں مل سکتا هے - میری راے هے کہ معاهدۂ خلیج فارس کي طرح اور ایک نیا معاهدہ ترکي اور انگلستان میں مصر کي بابت قرار پائے - جس میں ذیل کے اصول قائم کیے جائیں :

(۱) ترکی اور انگلستان میں یہ ایک دوستانہ معاهدہ هو کہ دونوں سلطنتیں بہ وقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد کرینگی - پہلی طاقت کسی غیر قوم کو مصر یا ترکی سے هندوستان پر حملہ کرنے کی مزاحم هوگی - نیز هندوستان کے مسلمانوں کو انگلستان کا خیر خواہ بنانے میں کوشاں رهیگی - دوسري طاقت حسب حاجت ترکوں کی مدد کریگی - علاوہ اس کے اُس کو ترقی اور اصلاحات کے شروع کرنے میں مددگار رهیگی - اور ان کے لیے کوئی دقت و زحمت پیدا نہ هونے دیگی - (یہ بالکل معاهدۂ جاپان و انگلستان کی طرح هو گا -)

(۲) انگلستان کو وہ تمام ملک حوالہ کیا جائے جو وادي حلفہ سے جنوب مصر و انگلستان کے مشترک مقبوضات هیں - اور مصر اپنے حقوق سے وهاں دست بردار هو جائے - اسکے عوض جزایرہ قبرس مصر کو تفویض هو - اور انگریزي فوج مصر سے واپس بلا لی جائے -

(۳) سلطان اپنے عهدۂ خلافت کو کام میں لاکر امیر افغانستان کو آمادہ کریں کہ وہ انگریزوں سے اپنے کاموں میں اس حد تک مدد لیا کریں کہ استقلال افغانستان میں خلل نہ پڑے -

(۴) خدیو کے حقوق وهي رهینگے جو اسکے قبل تهے - البتہ اس میں یہ اضافہ هوگا کہ وہ عثمانی کیبینٹ کے ایک وزیر بهی سمجهے جائینگے ' اور سر عسکر یا شیخ الاسلام یا کسی دوسرے وزیر کے مانند پارلیمنٹ اور سلطان روم کے روبرو اپنے کاموں کے جواب دہ هونگے -

(۵) قبرس خدیو مصر کے قبضے میں رهیگا ' لیکن تمام خارجي معاملات کا تعلق ترکي وزیر خارجیہ سے هوگا -

(۶) پارلیمنٹ ترکي میں مصر سے بهي مبعوث (ممبر) لیے جائینگے -

(۷) مصر کي فوج معدود هوگی اور ترکي فوج سمجهي جائیگي - نیز سلطاني فوج تمام مصر میں متعین رهیگي -

اس عهد نامے کے دو حصے هیں' پہلا ترکي و انگلستان کے متعلق' اور دوسرا مصر و ترکي کے متعلق هے - عهد نامے کی تکمیل سے جو فائدہ انگلستان کا هے وہ مسلمانان هند کا دل اپنے هاتهہ میں لے لینا هے - مسلمانان هند ترکی کو اپني قوم کي سلطنت سمجهتے هیں' یہی نہیں کہ وہ دین میں ایک هیں بلکہ زیادہ تر وہ اسي قوم سے تعلق رکهتے هیں جس سے نسل عثماني - انگریزوں کو مسلمانوں کي وہ ناراضي یاد هوگي جبکہ عقبہ کے معاملے میں انگلستان نے غلطی سے ترکوں کو دهمکایا تها - وہ خود دیکهتے هیں کہ موجودہ لڑائي میں ترکوں سے مسلمانوں کي کیا همدردي هے ' اور وہ انکی تکلیف سے کسقدر بے چین هیں ؟ کاش جان بل کو اسکے خود غرض مشیر نہ بهکاتے ' اور وہ موجودہ لڑائی میں کچهہ بهی ترکوں سے همدردي کرتا تو مسلمانان هند اس کو هندوستان کي موجودہ بے چیني سے اطمینان کرادیتے - لیکن ابهی وقت هے اور اس سے بہتر موقع کوئی نہیں کہ ترکی و انگلستان میں ایک دوستانہ تعلق اس شکل میں قائم هوجائے جیسا میں بیان کر آیا هوں - انگریزوں کو یقین کرنا چاهیے کہ وہ صرف مسلمانوں هی کے ساتهہ دینے پر هند میں سلطنت کرنے کے قابل هیں - جس دن مسلمانوں کو یہ یقین هوگیا کہ انگریز انکے بهائیوں سے علانیہ بر خلاف هوگئے هیں' وہ دن حکومت کے لیے اس قدر تشویش آفریں هوگا کہ اُس کے نتائج کے اظہار کی ضرورت نہیں -

اب ایک بات اور رہ گئی یعنی مسئلہ نہر سویس - نہر سویس هی ان تمام دقتوں کی جڑ هے - اس میں شک نہیں کہ جسقدر فائدے اس سے یورپ نے اٹهائے هیں ' اتنا هی نقصان ایشیائی قوموں کو اس سے هوا هے - کاش یہ نہر نہ کهدي هوتی - اور خدیو مصر حضرت فاروق اعظم کی دوراندیشي کو کام میں لائے هوتے - اگر سویس اب بهی بند کردی جائے تو اس سے موجودہ حالت پر کیا اثر پڑیگا ؟ سویس سے صرف یہ فائدہ هے کہ یورپ اور ایشیا کے سفر میں آسانی هوگئی' مگر یورپ ایشیا سے جتنا هی کم ملے اتنا هی بہتر' علاوہ اس کے خشکي کے راستے ' جبکہ فارس ' مصر و ترکی کي مجوزہ ریلیں تکمیل کو پهنچ جائیگي' یورپ کے لیے اس سے آساني هو جائیگي - پس مناسب یہ هے کہ اس فساد کي جڑ کو مستاصل هي کر دیا جائے ' مجهکو معلوم هے کہ جب فرانسیسوں نے نہر کے کهودنے کی کوشش کی تهی ' اور مصري اور ترکی حکومت نے اجازت بهی دیدي تهی تو انگریز هی تهے جنهوں نے ابهی راے سے اتفاق نہیں کیا تها - گو اسکے کهدنے میں بے حد روپیہ صرف هوا هے' لیکن وہ سب وصول هوگیا ' اور کام کے بگاڑنے میں کچهہ خرچ و دیر نہیں - وہ جلد پٹ

تو خرچ کي زيادتي بالاخر وہ دن دکھا ديتي ہے جو اس کي زندگي کا آخري دن خيال کيا جاتا ہے -

يہي حال نباتات اور تمام دوسرے حيوانات کا بھی ہے - اس موقعہ پر ہم ايسي مثال پيش کرتے ہيں جو ہمارے مطلب کو اچھي طرح واضح کرديگي -

ايک تاجر کچھہ سرمايہ لے کر تجارت شروع کرتا ہے' آمدني خوب ہو رہي ہے' اور دکان کا خرچ بھي ابھي کم ہے - روز بروز سرمايہ ميں زيادتي ہوتي جاتي ہے' اور دکان کي طاقت بھی بڑھتي جاتي ہے - نوکر چاکر بھي زيادہ ہوگئے - محرروں کا ايک دفتر علحدہ کھول ديا گيا تاکہ حساب و کتاب ميں سہولت ہو - اس کے بعد وقت آيا کہ ايک دکان ناکافي معلوم ہونے لگي - اور کئي دکانيں کھول دي گئيں - ليکن پھر يکايک بازار مندا پڑجاتا ہے - خرچ تو وہي ہے مگر آمدني ميں کمي شروع ہوجاتي ہے - اس کمي کو سرمايۂ محفوظہ سے پورا کرنا پڑتا ہے - ليکن بازار کي وہي حالت رہتي ہے' اور خرچ روز بروز المضاعف ہوتا رہتا ہے - عملہ کي تخفيف بھي اب شروع کردي جاتي ہے' ليکن پھر بھی نقصان جاري و مترقي' پورا نہيں پڑتا - آخر چند دکانيں بالکل بند کردي جاتي ہيں - مگر غريب تاجر کے مشکلات کا خاتمہ پھر بھي نہيں ہوتا - ان بند کردہ دکانوں سے جو سرمايہ نکالا تھا وہ بھي ختم ہوجاتا ہے' اور آخر کار تاجر ديواليہ بنائے جانے کي درخواست دے ديتا ہے -

بعينہ يہي حال حيوانات اور نباتات کا بھي ہے - انسان کو ليجيے - وہ ماں کے پيٹ سے سرمايہ لے کر آتا ہے' اور دو چار سال تک آرام سے سرمايہ جمع کرتا رہتا ہے - کچھہ اور بڑا ہوتا ہے تو نقل و حرکت بھی نسبۃً کم ہوجاتي ہے اور حوادث کا سلسلہ بھي کم پڑجاتا ہے - اس لیے آمدني خرچ سے بہت زيادہ ہوتي ہے' اور يہ سب سرمايہ کو بڑھانے ميں کام آتي ہے - ليکن جوں جوں بڑھتا جاتا ہے' اس کي آمدني' جو اگرچہ خرچ سے اب بھي زيادہ ہوتي ہے مگر نسبۃً پہلي آمدني سے بوجہ زيادتي حوادث اور نقل و حرکت کے' کم ہونا شروع ہوجاتي ہے' اور جب تک يہ آمدني خرچ سے زيادہ رہتي ہے' جسم بھي بڑھتا رہتا ہے - يہاں تک کہ ايک وقت آتا ہے' جب آمدني مذکورۂ بالا وجوہ سے کم ہوتے ہوتے خرچ کے برابر آجاتي ہے' اور يہي وہ زمانہ ہے جس کو شباب سے پکارا جاتا ہے - اُمنگيں جوش پر ہوتي ہيں اور دلوں کا طوفان زوروں پر - ليکن يہ وقت زيادہ دنوں تک نہيں رہتا اور پھر انحطاط شروع ہوجاتا ہے - اُمنگيں سرد پڑتي جاتي ہيں' جوشوں ميں کمي آتي جاتي ہے' اور اب سمجھہ اور تجربہ زيادہ کام آتا ہے - آگے چل کر جب خرچ اور آمدني ميں بہت زيادہ فرق ہوجاتا ہے تو يہ باتيں بھي جاتي رہتي ہيں' اور خيالات ديرپا ہوجاتے ہيں - يہاں تک کہ وہ وقت آتا ہے جب نہ اوٹھا جاتا ہے اور نہ بيٹھا جاتا ہے' کوئي بات ياد نہيں رہتي' بينائي کي قوت بھي کم ہوجاتي ہے' ہاتھہ پانوں ميں لرزہ پڑجاتا ہے' اور تمام قوتيں ايک ايک کرکے رخصت ہونے لگتي ہيں - اب موت سامنے ہے' اور ليجيے' وہ وقت بھي آهي گيا' سارا بنا بنايا کھيل بگڑ گيا -

غور کيجيے تو اس قانون حيات و ممات کو حيوانات اور نباتات کے ہر فرد پر صادق پائيے گا - يہ ايک سلسلہ ہے جو ہر وقت جاري ہے - آج جو پھول کھل رہے ہيں' کل وہ ضرور خاک ميں مليں گے' اور پھر کسي دوسري شکل ميں يہي ذرات بہت' يا تھوڑے' يا سب' نمودار ہوجائيں گے - ايک فلسفي شاعر نے اسي طرف کيا خوب اشارہ کيا ہے :

سب کہاں؟ کچھہ لالہ و گل ميں نماياں ہوگئيں
خاک ميں کيا صورتيں ہوں گي جو پنہاں ہوگئيں

الہلال

انا نحن نحیی الموتی و نکتب ما قدموا و آثارهم و کل شی احصيناه في امام مبين - يہ جسم کی حيات و ممات ہے - ليکن ايک عالم قلب و روح بھي ہے - اس کي موت و حيات پر بھي نظر ڈالني چاهيے!

مجھے يہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مرجائے
کہ زندگاني عبارت ہے تيرے جينے سے

پھر يہ بھي ياد رہے کہ بعض زندگياں ايسي بھي ہوتي ہيں کہ اُن کا مرنا هي اُن کي حيات کا آغاز ہے - ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات' بل احياء و لکن لا يشعرون -

اقتلونی! اقتلونی! يا ثقات!
ان فی قتلي حياة لا ممات

فطوبی لمن تشرف بهذه السعادة القصوی' و هم الذين لا خوف عليهم و لا هم يحزنون -

الہلال کی ايجنسي

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں ميں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ايک عمدہ اور کامياب تجارت کے متلاشي ہيں تو اپنے شہر کے ليے اسکے ايجنٹ بن جائيں -

فلسفۂ حیات و ممات

از: مسٹر مسعود احمد عباسی

(۲)

پچھلی اشاعت میں اجسام ذیحیات کے نظام کی ترتیب و انتشار کا باعث بیان کرتے ہوے اُن تین امور کی جانب اشارہ ہوا تھا جو تمام نباتات و حیوانات پر صادق نظر آتے ہیں' ان میں پہلی بات (حصول قوۃ) تھی جس کا تذکرہ ہوچکا ہے' بقیہ دو امور حسب ذیل ہیں :

(۲) تنظیم قوۃ

"کیا بات ہے کہ آپ اسقدر دبلے ہوتے جاتے ہیں؟ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے جسم کو کھانا لگتا ہی نہیں" - یہ فقرہ ہمارے روز مرہ میں بولا جاتا ہے - تنظیم قوۃ سے مراد یہی کھانے کا لگنا ہے - یعنی حاصل شدہ قوۃ جسم کے ہر حصے پر مناسب مقدار میں اور بہ آراستگی طبعی غذا پھیل جاتی ہے - حیوانات میں یہ گوشت و پوست میں مضمر ہے تو نباتات کے اندر لکڑی اور چھال میں - کسی درخت میں ایک کیل مار دیجیے' اور کچھہ دنوں کے بعد دیکھیے' کیل اب درخت میں نہوگی بلکہ زمین پر پڑی ہوگی - چھوٹا زخم ہو یا بڑا' گہرا ہو یا ہلکا' تمام زخم کس قدر جلد بھر آتے ہیں؟ یہ نظام قوۃ کا اظہار کرتے ہیں -

(۳) صرف قوۃ

نقل و حرکت کو نظر انداز کرکے ہم صرف حرادث کو لیتے ہیں - ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہتی' جب ہم دیکھتے ہیں کہ کس قدر سخت مقابلہ تمام نباتات و حیوانات کو کرنا پڑتا ہے' اور کتنی بڑی مقدار قوۃ کی ہر وقت مقابلہ میں صرف کردینا پڑتی ہے؟

انسان ہی کو لیجیے - ہوا معمولی حالت پر ہمکو ۱۵ - پونڈ فی مربع انچہ سے مار رہی ہے - اب ایک شخص جو ۶ - فٹ لانبا اور $\frac{1}{2}$ ۱ - فٹ چوڑا ہے (۱۲ × $\frac{3}{2}$ - انچہ × ۱ × ۶۰ - انچہ × ۱۵ - پونڈ) ۱۹۴۴۰ - پونڈ یعنی تقریباً ۲۴۰ - من قوۃ کا ہر وقت مقابلہ کرتا رہتا ہے - اگر وہ کم از کم اسی قدر قوۃ سے اس کو نہ روکتا؟ تو وہ زمین پر ٹھہر ہی نہیں سکتا تھا -

نباتات اور حیوانات سب اس حالت میں برابر ہیں - یعنی ہوا کی قوۃ کے مقابلہ میں اُن کو ایسی ہی بڑی مقدار قوۃ کی صرف کرنا پڑتی ہے -

لیکن حیوانات بمقابلہ نباتات کے ایک اور بڑا " صرف " رکھتے ہیں' جس کو ہمنے پہلے نظر انداز کردیا تھا یعنی نقل و حرکت' اور یہی وجہ ہے کہ وہ چھوٹے سے لیکر بڑے تک' سبھی درختوں کے مقابلہ میں بہت کم عمر حاصل کرسکتے ہیں - اور ان میں بھی جو جانور زیادہ کود پھاند کرتے' اور بھاگتے دوڑتے ہیں' اون کی عمریں بوجہ زیادتی صرف قوۃ کے دوسروں سے مقابلۃً کم ہوتی ہیں -

غرضکہ یہی وہ تین امور ہیں جو حیوانات اور نباتات' سب میں جاری ہیں' اور جن میں انکی حیات اور ممات کا راز پوشیدہ ہے - جب تک آمدنی اور صرف برابر ہیں' شباب کی زندگی آپ کو میسر ہے' جہاں پلہ جھکا' معاً انحطاط شروع ہوگیا -

بعض اصحاب کہہ اٹھینگے کہ اس سے تو یہ لازم آگیا کہ اگر آمدنی اور صرف ہمیشہ برابر رکھے جائیں تو گویا ہمیشگی کی زندگی حاصل ہو جائے! ہاں' میرا بھی ایسا ہی خیال ہے' مگر یہ ناممکن ہے' اور اس کی وجہ میں پیش کرتا ہوں -

کسی ایسی شے میں' جو ایک فٹ لمبی' ایک فٹ چوڑی' اور ایک فٹ گہری ہے' ہم اسی قدر اضافہ لمبائی' چوڑائی' اور گہرائی میں بھی کردیں' تو اسکا حجم ۸ - مکسر فیٹ ہوگا - اور ایک ایک فٹ بڑھادیں تو ۲۷ - مکسر فیٹ ہو جائیگا - یہانتک کہ اگر ہر ضلع کی پیمایش ۱۶ - فیٹ کریں تو حجم ۴۰۹۶ - مکسر فیٹ ہو جائیگا - مگر رقبہ پہلی حالت میں ۴ - فیٹ مربع' دوسری حالت میں ۹ - فیٹ مربع' اور تیسری میں ۲۵۶ - فیٹ مربع ہوگا -

ظاہر ہے کہ پہلی صورت میں جب رقبہ اور حجم میں ایک اور دو کی نسبت تھی' تو دوسری صورت میں ایک اور ۳ - کی' اور تیسری میں ایک اور ۱۶ - کی ہوئی - گویا جس قدر حجم میں زیادتی ہوتی جاتی ہے' رقبہ میں کمی آتی جاتی ہے - انسان جو ایک فٹ سے بڑھکر ۶ - فیٹ تک پہنچتا ہے' وہ' وہ حجم حاصل کر لیتا ہے' جس کی پرورش اس تھوڑے سے رقبہ پر (جو معدہ تک محدود ہے) رفتہ رفتہ نا ممکن ہو جاتی ہے' اور اس لیے سارے نظام کو بگڑ جانا پڑتا ہے - ایک فٹ کے چھوٹے بچے اور ۶ - فیٹ کے انسان کے معدوں میں بہ لحاظ وسعت' زیادہ فرق نہیں ہوتا - اس لیے آمدنی کی مقدار بھی زیادہ فرق نہیں رکھتی' اور جب دوسرے ذرایع بند ہو جاتے ہیں' اور سارا بار اسی آمدنی پر پڑ جاتا ہے'

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ کا]

کو برابر ہو سکتی ہے' اور اس طرح ہمارا کعبہ بھی غیروں کے دست و برد سے محفوظ رہ سکتا ہے' ورنہ قران شریف میں " واذ البحار فجرت " جو قیامت کی نشانی بتائی گئی ہے وہ گویا یہی نہر سویس ہے' جس کا کعبہ پر اثر پڑتا ہے اور کعبہ کا مسلمانوں کے ہاتھہ سے جانا اور قیامت کا آنا لازم ملزوم ہے -

قوم کے سنجیدہ دل و دماغ اگر میری راے سے اتفاق کریں تو میں بہ آواز بلند کہونگا کہ اب وقت آگیا ہے کہ مصر کا سوال پوری طاقت سے اٹھایا جائے' اور اس میں تمام اسلامی اقوام دلچسپی لیں - بالخصوص مجلس اتحاد و ترقی اور حزب مصر اسکے طرف توجہ کرے - ترکی اور انگلستان میں ایک دوستانہ معاہدہ ہونے کی جلد سے جلد کوشش کرنی چاہیے' اور دونوں سلطنتوں کے مدبرین کو اسکی طرف توجہ کرنا چاہیے - ہم لوگوں کو انگریزوں کی قومی شرافت کا اعتراف ہے' اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اس میں کوئی دقت نہ پیدا کریں گے' اور اس کا موقعہ کبھی نہ دینگے کہ ہمارا ہاتھہ انکے خلاف اور ان کا ہاتھہ ہمارے خلاف ہو -

سنه ١٨٢٠ ع میں حکومت هند کا ایک ملازم کویت میں تھا ' اس اثناء میں انگریزوں کے ملاح اور فوج ان بحري ڈاکوؤں سے سلطان سعید کی حفاظت کیا کرتے تھے ' جو سواحل پر حملے کیا کرتے تھے -

اس قیام کے زمانے میں ان لوگوں کو چھوٹے چھوٹے جزیروں خصوصاً هرمز میں اترنے کا موقع ملا ' مگر مجبوراً واپس آئے ' کیونکه تجار وغیرہ میں رهں انکے آدمي بہت مرتے تھے - اس کے بعد دور نپولین کي یاد کلیةً یا تقریباً مٹ گئي ' اور لوگ پورٹ سعید اور کویت کے راستے کو بھول گئے -

ایک اور زمانه گذر چکا هے جب که انگلستان نے یه تجویز کي تھي که مصر اور هندوستان میں ریلوے کي تمدید و اجراء سے شام اور شمالي بلاد عرب میں اپنا اثر پیدا کرے - اب اس تجویز کو اپني پہلي اهمیت پھر حاصل هوگئي -

انیسویں صدي میں توسیع استعمار (ملک گیري) کے اعوان و انصار حقیقي آزاد خیالوں کے سامنے پسپا هوئے - ٢٠ - مارچ کو سنه ١٨٦٢ ع میں لارڈ کونل اور موسیو هوفنل نے ایک عهد نامے پر دستخط کیے ' جس میں فرانس اور انگلستان نے سلطان مسقط کي خود مختاري کی حفاظت کا عهد کیا تھا - سنه ١٨٤٦ ع میں فرانس نے سلطان مسقط کے ساتھه تجارتي معاهده کیا جس سے اور بھي وابستگي بڑهگئي -

بیسویں صدي کے اوائل میں خلیج فارس نے نئي اهمیت حاصل کرلي ' اور مسقط اور کویت دونوں میں سے هر ایک مشرق میں یورپ کے اور بحر ابیض متوسط میں ایشیا کے نتائج کے لیے ایک تجارتي دروازه هوگیا - اس لیے لوگوں نے قافلوں کے اس پرانے راستے کو دوباره زنده کرنے کے متعلق جس پر سے تجار یورپ اپنا مال و اسباب اونٹوں پر لاد کر لیجاتے تھے ' بحث کرني شروع کي ' اور یه اس طرح که یه لائن وادي دجله و فرات کو اسکندرونه سے ملالے ' اور بلاد فارس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ کر بحر هند کے ساحل سے مل جائے ' ایک دوسري لائن بچھائي جائے جو یافاے سے شروع هو اور پورٹ سعید میں ختم هوکے ایشیا اور افریقه کو ملادے - یه تمام لائنیں خلیج فارس کے پاس آکے مل جائیں - ان وجوہ سے خلیج فارس کے جزیرے اور اس کے جنگي قلعے جن کا هندوستان پر بہت بڑا اثر هے انگلستان کے لیے ضروري هوگئے -

اس لیے انگریزوں نے جن کے تعلقات عمان اور کویت سے سنه ١٦٢٢ ع اور سنه ١٨٠٩ ع میں تھے ان اطراف میں اپنے قبضه کے استحکام کي کوشش کرنے لگے - اگر چه بحرین کے جزائر سنه ١٨٧٠ ع سے برابر انهي کے هاتھه میں هیں -

مشہور هے که اسمیں انگریزوں کا هاتھه تھا - قیام امن کے لیے انگریزي بحري فوج خشکي میں اتر آئي ' اور انگریزي جھنڈا نصب کر دیا -

اس وقت لارڈ کرزن هندوستان کے گورنر جنرل تھے ' انھوں نے مسقط پر اپنے قبضے کے مستحکم کرنے کے بعد فوراً شیخ مبارک بن صباح امیر کویت سے گفتگو شروع کي ' اور یه طے کیا که ایک انگریزي قونصل کویت میں رهے ' بلکه ایک معاهده کیا ' جسکا مآل و مفاد کویت پر انگریزي حمایت پھیلانا تھا - سنه ١٩٠٣ ع میں لارڈ کرزن اور مسٹر بالفور نے تمام یورپ کے سامنے کویت پر انگریزي حمایت کا اعلان کیا -

دولت عثمانیه اور امیر کویت میں همیشه نزاع رهتی تھي ' یہاں تک که دولت عثمانیه نے ایک تادیبي مهم بھیجي ' مگر انگریزوں نے امیر کي تالیف قلب ' اپنے نفوذ و اقتدار کي تقویت اور عثماني حقوق کي تضعیف کے لیے فوج کو امیر سے کسي قسم کا تعرض

برید فرنگ

مسئلۂ شرقیه

ترکوں سے نجات حاصل کرو ' هر چیز ٹھیک هو جائیگي

صحافت یورپ کا ایک ورق

گریفک لکھتا هے :

دنیا میں بعض ایسے مسائل هیں جن کا غیر منحل هي رهنا بہتر هے - اور آخر کار مجھے اس یقین کي ترغیب دي گئي هے که " مسئله شرقیه " بھي انهي میں سے ایک هے -

یه یقیني امر هے که جسقدر هم اس مسئلہ کے حل کے لیے ' جس کے هم متمني هیں اور جس کو هم سب بہت هي معقول سمجھتے هیں ' اس کي طرف بڑهے هیں اسیقدر یه مسئله زیاده پیچیده اور زیاده خطرناک هوگیا هے -

" ترکوں سے نجات حاصل کرو هر چیز ٹھیک هو جائیگي " یه فقره دو صدیوں سے زائد عرصه سے یوروپین فن حکمراني کا اصول موضوعه رها هے -

اچھا اب ترکوں سے تو نجات ملگئي هے ' یعنی تمام فوري عملي تجاویز کے لیے - لیکن اس نجات کا نتیجه صرف پہلے سے زیاده خونریز و پریشاں کن بے ترتیبي هے -

بلغاریوں ' سرویوں ' اور یونانیوں کي برادرکش رقابتیں ' مسلمانوں ' یهودیوں ' جیوسٹ فرقه کی مہلک نفرتیں ' اور شترکینه خونخواروں کا جوش انتقام ' اور ان سب پر مستزاد هیپسبرگ اور روماٹوف کے رقیبانه حوصلوں کی بندشیں اسقدر ڈھیلي کر دي گئیں که اس سے پہلے کبھی نہیں هوئي تھیں -

آیا یه پیوند مقامي رکھي جائیگي یا اس میں پیوند لگایا جائیگا ؟ " یورپ کی رفتار سیاست سے اس کا جواب پوچھه لو -

بقیه پہلے کالم کا

نه کرنے دیا ' اور ڈرایا که اگر انھوں نے کاروائي کي تو انگریزي بیڑے کي فوج فوراً شہر میں اتر آئیگي -

عملاً تو انگریز ان تمام معدني مقامات پر حاکم هیں جہاں سے بغداد ما وراے فارس اور ماوراء افریقه کي ٹرینیں گذرتي هیں ' لیکن اب وه یه چاهتے هیں که یورپ کو بتائیں که یه حالت قانوني اور قطعي هے - ٣١ - اگست سنه ١٩٠٧ ع کو روس نے سب سے پہلے نهایت وضاحت کے ساتھه تصریح کی ' که خلیج فارس میں انگریزوں کے مصالح مخصوصه سے انکار نہیں کیا جاسکتا - روسیوں کي یه تصریح نهایت قیمتي سند هے ' جو انگریزوں کو آزادي ایران کي قرباني کے معاوضه میں ملي هے - ممکن تھا دوسري سلطنتوں کے مصالح کي قربانگاهوں پر جسم اسلام کے اور ٹکڑے چڑهائے جاتے ' اور اسطرح ان سے بھي یه حقوق تسلیم کرالیے جاتے ' مگر خوش قسمتي سے دولت عثمانیه موجوده مصائب میں مبتلا هوگئي - انگلستان اس زریں فرصت سے مصر اور عراق کے متعلق اور صدها فائدوں کے ضمن میں ایک نهایت کھلا هوا فائده یه اٹھایا که دولت عثمانیه پر ڈپلو میٹک دباؤ ڈال کر ' اور بعض ارباب نظر کے نزدیک معاونت و مساعدت کي توقع دلا کے کویت پر اپنے حقوق تسلیم کرا لیے ' لیکن اسکے بعد جس قدر مدد کي وه قارئین جرائد سے مخفی نہیں - وفي ذالک عبرة لمن کان له قلب او القی السمع و هو شهید -

خلیج فارس اور کویت

کہتے ہیں کہ تاریخ اپنے آپکو دہراتی ہے - صحیح حقیقت یہ ہے کہ انسانیت کو حکم ہے کہ وہ ہمیشہ اپني زیست کی تجدید امم و اقوام کي حیات بعد الممات سے کرتي رہے ' اپني موجودہ شکلیں چھوڑ کے پچھلي شکلیں اختیار کرتي رہے ' اور موجودہ راستوں کو ختم کر کے ان راستوں پر پھر چلے جن پر وہ پہلے چل چکي ہے -

پراني قومیں جو عالم کے تماشا گاہ سے پردہ انقراض کے پیچھے جا چکي تھیں پھر واپس آرہي ہیں -

انسانوں کے وہ گروہ جن کے حق میں لوگوں نے موت کا فتوی دیدیا اب اُن کے ٹھنڈے اور ساکن نعش میں حرارت و حرکت نظر آرهي ہے -

وہ شاهنشاهیاں جو عالمگیر دائروں سے سمٹ کر ناقابل التفات نقطوں میں آگئي تھیں اب پھر جوش زن چشمے کي طرح اس نقطہ سے چاروں طرف پھیل رهي ہیں -

یونان کہ ترکوں کي غلامي میں داخل ہو چکا تھا انگریزوں کي بدولت آزاد ہو کے پھر اپنے قدیم حدود حاصل کر رہا ہے -

روما کي [illegible] کہ افریقیہ سے نکل چکي تھی پھر وہاں داخل ہو رهي ہے - وہ راستے جن پر انسان گذشتہ [illegible] زمانے میں چلا تھا ' بالو اور کھنڈروں سے کہ انکو بدنما بنا رہے تھے ' اور انکو بند کردیا تھا ' اب نکل آئے ہیں ' اور ریل سے ایک نئي زندگي حاصل کر رہے ہیں -

تازہ کے دروازے پھر کل کھلینگے ' جرمني کي دهاوو فرزانگي کوشش کر رهي ہے کہ ان راستوں کو پھر نکالے جو پہلے مشرق کو بحر ابیض متوسط سے ملایا کرتے تھے کہ خلیج فارس کي یہ حالت دو پراني سلطنتوں یعني یوناني اور روماني اور ان کے بعد عربي سلطنت کے زمانے میں یہي تھي -

بخور ' مرجان ' هاتھي دانت ' موتی ' جوہر ' سونا ' مرچ اور کافور وغیرہ وغیرہ یہاں کي پیدا وار میں سے عرب نکال کے خلیج فارس بھیجتے تھے - یہاں سے اناطول کے شہروں میں دجلہ و فرات کي راہ سے جاتے تھے - نہرین کي درمیاني مختصر مسافت میں قافلوں کے همراہ ہوتے تھے - شام میں آترتے تھے جہاں ان کو جنیوا ' وینس ' بیز نطائن ' اور فلورنس کے تاجر ملتے تھے -

خلیج فارس کي اهمیت کي طرف اهل یورپ میں سب سے پہلے جن کو توجہ ہوئي وہ پرتگیز ہیں - وہ جزیرہ ہرمز میں اترے ہوے تھے - مال تجارت چھوٹے چھوٹے قافلے بنا کر اے جاتے تھے جو خلیج عمان سے کویت جایا کرتے تھے -

سنہ ١٥٩٩ ع میں جب ایسٹ انڈیا کمپني کو ملکہ الزبتھ کے دربار سے مشرق میں توسیع تجارت کي اجازت ملي تو اس نے اس خلیج سے پرتگیزي ملازمین چنگي کو نکال کے خود قابض ہونے کي بابت غور کیا ' لیکن چونکہ کمپني کي قوت اس مقصد تک پہنچنے کے لیے ناکافي تھي ' اس کے ملاحوں نے پہلے ایرانیوں اور پھر عربوں سے معاہدہ کیا ' اور پھر جزیرہ ہرمز پر حملہ آور ہوے - سنہ ١٦٢٢ میں اس پر قابض ہوگئے - قبضہ کے بعد خوب لوٹا اور تمام جزیرے کو ویران کردیا - سنہ ١٦٣٨ میں مسقط بھي انکے هاتھ میں آگیا -

جب پرتگیزي بحر ابیض متوسط کي نگراني سے علحدہ ہوگئے تو انگریزوں نے اس گراں بہا میراث سے ایک غیر قصیر مدت تک فائدہ اٹھایا ' جسکي وراثت انہیں هو للینڈ والوں کو ' کہ ان سے طاقت میں سخت اور اسلحہ میں تیز تر تھے ' مجبوراً دیدینا پڑي - اس امید نے اس وقت ایک نیا راستہ پیدا کردیا تھا ' جسکے مصارف کم اور محفوظ زائد تھا - جہازوں نے ساحل عرب سے بچنا شروع کیا - عراق میں قافلوں کي آمد و رفت کم ہوگئي - اور دارالسلام (بغداد) پر بھي وهي مصیبت نازل ہوئي جو بابل پر اس سے پہلے نازل ہوئي تھي -

خلیج فارس کي طرف لوٹنے کے لیے انگریزوں نے راہ میں راس الکلب کے آفتاب کے غروب ہونے کا انتظار نہیں کیا -

آنھوں نے یاد کیا کہ نیپولین جب جنرل تھا تو اس نے یہ سونچا تھا کہ سلطان ٹیپو کی ' جو انگریزوں کے مقابلہ میں علم بردار استقلال ہے ' مدد کرے ' اور خود آبنائے باب المندب میں اتر آئے ' اس نے اس جزیرہ میں اپنے جاسوس بھي اس غرض سے پھیلادیے تھے کہ وہ اسکے لیے خشکي کا وہ راستہ دریافت کریں جو کسي زمانے میں ایک هي وقت میں شمالی خلیج فارس کو جنوبی شام اور یورپ کو ایشیا اور افریقہ سے ملاتا تھا ' اور خود اس راستے کا مطالعہ شروع کیا تھا ' جو سکندر نے فتح هندوستان کے لیے جاتے وقت اختیار کیا تھا -

اسکے علاوہ انگریز اس فوجی خطرے سے باخبر تھے جو مشرق میں اُن کی شاهنشاهي کو دهمکا رہے تھے - ان کو نظر آیا کہ خلیج فارس هی اس فوجی راستے پر مسلط ہے ' جو قبضہ هندوستان کے لیے مناسب ہے -

اٹھارویں صدی کے اوائل میں عرب ان دونو فارسي سلطنتوں پر قابض ہوگئے - اور اپني انتظامي خود مختاري کا اعلان کردیا -

ان دونوں سلطنتوں میں ایک سلطنت کویت تھی ' اس میں پرجوش اور قوي مردان دریا نورد تھے ' دهانہ شط العرب پر عمیق بندر واقع تھے ' دوسري سلطنت عمان کي تھي جن کے سواروں کے هاتھ میں خلیج فارس کی حفاظت تھي -

سنہ ١٨٠٠ ع میں ایک انگریزي ملازم آیا ' اور سنہ ١٨١٣ ع - انکو امیر عمان اور امیر کویت سے اس بات کی اجازت مل گئی کہ ان کا ایک ملازم بصرہ (کہ نہر فرات پر واقع ہے) جائے - یہ ملازم وهي وکیل تھا جسکو انگریزوں نے اس لیے بھیجا تھا کہ وہ نپولین کے جاسوس کي تفتیش کرے -

میں ہے ' اسلیے ان کا اصلی کارنامہ یہ ہے ' کہ اونھوں نے گورنمنٹ کی پیشانی کے بل کن کن تدبیروں سے نکالے ' لیکن اسکی تفصیل اس مختصر مضمون میں مشکل اور غیر ضروری ہے - نتیجہ کی عظمت خود اپنے مقدمات کی عظمت کا بدیہی ثبوت ہے - بالآخر ان کوششوں کا نتیجہ جلسہ سنگ بنیاد میں پبلک کو نظر آیا ' اور ۶ - ہزار سالانہ ایڈ کی صورت میں بالاستقلال نظر آتا ہے - اوسکے زمانے میں جلسہ ہاے سالانہ کا ہنگامہ دوبارہ گرم ہوگیا - بنارس' دہلی ' لکھنؤ میں جو جلسے ہوے ' ان میں جو اہم رزولیوشن پاس ہوے ' بنارس میں علمی نمائش جس وسیع پیمانے پر ہوئی ' ہز ہائنس سر آغا خاں جس تزک و احتشام کے ساتھہ ندوہ کی عمارت کے ملاحظہ کے لیے تشریف لاے ' سید رشید رضا نے جلسہ ندوہ کی جو صدارت قبول کی ' وہ تمام تر مولانا ے موصوف کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ تھا ' جو ندوہ کی شہرت کا طغراے زریں بن گیا -

مالی حیثیت سے ندوہ نے اسقدر ترقی کی کہ دارالعلوم ندوہ جو مولانا ے موصوف کی زیر معتمدی تھا ' عام چندوں کا محتاج نہ رہا - گورنمنٹ ایڈ سے الگ ' بیگم صاحبہ بھوپال نے ڈھائی سو روپیہ ماہوار کی رقم مقرر فرمائی - نواب صاحب رامپور نے پانچسو سالانہ منظور فرمالیے ' راجہ صاحب جہانگیر آباد نے ۹ - سو سالانہ کی رقم عنایت کی - ان کے علاوہ متفرق وظیفے تھے ' جو اون کے دوست احباب عطا فرماتے تھے - ان تمام مستقل آمدنیوں میں ' بجز مولانا ے موصوف کے کسی معتمد یا ممبر ندوہ کی سعی و اثر کو مطلق دخل نہیں - وہ حیدر آباد سے بھی مالی مدد حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف تھے ' اگر مولوی عزیز مرزا صاحب کا ناگوار معاملہ پیش نہ آگیا ہوتا ' تو یہ کوشش بھی اب تک بارور ہوجاتی - بہاولپور کی ۵۰ - ہزار کی رقم اگرچہ مولانا غلام محمد شملوی کی کوششوں کا نتیجہ ہے ' لیکن اس کے علاوہ بورڈنگ کے لیے تقریباً ۲۰ - ہزار کی جو رقم جمع ہوئی ' وہ مولانا ے موصوف کی احاطہ اثر سے علحدہ نہیں ہوسکتی - متفرق چندے اگرچہ وکلاء کے ذریعہ سے جمع ہوتے رہے ' لیکن اونھوں نے اپنے زمانے میں نہایت موثر وفود مرتب کیے ' جو اون کی سرپرستی میں مختلف جگہ بھیجے گئے - پشاور ' شملہ ' کوہاٹ ' راولپنڈی ' امرت سر وغیرہ کے وفود اس سلسلہ میں خاص اہمیت رکھتے ہیں ' ان وفود کو مولانا ے موصوف نے اپنی بلند ہمتی سے روپیہ جمع کرنے کے بجاے ' مقاصد ندوہ کی اشاعت کا بہترین ذریعہ قرار دیا تھا ' لیکن مجھے یہ نہ بھولنا چاہیے کہ میں ندوہ اور مولانا شبلی کے کارناموں پر بحث کر رہا ہوں -

بے شبہ ندوہ کو بھی نقد کی ضرورت ہے ' وہ ایک وسیع عمارت کا بھی محتاج ہے ' اوسکو ایک خوشنما بورڈنگ بھی درکار ہے ' لیکن یہ چیزیں اوسکے تاج کا طرہ نہیں ہوسکتیں - اوسکے مناقب و فضائل ' علم و مذہب کی اشاعت تک محدود ہیں ' اسلیے ہم کو بتانا چاہیے کہ مولانا شبلی نے اس سلسلہ میں کیا کیا -

اشاعت علم کا مستقل اور وسیع ذریعہ کتب خانہ ہے ' ندوہ کو مال غنیمت کی طور پر ایک معقول کتبخانہ شاہ جہاں پور میں مل گیا تھا - ارکان ندوہ اسی فخر کے نشے میں سرشار تھے ' کسیکو اوسکی ترقی اور کتب نادرہ کے جمع کرنے کا خیال نہ تھا - مولانا ے موصوف نے اسکی طرف خاص توجہ کی ' خود اپنا بیش قیمت کتب خانہ جو کتب نادرہ کا مجموعہ تھا وقف کردیا - نواب علی حسن خان نے بھی اونھی کی تحریک سے اپنا کتب خانہ عنایت فرمایا ' نیز سکندر نواز جنگ (پٹنہ) اور عماد جنگ (حیدرآباد) نے اپنے اپنے کتبخانے مولانا ہی کے اثر سے ندوہ کو ہبہ کیے - انگریزی کی کتابیں نہ تھیں ' نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی نے بہت سی انگریزی کتابیں قدیم اور نایاب اور ایک معتدبہ ذخیرہ عربی کتابوں کا عنایت فرمایا - امیٹھی (لکھنو) سے ایک مختصر کتبخانہ ندوہ میں آکر شامل ہوا - انجمن دائرۃ المعارف حیدر آباد نے بھی اپنی تمام مطبوعہ کتابیں دیں ' اسکے علاوہ اور بھی لوگوں نے چھوٹے چھوٹے کتب خانے وقف کیے - قیمت سے الگ کتابیں خریدی گئیں - غرض اونکے زمانے میں ندوہ کا کتب خانہ ' ایک وسیع ' نادر ' بیش قیمت خزانۂ کتب بن گیا ' اشاعت علم کا ذریعہ طلباء ہیں - مولانا ے موصوف سے پہلے ایک طالب العلم بھی ایسا نہ تھا جو شائق تحقیقات علمیہ کا راغب ہو ' علمی ذوق رکھتا ہو ' کتب بیں ہو ' ضروریات و مقتضیات زمانہ سے آشنا ہو ' مقرر ہو ' انشا پرداز ہو ' عربی زبان میں کامل مہارت رکھتا ہو - مولانا ے موصوف کے زمانے میں متعدد لڑکے ایسے پیدا ہوگئے جو ان خوبیوں کا مجموعہ ہیں ' اور اونکا مخفی اثر دار العلوم سے نکلکر ہندوستان میں پھیل رہا ہے - مذہبی کاموں کے سلسلہ میں اونھوں نے اشاعت اسلام کا صیغہ متعدد بار اپنے ہاتھہ میں لینا چاہا ' لیکن شاہ سلیمان صاحب نے اپنے آپ کو مجسم اشاعت اسلام ثابت کر کے یہ صیغہ اونکے ہاتھہ سے لے لیا ' تاہم اونھوں نے اس سلسلہ میں ایک ایسی خدمت انجام دی ' جو ابدالآباد تک مسلمانوں کو اپنا زیربار احسان رکھیگی - تمام مسلمان معترف ہیں کہ وقف علی الاولاد کا قانون ایک ایسا قانون ہے ' جسکے بغیر مسلمانوں کی جائداد کا تحفظ نہیں ہوسکتا ' یہ ایک خاص مذہبی مسئلہ تھا ' جسکو حکام پریوی کونسل نے باطل کردیا تھا - مولانا ے موصوف نے ندوہ کے جلسہ سالانہ میں اسکا رزولیوشن منظور کرایا ' اسکے بعد نہایت سرگرمی سے اسکے متعلق کارروائی کی ' جسکا نتیجہ آج قوم کے سامنے ہے -

یہ مولانا شبلی کے کارناموں کا اثباتی پہلو ہے ' وجود اگرچہ عدم پر فضیلت رکھتا ہے ' لیکن اونکے فضائل کا سلبی پہلو اس سے بھی زیادہ روشن و نمایاں ہے - نواب محسن الملک نے اصرار کیا کہ آؤ تین سو روپیہ ماہوار لو ' مکان و فرنیچر کالج سے دیا جائیگا ' مولوی عزیز مرزا نے سات سو روپیہ پر ڈائرکٹر علوم مشرقیہ مقرر کرنا چاہا ' بیگم صاحبہ بھوپال نے بھوپال میں قیام کی خواہش کی ' لیکن لا اور کلا کے مختصر الفاظ نے ان تمام مطامع کا سدباب کردیا ' کیوں اسلیے کہ اونکو دولت کی نہیں ' جاہ کی نہیں ' شہرت کی نہیں ' صرف ندوہ کی ضرورت تھی ' لیکن افسوس کہ اب ندوہ کو اونکی ضرورت نہیں -

دعوۃ الہلال

(از خریدار الہلال نمبر ۱۱۳۵)

اپکا اخبار الہلال مورخہ ۲۱ - جمادی الاخری مطالعہ سے گزرا مولوی عبد اللہ صاحب امجدی کے اعتراضانہ مضامین نظر سے گذرے - جواب دہی کی زحمت جناب نے مفت گوارا فرمائی - میرے خیال میں اس سوال و جواب میں اپکے وقت عزیز کے ضائع ہونے کا گمان ہے - جو مسیحائی ایک قریب الی الموت قوم کے حق میں آپ کر رہے ہیں صرف اسی میں مصروف رہیے - اس قسم کی بحثیں بد قسمت قوم کے لیے مخل و مانع بہبود ہیں - اندنوں اسلامی حادثات جیسے کچھہ گذرے پیش نظر ہیں ' غالباً اس سے ایک مسلمان بھی بے خبر نہیں - اسکی چارہ جوئی میں جناب نے خواب و خور و آرام و راحت بالاے طاق رکھہ دیا ہے ' اللہ تعالی اس سعی میں برکت دے ' اور نتیجہ خیر ظہور پذیر ہو - میں کسی طرح اس لائق نہیں کہ مشیرانہ کسی مضمون کی طرف آپ کو توجہ دلاؤں - فقط مقصود اظہار خیال تھا ' جسکو پیش خدمت جناب کیا گیا ' آپ کے لطف عمیم سے امید ہے کہ درج اخبار فرما کر ممنون فرمالیں گے ء

یه ابھي مشکوک ہے ' لیکن اس نرم کن طریقه پر جو کچھه کیا گیا وہ دیرپا نہیں هو سکتا -

پروفیسر اسپنسر ولکنسن نے ایک دفعه کہا تھا که " تمام بین المللی سوالات حل هو سکتے هیں مگر ٹاوپ ڈاوک (چوٹي کا کتا) کا سوال غیر منحل ہے ' مسئله مشرقیه ایک چوٹي کے کتے کا نہیں بلکه چوٹي کے کتوں کا ایک سوال ہے اور یہي وجه ہے که ڈپلومیسي اس کے آگے مسکین صورت بناتي ہے "

جنوبي مشرقي یورپ کا تصفیه سلافي اور یوناني اخوت کے مسیحي تحمل کي روح میں ایک خواب ہے - یه ایسے جذبات هیں جو گرجوں کے نصائح سے زیادہ مضبوط هیں' اور بلقان همیشه ان سے لبریز رها ہے - اپني تمام تاریخ میں اس آتش فشاں ملک کا امن ٹاوپ ڈاوگ کا امن رها ہے - یہاں بلغاري سروي ' یوناني ' اور آخر میں عثمانی شاهنشاهي رہ چکي هوگي ' اور جب تک زوال کا وقت نہیں آیا هر ایک نے امن کو اچھي طرح بلکه کار آمد طور پر قائم رکھا ' مگر ایک ایسا امن جس کي بنیاد مختلف اور آزاد قومیتوں پر هو جن میں سے هر ایک اپنے هي حدود کے اندر لڑتي بھڑتي رهتي هوں ' کبھي نہیں قائم رہ سکتا ہے -

هر ایک شاهنشاهي کے سقوط کے پیچھے بے ترتیبی آتي ہے' اور امن صرف نئے ٹاپ ڈاوگ کے ظہور پر آیا ہے - یه ہے بلقانی تاریخ کا سبق اور اسی سبق کی روشني میں موجودہ پیچیدگیوں کا انتظام کرنا چاهیے -

تم خود مختار قومیتوں کي بنیاد پر ایک باقاعدہ حالت محفوظ نہیں رکھسکتے - اس کے دو سبب هیں - اولاً قومیتیں خود اتفاق نہیں کرینگي - ثانیا ان کو متفق کرنے کے لیے کوئي بیروني کوشش روس اور آسٹریا اور ان کے ذریعے سے شاید تمام یورپ کو میدان میں لا کے کار زار جنگ کے رقبے کو وسیع کر دیگي -

میرے نزدیک ان پیچیدگیوں کے انتظام کا بہترین طریقه یه ہے که ان کو سختي کے ساتھه چھوڑ دیا جاے' اور دوسرے ٹاوپ ڈاوگ کا انتظار کیا جاے - وہ انجام کار آئیگا خواہ هم کچھه هي کریں ' اور هم اپنے آپ کو مصیبت کي ایک بڑي مقدار سے محفوظ رکھسکینگے اگر هم اس کو آنے دینگے -

مقدونیه کي سرگذشت

ڈیلي ایسٹ ۱۱ - جولائي سنه ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں لکھتا ہے :

٤ - جولائي کو " ترکي اور مقدونیه کے چند ضروري مسائل " کے زیر عنوان چارلس روشر نے انسٹیٹوٹ آف جرنلسٹ کے هال میں لائیڈوں کے ذریعه سے ایک لیکچر دیا - مسٹر روشر نے حاضرین کي توجه مقدونیه کي موجودہ حالت کي طرف متوجه کي اور ترکي حکومت اٹھنے کي تعبیر " بد سے بد تر حالت میں تغیر " سے کی - انھوں نے کہا که یورپ کے سامنے نہایت ضروري مسئله ان ۲ - لاکھه ترکوں کي فکر کا جو ایشیاے کوچک آئے هیں - انکی حالت

هذا فراق بیني و بینک

(از مولوي عبد السلام صاحب ندوي)

اگر کسي نے یه دعوی کیا که روح کے بغیر جسم کا وجود قائم رهسکتا ہے ' جوهر کے بغیر بقاے عرض ممکن ہے ' تو یه ایک ایسا دعوی هوگا جس کے اثبات کے لیے تمام قوانین قدرت کو بدل دینا پڑیگا ' و لن تجد لسنة الله تبدیلا ' ندوة العلماء کے ساتھه مولانا شبلي کا تعلق بعینه روح و جسم اور عرض و جوهر کا تعلق تھا -

مولانا شبلي نے جب اول اول ندوہ میں قدم رکھا ' تو یه وہ وقت تھا جب لارڈ مکڈانل کی گورنمنٹ ندوہ کو پامال کرچکي تھی - بانیان ندوہ نے حیدر آباد و مکه معظمه کو اپنا مامن بنایا تھا - ملک یا خود ممبران ندوہ خواب غفلت میں سرشار تھے - اس لیے مدت سے جلسه هاے سالانه کي گرم بازاري سرد هو چکي تھي - مستقل آمدني معدود تھي ' حیدر آباد کا ماهوار سو روپیه کا وظیفه ' بهاولپور کي تین سو سالانه کي رقم ' ندوة العلماء کي وجه کفاف تھی - باقي چندوں کي رقم تھي جو ادھر ادھر سے جھولي میں پڑ جاتي تھي - موجودہ حالت کي نسبت میں نہیں کہه سکتا ' لیکن اوسوقت جب اس حالت کو دیکھه کر گورنمنٹ کي چشم عتاب کي سریع السیر گردش پر نظر ڈالي جاتي تھی ' تو نظر آتا تھا که اسباب و علل کا ایک غیر مربوط سلسله ہے ' جو علی گڈہ سے شروع هوکر تمام هندوستان میں پھیل گیا ہے - ندوة العلماء بھی اسی سلسله کے پیچ و خم میں الجھه کر رهگیا ہے' اسلیے اس صید گرفتار کی رهائی کے لیے مولانا شبلی نے انھی گرهوں کو کھولا - منزل پر پہونچنا اسان ہے ' دشواري جو کچھه ہے ' قطع مسافت

[بقیه پہلے کالم کا]

خوشتر هوتی اگر وہ بھی اپنے هزاروں بھائیوں کی اسی سر زمین میں هلاک هوگئے هوتے' جسکے چھوڑ نے پر وہ مجبور کیے گئے هیں - مسٹر روشر کو اسی طرح مظالم کی صحت کا یقین ہے جیسا که ٹرافلگر اسکوائر میں ایک لاٹ کے هونے کا یقین ہے - ان مظالم کی ذمه داري ان کو متجس پر عائد هوتی ہے ' جنکے ساتھه همیشه ایک پادري رهتا تھا' اور ان مظالم کے ارتکاب سے پہلے اور اسکے بعد انکو کیتھولک مذهب کی رو سے مغفرت عطا کیا کرتا تھا -

قلت وقت کی وجه سے مسٹر روشر مذهب کے اس جنگ سے تعلق کے نقطے کو هاتھه بھي نه لگا سکے ' مگر ان کو امید ہے که وہ اپنے نتائج عنقریب مضمون کی صورت میں شائع کرینگے -

خطبه کے اختتام پر مسٹر روشر نے تین قرار دادوں کي تحریک کی' جسکي تائید مسٹر شاف صدر جلسه نے کي تائید کرتے هوے مسٹر شاپ نے کہا : معاهدہ لندن پر دستخط کرنے میں عجلت کي اصلي محرک سر ایڈورڈ گرے کی یه دھمکی تھی که اگر انھوں نے دستخط نه کیے تو وہ مظالم کي وہ رپورٹ شائع کردینگے جو برطاني قونصل نے بھیجي ہے - خفیف مباحثه کے بعد قرار دادیں طے هوگئیں ' اور جلسه برخاست هوا-

الا يا الله ايها المسلمون !

هل بعد هذا الذل تسكتون ؟؟

جامع سلیم ادرنہ میں بلغاری اور سروی فوج کے وحوش و برابرہ اپنے غلیظ اور گل آلود جوتوں سمیت داخل ہو رہے ہیں ۔
اور محراب و ممبر کے قریب کھڑے ہو کر چھت کے نقش و نگار کو متحیرانہ دیکھ رہے ہیں ۔

تبكي الحنيفة البيضاء من اسف * كما بكى لفراق الالف هيمان

حتى المحاريب تبكي وهي جامدة * حتى المنابر ترثي وهي عيدان

لمثل هذا يذوب القلب من كمد

ان كان في القلب اسلام وايمان

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۸)

نام	پائی	آنہ	روپیہ
بذریعہ جناب فخر الرحمن خان صاحب محرر			
جیل خانہ ریاست چرکھاری	-	۱	۱۵
بقایا چندہ صدر	۳	-	-
(بہ تفصیل ذیل)			
بقایا چندہ عیسے نگرے	۶	-	-
جناب شیخ غازی صاحب	-	۴	-
جناب حسین بخش صاحب	۳	۱	-
جناب خدا بخش صاحب	-	-	۱
جناب عبد الغفور صاحب سوداگر چرم	-	۸	-
زوجہ جناب بدلو صاحب	-	۲	-
جناب جان صاحب	۳	۱	-
جناب منشی امیر اللہ خان صاحب	-	۱۴	۱
جناب مدار بیگ صاحب - نلنگہ	-	-	۱
جناب شیخ اسمعیل صاحب	-	-	۱
جناب شیخ غازی صاحب	-	-	۱
جناب شیخ نتھو صاحب	۳	-	-
جناب شیخ رمضان صاحب - نلنگہ	۶	۵	-
جناب درسی محمد خانصاحب - نلنگہ	-	۴	-
جناب سردار بیگ صاحب	-	۲	-
جناب شیخ جمن صاحب	-	-	۱
جناب شیخ عبد العزیز صاحب زکیل	-	-	۲
جناب شیخ احمد صاحب افسر درم	-	۴	-
جناب سید جعفر علیصاحب	-	-	۲
جناب شفیع احمد خانصاحب - طالبعلم	-	-	۲
جناب شیخ الہ بخش صاحب	-	۲	-
از جانب مسلمانان موضع بسی ضلع چتوڑگڑھ میواڑ علاقہ اودیپور			
جناب ملا نور محمد و عبد الرحمن صاحبان	-	-	۱۳
جناب میران بخش صاحب	-	-	۳
جناب حاجی خواج بخش صاحب	-	-	۲
جناب علی محمد صاحب	-	-	۲
جناب سلیمان صاحب	-	۱۳	۱
جناب کمال الدین صاحب	-	-	۲
جناب لال محمد صاحب	-	۱۳	۱
جناب نبی بخش صاحب - آسام	-	-	۲
جناب نبی بخش صاحب - ماقان	-	-	۱
جناب اللہ رکھی صاحب	-	۱۳	-
جناب بہور صاحب	-	-	۱
جناب نتر صاحب	-	-	۱
جناب داؤد صاحب	-	-	۱
جناب خواج بخش صاحب - پٹیل	-	-	۴۰
جناب نبی بخش صاحب - تاک	-	-	۴
جناب جمال الدین صاحب - سامریہ	-	-	۶
جناب کریم بخش صاحب - تاک	-	-	۲
جناب محمد بخش صاحب - کتاریہ	-	-	۴
جناب عبد الشکور صاحب	-	۱۴	۲
جناب عبد العزیز صاحب	-	-	۲
جناب جمال الدین صاحب - سرلنکی	-	-	۲
جناب قدرت اللہ صاحب - سامریہ	-	-	۱۰
جناب یعقوب صاحب - کتاریہ	-	-	۱
جناب عبد الرحیم صاحب - کھینچی	-	۱۴	۱
جناب امام بخش صاحب - کھینچی	-	-	۱
جناب حافظ عبد الوارث صاحب	-	-	-
جناب مسلم صاحب - پہاڑی	-	-	۱
جناب الیاس صاحب - کھینچی	-	۸	-
جناب ابراہیم صاحب	-	۸	-
جناب الیاس صاحب - سرلنکی	-	-	۱
جناب حسن خانصاحب	-	-	۲
جناب عبد الرحمن خانصاحب	-	۱۳	-
جناب بہادر شاہ خانصاحب حولدار	-	۲	۱
جناب رنگ باز خانصاحب	-	-	۱
جناب قاضی غلام احمد صاحب - دانی بسی	-	-	۲
جناب مصری خانصاحب	-	-	۲
جناب الہ بخش صاحب - استا	-	۳	۱
جناب سراج الدین صاحب - استا	-	-	۱
جناب خدا بخش صاحب	-	-	۳
جناب داؤد صاحب	-	۸	۱
جناب الہ بخش صاحب	-	-	۱
جناب خاجو صاحب	-	-	۱
جناب سلطان صاحب	-	-	۱
جناب طیب صاحب	-	-	۱
جناب اسمعیل صاحب	-	۸	-
جناب حسن شاہ صاحب	-	۱۴	-
جناب فاضل شاہ صاحب	-	-	۱
جناب قاسم شاہ صاحب	-	۶	-
جناب حاجی شاہ صاحب	-	۱۳	-
جناب نور محمد صاحب	-	-	۱
جناب لال محمد صاحب	-	۸	-
جناب مسلم صاحب	-	-	۱
جناب عالم صاحب - باگڑی	-	-	۱
جناب فتح محمد صاحب میرٹ رال	-	۱۳	۱
جناب خواج بخش صاحب باگڑی	-	۱۳	-
جناب عیسی صاحب - میرٹ رال	-	۱۳	-
جناب کریم بخش صاحب	-	۱۳	-
جناب خدا بخش صاحب	-	۶	-
جناب حاجی ابراہیم صاحب	-	۴	۱
جناب الیاس صاحب - میرٹ رال	-	-	۱
جناب الہ بخش صاحب	-	۱۳	-
جناب حاجی بدر صاحب	-	-	۱
متفرق طور پر جہوئی میں ۲ + ۸ آنہ در در آئے	-	۷	۴
چندہ مسلمانان موضع پارسولی ضلع چتوڑ			
(بہ تفصیل ذیل)			
جناب فتح محمد خانصاحب - دانی پارسولی	-	-	۲
جناب چاند محمد صاحب استا	-	-	۲
جناب اللہ بخش صاحب استا	-	-	۳
جناب بہور صاحب	-	-	۱
جناب مہتاب خانصاحب	-	۱۴	-
جناب اشرف محمد صاحب - سلارٹ	-	-	۱
جناب حسن صاحب	-	۸	-
جناب بھیکن صاحب	-	۶	-
جناب نور محمد صاحب	-	-	۱
جناب غفور صاحب	-	۶	-
جناب نواب خان صاحب	-	۸	-
جناب چاند محمد صاحب	-	۸	-
میزان	-	۳	۱۸۱
سابق	۶	۴	۷۸۷۴
کل	۶	۷	۸۰۵۵

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD AT THE HILAL ...

ا کا موهنـــي کسـم تيـــل

تيل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے ليے بهت سے قسم کے تيل اور چکني اشيا موجود هيں اور جب تهذيب و شايستگي ابتدائي حالت ميں تهي تو تيل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشيا کا استعمال ضرورت کے ليے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذيب کي ترقي نے جب سب چيزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تيلوں کو پهولوں يا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنايا گيا اور ايک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - ليکن سائينس کي ترقي نے آج کل کے زمانه ميں محض نمود اور نمايش کو نکما ثابت کرديا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جوياں هے بنابريں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے ديسي و ولايتي تيلوں کو جانچکر " موهني کسم تيل " تيار کيا هے اسميں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹيفک تحقيقات سے بهي جسکے بغير آج مهذب دنيا کا کوئي کام چل نهيں سکتا - يه تيل خالص نباتاتي تيل پر تيار کيا گيا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دير پا هونے ميں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هيں - جڑيں مضبوط هوجاتي هيں اور قبل از وقت بال سفيد نهيں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوريوں کے ليے از بس مفيد هے اسکي خوشبو نهايت خوشگوار و دل آويز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قيمت في شيشي ١٠ آنه علاوه محصولڈاک -

... ی ا ... ر

هندوستان ميں نه معلوم کتنے آدمي بخار ميں مرجايا کرتے هيں' اسکا بڑا سبب يه بهي هے که اُن مقامات ميں نه تو دواخانے هيں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکيم اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلا طبي مشوره کے ميسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروريات کا خيال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثير کے بعد ايجاد کيا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذريعه اشتهارات عام طور پر هزارها شيشياں مفت تقسيم کردي هيں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - بعون مسرت خدا کے فضل سے هزاروں کي جانيں اسکي بدولت بچي هيں اور دعوے کے ساتهه کهه سکتے هيں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار يعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسميں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' يا وه بخار' جسميں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں درد سر بهي هو - کالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹياں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کيجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے کي وجه سے ايک قسم کا جوش اور بدن ميں چستي و چالاکي آجاتي هے' نيز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں' بدن ميں سستي اور طبيعت ميں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دير سے هضم هوتا هو - تو يه تمام شکايتيں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هيں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايک روپيه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکيب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

١٠،١ ... و پروپرائٹر

ايم - ايس - عبد الغني کيمسٹ ٢٢٠ و ٧٣
کولوٹوله اسٹريٹ - کلکته

... م ...

اس نام کا ايک هفته وار ... ٥ - جولائي سنه ١٩١٣ ع سے راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ايڈيٹوريل سٹاف پراني و نئي تعليم کے بهترين نمونوں کا مجموعه هوگا - اس اخبار کو کسي خاص شخص يا فرقه کي ذاتي هجو يا فضول خوشامد سے کلية پرهيز هوگا - مگر ساتهه هي وطن اور اهل وطن کے فائده کيليے جائز نکته چيني سے بهي باز نهيں رهيگا - اسکا مسلک آزاده روي کے ساتهه صلح کل هوگا - اسکا دستور العمل :

ايمان کي کهينگے ايمان هے تو سب کچهه

يه اخبار ١٨ - ٢٢ - کے چوتهائي حصه پر کم از کم ١٦ - صفحوں کا هر ماه کي ٥ - ١٢ - ١٩ - اور ٢٦ کو شائع هوا کريگا -

چونکه اهل وطن کي قدرداني سے اخبار نسيم هند کا پهلا پرچه ٢٠٠٠ شائع هوگا - اسليے تاجر صاحبان کيليے اچها موقعه هے - که وه اشتهار بهيج کر فائده اٹهاويں - همکو صوبه سرحدي - پنجاب اور هندوستان کے هر گاؤں اور شهر کے نامه نگاروںکي بهي ضرورت هے لائق نامه نگاروں کو اخبار مفت دينے کے علاوه اُجرت بهي معقول ديجاويگي (اخبار کي قيمت سالانه ٢ - روپيه ٨ - آنه)

درخواستيں بنام منيجر " اخبار نسيم هند " راولپنڈي (پنجاب)

معه محصول خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیوں کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی ایک سال

۱۵ سائز گارنٹی ایک سال — معه محصول پانچ روپیه

۹ سائز گارنٹی ایک سال — معه محصول دو روپیه آٹھ آنه

نیچے دی گئی ہیں مذکور گھڑیوں کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی

۱۸ - سائز آٹھ روز میں ایک مرتبہ کنجی دیجانے والی چاندی سنگل کیس ... ڈبل کیس ... گارنٹی ایک سال

۱۵ - سائز چاندی ڈبل کیس کروڈ ایٹر فرنس شہرت میں ثانی نہیں رکھتی سلنڈر ... گارنٹی ۲ سال

۱۸ - سائز ایسٹ اینڈ واچ ایلور ریلوے میں گارڈ و ڈرائیور کے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ ... گارنٹی ۲ سال

نوٹ - بکس میں رکھنا منظور ہوتا تو میں بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

ایم - اے - شکور اینڈ کو ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلا کلکتہ

ROSKOPF SYSTEME PATENT SWISS MADE

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, Macleod street,
CALCUTTA.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ٨ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ٧ | کلکتہ: چہار شنبہ ١٠ رمضان ١٣٣١ ہجری | جلد ٣

Calcutta : Wednesday, August 13, 1918.

فہرست

کامریڈ و ہمدرد کی ضمانت

حکام اپنے ضعف کی بندش زبان شکایت کی بندش سے کر رہے ہیں ' ظلم ہو' جور ہو' ستم ہو' کچھہ بھی ہو مگر آن کی یہی خواہش رہتی ہے کہ عام نظریں ان واقعات کو دیکھیں' عام سماعتیں ان حوادث کو سنیں ' عام دماغ ان کے نتایج سے اثر پزیر ہوں' لیکن نہ زبان پر کوئی لفظ آئے ' نہ قلم سے کوئی حرف نکلے - امتثال میں اگر تغلف ہوا تو تعزیر و تعذیب کی پہلی قسط ضمانت سے شروع ہوئی جو اس ہفتے میں کامریڈ و ہمدرد (دھلی) سے دو ہزار روپے کی مقدار میں لی گئی ہے - قاریین الہلال و زمیندار و مسلم گزٹ کا فرض ہونا چاہیے کہ اس مقدار کو اپنے مخصوص چندوں سے فراہم کریں - میں اس فنڈ میں ایک سو روپے نذر کرتا ہوں -

مالا بد منہ

اعانۂ مظلومان کانپور

کانپور کے مقدس فرزندان اسلام جو شہید ہوے آن کی پاک روحیں خدا کے حضور میں پہونچ چکی ہیں ' جہاں نہ مسٹر ٹائلر کو قتل عام کی دسترس ہے ' نہ مسٹر سم کو شعائر اللہ کی بے حرمتی کا موقع حاصل ہے ' نہ پولیس کو بے گناہوں کے گھروں میں گہس کر انہیں پابہ زنجیر کرنے کا حق ہے :

یبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان وجنات لهم فیها نعیم مقیم ' خالدین فیها ابـــداً ' ان الله عنـــده اجـــر عظیـــم (٩ : ١٩)	آن کا پروردگار آن کو اپنی مہربانی و رضامندی سے ایسی بہشت میں رہنے کی خوش خبری دے رہا ہے جہاں دائمی آسایش ملیگی' یہ لوگ ہمیشہ بہشت کی راحت میں مقیم رہینگے' بے شبہ اللہ کے ہاں اجر و ثواب کا بڑا ذخیرہ موجود ہے -

لیکن شہیدوں کے اہل و عیال' جن کے گھرانے تو خدا کی رحمت سے مطہر ہوچکے ہیں مگر اس وقت نظر ابتلا میں ہونے کی وجہ سے عوام میں مطرود و مخذول ہو رہے ہیں - آن کی حالت عام نصرت و تعاون کی حاجتمند ہے - جو لوگ اپنے گھروں سے گرفتار کر کے قید کیے گئے ہیں وہ اور بھی قابل رحم ہیں - ١٠ - اگست سنہ ١٩١٣ع کو میں خود مجسٹریٹ کانپور سے ملنے گیا کہ مجھے زندان کانپور کے آن گرفتاران بلا سے ملنے کی اجازت دی جائے جو شہادت مسجد کے سلسلے میں پا بزنجیر ہوے ہیں - مجسٹریٹ نے اس کو منظور کرنے سے اِنکار کردیا - ١١ - اگست کو میں نے لفٹنٹ گورنر صوبۂ متحدہ کو تار دیکر خواستگاری کی کہ یا تو میری درخواست قبول ہو یا وجوہ انکار سے اطلاع دی جائے - مجسٹریٹ نے کانپور میں میرا قیام بھی جائز نہ رکھا ' اس سے ظاہر ہے کہ مظلوموں کے ساتھہ کیا سلوک ہو رہا ہے

مسلمانوں میں اگر غیرت باقی ہے تو عام چندے سے اس مسئلے کو حد تک پہونچالیں - میں اس فنڈ میں سو روپے کی ناچیز رقم پیش کرتا ہوں -

هذا بصائر للناس ، و هدى و رحمة لقوم يوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

ایک ماهوار دینی و علمی مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا ۔

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ۳ - روپئے

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرے ' جن کی وجه سے موجودہ طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوۃ و صحابۂ و تابعین کی ترویج ' آثار سلف کی تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھی هوگا - تا هم یه امور ضمنی هونگے ' اور اصل سعی یه هوگی که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگی ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کی جائیگی - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کی تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کی تنزیل و ترتیب و اشاعت کی تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھی وہ موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه ہے که مسلمانوں کے سامنے بدفعۃ واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الہی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقی الا بالله - علیه توکلت و الیه انیب -

القسم العربی

یعنے " البصائر " کا عربی ایڈیشن

جو

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ' احیاء لغۃ اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کی ترجمانی ہے -

الهلال کی تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

سجادہ پر تشدد شروع ہوا ' احاطۂ عدالت ججی غازی پور کی مسجد کے درختوں اور آس پاس کی کھپریلوں پر دست درازی ہوئی ' صاحب جج (پنڈت سری رام) نے خدا کے گھر میں داخل ہو کر مسجد کے لوٹے اور بدھنیاں اپنے سامنے تڑوالیں ' مسلمانوں کے ضبط میں اب بھی فرق نہ آیا کہ ابھی مسجد کی حقیقت تو تطاول سے محفوظ ہے - کانپور میں جب مسجد مچھلی بازار کا ایک حصہ شہید کیا گیا ' تو اس کے لیے بھی تاویل کرلی گئی کہ یہ حصہ مسجد میں داخل ہی نہ تھا ' اور اگر رہا بھی تو جب تک مذہب کی راہ میں کشت و خون نہ ہو اور اہل مذہب کی جانوں پر نہ آ بنے ' اس وقت تک مذہبی آزادی میں کیا کلام ہے - ۳ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو جب اس آزادی کا خون ہوا ' اللہ کے گھر پر جانیں فدا کرنے والے شہید کیے گئے ' تو عوام اس پر بھی خاموش ہیں کہ ہنوز شاہ جہاں کی مسجد اور شاہنشاہ کونین کے بہت سے پرستار زندہ تو ہیں - دیکھنا ہے کہ اس مجروح و مخدوش زندگی پر بھی حملہ ہوا تب کیا ہوگا ؟

اولایرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ؟ ثم لا یتوبون ولاہم یذکرون (۹ - ع - ۱۵)

دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک یا دو مبتلاے مصیبت ہوتے رہتے ہیں ؟ اس پر بھی نہ تو توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں !

هفتۂ جنگ

سہ شنبہ کو ایم - میجر اسکیو کی اس دھمکی نے کہ اگر بلغاریا نے تخفیف شدہ حدود منظور نہ کیے تو رومانیہ شنبہ کو صوفیا پر قبضہ کر لیگی - ۷ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو صلح کرادی - عہد نامہ پر دستخط کے لیے ۱۰ - اگست کی تاریخ تجویز ہوئی تھی وہ بھی ہوگئی -

رومانیہ کے ساتھہ یورپ بھی مصر تھا کہ قوالہ ' کوچینا ' اور ریڈ وشت بلغاریا ہی کے پاس رہیں ' لیکن حالات کی پیچیدگی نے اور صد ہا مواقع کی طرح اس موقع پر بھی یورپ کے اس خیال کو کامیاب ہونے نہ دیا ' اور بالاخر قوالہ یونان کو ملا اور کوچینا اور ریڈ وشت سرویا کو - تاوان جنگ کا سوال ہنوز غیر منفصل ہے - البتہ سرویا اور یونان کو ہیگ کی عدالت تحکیم میں اسکے مطالبہ کا حق دیا گیا ہے -

شاہ رومانیا اور قیصر جرمنی میں تبریک و تہنیت اور تشکر و امتنان کا مبادلہ ہوا - قیصر نے رومانیا کی مدبرانہ و دانشمند پالیسی کی شاندار کامیابی پر گرمجوشی کے ساتھہ مبارکباد دی - شاہ رومانیا نے قیصر کی مخلصانہ دوستی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس صلح کا انتہائی و آخری ہونا آپ ہی کے ہاتھہ میں ہے - قیصر نے دوبارہ نہایت گرمجوشی کے ساتھہ مبارکباد دی - اس کے جواب میں شاہ رومانیہ نے پھر اس موثر حصہ کا شکریہ ادا کیا ' جو جرمنی نے رومانیا کے لیے اس قدر اہم و نازک واقعات میں لیا ہے - اس تہنیت و تحسین کے علاوہ قیصر نے ایم - میجر اسکو رئیس موتمر صلح بخارست کو عقاب سرخ کا تمغا بھی عطا کیا -

قیصر کی عزت افزائیوں سے صرف رومانیا ہی بہرہ یاب نہیں ' بلکہ یونان بھی اسکے ساتھہ شریک ہے - قیصر نے قسطنطین شاہ یونان کو جرمن فوج کا فیلڈ مارشل بنایا ہے - شاہ مذکور نے حکم دیا ہے کہ درۂ دانیال سے لیکر سالونیکا اور جنینا سے لیکر ایڈریا تک تمام قلعوں میں ایک سو ایک توپیں بطور سلامی سر کیجائیں

اس عہد نامے کے بعد کیا جنگ کے کتے باندہ دیے جائینگے ؟ کیا صلح کا فرشتہ انسانیت کو اپنے پروں کے سایہ میں لیلیگا ؟

ادرنہ پر ترک پوری مضبوطی کے ساتھہ قابض ہیں ' قسطنطنیہ سے زائرین کا ایک جم غفیر آیا ہوا ہے - ۳ - اگست کو جامع سلیم میں عظیم الشان جلسہ ہوا ' حاضرین کی تعداد ۳۰ ہزار تھی سب نے بیک زبان کہا کہ " ادرنہ کے تخلیہ پر ہم مرجانے کو ترجیح دینگے " عنان حکومت اس جماعت کے ہاتھہ میں ہے جس نے باسفورس کے قریب روسی بیڑے کی نمایش پر کہا تھا کہ تخلیہ ادرنہ کے لیے نمایش سے سنگین تر کارروائی کی ضرورت ہے - اتحاد یورپ کے جسم میں اختلاف کے جراثیم کافی تعداد میں موجود ہیں ' اور گو تخلیہ ادرنہ سے اصولاً سب متفق تھے مگر الفاظ پر اتفاق نہ ہوسکا ' مجبوراً علحدہ علحدہ ملاقاتوں نے اتحاد یورپ کی کمزوری کا نمایاں ثبوت دیا - یہ صحیح ہے کہ لندن میں قسطنطنیہ سے آئے ہوے معلومات سے یہ سمجھا گیا ہے کہ قبضہ ادرنہ کا مقصد صرف شرف عثمانی کا اعادہ اور بعض مالی منافعات کا حاصل کرنا ہے ' ورنہ دول کے مقابلہ میں یہ قبضہ جاری نہ رکھا جائیگا ' مگر جن لوگوں کو پیشقدمی کی داستان ' جس نے تمام یورپ کو خوف آمیز تعجب میں ڈال دیا تھا یاد ہے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ نتائج جو قسطنطنیہ سے آئے ہوے معلومات سے مستنبط و مستخرج ہیں بازار اعتماد میں کیا قیمت رکھتے ہیں -

جرائد و صحائف یورپ کی عام راے ہے کہ " یہ صلح ایک دوسری جنگ کی تمہید ہے - ترکوں کے قبضہ ادرنہ نے اس مسئلہ کو اور بھی خار دار بنا دیا ہے " -

اگر جنگ ہوئی تو ایک فریق ترک ہونگے ' مگر دوسرا کون ہوگا ؟ بلغاریا اسدرجہ پامال ہو چکی ہے کہ اسکی زیست کا سہارا صرف یہ امید ہے کہ یورپ اسکو پامال نہ ہونے دیگا - سرویا کے متعلق یاد ہوگا کہ وہ بلغاریا کے خلاف ترکوں سے معاہد کرچکی ہے -

سرویا کی طرح یونان اور ترکی میں بھی بلغاریا کے خلاف معاہدہ ہوچکا ہے ' جسمیں یہ طے ہوا ہے کہ بحیرہ مارمورہ کی بندرگاہوں پر جو اس وقت بلغاریوں کے قبضہ میں ہیں گولہ باری کے لیے ترکی یونانی بیڑے کو درہ دانیال سے گزرنے دیگی ' اور اسکے معاوضہ میں یونان عثمانی بیڑے کو طرابلس اور سائرنیکا جانے کے لیے بحیرہ ایجین سے گزرنے دیگا -

رومانیا ان سب میں تازہ دم ہے اسکے ' علاوہ ایک بار بخارست میں ظاہر بھی کیا گیا تھا کہ دول ادرنہ سے ترکوں کے اخراج کے لیے رومانیا سے درخواست کرسکینگی ' مگر سوال یہ ہے کہ کیا بلغاریا کے لیے رومانیا میدان میں اتریگی ؟

دول ستہ (انگلستان ' فرانس ' روس ' آسٹریا ' جرمنی ' اطالیہ) کے سفرا نے علحدہ علحدہ یاد داشتیں مرتب کی تھیں مگر سب کا مفاد ایک ہی تھا اور وہ یہی تھا کہ ایڈریا نوپل سے ترکوں کو دست بردار ہوجانا چاہیے - باب عالی میں یہ یاد داشت پیش ہوچکی ہے ' اور گو اس کا لہجہ چنداں درشت نہیں تاہم مفہوم یہی ہے کہ ترکی کو اگر اس نصیحت کے ماننے سے انکار ہے تو دول ستہ کو مناسب کارروائی پر مجبور ہونا پڑیگا - وہ مناسب کارروائی کیا ہوگی ؟ یہی کہ تمام سلطنتیں ترکوں کو جنگ کا الٹیمیٹم دیں اور گو خود آمادہ جنگ نہ بھی ہوں تاہم اس دھمکی سے کم از کم ترکوں کو کچھہ نقصان تو پہونچا دیں - " دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت " انگلستان بھی اس انذار و تہدید میں شریک غالب ہے ' اور نہ ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی اس لیے کہ وہ خوب جانتی ہے اور بات بھی یہی ہے کہ کچھہ ہو مگر اسکی مسلمان رعایا کے جذبات اخلاص و عقیدت و وفا داری میں کوئی فرق نہ آئیگا ' ان صبر آزما کوششوں کے مقابلے میں دوسری طرف دیکھو کہ ترک ابھی پچھلی ہزیمت سے اچھی طرح سنبھلنے بھی نہیں پائے ہیں ' انقلاب وزارت و اغتشاش داخلی نے پریشان کر رکھا ہے ' خزانہ اسقدر خالی ہے کہ مزید فتوحات کا سلسلہ تو قائم رکھنا غیر ممکن ہوہی گیا ہے ' موجودہ مقبوضات کا سنبھالنا بھی دشوار ہے ' مگر ایک ہمت ہے کہ یہ تمام مشکلیں بہادری سے انگیز کررہی ہے -

شذرات

لنصبرن علي ما اذيتموںا (۱۴ : ۹) و ان عدتم عدنا (۱۷ : ۸)

و الذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه ' و یقطعون ما امر الله به ان یوصل ' و یفسدون فی الارض ' اولئك لهم اللعنة ولهم سوء الدار (۱۳ : ۲۰)

جو لوگ خدا کے ساتھہ پختہ عہد و پیمان کرکے پھر عہد شکنی کرتے ھیں' جن تعلقات کو جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ھے اون کو توڑتے ھیں ' ملک میں فتنہ و فساد برپا کرتے ھیں ' یہ وھی لوگ ھیں جن کے لیے لعنت ھے اور جن کا برا انجام ھونے والا ھے -

ولا تحسبن الله غافلاً عما یعمل الظالمون ' انما یؤخرهم لیوم تشخص فیه الابصار ' مهطعین مقنعی رؤسهم ' لا یرتد الیهم طرفهم ' و افئدتهم هواء (۱۴ : ۳۱)

یہ نہ سمجھو کہ خدا ان ظالموں کے اعمال سے غافل ھے ' وہ انھیں اس دن تک کي مہلت دے رھا ھے جب کہ خوف کے مارے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائینگی' سر اٹھائے بھاگے چلے جا رھے ھونگے' ان کی بد حواسی کا یہ عالم ھوگا کہ نگاہ بھی پھر ان کي طرف لوٹ کر واپس نہ آئیگي' اور ان کے دل ھوا ھورھے ھونگے -

و ان کادوا لیستفزونك من الارض لیخرجوك منها ' و اذاً لا یلبثون خلافك الا قلیلا (۱۷ : ۶۶)

یہ لوگ ملک سے تم کو دل برداشتہ کرچلے ھیں کہ یہاں سے تمھیں نکال باھر کریں' ایسا ھوا تو یہ بھی تمہارے بعد چند روز سے زیادہ نہ رھنے پائینگے -

---

ایک زمانہ وہ تھا جب ھندوستان میں شرع اسلام کي حکومت تھی' احتساب جاری تھا' قانون شریعت کي پابندي فرض تھي' سلطنت کا مذھب اسلام تھا ' اور اسلام ھي کے مطابق معاملات و مقدمات کے فیصلے ھوتے تھے' شرع اسلام کا حکم تھا کہ کوئي فیصلہ جو مسلمان قاضي کي عدالت سے صادر نہ ھوا ھو نافذ الاثر نہیں ھوسکتا - مسلمان نہ اس پر عمل کرنے کے پابند ھیں اور نہ اس کو فیصلۂ قطعي مان سکتے ھیں ' مدت ھوئي استبداد کا خوف فراموش تحکم مسلمانوں کے دلوں سے تو اس حکم کو فراموش کرا چکا ھے ' لیکن ھنوز " مسلماني درکتاب " باقي ھے ' اور عام کتب فقہیہ میں یہ مسالہ مذکور ھے -

شاہ عالم پادشاہ دھلي نے بنگال و بہار و اوڑیسہ کي سلطنت جب انگریزوں کو تفویض کي تھي تو عطاے دیواني و نظامت کے لیے جو معاھدہ تحریر ھوا تھا اس کي ایک خاص دفعہ یہ بھي تھي کہ انگریزان صوبوں میں شرع شریف کے مطابق حکومت کرینگے' اور اس باب میں کسي قسم کا تغافل یا تجاوز روا نہ رکھینگے - میر جعفر جب مشرقی ھندوستان سے دست بردار ھوا' محمد علی خاں نے جب ارکاٹ و کرناٹک کی ریاست نذر کی ' آصف الدولہ نے جب صوبۂ الہ آباد و روھیل کھنڈ کا پیشکش گزرانا ' سعادت علی خاں نے جب نصف سلطنت ھبہ کردي ' موتمن الملک اسحاق خاں شوستري نے جب صوبۂ آگرہ کے لیے معاھدہ کیا' تو عام روایت ھے کہ ان تمام معاھدات میں اس شرط کو خاص اھمیت دي گئي' اور انگریزوں نے بطریق دوام و استمرار اوامر شرعیہ کے امتثال و انفاذ کے لیے دستخط کیے - لنڈن کے انڈیا آفس میں ھنوز ان کاغذات کي اصلیں اور کلکتہ کے گورنمنٹ ھاؤس میں ان کي مصدقہ نقلیں موجود ھونگي - سنہ ۱۸۵۷ ع کے بعد انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کي حکومت جاتي رھي - عنان سلطنت براہ راست شاھنشاہ ھند و انگلستان کے ھات آگئی ' اس تبدیل و تغیر سے نظام تو ایک حد تک بدل گیا مگر اساس تنظیم یا ما بہ النظام کا بدلنا ممکن نہ تھا - شاھنشاھی نے کمپني کے تمام معاھدات جائز و نافذ قرار دیے اور ان کي مسئولیت اپنے سرلی - مسئولیت تو بہر حال باقي رھي ' لیکن معاھدے کو نافذ العمل بنائے رکھنے کی جو شرط تھي وہ گویا جزا کے لیے مشروط ھي نہیں ھوئي تھي -

ابھی چند سالوں کی بات ھے' لارڈ کرزن کی گورنمنٹ نے وزیر دکن (مہاراجہ کشن پرشاد) کي وساطت اور رزیڈنٹ کي مجبور کن حکمت سے فائدہ اٹھاکر نظام حیدرآباد (ھز ھائنس نواب میر محبوب علی خاں مرحوم) کی گورنمنٹ سے ۹۹ - سال کے لیے صوبۂ برار کا اجارہ لیا ھے - اجارہ نامہ کی نقل بہ آسانی مل سکتی ھے ' اور اس سے معلوم ھوسکتا ھے کہ برار میں (۱) امتثال احکام مذھبیہ ' (۲) سکہ دولت آصفیہ (۳) خطبۂ نظام کے شرائط ھیں یا نہیں ؟ اور اگر ھیں تو کیا اس وقت بھی دفعہ اولی کا نفاذ باقی ھے ؟

اسے بھی جانے دیجیے' صوبۂ مدراس کی ذیل میں ایک بہت ھی مختصر اور چھوٹی سی عربی ریاست (جیہور) واقع ھے ' یہ ریاست خود مختار تھی - ایک عرب خاندان اس کا فرماں روا ھے ' رئیس کا سرکاري لقب (سلطان) ھے جو حکومت ھند میں بھی مسلم ھے ' عربی حکومتیں عموماً شرعی قانون رکھتی ھیں ' یہی دستور العمل جیہور کا بھی تھا ' کچھہ زمانہ گزرا انگریزي سلطنت کی شفقت و مرحمت کو سلطان جیہور کی بدنظمی ناگوار گزری - ریاست کی زمام انتظام اپنے ھات میں لے لی ' شاید معاھدہ یہ ھوا کہ سلطان جیہور تادیب و تجربہ کے لیے ریاست کے نظم و نسق سے ھوتے ھیں' ان کي نیابت میں یہ فرض گورنمنٹ ھند ادا کریگی' سبکدوش مگر اس موقت تبدیلي سے اصول حکومت میں فرق نہ آئیگا اساس انتظام وھي رھے گا جو اب تک رھتا چلا آیا ھے - خانوادۂ ریاست کو انتزاع امر کي زحمت بھي نہ اٹھانی پڑے گی ' بلکہ ایام تادیب کے گزرنے پر سلطان جیہور کو یہ ریاست واپس مل جائے گی - ڈھائی تین مہینے ھوے جیہور میں صاحب کمشنر کا دورہ ھوا تھا ' رعایا کو امید تھی کہ تادیب کے بہت دن ھوچکے اس موقع پر وعدہ وفا ھوگا ' اور ریاست واپس مل جائے گی ' مگر " وہ وعدہ ھی کیا جو وفا ھوگیا ؟ " جیہور میں بجاے قانون اسلام کے اس وقت تعزیرات ھند کی حکومت ھے - سلطان جیہور ادھر ادھر پھر رھے ھیں ' اور عدل و انصاف کی آنکھیں دیکھہ رھی ھیں کہ " مواعید عرقوب " کا کیونکر اعادہ ھو رھا ھے -

حکومت نے پہلے پہل آیین نظامت کو توڑا ' رعایا خاموش رھی کہ انتظام کمشنري سے شاید اشک شوئي ھو جاے - قضات کے مناصب توڑے ' ملک چپ رھا کہ قاضي کي ایک خاص ضرورت ملاؤں کي جماعت پوري کردیا کریگی - شرعي عدالتیں توڑیں ' قوم صبر کر بیٹھی کہ " شرع محمدی " سے کام نکل جائیگا - مقدمات دینیہ میں غیر مسلم ججوں کے فیصلے ناطق ھونے لگے - مسلمان اس پر بھی بے حوصلہ نہ ھوے کہ قانون تو ھدایہ و عالم گیري ھی سے ماخوذ ھے - تعلیم قانون کا نصاب منتخبات فقہیہ پر حاوي تھا اور اخیرون ھدایہ کے ابواب میں وکالت کا امتحان لیا جاتا تھا ' یہ ضابطہ بھي ٹوٹا - ھندوستان اس پر بھي اپني ناراضی کو دبائے رھا کہ مدنیۃ فرنگ کے آداب و آئین میں شاید فحشاء و منکر سے باز رکھنے کے موثر دفعات و قواعد ھونگے - مذھب سے گورنمنٹ کی بے تعلقی کا اعلان ھوا ' پیروان مذھب نے اپني تشویش مخفی رکھی کہ ھنوز مذھبي آزادي تو قائم ھے - مذھبي آزادي پر جب حرف آنے لگا ' لاھرپور (ضلع سیتاپور - اودھ) کی خانقاہ اور روضے کے سد باب کے لیے صاحب

ترا چنانکہ تونی ' ہر کسے کجا داند ؟
بقــدر طاقت خود ؟ہ نزد اسبقــدراکــ

— * —

غازي انـــرزے

ہمیں بتانا کہ برسٹل اور کانپور کی ذبی روح حقیقتوں میں اتنا فصل ہے ؟

نصرانی کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ عورتوں میں روح نہیں' لیکن اے مقدس نصرانی ! پیغمبر ناصرہ کے لیے بتانا کیا تیرا یہ اعتقاد ہے کہ مسلمانوں میں روح نہیں - ہاں روح ہے لیکن تونے اونکو بے روح کردیا ہے ' اون میں جان ہے لیکن تونے اونکو بے جان کر دیا ' کیا تجکو شریعت کا یہ حکم یاد نہ رہا کہ " تو خون مت کر " -

اسباب شورش

سر جیمس مسٹن کی سرکاری اطلاع کہتی ہے کہ" معاملۂ انہدام مسجد کیلیے مسلمانان کانپور میں کوئی جوش نہیں صرف بیرونی مسلمانوں کو جوش ہے " واقعۂ قتل عام سے پہلے بھی یہ غلط تھا ' کہ اگر یہ سچ تھا ' تو مسلح سپاہی وقت انہدام مسجد کو کیوں گھیرے تھے؟ سنگینوں اور بندوقوں کی ہیبتناک نظاروں سے کن کو ڈرایا جا رہا تھا ؟ اور اب تو حکومت صوبہ متحدہ کو خود نظر آرہا ہوگا کہ لوازم تدبر و سیاست سے اوسکا خزینۂ حکومت کسقدر تہی تھا -

سر جیمس مسٹن کی سرکاری اطلاع کی شہادت ہے کہ مسلمانان کانپور کا جوش جرائد اسلامیہ کی جو افروختگی اور طعن و تشنیع و ملامت کا نتیجہ ہے ' لیکن وہ کون تھا جس نے مسلمانوں پر غیرت کاذبہ اور جوش مصنوع کا الزام دیا تھا ؟ خود سر جیمس مسٹن ' وہ کون تھا ' جس نے مسلمانوں کو طعنہ دیا تھا کہ مسلمانوں کے جوش وغیرت کی حقیقت صرف چند الفاظ ہیں ؟ صوبہ کا نیم سرکاری اخبار پایونیر' اور پھر وہ کون تھا جس نے مسلمانوں کو کہا تھا کہ انکی غیرت و حمیت کا جولانگاہ صرف قلم کا میدان ہے ؟ شہنشاہی انگلستان کی نیم سرکاری زبان ٹائمز-

سر جیمس مسٹن نے قصداً مسلمانوں کو چھیڑا ' اور اون کے اوس جوش دینی اور ولولۂ اسلامی کو جھوٹا کہا جو ۱۳۰۰ برس سے جھوٹا نہوا تھا - اونھوں نے اون زیر خاک انگاروں کو راکھہ کا ڈھیر سمجھا جو تیرہ سو برس سے اسی طرح روشن رہے - سر جیمس مسٹن کے یقین کے لیے دلیل چاہیے تھی - فرزندان اسلام بڑھے اور اونھوں نے مقتل عام میں جاکر جسمانی پردہ جو فرمانروا ے صوبہ کے سامنے حائل تھا ' الٹ دیا ' اور دنیا کو نظر آگیا کہ در حقیقت اس پردہ کے پیچھے سرخ انگارے تھے جو خود دوسروں کو نہ پھونک سکے پر خود کو پھونک دیا -

سر جیمس مسٹن اب کیا چاہتے ہیں ؟ کیا دعوا ے سابق کے یقین کے لیے کسی اور دلیل کے طالب ہیں ' اگر حقیقت میں اونکی طلب صادق ہے ' اور اونکی کوشش کامل ہے ' تو ہم بتاتے ہیں کہ ان آہنی زنجیروں میں بھی آگ ہے جو اسیران مدافعت ملی کے ہاتھوں اور گردنوں میں ہیں - اونھیں خبر دار رہنا چاہیے کہ زنجیروں کی آہنی جسمانیت دوسری آہنی جسمانیت سے ٹکرا کر شعلہ نہ پیدا کرے -

صوبہ متحدہ کا طرز حکومت اوسیوقت ایک خونین منظر کا اشارہ کر رہا تھا جب اوسکا فرمانروا ایک طرف اسٹریچی ہال (علی گڈہ) میں اور دوسرے طرف مقامی دربار (گورکھپور) میں ایک اسپیکر کی حیثیت سے نمودار ہوا تھا - اوسنے دھمکی دی تھی کہ " بزور اس جوش کو فرو کرونگا " آخر ۳ - اگست کو اوس وقت جب کہ وہ بریلی میں تھا ' اور ایک مسلمان ریاست (رامپور) اوسکا خیر مقدم کررہی تھی ' اوسنے بزور اس جوش کو فرو کردیا -

ہمیں اسکا خوف نہیں کہ مسلمان ایک مسجد کے اعادۂ حرمت کی کوشش میں مقتول و مجروح ہوے' کہ یہ اونکی خصوصیت ملی ہے ' ایک ہزار تین سو برس ہوے کہ مسجد خلیل کی بقاے حرمت کے لیے سر بکف ہیں ' لیکن اسکا خوف ہے کہ حکومت متحدہ جن غیر قانونی گولیوں سے اپنی وفادار رعایا کو مجروح کر رہی تھی اوس سے وہ خود تو مجروح نہیں ہوگئی ؟

روز حزن و ملال ملی

شہداے کانپور کی یاد ہمارے دل میں ہر وقت تازہ رہیگی ' ہم اونکی برسی منالینگے ' ہم اونکا مرثیہ پڑھینگے ' ہم اونکی مظلومی و بیکسی کو ہر وقت یاد رکھینگے ' ہم ان کے جوش حمایت دینی ومدافعت ملی کو رولینگے' ہم آیندہ سے ۳- اگست کی صبح کو' ۱۰ محرم کی دوپہر سمجھینگے ' کہ یہہ ہماری مظلومیت کی پہلی قسط تھی ' اللہم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام و من توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان ' اللہم اجعلہم لنا ذخراً و اجعلہم لنا فرطا واجعلہم لنا شافعین و مشفعین -

۴ - اگست کی صبح کو ہز آنر لفٹننٹ گورنر صوبۂ متحدہ اسپیشل ٹرین سے کانپور پہونچکر پہلے قتل گاہ تشریف لائے جہاں اونھوں نے دیکھا ہوگا کہ صرف ایک انسانی ضد اور غلط کاری نے جو گورنمنٹ کے منشاے قانونی کے بالکل غیر مطابق تھی ' اوس دیوار کے نیچے جہاں چند روز پہلے تیشوں نے ایک معبد اسلام کی بے حرمتی کی تھی ' پرستاران دین حنیف دیوار کی ایک ایک اینٹ کو اپنے خون کا سرخ کفن پہنا رہے تھے کہ اوسکی ہر اینٹ دین توحید کی ایک ایک سرد لاش تھی - انھوں نے اپنے گرم خون کے چھینٹے دیے کہ ان بیجان لاشوں میں حرکت پیدا ہو' حرکت پیدا ہوئی اور اوس نے تمام ہندوستان کو لرزا دیا -

ہندوستان لرزتا ہے ' کون ہے جو اسکو تھامے ؟ ہندوستان مضطرب ہے ' کون ہے جو اسکو تسکین دے ؟ ہندوستان وقف فریاد ہے ' کون ہے جو اوسکی فریاد رسی کو آمادہ ہو ؟

مقتولین کانپور ! تم پر نماز نہیں پڑھی گئی کہ تم مغفور تھے ہم گنہگار تمھاری مغفرت کی کیا دعا مانگتے ؟ لیکن سنا ہے کہ تمکو کفن نہ ملا ' گولیوں اور بندوقوں کے قطع و برید کے بعد تمھارے جسم اسپتال کی قینچیوں اور چھریوں کے کام آئینگے ' غزوۂ بنی لحیان میں شہداے اسلام کی لاشیں فرشتوں نے اٹھالی تھیں' ہم آج بھی یقین رکھتے ہیں کہ اخفاے راز کیلیے اگر پولیس نے تمھاری لاشیں دریا میں نہیں پھینکیں' اور زمین میں نہیں دفن کیں تو یقیناً تمھاری لاشوں کو فرشتوں نے اوٹھا لیا' کہ رضوان الہی اونکا منتظر تھا -

مجروحین کانپور ! تم نے گولیاں کھائی ہیں ! نیزوں سے تمھارے سینوں میں سوراخ کیا گیا ہے ؟ تمھاری آنکھوں میں سنگینیں بھونکی گئی ہیں ؟ تمھارے ایک ایک عضو کو زخموں سے چور کیا گیا ہے ؟ تمھیں یاد ہوگا کہ فرات کے کنارے بھی اسلام کا ایک قافلہ اسی طرح لٹا تھا' جسکے بعد بنوامیہ کی تاریخ کا ورق الٹ گیا' و لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً

معصوم بچو! اور ریاض اسلام کے نودمیدہ غنچو ! تمھیں کس نے مرجھا دیا ؟ سر جیمس مسٹن کے الفاظ طعن نے تمھارے بے گناہ و ناآشناے جرم دلوں کو مضطرب کردیا ' تم بڑھے کہ اپنے دہن زخم سے اس الزام کی تکذیب کرو ' اے طائران قدس ! آؤ جاؤ کہ عرش کی سبز قندیلیں تمھاری منتظر ہیں -

اخبارات کے سیاہ حرفوں میں ہمارے لیے تنبیہ وعبرت نہ تھی ' قدرت نے خون کی سرخ تحریروں میں ہمیں نامۂ عبرت

١٠ رمضان ١٣٣١ ہجری
مشہد ۱۰ اکبر

ادرنہ کا دردناک نظارہ کانپور میں

اے محمد گر قیامت سربرون آري زخاک
سربرآور وین قیامت درمیان خلق بین
خون خلقے بے گنا ہے بر حریم مسجدت
ز استان بگذشت و مارا خون دل از آستین
پیروان دین حق را خوں به خاک اغشته شد
از پے خاکے که هر مسلم برو ساید جبین

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون' فرحین بما آتا هم الله من فضله ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم' لا خوف علیهم ولا هم یحزنون - (آل عمران)

زمین پیاسی ہے' اوسکو خون چاهیے' لیکن کسکا ؟ مسلمانوں کا' طرابلس کی زمین کسکے خون سے سیراب ہے ؟ مسلمانوں کے' مغرب اقصی کسکے خون سے رنگین ہے ؟ مسلمانوں کے' خاک ایران پر کسکي لاشیں تڑپتي هیں ؟ مسلمانوں کي' سرزمین بلقان میں کسکا خون بهتا ہے ؟ مسلمانوں کا' هندوستان کي زمین بهی پیاسی ہے' خون چاهتي ہے' کسکا ؟ مسلمانوں کا' آخر کار سرزمین کانپور پر خون برسا' اور هندوستان کي خاک سیراب هوئي -

هندوستان کي دیوي جوش و خروش میں ہے' اپني قربانگاه کیلیے نذر مانگتي ہے' کون ہے همت کا جوان جو اوسکي خواهش پوري کرے ؟ صوبۂ متحده کا بادشاه (سر جیمس مسٹن) - بالاخر بادشاه آگے بڑها اور اوسنے اپني وفادار رعایا (مسلمان) کا خون پیش کیا' جو اپني جان کے بعد اوسکو سب سے زیاده عزیز اور محبوب تهي !

مسلم هستي تو اب کہاں بسیگی ؟ کہ تیرے لیے هندوستان بهي امن کا گهر نہیں رها' وه جسکو تو سب سے بڑي اسلامي حکومت کہتي تهي' وه بهي تیرا خون مانگتي ہے' لیکن دشمني سے نہیں' محبت سے' وه تیري محبت و وفاداري کا امتحان لیتي ہے -

سر دوستان سلامت که تو خنجر آزمائی'

همالیه ! تو دنیا کا سب سے بڑا پہاڑ ہے' تو تند و تیز هوا کو روک دیتا ہے' تو پر غیظ و غضب بادل کو ٹهکرا کر پیچهے هٹا دیتا ہے' کیا تو همارے شدائد و مصائب کا طوفان نہیں روک سکتا' کیا تو همارے حزن و غم کے بادل کو ٹهکرا کر پیچهے نہیں هٹا سکتا ؟

برٹش حکومت کہتي ہے کہ رعایا کے مذهب کا احترام هوگا' لیکن کیا وه احترام اوس سے بهي کم هوگا جتنا ایک سڑک کے سیدهے هونے کا' برٹش حکومت کہتي ہے کہ رعایا کے خون کا احترام هوگا' لیکن کیا اوس سے بهي کم' جتنا ایک راستے کي زینت و آرایش کا ؟

٣ - اگست کي صبح' انقلاب حکومت برطانیه کي تاریخ ہے' بہادر سپاهي جسوقت ایک ضعیف و ناتوان و غیر مسلح مجمع پر گولي برسا رہے تهے' اونهیں کیا خبر تهي که یه گولیاں ان ناتوان انسانوں کے سینوں کو توڑ توڑ کر برطانی عدل و انصاف کو زخمي کر رهي هیں ؟ اونهیں کیا معلوم تها که اس گولي کا نشانه اوس ستون کو کمزور کررها ہے جس پر حکومت برطانیه کي عمارت قائم ہے ؟ وه مسرور هیں که هم وفاداري کی خدمت ادا کرتے هیں' نادانو ! تم تو اوس سے عداوت کر رہے هو جسکی محبت کا اظہار چاهتے هو -

غیر آئینی خونریزی

وه کیا عجیب منظر تها جب کربلاے کانپور میں' کئي هزار بے دست و پا برطاني رعایا برهنه سر' برهنه پا با چشم نم و با دل پرغم ایک سیاه علم کے نیچے جو اسلام کي مظلومي و بیکسی کا نشان تها' کئي سو معصوم بچوں کے ساتهه' چند اینٹوں اور پتهروں کا ڈهیر لگا رهي تهي' اور اوس کي زبان پر وه دعا جاري تهي جو وقت تعمیر کعبه ابراهیم و اسماعیل کي زبان پر جاري تهي -

ربنا تقبل منا انک	پروردگار اپنے گهر کے لیے هماري ان
انت السمیع العلیم	چند اینٹوں کو قبول کر' تو سن رها ہے
(بقره)	اور جان رها ہے'

یه پراثر مقدس نظاره ختم نہیں هوا تها که مسٹر ٹائلر (مجسٹریٹ کانپور) کي سپه سالاري میں ایک مختصر سوار اور پیدل فوج تمام اسلحه سے مسلح نمودار هوتي ہے' اور دس منٹ تک اپني بندوقوں سے آڑا آڑا کر گولیوں کي ایک چادر هوا میں پهیلا دیتي ہے - پرده جب چاک هوتا ہے' میدان میں خاک و خون میں تڑپتي هوئي لاشیں نظر آتي هیں' جن میں بعض معصوم جانیں بهي هیں' جو افسوس دم توڑ چکیں -

گورنمنٹ پریس کا فرشتۂ غیب هم کو اطلاع دیتا ہے که میدان میں ١٤- لاشیں تهیں' پهر بتاتا ہے ١٨- تهیں' عقیدت مند دل اس کو تسلیم کرتا ہے' لیکن عقل حجت طلب کو کیونکر سمجهائیں که ایک تنگ میدان میں ١٠' ١٥ هزار آدمیوں کا مجمع ہے پولیس بے محابا ١٠- منٹ تک بے پروائي سے اون پر گولیاں برساتي ہے' هر گولي ایک دور کے فاصله تک پهیلتی ہے' اور صرف ١٨- لاشیں اون کے صدمه سے گرپڑتي هیں - مسلمان اپني رولیں تني کا دعوی کرتے هیں' اون کو مسرور هونا چاهیے که گورنمنٹ پریس بهي اون کے اس اعجاز کو تسلیم کرتا ہے -

حکومت قانون کے ماتحت ہے' لیکن افسوس هم زبان کے ماتحت هیں' هم پر گورنمنٹ کا قانون حکومت نہیں کرتا' هم پر حکام کي زبان حکومت کرتي ہے - ایک ضعیف و کمزور مجمع جس کے هاتهه میں کوئي آلۂ ضرر نہیں' جو کسي انسان کا محترم خون نہیں گراتا' جو کسي کي جائداد و عزت پر حمله نہیں کرتا' صرف ایک جنبش لب سے آغشته بخاک و خون هوجاتا ہے -

بے شبه وه قانون کي مخالفت کرتا تها' لیکن اوس کی تادیب کیلیے عدالت کے کمرے' اور قید خانوں کي کوٹهریاں تهیں' سنگین کي نوکیں' اور بندوقوں کي گولیاں نه تهیں - برٹش مورخ همکو بتاسکتا ہے که برسٹل اور منچسٹر کے کتنے هنگاموں میں ان آتشبار هتهیاروں سے کام لیا گیا ہے ؟ هم جانتے هیں که وه همکو حواله دیگا که برسٹل اور کانپور میں کتني مسافت ہے ؟ لیکن اے معصوم مورخ ! براے خدا

آئے هونگے ' کسیکي آنکهه میں نیزہ کي انی چبهه گئی هے' کسي کا بدن زخموں سے چور هے' کوئی خون تهوک رها هے' کسی کا سر پهٹ گیا هے ' کسی کا دهڑ سنگین سے ٹکڑے ٹکڑے هوگیا هے ایک تسمه باقي هے کسي کے هاتهه میں برچهوں کی نوکیں گهس گهس گئی هیں ' کوئی تڑپتا هوگا ' اوئی تڑپ بهی نه سکتا هوگا ' کوئی کراهتا هوگا ' کوئی کراه بهي نه سکتا هوگا ' کیا اس عبرتناک منظر کو دیکهکر' هز آنر کے سینه سے ایک آہ نهیں نکلي ؟

قید خانه آئے' رهاں فرزندان اسلام کا ایک مجمع هوگا جن میں اکثر رہ تھے جو میدان میں موجود نه تھے اور گهروں سے بلا کر ازنکو قید کیا گیا ' ان نا کردہ گناهوں کے هاتهوں میں زنجیریں هونگي ' جو ایک مجرم کي نشاني هے ' اونکي صورت سے بے بسي چهروں سے حزن و ملال اور آنکهوں سے مظلومیت ظاهر هوگی ' اور اونکے دل جو دو برس کے حوادث اسلامیه سے نازک هوگئے هیں دهڑک رهے هونگے' ان سے مل کر هز آنر کي زبان سے ایک کلمه افسوس نهیں نکلا ؟

هز آنر جب کانپور کي گلیوں میں پهر رهے تھے (حسب بیان خود) انهوں نے بیوٴں کي درد ناک گریه و زاري ' یتیموں کی پر حزن و ملال فریاد و بکا ' اور مجروحین کے کراهنے اور دم توڑنے کی آوازیں سنیں ' لیکن کیا هز آنر کا قلب رقیق اس سے متاثر هوا ؟

تقریر آگرہ

هز آنر جب آگرہ تشریف لے گئے ' اور رهاں تقریر فرمائي تو ' نتائج کو عدالت کے سپرد کیا ' اور فرمایا که " حکام نے اوسوقت تک حمله کا حکم نهیں دیا ' جب تک حفظ امن کے لیے وہ مجبور نهوگئے " ازراہ الطاف خسروانه هز آنر مستن ظاهر فرما سکتے هیں' که مسلمان کن هتیاروں سے مسلح تھے ؟ ارنهوں نے پولیس کو چهیڑا ' یا پولیس نے اونکو چهیڑا ؟ ارنهوں نے کس کي جان لینے کا ارادہ کیا تھا ؟ اونهوں نے کس کا گهر لوٹنا چاها تها ؟ کس نے اونکو اشتعال دیا ؟ تاکه بیجا شور و غل کي اونکو سزا ملے جنهوں نے اپني رزولیوشنوں ' میموریلوں ' یاد داشتوں اور برقي پیغاموں سے حکام کو سخت تکلیف پهونچائی تهی' اور جنمیں بقول هز آنر و پائونیر جوش صحیح و غیرت صادقه موجود نه تهي' -

کیا هز آنر هم سے جوش صحیح کے اسي مفهوم کے طالب تھے ' جسکو اونهوں نے ۴ - اگست کو کانپور کي مچهلی بازار میں دیکها ؟ کیا پائونیر ' غیرت صادقه کي اسي حقیقت کا متقاضی تها ' جو ۳ - اگست کو ایک مسجد کے سامنے منکشف هوئي ؟ اگر یه سچ هے تو همارے جوش صحیح اور غیرت صادقه کا امتحان هونا تها وہ هوچکا - هز آنر کو نه اب هماري جهالت پر افسوس کرنا چاهیے اور نه پائونیر کو هماري سرکشي سے خفا هونا چاهیے -

هز آنر آگرہ کي تقریر میں فرماتے هیں " انتشار مجمع اور تکمیل امن کے بعد حکام نے مقتولین و مجروحین کے ساتهه نهایت همدردي کي ' اور انتقام کا مطلق خیال انکے دل میں نه تها " هاں هم نے اوس همدردي کو دیکها جو تیشوں سے هماري مسجد کے ساتهه اور گولیوں سنگینوں اور نیزوں سے هماري سینوں کے ساتهه کي گئي' سر جیمس مستن کس همدردي کیطرف اشارہ کر رهے هیں ؟ کیا اسکی طرف اشارہ کرتے هیں ده قیدیوں کو ایک چهٹانک کهانا ملتا هے ؟

هز آنر فرماتے هیں " حکام کے دل میں اب انتقام کا مطلق خیال نه تها " کیا انتقام کے بعد بهي انتقام لیا جا سکتا هے ؟ مجمع کے منتشر مجروحین کے نیم مردہ اور مقتولین کے دم توڑنے کے بعد انتقام کے لائق کون تها ؟

مگر که زندہ کني خلق را و بازکشي

هز آنر آگرہ کي تقریر میں ایک جگهه فرماتے هیں' که " حکام نے اوسوقت تک حمله نهیں کیا جب تک حفظ امن کی بنا پر وہ اس کے لیے مجبور نهوگئے " هز آنر کے اس چهوٹے سے فقرہ کی جوامع الکلمی دیکهو که اس میں عدالت کانپور اور هائیکورٹ الہ آباد کی وہ دراز و طویل داستان جو کئی جلدوں میں اور کئی مهینوں میں تمام هوتی ' کلام کے ایک فقرہ میں اور وقت کے ایک لمحه میں ختم هوگئی' جس میں اونهوں نے بطور " ایمان غیب " جو هر نیک و ایماندار کا درجۂ اقصی هے' جس سے میں هز آنر کو مستثنی نهیں کر سکتا ' صدق دل سے اسکو تسلیم کرلیا هے که نقض امن کے ذمه دار مسلمان تھے ' اور یهی الزام کے مستوجب هیں لیکن کیوں حضور ! جناب کا یه فقرہ صحیح هے یا یه که " هم ابهی کسی کو الزام نهیں دے سکتے کیونکه یه عدالتوں کے طے کرنے کی چیز هے ؟ "

اب کیا کرنا چاهیے ؟

هوا جو هونا تها ' اب اس سوال کا موقع هے که گورنمنٹ کو کیا کرنا چاهیے ' اور هم کو کیا کرنا چاهیے ؟

گورنمنٹ کو کیا کرنا چاهیے ؟

بیانات سابقه ' واقعات مذکورہ ' اور انتقادات متصدرہ نے اس حقیقت کو بالکل منکشف کردیا هے ' که اس حادثه عظیمه کے ذمه دار هز آنر سر جیمس مستن ' مسٹر ٹائلر سیشن مجسٹریٹ اور مسٹر سیم چیرمین مینوسپلٹي کے نا عاقبت اندیش ' نا انجام بیں ' غیر آئیني اور خلاف منشاے اعلان حکومت (حریت مذاهب) ' پالیسي ' اور پولیس کی بے ضابطه مداخلت اور غیر قانوني اشتعال انگیزي هے ' پس گورنمنٹ کا فرض هے که حکام سے نهایت سخت قانوني مواخذہ اور پولیس پر اشتعال طبع کا جرم قائم کرے' سزا دلائے' اور پس ماندگان شهداے کانپور کے لیے کچهه ماهوار مقرر کردے -

یه ایک ایسي جائز خواهش هے جس کے انکار کي هم کوئي وجه نهیں پاتے ' اس سلسله میں گورنمنٹ کو ان مغرور و ناعاقبت اندیش مشیروں سے بچنا چاهیے جو هر موقع پر گورنمنٹ کو سخت و درشت پالیسي کا مشورہ دیتے هیں - یه سچ هے که توپ کے گولے ' پهانسي کي ڈوري' اور قید خانه کی زنجیر' ان میں سے هر شے هر جسم کو مطیع و فرمانبر بنا سکتي هے ' لیکن قلوب کي اطاعت و فرمانبري کے لیے صرف ایک نگاہ لطف اور ایک جنبش دست کرم کافي هے - پس سوال یه هے که گورنمنٹ همارے اجسام پر حکومت کرنا چاهتي هے جسکے تابع قلوب نهیں هیں ' یا قلوب پر حکومت کرنا چاهتي جسکے ساتهه اجسام کی حکومت بهی هے -

همکو کیا کرنا چاهیے ؟

کانپور کا واقعه اب فقط کانپور هی کا واقعه نهیں رها' تمام هندوستان کا واقعه هوگیا ' پس تمام مسلمانان هندوستان کو چاهیے که :

اپني اپني جگه پر' پر زور جلسے کرکے گورنمنٹ کو مظالم حکومت متعدد کیطرف متوجه کریں' کلکته ' بمبي ' لکهنو ' لاهور ' پٹنه' وغیرہ تمام بڑے شهروں سے ایک ایک قانوني مشیر مقدمۂ کانپور کے لیے پهنچنا چاهیے - چنانچه همیں معلوم هوا هے که مسلمانان کلکته کیطرف سے عنقریب ایک بیرسٹر کانپور بهیجا جائیگا - اور کل پرسوں کے تاروں سے جو بمبئي وغیرہ سے آئے هیں یه معلوم کرکے خوشي هوئي که کئی بیرسٹر کانپور روانه هونے والے هیں -

مجروحین اور پس ماندگان شهداے کانپور کي اعانت کے لیے' معتبر اشخاص کي معرفت کانپور چندہ بهیجنا چاهیے' اس کے لیے ضروري هے که خاص کانپور یا اوسکے متصل کسي شهر مثلا لکهنو میں اسکي صدر مجلس قائم کي جاے' جس میں صرف مخلص اور همدرد مسلمان شریک هوں' جو نهایت اخلاص و دیانت کے ساتهه جمع و تقسیم زر اعانت کي خدمت انجام دیں ' الهلال نے یه فنڈ کهول دیا هے اور بالفعل ایک سو روپے کا نذرانه پیش هے ' و الله المستعان و علیه التکلان -

و دستور تنبیہ بھیجا - ہندوستان کے مسلمانوں نے اوسکو پڑھا ' اور اوس سے تنبہ و عبرت حاصل کی -

کانپور کا واقعہ کانپور کا واقعہ نہیں رہا بلکہ وہ دنیاے اسلام کا واقعہ ہے - مسلمانان عالم نے ہر ہر گوشہ سے ہمارے پاس اپنے مصائب و آلام کی آغشتۂ خون اطلاعات کا ہدیہ بھیجا تھا ' ہم شرمندہ تھے کہ ہمارے پاس اونکے تحفہ کے لیے جو سامان تھا ' اوسمیں خون کے قطرے نہ تھے ' اب ہم شرمندہ نہیں ' اے مسلمانان عالم ! ہمارے بہے ہوے خون ' کٹی ہوئی رگوں اور تڑپتی ہوئی لاشوں کا ہدیہ قبول کرو -

سرکاری بیانات

ایک منظر کی ایک ہی تصویر ہوسکتی ہے ' لیکن حادثہ ہائلہ کانپور کی سرکاری بیانات نے جو مختلف تصویریں کھینچی ہیں ارنکا نتیجہ معیم رہی ہے جو قانون شہادت کے رو سے ایسے مختلف و متضاد بیانات کا ہو سکتا ہے ' ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ مسٹر ٹائلر (مجسٹریٹ کانپور) بحیثیت فریق دوم و مدعی علیہ اسوقت جو شہادت دے رہے ہیں بحیثیت مجسٹریٹ اونہوں نے کبھی ایسی شہادت اپنی مجلس حکومت میں قبول کی ہوگی ؟

سر جیمس مسٹن کے ورود کانپور کے قبل و بعد جو اطلاعیں شائع ہوئی ہیں ' اون میں بیک نظر ایک عجیب عجیب اختلاف نظر آتا ہے -

(۱) ہز آنر کے ورود کانپور سے قبل جو اطلاع شائع ہوئی ہے ' اوسمیں پولیس کی قوت و استیلا ' مسٹر ٹائلر کی عجیب و غریب بہادری ' قوت اقدام ' مسلح سپاہیوں کی محیر العقول قادر اندازی مجمع کی پریشانی ' بے سرو سامانی ' اضطراب فرار کو بتفصیل دکھایا گیا ہے - ہز آنر کے ورود کانپور کے بعد ایک تیز مشق اور چابک دست مصور نے اس منظر کا جو مرقع طیار کیا ' اوسمیں ہم پولیس کو ساکن و غیر متحرک ' مسٹر ٹائلر کو ایک سپہ سالار کے بجاے ایک ناصح مشفق کی حیثیت سے مجمع کے سامنے پاتے ہیں - مجمع شدت جوش و غضب سے ڈھیلوں اور اینٹوں سے مسلح آگے بڑھا ' اور اوسنے نہایت بیدردی سے پولیس پر حملہ کیا ' اور اسقدر قریب پہونچ گیا ' کہ پولیس بمشکل حملہ آور ہوسکی - ۲۰ - منٹ کے بعد غنیم کی فوج میگزین چھوڑکر جسمیں ڈھیلوں اور اینٹوں کی مقدار کثیر پائی گئی ' میدان سے بھاگ کھڑی ہوئی ' اور اسطرح بمشکل ' میدان فتح ہوسکا -

(۲) غنیم نے مقتولین و مجروحین کی جو تعداد میدان جنگ میں چھوڑی ' بیان اول میں اوسکی مقدار ۱۳ - مقتول اور ۲۸ - مجروح بیان کی ہے - لیکن بعد کے بیانات سے یہ مقدار بہت بڑھجاتی ہے ' اور خصوصاً جب ہم وہ مقدار بھی شامل کرلیں جنہوں نے اسپتال میں دم توڑا ' اور اکثر مجروحین کے متعلق طبی مشیروں کی مایوسی جب سنتے ہیں تو ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ اس مقدار کو کہاں تک بڑھائیں -

(۳) بیان اول میں سبب انعقاد مجلس کو نامعلوم بتایا گیا ہے ' اور بقرائن یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ فتح ادرنہ اور مسجد کانپور کے متعلق کچھہ تقریریں ہوئیں ' لیکن دوسرے بیان میں نہایت وضاحت و تفصیل سے مقررین و خطباے مجلس کی پرجوش و پر غضب تقریروں کا حوالہ دیا گیا ہے ' جن کے سحر سے تمام مجمع مسحور ہوگیا تھا -

(۴) بیان اول سے ظاہر ہوتا ہے ' کہ حکام شہر کو اس اجتماع کثیر اور ابتداے شورش کی اطلاع نہ تھی ' اور بے خبری میں ان واقعات کی ابتدا ہوئی ' لیکن دوسرے بیان میں ہم ایک فقرہ پڑھتے ہیں کہ " مسلح پولیس جو پہلے سے طیار تھی " کیا اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ کارفرمایان شہر اس جلسہ کی اہمیت سے پہلے سے واقف تھے ' اور نہیں ہم سمجھہ سکتے کہ کن مصالح دمویہ و مناظر خونین کی توقع میں حسب موقع مداخلت کے وہ منتظر تھے -

(۵) بیان اول میں غنیم کے ہاتھوں میں صرف دو قدیم اور وحشیانہ طرز کے ہتیاروں کا ذکر ہے یعنی اینٹ اور پتھر ' بیان ما بعد میں ہم ایک اور خطرناک سلاح (لاٹھی) کا بھی باغیوں کے ہاتھہ میں ہونا پڑھتے ہیں -

(۶) پہلی رپورٹ میں مسٹر ٹائلر کی نسبت اتنا مذکور ہے کہ " وہ مسلح پولیس کی سوار و پیادہ فوج کی جمعیت میں موقع پر پہونچے اس فوج کو پیچھے چھوڑ کر پہلے وہ تنہا مسجد کے قریب آئے ' انپر بھی حملہ ہوا اور وہ ٹھہر گئے " اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر ٹائلر بھی حملہ سے محفوظ نہ رہے ' لیکن بیان ثانی میں اس کے متعلق ایک حرف مذکور نہیں " مسٹر ٹائلر مجسٹریٹ شہر موقع پر پہونچے ' مجمع نے انکی ایک نہ سنی اور پولیس پر حملہ کر دیا " ایک ضلع کے حاکم و والی پر حملہ ہونا ' اس تاریخ کا سب سے بڑا واقعہ ہوسکتا ہے ' لیکن ہم کو اس " ترک واقعہ " کے حقیقی اسباب معلوم نہیں جن کی بنا پر اس واقعہ ہائلہ کے ذکر سے اطلاعات سرکاری کی تاریخ کا دوسرا ایڈیشن خالی رہا -

(۷) پہلی اطلاع میں اون عجیب و غریب و غیر آئینی اسباب کا استعجال و سرعت واقعہ نگاری میں ذکر ضروری نہ تھا جن کی بنا پر ' پولیس کو حملہ کی ضرورت محسوس ہوئی ' لیکن دوسری اطلاع میں ' نہایت بلیغ طرز ادا میں مذکور ہے کہ " مسٹر ٹائلر نے نہایت صبر سے کام لیا ' اور اوس وقت تک فائر کا حکم نہیں دیا ' جب تک پولیس اور پہرہ داروں کی حفاظت جان کے لیے فائر کرنا ضروری نہوگیا " اور انہیں الفاظ مصنوعہ کی تکرار ہز آنر اگرہ میں فرماتے ہیں -

ہز آنر کا قدوم کانپور

امید تھی کہ جب ہز آنر سر جمس مسٹن کانپور کے مناظر خونیں کا ملاحظہ فرمالینگے تو اونکا دل رحم و لطف سے بھر جائیگا ' اور حکام کی نا عاقبت اندیشی ' استحلال سفک ' انتہاک حرمت قانون ' اور سعی نقض امن سے اونکو کامل واقفیت کا موقع ملیگا -

اونہوں نے مسجد منہدم کو ملاحظہ کیا ' در و دیوار شکستہ سے اسلام کی بیکسی و بے نوائی کی مجسم تصویر نظر آئی ہوگی ' وہ میدان قتل میں تشریف لائے ' مظلوم اور نا کردہ گناہ لاشوں کا وہاں ڈھیر ہوگا - بوڑھے اور ضعیف العمر ' انسانوں کو جو حملہ کے لائق نہ تھے ' ایک طرف مسجد کے نیچے پڑے دیکھا ہوگا جو خون میں تڑپ تڑپ کر رہگئے ہونگے ' دوسری طرف ننھے ننھے معصوم سینے سنگینوں اور برچھیوں سے سوراخ سوراخ نظر آئے ہونگے ' غریب و فاقہ کش نیچے درجہ کے مسلمان جنکو میں اب نیچے درجہ کا نہیں کہ سکتا ' اوس سینہ پر گولی کھاکر گرے ہونگے ' جسپر غربت و افلاس نے پیرہن کا ایک تار باقی نہ رکھا تھا ' ہاں اب خون کی سرخ چادر پردہ پوش بیکسی ہوگی ' اونہوں نے نوجوان و نو عمر مسلمانوں کی ایک جماعت خون میں شرابور دیکھی ہوگی جو اپنے کنبہ کی تنہا امید اور اپنے والدین کی تنہا قوت تھے ' کیا ہز آنر کی آنکھوں میں آنسو نہیں ڈبڈبائے ؟

یہاں سے ہز آنر نے شفا خانے کا رخ کیا ' شفا خانہ کا صحن خون کی چھینٹوں سے رنگین دیکھا ہوگا ' ایک ایک پلنگ پر دو زخمی نظر

(٢) قلتم يجب التاني و التامل في مسألة نهضة العرب التي توافقون على رجوبها في نفسها ' و عللتم هذا الوجوب بالخوف من غول اوربة -

نعم يجب التاني في ذلك كما يجب في سائر الامور ولاسيما المهم منها ' وطلاب النهوض من العرب لم يشذوا عن هذه القاعدة :

(الف) فقد الفوا بمصر حزب اللامركزية ' وجعلوه حزبا عثمانيا عاما وطلبوا التصديق علي برنامجه من حكومة الاستانه ولم يلحوا عليها فى ذلك ولا في غيره -

(ب) والفوا المؤتمر فى باريس ليعرفوا عالم المدنية بمقاصدهم وان اساسها الاستمساك بالعثمانية ' و مقاومة كل احتلال او تداخل اجنبى -

(ج) واحتجوا على اقفال الحكومة لنادى الاصلاح في بيروت باقفال المدينة كلها ثلاثة ايام لتعلم انه الراى العام -

(د) و ابي ضباطهم فى الاستانة وشطلجة ان يدخلوا فى الاحزاب السياسية مع حزب الحكومة اوعايه لينظروا عاقبة الامر والاصلح للامة والدولة - وقد قدرت الحكومة الحاضرة مسالكهم هذه قدرها على علمها بقوتهم واستطاعتهم ان يحدثوا في المملكة ماشاؤا من المشاكل فطلبت الاتفاق معهم و البدء باعطائهم كل مايمكن البدء به من مطالبهم المبنية على اساس اللامركزية الادارية ' وسيعلن حزبنا ذلك فى جرائد هذا اليوم و ربما نرسل اليكم صورة منه -

و نزيدكم امورا منها ان صديقنا السيد عبد الحميد الزهراوي الذي جعلناه رئيسا للمؤتمر العربى في باريس قد اختارته الحكومة الحاضرة للمشيخة الاسلامية و ربما يذكر ذالك في البرقيات العمومية اليوم -

فهل يقنع هذا البرهان الفعلي غلاة المنكرين علينا في الهند الذين يدفعهم احساس الغيرة بدون معرفة الحقائق الى انكار كل ما يخالف راى حكومة الاستانة وعمالها و يستعجلون بسوء الظن حتى في اشهر المخلصين الذين لهم تاريخ معروف يشهد لهم بالدين و الاخلاص ؟

(٣) بقي لي كلمة في تعليلكم وجوب تاني العرب بالخوف من أوربة وهي اننا اذا قلنا يجب استعجال العرب خوفا من اوربة يكون اقرب الى الصواب -

من الامور القطعية التي لم تعد تخفي على احد ان الدولة العثمانية غير قادرة على حماية البلاد العربية ولا غيرها من اوربة ' وانه

بيداري و حركت و ترقي کے جو لوگ خواهشمند هیں وہ بهي اس قاعدۂ کلیہ سے الگ نہیں هیں :

(الف) اُنهوں نے مصر میں حزب اللا مرکزیہ (مجلس استقلال ولایات جس کا مدعا یہ ہے کہ هر ایک ولایت اپنے انتظام و ادارہ معاملات میں خود مختار هو' اور کوئي مرکز سلطنت سے وابستہ نہ رہے) قائم کي ' اس کو تمام عثمانیوں کي مجلس عمومي (جنرل کمیٹي) قرار دیا' قسطنطنیہ کي گورنمنٹ (باب عالي) سے درخواست کي کہ مجلس کے قواعد و ضوابط کو مصدق مانے ' مگر نہ اس تصدیق کے لیے مصر هوئے اور نہ کسي دوسرے مطالبے کے منوانے پر اصرار کیا -

(ب) پیرس (دار الحکومۃ فرانس) میں ایک کانگرس قائم کي کہ تہذیب و تمدن کي دنیا اُن کے مقاصد سے آگاہ هوجائے' اور زمانہ جان لے کہ مطالبۂ اصلاح کي بنیاد -

(۱) دولت عثمانیہ کے ساتھہ کمال وابستگي -

(۲) اور هر ایک غیر سلطنت کے قبضے یا مداخلت کا مقابلہ کرنا ہے -

(ج) گورنمنٹ نے بیروت کا اصلاحي کلب بند کردیا' طالبان اصلاح نے اس پر اعتراض کیا ' اور اس اعتراض کو عام راے کا آئینہ خیال دکھانے کے لیے تین روز تک شہر بهر میں کاروبار بند رکھا -

(د) عرب افسران فوج نے قسطنطنیہ و شتلجہ کے لشکر گاهوں میں انکار کردیا کہ جب تک انجام کار معلوم نہ هوجائے اور مسئلے میں غور و فکر نہ هولے کہ قوم اور گورنمنٹ کے شایان شان کیا امور هیں' اس وقت تک وہ سیاسي جماعتوں میں' خواہ وہ حکومت کے موافق هوں یا مخالف' شریک نہ هونگے - موجودہ گورنمنٹ نے اُن کي اس روش کي قدر کي ' اُسے معلوم تها کہ ان لوگوں کو اس قدر طاقت و استطاعت حاصل ہے کہ سلطنت میں جیسي مشکلیں چاهینگے پیدا کردینگے - گورنمنٹ نے خود هي اُن کے ساتهہ موافقت کي خواهش کي' اور اُن کے مطالبات جو لا مرکزي استقلال کي بنیاد پر مبني تهے' ابتدائي صورتوں میں جہاں تک هوسکتا ہے پورے کرنے شروع کردیے - اس خبر کو هماري مجلس آج کے اخبارات میں شائع کردیگي ' اور غالباً اُس کي ایک کاپي آپ کے پاس بهي ارسال هوگي -

اس سے بهي مهتم بالشان امر کي هم آپ کو اطلاع دیتے هیں کہ همارے دوست سید عبد الحمید زهراوي جنهیں هم نے پیرس کي عربي کانگرس کا صدر نشین بنایا تها ' موجودہ حکومت نے اُن کو منصب شیخ الاسلامي کے لیے انتخاب کیا ہے - یہ خبر بهي آج کی عام تار برقیوں میں شائع هوجائیگي -

هندوستان کے جن لوگوں کو اس معاملہ میں غلو ہے ' جو همارے طرز عمل کو برا کہتے هیں' جن کے جوش احساس کا اقتضا یہ هوتا ہے کہ بغیر اس کے کہ واقعات سے آگاہ هوں ان تمام امور کے انکار پر آمادہ هو جاتے هیں جو گورنمنٹ قسطنطنیہ کي راے و عمل کے مخالف هوں ' جو مشہور ترین مخلصوں کي نسبت بهي ' جن کي دیانت و اخلاص کي تاریخ شاهد ہے' بہت جلد بدگمان هو جایا کرتے هیں ' کیا اس واقعي و عملي دلیل سے اُن کي تشفي نہ هوگي ؟

(۳) رهي یہ بات کہ یورپ کے خوف سے اهل عرب کو اپنے مطالبات میں جلدي نہ کرني چاهیے' تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اگر هم کہیں کہ یورپ کے خوف سے اهل عرب کو مطالبۂ اصلاح میں جلدي کرني چاهیے ' تو یہ زیادہ موزوں هو گا -

التــرک و العــرب

نشرنا في الهلال الخامس الصادر في ٢٥ - شعبان سنة ١٣٣١ ھ (٣٠ - يوليه سنة١٩١٣ - م) ما يقوله الا تراک في مطالبة العرب السوريين باصلاح بلادهم على رجه اللامركزية الادارية٬ وها نحن ننشر ما يبديه العرب انفسهم بشان ذلك على ماكتب الينا فضيلة العلامة السيد محمد رشيد ضا صاحب مجلة المنار المصرية الغراء٬ و نحن نرجئ ملاحظاتنا على هذه المسألة الى ان نستوفي البحث عنها في فرصة اخرى٬ ان شاء الله تعالى٬ قال حفظه الله :

صديقي الصفى الوفي الفاضل الغيور ابوالكلام احمد الدهلوي صاحب الهلال المنير-

السلام عايكم و رحمة الله و بركاته٬ و بعد فقد تشرفت بكتاب منكم بعد كتاب - اما ماكتبتم بشان...........................

واما ماكتبتم بشان الاصلاح فمن حق غيرتكم واخلاصكم ان اذاكرلكم فيه شيئا من رايي :

(١) صورتم رايي في مسألة نهوض العرب و مسألة المؤتمر الاسلامي بغير صورتها الحقيقية و لولا ذالک لما كان لكم رجه للاستشكال والاستدراک٬ و هكذا شان الناس كافة في تصوير اراء الناس اذا اخذوها من بعض ما يكتبون فيها بغير تدقيق ولا احاطة -

بل كان الاستاذ الامام يقول ان جمهور الناس لا يفهمون من قراءة اقوال الكاتب اكثر من عشرين فى المئة من مراده وا ما اذا سمعوا كلامه من لسانه فانهم يفهمون منه ثمانين في المئة -

ولهذا امكنني ان افهم مولوي محبوب عالم صاحب بيسه اخبار هنا معظم رايى في مسألة الدولة بالكلام اللسانى معه اربع مرات و ماكان يتيسرلى ذلك بالمكاتبة اربعين مرة -

فهذه مقدمة للكلام يجب ان تراعي ومن فروعها قولكم : اننا لا نعرف حقيقة حال الهند٬ و قولنا : انكم لاتعرفون حقيقة حال الدولة و ان لم تعترفوا بهذا -

مسئلۂ " ترک و عرب " کے متعلق خود ترکوں کي جو راے ہے٬ اور شامي عربوں کے مطالبۂ لامرکزیت کي نسبت قسطنطنیہ میں جو خیالات ظاہر کیے جاتے ہیں٬ ۳۰ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ع کے الہلال میں اُن کي ترجماني ہوچکي ہے - آج کي اشاعت میں اہل عرب کے مطالبات خود اُن کي زبان میں درج ہیں٬ جو ہمارے پاس علامۂ سید رشید رضا اڈیٹر المنار مصر نے بھیجے ہیں - بالفعل ہم اس باب میں اپني راے محفوظ رکھتے ہیں٬ آیندہ اسپر تفصیل سے بحث کرینگے٬ ممدوح لکھتے ہیں :

قاہرہ - ۱۱ - شعبان سنہ ۱۳۳۱ ھ

میرے برگزیدہ و مخلص دوست اور پرجوش فاضل مولانا " ابوالکلام احمد الدهلوي " پروپرائٹر " الہلال "

السلام علیکم و رحمۃ الله و برکاتہ٬ متواتر عنایت نامے شرف افزای ورود ہوے٬ آپ نے .... کے متعلق جو امور تحریر فرماے ہیں .... اصلاح کي نسبت جو ارشاد ہے اُس کے متعلق آپکے جوش اخلاص کو حق حاصل ہے کہ میں بھي اس باب میں کچھہ اپني راے عرض خدمت کروں :

(۱) عربوں کي ترقی٬ اور اسلامي کانفرنس کے مسئلے میں آپ نے میري راے کي غیر واقع تصویر کھینچي ہے٬ ورنہ اشکال کا نہ کوئي سبب تھا اور نہ دریافت کرنے کي حاجت پڑتي - عام دستور ہے کہ جب لوگ کسی راے کو ایسے لوگوں کے تحریروں سے اخذ کرتے ہیں جو بغیر تدقیق وجامعیت کے مضامین لکھتے ہیں تو اصل راے کي صورت بدل جاتي ہے -

استاد امام (شیخ محمد عبدہ) کہا کرتے تھے کہ مضمون نگاروں کے اقوال پڑھکر عام لوگوں میں بیس فی صدي سے زائد اُس کے مفہوم کو نہیں سمجھتے٬ لیکن وهي بات اگر اس کي زبان سے سنیں تو ۸۰ في صدی سمجھہ لیں -

یہي وجہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے متعلق میں نے یہاں اپني بیشتر رائیں مولوي محبوب عالم پروپرائٹر پیسہ اخبار لاهور کو صرف چار مرتبہ کي ملاقاتوں میں سمجھا دیں٬ میرا خیال ہے کہ خط و کتابت کا اتفاق ہوتا تو چالیس مرتبہ میں بھي یہ کام آسان نہ تھا -

یہ اصول قابل لحاظ ہے٬ اور آپ کا یہ ارشاد کہ " ہم لوگ (اہل مصر) ہندوستان کي اصل حالت سے نابلد ہیں " اور میرا یہ قول کہ " آپ لوگ (اہل ہند) مانیں یا نہ مانیں مگر دولۃ عثمانیہ کے حقیقي حالات سے بے خبر ہیں " اسي اصول پر متفرع ہے -

(۲) مسئلہ " بیداري عرب " کي اصل ضرورت سے تو آپ کو اتفاق ہے٬ مگر آپ فرماتے ہیں کہ اس باب میں عجلت اچھي نہیں٬ تامل درکار ہے - اس کا سبب آپ نے یہ بیان کیا ہے کہ یورپ کے بہوت سے خوف لازم ہے -

بے شبہ اس باب میں پیش بیني و پس اندیشي فرض ہے٬ یہي نہیں بلکہ جتنے مسائل ہیں٬ اور خاص کر اُن میں جو اہم مسئلے ہیں٬ سب کے لیے غور و فکر و تامل کي ضرورت ہے - عرب کي

نعم لم اقترح في هذه الايام عقد مؤتمر اسلامی عام كما اقترحت في سنة المنار الاولى تقريباً ' و انما اقترحت على اهل الغيرة من مسلمی الهند و امثالهم ان يجمعوا ما يمكن جمعه من المال و يدخروه لمصلحة الاسلام نفسه و اصلاح الحرمين و وقايتهما ' ثم يختاروا من كل قطر تجمع فيه الاموال افرادا من الذين يثق بذمتهم اصحاب الاموال' ليبحثوا فی طرق انفاقها ' و ذكرت الامير عمر باشا طوسون و النواب وقار الملك على سبيل المثال لشهرتهما ' و انما غرضی الحال هو جمع المال -

(٥) سالتمونی عن الخدمة التي يمكن لمسلمی الهند ان يؤدوها و ان افصلها لكم' فاقول : ان الاجمال يغنی هنا عن التفصيل' و هو ان الذي يمكنهم ان يخدموا الاسلام به هو المال ' فاجمع المال اولا و انا زعيم باقناعک و اقناع كل عاقل مخلص يوكل اليه صرفه بالطريق الذي يجب ان يصرف فيه -

ولو صرف المال الذي جمع في هذه السنة من الهند او من مصر على الاعمال التي ارى فيها وقاية الدولة و الاسلام من الخطر لكانت كافية في وضع الاساس الذي يبني عليه الاصلاح الذي يرجي به حياة الاسلام و بقاء الدولة -

(٦) ان عزمكم على انشاء صحيفة عربية تدعو الى الاتحاد الاسلامي عزم شريف ' و اذا انفذتموه وكلفتموني المساعدة عليه بما هو في استطاعتي فأرجو ان لا آلو جهداً في مساعدتكم '

و لكنني اظن ان الجريدة لا تروج كثيرا بل لاياتي من اشتراكاتها ما يكفي لنفقاتها الا اذا كان لكم في الهند مساعدة خاصة فوق العادة -

وما قلت هذا الا لانني خلقت ناصحاً فاحببت ان اقول كلمة ذكرى من الفوائد التي علمنيها الاختبار -

و اسأل الله تعالي ان يخيب ظني في جريدتكم من حيث نجاحها المالي بالاشتراک ' و يحقق رجائي فيها من حيث نفعها و حسن خدمتها للاسلام و امته التي خذلها اهلها وعقها اولادها في هذا الزمان' و الله المستعان -

(محمد رشيد رضا)

مشہور اسلامي ممالک میں اپنے قواعد و ضوابط اور دعوت نامه علانیه شائع کیا تھا - انگریز کچهه متعرض نهوے - حتی که پوچھا تک نهیں ' مگر خود کسي مسلمان نے اُس کي دعوت قبول نه کي -

المنار کا جب پہلا سال تھا تو میں نے تقریباً اُسي زمانے میں علم اسلامي کانفرنس منعقد کرنے کے لیے توجه دلائی تهي' مگر آجکل تو میں خاموش هوں ' البته هندوستان جیسے ممالک کے پرجوش مسلمانوں سے میري یه درخواست هے که خود اسلام کے فوائد و مصالح اور حرمین کي صیانت و حفاظت کے لیے جہاں تک هوسکے سرمایه فراهم کریں ' اور جن جن ممالک میں ان اغراض کے لیے سرمایه فراهم هورها هو وهاں سے ایسے لوگ منتخب کریں جن کي ذمه داري و مسئولیت و تدین پر اهل سرمایه؛ وثوق و اطمینان هو- یه لوگ غور کریں که کن کاموں میں یه سرمایه لگانا چاهیے - مثال کے طور پر میں نے اس باب میں شاهزاده عمر توسون پاشا اور نواب وقار الملک کا نام لیا هے ' جن کو وسیع شهرت حاصل هے - فرعیات سے مجهے بحث نهیں ' میري اصل غرض یه هے که سرمایه جمع هو -

(٥) آپ نے مجهه سے دریافت کیا هے که مسلمانان هندوستان اسلام کی کیا خدمت کرسکتے هیں ؟ کس طرح کرسکتے هیں ؟ اور اس کي تفصیل کیا هے ؟ میں عرض کرتا هوں که اجمال کافي هے ' ابهي تفصیل کي ضرورت نهیں ' مسلمان اس وقت اسلام کي جو خدمت کرسکتے هیں وه یه هے که سرمایه جمع کریں - پہلے آپ سرمایه جمع کیجیے ' میں اس بات کي ضمانت اپنے ذمے لیتا هوں که آپ کو اور هر مخلص مسلمان کو' جس کے هات میں خرچ هوگا ' اطمینان دلا دونگا که سرمایه لگانے کا بهترین طریقه کیا هے اور کون سے کام میں صرف کرنا لازم هے -

. ترکوں کي اعانت میں اس سال هندوستان و مصر سے جس قدر روپیه فراهم هوا هے ' اگر وه ان کاموں میں صرف هوا هوتا جو میري راے میں اسلام اور دولة عثمانیه کو خطرے سے بچا سکتے تھے ' تو داغ بیل ڈالنے کے لیے ' جس پر اصلاح کي بنیاد قائم هوتي اور اسلام کي زندگي اور سلطنت کے بقا کي اس سے امید تهي ' یه روپیه کافي تھا -

(٦) مسلمانان عالم کو عام اسلامي اتحاد کي دعوت دینے کے لیے آپ ایک عربي اخبار شائع کرنا چاهتے هیں' یه نهایت شریفانه مقصد هے' اگر آپ نے یه کام کیا اور حتی المقدور مجهه سے اعانت چاهي تو امید هے که میں آپ کی امداد میں کسي قسم کي کوشش سے باز نه رهونگا ' لیکن میرا گمان هے که اخبار کي اشاعت زیاده نه هوگی' حتی که سالانه قیمت اُس کے مصارف کے لیے بهي پوري نه آتریگي' البته اگر هندوستان میں کوئي خاص اور غیر معمولي اعانت آپ کو حاصل هو تو یه دوسري بات هے -

میں نے یه بات محض اس لیے کهي که نصیحت و خیرخواهي میري سرشت میں هے' اور میں فطرةً ناصح پیدا هوا هوں' تجربه و امتحان سے جو فوائد مجهے حاصل هوئے هیں آپ سے بهي میں نے اُن کا تذکره کردیا -

خدا سے میري دعا هے که آپ کے اخبار کے باب میں میرا گمان غلط نکلے ' مالي حیثیت سے کامیاب هو' قیمت خریداري سے خاطرخواه فائده هوا کرے - سودمند و نافع و مفید هونے اور اسلام' جسے مسلمانوں نے اس زمانے میں چهوڑ رکها هے اور خود فرزندان اسلام اُس کے حق میں ناخلف بن گئے هیں' اُس کي بهترین خدمت کرنے کي حیثیت سے مجهے اس اخبار سے جو توقع هے خدا کرے اُس میں کامیابي هو' والله المستعان - [محمد رشید رضا]

لا يمنع أوربة من اخذ ما تأخذ من الدولة ولا يحملها على ابقاء ما تبقي لها الا تنازع دولها الكبرى فيما بينهن وخوفهن من الشقاق والفتن على انفسهن -

وقد علمنا من مصادر مختلفة انكليزية وفرنسية والمانية ان أوربة ترى من مصلحتها ابقاء آسية العثمانية على حالها الان - قيل انهن يمهلن الدولة في اصلاحها خمس سنين وقيل اكثر من ذلك -

وقد بينت في المنار الاسباب التي تمنع أوربة من اخذ شئ من بلاد الدولة او اقتسام بلادها الاسيوية بالقوة والاحتلال العسكري فيها -

فاذا كان هذا هو الواقع الذي نجزم به، وكان زوال هذه الاسباب ممكن بعد زمن قريب او بعيد، فلماذا لا يجب ان نعجل باصلاح انفسنا قبل اتفاق الدول علينا اغتناما للفرصة قبل فواتها؟ لعلنا نقدر على وقاية انفسنا -

اما تفصيل هذا الاصلاح وكيف يرجي ان يكون واقيالنا فشرحه طويل ولا محل لذكره هنا ان كان يفيد ذكره اولا يضر -

واذا ظهرلنا اخلاص حكومتنا للعرب في هذا الاتفاق الجديد فاننا نعمل معها ونكون يدا واحدة، ونسال الله تمام التوفيق ودوامه،

(۴) انني لم اقترح في هذه الايام انشاء موتمر اسلامي عام، لا لعدم وجود بلد اسلامي يمكن عقده فيه وكون اولي الاقطار به الهند او مصر وكلاهما تحت سيطرة الانكليز اعدى اعداء الاسلام كما قلتم، بل لان المسلمين انفسهم غير مستعدين له استعدادا يرجي نفعه ويومن ضره،

وانا ارى ان المسلمين هم اعداء انفسهم وانهم لو عقلوا وهدوا الى رشدهم لكان يمكنهم العمل في كل مكان ولكانت الهند ومصر تحت سيطرة الانكليز اولى البلاد الاسلامية الان بموتمرهم

والدليل على ذلك انهم يقولون في هذين القطرين ويفعلون مالا يستطيع اخوانهم ان يقولوا ويفعلوا في غيرهما من الاقطار فان مسلمي روسية الذين هم من انبه مسلمي هذا العصر لم يستطيعوا ان يرسلوا اعانة للهلال الاحمر العثماني اذ منعتهم حكومتهم من ذلك منعا،

وقد تالفت هنا لجنة لعقد موتمر اسلامي منذ سنين قليلة ونشرت قانونها ودعوتها في اشهر الاقطار الاسلامية جهرا فلم يتعرض لها الانكليز ولا بالسوال ولكن لم يجب دعوتها احد من المسلمين -

یہ ایک قطعي بات ہے ' اور اب یہ بات کسي سے بهي پوشیدہ نہیں ہے ' کہ دولت عثمانیۂ بلاد عرب کو بلکہ اپنے دوسرے مقبوضات کو بهي یورپ کي دست برد سے محفوظ رکھنے پر قادر نہیں ہے - یورپ کو دولت عثمانیہ کے علاقوں پر قبضہ کرنے ' اور موجودہ حالت کو منقلب کردینے سے صرف یہ خوف مانع ہے کہ اس صورت میں بڑي بڑي یوروپین سلطنتیں آپس میں دست وگریباں ہو جائینگی ' یہ سلطنتیں محض باهمي منازعت و فتنہ و فساد سے ڈرتی هیں -

انگریزي و فرانسیسي و جرمن مختلف ذرایع سے هم کو معلوم هوا ہے کہ یورپ اپني مصلحت کے لحاظ سے مناسب سمجهتا ہے کہ دولت عثمانیہ کے ایشیائي مقبوضات کي حالت بدستور قائم رهے - کہا جاتا ہے کہ ان مقبوضات کي اصلاح کے لیے دولت عثمانیہ کو پانچ برس یا اس سے زیادہ کي مهلت دي جائیگي - المنار میں هم ان اسباب کو بیان کرچکے هیں جو یورپ کو دولت عثمانیہ کے علاقے غصب کرنے یا اُس کے ایشیائي مقبوضات کو جنگي طاقت و فوجي قبضہ کے ذریعہ سے تقسیم کرنے سے روک رهے هیں -

اگر یہ واقعہ قطعاً پیش آنے والا ہے' اور اگر جلدي یا دیر میں ان وجوہ و اسباب کا زوال ممکن ہے ' تو کیوں نہ هم وقت ضائع هونے سے پہلے فرصت کو غنیمت سمجهیں ؟ اور قبل اس کے کہ دول یورپ اتفاق کر کے هم پر حملہ کریں هم اپني حالت آپ درست کرلیں ؟ شاید اس طرح هم اپنے آپ کو بچا سکیں -

اصلاح کي تفصیل کیا هوگي ' اور کیا امید ہے ' کہ هم کو بچا سکیگي ؟ اس کی شرح طویل ہے ' اور خواہ اس کا تذکرہ سودمند هو یا نہو مگر یہ اس کا موقع نہیں ہے -

اگر یہ ظاہر هوگیا کہ اس جدید اتفاق کی جو روش هماري عثماني حکومت نے قرار دي ہے' وہ مخلصانہ روش ہے اور عربوں کے ساتھہ اُس کو اخلاص ہے ' تو هم اُس کے ساتھہ مل کر کام کرینگے اور هم دونوں کے هات ایک هو جائینگے' خدا کرے کمال توفیق و دوام رحمت شامل حال رہے -

(۴) میں نے آجکل کے زمانے میں عالمگیر اسلامي کانفرنس قائم کرنے کی خواستگاري نہیں کي ' یہ اس سے قبل کا واقعہ ہے ' میري خاموشي اس بنا پر نہیں ہے کہ کوئی اسلامي مملکت انعقاد کانفرنس کے لیے موزوں نہیں ہے' یا بقول آپ کے " اس مدعا کے لیے بہترین ممالک هندوستان و مصر هیں" مگر یہ دونوں انگریزوں کے زیر تسلط هیں جو اسلام کے سب سے بڑے دشمن هیں - یہ خاموشي اس بنا پر ہے کہ خود مسلمان ایسي کانفرنس کے لیے آمادہ نہیں هیں ' اور نہ ان میں ایسي استعداد ہے کہ نفع کي امید اور نقصان کا خطرہ نہ هو -

میري راے ہے کہ مسلمان اپنے دشمن آپ هیں ' اگر اُن کو عقل هوتي اور سمجهہ سے کام لیتے تو هر جگہ کام کرسکتے تهے ' اور گو هندوستان و مصر انگریزوں کے ماتحت هیں مگر اُن کی کانفرنس کے لیے سب سے بہتر مقام یہي دونوں ملک هوتے ' اس کي دلیل یہ ہے کہ هندوستان و مصر میں مسلمان جو بات کہتے هیں اور جو کام کرسکتے هیں اُس پر کسي دوسرے ملک کے مسلمان قادر نہیں هیں - اسلامي دنیا میں اس وقت روس کے مسلمان سب سے زیادہ بیدار هیں ' با این همہ مجلس هلال احمر عثماني کے لیے وہ چندہ نہ بهیج سکے -

چند سال هوے اسلامي کانفرنس منعقد کرنے کے لیے یہاں (مصر میں) ایک تمهیدي مجلس قائم هوئي تهي اور اُس نے تمام

بن صرمة الانصاري كان صائما فلما حضر الانطار اتى امرأته فقال لها اعندک طعام قالت لا ولكن انطلق فاطلب لك و كان يومه يعمل فغلبته عينه فجاءته امرءته فلما راته قالت خيبة لک فلما انتصف النهار غشي عليه فذكر ذلك للنبي صلعم ... فنزلت وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر (البقره)

قیس بن صرمه انصاري نام ایک صحابي روزوں سے تھے' انطار کا وقت آیا تو وہ اپني بیوي کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھہ کھانے کو ہے' انھوں نے کہا ہے تو نہیں لیکن میں جاکر ڈھونڈھتي ہوں - قیس دن بھر کام کرکے تھکے تھے سوگئے' بیوي آئیں تو افسوس کرکے رہ گئیں' جب دو پہر ہولي تو قیس کو غش آگیا۔ یہ واقعہ آنحضرت سے بیان کیا گیا اوس وقت یہ آیت نازل ہوئي " اوس وقت تک کھاؤ پیو جب تک رات کا تاریک خط صبح کے سپید خط سے ممتاز نہو جاے'

ایام جاهلیت میں دستور تھا کہ ایام صیام کی پوري مدت میں مقاربت سے محترز رهتے تھے' لیکن چونکہ یہ ممانعت خلاف حکم فطري تھی اس لیے اکثر لوگ اس میں خیانت کے مرتکب ہوتے تھے - اسلام نے اس حکم کو صرف وقت صوم تک معدود رکھا' جو صبح سے شام تک کا زمانہ ہے -

احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم' هن لباس لكم و انتم لباس لهن' علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم' فتاب عليكم وعفا عنكم' فالئن باشروهن' و ابتغوا ما كتب الله لكم' (بقره)

تمھارے لیے روزہ کي شب میں اپني بیویوں سے مقاربت حلال کی گئي' تمھارا اونکا همیشه کا ساتھہ ہے' خدا جانتا ہے کہ تم اسمیں خیانت کرتے تھے پس اوسنے تمکو معاف کیا اب اون سے ملو جلو اور خدانے تمھاري قسمت میں جو لکھا ہے اوس کو ڈھونڈھو'

بخاري نے اس آیت کي تفسیر میں لکھا ہے :

عن البراء بن عازب لما نزل صوم رمضان كانوا لا يقربون النساء رمضان كله' وكان رجال يخونون انفسهم فانزل الله : علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم [illegible]

براء بن عازب سے روایت ہے کہ جب صوم رمضان کا حکم نازل ہوا تو لوگ رمضان بھر بیویوں کے پاس نہیں جاتے تھے' بعض لوگ اس میں خیانت کرتے تھے' تو خدا نے فرمایا : خدا جانتا ہے کہ تم خیانت کرتے تھے پس تمکو اوسنے معاف کیا -

روزہ داروں میں بوڑھے' کمزور' معذور' بیمار ہر قسم کے لوگ ہوتے تھے' اسلام سے پہلے اور مذهب میں هم اس قسم کے معذور اصحاب کے لیے کوئي استثنا نہیں پاتے' اسلام نے ان تمام اشخاص کو مختلف طریق سے مستثنی کردیا -

فمن كان منكم مريضاً او على سفر فعدة من ايام اخر' و على الذين يطيقونه فدية طعام مسكين (البقره)

جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ ان کے علاوہ اور دنوں میں قضا روزے رکھہ لے' اور جو بمشکل روزے رکھہ سکتے ہیں وہ ہر روزہ کے بدلے ایک دن کا کھانا ایک مسکین کو دیدیں -

لیکن اس ممانعت میں اوسنے اسقدر غلو نہیں کیا کہ اگر با ایں همه حالات ضعف و عذر طالبان رضوان الهي روزے کا ثواب حاصل کرنا چاهیں تو نہ کرسکیں' بلکہ اسکو اونکي مرضي پر موقوف رکھا -

فمن تطوع خيرا فهو خير له' و ان تصوموا خير لكم ان كنتم تعلمون (بقره)

جو اپنے دل سے کوئي نیک بات کرے تو بہتر ہے اور روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تمھیں علم ہو -

حالت سفر میں آنحضرت نے روزے بھي رکھے ہیں اور افطار بھي کیا ہے' حسب اختلاف حالات' لیکن اگر کوئي شخص باوجود ضعف و عدم تحمل شدائد صوم' سفر میں روزے رکھے' تو اسلام میں یہ ثواب کا کام نہیں شمار ہوگا -

عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلعم في سفر فرى زحاماً و رجلاً قد ظلل عليه فقال ما هذا فقالوا صائم فقال ليس من البر الصوم في السفر (بخاري)

جابر بن عبد الله سے مروي ہے کہ رسول الله صلعم ایک سفر میں تھے تو ایک بھیڑ دیکھی اور دیکھا کہ ایک آدمي کو سایہ کیے لوگ کھڑے ہیں' پوچھا کیا ہے ؟ لوگوں نے کہا ایک روزہ دار ہے' آپ نے فرمایا سفر میں اسطرح روزہ رکھنا کوئي نیکي نہیں ہے -

عورتوں کے لیے مخصوص فطري عذرات کا لحاظ ضروري تھا اسلیے ایام عادیہ' ایام حمل' اور ایام رضاعت میں اون کے روزے معاف ہیں کہ وہ ضعف و ناتوانی کے ایام ہیں' انکے بجاے انکي قضا وہ اور دنوں میں کرسکتي ہیں

قال النبي صلعم اليس اذا حاضت لم تصل ولم تصم (البخاري)

آنحضرت نے فرمایا ہے کہ کیا عورت ان ایام میں نماز اور روزہ نہیں چھوڑ دیتي ؟

عن ابن عباس و على الذين يطيقونه فدية طعام مسكين قال كانت رخصة للشيخ الكبير و المرأة الكبيرة و هما يطيقان الصوم ان يفطرا ويطعما مكان كل يوم مسكينا و الحبلى والمرضع اذا خافتا (ابوداؤد)

ابن عباس سے مروي ہے ... کہ حاملہ اور دودہ پلانے والي اگر اپنے [illegible] کا اوسکو خوف ہو یا بچہ کا خوف ہو تو روزے نرکھے اور فدیہ دے حضرت انس سے مروي ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ حاملہ اور مرضع (دودہ پلانے والی) کے روزے معاف کیے گئے ہیں -

عن انس' قال النبي صلعم ان الله وضع من الحامل والمرضع الصوم (ترمذي)

بھول چوک اور خطا و نسیان اسلام میں مغفور ہیں' کہ خدا نے همیں بتایا ہے کہ کہو:

ربنا لا تواخذنا ان نسينا او اخطانا (البقره) .

پروردگارا همارے نسیان و خطا پر هم سے مواخذہ نکر'

اس لیے اگر حالت صوم میں کوئي بھول کر کچھہ کھالے یا پي لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا -

عن ابي هريرة قال جاء رجل الى النبي صلعم فقال : يا رسول الله اني اكلت و شربت ناسياً و انا صائم فقال اطعمك الله و سقاک' (ابو داؤد)

ابو هریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت کے پاس آیا اور کہا یا رسول الله میں نے بھول کر روزے کي حالت میں کھا لیا - آپ نے فرمایا کچھہ حرج نہیں تمھیں خدا نے کھلایا اور پلایا'

وثائق و حقائق

قیود و شرائط صوم

يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر (بقره)

آیت عنوان اوس موقع کي آیت هے جهاں خداے پاک نے صیام کا حکم دیا هے -

يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر (بقره)	خدا تمهارے ساتهه آساني چاهتا هے سختي نہیں -

لوگ پوچهینگے که صیام جیسے سخت اور مشکل العمل حکم میں خدا نے کیا آسانیاں ملحوظ رکهي هیں ؟ جواب سے پہلے یه جان لینا چاهیے که دوسرے مذاهب میں روزے کے کیا احکام هیں ؟

انسان جسم اور روح سے مرکب هے ' اس بنا پر اوسکي عبادت بهی جسم و روح سے مرکب هوني چاهیے ' لیکن چونکه اصل مقصود طهارت روح هے نه تکلیف جسم ' اسلیے تکلیف جسم کو اسقدر شدید اور نا قابل عمل نہیں بنا دینا چاهیے که وه اصل مقصود قرار پاجاے -

اسلام اور دوسرے مذاهب میں ایک مختلف فیه مسئله یه بهي هے ' که دوسرے مذاهب نے تکلیف و تعذیب جسماني کو بهي ایک قسم کي عبادت بتایا هے ' اس تخیل کا اثر یه هے که هندو جوگیوں نے ریاضات شاقه کي اور عجیب و غریب ورزش جسماني کي بنیاد ڈالي ' جس میں سالها سال تک کهڑے رهنا ' شدید دهوپ میں قیام کرنا ' گرمی کے دنوں میں آگ کے شعلوں کے دائرہ میں بیٹهنا ' جاڑوں میں برهنه تن رهنا ' دس دس برس تک ایک هاتهه کو هوا میں بلند رکهنا ' سالها سال تک ایک نشست پر قائم رهنا ' ایک ایک چله تک ترک اکل و شرب کرنا ' تقرب الی الله کے حقیقي راستے تهے -

یهیں جینیوں کا فرقه پیدا هوا هے ' جو ناک ' کان ' اور منهه کو بهي بند رکهتا هے که کسي کیڑے کو اذیت نهو ' یهیں بودهه کا فرقه پیدا هوا ' جسکے بهکشو جنگل اور پهاڑوں میں رهتے تهے ' اور گهاس اور پتوں پر اور بهیک کے ٹکڑوں پر گذر کرتے تهے - هندو جوگي ' چلے کهینچتے تهے جن میں کهانا پینا بالکل چهوڑ دیتے تهے کبهي کبهي ایک دو لقمه کها لیتے تهے -

نصراني راهبوں نے رهبانیت کي بنیاد ڈالي ' جسکے رو سے شرعي بیاه اون پر حرام هوا ' ترک آسایش و لذائذ جسماني اون کي مرغوب عبادت تهي - قربانگاه ' صلیب اور کنواري کے بت کے سامنے گهٹنوں کے بهل ' گهنٹوں تک جهکے رهنا ' هاتهه جوڑے کهڑے رهنا ' ایک پاؤں پر کهڑا هونا ' خاص خاص قسم کي تکلیف ده ریاضتوں میں مشغول رهنا ' کئي کئي روز کهانا پینا چهوڑ دینا زهد و تقوی کي انتها تهي -

یهودیوں کے هاں قرباني اسقدر طویل و کثیر رسوم پر مشتمل تهي جسکے صرف شرائط و ضروریات کا بیان تورات کے چار پانچ صفحوں میں مذکور هے - افطار کے بعد ایک وقت صرف روزے میں کهاسکتے تهے ' اسکے بعد سے دوسرے روز کے وقت افطار تک کچهه نہیں کهاتے تهے - بغیر کهاے هوے اگر بد قسمتي سے نیند آگئی ' تو پهر کهانا مطلق حرام تها ' ایام صیام میں بیویوں سے نہیں مل سکتے تهے -

لیکن اسلام اس تعذیب جسماني اور ان ریاضتهاے شاقه کو خلاف منشاے دین سمجهتا هے ' اسکے نزدیک یه چیزیں انسانیت کي ضعیف گردن کے لیے بار گراں هیں جنکو وه نہیں اٹها سکتیں قران نے بندوں کو یه دعا تعلیم کي هے -

ربنا ولا تحمل علينا اصراً كما حملته على الذين من قبلنا ' ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به (بقره)	پروردگار ! هم کو وه بوجهه نه دے جو هم سے پہلے لوگوں کو دیا ' پروردگار ! جس کے اٹهانے کي طاقت نہیں ' وه بارگراں هماري گردن پر نه رکهه '

چنانچه خدا نے یه دعا قبول کي اور ایک پیغمبر بهیجا جس کي شان یه تهي که :

يامرهم بالمعروف وينههم عن المنكر ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث ويضع عنهم اصرهم ' والاغلال التي كانت عليهم (اعراف)	وه نیکیوں کا یهود و نصاری کو حکم کرتا هے ' برائیوں سے اون کو روکتا هے ' پاک چیزیں اون کے لیے حلال کرتا هے ' اشیاے خبیثه کو اون پر حرام کرتا هے اور اون کي گردن سے اوس طوق و زنجیر کو جو شدید احکام کي اونکے گلے میں پڑي هوي تهي علحده کرتا هے -

اور اوسنے وعده کیا :

لا يكلف الله نفساً الا وسعها (بقره)	خدا کسي کو اوس کي طاقت سے زیاده کسي امر کا مکلف نہیں کرتا -

اور پهر فرمایا :

يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر (بقره)	خدا تمهارے ساتهه آساني چاهتا هے سختي نہیں -

اسلام نے سب سے پہلے اوقات صوم کي تحدید کي ' بعض لوگ شدت اتقا سے عمر بهر روزے رکهتے تهے ' اسلام نے اسکو بالکل روکدیا آنحضرت نے فرمایا هے :

لا صام من صام الابد (ابن ماجه)	جسنے همیشه روزه رکها اوسنے کبهي روزه نہیں رکها -

اسلام کے سوا اور ادیان میں شب و روز کا روزه هوتا تها ' اسلام نے روزے کي مدت صرف صبح سے شام تک قرار دي -

حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر (بقره) ثم اتموا الصيام الى الليل (بقره)	اس وقت سے جب رات کا تاریک خط ' صبح کے سپید خط سے ممتاز هو جاے ابتداے شب تک روزے کو پورا کرو '

آنحضرت نے صاف فرمایا هے :

انما يفعل ذلك النصارى يعني الوصال و لكن صوموا كما امركم الله ' ثم اتموا الصيام الى الليل فان كان الليل فافطروا (الطبراني)	شب و روز کو ملا کر نصاری روزه رکهتے هیں ' تم اسطرح روزه رکهو جسطرح خدا نے فرمایا هے که روزه رات کے هونے تک پورا کرو ' اور جب رات شروع هو جاے تو افطار کرلو -

رات کو سو جانے کے بعد پهر کهانا حرام تها اسلام نے اسکو منسوخ کیا :

روى البخاري كان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم اذا كان الرجل منهم صائما فحضر الافطار فنام قبل ان يفطر لم يا كل ليلته ولا يومه حتى يمسي و ان قيس	بخاري کي روایت هے که صحابه ابتداے اسلام میں جب روزه رکهتے اور افطار کا وقت آجاتا اور وه افطار کرنے سے پہلے سوجاتے تو پهر رات بهر اور دن بهر دوسرے دن کي شام تک کچهه نه کهاتے اسي اثنا میں

نظر آتے هیں - انهي میں کبهي کبهي سبزه زار وادیوں کي جهلک بهي دکهائي دیتي هے -

یه هے جزائر کا اصلي کریکٹر مع چند مستثنیات یعنی سواحل جو پردے میں گهرے هوے هیں اور چٹانیں انکي حد بندي کرتی هیں مع حصه داخلي جو اکثر ایسے هوتے هیں که مشکل سے کم چٹیل اور خشک مگر جا بجا بکثرت حیرت انگیز سرسبز اور دلفریب وادیاں جنمیں قیمتي سے قیمتي میوے - نارنگي ' انار ' انگور ' اور لیموں ' مصر فقانه مهتبات کے ساتهه پیدا هوتے هیں جب که ایک طرف بعض جزائر کي یه حالت هے دوسري طرف زیتون کے کنج هموار اور ڈهالو دونوں طرح کي زمین کے بیشتر حصے کو چهپائے هوے هیں -

قبرص جوکه ان تمام جزائر میں سب سے بڑا هے اس تنگ راس (Promontry) کے علاوہ جو شمال و مشرق کي طرف نکلتا هوا چلا گیا هے عرض میں ۵۰ - میل اور طول میں ۱۰۰ میل هے - گذشته زمانه میں اسمیں گهنے جنگل تهے - اسکے صنوبر کي لکڑي لبنین کے مشهور صنوبر کي لکڑي سے بهي بڑهي هوئي تهي -

اسکي دولت کے اصلي سر چشمے اسکے کانوں میں هیں - اور ایس سایپرم (Aes Cprium) نه عهد قبل تاریخ سے لیکے رومیوںکے زمانه تک معلوم تها دنیا کا بهترین تانبا تها جسکا علم اگلوں کو تها - در حقیقت کپرم مذکورہ بالا لفظ کي معرف شکل هي سے همارا انگریزي لفظ کوپر نکلا هے -

اس جزیرے کا موجودہ نام سائپرس (قبرص) اس چهوٹے درخت (Sypros) کے نام سے مستعار جس سے تمام جزیرہ پٹا پڑا تها - یونانیوں نے رکها - یه پودہ لیوانت کي حنا هے جسکو مسلمان عورتیں اپنے ناخن اور بالوں کو شوخ نارنجي رنگنے کے لیے استعمال کرتي هیں -

قبرص میں پانی کے راستے بهت نا کافي هیں ' اور جب تک جنگل سازي کي اسکیم مستعدي کے ساتهه شروع نهیں کیجائے اسوقت تک اسکي خشک چٹانوں کے وسیع پهیلاو " جنگل زار جزیرہ " کي شهرت سے کبهي دو بارہ لذت یابي کے منصوبے کي مخالفت کرتے هیں -

زمین ضرب المثل کے طور پر زر خیز هے - اور اناج ' شراب ' شیشم السی بکثرت پیدا هوتي هے - یهاں عمدہ موسمي قیامگاهیں بهي هیں کیونکه گرمیوں میں جنوبي ساحل کي گرمي عموماً نا قابل برداشت هوتي هے سردیوں میں پهاڑوں سے شمال کي ٹهنڈي هوائیں ' اطالیا کي بهترین حالت کے مشابه هوتي هیں -

جغرافي طور پر کریٹ یورپ کا ایک حصه هے - کیونکه اسمیں سے گزرنے والا سلسله کوہ پیلو پونیسس (Peloponnesus) کي ایک تطویل هے - اور علم الارض کي رو سے بهي یه یونان کا ایک ٹکڑا هے - کوہ اڈا ایک بلند چوٹي هے جو ۷ - هزار قدم تک پهنچتي هے ' اور خوبصورت اسپراد اونا یا کوہ سفید مغرب کریٹ کي ایک شکل هے - عهد قدیم میں کریٹ اپني سرسبزي اور صنعت بخشي کے لیے مشهور تها ' اور گو ابهي یه یونان کے تاج میں سب سے زیادہ خوشنما جواهر خیال کیا جاتا هے مگر یه قیاس غالب هے که کریٹ میں بهي جنگلوں کے مٹانے سے کچهه نقصان هوا -

کریٹ کے دریا اگرچه بهت هیں مگر بیشتر حصه صرف پهاڑ کي تیز دهاریں هیں ' اور اسلیے گرمیوں میں خشک هو جاتي هیں -

تاهم وهاں زیتوں کے نه ختم هونے والے کنج هیں ' بحالیکه نارنگي ' لیموں ' حنا ' انار ' اور بادام بکثرت پائے جاتے هیں -

ٹهیک جسطرح که خشکي شکاروں سے پٹی پڑي هے اسیطرح کریٹ کو جو سمندر محیط هے اس میں عمدہ مچهلیوں کا انبار لگا هوا هے -

جنوبي طویل ساحل اپنے تمام طول میں مشکل سے کوئي محفوظ لنگر گاہ رکهتا هے - شمالی ساحل چند عمدہ بندر گاهیں رکهتے هیں ' خصوصاً دارا لسلطنت کنیبا کے قریب کي مشهور خلیج سودا -
قبرص اور کریٹ دونوں میں اتنی آبادي هے که سب کي تعداد ۳ - لاکهه هوتي هے - کریٹ کي آبادي کسي قدر زیادہ هے -

ایجین کے متوسط القامت جزیروں میں سب کے جنوب میں جو سب سے زیادہ مشهور جزیرہ هے وہ جزیرۂ رودس هے - اس کے حسن مناظر و آب هوا کي قدر لیوانت میں بهت زیادہ کیجاتي هے - رودس مشرقي میڈیٹرینین کي صحت گاہ کي حیثیت سے دیکها جاتا هے - اگرچه سچ یه هے که اور جزیرے بهي ایسے هیں جو اس امتیاز کا دعوی کرسکتے هیں -

رودس کي وسعت تقریباً ۸ - سو میل هے اور اپني مثلث شکل کے ساتهه بلند کوہ ارٹیمیرا میں مرکز کي طرف مائل هوتا هے - یهاں جنگلوں کے کاٹنے کا سوال پیدا هوتا هے - گذشته زمانے میں ارٹیمرا کے ڈهالو حصے صنوبر کے گهنے جنگلوں میں ملبوس تهے -

آج یه جنگل خاص طور پر ندارد هیں - پنڈر نے یهاں کي زرخیزي کے ترانے گائے هیں مگر هجرت اور گذشته دست درازیوں نے یهاں کي زراعت کو افسردہ کردیا هے ' اور اب غله تک باهر سے لایا جاتا هے - ورجل نے اپنے ترانوں میں یهاں کي شراب کو دیوتاؤں کي دعوت کے شایاں کہا هے ' مگر اب ایسا نهیں کیونکه اب مرقے اور بهدے قسم کي هوتي هے - هاروس نے کلیرم رودن کے ترانے گائے هیں - یه تاهم نا قابل تاثیر رها هے ' یه اب بهی همیشه کي طرح خوشنما هے ' کیونکه اب تک کارامینین کے ٹهنڈے ٹهنڈے جهونکے رات کي گرمي کو معتدل بناتے هیں - یه جزیرہ سمرنا اور قسطنطنیه کا نباتي باغ (vegetable garden) هے اور زیتون کے وسیع کنجوں کے علاوہ اسمیں انجر بهي پیدا هوتي هے ' جزیرهاے سهمي وکالمنس سمندر کا مرکز هیں جهاں اسفنج کثرت سے پائے جاتے هیں - گذشته زمانه میں ساموس جسکو ابناے کمیل ایشیاے کوچک سے علحدہ کرتا هے ' غیر معمولي زرخیزي کے لیے مشهور تها - یه اب تک زر خیز جزیرہ هے ' اور ویتهي میں ایک عمدہ بندر گاہ رکهتا هے - گو آبادي ۵ - هزار سے زائد هے مگر اب اپنے لیے آپ غله پیدا نهیں کرتا ' اور کاشت زیادہ تر انگوروں کو سنبهالے هوے هے - جس سے ساموس کي مشهور شراب بنتي هے ' اسکے علاوہ ایک روز افزوں مقدار میں تمباکو بهي بوئي جاتی هے - جزیرہ کي ساخت کوہ سنگ مرمر کي ساخت کے مشابه اور کثیر الماء وادیوں سے متقاطع هے -

شیاس جزیرہ بیرون خلیج سمرنا ایک دوسرے جزیرہ باغ هے اس کي سطح هومر کے " پتهریلي پهاڑي " کے لقب کي تصدیق کرتي هے ' لیکن جزیرہ میں بعض زرخیز اور خوشنما مقامات هیں - بهار میں خوشبو دار نارنگیوں کے کنج هوا کو معطر کرتے هیں - لیموں کے درخت بکثرت پیدا هوتے هیں - شیاس جزیرہ کا خاص شهر بهي بندر گاہ هے -

ایجین میں آخري بڑا جزیرہ متیلین هے ' جو دنیا کے بهترین بندرگاهوں میں سے دو بندرگاهوں سے دندانه دار بنا هوا هے - یه دونوں بندرگاہ سمندر کے دو بازو هیں جن کے دهانے تنگ هیں ' اور آگے بڑهکے تهالي

عن ابی هریرة قال النبی صلعم : من اکل ارشرب ناسیاً فلا یفطر فانما هو رزق الله (ترمذي)

ابو هریرہ سے مروي ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے : جو بھول کر کھا لے یا پی لے تو اوسکا روزہ نہیں توڑیگا ' وہ خدا کي روزي ہے '

اسي طرح وہ افعال جوگو منافي صوم ہیں لیکن انسان سے قصداً سرزد نہیں. ہوتے بلکہ وہ اسمیں مجبور ہے - مثلاً محتلم ہو جانا ' بلا قصد قے ہو جاني ' ان چیزوں سے بھي نقض صوم نہیں ہوتا -

عن ابی سعید ثلاث لا یفطرن الصائم : الحجامة و القيء و الاحتلام (ترمذي)

حضرت ابو سعید سے مروي ہے کہ تین چیزوں سے روزہ نہیں توڑتا پچھنا یا سینگي کھلچوانے سے ' قے ہونے سے اور محتلمیت سے '

من ذرعه القيء في شهر رمضان فلا یفطر و من تقیا عامدا فقد افطر ' (ابو داؤد)

جسکو خود بخود روزہ میں قے ہو جائے تو روزہ نہیں توڑیگا ' البتہ جو قصداً قے کریگا اوسکا روزہ ٹوٹ جائیگا -

عن رجل من اصحاب النبی صلعم ' قال قال رسول الله صلعم ' لا یفطر من قاء ولا من احتلم ولا من احتجم (ابو داؤد)

ایک صحابي سے روایت ہے انحضرت نے فرمایا ' قے ' محتلمیت اور پچھنے سے روزہ نہیں جاتا -

من ذرعه القيء وهو صائم فلیس علیه قضاء و من استقاء فلیقض (رواہ ابو داؤد والترمذی و ابن ماجة و الحاکم)

جسکو خود بخود روزہ میں قے ہو اوسپر اوسکي قضا نہیں ہے (یعنی روزہ صحیح ہوگا) اور جو قصداً قے کرے اوس پر قضا ہے -

---

بعض لوگ اس حدیث کي بنا پر کہ " ایک بار آپ کو استفراغ ہوا تو آپ نے روزہ توڑ دیا " یہ نتیجہ نکالتے ہیں ہے کہ استفراغ و قے ناقض صوم ہے ' حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آپ نے نفل روزہ رکھا تھا ' اتفاقي استفراغ سے بنظر ضعف آپ نے روزہ توڑ دیا '

امام ترمذي لکھتے ہیں :

وروی عن ابي الدرداء و ثوبان و فضالة ان النبي صلعم قاء فافطر و انما معني هذا الحدیث ان النبي صلعم کان صائما متطوعاً فقاء فضعف فافطر لذلک ' هکذا روی في بعض الحدیث مفسراً (جامع ترمذي)

ابو درداء ' ثوبان اور فضالہ سے روایت ہے کہ " آپ نے قے کي پھر افطار کیا " اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نفل روزہ سے تھے اس میں آپ کو قے ہوگئي اور آپ کو ضعف محسوس ہوا تو روزہ توڑ دیا ' اسي تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ بعض روایتوں میں مذکور ہے -

جزائر بحر ایجین

گذشتہ زمانے میں بحیرہ ایجین کے جزائر یورپ کي تاریخ اور دنیا کے خیالات کے ڈھالنے میں ایک ایسے دور کی تمثیل کرچکے ہیں جو اس سے بہت زیادہ تھا جسکي امید انکي وسعت آبادي سے کیجا سکتي ہے -

یہ جزائر پھر ایک بار آج مغربی ڈپلومیسي کي توجہ کو مشغول اور چند یوروپین وزارتوں میں غیر قلیل دلسوزي پیدا کر رہے ہیں -

مسئلہ شرقیہ کے حل میں جن سب سے زیادہ دلچسپ مسائل کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے انمیں سے ایک وہ مسئلہ ہے جسکا اثر ان جزائر کي آیندہ حالت اور ملکیت پر پڑتا ہے اسلیے غالباً انکي جغرافي' تاریخي ' تجارتي ' اور سیاسي حالت پر چند نوٹ قارئین کے لیے معقول دلچسپي کا باعث ہونگے -

بحیثیت مجموعی جزائر کی تقسیم اور تقسیم در تقسیم کئی مختلف (گروپ) میں کي جاسکتي ہے - موجودہ مقاصد کے لیے ہم اپني راے سے ان جزائر کو خارج کیے دیتے ہیں جو یونان سے بہت ھي قریب واقع ہیں اور اپني تمام توجہ ان دوسرے جزائر پر جمع کرتے ہیں جن پر سنہ ١٩١٢ع کے آغاز میں یوناني جھنڈے کے علاوہ کوئي اور جھنڈا لہرا رہا تھا -

قد کے اعتبار سے سرسري طور پر یہ تین درجوں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں - پہلے دو جزیرے یعنے کریت اور قبرص (سائپرس) آتے ہیں انمیں سے موخر الذکر اگرچہ ٹھیک ایجین میں نہیں مگر تاہم مناسب طور پر اس حیثیت سے اس پر بحث کیجا سکتي ہے - اسکے بعد متوسط القد اور ساحل ایشیاء کوچک سے دور کے جزائر - روڈس ' سامرس' سگیو' مٹلین ' و تھیسا' آتے ہیں - آخر میں وہ بہت سے چھوٹے جزیرے رہجاتے ہیں جو روڈس اور کریت کے تقریباً بیچ میں نقطونکي طرح واقع ہیں - یہ جزیرے یہاں سے شمال کي طرف مڑتے ہیں انکے پتھریلے ساحل بڑے جزیروں میں بلند ہیں - پھر ٹھیک مقدونیہ کے جنوبي ساحل کي طرف مڑتے ہیں اور ساحل ایشیاء کوچک کے پیچھے پیچھے کم و بیش دور تک چلے جاتے ہیں - بے ترتیبي کے ساتھ ان جزیروں میں ایٹمپیلیا ' سمي ' کوس ' پیٹمس ' نیکیریا ' اسکے بعد شمال کي طرف پیسرا ٹینڈوش ' ایمبروس ' سیموتھریس کا حوالہ دیا جاسکتا ہے -

کارفو کا منظر اپنے جنگلوں سے بھرے اور لب آب تک پھیلے ہوے سرسبز ڈھالو حصوں سے ایک سیاح کو جسقدر لطف دیسکتا ہے شاید ھي سرسبز (ایونین) جزائر میں سے کوئي دوسرا جزیرہ اس سے زیادہ لطف دیسکتا ہو - یہ جزائر جو گرمیوں میں لیوانٹ کے صاف و شفاف فضا میں آفتاب کي ضیا ریزي کے وقت دریاے نیلم میں چمکتے ہوے جواہرات معلوم ہوتے ہیں - یہ اپنے بیشتر حصے کے طبیعي کریکٹر میں کوئي گہرا راز نہیں رکھتے ' جبکہ تمام جزیرے پتھریلے اور نا ہموار

میری غرض یہ نہیں کہ آپکی اور الہلال کی تعریف و توصیف لکھوں - اول تو یہ حق ادا نہیں ہو سکتا ' دوسرے یہ جانتا ہوں کہ آپ جیسے منکسر المزاج اس مداحی کو نظر تحسین سے نہیں دیکھتے ' اور حقیقۃً کسی کے منہ پر اسکی تعریف کرنی ایک حد تک اسکے خلاف نتیجہ پیدا کرتی ہے :

کہ وصافی خیر چند ، ہنر * نباشد بہ میزان بالغ نظر

مدعا صرف اسقدر ہے کہ الہلال اور آپ کی ذات کے ساتھہ میرے تعلقات کا اندازہ ' اور یہ امر معلوم ہوسکے کہ آپکی راے صائب میرے اور الہلال کے ساتھہ (جو قریب قریب ہر ذی شعور کو اپنا گرویدہ بنا چکا ہے) تعلق رکھنے والوں کے واسطے کس قدر قابل قبول و لایق عمل ہے - اس میں شک نہونا چاہیے کہ آپکا جوش سچا جوش اور آپکی آواز ایک پر درد آواز اور شائبہ رہی ہے ' جو خود بخود اپنی طرف دلوں کو متوجہہ کیے ہے - جن لوگوں کو آپ کے مضامین سے ذوق اور ان سے مستفیض ہونیکا موقع نصیب ہوچکا ہے وہ اپنے پہلو میں ایک امید افزا جوش و ولولہ رکھتے ہیں ' اور منتظر ہیں کہ آپکی ذات کسی عظیم الشان قومی مطرح نظر کی مبدا و معاد ' اور مملکت قلوب میں موجب انقلاب عظیم و تغیر (جو تبدیل موسم کے ساتھہ تعبیر کیا جا سکتا ہے) بن کر رہیگی - لوگ حیرت و استعجاب سے دیکھہ رہے تھے کہ الہلال بدل و جان ہمارے احیا کی تدابیر میں مصروف اور مریض قوم کے واسطے نسخہ فوید و علاج وحید کے تجویز کرنے میں مشغول ہے ' لیکن اطباے قوم کی مختلف تدابیر میں مشغول ہونے پر کوئی راے ظاہر نہیں کرتا ' یعنی خود ایک جمعیت کے خیال میں مصر ہے مگر جمعیت خدام کعبہ پر تنقیدی نظر نہیں ڈالتا - یہ ایک ایسا خدشہ تھا جو نہ صرف میرے دل میں بلکہ اکثر دلوں میں پیدا ہوچکا تھا - الحمد للہ کہ اس ہفتہ کے الہلال دیکھنے سے یہ خدشہ جاتا رہا ' اور یہ کہنے کی جرات ہوئی کہ مصلحان قوم اور بہی خواہان ملت کے لیے یہ امر ضروریات سے تھا کہ بہبود قوم کے لیے جس کام کی بنیاد ڈالیں اس کے مشورہ میں ایسے نفوس کو بھی شریک کرلیا کریں جنھوں نے اپنی ذات کو قوم پر نثار اور حیات کو ملت پر قربان کر رکھا ہے - خصوصاً جب کہ یہ امر متحقق ہوچکا کہ ہماری قوم کی ضلالت و تنزل کی اصلی علت ہماری نا اتفاقیاں ' اور مرض مہلک ہمارا باہمی نفاق ' اور جوش مذہبی کا سکون ہے - اسپر بھی تن تنہا کوئی علاج اور صرف اپنے اور اپنے ہم خیالوں کے مجتمع ہوجانے سے کوئی تدبیر کرسکنے کی امید سخت غلطی اور تہور بھی نہیں تو اور کیا ہے - اس مرض مہلک کا علاج جس میں کہ آج ہم مبتلا ہیں اگر کوئی دنیا میں ہے تو صرف یہ ہے کہ پھر وہی ملت اور اخوت کی روح ہمارے قالب بے جان میں پر زور مذہبی حیات اور دینی جوش پیدا کردے (جو آج سے کچھہ صدیوں پہلے ہمکو زندہ کیے تھا) قوم کو اگر حرمین شریفین کی عظمت کا برقرار رکھنا اور اپنی حیات و بقا کا شوق ہے تو حصن توحید کا استحکام اور مذہب اسلام پر جاں نثاری ' اتفاق و اتحاد کی تلوار سے اعدا پر حملہ ' اسکے موقوف علیہ ہیں - آج ہمکو اتنی مہلت و فرصت نہیں کہ باہمی مناقشات اور موضوعات مختلفہ پر تجربہ کرسکیں - ضرورت یہ ہے کہ وقت اور موقع کو غنیمت سمجھہ کر مصلحان قوم اور بزرگان ملت اپنی جانکاہ کوششوں سے مسلمانوں کو ایک سلسلہ میں منسلک (؟) اور ان میں سے کام کے آدمیوں کو منتخب کرکے ایک اخیری تدبیر میں مصروف ہوجائیں - چونکہ آپ اپنی ذات بابرکات کو خدمت اسلام پر وقف کرچکے ہیں اس لیے ایک ادنی مسلمان کو آپ سے یہ التماس کرنیکی جرات ہوئی کہ جیسے

آپ نے جذب قلبی کی نقل و حرکت سے دنیاے قلوب میں ایک ہلچل مچادی ہے ' اسی طرح بہ نفس نفیس ایک حرکت جسمانی سے بھی کام لیں ' اور ارکین انجمن خدام کعبہ کے دلی مقاصد اور اپنے اغراض کو مواجہت میں منطبق کرلیں - میرے خیال میں یہ امر نہایت اشد ضروری ہے ' کیونکہ قوم میں اس وقت ایک عارضی جوش و مادہ قبولیت پیدا ہوگیا ہے ' جو اپنے سچے وفاداروں کی رہبری سے منتج ہوسکتا ہے - عجب نہیں کہ اسکے معدوم ہونے پر کف افسوس ملنا پڑے - رہبران قوم سے بصد عجز التجا ہے کہ خدا پر بھروسہ کرکے کھڑے ہوجائیں ' اور معبود حقیقی سے دعا ہے کہ توفیق و مدد عطا فرمائے - وما ذلک علی اللہ بعزیز

الہلال کی اشاعت عمومی

(از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب یونانی خان پور ریاست بہاولپور)

کسی صاحب نے (نام یاد نہیں) بھوپال سے الہلال کی نسبت تجویز پیش کی کہ دو قسم کا رکھا جائے ' ایک اعلی جیسا کہ شائع ہوتا رہتا ہے ' دوسرا ادنی معری از تصویر و عمدگی کاغذ ' تاکہ کم استطاعت لوگ بھی محروم نہ رہیں -

میں نے اس تجویز کی مخالفت کی اور تفصیل کے ساتھہ دلائل لکھے - افسوس یہ ہے کہ جناب مولوی محسن صاحب نے میری تحریر کو کمال افسوس سے پڑھا ' اور یہاں تک ان کا افسوس بڑھا کہ لب و لہجہ اور طرز بیان سے بوے ناراضی آنے لگی ' اگر میرا مضمون ایسا ہی تلخ اور دل آزار تھا تو کاش میرے دست و قلم سے نہ نکلتا -

پشیمانم و خاک اندر دہن -

واقعہ یہ ہے کہ روزانہ الہلال اور ماہوار البیان کو عالم وجود میں لانے کی کوشش تھی - اسی اثنا میں الہلال کی اشاعت عمومی کا سوال پیدا ہوا - جسپر میں نے لکھا کہ روزانہ الہلال کے ارادے کو ملتوی کیا جائے کیونکہ کثرت اشغل میں یہاں تک پھنس جائینگے کہ البیان اور ہفتہ وار الہلال کے آب و تاب میں فرق آجائیگا - خدا نکرے ان کے پھیکے پڑجانے میں قومی ادبار کا صدمہ پیش نظر ہے - الہلال کو موجودہ حالت پر رکھکر البیان جلدی نکالا جائے -

یاران طریقت نے البیان کی تجویز اور بحث تو چھوڑ دی الہلال موجودہ کی اشاعت عمومی کا جھگڑا چھیڑ دیا -

میں بلا خوف تکذیب و تغلیط اپنی ابتدائی راے پر قائم ہوں اور ابھی چاہتا ہوں کہ دنیوی کاموں میں بحث آراے سیاسیہ کے لیے الہلال ہفتہ وار ' اور دینی کاموں میں علمی - تاریخی ذکر کے واسطے البیان ماہوار رکھا جائے ' اور سردست الہلال میں ظاہراً و باطناً کوئی تبدیلی نہ کیجائے - دلائل اور وجوہ میں نے پہلے لکھدیے ہیں - مستزاد برآں یہ ہے کہ مسارات کا لطف جاتا رہیگا -

جناب مولوی محسن صاحب کا خامہ عنبر بیز میری طرف مخاطب ہوکر یہ بھی رقمطراز ہے کہ یہ تجویز پیش کی ہوتی کہ ایک فنڈ کھولا جاے اور کم استطاعت لوگوں کو نصف قیمت پر الہلال دیا جائے ' اور خود بھی ایک اچھا خاصہ حصہ لیا ہوتا -

میں خیال کرتا ہوں کہ تجویز نیک نیتی سے ظاہر کی گئی ' اور ایک حد تک مستحسن بھی ہے ' مگر افسوس ہے کہ اس سے

کي شکل میں اسطرح جوڑے ھوے ھیں کہ بڑے سے بڑے بیڑے کو سنبھال سکتے ھیں اگرچہ یہ جزیرہ اپنے بعض حصوں میں چٹیل اور ناھموار ہے - لیکن تاھم ھموار اور سرسبز زمین کا ایک بڑا حصہ رکھتا ہے - زیتونکے کنج پہاڑ کے ڈھالو حصونکو بڑي حد تک چھپائے ھوے ھیں اور اس کا تیل ایک ایسي پیدا وار ہے جس کي بہت قدر کیجاتي ہے - قدیم صنوبر کے جنگل استقلال کے ساتھہ غایب ھو رھیں ہے -

بقیہ جزائر کي حالت تفصیل کے ساتھہ بیان نہیں کیجا سکتي - یہ کہنا کافي ہے کہ اسمیں سے اکثر پہاڑي ھیں' اور سرسبز وادیوں والے اور ایک ایسي آبادي کے متکفل ھیں جس کا طبعي میلان ماھي گیري' تجارت' بحري سفر کي طرف ہے اور قریباً تمام صورتوں میں اپنے چاروں طرف مچھلي کی عمدہ شکارگاھیں رکھتے ھیں -

واقعــــات عمــان

مقتبس از نیرایسٹ' ۱۱ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ ع

معلوم ھوتا ہے کہ ترکي حکومت سے عدم تشفي جو عرب اور ارمني' کرد' اور شاھنشاھي عثماني کے دیگر عناصر نے ظاھر کي ہے ایک مرض متعدي ہے کیونکہ عمان کے عربوں نے بھي اپنے بادشاہ اور امام سید فیصل بن ترکي کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے -

عمان کے عرب زیادہ تر خارجیت کي اس شاخ کے پیرو ھیں جو "اباضیہ" کے نام سے مشہور مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے' اور جس کي بنیاد دوسري صدي ھجري میں عبد اللہ بن اباضہ نے ڈالي تھي - اس فرقہ کا ایک یہ بھي عقیدہ ہے کہ جو امام شریعت اسلامیہ کے مطابق حکومت نہیں کرتا وہ کافر ہے - یہ فرقہ دو جماعتوں میں منقسم ہے' ایک منوانیہ دوسرا غفیریہ اور یہ دونو ھمیشہ بر سر پیکار رھتے ھیں -

سنہ ۱۸۸۸ ع سے سید فیصل تخت نشین ہے' عرب اس سے ناراض ھیں - تقریباً ۱۶ - برس ھوے شیخ صالح کي زیر سر گروھي ضاع شکرو کي منواني جماعت کي طرف سے اس کي جان و تخت دونوں پر حملہ کي کوشش کي گئي تھي' اسوقت سلطان ایک کشتي میں بھاگ کے قلعہ جلیلہ چلا گیا' جہاں وہ کئي سال تک رھا - لیکن اسکا دار السلطنت اور محل حملہ آوروں نے لوٹ لیے - اسوقت سے حکومت برطانیہ حکومت ھندوستان کي وساطت سے سلطان کے اقتدار کو سنبھالے ھوے ہے' اور سلطان کو حکومت ھندوستان سے ایک ماھوار وظیفہ ملتا ہے -

ایک خط سے جو مجھے میرے دوست محمد بن سعید بن سابق وزیر سلطان نے بھیجا ہے اس بغاوت کي کسیقدر تفصیل معلوم ھوتي ہے -

یہ معلوم ھوتا ہے کہ ۱۹ - مئي کو منوانیہ اور غفیریہ میں [illegible] ھوئي - دونوں نے سلطان کے خلاف بغاوت کا اعلان کیا کہ آیندہ سے نہ وہ انکا سلطان اور نہ امام' خروصي قبیلے کے ایک عرب سلیم بن رشید نامي کو' کہ شروع میں دونو جماعتوں کے مداري کي طرف سے مسند نشین کیے گئے تھے' امام منتخب کیا - موخر الذکر رسم منزوا میں ادا ھوئي' جو ایک داخلي شہر ہے اور جو مع اسکے قلعوں کے باغیوں نے ایک جنگ کے بعد گرفتار کیا ہے' جسمیں سلطان کے ساتھہ وفادار رھنے والے باشندے بکثرت قتل کیے گئے - جسوقت یہ خط لکھا جارھا تھا اسوقت نیا امام اور اسکے پیرو جو بکثرت ھیں ساحلي حصہ کے علاوہ تمام ملک کو مطیع کرنے کے لیے تیاریاں کر رہے تھے -

میرے اطلاع فرما لکھتے ھیں کہ ان واقعات نے سلطان کو بہت متاثر کیا' اس نے فوراً اپنے لڑکے سعید یا سید (انگریزي اسپیل کي وجہ سے مشکوک رہ گیا ہے) نادر کي زیر قیادت اپنے سپاھي یعني پي بارتي' مارٹیني رائفلوں سے مسلح عربوں کو اس بغاوت کے دبانے کے لیے منزوا بھیجا ہے - محمد بن سعید کي راے ہے کہ یہ نا ممکن ہے کہ مٹھي بھر سپاھي کامیابي کے ساتھہ انقلابیوں کا مقابلہ کرسکیں جو نئے امام کے دار [illegible] کے قریب کے تمام گاؤں میں تعداد اور طاقت دونوں میں بڑھ رہے ھیں' اور جنکا اثر تمام عمان پر نہایت سرعت کے ساتھہ پھیل رھا ہے -

خط یہ بیان کرتے ھوے ختم ھوتا ہے کہ معلوم ھوتا ہے کہ خود سلطان بے مدد اور بغاوت کے دبانے سے عاجز ہے اور بغاوت کے دبانے اور اسکے اقتدار کو برقرار رکھنے کے خیال سے مداخلت کے لیے حکومت برطانیہ سے درخواست کي طرف مائل معلوم ھوتا ہے -

دعــوت الهــلال

(از جناب مظہر الحق صاحب نعماني - ضلع بارہ بنکي)

آپ کے مساعي جمیلہ کا شکریہ صرف کسي فرد بشر کي زبان سے ادا ھونا غیر ممکن ہے - حق یہ ہے کہ اس تیرہ و تار زمانہ میں آپ وہ کام انجام دے رہے ھیں جو کسي زمانہ میں مخلصین امت نے انجام دیے تھے - آزاد بیاني اور حق گوئي میں سب سے اول اور اپني آپ نظیر' اگر کوئي رسالہ ھندوستان میں نظر آیا تو آپکي توجہات کا سرچشمہ اور الهــلال کا مبارک وجود ہے :

الفاظ او مہذب و روشن تر از قمر
معني از و چو زھرۂ تابان گہ سحر
ھر لفظ و ھر معاني کاندر فصول اوست
نیکو تر از جواني و شیرین تر از شکر
صافي ز ھزل و بدعت و پاکیزہ از ھوا
شایستہ ھمچو دانش و بایستہ چوں مطر
از خواندنش نہ گیرد خوانندہ را ملال
گردد بصیر ھر کہ گمارد برو بصر
ھر قصہ را ز آیت قرآں یکے دلیل
ھر فصل را ز قول پیمبر یکے خبر

[بقیہ پہلے کالم کا]

جہاں پر خال خال غریب مسلمان آباد ہیں ' اور جو ارکان اسلام و روایات سے بالکل ناواقف ' اور صرف نام کے مسلمان ہیں ' جنکو یہ بھی معلوم نہیں کہ آج کل دنیائے اسلام پر کیا گزر رہا ہے - تاہم خاموش نہ رہا گیا ' جس جگہ پہونچا وہاں کے برادران اسلام کو جمع کیا ' اور انکو حالات سے آگاہ کر کے چندے کی درخواست کی گئی ' تو خداوند کریم کا شکر ہے کہ انہوں نے الہلال کے مضامین سے متاثر ہوکر حسب حیثیت فراخ دلی سے چندہ دیکر اپنے درر افتادہ بھائیوں کی مدد میں خوشی سے شریک ہوے ' اور کیوں نہ ہوتے آخر یہ بھی تو اسی سرور کونین کے نام لینے والے ہیں جنکے دین کی حفاظت کے لیے ترک جان دیتے ہیں ' چنانچہ اسوقت تک موضع بسی اور پارسولی کے بھائیوں سے ۱۶۶ - روپیہ علاوہ خاکسار کے پندرہ روپیہ کی رقم کے وصول ہوچکے ہیں ' جو بذریعہ منی آڈر مع مفصل فہرست ارسال خدمت ہے '

(از جناب محمد راحت علی صاحب مکانوی حال مقیم ٹونک راجپوتانہ)

آپ نے جس جد و جہد اسلامی کو اپنے اوپر فرض کر رکھا ہے - میرے خیال میں اہل اسلام کیا خود اسلام آپ کا ممنون ہوگا ' خدا چونکہ منصف ہے اس لیے اسکے انصاف پر بھروسہ اور پورا یقین ہے کہ خدا اپکا دین اور دنیا میں بھلا کریگا - جب سے الہلال جاری ہوا مجھہ میں تو اتنی استطاعت نہیں کہ اسکو منگا سکوں ' مگر جس طرح ممکن ہوتا ہے ' جہاں جس کے پاس آتا ہے ' مانگ کر دیکھہ لیتا ہوں - الہلال کے مضامین ہی نے مجھے مشتاق بنادیا تھا کہ آپ کی زیارت کروں ' مگر جب سے کہ اعانت مہاجرین میں تیس ہزار روپیہ کا اپنے جیب خاص سے مدد دینے کا اعلان اپنے فرمایا ہے اضطراب زیارت بڑھتا جاتا ہے - میں عرصہ سے فکر میں تھا کہ میں بھی اسمیں کچھہ حصہ لوں ' مگر بے مایگی مجبور کیے ہوئے ہے - اب میں اپنے اور اپنے اہل و عیال پر تکلیف گوارا کر کے بجاے آٹھہ روپیہ کے پانچ روپیہ بھیجتا ہوں - آپ اسکو اعانت مظلومین و مہاجرین ٹرکی کے لیے قبول فرمائیں - انشاء اللہ میں کوشش میں ہوں کہ بقیہ ۳ - روپیہ بھی اسیطرح بھیجوں - مجھے الہلال کے منگانے اور آپ جیسے بزرگ باہمت کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ' میں اسی طرح الہلال کو دیکھتا رہونگا جس طرح ابتک دیکھتا رہا -

---

(از جناب قاضی محمد عارف صاحب ہوشیار پور)

امداد مظلومین ادرنہ کے لیے جناب کی خدمت میں چھیالیس روپیہ ارسال کرچکا ہوں - انکی تفصیل یہ ہے :

پندرہ روپیہ میرے ایک عزیز نے ترک بھائیوں کی امداد کے لیے بھیجے تھے - تیرہ روپیہ بارہ آنے ایک انگریزی طلائی چوڑی کی قیمت ہے جو حاجی طالع محمد صاحب رئیس کمالپور ضلع ہوشیار پور نے اسکول میں چندہ کے موقع پر دی تھی - باقی سترہ روپیہ چار آنہ عملہ اسلامیہ ہائی اسکول ہوشیار پور سے مختلف موقعوں میں خصوصاً وصولی تنخواہ پر جمع کیا گیا تھا -

از راہ نوازش تفصیل بالا کے ساتھہ اس رقم کی رسید سے بذریعہ الہلال اطلاع دیں - یا اس خط ہی کو شایع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں -

اپکی اسپرنگ تحریک زر اعانہ مہاجرین پڑھکر دل باغ باغ ہوگیا ' مگر افسوس ہے تو اس بات کا کہ جسکو متاثر ہونا تھا وہ متاثر نہوئے - مفلس کے تاثر کا کیا اثر ہو سکتا ہے ' لیکن بدیں خیال کہ قطرہ قطرہ سیلے گردد میں نے کمر ہمت باندھی ' اور پہلے اپنے گھر ہی سے ابتدا کی

اسکے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوا - میری زبان میں وہ طاقت کہاں تھی کہ ایسے پرجوش مضامین بیان کرتا ' اور اگر کچھہ بیان بھی ہوتا تو آپکا سا پر درد دل کہاں سے لاتا جسکے پر مغز اور جوشیلے الفاظ دل میں گھر کر جاتے ہیں ' لہذا الہلال کا وہ مضمون جان گداز جو زر اعانہ کے متعلق تھا خوب خوب پڑھکر سناتا پھرا ' لیکن کامیابی کی نمایاں صورت نہ بندھی - مجبور ہوکر محض ایک قلیل رقم جو صرف چند اشخاص کے ہمت کا نتیجہ ہے ....

...... آپکی خدمت بابرکت میں ارسال ہے ' اسکو قبول فرماکر فنڈ اعانۂ مہاجرین میں داخل فرمائیے -

(از جناب سید میر حسن صاحب - ملتان چھاؤنی)

مبلغ آٹھہ روپیہ زر اعانۂ مہاجرین ٹرکی بذریعہ منی آڈر ارسال خدمت ہیں - اسکے عوض میں اخبار الہلال جاری نہ فرمائیں -

(از جناب کاظم حسین صاحب - خریدار الہلال)

حسب وعدہ دوسری قسط اعانۂ مہاجرین آج بذریعہ منی آڈر ارسال خدمت کی گئی ہے - یہ ایک صاحب کی طرف سے ہے جو اپنا نام کسی خوف کے سبب ظاہر کرنا نہیں چاہتے - افسوس ہے کہ یہاں پر اور بھی دو چار شخص ایسے تھے جو کچھہ دیسکتے تھے ' مگر خوف کے سبب مجبور ہوگئے ' حالانکہ خوف کی کوئی وجہ معقول نہیں تھی ' اور اگر خدا نخواستہ ہوتی بھی تو اب لب تک دم نہ کھینچنا ہوا کریگی اب پانی سر سے اونچا گیا استخارہ باقی نہ رہی - اس رقم کے ساتھہ دس روپیہ کی قسط اول سرمایہ جماعت حزب اللہ کے واسطے بھی بھیجدی ہے - اسمیں بھی زیادہ انتظار کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ' بلکہ یہ تو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا - اللہ رحم کرے

(از جناب عبد الحکیم صاحب وکیل)

آپکا اشتہار متعلق اعانت مہاجرین بہت دلسوز ہے - مبلغ ۵۰ روپیہ بذریعہ منی آرڈر کے اعانۂ مہاجرین جنگ بلقان کے لیے ارسال خدمت ہے - چونکہ میرے کلب میں الہلال آتا ہے اور میں برابر پڑھتا ہوں اور میں اپکو کسی قسم کا جبر بھی دینا نہیں چاہتا ہوں اس لیے الہلال بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے - علاوہ اسکے میرے یہاں ایک مد وقف موضع ککڑبکا ہے اوس سے یہ روپیے بھیج رہا ہوں - صرف آپ سے استدعا ہے کہ اس چٹھی کو بجنسہ الہلال میں درج فرمائیں - یہ اندراج باضابطہ رسید کا کام کریگا -

مبلغ ۱۴ - روپیہ ۱۲ - آنہ کا منی آڈر ارسال ہے مبلغ ۴ - روپیہ ۱۲ - آنہ قیمت الہلال ششماہی میں جمع کرلیجیگا اور مبلغ ۱۰ - دس روپیہ اعانہ مہاجرین میں درج فرمالیجیگا مگر فہرست اعانہ مہاجرین میں میرا نام ہرگز نہ چھاپئیگا -

اعلان

نمایش دستکاری خواتین ہند

حسب ہدایت ہر ہائینس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ سی - آئی - جی - سی - ایس - آئی - جی - سی - آئی - اے - اعلان کیا جاتا ہے کہ نمایش دستکاری خواتین ہند بسرپرستی علیا حضرت ممدوحہ شروع ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۴ع بمقام بھوپال منعقد کیجائے گی ' لہذا امید ہے کہ تمام خواتین ہند اس نمایش میں پوری دلچسپی ظاہر کرکے ضرور اپنے اپنے ہاتھہ کی بنائی ہوئی نمایشی اشیاء وسط دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع تک آبرو بیگم صاحبہ

بهي مجهں اتفاق نہيں ہوا - ايسي انجمن ' ايسے فند ' ايسے چندے میرے نزدیک مدرسہ کهاتي هيں ' تعليم دربارہ کرنے کے سوا اور کوئي کام نہيں کرسکتے - اسي کے بدولت قوم میں کسالت بڑهتي جاتي ہے - کہيں مصائب زمانہ آئے کمر همت کهول کر بيٹهہ گئے اور محتاج و دست نگر هوليے - اگر پانچ منٹ کے ليے تسليم کيا جاے کہ يہ تجويز برمحل ہے تو اس سے بڑهکر يہ کہ مزدوري پيشہ لوگوں کو مزدوري دیکر نماز پڑهائي جائے - بهلا جب تک کوئي خود ميدان ميں نہ آئے کون زبردستي کهينچکر لا سکتا ہے يا ديکر اپنے يہاں رکهہ سکتا ہے ؟ اگر يہي طريق عمل رها تو بہت مشکل ہے کہ قوم اُبهرے اور ترقي کرے -

برقت صبح شود همچو روز معلومت
کہ با کہ باختہ عشق در شب ديجور

ميں پوچهتا هوں کہ شادي ' ماتم ' تولد اور عقد و غيرہ امور دنيوي و رسمي ميں تو حسب مقدور خرچ هو سکتا ہے مگر ديني اور علمي کاموں ميں نہيں هو سکتا - ترغيب و تحريص سے مذاق پيدا کرايا جائے ' مذاق کے پيدا هونے پر خرچ کي سبيل خود نکل آتي ہے -

کاش جو طاقت انجمنوں کے قائم کرنے پر صرف کيجاتي ہے وہ ادائے احکام اسلام اور قلع و قمع بدعات ميں لگائي جاتي -

هم لوگوں کو نماز با جماعت اور افطار روزہ بمسجد ' جلسہ اور کلب سے زيادہ نافع هو سکتے هيں اور ايک زکوۃ کا التزام هزار فنڈ سے بہتر ہے - بدعات و اسراف کي جڑ اکهيڑ کر پهينک ڈالنا اور کلوا و اشربوا و لا تسرفوا کو پيش نظر رکهنا اور خريد الهلال کي طاقت بہم پہونچا لينا تجويز " الهلال کي اشاعت عمومي " سے بدرجها مفيد ہے -

بہر حال الهلال ميں تبديلي (جس قسم سے هو) ميرے نزديک ناموزوں اور مضر ہے - البيان کا جلدي نکلنا مفيد و نافع -

فکرِ هرکس بقدرِ همت اوست

الهلال

البيان کا اعلان پہلے هوا تها ' اب وهي رسالہ " البصائر " کے نام سے شائع هوگا - ان شاء الله تعالیٰ -

الهلال کي ايجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگالہ ' گجراتي ' اور مرهٹي هفتہ وار رسالوں ميں الهلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود هفتہ وار هونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ايک عمدہ اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو اپنے شہر کے ليے اسکے ايجنٹ بن جائيں -

ترجمۂ اردو تفسير کبير

جسکي نصف قيمت اعانۂ مہاجرين عثمانيہ ميں شامل کي جائيگي - قيمت حصۂ اول ۲ - روپيہ - ادارۂ الهلال سے طلب کيجيے -

تاريخ حيات اسلاميہ

کا ايک ورق

زر اعانۂ مہاجرين

(جناب قاضي ممتاز علي صاحب خريدار الہلال)

ميرے ايک کرم فرمانے آٹهہ روپے مجهکو اس شرط پر ديے هيں کہ اگر جناب والا زر زکوۃ کو مناسب سمجهيں تو مهاجرين کو ديديں وہ اس امر کو جناب کي مرضي پر منحصر کرتے هيں - فہرست زر اعانہ ميں چندہ الہلال منہا کرکے بغير نام کے شائع کرديں

الهـلال

بے خانمان مہاجرين شرعا زکوۃ کے مستحق هيں ' اگر آپ چاهيں تو زکوۃ کي رقم بهي بهيج سکتے هيں -

(از جناب قمر الدين صاحب - گيا)

اعانۂ مظلومان کي ضمن ميں مبلغ ايک هزار ١٠٠٠ - روپيہ ترکش فنڈ گيا ميں روانہ کرديا ' باقي مبلغ ٥ - روپيہ اس فنڈ کا امداد مہاجرين کے ليے ارسال خدمت ہے ' اور ميں کوشش کرکے انشاء الله بہت جلد جہانتک ممکن هوگا روانہ کرونگا مہرباني فرماکر يہ چند سطريں شائع کرکے احسانمندي کا موقع دينگے -

(از جناب حبيب الله صاحب خريدار الہلال)

ميں ' مشرق ' مسلم گزٹ ' الہلال کا خريدار هوں ' مگر سب سے پہلے فتح ايڈريا نوپل کي خبر مسرت اثر الہلال کے ذريعہ سے معلوم هوئي - ٢٣ - جولائي کا الہلال جس روز مژدہ مسرت ليکر پہونچا اوسي دن ميں نے محفل ميلاد شريف منعقد کي - بعد ختم ذکر رسول مقبول صلي الله عليہ وسلم چندہ کيا گيا اصحاب ذيل نے شرکت چندہ فرمائي بذريعہ مني آرڈر ارسال خدمت ہے :

جناب شيخ مولا بخش صاحب ايک روپيہ - جناب دين محمد صاحب ٢ - روپيہ - ظہور الحق صاحب ايک روپيہ حبيب الله صاحب ايک روپيہ

(از جناب شيخ ولي محمد عباسي صاحب مهوا - خريدار الہلال)

جب سے مہاجرين عثمانيہ کے مصائب و احتياج کے تار کا مضمون اور آپ کي اپيل دربارہ اعانت الہلال ميں ديکهي ہے اُسوقت سے ميرے دل کي عجيب کيفيت هورهي ہے -

گو ميں کم استطاعت هوں تاهم ميں نے اسي وقت نصف تنخواہ بهيجنے کا مصمم ارادہ کرليا تها - مگر ساتهہ هي اسکے شب و روز يہ فکر بهي دامن گير تهي کہ اس ثواب عظيم ميں اپنے دوسرے بهائيوں کو بهي شريک کرنے کي کوشش کروں - ليکن چونکہ اسوقت سے اب تک ميرا زيادہ قيام کسي ايسي جگہہ نہيں هوا جہاں کثير آبادي مسلمانوں کي هو ' اس سبب سے کوئي بڑي رقم جمع هو نہ سکي - صرف اُس وقت سے ايسے ديہات ميں دورہ کر رها هوں '

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکہ - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاہري تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موہني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازي ہي سے مدد لي ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتي ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے دردسر، نزلہ، چکر، اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتي ہے نہ تو سردي سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشي ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا کا بخار کا عرق

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھي ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتي ہے - ہمنے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردي ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلي اور قے بھي آتي ہو - سردي سے ہو یا گرمي سے - جنگلي بخار ہو - یا بخار میں دردسر بھي ہو - کالا بخار - یا آسامي ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھي ہوگئي ہوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پالے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے، نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستي اور طبیعت میں کاہلي رہتي ہو - کام کرنے کو جي نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتي ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتي ہے

ملنے کا پتہ مسیحا کے ہول سیل ایجنٹ

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

نسیم ہند

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار ۵ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ ع سے راولپنڈي سے نکلنا شروع ہوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پراني و نئي تعلیم کے بہترین نمونوںکا مجموعہ ہوگا - اس اخبار کو کسي خاص شخص یا فرقہ کي ذاتي ہجو یا فضول خوشامد سے کلیۃً پرہیز ہوگا - مگر ساتھہ ہي وطن اور اہل وطن کے فائدہ کیلیے جائز نکتہ چیني سے بھي باز نہیں رہیگا - اسکا مسلک آزادہ روي کے ساتھہ صلح کل ہوگا - اسکا دستور العمل :

ایمان کي کہینگے ایمان ہے تو سب کچھہ

یہ اخبار ۱۸ - ۲۲ - کے چوتھائي حصہ پر کم از کم ۱۶ - صفحوں کا ہر ماہ کي ۵ - ۱۲ - ۱۹ اور ۲۶ کو شائع ہوا کریگا -

چونکہ اہل وطن کي قدرداني سے اخبار نسیم ہند کا پہلا پرچہ ۲۰۰۰ شائع ہوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچھا موقعہ ہے - کہ وہ اشتہار بھیج کر فائدہ اٹھاویں - ہمکو صوبہ سرحدي - پنجاب اور هندوستان کے ہر گاؤں اور شہر کے نامہ نگاروںکي بھي ضرورت ہے لائق نامہ نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوہ اجرت بھي معقول دیجاویگي (اخبار کی قیمت سالانہ ۲ - روپیہ ۸ - آنہ)

درخواستیں بنام منیجر " اخبار نسیم ہند " راولپنڈی (پنجاب)

ریویو اف ریلیجنز - یا - مذاہب عالم پر نظر

اردو میں هندوستان اور انگریزي میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کي صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبي علیہ السلام کي پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائي گئي ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یہي ایک پرچہ ہے جس کو دوست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز ہي ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقي پرچہ کہنا صحیح ہے - عربي میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسي زبان میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کي ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائي الزام لگایا کرتے ہیں - ان کي تردید میں نہایت ہي فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماري نظر سے نہیں گذرا -

مسٹروب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبي خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگي - اور یہي رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائي کي راہ میں ڈالي گئي ہیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربي ممالک کے باشندوں کو جو مذہب اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپي رکھنے میں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کي تحقیقات اسلام کے متعلق ایسي ہي فلسفیانہ اور مبنی ہوتیں ہے - جیسي کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزي پرچہ ۳ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کي قیمت انگریزي ۳ آنہ - اردو ۲ آنہ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آني چاہئیں -

سکریٹري لیڈیز کلب بهوپال سنٹرل انڈیا بهیجکر مشکور فرمائینگی - سکریٹري صاحبه موصوفه هر خاتون کی درخواست پر قواعد نمایش وغیره بهیجد ینگي -

اس نمایش کے ساتهه ساتهه پهول اور ترکاري وغیره کي بهي نمایش هوگي فقط

دستخط - اوده نراین بسریا
چیف سکریٹري دربار - بهوپال

فهرست آف امانات

متعلق

نمایش دستکاري خوانین

بمقام بهوپال

شرح خاص انعامات

تمغه طلائي — کسي طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو کسي زنانه اسکول کي طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغه نقره — اسکے بعد کسي طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے وسط هند کے کسي زنانه اسکول کي طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغه طلائي — کسي طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو بهوپال میں رهنے والي کسي هندوستاني بي بي کا بنایا هوا هو -

تمغه نقره — اسکے بعد کسي طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو وسط هند میں رهنے والي کسي هندوستاني بي بي نے بنایا هو -

شرح کام	و انعامات
۱ - لیس کا کام	ایک تمغه طلائي - دو تمغے نقره - تین تمغے برونز یعنے کانسه -
۲ - تررن تهریڈ یعنے کپڑے کے دهاگے نکالکر - کام بنانا	دو تمغے نقره - تین تمغے برونز -
۳ - کلابتون کا کام سنهري و روپهلي	ایک تمغه طلائي - تین تمغے برونز -
۴ - سوزن کاري (کین وس - سائٹن - ریشم - مخمل - جالي - یا لینن پر)	ایضـــا
۵ - کروشي کا کام (سوتي)......	ایک تمغه نقره - دو تمغه برونز -
٦ - ایضـاً (اوني)	۳ - تمغه برونز -
۷ - بنائي (نٹنگ) کا کام (سوتي یا اوني)	ایضـــا
۸ - ریبن یعنے فیته کا کام	ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۹ - نقاشي (کسي چیز پر هو)	دو تمغے نقره - دو تمغے برونز -
۱۰ - اون - کپڑے - روئی یا مٹي کے نمونه پهول - پهل اور پودوں کے	دو تمغے برونز -
۱۱ - کشیده کا کام	ایک تمغه طلائي - ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۲ - پوت کا کام (بیڈورک) ...	ایضـــاً
۱۳ - تصویروں کو کپڑے پهنانا...	ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۴ - واٹر کلر اور آئل پینٹنگ (تصاویر آبي و روغني) ...	دو تمغے طلائي - ایک تمغه نقره -
۱۵ - کریول ورک..............	ایک تمغه طلائي - ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱٦ - دیگر ورک	ایضـــا
۱۷ - پهول	دو تمغے نقره
۱۸ - ترکاري	دو تمغے نقره

(دستخط) آبرو بیگم

سکریٹري پرنس آف ویلز لیڈیز کلب - بهوپال

فهرست زر اعانهٔ مهاجرین عثمانیه

(۹)

نام	پائي	آنه	روپیه
جناب شیخ غلام دین صاحب وٹرنیري انسپکٹر محکمهٔ آرمي ریمونٹ - لائل پور	٠	٠	٧٠
اهلیه جناب محمد عبد الغني صاحب پارچه فروش ٹانڈونجي - برهما	٠	٠	٢٥
جناب محمد فضل الرحمن صاحب - فارسٹ اینجینیر - اٹک	٠	٠	١٦٠
چنده مسجد اهل حدیث - بنیا پوکهر ورڈ - کلکته	٩	٥	١٠
جناب محمد عید خانصاحب	٠	٠	١٥
جناب شیخ مولا بخش صاحب - بیرنٹین مظفر نگر	٠	٠	١
جناب دین محمد صاحب	٠	٠	٢
جناب ظهیر الحق صاحب	٠	٠	١
جناب محمد عیسی صاحب	٠	٠	١
جناب حبیب الله صاحب	٠	٠	١
ایک بزرگ از قصور	٠	٠	٦٠
جناب ایس - عزیز - ایس - زاهد - ایس - سلیم صاحبان سوداگران آره	٠	٠	٢٠
جناب محمد اعظم صاحب جهت پٹ	٠	٧	٢
جناب مقصودي صاحب	٠	٠	٥٤
جناب نصیر حیدر صاحب سکریٹري دي اسکالرسي کلب علیگڈه	٠	٠	٦
جناب مولوي ظهور الحق صاحب - اٹاوه	٠	١١	٧
جناب احمد الله خانصاحب - سب انسپکٹر پولیس - کاکوري - لکهنؤ	٠	٠	١
جناب غلام علي الدین محمد صاحب باره - پٹنه	٠	٠	٨
جناب مولوي افضال الحق صاحب رامپور	٠	٨	٢
جناب محمد عبد العظیم صاحب - دسنه - پٹنه	٠	١٠	٢
جناب مولوي شیر احمد خان صاحب برنیگر	٠	٠	٨
رحمت بي بي صاحبه جهان آباد	٠	٠	٢
جناب حکیم خواجه عبد الشکور صاحب کانپور	٠	٠	٣
جناب محمد قمر الدین صاحب مرچنٹ نواده - گیا	٠	٠	٥
جناب نواب زاده قمر الدین حیدر صاحب قیصر اسٹریٹ - کلکته	٠	٨	٢
جناب چودهري حکیم قیام الدین صاحب تحصیلدار محمد آباد	٠	٠	٥٧
جناب شیخ ولي اشرف صاحب علوي راے بریلي	٠	٠	٨
جناب عبد الرحمن صاحب	٠	٠	٨
جناب مدارو صاحب خیاط موضع مجادي دیواره جدید ڈاکخانه مهرا گنج - اعظم گڈه	٠	٠	٥
جناب مولوي مشتاق حسین صاحب پیشکار رامپور ریاست	٠	٠	٨
جناب غلام صمداني خانصاحب کورٹ انسپکٹر ریاست رامپور	٠	٠	٨
میزان	٦	١	٥٠٢
سابق	٩	٧	٨٠٥٥
کل	٠	٩	٨٥٥٧

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

[۴۳]

گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی، مگراب یہ دقت نہیں رہی - صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے اور جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں ٹھیکی بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپربھی اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اجرت بدل دیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۰/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

[۴۴]

آسانی کا انتہا !

ھرقسم اور ھرمیل کا مال یک مشت اور متفرق دونوں طرح ، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق ، ورنہ واپس ، محصول آمد و رفت ھمارے ذمہ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ھی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵- روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ، پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ، اس سے زائد کےلیے دریافت فرمائیے، تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی ھلال ایجنسی

نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریٹ

ڈاکخانہ انٹالی - کلکتہ

[۳۲]

خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیوں کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی سچی دی گئی ہیں مذکور گھڑیوں کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی

۱۵ سائز گارنٹی ایک سال — معہ محصول پانچ روپیہ

۹ اسائز گارنٹی ایک سال — معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

۱۸ - سائز آٹھ روز میں ایک مرتبہ کنجی دیجائے گی چاندی سنگل کیس ۱۰ ڈبل کیس ۱۲ گارنٹی ایک سال

۱۵ - سائز چاندی ڈبل کیس کردوا لیزر فرس شہرت میں ثانی نہیں رکھتی سلنڈر ۱۶ لیور ۱۸ گارنٹی ۲ سال

۱۸ - سائز ایسٹ اینڈ واچ لیور ریلوے میں گاڈ و ڈرائیور کے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ ۹/۱۲ گارنٹی ۲ سال

نوٹ - بکس میں رکھنا منظور ہوتا تو میں بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

ایم - اے شکور اینڈ کو ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرم تلا کلکتہ

RUSKOPF SYSTEME PATENT SWISS MADE

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ھر ایک اھل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاھیے - تازی ولایتی پودینہ کی ھری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ھوجانا ، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدھضمی اور متلی - اشتہا کم ھونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ھر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ھوجاتے ھیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ھوئی تو ھیضہ ھوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ھوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ھمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں جاری ہے، اور ھیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے -

قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۸]

رجسٹری شدہ

کلکتہ

نوٹ

لکھی بلاس تیل

عرق جوہر کیوڑہ

عرق جوہر گلاب

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۸ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۷ رمضان ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta. Wednesday, August 20, 1913.

فہرست

تصاویر

مالا بد منہ

(۱) سرمایہ مسجد کانپور کے متعلق مسلمانان لکھنؤ کا ایک عظیم الشان جلسہ ۱۵ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو دوپہر کے بعد رفاہ عام کی عمارت میں منعقد ہونے والا تھا - جلسہ کی اطلاع ایک ہفتہ قبل کثیر التعداد اشتہارات کے ذریعہ سے دی جاچکی تھی' حکام ضلع نے وسیع پیمانے پر تمسخر انگیز احتیاطیں کی تھیں' مسلح پولیس پا برکاب رکھی گئی تھی' کارتوسوں کی کافی سے زائد مقدار تقسیم کردی گئی تھی' رفاہ عام کی تمام سڑکوں پر فوج کی حیرت انگیز جمعیت نگرانی کررہی تھی' قصبات و دیہات سے صدہا مسلمان جوق در جوق آرہے تھے' دو بج چکے تھے' جلسہ برسر آغاز تھا کہ سٹی مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس' سپاہیوں کی ایک فوج لیے ہوئے' جس میں مسلح سپاہی بھی شامل تھے' موقع پر نمودار ہوئے' اور لفٹنٹ گورنر کے خاص اختیار کی بناء پر جلسہ کو روکدیا - ہزارہا مسلمان سخت مایوسی کے عالم میں اپنے اپنے گھر واپس گئے - اس تشدد سے شہر میں سخت اضطراب پھیلا ہوا ہے -

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ میں دہلی سے لکھنؤ آیا کہ جلسے میں تقریر کروں اور ایک فریضۂ ملی ادا کروں' مگر شہر میں یہ عام خیال ہے کہ میرا آنا حکام کو خاص طور سے ناگوار ہوا -

(۲) اعانۂ مظلومان کانپور کی رفتار بالکل ہی رکی ہوئی ہے' ضرورت تو یہ تھی کہ غیرتمند مسلمان فوق العادہ جوش و خروش سے اس مقدس سرمایہ میں حصہ لیتے اور اس کی فراہمی میں قرون اولی کی اس نظیر کو تازہ کرتے جب استمداد کی ایک آواز بلند ہونے پر ہر ایک مخلص مسلمان اپنے تمام سرمایہ کو اسلام پر سے نثار کر دیتا تھا' لیکن افسوس ہے کہ بے حسی کچھہ ایسی چھا گئی ہے کہ ادھر توجہ تک نہیں' کیا میں باور کرلوں کہ اسلام اپنے فرزندوں کی حمایت کے لیے استغاثہ کر رہا ہو اور مسلمان اس کی آواز سننے' اس کی حالت دیکھنے' اور اس کے نتایج سے متاثر ہونے پر بھی لهم قلوب لایفقهون بها' ولهم اعین لایبصرون بها' ولهم اذان لایسمعون بها' اولئك كالانعام بل هم اضل' کی تصویر بنے رہیں گے؟ انا لله وانا اليه راجعون !

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضاء رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمی باہ کی شکایت دن بدن زیادہ ہوتی جائے تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجہ بالا آثار کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں سکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتداء عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرض میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - ٹالپئر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چٹہ ضلع ٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مرض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفعیہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبدالوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کررکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لنبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت در هفتہ دو روپے -

برالساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے -

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ هفتہ دو روپے -

سرمہ ممیرا کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

ارر غارتگري کو بر برءيت مين ان سفاکيوں ارر غارتگريوں کے برابر بيان کررهے هين جو ترکوں سے منسرب کيجاتي هين -

ايک شکست خوردہ پيچهے هٹنے والي فوج کا مزاج خطرناک هوتا هے ' وہ قابو سے باهر هو جاتي هے ' ليکن يه ياد رکهنا چاهيے که نگرتا جو بلغاري مظالم کي حيثيت سے خاص طور پر علحدہ کر ديا گيا هے' زيادہ تر ان عورتوں اور مردوں سے آباد هے جنهوں نے آخر مين بلغاري مقاصد مين حصہ ليا تها اور جو مذهبي حيثيت سے زيادہ تر عيسائي هين - اس سے زيادہ اچانک کوئي جنگ نهين هوئي اور اگر وہ بيانات صحيح هين جو قطروں کي طرح اس سرزمين سے ٹپک رهے هين تو يه سب سے زيادہ خوفناک واقعات هونگے جو کبهي نهين لکهے گئے -

مينچسٹر گارجين کا بيان هے :

ترکوں نے چتلجہ سے اپني پيشقدمي کي جو تشريح بهيجي هے اسکا موازنہ اب رياست هاے بلقان کي حرکتوں سے کيا جاتا هے' اس سے ترکوں کي بهت بڑي عزت ظاهر هوتي هے ' وہ يه تجويز نهيں کرتے که اس معاهدہ لندن کو چاک کر ديا جاے ' جس پر ابهي ابهي انهوں نے دستخط کيے هيں' بلکه وہ خط اينوس و ميڈيا پر قبضہ کرنا چاهتے هيں جو معاهدہ ان کو دلواتا هے -

يه تشريح غالباً اسقدر معصوم نهيں جسقدر که معلوم هوتي هے ' کيونکه خط اينوس و ميڈيا کي حد بندي ابهي نهيں هوئي هے ...

... تاهم وہ اپنے طرز عمل کے جوهر سے علحدہ نهيں هوے ' کيا اچها هوتا اگر عيسائي سلطنتيں بهي ايسا هي برتاؤ کيے هوتيں "

سوال يه هے که اگر اب بهي يورپ کے تمدن کو ترکوں کے توحش کي شکايت هے تو کيا اس عالم آشوب مدنيت کو (لسان الغيب) کے اس بيان حال سے مناسبت هو سکتي هے جسکا ماحصل يه تها که :

من ارچه عاشقم و رندو مست و نامه سياه
هزار شکر که ياران شهر بے گنهند

تصحيح

۱۰ - رمضان (۱۳ - اگست) سنہ ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ع کي اشاعت ميں مقالۂ افتتاحيه (ليڈنگ آرٹيکل - صفحہ ۴ - کالم ۲ سطر ۳) ميں دس پندرہ هزار کے الفاظ غلط چهپ گئے هين ' دس پندرہ سو پڑهنا چاهيے '

نساء قوامات على الرجال

دنياميں کيا کيا کچهه هورها هے ' مرد کس انهماک ميں هيں' عورتيں کيا کررهي هيں ' قاهرہ کي فتاة النيل مردوں ميں کيسے جذبات حريت بڑها رهي هے' صعيد کي سارۂ بدريه نے ادبيات عرب ميں کيا انقلاب پيدا کررکها هے ' ترکيه کي خاتونيں کس انهماک کے ساتهه مردوں کي حالت درست کرنے ميں منهمک هيں ' مگر ايک همارا ملک هے که يهاں عورتين تو عورتين مرد بهي اپنے فرائض سے بے خبر هين ' خواتين ترک کي ايک بهت بڑي شاندار مجلس قائم هوئي هے جو مرکزي انجمن کي حيثيت رکهتي هے اور اس کي شاخين ملک کے مختلف مقامات مين قائم هيں ' مجلس اپنے خزانے سے ' جس کا مدار صرف عورتوں کے اعانات پر هے ' لڑکيوں کو تعليمي وظائف ديتي هے ' ان کو تعليم دلاتي هے ' تربيت کا انتظام کرتي هے ' خانه داري (تدبير منزل) سکهاتي هے ' مذهب اور قوميت کا جوش بڑهاتي هے ' موزوں ... صنعتوں کي مشق کراتي هے ' يتيم ' بيمار ' ... نادار ' بے استطاعت بے کار عورتوں کے معاش و کفاف کا سامان بهم پهونچاتي هے ' اور ان تمام فرائض کو خاص نگراني کے ساتهه حتى الوسع آداب اسلام کے مطابق انجام دلاتي هے ' چار هزار سے زائد مسلمان لڑکياں اسکول کا نصاب ختم کرکے اس وقت ترکي يونيورسٹي (دار الفنون) کي تعليم حاصل کررهي هيں اور طرز تعليم سے اس حقيقت کو ساري دنيا سے منوانے پر آمادہ هيں که :

ولو کان النساء کمن ذکرنا — لفضلت النساء على الرجال

(هر جگه اگر ايسي هي عورتيں هونے لگيں تو مردوں پر يقيناً عورتوں کي فضيلت مسلم هو جائيگي)

هـذي المـكارم لا غنـج و ادلال '

... کي چار هزار ... ان عورتين ترکي يونيورسٹي مين ايک علمي لکچر سن رهي هين

هندرستان کي پردگيان عصمت کو اگر ان واقعات سے عبرت پزير هونے کا عملي موقع خاطر خواہ حاصل نهيں هے تو کاش مردوں هي کو غيرت آتي اور ان حوادث سے کچهه سبق ليتے ' ليکن ايسي قوم سے کيا اميد هوسکتي هے جسے تازيانۂ حوادث کي زبانيں سورة القارعه سنا رهي هوں مگر وهاں

" کچهه ايسے سوئے هيں سونے والے که جاگنا حشر تک قسم هے "

کا عالم پيش نظر هو ' جب يهي بے حسي هے تو آرزوے ترقي کيوں ؟ اور ملال تنزل کس ليے ؟

شذرات

یـــورپ کیوں خاموش ھے ؟

ادرنہ فتح ھوگیا ' وزراے انگلستان کي آرزوئیں خون ھوگئیں ' ملـک و قوم کو سخت سے سخت داغ اُٹھانے پڑے ' یہ سب کچھہ ھوا مگر یورپ خاموش ھي رھا ' اس کا راز اب تـک ظاھر نہیں ھوا تھا ' لیکن تازہ ولایتي ڈاک کے اخبارون نے یہ حقیقت منکشف کردي -

لندن ٹائمز ۱۸ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں لکھتا ھے :

ترکي نے وہ حرکت کي جس کے متعلق اسکے تمام بہترین احباب کو' نہایت سرگرمي کے ساتھہ امید تھي کہ وہ نہ کریگي ' یعني وہ خط اینـوس میڈیا کو عبور کر گئي ھے ' وزیر مستعمرات (سکریٹري آف اسٹیٹس) کو اس واقعہ کي اطلاع دینے کےلیے بلغاري نائب سفیر (Charge d' Affairas) چہار شنبہ کو دفتر خارجیہ میں آیا - اسکے بیان کي تائید صوفیا سے بھي ھوگئي' اب اس بات میں کوئي شک نہیں معلوم ھوتا ھے کہ ترکوں نے لولي برغاص پر دوبارہ قبضہ کرلیا ھے اور قرق کلیسا و نیز ادرنہ کي طرف بڑہ رھے ھیں'

ایم مکوف نے سر ایڈورڈ گرے کے سامنے ان کي کاروائي کے خلاف اس بناپر اعتراض کیا ھے کہ یہ کاروائي اس عہد نامہ کا نقض ھے جو ترکوں اور حلفاء بلقان میں ھوا ھے اور جسکو یورپ کي منظوري حاصل ھوچکي ھے -

بے شبہ اس کارروائي سے اس عہد نامہ کو صدمہ پہنچتا ھے مگر یہ سوال کیا جا سکتا ھے کہ آیا شعلہاے جنگ کو خود ھي دوبارہ مشتعل کرنے کے بعد دول عظمي کے شرائط کو صحیح و سالم خیال کرنے کا کوئي قانوني یا اخلاقي حق بلغاریا کو ھے ؟

اس کو محسوس کرنا چاھیے کہ اُس نے اپني ستم آزمائي اور سنگدلي کے ھاتھوں (جسکي وجہ سے یہ بالکل ظاھر ھے کہ اس نے جنگ کي رھنمائي کي) اس ھمدردي اور تحسین و آفریں کو ایک بڑي مقدار میں ضائع کر دیا جو اسکو یورپ میں اپني آزادي کے زمانہ سے لیکے ترکون سے جنگ کے وقت تـک حاصل تھي -

اُس نے دیدہ و دانستہ دول کے مشورے سننے سے انکارکیا ! اس لیے اب وہ یورپ سے امید نہیں رکھسکتي کہ وہ اسکی غلط کاریوں اور حماقتوں کے خمیازوں سے اسکو بچا لیگا -

حلفاء بلقان میں خانہ جنگي واقع ھونے سے ترکوں میں ایک شدید ترغیب پیدا ھوگئي ' اور ایسا ھونا یقیني امر تھا - اسکے روکنے کے لیے عقل اور طاقت کي ضرورت تھي' مگر قسطنطنیۂ کي موجودہ حکومت نہ قوي ھے اور نہ اُس نے دانشمندي کے تمام آثار و علائم دکھائے ھیں -

ترکون نے جو کارروائي کي ھے اس پر ھم متعجب نہیں ھوسکتے - کیونکہ ان کو عوام کي مدد حاصل کرنے کي ضرورت تھي' گذشتہ چند ماہ کي ذلتوں اور نقصانوں کے بعد فوجي فتح و سربلندي کے برابر کوئي شي ھردل عزیز نہیں ھوسکتي' لیکن ان کی یہ حرکت گو غیر متوقع تو نہیں مگر عاجلانہ اور خطرناک ضرور ھے - ادرنہ پر دوبارہ قبضہ کرلینے سے انھوں نے اس قانوني حیثیت کو ذبح کردیا ھے جو انکو عہد نامہ کي رو سے حاصل تھي - وہ یورپ میں اپني بقیہ شاھنشاھي کو ایسے وقت میں بیشمار خطروں میں ڈال رھے ھیں جب کہ انکا اقتدار بہت سے اطراف و اکناف میں سخت متزلزل ھو رھا ھے - ایک فوري امن مشرق قریب کي تمام سلطنتوں کے لیے درکار ھے مگر ترکي سے زیادہ کسي کے لیے ناگزیر نہیں -

فتح اس لیے بہت تھوڑے فوائد لا سکتي ھے مگر " پیچیدگیاں " جن کے لیے اس نے اپنے واسطے بے پروائي کا اب دروازہ کھول دیا ھے نہایت آساني سے اسکے روبرو برباديوں کا سیلاب لا سکتي ھیں -

اسوقت جوکچھہ ھورھا ھے اس سے سرایڈورڈ گرے کي دانشمندانہ روش کی تائید ھوتي ھے ' موجودہ حالات میں نقطۂ مداخلت دائرۂ بحث سے خارج ھے -

جغرافي اسباب " اتحاد " کي مہیب مجموعي مداخلت کو ناممکن قرار دیتے ھیں' سیاسي خیالات بھي یورپ کے حکم کي ۔۔۔۔ سے دول میں سے کسی کي مداخلت کو نا قابل عمل قرار دیتے ھوے معلوم ھوتے ھیں -

یورپ کي سب سے بڑي ضرورت یہ ھے کہ مل کے کام کرنے کا سلسلہ جاري رھے - یہ جنگ افسوسناک ضرور ھے لیکن گو افسوسناک سہي مگر اتني خوفناک نہیں جتني کہ دول عظمي کي باھمي جنگ ھوگي - " اتحاد " کا پہلا کام اپني حفاظت ھے - ممکن ھے کہ اس مقولہ میں کسي کو خود کامي کا شائبہ محسوس ھو مگر اس قسم کے احساس کا تموج صرف اُن لوگوں کے کانوں سے متصادم ھوگا جو ابتدائي واقعات کو سامنے دیکھنے سے انکار کرتے ھیں " گویا ٹائمز اُس وقت ترکوں کو دانشمند کہتا جب وہ سلطنت سے دست بردار ھوجاتے' اور عین عقلمندي تو یہ تھي کہ یورپ کي رعایا ھوکر رھتے -

سجیۂ ولا کسجیۂ

ترک پہلے کسي زمانے میں منصور تھے ' مامون تھے ' مگر اب تو فقط سفاح رہ گئے ھیں ' اور یہ سفا کي اُنھیں اسلام سے وراثت میں ملي ھے ' یہ وہ الفاظ تھے جن کا اعادہ معرکۂ بلقـــان کے دنوں میں بارہا ھوتا تھا ' لیکن حقیقت دیر تـک پوشیدہ نہیں رہ سکتي' وھي زبانیں جو بلقانیوں کي ستایش اور عثمانیوں کي نکوهش کے لیے کل تـک وقف تھیں آج اُن کا لہجہ بالکل ھي بدل گیا ھے - اون لوکر اینڈ تھرون لکھتا ھے :

حلفاء بلقان آزاد کرنے والوں کے بھیس میں مقدونیہ میں داخل ھوے مگر وہ آج تمام ملـک کو اس جنگ سے زیادہ سنگ دل جنگ میں ڈالنے کي طرف مائل ھیں جو عثماني فتح کے وقت سے کبھي کبھي معلوم ھوتي رھي ھے -

اسپیکٹیٹر کے الفاظ ھیں :

دول عظمي نے البانیا کو علحدہ کرکے نا اتفاقي کا سبب پیدا کیا ھے اور اس بحث کے تصفیے کي ذمہ داري دول پر عائد ھوتي ھے - ھم نہیں سمجھہ سکتے کہ اس نتیجہ سے بچنا کیونکر ممکن ھے؟ البانیا کے حدود کھینچکر دول اپنا فرض ختم نہیں کر سکتے - ان کو تمام ریاستہاے بلقان کي حد بندي کرنا چاھئے -

مینچسٹر گارڈین کي راے ھے :

وقت کي گردش کے پاس انکشاف کے لیے عجیب و غریب واقعات رھتے ھیں -

موجودہ زمانے کے لیے یہ بہت دور کي آواز ھوگي جب کہ گلیڈسٹون ترکوں کے کیے ھوے " بلغاري مظالم " کے خلاف اپني فصاحت کي معرکہ آرائیوں سے سیاسي سرمایہ کا انبار جمع کر رھا تھا ' آج بھي " بلغاري مظالم " ھیں مگر انگریزي ارباب صحافت (جرنلسٹس) یوناني فوج کے ساتھہ مل کے بلغاریوں کے اعمال سفا کي

تمثال دفاع ملي و محاماة شرف

حریت و راست بازي کا ایک سچا فرزند :

مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایت - لا

(بانکي پور)

جو مشهد کانپور کے مقدمات میں اِسلام کي طرف سے مسلمان گرفتاران بلا کي وکالت کر رهے هیں

دع المكارم لاترحل لبغيتها ؍ واقعد فانك انت الطاعم الكاسي
(بزرگي و شرف حاصل کرنے کا خیال چھوڑ دو، تم اس کے قابل نہیں ہو جاؤ بیٹھو، تم صرف کھانے پہننے کے مرد میدان ہو)

هفتۂ جنگ

ستنجي ، بلغراد اور بخارست کي طرح صوفیا میں بھي صلح پر اظہار مسرت کیا گیا اور کیوں نہ ہوتا کہ ملک مفتوح ہوتے ہوتے بچا ، فرڈنینڈ شاہ بلغاریا صلوۃ الشکر پڑھنے کلیسا گیا ، مشہور ترانہ سپاس ٹي ڈي ام (Te Deum) نہایت خشوع و خضوع و امتنان کے ساتھہ گایا گیا کہ خداوند نے اپنے فرزند کي بھیڑوں کو فنا کے بھیڑیے سے بچا لیا - مگر جس بات پر اتني خوشي منائي گئي ہے اسکا انجام کیا بخیر ہوگا ؟ اسکا فیصلہ مستقبل کے ہاتھہ ہے - لیکن بلغاري وکیل ایم - ٹون چیل کو تو رومانیا اور بلغاریا میں ایک نئي جنگ کے سامان نظر آرہے ہیں -

شاید شجاعت ادبي کے یہ معنے ہیں کہ گو واقعات بہ بانگ دہل شکست کا اعلان کریں ، مگر اپني زبان ، اعتراف سے آلودہ ہونے کے بدلے ہمیشہ عذر آمیز اور فریب کار تعبیریں تراشتي رہے - بلغاریا کے افسروں نے دشمن کے آگے ہتھیار ڈال دیے ، سپاہیوں نے لڑنے سے انکار کیا ، شاہ نے صلح کي التجا کي ، ملکہ نے " کار مین سلوا " سے رحم کی درخواست کي ، بایں ہمہ شاہ فرڈنینڈ کے نزدیک یہ شکست نہیں بلکہ انتہائی ماندگي ہے ، قومي صلح نامے میں ارشاد ہوتا ہے:

" ہم تھک کے چور ہوگئے ہیں ، مفتوح نہیں ہوے ! " معلوم نہیں شکست کسے کہتے ہیں ؟

اسي حکمنامے میں بلقان کي دوسري ریاستوں پر تو علانیہ " غداری " کا الزام لگایا جا رہا ہے لیکن رومانیا کے متعلق زبان حکم خاموش ہے - شاہ رومانیا نے بلغاریا کي صلح جویانہ روش پر شاہ فرڈینڈ کو تحسین و آفرین کا جو تار بھیجا تھا اسکے جواب میں تو فرڈینڈ نے یہ اقرار کیا ہے کہ اس خونریز جنگ یا بلغاریا کي کشمکش حیات و ممات کا خاتمہ رومانیا ہي کي قابل قدر مساعی کا نتیجہ ہے - مگر فوج جسکو بلا واسطہ ان تمام مصائب سے دوچار ہونا پڑا ہے رومانیا سے سخت خار کھا رہي ہے ، وہ کہتي ہے کہ " اس عجز و درماندگي تک ہمیں رومانیا هي نے پہنچایا - "

فوجیں اپنے اپنے مقامات پر واپس جا رہي ہیں ، صوفیا کي فوج ١٦ کو صوفیا پہنچگئي ، شاہ فرڈینینڈ بنفس نفیس سب کے آگے آگے چلے مگر اس شان سے کہ جواہر نگار تاج کے بدلے پتوں کا ہار زیب سر تھا - کہ وحشت و ہمجیت اور درندگي ، کي طرح یہ بھي ایک دیرینہ آبائي رسم ہے ، پس جب وہ رسمیں نہیں ترک کی گئیں تو یہ کیوں ترک کي جاے ؟

بیان کیا جاتا ہے کہ زندہ قوموں کي طرح مصائب نے بلغاریوں کے جذبات کو پامال نہیں کیا ، وہ نہایت سختي کے ساتھہ ان مصائب کے خلاف برانگیختہ ہو رہے ہیں - آنے کو تو فوج شرمناک شکست و ہزیمت کی وجہ سے خاک بر سر آئي ہے مگر با ایں ہمہ اہل وطن نے پوري وطن پرستانہ گرمجوشي کے ساتھہ پھولوں کي بارش اور تالیوں کے خروش سے اس کا استقبال کیا -

بلغاریوں کي سبعیت و درندگي نے غیر بلغاري بلقالیوں کے دلوں میں اسقدر وجہ نفرت و عداوت اور ہیبت و دہشت پیدا کردي ہے کہ اب انکے نزدیک بلغاریوں کي محکومي سے سخت تر کوئی عذاب ہي نہیں ، صلح نامہ بخارست کي رو سے جو مقامات بلغاری حکومت کے تحت تصرف آنے والے ہیں وہاں کے تمام غیر بلغاري اپنے ہاتھہ سے ، اپنے مکانات تو ایک طرف رہے ، اپنے معابد و مساجد تک میں آگ لگا لگا کے بھاگ رہے ہیں ، بے کس مسلمانوں کا تو ذکر ہي کیا ؟ البتہ یونانیوں کي مدد کے لیے انکي حکومت کمربستہ ہے - مگر مہاجرین ، کي کثرت کا یہ عالم ہے کہ مخصوص انتظام کے باوجود بھي حکومت کافي مدد پہنچانے سے عاجز ہے -

اس سلسلہ میں یہ خبر بھي قابل ذکر ہے کہ ادرنہ کے مسلمانوں یہودیوں ، ارمنیوں اور یونانیوں نے مل کر ایک وفد انگلستان اس غرض سے بھیجا ہے کہ ان کو ہلال کے سایے سے نکال کے ان بلغاري بھوکے بھیڑیوں کے رحم پر نہ چھوڑدیا جائے بلکہ ہلال ہي کے زیر سایہ رہنے دیا جائے - وفد کا بیان ہے کہ وہ وزارت خارجیہ کے سامنے کاغذات اور عکسي تصاویر کے ذریعہ سے ان انسانیت سوز مظالم کا نقشہ کھینچیگا جو بلغاریوں نے کیے ہیں -

مگر سوال یہ ہے کہ کیا انگلستان کو انکا علم نہیں ؟ کیا اس نے یوروپین نامہ نگاروں کی چٹھیاں نہیں پڑھیں ؟ کیا اس نے وہ پمفلٹ نہیں پڑھے جو عثماني کمیٹي نے شائع کیے ہیں ؟ پھر کیا وہ رپورٹ بھي نہیں پڑھي جو برطانی قونصل نے بھیجي تھي اور جسکي اشاعت کي دھمکي دے کر بلغاریوں سے صلحنامہ پر دستخط کرائے گئے تھے ؟ پس اگر ان جگر سوز اور دلگداز تحریروں سے اسکا دل نہ پسیجا تو کیا اب چند عکسی تصاویر اور کاغذات سے یہ پتھر موم ہوجائیگا ؟ کیا گلیڈسٹون کے " اصول زریں " کا نقض انگلستان کو گوارا ہوگا ؟ کیا انگلستان یہ دیکھلیگا کہ ادرنہ پر علم صلیب کے بلند ہونے کے بعد ہلال کا پرچم لہرائے - ؟ ...... امید خواہ کتنے ہي خوش گوار خواب دیکھے مگر گذشتہ تجربہ کي رائے نہایت تلخ ہے -

مسألۂ البانیہ

البانیہ اور جزائر ایجین کي قسمت کا کیا فیصلہ ہوا ؟ اس پر سر ایڈورڈ گرے نے دیوان عام میں ایک حد تک روشني ڈالي ، انہوں نے بتا کید کہا کہ " سفراء کي مؤتمر البانیہ اور جزائر ایجین کے متعلق جو اسکے اجتماع کا مقصد اصلي تھي ایک اتفاق تک پہنچگئي ہے ، ایک بین الاقوامي مجلس ترتیب دیجائیگي ، جو البانیہ کے لیے ایک ایسي خود مختاري قائم کریگي جو دول کے انتخاب کردہ شہزادے کے ماتحت ہوگي " - انہوں نے بتایا کہ " بحري نقطہ نظر سے برطانیہ کو جزائر ایجین سے خاص طور پر دلچسپي تھي - ہماري پوزیشن یہ ہے کہ انمیں سے کوئي جزیرہ بھي کسي بڑي سلطنت کے پاس نہ جائے ، اسمیں ذرا شک نہیں کہ ترکی جب عہد نامہ کا اپنا حصہ پورا کر دیگي تو اطالیا فوراً جزائر مقبوضہ خالي کر دیگي "

اس سلسلہ میں انہوں نے اپنا روے سخن تھریس کے دوبارہ قبضہ ترکی کی طرف بھي پھیرا ، انہوں یہ تسلیم کیا کہ " بلقان کي تمام ریاستوں نے صلحناموں اور عہد ناموں کے ساتھہ بے پروائي کي اور اس لیے اگر مجرم ہیں تو ترکي اور ریاستہاے بلقان دونوں ، بلکہ موخر الذکر زیادہ ، کہ ابتداء انھیں نے کي ، والبادي اظلم ، مگر تاہم انذار و تہدید کے لیے آپ نے صرف ترکي کو انتخاب کیا اور فرمایا کہ " اگر ترکي نے دول کے نصائح کو منظور نہ کیا تو مالي مشکلات یا دول میں سے کسي کي طرفسے مسلح مداخلت ، غرض کسي نہ کسي طرح مصائب و آفات کا سامنا کرنا پڑیگا " -

الہلال

۱۲ رمضان ۱۳۳۱ ہجری

وقت است کہ وقت بر سر آید

(۱)

کشف ساق سے قرآن کا مدعا کیا ہے؟

جس وقت کا کھٹکا تھا وہ وقت آگیا آخر' قدرت کاملہ نے اسلام پر کفر کے غالب ہونے کے جو علامات بتائے تھے' ایک ایک کرکے سب پورے ہو رہے ہیں' ارباب اقتدار ہم سے مداہنت کے خواہشمند ہیں اور ہم اُن کی غرض پوری کرتے ہیں' وہ قسمیں کھاتے ہیں' حلف اُٹھاتے ہیں' قانون بناتے ہیں' مذہبی احترام کا پیغام سناتے ہیں کہ عبادت گاہیں قائم رہینگی' عبادتیں قائم رہینگی' شعائر اللہ قائم رہینگے' مگر کوئی ایک چیز بھی قائم نہیں رہنے پاتی' قول و قرار کرتے ہیں' ہر بار اُس کا اعادہ کرتے ہیں' اور ہر موقع پر اُس کو یاد دلاتے ہیں' ہم جانتے ہیں کہ یہ وعدے وفا ہونے والے نہیں' یہ عہد توڑنے کے لیے باندھے گئے ہیں' یہ قانون فسخ و ترمیم کے لیے بنا ہے' یہ اعلان اخفاے حقیقت کے لیے ہوا ہے' اس اقرار سے ضرورت کے وقت انکار کی ادائیں بھی نکل سکتی ہیں' سب کچھ ہے' مگر اس پر بھی ہم اُن پر اعتماد کرتے ہیں' اُن کی بات مانتے ہیں' اُن کا حکم مانتے ہیں' اُن کی اطاعت کرتے ہیں' اور اُن کی خاطر سے اس حقیقت کو بھی نظر انداز کردیتے ہیں کہ واقعات و حوادث کی جو لوگ صریح تکذیب کرتے ہوں' منع خیر پر آمادہ ہوں' تعدی و تطاول میں حد سے بڑھ گئے ہوں' احکام اسلام کو پرانے ڈھکوسلے سمجھ رہے ہوں' چاہتے ہوں کہ تمام دنیا پر اُنھیں کا تسلط بیٹھ جائے' سارا زمانہ اُنھیں کا حلقہ بگوش رہے' اور تسلط و اقتدار کے دائرے سے کوئی غریب مسکین آدمی بھی مستثنے نہ رہنے پائے' ایسے لوگوں کی اطاعت ممنوع ہے' اور اگر ہم خود اس حکم کی اطاعت کرینگے تو ہمارا بھی وہی حشر ہونے والا ہے جو ان سرکشوں کا ہوگا -

خطرات فراہم ہو رہے ہیں' دل بندھ رہا ہے' گھٹائیں چھا رہی ہیں' مطلع مکدر ہے' کڑک اور کوندے کی پیشگوئی سننے والے کان بہرے ہو گئے ہیں' طوفان احساس کو روکنے کے لیے آگ اور تلوار سے بند باندھے جا رہے ہیں' جذبات کا اظہار معصیت ہے' جرم ہے' گناہ ہے' اکبر الکبائر ہے' وہ پاک ہستیاں معل نقد میں کیوں کر آسکتی ہیں جن کے رنگ و روغن خون میں نہا نہا کے نکھرے ہیں' وہ جو کہیں حق ہے' جو کریں عدل ہے' من حیث خرجت فول وجہک شطرھم ولا تکن اول کافربھم -

آنے والی خطرناک گھڑی کی ساقیں کھل چکی ہیں' بصارتیں جھک گئی ہیں' اب چہروں پر ذلت کا چھا رہنا باقی ہے' "سن لیجیو کہ وہ بھی مساوات ہوگئی" یہ کوئی فرض و حدس یا ظن و تخمین کی باتیں نہیں ہیں' ان کی پیش خبری خود کلام الہی میں موجود ہے' سورۂ قلم میں ہے:

فستبصر و یبصرون' بایکم المفتون؟ ان ربک اعلم بمن ضل عن سبیلہ و ھو اعلم بالمھتدین -

عن قریب تم بھی دیکھ لوگے اور یہ کفار بھی دیکھ لینگے کہ تم دونوں فریقوں میں کون سا فریق مخبوط ہے؟ بے شک تمہارا پروردگار ہی اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اُس کے رستے سے بھٹکے ہوے ہیں' اور وہی اُن لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں -

فلا تطع المکذبین' ودوا لو تدھن فیدھنون' ولا تطع کل حلاف مھین' ھماز مشاء بنمیم' مناع للخیر معتد اثیم' عتل بعد ذلک زنیم' ان کان ذا مال و بنین' اذا تتلی علیہ ایاتنا قال: اساطیر الاولین' سنسمہ علی الخرطوم

تم جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کرنا' نہ اُن کے کہے میں آجانا' وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ تم مداہنت کرو اور ڈھیل دو تو وہ بھی ملائم پڑجائیں' خبردار! تم کسی ایسے کی اطاعت نہ کرنا' اور نہ اُس کی بات ماننا' جو بہت ساری قسمیں کھاتا ہے' آبرو باختہ ہے' لوگوں پر آوازے کسا کرتا ہے' چغلیاں لگاتا پھرتا ہے' اچھے کاموں سے لوگوں کو روکتا ہے' حد سے بڑھ گیا ہے' بدکار ہے' اکھڑ ہے' اور ان عیوب کے علاوہ بد اصل بھی ہے' اس بنا پر کہ وہ مال و اولاد والا ہے' جب ہماری آیتیں اُس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ "یہ تو اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں" اچھا! دیکھو تو! ہم عن قریب اُس کے ناک پر داغ لگائینگے -

انا بلوناھم کما بلونا اصحاب الجنۃ اذ اقسموا: لیصرمنھا مصبحین' ولا یستثنون' فطاف علیھا طائف من ربک وھم نائمون' فاصبحت کالصریم'

جس طرح ہم نے ایک باغ والوں کو آزمایا تھا اُسی طرح ہم نے ان کافروں کی بھی آزمایش کی ہے' اُن باغ والوں نے قسمیں کھائی تھیں کہ "صبح ہوتے ہی ہم اُس کے میوے ضرور توڑینگے' اور اس میں کوئی استثنا بھی نہ ہونے پائیگا" وہ سوتے کے سوتے ہی رہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے باغ پر ایک ایسی بلا چھا گئی کہ صبح ہوتے ہوتے وہ بالکل ہی خالی رہ گیا' جیسے کوئی سارے میوے توڑ لے گیا ہو'

فتنادوا مصبحین' ان اغدوا علی حرثکم ان کنتم صارمین' فانطلقوا وھم یتخافتون' ان: لا یدخلنھا الیوم علیکم مسکین'

سویرے جب وہ لوگ اُٹھے تو ایک دوسرے کو آواز دی کہ "تم کو میوے توڑنے ہیں تو اُٹھو! تڑکے سے باغ میں جا پہونچو" لوگ اُٹھے اور چل کھڑے ہوئے' آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ "دیکھنا! آج کوئی غریب آدمی باغ کے اندر تمہارے پاس نہ آنے پائے"

وغدوا علی حرد قادرین' فلما رأوھا قالوا: انا لضالون' بل نحن محرومون' قال اوسطھم: الم اقل لکم لولا تسبحون؟ قالوا سبحان ربنا انا کنا ظالمین -

غرض یہ سمجھ کر کہ بس اب جاتے ہی سارے میوے توڑ لینگے ساز و سامان سے چلے اور سویرے پہونچ گئے' باغ کو جب دیکھا کہ اُجڑا پڑا ہے تو کہنے لگے کہ "معلوم ہوتا ہے ہم راستہ بھول گئے' نہیں راستہ تو یہی ہے' ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی" آخر اُن میں جو شخص سب سے اچھا تھا اُس نے کہا کہ "میں تم سے کہتا نہ تھا کہ خدا کی تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے؟" ناچار سب کو اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا کہ "ہمارا پروردگار پاک ہے' ہمیں ظالم تھے"

فاقبل بعضھم علی ... یہ سب ہوچکا تو آن میں ہر ایک

پل پرسے گزرنا پڑیگا ' جو ایماندار ہونگے وہ تو انوار الہیہ کی روشنی میں اس مسافت کو طے کرینگے ' مگر اہل کفر کے لیے روشنی کہاں؟ من لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور ' بے چارے پل پرسے کٹ کٹ کے گرینگے اور دوزخ میں پڑینگے -

اسلام کے علمی زمانے میں ان روایتوں کے اخذ و رد میں کافی بحث ہوچکی ہے ' لیکن جب روایتیں ہی سرے سے مقطوع الا سانید ہوں ' متحتم الوضع ہوں ' بدیہی البطلان ہوں ' صدق و ثقہ رواۃ نہ رکھتی ہوں ' تو ان کو روایت سمجھنا اور ان سے استدلال کرنا ہی غلط ہے ' خوش فہموں کو اسلام پر اعتراض کرنے کے لیے اگر انہیں روایتوں کا سہارا ہے ' تو اہل نظر کو جواب دینا کیا ضرور ہے ؟

گو تو خوش باش کہ ماگوش بہ احمق نہ کنیم

(۲)

کشف ساق کے الفاظ ادبیات عرب میں کس معنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں ؟ اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے پہلے دو خاص مقدمے ذہن نشین کر لینے چاہئیں :

(۱) ہر زمانے ' ہر ملک ' ہر قوم ' اور ہر زبان کے خاص خاص محاورے ہوتے ہیں ' روحانیت کے ساتھہ کمال اتصال کو تورات کے محاورے میں خدا سے لڑنے اور کشتی کرنے سے تعبیر کرتے ہیں ' قرآن ترحم و اشفاق کو آسمان کا رونا کہتا ہے ' اردو میں انکار کے لیے کانوں پر ہات رکھنا مستعمل ہے ' حریفوں کو پامال کرنے کے لیے ایران کے قدیم محاورے میں " دشمن گزائی " کا استعمال تھا ' اعتلاء و اقدام کے لیے " بازو برافراختن " کہتے تھے ' و نحو ذلک ' ان سب میں محاورے کے اطلاق کو دیکھتے تھے ' الفاظ کے اصلی معنی سے بحث نہ تھی -

(۲) اسلوب تعبیر کی دو حیثیتیں ہیں (الف) حقیقت (ب) مجاز ' محل حقیقت و مجاز میں مختلف مناسبتیں ہوا کرتی ہیں ' جن سے ایک ہی لفظ جو پہلے کسی اور معنے کے لیے مستعمل تھا اب ایک جداگانہ معنے میں استعمال ہوسکتا ہے ' قرآن کریم ایک خاص مقام پر کہہ رہا ہے :

ما یکـون من نجوی	جہاں کہیں تین شخص گرم راز و نیاز
ثلاثـة الا ھـو رابعھـم '	ہوں وہاں ان کا چوتھا خدا ہے ' پانچ
ولاخمسة الا ھو سادسھـم '	ہوں تو ان کا چھٹا شریک خدا ہے '
و لا ادنی من ذلـك	اس سے کم یا زیادہ جس تعداد میں
و لا اکثر الا ھو معھـم	بھی ہوں خدا ان کے ساتھہ ہے -

یہ حقیقت اس مجاز سے وابستہ تھی کہ تین ہم صحبتوں کا چوتھا شریک اور پانچ شرکای مجلس کا چھٹا جلیس ان کے مکالمے سے آگاہ ہوتا ہے ' ان کی راز داریاں اس پر منکشف ہوسکتی ہیں ' اور وہ ان کے خفایای امور کو سن اور سمجھہ سکتا ہے ' آیت کا بھی یہی مدعا تھا ' اور اس کے لیے اس سے بہتر اسلوب ممکن نہ تھا -

ایک دوسری آیت میں ہے :

و اعلموا ان اللہ یحـول	خوب جان رکھو کہ انسان اور اس کے
بیـن المـرء و قلبـه	دل کے مابین خدا حائل ہوجایا کرتا ہے -

دل اور جسم کے مابین حائل ہونے والے سے بڑھکر اور کون ہے جسے مخفی نیتوں کا حال معلوم ہوسکے ؟ یہاں بھی جناب الہی کی یہی غرض تھی ' لہذا حقیقت اس مجاز کے لباس میں نمودار ہوی -

ایک اور موقع پر ہے :

واللہ لا یستحیی مـن الحق	خـدا کو اظہـار حق میں کوئی شـرم نہیں -

شرم (حیا) کی حقیقت یہ ہے کہ طبیعت میں ایک ایسا انکسار و انفعال پیدا ہو کہ ارتکاب قبایح سے نفس کو روک دے ' ظاہر ہے کہ شان الوہیت اس حقیقت سے نہایت ارفع ہے ' لیکن تجوز کے لیے یہاں ایک مجازی مناسبت موجود تھی ' یعنی شرمیلی طبیعتیں جس چیز سے حیا کرتی ہیں اس کو ترک کردیا کرتی ہیں ' اس طریق تعبیر کو لے کر قرآن نے بتایا کہ شرم کرنے والے تو شرم کی بات کو ترک کردیتے ہیں ' مگر خدا کی بارگاہ اس سے بہت پرے ہے ' وہاں حقیقت حیا کی سمائی نہیں کہ حیا کرنے والوں کی طرح وہ بھی اظہار حق کو چھوڑ بیٹھے -

ایک مشہور آیت ہے :

الرحمن علی العرش استوی	خدا تخت پر کھڑا ہوا -

کھڑے ہونے (استواء) کی حقیقت میں استیلاء کا مجاز مضمر تھا ' اب بھی محاورے میں کہتے ہیں : بلغاریا کا تخت متزلزل ہوگیا ' یعنی اس کے استیلاء میں ضعف آگیا ' پہلی صدی کا ایک عرب شاعر کہتا ہے :

قد استـوی بشـر علی العراق	عہـد اموی کا رکن سلطنت
من غـیـر سیف و دم مهـراق	(امیر بشر) عراق کے تخت پر بغیر اس کے کہ تلوار چلائے یا خون بہائے کھڑا ہوگیا

قرآن کو بھی یہ حقیقت اسی مجاز کے اسلوب میں نمایاں کرنی تھی -

سورۂ رحمان کی ہیبت ناک وعید ہے :

سنفرغ لکم ایها الثقلان	اے دونوں جماعتو ! ہم عن قریب تمہارے لیے خالی ہوکر فراغت کیا چاہتے ہیں -

فارغ ہونے اور خالی ہو بیٹھنے کی حقیقت اس مجاز نے منقح کر دی کہ جن لوگوں کے مشاغل کثیر ہوتے ہیں وہ کوئی خاص مہتم بالشان کام کرنا چاہیں تو اس مشغولیت کے عالم میں خاطر خواہ نہ کرسکینگے ' اس کے لیے انہیں ایک مخصوص وقت نکالنا ہوگا ' مفہوم کو دل نشین بنانے کے لیے قرآن کریم نے بھی اس تجوز کو لے لیا کہ لوگو ! خبردار رہو ' تمہارا حساب کرنے کے لیے ہم عن قریب ایک خالی وقت نکالنے کو ہیں کہ اچھی طرح محاسبہ ہو اور کافی امتحان و اختبار ہوجائے -

(۳)

کشف ساق سے مراد کیا ہے ؟ علامہ ابن جریر اس کا جواب دیتے ہیں :

قال جماعة من الصحـابة	مفسرین صحابہ و تابعین کی ایک
و التـابعین من اهـل	جماعت کا قول ہے کہ آیت " وہ
التـاویل : یبدو من امر	دن جب ساق کھلیگی " کے معنے
شـدید ...... و کان ابن	یہ ہیں کہ امر شدید ظاہر ہوگا ......
عباس یقـول : کان اهل	عبد اللہ بن عباس اس کی مثال
الجـاهلیة یقولون شمرت	میں کہا کرتے تھے " عہد جاہلیت کا
العرب عن ساق (۱)	محـاورہ تھا کہ جنـگ نے اپنی
و عن عکـرمة فی قوله	ساق سے ازار کو اٹھالیا " یعنی پوری
یکشف عن ساق ' قال :	طرح لڑائی چھڑ گئی (۱) ...... عکرمہ
هو یوم کرب ' و ذکـر عن	سے بھی اس آیت کی تفسیر میں

(۱) تفسیر ابن جریر - ج ۲۹ ص ۲۱

بعض يتلاومون ' قالوا : يا ويلنا انا كنا طاغين ' عسى ربنا ان يبدلنا خيراً منها ' انا الي ربنا راغبون '

شخص دوسرے کے مونھہ پر ملامت کرنے لگا کہ " افسوس ! همیں حد سے بڑھ گئے تھے ' شاید همارا پروردگار اس کے بدلے کوئی اس سے اچھا باغ هم کو عنایت کرے ' اب هم اپنے پروردگار هی کی طرف رجوع هوتے هیں "

كذلك العذاب ' ولعذاب الاخرة اكبر ' لو كانوا يعلمون

ظالموں پر ایسا هي عذاب اُترتا هے' اور انجام کار جو عذاب نازل هونے والا هے ' اگر اُس کي حقیقت جان لیں تو معلوم هوگا کہ وہ اس سے بھي بڑا اور بہت بڑا عذاب هے -

ان للمتقين عند ربهم جنات نعيم

جن لوگوں میں تقوے (اسلامي کیرکٹر) هے ان لوگوں کے لیے بے شک اُن کے پروردگار کے پاس نعمت اور برکت والے باغ هیں -

أفنجعل المسلمين كالمجرمين ؟ مالكم كيف تحكمون ؟ ام لكم كتاب فيه تدرسون ان لكم فيه لما تخيرون ؟ ام لكم ايمان علينا بالغة الى يوم القيامة ان لكم لما تحكمون ؟ سلهم : ايهم بذلك زعيم ؟ ام لهم شركاء ؟ فليأتوا بشركائهم ان كانوا صادقين ؟

کیا هم مسلمانوں کو گناه گاروں کے برابر کردینگے ؟ تم لوگوں کو کیا هوگیا هے ؟ کیسے حکم لگایا کرتے هو؟ کیا تمهارے پاس کوئي کتاب هے جس میں پڑھتے هو کہ جو تم پسند کروگے وهي تمهیں ملیگا ؟ یا تم نے هم سے قسمیں لے رکھي هیں جو روز قیامت تک چلي جائینگي کہ تم جس چیز کي فرمایش کروگے وهي تمهارے لیے موجود کردي جائیگي ' ان لوگوں سے پوچھو کہ ان میں کون اِس کا ذمہ دار هے ؟ کیا ان لوگوں کے اور بھي شرکاے خدا هیں ؟ اگر هیں اور یہ اپنے دعوے میں سچے هیں تو لائیں حاضر کریں ؟

يوم يكشف عن ساق و يدعون الي السجود فلا يستطيعون ' خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة ' وقد كانوا يدعون الي السجود وهم سالمون

وہ دن آنے والا هے جب کہ ساق کھلیگي اور ان لوگوں کو سرفگندگي کي دعوت دي جائیگي' مگر اُس وقت ان میں اتني قدرت و استطاعت کہاں ؟ اُن کي آنکھیں جھکي هونگي ' صورتوں پر ذلت چھاري هوگي' یہ وهي لوگ هیں کہ پہلے جب انھیں سرجھکانے کو کہا جاتا تھا تو اُس وقت یہ اچھے خاصے صحیح و سالم تھے -

فذرني و من يكذب بهذا الحديث ' سنستدرجهم من حيث لا يعلمون و املي لهم : ان كيدي متين '

هم کو اور ان لوگوں کو جو اس کلام کو جھٹلاتے هیں' اپنے اپنے حال پر رهنے دو' هم اسطرح پر کہ انھیں خبر بھي نہو آهستہ آهستہ ان کو گھسیٹتے اور ڈھیل دیتے چلے جارهے هیں' بے شک هماري تدبیر نہایت پختہ و محکم هے -

ام تسألهم اجراً فهم من مغرم مثقلون ؟ ام عندهم الغيب فهم يكتبون ؟ فاصبر لحكم ربك ' ولا تكن كصاحب الحوت اذ نادى ربه وهو مكظوم '

یہ بات کیا هے ؟ یہ اس قدر سرگراں کیوں هیں ؟ کیا تم ان سے کسي بات کي اُجرت مانگتے هو کہ اُس کے تاوان سے یہ دبے جارهے هیں ؟ یا ان کے پاس غیب کي خبریں آتي هیں اور یہ اُنکو لکھہ لیا کرتے هیں ؟ بهر حال تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں ثابت قدم بنے بیٹھے رهو اور اُس مچھلي والے کي

لولا تداركه نعمة من ربه لنبذ بالعراء وهو مذموم فاجتباه ربه فجعله من الصالحين (۶۸ : ۲ — ۲۷)

طرح نہ هوجاؤ جس نے مغموم هوکر خدا کو آواز دي تھي ' پروردگار عالم فضل و کرم اگر اُس کي دستگیري نہ کیے هوتا تو بڑے برے حالوں فضاے زمین پر پھینکا هوا پڑا رهتا ' لیکن پروردگار کو بندہ نوازي منظور تھي ' اُس نے نوازش کي اور پھر اپنے صالح بندوں میں (جو نیک و بہتر زندگي بسر کرنے کي صلاحیت رکھتے هیں) اُس کو شامل کرلیا -

(۱)

کشف ساق (پنڈلي کھولنے) کي تشریحي کیفیت کیا هے ؟ روایتوں میں هے :

(۱) قیامت کے دن مخلوقات کے روبرو خدا ممثل هوگا ' مسلمان سامنے سے گزریںگے ' سوال هوگا : تم کس کي عبادت کرتے هو؟ کہینگے : خدا کي ' خطاب هوگا : تم خدا کو پہچانتے هو؟ کہینگے : پہچنوائیگا توکیوں نہ پہچانینگے ' یہ سن کر خدا اپني ساق کھول دیگا ' جتنے مسلمان هونگے دیکھتے هي سجدے میں سر جھکا دینگے' منافقین کا گروہ سر جھکانا چاهیگا تو پیٹھہ سخت هوجائیگي' یہ فرق امتیازي مسلمانوں کو منافقوں سے متمائز کردیگا (۱)

(۲) قیامت کے دن کفار و مشرکین کے روبرو اُن کے بت لائے جائینگے کہ دیکھو تم انھیں کو پوجتے تھے ' اب انھیں کے ساتھہ جاؤ دوزخ میں جلو' پھر مسلمانوں کي نوبت آئیگي ' خدا اپني ساق اُن کے لیے کھول دیگا ' سب کے سر جھک جائینگے ' منافقین سجدہ نہ کرسکینگے اس لیے جهنم میں گھر بسائینگے (۲)

(۳) اهل قیامت خدا کے روبرو چالیس برس تک ٹکٹکي باندھے کھڑے رهینگے ' برهنہ سر' برهنہ پا ' برهنہ جسم ' غرق عرق ' چالیس برس تک اسي عالم میں رهینگے مگر کوئي بات تک نہ کرینگے آخر میں خدا کي ساق کھل جائیگي اور پیشانیاں وقف سجود هوجائینگي (۳)

(۴) قیامت میں منادي هو گي کہ هرگروہ اپنے اپنے سرگروہ کے ساتھہ هولے ' بت پرست بتوں کے ساتھہ ' باطل پرست اپنے اپنے بے حقیقت پیشواؤں اور دیوتاؤں کے ساتھہ هولینگے' اور سب آگ میں جھونکے جائینگے ' خاصان بارگاہ جب باقي رهینگے تو خدا اپني صورت بدل دیگا ' ساق کھل جائیگي ' اور منافقین کے علاوہ تمام اهل اسلام سربسجود هو جائینگے (۴)

انھیں روایتوں میں اُس عجیب و غریب پل (صراط) کا تذکرہ بھي هے جو تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ پتلا هوگا ' جهنم کے زبانے شررافشاني کررهے هونگے ' آگ کا دریا لہریں ماررها هوگا یہ پل اُسي کے وسط میں هوگا جس کو عبور کرنے پر باغ بہشت کي فضا ملیگي ' تاریکي قیامت کي محیط هوگي ' اس عالم میں

---

(۱) محمد بن بشار قال ثنا سفيان عن سلمة بن كهيل قال ثنا ابو الزهراء عن عبد الله قال يتمثل الله للخلق يوم القيامة الخ

(۲) يحيي بن طلحة اليربوعي قال ثنا شريك عن الاعمش عن المنهال بن عمرو عن عبد الله بن مسعود قال الخ

(۳) ابو كريب قال ثنا الاعمش عن المنهال بن قيس بن سكن قال حدث عبد الله و هو عند عمر يوم يقوم الناس لرب العالمين قال الخ

(۴) موسي بن عبد الرحمن المسروقي قال ثنا جعفر بن عون قال ثنا هشام بن سعد قال ثنا زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم اذا كان يوم القيامة الخ

و هذه الروايات بعضها واهية و بعضها من ضعاف الاخبار ' لايثبت منها حقيقة ولايسمن ولا يغني من جوع ' وقد اكتفينا علي سرد مصادقها حاذفا للفضول و الله يقول الحق وهو يهدي السبيل -

ن کون هوں ؟ ؟

افحسبتم انما خلقناکم عبثا و انکم الينا لا ترجعون ؟ فتعالى الله الملک الحق - لا اله الا هو' رب العرش العظيم

(از جناب عبد الغفار صاحب اختر - بي - اے - عليگ)

میں کون هوں ؟ اور کیوں اس دنیا میں آیا هوں ؟ کس قدر مشکل سوالات هیں - مگر جب کبھي مجھے اس جسم خاکي کي غور پرداخت اور اس دو روزہ زندگي کے لیے سامان معیشت کے بہم پہونچانے کي مصروفیتوں سے چند لمحے بھي مہلت کے مل جاتے هیں تو انهیں سوالات کے حل کرنے کي اُدھیڑ بن میں مصروف هو جاتا هوں - اگرچه ابتداے آفرینش سے لے کر آج تک ان سوالات کا حل مجھسے ممکن نہیں هوا ' جب تک میں نے اوس رحمان و رحیم اور حکیم و علیم هستي کے پیغاموں پر' جس نے مجھے' اور جو کچھہ میرے گرد و پیش هے' سب کو' پیدا کیا هے' اور اس کي حکمت اور اسرار سے خود هي واقف هے' کان نہیں دھرا ' اوس وقت تک میري ذاتي تحقیقات کا نتیجه همیشه حیرت اور سرگرداني هي رها -

لیکن ان پیغاموں کے منزل الی الناس هونے کا حق هي مجکو محض اس وجه سے حاصل هوا هے که اس حقیقت کے دریافت کرنے کي فطرتي خواهش مجھه میں موجود هے' اور میں تا بمقدور ان سوالات کے حل کرنے کي کوشش بھي کرتا رهتا هوں - میري نظر محدود هے ' هو - میں تمام موجودات عالم کے مشاهده پر محیط نہیں هو سکتا ' نه سهي - یه شرف میرے لیے کیا کم هے که تمام جمادات و نباتات اور کم درجه کے حیوانات کے مقابل میں صرف میں هي ایسي قوت کا مالک هوں که اپنے نفس اور اپنے گرد و پیش کي اشیاء کے تعلقات پر غور کر سکوں اور سلسلۂ علل کي موجودگي کے احساس سے ایک علة العلل تک سراغ لے جاؤں - یه اسي قوت کا کرشمه هے که میں اس لائق سمجھا گیا هوں که میري هستي کے بعض رموز کا مجھپر انکشاف کیا جائے -

مشهور هے که کسي بستي کے بسنے والوں نے ان سوالات کو بلا امداد انکشافات الهامي کے حل کرنے کي مستقل کوشش کي تھي' اور معلوم هوا هے که وہ کسي حد تک کامیابي کي طرف بڑھے بھي تھے' مگر افواهاً یه سنا گیا هے که وہ خطه هي غرقاب کر دیا گیا - یه قصه خواہ غلط هو یا صحیح ' مجھے اس سے چنداں بحث نہیں ' کیونکه بعض روایات کي ترویج کا منشا هي یه هوتا هے که اون کے ذریعه سے تمثیلي طور پر حقیقي امور پیش کیے جائیں - عام اس سے که وہ روایات واقعے کے صحیح بیانات پر مشتمل هوں یا نه هوں' کوئي خاص خطه غرقاب هوا هو یا نه هوا هو' اس روایت سے اتنا نتیجه تو ضرور نکلتا هے که یه معما وهاں والوں سے ابھي حل نہیں هو سکا تھا که وہ لوگ فنا هو گئے' جنھوں نے اس کي تحقیقات کي طرف اقدام کیا تھا - یه سعادت ایک ریگستاني جزیرہ نما کے باشندوں کي قسمت میں لکھي تھي که جن رموز کو انساني تحقیقات حل کرنے سے عاجز رهي اون کا انکشاف الهامي طور پر وهاں کے باشندوں پر اونھیں کي زمین میں کیا جائے ' اور وهاں سے دنیا بھر میں پھیل جائے -

جو قومیں اپني ذهني قوتوں پر حد سے زیادہ بھروسه کرتي هیں ' جو تخلیق کي حقیقت اور علت غائي کے دریافت کرنے کے لیے صرف اپنے هي ذهني مکاشفات پر بھروسه کر لیتي هیں اور اضطراري طور پر خالق کائنات کے فیضان رحمانیت کي محتاج نہیں هوتیں' وہ الهامي انکشافات کے مورد اور منزل علیه هونے کي حقدار نہیں هیں -

نیچر جب خالق نیچر سے جدا کر لي جاتي هے تو وہ تنگ نظر اور حاسد هو جاتي هے' اپنے رموز کے کنز مخفي کو کھلي دنیا میں نکالنے والوں سے دست و گریباں هو جاتي هے' اور هر قدم پر یه کہتي هے که: ان رموز کا جو حصه تمهارے فهم و ادراک کے اندر آ بھي سکتا هے اوسے بھي الهامات رباني کي مدد سے دریافت کرو' اپني قوت پر صرف وهیں تک بھروسه کرو جہاں تک که تمهارا حق هے' کیونکه تمهارا کتم عدم سے عرصه وجود میں آنا اور پھر فنا هو جانا یه ایسے رازوں پر مشتمل نہیں هے جنھیں تمهارا محدود ذهن دریافت کر سکے -

دنیا میں کس قدر بیشمار قومیں گزریں جن کي ترقي کے اسباب وهي تھے جن سے بعد کو اون کے تنزل کے سامان پیدا هو گئے ' انکا یه دعوے دھرا هي رہ گیا که هم اون رموز سے واقف هو گئے هیں جو اس عالم کون و فساد میں ترقي اور تنزل کے اسباب عند یه قرار دیے جا سکتے هیں - جب میں ان نمایشوں کو چشم عبرت سے دیکھتا هوں تو مجھے بے اختیار خاقاني هند کے یه پر معني الفاظ یاد آتے هیں :

موت نے کر دیا نا چار و گرنه انساں
هے وہ خود بیں که خدا کا بھي نه قائل هوتا

الله اکبر! انسان کے غرور نفس کو شکست دینے کے لیے کیا کیا سامان مهیا کیے گئے هیں ؟ اور انساني کمزوریوں کي کس قدر نمایاں نشانیاں موجود هیں ؟ چشم عبرت وا کرنے کي دیر هے - بازیگر قدرت انسان کو فاعل مختار کا نام نهاد تمغا دے کر' اوسے جد و جهد پر مکلف کرکے' اوس کي محدود قوتوں کا تماشا دنیا کو دکھاتا هے' لیکن آخر میں اپنے هي زبردست اور معجز نما هاتھوں سے هر کام کو انجام دے کر تعز من تشاء' و تذل من تشاء' بیدک الخیر' انک علی کل شيء قدیر کي حقیقت کا اعتراف کرنے پر انسان کو مجبور کر دیتا هے - انسان خود بیني سے اپني ذات پر حد سے زیادہ بھروسه کرنے پر آمادہ هوتا هے' اور بزعم خود یه سمجھنے لگتا هے که اوسے نیچر کے رموز سے پردہ اوٹھانے کي قوت عطا کي گئي هے - لیکن جس قدر وہ اس کوشش میں سرگرم هوتا هے اوسي قدر زیادہ حیرت' استعجاب' گم شدگي' اور وارفتگي کے دریاے ناپیدا کنار میں غوطے لگاتا هے -

ابن عباس انه کان یقرء ذلك : یوم نـکشف عن ساق ' بمعني یوم نکشف القیامة عن شدة شدیدة ' و العرب تقول کشف ... هذا الامر عن ساق اذا صار الی شـدة (۱)

یہی روایت ہے کہ وہ دن کرب و سختي کا دن ہوگا ' ابن عباس اس آیت کو یوں بھي پڑھتے تھے کہ " وہ دن جب ہم ساق کھول دینگے " یعني بڑي سختي برپا کرینگے ' جب کوئي بات نہایت سخت ہوجاتي ہے تو اہل عرب کہتے ہیں " اس بات کي ساق کھل گئي " (۱)

عزبن عبد السلام لکھتے ہیں :

ہو مجاز عن مبالغته في حساب اعدائه و اهانتهم و خزیهم و عقوبتهم ' فان العرب یقولون لکل من جد في امر و بالغ فیـه : کشف عن ساقه ' و اصله ان من جدفي عمل من الاعمال ' حرب او غیر ها ' فانه یشمر ازاره عن ساقه کیلا یعوقه عن جـده و سرعة حرکته فیمـا جـد فیه (۲)

آیت کے معنے مجازي ہیں ' مراد یہ ہے کہ دشمنان خدا کے محاسبہ و تذلیل و رسوائي و تعذیب میں مبـالغہ ہوگا ' جب کوئي شخص کسي کام میں نہایت مبالغے کے ساتھہ کوشش کرتا ہے تو اہل عرب کہتے ہیں " اُس نے اپني ساق کھول دي " اس کي اصلیت یوں ہے کہ جب کوئي شخص کسي بڑے کام میں سرگرم ہوتا ہے ' خواہ جنگ ہو یا کوئي اور کام ہو ' تو ازار کو اوپر چڑھا لیتا ہے کہ تیزي و سرگرمي کے ساتھہ جو کام کرنا چاہتا ہے اوس میں حرج واقع نہ ہو (۳)

اس تشریح نے یہ حقیقت بھي واضح کردي کہ حدیث میں دامن جھاڑتے ہوئے چلنے کي نسبت جو وعید وارد ہے کہ : من جر ازاره بالخیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیامة (جو شخص غرور و تکبر سے تہ بند کے دامن جھاڑتے ہوے چلیگا قیامت میں خدا اُس کے جانب ملتفت نہ ہوگا) کا مفہوم اس ممانعت ہي پر حاوي نہیں ہے کہ تہ بند یا عبائیں یا پاجامے اس قدر نیچے نہ پہننے چاہئیں کہ موزوں قدم تک کو چھپا لیں اور زمین پر لوٹتي چلیں ' بلکہ اس کے ساتھہ یہ مدعا بھي مضمر ہے کہ مسلمان کو مغرور نہ ہونا چاہیے اور نہ فرط غرور سے اُس کے لیے غافل رہنا زیبا ہے ' خدا کتني ہي دولت دے ' کیسي ہي ثروت ملے ' کتني کچھہ منزلت بلند ہو ' مگر اُس کو ہر حال میں ہوشیار رہنا لازم ہے کہ جب کبھي اور جہاں کہیں مشکلیں پیش آنے والي ہوں وہ اُن کے حل کرنے کے لیے پہلے سے آمادہ و مستعد رہے - عہد جاہلیت کے مشہور سخن سنج (درید بن الصمه) کے کلام میں یہي مفہوم مخفي ہے :

کمیش الازار خارج نصف ساقـه -

ورنہ کون کہسکتا ہے کہ وہ اہل عرب جن کو ارتداد گوارا تھا ' ترک ملک و مال گوارا تھا ' دوہ عمریہ کا مقابلہ گوارا تھا ' مگر تہ بند کا ٹخنے کے اوپر رکھنا گورا نہ تھا ' وہ نصف ساق کے تہ بند پہنتے رہے ہونگے ؟

(٤)

مزید تشریح کے لیے مسئلے کو یوں سمجھنا چاہیے :

(الف) بے شبہہ خدا کے ساق نہیں ہے ' لیکن جنگ کے بھي تو ساق نہیں ہے ' با این ہمہ اہل عرب کہتے ہیں :

کشفت لهم عن ساقها   و بدا من الشر الصراح

(جنگ نے اُن لوگوں کے روبرو اپني ساق کھول دي اور صاف و صریح خطرہ نمایاں ہوگیا) -

(ب) خطرے کے دانت بھي نہیں ہوتے ' مگر ادبیات عرب کا مشہور و معروف شعر ہے :

قـوم اذا الشـر ابـدي نا جـذیـه لهـم
طـاروا الیـه زرافـات و وحـد انـا

(یہ وہ لوگ ہیں کہ جہاں خطرے نے اُنھیں اپنے دانت دکھائے کہ اُس کي جانب دو دو ایک کرکے اُڑ چلے)

(ج) موت کے ناخن بھي تو نہیں ہوتے ' مگر ابو ذویب ہذلي کہتا ہے :

و اذا المنیة انشبت اظفارها   الفیت کل تمیمـة لا تنفـع

موت نے جہاں اپنے ناخن مارے کہ پھر تم کسي ٹونے ٹوٹکے کو سود مند نہ پاؤگے -

(د) نرمي و نرم دلي (ذلت) کے بھي تو پر نہیں ہوتے جسے نیچے لاسکیں یا اوپر اُٹھا سکیں ' مگر اس آیت میں ہے :

و اخفض لهما جناح الذل من الرحمة

باپ ماں کے لیے مہرباني کے ساتھہ نرمي و ملایمت کے پر نیچے کرو یعني بچھادو -

(ہ) قرآن کے ہات بھي تو نہیں ہیں ' مگر قرآن خود کہہ رہا ہے :

مصدقاً لما بین یدیه

قرآن کے دونوں ہاتھوں کے بیچ میں جو چیز ہے ' یعني تورات و انجیل جو اُس کے روبرو ہے ' وہ اُس کي تصدیق کر رہا ہے -

(و) کفر بھي تو ہات نہیں رکھتا ' مگر اُس کے تذکرے میں ہے

ذلك بما قدمت یداک

یہ کیفیت تیرے دونوں ہاتھوں کي لائي ہوئي ہے -

(ز) عذاب بھي تو کوئي مجسم ہیکل نہیں ہے کہ اُس کے ہات پانؤں ہوں ' مگر قرآن کا بیان ہے :

انی نذیرلکم بین یدي عذاب شدید

سخت عذاب کے دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پڑنے سے میں تم کو ڈراتا ہوں

(ح) ملکیت رکھنے والوں میں ایسے لوگ بھي ہوسکتے ہیں جن کے داہنے ہات کٹے ہوں یا سرے سے بنے ہي نہ ہوں ' خدا یہ سب کچھہ جانتا ہے اور پھر بھي کہتا ہے :

اوما ملکت ایمانکم

یا وہ جن کے مالک تمہارے داہنے ہات ہوے ہیں -

واقعہ یہ ہے کہ اُردو زبان کے ایک شاعر کے لیے جب یہ ادبي معذرت قابل پزیرائي ہے کہ :

ہرچند ہو مشاہدۂ حق کي گفت و گو
بنتي نہیں ہے بادۂ و ساغر کہے بغیر
مقصد ہے نازوغمزہ ولے گفت وگو میں کام
چلتا نہیں ہے دشنۂ و خنجر کہے بغیر

تو اہل نظر کي اس تحقیق پر کیوں نہ لحاظ کیا جائے کہ :

الغرض من هذا انه قد یعبر بالجوارح عن معان لا یصح ان یکون خارجة (۱)

غرض یہ ہے کہ تعبیر کلام میں اعضاي جوارح کا تذکرہ کرتے ہیں اور اُس سے وہ معاني مراد لیتے ہیں جن کا اصل مفہوم سے الگ ہونا درست نہیں (۱)

(اما بقیة صالحة)

(۱) ابن جریر - ص ۲۴

(۲) الشارة الي الایجاز في بعض انواع المجاز - طبع قسطنطینیہ سنہ ۱۳۱۳ھ - ص ۱۱۰

[۱] کتاب الاشارة - ص ۲۲

کي توبيخ سهني پڑي ' اور يه کم بخت اوسي نعمت کو مصيبت اور اوسي رحمت کو زحمت سے تعبير کرتا هے -

هاں ! اگر تو اپنے مالک کي عطا کي هوئي نعمت کو عدم استعمال اور کاهلي سے کهو بيٹهے گا ' اگر تو اپني قوتوں کو صحيح اعتدال اور امتزاج کے ساتهه کام میں نه لائيگا ' اگر تيري همت بلند نه هوگي ' اگر تو بزدلي کے ساتهه دنيا ميں اپنے فرائض کے انجام دينے سے جي چرائيگا ' اگر تو تمام مصيبتوں اور تکليفوں کو محض اپنے پروردگار کے ليے ' جس نے تجهے دنيا ميں چند روز رهکر کام کرنے اور اپنے هي طرف انجام کار واپس بلا لينے کے ليے بهيجا هے ' جهيلنے سے دم چرائے گا - اگر تو فاني آلام اور چند روزه مصائب کے مقابله کے ليے اپنے قلب کو آهنيں بنا کر نه تهکنے والے عزم اور استقلال کے ساتهه ترقي اور نجات کے ليے جو تيري آفرينش کا مدعا اور مقصود هے ' محنت اور سعي کرنا اور نتيجه کو رب العلمين کي ضمانت ميں ديدينا اپنا شعار نه بنا ليگا - هاں ! اگر تو خلافت الهي کي پوري شان اپني هستي ميں نه پيدا کريگا ' تو کوئي وجه نهيں که تجهے هم پر جو اوس احکم الحاکمين کي بے چوں و چرا فرماں برداري کرنے والي هستياں هيں ' فوقيت اور برتري کا حق ديا جاے -

کوئي دم گزرتا هے که نيچر کي اونهيں مهيب طاقتوں کے ذريعه سے جن پر تو حاکم بنا کر بهيجا گيا هے ' امر الهي تجهکو هلاک اور فنا کر دے - اس بات پر غره نه کر که تجهے دنيا ميں مهلت ديگئي هے ' اس ليے که يهاں تو کامل انصاف هوتا هے ' اگر تو دنياوي طاقتوں پر حکمراني کرنے کي قابليت رکهتا هے تو وه ضرور تيرے ليے مطيع و منقاد بنادي جائينگي - ليکن تيري هستي ابدي سعادت کے ليے موزوں اور مناسب بنالي گئي هے ' اور تو دنيا و آخرت دونوں ميں فائز المرام هونے کے ليے پيدا کيا گيا هے - پس اگر تو اپني سعادت کو نهيں حاصل کرسکتا تو تيری هستی کی بقا نا ممکن هے "

اِس آواز کے کانوں ميں پڑتے هي ميري نگاهيں بے اختيار اوٹهکر نيچر کي مهيب اور خوفناک قوتوں پر پڑتي هيں - اون کي غضب آلود نگاهوں سے صاف يه ظاهر هوتا هے که وه ايک اشارے کي منتظر هيں که مجهپر ٹوٹ پڑيں اور ميرے ٹکڑے اوڑا ديں - ميرا کليجه خوف سے کانپنے لگتا هے اور ميں خداوند قدير سے پناه کا خواستگار هوتا هوں -

سروش غيبي ميرے کانوں ميں پهر يهي سوالات ڈالتا هے که ميں کون هوں اور کيوں اس دنيا ميں بهيجا گيا هوں ؟ ميں غور کرتا هوں مگر اس کے حل سے اپنے آپ کو مجبور پاتا هوں - ميں پهر غور کرتا هوں اور ميرا مضطر اور بيقرار دل خداوند قدير کي طرف بے اختيار مجهے رجوع کر ديتا هے - اب ميرے کان ميں نهايت شاندار اور فصيح لهجے ميں يه آوازيں گونجتي هيں :

" اے نا چيز اور بے حقيقت بندے ! تيري نجات اپنے هي نفس کي معرفت پر منحصر هے ' کيونکه اسي سے تو اپنے پروردگار کو پهچان سکتا هے - تو محض ايک بے حقيقت شے سے بتدريج ترقي کرکے دل و دماغ ' خيال و زبان ' هاتهه پانوں ' آنکهه ' ناک ' کان والا هوا اور اس درجه تک پهونچا که اب کائنات پر حکومت کرتا هے ' ليکن يه حکومت تيري اوسي وقت تک هے جب تک تو اپني نوعي حالت کي تکميل ميں کوشاں رهے ' اون ما به الامتياز قوتوں کو جو تيرے اقتدار کا باعث هيں تلف نه هونے دے ' سب سے زياده يه که تو اپني تخليق کے منشاء کو سمجهے ' اور يه خيال کرے که اس منتظم اور مربوط کائنات ميں جهاں هر شے کي ايک علت غائي پائي جاتي هے - جب ساري کائنات تيرے ليے وجود پذير هوئي هے ' اور تجهه ميں يه شعور موجود هے که اپني حقيقت پر غور کرسکے ' تو اس ادراک کا کوئي سبب تو ضرور هوگا ' اور تيري هستي مع اس ادراک کے آخر کسي کے ليے هوگي -

جبکه تو ديکهتا هے که اسي ادراک کے باعث دنيا و ما فيها تيري کامل تسلي اور راحت کے ليے کافي نهيں هيں تو اس سے ماورا کوئي شے ضرور تيرے ليے محل تسکين هوگي -

ياد رکهه ! که تو خاص خدا کے ليے هے - تيرا مرنا ' تيرا جينا ' تيرا سونا ' تيرا جاگنا ' تيرا چلنا ' تيرا پهرنا ' تيرا اٹهنا ' تيرا بيٹهنا ' غرض که تيرے سارے کام اوسي قادر ذوالجلال کے ليے هونے چاهيئں جو تيري تمام طاقتوں کا سهارا ' تيرے سارے علوم و جذبات کا مبدء ' منبع اور مرجع اليه هے - جسپر تو کامل بهروسه کرسکتا هے ' اور جس کے اندر تيري روح تسلي پاسکتي هے "

يه پر معني آواز سنتے هي مجهے ايسا معلوم هوتا هے جيسے کوئي بهولي هوئي باتيں ياد دلاتا هے اور ميرے دل سے هيبت اور خوف کا اثر زائل هو جاتا هے - ميں سوچتا هوں که کيا يهي وه خداوندي پيغام هے جو خدا کے برگزيده بندوں کے ذريعه سے پهونچايا جاتا هے ؟ ميرا دل گواهي ديتا هے که بيشک يه وهي پيغام هے

اس يقين کے پيدا هوتے هي لازوال اميد اور ابدي راحت مسکراتي هوئي سامنے آجاتي هيں ' اور غير فاني کاميابي ايک پري تمثال نازنين کي صورت ميں نمودار هوکر گوشهٔ چشم سے مجهے اپني طرف بلاتي هے - محبت بهري نظروں سے ميري طرف ديکهتي اور تبسم کرتي هے ' اور جس قدر ميں آگے بڑهتا هوں اوسي قدر وه بهي ميري طرف کو بڑهتي هے - يهاں تک که اپنا اعجاز بهرا هاتهه ميرے سينے پر رکهتي هے ' اور طلسمي آواز سے کهتي هے که " تيرے ايمان اور استقلال نے مجهے تيري کنيزي کي عزت بخش دي هے "

آه ! اس دلفريب آواز کا کان ميں پڑنا اور ان نازک هاتهوں کا دهڑکتے هوے دل پر رکها جانا غضب هے - مجهپر فرط حيرت سے عالم بيخودي طاري هو جاتا هے ' اور ميں مبهوت هوکر آنکهيں بند کرليتا هوں - چشم زدن ميں دو محبت بهرے هاتهه ميرے دونوں شانوں کو هلاتے هوے معلوم هوتے هيں - ميري آنکهيں کهل جاتي هيں - کيا ديکهتا هوں که وهي نيچر کي طاقتيں جو ابهي غضب آلود نگاهوں سے مجهے ديکهه رهي تهيں ميرے سامنے سر بسجود هيں - اميد و راحت ميرے بازوؤں کو سهارا ديے کهڑي هيں - غير فاني کاميابي کا هاتهه ميرے سينے پر هے ' اور وه آنکهوں ميں آنکهيں ڈالے ميرے سامنے کهڑي هے :

کيميائيست عجب معرفت درگه يار
خاک او گشتم و چندين درجاتم دادند

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو اپنے شهر کے ليے اسکے ايجنٹ بن جائيں -

چه شبها نشستم درین سیر گم
که حیرت گرفت آستینم که قم

تحقیق اور تدقیق میں عمریں گذر جاتی هیں اور اوس حقیقت کا ایک شمه بهی دریافت نہیں هوتا ' جس کا شوق اور انہماک فطرت انسانی میں ودیعت کیا گیا هے - لیکن اس عجز اور درماندگی سے یه لازم نہیں آتا که میں هاتهه پر هاتهه دهرے بیٹها رهوں ' اور اپنی تخلیق کی علت غائی کو فوت هوجانے دوں - مجهے اس عجز اور درماندگی میں بهی ایک نتیجه خیز رمز کا پته چلتا هے - میں اپنے خیال کو' بار جود اس قدر آزادی اور وسعت کے ' کائنات پر محیط هونے سے عاجز پاتا هوں - کیا یه کائنات کی زبردست وسعت کا ثبوت نہیں هے ؟ کیا یه زبردست وسعت اس امر کی شہادت نہیں دیتی که میری تخلیق کی علت غائی مسلسل ترقی پر هے ؟ کیا اس سے اس امر کا ثبوت نہیں ملتا که اس وسیع اور پر از اسرار کائنات کا با کمال صانع کس قدر لا متناهی قوت و حکمت کا مالک هے ؟

خود اس امر کا احساس میرے خیال کو' جو تحقیق اور تدقیق ' استدلال اور استقراء کی پر پیچ وادیوں میں' پڑا بهٹک رها تها' صراط مستقیم کی طرف کهینچتا هے ' اور میرے دیدۂ دل کے سامنے سے شبهات اور اوهام کی غلیظ و کثیف ظلمت کو دور کرکے اوس پر ایمان اور اعتقاد کے نور کو طالع کرتا هے' جس پر نگاه ڈالتے هی میرے دل کو سرور اور اطمینان حاصل هوجاتا هے' کیونکه ایک لا متناهی قوت ' اور کیسی لا متناهی قوت' جو صرف لا انتها قوت هی نہیں بلکه لا انتها حکمت و علم ' عدل و محبت کا منبع اور مخزن هے' میرا مبدء اور مرجع معلوم هوتی هے - ایسے زبردست تعلق کا ادراک میرے لیے اپنی ذاتی کمزوری اور بے بسی کے احساس سے مل کر بے حد طمانینت بخش اور تسلی ده معلوم هوتا هے ' اس خیال کے پیدا هوتے هی میں اپنے آپ کو کہیں سے کہیں پهونچتا هوا دیکهتا هوں ' اور خود بخود تسلی پا جاتا هوں -

میں کون هوں ؟ میں وه هوں جس کے لیے کائنات کا هر ذره اپنا اپنا مقرر کرده کام انجام دے رها هے ' اور اس طور پر وه خدمتیں بجالاتا هے جن کے لیے وه مامور هے -

میں وه هوں جس کے لیے آفتاب هر صبح کو' اپنا جهاں آرا جلوه دکها کر' نور کے بقعے چهوڑتا هوا ' دنیا کو گرم کرتا ' غلے اور پهلوں اور میووں کے درختوں کو اوگاتا ' اون کے اثمار کو پکاتا ' میری آنکهوں کو کهولتا ' میرے هاتهه پانوں میں چستی اور چالاکی پیدا کرتا هے ' اور مجهے وقت کی شناخت سے بهره مند کرکے اوس کی قدر کرنا سکهاتا اور کام میں لگاتا هے -

میں وه هوں جس کے لیے باد صبا کے خوش گوار جهونکے اٹکهیلیوں سے چلتے' هرے بهرے چمن کو شاداب کرکے میرے قلب کو مسرت اور میرے دماغ کو فرحت بخشتے هیں -

میں وه هوں جس کے لیے شام کا سبز کاهی اور رات کا مائل سیاهی آسمان کبهی ستاروں کی جهلملاهٹ اور کبهی شفاف اور ٹهنڈی چاندنی کے ذریعه سے خاموش لوریاں سنا کر اور نا معلوم تهپکیاں دیکر آرام دینے والی نیند کو بلاتا اور میرے قوی کو جو دن بهر کی محنت سے مضمحل هوگئے هیں از سر نو تازگی بخشتا هے -

میں وه هوں جس کے لیے ماده حیات سے لدا هوا ابر آسمان پر لڑهکتا هے ' اور جاں بخش قطرات کی صورت میں زمین پر نازل هوکر چپے چپے کو سیراب اور شاداب کرتا هے -

میں وه هوں جس کے لیے خیال کی وسیع تفرج گاهیں کهلی هوئی هیں - میں وه هوں جسکا دل و دماغ انعکاس انوار علوم و جذبات کا آئینه هے - میں وه هوں جس نے آغوش مادر میں تربیت پائی هے - میں وه هوں جس کے ذرا سے اضطراب پر بهت سے دل بے چین هوجاتے هیں - میں وه هوں جس کے رنج و راحت میں شریک هونے کے لیے میرا ایک دلفریب هم جنس اپنی بیش بها زندگی وقف کردیتا هے ' اور اپنے شیریں کلام اور متبسم چهرے سے میری تمام کلفتیں دور کردیتا ' اور میری تمام مصیبتوں کو راحت سے بدل دیتا هے -

لیکن آه ! وه بهی تو میں هی هوں جس کی حالت کو ایک لحظه قیام نہیں ' اور جس کی صورت نوعیه جلد فنا هوجانے والی هے - جو کاهلی اور تن آسانی کے گڑهے میں گرکر تمام روشنیوں سے محروم هوجاتا هے' جو غفلت کے خواب گراں میں پڑکر موت کو زندگی پر ترجیح دیتا هے ' جس کے غنچۂ مراد کو جب یاس کی باد سموم پژمرده کردیتی هے تو پهر تمام عالم کی بهاریں اور کائنات کی فضائیں اوسے شگفته نہیں کرسکتیں ' جس کے درد اور مصیبت کی راتیں کاٹے نہیں کٹتیں' کروٹیں لیتے لیتے دونوں پہلو دکهنے لگتے هیں ' جو قحط اور خشک سالی کی مصیبتیں جهیلتا اور ایک ایک دانے کو ترس ترس کر ایڑیاں رگڑرگڑکر جان دیتا هے ' جس کو حسد ' بغض ' تعصب کا تنگ و تاریک قید خانه ' اپنی محدود چار دیواری سے باهر نہیں نکلنے دیتا ' جو جهل کی تاریکی میں گهٹ رها هے ' جس کے لیے لحد کا تنگ غار انتظار کررها هے ' جس کی اذیتوں سے لوگ مسرت پاتے هیں ' جس کے مٹانے کو لوگ تلے هوئے هیں' جس کی حسرتوں کا فریب اور دغا کے خنجر سے خون کیا جاتا هے -

آه ! باری تعالی کی بیشمار مخلوق گرد و پیش هے ' مگر میں اپنی قسمت کو سب سے زیاده سخت دیکهتا هوں - میرا هی امتحان کیوں اس قدر سخت مشکل هے ؟ مجهه هی پر کیوں یه ساری بلائیں نازل هیں ؟ میں هی کیوں تیر حوادث کا نشانه هوں ؟ میرے گرد و پیش بهاری بهرکم جمادات بهی هیں' اور سیماب صفت متحرک هوا بهی ' دل لبهانے والی پهول پتیاں بهی هیں' لچکنے والی ڈالیاں بهی' اور ڈالیوں پر نغمه سرائی کرنے والے پرند بهی هیں ' سبزے سے لہلہاتے هوئے میدان بهی هیں ' هرے بهرے جنگل بهی اور اون میں اٹکهیلیاں کرنے والے چرند بهی هیں ' آن بان سے بهنے والے دریا بهی هیں اور لڑکهراتے هوے نالے بهی - غرض که صنف صنف کی مخلوقات موجود هے ' لیکن میری برابر کوئی مورد آلم نہیں -

میں سمجهه گیا - وهی قوت جو مجهے اپنی حقیقت دریافت کرنے کی طرف مائل کرتی هے' میری ان تمام مصیبتوں کی جڑ هے - یه سارے کرشمے اسی کے هیں ' اور یه سب زحمتیں اسی کے بدولت هیں - آه ! اے عقل ! اے کمبخت عقل انسانی ! تجهکو موت نہیں - انسان نے تیرا کیا بگاڑا تها جو تو اوس کے پیچهے پڑگئی هے ؟ اور اوسکو ظلم و معدلت اور رنج و راحت کا امتیاز سکهاکر مورد آلم مصائب بنا رهی هے ؟

" خاموش ! اے گستاخ بندے ' تیری اس یاوه گوئی سے ملاء اعلی کے تیوروں پر بل پڑنے لگا - تجهپر فرشتے لعنت کررهے هیں ' سن وه کیا کہتے هیں - کان لگاکر سن - وه کہتے هیں که " اس ناشکر کو رب الارباب کی درگاه سے وه نعمت عطا هوئی جس سے یه اشرف المخلوقات اور خلیفة الله فی الارض کہلانے کا مستحق هوا ' اور هم پر اسے ترجیح دیگئی ' هم کو انی اعلم ما لا تعلمون

شہاب ثاقب جنکا سبب اصلی بعض اجزاے مادی کا ہوا کے ساتھہ تصادم ہے ۱۲۵- میل سے زیادہ ارتفاع پر نظر نہیں آتے ' مگر یہ ارتفاع خواہ ۱۸۰ - میل ہو یا ۱۲۵ - میل ' یہ امر کسی طرح متحقق نہیں ہوسکتا کہ اوپر کے طبقوں میں ہوا کی ترکیب و امتزاج کس قسم کا ہے ؟ ابر کی انتہائی بلندی صرف ۱۰ - میل ہے اور گو غبارے اس سے کہیں زیادہ بلند یعنے ۱۹ - میل تک جاسکتے ہیں' مگر انکی اوسط پرواز ۷ - میل سے زیادہ نہیں کہی جاسکتی - پس اس سے زیادہ بلندی پر مشاہدہ اور تجربہ کا کچھہ دسترس نہیں چل سکتا ' اور ہماری معلومات ان طبقات بالائی کی نسبت اگر کچھہ نہیں تو زیادہ سے زیادہ وقیع قیاسات کہی جاسکتی ہیں -

البتہ - میل کے ارتفاع پر جو دو امر تجربہ میں آگئے ہیں وہ یہ ہیں کہ بخارات مائیہ وہاں کالعدم ہیں اور درجۂ حرارت جو زمین سے تدریجا کم ہوتا جاتا ہے وہاں پہنچکر قائم ہو جاتا ہے -
یا ایک معتدبہ فاصلہ تک برابر قائم رہتا ہے - درجۂ حرارت مقامات مذکورہ میں ۵۵ - (مقیاس سنٹگرید) نقطۂ انجماد کے نیچے ہے -

مقامات مذکورہ تک ہوا میں بسبب حرارت آفتاب اور نیز بسبب زمین کی حرکت دوری کے ' برابر تموج اور تلاطم ملتا ہے' جس کی وجہ سے مختلف غازوں کی ترکیب و امتزاج میں کوئی فرق نہیں پڑنے پاتا - وہ آپس میں خوب ملی جلی رہتی ہیں ' مگر اس سے بلندی پر کمی حرارت یا شدت برودت کی وجہ سے ان بالائی اور زیریں تموجات کا پتہ کہیں نہیں چلتا ' جو نیچے کی ہوا میں امتزاج کے باعث ہوتے ہیں - لہذا حکما کا قیاس ہے کہ زیادہ بلندی پر یہ امتزاج ایسا نہیں ہے جیسا کہ سطح زمین کے قریب ہے ' بلکہ وہاں مختلف غاز محض اپنے ثقل متناسبہ کے اعتبار سے تہ بر تہ قائم ہیں - جیسا کہ ہم ایک ظرف میں تیل ' پانی اور پارہ ملاکر اور خوب ہلاکر چھوڑدیں ' تو تھوڑی ہی دیر میں یہ تینوں چیزیں اپنی اپنی جگہ پر تلے اوپر قائم ہوجائینگی -

پس اسی طرح قیاس کیا جاتا ہے کہ اعلی طبقوں میں ایک خالص تہ " هایڈ روجن " کی محیط ہے' جسکے اوپر " هلیوم " ہے -

گذشتہ سال پروفیسر (ویجنر) نے طبقۂ " هایڈ روجن " کی موجودگی کی نسبت بحث کرتے ہوے بہت معقول ثبوت پیش کیے تھے' اور فاصلہ تقریباً ۷۰ - میل بتایا تھا - یہ بھی کہا تھا کہ زبردست قرائن سے کہا جا سکتا ہے کہ اس سے زائد بلندی پر ایک اور غاز کا پتہ چلتا ہے جسکا نام " جیوکارونیم " ہے اور جو " هایڈ روجن " سے کہیں زیادہ ہلکی ہے -

یہ غاز آفتاب میں ایک عرصے سے دریافت ہوچکی ہے' مگر زمین پر ابھی اسکا کہیں پتہ نہیں - پروفیسر ناسینی البتہ خوش ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے اس کی جھلک اٹلی کے کسی آتش فشاں پہاڑ میں دیکھہ لی تھی ' مگر عام نظروں سے یہ نازک اندام پری ابتک غائب ' اور عام سطح سے ابتک دور ہی دور رہتی ہے -

مگر ایک بڑا نقص ہمارے معلومات متعلقہ جوّ شمسی میں یہ ہے کہ ہمکو اوس کی وسعت کا حال مطلق معلوم نہیں ' اور نہ کسی موجودہ آلہ کی مدد سے معلوم ہونے کی کوئی امید ہے - ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ قرص کہانتک ہے ' اور جو کس قدر ہے ؟ بلکہ اگر حکیم (آغست اشمط) کا قول تسلیم کیا جاے تو ماننا پڑتا ہے کہ قرص کوئی شے ہی نہیں ' محض ایک مرئی دھوکا ہے - اگر یہ تھیوری صحیح ہے تو اسکی دریافت کا سہرا مرحوم (غالب) کے سر ہے جو پہلے ہی کہہ گیا ہے :

ہیں ستارے کچھہ ' نظر آتے ہیں کچھہ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازیگر کھلا !

اسئلہ و مناظرہ

" حظ و کرب " یا " لذت و الم " ؟

(۱)

(مسٹر عبد الماجد بی - اے - از لکھنؤ)

۶ - اگست کے پرچہ میں جناب نے پھر حظ و کرب کے مسئلہ کو چھیڑا ہے ' اور اس سلسلہ میں وضع اصطلاحات علمیہ کے متعلق کچھہ عام مواعظ بھی ارشاد فرمائے ہیں جو باعث صد مشکوری ہیں - یہ شاید عام دستور ہے کہ مدعی کو آخری جواب کا حق حاصل ہوتا ہے ' پس اگر میں اس عام قاعدہ سے فائدہ اٹھاکر جناب کے ارشادات کے متعلق دوبارہ کچھہ گذارش کروں تو غالباً اپنے حدود سے تجاوز کرنے کا مجرم نہ قرار پاؤں گا -

میں جواب و جواب الجواب کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ قائم کرکے اس مسئلہ کی مناظرانہ حیثیت نہیں پیدا کرنی چاہتا ' تاہم چونکہ میرے نزدیک ایک علمی سوال کے حل کرنے میں جناب کو بعض غلط فہمیاں ہو رہی ہیں ' میں ان کا اظہار اپنے اوپر فرض جانتا ہوں ' علی الخصوص اس حالت میں کہ اس کا تعلق براہ راست مجھہ سے بھی ہے -

جناب کا یہ ارشاد نہایت ہی صحیح ' اور ایک ناقابل انکار حقیقت پر مبنی ہے کہ میں مثنوی زہر عشق یا فریاد داغ نہیں لکھہ رہا ہوں - لیکن غالباً پوشیدہ نہ ہو ' اگر میں بھی ایک مساوی درجہ کا مبنی علی الحقیقت دعوی جناب کے گوش گذار کروں ' اور وہ یہ ہے کہ میں عربی میں نہیں بلکہ اردو میں کتاب لکھہ رہا ہوں ' اور اسلیے مجھے یہ بار بار یاد دلانا کہ " عربی زبان و علوم میں لذت و الم بعینہ اسی پہلو کو ادا کرتا ہوا مستعمل ہے ' جسکا میں متلاشی ہوں " مجھے ایک قطعی غیر متعلق بحث چھیڑ دینے کی ترغیب دینا ہے -

سوال یہ ' اور صرف یہ ہے ' کہ (Pleasure) اور (Pain) کا صحیح تر مفہوم اردو میں کون سے الفاظ ادا کرتے ہیں ؟ جناب کا ارشاد ہے کہ لذت و الم - اور میرا خیال ہے کہ حظ و کرب ' آپ اپنے دعوی پر عربی لغت سے حجت لاتے ہیں ' اور میں اپنی تائید میں اردو محاورہ و لغت کو پیش کرتا ہوں - آپ اردو لغات سے استشہاد کرنے پر اظہار افسوس کرتے ہیں ' لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ افسوس ناک یہ امر ہے کہ خود اردو بولنے والوں کو اردو الفاظ کی تحقیق کے لیے عربی لغات کی جانب رجوع کرنا پڑے - آپ حیرت سے فرمائینگے ' کہ حظ و کرب تو خاص عربی الفاظ ہیں ' انہیں اردو کہنا کیونکر جائز ہے ؟ لیکن عرض یہ ہے کہ جس وقت وہ اردو عبارت میں استعمال کیے جارہے ہیں ' وہ یقیناً اردو ہیں - ورنہ اگر آپ کے اس اصول کو وسعت دی جاے ' کہ ہر اردو لفظ کی تحقیق ' اس زبان کے لغت سے کرنی چاہیے ' جس سے وہ آیا ہے ' تو اردو کے پاس باقی ہی کیا رہ جاتا ہے ؟

اصل مسئلہ ختم ہوگیا ' رہا یہ سوال کہ اہل فارس ' لذت و حظ کو مرادف سمجھتے ہیں یا نہیں ؟ تو مجھے اس بحث سے اس موقع پر کوئی واسطہ نہیں ' اسلیے کہ میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ میری کتاب جس طرح عربی میں نہیں ' اسی طرح فارسی

علم هیئۃ ... کا ایک صفحہ

کائنات الجو

(از: مرزا محمد عسکري - بي - اے - لکھنوي)

جوّ ارض اور جوّ شمسي کا مقابلہ اور اونکے متعلق جدید تحقیقات

یہ سن کے اکثر لوگوں کو تعجب ہوگا ' مگر محققین کا قول ہے ' کہ هم کو بہ نسبت خود اپنے جو کے آفتاب کے جو کا حال زیادہ معلوم ہے ' اگر اس کا تصفیہ آساني سے هو سکے کہ قرص آفتاب کي قلمرو کہاں تک ہے ' اور اوس کا حلقہ کہاں سے شروع هوتا ہے ؟ جو شمسي میں متعدد غازوں کا جو ایک عظیم الشان تلاطم اور تموج برپا رهتا ہے ' اوس کا صرف مشاهدہ هي ممکن نہیں ' بلکہ اس کا رقبہ اور اس کي سرعت رفتار بھي هم آساني سے بتا سکتے هیں ' اور کچھہ عرصہ سے ان غازوں کے افعال و خواص ' اور ان کا اپس میں تناسب بھي هم پر ... هوگیا ہے -

تحلیل شمسي اور آلہ " اسپکٹر اسکوپ "

شعاع شمسي کي تحلیل " اسپکٹر اسکوپ " کے ذریعہ سے هوتي ہے ' جو علم طبعیات (فزکس) کا ایک بہت مشہور اور متداول آلہ ہے - اس کے تجارب سے ثابت هو جاتا ہے کہ اگر آفتاب محض ایک قرص نوری هوتا اور اس کے چاروں طرف غازوں کا کوئي حلقہ نہوتا ' جیسا کہ هماری زمین کے چاروں طرف ہے ' تو همکو اوس کي شعاع آلۂ مذکور کے اندر سے اس طرح نظر آتي ' جیسے قوس قزح کے ... رنگوں کي ایک ناهموار پٹی هوتي ہے '

مگر در اصل ایسا نہیں ہے ... الوان قوسي کے علاوہ کچھہ سیاہ اور دهاری دار خطوط بھي جا بجا اوس روشني میں ملے جلے نظر آتے هیں ' اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ کچھہ خارجي اشیا بطور ایک حجاب کے همارے اور آفتاب کے درمیان حائل هیں -

اب اگر هم بعض دیگر اشیا کي روشني بھي اسي طرح اس آلہ کے ذریعہ سے دیکھیں ' تو اس میں بھي بعینہ ویسے هي خطوط هم کو نظر آئینگے - اس سے معلوم هوا کہ وہ غاز جو آفتاب کو گھیرے هوے هیں ' اور یہ چیزیں ' دونوں ایک هي تھیں -

اس آلہ کے ذریعہ سے هم اون غازوں کا درجۂ حرارت اور وزن بھي بخوبي دریافت کر سکتے هیں -

مذکورۂ بالا تجربہ کے علاوہ جدید طرق عکاسي کے ذریعہ آفتاب کي مختلف تصویریں بھي مختلف قسم کي مخصوص روشنیوں میں لي گئي هیں ' جن سے عجیب عجیب انکشاف هوے هیں - آفتاب کي شعاعوں میں ایک خاص قسم کي روشني شامل ہے جسکو سائینس کي اصطلاح میں " کاشیم " کي روشني کہتے هیں - فرض کرو کہ ایک عکسي پلیٹ پر سواے " کاشیم " کے اور کسي قسم کي روشني نہ ڈالي جاے اور اسي شیشہ سے آفتاب کا فوٹو لیا جاے تو یہ فوٹو خالص " کاشیم " کي شعاعوں کا کہا جائیگا -

اس اصول پر پروفیسر (هیلي) نے (جو رصدگاہ شمسي واقع ماونٹ ولسن [امریکا] کے ایک مشہور استاد علم هیئت هیں) ایک آلہ ایجاد کیا ہے جسکا نام " اسپکٹرو هلیوگراف " رکھا ہے - اسکے ذریعہ آفتاب کي مختلف تصویریں ' جدید طریق عکاسي کے بموجب صرف ایک هي روشني میں مثلاً " کاشیم " " هایڈروجن " یا " کاربن " وغیرہ کي روشني میں لي گئي هیں ' جن میں قرص کے چاروں طرف خاص رنگوں کے حلقے نظر آتے هیں -

جـو ارضـي

یہ عجیب بات ہے کہ خود اپنے گھر کا حال بہ نسبت پرائے گھر کے هم بہت کم جانتے هیں ' یعنے زمین کے جو کے متعلق همارا علم اوتنا وسیع اور زیر مشاهدہ و استقرا نہیں ' جتنا کہ جو شمسي کے متعلق ہے - گو هوا کے دو مشہور جزو " اکسیجن " اور " نائٹروجن " ایک عرصہ دراز سے همکو معلوم هیں ' لیکن تیسرا جزو " آرگن " جسکے کاشف سائنس کے فاضل اجل لارڈ (ریلے) اور سر (ولیم ریمسے) هیں ' اور جسکي مقدار هوا میں آبخرۂ مائیہ سے کسي طرح کم نہیں ' ابھي پورے بیس برس بھي نہیں هوے کہ دریافت هوا ہے -

یہي حال غاز " هلیوم " کا بھي ہے جو " آرگن " کے بہت بعد دریافت هوا - مگر اس کا وجود آفتاب میں بہت پیشتر سے معلوم تھا -

" هلیوم " کے بعد البتہ بہت سے نئے غازوں کا پتہ لگا ' مثلاً

(۱) " نیون " منکشفہ پروفیسر ریمسے جسکا ثقل مابین " هلیوم " اور " آرگن " کے ہے - یعنے " هلیوم " سے زیادہ بھاري اور " آرگن " سے زیادہ هلکي - (۲) " کرپٹن " (۳) " زینن "

اگر " آرگن " بوجہ قلت مقدار (سو حصوں میں ایک حصہ) ابتک ناپید رهي ' تو نمبر (۲) و (۳) بہ سبب اپني انتہائي لطافت و رقت کے پردۂ راز میں مخفي تھیں - نمبر (۲) هوا کے دس لاکھہ حصوں میں سے ایک حصہ ' اور نمبر (۳) اس سے بھي بیس گني زیادہ لطیف و رقیق ہے - یعنے ۲ - کرور حصوں میں صرف ایک حصہ ہے !!

هوا کي بلندي سمندر کي سطح سے ایک سو اسي میل تسلیم کي گئي ہے - یعنے اتنے فاصلے تک ایسے طبیعي منظر نظر آتے هیں جن کے واسطے هوا کي موجودگي کي ضرورت ہے -

مثلاً قطب شمالي کا وہ عجیب منظر جو " اوروا بوریلس " (شفق شمالي) کے نام سے مشہور ہے ' اور ممالک قطبیہ شمالي میں اکثر رات کے وقت نظر آتا ہے - حکما اس کا سبب تموجات برقیہ بتاتے هیں - اس منظر کي کیفیت یہ ہے کہ ممالک مذکورہ میں بعض اوقات افق شمال سے روشني کي دھاریاں آسمان میں سمت الراس تک کھینچي هوئي نظر آتي هیں - معلوم هوتا ہے کہ لاکھوں شہاب ثاقب ٹوٹ رہے هیں - کبھي یہ دلکش طلسمي نظارہ بصورت قوسي مشرق سے مغرب تک ' اور کبھي متموج شعاعوں میں بھي جلوہ گر هوتا ہے - اس کا رنگ هلکے نارنجي سے لیکر گہرے سرخ تک هوتا ہے - جب یہي مناظر قطب جنوبي میں نظر آتے هیں تو شفق ان کو جنوبي (اوروا آسٹریلس) کہتے هیں -

(۳)

(خدا بندہ - از جونپور)

الہلال مورخہ ٦ - اگست سنہ ۱۹۱۳ ع ' اور شاید اس سے قبل کے دو مختلف و متفاوت الاوقات نمبروں میں " حظ و کرب " کي ایک دل آویز ادبي بحث شائع ہوچکي ہے ' اس دائرے میں میرا نقطہ نظریہ ہے :

(۱) عربي و فارسي میں في الواقع " حظ " کا صحیح استعمال " لذت " و " راحت " کے لیے نہیں ہوا ' اور نہ ہوسکتا ہے ' اردو میں بے شبہ یہ استعمال آجکل مروج ہے ' لیکن اساتذۂ لغت کا ہنوز اس پر اجماع نہیں ' پھر کیا ضرور ہے کہ علمي اصطلاح کي ترجماني کے لیے زبان میں جب ایک صحیح لفظ موجود ہے تو اس پر غیر صحیح کو ترجیح دي جائے ؟

(۲) افسوس ہے کہ فارسي زبان کا کوئي معتمد و قابل استناد لغت نہ مرتب ہوا اور نہ موجود ہے ' ایک " شرفنامہ " تھا ' مگر اب تک شائع ہي نہیں ہوا ' رشیدي ' جہانگیري ' برہان ' موید الفضلا ' اس فن کي متداول کتابیں ہیں ' ان کي یہ حالت ہے کہ مشاہیر شعرا کے کلام سے لغت کا استقرا کرنے میں کنایات و استعارات و تشبیہات کو بھي لغت سمجھہ لیتے ہیں ' بلکہ بعض اوقات نسق کلام کے خصوصیات کا ایک جداگانہ لغت فرض کرلیتے ہیں ' اہل زبان آجکل کے " تولیے " کے مفہوم کو " ابچین " سے ادا کرتے تھے ' اس معنے میں عمومیت تھي ' اس میں کوئي تخصیص نہ تھي ' لغت آفرینوں کو شاہ نامۂ فردوسي میں یہ مصرع مل گیا کہ :

ندارم بہ مرگ ابچین و کفن

موقع و محل کے سیاق نے ان کو مجبور کیا کہ اظہار تنوع کے لیے ایک مستقل لغت قائم کردیں ' ابچین کے معنے اب اس خاص تولیے کے لیے گئے جس سے میت کو غسل دینے کے بعد لاش کو پونچھتے ہیں ' غرض کہ ایسے ایسے بکثرت شتر گربہ ' موجود ہیں جن پر نظر پڑنے کے بعد اس قسم کي کتابوں سے اعتماد اٹھہ جاتا ہے -

(۳) اس گروہ کے بعد ایک اصطلاح آفریں گروہ پیدا ہوا جس کے سر خیل ایک ہندو کایستھہ (لالہ ٹیک چند مولف بہار عجم) اور ایک مسلمان افغان (خان آرزو مولف سراج اللغۃ) تھے ' ان بزرگوں کي وسعت نظر اور تتبع غرب کي یہ کیفیت ہے کہ " بنگالا " کا ایک لغت قائم کرتے ہیں اور پھر " بنگالہ " سے تطبیق دینے کے لیے اخذ و رد کرتے ہیں ' ایک ایراني شاعر نے ایک سقم ظریفي کے موقعہ پر کہا تھا : یہ از رانیاں ہندوستاں ' اس کا دوسرا مصرع نہایت سخیف تھا ' اس میں ہندي زبان کے ایک فحش لفظ کو کسي قدر غلطي کے ساتھہ نظم کیا تھا ' لغویین نے یہ تو اعتراض کردیا کہ ایراني ہوکر ہندوستان کي صحیح زبان سے واقف نہیں ' مگر یہ کسي نے نہ کہا کہ مسلمان ہوکر شاعري کي لطافت وطہارت کو فحشاء و منکر سے آلودہ و ملوث کررہا ہے ' صائب کا شعر ہے :

نشاط عمر ملاقات دوستداران است

چہ حظ برد خضر از عمر جاوداں تنہا ؟

میرے پاس دیوان صائب خود مصنف کے عہد کا موجود ہے اور اس میں یہ شعر یوں ہي مذکور ہے ' از روي فن بھي اس کی تائید ہوتي ہے ' لیکن اتفاق سے ان بزرگوں کو جو نسخہ ملا اس میں شعر یوں تھا :

نشاط عمر ملاقات دوستداراں است

چہ حظ کند خضر از عمر جاوداں تنہا ؟

مفہوم تبدیل ہونے کے لیے اتني تبدیلي کافي تھي ' حظ کے معنے لذت و راحت کے بن گئے -

(۴) سب سے آخري جماعت فرہنگ اندراج کے ہم صفیروں کي ہے جن کي تخلیق کا مادہ زیادہ تر نولکشور پریس نے بہم پہونچایا تھا ' اس جماعت کے اعلم ملا غیاث الدین رامپوري (مولف غیاث اللغات) تھے ' جن کے تبحر کا یہ عالم ہے کہ " سفسطہ " کو " سقسطہ " فصل القاف میں لکھتے ہیں " فوارہ " کو " پھوارا " کا معرب بتاتے ہیں " نگ " کو فارسي سمجھہ کر " نگین " کا مخفف کہتے ہیں ' و نحو ذلک ' عہد جدید کي ایراني تالیف " فرہنگ انجمن آراي ناصري " گو تحقیق سے لکھي گئي ' مگر اس کا ماخذ بھي زیادہ تر رشیدي وغیرہ ہیں ' ظاہر ہے کہ فن لغت میں ایسي کتابوں کي کیا وقعت ہوسکتي ہے ؟

(۵) ایک نیا لغت نویس فرقہ مستشرقین فرنگ کا پیدا ہوگیا ہے جن میں دو عجیب اضداد مجتمع ہیں :

(الف) یہ فرقہ اتباع و تقلید سے ایک قدم آگے نہیں بڑھتا ' حتي کہ اغلاط میں بھي اس کا طرز عمل تقلید کو فرض سمجھتا ہے -

(ب) یہ فرقہ اتباع و تقلید کو نہایت مذموم سمجھتا ہے ' خود اجتہاد کرتا ہے ' مگر اس اجتہاد سے جو بات پیدا ہوتي ہے وہ بسا اوقات مغربي ہو تو ہو مگر مشرقي تو کسي طرح نہیں ہوسکتي

اس فرقے کے شغف علمي و سعي تحقیق و نشر علوم و آثار کا میں جس قدر احسانمند ہوں اسي قدر اس کي بے معنے بلند پروازیاں اذیت دیتي ہیں ' جن کي مفصل تشریح بشرط فرصت ایک جداگانہ مضمون میں کرونگا -

(٦) آپ کا یہ بیان شاید زیادہ مبالغہ آمیز نہو کہ تلاش کرنے سے جدید ترمیں علوم و فنون کي ان اصطلاحوں کے لیے بھي جن کا مفہوم بالکل ہي نیا ہے ' عربي زبان میں بہت سے الفاظ مل سکتے ہیں ' میں اس ذیل میں فرانسیسي زبان کے بعض علمي مصطلحات کو بطور نمونہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو اپني تکوین کے ساتھہ ہي عربي لباس میں آئے ہیں ' مثلاً :

(۱) ثروت ... ... Patrimoine:

(۲) اشیاي مثالي و قیمتي ... ... Choses fonegibles & Ch. Non fonigbles :

(۳) حق مسیل ... ... Servitude d'aqueduc & Serv. d'ecoulement des eaux :

(۴) ید — Possession / Occupation

(۵) استیلاء — Occupation / Appropriation

(٦) التصاق ... ... Accession :

(۷) موجبہ و سالبہ ... ... Presc. extinctive, Prescription Acquisitive :

(۸) حکمي ... Interruption Civile—Civile :

(۹) استرجاع ... ... Action Paulienne :

(۱۰) استصناع ... ... Louage d'industrie :

(۱۱) ودیع ... ... Depositaire :

(۱۲) ودیعۂ ناقصہ ... ... Depot irregulier :

(۱۳) ودیعۂ جاریہ ... ... Depot d'hotellerie :

(۱۴) حیازت ... ... Gage :

میں بھی لیں - لیکن چونکہ جناب اسی پہلو پر خصوصیت کے ساتھہ زور دے رہے ہیں، یہانتک کہ جناب کو محض اسی کے واسطے اپنے پہلے دعوی میں، جو (بہ قول جناب ہی کے) احتیاطاً اور حفظ آداب تحریر پر مبنی تھا، ترمیم کرنا پڑی ہے، اسلیے مجھے بھی مجبوراً کچھہ عرض کرنا پڑتا ہے - جناب ایک ایسے لہجہ میں جو بہ ظاہر تنقید و تنقیم سے ارفع معلوم ہوتا ہے، ارشاد فرماتے ہیں:

> " اب میں مسٹر موصوف کو یقین دلاتا ہوں، کہ فارسی میں کبھی کوئی پڑھا لکھا آدمی حظ کو لذت، کے معنی میں بولنے کی افسوسناک غلطی نہیں کر سکتا - حظ فارسی میں بھی ہمیشہ حصہ اور نصیب کے معنے میں بولا جاتا ہے "

اور اس کے ثبوت میں غالب کا ایک شعر پیش کرنا کافی ... ہے، ہیں جس میں حظ کو حصہ کے معنے میں استعمال کیا گیا ہے - اس سے قطع نظر کرکے، کہ منطقی حیثیت سے یہ دلیل آپکے دعوے کے لیے کہاں تک مفید ہے، مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ واقعات اس قطعی اور غیر مفید فیصلہ کی تائید نہیں کرتے - افسوس ہے کہ بہار عجم وغیرہ اس وقت سامنے موجود نہیں، ورنہ غالباً بہ قید صفحہ و سطر میں یہ بتا سکتا، کہ فارسی کے متعدد لغت نویسوں نے حظ کو لذت و مسرت کے معنے میں استعمال کرنے کی "افسوسناک غلطی" کی ہے - خوش قسمتی سے غیاث البتہ میز پر موجود ہے - اس کی عبارت یہ ہے: "حظ بہرہ و نصیب و در بہار عجم نوشتہ کہ فارسیاں بہ معنے خوشی و خرمی استعمال کنند" (صفحہ ۱۷۴ مطبوعۂ کانپور)

اس سے بڑھہ کر یہ کہ مستشرقین یورپ کے فارسی لغات جس قدر میری نظر سے گزرے ہیں، اُن سب میں حظ کے معنے یا تو صرف "مسرت" کے دیے ہیں، اور یا اسکے یہ معنی، منجملہ دیگر معانی کے تحریر کیے ہیں، لیکن ایسا کوئی لغت نہیں گزرا، جس میں حظ اور لذت کو مرادف قرار دینے کی افسوسناک غلطی نہ کی گئی ہو - آپ کی تشفی کی غرض سے میں چند لغات کی اصل عبارتیں درج ذیل کرتا ہوں، اور اگر ضرورت ہوئی، تو اس سے زائد شواہد حاضر کرنے کو تیار ہوں - پروفیسر پامر، جو کیمبرج یونیور سٹی میں عربی کے پروفیسر ہیں، اپنے مختصر فارسی، انگریزی لغت میں لکھتے ہیں:

" حظ (hazz). Pleasure; Delight. حظ کردن To Enjoy "
(Concise Persian Dictionary) P. 199 - 200

یعنی "حظ" بہ معنی، لذت و مسرت اور "حظ کردن" بہ معنی لطف اُٹھانا -

ڈاکٹر ویکنس، جنکا فارسی، عربی لغت، رچرڈسن کے مشہور و مستند لغت سے ماخوذ ہے، لکھتے ہیں:

" حظ (hazz). Happiness " (Wilkin's Persian Arabic and English locubvary".) p. 226.

اس میں میں نے اقتباس نہیں کیا، بلکہ اس نے حظ کے معنی، صرف "مسرت" کے دیے ہیں -

مشہور محقق، ڈاکٹر اسٹین گاس، اپنے مبسوط لغت میں فرماتے ہیں:

" حظ (hazz). Being blessed with prosperity, ... good fortunes; happiness; pleasure; delight; flavour; taste; a part, portion .... حظ فانی, The fading pleasure; حظ کردن To enjoy; حظ نفسانی Senenal pleasure " (Stringass's Persian an l English Dictionary). p. 423.

" یعنی حظ، کے معنی ہیں جایداد و دولت سے خوش بخت ہونا، ... مسرت، لذت، انبساط، ذایقہ، مزہ، حصہ، ٹکڑا، وغیرہ حظ فانی، یعنی فنا ہونے والے لذات - حظ کردن، یعنی لطف اُٹھانا - حظ نفسانی، یعنی لذات حسی "

غور فرمائیے کہ یہ اہل لغت، نہ صرف "حظ" کو لذت کے معنے میں استعمال کرتے ہیں، بلکہ اس سے جتنے تراکیب پیدا کرتے ہیں، (حظ فانی، حظ نفسانی، حظ کردن، وغیرہ) اُن سب میں بھی حظ کے معنی لذت اور صرف لذت کے لیتے ہیں -

آخر میں یہ کہنا باقی رہ گیا ہے، کہ میں ایک مدت کی سعی و تلاش کے بعد، جو اگرچہ یقیناً محدود تھی، مگر شاید نا قابل لحاظ نہ تھی، اس نتیجہ پر پہنچا تھا، کہ مسلمانوں نے اصناف فلسفہ میں سے صرف دو چیزوں کو ہاتھہ لگایا تھا، الہیات اور منطق قیاس، اور اس لیے فلسفہ کی جدید شاخیں مثلاً منطق استقراء نفسیات (Psychology)، علمیات (Epistemology)، جمالیات (Æsthetics) اور اخلاقیات اپنے جدید معنی میں (Ethics) وغیرہ، کے متعلق عربی زبان میں مواد موجود نہیں، لیکن آج مجھہ سے یہ باور کرنے کے لیے، کہا جاتا ہے کہ:

" فلسفہ میں بہتر سے بہتر صحیح عربی الفاظ مل سکتے ہیں، بہ شرطیکہ تلاش کیے جائیں " -

یہ دعوی میرے لیے جس قدر حیرت انگیز ہے اس سے زیادہ مسرت انگیز ہے، بہ شرطیکہ، اس کی تائید واقعات کی زبان سے ہو، اور اگر الہلال کی کوششوں سے اس سخت غلط فہمی کا پردہ میرے اور مجھہ جیسے صدہا ناواقفوں کے سامنے سے اُٹھہ جائے تو بلاشبہ یہ اسکی ایک قابل لحاظ علمی خدمت ہوگی -

(۲)

—:*****:—

جناب خان بہادر سید اکبر حسین صاحب

جناب والا! حظ و کرب اور لذت و الم کے مقدمہ میں اگر میری گواہی کچھہ وقعت رکھتی ہو تو آپ اپنا گواہ مجھکو قرار دے سکتے ہیں، اگرچہ مجھکو شبہ ہے، راحت و الم کہوں یا لذت و الم؟ مسٹر عبد الماجد صاحب سے چند روز ہوئے الہ باد میں مجھے ملنے کا شرف حاصل ہوا تھا، اور میں نے اُن سے درخواست کی تھی کہ تحریر مضامین فلسفہ کے لیے ایک فرہنگ کی ضرورت ہے - اُنہوں نے کچھہ مشکلات بیان کی تھیں، اور اُنکا فرمانا بجا تھا - درحقیقت بڑا کام ہوگا اگر مسٹر ممدوح ایک مجموعہ الفاظ یکجا کرائیں، اور مغربی خیالات کو اُردو میں لکھنے میں مدد ملے -

معلوم ہونا چاہیے کہ الفاظ حظ و کرب یا لذت و الم کن انگریزی لفظوں کے مقابلے میں تحریر کیے جاتے ہیں - غالباً پین اینڈ پلیژر - مسٹر ماجد علی صاحب کا ایڈرس ارشاد ہو تو ارادہ ہے کہ اُن سے مراسلت کروں -

تبصرہ الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر عسقلانی - خدا بخش خاں کے کتبخانہ کے ایک نایاب قلمی نسخہ سے چھاپی گئی - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ قیمت صرف ۸ - آنہ علاوہ محصول ڈاک - صرف ۵۰ کاپیاں رہگئی ہیں - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ - بیکر ہوسٹل ڈاکخانہ دھرمتلہ - کلکتہ -

(۳)

کانپور سے میں ابھی واپس آیا ہوں ' مجھے افسوس ہے کہ بلواے کانپور کے متعلق اکثر نہایت ضروری واقعات اخبارات میں نہیں آئے ہیں ' درحقیقت اب تک جو کچھہ شائع ہوا ہے اسکے پڑھنے سے اون ہیبت ناک واقعات کا صحیح اندازہ ہونا ممکن ہی نہین جو ۳ - اگست کو کانپور میں پیش آئے ہیں -

مسجد میں داخل ہوتے ہی جو چیز پہلے نظر آتی ہے وہ محراب والی یعنی مسجد کی پشت والی دیوار پر گولیوں کے نشانات ہیں' یہ نشانات اکثر چھت کی سطح زیریں پر بھی نظر آتے ہین ' لیکن جو بات سب سے زیادہ توجہ کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ مسجد کے اندر بھی محراب مسجد سے ۲ - فٹ کے فاصلے پر دونوں جانب گولیوں کے بے شمار نشان ہیں بظاہر یہ کسیطرح ممکن نہیں معلوم ہوتا کہ یہ نشانات بیرون مسجد سے چلائی ہوئی گولیوں کے ہوں' یہ نشانات اوسی صورت مین پڑسکتے ہین کہ پولیس نے اندر آکر فیر کیے ہوں -

خون کے نشانات اور بڑے بڑے چکتے بہت سے دیکھے گئے ' مسجد مین داخل ہوتے ہوے ممکن نہین کہ اوس خون آلودہ نشان پر نظر نہ پڑے جو چوکھٹ کے اوپر کے حصہ پر پڑا ہوا ہے ' یہ خون آلودہ نشان اس امر کی مزید شہادت ہے کہ خدا کے گھر مین تعدی و خون ریزی کیگئی - موقع پر مسلح پولیس کی خونریزی اس منظر کی ہیبت مین اور بھی اضافہ کرتی ہے ' مگر ساتھہ ہی دیکھنے والے کو اوس مشہور مثل کی صداقت بھی جتاتی ہے کہ " گھوڑی کی چوری ہو جانے کے بعد اصطبل کے دروازہ مین قفل ڈالنا بے سود ہے " -

اگر مسٹر ٹائلر پہلے ہی احتیاط سے کام لیے ہوتے اور مسجد کی طرف مسلح پولیس متعین کردیے ہوتے تو غالباً بلوہ ہی نہ ہوتا ' آخری چیز جو مسجد مین مجھے دکھائی گئی وہ چند دریان تھین جو اون مقتولین و مجروحین کے خون مین ڈوبی ہوئی ہین جن پر مجسٹریٹ کے حکم سے فیر کیے گیے -

مسٹر ٹائلر کی عنایت سے میں جیل اور ہسپتال میں بھی جاسکا' میں نے مولانا آزاد سبحانی اور اون کے دوستوں کو جیل کی تکلیف دہ زندگی میں روزہ دار اور مطمئن و بشاش پایا' بہت دیر تک ان صاحبوں سے باتیں ہوتی رہیں ' میری روانگی سے کچھہ پہلے مولانا آزاد نے اپنے ہندوستانی ہم مذہبوں تک پہونچانیکے لیے مجھے ایک پیغام دیا ' اونھوں نے فرمایا کہ " مہربانی کرکے مسلمان بھائیوں سے کہدیجیے کہ وہ ہماری رہائی کی فکر میں اپنے اپکو پریشان نہ کریں بلکہ مسجد کی حفاظت کے لیے کوشش کریں " - کل ایک سو پانچ مسلمان اس جیل میں زیر حراست ہیں جن پر مقدمہ چلایا جانے والا ہے -

جیل سے میں ہسپتال گیا جہاں عمارت کے ایک گوشہ میں ۳ - اگست کے زخمی پڑے ہوے ہیں' ۱۰ - تاریخ کو جب میں اون لوگوں کو دیکھنے گیا ہوں اونکی تعداد ۲۵ - تھی ' انمیں سے دو (اشفاق الہی - نور الہی) محض بچے ہیں' ایک ۱۱ سال کا ہے اور دوسرا ۱۳ - برس کا ہے ' اشفاق الہی کے دماغ میں گولی لگی ہے ' جسکے صدمہ سے وہ لب گور تھا' ڈاکٹر نے مجھہ سے کہا کہ نور الہی بھی چند گھنٹوں کا مہمان ہے - وہ بڑا دردناک منظر تھا جب میں نے ان دونوں بچوں کو برابر برابر دو چارپائیوں پر پڑے ہوئے دیکھا ' اشفاق الہی بالکل بے ہوش تھا - لیکن نور الہی کی بہکی ہوئی باتیں سننے والے کو یہ بات یاد دلاتی تھیں کہ حکومت برطانیہ کی تاریخ میں کبھی کسی مجمع پر' خواہ یہ ہی صورت واقعہ ہو جو کانپور میں پیش آئی یا اس سے بھی زیادہ سخت ہو ' اس طرح گولیاں نہیں چلائی گئی ہونگی -

سنہ ۱۹۰۷ ع میں جو بلوہ کلکتہ میں ہوا تھا وہ ہم میں سے اکثروں کو اچھی طرح یاد ہوگا ' بقرعید کے موقع پر کلکتہ و تناولی کے بلوے تو اوسی زمانہ میں ہوئے ہونگے جب سر جیمس میسٹن گورنمنٹ کے سکریٹری مالیات تھے ' لیکن کیا اس طرح کلکتہ کے پریسیڈنسی مجسٹریٹ اور تناولی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بلوائیوں کے قتل عام کا حکم دیا تھا جس طرح ہز مجسٹی کی رعایا مجسٹریٹ کانپور کے حکم سے ذبح کی گئی ؟

اس بے رحمی سے تو میرے خیال مین کبھی بندر بھی نہ مارے گئے ہونگے -

مین اپنے موضوع سے دور ہوگیا ' میں نے زخمیوں کے زخم دیکھے' ان مین سے جو کوئی گفتگو کرسکتا تھا اوس سے مین نے دریافت کیا کہ اوس نے کیونکر اور کس صورت مین زخم کھایا ہے ؟ مجھے اسکی ضرورت نہین ہے کہ عدالت کے فرائض اپنے ذمہ لے کر یہ بیان کروں کہ یہ لوگ کس طرح اور کیوں اوس وقت مسجد کے نزدیک موجود تھے ؟ لیکن کیا یہ امر قابل غور نہین ہے کہ بہت سے لوگ جنکے چھرے لگے تھے چھریاں کھا کر بھا گے ' پولس نے ان پر سختی سے حملہ کیا اور کرچوں ' بھالوں ' اور سنا تو ہے کہ تلواروں تک کا استعمال نہایت آزادی کے ساتھہ کیا گیا ' اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ محض بندوق ہی سے کام لیا گیا ' مگر کوئی امر اس سے زیادہ حقیقت واقعہ سے بعید نہین ہوسکتا -

اصل واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گولیاں چلانے کے بعد بھی پولس نے بھالوں اور کرچوں وغیرہ سے مجمع پر نہایت وحشیانہ حملہ کیا ' اگر زخمیوں کے بیان کو صحیح مانا جاے تو پولس کا یہ حملہ نہایت سخت اور وحشیانہ تھا -

اگر مجروحین کے بیان سے قطع نظر بھی کرلی جاے تب بھی زخمیوں کی جو کیفیت تھی اوس کے دیکھنے سے خود ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زخم ایسے لوگوں کے لگائے ہوے ہین جو جوش انتقام کی آگ سے شرر بار ہورہے تھے ' بھالوں اور بندوقوں کے کندوں کے زخم اکثر پشت اور سر کے پچھلے حصوں پر تھے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں پر اسوقت وار کیا گیا جبکہ وہ بھاگ رہے تھے -

باوجود اسکے ہز آنر ہمارے افسروں کی انسانیت سے بہت متاثر نظر اتے ہیں ' اسی طرح پولیس کے اس طرز عمل سے کہ " بلوے کے فرو ہوتے ہی اونھوں نے نہایت فراخ دلی سے مجروحین کی مدد کی اور اوس حالت میں جو کچھہ آرام اونکو پہونچانا ممکن تھا وہ پہونچایا " اور پھر اس طرز عمل سے کہ " مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی سرکردگی میں پولیس نے تمام اس قسم کے فضول افعال سے اجتناب کیا جن سے انتقام کی بو آتی ہے " ہز آنر متاثر ہوے بغیر نہیں رہے -

کیا کرچوں' بھالوں' لکڑیوں' ڈنڈوں کا استعمال بھاگے ہوے لوگوں اور اون زخمیوں پر جو زخم کھاکر گرچکے تھے ایک ایسا فعل نہیں ہے جس سے انتقام کی بو آتی ہے ؟ چوتھی اور پانچویں اگست کو اپنے دوران قیام کانپور میں سنا ہے کہ ہز آنر تین مرتبہ ہسپتال تشریف لیگئے ' ہز آنر نے ذیل کے اشخاص کے زخموںکو بچشم خود دیکھا ہے :

عبدالواحد - عبد الشکور - اعظم خان - محمد خان - عطا حسین - عبد اللہ - امیر الدین - علاؤ الدین - بخت علی - اور سلیمان - کیا زخمیوں کی حالت اور زخموں کا محل و موقع ہز آنر کے افسروں کی انسانیت کو ثابت کرتا ہے ؟ اور کیا زخموں کے دیکھنے کے بعد یہ

شئون داخلیہ

واقعۂ کانپور

رویت و روایت

۱

کلکٹر کانپور نے بلوے کے شہیدوں کی تعداد صرف بائیس دکھائی ہے - یہاں کے عام مسلمانوں کے خیال میں اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے - اس خبر کو عام شہرت حاصل ہے کہ اکثر زخمی بھی شہید کردیے گئے ' اور انکو ٹھیلوں پر لادکر لیجا کے دریا میں بہا دیا - یہاں پر اکثر مقامی سے جو بیرسٹر آئے ہیں ' وہ ان خاص خاص لوگوں سے کچھہ معمولی طور پر حالات دریافت کرتے ہیں ' جو نہ موقعہ واردات پر موجود تھے اور نہ بعد میں پہونچے - انکو معلوم ہے کہ جو دلی خیر خواہ لیکر قوم کے تھے سب حوالات میں بھردیے گئے ' اور جو باقی ہیں وہ بیچارے قانونی شکنجے میں ایسے کھینچے ہوے ہیں کہ ذرا ہاتھہ پانوں ہلائیں اور حوالات کے سپرد کردیے جائیں کہ یہ اشتعال میں شریک تھے ' گو وہ یہ کرسکتے ہیں کہ جو بیرسٹر صاحبان تعریف لاے ہیں انکی توجہ اسطرف مبذول کرادیں - اکثر شہید مسجد متنازع کے قرب و جوار کے ہیں ' اگر دس آدمی چاہیں تو تین گھنٹے میں اسکا پتہ لگاسکتے ہیں ' اور اس بنا پر ... کو تقویت ہوجائیگی - سر بیرسٹروں کے یہاں آنے کی خبر ہے - پانچ چھہ نمبر تو واقعہ کے دوسرے دن سے یہاں پر موجود ہیں ' مگر اسکی کسی کو فکر نہیں - ایک آیا دوسرا گیا - برابر یہ کیفیت ہے تار نہیں ٹوٹتا '

سرکاری بیان پر ہم جرح نہیں کرنا چاہتے ' لیکن دوسرے جانب کیا خود مظلوموں کا یہ بیان نہیں ہے کہ اصل میں یہ بلوا پولیس کے تشدد سے ہوا - مسلمان صرف جھنڈے کو مسجد کے منہدم حصہ پر نصب کرنے گئے تھے - پولیس کو خیال پیدا ہوا کہ یہ مجمع شروع ہوگیا مسجد بنانے کی غرض سے آیا ہے ' اسنے تشدد شروع کیا ' یہاں بھی جوش میں کب خیال تھا - ترکی بہ ترکی جواب - اہل پولیس بھاگ کھڑے ہوئے - کوتوال شہر آئے اور طرفین سے اینٹوں کا مینہہ برسایا گیا - کوتوال بھی وہاں سے غائب ہوئے - پھر کلکٹر صاحب مع سواروں اور پیادوں کے آئے ' اور انہوں نے دور ہی سے فیر کا حکم دیا - دو یا تین فیر اوپر کیطرف کرکے پھر بلوا کرنے والوں کیطرف فیر کیے جانے لگے ' اینٹوں سے ترکی بہ ترکی جواب دیا گیا - پھر کہاں بندوق اور برچھے اور کہاں اینٹ کی بوچھار - پندرہ منٹ کے اندر لاش پر لاش گرگئی - مگر قدم پیچھے نہیں ہٹایا - سب اسی جگہ شہید اور زخمی ہوکر گرپڑے ' تماشائی کئی ہزار کی تعداد میں جمع تھے ' یہ کیفیت دیکھکر بھاگے

کیا یہ واقعہ نہیں کہ سوار آگے بڑھے جو لوگ مسجد بنا رہے تھے ان لوگوں کو گرفتار کرلیا ' اور گلیوں اور گھروں میں گھس کر جو تماشائی بھاگے جاتے تھے انپر بھی حملہ کیا - اکثر بھاگ گئے ' اکثر زخمی ہوئے اور مرے - جن میں کئی ہندو تھے -

کیا یہ اتہام کہ کلکٹر نے کوئی زیادتی نہیں کی ' اور مسلمانوں کا بلوے کا ارادہ تھا ' اور ایک مولوی نے مسلمانوں کا جوش بہت بڑھا دیا ' بالکل جھوٹ نہیں ہے ؟

کیا کلکٹر نے گرفتاران بلا کو سخت اذیت نہیں دی ؟ - یعنی بندوق کے کندوں سے اکثر کو نہیں پٹوایا ' اور سخت و سست نہیں کہا ؟

ممکن ہے یہ واقعات غلط ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ صحیح نکلیں ' لیکن گورنمنٹ کو غور کرنا چاہیے کہ ایسی حالت میں کہ عامۃ الناس ' حکام کانپور کو ایک فریق سمجھہ رہے ہیں ' کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ ایک خاص غیر سرکاری کمیشن کے ذریعہ سے جسکو عام اعتماد حاصل ہو ' ان معاملات کی تحقیق و تمحیص کرائی جاے ؟

اگر مسلمانوں کا بلے سے ارادہ ہوتا تو تیس ۳۰ - پینتیس ۳۵ - ہزار آدمی شہر میں موجود تھا انکو لانے میں کونسا امر مانع تھا ؟ اور کچھہ نہیں تو ایک ایک ڈنڈا ہی لیتے آتے ' یا جو جس کے پاس ہوتا - مولوی صاحب نے کون سی بات خلاف قانون کہی تھی ؟ انہوں نے کیا یہی نہیں کہا تھا کہ " یہ ایک چانس ہم اور سرکار کو دیتے ہیں ' اگر ابکی بھی ہماری آرزوئیں بوٹ کی ٹھوکروں سے پایمال کردی گئیں تو ہم خود مسجد بنانے کی کوشش کرینگے " - (ناظر)

(۲)

کانپور کے شفاخانے میں ایک زخمی بچہ تڑپ رہا ہے - ۳ - اگست کے مقتل میں یہ مجروح ہوا ہے ' اور اب اس وقت بڑی بے تابی سے اپنی ماں کو یاد کرکے کہہ رہا ہے :

اے میری پیاری اماں ! تو اسوقت کہاں تھی جسوقت زہر کی بجھی ہوئی چھری میرے اس ننھے سے جسم میں تیر لی گئی تھی ' اور میں اپنے خون میں لوٹ رہا تھا - ہاے تو اسوقت ہوتی تو کیا کرتی ؟ مجھے گود میں لے لیتی ' اور میرا خون ناحق جو تونے ۱۱ - برس سے اپنا خون پلا پلا کے پالا تھا اپنے دوپٹہ سے پونچھتی جاتی ' مگر اچھا ہوا کہ تو نہ ہوئی - اب میرے زخموں کا درد جو میرے زخموں کے ٹانکے ٹوٹ جانے سے اور بھی بڑھ گیا ہے مجھے ایک لمحہ بھی چین نہیں لینے دیتا - ایک سنگین کا زخم کاری جو میرے پہلو میں ہے ' یہی کمبخت مجھے کچھہ ساعت کا مہمان بنائے ہوئے ہے - اے میری ماں ! آ اور میرا آخری دیدار کرلے ' مگر ہاے ! تو یہاں کیسے آسکتی ہے ؟ سنگینوں کے پہرے میں میں دم توڑ رہا ہوں - میں جانتا ہوں کہ تیرے کلیجے میں آگ لگی ہوگی ' مگر گھبرا نہیں ' میرا خون ناحق وہ خون نہیں ہے جو مسٹر ٹائلر کے دامن سے بغیر میرا خونبہا لیے ہوے دھل سکے -

اے ہندوستان کے مسلمانو ! تم اگر دیکھہ سکتے ہو تو میرے پاس آؤ ' تمہاری قوم کا ایک ۱۱ - برس کا بچہ دم توڑ رہا ہے - میں اسوقت اپنے رسول کی گود میں ہوں ' تمہاری قومی ہمدردی کا آنحضرت سے تذکرہ کرونگا - میں نامراد اسوقت دنیا سے جا رہا ہوں - میرے ننھے ننھے ہاتھوں سے میرا سلام لو ' میری بس یہی خواہش ہے کہ تم اپنی اس مچھلی بازار کانپور کی مسجد کو جس پر میرے خون کی چھینٹیں ابتک نمایاں ہیں ' ہاتھ سے نہ جانے دو - تم ڈرو نہیں ' میرا پیغام لیڈی ہارڈنگ کو پہونچا دو جنھوں نے ۴ - جون کو اعلان کیا تھا کہ جسقدر ننھے ننھے یتیم بچے اور بیکس لڑکے ہیں میں انکی ماں ہوں - کیا میری ماں یہ سنکے چپ ہو جائیگی کہ اسکا ایک بچہ مسٹر ٹائلر کے ظالمانہ حکم کی بدولت چور چور کردیا جاے ' اور وہ کچھہ نہ کرے جبکہ سب کچھہ کرسکتی ہے - اے قوم اگر تونے جائز طریق پر کچھہ نہ کیا اور چپ ہو رہی تو میرے خون کی جوابدہ روز قیامت ہوگی - انا للہ و انا الیہ راجعون -

(نیاز - فتحپوری)

اس سے کیا ہوتا ہے کہ ہز آنر ایک مولویصاحب سے مشورہ کرتے هیں جن کی ایک درخواست اوس جایداد کی واگذاشت کے لیے لوکل گورنمنٹ کے سامنے پیش ہے جو سنہ ۱۸۰۷ع میں ضبط ہوگئی تھی ؟ - یا ہز آنر محض خان بہادروں سے استفسار راے کرتے هیں ؟ استفسار بھی قانون اسلام کے متعلق ! اور وہ بھی ایسے حضرات سے جن کے معلومات ہز آنر سے بھی کم هیں ' سب باتوں سے قطع نظر بھی کرلیجیے تب بھی جو شخص موقع کو جاکر دیکھیگا وہ سواے اس کے اور کچھہ نہیں کہہ سکتا کہ منہدم شدہ عمارت مسجد کا ایساھی ایک حصہ تھی جیسے کہ اور هیں ' ہمیں مندرجہ بالا کاموں کیلیے ڈیڑھ لاکھہ روپے کی ضرورت ہے ' کیا اوس قوم کے لیے یہ رقم کچھہ بہت ہے جس نے دور افتادہ ترکوں کیلیے (۷۰) ستر لاکھہ کے قریب بھیجے هیں اور تیس لاکھہ علیگڈہ مسلم یونیورسٹی کیلیے جمع کردیے ؟ - ہرگز نہیں -

اسوقت نہ ترکوں کو یاد کرو اور نہ یونیورسٹی کے خواب دیکھو ' جب تک کہ یہ بے حرمتی کا دھبہ اور یہ ناانصافی ' جو ابھی ابھی اس سلسلے میں ہماری قوم کے ساتھہ کی گئی ہے ' قائم رہے ؟ رعایاے برطانیہ ہونے کی حیثیت سے اپنے فرایض سے نہ بھاگو اور اپنے حقوق کے استعمال کرنے سے دریغ نکرو -

مانا کہ مسٹر ٹائیلر شاید بہت ہی طاقتور شخص ہوں ' مگر کیا برطانی قوم ان سے زیادہ طاقتور نہیں ہے ؟ اور کیا سر بیمفا للڈفلر طاقتور نہ تھے ؟ روہیلکھنڈ کے مسلمانوں کے ایک ادنی نیازمند کی حیثیت سے ' میں اس تحریک کے لیے ' جو میں نے بیان کی ہے ' ڈھائی سو روپے بھیج رہا ہوں ' مجھے امید ہے کہ روہیلکھنڈ کے مشہور قوم پرست ' اپنے کانپوری ہم مذہبوں کی مالی امداد کرنے میں دریغ نہ کرینگے - اسلام اس ملک میں ہر مسلمان سے مسلمانان کانپور کی خاطر اپنے تمام فرایض کو سرانجام دینے کا متوقع ہے ' اور خداے اسلام خود اس غرض کے لیے اپنے بندوں سے قرض مانگ رہا ہے - فمن ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً یضاعفہ لہ ؟

آنریبل ' سید رضا علی - بی - اے - ایل - ایل - بی
وکیل ہائی کورٹ الہ آباد

(۴)

مچھلی بازار کانپور کے حادثے میں بہت سے بیگناہ مسلمان شہید ہوے هیں اور ایک تعداد کثیر مسلمانونکی زیر حراست ہے آسکی امداد کے لیے لکھنو میں ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے ' جس کا منشاء شہداء کے پس ماندوں کی مالی امداد اور ملزموں کے مقدمات کی پیروی کرنا ہے - اعزازی خازن سید ظہور احمد صاحب وکیل ہائیکورٹ لکھنو مقرر ہوے هیں ' زر چندہ خازن صاحب موصوف کو بھیجنا چاہئے یا الہ آباد بنیک میں جس سے کہ اس کمیٹی نے حساب کھولا ہے ' داخل کردیا جاے اور اسکی اطلاع خازن صاحب موصوف کو دیجاے -

(محمد وسیم - بیرسٹر ایٹ لا - لکھنؤ - آنریری سکریٹری)

(۵)

۱۴ اگست سنہ ۹۱۳ ع کو انجمن معین الاسلام (کلکتہ) کے ماتحت ایک کمیٹی قائم ہوئی جس کے اغراض و مقاصد صرف اسی حد تک محدود هیں کہ اہل و عیال شہداے کانپور کی امداد کرے ' زخمیوں اور قیدیوں کو مالی مدد دے اور مقدمات کے لیے کافی سرمایہ بہم پہونچاے - کمیٹی نے مختلف ذرایع سے چندے وصول کرنے کی تدبیریں شروع کردی هیں (مخبر)

(٦)

حکام کانپور کی بے عنوانیوں کو ملحوظ رکھتے ہوے قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسٹر ٹائلر ' مسٹر سیم ' صاحب سوپرنٹنڈنٹ پولیس ' اور پولیس وغیرہ کے دوسرے افراد واشخاص پر ' جو مسلمانوں کے قتل و نہب و عدوان و غارت میں ' بشرطیکہ تحقیق کے بعد اشاعات عامہ صحیح نکلیں تو ' نہایت شرمناک حصہ لے چکے هیں ' کیوں نہ باقاعدہ مقدمات دائر کیے جائیں ؟ میری راے میں ایسا ضرور ہونا چاہئے (حکیم ایم - رکن الدین ' دانا)

(۷)

شہداے کانپور ! تم حق و صدق کے لیے شہید ہوئے یا نفسانیت کے لیے ؟ نفسانیت پیش نظر تھی تو ویل لکم ثم ویل لکم ' اور اگر اسلام کی راہ میں شہادت ہوئی تو کیا تمہاری خدمت اب ہم پر صرف اتنی ہی فرض ہے کہ زمین کے ایک گوشہ میں تمہیں ہم سونپ دیں ؟ اور کیا تمہارا حق زمین پر اب صرف اسیقدر رہ گیا ہے کہ زمین کا کچھہ حصہ لیکر تم ہمیشہ کیلیے اوس میں راحت کی نیند سورہو ؟ نہیں تم تو ساری نعمتوں کے حقدار ہو - اور تمہارے خدا نے تمہیں اسی لیے بلایا ہے کہ وہ سب کچھہ تمہیں دیدے جسکے تم مستحق ہو -

اے وہ لوگو کہ ایک مرتبہ موت و حیات کی کشمکش سے چھوٹکر ہمیشہ کے لیے فنا و زوال سے محفوظ ہوگئے - کیا تم اُن زخمیوں کو اپنے ہمراہ لینا پسند نہ کروگے جو قید میں جاں بلب هیں ؟ کیا تم ایک مرتبہ مرکر لازوال حیات کو حاصل کرلوگے ' اور یہ بد نصیب اسی طرح اپنی موت کی ایڑیاں رگڑتے رهیں گے -

اے زمین ! تو جسقدر عزت کرسکے کرلے - کیونکہ یہ بہت جلد تجھسے جدا ہوکر اپنے خدا کے پاس ہمیشہ کیلئے جانیوالے هیں - تجھے بہت سی لاشیں میسر ہونگی بہت سے مخلصین ' بہت سے ہمدرد - بہت سے جوانمرد و بہادر ' بہت سے محبان وطن ' اور جاں نثاران ملت کی لاشیں تجھپر تڑپیں گی - لیکن یہ پرستاران دین حق ' یہ شہداے اللہ اکبر کی لاشیں هیں ' یہ تجھے پھر کبھی نہ ہاتھہ آئیں گی - جتنا پیار اور محبت کرنا ہو کرلے - کہ وقت کم ہے - اور یہ بہت جلد تجھسے رخصت ہونیوالی هیں -

اور اے آسمان ! تو بھی ان مظلوم لاشوں پر جتنا تاسف کرسکتا ہے کرلے - انکو ' کہ ان کی نگاہیں اب خود دنیا اور اوس کے تمام سامان و اسباب سے پھرگئیں - خوب اچھی طرح دیکھہ لے - کہ اس وقت کے بعد پھر ہمیشہ ان کے دید کے لیے تیری آنکھیں ترسینگی - مگر تجھے دیکھنا نصیب نہ ہوگا اور اس دن کے لیے گواہ رہ جس دن کہ خداوند قہار و جبار کا تخت انصاف بچھایا جائے گا ' ظالم و مظلوم ' قاتل و مقتول ' دونو حاضر کیے جائینگے - یہ مقتول لاشیں اگر واقع میں مظلوم و بے قصور تھیں تو اپنے قاتلوں کا دامن تھامکر " بای ذنب قتلت " کے معنے پوچھینگی اور اپنا سرخ خونیں کپڑا ہاتھہ میں لیے ہوئے باری تعالے کے سامنے حاضر ہوکر انصاف کی طالب ہونگی -

چوں بگذرد نظیری خونیں کفن بحشر
خلق فغاں کنند کہ این داد خواہ کیست

(ابو الحسنات)

نہیں کہا جاسکتا کہ پولیس نے اپنے جذبات انتقام کي عنان ڈھیلي نہیں ہونے دي ؟ اگر ہم ایک شخص کو دیکھیں جسکے کرچیں بھوکي گئي ہوں' بندوقوں کے کندوں اور لاٹھیوں سے اوسکو زخمي کیا گیا ہو' دراں حالے کہ وہ پہلے ہي بندوق کے چھروں سے گرچکا ہو' تو اس سے پولیس کي انسانیت کا ثبوت تو کہیں نہیں ملتا -

با وجود اس کے کہ ہزآنر کا قول بھي ہے اور خیال بھي کہ " امن عام میں سخت اور غیر معمولي خلل واقع ہوا اور حکام اس امر پر مجبور ہوے کہ اوسکو روکنے کے لیے جسقدر پولیس اونکے پاس تھي اوسکو کام میں لائیں " ابھي تو یہي ثابت کرنا ہے کہ آیا امن عام میں خلل واقع ہوا بھي تھا یا نہیں ؟ جو زخمي مجھسے گفتگو کرنے کے قابل تھے اونکو تو یہ عام شکایت تھي کہ اونپر محض اسلیے فیر کیے گئے اور محض اسلیے انکو زخمي کیا گیا کہ اوس دن وہ اتفاقاً مسجد کے قریب موجود تھے' خیر یہ معاملہ تو عدالت میں طے ہوگا -

یہ سب گو کہ اوس برتاؤ سے خوش تھے جو حوالات میں ارنکے ساتھہ کیا جارہا ہے لیکن پولیس کي " انسانیت " کي لمبي چوڑي داستانیں سناتے تھے' ہم نہایت زور و شور سے سن رہے ہیں کہ گرفتاریوں میں نہایت احتیاط برتي گئي ہے' لیکن جو کچھہ میں نے کانپور میں سنا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے کئي دن بعد تک نہایت ہیبت ناک حالت رہي' اس امر کا ثبوت خود مسٹر ٹائلر کا وہ اعلان امن ہے جو پانچویں چھٹي اگست کو انہوں نے شائع کیا ہے' اگر اهل شہر انتہائي خوف اور بد حواسي کي حالت میں نہ تھے تو اس قسم کے اعلان شائع ہونے کي کیا ضرورت پیش آئي ؟ بعض اخباروں کے کارسپانڈنس نے بلوے کے متعلق متعدد مسلمانونسے ملاقات کي تاکہ حکام کے طرز عمل کي نسبت لوگونکے خیالات معلوم کریں' لیکن آپ امید کرسکتے ہیں کہ اس حالت میں جبکہ انتہائي ہیبت چھائي ہوئي ہو لوگونکے صحیح خیالات انکو معلوم ہوسکیں گے ؟ دراں حالیکہ اس قسم کے خیالات میں مسٹر ٹائلر کي جلد بازي اور بے پروائي پر حرف زني ہوتي ہو ؟

یہ واقعہ بھي قابل غور ہے کہ بارجود اس کے کہ بہت سے کابلي عید گاہ کے جلسہ میں اور مسجد کے نزدیک موجود تھے' اور بارجود اس کے کہ وہ اشتعال انگیز گفتگو کر رہے تھے' اون میں سے کسي ایک شخص کے بھي ذرا سي چوٹ نہیں آئي اور نہ اون میں سے کوئي پکڑا گیا کانپور میں خیال یہ ہے کہ کابلي خاص طور پر اس کام کے لیے متعین کیے گئے تھے کہ لوگوں کو بھڑکائیں اور بلوہ کرائیں' بہر صورت یہ ایک واقعہ ہے' جو اون لوگوں کو پیش نظر رکھنا چاهیے' جو بلواے کانپور کے اسباب کي تحقیقات کریں -

اس سلسلے میں یہ بھي بتانا چاهتا ہوں کہ مسٹر ٹائلر کے ذریعہ سے جو خود یقیناً ایک فریق ہیں' اس واقعہ کي تحقیقات پبلک کو ہرگز مطمئن نہیں کرسکتي -

جو لوگ بلوائي کہے جاتے ہیں صرف انہیں کا طرز عمل اس قابل نہیں ہے کہ اوس کي تحقیقات کیجائے ؟ بلکہ مسٹر ٹائلر نے خود بھي کچھہ کم حصہ نہیں لیا ہے' اگر یہ خواہش ہے کہ تفتیش کرنے والوں پر پبلک بھروسہ کرے اور وہ الزامات کو غیر طرفداري کے ساتھہ تقسیم کردیں' تو یہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا' تاوقتے کہ گورنمنٹ سرکاري اور غیر سرکاري لوگونکا ایک ایسا کمیشن قائم نہ کرے جسمیں یوروپین اور مسلمان دونوں ہوں' کمیشن کو پورے پورے اختیارات حاصل ہوں کہ وہ اوس بلویکے اسباب کي اچھي طرح تفتیش کرے' اور دیکھے کہ مسٹر ٹائیلر کا یہ عمل کہانتک حق بجانب تھا کہ انہوں نے فیر کرنے کا حکم دیا' اور پندرہ منٹ تک گولیوں کي بارش کو جاري رکھا' جس میں خود مسٹر ٹائلر کو اعتراف ہے کہ ٥٠٠ کارتوس استعمال ہوئے' انصاف اور اصول حکومت اسي کا متقاضي ہے کہ مسٹر ٹائیلر ایک منٹ بھي کانپور نہ رہنے دیے جائیں' اس مبادلہ سے گورنمنٹ کي عظمت کو نقصان پہونچنے کا کوئي سوال پیش نہیں آسکتا - کسي کي خواهش نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اونکا درجہ توڑا جائے یا اون پر تہدید کیجائے' جب تک کہ اچھي طرح تفتیش کرنیکے بعد اونکا قصور ثابت نہ ہوجائے اونکا درجہ اسي طرح قائم رہے -

میں ہزآنر کي انصاف پسندي سے اپیل کرتا ہوں' وہ غور فرمائیں کہ آیا ایسي حالت میں کہ مسٹر ٹائیلر ضلع کے حاکم اعلی رہیں کیونکر اون ١٣٠ - آدمیوں کے حق میں' جو اسوقت زیر حراست ہیں' منصفانہ عدالتي کارروائي کي امید نیجا سکتي ہے ؟ اور باتوں سے قطع نظر کرکے بھي یہ سوال باقي رہتا ہے کہ کیا اونکي موجودگي مقامي پولیس کو جائز اور نا جائز طریقوں سے ملزموں کے خلاف ثبوت بہم پہچانے کي محرک نہ ہوگي ؟ اب بھي شکایتیں کي جارہي ہیں کہ ایک ضرورت سے زیادہ کارگزار افسر پولیس نے گواہوں سے اپني مرضي کے مطابق شہادت دلانے کے لیے جبر و تشدد سے کام لیا ہے -

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ اینده ہمکو کیا کرنا ہے - کیا ہم ہاتھہ پر ہاتھہ پر رکھے رہینگے ؟ اور اون لوگوں کي لیے کوشش نکرینگے ؟ ہماري خود داري سے یہ امر بعید ہے کہ مقتولین کے پسماندہ ناچار و بے یار و مددگار رہیں' سب سے زیادہ اہم تو یہ سوال ہے کہ کیا ہم مسجد کے منہدم شدہ حصہ کي واپسي کیلیے تمام قانوني اور با قاعدہ کوششوں سے قطع نظر کرلیں ؟

ہم نے اس فیصلہ کے خلاف ہزآنر سے اپیل کي تھي' لکھنؤ میں ١٥ اگست کو ہزآنر نے اس اپیل کي سماعت بھي فرمائي' جس کا نتیجہ ظاہر ہے' بدقسمتي سے اپیل کي سماعت سے پہلے ڈگري جاري ہو چکي تھي' فرض کرلیجیے کہ سر جیمس مسٹن مسٹر ٹائلر کے ہم آواز ہیں' تو کیا حضور وایسراے کو یہ اختیار سے نہیں ہے کہ کانپور میں ہمارے ساتھہ جو نا انصافي ہوئي ہے اوسکا مداوا کریں ؟ - کیا ہم وزیر ہند کي خدمت میں ایک وفد (ڈیپوٹیشن) نہیں بھیج سکتے جو ہمارے معاملہ کو انڈیا ہاؤس (دفتر وزارت ہند) کے سامنے پیش کرے ؟ کیا اوس دارالعدل میں بھي جسکا نام پارلیمنٹ برطانیہ ہے اور جس نے ہمیشہ سے' ہندوستان اور ہندوستانیوں کے ساتھہ انصاف کیا ہے' ہمارے ساتھہ انصاف نہ کیا جائیگا ؟ -

ہم کو عظیم الشان برطاني قوم کي عدل پروري اور انصاف پسندي پر بھروسہ ہونا چاهیے' ہمیں شورش جاري رکھني چاهیے اور تمام قانوني اور باقاعدہ طریقوں سے اپنے مقصد کے حاصل کرنے کي کوشش کرني چاهئے - اگر ہماري شکایات محض خیالي نہیں ہیں ؟ اگر منہدم شدہ حصہ اصل مسجد کا حصہ ہے ؟ اگر قانون اسلام کي رو سے کوئي وقف کسي دوسرے کام کے لیے منتقل نہیں کیا جاسکتا ؟ غرضکہ اگر ہمارے مولوي اور ماہرین قانون اسلام کو مسٹر ٹائلر اور مسٹر سم سے بہتر جانتے ہیں ؟ تو ہمیں یقین رکھنا چاهئے کہ ہم ضرور کامیاب ہونگے - ہماري قوم نے اپنے اون ہم مذہبوں کي تکالیف رفع کرنیکے لیے جو ترکي میں رہتے ہیں' نہایت فراخ دلي سے چندے دیے ہیں' کیا وہ اپنے کانپوري عزیز و اقربا کو افلاس میں مبتلا دیکھہ سکتے ہیں ؟ کیا وہ ان زخمیوں کو بے کسي کي حالت میں مر جانے دینگے ؟ کیا وہ اس سخت بے حرمتي کے دھبے کو مٹانے کي تمام قانوني کوششیں نکرینگے جس نے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سخت احساس پیدا کردیا ہے ؟

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا کا عرق بخار

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۱۰۰۱ از رہرورہرا لٹر

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[۳۶]

خضاب سیہ تاب

ہمارا دعوی ہے کہ جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد ہوے ہیں' اُن سب سے خضاب سیہ تاب بڑھکر نہ نکلے تو جو جرمانہ ہم پر کیا جاویگا ہم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بھورے یا سرخی مائل ہوتے ہیں - خضاب سیہ تاب بالوں کو سیاہ بھونرا کردیتا ہے - دوسرے خضاب مقدار میں کم ہوتے ہیں - خضاب سیہ تاب اسی قیمت میں اسقدر دیا جاتا ہے کہ عرصہ دراز تک چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کی بو ناگوار ہوتی ہے - خضاب سیہ تاب میں دلپسند خوشبو ہے - دوسرے خضابوں کی اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتی ہیں' اور دونوں میں سے دو مرتبہ لگانا پڑتا ہے - خضاب سیہ تاب کی ایک شیشی ہوگی' اور صرف ایک مرتبہ لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا ہے' اور قیام کم کرتا ہے - خضاب سیہ تاب کا رنگ روز بڑھتا جاتا ہے' اور دو چند قیام کرتا ہے - بلکہ پھیکا پڑنا ہی نہیں - کھونٹیاں بھی زیادہ دنوں میں ظاہر ہوتی ہیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت ہوجاتے ہیں - خضاب سیہ تاب سے بال نرم اور گنجان ہوجاتے ہیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا کہ اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد ہوا - یہ خضاب بطور نیل کے برش یا کسی اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا ہے - نہ باندھنے کی ضرورت نہ دھونے کی حاجت - لگانے کے بعد بال خشک ہوے کہ رنگ آیا - قیمت فی شیشی ایک روپیہ زیادہ کے خریداروں سے رعایت ہوگی - محصول ڈاک بذمۂ خریدار - ملنے کا پتہ :

کارخانہ خضاب سیہ تاب کٹرہ دل سنگہ - امرتسر

[۲۰]

ریویو اف ریلیجنز - یا مذاہب عالم پر نظر

اردو میں ہندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو درست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور اور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لور پول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا

مسٹروب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور یہی رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویو - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جو مذہب اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھتے ہیں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور مدقق ہوتی ہیں - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے حالانکہ قیمت انگریزی پرچہ ۴ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۴ آنہ - اردو ۲ آنہ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں -

تاریخ حیات اسلام

کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

از جناب محمد صفدر خاں صاحب خریدار الہلال

میرے گھر میں فرزند تولد ہونے کی خوشی میں میرے مکرم و مہربان میاں عنایت اللہ خاں صاحب انسپکٹر کوآپریٹو کریڈٹ سوسائیٹیز گوجرانوالہ نے مبلغ ۲۵ - روپیہ نقد واسطے خیرات کرنیکے بطور صدقہ نومولود کے مجھے بھیجے جو میں اسی وقت بذریعہ منی آرڈر آپکی خدمت میں بھیجتا ہوں کہ مہربانی فرما کر اس رقم کو چندہ مہاجرین و مساکین ترک کے فنڈ میں قبول فرمائیں - کیونکہ ان سے زیادہ مستحق اسوقت کوئی اور نظر نہیں آتا ہے

از جناب محمد بابر خاں صاحب از ٹانگدرنجی

میری اہلیہ نے حال میں انتقال کیا ہے - انکے ثواب رسانی کے لیے یہاں قران شریف پڑھا دیا ہے - ایسے موقع پر یہاں کھانا وغیرہ بھی کھلایا جاتا ہے - اس کار فضول کے عوض میں مبلغ دس روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کرتا ہوں' آپ اس کو اعانۂ مہاجرین میں داخل کر دیں - اگر مناسب سمجھیں تو اس خط کو بھی شایع فرمائیں -

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۱۰)

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب عبد الرحیم صاحب	•	۱۲	۷
جناب امتیاز علی صاحب - ہیڈ ماسٹر - خالدل اسکول - ملیح آباد لکھنو	•	•	۲
جناب سجادی بیگم صاحبہ - اترولی - علیگڈھ -	•	۸	۱
جناب مولوی عبد الرزاق صاحب نوادہ - گیاوی	•	۱۲	۳
جناب محمد بابر خانصاحب ٹانگدر نجی	•	•	۱۰
جناب نصیر الرحمن خانصاحب - بونگ گڈہ عیسی گڈہ	•	•	۵
جناب والدہ احمد علی صاحب بنت - مظفر نگر	•	•	۱۰
جناب محمد صدیقی صاحب اگرہ			۵
جناب سید محمد اکبر صاحب - نائب تحصیلدار - گورتھا - جہانسی	•	•	۲۵
جناب محمد افضل خانصاحب وردی میجر زیارت - بلوچستان	•	•	۵
جناب قادر بخش صاحب - شاہجہاںپور	•	۱۴	۹
میزان	•	۱۴	۸۴
سابق	•	۹	۸۵۵۷
کل	•	۷	۸۶۴۲

هذا بصائر للناس ، و هدى و رحمة لقوم يوقنون !
(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماہوار دینی و علمی مجلہ

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

وسط شوال سے شائع ہونا شروع ہوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحہ - قیمت سالانہ چار روپیہ مع محصول -

خریداران الہلال سے : ۳ - روپیہ

اسکا اصلی موضوع یہ ہوگا کہ قران حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراہم کرے - اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرے ' جن کی وجہ سے موجودہ طبقہ روز بروز تعلیمات قرانیہ سے نا آشنا ہوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیہ کا احیاء' تاریخ نبوۃ و صحابۂ و تابعین کی ترویج ' آثار سلف کی تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثہ کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھی ہوگا - تا ہم یہ امور ضمنی ہونگے ' اور اصل سعی یہ ہوگی کہ رسالے کے ہر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراہم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر ہوگی ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کی جائیگی - آثار صحابہ کے تحت میں تفسیر صحابہ کی تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کی تنزیل و ترتیب و اشاعت کی تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیہ کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھی وہی موضوع وحید پیش نظر رہیگا -

اس سے مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کے سامنے بدفعۃ واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے کہ عظمت کلام الہی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقی الا باللہ - علیہ توکلت والیہ انیب -

القسم العربی

یعنی " البصائر " کا عربی ایڈیشن

جو

وسط شوال سے شائع ہونا شروع ہوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیہ ' احیاء لغۃ اسلامیہ ' اور ممالک اسلامیہ کے لیے مسلمانان ہند کے جذبات و خیالات کی ترجمانی ہے -

الہلال کی تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانہ مع محصول ہندوستان کے لیے : ۲ - روپیہ ۸ - آنہ

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پتہ سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

[۳۳] گھر بیٹھے عینک لے لیجئے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے ، غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی ، مگر اب یہ دقت نہیں رہی - صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے پر جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں ٹھہریگی بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

[۳۳] ایک نئی قسم کا کاروبار

یعنی

ہر قسم اور ہر میل کا مال ، یک مشت اور متفرق دونوں طرح ، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر ، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق ، ورنہ واپس ، محصول آمد و رفت ہمارے ذمہ ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ہی کم ۹ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵- روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ، پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ ، اس سے زائد کےلیے دریافت فرمائیے ، تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی ھلال ایجنسی

نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریت

ڈاکخانہ انتالی - کلکتہ

[۳۲]

M. A. Shakoor & Co. 5/1, Wellesley Street P. O. Dharamtallah, Calcutta.

عرق پودینہ

دنیا میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیلیے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا وبائی کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگوا کر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱۰]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہو جاتے ہیں - اور اگر اسکی خبر نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے ، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین
القرآن الحکیم

الہلال

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, Macleod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۴ رمضان ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۹
Calcutta : Wednesday, August 27, 1913,

اطلاع

ایڈیٹر الہلال

ایڈیٹر الہلال مسوری سے کلکتہ آگئے ہیں - اب انکی تمام خط و کتابت بدستور دفتر کے پتے سے ہو-

(منیجر)

مالک " مسلم گزٹ " جواب دیں

بعض صحیح ذرائع سے مجھے کلکتہ آتے ہوے راہ میں معلوم ہوا کہ ڈپٹی کمشنر لکھنؤ نے کسی پرائیوٹ حکم کی بنا پر مالک مسلم گزٹ نے مولوی سید وحید الدین صاحب سلیم کو ایڈیٹری سے الگ کردیا' اور وہ حکماً مجبور کیے گیے کہ شام سے پہلے لکھنؤ چھوڑ دیں !!

واقعہ کی صورت یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر نے میر جان صاحب مالک مسلم گزٹ کو بلایا اور کہا کہ وہ فوراً مولوی سلیم صاحب کو الگ کردیں ورنہ وہ انپر مقدمہ قائم کرینگے -

اسی کی تعمیل تھی جو انھوں نے فوراً کردی

میں بذریعہ اخبار کے علانیہ حالات دریافت کرنے پر مجبور ہوں - میر جان صاحب براہ کرم فوراً اصلی حالات شائع کردیں - اگر آیندہ ہفتے تک انھوں نے حالات شائع نہ کیے تو پھر مجھے جو کچھہ لکھنا ہے' لکھونگا -

(ایڈیٹر)

فہرست

تصاویر

ذیابیطس

خطرناک مرض ھے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پانوں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....
.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہزار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روزکی محنت ہے بعض دفعہ .... بکثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ دوسرے درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - تالپور والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مرض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوھاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھے کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۱ درجن - ایک روپیہ -

حب قائم مقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

بر الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

دافع درد کان

شیشی صدھا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

سرمہ ممیرہ کرامـاتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فی تولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

انہوں نے فوراً ایک جلسہ کیا جسمیں روس کے ایشیائی ممالک کے باشندوں میں اسلام کی اشاعت روکنے کے ذرایع پر غور و خوض کیا گیا اور یہ طے ہوا کہ اس اسلامی سیلاب کی بندش کے لیے ایک کمیٹی قائم کیجاے جو روس کی مجلس ملی (انسن سینڈ) کے پاس ایک یاد داشت بھیجے اور یہ تجویز پیش کرے کہ ان مقامات پر مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے مبشرین نصرانیت (مشنریز) بھیجے جائیں - بایں ہمہ عصبیت کہا جاتا ہے کہ یورپ کا تمدن کسی مذہب کی آزادی میں در انداز نہیں ہوتا -

ترک و عرب

المؤتمر العربي السوري اور انجمن اتحاد و ترقی میں اتفاق ہوگیا - عربوں نے اپنی طرف سے دو مندوب (ڈیلیگیٹ) مقرر کیے تھے - انجمن اتحاد و ترقی کے مندوب ایوب صبری تھے - مندوبین میں تمام گفتگو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ہوئی - اس اتفاق کے اصول اساسی یہ ہیں :

(۱) عرب آل عثمان کی خلافت کو مانتے ہیں -

(۲) دولت عثمانیہ میں عربوں اور ترکوں کے حقوق برابر برابر ہونگے -

(۳) عرب وعدہ کرتے ہیں کہ دولت عثمانیہ ' جو انتظامی محکموں اور عدالتوں میں انہیں عربی زبان کے استعمال کی اجازت دیتی ہے ' اسکی وہ مساعدت و معاونت کرینگے -

(۴) حکومت کی طرف سے عملی طور پر اصلاحات کے آغاز کے عرب منتظر ہیں ' اور وعدہ کرتے ہیں کہ وہ حتی الامکان اس باب میں دولت علیہ کے لیے آسانیاں پیدا کرینگے -

(۵) عربوں کی یہ راے ہے کہ ولایات عثمانیہ اصلاحات کے سخت محتاج ہیں ' وہ موجودہ حالت کو دیکھہ رہے ہیں اور دولت علیہ کے ساتھہ اسکے مطمح نظر میں شریک ہیں -

(۶) انجمن جوانان عرب اعلان کرتی ہے کہ ارباب غرض نے جو یہ مشہور کیا تھا کہ وہ اجانب و اغیار کی مداخلت چاہتے ہیں ' یہ کذب محض ہے -

وہ اتفاق نامہ (اگریمنٹ) ، جس پر فریقین نے دستخط کیے ہیں ' لجنة المؤتمر العربي کے رئیس الرؤسا رفیق بک مولف اشہر مشاہیر الاسلام نے اُسے شائع کردیا ہے ' اُسکے خاص خاص دفعات یہ ہیں :

(۱) تمام عربی شہروں میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم عربی میں ' اور اعلی تعلیم اکثریت (مجاریتی) رکھنے والی جماعت کی زبان میں ہوگی -

(۲) گورنروں کے علاوہ تمام اعلی عہدہ داروں کے لیے عربی دانی شرط ہوگی - ان عہدہ داروں کے علاوہ تمام ملازم اسی صوبہ میں رکھے جائینگے - دار السلطنت سے صرف قضاۃ اور رؤساء عدلیہ (چیف جسٹس) کی تقرری ہوگی جو ارادہ سنیہ کے ذریعہ سے ہوا کرتی ہے -

(۳) اوقاف کا انتظام انتظامی مجلسوں کے ہاتھہ میں دیدیا جائیگا جو مقامی اشخاص سے مرکب ہونگی -

(۴) رفاہ علم کے کل ادارۂ معلوہ (مقامی دفاتر) کے ہاتھہ میں دیدیا جائیگا -

(۵) فوج صرف قریب کے شہروں کی خدمات انجام دیگی - یمن ' حجاز ' عسیر ' وغیرہ ' وغیرہ ' میں جب فوج بھیجنا ہوگی ' تو عربوں اور دولت عثمانیہ کے تمام باشندوں میں سے ایک ہی نسبت سے سپاہی لیے جائینگے -

(۶) مجالس عمومیہ کی قراردادیں بہرحال نافذ ہونگی -

(۷) اصولی طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ مجلس وزارت اور تمام کیبنٹ کے مددگاروں اور مشیروں کے محکموں میں ' نیز دولت علیہ کے تمام مجالس شوری میں کم از کم تین عرب ہونگے -

شیخ الاسلام کے دائرہ (دفتر مشیخت اسلامیہ) اور تمام دوسرے صیغوں میں بھی دو دو یا تین تین عرب ہونگے - ہر وزارت کے متعلقہ مرکزوں میں بھی کم از کم ۵ - یا ۴ عرب لیے جائینگے -

(۸) عربوں میں سے کم از کم ۱۰ - کمشنر اور ۵ - گورنر مقرر کیے جائینگے -

(۹) مجلس اعیان میں عربوں کی ایک تعداد مقرر کی جائیگی جسکی نسبت ۲ - فیصدی ہوگی -

(۱۰) ہر ولایت میں جن صیغوں کے لیے ضرورت ہوگی وہاں اجنبی مفتش خصوصی (اسپیشلسٹ کمشنر) مقرر کیے جائینگے -

(۱۱) جن صیغوں کا انتظام مقامی گورنمنٹ کے ہاتھہ میں دیا جا رہا ہے ' ان کو روپیہ کی ایک مقدار دیجائیگی جو اس صوبہ کے بجٹ میں اضافہ کر دیجائیگی - اور جایداد کے ٹیکس کا حصہ تعلیم پر صرف کیا جائیگا -

(۱۲) اصولی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ سرکاری معاملات عربی زبان میں ہونگے ' مگر اسکا نفاذ بتدریج ہوگا -

(۱۳) مجالس عمومیہ (جنرل اسمبلیز) کے اختیارات وسیع کر دیے جائینگے - ان مجالس میں نصف مسلمان ہونگے اور نصف غیر مسلمان -

امید ہے کہ یہ اتفاق مبارک ثابت ہوگا ' اور اگر عربوں کے مطالبات واقع میں اخلاص پر مبنی ہیں تو آیندہ بجاے مشکلات پیدا کرنے کے وہ دولت عثمانیہ کے دست و بازو بن کر کام کرینگے - گو اس تحریک میں یورپ کا ہات تھا اور اُسی کے اشارے سے ترکوں کے خلاف عربوں میں شورش پیدا ہوئی تھی ' لیکن موجودہ ترکی وزارت کی دانشمند پالیسی مبارکباد کی مستحق ہے کہ بغیر کسی سخت گیری کے اُس نے بڑی آسانی سے اس مسئلے کو حل کردیا ' اور یورپ کی انقلابی کوششیں بیکار گئیں - رعایا کے مطالبات اگر اصولاً صحیح و جائز و قابل نفاذ ہوں ' تو عموماً اس باب میں وہی حکومتیں کامیاب ہونگی جو نرمی و نرم دلی کی روش سے یہ راہ طے کرینگی ' وحشی ترکوں کی حکمت نے تو اس مرحلے کو طے کرلیا ' لیکن مہذب انگریز بھی کیا اسی راہ پر چلینگے ؟

مقدمۂ رسالہ مظالم بلقان

۲۶ - اگست کو ہائی کورٹ کلکتہ کے ایک مخصوص اجلاس کے سامنے رسالہ مظالم بلقان کا مقدمہ پیش ہوا - استغاثہ کی طرف سے مسٹر نارٹن نے ایک نہایت مبسوط اور مدلل تقریر کی ' اور ثابت کیا کہ اس رسالے کی اشاعت کی ممانعت حکومت ہند کے قوانین نافذہ کے کسی دفعہ سے تعلق نہیں رکھتی - انہوں

شذرات

ھذی فعالہم ، فاین المنصفون ؟

یسومونکم سوء العذاب ، یذبحون ابناءکم ، و یستحیون نساءکم ، و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم (٢ - ع ٦)

کفار تمکو بڑی بڑی تکلیفیں پہونچا رہے ہیں ، تمہاری اولاد کو ذبح کرتے ہیں ، تمہاری عورتوں کو ذلت کے لیے جینے دیتے ہیں ، اس بات میں خدا کی جانب سے تمہارا بڑا امتحان ہو رہا ہے

" مقدونیہ میں آؤ اور ہماری مدد کرو " کے عنوان سے مظالم بلقان کے خلاف ترکوں نے انگریزی عدل و انصاف سے جو اپیل کی تھی ، اس کا کم از کم اتنا اثر تو ضرور ہوا کہ ہندوستان میں گورنمنٹ ہند نے اس کی اشاعت جرم عظیم قرار دی - ٢٦ اگست سنہ ١٩١٣ ع کو ہائی کورٹ کلکتہ میں سرکاری ایڈوکیٹ (قانونی مستشار) نے اس کی وجہ یہی بیان کی کہ پمفلیٹ میں جنگ بلقان کو حروب صلیبیہ سے تشبیہ دیگئی ہے ، اسے مذہبی جنگ قرار دیا ہے ، اور اس کے واقعات بھی مبالغہ آمیز ہیں - ممکن ہے ، منع نشر و اشاعت کے لیے یہ چیزیں بھی ضروری ہوں ، اور یہ بھی ممکن ہے کہ اشاعت روک دینے سے واقعات مظالم زیادہ نمایاں طور پر ملک میں برملا نہ ہونے پائیں ، لیکن اس حقیقت کا اخفا کیونکر ممکن ہے کہ یورپ کے عام اخباروں میں بھی وہی داستانیں ابتک شائع ہو رہی ہیں جن کی اشاعت نے اس پمفلٹ کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہے -

ددہ آغاج کے فرانسیسی قونصل نے فرانسیسی سفارت کو ایک تار بھیجا ہے جسمیں ان فظائع و مظالم کو بیان کیا ہے جو بلغاریوں نے مسلمانوں اور یونانیوں پر کیے ہیں ، یہ بھی لکھا ہے کہ جنگی جہاز بھیجے جائیں تا کہ بلغاریوں کے مظالم سے بھاگنے والے اسمیں پناہ لے سکیں -

اخبار " ایپنوں " کو خبر ملی ہے کہ ودق-ثو کو چھوڑنے سے پہلے اسمیں آگ لگادی گئی ، اور ان تمام شہروں کے مسلمانوں اور یونانیوں پر جو ساحل بحیرہ مارمورہ پر آباد تھے سخت شرمناک مظالم کیے گئے -

ایتھنس کی کمپنی کو یہ معلوم ہوا ہے کہ مفتی دوبران نے ان ٥ - ہزار یتیم بچوں کی حمایت کے لیے اپیل کی ہے ، جنکے ماں باپ کو بلغاریوں نے نہایت بیرحمی کے ساتھ ذبح کیا ہے -

صوبۂ ادرنہ میں ایک مقام " وریدہ " واقع ہے ، جس کے محلہ " عاندقور " میں عثمان آفندی نامی ایک مسلمان کا گھر تھا - ادرنہ (ایڈریا نوپل) جب بلغاریوں کے قبضے میں آیا تو تمام مسلمانان شہر کے ساتھ یہ غریب بھی گرفتار ہوا اور سب کی طرح اسے بھی عیسائی بنایا گیا - دارالحکومۃ بلغاریا (صوفیا) میں ہنوز یہ بیچارہ قید ہے ، اور عیسائی ہوجانے پر بھی اس کو رستگاری نہیں ملی ہے - اس کا اور اس کے خاندان کے ہر فرد کا نام بدل گیا ہے - وہ پہلے عثمان تھا ، اب ہاران ہو گیا ہے ، اور یہی حالت اس کے تمام ساتھیوں کی ہے - قید خانے سے اپنے بیٹے (جودت) کو جو تسخیر ادرنہ کے دنوں میں ایک جنگی ضرورت سے قسطنطنیہ بھیجا گیا تھا ، اس نے ایک خط لکھا ہے ، جو حسن وصفی آفندی کے ذریعہ سے اخبارات میں آیا ہے - خط کا نمایاں پہلو یہ ہے جس کی اطلاع کاتب نے مکتوب الیہ کو دی ہے ، وہ لکھتا ہے :

" ہم سب کے سب نصرانی ہوگئے - تمہاری ماں کا نام واشلینا ، تمہارے بھائی کا نام شوکا ، تمہاری بہن کا نام ماریہ ، تمہاری لڑکی کیتھرائن اور دوسری چھوٹی لڑکی کا نام ہلین رکھا گیا ہے - اگر یہاں آنے کا ارادہ ہو تو دیکھو خبردار ، نصرانی ہوے بغیر نہ آنا ، ورنہ خیر نہیں - میرا نام پوچھو تو ہاران ہے ، اگر اپنی بیوی کی خبر پوچھنا چاہتے ہو تو وہ اپنے دیور کے یہاں دو مہینے سے ہے - تمہارے خسر محمد آفندی قلبہ میں قید تھے ، شریف بھی قلبہ میں قید تھے ، مگر وہ نصرانی ہوگئے تو " رنولی " نام رکھا گیا - یہاں آئے تھے مگر میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں اور وہ اسکشہ چلے گئے - سلیمان تو بلغاری فوج کے ادرنہ میں آتے ہی ریل پر سوار ہو کے کوملجہ چلے گئے - جو خط میں نے اسکشہ بھیجا تھا وہ پہنچگیا - کرکور بریاجی ارغلی (جسکا پہلے ابراہیم شاویش نام تھا) کے ذریعہ تم کو ایک خاص بات کی اطلاع دی تھی مگر وہ کہتا ہے کہ جب تک تم نہ آؤگے وہ خبر نہ دیگا -

اگر تمہارے دماغ میں ذرہ بھر عقل ہو تو ہمارے دستخطوں کو غور سے دیکھو ، اپنے ضمیر کی طرف رجوع کرو اور ہمارے حالات سے نصیحت حاصل کرو - اگر اپنے دل میں استیناس پاؤ تو فوراً چلے آو ، لیکن شرط یہ ہے کہ پہلے (یور کی) ہولو پھر آو - شرف برق دلی ، ایوان ، اور تمہارے دوست یانی ، یور کی ہوگئے ہیں ، یونی یور کی تمہیں سلام کہتے ہیں -

جتنے قیدی کہ بلغاریا میں تھے واپس آکے اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوگئے ہیں ، اسکشہ میں رہتے ہیں اور اب ٹھہرنا بے معنی ہے ، نصرانی ہوجاو ، اور فوراً چلے آو ، اسکے علاوہ اور کوئی بات نہیں جو تمہیں لکھوں ، تمہارے شہر والے بالاخر نصرانیت میں داخل ہونے پر راضی ہوے ، مگر بہ ہزار دقت و دشواری "

ان واقعات کو پڑھو اور جمہوریۂ پیرس کے نیم سرکاری اخبار طان کی اس خبر کے فلسفے پر غور کرو کہ " سر ایڈورڈ گرے نے قبضہ تراقیا و ادرنہ اور خمیازوں کے متعلق ایک طویل نوٹ بھیجا ہے ، اس نوٹ میں اہم اور قابل ذکر وہ حصہ ہے جسمیں سر گرے کہتے ہیں کہ " ادرنہ میں عثمانی فوج کا احتلال برطانیہ عظمی کو مجبور کریگا کہ وہ ایشیا میں اصلاحات کے لیے اخلاقی اور مادی مدد دینے سے باز رہے ، اور باب عالی کو ان تلخ نتائج و آفات سے دو چار ہونے دے جو اسکے اس تہور و جرات کی گستاخ پالیسی کا نتیجہ ہونگے جس پر وہ اسوقت چل رہا ہے "

اس قدر دشمن ارباب وفا ہو جانا !

مسلمانان روس

روس کی دار السلطنت سنیٹ پیٹرسبرگ میں اسوقت ١٠ - ہزار مسلمان موجود ہیں ، انہوں نے ایک انجمن قائم کر رکھی ہے ، مفلوک الحال اور یتیم بچوں کے لیے اس انجمن کے متعلق ایک مدرسہ ہے جسمیں روسی اور ترکی زبان پڑھائی جاتی ہے - گذشتہ سال اس مدرسے کے فارغ التحصیل لڑکوں کی تعداد ٢٣ - اور لڑکیوں کی تعداد ٧ - تھی - اس چھوٹے سے مدرسے کی اس کامیابی نے مبشرین (مشنریز) کے خیالات میں ایک اضطراب و خوف پیدا کر دیا ،

[سیمۂ الہلال]

حـادثـۂ فاجعـۂ ملیـہ

مرحـــوم شوکت پاشا

قاتلین، وسازش کنندگان انقلاب!

[۱] طوپال ترفیق [۲] نظمي [۳] کورضیا [۴] حسن شوقي [۵] کاظم [٦] حقي [۷] محمد علي [۸] جواد [۹] داماد صالح پاشا، جو اس سوء قصد و سازش کا ترتیب دینے والا اور بالفعل محصوص میں ہے -

نے عدالت پر ظاهر کیا که یه رساله عیسائیوں کے برخلاف کسي مذهبي جوش کو پیدا نہیں کرتا بلکه چونکه مظالم و وحشت کاري کے خلاف اس میں مسیحیت کے نام پر اپیل کي گئي ہے اس لیے فی الحقیقة . . . یه عیسائیت کے عزت و شرف کا ایک اعلان ہے -

ایڈوکیٹ جنرل نے وجوہ ممانعت میں خاص طور پر اس پہلو کو نمایاں کیا که اِن مظالم کو صلیبي جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے' اور یه ایک عام مذهبي منافرت کي دعوت ہے - دوران بحث میں کامریڈ کي حیثیت کو اصرار کے ساتھه صاف کیا گیا اور اسکي بریت کا کھلے لفظوں میں اعتراف هوا - یه ایک ایسي بات ہے جسکي گو همیں زیاده خواهش نه تهي تاهم خوشي کا موجب ضرور ہے -

فیصله ابهي محفوظ ہے - اور هم آینده نہایت تفصیل سے حالات مقدمه پر نظر ڈالیں گے - علی الخصوص اُن وجوہ ممانعت پر جو حکومت کے طرف سے پیش کیے گئے هیں

مسٹر محمد علي نے اس مقدمے کے ذریعه ایک نہایت عمده راه قانوني احتجاج و دفاع جرائد کي کھولدي ہے -

هفتۂ جنگ

بالآخر ترکوں اور بلغاریوں میں وہ تصادم هوگیا جس کي پیشین گوئي ۱۹ - کو ریوٹر ایجنسي نے کي تهي

ادرنه سے ۲۵ - میل پر ادو تیکولی نامي ایک مقام ہے - یہاں ترکوں پر بلغاریوں نے حمله کیا - سخت جنگ هوئي' حمله آور پسپا هوے' اور ایک کرنل اور ۱۲۳ - سپاهي گرفتار - ممکن ہے که یه دوباره جنگ کي تمہید هو لیکن اگر سابق کی طرح ابهي سے بلغاریوں کے لباس میں روسي سپاهي نہیں هیں تو اس طرح کے حملوں کو تراش کے آخري تیر یا جاں بلب قوت کي حرکت مذبوحي سمجھنا چاهیے - بالفرض یه حملے اگر جنگ کي صورت بھي اختیار کرلیں تو وہ جنگ ترکوں کے نقطۂ نظر سے زیاده خطرناک نه هوگي' اس لیے که ترکي فوج میں نه تربیت یافته سپاهیوں کی کمي ہے' اور نه تجربه کار و کہنه مشق افسروں کي' اور سب سے بڑي بات تو یه هي که بر سر انتظام وہ جماعت نہیں' جو ان جاں نثاران وطن کو خالي کارتوس دیتي تهي -

ترکي کے خلاف روس کي کارروائي کے متعلق اخبارات اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے هیں - اس سلسله میں روسي جنگي جہاز کي باسفورس سے سیوا سٹوپل میں واپسي کو ٹائمز ایک معني خیز اشارے کي حیثیت سے نقل کرتا ہے' اور کہتا ہے :

باوجود اس حالت کے که تمام فوج تھریس میں ہے' اور قسطنطنیه اور ایشیاے کوچک غیر محفوظ حالت میں هیں' روسي بیڑا بالکل پر امن طریقه پر واپس آسکتا ہے -

تھریس میں ترکي پیشقدمي کي بابت مزید ملاقاتوں کے لیے دول باهم مصروف مشوره هیں' لیکن صوفیا میں یقین کیا جاتا ہے که دول ترکي پر دباؤ ڈالنے کي تدابیر پر غور کر رهي هیں - لندن میں کسي ایسي بات کا علم ابتک نہیں ہے جس سے اسکي تصدیق هوتي هو -

یونانیوں اور بلغاریوں کے تعلقات کي عجیب حالت هوگئي ہے - موخر الذکر کو شکایت ہے که یوناني تخلیه کي تاریخ سے ترکوں کو مطلع کردیتے هیں تاکه وہ آساني سے قبضه کرسکیں - بلغاریوں کے خلاف یونان همیشه ترکوں کے ساتھه ملکر کام کرتے رہے هیں -

کارینجي انٹرنیشنل پیس فونڈ یشن نے ایک مشن مقرر کیا تاکه وہ بلقان کے قتلهاے عام اور جنگ کے اقتصادي نتائج کی بے طرفي کے ساتھه تحقیقات کرے -

لیکن با ایں همه شاید "رموز مملکت" اسي کے مقتضي هیں که تصفیه تلوار کے بدلے قلم کي زبان سے هو' ریوٹر کا بیان ہے که باب عالي نے بلغاري وکیل قسطنطنیه سے براہ راست گفتگو شروع کي ہے' ریوٹر اس کي وجه یه بتاتا ہے که "ادرنه کے متعلق میلان دول کے استحکام کي وجه سے باب عالي نے یه محسوس کرلیا ہے که موجوده مشکلات سے نکلنے کا بہترین ذریعه بلغاریا سے براہ راست مفاهمت ہے"

ادرنه کے متعلق باب عالي بدستور اپني ارادے پر سختي سے قائم ہے' وہ اسکے لیے تیار ہے که ادرنه کا معاوضه کسي دوسري صورت میں دیدے' مگر اس کے چھوڑنے پر راضی نہیں' اور سچ یه ہے که راضي هو بھي نہیں سکتي' کیونکه فوج کي بھي ایک عظیم الشان تعداد بطل طرابلس غازي انور بے کے زیر کمان بہرحال ترک ادرنه کے خلاف ہے - اور جیساکه اُنھوں نے ماتان (پیرس) کے نامه نگار سے ترجماني جذبات کرتے هوے بیان کیا' وہ کہتي ہے که "هم یہاں هیں اور یہیں رهینگے' یا شہر کو اپنے هاتھه میں رکھیں گے' یا اس کي مدافعت کي راہ میں سب کے سب فنا هو جائینگے"

ترکوں کي پیش قدمیوں نے دیرینه خوشگوار آرزوئیں پامال کیں تو یورپ بپھرا' انذار و تہدید کے هنگامے بلند هوے' بیڑے کي نمایش هوئي' ملاقاتیں هوئیں' مگر یه تمام ذرائع تخویف و ترهیب بے سود و بے اثر نکلے - وزارت اپنے ارادے پر بدستور قائم رهي' اب عملي کارروائي کا وقت آیا' مگر یهي وہ منزل ہے جہاں پہنچکے یورپ کي ترکتازیاں ختم هو جاتی هیں - فوائد و مصالح کا تعارض سنگ راہ هوا' مداخلت ناممکن نظر آئي - تجویز هوي که ترکي سے مقاطعه مالیه کیا جاے یعني اسکو یورپ کا کوئي سرمایه دار ایک حبه نه دے اس شکیب آزما تازیانے کا استعمال ابھي زیر تجویز هي تھا که اسکي ناکامي کے علائم و آثار ظاهر هونے لگے " فرانسیسي سرمایه دار جنکو زیاده تر نقصان برداشت کرنا پڑیگا' اور جو اسوقت تک روس کي پالیسي کے لیے گراں قدر قربانیاں کرچکے هیں مزید ایثار پر راضي نہیں" ! غالباً یورپ کے اس شقاق باهمي اور عملي کارروائي سے عجز و درماندگي هی کي بناء پر رائٹا کے نیم سرکاري اخبار کا یه خیال ہے که "مسئله ادرنه اپني بین القومي حیثیت کھوچکا ہے اور آینده ترکوں اور بلغاریوں کا باهمي معامله رهجائیگا"

یورپ کو گمان تھا که ضعیف و بیمار ترک کے لیے یهي بہت ہے که ایڈریا نوپل کو غنیمت سمجھے' ترک اس کو غنیمت تو سمجھے مگر اس پر خاموش نه رہے' اُنھوں نے ضلع گمر جنیا میں کچک کیلوک پر بھي بلغاریوں کو سخت نقصان پہنچا کے قبضه کرلیا ہے -

صوفیا کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہے که بلغاریا نے ترکوں کے قبضه گو ملجینا کے خلاف دول یورپ کے سامنے اعتراض کیا ہے - ملجینا جبل سے پچاس میل اور میڈتزا سے ستھه میل جانب مغرب واقع ہے - یه خبر اگر صحیح ہے تو معلوم هوتا ہے که ترکوں نے پورا قصد کرلیا ہے که بلغاریا کو تباہ کرکے چھوڑینگے -

الاولین و قلیل من الاخرین (۵۶ : ۱۳) هیں ' کیونکه یه بارگاہ الهی کے مقرب هیں ' اور انکی جگه جنت کی خوشیاں اور وهاں کی نعمتیں هیں - پھر ان میں بھی بہت سے تو اگلوں میں هونگے ' اور کچھه پچھلوں میں سے -

السابقـــون السابقـــون ! !

آیۂ کریمۂ مندرجۂ صدر میں الله تعالی نے مختلف جماعتوں کو مختلف اسماء و صفات سے موسوم کیا هے - پہلے " اصحاب المیمنه " اور " اصحاب المشئمه " کا ذکر کیا هے ' پھر " سابقون السابقـون " کی تعریف کی هے ' اور اسکے بعد " ثلة من الاولین " اور " قلیل من الاخرین " هیں -

میں دیکھه رها هوں که حادثۂ خونین کانپور نے ان تمام جماعتوں کو دنیا کے سامنے کردیا هے - میں " اصحاب المیمنه " کو بھی دیکھه رها هوں ' جنھوں نے الله کی حزب و جماعت کا ساتھه دیا هے : الا ' ان حـــزب الـــلـــه هـــم الـغالبـون اور میرے سامنے " اصحاب المشئمه " کی صفوف لئام بھی موجود هیں ' جنھوں نے اپنے قلوب و ایمان کو حزب الشیطان " کے حواله کردیا هے :

اولئك حزب الشیطان ' الا ' ان حزب الشیطان هم الخاسرون (۵۹:۲۱)

پھر اس جماعة مقدسۂ مومنین ' و عباد الله المخلصین ' و حزب الله الجلیل المتین ' یعنی " اصحاب المیمنه " میں سے بھی اعلی و اقدس ' " السابقون السابقون " کی جماعت هے جنھوں نے ایثار فی سبیل الله میں اوروں سے مسابقت کی اور جبکه کچھه لوگ الله کی طرف بڑھے ' تو انکے قدم سب سے آگے تھے - انھوں نے سب سے پہلے مظلومین کانپور کی اعانت و امداد کیلیے اپنے وقت و مال کا انفاق کیا - اسلیے ضرور هے که سب سے پہلے وهی بخشش گاہ الهی سے اپنا اجر بھی حاصل کریں -

کچھه عجب نہیں که الله تعالی اپنے فضل نصرت فرما سے گروہ گروہ جماعت هاے انصار و معاونین کو کانپور بھیجدے ' اور اپنے بندوں کے دلوں کو اپنی عبادت گاہ کی راہ میں مجروح و شہید هونے والوں کی مدد کیلیے کھولدے ' لیکن تاهم جو فضیلت و سعادت " السابقون السابقون " کو ملنے والی تھی ' وہ مل چکی ' اور جو بخشش دروازے پر پہلے پہنچنے والوں کیلیے هوتی هے ' وہ لینے والوں نے لیلی - اب اسمیں اور کسی کا حصه نہیں هو سکتا که :

اولئك المقربون - فی جنات النعیم - ثلة من الاولین وقلیل من الاخرین !

جزاک الله عن الاسلام و المسلمین

یا مظهـــر الحق !

یقیناً مسٹر مظهر الحق بیرسٹر ات لا (بانکی پور) کی خدمات جلیلۂ و عظیمه " السابقون السابقون " میں داخل هیں ' جنکے لیے الله تعالی نے اس عظیم و جلیل سبقت اور انفاق و ایثار فی سبیل الله کا شرف روز اول سے مخصوص کردیا تھا ' جو واقعۂ شهادت کانپور کے بعد بلا تامل کانپور پہنچ گئے ' اور جذبۂ خالصۂ لوجه الله کے ساتھه مظلومان ملت اور بیکسان امت کا مقدمه اپنے هاتھه میں لے لیا - فی الحقیقت یه تاریخ اسلام کے اُن واقعات ایثار و فدویت کا احیاء هے ' جنکے نظائر کی گو ایک زمانے میں همارے هاں قلت نه تھی ' لیکن افسوس که آج انکا هر طرف قحط هے !

وثائق و حقائق

وقت است که وقت بر سر ایں

(۲)

کشف ساق کا مفهوم اور اُس کے نتائج

پچھلی اشاعت میں قارئین کرام نے ملاحظه فرمایا هوگا که سورۂ نون والقلم کی مشهور آیت یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون (وہ دن آنے والا هے جب که ساق کھلیگی اور لوگوں کو سر افگندگی کی دعوت دی جالے گی ' مگر اُس وقت اُن میں اتنی قدرت و استطاعت کہاں ؟) کی تفسیر میں راویان اخبار و آثار نے کیا کچھه اختلافات کیے هیں - چار مختلف فصول میں ان مباحث کا استقصا هوچکا هے که :

(۱) کشف ساق کے یه معنے که قیامت میں فی الواقع خدا کی ساقیں کھل جالینگی ' صحیح نہیں ' جن روایتوں سے اس مفهوم کو تقویت دی جاتی هے علم اصول اُن کو خود قابل استناد نہیں سمجھتا -

(۲) ادبیات عرب میں عام قاعدہ هے که الفاظ کچھه اور هوتے هیں مگر محاورے میں اُن کے کچھه اور هی معنے لیے جاتے هیں ' طریق تعبیر کی بیشتر حقیقتیں مجاز سے وابسته هیں جن کو لفظوں کے ساتھه کچھه ایسا زیادہ تعلق نہیں هوتا -

(۳) ادبیات عرب میں کشف ساق کے معنے نہایت سخت خطرہ (امر شدید) نمودار هونے کے هیں -

(۴) کشف ساق سے اگر خدا هی کی ساق کا نمودار هونا مراد هو جب بھی اس کے معنے تجسم نه هونگے ' کیوں که قرآن کریم ' نیز کلام جاهلیت جس میں قرآن اُترا هے اور جو اُس کے انداز بیان کی نظیر هے ' اس مدعا کی تائید سے خاموش هیں ' یا یوں کہیے که اسلوب عربیت اِس قسم کے الفاظ کو اپنے اصلی معانی پر محمول نہیں کرتا - یه چاروں موضوع استیعاب ذکر و استیفاے نظر کی حد میں آچکے هیں ' لیکن مسألے کی اهمیت کا هنوز یهی اقتضا هے که " کچھه اور چاهیے وسعت میرے بیان کے لیے " تکمیل بیان کے لیے بقیۂ مباحث قابل ملاحظه هیں :

(۵)

قرآن کریم میں لفظ ساق تین مقام پر وارد هے :

(الف) سورۂ نون والقلم میں جس پر بحث هوچکی او هنوز هوگی

۲٤ رمضان ۱۳۳۱ ہجری

شہادت زار کانپور

یا

امتحان گاہ کفر و ایمان

جزاک اللہ عن الاسلام والمسلمین

یا مظہر الحق !!

انسانی خصائل و فضائل کے ظہور و آزمایش کیلیے ابتلا و مصائب ضروری ہیں :

و لنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم و الصابرین ' و نبلو اخبارکم -	اور ہم تم کو آزمایش میں ڈالیں گے تاکہ معلوم کریں کہ کون کون تم میں مجاہد و صابر ہیں ؟ اور نیز تمہاری اصلی حالت کو جانچ لیں -

شاید اب موسم بدلنے والا ہے کہ تبدیلی کے آثار و علائم پیہم اور غیر منقطع ہیں - جو کچھہ ہندوستان سے باہر ہوا ' وہ مسلمانان ہند کی غفلت شکنی اور تنبہ کیلیے کافی نہ تھا ' اسلیے حکمۃ الہیہ نے سلانیک اور البانیا کی جگہ ' شہادت آباد کانپور کے حوادث محزنہ و سوانح الیمہ کو ہمارے سامنے کردیا ہے : اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ' ثم لا یتوبون ولا ہم یذکرون !

پس ہزار رحمت ہو تجھپر اے سرزمین مقدس کانپور ! اور تیری یاد گرامی ہمارے دلوں سے کبھی محو نہو ' کہ تیرے انہار خونیں نے ہمارے لیے حیات ملی کا چشمۂ حیات بہا دیا ہے !!

اگر لکھنے کی مہلت ملے تو ان نتائج عظیمہ کی تفصیل کیلیے دفتر کے دفتر چاہئیں ' جو اس حادثۂ خونین سے ہم حاصل کر سکتے ہیں ' اور جسکے بہے ہوے خون کے ایک ایک قطرہ سے حیات ملی کی ہر شاخ کو زندگی اور نشو و نما کا پانی مل سکتا ہے ' مگر میں اس وقت صرف ایک خاص نتیجۂ حسنہ کی طرف اشارہ کرونگا اور وہ ایک الہی آزمایش ہے جو آج ہر مسلم قلب کا امتحان لیگی ' اور مثنوں اور لمحوں کے اندر فیصلہ کردیگی کہ کون ہیں جنکے دلوں کی باگ انکے خداے حی و قیوم کے ہاتھہ میں ہے ' اور کون ہیں ' جنکے سر اصنام حکومت اور طاغیت ہواء نفس کے آگے سر بسجود ہیں ؟

فمنہم من یومن بہ ' و منہم من لایومن بہ ' و ربک اعلم بالمفسدین
اصحاب المیمنۃ ' ما اصحاب المیمنۃ ؟

دو صفیں تمہارے سامنے ہیں :

دہنی طرف اللہ کی عبادت گاہ اور اسکا حرم محترم ہے - ان زخمیوں کی صفیں ہیں ' جنکے زخموں سے بے گناہی کا خون بہہ رہا ہے ' اور جنہوں نے مسجد الہی کی تحریم و تقدیس میں اینٹوں کے ٹکڑے رکھکر ' اسکے بدلے دشمنان حق و اللہ کی گولیاں کھالی ہیں - پھر کچھہ معصوم بچے ہیں ' جنہوں نے نیا نیا اپنے خدا کو یاد کرنا سیکھا تھا ' مگر انسے ' جنکی عمریں اسکی محبت کے دعوے میں بسر ہوچکی ہیں ' بازی لے گئے ' اور جنمیں سے بعض اپنے خدا کے پاس پہنچ چکے ہیں ' اور بعضوں کیلیے رحمت الہی کا آغوش منتظر ہے -

پھر اس منظر اقدس و اعلی سے بالا تر ' وہ خداے قدوس ابراہیم و محمد (علیہما السلام) اور اسکے دین قویم اور ملۃ مرحومہ کی عزت و عظمت ہے ' جس کو ہمیشہ ظالموں نے بھلایا ہے ' پر مظلوموں نے اسی کے دامن میں تسکین پائی ہے - اور جس کو گو ان لوگوں نے فراموش کردیا ہو ' جنکو اپنے خوں ریز اسلحہ و آلات کا غرور ' اور تاج و تخت حکومت کے نشۂ باطل سے سرگرانی ہو ' لیکن وہ لوگ تو نہیں بھلا سکتے ' جنہوں نے تیرہ سو برس سے اسکی الہی نصرتوں کے معجزے دیکھے ہیں ' اور اب بھی وہ اس وقت کے منتظر ہیں ' جبکہ ظلم با وجود قوت کے ہلاک ہوگا ' اور مظلومی با وجود بے سر و سامانی کے فتح یاب ہوگی : و ان الظالمین بعضہم اولیاء بعض ' و اللہ ولی المتقین -

غرضکہ ایک جانب تو اللہ ' اسکے رسول ' اور اسکے مومنوں کی عزت و عظمت دنیوی عجز و تذلل اور بے سر و سامانی و بیکسی کے اندر موجود ہے : و ان العزۃ للہ ' و لرسولہ ' و للمومنین -

اور دوسری جانب دنیوی حکومت کا قہر و جبر ' دنیوی طاقتوں کا مجمع ' قانون وقت کا غلط مگر قاہرانہ استعمال ' حاکم وقت کی نگاہ گرم ' اس کی ذریات کے مہیب و مخوف مناظر ' کفر کی ظاہر فریبی ' اور نفاق کی زلزلہ اندازی ہے - دنیوی نام و نمود کی خواہش جو انسان کے پانوں میں ڈالنے کے لیے شیطان کے پاس سب سے زیادہ پر جہل زنجیر ہے ' طیار ہو رہی ہے ' اور حرص و طمع کے ابلیس اپنے ساز و سامان جہنمی کے ساتھہ مصروف کار ہیں !

یہ دو راہیں ہیں ' جو آج ہر مسلمان کے سامنے کھول دی گئی ہیں ' اور ہدایت و ضلالت ' نور و ظلمت ' اور کفر و اسلام کی مقابل راہیں اسی طرح ہمیشہ سے باز رہی ہیں -

پس سب سے بڑی آزمایش ہے ' جو آج در پیش ہے ' اور سب سے بڑا فیصلہ کن امتحان ہے ' جو کفر پرست و اسلام دوست صفوں کو الگ الگ کردینے کے لیے آج مستعد ہے :

یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ ' فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون - و اما الذین ابیضت وجوہہم ' ففی رحمۃ اللہ ' ہم فیہا خالدون - (۳ : ۲۱۲)	وہ دن ' جبکہ بعض لوگوں کے چہرے نور ایمان و فلاح سے چمک اٹھیں گے ' اور بعض کے سیاہ پڑ جائیں گے - روسیاہوں سے کہا جائیگا کہ تم نے اللہ پر ایمان لا کر پھر کفر کا ساتھہ دیا تھا - اب اسی سزا میں اس عذاب کا مزہ چکھو ! مگر جو لوگ سفید رو ہونگے ' وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے - اور یہ رحمت دائمی اور ہمیشگی کی ہوگی -

بہت سے لوگ ہونگے جو آج اسلام اور اسکے پرستاروں کا با وجود ظاہری بے چارگی و بیکسی کے ساتھہ دینگے ' اور اپنے دہنی جانب کی صفوف ایمان و مومنین کی راہ اختیار کرینگے - پر بہت سے ایسے بھی ہونگے ' جنکے دلوں کی باگ خداے قدوس کی جگہ شیطان لعین کے ہاتھوں میں ہوگی - وہ انکو کھینچے گا ' یہاں تک کہ وہ منہہ کے بل اوندھے گرینگے ' اور دوسری جماعت کے آگے سر بسجود ہونگے :

فاصحاب المیمنۃ ' ما اصحاب المیمنۃ ' و اصحاب المشئمۃ ' ما اصحاب المشئمۃ ' والسابقون السابقون ' اولئک المقربون ' فی جنات النعیم ' ثلۃ من	پس ایک گروہ تو دہنے ہاتھہ والوں کا ہے ' اور دہنے ہاتھہ والوں کا کیا کہنا ! اور ایک بائیں جانب والوں کا ہے اور بائیں ہاتھہ والوں کا کیا ہی برا گروہ ہے ! پھر ان دونوں کے علاوہ تیسرے گروہ کے لوگ ' جو سب سے آگے ہیں ' اور وہ آگے ہی رہنے کے مستحق بھی

خدا کی ساق کا کھلنا مراد ہے ۔

وہی بخاری کی مشہور حدیث :

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مومن و مومنۃ ، و یبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاءً و سمعۃ فیذہب لیسجد فیعود ظہرہ طبقا واحدا (۱)

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوے سنا کہ : ہمارا پروردگار اپنی ساق کھول دیگا ، جتنے مسلمان مرد عورتیں ہونگی سب کی سب سجدے میں گر پڑینگی ، صرف وہ لوگ رہ جائینگے جو دنیا میں دکھانے اور سنانے کے لیے سجدے کیا کرتے تھے ، وہ اُس وقت سجدہ کرنے چلینگے تو اُن کی پیٹھ ایک تختہ ہو جائیگی (۱)

تو قطع نظر دیگر مباحث کے جو توجیہہ و تفسیر قرآن کریم کی آیات کی کی جاتی ہے ، ضرور ہے کہ وہی اس حدیث کی بھی کی جاے - نظام نیشاپوری کی اُس لطیف توجیہہ کو بھی پیش نظر رکھیے جس میں وہ لکھتے ہیں :

معناہ یوم یشتد الامر و یتفاقم ، ولا کشف ثمۃ ولا ساق ، کما تقول للاقطع الشحیح : یدہ مغلولۃ ، ولا ید ثمۃ ولا غل ، و انما ہو مثل فی البخل... .... و قال ابو سعید الضریر: ساق الشئ اصلہ الذی بہ قوامہ ، کساق الشجر و ساق الانسان ، فمعنی الایۃ: یوم تظہر حقائق الاشیاء و اصولہا (۲)

آیت کے معنی یہ ہیں کہ اُس دن صورت معاملہ نہایت سخت و شدید و دشوار ہو جائیگی ، ورنہ اصل میں نہ تو وہاں ساق کھلنے کا شائبہ ہے اور نہ ساق ہی ہے کہ کھلی یا ڈھنکی رکھی جائے ، مثلاً ایک بخیل کے ہات تنگے ہوے ہیں ، تم اُسے کہوگے کہ " اس کے ہات بندھے ہوے ہیں " حال آنکہ نہ وہاں ہات ہیں اور نہ بندش ہے ، بلکہ در اصل یہ ایک مثل ہے جس سے اظہار بخل منظور ہوتا ہے .... ابو سعید ضریر کہتے ہیں : ساق شے وہ ہے جس سے کسی چیز کا قوام وابستہ ہو ، جیسے ساق درخت ، ساق انسان ، اس بنا پر آیت کے معنی یہ ہونگے کہ اُس دن اشیا کی حقیقتیں اور اصلیتیں ظاہر ہونگی (۲)

(۷)

یہ جو کچھہ پیش آنا ہے دنیا ہی میں پیش آئیگا ، قیامت سے ان واقعات کو تعلق نہیں ہے ، قیامت تو وہ دن ہے کہ کسی کو کسی بات کی تکلیف نہ دی جائیگی -

نہ رکوع ہے ، نہ سجود ہے ، نہ قعود ہے ، نہ قیام ہے ،

لیکن یہاں ارشاد ہوتا ہے :

یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون

وہ دن جب خطرہ بڑھ جائیگا ، لوگ سجدہ و اطاعت و سر افگندگی کے لیے بلائے جائینگے مگر نہ کرسکینگے -

پھر کیوں کر ممکن ہے کہ قیامت کے دن ، جو احتساب اعمال کا روز ہے ، عبادت کا حکم دیا جائے ، ابو مسلم اصفہانی لکھتے ہیں :

لا ریب ان یوم القیامۃ لیس فیہ تعبد و تکلیف فہو زمان العجز او آخر ایام دنیاہ فانہ فی وقت النزع تری الناس یدعون الی الصلاۃ بالجماعۃ و ہؤلاء لا یستطیعون الصلاۃ ، لانہ الوقت الذی لا ینفع نفساً ایمانہا

بے شبہہ قیامت کا دن عبادت کرنے کا دن نہ ہوگا ، اُس دن کسی بات کے ماننے یا کسی کام کے کرنے پر کوئی مکلف نہ ہوگا ، وہ عاجزی و ضعف کا وقت یا دنیا کا سب سے پچھلا اور نچلا حصہ ایام ہوگا ، دیکھو نزع روح کے وقت بھی نمازیوں کو نماز کے لیے پکارتے ہیں ، جماعت کے لیے اذان دیتے ہیں ، حی علی الصلاۃ کی منادی سے اُن کو مسجد میں بلاتے ہیں ، مگر وہ نماز نہیں ادا کرسکتے ، وہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ ایسے وقت میں کسی شخص کے لیے خدا پر ایمان لانا بھی نفع نہیں دے سکتا ۔

(۸)

بہ پایاں آمد این دفتر حکایت ہمچناں باقی ، کہنا یہ تھا کہ کشف ساق کی ذیل میں قرآن کریم نے کن امور کی تعلیم دی ہے ؟ اور اُن کے خاص خاص نتایج کیا ہیں ؟ اصل میں تو یہ " سودا " خواجہ شیراز کے مخاطب کے اُس " خط سبز " سے بھی زیادہ طراوت افزای نگاہ ہے جس کی نسبت نقطۂ نظر نے " پاے ازیں دائرہ بیروں نہ نہد تا باشد " کا فتوی دیا تھا ، تاہم سلسلہ حقایق دراز سہی ، اس حلقے کی کڑیاں کیوں کر ڈھیلی ہوسکتی ہیں کہ تقیدات الہیہ کی بندش میں ڈھیل دی جاسکے ، حقیقت کو " لقد وجدت مجال القول واسعۃ " کا جب خود اعتراف ہے تو " فان وجدت لساناً قائلاً فقل " کی معذرت کوش تعلیق کیا معنے ؟ زبان گویا کا کام شرح صدر سے لے سکتے ہیں ، الہامی تعلیمات کے بعض بعض خصائص ہی کے تذکرے سے رفع ذکر ممکن ہے ، ملاحظہ ہوں :

کشف ساق کے ما فوق و ما بعد آیتوں میں جن مہمات امور کی تعلیم دی گئی ہے ، اُن کے خاص خاص پہلو یہ ہیں :

(۱) مسلمانوں کے مذہبی جوش کو کفار کبھی اچھی نظر سے نہیں دیکھہ سکتے ، وہ اُن کو خبطی کہینگے ، مفتون کہینگے ، گمراہ کہینگے ، شوریدہ سر کہینگے ، مگر کہنے دو ، اس پاک ترین جذبۂ غیرت سے ہٹنا نہ چاہیے ، اس حالت پر قائم رہنا چاہیے ، تم بھی دیکھہ لوگے اور وہ بھی دیکھہ لینگے کہ خبط کس کو ہے ؟ وہ زمانہ عن قریب آنے والا ہے جب کہ اپنے خبط و شوریدگی کا اُنھیں خود اعتراف کرنا پڑیگا ، مسلمان اُن کے الزامات کے خوف سے مرعوب کیوں ہوں ؟ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے کہ راہ راست پر کون ہے ، اور گمراہی نے کسے گھیر رکھا ہے ؟

(۲) کفار جو واقعات کو جھٹلاتے ہیں ، حقیقت حال کو جھٹلاتے ہیں ، اصلیت کو چھپاتے ہیں ، ماجرای وقوع کو غلط بتاتے ہیں ، نقض امن کرتے ہیں اور پھر اُس کو حفظ امن کا لباس پہناتے ہیں ، قتل کرتے ہیں اور اُسے جان بخشی دکھاتے ہیں ، بات کچھہ ہوتی ہے مگر اپنی بات کی پچ میں جمہور (پبلک) کو کچھہ اور جتاتے ہیں ، ایسے لوگوں کی اطاعت منع ہے ، اُن کی فرماں برداری جرم ہے ، گناہ ہے ، موجب عذاب ہے ، اس قلادے کو توڑ دینا چاہئے ، اس اطاعت سے تبری فرض ہے ، اس فرماں برداری پر نافرمانی کو ترجیح ہے ، اُن کی تو خواہش ہے کہ مسلمان مداہنت کریں ، خوش آمد کریں ، ریاکاری کریں ، منافقت کریں ، تو اُنہیں بھی اظہار نفاق کا موقع ملے ، مگر ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے لیے یہ صورت کس قدر خطرناک ہے ؟

(۳) کفار کے عہد و پیمان کا تمہیں بارہا تجربہ ہوچکا ہے ، وہ آبرو باختہ ہیں ، عزت نفس و شرف ذات کا انہیں لحاظ تک نہیں ،

(۱) اخرجہ البخاری عن ابی سعید قال سمعت الخ وہذا الحدیث عندہم من طرق فی الصحیحین ولہ الفاظ فی بعضہا طول ، وہو حدیث مشہور و معروف ، وعلی کل ذلک فہولا یجزم بتجسم ذاتہ تعالی ہالہ عما یقولون ، وللہ فی خلقہ شئون ، واللہ یعلم وانتم لا تعلمون -

[۲] نیسا بوری - ج ۲۹ - ص ۲۳

وجـوہ يومئـذ ناضـرة ' الى ربها ناظـرة ' ووجوہ يومئـذ باسـرة تظن ان يفعـل بها فاقـرة ' كلا ' اذا بلغت التـراقي ' وقيـل من راق ؟ وظن انه الفـراق ' والتفت السـاق بالسـاق ' الى ربك يومئذ المساق ' (٧٥ : ١١ و ١٢)

اُس دن بہتوں کے مونهه تروتازہ هونگے ' جو اپنے پروردگار کو دیکهه رهے هونگے ' اور بهتیرے مونهه اُس روز بورے بن رهے هونگے ' اُن کو گمان هوگا کہ ایسي سختي اُن کے ساتهه هونے والي هے کہ اُن کي کمر توڑ دیگي ' خوب سمجهه لو کہ جب هنسلي تک جان آ پهونچیگي ' اور لوگ چلا اُٹهینگے کہ کوئي جهاڑنے والا هے ؟ یقین هو جائیگا کہ یہ مفارقت کا وقت هے ' اُس وقت پنڈلي سے پنڈلي لپٹ جائیگي ' تو یاد رکهه کہ اُسي دن تجهے اپنے پروردگار کي طرف چلنا هوگا -

اس آیت میں التفت الساق بالساق (پنڈلي سے پنڈلي مل جائیگي) کي تفسیر کئي طریقوں پر کي گئي هے ' بیس حدیثیں اس مفهوم کي مروي هیں کہ التفاف ساق سے شدت امر مراد هے - ان میں دو خاص حدیثیں یہ هیں :

قوله : والتفت السـاق بالسـاق ' يقول : آخر يوم من الدنيـا و اول يوم من الاخرة ' فتلتقى الشـدة ' بالشـدة ' الا من رحم الله (١)

آیت کے یہ الفاظ کہ " پنڈلي سے پنڈلي مل جائیگي " اس میں خدا نے ارشاد فرمایا هے کہ : وہ دن دنیا کا سب سے پچهلا اور آخرت کا پہلا روز هوگا ' اُس روز سختي سے سختي بهڑ جائیگي ' هاں جس پر خدا رحم کرے وہ البتہ اس سے محفوظ هوگا (١)

يقول : التفت الـدنيـا بالاخرة ' وذلـك شان الدنيا والاخرة ' الم تسمع انه يقـول : الى ربك يومئذ المسـاق ؟ (٢)

اُس روز دنیا و آخرت میں تصادم هوگا ' اور دنیا و آخرت کا یهي حال بهي هے ' اس مطلب کي تائید میں کیا تم نے آیت کا یہ جزو نهیں سنا کہ " وهي روز هوگا کہ تمهیں اپنے پروردگار کے حضور میں چلنا هوگا " ؟ (٢)

التفاف ساق کي دوسري تاویلیں بهي کي گئي هیں ' مگر ابن جریر کي نقاد نظر میں یہ سب مجروح هیں ' لکهتے هیں :

اولى الاقوال في ذلك بالصحة عندي قـول من قال : معني ذلـك والتفت ساق الدنيا بساق الاخرة ' وذلك شدة كرب المـوت بشـدة هـول المطلع ' والـذي يدل على ان ذلك تاويلـه ' قوله : الى ربك يومئذ المساق ' والعرب تقول لكل امر اشتد : قد شمر عن ساقه ' وكشف عن ساقه ... عني بقوله التفت الساق بالساق : التصقت احدي الشدتين بالاخرى كما يقـال للمـراة اذا

میرے نزدیک اس باب میں بهتر و صحیح قول اُن مفسرین کا هے جو آیت کے معنے یہ بتاتے هیں کہ دنیا کي ساق آخرت کي ساق سے مل جائیگي ' مطلب یہ هے کہ موت کي شدت و کرب هول مطلع کي شدت سے دوچار هوگي - اس مفهوم کي دلیل خود اسي آیت کا پچهلا جزو هے کہ " اُس دن تجهے اپنے پروردگار کي طرف چلنا هوگا " خطرہ جب بڑه جاتا هے ' اور بات سخت هوجاتي هے ' تو اهل عرب کهتے هیں " فلاں امر کي ساق سے دامن اُٹهه گیا " یا " اُس کي ساق کهل گئي " ... آیت میں ایک ساق کے دوسري ساق سے مل جانے کے معنے یہ هونگے کہ ایک سختي دوسري طرح کي شدت سے پیوست هوگئي '

[١] علي قال ثنا ابو صالح قال ثني معاوية عن علي عن ابن عباس قوله الخ

[٢] محمد بن سعد قال ثني ابى قال ثني ابى عن ابيه عن ابن عباس الخ

التصقت احدى فخذيها بالاخرى لفـاء (١)

جس طرح کبهي عورت کي ایک ران دوسري ران سے پیوستہ هوگئي هو تو اُسے لفاء (باهم پیوستہ هو جانے والي) کهتے هیں (١)

(ج) سورۂ نمل میں جهاں ملکۂ سبا کو خطاب کیا گیا هے :

قيل لها : ادخلى الصرح ' فلما رأتـه حسبـته لجة وكشفت عن ساقيها ' قـال انـه صـرح ممـرد مـن قواريـر (٢٧ : ٣٦)

ملـکۂ سبا سے کها گیا کہ محل کے اندر آؤ ' اُس نے محل کو دیکها تو پاني سمجهي ' اسي خیال سے اپني دونوں پنڈلیاں اُس نے کهول دیں ' سلیمان نے یہ دیکهکر کها کہ یہ تو شیش محل هے -

اس آیت میں کشف ساق کے معنے عام مفسرین نے پنڈلي کهولنے کے لیے هیں ' مگر امام رازي نے تبعاً دو تین باتیں اور بهي بیان کي هیں ' فرماتے هیں :

(١) انمـا فعل ذلك ليزيدهـا استعظـامـاً لامره ...

(١) حضـرت سلیمان نے شیش محل اس لیے بنوایا تها کہ ملکہ سبا کي نظر میں اُن کي عظمت بڑه جاے ...

(٢) كان المقصود من الصرح تهويل المجلس وتعظيمـه ....

(٢) تعمیـر محـل سے مجلـس کو خوفنـاک و با عظمت دکهـانا مقصود تها ......

(٣) حسبت ان سليمان عليـه السلام يغرقهـا فـي الـلـجـة (٢)

(٣) ملکۂ سبا سمجهي کہ حضـرت سلیمان اُس کو پاني میں غرق کیا چاهتے هیں (٢)

یہ تاویلیں اگر صحیح هیں تو ان کا ایک لازمي نتیجہ یہ هوگا کہ حضرت سلیمان (على نبينا وعليه الصلاة والسلام) نے ملکہ سبا کو مرعوب کرنے اور اُس کے دل پر اپني هیبت و عظمت کا سکہ بٹهانے کے لیے شیش محل تعمیر کرایا هوگا ' ملکۂ سبا اُسے دیکهه کر پاني سمجهي اور خیال کیا کہ سلیمان نے بد عهدي کي ' یهاں بلا کر تو مجهے غرق کیا چاهتے هیں ' اس خیال کے آتے هي ساق کهول دي ' یعني غیظ میں آگئي ' گهبرا اُٹهي ' ناراضي و ناخوشي بڑه گئي ' سخت هوگئي ' خطرہ پیدا هوگیا ' حضرت سلیمان نے یہ کیفیت دیکهي تو فرمایا : یہ پاني کا تموج نهیں هے ' شیش محل کا سراب هے ' ملکہ یہ سن کر پچهتائي ' اپني بدگماني سے پشیمان هوئي اور کها :

رب اني ظلمت نفسي ' واسلمت مع سليمـان للـه رب العاليـن (٢٧ : ٣٧)

میرے پروردگار ! میں نے (یہ بدگماني کرکے) اپني جان پر ظلم کیا ' اب میں سلیمان کے ساتهه هوکر رب العالمین کے لیے مسلمان هوتي -

یہ مطلب اگر صحیح هے تو حضرت سلیمان پر یہ اعتراض بهي وارد نهیں هو سکتا کہ اُنهوں نے کیوں ایسي ترکیب کي کہ ایک پرائي عورت اپني پنڈلیاں کهول دے اور وہ اُسے دیکهیں ؟ جب ایرادهي رفع هوگیا تو جواب دینے کے لیے کسي تاویل کي کیا حاجت ؟

(٦)

گذشتہ مباحث سے معلوم هوتا هے کہ :

(الف) قرآن کریم نے پنڈلي کے معنے میں ساق کا لفظ کهیں بهي استعمال نهیں کیا هے -

(ب) قرآن کریم میں کوئي ایسا لفظ نهیں هے جس سے قطعي ثبوت مل سکے کہ یوم یکشف عن ساق (وہ دن جب ساق کهلیگي) سے

(١) ابن جرير - ج ٢٩ ص ١٠٧ -

(٢) تفسير كبير - ج ٥ - ص ٨٩

عربي زبان اور علمي اصطلاحات

(مولانا السيد سليمان الزيدي)

تيس چاليس برس سے هندوستان ميں جديد اصطلاحات علميه کے وضع و تاليف کا مسأله در پيش هے - انگريزي اصطلاحات جو زياده تر لاطيني' يوناني' اور جرمن سے ماخوذ هيں' اُن کي شکل و صورت اور وضع و هيأت هندوستاني زبانوں سے اسي قدر متباين هے ' جس قدر ايک انگريز ايک هندوستاني سے -

هندوستان ميں هندو' اور مسلمان دو قوميں هيں ' دونوں کے پاس علوم و فنون و اصطلاحات کا قديم ذخيره موجود هے - ليکن بيسويں صدي کے بازار کيليے جن سکوں کي ضرورت هے ' وه اونکے کيسے ميں نهيں ' احباب کهتے هيں - چونکه انکے کيسوں ميں يه سکے نهيں اسليے انکے قديم طرز کے دار الضرب ميں يه سکے نهيں ڈهل سکتے ' هندو دوستوں نے تو اسکي تکذيب اسطرح کردي که جديد اصطلاحات کي ايک ڈکشنري ترتيب ديکر يه بتاديا که سنسکرت کے قديم آلات ضرب بيکار نهيں ' ليکن کيا مسلمان بهي اسکي تکذيب کر سکتے هيں ؟ ايک جماعت کهتي هے که نهيں -

کيا عجيب واقعه هے که عربي زبان جو اسلام سے ۷۰ - ۸۰ برس بعد تک ايک بالکل جاهل اور مفلس زبان تهي ' جسميں سامان تمدن کيليے الفاظ نه تهے ' جسکے پاس کوئي علم و فن نه تها ' جسکے پاس اصطلاحات کا وجود تک نه تها ' جسميں فلسفه و رياضي کے دقيق مسائل کي برداشت کي قوت نه تهي ' چند مترجمين عرب و غير عرب کي کوششوں نے وه وسعت پيدا کردي که سينکڑوں علوم و فنون اوسکے ايک گوشه ميں سما گئے ' منطق' فلسفه ' رياضي اور طب کي هزاروں اصطلاحات جنکا عربي ميں تخيل بهي نه تها ' دفعةً اوسي عربي زبان ميں اسطرح پيدا هوگئے که حقيقةً گويا وه اسيکے لئے بنے تهے - اس بنا پر سوال يه هے که وه زبان جسکے پاس کچهه نه تها ' اور سب کچهه هوگيا ' ب جب اسکے پاس بهت کچهه هے کچهه اور کيوں نهيں هوسکتا ؟

اسوقت عربي زبان کے ذخيرهٔ اصطلاحات کي فراواني کا اندازه س سے هوگا ' که دو ضخيم جلدوں ميں' جنکے صفحات کي داد تقريباً چار پانچ هزار هوگي ' احمد تهانوي نے کشاف طلاحات الفنون کے نام سے عربي زبان کي اصطلاحات علميه کو جمع ا هے ' اسکے علاوه خوارزمي اور جرجاني وغيره کے مختصر رسائل ى موضوع پر هيں -

ايک دوسري حيثيت سے عربي زبان کي وسعت اصطلاحات پر نظر و - قراءت ' تفسير' حديث' اصول فقه ' فقه ' تصوف ' کلام ' صرف ' و معاني و بيان ' بديع' عروض و قافيه' منطق' طبيعيات ' الهيات ' ت ' اقليدس ' فنون رياضيات مختصره ' مثلاً علم الاکر ' علم المرايا مثلثات ' اسطرلاب وغيره ' حساب ' هندسه ' کيميا ' جغرافيه ' طب فروع کثيره ' ان کے علاوه اور بهت سے علوم و فنون عربي زبان ميں موجود هيں ' هر علم و فن اپنے ساتهه سيکڑوں هزاروں اصطلاحات رکهتا هے اور يه تمام اصطلاحات اوس زبان کے خزانه کي مملوکات هيں جو آج غريب کهي جاتي هے !!

ايک اور بات بهي پيش نظر رکهني چاهيے - عربي زبان ميں علوم عقليه کا کثير حصه غير زبانوں سے منقول هوکر آيا ' جنميں زياده تر يوناني ' سرياني ' قبطي ' فارسي ' سنسکرت' زبانيں هيں ' چاهيے تها که ان زبانوں کے الفاظ مصطلحه عربي زبان ميں بهر جائيں - ليکن طب کے سوا هم کهيں انکا نام و نشان بهي نهيں پاتے ' علم هيات عربي زبان ميں سنسکرت سے آيا ' ليکن هزاروں اصطلاحات فلکيه ميں سے سنسکرت کي صرف دو اصطلاحيں عربي زبان ميں آئي هيں : " ج " اور " جيب " - پہلے کي اصل " اُوچ " اور دوسرے کي " جيوا " فلسفه بفروعها يوناني سے آيا ' ليکن علوم و فنون فلسفيه کي تقريباً پانچ چهه هزار اصطلاحات علميه ميں غير عربي اصطلاحات جو يوناني هيں حسب ذيل هيں :

	اصطلاح	اصل يوناني	تشريح
(۱)	اثير	ايتهر	ايتهر
(۲)	اسطرلاب	استرو ليبان	اصطرلاب
(۳)	اسطقس	استائي کي اس عنصر	
(۴)	اقليدس	ارکليدوس	اقليدس
(۵)	اقليم	کليما	اقليم (جغرافيه)
(٦)	اکسير	کسيرون	اکسير (کيميا)
(۸)	انبيق	انبيکس	قرع و انبيق (الکيميا)
(۸)	جغرافيا	جيو گريفيا	علم جغرافيه
(۹)	شعرى	سورئس	ستاره شعرى (فلک)
(۱۰)	سفسطه	سافسٹيز	فلسفهٔ مغالطه
(۱۱)	سفين	سفن	فانه (جر ثقيل)
(۱۲)	فلسفه	فيلاسفيا	فلسفه
(۱۳)	فيلسوف	فيلاسفس	فلاسفر
(۱۴)	فنطاسيا	فنٹسيا	حس مشترک
(۱۵)	جنس	جينس	جنس
(۱٦)	کيميا	کميا	کيمستري
(۱۷)	کوره	کورا	پرگنه (جغرافيه)
(۱۸)	مجسطي	ميگستى	نام کتاب (هيئت)
(۱۹)	مغل	مو'لوس	آلهٔ جر ثقيل
(۲۰)	منجنيق	ميگنيکن	علم آلات
(۲۱)	هيولى	هولا	ماده

طب ' جسميں اصطلاحات سے زياده اسماے امراض و ادويه کي حاجت تهي ' تمام علوم عربيه ميں سب سے زياده غير عربي الفاظ کي محتاج تهي ' اسي ليے هم طب کے اندر گو اصطلاحات ميں کم ليکن امراض و ادويه کے ناموں ميں کسي قدر زياده غير عربي الفاظ پاتے هيں ' ليکن پهر بهي ازروے قياس ايسي زبان ميں جسميں طب کا وجود تک نه تها ' اتنے الفاظ آئے بهي تو بهت کم آئے ' ان الفاظ

قسمیں کھاتے هیں ' حلف آٹھاتے هیں ' که یه وعده استوار ہے ' اس میں دوام و استمرار ہے ' یه عہد محکم ہے ' یه قول و قرار قانوني حیثیت رکھتا ہے ' زبان سے سب کچھه کہتے هیں ' اور هاتهه سے کام لینے کے وقت ' کچھه بهي یاد نہیں رکہتے ' ایسے لوگوں کے مطیع رهنا ذلت کي بات ہے ' اسلام اپنے فرزندوں کو ان کي اطاعت سے باز رهنے کي هدایت کررها ہے ' روکتا ہے ' منع کرتا ہے که خبردار ! یه قسمیں کہانے والے ذلیل النفس هیں ' ان کے حلف پر نه جانا ' یه ادھر کي بات اُدھر لگاتے هیں ' قوم میں تفرقے پیدا کراتے هیں ' منع خیر کے لیے نہایت مبالغے کے ساتهه آماده رهتے هیں ' حد سے بڑهجاتے هیں ' تعدي ان کا شیوہ ہے ' تطاول ان کي عادت ہے ' سرکشي ان کي خو ہے ' پاس عزت نه رکھنے ' ناموس کي نگاه داشت ضروري نه سمجھنے ' اور خاص خاص حالتوں میں رضامندي کے ساتهه حرامکاري تک کو قانونا جائز قرار دینے کي وجه سے ان کي تو اصل تک محفوظ نہیں ' یه تو صریح بد اصل هیں ' پھر ایسے لوگوں کي اطاعت کیوں کر پسندیده هوسکتي ہے ؟ اُن کو تو اپنے مال و اولاد کي فراواني و کثرت ' یعني فرط دولت و تکثیر آبادي کي وجه سے اتنا گھمنڈ هوگیا ہے که آیات قرآني کو پرانے ڈھکوسلے کہنے لگے هیں ' مصر کي ایک برگشته خرد و برافروخته مزاج مسلمان لیڈي (پرنسس صالحه) یورپ میں جاکر ایک روسي افسر سے شادي کرلیتي ہے ' اور اُسے مختار عام قرار دے کر اپني جایداد کے لیے دعوي دائر کراتي ہے ' مصر کي شرعي عدالت پچھلے مہینے میں اس دعوي کو خارج کردیتي ہے که مسلمان عورت نے احکام اسلام کي قید سے آزاد هوکر جب ایک نا مسلمان سے شادي کرلي تو پھر مسلمان کہاں رهي ' اور اب اُس کو جایداد کے مطالبے کا کیا حق رہ گیا ہے ؟ صحافت فرنگ اس فیصلے پر سختي سے نکته چیني کرتي ہے اور عام جرائد و مجلات یورپ کي گزشته اشاعتوں میں فریاد هوئي ہے که " اس آئین و اصول کے عہد میں اسلام کے احکام پر کیوں عمل هوتا ہے ؟ یه احکام تو صریحاً پرانے ڈھکوسلے (اساطیر الاولین) هیں " جب اس بے باک جماعت کو جناب الهي میں بهي گستاخي سے باک نہیں ' تو حیف ہے که بندگان الهي ایسے سرکشوں کے مطیع رهیں ' ان کي اطاعت سے فوراً کناره کش هوجانا چاهیے ' یه خوف بالکل بے محل ہے که مبادا نافرماني کي صورت میں کیسي پڑے ؟ کیوں که خدا ان سرکشوں پر عن قریب عذاب نازل کرنے والا ہے سنسمه علی الخرطوم کي وعید آچکي ہے ' اور اب اس کے پورے هونے میں بہت کم دیر رہ گئي ہے -

(۴) اراده تو کفار کا یہي ہے که باغ عالم (ممالک روے زمین) اُنہیں کے لیے مخصوص هوجاے اور اُس کے ثمرات سے اُن کے علاوہ کوئي دوسري غریب قوم مستفید نه هونے پاے ' مگر هنوز وہ خراب غفلت هي میں رهینگے که ذرایع شان و شوکت میں تباهي آجائیگي ' عظمت و رفعت کا سارا ساز و سامان خاک میں مل جائیگا ' چلے تو هیں که دنیا کو فتح کریں اور اقوام دنیا کو غلام بنا لیں ' مگر بجز محرومي قسمت کے اور کچھه حاصل نه هوگا ' اس وقت تو خدا کو بھولے هوے هیں ' لیکن انجام کار جب تباهي نازل هوگي تو وهي خدا یاد آئیگا جس کي اور جس کے گھر کي تذلیل و تخریب میں وہ اس وقت سرگرم هیں ' وہ ایسا نازک وقت هوگا که ان ظالموں کو بهي اپنے جور و ستم کا اعتراف کرنا پڑیگا ' اپني سرکشي پر پچھتائینگے ' ایک دوسرے کو الزام دینگے که ظلم نه کیے هوتے تو ملک و دولت سے کیوں محروم هوتے ' اس محرومي کے عالم میں یه امید ڈھارس بندھائے گي که ایک ملک گیا تو کیا ' شاید اس سے بہتر کوئي دوسرا ملک قبضے میں آجائے ' لیکن یه وہ عذاب نہیں که اس سے نجات ممکن هو ' اور کچھه اسي پر موقوف نہیں ' اس کے بعد جو آخري عذاب آئیگا وہ اس سے بهي خوفناک هوگا -

(۵) مسلمان کفار کے مقابلے میں ضرور کامیاب هونگے ' مگر کامیابي کے لیے شرط یه ہے که تقوی (شریفانه کیرکٹر) سے موصوف هوں ' چاهنے کو تو کفار اب بهي چاهتے هیں که مسلمان مجرم ثابت هوں اور اُن کے ساتهه مجرمانه برتاؤ کیا جائے ' اس غرض کي تکمیل کے لیے انتہائي کوشش کرینگے اور سب کچھه کر دیکھینگے ' مگر خدا ایسي ناپاک و نجس تدبیروں کو کامیاب نه هونے دیگا !

(۶) خطره هر سمت سے بڑھ چلا ہے اور اب اس کے منتہاے اشتداد کا وقت آیا هي چاهتا ہے ' ظالموں کو اسلام کے روبرو اظہار تذلل و اطاعت کي دعوت دي جائیگي ' مگر وہ کچھه ایسے بد حواس هونگے که یه بهي نه کرسکینگے ' جي بھر کے آج اسلام کي توهین کرلیں مگر کل هي سے ان کا تدریجي زوال اس طرح شروع هوگا که بالفعل تو اُن کو ڈھیل دي جارهي ہے ' لیکن آخر اُنہیں خبر بهي نه هوگي اور ان کي هستي فنا هوجائے گي ' خدا کي تدبیر بڑي پخته و محکم ہے ' وہ یه داؤ کھیل کرکے رهیگا -

(۷) کفار سے مسلمانوں کو کسي انعام کا طلبگار نه هونا چاهیے ' کسي احسان کا آرزومند نه رهنا چاهیے ' مسلمانوں کي کوئي چیز اُن کے قبضه میں جاتي رهے تو اُس کا معاوضه ملنے کي امید نه رکھني چاهیے ' جہاں کوئي امید نہیں ' توقع نہیں ' مطالبه نہیں ' وهاں تو کفار سرگرداں هي رهتے هیں ' جہاں ان چیزوں کا قدم آئیگا وهاں کیا هونا ہے !؟ مسلمان اگر کامیابي کے آرزومند هیں تو حصول کامیابي کے وقت تک نہایت مستقل مزاج و ثابت قدم رهنا چاهیے ' حضرت یونس پیغمبر تھے ' با ایں همه استقلال میں کچھه فرق آنا تھا که مصیبت میں پھنس گئے ' خدا کي رحمت شامل حال نهوتي تو نجات هي ممکن نه تهي ' اسي طرح مسلمان اگر مستقل مزاج نه رهے تو ابتلا سے مفر نہیں ' اور اگر صبر و ثبات و استقلال پر متمسک رهے ' تو یاد رکھو ' ثابت قدم هر ایک بلا سے محفوظ رهیگا ' اور انجام کار فاجتباہ و هو من الصالحین کا بهي مصداق ٹھریگا ' والله ولی التوفیق -

الهلال کی ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پہلا رساله ہے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

قہرمان مدافعۂ بحریہ

کپتان رؤف بک

حمیدیہ مرمت کے بعد

حمیدیہ جہاز شکستگی کے بعد
جسمیں گیارہ گز مربع سوراخ ہوگیا ہے

رؤف بک حمیدیہ میں

حمیدیہ بحالت شکستگی قسطنطنیہ
جارہا ہے! حصۂ پیشیں زیر آب ہے

کي تفصيل چونکه يہاں موجب تطويل هے اسليے هم صرف بيان اعداد پر اکتفا کرتے هيں :

نام زبان	اسماے امراض	اسماے ادویہ	اصطلاحات طبيه
سنسکرت	۰	۱۲	۰
سرياني	۵	۳	۴
يوناني	۱۰	۶۶	۸
فارسي	۲	۴۳	۰

کيا يه قابل حيرت امر نہيں ؟ که سيکڑوں بيماريوں کے ناموں ميں عربي زبان کو صرف سترہ اٹھارہ ' اور هزاروں دواوں کے ناموں ميں صرف ۱۲۴ غير عربي الفاظ کي احتياج هوئي ؟ کيا اس سے عربي زبان کي وضع اصطلاحات علميه ميں غير معمولي وسعت ظاهر هوتي ؟

خود عربي زبان سے جب يورپ کي زبانوں ميں علوم و فنون کے ترجمے هوئے ' تو سيکڑوں عربي اصطلاحات اور نام يورپ کي زبانوں ميں پهيل گئے ' عہدے ' تجارت' اور جهاز راني کے متعلق جو الفاظ هيں اون سے قطع نظر کرکے حسب ذيل الفاظ علميه جو اس وقت مستحضر هيں پيش کي جاتي هيں :

۱ ــــ هيأت

آخرالنهر	Accarnar	برج حمل کا ايک ستاره
اصطرلاب	Astrolabe	ايک آلۂ هيأت
الدبران	Aldebraun	برج ثور کا ايک ستاره
راس الغول	Alghol	ايک ستاره
الرجل	Rogel	ايک ستاره
السمت	Azimuth	ايک نقطۂ فلکي
العضاده	Alidade	ايک جزء آلۂ اسطرلاب
العنکبوت	Alankabuth	" " "
المناخ	Almanac	تقويم ' جنتري
النسر الطائر	Althair	ايک ستاره
النسر الواقع	Wega	ايک ستاره

۲ ــــ کيميا

الاکسير	Elixir	اکسير
الانبيق	Alambec	ايک آله معروف به قرع انبيق
بورق	Borax	ايک نمک کيمياوي
القلي	Alcali	"
الکحول	Alcohol	الکہل
الکيميا	Alchemy	کميسٹري

۳ ــــ حساب

الجبر والمقابله	Algebre	جبر و مقابله
الخوارزمي	Algorism	حساب کي ايک قسم' منسوب به خوارزمي
الصفر	Chiffre	صفر

۴ ــــ طب

جلاب	Juleps	جلاب
شراب	Serup	شربت
شربه	Serbet	شربت
عرق	Arrack	عرق

ان مثالوں سے يه ظاهر هوگا که عربي زبان جسطرح اور زبانوں سے اصطلاحات قرض لے سکتي هے' اسي طرح اوروں کو قرض دے بهي سکتي هے -

اسلام کي گذشته تاريخ هميشه مستقبل کيليے چراغ راه رهي هے - همکو اسپر غور کرنا چاهيے که گذشته دور وضع اصطلاحات ميں کيونکر يه مشکل طے هوسکي ؟ اور کيونکر عربي زبان اسقدر خوبصورت ' مختصر اور مناسب اصطلاحات پيدا کرسکي ؟

(۱) مترجمين ' خواه وه عرب هوں يا غير عرب ' ايسے متعين کيے جاتے تهے' جو زبان مترجم عنه کے علاوه خود عربي زبان سے کامل واقفيت رکهتے تهے - يعقوب کندي خود عرب تها' ابن مقفع گو فارسي تها مگر اتنا بڑا بلند پايه اديب تها که اسکي عربي تصنيفات آج تک عربي علم ادب کا گراں بہا سرمايه شمار کي جاتي هيں - سالم جو بنو اميه کے دربار کا ايک مترجم تها' نهايت بليغ و فصيح اللسان تها - بلاذري جو تيسري صدي کے اواخر ميں فارسي کا مترجم تها' اسکي عربي تصنيفات ادب کا بہترين نمونه هيں حنين جو مترجمين بغداد کا سرخيل تها ايک طرف تو اسکندريه ميں هومر کے کلام پر سر دهنتا تها اور دوسري طرف بصره آکر خليل بصري سے سيبويه کے پہلو به پہلو عربيت کے نکتے حل کرتا تها ! قسطا بن لوقا ايک دوسرا مترجم ايک طرف تو يوناني النسل تها ' دوسري طرف بچپن سے شام کا پرورش يافته تها ' جسکي وجه سے عربي زبان اوسکي زبان ثاني هوگئي تهي

(۲) يوحنا بن بطريق' ابن ناعمه حمصي ' اور اسحاق وغيره جو عربي زبان سے کامل واقفيت نہيں رکهتے تهے ' اونکے اکثر تراجم کي کندي' ثابت بن قرة ' حنين ' اور فارابي وغيره تصحيح کرتے تهے' اور اسطرح کانٹ چهانٹ کر' حک و اصلاح کے بعد' ايک مناسب ترجمه رواج پاتا تها - چنانچه مجسطي کا' جو علم هيأت کي مشهور کتاب هے' عربي زبان ميں تين چار بار ترجمه هوا اور ترجمه کي اصلاح هوئي -

(۳) بعض مترجم ايسے هوتے تهے جو صرف لفظي ترجمه کرديتے تهے' اور دوسرے اهل زبان اوسکي عبارات و مصطلحات کي تهذيب و انتخاب کرتے تهے -

(۴) غير زبان کي اصطلاحات کے مقابله ميں اگر عربي ميں عمده لفظ هاتهه نه آيا ' تو خواه مخواه اوسکي تلاش و جستجو ميں وقت ضائع نہيں کيا گيا ' بلکه اوسوقت بعينه وهي لفظ عربي ميں رکهديا گيا ' بعد کو اگر وهي لفظ صيقل پاکر خوبصورت و متناسب هوگيا تو باقي رهگيا ورنه متروک هوگيا اور دوسرا لفظ اوسکي جگه پر پيدا هوگيا - "جنس" کے ليے عربي ميں کوئي لفظ نه تها - يهي لفظ عربي ميں رکهديا گيا ' اور پهر يه اسطرح عربي ميں کهپ گيا که چوتهي صدي ميں يهه يوناني لفظ ايک خاص عربي لفظ بن گيا تها - تجانس و مجانسه اوسکے مشتقات جاري هوگئے ' اور خود متنبي کو کهنا پڑا :

من اين جانس هذا الشادن العربا ؟

آج کتنے اشخاص هيں جو يهه بهي نه جانتے هونگے که " جنس " عربي کا لفظ نہيں - " ميٹر " کيليے جسکو فارسي ميں " مايه " کہتے هيں' عربي ميں کوئي لفظ نه تها ' اوسکے ليے يوناني لفظ هيولي رکهديا گيا ' جو آج تک مستعمل هے' "ايساغوجي" " قاطيغورياس " اور " انالوطيقا " وغيره بعض الفاظ اسي طرح رکهديے گئے تهے ' ليکن ' انکي جگهه "کليات خمس" "مقولات عشر" اور " برهان " نے ليکر اونکو بالکل بهلا ديا -

بعض علوم و فنون کے نام جنکے مقابل عربي نام اس وقت نه مل سکے ' بعينه عربي ميں منتقل کر ليے گئے ' ليکن تهوڑے هي دنوں ميں اونکے ليے پهر عربي نام پيدا هوگئے اور اب پہلے يوناني ناموں کو کوئي جانتا بهي نہيں ' مثلا :

بقیۂ دولت عثمانیہ ایشیا میں

مسئلۂ عراق

بغداد، دجلہ، بازار، بیرون شہر، ایک پل، اور عرب مسافر عراق

اثولوجیا	Theology	الہیات
ارثما طیقا	Arithmetic	حساب
ریطوریقا	Rhtorics	خطابت
برطیقا	Poetic	شعر
اسطرانومیا	Astronomy	ہیأت

لیکن حسب ذیل نام :

سوفسطیقا	Sophism	مغالطہ
موسیقا	Music	علم الاصوات والنغم
کیمیا	Chemistry	علم التحلیل والتعقید
جغرافیا	Geography	علم تقویم البلدان

بصورت سفسطہ ' موسیقی ' کیمیا ' اور جغرافیہ ' جو عربی ناموں سے مختصر اور چھوٹے ہیں ' اب تک مستعمل ہیں -

امور سابقۃ الذکر سے حسب ذیل نتائج مستنبط ہوتے ہیں :

(۱) مترجم ایسے ہونے چاہیئیں جو علوم قدیمہ و جدیدہ دونوں سے باخبر ہوں ' اور انگریزی دانی کے ساتھہ عربی زبان سے بھی واقف ہوں -

(۲) اگر ایسے مترجم سر دست قوم میں موجود نہوں تو دو ایسے اشخاص کو مل کر کام کرنا چاہیے جن میں سے ایک علوم جدیدہ اور دوسرا السنہ و علوم قدیمہ کا ماہر ہو -

(۳) اگر یہ بھی ممکن نہو تو ترجمہ کے بعد اصطلاحات کی موزونی ' طریقۂ ادا کی تسہیل ' اور دوسری ضرورتوں کے لیے ' ایک مجلس یا چند اشخاص معتبر کی نظر سے ترجمہ کو گذرنا چاہیے -

افسوس ہوا جب میں نے دیکھا کہ میو کالج اجمیر کے ایک مسلمان پروفیسر نے پولیٹکل اکانومی پر ایک رسالہ لکھا ' زبان اس قدر ناقص ' اصطلاحات اس قدر ناموزوں ' اور طریقۂ ادا اس قدر ژولیدہ تھا ' کہ رسالہ عالم علمی میں بالکل روشناس نہو سکا - قابل غور ہے کہ اس وقت جب ہندوستان میں انگریزی زبان عام نہ تھی ' اور علوم جدیدہ سے لوگوں کو توحش تھا ' یعنی ابتداے عہد انگریزی میں علامہ تفضل حسین خاں لکھنوی مصنف رسائل ریاضیات جدیدہ ' غلام حسین خان جونپوری صاحب جامع بہادر خانی ' مولوی کرامت علی جونپوری (کلکتہ) مولوی محمد حسین لکھنوی لندنی ' شمس الامراء بہادر حیدر آباد صاحب سلۂ شمسیہ وغیرہ نے علوم جدیدہ پر جو کتابیں لکھی تھیں اور جو اصطلاحات قرار دیے ' گو علوم و مسائل اب بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں ' پھر بھی وہ اب تک ہمارے جدید مترجمین کے لیے نمونہ ہیں -

(۴) اگر بعض عربی و فارسی اصطلاحیں بہم نہ پہونچ سکیں تو خود اصل اصطلاحوں کو اردو میں لکھدینا چاہیے - آیندہ عربی کی طرح یا تو ان اصطلاحات کا قائم مقام پیدا ہو جائیگا ' یا ترش کر وہی لفظ ایک خوشنما اور مناسب شکل اختیار کر لیگا ' آخر اردو میں اکسیجن ' نیٹروجن ' ہائیڈروجن ' کیمسٹری ' ایوولیوشن ' اکانمی ' وغیرہ بہت سی علمی اصطلاحیں رائج ہو گئی ہیں اور لوگ ان کو اب بے تکلف سمجھتے ہیں ' نطرون (یعنی نیٹروجن) کا لفظ ہم نے آٹھویں صدی ہجری کے لٹریچر (آثار البلاد قزوینی میں) دیکھا ہے ' کوئی ضرورت نہیں کہ کوشش کی جاے کہ نیٹروجن کی بجاے ' جو اب پھیل چکا ہے ' نطرون استعمال کیا جاے ' جو عربی میں مستعمل ہے -

مسئلۂ وضع اصطلاحات میں سب سے پہلے علوم کا نمبر آتا ہے ' ہمارے دوست مسٹر عبد الماجد چاہتے ہیں جیسا کہ عند المکالمہ ظاہر ہوا ' کہ علوم کیلئے ایسے نام وضع کیے جائیں جن سے صفات اور فاعل بآسانی و با ختصار بن سکیں ' جس طرح یوروپین زبانوں میں بنتے ہیں ' نیز شکل فاعلی و وصفی میں امتیاز ممکن ہو ' مثلاً کیمسٹری ایک علم کا نام ہے ' ماہر فن کیمسٹری کو کیمسٹ (Chemist) کہینگے ' اور کیمسٹری کی کسی چیز کو کیمیکل (Chemical) ' یہ نہایت آسان طریقہ ادا ہے ' اردو میں بصورت صیغۂ واحد کیمیائی کہہ سکتے ہیں ' لیکن صورت فاعلی و وصفی میں کوئی امتیاز نہیں ' اکثر علوم کے نام میں اس سے زیادہ یہ مشکل پیش آتی ہے ' مثلاً علم الجمال ' علم النفس ' علم الاخلاق ' کہ یہاں کیمیائی کی ترکیب بھی جائز نہیں -

لیکن اولاً ہم کہتے ہیں کہ یہ خصوصیات زبان ہیں ' جنکی اصلاح نہیں ہو سکتی ' ثانیاً اگر ہم اختصار خواہ اور سہولیت طلب ہیں تو ہمکو جمالی و نفسی اور اخلاقی کہنا چاہیے ' وصف اور فاعل کا فرق طریقۂ استعمال اور سیاق و سباق عبارت سے ظاہر ہوگا ' مثلاً " ایک اخلاقی کی یہ راے تھی " یہاں صیغہ فاعلی سمجھا جاتا ہے - " یہ ایک اخلاقی مسئلہ ہے " یہاں وصف ہونا ظاہر ہے ' خوشنمائی اور نا خوشنمائی کا سوال نہ کیا جاے کہ کثرت استعمال و تکرر سماع ' خود غازۂ روے نازیبا ہے -

علوم کے نام میں اسماے مرکبہ سے گھبرانا نہ چاہیے ' خود یونانی اور جرمن علوم کے نام عموماً مرکب ہیں اور کثرت استعمال سے واحد معلوم ہوتے ہیں ' مثلاً فزیا - لوجی ' جیو - گریفی ' تھیا - لوجی وغیرہ

ہم یقین دلانا چاہتے ہیں کہ منطق ' طبیعیات ' الہیات اور ریاضیات میں ' اور خصوصاً ریاضیات میں بہت کم الفاظ کی تلاش کی ضرورت ہوگی ' غالباً جن لوگوں نے جامع بہادر خانی تالیف غلام حسین اور علم الفلک عملی تالیف کرنل فاندیک امریکی وغیرہ دیکھی ہے وہ اسکی تصدیق کرینگے ' منطق کے فصول جدیدہ کیلیے بھی الفاظ موجود ہیں ' طبعیات اور الہیات کا بھی یہی حال ہے ' اصل دقت ان علوم میں ہے جو بالکل نئے ہیں ' پس کیوں نہ ابتدا انہیں علوم اول الذکر سے کی جاے ؟

بہر حال اب کام شروع ہونا چاہیے - آیندہ نمبر میں ہم علوم کے نام سے ابتدا کرتے ہیں ' ہم سے زیادہ جو احباب اس منصب کے مستحق ہیں انکو دعوت ہے کہ اس بنیاد پر عمارت بلند کریں -

فذکر ! ان نفعت الذکری ؟

حادثۂ کانپور کے متعلق قاہرہ (مصر) میں بھی ایک جلسہ ہوا ' جس کے متعدد مصادقات میں سے بعض یہ ہیں :

(۱) یورپ کی جانب سے کعبۂ شریفہ کی نسبت جو خطرہ ہے شہادت مسجد کانپور نے اس کو تازہ کر دیا ہے -

(۲) حاجیوں کی روانگی کا اجارہ ایک انگریزی جہاز راں کمپنی کو دینا ایک سیاسی حکمت ہے ' اور اس سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کارروائی یورپ کی آرزوی دیرینہ ' منع حج و اتحاد بین المسلمین کا پیش خیمہ تو نہیں ہے ؟

(۳) انگریزوں نے ہندوستان کو مسلمانوں سے لیا ہے ' اب اس موقع پر اسلامی معابد کی تخریب و انہدام ہندوستان کی ہزار سالہ اسلامی عزت کا انہدام ہے -

(۴) ہندوستان کے جو لیڈر اس موقع پر خاموش ہیں ' اور اب بھی حکومت کی درباداری و مجاملت میں سرگرم رہتے ہیں ' انہیں بالیکاٹ کر دینا چاہیے اور کسی مسلمان کو آیندہ ان سے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہیے -

ایشیائی ترکی میں کیا حصہ ملیگا ؟

لندن ٹائمز کا خاص نامہ نگار یکم اگست سنہ ١٩١٣ع کی اشاعت میں لکھتا ھے :

" اسٹمپا آف تورن لکھتا ھے کہ اجتماع کیل (Kiel) کے نتیجہ کے متعلق ابھی تک کوئی سرکاری مراسلت نہیں شائع ہوئی ھے ' لیکن ہر شخص جانتا ھے کہ کس موضوع نے دو بادشاہوں اور اُن کے وزیروں کو مشغول کر رکھا ھے ؟

جو مسئلہ زیر بحث ہو سکتا ھے وہ صرف ایک ' اور ھمارے آجکل کے ڈپلومیٹک مسائل میں سب سے اہم ھے ' یعنی کیا اطالیا کو تحالف ثلاثی میں اپنی ایشیائی پالیسی کے لیے کوئی بنیاد ملیگی ' یا اس مدعا کے لیے اس کو کہیں اور دیکھنا چاھئے ؟

ملوک و وزراء کے علاوہ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کیا نقشۂ عمل طے ہوا ھے اور تکمیل کے کیا احتمالات ھیں ؟ اس اجتماع کے متعلق ناعاقبت اندیش اشخاص ہم کو اس امید کی اجازت دیتے ھیں کہ اتحاد جرمنی و اطالیا بحر اڈریاٹک میں ھماری جگہ متعین کرنے کے بعد ہم کو میڈیٹرینین یا لیوانٹ کی طرف بڑھائیگا اور اگر مجمع الجزائر پر نہیں تو ترکی کی مضبوط زمین پر تو ضرور ھمارے قدم جما دیگا - نیز اطالیا جرمنی کے ساتھہ ملکر ترکی کے تصفیہ کو ایک بعید ترین مستقبل کے لیے ملتوی کر دیگی - یہ اخبار مستند ھے اور عموماً اس کے خیالات قابل لحاظ ہوتے ھیں -

اسلام کی خدمت

ادرنہ پر ترکی قابض نہ رہنے پائیں

یکم اگست کی اشاعت میں نیرایسٹ لکھتا ھے :

قسطنطنیہ میں دول کی طرف سے ملاقاتوں کی ضرورت ہوسکتی ھے - (یہ ملاقاتیں ہوچکیں اور ناکام رہیں) لیکن ان ملاقاتوں کی تعبیر دباؤ ڈالنے سے نہیں کی جاسکتی ' بلکہ یہ ایک ایسی مداخلت ہوگی جسکا مقصد عثمانی شاھنشاھی کو انجمن اتحاد و ترقی کی خود کشی کی سیاست سے بچانا ہوگا - حلفاء بلقان آپس میں صلح کرنے سے پہلے اس سرحد کی ضمانت کی ضرورت کو محسوس کر رھے ھیں جو ان کو معاہدۂ لندن کی رو سے ملی ھے - اگر موجودہ عثمانی وزارت نہیں سمجھہ سکتی کہ اس ضمانت کے کیا معنی ھیں ' تو پھر دخل ضروری ہو جائیگا ' دول یورپ کو جنھوں نے عثمانی شاھنشاھی کے استحکام کی تائید کا اقرار کیا ھے لازم ھے کہ حکمرانوں کو غلطی سے محفوظ رکھنے کے لیے سنجیدہ عملی تدابیر اختیار کریں ... ...

اگر ادرنہ پر دوبارہ قبضہ اپنے دشمنوں پر ترکی فوج کی برتری سے انجام پذیر ہوا ہوتا تو تخلیہ کا سوال نہ تھا ' لیکن اس میں اگر کوئی برتری ھے تو وہ انور بے کی ارزان فتح سے زیادہ نہیں ' اسی (ادرنہ) پر ترکوں کے قابض ہو جانے سے سواد قسطنطنیہ ریاستہاے بلقان کے قبضہ کے خطرہ میں پڑسکتا ھے ' لہذا اس وقت برطانیہ اسلام کی رو سے اچھا کر رھی ھے اگر وہ باب عالی سے ایک ایسا سوال کرتی ھے جو مسلمانان ھندوستان نہیں کر سکتے " وہ سوال کیا ہوگا ؟ یہی کہ باب عالی ادرنہ کو خالی کر دے ' کیونکہ ظاھر ھے کہ یہ ایک عظیم الشان اسلامی خدمت ھے ! !

فتنۂ شام

(جناب محمد فضل امین صاحب)

عہد قدیم کے استبداد نے بے خبری و غفلت کے زیر سایہ دولت عثمانیہ کو ہر حیثیت سے مجموعۂ ضعف و کمزوری بنادیا ' فرنگی مشنوں کو مدت دراز سے ملک شام و فلسطین میں اپنی ریشہ دوانیوں کا موقعہ مل گیا ھے - جب سر جون ھورٹ نے مصلحت ملکی کے لحاظ سے ٹوم براون سکول ڈیز کو جو الہ آباد کے میٹریکولیشن کے نصاب تعلیم میں شامل تھی ' درس سے خارج کرنا چاہا تو انہوں نے کہا تھا کہ " جب ایک اسکاٹ ماہر فن تعلیم نے الہ آباد کالج کی لائبریری میں اس کتاب کا نسخہ دیکھا تو اسنے نہایت تعجب سے کہا کہ : ایسی کتاب اور دارالفنون ھندوستان کی لائبریری میں ! ! " مگر قسطنطنیہ اور بیروت میں جتنے امریکی و فرنگی مدارس ھیں انکے کتب خانے دنیا بھر کے بغاوت آفریں لٹریچر کا مخزن بنے ہوے ھیں - ان مشن کالجوں کے تعلیم یافتہ عرب جو مذھباً عیسائی ھیں ھمیشہ سے اسلامی سیادت کی مخالفت کرتے چلے آئے ھیں اور ان میں سے اکثر لوگ امریکہ میں جا آباد ہوے ھیں -

سنہ ١٣ ھجری میں ' جب مسلمانوں کی لڑائی اھل فارس سے ہورھی تھی ' تو عیسائی قبائل عرب بھی مسلمانوں کے ساتھہ ہو کر عربی عصبیت کیلیے اھل فارس سے لڑتے تھے ' مگر آج فرانس و امریکہ کے مکاتب و مدارس نے ان عربوں کو بھی بے حمیت بنا دیا ھے -

گذشتہ واقعات نے بتادیا ھے کہ اقوام اسلام کی فلاح و بقاء ' خواہ وہ عرب ہوں یا عجم ' دولت عثمانیہ کے ساتھہ وابستہ ھے ' اسلیے مسلمان عربوں کا فرض ھے کہ حفظ دین و اعتصام بحبل اللہ المتین کو واجب سمجھکر فتنہ کو دبائیں ' والفتنۃ اشد من القتل

فان النار بالعیدان تذکی
وان الحرب اولہا کلام

جب مسلمان یہ دیکھتے ھیں کہ عربوں کا تعلیم یافتہ گروہ دولت عثمانیہ کا بدخواہ ھے ' تو ان کو نہایت صدمہ ہوتا ھے ' اور وہ اپنے بے گناہ عرب بھائیوں سے مایوسی بلکہ نفرت کا اظہار کرتے ھیں ' مگر حقیقت یہ ھے کہ اس طعن و تشنیع کے مستحق عرب نہیں بلکہ عیسائی ھیں -

خدا کے فضل سے اب اھل عرب کی آنکھیں کھلتی جاتی ھیں ' انہوں نے اطالیہ اور فرانس کے انسانیت سوز مظالم کا منظر ساحل افریقہ پر خوب دیکھا ھے - وہ انشاء اللہ ان سبز باغوں کو دیکھکر کبھی نہیں للچا سکتے ' جو دشمنان ملت اکثر انکو دکھایا کرتے ھیں -

ترکی میں عربوں کی ترقی کے لیے ہر طرف راھیں کشادہ ھیں ' ہم دولت عثمانیہ کی تعریف نہیں کرتے کہ حکومت اور سیاست کے

مظالم بلقان

جنگ تقریباً ختم ہوگئی ' مگر سلسلۂ مظالم کا ہنوز خاتمہ نہیں ہوا - ایم - رایڈیہ ڈرہم نے سقوطری سے نیرایسٹ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے ' جو یکم اگست سنہ ١٩١٣ع کی اشاعت میں چھپا ہے ' اس میں لکھتے ہیں :

" مجھے یہ معلوم کرکے سخت تکلیف ہوئی کہ میرے متعلق یہ خبر اڑائی گئی ہے کہ میں یہاں صرف مالیسوری کیتھولک عیسائیوں کو مدد دے رہا ہوں - میں یہ کہنے کے لیے خوش ہوں کہ مسٹر ارچین نے اسکی تکذیب کی ہے - میں آپ سے اس امر کے بیان کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ سرویوں اور جبلیوں (مانٹی نیگرین) دونوں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ " جب زمین ایک بار ہماری ہوجائیگی تو پھر مسلمانوں کا سوال باقی نہیں رہیگا " (جیسا کہ میں نے جبلیوں کو خاص طور سے بار بار اس فیصلہ کا اعلان کرتے سنا ہے) اس فیصلہ پر عمل درآمد کے لیے نہایت وحشیانہ طور پر ایسی کارروائی شروع کردی ہے' جس کی وجہ سے مسلمان آبادی کا یہاں رہنا غیر ممکن ہو جائے -

وہ صرف یہی نہیں کرتے کہ تمام گاؤں کو جلادیتے ہیں بلکہ گھروں کی دیواروں کو ڈھا کے پتھروں کا ایک ڈھیر لگا دیتے ہیں - وہ لباس میں سے ایک کپڑا بھی نہیں چھوڑتے ' لوٹ کے مال کے بوجھ سے خمیدہ کمر جبلی عورتیں جوق در جوق پارڈگورٹزا آرہی ہیں -

ایک بوسینی فدا کار (والنٹیر) نے ' جس نے ولایت توموہ کو لٹتے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا ' نہایت تلخی سے بیان کیا کہ " ایک جبلی عورت ایک قمیص چرانے کے لیے سو کیلومیٹر زمین طے کرکے آئیگی ! " -

یہ لوگ بالکل بے رحم ہیں - جب میں نے ایک عورت سے' جو چند بچوں کے کپڑے لوٹ کے لائی تھی' کہا : " بچے سردی کے مارے مرجائینگے " تو اس نے جواب دیا : " خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا ' یہ مسلمان ہیں - ان کا مرنا ہی اچھا "

جبل اسود نے یورپ سے بآواز بلند فریاد کی کہ اسکو پھیلنے کے لیے سقوطری کے قرب و جوار میں زرخیز میدان درکار ہیں - جب یہ اعتراض کیا گیا کہ " یہ زمینیں بڑی حد تک مسلمان دہقانوں کی پرائیوٹ ملکیت ہیں " تو ہمیشہ یہ جواب ملا کہ " ان کو چھوڑنا پڑیگا ' ان کو ایشیا جانے دو "

ان بد قسمتوں کے کھنڈروں کے محاصرے کے لیے ان کے زیتوں اور میوے کے درخت کاٹ ڈالے گئے ' گرادیے گئے - بہت سے مواقع پر جڑوں میں آگ لگادی گئی کہ پھر دوبارہ نہ اگنے پائیں - غرض گھاس ' غلہ ' تنباکو ' سب لوٹا گیا - مویشی لیلیے گئے ' باغ اجاڑ دیے گئے اور جو کچھ بچا اسمیں آگ لگا دی گئی -

جب سے کہ میں یہاں یکم اپریل کو آیا ہوں ' جس قدر سرمایہ مجھے انجمن اعانۂ مقدونیہ نے دیا تھا یا میں خود جمع کرسکا تھا ' اس کو تقسیم کرتا ہوا ' گھوڑے پر ایک ویران کیے ہوے مقام سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے مقام پر جاتا رہا ہوں ' اس سرمایہ کے علاوہ وہ کپڑے کی گٹھریاں بھی تھیں جو میرے بعض انگریز دوستوں نے یا برطانی صلیب احمر کے بعض ارکان نے دی تھیں مگر میں برابر مزید تاراج شدہ آبادیوں کو دیکھتا اور ان کے حالات سنتا رہا - میرا سرمایہ تقریباً ختم ہوگیا ہے - اس ضلع میں برطانی صلیب احمر کی طرف سے ایک پینی بھی نہیں بھیجی گئی ہے - پہاڑی نہایت قابل رحم حالت میں نیم برہنہ اور نیم فاقہ زدہ ' سروی فوج کے نقش قدم پر روزانہ چلے آرہے ہیں - ان میں نصف بالکل کیتھولک ہیں - سب نے یکساں تکلیف اٹھائی ہے - وہ اپنے فاقہ کش اور خان و ماں برباد خاندانوں کے لیے مدد مانگتے ہیں' میں مجبوراً ان سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے ہمسایوں سے کہدیں کہ اب نہ آئیں ' کیونکہ سرمایہ ختم ہوگیا ہے ! -

ان کے علاوہ مجھے جبلی (مانٹی نیگرین) سرحد کے اندر ٢ - سو گھروں کے لیے' جو بالکل جلا دیے گیے ہیں' ضروری اپیل کرنا ہے - یہ تمام مسلمان ہیں - سقوطری کے مشرق میں کیتھولک گھروں کی ایک تعداد ہے جس کو جبلیوں نے بالکل تاراج کرڈالا ہے - لیکن جو گھر صرف لوٹے گئے اور جلائے نہیں گئے' ان کو میں مجبوراً مدد دینے سے انکار کردیتا ہوں ' گو ان کی حالت بھی سخت قابل رحم ہوتی ہے - جن مظلوموں کی میں نے مدد کی ہے انمیں سے تین ربع مسلمان تھے -........................

ان واقعات پر مجھے اس اضافہ کرنے کا اور بھی افسوس ہے کہ جبل اسود میں پارڈ گورٹزا کے گورنر نے سرحد کے ان مسلمانوں کو جن کے گھر جبلیوں نے جلائے تھے ' غذا وغیرہ پہنچانے سے روکا .... گوسینجی کے تمام مہاجرین بیان کرتے ہیں کہ وہاں مسلمانوں کو بجبر ارتھوڈکس بنانے کا سلسلہ جاری ہے - ترغیب کے ذرایع ' تازیانے اور بالاخر موت کی دھمکی ہے - مسلمان بچوں کو ان کے والدین کی مرضی یا اجازت کے بغیر گرجوں میں اصطباغ دیا گیا ہے .... "

بلغاریا کے خونخوار جرگے

جب تک مسلمانوں پر مظالم ہوتے رہے یورپ کے کسی اخبار نویس کو ان پر رحم نہ آیا ' لیکن ستم پیشہ بلقانیوں نے جب خود اپنے ہم مذہب نصرانیوں پر مشق جفا شروع کی تو دنیای صحافۃ (یوروپین پریس) میں واویلا مچ گیا - نیر ایسٹ بلغاریوں کی نسبت لکھتا ہے :

" اس امر کی شہادت نہایت قوی ہے کہ بلغاری بڑی بےرحمی سے عورتوں ' مردوں ' اور بچوں کو ذبح کر رہے ہیں ' اپنی واپسی میں جس شہر یا گاؤں سے گذرتے ہیں اس کو خاک سیاہ کر دیتے ہیں - جو کچھ ہم یہاں سنتے ہیں اگر اس کا ایک عشر بھی صحیح ہے تو وہ دوسری قوموں پر حکومت کرنے کے لیے موزوں نہیں ' وہ اپنے حدود کے اندر جس قدر جلد ہٹا دیے جا لیں اسی قدر بہتر ہے - اب تک انہوں نے نہایت ناراضی کے ساتھہ ان تمام حرکات سے انکار کیا ہے' اور ان کا الزام سرکاری طور پر ان خانہ بدوش جرگوں پر ڈالا گیا ہے جو (اسی طرح کے یونانی جرگوں کے ساتھہ مل کے) مقدونیا کے حق میں زمانۂ دراز سے ایک عذاب بن رہے ہیں - مگر یہ ایک کھلا ہوا راز ہے کہ حکام نے ان جرگوں کو غیر بلغاریوں کے قلع و قمع کے لیے استعمال کیا' گو سرکاری طور پر اس سے انکار کیا گیا ہے -

اگر شاہ فرڈیننڈ اپنے مقدونیہ و تھریس کے دورے میں' جس کو تین یا چار مہینے ہوے' ان خونخوار جرگوں سے مختلف مواقع پر' علانیہ معانقہ اور بوسوں کے بدلے' ان میں سے چند مشہور بدمعاشوں کو پھانسی دیدیتے (جیسا کہ حال میں ترکوں نے دوبارہ قبضہ تھریس کے بعد چند باشی بزوقوں کے ساتھہ کیا) تو یہ انکار ایک حد تک تسلیم کیا جا سکتا تھا - ....

ہیڈ کوارٹر سے ایک تار اس مضمون کا شائع ہوا ہے کہ ڈاکسیٹو نامی ایک مقام کی ٣٠ ہزار آبادی میں سے ٢٥ ہزار نہایت وحشیانہ طریقے سے ذبح کردیے گیے ہیں - شاہ قسطنطین نے قوالا کے قونصلوں کو عین موقع پر بلایا ہے تا کہ وہ خود آ کے اس کی تصدیق کریں "

آپکی مثال بجنسہ اُس مسافر کی طرح ہے جو ریل کے سامنے سے نکل جانے پر ایک عجیب بے بسی کے انداز سے منہہ بناکر رہجاتا ہے ' اور جو صرف اپنی ذراسی غفلت کی وجہ سے اس حالت کو پہونچا -

خدا کرے کانپور کا قابل نفرت حادثہ اب بھی مسلمانوں کے لیے تازیانۂ عبرت ہو - وہ اب بھی خبر دار ہو جائیں ' اور اپنے حقوق کی حفاظت بجاے غیروں کے سپرد کرنیکے خود اپنے ہاتھہ میں لے لیں - یہہ وہ وقت ہے کہ جب تک ہندوستان کے تمام مسلمان ہم آواز ہوکر گورنمنت سے زور اور اصرار کے ساتھہ کوئی بات نہ کہینگے آنکی عرضداشت اور درخواست پر کان نہ دھرا جائیگا - بابو سرندر ناتھہ بنرجی نے ایک مرتبہ کہا تھا -

" ہم کو ہم آہنگ ہو کر صاف صاف بلا غلط فہمی پیدا کیے ہوے بولنا چاہیے - اُس وقت ہماری آواز سے کوئی چشم پوشی نہیں کرسکتا - وہی وقت ہوگا کہ ہم انگلینڈ سے اصرار کرسکیں ' اور انگریزوں کے سامنے اپنے حقوق پیش کرسکیں ' بلکہ اگر ضرورت ہو تو خود ملک معظم کی خدمت میں عرض کرسکینگے "

مصطفی کامل پاشا مرحوم کا مقولہ تھا : " حاکم کا برتاؤ محکوم کے ساتھہ ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ محکوم کا حال ہو - جب حکم راں لوگ اپنے محکوم جماعت کو دیکھتے ہیں کہ وہ براے نام زندہ ہے ' مگر حقیقت میں مردہ ہے ' اور زبانوں سے جو کچھہ کہتے ہیں اُس کا یقین اُن کے دل میں نہیں ہوتا ' اپنے حقوق کا مطالبہ وہ حق داروں کی طرح نہیں بلکہ دریوزہ گروں اور گداؤں کی طرح کرتے ہیں تو حکمران مغرور ہو جاتے ہیں اور اپنے محکوم لوگوں کو جانور سمجھکر اُن سے جانوروں ہی کی طرح برتاؤ کرتے ہیں "

پس اگر ہم آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو صرف اسی طرح سے ہماری زندگی ممکن ہے کہ ہم اپنے حقوق کی حفاظت خود اپنے ہاتھہ میں لے لیں - خائن اور قوم فروشوں کی بات نہ سنیں ' اپنے حقوق کا مطالبہ بہت استقلال اور مردانگی سے کریں - اور کبھی حق گوئی سے منہ نہ موڑیں - یہہ خوب اچھی طرح سے سمجھہ لیجیے کہ اگر آپ استقلال اور اصرار کے ساتھہ اپنے حق کو مانگئے ' اور اُس پر قائم رہے ' تو گورنمنت کبھی آپکی اس زبردست قومی آواز سے چشم پوشی نہیں کرسکتی - لیکن اگر آپ شروع ہی میں فرضی خطرات کے خیال سے گھبرا اُٹھے تو بے بسی کی موت یا بے غیرتی کی ذلیل زندگی کو آنکھوں کے سامنے ہر وقت رکھیے - قوم یا ملک کی خدمت میں سب سے پہلے ایثار نفس کی ضرورت ہے -

در رہ منزل لیلی کہ خطرہاست بجاں
شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی

غبطۃ الناظر

نفثات مصدور

(جناب غلام حیدر خاں صاحب)

(۱) مسلمانوں کے اداے فریضۂ حج کی راہ میں مسیحی دنیا کی ندرونی تدبیروں سے ' جو نئے نئے قاعدے ' چیچک کا ٹیکہ ' قرنطینے ' ایسی کا ٹکٹ ' اور اسی قسم کی اور بہت سی رکاوٹیں سد راہ ہوتی جاتی ہیں کہ مسلمان اس عظیم الشان رکن کے ادا کرنے سے ہمت ہاردیں - کیا یہ سب کچھہ عثمانی سلطنت کے منشا سے ہورہا ہے ؟ اگر ایسا ہی ہے تو ان مشکلات کو عثمانی سلطنت سے دور کرانا آپ کا فرض ہے - اور اگر ایسا نہیں تو دول کا کیا حق ہے کہ حیلہ و مکر سے ہم کو ایک اہم مذہبی فرض کے لیے ایک اسلامی ملک میں جانے سے روک دے ؟

ہمارا تو ایمان ہے کہ حج کے ارادہ سے راہ میں جان دے دینے سے بھی ہمارا فرض ادا ہو جاتا ہے ' پھر اس حالت میں جو کچھہ ہو رہا ہے کمبخت منافق رہنماؤں کے ذاتی اغراض و رسوخ کی خاطر ہو رہا ہے جو قوم کو قعر مذلت میں گرانا چاہتے ہیں - مسلمانوں کی دینی حالت نہ معلوم کیسی پست ہوگئی ہے کہ اغیار کے عیب بھی صواب نظر آتے ہیں -

چند روز ہوے ایک مسلمان حضرت نے فرمایا کہ " مجھے ایام حج میں خوب تجربہ ہوچکا ہے کہ عرب کے بدوی حاجیوں کو بہت سی تکلیفیں پہنچاتے ہیں مگر جہاں فرنگیوں کا انتظام ہے وہاں ہر طرح کی آسایش ہے (حاجی صاحب کو کیا معلوم کہ قرنطینوں میں ایک ایک پیسے کے عوض کئی کئی روپے خرچ ہوتے ہیں) عرب جیسے تمام اسلامی ممالک پر اگر فرنگیوں ہی کا عمل دخل ہو جائے تو تمام تکلیفات رفع ہو جائیں ' اور بدوؤں سے بھی نجات مل جاے "

مجھے حاجی صاحب کے اس خیال سے سخت ملال ہوا کہ یا الہی ہم مسلمانوں کی کیا حالت ہے - رات کو اس رنج کی حالت میں القا ہوا کہ گویا موہبت الہی مجھسے خطاب کرکے کہہ رہی ہے کہ : کیسے مسلمان ہیں ؟ ڈھائی سو روپیہ حج کے لیے پلے باندھے اور چلے خدا پر احسان کرنے ! خدا تمہارے روپیوں کا بھوکا نہیں ' اگر وہ چاہتا تو اپنے گھر کو دنیا میں ایسے اعلی مقام میں جگہہ دیتا جہاں بجز باغوں اور بہشتوں کے کچھہ نہ ہوتا ' وہاں بجاے بدویوں کے ملائکہ ہی نظر آتے -

مگر وہ تو صرف تمہارے دلوں اور تمہاری محبتوں کا اندازہ کرتا ہے کہ اوس کی راہ میں تم کہانتک اپنی عزیز جانیں خطرے میں ڈالکر اوسکے گھر کی زیارت کے عزم میں ثابت قدم رہتے ہو - جو اوسکے بندے ہیں اونکو تو تودوں کے ڈھانوں میں بھی بہشت ہی نظر آتی ہے ' وہ اگر چاہے تو اپنے بندوں کو ایک طرفۃ العین میں اپنے حرم کی سیر کرادے " میں بیدار ہوا تو میرے بدن پر ایک لرزے کی سی حالت طاری تھی -

(۲) میں نے یہ خبر پڑھی تھی کہ سرحدی اقوام ہوتی مردان وکرہات کے علاقہ کے پانچ پانچ سو آدمیوں کے جرگوں نے اپنے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنروں کی خدمت میں اس مضمون کی درخواست کی تھی کہ " ہم میں اور گورنمنت انگریزی میں عہد و پیمان ہے کہ جو ہمارے دوست وہ اُس کے دوست اور جو اوس کے دشمن وہ ہمارے دشمن ' اب چونکہ ظالم بلقانیوں نے ہمارے مسلمان بھائیوں پر طرح طرح کے مظالم کیے ہیں ' زن و بچہ ' بیمار و ضعیف ' ناتوان و ناچار سب کو تہ تیغ کر رہے ہیں اور

دروازے اسنے سب کے لیے کھول رکھے ہیں' کیوں کہ اگر وہ ایسا نہ کرتی تو وہ اسلام کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوتی' ہمارے مذہب نے ترک' عرب اور عجم' سب کے جنسی و قومی و نسلی تفرقے مٹا دیے ہیں -

ہم نہایت حیرت سے سنتے ہیں کہ عیسائی عرب سے جو ہمیشہ سے شورہ پشت چلے آئے ہیں' آج ہمارے عثمانی بھائیوں سے سنہ ۶۵۶ھ کے خروج تاتار اور تباہی بغداد کا بدلہ لینے اٹھے ہیں لیکن در اصل :

تم سے بیجا ہے مجھے اپنے تباہی کا گلہ
اسمیں کچھہ شائبۂ خوبی تقدیر بھی تھا -

ترک اپنی رعایاے شام سے پوچھہ سکتے ہیں کہ آج تک اسلام کی پشت پناہ کونسی قوم بنی ؟ صلیبی خطرات سے اسلام کیلیے کون سات سو برس سے اپنے فرزندوں کی قربانی کرتا رہا ؟ صلیبی جنگوں کا سماں ابھی ہمیں بھولا نہیں' اور اب بھی دیکھہ لو' طرابلس میں اگر جانباز انور بے' عزیز بے' اور نشأت بے نہوتے' تو درندہ خو نصرانیوں کے ہاتھوں اسلام کا افریقہ میں خاتمہ تھا ؟ بلقان کے ستم پیشہ عیسائیوں نے صلیبی دشمنی و عداوت کا علم بلند کیا تو انہوں نے کیا کچھہ بے حرمتی ہمارے متبرک مقامات کی نہ کی ؟ اور روسیوں نے کس کس طرح ہمارے بے گناہ علما اور اشراف و سادات کو تہ تیغ نہ کیا ؟ مشہد مقدس کی دیواریں اب تک انکی ستم گری پر نالاں ہیں

اسی بلقانی سیلاب کو اگر عثمانی نہ روکتے' تو کیا ضمانت تھی کہ وہ دل دہلا دینے والے ارادوں کا پیش خیمہ نہوتا -

ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ خلافت موروثی شے ہے' پھر بھی اگر آج تم چاہو کہ جو محبت دنیاے اسلام کو ہفت صد سالہ روایات' عثمانی قربانیوں' اور مجاہدات فی سبیل اللہ کی بنا پر عثمانیوں سے ہے' وہ محو ہوجاے' تو یہ خیال محال ہے - ہاں ہم یہ مانتے ہیں کہ کمزوریوں سے عثمانی بری نہیں' مگر اصلاح کا فرض ہم پر بھی اسی قدر واجب ہے جسقدر کہ اعیان و اکابر ترک پر ہے -

کہتے ہیں ترقی کی نشو و نما اسلام کے اصولوں پر نہیں بلکہ والیٹر (Voltaire) کانت (Cont) اور ڈکارٹ (Dersats) کی انقلاب افریں تحریروں پر ہوئی ہے' مگر کاش اے ملت فروشو! تمہیں بسمارک (Bismarck) کی وہ نصیحت یاد ہوتی جو اسنے جرمن ریچستاگ (ایوان شوری) میں کی تھی کہ :

" تم انگریزوں کی کورانہ تقلید کو کہیں مفید نہ پاؤگے' پروشیا کے نظم و نسق سیاست کی بنیاد انگریزوں سے بالکل مختلف ہے "

قومی و مذہبی روایات سے اگر تم بیگانہ تھے' اور یورپ کی تقلید ہی میں تمہیں معراج نصیب ہوتی تھی' تو کاش اس یوروپین مدبر اعظم کی نصیحت ہی سے تمہیں غیرت آتی اور تم بھی یہ کہسکتے کہ :

" مسلمانو! انگریزوں کی کورانہ تقلید کو تم کہیں بھی مفید نہ پاؤگے' اسلام کی بناے سیاست انگلستان کے ایوان پالیٹکس سے مختلف اور بالکل مختلف ہے "

مطالبۂ حق پر اصرار

(جناب رحیم قدوائی)

" دنیا کی قومیں اپنے ہی بل پر ترقی کرتی ہیں - اگر اُن کی آزادی چھین لیجاے تو وہ صرف اپنی ہی کوششوں اور سرگرمیوں سے اس نعمت کو واپس لے سکتی ہیں - کوئی قوم دنیا میں محفوظ نہیں رہ سکتی' جبتک کہ وہ اپنی ذات سے طاقتور نہ ہو - جو قومیں اپنی ترقی کی حفاظت میں غیروںکی محتاج ہیں' اُنکی زندگی نہایت خطرناک ہے' اور وہ کبھی ترقی اور کامیابی کی بلندی پر نہیں پہونچ سکتیں " -

یہ وہ عظیم الشان فقرہ ہے جو (مصر) کے نامور محب وطن اور ریفارمر (مصطفی کامل پاشا مرحوم) کی زبان سے نکلا تھا' اور جس نے مصر کی سوتی ہوئی مخلوق کو چونکا دیا تھا - یہ وہ زبردست الفاظ ہیں جن کی تصدیق خود کلام پاک کرتا ہے -

اس مسئلہ پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا ہمکو بذات خود متحرک ہونا چاہیے یا اپنے تمام اقتصادی' سیاسی' اور مذہبی معاملات کا بوجھہ گورنمنٹ کے سر صرف اس امید و توقع پر ڈال دینا چاہیے کہ وہ ہماری وفا داری کے صلے میں ہم سے خود ہی اچھا برتاؤ کرے گی ؟

وہ کوتاہ بین اور سطحی نظر رکھنے والے حضرات جن کا یہ خیال ہے کہ گورنمنٹ ہماری بیجا خوشامد اور غلط چاپلوسی سے ہم پر اپنے الطاف و عنایات کی بارش کرے گی اور جو صرف اسی پالسی کو اپنا منتہاے خیال بنائے ہوے ہیں' شاید انہوں نے ایک بہت بڑے مدبر کے اس قول کو نہیں سنا کہ " جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ انگریز بے ایمانوں' نمک حراموں کو پسند کرتے ہیں' اور اُن کو عزت و محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں' وہ سخت دھوکے میں ہیں - یہ سچ ہے کہ اُن لوگوں سے جو اپنی قوم سے نمک حرامی کرتے اور اپنی ملت کی خدمت سے منہ چراتے ہیں' اپنا کام نکال لیتے ہیں' مگر وہ اُن کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں " - ایسے قوم فروشوں کے مضبوط پنجے سے اب وہ وقت آگیا ہے کہ قوم کو رہائی مل جائے - جو اپنے تمام دین و دنیا کی امیدوں کو ایک فرضی خوشامد کی صورت میں تبدیل کیے ہوے ہیں - اُن سے ہمکو صاف الفاظ میں کہدینا چاہیے کہ : بس! ہم آپ کے پر فریب تھپکیوں سے بہت زمانے تک سوتے رہے' اب آپ خود ہوشیار ہوجائیں کہ ہم جاگنے والے ہیں' اب ہم صرف خوشامد ہی پر قناعت نہ کرینگے' بلکہ اپنی عزت قائم رکھنے کیلیے کچھہ عملی کارروائی بھی کرنا چاہتے ہیں - زمانہ اب صرف باتیں بنانے ہی سے موافق نہیں ہوسکتا بلکہ کام کرنے سے - آپکی خوشامد اور چاپلوسی کا نتیجہ آپ کی آنکھوںکے سامنے ہے' آپ بہ بانگ دہل چلا چلا کر یہ فرماتے ہی رہے کہ " دیکھیے دیکھیے ہم وفادار ہیں - ہمارے فلاں و فلاں بھائیوں پر ظلم ہو رہا ہے' اسکو اپنی ڈپلومیسی کی مشینری سے روکیے' ورنہ ہمارا دل دکھیگا - ہمنے کبھی اپنی ہمسایہ قوموں سے میل نہیں بڑھایا' ہر بات میں انکے مخالف رہے' آپ کی ہاں میں ہاں صرف اسلیے ملاتے رہے کہ ہم سے آپ خوش رہیں' اب ہم پر فلاں ظالم ہو رہا ہے اُس کا جلد انتظام کیجیے " مگر افسوس کہ

	پائی	آنه	روپیه
جناب خدا بخش ولد رکن الدین صاحب	•	۸	•
جناب غلام محمد صاحب	•	•	۱
جناب نواب سبزي فروش صاحب	•	•	۱
متفرق بروز جمعه	•	•	۴
قیمت زیور بند اهلیه فرزند محمد اسمعیل	•	۱۲	۲۲
قیمت چرم قرباني از جک بیگ	•	•	۴
متفرق بروز جمعه	•	•	۸
از بابا بلوچ	•	۸	•
جناب حافظ الله بخش صاحب	•	•	۱
جناب مرزا غلام نبي صاحب	•	•	۱
جناب وزیر کشمیري	•	•	۱
جناب نظام الدین زمیدار صاحب	•	•	۳
جناب منشي نواب الدین صاحب	•	•	۱
متفرق جمعه	•	۹	•
جناب میاں کریم بخش کشمیري صاحب	•	•	۱
متفرق	•	۲	۲
(از قصبه جانکي ضلع سیالکوٹ)			
معرفت جناب لال دین از داماد سبزي فروش	•	۴	•
جناب محمد نصیر پسر منشي نواب دین کتب فروش	•	•	۲
مسمات رحیم بي بي معلمه زنانه	•	•	۱
جناب محمد اقبال ولد منشي نواب صاحب کتب فروش	•	•	۱
جناب غلام رسول صاحب طالبعلم	•	•	۱
جناب جیون کشمیري صاحب ولد پیر بخش	•	•	۱
جناب میاں حسن محمد سکه دار صاحب	•	•	۲
جناب شیخ نظام دین صاحب	•	۴	•
جناب الله بخش صاحب	•	•	۲
جناب مفتي محمد سعید صاحب بتقریب ختنه فرزند خرد	•	•	۵
جناب حافظ الله بخش صاحب مدرس	•	•	۳
معرفت جناب محمد اسمعیل صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول گجرات	•	•	۲۵
میزان	•	۶	۲۱۰
سابق	•	۷	۸۶۴۲
کل	•	۱۳	۸۸۵۲

(از جناب میر حبیب الله صاحب اورسیر سالا کنڈ)

۹ جولائي سنه ۱۹۱۳ ع کے الهلال میں فهرست اعانۂ مهاجرین کي میزان غلط هے -

چندہ وصول شدہ	۶ ۷	۸۱۷
میزان سابقه	۶ ۱۳	۵۱۰۲
میزان	- ۵	۵۹۲۰

کل میزان مبلغ ۵۹۲۰ روپیه ۵ آنه هوتي هے مگر اخبار میں ۲۰۸۵ روپیه ۵ آنه درج هے مبلغ ۱۸۰ روپیه کي غلطي هے -

هذا بصائر للناس ، و هدی و رحمة لقوم یوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تها -

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ۳ - روپئه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ، جن کي وجه سے موجودہ طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ، تاریخ نبوة و صحابهٔ و تابعین کي ترویج ، آثار سلف کي تدوین ، اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ، اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بهي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ، اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ، حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ، تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ، علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بهي یهي موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے که عظمت کلام الهي کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت والیه انیب -

القسم العربی

یعني " البصائر " کا عربي ایڈیشن

جو

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ، احیاء لغة اسلامیه ، اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کي ترجماني هے -

الهلال کي تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زراعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(از جناب ملک حسین بخش صاحب مرضع اروپ تحصیل ضلع گوجرانوالہ)

جناب مکرم - میرا بیٹا صلاح الدین بعمر ۳ - سال' دو ماہ سے سخت بیمار ہے' ۳ - روپیہ صدقہ ارسال کیا جاتا ہے' اسکو چندہ ٹرکش ریلیف فنڈ میں شامل فرمالیں -

(از جناب اھلیہ شیخ فیض بخش صاحب قصبہ اترولي - ضلع علیگدہ)

مکرمي - تسلیم - میرے طرفسے مبلغ ایک روپیہ مہاجرین ٹرکی کے خدمت میں بھیج کر مشکور فرمائیں' اور عزیزي برخورداري سجادي بیگم کے طرف سے ۸ - آنے جو اوسنے جمع کیے تھے اور بھیجتي ہے روانہ فرمادیجیے - جو پاکٹ خرچ برخورداري کو ملتا ہے' اوسمیں سے اوسنے واقعی اصلي نیت سے جمع کیے ہیں - والسلام -
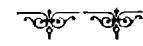
[بقیۂ مضمون صفحہ ۱۷ کا]

خلافت اسلامیہ کہ محافظ حرمین شریفین ہے' سخت خطرے میں ہے' اس لیے سرکار کو لازم ہے کہ ہمارے خلیفہ کي امداد کرے اور اگر سرکار کسي وجہ سے معذور ہے تو ہم کو راستہ کي اجازت ہوجائے کیونکہ ایسي حالت میں ہم لوگوں پر گھر میں بیٹھے ہي بیٹھے جہاد فرض ہوگیا ہے" جواب میں اونکو اطلاع دي گئي کہ "اب صلح کي کوششیں ہو رہي ہیں اور بصورت عدم صلح مناسب صلاح دیجائے گی"

لیکن چونکہ ہنوز جنگ کا قطعي خاتمہ نہیں ہوا ہے اور بقول لندن ٹائمز اندیشہ ہے کہ شاید پہلي جنگ سے بھي زیادہ ہولناک معرکہ چھڑ جائے - لہذا جو اصحاب اس دیني فرض کے لیے اپني عزیز جانوں کو راہ خدا میں قربان کرنے کو طیار ہوں' میں اگرچہ غریب آدمي ہوں لیکن مبلغ ایک سو روپیہ ایسے ایسے پانچ فدائیان اسلام کے لیے بطور زادراہ جناب کے پاس جمع کرادونگا جو اپني درخواستیں معتبر خوانین کي تصدیق سے جناب کي خدمت میں ارسال کرینگے - اگر ایسي تحریک جاري ہوجائے اور ہر ایک فدائي کے لیے قسطنطنیہ تک پہونچنے کا کافي زادراہ بہم پہونچ جائے تو یہ ایک بہت بڑا کام ہوگا -

(۳) حکام کا اپنے حکم پر اصرار اور ہمارے لیڈروں کي ایماني کمزوریوں سے جو کچھہ مسجد کانپور کا حشر ہوا وہ ظاہر ہے' اور جو آیندہ معابد کا حال ہونے والا ہے وہ بھي ظاہر ہے - آخر والي دولت خدا داد افغانستان بھي تو مسلمانوں کے دوسرے درجہ کے خلیفۃ المسلمین ہیں اور ہماري گورنمنٹ کے ہمسایہ اور دوست بھي ہیں' کیا مناسب نہیں کہ اس مسألہ میں اون سے رجوع کیا جائے ؟

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۱۱)

از جانب انجمن اسلام (راؤترا پور ضلع کٹک)
(بہ تفصیل ذیل)

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب شیخ منصور صاحب سکریٹري انجمن مذکور	٠	۲	۱
جناب شیخ غلام غوث صاحب (راؤترا پور)	٠	٠	۱
جناب مرزا محمد یوسف "	٠	٠	۱
جناب مرزا معصوم بیگ "	٠	٠	۱
جناب شیخ گماني محمد صاحب "	٠	٠	۱
جناب منشي تراب خاں صاحب "	٠	٠	۱
جناب منشي یقین محمد صاحب "	٠	٠	۱
دیگر باشندگان (راؤ ترا پور)	٠	۳	۴
جناب منشي عنایت علیخاں صاحب (دیگر پوري)	٠	٠	۱
دیگر باشندگان (دیگر پور)	٠	۷	۴
جناب شیخ بھیکن صاحب باشندۂ کورانگ	٠	٠	۱
جناب ناظر محمد صاحب " "	٠	٠	۱
جناب نجیب خاں صاحب " لچھیپور	٠	۱۲	٠
جناب فقیر محمد بلنتا	٠	۸	۱
جناب شیخ رحمو ناگبالي صاحب	٠	٠	۱
جناب سید امیر صاحب فقیر پاڑا	٠	٠	۱

(میزان ۲۳ روپیہ)

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب شہاب الدین احمد صاحب - کوسي گیا	٠	٠	۱
جناب منیجر صاحب میگزین - قادیان	٠	۱۵	۱
جناب سید ودود صاحب - بروین	٠	٠	۲
جناب سید فخر اللہ صاحب ھنگي	٠	٠	۱۰
جناب محمد ھاشم صاحب	٠	٠	۵
جناب محمد عبد الغفار خاں صاحب چھپڑا - راجپوتانہ	٠	٠	۲۵
بزرگان بانکا ضلع بھاگل پور بذریعہ جناب عبد الحمید خاں صاحب	٠	٠	۲۷
جناب ملک حسین بخش خاں صاحب مرضع اروپ - گوجران والہ	٠	٠	۳
جناب سید یوسف صاحب - بھوپال	٠	٠	۱۰
جناب نبي بخش صاحب - ھوشیار پور	٠	۸	۲

معرفت جناب غلام محمد صاحب
(بہ تفصیل ذیل)

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب محمد بخش صاحب	٠	۸	٠
جناب حبیب اللہ صاحب	٠	۴	٠
جناب کھیڑا زمیدار صاحب	٠	۱۲	٠
جناب مرھري اللہ صاحب	٠	۸	٠
جناب کریم صاحب	٠	۴	٠
جناب سید تجمل حسین صاحب	٠	۴	٠
جناب حاجي صاحب ھسکي	٠	۸	٠

مسیحا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساته فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر "موهني کسم تیل" تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے ... وتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا کا ... [illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبی مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساته کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساته گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاته پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

... [illegible]

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[۳۶]

خضاب سیه تاب

همارا دعوی هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں' ان سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاویگا هم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بهورے یا سرخي مائل هوتے هیں - خضاب سیه تاب بالوں کو سیاه بهونرا کردیتا هے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں - خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسقدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي هے - خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے - دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکهنے میں آتي هیں' اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے - خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي' اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے' اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بڑهتا جاتا هے' اور دو چند قیام کرتا هے - بلکه پهیکا پڑنا هي نهیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هیں - خضاب سیه تاب سے بال نرم اور گنجان هوجاتے هیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائیگا که اسوقت تک ایسا خضاب نهیں ایجاد هوا - یه خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے - نه باندهنے کي ضرورت نه دهونیکي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ایک روپیه زیاده کے خریداروں سے رعایت هوگي - محصول ڈاک بذمهٔ خریدار - ملنے کا پته :

کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دل سنگه - امرتسر

[۲۰]

ریویو آف ریلیجنز - یا - مذاهب عالم پر نظر

اردو میں هندوستان اور انگریزي میں یورپ امریکه و جاپان وغیره ممالک میں زنده مذهب اسلام کي صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبي علیه السلام کي پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فهمیاں پهیلائي گئي هیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یهي ایک پرچه هے جس کو ... دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجها هے - اس رسالے کے متعلق چند ایک راوں کا اقتباس حسب ذیل هے :-

البیان لکهنؤ - ریویو آف ریلیجنز هي ایک پرچه هے جس کو خالص اخلاقي پرچه کهنا صحیح هے - عربي میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بهتر پرچه کسي زبان میں شایع نهیں هوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز هے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچه دلچسپ مضامین سے بهرا هوا هے - همارے نبي کریم صلے الله علیه وسلم کي ذات پاک کے متعلق جو جاهل عیسائي الزام لگایا کرتے هیں - ان کي تردید میں نهایت هي فاضلانه مضمون اس میں لکها گیا هے - جس سے عمده مضمون آج تک هماري نظر سے نهیں گذرا -

مسٹر ... صاحب امریکه - میں یقین کرتا هوں که یه رساله دنیا میں مذهبي خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نهایت زبردست طاقت هوگي - اور یه رساله ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعه هوگا - جو جهالت سے سچائي کي راه میں ڈالي گئي هیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربي ممالک کے باشندوں کو جو مذهب اسلام کے زنده مذهب هونے کے مضمون سے دلچسپي رکهنے میں چاهیے که ریویو آف ریلیجنز کو خریدیں -

وطن لاهور - یه رساله بڑے پایه کا هے - اس کي تحقیقات اسلام کے متعلق ایسي هي فلسفیانه اور عمیق هوتي هے - جیسي که اس زمانه میں درکار هے سالانه قیمت انگریزي پرچه ۴ روپیه - اردو پرچه ۲ روپیه - نمونه کي قیمت انگریزي ۴ آنه - اردو ۲ آنه - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور

[۳۵] اعلان

نمایش دستکاري خواتین هند

حسب هدایت هر هائینس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبه سي - آئي - جي - سي - إس - آئي - جي - سي - آئي - اے - اعلان کیا جاتا ہے که نمایش دستکاري خوانین هند بسر پرستي علیا حضرت ممدوحه شروع ماه جنوري سنه ۱۹۱۴ع بمقام بهوپال منعقد کیجاے گي ' لهذا امید ہے که تمام خواتین هند اس نمایش میں گهري دلچسپي ظاهر کرکے ضرور اپنے اپنے هانهه کي بنائي هوئي نمایشي اشیاء وسط دسمبر سنه ۱۹۱۳ع تک آبرو بیگم صاحبه سکریٹري لیڈیز کلب بهوپال سنٹرل انڈیا بهیجکر مشکور فرمائینگي - سکریٹري صاحبه موصوفه هر خاتون کی درخواست پر قواعد نمایش وغیره بهیجدینگي -

اس نمایش کے ساتهه ساتهه پهول اور ترکاري وغیره کي بهي نمایش هوگی فقط -

دستخط - اودہ نراین بسریا
چیف سکریٹري دربار - بهوپال

فهرست انعامات

متعلق

نمایش دستکاري خواتین

بمقام بهوپال

شرح خاص انعامات

تمغه طلائی — کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو کسی زنانه اسکول کی طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغه نقره — اسکے بعد کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے وسط هند کے کسي زنانه اسکول کی طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغه طلائی — کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو بهوپال میں رهنے والی کسی هندوستانی بی بی کا بنایا هوا هو -

تمغه نقره — اسکے بعد کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو وسط هند میں رهنے والی کسی هندوستانی بی بی نے بنایا هو -

شرح کام	و انعامات
۱ - لیس کا کام	ایک تمغه طلائی - دو تمغے نقره - تین تمغے برونز یعنے کانسه -
۲ - ڈرانی تهریڈ یعنی کپڑے کے دهاگے نکالکر - کام بنانا	دو تمغے نقره - تین تمغے برونز -
۳ - کلابتوں کا کام سنهري و روپہلی	ایک تمغه طلائی - تین تمغے برونز -
۴ - سوزن کاري (کین وس - ساٹین - ریشم - مخمل - جالي - یالینن پر)	ایضـــا
۵ - کروشي کا کام (سوتي)	ایک تمغه نقره - دو تمغه برونز -
۶ - ایضـاً (اونی)	۳ - تمغه برونز -
۷ - بنائي (نٹنگ) کا کام (سوتي یا اوني)	ایضـــا
۸ - ربن یعنے فیته کا کام	ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۹ - نقاشی (کسي چیزپر هو)	دو تمغے نقره - دو تمغے برونز -
۱۰ - اون - کپڑے - روئي یا مٹي کے نمونه پهول - پهل اور پرندوں کے	دو تمغے برونز -
۱۱ - کشیده کا کام	ایک تمغه طلائي - ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۲ - پوت کا کام (بیڈورک) ...	ایضـــا
۱۳ - تصویروں کو کپڑے پهنانا ...	ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۴ - واٹرکلر اور آئل پنٹنگ (تصاویر) آبي و روغني) ...	دو تمغے طلائي - ایک تمغه نقره -
۱۵ - کریول ورک............	ایک تمغه طلائي - ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۶ - دیکر ورک	ایضـــا
۱۷ - پهول	دو تمغے نقره
۱۸ - ترکاري	دو تمغے نقره

(دستخـــط) آبرو بیگـم
سکریٹري پرنس آف ویلز لیڈیز کلب - بهوپال

جارج پنجم بفضله فرمان رواے

سلطنت متحده برطانیه عظمی و ائرلینڈ و برٹش
مملکت هاے ماوراء البحر ملک حامي
ملت و قیصر هند

هائي کورٹ اف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمالی بمقام الہ آباد

(آرڈر ۴۱ قاعده ۱۴ ایکٹ نمبر ۵ بابت سنه ۱۹۰۸ ع و قاعده ۲۴۰ و ۲۴۱)

صیغه اپیل دیواني

اپیل دوئم نمبر ۸۷۳ بابت سنه ۱۹۱۲ ع - مرجوعه
یکم ماه جولائي سنه ۱۹۱۲ ع

حکیم سید عنایت حسین مدعا علیه اپیلانٹ مسٹر بندره بهاري وکیل

بنام

مسماة بلقیس فاطمه وغیره مدعیان — رسپانڈنٹ

اپیل بناراضي ڈگري عدالت اڈیشنل جج ماتحت اول مقام اگره
مورخه ۳۰ ماه مارچ سنه ۱۹۱۲ ع
بمقدمه اپیل نمبر ۴۹۹ سنه ۱۹۱۱ ع

بنام

عبد اللطیف ٹهیکه دار سرپبر مسجد باري (بڑي) لین کلکته - مدعي

رسپانڈنٹ

مطلع هو که اپیل بناراضي ڈگري اڈیشنل جج ماتحت اول اگره اِس مقدمه میں حکیم سید عنایت حسین مدعا علیه اپیلانٹ نے پیش کیا اور اِس عدالت میں درج رجسٹر هوا اور اِس عدالت نے تاریخ ۲۱ ماه اکتوبر سنه ۱۹۱۳ ع واسطے سماعت اِس اپیل کے مقرر کی ہے اور مقدمه تاریخ مذکور کو یا بعد اس تاریخ کے جس قدر جلد مقدمه کي سماعت هوسکے عدالت کے روبرو پیش کیا جائیگا اگر خود تم یا تمهارا وکیل یا کوئي اور شخص جو قانوناً تمهاري طرف سے اپیل هذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز هو حاضر نه آئیگا تو اس کي سماعت اور تجویز تمهاري غیرحاضري میں یکطرفه کي جائیگي *

آج بتاریخ ۴ ماه اگست سنه ۱۹۱۳ ع به ثبت مهر عدالت حواله کیا گیا *

نوٹ — طلبانه قابل اخذ یعني ۳ - روپیه حسب باب ۱۷ مداخل قواعد هائي کورٹ مورخه ۱۸ جنوري سنه ۱۸۹۸ ع وصول هوگیا ہے *

ڈپٹي رجسٹرار سوپرنٹنڈنٹ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۲ آنہ

نمبر ۱۰ ، Nos. 10 & 11 کلکتہ : چہار شنبہ ۱ شوال ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳
Calcutta : Wednesday, September 3 1913, 3rd and 10th Sept. 1913.

[۳۳] ایک نئي قسم کا کار و بار

یعنی

هرقسم اور هرميل کا مال؛ یک مشت اور متفرق دونوں طرح ' کلکته کے بازار بھاؤ پر' مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق ' ورنه واپس ' محصول آمد و رفت همارے ذمه' ان ذمه داریوں اور محنتوں کا معاوضه نهایت هی کم روپیه تک کی فرمایش کے لیے ایک آنه فی روپیه ۱۵- روپیه تک کی فرمایش کے لیے ' پون آنه في روپيه ۵۰ روپیه تک کی فرمایش کے لیے آدھ آنه روپیه' اس سے زائد کےلیے در یافت فرما ئیے' تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دو نوں؛ تاجرانه تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی هلال ایجنسی
نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریت
ڈاکخانه انٹالی - کلکته

[۳۲]

[۳۳] گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگي کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ انکي حفاظت کیوں نہ کرتے ؟ غالباً اسلیے که قابل اعتماد اصلي و عمدہ پتھر کي عینک کم قیمت پر آساني سے نہیں ملتي' مگر اب یه دقت نہیں رهي - صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائے اور جو عینک همارے ڈاکٹروں کي تجویز میں ٹھہریگي بذریعه وي - پي ارسال خدمت کیجائیگي یا اگر ممکن هو تو کسي ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - پھر بھي اگر آپکے موافق نه آے تو بلا اجرت بدل دیجائیگي -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن
نمبر ۱۰/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانه ویلسلی - کلکته

۱۵ سائز گارنٹی ایک سال — مع محصول پانچ روپیه — خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیوں کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی — ۱۹ سائز گارنٹی ایک سال — مع محصول دو روپیه آٹھ آنه

نیچے دی گئی ہیں مذکور گھڑیوں کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانه ہونگی

۱۸- سائز آٹھ روز میں ایک مرتبہ کنجی دیجائے گی چاندی سنگل کیس للعہ ڈبل کیس للعہ گارنٹی ایک سال
۱۵- سائز چاندی ڈبل کیس کرو وا لیٹرز فررس شہرت میں ثانی نہیں رکھتی سلنڈر للعہ لیور للعہ گارنٹی ۲ سال
۱۸- سائز ایسٹ اینڈ واچ لیور ریلوے میں گارڈ ڈرائیور کے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ للعہ گارنٹی ۲ سال
نوٹ - بکس میں رکھنا منظور ہوتا تو میں بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

ایم - اے شکور اینڈ کو ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرم تلا کلکته

M. A. Shakoor & Co. 5/1, Wellesley Street P. O. Dharamtallah, Calcutta.

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بڑھے تک کو ایکساں فائده کرتا ہے هر ایک اهل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاهیے - تازي ولایتي پودینه کي هري پتیوں سے یه عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نهایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ هو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدهضمي اور متلي - اشتہا کم هونا ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فهرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجیے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشهور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پہلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي روک تھام نہیں هوئي تو هیضه هو جاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بہتر ہے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري ہے' اور هیضه کي اس سے زیاده مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتھي ہے -

قیمت في شیشي ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر - ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

[۵]

(۱) ترخان میں اول خانوادۂ سلطنت جرزہ کی مرمریں میز
(۲) ایک عظیم الشان مقبرہ مع تابوت سنگین
(۳) بارھویں خاندان سلطنت کی ایک سنگین میز
(۴) ممفس کی حیوانی شکلیں
(۵) ایک خچر کے بقایاے آثار
(۶) ترخان کے ظروف مرمر
(۷) ترخان کے تین خچروں کے مقبرے
(۸) عہد رعمسیس ثانی کا ایک سفنیکس (جس کی شکل عورت کی اور جسم شیر کا ہے)
(۹) ترخان کے تین مقبرے
(۱۰) ایک مختصر مدفن
(۱۱) ایک پیارا ھنس
(۱۲) خانوادۂ سلطنت اولی کا ایک کھلا ھوا مقبرہ

ذیابیطس

خطرناک مرض ھے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رھتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رھتا ہو - ھاتھ پانوں میں خشکی اور جلن رھے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھہ لوکہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے آنکو مندرجۂ بالا آثار کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کار بنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کار بنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماھیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں سکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاھتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارھا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدھا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ھی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - ٹالیٹر والٹی ریاست خیرپور سندھہ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیا بیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چٹہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیا بیطس سے مرض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ غرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیا بیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوھاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررھا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاھد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رھی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹما سٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رھی - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی

انکے علاوہ صدھا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھہ آنہ کلاں تین روپے -

---

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رھنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کار بنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ھفتہ دو روپے -

بر الساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکر وپے -

دافع درد کان

شیشی صدھا بیماروں کے لئے - ایکروپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ھفتہ دو روپے -

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, McLeod Street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۰ و ۱۱ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱ - و ۸ - شوال ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, September 3, 1913rd, and 10th Septr. 1913.

فہرست

نمبر ۱۰ - ۳ - ستمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

فہرس

نمبر ۱۱ - ۱۰ - ستمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

تصاویر

۱ شوال ۱۳۳۱ هجری

۰ ۳ ، ۱ اکبر ر

(۲)

وفـي ذالكم بلاء من ربكم عظيم

الخوف ، والجوع ، ونقص من الاموال ، والانفس ، والثمرات

يا ايها الذين آمنوا استعينوا بالصبـر و الصلوة ، ان الله مع الصابرين - و لا تقولـوا لمـن يقتـل فـي سبيل اللـه امـوات ، بل احيـاء ولكـن لا يشعـرون - ولنبلـونكـم بشـي مـن الخـوف والـجـوع ونقص مـن الامـوال والانفـس والثمـرات ، و بشـر الصابـريـن الذين اذا اصابتهـم مصيبـة قالـوا انـا للـه و انـا اليـه راجعـون - اولئـك عليـهـم صـلـوات من ربهـم ورحمـه و اولئـك هـم المهتدون - (۲ : ۱۵۲)

مسلمانو ! مصائب و ابتلا کے ورود پر صبر و صلوۃ سے مدد لو ، اور یقین رکھو که الله صبر کرنے والوں کے ساتهه هے -
جو لوگ الله کي راه میں قتل هوئے ، انکو مرده نه سمجهو - وه تو زنده هیں البته تم انکي حیات کي حقیقت سے بے خبر هو !
الله تعالي تم کو آزمایشوں میں ڈالیگا که یه اسکا ایک قانون هے - وه خوف ، بهوکهه ، نقصان مال و جان ، اور هلاکت اولاد و اقارب کے مصائب میں تمهیں مبتلا کرکے ، تمهارے صبر و استقامت کي آزمایش کریگا - اور پهر الله کے طرف سے فلاح دارین کي بشارت هے اُن صبر و استقامت سے کام لینے والوں کیلیے ، جنکے ایمان و ایقان کے ثبات کا یه حال هے که جب کسي مصیبت سے دو چار هوتے هیں ، تو مایوسي و نا امیدي کي جگهه " انا لله و انا الیه راجعون " کهکر صبر و استقامت پر استوار هوجاتے هیں - یهي لوگ هیں که الله کي رحمت ان کے لیے هے ، اور یهي هیں جو دنیا میں هر طرح کي کامیابیاں حاصل کرتے هیں !

کانپور کے آخري حوادث جب شروع هوئے تو میں سفر میں تها - اور سفر بهي میرے لیے مانع کار نهیں هوسکتا لیکن مشکل یه تهي که ایک مقام پر قیام نهونے کي وجه سے سکون و جمعیة خاطر نه جمع خیالات کے لیے ضروري هیں ، بالکلیه میسر نه تهے - جس زمانے میں که بندگان الهي کو جان اور زندگي بهی (جو هر ذي روح کا قدرتي حق هے) حاصل نهو ، تو مجهے سکون و جمعیة کے حاصل نهونے کي شکایت کا کیا حق هے ؟ اس لیے شاکي تو نهیں هوں ، البته معذرت خواه ضرور هوں که اس واقعه پر پوري تفصیل سے بحث نه هوسکي ، اور ایک مقالۂ افتتاحیه کے سوا ، جو صرف اصل حادثه کے متعلق تها ، اور کوئي تحریر اس اثنا میں نه نکل سکي - حالانکه بهت سي عبرت بخش بصیرتیں ان واقعات میں پوشیده هیں اور هلاکتوں اور خوں ریزیوں کے یهي حوادث هیں ، جن سے قومیں اور جماعتیں اپنے لیے زندگي حاصل کرسکتي هیں -

گو وقت گذر چکا هے مگر اصل یه هے که عیش ونشاط کي صحبتوں کیلیے وقت کي قید هوتي هے ، ماتم وفغاں کا کوئي وقت خاص معین نهیں - جب قدرت کي بخشش حیات میں سے اپنے لیے یهي ایک چیز باقي رهگئي هے ، تو خاص وقتوں کي کیا قید هے ؟ جب مهلت ملے ، بهتر هے که اس میں مشغول هوجائیں - بلکه جلانے والوں کي غفلت سے اگر آگ بجهنے لگے ، تو خود دامن سے هوا دے دیکر اور روشن کر دیں :

دلا یه درد و الم بهي تو مغتنم هے ، که آخر
نه نالۂ سحري هے نه آه نیم شبي هے !

وذکر ، فان الذکری تنفع المومنین (۵۱ : ۵۵) (پس) ذکر کر که ذکر و نصیحت صاحبان ایمان کیلیے ضرور نفع بخش هے -

سفک دماء و قتل نفوس !

۳ - اگست کي صبح کو جب آفتاب افق کانپور پر طلوع هوا تو اسکے لیے کوئي نیا نظاره نه تها - اُسنے اس خون کو دیکها جو همیشه بها هے ، اُس نے لاشوں کي تڑپ پر نظر ڈالي جو همیشه تڑپي هیں ، اس نے قهقهۂ وحشت کا شور اور آه مظلومي کي سسک سني جو اس عصیان آباد ارضي پر همیشه سني گئي هے - اس نے موت و حیات کو باهم کشمکش میں دیکها ، اس نے روح وجسم کي

شذرات

اعلان

(۱) جب سے الہلال نکلا ہے آجتک عید وغیرہ کے موقعہ پر کبھی تعطیل نہیں کي گئي - صرف آخر سال کي ایک تعطیل رکھي گئي ہے - اس مرتبہ عید عین بدھہ کے دن واقع ہوئي - منگل تک تین فارم طیار ہوکر چھپ گئے اور باقي جمعرات پر اتھا رکھے کہ ایک دن بعد اخبار ڈاک میں پڑ جاے گا - لیکن با وجود وعدے کے عین وقت پر عملہ نے کام سے انکار کیا ' اور عید کے دوسرے دن چند آدمیوں کے سوا اور لوگ نہیں آے - جس قوم کو اپنے اعلی طبقوں کي اخلاقي حالت پر ماتم سے فرصت نہو ' اسے دفتر کے ملازموں اور کمپوزیٹروں کي وعدہ خلافیوں پر شاید افسوس کا زیادہ حق نہیں - مجبوراً اس ہفتے دو نمبر ایک ساتھہ شائع کیے جاتے ہیں -

(۲) چونکہ ضخامت بہت بڑھگئي تھي اسلیے جلد دوم کي فہرست اسکے ساتھہ شائع نہو سکي - طیار ہے اور اٰیندہ نمبر کے ساتھہ حاضر ہوگي -

(۳) آجکل بحث و مذاکرہ کیلیے معاملات کي کثرت کا یہ حال ہے کہ قلم انتخاب پریشان ہو ہوکر رہجاتا ہے - اس ہفتہ شذرات میں " ہفتۂ جنگ " کے سوا (کہ نہایت ضروري و اقدم ہے) اور کوئي نوٹ نہ دیا جاسکا - اٰیندہ نمبر سے شذرات کے حصے کے صفحات بڑھا دیے جائیں گے اور " افکار و حوادث " اور " شئون داخلیہ " کے عنوانات کا اضافہ ہوگا -

(۴) " اعانۂ مہاجرین عثمانیہ " کي بقیہ فہرست آجکي اشاعت میں درج کو دیگئي ہے - اٰیندہ ہفتے اسکي تفصیل شائع کردي جائیگي -

ہفتۂ جنگ

رفتار سیاست

اس میں شک نہیں کہ شئون و حالات سیاسیہ کي ناہمواري سلطنت بلغاریا اور وزارت عثمانیہ ' دونوں کیلیے تشویش بڑھا رہي ہے اور غالباً دونوں دل سے متمني ہوں گے کہ اگر اس خون زار خاک بلقان پر انساني سفاکي کا افسانہ پھر تمثیل نہ کیا جاے تو بہتر ہے -

لیکن اگر پوچھا جاے کہ یہ ناہمواري کس کے لیے زیادہ موجب قلق و اضطراب ہے ؟ تو قرائن و آثار کي زبان سے نکلیگا کہ " بلغاریا " -

کہا جاتا ہے کہ بلغاریا اور دولۃ عثمانیہ میں مفاہمت کي سلسلہ جنباني باب عالي کي طرف سے ہوئي - ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو - موجودہ وزارت نے اپني طبیعي فرصت شناسي کي ' رہنمائي سے موسم کو بدلتے دیکھکے براہ راست گفتگو کي کوشش کي ' تاکہ یورپ کي وساطت کي ضرورت نہ پڑے اور اس طرح اس گراں قیمت فیس سے نجات ملجاے جو یورپ کے " دلال صلح " کو قطعات ارضیہ ' حقوق تجاریہ ' مصالح اقتصادیہ ' نفوذ و اقتدار سیاسي ' غرض کہ کسي نہ کسي صورت میں کچھہ نہ کچھہ دینا پڑتا ہے -

مگر اس پیشقدمي سے یہ نتیجہ نکالنا کہ دولت عثمانیہ کي موجودہ حیثیت بلغاریا کي برباد شدہ حالت سے زیادہ نازک ہے ' قطعاً غلط ہوگا -

بلغاریا کي جنگي قوت ختم ہوچکي ہے اور اصل یہ ہے کہ وہ اسي دن ختم ہوچکي تھي جسدن استراحت کے لیے تین دن کي مہلت مانگي گئي تھي - اس کے بعد جو کچھہ ہوا وہ سرویا کي مساعدت عسکري اور کامل پاشا کي خیانت ملي کا ملا جلا نتیجہ تھا - اگر حامیہ ادرنہ کي آتشباري میں " خس و خاشاک کي طرح " جلنے کے لیے سرویا اپنے سپاہي نہ دیدیتي ' اور اگر کامل پاشا نے معاہدہ التواء جنگ کے وقت رسد رساني کي شرط لگا دي ہوتي تو اس نعي الیم یا خبر سقوط ادرنہ کي نوبت ھي نہ آتي ' جس نے تمام عالم اسلامي کو ماتمگسار بنا دیا تھا -

اس بربادي کے باوجود قبضۂ ادرنہ پر بلغاریا کا اس درجہ الحاح و اصرار غالباً اس امید پر تھا کہ اگر عثماني تیغ پھر نیام سے نکلي ' جسکي انہیں ذرا بھي امید نہ تھي ' تو دول کا یہ دست تحسین و آفرین جو ابتدا سے اس کي پشت پر ہے ' بڑھکے سینہ سپر ہوجائیگا اور وار کو روکیگا - مگر یہ امید امید کاذب تھي جو بالاخر اصلي حالت میں سامنے آگئي اور جب عثماني شمشیر دوبارہ علم ہوئي تو پھر کوئي ہاتھہ نہ تھا جو اسے روکتا: لیجعل اللہ ذالک حسرۃ في قلوبہم ' واللہ یحیي و یمیت ' واللہ بما تعملون بصیر (۳ : ۱۵۱)

ہاں ' چند زبانوں نے بیشک حرکت کي جنمیں اولیت کا فخر برطاني زبان کو حاصل ہے ' مگر موجودہ سیاسي حالت کي اندروني روش اس سے زیادہ مہلت دینے کیلیے طیار نہ تھي - تلوار کي گردش کے آگے زبان کي مفسدانہ جنبش ہوا میں ایک تموج پیدا کرکے رہگئي ' اور کاغذ کے صفحوں پر گو اسکي تصویر یادگار نامرادي ہے مگر معرکۂ جنگ کي زمین پر کوئي نقش نہ بیٹھہ سکا ! (ہموا بما لم ینالوا)

برطانیہ کے بعد اطالیا دوسري سلطنت تھي ' جس نے دوبارہ عثماني پیشقدمي اور استعادۂ ادرنہ کے اثناء میں اعلان کیا تھا کہ " ترکوں کو ادرنہ ضرور خالي کرنا پڑیگا " مگر اب اسکي وزارت خارجیہ بھي ادرنہ کے وفد کے جواب میں اعلان کرنے پر مجبور ہوگئي ہے کہ غالباً " اب ادرنہ ترکوں ھی کے پاس رہیگا " فسبحان اللہ بیدہ الملک وھو علی کل شي قدیر !

ایک طرف تو یہ حالت ہے - دوسري [illegible] بلغاریوں کو اسقدر ممقوت و مبغوض عالم بنا دیا [illegible] ن ي دوسري قومیں انہیں انسان صورت درندہ سمجھتي ' اور انکي [illegible] پیغام مرگ جانتي ہیں -

جن مقامات کے باشندوں کے پاس اسلحہ ہیں ' وہ انسے معرکہ آرا ہو رہے ہیں - جیسے کرجیلي اور اگروري - اور جن مقامات میں لوگوں کے پاس ہتھیار نہیں ہیں ' وہ اپني عمارات و مکانات اور مساجد و معابد میں آگ لگا کے بھاگ رہے ہیں !

کیا ان حالات کے بعد بھي اسمیں شک کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ حالت ' عثمانیوں سے زیادہ بلغاریوں کے لیے اضطراب انگیز و بربادي بخش ہے ؟

بہر نوع بلغاریا اور دولت عثمانیہ میں مفاہمت کي جو تحریک شروع ہوئي تھي وہ اس ہفتے کامیابي کي پہلي منزل تک پہنچ گئي - یعني بلغاري مندوبین (ڈیلیگیٹس) جنمیں جنرل ساوفیکس قائد خصوصي (کمانڈر انچیف) اور موسیو توچیف (سابق وزیر بلغراد). بھي شامل ہیں ' دو فوجي مشیروں کي ہمراہي میں قسطنطنیہ روانہ ہوگئے - گفتگو کا دائرہ ادرنہ تک محدود نہ ہوگا ' بلکہ ان تمام مسائل پر مشتمل ہوگا جو بلغاریا اور دولۃ عثمانیہ میں نزاع انگیز ہیں - عثماني روش سیاست کے متعلق جس قدر اعلان کیا گیا ہے ' اسکا مفاد یہ ہے کہ " ادرنہ اور قرق کلیسا کے بقاء قبضہ پر پورے زور کے ساتھہ اصرار کیا جائیگا - البتہ ان دونوں مقامات کے معاوضے میں ایسي مراعات کا منظور کرنا ممکن ہے جو بلغاریا کے لیے لائق قبول ہونگي " -

بلغاري پالیسي کے متعلق ابھي تک کوئي اعلان نہیں ہوا ہے -

پورے ایک دستہ کے مقابلے میں تنہا ایک مسلمان کي تلوار کافي هوتي تهي ' اور هر صداے تکبیر بلند کرنے والي زبان اُس وقت تک خاموش نه هوتي تهي ' جب تک کم از کم اپنے خون کے چند قطروں کے معارضے میں دشمنان حق و اله کے خون کا ایک سیلاب عظیم اپنے سامنے نه دیکهه لیتي تهي ' تو یقیناً وہ ایک وقت تها ' جو مسلمانوں کے خون کي قیمت بتلا سکتا تها -

وہ (لیلة الهریر) (۱) کا معرکۂ عظیم ' جسمیں مسلمانوں کا صرف آلات آهنیں هي سے مقابله نه تها ' بلکه حریفان کاردان کا هر سپاهي بهي غرق فولاد و پیکر آهن تها ' تاریخ کے صفحوں پر آج بهي فرزندان اسلام کے خون کي قیمت بتلا سکتا هے - جبکه ایک تنها (قعقاع) نے مست و خونخوار هاتهیوں کے غول کے ساتهه پیل تن دشمنوں کے غول کو بهي خاک و خون میں تڑپا دیا تها ' اور پهر بهي اس کے خون کي پوري قیمت نهیں ملي تهي -

جبکه سنه ۶۳۵ - عیسوي میں رومیوں کے عظیم الشان مشرقي مرکز یعني حمص کي طرف تنها و جریده ایک مسلمان تلوار کے قبضے پر هاتهه رکهے بڑهرها تها (۲) ' اور دروازۂ شهر کي ایک پوري فوجي جمعیت پر بے باکانه حمله آور هوا تها ' تو اسلامي خون کي حرمت و عظمت پر یقیناً زمین کي مٹي کا ایک ایک ذرہ شهادت دیسکتا تها - وہ پهنچا ' اور تن تنها اس بے جگري سے دشمنوں پر ٹوٹا که شهر سے بهاگ کر تمام عیسائیوں نے (دیر مسجل) میں پناہ لي ' حالانکه اس کي فاتح تلوار کسي دوسري تلوار کي شرمندۂ اعانت و شرکت نه هوئي تهي !!

جبکه ایک پورا شهر ' ایک پوري فوج ' ایک بهت بڑي فوج کي چهاوني اپنا پورا خون دیکر بهي ایک مسلم و مومن کے خون کو بمشکل خرید سکتي تهي ' تو ضرور اُس وقت یه خون قیمتي ' اور اسکي رواني بهت نادر تهي -

(یرموک) کے میدان میں مسلمانوں کا خون ضرور قیمتي تها ' جبکه جانفروشان توحید کے سامنے خطباء جنگ کي یه صدائیں بلند هورهي تهیں ' که :

اللـه اللـه ! انكـم زادة	" الله الله ! تم لوگ فرزند عرب هو اور
العرب و انصار الاسـلام	اسلام کے انصار و حامي ' اور تمهارے دشمن
و انهم زادة الروم و انصار	رومي هیں اور شرک کے مددگار ! پهر یه
الشـرک ! اللهم ان هذا	کیوں هو که تم انسے خائف هو ؟ خدایا
يـوم مـن ايامـك	آج کا دن تیري عزت و عظمت کے دنوں
اللهم انـزل نصـرک	میں سے هے - اپني نصرت کي غیبي مدد
علی عبادک المومنين	اپنے مومن بندوں کیلیے بهیج دے ! "

اس وقت مسلمانوں کا خون کیوں نه قیمتي هوتا ' جبکه اسي یرموک کے میدان میں عکرمه بن ابوجهل اپنے ساتهه صرف چار سو مجاهدین جاں فروش کو لیکر ' چار هزار رومیوں کي لاشوں کا ڈهیر

[نوٹ صفحه ۴ کا]

تهے - ابو محجن ثقفي کا مشهور واقعه اسي معرکه میں پیش آیا تها - یه شراب نوشي کے جرم میں قید کردیے گئے تهے ' مگر جب معرکۂ کارزار گرم هوا تو جوش جهاد اور ولولۂ شجاعت سے مضطرب هوگئے - سپه سالار جنگ کي بیوي سے پوشیدہ اجازت لي اور میدان جنگ میں پهنچکر اوز کشتوں کے پشتے لگا کر ' خود اپنے هاتهوں سے بیڑیاں پهن لیں اور قید خانے میں بیٹهه گئے -

عرب کے تمام مشهور قبایل اور اکثر اجلۂ صحابه اس معرکۂ میں شریک تهے اور اپنے عربي نیزوں سے هزارها ساله تخت کیاني کے ٹکڑے ٹکڑے کررهے تهے -

" خنساء " عرب کي مشهور شاعرہ اپنے چاروں بیٹوں کے ساتهه شریک جنگ تهي اور اپنے خطبات حربیه و رجزیه سے دلوں کي آتش شجاعت کو هوا دے رهي تهي - اس معرکے میں ایک ایک مسلمان نے پچاس پچاس کفار کو خاک و خون میں ملاکر دم لیا تها :

آگ تهے ابتداء عشق میں هم
هوگئے خاک ' انتها هے یه !

---

(۱) جنگ قادسیه کا تیسرا معرکه " یوم العماس " تها اور چوتها " لیلة الهریر " -

" هریر " کتے کي آواز کو کهتے هیں ' اور آواز شدید کے معنوں میں بهي بولا جاتا هے - چونکه یه معرکه رات تک جاري رها اور اس هنگامۂ رستخیز کے ساتهه ' که اسلحه کي جهنکار ' هاتهیوں کي چیخ ' اور نعروں کي گرج سے زمین دهل دهل پڑتي تهي ' اسلیے " لیلة الهریر " کے نام سے مشهور هوگیا -

ایراني اپنے ساتهه مست هاتهیوں کا ایک بهت بڑا غول لائے تهے اور اهل عرب نے اس مهیب جانور کو بهت کم دیکها تها ' اسلیے ابتدا میں اسکي وجه سے لشکر اسلام کو بهت دقتوں کا سامنا هوا - مجبور هوکر حضرت سعد نے نو مسلم ایرانیوں سے مشورہ کیا انسے معلوم هوا که انکا اصلي اسلحه سونڈ هے اور اندهے هوکر یه کچهه نهیں کرسکتے - انهوں نے قعقاع ' عاصم ' حمال ' ربیل ' چار شخصوں کو اس کام پر متعین کیا - قعقاع برچها هاتهه میں لیکر بڑهے اور سب سے بڑے سفید هاتهي کي آنکهوں پر اس زور سے مارا که پہلے هي وار میں نشانه کام کرگیا - دوسرے هاتهه میں سونڈ مستک سے الگ هوکر گرپڑي اور بے تحاشا اپني هي فوج کي طرف بهاگا - یه حالت دیکهکر اور هاتهي بهي اسکے پیچهے چلے اور چند لمحوں کے اندر ان خونخواروں سے تمام میدان خالي تها !

(۲) حمص کي فتح نه صرف اسلامي فتوحات کي تاریخ میں ' بلکه تمام تاریخ جنگ و فتوحات میں انساني عزم و شجاعت کا ایک عجیب و غریب واقعه هے - یه اُس زمانے میں رومي سلطنت کا بهت بڑا مشرقي مرکز تها - حضرت خالد نے بعلبک کي فتح کے بعد ابن مسروق کو فوج دیکر روانه کیا - شرجیل حمیري بهي فوج کے ساتهه تهے - شهر سے کچهه فاصلے پر رومیوں سے مڈ بهیڑ هوگئي - شرجیل نے تنها سات افسروں کو قتل کیا اور یکه و جریده بے باکانه شهر کي طرف روانه هوگئے - دشمنوں نے دیکها که تنها ایک شخص بے فکر و خوف بڑها چلا آتا هے ! اس منظر نے سب کو خوف زدہ اور مرعوب کردیا - شهر کے قریب رومیوں نے نکلکر حمله کیا مگر انکي تلوار بے پناہ اور انکا عزم بے روک تها - تنها پورے دستے کے مقابلے میں پهاڑ کي چٹان بنکر جم گئے اور پہلے هي مقابلے میں دس بارہ سواروں کي لاشوں کا ڈهیر کردیا - بالاخر تمام فوج هیبت و رعب سے سراسیمه هوکر بهاگ گئي اور ایک قلعه نما گرجے میں جا کر پناہ لي - یه شجاعت و جانفروشي کے جوش میں بیخود تهے - تعاقب میں بڑهتے گئے اور خود بهي گرجے کے اندر چلے گئے - وهاں بهت بڑي تعداد رومیوں کي موجود تهي - چاروں طرف سے گهیر لیا - پهر بهي قریب آنے کي جرات نه هوتي تهي - دور سے پتهر پهینکتے تهے - بالاخر پتهروں سے زخمي هوکر گرے اور شهید هوگئے -

یه شرجیل حمیري کي هیبت نه تهي - اسکا جسم لوهے کا نهیں بلکه تمام انسانوں کي طرح گوشت اور خون کا تها - یه اُس خداے شرجیل کي هیبت تهي ' جو همیشه اپنے جاں نثاروں کے اندر سے اپنے جلال و قدرت کا نظارہ دکهلاتا هے !

هیبت حق ست ' این از خلق نیست !
هیبت این مرد صاحب دلق نیست !

مفارقت کے آخري اضطراب کا نظارہ کیا ' اسنے خون کے فواروں کا جوش و خروش ' زخموں کي تلملاھٹ ' ایڑیوں کي پٹک ' زندگي کے لمحات اخریں کا اضطرار ' غرضکہ انساني مذبوحیت کے تمام خونریز تماشے دیکھے -

لیکن ان میں سے کونسي چیز ایسي تھي ' جسکا نظارہ اسکے لیے نیا ھوسکتا تھا ؟ وہ ایک نامعلوم ابتدا سے اس عجائب آباد هستي کا تماشائي ھے ' اس نے زندگي اور موت کے نہیں معلوم کتنے لاتعد و لاتحصی تماشے دیکھے ھیں ؟ یہ تماشہ خود انساني تاریخ کي نظروں کیلیے عجیب و نادر نہ تھا ' پھر اس نظارہ فرماے آسماني کیلیے اسمیں کونسي ندرت ھو سکتي تھي ؟

انسان نے اپنے حاکمانہ قوت کے گھمنڈ میں همیشہ خدا کے قانون امن و محبت کو توڑا ھے ' اور زور آوروں نے زیر دستوں کے ساتھہ همیشہ وھي کیا ھے جو آج کیا جا رھا ھے - تاریخ عالم میں انساني رحم و محبت کے واقعات کم ھیں ' مگر خون ریزي و بہیمیت کي سرگذشتوں سے اسکے تمام صفحات رنگیں ھیں - دنیا کے اس عجیب و غریب درندے نے جس کا نام انسان رکھا گیا ھے ' جب کبھي موقعہ پایا ھے ' اپنے همجنسوں کو چیرا اور پھاڑا ھے اور شہر کي آبادیوں اور انساني بود و باش کي عمارتوں کے اندر وہ سب کچھہ ھوا ھے جو جنگلوں کے بھٹ اور پہاڑوں کي غاروں میں ھوا کرتا ھے - اسکي وحشت بہیمیت نے دنیا میں همیشہ حکمراني کي ھے ' اور شاید وہ وقت اخلاق کي امیدوں اور خانقاھوں کے حجروں سے باھر کبھي بھي آنے والا نہیں جبکہ فضلیت انساني رذائل حیوانیت سے اپني شکست کا بدلہ لیگي -

کانپور کے مذابح تو ایک خاص حیثیت رکھتے ھیں - ادعائي قانون و حکومت کي تاویلات و توجیہات کے ذریعہ اسکي خونین صورت پر چند پردے ڈالدیے گئے ھیں - اس سے قطع نظر کرکے دنیا کے اور تمام خونچکاں قطعات ارضیہ پر نظر ڈالیے ' اور انساني خون کے اس سمندر کا کوي کنارہ ڈھونڈھیے ' جو مثل همیشہ کے آج بھي دو سال سے بہہ رھا ھے - پھر کیا انسان کي مذبوحیت نئي ' اور دنیا کا اخلاقي دکھہ پہلي مرتبہ ظاھر ھوا ھے ؟ کیا خون کے جو سیلاب آج اسکي سطح پر بہہ رھے ھیں ' ویسے ھي صدھا سیلاب اسکے نیچے خشک نہیں ھوچکے ھیں ؟ اگر کسي طرح زمین کي تمام مٹي ایک جگہ جمع کي جا سکتي اور خدا کوئي فرشتہ بھیج دیتا جو اسکے ذروں کو دبا کر نچوڑ سکتا ' تو نہیں معلوم ' ایک ایک ذرہ سے خون کے کتنے قطرے ٹپکتے ' اور پھر پاني کے تمام سمندروں کو خون کا ایک نیا سمندر اپنے ساتھہ ملاکر کس طرح سرخ کردیتا ؟

پس جو کچھہ کہ آج دنیا میں ھورھا ھے ' وہ ایک بہت ھی ادنے نمونہ ھے دنیا کي اس سیرۃ الیمہ کا ' جسکے ظہور پر تاریخ انسانیۃ ابتدا سے ماتم کرتی آئی ھے اور کرتي رھیگی - فراعنۂ مصر کے شخصی استبداد اور ظلم ستانیوں کی حکایتیں عہد عتیق میں بیان کي گئي ھیں ' اور قران کریم نے بنی اسرائیل پر اپني نعمتوں کا اظہار کرتے ھوے انکا تذکرہ کیا ھے ' کیوں کہ اسکا سب سے بڑا فضل اپنے بندوں پر یہ ھے کہ انھیں ظالم حاکموں کے پنجۂ قہر سے رھائی دلاے :

واذ نجینٰکم من ال فرعون یسومونکم سوء العذاب ' یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم ' وفی ذالکم بلاء من ربکم عظیم - (۲ : ۲۷)

" اور اس وقت کو یاد کرو جب ھم نے تم کو خاندان فرعون کے ظلم و ستم سے نجات دلائي ' جو تم کو سخت سے سخت عذابوں میں مبتلا کرتے تھے - تمھاري اولاد کو تو ذبح کر دیتے مگر تمھاري عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تاکہ انکو ذلیل و رسوا کریں - یقیناً تمھارے پروردگار کے طرف سے تمھارے لیے اسمیں صبر و استقامت کي بہت بڑي آزمایش تھي "

لیکن کتنے فرعون ھیں جو اس دنیا کے ھر دور و زماں میں انساني خون کے سیلاب پر اپنا تخت حکمراني بچھا چکے ھیں ؟ اور بني اسرائیل کي غلامي و مظلومي سے بڑھکر کتنني ھي مظلوم و محکوم قومیں گذر چکي ھیں اور موجود ھیں ' جنکي لاشوں کے ڈھیر پر حاکمانہ " رعب و عظمت " کے محل تعمیر کیے گئے ھیں ؟

باغ عدن کا سانپ !

دنیا میں انساني حکمراني کا گھمنڈ همیشہ انساني معصیت کا سب سے بڑا مبدء اور ماوی رھا ھے ' اور اگر دنیا کي کوئي صورت ھے تو اس کے چہرے سے اس داغ کي سیاھي کبھي نہیں دھل سکتي - دنیا کي تمام درد انگیز مصیبتیں اسي کے سائے تلے سے نکلي ھیں ' اور انسان کي بربادي کا وہ خونخوار سانپ ' جسکو آدم کے ساتھہ باغ عدن سے نکالا گیا تھا ' جب وھاں سے نکلا ' تو اس نے اسي کے نیچے اپنا گھر بنا یا -

نیا قطرۂ خونین

یہ همیشہ ھوا ھے اور شاید همیشہ ھوگا - دنیا کي بہت سي خونریزیاں نئي ھیں ' مگر اسکا ماتم ایک بھي نیا نہیں - اس تمام خون کو جو اسکي انکھوں کے سامنے بہہ چکا ھے ' اگر جمع کیا جاے ' تو ایک طوفان خیز سمندر ھوگا ' جسمیں لکڑي کي کشتیوں کي جگہ انساني لاشوں کے ڈھیر ھر طرف تیرتے نظر آئیں گے -

پھر آج جن واقعات پر ھم ماتم کر رھے ھیں ' انکي حیثیت اس سمندر خونین کے سامنے اس سے زیادہ اور کیا ھوسکتي ھے کہ چند نئے سرخ قطرے تھے جو اسکي موجوں میں ڈالدیے گئے ؟

۳ - اگست کو کانپور میں جو کچھہ ھوا ' وہ بھي ایک قطرۂ خونین تھا ' جو اس سمندر میں ڈالدیا گیا ھے -

اسلامي خون کي قیمت

یہ مسلمانوں کا خون تھا - لیکن اس خون کي بھي اب زمین کي سطح پر کیا کمي رھي ھے کہ اسکو نادر و عجیب سمجھا جاے ؟

ممکن ھے کہ چھٹي صدي عیسوي میں اس خون کي دنیا میں کمي رھي ھو ' جب (بدر) کے کنارے تین سو تیرہ بے سروسامان مسلمان ' پچاس کم ایک ھزار مغرور و قوي دشمنوں کے مقابلے میں بھي اپنا خون محفوظ رکھتے تھے ' اور چودہ مسلمانوں کا اگر خون بہتا بھي تھا تو اس حالت میں ' کہ ۷۰ - دشمنوں کي لاشیں میدان جنگ میں تڑپ چکي تھیں اور اتني ھي تعداد مشکیں کسي ھوي سامنے تھي ! !

ممکن ھے کہ مسلمانوں کا خون اس وقت کم یاب ھو ' جب کہ (احد) کے دامن میں تین ھزار دشمنوں کے نرغے میں ' جنمیں ۲ - سو شتر سوار اور ۷ - سو آھن پوش خون آشام تھے ' صرف ۷ - سو مسلمان پھنس گئے تھے ' اور جبکہ حضرۃ (انس) نے ستر زخم کھاکر اپني گردن کا خون زمین کے حوالے کیا تھا !

جنگ (قادسیہ) کا وہ معرکۂ اغواث (۱) ' جسمیں دشمن کے

(۱) مشہور جنگ قادسیہ (جو حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح ایران کیلیے ایک فیصلہ کن جنگ ثابت ھوي) ھجرۃ نبوي کے چودھویں سال محرم الحرام میں پیش آئي تھي اور من جملہ دنیا کے ان عظیم الشان معرکوں کے تھي ' جنھوں نے چند دنوں کے اندر نقشۂ عالم کو یکسر پلٹ دیا !

اسکا دوسرا معرکۂ عظیم " یوم اغواث " کے نام سے مشہور ھے ' جسمیں دو ھزار مسلمان شہید ' اور دس ھزار ایراني مقتول ھوے

قرب و وصال کي قيمت ديکر' اسے متاع کونين سے افضل و اعلی کرچکا تها' ممکن نه تها که اسي کي دنيا ميں اسقدر بے قدر هوجاے که مٹي کي ڈوکرياں قيمت ديکر مليں مگر مسلمانوں کے خون کي کوئي قيمت هي نهو؟ ليکن اسکو کيا کيجيے که خود هم هي نے اپنے تئيں قدر و قيمت کا مستحق ثابت کيا تها' اور هم هي هيں که آج اسکی قدر و قيمت کو اپنے هاتهوں کهو بيٹهے هيں:

ذلك بان الله لم يک مغيرا نعمة انعمها على قوم حتى يغيروا ما بانفسهم و ان الله سميع عليم (۸ : ۵۵)	اسليے که جو نعمت خدانے کسي قوم کو دي هو پهر وہ کبهي واپس نهيں لي جاتي' تا آنکه خود وہ قوم اپني صلاحيت اور قابليت کو بدل نه ڈالے اور بيشک الله تم سب کي باتوں کو سنتا اور تمهارے اعمال کو ديکهتا هے-

پس جس خون کے آج دنيا کے تمام حصوں ميں دريا رواں هيں' اگر ۳ - اگست کو کانپور ميں اسکے چند فوارے کچهه دير کے ليے بلند هوگئے تو کونسي اچهنبے کي بات هے؟ دريا کي موجوں ميں قطروں کو کون پوچهتا هے؟ اور هم جو مسلمانان عالم سے خون کي قربانيوں کا نظارہ حاصل کر رهے تهے' خود بهي اس نظارے کے پيش کرنے سے کيوں عاجز رهتے؟ يه سچ هے که طرابلس کي خونين موجوں کے مقابلے ميں همارے پاس چند قطروں سے زيادہ نهيں' يه بهي ضرور هے که ايران کي سوليوں کا جواب اگر هم سے مانگا جاے تو هم ابهي کچهه نهيں بتلا سکتے - اسميں بهي شک نهيں که مقدونيا کي آتش زدہ آباديوں' خون کے سيلابوں' اور انساني لاشوں کے بسے هوے شهروں کے مقابلے ميں همارا جيب ماتم ابهي بالکل خالي هے - تاهم هماري شرمندگي مٹ گئي که همارے پاس خون کے بهرے هوے حوض نهيں تو چند چلو ضرور هيں' جنسے اپنے چهروں کي بے دردي اور بے حسي کي سفيدي چهپا سکتے هيں' اور خون سے منهه دهوکر اس قابل هوسکتے هيں که عالم اسلامي کي مجلس خونين ميں شريک هوسکيں!

آج تين سال سے تمام عالم اسلامي سوگ ميں هے - مسلمانان هند کے پاس دل و جگر کے ٹکڑے تهے مگر زخموں سے بها هوا خون نه تها - اس ماتم کدۂ مقدس ميں' جهاں شهداء کي پاک روحيں خدا کي اغوش سے نکلکر اپنے ماتم گذاروں کا آہ و فغاں سننے کيليے آئي هوئي تهيں' بغير خون سے وضو کيے هوے کيونکر شريک هوسکتے تهے؟ (رابعۂ بصريه) نے ايک موقعه پر کہا تها:

رکعتان في العشق لا يصح وضوء هما الا بالدم!	نماز عشق کي دو رکعتيں' جو ادا نهيں هوسکتيں جب تک که خون سے وضو نه کيا جاے!

پس اگست کي تيسري تاريخ پيغام شهادت ليکر آئي تا مسلمانان هند کي اس شرمندگي کو مٹادے' اور هم ممنون هيں سر جميس مسٹن بالقابه کے' جنکي بدولت دوچار کوزے خون کے هم نے بهي بهرليے!

دعـا کنيـد بوقت شهـادتـم او را
که ايں دميست که درهاے آسماں بازست

عربي زبان اور علمي اصطلاحات

اسماے علوم

ايک مدت سے هم ارادہ کر رهے تهے که اصطلاحات علميه کے مباحث کا ايک مستقل سلسله شروع کيا جاے اور بعض سخت غلط فهمياں جو اسکي نسبت آجکل عموماً تعليم يافته اصحاب ميں پهيلي هوئي هيں' انکو بحث و مذاکرہ سے صاف کيا جاے -

اس سلسلے ميں سب سے پهلے " اسماء علوم " کا سوال سامنے آتا هے -

آج هم تمام علوم و فنون حديثه کي ايک فهرست مع عربي اصطلاحات کے شائع کرتے هيں' اور اسکے بعد ديگر مباحث مهمه کي طرف متوجه هونگے - هم کو اعتراف هے که يه فهرست جامع اور مکمل نهيں اور تلاش و تفحص اور مشورہ کي ابهي اسميں بهت گنجايش هے - محض سرسري طور پر هم نے انگريزي ميں ايک فهرست مرتب کي اور اسکے سامنے عربي اسماء علوم کو لکهتے گئے - ضرورت اسکي هے که احباب اس سلسلۂ مضمون کے هر حصے کو غور و فکر کے ساتهه ملاحظه فرمائيں اور جو جو باتيں ذهن ميں آئيں انسے مطلع فرماتے رهيں -

اينده نمبر ميں اس فهرست کے متعلق بعض ضروري ملاحظات هيں جنهيں پيش کرينگے -

(A)

Astrology	علم التنجيم' علم النجوم
Anthography	علم الرياحين
Anthology	مختارات'
Algebra	الجبر و المقابله
Anthropography	علم نوع الانسان
Anthropogeny	علم تكون الانسان
Anthropology	علم الانسان
Anatomy	علم التشريح
Anthropotomy	علم تشريح الانسان
Archaealogy	علم الاثار
Antiquities	علم الدهور السابقه
Architecture	علم الهندسه' فن تعمير
Arthmetics	علم الحساب
Art	صنعت' فن
Astronomy	علم الهية' علم الفلک
Aesthetics	علم الجمال

(B)

Bibliography	علم الوراقه
Biology	علم الحياة
Book - keeping	علم تدوين الحساب' علم مسک الدفاتر'

لگا دیتا اور پھر جان دیتا کہ اسلام کا خون رائگاں نہ گیا ؟ اس معرکے میں ایک تنہا (شرجیل) کا یہ حال تھا کہ چاروں طرف سے ہزاروں دشمنوں کی تلواریں پڑرہی تھیں' مگر پھر بھی زمین کو اسکے خون کا ایک قطرہ نصیب نہیں ہوتا تھا' کیونکہ اسکے خون کے لیے اس سے بھی زیادہ قیمت کی ضرورت تھی !

ہاں' جبکہ روم و اسلامی سرحد کے انتہائی حصے میں ایک بڑھیا مسلمان کی صدا بغداد کے تخت پر (معتصم) کو مضطرب کردیتی تھی' اور اسکی فریاد کا جواب دینے کیلیے ساٹھہ ہزار تشنگان خون کو ساتھہ لیکر' جوش و اضطراب کے پروں سے اڑتا ہوا رومیوں کے سر پر گرتا تھا' تو اس وقت اس خون کی قیمت یقیناً بہت گراں تھی' اور ایک مسلمان بڑھیا کی فریاد کے معاوضے میں روم کی ہزارہا سالہ عظمت و ابہت طلب کی جاتی تھی !!

* * *

دنیا طغیان وفساد میں مبتلا تھی' نوع انسانی باہمی کشت و خوں ریزی میں ہلاک ہورہی تھی' پس مسلمان بھیجے گئے تھے تاکہ انکا' جو انسان کے خون کی عزت سے انکار کرتے ہیں' خون بہالیں' اور بندگان الہی کا خون محفوظ ہو - پس وہ اسلیے آئے تھے کہ خون بہائیں - اسلیے نہ تھے کہ انکا خون بہایا جاے - اسلام نے انکو زندگی اور قوت دی تھی - موت اور زخم اوروں کے حصے میں آئے تھا - انکے خون کا ایک ایک قطرہ ملکوں اور قوموں کا خون طلب کرتا تھا - اگر انکے جسم پر ایک زخم لگتا تھا تو انسانی جبروت و جلال کے بڑے بڑے تخت اولٹ دیے جاتے تھے -

ان کے ہاتھہ میں تلوار تھی' جسکی خون آشامی سے انسانی وحشت و خونریزی کی خون آشامی پناہ مانگتی تھی' لیکن ان کو کسی تلوار کی چمک سے ڈر نہ تھا - وہ خدا سے ڈرنے والے تھے' اس لیے خدا کی زمین بھی انسے لرزتی تھی - " لا تخافوهم' وخافون ان كنتم مومنين - (٣ : ١٧٠) " کے وہ مخاطب تھے' اور " لا تهنوا ولا تحزنوا !! " کی الہی تسکین نے ان کے دلوں سے خوف و خطر ہمیشہ کیلیے دور کردیا تھا - ان کا خون صرف اللہ کی راہ میں بہتا تھا' اور خدا کبھی پسند نہیں کرسکتا کہ جو خون اسکے نام کی عزت سے مقدس کیا جاے' وہ اسکی زمین پر ارزاں قیمتوں پر فروخت ہو جاے !

وہ کیونکر اسکو پسند کرتا ؟ کیونکہ یہ تو وہ متاع عزیز تھی' جس کو خود اس نے بھی خریدنا چاہا' تو نعائم جنت کی سرمدی خوشیوں اور راحتوں سے کم میں اسکی قیمت نہ چکی !

ان الله اشترى من المومنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة - يقاتلون في سبيل الله' فيقتلون و يقتلون ! ( )

اللہ نے مسلمانوں سے انکی جانوں اور مالوں کو خرید لیا تاکہ اسکے معاوضے میں انہیں حیات بہشتی کی دائمی زندگی عطا فرماے - کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور پھر کبھی اسکے دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور کبھی خود اسکی راہ میں مقتول ہوجاتے ہیں "

ان بیع را کہ روز ازل با تو کردہ ایم
اصلا دراں حدیث اقالہ نمی رود !

یہاں جنت کا ذکر کیا گیا مگر فی الحقیقۃ... پوچھیے تو اس خون کی قدر و قیمت تو اس سے بھی ارفع و اعلی تھی - جن مجاہدین حق و جاں نثاران راہ الہی کے دلوں میں اللہ کے عشق و محبت کا گھر ہو' انکی قیمت جنت نہیں ہوسکتی - کیونکہ وہ تو جنت کے نہیں بلکہ رب الجنۃ کے طلبگار ہیں - یہی وجہ ہے کہ اس آیۃ میں " انفسہم " فرمایا - " قلوبہم " نہ کہا کہ یہ معارضہ نفس و جان کا ہے - دل کا نہیں ہے - دل کا معاوضہ اگر ہوسکتا ہے تو جنت کا نظارا نہیں بلکہ خود پروردگار جنت کا قرب و وصال ہے - اور تلاش کیجیے تو اصلی قیمت اس خون کے بیچنے والوں کو ملنی بھی یہی تھی :

ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا' بل احياء عند ربهم يرزقون - فرحين بما اتاهم الله من فضله و يستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم' الا خوف عليهم ولا هم يحزنون ! (٣ : ١٦٥)

" جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوے' انکو مردوں میں شمار نہ کرو - وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس شربت وصال سے سیراب اور غذاے قرب و اتصال سے رزق اندوز ہیں - اللہ نے اپنے فضل سے انکو جو مقامات و مدارج عالیہ عطا کیے' انسے شاد کام رہتے ہیں اور اپنی اس حالت سے ان لوگوں کو' جو انسے پیچھے رہگئے ہیں اور انسے ملے نہیں' بشارت دے رہے ہیں کہ اللہ کی راہ میں بڑھنے کیلیے جلدی کرو - انکے لیے کوی خوف نہیں اور نہ کسی طرح کا حزن و ملال ہے !! "

حضرۃ امام (جعفر صادق) علیہ وعلی اجدادہ و آبائہ الصلوۃ والسلام نے اسی مقام کی طرف اشارہ کیا تھا' جبکہ فرمایا :

يا ابن ادم ! اعرف قدر نفسک' فان الله تعالى عرفک قدرک ولم يرض أن يكون لک ثمن غير الجنة ! -

لوگو ! اپنے نفس کی قدر و قیمت پہچانو ! یہ تو وہ متاع گرانمایہ ہے کہ اللہ نے اسکی قدر شناسی کی اور اسکے معارضے میں جنت سے کم قیمت کے ملنے پر راضی نہ ہوا !

و في المثنوي المعنوي:

کالۂ کہ ہیچ خلقش ننگرد
از خلافت آں کریم آں را خرد
ہیچ قابے پیش او مردود نیست
ز انکہ قصدش از خریدن سود نیست
خویشتن را آدمی ارزاں فروخت
بود اطلس خویش را بر دلق دوخت !

فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به' و ذالک هو الفوز العظيم ! (٩ : ١٦٥)

پس مسلمانو ! اپنے جان و مال کے اس سودے پر جو تم نے خدا سے کیا ہے' خوش ہو' کہ فی الحقیقۃ... یہ بڑی ہی کامیابی تھی جو تمہیں پیشگاہ الہی سے حاصل ہوئی !

و لكن شتان مابين اليوم و الامس !

غرضکہ ایک زمانہ تھا' جب دنیا میں انکے خون سے بڑھکر اور کوئی شے کمیاب وگراں نہ تھی' مگر اب تو دریا کا پانی قیمتی ہے' مگر مسلمانوں کے زخموں کا خون بہت ارزاں ہوگیا ہے - خاک کے سنگ ریزے ٹھکرانے کیلیے نہیں ملینگے مگر پرستاران توحید کی لاشیں ٹھوکریں کھانے کیلیے ہر جگہ موجود ہیں - جنگل میں درختوں کے پاے جھومتے ہوے نظر آتے ہیں مگر اس سے زیادہ مسلمانوں کی لاشیں تڑپتی ہوئی دکھائی دینگی -

دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا' جہاں ہمارا خون اپنی قیمت طلب نہ کرتا ہو' مگر آج بازار جہاں میں اس جنس کس مخر کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ چشم انسانیت کو دو آنسوؤں کی قیمت دنیا بھی گوارا نہیں ! اللہ اللہ ! یہ وہی خون ہے جسکے معارضے میں کبھی روم و ایران کے تخت خریدے جاتے تھے' مگر:

ذالک بما قدمت ايديهم' و ان الله ليس بظلام للعبيد ! (٨ : ٥٧)

یہ تغیر حالت انہوں نے خود اپنے ہاتھوں مول لیا' ورنہ اللہ تو اپنے بندوں کیلیے کبھی ظالم نہیں ہوسکتا -

خدا کے ہاں قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں - بڑھا کر گھٹانا اسکی شان کریمی سے بعید ہے - وہ خون' جس کے معارضے میں اپنے

انگلستان اور اسلام

علانیہ دشمنی و کم بینی !

اثر : مسٹر هارمیمس -

(ملخص با دنی تغیر)

موجودہ تاریخ کے طالب علم کے لیے اس عجیب انقلاب پر' جو شئون و حالات سیاسیہ میں جنگ کریمیا سے جنگ بلقان تک ظہور میں آیا ہے ' عمیق افسوس کیے بغیر' یادگار کریمیا Crimean Memorial سے گزرنا نا ممکن ہے - کیونکہ اس زمانہ میں انگلستان کی عزت (جو مشرق کی آزادی و مظلومی کا حامی وحید سمجھا جاتا تھا) اسقدر زیادہ' اور اسکی سیاست مسلمانوں کے ساتھہ اسقدر ہمدردانہ تھی کہ قسطنطنیہ میں اس کا وکیل سرھنری لیرڈ ایک عرصہ تک (Maire du Palais) کا دور تمثیل کرتا رہا - یہاں تک کہ گلیڈسٹون نے اسکا وہ پرائیوٹ خط شائع کردیا جسمیں اس نے سلطان عبد الحمید کو' جسکے کامل اعتماد کی وجہ سے اس پر اس درجہ مہربانیاں تھیں' ذلیل ترین ممکن واقعات اور شرمناک مظالم کا ملزم قرار دیا تھا -

اس زمانے میں ملکہ وکٹوریا سے لیکے نیچے تک ہر انگریز یہ خیال کرتا تھا کہ ترک مشرقی لباس میں انگریز ہیں - انمیں تمام نیکیاں وراثتاً ہیں ' اور وہ روس کی بربریت و فوضویت (انارکی) کے برعکس' انسانیت و تمدن کے وکیل ہیں - اس زمانے میں ترکی اور برطانی سپاہی گرمجوشی کے ساتھہ معانقہ کرتے اور " ہاتھہ میں ہاتھہ خشکی اور تری دونوں میں " کے نعرے لگاتے ہوے نظر آتے تھے -

مگر آجکل ترکی (کم از کم برطانی ارباب سیاست کے اکثر حصے کی نظروں میں) زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں رکھتی' اور اسکے بدلے بلقانی حلیف تمدن و ترقی کے حقیقی علم بردار ہیں !!

بلقان کے صلیبی (کروسیڈر) عیسائیوں کی طرف سے (جو زبان سے مسیح (ع) کا دم بھرتے ہیں اور اعمال میں اسکی مخالفت کرتے ہیں) جنگ کا اعلان برطانی پریس کا ناگزیر جواب تھا' جس نے غیر مشکوک طور پر انکی تائید کی اور انکو برطانی پبلک کے سامنے مخلص انسانیت اور مسیحی نجات کے مدافع کی حیثیت سے پیش کیا -

درحقیقت اس زمانے میں انگلستان کا میلان طبع عالم اسلامی کے لیے سخت یاس انگیز ہے' جو دیکھتے ہیں کہ حزب الاحرار (لبرل پارٹی) اپنے انصاف و حریت کی طویل الذیل تاریخی روایات کے باوجود' روسی سیاست کی ہدایت پر چل رہی ہے - یہ صحیح ہے کہ عالم اسلامی کے پامال و پرشکستہ ہونے کی وجہ سے کسی اسلامی شہر میں ابھی سنگین مصیبت کے پیدا ہونے کا خطرہ نہیں ہے' اور یہی خیال ہے جس نے انگلستان کو اسلامی معاملات میں اسقدر جری کردیا ہے' مگر تاہم یاد رکھنا چاہیے کہ ۹۰ - ملین مسلمان اپنے پہلوں میں دل رکھتے ہیں' اور یہ قدرتی امر ہے کہ اس "علانیہ دشمنی اور کم بینی" نے (جسکو اب لفظی ہمدردی کی نقاب مسلمانوں کی نظروں سے نہیں چھپا سکتی کیونکہ انمیں بیداری اور بیداری کی وجہ سے بصیرت و تمیز پیدا ہوگئی ہے) ان زخمی دلوں میں ایک ایسی آگ پیدا کردی ہو' جو گو اسوقت خاموش نظر آئے' مگر درحقیقت اندر ہی اندر روشن ہو رہی ہو' اور برطانی شاہنشاہی کے لیے مصیبت کے وقت کی منتظر ہو - (مگر یہ صحیح نہیں)

اسلیے جب تک سیاسی حیثیت سے ترکی اور انگلستان ایک دوسرے کے دشمن ہیں' برطانی شاہنشاہی محفوظ ہے' اور اسکی مسلمان رعایا قابل اطمینان حد تک کمزور ہے' اسوقت تک مظالم بلقان کے خاتمہ کے لیے انگلستان کوئی غیر نمایشی اور عملی کوشش نہیں کریگا -

اس نقطہ پر پہنچکر ایک شخص پوچھہ سکتا ہے کہ ان دو سب سے بڑی اسلامی سلطنتوں میں (کیونکہ انگریز فخر و مباہات کے موقع پر اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کہتے ہیں) اس پھوٹ کا ذمہ دار کون ہے ؟

جیساکہ ہم سابق میں بیان کرچکے ہیں ' سنہ ۱۸۷۸ ع کی مہلک موتمر برلن تک سرھنری لیرڈ قسطنطنیہ میں مختار کل سفیر تھے - اس موتمر کے انعقاد سے کسی قدر پہلے عہد نامہ قبرص مختتم ہوچکا تھا اور پوشیدہ طور پر اس پر دستخط بھی ہوچکے تھے -

اس عہد نامہ کی رو سے یہ جزیرہ ترکی کی طرف سے انگلستان کو ان خدمات کے معارضہ میں بطور " بخشش " کے دیا گیا تھا ' جو اس نے محض روس کی مخالفت کی بنا پر جنگ ترکی و روس میں انجام دیے تھے -

دوسرے وکلاء صلح کی طرح مسٹر ڈسریلی اور لارڈ سالسبری نے بھی یہ باہمی معاہدہ کیا تھا کہ وہ کسی پوشیدہ منصوبے یا ترکی کے ساتھہ خفیہ انتظام کے بغیر اس معاملے میں داخل ہوے ہیں - مگر اخبار "گلوب" نے عہد نامہ قبرص کا خلاصہ یکایک شائع کردیا ' جس سے برطانی وکلاء کی سخت بے عزتی ہوئی اور فرانسیسی اور روسی وکیلوں نے یہ دھمکی دی کہ وہ فوراً برلن چھوڑ دینگے اور اس طرح اس موتمر کے حقیقی طور پر نشست کرنے سے پہلے اس کو ختم کردیا جائگا - جب معاملہ اس حد تک پہنچا تو داہیۂ فرنگ یعنی پرنس بسمارک ایک " ایمان دار دلال " کی حیثیت سے بیچ میں آپڑا ' اور ایک راضی نامہ ہوگیا جس میں برطانی وکلاء امور ذیل پر متفق ہوگئے :

(۱) انگلستان کے اخذ قبرص کے معارضے کی حیثیت سے فرانس کو اجازت دیجائیگی کہ سب سے پہلے مناسب موقع پر (انگلستان کی طرف سے کسی مخالفت کے بغیر) وہ تیونس پر بلا تامل قبضہ کرلے -

علم النباتات	Botony
علم الامرجه	Bithology
علم الجراثيم	Bichtrology

(C)

علم النقد ' علم الانتقاد	Criticism
علم الکيميا	Chemistry
علم الخلق	Cosmology
علم تکون العالم ' عام بدء الخلق	Cosmogony
علم هيئة العالم ' جغرافيه رياضيه	Cosmography

(D)

تمثيل	Drama
علم الحرکة	Dynamics

(E)

علم العلم	Epistemology
علم الاقوام	Ethnography
علم الاسباب و العلل	Etiology
علم قوي الانسان	Ethnology
علم الاخلاق	Ethics
فلسفه الاخلاق و العادات	Ethology
علم حشرات الارض	Entomology
علم الاقتصاد	Economy
اقليدس	Euclids

(F)

کسور (حساب)	Fraction

(G)

فلاحة الحدائق ' باغباني	Gordaning
تقويم البلدان ' جغرافيه	Georgraphy
طبقات الارض	Geology
تحرير اقليدس ' علم المساحه	Geometry
جغرافيه طبعيه	Geonomy
علم تکون الارض	Geogony
علم اقطاع الارض	Geodesy } Geodetics

(H)

علم المياه	Hydrography
علم نواميس المياه	Hydrology
علم مياه البحر	Hyprometeorology
علم المائعات	Hydrostatics
	Hytology
حفظ الصحة	Hygnion
تاريخ	Hystory

(L)

علم الحقوق	Law
منطق	Logic

(M)

علم الجو	Meteorology
علم بعد الطبيعه	Metaphysics
علم الجاذبيه ' علم المغناطيسيه	Magnatism
رياضيات	Mathe matics
علم جر ثقيل ' عام الا لات	Mechonics
علم طب	Medicine
علم المساحة	Mensurotion
علم المعدنيات	Metallogy
علم المعادن ' علم التعدين	Mineraloge
فن مجاز و استعاره	Metefor
علم العرافة	Metoposcopy
فن مجاز	Metonymy
فن موسيقي	Music

(N)

تاريخ طبعي	Natural History
فلسفۂ طبعيه	Natural Philo-ohy
فن تمريض ' فن تيمار داري	Nursing

(o)

علم المناظر و المرايا	Optics
فلسفۂ امور عامه	Ontology
علم وجوه تسميه	Onsmalology
علم بيض الطيور	Oology

(P)

علم الهواء	Pneumatics
فن عروض	Prosady
فن تشخيص (الامراض)	Pothology
علم الالسنة	Philology
فلسفه حکمت	Philosphy
علم الاصوات	Phonology
علم النور	Photology
علم فراسة الراس	Phrenology
علم النباتات	Phytology
علم النفس	Psycholgy
طبيعيات	Physics
علم الفراسة	Physiognomy
جغرافيه طبيعيه	Physiography
علم وظائف الاعضاء	Physislogy
علم الاقتصاد السياسي	Political-Economy
علم التعليم و التربية	Pedagoge

(S)

علم الا ستحضار	Spritesm
علم الاجتماع	Sociology
علم الا قتصاد المنزلي	Social-Economy
علم الجراحة (جراحي)	Surgery

(T)

علم الغايات	Teleogy
علم الصنائع اليد (دستکاري)	Technology
علم تبعية الجيوش ' علم الحرب (فن جنگ)	Tactics
الهيات	Thiology
علم تخطيط البلدان يا علم تحديد البلدان	Topograply
علم تشريح الحيوانات	Theriotomy
علم المثلثات	Trigonometry

(Z)

علم الحيوانات	Zoology
علم تشريح الحيوانات	Zooanatomy } Zootomy

رعمسيس ثاني فرعون مصر

علماے آثار نے آجکل (رعمسيس) ثاني كي متعدد يادگاريں دريافت كي هيں ' جو فراعنۂ مصر كے انيسويں خاندان كا تيسرا باد شاہ تها - تورات كے سنين و اعمار كا حساب اگر كسي طرح غير مشكوك ثابت هوجائے تو رعمسيس كا زمانہ ميلاد مسيح سے تقريباً ١٧٠٠ - برس پہلے ' اور واقعہ هجرت سے ٢٢٠٠ - برس پہلے هوگا ' يعني يه دريافت شدہ ياد گاريں آج سے تين هزار ٥٣١ - برس پہلے كي هيں - مگر علماے فرنگ كي تحقيق ان كو بہت قديم ثابت كرتي هيں ' كيوں كه رعمسيس كا زمانہ اُن كي راے ميں تورات كے ظن و تخمين سے متزايد هے - اسي خاندان ميں ابھی پادشاہ (رعمسيس ثاني) كے بعد وہ (فرعون) تخت نشين هوا تها ' جسكا واقعہ حضرت (موسى) كے ساتھ تورات اور قرآن مجيد ميں بتصريح مذكور هے

رعمسيس ثاني جسكے عهد كی يادگاروں كا مرقع آج شائع كيا جاتا هے ' اسی خاندان كي كا سب سے بڑا باد شاہ تها - اُس نے اپنے طويل عهد حكومت كے اندر مصر ميں نہايت كثرت سے عمارتيں تعمير كرائيں ' مالك فتح كيے ' شهر آباد كيے ' دشمنوں كي مدافعت كي ' اور مصر كی ترقي تمدن ميں عمر بهر لگا رہا - اسكی تمـــام عمارات و آثار پر ' جو وادي نيل ميں نہايت كثرت سے اب تـــک محفوظ هيں ' اسكا نام منقوش نكلتا هے -

رعمسيس اپنے باپ كے زمانے ميں جب ولي عهد تها ' تو هميشه جنـگ اور فتوحات ميں مشغول رهتا تها - تخت نشيني سے پہلے هی اس كے كار نامــے نہايت شهرت حاصل كرچكے تهے - تخت نشيني كے بعد اوس نے اور بہت سے عجائب و غرائب امور انجام دیے ' جسنے تاريخ مصر ميں اُس كي جگه نہايت ممتاز كردي هے -

هيكـل شمس كے كاهن نے رعمسيس كي ولادت سے پہلے باد شاہ سے پيشگوئي كي تهي ' كه يه بچه بہت بڑا باد شاہ هوگا اور تمام دنيا پر حكومت كريگا - تخت نشيني كے بعد اس پيشگوئي كي خوشي ميں رعمسيس نے اس هيكل كي عمارت وسيع كردي اور اس كي تعمير ميں بہت سے خوبصورت اضافے كرائے -

رعمسيس نے آس پاس كي تمام قوموں كو زير كرليا تها - بيس مختلف قوميں اس كو خراج ديتي تهيں ' سب سے پہلي بار عهد شهزادگي ميں اسنے عربوں پر حمله كيا ' اور كہا جاتا هے كه اونكو اپنا مطيع بهي بناليا - اس سے پہلے عرب كسی كے مطيع نه تهے - گو يه اطاعت بهي اوس كي واپسي كے بعد قائم نه رهي - عرب كے سوا دوسري طرف اسنے افريقه ميں برقه وغيرہ كو فتح كركے حكومت مصر ميں داخل كيا - سودان بهي اسكے زمانہ ميں مصر سے متعلق تها ' اور هر سال بطور خراج هاتهي دانت ' آبنوس كي لكڑي ' اور سونے كي ايک مقدار كثير مصر كو ادا كرتا تها -

بري معركه آرائيوں كے علاوہ بحري معركوں سے بهي اسكے كار نامے خالي نهيں - اسنے بحر احمر ميں ايک بيڑا طيار كيا جسميں ٣٠٠ - سے زائد جنـگي جهاز تهے - انكي مدد سے اسنے بحر احمر كے تمام سواحل پر جزائر بحر هند تـک قبضه كرليا - اور عين اُس وقت ' جب كه اوسكے افسر اِن سواحل و جزائر پر قبضه كررهے تهے ' خود رعمسيس ايک خونخوار فوج ليے هوے ايشيا كي سلطنتوں كو ته و بالا كر رها تها - ايک ايک ملـک كو فتح كرتا هوا بالآخر هندوستان تـک پهونچا ' اور گنگا كو عبور كركے بحر هند سے نكل آيا ! !

دوسري طرف تركستان سے گذر كر وہ نهر طونه (درياے ڈينوب) كو عبور كرگيا - واپسي ميں يورپ كے بعض شهروں سے گذرتا هوا روم ايلي ميں داخل هوا ' اور جزائر بحر روم كو اپني حكومت ميں داخل كرليا - يه سفر رعمسيس كا آخري جنگي سفر تها -

عظماے فاتحين ميں رعمسيس هي وہ شخص هے جسنے شكست خوردہ اور منهزم قوموں سے نہايت لطف و مهرباني كا برتاؤ كيا ' سياسي مجرموں كي خطائيں بخشيں ' مفتوح و مغلوب قوموں كے ساته عدل و انصاف سے كام ليا ' اور ان سے بہت تهوڑا سا خراج وصول كيا - وہ رعايا كے اعتقادات و مذاهب كا بڑي فراخ دلي سے لحاظ كرتا تها -

تعمير كا كام قيديوں سے ليتا تها ' لڑائيوں ميں جو قيدي هاته آتے تهے ' وہ مصر لا كر تعمير كے كام ميں لگائے جاتے تهے - اسكو فن تعمير سے بہت شوق تها - دو شهروں كي تزئين و آرايش ميں خصوصيت كے ساته دل چسپي تهي - ايک تو منف هے ' جو اوس زمانه ميں مصر كا پايہ تخت ' اور دوسرے طيوہ هے ' جو مصر كا مذهبي مقدس شهر تها - انهی قيديوں كے ذريعه اسنے مصر ميں بہت سے پل بهي تعمير كرائے ' نيز تجارت و زراعت كي ترقي كے ليے بهي اسنے بہت سی نهريں كهدوائيں كه درياے شور (سمندر) تک راسته ايک هو جاے -

خانداني حسد و نفاق قديم حكومتوں كی خاصتريں امتيازي خصوصيت رهی هے - رعمسيس جب اپنے عظيم الشان فتوحات كے بعد مصر واپس آرها تها ' اوسكا بهائي اوسكے استقبال كو مصر كے شهر تنيس تـک آيا اور نہايت تپاک سے اوس سے ملا - رات كو جب رعمسيس مع اپنے اهل و عيال كے سو رها تها ' اوسكے بهائی نے مكان ميں آگ لگادي ' رعمسيس مع اهل و عيال بڑي مشكل سے اس مصيبت سے نجات پا سكا - اوسكے بهائي كو جب اپني ناكاميابي كا حال معلوم هوا تو بهاگ كر يونان چلا گيا ' اور وهاں مصري قوم كي ايک نو آبادي قائم كردي - آثار يونان ميں اسكا نام دانوس مصري بيان كيا جاتا هے -

رعمسيس كو ان عظيم الشان كاميابيوں نے نہايت مغرور و متكبر بنا ديا تها - جو سلاطين اسير هوكر اوسكے ساته آئے تهے اون سے نہايت سخت تحقير سے پيش آنے لگا ' اور روز و شب سواے فخر و غرور و تعدي طغيان و تذكرۂ فتوحات ' اوسكا كوئي كام نه رها - آخر بشريت سے منزہ هوكر وہ ايک اور عالم كا مخلوق اپنے كو سمجهنے لگا ' پس خدا كا قانون ' جسميں كبهي تغير نهيں هوتا ' جاري هوا او ر نہايت اهانت و تحقير كے ساته خود اپنے هاته سے خود كشي كركے دنيا سے رخصت هوگيا -

اولم يسيروا في الارض فينظروا كيف كان عاقبة الذين كانوا من قبلهم ؟ كانوا هم اشد قوة و آثارا في الارض ' فاخذ هم الله بذنوبهم وماكان لهم من الله واق (مومن)	كيا زمين ميں پهر كر انهوں نے نهيں ديكها كه ان سے پہلوں كا انجام كيا هوا ؟ وہ جو ان سے قوت ميں بهی ' اور يادگاروں ميں بهي كهيں زيادہ تهے - خدا نے اونكے گنا هوں كے بدلے اونكو پكڑليا ' اور خدا سے كوئی بچانيوالا نهيں -

(۲) مصر' مالي انتظام میں فرانس کے ساتھہ قدم بقدم چلیگا -

(۳) شام کے لاطیني عیسائیوں کي حفاظت کي بابت فرانس کے قدیمی دعوے کو انگلستان منظور کرلے -

جیسا کہ مسٹر بلنٹ ' (جو لارڈ لٹن اور کونٹ کورتي اطالي وکیل موتمر برلن کي سند پر ان انتظامات کو روشني میں لا چکے ہیں) کہتے ہیں' مشرق اور شمال افریقہ کي آزادي کے خلاف یوروپین جرائم کا نصف حصہ محض " سازش قبرص " کا براسطہ یا بلا واسطہ نتیجہ ہے - یہ مشورہ دیتي ہے کہ بوسینا فوراً آسٹریا کو دیدیا جائے - اس نے مقدونیہ میں معاملات کے ایک مستحکم تصفیہ کو درہم برہم کرنے میں مدد دي - اسی نے تیونس کو فرانس کي ابڑیوں کے نیچے ڈالدیا ' اور دول یورپ میں افریقہ کي عظیم الشان تقسیم کا آغاز کیا .... ان تمام امور کے علاوہ اسی نے ایک نہایت نازک وقت میں انگلستان کے اس تمام اثر و نفوذ کو جو اسے قسطنطنیہ میں حاصل تھا ' برباد کردیا اور انگلستان کي طرف سے تمام مسلمانان عام کے دل یک قلم تلخ اور متنفر ہوگئے -

اسکے بعد ہي فوراً مسٹر گلیڈ سٹون نے " بلغاري مظالم " (یعني وہ مظالم جو بلغاریوں پر کیے گئے تھے) اور مرد گناہ یعني عبد الحمید کے خلاف اپني معرکہ آرائي شروع کي - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان پر سلطان عبد الحمید کا اعتماد اور اسکے ساتھہ لطف و عنایت ہمیشہ کے لیے رخصت ہوگئي اور اسکي جگہ گذشتہ تین سال سے باسفورس پر جرمني کا اثر غالب ہوتا رہا -

جب نوجوان ترک برسر اقتدار ہوے اور سنہ ۱۹۰۸ع میں " دستور " کا اعلان ہوا تو انہوں نے ایک مدافع حریت ملک سمجھکر انگلستان سے اعتقاد کامل رکھنے میں بالکل تامل نہیں کیا -

قسطنطنیہ میں جب کبھي سرجي - لوتھر سفیر برطانیہ کو سادہ دل ترکي پبلک دیکھتي تھي' تو پر جوش چیزو دیتي تھي - .... یہاں تک بڑھے کہ ترکي برطاني اتحاد کي پیدایش کي علامتیں ظاہر ہونے لگیں - شخصي حسد یا سیاسي رقابت ' کسي وجہ سے ہو' لیکن آسٹریا کو استحقاق ہرزیگونیا و بوسینیا ' اور بلغاریا کو عثماني سیادت سے دعوئ آزادي کي تلقین کرکے ' متوفي بیرن مارشل وان بي برسٹین (سفیر جرمني) نے ترکوں کے آگے انگریزوں سے میل جول کي قیمت پیش کردي ' اور بالاخر انگلستان کے حق میں نوجوان ترکوں کا جوش ٹھنڈا پڑگیا ' جب انہوں نے دیکھا کہ وہ روس کے خلاف جو بلغاریا کے دعوی آزادي کي ریڑھہ کي ہڈي تھا ' ترکوں کي مدد کرنا نہیں چاہتا -

بد قسمتي سے نوجوان ترکوں کے لیڈروں اور کامل پاشا میں (جو اسوقت وزیر اعظم تھا اور عالمگیر طور پر طرفدار انگلستان مانا جاتا تھا) سخت تلخي پیدا ہوگئي - جب کامل کو مجبوراً الگ ہوجانا پڑا تو انگریزي پریس نے ترکوں کے خلاف معرکہ آرائي شروع کردي ' اور یہ اسلیے کہ نوجوان ترکوں کے لیڈروں کو ضروري معلوم ہوا تھا کہ خانگي اختلافات کیوجہ سے کامل پاشا کو علحدہ کردیں اور جرمن اتفاق (German Coalition) کے ساتھہ اس مضر نا اتفاقي سے حتي الامکان بچیں' جس کي دعوت دینے میں کامل پاشا نے کبھي پس و پیش نہیں کیا -

میں ان مختلف قابل اعتماد ترکوں کي گفتگو سے ' جنکے ساتھہ میں نے انگلستان اور ترکي کے تعلقات پر بحث کي ' یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ وہ انگلستان کے ساتھہ ایک مکمل اور دائمي مفاہمت چاہتے ہیں - اسکا اظہار وہ ابھی ابھی مسئلہ خلیج فارس کے تسویہ سے کرچکے ہیں' جسمیں انہوں نے اپنے مستقبل کي ایک حد تک قرباني کي ہے اور آیندہ بھي انگلستان کي تائید کے معارضے میں مزید معقول قربانیوں کے لیے تیار ہیں ' لیکن افسوس ہے کہ کوئي انگریزي سیاسي جماعت اس اہم نتیجہ کے لیے ابتدائي کارروائي شروع نہیں کرتي - اور اس سے بھي زیادہ افسوسناک تریہ ہے کہ اسوقت انگلستان میں ترک اور غیر ترک ارباب ... موجود ہیں مگر مقتدر اخبارون کے قلم تحریر میں انہیں داخل ہونے کي اجازت دینے سے انکار کیا جاتا ہے اور انکي دفاعي تحریروں کے لیے رسمي کي ٹوکري کے علاوہ کوئي دوسري جگہ نہیں نکالي جاتي - اگر برطاني شاہنشاہي کے دارالسلطنت میں ترکوں کےساتھہ یہ سلوک کیا جا رہا ہے' اور انگریزي پریس (جو ترکوں کے لیے مفید تحریروں کے حق میں گو وہ کتني ہي سنجیدہ اور مدلل کیوں نہ ہوں' سخت سنگدل ہے) انکے لیے ہر مضر چیز کي اشاعت میں اسدرجہ تیزدست ہے' تو کیا تعجب ہے اگر ترکوں اور انکے ساتھہ تمام عالم اسلامي کي امیدوں کي نظریں انگلستان کي طرف سے مایوسي کے ساتھہ پھر گئیں اور اب انہیں انگلستان سے اسلام کے ساتھہ ہمدردي کي امید اس سے زیادہ نہیں ' جتني کہ روس سے ہے -

برطاني شاہنشاہي کي بہبودي کے لیے کیا بہتر ہے ؟ اسکا فیصلہ کرنے والے انگریزي ارباب سیاست ہیں ' لیکن کیا وہ ایران پر روس کے حملے اور میڈیٹرینین کي طرف اسکي پیشقدمي کو جسکا نتیجہ عموماً تمام مسلمانوں اور خصوصاً ہندوستان کے ... کي ناراضي و ناگواري ہوگا' ترکي کے ملاپ پر ترجیح دیدیگا؟ وہ ترک جنہوں نے سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر میں اپنے خلیفہ کا اثر انگریزوں کو مستعار دیا تھا اور سلطان عبد المجید خان نے ایک ارادہ شاہاني شائع کیا تھا جسمیں غدر کرنے والوں کو سخت برا کہا تھا اور مسلمانان ہندوستان کو انگریزي سلطنت پر حملہ آوروں کے ساتھہ عدم شرکت کي دعوت دي تھي ؟

جیسا کہ اس راقم نے ایک سربرآوردہ انگریز مدبر سے کہا تھا' قسطنطنیہ کا خلیفہ خواہ قوي ہو یا ضعیف' مگر امیر المومنین کي حیثیت سے وہ ۶۰ - ملین مسلمانوں کا وزن اپنے ساتھہ رکھتا ہے -

مسجد کانپور

مسلمانان لندن کا جلسہ

۵ - آگست سنہ ۱۳۱۹ ع یوم چہار شنبہ ۲۷ کوریسٹور نٹ اسکوائر لندن میں ہندوستاني مسلمانون کا ایک غیر معمولي جلسہ منعقد ہوا ' جسمیں حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوے :

(۱) ہم ہندوستاني مسلمان مقیم لندن انہدام مسجد کانپور میں حکام کي ناجائز کارروائي کے خلاف سختي کے ساتھہ اعتراض کرتے ہیں اور جلد دوبارہ اسکي تعمیر کا مطالبہ کرتے ہیں -

حکام کي اس سخت کارروائي کے خلاف ' جس کا نتیجہ ۲۰ - مسلمانوں کي موت کي صورت میں نکلا ' ہم اپنے غیظ و غضب کے اظہار میں بالکل مجبور ہیں اور ان خاندانوں کی ' جن سے انکے اعزا چھین لیے گئے دلي تعزیت کرتے -

جلسہ کي کارروائي ہندوستان بذریعہ تار جاے اور یہاں کے پریس میں اسکي نقل -

خـــوان یغـــمـــا

مغصوبات کي تقسیم

جنـگ بلقان کے معاصل

مالمز نے ۸ - اگست سنه ۱۹۱۳ ع کو اسکي تشریح کي ھے :

" چهار شنبه کو بخارست میں سروي ' یونان ' اور رومانی وکلا نے صلحنامه ترتیب دیا تھا - بلغاري وکیلوں نے ان شرائط میں تخفیف کے لیے سخت کوشش کي جو انکے حلیف اور همسایه بھائیوں نے لگالے تھے - لیکن رومانیا کي طرف سے التواء جنگ کے طول سے انکار تھا - اپني بے بسي دیکھکے انھوں نے وہ تمام شرائط منظور کرلیے جو انکے نامھوں نے لکھوانے کے لیے انتخاب کیے تھے -

عهد نامۂ لندن کي روسے (جس پر ۳۰ مئی کو دستخط ھوے تھے) ترکوں نے تھریس اور مقدونیه بلقاني حلیفوں کے حواله کردیا تھا - تقسیم غنیمت پر فاتحین کي باهمي نزاع جو پہلے هي سے سخت تھي ' ایک ماہ کے اندر علانیه جنگ کی طرف رهنما هوگئي -

آغاز جولائي میں رومانیا نے مداخلت کي تاکه وہ ان لڑنے والوں میں صلح کرا دے ' اور ان سرحدي رعایتوں میں جو سینٹ پیٹر سبرگ میں پہلے هي سے منظور کیجا چکی تھیں ' بلغاریه سے توسیع کرالے -

یه صلحنامه نئي سروي ' بلغاري ' اور یوناني سرحدوں کا نقطۂ اجتماع سلسله کوہ بلیشا تزا کي شاخ پر مقرر کرتا ھے - بلغاري - سروي سرحد دریاے وارڈ اور اسٹروما کے درمیاني حصے کے پیچھے پیچھے جاتے ھوے اسطرح مغرب کی طرف کسیقدر بلند ھوتي ھے که استروستزا بلغاریوں کے لیے چھوٹ جاتا ھے - کوچنه اور دو قوش سرویوں کو ملینگے -

یوناني - سروي سرحد ' دوآئی رین جھیل سے جنوب و مغرب کي طرف جیوجیلي سے (یه مقام سروي ھے) گذرتي ھوئي ایک ایسے نقطے تک جائگي ' جو رڈنیا سے ٹھیک شمال کي طرف ھے اور یہاں سے مغرب کي طرف مڑکے پریسپا جھیل کے جنوبي کنارے پہنچے گي - رڈنیا اور فلورنیا مع اپنے هیڈکوارٹر سے ۲۵ - کیلومیٹر تک سالونیکا مناستر ریلوے کے ' یوناني ھونگے -

بلغاري - یوناني سرحد ڈوآئي رین جھیل سے شروع ھوکي اور مشرق کي طرف سلسله کوہ بلیشاگزا کے ساتھه ساتھه اس نقطه تک جائیگي جہاں ریلوے دریاے میستا تک پہنچتي ھے - اسطرح که اس نقطه تک سالونیکا ریلوے ' اور اس کے بعد ڈراما ' قوالہ ' سر حصار ' اور سیرس کو یونان کا ایک جزو بنا دیگی -

ایجین پر بلغاریا اور یونان کے ساحلي مقبوضات کو ایک کو دوسرے سے دریاے میستا علحدہ کرتا ھے -

جبل اسود نے بلغاریا کے خلاف سرویا کو جو مدد دي ھے اس کے معاوضه میں سرویا اسکو مشرق و جنوب کي طرف توسیع ملک کي اجازت دیگي -

یه تخمینه کیا گیا ھے که جنوبي - مشرقي نو توسیع سلطنتوں کي آبادي یه ھوگي -

رومانیا	۷۶۰۰,۰۰۰	بلغاریا	۵۰۰۰,۰۰۰
یونان	۴۵۰۰,۰۰۰	سرویا	۴۰۰۰,۰۰۰
البانیا	۲۰۰۰,۰۰۰	جبل اسود	۵۰۰,۰۰۰

یه تقسیم هنگامي تصفیه سے زیادہ خیال نہیں کي جا سکتي - امید کي جاتي ھے که روس اور آسٹریا ' دونوں بلغاریا کو ایجین پر اس سے زیادہ وسیع گذرگاہ دیے جانیکي خواهش کرینگے ' جائیکي که اس کے حلیف دینے کے لیے راضي ھوے ھیں -

مدنیت یورپ کا ایک منظـــر

نه بر ظلم ' بر عدل باید گریست

نائب قونصل برطانیه کي رپورٹ

احرار بلقان و آزدگان بلغار مظلوم و بلاکش مقدونیه کو ظالم ترکوں کی غلامي سے آزاد کرنے اٹھے تھے ' یہي سبب تھا ' اور اسي بناپر بلقانیوں کو تمام یورپ کي اندروني و بیروني همدردي حاصل تھي - یه آزادي کس طرح حاصل کي گئي ؟ اس کي بارها تشریح ھوچکي ھے ' لیکن حال میں نائب قونصل برطانیه کي جو رپورٹ مینچسٹر گارڈین نے ۷ - اگست سنه ۱۹۱۳ ع کے نمبر میں شائع کی ھے ' وہ اس بحث کا قطعي فیصله ھے -

۱۹ - نومبر سنه ۱۹۱۳ ع کو دوہ آغاج میں تقریبا ایک سو بیس بے قاعدہ بلغاري سپاهي پہونچے ' یوناني تو نہیں دق کیے گئے مگر مسلمانوں پر تمام بخار نکالا گیا ' ترکي محلے تاراج کرکے جلا ڈالے گئے - عورتوں اور بچوں پر وحشیانه دست درازیاں کي گئیں - اور بہت سے ترک ذبح کیے گئے - تعداد کا تخمینه مختلف طور پر کیا گیا ھے - برطاني نائب قونصل کہتا ھے که ۳ - سو مشکل سے صحیح مجموعي تعداد کو پیش کرسکینگے - وهاں کا بشپ اس سے بہت زیادہ یعني ۸ سو اندازہ کرتا ھے - لاشیں زاغ و زغن کے لیے خون میں آلودہ ' غیر مدفون پڑي سڑ رهي هیں - ۲۴ - کو جنرل کواچیف (Kovatcheff) یہاں آیا اور تین دن شہر پر باقاعدہ قبضه کیا تھوڑي فوج حفاظت کے لیے چھوڑي - گورنر مقرر کیا اور اسکے بعد بلیو روانه ھوگیا - ۲۳ جولائي تک قبضه جاري رها - اسی تاریخ کو نائب قونصل نے ساڑھے تین بجے شب کو ایک غیر معمولي تگ و دو و حرکت دیکھی - ۷ بجے صبح کو اپنے گھر سے دفتر گیا یہاں اسے سپہ سالار فوج کا ایک خط ملا جسمیں اس نے اپني روانگي کي اطلاع دي تھي - ایک بلغاري بھي نظر نہیں آتا تھا ۹ - بجے صبح کو سپاهي جماعتوں کی صورت میں واپس آئے - سپہ سالار نے ایم بیدیتي (M. Badetti) کو ساڑھے چار بجے ملاقات کے لیے ایک خط لکھا -

اس ملاقات میں سپہ سالار نے بہانه کیا که اسکو تخلیه کا حکم ملا ھے - اس رات کو تمام شہر میں روشني نہیں ھوئي - یه ایک ایسي حالت تھي جو آج سے پہلے کبھي نہیں ھوئي تھي - تین بجے شب کو ایم بیدیتي نے آسمان میں ایک سرخ و آتشیں عکس محسوس کیا ' وہ باهر نکلے تو دیکھا که سائبانوں اور گوداموں کي ایک طویل صف جسمیں عثماني قرض عام کا نمک کا گودام بھي شامل تھا ' جل رهي ھے اور بلغاري غائب ھیں - چاروں کے گوداموں اور تجارتي مال کي ایک مقدار کثیر کو جو تاجر رکھا تھا اور روانگی کا منتظر تھا ' آگ نے جلا کے خاکستر کردیا - فورا شہر والوں کا ایک برائیگیڈ ایم وائکم (M. Wykomm) کي ماتحتي میں ترتیب دیا گیا - وہ معاً اس گدام کی حفاظت کي طرف متوجه ھوگئے جسمیں پٹرولیم کے ۸ ھزار پیپے تھے -

اگر کہیں اسمیں آگ لگ گئي ھوتي تو سارا شہر جل گیا تھا میں نے شہر کو دیکھنے سے بہت پہلے پنیاهر Panther سے دھویں کے بلند ھوتے ھوے بقعے - دیکھے یه شہر اسوقت تک جل رها ھے -

بريد فرنگ

جنگ ، واقعات ان کے اسباب اور

لندن ٹائمز ۱۸ - جولائي سنه ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں لکھتا ہے :

" سالہا سال سے آسٹرین پالیسي کے مستحکم مقاصد میں ایک مقصد یہ بھي رہا ہے کہ اڈریاٹک کي طرف سرویا کے پھیلنے کو روکا جائے - اطالیا نے بھي ساحل اڈریاٹک کی طرف یونانی مقبوضات کي غیر معقول توسیع پر اسي قسم کے اعتراضات کیے ہیں - جب یہ واضح ہوگیا کہ ان دونوں طاقتوں نے یونان اور سرویا کے ان اطراف میں اپنی فتوحات کو اپنے ہاتھہ میں رکھنے کے نا منظور کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے اور یہ ارادہ کرلیا ہے کہ اگر ضرورت پڑي تو وہ خود مختارانہ کارروائي سے اپني مرضي کو بزور نافذ کرینگي تو اب " اتحاد " نے اپنے آپ کو اس خطرے کے روبرو پایا جسکي طرف ۱ - جولائي کي سنه ۱۹۱۳ - کي شب کو سر ایڈورڈ گرے نے اشارہ کیا تھا -

مینسن هاوس میں مسٹر اسکویتھ کي تقریر کے بعد ' جسمیں وزیر اعظم برطانیه نے یہ امید ظاہر کي تھي کہ ریاستہاے بلقان اپنے " ثمرات فتوح " سے محروم نہ کیے جائنگے ' یہ امر مشکل سے فرض کیا جا سکتا ہے کہ چند شکوک پیدا کیے بغیر سر گرے نے اصول عدم مداخلت سے اس سنگین علیحدگي کے ساتھہ اتفاق کیا ہو - لیکن یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے ایسا کیا - اور بعض لوگ اس ملک میں ہیں جو اسکو بےجا خیال کرتے ہیں - مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دول عظمی کي اس کارروائي نے اس حالت کو بھی ضرور برہم کردیا جو قبل از جنگ باہمی گفتگو میں ان دوستوں کے پیش نظر تھي -

بر ہمزن اسباب کے ساتھہ فتوحات کي وہ کثرت بھي مستزاد ہونا چاہیے جو حلفاء کو اس جنگ میں حاصل ہوئی اور جس نے بلغاریا سے " حصہ شیر " کا وعدہ کیا - ان حالات میں یہ امر یقیناً ناگزیر تھا کہ " اتحاد " کي کارروائي سے اپني حصہ کی کمي پر یونان اور سرویا کا غصہ اپنے اس ہمساز کے ساتھہ تیز و تند حسد کی شکل اختیار کرلے ' جو خوش قسمتي سے کچھہ ایسے مقام پر واقع تھا کہ اس سے امن یورپ کے لیے اپنے حوصلوں میں سے کسي حوصلے سے دست بردار ہونے کي فرمایش نہیں کي گئي !

بلغاریا نے ایک سخت غلطي کي اور اب اسکے لیے سوا اسکے اور کچھہ نہیں رہا ہے کہ اپنی غلطی کے نتایج قبول کرلے جس کے لیے وہ درحقیقت راضي معلوم ہوتي ہے -

بے شبہہ بہت سے لوگوں کے لیے یہ امر پردرد اور تعجب انگیز ہے کہ ان تمام متحد حلیفوں میں اختلاف ' جنگ تک رہنما ہوا ' اور جنگ نہایت سنگدلی کے ساتھہ کي گئي - مگر اس تعجب میں ان لوگوں کي طرف سے بمشکل حصہ لیا جاسکیگا ' جنہوں نے جزیرہ نماء بلقان میں گذشتہ بیس پچیس برس کے اندر (یعني جب سے کہ یورپ میں وراثت بلغاریہ کے مسئلہ کا دروازہ کھولدیا گیا ہے) پیش آنے والے واقعات کا معائنہ غور و فکر سے کیا ہے -

اسوقت سے لیکر اس جزیرہ نما کي محکوم قوموں میں ایک ایسي نہ ختم ہونے والي جنگ قائم رہی ہے ' جو گذشتہ تین ہفتہ کي علانیہ جنگ سے اپني نوعیت کي جگہ زیادہ تر اپني صفت (یعني شدت و خفت) میں مختلف تھی - یہ امر تعجب انگیز نہیں ہے کہ اس دیرینہ کاشت نفرت نے وہ خونیں پھل پیدا کیے جو ہم دیکھہ رہے ہیں ' بلکہ درحقیقت تعجب انگیز حالت یہ ہے کہ یہ جذبات ایک مدت کے لیے (اگرچہ وہ مختصر ھي سہی) اس درجہ رکے ' کہ ترکی کے خلاف ایک عام کارروائي کرنے دي - اس جزیرہ نما کي ابتدائي آبادي کا فیصلہ اس معیار سے کرنا مناسب نہوگا ' جو ہم نے اپنے لیے مقرر کر رکھا ہے اور جسکي تصدیق کي امید ابھی انمیں سے نہایت ھي قلیل جماعت سے بمشکل کیجا سکتي ہے "

ترک و ادرنه

۸ - اگست - سنه ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں لنڈن ٹائمز نے راے دي ہے :

" ادرنہ سے ترکوں کا اخراج یورپ کے لیے سب سے زیادہ عجلت طلب مسئلہ ہے ' مگر یہ اس سلسلہ کا پہلا حلقہ ہوگا جو اپنے پر صعوبت اور طویل ہونے کا خود اقرار کرتا ہے - مسئلہ شرق قریب کے عام حل سے ہم ابھي بہت دور ہیں - رومانیا نے جس استواري کے ساتھہ اس مسئلہ کے ایک حصہ کا ہنگامی حل ' اور نیز جس اعتدال کے ساتھہ اپنے مطالبات کا فیصلہ کیا ہے ' اس کے لیے وہ یورپ کے شکریہ کي مستحق ہے - مگر یہ حل محض ہنگامی ھي ہنگامی ہے ' اور یہ یقیني ہے کہ مجموعي حیثیت سے اس میں ایسے مواد موجود ہیں جو اس وقت اچھا خاصا مباحثہ برپا کر دینگے ' جب دول یورپ اس پر نظر ثاني شروع کرینگي -

" پیچیدگیوں کے آغاز کے بعد سے جس اعتدال اور ضبط نفس نے انکے اعمال پر نشان امتیاز لگایا ' اس سے ہمیں اس امید کے لیے کہ وہ ان مسائل کو اسی روح اور ویسي ہی کامیابي کے ساتھہ حل کرینگي ' ایک مستحکم بنیاد ملتي ہے -

بلقانیوں میں یورپ کے سامنے اپني ذمہ داري کے احساس کے پھیلنے سے زیادہ مسرت انگیز اور موثر واقعہ شاید ھي کوئي موجودہ تاریخ میں ہو - یہی احساس ہے جس پر ہمکو نہ صرف ان اختلافات کے تصفیہ کے لیے اعتماد کرنا چاہیے ' جو موجودہ حالات نے برپا کردیے ہیں ' بلکہ ان سازشوں سے اجتناب کے لیے بھي ' جنگي کاشت کے لیے دوبارہ ساختہ بلقان ایک پر ثمر میدان دینے کا وعدہ کرتا ہے -

بلقان کا ایک ... م اتحاد بیروني سلطنتوں کو مداخلت کے لیے مشکل سے کوئی ترغیب دیگا -

ایسی نصف درجن بلقاني سلطنتوں کا سلسلہ جو ایک دوسرے کے خلاف مسلسل نقل و حرکت کرتي رہتي ہوں ' اور ایک طرف تو تنہا اور دوسري طرف گونہ گوں بندشوں میں ہوں ' یقیناً ان سلطنتوں کي طاقت کو اسی طرح کسي نہ کسي شدید ابتلاء میں ڈالدیگا ' جیسا کہ اطالیا کا حال پندرھویں صدي میں ہوا تھا -

لہجہ کی چادر ڈال کر پوری کوشش سے چھپایا جا رہا تھا -

بہر حال اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں کانپور میں قیام کرنے سے روکا گیا -

لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے ، لکھنؤ کے فرمانرواے دوم یعنی ڈپٹی کمشنر مسٹر فورڈ کی میز پرورہ ضخیم " مسل " تو ضرور ہوگی ، جو ایڈیٹر " الہلال " کے قیام لکھنؤ کی روزانہ تاریخ پر مشتمل تھی ، اور جسے - سی - آئی - ڈی - کے پریشان حال مگر داستان گو محکمہ نے سول اینڈ ملٹری ہوٹل کے روزانہ طواف کے بعد مرتب کیا ہوگا ، تاہم کانپور کے محلسراے شاہی کی طرح " الہلال " کی فائل نہ ہوگی - اس لئے ایڈیٹر " الہـلال " کے متعلق کسی حکم کے نافذ کرنے میں یہ چھوٹا بادشاہ یقیناً اپنے شہنشاہ اعظم ، یعنے سر جیمس مسٹن کے فرمان کا محتاج تھا -

ایک عجیب مصیبت

یہ چند دن فرمانروایان لکھنؤ کے لیے کچھہ عجیب کشمکش اور مصیبت کے ایام بلا تھے - جلسہ کا انعقاد بجائے خود ایک مصیبت تھی ، پھر اس پر ایڈیٹر " الہلال " کی موجودگی اور اس کا یقین کہ وہ قطعی شریک ہونگے ، تقریر کریں گے ، اور پھر نہیں معلوم ہندوستان میں یک بیک غدر برپا ہوجاے گا ، یا اس سے بھی زیادہ کوئی آسمانی مصیبت نازل ہو جاے گی ، پہلی مصیبت پر گویا صدہا مصائب و آلام کا سنگین اضافہ تھا !

چند ہزار آدمیوں کے ذمہ دار ، بے ضرر ، اور قانونی مجمع میں ایک مسافر کی شرکت اور تقریر سے اُس قوم کے فرماں روا پریشان ہو رہے تھے ، جو کئی ہزار میل کا سمندر طے کرکے تیس کروڑ آدمیوں پر حکومت کر رہی ہے ، اور جس کا ہر فرد اپنی نسبت یہ قاہرانہ حسن ظن رکھتا ہے کہ وہ طاقتوں اور قوتوں کا ایک دیوتا ہے ! !

اس اثنا میں ہر روز بلا ناغہ کسی نہ کسی موقعہ پر ان سے دریافت کیا جاتا رہا کہ وہ ۱۶ - اگست تک ٹھہریں گے یا نہیں ، اور جلسے میں (جو ضرور منعقد ہوگا اور جس میں اب ان کی شرکت کی کوئی ضرورت نہیں !!) وہ شریک ہونگے یا نہیں ؟ پوچھنے والوں کی حالت قابل رحم تھی ، اور اس پریشان حالی میں ضرور کچھہ نہ کچھہ تسکین ہو جاتی ، اگر کہہ دیا جاتا کہ " قیام و شرکت کا ارادہ نہیں " لیکن حکام کی بے معنی پریشانی اور ان کی ذریات کی تمسخر انگیز بد حواسی خواہ مخواہ ظرافت و مزاح کی دعوت دیتی تھی - اس لیے اور زیادہ اصرار و تاکید کے ساتھہ ہر مرتبہ وہ جواب دیتے تھے کہ -

" خواہ کچھہ ہو ، مگر میں تو اب بغیر جلسے میں تقریر کیے لکھنؤ سے ٹلتا نہیں - اگر ایسا ہی ہے تو ہزآنر اپنے حکم خاص سے ٹھہرنے کی ممانعت کردیں - "

ہز آنر کی تشریف آوری

سنیچر کو جلسہ تھا ، اور اسی دن جناب راجہ صاحب محمود آباد کی زیر صدارت ڈیپوٹیشن جانے والا تھا - جمعرات کی سہ پہر کو ہز آنر لکھنؤ تشریف لانے والے تھے - اسی دن مولانا ابوالکلام نے دہلی جانا چاہا ، کیونکہ جمعہ کے دن وہاں ایک جلسے کا انعقاد ضروری تھا ، اور مسٹر محمد علی کی عدم موجودگی کی وجہ سے چندے کی کارروائی اوس وقت تک پوری طرح شروع نہیں ہوئی تھی ، اگرچہ تمام شہر اس کے لیے مستعد تھا -

ساڑھے چار بجے وہ کلکتہ میل سے روانہ ہونے کے لیے اسٹیشن پہنچے تو ہزآنر کی آمد آمد کا غل تھا ، اور افسران پولیس و حکام کی پوری پارٹی استقبال کے لیے موجود تھی - میں نے اس موقعہ کے جو حالات سنے ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر شخص کے لیے ویسے ہی دلچسپ اور مضحک ہوں گے ، جیسے کہ خود میرے لیے ہوے - مولانا کے نمودار ہوتے ہی جس طرح پریشانی چھاگئی ، جس طرح باہم کھلے کھلے اشارے ہونے لگے ، جس طرح خفیہ احکام جاری کیے گیے ، اور پھر جس طرح ایک صاحب متعین کردیے گیے تا کہ وہ ان کے ہمراہ پلیٹ فارم پر ٹہلتے رہیں ، اور پھر جس طرح انہوں نے اپنا طول طویل سفر نامۂ کشمیر شروع کردیا ، وہ ایک نہایت ہی پُر لطف لطیفہ ہے ، اور اُس سے یہ مسئلہ بالکل حل ہوجاتا ہے کہ جو لوگ ایک تعلیم یافتہ ، ایک معزز ، اور جماعت کے ایک ذمہ دار رکن کی اسٹیشن پر محض موجودگی کو ایسی افسوسناک بد گمانی کی نظر سے دیکھیں اور اس میں اس درجہ خود رفتہ ہوجائیں کہ اپنے جذبات کو ضبط نہ کرسکیں ، اُن سے کیا بعید ہے کہ ۳ - اگست کو مچھلی بازار کانپور میں پانچ چھہ سو یا بقول خود ایک ہزار آدمیوں کے مجمع کو دیکھہ کر (گو وہ نہتا اور محض بے ضرر مجمع تھا) اپنے آپے سے باہر ہوگئے ہوں اور بے تامل قتل عام کا حکم دے دیا ہو ؟ کہ

مشق نازکر ، خون شہیداں میری گردن پر !

مولانا کا بیان ہے کہ اسٹیشن پر پہنچتے ہی ڈپٹی کمشنر کی موجودگی میں ان کے ایک خفیہ پولیس کے " دوست " اور نصر اللہ خان صاحب کوتوال حضرت گنج نے پوچھا : " کیا اب آپ تشریف لے جا رہے ہیں " ؟ میں نے کہا : " آپ مطمئن نہ ہوں صرف ایک دن کے لیے جارہا ہوں - ذرا دہلی میں بھی آتش افروزی کا سامان ہو جائے جس کا مواد ہر جگہ ہمیشہ سے موجود ہے - پھر رات کو روانہ ہوکر سنیچر کی صبح کو لکھنؤ پہنچ جاونگا یہاں کے جلسے میں تو اب میری شرکت ٹل نہیں سکتی - یہ دوسری بات ہے کہ میں ٹلنے پر مجبور کیا جاؤں یا خود جلسہ ہی ٹل جاے " -

غرضکہ اس طرح قبل اس کے کہ سنیچر کے دن ان کی موجودگی کا علم ہو ، خود انہوں نے ہی یہ کہہ کر اُس خوشی کے ساتھہ پوری بے رحمی کی ، جو ان کے دہلی جانے کی خبر سے اِن بیچاروں کو گہڑی بھر کے لیے نصیب ہوگئی تھی -

چنانچہ وہ ۱۶ - اگست کو ساڑھے نو بجے پھر لکھنؤ پہنچ گئے آسی دن دو بجے رفاہ عام میں جلسہ ہونے والا تھا -

بعض اشخاص کی طلبی

جہاں تک میں نے تحقیق کیا ہے ، جلسے کے اعلان کے بعد اُن چار حضرات سے کوئی پرسش و گفتگو نہیں ہوئی تھی ، جن کے دستخط سے اعلان شائع ہوا تھا - البتہ ضمنی طور پر طرح طرح کے اظہار خیالات و آراء کی شہر میں افواہ ہے - عین ۱۶ - اگست کو گیارہ بجے ، جبکہ انعقاد مجلس میں صرف دو تین گھنٹے باقی رہ گئے تھے ، صاحب ڈپٹی کمشنر نے (غالباً) سید وزیر حسن صاحب سیکریٹری مسلم لیگ ، مسٹر نبی اللہ بیرسٹر ایٹ لا ، اور منشی احتشام علی صاحب کو طلب کیا - آخر الذکر دو صاحبوں کی نسبت سنا گیا ہے کہ کسی وجہ سے نہ جاسکے ، اور صرف سید وزیر حسن صاحب گئے - جو کچھہ گفتگو ہوئی ، اس کو خود سید وزیر حسن صاحب بتلا سکتے ہیں ، مگر مشہور ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے جلسے کے متعلق نہایت زور سے بے اطمینانی ظاہر کی اور کہا کہ کانپور کا سا بلوہ اگر یہاں بھی ہوگیا تو اس کا ذمہ دار کون ہے ؟

۱۱ء کانپور

لکھنؤ کا ... وزہ جلسہ

هندوستان کے انگریزي عهد کي آزادي کا خاتمه

اگر هم کو یاد رکھنا هو تو اب هندوستان میں ایسے دنوں کي کمي نهیں رهي جنهیں همیشه یاد رکھنا چاهیے - یکم جولائي کي تاریخ مسلمان کبھي نهیں بھول سکتے ' جب که بندوقوں اور سنگینوں کے حصار میں کانپور کي مسجد کا ایک مقدس حصه گرایا گیا ' اور اس طرح پورے فوجي سازوسامان کے ساتھ اس اعلان کرده مذهبي آزادي کا جنازه اٹھا جس کے پتلے کو ایک صدي سے زیاده عرصے تک هندوستان میں زنده و متحرک دکھلایا گیا تھا -

اسي طرح ۳ - اگست کي تاریخ خونین کي یاد بھي همارے صفحهٔ دل سے محو نهیں هوسکتي ' جس کا آفتاب خون کے فواروں ' لاشوں کے اضطراب ' معصوم بچوں کے زخم هاے خونچکاں ' اور انساني مظلومي و بیکسي کے اشک هاے حسرت کے ساتھ افق کانپور پر طلوع هوا ' اور چھ سو کارتوسوں کے وحشیانه اسراف قوت کے بعد ' برطانوي انصاف و عدالت کے ادعا کي لاش مسٹر ٹائیلر کے دوش مبارک پر جگه پاکر ' بالآخر گنگا کے کنارے دفن کردي گئي -

لیکن میں سمجھتا هوں که اس سلسلے میں ۱۶ - اگست کي یادگاري عظمت سے بھي اغماض نهیں کیا جاسکتا ' جو ان گذشته ایام عظیمه کي زنجیر کار فرمائي کي تیسري کڑي هے ' جس کا پهلا سرا تو هزآنر سر جیمس مسٹن با قابه کے دست مبارک میں نهایت مضبوطي سے اٹکا هوا هے ' مگر معلوم نهیں ' اس کے آخري سرے کے پکڑنے کي عزت کس عظیم الشان فرزند برطانیه کو حاصل هوگي ؟

لکھنؤ کانپور سے ریل ٹرین میں ایک گھنٹے کي مسافت پر واقع هے ' مسلمانوں کي تمام صوبے میں سب سے بڑي آبادي هے ' اور تعلیم یافته علي الخصوص قانون پیشه مسلمانوں کي اتني تعداد صوبے کے صدر مقام تک میں نهیں - اس لیے قدرتي طور پر یهاں واقعات کانپور کا اثر سب سے پهلے نیز سب سے زیاده نظر آتا تھا - ۳ - اگست کے حادثه کے بعد هي یهاں چند وکلا و معززین کي ایک کمیٹي قایم هوگئي تھي ' جس کا مقصد مقدمات کانپور کي قانوني و مالي اعانت ' اور وسایل مذهبي زراعانه پر غور کرنا تھا -

چند دنوں تک اس کمیٹي کي غیر با قاعده صحبتیں هوتي رهیں مگر وقت ضایع گیا اور کوئي راه فوري کارروائي کي نهیں نکلي - بالآخر رفاه عام میں ایک ابتدائي مجمع غور و مشوره کے لیے طلب کیا گیا اور اس میں قرار پایا که مصیبت زدگان کانپور کي اعانت کے لیے چندے کي فراهمي مقدم ترین کام هے اور اس لیے آینده سنیچر یعني ۱۶ - اگست کو رفاه عام کے احاطے میں ایک جلسه عام منعقد کیا جاے -

چنانچه اس کا اعلان شایع هوگیا ' جو بهت صاف اور بالکل غیر مشتبه طریقه سے مقصد انعقاد کو ظاهر کرتا تھا ' اور جس کے نیچے چار ذمه دار معززین شهر کے دستخط تھے -

اعلان اگرچه صرف دو چار دن هي پهلے شایع هوا تھا ' رمضان کا مهینه اور گرمي کي شدت تھي ' اور لکھنؤ کي مقامي حالت اور عوام کے بعض ناگوار اختلافات زیر نظر تھے ' تاهم نهیں معلوم قتیلان ظلم اور شهیدان ملت کي یاد میں کونسي ایسي مقناطیسي کشش هوتي هے ' جس کے اثر کي قاهر و حاکم سلطنت کے آگے حکومتوں کي قوتیں اور تاج و تخت کي طاقتیں بھي بیکار هوجاتي هیں ؟ ایک دن کے اندر هي جلسے کے انعقاد کي خبر شهر کے گلي کوچوں سے نکل کر تمام اطراف و نواح میں پھیل گئي - اور تمام لوگ مستعد هوگئے که اپنے اپنے گھروں اور حلقوں کا چنده لیکر ۱۶ - اگست کو لکھنؤ جائیں ' اور شهیدان راه اسلام پرستي کي یاد میں نذر چڑھادیں :

بر سر تربت من چون گذري ' همت خواه
که زیارت گه مردان جهان خواهد بود

ایڈیٹر " الهلال " کا قیام لکھنؤ

بطور جمله معترضه کے یهاں یه ظاهر کردینا ضروري هے که ۷ - اگست سے ایڈیٹر " الهلال " لکھنؤ آکر مقیم هوگئے تھے ' اور اس درمیان میں ایک دو مرتبه کانپور وغیره گئے بھي تو پھر واپس آکر لکھنؤ هي میں ٹھیرے رهے - یه عام طور پر هر شخص کو معلوم هے که اس موقع پر ان کا قیام لکھنؤ حکام کو سخت ناگوار تھا اور یه ناگواري اس حد تک بڑھ گئي تھي که خفیه نگراني اور دلي مبغوضیت سے نکل کر ' علانیه زبان تک بھي پهنچ گئي تھي - اور شاید اگر مصالح وقت ' عدم الزام قانوني ' اور ان کا عام شخصي اثر مانع نه هوتا ' تو کانپور کي طرح لکھنؤ میں بھي ان کے قیام کو روکا جاتا -

مجھے صحیح طور پر معلوم هوا که جب ایڈیٹر " الهلال " کانپور میں مسٹر ٹائلر سے ملے ' تو انهوں نے " الهلال " کے ان دو مضمونوں کا ذکر کیا جو مسجد کانپور کے متعلق شائع هوے تھے ' اور دریافت کیا که " کیا وه مضامین آپ هي نے لکھے تھے؟ میرے پاس وه پرچے موجود هیں اور میں ابھي ان کو نکالوں گا "

اور اس کے بعد انهوں نے اپنے دهني جانب کي اس الماري پر نظر ڈالي ' جس میں " الهلال " کے پرچے ایک عقیدت مندانه شان تحفظ کے ساتھ محفوظ تھے ' اور ان کے سرخ ٹائیٹل پیجوں کے کنارے غیظ و غضب کے اس خونیں رنگ کو نمایاں کررهے تھے ' جو اس وقت کانپور کے اس " سپه سالار جنگ " کے اندر جوش مار رها تھا ' اور جس کو ظاهري اخلاق و لطف ' اور نرمي زبان

[۱۴]

هوني تهي وہ هوچکي - اسوقت اگر شیعہ لاکهہ کوشش کریں کہ یہ واقعات انکے مذهبي مباحث کي وجہ سے بدل جاویں تو یہ نا ممکن هے - دیکهنا یہ هے کہ ان حضرات نے اپنے زمانہ خلافت یا سلطنت میں اپنا طرز عمل کیا رکها ؟ اگر شیعہ انصاف کریں تو انهیں ماننا پڑیگا کہ ان حضرات کا اپنے اپنے دور حکومت میں وہ طرز عمل ضرور تها ' جسے سنیوں کا تو کیا ذکر اگر خود شیعہ بهي اپنا شعار قرار دیں تو اخلاقي حد کمال تک بخوبي پهنچ سکتے هیں ' اور جسے وہ محض شیعہ رهنے کي حالت میں حاصل نہیں کر سکتے - دنیاوي زندگي کي جو اخلاقي معراج هے ' وہ انهیں حضرات کے اقتصاد آثار میں انکے لیے ممکن هے - اب رها یہ امر کہ ان حضرات کے تعلقات حضرات اهل بیت علیهم السلام کے ساتهہ کیسے تهے ؟ تو میں گو شیعہ هوں ' مگر حضرات اهل سنت کو ایک حد تک ضرور معذور سمجهتا هوں - انکے سیر و تواریخ نے انهیں اس بات کے ماننے پر مجبور کردیا هے کہ انکے تعلقات اهل بیت رسالت کے ساتهہ ویسے هی تهے جیسا کہ هونا چاهئیں ' اور جیسا کہ اس وقت حضرات اهل سنت کا معتقد هے - بہت ممکن هے کہ شیعہ ایسے موقع پر یہ کہہ اٹهیں کہ حضرات اهل سنت نے اس مقام پر کافی تحقیق و تدقیق سے خود اپنے یہاں کي سیر و تواریخ میں بهي کام نہیں لیا ' ورنہ وہ یہ راے قائم نہ کرتے - میں کہتا هوں کہ بفرض اگر انهوں نے ایسا هي کیا تو یہ انکي ایک قسم کي تقصیر وکمي قرار پا سکتي هے - تاهم یہ چنداں قابل مواخذہ بات نہیں - جو لوگ انمیں ایسے هوئے یا هونگے جو دقیقہ رس و غائر النظر هوں گے کم از کم انکي راے عام و جمهور سے ضرور خود بخود مختلف هوجائیگي - لیکن شیعوں کو کیا ضرورت هے کہ خواہ مخواہ انکے اتالیق بنیں ' اور انکي اغلاط پر انکو متنبہ کرنا اپنا حاصل عمر یا حاصل زندگي سمجهہ لیں ' اور خود اپنے اوپر جو آنے والي مصیبتیں هیں اس دار دنیا میں ' انکا کچهہ لحاظ و پروا نہ کریں ؟ اس وقت اهل سنت با وصف اس کے کہ ان کي تعداد کثیر ' اونکي سلطنت کي وسعت و نسعت نهایت زیادہ ' انکي مالي قوت بہت عظیم هے ' اس پر بهي یہ حال انکا هوگیا کہ ترکي کي سلطنت پراخچہ پراخچہ هوگئي ' ایشیاے کوچک میں کچهہ امید اس سلطنت کے بقاء و سرسبزي کي تهي کہ یورپ سے نکلکر یہ سلطنت ایشیاے کوچک میں اپنا اقتدار جامعہ اسلامیت کے سایہ میں پیدا کرے گي مگر

خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم

وهاں تو بغیر جنگ و جا[illegible] تمام ایشیائي حصہ آخري سلاطین مغلیہ دهلي کي طرح مثل صوبجات هند خود سر هو کر پاش پاش هونا چاهتا هے - جب اس کا یہ حال هوا تو بیچارہ ایران گو اس وقت تک برائے نام اپني اصلي حالت پر برقرار هے مگر اس کا بهي کیا اعتبار هے :

اگر بمرد عدو ' جاے شادماني نیست
کہ زندگاني ما نیز جاوداني نیست

اگر شیعہ ان مذهبی مناظرات و باهمي جنگ و جدل کو چهوڑ کر اپني ملکي و سیاسي و علمي ترقي میں مصروف هوں - اور ایسے مصروف هوں، کہ اپنے سني برادران اسلام کے لیے ایک عمدہ نظیر روش زندگاني، دنیا کی ثابت هوں ' تو سمجهنا چاهیے کہ خیر دنیا و آخرت دونوں سے وہ بهرہ ور هیں ' ورنہ جب ان مذهبي اختلافات ' و مناظرات ' و مشاجرات ' ومکابرات ' کي وجہ سے وہ اپني قومي ' ملکي ' و سیاسي اهمیت کهو بیٹهے ' تو یهودیوں کي طرح اگر انهوں نے ذلت و خواري کے ساتهہ زندگي بسر کي بهي تو کیا لطف رها - حرف ایسے زندگي پر ' اور تف ایسے مذهبي جنگ و جدل پر -

لیکن اس کے ساتهہ هي میں اپنے سني بهائیوں سے بهي عرض کروں گا کہ اگر آپ اپنے ساتهہ شیعوں کے اتحاد و مساعدت ظاهري کے نهیں بلکہ قلبي محبت و اتفاق کي ضرورت محسوس کرتے هیں ' تو گستاخي معاف ' بقول حافظ شیرازي رحمۃ اللہ علیہ

بہ حسن خلق توان کرد صید اهل نظر
بہ دام و دانہ نہ گیرند مرغ دانا را

آپ جانتے هیں کہ شیعہ اگرچہ تعداد میں نسبۃ آپ سے قلیل هیں مگر بعون اللہ سبحانہ ' علماً و مالاً و فضلاً وکمالاً وعزۃ وجاهۃ ' نیز بحیثیت دارائے ریاست و حکومت و اهمیت و سیاست ملکي و قومي هونے کے ' کسي طرح اب بهي آپ حضرات کي مجموعی حالت سے بالا تر نسہي مگر کمتر بهي نهیں هیں - ظاهر هے کہ اگر وہ آپ سے بوجہ اپني دیرینہ کدورتوں کے نهیں ملتے جو ازمنۂ سابقہ میں آپ کے اسلاف سے جب کہ آپ کو سلطنت و اقتدار حاصل تها ' انهیں یا انکے اسلاف کے دل میں رهگئي هیں ' اور جو بالتفصیل درج تاریخ هیں ' تو انکي معذوري بهي واضح هے - اور قطع نظر اس کے جو طرز عمل آپ حضرات کا هر جگہ اس زمانہ میں بهي هے ' اسکي تفصیل کو میں اس مقام پر محض اسوجہ سے نهیں بیان کرنا چاهتا کہ :

من براے وصل کردن آمدم نے براے فصل کردن آمدم

پس ایسے طرز عمل کو اب بالکل خیرباد کهیے اور بعوض اس کے وہ طرز عمل ان کے ساتهہ اختیار ....
کیجیے کہ وہ اپني دیرینہ کدورتوں کو اور شکایتوں کو بالکل بهول جاویں ' اور کسي قسم کي کاوش انکے دل میں آپ سے نہ رهے - ابهي وہ آپ سے اسلیے اتفاق کرنے پر گهبراتے هیں کہ برٹش گورنمنٹ کے سایۂ عاطفت میں اتنے عرصہ دراز کے بعد ایک حد تک آزادي ملي هے ' ایسا نہو کہ پهر ادوار سابقہ کے عود کرتے هي ان سے چهین لي جاے ' اور وہ مثل زمان سابق پهر اسیر پنجۂ ظلم و ستم هوجاویں ' حالانکہ اس زمانہ میں بهي انکے ساتهہ جہاں کهیں بهي هیں طرز عمل نهایت خراب هے - گورنمنٹ برطانیہ اس کو خوب سمجهہ چکي هے کہ انمیں اور آپ میں اب اتفاق نا ممکن هے - یہ کیوں ؟ صرف آپ کے طرز عمل سے - اب سوال یہ هے کہ آیا کوئي صورت اتفاق کي ممکن الوقوع هے یا بالکل ممتنع الوقوع ؟ اس کا جواب میں هرگز هرگز نفي میں نهیں دے سکتا ' میرا خیال یہ هے کہ ممتنع الوقوع نهیں هے مگر عسیر الحصول ضرور هے - تاهم حد امتناع تک نهیں پهنچتا -

ظاهر هے کہ کوئي شیعہ اب بهي کسي سني کے منہ پر تبرا نهیں کهتا - یہ کیوں ؟ محض بہ خوف قانون ' اور بخیال تهذیب ' لیکن کیا ان دونوں وجوہ کے خیال سے باهم شیعہ سنیوں میں اتفاق ممکن هے ؟ حاشا و کلا ' هرگز نهیں ' ضرور هے کہ کچهہ تو شیعہ سنیوں کي طرفداري میں عملاً اپنے مقام سے هٹیں ' اور کچهہ سني شیعوں کي طرفداري میں اپنے مقام سے - جب تک یہ نہوگا ' دلي اتفاق و اتحاد نا ممکن هے -

آپ سوال کرسکتے هیں کہ اپنے احکام سے هٹنے کي کیا صورت هے ؟ اس کا جواب یہ هے کہ میرا مطلب یہ نهیں هے کہ شیعہ اپنے اصول مذهبي سے دست بردار هوجاویں - ظاهر هے کہ وہ خلافت کو جزو دین و مناط ایمان سمجهتے هیں ' مگر اهل سنت مسئلۂ خلافت کو ایک امر دنیوي سے زیادہ وقعت نهیں دیتے ' لهذا امام معصوم کي ضرورت سے تو وہ دست بردار نهیں هو سکتے ' هاں تبرے سے دست برداري ممکن هے - اسلئے کہ میري راے میں اس عالم وجود میں هرگز هرگز تبرے کا وجود نہ هوتا ' اگر بني امیہ اپنے دور میں

کہا جاتا ہے کہ ان کو جواب دیا گیا کہ ایسا ہونے کی کوئی وجہ نہیں - یہ ایک ایسی افسوس ناک بدگمانی اور بیجا خوف ہے جس کو پبلک کسی طرح گوارا نہیں کرسکتی - ہر شخص اس کی ذمہ داری لینے کے لیے طیار ہے - جلسے کا مقصد سوا چندہ جمع کرنے کے اور کچھہ نہیں ' اور اگر روکا گیا تو یہ ایک نہایت افسوس ناک اور اشتعال انگیز کارروائی ہوگی -

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اتنا بیان ان کے اطمینان کے لیے کافی نہ تھا - نہیں معلوم ان کے ذہن میں ایڈیٹر (الہلال) کا تصور کس درجہ خوفناک اور مہیب تھا کہ وہ ان کی موجودگی اور تقریر کے متعلق کسی طرح بھی مطمئن ہونا پسند نہیں کرتے تھے - انھوں نے ان کی موجودگی کو سخت خطرناک بتلایا اور اس درجہ مضطرب ہوے کہ کسی انسان کی تسلی دہی اور تشفی بخشی اس کے لیے موثر نہیں ہوسکتی تھی !

احکام جنگ ! !

ادھر تو یہ باتیں ہو رہی تھیں ' اُدھر پولیس کے انتظامات کا عجیب حال تھا - معلوم ہوتا تھا کہ آج یا تو کسی خوفناک حریف پر حملہ ہونے والا ہے ' یا کسی مہیب غنیم کے لکھنؤ پر حملہ آور ہونے کی خبر ہے - والنٹیروں کو حکم مل گیا تھا کہ وہ طیار ہو جائیں اور یہ میں نے ایسے لوگوں سے سنا ہے جنھوں نے خود ان کو مسلح دیکھا تھا - کارتوس تقسیم ہوگئے تھے ' اور پولیس کی تمام چوکیاں کمربستہ حکم کی منتظر تھیں - وہ تمام راستے جو رفاہ عام کو گئے تھے ' پولیس کی صفوف اور قطاروں کا جو لانگاہ بن گئے تھے اور خود رفاہ عام کے احاطے کا تو یہ حال تھا کہ معلوم ہوتا تھا ' کوئی محصور گڑھی ہے اور ایک عظیم الشان غنیم اس کو گھیرے ہوے برسر حملۂ آخری ہے !

اُن ہزارہا لوگوں سے جو بعد کو ملے معلوم ہوا کہ تمام اکے والے رفاہ عام لے جانے سے انکار کرتے تھے اور خواہ کتنا ہی زیادہ کرایہ دیا دیا جاے لیکن کسی طرح منظور نہیں کرتے تھے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً ان کو بھی پولیس کی طرف سے روک دیا گیا ہوگا -

جلسے کے انعقاد کی خبر کچھہ ایسی غیر معمولی سرعت سے پھیل گئی تھی کہ لوگوں کو تعجب ہے ' اور اس کو مظلومان کانپور کا تصرف باطنی سمجھنا چاہیے - بارہ بجنے کے بعد ہی سے اطراف لکھنؤ کے لوگ شہر میں پہنچ گئے اور صدہا اشخاص تو کاکوری ' بارہ بنکی ' سندیلہ ' ملیح آباد ' اور ہردوئی سے صبح ہی آگئے تھے - اب وہ جلسے کی شرکت کے ارادے سے سڑکوں پر سے گذرنے لگے -

ان کا بیان ہے کہ ہر قدم پر پولیس کے مسلح سپاہی ملتے تھے اور رفاہ عام جانے سے روکتے تھے - کبھی کہتے وہاں بلوہ ہوگا پکڑے جاؤگے ' مت جاؤ - کبھی کہتے کہ جلسہ روک دیا گیا - جو شخص جائیگا گرفتار ہوجائے گا - اس پر بھی صدہا اشخاص دوڑتے بھاگتے رفاہ عام پہنچ گئے کہ تحقیق کریں ' اصلیت کیا ہے ؟

باقی آیندہ منقول از " زمیندار "

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

لاتنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم

اہل تسنن و تشیع میں اتفاق کی ضرورت

اتفاق کیونکر ہو ؟

(از جناب مولانا شیخ فدا حسین صاحب معلم دینیات شیعہ ' مدرسۃ العلوم علی گڈھ)

شیعہ سنی کے اتحاد و اتفاق کی ضرورت ' صرف یہی نہیں کہ اسی زمانہ میں محسوس کی جاتی ہے ' بلکہ عصور متقدمۂ اسلامیہ میں بھی اس کی سخت ضرورت تھی ' مگر وہ ضرورت ہمارے اسلاف کی سادہ منشی کیوجہ سے مطلق محسوس نہ ہوئی - مرض موجود تھا ' دوا بھی ممکن تھی ' مگر اس سے کام نہ لیا گیا - نتیجہ جو کچھہ ہوا وہ اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے - بعض اوقات شدت غفلت کی وجہ سے اجلۂ بدیہیات و واضح و اضحات کے طرف بھی تنبیہ کی ضرورت ہوتی ہے - نظر بران اس مقام پر صرف اس قدر لکھنے کی ضرورت ہے کہ شیعہ سنیوں کا اختلاف راے اگر محض اختلاف راے تک ہی محدود رہتا تو چندان حرج نہ تھا - نظیر میں صرف مسئلہ خلافت کو پیش کرتا ہوں -

بنیاد اس اختلاف کی صرف اس قدر ہے کہ شیعوں کے نزدیک بعد وفات رسول صلعم چونکہ وہ خاتم الانبیا تھے ' اور انکے بعد سلسلہ وحی نبوت ختم ہوچکا تھا لہذا انکی شریعت موبدہ ہے - اسکے نفاذ او ر حقیقی طور پر عملدرآمد کے واسطے ضرور تھا کہ اس میں ذرہ برابر کی خطا اور ضلالت منشاء ربانی کی درپیش نہ آوے اور کلام خدا کا صحیح محل و مفاد رعیت خداوندی کے کانوں تک پہنچ جاوے - اس ضرورت سے ایک امام معصوم کا من جانب اللہ رعیت سے منتخب ہونا ضروری تھا کہ جسے خود پروردگار عالم انتخاب فرماے کیونکہ معصوم کا منتخب کرنا طرق بشری سے باہر ہے ' اسلیے یہ بمصداق آیۂ کریمہ " ماکان الیہ اطیرۃ " خدا ہی کو ایسا انتخاب فرمانا چاہیے تھا - اگر وہ ایسا نہ کرتا تو معاذ اللہ اعتراض اس کی ذات پر لازم آتا کہ اس نے ترک اصلح کیا جو ذات خداوندی سے محال ہے - ان خیالات کی وجہ سے شیعہ انتخاب خداوند کی ضرورت کو بضرورت عقل پسند کرنے پر مجبور ہوئے - ادھر اہل سنت نے ضرورت ایک خلیفہ اور قائم مقام رسول کی تو ضرور محسوس کی ' مگر ان کے نزدیک صرف رعیت کی انتخاب کے وجہ سے کافی سمجھا گیا ' جو کہ کم از کم مجھے عقلی طور پر معلوم نہیں ہے - یہی وجہ ہے کہ عموماً اہل سنت مسئلہ امامت و خلافت کو ضروریات دینیہ سے اور اصول دین سے نہیں مانتے بلکہ ایک امامت دنیویہ سے زاید اس کی وقعت نہیں کرتے -

صرف اس قدر مبناے اختلاف ما بین شیعہ اور سنیوں کے ہے ' لیکن اس اختلاف کی کسی حال میں یہ حد نہونا چاہیے تھی کہ جس حد پر شبانہ روز مشاہدہ میں آتی ہے - یہ ناگوار صورت جو اس اختلاف نے پیدا کی ہے اس کے اسباب کیا تھے ؟ اور ان کے دفع کی اب بھی کوئی تدبیر ممکن ہے یا نہیں ؟

اس میں شک نہیں کہ جو واقعات ہوچکے ' ہوچکے - اس زمانہ میں کوئی انھیں پسند کرے یا نہ کرے اب وہ واقعات بدل نہیں سکتے - مثلاً حضرت ابو بکر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ کا انتخاب ہوگیا اور ہوچکا اور مقابل ان حضرات کے جناب امیر علیہ السلام کو جو ناکامی

اتة ر الله ، ایهـــا امراء رن !

دوازدهم رمضان ، و پارتي ليڈي هارڈينگ

بخواتين اهل اسلام در شمله !

از جناب حاجي ميرزا ابو القاسم معلم فارسي محمدن کالج علي گڈه - مقيم حال شملـه

حضرت مدير محترم مجلۀ مبارکۀ الهـلال دام مجدهم - روز جمعه دوازدهم (۱۲) رمضان المبارک ساعت چهار ليڈي هارڈينگ بزنان مسلمانان و هنود يک پارتي داده بود' ولي اغلب مسلمان بودند و قريب پنجاه نفر زنان محترم ليڈران قوم با کمال افتخار اين دعوت را قبول کرده ورفته بودند ' بدون اينکه حفظ ظاهر کرده عذر بيا ورند که ماه رمضان و روزه هستيم !

کاغذيکه همان روز از آغا سيد مرتضي که در گراند هوتل شمله شيرين سازست ' رسيد ' لفا فرستاده ميشود - بنده اطلاع دادم حالا بحث در اين مسئلہ فرض و حق شما ست -

نقل مکتوب آقا سيد مرتضي

موسوم به حاجي ميرزا ابو القاسم

قربانت کردم - بسيار افسوس دارم که نمي توانم بيايم ' زيرا که از کثرت خسته گي و غم واندوه و پريشاني تا الان که ساعت نه ست' افطار نکرده ام - صبح به جناب عالي عرض کردم که خواهم امد - انوقت هنوز آدرهاي فوق العاده نيامده بود - ساعت ده آدر براي دکان ختم شد - آدر ديگر امد که امشب شب ناچ است - آئسکريم و پوډينگ لازم است - بفاصله دو ساعت بعد آدر ديگر آمد اي کاش بجايش قضائي براي بنده آمده و مرده بودم تا اسم خورند کان اين آدر نشنيده بودم - آدر اين بود که براي نود نفر زنان مسلمان و هنود که ساعت چار در تاول حال موعود هستند ' چاي و شريني و چکين پاٹے و اطالين کيک (که عجين با شراب ست) تيار و آماده نمايند - مختصراً انچه براي ناچ شب بود - زمين گذارديم و مشغول به آردر نود نفر زنان شديم -

غرض وقتيکه حقير اين مطلب را از گوينده شنيدم ' بدنم بلرزه در امد - گفتم برادر ! شايد بد فهميدا - يا آنکه جمعه دوازدهم نباشد - يا زنان مسلمان دعوت ندارند - گفت بخدا قسم ست - دعوت دارند' و تماما خواهند آمد ! !

حقير بمحض انکه اين مطلب را شنيدم ' مثل انکه تمام دنيا بسرم خورد - گفتم خدايا ! مگر چه واقع شده ' و اين چه دعوے است که ميخواهند ما مسلمانان را مفتضح ورسوا نمايند ؟ پس خدايا اين راز نہان ماند - باز بخود گفتم - اے احمق جاے که تو در اين جا هستي' مثل دخمۀ شا پور است - فهميدي - در کوچه و بازار که معلوم !

اقاجان ! نميدانم - چه شده ' و چه پيش امده که مسلمانان باين فضاحت اسلام سوز اميد وار فلاح و صلاح هستند ! و لو اينکه هيچ کدام ازانها روزه نباشد ' محض به حفظ ظاهر نروند ' يا اگر بروند در خوردن اقدام نکنند و معذرت بخواهند ' البته پزيرفته ميشد و بر احترام شان صد چندان بر افزوده مي شد - خداوند تعالى انشا الله اين مسلمانان متمدن ' روشن خيال ' و تهذيب فرمايان را نيست و نابود فرمايد !

تبصرۂ النـــاظـــر

-وائح عمري شيخ عبد القادر جيلاني (رض) عربي زبان ميں تاليف ابن حجر عسقلاني - خدا بخش خاں کے کتبخانے کے ايک ناياب قلمي نسخه سے چھاپي گئي - کاغذ ولايتي صفحه ۵۶ قيمت صرف ۸ - آنه علاوه محصول ڈاک - صرف ۵۰ کاپياں رهگئي هيں - ملنے کا پته - سپرنٹنڈنٹ - بيکر هوسٹل ڈاکخانه دهرمتله - کلکته -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسلما انان هند کا ایک ورق

شہ داء کانپور اعلی الله مقام م !

مکتـــوب مـــدراس

جناب جس سرگرمي اور ولولۀ صادقانه سے قومي وملي خدمات انجام دے رهے هيں ' ناممکن هے که قوم اس احسان عظيم کے صله سے عهده برآ هوسکے - ميں بلا مبالغه عرض کرتا هوں که مسلمانان هند ميں جو نئي اسپرٹ پيدا هوگئي هے ' وه الهلال هي کي بدولت هے جو خدا کرے کرے که ديرپا اور زنده رهے - خدا سے دعا هے که آپ جيسے مجدد وقت کو' جس نے اپني زندگي قومي ' مذهبي' اور ملکي خدمات کے ليے وقف کردي هے ' ديرگاه زنده رکھے اور جن عظيم الشان فرايض کا بوجهه اٹهايا گيا هے ' ان ميں کاميابي عطا هو -

مسلمانان کانپور کے بے رحمانه وظالمانه کشت و خون کا واقعه هر ايک مدراسي مسلمان کي زبان پر هے' جس سے يهاں سخت جوش پهيلا هوا هے - چنانچه گذشته جمعـه ميں شهداے ملت کے ليے غائبانه نماز پڑهي گئي - اور صداے احتجاج بلند کرنے کيليے جلسے منعقد هو رهے هيں - مدراس کے مسلمانوں کي طرف سے کسي بيرسٹر کو کانپور بهجوانے کي کا روائي بهي زير انتظام هے - شهدا و پس ماندگاں کي اعانت وغيره کے لئے اعانتي فنڈ کهولديا گيا هے ' جناب مطمئن رهيں -

عزيز الدين محمد - از مدراس

ايک مسلمان خاتون کے قلم سے :

واقعه مسجد کانپور و تحريک اعانت مجروحين کانپور شائع شده الهـــلال نظـر سے گذري - کيا عرض کروں که دل ناتوان پر اسکا کيسا اثر پڑا ؟ اور دل مضطرب بار بار کيا کهتا هے ؟ افسوس صد افسوس که ميں زر و مال سے بالکل محروم هوں ' کيونکه ابهي ايک کمسن طالب العلم کي حيثيت رکهتي هوں -

ليکن اس دل بيقرار کو کيونکر سمجهاؤں ' جسکا اشاره يه هے که اور اگر کچهه نهيں هو سکتا تو اپنے اوپر تکليف گوارا کر - ايک لقمه کم کها مگر اپنے مصيبت زده بهائيوں کي مدد کر - قسم هے مجهے پاک پروردگار کي که ميرے پاس اس وقت سواے اس رقم حقير کے ' جسے ميں آپکي خدمت ميں ارسال کرتي هوں ' اور کچهه بهي نهيں - از راه نوازش اسے قبول فرما کر مجروحين کانپور کے فنڈ ميں داخل فرما ديجيے -

راقمه عاجزه " زاهده " از بهاگلپور

کون مسلمان هے جسکا دل کانپور کے دل هلا دينے والے حادثۀ ملي سے نه دکها هو ' اور پهر کون آنکهيں هيں جنهوں نے ان شهيدان ملت پر دو آنسو نه بهائے هوں ؟

اے شهداء کانپور ! تم چل بسے ' تم اپنے عزيز و اقارب سے جدا هوگئے - تم دنياے فاني سے بے تعلق هوگئے -

ليکن کيا تمهاري ياد بهي هم لوگوں کے دلوں سے محو هو جائيگي ؟ نهيں هرگز نهيں - تم ' جنهوں نے اپني عزيز جانيں اپنے عزيز مذهب پر قربان کرديں ' کبهي نه بهلائے جاؤگے - تمهارا نام هملوگ عزت کے

جناب امیر علیہ السلام پر اس رسم منحوس کی بنیاد نہ ڈالتے ' لیکن جب کہ انہوں نے اتنے عرصہ دراز تک شیعوں کا اس بری طرح سے دل دکھایا' تو شیعوں نے بھی جبراً یہ خیال کیا کہ اس سلطنت کی اصل بنیاد خلفاء راشدین نے ڈالی ہے ' اگر وہ دن نہ ہوتا تو یہ سلطنت بھی نہ ہوتی ' اور نہ یہ روز بد شیعوں کو دیکھنا پڑتا - اسوجہ سے وہ بری طرح خود حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے مخالف ہوگئے اور " قتل الحسین یوم السقیفہ " کا مضمون پیش آگیا' انہوں نے اس درجہ افراط سے کام لیا کہ بنی امیہ تو گویا چھوٹ گئے اور خلفاي راشدین سب سے پیش ہوگئے - حالانکہ وہ میرے خیال میں اس قدر ملامت کے مستحق نہ تھے -

اس پر آفت یہ ہوئی کہ امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے - اس شہادت نے بنی امیہ کی سلطنت کی جڑ کو تو ضرور ہلا دیا ' بلکہ برباد و تباہ کردیا ' مگر حضرات اہل سنت نے خود غلطی سے یا شاید عمداً ایسا ضرور کیا کہ شیعوں کے ساتھہ انہوں نے بدعات بنی امیہ کے رد و ابطال و ان کے اعمال و کردار پر اظہار غیظ و غضب و تنفر و بیزاری میں ہمدردی نہیں کی ' جس سے فطری طور پر شیعوں کو یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ اب بھی انکے ہم خیال اور انکے افعال و اعمال پر راضی و خوشنود ہیں اور انکا استصواب و استحسان کرتے ہیں - اب شیعوں کو قہراً یہ خیال ہوا کہ جب یہ لوگ ان کے افعال پر راضی ہیں اور ان کا استحسان کرتے ہیں تو اگر یہ اس زمانہ میں ہوتے تو ضرور بنی امیہ کا ساتھہ دیتے -

غرضکہ میں پہلے کہہ چکا کہ جب تک سنی شیعوں کے ساتھہ انکی دلی رنجش و ملال میں ہمدردی نہ کریں گے اسوقت تک شیعوں کو بھی کوئی وجہ تبرا سے دست برداری کی نہیں ہوگی - لہذا میری راے یہ ہے کہ سنیوں کو بہ استثناي خلفاء راشدین ' شیعوں کے ساتھہ ہر اس شخص کے برا کہنے میں ہمدردی کرنا چاہیے ' جس سے شیعہ ناراض ہوں اور اپنی ناراضی اپنے طرز عمل سے شیعوں پر ظاہر کریں - میں مصلحتاً ایک سنی بزرگوار اور نو جوان عالم و فاضل و مورخ صاحب کا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتا ہوں جنسے غالبانہ بہت کچھہ ذاتیات کی وجہ سے ملال تھا' لیکن اب جو میں نے انکے خیالات اس مسئلہ خاص میں معلوم کیے تو واللہ باللہ ثم باللہ' میں انکا غائبانہ عاشق زار ہوگیا ہوں ' اور انکی صورت دیکھنے کے لیے بیقرار رہتا ہوں ' اور انشاء اللہ تعالی اپنے تئیں اور انکو اس ایۂ کریمہ کا مصداق سمجھتا ہوں : و نزعنا ما فی صدورہم من غل اخواننا علی سرر متقابلین - اب جو نتیجہ ان سنی بزرگوار کا اور میرا ہوا' یہی نتیجہ کل سنیوں اور شیعوں کا ہوگا - باہم شیر و شکر ہوجاویں اور متفقہ کوشش سے اپنے مقاصد اسلامی میں اعلی درجہ کی کامیابی حاصل کریں -

منجملہ شیعوں کی شکایات کے ایک شکایت مسئلہ عزا داری امام مظلوم کی ہے - یہ مسئلہ عجیب و غریب نوعیت کے ساتھہ ہندوستان میں روز افزوں ترقی کررہا ہے - ادھر تو شیعوں کے ساتھہ ہندؤں نے اس درجہ اس میں دلچسپی لے رکھی ہے ' کہ اگر شیعوں کا دل چیرا جائے تو اس میں ہندؤں کی اس ہمدردی سے انکی طرف میلان اور انکی محبت ضرور جاگزیں نظر آئیگی ' والیان ملک مہاراجاؤں سے لیکر چمار' لودھے' کسرمی اور نیچ ذاتوں تک' سب کو آپ برابر امام حسین علیہ السلام کا عزادار پاتے ہیں - یہ کیوں ؟ اس کا کیا سبب ؟ کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ انہیں شیعوں کی خوشامد ہے ؟ لا حول ولا قوۃ استغفر اللہ - اس سے بڑھ کر غلط خیال نہیں ہوسکتا - جب کہ اسلامی سلطنت ہندوستان میں قائم تھی ' تو اس زمانے میں مسلمان خود تعزیہ دار نہ تھے یعنے اہل سنت - اور شیعہ گروہ ایک نہایت گمنامی کی حالت میں تھا ' بعدیکہ شیعہ محمد شاہ دہلی کے زمانے میں خفیہ طور سے تعزیہ داری کرتے تھے - (دیکھو دو مجلس فضلی کی نسبت تذکرہ شعرا تالیف ڈپی ڈاسی) پھر کون کہہ سکتا ہے کہ ہندؤں کو شیعوں کی خوشامد میں تعزیہ داری کا شوق ہوا ؟ علاوہ بریں اگر یوں ہی خوشامد پر بنا کی جائے تو میں سوال کرونگا کہ ہندؤں نے اہل سنت کے رسوم مذہبی میں کوئی رسم کیوں نہ اختیار کی ؟ یا اب انگریزوں کی کوئی مذہبی رسم کیوں نہیں ادا کرتے ؟ ہندؤں کا تو یہ حال - ادھر مسلمانوں کی یہ کیفیت کہ ہرسال ماہ محرم کے قریب اور تمام محرم میں اخباروں کی کالم تعزیہ داری کی تقبیح اور اس سے نفرت دلانے میں سیاہ کیے جاتے ہیں - ہزارہا اشتہارات مخالفت کے آویزاں ہوتے ہیں - رسالے اور کتابیں اس کے رد و ابطال میں شائع کی جاتی ہیں - بت پرستی اس کا نام رکھا گیا ہے - جو شخص کہ تعزیہ کو رکھے ' اس کی عورت اس پر حرام ہوجاتی ہے - نکاح سے نکل جاتی ہے - اولاد ولدالزنا ہوتی ہے - انصاف کیجیے - کیا یہی باتیں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی ہیں ؟

لہذا سنیوں کو لازم ہے کہ قطعاً ان حرکات سے پرہیز کریں اور شیعوں کے ساتھہ عزاداری میں ہمدردی کیا کریں - نہ صرف یہی بلکہ اس میں حصہ بھی لیا کریں ' اور جو سنی ایسا کرتے ہیں ان میں اور سنیوں میں اب بھی اتفاق و اتحاد حقیقی کی جھلک نظر آتی ہے -

سنیوں کو لازم ہے کہ بروز عاشور عمدہ کپڑے پہن کر نہ نکلیں - پان نہ کھایا کریں - سرمہ و کنگھی سے پرہیز کریں کہ ان سب باتوں سے شیعوں کی سخت دل آزاری ہوتی ہے اور ان کے دلوں میں ان کے طرف سے نفرت اور عداوت پیدا ہوجاتی ہے -

یہ ایک دنیا کا قاعدہ ہے کہ جب کسی کو کسی کے طرف سے کچھہ ملال ہوتا ہے تو وہ طرف ثانی کے ہر فعل و ہر حرکت کو بد نیتی پر محمول کرتا ہے - لہذا اس کا نتیجہ شیعہ ضرور یہ نکال لیتے ہیں کہ سنی معاذ اللہ دشمن اہل بیت ہیں !! میں لفظ معاذ اللہ کچھہ سنیوں کے خوش کرنے کے واسطے نہیں کہتا ہوں بلکہ میرا دلی خیال یہی ہے کہ میری ایک آنکھہ شیعہ ہے تو دوسری آنکھہ سنی ہیں - میں سنیوں کو اپنے سر آنکھوں پر بٹھاتا ہوں مگر سنیوں کو' نہ کہ ناصبیوں کو' اور بڑی مصیبت عظمی یہ ہے کہ ہمیشہ سے ہو یا نہو مگر اس زمانہ میں تو ضرور ناصبی' سنیوں کے پردہ میں ہیں مثل مشہور ہے کہ گیہوں کے ساتھہ گھن بھی پس جاتا ہے - نافہمیوں کے وجہ سے بیچارے اصلی و حقیقی سنی بھی شیعوں کی نظر عنایت سے محروم ہیں - افسوس ! !

سنیوں کا ناصبیوں سے علحدہ ممتاز ہوجانا نہایت آسان ہے بیچارے سنیوں نے اپنی سادگی سے بہت سے لوگوں کو جو درحقیقت ناصبی ہیں سنی سمجھا - ان لوگوں کو سنی بھی اپنے میں سے نکال ڈالیں اور مثل شیعوں کے انکی برائی کا اعلان کردیں اور ان سے بیزاری ظاہر کریں - پھر دیکھیے کہ شیعہ ان کے ساتھہ کیسی محبت و الفت کا برتاؤ کرتے ہیں' اور شیعوں کے ذریعہ سے انہیں کس قدر اپنے مقاصد میں کامیابی ہوتی ہے -

۸ شوال ۱۳۳۱ هجری

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

ملک حبش میں ایک اسلامی حکومت

ساتویں اور آٹھویں صدي هجري کے چند مجاهدین

گاهے گاهے بازخواں ایں دفتر پارینه را
تازه خواهي داشتن گر داغهاے سینه را

(۱)

الله الله !! مسلمانوں کے خصائص قومي میں کیسے کیسے تغیرات هوگئے ؟

ایک زمانه تها جب مسلمان دنیا میں حکومت کیلیے پیدا هوتا تها - محکومی کیلیے نہیں - هر مسلمان سپاهي اور هر سپاهي پادشاه تها - وه جدهر رخ کرتا تها' حکومت همیشه اوسکے همرکاب هوتي تهي - دنیا کے کسي گوشے سے ایک مسلمان اٹهتا اور جابرانه سلطنتوں کو زیر و زبر کرکے عدل و ایمان کي ایک نئي حکومت قایم کردیتا - سنسان جنگلوں' ویران جزیروں' غیر آباد صحراؤں' اور وحشي ملکوں میں سے اوسکا گذر هوتا تها' لیکن تائید الهي کي فوج اسکے ساتهه هوتي تهي' اور هر خرابهٔ و ویران اوسکي برکت سے مسکون و پر رونق' آباد و متمدن هوجاتا تها !

خراسان میں تنها ابو مسلم اٹهتا هے اور بنو امیه کي حکومت کا خاتمه کرکے عباسي خاندان کو پیدا کردیتا هے ! اکیلا عبدالرحمن عراق سے اندلس گیا اور صرف اپني قوت شمشیر سے اوس عظیم الشان حکومت کي بنیاد ڈالدي' جو تین سو برس تک عظمت و جبروت کے ساتهه قائم رهي !

تنها عبد الله نے مغرب میں' اور اوسکے جانشین نے مصر میں دولت فاطمیه کي تاسیس کي - یکه و تنها محمد بن تومرت نے اندلس میں موحدین کي سلطنت قائم کردي - هندوستان و ایران میں تیمور' بابر' نادر' اور احمد کو دیکهو' صرف اپني تلوار کے زور سے حکومتوں کا فیصله کرتے تهے - تم مسلمانوں کي کسي ایک ملک کي تاریخ اٹهالو' تم کو نظر آئیگا که ایک زمانه تها جبکه دنیا هر تیغ آزماے اسلام کا جوش و مسرت کے ساتهه استقبال کرتي تهي' اور اوس کا هر گوشه گویا اسي لیے آباد و معمور تها که کسي فرزند اسلام کا اوس طرف گذر هو اور اوسکے گوش انتظار کو اپني صداے تکبیر سے مژدهٔ ورود اسلام سنا دے !!

لیکن آه' یه ایک قصهٔ پارینه هے - وه خاک جو کل بادشاهوں کو پیدا کرتي تهي' آج سپاهیوں کو بهي پیدا نہیں کرسکتي - هند و ترکستان' ایران و مصر' افریقه و بربر' جہاں کل تک صرف فاتح هي پیدا هوتے تهے' اب مفتوحي و محکومي کے امن سے بهي محروم هیں - ایک ترک باقي هیں' سو وه بهي کشا کش حیات و موت میں گرفتار ! یه تغیرات هم سے پہلے سب پر گذرے' اور اب هم پر بهي گذر رهے هیں' پس آج کی مغرور قوموں کو کل کے نتیجه سے بے خبر نه رهنا چاهیے : و تلك الایام نداولها بین الناس -

عرب و حبش

بر افریقه کے جنوب میں' بحر احمر کے ساحل پر' بلاد یمن کے مقابل' ملک حبش (ابي سینیا) واقع هے - عرب سے اس ملک کے قرابتي تعلقات هیں - دونوں ملک آس پاس واقع هیں - حسب تحقیقات جدیده' ملک یمن اور حبش میں اتحاد نسل بهي هے - حبشي زبان یمن کي قدیم حمیري زبان سے بالکل مشابه هے - دو بار اهل حبش نے یمن کو فتح کیا - ایک بار حجاز پر بهي حمله کیا تها لیکن ناکام واپس آئے -

صبح نبوة محمدیه

نبوة محمدیه کي صبح اٹهي' مکه بهي ظلمت کفر میں مبتلا تها - داعي توحید مشرکین مکه کے ظلم و ستم اور جور و شقاوت کا نشانه تها' اور موحدین اولین کي ضعیف و نحیف جماعت کیلیے " بلد امین " ستم پیشگان قریش کے هاتهوں ایک ستم آباد اور ظلم کده بن گیا تها -

مسلمانوں کیلیے یه وقت کیسا صعب' اور یه حالت کیسي شدید تهي ؟ عرب کا ایک ایک گوشه جو اذان توحید سے نا آشنا تها' اونکا دشمن هو رها تها - مکه اونکا وطن تها سو وه بهي اوسوقت مرکز جور و ستم اور عاصمهٔ کفر و شرک بن گیا تها - امن اور چین سے زنده رهنے کي کوئي سبیل نه تهي اور دشمنوں کے طرح طرح کے مظالم سے بالکل مجبور اور لاچار هوگئے تهے -

اولین تعلقات حبش و اسلام

عرب سے متصل مصر' شام' اور عراق موجود تها' لیکن قدرت الهي نے اس مظلوم و ضعیف گروه کي حمایت و امان بخشي کا شرف ایک دوسرے هي ملک کیلیے مخصوص کردیا تها - یعني ارض اسود حبش' جسکے بادشاه کا لقب نجاشي (Nagus) تها -

مسلمانوں کے دو مختصر قافلے چپ چاپ مکه سے نکلکر کشتیوں کے ذریعه ملک حبش پہونچ گئے - ان ستم رسیده مهمانوں کا نجاشي نے نہایت تپاک سے استقبال کیا' اور اوس تحفهٔ توحید کو' جو وه مکه سے بادشاه کیلیے لائے تهے' جوش و عقیدت کے ساتهه دل میں جگه دي -

مشرکین مکه کو جب یه حالات معلوم هوے تو جوش عداوت سے بے قرار هوگئے - معززین قریش کا ایک وفد گراں بها تحائف کے ساتهه بادشاه حبش کے دربار میں حاضر هوا که ان پناه گزین مسلمانوں کو قریش کے سپرد کردیا جائے' لیکن بادشاه اس سے پہلے خود اپنے آپ کو اسلام کے سپرد کرچکا تها - ناچار وفد خاسر و خجل اور محروم و نا مراد واپس آیا -

اولین قیام حبش اور واپسي

مسلمان ایک مدت تک نہایت آزادي و اطمینان کے ساتهه حبش میں آباد رهے - آنحضرت نے جب مدینه میں هجرت فرمائي اور وهاں بزور اسلام میں شہنشاهانه قوت پیدا هوئي' تو پناه گزینان حبش کا آخري قافله سنه ۷ - ه - میں فتح خیبر کے موقع پر مدینه واپس آگیا -

ساتهه لینگے ' اور تمهارا کام همارگوں کے لیے مایۂ فخر و اعزاز رهیگا - تمهاري پاک روحیں همارے مردہ دلوں میں زندگي پیدا کرتي هیں -

یه نه سمجهو که تمهارے بچوں کو بهوک کي تکلیف هوگي اور تمهاري قابل احترام بیبیاں رنج و مصیبت میں دن کاٹینگي - تمهارے بچونکي پرورش همارے سر آنکهوں پر اور اونکي نگهداشت همارے فرائض دیني میں داخل - هم بهیک مانگ مانگ کر تمهارے بچوں کو روٹي کهلائینگے - اور بهوکے رہ رہ کر اونهیں آرام پهونچائینگے -

اسي غرض سے تمهارے ناچیز خادموں (ممبران دي مسلم فرنڈس) نے گهر گهر گدائي شروع کردي هے اور تمهارے بهائیوں سے پیسه پیسه دهیلا دهیلا جمع کر رهے هیں - پهلي قسط مبلغ ۴۲ - روپیه کي بهیجتا هوں - لـلـه اس ناچیز هدیه کو قبول کرکے سرفرازي بخشو - اور یه نه سمجهو که هم لوگ اور کچهه نکرینگے - جبتک دم میں دم هے - اس نیک کام سے غافل نه رهینگے -

مهدي حسن - سکریٹري " مسلم فرنڈس " هزاري باغ

فهرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۱)

	پائي	آنه	روپیه
اڈیٹر الهلال	۰	۰	۱۰۰
مسلمانان غیور و اسلام پرست کوہ مسوري	۰	۰	۵۰۰
جناب نبي بخش صاحب هیڈ کلرک پولیس هوشیار پور	۰	۸	۲
جناب سید محمد یوسف صاحب - بهوپال	۰	۰	۵
جناب مولوي محمد یاسین صاحب مهتمم مدرسہ بهار - پٹنه	۰	۰	۱۰
ایک حضرت	۰	۰	۵
جناب حافظ خورشید محمد خانصاحب بهوپال	۰	۰	۱۰
جناب مولانا عبد الله صاحب - بربیگها مونگیر دوسرے بزرگ از بریگیها مونگیر معرفت جناب عبد المنان صاحب گیلانوي	۰	۰	۶
جناب علي حسن صاحب - بین - پٹنه	۰	۰	۵
بي بي زاهدہ بیگم صاحبہ سکندر پور - بهاگلپور	۰	۰	۲
جناب احمد محي الدین حسین صاحب نظام آباد دکن	۰	۰	۶
ممبران مسلم فرنڈس هزاري باغ	۰	۰	۴۲
میزان	۰	۸	۶۹۳

انجمن نعمانیه لاهور کا چهبیسواں سالانه جلسه

انجمن نعمانیه لاهور کا چهبیسواں سالانه جلسه اسکے اپنے مکان واقع ٹکسالی دروازہ مقابل تحصیل لاهور میں بتاریخ ۷ - ۸ - ۹ - اکتوبر سنه ۱۹۱۳ ع مطابق ۶ - ۷ - ۸ ذیقعد ۸ سنه ۱۳۳۱ ھ بایام - منگل - بدهه - جمعرات هونیوالا هے جسمیں بفضله تعالی مشاهیر - علما - مقررین - شعرا شریک هوکر حاضرین کو اپنے وعظ فیض ... سے مستفید فرمائیں گے - برادران اسلام اس محض جلسه ... میں جسمیں کوئي دنیاوي شائبه نہیں هے شریک هوکر ... دارین حاصل کریں - جو صاحب اپنا تحریري مضمون یا نظم ... چاهیں وہ قبل از اخیر ستمبر سنه ۱۹۱۳ ع ارسال فرماویں - جو صاحب شریک جلسه هوکر انجمن کي عزت افزائي فرمانا ... ۳۰ - ستمبر سنه ۱۹۱۳ ع تک مطلع فرماویں *

هذا بصائر للناس ، و هدى و رحمة لقوم یوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تها -

ماہ شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ۳ - روپئه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجودہ طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسي کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوۃ و صحابۂ و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بهي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بهي وهئ موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعۃ واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الهی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت والیه انیب -

الاتحاد الاسلامی

یعني مسلمانان هند کا ایک بین الملی عربی مجله

جو

ماہ شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ' احیاء لغۃ اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات وخیالات کي ترجمانی هے -

الهلال کي تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۴ - روپیه ۸ - آنه

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET CAL

اصلاح

اٹھویں صدي کے اواخر میں یکے بعد دیگرے چند افسر جو فنون جنگ کے ماھر تھے' مصر سے بھاگ کر حبشه کیطرف نکل آے - یہاں پہونچکر وہ " حطي " کے درباریوں میں داخل ھوگئے - اونھوں نے ایک فوج مرتب کي ' اور اوسکو تیراندازي ' نیزہ بازي ' تیغ زني' اور شہسواري کے فنون سکھاے - اسکے بعد مصر کا ایک اور افسر فخر الدولہ نامي حبش آیا - اُسنے حکومت کے دفاتر اور صیغے ترتیب دیے -

اس تنظیم و ترتیب سے ملک مین ترقي و سرسبزي کے آثار ظاھر ھونے لگے - پادشاہ جو پہلے معمولي کپڑوں میں دربار کیا کرتا تھا ' اب ساز و سامان اور تزک و احتشام کے ساتھه مرکب و جلوس میں نکلنے لگا !

مسلمانوں پر مظالم

حبش پر مسلمانوں کے ان متواتر احسانات کا نتیجۂ معکوس یہ نکلا کہ اسحاق بن داود جو اس زمانے میں حبش کا بادشاہ تھا مسلمانوں کا سخت دشمن ھوگیا - اوسکے ملک میں جسقدر مسلمان آباد تھے' اونکو طرح طرح کي تکلیفین پہونچائیں - بے شمار مسلمان مقتول ھوئے' ھزاروں غلام بناکر فروخت کردیے گیے - اس سے بھي اوسکا دل ٹھنڈا نہوا تو شاھان یورپ کو اوسنے جنگ صلیبي کي دعوت دي ' اور اس مقصد مشئوم کے انجام و اھتمام کیلیے ' حدود بلاد اسلامیہ کي طرف فوجي اقدام شروع کردیا ' لیکن اللہ نے اُسے مہلت نہ دي اور عین اس وقت کہ حدود اسلامي کي طرف بڑھرھا تھا ' فرشتۂ موت کا ھاتھه اوسکي طرف بڑھگیا !

وقي اللہ المسلمین شر ذلک -

زیلع کي ریاسۃ اسلامیہ

قریش کا ایک خاندان حجاز سے آکر ایک مدت سے " زیلع " کے شہر " اوفات " میں متوطن ھوگیا تھا - اپنے صلاح و تقوي کي وجہ سے اوسنے مسلمانوں میں شہرت و نیک نامي بہت جلد حاصل کرلي جسکے بعد حسب آئین اسلام اوسکو حق ریاست دیني حاصل ھوگیا تھا - جس بزرگ خاندان کے عہد میں یہ ریاست دیني ' ریاست سیاسي سے متبدل ھوي ' اوسکا نام " عمر معروف به شمع " تھا -

چونکہ اس صوبہ کا کثیر حصہ مسلمان تھا اسلیے ضرورت تھي کہ مسلمانوں کے مذاق و احتیاج کے مطابق اس صوبے کي حکومت ھو - اس بنا پر شاہ حبش سابق نے عمر شمع کو " اوفات " و اطراف اوفات کا گورنر مقرر کیا -

عمر شمع نے ایک زمانہ تک نہایت نیکنامي و ھر دلعزیزي کے ساتھه گورنر رھکر اپنا زمانۂ امامت ختم کیا -

عمر شمع کي وفات کے بعد اونکے چار پانچ لڑکوں نے وراثتاً اس ملک پر قبضہ کیا اور " حطي " کي حکومت نے بھي اسکي تصدیق کردي - ان میں سے ایک کا نام حق الدین اور ایک کا نام صبر الدین محمد تھا ' جو ساتویں صدي کے اواخر میں اوفات پر قابض ھوا -

صبر الدین کے بعد اوسکا بیٹا علي بن صبر الدین امیر شہر منتخب ھوا - علي نہایت بلند حوصلہ اور دانشمند تھا - اوسنے بہت جلد " حطي " کي حکومت بالا سے آزادي اور اپني خود مختاري کا اعلان کردیا - گاؤں اور صحرا کي وحشي آبادي نے جو ایک مدت سے " حطي " کي زیر حکومت تھي ' " علي " کا ساتھه ندیا اور بالاخر " حطي " نے علي کو جرم اعلان خود مختاري میں امارت سے معزول کرکے اوسکے بیٹے احمد معروف به ارعد کو اوسکا جانشین مقرر کیا ' اور علي کو قید کرکے اپنے ساتھه لے گیا -

علي آٹھه برس قید میں پڑا رھا ' لیکن اسکے بعد قصور معاف کیا گیا ' اوفات کي ریاست پر دوبارہ حاکم مقرر ھوا - اور احمد احرب ارعد کو دار الحکومت میں بلا لیا -

احمد حرب ارعد یہاں مدت تک مقیم رھا - یہاں اوسکے تین لڑکے پیدا ھوے جن میں سے ایک کا نام " سعد الدین محمد " تھا - کچھه دنوں کے بعد " حطي " نے احمد حرب ارعد کو " علي " کے پاس بھیجدیا - یہاں باپ کي ریاست میں کسي پرگنہ کا افسر مقرر کردیا گیا اور آخر اسي خدمت پر ایک لڑائي میں مارا گیا -

احمد حرب ارعد کے بعد اس پرگنہ کي افسري پر اوسکے بھائي ابوبکر بن علي کا تقرر ھوا - احمد حرب ارعد کا ایک بیٹا جسکا نام " حق الدین " تھا ' اپنے دادا علي کے پاس تھا - امور سیاست سے کنارہ کش ھوکر وہ کسب علم میں مصروف ھوگیا -

علي اسکو نہایت حقارت سے دیکھتا تھا اور ھمیشہ اسکو ذلیل حالت میں رکھتا تھا - اسکے چچا " ملا اصفح بن علي " کو بھي حق الدین سے سخت عداوت تھي - اسلیے علي نے حق الدین کي تحقیر و تذلیل کا ایک نیا سامان فراھم کیا ' یعني اسکو ایک پرگنہ کے حاکم کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ گاؤں کے ذلیل اور چھوٹے چھوٹے کاموں پر اسکو لگا دیا جاے -

حسن تقدیر سے یہي سامان تحقیر عزت و شان کا نشان ھوکر چمکا - حق الدین نے اس حقیر فرض کو اس خوبي سے ادا کیا کہ رعایا میں اوسے ایک عجیب و غریب ھردلعزیزي حاصل ھوگئي اسکا نتیجہ یہ ھوا کہ رعایا نے پرگنہ کے حاکم کو معزول کرکے حق الدین کو اپنا امیر تسلیم کرلیا ' اور حق الدین نے اس دانشمندي اور عدل و انصاف کے ساتھه اپني چھوٹي سي حکومت کا انتظام کیا کہ ایک قلیل مدت میں ایک بڑي فوج کي سپہ سالاري کے لائق ھوگیا !!

ملا اصفح کو حق الدین کي یہ گستاخي برداشت نہوسکي - اوسنے "حطي" کو حق الدین کي قوت کي اطلاع دي - "حطي" نے تیس ھزار فوج حق الدین کي تادیب کیلیے ملا اصفح کے پاس بھیجي - حق الدین نے اپني مختصر جمعیت کے ساتھه ' جسمیں سے ھر شخص حق الدین کا عاشق تھا ' شاھي فوج کا مقابلہ کیا ' اور شکست دي - شکست خوردہ فوج نے دار الحکومت کا رخ کیا - حق الدین نے دار الحکومت تک تعاقب کیا اور بالاخر ملا اصفح مارا گیا -

اس مہم کي کامیابي کے بعد اوسنے اوفات کي طرف مراجعت کي جو زیلع پایۂ تخت اور اوسکے خاندان کا مستقر تھا - اوسکا دادا علي زندہ تھا - اپنے بیٹے ملا اصفح کے مرنے کا اوسکو نہایت سخت صدمہ تھا - حق الدین سے اوسکي نفرت اور زیادہ بڑھگئي ' لیکن وہ اپنے دادا کے ساتھه بکمال عزت و احترام پیش آیا اور اوفات کي حکومت پر جسکا وہ گویا مستحق تھا ' بدستور باقي رکھا -

حق الدین اب پورے صوبہ کا مالک تھا - اُسنے اوفات کي جگہ (جو اوسکے لیے ایک مرکز آفات تھا) وصل کے نام سے ایک دوسرے شہر کي بنیاد ڈالي اور اوسکو اپنا مستقر حکومت قرار دیا - وصل کے آگے اوفات سرسبز نہو سکا اور آخر اوفات کے تمام باشندے یہیں آکر آباد ھوگئے -

اعلان جنگ

" حطي " جو اپني شکست سے نادم تھا ' اوسنے متعدد بار حق الدین سے اخذ انتقام کي کوشش کي ' لیکن بیکار گئي کیونکہ

نجاشي جب تک زندہ رہا اوسکے تعلقات آنحضرت سے نہایت عقیدتمندانہ رہے - وہ مسلمانوں کي ہمیشہ امداد کرتا رہا - ام المومنین ام حبیبہ حبش میں بیوہ ہوگئي تہیں ' اور وہیں با لوکالۃ آنحضرت کے نکاح میں آئي تہیں - آنحضرت کي طرف سے ۴۰۰ - دینار انکے مہر کي رقم خود نجاشي نے ادا کي !

جزاء احسان

مسلمان ان احسانات کا معارضہ وفاداري اور حسن اطاعت کے ساتھہ کرتے رہے - اثناے قیام حبش میں جب ایک باغي نجاشي کے مقابلہ میں ہنگامہ آرا ہوا ' تو مسلمانوں نے بادشاہ کیلیے فتح کي دعائیں مانگیں - آنحضرت کے عم زاد بھائي حضرۃ (زبیر) جو عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں ' اسي غرض سے گھوڑے پر دریا کو عبور کرکے میدان میں گئے ' تاکہ معلوم ہو کہ بادشاہ کو ہماري امداد کي احتیاج تو نہیں ہے ؟ نجاشي نے جب وفات پائي تو آنحضرت (صلعم) نے اوسکے جنازہ کي غائبانہ نماز پڑھي -

اس نجاشي کا جانشین مسلمانوں کیلیے بہتر نہ تھا - اوسکے عہد میں مسلمان حبش سے نکل آئے - سنہ ۹ ھ میں جدہ کے سامنے حبشہ کي فوج ظاہر ہوئي تو آنحضرت (صلعم) نے ارادۂ جنگ کي جگہ ۳۰۰ - مسلمانوں کي ایک جمعیت تحقیق حال کیلیے بہیجي ' جو صلح و امن کے ساتھہ واپس آئي

ایک تیغ زن اور زور آور قوم کیلیے کسي ملک پر حملہ کرنے کیلیے یہ کافي وجوہ ہیں کہ اوسنے اوس کے افراد کو تکلیف دي اور اوسکے ملک کي طرف فوجي پیش قدمي کي - لیکن اوس رحم مجسم نے ' جسنے فاتح مکہ کے دن یہ کہکر اپنے شقي القلب دشمنوں کو چھوڑ دیا تھا کہ :

اقول لکم کما قال یوسف " لا تثریب علیکم الیوم "	یوسف نے جسطرح اپنے دشمن بھائیوں سے کہا تھا میں بھي کہتا ہوں کہ " آجکے دن میري جانب سے تم پر کوئي ملامت نہیں "

نجاشي اول کے احسانات کو یاد کیا ' اور اپنے پیروؤں کو حکم دیا :

سالموا الحبشۃ ما سالمتکم	" اہل حبش جب تک تم سے مصالحت رکھیں ' تم بھي اون سے مصالحت رکھو "

مسلمانوں نے ایک عالم کو تہ و بالا کیا - افریقہ کو مصر سے مراکش تک پامال کردیا اور صحراے افریقہ کے ایک ایک گوشہ میں نئي نئي حکومتیں قائم کردیں ' لیکن اپنے وطن کے پاس کا ایک ملک ' جو قوت و استیلاء میں بہت ہي کم درجہ تھا ' جو مذہباً عیسائي تھا ' جو تمدن و تہذیب سے محروم تھا ' جو متعدد بار قبل اسلام اور ایک بار بعد اسلام انکے وطن پر حملہ آور ہوچکا تھا ' انکے عالمگیر سیل فتوحات کي موجوں سے کیونکر محفوظ رہا ؟ ہاں ' اسلیے کہ درمیان میں ایک دیوار روئیں حائل تھي - اور وہ انکے خداے قدوس کا حکم تھا کہ :

ہل جزاء الاحسان الا الاحسان (الرحمن)	نیکي کا معارضہ نیکي کے سوا اور کیا ہے ؟

حبش کے ایک پادشاہ نے مسلمانوں کي ایک چھوٹي سي جماعت کو سات آٹھہ برس تک پناہ دي ' مسلمانوں نے اس نیکي کا یہ معارضہ ادا کیا کہ آٹھہ سو برس تک اوسکي ایک انگلي کو بھي اپني ملک گیري کے سنگ گراں سے ٹھیس نہ لگنے دي ' جس سے تمام عالم ٹھوکر کھا کھا کر گر رہا تھا !

تاریخ و اخلاق کا یہ عجیب و غریب واقعہ دنیا کو کبھي فراموش نہ ہوگا !

اس ایک واقعہ ہي سے اقوام عالم کو معلوم ہوجانا چاہیے کہ مسلمانوں کي قوم نیکي کو نہیں بھولتي - وہ سات برس کي نیکي کا سات سو برس کي نیکي سے معارضہ ادا کرتي ہے - آج بھي ہمارے حاکموں نے دنیا کے ہر حصے میں ہمارے ان قومي خصائص (نیشنل کیرکٹر) کا تجربہ کرلیا ہے - پھر آیندہ کیلیے بھي کوئي ہے جو مسلمانوں کي اس خصوصیت ملي کا ایک بار اور تجربہ کرلے ؟

ملک حبش

آٹھویں صدي ہجري میں حبش کا ملک ۱۲ - صوبوں پر منقسم تھا - سحرت ' تکرور ' مخرا ' اشارہ ' دامرت ' لامغان ' سہغو ' زنج ' عدل الامراء ' حماسا ' باریا ' زیلع -

پہلا صوبہ زمانہ قدیم میں مقام حکومت تھا جسکا نام پہلے اخشرم اور اُہر ہوتا بھي تھا - لیکن آٹھویں صدي میں دار الحکومت امخرا قرار پایا جو مرعدي کے نام سے بھي موسوم ہے - آخري صوبہ جو زیلع ہے ' ساحل بحر احمر کے پاس یمن کے مقابل واقع ہے اور اسلیے وہاں عربوں کي کثیر آبادي موجود ہے - عربي نام اس صوبہ کا " طراز اسلامي " ہے -

ان ۱۲ - صوبوں میں سے ہر صوبے میں پادشاہ کی طرف سے ایک نائب تھا جو اپنے صوبے کا پادشاہ ہوتا تھا ' اور خود شاہ اعظم کا لقب " حطي " تھا ' جسکے معني سلطان کے ہیں -

مذہب

ایک قدیم زمانے سے جسکي مدت چوتھي صدي بتائي جاتي ہے ' رومیوں کے عہد حکومت میں مصر کے ذریعہ اس ملک میں نصرانیت داخل ہوئي - یعقوبي فرقہ (Jacobite) جو اسکندریہ میں پیدا ہوا تھا اور جس کا مرکز عہد اسلام میں بھي اسکندریہ تھا ' تمام حبش میں آباد تھا - عہد اسلام میں بھی حبش کا بشپ اسکندریہ ہی کے بطریق کے انتخاب سے مقرر ہوتا تھا -

جب کسي نئے بشپ کے تقرر کي ضرورت ہوتي تھي تو " حطي " والي مصر کے پاس تحائف و ہدایا کے ساتھہ اسکي ایک درخواست بھیجتا تھا - والي ' اسکندریہ کے بطریق کو اسکي اجازت دیتا تھا - وہ ایک بشپ کا انتخاب کرکے اُسے حبش روانہ کر دیتا -

ہمارے مضمون کو ساتویں اور آٹھویں صدي سے تعلق ہے - اس زمانہ میں بھي حبش ایک نہایت ہي جاہل اور وحشي ملک تھا - مسلمان سیاحوں کا بیان ہے کہ اونہوں نے خواص تک کو کچا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے دیکھا ہے ! کپڑا سیکر پہننا نہیں جانتے تھے ' صرف ایک تہبند باندھلیتے اور ایک چادر اوپر سے اوڑھہ لیتے !

حکومت

وحشیانہ اور غیر منظم حکومت وہاں قدیم سے قائم تھي - نہ کاغذات کے دفتر تھے نہ فوج و عدالت اور مال کے صیغے - تحصیل خراج کا کوئي طریقہ اونہیں معلوم ہي نہ تھا - لڑائي کے وقت ادھر ادھر سے لوگ جمع ہو جاتے تھے ' جنکے ہاتھوں میں پرانے طرز کے ہتھیار ہوتے تھے - فوج کے مقتولین کي تعداد معلوم کرنے کا ایک عجیب مضحک طریقہ تھا - کوچ سے پہلے ہر سپاہي ایک پتھر اٹھاکر ایک جگہ رکھدیتا تھا - جنگ سے واپسي کے بعد ہر سپاہي اپنے اپنے پتھر اٹھاکر دوسري جگہ رکھدیتے - آخر میں جتنے پتھر پڑے رہتے اور اونکا کوئي اٹھانے والا نہ ہوتا ' اوسیقدر مقتولین کي تعداد فرض کرلي جاتي تھي !!

شذرات و حقائق

خیز و در کاسۂ زر اب طربناک انداز !

احیاء امۃ المانیہ[1] کی صد سالہ یادگار

جرمنی کا جشن ترقی اور عالم اسلامی کا ماتم تنزل !

تلك القرى ، نقص عليك من انبائها (۷ : ۵۹)

یہ بستیاں ہیں ، جنکے حالات عبرت و موعظت کیلیے ہم تم کو سناتے ہیں !

سنہ ۱۹۱۳ - کے مصائب نے دنیاے اسلام پر قیامت ڈھا رکھی ہے -

لیکن آفتاب کی حدت جب انتہا کو پہونچ جاتی ہے تو زوال شروع ہوجاتا ہے ، حرارت ٹھنڈی پڑنے لگتی ہے ، دھوپ کے استبداد پر سایۂ رحمت غالب آجاتا ہے ، گرمی کو مجبور ہوکر اپنے سرگرم تشددات شخصیہ کی اصلاح کرنی پڑتی ہے ، مظلوم برودت جس سے دوپہر تک سرد مہری کا برتاؤ تھا ، دن کی حکومت میں اب وہ بھی شریک کرلی جاتی ہے ، اور بالاخر اس کی مستقل مزاجی شام ہوتے ہوتے سورج کی تھنڈی گرمیوں کا خاتمہ کر دیتی ہے !

اگر یہ سچ ہے تو یہ بھی تسلیم کرنا چاہیے کہ کمال ضعف و تنزل کی تہہ میں زوال قوۃ و ظلم کی حقیقت مضمر ہے ، اور اگر زندگی کے دن باقی ہوں ، اور اگر ہم اپنی حالت کو بدلنا چاہیں تو اسی عہد ظلم و ستم کو دور امن و راحت کا فاتحہ الباب بھی بنا سکتے ہیں - انہیں بربادیوں کی چوتیوں پر ایوان ترقی و آزادی بھی تعمیر ہوسکتا ہے -

آج سنہ ۱۹۱۳ع میں جو حالت ممالک اسلامیہ کی ہے ، سنہ ۱۸۱۳ع میں یہی حالت جرمنی کی تھی - سنہ ۱۸۰۷ع کے معاہدہ نے اس ملک کی عزت و عظمت خاک میں ملا دی تھی ، فرانس نے اس کو تباہ کر رکھا تھا ، اسباب ترقی بیکار پڑے تھے ، قوم پر غفلت و جمود طاری تھا ، شریفانہ زندگی بسر کرنے کی حس باطل ہو چلی تھی ، اور پورا ملک ایک بستر خواب غفلت تھا -

یہ تباہیاں ہنوز منتہا کو پہونچنے والی ہی تھیں کہ یکایک قوم بیدار ہوگئی ، اشتداد مرض نے بیمار کو علاج پر آمادہ کردیا ، مجلس " حمیت المانیہ " قائم کی گئی ، اور اس نے فقیہ (عمارہ) یمنی کی زبان میں فیصلہ کیا کہ :

العلم اول محتاج الی العلم
علم سب سے زیادہ علم جنگ کا حاجتمند ہے
و شفرۃ السیف تستغنی عن القلم
اور تلوار کی دھار انسان کو قلم سے بے نیاز کردیتی ہے

پورے پچاس برس بھی گذرنے نہ پائے تھے کہ جتنے لوازم تھے سب مکمل ہوگئے - جرمنی کی نئی ابھری ہوئی قوتیں جوش طاقت سے مضطرب ہو ہوکر جنگ کے لیے اٹھنے لگیں - بالاخر انتقام نے حب قومیت کے ساتھہ مل کر فرانس کو شکست دی - انھیں فرانسیسیوں کے دارالحکومۃ (پیرس) کو گھیر لیا ، جنھوں نے کبھی برلن کو گھیر رکھا تھا ، اور جن کی فتوحات نے پروشیوں کی قومی عظمت تک کو فرنچ گورنمنٹ کا حلقہ بگوش بنا دیا تھا !!

نصف صدی تو یوں بسر ہوئی ، دوسری نصف کا سرآغاز یہ تھا :

(۱) نصف اول میں قوم نے جو مادی طاقت محکم کی تھی اس کو محفوظ رکھنے کے ذرائع بہم پہونچائے گئے -

(۲) علوم و فنون میں حیرت انگیز ترقی کرکے ، اس علمی پیشرفت سے قومیت کی بنیاد استوار کی -

(۳) نئے نئے اکتشاف و اختراع سے اپنی قوت بڑھالی -

(۴) تجارت و صناعت کو اس درجہ ترقی دی کہ سارا ملک دولت مند ہوگیا -

(۵) تکثیر آبادی ، توسیع مقبوضات ، اشاعت علم ، نشر تعلیم ، تجارت گاہوں کی تاسیس ، اور مختلف ممالک میں جرمن بستیوں کے بسانے کے کام میں قوم اپنی حکومت کا ہاتھ بٹاتی رہی - وقت کا ایک لمحہ بھی ضائع نہونے دیا - ہر فرد ملت کو قومی ترقی کی تدبیروں پر عمل کرنے میں نہایت سرگرمی کے ساتھہ انہماک رہا -

تمام یورپ سے جرمنی کا حریفانہ مقابلہ تھا - ہر لحظ یہی استغراق تھا کہ مواد ثروت کیوں کر بڑھیں ؟ اور ان موارد کی حفاظت کے لیے قوم کی جنگی طاقت کس طرح اس حد تک پہونچا دی جائے کہ جرمنی کی فاتحانہ عظمت کو ٹھیس نہ لگنے پائے ؟ ملک بھر میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جو ان اغراض کی تکمیل کے لیے مزدوروں کی طرح دن رات کام میں لگا نہ رہتا ہو -

کوششیں کبھی رائگاں نہیں جاتیں - ضرورت صرف اخلاص و استقامت کی ہے - سعی و تدبیر کا جو سلسلہ شروع ہو وہ مسلسل رہے ، اس کی بنیاد صداقت پر ہو ، اور اس میں زحمتیں پیش آنے سے انسان گھبرا نہ اٹھے - مقدمات مرتب ہونگے تو نتائج لامحالہ ظہور پذیر ہونگے -

جرمن قوم کے سلسلۂ مساعی کا نتیجہ آج تم خود دیکھہ رہے ہو - سو برس قبل کی وہی کمزور جرمنی اس وقت دنیا بھر میں اول درجہ کی طاقت مانی جاتی ہے - تدبیر منزل ، سیاست مدن ، آداب و اخلاق ، نظام معاشرت ، فوج و لشکر ، بحریہ و حربیہ ، علم و ادب ، فنون جمیلہ ، صناعت و تجارت ، غرض کہ ملکی و قومی ترقی کی ہر شاخ اپنے قبضہ میں کرلی ہے - روے زمین کے سلاطین اس کی مداخلت سے خائف ہیں ، سمندر میں اس کا تفوق خطرناک ہوتا جاتا ہے ، طیارات (ہوائی جہازوں) نے کرۂ ہوا کو اس کے قبضہ میں کردیا ہے ، اور جو بیمار کل بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑ رہا

---

(۱) جرمنی کو عربی میں " المان " کہتے ہیں - " امۃ المانیہ " یعنی جرمن قوم -

حق الدين سے اب جنگ' قسمت سے جنگ تھي - آخر کار حق الدين نے اپني ازادي و خود مختاري کا اعلان کر دیا ' جسکو حطی سیف ارعد اپني موت تک نہايت تلخي سے سنتا رھا -

- سیف ارعد کے بعد اوسکا بیٹا داود بن سیف تخت نشین ھوا - اس عہد میں حق الدين اطمينان سے حکومت نکرسکا - ۹ - برس کي حکومت میں شاہ امحرہ یعني " حطی " کے مقابلہ میں اوسکو بیس سے زیادہ معرکے پیش آئے ' اور بلاخر آخري معرکہ (سنہ ۷۷۹) میں جاں بحق تسلیم ھوا -

حق الدين کے بعد اوسکا بھائي سعد الدين ابوالبرکات محمد جانشین ھوا - سعد الدین' حق الدين کیطرح شجاع و بہادر تھا' لیکن حق الدين کیطرح سریع الغضب اور مستعجل العمل نہ تھا - نہایت آساني و تدبیر کے ساتھہ امور سیاسیہ کو انجام دیتا تھا - اس طرز [illegible] نے حق الدين سے زیادہ اوسکو کامیاب بنا دیا - رعایا نے فوج میں داخل ھوکر فوج کي تعداد بہت بڑھا دي - لڑائیاں اکثر پیش آئیں' مگر سپاھیوں نے ھمیشہ ھمرکابي کي' اور حکومت کا رقبہ روز بروز زیادہ وسیع ھوتا گیا -

کثرت اعداد سپاہ کے بعد بھي سعد الدين امتحان شجاعت سے باز نہ آیا - ایک بار ۷۲ - سواروں کو لیکر حطي کي فوج پر ٹوٹ پڑا - ھزاروں کے حملہ میں ۷۲ - سپاھي کب تک کام دے سکتے تھے؟ گرفتار ھو گیا ' لیکن فوراً ھي ایک مسلمان سپاھي نے بڑھکر اوسے حبشي فوج کے ھاتھہ سے نجات دلائي -

اسکے بعد سعد الدين نے اپني منتشر جمعیت کو مجتمع کیا ' اور اس زور سے حملہ آور ھوا کہ حطي کي فوج کے پاؤں اکھڑ گئے - مال غنیمت کا وافر حصہ ھاتھہ آیا - چالیس ھزار کائیں صرف حصۂ سلطانی میں آئي تھیں !!

سلطان سعد الدين ' جسنے میدان میں بارھا اپني شجاعت و بہادري کا ثبوت دیا تھا ' آؤ دیکھیں کہ اپني پرائیوٹ زندگي میں کتنا بہادر ھے ؟

فتح کے بعد سلطان نے اپنا تمام حصہ فقرا و مساکین اور اھل حاجت میں تقسیم کردیا اور اتنا بھي اوسکے پاس نہ رھا جس سے اوسکے کھانے کا سامان ھوسکے - آخر سلطان کي ایک بیوي نے اپنے مطبخ سے کھانا بھیجا !!

سیل بن عنان سلطان کا داماد تھا - جسکي ملکیت میں بارہ ھزار کائیں تھیں - سلطان نے زکواۃ کا حکم دیا لیکن اوسنے تعمیل نہ کي - سلطان اُس سے علانیہ ناراض ھوگیا - یہاں تک کہ سلطان کیطرف سے خود قدرت الھي نے اوس سے انتقام لیا اور وہ مع اپنے تمام سامان و دولت کے دشمنوں کے ھاتھہ گرفتار ھوگیا : فسبحان من ھو شدید العقاب !

البافي یاتي

الھلال کی ایجنسي

ھندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الھلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

چگونہ رسد لشکرے را گریز ؟

دھاے سیاست

رومانیا کا ابتدائي سکوت اور انتہائي حملہ

۱۵ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں مینچسٹر گارڈین لکھتا ھے :

فرنیک فورٹر زئیٹنگ (Frankfurter Zeitung) میں اس عنوان پر بحث کي گئی ھے کہ رومانیا نے جنگ بلقان میں ابتداء کیوں حصہ نہیں لیا ؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ھے کہ رومانیا کو بلغاریا کے طرف سے یقین دلا یا گیا کہ اس جنگ سے ملک گیري مقصود نہیں ھے - حقیقت میں یہ ایک دلچسپ مضمون کا موضوع ھے - اس مضمون کا گمنام کاتب ایڈیٹوریل فت نوٹ میں ایک ایسے شخص کي حیثیت سے روشناس کیا گیا ھے ' جسکے معاملات بلقان کے متعلق دقیق و عمیق معلومات ' نہایت اعزاز کے ساتھہ سنے جانے کا مستحق قرار دیتے ھیں - بقول اس مضمون نگار کے ' رومانیا نے گذشتہ موسم خزاں میں اسلیے کوئي کارروائي نہیں کي کہ وہ تیار نہ تھی - یکم اکتوبر کو اسکے پاس ڈھائي لاکھہ پیادوں کي رائفلیں تھیں - یہ ایک ایسی تعداد ھے جو پانچ آرمی کوروں کو جنگي حالت پر لانے کے لیے نا کافي تھي - تا ھم اگر وہ مداخلت کرنے والي تھی تو اسے ۹ - لاکھہ آدمي فراھم کرنے تھے - اسي لیے آسٹریا کے کارخانہ اسلحہ سازي کو ایک لاکھہ مینلیچر ۴۰ - ھزار قرابین اور اسي قدر ریوالوروں کی فرمایش فوراً بھیجدیگئی - یہ اسلحہ ماھوار دو ھزار سے تین ھزار تک' اور کل اگست سنہ ۱۳ ع تک دیے جانے والے تھے - اس سال کے آغاز میں سلسٹیریا کی بابت بلغاریا اور رومانیا کے تعلقات اسقدر کشیدہ ھوگئے کہ یہ مقدار بھي نا کافي معلوم ھوئي اسلیے آسٹریا کے محکمہ جنگ کو ترغیب دیگئي کہ ۷۰ ھزار پیادوں کي رائفلیں جو بالکل متروک طرز کي ھیں مع ضروري سامان جنگ کے رومانیا کے ھاتھہ فروخت کرڈالے اور ان تمام چیزوں کو ۱۰ - دن کے اندر دیدے - آسٹریا کي یہ کارروائي مشکل سے اسکي ناطرفداري اور بلغاریا کي خیراندیشي کے (جسکا دعوی کیا گیا تھا) موافق تھي - یہ قیاس کیا جاسکتا ھے کہ یہي ۷۰ ھزار رائفلیں تھیں جس نے بلغاریا کو پیٹرسبرگ کے اتفاق (ایگریمنٹ) سے متفق ھونے کي ترغیب دي تھي - ھمارا مضمون نگار کہتا ھے کہ اسي زمانے میں روماني حکومت نے ۱۱۹ - نورڈین فلیڈ مشین قسم کي توپوں کي - ۱۹۰ - صحرائي توپوں کي ' بیس باٹریوں نے ھلکي ھارٹزکي توپوں کي' اور دس باٹریوں اور پہاڑي توپوں کي ' جرمني کے مختلف کارخانوں کو اور علی الخصوص توپوں کے سامان کي کثیر مقدار کے لیے کروپ کے کارخانے کو آرڈر دیدیا تھا -

ان تمام آرڈروں کي قیمت ۸۰ - لاکھہ ھوتي ھے جو ایوان (چیمبر) نے منظور کرلي - اسکے علاوہ اس نے مارکوني کمپني سے برلن میں کہربائي منارہ روشني (سرچ لائٹ) اور ۱۶ - لاسلکي اسٹیشن حاصل کیے - وہ ان چار تباہ کن جہازوں کي خریداري کے لیے بیچین تھی' جو انگلستان میں طیار ھو رھے تھے مگر حکومت برطانیہ نے اس پر اعتراض کیا اس لیے اس نے نیپلس (Naples) کے پیٹرسن کے کارخانے میں ۱۱ - لاکھہ ۲۰ - ھزار کے چار تباہ کن جہازوں کا آرڈر دیا -

یہ مضمون نگار آخر میں اپنا یہ عقیدہ ظاھر کرتا ھے کہ روماني فوج فني اور اخلاقي دونوں نقطہ ھاے نظر سے اس حالت سے بہت دور ھے جو اسکے لیے فرض کي جا رھی ھے - یقیناً جنگ کے لیے کوئي جوش نہیں - تشکیل اور ساز و سامان دونوں میں بہت سي ایسي چیزیں چھوٹي ھوئي ھیں جنکے وجود کي خواھش کي جا سکتي ھے -

شہر ۱۸ء کانپور

لکھنؤ کا مجوزہ جلسہ

هندوستان کے انگریزي عہد کي آزادي کا خاتمہ

فرمان نادری کا ورود

یہ سب کچھہ راستوں میں هورها تھا - جلسے کے شامیانے کے ارد گرد بھي پولیس کا مجمع موجود تھا ' تاهم جلسے کے روکنے اور نہ هونے کي نسبت وهاں کوئی اطلاع نہ تھي - لوگ برابر جمع هورهے تھے اور خواص کي آمد کے منتظر تھے -

لیکن ٹھیک دو بجے جو اعلان میں انعقاد جلسہ کا وقت بتلایا گیا تھا ' مجسٹریٹ شہر مع سپرنٹنڈنٹ پولیس اور چند دیگر افسروں کے رفاہ عام پہنچے اور یہ حکم سنایا :

" هز آنر لفٹنٹ گورنر کے حکم سے یہ جلسہ قطعی طور پر بند کیا جاتا ہے - کسی طرح کي کوئی کارروائي نہ هو اور نہ لوگ جمع هوں "

سید وزیر حسن صاحب نے یہ حکم حاضرین کو سنایا اور لوگ متحیر و متعجب ' متاسف و متنفر ' اس عجیب و غریب حکم و طرز حکم کے اوصاف چنگیزي و اندازهلاکو خاني پر غور و فکر کرتے هوئے واپس گئے - ایسا عجیب حکم ' جس سے بڑھکر قانون کی عزت کو خاک میں ملانے ... آزادي کی صریح توهین کرنے والا حکم انهوں نے اپني ... میں باستثناء ظلم آباد کانپور ' کبھي نہیں سنا تھا !

مولانا ابوالکلام کا بیان ہے کہ وہ هوٹل میں وقت مجلس کا انتظار کر رهے تھے اور چلنے کے لیے طیار تھے کہ خفیہ پولیس کے ایک " دوست " پہنچے اور کہا کہ جلسہ هز آنر کے حکم سے بند کردیا گیا ہے - اب آپ شرکت کي تکلیف گوارا نہ فرمائیں اور اس طرح ان کو اس واقعہ کا علم هوا - پھر انهوں نے ٹیلیفون کے ذریعہ بعض دوستوں سے دریافت کیا اور اس خبر کي مزید تصدیق هولي ' تاهم وہ تین بجے رفاہ عام آئے - جنگي تیاریوں کي اس عظیم الشان نمائش کا تماشا دیکھا - پنڈال بالکل خالي تھا اور پولیس کے افسر اس حاکمانہ اقتدار کے ساتھہ جا بجا بکمال فخر و غرور متمکن تھے ' گویا یہ شامیانے کي چھت ' کرسیوں کي صدها قطاریں ' اسٹیج کا تختہ ' اور اس کے ارد گرد کا تمام ساز و سامان ' صرف انهي کے قدوم میمنت لزوم کے لیے فراهم کیا گیا ہے !!

چار بجتے بجتے یہ خبر تمام شہر میں پھیل گئي تھي ' اور رفاہ عام میں بالکل سناٹا تھا - تاهم کسي غیر مرئي غنیم اور غیر محسوس دشمن کا خوف و هراس اس درجہ حکمرانان رفاہ عام پر طاري هوگیا تھا کہ غریب پولیس کے سپاهي شام تک وهاں اونگھتے رهے ' اگرچہ ان کے افسر پلٹن کي کھڑکھڑاهٹ اور هوا کي سنسناهٹ سے بھي چونک چونک اٹھتے هونگے !!

صوبہ متحدہ کا شہنشاہ

ایک زمانہ تھا ' جب قانون محض ایک شخص کي جنبش ابرو اور حرکت زبان کا نام تھا - اور ملک اور قوموں کي قسمتیں اُن هاتھوں میں تھیں ' جن کو آج شخصي حکمراني کا پیکر جبر و ظلم کہہ کر کوسا جاتا ہے - اور اُن کے وجود کو دنیا اور انسانیت کے لیے ایک لعنت الهي سمجھا جاتا ہے -

ان لوگوں کي مطلق العناني کے قصے عجیب و غریب هیں - ان کے حکم آناً فاناً هوتے تھے - اور ان کے ارادے کي روک کے لیے دنیا میں کوئي قوت کارگر نہیں هو سکتي تھي -

کہتے هیں کہ وہ زمانہ گیا - دنیا شاد و خرم ہے کہ اب قانون کي حکومت ہے - آئین و دستور کا دور دورہ ہے - رعایا حکومت کي غلام نہیں ' بلکہ ذي روح مخلوق ہے ' جس کا ارادہ قابل تسلیم ' جس کي خواهش مستحق سماعت ' جس کے حقوق مسلم ' اور جس کي آزادي بے روک ہے -

ممکن ہے کہ یہ سچ هو مگر موجودہ حالات کي واقعیت کو تسلیم کرتے هوے اس کي صداقت کا اعتراف مشکل ہے - دور کے واقعات سے قطع نظر کیجیے ' اور تاریخ و حوادث کي ورق گرداني کي جگہ مشاهدے سے کام لیجیے - اگر کانپور میں ایک محترم اور مقدس مذهبی عمارت بجبر گرائي جاسکتي ہے ' باوجودیکہ تمام ملک متفقہ و متحدہ اس کي تقدیس پر مذهباً مصر ہے ' اگر ایک نہتے مجمع کا قتل عام کیا جا سکتا ہے ' باوجودیکہ اس میں آٹھہ آٹھہ برس کے بچے بھي شامل هیں ' اور اگر لکھنؤ کے ایک ذمہ دار جلسے کو جو قانون کے مطابق پوري ذمہ داري اور بغیر کسي راز کے علانیہ منعقد هوتا تھا ' اور هر طرح ایک با قاعدہ اور نا قابل اعتراض مجمع تھا ' بغیر کسی قانوني سبب کے چند لفظوں کے شہنشاهانہ حکم سے بند کردیا جا سکتا ہے - تو نہیں معلوم - وہ کونسي عہد برطانیہ کي آزادي ہے ' جس کي دیوي کے آگے همارے سروں کو شکر و امتنان کے بار عظیم سے هر وقت سر بسجود دیکھنے کي خواهش کي جاتي ہے ؟ اور وہ کونسي قانوني اور آئیني حکومت ہے جس کي احسانمندي کے طوق سے همارے گلوں کو ایک لمحہ کے لیے بھي رهائي نصیب نہیں هوتي ؟

کیا وہ یہی " آزادي " ہے جس کا جنازہ ۳ - اگست کو کانپور میں اُٹھا ؟ کیا وہ یہي آئیني اور قانوني حکومت ہے ' [illegible] تخت شاهنشاهي پر شہنشاہ مطلق سر جیمس میسٹن بہادر رونق افروز هیں ؟

بعض لوگوں کي نسبت تاریخ میں افسوس کیا گیا ہے کہ انہیں جو زمانہ ملا ' وہ ان کے لیے موزوں نہ تھا - اگر قدرت کے کاموں میں بھي ایسا هوا کرتا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ

تها ' آج قوموں کا ایک عفریت مهیب ہے ! و تعز من تشاء و تذل من تشاء ' بیدک الخیر ' انـک علی کل شی قدیر ! (۳ : ۲۶)

سنه ۱۸۱۳ ع کا زمانه جرمن قوم کي حس و بیداري کا ازلین زمانه تها - یهي سال تها ' جب اول اول ملـک میں تحریک زندگي پیدا هوئي تهي - اس بات کو اس وقت سو برس هو چکے - اهل جرمني آجکل اس فکر میں هیں که اس سال (۱۹۱۳ میں) اپنے مبدء حیاۃ (۱۸۱۳ ع) کي یادگار منائي چاهیے ' چنانچه اس جشن ملي کي طیاریاں بهي نهایت زور شور سے شروع کردي گئي هیں -

آہ ' جبکه دنیا کي قومیں اپني زندگي کي شادمانیوں میں مصروف هیں ' تو همیں اپني عظمت مرحوم کے ماتم سے فرصت نهیں - جبکه ملکوں اور قوموں کي ترقیات و عروج کي یاد گاریں منائي جا رهي هیں ' تو همارے سامنے اپني بربادیوں کي فهرست دهري ہے ' اور حیران هیں که ماتم و فغاں کیلیے اپنے کس زخم کو تازہ کریں ؟

اوروں کو گرکر ابهرنے کي خوشي ہے ' مگر همارے لیے بام عروج سے خاک مذلت پر گرنے کي دائمي حسرت ہے - اوروں کے حصے میں اگر بہار کي نغمه سنجیاں آئي هیں تو کیا مضائقه ؟ خزاں کے ماتم سے همیں بهي فرصت نهیں :

قسمت کیا هـر ایـک کو قسام ازل نے
جو شخص که جس چیز کے قابل نظر آیا

وما ظلمهم الله ' ولکن کانوا انفسهم یظلمون !

اگر اس جشن عیش و نشاط میں نامرادوں کي شرکت منحوس نه سمجهي جاے تو بد بخت هندوستان کي طرف سے جرمني کو پیام تهنیت قبول هو - یه مبارک باد ایک ایسے ملـک کي طرف سے ہے ' جس نے عین اسي زمانے میں اپنا مال و متاع تاراج غفلت کیا ہے ' جبکه جرمني نے اپنے برباد شدہ کاروان اقبال کی رونق دوبارہ حاصل کي تهي !

وبلوناهم بالحسنات — اور هم نے انکو اچهي اور بري ' دونوں
والسیئات لعلهم یرجعون — حالتوں میں ڈالکر آزمایا که شاید
(وان فی ذالـک لـ — اب بهي اپني غفلتوں سے باز آجائیں -
آیـات لقوم یعقلـون) — اور بیشک اس انقلاب حالت میں عبرت کی بہت سی نشانیاں هیں صاحبان عقل و فکر کیلیے "

سنه ۱۸۱۴ع کي جرمني سے سنه ۱۹۱۳ع کے هندوستان کي حالت ملتي جلتي ہے - صرف اسقدر ہے که وہ با این همه مصائب و تنزل ' حاکم تهي ' اور هندوستان با این همه ادعاء اصلاح و نظام ' محکوم ہے - جرمني میں سنه ۱۹۱۳ع مبدء بیداري هوا تها اور اسي تاریخ سے جرمن قوم میں زندگي کے لیے احساس عمل پیدا هوا تها - کیا مناسب نهیں که هندوستان کے لیے بهي سنه ۱۹۱۳ ع مبدء بیداري بنے ؟ تمام فرزندان ملـک اس سال سے غفلت اور بے حسي کي زندگي ترک کرکے ملـک کي فلاح و نجات کیلیے صرف قوی کا عهد محکم کرلیں ؟ اور قبل اس کے که رفتار سیاست اُن کو فنا کرڈالے ' " لسان الغیب " کي اس حکیمانه وصیت پر عمل کرنے کے لیے ملـک بهر میں اعلان کردیں که :

خیز و در کاسۂ زر آب طربناک انداز
پیش ازانے که شود کاسۂ سر خاک انداز
عاقبت منزل ما وادی خاموشان است
حالیا غلغله در گنبد افلاک انداز

هندوستان کا انتظار غیر مختتم

محافظین برطانیه کي حکومت (کنسرویٹیو گورنمنٹ) کو آئرلینڈ کے لیے اندروني آزادي (هوم رول) کا حق تسلیم کرنے سے انکار تها - بناے انکار یه بات بتائي جاتي تهي که آئرش قوم اپنے ملـک پر آپ حکومت کرنے کا تجربه کهو چکي ہے - جب تک یه صلاحیت پخته نهولے ' عطاے استقلال کے یه معني هونگے که ملک میں فوضویت (طوائف الملوکي) پهیل جاے اور کوئي نظام قائم نه رہے -

بعینه یهي صورت حال عرصے سے هندوستان کیلیے بهي درپیش ہے -

ان دنوں مسٹر گلیڈ اسٹون انگلستان کي وزارت سے مستعفي هوچکے تهے - اُنهوں نے ایک مشهور تقریر میں اس ایراد کو رد کیا تها جس کا ایک فقرہ اب تک ضرب المثل ہے - انهوں نے کہا :

" مچهلي کے بچے پاني میں نه رهینگے تو اُنهیں تیرنا کیوں کر آئیگا ؟ تم اس خوف سے که ابهي یه بچے هیں کهیں دریا میں ڈوب نه جائیں ' اُن کو خشکي پر رکهوگے اور سمجهوگے که بڑے هونے پر شناوري کي طاقت آجائگي تو پهر دریا میں ڈالدینگے ' لیکن اگر ایسا کیا گیا تو یاد رکهو که غریب بچے مرجائیگے مگر اُن میں تیرنے کي طاقت کبهي نه آئیگي - انهیں ابتدا هي سے پاني میں چهوڑ دو - وہ خود تیرنا سیکهہ لینگے "

واشنگٹن نے جب امریکه کو آزاد کرانے کي ٹهاني تهي تو اس پر بهي یهي اعتراض کیا گیا تها که امریکن قوم آزاد بهي هوگئي تو کیا هوا ؟ جب ملک میں تعلیم و تهذیب هي نهیں ہے تو یه آزادي سنبهالي کیونکر جائیگي ؟

واشنگٹن نے جن الفاظ میں اس کا جواب دیا تها ' موجودہ رئیس الجمهور (پریسیڈنٹ) امریکه ولسن نے بهي اپني تقریر میں اُنهیں فقرات کا اعادہ کیا ہے :

" هر ایک قوم میں اپنے ملـک پر حکومت کرنے کے فطري مواهب موجود هوتے هیں - ضرورت صرف اُن سے کام لینے اور اُن کو نمایاں کرنے کي ہے - ذهني ترقي بے شبهه مقدم ہے ' لیکن کیا آج تک کسي قوم کے دماغ محکومیت کے عالم میں بهي تعلیم و تهذیب سے آراسته هوے هیں ؟ تم تعلیم پر زور دیتے هو مگر نا دانو ! حقیقي اور صحیح تعلیم کیلیے بهي اپني حکومت کي ضرورت ہے "

سوال یه ہے که ان حالات میں هندوستان کو کیا کرنا چاهیے ؟ رفاہ عامه کے لیے نظام حکومت میں تبدیلي اور اندروني آزادي کي کوشش مقدم ہے یا تعلیم و تربیت کي ؟

لوگ کہتے هیں که ابهي صرف انتظار هي کرنا چاهیے - جب تمام هندوستان صحیح معنوں میں تعلیم یافته هوجائیگا تو اپني حکومت کي کوشش بهي کر دیکهینگے ؟ اتنے دنوں تک عدالتیں اگر منشاے قانون پر عمل نهیں کرتیں ' حکام کو مساوات کا حق تسلیم کرنے سے انکار ہے ' قانون ساز مجلسوں میں رعایا کي راے مغلوب ہے ' سرکاري راے کي اغلبیت جب چاهتي ہے ملـک کے لیے اذیت رساں قانون وضع کردیتي ہے ' حکام جس طرح چاهتے هیں هندوستانیوں کے مقابله میں قانون کا مفهوم بدل دیتے هیں ' مساجد گرائي جا سکتي هیں اور انسانوں کو بے دریغ قتل کیا جا سکتا ہے ' تو با این همه کوئي مضائقه نهیں - هم کو صرف تعلیم هي میں مصروف ' اور صرف وقت آئیۂ مجهول هي کا انتظار کرنا چاهیے !!

لیکن یاد رہے که لا ینظرون الا صیحة واحدة فاذا هم خامدون !

اسئلۃ و اجوبتہا

قرآن کریم اور اصطلاح لفظ کفار

کفار سے مقصود کون لوگ ہیں ؟

(جناب مولوی احمد حسین صاحب از گجرات)

حضرت مولانا ! السلام علیکم - جناب اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ ... اسلامی کی جو خدمت عظیم انجام دے رہے ہیں اسکا شکریہ ادا کرنا ہم لوگوں کی طاقت سے باہر ہے - الہلال نے تنہا اس ڈیڑھ سال کے اندر جو لٹریچر فراہم کر دیا ہے' وہ گذشتہ پوری نصف صدی میں پوری قوم بھی نہ کرسکی - جناب نے ایک ہی وقت میں اور ایک ہی رسالہ کے اندر پالٹیکس' مذہب' علوم' لٹریچر' اصلاح' تجدید و احیاء ملت' غرضکہ ہر صیغہ میں اعلی سے اعلی اور بہتر سے بہتر مواد فراہم کر دیا ہے - آپکی تحریر مبارک کی ایک سطر بھی ایسی نہیں ہوتی جو حرز جاں بنا کر محفوظ رکھنے کے قابل نہو - مجھے تو ابتدا سے اسی پر حیرانی ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر صدہا کاموں کے ساتھہ اسقدر مہلت آپ کو کیونکر مل جاتی ہے کہ بیس صفحوں کا ایسا رسالہ مرتب ہو جاتا ہے ؟ اور اسپر طرہ یہ کہ البصائر کا بھی آپنے اعلان کر دیا ہے !

علی الخصوص قرآن کریم کے متعلق جو کچھہ جناب کے قلم سے نکلتا ہے' اور پھر جس طرح ہر پہلو اور ہر موضوع بحث میں آپ اس سے مدد لیتے ہیں' اور جیسی نظر اسکی ہر آیت اور ہر لفظ پر جناب نے کی ہے' اسکو تو سوائے فیض ربانی اور موہبت الہی کے نہیں سمجھہ ! کہ کیا قرار دوں ؟ امر بالمعروف' عید اضحی' فاتحۂ سال گذشتہ' مسئلۂ سود' اور اور بہت سے مضامین جو شائع ہوے ہیں' خدا را اُن سب کو جمع کرکے ایک رسالہ کی صورت میں بھی شائع کر دیجیے - آجتک قرآن مجید کے یہ معارف و مطالب کسی کے قلم سے نہ نکلے - قرآن ہم روز پڑھتے ہیں اور تفسیروں کا بھی مطالعہ کرتے ہیں مگر حق یہ ہے کہ یہ انداز بحث اور یہ طریق تفسیر بالکل ... یا ہے اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ اسکو پورے غور و فکر سے پڑھے اور اپنے پاس رکھے -

پچھلے ہفتے " کشف ساق " کے متعلق جو مضمون شائع ہوا ہے اور جسکی سرخی " وقت ست کہ وقت برسر آید " ہے' اسکو خاکسار نے نہایت دلچسپی اور شغف تمام سے پڑھا - البتہ ایک امر کے متعلق مجکو خدشہ ہے - نہایت ممنون ہونگا اگر چند سطور لکھکر تشریح فرما دیں -

مضمون کے دوسرے نمبر میں جہاں آیات کے نتائج پر نظر ڈالی ہے' وہاں جا بجا " کفار " کا لفظ آیا ہے اور جس حالت میں کہ وہ تخلف عہد کریں' انکی عدم اطاعت پر زور دیا ہے - دریافت طلب امر یہ ہے کہ " کفار " سے مراد کون لوگ ہیں ؟

نیز اُن آیات میں جن لوگوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور جس وقت کی خبر دی گئی ہے وہ بھی ابھی صاف نہیں ہوا اور تشریح مزید کی ضرورت باقی ہے -

میں نہایت ممنون ہوں اگر اس عریضہ کو بجنسہ الہلال کے کسی گوشے میں جگہ دیکر مجھے سرفراز فرمائیں - اور ساتھہ ہی جواب بھی مرحمت فرمادیں - گو میری تحریر اس قابل نہو' تاہم جناب کو میرے دل پر نظر رکھنی چاہیے' جو سچی محبت و عقیدت کی وجہ سے ضرور مستحق توجہ ہے -

الہــــلال

جناب کے اصرار سے مجبور ہو کر والا نامہ بجنسہ درج کر دیا گیا' ورنہ جناب کو معلوم ہے کہ فقیر اس قسم کی تحریرات کے اندراج سے عموماً معذرت خواہ ہوتا ہے - آپ حضرات اپنی بزرگی اور حسن ظن کریمانہ سے اظہار لطف و نوازش فرماتے ہیں' مگر یقین فرمائیے کہ اس سے ایک طرف تو میری شرمندگی بڑھتی ہے' کہ اپنی قدر و قیمت سے واقف' اور اپنی نا رسائیوں اور کوتاہیوں کو دیکھہ رہا ہوں - دوسری طرف ڈرنے لگتا ہوں کہ کہیں ایسی صداؤں کی اشاعت میرے نفس شریر کو مدح و ستایش کا خوگر اور طالب نہ بنا دے کہ نفس انسانی کیلیے اس غذاے مہلک سے بڑھکر اور کوئی شے اذیت نہیں - اسکے دسائس مخفی' اور اسکا فتنہ سخت و شدید ہے' اور فتنہ گو خوابیدہ ہو مگر یہی صدائیں تو ہیں جو اُسے بیدار کرنے والی ہیں !

سلف صالح نے اپنی خدمات کا نمونہ ہمارے سامنے رکھدیا ہے - اپنی ہستی ہی کیا ہے کہ خدمت کا نام لیں اور امۃ مرحومہ کی شکر گذاری کو اپنی طرف منسوب کریں ؟ خدمت ملت کی شرطیں بڑی کٹھن ہیں' اور اصلی منزلیں تو دور ہی ہیں - سب سے بہتر یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کیلیے دعا مانگیں کہ اس شرف عظیم و عزت جلیل کا ایک ادنے درجہ ہی ہمیں نصیب ہو جاے !

معافی خواہ ہوں کہ جناب کے ارشاد کی پوری تعمیل سے مقصر رہا اور تمہید کا کچھہ حصہ اشاعت سے رہگیا - الہلال کے صفحات قوم کیلیے ہیں - مدحت اشخاص کیلیے نہیں ہو سکتے -

" کفار "

قرآن کریم کے متعلق صدہا مباحث ایسے ہیں' جن پر ارباب علم کیلیے بہت کچھہ غور و تدبر ابھی باقی ہے - ازانجملہ ایک مبحث اہم " کشف ساق " کے مفہوم و مقصود کا بھی ہے' جسکا ذکر متعدد آیات میں کیا گیا ہے - اس مضمون میں بعض مستفسرین کی تحریک سے کوشش کی گئی تھی کہ اِن آیات کی تفسیر اسلوب و تحقیق جدید کے ساتھہ کی جاے - مگر در اصل وہ مضمون ابھی نا تمام ہے اور متعدد مباحث بیان میں آنے سے رہگئے ہیں -

مثلاً ان آیات کا محمل اصلی' کہ اسکے متعلق نہایت اہم مباحث ہیں - ان تمام آیات میں خدا تعالی نے اُن لوگوں کے ارادوں اور کاموں کی نامرادیوں کی خبر دی ہے' جو دین الہی کی بغض و عداوت میں مسلمانوں کو مٹانے کی کوشش کرتے تھے یا کوشش کرینگے - اور پھر اُن لوگوں کے وہ تمام خصائل رذیلہ ایک ایک کرکے بیان کیے ہیں' جنکی مضمون مذکور کے دوسرے نمبر میں دفعہ وار تشریح کی گئی ہے' اور جنمیں تخلف عہد و میثاق کی خصلت پر علی الخصوص زور دیا گیا ہے -

آیات کریمہ کا مورد

آغاز عہد نبوت میں معاندین اسلام نے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کیے' انکی تباہی و بربادی کی جیسی کچھہ تدبیریں کیں' دین الہی کی تحقیر و اہانت میں جس شوخی و بے باکی سے کوشاں رہے' اور پھر جس طرح اپنے تمام عہدوں کو توڑا' ہر وعدے کی خلاف ورزی کی' اپنے زیر دست مسلمانوں کو سخت سے سخت اینزائیں دیں' اور باوجود الله کے بار بار مہلت دینے اور طرح طرح کی آیات بینہ و قاہرہ کے دکھلانے کے' وہ اپنی شیطنت و طغیان سے باز نہ آے' اُن تمام امور کی طرف ان آیات میں مفصل اشارات کیے گئے ہیں -

یہ زمانہ مسلمانوں کی غربت و بیکسی اور محکومی (زبردستی) کا تھا - خدا نے انکو روکا کہ اپنی غربت کی وجہ سے دل شکستہ

سرجیمس میسٹن کی حالت ضرور قابل همدردي ہے - اُن کے شاهنشاهانه امنگوں اور مطلق العنانه ولولوں کو دیکھه کر هر شخص افسوس کرے گا که ان کے ظہور میں کارکنان قضاؤ قدر نے یقینا بہت دیر کی - بہتر تها اگر ان کو قرون مظلمه کی حکمرانی کا دور نصیب هوتا - تاکه ایک طرف تو اُس " مذهبی جنون " کے کرشمے بهی پوري طرح نظر آجاتے' جس کی نسبت ان کا دعوای ہے که ۳ - اگست کو انهوں نے کانپور میں دیکها - اور ساتهه هی عالم انسانیت پر حکمرانی و مطلق العنانی کا بهی اصلی از ماسل موقعه مل جاتا - پهر سب سے زیاده یه که " الهلال " کی خلش بهی مغل فرمانروائی فهوتی - اگر یه نهوتا توکم ازکم انهیں تاتارکا دارالخلافه تو نصب هوتا - افسوس که قدرت نے ان کے ساتهه انصاف نہیں کیا !

الہـــلال

سچ یه ہے که هر حکومت پر مصائب و مشکلات کے دور آیا کرتے هیں' اور هر خیر خواه حکومت بر طانیه کو رونا چاهیے که سرجیمس مسٹن کے هاتهوں وه دوران کی حکومت پر طاری هوگیا - کوئی غلطی اس غلطی سے زیاده سخت اور خطرناک نہیں هو سکتی ' جس ایک غلطی کی وجه سے هزاروں غلطیوں کا دروازه کهل جاے ' اور ایک ٹهوکر ایسی لگے که اس کے بعد چلنے والے کو اٹهنا عیب هی نه هو -

ایسی هی غلطی تهی' جو مسٹر ٹائلر نے کی اور اُسکی حمایت پر سرجیمس میسٹن اٹهه کهڑے هوے - اب یه غلطی بغیر صدها غلطیوں کو اپنے دامن میں لیے سرجیمس مسٹن کو نه چهوڑے گی - انهوں نے بهی غلطیوں کے دیوتا کے آگے سر اطاعت خم کر دیا ہے ' اور جدهر وه لے جانا چاهتا ہے' خاموشی کے ساتهه جا رہے هیں - ایک پوري قوم ' ایک پوري جماعت' چیخ رهی ہے که مسجد کا متنازعه فیه حصه مسجد میں داخل ہے اور یه ایک همارا مذهبی مسئله ہے جس کو هم نے سمجهه لیا ہے ' مگر بااین همه وه کہے جا رہے هیں که نہیں' تمہارے مذهب کا فیصله کرنیوالا میں خود هوں جه که تم بدبخت !

ایک معزز ترین اخبار کا ایڈیٹر کانپور جاتا ہے - اور به حیثیت اخبار کے ایڈیٹر هونے کے زخمیوں اور قیدیوں کو دیکهنا چاهتا ہے - لیکن اس سے کہا جاتا ہے که اس کا کانپور میں قیام بهی گوارا نہیں اور جب سبب پوچها جاتا ہے تو کوئی وجه نہیں بتلائی جاتی - " الهلال " میں مسئله مسجد کے متعلق صرف دو مضمون نکلے هیں - ایک انهدام سے پہلے اور ایک بعد - یقیناً دونوں میں مسجد کے احترام دینی کو هر مسلمان کا فرض اور اس کے لیے انتهائی سعی و مجاهده کو ضروري بتلایا گیا ہے ' لیکن اگر ایسا بتلانا هی بغاوت انگیزی میں داخل ہے ' تو سرجیمس مسٹن کو اعلان کر دینا چاهیے که خود اسلام هی ایک بغاوت انگیز مذهب ہے اور دنیا میں صرف ایڈیٹر " الهلال " هی نہیں ' بلکه چالیس کرور مجرمین بغاوت موجود هیں - وه کس کس پر برهم هوں گے ؟

پهر وه کونسا بغاوت و فساد کا منتر تها جو ایڈیٹر " الهلال " جیل خانے کے اندر پهونک دیتے' اور چند قیدی یکایک ایک عظیم الشان ... فوج بن جاتے اور پهر مسٹر ٹائلر کے بنگله کا محاصره کرلیتے ؟

... میں ایڈیٹر " الہـــلال " کا قیام کوئی راز نه تها ' کانپور کے مقدمات کی اعانت اور حالات کی تحقیق ان کا ایک کهلا مقصد تها - جلسه ذمه دار اشخاص کے دستخط سے هوا تها ' اور اس کا مقصد سوا چنده جمع کرنے کے کچهه نه تها - آج برسوں سے ایڈیٹر " الہـــلال " ... تقریریں کرچکے هیں - کلکته میں ایک ایک لاکهه آدمیوں کے مجمع میں انهوں نے تقریر کی ہے اور اسی واقعه کے متعلق ایک دن پہلے دهلی میں تقریر کرچکے تهے - پهر آج تک کوئی بلوه ' کوئی هنگامه ' کوئی بغاوت ' کوئی بد امنی وقوع میں آئی که لکهنؤ کے ایک ذمه دار مجمع میں پیدا هو جاتی ؟ کیا یه پبلک کی ایک نا قابل برداشت توهین نہیں ہے ؟ اور کیا اس سے بڑه کر بهی کسی قوم اور جماعت کے معزز ارکان کی نیتوں اور مقاصد پر حمله هوسکتا ہے ؟ اگر واقعی لکهنؤ کے مجمع سے فساد کا اندیشه تها' تو وه " عظیم الشان حکمران قوم " کس لیے ہے جو ایک صدی سے یہاں حکومت کر رهی ہے ؟ پولیس کا فرض تها که وه دفع فساد کا پورا انتظام کر دیتی اور جتنی زیاده سے زیاده اپنی تعداد مجمع کے اندر چهپا سکتی' چهپا دیتی - لیکن ایک با قاعده جلسے کو عین اجلاس کے وقت روک دینا قانون اور حریت عامه کی صریح توهین ہے -

نتـــائـــج

تاهم وقت اور حالات کے ممنون هیں که جو کچهه هوتا ہے ' اس میں همارے لیے فوائد اور نتائج کا کافی ذخیره هوتا ہے - اگر لکهنؤ میں جلسه منعقد هوتا تو بهی مفید تها ' اور اب جو روک دیا گیا تو اس سے زیاده مفید ہے - برسوں کی سعی و کوشش اور بڑے بڑے مجمعوں کی پُرجوش تقریروں سے زیاده ایک ٹهیس کی سختی دلوں کے لیے مؤثر هوتی ہے - جلسے میں لوگ مصیبت زدگان کانپور کے لیے چنده دیتے ' مگر جب انهوں نے سنا که جلسه جبراً روک دیا گیا تو انهوں نے چنده سے بهی زیاده ایک قیمتی شے انہیں دے دی -

حق کو جتنا دباؤگے اتنا هی زیاده اُبهرے گا ' اور یه گیند جتنی سختی کے ساتهه پهینکا جا ئگا اتنی هی تیزی کے ساتهه اچهلے گا - آگ اگر بهڑکی ہے تو اس کے لیے پانی کی ضرورت ہے ' مگر افسوس که سرجیمس مسٹن تیل چهڑک رہے هیں - لکهنؤ کے جلسے پر حکومت چل سکتی تهی اس لیے بند کر دیا گیا ' لیکن شاید اُن کروڑها دلوں پر حکومت کام نہیں کرسکتی جو اس کا اثر همیشه کے لیے اپنے ساتهه لے گئے - زبان نه رک سکتی ہے اور نه قلم چپ هوسکتا ہے - سرجیمس میسٹن کس کس جلسے کو بند کریں گے ' اور کس کس کے قلم سے هراساں هوں گے ؟ یه ایک نہایت افسوس ناک تجربه ہے جو پچهلے کرچکے هیں ' اور مبارک هو سرجیمس میسٹن کو ' جو آگ سے کهیلنے کے لیے تیار هوئے هیں !!

عـــام خـیـال

عام لوگوں نے اس واقعه کو کس نظر سے دیکها ؟

سب سے پہلے تو انهیں اس کا افسوس ہے که سید وزیر حسن صاحب نے اس حکم کی ترجمانی کی عزت اپنے سر کیوں لی ؟ اگر یه حکم دینا هی تها تو مجسٹریٹ صاحب بهادر خود لوگوں کو دے دیتے - حکم سنانے کے لیے حلق اور زبان کی ضرورت تهی اور یه سید وزیر حسن صاحب کی طرح سٹی مجسٹریٹ کے پاس بهی موجود تهی -

پهر ان کا عام خیال یه ہے که سرجیمس میسٹن اس طرح کی کارروائیوں کے ذریعه مقدمات کی اعانت سے مسلمانوں کو باز رکهنا چاهتے هیں' اور مقصود یه ہے که کافی طور پر چنده جمع نه هوسکے - کیونکه یه ظاهر ہے که روپیه کی فراهمی هی سے مقدمات کی پیروی هو سکتی ہے اور مقدمات کے چلنے هی سے واقعه مسجد کے اسرار و خفایا کهل سکتے هیں -

(مراسله نگار " زمیندار " لاهور)

فکاهات

(۱)

آپ ظالم نہیں زنہار ، پہ ہم ہیں مظلوم!!

ہم غریبون کو نہ پہلے تھا ، نہ اب ہے انکار * کہ ہر اک شہر مین ہے آپ کے انصاف کی دہوم
یہ بہی تسلیم ہے ہم کو ، کہ یہ جو کچہہ کہ ہوا * اس مین ملحوظ رہے عدل کے آداب و رسوم
آپ قانون کی حد سے نہ بڑہے اک سر مو * فیر کا حکم دیا آپ نے جب بہر ہجوم

* * *

یہ حقیقت بہی مگر قابل انکار نہین * کہ بہ یک چشم زدن موت کو تہا اذن عموم
گولیاں کہا کے جو گرتے تہے جوانان حسین * سب یہ کہتے تہے : قیامت ہے کہ جہڑتے ہیں نجوم
گولیون کے تہے نشان ممبر و محراب پہ بہی * بسکہ درکار ہین مسجد کے لیے نقش و رسوم
جا بجا خون سے مسجد ہے نگارین اب تک * یہ وہ صنعت ہے کہ تا حشر نہ ہوگی معدوم !
پا بہ زنجیر تہے مجرم بہی ، تماشائی بہی ، * اور پولیس کو یہ تہا عذر ، کہ ہم ہین محکوم !

واقعہ یہ ہے غرض ، کوئی نہ مانے ، نہ سہی ،
" آپ ظالم نہین زنہار ، پہ ہم ہین مظلوم "

(۲)

" وضو خانہ "

گفتی کہ " وضو خانہ " بہ تعظیم نیرزد
زان روے کہ آن خانہ نہ مسجد ، نہ کنشت ست
ما بندۂ فرمان تو ہستیم ولیکن :
" معشوق من آنست ، کہ نزدیک تو زشت ست " ! !

(۳)

بمبئی کی وفادار انجمن

ایک دن تہا کہ وفا داری مسلم کی متاع * ہر جگہ عام تہی اور نرخ میں ارزانی بہی
دفعۃ ہو گئی ہنگامۂ بلقان میں گم * قوم کو سخت مصیبت تہی پریشانی بہی
ہات آنے کا تو کیا ذکر پتہ تک بہی نہ تہا * ڈہونڈہنے والوں نے گو خاک بہت چہانی بہی

* * * *

ہو مبارک تجہے اے بمبئی اے ناز دکن ! * کہ تیرے تاج میں ہے طرۂ سلطانی بہی
تیرے بازار میں وہ یوسف گم گشتہ ملا * جسکا مشتاق تہا خود یوسف کنعانی بہی
یہ الگ بات ہے اندہوں کو نہ آے وہ نظر * گو اسی زمرہ میں ہے (یوسف ثوبانی) بہی

(وصاف)

ہوکر مایوس نہ ہو بیٹھیں ' اور معاندین حق و صداقت سے ذرا بھی نہ ڈریں - بعض ضعفاء ملت تھے جنکے اعزا و اقارب مکۂ معظمہ میں تھے - وہ ڈرتے تھے کہ قریش اِنکی دشمنی کا اُنسے بدلہ نہ لیں - بعض لوگوں کے عزیز و قریب حالت کفر میں تھے ' اور یہ اُنسے عزیزانہ نامۂ و پیام رکھتے تھے ' اور اس طرح دشمنوں کو انکے ذریعہ حریف کے ارادوں اور حالتوں کی خبر مل جاتی تھی - (سورۂ ممتحنہ) اور (عمران) میں ایسے لوگوں کو اس سے سختی کے ساتھہ روکا ہے اور اِن آیات میں بھی اس طرح کی کارروائیوں سے باز رہنے پر زور دیا ہے - کیونکہ جن لوگوں کو اللہ ' اسکے رسول ' اسکے مومنوں ' اور حق و صداقت کی معیت و متابعت کا دعوا ہے ' انہیں سزاوار نہیں کہ اسلام کے اُن دشمنوں سے تعلقات رکھیں اور انکی اطاعت و پیروی کریں ' جنہوں نے پیروان اسلام کو گھر سے نکالا ہو ' انکے چین اور ارام میں خلل ڈالا ہو ' وعدے توڑے ہوں ' عہد و پیماں کا پاس نہ کیا ہو ' اور دین الہی کے ساتھہ علانیہ تمسخر و استہزا کرتے ہوں - پس کہا کہ جو ظالموں کا ساتھہ دیگا ' اسکا شمار بھی ظالموں کے ساتھہ ہوگا -

کشف ساق

اسکے بعد پھر مومنین مخلصین کی تسکین و طمانیۃ کیلیے حق کی فتح اور باطل کے خسران کی جا بجا خبر دی ' اور ایک خاص فیصلہ کن وقت کی طرف اشارہ کیا جو بہت جلد آنے والا ہے ' اور جو زیردستوں کو بالا دست ' محکوموں کو حاکم ' مفتوحوں کو فاتح ' ماتم گزاروں کو عیش فرما ' اور خاک مذلت پر لوٹنے والوں کو عرش جلال و عظمت پر متمکن کر دیگا !!

یہی دن ہوگا ' جبکہ شدت و کرب کی پنڈلی برہنہ ہو جائیگی - سختی و عذاب کا چہرہ بے نقاب ہو جائگا ' ظالموں کو سرافگندگی کی دعوت دی جائیگی لیکن یہ انکی طاقت سے باہر ہوگا :

یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون - خاشعۃ ابصارہم ترہقہم ذلۃ ' و قد کانوا یدعون الی السجود و ہم سالمون !

اُس وقت انکی آنکھیں ذلت و شرمندگی سے جھکی ہونگی - چہرے ذلت و نکبت سے مسخ ہونگے - یہ وہی مغرور کافر و عدوان تھے کہ انہیں اللہ اور اسکے احکام کے آگے جھکنے کی دعوت دی جاتی تھی اور یہ اچھے خاصے صحیح و سالم تھے مگر شیطان کی ڈالی ہوئی باگ اتنی سخت تھی ' کہ انکے سروں کو جھکنے کی اجازت نہیں دیتی تھی !

معجزۂ قرانی

یہ پیشین گوئیاں ایک ایسے عہد غربت میں کی گئی تھیں ' جبکہ مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ تھا ' اور فتح و کامرانی ایک طرف ' انکو کسی گوشے میں چین سے بیٹھنے کی بھی مہلت نہ تھی -

مگر نصرۃ الہی کے معجزات ایسے ہی حالتوں میں عقول و اذہان انسانیہ کو دعوت عجز و اعتراف دیتے ہیں - تا قدرتوں کی فرماں روائی کا اعلان ' اور قوۃ الہیۃ کے جلال و جبروت کا اظہار ہو - یہ ایک وعدۂ الہی تھا جو کمال بے سرو سامانی کے عالم میں کیا گیا تھا '

لیکن : وکان وعداً مفعولا - تھوڑے ہی دنوں تک دنیا کو منتظر رہنا پڑا - یکایک واقعات و حوادث کا صفحہ الٹا ' اسلام کی غربت اولی کا دور ختم ہوا ' ملائکۂ فتح و نصرت کے نزول سے خدا کی زمین بھر گئی ' اور ہجرۃ نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے ... سال (فتح مکہ) کا معرکہ پیش آیا - یہی وہ فیصلہ کن دن تھا ' جسکی اِن آیات میں خبر دی گئی تھی ' اور یہی وقت موعود تھا ' جبکہ " کشف ساق " کی حقیقت بے نقاب ہونے والی تھی - خدا کا تخت بچھا ' کفر کی فوج کو ہزیمت ہوئی - محکوم حاکم ' مفتوح فاتح ' زیردست بالا دست ' مطیع مطاع ' ضعیف زور آور ' اور پرستاران اصنام و طواغیت کی جگہ عباد اللہ المخلصین کا دور خلافۃ و فتح مندی شروع ہوا : فسبحان الذی اذا اراد شیأ ان یقول لہ کن ' فیکون !!

پس فی الحقیقت اِن آیات میں جو خصائص خبیثہ و رذیلہ و خصائل ردیہ و رذیلہ بیان کیے گئے ہیں ' وہ اپنے مورد اول کے اعتبار سے مشرکین مکہ کے متعلق ہیں ' اور اُن میں انقلاب حالت کی جو خبر دی گئی ہے ' وہ ایک پیشین گوئی تھی ' جس کا ظہور جنگ بدر ہی سے شروع ہوگیا تھا - پھر فتح مکہ کے بعد اعلان ہوا ' اور اسکے بعد اسلام کے ظہور عام ' خلافۃ اسلامیہ کے قیام ' فتح ممالک و بلدان ' و خسائر اہل کفر و طغیان سے روز بروز زیادہ متحقق و متیقن ہوتا گیا ' اور انشاء اللہ تا قیام قیامت اسکے اعجاز و خوارق ظاہر ہی ہوتے رہیں گے -

خصائص مخصوصۂ کلام اللہ میں سے ایک ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ اسکے اکثر بیانات و تنزیلات گو خاص مواقع و حالات سے متعلق ہیں ' لیکن انکا انطباق اصولاً ہر زمانے میں ہوتا رہا ہے - پس اِن آیات میں بھی جو امور بیان کیے گیے ہیں ' گو وہ کفار مکہ اور فتح بلدامین کے متعلق تھے ' مگر انکی صداقت آج بھی ویسی ہی ہے ' جیسی ابسے تیرہ سو برس پہلے تھی -

تحقیق اطلاق لفظ کفار

رہا آپ کا یہ سوال کہ " کفار سے مراد وہاں کون لوگ ہیں ؟ " تو یہ تمام تفصیل بھی اسی لیے تھی تاکہ مطالب بالکل واضح و بین ہو جائیں - کفار سے وہاں مراد خاصکر مشرکین مکہ ہیں - انہی سے اسلام کا مقابلہ تھا - انہیں کے مظالم کا یوم الحساب آنے والا تھا ' اور انہیں کے مواعید و مواثیق مکذوبہ تھے ' جنکا بار بار ظہور ہوا تھا ' اور ضرور تھا کہ انکے نتائج سے وہ دوچار ہوں - اور پھر انکے علاوہ اسلام و مسلمین کے ساتھہ یہ سلوک اور جس گروہ کا ہوگا ' انشاء اللہ وہ اس وعید الہی کا مستحق ہوگا -

اھـــل کتـــاب اور کفار

قران کریم کا مطالعہ کیجیے تو باول نظر واضح ہو جائیگا کہ اس نے اس بارے میں خاص اصطلاحات مقرر کر دی ہیں اور ہر جگہ انہیں کو استعمال کیا ہے - قرآن کریم کی اصطلاح میں " کفار " کے لفظ سے عموماً مشرکین مکہ مراد ہوتے ہیں - یہود و نصارا کیلیے اُس نے " اہل کتاب " کی اصطلاح قرار دی ہے ' اور یہ اسکی ایک رعایت خاص ہے جسکے ذریعہ اُس نے عیسائیوں اور یہودیوں کو عام مشرکین کے مقابلے میں امتیاز بخشا -

تمام قرآن کریم کا مطالعہ کر جاییے ہر جگہہ یہود و نصارا کو " اہل کتاب " اور عام طور پر مشرکین و عبدۃ الاصنام کو " کفار " کے لفظ سے مخاطب پائیگا - یہ ضرور ہے کہ قران کریم نے الوہیت مسیح کے اعتقاد ' حضرت مریم کی پرستش ' اور قتل انبیاء و مرسلین کو صریح طور پر کفر کہا ہے ' لیکن ظاہر ہے کہ اس سے بڑھکر اور کیا کفر ہوسکتا ہے اور شرک کے معنے صرف بتوں کے پوجنے ہی کے نہیں ہیں بلکہ انسانوں کی پرستش بھی اسمیں داخل ہے -

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم (۵ : ۷۶)

بیشک ' جن لوگوں نے کہا کہ خدا نے مسیح ابن مریم کی صورت میں ظہور کیا ' انہوں نے صریح کفر کیا -

پھر اسکے بعد کہا : لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ - اور اس طرح اقانیم ثلاثہ کے اعتقاد کو کفر قرار دیا -

ان تمام مواقع میں انکے اعتقادات کو کفر قرار دیا ہے ' تاہم خود انکو " کفار " کے لقب سے ملقب نہیں کیا گیا -

مسیحا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکہ - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں هم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہے نہ تو سردي سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشي ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

... یحا ک... ر

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں، اسکا بڑا سبب یہ بھي ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دواخانے هیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - همنے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے

... بھي ... بخار - ... - ... بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لحق هو، یا وہ بخار، جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے، نیز اُسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي ہے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھہ پیر ٹوٹتے هوں، بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹي بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

... ر ... ۲۰۰۱

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[۳۶]

خضاب سیہ تاب

همارا دعوی ہے کہ جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں، اُن سب سے خضاب سیہ تاب بڑھکر نہ نکلے تو جو جرمانہ هم پر کیا جاویگا هم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بھورے یا سرخي مائل هوتے هیں - خضاب سیہ تاب بالوں کو سیاہ بھونرا کردیتا ہے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں - خضاب سیہ تاب اسي قیمت میں اسقدر دیا جاتا ہے کہ عرصہ دراز تک چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي ہے - خضاب سیہ تاب میں دلپسند خوشبو ہے - دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتي هیں، اور دونوں میں سے دو مرتبہ لگانا پڑتا ہے - خضاب سیہ تاب کي ایک شیشي هوگي، اور صرف ایک مرتبہ لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا ہے، اور قیام کم کرتا ہے - خضاب سیہ تاب کا رنگ روز بروز بڑھتا جاتا ہے، اور دو چند قیام کرتا ہے - بلکہ پھیکا پڑتا هي نہیں - کھونٹیاں بھي زیادہ دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هیں - خضاب سیہ تاب سے بال نرم اور گنجان هوجاتے هیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا کہ اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد هوا - یہ خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا ہے - نہ باندھنے کي ضرورت نہ دھونیکي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے کہ رنگ آیا - قیمت فی شیشي ایک روپیہ زیادہ کے خریداروں سے رعایت هوگي - محصول ڈاک بذمۂ خریدار - ملنے کا پتہ :

کارخانہ خضاب سیہ تاب کٹرا دل سنگہ - امرتسر

[۲۰]

ریویو اف ریلیجنز - یا مذاهب عالم پر نظر

اردو میں هندوستان اور انگریزي میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذهب اسلام کي صحیح تصویر پیش کرنیوالا - معصوم نبي علیہ السلام کي پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائي گئي هیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یہي ایک پرچہ ہے جس کو درحقیقت دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنو - ریویو آف ریلیجنز هي ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقي پرچہ کہنا صحیح ہے - عربي میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچہ کسي زبان میں شایع نہیں هوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا هوا ہے - همارے نبي کریم صلے اللہ علیہ وسلم کي ذات پاک کے متعلق جو جاهل عیسائي الزام لگایا کرتے هیں - ان کي تردید میں نہایت هي فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک همارے نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر وب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا هوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذهبي خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت هوگي - اور یہي رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ هوگا - جو جہالت سے سچائي کي راہ میں ڈالي گئي هیں -

ریویو آف ریویوز - لندن - مغربي ممالک کے باشندوں کو جو مذهب اسلام کے زندہ مذهب هونے کے مضمون سے دلچسپي رکھتے هیں چاهیے کہ ریویو آف ریلیجنز و خریدیں -

وطن لاهور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کي تحقیقات اسلام کے متعلق ایسي هي فلسفیانہ اور عمیق هوتي ہے - جیسي کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزي پرچہ ۳ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کي قیمت انگریزي ۳ آنہ اردو ۲ آنہ - تمام خط و کتابت بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آني چاهئیں ●

تاریخ حیات اسلامیہ

...انان ہند کا ایک ورق

... کانپور اعلی اللہ مقام...!

جناب ضیا الدین احمد صاحب طالبعلم قصبہ بنہ ضلع مظفر نگر -

اسجگہ عید گاہ میں چندہ کانپور کی تحریک کیگئی - غریب مسلمانوں نے حرارت دینی سے کام لیکر اپنی بساط سے بڑھکر کام کیا اور چند منٹوں میں ٣١ - ٩ جمع ہوگیا - ازراہ کرم ان سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیجئے - رقم عنقریب روانہ کردیجائیگی -

(جناب معین الدین احمد صاحب قدوائی ندوی -)

چونکہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا اس لئے پہلے جو کچھہ مجھہ حقیر سے اسلام کی خدمت ہوسکی حتی الوسع ناچیز اور ذلیل رقموں سے کی ' اور لوگوں سے کہہ سنکر جو کچھہ بھی ممکن ہوسکا آپ کے خدمت میں ارسال کیا -

اب پھر اپنی بے خانماں ماؤں اور بہنوں کیلئے اپنی جیب خاص سے بچابچاکر اس حقیر رقم (تین روپیہ) کا منی آرڈر اس خط کے ساتھہ ارسال خدمت عالی کرتا ہوں اور انشا اللہ آیندہ بھی جو کچھہ ممکن ہوا بھیجونگا -

٢٠ اگست کا پرچہ ہم چند آدمی سن رہے تھے - اوس میں مظلومان کانپور کے لیے چندہ کی تحریک پڑھکر لوگوں میں فی الجملہ غیرت آئی اور حسب ذیل چندہ جمع ہوا جو آج بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے -

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب محمد ابراہیم صاحب	٠	٠	١٠
جناب شرف ...ن صاحب	٠	٠	١
جناب فقیر محمد صاحب بوبیرے	٠	٠	٢
جناب شیخ ...حب ھانگی	٠	٠	١
جناب احمد صاحب بوبیرے	٠	٨	٠
جناب ابراھیم صاحب دھرور	٠	٨	٠
جناب امین صاحب فذیہ	٠	٨	٠
جناب نظام الدین صاحب بوبیرے	٠	٤	٠

بعد وضع کمیشن و منی آرڈر باقی ارسال خدمت ہیں -

فہرست زر اعانۂ دفاع ...، مقدس کانپور

(٢)

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب غلام معین الدین محمد صاحب	٠	٠	١٠
جناب مہدی حسن صاحب	٠	٠	٤٣
جناب محی الدین برکت علی صاحب قصوری	٠	٠	١٠
جناب ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب - بکانی	٠	٠	٥
جناب غوث محی الدین صاحب مہتمم خزانہ حیدر آباد دکن	٠	٠	٢٥
خواتین مکھانہ بازار مونگیر بذریعہ جناب والدہ محیب الحق صاحب	٠	٠	١٥
جناب حکیم عبد الرزاق صدیقی صاحب سالار گدہ - پٹنہ	٠	٠	١٠
جناب ابوطاہر محمد ظاہر حق صاحب - بہار پٹنہ	٠	٠	٤
جناب نظیر الدین صاحب درزی بہار پٹنہ	٠	٠	١
جناب امداد حسین خاں صاحب فضل اللہ	٠	٠	١٠
بذریعہ جناب محمد شرف الدین صاحب - بھیونڈی تھانہ	٠	٠	١٥

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب محمد افضل خانصاحب وردی میجر کچھہ - بلوچستان -	٠	٠	٢
جناب محمد عبد الحی - دھلی	٠	٠	٥
جناب محمد ھاشم خانصاحب - وکیل - ٹونک ریاست	٠	٠	١
جناب سید قمر الدین صاحب قمر - بمبئی	٠	٤	١
جناب صغیر احمد صاحب بمبئی	٠	٢	٠
جناب لشکر علی صاحب داروغہ - چک پکھی فیروز پور	٠	٠	٦
جناب غلام حسین وفضل کریم صاحب سوداگر - ٹوھانہ	٠	٠	٧
جناب جان محمد صاحب - برھما	٠	٠	١
جناب محمد اشرف صاحب	٠	٠	٠
جناب میاں اللہ دتا صاحب	٠	٠	١
میزان	٠	٦	١٨٣
سابق	٠	٨	٦٩٣
میزان کل	٠	١٤	٨٧٦

بقیہ

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب سید علی محمد صاحب ذاکر مدنی مدرس گورنمنٹ مدرسہ مدراس	٠	٠	٤
زوجہ محترمہ جناب مراد حسین خانصاحب ملتان	٠	٠	١٠
بذریعہ جناب احمد علی صاحب (علیگ) از مظفر نگر جو حسب احباب نے عنایت فرمائے ہیں -	٠	٠	٥

(١) جناب سید ناظر علی صاحب متولی
(٢) مصباح الحق صاحب -
(٣) جناب افتاب خانصاحب -
والدہ محترمہ جناب سید الطاف علی صاحب
ھمشیرہ صاحبہ جناب سید حمید علی صاحب
بذریعہ جناب محمد صادق صاحب درگئی پشاور -

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب شیخ محمد عبد الرحیم صاحب	٠	٠	٢٥
جناب منشی محمد اسمعیل صاحب سب اورسیر	٠	٠	٥
جناب محمد صادق صاحب	٠	٠	١٠
جناب عبدالواحد صاحب - سکندر آباد دکن	٠	٠	٥
جناب غلام حیدر صاحب - گوجرانواله	٠	٨	٠
بذریعہ جناب رسول احمد صاحب - بریل ضلع بارہ بنکی (بتفصیل ذیل)	٠	١	٣٤
والدہ جناب سید محمد عبد اللہ صاحب	٠	٠	٣٠
اھلیہ جناب سید نبی اللہ صاحب	٠	٠	١
والدہ ابوالحسن صاحب	٠	٠	٤
	٠	٠	٣٥
فیس منی آرڈر	٠	٦	٠
	٠	١٠	٣٤

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب ایس انور شاہ صاحب - ھانگ کانگ چین	٠	٠	٢٢
جناب امداد حسین خانصاحب فضللہ	٠	٠	١٥
جناب محمد افضل خانصاحب آرمی میجر - کچھہ بلوچستان	٠	٠	١
جناب عبد الطیف صاحب بہائی داؤد نوسانی صاحب - ...رہ	٠	٠	٥
جناب مولانا غلام محمد صاحب فاضل ھوشیار پوری	٠	٠	٨
جناب جان محمد صاحب ٹونجی - برھما	٠	٠	٥
میزان	٠	٩	٢٥٩
سابق	٠	١٣	٨٨٥٢
کل	٠	٦	٩١١٢

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی.

قیمت		مقام اشاعت
سالانہ ۸ روپیہ		۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ		کلکتہ

نمبر ۱۲	کلکتہ : چہار شنبہ ۱۵ - شوال ۱۳۳۱ ہجری	جلد ۳
	Calcutta : Wednesday, September 17, 1913.	

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

رجسٹری شدہ
نوٹ

فتح قسطنطنیہ

سلطان محمد فاتح کا قسطنطنیہ میں داخلہ

اور آخری بازینطینی مدافعت

ذیاب… س

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار ہونے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے نعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں سکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالپور والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چٹہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مرض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹ ماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

سرکا فرش بردار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

برء الساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

سرمہ ممیرہ کوہاتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافع جالا دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فی تولہ معہ سلائی [illegible] دو روپے -

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين — القرآن الحكيم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly . „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

جلد ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۵ - شوال ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۱۲

Calcutta : Wednesday, September 17, 1913.

فہرست

مجلس دفاع مسجد کانپور

Cawnpore Mosgue Defence Association.

و لولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض، لہدمت صوامع
و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا -
ولینصرن اللہ من ینصرہ ' ان اللہ لقوی عزیز [۲۲ : ۴۰]

صدر مجلس : مولانا ابو الکلام ایڈیٹر الہلال کلکتہ

خزانچی : مسٹر اے - رسول - ایم - اے - بیرسٹر ات لا کلکتہ

سکریٹری : انریبل مولوی فضل الحق ایم اے - ایل - ایل - بی - وکیل ہائی کورٹ کلکتہ

(۱) مسئلۂ مسجد کانپور نے در اصل حفظ عمارات دینیہ و اوقاف خیریہ کا مسئلہ تمام مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیا ہے - اور یہ نظیر اپنے اندر ایسے عواقب شدیدہ رکھتی ہے ' جنکا اگر اسی وقت علاج نہ کیا گیا تو عجب نہیں کہ مساجد و اوقاف کے قبض و تسلط کا سر رشتہ مسلمانوں کے ہاتھہ سے نکلکر حکام کے اختیار میں چلا جاے - پس تمام پیروان اسلام کا فرض دینی ہے کہ وہ جب تک اس معاملے کو ایک انقطاعی فیصلے تک نہ پہنچا لیں ' ہر طرف سے آنکہیں بند کرکے صرف اسی مسئلہ کے پیچھے اپنی تمام جد و جہد و قواء وقت و مال کو وقف کردیں -

(۲) اسکے لیے باقاعدہ ' منظم ' مستقل ' اور متحدہ اجماعی جد و جہد کی ضرورت ہے - پس تمام اُن کوششوں کو جو مسئلۂ مسجد کانپور کے متعلق ملک میں ہو رہی ہیں ' ایک رشتۂ نظام میں منسلک کرنے ' اور اصل مسئلۂ مسجد ' نیز مقدمات زیر عدالت کیلیے تمام وسائل و ذرائع عمل کے اختیار کرنے کیلیے یہ مجلس قائم کی گئی ہے -

تمام خط و کتابت سکریٹری کے نام ادارۃ الہلال کے پتے سے ہونی چاہیے -

افکار و حوادث

ارشاد الملوک

هز آنر سرجیمس مسٹن بالقابه نے حادثۂ خونین کانپور کے بعد ۶ - اگست کو آگرہ میں جو خطبۂ همایونی دیا تھا ' وہ اچھی طرح شائع هوچکا هے اور موافق و مخالف بحثیں بھی هوچکی هیں ' تاهم همیں جو کچھه عرض کرنا تھا ' وہ اب تک باقی هے - انهوں نے فرمایا :

" مگر سب سے زیادہ میں اُن لوگوں کی سنجیدہ ذمه داری سے متاثر هوا هوں جو خود تو دور اور محفوظ هیں ' مگر جنهوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے ایک جاهل جماعت کے جذبات کو مشتعل کردیا اور جن پر خدا اور انسان کی نظروں میں یکساں بہت سا بے ضرورت خون بہانے اور مصیبت لانیکا گناہ عائد هوتا هے - میری یه دعا هے که آگرہ کو ایسی المناک مصیبت کا کبھی سامنا نه کرنا پڑے "

سب سے پہلے تو هم اپنے تئیں مبارک باد دیتے هیں که هز آنر کی زبان مبارک بھی " خدا " کے لفظ سے نا آشنا نہیں - ستم زدگان کانپور کا ذکر کرتے هوے خدا انهیں یاد آهی گیا - کاش هز آنر فارسی کے ذوق آشنا هوتے تو هم مرحوم (غالب) کا یه شعر سناتے :

رواں فداے تو ' نام کے بردۂ ناصح !
زهے لطافت ذوقیکه دربیان تو نیست !

هز آنر نے لینے کو تو خدا کا نام لے دیا ' لیکن کاش انهیں معلوم هوتا که انکے مخاطب مسیحی نہیں بلکه مسلمان هیں ' اور انکے لیے یه " لفظ " اتنا سهل و آسان نہیں ' جتنا خود انکے لیے هے - وہ ایک مصلوب جسد کے پوجنے والے نہیں هیں جو اپنے بے رحم خدا کو پکارتے پکارتے بالاخر دنیا سے چل دیا ' اور اب اسکے خون کے سوا ' جسکے کفارے میں اسکے تمام پوجاریوں کے گناہ معاف هوگئے هیں ' اور اُسکے اندر کچھه باقی نہیں رها هے ' بلکه وہ ایک حی و قیوم اور قاهر و منتقم خدا کے پرستار هیں ' جو انکی دعاؤں کو سنتا ' انکی اعانت و نصرت فرماتا ' حق و عدل کو کامیاب ' اور ظلم و جبر کی پاداش کیلیے ایک عدالت رکھتا هے - انکو خدا تک پہنچانے کیلیے ' انکے خدا نے یہودیوں کے هاتھوں اپنا خون نہیں بہایا هے ' بلکه جب یہودیوں کی طرح خود انکا کسی دست تظلم سے خون بہایا جاتا هے ' تو پھر وہ اپنے خدا تک پہنچ جاتے هیں - وہ هز آنر کی طرح صرف مسیح هی کو زندہ نہیں مانتے ' بلکه هر اُس مظلوم و مقتول جور و ستم کو بھی ' جسکا خون جرم بے جرمی میں بہایا گیا هو -

بہتر تھا که هز آنر صرف انسانوں هی کا ذکر کرتے ' جنکی قسمت کی باگ انکے هاتھه میں دیدی گئی هے ' اور خدا کا نام نه لیتے جو انکی قسمت کا بھی مالک هے - معلوم نہیں ' هز آنر به حیثیت بیسیویں صدی کے ایک متمدن فرزند یورپ هونے کے ' مذهب و خدا پرستی کے متعلق کیا خیال رکھتے هیں ؟ یورپ آج ایک طرف تو مادہ کے آگے سر جھکاتا هے - دوسری طرف مسیح کی پرستش سے بھی انکاری نہیں - پہلی صورت میں تو یه تذکرہ انکے لیے بالکل هی غیر ضروری تھا - یورپ اب بہت آگے بڑھگیا هے اور خدا کا خوف زمانۂ وحشت کے توهمات تھے ' جن سے بیسیویں صدی کے عصر تمدن کے ایک تعلیم یافته دماغ کو کوی هراس نهونا چاهیے -

دوسری صورت میں بھی ایک مصلوب جسم کے پرستار کیلیے بہت مشکل هے که وہ ان لوگوں کو خوف الهی کا وعظ سنا سکے ' جو ایک زندہ خدا کی پرستش کرتے هیں -

هم هز آنر کی مطلق العنان حکومت و فرماں روائی پر اس دور قانون و دستور میں صبر کر سکتے هیں - انکو اپنے ایک واعظ اور ملا کی حیثیت بھی دیسکتے هیں ' اگر علی گڈہ کالج میں اسکی ضرورت پیش آجاے - انکو اپنا شیخ الاسلام اور مفتی و فقیه بھی مان لیں گے ' جیسا که وہ کانپور کے متعلق فتوا دے رهے هیں - یه سب کچھه مان لینے کیلیے طیار هیں ' مگر خدا را " خوف الهی " کے وعظ سے تو همیں معاف هی رکھیں - انکی زبان سے سب کچھه سننا پڑتا هے اور سنتے هیں ' مگر " خدا " کا نام سنکر بے اختیار هو جاتے هیں - آہ ! یهی تو وہ نام محبوب و مقدس هے ' جسکی شهادت توحید کی صدا سے کانپور کی مسجد کی هر دیوار اور هر اینٹ مقدس کی گئی تھی ' اور اسی نام کی عزت تھی ' جسکے لیے بالاخر فرزندان الهی کو اپنا خون دینا پڑا !

از ما بجلے ' لیک مباد ایں همه بیداد
در حوصلۂ حلم خداوند نه گنجد

هز آنر سے کیا کہیں که وہ اس لذت سے آشنا هی نہیں - ایک مسیحی قلب اس " مذهبی جنون " کی حقیقت کیا سمجھے گا ' جو همارے جسم کے ایک ایک قطرۂ خون کے اندر بھرا هوا هے - انهوں نے خدا کا نام تو سیکھه رکھا هے ' لیکن ابھی اسکے کاموں سے بے خبر هیں - اگر " خدا " کا تصور کوئی ڈرنے کی چیز هوتی ' تو ۳ - اگست کا طرۂ خونیں حکمرانان عهد کے تاج غرور میں نه هوتا -

اسکے بعد هم کو اُس " جماعت " کے متعلق بھی غور کرنا هے ' جس کی " سنجیدہ ذمه داری " نے هز آنر کو اس درجه متاثر کیا ' اور جو انکی روایت کے مطابق اس حادثۂ فاجعه کی اصلی محرک هے -

یه لوگ عجیب و غریب هیں - انکی طاقتیں حیرت انگیز اور انکے کام پر اسرار هیں - وہ اگرچه کانپور سے باهر هیں ' لیکن ایسی مخفی طاقتیں رکھتے هیں که ایک اشارے کے ساتھه هی سارے شہر کو جان دیدینے پر آمادہ کردیتے هیں - انکی حکومت کروروں انسانوں کے دلوں پر قائم هے - مسجد کے " وضو خانے " کی نسبت کانپور کے مسلمانوں کو کوئی اعتراض نه تھا ' لیکن اس پر اسرار جماعت نے دو هفتے کے اندر هندوستان کی تمام اسلامی ابادی کو معترض بنا دیا اور جس چیز کو کل تک لوگ سر جیمس مسٹن کی نظر سے دیکھتے تھے ' اب اسلام کے خدا کی نظر سے دیکھنے لگے !

هم نهایت ممنون هیں هز آنر کے ' که انهوں نے سب سے پہلے همارے سامنے کسی ایسی سحر کار اور حکمران قلوب و ارواح جماعت کی مخبری کی ' جو کروروں مسلمانوں کے دلوں پر حکومت رکھتی هے ' اور اسلامی آبادیاں اسکے اشارے پر جان دینے تک پر آمادہ هوجاتی هیں - فی الحقیقت اگر کوئی ایسی جماعت موجود هے ' تو جهاں تک جلد ممکن هو ' همیں اسکی جستجو میں نکلنا چاهیے - جن لوگوں کو خدانے ایسی عجیب طاقتیں دی هیں ' انکے دیکھنے کا کون مشتاق نهوگا ؟ سر جیمس مسٹن نے جہاں ضمناً مخبری کا فرض انجام دیا هے ' وهاں اگر از راہ رعایا پروری همیں اُن تک پہنچا بھی دیں ' تو یه احسان عظیم هوگا :

ڈھونڈتے لاتے تمھیں اُس بت کو خدا را اے شیخ
تم خدا ترس تھے ' اک کام همارا کرتے !

شؤون داخلیه

کانپور کے مقدمات کي ابتدائي منزل طے هوگئي - اوائل اکتوبر سے سشن کا اجلاس شروع هوگا :

رهے نه دل میں هوس ' آؤ یه بهي کردیکهوا

اس حادثے کي عجیب و غریب نوعیت جو ابتدا سے رهي هے اسکا ظهور عدالت کي کارروائیوں میں بهي موجود تها - ناظرین روزانه اخبارات میں حالات پڑهتے رهے هونگے - صفائي کے وکلا کے ساتهه جو سلوک کیا گیا ' جس طرح مسٹر مظهر الحق کو غیر معمولي ضبط و تحمل سے کام لینا پڑا ' جس طرح صفائي سے استغاثه کو مدد دینے کي عجیب خواهش کي گئي ' اور اقرار کرانا چاها که وہ تاج کے طرف سے ایک مفید و پر مصلحت درگذر کرنے کي صورت میں اپیل نه کرینگے ؛ یه تمام باتیں هندوستان کے عدالتي لٹریچر میں همیشه یادگار رهینگي -

ایک بزرگ دوست لکهتے هیں -

" اِن مقدمات کا بالاخر جو نتیجه نکلنے والا هے وہ اِسي وقت معلوم هے - کون نهیں جانتا که موجودہ حالات میں انصاف کي حقیقت معلوم - پهر اس سے کیا فائدہ که هم لا حاصل اپنا وقت مقدمات میں صرف کریں ؟ انهیں چهوڑ دیجیے که اِن رسمي عدالتي کارروائیوں کے بعد بالاخر جو هونے والا هے وہ آج هي کردیں "

میں نے انکو لکها هے که یه سچ هے - اس انصاف کدے کا تو یهي حال هے :

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ !

تاهم مقدمات کو غیر ضروري نه سمجهنا چاهیے - اسکے لیے بے شمار وجوہ هیں - قانون نے کام کرنے کیلیے ایک خاص ترتیب عمل مقرر کردي هے ' اور همیں چاهیے که اسي کے مطابق قدم بڑهاے جائیں - خواہ مایوسي کیلیے کیسے هي سخت اسباب موجود هوں ' تاهم اسکي تمام منزلیں طے کرنا ضروري هے - هم کو پوري قوت و سامان کے ساتهه مقدمه لڑنا چاهیے - همارے ساتهه قانون هے ' اور هم در اصل ۳ - اگست کے مظلوموں کیلیے نهیں لڑ رهے ' بلکه " تعزیرات هند " اور حکومت هند کے قانون " اساس فرماں روائي " کو اسکي چهني هوئي عزت دوبارہ دلانا چاهتے هیں - هم کو یقین هے که مسٹر ٹائلر نے معصوم بچوں کے سینوں هي کو نهیں ' بلکه عظیم الشان " قانون " کے سر کو بهي زخمي کیا هے -

اصلي عدالت سلطان عدل کي هے ' اور وہ کانپور اور اله آباد کي عمارتوں سے بے پروا هے - اگر هم ایک سو ایک هتکڑیوں کو نه کهلو اسکے ' تو مشیت الهي سے چارہ نهیں - ۳ - اگست کو لوگ خاک و خون میں تڑپے تو هم نے کیا کیا ؟ لیکن ساتهه هي هم واقعات کے چهرے کا بند نقاب توڑنا چاهتے هیں ' اور اگر ایسا کرسکے تو هماري تمام جد و جهد کي یه اعلی ترین قیمت هوگي - دنیا دیکهه چکي هے که یهي پر اسرار نقاب هے ' جسکے تحفظ کیلیے مقدمات کو آگے نه بڑهانے کي ایک عجیب و غریب کوشش باسم عفو و رحم کي گئي تهي ' اگرچه وہ بجنسه واپس کردي گئي -

پس کتني هي نا امیدي هو ' کتني هي رکاوٹیں ڈالي جائیں ' کتني هي همارے وکلا کے صبر و تحمل کیلیے سخت آزمایشیں پیدا هوجائیں ' مگر مقدمات کو انتهائي جد و جهد کے ساتهه چلانا چاهیے - تاکه اس عدالت کے کاموں سے اُس بڑي عدالت کیلیے سامان فراهم هوجاے ' جو تمام دنیا کي چشم عقل و انصاف سے عبارت هے - اور پهر وہ دیکهه سکے که اصلیت و حقیقت کیا هے ' اور عدالت و قانون کے ناموں سے اسکے ساتهه کیا کیا جا رها هے ؟

پهر اگر نتیجه ناکامي هي هے تو آج بهي کون هے جو کامیابیوں کے عیش کدے کے مزے لوٹ رها هو ؟ جهاں ۱ - جولائي کي تاریخ همیں یاد رکهني هے ' جهاں ۳ - اگست هم بهولے نهیں هیں ' وهاں ایک تاریخ اور بهي سهي - جس دن هندوستان کي سب سے بڑي عدالت کي عمارت میں همیں فیصله سنایا جایگا ' اُسے بهي یاد رکهیں گے !

هم جل رهے هیں - هم کو پاني کي ضرورت هے نه که تیل کي - لیکن اگر تیل چهڑکا جا رها هے تو اسکے شعلوں کي ذمه داري همارے سر نهیں هے -

پهر ان مقدمات کے ذریعه صدها ضمني فوائد هیں ' جن سے نهایت قیمتي نتائج هم حاصل کرینگے - مسلمانوں کے سچے دیني جذبات اور غیرت ملي کي یه ایک اصلي نمایش هوگي - انکے ایثار قوت و مال ' و تفاني جذبات و اغراض کو تمام عالم دیکهه لیگا - انکے دل ' جنکي افسردگي کا مدت سے ماتم چلا آتا هے ' دکهلا سکیں گے که اب بهي چهپے هوے شعلے اپنے اندر رکهتے هیں - حکومت کیلیے بهي یه ایک کشف حقیقت کا اصلي موقعه هوگا - وہ سمجهه سکے گي که حکام کي روایات سریه سے ملک کي اصلي حالت بالکل مختلف هے ' اور کانپور کا مسئله کانپور هي کا مسئله نه تها ' بلکه تمام پیروان اسلام کا -

اب رهي هماري امید و بیم ' تو اسکي کهاني بهي سن لیجیے - یه سچ هے که هم مایوس هیں مگر ابهي وہ وقت نهیں آیا هے که ان معاملات میں تاج برطانیه سے مایوس هوجائیں - هم کو یقین هے که یه جو کچهه هوا اور هو رها هے ' چند حکام کي نا عاقبت اندیشانه ضد اور هٹ کا نتیجه هے ' اور یهانکي موجودہ حکومت اعلی بهي اب اسکا ساتهه دے رهي هے - حکومت کو یقین دلایا گیا هے که یه کوئي مذهبي معامله نهیں هے ' اور نه اس سے مسلمانوں کو کوئي حقیقي صدمه پهنچا هے - محض چند آدمیونکي پیدا کي هوئي شورش هے ' اور اسکے آگے جهکنا همیشه کیلیے اپنے تئیں ضعیف کردینا هوگا -

پس اگر هم نے اپنے محکم و غیر متزلزل استقلال اور سعي و جهد قانوني سے اصل حقیقت ظاهر کردي ' تو ضرور هے که کهیں نه کهیں هم کو هندوستان کے گم شدہ انصاف کا سراغ مل جاے گا -

هم زخمي هیں مگر اب تک مرهم سے مایوس نهیں هوے - هم کو صبر کي تعلیم دي گئي هے اور هم ابهي انتظار کرسکتے هیں - تاهم اگر اخر میں بهي مایوس کردیے گئے تو پهر یاد رهے که هماري " مایوسي " هماري " امید " سے بهي زیادہ پر خروش هوگي - اُس دن کیلیے مایوس کرنے والوں پر افسوس هے : و ذلک یوم الخروج ! (۵۰ : ۴۱)

شذرت

فهرست زر اعانۂ مهاجرین عثمانیه

۱۷ - مئی کو ادارۂ الهلال نے اسکی نسبت اعلان کیا تھا اور ۳۱ - جون تک کی قید لگائی تھی - پھر بعض حضرات کی تحریک پر ۳۱ - جولائی تک میعاد بڑھا دی گئی - ہم نے چار ہزار خریداروں کی قیمت پیش کرنے کا ارادہ کیا تھا ' اور ہم خوش ہیں کہ وہ علیم و خبیر جو نیتوں کو دیکھتا ہے ' ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ رکھے گا - تاہم نہایت درد و افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قوم کی طرف سے اس ارادے کی تکمیل میں ہمیں جو مدد دی جاسکتی تھی ' نہیں دی گئی - اس مدت میں ۳۱ اگست تک کل ۴۷۳ خریدار ہوے اور اسکے بعد بھی چند درخواستیں اسکے متعلق آگئیں جو شامل کردی گئیں - اس طرح پورے ۵۰۰ خریداروں کی تعداد بشکل پوری ہوئی -

۵۰۰ - خریداروں کی رقم چار ہزار ہوئی ' حالانکہ خداے علیم واقف ہے کہ وقت کے جوش اور چند متبرک گھڑیوں کے اثر نے ہمارے دل میں تیس ہزار کی رقم پیش کرنے کا ولولہ پیدا کردیا تھا اور اگر لوگ ہمارا ساتھ دیتے تو اسکی مدد و نصرت سے ہمارے قدم کبھی پیچھے نہ ہٹتے ' اور چار ہزار پرچے مفت تقسیم کرکے ایک بہت بڑی سعادت دینی حاصل کرنے کا ہمیں اور معاونین الهلال کو موقعہ ملتا -

البتہ قارئین الهلال کے نہایت شکرگذار ہیں کہ علاوہ اس سلسلے کے انہوں نے اپنے عطیات سے بھی اس فہرست کی مدد کی ' اور اس طرح ایک اچھی رقم اور بھی فراہم ہوگئی - ہم کو اس بارے میں بہت کچھ عرض کرنا ہے اور بروقت فرصت عرض کرینگے -

سردست صرف اس رقم کا حساب درج کردیتے ہیں -

۵۰۰ - خریداران جدید " الهلال "	۴۰۰۰ -
عطیات ارباب کرم و معاونین الهلال	۱۲ ' ۱ ' ۹
بعض رقوم فہرست سابق کہ اسی مد کے متعلق بھیجی گئی تھیں -	۱ ' ۵۳
میزان کل	۱۳ ' ۲ ' ۶۵

ہم نے حسب اعلان ۸ - آنے کی رقم بھی وضع نہ کی - اس رقم میں سے ۱۵ - جولائی کو ۳ - سو پاونڈ روانہ کیے گئے - اور باقی رقم ایک خاص خیال سے نہ بھیجی - لیکن چونکہ پھر اسکا کوئی انتظام نہوسکا - اسلیے موجودہ وزارت کی طلب اعانت کی اپیل ' اور قبضۂ ادرنہ کے بعد متعدد تاروں کے آنے پر ۱۸ اگست کو ۵ سو پاونڈ اور روانہ کردیے گئے -

روپیہ کی ترسیل میں ہم نے کسی قدر دیر کی - لیکن اسکے وجوہ و اسباب تھے ' اور اب کہ وقت گذر چکا ہے ' انکی تشریح بے سود ہے -

ترسیل ۱۵ - جولائی	۴ ' ۵۰۰
" ۱۸ - اگست	۷ ' ۵۰۰
میزان کل رقم مرسولہ	۱۲۰۰۰
رقم مجموعی اصلی	۱۳ ' ۲ ' ۶۵
باقی	۱ ' ۲ ' ۶۵

جو کچھ ہوا ' اسکے لیے بھی احباب و معاونین کرام کے کمال متشکر و ممنون ہیں - پھر بھی اللہ تعالی نے توفیق عطا فرمائی کہ الهلال کے پانچ سو پرچے اخوان ملت کے مطالعہ سے سال بھر تک گذرینگے ' اور ۱۳ - ہزار سے زائد روپیہ مصیبت زدگان کے لیے فراہم بھی ہوگیا -

ربنا تقبل منا ' انک انت السمیع العلیم - و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

هفتۂ جنگ

رفتار سیاست

بلغاریا اور دولۃ علیہ کے بلا واسطہ مذاکرات جاری ہیں - اس ہفتے بھی کسی معاملے کے فیصلے کی نسبت کوئی خبر نہیں آئی - سوا اسکے کہ باہمی گفتگو کا انداز مصالحانہ اور امید افزا ہے ' اور اظہار مودت و صلح خواہی میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے - ترکی نے ایک بلغاری بٹالین کو جو قید کردی گئی تھی ' اظہار صلح پسندی میں رہا بھی کردیا ہے -

یورپ کے بے امان " دلال صلح " کو خریداروں کی یہ بلا واسطہ صحبت بے طرح کھٹک رہی ہے ' اور انگریزی پریس بلغاریا کو مخاطب کرکے اپنے مواعظ و نصائح کی بخشش میں نہایت فیاضی کر رہا ہے !

ریوٹر ایجنسی کا لٹریچر یورپ کی سیاست کا رخ معلوم کرنے کیلیے سب سے زیادہ صاف اور آسان و سہل آلہ ہے - موسمی تغیرات کے معلوم کرنے کے آلات جس طرح کسی ادنی تغیر کے پیش آنے کے ساتھہ ہی بولنے لگتے ہیں ' بعینہ اسی طرح ریوٹر کی خبر رسانی کا آلہ سیاسی مطامع و آرا کے موسمی تغیرات معلوم کرنے کا نہایت سچا ' سریع الاثر ' صادق الروایۃ ' اور بے خطا ذریعہ ہے - اگر ایک شخص روزانہ اخبارات کی جگہ ایجنسی سے صرف خبریں ہی منگواتا رہے ' تو وہ بھی یورپ کی سیاست کے متعلق ویسی ہی اطلاعات رکھہ سکتا ہے ' جیسی کہ ٹائمز ' تان ' اور نوورییمیا کا مطالعہ کرنے والا !

۱۱ - ستمبر کی صبح کی تقسیم میں لنڈن سے ریوٹر نے خبر دی :

" بموجب اطلاعات سوفیا ' گفتگوے مصالحت کے متعلق امیدیں ضعیف ہو رہی ہیں - سیاسی حلقوں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر ترکی اپنے مفرط مطالبات پر مصر رہی ' تو بلغاریا گفتگوے صلح کو بند کردیگی - عام یقین یہ ہے کہ دول یورپ ایسی صورت میں اپنا رسوخ و اثر ضرور استعمال میں لائیں گی ' تاکہ باب عالی کو ترغیب دیں کہ قابل قبول مطالبات پیش کرے "

اسکا منشا یہی تھا کہ یورپ کو بالاخر مداخلت کرنی پڑیگی ؛

لیکن ابھی اس تار کے مطالعہ سے فارغ بھی نہ ہوے تھے کہ دو پہر کو قسطنطنیہ کا دوسرا تار پہنچا :

" ترکی اور بلغاریا میں گفتگوے مصالحت نہایت دوستانہ انداز میں ہو رہی ہے - گمان غالب یہ ہے کہ آج کے اجلاس میں آخری فیصلہ ہوجایگا - مختلف قوموں کا سوال تو ۹ - ستمبر ہی کو اصولاً طے پاگیا " ! !

معلوم ہوتا ہے کہ مسائل کی اہمیت سے گفتگو بڑھتی جاتی ہے - اینڈریا نوپل کے متعلق تو بلغاریا نے ترکی کے مطالبے کو صاف صاف مان ہی لیا ہے - البتہ کہتی ہے کہ اسکے اردگرد صرف ۲۰ - کیلومیٹر زمین لے لی جاے - (قرق کلیسا) کی نسبت گفتگو ہو رہی ہے - کہا جاتا ہے کہ (مصطفے پاشا) کی نسبت بلغاریا کو اصرار ہے -

بہر حال خواہ کچھہ ہو ' مگر حالات بدل گئے ' اور (مسٹر ایسکوئتھہ) کے دامن میں " ثمرات فتح " کے جو بے شمار خوشے تھے ' اب " فتح مندوں " کو ملنا مشکل ہے !

لنڈن کی صلح کانفرنس نے جو نقشۂ حدود و خطوط سرحد کھینچا تھا ' اور جو شرائط صلح تصنیف کی تھیں ' اب وہ خواب و خیال سے زیادہ نہیں - والامر للہ العلی العظیم !

مسلمان همیشه سے رو رہے هیں که اُن میں باهم اتفاق نہیں ' کوئي متفق علیه لیڈر نہیں - کسي قسم کا ارگنائزیشن نہیں - انکي حالت ایک بے سري فوج کي سي هو رهي هے ' جسکا مسٹر ٹالز جیسا کوئي سپه سالار نہو -

لیکن سر جیمس مسٹن بہادر کي روایت اگر بغیر جرح کے تسلیم کر لي جاے (اور ظاهر هے که تسلیم کرني هي پڑیگي - یه کچهه " مذهبي جنون " کے دیوانے یعني مسلمانوں کي گردن تو هے نہیں ' جو مجروح هونے کیلیے هو) تو اس صورت میں همیں اپني سالها سال کي مایوسیوں میں یک قلم تبدیلي کردیني پڑیگي - وہ کہتے هیں که ایک جماعت کسي " محفوظ " مقام پر (جو هز آنر کے دماغ مبارک کے محفوظ حجرا تخیل کے علاوہ یقیناً کوئي دوسري جگه هے) موجود هے - جسکو یه قوت حاصل هے که کانپور میں جوش نه تها ' اُس نے جوش پیدا کردیا - یہاں کے لوگ ساکت و صامت تھے ' انہوں نے انکو زباں دراز و فغاں سنج بنا دیا - وہ اپني مسجد کے مطلوبه حصے کو مسجد نہیں سمجھاے تھے ' مگر انکے حکم سے مسجد یقین کرکے جان دینے پر آمادہ هوگئے - پهر اتنا هي نہیں ' بلکه تمام هندوستان کے مسلمانوں کے دل اس طرح انکي مٹھي میں هیں که به یک اشارہ ساحرانه و طلسمانه ' سب کے سب انهي کي سي کہنے لگے اور مسجد ! مسجد ! کا هر طرف شور مچ گیا !

سبحان الله ! اگر تمام مسلمانوں پر ایسي طاقت رکھنے والے موجود هیں تو همیں اپني پراگندگي اور نا اتفاقي پر افسوس کرنے کي جگه ' یقیناً هز آنر کي رهنمائي میں انکي تلاش کرني چاهیے - هز انر بوجه اپني رعایا نواز و رحیم و شفیق طبیعت کے اس جماعت سے خوش نہیں ' که اسکے احکام کي بدولت سپه سالار پولیس کو بحکم فرماں رواے کانپور ' چهه سو پچپس کارتوس صرف کرنے پڑے - اور اس طرح علاوہ چند جانوں کے نقصان کے ' گورنمنٹ هند کے فوجي ذخیرہ کا بهي نقصان هوا ' لیکن تا هم اگر اس جماعت کا همیں پته لگ جاے ' تو هم کسي نه کسي طرح هز انر سے اُسکي صفائي کرا دیں گے - هم انسے عرض کرینگے که نفع کثیر کے مقابلے میں نقصان قلیل کو نظر انداز کر جائیے - ایک ایسي طاقتور اور حاکم کل جماعت کے پیدا هونے سے آپکي سات کروڑ رعایا اپني تلاش قدیم میں کامیاب هوتي هے - اُسکا بکهرا هوا شیرازہ جمع هو جاتا هے ' اسکے تمام قومي اور دیني امراض کا علاج اصلي هاتهه آجاتا هے - صاحب نفوذ و اثر پیشواؤں کے بغیر کوئي قوم زندہ نہیں رهسکتي - پس اسطرح کڑوروں انسانوں کو موت کے بعد زندگي نصیب هوتي هے - " رفاہ عام کے کاموں " کیلیے جب مسجد کا ایک حصه لیا جاسکتا هے ' کیونکه عامۂ خلائق کے نفع کثیر کے مقابلے میں ایک مخصوص جماعت کے نقصان قلیل کي پروا نہیں کي جاسکتي ' تو پهر همیشه کیلیے ایک قوم کي زندگي کے مقابلے میں مسجد کانپور کے صرف ایک هي واقعه کي پروا نہیں کرني چاهیے -

بہر حال کسي نه کسي طرح سر جیمس مسٹن میں اور انمیں صفائي هو هي جاے گي ' لیکن هم انکے اشتیاق میں بے چین ' اور انکے دیدار کیلیے مضطرب هیں - کاش کسي طرح انکا کچهه نشان و سراغ مل جاے - مشکل یه هے که اس آسمان کے نیچے سر جیمس مسٹن کے سوا اور کسي ذي روح کو انکي نسبت معلومات نہیں ' اور جب تک وہ رهنمائي کیلیے آمادہ نہوں ' کچهه نہیں هوسکتا -

لکھنؤ میں مسجد کانپور کیلیے لا حاصل ڈیپوٹیشن نے اپنا وقت ضائع کیا - اسکي جگه اگر اس جماعت کي سراغرساني کیلیے التماس پیش کي جاتي ' تو عجب نہیں که هم اپني ایک قدیمي جستجو کي کامیابي کو اپنے سے قریب پاتے -

هز آنر کو اس خون کي بڑي فکر هے که کس کا دامن اس سے تر کیا جاے ؟ کبهي انکو مسلمانوں کا مذهبي جنون یاد آتا هے - کبهي کانپور سے باهر کچهه پر اسرار لوگ نظر آجاتے هیں ' جنکو ایسي عظیم الشان قوتیں حاصل هیں که باوجود کانپور کي بے حسي اور رضا و سکوت کے ' اپنے ایک اشارے پر لوگوں کو میدان جنگ میں لا کهڑا کرتے هیں !

لیکن اگر انهیں صرف اس خون کے بوجهه هي کیلیے کسي دوسرے کاندھے کي تلاش هے تو اسکے لیے اس زحمت فرمائي کي ضرورت نہیں - نه تو وہ مسلمانوں کے مذهبي جنون کي جستجو میں نکلیں اور نه کسي " باهر کي " ایسي عجیب انقلابي طاقت والي جماعت سے خوف زدہ هوں - مسلمانوں کا خون اتنا قیمتي نہیں هے که اسکے لیے اتني پریشاني اٹھائي جاے - وہ صاف صاف کیوں نه کہدیں که اسکي ساري ذمه داري خود مسلمانوں کے موجودہ عهد خونیں پر هے ؟ طرابلس میں هزاروں مسلمانوں کا خون بہا ' کیا هوا ؟ مقدونیا میں هزاروں لاشیں تڑپیں ' پهر کونسي قیامت آگئي ؟ جب خود زمانه انکا خون بہانے پر تلا هوا هے ' تو هندوستان نے کیا قصور کیا تها که اسکي زمین چند قطروں سے بهي محروم رهتي ؟ اسمیں نه سر جیمس مسٹن کا قصور هے ' اور نه انکے الزام سے انهیں گهبرانے کي ضرورت :

چه لازم ست که بد نام قتل ما باشي ؟
ستارہ و فلک و بخت و روزگارے هست !

هز آنر فرماتے هیں :

" سب سے زیادہ میں اُن لوگوں کي سنجیدہ ذمه داري سے متاثر هوا جو خود تو دور اور محفوظ هیں مگر جنهوں نے اپني تقریروں اور تحریروں سے ایک جاهل جماعت کے جذبات کو مشتعل کر دیا اور جن پر خدا اور انسان کي نظروں میں یکساں بہت سا بے ضرورت خون بہانے اور مصیبت لانیکا گناہ عائد هوتا هے - میري دعا هے که آگرہ کو ایسي المناک مصیبت کا کبهي سامنا کرنا نه پڑے "

لیکن یهي مضمون ایک دوسرے سیاح کانپور کي زباني ان لفظوں میں بهي بیان کیا جا سکتا هے ' اور ایک هز انر کے مقابلے میں سات کڑور انکهوں کا مشاهدہ یهي هوگا :

" ان ساري جانفرسا مصیبتوں ' ان انسانیت سوز بے رحمیوں ' اس سفک دماء اور قتل اطفال ' اس نهب و سلب اور قهر و جبر ' بندوقوں کے طوفان اور سنگینوں کي سفاکي ' صدها اشک هاے حسرت اور ناله هاے جانکاہ ' غرضکه ۳ - اگست کے تمام انساني مصائب و هلاکت کي ذمه داري ' عند الله اور عند الناس ' صرف لوگوں پر عائد هوتي هے ' جنهوں نے حکومت کے بلند اور محفوظ تخت پر بیٹھکر مظلوموں کي داد فریاد سے بے رحمانه اغماض کیا - انکے جوش کو بے اصل ' انکے احتجاج کو مصنوعي ' اور انکے قانوني مطالبه کو بے معني بتلایا - تاج برطانیه کي عزت ' اور حکومت کي مذهبي آزادي کي روایات بهول گئے ' اور انهوں نے باوجود فرض انصاف ' فرصت ' اور حق کے ' وہ نہیں کیا ' جس کو کرکے ان تمام خونیں مصائب کو یک قلم روکدے سکتے تھے - اور بالاخر انکا حاکمانه گهمنڈ اور بے نیازانه اغماض ' آج یه اخباروں کے صفحوں پر حروف کي سیاہ پوشي ' اور صحن هاے مجالس میں آہ و فغاں کے دهویں کي صورت میں موجود تها ' مظلوموں کے خون کا سیلاب بنکر مسجد کانپور کي منهدم دیوار پر سے گذر گیا ! !

گیرم که وقت ذبح طپیدن گناہ من
دیدن هلاک و رحم نه کردن گناہ کیست ؟

هم سب کي دلي دعا یه هے که خدا هندوستان کے اور صوبوں کو ایسے حکام کي مصیبت سے محفوظ رکهے "

الهلال

۱۰ شوال ۱۳۳۱

فتح قسطنطنیه

عزل و نصب

غلبت الروم في ادني الارض (۱)

ه - ۸۰۰

دو تصـــویـریں

آجکي اشاعت کے ساتهه دو تاریخي مرقع صفحهٔ تصاویر خاص پر شائع کیے جاتے هیں - بظاهر دیکهیے تو زمانهٔ قدیم کے ایک معرکهٔ انقلاب کي تصویریں هیں ' مگر غور کیجیے تو عبرت و بصیرت کا ایک پیام منقوش اور خطبهٔ مصورہ هے ' جو انقلاب امم کے افسانهٔ غیر مختتم کا دفتر آپکے سامنے کهول دیتا هے !

مسلمانوں کي خلافت و نیابت الهي ' اور وعدهٔ رباني کے ظهور و تکمیل کے صدها مرقعات میں سے یه بهي ایک مرقع عبرت هے -

* * *

دنیا کو شعرا و صوفیا نے عموماً کسي کاروانسرا یا مسافر خانے سے تشبیه دي هے - بعضوں نے اِسے ایک پل قرار دیا هے جو رهنے کیلیے نهیں بلکه صرف ایک بار گذر جانے کیلیے هے - حکومتوں اور قوموں کے عروج و زوال ' اور ایاب و ذهاب پر نظر ڈالیے ' تو یه تشبیه بالکل صحیح هے - اس کاروانسراے ارضي میں حکمراني و تاجداري کے مسافر یکے بعد دیگرے آتے هیں اور جاتے هیں - اپني اپني باري سے هر قوم تاج حکومت پهنتي اور تخت اقبال پر متمکن هوتي هے - پهر قانون انقلاب فیصله صادر کرتا هے اور کسي دوسرے کیلیے جگه خالي کر کے راهي فنا و تنزل هوجاتي هیں :

یکے همي رود و دیگرے همي آید

انقـــلاب امـم

قران کریم نے اسي حقیقت کي طرف یه کهکر اشارہ کیا هے که :

و تلك الایام نداولها بین الناس !

دوسري جگه زیادہ تصریح کي که :

و ما اهلکنا من قریة الا و لها کتاب معلـــوم - ما تسبـــق من امـــة	اور هم نے کبهي کوئي انساني آبادي غارت نهیں کي مگر اسکي تباهي کیلیے ایک میعاد مقررہ پهلے سے لکهي هوئي

(۱) یه آیة کریمه فتح قسطنطنیه کا مادهٔ تاریخ هے " فی ادنی الارض " سے ۸۰۰ - کا ترجمه کیا گیا هے - کیونکه " ارض " کا " ادنی (ض) هے اور اسکے عدد ۸۰۰ هیں -

اجلها و ما یستاخـــرون (۱۵ : ۵)	تهي - کوئي قوم نه اپنے زوال و فنا کے مقررہ وقت سے آگے بڑھ سکتي هے اور

نه پیچهے رہ سکتي هے - جو وقت اسکے لیے مقرر هے ' ضرور هے که اسي وقت وہ دوسروں کیلیے جگه خالي کردے ! "

قانـــون انقـلاب

لیکن وہ قانون انقلاب امم ' اور اجل مقدرهٔ الهي کیا هے ؟ اسکا جواب خود قران کریم نے بار بار اور به اعادہ و تکرار دیا هے :

ذالك بان الله لم یك مغیـــراً نعمة انعمها علی قوم حـــتی یغیـــروا ما بانفسهم ' و ان الله سمیع علیم ۰ (۸ : ۵۵)	" یه انقلاب حالت اسلیے هوا که یه الله کا قانون هے - وہ کسي قوم کو نعمت تاج و تخت اور عظمت و جبروت دیکر پهر اسکو نهیں بدلتا ' جب تک که وہ قوم خود اپني صلاحیت کو بدل نه ڈالے

اور بیشک وہ سمیع و علیم هے "

دوسري جگه فرمایا :

فسیروا في الارض فنظـــروا کیف کان عاقبة المکذبین ؟ (۳ : ۱۳۱)	" تم سے پهلے بهي اس دنیا میں بهت سے انقلابات و حوادث گذر چکے هیں - پس زمین کي سیاحت کرو اور دیکهو

که جن قوموں نے اپنے اعمال سے احکام الهي کو جهٹلایا ' انکا کیا نتیجه نکلا ؟ "

ایک اور موقعه پر فرمایا :

و ما کنـــا مهلك القـــری الا و اهلهـــا ظالمـــون - (۲۸ : ۶۰)	" اور هم انساني بستیوں کو کبهي تباہ و هلاک نهیں کرتے ' مگر صرف اس حالت میں که وہ لوگ قوانین

و احکام الهي سے سرتابي کرتے هیں "

سورهٔ (هود) میں کها :

و ما کان ربـــك لیهلـــك القـــری بظلـــم و اهلهـــا مصلحون (۱۱ : ۱۱۹)	" اور تمهارا پروردگار ایسا بے انصاف نهیں هے که کسي آبادي کو ناحق برباد کردے اور وهاں کے لوگ خوش

اعمال اور نیکو کار هوں "

اسکے علاوہ اور بهت سے مقامات میں اس طرف اشارہ کیا هے - پس یهي وہ قانون الهی هے ' جسکے بموجب قوموں اور ملکوں کے انقلابات هوتے رهتے هیں - دنیا خدا کا ایک گله هے - اور وہ نوبت به نوبت مختلف قوموں کو اپني نیابت دیکر بهیجتا هے تاکه اس گلے کي حفاظت کریں -

کلکـــم راع وکلکم مسئول عن رعیتـــه (الحدیث)	تم سب کي حیثیت کسي گلے کے چرواهے کي سي هے ' اور هر چرواها اپنے گلے کي حالت کا ذمه دار اور مسئول هوتا هے -

جو قوم اس فرض الهی کو ادا کرتي هے ' تاج اقبال اور سریر عظمت پر اسکا قبضه رهتا هے - لیکن جب احکام الهیه کي سرکشي اور نا فرماني میں مبتلا هوجاتي هے ' تو خدا اپني دنیا کو حکم دیدیتا هے که اسکي فرماں برداري سے سرکش و متمرد هو جاے ۔ جو شخص اپنے حاکم کا مطیع نهیں ' اسے کیا حق هے که اسکے ماتحت اسکي اطاعت کریں ؟ ولکل درجات مما عملـوا ' وما ربك بغافل عما یعملون (۲ :)

پهر اس قوم کا دور اقبال ختم ' اور افتاب حیات غروب هو جاتا هے ' اور حکمة الهیـه کسي دوسري قوم کو بهیج دیتي هے ' تا اسکے گلے کي حفاظت کرے ' اور اسکے آگے جهک کر تمام انسانوں کو اپنے آگے جهکاے :

و ربك الغني ذوالرحمه '	تمهارا پروردگار بے نیاز و رحمت فرما

يوناني نبوت

فتح قسطنطنيه کے زمانے میں ایک عجیب یوناني پیشین گوئي شہر میں پھیل گئي تھي - مشہور (گبن) نے اسکو نقل کیا ھے - نادان مفتر حوں کو یقین تھا کہ ترک شہر پر قابض ھو جالیں گے - لیکن جب وہ (سینٹ ایا سوفیا) کے میدان میں پہنچیں گے تو ایک تلوار بکف فرشتۂ غیبي اتریگا ' اور انکو قتل کرتا ھوا سرحد ایران تک بھگا دیگا !

رومیوں کو اسکا یہاں تـک یقین تھا کہ فتح قسطنطینه کے بعد (سینٹ سوفیا) میں جمع ھوگئے اور غافل فرشتے کو چیخ چیخ کر بلانے لگے - فرشتہ تو ضرور رایا - اُس نے اپنے ملکوتي رحم و انصاف سے انکو پناہ بھي دي ' لیکن فاتح قسطنطینه ' سرحد ایران تـک نہ بھگاے گئے !

یہ فرشتۂ فتح و نصرت ' یعنے (سلطان فاتح) جب داخل ھوا ' تو کہتے ھیں کہ (سینٹ سوفیا) کا پادري نماز میں مصروف تھا - نصف پڑھچکا تھا اور نصف باقي تھي - لیکن ترکوں کے داخل ھوتے ھي دیوار شق ھوئي اور پادري آسکے اندر غائب ھوگیا - مشرقي عیسائیوں کو یقین ھے کہ کسي نہ کسي دن مقدس پادري اپني بقیه نصف نماز پوري کرنے کیلیے دیوار سے نکلے گا اور وھي دن ھوگا ' دہ پھر شاخ زرین ھلال سے نکل کر صلیب کے قبضے میں آگئي اور قدیمي مسیحي دارالحکومت مسیحیوں ھي کیلیے ھوجائگا -

انتظـــار غیـــر مختم

صدیوں پر صدیاں گذر گئیں مگر انتظار اب تـک باقي ھے - دیوار شق نہیں ھوتي ' اور مقدس ولي اپني بقیه نمازئے پورا کرنے کا چنداں خواھشمند معلوم نہیں ھوتا - نامرادیوں اور مایوسیوں کے بعد (جنگ بلقان) نے مسیحي امید کي ایک نئي شعاع روشن کي تھي ' اور ۹ - نومبر سنه ۱۹۱۲ - کو (گلڈ ھال) لندن میں (مسٹر ایسکویتھ) نے فتح قسطنطنیه کا ترانۂ صلیبي گایا تھا -

مسٹر ایسکویتھہ کا صلیبي خواب

وہ دیکھہ رھے تھے کہ " باب مسیحیت " کھل چکا ھے ' سینٹ سوفیا کي دیواریں شق ھوگئي ھیں ' صلیبي جنگ کي فراموش شدہ مقدس گیتوں کي متبرک صدائیں گھنٹے کے شور میں ملي ھوئي بلند ھورھي ھیں ' " پر اسرار پادري " اپني انگلیوں سے صلیب کا لاھوتي نشان بناتا ھوا نکلا ھے ' اور روح القدس کا " کبوتر " بنکر صوفیا کے منارے پر بیٹھا رقص نشاط کر رھا ھے !

لیکن افسوس کہ اس صلیبي خواب کي تعبیر بھي الٹي نکلي - بلقاني کروسیڈ کي تقدیس قبل از وقت ثابت ھوئي ' " ثمرات فتح " سے اپنے دامن بھر بھر کر مسٹر ایسکویتھ نے " فتح مند " بلغاریا کي طرف پھینکے ' مگر اُس بد نصیب کے ھاتھہ ایک دانہ بھي نہ آیا - ایڈریا نوپل ھاتھہ آکر پھر نکل گیا ھے - " سینٹ سوفیا " اب تـک " جامع ایا صوفیا " ھے - ناقوس کي صدا اب تـک اُسے نصیب نہ ھوئي ' اور " فتح مند " بلغاریا کي نامرادانہ شکست پر انگلستان خون کے آنسو رو رھا ھے !

و انه لحسرة علي الکافرین '
و انه ھو الحق الیقیـــن '
فسبح باسم ربک العظیم !
(۶۹ : ۲۵)

اور اسمیں کچھہ شک نہیں کہ یہ جو کچھہ کہ ھوا ' کافروں کیلیے موجب ماتم و حسرت ھے ' اور اسمیں بھي شک نہیں کہ یہ ایک یقیني صداقت الٰہي کا ظہور ھے - پس اپنے پروردگار کي حمد و ثنا کرو ' جس نے دشمنان اسلام کو شادماني کي جگھہ حسرت نامرادي میں مبتلا کردیا "

همــوا بمــا لم ینالـــو !

خدا تعالے نے دنیا میں اپنے کاموں کو اپنا نشان قرار دیا ھے - سورۂ (توبه) میں جہاں کفار و منافقین کا ذکر کیا ' وھاں انکي ایک مخصوص حالت یہ فرمائي کہ :

و ھموا بمالم ینـــالوا
(۹ : ۷۵)

اور ان لوگوں نے اسلام کي مخالفت میں وہ کام کرنا چاھا ' جس کو وہ نہ کرسکے !

اس صداقت کي حقیقتیں ظہور اسلام سے لیکر اس وقت تـک ھمیشہ ظاھر ھوئیں - ممکن ھے کہ اپني بد اعمالیوں سے مسلمان اسکے مصداق ثابت نہوں ' لیکن اسلام تو ھمیشہ اپنے اس معجزہ کے عجائب دکھلاتا رھیگا .

پس خدا نے دشمنان اسلام کے ارادوں کي نا کامي و نامرادي کا خاص طور پر ذکر کیا ھے ' اور موجودہ جنـگ اس نامرادي کي ایک نئي شھادۃ عظیمه ھے - جبکہ ترکوں کي نا کامي حد انتہا تـک پہنچ چکي تھي ' جبکہ مسٹر ایسکویتھہ فتح قسطنطنیه کي خبر چند گھنٹوں کے اندر سننا چاھتے تھے ' جبکہ بلغاریا جرمني کي طرح قسطنطنیه میں داخل ھونا چاھتي تھي ' تاکہ عالم اسلامي سے اپني عظمت کا اقرار کرائے ' جبکہ انگلستان مضطرب تھا کہ " باب مسیحیت " کو کھولنے والے " ثمرات فتح " سے محروم نہ رھیں ' جبکہ انکے تمام شیطاني مظالم سے انکار ' اور جبکہ انکي تقدیس و تعظیم سے تمام انگلستان گونج رھا تھا ' اور پھر جبکہ اسلام کیلیے خود مسلمانوں کي تمام انساني کوششیں ختم ' اور ھر طرف سے کامل مایوسي اور انتہائي نا کامي کا ظہور ھوچکا تھا ' تو یکایک اُس بادل کي طرح ' جو انتہائي طپش و حرارت کے وقت یکایک پھیلتا اور نا امیدیوں کو پیغام رحمت الٰہي سے بدل دیتا ھے ' واقعات کا صفحہ الٹا ' اور عقلوں کو متحیر اور ادراک انساني کو عاجز کرتي ھوي آیة نصرة الٰہیه کا ظہور ھوا - چند گھنٹوں کے اندر ھي دنیا پلٹ گئي - انسان جب اپـني کوشش سے ناکام رھکـر تھک گیا تھا ' تو خـدا کا ھاتھہ اپني عـزت کي حفاظت کیلیے بڑھگیا - جہاں کل تـک امید کي شادمانیاں تھیں ' وھاں آج نامرادي کا ماتم ھے ' اور جہاں ناکامي کي مایوسي تھي ' وھاں کامیابي کي برکتیں ھیں :

مستھـم البأســـاء
و الضـــراء وزلـــزلـــوا '
حتی یقـول الـرسـول
و الـــذین آمـنـــوا :
متـــی نصـــر اللــه ؟
الا ! ان نـــصـــر الـلــه
قـــریـــب !
(۲ : ۲۱۰)

یہ وہ لوگ تھے کہ نہایت شدید سختیوں اور مشکلوں میں پھنس گئے اور انکے پاے ثبات ھل گئے ' یہاں تک کہ اللہ کا رسول اور مسلمان چیخ اُٹھے کہ آخر اللہ کي مدد کب آئیگي اگر ایسي سخت مایوسي کے وقت بھي نہ آئي ؟ جواب ملا کہ کیوں مایوس ھوگئے ھو ؟ سن رکھو کہ اللہ کي مدد کا وقت قریب آگیا !

جنگ (بدر) میں مسلمانوں نے مایوس ھوکر نصرۃ الٰہي سے پھر کامیابي حاصل کي تھي ' اور یہي امید بعـد از یاس ' انکي آئندہ استقامتوں کا وسیلہ بني : ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة -(۳ : ۱۱۹)-

موجودہ جنـگ کے ان حوادث کے اندر بھي ھمارے مستقبل کے لیے ایـک درس بصیرۃ موجود ھے - اپني آخـري فرصت سے فائدہ اٹھانا ھے تو اٹھا لیں - ایڈریا نوپل ھاتھہ سے جاچکا تھا اور کامل پاشا کي وزارت نے انگلستان کے آگے سر تسلیم خم کر دیا تھا - اُس وقت کہا جاتا تھا کہ اِن نا کامیوں اور مایوسیوں کے بعد اسکے سوا چارۂ کار ھي کیا ھے ؟

اِن یشــا یـذھبکــم و یستخلف من بعد کــم ما یشاء ' کما انشاکم من ذریــة قــوم آخرین !	ھے - اگر چاھے تو تم کو چھوڑ دے اور تمھارے بعد جس قوم کو چاھے تمھارا جانشین بنا دے ' جیسا کہ دوسري قوموں کي نسل سے تم کو پیدا کرچکا ھے -

ایک اور مقام پر صاف تصریح کردي کہ اسکي نظر اعمال صالحہ پر ھے - اگر تم سرکشي کروگے تو وہ تم سے اپنا رشتہ کاٹ لیگا اور تمھاري جگھہ کسي دوسري قوم کو عزت و حکمراني کا وارث بنا دیگا :

یا ایھا النــاس ! انــتم الفقراء الي اللہ و اللہ ھــو الغني الحــمید - ان یشا یذ ھبکم و یات بخلق جدید و ما ذلك علي اللہ بعزیز (۳۵ : ۱۶)	اے لوگو ! تم اللہ کے فضل کے محتاج ھو - اللہ تو غني و حمیـد ھے - وہ اگر چاھے تو تم کو ھٹـا دے اور تمھاري جگـہ کسی نئي مخلوقات کو لا کھڑا کرے ' اور ایسا کرنا اللہ کیلیے کچھہ مشکل نہیں !

اس قانون کي بنا پر آغاز عالم سے کتني قومیں خدا کي زمین کي وارث ھوئیں اور پھر دوسروں کیلیے جگہ چھوڑ کر خون ظلمت گمنامي میں چھپ گئیں ؟ یہي قانون الہي تھا ' جس نے بني اسرائیل کي عظمت و جبروت کا مسلمانوں کو جانشین اور وارث بنایا ' اور داؤد (ع) کے ھیکل میں جو کچھہ تھا ' وہ ابراھیم (ع) کي قربانگاہ کو نصیب ھوا ' تاکہ آزمایا جاے کہ مسلمان اس امانت کي کیونکر حفاظت کرتے ھیں ؟

ثم جعلنا کم خلائف فی الارض لننظر من بعد ھم کیف تعملون ؟ (۱۰ : ۱۵)	پھر بني اِسرائیل کے بعد ھم نے تم کو زمین کي خلافت عطا کي ' تاکہ دیکھیں کہ تمھارے اعمال کیسے ھوتے ھیں ؟ "

ظہور و تکمیل وعدۂ الہی

اس وعدۂ الہي کا ظہور دنیا کے گوشے گوشے میں ھوا - تیرہ سو برس کے اندر صدھا تخت بچھے اور اٹھے - کتني سلطنتیں قائم ھوئیں اور مٹیں - لیکن اس کارواں سراے اقبال کا آخري قافلہ وہ تھا ' جو سنہ ۶۸۷ - میں وسط ایشیا سے چلا اور بالاخر سنہ ۱۴۵۳ - میں یوناني اور روماني عظمت کے مدفن ' یعنے قسطنطنیہ میں پہنچکر مقیم ھوگیا - یہ بھي انقلاب آباد عالم کا ایک عجیب و غریب تماشا ' اور اس قانون الہي کي ایک عبرت انگیز تعدیل تھي ' جب بیزنطاني حکومت کا مغرور تاج عین اپني عظمت گاہ کے دروازے پر قسطنطین دریگا سیس (آخري فرماں رواے قسطنطنیہ) کے سر سے اتارا گیا تھا ' اور (محمدٌ فاتح) کے سر پر رکھا گیا تھا - پہلا سر خدا کے آگے مغرور تھا ' اسلیے اسکي زمین پر بھي ذات کے ساتھہ ٹھکرایا گیا - دوسرا اسکے سامنے سربسجود تھا ' اسلیے اسکي زمین پر بھي سربلند و مغرور ھوا - وہ جب ۱۴ - مئي سنہ ۱۴۵۳ - کو (سینٹ رومانس) کے عظیم الشان پھاٹک سے شہر میں داخل ھوا تو اپنے گھوڑے کي پشت پر سجدۂ عبودیت میں جھکا ھوا تھا !

فتح قسطنطنیہ

اس مرقع میں دو تصویریں ھیں - پہلي تصویر فتح قسطنطنیہ کا آخري معرکہ ھے ' جب دروازۂ شہر کي دیوار پر یوناني و روماني عظمت کي الوداع تھي ' اور چند گھنٹوں کے بعد اس انقلاب کي گھڑیاں پوري ھوجانے والي تھیں ' جو (سینٹ سوفیا) کے مسیحي معبد کو خداے واحد کي پرستش گاہ کي صورت میں بدل دینے والا تھا -

دوسري تصویر (سلطان محمد فاتح) کے اولین داخلۂ شہر کي ھے ' جس نے (سنیت سوفیا) کے دروازے کے سامنے پہنچکر اپني سواري روک لي تھي - کیونکہ اسکے اندر شہر کي بقیہ آبادي جمع ھوکر (مریم) کے خاموش بت کے آگے چیخ رھي تھي ' تاکہ وہ انکي سن لے اور اپنے آسماني فرشتے کو انکي مدد کیلیے بھیج دے -

لیکن (مریم) کا مسکین بت بدستور چپ رھا ' کیونکہ وہ پرستاران حي و قیوم کے نیزوں سے خود بھي محفوظ نہ تھا -

جسطرح کہ اسکا بیٹا پیلا طوس کي عدالت سے بچنے کیلیے اپنے باپ کے سامنے بہت گڑگڑایا تھا کہ " ایلي ایلي لما سبقتني " خدایا ! میرے منہہ سے موت کے پیالے کو ھٹالے ! (مرقس ۱۴ : ۳۶) لیکن بالاخر وہ نہ ھٹا اور رومي سپاھیوں نے اسکي ھتیلیوں میں میخیں ٹھونک کر صلیب پر چڑھا دیا !

اسي طرح آج اسکي ماں بھي بے بس تھي - وہ جو اپنے بیٹے کو نہ بچا سکا ' اپنے بیٹے کے پرستاروں کي مدد سے بھي غافل ھوگیا - عین اس وقت ' جبکہ وہ اسماني فرشتے کیلیے چشم براہ تھے ' دروازہ ٹوٹا اور فاتحوں کي مہیب صورتیں انکي طرف بڑھتي ھوئي نظر آئیں ! جن میں سب سے آگے نوجوان (سلطان محمد) تھا -

وہ آسمان کا فرشتہ نہ تھا ' مگر زمین کا ایک رحم دل فرزند ضرور تھا - اور آسمان کے فرشتوں نے نہیں بلکہ ھمیشہ زمین کے فرشتہ خصلت انسانوں ھي نے زمین پر کام کیا ھے ! !

اس نے آتے ھي تمام باشندگان شہر کو امان دیدي - اسکے رحم و انصاف کا سخت سے سخت متعصب مسیحي مورخوں کو بھي اعتراف کرنا پڑا ھے -

توصیۂ عبــرت

غرضکہ یہ تصویریں قومي عروج و زوال ' ایاب و ذھاب ' اور عزل و نصب الہي کا ایک عبرت انگیز مرقع ھیں ' جنمیں ایک قوم عظمت وکمال کي متاع تاراج کرکے اپنے سریر فرماں روائي سے رخصت ھو رھي ھے ' اور شہر کے دروازے پر جو کچھہ ھو رھا ھے ' یہ گویا جانے والے قافلے کا الوداعي نظارہ ھے ' جہاں حسرت و نامرادي اسکي مشائعت کیلیے موجود ھیں !

دوسرا مرقع فتح یابي و فیروز مندي کا نیا قافلہ ھے جو انھي راھوں سے گذر کر شہر میں داخل ھو رھا ھے ' جہاں سے کچھہ دیر پہلے اسکے پیشرو نکل چکے ھیں ' اور پچھلے قافلے کي خونین نشانیاں جا بجا ابھي باقي ھیں !

لتفتحــن القسطنطنیہ

ساڑھے چار سو برس گذر گئے ' مگر اب تک یہ قافلہ یہیں مقیم ھے - انقلاب و تغیرات کے کتنے ھي اوراق تھے جنکو دست حوادث نے الٹا ' مگر یہ مرقع ایاب و ذھاب امم ' ابتک بدستور انظار عالم کے سامنے توصیۂ عبرت و بصیرت کیلیے موجود ھے ! !

امام (احمد) نے مسند میں ایک حدیث روایت کي ھے .

لتفتحن القسطنطینہ ' ونعم الامیر امیرھــا ' ونــعــم الجــیش جیشھا ! (الحــدیث)	قسطنطنیہ فتح کیا جائیگا - کیا اچھا وہ امیر ھے جو اس فوج کا امیر ھو ' اور کیا اچھي ھے وہ فـوج ' جـو اس فتـح عظیـم کو حاصل کرے !

پہلي صدي ھي سے قسطنطنیہ پر اسلامي فوجکشي شروع ھوگئي تھي - امیر معاویہ کے عہد میں اسي کي دیواروں کے نیچے حضرت ابو ایوب انصاري نے راہ جہاد میں جام شہادت پیا ' اور اپنے بعد آنے والے مجاھدین اسلام کے استقبال کیلیے وھیں رھگئے - بالاخر آٹھویں صدي میں (سلطان محمد فاتح) کے ھاتھوں یہ پیشین گوئي پوري ھوئي ' اور ابتک اسکي صداقت غیر متغیر ھے !

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحه

ملک حبش میں ایک اسلامی حکومت

(۲)

دربار حبش میں دعوة اسلام

حبش میں ایک اسلامي حکومت کے ظهور و قیام کے حالات لکھنا مقصود هیں ' ورنه هجرة حبشه کے واقعات میں بہت سے امور تفصیل طلب تھے -

علي الخصوص قریش مکه کے معاندانه مساعي و تدابیر' اور باوجود مسلمانوں کي منتها درجه بے سروسامانی و بیکسي کے کامیابي و فتح یابي -

پروف دیکھتے هوے گذشته نمبر میں خیال هوا تھا که واقعهٔ هجرة حبشه کي کسي قدر مزید تفصیل کردیں اور اسکے بعد آگے بڑھیں ۔ لیکن وقت بہت کم تھا ' اسلیے مرتب صفحات میں ترمیم نه هوسکي - آج چاهتے هیں که گذشته نمبر کے بقیه حصے کو شروع کرنے سے پہلے بطور تتمهٔ و تعلیق ' هجرة حبشه کي تشریح مزید کردي جاے ۔ گذشته نمبر کے دوسرے کالم میں جہاں هجرة کا ذکر هے ' مندرجهٔ ذیل سطور کو اسکا بقیه تصور کیا جاے ۔

(ابن هشام) نے اپني سیرة میں حضرة ام سلمه سے اس بارے میں روایات نقل کي هیں ' جو منجمله مهاجرین حبش کے تھیں - وہ کہتي هیں که نجاشي نے همارے ساتھه نہایت عمده سلوک کیا ۔ هم بازادي اپنے اعمال مذهبی ادا کرتے تھے اور چین اور آرام سے رهتے تھے - همارے خلاف وہ کوئي بات نه سنتا ' اور نه همیں کوئی مخالف اذیت پہنچا سکتا تھا ۔

لیکن جب قریش نے همیں ایک گوشهٔ عافیت میں محفوظ دیکھا ' تو یہاں بھي ظلم و ستم سے باز نه رهے - انهوں نے حجاز کي بہتر سے بہتر اور قیمتي سے قیمتي اشیا تحائف کیلیے جمع کیں ' اور نه صرف نجاشي کیلیے ' بلکه حبش کے تمام بطریقوں اور پادریوں کیلیے بھي طرح طرح کے هدایا فراهم کیے - اس سے مقصود یه تھا که تمام ملک کو وہ همارے برخلاف سازش کرنے کیلیے آماده کرسکیں -

جب سامان فراهم هوگیا تو عبد الله بن ربیعه اور عمر ابن العاص کو اس مهم کیلیے منتخب کیا اور وہ تمام تحائف و هدایا لیکر حبش پہنچے -

قریش مکه نے ان لوگوں کو هدایت کردي تھي که حبش پہنچکر پہلے نجاشی سے ملاقات نه کریں ' کیونکه ممکن هے که وہ اعیان دربار و رؤساء دینیه سے مشورہ کرے اور مشورہ کا نتیجه همارے خلاف نکلے - پہلے کچھه دنوں قیام کرکے ملک کے تمام بطریق و رؤساء کلیسا سے ملاقات کرلینا - ان میں سے هر ایک شخص کو تحفه تحائف دیکر موافق بنا لینا ' اور جب یه سازش مکمل هوجاے تو پھر دربار کا رخ کرنا !

چنانچه اس وفد نے یہي طریقه اختیار کیا اور تمام بطریقوں سے ملکر کہا :

"همارے ملک کے چند سفیهه اور مفسد لڑکے هیں جنهوں نے همارا دین چھوڑدیا اور آپ لوگوں کا دین بھي اختیار نہیں کیا - ایک نیا مذهب انهوں نے نکالا هے جس سے آپ اور هم ' دونوں بالکل ناواقف هیں ' اور کبھي اسکے احکام سننے میں نہیں آے - وہ بھاگ کر آپ کے ملک میں آگئے هیں - انکے بارے میں پادشاہ سے التجا کریںگے - آپ اسے مشورہ دیں که اُن لوگوں کو همارے حوالے کردے " -

اسکے بعد وہ دربار نجاشي میں پیش هوے اور تحائف کے گذراننے کے بعد انہي الفاظ میں اپني خواهش ظاهر کي - نیز کہا که " همیں ان لوگوں کي قوم کے اشراف و اعیان اور اباؤ اعمام نے بھیجا هے تاکه آپ انہیں همارے حوالے کردیں "

تمام بطریقوں نے بھي انکي تائید کي اور کہا که انکي درخواست لایق پذیرائي اور انکي خواهش بالکل حق بجانب هے -

لیکن نجاشي یه سنتے هي غضب ناک هوگیا - اس نے اپنے درباریوں پر نظر ڈالي اور کہا که یه کیسي بات هے جو تم مجھسے چاهتے هو ؟ میں ایسے لوگوں کو بغیر تحقیق و تفتیش کیونکر انکے حوالے کردوں جو میرے ملک میں پناہ لینے کیلیے آئے هیں ؟ میں انکو بلاتا هوں اور انکے مقابلے میں اصل حقیقت پوچھتا هوں - اگر ان لوگوں کا بیان صحیح ثابت هوگیا تو پھر البته انکي درخواست لائق قبول هوگي -

چنانچه نجاشي نے مسلمانوں کو طلب کیا اور پوچھا :

" وہ کونسا دین هے جو تم نے اختیار کیا ' جسکي وجه سے تم نے اپني قوم کے دین کو بھي ترک کردیا اور همارے دین مسیحي کو بھي اختیار نہیں کیا ؟ "

مهاجرین مسلمین کي جماعت میں سے جعفر بن ابی طالب (حضرة امیر علیه السلام کے بھائي) کھڑے هوے اور اُنهوں نے جواب میں تقریر کي :

ساتویں صدي کے ایک داعي اسلام کي تقریر

" اے پادشاہ ! هم ایک وحشي قوم تھے - بتوں کو پوجتے تھے ' مردار کھاتے تھے ' فواحش میں مبتلا تھے ' قطع رحم اور قمار بازي همارا شیوہ تھا ' اور هم میں سے هر قوي ضعیف کو تباہ کردیتا تھا -

یه حالت تھي که رحمت الهي جوش میں آئي اور خدا نے ایک مقدس رسول هماري طرف بھیجا ' جو هم هي میں کا ایک فرد تھا - جسکے نسب کي بزرگي ' خصائل کي پاکیزگي ' اخلاق حسنه کي عظمت کا هم میں سے هر شخص کو علم اور اعتراف هے - پس وہ آیا اور اُس نے الله کي طرف هم سب کو دعوت دي که اسکي یگانگت کا اقرار کریں ' اس کے آگے جبین نیاز جھکائیں اسکے سوا اُن سب معبودان باطل کو چھوڑ دیں ' جنکي جہل و نادانی سے هم اور همارے آباؤ اجداد پوجا کرتے آئے هیں - اس نے

لیکن خدا کي نصرت نے (انور بے) کي صورت میں ظهور کیا ' اور ۲۳ - جنوري کو انجمن اتحاد و ترقي نے زمام حکومت پهر اپنے هاتهوں میں لي - اتحادي وزارت مایوسیوں سے بے خبر نه تهي ' مگر اس نے دیکها که اگر آخري نا کامي مقدر هو هي چکي هے ' تو خود اس کو لینے کیلیے کیوں دوڑیں ؟ جتني مهلت اور ملے سعي و جهد سے باز نه آئیں - کسے معلوم که کل کیا هونے والا هے ؟ ممکن هے که کوئي سبیل نجات پیدا هو جاے :

چوں دمبدم عنایت توفیق ممکن ست
در تنگ نائے نزع نه کوشد کسے چرا ؟

پهر جو کچهه هوا وہ ظاهر هے - مایوسی کامل پاشا کیلیے بهي تهي اور مرحوم شوکت کیلیے بهي - پہلے نے سررشتۂ صبر و استقلال هاتهه سے دیدیا - اسکا نتیجه جو کچهه تها ' معلوم هے - دوسرے نے صبر و استقامت کي راہ اختیار کی - اسکا نتیجه آج تمام عالم کو حیرت و تعجب کا پیغام دے رها هے !! فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

مشہد اکبر

آج (شہادت ا؟ د کانپور) کے حوادث خونیں همارے سامنے هیں - اگر مسلمانوں نے " استعینوا بالصبر و الصلواة " پر عمل کیا اور سررشته صبر و استقامت اور جد و جهاد کو هاتهه سے ندیا ' تو انکي کامیابي یقیني و قطعي هے ' اور مایوسیوں هي کے اندر سے بشارت امید ملنے والي هے -

پر اگر همت هار بیٹھے ' اور خداے عزیز و حکیم کا ' جو انکا هر حال میں ساتهه دیتا هے ' ساتهه نه دیا ' تو پهر ان نتائج معزنه اور عواقب الیمه کیلیے هندوستان کے هر مسلم باشندہ کو طیار رهنا چاهیے ؟ جن کو اس وقت صرف عاقبت بیني هي کي دوربین سے دیکها جاسکتا هے : فبائی حدیث بعد الله وایاته یومنون ؟

آج کي اشاعت کے " برید فرنگ " میں ایک نوٹ " همرا بمالم ینالو " کے عنوان سے درج کیا گیا هے - اس میں " ریویو اف ریویوز " لنڈن کے ایک مضمون کا اقتباس هے - نه صرف انگلستان ' بلکه تمام یورپ کا یه مشهور رساله بلغاریا کي نا کامیوں پر ماتم کرتا هے ' اور متحسر و متالم هے که بلغاریا کو فتح مندي کے بعد پهر ذلت و نا مرادي نصیب هوئي - اس مضمون کي تحریک انهیں سطور کو پڑهکر هوئي تهي اور اسي لیے اسکا عنوان بهي " همرا بمالم ینالوا " قرار دیا گیا -

معاهدہ رومانیا و بلغاریا

چونکه حکومت بلغاریا نے رومانیا کے مطالبات سے ؟ اتفاق کرلیا تها ' اسلیے بخارست میں اس خط (لائن) کے متعلق صاف صاف گفتگو کرنے میں تاخیر نہیں کی گئی ' جو آیندہ سرحد ڈوبرڈجا (Dobrudja) کو نشانزد کرنے والی هے -

ایک هي جلسه نے دونوں ملکوں میں اختلافات باهمي کے تصفیه کي طرف رهنمائي کي - ترتوکائي (Turtukai) ڈوریچ (Baltchik) اور بالچک (Baltchik) ان تینوں شهروں سے مغرب و جنوب میں ' دس اور پندرہ میل کے مابین ' نئي سرحد شروع هوتی هے -

اسطرح رومانیا کو ایک دفاعي سرحد مل گئي هے ' اور وہ اب قلعه هاے شملا (Shumla) اور رستچوک (Rustchuk) کے انهدام کي بابت اپنا دعوی واپس لیتی هے -

اس اتفاق (اگریمنٹ) کے شرایط اس عهد نامۂ عام میں شامل کردیے جاینگے ' جو پانچوں سلطنتوں کي تصدیق کے بعد بخارست میں پیش کیا گیا تها -

حادثۂ کانپور

زمیندار لاهور میں حسب ذیل مراسله شائع هوا هے :

جناب ایڈیٹر صاحب - تسلیم - میرا ایک مقدمه اپیل رام ناتهه اپیلانٹ بنام درگا پرشاد وغیرہ رسپانڈنٹان عدالت ججي کان پور میں تها - میں یکم اگست سے ۱۸ - اگست تک کانپور میں رها ۳ - اگست کا واقعه مسلمانوں کا نسبت مسجد مچهلي بازار میرے سامنے هوا - هم نے اپني آنکهوں سے دیکها که جاے وقوعه کے علاوہ شهر میں جهاں مسلمان نظر پڑے بندوقوں کي فیر سے هلاک کر ڈالے گئے ' اور جاے وقوعه یعنے مسجد میں تو بے انتها مسلمانوں کو گولیوں نے فنا کر ڈالا اور کوئي ڈیڑه سو لاشیں بوروں میں بند کو کے جبکه هم اشنان کرتے تهے دریا میں عجلت کے ساتهه پهینکدي گئیں - یه بات قابل مشتهر کرنے کے هے - اگر آپ لوگ یا وکیل ملزمان کانپور اس امر کا کافي اطمینان هم کو دلائیں که سچي بات کهنے میں گورنمنٹ هم سے ناخوش نه هوگي تو هم شهادت دینگے اور یه سب حال مفصل جو هم نے دیکها تها بیان کرنے کے لیے تیار هیں - صرف هم یه ؟ل کرتے هیں اور ڈرتے هیں که گورنمنٹ و حکام هم سے بهت ناراض هونگے -

پنڈت رام ناتهه اوستهي زمیندار موضع مینڈها پرگنه گروال - ضلع باندہ

انگلستان بلغاریا کو اشتعال دلا رها هے

مسالۂ سرحد میں ترکی کی طرف دول یورپ کے میلان کا محور بعض ممالک پر اسکے قبضه کے جواز و عدم جواز کے اندر نہیں هے ' بلکه صرف وہ امید هے ' جو ترکي کي حکومت ان ممالک کے بقاء و قیام کے لیے رکهتي هے -

۸ - اگست سنه ۱۹۱۳ع کے (نیر ایسٹ) کي راے میں یه دعوي بیکار هے که انجمن اتحاد و ترقي ان ممالک کے کسی حصه کی حکومت کے بارے میں بهي اعتبار پیدا کرسکتی هے جو معاهدۂ لنڈن کي رو سے ترکوں کے لیے چهوڑ دیے گئے هیں - وہ بلغاریا کو اشتعال دلاتا هے که بلغاریا اپنے حکام کی مجذونانه و بے اصول ڈپلو میسی کے خمیازے میں ان مصائب سے دو چار هوئي هے " با ایں همه اس قوم کي روح اور قابلیت ابهي باقي هے - اگر ضرورت هوئي تو وہ صحیح ترین نگراني کي ماتحتي میں کسي دن اس فیصله کي تنسیخ کي کوشش کے لیے اپنے آپ کو مدعو محسوس کریگي ' جسمیں ناانصافي یا انتهائی تذلیل کي بو آتي هے "

یه هے اسلام و اهل اسلام کي خدمت ' جو نیر ایسٹ کر رها هے ' اور جس کے عوض میں گورنمنٹ اس کو هندوستان کے خزانے سے امداد دے رهي هے ! و ان الظالمین بعضهم اولیاء بعض ' والله ولی المتقین (۸۱ : ۵۴)

مسجد کانپور مچهلي بازار

کے روزانه مفصل و مستند حالات اور عدالت کی کل کارروائي شائع کرنیکا اخبار آزاد کانپور نے انتظام کیا هے - اجلاس عدالت کي پوري کاروائي دوسرے روز صبح کو شائع کردیجاتي هے - ان پرچوں کي ایک روپیه ماهوار قیمت مقرر کیگئي هے - اشاعت پر پرچه برابر ڈاک سے ارسال هوتے رهیں گے - مني آرڈر بنام منیجر آزاد کانپور آئے - واقعه ۳ - اگست سے آخر ماہ تک کے کل حالات بهي موجود هیں - قیمت ایک روپیه

منیجر آزاد - کانپور -

بیڑوں پر کتنا روپیه صرف کیا ' اور اس باره سال کے اندر دونوں کي بحري طاقت میں ترقي کي نسبت کیا رهي ؟

قواء بحریہ انگلستان و جرمني

۱۹۰۰ سے ۱۹۱۳ تک

سنه	انگلستان	جرمني
۱۹۰۰	۹۷۸۸۱۴۶ پونڈ	۳۴۰۱۹۰۷ پونڈ
۱	,, ۱۰۴۲۰۲۵۶	,, ۴۹۲۱۰۳۶
۲	,, ۱۰۴۳۶۵۲۰	,, ۵۰۳۹۷۲۵
۳	,, ۱۱۴۷۳۰۳۰	,, ۴۳۸۸۷۴۸
۴	,, ۱۳۵۰۹۱۷۶	,, ۴۲۷۵۴۸۹
۵	,, ۱۱۲۹۱۰۰۲	,, ۴۷۲۰۲۰۶
۶	,, ۱۰۸۵۹۵۰۰	,, ۵۱۶۷۳۱۹
۷	,, ۹۲۲۷۰۰۰	,, ۵۹۱۰۹۵۹
۸	,, ۸۶۶۰۲۰۲	,, ۷۷۹۵۴۹۹
۹	,, ۱۱۲۲۷۱۹۴	,, ۱۰۱۷۷۰۶۲
۱۰	,, ۱۳۲۷۹۸۳۰	,, ۱۱۳۹۲۸۵۶
۱۱	,, ۱۵۰۶۳۸۷۷	,, ۱۲۲۵۰۲۶۹
۱۲	,, ۱۳۹۷۲۵۲۷	,, ۱۱۷۸۷۵۶۵

اس نقشه کو بنظر امعان دیکھیے - صاف نظر آئیگا که جرمني نے سنه ۱۹۰۰ ع میں جسقدر روپیه (یعني ساڑھے تین ملین پونڈ) صرف کیا تھا ' سنه ۱۹۱۲ ع میں اس سے سه چند بلکه اس سے بھي زائد (یعني قریباً ۱۲ - ملین پونڈ) صرف کیا - اسکے مقابلے میں انگلستان نے سنه ۱۹۰۰ - سے سنه ۱۹۱۲ - تک صرف چار ملین پونڈ صرف کیے !

اسکا قدرتي نتیجه یهي تھا که جرمني کے بحري قوی میں ۲۴۷ - في صدي ' مگر انگلستان کے بحري قوی میں صرف ۳۳ - في صدي کا اضافه هوا -

ضرور تھا که جرمني کے یه سرگرم مساعي انگلستان ایسے بیدار اور عاقبت اندیش ملک کي نظروں میں کھٹکتے اور وہ کم ازکم علي وجه الظن و التخمین ' اس غایت اصلي کو ضرور معلوم کرلیتا جو اسمیں پوشیده تھي -

اسیطرح یه هوا که جرمني نے اپنے مقصد کا بالکل اعلان شروع کردیا - ترقي کے پہلے هي سال یعني سنه ۱۱ - ع میں جب بحري لائحه (پروگرام) جرمن مجلس النواب (ریشتاگ) میں پیش کیا گیا تو اسمیں جنگي جہازوں کے لیے مبلغ خطیر کا مطالبه کرتے هوے وزیر جنگ نے کہا :

" جرمني کو اتنے بڑے بیڑے کي ضرورت هے که اگر کبھي دنیا کي سب سے بڑي بحري طاقت سے بھي جنگ هو جاے تو اسکے تفوق و برتري کو معرض خطر میں ڈالدے "

جرمني کے اس اهتمام و اعتناء اور مجاهر عزم مساوات و همسري نے انگلستان کو مجبور کیا که وہ اپني ناطرفداري کو خیرباد کہکے محالفت روس و فرانس میں شامل هو جاے -

انگلستان کو یه ترغیب اسلیے اور بھي هولي که جنگ روس و جاپان نے اتحاد فرانس و انگلستان کو کمزور کردیا تھا - پس اگر انگلستان روس کے ساتھه شامل نه هوتا ' تو اس صورت میں جرمني کي طاقت اپنے حلیفوں کي بنا پر انگلستان اور محالفت روس و فرانس ' دونوں کي علحده علحده طاقتوں سے زیاده هوجاتي اور ظاهر هے که یه صورت یورپ کے لیے عموماً اور انگلستان کے لیے خاصکر کسدرجه خطرناک تھي ؟ -

سنه ۱۹۰۷ع میں انگلستان با قاعده محالفت روس و فرانس میں داخل هوگیا ' اور یه محالفت ثلاثیه ' " مفاهمت ثلاثیه " کے نام سے موسوم هوئي -

محالفت ثلاثیه صرف ان تین حکومتوں هي کي نه تھي ' بلکه دراصل رباعیه بلکه خماسیه تھي - اسلیے که جرمني کو دولت عثمانیه اور رومانیا کي دوستي پر بھي اعتماد تھا - اسکو یقین تھا که اگر یورپ میں جنگ چھڑ گئي تو یه دونوں محالفت ثلاثیه کي مدد کرینگے - جرمني ' آسٹریا ' اور اطالیا نے اپنے اپنے سفیر بخارست بھیجے که محالفت ثلاثیه کے ساتھه رومانیه کے رشتۂ الفت و مودت کو قائم رکھیں - جرمني نے اپنے اشخاص ' اسلحه ' اور مال سے ترکوں کي مساعدت کي ' اور جب قیصر جرمني سنه ۱۸۹۹ ع میں دمشق گیا تو ایک دعوت میں جو خاص اسکے لیے کی گئي تھي ' یہاں تک کہدیا که وہ آل عثمان اور ان تمام لوگوں کا دوست هے جو انکي خلافت کا اعتراف کرتے هیں " ! !

جرمني برابر دولت عثمانیه کي تقویت کي کوشش کرتي رهي کیونکه اسکو یقین تھا که جس طرح روس کي نقصان رساني کا ذریعۂ وحید رومانیا هے ' اسیطرح اسکا عقیده تھا که شاهنشاهي انگلستان کی تهدید و تضعیف پر قادر وحید صرف دولت عثمانیه هے -

جرمن ڈاکٹروں میں جنرل وان برنهارڈي کا پایه سب سے زیاده بلند هے - اسے امور جنگ کے متعلق مهارت تامه ' اور اس موضوع پر تصنیف و تالیف اور انشاء فصول و مقالات میں قدرت کامله حاصل هے - وہ اپني ایک نوتالیف کتاب میں لکھتا هے :

" ترکي هي ایک ایسي سلطنت هے جو انگلستان کو نقصان پہنچا سکتي هے - کیونکه نهر سویس شاهنشاهي برطانیا کے جسم کي شه رگ هے "

ایک دوسري کتاب میں لکھتا هے :

" جرمني کے لیے ترکي کا رشته لازمي هے - اسکو چاهیے که ترکي کو محالفت ثلاثیه میں داخل کرلے اور اطالیا کو جنگ سے باز رکھے - کیونکه یهي ایک سلطنت هے جو مصر میں انگلستان کے موقف (پوزیشن) اور هندوستان کے مختصر سے راستے کو خطرے میں ڈالسکتي هے - روس اور انگلستان کے ساتھه همیں جنگ کي تیاري کرني هے تو ترکی کو اپني جماعت میں ملالینا بھي ضروري هے "

ڈاکٹر باک ایک بہت بڑا سیاح هے - وہ اپني کتاب میں جو سنه ۱۹۱۱ ع میں شائع هوئي هے ' لکھتا هے :

" انگلستان پر جرمني کی کامیابی کی یه صورت نہیں هے که جرمنی اس پر بحر شمال کی طرف سے فوجکشی کرے - بلکه اسکی تدبیر یه هے که اسکے هاتھه سے مصر نکال لے - کیونکه جب مصر اسکے هاتھه سے نکل جائیگا تو نهر سویس پر اسکا اقتدار بھی فنا هو جائیگا - اور جب نهر سویس اسکے اقتدار و تسلط سے نکل آئیگي تو هندوستان اور مشرق قریب کا مختصر ترین راسته بھی اس کے لیے بند هو جائیگا - ان مقامات میں اسکا موقف شاهنشاهی کا مخدوش اور خطرات میں محصور هو جانا بالکل آسان هے - اغلب یه هے که اس کا اثر افریقیه کي برطاني مستعمرات (نوآبادي) پر بھي پڑے - پھر اگر دولت عثمانیه مصر پر دوباره قابض هوگئي ' تو یقیناً هندوستان کے ۶۰ - ملین مسلمانوں پر اسکے غلبهٔ و تسلط کو ایک سخت دھکا لگے گا ' اور ایران و افغانستان میں بھي اسکا موقف تنگ هو جائگا - پس عثماني فوج کي تقویت و تنظیم اور دولت عثمانیه کي مالي مساعدت همارا ایک اهم فرض هے - عثماني قوت جتني زیاده هوگي ' انگلستان اتنا هي زیاده ضعیف هوگا "

هم كو حكمت و دانائي كي تعليم دي - اچهے كاموں كا حكم ديا - اس نے بتلايا كه سچائي كو اختيار كرو - كسي كي امانت لو تو ادا كردو - اپنے اعزا و اقارب كے حقوق كو نه بهولو - همسايه كے ساتهه بهلائي كرو - فواحش كے نزديك نه جاؤ - انسان كا خون نه بهاؤ - فتنۂ و فساد سے بچو - يتيموں كا مال نه كهاؤ - كسي پر تهمت نه لگاؤ - صرف الله هي كي پرستش كرو - پانچ وقت نماز ادا كرو - اپنے مال ميں فقرا كا بهي ايك حصه سمجهو - اور اسي طرح اور تمام برائيوں سے بچنے اور بهلائيوں كے اختيار كرنے كي طرف اس نے هم سب كو بلايا -

يهي دين جديد هے جسكو وه ليكر آيا' اور يهي تعليم هے جسكے ليے هم نے اپني قديمي بت پرستي اور جهالت و ناداني كو خير باد كها - اسپر هماري قوم هماري دشمن هوگئي اور هم پر طرح طرح كے ظلم و ستم كرنے لگي - يهاں تك كه هم پر عرصۂ حيات تنگ هوگيا اور بے بس هوكر ترك وطن پر مجبور هوگئے - پهر بهي هم كو چين سے الله كي بندگي كرنے كي مهلت نهيں ملتي' اور اے پادشاه حبش! يه لوگ يهاں بهي پهنچ گئے هيں تا كه هم كو پهر وهاں ليجائيں اور پتهر كي پوجا چهڑ كر آسمان و زمين كے مالك كي پرستش كرنے كا هم سے انتقام ليں "

نجاشي پر نزول روح القدس

حضرة جعفر تقرير كر رهے تهے اور صداقت الهي اندر هي اندر چپکے چپکے اپنا كام كر رهي تهي - جب وه خاموش هوے تو نجاشي پر ايك عالم مدهوشي طاري تها - اس نے پوچها كه تمهارے نبي پر كوئي كتاب بهي اتري هے؟ اور اگر اتري هے تو تم اسميں سے كچهه سنا سكتے هو؟

حضرت جعفر نے سورة مريم كي تلاوت شروع كي اور نجاشي پر جوش تاثر سے عالم رقت طاري هوگيا - وه بے اختيار چيخ اٹها:

" بيشك بيشك! يه وهي صداقت كي روشني هے جو مسيح ابن مريم كي صورت ميں چمكي تهي' اور يه دونوں نور ايك هي مشكواة قدس سے نكلے هيں - قسم خدا كي - ميں ان پرستاران خدا كو كبهي تم ظالموں كے حوالے نهيں كرسكتا - جاؤ اور اپني درخواست واپس ليجاؤ! "

(سيرة ابن هشام بر حاشيۂ زاد المعاد - جزء اول - صفحه ۱۸۰)

اعـــلان

صدارت اجلاس هفتم آل انڈيا شيعه كانفرنس

شيعه كانفرنس نے عالي جناب آغا حسن صاحب قبله مد ظله العالي كو اجلاس هفتم شيعه كانفرنس كيلئے صدر تجويز كيا تها - جناب ممدوح نے اپنا قائمقام عالي جناب معلى القاب انريبل نواب سيد محمد صاحب بالقابه مدراس كو قرار ديكر صدر نشين اجلاس مذكورة كا تجويز فرمايا هے اور جناب نواب صاحب ممدوح نے منظوري اپني بهي بهيجدي هے -

(سيد على غضنفر عفي عنه)

ترجمه اردو تفسير كبير

نصف قيمت اعانة مهاجرين عثمانيه ميں شامل كي جائيگي - قيمت حصة اول ۲ - روپيه - ادارة الهلال سے طلب كيجيے -

اختلال تـــوازن دول

از ايك كاتب سياسي شهير: مسٹر هوالس داركر

ايك بڑي ضروري چيز يه بهي هے كه موجوده زمانے كے اهم سياسي مسائل كي' جنكا ذكر كثرت كے ساتهه عام مباحث' واقعات' تار برقيوں' اور اخباروں ميں هوتا هے' ايك مرتبه اس طرح تشريح كردي جاے كه اخبار بيں طبقه كي معلومات انپر حاوي هوجاے اور پهر وه هر معامله پر فهم و واقفيت كے ساتهه غور كر سكيں -

" توازن دول " كا ذكر آجكل اكثر هوتا هے مگر بهت سے لوگ اس كي پوري حقيقت سے واقف نهونگے - آج هم ايك مشرح مضمون اس كے متعلق شائع كرتے هيں -

وه سياست' جسكا مركز نظر توازن قوى هے' نهايت قديم و ديرينه سال هے' بلكه اسكي ابتدا عمران و آبادي عالم كے آغاز سے هے - اسكا مقصد ساده و صاف الفاظ ميں يه هے كه " كسي ايك سلطنت كي قوت اتني نه بڑهے كه وه تمام عالم كو اپنے زير نگيں كرلے "

اس سلسله ميں وليم فريڈرك اعظم شاه پروشيا كے چند فقرے قابل اقتباس هيں جو گو تعداد ميں كم اور مختصر هيں' مگر اس سياست كے اكثر پهلوؤں پر مشتمل هيں - اس نے ايك موقع پر كها تها:

" امن يورپ كے حفظ و بقا كا سب سے بڑا سبب قواء دول كا توازن يعنے هم وزن رهنا هے - اسكي وجه سے قوي ضعيف كو پامال نهيں كرنے پاتا كيونكه وه قوي كے خلاف متحد و متفق هوكر اسكي قوت كي شر انگيزيوں سے محفوظ و مامون هو جاتي هيں -

مگر جب يه توازن فنا هونے لگتا هے تو دنيا ميں عالمگير غدر كا انديشه پيدا هوجاتا هے - ايسي حالت ميں ممكن هے كه موجوده سلطنتيں جو اپنے اندر تنها مقاومت و مدافعت كي قوت نهيں ركهتيں' متحد هوں' اور انكے انقاض و آثار پر ايك نئي قوي وسيع سلطنت قائم هو -

روميوں كے عهد عروج ميں اگر مصر و شام و مقدونيه كي سلطنتيں متحد هوگئي هوتيں تو كبهي مغلوب نه هوتيں اور اسكے پيروں ميں غلامي كي وه زنجيريں نه پڑتيں جو بعد كو روميوں نے ڈاليں - "

اصل سياست توازن تو قديم هے' مگر موجوده توازن دول اپنے مخصوص حالات و اثرات كے لحاظ سے بالكل نيا هے - اس كا آغاز اسوقت سے هوتا هے جب كه جرمني' آسٹريا' اور اطاليا نے ايك طرف' اور فرانس و روس نے دوسري طرف باهم محالفت كي - اسوقت تك ان پانچوں سلطنتوں كے قوى كا يه تناسب تها كه محالفت روس و فرانس' محالفت ثلاثه كے همسنگ سمجهي جاتي تهي - انگلستان اسوقت تك نا طرفدار تها' كيونكه براعظم يورپ ميں اسكے اسدرجه عظيم الشان مصالح نه تهے' جنكے ليے انگلستان اختلال توازن سے ڈرتا -

مگر جرمني نے انگلستان كے ساتهه چهيڑ چهاڑ شروع كردي - اس كا ديباچه وه تار تها' جو جرمني نے سنه ۱۸۹۶ ع يعني آغاز جنگ ٹرنسوال ميں كروجر بهيجا تها -

اسكے بعد اس نے اپني بحري قوت كي ترقي كي طرف توجه كي - اس ترقي كا مقصد اصلي يه تها كه بحري طاقت ميں وه انگلستان كے هم پايه هوجائے - ذيل كے نقشے سے معلوم هوگا كه سنه ۱۹۰۰ - سے ۱۹۱۲ - ع تك انگلستان اور جرمني نے اپنے اپنے

مراسلہ و مناظرہ

الفتنة اللغويه

" حظ و کرب " یا " لذت و الم "

از : الهلال

(۱)

و ما لهم به من علم ' ان يتبعون الا الظن ' و ان الظن لا يغني من الحق شئيا - (۵۳ : ۳۰)	اس بارے میں انکے پاس کوئي علم اور ذریعۂ تحقیق و یقین نہیں - محض اپنے گمان پر چل رهے هیں ' اور راه ظن و تخمین کا یه حال هے که وه حقیقت و علم کے سامنے کچهه بکار آمد نہیں !

جمع اضداد کي لوگوں نے عجیب عجیب مثالیں دي هیں - ایک زمانے میں مسیح رکنا کاشي کے اس مصرعه پر تمام اساتذۂ عجم نے طبع آزمالیاں کي تهیں :

روے دریا سلسبیل و قعر دریا آتش ست !

یه تو خیالستان شعر کے افسانے تھے ' مگر میں واقعی مثالیں دیکهتا هوں - میرے سامنے مسلمانوں کا نیا تعلیم یافته فرقه هے -

یورپ کي ترقیات نے عجائب و غرائب کو واقعات بنا دیا هے - ضرور تها که اس خصوصیت عجیبه کا اثر اسکے پیروؤں میں بهي کرشمه ساز عجائب هوتا که یه بهي آسي آفتاب تا بندۂ فضل و علؤ کے ذرے ' اور اسي شجر کمال و رفعت کے برگ و بار هیں :

گرچه خوردیم ' نسبتي ست بزرگ
ذرۂ آفتـــاب تـــا بـــا نـيــم !

ایک مرتبه میں نے انهیں صفحات پر اس فرقے کے " جهل و علم " کے اجتماع نقیضین پر مرثیه خواني کي تهي - احباب کرام کو یاد هوگا - آج " تقلید و اجتهاد " کے اجتماع ضدین پر متحیر هوں که ان هذا لشي عجاب !

همارے تعلیم یافته دوستوں کا کچهه عجیب حال هے انکے پانوں کو دیکهیے تو یورپ کي نا فہمانه و کورانه تقلید و عبودیت فکر کي زنجیریں لپٹی نظر آتي هیں ' مگر چہرے کی طرف نظر اتهائیے تو زبان کو ادعاء اجتهاد سے فرصت نہیں ! اس سے بڑهکر دنیا میں جمع اضداد کا اور کونسا تماشا هوسکتا هے که ایک شخص آپکے سامنے آے ' اور عین اس وقت جبکه اسکے پانؤں میں تقلید و استعباد کي زنجیریں پا زیب کي طرح صدا دے رهي هوں ' اجتهاد فکر اور حریت رائے پر بے تکان لیکچر دینا شروع کردے !!

همارے دوستوں کا بهي یہي حال هے - انکا سرمایۂ علم و دانش یورپ کي اسمی و سطحی تقلید سے زیاده اور کچهه نہیں ' نا هم جن چیزوں میں وه اپنے ائمۂ هدی کي تقلید کرنا چاهتے هیں ' انهي میں اولین شے اجتهاد تهي اور ضرور تها که اس تقلید مجتهدانه کا سفر اسي منزل سے شروع هوتا - قینچي هاتهه میں هو تو خواه مخواه جي چاهنے لگتا هے که کسي چیز کو تراشیے - اس اجتهاد کي قینچي همارے چابک دست دوستوں کے هاتهه آگئي تو بیکار بیٹها نه گیا - یورپ کے علم و عمل کے سررشتوں پر تو کیا چلتي که وه دیں کے کارخانے کي بني هوئي تهي - پس اپنے یہاں کي جو چیز سامنے آگئي ' وهي بلا تامل آلۂ مشق بني - پهر اسکي روانی بے پناه ' اور اسکي کاٹ بے روک تهي !

سب سے پہلے مشرقي علوم و فنون ' تہذیب و تمدن ' اور اخلاق و اداب قومي سے اسکي آزمایش شروع هوئي ' اور تهوڑے هی دیر میں سیکڑوں برسوں کے صفحات و اوراق قدیمه پرزے پرزے تهے !

پهر غریب مذهب کي باري آئي - یه کپڑا دبیز تها ' اسلیے مقراض اجتهاد کي رواني بهي زیاده تیز و شدید تهي - پهر اسکا بهي وهي حشر هوا ' جو پہلي آزمائش کا هو چکا تها - اور جو کچهه باقي رهگیا هے ' نہیں معلوم اور کتنی گهڑیوں کا مہمان هے ؟

کچهه دنوں سے یه قینچي زنگ آلود سي هوگئي تهي ' مگر میں ڈرتا هوں که اب ایک نئي آزمایش شاید شروع هونے والي هے ' اور مذهب و علم کے بعد " زبان " کا میدان جولانگاه اجتهاد بننے والا هے -

ایک نیـــا فتنـــۂ لغـــویـــه !

تمهید کي ان چند سطروں میں جو اشارات کیے گئے ' یه حالت عام تعلیم یافته فرقے اور انکے بعض صنادید و ائمۂ طریقت کي هے ' لیکن آجکل کے نوجوان تعلیم یافته اصحاب میں بعض اشخاص یقیناً ایسے بهي هیں ' جنکو اس عام حالت میں حق امتیاز و استثنا حاصل هے ' اور همارې عام مایوسیوں میں وه اپنے اندر ایک نمایاں نشان امید رکهتے هیں -

میں انکي وقعت کرتا هوں اور میري بہترین خواهش یه هے که انکے ذریعه قوم کي وه نا مراد امیدیں زنده هوسکیں ' جو ۴۰ سال سے نئي تعلیم کے ساتهه وابسته رهي هیں اور مایوسي کے سوا انہیں کچهه نصیب نہیں هوا هے - اس طبقه کي اس تعجب انگیز خصوصیت سے بهي ' جو میرے لیے " جهل و علم " کے اجتماع نقیضین کي صورت میں همیشه درد انگیز رهي هے ' الحمد الله که یه نفوس معدودۂ و قلیله مستثنی هیں اور مطالعۂ علوم و ذوق تصنیف و تالیف سے نا آشنا نہیں -

انهیں چند لوگوں میں میرے عزیز دوست مسٹر " عبد الماجد " بي - اے - بهي هیں - مجهکو یقین هے که انکا ذوق علمي اردو زبان کو انشاء الله بہت فائده پہنچاے گا ' اور علوم حدیثه کے تراجم میں ان سے بہت مفید مدد ملیگي جو اب تک اردو زبان میں گویا مفقود محض هیں -

لیکن مجهکو نہایت افسوس اور رنج هے که " حظ و کرب " کے معاملے میں وه ایک نہایت سخت غلطي میں مبتلا هوگئے هیں اور بجاے اسکے که جو مشوره انکو دیا گیا تها ' اسکو تسلیم کرلیتے ' محض لا حاصل بحث و مناظرے میں پڑگئے هیں - حالانکه یه معامله انکے بس کا نه تها ' نه تو انکو اس بارے میں معلومات حاصل هیں اور نه انکے مذاق و مطالعه کي یه چیز هے - انکو انگریزي سے ترجمه کرنا چاهیے اور بس - اصطلاحات کے باب میں واقف کاروں کے مشورے کو قبول کرلینا هي بہتر هے - انهوں نے زبان کے متعلق ایک عجیب و غریب اجتهاد کیا هے - یه اجتهاد جسقدر غلط هے ' اتناهي متعدي هونے کي صورت میں زبان اردو اور ادبیات علمیه کیلیے مضر بهي هے - انکي دوسري تحریر میں نے کلکته آکر پڑهي اور میں انکو یقین دلاتا هوں که یه ایک فتنۂ لغویه هے ' جسکي ابتدا کا بار وه اپنے سر لے رهے هیں ' اور خدا نه کرے که وه زیاده متعدي هو -

جرمن ارباب قلم کے ان خیالات نے ترکوں کو انگلستان کي نظروں میں سخت خطرناک بنادیا اور انکي تضعیف کي فکر دامنگیر هوگئي - سب سے پہلے اس نے آل عثمان کے عدو لدود یعني روس سے تعلقات بڑھاے' اور اسکي رضا و خوشنودي کیلیے حریت و انسانیه کے تمام مایۂ افتخار و مباهات مفاخر کو بهي قربان کردیا ' تا که ترکي کے جواب کے لیے روس اسکے هاتهه آجاے !

اس نے عالم اسلامي میں جهاں جهاں استقلال و خود مختاري تهوڑي بهت باقي تهي ' اسکي پامالي میں شرکت کي ' تاکه اگر آینده ترکوں سے جنگ چهڑ جاے اور اسلام کي اخوت ملي کي بناء پر یه جنگ ترکوں کے بدلے اسلام سے جنگ سمجهي جاے ' تو اس صورت میں ترکوں کو عالم اسلامي سے کوئي حقیقي اور موثر مدد نه پہنچ سکے - ایران کي بابت هماري موجوده سیاست خارجیه (فارن پالیسي) کے اصول اساسي یهي دو امر هیں -

جرمني کے مشهور اهل قلم ترکوں کی دوستی اسکے لیے اسدرجه ناگزیر بتاتے چلے آے تیے ' مگر جب اطالیا نے طرابلس پر حمله کرنا چاها تو جرمنی نے بالکل نه روکا - اس کا نتیجه یه هوا که ترکوں کے افکار و خواطر میں ایک هیجان عظیم ' اور انکي سیاست میں ایک اضطراب شدید پیدا هوگیا -

اطالیا کے بعد ریاستهاے بلقان نے علم جنگ بلند کیا - یه جرمني کي دوستي کي دوسري آزمایش تهي ' مگر اس موقع پر بهي خلاف امید وہ ناطرفدار بنکے صرف تماشه هي دیکهتي رهي !!

اس موقع پر جرمني اور آسٹریا نے یه پالیسي اسلیے اختیار کي که انهیں یقین کامل تها که میدان ترکوں کے هاتهه رهیگا ' اور اصل یه هے که یه یقین تو مفاهمت ثلاثیه کو بهي ' جو پرده کے پیچهے سے ابهر لڑا رهي تهي ' اچهی طرح تها - کیونکه اگر اسے یقین نه هوتا تو " جغرافیۂ یورپ کے بدستور بقا " کي سیاست کا اعلان نه کیا جاتا -

لیکن واقعات کي باگ انساني دماغ کے هاتهه میں نهیں هے - اعلان جنگ کے بعد جب واقعات تماشه گاه وجود پر یکے بعد دیگرے آے ' تو تمام دنیا کے یقین سے بالکل مختلف تیے !

ترکوں کو پیهم شکستیں هوئیں - یورپین ترکي کا بیشتر حصه انکے هاتهه سے نکل گیا - چند چهوٹي چهوٹي ریاستیں جو همیشه روس کا کلمه پڑها کرتي تهیں اور رومانیا و آسٹریا کے ساتهه بغض و عداوت کے اظهار میں مشهور تهیں ' یکایک معزز و سربلند هوگئیں !

مخالفت ثلاثیه ابهي تک محو تفرج و تماشه فرمائي تهي مگر اب اسکي آنکهیں کهلیں - اس نے محسوس کیا که سر زمین بلقان میں جو خونین افسانه (ٹریجیڈي) تمثیل کیا جا رها تها ' وہ افسانه نه تها بلکه ایک اصلي هنگامۂ کارزار تها ' جسمیں وہ اور مفاهمت ثلاثیه معرکه آرا تهیں ' اور بالاخر اسکي غفلت سے اسکو شکست هوئي -

ترکي کي شکست سے مخالفت ثلاثیه کے دو اعضا کو خاص طور پر صدمه پہنچا - یه دونوں اعضا جرمني اور آسٹریا هیں - جرمني نے انگلستان کي تخریف و تهدید کے لیے ترکي کو تجویز کیا تها مگر یه اب کهاں ممکن تها ؟ جرمني کے اجنبي وار تماشه دیکهنے نے ترکي کا دل توڑ دیا - اینده کیلیے وہ اسکي مودت و صداقت کا کیونکر اعتبار کرسکتي تهي ؟ پهر وہ خود بهي کمزور هوگئي ' اسکے حریف دیرینه روس کي قوت بڑهگئي ' اور وہ اور انگلستان اسوقت دست بدست هیں -

آسٹریا میں اسوقت ۲۵ - ملین سلاوي رهتے هیں جنمیں صرف سروي ساڑهے پانچ ملین هیں -

ان آسٹروي سرویوں کي آبادیاں انکے هم نسل سرویا کے جوار میں واقع هیں اور جیسا که معلوم هے ' روس اور آسٹریا کے تعلقات نهایت تلخ هیں - پس اگر کسي وقت ان دونوں سلطنتوں میں جنگ چهڑ گئي تو سرویا نصف ملین فوج میدان جنگ میں بهیج سکے گي اور یقیناً اس صورت میں آسٹریا کے سروي بهي روس هي کے ساتهه هونگے -

مختصراً یه که مخالفت ثلاثیه نے اسوقت ایک طرف تو ترکي کي دوستي کهوئي - دوسري طرف ریاستهاے بلقان کي عداوت مول لے لي - خصوصاً ان کارروائیوں کي وجه سے جو آسٹریا نے سرویا اور جبل اسود کے ساتهه کیں هیں -

جو کچهه میں کهه رها هوں ' اسمیں منفرد نهیں هوں - ایک ذي اثر جرمن پارٹي کے لسان الحال یعني اخبار " جرمانیا " کا بهي یهي خیال هے - وہ اپني ایک تازه اشاعت میں لکهتا هے :

" هم بار بار کهه چکے هیں که ریاستهاے بلقان کي کامیابي دراصل روس کي کامیابي هے ' پس اگر عام جنگ یورپ چهڑ گئي اور مفاهمت ثلاثیه ' مخالفت ثلاثیه کے مقابلے میں کهڑي هوگئي تو ریاستهاے بلقان مفاهمت ثلاثیه سے قطعاً مل جائیں گي -

آج تک همارا خیال تها که همیں انگلستان کے ساتهه جنگ کے لیے تیار هونا چاهیے ' لیکن ان اخري مهینوں میں حالات بالکل بدلگئے هیں ' اور اب همارا فرض یه هے که انگلستان کي جگه روس سے جنگ کے لیے تیار هوں - کیونکه اب " مسئله شرقیه " نے " مناظرۂ جنس جرمني و سلافي " کي شکل اختیار کرلي هے "

حال میں جرمني نے هسپانیه کو ملانے کي کوشش بهي کي هے مگر اثار و علائم سے معلوم هوتا هے که اسمیں کامیاب نه هوگي اور هسپانیه مفاهمت ثلاثیه میں شامل هو جائیگي -

الاتحاد الاسلامی

یعني مسلمانان هند کا ایک بین المللی عربی مجله

جو

ماه شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ' احیاء لغۃ اسلامیه ' او ر ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کي ترجمانی هے -

الهلال کي تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

تبصرۂ الناظر

سوانح عمري شیخ عبد القادر جیلاني (رض) عربي زبان میں تالیف ابن حجر عسقلاني - خدا بخش خاں کے کتبخانے کے ایک نایاب قلمي نسخه سے چهاپي گئي - کاغذ ولایتي صفحه ۵۶ - قیمت صرف ۸ - آنه علاوه محصول ڈاک - صرف ۵۰ کاپیاں رهگئي هیں - ملنے کا پته - سپرنٹنڈنٹ بیکر هوسٹل - ڈاکخانه دهرمتله - کلکته -

وہ یقیناً اردو ہیں - یہ کوئي " حیراني " و سرگرداني کي بات نہیں - میں مدت سے اس " نکتۂ نادر " کو جانتا ہوں اور با وجود جاننے کے ابتک میں نے کوئي " حیراني " اپنے اندر نہیں پائي ہے - البتہ میري نئي " حیراني " یہ ہے کہ آپ حرف مقصد سے خواہ مخواہ اعراض کرتے ہیں اور دقت نظر سے کام نہیں لیتے - اس اصول سے ما نحن فیہ کو کوئي تعلق نہیں ' اور تحقیق و معارف کے سفر میں بڑي چیز یہي ہے کہ مختلف راہوں کے حدود کو ہمیشہ ملحوظ رکھا جاے اور ہر اصول کو اسکي اصلي جگہ ملے -

یہی سبب ہے کہ میں نے " علم النفس اور زہر عشق " کا سوال پیش کیا تھا مگر اپني نا رسائی عرض مدعا پر متاسف ہوں کہ شرف استماع و فہم سے محروم رہا -

آپ صرف اس پر زور دیتے ہیں کہ میں علم النفس کو عربي میں نہیں بلکہ اردو میں لکھہ رہا ہوں' اور اردو میں حظ لذت کے معنوں میں بولا جاتا ہے - پس میں " لذت " کو کہ عربي ہے' اپني اقلیم قبولیت سے خارج البلد کرتا ہوں - اور اسکي جگہ " حظ " کو کہ اردو ہے' خلعت قبولیت سے سرفرازي بخشتا ہوں - اگر اس رد و قبول مختارانہ اور عزل و نصب مجتہدانہ پر کسي کو اعتراض ہے تو " دعوئے اجتہاد ' عام بول چال ' اور فرہنگ آصفیہ " کی عدالت کھلي ہوئي ہے !

دارو گا ہے بنا فرمود ' و در وے ہرسہ را
منصف و صدر امین و صدر اعلي کردہ است !

اس مقدمے کي عاجلانہ ترتیب اور فیصلے کي جلدي تو قابل داد ہے مگر شاید عدالت کے کاروبار میں ایک شے انصاف نامی کو بھی ضروري سمجھا گیا ہے -

اپ نے غلطیوں کا ایک اولجھا ہوا مجموعہ سامنے رکھدیا ہے -

یہ اصول بالکل صحیح ہے کہ اردو میں جو الفاظ دخایہ موجود ہیں ' وہ تغیر معانی یا تغیر حروف و حرکات و صوت کے بعد اردو ہوگئے - یہ بھی مسلم سہي کہ بول چال میں حظ لذت کے معنوں میں بولا جاتا ہے ' تا ہم اپکي قائم کردہ عدالت میں جانے کی کوئي ضرورت پھر بھي پیش نہیں اتی - کیونکہ میرا سوال یہ نہیں تھا کہ الفاظ عربیۂ متغیرۂ اردو کو انکے اصلی معانیے لغویہ ھی میں استعمال کرنا چاھیے اور ھماري بول چال کوئي چیز نہیں - بلکہ یہ تھا " اور صرف یہ تھا " کہ اردو میں جب کسي علم و فن کو لکھیں گے تو چونکہ اردو اپني علمي ادبیات میں عربي کے زیر اثر اور بکلي ماتحت ہے - اسلیے لامحالہ ہمیں عربي اصطلاحات کو مقدم رکھنا پڑیگا اور جب اصطلاحات عربیہ سے کام لیں گے تو اسکے وھي معاني معتبر ہونگے جو عربي میں لیے جاتے ہیں - اصطلاحات دوسري چیز ہیں اور شعر و ادب دوسري شے - اگر عربي میں ہم کو اصطلاحات نہ ملیں (لیکن نہ ملنے کا حق ادعا علم و تلاش کے بعد ہے نہ کہ پہلے) مثلاً بعض علوم حدیثہ و طبعیات جدیدہ کي شاخوں میں ' تو اس صورت میں ہم کو نئے الفاظ وضع کرنا چاہئیں - لیکن انکي بھي دو صورتیں ہیں - یا تو اصل انگریزي اصطلاحات لے لیں - یا انکي جگہ خود نئے الفاظ بنائیں - آخري صورت میں اگر عربي الفاظ سے مددلي گئي ' تو اسمیں بھي عربي زبان و لغت کا لحاظ رکھنا ضرور ہوگا - کیونکہ ہم اردو میں علوم و فنون مرتب کر رہے ہیں - " مثنوي زہر عشق نہیں لکھہ رہے "

ذرا تامل کو کام میں لائیے - دو چیزیں ہیں اور دونوں بالکل مختلف حکم و حالت رکھتي ہیں - ایک مسئلہ تو عام طور پر اردو زبان میں الفاظ کے استعمال اور انکے معاني کے قرار دینے کا ہے -

دقایق و حقایق

انسـانیۃ کا ماتـم !!

کیا دنیا کے استعباد کا ناسور بھر گیا ؟

ایک زمانا تھا جب شہنشاہوں کے تخت مطلق العناني بچھے تھے ' اور خدا کے بندوں کو خدا کي جگہ اسکے بندوں کي پرستش کرني پڑتي تھي - اس زمانے میں پادشاہ ہوتے تھے جو انسانوں کو غلام بناکر انکي گردنوں میں اپني خود مختارانہ و معبودانہ فرماں روائي کي رسي باندھدیتے تھے - اس رسي کا سرا انکي ان طلائي کرسیوں کے پاے میں بندھا ہوتا تھا ' جو بسا اوقات انساني خون پر کشتي کي طرح تیرتي ' اور انسانوں کي لاشوں پر منارے کي طرح نصب کي جاتي تھي !

ہندؤں نے انکو خدا کا اوتار سمجھا تھا - مسلمانوں نے اپنے دور جہل و اسلام فراموشي میں انہیں " ظل اللہ " کا خطاب دیا تھا - انکی خلقت عام انساني خلقت سے ارفع و اعلی ' اور ملکوتیت و قدوسیت سے ممزوج یقین کي جاتي تھي - خدا کا عام قانون رحم و محبت ' اور فطرۃ کي بخشي ہوئي حریت و زندگي انکے لیے بالکل بے اثر تھي - انکو مخاطب کرتے ہوے " مالک رقاب الامم " کہا جاتا تھا - یعني بندگان الہی کي گردنوں کے وہ مالک ہیں ' اور گو خدا کا عام قانون یہ ہے کہ انسان کو زندہ رہنے دو اور قتل نہ کرو ' مگر اس سے بھي بالا تر انکي حکمراني ہے ' جو اپنے ایک اشارۂ ابرو پر صدہا انسانوں کے سر گردنوں سے جدا کر سکتے ہیں !

خدا زندگي کا خالق تھا پر اسکي زمین پر پادشاہان عالم موت اور خون کے دیوتا تھے ' جو اسکي طرح روحوں کو پیدا تو نہیں کرتے تھے ' مگر اس سے بالا تر ہو کر اسکے پیدا کردہ انسانوں کو مار ڈالتے تھے !!

انساني دماغ کے خصائص ردیہ سے انکا دامن قدوسیت پاک تھا - انکا ہر حکم قانون ' اور انکا ہر فعل شریعت ' بلکہ شریعتوں کا بھي ناسخ تھا - خدا کے تصور کا ترقي یافتہ اور انتہائي درجہ یہ ہے کہ اسکو تمام صفات حدوث سے منزہ ' اور تمام اوصاف مخلوقیت سے پاک سمجھا جاے - اسي طرح صرف فضائل و

[بقیہ پہلے کالم کا]

دوسرا علمي اصطلاحات کا - خدا را میرے مطلب کے سمجھنے سے اب زیادہ اعراض نہ فرمائیے گا - میں نے یہ کہا تھا کہ دوسري صورت میں اردو اب تک تابع عربي ہے - اور عربي الفاظ کو عربي ھي کے متعارف معاني میں استعمال کرنا پڑیگا - اسکے لیے " عام بول چال " کي سند بالکل بے معنی و بے اثر ہے -

جس اصول پر آپنے از راہ نوازش میري مفروضہ " حیراني دور کرني چاھي ہے - وہ پہلي صورت کے تعلق ہے ' اور ہماري موجودہ صحبت صورت ثاني سے تعلق رکھتي ہے -

اگر آپ بحث صاف کرنا چاہتے ہیں تو اسپر غور فرمائیے - یہ بہت صاف بات ہے اور اصل راہ فیصلۂ و تحقیق - فرہنگ آصفیہ اور غیاث اللغات کي ورق گرداني میں بیکار وقت ضائع نہ کیجیے

علم و اخلاق میں اجتہادات ہوچکے ہیں - مذہب اسی خنجر اجتہاد کا قتیل ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کے مشق اجتہاد کیلیے یہ میدان کافی تھے - غریب زبان کو تو اب چھوڑ ہی دیجیے - پچھلے اشغال اجتہادیہ میں اب بھی مصروفیت کی آور گنجایش نکل سکتی ہے - اگر اس نئے مشغلہ کو از راہ ترحم ملتوی کردیا گیا تو کچھہ آپ لوگ بالکل بیکار نہو جالیں گے -

مسئلۂ وضع اصطلاحات

اور حظ و کرب

ایک وقت میں انسان کس کس چیز کو لکھے ؟ مجھے اس بارے میں دفتر کے دفتر لکھنے ہیں مگر مجبور ہوں - میں آج پھر اپنے گذشتہ جملے کو دھراتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس مسئلے کو لوگوں نے اپنی نا واقفیت و عدم جامعیت لسانین کی وجہ سے جیسا کچھہ مشکل سمجھہ رکھا ہے ' ویسا نہیں ہے - گو مشکل ضرور ہے مگر اشکال سے تو کوئی کام بھی خالی نہیں ہوتا -

سردست " حظ و کرب " اور (Pleasure) اور (Pain) ہی کو ایک مثال قرار دیجیے اور کچھہ وقت عنایت فرمائیے -

میں نے اپنے دوسرے نوٹ میں حسب ذیل امور پر توجہ دلائی تھی :

(۱) عربی میں لذت و الم بعینہ انہی معنوں میں بولا جاتا ہے جنکی انہیں تلاش ہے -

(۲) حظ کا لفظ لذت کے معنے میں بالکل غلط ہے - لغت میں بھی اور اصطلاح میں بھی ' نیز اسکے معنی کو مفہوم مانحن فیہ سے کوئی قرب و تعلق بھی نہیں - پھر کونسی مجبوری ہے کہ " لذت و الم " کو چھوڑکر " حظ و کرب " اختیار کیا جاے ؟

(۳) عربی کے بہت سے الفاظ ہیں ' جو فارسی میں آکر اپنے اصلی معانی لغویہ سے الگ ہوگئے - لیکن حظ فارسی میں بھی بمعنے لذت نہیں بولا جاتا - چنانچہ اشعار اساتذہ سے متحقق کہ حظ نصیب ہی کے معنی میں مستعمل ہے -

(۴) اردو ' فارسی کی طرح اپنے علمی ادبیات میں اب تک عربی کے ماتحت ہے - اسکا کوئی خاص علمی لٹریچر نہیں - اپنی اصطلاحات نہیں - جتنی علمی اصطلاحات ہماری زبانوں پر ہیں ' سب کی سب عربی ہیں - پس اردو کے تراجم علوم میں الفاظ عربیہ کا استعمال ناگزیر ' اور اسلیے سند کیلیے اردو بول چال نہیں بلکہ عربی لغت و اصطلاح علوم کا حوالہ مطلوب - اگر لوگ حظ بمعنے لذت بولتے ہیں تو بولیں - شعر میں ہم بھی کہدینگے - لیکن علم النفس کے مترجم کو اس سے کیا تعلق ؟

(۵) فرہنگ آصفیہ کے حوالے پر افسوس ہے -

(۶) لوگوں نے اپنی نا واقفیت سے مسئلہ اصطلاحات کو کچھہ سے کچھہ بنا دیا - فلسفہ میں ہر طرح کی عربی اصطلاحات ملسکتی ہیں -

مجھے افسوس ہے کہ آپ نے ان تمام امور میں سے کسی ایک پر بھی توجہ نہیں کی ' اور جبکہ آپ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی فکر میں سرگرم جواب ہوے تو ان دفعات میں سے ہر دفعہ کے متعلق غلط فہمیوں ہی سے اپنے استقبال کا کام بھی لیا !

آپ نے اپنے جواب میں میری معروضات کی جس قدر تشریح کی ہے - وہی غلط ہے تا باصل بحث چہ رسد ؟

امر اول کی نسبت آپ لکھتے ہیں :

" سوال یہ ہے اور " صرف یہ ہے " (؟) کہ Pleasure اور Pain کا صحیح ترجمہ ہم اردو میں کونسے الفاظ ادا کرتے ہیں ؟ جناب کا ارشاد ہے کہ لذت و الم ' اور میرا خیال ہے کہ حظ و کرب - آپ اپنے پر دعوے عربی لغت سے حجت لاتے ہیں ' میں اپنی تائید میں محاورہ و لغت کو پیش کرتا ہوں "

لیکن گذارش یہ ہے " اور صرف یہی نہیں بلکہ اور بھی اسکے بعد گذارشیں ہونگی " کہ آپنے دعوا ' حجت ' لغت ' اور استشہاد کے الفاظ کا خواہ مخواہ اسراف بیجا کیا - یہاں نہ تو حجج و براہین پیش کیے گئے ہیں ' اور نہ کسی استشہاد و استدلال کی ضرورت -

ان چیزوں کی وہاں ضرورت ہوتی ہے جہاں کسی بحث میں کسی اختلاف کی گنجایش ہو - حظ کے لفظ کیلیے نہ تو میں نے عربی لغت کا حوالہ دیا اور نہ کوئی شہادت پیش کی - حظ کے معنے اس آسمان کے نیچے صرف ایک ہی ہیں - یعنے قسمت و نصیب اور بس - قلیوبی او زدرابۃ الادب کا طالب العلم بھی اسکو جانتا ہے - ایک ایسی کھلی اور عام بات کیلیے مجھے کیا پڑی تھی کہ جوہری او ر فیروز ابادی کی شہادتیں پیش کرتا ؟ پس نہ میں " حجت لایا ہوں " اور نہ دعوے کی کوئی اصطلاحی شکل در پیش ہے -

میں قطعی فیصلہ نہیں کرسکتا کہ آپکو جو غلطی اصل مسئلہ میں ہوئی ہے ' وہ زیادہ سخت ہے ' یا جو متواتر و مسلسل غلط فہمیاں میری تحریر کے سمجھنے میں ہوئی ہیں ' وہ زیادہ سنگین ہیں ؟ تاہم میرے ہی لیے تو دوسری صورت اب پہلی صورت سے زیادہ درد انگیز ہوگئی ہے -

میں نے لکھا تھا کہ " فرہنگ آصفیہ کے حوالے پر افسوس ہے اور کیا کہوں ؟ " اور اسطرح بلا ضرورت کسی مذاب کے متعلق جرح و تنقیص کو بہتر نہ سمجھکر ٹالدیا تھا - مگر آپ نے اسکا یہ مطلب قرار دیا کہ مجھکو اردو لغت کے حوالے پر تعجب و افسوس ہے !

سخن شناسی نۂ دلبرا خطا اینجاست !

اب مجھکو کھولکر کہنا پڑا - اصل یہ ہے کہ میں " فرہنگ اصفیہ " کو اردو لغت کے اعتبار سے بھی قابل سند کتاب نہیں سمجھتا ' اور بالکل پسند نہیں کرتا کہ آپ کسی حوالۂ و سند کیلیے اسکی ورق گردانی کریں - افسوس اسپر نہ تھا کہ اردو لغت سے کیوں استشہاد کیا گیا - افسوس آپکی نا واقفیت پر تھا کہ فرہنگ اصفیہ کو اردو زبان کا معتبر لغت سمجھتے ہیں ' اور اس طرح بیفکر ہوکر اسکا حوالہ دیتے ہیں گویا وہ ایک مسلم و معروف کتاب ہے !

آگے چلکر آپنے " حظ " بمعنی مفروضۂ " لذت " کو اردو قرار دیا ہے ' اور غیر زبان کے مہذب و متغیر المخارج والمعانی الفاظ کے اردو ہونے کو ایک ایسا نکتۂ نادر و بدیع ' و تحقیق غریب و عجیب سمجھا ہے کہ میں اسے سنکر بے اختیار چونک اٹھونگا اور حیران و پریشان ہوکر شور مچانے لگونگا - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

" آپ حیرت سے فرمالینگے کہ حظ تو عربی لفظ ہے اسے اردو کہنا کیونکر جائز ہے ؟ "

یاللعجب ! آپ کبھی تو مجھے غلط فہمیوں میں مبتلا دیکھکر دست تحقیق و رہنمائی بڑھاتے ہیں ' کبھی خود ہی اپنی طرف سے مجھے " حیران " فرض کر لیتے ہیں - الحمد للہ - نہ تو میں غلط فہمیوں میں مبتلا ہوں اور نہ ان حقائق غریبہ اور نکات عجیبۂ لغویہ پر متحیر ہوں - بغیر کسی " حیرانی " کے ہر شخص جانتا ہے کہ ہر زبان میں باہر کے الفاظ آکر بہ تغیر مخارج و معانی اس زبان میں شامل ہوجاتے ہیں - در اصل یہی تغیر نئی زبانوں کو پیدا کرتا ہے ' اور اردو تو مختلف زبانوں کے الفاظ کے مجموعہ ہی کا نام ہے - جو الفاظ عربی و فارسی یا انگریزی کے بادنے تغیر رائج ہوگئے ہیں

سطح زمین پر گذرنے والے واقعات کے اندر دکھلا - جبکہ ۳ - اگست کو کانپور کے اندر چند اینٹوں کے جمع کرنے کے جرم میں معصوم بچوں اور نہتی رعایا کا بے دریغ قتل عام کیا جا سکتا ہے' تو هندوستان کی آئینی حکومت ' حکام کی مسئولیت ' قانون کا حکم عام ' اور کونسل کے پر شوکت هال کا حوالہ دینا بیکار ہے ! -

دنیا کے تغیرات پر ساری دنیا کا ایمان ہے' مگر سچ یہ ہے کہ اس پتھر سے بڑھکر اور کسی شے میں انجماد نہیں - یہ کبھی نہیں بدلتی - تغیرات اسکے لیے بے اثر هیں - وہ اپنی چادر بدل ڈالتی ہے مگر اپنی صورت نہیں بدلتی - یہ ضرور ہے کہ جمہوریت و قانون نے شخصی پادشاهتوں کے تخت الٹ دیے هیں جو زمین پر بچھاے جاتے تھے - لیکن وہ دل تو اب تک نہیں بدلے ' جو انسانی خود پرستی و استبداد کے سینوں میں محفوظ هیں !

اب وہ تخت زرنگار کم هوگئے هیں ' جن پر مطلق العنانی کے دیوتا بیٹھکر اپنی پرستش کراتے تھے - لیکن ان مغروروں کی تعداد میں کچھہ بھی کمی نہیں هوئی جو بغیر تاج و تخت کے اپنی خود پرستی اور حاکمانہ گھمنڈ کی پوجا کرانا چاهتے هیں - لوگوں کے سر پر تاج نہیں ' لیکن دماغوں میں حاکمانہ نخوت بدستور باقی ہے - پادشاہ کی زبان کی طرف اب ظلم منسوب نہیں هوتا مگر قانون کے نام سے ظلم کیا جاسکتا ہے - پہلے تخت مطلق العنانی پر بیٹھکر پادشاهت هوتی تھی - اب قانون کے کتب خانوں میں بیٹھکر شہنشاهی کی جاتی ہے !

کیا هوا اگر تاریخ قدیم کے مشہور شہنشاہ دنیا میں نہ رہے - (سر جیمس مسٹن) بالقابہ تو موجود هیں - شہنشاهی کچھہ سر پر تاج رکھنے هی سے نہیں هوتی - شہنشاهوں کا سا ادعا اور فرمان روائی کی سی ضد اس سر میں هونی چاهیے ' جو تاج سے چھپاے جاتے تھے - تاریخ قدیم کو اگر اپنے دور شخصیت کے ایسے شہنشاهوں پر ناز هو جنهوں نے اپنی خواهش کے آگے تمام درباریوں کی آہ و زاری اور سعی و سفارش کی پروا نہ کی ' تو آپ بھی (سر جیمس مسٹن) کو بلا تامل پیش کر دے سکتے هیں ' جو اس دور قانون و آئین میں کروروں انسانوں کی منت و التجا کو بے نیازانہ ٹھکرا دینے کا فخر کرسکتے هیں -

ایک مطلق العنان شہنشاهی کے ضروری اجزا کیا هیں ؟ اچھی طرح تلاش کرکے چند لازمی اوصاف چھانٹیے اور پھر ایک ایک کرکے سامنے لائیے - ایک شہنشاہ کیلیے پہلی بات یہ ہے کہ اسپر قانون کی حکومت نہو بلکہ قانون اسکی زبان کے ماتحت هو - وہ اپنے ارادے میں مطلق العنان ' اور اپنی رائیوں میں انسانی مشورے سے بے پروا هو - وہ جو چاهے کرگزرے مگر رعایا کو کوئی حق نہو کہ اپنی خواهش کی تعمیل کا مطالبہ کرے - اسکی هر راے صواب ' اور اسکا هر فعل عدل هو -

قانون کہتا ہے کہ مساجد محفوظ هیں مگر سر جیمس مسٹن کے لیے یہ بالکل بے اثر ہے' کیونکہ مسجد کے هونے نہونے کا فیصلہ انکے هاتھہ میں ہے نہ کہ کسی اور کے - وہ چونکہ کہتے هیں کہ کانپور کی مسجد کا متنازعہ فیہ حصہ مسجد نہیں ہے ' اسلیے انکے اوپر کوئی نہیں جو کہے کہ ایسا نہیں ہے -

مطلق العنانی کے یہی معنی هیں کہ جو چاهیں کرگزریں اور اس شہنشاہ اعظم نے بھی جو چاها کیا -

ایک پوری قوم کہتی ہے کہ یہ مسجد ہے اور مقدس - مگر وہ بالکل مجبور نہیں کہ کسی انسانی راے کو تسلیم کرنے کیلیے مجبور کیے جائیں - علماے دینی کا فتوا بھی بیکار ہے - کیونکہ پادشاہ کی

هموا بما لم ینالوا !

انگلستان کا مشہور رسالہ (ریویو اف ریویوز) اپنی تازہ اشاعت میں لکھتا ہے :

" تاریخ عالم میں مشکل سے ایسی کوئی خطرناک اور جانفرسا نظیر مل سکتی ہے ' جیسی کہ پچھلے مہینے بلقان میں انقلاب کی حالت میں ظاهر هوئی - اگرچہ موسم گرما هی میں اس خطرہ کے آثار پائے جاتے تھے' تاهم امید باقی تھی کہ حلفاے بلقان امن سے اپنے مال غنیمت کو تقسیم کرینگے - روس نے پیشقدمی کرنے والے کو دھمکی دی تھی اور اسی وجہ سے سینٹ پیٹرز برگ میں جو کانفرنس منعقد هونیوالی تھی' اس میں انفصال معاملات کی توقعات عام طور پر امید افزا تھیں - بہادرانہ و نمایاں فتوحات کی ثمرچینی کا وقت ' اور ترکوں کو همیشہ کے لیے یورپ سے نکال دینے کی آرزو پوری هونیکا زمانہ آگیا تھا -

جو جوهر مردانگی انہوں نے میدان جنگ میں دکھاے تھے' انکو اپنی اندرونی ترقی اور دیگر معاملات میں بھی صرف کرتے تھے - مگر بلغاریہ کے دل میں هوس کا شیطان حلول کرگیا اور تمام جزیرہ نما پر قبضہ کرنے کے خیال میں پڑگئی - اس بیہودہ کوشش میں اس نے افسوس کہ سب کچھہ کھودیا - سرویا سے لڑی اور رومانیا جو موقع کی منتظر تھی' بیچ میں کود پڑی اور بلغاریہ اپنے ساتھیوں سے نہایت درجہ احمقانہ اور ذلیل طریقہ سے دست و گریباں هوگئی -

مگر اس سے بھی زیادہ سخت خطرناک اور افسوسناک واقعہ وہ تھا ' جو ترکوں کے دوبارہ قبضۂ ادرنہ سے همارے سامنے آیا - ترکوں نے لندن کی صلح کانفرنس کا کچھہ خیال نہیں کیا - اپنی کھوئی هوئی زمین بہت تھوڑی کوشش سے واپس لے لی - انہوں نے حقیقتاً بلغاریہ پر حملہ هی کردیا - کوئی مورخ اور نکتہ چیں بلغاریہ کے اس جرم کی معذرت نہیں کرسکتا کہ اس نے فتح کے بعد ذلت و نامرادی کی شکست کھائی - اسکی تقدیر کا فیصلہ واقعات کے نہایت سخت الفاظ میں هوچکا ہے - افسوس صد افسوس غریب بلغاریا ! تجھہ پر جس قدر افسوس کیا جاے کم ہے ! تین سو برس تک ترک تجھہ پر ظلم کرتے رہے - آخر کار تجھے گلیڈسٹن کی اعلی فصاحتوں نے اور وکٹر هیگو (Victor Hugo) کی موثر تقریروں

[بقیہ پہلے کالم کا]

مرضی سب سے بالا ہے اور وہ اسے تسلیم کرنا نہیں چاهتا - لوگ اسکے سامنے جاتے هیں اور عاجزی سے التماس رحم کرتے هیں ' مگر ذات اقدس شاهانہ کے طرف سے جواب ملتا ہے کہ رحم سے بھی مقدم چیز شہنشاهی رعب و عظمت کی شان جلال و جبروتی کا تحفظ ہے ' پس اب انسانوں کو صبر ' اور زمین کے بسنے والوں کو سر اطاعت خم کردینا هی چاهیے -

رهی شیخ الاسلام ہے جو مسلمانوں کے مذهبی مسائل کی نسبت فتوا دیگا ' اور اس مجتهد اعظم اور صاحب امر آگے تمام علما کے فتوے بیکار هیں - کیونکہ وہ پادشاہ ہے اور پادشاہ جو چاهے کرسکتا ہے !

و مناقب هي انكي طرف منسوب هوسكتے تھے اور صرف اچھائیوں اور نیکیوں هي کے وہ مضاف الیه تھے - برائیاں اُسي وقت تک برائیاں تھیں ، جب تک که وہ انسانوں سے سرزد هوتي تھیں - پر اگر پاشاهوں کي قدوسیت کا دست ارادہ انکي طرف بڑھا ، تو پھر وہ یکسر حسن و صواب هو جاتیں !

ظلم و جبر ، غصب حقوق و مال ، تعذیب وحشیانه اور خونریزي سفاکانه : یه تمام سخت سے سخت انساني جرائم و معاصي هیں جن پر قانون کي طرح پادشاهوں کے درباروں سے بھي سزائیں دي جاتي تھیں - تاهم پادشاہ کیلیے سب جائز تھا - اگر ایک ڈاکو کسي ایک انسان کو زخمي کر دے تو اسکو بادشاہ سولي پر چڑھاتا تھا ، لیکن اگر وہ خود هزاروں انسانوں کا خون سیلاب کي طرح بہا دے ، تو کوئي نه تھا جس کو اسپر حق حرف گیري هو - کیونکه ظلم اُسي وقت تک ظلم تھا ، جب تک که پادشاہ کي جگه کسي دوسرے سے سرزد هو - پادشاہ اگر ظلم کرتا ہے تو وهي عدل و انصاف ہے -

---

تاریخ میں فراعنۂ مصر کے حالات لکھے هیں ، اور جبا برۂ بابل وکلدان کي مطلق العنانیوں اور معبودانه اختیارات کے نقوش و اثار اب تک دریاے فرات کے کنارے کے کھنڈروں اور ٹیلوں کے اندر سے برامد هو رهے هیں - علم اثار عتیقۂ مصر (اجپٹیا لوجي) میں ایسے نقوش و رسوم هم نے دیکھے هیں ، جنمیں فراعنه کے طریق تعذیب و قتل کے عجیب عجیب آلات کے نظارے دکھلاے گئے هیں -

ادنے ادنے قصوروں پر تاتاریوں نے بڑي بڑي آبادیوں کے قتل عام کا حکم دیدیا تھا !

همارے کتب کلام و عقائد میں عدل باري تعالے کے مباحث طلباء علوم اسلامیه نے پڑھے هونگے - معتزله کہتے هیں که الله تعالی پر عدل واجب ہے - شیعه علم کلام میں بھي توحید و نبوت و امامت کے ساتھه عدل کو تسلیم کیا گیا ہے ، مگر اشاعرہ کہتے هیں که خدا پر کوئي شے واجب نہیں هوسکتي - وہ ظلم بھي کرے تو ظلم نہیں - ظلم اُسي وقت تک ظلم ہے ، جبکه دوسرے کي ملکیت میں تصرف هو - دنیا میں جو کچھه ہے وہ اُسي کا ملک ہے - اپني ملکیت میں وہ جو چاهے کرسکتا ہے - لا یسئل عما یفعل -

پادشاهت کے اختیارات بھي ایسے هي تھے - جبکه پادشاہ " مالک رقاب الامم " یعنے انسانوں کي گردنوں کا مالک تھا - اسکے ملک میں جو کچھه تھا ، وہ اُسي کا اور اُسي کیلیے تھا ، تو پھر بقول اشاعرہ ، اپني ملکیت میں تصرف خواہ کسي عنوان سے هو ، ظلم سے موسوم کیونکر هو تا یفعل ! ما یشاء و یختار

دنیا کي یه غلامي عام اور انساني حکمراني کا تسلط بے روک تھا ، مگر چھٹي صدي عیسوي میں جبکه روم و یونان اور مصر و اسکندریه جیسے مراکز علم و تمدن گرفتار تعبد انساني تھے ، عرب کے گمنام و مجہول خطے سے یکایک انساني حکومت کي جگه خدا کی حکومت کا اعلان هوا -

یه اسلام کی آواز تھی ، جس نے ایک طرف تو اُن بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ، جو حجاز کے معبد ابراهیمی کے اندر رکھے گئے تھے - دوسري طرف اُن انساني بتوں کو بھي سرنگوں کر دیا جو طلائي کرسیوں پر بیٹھکر بندگان الہی کو اپنے آگے سربسجود دیکھنا چاهتے تھے - اسکا اعلان عام یه تھا که : " ان الحکم الا لله " حکومت کسي کیلیے نہیں - صرف الله هي کیلیے ہے !!

اس سے بھي بڑھکر یه که اُس نے صاف صاف هر طرح کے انساني اختیارات ملک و حکم کے ادعا کو شرک قرار دیا :

ما کان لبشران یوتیه الله الکتاب والحکم و النبوۃ ، ثم یقول للناس کونوا عبادا لي من دون الله (۳ : ۷۴)	کسي انسان کو یه حق نہیں که الله اسکو کتاب یا حکم یا نبوت عطا کرے اور وہ انسانوں کو اپنے سامنے جھکاکر گویا انسے کہے که الله کو چھوڑکر میري پوجا کرو !

تاریخ نے اس دور حکمراني و حکومت کے حالات محفوظ رکھے هیں مگر وہ اسپر ماتم کرتي ہے که یه دنیا کا بدترین عهد وحشت و ظلمت تھا - اور پھر مژدہ سناتي ہے که " انقلاب فرانس " کي چمکائي هوئي شمشیر حریت و مساوات نے انسان کے پانوں کي وہ تمام زنجیریں کاٹ دیں ، جو شخصي حکمراني کي جباري ، اور پادشاهوں کے خود مختارانه اختیارات نے ڈالي تھیں - اب قانون و دستور اور مساوات و جمہور کا دور دورہ ہے - تخت فرماں روائي اُلٹ گئے هیں ، اور پارلیمنٹیں کھل گئي هیں - اشخاص کي جگه قانون کي ، اور زور و قوت کي جگه حق و برهان کي حکمراني ہے !

پھر کیا یه سچ ہے ؟

کیا واقعي دنیا کي مصیبتیں ختم هو گئیں ؟ کیا اسکی غلامی و مظلومی کا پرانا ناسور بھر گیا ؟ کیا حق اور قانون نے انسان کو اسکی چھني هوي عزت واپس دلا دي ؟ اور کیا اب وہ سیلاب خونین بند هوجائیں گے - جو انسان کی گردنوں سے بہه کر کرۂ ارضی کے ذرے ذرے میں جذب هو چکے هیں ؟

حقیقت یه ہے که تاریخ نے دنیا کو مژدۂ امن سنانے میں جلدي کي - دنیا کي مصیبتیں ابھي کہاں ختم هوئیں ؟ اسکي پیشاني کے ناسور کو کس نے مندمل دیکھا ؟ شاید اُسنے اپنے سوگ کے کپڑے اُتار دیے هوں ، مگر اُسکي صورت تو ابتک ماتمي ہے ! قانون اور اخلاق کي گردن پر انساني ظلم و تعدي کي چھري جس تیزي سے چل رهي تھي ، اب بھي چل رهي ہے - البته پہلے ظلم و جبر کا دیو اپني اصلي صورت میں آکر اُسے ذبح کرتا تھا ، اب عدل و انصاف کے فرشته کا بھیس بدلکر چھري تیز کرتا ہے !

هر شے کي صورت بدل گئي ہے ، هر جسم نے نئے کپڑے پہن لیے هیں - هر چیز کا نام بدل دیا گیا ہے - هر سطح متغیر ، اور هر ظاهر متبدل ہے - لیکن حقیقت کو دیکھیے - تو اب بھي وهي ہے جو پہلے تھي !!

دنیا جب تاریکي میں مبتلا تھي تو قتل و غارت کرتي تھي - لیکن اب که روشن هوچکي ہے ، کن مشغلوں میں رهتي ہے ؟

پہلے انسان انسانوں سے لڑتے تھے ، لیکن اب کیا جنگل کے درندے انسان کا خون بہاتے هیں ؟ کیا اس خونریزي میں ، جو صلیب کے نام سے کي جاے ، اور اس خونریزي میں ، جو تمدن کے دیوتا کي قربانیوں کیلیے هو ، کچھه بہت زیادہ فرق ہے ؟

پھر وہ ازادي و مساوات اور حریت و انصاف کہاں ہے ، جس کا فرشته ، امن کي منادي کر رها ہے ؟ کبھي اسکا مراکش کے خرابے پر بھي گذر هوا ؟ کبھي ایران کي ویرانیوں پر بھي اس نے نظر ڈالي ؟ وہ خون جو طرابلس میں بہا ، وہ لاشیں جو بلقان اور روم ایلي کے دیہاتوں اور قصبوں میں تڑپیں ، کیا اُس نوع انساني کي نه تھیں ، جسکو عدل و امن کا پیغام دینے کیلیے وہ زمین پر اترا ہے ؟

هم کو اسکا جواب عدالتوں کي محرابوں ، پارلیمنٹوں کے دروازوں ، قانون کي مجلدات ، اور قلم و سیاهي کے نقوش سے نه دو ، بلکه

مجھکو یاد نہیں کہ جناب سے نیاز حاصل ہے یا نہیں ؟ لیکن اب میں " الہلال " کے سبب سے جناب کو ضرور اچھی طرح جاننے کا فخر کرسکتا ہوں ' اور ہم دونوں کے الحمد للہ مسلمان ہونے اور اس وجہ سے کہ مسلمانوں پر یہ سخت وقت ایسا ہے کہ اگر اب بھی غفلت اور غور کیا گیا تو شاید آیندہ تباہی ہی تباہی نظر آتی ہے ' میں نے ان سطروں کے لکھنے کی ڈرتے ڈرتے جرأت کی ہے - کاش جناب مجھہ سے اتفاق کرلیں ' اور آپکا دریاے خیال اوس طرف بہنے لگے ' جس طرف پانی کی ضرورت ہے تو مسلمانوں کا بے حد فائدہ ہو -

میری صغر سنی میں ایک زمانہ تھا جب پبلک معاملات کو گورنمنٹ کے حضور میں پیش کرنے والے ناپید تھے ' اگر اوس زمانہ میں جناب الہلال کو پالیٹکس کے واسطے نکالتے تو شاید موزوں ہوتا مگر اب تو ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے بلکہ شاید ضرورت سے زاید وہ اشخاص پیدا ہوگئے ہیں جو اس کام میں لگ رہے ہیں - بدیںوجہ اگر جناب اسی میں انحصار وقت کر دینگے تو کوئی مفید اضافہ نہ ہوگا - بلکہ اگر آپ حلم و بردباری سے سننا چاہیں تو باادب گذارش کرونگا کہ کبھی کبھی جناب کا جوش و خروش اپنے بیگانوں کی راحت میں خلل انداز بھی ہو جاتا ہے - الغرض جناب کی توجہ اشاعت اسلام کے واسطے محدود ہو جاے تو بے حد فایدہ رساں مسلمانوں کے واسطے ہو - میری راے میں یہ ایک فرض کفایہ ہے جس سے سبکدوشی اوس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ کچھہ مسلمان اس کام کے واسطے اپنے تئیں وقف نہ کر دینگے - اور جناب کا وجود باوجود اس بار کے اوٹھانے کے ہر طرح قابل اور اسکا ہر طرح اہل ہے -

آپکا ادنے خادم اور دینی نیازمند

اسماعیل

الهـــلال

نہایت ممنون ہوں کہ جناب نے ایک نہایت مفید اور ضروری بحث چھیڑ دیا - انشاء اللہ عنقریب تفصیلی طور پر اپنی معروضات خدمت والا میں پیش کرونگا -

تاریخ حیات اسلامیہ

۱۸۵۷ء اذان ہند کا ایک ورق

شہـــداء کانپور اعلی اللہ مقامہـــم

تقاضا کر رہی ہے مجھسے یہ میری پریشانی
مسلمانوں کی حالت پر کروں کچھہ مرثیہ خوانی
تماشا دیکھیے اندوہ و حرماں بڑھتے جاتے ہیں
سرشک خون سے کس کس کی جائیگی مہمانی ؟
شہیدان ستم کا خون بول اٹھے گا لاکھوں میں
چھپانے سے نہیں چھپنے کی ظالم کی ستم رانی
بہاے خون پانی ہوکے کسکا آج مسجد میں ؟
ہوئی ہے مذبح ہندوستان میں کسکی قربانی ؟
مسلمانو یہ گھر میں بیٹھہ کر رونیسے کیا حاصل
یہی اسلام کا شیوہ ' یہی ہے کیا مسلمانی ؟
کمر ہمت کی باندھو ' اٹھہ کھڑے ہو نام حق لیکر
تمھارا فرض ہے اپنی مساجد کی نگہبانی
خدا کی راہ میں جو جان تک قربان کر بیٹھے
تمھارا فرض ہے انکے لیے اب زر کی قربانی
ہوے صید مصائب اسقدر اب اور بھی ہونگے
نہ چھوڑی ایسی حالت میں بھی گر تم نے تن آسانی

(سید محمد قمرالدین قمر حیدر آبادی - منیجر انصاریہ مڈیکل)
(حال بمبئی)

مصیبت زدگان کانپور کی دائمی اعانت

دائمی اعانت کی پہلی مثال جلیل

از جناب مولانا محمد علی صاحب طبیب سیشن جج صوبہ ورنگل علاقہ نظام

شہداے موصوف کے بیوگان اور اشخاص زیر کفالت کے لیے اور انکے یتیم اطفال کے لیے تا ختم تعلیم و عمر رشد ' کفالت کرنی چاہیے - اسوقت جوش میں امدادی رقوم کا جمع ہو جانا ممکن ہے - اوس سے کوئی مکان یا دکانات یا باغات الغرض کوئی جائداد غیر منقولہ لیلی جاے - یا کسی تجارت میں شرکت کی جاے اور اسکی امدنی سے ہمیشہ انکی اعانت ہوتی رہے -

میں اپنی ذات سے اتنا کرسکتا ہوں کہ حتے الامکان اپنی حیات تک پانچ روپیہ ماہانہ دیتا رہونگا ' لیکن ایسے انتظام کی توقع ہمارے دوسرے مسلمان بھائیوں کے مذاق کے لحاظ سے کسیقدر دشوار ہے - اور اگر خدمت گزاران ورثاء شہدا کو ایسی توفیق خدا کرامت فرماے ' تو زہے قسمت - اسکا جواب جلد عنایت

میں ایک ضعیف القلب اور کثیر الہموم اور وقیق العواطف شخص ہوں - اسوجہ سے میرے مزاج میں سراسیمگی کی حالت رہا کرتی ہے اور کسی ادنے سے واقعہ کی خبر سے بھی غیر معمولی طور پر متاثر ہو جایا کرتا ہوں - آپکی آزادانہ اور بے باکانہ حق گوئی دیکھکر میرے قلب کی حالت دگرگوں ہو جاتی ہے -

نے چونکا کر آزاد کرایا - یورپ کے اخبار نویسوں کی جماعت نے تیرا ساتھ دیا ' اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ روس نے تجھکو اپنے خزانے ' اپنے سامان ' اور اپنے آدمیوں سے مدد دی - لیکن افسوس کہ تو نے وقت کی قدر نہ کی ' اور آزاد ہو کر پھر غلام بن گئی ! ! "

مسئلۂ عرب

الفتنہ نائمۃ ' لعن اللہ من ایقظہا

عمان کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت تک امام عمان برابر فتوحات حاصل کر رہا ہے - نزوا کے قریب کے چند مقامات ' جیسے اسنک ' ذکی ' اولی ' وغیرہ پر قبضہ کر چکا ہے - نو موخر الذکر شہروں کے قلعے سختی کے ساتھ حملہ آوروں کا مقابلہ کر چکے ہیں - اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ سمیل پر بھی حملہ کی تیاری میں ہے - سمیل ایک اہم مقام ہے اور مسقط کے درۂ خاص پر حکمراں ہے -

اپنی جگہ پر سعید فیصل بھی دوسرے ساحلی مقامات سے فوج فراہم کر کے اپنی اگن بوٹ " نور البحر " پر سمیل کے قریب بھیج رہا ہے تا کہ اسکی قلعہ بندی کر کے اپنے دارا سلطنت اور انقلابیوں کے درمیان ایک سد حائل کر دے - سید محمد سعید (نامہ نگار نیر ایسٹ کا عمانی دوست) اپنے ایک خط میں لکھتا ہے :

" حالات بد سے بد تر ہو رہے ہیں - نئے امام نے سمیل پر قبضہ کر لیا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ جب سید فیصل نے تھوڑی سی فوج کے ہمراہ اپنے لڑکے سید نادر کو نزو کی تسخیر کے لیے روانہ کیا تھا ' تو اسی وقت اس کوشش کی قسمت میں ناکامی لکھدیگئی تھی - سید نادر یہ دیکھکے کہ تعلیمات کی بجا آوری نا ممکن ہے ' سمیل چلا گیا - جہاں اس نے اس فتنہ کے دبانے کی کوشش سے پہلے مزید کمک کا انتظار کیا - لیکن اس عرصہ میں امام نے کئی شہروں پر قبضہ کر کے حیرت انگیز کامیابی حاصل کر لی تھی - ۹ - جولائی کو امام اور اسکی فوج نے بوشنڈروں کی معیت کی بدولت شہر پر قبضہ کر لیا - سید نادر اور اسکی فوج نے قلعہ میں پناہ لی - وہ اس مراسلت کی تحریر کے وقت ساعت بساعت اپنی گرفتاری کی توقع کر رہا ہے "

اپنے آپ کو بے بس دیکھکر سید فیصل نے حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ اسکو مدد دیجاے ' تا کہ وہ اپنے لڑکے کی مدد اور مسقط کی مدافعت کر سکے - اس موقع پر عمانیوں نے یہ ظاہر کیا کہ انہیں اپنے سلطان کے ساتھ وفاداری بالکل نہیں رہی - انمیں سے ایک بھی اسکی مدد کرنا نہیں چاہتا - سلطان کی درخواست پر بو شہر سے چار سو سپاہی آ گئے ہیں - انکے علاوہ بمبئی سے بھی ایک ہزار سپاہیوں کے آنے کی امید ہے -

یہ فتنۂ خوابیدہ کی ایک نئی مگر بے وقت کی بیداری ہے ' جسکا سامان مدتوں سے موجود تھا ' اور اب انگلستان کیلیے مسئلۂ عرب کے متعلق بہت سے عمدہ کام شروع ہو جائیں گے - انا للہ و انا الیہ راجعون !

دعوت و تبلیغ اسلام

ایڈیٹر الہلال اور اشغال سیاسیہ

(از جناب نواب حاجی محمد اسماعیل خاں صاحب رئیس دتاولی)

میں نے الہلال کے اکثر مضامین کو بغور پڑھا ہے ' اور مجھکو اس کے عرض کرنے میں بالکل تامل نہیں ہے کہ آپکا طرز تحریر اور طرز اداے خیالات نہایت اعلی اور موثر ہے - آپکی معلومات دینی نہایت وسیع ہیں - اور مسلمانوں میں ایسا وسیع المعلومات اور فصیح البیان بزرگ انکے واسطے باعث فخر ہے - مگر میں اس عرض کرنے کی معافی چاہتا ہوں کہ اپکے سیلاب بیان کا بہاؤ فائدہ رساں شکل اور صورت میں نہیں ہے ' اور اس لحاظ سے میں قابل عفو ہوں اگر اپنی راے کا خلاصہ عرض کروں -

چونکہ جناب کے خیالات کا رجحان مذہب کی طرف خاصکر ہے اسواسطے اگر جناب اوسی حصۂ کار کو جو مذہب اسلام کی اشاعت سے تعلق رکھتا ہے ' اختیار فرمالیں ' تو بالیقین آپکی ذات ستودہ صفات مسلمانوں کے واسطے بے حد مفید ہوگی - مجھکو نہایت افسوس ہے کہ ہمارے علمی یا مذہبی ذوات اپنا حصۂ زندگی پالیٹکس میں جلد صرف کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں - مثلاً خود جناب ' یا جناب مولانا شبلی اسکی مثال ہو سکتے ہیں - کاش اگر آپ حضرات اپنی قابلیت صرف اعلاے کلمۃ اللہ کے واسطے وقف کر دیں تو پالیٹکس کی نسبت بہت زیادہ مفید ثابت ہو - علی الخصوص اسوجہہ سے کہ شاہ راہ ترقی اسلام بالکل ویران ہے -

ندوۃ العلما کی وجہ سے مجھکو بہت امید بندھی تھی کہ عم میں روشن خیال عالم پیدا ہو جائینگے - مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کی بد نصیبی کا بادل اوسپر بھی برسے بغیر نہ رہسکا - بظاہر چند سالوں میں یہ انسٹی ٹیوشن بند ہو جائیگا یا مسلمانوں کے کاموں کے قابل مضحکہ ہونے کی ایک جدید مثال بنجائیگا - یہ تو ایک جملہ درمیانی تھا - میں نے چونکہ جناب کی خدمت والا میں عرض کرنے کو قلم اوٹھایا ہے ' لہذا اسکی بابت میں ختم کلام کرونگا - یعنے اس زمانہ میں اشاعت مذہب اسلام کی ہندوستان کے اندر اور دوسرے ملکوں میں سخت ترین ضرورت ہے اور مذہب اسلام کی سادگی کے اعتبار سے مجھکو تو یقین کامل ہے کہ یہ تعلیم ممالک متمدنہ میں ضرور قابل توجہ اور لائق قبول ہوگی - بشرطیکہ موزوں اور مناسب طریقوں سے واقف اور ماہر علوم و روشن خیال بزرگوں کے ذریعہ انکے روبرو پیش ہو -

پس میری راے میں آپ اپنی قابلیت ' اولو العزمی ' اور قوۃ تحریر و تقریر کے لحاظ سے اگر اس کام کو شروع کریں تو اوسکے واسطے سرمایہ بہم پہنچ سکنا آسان ہے ' اور نیز یہ کام بھی چل نکلیگا - اور نہایت خوشی ہوگی کہ آپکی قوت بجاے بیجا خرچ ہونے کے برمحل اور کار آمد ہوجائیگی -

میں اپکو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے نیک نیتی سے یہ عریضہ لکھا ہے ' اور میں اپ سے محبت رکھتا ہوں اور اپکی دل سے تعظیم کرتا ہوں -

[۱۹]

ـــا کا موہنی کسم تیل

ں کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے
ے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب
تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی -
مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا
جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ
چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر
و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف
کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ
میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن
نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال
کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو
جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو
سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے
بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا -
یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور
خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال
خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت
بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں
کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز
ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے
سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

... مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے
ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے
ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں
قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے
خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی
کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے
قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی
ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ
خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم
دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے
ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار -
پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی
لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی
سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی
ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں
بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو -
ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی
استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون
صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی
و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی
ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی
اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو
کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال
کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام
اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۱۱۰۶۰ ہر ... ...

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[۳۶]

خضاب سیہ تاب

ہمارا دعوی ہے کہ جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد ہوئے
ہیں' ان سب سے خضاب سیہ تاب بڑھکر نہ نکلے تو جو جرمانہ
ہم پر کیا جاویگا ہم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بھورے
یا سرخی مائل ہوتے ہیں - خضاب سیہ تاب بالوں کو سیاہ بھونرا
کردیتا ہے - دوسرے خضاب مقدار میں کم ہوتے ہیں - خضاب
سیہ تاب اسی قیمت میں اسقدر دیا جاتا ہے کہ عرصہ دراز تک
چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کی بو ناگوار ہوتی ہے - خضاب
سیہ تاب میں دلپسند خوشبو ہے - دوسرے خضابوں کی اکثر دو
شیشیاں دیکھنے میں آتی ہیں' اور دونوں میں سے دو مرتبہ
لگانا پڑتا ہے - خضاب سیہ تاب کی ایک شیشی ہوگی' اور صرف
ایک مرتبہ لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز
میں پھیکا پڑجاتا ہے' اور قیام کم کرتا ہے - خضاب سیہ تاب کا
رنگ روز بڑھتا جاتا ہے' اور دو چند قیام کرتا ہے - بلکہ پھیکا پڑتا
ہی نہیں - کھونٹیاں بھی زیادہ دنوں میں ظاہر ہوتی ہیں -
دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت ہوجاتے ہیں - خضاب
سیہ تاب سے بال نرم اور گنجان ہوجاتے ہیں - بعد استعمال انصاف
آپ سے خود کہلائیگا کہ اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد ہوا -
یہ خضاب بطور تیل کے برش یا کسی اور چیز سے بالوں
پر لگایا جاتا ہے - نہ باندھنے کی ضرورت نہ دھونیکی حاجت -
لگانے کے بعد بال خشک ہوئے کہ رنگ آیا - قیمت فی شیشی
ایک روپیہ زیادہ کے خریداروں سے رعایت ہوگی - محصول ڈاک
بذمۂ خریدار - ملنے کا پتہ :

کارخانہ خضاب سیہ تاب کٹرہ دل سنگھ - امرتسر

[ ] ریویو آف ریلیجنز - یا ... مذاہب عالم پر ... ر

اردو میں ہندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم
کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو ...
دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :—

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان
میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا
کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا -

مسٹروب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور یہی
رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جو مذہب اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھتے ہیں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز
خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور عمیق ہوتی ہیں - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزی
پرچہ ۳ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۳ آنہ - اردو ۲ آنہ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں ۰

میں اس بات کے مکرر عرض کرنے کی معافی چاهتا هوں که جناب اپنے اظهار آرا میں کسیقدر لینٹ استعمال ضرور فرما یا کریں که زمانه حق گوئی کا نه رها - تاکه آپکا هلال زیاده عمر تک قوم کے کان کهولتا رهے - همارگ هنوز خواب غفلت سے کسیقدر چونکے هیں - همکو بیدار کرنے اور آنکها کر کهڑا کرنیوالے کی سخت ضرورت هے - هماری رفتار میں ابهی هزاروں رکاوٹیں هیں - الغرض حالات زمانه کی رعایت سے همکو غافل نہونا چاهیے - والسلام - ناچیز سید محمد علی طبیب سیهٹن جوج صوبه ررنگل

انجمن رفاه المسلمین تندورہ لعل گنج ضلع پرتاب گڈہ کا ایک جلسه ۵ - ستمبر بروز جمعه سنه ۱۹۱۳ع کو منعقد هوا - مولوی سید محمد اختر صاحب مدرس مدرسه تبلیغ الاسلام اور مولوی حبیب الله صاحب صدر انجمن نے وعظ بیان فرمایا اور واقعه کانپور کا نہایت وضاحت کے ساتهه تذکرہ کرکے زر اعانت امداد مظلومان کانپور کی تحریک کی - مبلغ ۱۲۵ روپیه ۶ - آنه علاوہ زیورات اورکپڑے کے اسیوقت وصول هوگیا - مولوی محمد یوسف شاہ صاحب متعلم عربی گانوں میں گشت لگا کر نہایت درد ناک آواز میں شعر ذیل پڑهتے هوے دروازہ دروازہ گئے اور لوگوں سے وصول کیا :

اے خاصهٔ خاصان رسل وقت دعا هے

امت په تیری آکے عجب وقت پڑا هے

یه عجیب موثر سماں تها - اس مناجات سے سارا گاؤں گونج رها تها - انجمن کے طرف سے چندے کی برابر کوشش جاری هے - جناب شمشیر خانصاحب رئیس کیمیه کی محنت وجاں فشانی کا شکریه ادا نہیں هوسکتا -

خادم قوم - محمد یوسف - سکریٹری انجمن رفاه المسلمین تندورہ لعل گنج ضلع پرتاب گڈہ

۱۹۱۳ء کانپور کا ماتم

زمین و آسمان نے تیری بربادی کی ٹهانی هے

سنبهل مسلم! یه قرب روز محشر کی نشانی هے

جو جینا هے تو مرنا هے جو مرنا هے تو کیا ڈرنا ؟

سرائے دهر فانی میں هر اک شے آنی جانی هے

دنیا دیکهه رهی هے که تمام روے زمین کے مسلمانوں پر مظالم و مصائب کی آگ برس رهی هے -

مراکو کے مسلمان' فرانس کے آتشکدہ کا ایندهن بن رهے هیں - عربوں کی هستیاں صحراء طرابلس میں ٹهوکریں کها کر گم هوگئیں - پهر مسیح کے مسکین و غریب بلقانی بهیڑوں کے رحم و انصاف کا سیکلوں اٹها ' جس نے هزاروں خان و مان والوں کو بے سر و سامان کر دیا ' اور بیگناهوں کے خون کی ندیاں بها دیں !

ابهی ابهی کانپور میں جو شعبان هی میں محرم آگیا ' اسے دیکهکر رونگٹے کهڑے هوجاتے هیں - اس خونیں منظر کا درد ناک نظارا ' قرعهٔ ناری کی شکل اختیار کرکے ' مدتوں اسلامی دنیا کے دلوں میں آتش ماتم کو مشتعل رکهے گا !!

تمام دنیا اپنی حکومتوں کو اپنے مال سے خراج اور ٹیکس دیتی هے - مگر مسلمان خون سے بهی خراج ادا کیا کرتے هیں -

انہیں اے کانپور کے شهیدو ! تم اپنی مظلومیت لیکر عالم بالا کو چلے - زمین پر تمهارا خون کیڑوں مکوڑوں کے حوالے هوا اور تمهاری نعش کو پهولوں کی چادر نصیب نه هوی - تمهاری روح پاک ضرور رب العالمین کی بارگاہ میں داد خواهی کے لیے حاضر هوگی - یاد رهو که تمهارے بهائیوں کے دلوں پر تمهارے یوں چلے جانے سے جو کاری زخم لگا هے' وہ همیشه ناسور بنا رهیگا - مسٹر ٹائلر کی گولیوں کی دهواں دار بوچهاڑ' اور اس کے سنگینوں کی چمک بجلی کی طرح مدتوں تک ان کے کانوں میں گونجتی اور آنکهوں میں چمکتی رهیگی - ان کے دل همیشه تمهاری یاد میں بیتاب و بیقرار رهینگے - تمهاری بیکسی اور بے بسی کی حالت ان کی آنکهوں کو مدتوں خون کے آنسو رولائیگی !!

(خان محمد قریشی ' از کامارہ شریف)

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیه

(۱۲)

	پائی	آنه	روپیه
جناب محمد جان از دهلی	•	•	۲
جناب خیر الدین صاحب - قصور - لاهور	•	•	۴
جناب عبدالکریم خانصاحب - ریر اراجندر اپٹ - کورگ	•	•	۵
جناب محمد ابراهیم صاحب - بلڈانه	•	•	۲
جناب معین الدین احمد صاحب قدوائی - ندوہ لکهنؤ	•	•	۳
ایک بزرگ از بهرنگ گڈہ	•	۴	۶
ازوقف شیخ ولایت علی صاحب مرحوم شهر لکهنؤ	•	•	۱۰۰
میزان	•	۴	۱۲۲
سابق	•	۶	۹۱۱۲
میزان کل	•	۱۰	۹۲۳۴

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۳)

جناب بزرگان سیتهه (پٹنه) بذریعه انجمن اتحاد	۶	۴	۲۳
جناب محمد جان صاحب از دهلی	•	•	۵
جناب مستری غلام محمد صاحب گهڑی ساز بهاول پور	•	•	۱
جناب غلام نبی صاحب خطاط بهاول پور	•	۸	•
جناب جلال الدین صاحب	•	۹	•
میزان	۶	۵	۳۰
سابق	•	۱۴	۸۷۶
میزان کل	۶	۳	۹۰۷

فہرست زر اعانۂ همدرد و کامرید دهلی

ایڈیٹر الهلال	•	•	۱۰۰
جناب محمد افضل خانصاحب رردی منیجر کچهه بلوچستان	•	•	۱
جناب سید قمر الدین صاحب قمر بمبئی	•	۲	•
جناب صغیر احمد صاحب بمبئی	•	۲	•
جناب سید باقر حسین صاحب بمبئی	•	۱	•
جناب سید محی الدین صاحب بمبئی جناب جان محمد صاحب - ٹرنجی - برهما	•	•	۱
میزان	•	۵	۱۰۲

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۲ - شوال ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, September 24, 1913.

[۲۳] گھر بیٹھے عینک لے لیجئے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی، مگر اب یہ دقت نہیں رہی - صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے پر جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں ٹہریگی بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ اے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

[۳۳] ایک نئی قسم کا کاروبار

یعنی

ہر قسم اور ہر میل کا مال، یک مشت اور متفرق دونوں طرح، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق، ورنہ واپس، محصول آمد و رفت ہمارے ذمہ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ہی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵- روپیہ تک کی فرمایش کے لیے، پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ، اس سے زائد کےلیے دریافت فرمائیے، تاجروں کے لیے قیمت ا محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی ہلال ایجنسی
نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریت
ڈاکخانہ انٹالی - کلکتہ

[۳۲]

۱۵ سائز گارنٹی ایک سال

معہ محصول پانچ روپیہ

خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیون کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی. ۹ سائز گارنٹی ایک سال

معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

نیچی دی گئی ہین مذکور گھڑیون کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی

۱۸- سائز آٹھ روز مین ایک مرتبہ کنجی دیجائے گی چاندی سنگل کیس ۱۰ ڈبل کیس ۱۲ گارنٹی ایک سال
۱۵- سائز چاندی ڈبل کیس کردوائیزر فررس شہرت مین ثانی نہین رکھتی سلنڈر ۸ لیور ۱۰ گارنٹی ۲ سال
۱۸- سائز ایسٹ اینڈ واچ لیور ریلوے مین گاڈ و ڈریور کے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ ۹/۱۲ گارنٹی ۲ سال
نوٹ - بکس مین رکھنا منظور ہوتا تو مین بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

ایم - اے شکور اینڈ کو ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co. 5/1, Wellesley Street P. O. Dharamtallah, C a l c u t t a.

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست قیمت منگا کر ملاحظہ کیجئیے -

نوٹ — ہر جگہ کے ایجنٹ مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱] اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن ...

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ ، مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۳ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۲ - شوال ۱۳۳۱ هجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, September 24, 1913.

فہرست

تصاویر

مجلس دفاع مسجد کانپور

Cawnpore Mosque Defence Association.

و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض، لهدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیها اسم الله کثیرا - ولینصرن الله من ینصره ، ان الله لقوي عزیز [۲۲ : ۴۰]

صدر مجلس : مولانا ابو الکلام ایڈیٹر الهلال کلکته

خزانچي : مسٹر اے - رسول - ایم - اے - بیرسٹر ات لا کلکته

سکریٹري : انریبل مولوي فضل الحق ایم - اے - ایل - ایل - بي - وکیل هائي کورٹ کلکته

(۱) مجلس کے سامنے اس وقت دو کام هیں :

(الف) اصل مسجد کا دفاع

(ب) ماخوذین مقدمه کي اعانت

(۲) امر اول کي نسبت مجلس نے اپنے ایک عام جلسے میں طریق عمل یه قرار دیا ہے که هز ایکسلنسي ویسراے هند کي خدمت میں تمام مسلمانان هند کا ایک متحده وفد اس معاملے کو لیکر جاے - اسکے بعد دوسري منزل انگلستان کي ہے -

(۳) اسکے لیے تمام اطراف ملک میں با قاعده کام شروع هو جانا چاهیے اور یه بغیر اسکے ممکن نهیں که هر شهر میں " دفاع مسجد کانپور " کے نام سے مجالس قائم کي جائیں - اسکے متعلق مجلس نے ضروري کارروائي اس هفتے سے شروع کردي ہے -

(۴) دوسرے امر کے متعلق کلکته میں چندے کي عام مجلسیں متواتر منعقد هو رهي هیں اور انکا سلسله جاري رهیگا جب تک شهر کے هر حصے اور محلے میں جلسے نهولیں گے -

(۵) بنگال کے دیگر حصص کیلیے ایک وفد مرتب هو کر روانه هونے والا ہے - اور ایک وفد تمام هندوستان کا دوره کرنے کیلیے بهي مرتب هو رها ہے - والله المستعان و علیه التکلان -

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو هفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت هو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آرڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیلی کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے ذمہ دار نہ هوگا - (مدیر)

شرح اجرت اشتہارات

—*—

میعاد مرتبہ	فی صفحہ روپیہ	فی کالم روپیہ	نصف کالم روپیہ	چوتھائی کالم روپیہ	چوتھائی کالم سے کم فی مربع انچ روپیہ آنہ
ایک	۱۵	۱۰	۷	۵	۰ ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدی زائد هوگی -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار هوتے هیں، جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد هو گا -

شرائط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماهی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی هوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی همیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا کہ وہ جب چاهے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤنکا اور هر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنیٰ شبہہ بھی دفتر کو پیدا هو، کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

کیلیے مفید مگر اپنے لیے مضر نہیں - پھر اسمیں کیوں عذر ہو ' اور کیوں حرف شکایت زبان پر آے ؟ ہمارے سامنے تاریخ نے جو مواد رکھدیا ہے ' وہ ہمارے لیے کافی ہے - ایسی باتیں ہمیشہ ہوتی ہیں اور ہوتی رہینگی - اور نتیجہ بھی ہمیشہ یکساں نکلا ہے اور نکلے گا - جو لوگ اس راہ میں قدم رکھتے ہیں ' جب انکے سامنے آخری منزلیں موجود ہیں ' تو ان ابتدائی منزلوں کے پیش آنے پر کیوں شاکی ہوں ؟

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست

و افوض امري الی اللہ - ان اللہ بصیر بالعباد !

رفتار سیاسیہ

آخر کار ۱۷ اور ۱۸ ستمبر کو ترکی و بلغاریا کی مجلس صلح قسطنطنیہ میں امور ارلیہ طے ہوگئے' مسئلہ حدود کا فیصلہ زیادہ تر ترکوں کے موافق ہوا ' " دیموطیقا " کی نسبت بلغاریوں کو ابتداً کسی قدر انکار تھا اور اسکے معارضہ میں اپنے صرف سے ادرنہ سے بابا عسکی تک ریل بنا دینے پر راضی تھے ' لیکن ترکوں نے روپیہ پر زمین کو ترجیح دی اور بالآخر " دیموطیقا " ادرنہ کے حدود میں داخل کیا گیا -

دیموطیقا کی اھمیت کے خاص اسباب یہ ہیں کہ قبضۂ دیموطیقا ایک ریلوے لائن پر موثر ہے' جسکا اثر براہ راست بحیرۂ ایجین تک پہنچتا ہے - ترکی قبضۂ دیموطیقا سے بلغاریوں کا راستہ جانب بحیرۂ ایجین بیکار سا ہوجاتا ہے - دیموطیقا کی جانب مغرب جو کوہستانی علاقہ ہے' بلغاری اوسمیں ریلوے کی تعمیر سے اس نقصان کی تلافی کرسکتے ہیں' لیکن یہ تجویز مصارف کثیرہ کی طالب ہے جسکے تحمل کی ابھی بلغاریا میں قوت نہیں -

۱۷ - ستمبر کے پیش کردہ اور ۱۸ - ستمبر کے منظور شدہ خط حدود کی تفصیل یہ ہے :

اینوس لائن سے یہ خط شروع ہوکر دریاے مرتزا کے برابر برابر' چلا جاتا ہے - پھر " دیموطیقا " کے شمول کیلیے جانب مغرب گھوم کر براہ " سمانہ " اور " ہادم کوئی " شمال کی جانب پھرتا ہے' اور پھر جنوب کی طرف " مصطفی پاشا " کی مشرقی جانب سے مڑکر " قرق کلیسا " کی شمالی جانب طے کرتے ہوے " سان استیفانو " پر ختم ہوجاتا ہے' اور اس سے بحیرہ اسود کا تعلق لازمی ہے -

جو بد قسمت مسلمان اس تقسیم حدود کے رو سے حکومت بلغاریا میں داخل کیے گئے ہیں ' بیان کیا جاتا ہے کہ وہ چار برس تک ترکی جنسیت میں شامل رہینگے' تاکہ اس نئی مدت کے اندر اپنے گذشتہ عہد مجد کے وداع و مشایعت' اور نئے دور مستقبل کی محکومی و مذلت کے استقبال کیلیے طیار ہوسکیں! یہ بھی عہد کرلیا گیا ہے کہ بلغاری رعایا بننے کے بعد مسلمانوں کو مراعات حقوق' اور ازروے مراسم دینیہ پوری آزادی دی جائیگی - انکے قدیم حقوق علی حالہا باقی' اور خدمت عسکریہ سے مستثنی رہینگے -

تاوان جنگ یا مصارف اسیران جنگ کا سوال باقی تھا ' یہاں بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے اس سے قطعی انکار کردیا ہے اور بلغاریا کو اسکے تسلیم بغیر چارہ نہیں -

ہم اس دوستانہ صلح کے بعد کسی واقعۂ منازعت و کشمکش کے سننے کیلیے طیار نہ تھے ' لیکن لندن سے ۲۲ - ستمبر کو ایک تار پہونچا کہ امور ثانویہ میں اختلاف و تنازع نے اب تک صلح نامہ پر دستخط ہونے نہیں دیا ' لیکن جب بلغاریا ۳۰ اصل مباحث مہمہ کے سامنے سر تسلیم خم کرچکا ہے تو امور ثانویہ میں وہ کب تک سرکشی پر اڑا رہیگا ؟ امید ہے کہ آیندہ خبریں اختتام معاملات کی اطلاع پہونچائینگی -

البانیا

ترکی سے علحدہ کرکے البانیا کو تنویم مقناطیسی (ہپناٹزم) کے ذریعہ یورپ جو خواب دکھا رہا تھا - افسوس کہ اوسکی تعبیر صحیح نہ نکلی - وما ھذا اول قارورۃ کسرت فی اوربا ! البانیا کی اغلب آبادی مسلمان ہے لیکن عجیب بات ہے کہ یورپ اوسکے لیے بھی ایک مسیحی شاہزادہ کی تلاش میں ہے - ۲۰ - ستمبر کا تار ہے کہ اسعد پاشا مدافع سقوطری نے جو البانیا کا وزیر داخلیہ عارضی بھی تھا ' اپنی جمعیت کے ساتھ بغاوت کردی' ڈرزا میں جہاں وہ اپنی علحدہ حکومت قائم کرنا چاھتا ہے ' سرکاری خزانہ پر بھی قبضہ کرلیا ہے' یونان و سرویا نے اپنے اپنے حدود متصلہ میں بے اطمینانی پیدا ہونے پر کارروائی کی دھمکی دی ہے - اسٹریا و اٹلی اور دیگر حکومتوں سے مخلوط کمیشن تجدید حدود کیلیے روانہ ہو رہا ہے -

۲۲ - کا پیغام برقی ہمکو ایک اور عجیب و غریب روایت سناتا ہے کہ (مفید بے) جو وزیر خارجیہ معین ہوا تھا ' سفر یورپ سے واپس آگیا ہے اور اسعد پاشا کے مقابلہ میں اپنی جمعیت کو مسلح ہونے کا حکم دے رہا ہے ' جسنے علم اسٹریا بلند کردیا ہے !!

غزوۂ طرابلس

اس ہفتہ طرابلس کے متعلق ایک اھم خبر رپورٹر نے پہنچائی ہے"

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مدافعت میں سرفروش عربوں نے (بروایت رومہ) بنغازی اور درنہ کے متصل ایک نخلستان میں اطالیوں کا مقابلہ کیا" سخت لڑائی کے بعد اطالیوں کو عین وقت پر کمک پہونچ جانے سے "حسب دستور" دشمنوں کو شکست ہوئی' اور اونکو ایک نقصان کثیر کے بعد پسپا بھی ہونا پڑا - لیکن اس شکست کا عجیب تر نتیجہ یہ ہے کہ خود اطالی جنرل "ترریلی" عربوں کے ہاتھ سے مارا گیا - اسکے علاوہ اور دو اطالی افسر اور ۱۸ - سپاہی ہلاک ' اور تین افسر اور ۷۰ سپاہی مجروح ہوے -

اس روایت سے علی رغم رومہ دو نتیجے مستنبط ہوتے ہیں : اول یہ کہ اٹلی باایں ہمہ تلف جان و مال ' حدود بنغازی و ادرنہ سے آگے نہیں بڑھی' جہاں اوسکے قیام پر تقریباً دو سال کی مدت گذر چکی ہے - دوم یہ کہ اس معرکۂ عظیمہ کا نتیجہ یقیناً اٹلی کے خلاف نکلا ہوگا' جسکی سب سے قوی دلیل ایٹالین جنرل کی مقتولی ہے' گو رومہ کا تار اس نتیجہ سے منکر ہو -

مغرب اقصی

مراکش کو ایک مدت ہوئی کہ ہم رو پیٹ چکے تھے' لیکن ۱۷ - ستمبر کے ایک پیغام برقی نے بشارت دی ہے کہ مولائی رسولی جو مراکش کے دوسرے حصہ میں فرانس سے برسر پیکار تھا' اب اوسنے اہل اسپین کی طرف بھی توجہ کی ہے ' کیوتا کی اسپینی فوج کو وہ دبا رہا ہے ' ناچار اسپینیوں کو امداد کیلیے مزید فوجیں طلب کرنی پڑتی ہیں ' والعاقبۃ الامر بید اللہ -

شئونِ حادثہ

ابتداے عشق !!

الہلال پریس کی ضمانت

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوقِ گنہ یاں سزا کے بعد

اطراف ملک سے بکثرت خطوط اور تار آرہے ہیں ' جن میں دریافت کیا جا رہا ہے کہ کیا ضمانت کی خبر صحیح ہے ؟

واقعہ یہ ہے کہ بعض امور کی اطلاع مجھے تقریباً دس ماہ سے تھی ' مگر اجتک الہلال میں انکی نسبت ایک حرف نہیں لکھا - اسلیے کہ اپنا اصول کار ابتدا سے یہ رہا ہے کہ انسان صرف کام کیلیے بنایا گیا ہے' پس اسکو چاہیے کہ صرف اپنے کام ہی میں مصروف رہے - یہ بہت ہی ادنی درجہ کی اور چھوٹی باتیں ہیں کہ لوگوں کا اسکے کام کے متعلق کیا خیال ہے ' اور حکام وقت اسے کیسا سمجھتے ہیں ؟

میری حالت الحمد للہ کہ عام حالت سے مختلف ہے - میں اپنے تمام کاموں کو ایک خالص دینی دعوۃ کی حیثیت سے انجام دیتا ہوں ' اور میرے پاس احکام دینی کے قوانین کی ایک کتاب موجود ہے - پس میری نظر ہمیشہ اسپر رہتی ہے کہ خدا کے ساتھہ میرا رشتہ کیسا ہے ؟ اسکی فکر نہیں ہوتی کہ اسکے بندوں کی نظریں کیا کہتی ہیں ؟ اگر اللہ کی صداقت میرے ساتھہ ہے ' تو میری طاقت لا زوال اور میری حفاظت قدرتی ہے - لوگ دیکھتے ہیں کہ آگ جلاتی اور پانی ڈوباتا ہے' اور اسکو قوانین قدرت کے نام سے یاد کرتے ہیں - لیکن اس سے زیادہ محکم اعتقاد ' اور اس سے بڑھکر غیر متزلزل یقین کے ساتھہ میں بھی دیکھتا ہوں کہ حق و صداقت اور اللہ کا پیغام دعوت ہر حال میں فتح یاب و منصور ہوتا ہے ' اور باطل و ضلالت کے ساتھہ دنیوی طاقتوں کا خواہ کتنا ہی ساز و سامان ہو' اور عارضی و وقتی کامیابیاں خواہ کتنا ہی اسے مغرور کردیں لیکن بالاخر وہ خاسر و نامراد ہی ہوتی ہے : وتلک الدار الاخرۃ نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین

پس ہماری حفاظت اور کامیابی خود ہمارے اور ہمارے کاموں کے اندر ہے - اپنے سے باہر ڈھونڈھنا لا حاصل ہے : وفی انفسکم افلا تبصرون ؟

الہلال کی اشاعت کو تقریباً ڈیڑہ برس کا زمانہ ہوگیا - مگر وہ پوری آزادی کے ساتھہ اپنے دینی فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھا - اگر پریس ایکٹ کا عمل اسکے ادعائی مقصد سے مختلف نہوتا ' تو موجودہ عہد مطبوعات کی اس سبب سے بڑی فرصت کا ملنا کچھہ بھی تعجب انگیز نہ تھا ' بلکہ یقین کرنا چاہیے کہ قدرتی اور لازمی تھا -

لیکن بد قسمتی سے جو حالت آج برسوں سے ہو رہی ہے ' اس کا نتیجۂ مشئوم تو یہ ہے کہ نہ صرف ہر حق گو کو ' بلکہ ہر حق گوئی کے ارادہ کرنے والے کو اپنے تئیں سب سے بڑا مجرم سمجھنا چاہیے - بلکہ

چونکہ کسب! نہ جنس بہ ذنب !

جب حالت یہ ہو تو پھر ڈیڑہ برس سے زیادہ زمانے کا بغیر کسی واقعہ کے گذر جانا کیوں نہ ایک محیر العقول واقعہ سمجھا جاے ؟

فی الحقیقت یہ ایک ایسا تعجب انگیز واقعہ تھا ' جسے سونچتے سونچتے بہت سے لوگ گھبرا اٹھے تھے - البتہ خود مجھے ذرا بھی تعجب نہ تھا - کیونکہ " لا خوف علیهم ولا هم یحزنون " کی تفسیر میرے سامنے تھی' اور دنیا کے قوانین سے بھی بالا تر ایک قانون تھا جس نے میرے دل پر نقش کردیا تھا کہ : واللہ ولی المتقین -

بہر حال ۱۸ - ستمبر کو دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی جس میں ۲۷ - تک داخل کرنے کی قید تھی مگر آج ہی (کہ ۲۳ - ویں تاریخ ہے) دو ہزار روپیہ کے گورنمنٹ ضمانتی کاغذ عدالت میں بھیجدیے گئے ہیں - ضمانت کا روپیہ تو اسی تاریخ سے بطور ایک سرکاری امانت کے علحدہ رکھدیا گیا تھا ' جس دن الہلال پریس کا ابتدائی سامان خرید نے کیلیے ہم نے روپیہ نکالا تھا - سچ یہ ہے کہ اس امانت کی حفاظت کرتے کرتے ہم اکتا گئے تھے ' اور ابتو وہ وقت آگیا تھا کہ اگر کوئی مانگنے کیلیے نہ آتا تو ہم خود ہی پیش کش کرنے کیلیے آگے بڑھتے - بارہا ہمیں خیال ہوا کہ کیا یہ ذوقِ عتاب صرف اوروں ہی کے حصے میں آیا ہے' اور ہم اصلی مستحقین نظر کیلیے کچھہ بھی نہیں ؟

نہ کنی چارہ لب خشک مسلمانے را
اے بہ ترسا بچگاں کردہ مئے ناب سبیل ؟

ہمارے ایک دوست تو اس تغافل پیشگی سے عاجز اکر پریس ایکٹ کی طاقتوں ہی کے منکر ہوگئے تھے :

لے بھی جائیں دل کہیں ہم سے کہ قصہ پاک ہو
یہ حسینان جہاں بھی دلربا کہنے کو ہیں !

بڑی فکر یہ تھی کہ جب محرومی قسمت سے ضمانت کی پہلی منزل ہی طے نہیں ہوئی ہے تو آیندہ کی فکر کیلیے ہمیں وقت کہیے ملیگا ؟ بالا خر غنیمت ہے کہ خدا خدا کرکے خاموشی ٹوٹی ' اور پہلی منزل سے بہر حال گذر ہی گئے :

رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہوں رہزن کو !

آخر میں ہم یہ لکھدینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس بارے میں ہمیں گورنمنٹ آف بنگال سے کوئی شکایت نہیں - ہم کو معلوم ہے کہ اصل حقیقت کیا ہے ؟ اور کل تک کیا تھا ' اور آج کیا ہو رہا ہے ؟

ہر این فتنہ زجائیست کہ من می دانم !

ڈیڑہ سال سے زیادہ عرصے تک جو کچھہ ہوا ' وہ گورنمنٹ بنگال کی مصلحت شناسی ' عواقب اندیشی ' اور ہمارے خاص حالات و نتائج پر نظر رکھنے کا نتیجہ تھا ' اور اب جو کچھہ ہوا ہے ' یہ دوسروں کی نادانی کا نتیجہ ہے -

ہم نے اتنی سطریں بھی بمجبوری لکھیں' کہ بے شمار خطوط اور تاروں کا فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہ تھا - ورنہ ہم اس طرح کے واقعات کو اس درجہ اہم نہیں سمجھتے کہ انکے پیچھے زیادہ وقت صرف کیا جاے - یہ اسطرح کی معمولی باتیں ہیں' جو آجکل کے پریسوں کے دفتروں میں ہمیشہ پیش آتی رہتی ہیں - اگر بعض حکام اعلی کو کسی اخبار کے دفتر سے کچھہ روپیہ لیکر رکھنے میں مصلحت نظر آتی ہے' تو یہ ایک ایسی فائدہ رسانی ہے جو دوسرے

٢٤ شوال ١٣٣١

ال[illegible]اء والـــداء

يعني

جماعت " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

الا ، ان حزب الله هم الغالبون

١٣٣١ ھجری [١]

(٥)

انما وليكم الله و رسوله والذين امنوا ' الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكواة وهم [illegible] الله و رسوله و الذين آمنوا ' " فان حزب الله هم الغلبون " (٥ : ٦٢)

اے مسلمانو! تمهارا دوست الله هے ' اسکا رسول ' اور وہ لوگ ' جو الله اور رسول پر ایمان لا چکے هیں ' جو صلوۃ الهي کو دنیا میں قائم کرتے ' اسکي راہ میں اپنے مال کو صرف کرتے ' اور سب سے زیادہ یہ کہ هر وقت الله اور اسکے حکموں کے آگے جهکے رهتے هیں - پس جو شخص الله ' الله کے رسول ' اور ارباب ایمان کا ساتهي هوکر رهیگا ' تو یقین کرو کہ وہ " حزب الله " میں سے هے ' اور " حزب الشیاطین " کے مقابلے میں حزب الله هي کا بول بالا هونے والا هے !!

بیا ساقي ! زخود آگاهیم دہ ! * شراب بزم " حزب اللهیم " دہ !
شراب گرم و رخشان همچو خورشید * بپاے تخت ظل اللهیم دہ !
نوید بخت کز شوقش برقصیم * زعشرتگاہ شاهنشاهیم دہ !
دلم تاریک و من سرگشته درخود * چراغ مي درین گمراهیم دہ !
خرد جان مرا مي کاهد از غم * نجات دل ازین جانکاهیم دہ !
فسون عقل (فیضي) بس درازست
ازین دستان زبان کوتاهیم دہ !

مدتے این مثنوي تاخیر شد
مهلتے بایست تا خون شیر شد

و العصر ' ان الانسان لفي خسر ' الا الذین امنوا و عملوا الصالحات ' و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - قسم هے اس عصر انقلاب اور دور تغیرات کي ' جو پچهلے دور کو ختم کرتا ' اور نئے دور کي بنیاد رکهتا هے ' کہ نوع انساني کیلیے دنیا میں نقصان و هلاکت کے سوا کچهہ نهیں - مگر هاں وہ نفوس قدسیہ ' جو قوانین الهیہ پر ایمان لائے ' اعمال صالحہ اختیار کیے ' ایک دوسرے کو امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے ذریعہ دین حق کي وصیت کرتے رهے ' اور نیز صبر و استقامت کي بهي انهوں نے تعلیم دي (٣ : ١٠٣) : اولئك علی هدی من ربهم ' و اولئك هم المفلحون (٢ : ٤) "

یہ هے جماعت " حزب الله " کا مقصد وحید ' جسے غالباً هر شخص دن میں ایک دو مرتبہ نماز کے اندر ضرور پڑهتا هے ' اور یہ هے خلاصہ اسکے پیش نظر اغراض کا ' جو سورۂ " والعصر " کي صورت میں هر مسلمان کے آگے موجود هے - فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا !

گذشتہ چار صحبتوں میں جو کچهہ عرض کر چکا هوں ' اس سے بہت زیادہ عرض کرنا تها ' مگر مناسب یہ نظر آیا کہ پہلے مختصراً اصل اغراض و مقاصد بیان کردیے جائیں ' اور اسکے بعد انکی هر دفعہ پر ایک مستقل مضمون شائع کیا جاے :

مخاطب اندکے نازک مزاج ست
سخن کم گو ' کہ کم گفتن رواج ست

تلاش مقصود

لیکن کم از کم آج پہلے مقصد کے متعلق دو چند کلمات ضرور ضرور عرض کرونگا اور معافي خواہ هوں اگر آن احباب کرام کو شاق

(١) یہ ایک عجیب حسن اتفاق هے کہ جس آیۃ کریمہ کي بنا پر اس جماعت کا نام " حزب الله " رکها گیا هے ' اس آیۃ کریمہ کے عدد بقاعدۂ جمل ١٣٣١ هیں اور یهي هجري سن اس جماعت کي تاسیس کا هے !

ح ادثۂ فاجعۂ کانپور

مسجد مقدس کانپور کا ایک بیرونی منظر

یه اُن گیاره لڑکوں کي تصویریں هیں ' جو ۱۳ - ستمبر کو کانپور میں رها کیے گئے - یه معصوم بچے هیں جنکو مسٹر ٹائلر مجسٹریٹ کانپور کے دربار نے بجرم بغاوت گرفتار کیا تھا ! !

هادي " الى صراط مستقيم " وہ مخاطب " انـک لعلي خلق عظيم " وہ تاجدار کشورستان یزداں پرستي ' وہ فتح یاب اقلیم قلوب انساني ' وہ علم آموز درسگاہ " ادبني ربي فاحسن تاديبي " وہ خلوت نشین شبستان " ابيت عند ربي هويطعمني و يسقيني " یعني وہ وجود اعظم و اقدس ' جسکے لیے دشت حجاز میں ابراهیم خلیل (ع) نے اپنے خدا کو پکارا : (ربنا وابعث فيهم رسولاً منهم ' يتلو عليهم اياتك و يعلمهم الكتاب والحكمه ' ويزكيهم - ۲ : ۱۲۱) جسکے نور مبین کي تجلي فاران کي چوٹیوں پر موسی (ع) نے دیکھي ' جسکے عشق میں داؤد (ع) نے نغمہ سرائي کي ' جسکے جمال الهي کي تقدیس میں سلیمان (ع) اپنے تخت جلال پر جھک گیا ' جسکے طرف یوحنا (ع) سے پوچھنے والوں نے بیقرارانہ اشارہ کیا (۱) ' اور جسکے لیے ناصرہ کے اسرائیلي نبي نے اپنا جانا هي بہتر سمجھا ' تا وہ اپنے باپ سے جو آسمان پر ھے سفارش کرے ' اور اسکو " جو آنے والا ھے " جلد بھیجدے (یوحنا : ۱۶ : ۸) -

* * *

غرضکہ جب " وہ آنے والا " آیا ' اور خدا کي زمین آخري مرتبہ سنواري گئي ' تا اسکي ابدي حکومت و جلال کا تخت بچھے ' اور پھر اسکے فرمان آخري کا اعلان هوا کہ :

و من يبتغ غير الاسلام دينا ' فلن يقبل منه و هو فى الاخرة من الخاسرين - (۳ : ۷۹)	" اب سے جو انسان احکام اسلامي کي جگہ کسي دوسري تعلیم کو تلاش کریگا ' تو یقین کرو کہ اسکي تلاش کبھي مقبول نہوگي ' اور اسکے تمام کاموں کا آخري نتیجہ ناکامي و نامرادي هي هوگا ! ! "

تو وہ بھي اسي کي جستجو میں نکلا تھا ' جسکي جستجو میں سب نکلے ' اور قبل اسکے کہ وہ اسکے لیے بیقرار ہو ' خود اس نے بیقرار هوکر اسکا هاتھہ پکڑ لیا تھا :

و وجدك ضالاً فهدى (۹۳ : ۷)	اور اے پیغمبر ! هم نے تم کو دیکھا کہ هماري تلاش میں سرگرداں هو ' پس هم نے (خود هي) تم کو اپني راہ دکھلا دي !

* * *

دنیا کي خوشي مرجھا گئي تھي - اسکا جمال صداقت پژمردہ ' اور اسکا چہرۂ هدایت زخمي هوگیا تھا - وہ پیمان و مواثیق ' جو اولاد آدم نے مقدس رسولوں کے سامنے ' انکے پاک پیغاموں کو سنکر خدا سے باندھے تھے ' ایک ایک کرکے عصیان و تمرد سے توڑ دیے گئے تھے ' اور خدا کي رحمت و رافت زمین کے بسنے والوں سے روٹھہ گئي تھي - اسکا وہ جمال ازلي و ابدي ' جس سے پردے اٹھادیے گئے تھے تا اسکے ڈھونڈھنے والوں کو محرومي نہو ' اب پھر مستور و محجوب هوگیا تھا - اور اسمیں اور اسکے بندوں میں کوئي رشتہ باقي نہ تھا -

هاں ' کوئي نہ تھا ' جو اسکو ڈھونڈھے - کوئي قدم نہ تھا ' جو اسکي طرف دوڑے - کوئي آنکھہ نہ تھي ' جو اسکے لیے اشکبار هو - کوئي دل نہ تھا ' جو اسکي یاد میں مضطرب هو - کوئي روح نہ تھي ' جو اسے پیار کرے - اسکي دنیا اس سے بے خبر تھي - اسکے بندے اس سے غافل تھے - انسان کا ضمیر مرچکا تھا ' فطرۃ کا حسن حقیقي ظلمات عالم کي تاریکي میں چھپ گیا تھا - طغیان و سرکشي کے سیلاب تھے ' جو خشکي و تري ' دونوں میں امنڈ آے تھے ' اور جنکے اندر خدا کے رسولوں کي بنائي هوئي عمارتیں بہہ رهي تھیں -

ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس (۳۰ : ۴۰)	خشکي اور تري ' دونوں میں انسان کے عصیان و سرکشي سے فتنۂ و فساد پھیل گیا !

جبکہ یہ حالت تھي تو دنیا بگڑکر پھر سنوري ' انسانیۃ مرکر پھر زندہ هوئي ' اور خدا نے اپنے چہرے کو پھر بے نقاب کردیا - وہ جو شام کے مرغزاروں ' اور یروشلیم کے هیکل کے ستونوں سے روٹھہ گیا تھا ' اب پھر آگیا ' تاکہ دشت حجاز کے ریگستان کو پیار کرے ' اور اپنے راز و نیاز محبت کیلیے ایک نئي قوم کو چن لے - دنیا جو صدیوں سے اسکو بھلا چکي تھي ' پھر اسکي تلاش میں نکلي ' اور انسان نے اپنے مقصود و مطلوب کو کھوکر پھر دوبارہ پا لیا :

قد جاء كم من الله نور و كتاب مبين ' يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ' و يخرجهم من الظلمات الى النور ' و يهديهم الى صراط مستقيم (۴ : ۱۸)	بیشک تمهارے پاس الله کے طرف سے ایک نور هدایت ' اور ایک کتاب مبین آئي ' الله اسکے ذریعہ سلامتي کے راستوں پر هدایت کرتا ھے اس کي جو اسکي رضا چاهتا ھے اور اسکو هر طرح کي گمراهي کي تاریکي سے نکال کر هدایت کي روشني میں لاتا ' اور صراط مستقیم پر چلاتا ھے !

* * *

غرضکہ دنیا کي حیات هدایت و سعادت کي تاریخ یکسر تلاش و جستجو ھے - اس نے اپنے هر دور میں کھویا ' اور پھر هر دور میں اسکي تلاش کیلیے نکلي - وہ جب کبھي گري تو اسي کو کھوکر گري ' اور جب کبھي اٹھي ' تو اسي کي تلاش کا ولولہ لیکر اٹھي - اسکے هادیوں نے جب کبھي اسکو جگایا تو اسي کیلیے جگایا ' اور جب کبھي اسکا هاتھہ پکڑا ' تو اسي جستجو میں نکلنے کیلیے پکڑا - اس کي یہ تلاش همیشہ کامیاب هوئي اور اس نے جب کبھي پکارا ' اسے جواب ملا - پاني کے ملنے میں کبھي بھي دیر نہ هوئي ' البتہ تشنگي کا ثبوت همیشہ مانگا گیا :

جمال حال شود ترجمان استحقاق
دلیل آب جگر تفتگي و تشنہ لبي ست !

(۱) حضرۃ موسی ' حضرۃ داؤد ' اور حضرۃ سلیمان کي پیشین گوئیوں کے متعلق جو تلمیحات ان سطور میں کي گئي هیں ' وہ مشہور هیں اور بار بار بیان میں آچکي هیں ' لیکن یوحنا اور اس سے پوچھنے والوں کے اشارے کي توضیح کردیني چاهیے - یہ انجیل یوحنا کے اس موقعہ کي طرف اشارہ ھے ' جب ولادت مسیح کے بعد یروشلیم سے یہودیوں نے کاهنوں کو حضرت یحیی (یوحنا) کے پاس بھیجا ھے تاکہ ان سے پوچھیں کہ وہ کون هیں ؟ انهوں نے پوچھا کہ " تو کیوں اصطباغ دیتا ھے ' جبکہ تو نہ تو مسیح ھے اور نہ الیاس نبي ' اور نہ هي " وہ " (یوحنا : ۲۵) یہاں پوچھنے والوں کے اس اشارۂ ضمیر غائب سے ضرور انحضرۃ (صلعم) مراد تھے کیونکہ مسیح کے بعد آنے والے نبي کا ذکر شائع هوچکا تھا اور انتظار کرنے والوں کو اسي کا انتظار تھا - اگر یہ تسلیم نہ کیا جاے تو پھر اس اشارہ کا کوئي مطلب نہوگا - کیونکہ مسیح کے بعد اور کوئي نبي نہیں آیا جسکي طرف اشارہ کیا گیا هو - [منه]

گذرے ' جو اب صرف اصل دفعات طریق عمل ھي کے مشتاق ھیں

گذشتہ مطالب و بیانات سے اپ نے اندازہ کرلیا ھوگا کہ اس عاجز کا مقصد کیا ھے ؟ اخري نمبر کے خاتمے کي سطور میں عرض کرچکا ھوں کہ ھمکو آج سب سے پہلے کس چیز کا متلاشي ھونا چاھیے ؟

دنیا کي بیماریاں ھمیشہ یکساں رھي ھیں اسلیے انکا علاج بھي اصولاً ایک ھي ھونا چاھیے - وہ جب کبھي متلاشي ھوي ھے ' تو اسکي تلاش اُس جستجو سے کبھي بھي مختلف نہ تھي ' جو جستجو کہ آج ھمیں درپیش ھے -

* * *

ایک ھي چیز تھي ' جسکي ھمیشہ تلاش رھي - ھم بھي آج اُسي کو ڈھونڈھیں گے -

جبکہ اسي زمین پر ایسے ھزاروں برس پہلے خدا کے ایک مخلص بندے نے اسکو درد اور تڑپ کي آواز میں پکارا تھا اور کہا تھا کہ :

رب اني دعوت قومي لیلاً و نہارا ' فلم یزدھم دعاى الا فرارا ' و اني کلما دعوتہم لتغفر لہم ' جعلوا اصابعھم فی اذانہم واستغشوا ثیابہم و اصروا و استکبروا استکبارا - ثم انی دعوتہم جہارا ' ثم انیی اعلنت لہم و اسررت لہم اسرارا - (٧١ : ٩) قال نوح : رب انہم عصوني واتبعوا من لم یزدہ مالہ و ولدہ الا خسارا (٧١ : ٢١)

خدایا ! میں نے اپني قوم کو رات دن حق و ھدایت کي دعوت دي ' لیکن افسوس کہ میري دعوت کا نتیجہ بجز اسکے اور کچھہ نہ نکلا کہ وہ اور مجھہ سے بھاگنے لگي - میں نے جب کبھي انکو پکارا ' تا کہ وہ تیري طرف رجوع ھوں تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں کہ کہیں میري آواز نہ سن لیں ' اور اپنے اوپر سے کپڑے اوڑہ لیے کہ کہیں میرے چہرے پر نظر نہ پڑ جاے اور ضد اور شیخي میں آکر اکڑ بیٹھے ! اس پر بھي میں باز نہ آیا ' پھر انھیں پکار پکار کر تیرا پیغام پہنچایا ' اور اسکے بعد ظاھر و پوشیدہ ' ھر طرح سمجھایا ' لیکن خدایا ! با این ھمہ سعي دعوت و اصلاح ' ان سرکشوں نے میرا کہا نہ مانا اور اُنھي معبودان باطل کي غلامي کرتے رھے جنکو انکے مال اور انکي اولاد نے فائدہ کي جگہ الٹا نقصان ھي پہنچایا "

تو وہ بھي اپني قوم کو اُسي کي تلاش کا پتہ دے رھا تھا -

* * *

جبکہ کالدیا کے بت خانے میں ایک برگزیدہ نوجوان نے امر بالمعروف و نہي عن المنکر کا فرض ادا کیا ' جبکہ اس نے اپنے ھاتھہ میں چھري لي ' اور اپنے فرزند عزیز کو محبت الہي کي بیخودي میں دشمنوں کي طرح زمین پر دے پٹکا ' جبکہ اُس نے دنیا سے رخصت ھوتے ھوے اپنے خاندان کو دین الہي کي پیروي کي وصیت کي اور کہا :

یا بني ! ان اللہ اصطفے لکم الدین ' فلا تموتن الا و انتم مسلمون ! (٢ :)

دیکھو ! اللہ نے تمھارے اس دین اسلام کو تمھارے لیے پسند فرمایا ھے ' پس ھمیشہ اسي پر قائم رھنا ' اور دنیا سے نہ جانا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ھو ! !

تو اس نے بھي اُسي کو ڈھونڈھا اور پایا تھا -

* * *

جبکہ تخت گاہ فراعنہ کے ایک قید خانے میں کنعان کے قیدي نے دین الہي کا وعظ کہا ' اور جبکہ اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ :

یا صاحبی السجن ! ارباب متفرقون خیر ام اللہ الوا حد القہار ؟ ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم و اباؤکم ما انزل اللہ بہا من سلطان ' ان الحکم الا للہ ' امرا الا تعبدوا الا ایاہ - ذالک الدین القیم ' ولکن اکثر الناس لا یعلمون (١٢ : ٤١)

" اے یاران محبس ! بہت سے مالک اور آقا بنا لینا اچھا ھے یا ایک ھي خداے قہار کے آگے جھکنا ؟ تم جو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کي پرستش کررھے ھو ' تو یہ اسکے سوا کیا ھے کہ چاہ نام ھیں جو تم نے اور تمھارے پیشروں نے گھڑ لیے ھیں ؟ حالانکہ خدا نے تو اسکے لیے کوئي سند بھیجي نہیں - اے گمراھو ! یقین کرو کہ تمام جہان میں حکومت صرف اُس ایک خدا ھي کیلیے ھے ! اس نے حکم دیا ھے کہ صرف اُسي کے آگے جھکو ! یہي دین اسلام کا سیدھا راستہ ھے - لیکن افسوس کہ اکثر لوگ ھیں جو نہیں سمجھتے ! "

تو اسکي نظر بھي اسي کے طرف تھي ' اور اسي کي تلاش تھي ' جسکا وہ سراغ دے رھا تھا !

* * *

وہ " شاطي وادي ایمن " اور " بقعۂ مبارکہ " کا مقدس چرواھا ' جبکہ کوہ سینا کے کنارے " اني انا اللہ رب العالمین " کي نداء محبت سے مخاطب ھوا تھا ' اور جبکہ ایک ظالم و جابر حکومت کي غلامي سے نجات دلانے کیلیے اُس نے یکہ و تنہا ' فرماں رواے عہد کے سامنے حریفانہ کھڑے ھوکر پیشین گوئي کي تھي کہ :

ربي اعلم بمن جاء بالھدی من عندہ ' و من تکون لہ عاقبۃ الدار ' انہ لا یفلح الظالمون - (٢٨ : ٣٨)

اے لوگو ! مجھکو جھٹلانے میں جلدي نہ کرو ! خدا خوب جانتا ھے کہ کون شخص اُسکي طرف سے سچائي لیکر آیا ھے ' اور آخر کار کس کے ھاتھہ نتیجہ کي کامیابي آنے والي ھے ؟ یقین کرو کہ خدا کبھي اُن لوگوں کو فلاح نہیں دیتا ' جو برسر ناحق ھیں ! "

تو وہ بھي اسي تلاش کا اعلان کر رھا تھا ' اور یہي تلاش تھي ' جسنے اُسے منزل مقصود تک پہنچایا تھا -

* * *

وہ " ناصرہ " کا نوجوان اسرائیلي ' جو پچھلي کتابوں کي پیشین گوئي کے مطابق آیا تھا ' تاکہ عہد اسرائیلي کے خاتمے اور دور اسماعیلي کے آغاز کا اعلان کرے ' اور جبکہ اس نے چلنے سے پیشتر ایک باغ کے گوشے میں اپنے نادان اور ناسمجھہ ساتھیوں سے کہا تھا کہ :

اني رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدي من التوراۃ و مبشراً برسول یاتي من بعدي ' اسمہ " احمد " - (٦١ : ٧)

میں اللہ کے طرف سے تمھاري طرف بھیجا ھوا آیا ھوں - میں کوئي نئي شریعت نہیں لایا ' بلکہ میرا کام صرف یہ ھے کہ کتاب تورات کي ' جو مجھہ سے پہلے آچکي ھے ' تصدیق کرتا ھوں ' اور ایک آنے والے رسول کي خوشخبري دیتا ھوں جو میرے بعد آئیگا اور جسکا نام " احمد " ھوگا ! "

تو وہ بھي اسي وادي جستجو کا ایک کامیاب قدم شوق تھا ' اور یہي گوھر مقصود تھا ' جسکے لیے اُس نے اپنے بے عقل ساتھیوں کے جیب و دامن کو بیقرار دیکھنا چاھا تھا -

* * *

اور پھر وہ ظہور انسانیۃ کبری ' وہ مجسمۂ نعمۃ الہیۂ عظمی ' وہ معلم کتاب و حکمت ' وہ مزکي نفوس و قلوب انسانیت ' وہ

(٣)

مشهور (انقلاب فرانس) کے مصالب و شدائد کے بعد (جو یورپ میں حریت و جمہوریت کے مذبح کي سب سے بڑي اور آخري قرباني تهي) موجودہ جمہوریت کا اصلي دور شروع ہوتا ہے ' ہم نے بتلایا تها کہ اس دور کے اساس اولین پانچ دفعات ہیں جیسا کہ مشہور فرانسیسي مورخ حال : CH. SEIGNOBOS نے اپني تاریخ انقلاب تمدن میں تصریح کی ہے :

(١) استیصال حکم مطلق و ذاتي - یعني حق حکم و ارادہ اشخاص کي جگہ افراد کے ہاتهہ میں جاے - شخص ' ذات ' اور خاندان کو تسلط و حکم میں کوئي دخل نہو - اسي کے ذیل میں پریسیڈنت کا انتخاب بهي آگیا ' جس کو اسلام کي اصطلاح میں خلیفہ کہتے ہیں - اسکے انتخاب میں کسي حق خانداني کو دخل نہیں - ملک انتخاب کرے اور اسي کو حق عزل و نصب ہو -

(٢) مساوات عامہ ' جسکي بہت سي قسمیں ہیں :

مساوات جنسي ' مساوات خانداني ' مساوات مالي ' مساوات قانوني ' مساوات ملکي و شہري و غیرہ وغیرہ - اسي بنا پر پریسیڈنت کو بهي عام باشندگان ملک پر کوئي تفوق و ترجیح نہو -

(٣) خزانۂ ملکي (با صطلاح اسلام بیت المال) ملک کي ملکیت ہو - پریسیڈنت کو اسپر کوئي ذاتي حق تصرف نہو -

(٤) اصول حکومت " مشورہ " ہو ' اور قوت حکم و ارادہ افراد کي اکثریت کو ہو ' نہ کہ ذات و شخص -

(٥) حریت راے و خیال اور مطبوعات (پریس) کي آزادي اسي کے تحت میں ہے -

یہي اصول اساسي ہیں جنکو پروفیسر (واٹسن ریني) نے انگلستان کے نظام حکومت کي مشہور و زیر درس کیمبریج تاریخ میں بیان کیا ہے -

لیکن جمہوري نظام حکومت کے یہ اصلي عناصر نہیں ہیں - اگر انکي تحلیل و تفرید کي جاے ' تو بہت سے مرکبات الگ ہو جائینگے ' اور آخر میں صرف ایک ہي عنصر بسیط باقي رہیگا جو دفعہ (١) میں بیان کیا گیا ہے یعني :

" قوت حکم و ارادہ اشخاص و ذوات کے ہاتهہ میں نہو - بلکہ جماعت و افراد کے قبض و تسلط میں "

مختصر لفظوں میں اسکي تعبیر اس ایک جملہ میں ہوسکتي ہے کہ " نفي حکم ذاتي و مطلق "

باقي چار دفعات میں جو امور بیان کیے گئے ہیں ' وہ سب کے سب اسي کے ذیل میں آ جاتے ہیں - مساوات حقوق مالي و قانوني ' اساس مشورہ و انتخاب ' عدم اختیار تصرف خزانۂ ملکي ' حریت آراؤ مطبوعات وغیرہ وغیرہ ' سب " نفي حکم ذاتي و مطلق " هي کي تفسیر ہیں - (لها بقیة صالحة)

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

حبش میں ایک اسلامي حکومت !

آتهوین صدي ہجري کے چند مجاہدین

(٣)

مزرع اسلام کي خونین آبپاشي !

دنیا میں سب سے زیادہ گراں قدر شے کیا ہے ؟ خون ' لیکن اسلام میں یہي جنس سب سے زیادہ ارزاں ہے - ممکن ہے کہ اور قومیں تجارت ' تعلیم ' اور صنعت و حرفت سے بني ہوں ' لیکن اسلام کا باغ تو صرف خون هي سے سیراب ہو کر طیار ہوا ہے ! حمزۂ شجیع کا خون ' فاروق اعظم کا خون ' علي مرتضی کا خون ' سید الشہداء کا خون ' اور اسي طرح اور صدہا خون اسکي زمین پر برسے اور دنیا نے انقلابات دیکهے - پس یا اولي الابصار ! خون کي ان سطروں میں بهي جو آج دنیا کے ہر حصے میں بہہ رہا ہے ' غور سے دیکهو ' کیا لکها نظر آتا ہے ؟

بلوح تربت پروانہ ایں رقم دیدم :
کہ آتشے کہ مرا سوخت ' خویش را هم سوخت !

بساط ارض کا کون سا گوشہ ہے جو مسلمانوں کے رنگ خونین سے گلکار نہیں ؟ ایشیا مسلمانوں کا قربانگاہ ' اور یورپ انکا مذبح ہے - لیکن ایک اور قطعہ ملک افریقہ بهي ہے ' جو اپني خشکي و بے آبي کیلیے مشہور ہے ' اور جسکي خاک کے ایک ایک ذرے کے اندر انقلاب و حوادث کے قرون و اعصار پوشیدہ ہیں !

آتهویں صدي ہجري کي ابتدا سے لیکر اب تک وہ متواتر و مسلسل مسلمانوں کے خون کي بارش سے سیراب ہو رہا ہے ' لیکن اوسکي تشنہ لبي میں ابتک کمي نہیں آئي !

مصر ' سودان ' زنجبار ' صحارى ' تیونس ' الجیریا (الجزائر) ' طرابلس ' مراکش ؛ وہ سرزمینیں ہیں ' جو بارهویں اور تیرهویں صدي کي اسلامي شہادتگاہیں ہیں ' لیکن مملکت (حبش) کي تاریخ ' افریقہ میں اس سے بهي ایک قدیم تر شہادتگاہ کا نشان دیتي ہے ' جسکا زمانۂ تعمیر آتهویں اور نویں صدي ہجري ہے ' اور دراصل ہمارا مضمون اسي غیر معروف نظارۂ خونین کي تلاش ہے -

سلطان سعد الدین شہید

حبش کي حکومت اسلامیہ پر ' جو تعصب نصراني کا نتیجۂ عمل تهي ' ساتویں صدي کے اواخر میں (جیسا کہ گذشتہ نمبر میں بیان ہوچکا ہے) سلطان سعد الدین تخت نشین تها - حسب واقعات متصدرۂ بالا " حطي " یعني شاہ حبش اس ہزیمت عظیمہ کے بعد بهي دل سرد نہوا - سلطان نے " زعددہ " پر جہاں دشمن کي ایک بہت بڑي جمعیت موجود تهي ' چالیس سواروں کے ساتهہ حملہ کیا اور کامیاب ہوا -

الهلال

الحرية فی الاسلام

نظام حكومة اسلاميه

وامرهم شورى بينهم (۴۲ : ۳۶)

(۴)

توطيهٔ مباحث آتيه

اور مباحث گذشته پر ايک اجمالي نظر

(الحرية فی الاسلام) کے سلسلے میں تین نمبر شائع هوچکے هین - اب همیں بقيه مباحث كي طرف متوجه هونا چاهيے - ليكن بهتر هوگا كه اس سفر كي جتني منزلیں طے کرچکے هیں ' آگے بڑھنے سے پہلے ایک نظر اُن پر بهي ڈال لیں -

ربط و ترتيب بيان كيليے ضرور هے كه گذشته مباحث قارئين كرام کے پیش نظر هوں - یه مقالات مسلسل نمبر (۱) جلد (۳) سے نمبر (۳) تک شائع هوے هیں

(۱)

هم نے آغاز تحریر میں اُس سياسي انقلاب پر ایک اجمالي نظر ڈالي تهي ' جو ظهور اسلام سے عالم انسانية میں طاري هوا - هم نے اُسر و غلامي اور استبداد و حكم ذاتي كي وه بيڑياں ديكهي تهيں ' جنكے ذريعه انسانيت کے پاؤں جكڑ دیے گئے تهے - پهر چهٹي صدي عيسوي کے آغاز میں هم نے اُس حربهٔ حرية الهيه كو بلند هوتے ديكها ' جو جبل (بوقبيس) كي غاروں میں ڈهالا گیا تها ' مگر اسكي چوٹيوں پر سے چمكا تها - بالاخر وه چمكا اور بلند هوا - اور پهر اس زور و قوت سے اُن بیڑیوں پر گرا ' كه " الحكم لله العلي الكبير ! " کے ایک هي ضربهٔ بے امان و آهن پاش میں ' اُن کے تمام آهنين حلقے ٹکڑے ٹکڑے هوکر گر گئے ' اور خدا کے بندوں کے پاؤں اسكي طرف دوڑنے كيليے آزاد هو گئے !!

وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ' ويكون الدين كله لله ! (۲ : ۱۸۹)	" اور ظالموں سے مقاتله كرو ' يهاں تک كه الله كي سرزمين ظلم و معصيت ' اور ماسواي الله پرستي کے فتنه سے پاک هوجاے ' اور شريعت و حكم كا تمام تسلط

صرف الله هي کے لیے هو جاے ' كيونكه اسكے سوا دنيا میں حكم و تسلط كسي كو سزاوار نهيں " وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها ' كذالك يبين الله لكم اياته لعلكم تهتدون (۳ : ۱۰۰) (۱)

(۲)

اسکے بعد هم نے موجودهٔ عهد جمهورية و آئيني پر نظر ڈالي اور اسکے نظام و اساس كي جستجو و سراغ میں نكلے - هم كو چند اصول بتلائے گئے ' جنكي تاسيس كا فخر و ادعا موجوده " عصر منور " كا بنياد شرف اور اساس امتياز هے - ليكن هم نے مڑكر ديكها تو تيره سو برس پيشتر کے گذرے هوے " دور ظلمت " میں ایک هاتهه نظر آیا ' جو اسي مصباح فروزندهٔ حريت و جمهوريت كي ضيا و نورانيت سے تمام ظلمت كدهٔ عالم كي تاريكي كا تنها مقابله كررها تها !

بالاخر وه فتح ياب هوا ' ظلمت انساني پر نور الهي نے نصرت پائي ' اور وهي آفتاب ارشاد و هدايت هے ' جس سے كسب انوار و تجليات كركے آج دنيا کے تمام گوشوں نے اپنے اپنے چراغ روشن كرليے هیں :

یک چراغیست دریں خانه ' كه از پرتو آں
هر كجا مي نگري ' انجمنے ساخته اند !!

يا ايها النبي ! انا ارسلناك شاهداً ' ومبشرا ' ونذيرا ' وداعياً الى الله باذنه ' وسراجاً منيرا ! (۳۳ : ۴۵) -	" اے پيغمبر ! هم نے تم كو دنيا كيليے گواهي دينے والا ' سلطنت الهي کے قيام كا بشارت دهنده ' ظلم و عصيان کے نتائج سے ڈرانے والا ' انسانوں كي غلامي سے بغاوت ' اور الله كي وفاداري كي

دعوت دينے والا ' اور مختصر یه كه هر طرح كي تاريكيوں كو مٹانے كيليے ایک روشن و منور چراغ بناكر دنيا میں مبعوث فرمايا ! "

وه چراغ جو انساني هاتهوں سے بلند كيے گئے هیں ' بجهه سكتے هیں ' كيونكه خود انسان کے چراغ حيات كو قرار نهيں - پر جو " سراج منير " الله کے مقتدر و غير فاني هاتهوں سے روشن هوا هے ' اسكي نورانيت كيليے كبهي اطفاؤ زوال نهيں هو سكتا :

الله نور السماوات والارض ' مثل نوره كمشكواة فيها مصباح ! (۲۴ : ۳۵)	" الله هي كي لا زوال روشني سے آسمان و زمين كي روشني هے - اسكے نور (هدايت نبوت) كي مثال ايسي

سمجهو ' جيسے ایک (بلند و رفيع) طاق هے ' اور اُس پر ایک منور و فروزنده چراغ روشن هے !! "

اللهم صل وسلم عليه ' وعلى اله الواصلين اليه !

[نوٹ پہلے كالم كا]

(۱) یه آیة كريمه سورهٔ عمران کے اُس ركوع كي هے ' جس میں خدا تعالى نے ظهور دعوت اسلامي و وجود حضرة رحمة للعالمين كو اپنا سب سے بڑا احسان و لطف قرار دیا هے ' اور اس نعمت كي قدر و منزلت كي طرف دنيا كو توجه دلائي هے - اسي سلسلے میں فرمايا كه ظهور و دعوة اسلامي سے پہلے تم لوگوں كي حالت شدة كفر وضلالت اور اُسر و غلامي سے ايسي تهي ' گويا ایک آگ کے گڑھے پر كهڑے تهے ' مگر الله نے حضرة رحمة للعالمين كو بهيج كر تمهيں اس هلاكت سے بچا ليا - اور اسي طرح وه تمهارے سامنے اپني قدرت و حكمت كي نشانياں كهولتا هے ' تاكه تم هدايت پاؤ (منه)

میدان طرابلس و بلقان اور ایران میں جو کچھہ نظر آیا' وہ اون لوگوں کیلیے بیشک عجیب ہے جو مسیحیت کے پانزدہ صد سالہ کار نامہ ہاے مظالم و سفاکی کي تاریخ سے نا آشنا ہیں - ممکن تھا کہ دنیا اس تاریخ کو بھلا دیتي ' مگر وہ خود بار بار دنیا میں اپنے ان کارناموں کا اعادہ کرتي ہے تاکہ دنیا اوسکي خونخواري و سبعیت صفتي کو فراموش نکرے - پس دنیا بھلاتي تو نہیں مگر مسیح کے اس قول کو یاد کرکے کہ " تو اپنے بھائي کو سات بار نہیں بلکہ ستر کے سات بار تک معاف کر " ہمیشہ معاف کردیتي ہے !

مسلمان سپاہي ایک ایک کرکے بے رحمي سے مار ڈالے گئے تھے - اب قساوت و شقاوت کي کون سي منزل باقي تھي جو طے کرني تھي ؟ جان نہ تھي لیکن لاشوں کے ڈھیر تھے - حبشي نصرانیوں نے وحشي درندوں کیطرح اپني تلواروں سے اونکو ٹکڑے ٹکڑے کردیا -

سلطان صبر الدین کو اسکے بعد ایک دوسرے معرکہ میں بھي شکست ہوئي ' غنیم قریب آگیا مگر سلطان پیچھے نہ ھٹا - قریب تھا کہ دشمن گھیر کر اوسکو ھاتھوں سے پکڑلیں لیکن وفادار گھوڑے نے ھمت کي ' دس ھاتھہ کي چوڑي ایک کھائي سامنے تھي - جست لگا کے اوس پار پہنچ گیا -

اس سلطان کا طرز حکومت ھر دلعزیز تھا - اس نے آٹھہ برس کي حکومت کے بعد سنہ ۸۲۵ کے حدود میں وفات پائي -

سلطان منصور سلطان صبر الدین کا بھائي اور سلطان سعد الدین کا بیٹا تھا ' سلطان منصور ایسے وقت میں تخت نشین ھوا جب دشمنوں سے جنگ چھڑي ہوئي تھي - سلطان نے (جدایہ) پر حملہ کیا ' جو حطي کا ایک دوسرا مقام حکومت تھا - حطي کا ایک رکن خاندان اسوقت یہیں مقیم تھا ' جنگ میں اہل حبشہ کو شکست ہوئي اور پادشاہ کا ایک رشتہ دار مسلمانوں کے ھاتھہ گرفتار ہوکر بہت سے ھمراھیوں کے ساتھہ مقتول ھوا -

۳۰ - ھزار اہل حبش بھاگ کر ایک کوھي قلعہ میں پناہ گزین ھوے - مسلمان دو مہینے سے زیادہ محاصرہ کیے پڑے رہے - اس اثنا میں جنگ کا سلسلہ روزانہ جاري رھا ' آخر قلعہ کي رسد ختم ھوگئي اور اب وہ آخري دن آگیا جب عموماً فوج محاصرہ عمل محاصرہ اور انتظار فتح کے شدائد سے بے قابو ھوکر مجنون ھو جاتي ہے -

مسلمانوں کو بھي جوش غضب میں مجنون ھو جانا چاھیے تھا اور اونکو حق تھا کہ وہ اون سفاک دشمنوں سے ' جنھوں نے اون کے شہر ویران کیے ' اونکا ملک تباہ کیا ' اونکي عورتوں کو ذلیل ' اور اونکے بچوں کو غلام بنایا ' اونکي عبادتگاھیں منہدم کیں ' اونکے شہداء کي لاشوں کي بیحرمتي کي' اور متعدد بار اونکے آخري سپاھي تک کو قتل کرنے میں دریغ نہ کیا ' وقت پاکر انتقام لیں ' اور خصوصاً اوسوقت ' جب ذلت سے خود اُنھوں نے ھي اپنے سر مسلمانوں کے پاؤں کے نیچے ڈالدیے ھوں -

لیکن اسلام کي تلوار ہمیشہ احکام الہیہ کے ماتحت رھي ہے ' وہ وھیں اُٹھتي ہے جہاں خداے اسلام اوسکو اُٹھاتا ہے ' اور وھیں رکھدي جاتي ہے جہاں اسلام کا خدا اوسے رکھدینے کا حکم دیتا ہے - مسلمانان حبشہ کو ایک طرف تو اپنے دشمنوں کے مظالم اور سفاکیوں کي تازہ داستانیں مجسم ھو ھو کر نظر آرھي تھیں' دوسري طرف آیۂ کریمہ :

ان جنحوا للسلم فاجنح لها و توکل علی الله انه هو السمیع العلیم ' و ان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک الله ' هو الذي ایدک بنصره و بالمومنین (۸ - ۶۳ ' ۶۴)

اگر دشمن صلح کي طرف مائل ھوں تو تم بھي مائل ھوجاؤ - انکي شرارتوں سے نہ ڈرو ' خدا پر بھروسہ رکھو - وہ انکي

[بقیہ پہلے کالم کا]

شرارتوں کو خوب جانتا ہے - اگر وہ دھوکا دینگے ' تو خدا تمہارے لیے بس کرتا ہے ' جسنے اس سے پہلے اپني نصرت سے اور مومنوں کي جمعیت سے تمھاري مدد کي ہے !

کي صداے قدوسیت کانوں میں آرھي تھي - مسلمانوں نے عین اس جنون طیش وغضب کے عالم میں ' فرمان اسلام کے آگے سر جھکا دیا اور اپنے پیغمبر کے اوس اسوہ کو یاد کیا ' جب اوسنے کعبہ کي دیوار کے نیچے اپنے ستمگر اور جانستان دشمنوں کو معاف کردیا تھا - سلطان نے عام اعلان کیا کہ جسکا جي چاھے مسلمانوں میں شامل ھو ' اور جو چاھے اپنے قبیلۂ و وطن کو واپس جاے ' کسي سے کچھہ تعرض نہوگا - اپنے شدید دشمنوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے اس رحمت و امن عام ' اور اس اسوۂ رحم و اخلاق کریمہ کو دیکھکر دس ھزار نصاری نے اسلام کي حلقہ بگوشي اور محمد الرسول الله کي غلامي کا اعلان کیا - صلی الله علیک یا صاحب الخلق العظیم !

وثائق و حقائق

قصص القرآن

(۱)

قصص بني اسرائیل

بصائر و مواعظ ' نتائج و عبر

بني اسرائیل ' ملک مصر ' فرعون ' سامري ' صنم طلائي ' ارض مقدس ' قوم جبار ' دعوت جہاد ' مرعوبیت و عصیان بني اسرائیل ' ظہور غضب الہي ' چہل سالہ گمراھي ' ندامت و استغفار -

توطیۂ سخن

سلسلۂ ابراھیمي (ع) میں دراصل صرف دو ھي صاحب شریعت رسول آئے - پہلا بني اسحاق میں خاندان بني اسرائیل کا اولو العزم پیغمبر ' جس نے فراعنۂ مصر کي شخصي حکمراني اور محکومي و غلامي سے اپني قوم کو نجات دلائي - دوسرا اسکے مورث اعلی خلیل الله (ع) کي مقدس دعا کا مقصود و مطلوب ' اور بني اسماعیل کا نبي امي ' جس نے نہ صرف اپنے خاندان ' اپني قوم اور اپنے وطن کو ' بلکہ تمام عالم انسانیۃ کو انساني حکمراني کي لعنت سے نجات دلائي : و ما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا (۳۴ : ۲۳)

(مسیح ناصري) کا تذکرہ بیکار ہے - وہ شریعت موسوي کا ایک مصلح تھا پر خود کوي صاحب شریعت نہ تھا - اسکي مثال اون مجددین ملۃ قدیمۂ اسلامیہ کي سي تھي ' جنکا حسب ارشاد صادق مصدوق ' تاریخ اسلام میں ہمیشہ ظہور ھوتا رھا - وہ کوئي شریعت نہیں لایا - اسکے پاس کوي قانون نہ تھا - وہ خود بھي قانون عشرۂ موسویہ کا تابع تھا - اس نے خود تصریح کردي کہ " میں تورات کو مٹانے نہیں بلکہ پورا کرنے کیلیے آیا ھوں (یوحنا - ۱۳ : ۲۵)" اُس نے کہا کہ " میرا مقصد صرف اسرائیل کے گھرانے کي گم شدہ بھیڑوں کي تلاش ہے " (۱۵ : ۱۹) اسي لیے اس نے اپني اصلاح کو صرف یہودیوں تک محدود رکھا ' اور غیر قوموں میں وعظ کرنے کي ممانعت کردي

* * *

حطي برافروختہ ہوکر ایک انقطاعي جنگ کیلیے آمادہ ہوا اوسکي فوج دس سرداروں پر منقسم تھي اور ہر سردار کے تحت امر دس ہزار سپاہي' ناچار سلطان بھي مقابلہ کیلیے نکلا' خاص سلطان کے ساتھہ پچاس سوار اور چند سردار تھے' اور ہر سردار کے ساتھہ ایک چھوٹي سي جمعیت تھي - سلطان نے اپنے ضعف اور دشمنوں کي قوت کو محسوس کیا' اپنے ہمراہیوں کے ساتھہ گھوڑے سے اترا' اور ناصیۂ عبودیت کو زمین پر رکھا - سر اٹھایا تو قوتوں کے بادشاہ کو اپنے پاس پایا' بفحواے " (۱) اطلب اللہ تجدہ تجاھک " سلطان نے فتح بین پائي' اہل حبش اکثر قتل ہوے - اور جو بچے اونہوں نے شکست اٹھائي !

سلطان اسوقت دار الحکومت سے ۱۲ منزل پر تھا کہ ایک مسلمان سردار " اسد " نامي " ولن حش " ایک حبشي سردار کے مقابل آیا اور کامیاب ہوا - حطي نے اب مسلمانوں کي بربادي اور حبشہ سے اونکے اخراج عام کا فیصلہ کر لیا اور ایک فوج گراں لیکر حدود اسلامیہ میں داخل ہوا - محمد نامي ایک مسلمان سردار اپني ایک ہزار پیدل فوج کے ساتھہ روکنے کو بڑھا' اس جمع عظیم کو روکنا مٹھي بھر آدمیوں کا کام نہ تھا' لیکن مسلمان اگر عزت سے جي نہیں سکتے تھے تو عزت سے مر تو سکتے تھے - محمد اور اوسکي تمام فوج حفظ حدود اسلامیہ کي خاطر ایک ایک کرکے کٹ کر مر گئي' صرف ایک مسلمان زندہ بچا کہ اس داستان شہادت کو مجمع اسلامي میں دہرا سکے -

حطي نے اس فتح غیر متوقع کے بعد " باروا " نام ایک امیر کو بقیۂ نسمات اسلامیہ کے قتل و قمع کیلیے آگے بھیجا - سلطان جلدي میں اپني فوج کو جمع نہ کرسکا - ناچار عام باشندگان شہر کو جن میں علماے مدارس' مشائخ تصوف' کاشتکار و عوام' غرضکہ ہر طبقہ اور ہر درجہ کے مسلمان شامل تھے' ساتھہ لیکر مقابل ہوا - نتیجہ وہي ہوا جو ہونا چاہیے تھا - مسلمانوں کو ہزیمت ہوئي اور ہزاروں علما و مشائخ و عوام شہید ہوے -

حسین شہید دنیا میں ایک بار پیدا ہوا' لیکن واقعۂ شہادت حسین' اسلام کے ہر دور انقلاب میں پیدا ہوتا رہا ہے' اور ہوگا - سلطان سعد الدین' موقف جنگ سے نکلکر جزیرۂ زیلع میں پناہ گزین ہوا لیکن دشمنوں نے محاصرہ کرلیا اور شہر میں پاني بند کر دیا -

قوموں کے زوال و فنا کا ہمیشہ صرف ایک ہي سبب رہا ہے یعني " خیانت قومي " - بغداد کي تباہي' ہندوستان کا زوال' مغرب اقصی کي بربادي' اور قسطنطنیہ و طہران کا ضعف' ان میں سے کون سا واقعہ ایسا ہے جسمیں اس سبب مشئوم کا وجود نہ تھا ؟ تم کامل پاشا کو قسطنطنیہ میں روتے ہو' لیکن بغور دیکھو تو کس برباد شدہ مملکت اسلامي میں کامل نہ تھا ؟

سلطان سعد الدین محاصرہ میں دریاے زیلع کے کنارے تھا' لیکن در حقیقت وہ رود فرات کے ساحل پر تھا اور حبش اسکے لیے کوفہ کي سر زمین بنگئي تھي - تین روز گذر گئے مگر اوسکے منہ میں پاني کي ایک بوند نہ گئي' ایک کامل صفت خیانت کار نے محاصرین کي رہنمائي کي' دشمن اندر گھس آئے - سلطان تین دن کي پیاس کے بعد بھي اٹھا کہ ایک مسلمان کي طرح مردانہ وار جان دے - لیکن اٹھتے ہي پیشاني پر ایک زخم کھا کر گر گیا - قاتل کا نیزہ اسکے بدن سے پار ہوگیا تھا' لیکن با این ہمہ تشنگي و زخمہاے کاري' اوسکے خشک و تشنہ ہونٹھہ حصول دولت شہادت پر متبسم اور کلمہ خوان تھے !

---

[۱] حدیث نبوي ہے کہ خدا کو ڈھونڈھو تو اوسکو اپنے سامنے پاؤگے !! (منہ)

سلطان کا زمانۂ حکومت ۳۰ - سال تھا' اور یہ رعایا کیلیے ہر طرح کي خیر و برکت کا عہد تھا -

سلطان کي ہزیمت و شہادت کے' بعد قواے اسلامیہ پارہ پارہ کردیے گیے' مسلمانوں کا قتل عام ہوا' بلاد اسلامیہ ویران کیے گئے' مسجدیں منہدم کي گئیں' مسلمان بچے غلام بنا کر فروخت کیے گیے' سلطان کا خاندان پھر حبش سے بھاگ کر عرب میں پناہ گزین ہوا اور وہ سب کچھہ ہوا جو کسي اسلامي آبادي کے ساتھہ مسیحي استیلا و تسلط کے بعد ہونا چاہیے -

سلطان صبر الدین ثاني

ان مظالم و بربریت نصرانیہ کا سلسلہ بیس برس تک ممتد رہا - اکیسویں برس امیر یمن (ملک الناصر احمد بن اشرف اسماعیل) نے تھوڑي سي فوج دیکر سلطان زادوں کو حبش روانہ کیا - اس مرتبہ پہلے ہي معرکہ میں جو مقام سبارہ میں پیش آیا' مسلمان مظفر و منصور ہوئے - سلطان کا بڑا بیٹا صبر الدین علي باپ کا جانشین ہوا - شوق جہاد في سبیل اللہ نے ۲۰ - برس کے مصائب و آلام کے بعد بھي سکون و راحت کي فرصت ندي' فوراً آگے بڑھا کہ مسیح کے گلوں سے اونکي درندگي و سبعیت کا انتقام لے -

(ذکر امحرہ) اور (سرجان) وغیرہ متعدد مقامات فتح کرکے اسنے اور آگے کا رخ کیا - شاہ حبش نے اپني تمام فوجي قوت یکجا کي' دس سرداروں کے ماتحت بیس بیس ہزار فوج دیکر اونکو روانہ کیا' اور اس جمع عظیم کا قائد عمومي (جنرل کمانڈر) ایک حبشي سردار کو قرار دیا جسکا نام " بخت بقل " تھا -

یہ سیاہ دل با دل مسلمانوں کے ایک ایک شہر پر چھا گیا' سلطان صبر الدین نے دیکھا کہ اتني بڑي جمعیت کے مقابلے میں باقاعدہ جنگ مفید نہ ہوگي' اسلیے بے قاعدہ و غیر منتظم جنگ کا سامان کیا' اور اس طرح ایک سال کامل انتشار و پریشاني و بے اطمینانی کے عالم میں بسر ہوا -

تاریخ اسلام عجائب گوناگوں کا ہمیشہ مجموعہ رہي ہے - جب کبھي غرور کثرت میں وہ اپنے خدا کو بھولے ہیں انہوں نے شکست کھائي ہے' اور پریشاني و بے سامانی اور قلت و ضعف کے عالم میں جب کبھي اسکو یاد کیا ہے تو نصرت الہي نے بھي انکا ساتھہ دیا ہے !

سلطان صبر الدین نے ایک سال کي آوارہ گردي و پریشاني کے بعد اوسکو یاد کیا جسکو بھولا ہوا تھا - سلطان کا بھائي محمد علم بردار جہاد بنکر باہر نکلا (حرب جوش) جو ایک نو مسلم حبشي سردار تھا' امیر محمد کے ساتھہ تھا' پہلا معرکہ شہر (تري) پر پیش ایا - بالاخر حطي کے بہت سے سردار کام آلے: اور اوسکي فوج کا بڑا حصہ مقتول' اور باقي مجروح ہوا -

سلطان صبر الدین' ایک قلیل توقف و ارام کے بعد خود پایۂ تخت پر حملہ آور ہوکر بڑھا - حطي کا ایک بہت بڑا افسر مقابل ہوا اور کام آیا - شہر کے وہ دروازے جن سے ہمیشہ اسکے سفاک حریفوں کي فوجیں نکلا کرتي تھیں' اب خود اسکي آمد کے منتظر تھے - فوج نے جب دیکھا کہ قصر شاہي کي حفاظت ممکن نہیں تو اسمیں آگ لگادي - سلطان کا ایک بھائي (قلعہ بروت) کے پھاٹک پر نمودار ہوا اور بصلح اوسکو زیر اطاعت کرلیا' ایک اور مسلمان امیر " عمر " صوبہ لبعب کي تسخیر کا عازم ہوا - حطي وہاں اپني ٹڈي دل فوج لیے پڑا تھا' ایک شدید معرکہ پیش آیا' جسمیں خون کے سیلاب بہہ گئے اور ایک ایک مسلمان سپاہي نے مردانہ جان دي !

انا ههنا قاعدون ' قال رب انی لا املك الا نفسی واخی ' فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین ' قال فانها محرمة علیهم اربعین سنة ' یتیهون فی الارض ' فلا تاس علی قوم الفاسقین (۵ : ۲۳ ' ۳۹)

وہ بولے ' اے موسی ! ہم تو اس قوت والی قوم سے لڑنے نہیں جائینگے اور نہ اوس سرزمین میں داخل ہونگے - تم موکہہ رہے ہو ' اور تمہارا خدا جو حکم دے رہا ہے ' تو تم ہی دونوں جاؤ اور لڑو ' ہم تو یہاں بیٹھے ہیں -

موسی نے جناب الہی میں عرض کی ' خدایا ! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر زور نہیں رکھتا ' ہم میں اور اس گنہگار قوم میں تفریق کردے -

خدا اس قوم کی سرکشی سے غضبناک ہوا ' اور حکم کہا کہ وہ پاک زمین چالیس برس تک ان پر حرام رہیگی ' وہ زمین میں سرگردان و پریشان بھٹکتے پھریں گے - اے موسی ! ان گنہگاروں کا کچھہ غم نہ کھانا -

وادخلوا الباب سجداً و قولوا حطة نغفر لكم خطایاکم و سنزید المحسنین ' (۲ - ۵۵)

دیکھو ' ارض مقدس کے دروازے میں جھک کر داخل ہو اور کہو کہ خدا ہمارے گناہ کا غبار جھاڑ دے ' تب ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور نیکوں کے درجہ کو بڑھائینگے -

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

نبوت محمدیہ کی حقیقت و نبوت کیلیے سینکڑوں دلائل ' معجزات اور براہین و آیات ہیں ' جو سوا تیرہ سو برس ہوے ' مکہ میں کفار قریش کے سامنے ظاہر ہوے - اہل بصیرت نے اونکو دیکھا اور قبول کیا - لیکن ایک معجزۂ محمدیہ ہے ' جو کسی زمانہ کے ساتھہ متعین نہیں ' کسی آبادی میں محدود نہیں ' اور ناظرین و مشاہدین میں سے مخصوص نہیں - اوسکو دنیا دیکھتی ہے اور قبول کرتی ہے -

وہ معجزہ ' امت مرحومہ کے حالات و حوادث کا اظہار اور اوسکے ہر زمانہ کے دور و تغیر و انقلاب کا بیان ہے - اوسنے ہمکو جس ظہور و فتح کی بشارت دی ' ہم نے اوسکو پایا - اوسنے ہمکو جن حالات و حوادث کی اطلاع دی ' ہم نے اونکو دیکھا - اوسنے ہمکو جن فتن و مصائب کی خبر دی ' ہم نے اونکا مشاہدہ کیا - آخر میں اوسنے ہم سے کہا :

لتتبعن سنن من کان قبلکم (ای الیہود) باعاً بباع و ذراعاً بذراع و شبراً بشبر حتی لو دخلوا فی جحر ضب لدخلتم فیہ

تم سے پہلے جو قوم تھی (یعنی یہودی) تمہاری حالت بھی بالکل اون ہی جیسی ہوگی - ایک گز ' ایک ہاتھہ ' اور ایک بالشت کا بھی فرق نہوگا ' یہاں تک کہ اگر وہ سوراخ میں گھسے ہونگے ' تو تم بھی گھسوگے -

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

جسطرح بنی اسرائیل کا باپ یعقوب اپنے گھرانے کو لیکر ارض کنعان سے مصر آیا ' جہاں اوسنے خیر و برکت اور حکومت و قوت پائی ' اوسی طرح ہمکو بھی ہمارے بزرگ ارض عرب سے لیکر تمام اطراف عالم میں پھیلے - ہم نے جدھر رخ کیا ' خیر و برکت اور حکومت و قوت کی نعمتیں اپنے ساتھہ پائیں - حضرت یوسف نے عزیز مصر سے کہا تھا کہ " اجعلنی علی خزائن الارض (۱۲ - ۵۵) " مجھکو زمین کی خزینہ داری پر متعین کر دیجیے " لیکن ہمارے سامنے خود زمین نے اپنے خزانے اگل دیے اور پکاری کہ مجھکو قبول کرلو !

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

بنی اسرائیل ایک مدت تک مصر کی سرزمین میں عزت و وقار کی زندگی بسر کرتے رہے ' تا آنکہ فرعون مصر نے اونکے عہدے توڑ دیے ' اونکے مناصب چھین لیے ' اونکے عزیز فرزندوں کا خون بہایا ' اور اونکی عورتوں کو ذلت کی زندگی بسر کیلیے زندہ رکھا -

ہم بھی جس سرزمین میں گئے ' ایک مدت تک عزت و وقار کی زندگی بسر کرتے رہے ' تا آنکہ فراعنۂ عصر نے ہمکو ہماری شہنشاہیوں سے معزول کر دیا ' ہمارے عزت و جلال کے تخت کو الٹ دیا ' ہمارے بھائیوں اور فرزندوں کا خون بہایا - کبھی گرم ریگستانوں میں ' کبھی سنگلاخ زمینوں میں ' کبھی آباد شہروں میں اور کبھی کسی مقدس عمارت کی دیوار کے نیچے ! !

ہماری عورتیں بھی مردوں کے بعد زندہ رہیں کہ ذلت و نکبت قومی کے تماشے دیکھیں - بنی اسرائیل کا فرعون ایک تھا ' جو افریقہ کے ایک گوشہ میں صرف " الیس لی ملک مصر ؟ " پر مغرور تھا ' لیکن ہمارے سامنے فراعنۂ زمانہ کی ایک جماعت ہے ' جسکا فرعون اکبر صرف " الیس لی ملک مصر " (کیا میرے قبضہ میں ملک مصر نہیں ہے !) ہی پر مغرور نہیں ہے ' بلکہ " الیس لی العالم کلہ ؟ " (کیا تمام دنیا میرے لیے نہیں ہے ؟) کا مدعی ہے ! !

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

پھر خدا نے اس وقت بنی اسرائیل میں حضرة موسی کو کھڑا کیا جنھوں نے فرعون کی غلامی سے بنی اسرائیل کو نجات دلائی ' اور فرعون کو اوسکے نوکروں اور رتھوں کے ساتھہ اوس بحر احمر میں ڈبو دیا ' جو بہتے ہوے پانی کی ایک خلیج ہے -

ہم میں بھی ہر دور فرعونیت میں نئے نئے موسی اٹھے - جنہوں نے ہمکو فرعونوں سے نجات دلائی اور اونکو اونکے سامانوں کے ساتھہ اوس " بحر احمر " میں ڈبو دیا ' جو بہتے ہوے خونوں کا حقیقةً ایک سرخ دریا تھا !

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

عبور بحر احمر کے بعد بنی اسرائیل میں (سامری) پیدا ہوا جسنے بنی اسرائیل کو دین موسوی سے بیزار کیا ' اونکی جمعیت سیاسیہ کو منتشر کردیا ' سونے چاندی کے زیوروں کو بزور سحر کالے کی صورت میں ڈھال کر خدا بنایا ' آستانۂ الہی سے مغرور ہوکو اپنا اور اوس اسرائیل کے گھرانے کا سر بتوں کے آگے جھکایا ' جسکو کہا گیا تھا :

" سن اے اسرائیل ! ! خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے " (۱)

" اور تو (بتوں) کے آگے خم مت ہو جیو نہ اونکی بندگی کیجیو اسلیے کہ میں خداوند تیرا خدا غیور ہوں " (۲)

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

مسلمانوں کے بھی ہر دور و موسوی میں خود اونکی قوم سے " سامری " اٹھے جنھوں نے حق کے ابطال اور باطل کے احقاق کی کوشش کی - اسلامی ممالک کے دیگر اقطاع و جوانب سے قطع نظر کیجیے ! خود اس ہندوستان میں بھی ایک " سامری " اٹھا ' جسنے اپنی جاہ و عزت کے جادو سے مسلمانوں کو عجیب و غریب کرتب دکھالے - اوسنے ملت بیضاء کی تحقیر کی ' قلوب کو مذہب سے بیزار کیا ' مسلمانوں کی جمعیت سیاسی کو منتشر کیا ' اور خدا سے مغرور ہوکے اصنام دیوانیہ کے آگے ' نہیں بلکہ " انسانی بتوں " کے سامنے اپنا اور تمام قوم کا " سر " جھکا دیا ' اور اوس خلیل کے فرزندوں کو بت پرستی کی دعوت دی ' جسنے کہا تھا :

بل ربکم رب السموات والارض الذی فطرهن (۲۱ - ۵۷)

تمہارا خدا وہ ہے ' جو آسمان و زمین کا خدا اور اونکا خالق ہے !

اور کہا :

وما هذه التماثیل التی انتم لها عاکفون ؟ (۲۱ — ۵۳)

یہ کیسے بت ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو ؟

وہ خدا کی عجائب قدرت کا منکر تھا ' لیکن " انسانی خداؤں " کی قدرت و استیلاء سے مرعوب تھا - وہ گو ملکوت صفت انسانوں کے خوارق عادات ' اور دلائل معجزات کا قائل نہ تھا ' لیکن وہ خود شیاطین انس کے " عمل زبر لبی " کا معمول ' اور " سحر خوش لقبی " سے مسحور تھا - اوسنے سونے چاندی کے سکوں سے تبدیل

(۱) استثنا ۶ - ۴ [۲ خروج ۲۰ - ۵]

پس دو هي شريعتيں هيں ' جو سلسلۂ ابراهيمي ميں آئيں ' اور دو هي تهے ' جنكو خدا نے اپنے قانون كا ايلچي بنايا -

يهي سبب هے كه جب خدا نے موسى (ع) سے كلام كيا ' اور اسكو شريعة الهيه كے ظهور آخري كي خبر دي تو كها :

" تيرا خدا تيرے ليے ' تيرے بهائيوں ميں سے تيرے مانند ايك نبي بهيجے گا - تو اسكو مانيو ! ميں اپنا كلام اسكے منهه ميں ڈالونگا - جو كچهه ميں اس سے كهونگا - وہ ان سے كهديگا " (تورات - كتاب : ٥ - باب : ١٨)

اس ارشاد الهي ميں ظهور رسالة محمديه (على صاحبها الصلوة والتحيه) كي خبر ديتے هوے وجود منتظر اقدس كي دو خصوصيتيں بيان كي گئيں :

(۱) وہ حضرة موسى كے مانند هوگا -

(۲) خدا كا كلام اسكے منهه ميں سے ظاهر هوگا ' اور جو كچهه خدا اس سے كہے گا ' وهي وہ انسانوں كو سنائے گا -

قرآن كريم نے بهي ان دونوں خصائص نبوة محمديه كي طرف اشارہ كيا -

دوسري خصوصيت كيليے سورہ (والنجم) كے آغاز پر نظر ڈالیے جهاں فرمايا :

ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى (۵۳ : ۴)

وہ اپني خودي اور راے سے كچهه نهيں كهتا - اسكے منهه سے جو كچهه نكلتا هے ' وہ وهي هے جو اسپر وحي كيا جاتا هے -

پهلي خصوصيت كي سورہ (مزمل) ميں تصريح كي :

انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا عليكم ' كما ارسلنا الى فرعون رسولا (۷۳ : ۱۶)

هم نے تمهاري طرف ايك رسول بهيجا جو هدايت و ضلالت كا تم پر گواہ هے - بالكل اسي طرح ' جيسا كه فرعون كي طرف حضرة موسى كو بهيجا تها -

غرضكه حضرة موسى سے حضرة داعي اسلام عليهما الصلواة والسلام كي مماثلت و مشابهت كو تورات اور قرآن ' دونوں نے بيان كيا هے -

* * *

جن لوگوں نے تورات كي اس بشارت بينه پر بحث كي هے ' انكے ليے هميشه يه ايك نهايت دلچسپ اور اهم سوال رها هے كه اس مماثلت كے اسباب و وجوہ كيا هيں ؟ اور دونوں برگزيدہ رسولوں كے اعمال اور نتائج اعمال ميں وہ كون كونسي مشابهتيں اور يكساں حالتيں هيں ' جنكي بنا پر لسان الله نے دونوں كو ايك دوسرے كا مثيل و مانند قرار ديا ؟

* * *

قرآن كريم كے قصص و مواعظ اور حكم و معارف كے متعلق " الهلال " كا جو انداز بحث و نظر هے ' اسكے لحاظ سے اس موضوع بحث ميں بهي بهت سے ملاحظات خاص هيں ' جنكو فرداً فرداً واضح كرنا هے - انشاء الله عنقريب " اسوۂ موسوي " كے عنوان سے ايك سلسلۂ مقالات شروع كيا جائے گا ' اور اسي كے ضمن ميں يه بحث عظيم و مفيد بهي پيشكش ارباب ذوق و نظر هوگي : وما توفيقي الا بالله -

قرآن كريم نے اپنے قصص و مواعظ ميں سب سے زيادہ حضرة موسى اور بني اسرائيل كا كيوں ذكر كيا ؟ اپنے انعامات كے اعلان اور ابتلاؤ تعذيب كے اظهار ' دونوں كيليے زيادہ تر بني اسرائيل هي كے تذكرہ كو كيوں منتخب فرمايا ؟ انقلاب و حوادث كي تعبير و تمثيل كيليے دنيا كي اور بهت سي قوميں موجود تهيں ' ان سب ميں سے صرف ايك يهي قوم كيوں هر موقعه پر پيش كي گئي ؟

يه نهايت اهم سوالات هيں اور تفسير كلام الله كے ضروري اجزا ' جنكا جواب انشاء الله اسي مضمون سے ملے گا -

ليكن اس سلسلے كے اطراف بحث ميں سے ايك بحث خاص قوم بني اسرائيل اور امة مرحومۂ محمديه كي باهمي مماثلت و مشابهت بهي هے ' اور يه بهي دراصل اسي مماثلة اولى پر متفرع هے - وقت اور حالات كا اقتضا هے كه كم از كم آج ايك سر سري اور غير مرتب نظر صرف اس ٹكڑے پر ڈال ليں كه مستقبل كي فرصتوں پر (جس كي اميد هے مگر جس پر اختيار نهيں) كس كس ارادے كو ملتوي ركهيں گے ؟

سب سے پہلے ان آيات كريمه پر ايك نظر ڈال ليجيے ' جنكي طرف آگے چلكر هم كو اشارہ كرنا هے :

حملنا اوزارا من زينة القوم فقذفناها فكذلك القى السامري ' فاخرج لهم عجلا جسدا له خوار ' فقالوا هذا الهكم واله موسى (۲۰ : ۹۰)

اے موسى ! مصر سے هم لوگوں نے سونے چاندي كے زيور لے آئے تهے ' يهاں هم نے انكو ركها ' اور اسي طرح سامري نے بهي ركها ' سامري نے ان زيوروں كو گلا كر ايك گاؤ ساله كي شكل كا بت بنايا ' جسميں آواز بهي تهي ' لوگ پكارے كه يهي تم لوگوں كا اور موسى كا خدا هے ' پهر -

و قد قال لهم هارون من قبل يقوم انما فتنتم به ' وان ربكم الرحمن ' فاتبعوني و اطيعوا امري ' قالوا لن نبرح عليه عاكفين (۲۰ : ۹۳)

هارون نے كها : لوگو ! تم ايك فتنه ميں مبتلا هوگئے هو ' تمهارا خدا تو بس وهي هے نهايت رحمت والا ' كهاں جاتے هو ' آؤ ميرے پيچهے چلو ' ميري بات مانو ' ان گمراهوں نے كها ' هم اپنے اس طلائي خدا كو چهوڑ نهيں سكتے اور هم تو آخر تك اسي كے سامنے معتكف رهينگے -

---

واذ قال موسى لقومه يقوم اذكروا نعمة الله عليكم ' اذ جعل فيكم انبياء و جعلكم ملوكا و آتكم مالم يوت احدا من العلمين ' يقوم ادخلوا الارض المقدسة التى كتب الله لكم ولا ترتدوا على ادباركم فتنقلبوا خاسرين ' قالوا يموسى ان فيها قوما جبارين ' وانا لن ندخلها حتى يخرجوا منها فان يخرجوا منها فانا داخلون ' قال رجلان من الذين يخافون انعم الله عليهما ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموہ فانكم غالبون و على الله فتوكلوا ان كنتم مومنين ' قالوا يموسى انا لن ندخلها ابدا ما داموا فيها فاذهب انت و ربك فقاتلا '

موسى نے اپني قوم سے كها : اے ميري قوم ! خدا كي نعمتوں كو ايك ايك كركے ياد كرو ' اوسنے تمكو حكومتيں ديں اور بادشاهياں بخشيں ' اور جو تمكو ديا وہ دنيا ميں كسيكو نهيں ديا ' اے ميري قوم ! ميري بات سن اور ارض مقدس ميں جسكو خدا تيرے حصه ميں لكهه چكا هے ' چل اور داخل هو ' اور پشت نه پهير ' كه خسران و نقصان ميں گرفتار هو جايگي -

ليكن گنهگار قوم نے سرتابي كي اور كها كه اے موسى ! اوسپر تو ايك جبار و قوي قوم قابض هے - هم تو وهاں اوس وقت تك نهيں جائينگے جب تك كه خود وہ نكل جائيں ' اگر وہ اس سرزمين كو چهوڑ كر نكل گئے تو پهر همكو وهاں جانے ميں كوئي عذر نهوگا -

اس پر خدا كي نعمتوں سے بهرہ مند انسانوں نے كها كه ڈرو نهيں اور نه خدا كے وعدہ كو جهٹلاؤ - شهر كے دروازے ميں چل كر داخل هو جاؤ ' فتح تمهاري هوگي ' خدا پر بهروسه ركهو ' اگر تم ميں كچهه بهي ايمان هے -

ادبیات

کفران نعمت

وجد و منع بادہ ! صوفي ! این چه کافر نعمتي ست ؟

منکر مے بودن و همرنگ مستان زیستن ؟

معترض هیں مجھپہ میرے مہربانان قدیم * جرم یہ ہے : میں نے کیوں چھوڑا وہ آئین کہن
میں نے کیوں لکھے مضامین سیاست پے بہ پے * کیوں نہ کي تقلید طرز رهنمایان زمن ؟
کانگرس سے مجھکو اظہار براءت کیوں نہیں ؟ * میں حقوق ملک میں هوں هندؤں کا هم سخن ؟

* *

خیر میں تو شامت اعمال سے جو هوں سو هوں * آپ تو فرمایئے کیوں آپ نے بدلا چلن ؟
آپ نے شملہ میں جاکر کي تھي جو کچھہ گفتگو * ما حصل اسکا فقط یہ تھا پس از تمہید فن :
" سعي بازو سے ملیں جب هندؤں کو کچھہ حقوق * اس میں کچھہ حصہ ملے هم کو بھي بہر پنجتن
یعنے جاکر شیر جب جنگل سے کر لائے شکار * لومڑي پہنچے کہ کچھہ مجھکو بھي اے سرکار من ! "

* * *

لیکن اب تو آپ کي بھي کھلتي جاتي هے زباں * آپ بھي اب تو اُڑاتے هیں وهي طرز سخن
اب تو مسلم لیگ کو بھي خواب آتے هیں نظر * اب تو هے کچھہ اور طرز نغمۂ مرغ چمن
ملک در اپني حکومت " چاهتے هیں آپ بھي * تھا یہي تو منتہاے فکر یاران وطن ؟
آپ نے بھي اب تو نصب العین رکھا هے وهي * کانگرس کا ابتدا سے هے جو موضوع سخن
آپ بھي تو جادۂ (سید) سے اب هیں منحرف * اب تو اوراق وفا پر آپ کے بھي هے شکن !

* * *

جب یہ حالت هے تو پھر هم پر هے کیوں خشم و عتاب ؟ * " منکر مے بودن و همرنگ مستان زیستن " ؟ ؟

فکاهات

مسجد کانپور کا وفد اور سر جیمس مستن کا جواب

کردم و شد !

حضرت لاٹ (١) بفرمود کہ " فرمان فرماے * نیست ممکن کہ دگر بگذرد از گفتۂ خود "
صدر اعظم ' بہ سوئے قسمت بنگالۂ شرق * نگہے کرد و بفرمود کہ " من کردم و شد "

شیر برطانیہ اور گربۂ شب عروسیت

جناب لاٹ (١) از فرمودۂ خود بر نمیگردد * کہ تمکین حکومت را سیاست بیشتر باید
ولے در قسمت بنگالہ این اندیشہ مي بایست * کہ " گربہ کشتن اول روز مي باید اگر باید "

(١) یعني هزانر سر جیمس مستن

(شبلي نعماني)

کیمیاوی کرکے ایک " صنم خاکی " بنایا ' جس سے صداے باطل پرستی اٹھتی تھی ' اور پھر کہا :

هـذا الهكم واله موسى (۲۰ - ۹۰)
دیکھو ' تمھارا اور موسی کا خدا یہ ہے !

اس دور فرعونیت و سامریت ہند کے ہارون نے گو سمجھایا -

یاقوم ! انما فتنتم به ' وان ربکم الرحمان ' فاتبعوني واطیعوا امری (۲۰ - ۹۲)
لوگو ! تم فتنہ میں مبتلا ہوگئے ہو ' تمھارا خدا تو رہی رحمت والا خدا ہے ' میرے پیچھے چلو ' اور میری بات مانو !

لیکن " فرعون " سے ڈرنے والوں ' " سامری " کے پیرو کاروں ' اور " صنم خاکی " کے پرستاروں نے جواب دیا :

لن نبرح علیه عاکفین (۲۰ - ۹۳)
ہم تو کبھی اس خداے مجسم کو نہیں چھوڑینگے !!

جب بنی اسرائیل آگے بڑھے اور خدانے اونکو " نور علم و ھدایت " سے سرفراز کیا ' اور خود انھوں نے " گذشتہ " پر ندامت ظاہر کی تو اس عہد کے موسی صفت انسانوں نے کہا :

یقوم اذکروا نعمة الله علیکم اذ جعل فیکم ملوکا و آتاکم ما لم یوت احدا من العلمین - یقوم ادخلوا الارض المقدسة التي کتب الله لکم ' لاترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین (۵ : ۲۴)
لوگو ! خدا کی نعمتوں کو یاد کرو ! اوسنے تمکو حکومتیں دیں اور شہنشاھیاں بخشی ' اور پھر تمکو ایمان کی وہ قوت دی ہے جو دنیا میں کسی کو نہیں دی ' لوگو آؤ ' اوس ارض مقدس میں داخل ہوں جسکو خدا نے تمھارے حصہ میں لکھا ' پشت نہ پھیرو ورنہ خسران و نقصان اٹھاؤگے -

جو لوگ کہ " فرعون " کی جاہ و حشمت سے مرعوب اور " عمالقہ " کی قوت و استیلا سے دہشت زدہ تھے ' وہ بولے :

یا موسی ان فیها قوما جبارین ' و انا لن ندخلها حتی یخرجوا منها ' فان یخرجوا منها ' فانا داخلون (۵ - ۲۵)
اے موسی اوس سرزمین پر آج ایک جابر و قاہر قوم قابض ہے ' جب تک وہ خود اوسکو چھوڑ کر نہ نکل جائے ہم تو اوس سرزمین میں قدم نہ رکھینگے

ان " اسرائیلیان زمانہ " کی نادانی کتنی عجیب اور اونکی نا حقیقت شناسی کتنی درد انگیز ہے جو ایک " جبار و قہار قوم " کی سطوت و قہر سے خوفزدہ ہوئے ؟ اور پھر عجیب تر اور درد انگیز تر یہ کہ اوسلے کہا : " ہم ارض مقدس میں اوسوقت داخل ہونگے ' جب دشمن خود اسکو ہمارے لیے خالی کر دینگے "

نادانو ! غور کرو ! یہ " قاہر و جابر قوم " خود " ارض مقدس " میں کسطرح داخل ہوئی ؟ کیا اوسکے دشمنوں نے شہر اوسکے لیے خود خالی کر دیا ' جیسا کہ تم انسے امید رکھتے ہو ؟ یا خود اوسنے اون سے خالی کرلیا ' جیسا کہ در حقیقت ہوا ؟

ادخلوا علیهم الباب فاذا دخلتموه فانکم غالبون وعلی الله فتوکلوا ان کنتم مومنین (۵ : ۲۶)
چلو ' شہر کے دروازے میں داخل ہو جاؤ ' اور جب وہاں داخل ہو جاؤگے تو تم ہی فتحمند و غالب رہوگے - اونکی قوت و ساز و سامان کی پروا نکرو - خدا پر بھروسہ رکھو ' اگر تم میں ذرا بھی ایمان ہے -

" اسرائیلی " جو اپنے سینوں میں خوف زدہ قلوب رکھتے تھے ' اور قلوب میں قنوط و یاس کے سبب سے شرک و کفر کی سیاہی و ظلمت تھی ' ڈرے کہ " قوم جبار " جو اون سے ظاہری ساز و سامان میں زیادہ ہے انکو پامال نہ کردے - اونھوں نے صاف کہا :

انا لن ندخلها ابدا ' ما داموا فیها ' فاذهب انت و ربک فقاتلا ' انا ههنا قاعدون (۵ - ۲۷)
ہم ہرگز ہرگز اوسوقت تک اوس پر قبضہ کرنے نجائیں گے ' جب تک کہ یہ قوت والی قوم وہاں موجود ہے ' تم جو کہہ رہے ہو اور تمھارا خدا جو حکم دے رہا ہے ' تو بس یہی دونوں لڑنے کیلیے جائیں ' ہم تو بس یہاں بیٹھے ہیں -

لیکن اے یہود کی زندگی جینے والو ! جب اوس " ارض مقدس " کو ' جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے ' اور جسے ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق کے خدا نے تمھارے باپ دادوں کو دیا تھا - اس " قہار و جبار قوم " نے پامال کر دیا ہے ' اور تمھاری وراثت تم سے چھین لی ہے ' تو اب کس پامالی سے ڈرتے ہو ؟ اور اب کون سی وراثت باقی رہگئی ہے ' جس کے مالک بننے کی امید کرتے ہو ؟

اس عہد کے موسی نے یہ کہا ' پر اونکا دل نرم نہوا اور نہ " ارض مقدس " پر اپنی جانوں کی قربانیاں چڑھانی گوارا کی کہ اونکے گناہوں کا کفارہ ہوتا ' بلکہ اونھوں نے اسکو جھتلایا کہ " خدا جباروں سے لڑنے کا حکم دیتا ہے " - یہ دیکھکر صالحین و مومنین نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاے :

رب انی لا املک الا نفسي و اخي فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین (۵ - ۲۸)
خدایا ! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی اور پر زور نہیں رکھتا ' ان گنہگاروں میں اور ہم میں تفریق کردے -

خدانے سنا اور مومنین و فاسقین میں امتیاز کیا ' اور وہ نور امتیاز اپنے مخلصین کو بھی بخشا ' جس سے اونھوں نے اون فاسقین کو پہچانا ' جنھوں نے اپنے پکارنے والوں کی آواز نہیں سنی تھی - خدا کا کلام اون تک پہونچا لیکن اونھوں نے صاف کہا : " سمعنا و عصینا (۲ - ۸۷) " ہم سنتے ہیں اور نہیں مانتے ! " و اشربوا في قلوبهم العجل بکفرهم (۲ - ۸۷) " اوس صنم نقرئی و طلائی کی محبت اونکے کفر کے سبب اونکی رگ رگ میں سما گئی -

تب خدا کا غضب اس قوم پر بھڑکا ' اور اوسنے کہا :

فانها محرمة علیهم اربعین سنة ' یتیهون في الارض فلا تاس علی القوم الفاسقین (۵ - ۲۹)
اوس " ارض مقدس " میں داخل ہونا اب چالیس برس تک تمھارے لیے حرام کردیا گیا - سرگرداں و پریشان ملک میں پھرتے رہو ! اے موسی ! ان گنہگاروں کا تم کچھہ غم نہ کہانا -

لیکن اے خدا ! جن پر چالیس برس تک تیرا غضب بھڑکا وہ اپنی سزا کو پہونچ چکے ' اور اب وہ اپنی " چہل سالہ گمراہی " کے بعد تیری طرف جھکے ہیں ' اور جیسا تونے حکم دیا تھا ' کہ :

ادخلوا الباب سجدا (۲ - ۵۵)
ارض مقدس کے دروازے میں خدا کے سامنے جھکتے ہوئے داخل ہو جاؤ -

اب وہ صداقت و حریت کے اس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں تاکہ " ارض مقدس " کو " جباروں " کی نجاست سے پاک کریں ' اور جیسا کہ تونے کہنے کیلیے کہا تھا :

حطة (۲ - ۵۵)
خدایا ! ہمارے گناہ جھاڑ دے -

اب وہ کہتے ہیں کہ " ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا "
پس اپنا وہ وعدہ پورا کر ' جو تونے کیا تھا کہ :

نغفر لکم خطایاکم و سنزید المحسنین (۲ - ۵۵)
ہم تمھارے گناہ بخشدینگے اور نیکوں کے مراتب و مدارج بڑھا دیں گے -

و مباحثہ اسکا نفاذ ہو - اگر ممکن ہو تو یہ اخبار مفت تقسیم کیا جائے ورنہ قیمت اتنی کم رکھی جائے کہ غریب سے غریب شخص کو بھی اس کی خریداری گراں نہ گذرے اور کوئی تکلیف نہ ہو -

اڈیٹر ایسا شخص منتخب ہو جو سہل ترین عبارت میں بڑے بڑے نکتے لکھہ سکے اور سمجھا سکے - نہایت ضروری ہے کہ ہر مسلمان اس ہنگامۂ رستخیز میں ایک باقاعدہ سپاہی بنجائے - اردوے معلی علیگڈہ کی ضمانت کا آج کل چندہ ہو رہا ہے - مناسب ہے کہ وہی اس صورت میں تبدیل کردیا جائے ' اور اردوے معلی ابکے جاری ہو تو جمہور مسلمانان ہند کا آرگن ہو - مشہور پولٹیکل مجاہد سید فضل الحسن حسرت موہانی اردو علم و ادب میں جو دست گاہ رکھتے ہیں ' پڑھے لکھے حضرات اُس سے نا آشنا نہیں - الہلال کے اکثر مضامین بہ سبب اسکی بلاغت اور عالمانہ انداز کے اکثر ایسے ادمیوں کے سمجھنے سے رہ جاتے ہیں جنمیں بے شبہ کام کرنے کی قابلیت ہم سے زیادہ ہے اور جو توپ کے سامنے اس سے زیادہ اچھی طرح جانے کے لیے طیار ہیں ' جیسے کہ ہم کسی بغایت نظر فریب و دل آویز تماشہ کی طرف !

الہلال کے مضامین شروع سے آخر تک دیکھنے کے بعد یہ یقین ہوگیا ہے کہ مولانا جو کچھہ کررہے ہیں اُس سے صرف مسلمانونکی فلاح و بہبودی اور تجدید حیات ملی ہی مقصود ہے - نظر برین کون شخص اسکی مخالفت کرسکتا ہے کہ مولانا کو جس تحریک کیلیے اسقدر اہتمام مد نظر ہے ' وہ مسلمانوں کے لیے انتہا سے زیادہ مفید ہوگی ؟ ہاں مولانا تو سب کچھہ کرتے ہیں مگر سوال یہ ہے اس ملت پرستانہ سرفروشی میں ہماری طرف سے بھی جاں بازی کا کوئی ثبوت بہم پہونچ سکتا ہے یا نہیں ؟ ہم بھی کچھہ کرسکتے ہیں یا نہیں ! محض الہلال کی صداقت شعاری' راست بیانی ' انشا پردازی' جرأت و ازادی ' علم و کمال ' اور لکھائی چھپائی کی تعریف کرنے سے نہ تو ابتک کچھہ ہوا ہے اور نہ آئندہ ہونے کی امید ہے - اب اسلامی حمیت میں داغ لگانے کا موقع نہیں - جلد سے جلد مولانا کی اس اسکیم " حزب اللہ " کے خیر مقدم کیلیے مستعد ہوجانا چاہیے جسکا متوقع بار بار مولانا اس شرط پر بنا چکے ہیں کہ لوگ بتوجہ سننے کا اقرار کریں اور قبل اسکے کہ مولانا وہ حدیث جان پرور سنالیں ' مسلمان اپنے اشتیاق کی فریاد مولانا کو سنا دیں -

واعتصموا باللہ ' ہو مولاکم ' فنعم المولے و نعم النصیر -

الہــلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو بارہ ورقہ ہفتہ وار ہوتے ہے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

ترجمــہ اردو تفسیر کبیــر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ٢ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسلمانان ہند کا ایک ورق

شہــداء کانپور اعلی اللہ مقامہـــم !

اعــلان

لسان العصر

ایک مشہور اردو ادبی رسالہ ہے ' جسمیں علمی ' اخلاقی تاریخی ' تمدنی ' مجلسی ' صنعتی ' تجارتی ' اقتصادی ' اور سائنٹیفک مضامین ملک کے برگذیدہ اور مستند اہل قلم حضرات کے شائع ہوا کرتے ہیں - سالانہ قیمت ٣ - روپیہ ہے - آجکی تاریخ سے جو حضرات اسکو خرید فرمالیں گے ' انکی قیمت میں سے ٹازی ٨ - آنہ فی خریدار سرمایہ مصیبت زدگان کانپور میں داخل کردیا جائیگا -

المشتـــــــہر

سید وصی بلگرامی ایڈیٹر " لسان العصر " کواتھہ ضلع آرہ براہ ڈمراؤن

ایک ابلیسانہ مکــر و تلبیـــس !

ایک مکار ' جو اپنے تئیں ایڈیٹر الہــلال ظاہر کرتا ہے

[از جناب مولوی محمد یسین صاحب مدرس مدرسہ اورنگ آباد ضلع گیا]

ایک امر قابل دریافت یہ ہے کہ ٩ - ستمبر کو بعد ظہر ایک شخص مولویانہ لباس میں جنکے ترکی ٹوپی میں اور شیروانی میں سینے کے اوپر کاغذ کا ہلالی نشان بنا ہوا تھا ' ٢٣ - یا ٢٤ - برس کی عمر کے کوتہ قد ' خفیف اللحم ' سانولا رنگ ' یہاں (اورنگ آباد) کے جامع مسجد میں پہونچے اور اپنا نام کشف الدجی اور سکونت کانپور بتائی اور آنیکا منشا محض کانپوری شہدا کے یتیم بچوں اور بیواؤں کی امداد اور اخراجات پیروی مقدمہ کے لیے چندے کی تحریک بیان کی - چنانچہ تقریر میں مچھلی بازار کی مسجد کے مختصر واقعات اور اپنے دو خالہ زاد بھائیوں کے شہید ہو جانیکی کیفیت بیان کی اور اپنے کو انجمن خدام کعبہ کا ممبر اور کانپور فنڈ کا آنریری سکریٹری بیان کیا - یہاں جو کچھہ چندہ ہوا اُسکے حوالے کیا گیا - جمعہ کو (١٢ ستمبر) وہ یہاں سے بارہ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں میں ' جسکا نام کھریالواں ہے ' جا کے ٹھہرے اور اپنا نام ابوالکلام آزاد اڈیٹر الہلال بتایا - چونکہ اُنکے قول کا اعتبار نہ کیا گیا ' اسلیے کھریالواں میں جو ٦٩ - روپیہ چھہ آنے چندہ کے جمع ہوے تھے ' وہ بذریعہ ڈاک آپ کے دفتر الہلال میں ارسال کیے جاتے ہیں - مسلمانان اورنگ آباد نے جب اُن سے اپنے نام کے تغیر کی وجہہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ میرا نام کشف الدجی اور کنیت ابوالکلام اور تخلص آزاد ہے - میں نے مصلحتاً اپنا نام مخفی کر رکھا تھا - لہذا التماس ہے کہ مہربانی فرما کر یہ تحریر فرمائیں کہ آپ ٨ - ستمبر سے ١٥ - ستمبر تک دفتر

حزب اللہ

قابل توجہ جمیع اخوان ملت

و ہو یرشد الی دین قویم

[از جناب خواجہ حسن موہانی]

الہلال کی گذشتہ اشاعتوں میں مسئلۂ تلاش مقصود پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے جو لاریب اسوقت مسلمانوں کا اہم ترین فرض ہے - یہ جوش جو قدرۃ پیدا ہوگیا ہے ' بیجا نہ صرف ہوجائے - مولانا (یعنی اڈیٹر الہلال) تحریر فرماتے ہیں کہ میںنے مختلف اسکیمیں لکھنے اور چاک کرنے کے بعد راہ مقصود کا راستہ پالیا ہے ' جس پر چلنے سے مسلمان یقینی شاہد مقصود سے ہمکنار ہوسکینگے - الہلال میں اب تک جو کچھہ لکھاگیا ' وہ اس اہم ترین ارادہ کے کتاب کی تمہید تھی - اس بارہ میں مولانا نے پیش خود جو تفکر کیا ہے ' اسکے اظہار کا شاید یہ طریقہ رہا ہے کہ پہلے مسلمانوں کا شوق اور انکی صلاحیت دریافت کرلیں' پھر اسی مناسبت سے بتدریج اس ترقی و تنزل کے راز کو آشکارا کرتے رہیں - اس سے ضمناً ایک مقصود یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مولانا کو اپنا اعتبار معلوم کرنا ہے کہ مسلمانوں کے دلمیں اُنکی جانکاہیونکا کہانتک اثر ہوا ہے ؟ اس سے یہ بھی ظاہر ہوجائیگا کہ فی الحال مسلمانوں میں کام کرنے کی کہانتک قابلیت ہے' اور جو تحریک شروع کیجانے والی ہے وہ قبل از وقت تو نہیں ؟

جنگ طرابلس ایک مبارک جنگ تھی ' جسنے مسلمانوں کے مردہ مجسمہ میں ازسرنو روح حیات پھونکدی ' اور واقعی ایک حیرت انگیز زلزلہ اس قسم کا پیدا کردیا ہے کہ مسلمان اپنے زندگی کا ثبوت دینے کیلیے (مدتوں کے بعد) مستعد و آمادہ نظر آرہے ہیں - اللہم زد فزد - اس احساس کو قائم رکھنے میں دیگر مصائب و آلام نے بھی بہت مدد دی - مثلاً مظالم بلقان ، صلح کانفرنس لندن - واقعہ مسجد کانپور وغیرہم - جہاں یہ سب کچھہ ہے ' شہر خموشان اسلام میں زندگی کی چہل پہل شروع ہوگئی ہے اور ماتم خانوں میں ماتم رفتگان کے ساتھہ ساتھہ بیماروں کے علاج معالجہ کی بھی فکر دوش بدوش ہے ' وہاں مصیبت یہ ہے کہ مسلمانوں کو کسی پر بھروسہ نہیں رہا ' اور ایک عالم گیر بد اعتقادی پھیل گئی ہے - آخر اعتبار کب تک ' اور کہاں تک ؟ کوئی حد بھی ہے ؟ اس زمانہ میں جبکہ تہذیب و آزادی کی موسلا دھار بارش ہو رہی تھی' اور اکناف عالم میں ہر طرف حریت و ترقی کی طوفان آفریں آندھیاں بڑے زور شور سے چل رہی تھیں ' اور جبکہ ہر بوالہوس کا شعار حسن پرستی تھا ؛ دنیا کی وحشی سے وحشی اور ذلیل سے ذلیل قوموں نے میدان ترقی و تہذیب میں گوئے سبقت لیجانا چاہا اور بالآخر لیگئیں -

مسلمانوں نے بھی اپنے تئیں پیش کیا ' مگر اپنی قوت بازو پر نہیں - اپنے جاہ پسند' نمائشی' مفسد لیڈروں کی قوت پر - سواری سامنے طیار تھی - مسلمانوں نے لیڈروں کے سہارے اس پر چڑھنا چاہا ' حالانکہ اگر چاہتے تو خود سوار ہوسکتے تھے - پھر لیڈروں نے کیا کیا ؟ بجاے اسکے کہ انکا ہاتھہ پکڑ کے سوار کرا دیتے ' انکو ظالمانہ و بے رحمانہ ایک دھکا دیدیا ' جس سے وہ گرے اور گرنے کے ساتھہ ہی قعر مذلت کی اس فضاے تیرو تار میں پہونچگئے' جہاں سے اب چالیس برس کے بعد نکلنا بھی چاہتے ہیں تو نہیں نکل سکتے خوف ہے کہ کہیں پھر اس سے زیادہ زور کے ساتھہ نہ دھکیل دیے جائیں - کچھہ مظلوموںکی اعانت کرنے والے ہاتھہ ہیں' اور کچھہ خوش قسمت ایسے بھی ہیں جنکے دلونمیں درد ملت ہے' مگر ہجوم یاس اور شدت بے اعتباری کا برا ہو' جس نے قوت تمیز و فیصلہ کے استیصال میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی ' اور اس لیے اس جنبش میں ایک ناگوار سا سکون پیدا ہوگیا ہے - اس خلاف امید اور ناگہانی چوٹ سے مسلمانوں کے ہاتھہ پاؤں میں اتنی سکت ہی باقی نہ رہی کہ وہ اکیلے اپنے بل پر کھڑے ہوسکیں - لامحالہ کسیکا ہاتھہ پکڑ کر چلینگے - گذشتہ لیڈروں نے مسلمانوں کے یقین و اعتماد کو اگر متزلزل کر دیا تھا تو موجودہ مصلحان قوم کی سیماب وشی نے رہی سہی آس بھی توڑ دی - ندوہ کا واقعہ اسپر شاہد ہے - کون کہہ سکتا تھا کہ علامہ شبلی جیسے سخت کریکٹر کے آدمی مضمون جہاد کے بارے میں ایسی غلطی کرینگے ؟

ہم نہایت آرزو مند ہیں کہ علامۂ موصوف ان تمام اعتراضات کو جو اخبارات میں شائع ہوئے ہیں' دیکھتے' اور تمام الزامات سے اپنی پوری بریت کر دیتے - ہم دن کو رات مان لینے کے لیے طیار ہیں مگر اس قحط الرجال میں ایک ایسے فرد فرید بزرگ قوم کو ہاتھہ سے کھوتے ہوے ہمارا دل دکھتا ہے - یہ ایک علحدہ مستقل مبحث ہے جسپر آیندہ کبھی خیالات کا اظہار کیا جائیگا - یہاں زیادہ موقع نہیں -

مولانا (یعنی اڈیٹر الہلال) نہایت متفکر ہیں کہ انکو کام کرنے والے نہیں ملتے (مگر خدا کا شکر ہے کہ اس سے انکے پاے ثبات کو ذرا بھی لغزش نہ ہوئی اور اُنکا دست حق نما برابر روز افزوں تیزی کے ساتھہ مصروف کار ہے) میں سر بگریباں ہوں کہ کام لینے والے کہاں ہیں ؟ حالت یہ ہے کہ کسی ایک تحریک پر بھی دو رائیں متفق نہیں ہوتیں - ضرورت اسکی ہے کہ تمام چھوٹے بڑے موتی ایک ہی رشتہ میں پروے جائیں - اسوقت اس ہار کی قیمت نظروں میں جچیگی -

پس جنکے دلوں میں اسلام کا درد ہے اور جنکے دماغ کوئی مفید بات سونچ سکتے ہیں ' ان کو چاہیے کہ وہ سب ایک جگہ باقاعدہ جمع ہوکر مبادلہ خیالات کے بعد اس کام کو سب سے پہلے شروع کریں' جسکی ضرورت سب سے زیادہ ہو - ورنہ اس ہما ہمی اور محشرستان تجاویز میں کسی ایک تحریک کا کامیاب ہونا معلوم -

اس متفقہ پالیسی کا ایک آرگن بھی ہو جسمیں ہر شروع ہونے والی تحریک مع اپنے فوائد و مضار کے درج ہواکرے جسپر تمام اسلامی اخبارات ناقدانہ نظر ڈالیں اور پھر بعد اظہار راے وبحث

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - لیجیے مبلغ آٹھ روپے ارسال خدمت شریف ھیں - ان کو به سلسله اعانۂ امداد شہداء کانپور جمع فرما لیجیے - یه روپے اپنے احباب کے حلقه سے جمع کرکے ارسال کیے ھیں جن کی تفصیل حسب ذیل بغرض اشاعت ارسال ہے - کیا عرض کیا جاے ؟ زمانه نازک ' ایام استبداد ' اور مصائب مسلمین کا نصف النہار ! مسلمانوں کے اعمال و افعال ناگفته به - قلب مضطر ہے لیکن بے اختیاری ہے - واقعه کانپور ایسا واقعه ہے که اسکے لئے اگر جان سے بھی دریغ نه ھو تو بجا ہے مگر صد حسرت ہے ھم پر ' که پیسه سے بھی دریغ ہے !! اسکے بھی وجوہ قوی ھیں - مقدس کرنے والے مسلمان نہایت نازک حالت میں ھیں -

مرا درد یست اندر دل اگر گویم زباں سوزد

آپکی طرف سے ھر وقت طبیعت پریشان رھتی ہے که حق گوئی وقت نہیں - الله تعالے سے دعا ہے که وہ اپنے فضل و کرم سے آپ کو ' آپ کے برگزیدہ اخبار کو ' اور آپ کے ایسے صاحب قلب و دماغ اور صادق الایمان مسلمانوں کو جمله آفات و مصائب اور دستبرد استبداد سے محفوظ رکھے - آمین ثم آمین -

الهلال

افوض امري الی الله ' ان الله بصیر بالعباد !

جناب سید مہدی حسن صاحب معتمد انجمن دی مسلم فرنڈس هزاری باغ

بطل العظیم - مصلح قوم ' حضرت مولانا ' غالباً آپکو یاد ھوگا که انجمن دی مسلم فرنڈس ھزاری باغ نے پہلی قسط مبلغ ۴۳ - روپیه کی براے شہداء و مجروحین واقعه کانپور بھیجی تھی جسکی رسید آگئی ہے اور اسکے ساتھه ایک مضمون بھی بحیثیت معتمد بھیجا تھا جو امید ہے که آپکی مہربانی سے الہلال میں چھپ جائیگا -

بہر کیف دوسری قسط مبلغ ۵۰ - کی ارسال خدمت ہے - اسمیں دو چندے خاص طور پر قابل تذکرہ ھیں -

اعانۂ عامه ۲۰ روپیه

مدر سردار (ایک متغیر مسلمان) ۲۵ روپیه

(ایک طالبعلم) ۵ روپیه

کام برابر جاری ہے - آپکے خط نے ایک نئی روح انجمن کے ممبروں میں پھونک دی ہے !

(از جناب محمد قطب الدین صاحب - حیدر آباد دکن)

اخبارات کے مطالعه سے کانپور کے دلخراش حالات معلوم ھوے - ھمدردان قوم جیسے عالیجناب مسٹر مظہر الحق وغیرہ ' جو اسوقت مجروحین کانپور کی اعانت میں ھمه تن مصروف ھیں اور جو اپنی بیش بہا خدمات سے قوم کو ممنون کر رہے ھیں ' عالم اسلامی کیلیے قابل ھزار تشکر ھیں ' اور ایسے ھی ھمدردان اسلام سے پھر بھی اسلام کا کچھه نام و نشان باقی ہے - ورنه آجکل کا زمانه تو مسلمانی در کتاب اور مسلمانان در گور کا مصداق ہے - میں ایک بے بضاعت شخص ھوں اور تحصیل سدھی پیٹھ کا ۱۲ - روپیه ۱۴ - انه پر امورزمجهه سے جو کچھه ھوا ' وہ روپیه اپ کیخدمت میں نہایت شرمندگی سے اعانت مقدمه کانپور کیلیے روانه کیا گیا ہے - دکن کے ذی اثر اصحاب اسجانب ذرہ سی توجه بھی کرتے تو بہت کچھه چندہ فراھم ھوسکتا ' لیکن افسوس ہے که اس ملک میں مذھبی احساس بہت کم ہے -

مجھے اپ کی نوازش سے کامل بھروسه ہے که میرے اس معروضه کو اپ اپنے اخبار کے کسی گوشه میں جگه دیکر سرفراز فرمائنگے -

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۳)

	پائي	آنه	روپیه
از بعض ملازمان دفتر الہلال	-	-	۱۰
بذریعه محمد افضل صاحب - وردی میجر مرضع احمدون - کچهه	-	۱۲	۵۱

(به تفصیل ذیل)

محمد افضل صاحب ۵ روپیه - محمد فیروز خاں ۱ روپیه - محمد اکرم خاں ۱ روپیه - میر جان ۱ روپیه - ملا عبد النعیم ۱ روپیه - سید ۱ روپیه صیف الدین ۱ روپیه - بوستان ۱۲ - آنه - ملا عباس ۱ روپیه - تاج میر ۸ آنه - خان محمد ۱ روپیه - نور گل ۴ آنه - خشنگ ۲ آنه عبد الخالق ۴ آنه - زینه خان ۷ آنه - ملا سید احمد ۵ آنه متفرق ۴ آنه گل محمد ۸ آنه - الهداد ۸ آنه خانطمع ۸ آنه - وزیر ۸ آنه امید ۸ آنه ملک شاہ محمد ۱ روپیه - باقی دار ۸ آنه غازی ۸ آنه - گلاب ۴ آنه الله رکھا ۴ آنه - صدیق ۴ آنه - فضل الهي ۴ آنه - محمد نور ۱ روپیه - کالو جان ۱ روپیه عبد الصمد صاحب ۸ آنه - میر فضل ۴ آنه بختیار صاحب ۸ آنه الف صاحب ۸ آنه شیخ رفم شاہ ۱ روپیه عبد العزیز ۴ آنه - محمد یوسف ۴ آنه عبد الکبیر ۴ آنه عبد الدرشھال ۴ آنه میر حسن ۴ آنه - ابوجان ۴ - آنه - نواب کاکا ۴ آنه تاج محمد ۸ آنه بہاء الدین ۸ آنه - عبد السلام ۴ انه خیرو صاحب ۴ انه - ملا یوسف صاحب ملا عبد الخالق صاحب ۱ روپیه - ابوبکر ۴ انه - کرنگ ۴ - مقام ۴ آنه بنگل ۴ آنه قلندر ۴ دلاسا ۴ آنه - اکرم ۴ آنه محمد امین ۴ آنه خداداد ۸ آنه فتح صاحب زعفران ۴ آنه - نعمت ۴ آنه عبد الشکور ۸ آنه حاجی رحمت ۴ انه بلند ۴ انه صالح محمد ۴ آنه محمد گل ۴ - آنه عثمان غنی ۸ آنه - عبد القدوس ۳ آنه محمد شریف ۴ آنه محمد صاحب ۱ روپیه بابو صاحب ۱ روپیه ملک اکرم صاحب ۱ - روپیه شیر محمد ۱ آنه - بدایت ۴ آنه ملتان ۴ آنه محمد شریف ۴ آنه - پیر محمد ۴ آنه - عبد العزیز ۴ آنه عبد الله ۸ آنه ملا عبد القدوس صاحب ۱ روپیه ملا آمیر صاحب ۱ روپیه علی جمعه ۲ روپیه سلطان محمد صاحب ۲ روپیه زرغون شاہ ۱ روپیه علیم صاحب ۱ روپیه -

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه حافظ چراغ الدین صاحب قریشی - امام مسجد قریب اٹک		۱۱	۲۱
بذریعه جناب غوث محی الدین حسن صاحب - حیدر آباد دکن		-	۹٦

(به تفصیل ذیل)

مولوی سید معظم علی صاحب وکیل ۳۰ روپیه - مولوی ابراھیم علیصاحب صدر نشین ۲٦ روپیه - مولوی عبد الکریم خانصاحب معظم مال - مرزا احمد حسین بیگ صاحب ۱ روپیه - سید قاسم صاحب صیغه دار ۱ روپیه - مولوی محمد طاھر صاحب ۱ روپیه - میر تصدق حسین صاحب امیر علیگ صاحب مال - غلام محمد صاحب عرف پیارو میاں ۴ روپیه - عبد الحق صاحب ۱ روپیه - سلیمان داود خانصاحب ۱ روپیه - سید تبارک علیصاحب ۱ روپیه - مولوی محی الدین علیصاحب ۱ روپیه - میر اوصاف علیصاحب ۵ روپیه - شیخ دیدار صاحب ۱ روپیه - علاوالدین صاحب ٦ روپیه - عبد الحی صاحب ۱ روپیه نعمت خاں صاحب ۱ روپیه - شیخ باقر صاحب جمعدار مال - مولوی برهان الدین صاحب ۵ روپیه -

الهلال چھوڑ کر کہیں تشریف لیگئے تھے یا نہیں ؟ بہتر ہو کہ آپ اپنا فوٹو شائع فرما کر کثیر التعداد مسلمانوں کو جعلسازوں کی عیاری سے بچنے کا موقع عنایت فرمائیں -

(الهلال)

آپ کو چاہیے تھا کہ آپ فوراً اسے پولیس کے حوالے کرتے وہ کوئی سخت مکار و ابلیس معلوم ہوتا ہے -

گیا اور " مسجد کانپور "

ایک ناچیز رقم ۹۰ روپیہ کی یہانکے مسلمانوں سے وصول کرکے مرسل خدمت ہے - یہ جگہ ایک مختصر سا دہات ہے - مگر خاص شہر گیا کی حالت سنیے - وہاں دینے والے بہت ہیں مگر اس کے مانگنے والوں اور لیکر بھیجنے والوں کی تعداد شاذ ہے - یونیورسٹی کیلئے اسی گیا سے سولہ سترہ ہزار روپیہ گیا اور بمقابلہ اسکے جامع مسجد میں باوجود تحریک کرنے کے ' صرف پچاس روپیہ کے قریب عید کے دن وصول ہوے ! اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ چند خائنان ملت (جو خواہ مخواہ کے اپنے منہ آپ ہی لیڈر بنے پھرتے ہیں) لوگوں کو کسی قسم کی تقریر یا جلسہ کرنیسے روکتے ھیں اور طرح طرح کے بیہودہ اعتراضات اور مہمل باتوں سے ڈراتے ہیں - ۳ - شوال کو جامع مسجد میں ایڈریا نوپل کے دوبارہ فتح کی خوشی میں میلاد شریف اور چراغاں ہوا - سنا جاتا ہے کہ ڈیڑہ سو روپیہ کا بیجا صرف اس ماتم کے زمانہ میں خوشی منانے میں کیا گیا - لوگوں کا خیال تھا کہ مظلومان کانپور کیلئے چندہ کی تحریک ہوگی - چنانچہ بہتیرے لوگ روپیہ لیکر اور مستعد ہوکر گئے تھے کہ دینگے - مگر افسوس کہ نہایت مہمل طریقہ سے ایک انربل صاحب نے تقریر کی اور انکے بعد پیش امام وفاداری ! وفاداری ! کا راگ گاتے رہے - ڈرتے ڈرتے کچھ واقعات بیان کیے (یعنی متولی مسجد کانپور میں جوتا پہنے چلے گئے وغیرہ وغیرہ) جسے لوگ سنکر اور برافروختہ ہوکر چلے آے -

بعض ایسے ھاتھوں سے چندہ کیا جا رہا تھا جن پر قوم کو مطلق اعتماد نہیں - اسقدر مجمع میں صرف تیس روپیہ کی رقم وصول ہوئی ! انہی آنریبل صاحب نے آجتک قوم کو نو ہزار روپیہ چندہ جنگ بلقان کا حساب بھی نہیں دیا ہے - آپ اس بارہ میں اپنے اخبار میں باز پرس کیجئے - یہ آپکا قومی فرض ہے (ایک خیر خواہ قوم)

(اهلیہ شیخ فرید حسین صاحب قریشی از ملتان بقلم خود)

آپکا الهلال جسکی رویت بدر کامل کی صورت میں مہینہ میں چار بار نشؤنما پاکر اپنی فوق العادت قوت کا ثبوت دیتی ہے اور جس کے انوار معنی سے ہر مسلم کا تاریک قلب کسب ضیا کرکے نور ایمان حاصل کرتا ہے ' خوش قسمتی سے میرے شوہر کے نام جاری ہے - اور ہر وقت میرے زیر مطالعہ رہتا ہے - ۲۱ - ۱۷ - مئی کی اشاعت میں دربارہ اعانت مہاجرین آپکا فقید المثال ایثار دیکھہ کر نہایت متاثر ہوئی - ایک حقیر رقم مبلغ ۱۰ - روپیہ کی بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے -

(جناب غوث محی الدین حسین صاحب از حیدر آباد دکن)

مبلغ ۹٦ - روپیہ " بقیہ اعانۂ پسماندگان شہداء و مجروحین و پیروی مقدمۂ کانپور " مرسل خدمت شریف ہیں - اس سے قبل ۲۵ - روپیہ روانہ کیا تھا - متعاقب انشاء اللہ اور رقم بھی پہنچتی جائے گی -

مسجد فتح پور سیکری

قابل توجہ جمیع جرائد اسلامیہ

ایک زمانہ تھا کہ جلال الدین محمد اکبر شاہ کے وقت میں مسجد و مزار فتحپور سیکری کی وہ قدر و منزلت تھی کہ بلا وضو کے کوئی اندر جا نہیں سکتا تھا - اس گئے گذرے زمانہ میں بھی مسجد و مزار حضرت شیخ سلیم چشتی کی زیارت کی غرض سے جو صاحب تشریف لاتے تھے ' بیرون دروازہ جوتا اوتار کر اندر زیارت کرنے جاتے تھے - یہ مزار و مسجد اوقاف میں داخل ہے - اسکے اهتمام کے لیے سجادہ نشین متولی ہیں ' اور انتظام کی نگرانی وغیرہ کے لیے مسلمان پبلک کے انتخاب سے تین ممبر مقرر ہوتے ہیں - لیکن کچھ عرصے سے ایک عجیب کارروائی یہاں کے حکام نے یہ کی ہے کہ مزار اور مسجد کے دروازے پر حسب ذیل نوٹس لگا دیا ہے :-

" جو اشخاص حضرت شیخ سلیم چشتی کے مزار اور فتحپور سیکری کی مسجد میں جاویں ' چاہیے کہ ویسی ہی تعظیم کریں ' جیسی کہ اپنی متبرک عمارت میں جاتے وقت کرتے ہیں ' یعنی انگریز صاحبان اپنی ٹوپی ' اور ہندوستانی صاحبان اپنے جوتے اوتار لیا کریں - مگر مسجد کے احاطہ میں اور زمین مسجد اور مقبرہ کے باہر اس پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے -

دستخط - جی - آر - ڈ ·پیور - ای - سی - اس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

اس اعلان کا نتیجہ یہ ہے کہ مزار کے اندر تمام انگریز جوتا پہنے جاتے ہیں ' اور مسجد میں تو جوتا اور ٹوپی ' دونوں پہنے ہوے ! خدا را اسطرف اسلامی اخبارات اور پیشوایان ملت توجہ کریں کہ نہایت سخت دینی بے حرمتی ہے -

(از جناب سید محمد صدر صاحب عالم گیلانی)

حادثہ کانپور کے بے چین کردینے والے واقعات اخبارات میں پڑھ کر دل پاش پاش ہوگیا - اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے اس رات دن کی ذلت اور مصیبت کی زندگانی سے ہم جملہ مسلمانوں کو نجات دے - آمین - کل بعد نماز جمعہ مصیبت زدوں کے امدادی فنڈ کے لیے کوشش کی گئی - باوجودیکہ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے مگر پھر بھی جملہ حاضرین مجلس نے اخوت اسلامی کا ثبوت دیا - چنانچہ مبلغ ۳۲ - روپیہ ۱ - آ ۸ وصول ہوے - جو بذریعہ منی آرڈر معرفت حافظ چراغ الدین امام مسجد صاحب روانہ کیے گئے -

(جناب ارمان صاحب بریلوی از شاہجہانپور)

یہ فہرست اوس چندے کی ہے ' جو عید الفطر کے دوسرے روز بریلی میں شاہ آباد محلہ سے اعانت ورثاء شہداء و مجروحین کانپور کے لیے وصول ہوا - موعودہ رقم کی مقدار تو زیادہ ہے مگر جو کچھہ وصول ہوگیا تھا ' وہ ۸۲ - روپیہ ڈھائی آنہ کی رقم ہے - بعد وضع موازی ۱۲ - آنہ فیس منی آرڈر ' و ۲ - پیسہ لفافہ کے ' بقیہ ۷۱ - روپیہ ٦ - آ ۸ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں -

(فہرست بعد میں شائع کی جائیگی کہ بہت طویل ہے - آپ مطمئن رہیں - الهلال)

[1

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب هو رها هے - سردي مٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکهئے ! آج اسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتورا بهنگ - بلادونا ' پوٹاسرایي ' اوقاتد دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف هماري هی بات نهیں هے - بلکه هزاروں مرض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۲ روپیه ۲ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

[3

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائی حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهی اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشی ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مر جایا کرتے هیں اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز آسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
الملتهس ڈاکٹر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[24

یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یه دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنهوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجه سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وه مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والوں کو نهایت مفید هے نه عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بهي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتي هے اور فائده دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه علاوه محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانه میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یه گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو ' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کهو دیتي هے ' اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئي هے - پندره دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت فی ڈبه ۳ روپیه آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معده ' جگر ' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نهایت موثر - اور تبخیر معده کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیاده تفصیل کي ضرورت نهیں هے - قیمت فی ڈبه ۵ روپیه علاوه محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکوره بالا ادویه زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں

پرچه ترکیب همراه ادویه - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکه چوتهائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حواله ضرور دیں - فرمایش اس پته سے هوں :

منیجر یوناني فارمیسي گول بنگله افضل گنج - حیدر آباد دکن

	پائي	آنه	روپیه
جناب سید عبد الله شاہ صاحب - ہائی اسکول پشاور	•	•	٢
جناب ایس - اے - جبار صاحب ٹانگڈونگی	•	•	١٧
بذریعه جناب سید مهدي حسن صاحب معتمد انجمن مسلم فرنڈس - ہزاري باغ	•	•	٥٠
جناب محمد رفیق صاحب میڈو کتھا	•	•	١٠
بذریعه ایک بزرگ جنکا نام پڑھا نہیں گیا	•	١٤	٨٣
جناب محمد ابراهیم صاحب دارجلنگ	•	•	٤
جناب ابو تراب مولوي عبد الرحمان صاحب کیلاڑي	•	•	١٣
بذریعه جناب محمد قطب الدین صاحب سدي پیٹ	•	•	٦
جناب غلام غوث صاحب ناندیڑ	•	٢	٧
جناب محمد سید بن علي صاحب حیدر آباد دکن	•	٦	٨
جناب ایس - ایم - پیارے صاحب مخدوم پور گیا	•	•	٩
جناب عبد الرزاق صاحب از نوادہ - گیا	•	١٥	
جناب منشي عبد المجید صاحب نارکل ڈانگه	•	•	٧
جناب حکیم عبد الحی صاحب بانکي پور	•	٨	٢
بذریعه جناب سید محمد یحیی صاحب ریاست مرلیپور	•	•	٨

(به تفصیل ذیل)

جناب بابو اخیر احمد صاحب ١ روپیه - جناب بابو ارشاد علي صاحب ١ روپیه - جناب مرزا مظفر علي بیگ صاحب ٢ روپیه ٣ آنه - جناب مبارک علي صاحب ١ روپیه - جناب عثمان علي صاحب ١ روپیه - جناب مظهر علي صاحب ٢ آنه - جناب بابو بشیر احمد صاحب ٨ آنه - جناب گلشن صاحب ١ آنه - جناب محمد حسین صحب ١ روپیه ١ آنه -

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب عبد الحد صاحب	•	٦	٧١
میزان	•	١٠	٤٨٣
سابق	٦	٣	٩٠٧
میزان کل	٦	١٣	١٣٩٠

فهرست زر اعانۂ مهاجرین عثمانیه

(١٣)

	پائي	آنه	روپیه
جناب عزیز محمد خانصاحب - پربھني دکن -	•	•	٤
جناب ابراهیم سلیمان حسین صاحب ٹنکدوکي برهما -	•	•	٥٠
ایک بزرگ جنکا نام صاف پڑھا نہیں گیا -	•	•	١٠
جناب حکیم عبد الحي صاحب - بانکي پور -	•	٨	٢
جناب مولوي محمد عبد الودود صاحب - بریلي	•	٧	٧٦
جناب فضل احمد صاحب - فتح پور - بارہ بنکي	•	٨	٢
بھوالي کا پور بذریعه اس - ایم قاسم صاحب	•	•	٦٥
جناب شیخ امین الدین صاحب - میونسپل کمشنر قصور	•	•	٥٤
بذریعه جناب فخر الرحمن خانصاحب محرر مرکاري پیمبر پور	•	١	٣٢
بذریعه جناب قاضي فیض محمد صاحب - کوٹا راجپوتانه	•	•	٩٣

(به تفصیل ذیل)

	پائي	آنه	روپیه
جماعت میوہ فروشان	•	•	•
جناب محمد سلیمان صاحب	•	•	٣
جناب میر فیض علي صاحب	•	•	٢٥
جناب میر سرفراز علي صاحب	•	•	١
جناب مولوي محمد ابراهیم صاحب	•	•	٥
معرفت جناب مولوي علی محمد صاحب	•	•	٤٠
میزان	•	•	٩٤
فیس منی آڈر	•	•	١
میزان	•	٨	٣٨٩
سابق	•	١٠	٩٢٣٤
میزان کل	•	٢	٩٦٢٤

هذا بصائر للناس ، و هدی و رحمة لقوم یوقنون !

(١٩ : ٤٥)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

ماہ شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ٦٤ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ٣ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجودہ طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوۃ و صحابه و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسي طرح دیگر ابواب میں بھي وهي موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه ہے که مسلمانوں کے سامنے بدفعۃ واحدۃ قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الهی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت و الیه انیب - پتـه : نمبر (١٤) مکلاؤڈ اسٹریٹ کلکته

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷-۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۴ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۹ - شوال ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, October 1, 1913.

S. C. MITRA & Co

ہاف ٹون - لائن - اور انجمین

المشتہر ایس سی مترا اینڈ

CALCUTTA

[9]

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئي - ایس - او - (جنکا فرضی قلم ٣٥ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہي نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولو الابصار ہے - ذیل کے پتے سے جلد بذریعہ ویلو پارسل طلب فرمالیے اور مصنف کي سحر بیاني اور معجز کلامي سے فائدہ اٹھالیے خیالات آزاد ١ روپیہ ٣ آنہ - سوانحعمری آزاد ١٢ - آنہ علاوہ محصول -

سید اختر حسن نمبر ٦٢ تالتلا لین - کلکتہ

---

[8] هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدها دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اس کارخانہ سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار' صفائي' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف هوگا کہ :

هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هي کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر هندوستاني دوا خانہ - دهلی

الهلال کي شش ماهي مجلدات بجاے آٹھہ روپیہ کے ... روپیہ

الهلال کي دوسري اور تیسري جلدیں مکمل موجود هیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں - (منیجر)

---

[5]

1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کیس ٹھیک ٹائم دینے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 — چاندي ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط هر جوڑ پر یاقوت جڑا هوا گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 — چاندي کي لیڈي واچ یا هاتھہ کو زیب دینے والي اور خوبصورتي میں یکتا معہ تسمہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 — چاندي ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتي کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 — پٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹي اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
7 — کور والزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل کیس اسکي مضبوطي کي شہرت عام ہے گارنٹي ٣ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر همارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگاتے هیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کي ۔

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ١-٥ ویلزلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Mocleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر سئول و مہتمم خصوصی

احمد المکلیۃ ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲/

جلد ۳ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۹ - شوال ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۱۱

Calcutta: Wednesday, October 1, 1913.

فہرس

تصاویر

شذرات

مسلم گزٹ لکھنؤ

(انکشاف حقیقت)

(۱)

" مسلم گزٹ " کے معاملات کی نسبت سب سے پہلے میں نے ۲۴ - ویں رمضان المبارک کی اشاعت میں ایک مختصر نوٹ لکھا تھا اور مالک مسلم گزٹ سے دریافت کیا تھا کہ مولوی سید وحید الدین صاحب سلیم کی علحدگی کے متعلق جو واقعہ سننے میں آیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں ؟

اسکے بعد مسلم گزٹ کا ایک پرچہ آیا جسکے پہلے صفحہ پر مولوی صاحب کی علحدگی کی خبر اور انکی پرجوش خدمات کا اعتراف تھا اور سب سے آخری صفحہ پر اشتہارات کے اندر چھپا ہوا اعتذار و عذر خواہی کے متعلق بھی ایک نوٹ تھا ' جس میں لکھا تھا کہ مسلم گزٹ میں بعض مضامین قابل اعتراض نکل گئے ' انکے متعلق افسوس اور آیندہ کیلیے احتیاط -

میں منتظر رہا کہ میر جان صاحب یا تو خود مسلم گزٹ میں میرے سوال کا جواب دیں گے ' یا پھر کسی خاص خط کے ذریعہ حالات سے مطلع کرینگے ' لیکن اس وقت تک کہ درمیان میں چار نمبر الہلال کے نکل چکے ہیں ' انہوں نے نہ تو اخبار میں کچھہ لکھا اور نہ بذریعہ خط کے جواب دیا -

تاہم اب اسکی ضرورت بھی نہ رہی - صوبجات متحدہ کی کونسل کے گذشتہ اجلاس میں انریبل سید رضا علی نے جو سوالات کیے تھے ' انمیں ایک سوال مسلم گزٹ کے متعلق بھی تھا - سرکاری جواب نے میر جان صاحب کو جواب کی زحمت سے بچا لیا ہے

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس دلي پرچه نه پہنچے' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جاليگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ايک يا دو ماه کے لئے پته کي تبديلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرليں' اور اگر تين يا تين ماه سے زياده عرصه کے لئے تبديل کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) قلم روشن خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکھيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري کے نمبر اور نيز خط کے نمبر کا حواله ضرور ديں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام' پورا پته' رقم' اور نمبر خريداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کريں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعميلي کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا

(منيجر)

دهلـــي ميــــں غـــدر

[۳۹]

سے پہلے تيموري تاجدار اور اسکے خاندان کي کيا شان تهي - اور غدر کے بعد کيا هو گئي - پهولوں کي سيج پر سونے والي شهزادياں ظالم وستم کے کانٹوں پر کيونکر سوئيں - انکے معصوم بچوں نے کس کس کے طمانچے کهائے بهادر شاه غازي اور انکے بال بچوں پر کيسي کيسي بپتائيں پڑيں - شهنشاه هند کے بيٹوں اور نواسوں نے دهلي کے بازاروں ميں کسطرح بهيک مانگي - اسکے سچے اور چشم ديد نقشے مضامين خواجه حسن نظامي ميں بکثرت جمع کيے گئے هيں - يه مجموعه ڈهائي سو صفحه کا هے - جسميں مضامين غدر کے علاوه اور بهي بہت سے دلچسپ مضمون خواجه حسن نظامي کے هيں - قيمت صرف ايک روپيه -

اگر هندوستان ميں انگريزی چراغ گل هو جائے

خدا نخواسته حکومت کا نهيں بلکه انگريزوں کي پهيلائي هوئي نئي روشن کا چراغ اگر گل هوجائے اور اهل هند اپنے قديمي تمدن اور پراني روشني کے اصول کو اختيار کر ليں تو اسوقت نئي روشني کي بولتي هولي تاريخ لسان العصر اکبر اله آبادي کے کلام ميں جوں کي توں مل جاليگي - کليات اکبر کا يه لا جواب مجموعه دو حصوں ميں همارے هاں موجود هے - قيمت تين روپيه آٹهه آنے -

محدث گنـگوهي کي گرفتـــاری

عارف و فاضل حضرت مولانا رشيد احمد محدث گنگوهي رحمة الله عليه غدر کے زمانه ميں کيونکر گرفتار هوئے اور انپر کيا کيا گزري سکا ذکر انکي نئي سوانح عمري ميں هے- يه کتاب نهيں هے حقائق و معارف کا عظيم الشان خزانه هے - با تصوير دونوں حصے مع محصول ۲ روپيه آٹهه آنه - اسرار مخفي بهيد - ۴ آنه ترکي نقم کی پيشين گوياں قيمت دو پيسه - دل کي مراد قيمت ۱۰ آنه - سول کی عيدي قيمت ۲ آنه يه سب کتابيں هر کن حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائيے -

مولانا ابوالکلام ايـڈيـٹر الهــلال

کي لکهي هوئي اردو زبان ميں سرمد شهيد کي پهلي سوانحعمري جسکي نسبت خواجه حسن نظامي صاحب کي رائے هے که با عتبار ظاهر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئي جمع نهيں کرسکتا اور باعتبار معاني يه سرمد کي زندگي و موت کي بحث هي نهيں معلوم هوتي بلکه مقامات درويشي پر ايک مسلسله اور البيلا خطبه نظر آتا هے - قيمت صرف ڈهائي آنے -

انيــــسوا لـے انقــــلابات

کے معلوم کرنيکا شوق هو تو حکيم جاماسپ کي ناياب کتاب جاماسپ نامه کا ترجمه منگا کر ديکهيے جو ملا محمد الواحدي ايڈيٹر نظام المشائخ نے نهايت فصيح اور سليس اردو ميں کيا هے - پانچهزار برس پهلے اسميں بحساب نجوم و جفر آجتک کي بابت جسقدر پيشينگوئياں لکهي گئي تهيں وه سب هو بهو پوري اترين مثلا بعثت آنحضرت صلعم - معرکه کربلا - خاندان تيموريه کا عروج و زوال وغيره وغيره قيمت ڈهائي آنے -

رساله نظـام المشائخ و درويش پريس دهلي

[۳۶]

خضـاب سيـه تـاب

همارا دعوی هے که جتنے خضاب اسوقت تک ايجاد هوے هيں' ان سب سے خضاب سيه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کيا جاويگا هم قبول کرينگے - دوسرے خضابوں سے بال بهورے يا سرخي مائل هوتے هيں - خضاب سيه تاب بالوں کو سياه بهونرا کرديتا هے - دوسرے خضاب مقدار ميں کم هوتے هيں - خضاب سيه تاب اسي قيمت ميں اسقدر ديا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي هے - خضاب سيه تاب ميں دلپسند خوشبو هے - دوسرے خضابوں کي اکثر دو شيشياں ديکهنے ميں آتي هيں' اور دونوں ميں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے - خضاب سيه تاب کي ايک شيشي هوگي' اور صرف ايک مرتبه لگايا جاليگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ايک روز ميں پهيکا پڑجاتا هے' اور قيام کم کرتا هے - خضاب سيه تاب کا رنگ روز بڑهتا جاتا هے' اور دو چند قيام کرتا هے - بلکه پهيکا پڑتا هي نهيں - کهونٹياں بهي زياده دنوں ميں ظاهر هوتي هيں دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هيں - خضاب سيه تاب سے بال نرم اور گنجان هوجاتے هيں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلاليگا که اسوقت تک ايسا خضاب نهيں ايجاد هوا - يه خضاب بطور تيل کے برش يا کسي اور چيز سے بالوں پر لگايا جاتا هے - نه باندهنے کي ضرورت نه دهونيکي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آيا - قيمت في شيشي ايک روپيه زياده کے خريداروں سے رعايت هوگي - محصول ڈاک بذمه خريدار - ملنے کا پته :

کارخانه خضاب سيه تاب کٹره دل سنگه - امرتسر

تو جواب ملا :

" سوال میں اصلی واقعات نہیں بیان کیے گئے - مسلم گزٹ کے مالک و پبلیشر نے جس تحریری بیان کے ذریعہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ بتایا کہ ہے کن وجوہ کی بنا پر ایڈیٹر علحدہ کیا گیا؟ اسکے انگریزی ترجمہ کی ایک نقل میز پر موجود ہے "

(مالک مسلم گزٹ کا تحریری بیان)

بوجہ وفات اپنے خسر کے میں گذشتہ دو ماہ یعنی جون و جولائی میں فرخ آباد میں تھا - ان دو ماہ کی اندر عموماً اور خصوصاً ۱۶ - جولائی کے مسلم گزٹ کی اشاعت کا لہجہ معاملات مسجد کانپور کے متعلق بوجہ مولوی وحید الدین سلیم اڈیٹر مسلم گزٹ کی خود رائی اور ضد کے قابل اعتراض تھا - اسکے لیے مجھے انتہا درجہ کا افسوس ہے - بوجہ اڈیٹر کے اپنی خود رائی پر قایم رہنے کے مجھے اندیشہ ہے کہ با وجود میری موجودگی اور میرے سطوت اقتدار کے' انکو خود رائی سے روک نہیں سکونگا ' اور ایسی حالت میں انکے تمام غیر معتدل رجحان کی ذمہ داری میرے سر عاید ہوجائیگی - اس وجہ سے ' اور نیز انہوں نے جو قابل اعتراض رویہ اختیار کیا ہے بطور اسکی سزا کے' آپکی تجویز کے مطابق مولوی وحید الدین سلیم کو اڈیٹری سے برخاست کرتا ہوں - میں مسلم گزٹ کی آیندہ اشاعت میں ان قابل اعتراض مضامین کی اشاعت پر افسوس ظاہر کرونگا -

دستخط : میر جان مالک و پبلیشر مسلم گزٹ

حادثۂ کانپور

تصحیح و تصدیق

حادثۂ کانپور میں شہدا کی تعداد کے متعلق ابتداءً واقعہ ہی سے پبلک میں تشویش و اضطراب پیدا ہوا اور وہ بدستور قائم ہے - لوگ عقلاً بھی اس امر کے سمجھنے سے اپنے دماغ کو عاجز پاتے ہیں کہ پانچ سو سے زاید کارتوسوں کا جنگی اسراف صرف تیرہ چودہ انسانوں کی لاشوں ہی کو تڑپا سکا ؟

اسی سلسلے میں ایک مراسلۂ روزانہ معاصر زمیندار لاہور میں شائع ہوئی تھی جس کے نیچے ایک ہندو زمیندار (رام ناتھ رستھی) کے دستخط تھے - یہ مراسلۂ الہلال نمبر (۱۲) میں بھی نقل کی گئی ہے

اس چھٹی میں نامہ نگار نے دو واقعہ بیان کیے ہیں :

(۱) " ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جاے وقوعہ کے علاوہ شہر میں جہاں کہیں مسلمان نظر پڑے ' بندوقوں کے فیر سے ہلاک کردیے گئے "

(۲) " کوئی ڈیڑھ سو لاشیں بوروں میں بند کرکے دریا میں ڈالدی گئیں "

ہم ان دونوں حصوں کی مزید تحقیق میں برابر مصروف رہے اور اب اپنی راے اس چٹھی کی نسبت شائع کرتے ہیں -

پہلا واقعہ جن لفظوں میں بیان کیا گیا ہے ' ضرور ہے کہ انکی تصحیح کردی جاے - جن معاصرین نے اس چٹھی کو شائع کیا ہے انکا بھی فرض ہے کہ اسکی طرف متوجہ ہوں - بظاہر الفاظ مندرجۂ صدر سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ۳ - اگست کو مچھلی بازار کے علاوہ تمام شہر کانپور میں بھی جہاں جہاں مسلمان پاے گئے' پولیس نے انہیں قتل کر ڈالا ' حالانکہ یہ امر عقلاً بعید اور خلاف واقعہ ہے - اگر ایسا ہوا ہوتا تو آج کانپور میں سیکڑوں گھروں سے اپنے اعزا و اقارب کی مفقود الخبری کی صدائیں بلند ہوتیں اور اس حادثے کے بعد یکایک کانپور کی آبادی گھٹ جاتی - حالانکہ اسکے بعد ہزاروں مسلمان بدستور کانپور میں نظر آے اور بہت سے محلے ہونگے جہاں سرے سے کوئی حادثہ ہوا ہی نہ ہوگا -

پس اصل یہ ہے کہ صاحب مراسلہ نے اپنے مطالب کیلیے صحیح الفاظ نہیں پاے - " جہاں کہیں " سے اسکا مقصود یہ نہوگا کہ تمام شہر میں " جہاں کہیں " پاے گئے ہلاک کردیے گئے ' بلکہ مطلب صرف یہ ہے کہ حادثہ ' مچھلی بازار کی مسجد ہی تک محدود نہ رہا ' اسکے علاوہ بھی دیگر مقامات میں مسلمانوں پر حملہ کیا گیا - چنانچہ اسکی تصدیق دیگر وقائع نگاروں کے بیانات اور اطراف مچھلی بازار کے آثار و علائم سے بخوبی ہوچکی ہے ' اور ہم نے ذاتی طور پر بھی جس قدر تحقیق کیا ' اس خیال کیلیے قوی وسائل و ذرائع موجود پاے -

دوسرے واقعہ میں ڈیڑھ سو لاشوں کا دریا میں پھینکا جانا بیان کیا گیا ہے - اس بیان میں مراسلہ نگار منفرد نہیں بلکہ شہر کی عام افواہ بھی ابتداء حادثہ سے یہی ہے ' اور ہر شخص جو اس واقعہ میں مدعا علیہ کی حیثیت نہ رکھتا ہو ' اس امر کے ماننے پر مجبور ہوگا کہ جو تعداد شہداء حادثہ کی بیان کی گئی ہے ' وہ اپنے دیگر متعلقہ واقعات کے ساتھہ کسی طرح بھی سمجھہ میں نہیں آتی -

اب رہا بوریوں میں بند کرکے دریا میں ڈالا جانا ' تو قطع نظر اسکے دیگر وسائل علم کے ' یہ فرض در اصل پولیس کا ہے کہ وہ بتلاے کہ اگر بوریوں میں بند کرکے دریا میں نہیں ڈالا گیا ہے ' تو پھر پانچ سو سے زائد کارتوسوں کے نشانے کہاں غائب ہوگئے ؟

چٹھی کے اس حصے کی نسبت بھی ہم نے تحقیق کیا اور نہایت قابل غور مواد اسکے متعلق ہمارے سامنے موجود ہے - لیکن چونکہ اب حادثہ کانپور کے متعلق ہر بات مقدمۂ زیر عدالت کا راز بنگئی ہے ' اسلیے ہم اس وقت انہیں ظاہر نہیں کرینگے - ممکن ہے کہ اس سے ہمارے مقدمات کو نقصان پہنچے -

رفتار سیاسیہ

دولۃ علیہ و بلغاریا

حوادث و انقلابات کی نسبت پیشینگوئی کرنا حقیقت یہ ہے کہ سطح ادراک بشری سے مافوق امر ہے : لا تدری نفس ما ذا تکسب غدا (۳۱ : ۳۷) کل تک بلگیریا جو سر خیل فتنہ گران بلقان اور اشد اعداے اسلام تھا ' کون کہہ سکتا تھا کہ اس درجہ مجبور ہوجاے گا کہ آستانۂ باب عالی پر عاجزانہ سر جھکا دیگا ' جسپر وہ کئی بار جھک چکا تھا مگر اب اسے عار تھا ؟

۲۳ - ستمبر تک ریوٹر کا بیان تھا کہ امور ثانیہ پر ترکی اور بلگیریا میں اختلاف باقی ہے اور دستخط نہیں ہو سکے ' بلکہ ۲۶ - کا تار تھا کہ بیقاعدہ ترکی فوج تھ[illegible]س میں دیہاتوں کو جلا رہی ہے ' اور دو ہزار پناہ گیر دیدی غاچ آپکے ہیں - آخر کامل ایک ہفتہ کی خاموشی کے بعد ۲۹ - ستمبر کو اوسنے سنایا کہ صلح نامے پر فریقین کے دستخط ہوگئے ' اور پھر ۳۰ - کو اوسنے وہ خبر سنائی ' جو یقیناً اوسکو سنانی پسند نہ تھی ' یعنی " بلگیریا نے ترکوں کے اکثر مطالبات قبول کرلیے ' تمام قدیم و جدید مقبوضات بلگیریا میں مسلمانوں کے وہی حقوق تسلیم کیے گئے جو طوائف نصرانیہ کو ترکوں نے اپنی بے تعصبی سے اپنی حکومت میں دے رکھے ہیں " اس خبر کے جزء ثانی متعلق حقوق اسلامیہ کو ریوٹر نے ایک

اور هر شخص کا جو اصول اور صداقت کو انسانوں سے زیادہ دوست رکھتا هو' فرض هے کہ اسکي حقیقت کے انکشاف سے اعراض نہ کرے -

یہ سوال کسي شخص کو ایڈیٹري سے برطرف کرنے کا نہیں هے - هر شخص جو کسي شخص کو اپني اعانت کیلیے رکھتا هے' حق رکھتا هے کہ جب چاهے علحدہ بھي کردے - یہ سوال مولوي سید وحید الدین صاحب کي ذات خاص کا بھي نہیں هے - اگر کسي وجہ سے وہ علحدہ کردیے گئے یا هوگئے' تو اسکا اثر مسلم گزٹ پر کیا پڑسکتا هے ؟ یا اُن باتوں پر کیا پڑسکتا ہے جنکي وجہ سے لوگ مسلم گزٹ کو پسند کرتے یا برا سمجھتے تھے ؟ اس طرح کے تغیرات همیشہ ظہور میں هوا کرتے هیں' اور اگر کوئي کام نیک اور اچھا هے' تو اسکي زندگي کسي شخص کي موجودگي یا عدم موجودگي پر موقوف نہیں - مولوي صاحب جب مسلم گزٹ کے دفتر میں آئے هیں تو اُن خیالات کو لیکر نہیں آئے تھے جنکي وجہ سے مسلم گزٹ کو شہرت هوگئي - انکو مسلم لیگ کي مخالفت کا بالکل خیال نہ تھا - نہ تو وہ سیاسي مباحث سے دلچسپي رکھتے تھے اور نہ مسلمانوں کي پولیٹکل روش کے متعلق کوئي انقلابي خیال انکے پیش نظر تھا -

تاهم مسلم گزٹ نکلا تو حالات جمع هوے اور اس کے صفحات پر اصلاح و تغیر کي صدا بلند هوئي - مسلم لیگ' علي گڈہ پارٹي' اور هز هائینس سر آغا خاں کے متعلق اس نے مخالفت و نکتہ چیني شروع کردي' اور مسلم لیگ کے اس تغیر میں پورا حصہ لیا' جسکي وجہ سے اسکو اپنا نظام بدلنا پڑا -

پس اسي طرح اب اگر وہ مسلم گزٹ سے علحدہ کردیے گئے تو اور لوگ مسلم گزٹ کے کام کو قائم رکھہ سکتے هیں اور آزادي کي تحریک میں زندگي ہے تو وہ خود اپنا سامان کرلے گي - کوئي اهل قلم یا کوئي ایڈیٹر کب تک اسکے جسم کے ڈھانچے کو تھامے رهیگا ؟

یہ سب سچ هے اور ایک ایسي کھلي هوئي بات هے جس کو هر شخص تسلیم کرلے گا' مگر اصلي سوالات یہ نہیں هیں - یہ تغیر اگر اُن اسباب و مصالح کے ماتحت هوا هوتا جو همیشہ کاروباري دفاتر میں هوا کرتے هیں' تو گو ناواقفیت سے بعض اسلامي خریداران مسلم گزٹ اسپر معترض هوتے' مگر عقل و فہم رکھنے والے لوگوں کو کوئي وجہ اعتراض کي نہ تھي - مگر مشکل یہ هے کہ :

دوست نے خاطر دشمن سے کیا مجھکو هلاک
رنج یہ هے کہ وہ کم حوصلہ نازاں هوگا

یہ واقعہ کچھہ ایسے حالات کے ساتھہ وقوع میں آیا هے جس نے مسلمانوں کے موجودہ ادعاء اصول پرستي و حریت پسندي کے عین دور عروج میں " اصول " کي سب سے بڑي توهین کي هے' اور آیندہ کیلیے استبداد حکام' و ضعف راے' و تزلزل اقدام' و عدم ثبات کور اصول و فکر کي ایک ایسي مثال مشئوم و نظیر منحوس قائم کردي هے' جس نے همیشہ کیلیے پریس کي اندروني آزادي عمل کو خاک میں ملادیا' اور اُن مہلک نقصانات سے کہیں زیادہ نقصان مذہبر ثاني پریس کو پہنچایا' جو پریس ایکٹ کا حربۂ بے امان پہنچا رہا هے -

پریس ایکٹ کے بموجب پریس سے ضمانت لي جا سکتي هے' پچھلي ضمانت ضبط کي جا سکتي هے - پرچے ضبط کرلیے جاسکتے هیں' انتہائي صورت هو تو پریس کا تمام سامان بھي ضبط هوجا سکتا هے - تاهم یہ تمام زنجیریں همارے خارجي اعمال و قوی کے گرد لپٹتي هیں اور خواہ انکي آهني بندش هم کو گھر سے باهر نکلنے سے مقید کردے' لیکن اپنے گھر کے اندر' اپنے دفتر کي میز کے سامنے' اپنے قلمدان سے کام لیتے هوے' هم بالکل آزاد هیں - لیکن مسلم گزٹ کا ضعیف القلب مالک اسپر قانع نہیں - وہ چاهتا هے کہ همارے اندروني نظم و نسق کي آزادي بھي هم سے چھین لي جاے' اور جبکہ همارے دفاتر کے دروازے سي - آئي - ڈي کے غیر موثر احتساب کا جولانگاہ بنے هوے هیں' تو همارے کاروبار کي میز کے سامنے بھي ایک سخت موثر مداخلت کا پہرہ بٹھا دے !!

اس نے حکام کي اندروني اور غیر باقاعدہ مداخلت کي سعي کو اپنے ضعف قلبي کے هاتھوں کامیاب کردیا اور اسطرح همیشہ کیلیے ایک نیا حربہ خود ڈھالکر پریس کے حریفوں کو دیدیا - یہ حربہ سب سے زیادہ مہلک هے - یہ مسلم گزٹ کي اسي فیکٹري میں ڈھالا گیا هے' جہاں کبھي آزادي راے اور حریت فکر کي خون آشام تلواریں ڈھالي جاتي تھیں - ایک عجیب تمسخر انگیز ادعا کے ساتھہ اب تک مسلم گزٹ کي دیوار پر اس " تیغ حریت " کا اشتہار بدستور رهنے دیا گیا هے اور اس طرح همیں یقین دلانے کي کوشش کي جاتي هے کہ ایک هي سانچے میں سے غلامي و تعبد اور حریت و صداقت' دونوں کیلیے آلات ڈھل کر نکل سکتے هیں ! اولئک الذین اشتروا الضلالة بالهدی' فما ربحت تجارتهم و ما کانوا مهتدین !

اصل واقعہ کے انکشاف سے یہ تمام امور پوري طرح واضح هو گئے هیں -

مجھے جس واقعہ کي اطلاع ملي تھي' پہلے اُسے دهرا لیجیے : " ڈپٹي کمشنر صاحب نے مالک مسلم گزٹ کو بلا کر کہا کہ وہ مولوي سید سلیم صاحب کو ایڈیٹري سے علحدہ کردیں' نیز وہ لکھنو سے چلے جائیں' ورنہ وہ مجبور هونگے کہ مسلم گزٹ پر مقدمہ دائر کریں اور اس طرح مالک مسلم گزٹ بھي مصیبت میں مبتلا هو -

اسي وقت میرجان صاحب مولوي صاحب کے پاس آے اور انسے کہا کہ آپ فوراً لکھنو سے چلے جائیں - مولوي صاحب اسي وقت ہوائي گاڑي میں لکھنو سے روانہ هوگئے - اس صحبت میں ایک اور صاحب بھي موجود تھے - اس واقعہ کے وهي راوي هیں "

یہ کہنے کي ضرورت نہیں کہ مسلم گزٹ کے متعلق ابتداء اشاعت سے حکام شہر کن خیالات میں سرگرم رهتے تھے ؟ پچھلي دفعہ جب میں لکھنو میں تھا تو میر جان صاحب اکثر ڈپٹي کمشنر صاحب کے پاس آتے جاتے تھے کیونکہ جس پریس میں مسلم گزٹ چھپتا تھا' اس نے آیندہ چھاپنے سے انکار کردیا تھا اور قاري عبد الولي مالک اسي پریس سے نیا ڈکلیریشن دلایا گیا تھا -

میر جان صاحب نے مجھہ سے بارها کہا کہ مسٹر فورڈ نہایت برهم هیں اور مسلم گزٹ میں جو کچھہ حادثۂ کانپور کے متعلق لکھا جا رها هے' اس سے انکي آشفتہ مزاجي انتہائي درجہ تک پہنچ گئي هے -

میں پسند نہیں کرتا کہ پرائیوٹ ملاقاتوں کي گفتگو سے اخبار کي کسي بحث میں کام لوں' اسلیے اس حصے کو زیادہ تفصیل سے نہیں لکھونگا -

بہرحال اسکے بعد میں مسوري چلا گیا اور واپس هوتے هوے راہ هي میں یہ واقعہ معلوم هوا کہ مولوي سلیم صاحب الگ کردیے گئے هیں -

مالک مسلم گزٹ نے تو خاموشي اختیار کرلي لیکن پچھلي کونسل میں جب سوال کیا گیا کہ " کیا یہ سچ هے کہ ایڈیٹر مسلم گزٹ کے علحدہ کردینے کیلیے مالک پر زور ڈالا گیا' اور اسکو کہا گیا کہ بصورت عدم تعمیل مقدمہ چلایا جائگا " ؟

مسجد کانپور کا اندرونی منظر

مسجد کانپور کا صحن اور نقوش خونین !

سامنے صحن کي دیوار ہے - اسپر جو دھبے نظر آ رہے ہیں وہ اُن شہدا کے خون کي یادگار ہے
جنکے خوں چکاں اجساد صحن مسجد میں تڑپے - خون کے فوارے نے دور تک
اپني چھینٹوں کے نشان قائم کردیے ہیں !

عجیب متحسرانہ اور قابل رحم لہجہ میں ادا کیا ہے ' یعنی افسوس کہ " صلح نامہ نے قدیم و جدید صوبہاے بلگیریا میں مسلمانوں کو نہایت آزادانہ اور وسیع مراعات عطا کیے ' ان مراعات و استحقاقات کا جو مسلمانوں کو ملے ہیں ' مقابلۃ وہی درجہ ہوگا جو فرق نصرانیہ کو ترکی میں حاصل ہیں "

اختتام صلح پر فریقین کے طرفسے صدر اعظم اور جنرل ساوف Savoff نے نہایت دوستانہ اور واثقانہ تقریریں کیں ' باب عالی کا بیان ہے کہ شرائط صلح یونان کیلیے ' شرائط صلح بلگیریا ' بعینہ اساس و بنیاد ہونگے -

ان تمام مناظر صلح میں کوئی منظر ایسا نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ترکی کی روش یونان کے ساتھہ کیا ہوگی ؟ لیکن ریوٹر کا بیان ہے کہ ترکی و بلگیریا کا یہ مصالحانہ اتحاد بلقان کے دور جدید کی تمہید ہے ' جس میں یونان کیلیے سخت خطرات در پیش ہیں -

دولـــۃ علیہ و یــونان

ان خطرات کی حقیقت [illegible] چند ترکی جرائد کے بیانات ہیں جنکو ریوٹر اپنے قیاس کی تائید میں پیش کرتا ہے - چنانچہ ایک ترکی اخبار یونان کو دھمکی دیتا ہے کہ :

" وہ فوراً متنبہ ہو کہ " سالونیکا " اور " اپیروس " سے اسکو بالاخر نکلنا پڑیگا "

ایک دوسرا ترکی اخبار کہتا ہے :

" یونان اور سرویا ' ترکی بلگیریا کی متحدہ قوت حربیہ کے سامنے بالکل بے حقیقت ہیں ' ترکی اور بلگیریا کا اتحاد یقیناً اسکے اعمال مستقبل کیلیے ضامن ہے "

ان خیالات کی فی الحقیقت [illegible] کی حقیقت ہو یا نہو ' لیکن جیسا کہ باب عالی کے طرز بیان سے ظاہر ہے ' کم و بیش انہیں شروط مناسبہ پروہ یونان سے بھی صلح کریگا جن پر بلغاریا سے کرچکا ہے ' اور یہ بھی ایک واقعہ ہے (جیسا کہ ریوٹر کا بیان ہے) کہ ایشیاء کوچک کی ترکی فوج میں نقل و حرکت پیدا ہو رہی ہے -

یونان خود ان واقعات و حوادث سے مضطرب ہے - شاہ یونان جو تحسین و [illegible] فرانس سے اپنے اعمال نصرانیہ کے صلہ میں تمغۂ [illegible] ۲۹ - کا پیام ہے [illegible] رہا تھا ' مضطربانہ مراجعت کررہا ہے

تعدیلی تاریخ پوچھہ رہا ہے [illegible] میں ترکی فوج بڑے پیمانہ پر " میعاد مجلس صلح کی شاہی جہاز شاہ کی سواری کیلیے روانہ ہو ایا ایشیاء کوچک اپنی اپنی رخصتوں پر سے طلب ہو رہے ہیں ' اور پھر سکا بھی تسلی نہیں ہوتی تو اسی تاریخ کو دول کے نام مرافعہ (اپیل) کرتا ہے کہ " لله دیدیی غاج کے مسئلہ میں توقف نہ کیجیے کہ ترکی کی بے قاعدہ فوج کے وجود سے مشکلات و خطرات میں افزائش ہو رہی ہے " لیکن اب تک دول کی طرف سے کوئی جواب شائع نہیں ہوا - ۲۷ - کو خود شاہ یونان لندن پہونچ گیا اور یونانی وزیر نے سراق ورڈ گرے سے وزارت خارجیہ میں ملاقات کی -

ترکون نے تاریخ صلح کے متعلق ۲۸ - کو جواب دیا کہ بلگیریا کےبعد ہی یونان سے معاملہ صلح شروع ہوجاےگا - لیکن بلگیریا و ترکی کے اتحاد نے مشکلات کو خطرناک حد تک پہونچا دیا ہے اور ترکی اخبارات با تعلان دیدیی غاج ہی کا نہیں بلکہ سالونیکا اور اپیروس کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں - ۲۸ - کا بیان ہے کہ مغربی تھریس میں دوسو یونانی قتل کردیے گیے ' لیکن عجیب تر یہ کہ قاتلین کا نام مذکور نہیں - ۲۹ - کو شاہ یونان لندن سے یونان جانے کیلیے روانہ ہوگیا -

البانیوں کے مظالم کا بیان حسب معمول مبالغہ آمیز ہے -

ادھر ۲۴ - کا پیغام ہے کہ [illegible] ترکوں کے ساتھہ ساتھہ سرویا کی حالت بھی قابل اطمینان نہیں -

خود بلگیریا کا سرکاری اعتراف ہے کہ ۲۲ - ستمبر کو ۲ - ہزار مسلم البانیوں اور سرویا کے دو سوار دستوں کے مابین دو گھنٹے تک جنگ جاری رہی ' بالاخر سرویا کی فوج شکست کھا کر رتچوز Ritchevs کی طرف ہٹ گئی -

پھر ۲ - ستمبر کا تلغراف جو بلگریڈ سے بھیجا گیا ہے ظاہر کرتا ہے کہ ۵۰ ہزار البانی جدید طرز کی بندوقوں اور میکسم توپوں سے آراستہ نہایت کامیابی کے ساتھہ پریزرنڈ Prezrend کی طرف کوچ کر رہے ہیں ' جو سرویا کی نئی سرحد ہے - سرویا نئی کمک سرحد کی طرف بھیج رہا ہے ' لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ سرویا کی فوج کو انقطاعی حملہ کے لیے طیار ہونے میں ابھی کئی دن درکار ہونگے -

معاملات یہانتک پہونچ چکے ہیں ' لیکن کیا البانیاں اس آسانی سے سرویا کو مٹا دیگا ؟ نہیں بلکہ ایک ہاتھہ فوراً غیب سے ظاہر ہوگا اور حسب دستور واقعات کے صفحہ کو الٹ دیگا - چنانچہ وہ ہاتھہ بلند ہوتا ہوا نظر آرہا ہے جو ہمیشہ مسیحی عدل و انصاف کی اعانت کیلیے بلند ہوتا رہا ہے ' یعنی برطانیہ کا دست مشورہ و تحریک !

لندن سے ۲۷ - کا تار پہونچا ہے کہ برطانیہ ایک مدت سے تحریک کر رہی ہے کہ ایک بین الملی کمیشن تحدید حدود البانیا کیلیے متعین کیا جاے - اسٹریا کے سوا اور حکومتوں نے اسکو منظور کرلیا ہے اور اپنے اپنے طرف سے کمیشن کے ارکان بھی مقرر کر دیے - آسٹریا کو عذر تھا کہ اسکو اپنی طرف سے بھیجنے کے لیے کوئی لائق شخص نہیں ملا ' اب اوسکا بیان ہے کہ ایک افسر سے پوچھا گیا ہے - اگر اوس نے منظور کر لیا تو امید ہے کہ وہ شریک ہوسکے گی -

غــزوۂ طــرابــلس

عربی اخبارات تو غزوات و فتوحات طرابلس سے ہمیشہ لبریز رہتے ہیں لیکن دشمنوں کو یقین نہیں آتا - بہر حال انگریزی اخبارات میں طرابلس کا نام ہی آجانا اس بات کی دلیل ہے کہ ابھی تک بہادر و غیور عرب سرفروش راہ اسلام ' اور مصروف دفاع وطن مقدس ہیں -

گذشتہ ہفتہ میں اطالی جنرل کے قتل کی خبر آئی تھی ' اس ہفتہ رومہ سے ۳۰ - ستمبر کی اطلاع ہے کہ :

" اطالی فوج کے ڈویژن نمبر ۴ - نے باغیوں (؟) کی ایک بہت بڑی جماعت کو جو " تل الکازا " Telcaza اور سیدی [illegible] Sidirafa میں خیمہ زن تھی ' ۲۶ - اور ۲۷ - ستمبر کو دو دن کی مقرون ہزیمت اٹھالی بعد سارا نیکا سے نکال دیا ' اطالی فوجوں کا

لیکن کیا عجیب اثر ہے - دولیں تن اطالیوں کے ۴ - سپاہی پیچھے ہٹتے جاتے ہیں مگر اطالیا - نے " حسب دستور " کسی جدید زمین کا اضافہ نہیں ہوتا ؟ "

مغــرب اقصـــی

ہفتہ ماضی میں خبر تھی کہ مراکشی رسولی اسپینی فوجوں کو دبا رہا ہے ' اس ہفتہ لندن کا ایک تار ۳۰ - ستمبر کو پہونچا ہے کہ میڈرڈ (پایہ تخت اسپین) سے خبر آئی ہے کہ جنرل سلوستر نے ایک سخت معرکہ کے بعد رسولی کو ایک نہایت اہم جنگی موقع سے جسپر وہ قابض تھا ' ہٹا دیا ہے ' اس سخت و عظیم معرکہ میں صرف چار اسپینی کام آئے !!

یہ اُن گیارہ لڑکوں کي تصویریں هیں، جو ۱۳ - ستمبر کو کانپور میں رها کیے گئے - یہ معصوم بچے هیں
جنکو مسٹر ٹاللر مجسٹریٹ کانپور کے دربار نے بجرم بغاوت گرفتار کیا تھا ! !

آخري دن جو چار لڑکے رها کیے گئے

الهلال

۲۹ شوال ۱۳۳۱ هجری

الهـــلال پـريس کی ضمـانت

ایک نهایت اهم خزینۂ مدافعت کي تاسیس

مجلس دفاع مطابع و جرائد هند

یعني

انـڈین پـریس ایســو سی ایشــن

INDIAN PRESS ASSOCIATION.

ذوق [illegible] کی افـــزائـش تعزیـــر کے بعد

و اعدو لهم ما استطعتم من قـوة و من رباط الخیل ترهبون بـه عدوالله و عدوکم و اخرین من دونهم لا تعلمونهم الله یعلمهم - (۸ : ۶۲)

(الهـــلال اور پریس ایکٹ)

الهلال پریس کي ضمانت کے واقعه کو میں بوجوہ زیادہ اهمیت دینا نہیں چاهتا تها - اور نه کوئي ایسي غیر معمولي بات سمجهتا تها جس کو بار بار لکها جاے - میں نے همیشه اپنے اُن معاصرین کو نهایت سخت ملامت کي نظروں سے دیکها هے' جو ایسے موقعه پر شکوۂ و شکایت کا دفتر کهول دیتے هیں' اپني خدمات اور حسن نیت کا یقین دلاتے هیں' اور بارو کرانا چاهتے هیں که با این همه هم وفا دار هیں !

لیکن مجهے انکي سعي لا حاصل پر همیشه افسوس هوتا هے۔ شکایت وهاں هوني چاهیے جهاں توقع هو - لیکن جبکه اصلیت معلوم اور مشکل لاعلاج' تو پهر کم از کم اپني استقامت کا وقار تو نه کهوییے !

وہ اپني خو نه بدلیں گے' هم اپني وضع کیوں چهوڑیں ؟
سبــک سر هوکے کیا پوچهیں که هم سے سرگراں کیوں هو؟

بـریت کي سعي عـدالت کے انـدر کي جاتي هے اور اپني وفاداري کا یقین وهاں دلائیے جهاں صرف غیر وفاداري هي جرم هو - لیکن پریس ایکٹ کا دیوتا صرف غذا چاهتا هے - اسکو غذا کی قسم سے بحث نہیں - پهر اختیار غیر محدود' مرافعه کا دروازہ مقفل' اور وفاداري و بے وفائي' امن پسندي و بغاوت' خیر خواهي و بد خواهي' حق گوئي و کذب پسندي' کوئی حالت هو' اسکے بڑهے هوے هاتهه کو روکنے کیلیے کوئي پناہ نہیں : مثله کمثل الکلب' ان تحمل علیه یلهث' او تترکه' یلهث - (۷ : ۱۷۵)

(الهـــلال اور دعوۃ احیاء اسـلامي)

البته یه ضرور تها که الهلال کي حالت عام حالت سے مختلف هے - وہ کوئي سیاسي اخبار نہیں هے بلکه ایک دیني دعوۃ اصلاح کي تحریک هے' جو مسلمانوں کے اعمال میں مذهبي تبدیلي پیدا کرنا چاهتي هے - اسکا ایڈیٹر بهي صرف یهي ایک دیني حیثیت رکهتا هے' اور مقامي گورنمنت اسکي اس حیثیت سے بے خبر نہیں - بلا شبه ملـک کے بعض واقعات و حوادث کے متعلق اسمیں اظہار راے کیا جاتا هے' لیکن وہ بهي محض دیني اور اسلامي نظر سے' اور انهي اصولوں کے ماتحت' جو ایک متبع قران کیلیے اسکے فرائض دینیه میں داخل هیں -

پس الهـلال اور پریس ایکٹ کا سوال بالکل اسلام اور پریس ایکٹ کا سوال هے' اور اگر گورنمنت الهـلال کے کاموں پر مطمئن نہیں' تو اسکے صاف معني یه هیں که وہ اُس دنیا کے عظیم الشان مذهب کي تعلیمات کي طرف سے غیر مطمئن اور مشتبه هے' جسکے چالیس کروڑ پیرو اکناف عالم میں موجود هیں' اور ۸۰ - ملین خود برٹش گورنمنٹ کے ماتحت هنـدوستان کے انـدر پهیلے هوے هیں -

الهلال اپنے هر خیال کو خواہ وہ کسي موضوع سے تعلق رکهتا هو' محض اسلامي اصولوں کے ماتحت ظاهر کرتا هے' اور کوي اواز ایسي بلند نہیں کرتا' جو اسلام کے قانون و دستور العمل' یعني قران کریم سے ماخوذ نهو - اسکے عقیدے میں هر وہ پالیٹکس جو اسلامي تعلیم سے ماخوذ نہیں کفر هے' اور اس نے اپني وفاداري و بغاوت کا سررشته بهي مثل اپنے تمام سررشته هاے عمل کے' اسلام کے مقدس اور الهي احکام کے سپرد کر دیا هے - پس اگر وہ وفادار اور امن پسند هے' تو وہ نہیں هے بلکه اسلام هے' اور اگر وہ جادۂ وفاداري سے منحرف هے' تو اسکے صاف معني یه هیں که خود مذهب اسلام سرچشمۂ بغاوت و بد امني هے - پهر اگر الهلال پریس ایکٹ کي دفعات کے تحت میں آسکتا هے' تو هم کو اُس دن کا منتظر رهنا چاهیے جب پریس ایکٹ کي دفعه ۱۲ - کے بموجب " قران کریم " نامي ایک کتاب کا بهي سوال پیدا هوجائیگا' اور برطاني قوانین کا یه عجیب الخلقت فرزند اپنے سامنے صرف الهلال کے دار الاشاعت هي کو نہیں' بلکه چالیس کروڑ پیروان قران کو پائیگا جو اسکي هر دفعه کے بموجب مجرم هونگے' اور هر شخص کے هاتهه میں ایک حکم نامه هوگا' جسمیں لکها هوگا که " سات دن کے اندر دو هزار روپیه عدالت میں داخل کردو "

(فتح و شکست)

الهلال پریس کي مقامي گورنمنت اس مسئله سے نا واقف نه تهي - یه ایک نیا مسئله تها' جو صرف الهـــلال هي سے تعلق رکهتا تها - اسلیے پریس ایکٹ کي مطلق العنانیوں سے تو نہیں' لیکن الهلال کي اس حیثیت خاص کي بنا پر اسکا سوال عام حالات سے بالکل مختلف تها اور اسي لیے قابل غور هوگیا تها - اسکا مسئله کسي پـریس کا مسئله نه تها جهاں اخبـار چهپتا هو' بلکه اسلامي تعلیم کي ایک تحریک دعوت کا سوال تها' اور پبلک دیکهنا چاهتي تهي که گورنمنت هنـدوستان کے موجودہ عهد کے ایک هي مذهبي اور اسلامي رسالے کي نسبت کیا کرنا چاهتي هے ؟

الهلال پریس کے قیام کے ساتھہ هي اس عاجز نے اس قدرت الهیه کے حقائق کا نظارہ کیا ' اور گذشته ایک سال تین ماہ کے اندر شاید هي کوئي سات دن ایسے گذرے هوں ' جو اس غیبي نصرت کے نشانات و آیات سے خالي رهے هوں - میں ایک بے سرو سامان ارادہ ' ایک تلخ و ناگوار متاع ' ایک بے پروا و مستغني صدا لیکر آیا تھا - عجز و تذلل اور مداهنت و اعتراف جو جلب همدردي و توجه انظار کا سب سے زیادہ موثر نسخه هے ' میرے پاس نه تها ' بلکه اسکي جگه حق پسندي کي تند مزاجي ' اور نهي عن المنکر کي سخت گیري نے میري متاع سخن کے هر حسن کو عیب بنا دیا تها -

پهر یه کیا تها که ایک شش ماهي کے اندر هي حالات منقلب اور نتائج معجز عقول تهے ؟ وہ کون تها جس نے اپنے بندوں کے دلوں کو اپني انگلیوں سے پکڑ کے پهیر دیا ' اور دوستوں کو گرویدہ ' خصومت پسندوں کو دوست ' اور الد الخصام کو کفر کي جگه نفاق پر مجبور کردیا ؟ یه کس عجائب کار کي کرشمه سازي تهي که لوگ پهولوں کے ڈهیر پرے گذر کر اسکي طرف بڑهے ' جسکے هاتهه میں پهولوں کے گلدستے کي دلفریبي نهیں بلکه نوک نشتر کي چمک تهي ؟ اگر یه اسي کي کارسازي نه تهي تو پهر کون تها ' جس نے ایک مطعون امرا ' مبغوض حکام ' او مردود ارباب اقتدار و عز و جاہ کي محبت کو هزاروں کے دلوں میں جگه دیدي ' اور جنهوں نے اس سے انکار کیا ' وہ یا تو خاسر و نا مراد هوے ' یا پهر اسي کي سي صدائیں بولکر اپنے لیے بهي جگه ڈهونڈهنے لگے ؟ افسحر هذا ' ام انتم لا تبصرون ؟ (۱۵ : ۵۲) افمن هذا الحدیث تعجبون و تضحکون ولا تبکون ' و انتم سامدون ؟ (۵۴ : ۵۹) و ان في ذلك لایات ' و ما یعقلها الا العالمون (۲۹ : ۴۲)

(اصرار و انکار)

اس عاجز نے گو ارادہ کرلیا تها که واقعهٔ ضمانت کے متعلق اس کے سوا اور کوئي کارروائي بالفعل نهیں کي جائیگي که مطلوبه رقم عدالت کے سپرد کردي جاے ' لیکن الله تعالے کے اس لطف و کرم اور اسکے عباد مخلصین و مومنین صادقین کي محبت فرمائیوں نے چار پانچ دن کے اندر هي اپنے اظهار حسیات مخلصانه و ابرازات عواطف غیورانه سے بالکل مجبور کردیا -

باهر کے احباب و مخلصین کا ابهي ذکر نهیں کرتا - سب سے پہلے اپنے اُن اخوان طریقت کے جوش اخلاص کا شکر گذار هونا چاهیے جنکي تعداد الحمد الله که شهر کلکته اور اطراف و نواح میں اسقدر موجود هے ' که اگر دو دو پیسه فی شخص بهي قبول کرلیا جاتا تو اسکي مجموعي تعداد صرف شهر کے اندر دو هزار روپیه سے یقیناً متجاوز هوتي !

ان مخلصین صادقین نے متعدد تجویزیں اسکي نسبت پیش کیں ' لیکن اس فقیر نے هر تجویز کو بشکریهٔ تمام نا منظور کردیا که اسکي نسبت اپنے قلب کا فتوی نه تها ' اور " استفت قلبك " (اپنے دل سے هر موقعه پر فتوی طلب کرو) کے روحاني اصول کو مسلمانوں کے تمام اعمال و افعال کا دستور العمل هونا چاهیے -

آخري تجویز یه تهي که باهر کے احباب سے انکار کردیا جاے ' لیکن کم از کم هر برادر طریقت کو ایک ایک آنے کے دینے کا موقع دیا جاے تا که اس ذریعه سے اندازہ هوسکے که الهلال کي ضمانت کي چوٹ کتنے دلوں پر جاکر لگي هے ؟ لیکن اس عاجز نے عرض کیا که ابهي اِن باتوں کا وقت نهیں آیا - فجزاهم الله تعالے عني و عن الاسلام و المسلمین خیر الجزا ' و وفقنا لله سبحانه و ایاهم لما یحبه و یرضاہ في العمل و الاعتقاد !

اسکے بعد عام قاریین الهلال و عموم ارباب ملت و اصحاب غیرت کي جماعت محترم هے ' جن کے بے شمار تلغرافات و مکاتیب هر ڈاک کي تقسیم میں پهنچنا شروع هوگئے ' اور ان میں سے بعض نے باصرار خواهش کي که فهرست اعانت میں انکو شرکت کا موقع دیا جاے ' لیکن جواب میں شکریے کے ساتهه اس سے روکا گیا ' تاهم انهوں نے اپني رقوم روانه کردیں - بعض نے اسکا بهي انتظار نهیں کیا اور ضمانت کي خبر سنتے هي حسب استطاعت روپیه بهیجدیا - از آنجمله فقیر کے مخلص و محب قدیم جناب (حاجی مصلح الدین) صاحب هیں ' جنهوں نے بغیر هیچ گونه پرسش و دریافت ' سو روپیے دفتر میں بهیجدیے - اور اسکا سلسله برابر جاری هے

پہلے دن جس قدر منی آرڈر اِن رقوم کے آے انکو بشکریهٔ تمام واپس کردیا گیا ' لیکن دوسرے دن جب پهر روپیه پهنچا تو میں نے ایک دوسري حالت ' اور ایک بالکل مختلف اثر کو سامنے پاکر مکرر غور کیا که اب کیا کیا جاے ؟

ضمانت دي جا چکي هے - ادارۂ الهلال سر دست کسي طرح کا بار اپنے لیے قوم پر ڈالنا نهیں چاهتا - تاهم خلوص نیت اور جوش اسلامي نے جس انفاق في سبیل الله کي راہ کهول دي هے ' اور باوجود اسقدر شدید مخالفت و اعراض کے احباب کرام هیں جو اپنے لطف و کرم سے باز نهیں آتے ' تو پهر مجهے کیا حق هے که اس شے کو واپس کردوں ' جو حق پرستي اور نصرت صداقت کے نام پر سچے دلوں اور پر خلوص هاتهوں نے پیش کي هے ؟

یه خیال تها جو الله نے میرے دل میں ڈالا -

پس میں نے روپیه وصول کرلیا اور لوگوں سے کهدیا که باسم " ضمانت الهلال " روپیه لینے کیلیے میں اب آمادہ هوگیا هوں - البته اس حکم ضمانت کے نقصان مالي کي تلافي کیلیے نهیں ' آیندہ کے تحفظ کیلیے نهیں ' اپني کسي ذاتي غرض اور شخصي جلب نفع کے خیال سے نهیں ' بلکه ایک نهایت اهم او واقدم ترین ملکي ضرورت کیلیے ' جسکا زخم مدت سے محتاج مرهم ' اور جس کا دکهه عرصے سے فغاں سنج مداوا هے - وہ ایک نهایت مقدس اور قابل احترام تحریک هے ' جو افکار انساني کي حریت کي حفاظت چاهتي هے ' ملک کو استبداد فکر و تقید لسان و خیال کي تحقیر سے بچانے کي آرزومند هے ' سرزمین هند کي هر بهتري اور اسکے باشندوں کي هر فلاح کي اصل بنیاد ' اور ملکي ارزوں کو پامالي سے محفوظ رکهنے کیلیے ایک اشرف و اعلي جهاد في سبیل الله هے - وہ جس طرح ملک اور رعایا کیلیے خیر خواهانه جذبات پر مبني هے ' اس سے کهیں زیادہ حکومت و ارباب حکومت کیلیے سب سے بڑي نیکي اور سب سے زیادہ مفید خیر سگالي هے -

انڈین پریس ایسو سي ایشن

(مجلس دفاع مطابع و جرائد هند)

یعنے ایک متحدہ اور طاقتور انجمن کا قیام ' جس کا مقصد هندوستاني پریس کے حقوق کي حفاظت هو -

الهلال کي ضمانت کیلیے جسقدر روپیه همدردان ملت عطا فرمائیں گے ' وہ اس انجمن کیلیے ابتدائي اور تاسیسي فنڈ کا کام دیگا اور اِسکے ذریعه سے ایک خزینهٔ دفاع حقوق مطابع (پریس ڈیفنس فنڈ) کي بنیاد پڑجائیگي -

ارباب دزد وکرم کیلیے اب پورا موقع هے که الهلال کي ضمانت میں حصه لیں -

لیکن حالات میں تغیر ہوا ' زمین کی با اختیار عمارتوں میں جبکہ سناٹا تھا ' تو پہاڑ کی چوٹیوں پر سے مخفی صدائیں اٹھیں - عاقبت اندیشی اور دانشمندی نے کہ خاموش تھی ' شکست کھائی ' اور شخصی نادانی اور بے صبری کو کہ منتظر مہلت تھی ' فتح ہوئی - اسی اثنا میں مشہور ہوا کہ ہز ایکسلنسی گورنر بنگال شملہ تشریف لیگئے ہیں - پھر اسکے بعد ہی الہلال کی ضمانت کا واقعہ زمانے کے سامنے پیش آگیا -

یہ ہم ... شکست جو تحمل و بے صبری کے مقابلے میں ہوئی ' یہ عزل و نصب جو دانشمندی و نادانی میں ہوا ' یہ ایاب و ذہاب ' جو عقلمندی کی خاموشی اور نادانی کی جلدی میں نظر آیا ' اگرچہ اپنے عواقب و نتائج کے لحاظ سے افسوس ناک ہو ' تاہم اُن لوگوں کیلیے کوچھہ موثر نہیں ہوسکتا ' جنکی استقامت اور تزلزل کی رزمگاہ الحمد للہ کہ شملہ اور دارجلنگ کی چوٹیوں سے بھی بلند تر ہے ' اور جو اپنے عزائم امور کا سررشتہ خود اپنے ہاتھوں میں نہیں رکھتے ' بلکہ نظام عالم کی اس انتہائی طاقت کے سپرد کرچکے ہیں ' جسکے وجود کی دنیا میں سب سے بڑی نشانی سچائی اور ہدایت کی فتح اور باطل و عدوان کا خسران ہے :

برو ایں دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلند ست آشیانہ !

انکی کامیابی و ناکامی کا میدان اُس زمین پر نہیں ہے ' جہاں چاندی اور سونے کے سکوں اور زنکون کی بخشی ہوئی آزادی سے زندگی ملتی ' اور اسرو فقر سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے ' جہاں ساز و سامان سے قوت ' اور بے سروسامانی سے بیچارگی ہے ' جہاں دنیوی حاکموں کی نظر مہر مدارج و مراتب کو بڑھاتی ' اور نگہ قہر عزت وقوت کو گھٹاتی ہے ' جہاں انسانی ارادہ حکمراں ' اور اولاد آدم کا نفس مالک جزا و سزا ہے ' بلکہ [illegible] اور خوارق نصرت الٰہی کی اُس ارض مقدس پر [illegible] و شکست کے معرکے کرائے ہیں ' جہاں گلیم فقر سے عظمت شاہی کا ہاتھہ نکلکر چمکتا ' اور زندان مصائب کے اندر سلطان حریت کا تخت جلال وعظمت بچھتا ہے ' جہاں ظاہر کی بے سروسامانی کے اندر باطنی ساز و سامان پرورش پاتے ' اور صورت کے ضعف و مسکنت کے اندر سے قوت و سطوت کا جمال معنی پرتو افگن ہوتا ہے - جہاں حیوۃ کا سرچشمہ موت ہے ' اور جہاں کی زندگی یہاں کی موت سے شروع ہوتی ہے ' جہاں کی فتح یہاں کی شکست میں مضمر ہے ' اور پھر اس سماء ارضی کے نیچے کون ہے ' جو وہاں کی فتح کو شکست سے بدل سکے ؟ ولنعم ما قیل:

جمال صورت اگر راز گوں کنم ' بینند
کہ خرقۂ پشمینی طلاء مرباف ست

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ ' واللہ روف بالعباد (۲ : ۲۰۷)

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا ' تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا ' وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون - نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ' ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون !! نزلا من غفور رحیم - ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال انني من المسلمین - (۴۲ : ۳۳)

"جن لوگوں نے اللہ کی ربوبیت کا سچا اقرار کیا اور پھر خدا پرستی کی راہ میں استقلال کے ساتھہ جمے بھی رہے ' تو اُن پر ضرور اُسکی ملائکۂ رحمت کا نزول ہوگا ' جو انکو بشارت دینگے کہ نہ تو وہ ڈریں اور نہ کسی طرح غمگین ہوں - نصرت و کامیابی کی وہ بہشت مراد ' جسکا تم ایسے خدا پرستان مستقیم سے وعدہ کیا گیا تھا ' اب تمہارے ہی لیے ہے - پس اسمیں رہو ... ہوکر خوشی مناؤ - دنیا کی زندگی میں بھی ہم تمہارے حامی ہیں اور آخرت میں بھی ناصر و مددگار رہیں گے - وہاں بھی تمہارے لیے عیش و نعائم کی بہشت ہوگی - تم جس راحت کو طلب کروگے ' موجود پاؤگے - یہ تمام کامیابیاں اور نصرت و فلاح خداء غفور و رحیم کی طرف سے تمہارے لیے ہے - پس اُس سے بہتر اور دنیا میں کس کی صدا ہوسکتی ہے ' جو اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلائے ' اعمال صالحہ اختیار کرے ' اور کہے کہ " میں اللہ کے آگے سر جھکا دینے والوں میں سے ' یعنی مسلم ہوں "

مبیبن حقیر گدایان عشق را ' کیں قوم
شہان بے کمر و خسروان بے کلہ اند !

خدا کے کاروبار انسان کی ضد اور ہٹ سے بے پروا ہیں ' اور اگر انسان کی سمجھہ اُسکی نا سمجھی سے شکست کھا ... تی ہے ' تو اسکے بندے اپنے صبر و استقامت کو شکست خوردہ کیوں پائیں ؟

وان الظالمین بعضہم اولیاء بعض ' واللہ ولی المتقین (۴۵ : ۱۸)

پس گورنمنٹ کا رویہ کتنا ہی افسوسناک ہو ' لیکن میری نظر میں تعجب انگیز کبھی بھی نہیں رہا - البتہ جو لوگ ایسے موقعوں پر اپنی بریت کی کوشش کرتے ہیں ' اور بے جرمی کی تلاش میں بے فائدہ نکلتے ہیں ' انکی حالت یقیناً تعجب انگیز ہے - کیا جرم حق گوئی سے بھی بڑھکر اور کوئی جرم ہوسکتا ہے ' جس کی پاداش و سزا کے استدلال میں اُنہیں تامل ہے ؟

جرم منست پیش تو گر قدر من کم است
خود کردہ ام پسند خریدار خویش را

(اظہار حسیات ملیہ و اعانت ادارۂ الہلال)

بہر حال خواہ کیسے ہی حالات ہوں ' لیکن تاہم میں اس واقعہ کو کسی طرح کی بھی اہمیت دینا پسند نہیں کرتا تھا - اسلیے کہ خلاف توقع نہیں ' اسلیے کہ تعجب انگیز نہیں ' اسلیے کہ ایک عامة الورود ' اور سب سے آخر یہ کہ بالکل منتظر و موعود تھا -

مقامی گورنمنٹ اور زمانہ اس امر سے بے خبر نہیں کہ اگر ادارۂ الہلال چاہتا تو اپنی ایک صداء مختصر کے ساتھہ ہی تمام ملک کو اس واقعہ کی طرف متوجہ کرلیتا - کم از کم کلکتہ میں تو اسکے لیے صرف ۲۴ - گھنٹے کافی تھے ' لیکن میں نے پسند نہیں کیا کہ ایک معمولی سی بات کو وقت سے پہلے اہمیت دی جائے -

(والقیت علیک محبۃ منی - ۲۰ : ۳۹)

اس مادہ پرستی کے قرن میں خدا کا نام لیتے ہوے بہت سی روحیں ہیں جو شرماتی ہیں ' مگر میں کیا کروں کہ میری روح کی تو تسکین صرف اسی نام میں ہے - میں دیکھتا ہوں کہ اسکے عجائب کاروبار قدرت میں سے ایک کرشمۂ محیر العقول یہ بھی ہے کہ وہ جب کسی تخم کی پرورش کرتا ' اور کسی شاخ کو درخت بلند قامت بنانا چاہتا ہے تو اپنے بندوں کے ہاتھوں میں سے اپنے دست قدرت کو بڑھاتا ' اور انکے دلوں میں سے اپنی روح محبت کو ظاہر کرتا ہے - پھر اقلیم قلوب میں اضطراب ' اور صفوف ارواح میں حرکت و اضطرار پیدا ہوجاتا ہے - کوئی دل نہیں ہوتا جو اس تخم کی محبت سے خالی ہو ' اور کوئی روح نہیں ہوتی جو اُس آسمانی درخت کی الفت کو اپنے اندر سے دور کرسکے •

الحرية في الاسلام

نظام حکومة اسلامیه

وامرهم شوری بینهم (۴۲ : ۳۶)

(۵)

توطیة مباحث آتیه

و

اور مباحث گذشته پر ایک اجمالي نظر

گزشته نمبر میں قلت گنجایش ' اور صفحات سابق و لاحق کے پہلے چھپ جانے کي وجه سے مضمون بالکل ناتمام چھوڑ دینا پڑا ' اسلیے آج پہلے اسکا بقیه حصه درج کرتے هیں اور اسکے بعد اصل موضوع کے مطالب آتیه کي طرف متوجه هونگے -

بقیه مقالۂ سابقه

(٤)

موجوده جمهوریت و حریت کا پہلا سال سنه ۷۹ - سمجھا جاتا ھے جبکه ۱۴ - جولائي سے (انقلاب فرانس) کي تحریک کا آغاز هوا اور رجال انقلاب نے مشهور قلعه (باستیل) پر قبضه کرلیا -

یه زمانه اگرچه انساني جذبات کي شورش و طوائف الملوکي کا ایک هیجاني دور تها اور ایک عهد کے اختتام کے بعد دوسرے کے آغاز سے پہلے ایسا هونا ضروري ھے ' تاهم ایک جمعیة وطنیه موجود تهي جو اسوقت تمام اعمال و امور انقلاب کي حکومت اپنے هاتهوں میں رکھتي تهي ' اور یه برابر قائم رهي ' تاآنکه سنه ۱۷۹۱ - میں اس نے فرانس کے پہلے دستور کا اعلان عام کیا -

یه جمعیة انقلاب سے پہلے ۱۷ - جون سنه ۱۷۸۹ - کو قائم هوي تهي اور تمام دور انقلاب اسي کے زیر حکومت رها -

(واقعۂ باستیل) کے بعد ۴ - اگست کي شب کو جمعیة نے اپنا مشهور "منشور انقلاب" شایع کیا تها جس نے تاریخ میں اولین " فرمان حریة " کے لقب سے جگه پائي ھے - اسمیں انقلاب کي تکمیل کا اعلان تها اور دنیا کو بشارت دي گئي تهي که وہ شاهد حریة ' جو اپني رونمائي میں انساني خون اور لاش کي پہلي قرباني قبول کرچکی ھے ' اب وقت آگیا ھے که برقعه الٹ دے اور دنیا کے سامنے اپنا نظارۂ امن عام کردے !

اس منشور میں سب سے پہلے نظام حکومة قدیمه کي بعض خصوصیات بتلائی تهیں ' پهر مقصد انقلاب کی تصریح کی تهي ' اخر میں اعلان عام تها که پچھلے عهد کے تمام اعمال و آثار اینده کے لیے کالعدم قرار دیے جاتے هیں -

اس منشور میں لکھا تها که قدیم نظام حکومت کا سب سے بڑا عذاب انسانیت پر یه تها که پادشاه کا تسلط جزو کل پر حاوي تها - اور اسکو " رئیس مطلق " کي حیثیت بغیر کسي مراقبۂ و مسئولیت کے حاصل تهي -

پهر اسکے بعد اینده حالت کي الفاظ ذیل میں تصریح کي تهي :

" جمعیة وطنیه نے جو کچھه کیا ھے ' اسکا خلاصه یه ھے که اس نے حکومت مطلقه سے پادشاه کو محروم کردیا ' وہ ملک و امت کو اسکا مستحق قرار دیتي ھے -

آج کے دن سے حکومة مطلقه منهدم هوگئی ' اور اهل وطن میں باهم امتیاز و فضیلت کا دور ختم هوگیا - اب ملک پادشاه سے ' اور وطنیة عدم مساوات سے آزاد ھے !

جمعیة وطنیه گزشته زمانے کے ان تمام آثار و اعمال کو کالعدم قرار دیتي ھے جنکي وجه سے حریت و مساوات اور حقوق عامه کو ایک ادنے سے ضرر کا بهي احتمال ھے -

اب نه ارباب عز و دولت کیلیے کوئي امتیاز باقي رها ' نه زمینداروں کیلیے حق فضیلت و استیلا - وراثت سے کوئي حق پیدا نهیں هوتا ' اور نه طبقات و مدارج کا اختلاف کوي شے ھے - تمام القاب و خطابات جو کل تک لوگوں کو حاصل تهے ' آج کے دن سے یقین کرلیا جاے که بالکل بیکار و کالعدم هوگئے هیں -

محض وراثت کي بنا پر کسي کو حکومت سے وظیفه نهیں ملسکتا - کسي جماعت کو یا کسي فرد واحد کو ایک ادنے سا بهی امتیاز ان قوانین عامه سے بري هونے کا نهیں جو هر فرانسیسی پر نافذ هونگے "

(۵)

مبادي حریة

لیکن اب تک نظام حکومت کا کوئي قانون مرتب نهیں هوا تها - ایک مجلس تشریع (واضع قوانین) قائم کي گئي تهي ' تاکه فرانس کا دستور مرتب کرے - اس مجلس نے وضع قوانین سے پہلے بطور مبادي دستور و حریت کے چند دفعات مرتب کیں ' اور انهي کو تمام نظامات و قوانین کا اساس و اصل الاصول قرار دیا -

یه مبادي حریت ایک اعلان کي صورت میں قلمبند کیے گئے تهے اور سنه ۱۷۷۹ - میں چھپکر جمعیة کي طرف سے شایع هوے تهے -

حقوق انساني کا یورپ میں اعلان

ان مبادیات کا خلاصه یه تها :

" انسان آزاد پیدا هوتا ھے اور آزادي هي کیلیے زنده رهتا ھے - تمام انسان بلحاظ حقوق مساوي هیں -

حقوق طبیعي پانچ هیں : حریت ' تملک ' امن ' مقاومة -

زمیندار اور الهلال کا اب تذکرہ لا حاصل ہے - مرض عالمگیر اور سیلاب ہر طرف رواں ہے - مجھے اپنے معاملات کي کچھہ بھي فکر نہیں - میں نے روز اول هي سے اعلان کر دیا تھا کہ اگر میرے کاموں میں صداقت هوگي تو اسکي قوت هرحال میں نا قابل تسخیر ہے ' اور اگر نیتوں میں کھوٹ هوگا تو باطل اپني تباهي کا بیج خود اپنے اندر رکھتا ہے ' اس کے لیے پریس ایکت کي ضرورت نہیں - لیکن مصیبت یہ ہے کہ اس مطلق العنانہ استبداد کي تیغ سے اب کسي هستي کو امان نہیں - جو حالات نظر آ رهے هیں' انکي پیشیں گوئي مستقبل کے متعلق موجودہ حالت سے بھي زیادہ مخدوش ہے - جب روزانہ (حبل المتین) کلکتہ کو بھي پریس ایکت سے پناہ نہ ملي' جس نے موجودہ اسلامي جوش وحرکت میں حصہ لینے کا کوئي جرم نہیں کیا - محض واقعات و اخبار کي اسکے ذریعہ شہر میں اشاعت هو جاتي تهي' تو پھر ظاهر ہے کہ اوروں کو شکوہ و شکایت کا کیا موقع ؟

پریس ایکت کا جس وقت نفاذ هوا تها ' کہا گیا تھا کہ صرف تین سال کیلیے ہے - اب وقت آگیا ہے کہ ملک کا تمام تعلیم یافتہ اور حق پسند طبقہ اپني متحدہ قوت سے اسکا قانوناً مقابلہ کرے اور استبداد و مطلق العناني کے اس دهبہ سے اپني گورنمنت کا دامن پاک کردے ' جس کے ساتھہ ایک لمحہ کیلیے بھي کوئي ائیني نظام حکومت جمع نہیں هوسکتا - (کامرید) پریس کے پچھلے مقدمے میں هندوستان کي سب سے بڑي عدالت کے سب سے بڑے جج نے جو رائیں دي هیں ' انکے بعد بھي ملک کا اسطرف متوجہ نہونا غفلت و ناداني کي ایک بدترین مثال هوگي - اگر ایک ایسي انجمن قائم هوگئي ' تو اسکے ذریعہ هندوستاني پریس کي هر شاخ کو تقویت پہنچ سکے گي' اور پریس ایکت کے سوال کو اس زور و قوت کے ساتھہ اٹھایا جاسکے گا جو یقیناً کسي آخري فیصلے تک ملک کي رهنمائي کریگا -

(اعیان مطابع بنگال کي همدردي)

مجھکو نہایت خوشي هوي' جب میں نے اپنا یہ خیال مقامي معاصرین عظام کے آگے پیش کیا ' جنکا حلقہ في الحقیقة هندوستاني پریس کا سب سے زیادہ وقیع حصہ ہے - انھوں نے ہر طرح شرکت و اعانت کیلیے فوري آمادگي ظاهر کي - علي الخصوص مشہور آنربل (بابو سریندرو ناتھہ بنرجي) چیف ایڈیٹر (بنگالي) بمجرد استماع مقصد ' سرگرم کار و سعي فرمائي هوگئے - اسي طرح بمبئي کے انگریزي وگجراتي اخبارات میں سے بعض اخبارات نے تار کے جواب میں بذریعہ تار هر طرح کي آمادگي ظاهر کي ہے -

اب ضرورت صرف اسکي ہے کہ اردو پریس کے تمام ارکان اس تحریک اهم کے خیر مقدم کیلیے مستعد هوجائیں اور اپنے اپنے صفحات کا ایک بڑا حصہ اسپر غور و بحث و تشویق و ترغیب فراهمي اعانت کیلیے وقف فرما دیں -

ائندہ نمبر میں اس مجلس کے متعلق مزید تفصیل الهلال میں شائع کي جائیگي -

(طلب اعانت)

آخر میں مکرر اعلان کرتا هوں کہ جو حضرات الهلال کي ضمانت کے واقعہ سے متاثر هوکر امادۂ اعانت هوے هیں - اب ادارۂ الهلال بکمال تشکر و امتنان انکي اعانت قبول کرنے کیلیے مستعد هوگیا ہے' کیونکہ وہ في الحقیقت " انجمن دفاع مطابع هند" کے فنڈ کي بنیاد هوگي - میرے بنگالي دوستوں نے دریافت کیا کہ اگر انجمن قائم هوگئي تو مسلمانوں کے طرف سے کس قدر مالي مدد ملے گي ؟ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ یہ انکے جوش حیات کا اور هماري افسردگي کا زمانہ ہے - میں نے کہا کہ جو قوم ایک ماہ کے اندر حادثۂ کانپور کیلیے ایک لاکھہ روپیہ جمع کرسکتي ہے' باوجود ان موانع کے جو اس راہ میں حائل تھے ' وہ اب ایک ایسے کام کیلیے جسکے بغیر نہ مسجد کانپور کیلیے صدا بلند هوسکتي ہے اور نہ شہداء اسلام کي داد خواهي کیلیے ' کیوں قیمتي سے قیمتي مالي ایثار کا ثبوت نہ دیگي ؟

واللہ المستعان و علیہ التکلان -

اصبروا و رابطوا !

(ایک مراسلة)

ضرورت ہے کہ هر فرد مسلم سلسلۂ اخوت میں با قاعدگي کے ساتھہ مربوط هو - اسکے لیے ذیل کي تدبیر خیال ناقص میں ہے جو قوم کے فوائد کے خیال سے بغرض اشاعت و اعلان اور حصول آرا ارسال خدمت اقدس ہے -

(۱) ایک باقاعدہ تمام هندوستان کے مسلمانوں کي قایم مقام جماعت کسي مناسب حصہ ملک میں بحصول کثرت آراء عام مسلمین قایم کیجاے -

(۲) هر شہر بلکہ هر قصبہ میں جماعت مذکورہ کے ماتحت مقامي جماعتیں بحصول اکثریت مسلمانان مقامي قائم کیجائیں -

ان جماعتوں کا مقصد اصلي مسلمانوں کے جذبات و حقوق کي نگراني اور حصول نتائج و انجام دهي امور کي کما حقہ کوشش کرنا هو -

طریق اجراے کار یہ ہے کہ مسلمان اخبارات تجویز هذا شایع کرکے خواهش کریں کہ فلاں تاریخ تک عام طور پر مسلمانان هندوستان ' هندوستان کے تین یا پانچ اشخاص (جتنے مناسب هوں - میري ناقص راے میں تعداد جسقدر کم هو بہتر ہے) منتخب کرکے تحریرات جدا گانہ یا متفقہ کے ذریعہ انکے نام کسي ایک معتبر مسلمان اخبار (الهلال بہتر ہے) کو بھیجدیں - مدیر اخبار چند مقامي معتبر اشخاص کے نزدیک ان آرا کو محفوظ رکھیں - اور تاریخ مقررہ پر اشخاص مذکورین کے موجودگي میں بلحاظ اکثریت' صاحبان مجوزہ میں سے ارکان جماعة قایم مقام مسلمانان هندوستان کو منتخب کرکے اعلان کردیں -

اب جماعت مذکورہ مقررہ کي جانب سے اعلان هو کہ هر شہر و قصبہ کے مسلمان اپنے اپنے شہر و قصبہ کے تین تین معتبر و معتمد اشخاص کے نام دفتر جماعت میں بھیجدیں - جب یہ نام موصول هوں تو تاریخ مقررہ پر بلحاظ اکثریت انتخاب کرکے صاحبان مذکورہ و عامہ مسلمین کو بذریعہ اعلان و تحریر اطلاع دیدیجاے کہ فلاں شہر میں فلاں فلاں اشخاص کي " جماعت ماتحت انجمن قایم مقام مسلمان هند " قایم کردیگئي ہے اور اس جماعت ماتحت کے لیے چند مختصر آسان قواعد منضبط کردیے جائیں - اوس جگہ کے مسلمانوں کو اپنے عام جذبات اور شکایات کي اطلاع اور علاج کار کیلیے سعي جماعت مقامي مذکورہ سے کرنا چاهیے - جماعت مقامي کو حسب هدایات جماعت اعظم دورہ کرنا چاهیے - ایک نہایت هلکا چندہ عامہ مسلمین پر قائم کردیاجاے جو جماعت مذکورہ کي ضروریات میں کام آے - مثلا ایک آنہ في کس في ماہ ' جو زیادہ دے فجزاہ اللہ خیرا - اسطرح فضل خدا سے امید ہے کہ مسلمانوں کي درماندگي کا پروردگار عالم علاج فرما دے - (از خریدار الهلال نمبر: ۲۶۶۸)

فرانس بھی اسی میں مبتلا تھا - دستور مرتب ہوتے تھے اور پھر نئے دستور کا مطالبہ کیا جاتا تھا - حکومتیں تعمیر کی جاتی تھیں اور پھر ڈھائی جاتی تھیں - سنہ ۱۷۹۵ - میں نئے دستور کا اعلان ہوا اور سنہ ۱۷۹۹ تک قائم رہا - اسی اثنا میں فرانس اور یورپ میں جنگ شروع ہوگئی جسکی بناء معرکہ در اصل فرانس کا انقلاب حکومت ہی تھا - اس بیرونی مصروفیت سے اندرونی نزاعات کی قوت معاً گھٹ گئی - یہاں تک کہ حالات نے ایک دوسرے انقلاب کا صفحہ الٹا اور ملوکیت جو فرانس سے چلی گئی تھی ' پھر دوبارہ بلالی گئی -

اب تک سر رشتۂ حکومت ڈائرکٹروں کی ایک جماعت کے ہاتھہ میں تھا اور مختلف اداری و تشریعی' اور نیابی و انتخابی مجالس قائم تھیں - اب انھوں نے دیکھا کہ زیادہ عرصے تک حکومت اپنے قبضے میں نہ رکھہ سکیں گے - وضع ملکی کو کسی نہ کسی طرح جنگی مہلت سے فائدہ اٹھا کر بدل دینا چاہیے - اسی سیاست کا نتیجہ وہ انقلاب ثانی تھا ' جو ۱۸ - نومبر سنہ ۱۷۹۹ - کو وقوع میں آیا ' اور مشہور فاتح یورپ : (نپولین بونا پارٹ) کی اعانت سے پانچ سو نائبین ملک کی مجلس فوجی قوت سے توڑ دی گئی ' اور اس طرح عہد (کرامویل) کی تاریخ انگلستان کا پھر اعادہ ہوا ' جس نے شخصیت کو شکست دیکر ' پھر خود اپنی شخصیت سے ملک کی جمہوریت کو شکست دی تھی !

اب ایک نئی مجلس اس غرض سے منتخب کی گئی کہ نئے نظام و دستور کو مرتب کرے - چنانچہ آٹھویں سال انقلاب کا دستور شائع کیا گیا - یہ دستور فی الحقیقت (بونا پارٹ) کا گھڑا ہوا ایک کھلونا تھا ' جو فرانس کو بہلائے رکھنے کیلیے بنایا گیا تھا - بظاہر ایک جمہوریت قائم کی گئی جسمیں دستور جمہوری کے تمام اعضاء و جوارح موجود تھے' مگر دماغ کی جگہ ایک قنصل کا عہدہ قائم کیا گیا جو بیس برس کیلیے نامزد کیا جائیگا اور جو جمہوریت کے طرف سے فرانس پر حکومت کریگا - تمام عمال کا تعین ' تمام فوج کی قیادت ' صلح و جنگ کا اختیار' تمام اداری و تنفیذی قوی کا سر رشتۂ آخری' اسکے سپرد کر دیا گیا - اسکی معاونت کیلیے دو نائب بھی رکھے گئے مگر فی الحقیقت وہ اپنے تمام کاموں میں ایک خود مختار حکمراں اور شہنشاہ مطلق تھا -

اس جمہوری شہنشاہی کے تخت پر (نپولین بونا پارٹ) متمکن ہوا -

(۷)

یہ سب کچھہ ہوا لیکن انقلاب فرانس اپنا کام پورا کر چکا تھا - فرانس پر یہ دور بھی گذر گیا - اسکے بعد ملوکیۃ و مطلق العنانی کا ایک نیا دور شروع ہوا - تمام یورپ میں' نظام مقیدہ کی حکومت داخل ہوئی - فرانس میں بھی انگریزی نظام دستوری قائم کیا گیا - با ایں ہمہ آخر میں فتح جمہوریت ہی کو ہوئی اور وہی انقلاب فرانس کا قائم کردہ اصل اصول بغیر کسی تغیر کے تمام قوانین کا بنیاد قرار پایا کہ " السلطۃ للشعب وحدہ ! "

یورپ کے دیگر حصص میں اگرچہ اس انقلاب کا اثر ملوکیۃ مقیدہ سے آگے نہ بڑھا ' مگر فی الحقیقۃ ہر دستور و نظام حکومت میں بصور مختلفہ یہی اصل الاصول کام کر رہا ہے -

(ت ذ ن ي ب ه)

اس مضمون میں جا بجا حکومت مقیدہ ' ملوکیہ ' دستوری' وغیرہ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں - حکومت " مقیدہ " سے مقصود وہ نظام حکومت ہے جسمیں گو پادشاہ کے حقوق و تسلط حکم کو برقرار رکھا گیا ہو' لیکن قانون و آئین کی پابندی کے ساتھہ حکومت کی جاے - " ملوکیۂ مقیدہ " سے بھی وہی مقصود ہے - " دستوری " سے مقصود پارلمینٹری حکومت ہے - جسمیں پادشاہ قانون و جماعت کے ماتحت ہو ' اور یہ " نظام انگریزی " کے لقب سے مشہور ہے - صرف " ملکیہ " سے مراد حکم مطلق یا شخصی حکومت ہے - " جمہوری " نظام حکومت پادشاہ کے وجود سے بالکل خالی ہوتا ہے - حکومت صرف ملک کی اکثریۃ کرتی ہے اور نظم اداری کیلیے ایک شخص باسم صدر منتخب کرلیا جاتا ہے - یہی طرز حکومت آجکل امریکہ اور فرانس اور بعض چھوٹی چھوٹی جمہوریتوں کا ہے -

آجکل کی اصطلاح کے مطابق اسلام ملکیۃ مقیدہ یا نظام دستوری انگلستان کے مطابق حکومت قرار نہیں دیتا جیسا کہ غلطی سے بعض لوگ سمجھتے ہیں ' بلکہ اسکا نظام خالص جمہوری اور شائبۂ تشخص و ملکیۃ سے کلیۃ پاک ہے - کما سیأتی انشاء اللہ تعالی -

مکتوب آستانۂ علیہ

الہلال ایڈریا نوپل میں

مولانا دام مجدکم ! آپ هندوستان میں بیٹھے اپنے قلم و زبان اور علم و فضل کو وقف راہ ملت کررہے ہیں لیکن آپکو معلوم نہیں کہ جو حروف آپکے قلم سے نکلتے ہیں ' انکے نقوش کہاں کہاں اور کن کن کے دلوں میں اپنا گھر بناتے ہیں ؟

۹ - مئی سنہ رواں کے الہلال میں بعنوان " صفحۃ من تاریخ العرب " ایک عجیب و غریب سلسلہ مضامین چھپا ہے - جسمیں دنیا کی بعض مشہور مدافع قوموں کے جانفروشانہ عزائم و اعمال کا حال لکھا ہے - یہاں (قسطنطنیہ میں) اب سے ۲۰ روز قبل وہ ایک جماعت کے مطالعہ میں آیا اور اُس نے پورے مضمون کا ترکی میں ترجمہ کرکے متعدد اخبارات میں شائع کر دیا - جو آپکی نظر سے گذر چکے ہونگے - نیز انھیں بجنسہ اڈریا نوپل ایک ایسے بزرگ شخص کے پاس بھیجا ' جس نے اپنی ہستی خدمت ملت و اسلام کیلیے نذر کردی ہے - اور جس سے آپ بخوبی واقف ہیں.........

کسقدر خوشی اور ناز کی بات ہے کہ اڈریا نوپل میں یہ مضمون صرف پڑھا ہی نہیں گیا اور اسکے سحرکار اور شعلہ افروز انکار نے دلوں کو مسخر ہی نہیں کیا ' بلکہ اسپر پورا پورا عمل بھی کیا گیا - اور آج پندرہ دن سے اڈریا نوپل اور قرق کلیسا کی تمام مسلم آبادی کیا مرد کیا عورت ' بلا لحاظ سن وسال قلعے اور مورچے طیار کر رہی ہے ' اور جو تصویر آپنے اہل قرطاجنہ کے دفاع کی کھینچی تھی ' وہ اسکی درو دیوار کے نیچے بجنسہ نظر آ رہی ہے !!

وثوق کے ساتھہ بیان کیا گیا ہے - کہ ۲۲ - ہزار آدمیوں کی رات دن کی محنت کی بدولت اسوقت اڈریا نوپل سابق سے چہار چند مستحکم اور مدافعت کے قابل ہوگیا ہے !

خدا آپ کو اس عظیم الاثر اسلامی خدمت کا اجر عطا فرماے - یہاں کے تمام سربرا وردہ حلقۂ الہلال کے تذکرے سے معمور ہیں -

۲۸ - رمضان المبارک

Imperial Fabrique de Heriki (Turkey)

ہرکہ - فابریقۂ ہمایونی

(حریت) کے معني یه هیں که انسان کو قدرت حاصل هو که هر اس کام کو کرسکے ' جسے بغیر کسي دوسرے کو نقصان پہنچاے وہ کرسکتا هے -

(تملک) سے مقصود اپني ملکیت صحیح و قانوني کے قبض و تصرف کے کامل حق کا ملنا هے - یعنی هر شخص اپنی املاک کا مالک هو اور کوئی اس سے چهین نه سکے -

(امن) سے مقصود یه هے که هر شخص اپني جگه پر محفوظ و بے خطر هو اور صرف قانون کي خلاف ورزي هی کي ایک صورت ایسي هو' جو اسکے امن میں خلل ڈال سکے -

(مقاومة) سے مقصود جور و ظلم اور حملۂ و اقدام مجرمانه کي مقاومت هے - یعنے هر شخص اپني حفاظت کے وسائل اختیار کرنے کي قدرت رکھتا هو' ظلم وجور کے خلاف احتجاج (پروٹسٹ) کرسکے -

قانون ارادۂ عامه کا مظهر هے - پس هر وطني کو حق هو که وہ ذاتي طور پر یا بتوسط وکلا مجلس اعلی (سینٹ) میں شرکت کرسکے -

هر وطني بلحاظ وطني هونے کے یکساں حکم سے موثر هو - اس بنا پر هر شخص کیلیے ممکن هو که وہ بڑے سے بڑے عہدے کو اور اعلی سے علی وظیفه کو حسب اقتدار و اهلیت حاصل کرسکے -

کسي انسان کیلیے کسي حالت میں جائز نهو که وہ کسي انسان کو قید کرسکے یا اور کوئي ایسا هي سلوک کرسکے - الا انهي صورتوں میں' جو قانون نے مقرر کردي هوں ' اور اسي طریقه پر' جو اُس نے قرار دیدیا هو - کسي شخص کیلیے جائز نهیں که وہ کسي دوسرے کو اپني راے کے اظهار سے روکے ' اگرچه وہ دیني هو اور علم اعتقادات دینیه کے مخالف - البته اُس صورت میں اسکا اظهار روکا جاسکتا هے جبکه وہ قانون کے لحاظ سے امن عامه کیلیے مضر هو -

هر وطني کو پورا حق حاصل هے که اپني راے و فکر کے مطابق گفتگو کرے اور لکھے پڑھے' یا چھاپ کر شائع کرے -

اسي طرح هر وطني کو حق توزیع و اشاعت حاصل هے -

" حق تملک " ایک مقدس حق هے - کسي شخص کي طاقت نهیں که کسي کي ملکیت اس سے چھین سکے - البته مصالح عامه سب پر مقدم هیں - لیکن اسکے لیے بھي جب تک قانوني ضرورت نهو' کوئي شخص اپنی ملکیت سے دست بردار هونے پر مجبور نهیں کیا جاسکتا -

موجودہ تحریک انقلاب کے مبادي مقاصد میں سے هے که " حق حکم و تسلط " اشخاص کو نهیں بلکه امت اور ملک کو حاصل هو - جمیع ابناء وطن اپنے تمام حقوق میں مساوي هوجائیں ' حریت سے متمتع هوں اور هرطرح مامون و مصئون رهیں - پس امت فرنساوي کا شعار وطني حریت ' مساوات ' اور اخوت قرار پایا هے "

یه ایک حقیقت هے که یورپ کي موجودہ جمہوریت کا مبدء سعادت مجلس تشریع فرانس کا یهي اعلان تها - تاریخ نے اِسے " اعلان حقوق الانسان " کے لقب محترم سے محفوظ رکھا هے اور همیشه محفوظ رکھیگی -

(٦)

هم نے اس حصۂ بیان کو اسلیے کسي قدر طول دیا ' تاکه انقلاب فرانس کي انتهائي حد حریة و جمهوریت سامنے آجاے - نیز اندازہ کیا جا سکے که یورپ کي موجودہ جمهوریت کے خلاصۂ امور و مبادي نظام و اساس کیا کیا هیں ؟

یه انقلاب فرانس کے تلاش حریت و مساوات اور جستجوے حقوق انساني کي انتهاي سرحد تهي - یهي مبادي حریت هیں جنکو انساني آزادي کے سب سے آخري سوال کے جواب میں آج یورپ بتلا سکتا هے -

اس اعلان مبادي حریت میں بھي دراصل وهي ایک اصل اصول حریت اُسکی هر دفعه کے اندر موجود هے' جسکي طرف گذشته نمبر میں هم اشارہ کر چکے هیں - تمام دفعات کا اگر خلاصه ایک جمله میں کرنا چاهیں تو صرف یهي هوگا که " السلطة للامه " یعني حق حکم و تسلط صرف اُمت هي کیلیے هے -

چنانچه اسکے بعد یهي اصل اصول فرانس کي تمام دستوري اور جمهوري جماعات کے پیش نظر رها - انقلاب سے پہلے فرانس میں پارلیمنٹري حکومت موجود تهي لیکن شاهي حقوق و تسلط اور کلیسا کا عالمگیر استبداد اسدرجه قوي تها که در اصل ایک شخصي تخت شاهنشاهي حکومت مقیدہ کے نام سے حکمراني کر رها تها -

انقلاب کے بعد رجال انقلاب میں تفریق هوگئي - ایک گروہ ملوکي مگر دستوري و مقید حکومت قائم کرنا چاهتا تها - گروہ غالب یهي تها اور اسکے سامنے انگلستان کے دستور کا نمونه تها - دوسرا گروہ خالص جمهوري حکومت کے نظام بناتا تها - یه جماعت اگرچه قلیل تهي مگر عوام اور کاشتکاروں پر اسکا اثر حاوي تها - ١٠ - اگست سنه ١٧٩٢ - کو اس جماعت نے پیرس کے دیہاتیوں سے شورش کرا کے مجلس کو مجبور کیا که وہ ایک ایسے نئے دستور کا اعلان کردے ' جو پادشاہ کے وجود سے بالکل مستغني هو -

اس غرض سے ایک نئي مجلس کا انتخاب هوا - منتخبه مجلس نے ایک سب کمیٹي قائم کي جسکے اکثر اعضاء' مشهور انقلابي مصنف' جان روسو Roussedu (١) کے شاگرد تھے - انهوں نے اسي اصل اصول کو تمام نظام و قوانین کا محور قرار دیا که " السلطة للشعب وحدہ " حکم و تسلط صرف قوم هي کیلیے هے - اور ایک نیا نظام مرتب کیا جو ملکیة (شاهي شرکت) سے بالکل خالي تها - یه نظام تاریخ انقلاب میں " دستور سنه : ١٧٩٣ " کے لقب سے مشهور هے -

لیکن دوسرے سال یه دستور بھي قائم نه رها - یه دور انقلاب در حقیقت انساني جذبات کي شورش' اذهان کي طوائف الملوکي' اور طبیعت انساني کے مطالبات مفرطه کا ایک هیجاني دور تها - فرانسیسي قوم جو مدت سے معطل تهي ' سوچ سکتي تهي مگر کچھ کر نهیں سکتي تهي - لوگوں کي مثال (بقول ویکٹر هیوگو victor Hugo) " بالکل اُن قیدیوں کي سي هوگئي تهي ' جو مدۃ العمر قید خانے میں رهکر آزاد هوے هوں اور جیل کے احاطے سے نکلکر جب آسمان کي کھلي فضا کے نیچے پہنچیں تو حیران هوکر رهجائیں که اب اُنهیں کیا کرنا چاهیے ؟ "

یه حالت قدرتي هے اور همیشه ایک دور کے اختتام اور دوسرے کے آغاز کا درمیاني حصه دنیا نے ایسي هي حالتوں میں کاٹا هے -

(١) جان جاک روسو مشهور فرانسیسي مصنف اور انقلاب فرانس کے محرکین اولین میں سے هے - سنه ١٧٥٦ - میں اس نے اپنے افکار سیاسیه ایک کتاب کي صورت میں شائع کیے - اسمیں هر طرح کے استبداد دیني و ملوکي کو ظلم و معصیت بتلایا تها اور جمهوري حکومت کي اهل فرانس کو ترغیب دي تهي - جمهوري حکومت کے اُس نے متعدد نظام مرتب کیے تھے ' اور سب کا اولین اصول قوم کے تمام طبقات و جماعات میں مساوات قرار دیا تها - سنه ١٧١٢ - میں پیدا هوا اور سنه ١٧٦٦ - میں بعالم دیوانگي وفات پائي - نغمات موسیقیه کو بصورت ارقام و خطوط مدون کرنے کا وهي موجد هے -

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحه

حبش میں ایک اسلامی حکومت !

آتھویں صدي هجري کے چند مجاهدین

دعوت اسلام

همارے اون دشمنوں نے جنکي بساط هستي کا ایک گوشه بهي داغ خونریزي سے خالي نهیں' همکو همیشه طعنه دیا هے که نخل اسلام صرف تلوار هي کي دهوپ ' اور صرف قهر و اکراه هي کي فضا میں پرورش پاتا هے ' لیکن تاریخ نے هر موقع پر گواهي دي هے که نشر دعوت اسلامي کا سبب قهر و اکراه نهیں بلکه صرف رضا و صلح ' حسن اخلاق ' اور آسوۂ حسنۂ مسلمین مخلصین رها هے -

نصاراے حبش اور مسلمانوں کے درمیان سنیکڑوں معرکے پیش آئے ' اور اکثروں میں مسلمانوں نے دشمنوں کے اجسام کو اطاعت سیاست اسلامیه پر مجبور کیا ' لیکن دلوں کو قبول دین اسلام پر کب اور کہاں مجبور کیا ؟ هاں هر موقع پر اسلام کے معجزۂ اخلاق و خدا پرستي کي ایک تلوار چمکتي تهي' جو رسوم و عقائد فاسده کے حصار سے گذر کر قلوب و ارواح کو مسخر کر لیتي تهي !

چنانچه گذشته نمبر کے خاتمے میں تم پڑھ چکے هو که دس هزار حبشي نصرانیوں نے کس تلوار کي زور سے اسلام کے آگے سر اطاعت خم کیا ؟ یقیناً وه فولاد کي تلوار نه تهي بلکه اخلاق اسلامي کا وه حربۂ امن و زندگي تها ' جس نے هر زمانے اور هر دور میں اپنے جوهر دکهاے ' اور آج بهي الحمد الله که زنگ آلود نهیں هے !

افریقه اور شمالي نائجریا میں آج جس سرعت سے اسلام خود بخود پهیل رها هے ' اسکي روئدادوں نے مسیحي مشنوں کي عمارتوں کو ماتم کده بنا دیا هے ' لیکن دنیا دیکهه رهي هے که یه تلوار کي کاٹ نهیں هے - کیونکه تلوار کا قبضه تو اب همارے هاتهه سے نکلکر غیروں کے هاتهه چلا گیا هے' اور هماري گردنیں انکے آگے رکهدي گئي هیں -

سلطان منصور کي گرفتاري

سلطان منصور هزاروں مفتوح قلوب و اجسام کي جمعیت کے ساتهه دس دن تک دشمنوں کے انتظار میں سر میدان پڑا رها - "حطي" کو اس هزیمت کي جب خبر هوئي تو بے شمار فوج و سامان کے ساتهه سلطان کے مقابله کو نکلا - ظاهر هے که مسلمانوں میں اس جمعیت عظیمه کي مقاومت کي تاب نه تهي' تاهم آخر تک استقلال سے کهڑے رهے که فرار عن الزحف شریعت اسلامیه میں کفر هے - دس مسلمان سرداروں نے جان نثاري اسلام کا حق ادا کیا ' بالاخر سلطان منصور اور امیر محمد دشمنوں کے هاتهه گرفتار هوگئے اور اوسوقت تک آزاد نهوے جب تک که انکي روح زندان جسم سے آزاد نهوئي -

یه واقعه سنه ۸۲۸ - هجري کا هے ' سلطان منصور کو صرف ۲۰ برس حکومت کا موقع ملا -

سلطان جمال الدین

کسي قوم کے خدا کي نظروں میں محبوب هونے کي سب سے بڑي علامت یه هوتي هے که اوسکي خاک افراد عالیه اور اعاظم رجال کي پیدائش سے همیشه اپني نسل عظمت کو باقي رکهتي هے - آج هماري مصیبت عظمی یهي هے که اشخاص و رجال کي پیدازار هم میں کم هوگئي - هماري بزم سے جو فرد اٹهتا هے' اپني جگهه خالي چهوڑ جاتا هے - پس اوس دن پر افسوس' اگر وه دن هماري بد قسمتي سے آنے والا هي هو' جب هماري مجلس کا هر گوشه بیٹهنے والوں سے خالي هوگا ! !

اب ان ایام نحس وشوم میں ' اون روز هاے میمون و مسعود کي یاد کیا کیجیے' جب که اسلام کا گوشه گوشه اس شعر کي صداقت سے معمور تها :

اذا مات منا سید ' قام سید قؤول لما قال الکرام فعول !

(هم وه هیں که جب همارا ایک سردار هم میں سے اٹهه جاتا هے تو دوسرا کهڑا هو جاتا هے - اور پهر وه وهي کهتا هے جو بزرگوں نے کہا تها ' اور وهي کرتا هے جو بزرگوں نے کیا تها)

نویں صدي همارے تخم اقبال کیلیے کوئي اچها موسم نه تها ' تاهم زمین میں پیداوار کي قوت ابهي باقي تهي - سلطان منصور کے بعد اوسکا دوسرا بهائي سلطان جمال الدین حکومۂ اسلامیۂ حبش کا فرمانروا هوا - وه اپنے اعمال جلیله کے لحاظ سے اون سلاطین اسلام میں جگه پانیکے لائق هے ' جن پر تاریخ عالم ناز کرتي هے -

هر عهد انقلاب ملکي کشمکشوں کا موسم هوتا هے - بربر کي قوم جو اب تک حکومت اسلامیه کے ما تحت تهي' اب آماده بغاوت هوگئي - (حرب جوش) ایک نو مسلم حبشي سردار اوسکي تادیب کي غرض سے روانه هوا -

صلح ' جنگ ' اور عفو !

حسب آئین اسلام :

و ان طائفتان من المومنین اقتتلوا ' فاصلحوا بینهما (۴۹ : ۹)	اگر مسلمانوں کي دو جماعتیں آمادۂ جنگ هوں تو اون دونوں میں صلح کرا دو -

(حرب جوش) نے پہلے شرائط صلح پیش کیے ' لیکن بربري اپني ضلالت و بغاوت پر قائم رهے - (حرب جوش) نے اسکے بعد کي دوسري آیت کي تعمیل کي - یعني :

فان بغت احدا هما علی الاخری' فقاتلوا التي تبغي حتی یفئ الی امر الله (۴۹ : ۹)	اگر ان دوں جماعتوں میں سے ایک اپني سرکشي پر اڑي رهي تو اوس سے اُس وقت تک جنگ کرو جب تک که وه فرمان الهي کے طرف رجوع نه کرے -

اب بربریوں کو هوش آیا اور آواز صلح بلند کي - پس (حرب جوش) نے تیسري آیت کریمه پر عمل کیا :

ادبیات

نظام حکومۃ اسلامیہ

مساوات اسلامي

(بدر) میں معرکہ آرا جو ہوا لشکر کفر * (عتبۂ ابن ربیعہ) تھا امیر العسکر
سب سے پہلے وہي میداں میں بڑھا تیغ بکف، * ساتھہ اک بھائي تھا، اور بھائي کے پہلو میں پسر
اس طرح اُس نے مبازر طلبي کي پہلے: * "مرد میدان کوئي تم میں ہو تو نکلے باہر"
سنکے یہ لشکر اسلام سے نکلے پیہم * تین جانباز کہ اک ایک تھا اوسکا ہمسر
سامنے آئے جو یہ لوگ تو (عتبہ) نے کہا: * "کس قبیلہ سے ہو؟ کیا ہے نسب جد و پدر؟"
بولے: "ہم وہ ہیں کہ ہے نام ہمارا انصار * ہم میں شیدائي اسلام ہے ہر فرد بشر
جاں نثاران رسول عربي ہیں ہم لوگ * اک اشارہ ہو تو ہم کاٹ کے رکھدیتے ہیں سر"
بولا (عتبہ) کہ "بجا کہتے ہو جو کہتے ہو * مگر افسوس کہ مغرور ہے اولاد مضر
تم سے لڑنا تو ہمارے لیے ہے مایۂ عار * کہ نہیں تیغ قریشي کے سزاوار، یہ سر"
کہہ کے یہ اوسنے کیا سرور عالم سے خطاب: * "اے محمد! یہ نہیں شیوۂ ارباب ہنر
جنگ نا جنس سے معذور ہیں ہم آل قریش، * بھیج اونکو، جو ہوں رتبہ میں ہمارے ہمسر"
آپ کے حکم سے انصار پھر آے صف میں، * حمزہ و حیدر کرار نے لي تیغ و سپر
ان سے (عتبہ) نے جو پوچھا نسب و نام و نشاں * بولے یہ لوگ کہ "ہاشم کے ہیں ہم لخت جگر"
بولا (عتبہ) کہ "نہیں جنگ سے اب ہمکو گریز * آؤ، اب تیغ قریشي کے دکھائیں جوہر"

***

یا یہ حالت تھي کہ تلوار بھي تھي طالب کفو * یا مساوات کا اسلام کے پھیلا یہ اثر:
بارگاہ نبوي کے جو مؤذن تھے (بلال) * کرچکے تھے جو غلامي میں کئي سال بسر
جب یہ چاہا کہ کریں عقد مدینہ میں کہیں * جاکے انصار و مہاجر سے کہا یہ کھل کر:
"میں غلام حبشي، اور حبشي زادہ بھي ہوں، * یہ بھي سن لو کہ مرے پاس نہیں دولت و زر
ان فضائل پہ مجھے خواہش تزویج بھي ہے، * ہے کوئي، جس کو نہ ہو میري قرابت سے حذر؟"
گردنیں جھک کے یہ کہتي تھیں کہ "دل سے منظور" * جس طرف اُس حبشي زادہ کي اوٹھتي تھي نظر!!

***

عہد فاروق میں جس دن کہ ہوئي اونکي وفات، * یہ کہا حضرت (فاروق) نے با دیدۂ تر:
"آہ! اٹھہ گیا آج زمانے سے ہمارا آقا! * اُٹھہ گیا آج نقیب حشم پیغمبر!"

***

اس مساوات پہ ہے معشر اسلام کو ناز * نہ کہ یورپ کي مساوات کہ ظلم اکبر!

(شبلي نعماني)

کشاکش حریۃ و استبداد!

(رعب) وقف کشمکش ہوں، کیا کہوں کیا چپ رہوں؛ * دلربا کہتا ہوں میں جسکو وہي جلاد ہے
ایک جانب مقتضائے جوش غم، شور آفریں * اک طرف خوف ستمگر مانع فریاد ہے
ایک حکم اُسکا، کہ عذر ناتواني کا حریف، * ایک آزادي مري، جو نذر استبداد ہے!

(رعب لکھنوي)

سلطان شہاب الدین

سلطان جمال الدین کا جانشین سلطان کا بھائي (احمد بدلائي) الملقب بشہاب الدین ھوا - اسنے اپنے بھائي کے قاتل سے قصاص لیا - ھمیشه سلطان شہید کے قدم بقدم چلا - عدل و انصاف کے ساتھه حکومت کي - اسکے عہد میں راستے مامون اور غله ارزاں رھا - یه سلطان، مورخ (مقریزي) کے عہد میں (جو نویں صدي هجري کا مصنف ھے) موجود تھا - وہ خود موضع (دکر) میں تھا اور اسکا بھائي خیر الدین صوبۂ (زکله) میں رھتا تھا - شاھان حبش سے لڑائیاں بھي جاري تھیں -

خاتمه

خاتمه ھر شے کا دردناک ھوتا ھے اور خصوصاً فرزندان اسلام کا خاتمه ! ھزار ساله حکومت کے بعد قواء اسلامیه ھر جگه ضعیف تھے - (حطي) نے مسلمانوں کي حکومت کو سواحل تک محدود کردیا - مدت تک وہ اسپر قانع رھے، بالاخر ایک فرنگي درندہ جو دو سال سے صید طرابلس کي فکر میں ھے، ناگہاں وھاں نمودار ھو گیا، اور (زیلع) کے اکثر حصص کو اپنے پنجے میں لے لیا : اللهم مالك الملك، تؤتي الملك من تشاء و تنزع الملك ممن تشاء، انك علی کل شي قدیر !

مضمون کا ماخذ

اس مضمون میں ھم نے اپني عادت کے خلاف کتابوں کا حواله نہیں دیا - اسلیے که مضمون کا بڑا حصه در اصل ایک ھي کتاب سے ماخوذ ھے، اور اسکے علاوہ مسلمانان حبشه کے حالات کیلیے اور کوئي معتبر ذریعه بھي نہیں - مشہور مورخ مصر (علامۂ مقریزي) نے ایک رساله صرف مسلمان شاھان حبش کے حالات میں لکھا ھے - اسکا نام : " الالمام، بمن في بلاد الحبشة من ملوک الاسلام " ھے - اس مضمون کا ماخذ اصلي یہي تصنیف ھے -

اسکے علاوہ جا بجا بعض مطالب دیگر مصنفات سے بھي ماخوذ ھیں، لیکن انکے لیے حوالے کي چنداں ضرورت نظر نه آئي - اردو میں پہلي دفعه یه حالات بیان کیے گئے ھیں - امید که وسیلۂ موعظت و ذریعه عبرت و بصیرت ھوں : وجاءک في هذه الحق و موعظة و ذکری للمومنین (۱۱ : ۱۲۲)

ارادہ ھے که اس سلسلے میں دیگر غیر معروف مقامات کے مسلمان حکمرانوں کے حالات کا بھي تفحص کریں اور انکے حالات مرتب ھوکر شائع ھوں - ارادوں کي وسعت کو کیا کیجیے که اسکي کوئي انتہا ھي نہیں - اصل شے توفیق کار ھے اور وہ الله کے ھاتھه ھے -

لغات جدیدہ

مولفه

مولانا السید سلیمان الزیدي

یعني : عربي زبان کے چار ھزار جدید، علمي، سیاسي تجارتي، اخباري اور ادبي الفاظ اصطلاحات کي محقق و مشرح ڈکشنري، جسکي اعانت سے مصر و شام کي جدید علمي تصنیفات و رسائل نہایت آساني سے سمجھه میں آسکتے ھیں، اور نیز الہلال جن جدید عربي اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھي کبھي کرتا ھے، وہ بھي اس لغت میں مع تشریح و اصل ماخذ موجود ھیں - قیمت طبع اعلی ۱ - روپیه ۴ آنه - طبع عام ۱ - روپیه - درخواست خریداري اس پته سے کي جاے :

منیجر المعین ندوہ، لکھنو -

تاریخ حیات اسلامیه

الهلال اور پریس ایکٹ

همت بلند دار که مردان روزگار
از همت بلند بجائے رسیدہ اند

استعینوا بالصبر و الصلوة !

فخر قوم، ھادي ملت، السلام علیکم و رحمة الله و برکاته، آج ابھي ابھي ھمدرد ملا، اور سب سے پہلے اسکے ضمیمه پر نظر پڑي جسمیں اول سرخي " الہلال سے ضمانت " نظر سے گذري، دیکھتے کے ساتھه ھي سناٹا سا چھا گیا، افسوس که الہلال بھي اس شمشیر براں سے نه بچا، مگر خیر، کچھه خوف نہیں، ھم نہیں سمجھه سکتے که اس آئے دنکي ضمانتوں اور ضبطیوں سے گورنمنٹ کا منشا کیا ھے ؟ کیا وہ ھمارے جذبات کو پامال کرنا چاھتي ھے ؟ کیا ھماري صداقت انتما زبان کو بند کرنا چاھتي ھے ؟ اگر یہي منشا ھے تو ھم بجاے دو ھزار کے دس ھزار کا ڈھیر گورنمنٹ کے ایوان حکومت کے آگے لگادیں گے لیکن اپنے سچے جذبات کے اظہار سے باز نه آئیں گے -

یه ضمانت الہلال سے نہیں لي جا رھي بلکه قوم سے لي جا رھي ھے، جو ان دو ھزار کے عوض انشاء الله دس ھزار پورے کردیگي، الہلال ایسي چیز ھے جسپر بجاے روپیه کے قوم اپني جان تک نذر کرنے کیلیے طیار ھے، پھر یه دو ھزار کیا بلا ھے ؟ آپ ضمانت دیدیجیے اور قوم آپ کے نذر کردیگي، اور اپنے حق گو زبان و قلم کو رکنے نه دیگي خدا ھمارے ساتھه ھے، یه دھمکیاں ھمارے سد راہ نہیں ھوسکتیں، میں پانچ روپه کي حقیر رقم اپنے الہلال محبوب پر سے نثار کرتا ھوں - امید که جناب شرف قبولیت عطا فرماکر ممنون کرم فرمائیں گے -

جناب کا ادنی نیاز مند

حسن مثنی رضوي

آج زمیندار اخبار نظر سے گذرا - طلبي ضمانت کا حکم بھي سنا - جب اس بلا سے آن عام اڈیٹر ونکو نجات نہیں ملي جو قدیم روش سے ھٹ کر نسبتاً راہ صداقت و حریت پر لگ گئے ھیں، تو بھلا الہلال کیونکر بچ سکتا تھا جو آج سات کروڑ مسلمانوں کے دل اپني مٹھي میں رکھتا ھے ؟ مگر خیر کسیوجه سے جلدي کرنا ممکن نه تھا اسلیے اب تک خاموشي رھي - اخر کار نادرشاھي حکم نے اپني قوت کي نمایش کر ھي دي - میں ایک غریب طالب العلم ھوں - دو وقت کے کھانے کے سوا اور کوئي متاع میرے پاس نہیں - دس البته ھے سو وہ آپ پر پہلے ھي دن نثار کر چکا ھوں - اسلیے ایک نہایت قلیل رقم ۸ - آنے کي پیش کش ھے - یه میں نے اپني ٹوپي خریدنے کیلیے بچا رکھي تھي - البته آن ھزارھا اخوان ملت سے جو الحمد لله که حلقه الہلال میں شامل ھیں، مستدعي ھوں که اپنے زباني دعوؤں کا آج کچھه ثبوت بھي دیں -

(احمد حسین طالب علم مشن اسکول بمبئي)

فان فاءت فاصلحوا بینهما بالعدل واقسطوا ٬ ان الله یحب المقسطین (۴۹ : ۱۰)	جب وہ باغي جماعت فرمان الہي کے طرف رجوع کرے توپھر باھم عدل و انصاف سے صلح کر لو ! اللہ صلح کرنے والوں کو دوست رکھتا ھے ۔

(حرب جوش) نے اس مہم سے فارغ ھوکر (حطي) کي طرف رخ کیا اور اوسکو شکست دي ۔ (حطي) نے پھر ایک بڑي فوج جمع کي اور (جدایه) میں آکر خیمه زن ھوا ۔ سلطان خود اسکے مقابله کو نکلا ۔ اور مظفر و منصور واپس آیا ٬ اسپر (حطي) نے مسلمانوں سے آخري انتقام لینے کي کوشش کي اور عزم کرلیا که اس فتح کے بعد ملک حبش کے کسي گوشه میں بھي کوئي کلمه گوے اسلام زندہ نه رھنے پاے ۔

سلطان نے بھي فوج کے اجتماع و اهتمام میں پوري قوت صرف کي اور آخر وہ ساعت آپہنچي جب کفر و اسلام کي دو قوتیں باھم ٹکرا گئیں ۔ کامل تین مہینے تـک اسلام کي تلوار برق بن بنکر ظلمت کفر کے بادل میں چمکتي رھي ۔ تیسرے مہینے پردۂ ابر چاک ھوا تو نظر آیا که حبشان کي اقلیم اسود٬ مقتولین کے خون سے یکسر سرخ ھے٬ (حطي) جان لیکر بھاگ گیا ھے٬ اور مسلمان مال غنیمت کے خزانوں کو باھم تقسیم کر رھے ھیں ! !

اسکے بعد سلطان نے ایک دوسرے انقطاعي معرکه کي طیاریاں شروع کیں اور عسا کر اسلام کي ایک ایسي جماعت کے ساتھه٬ جس سے بڑي کوئي جمعیت حبش میں علم اسلامي نے کبھي جمع نه کي تھي ٬ روانه ھوگیا ۔

(حطي) مقابله سے عاجز تھا ۔ پانچ مہینے تـک شہر به شہر آوارہ پھرتا رھا ۔ سلطان اوسکے پیچھے پیچھے تھا ۔ بالاخر سلطان مظفر ومنصور غنائم کثیر کے ساتھه دارالخلافت کي طرف مراجعت فرما ھوا ۔

اسکے بعد بھي ایک اور معرکۂ شدید و صعب پیش آیا ۔ مسلمانوں نے ۲۰ ۔ دن کي مسافت طے کرکے دھاوا کیا ۔ غنیم کي فوج تازہ دم تھي ٬ اور دونوں طرف جمیعت عظیمه صف آرا ٬ تاھم مسلمانوں نے ھزیمت نه اٹھائي ٬ اور ھر فریق دوسرے فریق کا بازو دبا کر ھٹ گیا ۔

سلطـان کي شہـادت

خانداني مناقشات قدیم حکومتوں کا جزو لاینفـک ھیں ۔ سلطان جمال الدین گھر سے باھر دشمنوں سے ھنگامه آرا تھا اور گھر میں اوسکے عم زاد بھائي اسکے لیے سازشوں کا دام بچھا رھے تھے ! چنانچه افسوس که سنه ۸۳۵ ۔ میں سات برس کي حکومت کے بعد بھائیوں کے ھاتھه سے شہید ھوا ٬ حالانکه دشمنوں کي تلوار سے اسے کوئي خوف نه تھا ! !

سلطان جمال الدین اپنے عہـد میں جمال چہرۂ اسلام اور رونق مجلس ملت تھا ۔ فتوحات کي کثرت اور رقبۂ حکومت کي وسعت میں اپنے پیشروؤں سے ھمیشه اقدم اور علم و فضل کا ھمیشه قدردان رھا ۔ اوسکے دربار میں فقہا و علما کا مجمع رھتا تھا ۔ عدل و انصاف میں وہ تعلیم اسلامي کا ایک صحیح اور کامل ترین نمونه تھا ۔

مسـاوات اسلامي

ایک عدیم النظیر مثال

اوسکي زندگي کا ایـک واقعه بھولنے کے لائـق نہیں ۔ وہ عدل و مساوات اسلامي کي ایک مثال جلیل و عظیم ھے ۔

ھم جب کہتے ھیں که اسلام کا نظام حکومت جمہوري ھے ٬ ھم جب کہتے ھیں که مساوات بین الناس اصـل نظام حکومت اسلامیه ھے ٬ ھم جب کہتے ھیں که عدل عمومي اساس بناے خلافت نبوي ھے ٬ تو اسپر مخالف کہتے ھیں که یه متاع عزیز تمھاري دکان میں کہاں ؟ یه مصنوعات و مخترعات تو یورپ کي نقل و محاکات ھیں ۔ لیکن اے غـریب مدنیۃ اسلامي ! اور اے ناآشناے حقیقت ملت حنیفه ! تجھے کیا بتائیں که ھمارے امانت خانوں میں اس جنس کي کتني فراواني ھے ؟ مدینه ٬ دمشق ٬ بغداد ٬ اور قرطبه کے افسانے تجھے کب تـک سنائیں ؟ اور دور خلافۃ اسلامیه کا مرقع مقدس تیرے لیے کیونکر نظر افروز ھو ؟ دیکھه ! وحشت زار افـریقه میں ٬ جسکا ھر باشندہ بیسویں صـدي کے یورپ کے نـزدیک احـقر خلق الله اور مستحق ھر ذلت و لعنت ھے ٬ ھم نے عدل و مساوات کي کیسي مثالیں پیش کي تھیں ؟

سنا ھوگا که امریکه کے حبشیوں کو فرزنـدان تہذیب سپید نے تیل چھـڑک چھڑک اسلیے زندہ جلا دیا تھا که اوسکے ایک بھائي نے ایک یورپین کو دنگل میں زیر کر دیا تھا ٬ خود افریقه میں تم نے سنا ھوگا که یورپ کي ایـک عظیم الشان اور مدعي تہذیب و مدنیت حکومت کے ایـک بہت بڑے جنرل نے ٬ ایک بوسیدہ لاش کي ھڈیوں کے مدفن کو اس جرم میں کھود ڈالا تھا که اوسنے اپنے وطن مقدس کي محافظت کي تھي !

لیکن اسي افریقه کے ایک گوشے میں چارسو برس پیچھے چلو٬ ھم تمھیں ایک دوسرا منظر دکھاتے ھیں ۔

سلطان جمال الدین کے ایک چھوٹے سے بچے نے کھیل میں اپنے ایک ھم عمر لڑکے کا ھاتھه توڑ دیا ۔ شہزادے کي شکایت ایک غریب لڑکے کے والدین کیا کرتے ؟ خاموش ھو رھے ۔ اتفاقاً کچھه دنوں کے بعد خود سلطان کو اسکي اطلاع ھوگئي ۔ بر سر دربار شہزادے کو قصاص کیلیے طلب کیا ۔ یه کیا عجیب اور ما فوق العادہ منظر تھا ! سلطان باپ تخت پر متمکن تھا ۔ مجرم فرزند سامنے کھڑا تھا ٬ غریب لڑکا اور اوسکے والدین دوسري جانب تھے ۔ سلطان نے قصاص کا حکم خود اپني زبان سے دیا ۔ امرا شفاعت و سفارش کیلیے اپني اپني جگه سے اٹھے ٬ مگر اس پیکر عدل نے صاف انکار کردیا ۔ خود اولیاء مدعي نے شہزادے کي معافي کا باواز بلند اعلان کیا ۔ اسپر بھي سلطان راضي نہوا ۔ بالاخر دربار کو اس منظر کي تاب نه رھي ۔ ھر طرف سے آواز گریه و بکا بلند ھوگئي ٬ سلطان سفارشوں کي صداؤں ٬ عفو و درگذر کي آوازوں ٬ اور گریه و بکا کے شور میں زنجیر محبت پدري کو توڑ کر آگے بڑھا ٬ اور خود اپنے ھاتھه سے قصاص لیا ! !

کس کیلیے ؟ ایک غریب لڑکے کیلیے ! کس سے لیا ؟ اپنے جگر گوشے اور اپنے جان و دل سے عزیز تر محبوب فرزند سے لیا ! !

آہ ! کوئي چیـز اوسکو اداے فریضـۂ مساوات اسـلامي سے نه روک سکي ! !

یورپ ! تو مساوات کا کس منہه سے مدعي ھے ٬ جب ایک سڑک کي راستي و کجي تجھکو رعایا کے خون سے زیادہ عزیز ٬ اور ایک پورے ملـک کي قیمت تیرے بازار مساوات میں ایک گورے انسان کے خون سے زیادہ گراں ھے ؟

شاھـان حبش کي موت و انقلاب

(حطي) اسحاق بن داود بن سیف ارعد ٬ سلطان جمال الدین کے عہد میں مرگیا ۔ یه واقعه سنه ۸۳۳ ۔ کا ھے ۔ اسکے بعد (اندر اوس بن اسحاق) بادشاہ ھوا ۔ چار مہینے کے بعد یه بھي مرگیا ۔ اسکي جگه پر اسکا چچا (ھربناي بن اسحاق) تخت نشین ھوا یه بھي چند مہینوں سے زیادہ زندہ نه رھا ۔ ان سب کے بعد اسحاق کا بیٹا (سلمون) بادشاہ ھوا اور آخر عہد تـک قائم رھا ۔

عسر و یسر، اوج و حضیض، اور صدق و کذب، سب لازم و ملزوم ہیں اور قوانین قدرت مقتضی ہیں کہ انسان دونوں کو آزمائے -

ہاں تاریخ عالم یہ بتاتی ہے کہ زمانہ کی گردش نے حامیان صداقت کو ہمیشہ چکر میں رکھا ہے -

صدق و کذب کے مقابلہ میں اگرچہ کوتہ بیں نظریں اس سطحی فتح کو جو انسانوں کی بد باطنی کے سبب سے کذب کو صداقت پر حاصل ہوتی ہے، دائمی جاننے لگتی ہیں، مگر ماضی کے واقعات اس کی تردید کرتے ہیں اور بالاخر سچی فتح صداقت ہی کو نصیب ہوئی ہے -

مصیبت و آزمایش دنیا میں صرف انسانی طبائع کی مستقل مزاجی، حقیقی شکر گزاری، اور سچی ہدایت کی ازمایش کے لیے ہوتی ہے -

مبارک ہے وہ شخص جو ایسی آزمایش میں پڑے، اور پھر قابل رشک ہے وہ ذات جو ایسی آزمایش میں سے کامیاب ہوکر نکلے - میں بذات خود ایسی گردش اور ایسی مصیبت کو نعمت عظمی سے تعبیر کرتا ہوں - اپنے لیے ہمیشہ اسی امر کا خواہشمند ہوں اور اسی لیے آپ کو بھی بحیثیت ایک مخلص کے ہمیشہ اس قسم کی مصیبتوں اور اس قسم کی آزمائشوں میں پھنسا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں - قومی جذبات کا پاکیزہ درد وہ درد ہے، جس کی لذت سے شاید ہی کوئی انسان واقف ہوکر گریز کرے - میں تو ایسے درد کو خدا سے چاہتا ہوں -

دنیا اعتباری ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شے ہی مختلف موقعوں کے لیے حسن و قبح ثابت ہوئی ہے - پا بہ زنجیر ہونا اور قید بھگتنا صرف جرم و گناہ کی پاداش کے لیے ہوتا ہے اور اسی لیے اس کو عوام نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، مگر وہی زنجیریں ایک حیثیت سے قابل زینت زیور تصور ہوتی ہیں، جبکہ انسان اپنے فرائض دین اور واجبات قومی کے لیے پا بہ زنجیر، طوق بہ گلو، اور بالاخر مگر سب سے مبارک، سربر دار ہو -

ہلال نکلا - بدر بنا، گہن لگا، تھوڑی دیر رہیگا، مگر ہلال پھر ہلال ہوکر عروج اختیار کریگا - انشاء اللہ - مجمع دلی ہمدردی ہے - میں اپنی طرف سے چھہ روپیہ چھہ آنہ کی ناچیز رقم خدمت والا میں پیش کرتا ہوں!

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میں بھی فوراً تار دیتا مگر وہ چھہ آنہ کے پیسہ بھی ضائع ہوتے دیکھکر اسی رقم میں شامل کردیے گئے -

آپ کا مخلص خادم

احقر - ایڈیٹر افغان - پشاور

السلام علیکم - اخبار زمیندار سے معلوم ہوا کہ الہلال سے بھی ۲ - ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے، اسکے معنی یہ ہیں کہ تمام پیروان کلمۂ توحید سے ضمانت مانگی گئی ہے - مبلغ ایک روپیہ کی حقیر رقم آج ارسال خدمت ہوگی - یقین رکھیے کہ آپکی کوششیں بیکار نہیں گئیں - وہ اپنا کام پورا کرچکی ہیں اور اب ان باتوں سے کچھہ نہیں ہوتا -

(احمد علی بی - اے)

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

شہداء کانپور اعلی اللہ مقامہم !

اللہ اللہ ! ایہا المسلمون !

سنگ را دل خوں شود از نالہاے زار من
این دل فولاد تو یک ذرہ سوزاں کیر نیست ؟

یہ ان یتیم اور بیواؤں کی درد بھری آواز کی فغاں سنجی ہے جنکو کانپوری شہدا اپنی ابد الآباد مفارقت کا صدمہ دے کر جام شہادت نوش فرما گئے اور ان کیلیے یک شبینہ نان جویں اور ہفت روزہ ستر پوشی کا سامان بھی نہ چھوڑ گئے - بلکہ ان کے رہے سہے معدود معاون جو دن بھر مزدوری کرکے شام کو پیٹ پال لینے کا کوئی ذریعہ بہم پہنچا سکتے تھے، وہ بھی اسی رنج و غم میں بجرم دیوانگی طوق و سلاسل پہن کر محبوس پڑے ہیں!

زین مصیبت قوم را بادیدۂ پرخون نگر
گر ندیدستی سحاب خوں چکاں را بر زمیں

اب انکے بچوں کی آہ و زاری اور بیکس بیوہ اور بے بس ماؤں کی بیقراری کا سننے والا بجز اس ذات برحق کے کون ہے ؟

مسلمانو! خدارا ہوش میں آؤ، اپنے جذبات اسلامی کا اثر دکھاؤ! قوت ایمانی کا ثبوت دو! تم مسلمان ہو، تمہارے دلوں سے نعرۂ اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی رہی ہیں، تمہارے ہاتھوں نے دنیا کو مسخر کرلیا تھا، تمہاری ہمدردیوں نے اعدا کے دلوں میں جگہ کرلی تھی، اور تمہاری فیاضیاں ضرب المثل ہو چکی ہیں - ابھی ابھی اس گئے گذرے زمانہ میں بھی یونیورسٹی اور جنگ طرابلس و بلقان میں اپنی پھٹی جیبوں سے کرم و بخشش کا شاہانہ ثبوت دے چکے ہو:

اے کہ بودی افتخار دین و دنیا پیش ازیں
داستانت یاد دارد ہم زمان و ہم زمیں

پھر کس خوف، کس بے حمیتی، اور کس بے حسی نے تمکو کانپوری مظلوموں کی اعانت سے روک دیا ؟ گورنمنٹ تو تمکو ان ہمدردیوں سے نہیں روکتی - قانون جایز حقوق کے طلب کرنے سے مانع نہیں ہوتا - طلب و استدعا کے ہاتھہ قطع نہیں کیے جاتے - منصف حکام ان ہمدردیوں سے برہم نہیں ہوتے - پھر کیا تم اپنی مساجد و معابد کی حرمت برقرار رکھنا نہیں چاہتے ؟ کیا اپنے حقوق کی پامالی پر تمکو تاسف نہیں ہوتا ؟ کیا مظلوم اور بے قصوروں کی اعانت تمہارے ملک میں جایز نہیں ؟ فبای حدیث بعد اللہ و ایاتہ یومنون ؟

فخر قوم مسٹر مظہر الحق جیسے فداے قوم سے ہمدردی، سبق لو اور اپنی زندگی کا ثبوت دو:

شیر شو، شیرانہ در صحراے شیران پاے نہ،
مرد شو، مردانہ پند ناصحان را گوش دار!

ہندوستان میں سات کرور مسلمانوں کی آبادی ہے، اگر ایک پیسہ فی نفر کا اوسط رکھہ کر بھی کانپوری مظلوموں کی عزاداری کیجاتی تو (۱۰,۹۳,۷,۵۰) دس لاکھہ ترانوے ہزار سات سو پچاس روپیہ جمع ہو سکتا تھا! حالانکہ تخمینۂ اخراجات صرف دو ڈھائی لاکھہ بتایا جاتا ہے جو ایک چوتھائی آبادی مسلمانان ہند بھی پورا کرسکتی ہے - کیا ہم ایسے گئے گذرے کہ دین الہی کے ایسے اہم بالشان کاموں میں ایک ایک پائی چندہ کا بھی اوسط پورا ہونا ہم سے مشکل پڑ گیا ؟ یاد رہے کہ یہ ارس آزادی کی پہلی منزل ہے جس میں چل کر بیٹھا کانپور اپنے حقوق دو تم گورنمنٹ سے طلب

من از آں حسن روز افزوں که یوسف داشت ' دانستم
که عشق از پردهٔ عصمت بروں آرد زلیخا را

مولانا المعظم

مبارک هو که الهلال کے حسن و جمال و صدق مقال نے باوجود اپنے مخصوص اثر اور قوت و عظمت کے ' اسدرجه سحر کاري کي که بالاخر گورنمنت عالیه تاب صبر نه لاسکي - البته یه عجیب بات ہے که صرف دو هزار روپیه هي میں اوس سے سردست راضي هورهي ہے ! حضرت آپ تو ازاد هیں - پهر بقول سعدي :

قرار درکف ازاد گاں نه گیرد مال
نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال

آپکي جیب تو خالي هوگي مگر ناظرین الهلال یقیناً علي قدر مراتب اس رقم کے ادا کرنے میں ذرا بهي تامل نه فرمائینگے - آج هندوستان میں اس سرے سے اُس سرے تک لاکهوں عشاق الهلال پهیلے هوے هیں - قصبوں اور دیهاتوں تک میں اسکے سیکڑوں جان نثار موجود هیں' روپیه تو کیا شے ہے' جان تک پیش کرنے کیلیے حاضر هیں - ابهي یه خبر اچهي طرح مشتهر نهیں هوئي ہے - خدا را جلد اپنے اراده سے مطلع فرمائیے اور عجلت کیساتهه گورنمنت اور الهلال میں رشتهٔ محبت مستحکم کرا دیجئے -

خوشا وقتے و خرم روزگارے که یارے برخورد از وصل یارے

والسلام

مظہر الحق نعماني - ردولوي

افتخار المسلمین ' رأس الموحدین حامي اسلام ' مرجع خواص و عوام' ادام الله مجدکم !

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - همدرد سے معلوم هوا که الهلال سے بهي دو هزار روپیه کي ضمانت طلب کیگئي ہے - یه سنکر جو صدمه میرے قلب معزوں پر هوا - اوسکے تشریح خارج از تحریر ہے - الله تعالی جناب کو حوادث ارضیه و سمائیه سے همیشه محفوظ رکهے ! آمین - جو اصلاح جناب نے گمراهاں بادیهٔ ضلالت کي بذریعه الهلال فرمائي ہے ' اور جس خوش اسلوب پیرایه میں قران کریم کے حقائق و معارف سیاسیه سب سے پهلي مرتبه قوم کے سامنے پیش کیے هیں ' اوسنے غافلونکو بیدار' جاهلونکو هوشیار' اور بے دینونکو دیندار بنا دیا ہے ' اور اسکي خدائي روکو اب کوئي روک نهیں سکتا - اونکے دلونمیں ایک پائدار حرکت آزادي کي پیدا هوگئي ہے -

مولانا - آپنے اپنے اس طرز عمل سے قلوب مسلمین میں وه وقعت او وعظمت پیدا کرلي ہے جسمیں دوسرونکو کم حصه ملا ہے - و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء

محمد اسحاق مدرس مدرسه اسلامیه
از قصبه لاهر پور - ضلع سیتا پور

اخبار زمیندار میں یه دیکهکر که آپسے بهي ضمانت طلب کي گئي ہے ' طبیعت کو جس درجه صدمه پهنچا ' عرض نهیں کرسکتا - صاف صاف کیا کهوں ؟ بس دعا ہے که خداوند کریم گورنمنت پر اور هم سب پر رحم فرمائے - اب وه ایسے لوگوں پر متوجه هونے کي آخري غلطي کر رهي ہے ' جنکے ایک اشارهٔ چشم کے کروروں انسان منتظر هیں !

میري یه لفظي همدردي هي نهیں ہے - اپني حیثیت کے مطابق عملي خدمت گذاري کرنے کیلیے بهي جان و دل سے حاضر هوں -

---

مجهے معلوم نهیں که الهلال کے ناظرین کا دائره کسقدر وسیع ہے ؟ تاهم سیلوں ' برما ' افریقه ' عدن ' اور هنگ کانگ تک اسکے اوراق لوگوں کے هاتهوں میں دیکهے گئے هیں - میرے طرف سے یه تحریک درج اخبار فرما دیجیے که هم ناظرین اسکو اپنا دیني فرض تصور کرتے هیں که رقم ضمانت اپني جیبوں سے ادا کردیں ' اور آئنده بهي جب کبهي ضرورت هو تو چند لمحوں کے اندر روپیوں کے ڈهیر لگادیں - ناظرین الهلال سے درخواست ہے که وه اپني حیثیت کے مطابق رقوم اعانت دفتر الهلال میں بمد ضمانت بهیجدیں گے -

همدرد و کامریڈ کے ضمانت فنڈ میں بهي دفتر زمیندار کو پیشتر بهیج چکا هوں -

نیاز مند سعید حسن بي - اے - ایل - ایل - بي

طلبي ضمانت کا حال معلوم هوا - میرے خیال میں جس دن آپنے اپنا مقدس رساله نکالا تها ' اوسي دن سے اس حکم کے متوقع هونگے - مگر امید ہے که یه حکم بلکه اسي قسم کے صدها احکام اپکے اُن ارادوں کیلیے جو ارادهٔ الهي کے ماتحت هیں' پر کاه کے برابر بهي وزني ثابت نهونگے - ۸ - روپیه ضمانت فنڈ میں پیش کرتا هوں امید که قبول فرمائیں گے -

پانچ روپیه ٹونک سے بهي اپکے خدمت میں روانه کیے جا چکے هیں -

حسن مرتضی رضوي (امروهه)

تیغوں کے سایه میں هم پلکر جواں هوے هیں
خنجر هلال کا ہے قومي نشان همارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نهیں هم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں همارا

یا مولانا

السلام علیکم ' مبارک هیں آپ لوگ - نه معشوق کي نظر عنایت سے بهي محروم نهیں ' اور پهر قوم میں وه رتبه نه بڑے بڑونکو نصیب نهیں ' میں کهه نهیں سکتا که مجهے کسقدر خوشي هوئي جسوقت که مینے زمیندار میں یهه دیکها که سر جیمس مسٹن صاحب کا کاري مگر تفریح بخش وار آپکے دل کو بهي مجروح کر دیگا انشاء الله ائنده فتح و نصرت کي اس کو ابتدا سمجهیے (ا - ا - ه علوي قیس) - از کاکوري - لکهنؤ -

---

خدا جناب کو اپنے مقدس ارادوں میں کامراني نصیب کرے اور مصائب روزگار کے مقابله میں فتح و نصرت عطا فرمائے ! آپ کے لیے میري طرف سے تلقین صبر و استقلال کي تو هوبهو ایسي هي مثال ہے ' جیسي آفتاب کو شمع دکهانا ' یا دریا کے آگے رواني کے معنے بیان کرنا ' لیکن پهر بهي دو چار الفاظ طبیعت کے اصرار سے حوالهٔ قلم کیے دیتا هوں -

مگر حیران هوں که کیا لکهوں اور کس پیرایه میں اپنے مافي الضمیر کا اصلي نقشه کاغذ پر کهینچوں ؟ تلاطم جذبات سلسلهٔ خیالات کو قائم رهنے نهیں دیتا ' اور پرواز تخیل اظهار مطلب سے مانع ہے جب سے میں نے طلبي ضمانت کا حال سنا ہے ' سوچ رها هوں که آپ کو مبارکباد دوں یا قوم سے اظهار همدردي کروں ؟ ایسے زنده افراد قوم کي موجودگي پر فخر کروں یا اپني شومي قسمت پر ماتم ؟ لیکن جانتا هوں که یه جو کچهه هوا ہے ' کوئي نئي بات نهیں - مشاهدات روزانه اِس امر کي تصدیق کرتے هیں که دنیا کي تمام هستیاں اپني اپني ضد کي بدولت قائم هیں' حیات و ممات '

محمد حسین دکنی ' اور مولوی غیاث الدین رامپوری کی سند دوں ؟

اسکے بعد آپ " واقعات " کو " دلایل " کے معنی میں استعمال کرتے ہوے لکھتے ہیں :

" افسوس ہے کہ بہار عجم وغیرہ اس وقت سامنے موجود نہیں ورنہ غالباً " بقید صفحہ و سطر " میں بتا سکتا کہ فارسی کے متعدد لغت نویسوں نے حظ کو لذت و مسرت کے معنی میں استعمال کرنے کی " افسوس ناک غلطی " کی ہے "

" عظیم الشان بہار عجم " کے نہ ملنے پر آپ کو جو افسوس ہے ' اسمیں مجھے آپ سے ہمدردی ہے ' مگر ساتھہ ہی خود غرضانہ اسکی خوشی بھی ہے کہ اگر خدا نخواستہ دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کی یہ تیغ بے امان آپکے ہاتھہ آجاتی تو نہیں معلوم میری معروضات کی مسکین ہستی کا کیا حال ہوتا ؟

پھر لطف یہ ہے کہ آپ " بقید صفحۂ و سطر " بتلا دیتے ' اور اسکے بعد غالباً قرنوں اور صدیوں تک کیلیے " حظ بمعنی لذت " کا اسم ثبوت سرزمین لغات فارسیہ و اصطلاحات علمیہ میں نصب ہوجاتا !! و ذلک مبلغہم من العلم !

اسکے بعد دلائل و اسناد کی ایک عظیم الشان صف رو نما ہوتی ہے جسکے سرخیل حلقۂ حضرت " غیاث اللغات " ہیں اور انکے پیچھے پیچھے علامۂ پامر ' مولانا رینکس ' محقق استین گاس ' فارسی لغات کی موت و حیات کا سررشتہ سنبھالتے ہوے تشریف لا رہے ہیں ' اور سب کے آخر میں خود جناب ہیں ' جو فن لغت کی اس مہیب نمایش کے بعد مجھے دعوت غور و فکر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں :

" غور فرمائیے کہ یہ " اہل لغت " نہ صرف حظ کو لذت کے معنے میں استعمال کرتے ہیں بلکہ اس سے جتنی تراکیب پیدا کرتے ہیں ' اُن سب میں بھی حظ کے معنے لذت اور " صرف لذت " کے لیتے ہیں " !

جب آپکی واقفیت کا یہ حال ہے تو ارباب علم انصاف کریں کہ اب میں کیا کہوں ؟ آپ کو کون سمجھاے کہ کسی فارسی لغت کا نولکشوری پریس میں چھپنا ہی دلیل وقار نہیں ہے ' اور نہ اسمیں آپکے حسب مطلب حظ کے لفظ کا ملجانا مستند ہونے کا کوئی ثبوت - اپ غالب کے " ایک " شعر پر معترض ہیں ' جس نے (قاطع برہان) لکھکر ہمیشہ کیلیے ہندوستانی لغت نویسوں کی آبرو مٹا دی ' مگر مسکین ٹیک چند کے نہ ملنے پر آپکو افسوس ہے ' اور پورا یقین ہے کہ اگر (بہار عجم) کسی طرح میسر آجاتی تو " بقید صفحہ و سطر " بتلاکر آپ اس بحث کا خاتمہ کردیتے - حالانکہ جہاں (محمد حسین دکنی) کو کوئی نہیں پوچھتا ' وہاں (ٹیک چند) کا نام لینا ایک ایسی بات ہے ' جو صرف آپ ہی سے ممکن تھی -

" بہار عجم " کے نہ ملنے کے " افسوس " کے بعد " خوش قسمتی " سے غیاث اللغات آپکی " میز " پر نکل آتی ہے - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

" خوش قسمتی سے غیاث البتہ میز پر موجود ہے اور اسکی عبارت یہ ہے .... "

افسوس ہے کہ آپکی اس " خوش قسمتی " میں بھی مجھکو " بدقسمتی " سے خلل انداز ہونا پڑیگا - میں پوری ذمہ داری کے ساتھہ آپکو بتلانا چاہتا ہوں کہ غیاث اللغات کا نام فارسی لغات کی بحث میں لینا نہایت تمسخر انگیز ہے - استدلال تو بجاے خود رہا ' کوئی فارسی دان شخص اپنی میز پر اسکو جگہ دیکر آپکی طرح خوش قسمت ہونا بھی پسند نہیں کریگا -

اسکے بعد آپنے چند انگریزی لغات کا حوالہ دیا ہے - یہ حوالے تمام پچھلے حوالوں سے بھی بڑھکر افسوس ناک ہیں - آپ کو اردو سے تو اتنی ہمدردی ہے کہ عربی لغات کے ذکر پر متاسف ہوتے ہیں اور لکھتے ہیں :

" اس سے زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ خود اردو بولنے والوں کو اردو لغات کی تحقیق کے لیے عربی لغات کی جانب رجوع کرنا پڑے "

رجوع تو کسی نے نہیں کیا تھا - لیکن بہر حال آپکو اسپر افسوس ضرور ہے - پھر خدا را مسکین فارسی پر بھی رحم کیجیے ' جسکی لغات کیلیے باوجود ہزاروں دواوین و کلام شعراء فرس کے ' آپ ہمیں (پامر) کی چوکھٹ پر ناصیہ فرسائی کی دعوت دے رہے ہیں - محض اس حق کی بنا پر کہ " وہ کیمبریج میں عربی کے پروفیسر ہیں " !!

اِن مباحث میں آپکی معذوری واضح ہے ' تاہم ایک غلطی تو آپکا ادعائی اصرار ہے ' اور پھر دوسری غلطی ثبوت کیلیے لاحاصل کوشش کرنا - اسی کا نتیجہ ہے کہ آپنے اپنے طریق اثبات و استدلال میں اُس سے زیادہ افسوس ناک غلطی کی ہے ' جو موضوع بحث میں آپ کرچکے ہیں -

اغلاط استدلال

ایک شے ہے دعوا اور ایک چیز ہے استدلال - آپنے دونوں میں غلطیاں کیں - آپ فرماتے ہیں کہ حظ بمعنی لذت اصطلاحات علمیہ میں صحیح ہے ' اور پھر دلائل پیش کرتے ہیں - اپکے دعوے کی نسبت عرض کرچکا ہوں - لیکن اس سے زیادہ غلطیاں آپکے طریق استدلال نے پیدا کردیں :

(۱) آپنے یہ غلط اصول قائم کردیا کہ اردو کی عام بول چال اصطلاحات علمیہ میں مستند ہے -

(۲) آپنے ضمناً فرہنگ آصفیہ کو اردو لغات کی بحث میں قابل استناد قرار دیا ' حالانکہ (مصنف فرہنگ معاف رکھیں) اسے یہ حیثیت حاصل نہیں -

(۳) پھر اس غلط فہمی کا دروازہ کھولدیا کہ لغات فارسی کی بحث میں غیاث اللغات کی سند معتبر ہے - اسکا نتیجہ یہ نکلے گا کہ لوگ بلا تکلف غیاث کا حوالہ دینا شروع کردینگے اور پھر دوبارہ اس لغوی ایجی ٹیشن کا ارباب فن کو مقابلہ کرنا پڑیگا جو مرحوم غالب نے (قاطع برہان) لکھکر اپنے سامنے آمادۂ پیکار پایا تھا -

(۴) اس سے بھی بڑھکر ظلم اکبر یہ کیا کہ فارسی لغات کی بحث میں انگریزی کی فارسی لغات کو مستند قرار دینے کی بدعۃ سیئۂ کبیرہ کی بنیاد رکھی ' جو فی الحقیقت ایک اشد شدید " فتنۂ لغویہ " ہے اور جو اگر چل نکلا تو اردو اور فارسی زبان کا بھی مذہب و اخلاق کی طرح خدا حافظ !

پس مجھکو جو اس تفصیلی تحریر کی ضرورت ہوی تو صرف اصل بحث ہی کے متعلق ازالۂ اغلاط کا خیال محرک نہ تھا ' بلکہ زیادہ تر یہ خیال کہ آپکے طریق استدلال کے اغلاط نے اصل غلطی سے بڑھکر چند غلطیاں اور پیدا کردی ہیں ' اور وہ ایسی ہیں کہ اگر انکو ظاہر نہ کیا جاے تو لغات و زبان کے متعلق ایک اصولی غلط فہمی میں لوگ گرفتار ہوجائیں گے - اگرچہ واقف کاروں کیلیے انکی غلطیاں بالکل واضح و غیر محتاج انکشاف ہیں -

پس ضرور ہے کہ اس حصۂ بحث کے متعلق میں یہ ظاہر کردوں کہ :

(۱) غیاث اللغات کوئی مستند لغت نہیں - اسکا حوالہ فارسی لغات کے مباحث میں بیکار ہے -

مراسلۃ و مناظرۃ

الفتنۃ اللغویۃ !

حظ و کرب یا لذت و الم ؟ (۱)

ما لهم بذلك من علم ان يتبعون الا الظن (۵۳ : ۳۰)

(۲)

اسکے بعد آپ لکھتے هیں :

" اگر آپ کے اصول کو وسعت دي جاے کہ هر اُردو لفظ کي " تحقیق " اس زبان کے لغت سے کرني چاهیے جس سے وہ ایا هے تو اردو کے پاس باقي کیا رهجاتا هے ؟ "

آپنے " تحقیق " کا لفظ لکھا هے - اورگو میں نے اس اصول کي طرف کہیں اشارہ نہیں کیا مگر واقعي هر لفظ کي " تحقیق " تو اُسي زبان کي لغت هي سے کرني پڑیگي ' جس سے وہ آیا هے - یہ تو ایک قدرتي اور ناگزیر امر هے - لیکن میں سمجھتا هوں کہ غالباً یہاں آپکا مقصود " تحقیق " نہیں ' بلکہ " صحت استعمال " اور " جواز استعمال " هے - جلدي میں آپ تحقیق کا لفظ لکھہ گئے هیں -

پھر یہ کیسي عجیب بات هے کہ آپ عام الفاظ اور مخصوص اصطلاحات علمیہ میں فرق کرنے سے اپنے تئیں مقصر ظاهر کر رهے هیں' حالانکہ اگر آپ چاهیں تو اس فرق کو محسوس کرنا کچھہ مشکل نہیں - میں ابتدا سے کہہ رها هوں کہ اردو کے عام الفاظ کا سوال نہیں بلکہ اصطلاحات علمیہ کا هے - میں نے کہیں یہ اصول پیش نہیں کیا کہ هر مہند لفظ کا استعمال اُسي وقت صحیح هو سکتا هے جبکہ وہ اپنے اصلي زبان کي لغت سے بھي اُن معاني میں صحیح ثابت هو جاے - میري گذارش تو صرف " اصطلاحات علمیہ " تک محدود هے اور اسي لیے " مثنوی زهر عشق اور علم النفس " کا سوال آپکے سامنے پیش کر چکا هوں - آپ سنتے هیں ' میرے سوال کو دهراتے هیں ' اسکو " ایک نا قابل انکار حقیقت " قرار دیتے هیں مگر پھر جواب نہیں دیتے ! فیصلہ هو تو کیونکر ؟

گوش اگر گوش تو و نالہ اگر نالۂ من
انچہ البتہ بجاے نہ رسد' فریاد ست !

[بقیۂ مضمون صفحہ ۱۷ کا]

کر سکوگے اور اپني حریت و آزادي کا سچا ثبوت بہم پہنچا سکوگے - اگر اس وقت تم نے اپني حیات طیبہ کي کوشش نہ کي تو پھر اپنے آپ کو همیشہ کیلیے زندہ در گور سمجھو - ایسي آزادي وحریت پسندي کے زمانہ میں بھي خاموش رهے تو پھر خاتمہ هے -

گر نہ گردد قوم ما بیدار ازین خواب گران
روے اسایش نہ بیند تا بہ روز واپسین

مظہر الحق نعماني ردولوي
ضلع بارہ بنکي

آپ نے جس نکتۂ علم اللسان کي طرف اشارہ کیا هے اور پھر خود بخود میري " حیراني " کي علاج فرمائي پر متوجہ هوے هیں' میں اسکو دو مرتبہ خود وکیل میں لکھہ چکا هوں ' جبکہ چند الفاظ عربي و انگریزي کي بحث چھڑ گئي تھي

اِن دلائل و براهین واضحہ و بینہ کے بعد آپنے اِس بحث کا خاتمہ کر دیا هے اور عدالت برخاست هوگئي - چنانچہ آپ لکھتے هیں :

" اصل مسئلہ ختم هوگیا "

گر یوں هي تو قاعدہ اچھا ٹھہر گیا

اگر کسي " مسئلے کے ختم کرنے " کا یہي طریقہ هے کہ اصلي فیصلہ طلب امور کو نذر تجاهل و تغافل کر کے اختتام بحث کا اعلان کر دیا جاے ' تو پھر بحث میں صرف وقت کرنے سے کہیں بہتر خاموشي و اعراض هے - هم کو کوئي شخص مجبور نہیں کرتا کہ هم بولیں - لیکن اگر بولیں گے تو پھر بات کرنے والوں هي کي طرح بات کرني پڑیگي -

میں نے اس بارے میں جو کچھہ لکھا تھا اسکو گذشتہ نمبر میں چھہ دفعات کے اندر عرض کرچکا هوں - مسئلے کے " خاتمے " کا یہ حال هے کہ اُن میں سے کسي ایک امر کے متعلق بھي آپنے غور نہیں کیا اور جتنا کچھہ کیا ' اسکا بھي یہ حال هے کہ وہ گویائي پر خاموشي کي ترجیح و تقدم کي ایک مثال تازہ سے زیادہ نہیں !

* * *

اس بحث سے فارغ البال هوکر آپنے " حظ " کو بمعني مفروضۂ لذت فارسي سے ثابت کرنا چاها هے - حالانکہ پہلي بحث کي طرح یہ موضوع بھي آپکے بس کا نہ تھا اور آپکے لیے اور نیز هر اُس شخص کیلیے جو آپکے سي حالت رکھتا هو ' یہي بہتر هے کہ وہ اُن امور میں دخل نہ دے جنسے نا واقف هے -

میں همیشہ اپني معروضات میں بحث کے اُن پہلوؤں سے نہایت احتراز کرتا هوں ' جنسے مخاطب کي واقفیت یا علم کے متعلق کوئي مخالف خیال پیدا هوتا هو کہ یہ طبائع کو رنجیدہ اور بحث کو مقصد سے دور کردینے والي باتیں هیں - اور اسي بنا پر " حظ و کرب " کے بارے میں بھي میں نے با وجود ضرورت کے اس سے احتراز کیا ' لیکن آپ کا لا حاصل اصرار بڑھتا جاتا هے اور اس سے ضمنا زبان اور فارسي لغات کے متعلق نہایت سخت غلط فہمیاں اوروں کے لیے پیدا هوجانے کا خوف هے - اسلیے اب مجبوراً عرض کرتا هوں کہ آپ اُن کاموں میں کیوں پڑتے هیں جنکي نسبت نہ تو آپ کو علم هے اور نہ واقفیت ؟ میں نے (حظ) کے متعلق غالب کا ایک شعر لکھدیا تھا ' اور صرف اسلیے کہ اتفاقاً اُس وقت یاد آگیا - کوئي لفظ سند یا استدلال کا وهاں نہ تھا - اسپر آپ متعجب هوکر لکھتے هیں :

" اور انکے ثبوت میں غالب کا " ایک " شعر پیش کرنا آپ کافي سمجھتے هیں ' جس میں حظ کو حصے کے معني میں استعمال کیا گیا هے "

میں نے بطور سند کے تو لکھا نہیں تھا - کیونکہ ایک ایسي بات لکھہ رها تھا ' جس سے آپکو مستثنی کردینے کے بعد هر فارسي داں واقف هے - لیکن اگر اسکو تسلیم بھي کر لیا جاے تو آپکے اس " ایک " پر زور دینے کا مطلب بالکل سمجھہ میں نہیں آتا - کیا آپکا مطلب یہ هے کہ اس موقعہ پر دو چار سو شعروں کي ضرورت تھي ؟ اگر غالب کا شعر پیش نہ کروں تو کیا ٹیک چند بہار '

[۲]

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں سہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں سنسنی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی نہ چاہے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....
.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار پائے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی محنت شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں پھر کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا بنتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے کئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - ٹائیفر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چتہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

شیخ عبدالقادر خاں - محلہ غرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹ ماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

اِنکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

برالساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے -

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی یعنی ہو یا سادی - خون جانا بند ہو کر مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

(٢) اتنا هي نہیں بلکہ بہار عجم وغیرہ لغات جو آجکل چھپکر شائع ہوگئے ہیں ' قطعاً غیر معتبر' تمسخر انگیز' اغلاط سے مملو' اور نا قابل استناد ہیں - جن حضرات کي ان کتابوں پر نظر ہے ' اور جنہوں نے وہ مباحث دیکھے ہیں جو " برہان قاطع " کي اشاعت کے بعد تحریر میں آے' نیز اُن رسائل پر بھي نظر ڈالي ہے' جو ان لغات کي حمایت میں مثل موید البرہان ' ساطع برہان ' تیغ تیزتر' قاطع قاطع ' وغیرہ وغیرہ لکھے گئے ' اور پھر قاطع برہان کے اُس دوسرے ایڈیشن کو بھي دیکھا ہے جو (درفش کاویاني) کے نام سے شائع ہوا تھا؛ ان سے یہ امر پوشیدہ نہیں -

(٣) یورپ کے بعض مستشرقین نے جو لغات لکھي ہیں انکا حوالہ بہ حیثیت سند لغت کے بالکل غیرمعتبر ہے - عام طور پر مستشرقین فرنگ کا یہ حال ہے کہ وہ مشرقي علوم و السنہ کے متعلق بعض اپنے مخصوص مباحث علمیہ میں نہایت مفید و نادر مطالب پیدا کرلیتے ہیں جن پر خود اس زبان کے بولنے والوں کو دسترس نہیں ' لیکن اسکے یہ معني نہیں ہوسکتے کہ لغات و ادب کي بحث میں انکي سند معتبر ہو -

اب صرف دو مطلب باقي رهگئے - اصل مبحث' اور مصطلحات علمیہ کے متعلق جو چند سطور آپنے مضمون کے آخر میں لکھے ہیں - سو انکي نسبت آیندہ نمبر میں عرض کرونگا کہ یہ ایک مفید اور نتیجہ خیز مبحث ہے اور اسکو اخر تک پہنچانا ضروري -

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

تفصیل اُس رقم کي جو جناب ارمان صاحب بریلوي نے شاہجہانپور سے بھیجي تھي' اور جو گذشتہ نمبر میں درج ہوچکي ہے -

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب عبد الخالق صاحب	•	•	٥
جناب عبد الاحد ارمان صاحب	•	•	٥
جناب ایضاً از متعلقین خود	•	•	٢
ایضاً زکات وصدقۃ الفطر	•	•	٣
جناب سراج الدین صاحب	•	•	٤
جناب مولوي محمود حسن صاحب	•	٨	٢
مختر صاحبہ ایضاً	•	٥	٢
صدقۃ الفطر جناب مولویصاحب موصوف	•	٨	•
جناب احمد یار خانصاحب	•	•	٣
جناب منشي سید احمد صاحب	•	٤	٢
جناب منشي عبد الستار صاحب	•	•	٢
جناب مولوي عبدالباري صاحب	•	•	٢
جناب سید عابد حسین صاحب	•	•	٢
جناب مولوي رفیع الدین صاحب	•	•	٢
جناب ڈاکٹر نعیم الله خانصاحب	•	•	٢
جناب حافظ فداحسین خانصاحب	•	•	١
جناب سید حسین شاہ صاحب	•	•	١
جناب حکیم ولایت حسین صاحب	•	•	١
جناب منشي منظور احمد صاحب	•	•	١
جناب منشي عبد الغالي صاحب (زکاۃ)	•	•	١
جناب منشي عبد الماجد صاحب	•	•	١
جناب منشي عبد الحمید خانصاحب	•	•	١
جناب سید رضا علي صاحب	•	•	١
جناب نبي احمد خانصاحب	•	•	١
جناب سید عاشق علي صاحب	•	•	١
جناب ڈاکٹر محمد حسن صاحب	•	•	١
جناب عنایت حسن صاحب	•	•	١

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب ولي الله خانصاحب	•	•	١
جناب شفقت حسن صاحب معنوي	•	•	١
جناب شیخ امام بخش صاحب		•	١
جناب بہاري صاحب	•	١٠	•
جناب حافظ علي حسن صاحب	•	٨	•
جناب حبیب الله خانصاحب	•	٨	•
جناب برکت علي صاحب	•	٨	•
اہلیہ منشي برکات احمد صاحب	•	٨	•
جناب والدہ صاحبہ عبد الاحد صاحب	•	٨	•
جناب اکرام الله صاحب	•	٨	•
معرفت جناب سعادت علي صاحب	٦	٨	•
جناب وزیر خانصاحب	•	٨	•
جناب بابو مجید احمد خانصاحب	•	٨	•
جناب منشي حکمت یاز خانصاحب	•	٨	•
جناب سید انور احمد صاحب	•	٤	•
جناب نیاز احمد صاحب	•	٤	•
جناب ننھے بیگ صاحب	•	٤	•
جناب احمد بخش صاحب	•	٤	•
جناب عزیز صاحب	•	٤	•
امۃالحبیب صاحب	•	٤	•
جناب والدہ عزیز صاحب	•	٤	•
جناب علي احمد خانصاحب	•	٤	•
جناب مسیح الله خانصاحب	•	٤	•
جناب محبوب خانصاحب	•	٤	•
جناب چاند خانصاحب	•	٤	•
جناب ڈاکٹر یعقوب خانصاحب	•	٤	•
مدرسہ نسواں - شاہ آباد	٩	٤	•
جناب امجد علي صاحب	•	٤	•
جناب مولا بخش صاحب	•	٤	•
جناب میاں جان خانصاحب	•	٤	•
جناب ظہور احمد صاحب	٦	٣	•
جناب سید کرامت علي صاحب	•	٣	•
جناب سید فضل امام صاحب	•	٢	•
جناب سید بشارت علي صاحب	•	٢	•
جناب سید شرافت علي صاحب	•	٢	•
جناب الٰہي ملا زمہ عبد الاحد	•	٢	•
جناب منشي احمد حسن صاحب	•	٢	•
از فرزندان حافظ علي حسین صاحب	•	٢	•
جناب ہدایت شاہ صاحب	•	٢	•
جناب ممتیاز خانصاحب	•	٢	•
جناب ہدایت الله صاحب	•	٢	•
جناب کریم الله صاحب	•	٢	•
جناب سدن صاحب	•	٢	•
جناب مظفر حسین صاحب	•	٢	•
جناب مولوي تراب علي صاحب	•	٢	•
جناب اکرام الله صاحب	•	٢	•
جناب انعام الله صاحب	•	٢	•
جناب اسد علي صاحب	•	٢	•
جناب حمید الله خانصاحب	•	٢	•
جناب بشیر الدین صاحب	•	٢	•
جناب نبي بخش صاحب	•	٢	•
جناب منیر خانصاحب	•	٢	•
جناب زمان خانصاحب	•	٢	•
جناب سعادت علي صاحب	•	٢	•
جناب نظیر خانصاحب	•	٢	•
جناب منہر	•	٢	•
جناب حمید الله صاحب	•	٢	•
جناب اسمعیل بیگ صاحب	•	٢	•

باقي آیندہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۳ | کلکتہ : چہار شنبہ ۷ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۱۵

Calcutta: Wednesday, October 8, 1913.

فہرست

شذرات

کچھہ دنوں سے مشہور تھا کہ پوشیدہ طور پر ایک جلسے کی طیاریاں ہورہی هیں جو دهلي میں منعقد هوگا - اسکے صدر هزهائینس نواب صاحب رامپور هونگے ' اسمیں مسلمانوں کو تعلیم دی جاے گی کہ بغاوت (جو وہ کر رہے هیں) اچھی بات نہیں گورنمنٹ کے وفادار رهیں تو بہتر ہے -

هموا بمالم ینالوا !

معتبر اشخاص کی روایت سے معلوم هوا تها اصل مقصد جلسہ دو باتیں هیں :

(۱) بعض اسلامی جرائد کی مخالفت -

(۲) مسٹر محمد علی اور سید وزیر حسن صاحب کے سفر کی عدم اهمیت کا اعلان -

خاص رقعے چھاپے گئے تھے - حاذق الملک حکیم اجمل خاں ' نواب حاجی محمد اسحاق خاں ' انریبل مسٹر شاهد حسین بیرسٹر ایٹ لا ' اسکے خاص ارکان و اساطین انجام بتلاے گئے هیں اور قلب کے اندرونی جوش ' اور بیرونی القاء ' دونوں اجزاء معرکہ سے اس معجون وفاداری کی ترکیب کی اطلاع ملی ہے - ونحن نحکم بالظواهر -

بعض اشخاص کو میں نے جلسے کے حالات کے متعلق تار دیے مگر انهوں نے وقت کے بعد اطلاع دی !

بہرحال ۲ - اکتوبر کو بارہ بجے دهلي میں جلسہ منعقد هوا - نواب صاحب رامپور اسی وقت آے اور شریک مجلس هوے -

لیکن جلسے سے زیادہ جلسے کی روداد پر اسرار ہے -

کلکتہ میں ۳ - کی صبح کو میں نے (انگلش میں) دیکھا تو اسمیں ایک تار جلسے کے متعلق شائع هوا تها ' اور اسکے شاندار

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کولي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا

(منیجر)

[۳۹]

دهلـــي میـــں غـــدر

سے پہلے تیموري تاجدار اور اسکے خاندان کي کیا شان تهي - اور غدر کے بعد کیا هوگئي - پهولوں کي سیج پر سونے والي شهزادیاں ظلم و ستم کے کانٹوں پر کیونکر سوئیں - اُنکے معصوم بچوں نے کس کس کے طمانچے کهائے بهادر شاه غازي اور انکے بال بچوں پر کیسي کیسي بپتائیں پڑیں - شهنشاه هند کے بیٹوں اور نواسوں نے دهلي کے بازاروں میں کسطرح بهیک مانگي - اسکے سچے اور چشم دید تصے مضامین خواجه حسن نظامي میں بکثرت جمع کیے گئے هیں - یه مجموعه ڈهائي سو صفحه کا هے - جسمیں مضامین غدر کے علاوه اور بهي بہت سے دلچسپ مضمون خواجه حسن نظامی کے هیں - قیمت صرف ایک روپیه -

اگر هندوستان میں انگریزی چراغ گل هو جائے

خدا نخواسته حکومت کا نهیں بلکه انگریزوں کي پهیلائي هوئي نئي روشن کا چراغ اگر گل هوجائے اور اهل هند اپنے قدیمي تمدن اور پراني روشني کے اصول کو اختیار کرلیں تو اسوقت نئي روشني کي بولتي هوئي تاریخ لسان العصر اکبر اله آبادي کے کلام میں جوں کي توں مل جائیگي - کلیات اکبر کا یه لا جواب مجموعه دو حصوں میں همارے هاں موجود هے - قیمت تین روپیه آٹهه آنے -

محدث گنگوهي کي گرفتاري

عارف و فاضل حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوهي رحمة الله علیه غدر کے زمانه میں کیونکر گرفتار هوئے اور اُنپر کیا کیا گزري سکا ذکر انکي نئي سوانح عمري میں هے- یه کتاب نهیں هے حقائق و معارف کا عظیم الشان خزانه هے با تصویر دونوں حصے معه محصول ۲ روپیه آٹهه آنه - اسرار مخفي بهید - ۴ آنه ترکي فتح کی پیشین گوئیاں قیمت دو پیسه - دل کي مراد قیمت ۱۰ آنه - سول کی عیدي قیمت ۲ آنه   یه سب کتابیں دفتر حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائیے -

مولانا ابوالکلام ایڈیٹر الهلال

کي لکهي هوئي اردو زبان میں سرمد شهید کي پہلي سوانحعمري جسکي نسبت خواجه حسن نظامي صاحب کي راے هے که باعتبار ظاهر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئي جمع نهیں کرسکتا اور باعتبار معاني یه سرمد کي زندگي و موت کي بحث هي نهیں معلوم هوتي بلکه مقامات درویشي کا ایک مسلسله اور البیلا خطبه نظر آتا هے - قیمت صرف ڈهائي آنے -

انیـــسوا لے انـقـــلابات

کے معلوم کرنیکا شوق هو تو حکیم جاماسپ کي نایاب کتاب جاماسپ نامه کا ترجمه منگا کر دیکهیے جو ملا محمد الواحدي ایڈیٹر نظام المشائخ نے نهایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا هے - پانچهزار برس پهلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کي بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکهي گئي تهیں وه سب هو بهو پوري اتریں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکه کربلا - خاندان تیموریه کا عروج و زوال وغیره وغیره قیمت ڈهائي آنے -

منیجر

رساله نظام المشائخ و درویش پریس دهلي

[۳۶]

خضـــاب سیـــه تـــاب

همارا دعوی هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ' اُن سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاویگا هم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بهورے یا سرخي مائل هوتے هیں - خضاب سیه تاب بالوں کو سیاه بهونرا کردیتا هے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں - خضاب سیه تاب اُسي قیمت میں اسقدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي هے - خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے - دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکهنے میں آتي هیں ' اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے - خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي ' اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے ' اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بڑهتا جاتا هے ' اور دو چند قیام کرتا هے - بلکه پهیکا پڑتا هي نهیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هیں - خضاب سیه تاب سے بال نرم اور گنجان هوجاتے هیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائیگا که اسوقت تک ایسا خضاب نهیں ایجاد هوا - یه خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے - نه باندهنے کي ضرورت نه دهونیکي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ایک روپیه زیاده کے خریداروں سے رعایت هوگي - محصول ڈاک بذمه خریدار - ملنے کا پته :

کارخانه خضاب سیه تاب کٹرا دل سنگه - امرتسر

انجمن دفاع مطابع و جرائد هند

INDIAN PRESS ASSOCIATION.

گذشته اشاعت میں میں نے ایک افتتاحیه کے ذریعه اس تجویزکو پیش کیا تھا - اس هفتے نہایت کثرت سے اسکی نسبت مراسلات و مکاتیب ادارۂ الہلال میں پہنچی هیں اور جن میں سے بعض مشاهیر ملک و اکابرین ملت کی هیں - میں ائنده انکا اقتباس شائع کرونگا - کیونکه اس سے اندازہ کیا جاسکے گا که پریس ایکٹ کے بیجا تشد دات نے ملک میں کس درجه بے چینی اور تشریش پیدا کردی ہے اور مطابع و جرائد کے دفاع کا خیال کس قدر بر وقت اور عام خواهش کے مطابق تھا که بمجرد اعلان ' هر طرف سے صداؤں نے اٹھکر اسکا ساتھه دیا !

(اغاز عمل)

میں نے سب سے پہلے یه تجویز انریبل (بابو سریندر و ناتھه بینرجی) اور (بابو موتی لال گھوش) ایڈیٹر (امرتا بازار پتر کا) کے سامنے پیش کی - میں نہایت متشکر و ممنون هوں ان دونوں بزرگان ملک اور مشہور اعیان مطابع کا ' جنہوں نے هر طرح اعانت و شرکت کا وعدہ فرمایا ' اور با وجود پوجا کی عام تقریب کے اپنا قیمتی وقت دینے کیلیے آمادہ هوگئے -

هم کو ایک ایسی مجلس قائم کرنی ہے جو عام اور وسیع هو - جسمیں وہ بد بختانه و نا مبارک تفریق نهو جو هندو مسلمانوں کے سوال کی صورت میں هرجگه پیدا کی جاتی ہے - جس میں ملک کے هر حصے سے ارباب مطابع و جرائد شریک هوں اور کوئی حصه ایسا باقی نه رہے جہاں کے پریس کے قائم مقام اسمیں نہوں - پھر اسکا ایک مرکزی مقام هو اور اسکی شاخیں تمام صوبوں میں قائم هو جائیں - یه بصورت آل انڈیا ایسو سی ایشن کے بھی هو اور بصورت پراونشیل جماعت کے بھی -

اسکے لیے باهمی مشورۂ و مبادلۂ آرا کی ضرورت ہے اور نہایت وسیع پیمانے پر تعاون و اشتراک عمل کی - پس هم مجوزین نے اپنا فرض یه سمجھا ہے که اپنی تجویز کو کاغذ کے صفحوں سے ایک وسیع اجتماع تک پہنچا دیں ' پھر تمام امور کا فیصله وهی اجتماع کرلیگا -

چنانچه اسی غرض سے ۲ - اکتوبر کو دو بجے ایک جلسه انڈین ایسو سی ایشن کے هال میں قرار پایا - اسکا اعلان گو ادارۂ الہلال سے کیا گیا مگر ایڈیٹر الہلال کے علاوہ چار دیگر وقیع ترین اخباروں کے ایڈیٹروں کے بھی اسکے نیچے دستخط تھے - باتفاق عام (انریبل بابو سریندر و ناتھه بینرجی) صدر جلسه منتخب هوے اور کافی غور و مباحثه کے بعد طے پایا که پوجا کی تعطیل کے بعد ائنده نومبر میں ایک عظیم الشان جلسه کلکته میں منعقد کیا جاے اور وہ تمام امور مہمه کے متعلق وسائل و ذرائع عمل اختیار کرے -

اسکے بعد اس جلسے کے اهتمام و انتظام کیلیے حسب ذیل اشخاص کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی :

(۱) انریبل بابو سریندر و ناتھه بینرجی - ایڈیٹر (بنگالی)
(۲) بابو کرشنو کمار متر ایڈیٹر (سنجیونی)
(۳) بابو موتی لال گھوش ایڈیٹر (امرتا بازار پتر کا)
(۴) مولوی مجیب الرحمن صاحب ایڈیٹر (مسلمان)
(۵) مولوی محمد اکرم صاحب ایڈیٹر (محمدی)
(۶) ایڈیٹر (بھارت متر)
(۷) ابو الکلام ... ایڈیٹر (الہلال)

(تعویق کار)

استثنا یه سب کی خواهش تھی که جہاں تک ممکن هو جلد کام شروع کردینا چاهیے - لیکن ایک بڑی دقت پوجا کی بڑی تعطیل کی وجه سے پیش آگئی ہے - جن حضرات نے اس موسم میں کلکته کو دیکھا ہے ' انکو معلوم ہے که یه وقت تمام بنگالیوں کیلیے سال بھر میں ایک خاص وقت تفریح و محافل اور سیر و [illegible] کا هوتا ہے - تمام دفاتر سرکاری بند هوجاتے هیں - ریلوے کمپنیاں بھی نصف کرایے کی رعایت کردیتی هیں - اکثر لوگ شہر سے باهر چلے جاتے هیں ' اور جو لوگ رهتے هیں انہیں اپنے مراسم تقریب اور محافل تفریح و نشاط سے مہلت نہیں ملتی -

پس اسلیے تقریباً نا ممکن ہے که اس زمانے میں کوئی کارروائی یہاں کی جا سکی - پھر یه بھی ہے که خط و کتابت اور اعلان و اشاعت کیلیے بھی جلسے سے پہلے کافی وقت ملنا چاهیے - اسلیے نومبر سے پہلے جلسے کا انعقاد یوں بھی موزوں نه تھا

بہر حال امید ہے که یه جلسه اپنے مقصد مہم کیلیے ایک کامیاب آغاز عمل ثابت هوگا اور الله تعالی کا فضل هر حالت میں مطلوب - مندرجۂ صدر کمیٹی کا انتخاب عارضی ہے - وہ صرف انعقاد جلسه تک ہے - اسکے بعد مجوزہ کانفرنس کا اجلاس تمام امور مہمه کا فیصله خود کرلے گا -

(ایسوسی ایشن کی ضرورت)

آج ملک کا یه حال ہے که اگر اسے ایک جسم فرض کیجیے تو اس جسم کا کوئی حصه زخم سے خالی نہیں - یکسر زخموں کا ایک پیکر خوں چکاں ہے ' جسمیں سر سے لیکر پانوں تک ٹیس اور ٹپک کے سوا کچھه نہیں ہے !

درد ہے جاں کی عوض هر رگ و پے میں ساری
چارہ گر هم نہیں هونے کے جو درماں هوگا !

قومی و ملکی زندگی کی کوئی شاخ ایسی نہیں جو تمام تر محتاج عمل ' و فغاں سنج اعانت نهو - علی الخصوص مسلمانوں کیلیے تو یه ایک اشد شدید دور مصائب و ابتلا ہے - انکی همت و عزم اور استقلال و غیرت کیلیے اس سے بڑھکر آزمایش کا موقعه کبھی نہیں آیا - جو مرثیه خوان ملت همیشه " آخری وقت " کہکر غافلوں کو ڈرایا کرتے تھے ' غالباً انکا مقصود یہی وقت تھا - وہ هندوستان سے باهر دیکھتے هیں تو اسلامی ممالک کا هر گوشه ماتم کدہ نظر آتا ہے اور حیران رهجاتے هیں که کس کس فریاد پر کان دھریں ' اور کس کس کی مصیبت پر آنسو بہالیں ؟ خود هندوستان کے اندر دیکھیے تو قدم قدم پر ضرورتیں متقاضی ' مصائب فریادی ' شدائد فغاں سنج ' اور عزائم کیلیے آزمایش در پیش - ابھی تعلیم سے ابھی وہ فارغ نہیں هوے ' کوئی با قاعدہ سیاسی تحریک گویا شروع هی نہیں هوی ' مسلم یونیورسٹی کی طرف سے دل ٹوٹ چکے هیں ' ندوہ کا خاتمه سامنے ہے - باهر کے چندوں کی فہرستیں اب تک کھلی هوی هیں - لاکھوں مہاجرین کی خانماں بربادی کے مناظر سامنے هیں اور دار الخلافۃ اسلامی پر ابتک امن و صلح کا دور شروع نہیں هوا -

ان سب پر مستزاد حادثۂ فاجعۂ کانپور ' جسکے زخم نے تمام پچھلے زخموں کی ٹیس بھلا دی - ابتک اسکی مسجد مقدس کے محراب و منبر اپنی حالت زار پر مرثیه خوان هیں ' اور زندان مصائب کے اندر ایک سو چھه فرزندان اسلام هیں ' جنکے هاتھوں میں اس جرم پر هتکڑیاں پہنا دی گئی هیں که انہوں نے تعمیر مسجد مقدس الہی کیلیے ۳ - اگست کو اینٹیں چنی تھیں !

خدا گواہ که گر جرم ما همیں عشق ست
گناہ کبر و مسلمان بجرم ما بخشند !

هماری مصیبتوں کی یه ایک فہرست خونین ہے جو نظروں کے سامنے ہے ' اور آلام و غموم کا ایک حصار تاب گسل ہے جس نے چاروں

عنوانات کي ترتيب ميں دفتر انگلشمين کے غير معمولي زحمت اٹھائي تھي - بعد يہي تار ديگر اخبارات ميں بھي بھيجا گيا اور در اصل يہ وہ " سرکاري " اطلاع تھي جو جلسے کے طرف سے دي گئي تھي -

ليکن اسکے بعد هي چار بجے (امپائر) نکلا اسکے نامہ نگار نے اپنے مشاهدات کے مطابق جو تار بھيجا تھا ' اس ميں شائع هوا تو يہ صبح کے تار سے بالکل مختلف تھا اور سرے سے جلسے کي تکميل و برهمي هي کے متعلق دونوں ميں اختلاف تھا -

اسکے بعد ادارۂ الهلال ميں مخصوص اطلاعات پہنچيں - انريبل سيد رضا علي کا تار شايع هوا - دهلي اور لاهور کے معاصرين کے نامہ نگاروں نے حالات شايع کيے - يہ سب اس " سرکاري " اطلاع سے بالکل مختلف بل متضاد تھے ' جو ۳ - کي صبح کو اخبارات ميں پہنچي تھي -

جلسے کي کار روائي " سرکاري " اطلاع ميں يہ بيان کي گئي هے کہ بالاتفاق هزهائنس نواب صاحب رامپور صدر صاحب هوے اور انہوں نے ايک تحرير پڑهي - اس تحرير کا خلاصۂ امور يہ تھا :

(۱) بعض اسلامي اخبارات کو اس طرف متوجہ کرنا چاهئے کہ وہ " معتدل اور مائل بہ صلح لہجۂ " اختيار کريں -

(۲) حادثۂ ' کانپور کے متعلق موجودہ حالت کا خاتمہ کرديا جاے ميں پسماندگان شہدا کيليے لوکل گورنمنت سے وظايف مقرر کرادونگا

(۳) اس بارے ميں اگر گورنمنت کے ساتھ صلح اميز رويۂ اختيار کيا جاے تو يقيناً مسلمانوں کي جائز خواهشوں پر حکام پوري توجہ کرينگے -

اسکے بعد انريبل مياں محمد شفيع ' انريبل سيد رضا علي ' مستر حامد علي خاں ' نواب مزمل الله خان وغيرہ نے تقريريں کيں ' اور مندرجہ ذيل رزوليوشن پاس هوا ؛

" يہ جلسہ صدر کي پيش بہا نصيحت کو پسند کرتا اور ان ضروريات کي اهميت کو تسليم کرتا هے اور مناسب سمجھتا هے کہ هندوستان کے تمام حصوں سے مسلمانوں کے قائم مقاموں کا ايک باضابطہ جلسۂ منعقد کيا جاے جو ان امور کي تکميل کيليے تدابير اختيار کرے "

مزيد براں قرار پايا کہ هزهائينس نواب صاحب کسي قريبي تاريخ ميں مجوزہ جلسے کا انتظام کريں چنانچہ انہوں نے سر راجہ صاحب محمود آباد کو تار ديا هے کہ وہ اس جلسے کا سکريٹري هونا منظور کريں -

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا هے کہ روداد صحيح نہيں ' اور جن حضرات نے اسکي تصنيف و تدوين کي زحمت گوارا فرمائي هے ' کاش وہ سمجھتے کہ غلط بياني اور اخفاے حقيقت کي معصيت سے نہ تو دنيا ميں کاميابي خريدي جا سکتي هے اور نہ اس چادر ميں ناکامي چھپائي جا سکتي هے -

(امپائر) اور اسکے بعد کي متواتر اطلاعات نے اس شان تبرقع و حجاب آرائي کو چند گھنٹوں سے زيادہ مہلت نہ دي ' اور بالاخر تمام واقعات لوگوں کے سامنے آگئے -

سب سے پہلي بات فيصلہ طلب يہ هے کہ يہ جلسہ جن اغراض سے کيا گيا تھا ' وہ عمل ميں لاے جا سکے يا نہيں ؟ اور جلسہ تکميل تک پہنچا يا برهم هوگيا ؟

اس روداد کے پڑهنے سے معلوم هوتا هے کہ جلسہ پوري طرح کامياب هوا ' جس اتفاق راے سے صدارت کي کرسي پر نواب صاحب بيٹھے تھے ' بالکل ويسے هي اتفاق راے سے يہ رزوليوشن بھي پيش هوا اور پاس هوا ' اور گويا اس رزوليوشن کا پيش کرنا هي جلسہ کا مقصود اصلي تھا ' جسکے حاصل کرنے ميں کوئي دقت پيش نہ آئي -

چنانچہ رزوليوشن پر تقرير کرنے والوں کي جو فہرست دي گئي هے ' اسميں مسلسل نواب مزمل الله خاں ' مستر حامد علي ' اور انريبل سيد رضا علي کے نام دے گئے هيں -

مگر اصل حقيقت اس کے بالکل متضاد هے ' جيسا کہ اب سب کو معلوم هوگيا هے - يہ جلسہ اس ليے منعقد نہيں هوا تھا کہ نواب صاحب کے نصائح و وصايا لوگوں کو سنا دئے جائيں اور پھر ايک آئندہ جلسے تجويز کرکے جلسہ ختم هو جاے ' بلکہ اسليے کہ اسي جلسے کو تمام مسلمانان هند کا قائم مقام جلسہ قرار ديکر انکے ليے ايک پوليٹکل نظام عمل تجويز کيا جاے - بعض اخبارات کے خلاف رزوليوشن پاس هوں - مستر محمد علي کي
کيا جاے اور لوگ پکاريں کہ اب نواب صاحب رامپور کو انگلستان تشريف ليجانا چاهيے -

مگر ان تمام باتوں ميں سے ايک بات بھي نہو سکي - انريبل سيد رضا علي اور ايک خاص جماعت بغير بلاے جلسے ميں پہنچ گئي تھي - انہوں نے نہايت زور سے اس جلسے کي مخالفت کي اور ثابت کيا کہ محض چند رؤسا کا جلسہ تمام قوم کا قائم مقام نہيں هو سکتا - اگر ايک بھيڑ کسي مقام پر خوش پوشاکوں کي جمع هو جاے تو وہ قوم کي نائب نہيں هو سکتي - جلسے کے انعقاد سے پہلے بھي اسلامي اخبارات ميں مخالفت کي صدائيں اٹھ چکي تھيں - نتيجہ يہ نکلا کہ مخالفت کا مقابلہ نہيں کيا جاسکا اور ايک دوسرے جلسے کي تجويز کا اعتراف کيا -

اسلامي اخبارات کي مخالفت ميں کوئي کارروائي نہو سکي مستر محمد علي اور سيد وزير حسن کے متعلق پوري کار روائي ميں ايک لفظ بھي نظر نہيں آتا - نواب صاحب رامپور کي اسلامي نيابت اور سفر انگلستان کو تو گويا ارباب جلسہ نے بالکل بھلا هي ديا تھا -

ان حالات سے بغير کسي بحث کے ثابت هوتا هے کہ جو جلسہ تجويز کيا گيا تھا ' وہ منعقد نہو سکا ' اور قبل اسکے کہ اپنے مقصد اصلي تک پہنچے درهم برهم هو گيا -

اب رهي يہ بات کہ جلسے کي ناکامي کے بعد جو کار روائي کي گئي ' اسکا کيا حال هے ؟ مجوزہ جلسے کا خيال کيسا هے ؟ نواب صاحب کے نصائح و وصايا کس عالم ميں نظر آتے هيں ؟ تو ان کي نسبت آئندہ لکھيں گے -

البصائر

افسوس کہ البصائر شوال سے جاري نہو سکا - نئي مشينيں جو منگوائي گئي تھيں ' انکے ليے مکان زير تعمير تھا - اول تو اسميں دير لگي - پھر مشين روم بن گيا تو مزدور وغيرہ کے لگنے ميں دير هو رهي هے - پرچا کي تعطيل کي وجہ سے دفاتر بند هيں - اميد هے کہ ذيقعدہ ميں پہلا نمبر ضرور نکل جائيگا -

(منيجر بصائر)

مسلم گزٹ لکھنؤ

(۲)

اس واقعه کے دو پہلو تھے :

(۱) گورنمنت کے ایک حاکم نے مالک مسلم گزٹ کو اسکے لیے مجبور کیا یا نہیں که وہ ایڈیٹر کو علحدہ کردے ؟

(۲) مالک مسلم گزٹ کا مولوی صاحب سے رویه اور ادعاء حریت و حق پرستی کا حشر -

سب سے پہلے امر اول کی نسبت غور کیجیے - پھر سمجھه میں نہیں آتا که آنریبل مسٹر برن کو کیونکر سمجھایا جاے که لفظ " جواب " کا جو مطلب انھوں نے اپنے ان عجیب و غریب جوابات سے ظاهر کیا هے ' وہ اس مطلب سے بالکل مختلف هے جو هر زبان کی لغت میں مسطور هے ' اور هر زبان کا بولنے والا یقین کرتا هے - سوال کا منشا یه تھا که مجسٹریت نے مالک مسلم گزٹ پر ایڈیٹر کی علحدگی کیلیے زور ڈالا یا نہیں ' اور ڈالا تو کس قانون کی بنا پر ؟

اسکا جواب صرف یہی هوسکتا تھا که یا تو وہ واقعه سے انکار کریں یا اسکی وجه بتلائیں ' مگر وہ کہتے هیں که " سوال میں پورے واقعات نہیں دکھلائی گئے " پھر بتلاتے هیں که وہ " پورے واقعات " یه هیں که مالک مسلم گزٹ کی ایک تحریر کا ترجمه موجود هے - لیکن اس تحریر کا وجود خود اس امر کی علانیه شہادت دیتا هے که مالک مسلم گزٹ اور مسٹر فورڈ میں ایڈیٹر کی علحدگی کا تذکرہ آیا هے اور وہ کوئی تحریر اس سے لکھواکر اپنے قبضه میں لے رهے هیں - یه اس بات کے ثبوت کیلیے کافی هے که مسٹر فورڈ نے مالک مسلم گزٹ پر زور ڈالا ' کیونکه اگر ایسا نه هوتا تو یه تحریر وجود هی میں کیونکر آتی ' اور ڈسٹرکٹ مجسٹریت کی میز سے صعود کرکے کونسل هال کی میز تک کیونکر مرتفع هوتی ؟

اسکے علاوہ خود اس تحریر هی میں یه جمله بصراحت موجود هے که " آپکی تجویز کے مطابق " میں ایڈیٹر کو علحدہ کیے دیتا هوں - پھر اسکے بعد اس امر کے ثبوت کیلیے اور کیا باقی رهجاتا هے که مسٹر فورڈ نے مالک مسلم گزٹ پر اس بارے میں زور ڈالا تھا ؟

البته بعض الفاظ هیں جنکے ... همیشه ایسے موقعوں پر ایک خاص اصطلاح کے ماتحت آجاتے هیں ' اگر کوئی حاکم کسی بارے میں نہایت هی سخت زور ڈالے اور اپنے اقتدار سے کام لے ' تو اسکا نام یہاں کی اصطلاح میں " راے " اور " خواهش " سے زیادہ نہوگا - کوئی حاکم اپنے حاکمانه اقتدار سے کام لیکر کیسی هی سخت مداخلت کرے ' لیکن مداخلت کا نام همیشه یہاں " مشورہ دینے " کے هیں -

پھر سوال یه هے که اس تحریر کے پیش کرنے کے بعد وہ کون سا جواب تھا جو انریبل سید رضا علی کو ملگیا ؟ اسکے بعد بھی تو یه سوال بدستور باقی هے که ڈسٹرکٹ مجسٹریت نے کس قانون کی بنا پر ایسا کیا ؟

اس تحریر نے بالکل پردہ اٹھا دیا - لطف یه هے که خود انھوں نے هی پردہ اٹھایا جنسے امید بالکل برعکس تھی - واقعه یه معلوم هوتا هے که جس ملاقات میں مالک مسلم گزٹ سے علحدگی کیلیے کہا گیا هے اور جس کی صحیح و اصح خبر مجھے ملی تھی ' اسی ملاقات میں یه تحریر بھی لکھوالی گئی' تا که نادان و کمزور مالک مسلم گزٹ اچھی طرح پھنس جاے -

هر حاکم کو جسے قانون نے عدالتی اختیار دیے هوں ' پورا حق حاصل هے که جس کسی پر چاهے ' مقدمه قائم کرے ' . اور پھر جوڈیشل اور ایگزیکٹیو اختیارات کی یک جائی کی وجه سے جس طرح چاهے اسکا فیصله بھی کردے - لیکن یه اختیار تو اب تک قانون کی مجلدات میں درج نہیں کیا گیا هے که وہ کسی شخص کو بلا کر غیر با قاعدہ اور غیر قانونی طور پردهمکاے اور اس سے وہ کرانا چاهے جو قانون وقت بھی نہیں کرسکتا ؟

ایڈیٹر کو بھی بعض حالتوں میں مثل پرنٹر و پبلیشر کے سزا دی جا سکتی هے ' لیکن مجبور کرکے دفتر سے نکالا نہیں جاسکتا - اسکی مثال بد بختی سے مسلم گزٹ هی نے قائم کی -

معاملے کا دوسرا پہلو مالک مسلم گزٹ کے متعلق هے ' اور افسوس هے که انکے ساتھه همدردی کرنے کا پبلک کو کسی طرح مشورہ نہیں دیا جاسکتا - وہ ایک طرف حریت و صداقت اور جاں نثاری و فدویت کے اظہارات سے لوگوں کو طرح طرح کی توقعات میں مبتلا کرنا چاهتے تھے ' دوسری طرف اس تحریر میں نہایت ذلت اور عاجزی کے ساتھه اپنے قصوروں کیلیے هاتھه جوڑ رهے هیں ' اپنے تئیں ایڈیٹر کے آگے عاجز بتلاتے هیں ' اور لکھتے هیں که میں تعمیل حکم اور معذرت خواهی کیلیے طیار هوں !

کچھه مضائقه نه تھا اگر انکا اصلی خیال یہی هوتا - کوئی حرج نه تھا اگر وہ ازادانه نکته چینی کے مخالف هوتے - اعتدال اور احتیاط کا ملحوظ رکھنا کوئی قابل اعتراض و تذلیل بات نہیں هے - لیکن ایسی حالت میں ضرور تھا که وہ اپنے تئیں حکم کے اثر سے ازاد رکھتے اور اپنے طور پر جو چاهتے کرتے - انکو فوراً هر ایسی خواهش کے جواب میں صاف صاف کہدینا تھا ' که اگر آپ مقدمه قائم کرنا چاهتے هیں تو شوق سے کیجیے - جب اس کام کو اختیار کیا هے تو کب تک عدالت کے نام سے کانپیں گے ؟ لیکن آپکو اسکا کیا حق هے که مجھسے تحریر لکھوالیں ' میرے انتظامی امور میں دخل دیں' اور کسی شخص کو مجبور کریں که وہ لکھنو چھوڑ کر چلا جاے ؟

مسلم گزٹ غالباً آجکل میں بالکل بند هوجائیگا مگر ان حالات کے بعد اسکا بند هو جانا هی بہتر هے - قوم کی ازادی و حق پرستی کی تحریک میں اگر جان هے تو اسے اسطرح کے سیکڑوں اخبار کے بند هونے کی ذرہ برابر پروا نہیں - یه واقعات ... اسکے که اسکی یادگاروں میں تعداد کا اضافه کرتے رهیں ' ... نہیں ڈال سکتے -

یہاں تک لکھه چکا تھا که معلوم هوا ' مسلم گزٹ بند هوگیا ہے اور ایک ماتمی اور الوداعی تحریر شائع کی گئی هے جس میں لکھا هے که هم مجبور هیں - هم نے جو کچھه اپنی اس تحریر میں لکھا تھا جو کونسل کے جواب میں دکھلائی گئی ' اور پھر جو کچھه اخبار میں لکھا ' اسمیں کوئی تناقض نہیں - حکم کا دباؤ اظہار حق سے باز رکھتا هے اور خوشامد هم سے بن نہیں آتی وغیرہ وغیرہ - پس اسکے سوا چارہ نہیں که اخبار بند کردیں - انا لله و انا الیه راجعون -

مسلم گزٹ اگر بند کردیا گیا تو بہت سے اخبار نکلتے هیں اور بند هوتے هیں' اور هر زندگی کیلیے موت کسی نه کسی وقت آنی هی هے - مگر افسوس یه هے که مسلم گزٹ تو بند هو گیا لیکن اپنی جگه اپنی ایک ایسی مہلک نظیر چھوڑ گیا جس کے نقصان کا کوئی اندازہ نہیں کیا جاسکتا -

بہتر تھا که مسلم گزٹ نه نکلتا ' کیونکه اسکی اشاعت سے جس قدر فائدہ هوا تھا ' اس سے زیادہ اسکے مرض الموت سے نقصان پہنچا '

طرف سے گھیرلیا ہے - پھرکس کس زخم پر پٹي باندہ ھیں ' اور کس کس مرض کیلیے نسخۂ شفا لکھوائیں ؟

تن همه داغدار شد پنبه کجا کجا نہي ؟

تاهم اگر غور کیجیے تو اِن تمام زخموں کے لیے کوئي ایک مرھم ھوسکتا ہے تو وہ یہي انجمن "دفاع مطابع و جرائد ھند" کي تاسیس ہے - مسلمانوں میں جو نئي زندگي اور بیداري گذشته تین سال کے اندر پیدا ھوگئي ہے اور پھر توفیق الهي نے تنبه و اعتبار کے مسلسل و پیهم اسباب فراهم کرکے اسکو اس درجه تک پہنچا دیا ہے که کسي کے وھم و گمان میں بھي نه تھا ' وھي صرف ایک رشتۂ امید ہے جو اِن تمام مایوسیوں میں امید کا چراغ روشن کرتي اور یقین دلاتي ہے که یه سفر بغیر کسي منزل مقصود تک پہنچاے نہیں رھیگا ' اور ھجوم آلام و مصائب کے اس شب تاریک ' بیم موج اور گرداب حائل میں کبھي نه کبھي ساحل مراد نظر ھي آجایگا وما ذلک علي الله بعزیز !

لیکن یه آثار حیات ' یه علائم تیقظ و بیداری ' یه حرکت و ... مقصود ' یه جد و جہاد حق و صداقت ' اُسي وقت تک ہے ' جب تک که افکار و آرا کو فرصت نشر و اعلان ' اور مطبوعات و جرائد کو حریت اشاعات و اظہارات حاصل ہے - جب تک سوتوں کو جگایا ' اور بے خبروں کو ھشیار کیا جاسکتا ہے ' جس وقت تک صدائیں کھل کر بلند ھو سکتیں ' اور قلم بغیر کسي مراقبۂ مستبدۂ حق و صداقت کا ساتھ دیسکتا ہے -

لیکن اگر پریس کي آزادي کا خاتمه ھوگیا جیسا که ھورھا ہے تو پھر نه تو اصلاح و طلب حقوق کو قیام ہے ' نه اظہار صداقت اور معرفت حق و حریت کي راہ باز - نه مصائب اسلامي پر رنج و غم کے آنسو بہ سکتے ھیں اور نه فرزندان اسلام کي خانماں بربادیوں پر دلوں کو آہ و فغاں کي اجازت ہے - ملک کي تمام مصیبتیں لا علاج ' اور ملکي فلاح و ترقي کیلیے حصول امن و آزادي خواب و خیال - آج اسلام کے ماتم کدوں میں سب سے زیادہ ماتم و فغاں سنجي مسجد کانپور اور اسکے شہداء مقدسین و معتر مین کي قربانیوں پر ہے ' لیکن اگر پریس کے حقوق کا قانوني دفاع نه کیا گیا تو پھر کون مساجد کي فریادوں کي ترجماني کریگا ؟ کون قہر و جبر کي دست درازیوں پر شکوہ سنج فریادي ھوگا ؟ اور کیونکر ملک وقوم کو اپنے آلام و مصائب کے اظہار کا موقع ملے گا ؟ -

پس في الحقیقت مطبوعات و جرائد کے حقوق کا حفظ و دفاع اولین فرض ملک و ملت ہے اور اسکي اپیل سب سے زیادہ ھماری قوتوں کے اتفاق کي مستحق اور صرف وقت و مال کي احق ہے - ھندوستاني پریس کا نظم واستحکام اور اتحاد و تعاون بھي اسي کے ذریعه ھو سکتا ہے - یه کیسے افسوس کي بات ہے که جس ملک میں حیوانات تک کے حقوق کي محافظت کیلیے انجمنیں قائم ھوں ' وھاں مطابع و جرائد کي حفاظت کیلیے چند نفوس و افراد کي ایک جمعیة بھي نه ھو ؟

الہلال اگر اپني ضمانت کا بار قوم کے سر ڈالتا ' تو احباب و معاونین کے لطف و کرم سے مطلوبه رقم ھي نہیں بلکه اس سے چہار چند رقم چند دنوں کے اندر جمع ھو جاسکتي تھي ' مگر اس نے ایسا نہیں کیا - ابتدا سے اسکا اصول کار یه رھا ہے که اپني سالانه قیمت کے سوا (که وہ بھي بلحاظ اسکے مصارف کے نصف قیمت سے زیادہ نہیں) اور کسي شے کا وہ قوم سے طالب نہیں ھوا -

لیکن اب که یه تمام سرمایه ایک اھم ترین ملکي غرض کیلیے وقف کردیا گیا ہے ' وہ کچھه حرج نہیں دیکھتا که صداے اعانت بلند کرے - الله کے فضل سے امید ہے کہ انعقاد جلسۂ مجوزہ سے بہت پہلے وہ ضمانت الہلال کے نام سے ایک گرانقدر رقم مہیا کر سکے گا - فالسعي مني والاتمام من الله تعالی -

افکار و حوادث

و ھمّوا بما لم ینالوا

(۹ : ۷۵)

ھمیں دو ھفتے پیشتر سے بعض امور کي اطلاع تھي ' اور متعدد موثق ذرائع سے شملۂ و رامپور سے انکي نسبت مفصل تحریریں دفتر میں پہنچ چکي تھیں - مگر ھم ھمیشه واقعات کے ظہور کا انتظار کرتے ھیں اور ارادوں اور نیتوں کے معاملات کو عفو و درگذر کا مستحق سمجھتے ھیں -

مومن کو چاھیے که اپنے اندر اخلاق الہي پیدا کرے : " تخلقوا با خلاق الله ! " -

الله کے اخلاق کا یه حال ہے که اس نے ھمارے ارادوں اور نیتوں کي لغزشوں کو معاف کردیا ہے اور جزا و سزا کا احتساب صرف اعمال جوارح و جسم پر مرتب ھوتا ہے -

سورۂ بقر میں یه آیت جب نازل ھوئي :

وان تبدوا ما في انفسکم او تخفوہ یحاسبکم به الله (۲ : ۲۸۴)	تمھارے دلوں کے اندر جو جو باتیں ھیں خواہ تم انکو ظاھر کرو یا چھپاؤ ' لیکن الله کے علم سے تو مخفي نہیں ' وہ ان سب کا تم سے حساب لیگا -

تو صحابۂ کرام بہت غمگین ھوے که خطرات قلب اور حدیث نفس کا احتساب مشکل ہے - نہیں معلوم کس وقت کیسا خیال گذرے اور قیامت کے دن اسکا جواب دینا پڑے ؟ اسپر اسي رکوع کي یه مشہور آیۂ کریمه نازل ھوئي :

لا یکلف الله نفسا الا وسعہا - (۲ : ۲۸۶)	الله تعالی کسي انسان پر تکلیف شرعي قائم نہیں کرتا مگر وھاں تک که اس کے بس اور قدرت میں ہے -

اعمال کي طرح خیالات کي نیکي بغیر توفیق الہي کے ممکن نہیں اور اسمیں انسان مجبور ہے -

البته منافقین اس سے مستثنی ھیں که انکا کفر انکے دل ھي میں ھوتا ہے ' گو ظاھر میں ایمان کے مدعي ھوتے ھیں -

پس ھم بھي ھمیشه اعمال و واقعات پر نظر رکھنا چاھتے ھیں اور اُس وقت تک کچھه پروا نہیں کرتے ' جب تک که ارادے عملي ظہور تک نہیں پہنچ لیتے -

اگر ایسا نه ھو تو پھر نقد و اختبار کا پیمانه نہایت تنگ ھوجاے - ھم کو تو ایسے لوگوں کي خبر ہے جو شب کو بستروں پر لیٹتے ھیں تو اُن ارادوں اور خیالوں میں ھوتے ھیں ' جن میں سے اگر ایک ارادے کو بھي تکمیل و ظہور کي خدا مہلت دیدے ' تو تمام مسلمانوں کے گھر شیطانوں کي بستیاں بن جائیں اور ایک مسلم بھي دنیا میں نه ملے جو کفر کي لعنت سے آزاد ھو -

لیکن یه الله کا لطف و فضل ہے که وہ ان منافقین و دجالین اور مفسدین خاسرین کے ارادوں کو ھمیشه ناکام رکھتا ہے اور انہیں کبھي مہلت نہیں ملتي که اپني نیات فاسده و اقدامات مفسدہ کو عمل و ظہور تک پہنچا سکیں !

ولولا فضل الله علیك و رحمة لہمت طائفة منہم ان یضلوک '	" اور اگر الله تعالی کا فضل اور اسکي رحمت تمھارے شامل حال نه ھوتي تو ان لوگوں میں ایک گروہ تو تم کو

٧ ذيقعده ١٣٣١ هجرى

مساجد اسلاميه اور خطبات سياسيه

اسلام ميں مساجد كي حيثيت ديني

انجمن اسلاميه لاهور كا رزوليوشن

(١)

اجعلتم سقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام كمن امن با لله و اليوم الاخر و جاهد فى سبيل الله ؟ لا يستون عند الله - و الله لا يهدى القوم الظالمين - (٩ : ١٩)

كيا تم لوگوں نے حاجيوں كو پاني پلانے اور مسجد كے آباد ركھنے كے كام كو اُس شخص كے كاموں جيسا سمجهه ليا هے ' جو الله اور روز اخرة پر سچا ايمان لايا اور الله كي راه ميں جهاد كرتا هے ؟ الله كے نزديک تو يه دونوں برابر نہيں هوسكتے - اور پهر وه ظلم كرنے والوں كو كبهي راه راست نہيں دكهلاتا -

(و اغلظ عليهم !)

مجهكو تمام دنيا کی طرح معلوم هے كه صبر و تحمل اور ضبط و حزم بهر حال غيظ و غضب اور عجلت و بے صبري سے بہتر هے ' ميں جانتا هوں كه تسامح و روا داري اور نرمي و لينة كي انساني قلوب پر حكومت هے ' اور سختي و خشونت انسان كے ملكوتي فضائل كي فهرست ميں داخل نہيں - ميں نے قران كريم ميں پڑها هے كه جب ايک داعي حريت اور مجاهد فى سبيل الحق كو خدا نے مصر كے شخصي فرماں روا كے پاس بهيجا تها تو كہا تها كه " و قولا له قولا لينه " - ميں دنيا كے اُس سب سے بڑے شخص كي نسبت بهي سن چكا هوں جسكو كهاگيا تها كه " فبما رحمة من الله لنت لهم ' و لو كنت فظاً غليظ القلب ' لانفضوا من حولك (١)

اور پهر الحمد لله كه اپنے رب كريم كي بخشش سے صبر كي طاقت و تحمل كي عادت بهي ركهتا هوں -

تاهم بعض موقعے ايسے هيں ' جهاں پہنچ كر ميري طاقت صبر جواب ديديتي هے - سررشتۂ تحمل بے اختيار هاتهه سے چهوٹ جاتا هے - ميں الله كي رحمت و عفو كو بهول جاتا هوں - از فرق تا بقدم اسكے قهر و غضب اور غيظ و جلال كي چادر اوڑهه ليتا هوں -

(١) انحضرة كو مخاطب كرکے الله نے فرمايا كه يه الله كا بڑا فضل هے كه آس نے آپكو دشمنوں كے ساتهه نرم دل بنايا ' ورنه اگر آپ سخت دل اور غصه ور هوتے تو كبهي لوگوں كو آپكي طرف كشش نه هوتي اور ساتهه چهوڑ كر الگ هو جاتے -

پهر ميري قدرت سے باهر هوتا هے كه اپنے غصه كو ضبط كروں - ميري زبان ميرے قابو ميں نہيں رهتي - وه اسكو ديكهتي هے جو گو رحمن و رحيم هے ليكن قهار و جبار بهي هے !

ميري پهلي حالت اگر " قولا له قولا لينه " (اے موسى و هارون ! فرعون كے ساتهه نرمي سے گفتگو كرنا) كے تابع تهي ' تو يه دوسري حالت " و اغلظ عليهم " (اے پيغمبر ! دشمنان حق كے ساتهه راه حق ميں نہايت سختي كرو !) كے ما تحت هوتي هے -

(جهل و ادعا)

ان مواقع مهيجه اور مناظر صبر ربا ميں سے ايک سب سے بڑا تاب گسل موقعه وه هوتا هے ' جب ديكهتا هوں كه جهل مذهب كے ساتهه علم مذهب كا دعوا كيا جاتا هے ' اور وه لوگ ' جو اسلام سے وهي نسبت ركهتے هيں جو ايک جاهل مريض كو علم طب سے هوتي هے ' مدعيانه باهر نكلتے هيں اور اسلام كي طرف اُس چيز كو نسبت ديتے هيں ' جس سے حاشا كه وه پاک و بري هے -

ميں انساني جهل و عصياں كے سخت سے سخت مناظر پر خاموش رهه سكتا هوں ' ليكن ايک لمحه كيليے بهي مجهه سے يه نہيں هوسكتا كه اسلام كے متعلق جهل و بے خبري كے ساتهه دعوا كيا جاے اور ميرے قلم و زبان سے كسي طرح كي بهي نرمي و درگذر ايسے لوگوں كے حصے ميں آے - اگر ايک شخص جاهل هے تو اسپر سب كو افسوس هوگا ليكن غصه كسي كو بهي نہيں آئيگا ' ليكن جو شخص با وجود جهل مطلق كے ' كسي شے كے متعلق عالمانه و مدعيانه اپني نمايش كرتا هے ' تو اسكا گناه جهل نہيں هے بلكه ابليسيانه تمرد و سركشي هے ' اور پهر اسكو ذلت و حقارت كے سوا اور كچهه نہيں مل سكتا -

(المرشدون الجاهلون)

هماري بد بختي نے خود هماري بربادیوں كے سامان كر ديے هيں - قوم كے قدرتي پيشوا علماء مذهب تهے - اگر قران مسلمانوں كي ديني و دنيوي فلاح كا جامع هے تو جس جماعت كے پاس قران كا علم هوگا ' وهي ملت مرحومه كي ديني و دنيوي پيشوائي كي اهل هوگي - ليكن همارا مرض پانوں ميں نہيں بلكه دماغ ميں هے - همارے پانوں ميں لنگ نہيں هے مگر دماغ ميں قوة اراده باقي نه رهي - علما نے اپنے فرائض كو سب سے پہلے خيرباد كہا ' اور پهر انهي كي ضلالت سے قوم كي تمام گمراهيوں كي توليد هوئي -

اب حالت يه هے كه ايک گله هے جس كا كوئي چرواها نہيں - نئے لوگ مسند پيشوائي پر بيٹهے هيں - انكا جهل مركب اور نفس خادع جو كچهه انكے قلب پر القا كرتا هے ' اُسي كو اسلام كي طرف منسوب كر ديتے هيں - هر شخص جو قلم پكڑ سكتا هے شيخ الاسلام هے ' هر اخبار كا ايڈيٹر جو چند آدميوں كا وقت خريد سكتا هے مفسر قرآن هے - هر انگريزي داں ' هر خطاب يافته ' هر سيكريٹري ' هر متولي ' حق ركهتا هے كه اپنے هر القاء شيطاني كو تعليم اسلامي قرار دے ' اور اپنے هر هيجان نفساني كو اجتهاد ديني سے تعبير كرے : الا انهم هم المفسدون و لكن لا يشعرون (٢ : ١٢)

پهر يه كون هيں جو همارے سامنے آتے هيں اور اپنے احكام و اوامر هم پر نافذ كرتے هيں ؟ ان ميں سے كتنے هيں جنهوں نے علوم دينيه كي تحصيل كي هے ' اور كتنے هيں جنكو قرآن و سنت كي خبر هے ؟ جهل مطلق كے سوا كيا هے جسے وه پيش كرسكتے هيں ' اور تعبد حكام كي بخشي هوئي ذلت عزت نما كے سوا كونسي شے

اگرچہ موت سے نہیں، کیونکہ اس متمادی و مسموم مرض کے بعد اسکا مرجانا ہی بہتر تھا -

مالک مسلم گزٹ کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلم گزٹ کی موت کی پوری ذمہ داری خود انہیں پر ہے - حکام کا جور و تشدد کہاں نہیں ہے اور کیوں نہ ہو؟ کیا انہوں نے مسلم گزٹ کو اس امید پر نکالا تھا کہ حکام اسکو اپنے بچوں کی طرح اپنی گودیوں میں کھلائیں گے؟ کیا انکو یہ امید تھی کہ ہمیشہ حکام کی طرف سے انکی راہ میں سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی؟ کیا وہ اس وہم و خبط میں تھے کہ مسلم گزٹ کیلیے ڈپٹی کمشنر صاحب لکھنؤ اعزازی منیجر کی خدمت انجام دینگے؟ یہ تو اول روز سے کھلی ہوئی بات تھی کہ مسلم گزٹ جس روش پر چلنا چاہتا ہے وہ حکام کو پسند نہیں، ہر آن و ہر لمحہ اسکے تمام ارکان کو سخت سے سخت آزمایشوں کیلیے تیار رہنا تھا اور ہر وقت ان باتوں کی بلکہ ان سے بھی بڑھکر شدائد کی توقع رکھنی تھی، جو کہ پیش آئیں - پھر اگر ان دقتوں اور مشکلوں کے مقابلے کی طاقت نہ تھی تو کس نے منت کی تھی کہ ازادی کا دعوا کیجیے اور مسلم گزٹ نکالیے؟

سمندر طغیانی پر ہے - موجیں پہاڑ کی چوٹیوں تک اچھل رہی ہیں - آسمان پر ایک دوسرا سمندر ہے جو بہہ رہا ہے - پھر اگر کشتی چلانے والے ہونگے تو اسی حالت میں چلاکر کنارے تک پہنچا دینگے - انکے لیے ایک پرسکون و پر امن سمندر نیا نہیں پیدا کیا جائیگا -

اصل یہ ہے کہ مسلم گزٹ کے نکلنے اور پھر اس میدان میں آنے کی بھی ایک تاریخ ہے اور لوگوں کو معلوم نہیں - یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ مسلم گزٹ نکلا اور اس سے قدرت نے وہ کام لیا جس کا کسی کو سان و گمان بھی نہ تھا - ضرورت ہے کہ اب اسکو لکھا جائے اور بوقت فرصت لکھونگا -

سب سے زیادہ افسوس اس پر ہے کہ بغیر کسی علانیہ کارروائی اور باقاعدہ قانونی حملے کے، پریس کے حریف ایک وسیع الاشاعۃ اخبار کو بند کرادینے میں کامیاب ہوگئے، اور اس طرح بد ترین مثال جو قائم ہوسکتی تھی، ہوگئی -

اگر میر جان صاحب سے کہا گیا تھا کہ ہم مقدمہ چلائیں گے تو کونسی قیامت آگئی تھی؟ اسمیں عاجزی کرنے اور گڑگڑانے کی کونسی بات تھی؟ صاف کہدیتے کہ مقدمہ قائم کیجیے اور قانون کے مطابق کارروائی کیجیے - پھر یا تو باقاعدہ کارروائی ہوتی اور وہ ہر حال میں موجودہ حالت سے ہزار درجہ بہتر تھی، اور یا پھر سر دست ملتوی رکھی جاتی اور بحالت موجودہ یہی اغلب بھی تھا جیسا کہ خود میر صاحب کو معلوم ہے -

لیکن وہ دھمکی سے ڈر گئے اور بغیر کسی زحمت و مشقت کے وہ سب کچھ کردیا، جس کا کرنا پریس کے حریفوں کے لیے آسان

اخبار بند کرنے کی بڑی وجہ یہ بتلائی گئی ہے کہ اگر اخبار جاری رکھا جائے تو حکام کی سختی سے اب اسمیں اصلی روح حریت باقی نہیں رہیگی - اور ایسی حالت میں بہتر ہے کہ بند ہی کردیا جائے -

اسمیں کچھ شبہ نہیں کہ اگر ایک شخص اپنے ضمیر و ایمان کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ نہیں پاتا تو اسکے لیے یہی بہتر ہے کہ دم ترک کردے - اپنے تئیں استبداد حکام سے محصور پاکر اگر میر صاحب نے مسلم گزٹ کو بند کردیا تو یہ بہت اچھا کیا - لیکن افسوس ہے کہ اگر یہی کارروائی چند ہفتے پیشتر کی جاتی تو یہ تمام واقعات پیش ہی کیوں آتے، جنکی بدولت ایک بد ترین مثال حکام کے سامنے آگئی ہے؟

جب میر صاحب کو بہ اصرار مجبور کیا گیا تھا کہ وہ معافی مانگیں اور ایڈیٹر کو علحدہ کردیں ورنہ انپر مقدمہ چلایا جایگا، تو فی الحقیقت اس "جنازہ" کے اٹھانے کا اصلی وقت وہی تھا، نہ کہ اسکے بعد -

انکو سونچنا چاہیے تھا کہ میری حالت اس طرح کی زندگی کیلیے موزوں نہیں ہے جو اخباروں کیلیے مقدمات و عتاب حکام، و فشار عدالت میں صرف دو - پس معافی نامہ لکھنے، ایڈیٹر کو فوراً علحدہ کرنے، حکام کی غیر باقاعدہ و قانون مداخلت کی ایک مثال قائم کرنے کی جگہ، بہتر ہے کہ مسلم گزٹ ہی بند کردیا جائے -

اگر وہ ایسا کرتے تو ضرور ہم سب کی ہمدردی کے مستحق ہوتے - بعض لوگ کہتے کہ ڈر گئے اور پرچہ بند کردیا، مگر صاحبان عقل سمجھاتے کہ بحالت موجودہ نکلنے سے اسکا نہ نکلنا ہی بہتر تھا اور کیا ضرور ہے کہ ہر شخص اپنے تئیں مخمصوں میں گرفتار کراے؟

اصل یہ ہے کہ وہ گھبرا گئے - اب اسکے سوا چارہ نہیں کہ ہم سب انہیں معاف کردیں - لیکن افسوس کہ انکی قائم کردہ مثال کے نتائج کبھی قوم کو معاف نہ کرینگے!

اعلانات

انجمن ہدایت الاسلام دہلی کا چوتھا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری مطابق ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع یوم شنبہ - یکشنبہ - دو شنبہ بمقام دہلی باڑہ ہندو راؤ منعقد ہوگا - معزز علماء کرام اور واعظین دور دور سے مدعو کیے گئے ہیں -

(از جانب):

ابو محمد عبدالحق حقانی سرپرست - حاجی محمد اسحق سوداگر ناظم و حاجی عبدالصمد نائب ناظم - پیرزادہ محمد حسین جج پنشنر نائب سرپرست - محمد حسن خان عرف نواب خضر پنشنر تحصیلدار نائب ناظم - نظام الدین احمد سعید و مہتمم انجمن -

(جہنم سے تیسرا خط) اس سلسلے کے متعلق الہلال میں ریویو کیا جاچکا ہے - اب اسکا تیسرا تذکرہ بھی شائع ہوگیا ہے - مولوی شرف الدین احمد صاحب ریاست رامپور کے پتے سے ملسکتا ہے -

آریہ سماج کے بانی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کی یادگار میں حسب معمول اخبار پرکاش لاہور کا رشی نمبر دیوالی کے موقعہ پر ۲۴ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا - جس میں بلا لحاظ مذہب و ملت ہندوستان کے برگزیدہ اصحاب اور مشہور و معروف اہل قلم کے زبردست مضامین (نظم و نثر) رشی جیون اور ان کے کام کے متعلق درج ہونگے - پرچہ کو ہر پہلو سے مفید اور دلچسپ بنانے کی غرض سے اس سال پانچ انعام مشتہر کیے گئے ہیں - پندرہ روپیہ اس شخص کو دیا جاویگا - جو رشی دیانند کے متعلق صحیح و اقفیت بہم پہنچائیگا - پندرہ اور دس روپیہ کے دو انعام دو عمدہ نظموں کے لیے دیے جائیں گے - چوتھا انعام پندرہ روپیہ کا اس شخص کی نذر ہوگا - جو رشی جیون کے متعلق نہایت اعلی ڈراما یا کہانی لکھکر بھیجیگا - پانچواں انعام پندرہ روپیہ کا نقد یا تمغہ کی صورت میں اس شخص کو دیا جائیگا - جو رشی نمبر کے ایک ہفتہ بعد تک سب سے زیادہ پرکاش کے خریدار بنائیگا - (خریداروں کی تعداد بیس سے کم نہیں ہونی چاہیے)

قیمت ڈیڑھ آنہ (۱۰) ہوگی - فی سینکڑہ ۹ روپیہ ۸ آنہ

آپ کا داس

کرشن بی - اے - ایڈیٹر پرکاش - لاہور

فلا تدعوا مع الله احدا - (۷۲ : ۱۸)

پس مسجدوں میں الله کے سوا اور کسی کی بندگی نه کرو !

اس جملے نے اُن تمام اعمال کی نہی عام کردی' جو خدا کے سوا کسی اور کیلیے انجام دیے جائیں' خواه وه لشانی هوں یا بدنی - امام (طبری) نے حضرة ابن عباس سے یه تفسیر نقل کی ہے که :

ای افردوا المساجد بذکر الله تعالى ولا تجعلوا لغير الله فيها نصيبا - (تفسير : ۱۹ : ۷۱)

یعنی مسجدوں کو صرف الله کے ذکر کیلیے مخصوص کردو ! الله کے سوا غیروں کیلیے وهاں کے ذکر و عبادت میں کوئی حصه نهو -

امام طبری' امام رازی' حافظ ابن کثیر وغیرهم اپنی تفسیر میں لکھتے هیں :

قال قتادة : كانت اليهود و النصارى' اذا دخلوا كنائسهم اشركوا بالله ' فامر الله نبيه ان يوحدوه وحده -

" قتاده نے اس آیة کے شان نزول میں کہا : یہودیوں اور عیسائیوں کا قاعده تها که جب اپنے گرجوں میں جاتے تھے تو الله کے ساتھه اسکے ذکر میں بندوں کو بهی شریک کرتے تھے - پس الله نے اپنے نبی کریم کو حکم دیا که مسجد کو صرف الله هی کیلیے مخصوص' اور صرف اُسی کے ذکر کیلیے معدود کردیں "

ان اقتباسات سے مندرجۂ ذیل نتائج مقصد مساجد کے متعلق حاصل هوتے هیں :

(۱) مساجد کی تعمیر اور انکا قیام صرف اسلیے ہے تاکه وه عمارتیں الله کے نام سے مخصوص کردی جائیں - انکا مقصد صرف یه هونا چاهیے که الله کے لیے هوں اور اسی کے ذکر و عبادت کیلیے وهاں لوگ جمع هوں -

(۲) یہود و نصاری کا قاعده ہے که وه اپنے گرجوں میں خدا کے ساتهه انسانوں کا بهی ذکر کرتے هیں اور اس عقیدت و طاعت اور ذوق عبادت کے ساتهه' جو صرف الله هی کیلیے مخصوص ہے - اس آیة میں اس سے روکا گیا اور فرمایا که مسجدیں الله کیلیے هیں' نه که انسانوں کے ذکر کیلیے -

(۳) پس آجکل جو لوگ بادشاهوں کیلیے بعض مسجدوں میں دعائیں مانگتے هیں اور شاهی تاج پوشیوں کی تهنیت میں شور و غل مچاتے هیں' اس آیت اور اسکے شان نزول سے بالکل ممنوع ثابت هوگیا اور ایسا کرنا " لا تجعلوا لغير الله تعالى فيها نصيبا " میں داخل -

[۲]

سورۂ (جن) کی اسی آیة کے ساتهه کا ٹکڑا ہے :

و انه لما قام عبد الله يدعوه' كادوا يكونون عليه لبدا - (۷۲ : ۱۸)

" اور جب خدا کا بندۂ مخلص (یعنی حضرة داعی اسلام) الله کی عبادت کیلیے کهڑا هوتا ہے تو لوگ اسکے گردا گرد جمع هو جاتے هیں اور اسطرح نزدیک آ آکر دیکهتے هیں گویا قریب ہے که لپٹ پڑیں گے "

اس آیة کے شان نزول میں متعدد اقوال هیں - حضرة (ابن عباس) سے مروی ہے که جب انحضرة نماز پڑهنے کیلیے کهڑے هوتے یا قرآن پڑهتے' تو حرص استماع میں لوگ هجوم کرکے ایک دوسرے پرگرنے لگتے اور نهایت قریب آجاتے - الله نے اسکی ممانعت کی - امام (ابن جریر) نے تفسیر میں بروایت (سعید بن جبیر) دوسرا قول نقل کیا ہے :

لما راه يصلى و اصحابه يركعون بركوعه و يسجدون بسجوده ؛ قال : عجبوا من طواعية اصحابه له -

" جب انحضرة صلى الله عليه وسلم اور آپکے اصحاب کو نماز میں اسطرح دیکھتے که سب کے سب انکے جهک جانے کے ساتهه هی جهک جاتے هیں اور انکے سجده کرنے کے ساتهه هی سجده میں گرجاتے هیں تو انکی اس عجیب اطاعت و فرماں برداری پر انکو نهایت تعجب هوتا اور متحیر هو هوکر دیکهنے لگتے "

حافظ عماد الدین (ابن کثیر) نے اپنی تفسیر میں بروایة حسن نقل کیا ہے :

قال الحسن : لما قام رسول الله صلعم يقول لا اله الا الله و يدعو الناس الى ربهم ' كادت العرب تلبد عليه جميعا (حاشيه فتح البيان جلد : ۱۰ - صفحه : ۹۵)

جب انحضرت (صلعم) کهڑے هوتے' لا اله الا الله کہتے' اور لوگوں کو الله کی طرف دعوة دیتے' تو اهل عرب هجوم کرکے پہنچتے اور ایک دوسرے پر چڑهه آتے -

اصل یه ہے که اس آیت میں خدا تعالے نے اُس حالت کی طرف اشاره کیا ہے جو آغاز اسلام میں انحضرة اور آپکے ساتهیوں کی تهی - جب آپ نماز پڑهنے کیلیے قیام فرما هوتے' ایک جماعت آپکے جاں نثاروں کی آپکے پیچهے صف بسته کهڑی هوجاتی' اور خشوع و خضوع اور انقطاع و قنوت کے ساتهه یه مقدس گروه ایک ان دیکهی هستی کے تصور میں بیخودانه مصروف رکوع و سجود و مشغول تسبیح و تکبیر هوتا' تو یه منظر کفار عرب کیلیے نهایت تعجب انگیز هوتا اور وه اس عجیب طریق قیام و رکوع اور صفوف و متابعت امام کی عظمت و رعب سے مبهوت هوجاتے - پهر انهوں نے اپنی شوخی و سرکشی سے اس منظر عبادت کو ایک تماشه سا بنالیا اور نماز کے وقت جمع هو هوکر هجوم کرنے لگے اور دیکهنے کے شوق میں ایک دوسرے پر ٹوٹنے لگے - وه اکثر تماشه دیکهنے والوں کی طرح بڑهتے بڑهتے اس قدر قریب آجاتے' گویا لپٹ پڑنے کے ارادے سے بڑهرہے هیں - پس یهی اصل حقیقت ہے' جسکی طرف امام ابن (جریر) نے ایک روایت نقل کرکے اشاره کیا ہے اور اسکا اقتباس اوپرگزرچکا ہے -

اب غور کیجیے که اس اٰیة کریمه سے مساجد کے متعلق کیا بات نکلتی ہے ؟ اس سے ثابت هوتا ہے که اپنے ضعف و مرعوبیت اور اطاعت احکام غیر الله کی عبودیت سے اجکل مسجدوں کے متولیوں اور انجمنوں کے سکریٹریوں نے جوروش اختیار کررکهی ہے' اُس نے مساجد اسلامیه کی عظمت کو اسی طرح تاراج ضلالت کردیا ہے جیسا که ظهور (مسیح) کے وقت یروشلیم کے هیکل کا حال هوگیا تها -

اس آیت میں آغاز اسلام کی جس حالت کی طرف اشاره کیا گیا ہے' بد بختی سے آج هم اپنی تمام عظیم الشان مساجد میں وهی حال دیکهه رہے هیں - دهلی و آگره کی جامع مسجد اور لاهور کی تاریخی مساجد همیشه یورپین حکام اور یورپ کے سیاحوں کا تماشه گاه رهتی هیں - وه اکثر عین نماز کے اوقات میں آتے هیں اور بالکل اسی طرح' جسطرح اهل عرب تعجب سے بطور تماشے کے مسلمانوں کو مصروف نماز دیکهتے تهے' قریب آ آکر همارے صفوں کا تماشه کرتے هیں اور کوئی نهیں هوتا جو اس تضحیک شعائر الله سے انهیں باز رکهے اور روکے !!

اسلام اپنے اعمال و احکام دینیه کے اندر اقوام وثنیه کے مندروں اور رومن کیتهولک عیسائیوں کے خانقاهوں کی طرح کوئی راز نهیں رکهتا - اُس نے بکمال کشاده دلی اجازت دی ہے که غیر قوم و

ہے جبر انہیں نازے ؟ بیشک ' اچھا کپڑا اور شاندار مکان ایک انسان کو سوسائٹی میں ممتاز کرسکتا ہے - اگر ایک شخص کے پاس کوئی گراں معاوضہ نوکری ہے ' کوئی قیمتی جالداد ہے ' یا کوئی سرکاری خطاب ہے ' تو کچھہ ھرج نہیں اگر وہ ان چیزوں سے اپنے دل و دماغ کو خوش کرے ' لیکن اسکے یہ معنے تو نہیں ہوسکتے کہ اُسے علما سے ناجائز مطالبات کرنے کا حق بھی حاصل ہو گیا ہے ' اور جہل و علم کے جو قدرتی حدود ہمیشہ سے یکساں طور پر موجود ہیں وہ اسکی خاطر توڑ دیے جائیں ؟

(حکم اقفال مساجد و منع خطبات سیاسیہ)

ملۃ مرحومہ کی مصیبتوں کی مثالیں ہمیشہ پیش آتی رہتی ہیں - آجکل پنجاب میں یہ مسئلہ چھڑ گیا ہے کہ مساجد میں پولٹیکل امور پر تقریر کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ اسکی ابتدا (انجمن اسلامیہ لاہور) کے ایک اعلان سے ہوئی ' جس میں اپنے زیر انتظام (شاہی مسجد لاہور) کی نسبت حکم دیا گیا ہے کہ اسمیں پولیٹیکل تقریریں نہ کی جائیں - ثبوت میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ مسجد ذکر الہی اور عبادت و طاعت کیلیے ہے ' نہ کہ پولیٹیکل ہنگاموں کیلیے -

میں نے انجمن اسلامیہ لاہور کا وہ رزولیوشن نہیں دیکھا - معلوم نہیں اسکے اصلی الفاظ کیا ہیں ؟ لیکن اخبارات میں مندرجۂ صدر الفاظ کو بار بار دہرایا گیا ہے - اسکی مخالفت میں مجلسیں منعقد ہو رہی ہیں اور تجاویز پاس کی جا رہی ہیں - لیکن افسوس کہ اسلام کے احکام مذہبی اور مومنین اولین کے اسوۂ حسنہ کی بنا پر ابتک کسی نے اسپر نظر نہیں ڈالی -

(انجمن اسلامیہ لاہور) کے سکریٹری خان صاحب مسٹر بشیر علی خلف الصدق خان بہادر مولوی برکت علی مرحوم ہیں - مجھے جہاں تک معلوم ہے ' نہ تو انہوں نے دینی تعلیم پائی ہے اور نہ ان امور و مباحث کی نسبت کوئی واقفیت رکھتے ہیں - رزولیوشن انہوں نے تنہا پاس نہ کیا ہوگا بلکہ ارکان انجمن کے مشورے سے ہوا ہوگا ' لیکن ارکان انجمن کی نسبت بھی جہاں تک مجھے معلوم ہے ' ان میں کوئی شخص ایسا نہیں جو ان چیزوں کا اہل ہو -

پھر وہ کونسا حق امر دینی انہیں حاصل تھا ' جسکی بنا پر یہ اعلان انکے قلم سے نکلا ؟

اس سے بھی قطع نظر کیجیے - اسکے بعد کا سوال اس سے بھی زیادہ اہم ہے - یہ تسلیم بھی کر لیا جاے کہ انجمن اسلامیہ علماء دینیہ ' روٴساء روحانیہ ' اور مجتہدین ملت کی ایک انجمن ہے ' لیکن پھر بھی اسکی حیثیت اس سے زیادہ نہیں ہوتی کہ محض لاہور نامی ایک شہر کی انجمن ' جسکے سپرد شاہی مسجد کا انتظام کر دیا گیا ہے تاکہ وہ اسکی خدمت انجام دے اور بس - پھر کیا مساجد اسلامیہ کے متعلق اوامر و نواہی کے اعلان کا حق صرف مسلمانوں کی ایک انجمن کو شرعاً حاصل ہو سکتا ہے ؟ اور کیا وہ مجاز قرار دی جا سکتی ہے کہ جس کام کو چاہے مسجد میں ہونے دے اور جس کو چاہے روک دے ؟

اسلام میں حق امر و حکم کسی کو نہیں - وہ دنیوی انتظام و حکومت میں جب کسی ایک فرد کے استبداد کو تسلیم نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ " ان الحکم الا للہ " تو اسکے احکام دینیہ کیونکر تابع ارادہ اشخاص و جماعات مخصوصہ ہوسکتے ہیں ؟ اس نے یہ حق صرف قرآن کو دیا ہے ' یا پھر دنیوی امور میں اُس اجماع کو ' جو تمام مسلمانوں کی اکثریۃ راے سے عبارت ہے -

(خطبہ الہلال)

میں نے اپنے کاموں کیلیے ایک راہ اپنے سامنے دیکھلی ہے اور صرف اسی پر چلنا چاہتا ہوں - میں خاص خاص اشخاص و جماعات کی باہمی نزاعات و معاملات میں وقت صرف کرنا پسند نہیں کرتا - (الہلال) کو نکلے ایک سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا ' لیکن نہ تو کبھی میں نے لاہور کی مختلف جماعتوں کے منافسات شخصیہ کی نسبت کچھہ لکھا اور نہ (زمیندار) اور اسکے مخالف گروہوں کے جھگڑوں کی نسبت کوئی راے دی - اصول کے ماتحت کام کرنے والوں کو اپنی نظر بلند رکھنی چاہیے اور انکا وقت بہت قیمتی ہے -

تاہم میں دیکھتا ہوں کہ (انجمن اسلامیہ) کے اس اعلان نے ایک سخت افساد دینی اور فتنۂ ملی کا دروازہ کھول دیا ہے اور وہ اسلام کے احکام کے متعلق سخت غلط فہمی پیدا کرتا ہے - مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا وسیلۂ فوز و فلاح مساجد کے مجامع ہیں ' اور انکا رشتہ جس قدر مساجد سے بڑھیگا ' اتنا ہی وہ اپنے تمام دینی و دنیوی محاسن سے بہرہ اندوز ہونگے - انکے تمام درد دکھہ کا علاج ہمیشہ یہیں سے ملا ہے اور اب بھی یہیں سے ملے گا - لیکن یہ اعلان چاہتا ہے کہ اس دور تنزل و اسلام فراموشی میں ' جبکہ اسلام کی قدیمی سنتوں کے احیاء کی ضرورت ہے ' اس سنۃ حقیقیۂ اسلامیہ کی بچی بچائی ہستی بھی ضائع کر دے -

پس میں مجبور ہوں کہ تمام اعراض و اطراف شخصیہ سے بکلی غض بصر کرکے ' اور پنجاب کے مقامی مناقشات احزابیہ (پارٹی فیلنگ) سے بے خبر ہوکر ' محض ایک اسلامی مسئلہ کی حیثیت سے اسپر نظر ڈالوں -

(موضوع بحث)

ہمارے سامنے یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ مساجد اسلامیہ صرف پانچ وقت کی نماز اور جمعہ ہی کیلیے ہیں یا کسی اور کام کے لیے بھی ؟ اگر اور کاموں کیلیے بھی ہیں تو باصطلاح حال پولیٹکل مجالس ان میں منعقد ہوسکتی ہیں یا نہیں ؟

میں مساجد اسلامیہ کے متعلق بعض دیگر اہم مطالب کو بھی ضمناً عرض کرونگا کہ کسی نہ کسی پیرایۂ و تقریب پر ضروری خیالات لوگوں کے سامنے آجائیں -

(القرآن الحکیم)

(مفردات) میں ہے :

" المسجد بکسر الجیم : موضع السجود "

اگرچہ " مسجد " کے مفہوم کے متعلق مفسرین نے طرح طرح کے اقوال نقل کیے ہیں مگر صاف بات یہی ہے جو امام (راغب) نے لکھی ہے - یعنے مسجد بکسر جیم ہے اور اس سے وہ مقام مراد ہے جہاں فاطر السماوات والارض کے آگے جبین نیاز زمین پر رکھی جاے - اسی کی جمع ہے " مساجد " -

پس " مسجد " کا مقصود اسکے نام سے ظاہر ہے - سورۂ (جن) میں اللہ تعالی نے اسکے مقصد کی تحدید کی :

وان المساجد للہ ! مسجدیں صرف اللہ ہی کیلیے ہیں - (۷۲ : ۱۸)

اس سے ظاہر ہوا کہ مساجد کے متعلق پہلا حکم الہی یہ ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کیلیے ہیں - یعنے انکے اندر صرف وہی اعمال انجام دیے جا سکتے ہیں جو مخصوص اللہ کیلیے ہوں -

اسکے بعد فرمایا :

ی التقوی ھے - یہ گویا اس مسجد کا احق ھونا بہ حیثیت اسکے دل کے تھا - اسکے بعد وھاں کے لوگوں کي صفائي پسندی کا ذکر ھے ' یعني معل کي طرح بہ حیثیت حال کے بھي وہ افضل ھے - چونکہ مسجد نبوی میں آنے والے زیادہ تر مومنین خاصین تھے ' اسلیے وہ صاف و پاکیزہ رھتے تھے اور صفائي کو کہ نے اسلام و ایمان ھے پسند کرتے تھے - بر خلاف مسجد ضرار کے نیوں کے ' کہ بوجہ نفاق و کفر پسندی کے علائم اسلام اُن میں مفقود تھیں ' اسلیے عموماً نجاست اور گندگي کي حالت اور میلے بدلے رھنے میں کوئي ھرج نہیں سمجھتے تھے - خدانے فرمایا کہ فرق اللہ کی نظر میں بہت اھم اور رقیع ھے کیونکہ وہ صاف تھرا رھنے والوں کو درست رکھتا ھے -

افسوس کہ آج مسلمانوں کي یہي سب سے بڑي خصوصیت جو ، منافقین و کافرین سے ممتاز کرتي تھي ' غیروں کے حصے میں ئي ھے اور انکو صفائي اور پاکیزگي سے محروم سمجھا جاتا ھے - رپ آج جسماني صفائي اور پاکیزگي کا خواہ کیسا ھے نمونہ ھو ' لن اسکي یہ حالت اسکے تمدن و ترقي معاشرت کا نتیجہ ھے نہ کہ سیحیت کا - گزشتہ صدیوں میں عیسائیوں کے یہاں ضرب المثل ں صفائي کافروں (مسلمانوں) کا شعار ھے ' اور پکا عیسائی وہ جسکے جسم پر برسوں کا میل جما ھوا حروب صلیبیہ (کروسیڈ) ی تاریخوں سے اسکا پتہ چل سکتا ھے -

برخلاف اسکے مسلمان مذھباً مجبور ھیں کہ صاف رھیں - نے جسم کو روزانہ بلکہ دن میں پانچ بار صفائي کریں - صاف ڑے پہنیں - بد بودار چیزیں نہ کھائیں - مساجد میں جائیں تو ہ سے اچھا کپڑا پہنکر اور لطیف سے لطیف عطر لگا کر - یہ مشہور یت سب کو معلوم ھے کہ " خذوا زینتکم عند المساجد "

ممکن ھے کہ اس آیت میں طہارت و تطہیر سے طہارت معنوي ي طہارت من الذنوب و المعاصي مراد لیا جاے اور کہا جاے کہ ري طہارت و صفائي مقصود نہیں - لیکن اول تو قران کریم کے ظ اس طرح کي توجیہ کیلیے کوئي قرینۂ بینہ نہیں رکھتے - پھر رت احادیث صحیحہ اسکي موید ھیں ' جنکو تفاسیر میں دیکھا لھیے - اس سے بھي بڑھکر یہ کہ مفسرین صحابہ و تابعین نے اس ت میں طہارت سے طہارت ظاھري ھي مراد لیا ھے اور امام رازي) نے اس تفسیر کے بعد تصریح کردي ھے کہ " وھذا قول ثر المفسرین " یہ قول (یعني طہارت ظاھري) اکثر مفسرین ھے

الہلال کی ایجنسي

ھندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرھٹی ھفتہ وار ںالوں میں الہلال پہلا رسالہ ھے جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے ' ر اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ـ ـدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

دعوۃ و تبلیغ اسلام

ایڈیٹر الہلال اور اشغال سیاسیہ

غفلت عموم مسلمین و علماء دین از اسم ترین فریضۂ اسلامي

(۲)

(از جناب نواب حاجي محمد اسماعیل صاحب رئیس دتاولي)

مخدومي حضرت مولانا ابو الکلام صاحب ازاد زاد مجدھم !

غالباً اسوجہ سے کہ میں نے جدید درخواست خریداري نہیں بھیجي ' کئي مہینے سے میں اخبار (الہلال) کے پڑھنے سے محروم رھا - آج اتفاق سے ایک دوست کے ھات میں میں نے ۱۷ - ستمبر کا پرچہ دیکھا - میں اوسکو اولت پلت کر پڑہ رھا تھا کہ اوسکے صفحہ ۲۶ ۸۷ - میں میرا ایک پرانا خط دیکھنے میں آیا جو چند مہینے پیشتر میں نے جناب والا کي خدمت مبارک میں بھیجا تھا - کئي مہینے کے توقف کے بعد مجکو اوس پرچہ کے دیکھنے کے اتفاق ھونے سے جس میں آپ نے مجکو یاد فرمایا ' اپني یا آپ کي کرامت کي طرف خیال گیا - مجسکا آخري فیصلہ یہي کیا گیا کہ مجھہ سے گناھگار کا کرامت کو اپنے ساتھہ منسوب کرنے سے بہتر یہي ھے کہ جناب ھي کي کرامت اسکو قرار دیا جاے کہ اوسي پرچہ میں یہ خط چھاپا گیا جسکو میں ایک مدت کے بعد پڑھنے والا تھا - بہر حال بوجہ اون فقروں کے جو " الہلال " کي طرف سے آخر میں درج ھیں اور نیز بوجہ اوس عنوان کے جو اس نیاز نامہ کا جناب کي طرف سے عطا ھوا ھے ' میں نے اپنے تئیں خوش نصیب کہا اور میرے دلکو اس سے اطمینان ھوا کہ میں ایک بڑے شخص کو اس ضروري سوال کي طرف مزید متوجہ کرسکا -

مخدومي حضرت مولانا ! یہ کہنا کہ پالیٹکس سر سے پاؤں تک مسلمانوں کی قومی حیات کے واسطے ایک جزو لاینفک نہیں ھے ' صریح غلطي ھوگي - مسلمانوں پر کیا موقوف ھے ؟ ھر ایک قوم کے وجود کي برقراري یا اوسکي ترقي کے واسطے ملکی معاملات و حالات پر بحث کرنا اور کرتے رھنا لازمۂ انسانیت خصوصاً اس زمانہ میں ھے ' اور نہایت خوشي کي بات ھے کہ اس ضرورت کو ھم مسلمانان ھند بھي ایک مستقل ' با رعب ' اور فیاض گورنمنٹ کي تعلیم دھي اور برکات کے سبب سے سمجھنے لگے ھیں اور اپنے حقوق کي حفاظت پر دلدادہ نظر آتے ھیں اور انشاء اللہ تعالی اسکا انجام (گو کہ اسوقت غلطیوں کے غبار میں اسلامي پالیٹکس آلودہ ھو رھا ھے) اچھا ھي ھوگا - مسلمانوں کا شیرازہ قومي جو بکھرا ھوا ھے ' یک جا ھو جائیگا - اور وہ یہ کہہ سکیں گے کہ وہ بھي ایک زندہ قوم دنیا میں ھیں -

لیکن جسطرح یہ کہنا کہ زندگي کے واسطے صرف غلہ ھي کي ضرورت ھے ' غلط ھے ' کیونکہ حیات کے واسطے پاني اور میوا وغیرہ کا

مذهب کے لوگ اسکي مسجدوں میں آسکتے هیں' اور مسلمانوں کي تمام طاعات و عبادات کا مطالعه کر سکتے هیں - لیکن تاهم وہ اپنے تسامح دیني میں موجودہ مسیحیت کي فرضي بے تعصبي کي طرح اسدرجه فیاض نہیں ہے که اپني عبادت گاهوں کو تماشه گاه بنا دے ' اور لوگ بطور تماشه دیکھنے کے وهاں جمع هو هوکر نظارہ کریں !

(جامع مسجد) دهلي نے بد بختي سے اس بارے میں اپني جو روایات قائم کردي هیں' وہ اس آیۃ کي پوري تفسیر' اور هتک ابنیۂ مقدسۂ اسلامیه کي امثال مشئومه میں خاص طور پر یاد گار هیں -

اس بارے میں دوسري مفید مانحن فیه آیۃ سورۂ (توبه) کي متعلق (مسجد ضرار) ہے - لیکن اس سے پہلے " مسجد ضرار " کا مختصر حال سن لینا چاهیے -

(مسجد ضـــرار)

حضرۃ (ابن عباس) اور دیگر صحابه کرام سے شیخین و ترمذي و نسائي و احمد و ابو یعلي و حاتم و ابن خزیمه وغیر هم کبار محدثین رحمهم الله نے روایت کي ہے که جب آنحضرۃ (صلعم) نے مکه معظمه سے هجرت کي اور مدینے تشریف لاے تو سب سے پہلے بني عمر و بن عوف کے محلے میں شہر کي اصلي آبادي سے باهر اترے - اسکے بعد شہر میں قیام فرمایا اور مسجد نبوي کي بنا پڑي - لیکن اپنے اولین قیام گاہ میں بهي لوگوں نے ایک مسجد بنا لي اور آنحضرۃ بهي اکثر وهاں تشریف لیجا کر نماز پڑھنے لگے - یه مسجد " مسجد قبا " کے نام سے ابتک مدینے میں موجود ہے - یه مسجد بن چکي تو بعض رؤساء منافقین نے مسلمانوں میں تفریق ڈالنے اور ضعفاء قلوب کو اپني نیات فاسدہ و مضلہ کا آله بنانے کیلیے کہا که تم اپنے لیے ایک دوسري مسجد بناؤ اور اپني علحدہ جماعت قائم کرو- حضرۃ ابن عباس نے ایک دوسري روایت میں (ابو عامر الراهب) کا نام لیا ہے که وہ اس شرارت و دسیسۂ نفاق کا محرک اصلي تها - بهر حال لوگ آنحضرۃ کے پاس آے اور اپني مسجد میں چلنے اور نماز پڑھنے کي خواهش کي - الله تعالے کو انکا ارادۂ نفاق و افساد في الملۃ معلوم تها- اس نے آپکو جانے سے روکا اور اس مسجد کو " مسجد ضرار " کے لقب سے یاد کیا - نیز فرمایا که : " لا تقم فیه ابدا " اُس مسجد میں هرگز هرگز جاکر قیام نه کرنا !

یه هم نے بروایت مشہور لکها - ورنه صحاح و مسانید میں وہ روایتیں بهي موجود هیں' جن میں مسجد ضرار کو مسجد قبا کي جگه' مسجد نبوي کے مقابلے میں بنانا ظاهر کیا ہے - امام ابو الحسن (واحدي) نے اسباب النزول میں یه تمام روایتیں جمع کر دي هیں (کتاب مذکور صفحه : ١٩٥)

چنانچه سورۂ (توبه) میں اسکا ذکر فرمایا ہے :

و الذین اتخذوا مسجداً ضراراً و کفـراً و تفریقـاً بین المؤمنین و ارصادا لمن حارب الله و رسوله من قبل و لیحلفن ان اردنا الا الحسنے ' و الله یشهد انهم لکاذبون - لاتقـم فیـه ابـداً - لمسجـد اسس علی التقوی من اول یوم احـق ان تقـوم فیه ' فیه رجـال یحبـون ان یتطهـروا ' و اللـه یحب المتطهریـن - (٩ : ١٠٨)

" اور جن منافقوں نے اس غرض سے ایک مسجد بنا کهڑي کي که مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں' خدا و رسول کے ساتهه کفر کریں' مسلمانوں میں پهوٹ ڈالیں' اور ان لوگوں کو پناہ دیں جو الله اور رسول کے ساتهه قتال کر چکے هیں' تو الله گواهي دیتا ہے که یه بالکل جهوٹے هیں اگرچه قسمیں کها کر کہتے هیں که همارا ارادہ اس کام سے سواے نیکي کے اور کچهه نہیں - اے پیغمبر ! تم کبهي بهي اس مسجد میں جاکر کهڑے نہونا ! هاں وہ مسجد مقدس' جس کي بنیاد روز اول هي سے اتقا و پرهیزگاري پر رکهي گئي ہے' یقیناً اسکي مستحق ہے که تم اسمیں نماز کیلیے کهڑے هو - کیونکه اسمیں ایسے لوگ هیں جو صاف اور ستهرا رهنے کو پسند کرتے هیں اور الله بهي صاف رهنے والوں دوست رکهتا ہے "

اس آیت سے چند امور واضح هوے :

(١) مساجد کي تعمیر سے ایک بڑا مقصود اتحاد و اتفاق بین المسلمین اور جمع کلمۂ ملت و دفع تشتت و تفریق ہے - یهي مصلحت وجوب جماعت اور قیام جمعه و عیدین میں بهي مضمر ہے - پس الله باهمي پهوٹ اور تفرقه کو پسند نہیں کرتا - مسجد کي تعمیر و قیام نیز اسکي جماعت و اجتماع اور ذکر و عبادت بلکه جمیع اعمال متعلقۂ مساجد میں کوئي بات ایسي نه هوني چاهیے' جس سے مسلمانوں میں باهمي نا اتفاقي پیدا هو اور الگ الگ دهڑے بندي کي جاے - اگر بد بختي سے مختلف جماعتیں هوگئي هیں اور دل صاف نہیں' تو کم از کم اسکے اثرات کو مسجد تک متعدي نه هونا چاهیے اور وهاں کے اعمال کو بالکل نا اتفاقي سے پاک رکهنا چاهیے -

(٢) اجکل مسجدوں کي تولیت' نئي مساجد کي تعمیر' اور قدیم مساجد کے انتظام و اهتمام کي جماعتوں کے حالات پر نظر ڈالیے تو سیدها مثالیں ایسي ملیں گي' جن کے اندر صرف جذبۂ خبیثۂ افتراق اور نیت فاسدۂ نفاق کام کر رهي ہے' اور اس طرح جس هواے نفساني سے هم نے خود اپنے گهروں کو نجس کیا ہے' اسي سے خدا کے گهر کو بهي آلودہ کرنا چاهتے هیں - پهر کتني مسجدیں هیں جو اتحاد و جمع کلمۂ مسلمین کي جگهه اور افتراق و تشتت کلمۂ اسلام کا موجب هوتي هیں ؟ اور کتني اسلام کي عبادت گاهیں هیں جنکے ایوان و صحن اتحاد و اتفاق کي جگه فتنۂ و فساد بل قتال و جدال بین المسلمین کا گهر بنادیے گئے هیں ؟ : ولا تکونوا کالذین تفرقوا من بعد ما جاء هم البینات' اولائك لهم عذاب عظیم (٣ : ١٠٢)

(٣) اسي طرح هر ایسي تحریک جو مساجد کے متعلق تفریق و نا اتفاقي کا موجب هو' جائز نہیں که خدا نے اس آیت میں ایسي صداؤں کو علامت نفاق و خصوصیت منافقین خاسرین قرار دیا ہے -

(حکم طهارت ظاهـري)

(٤) اگرچه موضوع بحث کے خلاف ہے لیکن بطور جملۂ معترضه اس آیۃ کریمه کے متعلق ایک فائدۂ جلیله کي طرف اشارہ کرنا ضروري -

مسجد ضرار کے مقابلے میں جس مسجد کي الله تعالے نے تعریف و توصیف کي ہے' خواہ وہ مسجد قبا هو یا مسجد نبوي' لیکن ایک بهت بڑا وصف یه فرمایا که :

فیه رجـال یحبـون ان یتطهـروا ' و الله یحب المتطهرین -

" اس مسجـد میں ایسے لوگ هیں جو صفائي اور ستهرائي کو پسند کرتے هیں اور الله بهي صفائي پسند کرنے والوں کو دوست رکهتا ہے "

اس سے ثابت هوتا ہے که اسلام کي نظر میں صفائي اور پاکیزگي کا درجه کیسا بلند ہے' اور اس نے صاف و پاک رهنے پرکس درجه زور دیا ہے ؟ اولین وصف اس مسجد کا یه بیان کیا که وہ مؤسس

الحریۃ في الاسلام

نظام حکومۃ اسلامیہ

وامرهم شوری بينهم (۴۲ : ۳۶)

(٦)

توطیۃ مباحث آتیہ
اور مباحث گذشتہ پر ایک اجمالي نظر

بقیہ مقالۂ سابقہ

(۱)

" انقلاب فرانس " یورپ کي موجودہ جمہوریت و حریت کا سرچشمہ تسلیم کیا جاتا ہے - ہم نے مختصر طور پر اسکے اعلانات و اساسات کي تشریح کي تاکہ اٰیندہ مباحث کے سمجھنے میں آساني ہو - گزشتہ نمبر میں فرانس کا جو " منشور حریت " نقل کیا ہے اور جس میں مبادي حریۃ و مساوات بیان کیے گئے ہیں ' اس سے اگر تشریح قوانین و تکرار مقاصد و اعادۂ مطالب کو الگ کر دیا جاے تو اصل اصول نظام جمہوریت کے رهي چند دفعات رهجاتے هیں جنکو اس مضمون کي اولین قسط میں هم نے بیان کیا تها اور پهر ابهي تهوڑا هي عرصہ گزرا ہے کہ مکرر دهرا چکے هیں - یعنے بصورت تقسیم مواد ' منع حکم ذاتي ' مساوات عمومي ' انتخاب رئیس ' اور اصول شوری : یہي چار دفعات اصل اصول قرار دیے جا سکتے هیں - اگر ان عناصر مرکبہ کي بهي تفرید کي جاے تو پهر صرف ایک هی اصل الاصول آخر میں باقي رهجائیگا یعني " منع حکم مطلق و ذاتي " یا " السلطۃ للشعب وحدہ " : حق تسلط صرف قوم هي کو حاصل ہے -

(احکام اسلامیہ و نظام خلافۃ راشدہ)

انهي دفعات اربعۂ نظام جمہوریۃ کو پیش نظر رکهکر هم نے احکام اسلامیہ و اعمال مسلمین اولین کا تفحص کیا تها ' اور ایک ایک دفعہ پر ترتیب وار بحث کي تهي - گو بحث اجمالي ' اور نظر سرسري تهي ' تاهم حسب ذیل نتائج تک پہنچنے میں ضرور رهنما هوئي هوگي :

(۱) اسلام هر قسم کے ذاتي و شخصي تسلط کي نفي مطلق کرتا ہے - اس نے روز اول هي سے جو نظام حکومت قائم کیا ' وہ خالص جمہوري اور شائبۂ شخصیت سے پاک تها - تصریحات کلام اللہ اور سنت مسلمین اولین سے بغیر کسي توجیہ و تاویل کے ثابت هوتا ہے کہ " حکومت جمہور کي مالک ہے - ذات اور خاندان کو اسمیں دخل نہیں " یہي اصول خلاصۂ نظام جمہوریۃ حاضرہ ہے -

(۲) نفي حکم ذاتي کا پہلا نتیجہ مساوات عمومي افراد بشر ہے - یعني خانداني ' ملکي ' قومي ' اور مالي امتیازات کراي شے

نہیں - اسلام نے پہلے هي دن اعلان کر دیا : " لیس لاحد علی احد فضل ' الا بدین و تقوی " یعني کسي ایک انسان کو دوسرے انسان پر کوئي فضیلت نہیں هوسکتي ' الا اسکي دیني فضیلت اور حسن عمل -

(۳) نظام جمہوریہ کا تیسرا رکن رئیس جمہوریہ ' اور اسکا تقرر بذریعۂ انتخاب ہے - رئیس جمہوریۃ کو اسلام خلیفہ کہتا ہے اور " اجماع " سے مقصود قوۃ اکثریۃ انتخاب ہے -

(۴) اسي ضمن میں تکمیل جمہوریۃ صحیحہ کیلیے ضرور تها کہ خود " رئیس جمہور " کو عام افراد ملک کے مقابلے میں کوئي امتیاز خاص حاصل نہو - مساوات حقیقي کے یہ معني هیں کہ جس شخص کو رئیس جمہوریۃ منتخب کیا گیا ہے ' وہ اپنے تمام حقوق قانون و مال میں بهي مثل ایک عام باشندۂ شہر کے نظر آے - پس اس حیثیت سے بهي تفصیلي نظر ڈالي گئي تو اسلام کا خلیفہ اس شان میں سامنے آیا کہ پهٹي هوئي چادر اور دو وقت کي غذا کے سوا اسکے پاس اور کچهہ نہ تها !

(۲)

ان مباحث کے ضمن میں هم پر اس سے بهي زیادہ خصائص الهیۂ اسلامیہ کا انکشاف هوا - هم نے صرف یہي نہیں دیکها کہ جو کچهہ آج جمہوریۃ و حریۃ ' اور مساوات و آئین کے نام سے دکهلایا جا رها ہے ' وہ سب کچهہ اسلام کے پاس موجود ہے ' بلکہ یہ بهي نظر آیا کہ موجودہ عصر تمدن کے یہ تمام مناظر فخیمہ ابتک اس حقیقت عظمی و اصلیت کبری سے خالي هیں ' جنکو تیرہ سو برس پہلے وہ ظاهر کرچکا ہے -

(یورپ کي ناکامیاب جستجوے مقصد)
(اور انقلاب فرانس کي ناکامي)

حریۃ صحیحہ اور اسلام کے تعلق پر بحث کرتے هوے دو پہلو پیدا هوجاتے هیں - ایک پہلو بحث کا یہ ہے کہ آج یورپ کے بازار حریت میں بہتر سے بہتر جو متاع دکهلائي جاسکتي ہے ' وہ همارے امانت خانوں میں تیرہ سو برس سے موجود ہے -

دوسرا حصہ وہ ہے جہاں نظر آتا ہے کہ صرف وہ متاع ناقص هي نہیں ' بلکہ اس سے بهي اعلی و اشرف اشیا همارے پاس موجود هیں -

هم نے گزشتہ مباحث میں اس دوسرے حصۂ بحث پر بهي کہیں کہیں نظر ڈالي ہے اور اسکا خلاصہ حسب ذیل ہے :

(۱) اسلام نے اپنے نظام حکومت سے بکلي پادشاہ کے وجود کو خارج کردیا اور ایک کامل جمہوریت قائم کي جسمیں صرف ایک پریسیڈنٹ بنام خلیفہ رکها گیا ہے - برخلاف اسکے یورپ میں جمہوریت کي تحریک اب تک پوري طرح کامیاب نہو سکی -

اسکا بڑا حصہ اب تک تاج و تخت فرماں روائي کے آگے عاجزي کرنے پر مجبور ہے - امریکہ اور فرانس ' صرف یہي دو بڑي جمہوریتیں انقلاب فرانس کا کامیاب نتیجہ هیں - انکے علاوہ چند چهوٹي چهوٹي جمہوریتیں هیں مگر انکا شمار بڑے ملکوں میں نہیں

بهي لزوم هے - اسي طرح یه خیال کر لینا که هندوستان کے اندر مسلمانوں کي قومي حیات کا بقا فقط پالٹیکس پر زور دینے هي میں هے ' غلط هے - اوس طرز حکومت کي بنا پر جو انگریزوں کي هندوستان میں هے ' میري ایک راے ابتداء عمر سے رهي هے اوس سے انحراف کرنے کي ضرورت اسوقت تک ثابت نهیں هوئي - اور وہ یه هے که " جس شے کي همکو سب سے کم ضرورت هے وہ پالیٹکس پر توجه هے " ان وجوہ سے ' که اول تو انگریزي طریق ملک داري هندوستان کي کسي قوم کو جس میں مسلمان بهي شامل هیں ' پامال نهیں هونے دیگا - دوم اس سے بهي زیادہ ضروري اور مفید کام مسلمانوں کي توجه کا محتاج هے یعني (اشاعت اسلام) - مگر شاید مجهه سے زیادہ کسي دوسرے کو اس کا ملال نه هوگا ' جبکه میں دیکهتا هوں که میرے هم مذهب اولٹي چال چل رهے هیں اور روز بروز اونکي توجه پولیٹکل مسایل پر بحث کرنے پر بڑهتي جاتي هے اور وہ کام جس سے زیادہ دنیا اور دین دونوں کا فایدہ هے ' کس مپرسي میں پڑتا اور دور بڑهتا جاتا هے - همارے علما اور پیشوایان دین (جسطرح که جناب والا خود هیں یا شمس العلما مولانا شبلي هیں) افسوس که اپنے فرایض کو بهول چکے هیں اور ایسي تو - تو - میں - میں میں جس سے اونهیں الگ رهنا زیادہ مستحسن تها ' پڑگئے هیں - میں پهر عرض کرونگا که میں معاملات ملکي میں توجه کرنا غیر ضروري نهیں جانتا لیکن بلا شبه یه قطعاً غلطي هے که سب گروهوں کا فقط یهي کام رهجاے که وہ حکام پر نکته چیني میں منهمک هو جائیں اور اپنے تمام دوسرے کام بهول جائیں - اگر هندوستان کے امن و عافیت اور حکومت هند کے برکات کو قدرشناسي سے دیکها جاے تو سب سے زیادہ اوسي میں صلاحیت اسکي هے که هندوستان کے اندر مسلمانوں کا ایک ذیعلم اور محب اسلام گروہ ایسا بننا چاهیے جو اشاعت و برقراري اسلام کا کام اپنے ذمه لے - میں جناب کي علمي قابلیت اور وسعت معلومات کے ساتهه آپکے اخلاق کے اوپر بهروسه کرکے اس عرض کرنے کي جرات کرونگا که اگر جناب کو پالیٹکس پر بهي توجهه کرنے کا شوق هے تو اسکو آپ کیوں بهولے پڑے هیں که اشاعت اسلام بهترین پالٹیکس اور ازدیاد نفوس اعلی ترین قومي قوت اس زمانه میں هے - شمس العلما مولانا شبلي معاف فرمائینگے اگر عرض کیا جاے که اونهوں نے ندوہ کو چهوڑ کر پولٹیکل نظموں کو مسلمانوں کے حق میں مفید یا اپنے واسطے موجب نام آوري قرار دیا هے - اگر آپ حضرات ان فضولیات کو چهوڑ دیں ' اور ایسے علما کے پیدا کرنے میں ' جو یورپ کا علمي مقابله کرتے هوے اونکے واسطے وجهه فضیلت کا اور تلقین اسلام کا باعث هوں ' اپنے آپ کو مصروف کر دیں ' تو بلا شبه عند الناس اور عند الله دونوں جگه زیادہ مقبول هونگے - اشاعت مذهب جیسي ضروري تحریک سے جسطرح مسلمانان عالم (یعنے اندرون هند اور بیرون هند) غافل هیں وہ هر طرح نهایت افسوس ' ملامت ' اور مواخذہ کے لائق هے اور یه سب الزام علما کے سر سب سے اول هے -

یورپ کا کوئي حصه ایسا نهیں هے جهانکے علما اپنے عقاید اور دین کي تلقین کے واسطے دور و دراز ملکوں میں صدیوں سے مارے مارے پهرتے ' مرتے ' اور کٹتے نه هوں - مگر همارے هم مذهبوں کا کون ایسا ملک یا سلطنت هے ' جسکے مسلمان گهر سے اس کام کے لیے باهر بهي نکلے هوں ؟ بلکه سچ تو یه هے که انهوں نے اسکا اقبال بهي بطور ایک ضروري خیال کے نهیں کیا هے - مگر هم هندوستان کے مسلمان دوسرے ملک کے مسلمانوں پر اوسوقت تک الزام نهیں لگا سکتے جب تک که خود کچهه کر نه دکها لیں ' اور کوئي معقول جواب اس الزام کا همارے علما کے پاس ایک ایسے ملک و زمانه میں نهیں هے جبکه ازادي اور علم کي نهریں بهه رهي هیں - هند جیسي کانسرویٹو قوم تک تو اپنے دین کي اشاعت کرنے لگي ' مسلمان جیسے لبرل مذهب والے کچهه نه کریں ؟

الغرض میں نهایت ادب اور عاجزي سے معافي مانگ کر جناب سے عرض کرنے کي جرات کرونگا که پالٹیکس کے اس حصه سے جس میں فضول گوئي اور دشنام دهي کے سوا کچهه نه هو محترز رهکر اپني تمام قابلیت و لیاقت اور الله کي بخشي هوئي قوت اصلاح و خدمت پالیٹکس کے اوس حصه پر صرف کیجیے جس سے مسلمانوں کي تعداد دنیا میں بڑهے - مسلمان علما ملکو ملکوں جائیں ' اپني نیکیوں اور علمي قوت اونپر نمودار کریں ' اور هندوستان میں بهي کم عام مسلمانوں کو مرتد هونے سے بچائیں مگر یه جب هي هوگا جب که جهوٹي راہ راست سے آپ حضرات خوش هونگے اور دنیا کے بهت سے کاموں میں سے یه ایک هي کام (یعني اشاعت اسلام) اپنا مرکز نظر اور منتهاے خیال نه بنا لیں گے -

جناب کا ادنی ترین خادم :

(اسمعیل)

(الهلال)

اس مکرر توجه فرمائي کا مکرر شکریه - جناب مولانا شبلي نعماني آجکل سیرة نبوي کي تدوین میں مصروف هیں نه که پولیٹکل نظم کا دیوان ترتیب دینے میں - رها مسئلۂ تبلیغ و دعوت اسلام ' ضرورت هے که اس موضوع اهم و اقدم پر پوري تفصیل کے ساتهه اپ معروضات پیش کروں ' اور انشاء الله پهلي فرصت میں ا لکهونگا -

---

شیعه کانفرنس بمقام جونپور

قلعۂ جونپور کا میدان اجلاس کیلیے تجویز هوا هے اس سے زیادہ هوا دار اور پرفضا کوئي اور جگه اس نواح میں نهیں - قلعه سے اسٹیشن ریلوے تقریباً پون میل کي دوري پر هے بالکل سیدهي سڑک وهانسے یهانتک ائي هے - قلعه کے پاس پر کوتوالي شهر هے اور اندر شاهي زمانه کي عمدہ مسجد مختصر سا خوشنما باغ بهي هے جو شام کو تفریح کیلیے دلچسپ جگه هے - هم نے اپنے سرفراز کنندہ مهمانوں کیلیے اس چهوٹے شهر میں سواري کا بهي اهتمام کیا هے جو گاڑیوں کے آمد کے اوقات پر ریلوے اسٹیشن پر موجود رهینگي - استقبال حضرات تشریف اوران کیلیے والنٹیرس موجود اور هر طرح کي مدد دینے کوشش کرینگے - نرخ کرایه گاڑي اور قلي والنٹیرس سے معلوم هو

معزز مهمانان اضلاع غیر کیلیے قلعه کي مسطح زمین خیمے ڈالے جا رهے هیں جنمیں همارے کرم فرما قیام فرمائینگے - لیے غریب جونپور نے اپنے اوقات کے مطابق تین دن کا کچهه نان و نمک کا بهي سامان کیا هے جسے امید هے که وہ بندہ نواز قبول فرما کر عزت بخشینگے - اسکے علاوہ کهانے پینے اور و کي مختلف دکانیں بهي خاص نگراني میں مهیا رهینگي که کسي صاحب کو کوئي تکلیف نهو - اقسام شیریني و سگرٹ و پان و دیگر مفرحات مثل لیمونیڈ وغیرہ کي بهي کافي د هونگي که جمله ضروریات عند الموقع پوري هوتي رهیں - جونپور کے مشهور تیل و عطر و تمباکو نوشیداني کي دکانیں بهي موجود هونگي - جهانتک ممکن هوگا هے خاص سواریاں یکجا رهینگي بشرطیکه قبل سے وروده کي اطلاع ملے -

شیخ محمد قاسم وکیل - سکریٹري انتظامیه کمیٹي
اجلاس شیعه کانفرنس مقام جونپور

تاریخ حیات اسلام

الہلال اور پریس ایکٹ

(دعوۃ دینیۃ الہلال)

ایک مشہور بزرگ ملت تحریر فرماتے ہیں :

الہلال آغاز اشاعت سے میری نظر سے گذرتا ہے - اور کم از کم کوئی تحریر جناب کے قلم سے اسمیں ایسی نہیں نکلی ہے جس کو میں نے اول سے آخر تک بغور و فکر نہ پڑھا ہو - میرا یہ عقیدہ ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان میں ' بلکہ ممالک اسلامیہ میں بھی کوئی رسالہ ایسا موجود نہیں ہے جو مثل الہلال کے اسلام کی اصلی اور حقیقی دعوت کا احیاء کرتا ہو -

آپکی تحریرات سے واضح ہوتا ہے کہ آپکا نقطۂ نظر صرف مذہب اور قران ہے اور اللہ تعالی نے آپکو یہ ایک مخصوص قابلیت عطا فرمائی ہے کہ ہر معاملے اور مسئلہ پر مذہب ہی کے لحاظ سے نظر ڈالتے ہیں ' اور آپ سے بہتر آجتک کسی نے اس دعوے کا ثبوت پیش نہیں کیا ہے کہ قران مسلمانوں کی تمام ضروریات ترقی پر جامع ہے - اس بنا پر گو الہلال کا انداز بحث بے باک اور اظہار صداقت و حق گوئی تلخ تھی ' تاہم وہ تبلیغ اسلام کا ایک ارگن تھا ' اور مجکو کبھی یہ خطرہ نہیں گذرا تھا کہ گورنمنٹ اسکی نسبت بھی ضمانت کا سوال اٹھائیگی -

اس خیال کا ثبوت پچھلے پندرہ مہینوں میں برابر ملتا رہا - الہلال نے ہر موقعہ اور ہر معاملہ پر اسقدر بے لاگ اور بے پردہ حق گوئی کی کہ آجتک اسکی مثال میری نظر میں تو کوئی نہیں - آجکل کی ازادی کے جوش و خروش میں بھی کسی کو اسکی جرات نہیں ہو سکتی - لیکن وہ حق گوئی بہ حیثیت پولیٹکل نکتہ چینی کے نہ تھی بلکہ بہ حیثیت ایک دینی داعی کے تھی اور ہم نے ہمیشہ گورنمنٹ کی خاموشی کو اسی دانشمندی پر معمول کیا کہ وہ حقیقت سے واقف اور اسکی حیثیت سے با خبر ہے اور اسی لیے الہلال کے کاموں میں مداخلت کر کے تمام پیروان اسلام کی اصلاح و دعوت کے سب سے بڑے کام کو نقصان پہنچانا پسند نہیں کرتی -

جناب کو معلوم ہے کہ بعض امور و مسائل کے متعلق خاکسار کو الہلال سے اختلاف رہا ہے اور دو تین مرتبہ اسکی نسبت بالمشافہ اور بذریعۂ مراسلات اپنی معروضات پیش بھی کرچکا ہوں - مثلاً جناب نے اشاعت الہلال کے ساتھہ ہی اس بحث کو چھیڑا کہ مسلمانوں کیلیے سلف گورنمنٹ کی خواہش ضروری ہے ' حالانکہ میں اپنے عقیدے میں اب تک اسے قبل از وقت سمجھتا ہوں اور سر دست اُن معاملات کو ہندو مسلمانوں کی متحدہ جدو جہد کا مستحق سمجھتا ہوں جنکے نتائج کے حصول پر سلف گورنمنٹ کا ملنا موقوف ہے - با ایں ہمہ آپنے اس مبحث کو مثل تمام لوگوں کے محض اجکل کے لبرل خیالات یا ہندو بھائیوں کی دیکھا دیکھی اور یورپ کی ازادی کے اتباع کی بنا پر نہیں لکھا ' بلکہ اسکو مذہبی حیثیت سے ثابت کیا اور ظاہر فرمایا کہ ہر مسلمان کا بحیثیت مسلمان ہونے کے فرض ہے کہ وہ ایسا چاہے - جب یہ صورت پیش آئی تو میں نے آپ کو لکھدیا کہ گو میری راے میں ابتک کچھہ تزلزل نہیں ہوا تاہم آپنے جس خوبی اور دلنشیں طریقہ سے اسکا مذہبی و اسلامی پہلو بیان کیا ہے اس نے میرے دل کو نہایت متاثر کیا اور میں اب اسکو مذہباً مسلمانوں کا ایک دینی مطالبہ یقین کرتا ہوں مگر اسکی جد و جہد کا وقت یہ نہیں سمجھتا -

اپنے گو اپنی اس تحریک میں کامیابی حاصل کی اور ال انڈیا مسلم لیگ کو انقلاب پر مجبور کردیا تاہم واقعات سے آپ پر منکشف ہوگیا ہوگا یا آئندہ ہو جائیگا کہ صرف سلف گورنمنٹ کے تصور سے کچھہ نہیں ہوسکتا -

بہر حال الہلال ہمارا ایک دینی مصلح ہے - وہ مسلمانوں کو عمل بالقران و السنۃ کی کامل و اکمل دعوت دیتا ہے - اللہ نے اسکے ساتھہ جو اسباب اثر و حسن قبول کے جمع کردیے ہیں ' وہ آجتک کسی اہل قلم کو ہندوستان میں نصیب نہیں ہوے - پس اسکے وجود کے قیام سے بڑھکر کوئی اہم مسئلہ آج در پیش نہیں - ایک مدت کے عرصے کے بعد یہی ایک حقیقی اور مفید بیج ہے جو ہم اپنی زمین میں بو سکے ہیں -

ہماری تمام مفید تحریکوں اور کاموں کے قیام کا یہی وسیلہ ہے اور خدا نخواستہ اگر اسکی حفاظت نہ ہوسکے تو پھر تمام مسلمان اپنی سب سے بڑی دینی و قومی دولت کھو بیٹھیں گے - الہلال جیسے رسائل بمنزلۂ جڑ کے ہوتے ہیں اور ترقی کی تمام توقعات مثل شاخوں کے - سب سے پہلے جڑکی حفاظت چاہیے ' پھر شاخوں کی -

. . . .

. . . .

معلوم ہوتا ہے کہ بد قسمتی سے جو غلط پالیسی اس وقت ہمارے صوبے نے اختیار کر رکھی ہے اور جس کی پیروی پنجاب نے بھی کی ہے ' اسکا اثر آجکی گورنمنٹ بنگال تک پہنچ گیا ہے - اور وہ دانشمندی اور پر مصلحت پالیسی جو اب تک اُس نے الہلال کے متعلق اختیار کر رکھی تھی ' اب افسوس ناک طریقہ سے بدل دی گئی ہے - اسی کا نتیجہ ہے کہ الہلال کا ایک پرچہ ضبط کرلیا گیا اور پھر ضمانت طلب کی گئی - جس مضمون کی بنا پر یہ ضبطی عمل میں آئی ہے ' اسمیں اول سے لیکر آخر تک ایک سطر بھی ایسی نہیں ہے جس سے تاج برطانیہ کی وفاداری پر حرف آتا ہو - البتہ صوبجات متحدہ کے حکام پر نکتہ چینی کی ہے اور اگر حکام کی شکایت بھی تاج کی وفاداری کے خلاف ہے تو پھر تو واقعی ہندوستان میں زندگی بسر کرنا ہمارے لیے دشوار ہوگیا - گورنمنٹ اخبارات کے معاملے میں سخت غلطی کررہی ہے - اسکے

(۲) انقلاب کي اصلي روح مساوات هے - اور صرف شاهي اقتدار و تسلط کے روک دینے هي سے جمهوریة صحیحه قائم نهیں هوسکتي - تا وقتیکه نوع بشر میں مساوات حقیقي قائم نهو - اس بنا پر کو فرانس کے انقلاب نے شاهي اقتدار کي مطلق العناني سے دنیا کو نجات دلا دي' تا هم وه " مساوات حقیقي " کے قیام میں کامیاب نهوسکا - مختلف درجات و طبقات امت کا اختلاف بدستور باقي هے - دولت کے اقتدار کي لعنت سے ابتک دنیا نے نجات نهیں پائي' اور تمیز ادنی و اعلی کے عذاب الیم کي زنجیر اب تک اسکے پاؤں میں پڑي هے -

(۳) یه کیا هے که اب تک پادشاه هے جو ملکي خزانے سے کروڑوں روپیه لیتا اور با وجود ایک عام باشندۂ شهر هونے کے عام باشندوں سے ارفع و اعلی رهتا هے ؟

اب تک وه عظمت و جبروت کے اس عرش مقدس پر متمکن هے ' جهاں تک زمین کے عام باشندوں کي رسائي نهیں ؟

شاه انگلستان سترلاکهه پچاس هزار روپیه هر سال تن تنها اپنے اوپر صرف کرتا هے اور جرمني کا حکمراں نوے لاکهه - پهر کیا با این همه یورپ کو مساوات انساني کے ادعاء کا حق حاصل هے ؟

اسکي آبادي ابتک اُن امیروں کے ایوانوں سے رکي هوئي هے جو چاندي سونے کے گهمنڈ میں اپنے هم جنسوں کے ساتهه سب کچهه کرسکتے هیں - پهر وه مساوات کهاں هے جسکے فرشتے نے تمام اکناف یورپ کو اپنے پروں میں چهپا لیا هے ؟

لیکن اسلام نے روز اول هي مساوات کي حقیقي تصویر دنیا کو دکهلا دي - اسکا اولین قدوس پادشاه جس طرح زندگي بسر کرتا تها تم پڑهچکے هو - اسکے خلفانے صاف کهدیا که " حلتان و قوتي و قوت اهلي " یعني مجکو صرف دو جوڑے کپڑے کے اور اپني اور اپنے اهل و عیال کي مایحتاج غذا چاهیے اور بس !

حضرة ختم المرسلین نے قبیلۂ مخزوم کي ایک عورت کي نسبت رؤساء قریش سے' حضرة (ابوبکر) نے اپني خلافة کي اولین مجلس میں ' حضرة (معاذ) نے سردار رومي کے آگے ' (مغیره بن شعبه) نے ایراني سپه سالار کے سامنے ' اور واقعۂ اجنادین میں رومي سپه سالار کے آگے اسکے مخبر نے' جو تقریریں کي تهیں ' انکو تمام گذشته نمبروں میں پڑهو' اور پهر مساوات یورپ کا مساوات اسلامي سے مقابله کرو !

(۴) لیکن مساوات کے بهي مختلف درجے' اور اسکي مختلف قسمیں هیں - یه سچ هے که انقلاب فرانس نے اپنے اعلان حریت میں تمام ابناء وطن کو مساوي قرار دیا' لیکن کیا تمام ابناء ادم کو بهي درجۂ و حقوق میں مساوي قرار دیسکا ؟ وه عدم مساوات جو ایک محدود رقبۂ زمین میں هو' زیاده مستحق نفریں هے' یا وه' جو تمام دنیا اور دنیا کي تمام قوموں میں پهیلا هوا هو ؟ اگر تم ایک سرزمین کے رهنے والوں کو ایک درجے میں رکهنا چاهتے هو تو یه دنیا کے دکهه کا اصلي علاج تو نهوا - دنیا اُس مساوات کیلیے تشنه هے جو ابناء وطن کي طرح مختلف وطنوں اور قوموں کا امتیاز بهي مٹادے اور اسود و ابیض ' مغرب و مشرق ' متمدن و غیر متمدن ' غرضکه خدا کے تمام بندوں کو ایک درجے میں لاکهڑا کردے - تم ابهي ابهي انقلاب فرانس کي سرگذشت سے فارغ هوے هو - تم نے وه اعلان حریة پڑها هے' جس کو تاریخ عظمت کے ساتهه اپنے سینے سے لگاے رهتي هے' لیکن کیا اسمیں اول سے لیکر آخر تک کسي جگه بهي اس مساوات کا ذکر هے جو کسي خاص سرزمین کو نهیں بلکه تمام عالم کو اپنا پیغام نجات سناتا هو ؟ اسکي هر دفعه کو مکرر پڑهه لو - تم هرجگه " وطن " هي کا نام پاؤگے' اور انقلاب فرانس کا بلند سے بلند مساوات کا تخیل اس سے زیاده نهوگا کـه " فرانس " کا باشنده ایک دوسرے کے برابر هوجاے -

لیکن خدا کي زمین جو صرف فرانس اور یورپ هي کي آباد نهیں هے' اپنے اس زخم کیلیے کهاں مرهم ڈهونڈے' جس ایک قوم اور وطن کو دوسري قوم اور وطن پر فضیلت دیدي - یورپ سے اسکو تسکین نهیں مل سکتي ' لیکن اس هاتهه' اسکو مرهم بخش سکتا هے - اُس نے صرف اپنے وطن سرزمین هي کو مساوات باهمي کا حقدار نهیں سمجها' بلکه اسکا ایک عالمگیر مساوات کا فرمان تها - جبکه اُس نے کها

یا ایها الناس ! انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوباً و قبائل لتعارفوا' ان اکرمکم عند اللـه اتقاکم ! (۴۹ : ۱۳)

" اے لوگو ! هم نے تم کو مرد و [عورت] کے اتحاد سے پیدا کیا' اور [تم کو] مختلف قوموں اور خاندانوں [میں] تقسیم کردیا - لیکن اس اختلاف [سے] قوم و نسل کے کوئي امتیاز و شرف نهیں هوسکتا ' کیونکه اس سے مقصود صرف یه هے که تم باهم دوسرے سے شناخت کیے جاو - ورنه تم میں سب سے زیاده الله کے افضل وهي هے جو سب سے زیاده متقي اور نیک اعمال هے !

تو اسکا اعلان مساوات صرف مکه اور حجاز هي کیلیے نه تها تمام عالم کیلیے تها !!

اسلام صرف وطن هي کي محبت لیکر نهیں آیا - [اسکے] پاس تمام عالم کے عشق کا پیغام هے - اس نے جو کچهه تمام عالم کیلیے کیا' اور صرف وهي تها جو یه کرسکا : و ما ارسلناک الا کافة للناس بشیرا و نذیرا (۳۴ : ۲۳) دنیا کا خدا " رب العالمین " تها' جسکي ربوبیت عامه میں کوئي خصوصیت وطن و مقام نه[یں] پس اسکا پیغام امن و نجات بهي " رحمة للعالمین " هوکر آ[یا] و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین (۲۲ : ۱۰۷) -

(۴) اگر یورپ مساوات انساني کے اصلي راز کو پالیتا تو (سوشیا لیزم) کي بنیاد نه پڑتي - امرا کے اقتدار' دولت کي تقسیم ' طبقات عامه کي تذلیل و تحقیر' ارباب اقتدار کا اسد جماعات و افراد کا قانوني امتیاز' یه اور اسي طرح کے اسباب هیں جنکي وجه سے اشتراکیة کي بنیاد پڑي اور روز بروز بڑهتي جا[تي] هے - یورپ کے ادعاء مساوات کي سماعت کرتے هوے کوئي نهیں که هم اشتراکیة کي شهادت سے کان بند کرلیں - ابهي لوگوں دو سال پیشتر کا وه موقعه بهلایا نهوگا جب مسٹر (لائڈ جارج) امراء انگلستان کے ٹیکس سے بري هونے کے خلاف سعي کي اور اسکي وجه سے طبقۂ خواص میں ایک سخت جوش گیا تها -

(رجوع به مباحث بقیه)

پس ان مباحث کے بعد اب همارے لیے صرف منزلیں اور باقي رهگئي هیں :

(۱) حکم " مشوره " اور " اصول شوری اسلامیه " کے ضمن میں اُن آیات کریمه پر ایک مفسرانه نظر ڈالني چاهیے میں حکم شوری دیا گیا هے -

(۲) بعض شکوک و اعتراضات کي تحقیق جو اس بارے پیدا هوتے هیں - ازانجمله وه شبهات جو انقلاب عثماني میں بعض جرائد و مجلات میں شائع هوے تهے' اور ایک تحریرکے ذریعه انکا اعاده بهي کیا گیا هے - یه تحریر روزانه (پیسه اخبار) لاهور میں شائع هوري هے -

اینده نمبر سے هم ان دونوں بحثوں کے طرف متو[جه هوں گے] والله الهادي' و علیه اعتمادي -

زیدہ دیگر قومی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے' لیکن امید ہے کہ باہمت حضرات اس موقعہ پر بھی اپنی غیرت دینی کا ثبوت دینگے - فدوی قبل ازیں اپنی بساط کے موافق ہر ایک فنڈ میں جو کچھہ ہوسکا شرکت کرچکا ہے - آج پانچروپیہ کا منی آڈر ارسال خدمت گرامی ہے اور امیدوار کہ یہ ناچیز رقم الہلال ضمانت فنڈ میں داخل کرکے ممنون و مشکور فرمائینگے -

(محمد عبد الواحد - سوداگر سکندرا باد - دکن)

حضرت مولانا ! رسالہ الہلال نمبر ۱۳ - میں شذون داخلیہ کے زیرعنوان بمجرد قراۃ (الہلال پریس کی ضمانت) سخت افسوس ہوا' اور معاً دل میں یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اب الہلال جیسے زندہ اور مصلح مسلمین رسالہ کے بھی نشانۂ حکومت ہو جانے کے بعد اخوان دینی پھر اسی فلاکت و ادبار کے تاریک گڑھے میں جا پڑینگے' اور پھر انکی غفلت سابق معمولاً حق پر چھا جائیگی ' کیونکہ اب الہلال کی غفلۃ شکن تحریریں اور ولولہ خیز اور حیات افزا الہامی اثر کے مقالات بعض عمال سلطنت کے جبر سے مسلمانوں کے گوش زد نہ ہوسکیں گے اور چار ناچار الہلال کو طرز بیان اور پرایۂ زبان بدلدینا پڑےگا - اس خدشہ کے پیدا ہوتے ہی میں نے انسردگی کے ساتھہ پرچہ رکھدیا اور دل بیٹھہ گیا - وکفی باللہ شہیدا کہ ہم اور نہ صرف ہم بلکہ حضرت والد صاحب مدظلہ بھی آبدیدہ ہوگئے اور مشار الیہ نے عرصہ تک افسوس فرمانیکے بعد دعا فرمائی کہ خداوندا ! اپنی نصرت غیبی الہلال کے شامل حال رکھہ کیونکہ وہ خلوص دل سے تیرے دین کا مددگار اور تیری مرضات کا طالب ہے -

خاکسار کی نظر دیر تک الہلال پر گری رہی - لیکن پھر الہلال کی دلا ویزی مجبور کر رہی تھی کہ کم از کم ایک نظر تو ڈال لو - با دل ناخواستہ اٹھایا اور آپکی ضمانت ستانی کے مضمون پر نظر پڑی - لیکن چند الفاظ کے پڑھتے ہی آپ کے صبر و شکر' ہمۃ و استقلال ' عزم مصمم ' و ثبات ارادہ نے میرے پژمردہ دل کو شاداب کردیا اور میں ایک بے اختیارانہ جوش کے ساتھہ اٹھہ بیٹھا - پھر تو وہی میں تھا اور وہی الہلال - وہی نگاہ شوق تھی اور وہی اسکا محبوب و مطلوب - دل بڑھہ گیا' ہمۃ بلند ہوگئی ' اول سے آخر تک پڑھہ گیا ' باغ امید کو سرسبز پایا اور سابق کی طرح آج بھی نخل مراد کو بارور دیکھا ' فالحمد اللہ علی ذالک -

ابو تراب عبد الرحمن گیلانوی
گیلانی - مونگیر

" الہلال " سے ضمانت طلب ہوئی - مجھکو آپکی وہ درد انگیز دعا یاد ہے جو الہلال کے صفحوں پر ہمیشہ مانگی گئی ہے کہ " خدا تعالی آزمایشوں میں مجھے ڈالے ' تاکہ میرے دلی استقامت کا اندازہ ہو" یہ اسکی استجابت کا آغاز ہے اگرچہ فی الحقیقت آزمائشین تو بہت سی ہوچکی ہیں اور دنیا دیکھہ چکی ہے - یقین کیجیے کہ آج کروروں قلوب اسلام آپکے ساتھہ ہیں ' اور آپنے جو بیج بویا تھا ' وہ بار آور ہوچکا -

(محمد مکرم از کیرانہ)

(الہلال)

میری دعائیں جن آزمائیشو کیلیے ہیں وہ دوسری ہی ہیں' اور [illegible] اب دور نہیں - ان چھوٹے چھوٹے واقعات کو انسے کیا نسبت ؟ انتظار کیجیے - انی معکم من المنتظرین !

جناب مولانا و بالفضل اولینا دام مجدکم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - بلا شبہ ضمانت جو آپ سے طلب ہوئی ہے تمام قوم و ملت کو نہایت ہی شاق ہے اور اسلیے ہر ایک اہل دل کو اسکا رنج ہے' لیکن " عسی ان تکرہو شیا و ہو خیر لکم " خدا کا کلام ہے اور امید ہے کہ اسی میں کچھہ بہتری ہوگی - مجھکو سخت افسوس ہے کہ کارکنان سلطنت کیا ایسی موٹی سی بات کو بھی نہیں سمجھتے کہ اس ضمانت کے لیے جانے سے الہلال کے ارادت مندوں کو جو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہیں کیا رنج نہوگا ؟ اور اگر وہ اسباب کے قائل ہیں تو کیا یہ امر سلطنت کے لئے کسی علاج کا باعث ہوسکتا ہے کہ صرف دو ہزار روپیہ کی خاطر اسقدر افراد کے دل میں سلطنت کی طرف سے رنج کا بیج بودیں جو برگ و بار لاکر ایک درخت تناور بن جاوے اور پھر اس سے طرح طرح کے دل خون [illegible] نتائج پیدا ہوں ؟ زمیندار کی ضمانت ضبط ہونے سے کسقدر افراد کو رنج پہونچا ہے اور کیا اسقدر ناراض شخصوں کی تعداد میں ہر روز اضافہ ہونا سلطنت کے لئے مفید نتائج کا مثمر ہوسکتا ہے ؟ ہرگز نہیں لیکن اب انکو کون سمجھاوے ؟ خدا ہی انکو عقل سلیم عطا فرمائے کہ ان کارروائیوں سے درگزر کریں اور بدستور مسلمانوں کو وفادار رہنے دیں جو خود انکے حق میں مفید ہے اور مسلمانوں کے اس اعتقاد کے متزلزل نہونے میں بھی ' کہ برٹش گورنمنٹ انکے حق میں [illegible] رحمت ہے -

خاکسار عطا محمد عفی عنہ (امرتسر)

السلام علیک - قبل ازیں ایک نیاز نامہ جس میں ایک روپیہ کے ٹکٹ برای ضمانت فنڈ ہمدرد و زمیندار تھے ارسال خدمت کرچکا ہوں امید کہ مشرف خدمت اقدس ہوا ہو - قدرت حق ہے [illegible] اگلا زخم بھرا نہ تھا کہ ایک اس سے بھی گہرا زخم موجود ہوا !

بہرحال جائے شکر ہے کہ یہ آزمائش ہماری استقامت ایمانی سے بڑھ نہیں ہوسکتی - باری تعالی اپنے فضل و کرم سے [illegible] جملہ اہل اسلام کو خیر و برکت ' فتح و ظفر' عزت و ایمان [illegible] فرمائے - آمین یا رب العالمین -

ایک روپیہ بذریعہ ٹکٹ ضمانت فنڈ ارسال خدمت ہے -

محمد افضل - کوئٹہ - بلوچستان

انڈین پریس ایسوسی ایشن

زر اعانۂ ضمانت الہلال

جو مجلس دفاع مطابع و جرائد ہند کے خزینہ میں منتقل کردیا جائیگا

(۱)

جناب حاجی مصلح الدین صاحب
ایک محترم بزرگ ملت
جناب محکم الدین محمد امین صاحب
ایک بزرگ از علی گڈہ
ایک خاتون اسلام پرست از حیدرآباد دکن -
جناب امداد حسین خان صاحب اسٹیشن ماسٹر فاضلکا
جناب ایچ محمد یوسف صاحب
اینڈ کو - مدراس
جناب عبد الواحد صاحب سوداگر
سکندر آباد دکن
جناب احمد حسین صاحب

(دعوة الهيه الهلال)

طبائع جز کشش کارے ندانند
حکیماں ایں کشش را عشق خوانند

جناب فاضل اجل، مصلح اُمت، طبیب ملت، حکیم اخلاق، فخر اسلام، مولانا ابوالکلام - السلام علیک و رحمة الله و برکاته -

میں ادھر سفر کي کشاکش میں مبتلا رہا ہوں - اخباروں کے دیکھنے کا موقع نہیں مل سکا -

آج " الهلال پریس کي ضمانت " کا حال الهلال میں پڑھکر ایک عجیب حالت کا مورد ہوا - متضاد کیفیتوں کا اجتماع ایک وقت میں ممتنع الوقوع سمجھا جاتا ہے لیکن طرفہ یہ ہے کہ میرے دل و دماغ میں دو متضاد کیفیتوں کا اجتماع ہوگیا : حزن و ملال بھي اور فرح و سرور بھي ! !

حزن اسلیے کہ ایک طائر سدرہ پرواز کو (جسکي صفیر پر طائران سفلي بھي پر افشاني کو طیار ہیں) دام میں لانے اور قفس میں بند رکھنے کي کوشش کي گئی -

فرح و سرور اسلیے کہ جناب اوس منزل تک پہونچ گئے جس منزل سے انبیا و صدیقین، و شہدا کو سابقہ پڑتا رہا ہے - اگر خدا کو منظور ہے تو آگے کامیابي هي کامیابي ہے :

در پس هرگریه آخر خندهٔ ایست

ان دونوں کیفیتوں کي حالت میں متحیر تھا کہ جناب کو لکھوں تو کیا لکھوں ؟ ہمدردي کا عریضہ یا مسرت کي مبارک باد ؟

بڑي سونچ اور غور کے بعد مبارکباد عرض کرتا ہوں - اگر تاریکي ضلالت قوم کو قاطبة نہ گھیرلے، تو طلوع آفتاب ہدایت کي امید اور روشني پھیلنے کي توقع کیونکر ہوسکتي ہے ؟ اگر کانٹوں کا لحاظ رکھا جاے تو پھولوں تک کب ہاتھہ پہونچ سکتا ہے ؟ جس کام میں ہاتھہ ڈالا جاے بشرطیکہ طلب صادق ہو، تکالیف کي منازل طے کرتے ہوے گوہر مقصود کو حاصل کر لینا لازمي ہے - بہرحال ضمانت ایک نیک خیال ہے - خدا مبارک کرے -

ابراهیم خلیل الله علیه السلام ہدایت کے لیے اوٹھہ کھڑے ہوے تو کیا کیا مصائب نہ پیش آئے ؟ آگ میں ڈالے گئے، وطن سے نکالے گئے، سب کچھہ ہوا، مگر خدا نے ساتھہ نہ چھوڑا - خدا کي یاري اور یاوري سے غالب و منصور ہوکر رہے -

اس واقعہ کي مشاکلت و مماثلت حضرت پیغمبر آخرالزمان روحي فداه وصلی الله علیه و اله و صحبه و سلم سے ہے کہ جب آپ نے ہدایت کي آواز بلند کي تو ایذا رساني کے لیے قوم اوٹھہ کھڑي ہولي - باقاعدہ اور مکمل کمیٹي بنائي گئي جسکا میر مجلس ابو لهب تھا، اور مکہ کے سردار اسکے ممبر تے - ریزولیوشن یہ پاس ہوا کہ محمد (صلعم) کو ہر طرح سے دق کیا جائے - بات بات میں اسکي ہنسي اوڑائي جائے - تمسخر اور ایذا سے اسے سخت تکالیف دیجائے - انہیں سچا سمجھنے والوں کو بھي انتہا درجہ کي تکالیف میں مبتلا کیا جائے - اس تجویز پر جسقدر عمل ہوا، ماہرین فن تاریخ و سیر سے پوشیدہ نہیں - بسا اوقات نبي کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تاکہ رات کي اندھیاري میں آپ کے پاؤں زخمي ہوں - گھر کے دروازے پر کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا تاکہ صحت و جمیعت خاطر میں خلل پیدا ہو - لیکن تاهم خدا نے تو ساتھہ نہ چھوڑا - آپ غالب اور منصور رہے - بلکہ: تبت یدا ابي لهب و تب، ما اغنی عنه ماله وما کسب، سیصلی ناراً ذات لهب و امراته، حمالة الحطب في جیدها حبل من مسد -

اگر الهلال کي حالت کو ان واقعات سے تطبیق دیجالے تو پوري مطابقت ہوتي ہے - الهلال کي پہلي آواز ہدایت نے کلوخ در خانهٔ زنبور کا کام کیا - سربرآوردگان قوم بگڑے، تخریب کے لیے اوٹھہ کھڑے ہوے - مگر خدا نے ساتھہ نہ چھوڑا - مجھے لکھنو کا گمنام خط (جو الهلال کي پہلي جلد کے کسي پرچہ میں شائع ہوا تھا نہیں بھولتا جس سے ابولهب کي یاد تازہ ہوجاتي ہے - با این همه الهلال کي روش میں کوئي فرق نہ آیا اور وہ اپنا کام کیے چلا جاتا ہے :

زعشق آفاق را پردرد کرده
خرد را چشم خواب آلود کرده

اگر اب ضمانت لي جاتي ہے تو لي جاے، تاهم الهلال سے امید ہے کہ وہ ہدایت عامہ سے باز نہیں رہیگا -

امام محمد ابن اسمعیل بخاري رحمة الله علیه کو امیر بخارا نے کہلا بھیجا کہ حدیث اور تاریخ نبوي محل شاهي میں سنا جایا کریں - آپ نے جواب دیا کہ میں علم کي ذلت گوارا کرنا نہیں چاہتا - مسجد میں آکر سنا کریں - امیر نے کہا کہ جب تک میں اور میرے شاہزادے مسجد میں رہا کریں مجلس عام نہو - امام نے فرمایا کہ میں ہدایت نبوي کو محدود نہیں کرسکتا - اگر مجلس کي بندش کا حکم دے دیں تو یہ دوسري بات ہے - مجھکو بھي خدا کے نزدیک عذر کا موقع ملجائیگا - امیر نے امام کو خارج البلد کردیا، وہ تکلیف سفر کو مرحبا اور آسائش وطن کو خیرباد کہتے ہوئے چلدیے مگر کلمهٔ حق نہ بیچا - لیکن پھر کیا ہوا ؟ ہر طرف سے نزول تجلیات و برکات الهي تھا ! !

تم مرے پاس ہوتے ہوگویا * جب کوئي دوسرا نہیں ہوتا

گورمنٹ اظہار عقائد مذہبي اور تبلیغ ہدایت دیني میں دخیل نہیں ہوتي - یہ جو کچھہ ہو رہا ہے ہمارے هي یاران طریقت کي کوشش کا نتیجہ ہے -

البصائر کا سخت انتظار ہے اور اب بے تابي کي حد تک پہونچ گیا ہے -

تیغ هندي و خنجر رومي * نکند آنچه انتظار کند

(حکیم غلام غوث طبیب ریاست بہاولپور)

السلام علیکم رحمة الله و برکاته - اخباروں کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ الهلال کے لیے دو ہزار کي ضمانت طلب کي گئي ہے - اس خبر کے دیکھنے سے نہایت سخت صدمہ گزرا - قبل ازین اخبار ہمدرد و کامریڈ سے بھي طلب کي گئي تھي - افسوس ہے کہ ایسے نامي گرامي رسائل جو نہ صرف اخباري حیثیت هي سے اعلی درجہ کے ہیں، بلکہ ہم مسلمانوں کے لیے باعث ترقي و بہبودي ہیں، ہر طرف سے بحر الم میں گرے ہوے نظر آتے ہیں - خدا اس کشیدگي کو دور کرے اور حاکم و محکوم میں اخلاص و اتحاد پیدا ہو - الهلال کے متعلق ہم لوگوں کا افسوس اسلیے بھي شدید ہے کہ ہم اُسے محض ایک اخبار کي حیثیت سے نہیں دیکھتے بلکہ فی الحقیقت وہ ہمارا ایک دیني مصلح اور مذہبي معلم ہے، اور خدا نخواستہ اگر ہم اس سے محروم ہوگئے تو یہ ہماري انتہائي بد قسمتي ہوگي - دو ہزار کا فراہم ہوجانا با ہمت لوگوں کے لیے کوئي بڑي بات نہیں - اگر ہر خریدار صرف ایک هي روپیہ اس فنڈ میں دیدے تو بھي مطلوبہ رقم سے زیادہ رقم جمع ہو جا سکتي ہے :

قطرہ قطرہ بہم شود دریا

اگرچہ تقریباً دو سال سے ہم مسلمانوں نے مختلف چندوں مثلاً طرابلس، ترکي مہاجرین، و کانپور فنڈ میں اپني ہمت سے

بقیه مضمون صفحه ۴ کا

ومایضلون الا انفسهم و ما یضرونك من شي ' (۴ :) (۱)

راہ حق سے بہکا دینے کا ارادہ کر هي چکا تها - حالانکه حقیقت حال یه هے که یه لوگ تمهیں تو کیا گمراه کرینگے ؟ خود اپنے هي کو گمراهي میں ڈال رہے هیں - یقین رکهو که وہ تم کو کچهه نقصان پہنچا نه سکیں گے "

پهر اگر هم لوگوں کے ارادوں اور خیالوں کا بهي مراقبه کریں تو اعمال تک پہنچنے کي کبهي مہلت هي نہیں ملے -

هم بالفعل چند کلمات اس جلسے کي نسبت کہنا چاهتے هیں جو هزهائنس نواب صاحب رامپور کي زیر صدارت ۲- اکتوبر کو حسب افواه یک هفته ' دهلي میں منعقد هوا تها - لیکن مندرجۂ صدر خیالات کي بنا پر هم اُن تمام اخبار و معلومات سے بالکل چشم پوشي کرلینگے ' جنکي اس جلسے کے انعقاد سے پیشتر همیں خبر مل چکي هے - نه تو اس مخفي اور طلسمانه طریق عمل پر بحث کرینگے ' جو اس جلسے کے انعقاد کیلیے اختیار کیا گیا تها - نه اس پر اسرار طریق دعوت شرکت پر نظر ڈالیں گے ' جسکے ذریعه ایک خاص طبقه کے لوگوں کوشش کرکے جمع کیا گیا - نه (حاجي نادر علي وکیل) نامي کسي شخص کو تلاش کرینگے جو مفید اغراض شرکاء عمل کي تلاش میں بهیجا گیا تها ' اور نه جلسے کي اصلي غرض و غایت ' اسکي تحریک کے اسباب ' قافلۂ رفته کي وصیت اور کاروان موجوده کے پیام ' اور ان سب کے شان نزول کو روشني میں لائیں گے جس کے اندر مسلمانوں کے موجوده عهد بیداري و حرکت کیلیے بہت سي یاد گار بصیرتیں مضمر هیں ' اور جو انساني عصیان و تمرد کے نتائج کا نہایت هي دلچسپ افسانه هے -

ان امور پر اگر نظر ڈالني هے تو اسکا بہتر وقت دوسرا هے - اور شاید دور نہیں - سر دست هم صرف اُسي چیز کو دیکهیں گے ' جو ۲ - اکتوبر کو همیں دکهلائي گئي ' اور بالاخر بانیان مجلس جس صورت میں اپنے تئیں پیش کرنے پر مجبور هوگئے اور انہوں نے پیش کیا ' اُسي کو به کمال تجاهل و تغافل عارفانه ' تسلیم کر لینگے :

یه کہکے رخنے ڈالیے انکي نقاب میں
اچهے برے کا حال کهلے کیا حجاب میں

جن لوگوں کو تاریکي پسند هے اور اپنے کاموں کو چوري چهپے کرنے پر مجبور هیں ' بہتر هے که انهیں روشني میں لاکر پریشان نه کیا جاے - جس کے چہرے پر داغ هوتے هیں ' اُسي کو برقعه ڈالنے کي ضرورت هوتي هے - چور رات کي اندهیري میں دیواروں کي آڑ سے اپنے تئیں چهپاتے هوے نکلتے هیں ' مگر شریف آدمي همیشه دو پہر کي روشني میں سڑکوں پر دیکهے جاتے هیں - چهپنے والوں کیلیے یہي عذاب الیم کیا کم هے که وہ خود بهي اپنے کاموں کو علانیه کرنے کے قابل نہیں پاتے ؟ انساني ضمیر کے اسي عذاب کی طرف جا بجا قران کریم نے اشاره کیا هے : تری الظالمین مشفقین مماکسبوا ' وهو واقع بهم (۴۲ : ۲۱)

البته انسان کي اس غلطي پر ' جو شاید اسکي فطرة میں داخل هے ' همیشه ماتم کیا گیا هے اور کیا جائیگا که وہ اپنے رازوں کو اُنسے چهپاتا هے ' جنکے هاتهه میں اسکي جزا و سزا نہیں ' پر اُس کي بالکل پروا نہیں کرتا جو اسکے جزا و سزا پر تنہا قادر هے ' اور اسکے تمام چهپے هوے کاموں پر سے عاقبت کار پرده اُٹها دینے والا هے ؟

(۱) اس آیۂ کریمه میں در اصل آنحضرة (روحي فداه) سے خاص تخاطب هے - لیکن حالت تمام مومنوں کیلیے عام - اسي لیے اس وقت یاد آگئي تو هوا لله ثلم موي - (منه)

یه نادان لوگوں کو دهوکا دینا چاهتے هیں ' حالانکه انکے نفس خادع نے خود انکو دهوکے میں ڈال رکها هے :

ولا تجادل عن الذین یختانون انفسهم ان الله لا یحب من کان خواناً اثیما - (۴ : ۱۰۷)

جو لوگ دوسروں کو دهوکا دیکر حقیقت میں خود اپنے تئیں دهوکا دے رهے هیں ایسوں کي طرف هوکر رد و کد نکرو - کیونکه الله تعالے دهوکا دینے والوں اور معصیت شعار انسانوں کو پسند نہیں کرتا -

افسوس تم قران پڑهتے نہیں - جو لوگ راز داریوں کے ساتهه پوشیده پوشیده اپنے کاموں کو انجام دینا چاهتے هیں اور اپنے ارادوں اور مشوروں کو تاریکي میں رکهتے هیں ' خدا نے انکي نسبت کیسے صاف اور منطق لفظوں میں راے دي هے ؟ کاش دماغ سونچیں اور دل عبرت پکڑیں !

یستخفون من الناس ولا یستخفون من الله وهو معهم اذ یبیتون ما لا یرضی من القول و کان الله بما یعملون محیطا ! (۴ :)

" یه لوگ کیسے احمق هیں ! انسانوں سے تو پرده کرتے هیں مگر خدا سے پرده نہیں کرتے ! حالانکه جب وہ راتوں کو (مثلاً رات کے گیاره بجے بریلي کے اسٹیشن پر -) اُن باتوں کیلیے مشوره کرتے هیں جو الله کي خوشنودي کے خلاف هیں ' تو خدا تو اُنکے ساتهه موجود هوتا هے - جو کچهه یه کرتے هیں ' سب اسکے احاطۂ علم میں داخل هے !

الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المومنین ' ا یبتغون عند هم العزة ؟ و ان العزة عند الله جمیعا و نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم ایات الله یکفر بها و یستهزء بها ' فلا تقعدوا معهم حتی یخوضوا فی حدیث غیره (۴ :)

یه لوگ مسلمانوں کو چهوڑکر کافروں کو اپنا دوست بناتے هیں - کیا اسلیے که انکے دربار میں اپني عزت بڑهاني چاهتے هیں ؟ اگر یہي بات هے تو جان رکهیں که هر طرح عزتیں تو الله هي کے اختیار میں هیں - اسکو چهوڑکر یه کیوں غیروں کي چوکهٹوں پر جهکتے هیں ؟

حالانکه مسلمانوں پر الله قران کریم میں یه حکم نازل کرچکا هے که غیروں سے ویسے ملنے جلنے میں تو کوئي هرج نہیں ' البته جب تم اپنے کانوں سے سن لو که آیات الله سے انکار کیا جارها هے ' شعائر الهیه کي توهین هو رهي هے ' احکام دینیه کي هنسي اڑائي جا رهي هے ' تو پهر ایسے لوگوں کے ساتهه اُس وقت تک نه بیٹهو ' جب تک که وہ کسي دوسرے بات کي طرف متوجه نهو جائیں "

هم نے کسي دوسري جگه اس جلسے کے مختصر حالات لکهدیے هیں ' نیتوں کا خدا علیم هے - هماري دعا هے که اگر ان بزرگوں کا مقصود اصلاح حالت اور دفع فساد هے ' تو الله انهیں جزاے خیر دے اور انکي سعي کو قبول کرے - اور اگر ایسا نہیں هے ' تو پهر اُن دلوں پر حسرت ' جنکے لیے گزشته عبرت بخش نہیں ' اور ان دماغوں پر افسوس ' جو اینده کیلیے متنبه نہیں - کوئي سال ایسا نہیں گزرتا ' جس میں نیات فاسده کي نامرادي اور اعمال مفسده کي ناکامي اپنے اندر ایک سبق عبرت و موعظة نه رکهتي هو - راز دارانه اعمال اور قوم سے علحدگي و مستبدانه خود رائي کے ناکام نتائج اس کثرت سے سامنے آچکے هیں که اندهوں کے سامنے رکهے جائیں تو دیکهنے لگیں اور گونگوں کو سنایا جاے تو بے اختیار چیخ اُٹهیں - پهر یه کیوں هے که آنکهیں بند هیں ' دل بے پرده هوچکے هیں '

جناب مجید حسن صاحب بی اے	۰	۰	۲
جناب احمد علی صاحب بی اے	۰	۰	۱
جناب احمد بھائی صالح جی رنگون	۰	۰	۵
جناب احمد حسین صاحب طالبعلم ازبمبی	۰	۸	۰
جناب برکت اللہ صاحب از مدراس	۰	۰	۳
جناب احمد حسین خان صاحب وکیل	۰	۰	۲
جناب ضیاء الدین خان صاحب وکیل	۰	۰	۲
جناب مولانا قطب عالم شاہ صاحب	۰	۰	۱
جناب شاہ نظیر عالم صاحب	۰	۰	۱
جناب مولانا سعادت علی صاحب مدرسہ عالیہ رامپور	۰	۰	۱
جناب سید حسن صاحب محلہ قلعہ - ٹونک	۰	۰	۵
جناب حسن مرتضی صاحب امروہہ	۰	۰	۸
جناب شمس الدین احمد صاحب ڈسٹرکٹ ہسپتال علیگڈہ	۰	۰	۱
ایک بزرگ رامپور	۰	۰	۱۰
جناب رب نواز خان صاحب دہلی	۰	۰	۱
جناب ایڈیٹر صاحب افغان پشاور	۰	۶	۶

(باقی آیندہ)

زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

جناب عبد الحی خانصاحب - حیدر اباد دکن	۰	۷	۰
جناب غلام مصطفی صاحب صیغہ دار خزانہ صرف خاص حضور نظام حیدر آباد دکن	۰	۰	۲۵
جناب منشی خان محمد صاحب - درگئی	۰	۰	۵
جناب منشی اسمعیل صاحب درگئی	۰	۰	۳
جناب منشی چراغدین صاحب درگئی	۰	۰	۲
جناب منشی محمد شریف صاحب	۰	۱۲	۰
جناب محمد عبد السلیم صاحب حیدرآباد دکن	۰	۰	۸
جناب سید شفقت حسین صاحب - افضل گنج - حیدر اباد دکن	۰	۰	۲
جناب سید حسن صاحب رضوی - ٹونک راجپوتانہ	۰	۰	۵
غیور مسلمانا مانگرول بذریعہ جناب محمد نظام الحق صاحب عباسی	۰	۰	۱۵
جوبلی اسکول بھاگلپور کے لڑکوں کی ہمدردی کا نتیجہ	۰	۴	۷
جناب حافظ چراغ الدین صاحب قریشی - اٹک	۰	۰	۲
جناب محمد نظام الحق صاحب عباسی مانگرول	۰	۰	۵
بذریعہ طفیل احمد خانصاحب - گوجر ٹولہ - رامپور	۰	۰	۴۳
جناب مرزا حبیب احمد صاحب - کتل منتی - حیدر اباد دکن	۰	۱۰	۳
جناب علاؤ الدین صاحب فرخ - بھوپال	۰	۲	۱۰
جناب احمد حسن صاحب	۰	۰	۹

جناب محمد عبد العزیز صاحب ہدوری

بروز عیدالفطر بمقام سراواں ضلع امراوتی عیدگاہ مسجد کانپور کیا چندہ جمع کیا گیا جو بذریعہ منی آرڈر مبلغ ۵۲ روپیہ ۷ آنہ ارسال خدمت ہے چندہ دہندگان کی تفصیل حسب ذیل ہے -

جناب محمد نظام الدین صاحب	۰	۰	۵
جناب شیخ نبو صاحب	۰	۰	۰
جناب محمد علی الدین صاحب	۰	۰	۶
جناب محمد وزیر الدین صاحب	۰	۰	۱
جناب سید محبوب صاحب	۰	۰	۱
جناب وفادار خانصاحب	۰	۰	۱
جناب عظمت اللہ صاحب	۰	۰	۱
جناب شیخ سبحان صاحب	۰	۰	۱
جناب شیخ بھولو صاحب	۰	۰	۱
جناب یسین خانصاحب	۰	۰	۱
متفرق	۰	۰	۱۶
پردہ نشین خاتونان اسلام پرست	۰	۰	۸

جسمیں سے ۹ آنہ منی آرڈر کمیشن منہا کیا اور بقیہ باون روپیہ ارسال خدمت ہے -

جناب مولوی دوست محمد خانصاحب - پیش امام سورتی مسجد - منگیل بازار - برھما	۰	۴	۶
مسلمانان ٹھکوری والہ ضلع لائل پور - بذریعہ ایس - اے - رحمان صاحب	۶	۲	۳۶
بہاری - حال مقیم بلوچستان	۰	۰	۲۵
مسماۃ بو بو بذریعہ ایچ - اي - ایس - محمد عبد الصمد صاحب -	۰	۰	۶
جناب ڈاکٹر عبد الواحد جوہر بذریعہ جناب بابو سلامت	۰	۰	۱۰
و رمضان خانصاحب	۰	۵	۱
جناب غلام مصطفی صاحب - صیغہ دار صرف خاص حضور نظام دکن	۰	۰	۵۰

بقیہ چندہ شاہجہانپور

جناب نقی خانصاحب	۰	۱	۰
جناب الہی خان صاحب	۰	۱	۰
جناب ننھے خان صاحب	۰	۱	۰
جناب نیاز احمد صاحب	۰	۱	۰
جناب نقی خان صاحب	۰	۱	۰
جناب ننھے خان صاحب	۰	۱	۰
جناب عبد الرزاق صاحب	۰	۱	۰
جناب طفیل صاحب	۰	۱	۰
جناب سدن صاحب	۰	۱	۰
جناب شرافت صاحب	۰	۱	۰
جناب نبی جان خان صاحب	۰	۱	۰
جناب فضل صاحب	۰	۱	۰
جناب احمد علی صاحب	۰		۱
جناب عبد الغفار صاحب	۰	۱	۰
جناب عزیز احمد صاحب	۰	۱	۰
جناب کفایت خان صاحب	۰	۱	۰
جناب بہندن خان صاحب	۰	۱	۰
جناب سوتی خان صاحب	۰	۱	۰
ایک مسماۃ	۰	۱	۰

کان پنبۂ غفلت سے بہرے ' اور سب نے خدا کے طرف سے گردنیں موڑلی ہیں ؟ وجعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفقہوہ وفی اذانہم وقرا ! (۱۷ : ۴۸)

شاید ہی کوئی اور آیت اسقدر میری زبان پر ہمیشہ جاری رہتی ہے ' جیسی یہ آیۃ کریمہ ، کہ فی الحقیقت ہماری موجودہ غفلتوں کا ایک مرقع عبرۃ ہے :

اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرتہ او مرتین ' ثم لایتوبون ولا ہم یذکرون (۹ : ۱۲۷)

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ کوئی برس ایسا نہیں گذرتا جس میں ایک یا دو مرتبہ یہ لوگ آزمایشوں میں نہ ڈالے جاتے ہوں مگر باوجود اسکے نہ تو وہ اپنی بد اعمالیوں سے توبہ کرتے ہیں اور نہ ان تنبیوں سے عبرت پکڑتے ہیں !

رفتار سیاست

دولت عثمانیہ اور یونان

اشرار بلقان نے پرکار شمشیر اور رنگ خونین سے صفحۂ بلقان میں اپنی اپنی حدود کا نقشہ کہینچا ' لیکن افسوس کہ تقاطع خطوط نے صفحہ کو پہلے سے اور زیادہ تاریک اور مبہم الحدود کردیا !

دیدی غاچ اس نقشہ کے اندر حدود بلغاریا میں داخل کیا گیا ' لیکن اوس پر یونانی قابض تھے ' صلح بخارست کے بعد قرار پایا کہ یونان اوس کو بلغاریا کے لیے خالی کردے گا ' دول کی اس عنایت میں شک نہیں ' لیکن اس کو کیا کیا جاے کہ نیم مردہ بلغاریا اب اس حرکت کے بھی لائق نہیں ؟ اور یونان اس خوف سے اب تک آگے خالی نہیں کرتا کہ ترک اس پر قابض ہو جاینگے !

صلح ترکی و بلغاریا نے تاریخ بلقان کا نیا دور شروع کیا - بلغاریا نے مطیعانہ و دوستانہ اپنے قدیم آقا اور جدید دوست کے ہاتھہ میں ہاتھہ ڈالدیا ہے - یونان کو خطرہ ہے کہ یہ دونوں اس طرح بڑھتے ہوے کہیں میری طرف نہ بڑہ آئیں -

اس خطرہ کے آثار اولین تو یہ ہیں کہ شاہ یونان خطابات و اعزازات کے بارگراں کو لندن میں چھوڑتا ہوا - یونان روانہ ہوگیا معکمۂ جنگ اپنے افسروں کو رخصتوں پر سے طلب کررہا ہے ' جہاز حرکت میں آرہے ہیں ' ان سب کے بعد پہلا علامت اضطرابی یہہ بھی ظاہر ہوگیا کہ " بنظر عہد نامہ ترکی و بلغاریا یونان نے دیدی غاچ کے تخلیہ کیلیے اپنے افسروں کو حکم دیدیا ہے "

ایک دوسرا خطرناک مسئلہ جزائر ایجین کا ہے ' یہہ جزائر چونکہ یورپ اور ایشیا کے اتصالی نقطے ہیں اس لئے ترکوں کی نظر میں ان کی بڑی اہمیت ہے ' اور اسی لیے وہ ان جزائر کی ایک معقول تعداد اپنے ہاتھہ میں رکھنا چاہتے ہیں - یونان اس کے لیے بمشکل آمادہ ہوگا ' وہ مقامات متنازعہ کی نسبت ترکوں سے مکاتبت و مصالحت کیلیے طیار ہے لیکن مسئلۂ جزائر کو ہاتھہ لگانے سے قطعی انکار کرتا ہے -

لیکن اس مشکل نے یونان کو ایک اور خطرہ میں مبتلا کردیا یعنی اپنے جہازات کے تحفظ و سلامتی کی فکر میں ' بحر اسود میں جو یونان کے جو تجارتی جہاز آمدورفت کرتے ہیں ' انکا بیمہ کرنے سے بیمہ کمپنیوں نے انکار کردیا ہے کیونکہ جنگ کے خطرات قوی ہیں ایسی حالت میں یونانی جہازات کی زندگی یقیناً خطرے میں پڑگئی ہے ' خصوصاً جبکہ " رشادیہ " بھی پانی میں اتر چکا ہے اور رؤف بے قائد حمیدیہ (حسب اطلاع ریوٹر ۶ اکتوبر) روم اور لندن جنگی جہازات کی خریداری اور بحری افسروں کے انتخاب کے لیے پہونچ چکا ہے -

یونان کو ترکوں کی تبدیلی کی بھی شکایت ہے کہ صلح بلغاریا سے پیشتر کی سی حالت نہیں رہی مگر یہ شکایت بالکل بے فائدہ ہے - اس عصر جدید میں یونانیوں کا " پہلا فلسفہ " بیکار ہوچکا ہے !

(البانیا)

اسٹریا کی مداخلت و تشجیع نے مسئلہ البانیا کو اہم بنا دیا ہے عجیب تو یہ کہ بلغاریا ' اس فرصت سے وہی کام لینا چاہتا ہے جو سرویا نے رومانی پیش قدمی کے موقع پر لیا تھا -

۴ - اکتوبر کا تار ہے ' کہ سرویا کی فوج دبرا اور اوچردا میں داخل ہوگئی -

ریوٹر کہتا ہے کہ اگر یہ صحیح ہے تو ایک تیسری جنگ کے لئے ' بلقان کا میدان پھر صاف ہورہا ہے -

لندن سے ۳ - اکتوبر کو تلغراف آیا کہ آسٹریا نے سرویا کو بزور کہا ہے کہ البانیا کے متعلق لندن کانفرنس کے فیصلے پر قائم رہے مگر سرویا کا جواب ہے کہ وہ صرف مدافعانہ کوششوں میں مصروف ہے ' حدود البانیا پر قبضہ کرنے کی نیت نہیں -

۶ اکتوبر کو بلگریڈ کی اطلاع ہے کہ سرویا نے البانیوں کو پورزرین میں شکست دی ' اور ان کا تعاقب سرحد تک کیا گیا لیکن یہ خود سرویا کے اپنے گہر کا تار ہے ' اسلئے محتاج تحقیق ہے '

سلسلۂ واقعات سے ظاہر ہوتا ہے ' کہ شاید اب جنگ شروع ہوجاے ریوٹر ' ۳ ستمبر کے تلغراف میں اطلاع دیتا ہے کہ دول نے ہالینڈ سے استدعا کی تھی کہ وہ ڈچ سپاہیوں کا ایک جندرمہ (فوجی پولیس) البانیا کے لئے مرتب کرے ہالینڈ نے یہ درخواست منظور کرلی ہے ' اور چند ڈچ افسروں کو اس غرض سے البانیا روانہ کیا ہے کہ وہ تحقیق حال کے بعد اطلاع دیں کہ کتنے افسروں کی ضرورت ہوگی -

وزیر سرویا جو ابروق سے واپس آگیا ہے اوسنے بھی ایک تقریر میں ظاہر کیا ہے کہ ممالک بلقان لڑتے لڑتے اس قدر تہک گئے ہیں جدید مقابلے کے لئے اب طیار نہیں ' دوسری ریاستوں کے متعلق وزیر موصوف کا بیان صحیح ہو یا نہو ذاتی واقفیت کی بنا پر اپنے متعلق تو اون کی راے عینی شہادت سے کم نہیں !!

آخر الانباء

لندن ' ۸ اکتوبر - ترکی نے ۲ ڈویژن کے اون کل افسرون کو جو اس وقت رخصت پر تھے حکم دیا ہے کہ ۲۴ - گہنٹہ کے اندر وہ دیمو طیقا پہنچ جائیں -

قسطنطنیہ ' ۸ اکتوبر - طلعت بے اوس مجلس کی صدر ہونگے جو آج وزارت خارجہ میں منعقد ہوگی ' جو اس امر پر غور کریگی کہ ترکی اور بلغاریا کے درمیان ۲۰ ماہ رواں کو ایک تجارتی معاہدہ کے لئے گفتگو شروع کی جاے -

لندن ' ۸ اکتوبر حکومت عثمانیہ نے فتحی بے کو بلغاریا میں اپنا سفیر متعین کرنا چاہا ہے - اس کے متعلق بلغاریا سے دریافت کیا ہے -

لندن ' ۸ اکتوبر - ترکوں اور یونانیوں کی گفتگو ے صلح تھوڑی دیر میں ختم ہوگی ' ترکی اپنے مطالبات کو اپنی قدیم رعایا کے مذہبی و عمومی حقوق کی حمایت پر مبنی کرتی ہے جن کو بلغاریا نے تسلیم کرلیا ہے ' لیکن یونان اس کے لیے طیار نہیں ' گفتگو میں ایجین کا ذکر متروک ہو گا اور اوسکا فیصلہ یورپ پر موقوف ' لیکن ہر حال میں ترکی نے بعض جزائر کے متعلق اپنا پر عزیمت ظاہر کرنے کا ارادہ کرلیا ہے -

مسجد کانپور کا ایوان عبادت ۔ حادثہ خونین ۳ ۔ اگست کے بعد ۔

آپکے سامنے دروں کا محراب ہے ۔ اسکے دہنی جانب دروں کے دھبے انکی سیاہی سے پہچانے جاسکتے ہیں ۔

مسجد مقدس کانپور متنازعہ فیہ حصے کے انہدام کے بعد

بائیں جانب آپکے سامنے دیوار گری ہوئی اور صحن کھلا نظر آ رہا ہے

هذا بصائر للناس ، و هدى و رحمة لقوم يوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

ماہ شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ۳ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوة و صحابۂ و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھي وهي موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه ہے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قرآن کریم کو مشکلات ، اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الهی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت والیه انیب - پتـــه : نمبر (۱۴) مکلاؤڈ اسٹریت کلکته

لغـــات جـدیـــدہ

مؤلفـــه

مولانا السید سلیمان الزینبي

یعني : عربي زبان کے چار هزار جدید ' علمي ' سیاسي ' تجارتي ' اخباري اور ادبي الفاظ اصطلاحات کي محقق و مشرح ڈکشنري ' جسکي اعانت سے مصر و شام کي جدید علمي تصنیفات و رسائل نہایت آساني سے سمجھه میں آسکتے هیں ' اور نهز الهلال جن جدید عربي اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھي کبھي کرتا ہے ' وہ بھي اس لغت میں مع تشریح واصل ماخذ موجود هیں - قیمت طبع اعلی ۱ - روپیه ۴ آنه - طبع عام ۱ - روپیه - درخواست خریداري اس پته سے کي جاے :

منیجر المعین ندوہ ' لکھنؤ -

[illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجاتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بھي ہے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے سے قبل بذریعه اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھه گلٹیاں بھي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے ' نیز اُسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي ہے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتھه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

چھوٹي بوتل بارہ - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

[illegible]

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۴۲ و ۷۳

کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

خضـاب سیـه تـاب

همارا دعوی ہے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هو چکے هیں ' اُن سب سے خضاب سیه تاب بڑھکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاریگا هم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بھورے یا سرخي مائل هوتے هیں - خضاب سیه تاب بالوں کو سیاہ بھونرا کردیتا ہے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں - خضاب سیه تاب اُسي قیمت میں اسقدر دیا جاتا ہے که عرصه دراز تک چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي ہے - خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو ہے - دوسرے خضابوں کي اکثر شیشیاں دیکھنے میں آتي هیں ' اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا ہے - خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي ' اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا ہے ' اور قیام کم کرتا ہے - خضاب سیه تاب رنگ روز بڑھتا جاتا ہے ' اور دو چند قیام کرتا ہے - بلکه پھیکا پڑتا هي نہیں - کھونٹیاں بھي زیادہ دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هیں - خضاب سیه تاب سے بال نرم اور گنجان هوجاتے هیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا که اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد هوا - یه خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا ہے - نه باندھنے کي ضرورت نه دھونے کي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت فی شیشي ایک روپیه زیادہ کے خریداروں سے رعایت هوگي - محصول ڈاک بذمۂ خریدار - ملنے کا پته :

کارخانه خضاب سیه تاب کٹرہ دل سنگه - امرتسر

... PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو۔ منہ کا ذائقہ خراب رہتا ہو۔ رات کو کم خوابی ستاتی ہو۔ اعضاء شکنی ۔ لاغری جسم ۔ ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو۔ سر میں درد اور طبیعت میں سستی آجاتا ہو۔ تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو۔ ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے ۔ معدہ میں جلن معلوم ہو ۔ بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں ۔ ....

.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے اُن کو مندرجہ بالا آثار کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے ۔ دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے ۔ جب کسی کو کاربنکل ہو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے ۔ اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہزار قابل لوگ مرچکے ہیں ۔

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث [illegible] مدرات شبانہ روز کی معذرت ہے بعض دفعہ .... [illegible] ادرار کا باعث ہوتا ہے ۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں ۔ کبھی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے ۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ ۔ شیرینی ۔ چاول ترک کردو ۔ ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں ۔ جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا ۔ یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض نمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں ۔

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے ۔ جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے ۔ یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے ۔

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے کئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے ۔ انکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں ۔ جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں ۔ سلسلہ بول ۔ ضعف مثانہ ۔ نظام عصبی کا بگاڑ ۔ اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں ۔

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں ۔ تالپر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی ۔

محمد [illegible] خاں ۔ زمیندار موضع چٹہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا ۔ [illegible]ن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ ۔ ۶ دفعہ آتا ہے ۔

عبدالقادر خاں ۔ محلہ عرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں ۔

عبدالوہاب ڈپٹی کلکٹر ۔ غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کر رہا ہوں ۔ بجائے ۴ ۔ ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے ۔

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا ۔ بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی ۔ آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے ۔

رام ملان پوسٹما سٹر جنرل — پیشاب کی کثرت ۔ جاتی رہی ۔ مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا ۔ آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی ۔

اِنکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں ۔

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں ۔ ۲ تولہ ۔ دو روپے ۔

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام [illegible] بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے ۔

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۔ ۲ درجن ۔ ایک روپیہ ۔

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام ۔ دو روپے ۔

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل ۔ ناسور بھگندر ۔ خنازیری گھاؤ ۔ کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے ۔ ٦ تولہ دو روپے ۔

حب دافع طحال

زردی چہرہ ۔ لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات ۔ [illegible] دو ہفتہ دو روپے ۔

برء الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور ۔ شیشی چار سو مریض کے ایک روپے ۔

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے ۔ ایک روپے ۔

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی زخمی ہو یا سادی ۔ خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک ۔ قیمت ۲ ہفتہ دو روپے ۔

سرمہ ممیرہ کرامات

مقوی بصر ۔ [illegible] بینائی ۔ دافعہ جالا ۔ دھند ۔ غبار ۔ نزول الماء [illegible] ضعف بصر وغیرہ [illegible] فی تولہ [illegible] سفید یشب دو روپے ۔

پتہ ۔

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء ۔ لاہور

بچپن یہ کہہ رہا ہے کہ "ہم بے قصور ہیں"!۔

۲۰ اگست کو جو ۴۰ بجے گرفتاری کے بعد رہا کیے گئے۔

مسجد کانپور اور اے۔ بی روڈ

اس تصویر میں مسجد اور مندر دونوں دکھلائے گئے ہیں۔

لاتہنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

نمبر ۱٦ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱٤ ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, October 15, 1913.

لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ — القرآن الحكيم

Al-Hilal.

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
الشیخ ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۱٦ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱٤ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, October 15, 1913.

ایک اجتماع عظیم !!

۱۲ - اکتوبر کا عام جلسۂ کلکتہ

۱۲ - اکتوبر کو جو عظیم الشان عام جلسہ کلکتہ میں منعقد ہوا تھا ' وہ بھی ہمیشہ یادگار رہیگا ' مثل اُن چند جلسوں کے ' جو پچھلے دنوں جنگ طرابلس و بلقان کے موقعہ پر کلکتہ میں منعقد ہوے تھے ' اور جو صرف کلکتہ ہی کی خصوصیات میں سے ہیں -

افسوس ہے کہ اسکی تفصیلی روئداد مسئلۂ کانپور کی وجہ سے ہمیں نکالدینی پڑی اور قلت وقت سے مزید صفحات کی گنجایش نہیں -

جلسہ کا وقت دو بجے کا قرار دیا گیا تھا - ہالیڈے اسٹریٹ کا نہایت وسیع میدان ایسی عظیم الشان مجالس کیلیے شہر بھر میں ایک ہی جگہ ہے - بارہ بجتے بجتے تمام شہر میں جلسے کا اثر محسوس ہونے لگا اور دور دور سے جوق جوق شرکاء جلسہ کے گروہ آنے لگے - دکانیں بھی بند کردی گئیں تھیں اور بعض مشہور اسلامی آبادیوں سے با قاعدہ جلوس کی صورت میں لوگ آئے تھے ' جنکے ہاتھوں میں جھنڈیاں تھیں اور پرجوش قومی نظموں کے ترانے زبانوں پر - دو بجے تک میدان بھر گیا اور تلاوت کلام مجید کے بعد تحریک صدارت سے کارروائی شروع ہوئی -

جلسے کے صدر جناب پرنس غلام محمد شریف آف کلکتہ تھے جو میسور کے مشہور خاندان شاہی کی یادگار ہیں - مسلمانوں کے علاوہ ہندو معززین نے بھی باوجود پوجا کی تقریب کے جلسے میں شرکت کی تھی اور بعض نے کارروائی میں حصہ بھی لیا -

جلسے میں ۸ - تجویزیں پیش ہوکر بالاتفاق منظور ہوئیں - جو کسی جگہ درج ہیں - آخر میں ایڈیٹر الہلال نے موجودہ حالات پر ایک مبسوط تقریر کی اور دعاء استقامت و توفیق عمل پر جلسہ ختم ہوا -

فہرست

تصاویر

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱۹]

[illegible]ا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

[illegible]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' لہذا اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل ۔ ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ۱۵۰ و ۱۵۱ [illegible]

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲۰

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

مولانا ابوالکلام ایڈیٹر الہلال

کی لکھی ہوئی اردو زبان میں سرمد شہید کی پہلی سوانحعمری جسکی نسبت خواجہ حسن نظامی صاحب کی راے ہے کہ باعتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئی جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معانی یہہ سرمد کی زندگی و موت کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی بلکہ مقامات درویشی ایک مستانہ اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے - قیمت صرف ڈھائی آنے -

[illegible]

کے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کی بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھی گئی تھیں وہ سب ہو بہو پوری اتریں مثلا بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت ڈھائی آنے -

[illegible]

منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس دہلی

[illegible]

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - بھرمتلہ - کلکتہ -

اندازي کی جاے - یه خیال کرنا فضول ھے که یه زمین جسکے اوپر دالان تعمیر هوگا کس کي ملکیت هوگي ؟ لیکن یه ضرور ھے که اوس زمین کو به حیثیت گذرگاه استعمال کرنے کي عام پبلک بھي اسي طرح مستحق هوگي جس طرح وہ لوگ جو مسجد میں نماز پڑھنے کیلیے آئیں گي - اب متولیوں کو چاهیے که اوپر کي چھت اور نیچے کي پخته سطح مینوسپلٹي کے نقشه کے مطابق بنالیں -

اب میں اون لوگوں کي نسبت چند الفاظ کہنا چاھتا هوں جن پر ۳ - اگست کے بلوے کا الزام قائم کیا گیا ھے :

میں تمھارا باپ هوں اور تم میرے بچے هو - بچے جب کوئي بیجا حرکت کرتے هیں تو باپ کافرض ھے که اون پر رحم کرکے اون کو سرزنش کرے تا که وہ عقل سیکھیں اور آیندہ غلطي نه کریں - میں یه باتیں آپ لوگوں سے بالذات نہیں کہتا بلکه اون لوگوں سے کہتا هوں جن پر بلوے کا الزام ھے اور جو ۱۰ - هفتے سے قید هیں -

یه لوگ اگر جبرو ظلم کے مجرم هیں تو انہوں نے نه صرف قانون حکومت کے خلاف کیا ' بلکه اس عظیم الشان مذهب اسلام کے نہایت مشہور ' عالم گیر ' اور مسلمه اصول کے بھي خلاف کیا جسکے یه پیرو هیں -

گورنمنٹ کا فرض ھے که قانوني طاقت کو برقرار رکھے ' اور میں بحیثیت اعلی افسر حکومت هند هونے کے کہتا هوں که وہ هر حالت میں قائم رکھي جائگي - عام حالات کي رو سے گورنمنٹ کا یه فرض تھا که وہ ان کو عدالت کے سپرد کرکے سزا دلاے ' لیکن گذشته ایام قید میں وہ کافي تکلیف اُٹھا چکے هیں اور میں پہلے هي کہه چکا هوں که میں کانپور میں امن لیکر آیا هوں ' پس میں اپنا رحم دکھانا چاھتا هوں -

جو لوگ که اس فتنه کے باني هیں ' اور جنکي ترغیب سے یه نقصان پہونچا ھے اون کا بھي کچھه خیال نه کرنا چاهیے -

چونکه مسئله مسجد کے حل هونے کي ایک صورت نکل آئي ھے ' اسلیے میں چاھتا هوں که جن معاملات مسجد سے لوگوں کے جذبات کو اشتعال هوا ھے ' اسکو وہ بالکل بھول جائیں -

میں یقین کرتا هوں که اگر اس فتنه کي تعریص و ترغیب دلانے والوں کو بھي معاف کیا جاے تو ان لوگوں کي بے اعتدالانه تقریروں اور ناجائز صرف جوش و فصاحت سے جو حسرتناک واقعات ظہور پذیر هوے ' وہ آیندہ اونکے لیے باعث تنبه هونگے ' تاکه آیندہ اس قسم کي بے اعتدالانه تقریروں سے احتراز کریں -

میري خواهش ھے که ملزمین بلوی جن مصائب میں مبتلا هیں اب اون سے انھیں نجات دي جاے - میں نے اسي وجه سے سر جمیس مسٹن اور مسٹر بیلي کے ساتھه متفق هوکر لوکل گورنمنٹ کو فہمایش کي ھے که تعزیرات هند کي دفعۂ ۴۹۴ - کي رو سے جن لوگوں پر مقدمه سشن میں پیش تھا ' واپس لے لیا جاے -

میں امید کرتا هوں که معاملات مسجد اور مقدمۂ بلوی کے متعلق یه تصفیه نه صرف کانپور میں بلکه تمام هندوستان کے مسلمانوں میں امن و سکون پیدا کردے گا ' اور پھر کسي خاص شہر میں یا اور کہیں ایسا نه کیا جاے جس سے یه خاص واقعه همیشه کے لیے یادگار رہ جاے ' نیز مجھے امید ھے که تمام مسلمان شہنشاہ کي وفاداري میں متحد هوں گے ' اور اخلاص کے ساتھه قانوني حکام کے ساتھه ملکر قانون و انتظام کے استقرار اور اس وسیع و خوبصورت سر زمین کي ' جسمیں هم رهتے هیں ' صلح و خوشي اور ترقي میں کوشاں رهینگے "

عدالت کے ایک غیر معمولي اجلاس میں جسمیں ایک کثیر مجمع موجود تھا ' سرکاري وکیل نے کہا : " لوکل گورنمنٹ نے مجھکو هدایت کي ھے که تینوں مقدمات میں جو اشخاص ماخوذ تھے اون پر سے مقدمات اُٹھا لیے جائیں اور اونکو رها کر دیا جاے "

مسٹر مظهر الحق نے جواب میں کہا که میں بخوشي اسکو قبول کرتا هوں -

ماخوذ ین اوسي وقت گاڑیوں میں بیٹھکر جو پہلے سے طیار تھیں ایک بہت بڑے اجتماع کے ساتھه جسکو باترتیب رکھنے میں پولیس کو بڑي زحمت هوئي اپنے اپنے گھروں کو واپس آے -

(الهـــلال)

پرچه بالکل مرتب تھا که کانپور کا یه واقعه شائع هوا ' اسلیے دیگر مضامین نکالکر اسے درج کردیا گیا - میں اپني مفصل راے آیندہ اشاعت میں دونگا که اب گنجایش بالکل نہیں رهي - امید ھے که مسلمان هر موقعه پر سمجھه اور غور و فکر سے کام لیں گے اور جلدي کے نتائج و خیمه سے بچیں گے ' جو کچھه وہ اس وقت کر بیٹھیں گے پھر واپس نہیں ملیگا ' اور نه وقت هي واپس آیگا -

اجتماع عظیم : ۱۲ - اکتوبر

کي منظور شدہ تجاویز

(۱) مسلمانوں کا یه عظیم الشان عام جلسه جس میں هزاروں مسلمان هر درجه اور هر طبقه کے موجود هیں ' اس واقعه پر اپنے منتہی درجه افسوس اور دلي رنج کو ظاهر کرتا ھے که اردو هفته وار جرنل " الهلال " سے گورنمنٹ بنگال نے ضمانت طلب کي اور اسکي ایک اشاعت کو قابل ضبطي قرار دیا - یه عظیم الشان مجمع الهلال کو مسلمانوں کا ایک دیني مصلح اور قومي آرگن تسلیم کرتا ھے اور پوري صداقت اور کامل وثوق کے ساتھه ظاهر کرتا ھے که الهلال سے ضمانت کا لینا گویا تمام پیروان توحید سے ضمانت طلب کرني ھے -

(۲) مسلمانوں کا یه عظیم الشان مجمع مسجد کانپور کے مسئله کو تمام موجودہ اسلامي مسائل میں سب سے زیادہ اهم یقین کرتا ھے ' اور مسلمانوں کا فرض دیني سمجھتا ھے که آخر تک اپني هر طرح کي آئیني جد و جهد کو جاري رکھیں -

(۳) یه جلسه پورے استقلال اور استقامت کے ساتھه مسجد کانپور کے متعلق اسلامي مطالبات کي تشریح کرتا ھے جو حسب ذیل هیں : (الف) مسجد مچھلي بازار کانپور کے مغصوبه حصے کي واپسي (ب) تمام ماخوذین کانپور کي بلا استثنا و بعزت و توقیر رهائي - (ج) ایک مخلوط کمیشن کا تقرر جو حادثۂ ۳ - اگست کي تحقیق کرے اور اسکے فیصلے کا سرکاري اعتراف -

(۴) یه جلسه ۱ - اکتوبر کے اوس جلسے کي تمام کارروائیوں کي مخالفت کرتا ھے جو دهلي میں قابل اعتراض ' مخفي ' اور پر اسرار طریقه سے منعقد هوا تھا - نیز اس امر کا اعلان کرتا ھے که مسلمانوں کے دیني و قومي معاملات میں وہ کسي والي ریاست کو اپنا رهنما تسلیم کرنے سے مجبور ھے ' اور مسجد کانپور جیسے دیني معاملات میں صرف اپنے علماے دینیه هي کے احکام کو قابل قبول سمجھتا ھے -

(۵) بعض غیر قائم مقام حلقوں سے یه صدائیں بلند کرائي گئي هیں که اسلامي اخبارات کا موجودہ رویه بے اعتدالانه اور قابل اصلاح ھے - لیکن یه جلسه اسطرح کي تمام آوازوں کو صرف ایک محدود طبقه کے خود غرضانه اظہارات سے زیادہ وقعت نہیں دیتا - اور اُن اسلامي اخبارات پر اپنا پورا اعتماد ظاهر کرتا ھے جنھوں نے

شذرات

"گمشدہ صلح" کي "واپسی"

هزایکسلنسي لارڈ هارڈنگ کي دانشمندی اور مزید دانشمندی کي ضرورت

(خلاصۂ تاغرافات عمومي و خصوصي)

کل ۱۴ - اکتوبر کو ۹ - بجکے ۳۵ - منٹ پر هزایکسلنسي والسراے اسپشیل ٹرین سے کانپور پہونچے - اسٹیشن پر آنریبل مسٹر ڈي - سي - بیلي قائم مقام لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ ' آنریبل سید علی امام ' اور دیگر سرکاري ارکان نے هزایکسلنسي کا استقبال کیا -

اسٹیشن سے وایسراے نے مع سرکاري رفقا کے مسجد مچھلي بازار کا رخ کیا - وهاں آنریبل سر راجه محمود آباد - مسٹر مظہر الحق - مولانا عبد الباري فرنگي محلي - اور دیگر معززین موجود تھ' جنہوں نے استقبال کیا - هزاکسیلنسي مسجد کے اندر داخل هوے - انہوں نے جوتا نہیں آتارا مگر ایک خاص قالین بچھادیا گیا تھا جس پر قدم رکھا - وہ تقریباً ۲۰ - منٹ تک اندرون مسجد کا معائنہ کرتے رہے - اس اثنا میں مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محلي سے نہایت بے تکلفي سے گفتگو فرمائي اور اونکي وساطت سے مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ " اب اس واقعہ کو وہ بالکل بھول جائیں "

اسکے بعد ویسراے مع جماعت سرکٹ هوس تشریف لاے ' جہاں لوکل مسلمان روساء اور معززین خارجہ کا ایک وفد منتظر ورود تھا - مسٹر سید فضل الرحمان وکیل کانپور نے حسب ذیل اڈریس پڑھا ' اور نواب سید علي خاں صاحب نے ویسراے کے سامنے پیش کیا :

" هم مسلمانان کانپور نہایت فخر و مسرت کے ساتھہ یاد کرتے هیں کہ حضور کي آخري تشریف آوري کانپور میں اس وقت هوئي تھي' جبکہ همارے هر دلعزیز و محبوب بادشاہ سابق یعني کنگ اڈورڈ سابع کي یادگار کي بنیاد رکھي گئي هے ' جو نہایت صلح جو اور صلح پسند تھ -

هم نہایت متاسف هیں کہ همارے شہر کا امن ۳ - اگست کے واقعۂ مچھلي بازار کي وجہ سے متزلزل هو گیا هے -

هم نہایت زور سے اُن لوگوں پر نفریں کرتے هیں ' جنسے یہ غیر قانوني کام ظہور میں آیا کہ انہوں نے خلاف قانون پتھر پھینکے یا کسي دوسرے غیر قانوني طریق سے پیش آے - هم لوگ حضور کو یقین دلاتے هیں کہ هم مسلمانان کانپور اپنے شہنشاہ کے مطیع قانون اور وفادار رعایا هیں -

هم لوگ اُس مشہور همدردي سے اچھي طرح واقف اور اسکے لیے ممنون هیں جو بد قسمت و مصیبت زدہ انسانوں کے ساتھہ حضور کے دل میں جاگزیں هے - هم حضور کي اُس فیاضانہ اعانت مالي کے لیے نہایت شکرگذار هیں جو اُن بیواؤں اور یتیموں کیلیے کي گئي هے جنہوں نے موجودہ مہلک حادثے میں نقصان اُٹھایا هے -

هم لوگ حضور کو یقین دلاتے هیں کہ حضور کے انصاف و همدردي پر همیں کامل اعتماد هے - اور اسي جوش سے هم لوگ طیار هیں کہ واقعات موجودہ کي بنا پر جو جدید سوالات درپیش هیں اون کا تصفیہ حضور کے هاتھہ میں دیدیں - حضور دل سے هماري قوم کے بہترین فوائد کو ملحوظ رکھتے هیں "

هز اکسلنسي وایسراے نے اسکا مفصل ذیل جواب دیا :

" حضرات !

اسوقت جو اڈریس آپ نے پڑھا هے ' میرے لیے نہایت تشفي بخش هے - کیونکہ اوس میں نہ صرف میري همدردي و انصاف پر اعتماد ظاهر کیا گیا هے بلکہ اوس چیز کو ظاهر کیا هے جس کو میں نہایت قیمتي سمجھتا هوں یعني شہنشاہ کي وفا داري' اور جسکي نسبت میں یہ خیال کرکے بہت خوش هوتا هوں کہ اس ملک کے مسلمانوں کي وہ خاص خصوصیت هے -

اگر مجھے کامل طور سے آپکي قوم کي وفاداري کا یقین نہوتا ' تو آج میں شملہ سے کانپور نہ آتا - مجھے ضروري معلوم هوتا هے کہ میں اس تیقن کا اعادہ کروں جسکا اظہار میں نے ابھي ابھي کونسل میں کیا تھا ' کہ گورنمنٹ کي پالیسي میں رعایا کے مذهبي جذبات و امور کي نسبت کوئي تغیر نہیں هوا ' اور آپ جانتے هیں کہ یہ کہنا بالکل صحیح هے -

ترقي و تمدن کي رفتار کے ساتھہ همیشہ یہ ممکن هے کہ سڑکوں ' ریلوے لائنوں ' اور نہروں کے بنانے وقت موجودہ عمارات مقدسہ و غیر مقدسہ سامنے آجائیں ' لیکن میں یقین دلاتا هوں کہ گورنمنٹ نہایت غور و فکر کے ساتھہ اون لوگوں کے حقوق و فوائد کا لحاظ کریگي جن کو اس سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ هے اور همیشہ کوشش کریگي کہ اس قسم کے مسائل کو ایسے طریق سے حل کرے ' جس سے سب کو اطمینان هو -

یہ جانکر کہ آپکے لفٹننٹ گورنر کے اخلاق رحیمانہ اور فیاضانہ هیں ' میں محسوس کرتا هوں کہ اگر آپ اس مسئلہ کے حل کرنے کي اسي قدر فکر کرتے جسقدر کہ میں نے کي هے ' تو آپ مسئلۂ مسجد کے حل میں اور نیز سر جیمس مسٹن کي خواهشوں کے پورا کرنے میں کامیاب هوتے - اگر ایسا هوتا تو ۳ - اگست کا وہ غمناک و حسرت انگیز واقعہ پیش نہ آتا اور بیوہ عورتوں اور یتیموں کو اپنے شوهروں اور سرپرستوں کا غم نہ کرنا پڑتا -

یہ واقعات اب ایک تاریخ ماضي هے جس کو میں امید کرتا هوں کہ بھلا دیا جائیگا - میں شملہ سے صرف آپ لوگوں میں امن پھیلانے کے خیال سے آیا هوں - آپ نے اپنے اڈریس میں یہہ یقین کرکے کہ میں دل سے آپکي قوم کي بہتري کا خواهاں هوں ' کہا هے کہ واقعات موجودہ کي بنا پر جو مسائل پیدا هوگئے هیں انکا فیصلہ آپکے هاتھہ میں چھوڑ دیتے هیں - یہ بالکل سچ هے اور میرے دل میں آپکي قوم کي بہتري ملحوظ هے -

میں نے اس مسئلہ پر نہایت غور کیا هے ' اور اس مشکل کے حل کرنے کي ایک شکل پیدا کي هے -

میں نہایت غور و فکر کے بعد اس فیصلہ پر پہونچا هوں کہ محلہ مچھلي بازار میں ۸ - فیٹ بلند ایک چھت بنائي جاے جسپر دالان اوسي طرح بنا دیا جاے جسطرح پہلے تھا لیکن اوس سے کسي قدر بلندي پر' اور نیچے کي زمین گذرگاہ کے لیے چھوڑ دي جاے بغیر اس کے کہ مسجد کے دالان کي هئیت میں کوئي دست

۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری

مساجد اسلامیہ اور خطبات سیاسیہ

اسلام میں مساجد کي حیثیت دیني

انجمن اسلامیہ لاہور کا رزولیوشن

(۲)

(منع ذکر الہي و سعي تخریب مساجد)

ایک آور آیۃ کریمہ جس میں مساجد کا ذکر ہے ' سورہ بقر میں ہے :

و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیها اسمه و سعی فی خرابها' اولئك ما کان لهم ان یدخلوها الا خا ئفین - (۲ : ۱۰۸)

" اور اُس سے زیاد ظالم کون ہوگا جو اللہ کي مسجدوں میں خدا کے ذکر و دعوۃ کو منع کرے اور (اس طرح) اسکي خرابي کے درپے رہے ؟ ایسے لوگ تو خود اس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر (پاداش عمل کے خوف سے) ڈرتے ڈرتے "

اس آیت میں اُس شخص یا اُس جماعت کو سب سے زیادہ اظلم قرار دیا ہے ' جو مساجد میں ذکر الہي کو روکے اور اسکي خرابي کیلیے سعي کرے - مفسرین کرام نے مختلف روایات جمع کي ہیں کہ اس سے کونسي جماعت خاص طور پر مقصود تھي اگرچہ حکم عام ہے ؟

امام (طبري) نے اسکے متعلق دو قول نقل کیے ہیں -

پہلا قول اُن رواۃ کا ہے جو اسے نصاری کے طرف نسبت دیتے ہیں :

فقال بعضهم الذین منعوا مساجد اللہ ان یذکر فیها اسمه' هم النصاری و المسجد بیت المقدس .... و قال اخرون بل عنی اللہ عزوجل بهذ الایۃ مشرکي قریش اذ منعوا رسول اللہ (صلعم) من المسجد الحرام (تفسیر طبري - ۱ : ۳۹۷)

پس بعض نے کہا کہ جو لوگ مساجد میں اللہ کے ذکر سے مانع ہوے' وہ نصاری ہیں اور مسجد سے یہاں مقصود مسجد بیت المقدس ہے - اور بعضوں نے کہا کہ نہیں ' بلکہ اس آیۃ میں اللہ تعالی نے مشرکین قریش کا ذکر کیا ہے ' جبکہ انہوں نے انحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام یعنے خانۂ کعبہ میں جانے سے روکا اور اللہ کي عبادت سے مانع ہوے -

امام موصوف نے دونوں قولوں کے متعلق روایات و آثار نقل کیے ہیں اور پھر آخر میں خود قول اول کو ترجیح دي ہے - کیونکہ :

ان مشرکي قریش .مکہ لم یسعوا قط في تخریب المسجد و ان کانوا قد منعوا في بعض الاوقات رسول اللہ و اصحابه من الصلاۃ فیه ' فصح ان الذین وصفهم اللہ بالسعي في خراب مساجدہ غیر الذین وصفهم اللہ بعمارتها (۱ : ۳۹۸)

مشرکین مکہ نے کبھي مسجد حرام کي تخریب کي کوشش نہیں کي اگرچہ بعض اوقات آنحضرت اور صحابہ کو اسمیں نماز پڑھنے سے روکا ہو - پس اس سے ثابت ہوا کہ جن لوگوں کي نسبت اللہ تعالی نے اس آیت میں بیان کیا ہے کہ وہ مساجد کي خرابي کے درپے ہوتے ہیں ' وہ ان لوگوں کے سوا کوئي دوسري ہي جماعت ہے- کیونکہ مشرکین قریش تو مسجد حرام کے آباد رکھنے والوں میں سے ہیں ' نہ کہ خراب کرنے والے ' اور اس حیثیت سے اللہ انکا وصف کرچکا ہے "

لیکن نہایت تعجب ہے اس مفسر جلیل اور امام نحریر پر' کہ اس آیت کي صحیح ترین تفسیر سے کیوں کر اُس نے چشم پوشي کي ' حالانکہ مشرکین عرب کے سوا اور کوئي جماعت یہاں مراد لي ہي نہیں جا سکتي ' اور جس قدر دلائل اسکے خلاف بیان کیے گئے ہیں ' اُن میں سے ایک بھي قابل اعتنا نہیں -

تفصیل کا موقعہ نہیں - باختصار وجوہ ذیل اسکے لیے موجود ہیں :

(۱) قول اول کے متعلق جس قدر روایات امام موصوف نے نقل کي ہیں ' عموماً اُن راویوں سے مروي ہیں ' جو ضعیف ' غیر معتبر' اور ائمۂ فن کے آگے مجروح ہیں -

(۲) اِن روایات کا ما حصل یہ ہے کہ نصاری بیت المقدس کي تخریب کے درپے ہوے - مثني ' بشر بن معاذ ' حسن بن یحیی ' اور موسی وغیرہ نے مجاہد ' قتادہ ' اور سدي سے روایت کي ہے کہ :

اولئك النصاری حملهم بعض الیهود علي ان اعانوا بخت نصر البابلي المجوسي علي تخریب بیت المقدس - (تفسیر ابن جریر ۱ : ۳۹۷)

اس آیت میں اشارہ نصاری کي طرف ہے - انکو بعض یہودیوں نے اُبھارا تھا کہ بیت المقدس کي تخریب میں بخت نصر بابلي اور مجوسي کي اعانت کریں -

ایک دوسري روایت میں رومیوں کا بھي ذکر ہے :

حدثني موسي قال : الروم کانوا ظاهروا بخت نصر علي خراب بیت المقدس ...... من اجل ان بني اسرائیل قتلوا یحیی بن ذکریا (ایضاً)

موسی نے مجھسے سدي کا قول نقل کیا کہ یہاں مقصود رومي ہیں ' اُنہوں نے بخت نصر سے بیت المقدس کو خراب کرایا - اور یہ اسلیے کیا کہ بني اسرائیل نے حضرۃ یحیی بن ذکریا کو قتل کر دیا تھا -

ہم نے یہ دو روایتیں اسلیے نقل کیں تاکہ ہمارے علماء کرام اندازہ کرسکیں کہ ہماري تفاسیرکي عام روایات و آثار کا کیا حال ہے اور کس طرح رطب و یابس اور غث وثمین کا انہیں مجموعہ بنا دیا گیا ہے ؟ امام ابن جریر اس جلالۃ و عظمت کے شخص ہیں کہ نہ صرف اپنے دور و زمان میں بلکہ تاریخ اسلام میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں - وہ صرف مفسر ہي نہیں بلکہ محدث بھي ہیں اور مورخ بھي - با این همه بلا ادنی نقد و بحث کے' اُن روایات کو نقل کرکے ترجیح دے رہے ہیں' جنکو ایک معمولي بچہ بھي' جس نے انبیاء کي تاریخ کے سوانح و سنین یاد کرلیے ہوں' بے اختیار موضوع کہدےگا - جب تفسیر طبري کا یہ حال ہے تو پھر اُن متداول تفاسیر کي احادیث و آثار کا کیا پوچھنا .جنکے اقتباسات بغیر نقد و بحث کے علماے حال کي زبان پر ہوتے ہیں اور جو اسي سے ماخوذ ہیں ؟

افکار و حوادث

طبائع و اخلاق انساني كي بو قلموني درحقيقت ايک حيرت انگيز چيز هے - بساطِ ارض کا هر گوشــه نقش و نگار کي ايک ممتاز نوعيت رکهتا هے' ليکن چشم جمال پسند اچهے کو اچها اور برے کو برا کهنے پر مجبور' اور سلطان حق کي طرف سے اسکے ليے مامور -

هم نے اسپين اور هندوستان ميں طبائع و اخلاق گونا گون کے دو مرقع ديکهيے - شاہ اسپين نے اپنے قاتل کو جسنے اوسکي جان لينے کيليے اوسپر حمله کيا تها' معاف کرديا' ليکن هندوستان کے ايک چهوٹے سے صوبـه کا امير اون مقتولين کو بهي معاف نهيں کرتا' جنکي جانين اوسکے سپاهيون نے بالکل غير آيني طور سے لي تهيں ! !

هم نے اخبارات مين پڑها که مسٹر ٹائلر نے مقتولين و مجروحين کے ورثـه کو تقريباً تين تين چار چار روپے حوالے کيے - اے افسوس اسلام کے فرزندوں پر' جنکے لهو کي قيمت صرف تين چار نقرئي سکے هيں ! ! اور اے خوش قسمتي اوس ايک گورے سپاهي کي' جنکي جان کل ملک امرا سے زياده قيمتي هے ! !

دنيا ميں کوئي شر' شر محض نهيں - مصائب و بلا يا شر هيں مگر يه بهي منافع و فوائد سے خالي نهيں - (غزوۂ احد) ميں مسلمانوں پر جن مصيبتوں کا نزول هوا' خداے پاک نے اون کا ايک فائدۂ جليله و منفعت عظيمه يه بتايا تها :

و ليبتلـــى الله ما في صدورکـم' و ليمحـــص ما في قلوبکـــم' و الله عليـم بذات الصـدور- (۳ — ۱۴۸)	" تاکه تمهارے سينوں ميں جو منافقانه اسرار پوشيده اور تمهارے دلوں ميں جو خيانت کارانه ضمائر مخفي هيں' خدا اون کو علی الاعلان ظاهر کردے' اور وہ تو سينوں اور دلوں کے اسرار و ضمائر سے خود بهي واقف هے "

پس آج بهي هم جن مصائب ميں گرفتار هيں گو وہ بدترين احوال عالم هيں تاهم همارے ليے منفعتوں اور فائدوں سے خالي نهيں - هم ميں اس سے پهلے مومنين مخلصين اور منافقين خائنين ميں کوئي افتراق و امتياز نه تها - ان مصائب عظمی نے بحمد الله که دونوں جماعتيں الگ کرديں - تاهم هم کو هندوستان کے هر شهر او ر شهر کے هر محلے اور کوچے ميں سراغ رساني کے ليے نکلنا پڑتا' ليکن مسلمان ممنون هيں اپنے اُن پرستاران اهرمن و مدعيان يزداں پرستي کے' جنهوں نے اس زحمت سے آنهيں بچاليا اور اپني زبان اعمال سے خود آکر کهديا که " تم جنکے متلاشي هو وہ هم هيں "

[بقيه مضمون صفحه ۳ - ۴]

مسجد کانپور کے معامله ميں قوم کے اصلي جذبات کي ترجماني کي هے -

(۶) يه جلسه اپنے اُن قابل احترام برادران هنود کي همدردي کا نهايت شکرگذار هے' جنهوں نے واقعۂ کانپور کے متعلق بلا روو رعايت حق کا ساتهه ديا - نيز تمام هندو مسلمانوں سے التجا کرتا هے که وہ ملک کے عام مصائب سے عبرت پکڑيں اور متحد هو کر اپنے حقوق کي حفاظت کريں

(۷) يه عام مجمع هنديان افريقه کے مصائب و جد و جهد کے ساتهه اپني پوري همدردي کا اظهار کرتا هے' اور عدالت افريقه کے اوس وحشيانه فيصله کو جو طريقۂ نکاح اسلامي کو غير قانوني قرار ديتا هے' نهايت غيظ و نفرت کي نظر سے ديکهتا هے اور برٹش گورنمنٹ سے مطالبه کرتا هے که وہ اپني وسيع حدود حکومت ميں ماتحت رياستوں کو مسلمانوں کے مذهبي امور ميں مداخلت سے باز رکهے -

---

پريس ايکٹ کا هاتهه جسکي نسبت سالهاے گذشته کي امپيريل کونسل ميں همکو يقين دلايا گيا تها که شورش بنگاله کا کام ختم کرنے مشلول هو گيا هے اور اب کبهي اوسميں جنبش نهوگي' حکام اضلاع و صوبـه هاے هند کے اعجاز مسيحانه و عمل مسيحيانه سے اوسميں وہ قوت پيدا هوگئي هے جو پهلے بهي نه تهي - اس ايک سال کے اندر جن اعمال شديده و مستبده کا ظهور هوا' وہ اوسکي اظهار قوت کيليے کافي هيں - ليکن تاهم کيا کيا جاے که همارے اوپر ايک هاتهه اس سے بهي زياده پر زور و قوي هے' جسکے " بطش شديد " سے هم ڈرتے هيں اور با ايں همـه حق کهتے هيں - يه اميد بالکل فضول هے که کبهي بهي وہ لوگ هم سے خوش هونگے جنکے ليے همارے پاس خوشي نهيں هے - هم اگر انکي خواهشوں کي پيروي کريں تو وہ هم سے خوش هوں' ليکن سوال يه هے که هم انسان کي پرستش کرکے خوشي حاصل کريں يا خدا کي راه ميں غم اُٹهائيں ؟ هم خاص کر اپنے معاملے کو سونچتے هيں تو وہ فيصلۂ اسماني ياد آجاتا هے جو تيره سو برس پهلے خداے اسلام کرچکا هے :

و لن ترضي عنک اليهود ولا النصارى حتى تتبع ملتهم' قل ان هدى الله هو الهـدى' و لئن اتبعت اهـواء هم بعـد الذي جاءک من العلم' مالـک من الله مـن ولـــي ولا نصيـــر - (۲ : ۱۱۴)	اور تم سے يهـود و نصارى کبهي راضي نهونگے جب تک که تم انهي کا طريق و ملت اختيار نه کرلو - پس ان لوگوں سے کهدو که الله کي هدايت تو وهي هدايت هے جس پر هم چل رهے هيں - اور اگر تم نے اسکے بعد که تمهارے پاس الله کے طرف سے علم صحيح آچکا هے' انکي خواهشوں کي پيروي کي تو پهر جان لو که تم کو الله کے غضب سے بچانے والا نه تو کوي دوست هوگا اور نه کوي مددگار !

هم سے ضمانتيں لي جاتي هيں که هم حکام کا دل دکهاتے هيں' ليکن اون حکام سے کون ضمانت لے جو رعايا کا دل دکهاتے هيں ؟ هم کو تهديد کي جاتي هے که هم جهوٹ بولتے هيں' ليکن اونکو کون تهديد کرسکتا هے جو ايسا کرتے هيں ؟ همکو سزا دي جاتي هے که هم آئين حکومت کے خلاف کرتے هيں' ليکن اونکو کون سزا دے جو آئيـن رحـم و انسانيت کے خـلاف کرتے هيں ؟ فسيعلموا الذين ظلموا ' اى منقلب ينقلبون ؟

همکو شرم دلائي جاتي هے که معاملۂ مسجد مقدس کانپور کو صرف سياسي اغراض سے مذهبي اهميت ديتے هيں' حالانکه يه يکسر غلط هے " و الله يعلم انهم لکاذبون " ليکن پهر بهي انگليند' آيرليند' او ر السٹر ميں اس وقت جو کچهه هو رها هے' کيا اس کو مذهبي اغراض سے سياسي اهميت نهيں دي جاتي ؟ پهر کيا هے جو شرم دلانے والے خود نهيں شرماتے ؟ ويل للمطففين ! !

پريس ايکٹ کا مطابع اسلاميه کے ساتهه اس وقت جو برتاؤ هے اوس سے متاثر هوکر بعض مسلمان جرائد لکهتے هيں که " هم نے پريس ايکٹ کي تنقيد کے وقت صرف اسليے اوس کي تائيد کي تهي که يه هندوں کے ساتهه مخصوص رهيگا' هميں کيا خبر تهي که خـود مسلمـانوں کے ساتهـه بهي کبهي يهي هوگا ؟ " هم معاصرين موصوف کي آخر بيني' عاقبت انديشي' همدردي وطني' اور سب سے آخر مصائب مطـابع اسلاميه کيليے ترحم و تاثر قلب پر بے اختيارانه داد ديتے هيں' مگر پوچهتے هيں که کيا غلامي و تعبد کا ايک خاصه بے حيائي اور ديده دليري بهي هے ؟ بدبختي کي يه حد هوگئي که اپنے هم وطنوں کو عمداً نقصـان پهنچانے کا اقـرار کرتے هوے بهي هميں شرم نهيں آتي ! قلّل الله امثالهم -

انما یعمر مساجد الله من آمن با لله و الیوم الاخر و اقام الصلوة و اتی الزکواة و لم یخش الا الله (۹ : ۱۹)	در حقیقت الله کي مسجدوں کو تو وهي شخص آباد رکهتا هے ' جو الله اور آخرت پر سچا ایمان لایا ' نماز قائم کي ' زکواة ادا کي ' اور نیز جس نے الله کے سوا اور کسي هستي اور قوت کا ڈر نه مانا !

یه آیت همارے سلسلهٔ آیات متعلقهٔ مساجد میں آئیگي که نهایت اهم اور تشریح طلب هے ' لیکن یہاں صرف یه دکهلانا مقصود هے که الله نے مساجد کي تعمیر و آبادي اور خدمت و تولیت کیلیے ایمان واسلام کو شرط بتلا یا اور یه که اعمال کفریه کے ساتهه یه شرف جمع نهیں هوسکتا -

اسي طرح ایک اور آیت بهي هے :

هم الذین کفروا وصدو کم عن المسجد الحرام - (۴۸ : ۵۲)	یه اهل مکه وهي تو هیں جنهوں نے الله اور اوسکے ساتهه کفر کیا اور تم کو مسجد حرام جانے سے روکا -

ان تمام آیات کریمه کے مطالعه سے بغیر کسي دوسري طرف رجوع کرنے کے واضح هو جاتا هے که :

(۱) قران کریم مشرکین مکه کي نسبت هر جگه کهتا هے که انهوں نے مسلمانوں کو مسجد حرام میں جانے سے روکا -

(۲) قران کریم تعمیر مساجد کیلیے ایمان با لله و عمل صالح کو شرط قرار دیتا هے اور کهتا هے که جو اعمال کفریه و شرکیه میں مبتلا هیں ' وه مسجد کے اباد کرنے والے کیسے هو سکتے هیں ؟

پس اس سے ثابت هوگیا که آیۃ زیر بحث میں بهي منع و تخریب مساجد سے یقیناً مشرکین مکه هي مراد هیں ' اور جو انکے اعمال تهے ' وهي اعمال هیں جنکو قران کریم نے " اظلم " یعنے کمال ظلم و عدوان سے تعبیر فرمایا هے - رها امام (طبري) کا اعتراض تو وه اِن آیات سے خود بخود رفع هو جاتا هے - کیونکه قریش مکه اپنے تئیں مسجد حرام کے آباد رکهنے والوں اور متولیوں میں سے سمجهتے تهے ' مگر خدا نے صاف صاف کهدیا هے که انکا ایسا سمجهنا غلط هے - وه آباد کرنے والے نهیں بلکه في الحقیقت اسکي تخریب کے درپے هیں - کیونکه وه ذکر الهي کو روکتے اور مومنوں کو اسمیں داخل هونے نهیں دیتے -

(حکم آیۃ کریمه عام هے)

اصل یه هے که اس آیت میں کسي مسجد کا ذکر هو - وه مسجد ایلیا هو یا مسجد حرام - مشرکین مکه مقصود هوں یا رومي بت پرست ' لیکن اسمیں شک نهیں که مساجد الهي کے متعلق ایک حکم عام هے جو قران نے دیا هے ' اور جو جماعت ' جو قوم ' جو قوت ' ایسا کریگي ' اسکا مصداق هوگي :

وهذا حکم عام لجنس مساجد الله و ان مانعها من ذکر الله مفرط في الظلم ' ولا باس ان یجي الحکم عاماً و ان کان السبب خاصاً (نیشا پوري حاشیه طبري ۱ : ۳۷۴) (۱)	اور یه حکم عام هے تمام مسجدوں کیلیے ' جو کوئي کسي مسجد میں ذکر الهي کو روکے وه سخت ظالم هے ' اور اسمیں کوئي حرج نهیں که کسي آیت کا حکم عام قرار دیا جاے اگرچه سبب نزول آیت خاص هو -

صاحب (احکام القران) بهي اس سے متفق هیں :

انه کل مسجد ' لان اللفظ عام ورد بصیغة الجمع وتخصیصه ببعض المساجد او ببعض الازمنة محال	اس سے مقصود هر مسجد هے - کیونکه لفظ عام بصیغهٔ جمع وارد هوا هے ' پس بعض مساجد یا بعض زمانوں کي خصوصیت کرنا بالکل محال هے -

(منقول از رازي)

(نتائج بحث)

(۱) قریش مکه اپنے تئیں باني کعبه قرار دیکر فخر کرتے تهے - اسکي خدمت و عزت انکے لیے موجب شرف و افتخار تهي - مگر انهوں نے مسلمانوں کو مسجد میں جانے اور ذکر الهي سے روکا اور اپنے بتوں کا اسکو پرستش گاه بنایا - اسپر الله نے کها که تم سے بڑهکر دنیا میں اور کون ظالم هو سکتا هے که خدا کے گهر میں آنے سے روکتے هو ؟

پس جو لوگ مسلمانوں کو مسجدوں میں آنے سے روکیں وه گو مدعي اسلام اور تولیت مساجد هوں مگر في الحقیقۃ انکي حالت بهي مثل مشرکین مکه کے هوگي اور سب سے بڑے ظلم کرنے والے هونگے -

پهر آج کتني هي مسجدیں هیں ' جن میں مسلمانوں کو جانے سے روکا جاتا هے اور کها جاتا هے که یہاں آکر اپنے خدا کا ذکر نه کرو ؟ هر فرقه دوسرے فرقے کے ساتهه ایسا هي سلوک کرتا هے اور محض چند اختلافات و نزاعات کي بنا پر مسجد کے دروازے مسلمانوں پر بند کردیے جاتے هیں - کتنے مقدمات هیں جو صرف اسي بنا پر هندوستان کي عدالتوں میں هو چکے هیں ' اور کتني خونریزیاں هیں جو مساجد کے صحن میں صرف اسلیے کي گئیں که جنکو مساجد میں آنے سے روکا گیا تها ' وه بد بختي سے مسجد میں چلے آئے تهے ؟

ابهي تهوڑي دیر کے بعد آپ پر واضح هوجائیگا که جس شے کو لوگ آج سیاست یا سیاسي مباحث سے موسوم کرکے خوف زده هوتے هیں ' یعنے حفظ حقوق دینیه و اسلامیه ورد استبداد و جبر حکومت ' وه بهي في الحقیقت ذکر الهي هي میں داخل هے کیونکه وه امر بالمعروف او ر نهي عن المنکر اور اسلام کا جهاد مقدس لساني هے - پهر اگر ایسا ثابت هوگیا تو کیا اِن مباحث و مذاکره سے روکنے والے اس آیۃ کریمه کے مصداق نهونگے ؟ اعاذنا الله تعالی !

(۲) یه عجیب بلاغۃ قراني هے که هر موقع و مطلب کو اچهے لیے بهترین لفظ ملتا هے اور اگر اسکو الگ کر دیا جاے تو پهر اسکي جگه دوسرے لفظ سے نهیں بهر سکتي - اس آیت میں " اظلم " کا لفظ فرمایا که " ظلم " کا افعل التفضیل هے - " ظلم " کي تعریف یه هے که " وضع الشي في غیر موضعه و التصرف في حق الغیر " (مفردات) یعني کسي شے کا اُسکي اصلي جگه کے خلاف کام میں لانا یا بنانا اور دوسرے کے حق میں تصرف کرنا -

پس یہاں منع مساجد کو ظلم سے تعبیر کیا که مسجدین جس غرض سے بنائي گئي هیں ' مانعین مساجد چاهتے هیں که اسکے خلاف کاموں میں لائي جائیں - وه الله کے نام سے پکار دي گئي هیں پس انساني ملکیت اُن میں باقی نهیں رهي - اب انسانوں کے ذکر و ستایش کا انکو گهر بنانا (حسب تعریف ظلم) دوسرے کے حق میں تصرف کرنا هے -

(۱) تفسیر نیشا پوري در اصل تفسیر کبیر امام رازي کا اختصار هے اور اختصار بهي بجنسه - پس یه عبارت امام رازي هي کي سمجهیے - تفسیر کبیر کي جلدوں کي الماري نظروں کے سامنے هے اور میں انهیں دیکهه رها هوں ' مگر رات کے دو بج چکے هیں - سر میں سخت درد هے - نفس آسودگي پسند اُٹهنے نهیں دیتا - اسلیے نیشا پوري هي کے حوالے پر اکتفا کرتا هوں - یه تفسیر طبري کے حاشیے پر چهپي هے

اصل یہ ہے کہ ہمارے یہاں ایک کام جمع روایات تھا اور ایک نقد و انتخاب ' پہلا کام پہلوں کا تھا اور دوسرا پچھلوں کا - پہلوں نے اپنا فرض ادا کیا مگر پچھلوں نے غفلت کی -

تاہم اگر وسعت نظر و تحقیق و تفتیش سے کام لیا جاے تو محققین کی بھی کسی فن اور کسی دور میں کمی نہیں رہی - بغیر کسی اجتہاد جدید کے ' ہم صحیح ترین روایات و تاویلات کا مجموعہ مرتب کر سکتے ہیں ' اور یہی ایک اصولی فرق ہے جو آجکل کے مدعیان اجتہاد کو صاحبان علم و فن سے الگ کر دیتا ہے -

ان روایات کا موضوع ہونا ظاہر ہے - اول تو (بخت نصر) کو عیسائی تخریب بیت المقدس پر آمادہ کرتے ہیں' حالانکہ عیسائیت کا ظہور بھی (بخت نصر) کے زمانے میں نہیں ہوا تھا - پھر بعض یہود کا عیسائیوں کو آمادہ کرنا ظاہر کیا ہے اور دوسرے رازی اپنی تحقیق کا یہ قیمتی اضافہ فرماتے ہیں کہ عیسائیوں سے مقصود روم کے عیسائی ہیں - اور پھر یہ کہ انکو حضرۃ یوحنا کے قتل کا بدلہ لینا تھا ! !

ان غریبوں کو معلوم نہیں کہ عیسائیت روم میں کب پہنچی ' اور بخت نصر کا مذہب کیا تھا ؟ اسکو بابلی بھی لکھتے ہیں اور مجوسی بھی ' اور پھر یوحنا کے قتل کا انتقام اسکی وجہ قرار دیتے ہیں ' حالانکہ یوحنا کا واقعہ تو خود رومیوں کے عہد تسلط شام میں ہوا ہے ' اور اس وقت بخت نصر کی ذیتو کی ھڈی بھی اسکی قبر میں گل سڑ گئی ہوگی !!

چنانچہ (امام رازی) اور (نیشاپوری) نے اس خبط تاریخی کو بالاخر محسوس کیا اور (ابوبکر رازی) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ : " لا خلاف بین اهل العلم بالسیر ان عهد بخت نصر کان قبل مولد المسیح بزمان " (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۵)

(۲) امام موصوف ایک بہت بڑی وجہ قول اول کے ترجیح کی یہ بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں منع ذکر الہی کے ساتھ تخریب مسجد کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور اگر مشرکین مکہ اسکا مورد قرار دیے جائیں تو یہ اسلیے غلط ہوگا کہ انہوں نے کبھی بھی تخریب مسجد حرام کی سعی نہیں کی - وہ تو اوسکو آباد رکھنے والے ہیں -

لیکن امام موصوف کی اس بے توجہی پر تعجب ہے - حافظ (ابن کثیر) نے اپنی تفسیر میں اسکا نہایت عمدہ جواب دیا ہے - اسکا نقل کر دینا کافی ہوگا :

و اما اعتماده علي ان قريشا لم تسع في خراب الكعبة ' فاي خراب اعظم مما فعلوا؟ اخرجوا عنها رسول الله و اصحابه و استحوذوا عليها باصنامهم (حاشیہ فتح البیان -۱ : ۳۷۰)

" اور امام طبری کا اس پر زور دینا کہ قریش مکہ نے تو کبھی خانۂ کعبہ کے خرابی کی سعی نہیں کی ' تو اسکا جواب یہ ہے کہ جو کچھ انہوں نے کیا اُس سے بڑھکر اور کیا تخریب کعبہ ہوسکتی تھی ؟ انہوں نے اللہ کے رسول اور انکے ساتھیوں کو مسجد سے نکلنے پر مجبور کیا اور اسکو اپنے بتوں سے بھر دیا ' یہی تو سب سے بڑی اسکے لیے خرابی تھی "

(۳) پھر روایات پر اگر نظر ڈالی جاے تو حضرۃ ابن عباس اور ابن زید کی روایات اسی تفسیر کی موید ہیں جو عکرمہ ' سعید بن جبیر ' اور عطاء کی روایت سے خود امام موصوف نے نقل کی ہیں -

(۴) البتہ حضرۃ ابن عباس کی جو روایت ہے ' اگر اس سے اتنا ٹکڑہ نکالدیا جاے کہ " رومی عیسائی تھے " تو اس آیۃ کا اشارہ بیت المقدس کی آخری تباہی کی طرف بھی بہ تکلف قرار دیا جاسکتا ہے ' جس میں رومیوں نے بیت المقدس کی مسجد کی دیواریں ڈھادی تھیں اور وہ اسی طرح منہدم رہیں تا آنکہ فتح بیت المقدس کے بعد حضرۃ عمر نے انکو تعمیر کیا :

الایۃ نزلت فی طظاوس الرومی و اصحابه من النصاری و ذلك انهم غزوا بني اسرائيل فقتلوا مقاتلهم و سبوا ذراريهم و حرقوا التوراة و خربوا بيت المقدس و هذا قول ابن عباس (اسباب النزول واحدي صفحه : ۲۴)

یہ آیت شاہ تیطس رومی اور اسکی فوج کے حق میں نازل ہوی ہے "جو عیسائیوں میں سے تھا " اسلیے کہ انہوں نے یہودیوں پر حملہ کیا ' اور انکو قتل کر ڈالا نیز تورات کے نسخے جلا دیے اور بیت المقدس کی عمارت خراب کردی - یہ قول ابن عباس کا ہے -

" من النصاری " نے اس روایت کا اعتبار کھو دیا ' ورنہ باقی بیانات صحیح تھے - رومیوں کے آخری حملۂ بیت المقدس میں یہ سب باتیں ہوی ہیں - البتہ آیت کا سیاق و سباق اور محل و موقعہ رومیوں کے ذکر کے بالکل خلاف ہے -

امام (رازی) نے ایک اور توجیہ کی ہے - وہ اس کا محمل یہود کو قرار دیتے ہیں - بعد کی آیتوں میں تحویل قبلہ کا ذکر ہے - اسلیے وہ کہتے ہیں کہ تحویل قبلہ (یعنی بیت المقدس کی جگہ کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے) کے بعد یہودی' لوگوں کو کعبے کی طرف متوجہ ہونے سے مانع ہوتے تھے ' " ولعلهم سعوا ایضا فی تخریب الکعبة " پس خدا نے انکو اظلم فرمایا ' لیکن ارباب فہم کو یہ بتلانا ضروری نہیں کہ یہ توجیہ بھی کوئی وزن نہیں رکھتی - (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۵)

(تحقیق منع مساجد و سعی تخریب)

اصل یہ ہے کہ اس آیت میں مشرکین مکہ ہی کا ذکر ہے -

قران کریم کی تفسیر کا اصول یہ ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے قران کے مبہمات و غرائب اور محذوفات و ضمائر کی تفسیر خود قران ہی سے پوچھی جاے - یہ قران کریم کا ایک خاص امتیاز ہے کہ اسکا ایک ٹکڑہ دوسرے ٹکڑے کیلیے مفسر و مشرح ہوتا ہے -

اب دیکھیے کہ قران کریم کے دوسرے مواقع کس طرح اس کی تفسیر کرتے ہیں؟ سورہ (انفال) میں مشرکین مکہ کا ذکر کرتے ہوے فرمایا :

و ما لهم الا يعذبهم الله و هم يصدون عن المسجد الحرام و ما كانوا اولياءه ' ان اولياؤه الا المتقون و لكن اكثرهم لا يعلمون (۸ : ۳۴)

" اور اب کونسی وجہ ہے کہ مشرکین مکہ تو مسلمانوں کو مسجد حرام میں جانے سے روکیں اور خدا انکو عذاب میں گرفتار نہ کرے ؟ حالانکہ یہ گو اسکے متولی ہونے کے مدعی ہیں ' مگر فی الحقیقت اسکے اہل نہیں - اسکے مستحق تو صرف اللہ سے ڈرنے والے یعنی مسلمان ہیں "

اس آیت میں صریح طور پر مشرکین مکہ کی نسبت فرمایا کہ وہ مسلمانوں کو مسجد میں جانے سے روکتے ہیں - خواہ یہ روک صلح (حدیبیہ) کے بعد کی ہو خواہ آغاز اسلام کی -

دوسری جگہ فرمایا :

ما كان للمشركين ان يعمروا مساجد الله شاهدين على انفسهم بالكفر - اولئك حبطت اعمالهم و في النار هم خالدون (۹ : ۱۸)

مشرکوں کو کوئی حق نہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد بھی رکھیں اور اپنے اعمال سے اپنے اوپر کفر کی شہادت بھی دیتے جائیں - یہی لوگ ہیں جنکے تمام کام برباد و ضائع ہیں اور یہی ہیں کہ دائمی عذاب انکا رفیق ہے -

اس آیت میں شرک و کفر کو تعمیر و خدمت مساجد کے منافی فرمایا کہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں - پھر اسکے بعد والی آیۃ میں زیادہ تصریح کی :

عربي زبان اور علمي اصطلاحات

استدراک

(از مولوي ابوالمکارم عبد الوهاب صاحب ' بہار مدرسہ ' ہوسٹل ' کلکته)

میں نے نہایت دلچسپي سے ٣ - ستمبر سنه ١٩١٣ کے الهلال میں " عربي زبان اور علمي اصطلاحات " کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا ' علوم و فنون کے انگریزي و عربي نام اگر استقصا اور تکمیل کے ساتھ یکجا مرتب کردیے جائیں تو درحقیقت یه ایک نہایت بیش قیمت چیز ہوگي ' اور اون کے لیے نہایت مفید ہوگي جو عربي اور انگریزي ' دونوں زبانوں کي تصنیفات علمیه کا مطالعه کرتے ہیں - اس مفید سلسله کي تکمیل میں حصه لینے کے لیے میں بھي شرکت کرنا چاہتا ہوں - ایک ضمیمه عربي و انگریزي اسماے علوم کا پیش کش خدمت ہے -

1	Histology	علم ترکیب ابدان الحیوانات
2	Embryology	علم الجنین و الشکیر
3	Phormocology	فن ترکیب الادویه
4	Photography	فن تصور ...
5	Painting	فن تصویر ...
6	Osteology	فن ماهیة العظام ...
7	Neurology	علم بالاحوال الاعصاب
8	Odontology	علم علاج الاسنان ...
9	Orgunology	علم اعضاء البشر و الحیوانات و النباتات
10	Geomancy	علم الرمل ...
11	Geoponics	علم زراعت ...
12	Ouranography ...	علم تعریف ماهیة السماء
13	Glyptics	فن نقش الجواهر ...
14	Glyphography	فن نقل الصور ...
15	Gnomonics	فن القواعد البسیطه
16	Orthography	علم وضع الخط
17	Ornithology	علم طبائع الطیور ...
18	Orology	علم ماهیة الجبال
19	Ophiology	علم طبائع الحیات
20	Opthalmotology	علم اصول معالجة العیون
21	Metronomy	علم وزن الاوقات ...

(الهلال)

آپکے ذوق علمي اور توجه فرمائي کا شکریه - " مسئلۂ وضع اصطلاحات " کے چھیڑنے سے مقصود یہي ہے که اس شورش فتنه زا کو خاموش کیا جاے جو دنیا کو اس غلط فہمي میں مبتلا کرنا چاہتي ہے که اردو میں علوم حدیثیه و فنون جدیده کے لیے مناسب الفاظ نہیں ملتے - حقیقت یه ہے که ہمارا رونا صرف اس کا نہیں ہے که اردو کا دائرۂ زبان و مصطلحات تنگ ہے ' بلکه رونا اس کا ہے که ہمارے دوستوں کا میدان علمي تنگ ہے !

کیا عجیب بات ہے که اردو زبان کي یتیمي و بے کسي پر اس وقت ماتم کیا جارہا ہے حالانکه نادان ماتم کرنے والوں کي کوتاہ نظري ماتم کي زیاده مستحق ہے - وہ نہیں دیکھتے که عربي زبان ام لغات اسلامیه ہے - زنده ہے - اور اپنے بچوں کي پرورش کے لیے کافي اسباب و سامان اپنے پاس رکھتي ہے -

وہ معترض ہیں که مصطلحات اردو کے لیے عربي زبان کي مراعات استحقاق پر کیوں زور دیتے رہا ہوں ؟ یه کیوں ضروري قرار دیا جاتا ہے که حتی الامکان عربي ہي کے الفاظ اردو کي ادبیات علمیه میں استعمال کیے جائیں ؟ لیکن شاید یہه نکته اونکي نگاہ سے مخفي ہے که صرف عربي ہي نہیں بلکه ہر علمي زبان اپني ماتحت زبانوں کیلیے ایسے ہي حقوق کا مطالبه رکھتي ہے -

دنیا کي تمام موجوده زبانیں دو قسم کي ہیں : اصلي اور فرعي :

اصلي سے مقصود وہ زبانیں ہیں ' جو دوسري زبانوں کي پیدایش و خلقت کے لیے خمیر و عنصر ہیں ' مثلا عربي ' سنسکرت ' لاطیني ' یوناني -

فرعي اون زبانوں سے عبارت ہے جنکي ترکیب و خلقت صرف ایک یا متعدد السنۂ اصلیه سے ہوئي ہے -

حسب استمرار عادت لغویه جس طرح السنۂ فروعیه اپنے عام الفاظ و کلمات میں السنۂ اصولیه کي محتاج ہیں ' اسي طرح اصطلاحات علوم اور مصطلحات فنون میں بھي وہ اونکي موہبت و دیانت کي دست نگر ہیں - غور کیجیے که تمام یورپین زبانیں باوجود کثرت اختراعات و وسعت علوم ' اپني اصطلاحات میں لاطیني و یوناني الفاظ کي مقروض ہیں اور آج بھي که بیسویں صدي ہے ' یورپ میں جب کوئي ' علم ' فن ' مسئله ' یا آله نیا وضع ہوتا ہے تو اوسکے تسمیه کیلیے لندن ' پیرس اور برلن کي زبانوں کي جدید ڈکشنریوں کے طرف مراجعت نہیں کي جاتي ' بلکه روم کے اور اتہاز بوسیده صفحات لغت کي طرف -

یہي حال سنسکرت اور اوسکي فرعي زبانوں کا ہے ' آج بنگله ' گجراتي ' اور مرہٹي زبانوں میں وضع اصطلاح کي ضرورت ہوتي ہے تو سنسکرت ہي کے الفاظ ہر جگه ان مفلس گدا گرون کا کچکول سوال پورا کرتے ہیں -

اصطلاحات حدیثه کا سوال جانے دیجیے ' مسلمان آج تمام اطراف عالم میں پہیلے ہیں - اونکي زبان ہر جگه ایک نہیں ہے ' لیکن مصطلحات دینیه و علمیه اب تک ایک ہیں اور ایسا ہي ہونا بھي چاہیے - پھر کوئي سبب نہیں که ١٣ - سو برس کا استحقاق آینده کے لیے اوس سے سلب کرلیا جاے -

اس کے بعد چند معروضات دفعه وار عرض کرتا ہوں :

(١) ضرور ہے که وضع و تسمیۂ اصطلاحات میں عربي زبان کے ثقیل ' معلق اور نادر الاستعمال الفاظ استعمال نه کیے جائیں که یه

خدا نے عمارت مساجد کا مقصد حقیقي جسکے لیے وہ موضوع هیں' خود هي بار بار بتلا دیا ہے - مثلاً سورۂ (نور) میں مشہور تمثیل مصباح و زجاج کے بعد فرمایا :

في بیوت اذن الله ان ترفع و یذکر فیها اسمه ' یسبح له فیها بالغدو و الاصال - (۳۶ : ۲۴)

"یہ چراغ ایسے گھروں میں روشن کیا جاتا ہے ' جنکي نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ انکي عظمت کي جاے ' اور اُن میں اللہ کا ذکر اور اسکے نام کي تقدیس هو - ان میں اللہ کے بندگان مخلص و مومن صبح و شام تسبیح و تقدیس میں مصروف رهتے هیں"

مسجد جب اس کام کیلیے وضع هوئي ' تو مانعین مساجد ظاهر ہے کہ اسکے موضوع سے اُسے محروم رکھنا چاهتے هیں اور یہي معني هیں ظلم کے - شرک کو بھی خدا نے اسي لفظ سے تعبیر کیا ہے : " ان الشرك لظلم عظیم (۳۱ : ۱۳) " شرک سب سے بڑا ظلم ہے ' کیونکہ انسان کا سر جو صرف اللہ کے آگے جھکنے کیلیے ہے ' اسکي زبان ' جو طرف اسي کي تسبیح و تقدیس کیلیے ہے ' اسکے قدم ' جو صرف اسي کے طرف بیتابي اور بیقراري سے دوڑنے کیلیے هیں ' جب کسي دوسرے کیلیے اپنے تئیں وقف کردیں تو یہ ظلم هوگا کیونکہ ظلم " وضع الشي في غیر موضعه " کو کہتے هیں -

اگر یہ سچ ہے تو پھر وہ خبیث روحیں کیوں اپنے اوپر ماتم نہیں کرتیں ' جو اس ظلم اعظم کي مرتکب ' اور اس وعید الہي کي مصداق هیں ؟ کیا جنہوں نے آج خدا کي مقدس مسجدوں کو ' جو صرف اسي کے لیے تھیں اور اسي کے نام کي عظمت کیلیے ' غیروں کیلیے بنا دیا ہے ' جہاں انساني حکمراني کے فرمان چلتے اور دنیوي استبداد و تسلط کے احکام نافذ هوتے هیں ' اس حکم الہي کے ماتحت " اظلم " نہیں هیں ؟ وہ اشرار و ارذال ' جو آج خدا کے گھروں کو شیاطین کي پرستش و غلامي کا مندر بنانا چاهتے هیں ' جنکي ابلیسانہ آرزو یہ ہے کہ مساجد الہي کا صحن مقدس جو ملائکۂ سماویہ کے نزول علوي کا رحمت کدہ تھا ' زمین کي ارواح خبیثہ کي ناپاک قوتوں کا شیطان کدہ بن جاے ' کیا اپنے مورث اعلی قریش مکہ سے کچھہ زیادہ مختلف هیں ' جنہوں نے مسجد حرام کے طاقوں میں پتھر کے بت رکھدیے تھے ؟

کیا تم نے بارها نہیں دیکھا کہ عین اُس منبر محترم کے پہلو میں ' جو صرف اللہ هي کے احکام مقدسہ کے اعلان کیلیے تھا ' اور عین اس محراب معظم کے نیچے ' جو صرف اُسي کے آگے جھکنے کیلیے خمیدہ هوا تھا ' غیروں کے نام کي تقدیس و تسبیح کي گئي ' اور جو جگہ کہ اللہ کي غلامي کیلیے بنائي گئي تھي ' اسکو دوسروں کي غلامي سے ناپاک کیا گیا ؟ قریش مکہ کو خدا نے " اظلم " کہا - اسلیے کہ انہوں نے خدا کے ذکر کو روکا اور مسجد کي طاقوں میں پتھر کي مورتوں کو سجایا ' پر وہ ' جو آج مسجدوں میں اسکے حکموں کو روک کر غیروں کے حکموں کي منادي کرتے اور پتھر کي بیجان مورتوں کي جگہ زندہ بتوں کے آگے گردنوں کو جھکاتے هیں ' کیا اُنسے زیادہ " اظلم " اور ان سے زیادہ خدا کے بے اماں غصے اور اسکے جلال و غیرت کے هیجان کے سزاوار نہیں هیں ؟

مسجد خدا کیلیے بنائي گئي ہے تاکہ صبح و شام اسکے نام کي وهاں پکار بلند هو : یسبح له فیها بالغدو و الاصال ! - پس اُسے خدا هي کیلیے چھوڑ دو - اسکے دشمنوں کو دعوت نہ دو کہ وہ تمہارے گھروں کي طرح خدا کے گھر پر بھي قبضہ کریں ' اور اسکو اپني انساني پرستش و تعبد کا مندر بنائیں - تم جو اپنے تاج و تخت کي حفاظت نہ کرسکے ' ایسا نہ کرو کہ خدا کے تخت معبودیت تقدیس کو بھي غیروں کي بدولت بٹہ لگادو - اُس نے تو اپني عبادت کیلیے ایک مقدس عمارت دي ہے ' پس ا[illegible] آگے جھکو اور اسي کو پیار کرو - وهاں اسکے دشمنوں کیلیے د[illegible] نہ مانگو اور نہ پاد شاهتوں کي پوجا کیلیے هاتھہ اُ[illegible] اسکے گھر میں صرف اُسي کو مانو کہ خدا کے گھر میں ان[illegible] کي تسبیح و تقدیس تمہارے لیے زیبا نہیں -

(۳) ایک صاف اور عام فہم نتیجہ جو اس آیت سے نکل[illegible] وہ اسکے حکم کي عمومیت اور هر زمانے اور هر دور کیلیے [illegible] الہي کي صداقت ہے - اللہ تعالے نے اس آیت میں دو چ[illegible] کا ذکر کیا ہے - منع ذکر الہي اور سعي تخریب مساجد - [illegible] صورت تفسیر یہ ہے کہ دونوں کا مفہوم ایک هي شے قرار دی[illegible] اور تخریب مساجد کي سعي کو منع ذکر الہي کا نتیجہ [illegible] جاے ' جیسا کہ (ابو مسلم) کا خیال ہے اور جیسا کہ ([illegible] المهائمي) نے اپني تفسیر میں لکھا ہے :

" و یذکر فیها اسمه و اذا منع لم یهتم لعمارتها فکانما " سعي في خرابها " (تفسیر مهائمي صفحه : ۵۷)

" و یذکر فیها اسمه " یعني جب کہ[illegible] نے لوگوں کو ذکر الہي سے روکا تو م[illegible] کي آبادي کا اهتمام نہیں کیا - ا[illegible] گویا یہ معني رکھتا ہے کہ گویا ا[illegible] مساجد کي خرابي کي سعي کي[illegible]

پس اس تفسیر کي بنا پر سعي تخریب کے معني بھی [illegible] ذکر الہی " کے هوے -

لیکن اگر عطف کی بنا پر دونوں میں فصل کیجاے [illegible] (امام رازي) نے اسکی تشریح یوں کی ہے :

السعي في تخریب المسجد قد یکون لوجهین : احدهما منع المصلین و المتعبدین والمتعهدین له ' فیکون ذالك تخریباً - والثاني بالهدم والتخریب (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۶)

" تخریب مسجد کي کوشش د[illegible] سے هوگي - ایک صورت تو یہ [illegible] نماز پڑھنے والوں ' عبادت گذار [illegible] وابستگان مساجد کو مانع هو[illegible] ایسا کرنا بھي فی الحقیقت ع[illegible] کي تخریب هوگي - دوسري [illegible] یہ ہے کہ اسکي عمارت کو منہد[illegible] جاے اور حقیقي معنوں میں تخریب هو"

اس سے ظاهر هوا کہ " سعي في خرابها " میں دونوں [illegible] داخل هیں اور آیت کا حکم عام -

پس جب کبھي کوئي شخص یا گروہ کسی مسجد میں د[illegible] یا [illegible]رضي ' تھوڑي دیر کیلیے یا زیادہ عرصے کیلیے ' [illegible] جانے سے روکے ' جن لوگوں نے خدا کے گھر میں پناہ لي [illegible] حملہ آور هو ' اور وهاں کے عبادت گذاروں کا خون بہاے ' تو [illegible] همارے نظروں میں انہیں مشرکین مکہ کي سي جماعت [illegible] جنہوں نے مسجد حرام میں جانے سے مسلمانوں کو روکا تھا ' [illegible] سلوک هم نے انکے ساتھہ کیا تھا ' اسي کي وہ بھی مستحق [illegible] نیز ان سے بڑھکر کوئي " اظلم " نہیں اور نص صریح اس پر [illegible]

تخریب کی یہ پہلی صورت ہے - دوسري صورت [illegible] میں تخریب ہے ' یعنے مسجد یا اسکے کسی حصے کو منہدم کرن[illegible] ظاهر ہے کہ یہ صورت بھی جس شخص یا جس گروہ سے سر[illegible] وہ اس آیت کریمہ کی بنا پر " اولئک ما کان لهم ان یدخ[illegible] خائفین - لهم فی الدنیا خزي و لهم فی الاخرة عذاب عظیم ' [illegible] وعید کا مستحق هوگا -

(بق[illegible]

بڑا بادشاہ گزرا ہے) ایسے موقع پر اپنی غلطی کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہ ہوتا تھا ' بلکہ نہایت متانت اور سنجیدگی سے اپنی رعایا کے بھڑکے ہوئے جوش کو ٹھنڈا کر دیتا تھا -

اس موقع پر بہت سے لوگ اکبر کے پوتے اورنگ زیب کی مثال پیش کرینگے مگر کیا وہ اسکے اس طریق سیاست کے مہلک نتائج کو جو اسکے مرنے کے بعد ظہور میں آئے' بھول گئے ؟ ایک طرف تو مرہٹوں نے سیواجی کی ماتحتی میں زور پکڑلیا اور اسکے مرنے کے بعد ہی خود مختاری کا اعلان کرکے ایک علیحدہ حکومت قائم کرلی - دوسری طرف تمام صوبے ماتحتی سے نکل گئے - محمد شاہ میں ان لڑائیوں کی بدولت جو اورنگ زیب کے زمانۂ حیات میں ہوئی تہیں' کہاں طاقت رہی تھی کہ انپر چڑھائی کرتا؟ وہ صرف براے نام دھلی و اکرہ کا بادشاہ تھا - بالآخر مسلمانوں کی اس عظیم الشان حکومت کا شیرازہ جسکو اکبر کی پالیسی نے مجتمع کیا تھا اس جابرانہ پالیسی کی بدولت آسانی سے بکھر گیا -

ٹھیک ایسے وقت میں جبکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا خون مسیحیت کے خلاف جوش میں ہے' یہ واقعہ نہیں ان بھڑکے ہوئے شعلوں پر ہوا کا کام نہ دے ' جسکا نتیجہ آیندہ چلکر خطرناک نکلے گا - واقعۂ تقسیم بنگال اسکی ایک بیّن مثال ہے - تقسیم کے موقع پر کس کو خیال تھا کہ اسکا نتیجہ " انارکی " کی صورت میں ظاہر ہوگا - گو اب اسکا الحاق کیا جا چکا ہے مگر کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ اس سے اہل بنگال کے اس جوش میں فرق آگیا جو الحاق سے پیشتر تھا ؟

اپنی غلطی کا اعتراف اسوقت کرنا جبکہ وقت ہاتھہ سے جا چکا ہو' بے فائدہ ہے - مقتضاے حکمت یہی ہے کہ ظہور نتیجہ سے پہلے ہی انسداد کردیا جائے - بہر حال ابھی وقت ہے کہ سر جمیس مسٹن اس پر غور کریں - ہمارے خیال میں اپنی غلطی کے اعتراف میں پس و پیش نہ کرنا چاہیے - ورنہ ان کو اس وقت زیادہ افسوس ہوگا جبکہ وہ اپنی اس غلطی کے نتائج کو واقعات کی صورت میں دیکھینگے -

اختراعات حربیہ اور مصائب اسلامیہ

فن طیارۃ کی حربی خدمت کی آزمائش

دنیا میں جب کوئی نیا آلۂ سفاکی و خونریزی ایجاد ہوتا ہے تو ہمارا دل کانپ اٹھتا ہے کہ دیکھیے کون سی اسلامی آبادی اس کی آزمائشگاہ قرار پاتی ہے ؟

ڈاکٹر اپنے اختبارات تشریحیہ کے لیے مردہ جسم کی تلاش کرتے ہیں - پس یورپ کو بھی حق ہے کہ وہ اپنے اختبارات حربیہ کے لیے کسی مردہ قوم کے اجسام میتہ کو تلاش کرے ' جس سے معلوم ہو کہ یہہ آلۂ مخترعہ اون کے مقصد سفک و قتل میں کہاں تک معین ہوسکتا ہے ؟

مہلک ترین آلۂ حرب جس کا نام " میکسم توپ " ہے اسکی سرعت سیر و اتلاف جان کی آزمایش کے لیے سیا ہستان افریقہ میں سب سے پہلے ہمارے ہی اجسام میتہ کی نمایش ہوئی ' غرقاب کشتیوں نے جو جنگی جہازوں کی موت کے لیے سب سے زیادہ کارگر آلہ ہیں' اپنے فوائد لاتحصی کا ثبوت سب سے پہلے معرکۂ دولت علیہ و روس ہی میں دیا تھا -

تلاش مقصود کا قصور ہوتا اگر طیاروں کے جنگی فوائد و منافع کی اہمیت کے لیے بھی جلد سے جلد کسی اسلامی آبادی کا انتخاب نہ کر لیا جاتا ' چنانچہ " امن کے شاہزادوں " نے اپنے سفاکانہ و خونخوارانہ اختبار و امتحان کے لیے بہت جلد طرابلس کے ریگستانوں اور بلقان کی پہاڑوں کو منتخب کرلیا ' آخر مناظر خونین کی نمائش اور اس جدید مخترعۂ حربیہ کی آزمائش ہوئی - اس آزمایش و اختبار مشئوم کے نتائج اب نہایت خوشی و مسرت کے ساتھہ ہمارے خوفناک ممتحن و مختبر شایع کر رہے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ ان معرکوں نے آثار علمیہ کو کہاں تک ترقی دی !!

امریکہ کا مشہور علمی رسالہ " سائنٹیفک امریکن " ۱۳ - ستمبر سنہ ۱۳ - کے نمبر میں نتائج مذکورہ کی طرف حسب ذیل کرتا ہے :

" موجودہ مغربی فوجی نمایش و نقل و حرکت سے جو سبق سیکھا گیا اسکی مزید توضیح و تصحیح میدان جنگ طرابلس و بلقان سے ہوگئی - فرانس اور جرمنی ہوائی جنگ کے لیے طیار رہیں ' ایک کی بری طیاری مکمل ہے اور دوسرے کی بحری - آسٹریا اور انگلستان کی جنگی نمایش سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں حکومتیں بھی ایک حد تک' اس جنگ کے لیے مستعد ہیں -

سنگستان بلقان سے زیادہ ریگستان طرابلس کے صحراوں سے آلات ہوائیہ کی کامیابی کا امکان ظاہر ہوتا ہے - طرابلس کی آب و ہوا اور جغرافی حالات طیارۃ کے ایسے موافق تھے - گو اطالی طیّار تربیت یافتہ نہ تھے ' تاہم وہ کامیاب ہوے ' لیکن بلقان میں اوس کی آب و ہوا اور اندرونی اور جغرافی حالات کی بنا پر بہت سی مشکلات کا سامنا پڑا ' جس کے لیے ترتیب و تنظیم کی سخت ضرورت محسوس ہوئی ' جو یہاں مفقود تھی ' اور جو صرف فرانس میں کاملاً اور جرمنی میں کسی قدر موجود ہے -

طرابلس میں اطالیہ کے مقابل فقط بے قاعدہ عرب اور چند با قاعدہ ترکی فوج تھی - بلقان میں اسکے برخلاف دونوں طرف با قاعدہ و آراستہ فوجیں تھیں ' توپیں کثرت سے ہر موقع پر موجود تھیں ' اور حصار کا انتظام نہایت عمدہ تھا - طرابلس میں طیارے نہایت آسانی سے گردش کرکے محفوظ مرکز پر پہونچ جاتے تھے -

نیز طرابلس ایک ریگستانی ملک ہے جو صرف کہیں کہیں شاداب ہے ' اصل لڑائی ایک قلیل حصہ میں محدود تھی اور کثرت سے طیاروں کی ضرورت نہ تھی کہ فوج کی ہر نقل و حرکت کے موقع پر موجود رہیں - ملک قابل زراعت نہیں ' صرف چند نخلستان اور شاداب مقامات ہیں - صحرا نشین عرب ہمیشہ حسب موقع ایک نخلستان سے دوسرے نخلستان میں منتقل ہوتے رہتے ہیں ' اس لیے دشمن قدرتی طور پر ایک جگہہ سے دوسری جگہہ نہایت آسانی سے بہ لطائف الحیل نکل جا سکتا ہے - عرب کی بے قاعدہ فوج ابھی مصروف پیکار ہے اور پھر اپنے ہتیار کھول کر امور معاش میں مشغول ' اس لیے طیاروں کے ذریعہ دشمن کا پتہ لگانا بہت مشکل ہے ' اگرچہ ملک کا صاف منظر اور عجیب و غریب نیلگوں فضا تلاش مقصود کے لیے نہایت موافق تھی -

ان وجوہ سے صحیح طور پر طیاروں کی کوئی فوجی حیثیت نہ بلقان میں تھی اور نہ طرابلس میں' اور نہ حقیقی طور سے طیاروں کو فوج کا پانچواں حصہ بنایا گیا جیسی کہ اب فوجی تجویز ہے - اطالیہ نے لڑائی کے آخر زمانہ میں چند اجرتی طیاروں کو نوکر رکھہ لیا تھا ' لیکن بلقان میں صرف نو تعلیم بلقانی اور کچھہ اجنبی طیار تھے

خود عربي کے لیے بھی بار هیں' پھر دوسري فروعي زبانوں کا کیا سوال-

(۲) الفاظ مصطلحہ حتی الوسع مختصر اور چھوٹے ہوں کہ زبانوں پر بآساني رواں هوسکیں' بڑے بڑے فقروں کو الفاظ مصطلحہ قرار دینا خلاف آئین وضع اصطلاح ہے -

(۳) اکثر حضرات وضع اصطلاح میں اس بات کی کوشش کرتے هیں کہ دوسري زبان میں اوس اصطلاح کا جس قدر مفہوم ہے وہ بتمامہ اردو میں منتقل کرلیا جاے - اس سے دو نتیجے پیدا هوتے هیں - یا تو ارنکو اردو کي قلت ثروت و تنگ داماني کي شکایت هوتي ہے کہ اوسمیں اداے مفہوم کي قدرت نہیں ' جیسا کہ اکثر احباب اسکے شاکي هیں ' اور یا پھر حسب وسعت مفہوم ' الفاظ کثیرہ میں اپنا مفہوم ادا کرنا پڑتا ہے -

سب سے پہلے اس پر غور کرنا چاهیے کہ " اصطلاح " کي حقیقت کیا ہے ؟ اصلاح کی تعریف صحیح یہ ہے کہ " ایک جماعت کا کسي خاص وسیع مفہوم کے بار بار ادا کرنے کے لیے ایک مختصر و مناسب لفظ فرض کرلینا ' جسکے بولنے سے حسب فرض و وضع ' وہ مفہوم ذهن میں آسکے" پس اگر اس اصطلاح مفروض کے لیے ضروري ہے کہ وہ اپنے الفاظ سے اپنے مفہوم کے تمام معاني و مطالب ادا کردے تو پھر وہ اصطلاح کہاں هوئي ؟ وہ تو عام گفتگو کا ایک ٹکڑا ہے -

خود انگریزي اصطلاحات پر غور کیجیے - وہ جن معاني کي طرف اشارہ هیں ' انکے الفاظ کب ان سب کو محیط و جامع هیں ؟ اس کي مثالیں آپکو تمام اصطلاحات میں موجود ملیں گی ' پس در حقیقت الفاظ اصطلاحات همکو مفہوم لغوي نہیں سمجھاتے ' بلکہ محض فرض اور وضع و تسلیم عام سے عبارت هیں -

(۴) - سب سے آخر یہ کہ جن السنۂ اصلیہ سے آپ الفاظ مستعار لے رهے هیں' اون کے قواعد و قوانین لسانیہ کي رو سے وہ صحیح هوں -

ان وجوہ متذکرہ کي بنا پر آپ کی مصطلحات موضوعہ کي نسبت " الہلال " کے حسب ذیل ملاحظات هیں :

۱ - Embryology کا ترجمہ " علم الجنین والشکیر " کیا گیا ہے - دفعۂ اول کي رو سے " شکیر (۱) مغلق اور نادر الاستعمال لفظ ہے لیکن اس سے چارہ بھي نہیں - انتظار کیجیے کہ استعمال سے علم هوجاے -

۲ - Histology کے لیے " علم ترکیب ابدان الحیوانات " بڑا لفظ ہے - " علم ترکیب الاجسام " کافي ہے -

۳ - Photography کے لیے " فن تصویر " کافي نہیں " فن تصویر شمسي " چاهیے کہ عموم میں خصوص هوجاے -

۴ - Osteology " علم ماهیۃ العظام " کي جگہ صرف " علم العظام " کافي ہے' ماهیت کي تخصیص کی ضرورت نہیں اور نہ خود اصل اصطلاح میں کوئي لفظ ایسا ہے -

۵ - Neurology " علم باحوال الاعصاب " میں " احوال " بے کار ہے کہ یہ خود سمجھا جاتا ہے - پس " علم الاعصاب " جیسا کہ خود انگریزي میں ہے ' کافي ہے -

۶ - Odantology " علم علاج داء الاسنان " ثقیل الترکیب اور غیر ضروري الفاظ پر مشتمل ہے - " علم علاج الاسنان " صحیح مفہوم ادا کرتا ہے اور کافي -

(۱) شاخ نو' کونپل' نباتات کي ابتدائي خلقت جو ابھي حیز تکون میں هو - (منہ)

حادثۂ فاجعۂ کانپور

مشہور اخبار ٹروتھ (Truth) اپني تازہ اشاعت میں حادثۂ کانپور پر بحث کرتے هوے لکھتا ہے :

" سر جیمس مسٹن جن سے همیں بہت کچھہ امیدیں تھیں گذشتہ واقعۂ کانپور میں بمشکل انسے کوئي مدبري کي علامت ظاهر هوئي ہے ' هر ایک آدمي جانتا ہے اور جو نہیں جانتا اسے جاننا چاهیے کہ مشرق میں صرف مذهب اور مذهب هي ایک ایسي چیز ہے جس کو جس قدر اهمیت دي جاے کم ہے خصوصاً ایسے وقت میں (جبکہ مسلمان جنگ بلقان کي وجہ سے سخت مشتعل هو رہے هیں) صرف ایک سڑک کو چوڑا کرنے کي غرض سے انکے جوش کو بھڑکانا درحقیقت اپني نا قابل بیان بے وقوفي کي نمایش کرنا ہے -

گلي کے موڑ کي درستگي کچھہ زیادہ ضروري نہیں ہے جبکہ وہ هر ایک حصہ کو جسکا تعلق انکي کسي مقدس عمارت سے هو ویسا هي مقدس سمجھتے هیں جیسا کہ اصل عمارت کو - همکو یہ دیکھکر تعجب هوتا ہے کہ سر جیمس مسٹن جیسے تجربہ کار افسر نے اسکو محسوس نہ کیا جو في الحقیقت اینگلو سکسن قوم کے دامن عقل پر حماقت کا ایک افسوس ناک داغ ہے -

خیر' یہ سب کچھہ تو هوا - یہاں تک بھي حرج نہ تھا ' مگر ایسے موقع پر جب کہ سر جیمس کو اپني غلطي کا اعتراف کرنا چاهیے تھا' یوں صاف انکار کردینا کہ گویا انھوں نے کچھہ کیا هي نہیں اور اس حصۂ مسجد کو تعمیر نہ کرانا ' انکي ناداني کي ایک اور بڑي دلیل ہے - مجھکو تمام حالات کا علم ہے - گورنمنٹ کے اس خیال سے بھي بے خبر نہیں هوں کہ مشرق میں کسي گورنمنٹ کو اپني رعایا کي کوئي بات اساني سے کبھي بھي ماننی نہ چاهیے ' لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اکبر اعظم کو (جو مشرق میں بہت

پہلے کالم کا بقیہ مضمون

۷ - Organology کے لیے " علم اعضاء البشر و الحیوانات و النباتات " ایک نہایت طویل ترکیب ہے - " علم الاعضاء " کفایت کرتا ہے اور " اعضا " میں اعضاے انسان و حیوانات و نباتات داخل هیں -

۸ - Ouranography " علم تعریف هیئۃ السماء " کي جگہ " علم اشکال الفلک " زیادہ مناسب ہے ' " تعریف " اصل میں موجود نہیں - لفظ " هیئۃ " Astronamy کے مقابل مستعمل هوچکا ہے ' اور " سماء " سے زیادہ (علم هئیت) میں لفظ " فلک " بولا جاتا ہے - هاں " اجرام سماویہ " البتہ مصطلح ہے -

۹ - Optholmotology " علم اصول معالجۃ العیون " بھي بہت طویل ہے ' " علم معالجۃ العیون " کہیے -

۱۰ - Metronomy " علم وزن الاوقات " صحیح نہیں ' وزن اشیاء ثقیلہ کا هوتا ہے ' وقت کا نہیں البتہ " تقدیر " کہہ سکتے هیں یعني " علم تقدیر الاوقات " مگر عربي میں پہلے سے اسکے لیے " علم المواقیت " کا لفظ موجود ہے -

سامي خاندان روز بروز ضعيف هوتا گيا يعني عاقبة الامر جيسا كه هميشه اهل ملک بيروني قوم پر غالب آتے هيں ' سامي خاندان جو مصر قديم كا باشنده تها' غالب آگيا اور ساميوں كو مصر سے نكالديا صرف بني اسرائيل جو در اصل دوسرا سامي خاندان تها اور عهد يوسف (ع) سے مصر كے ايک سرسبز و شاداب قطعهٔ ارض پر قابض تها ' ملک ميں باقي رہ گيا -

" اسرائيل كي اولاد برومند اور فراواں هوئي' اس نے نهايت زور پيدا كيا ' اور زمين ان سے معمور هوگئي ' تب مصر ميں ايک نيا بادشاه (يعني نئي بادشاهي) جو يوسف كو نه جانتا تها ' پيدا هوا اور اوسنے اپنے لوگوں سے كہا :

ديكهو ! بني اسرائيل هم سے زياده قوي تر هيں ' آؤ هم اونكے ساتهه ايک دانشمندانه چال چليں' تا نہو كه جب وہ اور زياده هوجائيں اور جنگ پڑجاے تو همارے دشمنوں سے مل جائيں ' هم سے لڑيں اور ملک سے نكل جائيں -

اسليے مصريوں نے اون پر خراج كے ليے محصل بٹهاے تاكه وہ سخت كاموں كے بوجهه سے اون كو ستائيں - ان محصلوں نے فرعون كے ليے شهر (فيثوم) اور (رعميس) ميں خزانے بنواے "
(خروج باب ۱ : ۱۴)

ليكن سنن الهيه كا يه قاعده جاري هے كه قوت حاكمه ملت محكومه كو جسقدر دباتي هے اوسيقدر وہ اور ابهرتي هے' اور جسقدر اوسكے مظالم ميں اشتداد هوتا هے ' اتناهي خيال انتقام ' ملت محكومه كے بازوؤں ميں زور اور ارادوں ميں عزيمت پيدا كرديتا هے -

مصريوں نے اسرائيل كي اولاد كو جتنا دكهه ديا وہ اور زياده بڑهي كه ايسا هونا سنت الهي كا اقتضا تها -

* * *

تم نے ديكها هوگا كه ربڑ كے ايک گيند كو جب ايک بچے نے تمهارے سامنے زمين پر پٹكا تها تو رد عمل كيليے جس قوت دفع سے وہ پٹكا گيا تها ' اوسي قوت دفاع كے ساتهه وہ زمين سے بلند هوا - زخم كے مواد فاسد كو اگر نكلنے كا راسته ندوگے تو كيا وہ آخر كار ناسور بنكر باهر نه بهه جاليگا جسكا اندمال موت كے سوا ممكن نهيں ؟

كوہ آتش فشاں كي حقيقت كيا هے ؟ اوس حرارت و جوش كي ايک لہر هے جسكو زمين سے نكلنے كي راه نديي گئي - آخرالامر طبقات زمين كي ديواروں كو توڑكر قلهٔ كوہ كو هلاتي هوئي باهر نكلي ' اور دور دور تک آباديوں كو بے نشان كرديا !

لوگ مكانوں ميں پاني نكلنے كيليے راستے بناتے هيں كه اگر ايسا نہو تو ايک هي برسات ميں مكانوں كي بنياديں هل جائيں -

* * *

مصري اب بني اسرائيل كي كثرت و قوت سے خوف زده هوے انهوں نے بني اسرائيل سے كام لينے ميں سختي كي - ذليل ' سافلانه' اور نيچے درجه كي هر قسم كي خدمت اون سے ليكر اونكي زندگي تلخ كردي " كيونكه اونكي وہ ساري خدمتيں جو وہ كرتے تهے مشقت اور ذلت كي تهيں " (خروج ۱ : ۱۵)

(۳)

فطرت اپني ضرورتوں كو آپ پورا كرتي هے - ايک صحرائي حيوان اگر كسي كوهستان ميں پهونچ جاے تو چند نسلوں كے بعد كوهستاني زندگي كے لائق اوسكے ناخن' پنجے' جبڑے' اور روئيں خود بخود هوجا ليںگے - اگر كسي گرم ملک كے حيوان كو برفستان ميں پرورش كرو تو چند انقلابات نسليه كے بعد شدند برودت و برف كے تحمل كے لائق وہ خود اپنا جسم طيار كرليگا -

جب زمين ميں گرمي ' هوا ميں تپش ' اور موسم ميں امسس هوتي هے تو دست نصرت الهيه بارش كيليے ابر كي چادر خود هوا ميں پهيلا ديتا هے - اگر ايسا نہو تو مدبر عالم كي شان تدبير و تهيهٔ اسباب كي تعقير هو - وہ هر ضرورت كو پيدا كرتا هے اور پهر خود هي اوسكے ليے تهيهٔ سامان و اسباب كرتا هے ' وما ذالك عليه بعزيز -

پس جب كوئي قوم مضطر و مضطرب ' شدائد و خطرات سے محاط ' آلام و مصائب كا مرجع ' قهر و جبر و اكراه كا نشانه ' انواع تشديد و تعذيب كا هدف هو ' تو يقين كرو كه خداے مدبر عالم كا دست تدبير مصروف كار هے ' اور سد ضرورت كيليے وہ خود هي سامان پيدا كررها هے ' كيونكه خود اسي نے تو پہلے ضرورت بهي پيدا كي -

بني اسرائيل مصر كي سرزمين ميں انواع قهر و تعذيب ميں گرفتار تهے ' ضرورت پيدا تهي ' پس خدا نے نظر اٹهائي ' اور اوسنے موسى كو "وادي طوي" ميں "جبل طور" كے نيچے كهڑا ديكها ' وہ پكارا :

ادهب الى فرعون انه طغى (۲۰ : ۲۵)

موسى ! فرعون كے پاس جاؤ ' اب اوسكا طغيان حد كو پهونچ چكا -

موسى (ع) تنہا ليكن حق و صداقت كي جمعيت غير مرئيه كے ساتهه ساتهه ' جبل طور سے اترا ' اور دربار شاهى كا رخ كيا - اس نے فرعون كو خطاب رباني سنايا :

فارسل معنا بني اسرائيل ولا تعذ بهم قد جئتك بآية من ربك ' والسلام على من اتبع الهدى' ان قد اوحي الينا ان العذاب على من كذب و تولى - (۲۰ : ۴۹)

بني اسرائيل كو همارے ساتهه جانے دے ' انهيں دكهه نه دے ' هم خدا كي نشاني تيرے پاس لائے هيں ' اگر اس نشاني كي اطاعت كريگا ' تو سلامت رهيگا ' ورنه خدا نے همكو بتايا هے كه جو اس نشاني كو تسليم نه كريگا وہ آخرالامر گرفتار عذاب هوگا -

(۴)

وہ ' جو دنياوي ساز و سامان پر مغرور ' حكومت فانيه كے نشه سے چور ' اور اپني قوت و استيلا اور قهر و جبر پر متكبر هيں ' وہ هر صداے اصلاح ' اور هر نداے موعظت كو اپنے ليے صاعقهٔ موت اور صيحهٔ قيامت سمجهتے هيں : يحسبون كل صيحة عليهم (۶۳ : ۴) وہ صداے اخلاص و موعظت كے استماع كي قوت نهيں ركهتے كه اون كا دل اون سے كهتا هے : " يه صداے اخلاص و موعظت نهيں' هماري حكومت قائمه كيليے دراے رحيل هے "

وہ اعمال تنبيه و اصلاح كے ديكهنے كي قوت نهيں ركهتے كه اونكا نفس اونكو كهتا هے : " يه اعمال تنبيهه و اصلاح نهيں ' هماري عزت و قوت كے غير فاني جسم كيليے سازش قتل و سامان موت هے "

كبهي وہ داعي و منادي حق كو خطاب كرتا هے :

" ميں تمهاري آواز سے ڈرتا هوں كه اوس سے ميرے كنگرهٔ حكومت كو لرزش هوتي هے "

كبهي وہ خود اپني قوم كے افراد صالحه كو آواز ديتا هے :

" هاں ! اسكي صداے جاذب اور نداے دل ربا سے متاثر نه هونا ! يه تم كو اپني آواز مغناطيسي سے معمول كركے حكم ديگا كه ان ميٹهے چشموں ' ان سرسبز ميدانوں ' اور ان بلند خيموں سے نكل جاؤ كيونكه اب ان كا مالک آتا هے اور تم ان پر بغير حق كے قابض تهے "

فرعون نے موسى كو كها جو اس عهد كا داعي اور حق كا منادي تها: اجئتنا لتخرجنا ' من ... اے موسى ! كيا اس ليے تو همارے

باب التفسیر

قصص القرآن

(٢)

قصص بني اسرائیل

بصائر و مواعظ ، نتائج و عبر

(توطیۂ تاریخیہ)

اس سے پہلے کہ اصل مضمون شروع کیا جاے همکو پندرهویں صدي (ق م) میں مصر کے سیاسی حالات پر ایک نظر ڈالني چاهئے -

تقریباً دو هزار قبل مسیح حدود عرب سے ایک سامی قوم جو مختلف قبائل کا مجموعه تهي ' مصر پر حمله آور هوئي ' اور اسکو فتح کیا - عرب اسکو عاد ' ثمود ' اور معین وغیره قبائل کا مجموعه سمجهتے هیں ' اسرائیلي اوسکو " عمالیق " کہتے هیں ' اهل بابل و عراق کے هاں اوسکا نام " عریبي " اور " عمورانی " ھے ' اور خود مصري اوسکو بنظر تحقیر " شاشو " اور " هیک شاش " یعني " شاهاں بادیه " اور " شاهاں چوپان " کہتے هیں ' کیونکه عرب کے سامي باد یه نشین در حقیقت اونٹوں کے چرواهے تهے -

مصر ' عهد قدیم سے دو حصوں پر منقسم ھے : مصر بالا اور مصر زیریں - مصر زیریں بالکل بحر احمر کے کنارے حدود عرب کے مقابل واقع ھے ' نهر سویز کے کهودنے سے پہلے بحر روم اور بحر احمر کے مابین ' ایک چهوٹا سا خشک قطعه حاجز تها ' جو مصر کو حدود عرب و جزیرہ نماے سینا سے ملاتا تها - نهر سویز اسي خشک قطعۂ ارض کو کاٹکر اور ان دونوں دریاؤں کو باهم ملاکر بنالي گئي ھے ' در حقیقت اس نهر نے اوس دیوار کو جو مشرق و مغرب یا یورپ و ایشیا کے درمیان حائل تهي ' منهدم کردیا ' جس سے سیلاب فتنۂ و بلا کو مغرب سے مشرق میں داخل هونے کے لیے نهایت آسان راسته مل گیا -

شاشو یا عمالیق اسي خشک راسته سے ' جزیره نماے سینا هوکر مصر زیریں میں چلے آئے - مصر کے خاص باشندے جو سام کے بهائي " حام " کي اولاد تهے ' شکست کهاکر مصر بالا میں چلے گئے - ان سامي فاتحین نے یهاں ایک عظیم الشان حکومت قائم کي ' جو تقریباً تین چار سو برس تک عمالیق کیلئے نشان فخر و امتیاز رهي - عام سامي قبائل مختلف اوقات و حالات میں اپنے هم نسب و خاندان قوم کے پاس بغرض استمداد و استعانت آتے جاتے رهتے تهے -

یهي سبب ھے که بیسویں صدي (ق م) میں سرخیل قبائل سامیه حضرة ابراهیم خلیل کو بابل و عراق یعني کلدان سے حدود مصر و شام کي طرف آتے هوئے دیکهتے هیں ' اور پهر جب اس ملک میں قحط نمودار هوتا ھے ' تو حضرت مع اپني بیوي ساره کے یهاں سے مصر کا رخ کرتے هیں - مصر زیریں کا سامي بادشاه جب ایک سامي خاندان کي آمد کي خبر پاتا ھے ' اور اوسکے ساتهه ایک خاتون کا هونا بهي سنتا ھے ' تو اوسکو اپنے قدیم خاندان سے اتصال کے شوق میں نکاح کا پیغام دیتا ھے ' لیکن یهه سنکر که وه شوهردار خاتون ھے ' سوء قسمت پر افسوس کرتا ھے ' اور بالاخر سعادت اتصال خاندان اسطرح حاصل کرتا ھے که اپني بیٹي " هاجره " کو حضرت کي خدمت میں دیتا ھے ' جس سے اسماعیلي عربوں کي نسل پیدا هوتي ھے - (١) حضرت ابراهیم اپني دونوں بیویوں کے ساتهه بیل ' گدها ' خچر اور اونٹ وغیره بهت سامان جهیز میں لیکر کنعان واپس آتے هیں -

حضرة ابراهیم کے دو بیٹے اسماعیل و اسحاق هوئے - اسماعیل ملک عرب میں آباد هوئے اور اسحاق (ع) کنعان میں اپنے باپ کے جانشین هوئے اسحاق سے یعقوب پیدا هوئے - جنکا دوسرا نام " اسرائیل " تها - انکي اولاد " بني اسرائیل " یعني فرزندان اسرائیل کهلائي ' اور خدا نے خود اپني زبان سے آنهیں برکت دي -

حضرت یعقوب کے باره بیٹوں میں سے جنکي نسل سے بني اسرائیل کے باره گهرانے قائم هوئے ' ایک بیٹے حضرت یوسف تهے - بهائیوں کے اوسي تحاسد برادرانه سے مغلوب هوکر ' جس نے اس سے پہلے اسي گهرانے کے دو اور بهائیوں یعني " اسماعیل و اسحاق " میں افتراق کردیا تها ' اپنے بهائي یوسف کو ایک اسماعیلي قافله کے هاتهه جو عرب سے مصر کو جا رها تها ' بیچ ڈالا - عجائب ایام دیکهو که آخرالامر بني اسحاق اور بني اسماعیل کا اس عجیب طریقے سے اتصال هوا -

مصر پهنچکر اسماعیلي قافله نے حضرت یوسف کو ایک مصري سردار کے هاتهه فروخت کر ڈالا ' جهاں " عزیز " کي بیوي اور حضرت یوسف کا واقعه پیش آیا اور انهیں قید خانے جانا پڑا ' بالاخر تعبیر خواب کي تقریب سے شاه مصر کے دربار میں پهونچے - بادشاه کو جب یه معلوم هوا که یه ایک سامي النسل نوجوان ھے ' تو وه نهایت مسرور هوا که وه فرزند سے محروم تها ' اور رفته رفته اوسنے زمام حکومت حضرت یوسف کے هاتهه میں دیدي -

حضرت یوسف نے اب مناسب سمجها که اپنے خاندان کو کنعان سے جهاں وه مبتلاے قحط تها ' مصر بلا لیں ' کیونکه یهاں اب اوس کے لیے حکومت کا سامان تها - حضرت یعقوب مع اپنے خاندان کے مصر آگئے - شاه مصر نے بزرگ خاندان سام کا استقبال کیا اور جاگیر و مناصب اونکو عطا کیے - حضرت یعقوب نے اتحاد نسل کے اظهار کے لیے کها که " هم بهي اے پادشاه چرواهے هیں "

(٢)

اس واقعه سے تقریباً تین سو برس بعد تک اسرائیل کي اولاد ملک مصر میں بڑهتي اور پهیلتي گئي ' لیکن خود اصل حکمران

(١) یهودیوں نے اس قصه کي که " شاه مصر نے زبردستي حضرت ساره کو اپنے تصرف میں لانا چاها تها اور بالاخر حضرت ساره کي کرامت دیکهکر اور یهه سنکر که اسکا شوهر موجود ھے ' اپنے اراده سے باز رها " صرف یهي حقیقت اصلي ھے جو هم نے بیان کي - مزید تفصیل البصائر کے باب التفسیر میں هوگی

حضرت هاجره ام اسماعیل کو لونڈي کهنا بهي یهودیوں کي حاسدانه جهالت ھے ' اور افسوس ھے که مسلمان بهي غلطي سے اسکا یقین کرتے هیں - حالانکه خود یهودیوں کي تاریخ سے اسکي پوری تردید هوتي ھے - منه
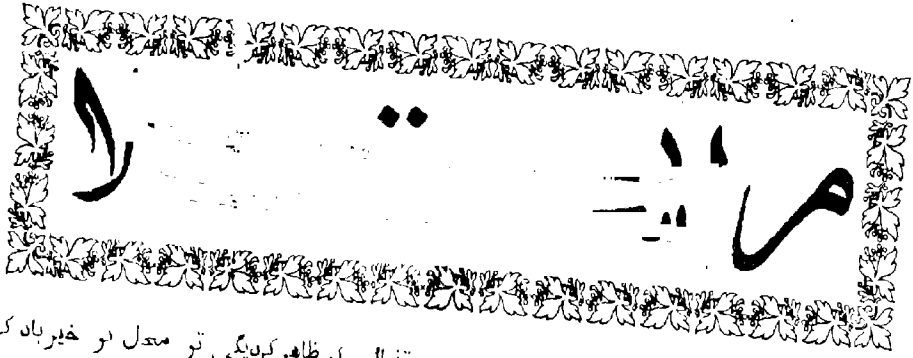
فتنۂ عمان

(مرسلۂ حضرۃ الادیب الفاضل احمد محمد سیدای سکریٹری سلطان عمان)

چونکہ بندہ " الہلال " کے مطالعین میں سے ہے ' اسلیے مجھے
ایک گونہ مجاز حاصل ہے ' کہ عمان کے متعلق جو غلط فہمیاں واقع
ہورهي هیں ' انکو رفع کروں اور اصلي بغاوت کا سبب ظاہر کروں
کیونکہ مسئلہ عمان آج کل مطمح انظار جمیع بلاد و جرائد هورها ہے -
" عمان " کے متعلق آپ نے دو یا تین مضامین شایع کیے هیں
میري نظر سے بھي گذرے ' جنکو شاید آپ نے جرائد اجنبیہ سے اقتباس
کیا تھا ' مگر جس منصفانہ طریقہ سے آپ نے اس فتنہ کی نسبت
اپني راے کا اظہار کیا ہے ' اسکے لیے اپ مشکور هیں -

اکثر اخبارات نے اس شورش کے باب میں کج رائي اور افترا
پردازي کو استعمال کیا ہے ' جسکو میں حقیقت حال سے لا علمي
پر محمول کرتا هوں ' یہہ کوئي اصول بحث نہیں ہے کہ کسي تلغراف
کے مختصر مضمون پر رائے زني کردي جاے ' یا محمد بن سعید
(صدیق نیرایست) جیسے معکوس وطن پرست نامہ نگار کے مضمون
پر آمنا و صدقنا کہدیا جاے - یا دو متنازع گروہ میں سے ایک کو
اپني خواهش کے مطابق مخطي اور دوسرے کو مصیب ٹھہرا
دیا جاے - یہ سراسر غلطي اور نادانی ہے : " و اذا حکمتم بین الناس
ان تحکموا بالعدل "

یہ آپ جانتے هیں کہ بادیہ نشین اعراب میں همیشہ لڑائي
جھگڑے هوا کرتے هیں - خصوصا سرزمین " عمان " کے اندروني حصہ
میں ' جہاں مدنیت نام کو نہیں ہے - جتنے شعوب و قبائل هیں '
سب آپس میں ایک دوسرے کے سخت مخالف هیں ' یہ قبائل دو
گروں میں منقسم هیں : " هناوي " اور " غافري " (جنکو بني هنا
و بني غافر بھي کہتے هیں) انمیں همیشہ خانہ جنگیاں هوتي
رهتي هیں اور جب کبھي عارضي اتفاق هوجاتا ہے تو اپنے حالم سے
بر سر پرخاش هوجاتے هیں جس سے ان کا منشا محض سلب و
نہب هوتا ہے -

سنہ ۱۳۱۲ ھ میں قبائل هناویہ کے قریباً چار سو مسلح اشخاص
سلطان " مسقط " کے بھائي کي وفات پر تعزیت کے لیے مسقط آئے
هوے تھے ' جنکو سلطان موصوف نے نہایت عزت کے ساتھہ اپنے محل
کے ایک حصہ میں فروکش کیا تھا - مگر ان میزبان کش مہمانوں
نے وہ نمک حرامي کي ' جس کي نظیر مشکل سے ملیگي ' یعني
نصف شب کے وقت جبکہ تمام مخلوق غفلت کي نیند سو رهي
تھي ' پہرہ داروں پر حملہ کردیا ' اور درمیاني دروازہ توڑ کر محل
سلطاني میں گھس پڑے اور بندوقیں چلاني شروع کردیں -
سلطان ایک مأمون جگہ سے شب بھر انکا تنہا مقابلہ کرتے رهے -
اور ایسا مقابلہ کیا کہ دشمنوں کو یہ گمان تھا کہ انکے ساتھہ کئي آدمی
هیں جو بارش کي طرح گولي برسا رهے هیں ' مگر حقیقت میں وہ
تنہا تھے - الغرض صبح تک سلطان نے پینتیس ۳۵ آدمیوں کو اپني
گولیوں کا نشانہ بنا دیا ' اور جب یہ دیکھا کہ صبح کي روشني انکي
تنہالي کو ظاهر کریگي تو محل کو خیرباد کہکر ایک مخفي راستے
سے اطمینان کے ساتھہ " قلعۂ جلالي " میں پہونچگئے ' جو محل سے
تقریباً چار سو قدم کے فاصلہ پر ایک ٹیکري پر واقع ہے - (اسي واقعہ
کو نیر ایسٹ لکھتا ہے کہ " سلطان کشتي میں بیٹھکر فرار هوگیا تھا
اور قلعۂ مذکورہ میں چند سال تک پناہ گزین رها)

وهاں سے وہ دشمنوں کا مقابلہ کرتے رهے - یہاں تک کہ سلطان کے
انصار بني بو علي تحت قیادت امیر عبداللہ بن سالم مسقط
آ پہونچے اور بلوائیوں سے لڑ کر اکثر مقامات پر قبضہ کرلیا -

المختصر اکیس (۲۱) روز کي خونریز لڑائي کے بعد ایک صلحنامہ
قرار پایا (زباني) جس پر فریقین متفق هوگئے اور پانچہزار بدوؤں
نے ایک هي روز میں مسقط چھوڑ دیا اور اپنے وطن کو روانہ هوگئے -
اثناے راہ میں سالار قوم شیخ صالح بن علي کو ایک نا معلوم مقام
سے بندوق کي گولي آ لگي جس سے جانبر نہ هوسکا اور جس گدھے
پر سوار تھا اسي کي پشت پر اپنے کیفر کردار کو پہونچا : والجزاء من
جنس العمل -

ان دنوں جو شورش برپا ہے ' یہ اسي کے لڑکے کي شرارت ہے جسکا
نام عیسی بن صالح ہے ' مگر باني فتنہ ایک اندھا شخص ہے جسکو
عبداللہ بن حمید السالمي کہتے هیں - یہ شخص خود کو علامۃ الدهر
و مصلح العصر و مجدد طائفۂ اباضیہ تصور کرتا ہے - یہ دونوں اشخاص
سلطان کے وظیفہ خوار هیں - اور جتنے لوگوں نے انکا ساتھہ دیا ہے
وہ بھي سلطان هي کے نعمت پروردہ هیں اور انکي عوائد جمیلہ سے
همیشہ سرفراز هوتے رهے هیں - مگر کفران نعمت نے انہیں ابھارا
اور محسن کشي پر آمادہ کردیا - جس کي پاداش انہیں ضرور
ملني چاهئے ' عاجلاً او آجلاً -

بظاهر جو بغاوت کے اسباب بتائے جاتے هیں یہ صرف حیلے حوالے
هیں کہ بدویوں کے انسداد اسلحہ کي وجہ سے بلوا کر دیا ہے -
ممکن ہے کہ یہ وجہ بھي هو ' مگر في الحقیقت یہ ایک قدیم
دشمني کے نتائج پر مبني ہے اور آس کو در باطن و ظاهر کسر ملک
گیری کا خیال پیدا هوگیا ہے - تعجب تو یہ ہے کہ عبداللہ بن حمید
نے اپنے هي داماد کو امام عادل مقرر کیا ہے اور اسي کے هاتھہ پر
سب سے بیعت بھي کرائي ہے - اس سے معلوم هوسکتا ہے کہ وہ کہاں
تک حق پر ہے ؟

اس وقت تک جس قدر ممالک باغیوں کے قبضہ میں آئے هیں
سب بلا حرب و قتال ' کیونکہ عبداللہ نے پہلے هي سے بدوؤں کو اور ان
ممالک کے باشندوں کو ملا رکھا تھا - اور عہد و پیمان کرلیا تھا - علاوہ
ازیں انکو یہ بات سمجھا دي تھي کہ امام اور اسکے ساتھیوں پر بندوق
کي گولي کارگر نہ هوگي ' جسکو جاهلوں نے سچ مان لیا اور ابھي
تک معتقد هیں ' غرض اس قسم کے مذهبي پہلو سے اسنے اپنے کو
معتقد علیہ بنا لیا ہے -

" اسمائل " پر امام کا حملہ هونے سے پیشتر سید نادر کے همراہ
تین هزار سے زیادہ فوج تھي اور شہر کے باشندے بھي امداد و مدافعت
کے لیے سینہ سپر نظر آتے تھے مگر امام کي آمد پر ساري فوج اور

ارضنا بسحرک یموسی؟ (٢٠ - ٥٩)

پاس آیا ہے کہ اپنے زور سحر سے هم کو هماري حکومت سے بے دخل کردے ؟

پھر اپني قوم کے اُن رجال صالحین کي طرف مخاطب هوا جن کا قلب حق کا مستقر' جن کے کان استماع صداقت کے لیے مستعد' اور جنکے هاتهه اعانت ضعفا کیلیے بلند رهتے هیں اور جنکي حسب تدبیر الهي کسي عهد و ملک میں کمي نہیں ' اور کہا :

ان هذان لسحرن یریدان ان یخرجکم من ارضکم بسحرهما و یذهبا بطریقتکم المثلی ' فاجمعوا کیدکم ثم ائتو صفا ' وقد افلح الیوم من استعلی - (٢٠ : ٦٧)

یہه ساحر هیں جو چاهتے هیں که تمکو تمهارے ملک و حکومت سے بے دخل کردیں ' اور تمهارے بهترین طریقهٔ و تهذیب کو برباد کردیں ' کوئي تدبیر متفقاً سوچو' اور پهر صف به صف مقابله کیلیے آجاؤ - آج جو بالند رها ' وهي کل کو کامیاب هوگا -

جب کوئي ضعیف و کمزور قوم آمادهٔ اعانت حق هوتي هے ' تو اعتداے حق و صداقت اپني قوت و طاقت کے عجیب و غریب کرشموں سے اوسکو مرعوب کرنا چاهتے هیں ' اونکے فرمان سزا اور فرد تعزیرکي تحریریں زهرناک سانپوں کي طرح ادهر اودهر دوڑتي نظر آتي هیں ' حالانکه وه بے جان هوتي هیں -

فاذا حبالهم وعصیهم یخیل الیه من سحرهم انها تسعی (٢٠ - ٦٩)

جادوگران فرعون کي رسیان اور ڈنڈے اونکے زور سحر سے ' ایسا خیال هوتا تها که (گویا) سانپ بن بن کر دوڑ رهے هیں !!

ناصر حق اور داعي صداقت چند لمحوں کے لیے خوف سے کانپ جاتا هے که آخر وه بهي انسان هے -

فاوجس في نفسه خیفة موسی - (٢٠ : ٧٠)

حضرة موسی نے اپنے دل میں ڈر محسوس کیا -

مگر پهر معا خداے مجیب الدعوات کي آواز غیر مسموع دل کو تسلي بخشتي اور روح کو اطمینان دیتي هوئي سنائي دیتي هے :

لا تخف انک انت الاعلی ! (٢٠ : ٧١)

اے ناصر حق و صداقت ! ! خوف نه کر که غلبه تیرے هي لیے هے -

هان ! تیرے پاس شمشیر آهني نہیں لیکن تیرے دهنے هاتهه میں لکڑي کا ایک خشک آله هے - اس " آلهٔ معجزنما " سے دشمنوں پر حمله آور هو که یه اون کي شهرت کا چراغ گل ' اُن کے سازو سامان کي نمائشي چمک کو دهندهلا ' اور اونکے سفاکانه امن اور جابرانه عدل کے ایوان کو متزلزل کردیگا :

القا ما في یمینک تلقف ما صنعوا ' انما صنعوا کید سحر' ولا یفلح الساحر حیث اتی - (٢٠ - ٧٢)

موسی ! اپنے دهنے هاتهه کي لکڑي ڈال دے - انهوں نے اپنے تصنع و فریب سے جوکچهه بنایا هے اسکو نگل جائیگي ' یه صرف ساحرانه فریب و تدبیر هے ' جو کسي طرح آخر کامیاب نہیں هوسکتي -

(٦)

صداقت ایک معجزه هے جو اپني تاثیر کے لیے شرمندهٔ اسباب نہیں - وه جو دشمن هیں ' وه جو عداوت رکهتے هیں ' وه جو اپني قوت و استیلا پر مغرور هیں ' صداقت کا جب ظهور هوتا هے تو منهه کے بل گرپڑتے هیں که هم نے صداقت آسماني کو بادلوں سے اُترتے دیکها اور قبول کیا :

فالقی السحرة سجدا قالوا : آمنا برب هرون و موسی (٢٠ : ٧٣)

" ساحر جو اپني قوت سحر کے زور پر موسی کے مقابله کو نکلے تهے ' حق کا نشان دیکهه کر اطاعت کے لیے سجده میں گرپڑے ' اور پکار اُٹهے : هم نے خداے هارون و موسی کا نشان دیکها اور قبول کیا "

شریر فرعونیوں کي آنکهیں روشن ' لیکن دل اندهے هوتے هیں اسلیے که وه اپني قوت پر مغرور اور نشهٔ حکومت سے مخمور هیں لوگ جب روشني کو چشمهٔ خورشید سے طلوع هوتے هوے دیکهتے هیں ' تو کہتے هیں که روشني طلوع هوئي اور هم نے دیکها - وه کہتے هیں که " روشني طلوع هوئی اور هم نے دیکها " دل سچے هیں اور آنکهه کے بهي ' لیکن فرعوني اُن سے کہتے هیں که جب هم نے نہیں کہا که دیکها ' تو تم نے کس کو دیکها اور قبول کیا ؟

فرعون نے کہا : کیا تم میري هیبت سے نه ڈرے ؟ کیا تم میرے زور حکومت سے مرعوب نهوے ؟ کیا تم میري قوت تعزیر سے خوف زده هوکر نه کانپے ؟ تم کس کي صدا کو قبول کرتے ' اور کس کي روشني کو نور کہتے هو؟ تم کهو که نه هم سنتے هیں اور نه دیکهتے هیں' ورنه تم دیکهتے هو که جلاد کي تلوار تمهارے سامنے اور سولي کا درخت تمهارے پیچهے -

قال ا آمنتم قبل ان آذن لکم ' انه لکبیرکم الذي علمکم السحر' فلا قطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف ولا صلبنکم في جذوع النخل' و لتعلمن اینا اشد عذابا و ابقی (٢٠ : ٧٤)

فرعون بولا ! بغیر میرے کہے تم نے قبول کرلیا ' موسی تم سب کا سحر میں استاذ هے - اس قبول سے فوراً انکار کرو ' ورنه تمهارے هاتهه پاؤں ٹکڑے کردیں گے ' اور تم کو کسي درخت کے تنه میں لٹکا کر سولي دیدیں گے دیکهو تو کسکا عذاب سخت اور دائمي هے

لیکن جو سنتے هیں وه کیونکر کہیں که نہیں سنتے ؟ اور جو دیکهتے هیں وه کیونکر کہیں که نہیں دیکهتے ؟ پهر اے قهر و ظلم کے تخت پر بیٹهنے والو ! اے حکومت فانیه کا تاج سرپر رکهنے والو ! اے قوانین ظالمانه و قواعد جائره کي تلواریں چمکانے والو ! اور اے جلا وطني اور سولي سے ڈرانے والو ! هم تمهاري قوت جانتے هیں لیکن مانتے نہیں- هم تمهاري طاقت سے بے خبرنہیں ' لیکن هم کو اوس کا ڈر بهي نہیں - تمهاري قوت و طاقت سے بهي پرے هم ایک اور قوت و طاقت کو دیکهتے هیں - جسم تمهارے هاتهه میں هے لیکن دل تمهارے هاتهه میں نہیں - پس جو کچهه کرنا هو کرگذرو که دل نے جسکو دیکها هے اوسکے قبول و دعوت سے آسمان کے نیچے آے کوئي شی روک نہیں سکتي - کیا یهي جواب نه تها ' جو موسی پر ایمان لانے والوں نے فرعون کو دیا تها ؟

لن نؤثرك علی ماجاءنا من البینت والذي فطرنا ' فاقض ما انت قاض ' انما تقضي هذه الحیوة ' انا آمنا بربنا لیغفر لنا خطایانا وما اکرهتنا علیه من السحر' والله خیر وابقی' انه من یات ربه مجرماً فان له جهنم لا یموت ولا یحیی ' و من یاته مومنا قد عمل الصلحت فاولئك لهم الدرجت العلی ' جنت عدن تجري من تحتها الانهار خلدین فیها ' ذلك جزاء من تزکی -

"اے فرعون ! هم کو خدا کي جو نشانیاں پهونچ چکي هیں جس نے هم کو پیدا کیا' اوس کو چهوڑ کر تیري اطاعت نہیں کرسکتے' تجهکو جوکچهه کرنا هے کرگذر! تیرا حکم صرف هماري اس دنیاوي زندگي هي تک هے اور بس ' هم اپنے خدا کے احکام کو قبول کر چکے ' تا وه هماري خطاؤں سے درگذرے اور جن برائیوں کے کرنے پر تونے مجبورکیا اوسکو بهلا دے - همارا خدا نیک اور دائم هے- خدا کے احکام کا جو مجرم هوگا ' اوسکے لیے جهنم هے' جسمیں نه تو زندگي هے که اوسمیں مسرت نہیں' اور نه موت هے که تکلیف سے نجات نہیں' اور جو خدا کے احکام کو ماننے کا اور اوسکے بتاے هوے نیک کاموں کو کریگا ' اوسکے لیے درجات عالیه هیں' نیز باغ جاوید جسکے نیچے نهریں بهه رهي هیں ' اور در اصل یه پاک لوگوں کے ایمان و ایقان کا پاک اجر اور پاک جزا هے ! "

[illegible]

لوگ کہتے ہیں کہ حکام ہیں آمادۂ صلح * یہ اگر سچ ہے تو جز خوبی تقدیر نہیں
لیکن انعام گراں قدر و عنایت کی صلح * یہ حقیقت میں کوئی صلح کی تدبیر نہیں
مایۂ بحث اگر ہے تو فقط مسجد ہے * دیت قتل شہیدان جواں میر نہیں
داد خواہ حق مسجد ہیں اسیران جفا * ورنہ آن کو گلۂ سختی تعذیر نہیں
ہم سے خود ذوق اسیری نے یہ کانوں میں کہا * کہ "خم طرۂ محبوب ہے، زنجیر نہیں"

* * *

جزو مسجد کو اگر آپ سمجھتے ہیں حقیر * آپ کے ذہن میں اسلام کی تصویر نہیں
آپ کہتے: "وضوخانہ تھا، مسجد تو نہ تھی" * یہ بجا مسئلۂ فقہ کی تعبیر نہیں
آپ اس بحث کی تکلیف نہ فرمائیں کہ آپ * حامل فقہ نہیں، واقف تفسیر نہیں

* * *

بند کرتے ہیں جو یہ آپ جرائد کی زبان * یہ بھی کچھہ مانع آزادی تحریر نہیں
اور بھی برہمی طبع کا سامان ہے یہ * فتنۂ عام کے دبنے کی یہ تدبیر نہیں
فتح اسطرح کیا کرتے ہیں اقلیم قلوب: * تیر ترکش میں نہیں، ہات میں شمشیر نہیں
اور ہی کچھہ ہے گرفتاری دل کی تدبیر * سختی طوق و گراں باری زنجیر نہیں
جبر سے برہمی عام کا رکنا ہے محال * یعنی اس خواب پریشاں کی یہ تعبیر نہیں

* * *

داد خواہوں سے ہز آنر نے جو ارشاد کیا * کہ "یہ حکم ازلی قابل تغئیر نہیں"
حسن ظن کے جو گنہ گار تھے، یہ بول اٹھے: * اس مرقع میں بھی انصاف کی تصویر نہیں!
ہم اسیران محبت سے بھی ہے جو سلوک * پھر نہ کہیے گا کہ فتراک میں نخچیر نہیں

(شبلی نعمانی)

گناہ نفع بخش

مپرس حال شہیدان کانپور زمن * نہ بیدریغ حریفان زدند تیغ ہلاک
پولیس را صلۂ خدمتش عطا کردند * "از آں گناہ کہ نفعے رسد بہ غیر، چہ باک؟"

(اشعری)

کل رعایا برگشته هوکر دشمنوں سے جا ملي' جبئ ے قرق قلعه سي اور لولو برغاس کے موقع پر عیسائي سپاهیوں نے ترکوں کا ساتهه چهوڑ دیا تها - سید نادر صرف اپنے پچاس همراهیوں کے ساتهه رهگئے تهے - اس موقف حرج کو دیکهکر انهوں نے قلعــه بند هونا مناسب سمجهــا ' اور ایک مهینه تــک اپنے چند ساتهیوں کے ساتهه هزاروں محاصرین کا مقابله کرتے رهے ' اور عبد الله کے اس گولي نه لگنے والے طلسم کو توڑ ڈالا ' انکے صرف دو آدمي کام آئے اور دشمنوں کو اپني لاشوں کے لیے نیا قبرستان آباد کرنا پڑا -

آخر میں جسوقت قلعه کي رسد میں کمي واقع هونے لگي تو سید نادر سے ایک عارضي صلح کي تحریک کي جسکو فوراً امام نے منظور کر لیا ' اس ترکیب سے سید نادر اپنے رفقا کے ساتهه بعزو احتشام قلعه سے نکل کر مسقط آپهونچے' چونکه التوا کي میعاد پندره روز کي مقرر تهي اسلیے اُسکے ختم هونے پر امام نے قلعه کو اپنے قبضه میں لے لیا -

اس هفته کي ڈاک سے معلوم هوا هے که امام کے مریدوں میں اختلاف واقع هو رها هے' حمیر اور عیسے بن صالح اپنے اپنے وطن کو چلے گئے هیں ' عبد الله اور امام (سمائل) میں مقیم هیں ' (سمائل) کے بعض عربوں نے جو بني رواحه کهلاتے هیں سلطان کي خدمت میں ایک درخواست پیش کي هے جسمیں مالي اور سلاحي امداد کا مطالبه کیا هے - سلطان نے اس درخواست کو نامنظور کردیا - برٹش گورمنٹ کو مسقط سے خاص دوستانه تعلق هے - اس بناپر اوس نے سلطان کي امـداد کے لیے کافي استعداد بهم پهونچائي هے ' اور مسقط سے کچهه دور پر چهاؤني ڈال رکهي هے ' تاکه اگر بدویوں نے هجوم کیا تو باهر هي باهر روک دیے جائیں -

خاتمه پرمیں بهي آپکي طرح یهي کهونگا که " الفتنه نائمة لعن الله موقظها " و قال الله تعالی : ضرب الله مثلا ' قرية كانت آمنة مطمئنة ياتيها رزقها رغداً من كل مكان ' فكفرت با نعم الله ' فاذا قها الله لباس الغرف والجوع بما كانوا يصنعون - بقاسم : ابوالحارث ۲۰ شوال سنه ۱۳۳۱

(الهلال)

مسلمان آج جن مصائب میں مبتلا هیں' ان کي بنا پر اب یه سوال باقي نهیں رها هے که زید حق پر هے یا عمر؟ سوال یه هے که فوائد اسلامیه کي کس کي ذات سے امید هے ؟ عمان بقیه ارض مقدس اسلامي کا ایک ٹکڑا هے' اس لیے بهر حال اوس کو مقدس رهنا چاهیے- لیکن یهه دیکهکر هر مسلم قلب کیوں نه دو نیم هو که مسلمان ابهي تــک زید و عمر هي کا سوال کر رهے هیں -

سرزمین عرب کا ایک ایک گوشه تقدیس و تمجید کي ایــک ایک اقلیم هے ' پس جو اجنبي هاتهه اوس کے ایک گوشے کو ناپاک کرتا هے' وه تقدس و مجد اسلامي کي ایک پوري اقلیم کو تباه کو رها هے ' اس لئے همکو صرف اوس تیغ آزمائے مقدس کا انتظار هے ' جو اپنے ایک وار سے دست نجس اجنبي کي جنبش کو باطل کردے که دامان قدس و مجد اسلامي مصئون رهے' فهل من رجل يصون ثوب الاسلام ؟

میں نے آپکي تمام تحریر میں صرف اس سطر کو ڈرتے ڈرتے پڑها هے که " برٹش گورنمنٹ کو مسقط سے خاص دوستانه تعلق هے اس بنا پر اوس نے سلطان کي امداد کے لیے کافي استعداد بهم پهونچا لي هے " هم یورپ کي محبت هي سے ڈرتے هیں که وه عداوت کي پهلي منزل هے - المودة تتبعه التجارة و التجارة تتبعه الراية ' اس لیے هم مسلمانان عالم یه نهیں پوچهتے که سلطان کے ساتهه کیا خیانت هوئي ؟ هم یه پوچهتے هیں که عمان کے ساتهه کیا خیانت هوئي ؟ هم اس خبر کے طالب نهیں که سلطان کي امداد و اعانت کے کیا اسباب بهم پهونچائے جا رهے هیں؟ بلکه یهه جاننا چاهتے هیں که عمان کي امداد و اعانت کے کیا اسباب بهم پهونچ رهے هیں؟ فهل من مجيب ؟

تاريخ حيات اسلاميه

الهـــلال اور پــريس ايــكٹ

زان دل شوریده را بر نارک خون مي نهم
کا شیان مــرغ مجنوں شد دل شیدائے من

اس عهد مذلت و مصیبت میں که هر مسلم هستي کیلیے جینا ننگ و عار هے ' همیں اپنے دل و جان ' دونوں اسلیے پیارے هیں که ایک تو الهـــلال کے سوز عشق سے داغدار' اور دوسرا درد محبت سے بیقرار هے - الهلال کي محبت کو هم تو سچے دل سے گویا خدا اور رسول کي محبت سمجهتے هیں- همیں وه بهولي هوئي تعلیم یاد دلائي گئي هے جسے فراموش کر کے هم خسر الدنيا والاخره کے پورے مصداق بنچکے تهے - هم اپنے اعتقاد میں آسي شخص کو مسلمان جانتے هیں جو الهلال کا سچے دل سے واله و شیدا هو - وه جسد بے روح جنهیں کل تک دنیا و ما فيها کي خبر تک نه تهي' آج متحرک هي نهیں هیں بلکه میدان عمل میں اهل قوت سے بهي آگے نکل جانے کا قصد کرتے هیں - اهل بصیرت دیکهیں که یه الهلال هي کي صدائے حق انتما کا معجزهٔ مبین هے - کسے خبر تهي که یه عروس حق و صداقت بے نقاب هوتے هي اپنے جمال باطل سوز سے دلوں کو مسحور کر کے اک تازه روح پهونکدیگا ؟ ذالک فضل الله يوتيه من يشاء -

ضمانت الهلال کي یکا یک خبر سنکر دل کو بہت قلق هوا - طبیعت دیر تک بیچین رهي' لیکن جب اس واقعه کي حقیقت پر غور کیا تو چپکے چپکے اک خیال نے تسکین دیدي ' اور دل خون گشته اس نو عروس غم سے یه کهکر هم پهلو هوگیا :

کام جــاں را تازه کردي ای غم لــذت سرشت !
نے غلط گفتم ' چه غم ای من وائے سلواے من !
من که مستي کردن از خون جگر آموختم
ننگ هوشم باد گرجز خوں بود صهباے من

بجائے شکوه کے گورنمنٹ بنگال کا شکریه ادا کرنا چاهیے که اسنے اپني خوشي یا کسي کے ایما سے الهلال کي ضمانت لیکر اُسمیں اور چار چاند لگا دیے - لیکن اسکے ساتهه هي آپ یاد رکهنا چاهیے که تنکوں سے دریا کا سیلاب نهیں رک سکتا - دو هزار اور دس هزار کي ضمانت تو کیا بلا هے؟ اس دریائے رحمت الهي کي رواني کو انشاء الله پهانسي کي سختي بهي نهیں روک سکتي - هزاروں کیا بلکه لاکهوں جانفروش اپنا زور و توانائي دکهانے کیلیے ایک اشارۂ چشم کے منتظر هیں - گورنمنٹ هند کو خوب معلوم هے که الهلال اک اسلامي مذهبي رساله هے - اس کے مٹانے کي تمسخر انگیز سعي کرنا گویا مسلمانوں کے مــذهبي جــذبات کو پامال کــرنا هے - تمام مسلمان باستثنائے چند ملت فروش منافقین کے ' گورنمنٹ کي ایسي کارروائیوں کو نهایت غیظ و اضطراب کي نظر سے دیکهه رهے هیں - کبتک اس جور بیجا اور ستم نا روا کے هم موزه رهیں گے ؟ اور کهانتــک هم اپنے دلي جذبات اور مذهبي تقدیس کو پامال هوتے دیکهیں گے ؟ کاش وه گردنیں جو ان جبر و استبداد کي رسیوں کے حلقوں کو زینت گلو سمجهتي هیں ' کٹ جائیں ' تا که قوم کے جسم کو اس ذلیل دوش سروں کے بار سے نجات حاصل هو- اب تو مسلمان مسلمان هوکر زنده رهنا چاهتے هیں- آخر اس بت پرستي کي کوئي حد بهي هے؟

شہداء کانپور اعلي الله مقامہم

بخدمت جمیع محررین جرائد اسلامیه و بزرگان ملت

واقعات حادثۂ ہائلہ کانپور پر میں نے غور کیا ہے' اوس بات پر میں بلا خوف تردید کہ سکتا ہوں کہ ہمارے بزرگان قوم نے اسوقت تک بجز پیروي مقدمہ کے کوئي سبیل ایسي نہیں نکالي' نہ کوئي ایسي راے قایم کي ہے' جسکے ذریعہ موجودہ ماخوذین کانپور اور مغفور شہدائے کانپور کي بیواؤن اور یتیموں اور پس ماندگان کے گذارہ کي صورت دائمي طور پر ہو سکے' اوسوقت تک کہ اونمیں کے چند نفوس اپني مدد آپ کرنیکے قابل ہوجائیں یا اپنے پیروں پر آپ کھڑے ہو سکیں -

ہر چندہ کہ ابتک وصول کیا جا رہا ہے اور آیندہ وصول کیا جائیگا' اوسکي نسبت میں یہ دیکھہ رہا ہوں کہ صرف مقدمہ اور صرفۂ وفد ولایت کے لیے ہے - لیکن کسي صاحب نے اسوقت تک اس معاملہ میں کہ (آیندہ مجروحین اور شہدا کے ورثا کا کیا حشر ہوگا ؟) کوئي تجویز پیش نہیں کي - میرے خیال میں یا تو موجودہ چندہ مسجد مچھلي بازار کانپور میں سے ایک مستقل رقم تجارت میں لگا کر اسکا حافظ احمد الله صاحب' محمد ہاشم صاحب اینڈسنس تاجران کانپور کو منیجر مقرر کر دیا جاے کہ اوسکے منافع سے بیوگان و یتیمان کانپور کي اخیر وقت تک (جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہون) خبر گیري ہوتي رہے - اور یا جو اور تجویز سب صاحبوں کے نزدیک مناسب ہو عمل میں لائي جاوے - اگر اسوقت اسطرف توجہ نہوئي تو ایندہ بعد برآمدگي نتیجہ مقدمات عجب نہیں کہ ان مصیبت زدوں کي حالت نہایت نازک ہو جاے - تمام جرائد اسلامیہ سے امید ہے کہ میري اس تحریک کو اپنے اپنے جرائد میں درج فرما کر بتالینگے کہ ورثا و پس ماندگان شہدائے کانپور کا آیندہ مستقبل کیا ہوگا ؟

محمد علي' افسوس' زیدی -

زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

فہرست زر اعانۂ مصیبت زدگان کانپور معرفت جناب احمد حسین صاحب ٹرافس مین' دھوولا سالاملي ریلوے' پونا - بہ تفصیل ذیل:

جناب احمد حسین ٹرافس مین ۴ روپیہ - جناب امرسنگہ صاحب تھیکیدار ۱ روپیہ - جناب مسورا صاحب ۸ آنہ - جناب جعفر صاحب ۱ روپیہ جناب مرزا احمد علي بیگ صاحب ۱ روپیہ - جناب علي نہالي صاحب ۴ آنہ - جناب گلزار خان صاحب ۴ آنہ - جناب عال علیخان صاحب ۱ روپیہ - جناب محمد خان صاحب ۵ روپیہ جناب احمد علي ... جي - آئي - پي ریلوے ۱ روپیہ - جناب عبد الرحمن صاحب ۱ روپیہ جناب احمد ... صاحب ۴ آنہ جناب ... صاحب ۸ آنہ جناب فتح محمد صاحب ۱ آنہ - جناب عبد الرحمن صاحب ۲ آنہ جناب ... محبوب صاحب ۱ آنہ جناب مصطفی صاحب ۱ آنہ جناب امیر صاحب ۱ آنہ جناب راجو صاحب ۱ آنہ جناب عثمان صاحب ... والے ۸ آنہ جناب مقبول صاحب ٹیرج اگزامنر ۸ آنہ - جناب عبد الرزاق صاحب ہیڈ سگنلر ۱ روپیہ -

جناب اقدس بعد سلام علیکم کے عرض پرداز ہوں کہ مسلمانان شہر اودے پور سے جو چندہ پس ماندگان شہدائے کانپور کیلیے ابتک وصول ہوا اوس میں سے ایکصد روپیہ بذریعہ مني آرڈر ارسال خدمت کیا جاتا ہے فہرست چندہ دہندگان بغرض اشاعت عقب سے روانہ خدمت کیجاویگي -

یہہ چندہ ممبران مسلم کلب اودے پور کہ اور خصوصا سیکریٹري صاحب کلب مذکور کي سعي سے ہوا ہے - اور کوشش جاري ہے

حادثۂ فاجعۂ کانپور

حادثۂ کانپور کے معصوم زخمي ! !

ایک آٹھہ برس کي لڑکي' جسکا شانہ چھروں سے زخمي ہوگیا تھا !

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

در بازوے قدرت تو مضمر صد زور لمس آفرینش
برخیزکه شورکفربرخاست اے فتده نشان آفرینش

پانچ روپیه کی حقیر رقم ضمانت الهلال کے مد میں داخل کیجاتی هے ' قبول فرمائیں - اور اس مضمون کو اخبار میں تهوری سی جگه دیں

داعی بالخیر ' سید عبد الحکیم سیف ' (رئیس شاهجهاں پور)

الله تعالی اپکی سعی بلیغ کوبار آور دے اور اپکے متبعین کو استقامت دائمی عنایت فرماے - جس طرح قریب سے اپ اپنے اراده پر مستقیم هیں خداوند اعلم سب مسلمانوں کو جلد اسی روش پر لاے -

گورنمنٹ نے اگر ضمانت لی هے' تو کیا هماری جانوں کو بهی اسنے لے لیا هے ؟ نهیں هماری جانیں تو اوس قادر ذو الجلال کی ملک هیں - جسنے همیشه راستبازوں ' حق گوؤں ' اور صادقوں کی مدد کی هے -

پہلے میرا دل مضطرب تها ' بلکه دوسرے معنوں میں نا امید تها مگر الحمد لله که اپکی تحریروں نے مطمئن اور دنیا ' بعدی مسلمان بنا دیا - میرے پاس کیا هے جو میں آپکی نذر کروں ؟ هاں اوس خداے کریم کی دی هوئی جان حزیں هے جو سیر الله کے اگے کسی قسم کا بهی عجز کرنیکو نفر تعوز کرتی هے ' یا پهر اس جان کا جمع شده عرق - جو بصورت روپیه پیسه کے ملتا هے - علاوه قیمت الهلال اور البصائر میں ایک روپیه ماهوار همیشه کیلیے نذر کرونگا اگر قبول فرمائیں تو جواب آنے پر انشاء الله تین ماه کی تین قسطیں بذریعه منی آڈر بهیجدونگا -

گر قبول افتد زهے عزو شرف -

آپکا ادنی خادم - جان محمد

حضرت مولانا - السلام علیکم - هم یه کهنے سے باز نهیں رهسکتے که وه مصلح و معلم جرائد اسلامی جنکو آج هم اپنی جان و مال سے بهی زیاده عزیز رکهتے هیں' حکام کے جبر و تشدد سے ان شاء الله کچهه بهی نقصان نهیں اٹهائیں گے ' بلکه یه انکی تحریک صداقت کو اور قوی و محکم کریگا - ٣ - اگست کے اندوهناک واقعۂ کانپور سے ابتک کتنے اخبارونکا گله گهونٹا جا چکا لیکن پهر اس سے کیا هوا ؟ کیا مسلمانوں کا جوش سرد هوگیا ؟

" الهلال " کا ابتک بچ جانا تعجب انگیز تها اسلیے که یه تو اور بهی هر ایسے معاملے میں جو گورنمنٹ اور مسلمانوں کے درمیان غلط فهمی پیدا کرتے هیں' آزادانه ' مگر از روے مذهب ' نکته چینی کرتا تها - تاکه گورنمنٹ اور رعایا کی کشیدگی اندر هی اندر نشو و نما پا کر خطرناک نه هونے پائے - هاں یه ضرور تها که اس امر سے بعض حکام کے جور و ظلم البته آشکارا هو جاتے تهے - با ایں همه " الهلال " سے دو هزار کی ضمانت طلب کی گئی هے - یه ضمانت " الهلال " سے نهیں بلکه مسلمانان هندوستان سے لی گئی هے -

دو هزار روپیه کی کیا حقیقت ؟ اگر دس دس هزار کی بهی ضمانت لی جاتی تو قوم اپنی جان بیچکر گورنمنٹ کے خزانے میں داخل کر دیتی - گو مسلمان مفلس' غریب اور فاقه مست هیں مگر اسلام کی محبت سے ابتک انکے دل خالی نهیں اور اپنی جان تک اسپر سے نثار و قربان کر دینے کیلیے سر بکف هیں ' میں

یه حقیر رقم الهلال ضمانت فنڈ کے لئے بذریعه منی آڈر ارسال خدمت کرتا هوں - امید هے که انجناب اس حقیر و ناچیز هدیه کو قبول فرمائینگے -

خـــادم الهـلال - یسن

خواجه سید منظور احمد - آره

بحضرت مولانا المکرم ' ذی المجد و الکرم -

الهلال کے خبر ضمانت اور اسکے ٢٧ - اگست کے نمبر ٩ کی ضبطی نے قارئین الهلال کے نهیں' بلکه عموماً مسلمانان هندوستان کے دل هلا دیے - یه ایک استبداد عظیم هے جو مسلمانان هند کو احاطه کیے هوے هے' تحریری آزادی سلب هوئیدر هے - آزادی تقریر کا جنازه اٹهه چکا تعجب نهیں آگے چلکر مسلم هستی سے کها جاے که " و جودک ذنب لا یقاس به ذنب - الهلال کی نور افشانی ماخوذ هے انوار قرآنیه سے - جب تک قرآن دل و زبان پر هے آجکل کی عدالت میں الهلال کیا اهل قران هونا هی بڑا نا قابل عفو جرم هوگا - کیوں نهیں قرآن کریم کا همسے مطالبه کیا جاتا که حق و باطل متصادم هوں اور ان دونوں میں سے کوئی ایک هستی باقی رهجاے ' اور تنازع بقا کا مسئله همیشه کے لئے منفصل هو جاے - خدا آپ کے ارادوںمیں برکت عنایت فرمائے ' اور اشاعة حق کے اراده میں جس قدر مانع و مزاحم هیں انکو دور دور کر اس دور استبداد میں ان الباطل کان زهوقا کی تفسیر دکهلا دے - مجروحین کانپور کی اعانه کے لیے بهی چنده فراهم کر رها هوں عنقریب مرسل خدمت هوگا -

محمد سعد الله - کرت پور ' بجنور

حضرت من دامت برکاتهم -

الهلال قومی اور مذهبی رساله هے اوسکی ضمانت کا واقعه اسلام کی ضمانت کا مسئله هے جس پر تمام مسلمانوں کو پوری توجه کرنی چاهیے ورنه کیا عجب هے که اسطرح احساس مذهبی هی معدوم کر دیا جاے -

ضمانت فنڈ میں فی الحال (٥ روپیه) بذریعه منی آڈر روانه کرتا هوں جو میرے لیے موجب برکت هوگا -

حافظ حقیقی سے یہی دعا هے که وه حضرت کو اپنی حفاظت میں رکهے اور اوسکی نصرت همیشه حضرت کی رفیق رهے ' آمین ثم آمین - خادم - خریدار نمبر (١٩٢٥)

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پانوں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار دیر سے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تکلیفات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی مرحلہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دورہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو انکی کھانے سے انکی دورہ پیشاب کرنے اور پھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں - یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے کمی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالپور والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی

محمد رضا خان - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ١٦ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ٥ - ٦ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خان - محلہ عرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تہیں وہ اور بھیجدیں -

عبدالوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجائے ٤ - ٥ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹما سٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ٢ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ٢ درجن - ایک روپیہ -

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

---

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - جذامی گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ٦ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

تلی بڑھ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت ٢ عدد دو روپے -

برء الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ٢ ہفتہ دو روپے -

سرمہ ممیرا کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

جناب احمد حسین صاحب هیڈ ماسٹر
دهند - پونہ - - ۱۹
بکوشش و سعی منتظمین مسلم کلب اردیپور و بذریعہ جناب شیخ ولی محمد صاحب ... اردیے پور
میراز - - ۱۰۰
مسلمانان غیور موضع بین ضلع پٹنہ
بذریعہ احمد رضا صاحب - ۱۵
جناب محمد یعقوب صاحب - جمولی مونگیر - - ۳۵
جناب حافظ دوست محمد صاحب
پیش امام - سورتی مسجد - نگیان بازار - ۹ ۱۰
جناب اکبر خانصاحب - موضع ...
...ل پور - - -
جناب مولوی قطب الدین ...
ایک ... جرد...
... - - - ۱

زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

جناب محمد اسمٰعیل صاحب راج ... - - ۱
جناب غلام حیدر صاحب - محلہ سید تکریاں
گوجرانوالہ - ۷
جناب حکیم محمد عبد المجید صاحب -
روڑکی - جالندهر - - ۱
بذریعہ جناب مبارک حسین صاحب - کلکتہ - - ۲۴

جناب من ! چار پانچ ماہ قبل سے براے امداد ترکی و مصیبت زدگان جنگ بلقان کچھہ چندہ جمع ہوکر پڑا تھا - لیکن چند وجوہ مانع ارسال تھے - کل مبلغ ۱۲۵ روپیہ روانہ خدمت ہے -
یہاں اسلام براے نام ہے - بڑے جد و جہد کی یہ رقم نتیجہ ہے -
ش - ع - ر - بہاری مقیم لاهری ' بلوچستان
(تفصیل ۱۲۵ -)

جناب میر بلوچ خانصاحب ڈومکی - - ۱۰
جناب میر تاج محمد خانصاحب ڈومکی متعلم - - ۲۷
جناب محمد رحب صاحب - ۸ -
جناب سبھاگہ گولہ صاحب - ۱ -
جناب بشیکہ صاحب ۹ - -
مسمات سہیفی بیوہ - ۲ -
مسمات بختاور بیوہ - ۲ -
جناب اللہ رایہ گولہ - ۲ -
جناب ضمیر صاحب گولہ - ۱ -
جناب بکوهت صاحب - ۲ -
جناب مزار صاحب نجار - ۸ -
جناب محمد شریف صاحب زرگر - - ۲
جناب شہر محمد - - ۲
جناب ...لر صاحب - ۴ ۱
جناب محمد شفیع صاحب - - ۱
جناب گرزا صاحب - - - ۱
جناب مزاد خانصاحب ڈومکی - ۸ -
مسماۃ مرادن بیوہ - ۲ -
جناب الہی بخش صاحب - - ۲
جناب دهنی بخش صاحب - - ۴
جناب محمد عظیم و حاجی زرگر - - ۱

جناب ارباب دایہ - - ۱
جناب سید حسن شاہ شمس صاحب - ۹ ۲
جناب عبد الحکیم صاحب - ۱
جناب کلاتی صاحب - ۱۳
جناب بہنمور - ۲
جناب کابر صاحب - ۲ -
جناب زربہو صاحب - - -
جناب میر مہر اللہ خاں صاحب - - ۱
جناب ھجوانی صاحب - ۸ -
جناب ملاقائم الدین صاحب - ۱
جناب موسی خاں صاحب - ۸ -
جناب فقیر گل شاہ - -
جناب پیر بخش صاحب ... -
جناب ... میراحي ... -
باجهی دوتا صاحب ... -
جناب الہ بخش صاحب -
جناب الہ دتا صاحب -
جناب عبد الغفور صاحب - ۱
جناب مرزاخانصاحب ۲ -
جناب صالم محمد صاحب ۶ -
مسمات حلیما - - ۱
جناب نائب نور هان صاحب - - ۴
جناب شیخ محمد صاحب - - ۲
جناب گل حسن خانصاحب - - ۱
جناب سہر صاحب - - ۱
جناب دوست محمد صاحب - - ۵
جناب راجد بخش صاحب - ۸ -
جناب سفر صاحب - - ۱
جناب پاندهی ... - ۸ -
جناب حامد صاحب - -
جناب حاجی صاحب ۲
جناب سالنداد صاحب - ۲ ۹
جناب قاضی عبد الحق صاحب - ۱۰
جناب عمر صاحب - - ۱
جناب ملا تاج الدین - - ۱
جناب بری صاحب - ۸ -
جناب بنگو تجار صاحب - ۸ ۱
جناب عبد الرحیم - - ۱
جناب حمزہ خانصاحب - - ۱
مسمات عزی بیوہ - ۲ -
جناب سلطان صاحب - ۸ -
جناب گگزای صاحب - ۴ ۲
جناب گیس خرات صاحب - - ۱
جناب سر بواہ تمندر صاحب - - ۸
جناب گیسو خیرات - ۴ -
جناب محمد صاحب - - ۱
جناب نودانی صاحب - ۴ ۱
جناب ولی محمد صاحب - ۲ -
جناب امام بخش صاحب - ۲ -

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین
القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و مجر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۷ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, October 22 1913.

ایک نئی قسم کا کار و بار

یعنی

ہر قسم اور ہر میل کا مال، یک مشت اور متفرق دونوں طرح، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق، ورنہ واپس، محصول آمد و رفت ہمارے ذمہ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ہی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵- روپیہ تک کی فرمایش کے لیے، پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ، اس سے زائد کے لیے دریافت فرما لیجیے، تاجروں کے لیے قیمت اور رحق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کے لیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی ہلال ایجنسی
نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریٹ
ڈاکخانہ انٹالی - کلکتہ

لغات جدیدہ

مولفہ

مولانا السید سلیمان الزینبی

یعنی: عربی زبان کے چار ہزار جدید، علمی، سیاسی تجارتی، اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری، جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے ہیں، اور نیز الہلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا ہے، وہ بھی اس لغت میں مع تشریح و اصل ماخذ موجود ہیں۔ قیمت طبع اعلی ۱ - روپیہ ۴ آنہ - طبع عام ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

منیجر المعین ندوہ، لکھنو -

بکفایت اصلی پتھر کی عینک لے لیجیے

حضرات اگر آپ قابل اعتماد عمدہ و اصلی پتھر کی عینک کم قیمت پر چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں - ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں جو عینک ٹھہریگی وہ بذریعہ وی - پی ارسال خدمت ہوجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے اپنی آنکھیں امتحان کراکر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اجرت بدل دیجائیگی -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنس

نمبر ۱۵/۱ وپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی کلکتہ -

تجارت گاہ ڈھاکہ

یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسے ہیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے ملک ہی کی آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار کر تمام ہندوستان میں روانہ کی جاتی ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کی وارنش مثلاً روغنی چمکیلا، ہرا، براون، زرد، کاکی، کاف، بکری اور بھیڑی کے کھالے - سر کا چمڑا، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز ایانکا کام اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا چمڑا بھی تیار ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ہم دوسروں کی نسبت ارزاں نرخ پر مہیا کرسکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کی آپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں، اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیری نمبر ۲۲ - کنٹو پرس لین
پوسٹ انٹالی کلکتہ

معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ — ۱۶ سائز گارنٹی ایک سال

۱۵ سائز گارنٹی ایک سال — معہ محصول پانچ روپیہ

خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیوں کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی پختی دی گئی ہیں مذکور گھڑیوں کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی

۱۸- سائز آٹھ روز میں ایک مرتبہ کنجی دیجائےگی چاندی سنگل کیس ۱۲ ڈبل کیس ۱۴ گارنٹی ایک سال
۱۵- سائز چاندی ڈبل کیس کرودایزر فرس شہرت میں ثانی نہیں رکھتی سلنڈر ۱۵ لیور ۱۷ گارنٹی ۲ سال
۱۸- سائز ایسٹ اینڈ واچ لیور ریلوے میں گاڈ و ڈرایور کے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ لیور گارنٹی ۲ سال
نوٹ - بکس میں رکھنا منظور ہوتا تو میں بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

ایم - اے شکور اینڈ کو ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street Calcutta.

ہم ہیں

کشمیر کے شال - رفلی اونی پارچات - چادریں - کامدار میز پوش - پلنگ پوش - پردے - نمدے - گبھے - نقاشی میدا کاری کا اعلی سامان - زعفران - مشک نافہ - جدوار - ممیرہ - سلاجیت - زیرہ - گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ روانہ کرنے والے - مکمل فہرست مفت ہم سے طلب کرو

منیجر دی کشمیر کو اوپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر -

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے ۔ رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے ۔ اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے ۔ مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے :
نفخ ہوجانا ' کھٹا ڈکار آنا ۔ درد شکم ۔ بدہضمی اور متلی ۔ اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے ۔

قیمت فی شیشی ۸ ۔ آنہ محصول ڈاک ۵ ۔ آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے ۔

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروشن کے یہاں ملتا ہے

[۱۹]

مسیحا کا موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب وشایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل ۔ چربی ۔ مسکہ ۔ گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی دیکھ بھال کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بساکر معطر وخوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے ۔ لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی وولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا ۔ یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے ۔ اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں ۔ جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے ۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک ۔

[illegible]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجاتے یا کھوے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے ۔ ہملے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے ۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل نے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

[۱۰]

اصل عرق کافور

ان گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں ۔ اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے ۔ بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے ۔ اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو ۔ ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے ۔ مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے ۔ قیمت فی شیشی ۴ ۔ آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ ۔ آنہ ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار ۔ موسمی بخار ۔ باری کا بخار ۔ پھرکر آنے والا بخار ۔ اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو ۔ سردی سے ہو یا گرمی سے ۔ جنگلی بخار ہو ۔ یا بخار میں درد سر بھی ہو ۔ کالا بخار ۔ یا آسامی ہو ۔ زرد بخار ہو ۔ بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ۔ اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو ۔ ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پالے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے ۔ اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو ۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ۔ کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو ۔ تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں ۔ اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں ۔

قیمت بڑی بوتل ۔ ایک روپیہ ۔ چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ ۔ آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۲۵ / ا
و رجسٹرڈ ٹریڈ مارک

ایم ۔ ایس ۔ عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۳/۱
کولو ٹولہ اسٹریٹ ۔ کلکتہ

نزہۃ الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر ۔ نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے ۔ کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ ۔ قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک ۔ ملنے کا پتہ
سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل ۔ دھرمتلہ ۔ کلکتہ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, Macleod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ايک هفته وار مصور رساله

مدير مسئول و محرر خصوصي
احمد المكنى بابي الكلام الدهلوي

مقام اشاعت
۷ - ۱ ، مكلاود اسٹريٹ
كلكته

قيمت
سالانه ۸ روپيه
ششماهي ٤ روپيه ۱۲

جلد ۳ — كلكته : چهار شنبه ۲۱ - ذيقعده ۱۳۳۱ هجري — نمبر ۱۷

Calcutta : Wednesday, October 22, 1913.

فهرست

تصاوير

مجلس دفاع مسجد كانپور

۱۹ - اكتوبر كو انجمن كي جانب سے ٹون هال كلكته ميں ايک عام جلسه منعقد كيا گيا ' تا كه مسئله مسجد كانپور كے تازه تغيرات كي نسبت غور و فكر اور اظهار راے كيا جاے - باوجوديكه صرف ايک دن پيشتر هي اسكا اعلان كيا گيا تها ' ليكن جلسه عظيم الشان اور مجمع نهايت كثير تها -

مجملاً اسكي روئداد اخبارات ميں چهپ چكي هے - تفصيلي حالات شايد آئنده نمبر ميں شائع كيے جاسكيں - جس اعتدال اور حزم و احتياط كے ساتهه اس معاملے كي نسبت اس جلسے ميں تجاويز منظور كي گئي هيں ' ارباب فهم نے انكي اهميت اور ضرورت كا اندازه كر ليا هوگا -

سب سے آخري تجويز يه تهي كه :

" نظر به حالات گذشته ' عمارات و اوقاف دينيه كے حفظ حقوق و دفاع كيليے نهايت ضروري هے كه مسلمان اپني بهترين كوششوں سے با قاعده كام ليں - اسليے يه جلسه تجويز كرتا هے كه " انجمن دفاع مسجد مقدس كانپور كلكته " كو اينده " حفظ حقوق و دفاع عمارات دينيه " كے نام سے بدستور قائم و جاري ركها جاے "

يه كهنا ضروري نهيں كه گذشته تجربے آينده كيليے كس قدر موثر اور عبرت انگيز سبق ديچكے هيں - يه مسئله هميشه سے اهم تها ليكن اب تو اسكي اهميت انتهائي درجے تک پهنچ گئي هے - اميد هے كه اخوان ملت اس كام ميں انجمن كي اعانت فرمائيں گے

ابو الكلام (صدر) (آنريبل) فضل الحق (سكريٹري)

لیکن ہر واقعہ کی مختلف حیثیتیں ہوتی ہیں اور ان تمام جذبات مسرت و امتنان کے ہجوم میں' اسپر افسوس کیے بغیر میں نہیں رہسکتا کہ بہت سے لوگ واقعہ کو مختلف نظروں سے نہ دیکھنے میں ایسی غلطی کر رہے ہیں' جس پر شاید انکو کسی وقت تاسف ہو' حالانکہ کام وہی سچا اور پر صداقت ہے' جس کیلیے امتداد زمانہ کے ساتھہ ساتھہ مسرت اور خوشیاں بھی بڑھتی جائیں' اور جسکے لیے کبھی بھی تاسف نہو-

۱۴ - اکتوبر کا واقعہ چند چیزوں کا مجموعہ ہے - مسئلۂ مسجد کانپور نے مختلف صورتیں اختیار کرلی تھیں - ایک مسئلہ ہے مسجد کے متنازع فیہ زمین کا ' اور ایک مسئلہ ہے متہمین کی رہائی کا -

ایک شے ہے کانپور کے وفد کا اڈریس' اور پھر سب سے آخر سامنے آنے والی چیز ہے ہز ایکسلنسی کی تقریر' جسمیں اِن تمام امور کا اعلان کیا گیا -

کیا مجھے وہ حضرات جو ۱۴ - اکتوبر کی شام سے مصروف کار ہیں' بتلا سکیں گے کہ انکے اظہارات کس چیز کے متعلق ہیں' اور تقلید و اتباع کے سوا انہوں نے کیا خود بھی اسپر کچھہ غور کیا ہے ؟

(دالان)

اولین مسئلہ مسجد کے دالان کا تھا' لیکن اگر میں یہ کہنے سے خاموش رہوں تو یہ میرے ایمان کا انتہائی ضعف ہوگا کہ اسکا مسئلہ اب تک فیصل نہیں ہوا ہے- نہ صرف مسلمانوں کیلیے' بلکہ حضور ویسرائے کی اُس قیمتی اور یادگار انصاف فرمائی کے دائمی اور محکم ہونے کیلیے بھی نہایت ضروری تھا کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی اظہارات اور علماء کرام کی شرعی تصریحات کے مطابق ہوتا - وہ انتہائی مقصد جو حضور ویسرائے کی اس مداخلت کے اندر مضمر ہے' کس درجہ شریفانہ' اور کس درجہ محبوب القلوب ہے ؟ یعنے انہوں نے مسلمانوں کے غم و الم کو دور کرنا چاہا' اور انکی خواهشوں کو پورا کرکے برٹش انصاف کے سب سے بڑے قیمتی اصول " عدم مداخلت مذہبی " کے احترام کو ہمیشہ کیلیے محفوظ کر دیا - پھر کیا یہ کوئی خوشی کی بات ہوگی اگر ایک ایسی اعلی نیت اور بہترین عمل کو ہم ایسی حالت میں چھوڑ دیں' جو مسلمانوں کو کامل تسکین دینے' اور انکی تمام شکایتوں کے دور کرنے میں کسی طرح' اور کبھی بھی ناکام ثابت ہو؟ اگر ایسا کیا جاے تو در حقیقت یہ ویسرائے کی محبت فرمائیوں کا ہماری طرف سے کوئی اچھا معاوضہ نہوگا-

حضور ویسرائے نے ٹوٹے ہوے دلوں کو جوڑنا چاہا تھا' پس ضرور تھا کہ ہم انہیں مدد دیتے' تاکہ اسطرح یہ ٹکڑے باہم ملا دیے جاتے کہ پھر دیکھنے والوں کو یہ بھی بتلانا مشکل ہوتا کہ ٹوٹا بھی ہے تو کہاں سے ؟

دل شکستہ دراں کوچہ می کنند درست
چنانکہ خود نشناسی کہ ازکجا بشکست ؟

لیکن اگر بال رہگیا تو وہ دیکھنے والوں سے گذشتہ کی مخبری کریگا اور بھولنے والے پچھلی یاد کو نہ بھلاسکیں گے !

یہ جو ارازیں بعض اطراف سے اُٹھہ رہی ہیں - یہ جو مراسلات کانپور سے آ رہی ہیں' یہ جو خود ۱۴ - اور ۱۵ - اکتوبر کے بعض حالات و واقعات کانپور ہیں - کیا اسی بات کا نتیجہ نہیں ہیں ؟ اگرچہ:-

ملگیا شیوں مبارک باد میں !

اصل مسئلہ زمین کی ملکیت کا مسئلہ ہے اور افسوس کہ ہز ایکسلنسی نے اس کو صاف کرنا غیر ضروری بتلایا -

ممکن ہے کہ اسمیں کچھہ مصلحتیں ہوں' تاہم بہت آسانی سے ممکن تھا کہ زیادہ صبر و انتظار کے ساتھہ معاملے کے ہر پہلو کو صاف کرلیا جاتا - اوروں کو جلدی ہو تو ہو' لیکن الحمد للہ کہ خود مسلمانوں کو اس معاملے میں جلدی کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی -

ایک صورت یہ ہے کہ زمین کا وہ ٹکڑہ بجنسہ واپس کر دیا گیا - اب متولی اُس زمین کو اس طرح استعمال کرینگے کہ اُس جانب ایک دروازہ بنائیں گے - چھت کیلیے دو کھمبے کھڑے کریں گے - نیچے کا حصہ انکی ملکیت ہوگی قانوناً و عملاً' اور اس طرح یہ اصول شرعی برابر قائم رہیگا کہ "کسی مسجد کا کوئی حصہ مصالح مسجد کے سوا اور کسی کام میں نہیں لگایا جا سکتا "

دوسری صورت یہ ہے کہ مسجد کا جسقدر حصہ حکام کانپور نے لینا چاہا تھا' وہ بجنسہ سڑک کو دیدیا گیا - البتہ مسجد کے اوپر صحن کے ساتھہ ۸ - فیٹ کا برامدہ سا نکال لینے کی اجازت دیدی گئی ہے' جس کی اجازت ہر شہر کی منیوسپلٹی ہر مکان کو خاص شرائط کے ماتحت دیدیا کرتی ہے -

وہ نیچے کی زمین کہ اصل معاملہ ہے' سڑک میں بدستور شامل رہیگی - البتہ یہ ایک خاص بے اصولی جائز رکھی گئی ہے کہ اتنے حصے کو متولیان مسجد اپنے صرف سے طیار کرا دیں -

پس اسکو اچھی طرح صاف ہو جانا چاہیے کہ کونسی صورت قرار پائی ہے ؟ یہ کوئی عقل مندی کی بات نہیں کہ " زمین ملگئی' زمین ملگئی " کا شور مچا کر لوگوں کو واقعہ کے سمجھنے کی مہلت نہ دے جاے اور وہی معاملہ مشتبہ اور پیچیدہ ہو کر رہجاے' جسکی بدولت مسلمانوں کو اس درجہ نا قابل تلافی نقصان عزت و جان گوارا کرنے پڑا' اور جسکی وجہ سے خود حکومت کو بھی اس درجہ پریشانی اور حیرانی سے اُٹھانی پڑی -

حضور ویسرائے کے فیاضانہ ارادہ کی صحیح تکمیل اور اسکی سچی قدر دانی جب ہی ہوسکتی ہے' جب کہ انکے فیصلے اور اعلان کو اسطرح معلق چھوڑ دینے کی جگہ اسکو اس حالت تک پہنچانے کی سعی کی جاے' (حالانکہ پہلے ہی ہونی تھی) کہ وہ اپنے اصلی مقصد کو حاصل کر سکے -

میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ معاملہ اچھی طرح صاف کردیا جاتا تو کانپور کے عام مسلمان بھی بالکل مطمئن اور شاد کام ہوجاتے اور باہر بھی ہر طرف طمانیۃ ہوتی -

میں ہرگز یہ راے نہ دونگا کہ مسلمان اس معاملے میں کوئی نیا ایجی ٹیشن شروع کریں' اسکی کوئی ضرورت نہیں - البتہ یہ ضرور ہے کہ اس معاملے کو کارکن ذرائع سے صاف ہو جانا چاہیے کہ اب بھی وقت باقی ہے - اور مجھے امید ہے کہ شاید ایسا باسانی ہو سکے گا -

(باقی آیندہ)

شذرت

گمشدہ امن کي واپسی

لارڈ هارڈنگ کي يادگار دانشمندي

۲ - جولائی اور ۱۴ - اکتوبر

الا' ان حزب اللہ هم الغالبون !

فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون - فغلبوا هنالك و انقلبوا صاغرين !
(۷ : ۱۱۵)

جو حق بات تهي وہ سب پر ثابت هوگئي' اور جو کچهہ باطل پرستون نے کیا تها' سب ملیا میٹ هوگیا - پس فرعون اور اوسکے ساتهیون نے شکست کهائي اور حکم الهي سے دلیل و خوار هوگئے -

ہے ایک خلق کا خوں اشک خونفشاں پہ میرے
سکهائي طرز اُسے دامن اُتها کے آنے کي !

" مسئلہ مسجد کانپور " کي تاریخ میں هر واقعہ یادگار ہے - اُس کا آغاز بهي یادگار تها اور اُس کا اتمام بهي - اُسکي ابتدا بهي نا قابل فراموش ہے اور اُسکي انتها بهي - اُسکے وہ ایام وسطی جو درد و غم' آہ و فغاں' حق طلبي' و داد خواهي میں بسر هوے - وہ بهي یادگار رهیں گے' اور وہ ایام آخریں' جو جوش و خروش' جهد و جهاد' سعي و تلاش' اتحاد و اجتماع' اور بالاخر فتح و انهزام کي صورت میں نمایاں هوے' وہ بهي کبهي نہ بهلاے جا سکیں گے : واللہ یوید بنصرہ من یشاء' ان فی ذالك لعبرۃ لاولی الابصار !
(۳ : ۱۲) -

البتہ هر شے کي یاد یکساں نہیں هوتي' اور هر یاد اپنے ساتهہ ایک خاص اثر رکهتي ہے - زخم بهي یاد رهتے هیں اور دست مرهم بهي - لیکن پہلي یاد کے ساتهہ همیشہ دل میں تیس اتهتي ہے' اور دوسري یاد همیشہ تسکین دیتي ہے - خوں ریزي کو یاد کرکے همیشہ دنیا نے نفرت کي ہے' مگر امن کي کوششوں کو همیشہ تعریف ملي ہے کہ یہ انکا قدرتي حق ہے -

(۲ - جولائي) اور (۳ - اگست) کي طرح (۱۴ - اکتوبر) بهي یادگار رهیگي' مگر وہ یادگار' ظلم و نا انصافي' نفسانیت و نادانی' مغرورانہ هٹ اور حاکمانہ گهمنڈ' سفاکانہ اقدام اور جابرانہ خوں ریزي کي یادگار تهي' پر ۱۴ - اکتوبر اُس عقل و تدبر اور دانشمندي و دانائي کي یادگار ہے' جس نے همیشہ حق و صداقت کا ساتهہ دیا ہے' اور جو اگر دنیا سے روٹهہ جاے' تو پهر ظلم و نا انصافي کے بے امان دیو زمین کے بسنے والوں کو کبهي پناہ نہ دیں -

هندوستان کا انصاف گم هو گیا تها - برطانیہ کے خزانے کا سب سے زیادہ قیمتي موتي کهو گیا تها - لیکن مبارک هو لارڈ هارڈنگ کو کہ انهوں نے اُسے واپس بلانا چاها !

* * *

یہ یاد گار صرف عقل و نادانی هي کے ایک ایسے معرکے کو یاد نہیں دلاتي' جسمیں بالاخر دانائی کو فتح هوئي اور نادانی کو شکست کا اعتراف کرنا پڑا' بلکہ اس سے بهي زیادہ موثر عبرۃ اسکے اندر حق و باطل کي کشمکش اور بالاخر حق کي فتح یابي کی ہے - وہ صداقت جس نے همیشہ فتح پائي ہے' اس واقعہ کے اندر ایک صدائے غفلت شکن رکهتي ہے کہ اُسکي قوت سے لوگ مایوس نہوں - اس نے اپني مثالوں کو همیشہ دهرایا ہے' اور وہ اب بهي اپني مثالیں تازہ کر سکتي ہے - متهمین هنگامۂ کانپور کا مسئلہ في الحقیقت حق و باطل کا ایک مقابلہ تها - باطل کي قوتیں حکومت کے گهمنڈ اور تسلط کے غرور میں پوشیدہ تهیں مگر حق کي بے سرو ساماني کے اندر بهي اسکا قدیمي معجزہ موجود تها - گو اس کي آواز سے بار بار غفلت کي گئي' اُسکي صدائں کي بارها تحقیر هوئي' داد خواهي کي فریادوں کو بار بار تهکرایا گیا' تاهم اسکي قوت نا قابل انکار اور اسکا جلال بے امان تها - پس آخر اُس نے اپني طاقت کا اعتراف کرایا جیسا کہ همیشہ کروایا ہے اور جیسا کہ همیشہ هوگا : وقل جاء الحق و زهق الباطل' ان الباطل کان ذهوقا !

اس فتح و شکست کو اُس فیصلے میں ڈهونڈهنے کي ضرورت نہیں' جو مسجد کانپور کے متنازع فیہ حصے کا کیا گیا' اور نہ تو اس هز ایکسلنسي کي تقریر میں تلاش کرنا چاهیے - اس فتح و نصرت کیلیے صرف اسقدر کافي ہے کہ جو لوگ اس مسئلے کو اغماض و بے دردي سے طے کرنا چاهتے تهے' اُنهوں نے اپني محبت کے اظہار کو ضروري سمجها' اور جن لوگوں کو صرف زخم هي کا مستحق سمجها گیا تها' انکے لیے بالاخر ایک مرهم بهي طیار کیا گیا ! !

* * *

جو کام جس غرض سے کیا جاے' اگر وہ غرض حاصل هو جاے تو یقیناً خوش هونا چاهیے - مجهکو اس امر سے نہایت خوشي ہے کہ اس دانشمندانہ عمل نے لاکهوں مسلمانوں کے غمگین اور مایوس دلوں کو یکایک مسرور کردیا اور جس درجہ نادان اور بے درد (نہ کہ فیاض و رحم دل) سر جیمس مسٹن کے متمردانہ رویہ نے غلطي کي تهي' اتني هي لارڈ هارڈنگ نے تدبر و انصاف فرمائي سے کام لیا - انهوں نے مقدمات اتها لیے اور مسجد کي زمین میں مداخلت کرنے کي اصلاح کرني چاهي - هر وہ انکهہ' جو ایک سر چهہ بے جرموں کے هاتهوں میں سر جیمس مسٹن کو هتکڑیاں ڈلواتے دیکهہ چکي ہے' ۱۴ - اکتوبر کے اس منظر کو محبت و تشکر کي نگاهوں سے دیکهے بغیر نہیں رهسکتي کہ لارڈ هارڈنگ کے هاتهہ پدرانہ محبت کے اظہار کے بعد' انکو بلا استثنا رہا کر دینے میں مصروف هیں !

الهلال

۲۱ ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری

مساجد اسلامیه اور خطبات سیاسیه

اسلام میں مساجد کي حیثیت دیني

انجمن اسلامیه لاهور کا رزوایے وشن

(۳)

(حقیقت تعبد و پرستش)

ممکن ہے که تم کہو: مساجد میں انساني حکومتوں کے احکام کا اعلان' اور انسانوں کي تعریف و تمجید پرستش و تعبد میں داخل نہیں - پرستش تو صرف اُسي کي کرتے هیں جسکے لیے مسجدیں بنائي گئي هیں - اُسي کے آگے عبادت کیلیے کھڑے هوتے' اور اُسي کی حمد وثنا خطبوں میں بیان کرتے هیں - البته انسانوں میں جو لوگ بڑے هیں' جنکا دربار عزت بخش اور جنکا حکم و اقتدار بہت وسیع ہے' انکي تعریف کرتے هیں اور انکے لیے دعا مانگتے هیں -

اگر میں اسکا جواب دوں - اگر میں اسلام کي توحید اور اسکے قرار دادہ شرک کي تشریح کروں - تو میں اپنے موضوع بحث سے بہت دور جا پڑونگا اور اب بھي اتنا نزدیک نہیں جتنا که همیشه رهنا چاهیے - مگر میں کہونگا که میں نے جو آجکل کے مشرکین هوا پرست کو قریش مکه کے مشرکین اصنام پرست سے تشبیه دي تو نادانو! وہ تو تمھارے اس کہنے میں بھي موجود ہے - در اصل توحید اسلامي کے متعلق یه ایک عالمگیر ضلالت ہے جس میں اج مختلف صورتوں کے اندر عالم اسلامي گرفتار ہے - لوگ بھول گئے هیں که اسلام کا مایۂ شرف محض اعتقاد توحید نہیں بلکه تکمیل توحید ہے - اور تکمیل توحید کي اصل و اساس " توحید فی الصفات " ہے -

(توحید فی الصفات)

مشرکین مکه کبھي بھي خدا کے منکر نه تھے - وہ کبھي یه نہیں کہتے تھے که جن بتوں کي هم پوجا کرتے هیں یہی خالق ارض و سماوات هیں :

ولئن سالتهم من خلق السماوات والارض و سخر الشمس والقمر؟ لیقولن الله! فانی یوفکون؟ (۲۹ : ۶۱)

" اور اگر ان مشرکین عرب سے تم پوچھو که وہ کون ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا' اور سورج اور چاند کو اس ترتیب و نظام عجیب پر مسخر کر دیا ؟ تو بے اختیار بول اٹھیں گے که کوي نہیں' صرف الله ! جب حالت یه ہے تو پھر یه گمراہ کہاں بھٹکتے چلے جا رہے هیں ؟ "

پھر سورۂ (زمر) میں فرمایا :

ولئن سالتهم من خلق السماوات والارض' لیقولن الله قل افرءیتم ما تدعون من دون الله ان ارادني الله بضر' هل هن کاشفات ضرہ ؟ او ارادني برحمة' هل هن ممسکات رحمته ؟ قل حسبي الله ' علیه یتوکل المتوکلون ! ! (۳۹ : ۳۹)

اور اے پیغمبر! اگر تم ان مشرکین مکه سے پوچھو که کون ہے جس نے ان آسمانوں اور اس زمین کو پیدا کیا ؟ تو ضرور اسکے جواب میں یہي کہیں گے که " الله نے "! پھر تم انسے کہو که اگر الله مجکو تکلیف پہنچانا چاہے تو وہ تمھارے معبود' جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے هو' میري تکلیف کو دور کرسکتے هیں ؟ یا اگر الله مجھه پر اپنا فضل و کرم کرنا چاہے تو کیا وہ اُسے روک سکتے هیں ؟ اے پیغمبر! انسے کہدو که میرے لیے تو بس (وهي) خدا بس کرتا ہے (جس کے وجود سے تم بھي انکار نہیں کرسکتے) اور بھروسه کرنے والے اُسي پر بھروسه کرتے هیں ! !

پس اگر اپنے اعمال مشرکانه کے ساتھه تم بھي خدا کا اقرار کرتے اور اسکو عبادت صفوف و محراب کا مستحق سمجھتے هو' تو تمھارے مورث اعلی بھي ایسا هي سمجھتے تھے - انکو الله کے وجود سے انکار نه تھا - جب انسے پوچھا جاتا تھا که با وجود اس اقرار کے بتوں کو اپنا قبلۂ عبادت کیوں بناتے هو؟ تو جواب میں کہتے تھے :

ما نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی (۳۹ : ۴)

هم انکي پرستش صرف اسلیے کرتے هیں که یه همارے لیے وسیلۂ شفاعت هیں - اور تاکه همیں الله کا مقرب بنا دیں -

سورۂ (یونس) میں بھي انکا قول نقل کیا ہے :

ویعبدون من دون الله ما لا یضرهم و لا ینفعهم و یقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله . (۱۰ : ۱۹)

" اور الله کے سوا یه اُن چیزوں کي پرستش کرتے هیں جو في الحقیقت نه تو انہیں نقصان پہنچانے کي قدرت رکھتي هیں اور نه نفع پہنچانے کي - اور جب پوچھو تو کہتے هیں که یه همارے بت خدا تو نہیں مگر همارے لیے شفیع و وسلۂ تقرب ضرور هیں - "

پھر کیا یہي جواب نہیں ہے جو آج تمھاري زبانوں سے بھي نکل رها ہے ؟

تم بھي مدعي اسلام هو' خدا کو مانتے اور اسکے آگے عبادت کیلیے کھڑے هونے سے منکر نہیں' لیکن با ایں همه تم نے دنیوي قوت و طاقت اور عزو جاہ کے انسان صورت بتوں کو اپني تعبدانه عاجزي و تذلل کا مستحق سمجھه لیا ہے -

قریش مکه نے اپنے بزرگوں کي مورتیں بنا رکھي تھیں - تم نے دنیوي تاج و تخت اور حکام و امرا کو انکي جگه دیدي ہے - تم اُن سے اسطرح ڈرتے اور انکے نام سے کانپتے هو' جو صرف خدا هي کے ساتھه سزاوار تھا - تم انکا ذکر اس احترام و عظمت سے کرتے هو' جو صرف خدا هي کا حق خالص تھا - تم انکے آگے اس عاجزي و ذلت سے جھکتے هو' جو صرف خدا هي کے سامنے زیب دیتي تھي - تم انکے احکام جائرہ اور اوامر مستبدہ کي اس طرح بلا چون و چرا تعمیل کرتے هو' جس کا حق خدا کے سوا اور کسي هستي کو نه تھا - تم خدا کے گھر کے اندر انکا ذکر کرتے اور انکي تعریف و تہنیت میں گیت گاتے هو' اور انکے حکموں اور فرمانوں کا منبروں پر چڑھ چڑھکر اعلان کرتے هو - پھر اگر یه شرک في الصفات نہیں ہے تو کیا ہے ؟ کیا شرک و بت پرستي بغیر پتھر کي مورت اور بغیر قربانی کے بچھڑے کے ممکن نہیں ؟ کیا بت پرستي کا گھر دل اور ارادہ نہیں بلکه مندر کا کلس اور پوجا کا چبوترہ ہے ؟

رفتار سیاسیه

(دولت عثمانیه اور معاهدات دول)

گذشته هفته غم اور مسرت ' دونوں قسم کي خبروں سے خالي رها - مدت هوئي' اطلاع ملي تهي که ترکي اونهیں شرائط و معاهدات پر یونان سے صلح کریگي ' جن کو بلگیریا نے قبول کرلیا هے - یونان کو اس سے انکار تها - پهر خبر آئي که ترکي وکیل صلح اتهنز گفتگو کے لیے پهونچ گیا - اسکے بعد چند روز تک ریوٹر کي زبان خاموش رهي ۱۲ - اکتوبر کو سب سے پهلا فقره جو اوسکي زبان سے نکلا وه یه تها که شاه یونان نے فوجي جائزه لیتے هوے گیارهویں پلٹن کے افسروں کو خطاب کرکے کها :

" اگر یونان اس وقت بلقان کے حالات سیاسیه کا مالک هے تو یه صرف تمهارے هي زور و استقلال کا نتیجه هے - میں مطمئن هوں که اب کوئي جنگ نه هوگي اسلیے که هم کامل طور سے طیار هیں ' اور کامل اطمینان نه هونے تک هم مضبوط و مستقل رهینگے "

۳ - دن کے کامل سکوت کے بعد ۱۵ - اکتوبر کو قسطنطنیه سے تار آیا که حکومت نے یونانیوں کے ایک ناگهاني حمله سے متنبه هوکر یه فیصله کرلیا هے که دردانیال بند کردیا جاے - صرف دن بهر دو گهنٹے کے لیے کهولا جاے گا - دوسرا تار اس کے ساتهه یه تها که یوناني رعایا کے قسطنطنیه سے اخراج کا مسئله یوناني اخبارات اور حکومت کے گذشته واقعهٔ غیظ و اشتعال کي بنا پر گورنمنٹ کے زیر غور هے -

اسي تاریخ کو والئنا سے بحوالۂ تلغراف سالونیکا ' ایک آسٹرین پریس کي اطلاع تهي که " کانبي " کے قریب یوناني اور ترک سواروں میں دو گهنٹے تک ایک خون ریز جنگ هوئي ' یونانیوں نے ترکوں کو پیچهے هٹا کر " قائم کوئي " پر قبضه کرلیا هے - لیکن افسوس هے که اس فتحمندانه اور مسرت انگیز خبر کي پهر کوئي تصدیق اتهنز سے موصول نه هوئي ' اس لیے اسکي صحت مشتبه هے -

اسکے بعد کي آخري خبر یه هے که گفتگوے صلح شروع هوگئي هے -

(مشکلات مالیه)

گذشته جنگ کے غیر متوقع مصارف نے هر شریک جنگ حکومت کو مشکلات مالیه میں مبتلا کردیا هے - بلغاریا کا حال تو بهت دنوں پہلے هي کهل چکا ' رومانیا جسکي جنگي تاریخ صرف پیش قدمي هي پر ختم هوگئي ' اوسکو بهي (حسب تلغراف ۱۹ - اکتوبر) ایک هزار اسٹرلنگ بحساب ساڑهے چار فیصدي سود قرض لینا پڑا - (جاوید بے) وزیر مالیه عثمانیه ایک مدت سے فرانس سے قرض لینے کے لیے کوشاں تهے - آخر ۵ - فیصدي پر اونکو ایک معتد به رقم شام کي فرنچ ریلوے لائن کي بعض شرائط پر مل گئي - ۱۳ - کا تار هے که مجلس وزراے عثماني نے ان شرائط کو تسلیم کرلیا هے - کوشش هے که اسي قسم کے شرائط پر جرمني سے بهي ایک قرض لیا جاے اور وه اسکے لیے طیار هے - اللهم وفق العثمانیین لخیر بلادهم ' و ارزقهم سداد الراي و حسن النیه -

(البانیا)

سرویا کي فوج بدستور البانیا کے حدود پر مجتمع هے اور به نگاه حرص اپنے شکار کو دیکهه رهي هے - لیکن اسٹریا نے ' اور اب جرمني نے بهي سرویا کو سخت تهدید کردي هے که نا عاقبت اندیشي نه کرے - اسد پاشا نے ایک اور هنگامه بپا کیا تها لیکن نا کامیاب رها -

افکار و حوادث

مسئله کانپور کے متعلق سر جیمس مسٹن نے بار بار کها که میں نے جواز انهدام حصهٔ مسجد کے متعلق بعض علما سے بهي پوچهه لیا هے - گذشته هفتے خان بهادر شاه ابو الخیر غازیپوري کانپور گئے تهے - مسٹر مظهر الحق نے باصرار اون سے لکهوا لیا که " میں نے نه تو بالمشافه اور نه تحریراً ' کسي طرح بهي هز آنر کو جواز انهدام کا فتوی نهیں دیا هے "

لیکن هم اپنے محترم دوست سے پوچهتے هیں که تمام علماے هندوستان میں سے صرف شاه ابو الخیر هي اونکو کیوں مشتبه نظر آئے ؟ اور پهر هم اپنے دوست کو اونکي اس غلطي پر بهي متنبه کرنا چاهتے هیں که سر جیمس نے علما کا حواله دیا تها ' نه که خان بهادروں کا - ایسي حالت میں ایک خان بهادر سے مشتبه هونے کي کوئي وجه نه تهي - بهتر هوگا اگر خاں بهادر اپني تحریر پریس سے واپس لے لیں -

سنا هے که دهلي کے بهي کسي صاحب سے لوگوں نے اسي قسم کي تحریر کا مطالبه کیا هے ' لیکن هم پهر اپنے دوستوں کو سر جیمس کے خاص لفظ " علما " کي طرف توجه دلاتے هیں که وه علما سے مطالبه کریں ' نه که دوسروں سے - ان صاحب نے اس شور و غل میں خاموشي کو بهتر سمجها هے - هم ان دو خاں بهادر سے دانشمند تر اور عاقل تر سمجهتے هیں ' یه دوسري بات هے که " السکوت نصف النطق " بهت سے لوگوں کو یاد هو -

لیکن کیا شاه ابو الخیر نے اس مسئله میں حدیث " المستشار مؤتمن " (جس سے مشوره لیا جاے اوسکو مشورهٔ نیک دینا چاهیے ' اور نیز اخفاے راز میں امانت داري کرني چاهیے) پر تو عمل نهیں فرمایا هے ؟

حضور وایسراے کے فیصلهٔ کانپور کے متعلق بعض ایسے اشخاص ' جماعات ' مقامات ' اور مجالس کي طرف سے بهي تشکر و امتنان کے رزولیوشن عجیب و غریب سرعت کے ساتهه پاس هو رهے هیں ' جن کا نام مسجد کانپور کے مسئلے کي پوري تاریخ میں کهیں نظر نهیں آتا - اس سے ظاهر هوتا هے که مسجد کانپور کي مصیبت اونکے لیے اسقدر اهم اور قابل اظهار نه تهي ' جسقدر که کانپور کي مسرت !

لیکن اگر یه سچ هے که جو رویا هے اوسي کو هنسنا بهي چاهیے ' تو هم حیرت سے پوچهتے هیں که جو روئے نهیں ' وه آج هنستے کیوں هیں ؟ جنهوں نے یه نهیں کها که هم " شکایت کرتے هیں " وه یه کیوں کهتے هیں که " هم شکریه ادا کرتے هیں " ؟ جن کو کسي چیز کے گم هو جانے کا غم نه تها ' وه آج کس چیز کے ملنے کي خوشي کر رهے هیں ! اور پهر وه جو " باغیوں " کے " فتنه " میں شریک نه تهے ' آج ان کي " مسرت " میں شامل هوکر زبان حال سے یه کیوں کهتے هیں که " هم بهي قلباً باغي تهے گو منافقت مانع اظهار تهي " ؟ قیامت کي نسبت بعض روایتوں میں آیا هے که منافقوں کي پیشانیوں پر ایسي نشانیاں نمایاں هوجائیں گي ' جنسے وه تمام صفوف محشر میں پهچان لیے جائیں گے - سچ یه هے که ۳ - اگست کو مسلمانوں پر قیامت آگئي ' اور مومنوں اور منافقوں میں همیشه کیلیے امتیاز هوگیا !!

بشارت کی صداقت صرف فتح مکہ هي کے وقت ظاهر نہیں هوئی ' بلکہ تاریخ اسلام کے هر دور اور هر عهد میں اپنا معجزہ دکھلا تی رهی هے - تمام واقعات سے قطع نظر کرکے " مسجد کانپور " هي کے معاملے پر نظر ڈالیے - ایک جماعت اسکے لیے بد قسمتی سے مانع و مخرب هوی اور غلط فہمیوں نے ضد اور نفسا نیت کے ساتھہ ملکر اس آیت کا پورا منظر همیں دکھلا دیا - لیکن تاهم اسی آیت میں خدا نے آخر کی فتح و کامیابی اور مانعین کی شکست و ذلت کی بھی خبر دی هے - پس ضرور هے کہ وہ حرف حرف پورا هو - ضرور هے کہ جو نکالنے والے تھے ' وہ خود هی نکالے جائیں - اور یقینی هے کہ جنھوں نے مسلمانوں کو شکست دینی چاهی تھی ' وہ خود هی شکست کھائیں - چنانچہ بحمد اللہ کہ اس بشارت کی تصدیق ۱۴ - اکتوبر سے شروع هوگئی هے - کسے معلوم کہ اس آغاز کا انجام کیا هوگا ؟ تا هم فتح و شکست کا فیصلہ تو هوگیا -

(٥) سب سے آخري نتیجہ یہ هے کہ منع مساجد سے بڑھکر اللہ کي نظر میں کوئي فسق وکفر نہیں ' اور اسي طرح اُن لوگوں سے بڑھکر اُسے کوئی محبوب نہیں جو اسکي مسجد کي آبادي کیلیے سعي و کوشش کریں کہ یہ عظیم ترین عبادات و عمل ایماني هے :

وظاهرها یقتضي ان یکون الساعي في تخریب المساجد اسوء حالا من المشرک ' لان قولہ " و من اظلم " یتنا ول المشرک لانہ تعالی قال : ان الشرک لظلم عظیم ! فاذا کان الساعي في تخریبه في اعظم درجات الفسق ' وجب ان تکون الساعي في عمارته في اعظم درجات الایمان (تفسیر کبیر - ۲ : ۴۷۷)

اور اس آیت کا ظاهر اس مطلب کیلیے مقتضي هے کہ مساجد کي تخریب کي سعي کرنے والا مشرک سے بھي بڑھکر بد تر هو - اسلیے کہ اللہ تعالی نے اس فعل کو سب سے بڑا ظلم فرمایا اور شرک بھي ظلم هے - پس یہ شرک سے بھي زیادہ عظیم کفر هوا - اور پھر اسي طرح اس سے یہ بھي ثابت هوتا هے کہ جب مساجد کي تخریب کیلیے سعي کرنے والا سب سے بڑے فسق کے درجوں میں هے ' تو یقیناً مساجد کي آبادي و تعمیر کا ساعي ایمان کے اعظم و اعلی درجات کا رکھنے والا هوگا -

پس جن مومنین مخلصین نے مسجد کانپور کي تعمیر و آبادي کیلیے سعي کي ' انھیں اللہ تعالی کا شکر گذار هونا چاهیے کہ یہ بہت بڑي توفیق تھي ' جو اُس نے عطا فرمائي - اور پھر ضرورت استقامت و استقلال ' اور ثبات کار و عزائم امور کي هر حال میں هے - و ما النصر الا من اللہ تعالی -

(تیسري آیت)

انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ و الیوم الاخر و اقام الصلوۃ وآتی الزکاۃ ولم یخش الا اللہ - فعسی اولائک ان یکونوا من المهتدین (۹ : ۱۹)

اللہ کي مسجدیں آباد کرنے والا تو وہ شخص هوسکتا هے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا ' نماز قایم کي ' زکات ادا کي ' اور پھر یہ کہ وہ کسي سے نہ ڈرا مگر صرف اللہ سے - تو بیشک ایسا شخص قریب هے کہ هدایت یافتہ اور فوز و فلاح سے کامیاب هو -

یہ آیت اس سے پہلے بھي ایک جگہ لکھي جا چکي هے ' مگر اسکے نتائج نہایت اهم اور غور طلب هیں -

(۸) اس آیت کا شان نزول عام طور پر یہ بیان کیا گیا هے کہ مشرکین مکہ تعمیر و تولیت کعبہ کے فخر پر بہت نازاں تھے اور کہتے تھے کہ اس بزرگي اور سعادت کے بعد اور کیا چاهیے ؟ خدا تعالے نے اسکا رد کیا اور فرمایا کہ شرف تعمیر و تولیت مسجد کے مفید هونے کیلیے چند شرطوں کا هونا بھي ضروري هے - بغیر انکے ادعاء شرف مفید کسب سعادت نہیں -

چنانچہ امام (طبري) نے ایک روایت نقل کي هے کہ :

حدثنا ابن حمید عن ابن اسحاق قال : ثم ذکر قول قریش انا اهل الحرم و سقاۃ الحاج و عمار هذا لبیت ولا احد افضل منا ' فقال " انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الاخر " ای ان عمارتکم لیست علی ذلک - (۱۰ : ٦۷)

ابن اسحاق سے ابن حمید نے روایت کي هے کہ قریش مکہ کہتے تھے کہ هم اهل حرم هیں - حجاج کو پاني پلانے والے هیں اور مسجد حرام کو آباد رکھنے والے هیں - کوئي شخص هم سے افضل نہیں هوسکتا - خدا تعالے نے انکا رد کیا کہ " اللہ کي مسجدوں کو آباد رکھنے والا وهي شخص هو سکتا هے جو اللہ پر ایمان رکھے " یعنے تمهارا متولي کعبہ هونا اسکے لیے کیا مفید هے ؟

بعض مفسرین تابعین نے اسکے شان نزول میں خاص طور پر حضرۃ (عباس) کا بھي ذکر کیا هے :

لما اسر العباس یوم بدر ' اقبل علیہ المسلمون فعیروہ بکفرہ باللہ و قطعیۃ الرحم و اغلظ علی لہ القول ' قال لہ : الکم محاسن ؟ قال : نعم ' انا لنعمر المسجد ونحجب الکعبۃ و نسقی الحاج ' فانزل اللہ عز وجل رداً علی العباس (اسباب النزول للواحدي صفحہ : ۱۸۱)

جب حضرۃ عباس بدر میں قید هوکر آئے تو مسلمان اُنسے ملے اور انکو کفر پر اور قطع رحم پر ملامت کي - حضرۃ علی علیہ السلام نے کہا کہ " کیا ان اعمال کفر و شرک کے ساتھہ کوئي خوبي ونیکي بھي تمهارے پاس هے ؟ " عباس نے کہا کہ " کیوں نہیں ' هم هي هیں کہ مسجد کو آباد رکھنے والے ' کعبہ کے پاسبان ' اور حاجیوں کو پانی پلاتے هیں - اس سے بڑھکر آور محاسن کیا هونگے ؟ " اسپر اللہ تعالے نے یہ آیۃ نازل فرمائی -

ان تصریحات سے ثابت هوا کہ مشرکین مکہ با وجود اعمال کفریہ و شرکیہ ' خدمت و تولیت مسجد پر بہت فخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب یہ خدمات همیں حاصل هیں تو پھر آور اعمال حسنۃ کي همیں کیا ضرورت ؟ اِن چیزوں کے مقابلے میں آور کونسي عبادت و سعادت دیني هو سکتي هے ؟ مگر اللہ نے فرمایا کہ یہ تمهارا خیال باطل هے - محض خدمت و تولیت کعبہ کوئي شرف نہیں - ایک عمارت کے خادم و پاسبان هو جانے سے روح اور قلب کو کیا نفع هو سکتا هے جو سعادتوں کا گھر اور شرف و عزت کي اصلي جگہ هے ؟ اصلي چیزیں کچھہ آور هي هیں - اور جب تک وہ نہوں ' اُس وقت تک اِن باتوں سے کچھہ حاصل نہیں هو سکتا -

پھر انکي تفصیل بالترتیب بیان کي کہ وہ تعداد میں چار هیں :

(۱) ایمان باللہ اور روز اخرت کا یقین

(۲) صلواۃ الهي کو قائم کرنا -

(۳) اداء زکات -

(۴) اللہ کے سوا آور کسي هستي اور صحت سے نہ ڈرنا -

گویا یہ چار شرطیں هیں ' جنکو تعمیر و تولیت مسجد کیلیے اللہ نے ضروري فرمایا هے -

مسجد اللہ کي عبادت کیلیے هے ' پھر ظاهر هے کہ جو شخص اسلام کے اعتقاد و عمل سے محروم هے ' وہ کیونکر اُسکا آباد کرنے والا اور اُسکا متولي هو سکتا هے ؟

پھر تم بھي تو يہي کہتے ھو کہ " مانعبد هم الا ليقربونا الي الله زلفى " ؟ تم بھي تو يہي جواب ديتے ھو ' جبکہ تم پر توحيد کي لعنت اور ايمان بالله کي پھٹکار پڑتي ھے کہ " ھا اولاء شفعاؤنا " ؟ يعني يہ حکام ' يہ ارباب اقتدار ' يہ امراؤ رؤسا ' گو مالک حقيقي نہيں مگر ھمارے ليے وسيلۂ تقرب ' و ذريعۂ شفاعت ' و موجب ترفع درجات و ازدياد اعزاز ھيں ؟

مگر ياد رکھو کہ وہ زندگي جسکے اعزاز و ترفع کي نفساني خوشيوں کيليے تم يہ سب کچھہ کر رھے ھو ' دائمي نہيں - وہ وقت بھي آنے والا ھے جبکہ مالک الملک حقيقي کا تخت جلال و جبروت بچھايا جائيگا اور پوچھا جائيگا :

اين شركا ؤ كـم الذين كـنتم تذ عمـون ؟ - (۶ : ۲۲)

" آج کے دن کہاں ھيں وہ تمھارے ٹھہراے ھوے معبودان باطل ' جنکو تم خدائي ميں شريک سمجھتے اور اسليے انکے آگے جھکتے تھے ؟ "

اور پھر جبکہ تم اپنے اِن حکام و اُمرا کو ڈھونڈھوگے کہ :

هـل لنا من شـفـعا ء فيشـفـعوالنـا اونـرد فنعـمل غـير الـذي كنا نعمل ! (۷ : ۵۱)

" آج کے دن ھمارے دنيا کے شفاعت کرنے والوں اور وسيلۂ ھاے تقرب ميں سے ھے کوئي سفارشي کہ يہاں بھي ھماري سفارش کرے ' يا ھميں پھر دوبارہ دنيا ميں لوٹا ديا جاے تاکہ جيسے عمل ھم پہلے کرتے تھے ' اُنکے خلاف ايمان دارانہ عمل کريں ! "

ليکن اُس دن کيليے اُن سب پر افسوس اور اُن سب کيليے حسرت ' جنھوں نے آج زمين پر الله کو بھلا ديا ھے - کيونکہ وہ بھي اُس دن بھلا ديے جائيں گے اور جس طرح انھوں نے آج خدا کے دين مقدس کو اپنے اعمال سخريہ سے ھنسي کھيل بنا ديا ھے ' اُسي طرح اُس دن بھي اُنسے تمسخر کيا جائيگا کہ :

الذين اتخـذوا دينـهم لهوا و لعـبا و غـرتهـم الحيواة الدنيا ' فاليـوم نـنساهـم كما نسوا لقـاء يومهـم هـذا ' و ما كانوا بآياتـنـا يجحـدون ! ! (۷ : ۴۹)

" ان لوگوں نے دين الهي کو ھنسي کھيل بنا رکھا تھا ' اور دنيا کي زندگي اور جاہ و عزت کي ھوس نے انھيں دھوکے ميں ڈالديا تھا - پس آج کے دن ھم بھي اُنھيں اُسي طرح بھلا ديں گے ' جس طرح کہ يہ لوگ دنيا ميں آج کے دن کو بھلا بيٹھے اور ھماري آيتوں کا انکار کرتے رھے ! ! "

(بقيہ نتائج بحث)

گذشتہ سے ملحق

(۴) اس جملۂ معترضہ نے گزشتہ نمبر کي بہت سي جگہ ليلي تھي کہ اس آيت سے مقصود بيت المقدس کي تخريب کا کوئي واقعہ ھے يا مشرکين مکہ کا تمرد اور سرکشي ؟ ليکن يہ اطناب مصالح سے خالي نہ تھا -

اس امر کے ثابت ھوجانے کے بعد کہ اس آيت ميں مشرکين مکہ کي طرف اشارہ ھے ' بغير کسي تکلف کے ھم اس نتيجہ تک پہنچ جاتے ھيں کہ خدانے مشرکين مکہ کو اسلام و پيروان اسلام کي طرف سے جس سلوک کا مستحق قرار ديا تھا ' ھر زمانے اور ھر دور ميں مانعين مساجد اسي سلوک کے مستحق ھونگے - مشرکين مکہ کا سب سے بڑا جرم سورۂ توبہ کے نزول کے ساتھہ يہي بتلايا گيا تھا کہ " و هم يصدون عن المسجد الحرام " وہ مسجد سے مسلمانوں کو روکتے ھيں - پس جب کبھي کوي شخص ' کوي گروہ ' کوي قدم ' کوي طاقت ' ھمارے ساتھہ ايسا کريگي ' تو ھم مجبور ھونگے کہ اُسے بھي سورۂ (توبہ) کے احکام کا مستحق سمجھيں -

اسلام و مسلمين کے حقوق دينيہ کا حفظ و احترام ايک معاھدۂ صلح تھا جو مسلمانوں اور قريش مکہ ميں قرار پايا تھا - پر مکہ والوں نے اُسے توڑ ديا اور خدا کو اعلان کرنا پڑا کہ :

براة من الله و رسولـه الي الـذين عاهدتـم من المشركين ' فسيحوا في الارض اربعة اشهـر ' واعلموا انكم غير معجزي الله ' و ان الله مخزي الـكافـرين - (۹ : ۲)

" جن کے ساتھہ تم مسلمانوں نے صلح و امن کا عہد و پيمان کر رکھا تھا ' اب الله اور اُسکے رسول کي طرف سے انکو صاف جواب ھے - پس اے اھل مکہ ! امن کے اب چار مہينے ھي باقي رھگئے ھيں ' جنميں خوب چل پھر لو - اور اچھي طرح جان لو کہ تم خدا کو کسي طرح بھي نہ ھرا سکوگے نيز يقين رکھو کہ الله آخر کار کافروں کو مسلمانوں کے ھاتھوں رسوا کرنے والا ھے "

ليکن يہ واقعہ اُسي زمانے سے مخصوص نہيں - ھر زمانے ميں امن و صلح کے ايسے ھي معاھدے مسلمانوں اور غيروں ميں ھوے ھيں ' اور اب بھي دنيا کے متعدد وسيع ٹکڑوں کا امن ايسے ھي معاھدوں پر موقوف ھے - پس آج بھي جو گروہ اس معاھدہ کو توڑيگا ' وہ ذمہ دار ھوگا اُن تمام نتائج امن شکن اور عدم صلح و آشتي کا ' جنکا پيدا ھونا اس فسخ عہد سے لازمي اور ناگزير ھے -

(۵) ايک اور بھي عبرت انگيز اور بصيرۃ افزاے ايقان و ايمان نتيجہ اس آيۃ کريمہ سے نکلتا ھے -

جو دشمنان حق و الله کہ مسجد سے مانع اور اسکے مخرب ھوں انکي نسبت اس آيت ميں فرمايا کہ :

اولا ئك ما كان لهـم ان يد خلـو ها الا خا ئفين (۲ : ۱۰۸)

ايسے لوگ اس لائق نہيں کہ مسجدوں ميں آنے پائيں مگر اس حالت ميں کہ ڈرتے ڈرتے -

يعني جن لوگوں نے ايسا کيا انھيں دخول مسجد کا حق نہيں -

امام (رازی) نے تفسير ميں حسب عادت متعدد وجوہ تفسير پيش کيے ھيں - وجہ ثانی ميں لکھتے ھيں :

ان هـذا بشـارة من الله للمسلمين بانـه سيظـهـر هـم علي المسجد الحرام و علي سائـر المساجد و انـه يـذل المشركين لـهم حتى لا يدخل المسجد الحرام و احدا منـهم الا خائفـا يخاف ان يوخذ فيعاقب او يقتل ' و قد انجز الله صـدق هـذا الوعد (جلد اول : ۴۷۶)

" يہ في الحقيقت الله کے طرف سے مسلمانوں کے ليے ايک بشارت ھے کہ عنقريب الله تعالى اُنھيں مسجد حرام اور تمام مسجدوں پر قابض کرديگا ' اور نيز وہ مشرکين کو انکے آگے عاجز و ذليل بنا ديگا ' يہاں تک کہ اُن ميں کوئي شخص مسجد حرام ميں داخل نہوسکےگا مگر اس حالت ميں کہ اپنے مظالم کے انتقام سے ڈرتے ھوے اور قتل و ھلاکت کے تصور سے کانپتے ھوے - اور اگر غور کيا جاے تو الله تعالى نے بہت جلد ھي اپني اس بشارت کو پورا کر دکھايا ' اور جيسا کہا تھا ' ويسي ھي حالت مومنوں کو نظر آگئي "

اس سے امام موصوف کا مقصود يہ ھے کہ اس آيت کا يہ ٹکڑا دراصل ايک بشارت کے رنگ ميں ھے - اور خدا تعالى مسلمانوں کو مانعين و مخربين مساجد پر جو فتح و نصرت دينے والا تھا ' اُسکي اِن لفظوں ميں خبر دي گئي ھے -

آسمان کي صداقت زمين کے دور و زمان سے مقيد نہيں - اس

ان فـي ذالـك لايات لقـوم يوقـنون !

آیر لینڈ ہوم رول بل

(۱)

اجمال تاریخی

دنیا میں بصیرت کی کمی نہیں ' دیدۂ عبرت نگاہ کی کمی ہے - ہر واقعہ جو مرسع (۱) عالم پر ظاہر ہوتا ہے ' ہمارے لیے خزینۂ نتائج و عبر' و گنجینۂ مواعظ و نظر ہے' لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہم واقعات کو داستان کی طرح پڑھتے ہیں ' اور حقائق کو نغمۂ و ترانہ کی طرح سنتے ہیں ' پر افسوس کہ صحیفۂ عبرت کی طرح پڑھتے نہیں !

وکاین من آیۃ فی السموات و الارض' یمررن علیہا' وہم عنہـا معـرضـون ! (۱۲ : ۱۰۵)	اسمان و زمین میں عبرت کے لیے کتنی ہی نشانیاں ہیں' جن پر سے لوگ سرسری گذر جاتے ہیں اور اپنی غفلت سے ان کی حقیقت تک نہیں پونہچتے !

ایک عرصے سے آیر لینڈ کے ہوم رول بل کا مسئلہ انگلینڈ میں درپیش ہے اور روزانہ تار برقیوں میں برابر انکا ذکر ہوتا ہے' مگر بہت سے لوگ ہونگے جنہوں نے اسپر اس لحاظ سے نظر نہ ڈالی ہوگی کہ خود ہمارے لیے اس واقعہ میں کس درجہ موثر مواعظ و بصائر موجود ہیں ؟

آیر لینڈ انگلینڈ کے قریب ایک وسیع جزیرہ ہے جو نسل ' مذہب ' اور زبان میں انگلینڈ سے بالکل مختلف ہے - سنہ ۱۱۲۹ میں امراء آیر لینڈ کی ذاتی مخاصمات و منازعات کا نتیجہ انگلینڈ کے استیلا کی صورت میں ظاہر ہوا جیسا کہ ہر جگہ اور ہمیشہ ہوا ہے ' اور بارہویں صدی سے (جبکہ اس قبضہ کی ابتدا تھی) یہہ غیور و شجیع قوم اس وقت تک کہ بیسویں صدی کا آغاز ہے ' برابر اپنی آزادی و استقلال کے لیے کوشاں و جانفشاں رہی ہے - آخری تدبیر ہوم رول بل یعنی قانون استقلال داخلی و اداری کی صورت میں نمودار ہوئی تھی جو بارہا ابھری اور پھر دبا دی گئی - اخر الامر لبرل پارٹی کے آخری اقتدار نے اسکو موجودہ حالت تک پہنچایا جسکی مخالفت و موافقت کی صداؤں اور ہنگاموں نے آج انگلینڈ کے ایوان حکومت کو متزلزل کر دیا ہے -

چونکہ یہ واقعات ہمارے لیے موجب کمال موعظت و بصیرت اور باعث تنبیہ کار ہونگے' اسلیے ان سے واقفیت حاصل کرنا ان تمام فرزندان ملک کے لیے نہایت ضروری ہے ' جو کام کرنے کے لیے راستوں کے متلاشی ہیں' اور اگر راہ دیکھتے ہیں تو دست رہنمائی نہیں پاتے -

(جغرافی حالات)

برٹش امپائر کی یوروپین مقبوضات میں (جو چند چھوٹے بڑے جزیروں کا مجموعہ ہے) آئر لینڈ ' انگلینڈ کے بعد اہمیت میں دوسرا جزیرہ ہے - اس کی وسعت انگلینڈ کے تین چوتھائی حصے کے برابر ہے - اس کا پایۂ تخت شہر ڈبلن ہے جو لندن کے بعد برٹش امپائر میں دوسرا شہر ہے -

آئر لینڈ بلحاظ آبادی انگلینڈ سے بہت پیچھے ہے - اس کی آبادی انگلینڈ کے صرف پانچویں حصے کے برابر ہے - کل آبادی ۵۹ ' ۷ ' ۴۲ ' ۵ ہے ' جس میں ۳'۹۹'۱۴'۴ کیتھولک ہیں ' ۵۲'۲ یہودی اور باقی پروٹسنٹ مذہب کے مختلف فرقے -

جزیرہ چار صوبوں پر منقسم ہے :

السٹر ' لینسٹر ' مونسٹر ' کانوٹ -

(السٹر) کی زیادہ آبادی نو باشندگان اسکاٹ لینڈ کی ہے ' اور یہی ٹکڑا آیر لینڈ کا صنعت و کارخانہ جات میں سب سے آگے بڑھا ہوا ہے -

(لینسٹر) قدیم انگریزوں کی نو آبادی ہے -

(مونسٹر) آیر لینڈ کا گرم ترین صوبہ ہے ' اور یہی اس جزیرہ کے قدیم باشندوں کا' جن کو " کیلٹک " Keltic کہتے ہیں ' مسکن و موطن ہے -

(کانوٹ) آیر لینڈ کا سب سے کم تعلیم یافتہ اور سب سے کم زرخیز حصہ ہے -

ہم نے آیرلینڈ کے قدیم باشندوں کا نام " کیلٹک " بتایا ہے - کیلٹک قبیلہ ' گیلک (Galic) قوم کی ایک شاخ ہے جو اہل اسکاٹ لینڈ و انگلینڈ سے بالکل مختلف ہے ' لیکن آیر لینڈ میں ان کا نام ملیشین (Milesians) ہے - ہنری دوم کے عہد میں یہ جزیرہ فتح ہوا تو السٹر میں ایک بڑی تعداد انگریزوں کی بھی آباد ہوگئی - رفتہ رفتہ اسمیں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ اب ایک بڑی آبادی ہوگئی ہے -

آیر لینڈ کی معلومات تاریخ قدیم' نویں صدی (ق م) سے شروع ہوتی ہے - اس زمانے میں آیر لینڈ پر " مجلس ملی " ایک منتخب بادشاہ کے ماتحت حکمراں ہوتی تھی ' جو رؤساء قبائل سے مرکب تھی -

یہ نظام حکومت سنہ ۳۰۰ (ق م) تک قائم رہا - اس عہد میں " ہوگونی " نامی ایک اولو العزم بادشاہ تخت نشین ہوا ' جسنے بہت سے مغربی جزائر کا حکومت آیرلینڈ میں اضافہ کیا ' بعض ممالک سے خراج بھی وصول کیے' اور ترتیب و تنسیق کے لیے ملک کو ۲۵ - صوبوں پر منقسم کر دیا -

تاریخ نے ہمیشہ بتایا ہے کہ بحالت ضعف حکومت عمومیہ ' تخت حکومت پر اتفاقات عصر نے جب کبھی کسی قوی الارادہ ' راسخ العزم' اور شجیع القلب سلطان کو بٹھا دیا ہے ' تو حکومت اپنے عام ضعف کو کھوکر مجبور ہوگئی ہے کہ آیندہ نسل سلطانی کے لیے اپنے تخت کو خالی کر دے - چنانچہ اس قدیم عہد تاریخ میں بھی یہی ہوا ' اور آئرلینڈ کا تاج جانشینان " ہوگونی " کے سروں کے لیے مخصوص ہوگیا -

اس وقت سے تیسری صدی مسیحی تک جو ان ممالک کی نصرانیت کا آغاز عہد ہے ' اس خاندان کے مختلف اجزا بر سر

[۱] مرسع بمعنی اسٹیج -

ان چار شرطوں میں آخری شرط سب سے زیادہ اهم ' اور اسلیے سب سے آخر میں ظاهر کي گئي هے که در اصل خلاصۂ ایمان باللہ اور اصل حقیقۃ اسلامیه هے - اللہ پر ایمان رکھنے والے قلب کي حقیقي علامت یه هے که "لم یخش الا اللہ" - وہ کسی سے نه ڈرے مگر صرف اللہ سے - نه تو ما فوق الفطرۃ قوتوں کا اعتقاد اسکو ڈرا سکے ' نه دشمنوں کي هیبت وجبروت کا خوف - نه کفر کا ساز وسامان ' اور نه ضلالت کي قوت و احاطه - تاج و تخت کي سطوت اسکو مرعوب نه کرسکے ' اور دنیوي سزا و جزا کي وعید آسپر بالکل غیر موثر هو - وہ جس قدر اللہ سے ڈرنے والا هو ' اتنا هي اللہ کے سوا دوسري قوتوں سے بے خوف اور نڈر هو -

(۳) اس ایۃ کریمه کو پیش نظر رکھکر موجودہ حالت پر نظر ڈالیے تو حالات کیسے درد انگیز ' اور مشاهدات کس درجه گریه آور هیں ؟ وہ مذهب الهي ' جس نے اپنے دشمنوں کے غرور باطل کا رد کیا تھا ' آج خود اپنے پیروؤں کو اسي غرور ضلالت اور فخر کفر آمیز میں مبتلا پاتا هے ' اور وقت آگیا هے که جس طرح کلام الهي نے مشرکین مکه کے دعوئے تولیت کعبه و تعمیر مساجد کو اس آیۃ کریمه کے نزول سے جھٹلا یا تھا ' اسي طرح آج خود مدعیان اسلام و ایمان میں سے انکي معنوي ذریت اور غیر جسماني نسل کے ادعائے باطل کو بھي جھٹلاے اور اسي ایۃ کا آنھیں مخاطب قرار دے -

یه آیت همیں بتلاتي هے که مساجد کے متولی اور پاسبان وهي هوسکتے هیں جو ایمان باللہ و یوم الاخرۃ کا اپنے اعمال سے ثبوت دیں ' جو صلوۃ الهي کو قائم کریں اور زکواۃ ادا کریں - جنکا سب سے بڑا نمایاں وصف ایماني یه هو که وہ اپنے تمام اعمال و افعال میں نڈر اور بے خوف هوں ' اور اللہ کے سوا کوئي نهو جو انهیں ڈرا سکے اور اپني قوت و عظمت سے مرعوب کرسکے - پھر ان لوگوں ' ان انجمنوں ' ان اماموں ' ان منتظموں کو ' جو اپنے اعمال کے اندر اِن خصائص ایماني کا کوئي ثبوت نهیں رکھتے ' کیا حق حاصل هے که اللہ کي مساجد کے متولي اور آسکے گھر کے پاسبان هوں ؟ یه آجکل کے مغرور و سرکش متولي ' جو ٹھیک ٹھیک مشرکین مکه کي طرح مساجد کي تعمیر و تولیت پر کافرانه ناز کرتے هیں ' کیا ٹھیک ٹھیک اس آیت کے مخاطب و مصداق بھي نهیں هیں ؟ کتنے هیں جو مساجد کے اوقاف کو اپنے ابلیسانه اغراض دنیویه کا وسیله ' اور اپنے شیطاني عیش و آرام کا ذریعه بنانے کیلیے مسجدوں پر قابض اور اسکے لیے هر موقعه پر اپنے استحقاق کے اظهار کیلیے مستعد رهتے هیں ؟ حالانکه جن مسجدوں کي تولیت کا اپنے تئیں مستحق سمجھتے هیں ' ان میں ان بندگان نفس کو پانچ وقت کي نماز پڑھنے کي بھي توفیق نهیں ملتي ' اور عین اس وقت که انکے زیر انتظام مساجد میں بندگان الهي کي صفوف اللہ کے آگے سر نیاز جھکاتي اور اسکي تسبیح و تقدیس میں مصروف رهتي هے ' وہ اپنے دار الخبائث کے اندر مصروف فسق و معاصي ' و مشغول نفس پرستي هوتے هیں !!

کتنے متولي هیں ' جو قیام صلواۃ و اداء زکواۃ کے حکم کو اپنے لیے بھي قابل عمل سمجھتے هیں حالانکه وہ اسي خدا کا حکم هے ' جسکي عبادت کے گھر کي پاسباني کا انهیں غرور هے ؟

پھر ان سب سے زیادہ ان بندگان شیاطین و عبدۃ الاصنام کي حالت محتاج نظر هے ' جنھوں نے مساجد کے انتظام و تولیت میں تدخل حاصل کرکے انهیں غیروں کے احکام کفریه اور حکومتوں کے فرامین جائرہ کے ماتحت کر دیا هے ' اور هر وقت دنیا کي شیطاني قوتوں کے خوف سے لرزتے اور دنیوي حکام کے ڈر سے ڈرتے رهتے هیں - هر وہ شخص جو قرآن کو کلام الهي ' اور اسکے احکام کو واجب التعمیل سمجھتا هے ' بتلاے که کیا انهیں مساجد کے متولي اور منتظم هونے کا حق حاصل هے ؟ مسجدوں کا خدا تو کہتا هے که صرف وهي مومن مخلص اور مسلم قانت مسجد کا متولي هوسکتا هے ' جسکا وصف نمایاں " لم یخش الا اللہ " هو ' پھر وہ ' جو خدا کے سوا دوسروں سے ڈرتے اور اسکو چھوڑکر غیروں کے سامنے جھکتے هیں ' کیونکر اسکي مساجد کے محافظ اور پاسبان هوسکتے هیں ؟ وہ خداء غیور جس طرح خود اپني صفات میں کسي کي شرکت گوارا نهیں کرسکتا ' اپني مسجد کي مقدس عمارتوں کے اندر بھي اپنے سوا کسي دوسرے کے خوف اور هیبت کو نهیں دیکھ سکتا " و الغیرۃ من صفات حضرۃ الربوبیۃ " - اسکے گھر کا وهي خادم هوسکتا هے جو صرف اس گھر کے مالک هي کا غلام هو ' اور اس ایک آقا کي غلامي کیلیے اور تمام آقاؤں سے کٹ چکا هو - (مسیح) نے کہا که ایک غلام دو آقا کو خوش نهیں کرسکتا - لیکن قرآن نے بھي اس سے زیادہ بلیغ و موثر مثال دي هے جبکه اس نے کہا که :

ما کان لرجل من قلبین في جوفه (۴ : ۳۳)	اللہ نے کسي انسان کے پہلو میں دو دل نهیں رکھے هیں - دل ایک هي هوتا هے -

پس اگر تمھارے پاس دل ایک هے ' تو تمھارا سر بھي دو چوکھٹوں پر جھک نهیں سکتا اور تمھاري غلامي کیلیے دو آقا بھي نهیں هوسکتے - یا تو تم خدا کیلیے هوگے ' یا پھر اسکے سوا دوسروں کیلیے - اگر تم اسکے لیے هو تو پھر غیروں سے کیوں ڈرتے اور آنکے حکموں کے آگے کیوں جھکتے هو ؟ پھر اگر ایسا نهیں هے تو یاد رکھو که نا فرماني گناہ هے مگر شوخي کفر هے - تم غیروں سے ڈرکر انکي غلامي کرتے هو تو کرو ' مگر یه کیا هے که پھر خدا کے گھر کي غلامي و خدمت کا بھي دعوا کرتے هو ؟

(۴) پس اس آیۃ کریمه نے صاف صاف یه امر بتلا دیا هے که اللہ کي مساجد کے متولي صرف وهي لوگ هوسکتے هیں جو ایمان باللہ ' قیام صلوۃ ' ایتاء زکواۃ ' اور " لم یخش الا اللہ " کي ایماني علائم اپنے اندر رکھتے هوں - اور جو ایسا نهو ' وہ کسي طرح اسکا مستحق نهیں که خدا کے گھر کي عزت کو اسکي تولیت و تعلق سے بٹه لگایا جاے - اسلیے هر مسلمان کا فرض دیني هے که وہ اپنے جهاد في سبیل الحق اور امر بالمعروف میں اس چیز کو بھي داخل کرلے ' اور جهان جهان ایسے لوگ مساجد پر قابض هوں ' انکے هاتھه سے مساجد کا انتظام لیلیا جاے ' اور ایسے لوگوں کے سپرد کیا جاے ' جو سچے مومن هوں ' اعمال حسنه و صالحه انکا شعار هو - لم یخش الا اللہ کے مصداق ' اور جمیع اوصاف و خصائل ایمانیه سے بهرہ اندوز هوں -

مگر اسکے لیے ضرور هے که لوگ حالت کو محسوس کریں اور اپني قوت سے کام لیں - مسلمانوں کي غفلت اور عدم احتساب نے مساجد کے منتظمین کو بے پروا اور اپنے کاموں کي طرف سے بالکل بے غم کردیا هے - جو استبداد و خود رائي آج ادنی و اعلی کا رکنوں میں پیدا هوگئي هے ' وہ بھي اسي کا ایک نمونه هیں - مساجد کے اوقاف پر جس طرح وہ چاهیں تصرف کریں - مسجدوں کے اندر جس طرح کے احکام چاهیں ' نافذ کریں - اسکے دروازے جب چاهیں کھولیں اور جس پر چاهیں بند کر دیں - پس جب تک که مسلمان احتساب کیلیے آمادہ نهونگے اور اپني اجماعي قوت سے کام لینا نه سیکھیں گے ' اس حالت کا انسداد محال هے - (یتبع)

فن مکالمۃ

(از مراسلہ نگار ادیب ، صاحبزادہ مولوی ظفر حسن صاحب)

به بستان رو که از بلبل طریق عشق گیری یاد
به مجلس آے کز حافظ سخن گفتن بیاموزی

(۱) قل لهم فی انفسهم قولا بلیغا (لوگوں سے ایسی بات کہو کہ انکے دل میں اتر جاے)
(۲) قولوا قولا سدیدا (پختہ بات کہو !)
(۳) (قولا له) قولا لینه (نرمی سے بولو !)
(۴) قولوا قولا معروفا (نیک اور اچھی بات کہو !)

امتحان سرای عالم میں انسانی کامرانی و فائز المرامی ، مقصد پذیری و قسمت وری ، فیروز مندی و کامیابی ، غرضکہ تمام دنیاوی فوز و فلاح ، فی صدی ننانوے حصہ زبان کے ہاتھہ ہے - اس مضغۂ گوشت نے ، جس پر بتیس دانتوں کا پہرہ ہے ، با ایں ہمہ تقید و پابندی ، آہنی قلعے تسخیر کیے ہیں ، ممالک فتح کیے ہیں ، فوجوں کو شکستیں دی ہیں ، گداگروں کو بادشاہ بنایا ہے ، خاک آلود و ژولیدہ مو سروں پر تاج مرصع کار رکھا ہے ، اور بوریائے مسکنت کو اورنگ جہانبانی پر جا بچھایا ہے - اور پھر اس ظلمت کدۂ هستی میں اگر کسی نے کفر و ضلالت کی اقلیموں کو فتح کیا ہے ، اور وہم پرستی و خام اندیشی کی تاریکی کا پردہ چاک کیا ہے ، تو وہ یہی شمشیر عالمگیر ، اور وہ اسی تلوار آبدار کی چمک ہے - اسی نے انسانی دلوں میں تثلیث کی جگہ توحید کو ، آتش پرستی کی جگہ یزداں پرستی کو ، اور اصنام ساکت و صامت کی جگہ خدائے حی و قیوم کو دلوائی ، کفر اندیشی و باطل پرستی کی گھٹا دور کی ، اور نور ایمان و ایقان سے صفحۂ عالم کو جگمگا دیا !!

اسلام نے اپنی حقانیت کی حجت زبان کو قرار دیا ہے - (۱) اسلام کے ہاتھہ میں اگر کوئی ایسا عصا ہے جو چشم زدن میں اژدھا بنجائے اور طرفۃ العین میں زمین کے اندر سے چشمۂ شیریں نکالدے ، تو وہ یہی عصائے زبان ہے ! اسکے پاس اگر کوئی ایسا ساز نغمہ ہے جسکی آواز جن و انس ، پرند چرند ، اور شجر و حجر کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لے ، تو وہ بربط زبان ہی ہے ، اور پھر اسلام کو اگر کوئی جمال عالمگیر و حسن جہاں تسخیر حاصل ہے ، تو وہ یہی حسن گفتار ہی ہے :

آنچہ خوباں همه دارند ، تو تنها داری !

تاریخ کامیابی و فرخدالی کا ہر صفحہ سلطان زباں کا ثنا خواں و مدح طراز ہے - اسکی ہر سطر ایک ترانۂ توصیف ، اور اسکا ہر لفظ ایک زمزمۂ تحمید ہے - اسکی صاف صاف شہادت ہے کہ اس تیرہ خاکدان ارضی میں زبان ہی نے آدم زاد پر فردوس فلاح و گلشن صلاح کے دروازے کھولے ، وہ آلۂ وحید زبان ہی ہے جسنے انسان کے لیے قصر کامرانی تعمیر کیا ، سامان عیش و نشاط ترتیب دیا ، اور زمین پر سلسبیل و کوثر کی نہریں جاری کردیں ، تاکہ وہ ان سے بہرہ مند و حظ اندوز ہو ، اور دنیا میں باغ ہاے جنت کی لذتیں لوٹے - پھر وہ مضراب زبان ہی تھی ، جسنے ساز هستی کے نغمہ ہاے مخفی آشکار اور سرود فطرت کے ترانہ ہاے مضمر کو برسر بازار کردیا ، اور انسان کو اس کے ترنم لطیف و تغنی سحر تاثیر سے لطف اندوزی و فیضیابی کا موقع دیا - اور پھر زبان ہی وہ کلید خاص ہے ، جس نے گنجینہ ہاے مقفل و دربستہ کو ایک لمحہ کے اندر صرف دست و نظر کردیا !

خامہ کلیدے کہ در گنج راست
زیر زباں مرد سخن سنج راست

پھر زبان ہی وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ایک صراط امتحان ہے ، جسکے نیچے حسرت و یاس کا جہنم شعلہ زن ہے ، اور جسکی سرحد بہشت مسرت و کامرانی کے اندر ختم ہوتی ہے - اگر پاے گفتار کو لغزش ہوئی تو طعمۂ رنج و تعب ہوگئی ، ورنہ عیش دائمی و انبساط سرمدی سے هم آغوشی ہے - اگر اسکا حسن استعمال اوج مراد و معراج نشاط تک پہونچا دیسکتا ہے ، تو اسکا سوء استعمال حضیض نامرادی و تحت الثرائے ناکامی پر پٹک بھی دیتا ہے ، اور جسطرح زبان کے حسن استعمال نے غریب کو امیر ، فقیر کو بادشاہ ، محتاج کو غنی ، مغلوب کو غالب ، مفتوح کو فاتح ، بزدل کو شجاع ، ظالم کو رحمدل ، اور کافر کو مومن بنا دیا ہے ، اسیطرح اسکے سوء استعمال نے بادشاہوں سے بھیک منگوا دی ہے - شہزادوں کے ہاتھہ میں کاسۂ احتیاج دیدیا ہے ، ایک عالم کو دشمن بنا دیا ہے اور لا تعد و لا تحصی مصائب و آلام کے پہاڑ انسان کے سر پر لا توڑے ہیں -

* * *

تاریخ انگلستان شاہد ہے کہ چارلس اول نے درشت کلامی کے دیوتا کو اپنا سر نذر کیا ، هنری دوم کے الفاظ طامس اے بیکٹ کی ہلاکت کا باعث ہوے ، فریڈرک اعظم کے زہر آلود فقرات جنگ ، جنگ هفت سالہ (Seven years war) کا موجب بنے ، اور پھر کون نہیں جانتا کہ جب انگلستان کی حالت بہت نازک تھی ، برطانی فوج دل شکستہ ہو رہی تھی ، فرانس کے رعب سے تمام برطانیہ کے جسم میں رعشہ تھا ، تو (نیلسن) کے الفاظ ہی تھے ، جسنے بحری فوج کے ٹوٹے ہوے دل پھر جوڑ دیے ، ہاری ہوے ہمتوں کو پھر چاق چوبند کر دیا ، بزدلوں کے اندر روح شجاعت از سر نو پھونک دی ، اور پیچھے ہٹنے والے قدموں کو سب سے آگے بڑھا دیا !!

زمانہ جانتا ہے کہ (نپولین) کی کامیابی کا راز ہاتھہ نہ تھا بلکہ زبان تھی - اسکی زبان کی مٹھی میں فرانس کا دل تھا - یہی زبان تھی جسکی دستگیری نے اسے سپاہیوں کی ادنی صف سے نکالکر فرانس کے تخت پر جا بٹھایا - پس نپولین کو بادشاہ بنا دیا اسکے اقوال نے ، نہ کہ اسکے افعال نے - یعنی اسنے ، جو اسنے کہا تھا - نہ اسنے ، جو اسنے کیا تھا !!

* * *

جون کا مہینہ ہے ، اٹھارویں صدی عیسوی کا آفتاب قریب غروب ہے - برٹش پارلیمنٹ کے روبرو وارن هسٹنگس (هندوستان کے ایک گورنر جنرل) کا مقدمہ پیش ہے ، رچرڈ برنسلے شیریڈن اٹھتا ہے - مخالفت میں کامل ساڑھے پانچ گھنٹہ تقریر کرتا ہے - لیکن سامعین کا کیا رنگ ہے ؟ کیا اسکے طولانی خطبہ سے گھبرا رہے ہیں ؟ اسکی طویل تقریر سے اکتا گئے ہیں ؟ نہیں ، بلکہ اسکے برخلاف ہر شخص سر تا بقدم گوش ہے ، حیرت ہے ، جو جس پہلو بیٹھا ہے ، اسی پہلو بیٹھا رہگیا ہے - گویا پتھر کے بت جا بجا کرسیوں پر نصب کردیے گئے ہیں - تنفس میں ابتری ہے ، آنکھیں تو کھلی ہیں لیکن خطابت کے مسمریزم سے ہر شخص معمول و مدہوش ہے - فریقین اسطرح محو سماعت ہیں کہ ما بہ النزاع قطعاً فراموش ہے - هسٹنگس کی موافقت و مخالفت کا کسی کو خیال نہیں - ہر قلب (غالب) کی اس فلسفہ سنجی کا مصداق جامد ہے :

(۱) فاتوا بسورۃ من مثله (منه)

حکومت رهے - رؤساء قبائـل همیشه ایـک دوسرے پر حملے کیا کرتے اور موقع کي تـلاش میں رهتے تـهے - سنه ۹۵ ق م میں دو مدعیان سلطنت پیدا هوے ' اور جزیرہ شمالاً و جنوباً دو حصوں میں منقسم هوگیا ' لیکن ایک هي سال کے بعد پهر بدستور ایک متحدہ حکومت قائم هوگئي -

اس ملک کا آخري بت پرست تاجدار ایک نهایت اولوالعزم بادشاہ تها جس نے نه صرف ملک کي ترتیب و تنظیم هي میں سعي بلیغ کي ' بلکه آئرلینڈ سے نکل کر فرانس ' اسکاٹلینڈ ' اور انگلینڈ پر بهي حمله آور هوا ' اور آخر نهر "لوار" کے ساحل پر ایک تیـر اجل پیغام کا نشانه هوکر ' اپني اولوالعز مانه امیدوں کے ساتهه رخصت هوگیا -

یه تیسري صدي مسیحي تهي - پوپ کے نائب ان دور و دراز ممالـک میں نشر مسیحیت کیلیے مصروف کار تهے - اس وقت سے پانچ صدي تـک برابر کوششیں مصروف رهیں ' تا آنکه پانچویں صدي کے اختتام پر تمام آئرلینڈ نے بپتسمه پاکر "آدم کے موروثي گناہ" سے نجات حاصل کي اور مسیحیت میں داخل هوگیا -

تاریخ نصـرانیت کا ایک ایک صفحه شاهـد هے که جب کوئي قوم " باپ اور بیٹے کے جلال " پر ایمان لائي هے ' تو سب سے پہلے اس سے مسیح کے اس حکم کي تعمیل کرائي گئي هے که :

" یه مت سمجهو که میں زمین پر صلح پهیلانے آیا هوں ' صلح پهیلانے نهیں بلکه تلوار چلانے آیا هوں ' کیونکه میں آیا هوں تا که بیٹے کو باپ سے ' بیٹي کو ماں سے ' اور بهو کو ساس سے جدا کروں " (متي ۱۰ : ۳۴)

انهوں نے همیشه اپنے غیر نصراني بهائیوں کو نهایت تعذیب و تـکلیف کے ساتهه قبول نصرانیت پر مجبور کیا یا پهر انکے خون سے زمین کو رنگین کیا -

آیرلینڈ میں غیر نصراني قبائل کے ساتهه جو کچهه هوا ' اوسکے انتقام کے لیے ۱۰۰ برس کے صبر و تحمل کے بعد نارتهه میرلینڈ اور ڈنمارک کے رؤساء نے آیرلینڈ پر حملـه کردیا اور فتح کیا - پهر اس عهد میں بهي وه سب کچهه هوا ' جو نصرانیوں نے ۱۰۰ برس پہلے اس سرزمین پر کیا تها - کنیسے لوٹے گئے ' " فرزندان پدر آسماني " جلا وطن کیے گئے ' مدارس نصرانیه بند هوگئے ' مذهبي کتابیں جلاکر خاکستر کا ڈهیر کردي گئیں - اور " آنکهه کے بدلے آنکهه " موسیٰ کي شریعت کا قانون هے -

آخر الامر نیال سوم شاہ ایرلینڈ کے زیر علم اهل آیرلینڈ کي ایک فوجي طاقت مجتمع هوئي ' جو اگرچه حمله آور کو ملک سے نکال نه سکي ' تا هم ان کو نهایت کمزور کردیا ' اور با ایں همه ضعف ' وه رؤساء قبائل کو باهم لڑا لڑا کر دو صدي بعد تک سواحل پر جمے رهے -

سنه ۱۰۰۲ ع منسٹر کے ایک بادشاہ نے ڈنمارک والوں کو سواحل سے بهي نکال دیا اور اسطرح جزیرہ کا کامل الاقتدار بادشاہ هوگیا لیکن کون نهیں جانتا که حکومت وطنیه کے زوال و فنا کا صرف ایک هي سبب هوتا هے ' یعني ملـک کے امرا و رؤساء کي باهمي نا اتفاقي و خیانت وطني - امیر لینسٹر کي دعوت و ترغیب سے ' جو امیر منسٹر کي اس غیر معمولي کامیابي سے دل گرفته تها ' ڈنمارک نے سنه ۱۰۱۴ - میں پهر حمله کردیا لیکن نا کام رها -

بیروني دشمن گو نا کام رها اور یه اکثر هوتا هے لیکن خود اندروني دشمن جب ملـک میں پیدا هوجاتا هے تو وه کبهي نهیں مرتا ' جب تـک که خود ملـک کي رونق و سلامتي نه مرجاے - چنانچه ملـک کے چاروں صوبے باهم معرکه آرا هوگئے -

انـگریز قوم اپني قومي خصوصیات و امتیازات اور حیل سیاسیه میں نه صرف آج هي نامور هے ' بلکه آج سے ۸ - سو دس پہلے بهي وه اسي طرح تهي - آج مصر اور دیگر اقـوام مـ[illegible]ـم میں وه جوا کهیل رهي هے ' لیکن اسکي مشق ۸ - سو برس ادهر سے کررهي تهي ' تب کهیں جا کر اس دور جـدید میں اس سبـکدستي اور صفائي سے اپنا پولیٹکل ڈراما حسب موقع دکهلا سکي هے ' جسے وقتاً فوقتاً ممالک شرقیه کے اسٹیج پر شروع کرتي هے اور ختم کرتي هے -

لینسٹر بادشاہ ' سنه ۱۱۶۹ ع میں هنري دوم شاہ انـگلینڈ سے طالب اعانت و نصـرت هوا ' اور اسطـرح آیرلینڈ کے دستـرخوان تاجداري پر خود اوسنے انـگلینڈ کو دعوت دي - سنـه ۱۱۶۹ ع میں جو برطانی فوج آیرلینڈ میں داخل هوئي تهي ' آج سنه ۱۹۱۳ ع تـک که ۷۳۵ برس هوچکے هیں واپس نهیں آئي هے ' پهر مصر و زنجبار اور مسقط کے لیے لوگوں کو کیا جلدي پڑي هے ؟

هنـري شـاہ انـگلینڈ کا قبض و استیلا کے جواز کے متعلق یه استدلال هے که پوپ نے سنه ۱۱۷۷ ع میں اهل آیرلینڈ کي گردنیں اوسکو بخش دي هیں ' اور اسکي ایـک سنـد بهي لکهکر حوالے کردي هے -

(آئرلینـڈ کا جهـاد آزادي)

لیکن جو قوم که اپني گردن کي خود اپنے تئیں بهي مالـک نه سمجهتي هو ' وه پوپ مفروض کي اس سند مجعول کو دیکهکر کیونکر اپني گردن دوسري قوم کے آگے ڈال دیتي ؟ اس کشمکش کا نتیجه ظاهر تها -

انگلینڈ کا اس دعوے پر برابر حمله آورانه اصرار رها ' اور آیرلینڈ کا همیشه مدافعانه انکار بهي قائم رها - لیکن اس هنگامۂ خارجي میں آیرلینڈ کي داخلي شورش بهي کم نهوئي ' نارمن جو اس جزیرے کے دوسرے باشندے تهے ' همیشه قدیم آیرش باشندوں سے برسر پرخاش رهے اور اکثر حالتوں میں غالب رهے -

ان احزاب کي تسکین کے لیے ایک تجویز یه عمل میں لائي گئي که جزیـرہ کا حـاکم خرد شاهزادہ جان بنایا گیـا - وه سنه ۱۱۸۵ ع میں ۶۰ - جهازوں کا ایک بیڑہ لیکر ' آیرلینڈ کي طرف روانه هوا ' لیکن هزیمت هوئي اور واپس آکر خرد سابق انگریز گورنر شاهزادہ کے خلاف سازش میں شریک هوگیا - سنه ۱۲۱۰ ع میں شاهزادہ پهر واپس آیا - اور انگلو نارمن رؤساء کو ' جنهوں نے اس وقت بڑي قوت پیدا کرلي تهي ' کمزور کردیا -

اس سے فراغت پاکر جان نے محکمے قائم کیے ' عدالت جاري کي ' سکے ضرب کیے ' ڈبلن میں ایک مجلس انتظامي کي بنیاد ڈالي - پهر سنه ۱۲۱۶ ع میں هنري ثالث نے تمـام آیرلینـڈ کو معـافي دیدي ' اور اونکو شخصي آزادي بخشي ' لیکن تاهـم ان میں سے کوئي چیز بهي تشنه کامان حریت و استقلال کو تسکین ندے سکي -

انگلینڈ ابهي اسي طرح باهم دست و گریباں تهے که اسـکاٹ لینڈ کي سرزمین نے (اڈورڈ بروس) نامي ایک نیا مدعي پیدا کیا ' جسکي سعي و کوشش نے اسکاٹلینڈ کو بهي آیرلینڈ کي طرح انگلینڈ کے لئے مصیبت کدہ بنا دیا - اتحاد مصائب مصیبت زدوں کو متحد کر دیتا هے - آیرلینڈ کے اکثر امرا نے اڈورڈ بروس کو اسکاٹلینڈ کي طرح آیرلینڈ کي حمایت کي دعوت دي ' اوسنے قبول کیا اور انگلو نارمن قبائل کو شکسـت دے کر اکثر حصوں پر قبضه کرلیا ' اور اس طرح آیرلینڈ کا بادشاہ منتخب هوا -

(لها بقیة صالحة)

کرتے ہیں' اور مجردات کے اصول خالص کی تعلیم دیتے ہیں - مگر فنوں کا کام بس اسی قدر ہے کہ ان کلیات و مجردات و حقائق متحققہ و مکتشفہ سے بہرہ اندوز ہوں' اور اعمال انسانی کے لئے علوم سے اسباق مفیدہ حاصل کرکے سہل و آسان اور موصل الی المقاصد راہیں کھولدیں -

مثال کے لیے علم تشریح (Anatomy) اور فن جراحی (Surgery) کو لیجیے - علم تشریح جسم انسانی کے اعضا و جوارح کے حالات و تعلقات باہمی کو ظاہر کرتا ہے - مگر فن جراحی صرف ان مباحث و کلیات سے فائدہ اٹھاتا ہے' اور اپنے اصول و قوانین کو علم تشریح کی نظریات و حقائق سے اخذ کرتا اور اسطرح عمل جراحی کے لیے ایک ذخیرۂ ہدایات و تنبیہات فراہم کر دیتا ہے -

اگر ناظرین کرام دوران تعریف " فن مکالمة " میں اجازت دیں' تو بطور جملۂ معترضہ کے کہہ سکتا ہوں کہ جسطرح فن جراحی یکسر علم تشریح پر مبنی ہے' اسی طرح بعینہ " فن مکالمة " بھی تمام تر علم النفس سے ماخوذ ہے - فن مکالمة بتاتا ہے اور علم النفس اصول کو ثابت کرتا ہے - پس جو جسکا مطلوب ہو' وہ اسی طرف متوجہ ہو:

به بستاں رو که از بلبل طریق عشق گیری یاد
به مجلس آے کز حافظ سخن گفتن بیاموزی

اب جبکہ فن کی ماہیت و حقیقت ظاہر ہوگئی' تو سوال یہ ہے کہ مکالمة کے معنی کیا ہیں ؟

الہلال :

(۱) یہ مضمون کئی نمبروں میں ختم ہوگا - ابھی صرف تمہید ہی ہے - آپنے عنوان " فن مکالمة " رکھا ہے - جب تک کہ اصل مبحث شروع نہو' نہیں کہا جا سکتا کہ آپکا مقصود اصلی کیا ہے ؟ لیکن مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ تقریر و خطبات کے متعلق لکھنا چاہتے ہیں - اگر یہی مقصود ہو تو اسکے لیے تو " فن خطابت " پیشتر سے ایک عمدہ لفظ موجود ہے' اور " مکالمة " کی ضرورت نہیں -

(۲) آغاز مضمون میں آپنے " فاتو بسورة من مثله " کی طرف اشارہ کیا ہے اور فصاحت بیان کو اسلام کا سب سے بڑا حربۂ اثر و تسخیر قرار دیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس سے آپکا مقصود یہ ہوگا کہ مذہب نے بھی اس وسیلۂ تاثر سے کام لیا - ورنہ اس آیت میں محض فصاحت و بلاغت بیان ہی کی تحدی نہیں ہے - و لقصة بطولها - اسلام کے اسلحۂ اثر ایک دو ہی نہین بلکہ بہت سے ہیں' اور اسکی بڑی تلوار فطرة انسانی کی مطابقت اور تعلیم صحیح و ارشاد الہی ہے - یہی معنی ہیں اس آیت کے کہ " ذلک الدین القیم "

(۳) خطابت کے عجیب و غریب اثرات کی مثالیں تاریخ عرب سے بھی بکثرت ملسکتی ہیں اور وہ نہایت موثر اور دلچسپ ہیں - علی الخصوص دور جاہلیة -

برید فرنگ

برطانیہ از روے معاہدہ' دولت عثمانیہ کی اعانت پر مجبور ہے

از: کاتب شہیر و انصاف دوست' مسٹر بلنٹ

مشہور اسلام دوست انگریز اہل قلم اور سیاسی مصنف' مسٹر " بلنت " نے حسب ذیل خط " ویسٹ منسٹر گزٹ " کے اڈیٹر کے نام شائع کرایا ہے :

" جناب من ! ممنون ہوں کہ آپ نے میرا پہلا خط شائع کردیا -

آپ نے اپنے ایک مقالۂ افتتاحیہ (لیڈنگ آرٹیکل) میں ان فقروں کو لکھتے ہوے کہ " ہم دولت عثمانیہ کی زندگی کے ضامن نہیں ہیں " (میں اس اظہار سے باز نہیں رہ سکتا کہ) ایک نہایت افسوس ناک غلطی کی ہے -

معلوم ہونا چاہیے کہ حکومت برطانیہ' از روے معاہدۂ دفاعیہ ۴ - جولائی سنہ ۱۸۷۸ ع (دیکھو کتاب ازرق Blue Book عدد ۳۸ - سنہ ۱۸۷۸ ع) روسیوں سے عثمانی ایشیا کی محافظت و مدافعت پر مجبور ہے -

برطانیہ کی وزارت خارجیہ اس معاہدے کی پابند ہے' جیسا کہ ابھی ابھی گذشتہ سال وزیر خارجیہ نے خود اپنی زبان سے اس کا اعتراف کیا ہے -

انگلستان نے اس معاہدے میں دولت عثمانیہ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر روس کبھی عثمانی ایشیا کے کسی حصہ پر حملہ آور ہوگا تو وہ ہمیشہ اپنی جنگی قوت سے دولت عثمانیہ کی اعانت کرے گا' اس کے معاوضہ میں دولت عثمانیہ نے اصلاحات کے جاری کرنے اور مسیحی رعایا کے حقوق کی حفاظت کا وعدہ کیا' اور جزیرۂ قبرص کے انتظامات انگریزوں کے سپرد کردیے کہ وہ عثمانی ایشیا کی حفاظت کے لیے اس اہم جنگی موقع سے کام لیں -

ان تصریحات کے بعد در حقیقت اوس وقت تک کے لیے' جب تک کہ یہ معاہدہ فسخ نہو' اور قبرص دولت عثمانیہ کو واپس نہ دیا جاے' انگلستان مجبور ہے کہ قانوناً اور اخلاقاً اس معاہدے کی عزت کرے' خواہ اوسکی جنگی قوت بحر متوسط میں کسی حد تک متغیر کیوں نہ ہوجاے -

اس بنا پر اس وقت دول عظمی کے مقابلے میں روس کی خواہ کسی حد تک بھی بے چارگی ہو' لیکن اس معاہدہ کی تصحیح و تعمیل سے وہ کسی طرح عذر نہیں کرسکتا - اسکی مثال بعینہ اوس معاہدہ کی سی ہے' جو ایک انسان کی حفاظت و مدافعت کے لیے دوسرا شریف انسان کرتا ہے -

پس انگلستان کو اوس روس کے مقابلے میں اس معاہدے کی

بذوق بیخبر از در در آمدم ' محرم
بوعدہ ام چہ نیاز و ز انتظار چہ حظ !

لوکن جیسا وارن ہسٹنگس کا طرفدار ' دوران تقریر میں ایک گھنٹہ بعد اپنے ہم نشین سے کہتا ہے : " بس یہ تمام لفاظی ہی لفاظی ہے ' دلیل اور ثبوت کا نام نہیں " دوسرا گھنٹہ گذرنے پر کہتا ہے : " کیسی عجیب و غریب خطابت ہے ؟ " تیسرے گھنٹے کے بعد کہتا ہے : " واقعی مسٹر ہسٹنگس نے کچھ انصاف نہیں کیا " مگر قبل اسکے کہ تقریر ختم ہو زور سے چیخ اٹھتا ہے : " درحقیقت وہ اس ظلم و انصاف کشی کا ایک شیطان عظیم ہے " !!

ہاؤس آف کامنس کا ایک ممبر التوائے اجلاس کی تحریک پیش کرتا ہے اور اس امر کا اظہار و اعتراف کرتا ہے کہ بہ حالت موجودہ ' اسکا دل و دماغ صحیح ووٹ دینے کے قابل نہیں -

یہ ہے زبان کا اثر ' اور یہ ہے الفاظ کی تاثیر !!

* * *

خیر ' یہ تو تاریخی واقعات ہیں - ہماری انفرادی زندگی میں شب و روز اس قبیل کی باتیں پیش آتی رہتی ہیں - اس رسالہ کے ہر پڑھنے والے کو تجربہ ہوگا کہ کسطرح ایک محب عزیز کی بات نے نشتر کا کام کیا ' اور کسطرح ایک لفظ نے دشمن کا دل صاف کر دیا ؟ اور پھر ذرا سی دیر میں دشمن دوست ' اور دوست دشمن ہوگیا ؟

یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ الفاظ کا اثر وقت کے ساتھہ ختم ہوجاتا ہے ' نہیں ' بلکہ وقت کے گذر جانے اور مہینوں ' سالوں اور صدیوں کے بعد بھی دیکھا گیا ہے کہ امتداد زمانہ نے شراب تاثیر کو اور تیز کردیا ہے اور الفاظ اپنے اندر وہی کھٹک ' وہی اثر ' وہی درد ' اور وہی طپش رکھتے ہوے نظر آئے ہیں - اعمال انسانی پر انکی حکومت برقرار رہی ہے اور اکثر بزرگان دین و قوم اور کبار خاندان و قبیلہ کے اقوال نے اس پیکر معصیت و عصیاں یعنے انسان کو برے کاموں سے بچایا ہے اور ہر موقعہ پر سامنے آکر ایک قاہر و جابر مانع کا کام دیا ہے !

انسان کا دل کچھہ عجیب طلسم زار تاثیر و تاثر ہے - کبھی اس سینۂ نازک میں ہوا کی ٹھیس سے بال پڑ جاتا ہے ' اور کبھی اس آئینہ عجیب کا غلیظ و دیرینہ زنگ آن واحد میں دور ہو جاتا ہے -

مگر ایسا کیوں ہے ؟

ماہرین علم النفس جانتے ہیں کہ لفظ میں کیا تاثیر ہے ' لبوں کی حرکت میں کیسا سحر ہے ' اور زبان کو دل کے اندر کیسا کچھہ دخل عظیم حاصل ہے ؟ اس رسالے کا مقصد وحید ' اسی مسئلہ کی علم النفس کی روشنی میں تعلیل ' چند اہم نتائج علمیہ کا انتزاع ' اور فن مکالمۃ کی سرسری تدوین ہے -

پس سب سے پہلے ہم " فن مکالمۃ " کی تعریف کیطرف رجوع ہوتے ہیں کہ " فن مکالمۃ کہتے کسکو ہیں ؟ " لیکن اس سوال میں کہ " فن مکالمت " سے کیا مراد ہے ؟ در اصل دو سوال پوشیدہ ہیں ' یا یوں کہیے کہ یہ سوال دو سوالوں سے مرکب ہے - پہلا سوال یہ ہے کہ " فن " کیا چیز ہے ؟ اور دوسرا یہ کہ " مکالمۃ کیا شے ہے " ؟

" علم " و " فن " کی بحث و تفریق ' علم منطق کا ابتدائی مبحث ہے - اکثر رسائل اسی بحث سے شروع کیے جاتے ہیں ' اور عجیب عجیب موشگافیاں کیجاتی ہیں ' مگر " علم " و " فن " کا مسئلہ ارباب منطق کے ہاتھہ میں جاکر ' نہایت خشک اور غیر دلچسپ بحث بنجاتا ہے - برخلاف اسکے ہمارا قلم " فن مکالمۃ " کے مباحث دلچسپ و مفید لکھنے کے لئے مضطرب ہے - لیکن کیا کریں کہ قارئین کرام کو ان مباحث سے فائدۂ تام حاصل نہوگا - تاوقتیکہ مسئلہ " علم " و " فن " پر ایک گونہ انہیں عبور حاصل نہو جاے کہ یہی فن مکالمۃ کا اساس اولین و بنیاد مباحث ہے -

پس ہم اس مسئلۂ اہم کے طرف خاص طور پر متوجہ ہوتے ہیں کہ اگر عمارت کا سنگ و بنیاد ہی درست و راست نہیں تو نقش و نگار کی خوبی و حسن کو ایکو کوئی کیا کریگا ؟ حسن فضول و مفاد مجرد ' دونوں فن نفیس کی نظر میں قبیح و قبیح تر ہیں - کمال ہر صنعت حسن و افادہ ' دونوں کے انضمام پر منحصر ہے ' اور کمال ہر کار ' حسن آرائی و کارمندی ' دونوں کی آمیزش لطیف کا نام ہے - دیکھو ' چشم و ابرو کی یکجائی کا کیا اشارہ ہے ؟ آنکھہ جو کہ بذات خود ایک آلۂ مفید ہے ' محراب ابرو کے بغیر ایک روزن دیوار سے زیادہ نہیں ' اور ابرو جو اپنی جگہ پر مظہر حسن و جلوہ گاہ جمال مجرد ہے ' آنکھہ کے بغیر ایک دیوار شکستہ کی محراب کے سوا اور کیا ہے ؟

بہوں پاس آنکھہ قبلہ حاجات چاہئے

سب سے پہلے ہم " علم " اور " فن " کے متعلق ایک تمہید مختصر پیش کرینگے ' جو یوں بھی بجاے خود نفع و دلچسپی سے خالی نہوگی - اسکے بعد " مکالمۃ " کے مباحث کی طرف متوجہ ہونگے اور وہ طریقے بتائے جائینگے ' جن پر عمل کرنے سے انسان اپنی زبان سے ایک عالم کو تسخیر کر لے سکتا ہے ' اور ساری دنیا کو اپنی مٹھی میں لیلے سکتا ہے کہ جسطرف چاہے اسے پھیر دے !!

(علم و فن)

علم عبارت ہے مجموعۂ کلیات و مجردات و نظریات سے - وہ مظاہر فطرت کی توضیح و تشریح کرتا اور موجودات عالم کے وجود و ظہور کے شرایط و قوانین بتلاتا ہے - علم اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ کسی شے کے وجود پذیر ہونیکے کیا اسباب ہیں ' کسی چیز کے معرض شہود میں آنیکے کیا علل ہیں ' اور مناظر و مظاہر کائنات کے بواعث تخلیق کیا کیا ہیں ' اور نیز کیا طریق وقوع ہے ؟ علم بتلاتا ہے کہ کیوں سمندر سے ابخرات اٹھے ' کسطرح بادل بنے ' کیوں پہاڑوں سے ٹکرا کر برسے ' ہوا نے کسطرح ہاتھوں ہاتھہ انکو ہر جگہہ پہونچایا ' کسطرح برگ خشک لب کو سیراب کیا ' مرجھاے ہوئے پودے سرسبز و شاداب ہوگئے ' اور سوکھی کھیتیوں کو ہرا بھرا کر دیا ؟ علم ہی ہے جو اس مشاطۂ اعجاز کار سے تعارف کراتا ہے ' جسکے ہاتھوں شاید فطرت کے افزائش حسن و جمال کا کام انجام پاتا ہے ' جسکا دست آرائشگر عروس ہستی کی چہرہ پردازی و حسن افروزی کا آلۂ وحید ہے ' جسکی انگلیاں معشوق قدرت کے بالوں کا شانۂ حسن افزا ہیں - جس سے کائنات عالم کے شباب حسن کا نکھار قائم و برقرار رہتا ہے : ربنا ما خلقت ہذا باطلا !!

غرضکہ علم کا موضوع بحث ' موجودات ہستی کے درمیان جو علاقہ ہاے سببیت وجود گزیں ہیں ' انکا اکتشاف اور مظاہر فطرت کے انداز ظہور کی تعین و تحدید ہے اور بس -

برخلاف اسکے " فن " نام ہے ان اصول و ہدایات کے مجموعہ کا ' جو کسی علم کی نظریات پر مبنی ہوتے ہیں اور اسطرح اس علم میں ثابت و مبرہن ہوکر ' شمع راہ عمل ' اور رہنمائے بصیرت و عبرت ہوتے ہیں ' یعنی " فن " کو ان اصول و قوانین کی حقیقت و ماہیت سے کچھہ بحث نہیں ہوتی اسلیے کہ یہ تو علم کا موضوع خاص ہے - فن کا کام ' محض ان اصول متحققہ و قوانین مکتشفہ کو عمل کے سانچے میں ڈھالنا ' اور انسے استفادہ حاصل کرنا ہے - علوم نظریات و کلیات کا اثبات اور حقائق و مظاہر فطرت کا انکشاف

ان سلطنتوں میں جو جہاز بنتے هیں ان میں ۲۰ - ۲۰ بلکه ان سے بھی زیادہ توپیں هوتی هیں' جن میں سے هر ایک کا قطر ۵ - ۱۳ - ۶ - انچ کا هوتا هے -

" رشادیه " کی ترتیب و تنظیم اور سلاح بندی ایک کمیٹی کی زیر مراقبه هوئی هے جسکے رئیس کمانڈر حقی بک تھے -

لندن کے سفیر عثمانی توفیق پاشا نے اپنی تقریر میں رشادیه کی تقریب کرتے هوے فرمایا :

" رشادیه امید هے که ملک و حکومت کی حفاظت و حمایت نہایت شجاعت و بہادری سے کرے گا اور کسب سعادت و ترقی راہ میں آگے بڑھتا رهے گا "

آگے چلکر سفیر موصوف نے کہا :

" دولت عثمانیه کی آرزو صرف یه هے که وہ سکون و امن کے ساتھه دنیا میں باقی اور اپنی وسیع حدود فرمانروائی کی ادبی و مادی ترقی میں کوشاں اور جانفشاں رهے' اور اس فوز و کامیابی کے حصول میں دولت عثمانیه حکومت برطانیه کی اعانت پر اعتماد کرتی هے "

(سر وینسنٹ للارڈ) کارخانهٔ (ویکارز) کے ایک منیجر نے سفیر موصوف کے جواب میں ایک فصیح تقریر کی جسکے آخری فقرے یه تھے :

" رشادیه کی حسن قسمت و نیک فال هونے کی سب سے بڑی علامت یه هے که وہ عین عید کے روز پانی میں اتارا گیا' جو مسلمانوں کے نزدیک سب سے زیادہ مبارک دن هے "

سابق متولی مسجد کانپور

گذارش هے که جناب کو بخوبی معلوم هوگیا هوگا که میں مسجد مچھلی بازار کے معامله میں بے قصور هوں - میرے خلاف جو مضمون جناب کو کانپور سے گئے وہ غلط تھے - لہذا قبل بھی عرض کرچکا هوں - اب بھی گذارش هے که اگر آپ مناسب سمجھیں تو تردید شایع فرمادیں - ورنه خیر جو راے اقدس هو - میں هر طرح پر خوش هوں - مگر یهه ضرور عرض کرونگا که خدا شاهد هے - میں نے کوئی منظوری زبانی یا تحریری کسی حاکم کو نہیں دی - فقط -

(فدوی کریم احمد - بساطی بازار کانپور)

(الهلال)

فقیر نے کانپور میں دو تین مرتبه آپسے زبانی کہدیا تھا که مجھے اس بارے میں کوئی خاص کاوش تو هے نہیں - ایک دینی معامله تھا - آپکے خلاف سرکاری و غیر سرکاری معلومات پہنچیں تو بے اختیار قلم سے مخالفانه خیالات ظاهر هوگئے - الحب فی الله و البغض فی الله اصل و اساس ایمان هے - هر شخص کا معامله الله کے ساتھه هے - وہ نیتوں کا علیم هے - اگر واقعی آپ بے قصور هیں تو اس سے زیادہ اور خوشی کی کیا بات هوسکتی هے ؟ الله تعالی هم سب کو توفیق دے که صبر و ثبات کے ساتھه راہ اسلام پرستی پر قائم رهیں -

ایک اقتصادی تجویز

(ایک خاتون غیور و ملت پرست کے قلم سے)

مجلس خدام کعبه کے قیام پر تمام مسلمانوں کو اسکا خیر مقدم کرنا چاهیے - میں نے سرمایه مجلس کے مصارف کو بغور پڑھا لیکن ذیل کے خیالات نے جو هر وقت میرے لیے کاهش جان هیں' بے اختیار مجبور کیا که جو تجویز عقل ناقص میں آئی هے' اسکی طرف ارکان مجلس خدام کو ضرور توجهه دلاؤں -

جب جنگ طرابلس و اٹلی شروع هوئی تو برادران اسلام اپنے مظلوم بھائی بہنوں کے مصائب سے بیتاب هوگئے اور اطالوی مال کو بائیکاٹ کردیا - لیکن چند هی دنوں کے بعد وہ بیتابی ایسی غائب هو رهوگئی' جیسے کسی کی انگلی میں چوٹ لگ جاے اور وہ کچھه اضطراب کے بعد اسے بھول جاے - اگرچه بفضل خدا جنگ بلقان نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام مسلمانوں کے دلوں میں پھر غیرت قومی کی ایک لہر سی پیدا کردی' لیکن افسوس' جتنی کوشش هم نے اطالی ثروت کو اقتصادی نقصان پہونچانے کی کی تھی' اسکے عشر عشیر سعی بھی ان طاقتوں کی اشیاء تجارت کو (جو اس شرمناک اسلامی خون ریزی کی موجب تھیں) بائیکاٹ کرنے کے لیے نہیں کی' اور کسیکو اتنا بھی احساس نہوا -

حقیقت یه هے که لوگ مجبور بھی هیں - کریں تو کیا کریں ؟ جو چیزیں ملتی هیں وہ سب یورپ کی مصنوعات هیں' اور اس طرح اهل یورپ همارا خون طرح طرح سے چوس رهے هیں لیکن اب تو خون بھی باقی نہیں رها -

حقیقت یه هے که هم اپنی تلوار سے خود هی اپنا گلا کاٹ رهے هیں اور دشمنوں پر اپنی خونریزی کا الزام قائم کرتے هیں - کیا یه تلوار ان کے هاتھه میں خود هم نے' ان کی تجارت کو ترقی دیکر نہیں دیدی هے ؟

اب ذرا غور فرمایئے که ادھر تو هم جنگ بلقان کے مجروحین کے لیے چند روپے بقهر و اکراہ چندے میں دیتے هیں اور ادھر اهل یورپ هم سے بصد فریب لاکھوں روپے روزانه وصول کرتے هیں - هندوستان میں مسلمانوں کی تعداد سات کروڑ بتائی جاتی هے - ان میں بہت سے رؤسا و امرا هیں جو روزانه سیکڑوں روپے کا مال خریدتے هیں' اور جو غریب و مفلس هیں' وہ بھی کم از کم یورپ کی چند چیزیں تو ضرور خریدتے هیں - اور یه تمام چیزیں یورپ کی مصنوعات تجارتی هوتی هیں - اس سے آپ لوگ خیال فرماسکتے هیں که هم کسقدر روپیه روزانه دشمن کی نذر کرتے هیں' اور یه وهی همارا روپیه هے جس سے همارے ملکوں پر گوله باری کی جاتی هے اور همارے بھائیوں کی جانیں تلف کیجاتی هیں - اسی کی بدولت آج هم اپنی سلطنتوں کو غارت کر بیٹھے اور نوبت بایں جا رسید که خانهٔ کعبه بھی معرض خطر میں هے -

عزت بھولنی نہ چاہیے تھی، جسکے خوف سے متاثر ہوکر سر اڈورڈ گرے نے ایام گذشتہ میں دولت عثمانیہ کو یہ نصیحت کی تھی :

" ادرنہ کی حوالگی میں دولۃ علیہ اب تاخیر نہ کرے، ورنہ ممکن ہے کہ روس ایشیائی صوبوں کی طرف پیش قدمی کردے گا "

اس وقت عثمانی رجال سیاست اڈورڈ گرے کی روسیوں کے ساتھ قلبی میلان و انعطاف سے نا واقف نہ تھے، اور نہ اس پر اسرار نصیحت کی اس حقیقت سے نا آشنا تھے کہ اس سے جتنی ترکوں کے ساتھ خیر اندیشی ظاہر ہوتی ہے، اوس سے کہیں زیادہ سلافی اقوام کے ساتھ ہمدردی و طرفداری ظاہر ہوتی ہے، اور یہ روس کے مصالح کا عین مقتضی ہے -

یہ نا معلوم امر نہیں ہے کہ ادرنہ یورپ میں ایک مستحکم اور قلعہ دار شہر ہے - اسلیے ظاہر ہے کہ انگلستان کیلیے اوسکی حفاظت کوئی اہم چیز نہیں، اور اسی لیے معاہدۂ قبرص میں یورپین عثمانی صوبوں کے اندر اصلاحات و نظمیات کی دفعہ نہیں بڑھائی گئی پس یہ بالکل صاف ہوگیا کہ سر اڈ ورڈ گرے نے جن ہمدردانہ الفاظ سے ترکوں کو خطاب کیا، اون کا مقصود یہی تھا کہ ترک ادرنہ چھوڑ کر خط اینوس و میڈیا تک ہٹ آئیں اور حق ہے کہ ترک سر اڈ ورڈ گرے پر یہ الزام قائم کریں کہ وہ بھی یورپ کے اوس طریق سیاست میں شریک ہیں جس کا مقصود عثمانی صوبوں کی غارتگری ہے - اس کا کیا مطلب ہے کہ ایک حریف کو تو آگے بڑھایا جائے، اور دوسرا ترکوں سے خطاب کرے کہ مقابلہ کی حاجت نہیں، تم یہاں اور پیچھے ہٹ آؤ، جیسا کہ طرابلس میں آخر ہوچکا ہے ؟

سر اڈورڈ گرے کے ان چند مختصر فقروں سے بظاہر ترکوں کو کوئی نقصان نہیں ہوا، لیکن حقیقت میں اونکو متعدد نقصانات پہونچائے گئے - سلافی اقوام کی اسکے ذریعہ تشجیع کی گئی کہ تم نہ ڈرو، روسی اور انگریز تمہارے ساتھ ہیں، اور ترکوں کو ایشیا کی حفاظت کے لیے ادرنہ سے فوج کا ایک ٹکڑا ایشیا میں منتقل کردینا پڑا -

بظاہر حالات معلوم ہوتا ہے کہ آپ معاہدۂ قبرص کو نا قابل التفات اور گویا معدوم سمجھتے ہیں، لیکن مجھے شک ہے کہ وزارت خارجیہ آپ سے متفق نہ ہوگی، کیونکہ سر اڈورڈ گرے نے گذشتہ سال نہایت صریح الفاظ میں اٹلی کے قبضۂ جزائر رودس کے وقت اس کا حوالہ دیا تھا، گو وہ ترکوں کے لئے مفید نہ تھا - وزارت خارجیہ نے کہا تھا کہ " انگلستان نے روس سے عثمانی ایشیا کی محافظت کا عہد کیا ہے، نہ کہ تمام دول عالم سے "

ان وجوہ سے میں اوس وقت تک، جب تک کہ انگلستان قبرص پر قابض ہے، اس امر کیلیے اوسے مجبور پاتا ہوں کہ وہ روسیوں سے ایشیائے عثمانی کی حفاظت کرے .... "

میں آج بغرض دیکھنے مسجد مچھلی بازار کانپور کے آیا - مجھے چند معزز دوستوں سے معلوم ہوا کہ میری نسبت یہ غلط فہمی عام ہو رہی ہے کہ میں نے کوئی فتوی اپنا مہری یا دستخطی بحضور ہز آنر بالقابہ پیش کیا ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ منہدمہ حصہ مچھلی بازار کانپور کا جزو مسجد نہیں ہے حالانکہ یہ افواہ محض غلط ہے میں نے کوئی فتوی یا کوئی تحریر مسجد مذکور کے متعلق نہ لکھی ہے اور نہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کو دی ہے - نہ کوئی گفتگو اسکے متعلق ہز آنر یا کسی دوسرے حاکم سے کی ہے - لہذا آپ میری دستخطی تحریر ہذا اپنے معزز اخبار میں شائع فرما کر مجھکو قوم کی بد گمانی سے بری فرمائیے فقط -

دستخط فقیر محمد ابو الخیر غازی پوری ۸ - اکتوبر ۱۹۱۳

عالم اسلامی

رشادیہ

عثمانی زرہ پوش جہاز

حمیدیہ کے بعد، جسکی تاریخ بنا سنہ ۱۸۸۰ ہے، ۳ - ستمبر سنہ ۱۹۱۳ - پہلا موقع ہے جب حکومت عثمانیہ ایک زرہ پوش جنگی جہاز کی مالک ہوئی ہے -

سلطان کے نام سے اس جدید مدرعہ (آہنی جنگی جہاز) کا نام " رشادیہ " رکھا گیا ہے - رشادیہ کی طیاری کے لیے مئی سنہ ۱۹۱۱ ع میں انگلستان کے کارخانہ (ویکا رز و بارو) کو حکم دیا گیا، اور اسکے تین مہینے بعد دولت علیہ اور کارخانہ داروں کا باہمی معاہدہ طے ہوا - ۶ - دسمبر سنہ ۱۹۱۱ ع رشادیہ کی طیاری کا روز افتتاح، اور ۳ - ستمبر سنہ ۱۹۱۳ تاریخ تکمیل ہے -

رشادیہ تاریخ مذکور سے بہت پہلے طیار ہوچکا تھا، لیکن اس اثنا میں دولت علیہ جن حوادث و انقلابات میں مبتلا رہی، نیز وقتاً فوقتاً مدرعۂ مذکورہ میں جن نئی نئی اصلاحات و اضافات کی فرمائشیں ہوتی رہیں، ان کی بنا پر کام بدیر ختم ہوا، لیکن تاخیر کا نتیجہ بہت بہتر ہوا -

رشادیہ کا طرز بنا اوس جدید انگریزی جہاز کی طرز کا ہے، جسکا نام " جارج پنجم " ہے - رشادیہ وزن، قوت آلات، سرعت سیر، استحکام و سلاح بندی اور اپنی بڑی بڑی توپوں کے لحاظ سے بالکل " جارج " کے مساوی و مقابل ہے - بلکہ " رشادیہ " کی سکنڈ باٹری قوت و شدت میں " جارج " سے کہیں زیادہ مضبوط و مستحکم ہے -

" رشادیہ " کا بار ۲۳ - ہزار ٹن، طول ۵۲۵ - فیٹ، عرض ۹۱ - فیٹ، عمق ۲۸ - فیٹ ہے، اور اوسکے انجن کی طاقت ۳۱ - ہزار گھوڑوں کے برابر ہے - اسکی متوسط رفتار ۲۱ - میل ہے، اور سطح فوقانی ۱۲ - انچ کی فولادی چادر سے چھپی ہے - اس میں چار فوقانی طبقے ہیں جو ۱۲، ۹، ۸، اور ۶ - انچ کی مختلف الضخامۃ چادروں میں لپٹے ہوے ہیں - سب سے آخری اور داخلی طبقہ جو بالکل سطح آب کے برابر ہے، نہایت محفوظ و محکم ہے -

سلاح بندی کے لحاظ سے " رشادیہ " تمام انگریزی جہازوں سے ممتاز ہے - اسکی پہلی باٹری جو دس توپوں سے مرکب ہے اور جن میں سے ہر ایک کا قطر ۵ - ۱۳ - انچ ہے جہاز " جارج " سے مشابہ ہے - اسی طرح دوسری اور چوتھی صف کی توپیں بھی بالکل " جارج " کی طرح ہیں - چوتھی صف کی توپوں میں سے جہاز کے مقدم و موخر حصہ میں بغرض حفاظت چار حرکت کرنے والی توپیں بھی موجود ہیں - دوسری باٹری ۱۶ - توپوں سے مرکب ہے - ہر توپ کا قطر انچ ہے، نیز بالکل محفوظ اور سامنے سے کھلی ہوئی ہیں - ضرورت کے موقع پر آٹھ توپیں داہنے بائیں، اور چھ چھ آگے پیچھے چلائی جا سکتی ہیں - طرز " جارج " کے اور جہاز جو موجود ہیں، ان کی دوسری باٹری میں چھ چھ توپیں ہیں جن میں سے ہر ایک کا قطر صرف ۱۴ - انچ ہے -

" رشادیہ " بحریۂ عثمانیہ کی ترقی کا دوسرا زینہ ہے اگر ہم " حمیدیہ " کو پہلا زینہ سمجھیں - البتہ یہ بھی جو کچھ ہوا، امریکا، فرانس، روس، اور اٹلی کی قوت بحریہ کے مقابلہ میں، ہیچ ہے -

مراسلۂ و مناظرہ

چند اور نئے الفاظ ! !

" اکاذیب " اور " شرمناک "

بسلسلۂ حظ و کرب

از مسٹر عبد الماجد بی - اے - لکھنؤ

۱۷ - ستمبر کے الہلال میں صفحہ ۲۲۱ سے لیکر صفحہ ۲۲۳ - تک انشا پردازی و خطابت کے پردہ میں جن بیہم " مغالطات " کا طومار یکجا کردیا گیا ہے ' انکی داد " منطق " کے طلبا دینگے ! میں اگر انکی " پردہ دری " کرنا چاہوں بھی ' تو شاید اپنے دوسرے مشاغل کو کافی صدمہ پہنچائے بغیر نہیں کرسکتا - البتہ اُن متعدد " بیباکانہ اکاذیب " میں سے ' جو اس مضمون کی زیب و زینت کا باعث ہورہے ہیں ' ایک بات کا صاف کردینا میں ہر حال میں ضروری سمجھتا ہوں - یہ قطعاً غلط ہے ' کہ میں اس معاملہ میں " واقف کاروں " سے مشورہ طلب کرلینے ' یا انکے مشوروں کے تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہوں ' میں خود ' بلا الہلال کے دربار سے کوئی ہدایت پائے ہوے ' ملک کے اُن متعدد تعلیم یافتہ حضرات سے مشورہ طلب کر چکا ہوں ' جو میرے نزدیک مشورہ دینے کے اہل ' یا بہ قول آپکے ' " واقف کار " ہیں - میں نے اس مسئلہ میں مشورہ حاصل کیا ہے مسٹر سید کرامت حسین (سابق جج (ہائی کورٹ) سے جو علوم عربیہ میں کمال رکھنے کے علاوہ فلسفۂ جدید (خصوصاً فلسفۂ اسپنسر) کے بھی عالم ہیں - میں نے استفادہ کیا ہے ' مولانا حمید الدین بی - اے (پروفیسر میور کالج الہ آباد) سے جنکی جامعیت علوم مغربیہ و مشرقیہ سے شاید آپکو بھی انکار کی جرأت نہ ہو - میں نے استشارہ کیا ہے مولوی عبد الحق بی - اے (صدر مہتمم تعلیمات حیدر آباد) سے ' جو علاوہ علوم مغربی کے واقفیت کے عربی میں بھی کافی دستگاہ رکھتے ہیں ' میں نے مشورہ حاصل کیا ہے خان بہادر میر اکبر حسین (الہ آبادی) سے ' جو علاوہ اردو زبان میں سند (Authority) ہونے کے فلسفہ جدید کا خاصہ مذاق رکھتے ہیں - اور میں نے مشورہ طلب کیا ہے اپنے شہر کے پروفیسر مرزا محمد ہادی بی - اے (کرسچن کالج) سے جو علوم قدیمہ و جدیدہ دونوں میں مشہور قابلیت رکھتے ہیں - حضرات موصوف کے علاوہ میں نے اور بھی اُن متعدد تعلیم یافتہ لوگوں سے استصواب راے کیا ہے ' جنکی علمی و ادبی قابلیت کی شہرت ابھی غالباً اُس فضا میں نہیں پہنچی ہے ' جس میں الہلال کا نشو و نما ہورہا ہے -

اور پھر میں نے بعض اُن سنجیدہ مذاق اصحاب سے بھی تبادلۂ خیالات میں کبھی تامل نہیں کیا ' جو چند دنوں سے آپکے اسٹاف میں ہیں - بعض حضرات سے ان مسائل پر کئی کئی گھنٹہ گفتگو رہی ہے - میرے لایق دوست مولوی سید سلیمان نے جس محنت سے وضع اصطلاحات علمیہ پر ایک تحریر شایع فرمائی ہے ' نیز میرے ایک دوسرے درست (" خدا بندہ " از جونپور) نے اسی مسئلہ لذت و الم پر مضمون تحریر فرمایا تھا ' میں اسکا اعتراف کرتا ہوں -

ہاں یہ جرم مجھہ سے بلا شبہ سرزد ہوا ہے (اور شاید آپکے ضابطۂ تعزیرات میں یہ جرم ناقابل معافی ہو) کہ میں نے اُس شخص سے دستگیری کی التجا نہیں کی ' جس نے گو اپنی خطیبانہ سحر بیانیوں سے ایک بہت بڑی جماعت کو مرعوب و مسحور کر رکھا ہے ' مگر جسکے " خالص کمالات علمی " کا ثبوت مجھے ابتک باوجود " سعی و تلاش " کے نہیں مل سکا ہے -

رہا آپکا یہ دعوی ' کہ عربی میں فلسفہ کی بہتر سے بہتر اصطلاحات موجود ہیں بہ شرطیکہ تلاش کی جائیں ' تو اسکے متعلق میں نے اپنے پچھلے خط میں جو سوال کیا تھا ' وہ بدستور قائم ہے - مجھے بتلائیے کہ میں سایکالوجی ' ایپسٹما لوجی ' ایتھکس ' (اپنے جدید معنے میں) اور منطق استقراء کی مصطلحات کس کتبخانہ میں تلاش کروں ؟ کس کتاب میں ڈھونڈھوں ؟ مصر کے نامور فضلا ' مشہور مستشرقین یورپ ' اور خود ہندوستان کے مستند ترین فضلا (مثلاً شمس العلما مولانا شبلی نعمانی) تو اپنی لا علمی کا اظہار کرتے ہیں ' لیکن الہلال کو اپنے دعوے پر اصرار ہے ' اور چونکہ یہ دعوی الہلال نے کیا ہے ' اسلیے کسی دلیل کی بھی حاجت نہیں ' محض اسکا اعادہ و تکرار کافی ہے - لیکن یاد رکھیے کہ یہ خطیبانہ حربے ' عوام فریب تقریروں و تحریروں میں خواہ کتنے ہی کارگر ہوتے ہوں ' لیکن علمی مباحث میں انکا استعمال قطعاً بے محل و غیر موثر ہونے کے ساتھہ " بیحد شرمناک " ہے - سیاست اور مذہب مدت سے آپکی تیغ خطابیات کے زخم خوردہ ہورہے ہیں ' اب مہربانی کرکے علمی مسایل کی جان پر تو رحم فرمائیے -

الہلال :

سخت شرماے وہ ' اتنا نہ سمجھتا تھا انہیں
چھیڑنا تھا تو کوئی شکوۂ بیجا کرتا !

اب تک تو صرف " حظ و کرب " کے متعلق بحث تھی ' لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ آپکی لغات و مصطلحات جدیدہ و مخترعہ میں اور چند الفاظ و اصطلاحات کا بھی اضافہ ہوگیا ہے - اگر وضع و اختراع کی رفتار ایسی ہی تیز رہی تو مجھے ہمت ہاردینے کا علانیہ اعتراف ہے :

بیا کہ ما سپر انداختیم اگر جنگ ست !

اب تک تو صرف یہی مصیبت تھی کہ آپ " حظ و کرب " کا مطلب وہ نہیں سمجھتے جو سمجھنا چاہیے ' لیکن یہ تو بڑی مصیبت ہوئی کہ اب مغالطات ' منطق ' پردہ دری ' بیباکانہ اکاذیب ' کمالات علمیہ ' اور بے حد شرمناک کے متعلق بھی مجھے خوف پیدا ہوگیا ہے کہ آپ انکے معانی سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ اِن الفاظ کو کن موقعوں پر بولنا چاہیے ؟ میں نے اسی لیے آپکی تحریر میں اسطرح کے الفاظ کو ان ورقتہ کاما سے ممتاز کر دیا ہے -

اگر میں چاہوں تو بغیر " اپنے مشاغل کو صدمہ پہنچاے " اِن الفاظ کے معانی بھی عرض کرسکتا ہوں جو افسوس ہے کہ مثل " حظ و کرب " کے آپ کو معلوم نہیں - لیکن چونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ غصہ میں آگئے ہیں ' اور آدمی غصہ میں اکثر گالیوں پر اُتر ہی آتا ہے ' اسلیے آپکو معذور سمجھتا ہوں اور آپکے غصہ پر ہنستا ہوں - کاش آپکو یاد رہا ہو تا کہ مسائل علمیہ کا فیصلہ گالیوں اور محض ادعائی الزام سے نہیں ہوتا - (اکاذیب) اور (شرمناک) کے استعمال کیلیے محض ان دو لفظوں کو مثل حظ و کرب کے سن لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اُنکے مواقع استعمال کو بھی مثل " حظ و کرب " کے معلوم کرنا چاہیے -

اب سوال یہ ہے کہ یورپ کی ترقی کا راز اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث کیا ہے ؟

سبب یہ ہے کہ ہم محنت ' مزدوری ' اور تجارت کو ننگ و عار جانتے ' اور ملازمت کو باعث افتخار و امتیاز سمجھتے ہیں -

آپ اور قوموں پر نظر ڈالیے - ہر طرف تجارت کی گرم بازاری ہے - ہمیں اپنے ہندو بھائیوں کی ترقیے تجارت پر نہایت ہی مسرت ہوتی ہے کہ وہ بفضلہ تعالی ہم لوگوں جتنے غیر ملک کے محتاج نہیں - کپڑا بنتا ہے ' صابون تیار ہوتا ہے ' دیا سلائی بسکٹ تمام ضروری چیزیں طیار کرکے غیر ملکی مصنوعات سے مستغنی ہو سکتے ہیں' مگر حیف ہے مسلمانوں پر' جنہوں نے غلامی اور حلقہ بگوشی کے سوا اب تک کچھہ نہ جانا - تمام قومیں ترقی کے مدارج طے کرچکیں ' لیکن ہم جہاں سے چلے تھے' وہیں موجود ہیں :

شکست رنگ شباب و هنوز رعنائی
دراں دیار کہ زادی ' هنوز آنجائی

جب سے اٹلی کی جنگ شروع ہوئی ہے' میں نے بذات خود بیلیں ' فیتے' کنارہ' خرید نا بند کر دیا - بلکہ کپڑا اور عام چیزیں بھی بہت دیکھکر خرید تی ہوں - میں نے اپنی تمام بہنوں سے عہد لیئے ہیں اور بزرگوں سے استدعا کی ہے کہ وہ ہرگز کنارہ بیلیں نہ خریدیں اور جہانتک ممکن ہو ان اعداء اسلام ممالک کی اشیاء کی خریداری سے پرہیز کریں (جو ہمارے اسلامی ممالک کے درپے آزار ہیں) مجھے اپنی اس کوشش میں بفضل خدا بہت کامیابی ہوئی -

مجھسے ایسا سوال کیا جاتا ہے ' کہ کپڑا بھی تو یورپ ہی کا بنا ہوا ہوتا ہے - اسکا سوائے اسکے اور کیا جواب ہوسکتا ہے کہ جتنا ہم گناہ کم کریں بہتر ہے - یہ گناہ ہم بدرجہ مجبوری کرتے ہیں اور وہ اپنی زیبائش کے لیے ' اسکے متعلق میں رسالہ " خاتون " کے ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۲ کے پرچے میں ایک مفصل مضمون لکھہ چکی ہوں -

جسوقت کپڑا خریدا جاتا ہے تو دل دکھتا ہے کہ افسوس یہہ ہمارا روپیہ ہمارا ہی خون بہالیگا ' مگر کچھہ چارۂ کار نظر نہ آتا تھا ' الحمد للہ کہ انجمن خدام کعبہ قائم ہوگئی - یہہ انجمن نہ صرف ہمارے مصائب ہی کو دور کریگی بلکہ اگر چاہے تو تمام قوم میں ایک روح حیات پھونک دے سکتی ہے - یتیم خانوں کی حفاظت اور ترسیع ' جہازوں کی فراهمی' یہ وہ دو کام ہیں کہ اگر فضل خدا شامل حال ہے تو مسلمانوں کی زندگی میں ہو جائینگے -

لیکن پھر اسکا ایک پہلو تاریک بھی نظر آتا ہے اور وہ دیمک جو عرصہ سے مسلمانوں کو کہا رہا ہے ' کام کیے ہی جایگا ' یعنی غیر ملکی مصنوعات کی خریداری ' جسکی بدولت وہی گولہ بارود بنکر ہمارے لیے آئیگی - اگر ترکی کو آپ پانچ چار لاکھہ روپیہ سالانہ بھیجدیا کرینگے تو اس رقم قلیل سے خانہ کعبہ کی کیا حفاظت ہوسکتی ہے ؟

ان وجوہ سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ایک ثالث رقم سے جو حفاظت کعبہ کیلیے حکومت حافظ حرمین کو بھیجنے کی تجویز ہے' ایک کپڑے کا کارخانہ کھولا جائے ' اور اسکے منافع سے ایک مناسب رقم حفاظت کعبہ کیلیے جمع کی جائے ' یا بھیجی جائے' اور باقی کل منافع کارخانہ کی توسیع کیلیے اور رفتہ رفتہ کارخانوں کی تاسیس میں صرف ہو' اور ان ہندوستانی مصنوعات کیطرف بھی خاص توجہ کی جائے جن کے بنانے والے اگرچہ مسلمان ہوتے ہیں مگر ہمارے افلاس وکم مایگی کے باعث اغیار اس سے فائدے اٹھاتے ہیں - اگر انکو ترقی دیجائے' اور ان سے خود مسلمان فائدہ اٹھائیں تو اسلامی تجارت میں عجیب خوش حالی پیدا ہوجائے -

میں یہ ضرور کہونگی کہ اگر انجمن نے اسطرف توجہ نہ کی تو ان چندوں سے مسلمانوں کی ازدیاد غربت کے سوا کوئی اور فائدہ حاصل نہوگا - اگر کوئی خدمت و امداد کعبہ کا دعوی بھی کرے تو غلط ہے ' بلکہ وہ حقیقت میں دشمنوں کی خدمت و امداد کررہا ہے ' ایسا ہے وہ بجاے خادم و ناصر کعبہ ہونے کے ' دشمن و برباد کن کعبہ ہے -

دوسری تجویز یہ ہے کہ ترکی میں بھی انجمن خدام کعبہ کی شاخ قائم کیجائے اور انجمن کے بیت المال کا بھی یہی مصرف وہاں قرار دیا جائے -

حج کے موقعہ پر لاکھوں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے ' اگر ان کی کھالین جمع کی جائیں اور اس سے عرب میں چمڑے کے کارخانے قائم کیے جائیں تو وہاں کی ساختہ مصنوعات اسلامی دنیا میں نہایت فروغ بخش ثابت ہونگی - یقین ہے کہ ہمارے ترک و عرب بھائی عرب و ترکی میں اس مفید تجویز کو پسند کرینگے اور یہ نیک تجویز ترکوں ' عربوں ' اور ہندی مسلمانوں کے اس رشتۂ اخوت کو جو کبھی کبھی مشنوں کے جانے سے قائم کیا جاتا ہے ' زیادہ مستحکم و مضبوط کر دیگی - داعیہ

عاجزہ مکرم جہاں ' از شملہ

سیاہ نپولین

•

حریت دل ڈھونڈھتی ہے ' رنگ نہیں

" ڈبلن ریویو " میں مسٹر گریہم Graham نے توسینٹ (Toussaint) کے حالات شائع کئے ہیں - اس عجیب و غریب آدمی کو مضمون نگار نے " سیاہ نپولین " کے نام سے تعبیر کیا ہے -

مسٹر گریہم کہتے ہیں کہ یہ شخص سان ڈامنگو San Domingo میں بہ حالت غلامی سنہ ۱۷۴۳ ع میں پیدا ہوا تھا - پچاس برس تک جزائر غرب الہند میں زراعت کی مزدوری کرتا رہا مگر اس طویل زمانۂ غلامی میں اسکے دل سے آزادی کا خیال ایک لمحہ کے لیے بھی جدا نہ ہوا - یہ پاک چنگاری برابر اسکے سینے میں سلگتی رہی - بالاخر اس چنگاری نے اس روشن آتشیں میں آگ لگادی جو تمام امریکہ میں چھڑک دیا گیا تھا - آخر کو انٹیلس (Antilles) سے یہ آگ نمودار ہوکر تمام براعظم امریکہ میں بھڑک گئی' اور بالاخر اس میں اس ملک کی غلامی جلکر خاکستر ہوگئی -

اس نے اپنے ملک میں دائمی فتنۂ و فساد اور مصیبت و فلاکت کو دیکھا جسکی وجہ سے اس مظہر غیرت حق کو جوش آگیا اور اس نے انسان کو وہ حقوق دلائے جو اسکے ہم نوع انسانوں نے صرف اختلاف رنگ کی وجہ سے اس سے چھین لیے تھے' اور جس نے سیاہ انسانوں کو وحوش اور بہائم بنا رکھا تھا - اگرچہ اسکی کوششیں زیادہ روز تک سرسبز نہ رہنے پائیں - اور اسکے ملک کے غدار' اور نمکحرام گروہ نے ' جو غلامی کو حریت پر ترجیح دیتا تھا اور جو ہر جگہہ موجود ہے اور ترجیح دیتا ہے ' اسے گرفتار کرادیا' مگر تاہم اس همت کے بادشاہ نے کبھی نا امیدی اور خوف کو اپنے پاس آنے نہ دیا - اس نے اپنی بلند همتی اور اولوالعزمی سے تاریخ عالم میں کام کرنے اور کوشش کرنے کا ایک نیا باب کھول دیا ہے -

Toussaint توسینٹ کی صرف فوجی قابلیت نے اسے سیاہ نپولین کا خطاب خود اہل یورپ کے زبان سے دلایا ہے - جن کا وہ دشمن شدید تھا ' اور جس پر اسکو فخر تھا - (بقیہ بربد فرنگ)

البته اُن لوگوں کو شرمانا چاهیے جو آج چالیس سال سے علمي توقعات کا مرکز هیں ' جنهوں نے یورپ کي علمي زبانوں کي تحصیل کي هے ' اور جو فی الحقیقت خدمت علم انجام دینے کیلیے تمام ملک میں صرف ایک هي گروه هے - وه اگر اپنے علمي کمالات کا ثبوت دینے میں مقصر رهے هیں تو انکے لیے افسوس ناک هے - نه که میرے لیے -

اپنے " تلاش " کا بهي لفظ لکها هے که " با وجود سعي و تلاش ' علمي کمالات کا کوئي ثبوت نہیں ملا " لیکن یه تلاش ویسي هي تلاش تو نه تهي ' جیسي آپنے " حظ " کي تحقیق و جستجو میں حضرت غیاث اللغات اور علامه پامر کي رهنمائي میں کي تهي ؟ اگر ایسا هے تو پهر صورت حال دوسرے هي هوجاتي هے -

آخر میں آپسے پهر کہونگا که محض دوسرے کو ادعائي الزام دیدینے ' غصے میں آکر روٹهه جانے ' مخاطب کو جاهل کہدینے اور گالیوں کے دینے سے کسي بحث کا فیصله نہیں هوسکتا - آپ لکهنے پڑهنے کا کام کرنا چاهتے هیں تو اپني طبیعت کو بدلیے - اس مضمون کو آپنے غیظ و غضب کے عالم میں لکها هے ' اسلیے قابل معافي هے - لیکن ایک علمي مذاق رکهنے والے شخص کو اسدرجه غصه زیب نہیں دیتا - آپنے میري تحریر کے متعلق نہایت افسوس ناک طریقه سے بلا قصد غلط بیانیاں کي هیں - اگر میں چاهوں تو زیاده سخت الفاظ لغت میں مل سکتے هیں - لیکن پهر اس سے کیا حاصل ؟ بحث و مباحثه سے مقصود کسي لفظ کي تحقیق و صحت کا کشف هے نه که اور کچهه - میں نے اپني تمام تحریر میں کوئي لفظ سخت نہیں لکها اور بهتر تها که آپ اسکا جواب دیتے - جواب کي جگه آپنے جو طریقه اختیار کیا ' وه میرے لیے بہت مایوسي پیدا کرتا هے - تاهم میں هنستا هوں ' اور ایسي نا دانیوں کو هنسکر ٹالدینا هي بہتر هے -

رها مسئلۂ اصطلاحات علمیه ' تو اسکي یاد دهاني کي ضرورت نه تهي - میں خود اب اس بحث کو آخر تک پہنچاے بغیر کب چهوڑنے والا هوں خواه آپ اس سے بهي زیاده غصے میں آ آکر بگڑتے رهیں - میں لکهتا رهونگا ' تا آنکه اصطلاحات علمیه کا مسئله ایک حد تک صاف نه هو جاے -

میں بہت خوش هوں که گو آپنے اپنا مضمون بازار کے کسي چبوترے پر سے شروع کیا ' لیکن خاتمه ناصحانه انداز میں هوا هے - آپ نے محبت علم و عشق فن سے بیقرار هو کر نصیحت کي هے که " مذهب اور سیاست تو تیغ خطابیات سے زخمي هوچکے هیں ' اب علم پر رحم کیجیے "

الله الله ! آپ کو بهي مذهب کے زخمي هونے کا درد هے ! !

ایںکه مي بینم ' به بیداریست یا رب یا بخواب ؟

یه ایک نہایت مسرت انگیز خبر هے - تاهم مذهب و سیاست کي تو آپ چنداں فکر کریں نہیں - اُسکي تو آپ حضرات کي خدمات حیات افزا سے تلافي هو هي گئي هے اور هو رهیگي - رها علم ' تو الله اسکے زخموں کو اپکے دست مسیحائي سے مرهم پٹي مبارک کرے - البته اس تقسیم سے غریب " زبان " رهگئي تو کوئي مضائقه نہیں - " خوش قسمتي " سے فرهنگ آصفیه اور غیاث اللغات اپکي " میز " پر موجود هي هیں - خدا اس " خوش قسمتي " سے همیشه علم و ملت کو بہره ور اور شاد کام فرماے ! !

ایں دعا از من و از جمله جہاں آمین باد !

حیران هوں که " مذهب و سیاست " کا لفظ کس آساني سے اب لوگ بول اٹهتے هیں ! ویحسبونه هیناً وهو عند الله عظیم :

هر بو الهوس نے حسن پرستي شعار کي
اب آبروے شیوۂ اهل نظر گئي !

تاریخ حیات اسلامیه

الہلال اور پریس ایکٹ

حافظ صبور باش کـه درراه عاشقـي
هرکس که جاں نداد بجـاناں نمیرسـد

آخر کار جس شهید حریت کو اپني آزادي کا سچا ادعا تها ' جس مجنوں صداقت کے رگ رگ سے وارفتگي ٹپکتي تهي ' اسکے پاؤں میں بهي عارضي بیڑیاں پڑ هي گئیں !

الله الله ! جس محو توحید نے زمانه کا عیش حیات خود پر حرام کیا که گمراهان وادي عشق کي رهنمائي کرے ' جس شمع حریت نے گم کردگان راه مقصود اور سرگشتگان کوچۂ غفلت و ضلالت کے لیے اپني متاع زندگي تک نذر کردي ' تاکه ضیاء حق و صداقت سے ظلمت کدۂ ملت کو منور کردے - وه علم بر دار حرب الهي ' جو جاں بکف هم سرشاران غفلت کي نادانیوں پر بیچین هوکر آیا ' اور بیقرار هوکر مد هوشان بادۂ غلامي کے بازو جهنجهوڑے ' هم کو چونکایا ' پرانے درد محبت کو تازه کیا ' جسکو رقیبوں کي صحبت هوسناکي نے هم سے چهین لیا تها ' بهولے هوے عهد اسیري و پیماں وفا کیطرف اشاره کیا ' اور آه وه ' که هم نے اوسکو نادانوں کي طرح الزام فریب کاري دیا ' اور کیونکر ندیتے که کفار کا سحر شرارت پوري طرح کارگر هو چکا تها - لیکن اسپر بهي وه ملول نهوا ' بار بار غمخوارانه ' غمگسارانه ' اور شفقت فرمایانه شان تحمل سے نیم مضطرب آواز میں یہي سوال کرتا رها :

ز کـدام شهر آئي که بدوستـاں نه پرسي
مگر اندراں ولایت که توئي وفا نباشـد ؟

هاں اے استبداد پرستو ! آخر اسکے لئـے بهي وه دن آهي گیا که جرم عشق میں مبتلاے مشکلات هوا ' اور ابهي کیا هوا هے ؟

ازیں فزوں نتـواني بمن جفـا ' ورنـه
تو آں نئي ' که جفاے تواني و نکني

اے کافر نعمتـو ! یه کیـا شرف نفس هے که جس ذات گرامي نے اپني جان کو اسیر آلام و مصائب کیـا ' تاکه تمهیں اس صهباے حریت کے جام پلادے ' جس سے که وه خود بهي خود رفته تها ' آخر اُسي کو خود عاشق صفت بهي بننا پڑا که تم کو مانوس عشق بنا[illegible] ؟

[illegible] اسقدر بے پروائي اور بے توجہي ؟ یه کیا بعالم مستي هے که ایسے جاں نثار ملت کو دشمنوں کے حوالے کر دیا جاے ' جو نہیں چاهتے که تم میں حس بیداري پیدا هو اور جو تمهارے متاع درد کے یقیناً غارتگر هیں ؟ آه یه کیوں هے که تم خاموش هو ؟

الهلال ' یه پشیمان محبت ' آه اب کیوں نه مجبور کیا جاے که وه جنکي طرف بے انتها توقع اور امیـد سے ملتفت هوا تها ' وه اوس سے یوں دامن کش رهیں ! اسکے لیے سخت اذیت هے که تمکو تباه هوتا دیکهے اور ساکت رهے ' دیکهتا رهے که اغیار کا زهر رگ و پے میں ساري هو رها هے اور پهر خاموش رهے - کاش که اس فدا کار جانسوز کي قـدر کي گئي هوتي اور اس کو اعـدا کے حصـون سے محفوظ رکهنے کي کوشش کي گئي هوتي - نادانو ! کیا اتنا نہیں [illegible] که تمهارا حریف اگر آج قلعه کي پہلی منزل پر هے تو کل چوٹي

غصے میں آنکو کچھہ نہ رہا تن بدن کا ہوش
کیا لطف ہم نے شب کو اُتھاے عتاب میں!

اب آپ اور بگڑیں گے اور کہیں گے کہ مسائل علمیہ میں ایسے عاشقانہ شعروں کا پڑھنا " اکاذیب " ہے - " بہتان " ہے - " بے حد شرمناک " ہے - لیکن خیر ' " بیحد شرمناک " اقدامات تو پہلے ہی کرچکا ہوں ' اب کیا ہے کہ دو گھڑی کیلیے آپکے عشوہ طرازانہ غیظ و غضب سے جی بھی نہ بہلاؤں ؟

گالی سے کون خوش ہو مگر حسن اتفاق
جو تیری خو تھی ' وہ ہی مرا مدعا ہوا

البتہ یہ ضرور کہونگا کہ آپ کو تحریر و تالیف کا شوق ہے - آپ علمی مباحث میں مشغول رہنا چاہتے ہیں - بہتر ہے کہ طبیعت میں صبر و سکون پیدا کیجیے اور نکتہ چینی سے گھبرا نہ اتھیے - آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اصلاح و مذہب کے کاموں میں جس قدر سختی ضروری اور بعض حالتوں میں سخت سے سخت الفاظ کا استعمال تک بھی عین عدل و انصاف ہے ' اتنا ہی علمی مباحث میں اس سے احترازکرنا چاہیے - اپنی راے پر نہایت سختی سے قائم رہیے ' مخالف کا سخت سے سخت پیرایۂ نقد میں جواب دیجیے ' مگر دشنام آمیز الفاظ کا استعمال اور غلط الزام دہی کسی طرح جائز نہیں - ذرا سی بات پر بگڑ اتھنا ' اور مخاطب پر بغیر کسی ثبوت کے کذب و افترا اور اعمال سخریہ کا الزام لگانا ' لوگوں کی نظر میں آپکے وقار کو کھودیگا ' اور جن کاموں میں آپ رہنا چاہتے ہیں انکے لیے نہایت مضر ہوگا - سب سے زیادہ یہ کہ اسطرح کی طفلانہ برہمی آپکی اس حیثیت کو صدمہ پہنچا ئیگی ' جسکے آپ خواہشمند ہیں ' یعنی علمی زندگی کے اختیار کرنے میں حارج ہوگی - اور پھر ویسے بھی آپ جانتے ہیں کہ کسی راہ چلتے بھلے آدمی کو گالی دیدینا اس خیال سے ' کہ شریف آدمی ہے ماریگا نہیں ' کوئی اچھی بات نہیں ہے -

اگر میں آپ سے پوچھہ بیٹھوں کہ " اکاذیب ' بہتان ' بیحد شرمناک اور مغالطات " میری تحریرات میں سے نکالیے تو آپکے لیے کیسی مشکل ہو ؟

" بہتان " اور " شرمناک " کا یہ حال ہے کہ میں نے چند سطروں میں اپکو ابتداً توجہ دلائی اور مجبوراً ' کیونکہ مضمون کے عنوان میں تبدیلی نہیں کرسکتا تھا - اپنے اپنے وجوہ لکھے - میں نے اسکے متعلق پھر چند سطریں لکھیں - آپ کو چاہیے تھا کہ اسپر غور کرتے اور سمجھکر کچھہ کہتے ' لیکن آپ نے فرہنگ اصفیہ ' غیاث اللغات ' پامر ' ویکنس ' اور اسٹین گاس کی سندات کا پشتارہ اتھایا اور بلا تامل پتک دیا - اسپر میں نے دیکھا کہ اصل موضوع کے علاوہ چند در چند غلطیاں ایسی پیدا ہوگئی ہیں جنکی وجہ سے زبان اور وضع اصطلاحات و استناد و استشہاد کتب کی نسبت لوگوں کو سخت غلط فہمیاں ہونگی اور ایک فتنۂ لغویہ کا دروازہ کھل جائیگا - پس میں نے تفصیل سے اپنے خیالات ظاہر کیے - تاہم بحث سے پہلے آپکے شوق علمی کی تعریف کی - اپکو عام تعلیم یافتہ طبقہ کی چہل سالہ خیرہ ذوقی سے الگ پاتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں - اسکا اظہار کیا ' اور پورے مضمون میں کہیں بھی کوئی سخت لفظ یا " شرمناک " الزام آپ پر نہ لگایا کہ ایسے مباحث میں ان باتوں کا موقعہ ہی کیا تھا -

میں نے اول سے اخر تک اصولاً بحث کی اور پھر آخر میں دفعہ وار نتائج بحث پیش کردیے - اُن تمام دفعات میں سے ایک دفعہ کی نسبت بھی آپنے کچھہ نہیں لکھا اور نہ کوئی جواب دیا - اپکو " اپنے اشغال " کے مضروب و مجروح ہونے کا خوف ہے ' لیکن افسوس کہ آپ کو ایک کالم سے زیادہ لا حاصل دشنام دہی اور ادعائی الزام کی فرصت ملگئی ' مگر میرے سوالوں کے جواب دینے کا موقعہ نہ ملا ؟ میں نے استعمال اصطلاحات ' عام بول چال اور اصطلاحات علمیہ کے اختلاف ' الفاظ مہندہ و دخیلہ کی حقیقت ' غیاث الغات اور فرہنگ اصفیہ کے حوالے ' انگریزی لغات سے استشہاد ' اور متعدد امور کی نسبت جو کچھہ لکھا ' اسکا کیا علاج ہے کہ آپکو اسمیں صرف " اتہام " - " بیحد شرمناک " " مغالطات " اور " اکاذیب " ہی نظر آیا ؟ اور اسپر ستم جا نکاہ یہ کہ اپنے اشغال عظیمہ اور اعمال علمیہ کو ٹھیس لگنے کے خوف سے ثبوت و دلیل کی فرصت بھی نہیں !

کیا خوبیاں ہیں میرے . تغافل شعار میں !

" انشا پردازی " اور " خطابت " جس سے کام لینے کی اپنے اس تحریر میں نہایت غیر مخفی سعی کی ہے ' بار بار آپکی زبان پر آتا ہے - خطابت فن تقریر کو کہتے ہیں - غالباً خطابت کو آپ خطابیات کے معنوں میں بول گئے ہیں - اگر ایسا ہی ہے تو اسکے لیے بھی آپکو صبر و انتظار کے ساتھہ سمجھنےکی کوشش کرنی چاہیے - اگر آپ یا آپکے ساتھہ اور لوگ بھی اس نادانی میں مبتلا ہوں کہ مباحث علمیہ کے لیے ضروری ہے کہ انکا طرز تحریر قصداً نہایت روکھا پھیکا ' اور غیر انشا پردازانہ رکھا جاے - اگر ایسا نہیں ہے تو وہ کوئی علمی بحث ہی نہیں ' تو یہ نہایت سخت غلطی ہے - یہ ضرور ہے کہ علمی مباحث کو عام ادبیات سے مختلف ہونا چاہیے - لیکن اس اختلاف کی بنا طرز تحریر نہیں بلکہ مطالب کا اختلاف ہے -

یہ اسکی تفصیل کا موقعہ نہیں - لیکن حظ و کرب کے متعلق میری تحریر کوئی علم و فن کا مقالہ نہ تھا بلکہ آپکے مضمون پر ایک سرسری نقد تھا - اگر انشا پردازی سے آپکا مقصد یہ ہے کہ اس کی عبارت اچھی اور اسکے الفاظ اور جملے بلیغانہ تھے تو کوئی شخص آپکی اس تعریض کا مطلب نہ سمجھہ سکے گا کہ کسی مضمون کا خوش عبارت و بلیغ الفاظ ہونا اسکے پیش کردہ مطالب کے غلط ہونے کیلیے کیونکر مستلزم ہے ؟ اگر ایک شخص اپنے ہر طرح کے مطالب کو اچھی عبارت میں لکھہ سکتا ہے تو یہ اللہ کا ایک فضل ہے اور یقیناً خوشی کی بات ہے - پھر آپ اسکے لیے غمگیں کیوں ہیں ؟ کیا آپ کے جواب دینے کیلیے یہ بھی ایک شرط ہے کہ مضمون " غیر انشا پردازانہ ہو " ؟

آپ نے تمام مضمون میں صرف ایک ہی بات موضوع بحث کے متعلق لکھی ہے - یعنی یہ کہ اپنے اس بارے میں ارباب علم سے مشورہ کیا ہے - لیکن آپنے کچھہ نہیں بتلایا کہ کس بارے میں مشورہ کیا ہے ؟ لذت و الم کے غیر کافی ہونے میں یا حظ و کرب کی صحت میں ؟ تاہم اگر یہ سچ ہے کہ ان حضرات نے حظ و کرب کو صحیح بتلایا ہے تو مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہوسکتا کہ ان سب نے غلطی کی ہے ' جس طرح میں خود بھی اپنے خیال میں غلطی پر ہوسکتا ہوں - آپ کم از کم اس امر کو صاف کردیں کہ آپکا یہ استفتا کس سوال پر مشتمل تھا ؟ تاکہ اس سے جواب کا تعلق و مفہوم متعین ہوسکے -

آپنے بے فائدہ یہ لکھکر اپنی طبیعت کو خوش کرنا چاہا کہ میرے علمی کمالات کا کوئی ثبوت نہیں - بھائی ' معلوم نہیں کہ علم سے اپکا مقصود کیا ہے ؟ کہیں حظ و کرب اور اتہام و شرمناک کی طرح اس بارے میں بھی کوئی اختراع خاص نہو کیونکہ اب آپکے ہر لفظ کے متعلق شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں - خیر ' کچھہ بھی مقصود ہو ' لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپنے اپنے ترکش طنز و تشنیع کا سب سے زیادہ قیمتی تیر ایک ایسے نشانے کی فکر میں ضائع کیا ' جہاں اسکے صرف کی بالکل ضرورت نہ تھی - میں نے آجتک کبھی بھی یہ دعوا نہیں کیا کہ علم و فن کا میں ماہر ہوں -

ذیابیطس

خطرناک مرض ھے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ھو یا پیاس زیادہ لگتي ھو - منه کا ذایقه خراب رھتا ھو - رات کو کم خوابي ستاتي ھو - اعضاء شکني لاغري جسم - ضعف مثانه ھونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا ھوتي جاتي ھو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ھو - سر میں درد اور طبیعت میں غصه آجاتا ھو - تمام بدن میں یبوست کا غلبه رھتا ھو - ھاتھه پانوں میں خشکي اور جلن رھے ولد پر خشونت وغیرہ پیدا ھوجاے اور ٹھنڈے پاني کو جي ترسے - معدہ میں جلن معلوم ھو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ھو جائیں اعضاے رئیسه کمزور ھوجائیں ....

.... تو سمجھه لوکه مرض ذیابیطس ھے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ھوتي ھے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاھر ھوتے ھیں - ایسے لوگوں کا خاتمه علي العموم کاربنکل سے ھوتا ھے - دنبل پشت پر کبھي گردن میں پیدا ھوتا ھے - جب کسي کو کاربنکل ھو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ھونے کا خیال کرلینا چاھیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ھونہار قابل لوگ مرچکے ھیں -

مرض کي تشریح اور ماھیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبه کے فعل میں کچھه نه کچھه خرابي ضرور ھوتي ھے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي تفکرات شبانه روز کي محنت ھے بعض دفعه .... کثرت جماع کا باعث ھوتا ھے - صرف فرق یه ھے که اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ھوتي بلکه مثانه کے ریشه وغیرہ پاے جاتے ھیں - کبھي ابتداے عمر میں بھي شروع ھوتا ھے -

اگر آپ چاھتے ھیں که راج پھوڑا کاربنکل نه نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یه ھے که ھماري ان گولیوں کو کھاؤ - شیریني - چاول ترک کردو - ورنه اگر سستي کروگے تو پھر یه ردي درجه ذیابیطس میں اس وقت ظاھر ھوتا ھے جبکه تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ھیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کي پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ھیں جن کا علاج پھر نہیں ھوسکتا - یه گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي ھیں اور تمام عوارض کمي قواء اور جمله امراض ردیه سے محفوظ رکھتي ھیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ھوتا ھے که بوجه اخراج رطوبات جسم خشک ھوجاتا ھے - جس سے غذائیت کي ضرورت زیادہ پڑتي ھے - یه عرق چونکه زیادہ مقوي اور مولد خون ھے اسلیے بہت سہارا دیتا ھے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ھے -

حب دافع ذیابیطس

یه گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعه کے لئے بارھا تجربه ھوچکي ھیں اور صدھا مریض جو ایک گھنٹه میں کئي دفعه پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ھوگئے ھیں یه گولیاں صرف مرض کو ھي دور نہیں کرتیں بلکه انکے کھانے سے کئي ھوئي قوت باہ حاصل ھوتي ھے - انکھوں کو طاقت دیتي اور منه کا ذائقه درست رکھتي ھیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتي ھیں - سلسله بول - ضعف مثانه - نظام عصبي کا بگاڑ - اسہال دیرینه یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ھوں یا درد شروع ھوجاتا ھو یا رات کو نیند نه آتي و سب شکایت دور ھوجاتے ھیں -

قیمت في توله دس روپیه

میر محمد خاں - تالپُر والئي ریاست خیرپور سندھه — پیشاب کي کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبي صاحب کي گولیاں ذیابیطس نه کھاتا تو میري زندگي محال تھي -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چته ضلع اٹاوہ — آپ کي حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ھوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعه آتا ھے -

عبدالقادر خاں - محله غرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقي خاں صاحب کے بھائي کو ریاستي پیشاب کے دفعیه کے لئے ارسال فرمائي تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوھاب ڈپٹي کلکٹر غازیپور — آپ کي بھیجي ھوئي ذیابیطس کي گولیاں استعمال کر رھا ھوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبه کے اب دو تین مرتبه پیشاب آتا ھے -

سید زاھد حسن ڈپٹي کلکٹر اله آباد — مجھے عرصه دس سال سے عارضه ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ھوگیا قوت مردمي جاتي رھي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور ھوگئے -

رام ملازم پوسٹما سٹر جنرل — پیشاب کي کثرت - جاتي رھي - مجھه کو رات دن میں بہت دفعه پیشاب آتا تھا - آپ کي گولیوں سے صحت ھوئي -

انکے علاوہ صدھا سندات موجود ھیں -

مجرب و آزمودہ شرطیه دوائیں جو بادائي قیمت نقد تا حصول صحت بیجاتي ھیں

— * —

زود کن

داڑھي مونچھه کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ھوتے ھیں - ۲ توله - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ھونے دیتا نزله و زکام سے بچاتا ھے شیشي خورد ایک روپیه آٹھه آنه کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ھو دور - ۲ درجن - ایک روپیه -

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ھیں في توله پانچ روپے -

حب دافعه سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ھے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم ھو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ھے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیري گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ھے - ۶ توله دو روپے -

حب دافع طحال

زردي چہرہ - لاغري کمزوري دور مرض تلي سے نجات - قیمت دو ھفته دو روپے -

برء الساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے ایکروپے -

دافع درد کان

شیشي صدھا بیماروں کے لئے - ایکروپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني ھو یا بادي ریحي ھو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ھفته دو روپے -

سرمه ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بینائي - دافعه جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخي - ضعف بصر وغیرہ * فيتوله مثقالي ستک یشب دو روپے -

پته

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاھور

پر پہنچ سکتا ہے ' جسکے بعد قلعہ میں ہر طرح کا تغیر و تبدل ایک ذرا سي چیز ہوگي ؟ کہاں ہے وہ دعواے آزادي و استحقاق داد حریت طلبي ؟ غم نصیب ترکوں اور بد قسمت ایرانیوں پر بیجا دباؤ اور اونکي حق تلفي گوارا نہیں ' چالیس کرور فرزندان اسلام کي رهنمائي پر فخر ' قولاً اور فعلاً اسلام کے سچے فرزند هونیکا ادعا ' سلف گورنمنٹ کي اهلیت کا اظهار ' جوش و خروش حق پرستي ' هنگامۂ حق طلبي ' اور حریت کے نام پر قرباني کا دعوی ؟ ؟

هم چلے هیں کہ معترضوں کي ' مسلمانوں کو ایک مردہ قوم کہنے والوں کي ' تکذیب کریں ' هم اٹھے هیں کہ اونکو اپني حیات کا زندہ ثبوت دیں ' هم بڑھے هیں کہ ثابت کردکھائیں کہ مسلمان وهي مسلمان هیں جیسا کہ کبھي تھے ' مگر ابھي ایک هي قدم رکھا تھا ' رکھا بھي نہیں ' رکھنے کے لیے اٹھایا هي تھا ' اور اٹھانے میں بھي انتظار امداد غیبي ' مصلحت اندیشي ' اور دور بیني مانع اقدام تھي ' کہ با ایں همہ دعوے ضبط و استقلال و صبر و استقامت ' نگار حریت کي پہلي هي نگاہ امتحان و قہر نے بتا دیا کہ هماري پختہ مغزي تاب مقاومت نہیں رکھتي !

میں ابتدا سے دیکھہ رہا تھا کہ یہ نیا دور ولولۂ حریت اور یہ مجسمۂ ایثار و آزادي کتني عمر پاتا ہے ؟ افسوس کہ ان اولوالعزم دعوؤں کي حقیقت گذشتہ هفتوں میں صاف ظاهر هوگئي کہ ابھي سب سوداے خام هي ہے - اے مدعیان سوداے عشق ! جب عدو کي پہلي هي نگاہ قہر تمہارے لئے عافیت سوز و همت ربا ہے ' جب حریف حیلہ جو کے روکنے اور دور باش کہنے کي همت اور طاقت تم میں نہیں ہے ' تو پھر اپنے دعوؤں کو واپس کیوں نہیں لے لیتے ؟ جب تمہارا شیوۂ مردانگي اس قابل نہیں تو پھر تمہارا قلب ' تمہاري جان ' تمہارا سر ' تمہاري هستي کس جھوٹے وعدۂ وفاداري عشق کیلیے ہے ؟ هوسناک مدعیونکي ضرورت نہیں ' بہتر ہے کہ تم اسلام اور اسکے داعي (الهلال) کي پرستاري دوسرے اهل ظرف کیلیے چھوڑ دو - ضبطي اور ضمانت تمہید ہے اس امر کي ' کہ رفتہ رفتہ الهلال کو هم اغوش گمنامي (خدانخواستہ) کردیا جاے ' اور هم اوسیطرح خاموش بیٹھے رهیں جسطرح ابتک ضیاع حیات ملي پر همیشہ خاموش رہے هیں - آہ اغیار خندہ زن هیں کہ هم هي وہ خام کاران راہ عمل هیں جو دعوے اهلیت ملک راني کرتے هیں ' هم هي وہ رسوا کن اسلام هیں جو ترکي و ایران کي حفاظت کرنے چلے تھے ' میں پوچھتا هوں کہ کیا تم میں روح غیرت و تاثر باقي ہے ؟ اگر ہے تو اسکا ثبوت ؟

در دهر کسے بگل عذارے نرسید
تا بر دلش از زمانہ خارے نرسید
در شانہ نگر کہ تا بصد شاخ نشد
دستش بسر زلف نگارے نرسید

سید محمد عبد المهیمن موهاني - بی - اے

الهلال

جناب کے اس فدا کارانہ جوش ملي اور مخلصانہ محبت فرمائي کیلیے کمال متشکر و دعا گو هوں : زاد نا اللہ سبحانہ و ایاکم حمیة الاسلام ! لیکن چند امور کي نسبت گذارش ضروري ہے :

(۱) اپنے جوش محبت میں معاونین الهلال کو الزام دیا ہے کہ واقعۂ ضمانت میں امتحان استقامت نہ دیسکے - پھر کہیں " ناقدر داني " کہیں " ناداني " کہیں " پہلو تہی " کے الفاظ لکھے هیں - لیکن یہ فقیر اپکو یقین دلاتا ہے کہ اگر رجوع خلق اللہ و محبوبیت قلوب عباد اللہ نعمائے الهیہ میں سے کوئي قیمتي نعمت قرار دي جاسکتي ہے ' تو میں نہیں عرض کرسکتا کہ اس کریم ذرہ نواز نے اپني یہ نعمة عظیمہ کس درجہ مجھہ پر مبذول فرمائي ہے ؟ الحمد اللہ کہ الهلال کو اپنے احباب و اخوان کرام سے ابداً شکایت نہیں - وہ اپنے هر طرف محبت و خلوص کے ایسے مظاهر پاتا ہے ' جنکا حاصل هونا اس دنیا میں کسي انسان کیلیے سب سے بڑي فیروز مندي ہے : فیا لیت قومي یعلمون بما غفرلي ربي وجعلني من المکرمین !

نہ صرف اپنے مقامي اخوان طریقت هي میں ' بلکہ هر جگہ ایسے لوگوں کو پاتا هوں جو مجھے اپنے حسن ظن سے داعي حق سمجھکر صرف جان و مال تک سے دریغ نہیں رکھتے - میں ایسے مخلصین مومنین کو دیکھتا هوں جو میري محبت میں مضطرب اور میري الفت میں استقامت شعار هیں - میں ایسے محبین صادقین کي صدا هاے خدمت نواز اور ندا هاے الفت شعار کو سنتا هوں جو مجھسے گو دور هیں ' لیکن میرے قرب کے خواهاں اور میرے رشتے کے متلاشي هیں - پھر ان سب کے بعد میرا نفس کثیف اور قلب عصیاں کار ہے ' جسکو غرق ندامت و خجالت هو کر دیکھتا هوں اور اس کرشمہ ساز قدرت کي نیرنگ آرائیوں پر محو حیرت هوکر رهجا تا هوں - یہ کیا بوالعجبي ہے کہ سنگ ریزے کو اپنے بندوں کي نظروں میں لعل و جواهر دکھلا دیا ہے ' اور جو کہ خود اپني نظروں میں حقیر ہے ' اسکو دوسروں کي نظروں میں عزاز بدا دیا ہے ؟ آہ ! وہ جو گناهوں اور بدیوں میں ڈوبا ہے ' کہاں جاے کہ اسکو خدا کے نیک بندے پیار کرتے هیں ؟ وہ جو اپني محرومي کا ماتمي اور اپني نارسائي پر فریادي ہے ' اس کرشمہ سازي پر کس کے آگے روے کہ جسکو اپني محبت کامل سے محروم رکھا اسي کي محبت اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالدي ؟ و و اللہ لو ان ذنوبي قسمت علی جمیع اهل الارض ' لوسعتہم ' و استحقوا بہا الخسف و الهلاک ' فکیف بمن یحملها وحدہ ؟ ولکن سبحان من سبقت رحمتہ غضبہ !!

زبندگي بنشیني بہ تخت سلطاني
اگر تو خدمت محمود چوں ایاز کني
زناز کي نبرد پے بمنزل مقصود
مگر طریق روش از سر نیاز کني
اگر بناز براند ' مرو ' کہ آخر کار
بصد نیاز بخواند ترا و ناز کني !

آپ جوش محبت میں بیخودانہ لکھہ گئے ' لیکن آپنے میري نظروں سے میرے دوستوں کو نہ دیکھا - جو کچھہ ہے ' اسکے لیے اللہ کا شکر گذار اور اخوان ملت کے ثبات محبت کا رهین منت هوں - شکایت نہ کیجیے کہ الحمد اللہ هر طرف سامان تشکر وافر ہے ! فالحمد للہ رب العالمین -

(۲) باقي الهلال کی دعوت کے قیام اور اعداؤ معاندین صداقت کے ارادوں کي نسبت جو چند اشارات آپنے کیے هیں ' تو یہ تو هر حالت میں ناگزیر ہے - تاهم یاد رکھیے کہ جو لوگ روز اول هي سے آخري امتحان و قرباني کیلیے سر بکف هوچکے هیں ' انکے لیے جادۂ ملت پرستي کي یہ ابتدائی منزلیں کیا کٹھن هوسکتي هیں ؟ الحمد اللہ کہ الهلال کے کاموں کي نسبت مطمئن اور شاد کام هوں - حق اور هدایت صادقہ کا ظهور گو انسانوں کي هستي کے اندر سے هو ' لیکن في الحقیقت وہ کار و بار الهي هیں ' جنکو خود هي وہ شروع کرتا ہے ' خود هي اسکی حفاظت کرتا ہے ' اور پھر خود هی انجام تک پہنچا دیتا ہے : و مما انعم اللہ سبحانہ بہ علي ' تعویلي في الشدائد والمصائب کلها علی اللہ تعالی ' فان بیدہ ملکوت کل شي وهو علی کل شي قدیر ! !

مکن تغافل ازیں بیشتر کہ مي ترسم
گماں برند کہ ایں بندہ بے خداوند ست

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

ایک نئي قسم کا کار و بار

یعنی

ہر قسم اور ہر میل کا مال، یک مشت اور متفرق دونوں طرح، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق، ورنہ واپس، محصول آمد و رفت ہمارے ذمہ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ہی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵ - روپیہ تک کی فرمایش کے لیے، پون آنہ في روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ، اس سے زائد کےلیے دریافت فرمائیے، تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی ہلال ایجنسی
نمبر ۸۷ مولوی اسمعیل اسٹریت
ڈاکخانہ انٹالي - کلکتہ

لغات جدیدہ

مؤلفہ

مولانا السید سلیمان الندوي

یعنی : عربی زبان کے چار ہزار جدید، علمی، سیاسی تجارتی، اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری، جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے ہیں، اور نیز الہلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا ہے، وہ بھی اس لغت میں مع تشریح و اصل ماخذ موجود ہیں - قیمت طبع اعلی ۱ - روپیہ ۴ آنہ - طبع عام ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

منیجر المعین ندوہ، لکھنو -

بکفایت اصلی پتھر کی عینک لے لیجیے

حضرات اگر آپ قابل اعتماد عمدہ و اصلي پتھر کي عینک کم قیمت پر چاہتے ہیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں - ہمارے ڈاکٹروں کي تجویز میں جو عینک ٹھہریگي وہ بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کیجائیگي یا اگر ممکن ہو تو کسي ڈاکٹر سے اپني آنکھیں امتحان کراکر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اجرت بدل دیجائیگي -

مسـرز ایـم - اِن - احمـد اینـڈ سـنس

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریت ڈاکخانہ ویلسلي کلکتہ

تجارت گاہ کا تحفہ

یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسے ہیں جنکي ساخت اور تیاري کے لیے کلکتہ ہي کي آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کي جاتي ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کي وارنش مثلاً روغني بچھیلا، ہوڈ، براون، زرد، کتھئي، کاف، بکري اور بھیڑي کے، گاے کے سر کا چمڑا، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز بنانیکا گاے اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا ہارنش بھي تیار ہوتا ہے - یہي سبب ہے کہ ہم دوسروں کي نسبت ارزاں نرخ پر مہیا کرسکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کي آپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں، اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیري نمبر ۲۲ - کنٹو فر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

---

۱ - ۱۵ سائز سلنڈر واچ مثل چاندي ڈبل کیس گارنٹي ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -

۲ - ۱۵ سائز سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل کیس گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ھنٹنگ واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا مضبوط ملمع جسکے دیکھنے پر پچاس روپیہ سے کمکي نہیں جچتي گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۸ سائز انگما سلنڈر واچ گارنٹي ایکسال معہ محصول پانچ روپیہ -

۵ - ۱۹ سائز گارنٹي لیور واچ اسکي مضبوطي سچا ٹایم برابر چلنے کا ثبوت صاحب فکٹري نے گارنٹي دس سال گھڑیکے ڈایل پر لکھا ہے جلد منگا لیجے معہ محصول چھہ روپیہ

۶ - ۱۶ سائز سسٹم پیٹنٹ لیور واچ گارنٹي ۲ سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co. No. 5/1 Wellesley Street Calcutta.

تحفہ کشمیر

کشمیر کے شال - رفلي اوني پارچات - چادریں - کامدار میز پوش - پلنگ پوش - پردے - نمدے - گبھے - نقاشي مینا کاري کا اعلی سامان - زعفران - مشک نافہ - جدوار - ممیرہ - سلاجیت - زیرہ - گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ روانہ کرنے والے - مکمل فہرست مفت ہم سے طلب کرو -

منیجر دي کشمیر کو اوپریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر -

His Excellency LORD HARDINGE G. C. M. G., G. C. V. O., &c. &c.
Who on the memorable date of 14th October 1913 came down to Cawnpore as a
Messenger of "Peace and Mercy", and gave back to the Country the lost peace and good-will.

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل زعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری خالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں اعتبار دار مشہور دوا فروشوں کے یہاں ملتا ہے -

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

... ہیضہ ... ؟

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید ... دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے ' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ' کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

شمائم الخاطر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

اعلان

نمایش مندرجہ عنوان جو جنوری سنہ ۱۹۱۳ع میں قرار دیگئی تھی وہ اب ۱۶ سے ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۱۳ع تک ہوگئی بغرض آگہی ہر خاص و عام اطلاع دیجاتی ہے -

اود هندائن بسریا
چیف سکریٹری بھوپال دربار

لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (القرآن الحکیم)

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, Macleod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs: 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۸ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۸ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳
Calcutta : Wednesday, October 29, 1913.

فہرست

تصاویر

ہلال احمر مصر کا نیا شفاخانہ	(لوح)
اقتراعیات	(صفحۂ خاص)
ہز ایکسلنسي ویسراے ہند	(")

شذرات

گم شدہ امن کي واپسی

(۲)

مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور

اجتماع ٹون ہال کلکتہ - ۱۹ - اکتوبر

اس سلسلے میں بہتر ہوگا کہ پہلے ۱۹ - اکتوبر کو مسلمانان کلکتہ کا جو جلسہ " مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور " کے زیر اہتمام ٹون ہال میں منعقد ہوا تھا ' اسکي روئداد شائع کردي جاے کہ اسکے ضمن میں بعض ضروري مطالب آ جائینگے - اور لوگ اسکے تفصیلي حالات دریافت کر رہے ہیں -

(صبر و فکر)

اگر دنیا میں انساني غلطیوں کي کوئي فہرست مرتب کي جاے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس تعجیل طبیعت حیوان کي اکثر غلطیاں جلد بازي اور عدم فکر و صبر کا نتیجہ ہونگي - قرآن کریم نے اسي فطرۃ انساني کی طرف اشارہ کیا ہے ' جبکہ فرمایا کہ :
خلق الانسان من عجل !

ایڈیٹر الہلال کی تقریر

جلسۂ ۱۹ - اکتوبر میں
دوسري تجویز کے متعلق

(نور و ظلمت)

برادران ملت ! مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کو شروع ہوے چھه ماه اور انهدام حصۂ متنازع فیه کو تین ماہ سے زائد زمانه گذرگیا - یه زمانه اس عصر مظلمه کا ایک تاریک ترین حصه تها ' جو آج تین سال سے زمین کے بہت بڑے حصے پر چھایا ہوا ہے - اور جو منجمله تاریخ کي آن یادگار قرون ظلمت کے ہے ' جبکه روشني مظلوم اور تاریکي فتح یاب ہوتي ہے -

مسجد مقدس کانپور کا مسئلۂ خونین تها ' جس کے ماتم میں ہم نے یه پورا زمانه بسر کر دیا ہے -

آج اس وسیع اور تاریخي ہال کے اندر جو لوگ موجود ہیں ' انہوں نے اس گذشته سه ماہی کے اندر بارہا مجھے اپنے سامنے پایا ہے - انکو یاد ہوگا که میري فریادیں کس قدر پر از غموم ' اور میرا ماتم کس درجه شدید تها ؟ میں نے ہمیشه کہا که یه ایک خالص دیني اور اسلامي مسئله ہے اور اسکے لیے ہر طرح کي سعي و کوشش داخل جہاد في سبیل الله - میں نے ہمیشه اُن متہمین جرم بے جرمي کي تقدیس کي ' جنکے ایک سو چھه مقدس ہاتھوں میں بیڑیاں ڈالي گئیں - اور میں ہمیشه اُس مقدس خون کے احترام میں رویا ' جو ۳ - اگست کو مشہد مقدس مچھلي بازار میں حافظین مسجد الہي ' اور ناصرین حرمت شعائر الله کا بہایا گیا - وہ ایک ظلم صریح تها اور میں نے اُس ظلم کے اعلان میں کمي نہیں کي - وہ جبر و قہر کي ایک ماتم مشئوم مثال تهي ' اور میں نے انساني [illegible] و معصد[illegible] کرنے کي توفیق پائي - یه انصاف کي ایک [illegible] تهي جس کیلیے حکومت کے عصیان غرور نے چھري تیز کي - اور ظلم کے خونخوار عفریت کي پرستش تهي ' [illegible]

عدل الہي کا جسم پاره پاره کیا - پس میں نے انصاف اور انسانیت کے جنازے پر ماتم کیا ' میں نے حق کي شہادت پر آنسو [illegible] ' میں نے عدل کي مظلومیت پر انسانوں کو دعوت [illegible]

لیکن اے اخوان غیور ! یه حالت تهي که [illegible] حالات میں تغیر ہوا اور اوراق حوادث نے اپنا ایک نیا صفحه الٹ دیا - یه ماتم و فغاں سنجي در اصل ایک معرکه آرائي تهي ' جس نے حق و باطل ' ظلم و انصاف ' اور نادانی و دانش[illegible] کو ہمدگر صف آرا کر دیا تها - حق بے سر و سامان تها ' جیسا که ہمیشه رہا ہے ' اور انصاف مظلوم و مقہور تها ' جیسا که ہمیشه اسکو پیش آیا ہے -

تاہم وہ حکیم و قدیر ' جسکي قدرت کے کرشمے مخفي ' اور جسکي حکمت کي تلوار ہمیشه نیام میں رہتي ہے ' غافل نه تها - و ما الله بغافل عما تعملون - ہر چند حق سے اعراض کیا گیا ' اور صداقت کو بار بار ٹھکرایا گیا ' مگر اُس حق کي دنیا میں تحقیر کي جا سکتي ہے جو انسانوں کي فغاں سنج زبانوں سے نکلتا ہے ' پر اسکي تو تحقیر کرنے پر کوئی قادر نہیں ' جو حق کے پیچھے رہکر اسکو لڑاتا ' اور پھر آخر میں فتح یاب کرتا ہے ؟ و کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله - بالآخر حق ظاہر ہوا ' اور باطل نے شکست کهائی - ان الباطل کان زهوقا - جن لوگوں کو بار بار کہا گیا تها که تم صرف زخموں ہي کے مستحق ہو ' انکے لیے ۱۴ - اکتوبر کو اُسي کانپور کے اندر ' جسمیں مچھلي بازار کي مسجد ۳ - اگست کے حادثه کي افسانه خواني کر رہي ہے ' ایک مرہم بهي طیار کیا گیا !!

حضرات ! میں ان زخموں کیلیے ہمیشه رویا ہوں ' آج اس دست مرہم بخش کے شکریه کیلیے کهڑا ہوا ہوں (چیرز)

(علاج کا اصلي وقت)

حضرات ! زخموں کیلیے مرہم کا شاید اصلي وقت وہ ہے جبکه زخم لگتا ہے ' اور دیر ہونے میں ہمیشه ڈاکٹروں نے خوف ظاہر کیا ہے که زخم نا قابل اندمال نہو جاے - تاہم میں بالکل پسند نہیں کرتا که وقت کا سوال چھیڑوں - میں صرف مرہم کا شکریه ادا کرنا چاہتا ہوں - یه مرہم قیمتي ہے اور میں سمجھتا ہوں که اگرچه زخموں سے خون بہت بہه چکا ہے ' تاہم مرہم مجرب ہو تو وہ ہر حال میں مفید ہو سکتا ہے - ہم سب کي یقیناً آرزو ہوگي که یه علاج سریع الاثر اور قوي النفع ثابت ہو (چیرز)

(موضوع بحث)

لیکن اے حضرات ! ہر واقعه کي مختلف حیثیتیں ہوتي ہیں اور ہر حیثیت مخصوص نظر و بحث کي طالب - میں سمجھتا ہوں که آپ رزولیوشنوں کي ترتیب اور انکے محرکین و مویدین کے منقسم فرائض کے بارے میں غلطي نه کرینگے - ۱۴ - اکتوبر کا واقعه کئي چیزوں کا مجموعه ہے - لیکن میں دوسرے رزولیوشن کي نسبت عرض کر رہا ہوں - میرا موضوع اس وقت محدود ہے -

(عزیز گم گشته)

حضرات ! ہندوستان کا انصاف گم ہوگیا تها - ہم اسکي تلاش میں نکلے - ہم نے اسے کانپور میں بار بار تلاش کیا ' مگر جس قدر تلاش کیا ' اتنا ہي وہ اور زیاده گم ہوتا گیا - ہم نے کانپور کي سرکاري عمارتوں اور کانپور کي عدالت ' دونوں جگه ڈھونڈھا اور دونوں جگه ناکام رہے - پھر ہم لکھنؤ آے اور ہم نے سکریٹریٹ ہاؤس کي دیواروں کے نیچے اس یوسف عزیز کو ڈھونڈھا ' مگر اُس کي صداے وجود نہیں سے نه اٹھي - ہم نے نیني تال کي خوش فضا چٹانوں اور اسکي جمیل و حسین گھاٹیوں میں آواره گردي کي ' مگر ہم منزل کي جستجو میں جسقدر نکلے ' اتنا ہي وہ ہم سے دور ہوتي گئي - ہمارے دل گو نہیں تهکے تھے ' مگر ہمارے پانوں تهک گئے تھے - ہمارے ارادوں نے گو جواب نہیں دیا تها ' مگر ہماري ہمت نے جواب دیدیا تها

تاہم ہم نے پاے تلاش کو تیز ' اور صداے جستجو کو بلند تر کیا ' اور بالآخر جو گم گشته انصاف ہمیں زمین پر نہیں ملا تها ' وہ زمین سے بلند تر ' یعني (شمله) کي چوٹیوں پر سے خود بخود نمودار ہوگیا (چیرز)

(شمله اور نیني تال)

حضرات ! ہندوستان کے جغرافیے میں ہمیشه یه پڑھایا جاتا ہے که (نیني تال) کا پہاڑ (شمله) سے بہت چھوٹا ہے - وسعت میں بهي تنگ ہے ' اور بلندي میں بهي کوتاه ہے - میں سمجھتا ہوں که اگر جغرافیه اب اس مساحت کي تعلیم دنیا چھوڑ دے ' جب بهي ہمالیه کي شاخوں کے متعلق ہماري معلومات غلط نہوگي - کیونکه اب ہمیں بغیر جغرافیه کي منت پذیري کے یقین ہوگیا ہے که واقعي شمله نیني تال سے بہت زیاده وسیع ' اور اس کي چوٹیاں اُس سے بہت زیاده ارفع و اعلی ہیں ! (چیرز - مسلسل اور دیر تک)

صبر ناگوار ہے مگر جلد ہي خطرناک ہے - نہ وہ شکایت مستحق توجہ ہے جو صبر و فکر کے عنصر سے خالي ہو' اور نہ وہ شکر قیمتي ہے' جو صبر و فکر کے بغیر ظہور میں آیا ہو -

۱۴ - اکتوبر کو کانپور میں جو کچھہ ہوا' اسپر کسي کو زیبا نہیں کہ چپ رہے - جن زبانوں نے ناداني کي شکایت کي ہے' انہیں دانائي کي تعریف بھي ضرور کرني چاہیے - لیکن دماغ کا کام زبان سے پہلے نہیں بلکہ اسکے بعد ہے - اور یہ کبھي نہیں بھولنا چاہیے کہ وقت اپنے ساتھہ ہماري زبان سے نکلي ہوئي باتوں کو بھي لیجاتا ہے' اور پھر نہ وہ خود آتا ہے اور نہ ہماري زبان کو واپس کرتا ہے -

۱۴ - اکتوبر کے تلغراف کے ساتھہ ہي لوگوں نے اپنا کام شروع کردیا - میں اس سے خوش ہوں اور اللہ کا شکر گذار ہوں کہ اس نے حالات میں مسرت انگیز تبدیلي کي اور تین ماہ کے اندر ہي مسلمانوں کے جوش و خروش کو اصولاً فتح مند کیا' لیکن تاہم یہ بات میري سمجھہ میں نہیں آتي کہ جو جلسے تمام اطراف ہند میں اسي دن شام کو یا اسکے دوسرے دن منعقد ہوے (کیونکہ دفعۃً ہي کے دن سے کارروائیاں چھپنا شروع ہوگئي تھیں) انہوں نے اس واقعہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرکے' اور شکر و حزم' دونوں کے ملحوظ رکھنے پر کتنے دقیقے اور کتنے لمحے صرف کیے ؟

پھر کتنے لوگ ہیں' جنہوں نے عواقب پر بھي [illegible] اسکو بھي سونچا کہ آج' کل کیلیے کیا نظیر پیش کر [illegible]

کلکتہ میں تفصیلي اطلاعات اسي دن دو کھنٹے [illegible] گئي تھیں مگر یہ مناسب نہیں سمجھا گیا کہ اظہار [illegible] میں جلدي کي جاے - صرف اصل واقعہ کي اطلاع کافي نہ تھي اور دیگر معلومات کے بھي حاصل کرنے کي ضرورت تھي - پس جب کافي طور پر غور کیا جاچکا' تو "مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور" کي جانب سے اعلان شائع کیا گیا کہ اتوار کے دن ٹون ہال میں جلسہ ہے -

(افتتاح مجلس)

جلسہ کا افتتاح تلاوت کلام اللہ سے ہوا' اور قاري عبد الرحمن صاحب نے سورۂ حشر کا آخري رکوع تلاوت کیا : یا ایہا الذین ! اتقوا اللہ' و لتنظر نفس ما قدمت لغد' و اتقو اللہ' ان اللہ خبیر بما تعملون !

جلسے کے صدر پرنس غلام محمد منتخب ہوے جو جنوبي ہند کے مشہور شاہي خاندان میسور کي یادگار اور کلکتہ کے شریف ہیں - انکي تقریر رپورٹروں کیلیے انگریزي میں موجود تھي لیکن عام سامعین کے خیال سے انہوں نے اسکا ترجمہ اردو میں سنایا' جسکا خلاصہ بعد اظہار تشکر یہ تھا :

" ایک ہفتہ سے زیادہ زمانہ نہیں گذرا ہے کہ ہم سب ہالیڈے اسٹریٹ کے میدان میں جمع ہوے تھے جبکہ ہمارے دل غمگین اور ہمارے جذبات محزون تھے - ہم نے مسجد کانپور کے متعلق اپنے دیني مطالبے کو دہرایا تھا اور گورنمنٹ سے التجاے انصاف اور پبلک سے درخواست ہمت کي تھي - آپکو یاد ہوگا کہ اس موقعہ پر میں نے آپکو توجہ دلائي تھي کہ اعتدال کے ساتھہ اپني جائز کوششوں کو جاري رکھیے' اور برٹش انصاف سے مایوس نہ ہوجیے -

کس کو معلوم تھا کہ ایک ہفتے کے اندر ہي واقعات متغیر اور صورت حال مبدل ہو جاے گي' اور پھر ہمیں اسقدر جلد جمع ہونا پڑیگا ؟ الحمد للہ کہ ہماري سعي ضائع نہ گئي اور ہمارا سچا جوش اثر کیے بغیر نہ رہا - ہز ایکسیلنسي لارڈ ہارڈنگ نے بالاخر اس معاملے میں مداخلت کي اور اس طرح تمام مسلمانوں کے دلوں کو اپني جانب کھینچ لیا "

آخر میں انہوں نے کہا :

" آپکو یاد ہوگا کہ اس جلسے میں مولانا ابو الکلام نے مسجد کانپور کے متعلق تین مطالبات اپني تقریر میں پیش کیے تھے - الحمد للہ کہ انکا ایک حصہ پورا ہوگیا ہے' اور جو باقي رہگیا ہے اسکے لیے بھي ہمیں مایوس نہ ہونا چاہیے اور پورے اعتماد کے ساتھہ امید رکھني چاہیے کہ ہماري خواہشوں کا پورا لحاظ کیا جائیگا - "

(زمین کا فیصلہ)

اسکے بعد مولوي ابوالقاسم نے پہلي تجویز پیش کي :

"یہ جلسہ پورے استقلال و ثبات کے ساتھہ شریعت اسلامي کے اس مسلم قانون کا اعلان کرتا ہے کہ کسي مسجد کي زمین کا کوئي حصہ کسي صورت' اور کسي ہیئت میں' مصالح مسجد کے سوا اور کسي کام میں نہیں لایا جا سکتا' اگرچہ اسکے اوپر چھت ڈالکر مسجد سے آسے ملا دیا گیا ہو "

مولوي ابوالقاسم صاحب نے نہایت تفصیل سے اس [illegible] کي ضرورت [illegible] کي - انہوں نے کہا کہ کسي جماعت کي [illegible] میں مذہبي ہوسکتي ہے' اسوقت [illegible] اپني آرزؤں میں کمي بیشي کر سکتا ہے' لیکن کسي مذہبي اصول اور قانون شریعت میں [illegible] نہیں ہوسکتي - اسلامي مساجد کي زمین کا کوئي ٹکڑہ ہمارے اصول شریعت کي بنا پر مسجد کے مصالح کے دوسرے کاموں میں نہیں لیا جا سکتا - اسکے دلائل واضح اور روایات ناقابل تاویل ہیں - پس ہمارا فرض ہے کہ اس موقعہ پر بھي اپنے اصول دیني کا صاف صاف اعلان کردیں - کیونکہ بعض اوقات خاموشي سے بڑھکر اور کوئي شے مضر نہیں ہوتي -

مولوي محمد اکرم صاحب ایڈیٹر اخبار محمدي نے اسکي تائید کرتے ہوے دلائل شرعیہ کي تشریح کي اور بالاتفاق پاس ہوا -

(شکریہ)

اسکے بعد انریبل مولوي فضل الحق ایم - اے نے دوسري تجویز پیش کي :

" یہ جلسہ ہز ایکسلنسي لارڈ ہارڈنگ بالقابہ کي اِس یادگار انصاف فرمائي کا نہایت مسرت و انبساط کے ساتھہ شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے اس معاملہ میں مداخلت فرمائي اور تمام متہمین حادثہ ۳ - اگست کو رہا کردیا "

قابل محرک نے اُن درد انگیز اور جگر شگاف واقعات کو دہرایا جو آغاز مسئلۂ مسجد سے اب تک واقع ہو چکے ہیں' اور اُس افسوس ناک تغافل و قساوت کي طرف اشارہ کیا جو اس معاملہ کي نسبت ۱۵ - اکتوبر سے پہلے تمام حکام کا رہا ہے - انہوں نے سرجیمس مسٹن کا ذکر کیا اور وہ جواب یاد دلایا جو انہوں نے لکھنؤ کے ڈیپوٹیشن کو دیا تھا' اور پھر کہا کہ حضور ویسراے نے اُن باتوں کي عین وقت پر تلافي کي اور ہماري نا قابل فراموش شکر گذاري انکے ساتھہ ہے -

اس تجویز کي تائید میں ایڈیٹر الہلال نے تقریر کي - یہ تقریر بہت تفصیلي تھي - اسکا کچھہ حصہ مرتب کرکے یہاں درج کردیا جاتا ہے

افکار و حوادث

یورپ کو فخر ہے کہ اوس نے غلامي کا قانوناً اور عملاً ابطال کیا ' اور انگلینڈ مدعي ہے کہ اس شرکت فخر و مباھات میں انگریز سرمایہ داروں کا حصہ زیادہ ہے - ہم بھي اس کو تسلیم کرتے ھیں کہ افراد کي غلامي یورپ نے اور علی الاخص انگلینڈ نے دنیا سے مٹا دي ' لیکن اس حقیقت سے بھي انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اقوام اور مملکتوں کي غلامي اسي نسبت سے اور زیادہ مستحکم اور شدید بھي کردي - پہلے نخاس کے میدانوں میں غلام افراد کي بیع و فروخت ھوتي تھي - اب وزارت خارجیہ کے ایوانوں میں اقوام و ممالک کي بیع و فروخت ھوتي ہے !!

ہم نے ۲۳ - اکتوبر کا تار پڑھا : " افواہ ہے کہ کسي دوسرے افریقي علاقے کے معاوضے میں زنجبار جرمني کے حوالے کردیا جاے گا جو اس وقت تک برٹش نفوذ کے تحت میں تھا " - کیا یہ قوموں اور مملکتوں کي غلامي اور اونکي بردہ فروشانہ بیع و فروخت نہیں ہے ؟ پھر یورپ کو کس چیز پر ناز اور انگلینڈ کو کس چیز کا ادعا ہے ؟ ما لکم کیف تحکمون ؟

بعد کي خبر ہے کہ " زنجبار کے متعلق گذشتہ خبر بالکل بے بنیاد ہے " لیکن اس تغلیط سے کیا حاصل کہ بولي ' بولي جاچکي ہے اور غلام میدان بردہ فروشي میں کھڑے کیے جا چکے - اب اگر خریداروں سے معاملہ صاف نہ ھوسکا اور بیع فسخ ھوگئي ' تو بد بخت غلاموں کو اسکي کیا خوشي کہ کل پھر کوئي دوسرا خریدار آ موجود ھوگا !

بنارس ' ... ' اور مدراس کي بعض مجالس اسلامیہ نے اپني تجویزیں ... ھیں کہ جناب نواب حاجي محمد اسحاق خاں سے درخواست کي جاے کہ وہ کالج کي سکرٹري شپ سے علحدہ ھوجائیں ' لیکن جس طریقہ سے یہ کارروائي کي جا رھي ہے ' ہم اسے پسندیدگي کي نظر سے نہیں دیکھتے ' اور موقعہ ملا تو کبھي اس بارے میں بھي لکھیں گے - مگر ھمیں تعجب ہے کہ یہ لوگ جدید ناظم صاحب ندوۃ العلما کو کیوں بھول گئے ؟ انسے درخواست کیوں نہیں کي جاتي کہ از راہ کرم اس مسند کو خالي کردیں ؟

کالج کے سکریٹري سے ان لوگوں کو شکایت ہے کہ وہ انتظامي اور سیاسي پہلوؤں کو محفوظ نہ رکھہ سکیں گے ' اور یہ کہ وہ قوم کي ازادانہ تحریکوں کے مخالف ھیں ' لیکن ندوے کا ناظم تو ندوے کے مذھبي و علمي ستونوں کو توڑ رہا ہے ' جن پر ندوے کي عمارت قائم کي گئي تھی - وہ نہ ندوے کے اغراض سے آشنا ہے اور نہ مقتضیات عصریہ سے واقف ' اسکے پاس نہ تو تجربہ ہے اور نہ علم - پھر کس امید پر کہا جاے کہ اسی عہد پر ابلھي میں ندوہ ' ندوہ نہ رہے گا ؟ ہم کو بہ تحقیق معلوم ہوا کہ اب ندوے کا مقصد عملاً ایک انگریزي اسکول اور پنجاب کے مولوي فاضل کا اور یتتل مدرسہ ہے اور بس - فیا للبلاھۃ و یا للھلاکۃ !

مدراس و بمبئي کے تعلیمي صیغوں سے ایک " اقرار نامۂ وفاداري " شائع ہوا ہے ' جس پر سرکاري ' نیم سرکاري ' اور نیز امدادي مدرسوں کے معلمین سے اس امر پر " صدق قلب " سے اقرار لیا جاتا ہے کہ وہ ھمیشہ شہنشاہ کے وفادار و مطیع ' اور ھر قسم کي سیاسي جد و جہد اور طلب حقوق سیاسي سے محترز رھینگے - نیز اپنے شاگردوں میں شہنشاہ کي وفاداري و جاں نثاري کے جذبات پیدا کرینگے -

عجب نہیں کہ لوگ اس اقرار نامے کو بھي بیسویں صدي کے عجائب میں شمار کریں - اولاً اس کي تخصیص ان صوبوں میں کیا ہے ؟ ثانیاً ھر ھستي جو ھندوستان میں وجود پذیر ھوتي ہے وہ پہلے ھي سے " الست بربکم " کے جواب میں " بلی ! " کہکر پیدا ھوتي ہے اس لیے جب تک برطانیہ ھندوستان پر قابض ہے ' اطاعت شعاري اوسکا جوھر ہے ' پھر اس خارجي ایجاب و قبول کي ضرورت کیا ہے ؟ کیا مدراس و بمبئي کے تعلیمي افسر لوگوں کے اسي اطاعت پر قانع نہیں جو قلم اور زبان کي اطاعت چاھتے ھیں

رفتار سیاست

(دولت علیہ و یونان)

وائنا سے ۱۵ - اکتوبر کو یونان و ترکي کے درمیان جس جنگ کي خبر آئي تھي ' آخر اتھنز اور قسطنطنیہ ' کہیں سے اوس کي تائید نہ ھوئي - اس لیے یقیناً وہ غلط تھي

۲۴ - اکتوبر کا اتھنز سے تار ہے کہ " یونان اور ترکي کے درمیان گفتگو بصلح و آشتي آگے بڑھہ رھي ہے اور عن قریب ختم ھونیوالي ہے "

شروط و معاھدات کي طرف اب تک تاروں میں کوئي اشارہ نہیں ' اسلیے حقیقت حال مخفي ہے -

(البانیا و سرویا)

گذشتہ ھفتے تک سرویا ' البانیا کے دروازے پر کھڑی ' مکان کے اندر جھانک رھي تھي کہ اھل مکان کي غفلت اسے نصیب ھو ' لیکن مشکل یہ ھوئي کہ ایک طرف تو خود مکان والے جاگ اٹھے - دوسري طرف وائنا کي پولیس نے ڈانٹ کر پوچھا کہ دروازے پر کون کھڑا ہے ؟ ناچار مایوس واپس انا پڑا !!

۲۰ - اکتوبر کا لندن سے تلغراف ہے کہ سرویا نے دول کو اطلاع دي ہے کہ اوس نے اپني فوج کو البانیا سے واپسي کا حکم دیدیا - لیکن تنہا مدعا علیہ کا بیان کافي نہ تھا - اب وائنا سرکاري طور پر بیان کرتا ہے کہ " حقیقتاً سرویا نے البانیہ سے فوج ھٹا لي اور یہ کہ اس طرح مصالح یورپ اور نیز امن عام کي اس نے بڑي خدمت کي ہے "

(بلغاریا)

تھریس کے بعض علاقے جو از روے صلح بلغاریا کو ملے تھے ' بلغاریا نے صرف اس لیے اب تک ان پر قبضہ نہیں کیا تھا کہ اگر یونان و ترکي میں جنگ منتظر چھڑ جاے تو ترک آساني سے یوناني علاقوں میں داخل ھوسکیں - اب چونکہ یونان و ترکي کي صلح تقریباً مختتم ہے ' اس لیے آھستہ آھستہ بلغاریا کي فوج قبضہ کے لیے آگے بڑھہ رھي ہے -

اس سے پہلے یہہ خبر آچکي ہے کہ اس علاقے کے مسلمانوں نے اپني خود مختاري کا اعلان کردیا ہے - اب ۲۳ - کا لندن سے تلغراف ہے کہ بلغاریا کي فوج تھریس میں آھستہ آھستہ آگے بڑھہ رھي ہے ' لیکن مسلمان جو گذشتہ تجارب کے تلخ نتائج حاصل کرچکے ھیں پوري طرح مزاحم ھیں - (مصطفی پاشا) اور (مالکو تیرنو) کو بلغاریا نے برباد پایا - دریاے (آرڈا) کے جنوبي گاؤں اب تک جل رہے ھیں جن میں ترک باغي بزرگوں نے آگ لگا دي تھي !

جمال بے ... [illegible] کے تیمي کوہ کو مسلمانوں کو جو بلغاریا سے نہایت برافروختہ ھیں " تفہیم و ... کرنے کے لیے کوہستان پہونچ گئے ھیں " تاکہ وہ بلغاري حکام کي اطاعت بلا ... قبول کرلیں اور شروط صلح کي خلاف ورزي نہو - والمستقبل بید اللہ تعالی - یفعل مایشاء و یختارہ

(وفاداري كي بنياد اميد هے)

حضرات ! آپکو یاد هوگا که میں نے گذشته اتوار کے عظیم الشان مجمع میں کیا کہا تھا ؟ اجازت دیجیے که میں اُسے پھر ایک مرتبه دهراؤں اور میں خیال کرتا هوں که برٹش انڈیا کے هر باشندے کو همیشه دهرانا پڑیگا - میں نے آپسے کہا تھا که گو هم زخمی هیں اور همارے زخم بہت گہرے هوگئے هیں، تاهم مایوس نہیں هیں - هم اگر مایوس هو جاتے تو هماري حالت موجوده حالت سے بالکل مختلف هوتي - هماري زندگي اس عقیدے پر هے که برٹش حکومت ایک کانسٹي ٹیوشنل گورنمنٹ هے - اس نے همیشه دعوا کیا هے که اسکي بنیاد قانون اور حقوق پر هے نه که شخصي استبداد اور جبر و تحکم پر- پھر هم بھي مسلمان هیں اور همارے مذهب نے هم کو سکھایا هے که حکم کسي طاقت کے لیے نہیں ، اور کوئي انسان انسانوں پر محض اپنے تخت و تسلط کے زور سے حکومت کرنے کا حق نہیں رکھتا که ان الحکم الا الله - پس جبکه همارے سامنے یه شاندار مگر اتنا هي موثر دعوی موجود هے ، تو کوئي وجه نہیں که هم مایوس هو جائیں -

(جاهدوا في سبيل الله)

همیں حق کي راه میں جهاد کرنا چاهیے که جهاد سعي و کوشش کو کہتے هیں ، اور پوري قوت ، پورے اتحاد ، پورے استقلال ، اور کامل ترثبات و عزم کے ساتھه اپنے مطالبات حقه کو پیش کرتے اور دهراتے رهنا چاهیے - اگر انصاف اس سر زمین میں گم هو جاے تو همیں اسکي گم گشتگي پر ماتم کرنا چاهیے ، پر مایوس هونا نه چاهیے - بہت ممکن هے که اسکا سراغ حکام کے بنگلوں کے آس پاس میں نه ملے ، جہاں حاکم و محکومي کے فرق کو نمایاں کرنے کیلیے سائلوں کو بہت دیر تک ٹہلنا پڑتا هے - بہت ممکن هے که اسکا سراغ آن عدالتوں کي شاندار عمارتوں کے اندر نه ملے ، جہاں قانون کا غلط استعمال ، اور انساني غلطي و غلط فہمي ، اور تعصب و نفسانیت مر نہیں گئي هے - بہت ممکن هے که اسکا پته صوبوں کے فرماں رواؤں اور گورنروں کے گورنمنٹ هاوسوں میں بھي نه چلے ، جہاں با اقتدار و حاکم انسانوں کے ساتھه " رعب حکومت " کے عفریت کو بھي بسنے کي بسا اوقات اجازت دیدي جاتي هے - بلکه میں کہتا هوں که بہت ممکن هے که دهلي اور شمله میں بھي آپ اسکي صدا نه سنیں جہاں بہرحال انسان هي رهتے هیں ، اور آدم کي اولاد بلا استثنا اپنے اندر نیکي اور بدي کي وه تمام قوتیں رکھتي هے جو خدا نے اسکو ودیعت کي هیں -

لیکن تاهم اے حضرات ! هماري زندگي اور هماري وفاداري صرف اس ایک هي امید پر هے که برٹش حکومت کا انصاف هر جگه گم هو سکتا هے ، لیکن " تاج " کے سایے میں اسکو گم هونے کي جگه نہیں مل سکتي ، کیونکه وه جگه صرف اُسکے نمایاں هي هونے کیلیے هے - (چیرز)

(نـــذارت و بشـــارت)

یه واقعه اس عقیدے کي ایک تازه نظیر هے - وه حق مانگنے والوں کیلیے ایک پیام مراد ، اور چپ رهنے والوں کیلیے ایک تازیانۂ تنبیه و غیرت هے - اب وه لوگ کہاں هیں ، جو کہتے هیں که نه مانگو ، اسلیے که مانگنا گناه هے ؟ اب وه منافقین و خائفین کیوں همارے ساتھه بھي شریک شکر گذاري هو رهے هیں ، جو کہتے تھے که شکایت نه کرو ، کیونکه شکایت کرنا بغاوت هے ؟ اگر یه بیج جو بویا گیا تھا ، بغاوت کا تھا ، تو آج وفاداري کے جس پھل کو لینے کیلیے وه بھي دوڑ رهے هیں ، وه کہانسے آیا ؟ کیا یه سب کچھه اُسي چیز کا نتیجه نہیں هے ، جس سے روکا جاتا تھا اور جس سے ڈرایا جاتا تھا ؟ (چیرز)

(انـگلو انـــڈین پـــریس)

حضرات ! اس واقعه کو ابھي چار پانچ دن هي گذرے هیں مگر اتنے عرصے کے اندر هي اُس تعصب اور حاکمانه غرور کے پتلے نے زهر کي قي کرنا شروع کردیا هے ، جس کا دماغ نشۂ باطل سے معطل ، اور جسکے جذبات هیجان خود پرستي سے مجنونانه هیں - میرا مقصد اُس اینگلو انڈین طبقه سے هے ، جو بد قسمتي سے همیشه اسکا مخالف رها هے که هندوستان پر حق و انصاف کے ساتھه حکومت کي جاے - اسکے خیال میں حضور ویسراے نے اس مدبرانه انصاف کے ذریعه حکومت کے رعب کو زخمي کر دیا اور اسکے مزعومه حریف بغاوت کو تلوار پکڑا دي - مگر کاش وه سمجھتا که " رعب حکومت " کے فرضي دیوتا کو زخمي کرنا بہت بہتر هے اس سے ، که دس کرور مخلوقات الہي کے دلوں کو زخمي کیا جاے - (چیرز)

وه کسي انقلاب آفرین جماعت سے بہت ڈرتا هے ، جو اسکے وهم و خیال کے خواب میں بہت مہیب ، اور اسکے تصور باطل اندیش میں کسي پیدا هونے والي بغاوت کا مقدمة الجیش هے - لیکن اگر (بائبل) کے اس جمله کي صداقت اب تک باقي هے که " جو بویا جاتا هے ، وهي کاٹا بھي جاتا هے " تو همیں تعجب هے که جن لوگوں نے خوف اور ڈر کا بیج بویا نہیں ، وه خوف کے پھل سے کیوں کانپ رهے هیں ؟ (چیرز)

(ویل للمطففین)

حضرات ! میں سمجھتا هوں که انساني خود غرضي کي مثال اس سے بڑھکر اور کوئي نہیں هو سکتي - یه کیسي عجیب بات هے که انسان خود اپنے لیے جس چیز کو جائز نہیں رکھتا ، دوسرے کیلیے اُسي کا خواهشمند هوتا هے ؟ انگلستان کي سرزمین انصاف و حقوق کا مامن سمجھي جاتي هے - اسکے بسنے والوں نے صدیوں کي جد و جهد سے اپنے حقوق حاصل کیے هیں اور حکومتوں کو شکستیں دي هیں - پس هم بھي آج انگلستان سے وهي چاهتے هیں جو خود اس نے چاها (چیرز) - پھر اسکے فرزندوں کا یه نمونه کیسا وحشیانه هے که وه انصاف کے نام سے چڑتے اور حاکمانه جبر کي پوجا کرتے هیں ؟ (چیرز)

سچ یه هے که (مسیح) کو اسکي زندگي میں بھي اسکے ساتھیوں نے نه سمجھا ، اور اسکے بعد بھي اسکے ماننے والے اس سے دور هیں - کیا یه اینگلو انڈین مسیحي خدا کے فرزند کو کبھي بھي جواب نه دینگے ، جبکه وه پکارتا هے که " تو دوسروں کے ساتھه بھي وهي سلوک کر ، جو تو چاهتا هے که دوسرے تیرے ساتھه کریں " ؟ (چیرز)

یهي انساني کمزوري هے جسکي طرف قرآن کریم نے اشاره کیا هے اور اسکو " تطفف " سے تعبیر کیا هے که : ويل للمطففين الذين اذا اكتالوا على الناس يستوفون واذا كالوهم او وزنوهم يخسرون ! لین دین میں کم دینے والوں کیلیے کیا هي تباهي اور هلاکت هے ! جب وه دوسروں سے لیتے هیں تو وزن میں ٹھیک ٹھیک لیتے هیں ، پر دوسرے کو دینے کا وقت آتا هے تو گھٹا گھٹا کے اور بچا بچا کے دیتے هیں !! (باقي آینده)

البصائر

معافي خواه هوں که نئے پریس کي تکمیل میں غیر متوقع تاخیر کے اسباب پیدا هو رهے هیں - اسلیے اس وقت تک پرچه شائع نہو سکا -

منیجر البصـــایر

۲۸ ذیقعده : ۱۳۳۱ هجری

مساجد اسلامیه اور خطابات سیاسیه

اسلام میں مساجد کي حیثیت دیني

انجمن اسلامیه لاهور کا رزولیوشن

(٤)

(چوتهي آیت)

گذشته نمبر میں جس آیت کي بحث پر ختم مقاله هوا تها' اسکے بعد هي سوره (توبه) میں فرمایا :

اجعلتم سقایة الحاج و عمارة المسجد الحرام کمن آمن با الله و الیوم الاخر و جاهد في سبیل الله ؟ لا یستون عند الله ' والله لا یهدي القوم الظالمین (۹ : ۱۹)

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پاني پلانے اور مسجد کے آباد رکهنے کے کام کو اس شخص کے اعمال عظیمه جیسا سمجهه رکها هے' جو الله اور روز آخرت پر سچا ایمان لاتا ' اور اسکي راه میں جهاد کرتا هے ؟ الله کے نزدیک تو یه دونوں برابر نہیں هوسکتے اور وه ظلم کرنے والوں کو کبهي راه راست نہیں دکهلاتا "

یه آیة کریمه موجوده حالات کے انطباق و تصدیق کے لحاظ سے ایک عجیب و غریب آیت هے' اور اسي لیے اسکو مضمون کے پہلے نمبر میں زیر عنوان رکها گیا تها -

اصل میں یه آیت بهي متعلق هے تیسري آیة کے ' جس پر گذشته نمبر میں بحث کي گئی تهي یعني :

انما یعمر مساجد الله من آمن با لله و الیوم الاخر و اقام الصلواة و آتی الزکواة و لم یخش الا الله ' فعسی اولائک ان یکونوا من المهتدین (۹ : ۱۹)

الله کي مسجدیں آباد کرنے والا تو وه شخص هوسکتا هے جو الله اور یوم آخرت پر ایمان لایا ' نماز قایم کي ' زکات ادا کي ' اور پهر یه که وه کسي سے نه ڈرا مگر صرف الله سے - تو بیشک ایسا شخص قریب هے که هدایت یافته اور فوز و فلاح سے کامیاب هو -

اسي کا بقیه تذکره متذکرۂ صدر آیت هے - لیکن نظر به اهمیت مطلب ضروري هے که اسپر مستقل اور علحده نظر ڈالي جاے -

(تشریح و تفسیر)

گذشته نمبر میں شان نزول بیان کیا جا چکا هے - مشرکین مکه کو اپني تعمیر و تولیت مسجد پر نہایت غرور تها ' اور موسم حج میں حجاج کي خدمت اور انکو پاني پلانے کے کام پر نہایت نازاں تهے - انکا یه غرور باطل اور افساد فخریهاں تک بڑهگیا تها که ان کاموں کے مقابلے میں اور کسي عمل صالح اور عبادت الهي کو وقعت نہیں دیتے تهے ' اور بادلم کے ایسے دانوں سے تیل نکالنا چاهتے تهے' جن میں چهلکے کے سوا اور کچهه نه تها - حضرة عباس ایمان لانے سے پہلے جب اسراء بدر میں آئے هیں اور حضرة امیر علیه السلام اور ان میں گفتگو هوئي هے' تو گذشته نمبر میں تم پڑهچکے هو که انهوں نے قریش مکه کے اس فخر و غرور باطلانه کو کیسے ادعا اور تحدي کے لہجے میں ظاهر کیا تها ؟

پس پہلي آیت میں خدا تعالی نے اسکا رد کرتے هوے ان شرایط اربعۂ ایمانیه کو بیان کیا ' جنکے بغیر تعمیر و تولیت مساجد کچهه مفید نہیں - اسکي تشریح هو چکي هے - اسکے بعد اس آیت میں زیاده صراحت کے ساتهه ان دو کاموں کا ذکر کیا جن کا انهیں متمردانه و سرکشانه غرور تها ' یعني سقایة حاج اور خدمت و تولیت مسجد - اسکے بعد نہایت موثر اور مسکت پیرایه میں اسکی نسبت سوال کیا اور اصلي و حقیقي اعمال صحیحۂ و وسیلۂ محبوبیة الهي کو پیش کیا - پهر خود هي اپنے انداز مخصوص رباني میں اسکا جواب دیا ' تا دماغ ضلالت اندیش سوچیں ' اور قلوب غفلت شعار متنبه هوں !

هذا توبیخ من الله تعالی لقوم افتخروا بالسقایة و سدانة البیت ' فاعلمهم جل ثناوه ان الفخر في الایمان با لله و الیوم الاخر و الجهاد في سبیله ' لا في الذي افتخروا من السدانة و السقایة - (تفسیر امام طبري - ۱۰ : ۶۷)

یه آیت الله کي طرف سے ان لوگوں کیلیے زجر و توبیخ هے جو حجاج کو پاني پلانے اور مسجد حرام کي پاسباني پر فخر کرتے تهے - پس الله نے انکو خبر دي که یه کوئي فخر کي بات نہیں هے - اصلي فخر تو الله اور یوم آخرت پر ایمان رکهنے والوں ' اور الله کي راه میں جهاد کرنے والوں کے لیے هے "

امام (طبري) نے اسکے متعلق متعدد آثار صحابۂ و تابعین رضوان الله علیهم نقل کیے هیں -

تیسري آیت کے ضمن میں جو کچهه لکها جاچکا هے ' اسکي اس آیت سے تائید و تشریح مزید هوتي هے - خدا تعالی نے دو شخصوں یا دو جماعتوں کو پیش کیا هے - ایک شخص حاجیوں کو پاني پلاتا هے اور مسجد کا متولي هے - دوسرا شخص الله اور روز آخرت پر ایمان لایا هے اور اسکي راه میں جهاد کرتا هے -

پهر فرمایا که الله کے نزدیک تو دونوں درجے میں برابر نہیں هوسکتے - کہاں محض تولیت مساجد و سقایة حاج ' اور کہاں مرتبۂ مومنین مخلصین و مجاهدین صادقین ؟ کہاں خدمتگذار مکان اور کہاں پرستار مکین ؟ کہاں وه ' جو اسکے گهر کي پاسباني کا مدعي مگر خود اپنے دل کي پاسباني سے غافل هے ' اور کہاں وه جس نے اپنے مسجد قلب کو عصیان نفس کي آلودگي سے پاک کیا اور اپني قوتوں کو صرف اسکے گهر هي کیلیے نہیں' بلکه خود اسکي راه میں قربان کردیا ؟ و هل یستوي الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟

(حقیقة جهاد)

" جهاد " جهد سے نکلا هے ' جسکے معني سعي ' تعب ' کوشش ' اور کسي کام کے کرنے میں بمقابلۂ دشمن صعوبات کے اٹهانے کے هیں :

استفراغ الوسع في مدافعة العدو ظاهراً و باطناً - (مفردات راغب اصفهاني)

دشمن کے حملے کے دفاع میں اپني پوري طاقت سے کوشش کرنا ' خواه وه دشمن ظاهري حمله آور هو جیسے اعدا حق ... و حکام ظالم و جابر ' یا باطني جیسے نفس و مظاهر شیطانیه

پس الله کي صداقت اور عدل کي راه میں تکالیف و صعوبات کا اٹهانا ' انتہائي سعي و کوشش کرنا ' اور ایثار و فدویت سے کام لینا ' ظاهراً بهي اور باطناً بهي ' " جهاد مقدس و اقدس " هے -

[بقیه مضمون صفحه ۱۶ - کا]

پس یه تو میں گوارا نہیں کرسکتا که ان بزرگوں کو مجھے اطلاع نه دینے اور اخفاء محض کا الزام دیا جاے کیونکه یه واقعه کے خلاف ہے - البته واقعي حالت جو پیش آئی ' وہ میں نے بیان کردي اور هر شخص کو اسکا حق ملنا چاهیے که وہ اپني حالت ظاهر کردے -

(۵) ایڈیٹر صاحب زمیندار کے متعلق مجکو اسقدر معلوم ہے که مولوي ظفر علي خاں صاحب کو اسکي اطلاع تھي اور انہوں نے بالکل پسند کرلیا تھا -

اصل پوچھیے تو اشخاص کي اطلاع و مشورہ اصل شے نہیں ہے' بلکه پہلي چیز اصولاً مسئله کي صحت و عدم صحت کا سوال ہے -

(۶) " کانپور کي پبلک سے واقعات مخفي رکھے گئے "

اسمیں مجھے شک ہے - سید فضل الرحمن صاحب ' حافظ احمدالله صاحب ' شیخ محمد هاشم صاحب ' شیخ نثار الدین صاحب ' حاجي عبد القیوم صاحب ' حافظ محمد حلیم صاحب ' نیز تمام متولیان مسجد غالباً مشورہ میں شریک اور اس مسئله میں پوري طرح متفق تھے ' اور هیں - تاهم میں یقین کے ساتھه عرض نہیں کرسکتا -

(۷) میں نے ۱۲ - اکتوبر کے جلسے میں تیسرا رزولیوشن پیش کرتے هوے جو شرائط پیش کیے تھے ' یه فیصله اسکے مطابق نہیں اور یه کوئي پوچھنے کي بات نه تھي - بالکل ظاهر ہے -

(۸) مسٹر مظہر الحق ڈیپوٹیشن میں تو شریک نه هوے - ڈیپوٹیشن صرف کانپور کے مقامي معززین کا تھا اور میں سمجھتا هوں که اپکا یه سوال بے موقعه ہے - شاید هي کسي مسلمان شخص کا ایثار آج تمام هندوستان میں اسقدر واضح اور غیر محتاج دلیل و بحث ہے ' جس قدر مسٹر مظہر الحق کا - حضور ویسراے کي ملاقات اور انکے شیک هیند کرنے کا اگر انهیں شوق هو تو اسکے لیے وہ شاید مسجد کانپور کے معاملے میں پڑنے کي جگه ' زیادہ کم قیمت اور آسان وسائل رکھتے هیں

یه جناب کے سوالات کے اصلي جوابات نہیں هیں اور نه میں اسکا تشفي بخش جواب دیسکتا هوں - البته جتنا حصه میرے متعلق ' یا میري معلومات میں تھا ' میں نے عرض کر دیا - آخر میں چند الفاظ اور بھي کہونگا :

(۱) مسٹر مظہر الحق کي حیثیت اس معاملے میں لیڈر یا مفتي کي نه تھي ' بلکه ایک مشیر قانوني کي - وہ ۳ - اگست کے متهمین کے دفاع کیلیے آے تھے نه که مسجد کے متعلق شرعي فیصله کرنے - انہوں نے اپنا فرض کامل طریقه سے انجام دیا - انکے تمام موکل رها هوگئے - اور انکي خدمت بے داغ اور انکا احسان نا قابل فراموش ہے -

(۲) رها فیصلۂ مسجد ' تو پچھلے نمبر میں جناب میري راے پڑھچکے هیں - نیز ٹون هال کے جلسه میں بھي - شاید تمام اردو جرائد میں یہي ایک آواز ہے جس نے اتفاق کلي سے انکار کردیا - میں علانیه کہتا هوں که اس بارے میں فیصله کنندوں نے غلطي کي اور بہتر تھا که وہ جلدي نه کرتے - ساڑھے تین مہینے کے شرعي ماتم کو چند لمحوں کے اندر طے کردینا بہتر نه تھا -

(۳) شکوک ظاهر کرنے چاهئیں اور اعتراض صحیح کو روکنا رهي جبر و شخصیت اور استبداد ہے جسکے صنم خانوں پر دو سال سے مسلمان پتھر پھینک رہے هیں - تاهم عدل و انصاف و عدم افراط و تفریط همارے تمام کاموں کا بنیادي اصول هونا چاهیے - سر راجه صاحب محمود آباد اور جناب مولانا عبد الباري نے اس معاملے میں جو کچھه کیا ' نہایت خوش نیتي سے کیا - پس مسلمانوں کو انکي شکر گذاري سے اس درجه اغماض نه کرنا چاهیے ' جو آینده کیلیے هر حال میں ناشکري کي ایک مثال مشئوم بن جاے - یه کوي اچھي بات نہیں که انسان صرف نکته چیں اور شاکي هي هو ' اور شکر و امتنان کو بھول جاے - جو اچھي نیتوں سے کوشش کرتے هیں ' انکو انکا قدرتي حق دینے میں بخل نه کرو -

البته اتباع اور پیروي هر حال میں صرف اصول اور شریعت کي ہے ' نه که اشخاص کي - اور غیر مسئول الله اور اسکي وحي کے سوا اس سطح ارضي پر کوئي نہیں - اگر کسي سے سعي و کوشش میں غلطي هوگئي ہے تو اسکو پوري ازادي سے ظاهر کیجیے - اور اسمیں کسي شخص کي پروا نه کیجیے - هم مسلمانوں نے صاحب وحي (روحي فداہ) کے حضور میں اپنے شکوک و اعتراض ظاهر کیے هیں - هم نے ائمه پر اعتراض کیے هیں اور غزالي و رازي کي غلطیاں ظاهر کرتے هیں - جب اسلام کي تعلیم حریت کا یه حال ہے تو " تا بدیگران چه رسد ؟ "

حقه اور نشر و اعلان حق و صداقت جو بذریعۂ تقریروں ' علم جلسوں ' اور مجالس مواعظ و خطب کے عمل میں آئے -

میں نے اس جہاد کو اشرف و اعظم جہاد اسلیے کہا کہ فی الحقیقت جہاد لسانی هي تمام مجاهدات کي بنیاد اور هر طرح کے جہاد کیلیے وسیله و ذریعه ہے - تم اپنے نفس شیطان کے مقابلے کیلیے اٹھو ' یا شیطان ضلالت و ظلم و جبر کیلیے - تم کو راہ صداقت میں مال و متاع کي ضرورت هو ' یا جان و زندگي کي - تم کو انساني حکومتوں سے نکلے هوے غرور استبداد و استعباد کو وادي سینا کے مجاهد کي طرح توڑنا هو ' یا بد اخلاقي و نفساني ضلالت کو دور کرنے کیلیے ناصرہ کے واعظ کي طرح اپني مظلومانه قرباني اور اپنے خون شہادت کي تلاش هو - تم موسي کي طرح دشمن کو شکست دینا چاهو ' یا مسیح کي طرح دشمن سے شکست کھا کر فتح حاصل کرنا چاهو غرضکه کسي قسم کے جہاد کیلیے مستعد هو ' مگر سب سے پہلے تمھیں اُن زبانوں هي کي تلاش هوگي جو جہاد لساني کے ذریعه بندگان الهي کي غفلت دور کریں ' اُنکو خدا کا پیغام پہنچائیں ' انکے دلوں کے اندر محبت صداقت کي افسردہ انگیٹھي کي آگ کو بھڑ کا دیں ' انکو تفکر و تدبر کي دعوت دیں ' انکو غفلت و اعراض کے نتائج سے ڈرائیں ' اور بالاخر خدا کي بخشي هوئي قوۃ تاثر اور معجزات حقانیت کي پیدا کي هوئي طاقت گویائي سے ایسي جانفروش جماعتیں پیدا کر دیں ' جو حق و صداقت کے عشق سے مضطرب اور جہاد في سبیل الله کے جوش سے دیوانه وار هوں ! !

دنیا میں اصلاح کے بیج نے همیشه سب سے پہلے " جہاد لساني " هي کي شاخ پیدا کي ہے - اور یہي پہلي اینٹ ہے ' جس پر بڑي بڑي عمارتیں بني هیں اور بڑے بڑے شہر بسائے گئے هیں - تمام انبیاء کرام اور رسل عظام جو اصلاح کي دعوۃ لیکر آئے ' انہوں نے اپنے الهي کار و بار کو وعظ هي سے شروع کیا ' همیشه وعظ هي کرتے رهے ' اور دنیا سے رخصت بھي هوے تو وعظ هي کرتے هوے - گویا اصلاح و دعوۃ ایک درخت ہے ' جسکا بیج بھي وعظ ہے ' جسکے لیے پاني بھي وعظ ہے ' اور اخر میں جسکا پھل بھي وعظ هي هوتا ہے !

(حضرۃ نوح) نے پتھروں کي بارش میں وعظ کہا - (خلیل الله) نے کالڈیا کے بت خانے کے پوجاریوں کے سامنے تقریر کي - (بني اسرائیل) کے نجات دهندے کو بھي اپنا کام اسي سے شروع کرنا پڑا اور اس نے فرعون کے تخت کے آگے اور فرعونیوں کي بھیڑ کے سامنے ' دونوں جگه وعظ هي کے حربۂ الهي سے کام لیا -

وہ (افتاب کنعاني) جس سے مصر کے قید خانے میں اُجالا هوا ' وہ بھي زندان مصائب کے اندر گویا هوا تو وعظ هي تھا ' جو اُسکي زبان پر جاري هوا -

وہ ' جو (ناصرہ) میں پیدا هوا ' (کفر نحوم) میں بسا ' اور جس نے (گلیل) کي گلیوں سے اپني مقدس منادي شروع کي - اُس نے بھي اپنا کام وعظ هي سے شروع کیا اور وعظ هي پر ختم کیا -

جب (یہودیه) کي آبادي اور (یردن) پار کي بھیڑ اسکے پیچھے هو لي ' تو اُس نے کوہ (زیتون) کي ایک چٹان پر سے اپني صدا بلند کي - اور پھر جب وہ عید (فطیر) کے آخري دن اپنے شاگردوں کے ساتھه (فسح) کي روٹي توڑ رها تھا ' جو اُسکے جہاد في سبیل الله کي آخري رات تھي ' تو اُس وقت بھي وہ وعظ هي میں مصروف تھا ! !

پھر سب سے آخر (اسلام) کي تحریک الهي کي ابتدائي تاریخ پر نظر ڈالو ' جو وعظ سے شروع هوئي اور وعظ هي پر ختم هوئي -

وہ اصلاح انسانیت کا آخري ظہور اکبر ' جس نے موسی کي طرح حمله نہیں کیا ' اور مسیح سے زیادہ عرصے تک صبر کیا ' گو بدر کے کنارے اور اُحد کے دامن میں تلوار کا جواب تلوار سے دینے پر مجبور هوا ' تاهم اسکا اصلي حربه وعظ هي تھا - اس نے تورات کے حامل کي طرح قتال خونین نہیں کیا بلکه همیشه جہاد لساني هي کو هر جہاد پر مقدم رکھا - نوح کي طرح اسپر پتھر پھینکے گئے ' پر اُس نے نوح کي طرح بد دعا نہیں کي اور یه نہیں کہا که :

رب لا تذر علي الارض من الکافرین دیارا ! (۷۱ : ۲۵)	اے پروردگار ! اِن کافروں میں سے کسي کو بھي زندہ نه چھوڑ که روے زمین پر آباد نظر آے !

بلکه کہا تو یه کہا کہ : " رب اهد قومي ' فانهم لا یعلمون " خدایا ! میري قوم کي هدایت کر ' کیونکه وہ نہیں جانتے !

خدا نے بھي اسکا سب سے بڑا وصف بتایا تو یہي بتایا که وہ اُسکي آیتیں پڑھتا اور اسکے طرف سے اُسکے بندوں کو تعلیم دیتا ہے :

هو الذي بعث في الامیئن رسولاً منهم ' یتلو علیهم آیاته و یزکیهم ' و یعلمهم الکتاب و الحکمه ' و ان کانوا من قبل لفي ضلال مبین ! (۶۲ : ۲)

پس زبان هي کا جہاد وہ اشرف و اکمل جہاد ہے ' جو حکم الهي کے ماتحت ' اُسکے برگزیدہ رسولوں کي اصلی سنت ' تمام مجاهدات حقه کا بنیاد اولین و وسیله وحید ' اور انساني نیکي و هدایت کا اصلي سرچشمه و منبع ہے !

(عود الي المقصود)

پس فرمایا کہ : " اجعلتم سقایۃ الحاج و عمارۃ المسجد الحرام کمن آمن بالله و الیوم الاخر و جاهد في سبیل الله ؟ "

آیا تم نے حاجیوں کے پاني پلانے اور مسجد کي تعمیر و تولیت کے کام کو اُس شخص کے کاموں جیسا سمجھه رکھا ہے ' جو الله اور یوم آخرت پر ایمان لاتا اور اسکي راہ میں جہاد کرتا ہے ؟

مشرکین مکه کو تولیت مسجد پر ناز تھا ' مگر الله کا رسول اور اسکے ساتھي ایمان بالله اور جہاد في سبیل الله میں مصروف تھے - خدا نے کہا که دونوں هرگز هرگز برابر نہیں هوسکتے -

اس آیت میں پہلے ایمان بالله و الیوم الاخرہ کو فرمایا که في الحقیقت تمام انساني نیکیوں کي جڑ ہے ' اور کوئي انساني شرف ایسا نہیں جسکي شاخ اسي جڑ سے نه نکلتي هو - اسکے بعد جہاد کا تذکرہ کیا اور جہاد میں هر قسم کا جہاد داخل ہے -

یه بالکل ایک واضح بات تھي - اسي لیے انسان کي قدرتي دانائي کے اعتماد پر اسکے لیے صرف سوال کا کر دینا ہے کافي تھا دلیل کي حاجت نه تھي ' اور یه قرآن کریم کا انداز مخصوص ہے - هر شخص جانتا ہے که مکان کي محبت مکین کي وجه سے هوتي ہے اور اینٹ چونے کے اندر کوئي پر اسرار تقدیس نہیں ہے اگر ایک شخص خدا کي راہ میں اپني قوتوں کو قربان کر رها ہے ' تو اسکے مقابلے میں اُس شخص کي کیا حیثیت هوسکتي ہے جو صرف اسکے گھر کي پاسباني کا مدعي ہے ؟

ان اشارات کے بعد ضروري ہے که اس آیت کے بعض نتائج مهمه کي طرف متوجه هوں -

(نتائج بحث)

(۱) اب تم ذرا اجکل کے مدعیوں ' پیش اماموں ' اور اُن انجمنوں کو دیکھو جنکے زیر انتظام کوئي مسجد ہے یا مسجد کے اوقاف هیں - انکے اُس فخر و غرور باطل کو دیکھو ' جس کا نشه همیشه

پهر یه خواه وطن کیلیے هو' خواه قوم کیلیے - علم کي راه میں هو یا خدمت انسانیت کیلیے - زمین کے کسي خاص محدود حصے کي بهلائي کیلیے هو' یا تمام دنیا کیلیے - هر حالت میں وه جهاد هے ' اور جس بخت بیدار کو اسکي توفیق ملے' وه مجاهد في سبیل الله -

افسوس که " جهاد " کي حقیقت کي تشریح کا یه موقعه نهیں - متعدد مقالات (الهلال) میں نکل چکے هیں ' جن میں حقیقت جهاد کے بیان کرنے کي کوشش کي گئي هے ' اور کیا اچها هو اگر اس وقت قارین کرام کے پیش نظر رهیں - علي الخصوص وه مقالات جو (الهلال) کي گذشته جلدوں میں " عید اضحی' اسوۂ ابراهیمي ' فاتحۂ جلد دوم ' امر بالمعروف " وغیره کے عنوانوں سے شائع هوچکے هیں -

اُن مضامین میں پوري تفصیل کے ساتهه یه امر واضح کرنے کي کوشش کي گئي هے که "جهاد" کو محض " قتال" کے معنوں میں لینا همارے بعض متاخرین مصنفین کي غلطي اور یورپ کے معترضین کي سخت نادانی هے - "جهاد" ایک لفظ عام هے اور خود قران کریم نے "جهاد" و " قتال" کے عموم و خصوص کے فرق کو بار بار نمایاں کیا هے - نیز احادیث و آثار اس بارے میں بکثرت مروي - هر وه سعي و کوشش ' هر وه انتهائي جهد ' هر راه عمل کي سختي کي برداشت اور تلاش مقصود کے ابتلا و مصائب کا تحمل ' جو حق کیلیے هو' عدل کیلیے هو' انسانیت کیلیے هو' صداقت و حقیقت کي خاطر هو' نیکي کے قیام اور بدیوں کے استیصال کي راه میں هو' جو الله کي مرضي کے تابع ' اور جو شیطان رجیم کي آرزؤں کے مخالف هو؛ دراصل جهاد في سبیل الله هے ' پهر خواه وه سیاسي هو یا اخلاقي ' اور تمهاري اصطلاح میں دیني هو یا تمدني -

(اسوۂ نبوت)

حضرة (نوح) علیه السلام نے اس راه میں پتهر کهائے اور کفر و عصیان سے بندگان الهي کو روکا - یه اصلاح اعتقادات و اعمال دینیه کا جهاد تها - حضرة (ابراهیم) نے کالدیا کے صنم کدوں سے ارض الهي کو پاک کیا اور کواکب پرستوں کو دعوة توحید دي - انهوں نے اِنکے جلانے کیلیے آگ سلگائي اور انکي هلاکت کے مشورے کیے - یه بهي جهاد في سبیل الله تها - حضرة (موسي) علیه السلام فراعنۂ مصر کي شخصي حکومت اور جابرانه غلامي کے قلع و قمع کیلیے آئے اور [illegible] کي غلامي و محکومي سے نجات [illegible] - یه ایک پورا پولیٹیکل اور سیاسي جهاد تها - مگر یه بهي جهاد في سبیل الله تها !

حضرة (مسیح) بني اسرائیل کے گم شده اخلاق کي سراغ میں [illegible] - ظالم [illegible] نے انکے منهه پر تهوکا اور (پلا طوس) کے بے [illegible] سپاهیوں نے انکے سر پر کانٹوں کا تاج رکها ' [illegible] وه صلیب پر لٹاے [illegible] اور [illegible] ' وه پورا هو -

یه ایک [illegible] جهاد تها ' [illegible] اس اخلاقي مجاهد نے اس راه [illegible] اپني [illegible] کرنے في حقیقت اسکي پوري تکمیل [illegible] یه بهي جهاد في سبیل الله تها -

حضرة (ختم المرسلین) علیه الصلوة و السلام نے تمام عالم کي [illegible] تاریکیوں کو دور کرنا چاها اور اپني اور اپني جماعت [illegible] کي زندگي اس راه میں صرف کردي - یه محض اصلاح اقوام و زمین کا کوئي خاص شعبه نه تها ' جسکو تم نے پالیٹکس ' تمدن ' اخلاق ' اور مذهب کے نام سے تقسیم کردیا هے ' بلکه انکي دعوة عام ' اور انکي اصلاح عالمگیر تهي - اس دنیا کے سب سے بڑے خدا نما انسان کا جهاد ' هر اصلاح انساني اور دفع هر فساد ارضي کیلیے تها - صلی الله علیه و علی جمیع الانبیاء و المرسلین ' و علی آلهم و صحبهم اجمعین !

(والذین معهم)

یه تو اسوه هاے جلیلۂ نبویه هیں' جنکو جهاد في سبیل الله کا نمونه بناکر بهیجا گیا - لیکن پهر ان سب کے ماتحت اور زیر ظل ' صدیقین و شهدا ' اور صالحین و قانتین امت کے اعمال مجاهدانه ' و عزائم حق پرستانه هیں ' جنکے ان گنت اور بے شمار نمونے همارے سامنے موجود هیں -

انبیاء عظام کے اعمال دنیا میں کشت زار اصلاح کیلیے بمنزله تخم کے هوتے هیں اور انکے متعبین و مومنین کے اعمال الهیه بمنزلۂ اشجار و اثمار کے :

کزرع اخرج شطاه فازره ' فاستغلظ ' فاستوی علی سوقه یعجب الزراع ' لیغیظ بهم الکفار - (٤٨ : ٢٩)

" مثل اُس کهیتي کے که اُس نے پہلے زمین سے اپني پهلي کونپل نکالي' پهر اُس نے غذاء نباتي کو هوا اور مٹي سے جذب کرکے اُس کونپل کو قوي کیا ' پس وه بتدریج بڑهتي اور موٹي هوتي گئي - یهاں تک که کهیتي اپني نال پر سیدهي کهڑي هوگئي ' اور اپني سرسبزي و شادابي سے کسانوں کو خوشي بخشنے لگي - خدا نے یه ترقي اُنهیں اسلیے عطا کي' تا که کفار اس کو دیکهکر غصے میں جلیں"

پس جو مومنین مخلصین اپنے اعمال کي روشني آفتاب نبوت سے کسب کرتے هیں' اور اپني قوتوں کو کسي نه کسي صورت میں حق و صداقت اور دفع فساد و ظلم کي راه میں وقف جهاد في سبیل الله کردینے کي توفیق پاتے هیں ' وه اس تخم دعوة کے برگ و بار هیں خدا انکو انبیاؤ صدیقین کي معیت کا شرف عطا فرماتا هے اور انکے کاموں کو بهي اعمال نبوت کي طرح اپني مقبولیت کیلیے چن لیتا هے : ومن یطع الله والرسول فاولائک مع الذین انعم الله علیهم من النبین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین ' و حسن اولائک رفیقا (٤ : ٧١)

(جهاد لساني)

حقیقت جهاد کي طرح جهاد في سبیل الله کے وسائل و ذرائع بهي عام هیں اور ان کو صرف تلوار هي کے قبضه کے اندر سمجهنا غلطي هے جهاد حق کي راه میں سعي و کوشش هے - خواه وه زبان سے هو' خواه مال سے - خواه تلوار فاتحانه سے هو' خواه خون مظلومیت سے - خدا کي سچائي اور انساني ظلم کے انسداد کي راه میں اپني قوی کا صرف کرنا' کسي صورت اور کسي شکل میں هو' داخل معني و حقیقت جهاد هے -

قرآن کریم میں هر جگه " جاهدوا باموالکم و انفسکم " آیا هے - یعنے جهاد اپنے نفوس اور اپنے اموال کے ذریعه کرو - نفوس کے جهاد میں هر طرح کا ذریعۂ جهاد آ گیا - امام احمد ' ابو داؤد ' نسائي' اور ابن حیان وغیرهم نے حضرة (انس) سے روایت کي هے که :

جاهدوا المشرکین باموالکم و انفسکم و السنتکم ! — جهاد کرو اپنے مال سے' اپني جان سے ' اور بذریعه اپني زبان کے !

اس سے ثابت هوا که جهاد نه صرف جان و مال' بلکه زبان سے بهي هوتا هے -

فی الحقیقت " جهاد لساني " اشرف ترین جهاد هے - اس سے مقصود هے بذریعه مواعظ و خطب' اور بوسیلۂ تقریر و کلام کے لوگوں کو دعوة الهیه دینا' ظلم و جبر شخصیت و استبداد کا رد اور قلع و قمع کرنا ' امر بالمعروف اور نهي عن المنکر' اور وه تمام اشاعت تعالیم

مشہور اقتراعیہ، جس نے گھوڑ دوڑ کے میدان میں [illegible] ۱۹۱۳ء کے گھوڑے کو روکا تھا۔

ایڈنبرا کے ریس کورس کی عمارت، جسے اقتراعیوں نے ۱۹۱۳ء آگ لگا کر جلا دیا۔

انهیں سرگراں رکھتا ھے ' اور انکے اُن اعمال مشرکانه و عصیان شعارانه کا احتساب کرو ' جنکو وہ با وجود کوشش کے خدا کی طرح اُسکے بندوںسے بھي نہیں چھپا سکتے -

دیکھو ! وہ کیسے شریر اور کیسے سرکش هیں ؟ انکا غرور کس درجه مغروران قریش کے کافرانه غرور سے اشبه ھے ' جنکے حق میں یه آیت نازل هوئي تھي ؟ ٹھیک ٹھیک مثل انکے یه بھي مساجد کي تولیت اور اسکے ممبروں کے موروثي قبضے پر نازاں هیں' اور کہتے هیں که یه تو همارے گھر هیں ' جنکے اندر سب کچھه کرنے کا همیں اختیار حاصل ھے - خواہ هم اُسے مشرکین مکه کي طرح بتوں کي پوجا کا گھر بنا دیں' خواہ غیروں کي تعظیم و تعبد کیلیے اسکے صحن میں فرش و قالین بچھائیں - خواہ اُس محراب عبادت کے نیچے ' جہاں الله کے اگے جبین نیاز جھکائي جاتي ھے ' غیروں کي تعریف و ثنا اور تسبیح و تہلیل کي صدائیں بلند کریں - خواہ اُس ممنبر پر چڑھکر' جو صرف ذکر و تحمید الهی و امر بالمعروف و نہي عن المنکر کیلیے ھے ' غیروں کے حکموں کا إعلان کریں ; قاتلهم الله ' اني یوفکون !

(۲) وہ اُن بندگان الهی کے دشمن هیں ' جنھوں نے الله اور یوم آخرت پر ایمان و یقین کرکے ' خدا کے سوا دوسروں کا خوف اپنے دل سے نکال دیا ھے ' اور جنکو خدا تعالی نے امر بالمعروف و نہي عن المنکر' اور وعظ و هدایت مومنین و قلمع و قمع فساد و عدوان کافرین کي توفیق دي ھے ' اور جو اسکي راہ میں " جهاد مقدس لساني " کي سنت انبیا و صدیقین کو زندہ کرنا چاهتے هیں - حالانکه جن مسجدوں کي تولیت و امامت کا انهیں غرور ھے ' انکا خدا تو کہتا ھے که سب سے بڑي نیکي ایمان بالله ' اور سب سے بڑا عمل جهاد في سبیل الله ھے - مسجدوں کي تولیت کا فخر باطل ' اور اسکا ادعاء القاء شیطاني سے زیادہ نہیں - پھر انهیں کیا هوگیا ھے که جس چیز کو خدا باطل کہتا ھے ' اسکا غرور کرتے هیں' اور جنکو خدا پیار کرتا ھے ' انکے دشمن هوگئے هیں ؟

(۳) جهاد کي حقیقت سے تم پر واضع هوگیا هوگا که اشرف و اعلی جهاد ' جهاد لسان و قلم ھے که بنیاد جمیع مجاهدات مقدسه کي یہي ھے - اور ظلم و جبر کا استیصال ' اور حقوق انسانیت و مسلمین کا مطالبه جهاد في سبیل الله میں داخل - پس یه جو کہتے هیں که مسجدوں میں وعظ و خطبات کو روکدو ' کیونکه وہ " سیاسي " هیں ' تو اسکا صاف مطلب یه ھے که وہ جهاد في سبیل الله کو روکنا چاهتے هیں' اور سیاست کے نام سے حفظ حقوق مسلمین و دفع ظلم و جبر کي سعي مراد لیتے هیں - پھر مجھے ان لوگوں کو یاد کرنے کیلیے کوئي موزوں لقب بتلاؤ جو جهاد في سبیل الله والحق کے مانع اور احکام قرانیه پر اپنے اراء شیطانیه کو ترجیح دینے والے هیں ؟ میں اگر انکو کفر پرست کہوں تو تم کہوگے که یه ایمان و کفر کي بحث ھے - میں اگر انکو مشرک کہوں تو تم پکاروگے که یه بہت هي بڑي جسارت ھے - هاں یه جسارت ھے' لیکن جن ظالموں نے الله کے آگے جسارت کي ھے ' کیوں نه هم بھي انکے لیے جسارت کریں ؟ وہ نه مومن هیں نه مسلم انکا حال یه ھے جو کہا گیا : نومن ببعض و نکفر ببعض ' و یریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا -

ان لوگوں کي اصطلاح میں جس چیز کو سیاست اور پالیٹکس کہتے هیں ' اسلام کے نزدیک عین دین و مذهب ھے ' اور وہ جهاد في سبیل الله میں داخل - کما سیاتي انشاء الله - پس جهاد في سبیل الله کیلیے مساجد سے بڑھکر اور کونسي جگه بہتر هوسکتي ھے ؟

اقتراعیات

(سفرجست عورتیں)

عورت یورپ میں بہت دنوں تک مظلوم رهي ھے اور ا بھي ھے - وہ شادي سے پہلے باپ کي اور شادي کے بعد شوهر ک ملک ھے - وہ نام کا بھي حق نہیں رکھتي که شادي سے پہلے وہ با کے نام میں اور شادي کے بعد شوهر کے نام میں مدغم هوجات ھے' وہ مالي معامله اپنے نام سے نہیں کرسکتي ' وہ کوئي جائد اپنے نام سے نہیں خرید سکتي ' وہ موروثي جائداد میں بھي کوئ مداخلت شوهر کے سامنے نہیں کرسکتي -

نصرانیت جو یورپ کا اسمي مذهب ھے' افسوس که وہ بھ ان معاملات میں اس طبقۂ ضعیف کي دست گیري نہیں کرت کیونکه اوسکے صحیفۂ الهیه میں " لهن مثل الذي علیهن " (قرآ حکیم) کي آیت نہیں ھے -

اب جبکه هر طبقه اپني حریت و آزادي کے لیے سرگرم و سعي و طلب ھے ' انگلینڈ کي نصراني عورتیں بھي اُٹھي هیں ک مردوں سے اپنے حقوق مغصوبه واپس لیں ' جس طرح ان کي بعض بہنیں امریکا وغیرہ بعض ممالک میں کچھه حقوق واپس لے چکي هیں - ان کے دعاوي و مطالب حسب ذیل هیں :

(۱) مساوات سیاسي Political Egnality یعنی پارلیمنٹ میونسپلٹي اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں عورتوں کي نامزدگي و انتخاب

(۲) حریت مالي و شخصي Economic & Persanal یعنی وہ اپنے مال و جائداد میں اپني زندگي کي جس روش کے لیے جس قسم کا تصرف چاهیں' کرسکیں -

(۳) حریت دماغي Intellecheal مرد جس طرح اپني ترقي و ارتقا کے لیے مختلف دماغي راستے تلاش کرتے هیں او اسکے لیے جو وسائل و تدابیر اختیار کرتے هیں ' حق ھے که عورتیں بھي ان سے محروم نہوں -

ان مطالب کے حصول کے لیے انگلینڈ کي عورتیں ایک مدت سے جانفشاں هیں ' اور سعي مقصد میں کسي خطرے کي پرواہ نہیں کرتیں - کامیابي کي راہ انگلینڈ کي عورتیں وہ سمجھگئي هیں جنکو هندوستان کے مرد اب تک نہیں سمجھتے -

مسز پنکھرسٹ حقوق طلب عورتوں کي لیڈر یعنی " سیدۃ الاقتراعیات " هیں - ۳۰ - اپریل سنه ۱۹۱۲ع کو اونھوں نے اولڈبیلي کے اجلاس میں بکمال حریت و استقلال کہا:

" خواہ کتنے هي دنوں کي سزا ملے ' مجھے اس کي پروا نہیں' میں اپنے ارادے سے کبھي باز نه آؤنگي ' میں جس وقت یہاں سے قید خانے جاؤنگي ' اوس وقت سے کھانا چھوڑ دونگي - اس حالت میں اگر مرگئي تو بہتر ھے ' ورنه اگر بچ کر نکلي تو اپنے حقوق کے لیے پھر مصروف پیکار هو جاؤنگي " -

آجکي اشاعت کے ساتھه ایک مرقع شائع کیا جاتا ھے - جس سے اقتراعي تحریک کي زور و قوت کا اندازہ هوگا - وزارۂ انگلستان علي الخصوص مسٹر ایسکوئتھه کے ساتھه اس تحریک کا جو سلوک رها ھے ' اسکو اخباروں میں آپ پڑھچکے هیں - اس مرقع میں پہلي تصویر اس اقتراعیه کي ھے جس نے پچھلے دنوں ملک معظم کے گھوڑے کو گھوڑ دوڑ میں پکڑ لیا تھا - اسکے بعد دو تصویریں دو مشهور عمارتوں کي هیں ' جنکو آگ لگا کر عورتوں نے جلا دیا اور کئي لاکھه پونڈ کا نقصان عظیم هوا !

ان في ذالک لايات لقوم يوقنون !

آيرليند هوم رول بل

(۲)

ليکن آير ليند کے ليے يه اطمينان دير پا نه رها - سنه ۱۳۱۸ ميں انگليند کي فوج نے ادورد بروس کو سخت هزيمت دي ' اور آخر اسي معرکه ميں وه کام آيا - ليکن اس فتح سے جو انگليند کو ميدان جنگ ميں هوئي ' ايوان صلح کے اندر کوئي کاميابي نه هوئي - آيرليند بدستور مرجع اضطراب و مسکن شورش و التهاب رها -

بلکه انگليند کے مصائب و مشکلات کي گره پہلے سے زيادہ سخت هوگئي ' يعني نارمن اور آيرش اجناس باهمي مصالحت و مزاوجت سے ايک متحد النسل ' متحد اللسان ' اور متحد الاراده قوم بن گئي ' جس نے اپني متفرق قوت کو وطن عزيز کي محافظت و مدافعت کے ليے مجتمع کر ليا -

سنه ۱۳۴۱ - ميں اس عقده کے حل کے ليے انگليند نے ايک اور تدبير کي جو اس کے ترکش سياست کا اب بهي آخري تير هے ' يعني ادورد ثالث نے ايک فرمان جاري کيا جس کا مضمون يه تها :

" آير ليند کے تمام مناصب اور عہدے صرف اهل ملک اور ان انگريزوں کے ليے مخصوص رهينگے جنهوں نے آيرش قوميت بذريعه مزاوجت قبول کرلي هے "

اس فرمان عطاے حقوق نے ملک ميں ايک سياسي سکون پيدا کر ديا ' ليکن دوسري طرف اجتماعي و اقتصادي حالات کي سطح مطمئن ميں ايک دوسري جنبش بهي نمودار هوگئي ' يعني انگريز کسب حقوق ملکي کے ليے نهايت کثرت سے آيرش قوميت ميں داخل هونے لگے - اس تحريک سے آير ليند اور انگليند ' دونوں کو نقصان پہونچا - اول کو اقتصادي و اجتماعي ' اور دوسرے کو سياسي ' اس ليے دونوں گهبرا اٹهے ' يهاں تک که سنه ۱۳۶۸ ميں شهزاده (لائنل) کي زير نظارت اس کو ملک کے ليے خيانت کبرى قرار ديا گيا -

اسي چودهويں صدي کے اواخر ميں (رچرد ثاني) شاه انگليند نے آهستگي ' سکون ' اور اطمينان کي جگه ' زور اور قوت سے ملک ميں سکون و اطمينان پيدا کرنا چاها ' ليکن کون نهيں جانتا که جو پاني پر حکومت کرنا چاهتا هے ' وه آهستگي و سکون سے اوسکي سطح متحرک کي جنبش باطل کرسکتا هے ' پر زور آزمائي و قوت نمائي دريا کي لهروں کو اور زياده شديد الحرکة اور خوفناک بنا ديگي !

(رچرد) اور اوسکا جانشين ' دونوں لڑے ليکن نا کامياب رهے - (ادورد رابع) نے ايک قاعده جاري کيا که بغير کسي معزز انگريز کي معيت کے جو شخص آير ليند ميں جانے يا وهاں سے آنے کي کوشش کريگا ' مقتول هوگا - هنري سابع نے تسکين فتن کے ليے بندش استبداد کو اور زياده سخت کيا - اوسنے قرار ديا که نه تو کوئي ملکي مجلس بغير اذن حکومت انگليند منعقد هوگي ' اور نه اوسکا کوئي قانون بغير تصديق انگليند نافذ هوگا - سنه ۱۴۹۵ ميں سر ادورد (بريدگس) نے جو انگليند کي طرف سے آير ليند کا گورنر جنرل تها ' آير ليند کي مجلس وطني کے اختيارات و احکام کو لغو قرار ديا تا آنکه انگليند کي پارليمنٹ اونکي تصديق نه کر دے -

(اصلاح مسيحيت کي تاسيس)

اب تک ان دونوں ممالک کے درميان صرف قومي اور سياسي اختلافات تهے ' اب وه زمانه آگيا جب (ليوتهر) نے نائب سينٹ بطرس کے اس اختيار کا انکار کيا که " جو تم زمين پر باند هوگے وهي آسمان پر باندها جائے گا ' اور جو زمين پر کهولو گے ' وهي آسمان پر کهولا جاے گا " اور ايک جديد فرقه کي بنياد ڈالي ' جو اب " پروتستنٹ " کے نام سے مشهور هے اور موجوده مسيحيت و تمدن کي تاريخ کا ايک نهايت اهم مگر نهايت تفصيل طلب حصه هے -

(انگليند و آئر ليند ميں مذهبي اختلافات)

(بعض ضمني مباحث نصرانيت)

اس وقت يورپ کي اکثر حکومتيں بحالت تغير و انقلاب تهيں - ترک مسلمانوں کي سياسي قوت ' دين اسلام کي سادگي ' اور تعليم توحيد کي حقيقت سے روز بروز يورپ متاثر هوتا رها - بالاخر (ليوتهر) نے ان اثرات کو قبول کيا اور اوسکي عام دعوت دي ' سلاطين و ملوک يورپ ' پوپ کي مداخلت سے گهبرا اٹهے تهے ' انهوں نے ليوتهر کي کے سايهٔ پناه کو غنيمت سمجها -

(ليوتهر) کي اصلاح کي تاريخ ميں يه ياد رکهنا چاهيے که اسکو سب سے بڑا الزام مسلمان هونے کا ديا گيا تها - نيز کها جاتا تها که اس نے قران کريم کا ايک قديمي لاطيني ترجمه کسي محفوظ خانقاه کے مخفي حجروں ميں رهکر پڑها هے اور آسي کا اثر تها ' جو اسکي دعوت کي صورت ميں ظاهر هوا - (چمبرس انسائيکلو پيڈيا) ميں اسکي پوري تفصيل هے اور (برٹانيکا) ميں اسکي طرف اشاره کيا هے - انشاء الله ايک مستقل مضمون ليوتهر کي اصلاح کے متعلق لکها جائيگا ' جس سے معلوم هوگا که اسلام کي دعوت بالاخر کن کن صورتوں اور بهيسوں ميں اپنا کام کرتي رهي ' اور جن لوگوں نے آسے قبول نهيں کيا تها ' انهيں پهر دوسري صورت ميں آسے قبول کرنا پڑا -

انگليند ميں اس وقت (هنري ثامن) بادشاه تها ' جس کو متعدد امور ميں پوپ سے مخالفت هوگئي تهي آن ميں سے ايک امر يه بهي تها که اسکي متعدد بيوياں تهيں -

(تعدد ازدواج) گو اصول نصرانيه کي رو سے صحيح هے ' ليکن رومن کيتهولک مذهب ميں قديم ملکي و قومي رسوم کي بنا پر ناجائز تها ' پوپ نے (هنري) کے اس فعل کو ناجائز قرار ديا ' ليکن وه باز نه آيا ' اور ليوتهر کے دامن ميں آکر پناه لي ' جهاں اسکو تعدد ازدواج پر کوئي تنبيه نهيں کي گئي -

ان واقعات سے متعدد نتائج ضمناً ظاهر هوتے هيں :

تمام اهل ملک میں ایک عام اتحاد قائم هوگیا' جس کا نام تاریخ قرون اخیرهٔ انگلستان میں اتحاد کیل کینی Kil Kenuy (۱) هے -

ایک مجلس انتظامي منتخب هوئي جس نے زمام حکومت اپنے هاتهوں میں لے لیا - مجلس کے ۲۴ - ممبر تهے' جنمیں پانچ مذهبي عهده دار اور باقي عام ملکي اشخاص تهے -

مجلس نے استقلال آیر لینڈ کا اعلان کیا' ایک حکومت موقته کي بنیاد ڈالي' محکمے قائم کیے' سکے مضروب هوے' اعلی عهده دار متعین کیے گئے؟ اور اسطرح آیر لینڈ کو وہ گم شده آزادي مل گئي' جس کا ایک مدت سے وہ متلاشي تها -

(اغتشاش و قتل و سلب)

انگلینڈ جو اس وقت خود دستوري و استبدادي حکومتوں کي کش مکش میں مبتلا تها' کسي فوجي عمل کے بالکل نا قابل تها' اس لیے اوس نے اُس بے امان هتیارسے کام لیا' جو آج بهي ایک یوروپین حکومت کا بہترین اور محفوظ ترین حربه هے - یعنے سیاست تفریق' و نشر عداوت' و ترغیب خائنین' و تالیف منافقین وطن -

آیر لینڈ کا نظام عمل پراگنده اور شیرازهٔ حکومت منتشر هوگیا سنه ۱۶۴۹ • میں وہ عہد آگیا جب مشهور (کرامویل) نامي ایک سپاهي حمایت حریت کے نام سے تخت انگلینڈ کا مالک هوا' اور ملک ایک موروثي بادشاہ کے پنجے سے چهوٹ کر ایک ذاتي بادشاہ کے پنجے میں آگیا - (کرامویل) ایک شجاع' اور راسخ العزم انسان تها - اوس نے آیر لینڈ کے موجوده ضعف سے فائده اُٹهایا' ایک ایک کرکے رومن آیر لینڈ کے تمام قلعہ مسخر کرلیے' اور تمام جزیره میں ایک عام سیاسي سکون پیدا هوگیا - آیر لینڈ کي تاریخ میں یه پہلا دن تها' جب انگلینڈ' تمام جزیره کا کاملاً بلا اشتراک اپنے کو مالک کهه سکتا تها -

لیکن اب بهي مشکلات کا خاتمه نه هوا' اور نه درحقیقت کبهي کسي غیر وطني حکومت کي مشکلات کا خاتمه هوسکتا هے - سنه ۱۶۸۸ - میں ایک نئي شورش آیر لینڈ میں رو نما هوئي - (جیمس دوم) نے جو انگلستان کے تخت کے لیے کوشاں تها' انگلینڈ سے نا کامیاب هوکر آیر لینڈ کي طرف رخ کیا - آیرش قوم نے جوش و خروش اور عزو احتشام کے ساتهه اوس کا استقبال کیا' اور ایک جرار سپاہ آیرش اور فرنچ افسروں کے تحت قیادت اوس کي اعانت و حمایت کے لیے آماده هوگئي - دراصل اس پردے میں خود آیر لینڈ کي اعانت و حمایت ملحوظ تهي -

لیکن (ولیم آف اورنگ) جو برطاني سپاہ کا قائد تها' اوس نے سنه ۱۶۹۰ - میں اس حسن تدبیر سے جنگ شروع کي که آیر لینڈ کي استقلال طلب فوج بالکل ناکام رهي - اور ۱۲ - جولائي سنه ۱۶۹۱ - میں نهایت سخت هزیمت اُٹها کر' بالاخر ۳ اکتوبر سنه ۱۶۹۲ میں سوا برس کي مدافعت کے بعد' چند شرائط پر سب نے هتیار ڈال دیے -

(۱) کلکني دراصل آئرلینڈ کے ایک شهر کا نام هے جو برطاني انگریزوں نے جاکر بعهد استرانگ بو Strong-Bow آباد کیا تها - اُس عهد سے اڈورڈ رابع تک انکو فرامین متعلق آبادي وغیره ملتے رهے - ملکه الزبتهه کے عهد میں اسکے اطراف کے قصبات کو ملاکر ایک چهوٹے سے صوبے کي حیثیت دیدي گئي - جیمس اول نے اسکي توسیع کي - پارلیمنٹیں بدفعات اسمیں قائم هولیں - کرامویل نے پهر دوباره اسے فتح کیا - اسي شهر میں یه اتحاد واقع هوا تها - اور اُسي کي نسبت سے اسکا نام " اتحاد کلکني " هوگیا - (انسا یکلو پیڈیا برٹانیکا حرف کاف)

انگریزي قوم نے فتح کے بعد اپنے اخلاق کي کوئي عمده مثال نهیں پیش کي - شرایط صلح جو یوروپ کي رسم و عمل کے مطابق توڑنے هي کي چیز هے' توڑ دیے گیے' نا فرماني و سرکشي کا آیر لینڈ سے پورا معاوضه لیا گیا' لوگکي جائدادیں ضبط کرلي گئیں' مظالم کا ایک سلسلۂ مهیب شروع هوگیا' تمام خاندان تباہ هوگئے' لوگ بهاگ بهاگ کر دوسرے ملکوں میں چلے گئے - جن کے پاس پاے رفتار نه تهے' وہ ظلم و ستم کي زنجیریں پهننے پر مجبور کیے گئے - غرضکه متصل و مسلسل ۱۰۰ - برس تک' مظلوم و مفلوک انسان' منهدم ایوان و عمارات' اور خشک و بے رونق میدانوں کے سوا آئرلینڈ میں اور کچهه باقي نه رها تها' آئرش اور کیتهولک هونا' اس قطعۂ ارض میں سب سے بڑا جرم انساني تها -

اٹهارهویں صدي کے قوانین سیاست میں اس جرم کے مرتکب کے لیے هر قسم کي سزا جائز تهي - اوسے خود اپنے ملک و وطن میں کوئي حق حاصل نه تها' وہ اعلی عهدوں کا مستحق نه تها' وہ فوج میں بهي نوکر نهیں هوسکتا تها' وہ کوئي هتیار اپنے پاس نهیں رکهه سکتا تها' وہ عام حقوق ملکي سے متمتع هونے کا بهي حقدار نه تها' عجب نهیں که ان میں سے اکثر باتوں کو پڑهکر ایک هند نژاد متعجب نه هو' کیونکه وہ ایک مدت سے ان تمام باتوں کا عادي هوگیا هے' اور اسلیے اسے شکایت نهیں' لیکن اس شدت درد محرومي کي تکلیف اس دل سے پوچهو' جسکا احساس ابهي مفقود نهیں هوا' اور جسکي قومیت ابهي جسم میت نهیں هوگئي هے !!

اعانۂ مسجد کانپور

کا ایک مصرف

میں ایک اهم قومي مسئله کے طرف آپکي توجه مبذول کراتا هوں - اِمسال حج میں مسلمانوں کو اسوقت تک جن دقتوں کا سامنا کرنا پڑا هے - اور سال آینده سے جو مصیبتیں آنیوالي هیں' انکا خیال کرتے هوے' اور نیز حجاج کو جن مصائب اور تکالیف کا سامنا ایام حج میں کرنا پڑتا هے' انکا لحاظ رکهتے هوے مناسب هے که هم ایک کمپني قومي سرمایه سے قایم کریں جو حاجیوں کے لیے جهاز بهم پهنچادے' اور اُنکي هر طرحکي عافیت کا خیال رکهے - اسوقت موقع حاصل هے اور وقت هے که هم اس اهم کام کو کرلیں - روپیه کي بهي معقول رقم اسوقت مسلمان جمع کرسکتے هیں - عید اضحي کا زمانه قریب هے اور موقع هے که اِس اجتماع سے فائده اُٹهایا جاے -

کانپور کے فنڈ میں ایک لاکهه روپیه تقریبا محفوظ هوگا:- (اُن چندوں کو ملا کر جو اسوقت متفرق شهروں میں لوگوں کے پاس جمع هے) میرے خیال میں مناسب هوگا که اس رقم کو بهي اسي نیک مصرف میں لگا دیا جاوے -

اِس کمپني سے جو منافع هو' اسکا [illegible] حصه پس ماند[illegible] کانپور پر صرف کیا جاوے - اسوقت میں علیل هوں [illegible] سطور کو ضروري سمجهه کر بهیج رها هوں - امید هے که [illegible] انکو نه صرف شایع فرماد نیگے' بلکه اپني قیمتي راے بهي اس باره میں دینگے - حضرت نواب وقار الملک بهي اگر اِس باره میں اپني راے مبارک سے عوام کو شرف مخاطبت بخشیں تو بهت مناسب هو -

(خاکسار سید احمد حسن)

(ا) مذهب پروتستنت اپنے وجود میں اسلام کا ممنون هے -

(ب) مذهب پروتستنت کے نشو و ظهور کے وجوہ و اسباب سیاسیه و اجتماعیه هیں -

(ج) تعدد ازدواج اصول نصرانیة کی رو سے جائز هے کیونکه تورات میں یہه اجازت موجود ' انجیل میں اسکا ذکر متروک ' ایک بادشاہ نصرانی کا اسپر عمل ' اور مدعی اصلاح جدید و رئیس و موسس فرقۂ پروتستنت کا سکوت !! پھر اسکے بعد اور کیا ثبوت چاهیے ؟

بهرحال یه اسباب تھے جن کی بنا پر هنری شاہ انگلینڈ پروتستنت فرقه کی حمایت پر آمادہ هوگیا - انگریزی قوم جو آزادی کی فطری طالب اور حریت کی طبعی طلبگار تھی ' اس جدید مذهب کی تقلید و قبول کے لیے اپنی هر شے نثار کرنے لگی -

(هنری اور الزیبتهه)

اس تغیر و انقلاب دینی نے اوس خلیج کو جو انگلینڈ و آیرلینڈ کی دو قوموں کے درمیان حائل تھی ' اور زیادہ عمیق و وسیع کردیا ' سنه ۱۵۳۷ میں ڈبلن پایه تخت آیرلینڈ میں ایک انگریزی دربار منعقد هوا ' جس نے یه فرمان سنایا که آج سے پاپاے روما (پوپ) کی جگه شاہ انگلینڈ خود ملک کے کلیسا کا مالک هے - آیرلینڈ کو آج کوئی حق نهیں که وہ پوپ سے کسی امر میں بھی مکاتبت و مراسلت کرے - نیز آج جو شخص شاہ انگلینڈ کی اطاعت کا حلف نهیں اٹھائیگا ' خیانت کا مجرم اور باغی قرار دیا جاے گا -

اس کے بعد هنری نے شاہ آیرلینڈ کا لقب اختیار کیا ' حالانکه باقاعدہ اور منظم حکومت اوسکی اب تک صرف جزیرے کے ایک چھوٹے سے حصے هی میں محصور تھی !

یه احکام زمین کے ایسے قطعے میں جو وطن ' قومیت ' زبان ' اور اب مذهب میں بھی بالکل مختلف تھا ' هر شخص سمجهه سکتا هے که کتنے حوادث مختلفه اور کیسے کیسے مصائب گوناگوں کے باعث هوئے هونگے ؟ تاهم هنری چونکه ایک قسی القلب ' ظلم پیشه ' اور جابر الحکم بادشاہ تھا ' اسلیے فتنے نے زیادہ سر اٹھانے کی فوری مهلت نه پائی -

ملکه (الزیبتهه) کے عهد حکومت میں جبکه زمام حکومت ایک عیش پسند ' ناز آفریں ' لیکن مغرور و متکبر ملکه کے هاتهه میں تھا ' جو استیلاے ممالک پر بھی اوسی قدر قدرت رکھتی تھی ' جس قدر فتح قلوب پر ' جسکا دربار بهادروں سے بھی اوسی قدر پر رهتا تھا ' جس قدر عشاق سے ! کیتھولک فرقے نے پروتستنت پر نهایت خوں ریز ' وحشیانه ' اور خوفناک مظالم کیے ' لیکن جو محبت کے عنصر سے بنی تھی وہ عداوت کیونکر کرسکتی تھی ؟ بالاخر نتیجه یه هوا که مظالم میں اشتداد اور عداوت و انتقام میں ازدیاد هوتا رها -

الزبتهه هندوستان کے (اکبر اعظم) ایران کے (عباس صفوی) اور ترکی کے (سلیمان قانونی) کی همعصر تھی - اور ترقی ممالک و امن و نظم میں بھی اپنے اِن مشرقی معاصرین کی طرح اسکا عهد شاندار اور ممتاز تھا -

الزیبتهه نے آیرلینڈ کی تسکین و تامین کے لیے دو تدبیریں کیں ' ایک طرف تو ایک جنرل کو آیرلینڈ کی تسخیر کامل کے لیے روانه کیا - دوسری طرف برطانی انگریزوں کی تعداد کثیر کو آیرلینڈ میں مستقل اقامت کا حکم دیا - انهوں نے " السٹر " کا صوبه اپنے لیے منتخب کیا ' تاکه ملک کے اندر انگلینڈ کی طرف سے ایک شدید و باسل قوت همیشه موجود رهے -

یهی " السٹر " هے جو آج (هوم رول بل) کی وجه سے معرکه گاہ محشر خیز بنا هوا هے -

لیکن باوجود کثرت فتوحات و کثرت تعداد ' اهل برطانیه اور نسل آیرلینڈ اپنے جهد وجهاد سے باز نه آئی - الزیبتهه کے آخرین پندرہ سالوںکے اندر آیرلینڈ و برطانیه کی تلواریں همیشه نیام سے باهر رهیں ' لیکن دونوں کے مقاصد ایک دوسرے سے متضاد تھے - ایک اپنی حریت و استقلال کے لیے سر فروش تھا ' دوسرا غلبۂ و استیلا اور جبر و قهر کے لیے بے قرار - دیو باطل فرشتۂ حق سے دست و گریباں تھا ' اور طوق غلامی حریت و استقلال کی گردن میں زبردستی حلقۂ گلو بننا چاهتی تھی -

شرارۂ جنگ خوفناک حد تک مشتعل هوگیا - طرفین کے خسائر و نقصانات کا اندازہ ۳۰ - لاکهه پونڈ ' اور ۲ - لاکهه جانوں سے کیا جاتا هے !!

سنه ۱۵ - ۵۸ میں سرجان (پیررٹ) نے جو انگلینڈ کی طرف سے آیرلینڈ کا حاکم تھا ' ایک دربار منعقد کیا ' جس میں رؤساے آیرلینڈ و برطانیه شریک تھے -

(جیمس) اول نے بھی الزیبتهه کی روش سیاست کو ملحوظ رکھا اور بدستور آیرلینڈ کے صوبه السٹر میں آباد هونے کیلیے پروتستنت برطانی خاندان مسلسل آتے رهے -

(قرون خونین)

سنه ۱۶۴۱ ع میں جبکه انگلینڈ دستوری حکومت کی کوششوں اور مصیبتوں میں مبتلا تھا ' اور امرا کے سلب قدرت ' جمهور کی حریة و احترام حقوق ' اور نالبین ملک کے توسیع اختیارات کے لیے بادشاہ اور امرا سے لڑ رها تھا ' تو آئرلینڈ نے بھی عزم کیا که جس چیز کو انگلینڈ اپنے بادشاہ اور امرا سے مانگ رها هے ' وہ انگلینڈ سے اپنے لیے بھی طلب کرے -

صلح و آشتی سے کبھی بھی یه متاع نهیں ملی جیسا که دنیا کی تاریخ بتلا رهی هے ' پس دونوں نے اپنے اپنے حریفوں کے مقابلے میں تلوار کھینچ لی - انگلینڈ نے نالب شاہ کا سر اتار لیا ' اور آیرلینڈ نے لاکھوں برطانی انگریزوں کو جسم بے سر کردیا - آیرلینڈ کا صوبه " السٹر " جو پروتستنت اور برطانی انگریزوں کا مسکن تھا ' رومن یعنی اهل آیرلینڈ کے غیظ و غضب اور انتقام و قهر کی بجلی وهاں گری ' اور برطانی آبادی کا خرمن خاکستر هوکر رهگیا - صرف چند دنوں کے اندر پچاس هزار انگریز اس شورش میں طعمۂ اجل هوے تھے !!

بچوں اور عورتوں پر کوئی رحم نهیں کیا گیا ' مردوں کو صرف تلوار اور گولی هی سے نهیں ' بلکه آگ ' پانی ' بھوک ' اور سردی سے هلاک کیا گیا - شوهر بیبیوں کے رو برو ' اور بچے ماؤں کے سامنے قتل هوے - لڑکیاں اور تمام عورتیں بے حرمت کی گئیں - غرض که وحشت وسبعیت ' درندگی و سفاکی کا کوئی ایسا حربۂ جهنمی نه تھا ' جو استعمال نه هوا هو -

(اتحاد و استقلال)

اس جوش انتقام سے فارغ هوکر آیرلینڈ نے جو زیادہ تر کیتھولک تھا ' حلف اٹھایا که عقائد و مقاصد فرقۂ کیتھولک کی محافظت ومدافعت کے لیے اپنے خون کا آخرین قطرہ تک نثار کرنے کیلیے طیار هے -

ایک سال کی شورش کے بعد سنه ۱۶۴۲ - میں آیرلینڈ کی ایک مجلس ملکی مجتمع هوئی - سن مذکورہ کی ۲۳ - اکتوبر کو

پس مکالم کا فرض اولیں یہ ہے کہ اگر وہ سامع کو اپنے کلام سے مسحور و متاثر کرنا چاہتا ہے ' تو اسکی توجہ کو اپنی طرف مائل کرے ' اور جب تک سلسلۂ مکالمت جاری ہے ' " جلب توجہ " کے اصول کا دامن نچھوڑے ' اور نیز ان تمام باتوں کا لحاظ رکھے ' جو سامع کے لیے باعث دلچسپی و دلپسندی ہوں -

(مکالمۃ کے ابتدائی اصول)

اب سوال یہ ہے کہ وہ باتیں کیا ہیں ' وہ کونسے امور اور وہ کون سے وسائل ہیں ' جنکے اختیار کرنے سے مخاطب ہمہ تن متوجہ رهتا ہے - اسکا خیال بھٹکنے نہیں پاتا ' دلچسپی قائم رهتی ہے ' اور جو بات مکالم کے منہہ سے نکلتی ہی ' دل میں اتر جاتی ہے ؟

یہ وہ وسائل و ذرائع ہیں ' جو علم النفس کی کلیات و نظریات سے مستنبط ہوتے ہیں ' اور دوران مکالمت میں ہمارا تنبیہہ و ہدایت کرتے اور بصیرت بخشتے ہیں -

سب سے پہلے ' یعنے کلام کرنے اور اصول مکالمت کے استعمال باقاعدہ سے پہلے ' مکالم کو چاہیے ' اس امر کا اندازہ صحیح کرلے کہ مخاطب کون ہے ؟ اسکی قومیت کیا ہے ؟ مذہب کیا ہے ؟ عمر کیا ہے ؟ مذاق کیا ہے ؟ کن باتوں کو پسند اور کن باتوں کو ناپسند کرتا ہے ؟ استعداد علمی کا کیا حال ہے ؟ اور عادات و اطوار کیسے ہیں ؟ یعنی دوران مکالمت میں اس کا برابر لحاظ رکھنا چاہئے کہ مخاطب ہندوستانی ہے یا انگریز ؟ مسلمانوں میں سے ہے یا ہندو ؟ جوان ہے یا بوڑھا ؟ مرد ہے یا عورت ؟ شاعر ہے یا فلسفی ؟ سخن طرازی و دانش آموزی مقبول ہے یا محض نالۂ حزیں ؟ (۱)

انمیں سے اکثر امور تو مذہب و ملت کے معلوم ہونے ہی منکشف ہو جاتے ہیں ' اور تعین مذاق و عادات شخصی اور استعداد علمی کا بہت بڑا حصہ وضع و قطع اور لباس و گفتگو سے معلوم ہو جاتا ہے - باقی امور تو اثر و تکرار ملاقات سے واضح ہو جاتے ہیں - بہر کیف انسان کو چاہیے کہ جسقدر معلومات اسے حاصل ہوں ' ان سے فائدہ اٹھانے میں غفلت نہ کرے -

اثرات و نتائج ' غلطی کی اصلاح کردینگے ' پسندیدگی و ناپسندیدگی کلام اس معاملہ میں ایک عمدہ مشیر ہے - پس جیسا کچھہ مزاج مخاطب کا اندازہ ہو ' اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے ' اور اس تخمین و انداز پر جو امور مزیدہ متفرع ہوتے ہیں ' انکو اختیار کرنے میں پس و پیش نکرنا چاہیے - بات بات پر عادات شخصی ' استعداد علمی ' و مذاق مخاطب سے رہنمائی طلب کرنا چاہیے - لفظ لفظ پر مخاطب کی حالت و سیرت خاص سے مشورہ کرنا چاہیے - بلکہ حرف حرف پر جذبات حالیہ و کیفیات لا حقہ کا خیال رکھنا چاہیے -

یعنی شاعر سے طرز مکالمت اور ہو ' فلسفی سے اور - رند سے انداز مخاطبت اور ہو ' اور زاہد سے اور :

ما مرد زہد و توبۂ و طامات نیستم
با ما بجام بادۂ صافی خطاب کن

پہلے دیکھہ لو کہ مزاج کا رخ کسطرف ہے ؟ پھر روئے سخن مطابق حالت کرو - پہلے اندازہ کرلو کہ ہوا کسطرف چل رہی ہے ؟ پھر کشتی کو اسی جانب چھوڑ دو کہ ساحل مقصود تک پہونچنے کی یہی راہ ہے - تاثیر کلام کا بیشتر حصہ طبیعت شناسی و جذبات پروری کے اندر مضمر ہوتا ہے -

مخاطب کی حالت نفس ' و کیفیت قلب ' و روش مزاج کے تعین امکانی کے بعد ' جن امور کا دوران مکالمت میں لحاظ رکھنا فرض مکالم ہے ' وہ ذیل میں ابھی مجملاً تحریر کیے جاتے ہیں - انہیں کو ہم " قوانین مکالمت " کی اصطلاح سے تعبیر کرتے ہیں - کلام موثر و سخن دلپذیر کیلیے لازمی ہے کہ ان " قوانین " کے تابع ہو - یہی قوانین فن مکالمت کا اساس بحث ہیں -

آیندہ فرداً فرداً ہر قانون کی اصل و حقیقت اور طریق استعمال و اصول مشق پر مفصل بحث کیجائیگی -

" قوانین مکالمت " حسب ذیل ہیں :

(۱) تلفظ -

(۲) لہجہ -

(۳) حرکت و اشارۃ

(۴) قدرت بیان یعنی مجاز بیانی و استعمال صنائع و بدائع -

(۵) تحریک و لحاظ جذبات ' ضرب الامثال و ایراد اشعار و مقولات ' و تطبیق واقعات ' و لطائف و ظرائف - (باقی آئندہ) :

بعد ازیں نور بآفاق دہیم از دل خویش
کہ بخورشید رسیدیم و غبار آخر شد

(۱) سخن طرازی و دانش هلر نظیری نیست
قبول دوست مگر نالۂ حزیں کردہ

علامۂ شبلی کی قدر دانی

حضور نظام حال کی علم پروری !

ایشیاء میں علوم و فنون نے ہمیشہ سلطنت کی آغوش میں تربیت پائی ہے - اور یہ خصوصیت بقاے علوم کے ساتھہ خود سلطنت کی بھی شہرت ' وسعت تمدن ' اور بقاے نام کا ذریعہ ہے - ہندوستان میں ریاست حیدر اباد نے ایشیا کی اس خصوصیت کو سب سے زیادہ نمایاں کیا ہے - چنانچہ اسوقت ہندوستان میں جس قدر ستون علم ہیں ' ان سب کو اسی ریاست نے قائم کر رکھا ہے - مولانا حالی اسی خرمن فیض کے خوشہ چیں ہیں ' علامہ شبلی نعمانی کی تصنیفات کا سلسلہ اسی ریاست کے دامن عاطفت کے ساتھہ وابستہ ہے - حال میں حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے اس سلسلہ کو اور بھی مستحکم ' اور اپنے دامن فیض کو اور بھی وسیع تر کردیا ہے - یعنی مولانا شبلی نعمانی کے ماہوار وظیفے میں دو سو روپیہ ماہوار کا اضافہ فرمایا ہے - یقین ہے کہ ہندوستان کے گوشے گوشے میں حضور نظام کی اس علمی فیاضی کی قدر کی جائیگی ' کیونکہ ابھی تک ہندوستان میں عام سے اشخاص پیدا نہیں ہوتے ' بلکہ اشخاص سے علم پیدا ہوتا ہے ' اور ریاست حیدر آباد ان کائنات علمیہ کی آدم اول ہے !

(عبد السلام ندوی)

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

فن مکالمة

(از مراسلہ نگار ادیب ، صاحبزادہ مولوی ظفر حسن صاحب)

(۲)

(خطابت)

" مکالمت " کا ضد و مقابل " خطابت " ہے جو عبارت ہے ایک مجمع سے خطاب کرنے ، اور تقریر مسلسل و غیر منقطع کرنے سے - خطبہ تقریر کا نام ہے جو شخص واحد کرتا ہے ، متعدد اشخاص سنتے ہیں ، اور خاموش رہتے ہیں ، کچھہ دخل نہیں دیتے - یعنی مفہوم خطابت کے اجزاے ترکیبی تین ہیں :

(۱) تسلسل بیان (۲) تعدد مخاطبین (۳) سکوت سامعین - [یہ صحیح نہیں - بغیر انکے بھی خطابت کی تکمیل ہوسکتی ہے - عام گفتگو اور خطابت کا فرق معنوی بھی ہے - الہلال]

" خطابت " کے برخلاف " مکالمت " کوئی تقریر مستقل و غیر منقطع نہیں ہوتی ، بلکہ اسکے عین معنی یہ ہیں کہ مخاطبین موضوع گفتگو میں حصہ لیں - ایک شخص سوال کرے ، دوسرا جواب دے - ایک اظہار شک کرے ، دوسرا رفع شک کرے - ایک شخص کوئی واقعہ بیان کرے ، دوسرا شخص اسکے مثل کوئی دوسرا واقعہ نقل کردے -

اسکے علاوہ مکالمت کی تکمیل مفہوم کے لیے صرف ایک مخاطب کافی ہے ، بشرطیکہ بات چیت میں حصہ لے ، یا کم سے کم ہاں ہوں کرتا رہے ، زبان نہیں تو حرکات و سکنات ہی سے جواب دیتا رہے - ابروں کو جنبش چاہے ندے ، مگر گردن ضرور ہلاتا رہے ، اگرچہ یہ حرکت بھی متکلم کے ہر قول کی تائید و تسلیم ہی میں کیوں نہو -

غرضکہ بزاخفش ہی کیوں نہو ، مگر بت جامد نہو -

برخلاف اسکے خطابت کا مفہوم اسوقت تک پورا نہیں ہوتا ، جب تک کہ متعدد مخاطبین جمع نہوں ، پھر اگرچہ ایک سے زیادہ اشخاص جمع ہوجائیں ، لیکن ہر شخص بول سکتا ہو ، تو یہ ایک " صحبت مکالمة " ہوگی ، مجلس خطابت نہوگی - ہاں البتہ اگر ایک شخص تقریر کرے ، باقی سب اسکی تقریر سنتے رہیں ، تو یہ مکالمة نرہیگی بلکہ خطابت ہوجایگی -

پس فن مکالمة اس سے زیادہ نہیں ہے کہ ایک ذخیرۂ اصول گفتگو ، و فرد قوانین گفتار ، و فہرست ضوابط گفت و شنود ہے - اور بس - وہ چند ہدایات اور اشارات و تنبیہات پیش کرتا ہے جن پر عمل کرنے سے انسان اپنی زبان میں تاثیر ، اپنے کلام میں جاذبیت ، اور اپنے الفاظ میں سحر پیدا کرسکتا ہے - اس فن میں چند ایسے گر بتاے گئے ہیں کہ دوران گفتگو میں انکا لحاظ رکھا جاے تو مقصد تقریر حاصل ہوگا - یعنی مخاطب متاثر ہوگا ، زبان سے نکلے ہوے الفاظ دل میں جاکر ٹھیرینگے ، اور منہہ سے نکلی ہوئی آواز کی صداے بازگشت سامع کے اعماق قلب سے بلند ہوگی ! !

یہی فن مکالمت کا مقصد اور غایة الغایات ہے کہ سامعین و مخاطبین متاثر ہوں ، الفاظ دل پر نقش ہوجائیں ، فقرات دل کے اندر اتر جائیں ، جملے دل کے اوپر کھد جائیں ، جو سنے متکلم کی جانب متوجہ ہوجاے - الفاظ گویا ایک پارہ مقناطیسی ہوں کہ تقریر کا ہر لفظ دامن دل کو مضبوط پکڑ لے :

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا ست

یعنی اگر موضوع گفتگو کوئی منظر ہو تو اسطرح بیان کیا جاے کہ اسکا سماں بندھجاے ، اور کوئی مسئلۂ علمیہ ہو تو اسطرح سمجھایا جاے کہ کوئی دقت و مشکل باقی نہ رہے اور ذہن سامع فوراً قبول کرلے -

بہر حال مکالمت کا مقصد اعلی و غایة اولی یہی ہے کہ جو لفظ زبان پر جاری ہو ، اس میں اثر ہو ، اور جس میں اثر ہو ، وہی زبان پر جاری بہی ہو -

(مکالمة اور علم النفس)

جو شخص علم النفس کی ابجد سے بہی واقف ہے ، وہ جانتا ہے کہ تاثر و تحسس نفس کا سبب وحید و علت فرید ، نفس کا موثر و عامل شے کی طرف متوجہ ہونا ہے - باغ میں گلہاے رنگ رنگ کھلے ہوے ہیں - لالہ و گل ، نسرین و نسترن ، سوسن و نرگس ، جوش بہار سے متوالے ہو رہے ہیں - نسیم عطر بیز کے ملائم جھونکے چل رہے ہیں - غبار صحن چمن کیمیاے عیش و نشاط ہے - در و دیوار کی صفائی و آئینہ وشی کا یہ عالم ہے کہ ایک باغ کے ہزار باغ نظر آ رہے ہیں - ایک فضاے مسرت و انبساط ہے جو ہر چہار طرف محیط ہے -

ہر پتہ جالب نظر ، ہر ذرہ مقناطیس قلب ، اور ہر برگ سیاہ کہربائے نفس و دل ہے - کیا ممکن ہے کوئی داخل باغ ہو ، اور جوشش بہار سے متاثر نہو

لیکن تاہم ایسے مجنون قلب و فرہاد دل بہی اس وحشت زار عالم میں بستے ہیں ، جو بادۂ عشق و الفت میں اسدرجہ سرشار و مدہوش ، اور خمار ہجر و فراق سے اسقدر افسردہ دل و تاریک قلب ہیں کہ بہار و باغ کا عکس تک انکے قلب محزوں پر نہیں پڑتا - طراوت سبزہ و رنگ آمیزی گل نشاط انگیز سہی ، لیکن انہیں اس سے کیا سروکار ؟

خوشست کوثر و پاک است بادۂ کہ دروست
ازاں رحیق مقدس دریں خمار چہ حظ ؟

اس عالم محویت و مجذوبی میں اگر آثار خارجیہ کا انسان کے نفس پر کچھہ اثر ہوتا ہے تو وہ کوئی مستقل اور بالذات اثر نہیں ہوتا ، بلکہ محض تصور موجود فی الذہن ہی میں کھل مل کر (عرفی) کے اس شعر کی تصدیق کر دیتا ہے :

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود
بادہ گرم خام بود پختہ کند شیشۂ ما

دہلی کی خاک اسی شعر کا ترجمہ کر رہی ہے :

میں وہ کیفی ہوں کہ پانی ہو تو بن جاے شراب
جوش کیفیت سے میرے خاک کے پیمانے میں

خیر ، یہ تو علم النفس کے مسائل ہیں ، فن مکالمت کو براہ راست ان سے کچھہ زیادہ علاقہ نہیں - فن مکالمت کو علم النفس کے محض اس کلیہ سے سروکار ہے کہ :

" جب تک نفس انسانی متوجہ نہو ، کیسی ہی دلفریب صورت ہو ، کیسا ہی دلکش نغمہ ہو ، کیسی ہی مشام نواز خوشبو ہو ، کچھہ اثر نہوگا - اسلیے کہ اثر وابستۂ توجہ ہے ، اور توجہ ہی اثر ہے - توجہ نہیں تو اثر بھی نہیں "

پس کیسی ہی مفید تقریر ہو ، کیسی ہی دلچسپ گفتگو ہو اور کیسا ہی دلاویز کلام ہو ، لیکن اگر مخاطب کی توجہ دوسری جانب مشغول ہے ، تو تمام سعی گفتار و کوشش تکلم ، حرکت لب و زبان ، اور ایک صوت مہمل و آواز بے معنی کے اخراج سے زیادہ ثابت نہوگی -

مصالحة مسجد کانپور کے متعلق چند شکوک

(از جناب مولانا محمد رشید صاحب کانپوري مدرس مدرسۂ عالیه کلکته)

کانپور کي مسجد کے متعلق ۱۴ - اکتوبر کو حضور وایسرائے بالقابه نے جو مصالحة کي هے ' اوسمیں تمام گرفتاران بلا کي رهائي ایسا واقعۂ یادگار هے ' جسکے متعلق حضور وایسراے ' مستر مظهر الحق ' راجه صاحب محمود آباد ' مولانا عبد الباري صاحب و دیگر حضرات کا جسقدر شکریه ادا کیا جاوے کم هے -

لیکن اصل مسجد کے متعلق جو سمجھوته هوا هے ' اوسمیں مجھکو اور نیز پبلک کو چند شکوک هیں ' اگر اوسکو جلد رفع نہیں کیا گیا تو بہت کچھه غلط فہمي پھیلنے کا خوف هے - اسلیے جہاں تک هوسکے جلد رفع کرنیکي کوشش بیحد ضروري هے - قبل اظہار شکوک اتنا ظاهر کردینا ضروري سمجھتا هوں که میرے متعلق کوئي صاحب یه خیال نه کریں که میں کسي مخالف پارٹي کا آدمي هوں - بلکه میں نے اس مقدمه میں اپني امکان بھر کوشش کي هے اور جسطرح ممکن هوا ' تائید کرتا رها هوں - میں نے همیشه موجوده جماعت کي ثنا و تعریف هر کس و ناکس کے آگے کرنے میں کبھي دریغ نہیں کیا -

شکوک یه هیں :

(۱) گذشته مارچ میں جب میونسپل بورڈ کي جانب سے یه تجویز پیش هوئي تھي که وضو خانه وغیره چھجه دیکر بنایا جاوے اور نیچے کي زمین آمد و رفت کے لیے خالي رکھي جاوے ' تو اوسوقت متولیان مسجد و دیگر لیڈران کانپور نے نامنظور کیا - اب تقریباً ویسے هي فیصله کو کن وجوه سے منظور کیا گیا هے ؟

(۲) نواب صاحب رامپور اور دیگر معزز مسلمانوں نے جو جلسه دهلي میں کیا تھا ' اوسپر یه الزام لگایا جاتا هے که وه قوم کے منشا کے خلاف تھا - پبلک کے لیڈروں کو مدعو نہیں کیا گیا ' نه اوسکے مقاصد کو شائع کیا گیا - اب سوال یه هے که یه سمجھوته جو کیا گیا هے اوسکي پبلک کو کہاں تک اطلاع تھي ؟ کن کن پیشوایان قوم سے مشوره لیا گیا تھا ؟ اخبار زمیندار جسنے تیس هزار سے زاید رقم جمع کرکے بھیجي ' مسجد هي کے معامله کے متعلق اوسکي سابقه ضمانت ضبط هوگئي ' دس هزار روپیه کي بیش قرار رقم ضمانت میں پھر جمع کرنا پڑي ' باغلب اوسکو بھي اس فیصله کي اطلاع پیشتر نہیں کي گئي - زمیندار نے اپني طرف سے جو شرائط صلح چھاپے وه ان سے علحده تھے ' جو اس امر کي صاف دلیل هے که اوسکو اس مصالحة کے شرائط معلوم نه تھے - جناب (مولانا ابو الکلام آزاد) نے ابتدا سے لیکر آخر تک اس معامله میں جس بے نظیر خلوص اور دلسوزي سے کام لیا هے وه کسي شخص کي نظر سے مخفي نہیں ' لیکن اخري فیصله کي کچھه خبر اُنھیں بھي نہیں کي گئي - گنتي کے چند آدمیوں نے جو چاها طے کرلیا ' تو پھر اس فیصله اور نواب صاحب کے فیصله میں کیا فرق هے ؟

(۳) ۱۴ - اکتوبر کو نواب وایسراے نے جو فیصله فرمایا تھا اوسکے صحیح حالات بعد فیصله کردینے کے بھي کانپور کي پبلک سے کیوں مخفي رکھنے کي سعي بلیغ کیگئي ؟ مستر مظهر الحق یا سید رضا علي صاحب وغیره سے بعد فیصله جب کسي نے دریافت کیا تو یہي جواب دیا که زمین مسجد کي واپس ملگئي - صحیح حالات کیوں بیان نہیں کیے گئے ؟ حتے که بعض لوگ چراغاں کرنے پر مستعد هوگئے تھے ' لیکن جب اونکو صحیح حالات بتلائے گئے تو اونھوں نے چراغ گل کردیے - مجھے ذاتي طور پر واقفیت هے که مول گنج میں ایک صاحب نے وسیع پیمانه پر روشني کا انتظام کرلیا تھا - بیعانه بھي دے چکے تھے ' لیکن جب اونکو یه اصلي حال معلوم هوا تو بیعانه ضبط کرانا غنیمت سمجھا مگر روشني نہیں کي !!

(۴) سب سے ضروري سوال یه هے که بار بار اسکي تصریح کي جاچکي هے که اوس دالان کے مسجد هونیکي متعلق علما کي کمیٹي نے فیصله کیا هے جو ناقابل ترمیم هے اور اس لیے مسلمان اوسکے حوالہ کرنے سے مجبور هیں - پس اب جب که یه سمجھوته هوگیا هے تو آیا اون علما سے بھي اسکي نسبت استفسار کرلیا گیا تھا ؟ اور اونھوں نے بھي اجازت دیدي تھي که اسطرح دالان مسجد کا رهنا کافي هے که نیچے راسته هو ' جسپر جنبي ' حائضه اور بلا تفریق هر شخص گذر سکے اور بالائي حصه پر مسجد ؟ اگر اون علما سے نہیں پوچھا گیا تو کیا وجه ؟ اور آیا هندوستان بھر میں صرف مولانا عبد الباري صاحب کو اس مشوره میں شریک کرنا اور کسي دوسرے سے کچھه نه پوچھنا کیا معني رکھتا هے ' حالانکه اونکو پہلي مجلس علما میں طلب بھي نہیں کیا گیا تھا ؟ آیا اس فیصله کا لازمي لیکن خوفناک نتیجه یه نهوگا که گورنمنٹ یقین کرلے گي که تمام علما کا متفقه فیصله کوئي چیز نہیں ' اور اوسکو ایک ادنے اشاره سے منسوخ کیا جاسکتا هے ؟ نیز اس فیصله سے کیا یه خوف نہیں هے که آینده دیگر مقدس عمارتوں کے ساتھه بھي گورنمنٹ ایسا هي فیصله کرے که اوسکے نیچے یا اوسکو پاٹ کر اوپر سڑک بنالے اور نظیر میں اس فیصله کو پیش کرے ؟

(۵) بار بار ظاهر کیا گیا هے که یه کانپور کا مقامي مسئله نہیں هے ' تمام هندوستان کا مسئله هے - پھر کیا وجه هے که تمام هندوستان کے اکابرین سے اسکے متعلق راے نہیں لیگئي ؟

(۶) الہلال سے خاص طور پر یه سوال هے - انھوں نے بارها جو شرائط صلح ظاهر کیے هیں ' علي الخصوص ۱۲ - اکتوبر کو کلکته میں جو عظیم الشان جلسه انجمن دفاع مسجد کانپور کا منعقد هوا تھا ' اسمیں مولانا ابو الکلام نے جو شرائط اپني تقریر میں پیش کیے تھے آیا یه فیصله اون کے پیش کرده شرائط کے موافق هے ؟

(۷) اخبار زمیندار لاهور سے سوال هے که اُس نے جو شرائط صلح بار بار ظاهر کیے هیں اور همیشه جن امور پر زور دیا هے کیا وه پورے هوگئے ؟

اگر اس کا جواب نفي میں هے تو پھر نواب صاحب رامپور کي مصالحة پر اظہار نفرت اور اس فیصله پر اظہار مسرت کي کیا وجه هے ؟ کیوں زمیندار میں نواب صاحب رامپور والے جلسے کو گالیاں دي گئیں مگر اس فیصلے پر مٹھائي تقسیم هوئي ؟

(۸) مستر مظهر الحق نے کانپور میں بارها فرمایا که ڈیپوٹیشن ایک بے معني چیز هے - میں همیشه سے ڈیپوٹیشن کے خلاف هوں " اسقدر تصریحات کے بعد وه ۱۴ - اکتوبر کے ڈیپوٹیشن میں کیوں شریک هوے - اور کن مجبوریوں سے ایسا کیا ؟

(۹) آخر میں اس کثیر چنده کے متعلق سوال هے که وه کیا هوگا - شهدا جنکے خاندان کي اعانت کي ضرورت هے ' اونکي تعداد اب تک پانچ چھه سے متجاوز نہیں هوئي ' اونکے متعلقین کے لیے پچاس روپیه ماهوار کي اعانت اگر ضروري هو تو مستقبل سرمایه کے واسطے بھي دس باره هزار کي رقم کافي هے - شهدا کي یادگار

مجالس دفاع مطابع و اتحاد ہند

دفاع مطابع و اتحاد ملکی

(از مسٹر مشیر حسین قدوائی بیرسٹر ایٹ لا - لکھنؤ)

مجھے ازحد مسرت ہوئی کہ آپ نے پریس ایسوسی ایشن کی بنیاد ڈالی - یہ کام انگریزی خوانوں کا تھا ' مگر اسکا بھی مرد میدان ہوا تو وہی اولوالعزم شخص ' جو زمانۂ حال کی تعلیم سے نا واقف مگر اصلی آزادی اور سچی حریت کی تعلیم کا معلم ہے !

اگر کوئی مذہب ' کوئی قانون حریت کا حامی ہے تو وہ اسلام ہی ہے - اگر کوئی قانون حریت کا دشمن ہے تو وہ ہندوستان کا پریس ایکٹ ہے ' جسکو میرے اعتقاد و راے میں قانون کہنا ہی نا روا ہے - بلکہ لفظ قانون کی توہین کرنا ہے - میں اس قانون کا اول دن سے مخالف تھا - میں نے اپنے معزز انگریز دوستوں سے بھی کہا تھا کہ اس سے زیادہ کوئی چیز ہندوستان کے لیے مضر ' ہندوستان کے اون لوگوں کیلیے مضر ' جن میں اب اخلاقی جرات نہیں رہی ' اور در اصل خود حکومت کے لیے بھی مضر نہیں ہوسکتی کہ لوگوں کی زبان بند کردی جاے - وہ مجبور کیے جائیں کہ مخفی سوسائٹیاں بناویں - وہ مجبور کیے جائیں کہ دغا بازی اور خفیہ سازشوں کے طریقوں کو اختیار کرکے اپنے کیرکٹر کو خراب کریں - میں اکثر مذاق سے کہا کرتا تھا کہ اس قانون مطابع سے اور سڈیشن سے کوئی بات باہر نہیں ہوسکتی - حتی کہ میں اپنے بھائی کو گورنمنت کا عطا کردہ خطاب "خاں بہادر" نہیں لکھتا اور اسے لکھنا ذلیل سمجھتا ہوں - یہ بھی جرم ہے - اسلیے کہ اس سے حکومت کی توہین کا پہلو نکلتا ہے !

میں کوئی مہذب ملک نہیں جانتا ' جہاں ایسا قانون ہو جو پبلک کو بالکل حاکم ضلع کے انگوٹھے کے نیچے رکھدے - ترکی میں ایک وقت میں تھا - مگر وہاں بھی اب نہ رہا -

اور ملکوں میں تو سخت قانون پر بھی نرم نظر اسوجہ سے جائز ہوسکتی ہے کہ وہاں قانون کے عامل احتیاط عمل میں لاتے ہیں ' لیکن برخلاف اسکے یہاں تو اچھے سے اچھے قانون کا بھی خراب استعمال پولیس اور مجسٹریٹ ' دونوں کرتے ہیں -

ابتو ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت نے اسکے خلاف فیصلہ کر دیا ہے - اور اس فیصلے سے زیادہ سنگین الفاظ میں قانون مطابع کی مذمت ہو نہیں سکتی تھی - اگر اب بھی ہندوستان کے لوگ اس قانون کو تسلیم کریں تو انکی حریت کا خدا حافظ - انکو انسان کہنا بھی روا نہ ہوگا -

مبارک ہو آپ کو ایک سچا اسلامی دل اور اولوالعزم ہمت ' کہ آپنے اس وبال کا احساس کیا ' اور مبارک ہو آپ کی انجمن ' جسنے اسکا بیڑا اوٹھایا ہے کہ وہ اس آفت کو ہندوستان کے سر سے ٹالنے کی کوشش کریگی - میں نے بہت خوشی سے دیکھا ہے کہ اب بنگال کے اندر تو ہندوستان میں تفریق کی چال بازیاں نہیں چل سکتیں - انشاء اللہ اس صوبہ میں تو (مولانا ابو الکلام) اور (بابو سریندر ناتھہ) دست بدست چلینگے ! مبارک ہو یہ اتفاق - اور اس اتحاد پر اللہ کی رحمت نازل ہو !!

آپ نہ صرف اسوسی ایشن قائم ہی کیجئے بلکہ اوسکے خزانہ کو اسقدر وسعت دیجیے کہ گورنمنت اگر ہندوستان کے ہر اخبار سے دس دس ہزار کی ضمانت دس دس بار بھی مانگے ' تب بھی وہ بلا تکلف پیش کی جاسکے - اگر گورنمنت چاہتی ہے کہ وہ قوم کو اعلان جنگ دیدے تو قوم کو بھی ضرور اسکے لیے تیار ہو جانا چاہیے - اسطرف گورنمنت کے بعض حکام کے دماغ ایسے چکر کھا گئے ہیں کہ پرچوں کی ضبطی انکے لیے ایک دل لگی سی ہوگئی ہے -

افسوس کہ اپنا برا بھلا بھی ان نا دانوں کی سمجھہ میں نہیں آتا - وہ یہ نہیں جانتے کہ خلق خدا کے عزم بالجزم کا مقابلہ توپ اور تلوار سے تو ہو نہیں سکتا ' پھر ان مہمل ترکیبوں سے کیا ہوگا ؟ وہ یہ نہیں جانتے کہ اون لوگوں کو بھی اپنے سے خلاف کرا رہے ہیں جو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ابھی انگریزی حکومت ہندوستان پر بہت ضروری ہے - وہ نہیں جانتے کہ ایسی کارروائیوں سے حکام بالکل باغیوں کے ہاتھوں میں اپنے تئیں دے رہے ہیں - بلکہ در اصل خود ان لوگوں کا کام کر رہے ہیں جو فتنہ و فساد کے خواہاں ہیں !!

کتنے مسلمانوں کے دلونکو اس زمانہ میں انہوں نے اپنی طرف سے زبردستی پھیر دیا - اور محض حماقت سے - افسوس ! افسوس بھی ہے اور خوشی بھی - اگر مسلمانوں کے دل اپنے کارکن ہندو بھائیوں کی طرف ہوجاویں تو خوشی کی بات ہے -

آپ تو اپنی سی کرتے ہی رہیے - اللہ آپ کو کامیابی دیگا - اتفاق بین الاقوام ہندوستان کی بہتری کے لیے اور خود مسلمانوں کی بہتری کے لیے لازمی ہے ' اور وہ شخص تو کسی طرح مسلمان نہیں جسمیں حریت کا جذبہ نہ ہو -

کاش خدا ہر ہند کے مسلمان کو مسلمان کردے !

ہاں ' اس کوشش کے مقابلہ کیلیے تیار رہیے ' جو ہندو مسلمانوں میں نفاق ڈالنے کی کی جاویگی - اسکا وقت عین یہی ہے - کسی نواب........کی تلاش ہو رہی ہے - قوم چونکہ اب زیادہ ہوشیار ہے اسلیے اسمیں آسانی تو نہ ہوگی ' تاہم اور بہت سے طریقوں سے مطلب حاصل ہوسکتا ہے - وہ دشمن نہایت خطرناک ہوتا ہے جو دوستی کے پردے میں دشمنی کرے - میونسپل بورڈ وغیرہ میں جدا گانہ انتخاب کا حق بھی ایک دام تزویر ہوسکتا ہے - اسی طرح اور بہت سے دام ہیں - بنگال کے مسلمانوں کو خبر کرتے رہیے - اور صوبوں کا تو خدا حافظ ہے - مسلمانوں کے موجودہ آزاد اخبارات اس معاملہ میں کچھہ بہت قابل اعتماد نہیں - وہ آسانی سے پھسل سکتے ہیں - مگر آپ تو انشا اللہ مضبوط ہی رہینگے -

افسوس ' کرانچی دور ہے ' ورنہ اس مرتبہ کانگرس میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہوتی -

ادبیات

اسوۂ حسنہ

ایثار کی اعلی ترین نظیر

عشق رسول کا معیار

کافروں نے یہ کیا جنگ احد میں مشہور * کہ پیمبر بھی ہوئے کشتۂ شمشیر دو دم
ہوئی مشہور مدینہ میں جو پہنچی یہ خبر * ہر گلی کوچہ تھا ماتم کدۂ حسرت و غم
ہو کے بیتاب گھروں سے نکل آئے باہر * کودک و پیر و جوان و خدم و خیل و حشم
وہ بھی نکلیں کہ جو تھیں پردہ نشینان عفاف * جن میں تھیں سیدۂ پاک بھی با دیدۂ نم

* * *

اک خاتون کہ انصار سے تھیں نام نہیں * سخت مضطر تھیں، نہ تھے ہوش و حواس ان کے بہم
موقع جنگ پہ پہنچیں تو یہ لوگوں نے کہا * [illegible]
تیرے بھائی نے لڑائی میں شہادت پائی * تیرے والد بھی ہوئے کشتۂ شمشیر ستم
سب سے بڑھ کر یہ کہ شوہر بھی ہوا تیرا شہید * گھر کا گھر صاف ہوا، ٹوٹ پڑا کوہ الم "

* * *

اس عفیفہ نے یہ سب سن کے کہا تو یہ کہا : * " یہ تو بتلاؤ کہ کیسے ہیں شہنشاہ امم ؟ "
سب نے دی اسکو بشارت کہ سلامت ہیں حضور * گرچہ زخمی ہیں سر و سینہ و پہلو و شکم
بڑھ کے اسنے رخ اقدس کو جو دیکھا تو کہا : * " تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہے سب رنج و الم !
میں بھی، اور باپ بھی، شوہر بھی، برادر بھی فدا * اے شہ دیں ! تیرے ہوتے ہوے کیا چیز ہیں ہم ؟ "

(شبلی نعمانی)

فکاہات

لیگ سے خطاب
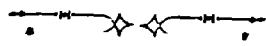
کہا کل لیگ سے میں نے کہ " اے بزم دل آرائی * حقیقت میں تمھارا کچھہ عجب دل کش سراپا ہے
تمھاری ذات سے ہندوستاں میں آج رونق ہے * تمھارے دم سے وابستہ ہر اک ادنی و اعلی ہے
تمھارے کارنامے آج گھر گھر ہیں زبانوں پر * تمھارے حسن ملت سوز کا عالم میں چرچا ہے
مٹا جاتا ہے کوئی آپ کے طرز تکلم پر * کوئی رنگ تبسم دیکھہ کر والہ و شیدا ہے
کوئی قومی ترانہ آپ کا سنکر ہے گرویدہ * کوئی مجلس کی زینت دیکھہ کر محو تماشا ہے
نتیجہ الغرض دیکھا یہ ہم نے حسن ظاہر کا * کہ ساری قوم پروانہ کی صورت تم پہ شیدا ہے
مگر ہم دیکھتے ہیں آپ کو الفت ہے غیروں سے * وفاؤں پر ہماری کچھہ توجہ ہے نہ پروا ہے
سمجھہ میں کچھہ نہیں آتا کہ ہم سے کیوں ہوئی نفرت ؟ * خدا کے واسطے کچھہ تو کہو اسکا سبب کیا ہے ؟

* * *

ہوا ارشاد : " نفرت تو نہیں ہے آپ سے مجھکو * مگر مجبور ہوں، سنیے کسی کا قول سچا ہے :
" محبت ایک سے نبھتی ہے، دو دو سے نہیں نبھتی * تمھیں کس دل سے چاہوں جب کسیکا دل پہ قبضہ ہے " ؟

(نظم نصیر آبادی)

قائم کرنا جیسا که مستر مظهر الحق نے کئي بار اثناے تقریر میں کہا هے ' کیا اسکا اب انتظام هوگا ؟ مسجد کا دالان اگر طے شده طریقه سے بنانا منظور هو تو اوسکے لیے بهي هزار دو هزار کي رقم ضرورت سے زاید هے - باقي روپیه کیا هوگا ؟ ایمان اور انصاف کا مقتضی تو یه هے که اوسکو بقدر ضرورت رکهکر بقیه پبلک کو بجنسه واپس کردیا جاوے - اس کا بڑا نفع یه هوگا که پبلک کا اعتماد قائم هوجاوگا - کیونکه وه یقین کریگي که تحویلدار ضرورت نهو تو واپس بهي کر دیتے هیں' اگر اور زائد وسیع النظري سے کام لیا جاے تو یه هوسکتا هے که جن اخبارون کو ضمانتیں صرف کانپور کے معامله کي بدولت داخل کرنا پڑیں هیں' اُنکي اُن رقوم کو اس چندے سے پورا کیا جاوے بلکه بهتر هوگا که اوسکے پر امیسري نوٹ اخبارون کي طرف سے داخل هوں اور اسکا منافع ورثه اور شهدا میں تقسیم کیا جاوے -

امید هے که کوئي صاحب انصاف ان امور کا جواب اپني پہلي فرصت میں دیکر نه صرف راقم کو بلکه پبلک کو' جو سخت کشمکش میں مبتلا هے' مطمئن فرما دیں گے -

الهلال :

جناب نے اس مضمون کي اشاعت یا عدم اشاعت کو الهلال کي حق گوئي و آزادي کیلیے اپنے خط میں معیار قرار دیا تها - لیکن میں سمجهتا هوں که اسکے لیے کوئي زیاده بلند تر معیار ڈهونڈهنا چاهیے -

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کي نسبت آپنے جو شکوک ظاهر کیے هیں ' انکي اشاعت اور انکا تصفیه یقیناً بهتر هے ' کیونکه هر طرح کے خیالات کو سچائي اور واقعیت کے ساتهه ظاهر هونا چاهیے اور کسي شک کے اندر هي اندر نشوؤ نماپانے سے بهتر هے که وه دنیا کے سامنے آجاے -

اِن سوالات کا جواب تو انکے مخاطبین بهتر دے سکیں گے مگر چند دفعات کے متعلق مجهکو بهي کچهه عرض کرنا هے :

(۱) یه خیال اور بهي بعض حضرات نے ظاهر کیا هے که جب مسجد مچهلي بازار کا قضیه شروع هوا تو میونسپل بورڈ صحن کا چهجه بڑها لینے کي اجازت دینے پر راضي تها - لیکن مجهکو ذاتي طور پر علم نہیں ' اور کانپور کے بعض دیگر اشخاص کو اسکے خلاف بهي کہتے سنا هے - بهرحال میں سمجهتا هوں که هر موقعه پر اصولاً بحث کرنا بهتر هوتا هے - اگر یه طریقه جائز نہیں تو جس طرح کل جائز نه تها آج بهي نہیں هے ' اور اگر جائز هے تو کل هم نے نه مانا تها ' آج مان لیا - پس سب سے پہلے اصولاً نظر ڈالیے اور وه آپ ڈال چکے هیں -

(۲) هزهائنس نواب صاحب رامپور کے جلسے سے جن لوگوں نے مخالفت کي هے ' وه صرف ایک هي واقعه کا نتیجه نہیں هے' بلکه بهت سے واقعات کا مجموعه هے - سب سے پہلي بات مسلمانوں کو وفاداري کي دعوة دیني تهي ' جسکے صاف معني یه هیں که جلسه انہیں رو به بغاوت قرار دیتا تها - مسلمان وفاداري و بغاوت کے بارے میں بهت غیور واقع هوے هیں اور وه اپنے تئیں باغي کہلانا پسند نہیں کرتے -

پهر یه بهي هے که اسمیں کسي فیصله کو پیش نہیں کیا گیا تها ' بلکه صرف حکام پر اعتماد کي دعوت تهي جسکے منظور کرلینے کے یه معنی تهے که جنس کے دیکهنے اور ملنے سے پہلے مسلمان قیمت دیدیتے پس دونوں چیزوں میں فرق ضرور هے -

تاهم میں تو کوئي وجه نہیں پاتا که نواب صاحب رامپور کي مخالفت کي جاے - جو لوگ انہیں دهلي لاے ' اگر انکي نیت دفع فساد و اصلاح حال تهي تو الله آنهیں جزاے خیر دے -

(۳) آپنے دو موقعوں پر فقیر کا بهي تذکره کیا هے ' اسلیے چند لفظ اس بارے میں بهي عرض کرونگا -

• یه تو درست نہیں هے که اس بارے میں مجهسے مشوره نہیں کیا گیا - مشوره ضرور لیا گیا اور اسي غرض سے مستر مظهرالحق کلکته تشریف لائے - البته جسطرح یه یقیني هے که مجهسے مشوره لیا گیا اور اطلاع دي گئي ' اسي طرح یه بهي یقیني هے که آخري تبدیلیوں سے میں بالکل بے خبر رها اور ایک لمحه کیلیے بهي مجهکو اسکا علم نہیں هوا که قطعي و اخري فیصله هونے والا هے - ورنه میں ضرور کہتا که صبر جلدي سے بهتر هے ' اور مزید و وسیع مشوره مطلوب - والله علی ما اقول شهید !

مجهکو سب سے پہلے اسکي اطلاع وسط ستمبر میں بعض خاص ذرائع و مکاتیب سے هوي - اسکے بعد غالباً ۲۸ - یا ۲۹ - ستمبر کو مستر مظهرالحق تشریف لائے اور اس بارے میں مشوره لیا -

مشوره کس بارے میں تها ؟ فیصلے کي کیا صورت پیش کي گئي تهي ؟ بهتر سمجهتا هوں که اسکو جناب مولانا عبدالباري صاحب کے الفاظ میں نقل کردوں جو انهوں نے مجهے اپنے ایک گرامي نامه مورخه ۳ - اکتوبر میں تحریر فرمائے تهے ' اور جو بجنسه وهي صورت تهي ' جو مستر مظهرالحق نے انکي جانب سے ظاهر کي تهي -

(اس خط کا وه حصه آینده نمبر میں شایع کرونگا کیونکه اس نمبر میں گنجایش بالکل نہیں رهي -)

اسي صورت کي نسبت میں نے مستر مظهرالحق سے عرض کیا تها که اگر ایسا هو' اور اسکے ساتهه هي کوئي امر مسلمانوں کیلیے رنجده پیش نه آئے تو میري جانب سے کوئي مخالفت نهوگی - کیونکه نظر به حالات و اطراف مسئله و مصالح غنیمت هے -

تاهم یه بهي ملحوظ خاطر رهے که :

(۱) یه مشوره قطعي اور آخري نه تها -

(۲) مجهسے یه نہیں کہا گیا تها که تم اپني آخري راے دو -

(۳) گفتگو اس عنوان پر تهي که آخري مشوره و اطلاع کا صاف صاف موقع تها اور بصراحت تمام یه گفتگو میں آچکا تها -

(۴) میں نے بار بار (یعني کم از کم چهه سات بار) باصرار یه کہدیا تها که کمال حزم و احتیاط کي ضرورت ' اور اپنے مطالبات کا استحکام و ثبات ' اصول و اساس کار هونا چاهیے -

اسکے بعد جناب مولانا عبد الباري صاحب سے مراسلت هوي - پهر بعض اسباب و مصالح ایسے پیش آئے که ۸ - اکتوبر کو بانکي پور گیا اور مستر مظهر الحق سے اس بارے میں گفتگو هوئي - لیکن اس وقت بهي نئے تغیرات کي بالکل اطلاع نہیں ملي ' البته ایڈریس کے متعلق بعض امور درمیان میں آئے تهے -

۱۱ - کي صبح کو میں کلکته واپس آیا که ۱۲ - کو جلسه تها - میں منتظر تها که اب آخري گفتگو کا موقعه آیگا اور هزایکسلنسي ویسراے کي آخري راے معلوم هوگي مگر پیر کے دن تار آیا که ویسراے کانپور تشریف لیجا رهے هیں !

منگل کو میں نے انکي اسپیچ پڑهي تو حالات اُس صورت سے مختلف تهے ' جنکي مجهکو اطلاع دي گئي تهي ' اور جنکي نسبت مشوره کیا گیا تها -

(بقیه مضمون کے واسطے صفحه ۴ ب ملاحظه هو)

دعوۃ الہیئة الی الہلال

واقعۂ ضمانت

(۱) الہلال کے اکثر پرچوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا - اسمیں شک نہیں کہ زمانۂ حال کي روش میں کہ علوم اسلامیہ کا مذاق جاتا رہا ہے - اور علوم جدیدہ کي ادعائي روشني نے ہر چہار طرف تاریکي پھیلا دي ہے ' آپکے الہلال نے ساون بھادوں کي گھنگھور گھٹا چھائے ہوئے بادلوں کے تاریکي میں چمک کر ' صاعقۂ ہدایت کا کام دیا - فالحمد لله علی لطفه و رحمته -

(۲) نئے تعلیم یافتوں کو مادہ پرستي کے ولولوں نے اندھوں کي طرح بھٹکتا ہوا گمراہ چھوڑ رکھا تھا جسکي الہلال نے رہنمائي کي ہے -

(۳) نبي کریم صلي الله علیه و سلم کے ارشاد کو کہ کلام باري کو مضبوط پکڑنا چاہیے' بھول جانے ہي کا یہ نتیجہ ہے کہ آج مسلمان دین و دنیا سے تباہ حال ہیں اور اب بھي اگر بیدار نہ ہوے تو یہودیوں سے بھي بدتر حال میں مبتلا ہوجانے کا خطرہ عظیم در پیش ہے -

(۴) بعض جدید طرز کے روشن خیالوں کا یہہ خیال خام ہے کہ کلام الہي نے محض مذہب ہي کي تعلیم دی ہے' دیگر امور معاش و تمدن و سیاست سے غافل ہے یا مقصر ہے - حالانکہ کلام پاک (تبیان لکل شی) تمام ہدایت دیني و دنیاوي کا مخزن ہے اور علوم دینیہ ہی علوم سیاسیہ کا بھي منبع ہیں -

اس امر کو الحمد لله کہ سب سے پہلے الہلال نے واضح و مبرہن کر دیا -

(۶) لیکن کلام پاک کو راہ ہدایت تعبیر کرنے اور ضلالت سے بچنے کیلیے صحیح عقل کي ضرورت ہے - اسکے لیے ہر زمانہ کي روش کے مطابق ایسے علماء حق مطلوب ہیں ' جو ضروریات زمانہ کے مطابق کلام پاک کي ہدایت کو دکھا دیں ' لہذا رب العزت کي امۃ مرحومہ پر یہ خاص رحمت ہے کہ وہ ہمیشہ زمانہ کي روش کے مطابق ایک ایسا عالم الہي پیدا کر دیتا ہے ' جو کلام پاک کي صحیح تفسیر بموافقت زمانہ و ضروریات عصریہ ' امت کے آگے پیش کرتا ہے -

(۷) اسمیں شک نہیں ہے کہ یہہ کام پروردگار عالم نے اپنے اور اپنے ایسے علماء حق کو تفویض کیا ہے' جسکو متزلزل الجبال وجود بھي روک نہیں سکتے - کیونکہ یہ اللہ کے کاروبار ہیں ' جو اپني امت کي ہدایت کیلیے اپنے بندوں کو چنتا اور انکے پیچھے اپني نصرت و اعانت کي ملائکہ کو متعین کر دیتا ہے -

(۸) پس واقعۂ ضمانت الہلال سے گو دل پر صدمہ اور سخت قلق ہے' تاہم اطمینان کلي ہے کہ جس ظہور صداقت و ہدایت الہیہ کیلیے ملکوں اور قوموں کي مخالفت موثر نہیں' اسکو انشاء اللہ یہ معاندانہ مساعي کیا ضرر پہونچا سکینگے ؟

(۹) البصائر نے بھي جس کام کا بیڑا اٹھایا ہے ' بلا شک نہایت اہم اور اس زمانہ کي رفتار کے لحاظ سے بہت ضروري ہے - اور خوب ہے کہ [illegible]

(۱۰) دونوں [illegible] اس قابل ہیں کہ لوگ مجلد کرکے اپنے کتب خانوں میں رکھیں اور روز مرہ تلاوت کیا کریں - [illegible]

ترجمہ ہي کے پڑھنے سے مطالب واضح ہوجاویں' بالکل معدوم ہیں - اور جسکو آپ اس خوبي سے ادا فرماتے ہیں کہ محتاج بیان نہیں -

خادم محمد عبد اللطیف (علیگ)
سابق منصف - ممالک متحدہ

اخباروں کے دیکھنے سے و نیز آپکي تحریر سے معلوم ہوا کہ الہلال سے بھي دو ہزار کي ضمانت طلب کي گئي ہے - جس روز میں نے پہلے پہل اس خبر کو سنا' جیسا صدمہ دل پر گزرا " خدا ہي جانتا ہے - غیرت نے قبول نہ کیا کہ میں سنوں اور خاموش بیٹھا رہوں - چنانچہ اسي روز سے اُدھیڑ بن میں تہا کہ جو کچھہ اس غریب سے ہوسکے' الہلال کے حفظ و بقا کے لیے نثار کردے - کبھي اپني مفلسي پر افسوس کرتا تھا اور کبھي محرومي پر - چنانچہ اسي فکر میں تعطیل کا زمانہ بھي قریب آگیا - تعطیل میں مکان گیا اور کسي صورت سے ایک رقم فراہم کي - یہ رقم حقیر آج الہلال پر سے نثار کرتا ہوں - امید ہے کہ قبول کیجیگا -

میں ایک معمولي حیثیت کا آدمي ہوں - جیسا کہ حضور پر بھي ظاہر ہے - اپني بے مالیگي ہي کي وجہ سے مبلغ ۸ - روپیہ ایک وقت میں چندہ نہ دیسکا اور مجبوراً اپسے معافي چاہي کہ مبلغ ۴ - روپیہ کا وي - پي عنایت فرمایا جائے - بقیہ ۴ - روپیہ عقب سے ارسال خدمت کرونگا -

حضرت مولانا ! میں سچ کہتا ہوں کہ جیسا صدمہ عام مسلمانوں کو سقوط ادرنہ و مرحوم شوکت پاشا کے انتقال سے ہوا تھا' ویسا ہي میں نے اس واقعہ سے بھي پایا - جا بجا الہلال کي ضمانت کے بارے میں گفت و شنید سني - سبھي افسوس کے ساتھہ کہتے تھے کہ اب گورنمنٹ کو کیا ہوگیا ہے کہ ایسے لوگوں کے طرف مخاطب ہو رہي ہے جن کے ایک اشارہ کے لاکھوں لوگ منتظر ہیں ؟ اکثر لوگونکي زبان سے بے تحاشہ یہ لفظ نکل گیا کہ جس طرح سقوط ادرنہ و مرحوم شوکت پاشا کي ہلاکت میں بالآخر کامیابي و خوش حالي بھي پوشیدہ تھي (جسکا ظہور پہونچ ہوا) اسي طرح اس واقعہ کي تہہ میں بھي اصلي خوشي و کامیابي چھپي ہو -

حضرت مولانا ! میں کہہ نہیں سکتا کہ آپکے بیان و تحریر میں کونسا جادو اور طلسم ہے یا مسمریزم کا اثر ہے کہ جو شخص ایک بار بھي آپکي تحریر دیکھہ لیتا ہے' ممکن نہیں کہ الہلال کا عاشق نہ ہو جائے اور اسکا دل آپ اپنے قبضہ میں نہ کرلیں - جہانتک میرا خیال و عقیدہ ہے' نہ تو آپکي تحریر میں طلسم و مسمریزم ہے' نہ آپ جادوگر ہیں - اصلي چیز کچھہ اور ہي ہے - یعنے آپنے ایک ایسي چیز کي مضبوط گرفت کرلی ہے اور اسکا لب و لہجہ اختیار کیا ہے جسکو کبھي فنا نہیں' اور جس کا اثر قطعي اور ابدي ہے - یعنے کلام پاک الہي - اور یہي باعث ہے آپکے الہلال کي تسخیر قلوب و کشش کا - ہر جگہ اوسکي مثال' اوسکي شہادت' اوسکا حکم' غرضکہ تمام معروضات صرف کلام الہي ہي ہوتا [illegible]

محمد عبد الجلیل از آرہ

نہایت ادب کیساتھہ عرض خدمت ہے کہ الہلال کي ضمانت کي خبر سنکر جو صدمہ ہوا' حیطۂ بیان سے باہر ہے [illegible]

[illegible]

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس ایکٹ

روح و روان اسلام مولانا ابوالکلام

الہلال کي پیہم اشاعت نے فدایان قوم و ملت کے اضطراب کو سکوں سے بدلدیا اور ایمان والوں کے بیتاب قلوب تسکین روحاني سے فرح اندوز ہوگئے : فالحمد لله الذي انزل السكينة في قلوب المومنين ليزدادوا ايماناً مع ايمانهم ' ولله جنود السماوات والارض وكان الله عزيزا حكيما - اس نزول سکینہ کے اداے شکرانہ میں آسکے مخلص مفلس جو کچھہ ہدیہ پیشکش کریں ' آپ کا قبول فرمالینا بھي شکریے کا مستحق ہے -

کاش مجھہ سے تہي مایہ برادران اسلام کي بھي توفیق رفیق ہو کہ سبقت کرنیوالوں کے اتباع کا فخر حاصل کروں : وذالك فضل الله يوتيه من يشاء -

چند ابیات تضمین بیت حضرت حافظ کے دوسرے صفحے پر پیشکش خدمت والا ہیں - کہیں جگہہ خالي ہو تو درج فرما کر شرف بخشیں -

" گداے گوشہ نشیني تو حافظا مخروش "

کہاں وہ دل ہے ' کہاں اب وہ ہمتیں دل کي ؟
لہو رگوں میں ہے لیکن کہاں وہ باقي جوش ؟
گلے میں طوق غلامي ہے زیور ناموس
گئے وہ دن کہ پھرا کرتے تہے علم بردوش
نہیں ہے گو " بعمل کوش " پر عمل اپنا
مگر یہ کہتا ہے فیشن کہ " ہرچہ خواہي پوش "
خطاب و خلعت و اعزاز مول لینے کو
کوئي ہے ملک فروش اور کوئي قوم فروش
نیا یہ پاس ادب ہے ' کہ بدلے سجدوں کے
ہوئي ہیں مسجدیں پامال صدمۂ پاپوش
" رموز مملکت خویش خسروان دانند
گداے گوشہ نشیني تو حافظا مخروش "

(مرتضی حسن شفق از گیا)

ممبران مسلم لائبریري کیطرف سے ایک رقم حقیر بذریعہ منی آرڈر جہت اعانت ضمانت الہلال مقدس ارسال خدمت شریف ہے ' کل ممبروں نے خواہش ظاہر کي ہے کہ اس رقم کو بجاے کسي دوسرے کار خیر میں خرچ کرنے کے اپني دو ہزار رقم مدخلۂ ضمانت کا ایک جزو بنا لیویں - یہ ہمارے لئے بالخصوص باعث فخر و عزت ہوگا - ہم سے یہ ہوسکتا تھا کہ الہلال کي اعانت میں ایک خاص کثیر رقم دیتے - مگر ساتھہ ہي یہ بھي خواہش ہے کہ کلام الہي کي پیروي اور مقاصد اسلامي کي تکمیل جملہ افراد اسلام سے عمل میں آے تو زیادہ بہتر ہے تاکہ ہر ایک فرد اپنے فرائض علمي و عملي کو سمجھنے لگ جائے -

(۲) نہایت افسوس ہے کہ ہمارے مسلمانوں کا ایک بہت بڑا حصہ انجلاب کي خدمات دیني و قومي سے اسوقت تک آشنا نہیں ہوسکتا ' جب تک کہ وہ اپنے اندر ذوق اسلام نہ پیدا کرلے ؟ اور نہ تب تک آپکے ہم آواز و ہم خیال ہی ہوسکتا ہے - اسکے لیے ضرور ہے کہ ایک سال یا دو سال کامل اُس کا ہر فرد اسرار کلام رباني سے ذوق آشنا ہو ' اور اسي کي اسوقت اشد ضرورت ہے - جب سے آپکا اخبار اسجگہ پڑھا جانے لگا ہے ' تب سے ہر ایک متنفس کے دلمیں قران شریف کي حقیقي محبت جاگزیں ہوگئي ہے اور دل سے خواہش کرنے لگ گئے ہیں کہ اگر ۴۰ - روپیہ ماہوار تک کوئي عالم دیں قران شریف سے بخوبي واقف ملجائے تو اُنکا وجود اپنے لئے باعث سعادت سمجھیں اور اُنکي خدمت میں رہکر درس قران لیں -

سکریٹري مسلم لائبریري از پرشدار (مدراس)

میں ابھي سفر ہي میں تھا کہ الہلال نمبر (۱۳) پہونچا - سب سے پہلے عنوان شکون داخلیہ پر نظر پڑي - جس کے تحت میں الہلال پریس کي ضمانت دلسوز و جانگداز مرثیہ پڑھہ رہي تھي - گو اس سطر کے دیکھنے سے جسقدر افسوس اور کرب واقع ہوا ' اُسکا بیان اسوقت عبث ہے ' مگر ساتھہ ہي ادخال ضمانت سے بغایت درجہ خوشي بھي ہوئي - خدا آپکو اور آپکي عزت ملي و جوش و خلوص دیني کو قائم رہے اور نظر بد سے بچاے -

اب قوم اور معاونین الہلال کو آپکا ممنون ہونا چاہیے - اور حتی المقدور دامے - درمے - اعانت کرنے میں سعي جمیل - میں اسوقت سفر میں ہوں - زیر بار ہوں - تاہم مکان پہونچکر حسب مقدور ارسال خدمت عالي کرونگا ' مگر کیا ہم اور کیا ہماري اعانت - ہاں البتہ دعا شامل حال ہے :

از دست گداے بینوا ناید ہیچ - جز آنکہ ز صدق دل دعاے بکند

(سید شیر الدین شاہ قادري - بالا پور - حیدرآباد دکن)

مبلغ دس روپیہ کا منی آرڈر روانہ خدمت ہے - اِس میں سے مبلغ سات روپیہ الہلال ضمانت فنڈ کے لئے قبول فرمایئے - اور مبلغ تین روپیہ البصائر (اردو) کا چندہ ہے - الہلال کي ضمانت کا کیا اثر ہوا ہے ؟ اِسکو کیا لکھوں ؟ تفسیر القران کي ضبطي کا اثر جو ایک مسلمان پر ہوسکتا ہے ' وہ یہاں سب پر ہوا - خدا سے دعا ہے کہ وہ ذمہ دار حکام کو سمجھہ عطا فرماوے ! والسلام -

(قاضي سید احمد حسین رئیس ترہٹ ضلع گیا)

افتخار المسلمین - حضرت مولانا زاد مجدہم -

عرصے سے الہلال کی ضمانت کا حال پڑھا تھا مگر ایک واقعہ سن چکا تھا - جسوقت کہ پہلے پہل آپ نے اخبار الہلال شایع کیا ہے تو ایک والي ریاست نے کچھہ رقم بطور امداد پیش کي تھي اور آپ نے انکار کیا تھا - اسوجہ سے جرأت نہوئی کہ شاید ہمارا بھي ویسا ہي حال ہو - یہي سبب ہے کہ اپنے طرف سے کچھہ ثبوت اس صدمہ کا جو میرے قلب محزوں پر ہوا ہے ' نہ دیسکا ' لیکن اب چونکہ کئي ایک پرچوں میں قیام خزینۂ دفاع جرائد کا حال پڑھا ' اِسلئے جرات ہوئي - اور خدا کا شکر بجا لایا کہ مجھے بھي موقعہ اس کام کا جو دل میں ابھر رہا تھا ' مل گیا -

اِسلئے ایک نہایت ہي قلیل سي رقم مبلغ ۱۰۰ - روپیہ کي پیش کش ہے - امید ہے کہ جناب شرف قبولیت عطا فرماکر مجھے ممنون فرما لینگے -

آپکا خادم دیني و نیاز مند
محمد اکبر

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذائقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجہ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - کاربنکل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہوگی کا خیال کرلینا چاہیے - اس زمانہ میں اسی سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی محنت شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج دفعیہ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - زیادہ اکثر سستی کرو گے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کسی قسم اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے • جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کیلئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے نئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں •

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - تالپر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چٹہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے •

عبدالقادر خاں - محلہ غرقاب شاہ جہاں پور — ہر گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفعیہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کر رہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹ ماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھے کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

روڈ کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور نئے پیدا ہوتے ہیں ۲ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۳ درجن - ایک روپیہ -

حب قائممقام افیون

اسکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

نیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بھبر رانٹل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور ہو مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

بر الساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

از جانب انجمن هلال احمر قسطنطنیه

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب (الهلال)

هندوستانی اخبارات میں جو فہرست چندہ مرسلہ مسلمانان هند بنام انجمن هلال احمر عثمانی شائع هوچکی هے ' اسمیں متعلق ان رقومات کے جو مسلمانان رامپور ممالک متعدہ هند کیجانب سے میر قمر شاہخان صاحب نے ارسال کی هیں ' غلطی واقع هوگئی هے -

صحیح فہرست حسب ذیل هے :

تاریخ	رقم		کیفیت
۲۴ مارس سنه ۱۳۲۸	۱۱۳۳۷	پیاستر	جنگ طرابلس
	۱۴۷۵	"	"
۱۲ ایلول سنه ۲۳۲۸		"	"
۲۴ مئی سنه ۱۳۲۸		"	"
۲۶ تشرین ثانی ۱۳۲۸	۱۷۹۲	"	جنگ بلقان
۹ "	۵۰۱۰۰		"
۲۱ "	۳۵۵۹۵	"	"
"	۵۹۰۱۵		"
۱۱ کانون اول سنه ۱۲۲۸	۱۲۱۱۹۱	"	"
۱۲ شباط سنه ۱۳۲۸	۵۲۴۴۹	"	"

فہرست رقوم چندہ مسلمانان رامپور بخدمت صدر اعظم ترکی بامداد مجروحین و یتامی جنگ طرابلس و بلقان -

اول قسط بوساطت عالیجناب هز هائینس نواب صاحب رامپور تاریخ ۱۸ جنوری سنه ۱۹۱۲ ۳۰۱۰۰ - ۰ - ۰

(۲) قسط دوم بوساطت مسٹر قمر شاہ خان سکریٹری انجمن هلال احمر رامپور تاریخ ۴ مارچ سنه ۱۴۱۳ ۴۶۳۶ - ۸ - ۰

(۳) قسط سوم بوساطت مسٹر قمر شاہ خان تاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۱۳ ۱۷۰۱ - ۳ - ۰

(۴) قسط چهارم بوساطت مسٹر قمر شاہخان تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۱۳ ۱۷۰۱ - ۳ - ۱

(۵) قسط پنجم معرفت مسٹر قمر شاہخان تاریخ ۲۶ جولائی ۱۹۱۳ ۳۰۷۵ - ۶ - ۳

نیاز مند قمر شاہخان از رامپور

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد کانپور

بذریعہ مولانا ابو تراب عبد الرحمن صاحب گیلانی ۲۲ - روپیه سارهے دس آنه -

(فہرست اسامی حضرات اعانه دهندگان)

مولوی عبد الله صاحب وکیل - ۲ - روپیه - شیخ ولایت حسین صاحب - ۲ - روپیه - منجمله قیمتهٔ چرم عقیقه عزیزان مولوی عبد الشکور صاحب مختار موضع کورهیاری - ۲ - روپیه - اهلیه مولوی عبدالله صاحب وکیل قیمت بازو - ۳ - روپیه - اهلیه مولوی عبدالشکور صاحب مختار کروهیاری قیمت پہونچی - ۳ - روپیه مولوی عبدالشکور صاحب مختار مذکور - ۱ - روپیه - شیخ شجاعت حسین صاحب مختار - ۱ - روپیه مولوی یسین صاحب - ۱ - روپیه شیخ عبدالعزیز صاحب مختار ڈیه صلعم نگر - ۱ - روپیه - منجهلی همشیرہ مولوی عبدالله صاحب وکیل - ۱ روپیه - اهلیهٔ مولوی شرف الدین صاحب - ۱ روپیه - مولوی عبدالشکور صاحب مختار - ۱ روپیه - اهلیه مولوی شمش الهدی صاحب - ۱ - روپیه - والده عبدالعلیم صاحب مختار - ۸ - آنه - اهلیه منشی شجاعتحسین صاحب - ۸ - آنه - وزن موے عقیقه مذکور الصدر - ۷ - آنه - شیخ تبارک حسین صاحب - ۲ - آنه - اهلیه شیخ وصی احمد صاحب ۴ آنه - شیخ نورالحسن صاحب - ۲ - آنه - اهلیه شیخ عبدالرحمان صاحب - ۲ - آنه - والدہ مولوی یسین صاحب - ۲ - آنه - منشی عبداللطیف صاحب - ۲ - آنه - شیخ محب علی صاحب - ۱ آنه اهلیه قادر علی صاحب - ۱ - آنه - اهلیه اولاد علی صاحب - ۱ آنه - مسماۃ پهولیا کنیز - ۱ - آنه - بلاقی پاسی قوم هندو - ۱ آنه شیخ صدیق صاحب مرعن چک ۶ پائی -

(ایضاً بذریعه مولانا صاحب چندہ موضع ڈیه - ۱۰ - روپیه)

مولوی عبدالعزیز صاحب مختار - ۱ - روپیه - مولوی ابوالحسن صاحب - ۱ - روپیه - متفرقات مبلغ - ۶ - روپیه - جمله - ۸ - روپیه

جمله رقم متعلقه چندہ مبلغ - ۳۰ - روپیه - ۱۰ - آنه - ۶ - پائی هوئی ' جسمیں - ۶ - آنه فیس منی آرڈر اور - ۶ - پائی ٹکٹ پر صرف هوا اور بذریعه منی آرڈر - ۳۰ - روپیه - ۳ - آنه - بروز جمعه ۶ ذیقعد بهیجا گیا - باقی ۱ - آنه کا ٹکٹ عقب سے جاے گا -

بذریعه جناب محمد ضیا الحق صاحب از بهونگیر ضلع تلنگانه (دکن) ۱۷۱ - ۹ -

(به تفصیل ذیل)

جناب علی بخش خانصاحب گنه دار ابپاشی ۵۰ - روپیه جناب سلیمان خانصاحب گنه دار ۴۲ - روپیه ۷ - آنه ۶ - پائی جناب سید نعمت شاہ صاحب زمیدار ۱۲ - روپیه ۱۲ - آنه جناب نور محمد خانصاحب سپر سلیمان خانصاحب گنه دار ۸ روپیه ۸ - آنه جناب محمد خانصاحب گنه دار آبپاشی ۸ - روپیه ۷ - آنه جناب رام راؤ صاحب پٹواری ۸ - روپیه ۸ - آنه جناب عظیم احمد صاحب گنه دار ۵ - روپیه ۱ - آنه جناب محمد کلیم صاحب گنه دار ۵ - روپیه جناب محمد افضل علی صاحب گنه دار ۱۳ آنه - ۶ - پائی جناب محمد سلامت الله صاحب فور میر آبپاشی ۵ - روپیه ۱ - آنه جناب حسام الحق صاحب گنه دار ۳ روپیه ۲ - آنه جناب عبد الرحمن صاحب گنه دار ۴ - روپیه ۴ - آنه جناب عبدالغفور صاحب گنه دار آبپاشی ۱ - روپیه ۱۱ - آنه جناب حکیم غلام محمد خانصاحب رامپوری گنه دار آبپاشی ۴ - روپیه ۱۱ - آنه ۶ - پائی خاکسار محمد ضیاء الحق سپروایزر آبپاشی ۱۰ - روپیه -

۱۷۱ - روپیه ۹ - آنه ۶ - پائی - فیس منی آرڈر اپنی جیب سے ادا کی گئی (جزاک الله - الهلال)

ترجمهٔ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکلف بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, Macleod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

ایک ہفتہ وار مصور رساله

نمبر ۱۹ | کلکته : چهار شنبه ٥ - ذی الحجه ۱۳۳۱ هجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, November 5, 1913.

فہرست

تصاویر

شذرات

گم شدہ امن کي واپسي

(۳)

مجلس دفاع مسجد کانپور

اجتماع ٹون هال کلکته - ۱۹ اکتوبر

اسکے بعد مولانا سید سلیمان صاحب دسنوي نے تیسرا رزولیوشن پیش کیا :

" جو ڈیپوٹیشن ۱۴ - اکتوبر کو کانپور میں حضور ویسراے کي خدمت میں مسلمانان کانپور کي جانب سے پیش هوا تها ' یه جلسه نهایت افسوس اور کمال تاسف کے ساتهه اس کي اس کارروائي کو دیکهتا هے که اپنے ایڈریس میں ان سفاکانه مظالم کا کچهه ذکر نهیں کیا ' جو ۳ - اگست کو مقامي حکام اور پولیس نے ایک بے ضرر اور غیر مسلح جماعت پر کیے تهے "

اس تجویز کو پیش کرتے هوے محرک نے تفصیل کے ساتهه تجویز کے مقصد کي تشریح کي ' جس کا خلاصه میں اپنے لفظوں میں لکهتا هوں :

" حضرات ! حضور ویسراے نے کانپور میں بار بار اس موثر خواهش کو دهرایا هے که مسلمان گذشته واقعات بهلا دیں - هم اس امن فرمایانه اور صلح جویانه خواهش کي پوري قدر و قیمت محسوس کرتے هیں ' تاهم حضور ویسراے کي نظر سے یه بات مخفي نهوگي که دنیا میں دنیا کا هر واقعه جلد سے جلد بهلا دیا جا سکتا هے ' لیکن " خون " کے دهبے جلد محو نهیں هوتے -

اعلان

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) منّي آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا

(منیجر)

شــرح اجــرت اشتــهـــارات

—*—

میعاد	فی صفحه	فی کالم	نصف کالم	چوتھائي کالم	چوتھائي کالم سے کم فی مربع انچ
مرتبه	روپیه	روپیه	روپیه	روپیه	روپیه آنه
ایک	۱۵	۰	۷	۵	۰ ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے بیرونی صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگہه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه فی مربع انچ هے - چهاپے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائــــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہه دیں ' البته حتی الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیاده سے زیاده ۴ اقساط میں ' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وه کسي حالت میں پهر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وه جب چاهے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤنکا اور هر وه اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبهه بهی دفتر کو پیدا هو ' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمالیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن

ساکن و جامد پڑے رہتے ہیں - نہ زبان حرکت کرتي ہے اور نہ دماغ کام کرتا ہے - لیکن جب اپني ہي غفلتوں اور اپني ہي ضلالت کاریوں کے نتائج کسي مہیب و مہلک صورت میں ظہور کرتے ہیں ' تو اُس وقت شور مچاتے ہیں اور آہ و فغاں کرتے ہیں - مگر جب صداؤ حرکت کا دور ختم ' اور سفر ہمت کسي منزل نا تمام تک پہنچ جاتا ہے ' تو پھر:

مست خسپند بغفلت کدہ تا سال دگر !

عمارات دینیہ و اوقاف خیریہ کا مسئلہ برسوں سے فغاں سنج اعانت ہے - کوئي سال ایسا نہیں جاتا کہ کوئي نہ کوئي درد انگیز واقعہ اسکي فریادوں کو ہمارے غفلت پیشہ کانوں تک نہ پہنچاتا ہو ' لیکن اب تک کوئي انجمن ' کوئي با قاعدہ جماعت ' کوئي مستقل فنڈ ' ایسا قائم نہوا جو سرزمین ہند میں اسلام کے احترام اور اسکے پیروؤں کے کروڑہا روپیے کي موقوفہ املاک کے حفظ و دفاع کے کام کو دائمي طور پر اپنے ہاتھوں میں لے لے -

کاش اگر کانپور کے واقعہ سے یہي ایک نتیجہ ہمیں حاصل ہو جاے کہ عمارات دینیہ و اوقاف خیریہ کے تحفظ کا با قاعدہ کام شروع کردیں ' تو سمجھیں کہ جو خون ۳ - اگست کو ہمارا بہا تھا ' اور نہیں تو کم از کم اسکے معاوضے میں ہمیں یہي سبق عبرت و وسیلۂ عمل ہاتھہ آ گیا !

مجلس " دفاع مسجد مقدس کانپور " کلکتہ نے قائم ہوکر الحمد للہ کہ اپنے فرائض سے غفلت نہ کي - مقامي تحریک جس قوت و وسعت سے جاري کي گئي ' وہ ہماري انجمنوں کیلیے ایک عمدہ مثال ہے - باہر کا کام بھي پوري توجہ سے شروع کیا گیا تھا ' ابتدائي اعلان شائع ہوگیا تھا - خاص مقامات میں شاخیں قائم ہو رہي تھیں - دورہ کیلیے خود صدر مجلس اور سکریٹري آمادہ تھے ' مگر اسي اثنا میں واقعات متغیر ہوگئے -

تاہم کام باقي ' اور في الحقیقت اصلي کام تو بالکل ہي باقي ہے ' اسلیے ۱۴ - اکتوبر کے بعد انجمن کو اپنا کام ملتوي کردینے کي جگہ ' ضرورت تھي کہ زیادہ وسیع و دائمي صورت میں جد و جہد شروع کي جاتي

اس تجویز کے الفاظ یہ تھے :

" یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ " انجمن دفاع مسجد کانپور " کلکتہ کو آیندہ " حفظ و دفاع عمارات دینیہ و اوقاف خیریہ " کے نام سے بدستور قائم رکھا جاے - اور وہ زیادہ وسیع و دائمي صورت میں اپنا کام جاري رکھے "

(شکریۂ معاونین کرام)

آخري تجویز مرزا احمد علي صاحب نے پیش کي :

" یہ جلسہ اُن تمام بیرسٹرز ' وکلا ' مجالس ' اور جرائد اسلامیہ کا نہایت خلوص و احترام سے شکریہ ادا کرتا ہے ' جنھوں نے مسئلہ " مسجد کانپور " کي نسبت یادگار خدمات انجام دیں ' اور جو في الحقیقت قوم کي دیني و ملي خدمات کا ایک پر فخر کارنامہ ہے - علي الخصوص مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور کا ' جنھوں نے اس حادثے میں اپنے عدیم النظیر ایثار نفس اور جوش حق پرستي کا نا قابل فراموش ثبوت دیا ' اور نیز سید فضل الرحمن صاحب وکیل کانپور کا ' جنھوں نے مقدمات حادثہ ۳ - اگست میں نہایت سخت صعوبات اور محنتیں برداشت کي ہیں "

مسٹر مظہر الحق کا نام جونہي رزو لیوشن میں اول بار آیا ' ہال چیرز کي آواز سے گونج اٹھا :

اجرش دہد خداے کہ کر دست یاري
با آں کساں کہ یار و ناصر نہ داشتند

و من الناس من یشري نفسہ ابتغاء مرضات اللہ ' واللہ رؤف بالعباد

حقیقت یہ ہے کہ مسٹر مظہر الحق نے ایثار وفدویت کي جو مثال اس حادثے میں پیش کي ہے ' وہ انجمنوں اور جلسوں کي تعریف و ثنا سے ارفع و اعلی ہے - تاریکي جتني زیادہ سخت ہوتي ہے ' اتني ہي روشني کي قدر بھي بڑھجاتي ہے - شب ماہ میں چراغ سے بے نیازي کي جاے ' مگر محاق کي آخري راتوں میں ٹمٹما تا ہوا دیا بھي کم از درخشندگي آفتاب نہیں ہوتا - ہماري خود غرضي و نفس پرستي کي انتہا ہوگئي ہے - عشق حق و صداقت ' محبت و ملک ملت ' اور لقاء و جہ رب کے شوق کو ہم بھول گئے ہیں - اغراض کے تعبد اور طلب نفع کي بندگي ہمارے ایمان و خدا پرستي تک پر غالب آگئي ہے - کتنے مقدمے ہیں جو ہمیشہ پیش آتے ہیں ' جن میں مسلمانوں کي کوئي نہ کوئي دیني و قومي مصیبت مضمر ہوتي ہے ' لیکن ہمنے وکیلوں کو آزمایا ہے ' ہم نے بیرسٹروں کا امتحان لیا ہے - کم از کم مجھے تو اس وقت استثنى کیلیے ایک واقعہ بھي یاد نہیں آتا ' جس میں بغیر فیس لیے ہوے کسي مسلمان قانون پیشہ شخص نے اپنا تھوڑا سا وقت بھي صرف کیا ہو - کلکتہ کے متعدد واقعات میرے سامنے ہیں - بنگالي وکلا نے اسلامي معاملات کے لیے ایثار کیا ہے ' مگر مسلمانوں نے ذرا بھي دلچسپي ظاہر نہ کي ! علي گڈہ میں ایک عیدگاہ کا مقدمہ درپیش تھا ' وہاں کے بعض مشہور " قوم پیشہ " وکلا و بیرسٹرز کے پاس لوگ گئے اور روے دھوے ' مگر اُن مدعیان خدا پرستي کو ہمیشہ " لکشمي " کي پوجا پاٹ ہي میں مصروف پایا ! !

میرے سامنے کي بات ہے کہ لکھنو میں اسي معاملہ کانپور کیلیے ایک صاحب لکھنو میں نکلے ' اور ایک مشہور مسلمان بیرسٹر کے پاس فیس لیکر گئے کہ کانپور چلیے - مگر انھوں نے معذرت کي کہ " یہ معاملہ اب آور طرح کا ہوگیا ہے ' میں کس طرح جاؤں ؟ "

وہ شخص عند الاستفسار تفصیلي حالات بیان کرسکتا ہے -

جبکہ اغراض پرستي کي تاریکي اس درجہ شدید ہو ' تو جو روشني ہمیں مسٹر مظہر الحق کے جہاد في سبیل اللہ میں نظر آئي ' وہ کیوں نہ ہمارے لیے ایک آفتاب عز و کمال ہو ؟

کونسل کي ممبري کي وجہ سے مجھے معلوم ہے کہ مسٹر مظہر الحق کي پریکٹس کو ایک گونہ نقصان پہنچا تھا ' کیونکہ یہ پیشہ کمال درجہ صرف وقت اور مسلسل توجۂ کامل کا طالب ہے - اختتام میعاد ممبري کے بعد وہ متوجہ ہوے ' اور اپني گذشتہ مصروفیت کے ساتھہ کام کرنے لگے - ایسي حالت میں ضرور تھا کہ پھر درمیان میں در بارہ انقطاع نہوتا - کیونکہ یہ انقطاع موکلوں کو مایوس کرنے والا ہوتا ہے ' اور مایوسي کي اشاعت اس کام کیلیے سخت مضر ہے -

جس وقت وہ کانپور گئے ' مجھے معلوم ہے کہ ایک بہت بڑا کیس لے چکے تھے - یہ کیس بیس پچیس ہزار روپیہ سے کم کا نہ تھا ' لیکن جب کانپور کے متعلق انکو تار ملا تو انھوں نے مقدمہ کي بریف واپس کردي اور کانپور چلے گئے -

بہر حال مسٹر مظہر الحق نے انسانوں سے اپنا کاروبار چھوڑکر خدا سے یہ معاملہ کیا ہے : الیہ یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعہ - اور وہ یقیناً مطمئن ہونگے کہ خدا اپنے معاملہ داروں کو کبھي

هم مسجد کانپور کي تاریخ کے هر واقعه کو بھلانے کي کوشش کرینگے لیکن شاید ۱۴ - اگست کو جلد بھول جانے میں تعمیل حکم سے مجبور هوں - یه همارې طاقت سے باهر هے که هم معصوم بچوں کي چیخوں ' اور بے دست و پا مظلوموں کي آخري فریادوں کو بھلا سکیں -

لیکن اے حضرات ! یه امن جویانه خواهش حضور ویسرائے کیلیے ضرور موزوں تھي جو پیام صلح لیکر آئے تھے' مگر هندوستان کا هر مسلمان اس واقعه پر اپنے نفرت آمیز تعجب کو ظاهر کیے بغیر نہیں رهسکتا که جو ایڈریس کانپور کے وفد نے حضور ویسرائے کي خدمت میں پیش کیا ' اسمیں بھي اس نا قابل فراموش واقعه کو بھلا نے کي کوشش کی گئي تھي - حالانکه هم " بھولنے " کي تعلیم لارڈ هارڈنگ سے لے سکتے هیں مگر کانپور کے چند افراد اور متولیان مسجد سے لینے کیلیے طیار نہیں -

حضرات ! یه وفد واقعات کا خاتمة الباب تھا اور اسلیے پیش هوا تھا که حضور ویسرائے سے انصاف حاصل کرے - پس اگر اسکو ۳ - اگست کے بعض قانون شکنانه افعال پر اظہار نفرت کرنا آتا تھا ' تو اس سفا کانه خوں ریزي اور ظالمانه استعمال قوت اسلحه کے متعلق بھي اسکي زبان نے کیوں یاري نه دي ' اور کیوں اس چیز کو اس نے یاد رکھا ' جس کو بصورت ثبوت دنیا بھلا دیسکتي هے ' اور اس چیز کو بھول گیا ' جس کو خدا بھي کبھي نہیں بھلائیگا ؟

حضرات ! هم نے اس معاملے میں سب کچھه کھویا - هم نے اپنے مقدس خانۂ الهي کي بے حرمتي دیکھي ' هم نے اسکے صحن کے اندر اپنے بھائیوں کي لاشوں کو دیکھا ' هم نے زخمي بچوں کو تڑپتے اور جانکني میں ایڑیاں رگڑتے دیکھا - هم نے وہ تمام سختیاں جھیلیں ' جو کانپور سے باهر بھي همارے ساتھه کي گئیں - اخبارات سے ضمانتیں لي گئیں ' پریسوں کو بند کیا گیا - رسائل ضبط کیے گئے -

ان تمام حوادث ظلم و جبر کے بعد بھي هم طیار هوے که اگر هم کو امن و صلح کا پیام دیا جاے' اور انصاف و راستي کي ایک نظر بھي میسر آ جاے ' تو تمام معاملے کو ختم کردیں' اور صلح کے علم کو جنگ کے هتیاروں پر ترجیح دیں - پھر کیا ایسي حالت میں ' جبکه سب کچھه کھو دینے کے بعد انصاف کي عدالت میں پورا پورا همارا حق بھي نہیں ملتا ' هم اسکا بھي حق نہیں رکھتے تھے که ایک لمحه کیلیے ظلم و خونریزي کي زباني شکایت کرکے ' اپنے زخمي دلوں کو تسکین دیسکیں ؟

اگر صلح کے موقعه پر گذشته کي یاد بہتر نه تھي ' اور واقعي ماضي کو بھلا هي دینا چاهیے ' تو پھر ڈیپوٹیشن کو کیا حق حاصل تھا که اس نے ان واقعات پر اظہار نفرت کیا ' جنکا اشاره مشکوک جنکے الفاظ مبہم' اور جنکي نسبت اس وقت تک عدالت کا کوئي فیصله موجود نہیں ؟

یه صرف کانپور کا مقامي مسئله نه تھا ' یه ایک عام اسلامي مسئله اور تمام مسلمانان عالم کے حق دیني و ملي کا سوال تھا - اسلیے کانپور کا وفد یقیناً مسلمانوں کے سامنے جوابدهي کي پوري ذمه داري رکھتا هے "

دیگر متعدد اصحاب نے اسکي تائید میں تقریریں کیں اور بالا-تفاق پاس هوا -

(قانون حفظ عمارات دنییه)

اسکے بعد چوتھا رزولیوشن پیش هوا :

" یه جلسه نظر به حالات گذشته' اسکي سخت ضرورت دیکھتا هے که آئنده عمارات دینیه اور اوقاف خیریه کي حفاظت کیلیے ایک مستقل اور علحده قانون نافذ کیا جاے - کیونکه تازه حالات نے ثابت کر دیا هے که موجوده قوانین و اعلانات کے ابہام و تاویل سے هر وقت معابد دینیه کي حفاظت خطرے میں هے "

(ایڈیٹر الهلال) نے اس تجویز کو پیش کیا اور پیش کرتے هوے مصالحة کانپور کي نسبت دوسري تقریر کي - یه تقریر پہلي تقریر سے زیاده مبسوط اور مفصل تھي - مضمون کے آخر میں درج کي جائیگي -

(جرائد و مطابع اسلامیه)

پانچویں تجویز جرائد اسلامیه کي ضمانت کے متعلق تھي :

" یه جلسه هز ایکسلنسي کي اس موثر خواهش کو پیش نظر رکھتے هوے که " گذشته واقعات بھلا دیے جائیں " گذشته کے بھلا نے کیلیے ضروري سمجھتا هے که جن اسلامي جرائد و مطابع سے محض اس بنا پر ضما نتیں طلب کي گئیں که انھوں نے مسئلۂ مسجد کانپور کي نسبت مسلمانوں کے حقیقي جذبات و خیالات کي ترجماني کي تھي ' انکی ضما نتیں واپس کر دي جائیں' ورنه یه واقعه من جمله ان نا قابل فراموش یاد گاروں کے هوگا ' جو همیشه حادثۂ کانپور کو تازه کرتي رهیں گي "

(ایک غلط فهمي)

اس موقعه پر یه ظاهر کر دینا ضروري هے که بعض اصحاب کو اس تجویز کي نسبت چند غلط فهمیاں پیدا هوگئي هیں - انکا خیال هے که اس تذکره کو مسئلۂ کانپور کے ضمن میں ظاهر کرنا ضروري نہیں - یه پریس ایکت کا نتیجه هے اور اسي حیثیت سے اسکا مطالبه بھي کرنا چاهیے -

لیکن شاید وه بھول گئے که اگر یه خلط مبحث کي غلطي هے' تو اسکي ابتدا خود گورنمنت هي نے کي هے - پس کچھه هرج نہیں اگر غلطي کا مقابله غلطي هي سے کیا جاے - کیا خود پریس ایکت کا استعمال مسجد کانپور هي کے ضمن میں نہیں کیا گیا ؟ اور کیا یه واقعه نہیں هے که زمیندار لاهور سے صرف انھي مضامین کي بنا پر دس هزار کي ضمانت طلب کي گئي ' جو مسجد کانپور کے متعلق شائع هوے تھے ؟

جسقدر ضمانتیں لي گئي هیں' انکے سرکاري اعلانات کو گزٹ میں تلاش کیجیے - هر ضمانت کے ساتھه جو سبب بیان کیا گیا هے وه کسي نه کسي حیثیت سے مسجد کانپور هي کے متعلق هے - پھر کونسي وجه هے که اس واقعه کو بھي منجمله ان شدائد کے نه قرار دیا جاے ' جو مسئله کانپور کي بدولت عمل میں آے ' اور کیوں نے اسي معامله کے ذیل میں اسکا مطالبه بھي کیا جاے ؟

علی الخصوص " زمیندار " سے دس هزار روپیه کي ضمانت لینا ' ایک ایسا اهم واقعه هے' جس کو کبھی بھي بھولنا نہیں چاهیے - یه قانون کے احترام کا علانیه خون هے ' اور ایک آییني گورنمنت کے لیے ناقابل تاویل استبداد

(مجلس حفظ و دفاع عمارات دینیه و خیریه)

چھٹا رزولیوشن ایک نہایت هي اهم اور اقدم ترین تجویز تھي- در اصل موجوده حالات کا اصلي علاج اسي میں پوشیده هے ' بشرطیکه ارادے کے ساتھه عمل کي بھي توفیق رفیق کار هو-

هماري غفلت پیشگیوں کا عام حال یه هے که همیشه خواب و سرشاري میں ایک جسم بے روح اور ایک نعش سرد کي طرح

۲۹ اکتوبر کو ریوٹر نے لندن سے تار دیا کہ " مسٹر وزیر حسن، مسٹر امیر علي ' اور سر آغا خان میں ایک پولیٹکل ڈنر کے متعلق اختلاف راے اس حد تک ہوا کہ بالاخر مسٹر امیر علي اور سر آغا خان نے لیگ کي صدارات سے استعفا دیدیا "

سب سے پہلے ٹائمز نے مختلط اور غیر محتاط اطلاعات کي آواز بلند کي جسکے صداے بازگشت ریوٹر کے ذریعہ ۳۱ اکتوبر کو تمام انگلو انڈین جرائد میں پھیل گئي

ریوٹر کا بیان ہے :

"مسٹر وزیر حسن اور مسٹر محمد علي نے مسٹر امیر علي سے چاہا تھا کہ وہ ان کو ایک پولیٹیکل ڈنر دیں ' مسٹر امیر علي نے بمشورۂ لارڈ چانسلر بدین سبب اس سے انکار کیا کہ کہیں فتح کانپور کي یہ خوشي نہ سمجھي جاے ' اسپر مسٹر وزیر حسن نے مسٹر امیر علي کو ایک سخت خط لکھا جس میں ایک فقرہ یہ بھي تھا کہ " یا تو آپ مستقل اور قوي دل ہوکر کام کیجیے یا دیگر ضعیف اور کمزور لوگوں کي طرح قوم کو چھوڑ دیجیے " اس خط سے متاثر ہوکر مسٹر امیر علي نے استعفا دیدیا - آغا خان بھي مستعفي ہوگئے ہیں "

ریوٹر نے شام کے تار میں یہ تسلیم کیا ہے کہ سر آغا خان کے استعفے کو مسٹر امیر علي کے استعفے سے کوئي تعلق نہیں ' آغا خان کا استعفا اس بنا پر ہے کہ وہ لائف پریسیڈنٹ شپ کے اصول کو اب جبکہ قوم میں جمہوریت پیدا ہوگئي ہے ' مناسب نہیں سمجھتے ' اور اب وہ چاہتے ہیں کہ اس عہدے کا انتخاب صرف ایک ہی سال کے لیے ہوا کرے -

مگر پرسوں مسٹر محمد علي کا ایک خاص تار لندن سے آیا ہے جس سے واقعات زیادہ واضح اور منکشف ہوجاتے ہیں بشرطیکہ یہ بیان مکمل ہو ' اون کا بیان ہے کہ :

مراسلۂ نگار ٹائمز نے مسلمانان ہند کے موجودہ اضطراب سیاسي کے متعلق جو خیالات ظاہر کیے تھے ' انکي تردید کے لیے آغا خان کي راے تھي کہ ایک سیاسي ڈنر آغا خان اور مسٹر امیر علي کي طرف سے انگلینڈ کے ارباب اعزاز و ارکان سیاست کو دیا جاے ' جسمیں موجودہ اتہامات کي تکذیب کي جاے ' اور اسي کے ضمن میں دیگر خیالات بھي ظاہر کیے جائیں ' مسٹر امیر علي نے اس قسم کے ڈنر میں شرکت سے انکار کیا - یہہ ایک واقعہ مستقل ہے ' جس سے استعفا کو کوئي تعلق نہیں

دوسرا واقعہ یہہ ہے کہ مسٹر امیر علي نے مسٹر وزیر حسن کے نام ایک خط میں حسب ذیل امور کا مطالبہ کیا :

(۱) - لندن مسلم لیگ ' آل انڈیا مسلم لیگ سے بالکل الگ اور مستقل ایک شے ہے ' وہ اوس کي پالیسي کے اتباع پر مجبور نہیں -

(۲) آل انڈیا مسلم لیگ کو ۱۸۰۰ پونڈ سالانہ لندن مسلم لیگ کے مصارف کے لیے بلا قید و شرط دینا چاہیے -

(۳) آل انڈیا مسلم لیگ صداقت اور خلوص نیت کے ساتھہ گورنمنٹ کا ساتھہ نہیں دیتي -

مسٹر وزیر حسن نے اس کے جواب میں لکھا کہ ان امور کے فیصلے کا حق مسلم لیگ کو ہے ' اور بھي کچھہ باتیں جواباً لکھي تھیں ' مسٹر امیر علي کو ان جوابات سے تسلي نہیں ہوئي ' اور استعفا دے دیا "

بہر حال خواہ کچھہ ہي سبب ہو ' مگر ہمارے جھگڑوں کي یہ تشہیر افسوس ناک ہے - ممکن ہے کہ اس ہفتے مزید اطلاعات حاصل ہوں اور اسکے بعد زیادہ محتاط راے دي جاسکے ۔

نقصان نہیں پہنچاتا - دنیا کی کوئی بھی تجارت نقصان سے خالی نہیں ' لیکن خدا کے ساتھہ لین دین کی تجارت ہی وہ تجارت ہے ' جس میں اصل اور نفع ' دونوں محفوظ رہتے ہیں :

ان الذین یتلون کتاب اللہ و اقاموا الصلوۃ و انفقوا مما رزقنا هم سرا و علانیة ' یرجون تجارة لن تبور - لیوفیهم اجورهم و یزیدهم من فضله ' انه غفور شکور (۳۵ : ۲۸)

"جو لوگ اللہ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور صلوۃ الہی کو قائم کرتے ہیں ' اور جو چیزیں ہم نے انہیں دے رکھی ہیں ' اُن میں سے ظاہراً اور باطناً ' کسی نہ کسی صورت میں اللہ کیلیے خرچ کرتے ہیں ' تو بیشک وہ ایک ایسے کاروبار کے نتائج کی امید رکھتے ہیں ' جس میں کبھی گھاٹا ہو ہی نہیں سکتا - کیونکہ اللہ انکا اجر انہیں پورا پورا دیگا و اور انکے اجر کے علاوہ (کہ بمنزلۂ اصل کے ہے) اپنے فضل و کرم سے نفع مزید بھی عطا کریگا (کہ ارباب کرم کا یہی شیوہ ہے) اور وہ بڑا ہی صاحب فضل اور اعمال حسنہ کی قدر کرنے والا ہے "

یہ اللہ کا وعدہ ہے اور دنیا اسکی ہر آن و ہر لمحہ تصدیق کرتی ہے - انہوں نے اپنے مال و وقت کا یقیناً بہت ہی نقصان کیا ' اور ایسے وقت میں ' جبکہ بڑے بڑے مدعیان جرات و صداقت قریب آتے ڈرتے اور لرزتے تھے - لیکن اسکا بدلہ بھی دور نہیں :

و من یتق اللہ ' یجعل له مخرجاً ' و یرزقه ' من حیث لا یحتسب ' و من یتوکل علی اللہ فهو حسبه ' (۶۴ : ۳)

جو شخص راہ تقوی اختیار کریگا ' خدا اسکے لیے نجات کی راہ نکال دیگا ' اور اسکو وہاں سے رزق پہنچائیگا ' جدھر کا اُسے وہم و گمان بھی نہوگا - اور جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھے گا ' تو خدا اسکے لیے بس کرتا ہے -

میں اس تذکرے کو بار بار چھیڑتا ہوں تو معذور ہوں - من احب شیأ اکثر ذکرہ - جو کام جس کو محبوب ہوتا ہے ' اس کا اکثر ذکر کرتا ہے - مجکو آج قربانی و ایثار سے بڑھکر اور کسی چیز کی تلاش نہیں - اور خاک برسرم - میں کیا شے ہوں؟ خود اسلام بھی آج اسی متاع کا متلاشی ہے - میں جب ایثار و قربانی کی ایک مثال سامنے دیکھتا ہوں ' تو جی چاهتا ہے کہ بار بار اُسکا تذکرہ کروں - بار بار اسکی تعریف کروں - بار بار لوگوں کو اسکی تقلید و اتباع کی دعوت دوں : لعلهم یتذکرون و لعلهم یتفکرون !!

مسٹر مظہر الحق کا ساتھہ ایک جماعت نے بھی دیا اور اُن سب کی خدمات کا احترام بھی ہم پر فرض ہے - علی الخصوص سید فضل الرحمن صاحب وکیل کانپور کا ' جو آغاز مقدمے سے اسکے روح رواں رہے ہیں -

(تشکر رئیس مجلس و حاضرین)

آخر میں ایڈیٹر الہلال نے بہ حیثیت صدر (انجمن دفاع مسجد کانپور) رئیس مجلس کا شکریہ ادا کرتے ہوے ووٹ اف تھینکس کی تحریک ' اور مولوی ابو القاسم نے تائید کی - رئیس مجلس نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوے اختتام مجلس کا اعلان کیا -

افکار و حوادث

اسلام و علوم اسلامیہ کی واقفیت و اطلاع میں انگریز دیگر اقوام یورپ سے ہمیشہ پیچھے رہے ہیں - انگلینڈ میں مستشرقین کبھی پیدا بھی ہوئے ہیں ' تو وہ بھی عموماً اور علی الاکثر نسلاً انگریز نہ تھے ' بلکہ فرنچ ' جرمن ' یونانی ' اور یہودی ہیں - یہ قوم بغیر فوائد تجاریہ و منافع سیاسیہ کسی کام میں ہاتھہ نہیں ڈالتی کہ نفع عاجل اسکے قانون سیاست کی پہلی دفعہ ہے - یہی سبب ہے کہ نپولین ہمیشہ انگریزوں کو ایک دکاندار قوم کہا کرتا تھا -

لیکن انقلابات حاضرہ نے اب انگلستان کی بھی آنکھیں کھولدی ہیں اور سیاست کا اشارہ ہے کہ اسلام و علوم اسلامیہ سے اطلاع حاصل کی جاے -

انگلستان میں پچھلے ہفتے یہ تحریک پیدا ہوئی ہے کہ :

" اسلام کو سمجھنے کے لیے علوم اسلامیہ کی ایک درسگاہ قائم کرنی چاهیے - جس کا اساس گاہ قاہرہ ہو ' اور جسمیں انگریز علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کریں "

اسکے محرک کو جن کا نام مسٹر (جیمس برائس) ہے ' اس کی ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ :

" اسلام کی وسعت کا ' جہاں تک کہ اوس کا تعلق مغربی تہذیب و تمدن سے ہے ' سمجھنا نہایت ضروری ہے "

وہ یہ بھی اُمید رکھتے ہیں کہ :

" یہ درسگاہ عالم اسلامی کے لیے اوسی قدر مفید و نافع ہوگی جس قدر روما کی درسگاہ اٹلی کے لیے "

ہم ممنون ہیں اپنے دوستوں کے جو ہم کو سمجھنا چاهتے ہیں لیکن ہم کو خود ہم سے نہیں سمجھنا چاهتے ' بلکہ خود اپنے سے - کیونکہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی درسگاہوں کے اساتذہ ہمیشہ یورپین ہونگے - اس لیے ہم نہیں سمجھتے کہ آیا وہ اس کے نظام تعلیم سے ہم کو سمجھینگے یا کہ خود اپنے کو؟

مسٹر (برائس) کے خیال میں اس زیر تجویز درسگاہ کا مطمح (آئیڈیا) نہایت درجہ بلند ہے - وہ یقین کرتے ہیں کہ تمام دنیاے اسلام کے لیے ایک مفید نمونہ اور عجیب و غریب مثال اسکے ذریعہ پیش کی جاسکے گی - حالانکہ یورپ اور علی الاخص انگلینڈ اطلاعات اسلامیہ میں جو درجہ رکھتا ہے ' اوسکے لحاظ سے وہ سر دست ایک ابتدائی مکتب کا محتاج ہے ' جس میں اسلام کی ابجد کی تعلیم دی جاے ' نہ کہ کسی " تعجب انگیز درسگاہ " کا !

مسٹر برائس کو یہ بھی یقین ہے کہ " مصر و هندوستان کے لوگ اس حسن خدمت و حسن نیت کا نہایت تپاک سے استقبال کرینگے اور ان دونوں مقامات سے تجویز مذکور کے لیے مالی اعانتیں بھی حاصل ہونگی "

انگلینڈ کا اصول کار ہمیشہ یہ رہا ہے کہ وہ اپنے ذاتی فوائد و منافع کی تصویر اس طرح کھینچتا ہے کہ نادان دیکھنے والے کو اسمیں اپنے فوائد کے خال و خط نظر آنے لگتے ہیں - مستشرقین یورپ کے حسن نقد و نیت کا اب تک جو تجربہ ہم کو ہوا ہے ' اوسکی تلخی جب تک مسلمانوں کو یاد رهیگی ' وہ کبھی اس قسم کے ارادوں کا استقبال نہیں کرسکتے - پس نہایت افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ مصر و هندوستان کو اس قدر فہمی کے حسن ظن سے ابھی معاف ہی رکھا جاے -

تاریخ حیات اسلامیہ

الہـلال اور پریس ایکٹ

" الہـلال " جو از سرتا پا ایـک مجموعۂ هدایت الهي ہے ' علاوہ اپنے مقصد اصلي کے بجـاے خود بهي ایک ایسي نعمت گراں قدر ہے ' جو هر مسلم هستي کو اپني جان سے زیادہ عـزیز هونا چاهیے ' مجهے بهي کہ بالطبع خصـائص پسند هوں ' وہ ابتدا سے بے حد عزیز رها ہے - اسکي اداے خود داری تو آور بهي میرے لئے دیوانہ کن اور مجنوں فرما ثے ہے -

ایک سب سے بڑي بات الہلال میں یہ ہے کہ اُس کي هر بات اپنے رنگ میں خاص ' اور اُس کي هر ادا اپنے انداز میں بے نظیر هوتي ہے - کوئي بات هو' لیکن وہ عام رنگ سے الگ اپني راہ پیدا کرتا ہے اور مطالب وارا' بحث و مباحثہ' الفاظ و اصطلاحات ' عنوانات و ترتیبات' طرز تحریر و طریق بیان ' کس شے میں بهي آوروں کي تقلید نہیں کرتا بلکہ خود آوروں کیلیے مجتہد ہے -

" الہـلال " سے ضمانت طلب هوئي ' اچها هوا - اور اگر ایسا نہ هوتا تو خود همارا هي نقصـان مقدر تها - لیکن " چنـدہ ضمانت " ؟ اسمیں کچهہ ایسي عمومیت تهي جو اُس کي شان یکتائي سے گري هوئي تهي - نیز اسکي خود داري بهي اس سے بہت ارفع و اعلی تهي - پهر یہ بهي سوچنا تها کہ بهلا یـہ ضمانت فنڈ کہانتـک جاري هونگے ؟ بقول جناب کے کہ " یہ و با تو عالمگیر ہے " پهر بهـلا ایک کے علاج سے کہیں شہر اور ملک صحت پاسکتے هیں ؟

میں نے نہایت جوش و مسرت سے وہ مضامین پڑهے ' جن میں " دفاع جرائد " کي تاسیس کا اعلان کیا گیا ہے - صاف نظر آگیا کہ ضمانت فنڈ کے بارے میں بهي الہـلال کا ایثار عام حالت سے کس درجہ مختلف ہے ؟

الحمدللہ کہ اگر چہ مسلمانان هند ایک مدت تک نا آشناے سیـاسیات رهے ' تاهم اُنهـوں نے گذشتـہ درسـال کے اندر اپني مخصـوص قـومي اور ملکي مصلحتوں کے سمجهنے میں اپـني هوشیاري کا پورا ثبوت دیدیا ہے -

کیا کوئي صاحب الراے انکار کر سکتا ہے کہ " الہلال " کي تحریک " دفاع مطابع هند " ایک اهم ترین سیاسي تحریک نہیں ہے ؟

کاش مشیران و مصلحان قوم اس باریک نکتہ تـک پہنچتے هوتے کہ اتحاد قومي کي اتحاد مطابع کے حاصل هوے بغیر سعي بالکل فضول ہے !

مفصلۂ ذیل رقوم بہ مد " ضمانت الہـلال " اسي اهم ملکي خدمت کے لیے جمع هوئي هیں جو ارسـال خدمت هیں ' اور خداے برتر و قادر سے اُمید ہے کہ وہ آیندہ بهي اس سلسلے کو جاري رکهنے کي توفیق دیگا - نیز مجهے یقین ہے کہ تعلیم یافتہ مسلمان اپني حاصـل کردہ عـزت کو کهو دینے کے بجـاے اُسکو با عظمت بنانے میں کوشاں هونگے ' اور دفاع مطابع کے فنـڈ کو فوراً مکمل کر دیں گے -

تفصیل چندہ حسب ذیل ہے :

انیس محمد بخش صاحب ۲۵ - روپیہ - منشي رفیـع الدین صاحب - ۵ روپیہ - غفور خانصاحب - ۲ - روپیـہ - حافظ مہتاب صاحب - ۲ روپیہ - جمعدار داؤد صاحب - ۱ - روپیہ - عبدالـرزاق صاحب - ۸ آنہ - شہاب الدین احمد صاحب - ۸ - آنـہ - محمد هاشمي احمد صاحب - محمد یوسف صاحب - ۸ - آنہ - لطیف الدین صاحب - ۵ - روپیہ -

ایکا ادنی ترین نیاز مند : لطیف الدین از دهاراوہ بمبئي

بخدمت اقدس حضرت مولانا صاحب دام مجدکم - یہ مژدہ سن کر کہ جناب نے سر چشمۂ هدایۃ و ارشاد یعني الہـلال کیلیے ضمانت کا روپیہ قوم سے لینا منظور فرما لیا ہے ' جو دفاع مطابع کے فنڈ میں جمع هو گا ' بڑي خوشي حاصل هوئي - ایک نا چیز رقم پیش خدمت ہے - امید کہ اس خیال سے واپس نکرینگے کہ یہ ایـک غریب طالب العلم کا روپیہ ہے - کیونکہ احقر کا دل هرگز قبول نہیں کرتا کہ اسوقت کي اس سب سے بڑي دیني خدمت سے بالکل محروم رهوں -

نجم الحسین چودهري - کلکتہ مدرسہ کا ایک طالب علم -

جناب سے دو هزار کي ضمانت طلب هوئي ہے - عرض نہیں کر سکتا کہ اس سے کس قدر صدمہ هوا ؟ آپ جیسے اسلام کے درست اس دنیا میں خال خال پائے جاتے هیں - میں نے حضور کي خدمت با برکت میں ایک اچکن سلک کي روانہ خدمت کي ہے - امید ہے کہ اس اچکن کو نیلام کرکے جو قیمت وصول هو' اُسے فنڈ میں جمع کر دیں - یہ اچکن ابهي سلکر آئي تهي مگر چونکہ میرے پاس دوسري اچکن بهي ہے ' اسلیے میں نے اسي نئي کو بهیجنا مناسب سمجها - امید ہے کہ جب نیلام فرمائیں تو یہ بهي فرما دیں کہ یہ ایک عاشق اسلام و رسول اسلام کي اچکن ہے !!

اور بهي کئي چیزیں اور تهوڑا سا روپیہ میرے پاس اسي کے متعلق موجود ہے اسکو بهي روانہ کرونگا

شیخ محمود حسن خان - ضلع پٹنہ

(اعانۂ شہداے کانپور)

جناب مولانا - هم دونوں بهائي طـالب علم هونے کي حیثیت سے یہ حقیر رقم اُن معصوموں کي مدد کے واسطے دیتے هیں جنکے بابوں نے شربت شہـادت پیا اور اُنپر کسي کا سایہ سواے اللہ کے نہ چهوڑا - اُن بچ ہے ماں باپوں کي مدد کے واسطے هم یہ ناچیز رقم پیش کرتے هیں' جنکے جوان لڑکوں نے شہادت کا مـرتبہ حاصل کرکے اپنے ماں باپ کو بے یار و مددگار چهوڑ دیا !

اسکا اظہار فضول ہے کہ هم نے یہ ناچیز رقم کیونکر جمع کي ؟

محمد منیر الزماں و متین الزمان صفوي - اسیون ضلع اناؤ - اودهہ

ادبیات

ہمارا طرز حکومت

)۰(

کبھی ہم نے بھی کی تھی حکمرانی ' اِن ممالک پر * مگر وہ حکمرانی' جسکا سکہ جان و دل پر تھا

* * *

قرابت راجگان ہند سے (اکبر) نے جب چاہی * کہ یہ رشتہ عروس کشور آرائی کا زیور تھا
تو خود فرماندہ (جے پور) نے نسبت کی خواہش کی * اگرچہ آپ بھی وہ صاحب دیہیم و افسر تھا
ولی عہد حکومت اور خود شاہنشہ اکبر * گئے انبیر تک ' جو تخت گاہ ملک و کشور تھا
اُدھر راجہ کی نوردیدہ گھر میں حجلہ آرا تھی * اِدھر شہزادے پر چتر عروسی سایہ گستر تھا
دلہن کو گھر سے منزل گاہ تک اس شان سے لائے * کہ کوسوں تک زمیں پر فرش دیبائے مشجر تھا
دلہن کی پالکی خود اپنے کاندھوں پر جو لائے تھے * وہ شاہنشاہ اکبر اور جہانگیر ابن اکبر تھا (۱)

* * *

یہی ہیں وہ شمیم انگیزیاں عطر محبت کی * کہ جن سے بوستان ہند برسوں تک معطر تھا
تمھیں لے دیکے ' ساری داستاں میں یاد ہے اتنا * کہ " عالمگیر ہندو کش تھا ' ظالم تھا ' ستمگر تھا " !!

(۱) ماثر الامرا میں یہ واقعہ تفصیل سے منقول ہے -

(شبلی نعمانی)

فکاہات

کان پور مینونسپلٹی کا خطاب

مسجد مچھلی بازار کان پور سے

اے مسجد شکستہ ! کنوں دل گراں مدار * کا مادہ گشت چارۂ درد نہان تو
تا دور چرخ و قاعدۂ آسمان بجا ست * پاینده باد نام تو و هم نشان تو
هرگز (به جان تو) که گوارا نه کرده ام * اندیشهٔ که سود من است و زیان تو
اکنوں برادرانه بیا ' قسمتے کنیم * تا بانگ مرحبا شنوم از زبان تو
هیچم دریغ نیست که بر جاے اولین * برپا کنند بام و در و سایه بان تو
اما بشرط آں ' که گذارند بهر من * از خاک ' تا بلندی سقف مکان تو
" از صحن خانه تا به لب بام ازان من * و از بام خانه تا به ثریا ازان تو "

(وصاف)

فریب لطف

بسملوں کی اس تنک ظرفی کو دیکھا چاہیے * اک ذرا سے لطف میں ' ممنون قاتل ہوگئے
یا تو وہ وسعت طلب کی ' یا پھر اتنا اختصار ! * اس قناعت پیشگی کے ہم تو قایل ہوگئے
منحرف تھے کسقدر عشاق ' لیکن پیش دوست * پھر اُسی شان تغافل زا پہ مایل ہوگئے
رنج بیکاری اُٹھائے دست سعی نا خدا * ولولے موجوں کے پھر پا بوس ساحل ہوگئے
کردیا مجبور کتنا اُن کی پرسش نے (نیاز) * چھٹکے ہم تو اور پابند سلاسل ہوگئے

(نیاز فتح پوری)

۵ ذي الحجه : ۱۳۳۱ هجري

مساجد اسلاميه اور خطبات سياسيه

اسلام ميں مساجد كي حيثيت ديني

انجمن اسلاميه لاهور كا رزوليوشن

(۵)

(پانچويں آيت)

مساجد كے متعلق ايك اور آيت قابل غور هے - ليكن قبل اسكے كه أس آيت كو پيش كيا جاے ' اس سے پہلے كي ايك آية پڑهه ليني چاهيے :

ان الله يدافع عن الذين آمنوا ' ان الله لا يحب كل خوان كفور - اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا ' و ان الله على نصرهم لقدير - الذين اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان يقولوا ربنا الله ! (۲۲ : ۳۹)

" خدا مسلمانوں كے دشمنوں كو أنسے هٹاتا رهتا هے - وه كسي خائن و نا شكر گذار كو كبهي پسند نهيں كرتا - جن مسلمانوں پر كافروں نے قاتلانه حملے كيے ' اب مسلمانوں كو بهي أن سے لڑنے كي اجازت هے ' اس ليے كه أن پر ظلم هو رها هے اور كچهه شبه نهيں كه الله انكي مدد كرنے پر قادر هے - يه وه مظلوم لوگ هيں كه انكا كوئي قصور نه تها - صرف اس اقرار پر كه همارا پروردگار الله هے ' وه ناحق اپنے گهروں سے نكال ديے گئے اور اپنے وطن سے أنكو هجرت كرني پڑي "

اسكے بعد مساجد و عمارات مقدسه كا ذكر هے :

و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض ' لهدمت صوامع و بيع و صلوات و مساجد يذكر فيها اسم الله كثيرا ' و لينصرن الله من ينصره ' ان الله لقوي عزيز - (۲۲ : ۴۰)

" اور اگر الله لوگوں كو ايك دوسرے كے هاتهه سے دفع كرتا نه رهتا ' تو انساني ظلم و تعصب سے دنيا كا امن و سكون كبهي كا غارت هوگيا هوتا - تمام مسيحي صومعے اور گرجے ڈها دے جاتے ' يهوديوں كے عبادت خانے منهدم هو جاتے ' اور مسلمانوں كي وه مسجديں بهي ' جن ميں كثرت سے خدا كا ذكر كيا جاتا هے - جو الله كي مدد كريگا ' يقيناً الله بهي أس كي مدد كريگا - كچهه شبهه نهيں كه الله صاحب قوت و احاطه هے اور وهي عزيز هے "

پهر اسكے بعد زياده تشريح و تفصيل فرمائي هے :

الذين ان مكناهم في الارض اقاموا الصلواة و اتوا الزكواة و امروا بالمعروف و نهوا عن المنكر ' ولله عاقبة الامور ! (۲۲ : ۴۱)

" يه وه لوگ هيں كه اگر انكي حكومت و فتح يابي كو زمين پر قايم كرديا جاے تو انكا كام يه هوگا كه صلواة الهي كو قايم كرينگے ' زكواة ادا كرينگے ' امر بالمعروف انكا شعار هوگا اور نهي عن المنكر ميں ساعي و مجاهد رهيں گے ' اور تمام باتوں كا انجام كار الله هي كے هاتهه ميں هے "

(تشريح و تفسير)

يه آيات كريمه سورة (حج) كي هيں ' جس كو باستثناء بعض آيات ' اكثروں نے مكي اور بعض نے مدني كها هے - يه آيتيں أس زمانے كے حالات كي خبر ديتي هيں ' جو اسلام كے ابتدائي دور غربت و مظلومي كا زمانه تها ' اور اسكا تخم ظهور و عروج ابهي خاك پامالي ميں مدفون تها - جو لوگ اسلام لا چكے تهے ' أن پر طرح طرح كے مظالم و شدائد كيے جاتے تهے ' حتى كه انكا جرم اسكے سوا كچهه نه تها كه الله كو اپنا پروردگار سمجهتے ' اور اسكي توحيد پر يقين ركهتے تهے - يهاں تك كه شدت مظالم و شدائد سے ترك وطن پر مجبور هوے - خود حضرة داعي عليه الصلواة و السلام نے هجرت فرمائي - اور رفته رفته مسلمانوں كے اكثر خاندان مدينهٔ منورة ميں آكر پناه گزيں هو گئے - تمام مفسرين صحابهٔ و تابعين كا بالاتفاق بيان هے كه يه آيات أسي موقعه پر نازل هوئيں - امام (طبري) نے تمام روايات جمع كر دي هيں : (۱۷ : ۱۲۴) -

پهلي آيت ميں فرمايا كه اپني غربت و مظلوميت كو ديكهكر مسلمان دل شكسته نهوں اور اپنے عظيم الشان مستقبل كي طرف سے مايوس نهو جائيں - يه قانون الهي هے كه الله تعالى هر دور و هر عهد ميں اپني صداقت و حق پرستي كو ظالموں كے حملوں سے بچاتا هے ' اور وه مومنوں كے ليے ايسے اسباب دفاع و حفظ فراهم كرتا رهتا هے ' جن سے دشمن انكي دعوت كو ضرر پهنچانے ميں ناكام و نامراد رهتے هيں -

خود مكهٔ معظمه كے قيام ميں باوجود كمال غربت و مظلوميت ' و قلت انصار ' و عدم وسائل حفظ و دفاع ماديه ' الله تعالى نے مومنوں كے ليے جو اسباب دفاع فراهم فرمائے ' وه تاريخ اسلام كے ناظرين سے پوشيده نهيں هيں -

اسكے بعد فرمايا كه : " اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا (الخ) " جن لوگوں نے مسلمانوں پر ظلم كيے ' انسے قتال و جهاد كي مسلمانوں كو بهي اب اجازت هے -

تمام مفسرين صحابهٔ و تابعين و عموم ارباب تفسير و تاويل كا اتفاق هے كه يه آية اولين آيت جهاد هے - اس سے پہلے جس قدر احكام نازل هوے صبر و استقامت اور انتظار كا بعد پر مبني تهے - سب سے پهلي بار اسي آيت كے ذريعه مسلمانوں كو اجازت دي گئي كه ظالموں كے حملوں كے جواب ميں وه بهي قتال و جهاد جاري كر ديں -

بعضوں نے أن آيات كو شمار كيا هے جو اس سے پہلے صبر و سكوت اور تحمل و منع قتال كے بارے ميں نازل هوئي تهيں اور انكي تعداد ستر سے زياده بتلائي هے ! اس سے اندازه كيا جا سكتا هے كه اسلام نے كيسي شديد مجبوري كے عالم ميں تلوار كے فساد كا علاج تلوار كي دواء آخري سے كرنا گوارا كيا ؟

امام (طبري) نے قتاده كا قول نقل كيا هے :

قال هي اول آية انزلت في القتال ' فاذن لهم ان يقاتلوا (۱۷ : ۱۲۳)

" يه پهلي آيت هے جو قتال و جهاد كيليے نازل هوئي - اس آيت كے ذريعه الله نے مسلمانوں كو حكم ديا كه وه بهي اپنے حمله آوروں كو قتل كريں "

انجمن "اتحاد و ترقی" کا اجلاس،

فرانس کا مشہور افسانہ نویس: پیر لوتی
جو ترکوں کی حمایت میں بارہا مشہور ہوچکا ہے -
جس نے موجودہ جنگ کے زمانے میں متعدد
مضامین مسیحی مظالم کے خلاف لکھے - اور
جسکا حال میں ترکوں نے نہایت شاندار
استقبال اپنے دار الخلافۃ میں کیا -

وہ تمام مقدس عمارتیں خاک کا ڈھیر ہو جاتیں ' جنکے اندر اسکے نام کي پرستش ' اور اسکے ذکر کي پاک صدائیں بلند ہوتي هیں !

پس فرمایا کہ مسلمانوں کو قتال و جدال کي جو اجازت دي گئي ھے ' تو یہ اسلیے نہیں ہے کہ خون کي ندیاں آور زیادہ تیزي سے بہیں ' بلکہ صرف اسلیے ھے کہ قانون دفاع مذاهب و معابد ' و ظہور امنیت و قیام عدل کے ماتحت ' اللہ تعالی نے اُن کو اقوام عالم میں سے چن لیا ھے ' اور انکے قتال و فدویت کے ذریعہ وہ اپني مساجد و معابد کو محفوظ ' اور اقوام کے باهمي ظلم و عدوان کا انسداد کرنا چاهتا ھے - انکو صرف اسلیے دنیا میں بھیجا گیا ھے کہ ظلم کے تخت کو الٹ دیں ' عدل الهي کي قدوس پادشاهت کا اعلان کریں ' اور خدا کي مساجد و معابد کو هتک و انهدام سے بچائیں -

پس وہ گو ابھي مظلوم نظر آ رھے هیں ' سامان دفاع و قتال سے محروم هیں ' تاهم وہ ' جو همیشہ اپنے اس قانون کے معجزات دکھاتا آیا ھے ' جس نے زمین کے هر دور طغیان و فساد میں اپني نصرت کي تلوار چمکائي ھے ' اور اپني حکمة کے صحائف کا ورق الٹا ھے ؛ ضرور ھے کہ انکي مدد کریگا اور انکے قتال و جہاد سے اس اعظم ترین خدمت عالم اور اس اشرف ترین دفاع انسانیت کا کام لیگا ' کیوں کہ وہ قوي و عزیز ھے : و لینصرن اللہ من ینصرہ ' ان اللہ لقوي عزیز ! !

چنانچہ اسکے بعد کي آیت میں اچھي طرح اسکي تشریح کر دي ' اور یہ وہ آیۃ عظیمہ و جلیلہ ھے جو مسلمانوں کے مقصد ظہور اور انکے نصب العین کے تعین کیلیے ایک عجیب و غریب تصریح الهي ھے :

الـذین ان مکنا هم في الارض اقامو الصلواۃ و اتـو الزکواۃ و امـروا بالمعـروف و نهوا عن المنکر ' ولله عاقبۃ الامور !	" یہ وہ لوگ هیں کہ اگر هم نے انکي قوت و خلافت کو دنیا میں قایم کردیا ' تو انکا کام یہ ہوگا کہ صلواۃ الهي کو قایم کرینگے ' اپنے مال کو اللہ کي راہ میں نوع انساني کي اعانت کیلیے

خرچ کرینگے ' نیک کاموں کا حکم دینگے ' اور برائیوں سے روکیں گے - اور انجام کار تمام امور کا اللہ هي کے هاتھہ ھے "

یہ آیت گذشتہ آیات سے متصل اور انکي تشریح کرتي ھے - امام (طبري) نے تقدیر عبارت یوں کي ھے کہ :

اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا ' الذین ان مکنا هم في الارض - (۱۷ : ۱۲۶)	" جن لوگوں سے کافروں نے قتال کیا ھے ' انکو بھي قتال کرنے کي اجازت ھے - اسلیے کہ وہ مظلوم هیں - اور یہ مظلوم وہ مسلمان هیں کہ اگر اللہ انکو دنیا میں

قائم کر دے تو وہ صلواۃ الهي کو قائم کریں گے " (الخ)

(نتائج بحث)

بظاهر آیات متعلقۂ مساجد کے ذکر میں قارئین کرام کو بہت سي تفصیلات ' غیر متعلق اور خلاف موضوع بحث نظر آتي هونگي ' لیکن اگر وہ غور فرمائیں گے تو معلوم هوگا کہ یہ اطناب مصالح سے خالي نہیں -

پھر اس قسم کے جرائد و مجلات کے مباحث و مقالات میں یہ خیال بھي پیش نظر رکھنا چاهیے کہ ضمناً جس قدر مفید بیانات آجائیں ' بہتر ھے - نہیں معلوم پھر فرصت اور مہلت نظر و تحریر ملے یا نہیں ؟

یہ خیال الهلال کے اکثر مقالات و مباحث میں فقیر کے پیش نظر رهتا ھے کہ ارادے وسیع هیں او ر مہلت قلیل -

اب غور فرمائیے کہ ان آیات سے کیا نتائج پیدا ہوتے هیں ؟

(۱) سب سے پہلا نتیجہ و حاصل بحث جو سامنے آتا ھے ' وہ اُس قانون الهي اور حکمۃ ربانیہ کا ظہور ھے ' جسکے ماتحت في الحقیقت امنیت ملل و مذاهب کا نظام و قیام ھے ' اور جو اگر نہوتا تو نہیں معلوم دنیا کا کیا حال ہوتا ؟ وہ دنیا ' جسمیں طرح طرح کے رنگ و اشکال کي قومیں بستي ' اور مختلف صورتوں کي آباد و پر رونق عمارتیں کھڑي هیں ' جس کي سطح پر زندگي پرورش پاتي ' اور انسانیت سکھہ اور چین کي راحت سے شاد کام ھے ' جسکے اوپر عظیم الشان گرجے هیں ' اور انکي قربان گاهوں پر خدا کو پکارا جاتا ھے ' جو اپني آبادیوں کي عمارتوں کے سلسلوں کو مندروں کے کلس اور مسجدوں کے میناروں سے رونق دیتي ھے ' اور انکے اندر اپني اپني زبانوں اور اپنے اپنے طریقوں سے انسان اپنے خالق سے عشق و محبت کا تذکرہ کرتا ' اور اسکے سامنے اپنے تئیں عجز و بندگي سے گراتا ھے ' غرضکہ وہ حسین و جمیل دنیا ایک ایسي ماوراء تصور هلاکت و بربادي کا منظر ہو جاتي ' جس کي سطح پر خونریز انسانوں کي بوسیدہ هڈیوں ' اور منهدم عمارتوں کي اڑتي هوئي خاک کے سوا آور کچھہ نہ هوتا ! !

یہ انقلابات جو قوموں اور ملکوں میں هوتے رهتے هیں ' یہ جو پراني قومیں مرتي اور نئي قومیں انکي جگہ لیتي هیں ' یہ جو قوي کمزور ہو جاتے هیں اور ضعیفوں کو باوجود ضعف ' غلبہ کے سامان میسر آجاتے هیں ؛ یہ تمام حوادث اسي حکمۃ و قانون الهي کا نتیجہ هیں -

وہ ایک ملک کے ظلم و استیلا کو دوسرے ملک کي اعانت سے دفع کراتا ' اور ایک قوم کي زیادتي کا دوسري قوم کے هاتھوں انتقام لیتا ھے - اسي کا نتیجہ ھے کہ انسانوں کو زمین پر بسنے کي مہلت حاصل ' اور مذاهب کو زندگي و امنیت نصیب ھے -

(۲) نیز اس آیت نے صاف صاف بتلا دیا کہ دنیا میں مسلمانوں کے ظہور و قیام کي علۃ اصلي کیا ھے ؟ اور وہ کونسا کام ھے ' جسکے انجام دینے کیلیے خدا نے انهیں دنیا میں فتح و نصرت کا علم دیکر بھیجا ؟

یہ سب سے پہلي آیت ھے جس میں قتال کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا - چونکہ پہلا حکم تھا ' اسلیے ضرور تھا کہ ساتھہ هي حکم کي علت بھي بتلا دي جاتي - پس فرمایا کہ صداقت اور خدا پرستي مظلوم ہو گئي ھے اور ظلم و ضلالت کي قوت کا غلبہ و استیلا بڑھ گیا ھے - وہ زمین جو اسلیے بنائي گئي تھي کہ خدا کي پرستش کا معبد هو ' اب خدا پرستوں پر ایسي تنگ هوگئي ھے کہ اللہ کو پکارنا اور " ربنا لله ! " کہنا سب سے بڑا انساني جرم هوگیا ھے اور ایک قوم اپني قوت کے گھمنڈ سے مغرور ہو کر دوسري قوم کے مذهب اور اسکي عبادت کو روکنا چاهتي ھے -

ایسي حالت میں ضرور ھے کہ حسب قانون الهي ' خدا ایک نئي قوم کو بھیجے ' تا وہ قوموں اور مذهبوں کو امن کا پیغام پہنچائے ' اور ظالموں سے قتال کرکے ' مظلوموں کو انکے دست تظلم سے نجات دلائے - ایسا هونا نظم عالم کیلیے ضروري ھے - کیونکہ اگر اللہ ایک قوم کے هاتھوں دوسري جابر قوم کو هٹاتا نہ رهتا تو :

" لهدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیها اسم اللہ کثیرا " !

عبادت کدے منهدم ہو جاتے اور وہ مسجدیں گرا دي جاتیں جنکے اندر نہایت کثرت سے خدا کي عبادت ' اور اسکے نام کي تقدیس کي جاتي ھے !

[۷]

یہی قول دیگر اجلۂ صحابۂ و تابعین مفسرین رضوان اللہ علیہم کا بھی ہے ' جیسا کہ حافظ (ابن کثیر) نے لکھا ہے :

قال غیر واحد من السلف کابن عباس و مجاهد و عروہ بن الزبیر و زید بن اسلم و مقاتل ابن حیان و قتادہ و غیرهم : هذہ اول آیة نزلت في القتال - و استدل بهذہ الایة بعضهم علی ان السورة مدنیة (حاشیہ فتح البیان - ۷ : ۳۴۵)

" سلف میں سے ایک سے زیادہ مفسرین کا قول ہے مثل ابن عباس و مجاہد ' عروہ بن زبیر ' زید بن اسلم ' مقاتل ابن حیان ' اور قتادہ و غیرہم کے ' کہ یہ پہلی آیت ہے جو لڑائی کے بارے میں اتری ہے چنانچہ اسی آیت کی بنا پر بعض نے استدلال کیا ہے کہ سورہ حج مکی نہیں ہے ' مدنی ہے "

چنانچہ حضرة ابن عباس نے روایت کی ہے کہ جب انحضرة صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور مکہ سے نکلے ' تو حضرة ابوبکر نے کہا : " انا للہ و انا الیہ راجعون - لیہلکن جمیعاً ! " یعني جب آنحضرة یہاں سے تشریف لے جا رہے ہیں تو پھر مکہ کا خدا حافظ ! یقیناً اب مشرکین مکہ ہلاک ہونگے - پھر جب یہ آیت نازل ہوئي تو وہ سمجھہ گئے کہ اب قتال و جہاد شروع ہوگا - (طبري ۱۷ : ۱۲۳) بہر حال مقصود یہ ہے کہ یہ آیت اولین آیت حکم قتال ہے -

اسکے بعد اس حکم و اجازت کي توضیح کي کہ " الذین اخرجوا من دیارهم (الخ) " یعني یہ مسلمان جنکو اب قتال و دفاع کي اجازت دي جاتي ہے ' وہ لوگ ہیں ' جنکو بغیر کسي جرم و خق کے ' محض خدا پرستي کي وجہ سے دشمنوں نے گھروں سے نکال دیا اور ہجرت پر مجبور کیا - ایسے ظلم و عدوان کے مقابلے میں اب حکم قتال ناگزیر ہے - اور گو انکي حالت بیکسانہ اور مظلومانہ ہے ' لیکن یقین رکھو کہ اللہ انکو فتح و نصرة دینے پر قادر ہے -

ان تمام تصریحات کے بعد پھر مسلمانوں کے ظہور کي علت غائي ' حکم قتال کي ضرورت و مصلحت ' اور اسکے آئندہ ظاہر ہونے والے نتائج عظیمہ کي طرف اشارہ کیا کہ : و لولا دفع اللہ الناس بعضهم ببعض ' لهدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذ کر فیها اسم اللہ کثیرا - اگر اللہ تعالی لوگوں کي ایک دوسرے کے ہاتھہ سے مدافعت نہ کراتا رہتا ' تو تمام عبادت کدے منہدم ہو جاتے اور اللہ کے گھروں کا کوئي محافظ نہ رہتا !

اس آیت میں معابد دینیہ کیلیے متعدد نام آئے ہیں اور آخر میں " مسجد " کا لفظ بھي ہے - مفسرین کرام نے اسپر غور کیا ہے کہ ان الفاظ سے مقصود کیا ہے ؟ اور کیا وہ مختلف مذاہب کے معابد کے اسماء ہیں' یا مقصود صرف مساجد ہي ہیں ؟ اکثر مفسرین نے " صوامع " اور " بیع " کو عیسائیوں کا گرجا بتلایا ہے - پہلا خانقاہ کے معني میں جو شہر سے باہر راہبوں اور عزلت گزینوں کیلیے ہوتا ہے - اور دوسرا کنیسہ اور چرچ کے معنوں میں ' جو شہروں میں روزانہ اور ہفتہ وار نماز کیلیے بنائے جاتے ہیں - " صلواة " کو یہودیوں کا گرجا بتلاتے ہیں اور (امام طبري) نے ضحاک کا ایک قول نقل کیا ہے کہ " صلوات یہودیوں کا معبد ہے - وہ اپنے معبد کو " صلوتا " کہتے ہیں " (؟)

بعضوں نے صلوات کو (صائبین) کي نماز قرار دیا ہے - لیکن ایک جماعة قلیلہ کي راے ہے کہ صلوات سے مقصود خود مسلمانوں ہي کي نماز ہے اور ہدم سے مراد اسکے قیام کا ممنوع ہونا ہے - امام (رازي) نے ایک وجہ اس قول کي یہ بھي قرار دي ہے اور متعدد اقوال نقل کیے ہیں : (تفسیر کبیر : ۴ - ۵۶۴)

بہر حال یہ آیت نہایت اہم ہے ' اور ہم کو الفاظ کي جگہ اسکے مطلب پر تدبر و تفکر کرنا چاہیے -

(حاصل تفسیر)

اس سے پیشتر خدا تعالی نے مسلمانوں کي ابتدائي مظلومي و بیکسي کي طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اللہ انکي حفاظت کیلیے دفاع کرتا رہتا ہے -

اسکے بعد قتال و جہاد کي اجازت دي اور فرمایا کہ مسلمانوں کا کوئي جرم بجز اسکے نہ تھا کہ وہ اللہ کے پرستار ہیں اور غیروں کي پوجا سے انکار کرتے ہیں - لیکن انپر ظلم کیا گیا اور انکو گھروں سے نکالا گیا - جب حالت ایسي ہو تو کیوں نہ اب انہیں بھي لڑنے کي اجازت دي جاے ؟

لیکن اس حکم قتال میں بھي مصالح الہیہ ' اور اس جنگ و دفاع میں بھي ایک حکمة عظیمہ پوشیدہ ہے - یہ اجازت اس قانون الہي کے ما تحت ہے ' جس کا ہمیشہ ظہور ہوا ہے ' اور اس عظیم ترین مصلحت و حکمت کا ظہور ہے ' جس کو حفظ امنیت ' و دفع فساد و طغیان ' و قیام عدل و انسانیة ' و ثبات مدنیة صحیحہ ' و نظام و قوام عالم کیلیے قدرة الہیہ نے ہمیشہ ظاہر کیا ہے -

(علة ظہور امة مرحومہ)

وہ مصلحت کونسي ہے ' اور وہ حکمت کیا ہے ؟ وہ کونسا قانون الہي ہے جسکے ما تحت اس اجازت کا نزول ہوا ؟

اسي کا جواب ہے جو ان لفظوں میں دیا گیا کہ " لولا دفع اللہ الناس بعضهم ببعض " یعنے وہ مصلحت و حکمت یہ ہے کہ دنیا کي مختلف اقوام ' مختلف جماعتیں ' مختلف مذاہب و ملل ' اللہ کو یاد کرتے اور اسکي عبادت کیلیے گھر بناتے ہیں ' لیکن تاہم ظالمانہ تعصب میں سرشار ' اور ایک دوسرے کے قتل و ہلاکت ' اور اسکي دیني عمارات و معابد کے ہتک و انہدام کیلیے مستعد رہتے ہیں - پھر جس کو قوت اور ساز و سامان دنیوي حاصل ہو جاتا ہے ' وہ ظلم و خوں ریزي کے شیطان کا حکم لیکر اپنے سے ضعیف و کمزور پر غالب آجاتا ہے اور اسکي دیني عمارتوں کي ہتک کرتا ' مذہبي اعمال میں مانع ہوتا ' بلکہ اسکے معابد کو یکسر منہدم کر دیتا ہے -

یہ ظلم آباد ارضي کي سب سے بڑي مصیبت ' انسانیت کي مظلومیت ' اور سلطان عدل کي ہزیمت کا سب سے بڑا ماتم ہے ! !

پس حکمة الہیہ اسکي مقتضي ہوئي کہ زمین کي امنیت اور ظلم و طغیان کے انسداد کیلیے وہ ہمیشہ اپنے بندوں کو چنے ' اور اپني قوموں کو بھیجے جو دنیا میں اسکي قوت و نصرت کي فوج لیکر ظہور کریں ' تاکہ مذاہب کیلیے امن اور معابد کیلیے حفاظت ہو - وہ اُن ظالموں سے عدل و حقوق کي راہ میں لڑیں ' جو اپني شیطاني قوتوں سے مغرور ہوکر اللہ کے گھروں کي بے حرمتي کرتے اور خدا کي عبادت گاہوں کو ڈھاتے ہیں - اور انسانوں کو چین و آرام کے ساتھہ ' بے خوف و بے خطر ' اپنے خدا کي یاد کرنے اور اپنے معابد میں اسکو پکارنے کا موقع ملے -

اگر وہ ایسا نہ کرتا ' اگر وہ ایک قوم کے دست تظلم سے دوسري قوم مظلوم کو نجات نہ دلاتا ' اگر وہ ضعیف کو نصرت نہ بخشتا ' تا وہ قوي کے طغیان و فساد سے محفوظ ہو جاے ' تو دنیا کا چین اور سکھہ ہمیشہ کیلیے غارت ہو جاتا - قوموں کي راحت ہمیشہ کیلیے اُنسے روٹھہ جاتي ' اللہ کي سر زمین پر وہ تمام بلند منارے گرا دیے جاتے جو اسکے گھر کي عظمت کا اعلان کرتے ہیں ' اور

مصالحۂ مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

(۲)

اس حال کو پہنچے ترے قصے سے کہ اب ہم
راضي هيں گر اعـدا بهي کريں فيصـله اپنا

معلوم هوتا هے که فیصلۂ مسئلۂ اسلامیه کانپور کي نسبت مجهے بہت کچهه لکهنا پڑیگا ' علاوه اسکے جو میں لکهنا چاهتا تها -

میں نے گـذشته اشاعت میں مولانا محمد رشید صاحب کي تحریر کے ضمن میں اس صورت فیصله کا ذکر کیا تها ' جسکي مجهے اطلاع دي گئي تهي - یه زباني گفتگو تهي - تحریر کي صورت میں بعینه رهي صورت جناب مولانا عبد الباري صاحب نے بهي اپنے خط مورخه ۳ - اکتوبر میں تحریر فرمائي تهي - مستر مظهر الحق سے ملاقات غالباً ۲۸ یا ۲۹ - کو هوئي ' اور یه خـط ۳ - اکتوبر کو لکها گیا تها -

یه خط در اصل ایک پرایویٹ تحریر هے مگر اسلیے شائع کر دیتا هوں که :

(۱) خود مولانا موصوف نے حال میں جو ایک تحریر شائع کرائي هے ' اسمیں بهي قریب قریب یهي امور درج هیں -

(۲) اس خط میں انہوں نے لکها تها که " تا انفشاي معامله یه تحریر بصیغۂ راز رکهي جاے " اب چونکه معامله هوچکا - اسلیے اسکي اشاعت میں کوئي هرج نہیں -

(۳) میري نسبت مشہور کیا گیا هے اور بار بار مجهے خطوط و تلغرافات میں یاد دلایا گیا هے که تم سے مشوره کرلیا گیا تها ' اب کیوں مسئلۂ زمین مسجد میں اختلاف کرتے هو ؟ ایسي حالت میں اپني بریت اور کشف حقیقت کیلیے جائز وسائل کے استعمال کا حق ضرور مجهے حاصل هونا چاهیے -

(نقـل خـط)

" میں نے اس راے کو تسلیم کر لیا هے که حصه متنازعه فیه جزو مسجد هے - وه کسي حـالت میں سوائے مسجد کے کسي دوسرے کام میں صـرف نہیں هوسکتا هے ' اس پر بهي اگـر مسلمانان کانپور اور علمـاے کـرام صلح کو پسنـد کـریں ' تو میں اس مخمصے سے جهٹکارے کي بہتـرین صورت یه تجویز کـرتا هوں که مسجد پهر سے مستحکم و مضبوط بنائي جائے - اور اسکي کرسي اقلا ۸ - فٹ بلند هو ' مگر زمین حصۂ منهد مه کي اپني موجوده حالت پر رهے -

اس زمین کے تین حصے هیں : ایک حصه مهري کا ' دوسرے پر دیوار مکان متصل کي تهي ' تیسرا حصـه مسجـد کا دالان هے - جو حصه دالان مسجد کا هے ' وه ایک چبوترے کي صورت پر قائم کردیا جائے -

جو پیـدل چلنے کا راسته هے ' اوسکي بلندي سے اس چبوترے کي بلنـدي کم از کم ایک فٹ هو - اور اوس مهـري کے حصه پر ... در کا برامده قائم کیا جائے - یه بر آمده سڑک کي طرف هوگا - ... اور سـڑک کے درمیان میں دیوار کي زمین اور کچهه مقـدار ... راسته کي بهي هوگي ' اوسکي بلندي پیدل راسته کے برابر هو ... یه برامده اسقدر بلند هو که مجلس صحن سے اوسکي چهت ... هو جـاوے ' اور درمیان اس برآمـدے کے بلکه بیچ میں دروازه مسجد کا هو - خواه دوسرا دروازه هو - یا جو اسوقت موجود هے رهي رهے -

پهر جو رخ اس بـرامـده کا سڑک کي طـرف هو ' وه جالي سے بند کردیا جاے - یه جالي لوهے کي هو خواه پتهر کي - اس برامده کے دونوں بازونکے در دهلے رهیں یا لوهے کے دروازے اوسمیں لگا دیے جائیں - پیدل راه جسوقت تنگ هو تو مسجد کے آنے والونکے لیے اصالتاً ' اور دوسرے لوگونکے لیے ضمناً اسقدر اجازت هوگي که بازوکے دروازوں سے مسجد میں داخل هوں یا ایک طرف سے دوسري طرف نکل جائیں - یه برامده همیشه مسجد کي ملک رهیگا ' اور اوسکے اندر خرید و فروخت کے معاملات کسي طرح نہیں هوسکتے - کوئي سواري یا جانور نہیں گذر سکتا - مسلمانوں کو حالت نا پاکي میں جانا شرعاً ممنوع هے -

اس صـورت کي مسجـد بنانے کا هم نے اراده کیا هے اور اسکو هم ظاهـر کرتے هیں - مگر هم مسجد کے مغصوبه زمین کو بلا شـرط حاصل کرنا چاهتے هیں -

یه مصالحت اسوقت کر سکتے هیں جب گورنمنٹ بلا توسط مقامي حکام همارے تمام مطالبات قبول کرے :

اولاً همارے زمین جو که جزو مسجد هے همکو واپس کردي جائے -
ثانیا همارے جمله ماخوذین متعلق مسجد بري کردیے جائیں -
ثالثا ایک عام قاعده تحفظ مقامات متبرکه کا اجرا کردیا جائے -

علاوه انکے حسب ذیل امور بهي همارے خواهشات سے هیں :

(۱) جهانتک هو گورنر جنرل خود آکے همارے قیدي رها کردیں اور همارے مسجد همکو واپس دیدیں -

(۲) جسقدر ضمانتیں اخبارات سے اس باره میں لیگئي هیں وه منسوخ کردي جائیں -

(۳) جن حکام نے ظلم کیا هے انکي معقول تنبیه هو تا کـه آینده ایسے مظالم کا سد باب هو جائے -

اور اعانت مصیبت زدگان کي تائید گورنمنٹ خود بهي کرے که اکثر حضرات اسکي حرکت کو ناراضگي گورنمنٹ کا باعث سمجهتے هیں - اوسکي صورت یه هے که جسقدر چنده اس فنڈ کا موجود هے وه گورنر جنرل کي آمد کانپور کے وقت پیش کردیا جاے - اور انسے خواهش کیجائے که خود بهي اوسکي شرکت کریں اور گورنمنٹ سے بهي شرکت کرائیں تاکه مستقل امداد اس طور پر هوسکے "

الهلال :

اس خط میں مولانا نے جو صورت بیان کي هے ' قریب قریب یهي صورت انهوں نے اپنے اُس مضمون میں بهي بیان کي هے جو انجمن موید الاسلام میں پیش کیا گیا - مستر مظهر الحق جب مشوره کیلیے تشریف لاے تو انهوں نے اسي کا خلاصه بیان فرمایا - البته آخر میں جو تین مطالبات اور مزید لیے هیں ' ان میں سے دفعه (۱) کے علاوه اور کسي دفعه کو انهوں نے شرایط فیصله میں شامل نهیں کیا تها ' اور در اصل اصلي مسئله زمین مسجد اور متهمین حادثه هي کا تها - یه امور اسکے علاوه هیں -

میں نے جب اس صورت مجوزه کو سنا ' نیز معلوم هوا که جناب راجه صاحب محمود اباد کا بیان هے که هز ایکسلنسي کسي ایسي صورت کو منظور کرلینے کیلیے طیـار هیں ' تو گو آخري مشوره اور قطعي راے کي صورت میں گفتگو نه تهي ' تا هم میں نے کہا که

پھر فرمایا کہ گو مسلمان مظلوم ھیں مگر ھم انکو نصرت بخشیں گے کیونکہ یہ اللہ کی ..... کو قائم کرانا ' اور اسکی پرستش و عدالت کو نصرت دلانا چاھتے ھیں - اسکے بعد مسلمانوں کے ظہور کے نتایج بتلاے کہ یہ مظلوم مسلمان جنکو جہاد کی اجازت دی جا رھی ھے' وہ قوم ھے کہ فتح و نصرت اور قیام و تمکن کے بعد اسکا کام عیش و عشرت' ملک گیری' اور محض تخت فرمائی نہوگا' بلکہ وہ دنیا میں صفات الہیہ کا مظہر اور اسکے عدل و صداقت کی نعمت کی حامل ھوگی - وہ ضلالتوں اور گمراھیوں سے دنیا کو روکیگی - اعمال حسنہ کا حکم دیگی - عبادت مالی و بدنی اسکا شعار ھوگا !

ان ترتیبات سے کیا نتیجہ نکلتا ھے ؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مطالب مضطر فہم اور نتائج منتظر درس و بصیرت ھیں ؟

اس سے ثابت ھوا کہ مسلمان دنیا میں صرف اسلیے آے کہ اللہ کے عبادت خانوں کی حفاظت کریں' اور انکو انسانی ظلم و سرکشی کی شرارتوں سے بچائیں - انکو ستر مرتبہ کہا گیا کہ صبر کرو - اکھترویں مرتبہ تلوار کے مقابلے میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی تو بتلا دیا کہ یہ اجازت صرف اسلیے ھے کہ ایسا نہوتا تو اللہ کی عبادت کے گھر ڈھا دیے جاتے اور مسجدیں منہدم کر دی جاتیں' جنکے اندر نہایت کثرت سے اسکا ذکر ھوتا ھے -

یہ سرسری مطالعہ کا نہیں بلکہ نہایت غور و تدبر کا موقعہ ھے - مسلمانوں نے جب سب سے پہلی مرتبہ تلوار کے قبضے پر ھاتھہ رکھا تو انکے سامنے مساجد کی حفاظت اور اسکے انہدام ھی کا مسئلہ تھا - انھوں نے اس دنیا میں قتال و دفاع کا پہلا قدم اُٹھایا تو وہ اپنے گھروں کی حفاظت کیلیے نہیں بلکہ خدا کے گھر کی حفاظت کی راہ میں تھا - وہ صبر و ضبط کے ساتھہ مدت تک بیٹھے رھے' پر اٹھے تو مسجد کیلیے اٹھے' اور بڑھے تو مسجد ھی کی راہ میں !

(۳) خدا نے بھی انکا سب سے بڑا شرف یہی بتلایا کہ انکے ذریعہ اپنے معابد کی حفاظت کا کام لے گا' اور اگر انکو نہ ظاھر کرتا' اور اپنی نصرت و فتح کی بخشش کیلیے نہ چن لیتا تو اسکی زمین پر اسکے مقدس معابد منہدم ھوجاتے -

(۴) صرف اسلام ھی کی مساجد کیلیے نہیں' بلکہ تمام عبادت خانوں کی بلا استثنا حفاظت انکا مقصد بتلایا کہ وہ مذاھب کو امن دینے والے اور اقوام کو ظلم و تعصب سے بچانے والے ھونگے - یہ در اصل ایک طرح کی پیشین گوئی تھی' لیکن ایک چوتھائی صدی کے اندر ھی واقعات نے اسکی تصدیق کردی !

جبکہ ایک مذھب دوسرے مذھب کو برباد کرنا چاھتا تھا' جب کہ ھر قوم چاھتی تھی کہ خدا کی زمین صرف ھمارے ھی لیے ھوجاے اور کسی دوسری قوم کے مذھب اور مذھبی عمارات کو اسپر جگہ نہ ملے' تو مسلمانوں ھی کی تلوار تھی جس نے انکو ظلم و استیلا سے بچایا اور بربادی و ھلاکت سے نجات دلائی - جزیرۂ عرب و یمن کے اندر مسلمانوں کی وجہ سے عیسائیوں کو بمجرد ظہور جو نفع عظیم پہنچا' اسکا تذکرہ طولانی اور محتاج تمہید ھے' لیکن یہ کون نہیں جانتا کہ مصر میں قبطیوں کو جس قوم نے عیسائیوں کے مذھبی ظلم سے نجات دلائی اور قبطی معابد کو ازادی بخشی وہ مسلمان ھی تھے ؟ خود عیسائیوں ھی کے اندر چھٹی صدی عیسوی میں انتہا درجہ کی مذھبی تفریق اور تعصب و جنگ و جدال تھا - ایک چرچ دوسرے چرچ کے پیرو کی تکفیر کرتا' جلا وطنی کی سزا دیتا' بسا اوقات زندہ جلا دیتا تھا - علی الخصوص گریک و رومانی چرچ سے ..... مشہور یعقوبی فرقے کو کیسی کیسی درد انگیز مصیبتیں جھیلنی پڑیں ؟ لیکن صرف مسلمان ھی تھے جنھوں نے مصر و اسکندریہ میں اس فرقے کو پناہ دی' اسکے معابد محفوظ ھوگئے' اور بکمال آزادی اپنے گرجوں کے اندر اقرار توحید کے ساتھہ' خداے مسیح کی پرستش کرنے لگا !

پھر اسلامی حکومتیں قائم ھوئیں اور گو اسلام کی شرعی خلافت کا یہ دور نہ تھا' تاھم امویہ و عباسیہ کے عہد پر نظر ڈالو اور اس پیشین گوئی کی صداقت کو یاد کرو - کس طرح تمام مذاھب و ملل کو اسلامی حکومتوں میں آزادی دیدی گئی اور علی الخصوص عیسائیوں کے فرقے کس طرح مسلمانوں کی بدولت بربادی سے بچ گئے ؟

مسلمانوں کی حکومت میں خود مختلف اسلامی مذاھب کو آزادی حاصل نہ تھی - شوافع حنابلہ کے دشمن تھے - اور حنابلہ شوافع کو ھلاک کرنا چاھتے تھے - اشاعرہ نے ایوبیہ کی قوت پاکر معتزلہ کے ساتھہ جو کچھہ کیا' سب کو معلوم ھے - سنیوں اور شیعوں کا باھمی قتال بجاے خود ایک داستان خونین ھے - خوارج و قرامطہ کے حالات تاریخ میں تلاش کرو - ھمیشہ ایک فرقے نے دوسرے فرقے کو تباہ کیا ھے' اور دوسرے نے انتقام کا موقع پایا ھے تو کسی طرح کمی نہیں کی ھے - تاھم یہ کیسی عجیب بات ھے کہ مسلمان خود تو باھم ایک دوسرے کو برباد کرتے تھے' لیکن غیروں کو اُنھوں نے ھمیشہ پناہ دی اور ذمیوں کے حقوق دینیہ کی کبھی بے احترامی نہ کی - شوافع نے حنابلہ کا محلہ بغداد میں لوٹ لیا' لیکن عیسائیوں کے گرجوں کی برابر حفاظت ھوتی رھی !

صلاح الدین عیسائیوں کے خونی جہاد کا میدان میں جواب دیتا تھا' جبکہ وہ بیت المقدس کی مسجد عمر کو ڈھا چکے تھے' لیکن خود اسکی حکومت کے اندر عیسائیوں کو پوری آزادی تھی اور مسجد عمر کی طرح مسیحی گرجا نہیں ڈھایا جاتا تھا ! !

حضرۃ عمر (رض) کے دنیا میں آخری الفاظ یہ تھے کہ غیر مذھب رعایا کے حقوق کی حفاظت کرنا - اُنھوں نے اپنی آخری وصیت میں کہا تو یہی کہا کہ انکو دشمنوں کے حملے سے بچایا جاے اور انکے معابد محفوظ رھیں ! (طبری وغیرہ)

جب کوئی فوج حرکت کرتی تھی تو اسکے تمام افسروں کو نصیحت کی جاتی تھی کہ پادریوں کو قتل اور گرجوں کو منہدم نہ کرنا !

کیا یہ سب کچھہ اسی کا ظہور نہ تھا کہ : " و لو لا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض' لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیہ اسم اللہ کثیراً " ؟ فہل من مدکر ؟

(٥) پس اگر آج مسلمان اپنی وسیع زمینوں کی حفاظت نہیں کرسکتے جس پر انکے تخت حکومت بچھے ھوے اور انکا علم فرمان روائی نصب ھے' تو کچھہ افسوس نہیں' لیکن اگر وہ زمین کے اس چھوٹے سے ٹکڑے کی بھی حفاظت نہ کرسکیں' جو خدا کی عظمت و جلال کا تخت ھے' اور جسکے منارے اسکی قدوسیت کے علم ھیں' تو انکے لیے افسوس ھے !

کیونکہ یہ انکا مقصد ظہور ھے اور اگر وہ اپنے مقصد حقیقی کو بھول جائیں تو یہ مقصد کی موت ھے جس کے بعد زندگی ممکن نہیں !

(٦) مسجد مقدس کانپور کا معاملہ ایک تازیانہ تھا' جس نے مسلمانان ھند کو انکا مقصد عظمی یاد دلانا چاھا - پس مبارک ھیں وہ جو اس نکتہ سے عبرت پکڑیں' اور ابتدا اپنی قوتوں کو اس راہ میں وقف کر دیں !!

[۸]

مولانا عبدالباري نے اس صورت مجوزہ کے واضح کرنے کیلیے مجوزہ نوتعمیر مسجد کا ایک نقشہ بھي قلم سے کھینچ کر بھیجا تھا - بہتر ہے کہ اُسے بھي نقل کردیا جاے ' تاکہ صورت مجوزہ اچھي طرح سمجھہ میں آجاے - نیز معلوم ہوسکے کہ میرا اتفاق کس صورت میں تھا ؟

(نقشۂ نو تعمیر حصۂ متنازعہ فیہ)

جو پہلي صورت مجوزہ کي حالت میں ہوتا

(ایک ضروري مکالمہ)

یہ گفتگو محض ایک ابتدائي مشورہ تھا - آخري مشورہ اور قطعي و اختتامي راے کا موقعہ بعد کیلیے چھوڑ دیا گیا تھا - تاہم الله تعالی کي کچھہ عجیب حکمت ہے کہ چند خیالات اُس وقت مجھے پیدا ہوے ' اور میں نے مستر مظہرالحق پر ظاہر کیے - بالاخر وہي صورت پیش آئي -

میں نے کہا " کسي امر کے نیک و بد اثر کیلیے بڑي چیز اسکے ساتھہ کے اور حالات و حوادث بھي ہوتے ہیں - اثر مجموعي طور پر پڑتا ہے اور بعض حالتوں میں ضمني باتیں اسطرح غالب آجاتي ہیں کہ نفس مسئلہ مغلوب ہوجاتا ہے -

حضور ویسراے کہتے ہیں کہ میں خود آؤنگا - مسجد دیکھونگا اور خود اپني زبان سے تمام امور کا اعلان کرونگا ' لیکن ایک اہم سوال یہ ہے کہ وہ کس عالم میں آئیں گے ؟ اور کیسے خیالات ظاہر کرینگے ؟

فیصلہ اور مضی ما مضی کي تجویز ہو رہي ہے ' لیکن کہیں ایسا نہو کہ مسلمانوں کي دل شکني یا رنجیدگي کي کوئي بات ہوجاے - کہیں گذشتہ واقعات کا جانب دارانہ تذکرہ نہ نکل آے - کہیں جرم و بے جرمي کا سوال نہ چھڑ جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر اصل مسئلہ کا اثر ان باتوں کے ساتھہ شامل ہوکر پبلک کے سامنے آیگا اور فیصلہ کنندوں کي حالت نازک ہوجا یگي -

جب ویسراے فیصلے کي غرض سے آئیں گے تو کانپور میں جوش و محبت کے ساتھہ خیر مقدم ہوگا ' لیکن اگر انکی تقریر میں کوئي بات ایسي ہوگئي ' تو جن لوگوں نے ایسا کرایا ہے ' انکو ملامت کیجائیگی "

لیکن مستر مظہرالحق نے کہا کہ " ایسا کیوں ہونے لگا ؟ حالات وایسراے کي نظر سے پوشیدہ نہیں " سچ یہ ہے کہ مستر مظہرالحق کے ہاتھہ میں فیصلہ نہ تھا ' اور نہ وہ اسکے باني تھے - وہ اسکي نسبت کہتے تو کیا کہتے ؟

لیکن اب میں دیکھہ رہا ہوں کہ میرا خیال بالکل غلط نہ نکلا - حضور وایسراے - اگر سر جیمس مستن کي بے موقع تعریف نہ کرتے ' اگر جرم و بے جرمي کا سوال نہ چھیڑتے ' اگر زمین کي ملکیت کو ایک غیر ضروري سوال قرار نہ دیتے ' اور اگر اُن لفظوں کے ساتھہ رہائي کا حکم نہ دیتے ' جن کے ساتھہ دیا گیا ' تو شاید عام مسلمانوں کے دلوں میں زیادہ طمانیۃ اور شکر گزاري ہوتي - عام اس سے کہ اصل مسئلہ کي حالت کیسي ہي کیوں نہ ہوتي !

ہر شے کا حکم اسکے گرد و پیش اور حوالي کے تغیرات کے بعد بدل جاتا ہے - کیونکہ جماعت پر اثر مجموعي حالات کا ہوتا ہے - عام نظریں ایک کیمسٹ کي طرح تفرید کیمیاوي کے بعد حوادث پر نظر نہیں ڈالتیں -

یہ ایک نہایت اہم نکتۂ سیاست اور صرف اعلی حکام کے سمجھنے ہي کي بات ہے - تعجب ہے کہ حضور وایسراے نے اسپر غور نہ فرمایا :

ربط نہان غیر کا پردہ ہے ' ورنہ آپ
دشمن کے ساتھہ صرفہ کریں رسم و راہ میں ؟

(تغیر اور تنسیخ و ترمیم)

گفتگو کا آغاز اسی صورت سے ہوا - جبکہ شملہ اور لکھنو میں نامۂ و پیام اور گفت و شنید ہو رہی تھی ' تو یقیناً یہی صورت سب کے پیش نظر تھی - خود مستر مظہرالحق کو بھی یہی معلوم تھا ' اور مولانا عبدالباري بھی اسی خیال میں ہونگے ' لیکن (جیسا کہ خود مولانا نے اپني تحریر میں لکھا ہے) جب معاملہ زیادہ وقیع حد تک پہنچا اور سرکاري حلقہ میں آخري راے کسي نہ کسي طرح قرار پاگئي ' تو لکھنو میں ایک صحبت شوریٰ قرار پائي - منگل کے دن ویسراے آئے ہیں - جمعرات کو یہ صحبت منعقد ہوئي تھي

یہی صحبت شوریٰ ہے ' جس نے معاملات کی صورت یکا یک متغیر کر دي - مولانا عبدالباري اپنی تحریر میں لکھتے ہیں کہ تمام مطالبات میں سے صرف مسجد اور متہمین کی رہائی کے مسائل فیصلے کیلیے لیے گئے - معلوم ہوتا ہے کہ اسی مجلس میں کہدیا گیا تھا کہ ویسراے اس سے زیادہ اور کچھہ نہیں کر سکتے کہ چھجہ نکال لینے کی اجازت دیدیں ' اور ایک طرح کا مبہم قبضہ زمین کی مسجد پر ہو جاے - قیاس کہتا ہے کہ عدم ملکیت کے سوال پر

ویسراے اسے منظور کرلیں تو پھر تمام معاملہ کا خاتمہ ہے - کیونکہ اصولاً اس صورت میں اور زمین پر مثل سابق دالان تعمیر کردینے میں کچھہ بھي فرق نہیں ہے -

(اصــلــی ســوال)

تمام معاملے کي بنیاد یہ امر ہے کہ مسجد کي زمین کا ایک حصہ مسجد کي ملکیت اور قبضے (باصطلاح قانون) ' اور تصرف (باصطلاح فقہ) سے نکالکر سڑک میں شامل کردیا گیا ہے - مسلمان کہتے ہیں کہ یہ جزو مسجد ہے ' اسلیے سڑک میں شامل نہیں کیا جا سکتا -

پس قانون اور فقہ ' دونوں کے لحاظ سے یہ سوال (ملـکیت) اور (تصرف) کا ہے - نہ کہ کسي ھئیت و شکل عمارت کا -

(مجوزہ صورت)

مولانا نے فیصلے کي صورت یہ تجویز کي کہ :

" گورنمنٹ بلا کسي شرط کے زمین مغصوبہ واپس کردے اور جس طرح مسجد کي ملکیت میں تھي ' اسي طرح دیدي جاے "
اس دفعہ نے (ملکیت) کا مسئلہ صاف کردیا اور مسجد کي زمین اُسے بجنسہ واپس ملگئي -

یہ اصول ٹھیک ٹھیک قائم رہا کہ " مسجد کي زمین کا ہر حصہ مقدس ' اور وہ کسي حال میں مصالح مسجد کے سوا کسي دوسرے کام میں نہیں آسکتا "

اب دوسرا مسئلہ (تصرف) کا رہا - کیونکہ قانوناً بھي ملکیت بغیر حق تصرف کے مفید دعوی نہیں -

اسکا فیصلہ اس طرح ہوا کہ حق تصرف بھي مسجد اور اسکے متولیوں یا عام جماعت کو ملیگا - لیکن اب چونکہ اُس جانب سڑک نکلي ہے جو پہلے نہ تھي ' اور مسجد کي نئي تعمیر درپیش ' لہذا اس تعمیر کا نقشہ . متولیان مسجد اپنے جدید مصالح اور فوائد کے لحاظ سے یہ تجویز کرتے ہیں کہ اُس جانب مسجد کا صدر دروازہ بنایا جاے - صدر دروازے کیلیے برامدہ ضروري ہے - اسلیے اوپر تو صحن مسجد کي وسعت اور اسکا دالان بدستور رہیگا ' لیکن اسکے نیچے دروازہ کي وجہ سے ایک سہ درہ بنایا جائیگا ' اور وہ بالکل اسي طرح زمین کي مسجد پر ہوگا ' جیساکہ صدھا مساجد میں مثل مکانات کے کچھہ جگہ چھوڑ دي جاتي ہے ' اور اسپر یا تو سیڑھیاں ہوتي ہیں ' یا بطور برامدے کے جگہ خالي رہتي ہے - بمبي اور کلکتہ کي مساجد میں یہ صورت بکثرت ہے -

یہ جو جگہ خالي چھوڑ دي جاتي ہے تو مسجد ہي کي زمین ہوتي ہے ' لیکن مصالح مسجد کیلیے اسکو الـگ سا کردیا جاتا ہے -

(ســڑک اور زمین مسجــد)

ایک اہم سوال جو اب فیصلہ کے اثر کیلیے مہلـک ہو رہا ہے ' اُس حالت میں بھي پیدا ہوسکتا تھا ' یعنے یہ برامدہ یا سہ درہ سڑک میں شامل ہوگا - اور گو مسجد کے دروازے کے سامنے کي زمین کو دھوپ اور بارش سے بچانے اور آنے جانے والے نماز-یوں کے خیال سے اسکي تعمیر عمل میں آئي ہو ' لیکن اسکا کیا علاج کہ عام راہگیر بھي ہر حالت میں اسپر سے گذ رینگے ' اور اسکا احترام مثل مسجد کے محفوظ نہ رہیگا ؟

یہي سوال ہے جو موجودہ صورت میں ہر شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے -

لیکن اسکا علاج بھي اس صورت میں موجود تھا - مولانا نے صاف صاف لفظوں میں لکھدیا تھا کہ دروازے کے سامنے ہ حصہ فٹ پاث سے ایک فٹ اونچا بنا یا جائیگا ' اور جو رخ اسکا سڑک کي جانب ہوگا ' اسے جالي سے بند کر دیا جائیگا - دونوں جانب کے در لوہے کے دروازے سے بند ہوسکیں گے . . . . اسکے اندر خرید فروخت نہوسکے گي ' کوئي سواري یا جانور وہاں سے نہیں گذر سکتا ' مسلمانوں کو حالت نا پاکي میں وہاں جانا مثل مسجد کے شرعاً ممنوع ہے "

(گورنمنٹ کی خاطــر نہیں بلکہ مسجد کیلیے)

رہي یہ بات کہ ہم دروازہ کیوں بنائیں ؟ کونسي وجہ ہے کہ پہلي ہي حالت باقي نــہ رہي جاے ؟ تو اسکے لیے نہایت معقول وجوہ ہیں :

(۱) مسجد از سر نو تعمیر کرینگے تا کہ زیادہ خوش قطع ' زیادہ مستحکم ' اور زیادہ آرام دہ ہو - مسجد کو از سر نو تعمیر کرتے ہوے بحفظ رقبۂ زمین ' ہمیں اختیار حاصل ہے کہ بر بناے مصالح و فوائد ' نقشۂ عمارت میں تبدیلي کــریں - اس تبدیلي سے اُس اصول پــر کوئي اثر نہیں پڑتا ' جسکا تعلق مساجد اور گورنمنٹ سے ہے -

(۲) پہلے حالت اور تھي - اب اُس جانب سے ایک بڑي سڑک نکل رہي ہے - لہذا ضــرور ہے کہ اب مسجد کا صدر دروازہ سڑک کي جانب ہو - اگر یہ قضیہ نہ بھي پیش آتا ' جب بھي نئي سڑک کي صورت میں اُس جانب صدر دروازے کا رکھنا ضروري تھا -

(۳) دروازہ کے آگے برآمدے کا ھــونا علاوہ عمارت کي حسن و خوشنمائي کے ' نمازیوں کیلیے بھي آرام دہ ہوگا - کیونکہ بارش کے وقت دروازہ کي پاني سے حفاظت ہوگي - دھوپ میں سایہ ہوگا - یہي مصالح ہیں جنکي وجہ سے بڑے بڑے مکانوں میں بــرآمدے نکالے جاتے ہیں اور مساجد میں بھي موجود ہیں -

" مسجد کي از سر نو تعمیر " - " ایک فٹ کي بلندي " - " سہ درہ " - " لوہے یا پتھــر کي جالي " - " زمین کي بلا شرط واپسي " وغیرہ وغیرہ ' مولانا کي تحریر کے اہم الفاظ ہیں - اُن پــر دوبارہ نظر ڈال لیجیے -

(مجوزہ فیصلہ بالکل کامیابی تھی)

اب آپ انصاف فرمائیں کــہ اس صورت اور مسجد کو بحالت اولی چھوڑ دیدے میں اصولاً ' شرعاً ' قانوناً ' کیا فرق ہے ؟ بلکــہ في الحقیقت پہلي صورت سے بھي زیادہ بہتر و انفع -

اس معاملہ کي اصلي روح حفظ زمین مساجد کا اصول تھا - اور وہ بمجرد اعتراف ملکیت حاصل . پــھر تصرف میں میونسپلٹي کو کوئي دخل نہیں !

یقیناً میں نے اس صورت کو سنکر ایک ابتدائي گفت و شنود کي طرح اتفاق ظاہر کیا ' اور کچھہ عرصہ تک مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرنے کے بعد کہا تھا کہ " اگر ایسا ہوا تو میں مخالفت نہیں کرونگا "

مگر اب کہتا ہوں کہ اس صورت سے تو کوئي بھي مخالفت نہیں کــرسکتا - کیونــکہ یہ تو بالــکل سر جیمس مسٹن کے حکم کو خاک میں ملانا اور مطالبۂ مسلمین کي بہ کلي فتح تھي .

مسٹــر مظہــرالحق نے خود بار بار کہا : میري سمجھہ میں یہ بات نہیں آتي کہ اِس صورت کے منظور کرلینے کے بعــد سـر جیمس مسٹن کیلیے کیا باقي رہجائیگا ؟ انکو تعجب تھا اور میںنے بھي اس تعجب میں شرکت کي -

[illegible] عمـــان

مـرحـــوم سلطـــان فيصــل ' اميــر عمـــان -

عمان ' بحرين کے بعد قريب خليج فارس' سواحل عرب پر ايک قديمی عربي رياست هے - اسکے مشرق ميں بحر عمان ' مغرب ميں بحرين - اور شمال ميں اضلاع حضر موت هيں - ساحلي مقامات نهايت آباد و سر سبز هيں ' پهاڑوں ميں معد نيات بهي پاے جاتے هيں -

يه ملک ايک مستقل رياست هے ' جس کا پايه تخت شهر " مسقط " هے ' ملک کا رقبه تخميناً ٨٠ هزار ميل هے اور آبادي ١٠ لاکهه - تمام رعايا جو قبائل پر منقسم هے' فوج ميں داخل هے ' باشندے زيادہ تر اباضي طريقے کے خارجي مسلمان هيں -

ديگر غيــر محفوظ سواحــل عرب کي طرح ايک مــدت سے يه بهي يورپين پاليسي کا شکار هے' ايک برٹش کونسل يهاں تمام امور ميں دخيل کا رهے ' گــو اب تــک اغــراض صــرف تجــارتي اور حفــظ طــرق هند بتلاے گئے هيں -

هندوستان کي حفــاظت کا عفــريت بهي ايک بــلاے بے درمان هے ' جس سے کسي ملــک کو پناه نهيں !

گــذشته دنوں جس فرمانرواے عمان کے ابتلاے آفات اور پهر وفات کي اطلاع آئي' اوس کا نام " فيصل بن ترکي بن سعيد " تها ' سلطان سعيد نهايت دلير' شجاع اور بلند حوصله امير تها ' اس نے نه صرف عمان هي کو اپنے قبضۂ حکومت ميں رکها ' بلکه سواحل کي دوسري جانب' افريقه ميں زنجبار' اور ايشيا ميں گوادر (بندر بلوچستان) پر بهی قابض هوگيا !

سلطان سعيد کے مرنے پر اوس کا ايک بيٹا (سلطان برغاش) زنجبار کي' اور سلطان (ترکي) عمان کي مسند امارت پر بيٹها - (ترکي) کو مسند نشيني کے تهوڑے هي دنوں بعد اپنے بهائي عبد المجيد سے برسر پيکار هونا پڑا ' اور نا کامياب هو کر ناچار انگريزي جهاز کے سامنے اطاعت قبول کرلي ' اب ترکي که بجاے عبد المجيد سلطان عمان مشتهر هوا ' اور ترکي انگريزي جهاز ميں قيــد هوکر بمبئي لايا گيا ' يهاں وه ايک مــدت تک نظر بند رها تها - يهيں سابق سلطان فيصل پيدا هوا - عبد المجيد سے عرب خوش نه تهے ' اسليے سر برآوردگان عمان کي مخفي دعوت پر ايک عورت کے بهيس ميں (ترکي) بمبئي سے عمان پهونچ گيا !

خوش قسمتي سے عبد المجيد اس وقت عمان سے باهر شکار ميں مشغول تها ' اس ليے ارکان و عمائد عمان کي تائيد سے وه بلا مزاحمت تخت نشين هوگيا اور شهر کے دروازوں کے گارڈ کو حکم ديديا که عبد المجيد جب واپس آئے تو سنجيدگي سے اوس کو کهدو که " تم اب سلطان عمان نهيں هو " -

عبد المجيد مجبوراً ملک کے اندروني علاقے ميں چلا گيا ' اور فراهمي جمعيت کے بعد لڑنے کو نکلا ' بالاخر ٦٠ هزار ڈالر کے معاوضے ميں اپنے دعوئيے تخت نشيني سے باز آيا ' جس کو برٹش گورنمنٹ نے ترکي کي طرف سے فوراً ادا کرديا ' اور ترکي اپنے حريف کے حملوں سے محفوظ هو گيا -

وفات سے کچهه دن پہلے سلطان " ترکي " کو راس الحد کے قريب ايک اور ملکي شورش کا مقابله کرنا پڑا جسکے فرو کرنے کے ليے اوسنے اپنے محبوب فرزند امير فيصل کو روانه کيا ' امير فيصل نے جو بعد کو سلطان فيصل هوا ' باغيوں کو شکست دي ' اور ايک انگريزي جهاز کي اعانت کي بدولت شدائد سفر بحري سے نجات پا کر عمان واپس آيا -

مرحوم (امير فيصل) سابق والي عمان

(ترکي) کے بعد " فيصل " هندوستاني تجار اور اهل ملک کے انتخاب اور برٹش گورنمنٹ کي رضا سے امير عمان منتخب هوا ' فيصل اپنے باپ هي کے زمانه سے امور مهمه سرانجام دے چکا تها ' اس ليے اپنے بهائي " محمد " کے مقابله ميں کامياب رها -

فيصل کو ملک کي متعدد بغاوتوں سے سابقه پڑا ' پہلے اپنے چچا " عبد المجيد " سے جو آخر قيد هو کر بمبئي آيا ' پهر ابن صالح سے جسکو ١٠ - هزار ڈالر ديکر راضي کيا گيا ' ليکن ايک شب کو اوس نے ناگهاني حمله کرديا اور محل ميں گهس پڑا ' سلطان به مشکل جان بچا کر ايک دوسرے قلعے ميں چلا گيا ' پهر ايک اور سردار نے شورش کي ' جس پر انگريزي جهاز نے گوله باري کي - آخــر الامر اس موجوده بغاوت سے سابقه پڑا ' جسکے فرو کرنے ميں وه بالکل نا کامياب رها تها ' اور کيا عجب که اوسکي موت ' شدت غم و حزن اور انديشه و فکر کا نتيجه هو -
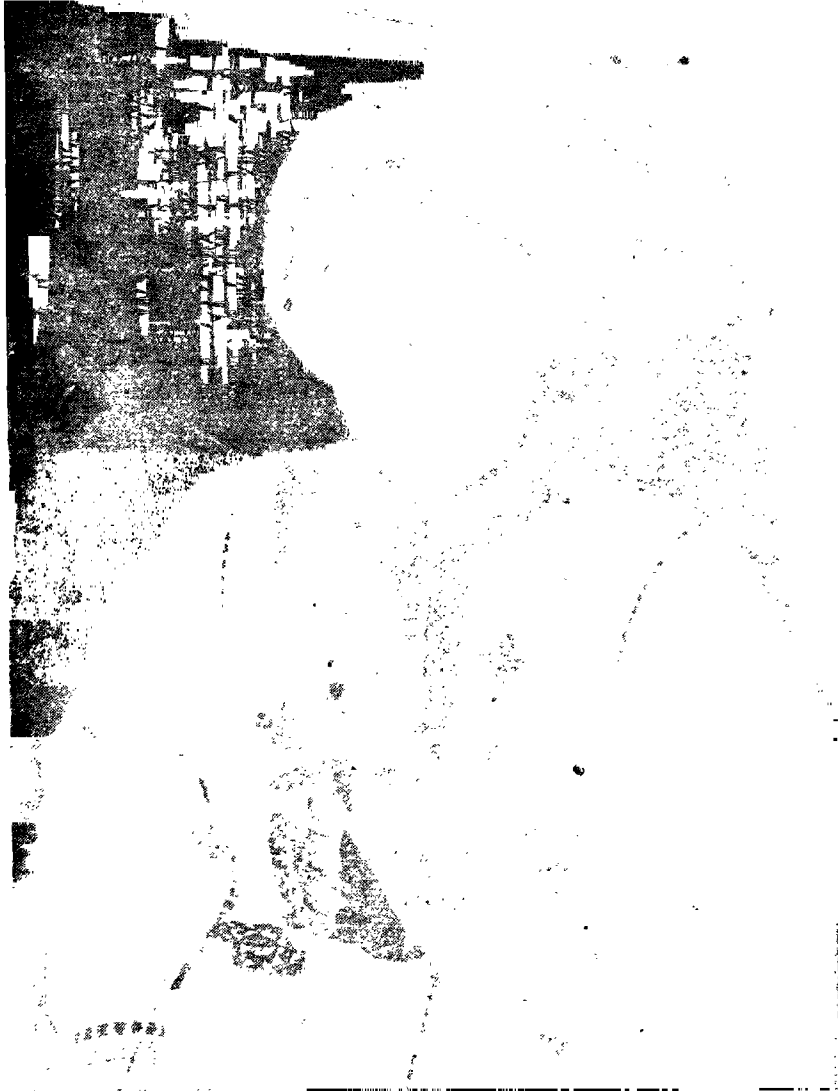
فيصل کي وفات پر اب اوس کا بيٹا سلطان " تيمور " امير عمان هے ' رياست کا استقلال خاتمه پذير' اور جديد حالات کمال درجه رو باغتشاش ' و لعل الله يحدث بعد ذلــك امرا !

انگلستان کی جوع ارضی کو حفاظت هند کا ايک ايسا بے امان بهانه مل گيا هے ' که اسکے صياد طمع کيليے عرب و افريقه کے تمام گوشے شکار گاه بن گئے هيں - نهر سويز پر اسي کيليے قبضه ضروري هے - مصر اسي بهانے کا قتيل هے - خليج فارس اور اسکي رياستيں اسي کي بدولت دم توڑ چکي هيں - کويت اور محمره کا خاتمه هوچکا هے - تبت پر بهی اسي کيليے پنجۂ آز بڑها تها - يه سب کچهه لعل هند کی حفاظت کيليے هے ' ليکن کسے معلوم که يه لعل درخشاں هميشه ايک هي خزانے ميں رهيگا ؟ و تلــك الايام نداولها بين الناس ! !

اس صحبت میں زور نہ دیا گیا ہوگا ' اور جناب راجہ صاحب اور مولانا عبد الباري نے اپنی جگہ یہی سمجھا ہوگا کہ زمین کی ملکیت بھی مسجد کو دیدي جا رهي ہے -

میرا اختلاف یہیں سے شروع ہوتا ہے کہ زمین کي ملکیت اور تصرف ' دونوں کي وہ صورت قائم نہ رہي جو پہلے پیش کي گئي تهي - اور حفظ زمین مسجد کا اصل الاصول خطرہ میں پڑگیا جسکے لیے یہ تمام حوادث خونین پیش آئے تھے -

(اختلاف کا مبدء)

(۱) اول تو اس تغیر صورت کی اُن لوگوں کو بالکل اطلاع نہیں دي گئی ' جنکو پہلی صورت کی اطلاع دي گئی تھی - مجھے معاف رکھا جاے اگر میں کہوں کہ یہ وہی شخصیت ہے ' جس پر ہمیشہ لوگوں کو ملامت کی گئی ہے - مسئلہ کی اہمیت اور اسکا عام اسلامی مسئلہ ہونا اخر کچھہ بھی وقعت ضرور رکھتا تھا ' اور ویسراے سے یہ کہنے کا موقعہ پورا پورا حاصل تھا کہ " اب ہمیں اس آخري صورت کي نسبت مسلمانوں سے اخري مشورہ کر لینے کي مہلت ملني چاهیے - ہم ثالث بالخیر ہیں ' لیکن اصلي فیصلہ کنندہ قوت نہیں ہیں "

(۲) پھر سب سے بڑھکر اصولي سوال یہ ہے کہ پہلا مشورہ بھي آخري اور قطعي نہ تھا - خود مجھسے جس طرح گفتگو ہوئي تھي ' میں سمجھتا ہوں کہ اوروں سے بھي اسي طرح ہوئي ہوگي - ایک منٹ اور ایک نصف لمحہ کیلیے بھي میرے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا کہ صرف اسي ابتدائي مشورے کي بنا پر خاتمۂ کار ہوجائیگا - میرے محترم دوست مسٹر مظہر الحق اس سے اچھي طرح واقف ہیں میں نے مولانا عبد الباري صاحب کو تار دیا تھا کہ " معاملہ اہم و نازک ' کمال حزم مطلوب ' پس اپني ذمہ داري کي نزاکت کو محسوس کرکے قدم بڑھانا چاهیے " اور انھوں نے اطمینان دلایا تھا - خدا بہتر جانتا ہے کہ آغاز گفتگو سے میں مضطرب اور نتیجہ کي طرف سے مشوش خاطر تھا - مشورہ میں راز داري کي شرط لگا دي تھی ' اور ابتدائی گفتگو کا عام اعلان کسی طرح مناسب بھی نہ تھا - کسے معلوم تھا کہ فیصلہ ہوگا بھي یا نہیں ؟ اسي لیے میں نے راجہ صاحب سے بالمشافہ گفتگو کرنا چاهي لیکن اتوار کے دن روانہ ہوکے صرف پیر ہي کے دن میں لکھنو پہنچ سکتا تھا ' اور انھوں نے تار دیا کہ اُس دن میں لکھنو میں نہونگا - پھر باوجود اپني مستہلک مصروفیت اور نا قابل بیان انہماک اشغال کے ' مسٹر مظہر الحق سے ملا - لیکن انکو خود بھي یہ کب معلوم تھا کہ منزل تک معاملات کا خاتمہ ہے ؟

پس ضرور تھا کہ آخري مشورہ بھي کرلیا جاتا اور جیسا کہ خیال تھا ' صحیح معنوں میں ایک وسیع تر مشورہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھوں میں لیتا - اس صورت میں مولانا عبد الباري کي ذمہ داري بھي نہ رہتي اور شاید موجودہ حالت سے زیادہ بہتر حالت میں تمام معاملات نظر آتے -

(مشکلات کار)

میں مشکلات سے بھي بے خبر نہیں ' اگرچہ عام معترضین بے خبر ہوں - یہ بالکل سچ ہے کہ حضور ویسراے کسي وجہ سے اس معاملہ کو جلد سے جلد ختم کردینا چاہتے تھے ' اور اس کي علت پر غور کرنے کیلیے ہمیں زیادہ دماغ سوزي کي ضرورت نہیں - ہر شخص اُسے سمجھہ سکتا ہے ' اور اسی کی بنا پر مسلمان اس فیصلے کو اصولاً اپنے حق طلبانہ ایجی ٹیشن کی کامیابی اور حضور ویسراے کی یادگار دانشمندي اور مصلحت شناسی سے تعبیر کرتے ہیں - تاہم ہمارے لیے کوي مجبوري نہ تھی کہ چند دنوں کی اور تاخیر گوارا کرلیتے ' اور کہدیتے کہ جب تک اس اخري صورت کي نسبت مشورہ نہ کرلیا جاے ' اُس وقت تک کچھہ نہیں کیا جاسکتا - حضور ویسراے چاہتے ہیں تو بغیر انتظار نتائج جو فیصلہ چاہیں کر دیں - لیکن اگر مسلمانوں کی دلجوئی اور امنیت عامہ مقصود ہے تو صرف ایک شخص اپنی ذمہ داري پر کیونکر اتنے بڑے خونین معاملہ کے فیصلۂ آخري کو لیلے سکتا ہے ؟

میں سمجھتا ہوں کہ سنیچر اور اتوار کے دن شملہ میں ایسا کہنا کچھہ بھي مشکل نہ تھا - جیسا کہ دنیا کے ہر حصے اور ہر آبادي میں کہا جا سکتا ہے -

جمعرات سے پیشتر تک جسقدر گفتگو ہوئي تھي ' غالباً جناب راجہ صاحب اور حضور ویسراے میں ہوئي تھي - جمعرات کے دن یا جمعہ کے دن آخري راے کا مراسلہ دیکر انریبل سید رضا علي کو شملہ بھیجا گیا اور اسکے ساتھہ ہي ہز ایکسلنسي کي حرکت ظہور میں آئي - یہي آخري وقت مہلت لینے اور حزم و احتیاط کا تھا -

* * *

یہ واقعات تھے جو میرے علم میں ہیں ' اور یہ راے ہے جس کا اظہار میں نے اپنا فرض سمجھا - یہي سبب ہے کہ میں نے فیصلہ ہي کے دن اپني راے سے حضرات متعلقین فیصلہ کو اطلاع دیدي ' اور اسي بناپر (ٹون ہال) کلکتہ کے جلسہ میں بھي سب سے پہلا رزولیوشن زمین مسجد کے متعلق رکھا گیا کہ اس سے حفظ مساجد کا بنیادي اصول خطرہ میں ' اور آئندہ کے لیے نظیر ہونے کا خوف سامنے تھا -

(گذشتہ و آیندہ)

یہ قطعي اور نا قابل تاویل ہے کہ مسلمانوں کي حق طلبي نے تعجب انگیز صورت میں فتح مندي حاصل کي - کسي حق طلبانہ ایجي ٹیشن کي کامیابي کي یہ صورت پوري تاریخ ہند میں یادگار اور آیندہ کیلیے سبق عبرت رہیگي - لیکن یہ فتح مندي زمین کے فیصلہ میں نہیں ہے بلکہ اس اصولي صورت معاملہ میں ہے کہ بالاخر اغماض و بے دردي کي جگہ حکومت کو اعتراف کرنا پڑا ' اور جبکہ تمام عرضداشتیں اور درخواستیں رد کر دي گئي تھیں ' تو خود ویسراے آئے اور اس معاملہ میں مداخلت کے سوا چارۂ کار نظر نہ آیا : فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون ! !

اب آیندہ کیا کرنا چاهیے ؟ اسپر میں پانچ چھہ دن اور غور کرنے کي مہلت چاہتا ہوں اور ۱۴ - اکتوبر سے متصل غور کر رہا ہوں - آیندہ نمبر میں اپنا خیال شاید ظاہر کرسکوں : و ما تشاؤن الا ان یشاء الله ' ان الله کان علیماً حکیماً !

بڑي مصيبت يه هے که مساجد کي امامت عموما جهلا کے هاتهوں ميں هے اور يه کام ايک ذريعهٔ معاش بن گيا هے - وه بچارے کہاں سے ايسي قابليت لائيں که برجسته خطبه ديں اور اسکے تمام شرائط کو پورا کريں !

خطبه کے معني تو يه هيں که نه صرف عام حالت کي اسميں رعايت کي جاے ' بلکه گذشته جمعه کے بعد جو نئے حالات و حوادث دنيا ميں گذرے هيں اور انکي بنا پر مسلمانوں کو جو کچهه تعليم کرنا ضروري هے ' اسکے بهي رعايت اسميں ملحوظ رهے - ضرورت اسکي تهي که جنگ بلقان و طرابلس کا ذکر خطبوں ميں هوتا - مسجد کانپور کا جب حادثه پيش آيا ' تو اسکے بعد کے جمعه ميں هر جگهه خطباء اس واقعه کے متعلق بيان کرتے - مسلمانوں کي تعليم ' انکي سياسي حالت ' انکے اخلاق و اعمال ' انکي ضروريات حاليه ' اگر مساجد کي تعليم سے درست نهونگي تو کيا واي - ايم - سي کے پريچنگ هالوں ميں انکو ڈهونڈها جاے ؟ اگر يه سلسله درست هوجاے تو پهر نه انجمنوں کي ضرورت هے ' نه کسي مرکزي کانفرنس کي لوکل کميٹيوں کي ' اور نه مسلم ليگ کي شاخوں کي -

ميں نے ايک بار کہا تها که ميرے فکر و نظر اور آجکل کے ارباب عمل کے کاموں ميں ايک بہت بڑا اصولي فرق يه هے که وه راه تاسيس اختيار کرتے هيں ' اور ميں صرف تجديد و احياء کي ضرورت سمجهتا هوں - يه بحث بهي اسي کي ايک مثال هے -

اس کام کيليے ضرورت هے علماء حق کي بيداري اور اداء فرض کي ' ضرورت هے تمام ائمهٔ مساجد هند کے حالات کي تفتيش و تحقيق کيليے ايک باقاعده صيغه کي ' ضرورت هے ايک مدرسه کي اور ايک خاص نصاب تعليم کي جس ميں سے مساجد کے پيش امام و خطباء طيار هوکر نکليں ' ليکن :

تن همه داغدار شد ' پنبه کجا کجا نهي ؟

لوگ مسجد کانپور کے جمع شده روپيه کے مصارف ڈهونڈهتے هيں ' مجهے ايک مرتبه خيال هوا که اعانت ورثاء شهداء و ايتام کے بعد اس سے کانپور ميں ايک مدرسه کيوں نه طيار کيا جاے جس ميں مساجد کے پيش امام اور خطباء کو تعليم دي جاے ؟ روپيه مسجد کيليے تها اور مساجد کے احياء هي ميں اسے صرف بهي کرنا چاهيے .

جس رساله کا عنوان ميں ذکر کيا هے ' اصلاح خطبات کے سلسلے ميں قابل ذکر هے - مولوي صاحب نے اسميں جمعه کے چند خطبات اردو ميں لکهکر جمع کيے هيں - اور ديباچه ميں علما و ارباب فکر سے خواهش کی هے که وه اس بارے ميں انهيں مشوره ديں ' تاکه ديگر حصص بهی شائع هوں -

ميں اس نيک و مفيد خيال پر انهيں مبارک باد ديتا هوں - اس قسم کے حقيقی کاموں کو آج کون سونچتا اور کون کرتا هے - البته جو طريق تحرير و عبارت انهوں نے اختيار کيا هے وه قابل اصلاح هے - لکهنے پڑهنے ميں قديم طرز کی پابندي سے کيا حاصل ؟ خطبه کی عبارت نهايت موثر هونی چاهيے تاکه دلوں کو کهينچ لے اور سامع کو اسکا ذوق دوسري طرف متوجه نه هونے دے - مطالب بهی جو خطبات ميں بيان کيے گئے هيں ' وهی هيں جو عموماً پرانے خطبوں ميں پائے جاتے هيں - يه طريق اصلاح نهيں - اور نه اس سے کوئی فائده حاصل هو سکتا هے - اصل شے تو مطالب هی کی تبديلی هے - اسميں مسلمانوں کے تمام موجوده امراض ملی واجتماعی کو پيش نظر رکهنا چاهيے اور اُن چيزوں اور شريعت

مطبوعۂ جديده

غبطة الناظر

قيمت ۸ - آنه : سپرنٹنڈنٹ بيکر هوسٹل - دهرمتله ، کلکته

عرصه هوا ' ڈاکٹر اڈورڈ ڈينسن راس سابق پرنسپل مدرسه کالج کلکته نے اسے بعد تهذيب (ايڈٹ) شائع کيا تها - ايک روپيه قيمت تهي - اب نصف کردي .

يه عربي ميں حضرة شيخ عبد القادر جيلاني قدس سره کي ايک مختصر سوانح عمري هے ' جسکا قلمي نسخه بانکي پور کے کتب خانه سے هاتهه آيا - ڈاکٹر راس ديباچه ميں لکهتے هيں :

" يه ايک نادر کتاب هے - اصل نسخه ميں مصنف کا نام نه تها - ليکن پہلے صفحه پر " تاليف المرحوم قاضي القضاة الشافعي شيخ الاسلام ابن حجر " کاتب کے هاتهه سے مسطور هے - اس سے خيال هوتا هے که ابن حجر عسقلاني کي تصنيف هے - ليکن ابن حجر کي تصنيفات ميں اسکا ذکر نهيں - تاهم چونکه کتاب نادر هے اور ميرے اکثر مسلمان احباب حنفي و قادري هيں ' ميں نے چاها که اسے شائع کردوں "

جس زمانے ميں يه رساله چهپ رها تها ' اسي زمانے ميں ميں نے کهديا تها که اسکي اشاعت مفيد نهيں اور نه اسميں کوئي خاص بات هے - شيخ کے حالات ميں مبسوط کتابيں مثل (بهجة الاسرار) وغيره کے موجود هيں اور جابجا انهيں کے حوالے سے اسميں بهي مطالب نقل کيے گئے هيں - پهر طرز جمع و تحرير نهايت عاميانه اور معمولي هے - حافظ عسقلاني کي تو قطعي نهيں هو سکتي - ابن حجر مکي کی هوگی که آنکی تمام زندگی ايسی هی تصنيفات ميں بسر هوي هے !

افسوس که نا واقفيت کي وجه سے ڈاکٹر موصوف نے لا حاصل وقت اور روپيه ضائع کيا -

حدائق البيان فی معارف القران

۴ - روپيه - دفتر اخبار مشرق - گورکهپور

۴۳ ۳ - صفحه کي ضخيم کتاب هے - مصنفه مولانا محمد عبد الغفور صاحب فاروقي ريٹائرڈ سب جج محمد آباد اعظم گڈه -

حافظ سيوطي کي ايک نهايت مفيد کتاب (اتقان) هے جسميں قران کريم کے جمع و ترتيب ' قرأت و رسم الخط ' علوم متعلق تفسير ' اور طبقات علوم القران وغيره کے متعلق مصنفات قدما کا عمده انتخاب کيا هے - اس سے قران کريم کے متعلق متعدد

[پہلے کالم کا بقيه مضمون]

کے اُن حکموں پر زور دينا چاهيے ' جنکے ترک نے مسلمانوں کو فلاح کونين سے آج محروم کرديا هے -

مولوي صاحب اپنے فکر کو وسيع تر کريں - ميں انکے حس ضرورت و اصلاح کا معترف هوں ' مگر مجهے سخت تعجب هے که انهوں نے نفس مطالب ميں کيا تبديلي کي اور کيونکر اِن مضامين پر مطمئن هوگئے ؟

رساله غالباً مصنف سے مفت مليگا -

انتقاد

مسئلۂ خطبات جمعۂ و عیدین

به تقریب رسالہ خطبات الاسلام

مصنفه مولوي محمد یونس صاحب رئیس دتاولي - علي گڈہ

مولوي صاحب نے اسمیں جمعه کیلیے بطور نمونے کے چند اردو خطبے مرتب کرکے جمع کیے هیں - مقصد یه هے که لوگوں کو مفید وقت و حال خطبات کي طرف مائل کیا جاے - اس رسالے کو دیکھکر مجھے اصل مسئلۂ خطبات مساجد جمعه کا خیال آگیا جسے مدت سے لکھنا چاهتا هوں اور انشاء الله لکھونگا -

جمعه کا اجتماع اور حکم خطبه مسلمانوں کے فلاح دارین کا وسیلۂ عظمی تھا - اس سے مقصود یه تھا که هفتے میں ایک بار لوگوں کو انکي حالت اور ضرورت کے مطابق هدایت و ارشاد کي دعوت دي جاے اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر کا ایک دائمي ذریعه هو -

خطبه در اصل ایک وعظ تھا جیسا که وعظ هوتا هے - آنحضرة (صلعم) کے بعد خلفاء راشدین اور صحابه کا بھي یهي حال رها اور تمام عربي حکومتیں جو اسکے بعد قائم هوئیں انمیں بھي خلفا و سلاطین کو مساجد کے ممبروں پر وعظ کرتے هوے تاریخ میں دیکھا جا سکتا هے - حقیقت خطبه کے لیے کتب صحاح کے ابواب متعلق جمعه و خطبه کی احادیث دیکھني چاهیئں -

لیکن هماري اصلي مصیبت همارے حالات میں نهیں هے که وہ نتائج هیں - اسکا اصلي منبع همارے اعمال کے تحریف و نسخ میں هے که وهي علل و اسباب هیں - شخصي حکومتوں کے قیام ' عجمي سلاطین کي کثرت ' سنت خلفاء راشدین کے ضیاع ' اور جهل و غفلت کے استیلا نے هر اسلامي عمل کو ایک لباس ظاهر دیکر اسکي روح حقیقت سلب کرلي هے ' خطبۂ جمعه اور عیدین و نکاح کا بھي یهي حال هے -

اب خطبے کے معنی یه رهگئے هیں که عربي زبان میں ایک چھپي هوئي کتاب ' جو بازار سے خرید لي جاے ' اور الف لیله کي طرح اسمیں سے ایک خطبه غلط سلط پڑھکر سنا دیا جاے - آواز بشدت کریهه هو' اور لب و لهجه میں عربیت پیدا کرنے کیلیے هرجگهه تفخیم و ثقالة سے کام لیا جاے - بعض لوگ قران شریف کي حاصل کردہ قرات کو اسمیں بھي صرف کرتے هیں ' اور پھر جو شخص هر لفظ کے آخري حرف کو پوري سانس میں کھینچ کر پڑھدے وہ سب سے بڑا قاري هے !!

بسا اوقات غریب پڑھنے والا بھي نهیں جانتا که میں کیا پڑھ رها هوں ؟ الف لیله کي ایک رات کا افسانه هے ' قلیوبي کي کوئي حکایت هے ' یا ارشاد و هدایت امت کا وہ عظیم و جلیل عمل اقدس ' جو رسول الله صلی الله علیه و سلم کے ممبر پر کھڑے هوکر مجھکو انجام دینا پڑتا هے ؟ پھر سننے والوں کي مصیبت کا کیا پوچھنا ؟ کوئي اونگھتا هے ' کوئي اپنے ساتھیوں سے صبح کے بازار کا بھاؤ پوچھتا هے !

یه تمسخر انگیز تذلیل و تحقیر هے اس مذهب عظیم کے اعمال دینیه کي ' جس کے داعي اول نے اپنے خطبات و مواعظ سے ایک بادیه نشین قوم کو روم و ایران کے تمدن کا مالک بنا دیا تھا ! و ما کان الله لیظلمهم ' و لکن کانوا انفسهم یظلمون !!

یقین کرو که جب حضرة (مسیح) نے بني اسرائیل کي ذلت و هلاکت پر ماتم کیا تو شریعت موسوي کے احکام و اعمال کا بعینه یهي حال تھا جو آج تم نے خدا کي شریعت کا بنا رکھا هے - مسیح اگر اُن فروسیوں اور صدوقیوں پر روتا تھا ' جو گو بڑي بڑي آستینوں کے جبے پهنتے ' هر وقت دعائیں مانگتے ' اور بڑي بڑي مهیب تسبیحیں اپنے هاتھوں میں رکھتے تھے ' پر شریعت کے حکموں کو انھوں نے مسخ اور اعمال صالحه کو بے اثر کردیا تھا ' تو همیں بھي اپنے عالموں اور صوفیوں پر ماتم کرنا چاهیے جو انکي طرح یه سب کچھه کرتے هیں پر اُنهي کي طرح حقیقت سے بھي خالي هیں !!

میں سرے سے اس امر هي کا اعد عدو دشمن هوں که خطبے لکھے هوے پڑھے جائیں - یه ایک بدعت هے جسکا نه تو قرون مشهود لها بالخیر میں ثبوت ملتا هے اور نه علت حکم اسکا موید - خطبه ایک وعظ هے - پس مسجدوں میں ایسے خطیب هونا چاهییں جنکو یه قابلیت حاصل هو که جمعه کے خطبے کیلیے طیار هوکر آئیں ' اور زباني مثل عام مواعظ کے وعظ کهیں - ضرور هے که قوم کي موجودہ حالت انکے پیش نظر هو - جو بیماریاں آج همیں لاحق هیں' انهي کا علاج بتلائیں ' نه که اُنکا ' جو اب سے پانچ سو برس پہلے تھیں ؟

جو خطبات عربیه آجکل رائج هیں' میں نے سب کو پڑھا هے - وہ تو اُس وقت کیلیے بھي موزوں نه تھے ' جس وقت کیلیے لکھے گئے تھے - پھر آجکل کي حالت کا کیا ذکر؟

خطبه کا یه مطلب کس نے بتلایا هے که صرف جمعه و عیدین کے چند مسائل بیان کردیے جائیں اور کهدیا جاے که ایک دن مرنا هے پس ڈرو اور موت کو یاد کرو؟ بیشک ' موت کو یاد کرنے سے بڑھکر انسان کیلیے دنیا میں کوئي نصیحت نهیں هو سکتي - کفاک بالموت واعظاً یا عمر! - لیکن صرف یه کهدینا لوگوں کو ڈرانے کیلیے کافي نهیں هے - موت کي یاد کے ساتھه انکو اُس زندگي کا طریقه بھي بتلانا چاهیے جو تذکرۂ آخرة کے ساتھه ملکر ' انسانوں کو دونوں جهانوں میں نجات دلا سکتي هے -

بڑا مسئله زبان کا هے - اور ضرور هے که ایک مختصر سے خطبۂ ماثورۂ عربیه کے بعد ' وعظ اُسي زبان میں هو' جو سامعین کي زبان هے ' ورنه سمجهه میں نهیں آتا که سے حاصل کیا ؟

شریعت نے کیسي عمدہ مصلحت اس میں رکھي که جمعه کے خطبے کو نماز فرض کا قائم مقام قرار دیا اور اسکي سماعت کو فرض بتلایا - امام ابو حنیفه (رح) کے نزدیک دونوں خطبوں کا سماع واجب هے' اور امام شافعي (رح) کے نزدیک صرف پہلے کا - اُس وقت نماز پڑھنا جائز نهیں -

اس سے مقصود یهي تھا که لوگ عمل عبادت کي طرح نصائح و هدایت کو بھي سنیں - پھر اُن نصائح کو ایسا اهم هونا چاهیے که مصروفیت نماز سے بھي اقدم و انفع هوں - کیا یه خطبات جو آجکل دیے نهیں بلکه اٹک اٹک کر پڑھے جاتے هیں اور لوگ بیٹھے هوے اونگھتے هیں ' یهي وہ مواعظ هیں ' جنکي سماعت فرض' اور اُنکي موجودگي میں نماز تک ممنوع هے ؟ فاین تذهبون ؟

عقل و شریعت کیلیے ماتم هے که موجودہ علما خود اس طریق کے عامل اور اس پر پوري طرح قانع هیں ! فما لها اولاء القوم ' لا یکادون یفقهون حدیثاً ؟

عالم اسلامی

شروط صلح دولت علیه و بلغاریا

تفصیلی بیان عربی ڈاک سے

ستمبر میں دولت علیه عثمانیه اور حکومت بلغاریا کے مابین معاهده صلح ختم هوگیا ' اور طرفین کے دستخط ثبت هوگئے - لیکن اب تک سواے بعض دفعات ' شروط صلح کا کامل مسوده شایع نہیں هوا تها - اس هفتے کی ڈاک کے جرائد آستانه و قاهره میں اسکی تفصیل آگئی هے - کل ۲۰ دفعات هیں جن میں سے ضروری مواد کا خلاصه حسب ذیل هے :

(۱) دونوں حکومتوں کی سرحد کی ابتدا نهر (روز رایا) سے شروع هوکر ساحل بحر ایجین پر ختم هوگی - دهانه نهر (روز رایا) کا خط حدود مجمع انهار (بیسروگو) و نهر (ڈیلیوا) سے ملتا هوا جنوب غربی اور شمال غربی کو قطع کریگا - اس مجمع النهرین سے گزر کر (نهر ڈیلیوا) کے ساتهه ساتهه آگے بڑهکر ' نهر (گولیما) سے مل جاے گا ' پهر نهر (گولیما) کی دهنی شاخ سے ملکر اوس نهر سے متصل هوگا ' جو (ترک خلطی) کی طرف سے آتی هے ' یہاں قدیم و جدید حدود متحد هوجائینگے ' اور یہاں سے قدیم حدود کے ساتهه ساتهه (بالا بان باشی) تک جدید خط سرحد متحد رهے گا ' اسکے بعد سے جدید خط براه راست (نهر طاهون) تک آے گا ' اور نهر (طاهون) سے جانب شمال نهر (مریم) تک ' جو مصطفی پاشا کے مشرق میں بہتی هے -

نهر (مریم) کے مغربی رخ سے بخط مستقیم اوس ریلوے پل تک یه خط الے گا ' جو نهر (جرمن) پر واقع هے ' اور دهانهٔ نهر (جرمن) کے شمال سے اوس جنگل تک ' جس کا نام (تازی) هے اور جس کا نمبر (٦١٣) هے - یہاں سے خط تحدید قریه (یا بلاحق) اور قریه (عرلجق) سے جو عثمانی حدود میں هیں ' نخل زار (نمبر ۴۴۱) اور (نمبر ۳٦۷) سے گذرتا هوا ' نهر (اردا) تک اے گا ' نهر (اردا) کے ساتهه ساتهه مشرق کی جانب نهر (غاجو هور) - نهر (اتون) - دهانه نهر (الکائن) - دهانهٔ نهر (مانقیوا) اور نهر (ماریقا) سے پیچ و خم کے ساتهه گزرتا هوا ' ساحل نهر (ایجین) پر پہنچ کر ختم هو جاے گا -

(۲) دستخط سے (۱۰) دن کے بعد ایک دوسرے کے حدود سے دونوں حکومتوں کی فوجیں هٹ جائینگی - اور اسکے بعد (۱۵) روز کے اندر هر حکومت کے عہده دار حسب قوانین و رسوم جاریه ایک دوسرے کو انکی ملکیت پر قبضه دیدینگے اور (۳) هفته کے اندر دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے اسیران جنگ کو رها کردیں گی -

(۳) بمجرد ثبت دستخط ' فریقین میں ڈاک ' تلغراف ' اور ریلوے کے تعلقات شروع هوجائینگے -

(۴) ایک سال کے اندر فریقین میں تجارت اور جهازرانی کا وہ معاهده جو ۱۹ جنوری سنه ۱۹۱۱ ع میں طے هوچکا هے ' ازسرنو شروع هوجائیگا ' اور چنگی کا محصول جو عموماً حسب قواعد رائج هے ' اور مصنوعات کا ورود و صدور جائز هوگا - اور نیز تعیین سفرا کے متعلق ۲ - دسمبر سنه ۱۹۰۹ ع میں جو فرامین صادر هوچکے هیں ' وہ بدستور قائم رهینگے -

(۵) دستخط سے ایک مهینے کے اندر دونوں طرف کے اسیران جنگ رها هو جائینگے ' ان کے مصارف وهی حکومت قبول کرے گی جن کے پاس وہ قید تهے ' البته تنخواهیں هر حکومت اپنے اپنے اسیرون کے لیے آپ ادا کریگی -

(٦) طرفین کے وہ تمام اشخاص جنهوں نے اس جنگ میں کسی طرح کا مخالفانه حصه لیا اور وہ ایک دوسرے کے قبضه میں آگئے هیں ' ان سب کے لیے حکم عفو عام صادر هوتا هے -

(۷) وہ زمینیں جو دولت عثمانیه کی طرف سے حکومت بلغاریا کو ملی هیں ' وهاں کے باشندے بلغاری رعایا هوجائیں گے ' لیکن چار سال کے اندر تک ان کو حق حاصل هے که بلغاری رعایت سے نکل کر رعایت عثمانیه میں داخل هو جائیں ' اس کے لیے حکومت بلغاریا اور ٹرکش کونسل کو پہلے اطلاع دینی چاهیے ' اور جو ابهی بچے هیں وہ سن رشد و بلوغ کے چار سال بعد تک اس اختیار سے مستفید هو سکیں گے -

ان اطراف و جهات کے مسلمان باشندے ' جو اب بلغاری رعایا هو جائیں گے ' چار سال تک فوجی خدمت اور فوجی محصول سے بالکل مستثنی رهینگے -

اگر یه مسلمان عثمانی رعیت هونے کو ترجیح دیں گے تو چار سال کے اندر بلغاری علاقے سے مع اپنے سامان و اسباب کے نکل جائینگے ' اور اسکے لیے ان کو چنگی کا کوئی محصول ادا کرنا نه پڑے گا ' نیز یه بهی ان کے لیے جائز هوگا نه اپنی زمین و زراعت و جائداد اپنی ملکیت میں باقی رکهیں اور اپنے طرف سے کسی دوسرے کو ان کا اهتمام و انتظام سپرد کردیں -

(۹) بلغاری مسلمانوں کو وهی حقوق عطا هونگے جو خود بلغاریوں کو حاصل هوں گے ' اور ان کو عقائد و عبادات و رسوم دینیه کے قیام و ادا میں کامل حریت هوگی - رسوم و عوائد اسلامیه کا احترام هوگا - سلطان کا نام بحیثیت خلافت دینی خطبوں میں پڑها جاے گا -

اوقاف اور مجالس دینیهٔ اسلامیه جو اس وقت موجود هیں یا آیندہ کبهی قائم هوں ' اپنے قواعد و نظام عمل کے ساتهه حکومت بلغاریا میں بلا قید و شرط اور بغیر مداخلت ' محترم و معتبر هوں گے ' اور بلا قید و شرط ' ان میں مداخلت صرف علما اور پیشوایان مذهبی کے ساتهه مخصوص رهے گی -

اوقاف و مجالس بلغاریه جو دولت عثمانیه میں موجود هیں ان کو بهی وهی حقوق عطا هوں گے ' جو دیگر مسیحی اوقاف و مجالس کو حاصل هیں -

(۱۰) وہ اوقاف جو اب بلغار حکومت میں داخل هوگئے هیں ' ان میں بهی وهی قوانین جاری رهینگے جو اس وقت دولت عثمانیه میں جاری هیں - اور ان کے انتظام و اهتمام کے لیے خاص عهده دار متعین هونگے - ان میں کسی طرح کا اوس وقت تک تغیر

مباحث و مطالب میں نہایت قیمتی مدد ملتی ھے - غالبا اردو کی یہ جدید کتاب اسی سے ماخوذ ھے - اور نام میں " معارف " کا جو لفظ ھے ' تو اس سے مقصود قران کریم کے متعلق مفید معلومات کا التقاط و انتخاب ھوگا ' نہ کہ معارف و اسرار و علوم قرانیہ -

فہرست سے معلوم ھوتا ھے کہ ضمنی مطالب بھی بہت سے درج کردیے ھیں - مثلا بحث جہر تسمیہ و قراۃ فاتحہ خلف الامام و مناقب امام ابو حنیفہ و رد مخالفین احناف وغیرہ وغیرہ - لیکن اسکی کیا ضرورت تھی ؟

کتاب اسقدر عمدہ چھپی ھے کہ لیتھو کی چھپائی کا بہترین نمونہ ھے - ایسی عمدہ طباعت پر ھم مشرق پریس گورکھپور کو مبارک باد دیتے ھیں - کتاب کے کاغذ اور چھپائی کے مقابلے میں قیمت کچھہ بھی گراں نہیں -

~~~~~~~~~~~~~~~~~

ریاض القرا

ناصر الدین محمد مدرس مدرسۂ محمدی - رالی پٹھیہ - مدراس

مولانا حاجی محمود صاحب نے یہ اردو رسالہ فن قرات میں مرتب کیا ھے - مسلمانوں نے اپنی الہامی کتاب کی جسقدر خدمت کی ھے ' دنیا کی کسی قوم نے نہیں کی ' لیکن افسوس کہ آج انکی غفلت بھی اور قوموں سے زیادہ ھے !

از انجملہ فن قرات کی تدوین ھے - اسلام جب عجمی اقوام میں پھیلا جو قدرتی طور پر عربی زبان کے مخارج و تلفظ سے نا واقف اور غیر مستعد تھے ' تو ضرور ھوا کہ انکی تعلیم کیلیے کوئی فن ایسا وضع کیا جاے ' جس کے ذریعہ وہ حروف عربیہ کا صحیح مخرج ادا کرسکیں - پھر طریق قرات و مباحث وقف وغیرہ بھی اسمیں داخل ھوگئے - اگرچہ (بقول حضرۃ شاہ ولی اللہ) اس طرح کے فنون میں انہماک کا نتیجہ یہ نکلتا ھے کہ معانی کلام اللہ پر تدبر کرنے کی جگہ حرفوں کے مخارج پر تمام قوت تلاوت صرف ھونے لگتی ھے ' اور آجکل کے زمانے میں اصلی ضرورت فہم قران کی ھے نہ کہ رعایت قرات کی ' تاھم ھر شے کا صحت سے پڑھنا ایک ضروری چیز ھے اور علی الخصوص حفاظ کیلیے تو نہایت ضروری -

اردو میں پیشتر سے بھی متعدد رسائل موجود ھیں مگر اس رسالے میں یہ بات مزید ھے کہ اصول قرات کے بعد قرا کے حالات بھی درج کیے ھیں -

~~~~~~~~~~~~~~~~~

حقیقت اسلام

۶ - آنہ : منشی نور الحسن - کوٹھی مشرف منزل - علی گڈہ

جناب حاجی محمد موسی خاں صاحب رئیس دتاولی نے اپنے وہ مضامین اسمیں جمع کیے ھیں جو انہوں نے " عقائد و احکام اسلامیہ کے عقلی فوائد و مصالح پر مختلف اخبارات میں لکھے تھے اور اس سے مقصود یہ ھے کہ جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کو مذھبی پابندی کی دعوت دی جاے "

مذھب کی ضرورت ' توحید و رسالت ' احکام خمسۂ اسلامیہ ' عام اوامر و نواھی ' اور اسی طرح کے اکثر ضروری عنوانات پر مضامین ھیں - اس قسم کے رسائل کی آجکل جس قدر اشاعت ھو ' انفع ھے - اسلامی احکام کو غیروں کے سامنے پیش کرنے کی آج اسقدر ضرورت نہیں ھے ' جس قدر خود مسلمانوں کے آگے -

~~~~~~~~~~~~~~~~~

کرشمۂ قدرت

۱۲ - آنہ مولوی نور محمد - پیر لوھاٹی - جھنگ

مختلف امراض کیلیے مختلف نسخوں کا ایک مجموعہ ھے ' جسمیں سب سے پہلے ایک نسخہ تریاق الامراض نامی درج کیا ھے اور اسکے متعلق دعوا کیا ھے کہ تمام بیماریوں یکساں کیلیے مفید ھے ! پھر بعض دیگر امراض کیلیے نسخے ھیں - اخر میں عرق خضاب وغیرہ کی ترکیبیں -

~~~~~~~~~~~~~~~~~

معلم البنات (اردو ریڈر نمبر ۱)

خواجہ فیاض حسن - مدرسۂ شاھی - آگرہ

لڑکیوں کی ابتدائی تعلیم کے ایک سلسلے کا پہلا نمبر ھے ' جسمیں مفرد حروف سے مرکبات بنـاے ھیں - ارقام و اعداد کے نقشے ھیں - نصیحت کے جملے اور چھوٹے چھوٹے خط عزیزوں کے نام دیے ھیں - ابتدائی تعلیم کیلیے یقیناً مفید ھوگی -

~~~~~~~~~~~~~~~~~

عقـائد عثمانـی

۲ - آنہ : مہتمم کتب خانۂ نعمانیہ حیدر آباد - دکن

ابتدائی تعلیم کا ایک مفید رسالہ ھے - اسلامی عقائد ضروریہ اور اوامر و نواھی کو صاف اور سلیس عبارت میں درج کیا ھے - خوشخط اور جلی قلم -

لکھنـو میں جلسہ

فیصلۂ مسجد کانپور

عام راے کی فتح !

دو روز سے لکھنؤ میں چرچا تھا کہ وایسراے کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ایک عام جلسہ ھوگا چنانچہ حسب اعلان آج یکشنبہ کو تین بجے جلسہ قرار پایا - قیصر باغ کی بارہ دری میں غیر معمولی اجتماع کے ساتھہ جلسہ منعقد ھوا ' مسٹر نبی اللہ پریسیڈنٹ جلسہ نے جلسہ کا مقصد بیان کیا - جلسہ نہایت سکون اور خموشی کی حالت میں شروع ھوا ' اور غالباً اسیطرح ختم بھی ھو جاتا ' مگر یکا یک لوگوں میں ایک بے چینی پیدا ھوئی جس نے رفتہ رفتہ اسقدر ترقی کی کہ آخر کار جلسہ میں ایک انقلاب عظیم ھوگیا ' بعض اشخاص نے نہایت پر تاثیر تقریریں کیں جن سے عام جلسہ کا رنگ بالکل بدل گیا - شکریہ والا ریزولیوشن تو پاس ھوا لیکن ایک دوسرا ریزولیوشن بھی پیش کیا گیا ' جسکا مطلب یہ تھا کہ " مسجد کا کوئی حصہ کسی حالت میں ' کسی دوسرے کام میں نہیں لایا جاسکتا ' لہذا موجودہ صورت کسیطرح تسلی بخش نہیں ھے اور ھم چاھتے ھیں کہ ھماری مسجد بعینہ پہلی حالت میں تبدیل دی جاے "

یہ ریزولیوشن جسوقت پیش کیا گیا تو اس زور و شور سے اسکی تائید کی گئی کہ کہ در و دیوار سے صداے باز گشت آتی تھی ' آخر کار تمام ارباب حل و عقد کو بھی بلا اختلاف اس ریزولیوشن کو منظور کرنا پڑا - آخر میں ان لوگوں پر اظہار افسوس بھی کیا گیا جن لوگوں نے احکام اسلام کے خلاف فتوی دیکر حضور وایسراے بالقابہ کو دھوکا دیا ' اور مسلمانوں کو نا قابل تلافی نقصان پہونچایا -

اگر چہ اپ کو اسکی خبر ھوجائیگی مگر میں نے اپنا فرض سمجھا کہ آپ ایسے محسن قوم کو اسکی اطلاع من و عن پہونچا دوں -

(" معین " از لکھنؤ)
~~~~~~~~~~~~~~~~~

یے ضروري هیں ' یونان کے طرف سے شد و مد کے ساتھہ مطالبہ
ونا ' ہر ایک صحیح العقل انسان کو یقین دلانے کے لیے کافي
ہے کہ اسمیں کوئي اور غرض بعید اسکے پیش نظر ہے ' اور یہ غرض
یسي ہے کہ وہ کسي طرح اس توازن کو قائم رکھنے میں ممد
ہیں ہوسکتي ' جو ہر یوروپین سیاست داں کے دماغ میں موجود ہے -
ور نیز یہ کسي طرح اس امن کو واپس نہیں لاسکتا جسکے لیے
سر اڈورڈ گرے کي زیر ہدایت یہ کام کر رہے ہیں -

قارئین اب خیال کرسکتے ہیں کہ یونان ان جزائر کا کیا مصرف
یگا ؟ اور پھر وہ کسطرح ترکوں کے ایک دائمي خطرہ کا باعث ہونگے ؟

ہم سب اُس حوصلہ سے بے خبر نہیں ہیں ' جو یونانیوں کو
سطنطنیہ کے متعلق ہے -

اس کي تشریح کے لیے میں صرف اتنا کہنا کافي سمجھتا
وں کہ ابھي گذشتہ شب کو ایک انگریز نے ایک خط یونان سے
ایا ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ وہاں ایک تیسري لڑائي
ور قسطنطنیہ پر حملہ کرنیکا چرچا چھڑا ہوا ہے - شاہ یونان کا
وصلہ صرف اتني سي بات سے نہ مٹیگا کہ آپ بلغاریا کا سزا دہندہ
ہا جائے - اسنے قسطنطین دوازدہم کا خطاب اختیار کیا ہے ' تا اپنے
پ کو اُس قسطنطین کا خلیفۂ بلا فصل ظاہر کرے جس نے بازنطیني
Byzantin سلطنت کو اپنے هاتھہ سے کھویا تھا - جب ہم اس
ےجا حوصلہ کو سمجھتے ہیں اور اس امر کو بھي بخوبي
انتے ہیں کہ اسمیں کیا کیا خطرات یورپ کے امن عام کے لیے
وشیدہ ہیں ؟ تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ بڑي طاقتیں ایک
نٹ کے لیے بھي نہ تو یونان کے مطالبات کا ساتھہ دینگي اور
اُسکے مخفي کید و مکر کو نظر استحسان سے دیکھیں گي -

یونان اِن جزیروں سے جو کام لیگا ' ہم نہایت صفائي کے ساتھہ
بکھہ رہے ہیں - اس کے پاس وہ جزیرے سیاسي مفسدہ پردازیوں
سر چشمہ ہو جائینگے اور تمام قسم کي ممنوعات قانوني کے
شیائي ممالک عثمانیہ میں جانیکا ذریعہ بن جایگا - یہ حالت
ایت هي نا قابل برداشت ہوگي - اِسکا انجام جنگ اور ہلاکت
سوا اور کچھہ نہیں ہوسکتا -

الہلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرہٹي ہفتہ وار
الوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے '
زانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ
ب عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو اپنے شہر کے لیے
ہ ایجنٹ بن جائیں -

عید کی خوشی

از جناب سید غوث محي الدین صاحب منیجر ایجوکیشنل
پبلیشنگ هاؤس ریاست میسور -

ہمارے هاں ہر سال بہت سي عیدیں آتي ہیں ' اِن موقعوں
پر ہم کیا کرتے ہیں ؟ نئے کپڑے پہنتے ہیں ' لذیذ کھانے کھاتے اور
کھلاتے ہیں اور پھر خوشیاں منانے لگتے ہیں -

مہذب ممالک کے لوگ بھي یہ سب کچھہ کرتے ہیں مگر وہ
چند اور سبق آموز کام بھي کرتے ہیں جو ہم نہیں کرتے - ان ممالک
کے ارباب فکر نے سونچا کہ عید کے دن خوشي منانے کے ذریعے
ایسے ایجاد کیے جائیں جن سے ظاہري اور باطني ' دونوں
مسرتین حاصل ہوسکیں ' اِن لوگوں نے اِس سوال کو بڑي عمدگي
کے ساتھہ حل کرلیا - عید کے دن ایک دوست دوسرے دوست کو
" عید کارڈ " روانہ کرتا ہے جس سے ظاہري خوشي بھي حاصل
ہوتي ہے اور اسکے مضامین سے فائدہ بھي پہنچتا ہے - اس سے بھي
بڑھکر یہ کہ اِس موقع پر کتابیں دوستوں کو بطور تحفہ بھیجتے
ہیں جو خاص طور پر مہیا کي جاتي ہیں - آجکل ہندوستان میں
بھي مہذب ممالک کے لوگوں کي طرح عید کارڈ رائج ہوگیا ہے
لیکن افسوس کہ اس سے بجز نمایش و تفریح کے اور کوئي فائدہ
نہیں - اِس سے کاتب اور مکتوب الیہ کو کیا خوشي میسر آتي
ہوگي ! میرے دوستو ! خوشي تو وهي سچي اور اصلي ہے جبکہ
ہم بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے عید کے کل احکام بھي باقاعدہ
ادا کریں ' اُس دن اپنے ارادوں اور ہمتوں کو مستقل اور وسیع
کریں ' اپني اور اپني قوم کي سچي ترقي کے وسایل پر غور
کریں ' اور کوئي تدبیر اپني بگڑي کے بنانے کي نکالیں ' صرف
کارڈوں کي بھر مار سے یہ ساري باتیں حاصل نہیں ہو جاتیں -

دیکھتے ہو کہ کرسمس میں کئي لاکھہ کتابیں چھپتي ہیں '
بچوں کیلیے چھپتي ہیں ' لڑکوں کیلیے چھپتي ہیں لڑکیوں
کیلیے چھپتي ہیں - اور عام مذاق کے لوگوں کیلیے چھپتي ہیں -
اور پھر کیسي چھپتي ہیں ؟ کہ حقیقۃً تحفہ میں دیجا سکیں -
قیمتي کاغذ پر خوشنما حروف ایسے معلوم ہوتے ہیں ' گویا موتي
جڑ دیے ہیں - سنہري کنارے کتاب کو سچ مچ سونے کي اینٹ
بنا دیتے ہیں - اِن تمام خوبیوں پر جلد کي دل فریبي مستزاد
ہوتي ہے - ایک ایک شخص درجنوں کتابیں خریدتا ہے ' اپنے
بچوں اور اپنے دوستوں کے بچوں کو دیتا ہے - یہي کتابیں ہیں جو
اِن لوگوں میں اعلی خوشي پیدا کرکے اُنکو مستقل مزاج ' الوالعزم '
اور ہمدرد قوم بنا دیتي ہیں !

ایک عرصہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ عید کے دن ہماري خوشیوں
کا پیمانہ صرف ایک عید کارڈ کے ملنے هي سے چھلکنے لگتا ہے - ہم
اب تک عید کي اصلي خوشیوں سے محروم ہیں - ریاست

و تبـدل نہ ہوگا ' جب تـک کہ اون کا کافی معـاوضہ ادا نہ کردیا جاے . اور ان اوقاف کی رقمیں جن ضرورتوں میں پہلے صرف ہوتی تھیں' اونہیں ضرورتوں میں اب بھی صرف کی جائیں گی -

(۱۱) خاص سلطانی اور ارکان خاندان سلطانی کی جاگیر جو اب بلغاری علاقے میں واقع ہوگئی ہیں' اپنے قدیم مالکوں کے قبضے میں علی حالہ باقی رہیں گی - اگر ان کا فروخت کرنا منظور ہوگا تو ہر حال میں بلغاری رعایا کو دوسروں پر ترجیح دی جائیگی -

(۱۲) بلغاری حکومت میں ایک رئیس المفتیئین کا عہدہ قائم کیا جائیگا جو مسلمانان بلغاریا کے انتخاب ' شیخ الاسلام قسطنطنیہ کی منظوری' اور حکومت بلغاریا کے قبول سے نامزد ہوگا ' اوس کے ماتحت ہر صوبہ میں مفتی رہینگے ' جو مسلمانوں کے تمام مذہبی و دینی احکام و فتـاوی کو جاری و نافذ کرینگے ' ان تمام مذہبی عہدہ داروں اور انکے ماتحت نظـارت محررین و وکلا کے وظائف اور تنخواہیں حکومت بلغـاریا ادا کریگی - ان کی تغییر و تبدیل کا حق صرف رئیس المفتیئین کو ہوگا -

(۱۳) حکومت بلغاریا رئیس المفتیئین کی ہدایت و مشورہ سے مسلمانوں کے لیے خاص مدارس قائم کریگی - مدارس کی زبان ترکی ہوگی ' اور بلغاری زبان بھی اوس میں پڑھائی جاے گی - رئیس مدارس مسلمانوں کے تعلیمی امور و مسائل کے متعلق حکومت بلغاریا سے براہ راست گفتگو کرے گا -

(۱۴) ہر صوبہ میں جہاں مسلمـان ہوں ' اوقاف و مدارس و مجـالس اسلامیہ کی نگرانی و انتظام کے لیے ایک مجلس ہوگی' جس کے ممبر صرف مسلمان ہوں گے - اس قسم کی مجلسوں کا حکومت پورا احترام و اعتبار کرے گی -

فیصلـــۂ مسجـــد کانپـــور

از جناب مولوی محمد وحید الدین صاحب (علی گڈھ)

۲ - ذیقعدہ سنـہ ۱۳۳۱ ہجری روز چہار شنـبہ کا " الہـلال " میں نے دیکھا' اوس میں مسجد کانپور کے مضمون کو دیکھکر مجھکو بہت حیـرت ہوئی - اب تـک تو یہ سنا تھا کہ مسجد کانپور کی زمین گورنمنٹ نے چھوڑ کر مسجد کو دیـدی مگر آپ کے اخبار سے معـلوم ہوتا ہے کہ مسجـد کو زمین متنازعـہ فیہ واپس نہیں دی گئی ' بلـکہ یہ حکم دیا گیا ہے کـہ اوس زمین میں آٹھـہ فٹ کی محـراب قایم کـرکے اوسپـر مسجد کے متعلق سہ درہ تعمیر کرایا جاے - اگر یہ خبر صحیح ہے اور غالباً صحیح ہوگی جب تو رسالـۂ " الہلال " اور نیز اخبار " وکیل امرتسر " میں درج ہوئی ہے - تو اس بنا پر یہ بالکل صاف بات ہے کہ یہ زمین ہرگز ابھی تک مسجد کو نہیں ملی کیونکہ کتب فـقہ کے دیکھنے سے ظاہر ہو جاے گا کہ جو زمین کہ اوسمیں مسجد کا سامان رکھا جاے ' یا وہ زمین جو مسجد کی ضـروریات کے واسطے ہو' قطعاً مسجد میں داخل ہے ' غسل خانہ وغیرہ جو مسجد کی ضروریات میں سے ہے اوسکی زمین بھی مسجد ہی میں داخل ہوگی -

پس زمین متنازعـہ فیہ میں جب ایک محـراب اس غـرض سے بنائی گئی کہ لوگوں کی امد و رفت کے واسطے راستہ ہو اور اوس محراب پر سہ دری بناکر مسجد کے متعلق کر دی گئی' تو کیا اس زمین کو یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ زمین مسجد کے متعلق ہے ؟

میں نے جو عرض کیا ہے وہ موافق تحریرات اخبارات ہے اگـر تحریرات اخبارات غلـط ہیں تو میـری عرضی بھی بنـاء الفاسد علی الفاسد کی صورت اختیار کرکے غلط ہوگی' ورنہ نہیں -

دولـــۃ علیـــہ کا مستقبل

(نیرابست) کی تازہ اشاعت میں ایک نہایت باخبر شخص کی مراسلۃ شائع ہوئی ہے ' جو لکھتا ہے :

" نہایت عیارانہ مخفی تدبیریں یونان کے ایجنـٹوں کے ذریعـہ عمل میں آ رہی ہیں - انکی غرض یہ ہے کہ اسطـرح عام خیال کو ترکی و یونان کی موجودہ گفت و شنید کی طرف متوجہ کیا جائے اور اصلی امور سے جو اس میں پوشیدہ ہیں' پھیرکر ' کسی اور طرف مائل کیا جاے - یہ لوگ ترکوں کے مظالم کی قدیم فرضی اور مصنوع داستانیں سرزمین برطانیہ میں شائع کر رہے ہیں - حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ سب سے مخفی رازہاے سربستہ جنکا انکشاف اب ہوا ہے ' ملـک کو ایسی باتوں کے قبول کرنے کا کبھی موقع نہ دینگے - اگر اب اونکی تیسری جنـگ بلقان میں چھڑ جاے تو ترک اپنے دشمنوں کے ساتھہ اسی انصاف پژوہی کے ساتھہ پیش آئیں گے جو انہوں نے سنہ ۱۸۹۷ - کے جنگ میں دکھلائی تھی - اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ایسا نکرینگے جیسا کہ یونان نے اپنے حلیف بلغاریا کے ساتھہ کیا -

ترکوں کے طرز عمل کے متعلق دو ابتدائی باتیں بطور اصول کے قابل لحاظ ہیں -

(۱) ترکوں کو ضرورت ہے کہ بیرونی حملوں کے خوف سے بالکل مامون ہو جائیں اور

(۲) ملـک کی اندرونی ترقی و ترفہ کے متعلق تدابیر عمل میں لائیں -

یہ دو امور ایسے ہیں جن پر برطانیہ عظمی بلکہ تمام یورپ کا مفاد منحصر ہے - ترکوں نے جو جنـگی صدمات پہلی جنگ بلقان میں اٹھاے وہ یورپ کے لیے بڑا موثر سبق ہونا چاہیے - اس جنـگ کی وجہ سے اسٹریا کو اکیس ملین پونڈ صرف اپنی فوج کی گرد آوری پر خرچ کرنا پڑا ' اسی کی وجہ سے جرمنی کو ایک خاطرخواہ تعداد کا اضافہ اپنی فوج میں کرنا پڑا ' اسی طرح کی کوشش کسی قدر فرانس کو بھی کرنی پڑی' غرضکہ اس جنگ کی وجہ سے ایک عالمگیر مالی بے اطمینانی اور اقتصادی تنـگی ملـک میں پھیل گئی - یہ جنـگ اپنے ساتھہ نا متناہی مصائب لائی اور سب سے ادنی تخمینہ ان جانوں کا جو اس کی قربانگاہ پر چڑھائی گئیں' سات لاکھہ پچاس ہزار ہے ! !

نہ صرف برطانیہ بلکہ تمام یورپ کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ترکوں کو بلا خوف و خطر نہایت کامیابی کے ساتھہ مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے واسطے کام کرنیکی مہلت دیدی جاے - ترکی اگر خطرہ میں پڑ جاے تو اسکے یہ معنی ہیں کہ تمام یورپ کا امن خطرہ میں پڑ جاے گا -

چوس Chios اور میٹلی لین Mitylene ان دونوں ' اور انکے علاوہ ان جزیروں پر جن سے دردانیال پر زد آسکتی ہے ' قبضہ کرلینا سلطنت عثمانیہ کے لیے نہایت اہم ہے - ترکی کا ان جزیروں پر قبضہ نہ رکھنا ویسا ہی ہے ' جیسا کہ برطانیہ کا جزیرۂ سکیلی Scilly اور ویگٹ Wight سے دست بردار ہو کر جرمنی کے حوالہ کر دینا - ان جزیروں کا جو ترکوں کے ایشیائی مقبوضات کے تحفظ کے

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱۹]

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

[illegible]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کھانسی

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۱۵۰
ار ر ہر ر ہرا لغر

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' بڑے لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کرسکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک روپیہ سے ۳۰ - تک روزانہ - خرچ" براے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - نہ سب باتیں ہمارا رسالہ بآسانی بغیر اعانت استاد اپنا دیتا ہے !!
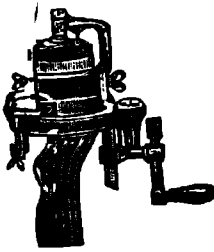
تھوڑا سا روپیہ یعنی ۱۲ بٹلی نٹ کٹینگ مشین پر لگائیے - پھر اس سے روپیہ روزانہ حاصل کرسکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ ادارشا کی خود باف مشین ۱۰۵ - کو منگالیں

تو ۳ - روپے اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھہ سو کی ایک مشین منگائیں اور ۳۰ - روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں

یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیائین وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون' جو بننے میں ضروری ہوں' ہم مہیا کردیتے ہیں - محض تاجرانہ نرخ پر - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا' آپ نے روانہ کیا' اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیئے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

ادھر شا نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ

(میسور) سارے ہندوستان میں " ماڈل اسٹیٹ " مشہور ہے - مجھکو نہایت خوشی ہوئی جب میں نے دیکھا کہ یہاں کے زندہ دل اہل اسلام نے گذشتہ عید الفطر کے موقع پر عید کارڈوں کے علاوہ سبق آموز و دلچسپ کتابیں بھی دوستوں کو بطور تحفہ بھیجیں اور اس طرح ایک عمدہ رسم کی بنیاد ڈالی -

ہندوستان میں (ٹائمز آف انڈیا) کرسمس کے موقع پر اس قسم کے متعدد تحائف تیار کرتا ہے اور اس اخبار کا کرسمس نمبر بھی بڑی آن بان سے شائع ہوتا ہے - اردو میں ٹائمز آف انڈیا کے مقابلہ میں اگر کوئی جرنل پیش کیا جا سکتا ہے تو وہ صرف (الہلال) ہی ہے ' اور ہماری خوش قسمتی سے اس کے فاضل ایڈیٹر کے کلام میں وہ تاثیر اور شیرینی ہے کہ کیا بچے کیا بڑے ' سبھی مزے لے لے کر پڑھتے ہیں - اگر دفتر الہلال سے عید کے موقعوں پر عیدہ اور خاص اسی وقت تحفہ میں دیے جانے کے قابل کتابیں طبع ہونے کا انتظام ہو ' تو کل اہل اسلام کو بے حد فائدہ پہنچ سکتا ہے -

امید ہے کہ فاضل ایڈیٹر الہلال اور دیگر خیر خواہان قوم اس ضروری التماس پر خاص توجہ مبذول فرما کے اس رسم کی اجراء کے متعلق اپنی اپنی آراء ظاہر فرمایں گے - کم از کم اتنا تو ہو کہ الہلال کا ایک خاص عید نمبر مرتب ہوکر شائع ہو - اگر ابکے اس کا انتظام کیا جاے تو چار ہزار کاپیوں کا میں اسی وقت آرڈر دیتا ہوں -

الہلال:

آپکی تجویز اور برادران میسور کی عملی تحریک نہایت مبارک ہے - لیس العید لمن لبس الجدید ' انما العید لمن خاف یوم الوعید ! افسوس کہ آپنے دیر میں اطلاع دی - اسلیے اس عید کے موقع پر تو تعمیل سے مجبور ہوں - البتہ بشرط زندگی آیندہ انتظام کیا جائیگا -

اعانۂ مسجد کانپور کا ایک مصرف

از جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب - ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر - الکلہ

مولانا ! السلام علیکم - آپ مجھے اجازت دیں کہ آپکے بیش بہا رسالے کے ذریعہ سرمایۂ مسجد کانپور کی ایک عمدہ صورت مصرف پیش کروں اور آپ از راہ نوازش اپنی راے سے بھی مطلع فرمائیں - یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ کانپور کی مسجد کے معاملہ میں جو آراز اٹھی ' وہ بہت کچھ آپکے ذات بابرکات کی مساعی کا نتیجہ تھی اور اس ایجی ٹیشن میں الہلال کی خدمت یاد گار رہیگی - ہندوستان کے لیے آپ کی ذات غنیمت ہے اور قوم کی مذہبی تعلیم کے لیے الہلال - یہ تحریک اگر الہلال کے ذریعہ مقبول طبع عام ہو تو قوم کو کیا عذر ہوگا -

میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس سرمایہ کا ایک حصہ جنوبی افریقہ کے مصیبت زدہ مسلمان بھائیوں کی امداد کے لیے دیا جائے جو اپنے ملک اور مذہب کی عزت کے لیے جیل خانہ جا رہے ہیں اور ہر طرح کی تکالیف برداشت کر رہے ہیں - جناب کو معلوم ہے کہ عدالت جنوبی افریقہ نے حکومت کے اشارہ سے مسلمانوں کے تعداد ازدواج کے قانون کو جایز نہیں قرار دیا ' یعنی ' ایک سے زاید بی بی نا جایز ہوگی اور آنکے بچے ناجائز مانے جائینگے - ایسی عورت کو اپنے شوہر کے ساتھہ رہنے کا بھی حکم نہیں - یہ صریحاً ہمارے مذہب کی توہین عظیم ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے مذہب کی حفاظت کے لیے ہر طرح کی کوشش کریں اور جس طریقہ سے جہاں تک ہوسکے ' اسمیں مدد کریں - برٹش حکومت کی انصاف پسندی ضرب المثل ہے - اگر ٹرانسوال کی عدالت سے کوئی زیادتی ہوگئی تو اسکے خلاف کارروائی کرنا برٹش گورنمنٹ کے انصاف کو برقرار رکھنا ہے - ہمارے ہندی بھائی اپنے ملک اور مذہب کی آبرو رکھنے کے لیے کیسا ایثار نفس کر رہے ہیں ؟ پھر کیا ہمارا فرض نہیں کہ ہم دامے ' درمے ' انکے کام آئیں ؟ یہ ایک ایسی تحریک ہے کہ ہندو مسلمانوں کے رشتہ اتحاد کو اور زیادہ مستحکم کر دیگی -

مجلس رفع مصائب [illegible]

بہ تقریب ضمانت الہلال

(۲)

	روپیہ	آنہ	پائی
ایک فیاض و غیور فرد ملت بذریعہ جناب حاجی مصلح الدین صاحب کلکتہ	۱۰۰	۰	۰
ایم - ایچ - ایس - مال رنگون	۵	۴	۰
بذریعہ جناب لطف الدین صاحب دھارا وار بمبئی - بعد وضع منی آڈر فیس	۴۶	۸	۰
جناب ایس محمد بخش صاحب	۲۵	۰	۰
جناب منشی رفیع الدین صاحب	۵	۰	۰
جناب غفور خان صاحب	۵	۰	۰
جناب عبد الوہاب صاحب	۲	۰	۰
جناب حافظ مہتاب صاحب	۲	۰	۰
جناب لطیف الدین صاحب	۵	۰	۰
جناب جمعدار داؤد صاحب	۱	۰	۰
جناب عبد الرزاق صاحب	۰	۸	۰
جناب شہاب الدین احمد صاحب	۰	۸	۰
جناب محمد احمد صاحب ہاشمی	۰	۸	۰
جناب محمد یوسف صاحب	۰	۸	۰
جناب محمد اسمعیل سیٹ صاحب سمبوداس اسٹریٹ مدراس	۵	۰	۰
جناب رئیس احمد صاحب لاہر پور - سیتا پور	۱۰	۰	۰
ایس - ایم - اے - جلیل چوک مسجد - آرہ	۵	۰	۰
جناب حافظ عبد الوہاب صاحب کوہ ندا پوئی - اعظم گڈہ	۵	۰	۰
جناب محمد الدین صاحب سائنس ماسٹر ہوشیار پور	۲	۰	۰
جناب خدا دوست صاحب ہوشیار پور	۲	۰	۰
ایک بندۂ خدا " "	۱	۰	۰
جناب سید احمد حسین صاحب گیا	۴	۰	۰
جناب عبد الحی خان صاحب حیدرآباد - دکن	۱	۰	۰
جناب کبیر احمد صاحب بھاگلپور	۳	۰	۰
جناب محمد بیگ صاحب اورنگ آباد	۵	۰	۰
جناب مسعود احمد صاحب لاہر پور سیتاپور	۵	۰	۰
ایک بزرگ شاہجہانپور	۲	۰	۰
جناب محمد ابراہیم دارجلنگ	۱	۰	۰
جناب مولوی عبد السلام ندوی لکھنؤ	۰	۸	۰
" جناب اکرام اللہ خانصاحب ندوی "	۰	۸	۰
" جناب محمد سعید خانصاحب ندوی "	۰	۸	۰
جناب دین محمد ماسٹر دار العلوم ندوہ	۰	۴	۰
" جناب فضل الرحمن مدرس "	۰	۴	۰
" جناب اشفاق حسین صاحب ندوی "	۰	۴	۰
" جناب محمد سعید - متعلم ندوہ "	۰	۲	۰
جناب خواجہ سید منظور احمد صاحب آرہ	۱	۰	۰

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

بکفایت اصلی پتھر کی عینک لے لیجیے

حضرات اگر آپ قابل اعتماد عمدہ و اصلی پتھر کی عینک کم قیمت پر چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں - ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں جو عینک نہیگی وہ بذریعہ وی - پی ارسال خدمت ہوجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے اپنی آنکھیں امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - پھر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دیجائیگی -

مسرز ایس - این - احمد اینڈ سنس

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ -

تجارت گاہ کی ضرورت

یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسے ہیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے ملک ہی کی آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کی جاتی ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کی وارنش مثلاً روغنی چھپلا ، عرد ، ... زرد ، نیلی ، کاف ، بکری اور بھیڑی کے ، گاے کے سر کا چمڑا ، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز کا گاے و بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا وارنش بھی تیار ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ہم دوسروں کی نسبت ارزاں نرخ پر مہیا کر سکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کی آپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ، اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ ، ورنہ مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیری نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY,
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

ایک نئی قسم کا کار و بار

یعنی

ہر قسم اور ہر میل کا مال ، یکمشت اور متفرق دونوں طرح ، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر ، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق ، ورنہ واپس ، محصول آمد و رفت ہمارے ذمہ ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ہی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵ - روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ، پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ ، اس سے زائد کے لیے دریافت فرما لیں ، تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کے لیے مراسلت فرمائیے

منیجر ہلال ایجنسی ۵۷ اسمعیل اسٹریٹ انٹالی - کلکتہ

THE MANAGER, THE "HILAL" AGENCY,
57, Moulvie Ismail Street, P. O. Entally, (Calcutta)

لغات جدیدہ

مولفہ

مولانا السید سلیمان الندوی

یعنی : عربی زبان کے چار ہزار جدید ' علمی ' سیاسی تجارتی ' اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری ' جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے ہیں ' اور نیز الہلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا ہے ' وہ بھی اس لغت میں مع تشریح و اصل ماخذ موجود ہیں - قیمت ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

منیجر المعین / ندوہ ' لکھنو -

۱ - ۱۵ - سالہ سلنڈر واچ مڈل چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ - سالہ سلنڈر واچ خاص چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سالہ ہنٹنگ واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا مضبوط ملمع جسکے دیکھنے میں پچاس روپیہ سے کمی نہیں جچتی گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۸ - سالہ انگما سلنڈر واچ گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

۵ - ۱۹ - سالہ گارنٹی لیور واچ اسکی مضبوطی سچا ٹایم برابر چلنے کا ثبوت صاحب فکٹری نے گارنٹی دس سال گھڑیکے ڈائل پر لکھا ہے جلد منگا لیجیے معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ - سالہ سسٹم پٹنٹ لیور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street Calcutta.

بہجۃ الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ ، سپرنٹنڈنٹ ایکر ہوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
7 / 1 McLeod street,
CALCUTTA.
Telegraphic Address
"AL - HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly ,, ,, 4 - 12

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۲۰-۲۱ کلکتہ : چہار شنبہ ۱۲ - ۹ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری جلد ۳
Calcutta : Wednesday, November 12 & 19 1913.

[بقیہ مضمون صفحہ ۴ کا]

جتنے ہڑتال کرنے والے گرفتار کیے گئے تھے' سب کانوں میں بھیجدیے گئے ہیں - ہندوستانی ابھی تک اپنے ارادے پر ثابت قدم ہیں' اور کام کے لیے حاضری دینے سے انکار کرتے ہیں - ان پر غیر حاضری کا جرم قائم کرکے قید سخت کی سزا دیجا رہی ہے اور اسطرح ان سے کانوں میں کام لیا جا رہا ہے - ڈنڈی کے مجسٹریٹ مسٹر جے - ڈبلو کروس اور نیو کیسل کے مجسٹریٹ ڈی - جی - جیلیس نے اعلان کیا ہے کہ جو ہندوستانی کام کرنے سے انکار کرینگے' وہ بھوکے مارے جائیں گے اور جیل کے قواعد کی رو سے انکو کوڑوں سے کام کرنے پر مجبور کیا جائیگا - بیلنگی نیوی گیشن اور کیمبرین کی کانوں میں ہزاروں ہندوستانی باقاعدہ کوڑوں سے مارے گئے - کوڑوں کے علاوہ گولیاں بھی چلائی گئیں جن سے دو آدمی سخت زخمی ہوے - ان مہاجروں کو پناہ دینے سے مجسٹریٹوں نے صاف انکار کردیا ہے اور اعلان کردیا ہے کہ جو شخص مجسٹریٹ کے پاس داد رسی کے لیے کان چھوڑکر آئیگا' اس پر بھاگنے والے قیدی کی حیثیت سے فائر کیا جائیگا - فوج جو لکڑیوں سے مسلح ہے' ان مقاومت مجہول کرنے والوں پر نہایت وحشیانہ طریقہ سے حملے کر رہی ہے' جو ساحلی ضلعوں میں ہیں "

مسٹر گوکھلے کو ایک دوسرے تار سے معلوم ہوا ہے کہ والکسریسٹ کے ہڑتالیوں پر نہایت وحشیانہ طریقے سے حملے ہو رہے ہیں - کام لینے والے راشن دینے سے انکار کرتے ہیں اور باہر سے ہر قسم کی خبر رسانی اور رسد رسانی بھی روکدی گئی ہے - مگر تمام ہڑتالی جنکی تعداد دو ہزار ہے' ابتک ثابت قدم ہیں -

(آخـــر الانبـــاء)

مسٹر گاندھی نے ولکرسٹ کی عدالت میں بیان کیا کہ انہوں نے اپنے ارادے کی اطلاع وزیر داخلیہ کو کردی تھی اور ولکرسٹ کے دفتر کے مہاجرین کو اپنے عبور کی تاریخ سے بھی مطلع کردیا تھا - انہوں نے عدالت کو یقین دلایا کہ ٹرانسوال میں قیام کی غرض سے ایک ہندوستانی کا غیر قانونی داخلہ موجودہ تحریک سے کوئی تعلق نہیں رکھتا -

وہ جانتے ہیں کہ جو کارروائی انہوں نے شروع کی ہے وہ انکے متبعین کے لیے بڑے سے بڑے خطروں اور سخت شخصی مصائب سے بھری ہوئی ہے' مگر انکو یقین ہے کہ سخت مصائب کے علاوہ اور کوئی شے نہیں جو یونین گورنمنٹ اور اسکے رہنے والوں کے ضمیر کو جنبش میں لاسکے -

مسٹر کیلین بیچ کو تین ماہ کی سزا ہوگئی - مسٹر پولک ابھی تک حوالات میں ہیں -

فہر ـ ـں

تصـ اویـــر

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس دولي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت ہو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھئیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منّي آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد مرتبہ	فی صفحہ روپیہ	فی کالم روپیہ	نصف کالم روپیہ	چوتھائی کالم روپیہ	چوتھائی کالم سے کم فی مربع انچ روپیہ آنہ
ایک	۱۵	۱۰	۷	۵	۰ ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں کے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد ہوگي -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار ہوتے ہیں جسکي قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد یہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماہي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني ہوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي ہمیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جرے کے اقسام میں داخل ہو ' تمام منشّي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن

مفقود ' اور استعداد طبع و آمادگي قلب بهمه وجوه مضطرب کار هے - اور جو جمال مقصود نظارهٔ یک نفس دکھلاکر مستور و محجوب هوگیا تھا ' اب پھر با هزاراں دلفریبي و رعنائي ' و با یک شهر دلنوازي و زیبائي ' پردهٔ بر انگن نظارهٔ امید ' و چهرهٔ بر افروز آرزوے دید هے !

بازم از نو خم ابروے کسي در نظر ست
سلخ ماه دگر و غرهٔ ماه دگرست !!

اس ماه مقدس ' اس یوم مبارک ' اس آوان سعید میں ' جبکه دشت حجاز کے ایک ایک ذره سے " لبیک ! لبیک ! اللهم لبیک !! " کي صدائیں اٹھه رهي هونگي ' جبکه لاکھوں انسان کسی کی تلاش میں مجنوں وار دشت پیما ' اور کسی کے شوق میں والهانه و مضطربانه ' سرو پا برهنه ' جسم پر کفني لپیٹے هوے " موتوا قبل ان تموتوا " کي یکسر تصویر هونگے ! جبکه اُس مسلم اول ' اُس مومن قانت ' اُس پیکر خلت ' اُس کشتهٔ عبودیت ' اُس جاندادهٔ محبت ' یعني اُس (خلیل اکبر) کي صدائے عشق فرما ابراهیم کدهٔ حجاز کی هر هستي مضطر کے اندر سے " انا لحي بالحي الذي لا یموت " کے معني حیات کو آشکارا کررهي هوگي که :

کشتگان خنجر تسلیم را
هر زمان از غیب جانے دیگرست

غرضکه ایسے یوم عظیم و وقت سعید میں کیونکر ممکن تھا که طالع کار خفتهٔ غفلت رهتا ' او ر طلیعهٔ مقصود پردهٔ فراموشي سے طالع نه هوتا ؟ پس فیضان الهي نے عین وقت پر دستگیري کي ' اور جبکه موانع راه و عدم تهیهٔ اسباب سے میں یکسر انتظار تھا ' تو نوید فتح باب ' اور بشارهٔ آغاز کار توقیع قبولیت لیکر اس طرح امید نواز قلب مشتاق هوي که چشم حیران نظاره نے مقام ابراهیم کي صلوة طواف ' ما بین الصفا و المروه کے سعي ' یوم الترویه کي صدا هاے تهلیل ' قربانگاه منی کے سیلاب خونیں ' عرفه کے قیام ' جبل عرفات کے اجتماع ' مزدلفه کے وقوف ' اور طواف الوداع کے هجوم میں عروس مقصود کو بے حجاب دیکھه لیا !

وو الله لولا خشیة الناس والحیا
لعانقتها بین المقام و زمزما

لبیك لبیك ' اللهم لبیك ' لا شریك لك لبیك ' ان الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك ! اللهم انك دعوت عبادک الی بیتك الحرام وقد جئت طائعا لامرک ' فاغفرلي و ارحمني یا ارحم الراحمین ! اللهم یا رب هذ البیت العتیق ! اعتق رقابنا و رقاب اباٗئنا و امهاتنا و اخواننا و اولادنا من النار في الدنیا والاخرة ! اللهم احسن عاقبتنا في الامور کلها ' و اجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرة !!

* * *

پس اب آغاز عمل هے اور شورش کار ' امتحان راه در پیش هے اور مشکلات امور سامنے ' تحریراً جو کچھه کرنا هے وه خاتمهٔ سخن در نمبر هیں ' جن میں سے ایک آجکي اشاعت میں اور دوسرا اشاعت آینده میں شائع هوگا که دلوں کي افسردگي و خموشي ذرا دور هولے -

اسکے بعد جو کچھه هے اصل کار کا آغاز هے : وتلك الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا في الارض ولا فسادا ' والعاقبة للمتقین -

آج کے مقالهٔ افتتاحیه کا کچھه حصه کسي گذشته اشاعت میں بھي شائع هوچکا هے لیکن بقیه مضمون کي اشاعت اُس وقت روک دي تھي - چونکه سلسلهٔ بیان کیلیے وه ٹکڑا ضروري تھا اسلیے آج اتنا حصه مکرر شائع کیا جاتا هے تاکه بلا زحمت رجوع پیش نظر آجاے :

یارب دل پاک و جان آگاهم ده !
آه شب و گریهٔ سحر گاهم ده !
در راه خود اول ز خودم بیخود کن !
و انگه بیخود زخود بخود راهم ده !

مسئلهٔ اسلامیهٔ کانپور

اس هفتے مسئلهٔ اسلامیهٔ کانپور کي مصالحت کے متعلق صیغهٔ مراسلات میں متعدد مکاتیب و مضامین بالا قتباس درج کیے گئے هیں - یه انکے علاوه هیں جنکي اشاعت کسي وجه سے غیر ضروري تھي - صرف ایک اهم مراسلهٔ باقي رهگئي هے - نیز جناب مولانا عبد الباري کے ایک تازه گرامي نامه کا کچھه حصه ' یه دونوں آینده اشاعت میں درج هونگے -

میں اسے کبھي پسند نہیں کرسکتا که خیالات کے اعلان کو روکا جاے اور شکایتوں کا علاج یه تجویز کیا جاے که شکایتوں کے وجود سے انکار هو !

موافقت جیسي کچھه اور جتني کچھه هے ' عام اور آشکارا هے - پس مقدم امر یه هے که جو مخالفانه آرا هوں ' وه بھي ایک مرتبه پوري طرح سامنے آ جائیں - اسکے بعد فہم و تفہیم کي کوشش کرني چاهیے -

میں نے گذشته اشاعت میں عرض کیا تھا که فکر مستقبل کي نسبت اپنے خیالات ظاهر کرونگا - لیکن افسوس که بعض امور جنکا علم و تصفیه قبل از اظهار راے ضروري هے ' اب تک صاف نہیں هوے - اسلیے اس هفتے تمام مراسلات متعلق مسئله کانپور شائع کردیتا هوں - آینده هفتے جو کچھه اختتامي طور پر عرض کرنا هے عرض کرونگا -

الانباء الالیم !

جنوبي افریقه میں بد بختان هند کے مصائب اب اس حد تک پهنچ گئے هیں که انسانیت کیلیے ماتم کبري اور عدل و انصاف کیلیے مصیبة عظمی هے ! کیا عجیب انقلاب حالت هے که جن لوگوں کے حقوق کے تحفظ کے بهانے انگلستان نے ٹرانسوال کے لاکھوں نفوس جنگ بوئر میں قتل کیے تھے ' آج انهي سے جیل خانے آباد هیں اور کوئي نہیں جو انکي فریادوں پر کان دھرے ! دس برس سے زیاده زمانه گذر گیا که یه آوارگان غربت مورد مصائب و الم هو رهے هیں - نه تو انگلستان کي شہنشاهي کچھه اپنے اثر سے کام لے سکتي هے ' اور نه حکومت هند کے پاس انکے زخموں کیلیے کوئي مرهم هے :

فریاد که هر کس باسیري فتد ' او را
شرط ست که از خویش و وطن دور فرو شند !

کسي دوسري جگه بعض ضروري تلغرافات کا خلاصه درج کیا گیا هے اور تفصیلي حالات سے تو آجکل روزانه اخبارات کے صفحوں کے صفحے رنگے هوئے هیں - مجھے اپنے اخوان ملت سے صرف یه عرض کرنا هے که اس موقعه پر اپنے هم وطنان دور و مهجور کي خبر لیں - آج تک جو ضلالت و غفلت مسلمانوں کے سیاسي مذاق پر چھائي هوئي تھي ' اسکا سب سے بڑا درد انگیز نتیجه یه تھا که ملک کي فلاح و بهبود کي طرف سے انھوں نے بالکل انکھیں بند کرلي تھیں ' اور اس اصلي شرف خدمت ملک و وطن کو صرف هندؤں کے لیے چھوڑ دیا تھا - انکو سمجھایا گیا تھا که " مسلمانوں کا پالیٹکس صرف هندؤں سے لڑنا اور اپني علحده قومیت کو قائم کرنا هے اور بس " اسلیے وه همیشه سمجھتے رهے که ملک و اهل ملک کي خدمت سے انھیں کوئي واسطه نہیں -

لیکن الحمد الله که اب حالت پلٹتي هے اور مسلمانوں نے بھي ملکي سیاست کے مفهوم کو سمجھنا شروع کیا هے - ضرور هے که وه اپني تغیر حالت کا اب قدم قدم پر ثبوت دیں اور ملک و اهل

شذرات

یـــوم الحج اور "حزب اللہ"

نوید فتح و مژدۂ قبول !!

مـژدۂ صبــح دریــن تــیـرہ شبـــانم دادنــد * شمع کشتند وزخورشیــد نشـــانم دادنــد !
رخ کشودنــد و لــب هرزہ ســرایم بستند * دل ربودنــد و دو چشـــم نــگرانــم دادنــد !

پہلے سال عید الفطر او ر عید اضحی کے موقعہ پر مناسب وقت مقالات انتتاحیہ لکھنے کی توفیق ملی تھی - اس سال عید الفطر بھی خـــالی گئی اور افسوس کہ عیــد اضحی کے موقعــہ پــر بھی طبیعت کی افسردگی نے کروٹ نہ لی ' حالانکہ دل شوریدہ کے ماتم و شیون کا اصلی موسم یہی تھا -

ادھر کچھہ عــرصے سے طبیعت گم ہے ' اور ســراغ راہ نا پیــد - گم گشتگی پہلے بھی تھی مگر کبھی کبھی خبر بھی آجاتی تھی - اب یہ بھی نہیں :

باز اے دل با کہ می باشی کہ با ما نیستی !
در کجائی ' چند روزے شد کہ پیدا نیستی !

مضامین باعتبار مواد و اصول نگارش دو طــرح کے ہوتے ہیں - ایک صورت تو یہ ہے کہ عام واقعات و حوادث کے متعلق افکار و آرا کا اظہــار کیجیے ' یا کسی علمی و دینی موضوع پر بحث کیجیے - اسکے لیے تلاش و رجوع کتب کی ضرورت ہوتی ہے - یا پھر اپنی یاد داشت اور حافظہ کی معلومات کی - اکثر لوگ تو اسکے لیے بھی فراغ خاطر اور جمعیت و سکون طبع کے محتاج ہوتے ہیں کہ دماغ ٹھکانے نہیں تو قلم و مداد کی صحبت کسے گوارا ہو؟ مگر سچ یہ ہے کہ اگر دماغ مناسب ہو اور توفیق مبدء فیاض رفیق ' تو اسکے لیے نہ تو فــرصت کی ضــرورت ہے نہ صحت کی - نہ دن کی شورش اسکے لیے مخل ' نہ رات کی سرگــرانی اسمیں حائــل - نہ تو پریشانی خاطــر اسکو روک سکتی ہے اور نہ شورش طبع مانع ہوتی ہے - ہر وقت کسی نہ کسی طــرح کام کیا جاسکتا ہے اور میرا تجربۂ و عمل یہی ہے -

الحمد اللہ کہ پریشانی و غموم و ہموم کے سخت سے سخت مواقع میں بھی مجھے قلم جواب نہیں دیتا - وقت کی کمی کو کبھی بھی میں نے عدم تحریر و تالیف کیلیے عذر نہ سمجھا ' اور جمعیۃ خاطر کا اس بارے میں ابداً قائل نہیں - یہ ایک فضل و کرم ربانی ہے ' ورنہ اگر اپنے کاموں میں جمعیۃ خاطر اور فرصت و سکون کا محتاج ہوتا ' تو شاید چھہ مہینے کے بعد بھی ایک سطر لکھنے کی بمشکل امید ہوتی - کیونکہ میری زندگی بہ حسب اصطلاح زمانہ ' دلجمعی و فراغ خاطــر کے اسباب سے بکلی محروم ہے - میرے لیے سرور و انبساط دائمی طور پر مفقود ہیں - میں ایک نا آشنائے مسرت اور دائم الحزن زندگی رکھتا ہوں ' اور اپنے فیصلۂ حیات پر شاکر اور اپنی حالت پر قانع ہوں - اُس نے اس حیات مستعار میں جو کچھہ دے رکــھا ہے ' یہ بھی اسکا فضل ہے - جتــنا کچھہ نہیں ہے ' اِسکا حق بھی کسے تھا کہ گلہ و شکوہ ہو؟ دنیا میں آتے ہوے ہم سے کچھہ معاہدہ نہیں کیا گیا تھا کہ تمہاری ہر امید اور ہر خواہش پوری کر دی جائگی ؟

کلید بستگی تست غــم ' بجــوش اے دل !
تو گر چنین نہ گدازی ' گــرہ کشائے تــو کیســت ؟

لیکن دوسری قسم اُن مضا مین کی ہے جو باصطلاح قدیــم و محبوب ' دماغ سے نہیں بلکہ دل سے تعلق رکھتے ہیں - جنکے لیے دماغ کی کاوش نہیں بلکہ دل کا جوش مطلوب ہے - جو حواس کی جگہ جذبات و عواطف کے تابع ہیں - جنکے لکھنے کیلیے بہترین وقت وہی ہوتا ہے جب دماغ لا یعقل مگر دل ہوشیار ہوتا ہے - اور جنکے لیے شرط اولین یہ ہے کہ ادراک و حواس کو بالکل معطل کر دیجیے اور از سرتا پا پیکر جذبات مخفیہ و مجسمۂ حسیات قلبیہ بن جائیے کہ دل کے کار و بار کی رونق کیلیے بازار خرد و ہوش کی ویرانی ضرور ہے !

اس قسم کی چیزیں البتہ وقت اور حالات پر موقوف ہیں - ضرورت سے متاثر نہیں - جب تک چولھے میں آگ نہو ' دیگ سے دھواں نہیں اُٹھــہ سکتا - یہ آگ اپنے اختیار میں نہیں - کبھی خود بخود بھڑک اُٹھتی ہے اور کبھی ہزار ہوا دیجیے ' ایک چنگاری بھی میسر نہیں آتی -

اسکی مثال یوں سمجھیے کہ کبھی موسم خزاں میں دل کا کوئی مخفی جوشش بہار اسطرح آپکو مترنم کر دیتا ہے کہ خود بخود گنگنانے لگتے ہیں ' اور کبھی طبیعت اسطرح افسردہ ہوتی ہے کہ عروس بہار کو با ہمہ عشوہ ہاے تمکین ربا سامنے دیکھکر بھی شگفتہ نہیں ہوتی - اسکے بھی اسباب و محرکات ہیں ' مگر وہ نہیں جنسے دماغ و ادراک قوت و استعداد جلب کرتا ہے - وہ کچھہ دوسرے ہی محرکات ہیں ' اور جب تک انکا اشارہ نہو ' دل کی موسیقی کا تار مترنم نہیں ہوسکتا :

چاک مت کر جیب بے ایام گل
کچھہ ادھر کا بھی اشارہ چاہیے !

میری حالت اس بارے میں بالکــل بے اختیارانہ ہے - ضرورت ہر طرح کا کام اپنے وقت پر کرا لیتی ہے ' مگر اپنی پسند اور خواہش جس شے کو ڈھونڈھتی ہے ' وہ دوسرے ہی کے قبضہ میں ہے :

زمام حـ ر ما بستۂ تصرف تست
اگر یقین نداری بامتحان برخیز !

ارادہ تھا کہ اس موقعہ پر کچھہ لکھونگا مگر نہ لکھہ سکا - البتہ اسکی جگہ توفیق الہی نے اس سے اہم تر بلکہ اصل مقصود کی طرف اقدام عمل کا سامان بہم پہنچا دیا ' یعنی یوم الحج اور عید اضحی کی مقدس یاد کے ساتھہ جماعۃ " حزب اللہ " کی تکمیل تا سیس متشکل و متمثل ہوکر نمودار ہوئی ' اور میں نے دیکھا کہ الحمد للہ اب اسباب سکوت بکلی مرتفع ' موانع اقدام یکسر

يــوم الحــج

اللــه اکبــر ' اللــه اکبــر ' لا اله الا اللــه و اللــه اکبـر ' اللــه اکبــر ' و للــه الحمـد !!

قافلۂ حجاج منی سے عرفہ جاتے ہوے !

ذلـک یوعظ بہ ' من کان منکم یـومن باللـہ والیـوم الاخــر

الا ' ان حــزب الــلــہ هــم الغــالبــون

۱۳۳۱ [1] هجری

خاتمـۂ سخن و اغـاز عـمـل

]*[

انمـــا ولـيکـم اللـــہ و رسولـــہ و الـــذين امنـــوا ' الذين يقيمـــون الصلـــوة ويوتون الزکـــواة و هــم راکـــعــون - و مـــن يتول اللــہ و رســوله و الذين امنــوا ' " فان حزب الله هــم الغــالبــون " (۵ : ۲۶)

اے مسلمانو! تمهارا دوست الله هے ' اسکا رسول ' اور وہ لوگ جو الله اور رسول پر ایمان لاچکے هیں ' جو صلوۃ الهي کو دنیا میں قائم کرتے ' اسکي راہ میں اپنے مال کو صرف کرتے ' او سب سے زیادہ یہ کہ هروقت اللــہ اور اسکے حکموں کے آگے جهکے رهتے هیں - پس جو شخص الله ' الله کے رسول ' اور صاحبــان ایمان کا ساتهي هوکر رهیــگا ' تو یقین کرو کہ وہ " حزب الله " میں سے هے ' اور " حزب الشیاطین " کے مقابلے میں حزب الله هي کا بول بالا هونے والا هے !! "

ز شرح قصۂ ما رفت خوابَ از چشــم خاصان را
شب آخر گشتــۂ و افسانه از افسانه میخیزد !

— : * : —

و العصر ' إن الانسان لفي خسر ' الا الذين آمنوا و عملوا الصالحات ' و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - قسم هے اس عصر انقلاب اور دور تغیرات کي ' جو پچهلے دور کو ختم کرتا ' اور نئے دور کي بنیاد رکهتا هے ' کہ نوع انساني کیلیے دنیا میں نقصان و هلاکت کے سوا کچهہ نہیں - مگر هاں وہ نفوس قدسیہ ' جو قوانین الهیہ پر ایمان لائے ' اعمال صالحہ اختیار کیے ' ایک دوسرے کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ذریعہ دین حق کی وصیت کرتے رهے ' اور نیز صبر و استقامت کی بهی انهوں نے تعلیم دي (۱۰۳ : ۴) اولئك علی هدی من ربهم ' و اولئك هم المفلحون (۲ : ۴)

یہ هے جماعت " حزب الله " کا مقصد وحید ' جسے غالبا هر شخص دن میں ایک دو مرتبہ نماز کے اندر ضرور پڑهتا هے ' اور یہ هے خلاصہ اسکے پیش نظر اغراض کا ' جو سورۂ " والعصر " کي صورت میں هر مسلمان کے آگے موجود هے - فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا !

گذشتہ تمهید کي چار صحبتوں میں جو کچهہ عرض کر چکا هوں ' اس سے بہت زیادہ عرض کرنا تها ' مگر مناسب یہ نظر آیا کہ مختصراً اصل اغراض و مقاصد بیان کر دیے جائیں ' اور اسکے بعد انکي هر دفعہ پر ایک مستقل مضمون شائع کیا جاے :

مخاطب اند کہ نازک مزاج بست
سخن کم گو ' کہ کم گفتن رواج ست

[1] یہ ایک عجیب حسن اتفاق هے کہ جس آیۃ کریمہ کي بنا پر اس جماعت کا نام " حزب الله " رکها گیا هے ' اس آیۃ کریمہ کے عدد بقاعدۂ جمل ۱۳۳۱ هیں اور یہي هجري سنہ اس جماعت کي تاسیس کا هے !!

ملک کي هر خدمت میں ابنائے وطن سے بڑھکر حصه لینے اور سب سے اگے رهنے کي کوشش کریں - تاکه اس طرح انکي پچهلي غفلت و معصیت ملکي کا کفارہ هو -

جنوبی افریقه کے هندوستانیوں کا سوال تمام اهل ملک کیلیے پیام ماتم ہے - اسلام انسانیت اور اسکے حقوق کے احترام کا سب سے بڑا معلم ہے ' اسلیے اج مسلمانوں کے دلوں میں بھی اس مصیبت کی ٹیس سب سے زیادہ هونی چاهیے - مصیبت زدگان افریقه میں بکثرت مسلمان هیں مگر میں نہیں چاهتا که اسطرف زور دوں - بهر حال وہ انسان هیں ' مظلوم هیں ' اور پھر خاک هند کے فرزند ' پس هر شخص کو جو هندوستان میں بستا ہے ' اس ماتم میں حصه لینا چاهیے -

وقت ہے که مسلمانان هند بزرگ ملک مسٹر (گوکھلے) کی اپیل کا دل کھولکر استقبال کریں - جہاں تک جلد ممکن هو ' هر شہر اور هر مقام پر اعانتي فہرستیں کھل جاني چاهئیں - ادارۂ الہلال بھي وجه اعانت کو وصول کرنے کیلیے طیار ہے -

فتنۂ اجودهیه !

امسال عید قرباني الحمد لله که بغیر کسی انسانی قربانی کے بخیر و خوبی گذر گئی - اور خدا وہ دن جلد لائے که ملک کی تمام قومیں باهمی نزاعات کی جگه ' صرف اپنے ملک کی صلاح و فلاح هی کو اپنی قوتوں کا مصرف بنائیں -

(اجودهیا) میں ابکے قربانی حکماً روک دی گئی - میں نے یه سنا اور اسپر چنداں افسوس نہوا ' کیونکه بہت سے مسلمان خود بھی اراده کر رہے تھے که برضا و رغبت اس حق سے دست بردار هوجائیں - لیکن کہه نہیں سکتا که شدت غم و غصه سے میرے دماغ کا کیا حال هوا ' جب میں نے پڑھا که مسلمانان اجودهیا قربانی کے ماتم میں نماز عید سے بھی دست بردار هوگئے که اگر قربانی کو مجسٹریٹ روک سکتا ہے تو نماز کو هم بھی روک دیسکتے هیں :

همارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر !

مجھے معلوم نہیں که اجودهیا کے مسلمانوں میں پڑھے لکھے لوگ بھي هیں یا نہیں ' اور انہیں اپنے دین و مذهب کي بھي کچھه خبر ہے یا نہیں ؟ بظاهر اس واقعه سے تو یہي معلوم هوتا ہے که انکي مسلماني گوشت کھانے هي تک ہے اور بس -

اِن جاهلوں سے کوئي پوچھے که عید کے دن قرباني کرنا امام ابو حنیفه (رح) کے نزدیک واجب ہے ' اور ائمۂ ثلاثه کے نزدیک سنت - احادیث کا تدبر بھي دوسرے هي مذهب کا موید ہے - پس اگر قرباني روکدي گئي تھي تو ایک عمل سنت یا زیادہ سے زیادہ واجب کے ادا کرنے سے وہ محروم رهگئے تھے ' اور اُسکي بھي اُنکے سر کوئی پرسش نه تھی ' کیونکه حاکم کے حکم سے مجبور تھے - لیکن نماز تو خدا کا ایک مقرر کردہ فرض اور اعظم ترین شعائر اسلام بلکه عمود دین و ملت ہے :- پھر ایک عمل سنت کے اجباري ترک سے انہوں نے ایک عظیم ترین اور داخل قدرت و اختیار فرض کو کیوں چھوڑ دیا ' اور عین عید کے دن الله کے آگے سر عبودیت جھکانے سے دیدہ و دانسته کیوں باز رہے ؟

یه کونسی عقل مندي ہے که اگر جیب سے ایک دھیلا گر جاے تو هاتھه کی اشرفی بھی پھینک دي جاے ؟

رفتار سیاست

بالاخر دولت علیه اور یونان میں بھي صلح هوگئي - صلح نامه پر دستخط نصف شب کے بعد هوے - نزاع انگیز امور طے نه هو سکے اور یه اس صلحنامه کا ایک ما به الامتیاز ضعف ہے که اهم امور کا تصفیه ثالثي کے هاتھه دیدیا گیا ہے -

یورپ کے سوا اور کون ہے جو پنچ بنسکتا ہے ؟ اسلیے ابھي اس داستان المناک کو ختم نه سمجھنا چاهیے بلکه اسکے تتمے یا یورپ کي نصفت پروري کي حکایت سننے کے لیے طیار رهنا چاهیے -

الباني حدود کا مسئله هنوز غیر منحل ہے - یوناني و الباني حدود کی تعین کے لیے جو کمیشن بیٹھا تھا ' اسکے برطانی ممبر نے چند تجاویز پیش کي تھیں - ریوٹر کو معلوم هوا ہے که دول میں اسکے متعلق باهم مبادلۂ آرا هو رها ہے - امید ہے که یه تجاویز جلد اختیار کرلي جائیں گي ' کیونکه آسٹریا اور اطالیا نے ان سے اتفاق کرلیا ہے -

حدود کے متعلق ایران و ترکی میں چند اختلافات تھے جنکے فیصله کے لیے قسطنطنیه میں ایرانی عثمانی وکلاء کی ایک مجلس بیٹھی تھی - اب اس نے ایک عهد نامه ترتیب دیا ہے - اس کی رو سے جنوبی سرحد شط العرب کے ساحل یسار کے پیچھے پیچھے جائیگی لیکن اس دریا میں ایران کے جهاز راني کے حقوق پر کوئي اثر نہیں پڑیگا -

حکومت ایران نے ۱۷ - نومبر کو برطاني اور روسي سفارتخانوں کو اطلاع دي ہے که اس عهد نامه کي با قاعدہ تصدیق کرنا چاهتي ہے - اسکو امید ہے که اس باب میں ایراني فوائد و مصالح محفوظ رهینگے -

جنوبي افریقه

بجرم عشق تو ام می کشند غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ که خوش تماشائیست !

۸ - نومبر یوم شنبه کو تیسري مرتبه مسٹر گاندهي قانون عهد نامه نٹال کي خلاف ورزي کے جرم میں گرفتار هوے - گرفتاري کے بعد ڈنڈي بھیجدیے گئے - ڈنڈي کي عدالت میں مسٹر موصوف کے وکیل نے انتہائي سزا کي درخواست کي - عدالت نے ۱۱ - نومبر کو ساٹھه پونڈ جرمانه کیا اور در صورت عدم اداے جرمانه ۹ - ماہ کي قید - انہوں نے قید کو جرمانه پر ترجیح دي !!

مسٹر گاندهي کے ساتھه جسقدر اور اشخاص تھے ' وہ سب نٹال واپس بھیجدیے گئے جہاں گرفتار کرکے ڈان هاسر جلا وطن کر دیے گئے هیں -

مسٹر پولک اور مسٹر کیلین بیچ مسٹر گاندهي کے دست و بازو تھے - یه دونوں بھي بجرم اعانت و اغوا گرفتار کرکے والکسرسٹ کے حوالات میں بھیجدیے گئے - ضمانت کي درخواست کي گئي مگر اس بنا پر نا منظور هوئي که دونوں صاف صاف آئنده مدافعت میں حصه نه لینے کا وعدہ نہیں کرتے تھے -

نٹال انڈین ایسوسي ایشن سے مسٹر گوکھلے کو حسب ذیل تار موصول هوا ہے :

" مقاومت مجهول کے تمام لیڈر جیل بھیجدیے گئے هیں - گورنمنٹ نے کانوں کے احاطوں کو هنگامي قید خانے قرار دیا ہے -

[بقیه مضمون کے لیے صفحه اول ملاحظه هو]

بها من سلطان ' ان الحكم الا لله ' امر الا تعبـدوا الا اياه - ذالك الدين القيم ' ولـكـن اكثـر النـاس لا يعـلمـون (۱۲ : ۴۱)

نام هیں جو تم نے اور تمہارے پیش رؤں نے گھڑ لیے هیں ؟ حالانکه خدا نے تو اسکے لیے کوئي سند بهیجي نهیں - اے گمرا هو! یقین کرو که تمام جهان میں حکـومت صـرف اسي خدا کیلیے ھے ! اس نے حکـم دیا ھے که صـرفاً سي کے آگے جُهکو ! یهي اسلام کا سیدها راسته ھے - لیکن افسوس که اکثر لوگ نهیں سمجهتے ! "

تو اسکي نظـر بهی اسي کے طـرف تهي ' اور اسي کي تلاش تهي ' جسکا وہ سراغ دے رہا تها !

(۴)

وہ " شاطـي وادي ایمن " اور " بقعـۂ مبارکـه " کا مقدس چرواها ' جبکه کوہ سینا کے کنارے " اني انا لله رب العالمین " کي نداء محبت سے مخاطب هوا تها ' اور جبکه ایک ظالم و جابر حکومت کي غلامي سے نجات دلانے کیلیے اُس نے یکۂ و تنها ' فرمان رواے عهد کے سامنے حریفانه کهڑے هوکر پیشین گوئي کي تهي که :

ربـي اعلم بمن جـاء بالهدی من عنده ' ومن تکون له عاقبـة الـدار ' انـه لا یفـلح الظالمون - (۲۸ : ۳۸)

یعنی اے لوگو ! مجهکو جهٹلانے میں جلدي نه کرو ! خـدا خـوب جـا نتـا ھے که کون شخص اُسکـي طرف سے سچـائي لیکـر آیا ھے ' اور آخر کار کس کے هاتهـه نتیجه کي کامیـابي آنے والـي ھے ؟

یقین کرو که خدا کبهي اُن لوگوں کو فلاح نهیں دیتا ' جو بر سر ناحق هیں ! "

تو وہ بهي اسي تلاش کا اعلان کر رها تها ' اور یهي تلاش تهي جسنے اُسے منزل مقصود تـک پهنچایا تها -

(۵)

وہ " ناصـرہ " کا نوجوان اسـرائیلي ' جو پچهـلي کتـابوں کي پیشین گوئي کے مطابق آیا تها ' تا که عهد اسرائیلي کے خاتمے اور دور اسماعیلي کے آغـاز کا اعـلان کرے ' اور جبکه اس نے چلنے سے پیشتر ایک باغ کے گوشے میں اپنے نادان اور نا سمجه ساتهیوں سے کهـا تها که :

اني رسو الله الیکم مصدقا لما بین یدي من التوراة و مبشراً برسولٍ یاتي من بعدي ' اسمه " احمد " - (۶۱ : ۷)

میں الله کے طرف سے تمهاري طرف بهیجا هوا آیا هوں - میں کوئي نئي شریعت نهیں لایا ' بلکه میرا کام صرف یه ھے که کتاب تورات کي ' جو مجهسے پہلے آچکي ھے ' تصدیق کرتا هوں ' اور ایک آنے والے رسول کي خوشخبري دیتا هوں جو میرے بعد آئیگا اور جسکا نام " احمد " هوگا ! "

تو وہ بهي اسي وادي جستجو کا ایک کامیاب قدم شوق تها ' اور یهي گوهر مقصود تها ' جسکے لیے اُس نے اپنے بے عقل ساتهیوں کے جیب و دامن کو بیقرار دیکهنا چاها تها -

(٦)

اور پهر وہ ظهور انسانیۂ کبری ' وہ مجسمۂ نعمۃ الهیۂ عظمی ' وہ معلـم کتاب و حکمت ' وہ مـزکي نفوس و انسانیت ' وہ " هادي الی صراط مستقیم " وہ مخاطب " انک لعلي خلق عظیم " وہ تاجدار کشورستان یزداں پرستي ' وہ فتح یاب اقلیم قلوب انساني ' وہ علم آموز درسگاہ " ادبني ربي فاحسن تادیبي " وہ خلوت نشین شبستان " ابیت عند ربي هو یطعمني و یسقیني " یعني وہ وجود اعظم و اقدس ' جسکے لیے دشت حجاز میں ابراهیم خلیل (ع) نے اپنے خدا کو پکارا : (ربنا وابعث فیهـم رسولاً منهم ' یتلو علیهـم ایاتک و یعلمهم الکتاب والحکمه ' و یزکیهم - ۲ : ۱۲۱) جسکے نور مبین کي تجلي فاران کی چوٹیـوں پر موسی (ع) نے دیکهي ' جسکے عشق میں داؤد (ع) نے نغمه سرائي کي ' جسکے جمال الهي کي تقدیس میں سلیمان (ع) اپنے تخـت جلال پر جهک گیا جسکے طرف بوحنا (ع) سے پوچهنے والوں نے بیقـرارانه اشـارہ دیا ' اور جسکے لیے ناصرہ کے اسرائیلي نبي نے اپنا جانا هي بهتر سمجها ' تاکه اپنے باپ سے جو آسمـان پر ھے سفـارش کرے ' اور اُسکـو " جـو آنے والا ھے " جلـد بهیجدے - (یوحنا : ۱۶ : ۸) -

و اذ جعلنا البیت مثابة للناس و امنا ' و اتخذوا من مقام ابراهیم مصلی و عهدنا الی ابراهیم و اسمعیل ان طهرا بیتی للطائفین و العاکفین و الرکع السجود (۲:۱۹)

بالاٰخر جب وہ " آنے والا " آیا ' اور خدا کي زمین آخري مرتبه سنواري گئي ' تا اسکي ابدي حکومت و جلال کا تخت بچهے ' اور پهر اسکے فرمان آخري کا اعلان هوا :

و من یبتغ غیـر الاسـلام دینا فلن یقبل منـه و هـو في الاخـرة من الخاسرین - (۳ : ۷۹)

" اب سے جو انسان احکام اسلامي کي جگهه کسي دوسري تعلیم کو تلاش کریگا ' تو یقین کرو که اسکي تلاش کبهي مقبول نهوگي ' اور اُسکے تمام کاموں کا آخري نتیجه نا مرادي هي هوگا ! ! "

تو وہ بهي اُسي کي جستجو میں نکلا تها ' جسکي جستجو میں سب نکلے ' اور قبل اسکے که وہ اُسکے لیے بیقرار هو ' خود اُس نے بیقرار هو کر اُسکا هاتهه پکڑ لیا تها :

و وجدک ضالاً فهدی (۹۳ : ۷)

اور اے پیغمبر ! هم نے تم کو دیکها که هماري تلاش میں سرگرداں هو پس هم نے (خود هي) تم کو اپنی راہ دکهلا دي !

(۷)

دنیا کي خوشي مرجها گئی تهي - اسکا جمال صداقت پژمردہ ' اور اسکا چهرۂ هدایت زخمي هو گیا تها - وہ پیمان و مواثیق ' جو

(تلاش مقصود)

ليکن کم از کم آج پہلے مقصد کے متعلق تو چند کلمات ضرور عرض کرونگا اور معافي خواہ هوں اگر اُن احباب کرام کو شاق گذرے ' جو اب صرف اصل دعوات طريق عمل هي کے مشتاق هيں -

گذشته مطالب و بيانات سے آپ نے اندازہ کرليا هوگا که اس عاجز کا مقصد کيا هے ؟ آخري نمبر کے خاتمے کي سطور ميں عرض کرچکا هوں که همکو آج سب سے پہلے کس چيز کا متلاشي هونا چاهيے ؟

دنيا کي بيمارياں هميشه يکساں رهي هيں اسليے انکا علاج بهي اصولاً ايک هي هونا چاهيے - وہ جب کبهي متلاشي هوئي هے ' تو اسکي تلاش اُس جستجو سے کبهي بهي مختلف نه تهي جو جستجو که آج هميں درپيش هے -

ايک هي چيز تهي ' جسکي هميشه تلاش رهي - هم بهي آج اُسي کو ڈهونڈهيں گے -

جبکه اسي زمين پر ابسے هزاروں برس پہلے خدا کے ايک مخلص بندے نے اسکو درد اور تڑپ کي آواز ميں پکارا تها اور کہا تها که :

رب اني دعوت قومي ليلاً و نهارا ' فلم يزدهم دعاي الا فرارا ' و اني كلما دعوتهم لتغفر لهم ' جعلوا اصابعهم في اذانهم واستغشوا ثيابهم و اصروا و استكبروا استكبارا - ثم اني دعوتهم جهارا ' ثم اني اعلنت لهم و اسررت لهم اسرارا - (۷۱ : ۹) قال نوح : رب انهم عصوني واتبعوا من لم يزده ماله وولده الا خسارا (۷۱ : ۲۱)

خدايا ! ميں نے اپني قوم کو رات دن حق و هدايت کي دعوت دي ' ليکن افسوس که ميري دعوت کا نتيجه بجز اسکے اور کچهه نه نکلا که وہ اور مجهسے بهاگنے لگي - ميں نے جب کبهي انکو پکارا تاکه وہ تيري طرف رجوع هوں ' تو انهوں نے اپنے کانوں ميں اُنگلياں ٹهونس ليں که کہيں ميري آواز نه سن ليں ' اور اپنے اوپر سے کپڑے اوڑہ ليے که کہيں ميرے چہرے پر نظر نه پڑجاے اور ضد اور شيخي ميں آکر اکڑ بيٹهے ! اس پر بهي ميں باز نه آيا ' پهر انهيں پکار پکار کر تيرا پيغام پہنچايا ' اور اسکے بعد بهي ظاهر و پوشيدہ ' هر طرح سمجهايا ' ليکن خدايا ! با اين همه سعي ودعوت و اصلاح ' ان سرکشوں نے ميرا کہا نه مانا اور انهي معبودان باطل کي غلامي کرتے رهے جنهوں نے انکے مال اور انکي اولاد کو فائدہ کي جگه الٹا نقصان هي پہنچايا "

تو وہ بهي اپني قوم کو اُسي کي تلاش کا پته دے رها تها -

(۲)

جبکه کالڈيا کے بت خانے ميں ايک برگزيدہ نو جوان نے امر بالمعروف و نهي عن المنکر کا فرض ادا کيا ' جبکه اس نے اپنے هاتهه ميں چهري لي ' اور اپنے فرزند عزيز کو محبت الهي کي بيخودي ميں دشمنوں کي طرح زمين پر دے پٹکا ' جبکه اُس نے دنيا سے رخصت هوتے هوے اپنے خاندان کو دين الهي کي پيروي کي وصيت کي اور کہا :

ربنا اني اسكنت من ذريتي بواد غير ذي ذرع عند بيتك المحرم ' ربنا ليقيموالصلوة ' فاجعل افئدة من الناس تهوى اليهم و ارزقهم من الثمرات لعلهم يشكرون (۱۴ : ۴۰)

" وادی غير ذی ذرع " ايام حج ميں !

يا بني ! ان الله اصطفى لكم الدين فلا تموتن الا و انتم مسلمون ! (۲ :)

ديکهو ! الله نے تمهارے اس دين اسلام کو تمهارے ليے پسند فرمايا هے ' پس هميشه اسي پر قائم رهنا ' اور دنيا سے نه جانا مگر اس حالت ميں که تم مسلمان هو ! !

تو اُس نے بهي اُسي کو ڈهونڈها اور پايا تها -

(۳)

جبکه تخت گاہ فراعنه کے ايک قيد خانه ميں کنعان کے قيدي نے دين الهی کا وعظ کہا ' اور جبکه اس نے اپنے ساتهيوں سے پوچها که :

يا صاحبي السجن ! ارباب متفرقون خير ام الله الواحد القهار؟ ما تعبدون من دونه الا اسماء سميتموها انتم و اباؤكم ما انزل الله

" اے ياران محبس ! بهت سے مالک اور آقا بنا لينا اچها هے يا ايک هي خداے قهار کے آگے جهکنا ؟ تم جو الله کو چهوڑ کر دوسرے معبودوں کي پرستش کر رهے هو ' تو يه اسکے سوا کيا هے که چند

سنبهال لیتي هے ' جو انبیاء کرام لیکر دنیا میں آتے هیں -

حضرة نوح جب کشتي میں سوار هوے تو ستر آدمي انکے ساتهه تهے - حضرة (موسی) کا ساتهه ابتدا میں خود بني اسرائیل میں سے بهی ایک تعداد قلیل نے دیا ' حضرة مسیح نے اپنی تمام حیات دعوة میں بارہ آدمی پیدا کیے ' لیکن فی الحقیقت یهی جماعتیں تهیں ' جنهوں نے لاکهوں اور کروڑوں دلوں کو مسخر کیا ' اور زمین کے بڑے بڑے حصوں کو اپنی اصلاح و دعوت کے آگے سر بسجود پایا -

کیونکه وہ دعوت و اصلاح کی جماعتیں تهیں ' جو اُن تعلیمات کا اپنے اعمال و افعال کے اندر نمونه رکهتي تهیں - اور زبان کي پکار ضائع جاسکتي هے ' پر اعمال کي صدا کبهي جواب لیے بغیر نهیں رهتي !

پس اصلاح عالم کا یه آخري ظهور جس نے دین الهي کو اسکے قدیمي نام " اسلام " کے ساتهه پیش کیا ' یه بهي دنیا میں اسي لیے آیا ' تا ایک جماعت پیدا کرے ' اور اُس نے " جماعت " پیدا کي - یهي جماعت تهي جس کو خدا نے اپنے کاموں کیلیے چن لیا ' اور اسکے دلوں کو اپنے جمال و صفات الهیه کا مسکن بنایا - عشق الهي کي وہ آتش مقدس ' جسکے لیے (نوح) نے لکڑیاں چُنیں ' جس کو (ابراهیم) خلیل نے اپنے دامن قرباني سے هوا دي ' جسکي چنگاریاں وادي ایمن کي تاریکي میں چمکیں ' جسکے شعلوں کیلیے (مسیح) کی قربانی کے خون نے تیل کا کام دیا ' اور جو بالاخر جبل (بو قبیس) کے غاروں میں " سراجاً منیرا " بن کر بهڑکی ' اسکے شعلوں سے اس جماعت الهي نے اپنے دلوں کی انگیٹهیوں کو روشن کرلیا تها ' اور یه انگیٹهیاں گو تعداد میں قلیل ' اور دنیا کی تاریکی وسیع و عالمگیر تهی ' لیکن انهی سے دعوة و اصلاح کے وہ لا تعد و لا تحصی چراغ روشن هوے ' جن میں سے ایک ایک چراغ زمین کے بڑے بڑے رقبوں اور انسانوں کی بڑي بڑي آبادیوں میں آفتاب جهانتاب بنکر ظلمت رباے عالم هوا !

یهي وہ خدا کی روشنی تهي ' جو اسکی جماعت میں سے هوکر چمکی ' اور جس کو خدا نے " نور الله " کے لقب سے یاد کیا :

یریدون لیطفوء نور الله بافواههم و الله متم نورہ و لو کرہ الکافرون !

(آسمان کي پاد شاهت !)

میرا مقصود تاریخ دعوة اسلامیه کی اُس اولین جماعة سے هے ' جس نے حضرة ابراهیم خلیل کے ساتهیوں کی طرح ' محمد رسول الله (علیهما الصلوة و السلام) کا ساتهه دیا ' اور اتباع اعمال نبوت کے ذریعه ' خود اپنے اندر خصائص و برکات نبوت پیدا کرلیے :

محمد رسول الله ' و الذین معه اشداء علی الکفار ' رحماء بینهم ' تراهم رکعاً سجداً ' یبتغون فضلاً من الله و رضواناً ' سیما هم في وجوههم من اثر السجود ! (۲۹ : ۴۸)

محمد رسول الله ' اور وہ لوگ جو اُسکے ساتهه هیں - دشمنان حق کے مقابلے میں نهایت سخت مگر آپسمیں نهایت رحم دل ' انکو تم همیشه الله کے آگے عالم رکوع و سجود میں دیکهو گے که الله کے فضل اور اسکي خوشنودي کے طالب هیں - انکي پیشانیوں پر کثرت سجود کي وجه سے نشان بنگئے هیں !

یهي جماعت تهي ' جسکے الهي کاروبار کو حضرة (مسیح) نے " آسمان کي پادشاهت " سے تعبیر کیا ' کیونکه في الحقیقت وہ دنیا کو قواے شیطانیه کے تسلط سے نکالنے والي تهي ' اور اسي کے اعمال حقه کے ذریعه دنیا میں خدا کا تخت عدل و صلاح بچهنے والا تها - وہ ایک بیج تها ' جو بوتے وقت گو حقیر اور بهت چهوٹا تها ' پر بار آور هونے کے بعد ایک درخت وسیع و تناور بننے والا تها - اسي لیے (مسیح) نے اسکو اس تمثیل میں بیان کیا که :

" آسمان کي پادشاهت رائي کے دانے کے مانند هے ' جسے ایک شخص نے لیکے اپنے کهیت میں بویا - وہ سب بیجوں سے چهوٹا هے پر جب اُگتا هے ' تب سب ترکاریوں سے بڑا هوتا هے ' اور ایسا درخت هوتا هے که هوا کے پرندے اسکے ڈالیوں پر بسیرا لیتے هیں !! " (متي ۱۳ : ۳)

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك ' فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول ' لوجدوا الله توابا رحیما (۶۷ : ۴)

حرم نبوی (مدینه) کا ایک منظر عمومي داخل صحن سے
صلی الله علیه و علی اله و صحبه و سلم

چنانچه پچهلي آیة میں اسي تمثیل کي طرف قران کریم نے بهي اشارہ کیا :

ذلك مثلهم في التوراة و مثلهم في الانجیل (الخ)

یهي جماعت هے ' جسکو تورات اور انجیل میں ایک کهیتي سے تمثیل دي هے (الخ)

دیکهو ! آسمان کي پادشاهت کا یه بیج جو بویا گیا ' في الحقیقت کیسا حقیر تها ؟ ایک جماعة قلیل و حقیر ' جس کو نه ساز و سامان دنیوي حاصل تها ' اور نه کسي طرح کي دنیوي ریاست و عزت - نه اُسکے پاس آلات جنگ تهے ' نه کوئي مسلح فوج - چند فقرا و صعالیک تهے ' جنهوں نے دعوة الهی کا ساتهه دیا ' الله کي پکار کو سنکر اسکي تلاش میں نکلے ' اور آسمان کیلیے زمین والوں سے اپنا رشته قطع کر دیا - انکے پاس پر هیبت جسم نه تهے اور نه خونخوار اسلحه ' مگر انکے سینوں میں صداقت شعار دل تهے ' اور انکے آنکهوں میں سچائي کے انسو - انهوں نے تعلیم الهي کو اپنا دستور العمل بنایا - انهوں نے هر اُس لفظ کو جو خدا کے مقدس پیغامبر کي زبان سے نکلا ' اپنے اعمال و افعال کے اندر محفوظ کر لیا - انکي زبانیں خاموش تهیں مگر انکے اعمال گویا تهے - انهوں نے اُس " اُسوۂ حسنه " کي زندگي کو اپنا نصب العین بنایا تها ' جو گو انسان تها ' مگر اپنے هر فعل کے اندر ایک خدا نما جلوۂ الهی رکهتا تها - وہ نه صرف تعلیم ' بلکه ایک عملي نمونه لیکر دنیا میں بڑهے ' اور آسمان کي پادشاهت کا وہ مقدس تخم ' جسکي منادي شام کے مرغزاروں میں هوئي تهي ' حجاز کے ریگستانوں میں نشو و نما پانے لگا - تهوڑا هي زمانه گذرا تها که ایک سرسبز و تناور درخت نے اپني ڈالیوں سے کرۂ ارضي کو چهپالیا - هوا کے پرندوں نے اسکي شاخوں میں نشیمن بناے ' اور زمین کي مخلوقات نے اسکے سایے میں پناہ لی :

اولاد آدم نے مقدس رسولوں کے سامنے ' انکے پاک پیغاموں کو سنگر خدا سے باندھے تھے ' ایک ایک کرکے عصیان و تمرد سے توڑ دیے گئے تھے ' اور خدا کی رحمت و رافت زمین کے بسنے والوں سے روٹھہ گئی تھی - اسکا وہ جمال ازلی و ابدی ' جس سے پردے اٹھادیے گئے تھے تا اسکے ڈھونڈھنے والوں کو محرومی نہو ' اب پھر مستور و محجوب ہوگیا تھا - اور اسمیں اور اسکے بندوں میں کوئی رشتہ باقی نہ تھا -

ہاں ' کوئی نہ تھا ' جو اسکو ڈھونڈھے - کوئی قدم نہ تھا ' جو اسکی طرف دوڑے - کوئی آنکھہ نہ تھی ' جو اسکے لیے اشکبار ہو - کوئی دل نہ تھا ' جو اسکی یاد میں مضطرب ہو - کوئی روح نہ تھی ' جو اسے پیار کرے - اسکی دنیا اس سے بے خبر تھی - اسکے بندے اس سے غافل تھے - انسان کا ضمیر مرچکا تھا ' فطرۃ کا حسن حقیقی عصیان عالم کی تاریکی میں چھپ گیا تھا - طغیان و سرکشی کے سیلاب تھے ' جو خشکی و تری ' دونوں میں امنڈ آے تھے ' اور جنکے اندر خدا کے رسولوں کی بنائی ہوئی عمارتیں بہہ رہی تھیں :

ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس (۳۰ : ۴۰) خشکی اور تری ' دونوں میں انسان کے عصیان و سرکشی سے فتنۂ و فساد پھیل گیا !

جبکہ یہ حالت تھی تو دنیا بگڑکر پھر سنوری ' انسانیۃ مرکر پھر زندہ ہوئی ' اور خدا نے اپنے چہرے کو پھر بے نقاب کر دیا - وہ جو شام کے مرغزاروں اور یروشلیم کے ہیکل کے ستونوں سے روٹھہ گیا تھا ' اب پھر آگیا ' تا کہ دشت حجاز کے ریگستانوں کو پیار کرے ' اور اپنے راز و نیاز محبت کیلیے ایک نئی قوم کو چن لے - دنیا جو صدیوں سے اسکو بھلا چکی تھی ' پھر اسکی تلاش میں نکلی ' اور انسان نے اپنے مقصود و مطلوب کو کھو کر پھر دوبارہ پالیا :

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین ' یہدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ' و یخرجہم من الظلمات الی النور ' و یہدیہم الی صراط مستقیم (۴ : ۱۸) - بیشک تمہارے پاس اللہ کے طرف سے ایک نور ہدایت ' اور ایک کتاب مبین آئی ' اللہ اسکے ذریعہ سلامتی کے راستوں پر ہدایت کرتا ہے اس کی ' جو اسکی رضا چاہتا ہے ' اور اسکو ہر طرح کی گمراہی کی تاریکی سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لاتا ' اور صراط مستقیم پر چلاتا ہے !

(۸)

غرضکہ دنیا کی حیات ہدایت و سعادت کی تاریخ یکسر تلاش و جستجو ہے - اس نے اپنے ہر دور میں کھویا ' اور پھر ہر دور میں اسکی تلاش کیلیے نکلی - وہ جب کبھی گری تو اسی کو کھو کر گری ' اور جب کبھی اٹھی ' تو اسی کی تلاش کا ولولہ لیکر اٹھی - اسکے ہادیوں نے جب کبھی اسکو جگایا تو اسی کیلیے جگایا ' اور جب کبھی اسکا ہاتھہ پکڑا ' تو اسی جستجو میں نکلنے کیلیے پکڑا - اس کی یہ تلاش ہمیشہ کامیاب ہوئی اور اس نے جب کبھی پکارا ' اسے جواب ملا - پانی کے ملنے میں کبھی بھی دیر نہ ہوئی ' البتہ تشنگی کا ثبوت ہمیشہ مانگا گیا :

جمال حال شود ترجمان استحقاق
دلیل آب جگر تفتگی و تشنہ لبی ست !

(جماعۃ)

لیکن یہ انقلاب عظیم جو ہئیۃ انسانیۃ میں ہوا ' جس نے دنیا کو یکسر بدل دیا ' اور جس عزیز گم گشتہ کو وہ بھول بیٹھی تھی ' اسکی تلاش و جستجو میں گم ہوکر ' پھر نمودار ہوئی ؛ کس چیز کا نتیجہ تھا ؟

یقیناً وہ ایک صدائے الہی تھی ' لیکن کن کے اندر سے اٹھی ؟ کچھہ شک نہیں کہ وہ جمال ربانی کی ایک بے نقاب بخشش نظارہ تھی ' لیکن اس جلوہ ریزی کا آفتاب ' کن کے سیماء وجوہ پر چمکا ؟

انکے ' جنکی نسبت کہا گیا کہ " سیما ہم فی وجوہہم من اثر السجود " !!

ان الوسائل للملوک ببابہم
و وسیلتی العظمی بہذا الباب !

مدینہ منورہ کا دروازہ : باب العنبریہ
(جس کو باب الرشادیہ بھی کہتے ہیں)

اصل یہ ہے کہ وہ ایک جماعت تھی ' اور تاریخ اصلاح عالم میں یاد رکھنا چاهیے کہ ہر دعوت و انقلاب اصلاح نے سب سے پہلے جماعت ہی کو پیدا کیا ہے - دعوت الہی اگر کوئی بیج ہے تو اسکے درخت کی پہلی شاخ جماعت ہی ہے - دنیا میں جب کبھی کوئی اصلاحی تغیر ہوا ہے ' تو محض تعلیمات سے نہیں ہوا ہے بلکہ اس جماعت کے اعمال سے ہوا ہے ' جو ان تعلیمات کی حامل و محافظ تھی - وہ صدائیں جو محض زبانوں سے اٹھتی ہیں ' ہوا کی منجمد سطح میں تموج پیدا کرسکتی ہیں مگر دلوں کے سمندر میں لہریں پیدا نہیں کرسکتیں - کان انکو سنتے ہیں ' پر دل انکے آگے مسجود نہیں ہوتے -

یہی سبب ہے کہ دنیا میں جب کبھی مصلحین حق کا ظہور ہوا ' خواہ وہ ظہور انبیا و رسل کرام کا تھا جو بمنزلۂ اصل ہیں ' یا انکے متبعین و مجدد دین کا جو بمنزلۂ فرع و ظل کے ہیں ' مگر ہمیشہ انکا پہلا کام یہی رہا کہ انہوں نے اپنی تعلیم و دعوۃ کا نمونہ ایک جماعت کی صورت میں پیش کیا - اور پھر یہ بنیاد جتنی محکم بن سکی ' اتنا ہی استحکام بعد کی تعمیرات کو بھی حاصل ہوا ہے - حضرۃ ابراہیم کی نسبت قران کریم نے تصریح کی ہے کہ !

لقد کان لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم " والذین معہ " (۶۰ : ۴) " بیشک تمہارے واسطے اتباع و پیروی کیلیے ایک بہترین نمونہ اور نصب العین ہے حضرۃ ابراہیم کی زندگی میں - نیز " انکے ساتھیوں " کی زندگی میں "

فرمایا کہ " والذین معہ " اور وہ لوگ جو انکے ساتھی ہیں - یہی " معیت " ہے جو اعمال اصلاح و نبوت کی حامل و محافظ ہوتی ہے ' اور اس امانت اصلاح و دعوت کو دنیا میں پھیلانے کیلیے

بے شمار انسانوں کي قربانیاں تڑپتي ' اور خون کي ندیاں بہتي هیں ' عورتیں بیوہ ' بچے یتیم ' والدین زندہ درگور هوجاتے هیں - یہ سب کچھہ هورهتا ہے ' جب کہیں جاکر ایک چھوٹا سا ملکي نقلاب تکمیل کو پہنچتا ہے !!

پھر وہ بھي یقیني نہیں کہ هزارها کوششیں رائگاں اور صدیوں کي امیدیں پامال بھي هو جاتي هیں -

جب دنیا کے اُن مادي انقلابات کا یہ حال ہے جو صرف انساني حکومت کے تخت ' اور انساني نسلوں کي آبادیوں کو متغیر کرنا چاهتے هیں ' تو پھر اس روحاني اور قلبي انقلاب کو سونچو ' جو زمین کي سطح اور انسان کے جسموں کو نہیں بلکہ روحوں اور دلوں کي اقلیموں کو پلٹ دینا چاهتے هیں ' اور کروروں انسانوں کے اعمال وخصائل کے اندر تبدیلي کے خواهشمند هوتے هیں - اِن انقلابات کیلیے کیا محض انساني قوت و تدبیر ' اور محض اخلاق و مذهب کے چند رسمي اصولوں کو پکار دینا هي کافي هوسکتا ہے ؟

تم ایک مرتبہ خود اپنے هي نفس کو آزما دیکھو' جسپر تمہارے ارادے کو پوري قدرت ہے - کیا ایک چھوٹي سے چھوٹي تبدیلي بھي اپنے نفس و اعمال کے اندر بآساني پیدا کرسکتے هو؟

پھر جب تم ایک نفس کي تبدیلي پر' جو خود تمہارے اختیار میں ہے ' قادر نہیں ' تو اُن کروروں دلوں کو کیونکر بدل دیسکتے هو' جن پر تمہاري نہیں ' بلکہ صدیوں کے پرورش یافتہ و محکم اعتقادات و اعمال کي حکومت قاهرہ ' اور نفس کا تسلط جابرہ قائم ہے ؟

اصل یہ ہے کہ انسان جسم کو پارہ پارہ کر دیسکتا ہے پر دلوں کو نہیں بدل سکتا - زمین کي خشکي و تري کا نقشہ ممکن ہے کہ وہ بدل دے ' لیکن قلب و روح کا ایک گوشہ بھي اسکے پھیرے سے نہیں پھر سکتا - وہ تعلیم دیسکتا ہے اور اصلاح ! اصلاح ! پکار بھي سکتا ہے' لیکن نہ تو فتح مندي کا بیج اسکے دامن میں ہے ' اور نہ بارآور کرنے والي نشوؤ نما اسکے قبضے میں - یہ صرف اُسي قدیر و حکیم کے دست قدرت کا کام ہے ' جو مقلب القلوب اور محول الاحوال ہے ' اور جو همیشہ اپنے کارو بار قدرت کي نیرنگیاں دکھلاتا اور اپني عجائب فرمائي پر حیراني و تحیر کي بخشش کرتا ہے !

پس اگر تم کہ انسان هو' انسانوں کو بدلنا ' اور ارواح و قلوب کے عوالم روحانیہ کو منقلب کردینا چاهتے هو' تو یاد رکھو کہ جب تک تم انسان هو' ایسا نہیں کر سکتے ' کیونکہ انسانوں کو اسکي قدرت نہیں دي گئي - البتہ اگر تم اپنے اندر قوت الهي پیدا کر لو' اگر اپني جماعت کے اندر اس کار فرماے حقیقي کا ایک گھر بنا لو- تمہاري صداؤں کي جگھہ تمہارے اندر سے اُسکي آواز نکلنے لگے - تمہاري آنکھوں کے حلقوں سے تمہاري نظروں کي جگہ اُسکي نگاهیں کام کرنے لگیں ' تمہارے اعمال و افعال ' یکسر اُسکے صفات و افعال هوجائیں - یعني از فرق تا بقدم اپنے تمام اعمال و خصائل مین ایک پیکر اخلاق الهي بن جاؤ' تو پھر تمہارے کام' خود تمہارے کام نہونگے' جنکے لیے انتظار' حسرت ' اور ناکامي هو' بلکہ یکسر اُس قادر و مقتدر کے کار و بار هونگے ' جسکا دامن عز و کبریائي اس سے بہت اقدس و منزہ ہے کہ آلودۂ ناکامي و ملوث حسرت و افسوس هو-

پھر جب وہ ' کہ سب کا مالک ہے' تم میں هوگا ' تو تم کو بھي اُسکے ملک کي هر شئے پر قدرت هوجائیگي - کیونکہ تمہاري قدرت درحقیقت اسي کي قدرت هوگي - تمہاري صداء دعوۃ ایک سیلاب انقلاب هوگي جس کو دنیا کي کوئي طاقت نہ روک سکے گي - تمہاري زبانوں سے جو کچھہ نکلے گا ' وہ دلوں اور روحوں پر نقش هوجائیگا اور پھر نہ زمین کا پاني اُسے دھوسکے گا اور نہ آسمان کي بارش اُسے محو کرسکیگي - تمہاري تعلیم بیج اور بعمل ' دونوں اپنے ساتھہ لائیگي اور تم گو چپ رهوگے' لیکن تمہاري خاموشي کي ایک ایک صداء عمل پر کروروں هستیاں اپنے دلوں کو هتیلیوں پر رکھکر پیش کرینگي - تمہاري آنکھوں سے شعلہ الهي کے جب شرارے نکلیں کے تو دنیا میں کس کي آنکھہ هوگي ' جواس سے دو چار هوسکے؟ تمہاري زبانوں سے جب لسان الهي کي صداء دعوۃ اٹھیگي ' تو خدا کي آواز کو سنکر اسکي کون مخلوق ہے جو لبیک نہ کہیگی ؟

تم جس طرف سر اٹھاؤگے ' دلوں کو سر بسجود اور روحوں کو معترف عجز و نیاز پاؤگے ' اور خدا کا قاهر ومقتدر هاتھہ تم میں سے ظاهر هوکر ملکوں اور قوموں کو منقلب کردیگا !

تم ایک عالم کو بدلنا چاهتے هو - تمہارے سامنے صدیوں کي ایک محکم عمارت ہے - تم چاهتے هو کہ اُسے یک سر ڈھا دو اور اُسکي جگہ ایک نیا محل تعمیر کرو - لیکن اسکے لیے تمہارے دست و بازو کي قوت تو کافي نہیں - جب تک تمہارے هاتھہ کے اندر سے اللہ کا هاتھہ نمایاں نہوگا ' اس رد و قبول اور هدم و بنا سے عہدہ برا نہو سکوگے .

(تشریح مزید)

حکیم و جاهل اور فرزانہ و هشیار میں مرئیات و مشاهدات کا فرق نہیں ہے بلکہ صرف چشم نظارہ اور دل فکر فرما کا - تم نے کبھي اس پر بھي غور کیا ہے کہ یہ کیا بوالعجبي ہے کہ پاک تعلیمات کا اثر اور مقدس صداؤں کي تاثیر هم میں سے مفقود هوگئي ہے ؟ یہ کیوں ہے کہ بہتر سے بہتر ارادے همارے ذهنوں میں ' اعلي سے اعلي خیالات هماری فکروں میں ' اور پاک سے پاک تعلیمات هماري زبانوں پر هیں ' مگر نہ تو ارادوں میں قبولیت ہے ' نہ خیالات میں فعّالیت ' اور نہ تعلیمات میں اثر - جس دنیا کے بڑے بڑے وسیع ٹکڑوں کو صرف ایک زبان کي دعوۃ نے مضطر و سیماب وار کردیا تھا ' آج اسي دنیا میں بڑي بڑي جماعتوں کي صدها صدائیں ایک نفس واحد کي غفلت جامد و ساکن میں حرکت پیدا نہیں کرسکتیں - یہي اسلام کي صدائے دعوۃ اور یہي اسکي کتاب هدایت کي صداء اصلاح اُس وقت بھي تھي ' جبکہ اسکے ایک ایک داعي نے ایک ایک اقلیم کو مسخر اثر کرلیا تھا ' اور یہی اب بھي ہے کہ خود اپنے دلوں هي میں تپش محسوس نہیں هوتي ' دوسروں کي انگیٹھیاں اُس سے خاک روشن هونگی '

ایک هي علۃ سے دو مختلف نتیجے پیدا نہیں هوسکتے .

اصل یہ ہے کہ دنیا کا سر انقلاب و تغیر همیشہ صداے عمل کے آگے جھکا ہے ' نہ کہ صداے قول کے سامنے - حقیقي شے هر تعلیم کیلیے " نمونہ " ہے ' اور جب تک مصلح اپنے اندر اپني اصلاح کا نمونہ نہیں رکھے گا ' اسکي تعلیم دلوں کي قبولیت اور روحوں کي اطاعت سے محروم رهیگي - آگ جب جلتي ہے تو سب سے پہلے جلانے والے کو گرم کرتي ہے - اگر تمہارے پاس آگ موجود ہے تو سب سے پہلے اپنے آپ کو سوز و تپش میں دکھلاؤ - پھر دوسروں کو گرمي و حرارت کي دعوت دینا - اگر خود تمہارے اندر آگ موجود ہے تو اس مجمر سوزاں کو جہاں کہیں بھي رکھوگے ' خود بخود هر طرف گرمي پھیل جائیگي ؛ کیونکہ گرمي آگ کے شعلوں سے نکلتي ہے ' برف کي سل سے پیدا نہیں هوسکتي !

اسلام نے ایک جماعت صحابۂ کرام کي پیدا کردي تھي ' جو اس تعلیم کا ایک صحیح ترین عملي نمونہ اپنے اندر رکھتي تھي ' اور ان میں کا هر فرد اُس اسوۂ حسنہ کي قوۃ سے ایک ایک اقلیم کي تسخیر اپنے قبضۂ اقتدار میں رکھتا تھا - انکے اعمال کے اندر تعلیمات الہیۃ کي مقدس انگیٹھي شعلہ فروز تھي' اسلیے وہ جہاں جاتے تھے ' ایک آتش کدۂ اثر اپنے ساتھہ لیجاتے تھے -

[ک]

اصلها ثابت و فرعها في السماء ، توتي اکلها کل حین باذن ربها ، و یضرب الله الامثال للناس لعلهم یتذکرون (۱۴ :)

وہ درخت کہ جڑ اسکي زمین کے اندر مضبوط اور بلند ٹہنیاں آسمان تک پہنچي ہوئیں ہیں ۔ قوۃ الہیہ کي نشو نما فرمائي سے وہ ہر وقت کامیابي کا پھل لاتا رہتا ہے ، اور یہ ایک مثال ہے جو اللہ بیان کرتا ہے ، تا کہ لوگ سونچیں اور غور کریں ! !

(تلاش مکان یا تلاش مکین ؟)

یاد رکھو ، وہ خدا جو مکان و زمان سے منزہ ہے ، جب دنیا میں آتا ہے ، تو اپنے بسنے کیلیے گھر چاھتا ہے - زمین کي شاندار آبادیاں ، پہاڑوں کي سر بفلک چوٹیاں ، سمندروں کي ناپیدا کنار موجیں ، صحراؤں کے وسیع میدان ؛ یہ سب اسکے لیے بیکار ہیں - پادشاہوں کے تخت ہیبت و اجلال ، لعل و جواہر سے لبریز خزانے ، بڑے بڑے گنبدوں اور ستونوں کے عظیم الهئیۃ ایوان و محل ، اسکا گھر نہیں بن سکتے - تم اسکے لیے ایک گھر پیدا کرو جو اسکے جمال قدس کا نشیمن ، اور اسکے حسن ازلي کا کاشانہ بن سکے - تم جو اسکي جستجو میں نکلنا چاھتے ہو ، بہتر ہے کہ پہلي اپني جستجو میں نکلو - تم ، کہ اسکے نہ ملنے کے شاکي ہو ، چاھیے کہ پہلے اپني گم گشتگي پر ماتم کرو ! اسکے حریم محبت کا دروازہ ہمیشہ سے بے حجاب ہے - اسکے کاشانۂ وصال کے باب عشق نواز پر کوئي پاسبان نہیں - وہ تو ہر آن و ہر لمحہ اپنے متلاشیوں کا منتظر ہے ، لیکن ساري محرومي اسمیں ہے کہ تمارے پاس کوئي مکان ہی نہیں ، جو اسکے قدوم محبت کا مکین بن سکے !

ہرچہ ہست از قامت ناساز و بے اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالاے کس دشوار نیست !

اسکے بسنے کے لیے چاندي اور سونے کا محل ، اور صندل و آبنوس کا تخت مطلوب نہیں ہے جس میں لعل و الماس کے ٹکرے جڑے ہوں - وہ اُن دلوں کا طالب ہے ، جن میں اسکے درد محبت کے زخموں سے خون کے قطرے ٹپک رہے ہوں - اسکے لیے فقیروں اور خاک نشینوں کي ایک ایسي جماعت چاھیے ، جنکے دل تڑپتے ہوے ، جنکے جگر جلے ہوے ، جنکي آنکھیں خونبار ہوں - یہي ٹوٹے پھوٹے کھنڈر اسکے رہنے کیلیے ایوان و محل ہیں ، اور یہي اجڑي ہوئي بستیاں ہیں ، جنکو اس نے اپني آبادي کیلیے چن لیا ہے - وہ کہ آبادیوں کی رونق ، صحراؤں کی فضا ، پہاڑونکي بلندي ، ملکوت السماوات کی بو قلموني ، اُسے اپني طرف متوجہ نہ کرسکی ، دلوں کی اُجڑي ہوئي بستیوں اور ٹوٹي پھوٹي دیواروں کو اپنا کاشانۂ وصال بناتا ہے اور اس گھر کے سوا اور کوئي جگہ اُسے پسند نہیں : لا وسعني ارضي و لا سمائي ، و لکن یسعني قلب عبدي المومن - و ایضاً قال : انا عند المنکسرۃ قلوبہم ! !

انا عرضنا الامانۃ علی السماوات و الارض و الجبال ، فابین ان یحملنها ، و اشفقن منها ، فحملها الانسان ، انہ کان ظلوماً جہولا ! !

" ہم نے اپني امانت اسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں کے سامنے پیش کي ، لیکن سب نے اسکے اٹھانے سے انکار کردیا اور اُس بارگراں کے متحمل نہو سکے - لیکن انسان آگے بڑھا اور اُسے بلا تامل اٹھا لیا - کچھہ شک نہیں کہ وہ اپنے اوپر سخت ظلم کرنے والا اور سرگشتۂ نادانی ہے "

و قال مولی الجامي ، قدس اللہ سرہ السامي :

غیر انسان کش نکردہ قبول
زانکہ انسان ظلوم بود و جہول
ظلم از انکہ ہستی خود را
ساخت فاني بقاے سرمد را
جہل از انکہ ہرچہ جز حق بود
صورت آں ز لوح دل بزدود
نیک ظلمے ، کہ عین معدلت ست !
نغز جہلے ، کہ مغز معرفت ست !

فاولم یکن للانسان قوۃ ہذہ الظلومیۃ و الجہولیۃ ، لما حمل تلک الامانۃ العظیمۃ الالہیۃ ! !

* * *

پس اس قدوس و قدیم کا دنیا میں کوئي گھر ہو سکتا ہے ، تو وہ صرف اُن انسانوں کے دلوں ہی کا آشیانۂ محبت ہے ، جنھوں نے اس گھر کو اسکے بسنے کیلیے پہلے ہی سے سنوار رکھا ہے ، اور اسکي آرایش و تزئین سے کبھي غافل نہیں ہوتے - دنیا کے گھروں کي طرح اس گھرکي آرائش کیلیے نہ تو حریر و اطلس کے پردوں کي ضرورت ہے ، نہ دیباؤ قاقم کے فرش و قالین کي - اسکي آرائش کیلیے صرف ایک ھي چیز مطلوب ہے ، یعنے زخم محبت کي خونبارانہ فشاني ، جسکے چھاپوں سے اسکي دیواریں ہمیشہ گلزار رہیں :

جز محبت ہرچہ بردم ، سود در محشر نداشت
دین و دانش عرضہ کردم ، کس بہ چیزے برنداشت

* * *

(شبلي) را در خواب دیدند و پرسیدند : کیف وجدت سوق الاخرۃ ؟ بازار آخرت را چہ طور یافتي ؟ گفت : بازار یست کہ رونق ندارد درین بازار مگر جگر هاے سوختہ ، و دلہاے شکستہ ، آہ هاے سوزاں ، و چشم هاے خوں افشاں ! سوختہ را مرہم نہند ، شکستہ را باز بندند ، و چشم هاے خونچکاں را از سرمۂ نظارہ مجلي و منور سازند !

دل شکستہ دراں کوے مي کنند درست
چنانکہ خود نشناسي کہ از کجا بشکست

* * *

پس اگر تم اسکے طالب ہو تو ایک جماعت پیدا کرو ، تا اسکي جلال و قدوسیت کا وہ آشیانہ بنے - اگر تمھارے پاس گھر نہیں ہے ، تو بسنے والے کي تلاش میں کیوں سرگرداں ہو ؟ مکین سے پہلے چاھیے کہ مکان کي فکر کرلو !

(اعمال الہیہ)

دنیا کے اندر تبدیلي پیدا کرنا آسان نہیں ہے - تم کسي گھر کي ایک دیوار یا کھڑکي بدلني چاھتے ہو تو اسکے لیے کیا کیا سر و سامان کرنے پڑتے ہیں ؟ پھر جو لوگ سطح ارضي کے بڑے بڑے رقبوں اور انسانوں کي عظیم الشان آبادیوں کے اعمال و معتقدات کو بدلدینا چاھتے ہیں ، انکو سوچنا چاھیے کہ انکا مقصد کس درجہ مشکل اور کٹھن ہے ؟

دنیا میں مادي انقلابات ہمیشہ سلطنتوں کے تغیرات اور خونریز جنگوں کے ظہور سے ہوتے رہتے ہیں ، لیکن غور کرو کہ اُن میں کا ہر چھوٹا سے چھوٹا انقلاب بھي کیسي گرانقدر قیمت رکھتا ہے ؟ قرنوں کي قرنیں فکر و تدابیر میں گذر جاتي ہیں - خزانوں کے خزانے لٹا دیے جاتے ہیں - کروڑوں گینیوں کے قرض لیے جاتے ہیں - پھر فوجوں کے سمندر طوفان میں آتے ہیں ، قیمتي سے قیمتي آلات و اسلحہ کروڑوں کي تعداد میں تقسیم کیے جاتے ہیں ،

مطبوعات جدیده

(*)

دی کانپـــور مـــوسک

THE CWANPORE MOSQUE.

مسجـــد کانپـــور

مستر بي - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر " بنگالي " کلکته - قیمت ۱ روپیه

حادثۂ مسجد کانپور اپنے اندر جو عبرتیں اور بصیرتیں رکھتا ہے ' اسکے لحاظ سے ضرور تھا که اسکے واقعات کو محض اخبارات کے صفحوں اور زبانی روایتوں هی پر ضائع هو جانے کیلیے نه چھوڑ دیا جاے ' بلکه وہ کسي زیادہ پائدار اور محفوظ صورت میں آجاے -

خود مجھکو بھی خیال هوا تھا که بعد اختتام مقدمه اسکے تمام حالات انگریزي اور اردو میں جمع کرکے شائع کیے جائیں -

لیکن هم سب کو ایک انصاف درست بنگالی اهل قلم کا ممنون هونا چاهیے ' جس نے سب سے پہلے اس ضرورت کو پورا کردیا -

جن حضرات نے حادثۂ فاجعۂ کانپور کے زمانے میں هندرستان کے معزز ترین روز انه لسان حال ' " بنگالي " کو پڑھا ہے ' اونھوں نے ابھي اُن سنجیدہ و بلیغ اور پر از واقعات و حوادث مضامین کو نہیں بھلایا هوگا ' جو عرصے تک بنگالي میں اُسکے مراسله نگار خصوصي (اسپیشل کار سپانڈنت) کے دستخط سے نکلتے رهے هیں ' اور جنھوں نے فی الحقیقت اس حادثه کے مظالم و خفایا کي تشهیر و اعلان اور حقیقت و اصلیت مستورہ کے کشف میں سب سے زیادہ حصه لیا ہے -

یه مکاتیب در اصل مستر بي - کے - داس گپتا - سب ایڈیٹر بنگالي کے رقمزدہ تھے ' جنکو ادارۂ بنگالي نے مخصوص طور پر وقائع نگاري کیلیے کانپور بھیجا تھا -

مستر موصوف نے کانپور سے آکر تمام حالات و وقائع جمع کیے - اور بعض بعض ضروري چیزوں کي تلاش میں تکلیف و زحمت بھي برداشت کي - چنانچه اسکا پہلا حصه مرتب هوکر شائع هوگیا ہے اور دوسرا بھي آجکل میں نکل جائیگا - مجموعي قیمت دونوں حصونکي ایک روپیه کچھه زائد نہیں ہے ' کیونکه پہلے هي حصے کي ضخامت ۱۰۸ صفحے کي ہے - نیز متعدد هاف ٹون تصویریں بھی دي گئي هیں -

مستر بي - کے - گپتا نے زباني مجھسے کہدیا ہے نه انکا مقصود اس کتاب سے جلب زر نہیں ہے - وہ اسکي آمدني کا ایک حصه زراعانۂ کانپور کے فنڈ میں دینے کیلیے طیار هیں -

میں نہایت متاثر هوا ' جب میں نے سرورق الثا ' اور کتاب کے تهدیه و تعنون (ڈیڈیکشن) کا صفحه نظر آیا - مستر گپتا نے مندرجۂ ذیل لفظوں میں ' شهداء کانپور رضي الله عنهم و اعلي الله مقامهم کي مقدس یاد کے ساتھه اپني کتاب کي تقدیس کي ہے :

To

The Memory of my Mussalman Country-men who lost their lives in the riot at Cawnpore, on the 3rd day of August 1913.

پہلا حصه کانپور امپرومنٹ اسکیم سے شروع هوکر ایڈیٹر الهلال کے ورود کانپور کے ذکر پر ختم هوگیا ہے - دوسرے حصے میں مقدمے کي مفصل روئداد ' نیز وہ تمام وقائع و حالات هیں ' جن پر اس افسانۂ خونین کا خاتمه هوا -

کانپور امپرومنٹ اسکیم مشرح درج کي ہے - مسجد کے مطلوبه زمین کیلیے جیسي کچھه مضحکه انگیز قانوني کارروائي کي گئي ' وہ قابل مطالعه ہے ' اور قانوني طور پر زمین کے متعلق اصل مسئله وهي ہے - اسکے بعد اُن مراسلات کي نقل دي ہے جو اس بارے میں هز انر سر جیمس مسٹن اور مستر محمد علي میں هوئیں - پھر ۱ - جولائي کے حادثۂ انهدام اور ۳ - اگست کے قتل عام کي مشرح کیفیت درج کي ہے اور انکي سرگذشت سرکاري و غیرہ سرکاري ' دونوں ذرائع سے لي ہے - اسکے بعد " بنگالي " میں جو مبسوط مکاتیب انکے شائع هوتے رهے ' اور کانپور میں رهکر جو کچھه انھوں نے واقعه کے تمام اجزا کي تحقیقات کی ' ان کو بجنسه درج کیا ہے اور یه کتاب کا اهم ترین حصه ہے -

اسکے بعد اس حادثه کے متعلق انگریزي اخبارات کي رائیں نقل کي هیں اور اس باب کو انگلستان کے اخبار The out look اور The Pall Mall Gazette کے مضامین سے شروع کیا ہے -

لکھنو کے ڈپوٹیشن کا ایڈرس اور اسکا جواب بھي اسی حصے میں آگیا ہے -

هر حیثیت سے یه ایک اهم مجموعه ہے - مجھے یقین ہے که هر شخص اسکا ایک ایک نسخه ضرور اپنے پاس رکھے گا - یه مسلمانوں کي موجودہ بیداري اور حسیات دینیه و ملیه کي ایک یاد گار داستان ہے ' اور اسکا ایک ایک لفظ همارے پاس محفوظ رهنا چاهیے -

مستر گپتا نے اس معاملے میں اپنے قلم و دماغ سے جو بہترین خدمت حق و انصاف کي انجام دي ہے ' وہ ایک ایسا واقعه ہے جسکے تشکر و امتنان سے هم کبھي غفلت نہیں کر سکتے - اور اگر مسلمان بکثرت اس دلچسپ و نافع کتاب کو خریدینگے ' تو یه انکے قیمتي جذبات و عواطف کي ایک نہایت هي ادنی قسم کي شکر گذاري هوگي -

درخواستیں " دفتر بنگالي - کلکته " کے پته سے آني چاهئیں -

تاریخ دربار دهلی

سید ظہور الحسن مالک کارخانۂ احسن التجارت کوچه نظام الملک دهلي - قیمت - ۱ - روپیه - ۸ - آنه -

آخري دربار دهلي منعقدۂ ۱۲ - دسمبر سنه ۱۹۱۱ - کے حالات جمع کیے هیں - دربار کے موقعه پر جسقدر مراسم ادا هوے اور جسقدر مجالس و محافل منعقد ' اُن سب کے حالات کو الگ الگ عنوان سے مرتب کیا ہے - سب سے پہلے جلوس شاهي کي مشرح کیفیت دي ہے اور آخر میں تمام رؤسا و شرفاء دربار کي فهرست - کاغذ اور چھپائي پر تکلف ہے -

فصول مسعودیه

" مصنفه حضرۃ شاہ مسعود علي قلندر " حسب فرمایش " جناب سید شاہ ولایت احمد صاحب قلندر سجادہ نشین خانقاہ لاهر پور "

فارسي کا ایک ضخیم رساله ہے ' سلسلۂ قلندریه کے تمام شیوخ و اکابر کے حالات و ملفوظات اسمیں جمع کیے گئے هیں - ابتدا میں ایک مقدمه " فیوض مسعودیه " کے نام سے ہے ' جسمیں مصنف اور انکے خاندان کے حالات عنوان وار ترتیب دیے هیں - قیمت اور مقام اشاعت لوح پر درج نہیں - آسي پریس لکھنو میں چھپي ہے -

افکار و حوادث

ھماري انجمنوں کے سالانه جلسے کیا ھیں ؟ قومي میلے ھیں سال میں ایک مرتبه تمام اطراف ھند سے کسي ایک شھر میں مسلمان جمع ھو جاتے ھیں ' تین چار روز چھل پھل رھتي ھے ' ھر طرف ایک حرکت اور جنبش نمودار ھوجاتي ھے ' استیج کے پاس کچھه لوگ محو نمائش ' اور استیج کے نیچے تمام لوگ محو تماشا نظر آتے ھیں - تیسرے روز یه بھیڑ چھٹنی شروع ھوتي ھے اور چوتھے روز سکون پیدا ھو جاتا ھے - پھر جلسوں کے ھال اور کانفرنسوں کے پنڈال ایک کف دست میدان نظر آتے ھیں جھاں سے میله اٹھه چکا ھے اور اب جا بجا قافلۂ عرب کي طرح اوس نے اپني اقامت کے چند آثار چھوڑ دیے ھیں !

فا سئلوا حالنا عن الاثار

امسال ھمارے میلے شھر آگرہ میں لگینگے ' جھاں ھم کبھي اپني عظمت و اقتدار کے بھي میلے لگا چکے ھیں !

اسي گھر میں جلایا ھے چراغ ارزو برسوں !

جس آگرہ میں " ھمایوں " نے عروس علم و انکشاف کے عشق و محبت میں جان دي ' اسي اگرہ میں اب ھم مشورہ کرینگے که اس روٹھے ھوے معبود، کو کیونکر منا کر گھر لائیں ؟

جس خاک پر اکبر و جھانگیر نے دوسروں کي قسمتوں کا فیصله کیا تھا ' اب ھم وھاں جمع ھوں گے تا که خود اپني قسمت کا فیصله کریں !

جھاں کبھي تخت حکومت و اجلال پر بیٹھکر غیروں کو اپنے سامنے سربسجود دیکھه چکے ھیں ' وھاں اب گرد فلاکت و ادبار پر لوٹ کر سونچیں گے که محکومي کي زندگي میں عافیت کیونکر پائیں !

فتادم دام بر کنجشک و شادم ' یاد ان ھمت
که گر سیمرغ مي آیه بدام ازاد مي کردم !

و بلونا ھم بالحسناب و السیئات ' لعلھم یرجعون !

یعني حسب معمول اواخر دسمبر میں کانفرنس اور مسلم لیگ ' دونوں کے اجلاس آگرہ میں ھونگے - کانفرنس کے پریسیڈنٹ آنریبل مسٹر شاھدین (لاھور) اور مسلم لیگ کے انریبل سر رحمته الله (بمبئي) منتخب ھوے ھیں - آنریبل شاھدین چیف کورٹ کے جج ھیں - امید ھے که ھماري قسمت کا بھتر فیصله کرسکیں !

افریقه کي سرزمین آج سے نھیں بلکه تقریباً ۱۲۰۵ برس سے ھمارے لیے مصائب و حوادث کا گھر ھے - اسي براعظم میں مصر' حبش' طرابلس ' تیونس ' الجزائر ' اور مراکش واقع ھیں ' جن ۲ ایک ایک ذرہ ھمارے عروج و زوال رفته کي تاریخ ' اور ھمارے ایام سرور و حزن کي پر درد داستان ھے - پس اگر ھم پر چند برسوں سے اوس کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے (جنوبي افریقه) میں ظلم و ستم کي چند حکایتیں پیدا ھوگئي ھیں تو اسپر تعجب کیا ھے ؟

لیکن افسوس تو یه ھے که ھم محرومان قسمت کے ساتھه ھمارے بھت سے ھندو ' سکھه ' اور پارسي ھم وطن بھي مورد آلام و مصائب ھیں !

کھا جاتا ھے که مسلمان اوس وقت تک خاموش رھتے ھیں جب تک که اون کے مذھب کو نه چھیڑا جاے - کس قدر جھوٹ ھے ! برٹش جنوبي افریقه میں مسلمانوں کے مذھب کو چھیڑا گیا ' لیکن کب اون کے جوش و حمیت کے تنزت کوئي آواز نکلی ؟ اسلامي نکاح کو یه کھکر وھاں کي عدالت نے رد کردیا که یه اوس ملک کا نکاح ھے جھاں تعدد ازواج جائز ھے ! پھر کیا یه مسلمانوں کي دیني تحقیر نھیں ھے ؟ کیا یه صریح احکام اسلامیه میں مداخلت نھیں ھے ؟

اھل ھند جنوبي افریقه میں خاموشي اور سکون کے ساتھه کام کر رھے ھیں - اونھوں نے کارخانوں سے تعلق منقطع کردیا ھے ' اپنے اپنے حقوق کا مطالبه صبر و استقلال کے ساتھه کر رھے ھیں - آج کي خبر ھے که چار ھزار ھندوستانیوں نے جن میں عورتیں اور بچے بھي شامل ھیں ' رئیس الاحرار مسٹر گاندھي کي زیر ریاست کوچ کردیا ھے -

تمام لوگ زیادہ تر کارخانوں کے ملازم اور مزدور ھیں ' جنکي معیشت کا مدار زیادہ تر روزانه یا ھفته وار اجرت پر ھے ' ایسي حالت میں ترک اشغال سے وہ جس مصیبة عظیمه میں مبتلا ھوگئے ھیں ' اوس کا اندازہ ھر شخص به آساني کر سکتا ھے - یه سب کچھه صرف اسلیے ھے که ھندوستان کے حقوق غیر ممالک میں محفوظ رھیں ! پس ھزار حیف سرزمین ھند پر ' اگر وہ اپنے ان محترم فرزندوں کي خبر نه لے !

ھم ھندوستانیوں کے ساتھه یه طرز عمل نه صرف جنوبي افریقه میں بلکه امریکا ' اسٹریا ' اور دیگر نو آبادیوں میں بھي ھے - ھم اپني گورنمنٹ سے صرف یه درخواست کرتے ھیں که اگر فرزندان ھند کو برطاني نو آبادیاں قبول نھیں کرتیں ' تو ھندوستان کو بھي کیوں نھیں اختیار دیا جاتا که وہ اپنے ثمرات و فوائد کا باب وسیع ' باشندگان نو آبادیھاے برطانیه کے لیے بند کردے ؟ و لکم في القصاص حیوۃ یا اولی الالباب -

اصل یه ھے که جو درخت اپني جگھه پر قوي و توانا نھیں ' اسکي لکڑیوں کو کھیں بھي اچھي قیمت نھیں ملسکتي - عمدہ درخت کي لکڑي جھاں جائیگي ' شانۂ زلف بنکر دست حسن میں جگھه پائیگي - پر جس درخت کي جڑھي میں نشو و نما نه ھوئي ' وہ جھاں کھیں بھي لیجایا جائگا ' آگ اور شعلوں ھي کي نذر ھوگا :

تو نخل میوہ فشاں باش درحدیقۂ دھر
که کم درخت قوي خشک شد که بشکستند

سرزمیں ھند کے فرزند جب خود اپنے والدین ھي کي گود میں مستحق عزت نھیں ' تو گھر سے باھر جاکر انھیں مطالبۂ عزت کا کیا حق ھے ؟ اصل شے قومي عزت ھے اور یه مرکز و ملت سے ھے ' نه که شاخوں اور افراد سے - آج ایک انگریز یا جاپاني دنیا کے کسي گوشے میں بھي جا کھڑا ھو ' وہ خواہ کیسا ھي ھیچ کارہ اور تکلیف دہ ھو ' لیکن اسکي نسبت قومي و وطني زمین کے ذروں اور ھوا میں اوڑنے والے پرندوں سے اپني عزت و عظمت کرالیگي !

لیکن آہ ' وہ بدبختان ھند ' جنکے لیے انکے وطن کي نسبت مایۂ فخر نھیں بلکه آله تحقیر ھے ' جب خود اپني سرزمین ھي میں آرام پانے کے مستحق نھیں سمجھے گئے تو دوسرے ملکوں میں کیوں نه ذلت و حقارت سے ٹھکرائے جائیں ؟ اور پھر کیوں کوئي حکومت انکا ساتھه دے ؟

جرم منست پیش تو گر قدر من کم ست
خود کردہ ام پسند خریدار خویش را

موضوع كي بلندي خود مستحق رفعت هے - ليكن دوسرے ميں تاريخ كي جگه اصلاح و دعوة كا مقصد پوشيده اور مخاطب عامة الناس ' اسليے نه تو اسلوب بيان مورخانه و فلسفيانه هو' اور نه بلند و عالمانه ' بلكه نهايت عام فهم و سليس اور محض سادة و سهل ' با ايں همه ' سادگي بيان كے ساتهه ضرور هے كه بغير كسي انشا پردازانه پيچ و خم كے ' اپنے اندر ايك ايسي بے امان تاثير بهي ركهتا هو كه سننے والے اسكے هر لفظ پر بے اختيار دل و جاں سپرد كر ديں ! و ان من البيان لسحرا -

جس بات كو ميں نے يہاں چند سطروں ميں لكها هے ' غور كيجيے تو يه ايك نهايت نازك اور دقيق نكتۂ بلاغت هے ' اور افسوس كه اقليم عصر كو اس كا حس نہيں -

بڑي مشكل يه هے كه ايك عرصے سے عام لوگ ذكر ميلاد كي مجالس ميں ٹهمري ٹهپه كے عادي هوگئے هيں - مجهكو بهت سي ايسي صحبتيں ياد هيں' جہاں غزلوں كے مطالب اور صراحت خطاب و ضمير سے اگر قطع نظر كرلي جاتي' تو يه بتلانا محال هوجاتا كه ايك مقدس ذكر ديني كي صحبت ميں بيٹهے هيں ' يا كسي نو امروز مگر صحيح معنوں ميں خوش گلو مغنيه كے سامنے - ميں يه كہنے سے نہيں شرماتا كه موسيقي كو نهايت محبوب ركهتا هوں اور چونكه دل ركهتا هوں' اسليے اُس شے سے قطع تعلق نہيں كر سكتا ' جس كا تعلق دل كے ساتهه' جسم اور روح كا تعلق هے' ليكن تاهم يه تو كوئي شخص بهي پسند نہيں كر سكتا كه مجالس دعوت مقدسه و مذاكرت دينيه كو موسيقي كے مشتبه جذبات سے آلودة كيا جاے -

ميرے خيال ميں اس ذكر مقدس كيليے يقيناً يه ايك نا قابل تحمل گستاخي هے -

پهر ظاهر هے كه يه نئے خطبات سيرة تو اس عنصر دلكش سے بالكل خالي هونگے - انكے پڑهنے كا انداز بهي روضه خواني كي طرح نہيں بلكه ايك وعظ كي طرح بالكل تحت اللفظ هوگا - اصلاح كے كاموں ميں لوگوں كى دلچسپي كے قيام اور توجه كے بقاء سے كسي طرح چشم پوشي نہيں كي جا سكتي ' ورنه اصل مقصود فوت هوجاے - پس نهايت ضروري اور اساسى امر يه هے كه انكے اسلوب بيان و طرز تحرير ميں كچهه ايسي باتيں بهي جمع كي جائيں ' جنكا اثر و كشش ' تمام عوام پسند اجزائے ميلاد كي پوري پوري تلافي كردے ' اور طريق و اداب خطبات ' و رسم مواعظ و دعوة بهي هاتهه سے نه جاے -

(ادارۂ سيرة نبوي)

ان خطبات كي ضرورت تو مجالس ذكر مولد كے خيال سے هے - ليكن انكے علاوہ بهي مختلف انداز بيان و ترتيب' اور تلخيص مطالب و مسائل كے ساتهه سيرة نبوي كو مرتب كرنے كي ضرورت هے ' جو طرح طرح كي اشكال دعوت و اثر ميں اس اسوۂ حسنۂ الہيه كو اهل اسلام وغير اهل اسلام كے سامنے پيش كرے -

ضرورت تهي كه ايك خاص ادارہ " سيرة نبوي " كي غرض سے قائم كيا جاتا ' جس كا كام مسلسل اور دائمي هوتا ' اور جو اس بارے ميں تحقيقات و انكشافات فن كي مصروفيت كے ساتهه ' سيرة كے چهوٹے بڑے ' مختلف اشكال و مقاصد كے ايڈيشن بهي شائع كرتا رهتا -

كاش موجودہ ادارۂ سيرة جو شمس العلما مولانا شبلي نعماني كے زير ادارۂ قائم هے ' تكميل سيرة كبير كے بعد بهي اپنے كام كو جاري ركهے ' اور ايك با قاعدہ جماعت اس مقصد اعظم و اقدم كو اپنے هاتهوں ميں لے لے ' جو اصلاح و بقاے ملت و دعوة ديانة حقة اسلاميه كيليے بمنزلۂ اساس كار و بنياد جميع مساعي و مباني هے

(احتفال مولد نبوي)

مجهكو كئي بار خيال هوا كه ايك دو رسائل سيرة نبوي پر متذكرۂ صدر اصولوں كو پيش نظر ركهكر لكهوں ' اور آج اس [illegible] كو زيادہ تفصيل كے ساتهه لكها بهي اسي ليے تا كه ارباب قلم و نظر كو اس طرف توجه هو اور ايك ابتدائي مشورہ انكے سامنے آجاے - اگر ماہ ربيع الاول قائم تك كسي بزرگ نے اسكي طرف توجه نه كي تو چند خطباة سيرة پر لكهونگا - نيز كوشش كرونگا كه كسي بڑے شهر ميں ايك احتفال عظيم اس مقصد سے منعقد هو اور اُس ميں صرف سيرة مبارك پر مختلف ارباب علم و خبرۂ خطبات ديں - يه خيال بهي مجهے عرصے سے هے - امسال لاهور يا لكهنو ميں بماہ ربيع الاول ايك مركزي مجلس ضرور منعقد كرنا چاهيے - و ما توفيقى الا بالله -

الجميل

١ - روبيه : سيد سبط الحسن - ڈاكخانه حسين آباد - ضلع مونگير

اس مسئله كى طرف اس وقت انتقال ذهني اسليے هوا كه ريويو كيليے مدت كي پڑي هوئي كتابيں نكلوائيں تو ايك رساله " الجميل " نامي اسي موضوع پر نظر آگيا -

آنحضرة صلى الله عليه وسلم كي سيرة ميں يه ايك نيا رساله لكها گيا هے جسميں اختصار كے ساتهه قبل از ولادت و حالات خانداني سے ليكر وفات تك كے حالات ' صاف اور عام فهم اردو ميں جمع كرنے كي كوشش كي هے - مرتبه مولوي سيد محمد نور صاحب بهاري -

كتاب ١٢٨ صفحه كى هے اور فهرست سے معلوم هوتا هے كه تقريباً تمام حالات زندگي جمع كيے گئے هيں - ديباچه ميں لكها هے كه سيرة نبوى كو بچوں كى تعليم ميں داخل هونا چاهيے اور اسي خيال سے اردو ميں يه رساله مرتب كيا جاتا هے -

پوري كتاب نہيں ديكهه سكتا - بعض مقامات پڑهے تو عبارت صاف اور سليس نظر آئي اور طرز ترتيب آجكل كے مذاق كے مطابق - به حيثيت مجموعي يه رساله بهت غنيمت معلوم هوتا هے اور آجكل كے رائج و معروف ذخيرۂ سيرة كي جگه بهت بهتر هے كه لوگ اس كتاب كو پڑهيں - البته چند باتوں كا مولوي صاحب خيال ركهتے تو بهتر تها :

(١) اگر مقصود بچوں اور عورتوں كا بهي مطالعه هے تو اتني ضخامت مناسب نہيں اور نه هر طرح كے حالات كي ضرورت - هر تصنيف ميں مقدم شے قارئين و مخاطبين كي ضروريات و حالت كا صحيح اندازہ كرنا هے -

(٢) جن كتابوں سے حالات ليے هيں اور ديباچه ميں انكا تذكرہ كيا هے ' وہ بغير نقد و تحقيق كسي طرح معتبر و مستند نہيں - ديباچه ميں لكهتے هيں :

" عربي ميں بڑي بڑي ضخيم كتابيں تاليف هوئيں جن ميں سواے موضوع ' صحيح ' سقيم ' مرسل ' منقطع ' مفصل كا اضافه بهي شامل تها - ان ميں صحيح تر سيرة حافظ ابو الفتح' ابن هشام' سيرة شامي ' سيرة حلبيه هے ليكن انقلاب زمانه سے جب دوسري زبانوں ميں ترجمه يا ملخص هونے لگا تو ضعاف اور موضوع كے علاوہ نفس واقعات اور حوالے ميں بهي تصرف كيا گيا "

ليكن يه صحيح نہيں - اول تو " سواے موضوع ' صحيح و سقيم" كا مطلب معلوم نہيں كيا هے ؟ پهر جن كتابوں كو " صحيح تر " كہا

انتقاد

مجالس ذکر مولد (صلعم)

و

سیرۃ نبوی (صلی اللہ علیه و صلعم)

ادارۂ سیرۃ نبوی

فقیر کا ایک مدت سے خیال ہے کہ سیرۃ نبوي میں ایک محققانه و مفصل کتاب کي تدوین کے علاوہ (جیسي سیرۃ کبیر که مولانا شبلي نعماني مرتب فرما رہے هیں) اور بهي بہت سي صورتیں ترتیب و اشاعت کي مطلوب و ضروري هیں -

ازانجمله سخت ضرورت ہے ایسے مختصر رسائل کي ' جن میں مباحث و مناظرات متعلق سیرۃ سے بکلي چشم پوشي کي جاے - صرف حالات زندگي صحت و تحقیق کے بعد درج کیے جائیں - اختصار ہر جگه ملحوظ رہے ' اور صرف وهي مواقع مفصل هوں ' جنکي تفصیل هماري موجودہ عملي زندگي کیلیے اسوۂ حسنه کي دعوت رکهتے هیں اور جنکي نسبت ایک الهامي فکر نقاد کے ساتهه کها گیا تها که " خلقه القران " (آنحضرة کا خلق تعلیم قراني کي تصویر ہے) -

ان رسائل سے عام مطالعۂ و واقفیت اور اثر و اصلاح کے علاوہ مخصوص طور پر مقصود یه ہے که مجالس ذکر ولادۃ نبوي کي اصلاح هو - اور یه جو ایک نہایت قوي رسم اجتماع و احتفال موجود ہے ' اس قوت سے اصلي و حقیقي فائدہ اٹهایا جاے -

میں ایک بار اسکي نسبت لکهه چکا هوں - میرے اعتقاد میں قران کریم جو ایک کتاب مسطور ' في رق منشور ہے ' اسکي لوح محفوظ حامل قرآن کي زندگي تهي ' اور میں " لقد جاءکم من الله نور و کتاب مبین " میں " نور " کو " کتاب " کا وصف نہیں سمجهتا ' بلکه اس وجود انسان کامل کي زندگي کو سمجهتا هوں ' جسکي نسبت دوسري جگه کها گیا که " داعیاً الی الله باذنه و سراجاً منیرا "

وللناس فیما یعشقون ' مذاهب !

پس اگر همیں مسلمان بننے کیلیے قران کریم کي تلاوت کي ضرورت ہے ' تو یقین کیجیے که اسکو ایک عملي زندگي کي صورت میں دیکهنے کیلیے اس " اسوۂ حسنه " کے مطالعه کي بهي ضرورت ہے : لقد کان لکم في رسول الله اسوۃ حسنه - اور یه پچهلي ضرورت پہلي ضرورت هي جتني ہے - پہلي سے کم نہیں :

في مذهبي ' یا نعم هذ المذهب !

(مجالس ذکر مولد)

اسکا بہترین ذریعه مجالس ذکر مولد نبوي هیں ' بشرطیکه اُن میں عام رسائل مولد کي جگه ' جو بالعموم موضوعات و قصص اور غیر مفید و لا حاصل صرف عبارت و انشا کا مجموعه هیں ' پیش نظر طریقه سے صحیح و محقق حالات حیات نبوي بیان کیے جائیں -

اس قسم کي چیزیں در اصل لکهنے اور پڑهنے کي نہیں هیں - اسکے لیے ایسے لوگوں کي ضرورت تهي ' جو " سیرۃ نبوي " کے خطیب (لکچرر) هوں - جنهوں نے اس موضوع خاص کا مطالعه (یعني اسٹیڈي) کي هو - جنکو اسمیں صاحب فن (اکسپرٹ) کا درجه حاصل هو - اور وہ هر مجلس اور هر جماعت کے سامنے ' اس مجمع کي حالت ' ضرورت ' گرد و پیش ' اور مخصوص داعیات و احتیاجات کے مطابق ' سیرۃ نبوي پر خطبه (لکچر) دیسکیں - کیونکه هر شہر ' هر محلے ' هر خاندان ' هر جماعت ' اور هر مجلس کي ضروریات یکساں نہیں - کسي جماعت کیلیے سیرۃ نبوي کا کوئي خاص حصه زیادہ تفصیل چاهتا ہے ' کسي کے مخصوص و وقتي حالات کسي خاص موقع کے اطناب کے طالب هیں - کسي کو (بدر) کي فتح کا واقعه سنانا چاهیے اور کسي کو (احد) کي هزیمت کے مصالح کے ذریعه عزم و استقامت کي وصیت کرني چاهیے - کسي کیلیے مجاهدات و غزوات کے عزائم ضروري هیں ' اور کسي کیلیے فتح مکه کا عفو و صفح اور درگذر و کرم !

پهر ایک جماعت کے واقعات و حالات کے لحاظ سے ' اخلاق و خصائل نبوت میں سے کسي خاص خلق عظیم پر زور دینے کي ضرورت ہے ' اور دوسري کیلیے کسي دوسري حالت کي -

اگرچه اس حیات طیبۂ مقدسه کا کوئي فعل ایسا نه تها جو محبوب و محمود نهو - و کل ما یفعله المحبوب ' محبوب :

زفرق تا قدمش هر کجا که مي نگرم
کرشمه دامن دل مي کشد که جا اینجا ست !

لیکن تاهم وہ انساني زندگي کے هر شعبے اور هر حصے کیلیے اُسوۂ حسنه ہے ' اور زندگي اور زندگي کے متعلقات کي صدها صورتیں هیں - کون ہے جو اس صحیفۂ نبوت کا اول سے آخر تک حق مطالعه ادا کرسکتا ہے ؟ پس بجز اسکے چارہ نہیں که اپنے چہرۂ اعمال کے حسن و آرایش کا جو حصه سب سے زیادہ بگڑ گیا هو ' سب سے پہلے اسي کو اس آئینه میں دیکهکر سنوار لیں -

(رسائل خطبات سیرۃ)

لیکن مشکل یه ہے که ایسے لوگ کہاں سے آئیں ' اور اپنے جهل و بے مائیگیوں پر کہاں تک ماتم کریں ؟ اگر یه نہیں تو کم از کم اتنا تو هو که سیرۃ نبوي پر مختلف مقاصد اور مختلف پیرایۂ و ترتیب سے چهوٹے چهوٹے رسائل لکهے جائیں ' اور اُنهي کو لوگ مجالس میں پڑهدیا کریں - یا یاد کرکے مثل خطبه کے سنا دیں -

ایک مجموعه خطبات سیرۃ کا هو ' جو صرف تعلیم یافته مجامع کیلیے مخصوص هو - ایک مجموعه صرف عام مجالس کیلیے - اور ایک بطور درس و مطالعه کے بچوں اور عورتوں کي تعلیم کیلیے -

سب سے پہلے کم از کم ان تین قسموں کي سیرتیں علاوہ سیرۃ کبیر کے ضرور هي لکهني چاهیئں -

(اسلوب و زبان)

لیکن نہایت مشکل اور اهم مسئله اسکي زبان اور طرز تحریر کا ہے - علي الخصوص ایک ایسے عهد خیرہ مذاقي میں ' جب که لوگ فن بیان و انشا پردازي کا شوق تو پیدا کرلیتے هیں ' لیکن اسکے مواقع استعمال اور صحیح مفهوم بلاغت سے بے خبر هیں -

جو مجموعه خطبات کا مجالس و محافل ارباب علم و فکر کیلیے هو ' اسکا انداز تحریر اور هونا چاهیے ' اور مجالس عامه کیلیے اور -

ایک میں تاریخ و سیرۃ (بائیوگریفي) کے اسلوب (اسٹایل) کے ساتهه اگر باعتدال و بلا اغراق و تغلیب ' طرز بیان میں انشا پردازانه علو و رفعت بهي پیدا کي جاے تو مضائقه نہیں ' کیوں که

ترقي علوم و معارف

سنه ۱۹۱۲ میں

(۱)

کیا عجیب اختلاف احوال ہے !

ایک طرف تو یہ حال ہے کہ ہمارے اسلاف پیشین ہم کو جو ذخیرۂ معارف سپرد کرگئے ہیں ' اوس میں ایک ذرہ کا اضافہ بھي ناممکن یقین کیا جاتا ہے' اور علوم قدیمہ کا بھي یہ حال ہے کہ جب ہماري مجلس کا کوئي گراں پایہ ممبر اُٹھہ جاتا ہے تو پھر اوس کا کوئي جا نشین پیدا نہیں ہوتا -

دوسري طرف اسي آسمان کي نیچے ایک دوسري آبادي ہے ' جہاں کي نسل ہمیشہ اپنے اسلاف کي متروکات علمیہ کو تعجب انگیز ترقي دے رہي ہے ' اور جب اوس آبادي کا کوئي فرد اپني جگہ خالي کرتا ہے تو اپنے سے ایک بہتر شخص کو اپنا جانشیں بنا جاتا ہے !

یورپ کي تمام شاخہاے زندگي کي طرح اسکي علمي زندگي بھي شغف ' حوصلہ مندي' سرگرمي' اور استقلال کي روح سے لبریز ہے ' یورپ میں علمي زندگي کي ہر دلعزیزي و معبریت کا اندازہ علماء علوم وفنوں کي اس تعداد سے ہوسکتا ہے جو سنہ ۱۳ ع کي دلیل انگلستان (گائڈ بک) مطبوعہ لندن میں شائع ہوئي ہے اور جو با لتفصیل درج ذیل ہے -

امریکا	۱۶۷۸
انگلستان	۱۴۷۲
جرمني	۱۲۸۰
فرانس	۱۴۲۳
آسٹریا	۳۴۸
اٹلي	۲۱۵
سویزر لینڈ	۲۱۴
کنیڈا	۱۴۶
سویڈن	۱۰۹
روس	۹۷
ڈنمارک	۹۳
بیلجیم	۹۰
ناروے	۸۸

گائڈ بک میں صرف اُنہیں چیزوں کا ذکر ہوتا ہے جو کوئي خاص اہمیت و عظمت رکھتی ہیں' اسلیے یقیناً اسمیں ہر سند یافتہ یا ہر اسکول کا ٹیچر اور کالج کا پروفیسر شامل نہ ہوگا ' بلکہ یہ جماعت ہوگي صرف ان اشخاص کي ' جو صحیح معني میں اہل علم ہیں' اور علمی زندگي بسر کر رہے ہیں - ـــ

یورپ میں علم کي سرعت رفتار کا یہ عالم ہے کہ اسکي ترقي و انقلاب کي ہر سال ایک سالانہ روداد شائع کي جاتي ہے - چنانچہ ایک مشہور مجلۂ علمیہ نے گزشتہ سال کي روداد بھي ایک مضمون کي صورت میں شائع کي ہے- اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ ربع قرن میں علم نے یورپ میں کہاں تک ترقي کي ؟ ہم اسکے بعض حصص کا خلاصہ شائع کرتے ہیں - یہ ایک اجمالي بیان ہوگا جس میں صرف چند اصناف علم اور انکے متعلق بھي چند مخصوص ترین اکتشافات و اضافات کا ذکر ہے- و علی کل حال' فیہ تبصرۃ لمن القی السمع و ہو شہید -

(علم الحیاۃ)

اس علم میں اہم ترین اضافہ' وہ مشہور خطبۂ رئیسیہ (پریسڈنشل ایڈریس) ہے جو پروفسر شیفر نے مجمع تقدم العلوم البرطاني (برٹش اکاڈیمي) کے جلسہ منعقدہ (ڈنڈي) میں پڑھا تھا - اس خطبہ کے شائع ہوتے هي بحث وانتقاد کا دروازہ کھلا اور اعتراضات وجوابات نے مجلات علمیہ کے صفحات پر ایک قلمي جنگ برپا کردي (۱) -

جیسا کہ پرو فیسر شیفر نے اپنے خطبۂ رئیسیہ میں بیان کیا ہے' (حیات) کي تعریف ایک ایسي گرہ ہے ' جسکے کھولنے سے اساطین فن ہمیشہ عاجز رہے ہیں -

(اسپنسر) کا شمار ائمہ فن میں ہے اور مبادي علم الحیات پر اسکي کتاب لٹریچر کي اس شاخ میں ایک عدیم النظیر اضافہ ہے- (اسپنسر) نے اس کتاب کے دو باب تعریف حیات کے لیے وقف کیے مگر اس سعي طویل کا ماحصل صرف یہ نکلا کہ وہ کچھہ تعریف نہ کرسکا اور بالاخر اپنے عجز قصور کا اوس نے اعلان کیا -

یہي وجہ تھي کہ پروفیسر شیفر اپنے خطبہ میں مسئلہ تعریف کو غیر منحل چھوڑ کے آگے بڑھگئے ' اور ایک ایسے رسمي و غیر متوقع الحصول مقصد کے پیچھے اپنا وقت ثمین ضائع نہیں کیا ' جسکا حصول (اگر ہوتا) تو فن کو کوئي مخصوص مفاد اساسي نہ پہنچا سکتا -

مگر با ایں ہمہ حیات کي تفسیر و تشریح نا گزیر ہے اور پروفیسر شیفر اس جماعت کے ساتھہ ہیں جو اسکو " عمل آلی " قرار دیتا ہے -

اس اجمال کي تفصیل یہ ہے کہ (حیات) کے متعلق دو مذہب ہیں - ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ حیات ایک مستقل بالذات شے ہے اور جسم و حیات کی نسبت ظرف و ظروف کی ہے -

اسکو یوں سمجھیے کہ ایک غبارہ گرم پرواز ہے - اسمیں دو چیزیں ہیں - غبارہ اور وہ دھواں یا گیس' جو اسمیں بھرا ہوا ہے - گو پرواز غبارہ کا فعل ہے مگر ہے اثر گیس کا' اور گیس بجاے خود کوئی ایسی چیز نہیں' جسے کسی عمل کیمیاوي نے غبارہ کے اجزا سے پیدا کیا ہو' بلکہ ایک مستقل شے ہے جو اسمیں داخل کی گئی ہے -

قریباً یہی حالت جسم و حیات کي بھي ہے - اسی جماعت میں وہ گروہ ہے جو کہتا ہے کہ حیات کرہ ارض میں پیدا نہیں ہوئی

(۱) یہ خطبہ الہلال جلد ۲ - نمبر ۱۳ - و ۱۴ - میں ملخصاً شائع ہوچکا ہے - منہ

هے ' اُن میں سواے " ابن هشام " کے کوئي بھي " صحیح تر " نہیں - حافظ ابو الفتح سے نہیں معلوم کونسي کتاب مراد هے ؟

سیرۃ شامي محمد بن یوسف صالحي (المتوفي سنه ۹۴۲ھ) کي تصنیف هے ' یعنے دسویں صدي هجري کي - مصنف وسیع النظر ضرور تھا - چنانچه دیباچه میں لکھا هے که " میں نے سیرۃ کي تین سو سے زائد کتابیں دیکھیں " تاهم طریق جمع و انتخاب و نقد و تحقیق سے خالي اور رطب و یابس سے مملو هے - نیز متاخرین کے عام انداز کے مطابق محدثانه روش سے بھي خالي -

اسي کتاب کا خلاصه " سیرۃ الحلبیه " هے ' جسے علي برهان الدین حلبي (المتوفي : ۱۰۴۴) نے سیرۃ شامي سے اخذ کرکے مع اضافۂ بعض الزیادات مرتب کیا ' مگر یه بھي سیرۃ کي عام کتابوں کي طرح معمولي انداز جمع و ترتیب سے لکھي گئي هے ' اور به نسبت دیگر کتابوں کے " صحیح تر " کے لقب کي مستحق نہیں -

کچھه شک نہیں که یه تمام کتابیں جامع ترین مواد سیرۃ هیں جنسے محدثانه نقد و تحقیق و نظر درایت کے بعد سیرۃ کي کتابیں مرتب کي جا سکتي هیں ' لیکن اسکي تو کسي طرح مستحق نہیں که " سیرۃ ابن هشام " کي صف میں اُنہیں جگه دي جاے اور اسکي طرح " صحیح تر " سمجھا جاے ' جو فن سیرۃ میں اقدم و اول ' اور بمنزلۂ اُم الکتب هے -

یه بھي صحیح نہیں که غلط و موضوع واقعات کي شہرت ' ان کتابوں کے غلط حوالوں کا نتیجه هے - مجھے اُردو یا فارسي کي کوئي کتاب معلوم نہیں جس نے غلط ترجمه کیا هو - اصلي سبب نقد و تحقیق کا نہونا ' اور محض عقیدۃ و حسن ظن کو بنیاد تاریخ و سیرۃ قرار دینا ' اور کتب دلائل و خصائص مثـل دلائل ابو نعیم و خصائص سیوطي وغیرہ کي عام اشاعت و مقبولیت ' اور سب سے زیادہ جماعۃ قصاص و وعاظ کا گرمي مجلس و عوام فریبي کیلیے اس قسم کي چیزوں کو بسعي و جهد شائع کرنا هے -

مولوي صاحب نے اپنا ماخذ اصلي سیرۃ حلبیه اور سیرۃ سید احمد بن دحلان کو بتلایا هے - حالانکه وہ بغیر کسي واسطه کے خود ابن هشام سے فائدہ اٹھا سکتے تھے جو اب مصر میں بھي (زاد المعاد) کے حاشیه پر چھپ گئي هے - اور خود حجۃ الاسلام علامۂ ابن قیم کي کتاب (زاد المعاد) اس باب میں سب سے زیادہ نافع تھي جس کا اُنہوں نے مطالعه نہیں کیا -

(سید احمد بن دحلان) زمانۂ حال کے مصنف هیں - مکه معظمه میں شوافع کے مفتي تھے - اُنہوں نے متعدد کتابیں لکھي هیں اور اس دور کے مصنفین میں کئي حیثیتوں سے بہت غنیمت هیں - انکي سیرۃ بھي نسبۃً اختصار و ترتیب کے لحاظ سے بہت اچھي هے ' تاهم اعتماد کیلیے کافي نہیں -

ضمني طور پر جن کتابوں کا نام لکھا هے ' ان میں تاریخ الخلفا ' تفسیر خازن ' مدارک ' اور احیاء العلوم بھي هے - لیکن ایک سیرۃ کي کتاب کو جسکا اصل ' فن حدیث هے ' ان کتابوں سے کیا واسطه ؟

ایک کتاب " اسماء الرجال " نامي بھي لکھي هے - لیکن اس نام کي کوئي کتاب دنیا میں نہیں هے -

(۳) آغاز کتاب کے دو تین صفحه دیکھه سکا - جاهلیت عرب کا حال لکھتے هوے سودہ بنت زهرہ کا واقعه لکھا هے جو بے اصل هے - کہانۃ کے بارے میں جو جملۂ معترضه آگیا هے ' وہ بھي صحیح نہیں اور بالکل بے موقعه هے - واقعۂ ولادت کے تذکرہ میں حضرۃ عباس کي روایت سے جو حدیث درج کي هے ' قابل احتجاج نہیں اور خود حافظ سیوطي خصائص کبریٰ میں اسکو نا قابل اند راج و استدلال تسلیم کر چکے هیں - حضرۃ عیسی اور حضرۃ موسی وغیرهم علی نبینا وعلیهم السلام کي نسبت لکھدیا هے که وہ سب کے سب مختون پیدا هوے تھے مگر اسکا بھي کوئي ثبوت نہیں - محض بے اصل هے -

اس سے معلوم هوتا هے کـه عدم تحقیق و نقد ' و عدم حصول کتب معتبرہ ' و قلت اعتناء فن کي وجه سے تمام کتاب میں اور بھي بہت سي باتیں اسي طرح رطب و یابس هونگي -

(۴) عبارت میں بھي شگفتگي کي کمي ' اور عدم سلاست جا بجا هے - ایسي کتابوں میں جنسے مقصود عورتوں ' بچوں ' اور عام اردو خواں طبقه سے تخاطب هو ' عبارت کے مسئله کو بھي کم ضروري و اهم نہیں سمجھنا چاهیے -

امید هے که مولوي صاحب دوسرے ایڈیشن میں ان امور کا خیال رکھیں گے - کچھه شک نہیں که انکا ارادہ اور انکي مبارک سعي یقیناً مستحق تعریف و تشکر هے

وثايق و حقايق

باب التفسيـــر

قصص بني اسرائيل

(٣)

قتل نفس

— : * : —

حقوق و فرائض عباد میں سے سب سے اول و افضل فرض یه ہے که ہر انسان دوسرے انسان کي زندگي کي حرمت اور اس کي جان کي عزت کرے - جب تک حرمت زندگي و عزت جان نہیں ' اس وقت تک دنیا میں راحت و اطمینان بھي نہیں -

(قابیل و هابیل)

کتب الهیه نے بتایا ہے که اس بدترین فعل شیطاني کا مبتدع اول وہ گنہگار انسان (قابیل) تھا ' جسکے سوء نیت اور خباثت قلب کو دیکھکر خدا نے قربانگاہ میں اوسکي قرباني قبول نه کي ' لیکن اوسکے بھائي (هابیل) کي قرباني قبول هوئي که وہ نیت کا خالص اور دل کا نیک تھا - یہیں سے قرباني کي حقیقت بھي سمجھه میں آ سکتي ہے که وہ جانور کي گردن سے خون گرانے کا نام نہیں ' بلکه نیکي اور پاکي کے چند قطرات خونین سے عبارت ہے' جو خدا کے نام پر دل سے که مستقر خیالات ہے ' ٹپکیں :

لن ینال الله لحومها و لا دماء ها و لکن یناله التقوی منکم (٢٢ : ٣٨)

خدا کو قرباني کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا ' بلکه صرف تمہاري نیکي هي خدا تک پہنچتي ہے -

(قابیل) نے دیکھا که خدا نے اوسکے بھائي (هابیل) کي قرباني کو قبول کي عزت بخشي لیکن اوسکي قرباني کو عزت نه دي ' وہ رنجیدہ ہوا ' اور اپنے بھائي کے خون سے اپنا ہاتھہ رنگین کیا - (تورات - پیدائش ٤ : ٤) -

قران مجید نے اسي قصه کو ان الفاظ میں دهرایا ہے :

واتل علیهم نبأ ابني آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما و لم یتقبل من الاخر ' قال لاقتلنك ' قال انما یتقبل الله من المتقین ' لئن بسطت الي یدک لتقتلني ما انا بباسط یدی الیك لاقتلك ' انی اخاف الله رب العالمین ' انی ارید ان تبوا باثمی و اثمك فتکون من اصحاب النار ' وذلك جزاء الظالمین ' فطوعت له نفسه قتل اخیه فاصبح من الخاسرین (٣٠ : ٣٣)

پیغمبر! ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں کا سچا قصه سنا دے - جب دونوں نے خدا کے حضور اپني اپني قربانیاں پیش کیں تو ایک کي قبول هوئي اور دوسرے کي قبول نه هوئي - جس کي قبول نه هوئي اوس نے اپنے بھائي سے کہا که میں تجھکو قتل کروں گا - بھائي نے کہا : قرباني خدا نیکوں کي قبول کرتا ہے اور تم اگر میرے قتل کے لیے ہاتھه بڑھاتے ہو تو بڑھاؤ ' لیکن میں تو نہیں بڑھاتا - میں اپنے خدا سے ڈرتا ہوں - میں چاہتا ہوں که میرا اور اپنا ' دونوں کا گناہ تم هي اٹھاؤ اور دوزخ کے سزاوار بنو که ظالموں کي یہي جزا ہے - پہلا بھائي اپنے نفس کا مطیع بنکر اپنے بھائي کا قاتل ہوا - اور مبتلاے خسران !

یه پہلي خونریزي تھي جو دنیا میں هوئي ' اور خون بے گناهي کا پہلا قطرہ تھا جو زمین پر گرا - دنیا میں جب کبھي اس کي مثال ظاہر ہوگي ' تو آدم کا قاتل فرزند هي اوس کا ذمه دار ہوگا که اس شرارت کا تخم زمین میں سب سے پہلے اوسي نے بویا -

حدیث صحیح ہے :

لا تقتل نفس الا کان لابن ادم الاول کفل منها (بخاري) -

دنیا میں جب کوئي مظلوم قتل کیا جاتا ہے تو آدم کے فرزند اول کو بھي اوس میں سے حصه ملتا ہے -

(نیکي اور بدي کا بیج)

اسي طرح ہر نیکي کا مبتدع اور فاعل اول ' جب تک وہ ... دنیا میں باقي ہے ' اوسکے ثواب عمل سے بہرہ ور ہوگا ' کیوں که سب سے پہلے اسي نے دنیا کو یه نیکي سکھائی - یہي مطلب ہے اس حدیث مشہور کا :

من سن سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها (ص ح)

جو کوئی نیک طریقه جاري کرے گا ' اسکو بھي اوس نیکی کرنے والے کی طرح همیشه ثواب ملے گا -

پس جو وجود دنیا میں کوئی بدي لایا ' وہ تمام دنیا کا دشمن ہے که وہ بدي ہر ایک کے ساتھه ہو سکتی ہے - اور جو دنیا کو کوئي نیکی سکھاتا ہے ' وہ تمام دنیا کا محسن ہے ' کیوں که اس سے دنیا کی ہر زندگی متمتع ہوگی - اسی لیے خداے پاک نے آدم کے ان دونوں بیٹوں کے قصے کے بعد فرمایا :

من اجل ذلك کتبنا علی بنی اسرائیل انه من قتل نفسا بغیر نفس او فسادا فی الارض ' فکانما قتل الناس جمیعا ' و من احیاها فکانما احیا الناس جمیعا (٥ - ٣٥)

اسی لیے ہم نے بنی اسرائیل کو کہدیا که جو کسی کو بغیر اسکے که اسنے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین میں اسنے کوئی فتنه برپا کیا ہو ' قتل کرتا ہے وہ گویا تمام بنی نوع انسانی کو قتل کرتا ہے ' اور جو کسی کو اپنی مہربانی سے زندہ کرتا ہے ' وہ گویا تمام نوع انسان کو زندہ کرتا ہے -

(حفظ نفس)

اس معجزانه ' پر اثر ' اور مخفي طرز ادا کے علاوہ خدا نے کئي بار اعلاناً خوں ریزي سے منع فرمایا - سورۂ انعام میں ہے :

ولا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق ' ذلکم وصکم به لعلکم تعقلون - (٦ - ١٥٨)

جان جسکا قتل خدا نے حرام کیا ' حق کے سوا ' کسي اور سبب سے اوس کو هلاک نه کرو ' خدا تمہارے سمجھنے کے لیے تم کو یه نصیحت کرتا ہے -

اور پھر سورہ بني اسرائیل میں فرماتا ہے :

ولا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق ' و من قتل مظلوما فقد جعلنا لولیه سلطانا ' فلا یسرف في القتل انه کان منصورا - (١٧ : ٣٥)

"جان جسکا قتل خدا نے حرام کیا ' حق کے سوا کسي اور سبب سے اوس کو هلاک نه کرو - جو مظلوم ہوکر مارا جاے اوسکے وارث کو ہم نے قصاص اور بدلے کا اختیار دیا ہے مگر وہ اس انتقام میں تعدي اور زیادتي کسي طرح نه کرے - اس طرح یقیناً وہ مظفر و منصور ہوگا"

ہے بلکہ کسی اور سیارے سے آئی ہے - (۱)

دوسرے گروہ کا یہ خیال ہے کہ حیات کوئی مستقل بالذات شے نہیں بلکہ یہ وہ عمل کیمیاوی ہے جو زندہ جسم کے عناصر میں ہوتا رہتا ہے -

یعنی جسطرح شیشے کی سختی ' سونے کی لچک ' پانی کا سیلان ' کوئی مستقل بالذات شے نہیں ' بلکہ مادہ کے مختلف طبیعی یا کیمیاوی خواص ہیں - اسیطرح حیات بھی زندہ اجسام کا کیمیاوی خاصہ ہے - اسی لیے اصطلاح میں اس عمل کو " عمل آلی " کہتے ہیں ' اور اس مذہب کو " مذہب آلی " -

" مذہب آلی " کے مریدین میں پروفیسر (جاک لوب) بھی ہیں - یہی وہ شخص ہیں جنھوں نے دریا کے پانی میں بعض مادے ملائے تھے اور اس آمیزش کے بعد بعض بحری حیوانات کے اندرون میں سے تلقیح کے بغیر اسی قسم کے بچے نکلے تھے -

(حیات منفصل)

کیا کوئی عضو کسی جسم حیوانی سے علحدہ ہونے کے بعد زندہ رہ سکتا ہے ؟ یہ سوال سال گذشتہ سے پہلے مستبعد و نا قابل پرسش تھا ' مگر اب ایک ثابت شدہ مسئلہ ہے - موسیو (کارل) نے عملیات جراحیہ کے اثنا میں اپنے تجربات سے ثابت کر دیا ہے کہ بعض کیمیاوی تدابیر سے عضو مقطوع ۱۶ - سے ۲۰ - دن تک زندہ رہ سکتا ہے -

یہ مسئلہ دلچسپ اور تفصیل طلب ہے مگر افسوس کہ یہ موقع نہیں - اسلیے تفصیل قلم انداز کرتے ہیں - ان شاء اللہ مضمون کے آخر میں اس موضوع پر مفصل لکھینگے -

(علم الجغرافیہ)

سال گذشتہ جغرافی تحقیقات کے لیے مختلف مہمین روانہ ہوئی تھیں ' انمیں سے جاپانی مہم جو لفٹنٹ (شیراسی) کی سرکردگی میں تھی' قطب تک پہنچنے سے پہلے ناکام واپس آئی - (امنڈسن) اور (اسکاٹ) کی مہمین قطب تک پہنچیں - انکے حالات (الہلال) جلد دوم میں مفصل شائع ہو چکے ہیں - اس لیے قلم انداز کیے جاتے ہیں -

(ستیفن) اور (اندرسن) نے خلیج کاتوبج کے جزائر میں کچھہ ایسے لوگ دریافت کیے ہیں جنکے بال سرخ' آنکھیں کرنجی' اور رنگ سفید ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ سویڈن اور ناروے کے رہنے والے ہیں جو بہت عرصہ ہوا ' اسطرف نکل آئے تھے -

(علم الارض)

زلزلوں کے سبب کے متعلق علما میں شروع سے سخت اختلاف چلا آتا ہے - حکماء متقدمین میں سے ارسطو اور فیثاغورس وغیرہ کا یہ خیال ہے کہ اسکا سبب ہوائیں ہیں - طالیس اور سنیکس وغیرہ اسکا سبب پانی کو قرار دیتے ہیں - کلدانی منجم اجرام سماویہ کو اس کا باعث بیان کرتے تھے -

متقدمین کی طرح متاخرین کی آراء بھی اس باب میں متعدد اور سخت متعارض ہیں - ان اراء کے استقصاء کا یہ موقع نہیں - انمیں سے سب سے آخری اور فی الحال معتمد علیہ یہ راے تھی کہ جوف زمین میں اس عہد کی آگ کا ایک حصہ باقی ہے' جبکہ یہ ایک کرۂ آتشیں ہو رہا تھا - اس آگ میں جب کسی وجہ سے ہیجان پیدا ہو جاتا ہے تو زمین کانپنے لگتی ہے - یہی لرزہ ہے جسکو ہم زلزلہ کہتے ہیں -

مگر اب یہ ثابت ہوا ہے کہ زلزلے زمین کے بعض طبقات کے دھسنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں -

خیال یہ تھا کہ ان سنگیں طبقات کا دل جو دھستے ہیں' ۱۲ - میل سے زیادہ نہیں ہوتا - اس کے بعد کے طبقات ضغط و فشار کی وجہ سے پھٹتے نہیں بلکہ سیال مواد کی طرح ہلنے لگتے ہیں -

بعض لوگوں نے یہ تجویز کی تھی کہ ایک کواں کھودا جاے ' اس کویں کی کھدائی اسوقت تک جاری رہے' جب تک کہ وہ سنگین طبقات سے گذر کے نرم حصے تک نہ پہنچ جاے - مگر اس تجویز پر اسوقت یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ اس نرم حصے تک پہنچنا نا ممکن ہے کیونکہ اس حد تک پہنچنے سے پہلے زمین کا فشار اسقدر بڑھجائیگا کہ بالاخر کنویں کے دونوں پہلو مل جائینگے -

اسوقت یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ کانیں زیادہ عمق میں نہیں ہوتیں - مگر تازہ تجارب نے یہ ثابت کیا ہے کہ کانیں بہت زیادہ عمق میں بھی پائی جاتی ہیں - ۱۷ - سے ۲۰ - میل عمق تک قشر زمین کا (زمین کے چھلکے کا) معمولی فشار خندق کے دونوں پہلوؤں کو نہیں ملاتا ' پس ۲۰ - میل عمیق خندق میں انسان جا سکتا ہے -

ساحل ترندالی کے قریب زمین پھٹی - اسکے بعد نیچے مٹی اور پتھر نکلے اور انہیں پتھروں اور مٹی کے ڈھیر سے ایک جزیرہ بنگیا - اسوقت سطح آب سے اس جزیرہ کی بلندی ۱۴ - قدم (فیٹ) ہے -

(الطب و الجراحہ)

(سرطان) کے اسباب ابھی تک دریافت نہیں ہوے ' اسی سے اسکا کوئی کامیاب علاج بھی ایجاد نہ ہوسکا - لیکن اگر سرطان آغاز ظہور میں تشخیص کرلیا گیا ' اور نکال بھی لیا گیا تو پھر شفا یابی کا پہلو غالب ہو جاتا ہے - شعاعہاے (رنتجن) اور (ریڈیم) صرف اس حصہ کے لیے مفید ہیں ' جو عمل جراحی کے بعد رہجاتا ہے' مگر ڈاکٹر اکثر اپنا تجربہ اسکے خلاف بیان کرتے ہیں - انکا بیان ہے کہ انھوں نے ریڈیم کے ذریعہ عمل جراحی کے بغیر چار ایسے مریضوں کو اچھا کیا ' جنکے چہرے میں سرطان تھا ' اور چھہ ایسے مریضوں کو بھی جنکے جبڑے میں سرطان تھا - ان کے علاوہ بعض ایسی عورتوں کو بھی اچھا کیا جنکے رحم میں سرطان ہوگیا تھا - ان تمام شفا یاب مریضوں میں سے کسی کو بھی پھر سرطان نہیں ہوا - یہ ان شعاعوں کی ایک عجیب و غریب خاصیت بیان کی جاتی ہے کہ وہ صرف انہیں انسجہ میں اثر کرتی ہیں ' جنمیں مادۂ سرطانی ہوتا ہے -

ان شعاعوں کا قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ہفتہ تک مسلسل استعمال ہوتا رہتا ہے تو ان سرطانی خلایا میں ایک قسم کی تجویف پیدا ہو جاتی ہے - یہی تجویف بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑھتی ہے کہ سرطان بالکل جاتا رہتا ہے - (البقیۃ یتلی)

(۱) ہمارے ہاں علماے متکلمین اسلام کا بھی یہی مذہب ہے اور اس سے حسب اصول مذہب و ادیان ' یہ ثابت ہوتا ہے کہ جسم کے فنا کے بعد بھی نفس زندہ رہتا ہے ' کیونکہ وہ جسم سے علحدہ اپنا مستقل وجود رکھتا ہے - کئی بار ارادہ ہوا کہ ایک مضمون صرف اس موضوع پر لکھا جاے کہ متکلمین اسلام نے فلسفۂ و مباحث علوم میں ضمناً پڑکر جو بعض اصول قایم کیے تھے ' تحقیقات جدیدہ اب انکو تسلیم کرتی جاتی ہے -

هے - پهر جب وہ تمام مجتمع انساني کا گناہ هے تو ایک شخص خاص کو کیا حق هے که وہ اوس گناہ کو معاف کرے ' اور اگر کرتا هے تو وہ خود تمام مجتمع انساني کا گناہ کر رها هے -

زید ' خالد کے گهر میں سرقه کا مرتکب هوتا هے ' اب خالد کو کوئي حق نہیں که وہ زید کے گناہ کو معاف کرے - اور اگر کرتا هے تو گویا اوس کو اعادۂ جرائم ومعاصي کي تعلیم دیتا هے -

عمر ' بکر کے قتل کا مرتکب هوتا هے ' بکر کا باپ اب حق نہیں رکهتا که اوس کے اس جرم کو معاف کرے ' اگر وہ معاف کرتا هے تو اوس کا عفو جرأت آموز جرائم قتل هے ' اس لیے اب عمر ' صرف بکر کے موالي و اعزہ هي کا گناهگار نہیں بلکه خود مجتمع انساني کا ' امن و عدل عالم کا ' اور حکومت کا گنه گار هے - اسي نکته کي طرف کتاب حکیم نے منافع قصاص پر بحث کرتے هوے اشارہ کیا هے :

من قتل نفساً بغیر نفس او فسادا فی الارض فـکا نما قتـل النـفس جمیعا (۱) و مـن احیـا ها فـکا نمـا احـیي النـاس جمیعـا (۵ : ۳۶)

جس نے کسي کو بغیر اس کے که وہ مرتکب قتل هوا هو یا اوس نے زمین میں فساد برپا کیا هو ' قتل کر دیا ' تو اوس نے گویا تمام دنیا کو قتل کر دیا ' اور جس نے ایک کو زندہ بچایا تو اوس نے گویا تمام دنیا کو زندگي بخشي -

یه وہ موقع هے جہاں اسلام نے موسی کي اس شریعت کا حکم دیا هے که " جان کے بدلے جان اور آنکهه کے بدلے آنکهه "

قران مجید نے ان دونوں مواقع کي تفریق و تمیز سے تورات و انجیل کی شریعت عفو و انتقام کي جو ناقص تهي ' تـکمیل کي ' اور اس طرح وہ پورا هوا جو (مسیح) نے کہا تها که " میرے بعد آنے والا میري ادهوري باتوں کو پورا کردیگا "

(اخـلاق اور قانون)

مسـئلۂ عفو و انتقـام کی نسبت ایـک اور نکته بهي قابل لحاظ هے -

دنیا میں دو چیزیں هیں : اخلاق اور قانون - اخلاق کا تعلق انسان کی ذات سے اور قانون کا تعلق حکومت اور مجتمع انساني سے هے - عفو و درگذر اور صفح و مغفرة ایک انسان کا بہترین وصف هے ' لیکن اگر اوس سے تجاوز کرکے وہ حکومت اور جیمعۃ انساني تک پهونچ گیا تو وہ قانون کي سرحد میں آ گیا ' جہاں مغفرت گناہ عظیم ' اور صفح و عفو جریمۂ کبیرہ هے - یه جرأت آموز جرائم هوتا هے اور برهم زن امن انساني -

اسي لیے اُس ارحم الراحمین نے فرمایا ' جہاں اپنے معجزانه انداز کلام میں فرمایا که :

ولکم في القصاص حیـوة یا اولي الالباب (۲ - ۱۷۹)

اے دانشمند و ! نوع انساني کي بقا و حفاظت ' قصاص اور بدلے هي میں هے -

گذشته آیت کو پهر پڑهو :

من قتل نفساً بغیـر نفس او فسادا في الارض فکانمـا قتل الـنـاس جمیعاً ' ومن احیـا ها فکانما احیي الناس جمیعا (۵ : ۳۳) .

جس نے کسي کو بغیـر اس کے که وہ مرتکب قتل هوا هو ' یا اوس نے زمین میں فساد برپا کیا هو قتل کردیا ' تو اوس نے گویا تمام دنیا کو قتل کیا ' اور جس نے ایک کو زندہ بچایا ' اوس نے گویا تمام دنیا کو زندگي بخشي !

اس موقعه پر اگر قاریین کرام اُس سلسلۂ مقالات پر بهي ایک نظر ڈال لیں ' جو (الهلال) جلد اول میں " امر بالمعروف " کے عنوان سے شائع هوا هے ' تو مطالب زیادہ وضاحت کے ساتهه ذهن نشین هوں -

(اسلام دونوں کا جامع هے)

مسیح (ع) کي تعلیم صرف اخلاق هے اور موسی (ع) کي شریعت صرف قانون ' لیکن وہ ' جس نے کہا که " میں خانۂ نبوت کي آخري اینٹ هوں " (۱) وہ جس طرح ایک معلم اخلاق تها ' اُسي طرح ایک مقنن آئین و قانون بهي تها - اوس نے کہا :

والذین اذا اصابهم البغي هم ینتصـرون ' وجـزاء سیئة سیئة مثلها ' فمن عفا و اصلح ' فاجرہ علي اللـه ' انـه لا یحب الظالمین ' ولمن انتصر بعد ظلمـه ' فاولئک ما علیهـم من سبیل - انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون في الارض بغیر الحق ' اولئک لهم عذاب الیم ' ولمن صبـر و غفر ان ذلک لمن عزم الامور (۴۲ : ۴۰)

خدا کے پاس کي وہ اجرت جو سراسر خیر اور دائمي هے ' اون لوگوں کے لیے هے جو اوس سرکشي و بغاوت کا ' جو اون کے ساتهه کي جاے ' انتقام لیتے هیں که بدي کا بدله ویسي هي بدي هے - البته جو معاف کردے اور صلح کرلے تو اسکا اجر خدا پر هے ' وہ ظالموں کو پیار نہیں کرتا - جو اپني مظلومی کے بعد اپنے ظلم کا انتقام لے تو اوس پر بهي کوئي الزام نہیں - الزام تو اون پر هے جو خود لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین میں فساد پهیلاتے هیں - یهي لوگ هیں جن کے لیے درد ناک عذاب هے - مگر جو صبر کرے اور دوسروں کی خطا بخش دے تو یه بڑي هي عالي حوصلگی کے کام هیں "

اسلام اور شرائع سابقه کا یه فرق ایک نہایت اهم اور اصولي نکته دقیق هے ' اور افسوس که اسکی تشریح ضمناً ممکن نہیں ' اور مصیبت یه هے که ایک موضوع پر لکهتے هوے کتنے هي ضمني مطالب کي طرف اشارہ کرنا پڑتا هے -

(حاصل مبحث)

ان تمـام آیات میں بار بار اعادہ هوا هے که شریعت حقـۂ الهیه نے خون ریزي کو اکبر الجرائم اور قتل نفس کو معصیة کبری قرار دیا هے - تاهم بقاے حفظ سلام عالم ' و امنیت انساني ' و قیام عدل و نظام کے لیے دو وصف کے لوگوں کا خون بہانا نه صرف جائز بلکه ضروري و الزم بهي بتلایا هے :

(۱) ایک وہ جس نے کسي مظلوم انسان کا ناحق خون دیا . اوس سے قصاص لیا جائے گا که اسکے عمل بد سے دنیا محفوظ رهے اور اسکا اقدام خونیں متعدي نهو -

(۲) دوسرا وہ ' جو زمین کے امن و سلامتي کو بر باد ' اور قوموں کے سکون و راحت کو غارت کرتا هے ' جو انسانوں کے خون کي عزت نہیں کرتا ' جس کا وجود دنیا کے لیے باعث مصائب و حوادث اور موجب برهمي صلـح و سـلام هے ' اور جو انسانوں کے قدرتي حقوق اور خدا کی بخشے هوئی ازادي و خود مختاري کو غارت کرنا چاهتا هے - وہ بهي قتل کیا جاے که في الحقیقت اسکي موت دنیا کي زندگي هے :

(ا) انحضرت (ع) نے ایک تمثیل میں اپنے آپ کو (که تکمیل دین کے لیے تشریف لاے تهے) مکان کي آخري اینٹ سے تشبیه دي هے جسکے بعد مکان کی عمارت کامل هو جاتي هے -

یہ حکم امن عالم اور حفظ انسانیت سے متعلق ہے' اسی لیے جب کسی دور و عصر میں امن عالم کا محافظ ربانی اور حفظ انسانیت کا واعظ روحانی دنیا میں آیا ' تو اوس نے اس حکم کا اعادہ کیا -

تم نے اوس فرمان کو سنا ہے' جو امن عالم کے ایک " محافظ اکبر " نے مقدس جماعات انسانی کے روبرو اور " بیت خلیل " کے سامنے دنیا کو سنایا تھا ؟

الا ان دماء کم و اموالکم محرمة علیکم کحرمة یومکم هذا ' فی بلدکم هذا ' فی شهرکم هذا !

آگاہ ہو کہ تمہارا خون ' تمہارا مال ' ایک دوسرے کیلیے محترم ہے ' جسطرح آج روز حج اس شہر مکہ میں ' اس ماہ ذیحجہ میں محترم ہے -

اسی طرح وہ جو "کوہ طور" سے آیا ' اور اسنے بھی جو "کوہ زیتون" پر نمودار ہوا ' یہی کہا تھا کہ " تو خون مت کر "

(حفظ نفس کیلیے قتل نفس)

لیکن جس طرح قیام امن و احترام روح انسانیت کے لیے سفک دم و قتل نفس ممنوع ہے ' اسی طرح کبھی کبھی انہیں عزیز ترین متاع عالم کی حفاظت و عزت کے لیے سفک دم و قتل نفس ضروری بھی ہو جاتا ہے - ایک جماعت انسانی کا مجرم ' ایک نفس زکیہ کا قاتل ' ایک حکومت صالحہ کا باغی ' اور ایک برہم زن امن عالم کا قتل ' عین عدل و نفس انصاف ہے ' تاکہ دنیا کی صلح و سلامتی واپس آئے ' اور انسانیت و روح کی عزت و احترام باقی رہے -

(عفو و انتقام)

اسلام سے پہلے دنیا نے صرف دو اصولوں پر کام کیا ہے - عفو اور انتقام - ہم نے موسی (ع) کی شریعت میں " جان کے بدلے جان ' آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت " پڑھا ہے ' لیکن یہ نہیں پڑھا کہ " اے اسرائیل ! برے بندوں کو معاف کر دے "

ہم نے مسیح (ع) کو سنا کہ اوسنے (گلیل) کی سر زمین میں ایک پہاڑ کے نیچے کہا :

" تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا ' آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت ' پر میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا ' بلکہ جو تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے ' تو دوسرا گال بھی اوس کی طرف پھیر دے ' جو تیرا کرتہ لے ' اوس کو چوغہ بھی لے لینے دے ' جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے ' اوسکے ساتھ دو کوس چلا جا " (۱)

ہم نے یہ سنا ' لیکن یہ تو نہیں سنا کہ اوسنے کہا ہو : " شریروں اور بدکاروں کو اون کے اعمال کی سزا دو کہ آسمان کی بادشاہت کی طرح زمین کی بادشاہت میں بھی امن و سلامتی ہو "

لیکن ہم نے مسیح کے بعد (بطحاء) کی سر زمین میں ' جبل حراء کے دامن میں ' ایک اور بولنے والے کا کلام سنا ' جس نے گلیل کے منادی کی طرح پہلے کہا :

ادفع بالتی هی احسن السیئة - (۲۳ - ۹۷) -

برائی کا معارضہ ہمیشہ نیکی سے دو -

و یدرؤن بالحسنة السیئة اولـئـک لهـم عقبی الـدار - (۱۳ - ۲۴) -

آنے والے گھر کا انجام اون کے لیے ہے جو برائی کو نیکی سے دفع کرتے ہیں -

(۱) تورات - سفر خروج - ۲۵ : ۲ اور متی ۵ - ۳۸ - (منه)

لیکن ساتھ ہی اوس نے سلطان عدل کے جلال ' امنیت عالم کے احترام ' نظام مدنیة کے قوام ' اور قانون و عدالت کی ہیبت کے ساتھ کہا ' جیسا کہ موسی (ع) نے بادل کی گرج ' بجلی کی چمک ' اور قرنا کی آواز میں سنا تھا :

فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا الله واعلموا ان الله یحب المتقین - (۲ : ۱۹۴) -

" جو تم پر تعدی کرے تم بھی اوسی طرح اور اوسی قدر اوس پر تعدی کرو ' خدا سے ڈرو اور یقین کرو کہ خدا اچھے سے ڈرنے والوں کو پیار کرتا ہے "

پھر اوس نے موسی (ع) کے قانون کا اعادہ کیا :

وکتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص - (۵ : ۴۸)

" ہم نے تورات میں لکھدیا ہے کہ جان کے بدلے جان ' آنکھ کے بدلے آنکھ ' ناک کے بدلے ناک ' کان کے بدلے کان ' دانت کے بدلے دانت ' اور زخم کے بدلے زخم ہے "

وہ ادھوری باتوں کو جیسا کہ (مسیح) نے کہا تھا ' پورا کرنے کے لیے آیا تھا - وہ آیا اور اون کو پورا کیا - اوس نے کہا کہ " تم دشمنوں سے در گذر کرو ' اور برائی کو نیکی کے ذریعہ دور کرو " اوس نے صرف یہی نہیں کہا کہ دشمنوں کے شدائد جبر کے ساتھ تحمل کرو بلکہ یہ بھی کہا کہ تحمل کرو اور احسان کرو ' برائی کو انگیز کرو اور اوسکی جزا نیکی کے ساتھ دو کہ یہ حصول امن کا ذریعہ اور کسب صلح و سلام کی تدبیر ہے :

ولا تستوی الحسنة ولا السیئة ' ادفع بالتی هی احسن السیئة ' فاذا الذی بینک و بینه عداوة کانه ولی حمیم ' وما یلقاها الا الذین صبروا ' وما یلقاها الا ذو حظ عظیم (۴۱ : ۳۳)

" نیکی اور بدی برابر نہیں - نیکی سے بدی کو دور کرو کہ اس سلوک سے وہ ' جس کو تم سے عداوت ہے ' تمہارا دوست ہو جائے گا - یہ وہ طریقۂ اخلاق ہے جس پر صرف صابر اور خوش قسمت انسان ہی عمل کرتے ہیں "

(قانون حفظ و قتل)

لیکن یہ عفو و حلم یہ صفح و در گذر ' یہ تحمل و انگیز ' کب تک ؟ اوس وقت تک ' جب تک کہ اوس شر اور بدی کا اثر شخص واحد تک محدود ' اور صرف ایک ذات خاص ہی کے منافع خصوصیہ میں محصور ہو کہ یہ جرم ایک شخص واحد اور ذات خاص کا ہے جس کے معاملات و حوادث خصوصیہ کو هئیة اجتماعیہ اور سوسائٹی سے تعلق نہیں -

وہ پانی کا ایک بلبلہ ہے جو ایک ٹھوکر سے پیدا ہوا اور مٹ گیا - اس جرم کو معاف کرو کہ اشخاص کی ذاتی محبت و مودت اور شخصی لطف و رحم کو ترقی ہو اور دنیا امن و صلح سے بھر جائے - یہی وہ موقع ہے جہاں (مسیح) کے حکم پر عمل کرنا عین اسلام کی تعلیم ہے -

لیکن دنیا میں ایسی بھی بدیاں ہیں جو گو ایک شخص خاص کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں ' لیکن وہ سمندر کی لہریں ہیں ' جو ہوا کے جھونکوں سے پیدا ہوتی ہیں اور دور تک پانی کی سطح کو متزلزل کر دیتی ہیں - وہ گو ایک ذات واحد کا گناہ ہے لیکن اپنی وسعت اثر و قوة نفوذ کے لحاظ سے تمام مجتمع انسانی کا گناہ

دولۃ عثمانیہ کا مستقبل

لوگ کہتے ہیں کہ ترک حکمرانی کے اہل نہیں اسلیے کہ انہوں نے ایشیا ' افریقہ ' یورپ ' غرض کہ دنیا کے بیشتر حصہ پر حکومت کی مگر افریقہ بالکل کھو بیٹھے ' یورپ کی صرف ایک چپہ پر قابض رہسکے ' وہ بھی دول یورپ کی منازعۃ داخلیہ اور مطامع شخصیہ کے سبب سے - ایشیا میں انکی مقبوضات کی تعداد کچھہ نہ کچھہ موجود ہے مگر اسکا بھی حشر معلوم -

لیکن کاش یہ معترضین اپنے آپ کو تعصب کے ہاتھہ میں نہ دیدیتے اور انصاف کو ذرا بھی کام فرماتے !

ترکوں کو حکومت کرتے ہوے آج سو دو سو نہیں بلکہ چھہ سو سال ہوگئے - یہ طول عمر اور امتداد بقاء اس شدید اختلاف و تنوع کے باوجود ہمارے سامنے ہے ' جو انکی رعایا کی زبان ' قومیت ' مذہب ' اور رسوم و عادات میں ابتدا سے پایا جاتا ہے -

پھر کیا کوئی سلطنت جو اتنی مختلف اقوام پر حکمراں ہو ' اسقدر طویل عرصہ تک زندہ رہی ہے ؟

کیا صرف یہ طول عمر ہی ترکوں کی اہلیت حکمرانی کے لیے ایک دلیل قاطع نہیں ؟

" دولت عثمانیہ بر سر سقوط ہے "

یہ ایک ایسا فقرہ ہے جو آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے کہا جا رہا ہے - یاد ہوگا کہ آج سے چار سو برس پہلے ایک انگریزی سفیر نے انگلستان کو دولت عثمانیہ کے متعلق یہی خبر دی تھی - اسکے بعد سے اس فال بد کا اعادہ برابر ہوتا رہا ' مگر پھر کیا ہوا ؟ ان گونہ گوں صدمات حوادث و لطمات مصائب و نوائب کے باوجود ' جنکا اس سفیر کو وہم بھی نہ ہوگا ' دولت عثمانیہ آج تک قائم ہے ' اور جس ہلال کے محاق میں آنے کا مژدۂ جانفزا ' صدیوں سے نصرانی دنیا کو سنایا جا رہا ہے ' وہ بفضلہ و منتہ آج تک باسفورس پر نور افشاں و درخشندہ ہے : یریدون لیطفؤا نور اللہ با فواھھم و اللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون -

لیکن ہم اپنے نفس کو فریب دینگے اگر اس ضعف و اختلال سے بھی اپنی آنکھیں بند کر لینگے ' جو اسوقت دولت علیہ میں موجود ہے -

اس ضعف و اختلال کا آغاز سلطان محمود کے عہد سے شروع ہوتا ہے - سلطان محمود وہ شخص ہے ' جس نے سلطنت عثمانیہ میں اصلاح کا سنگ بنیاد رکھا - اس نے چاہا تھا کہ ترکوں میں تمدن و علوم جدیدہ ضروری ترمیم کے بعد رائج کرے -

جبکہ وہ اصلاح داخلی میں مصروف تھا ' تو یونان نے علم استقلال بلند کیا - روس نے دریاے ڈینوب کی طرف پیشقدمی کی - محمد علی مصر پر قابض ہوگیا - فرانسیسی جزائر میں آتر آئے -

یہ اختلال عبد المجید کے عہد میں اور بڑھگیا - یونان نے تھسلی لے لیا ' اور روس نے مشرقی آنا طولیا ' باطوم ' اور قارص - فرانس نے تیونس کے الحاق کا اعلان کردیا - یونان کی طرح رومانیہ ' سرویا ' بلغاریا ' اور جبل اسود نے بھی علم استقلال بلند کیا - آسٹریا ' بوسینا ' اور ہرزی گونیا میں آتر آیا ' اور انگلستان مصر و قبرص میں -

ایطالیہ کا غصب طرابلس اور ریاستہاے بلقان کا غصب ولایات روملی اسی داستان کا تتمہ تھا -

یہ ایک حیرت انگیز بو العجبی ہے کہ انقسام دولت عثمانیہ کا آغاز اسوقت ہوا ' جبکہ اسکا دانشمند و بیدار مغز تاجدار اصلاح داخلی کی داغ بیل ڈال رہا تھا ' اور اسکا انجام بھی اسوقت ہوا جبکہ قوم عثمانیہ شخصی حکومت کے پنجے سے نکل چکی تھی اور حریت کے ہاتھہ میں دستور کا علم لہرا رہا تھا !!

اس انقسام کی رفتار جسقدر تیز تھی ' اسکی نظیر تاریخ میں بمشکل ملسکتی ہے ' اور سچ یہ ہے کہ اس " سخت جان مریض " (حیاہ اللہ الی یوم القیامہ) کی جگہ اگر کوئی دوسری سلطنت ہوتی تو کب کی ختم ہوگئی ہوتی -

اسقدر قطع و برید کے بعد بھی دولت عثمانیہ کے بعض مقبوضات کچھہ کم وسیع نہیں - رقبہ میں اسکے ایشیائی مقبوضات انگریزی ممالک سے پنجگونہ زیادہ ہیں - صرف جزیرہ نماے عرب ہندوستان سے ' کہ مقبوضات برطانیہ کا درۃ التاج ہے ' کم نہیں -

ترکوں نے جتنی توجہ کہ اپنی یوروپین مقبوضات پر کی ' اگر اسکا ایک عشر بھی وہ ایشیائی مقبوضات پر کرتے ' تو بلا مبالغہ آج دنیا کی قوی اور دولتمند سلطنتوں کی صف میں کسی بلند و ممتاز نشست پر نظر آتے -

ترکوں نے اس تغافل و اہمال کا خمیازہ ہمیشہ کی طرح اس جنگ میں بھی کھینچا - خزانہ خالی ' تنخواہیں واجب الاداء ' قرض کے شرائط خطرناک ' بالاخر دار السلطنت کی زمین فروخت کرنی پڑی - کیا یہ حوصلہ شکن و زہرہ گداز مصائب نازل ہوتے اگر ایشیائی مقبوضات کے ان " کنوز مخفیہ " سے فائدہ اٹھایا گیا ہوتا جو عرصہ سے مقبوض ہیں مگر اب تک بیکار پڑے ہیں ؟

مرض مزمن اور اسکے ساتھہ مہلک بھی ہے مگر ہنوز لا علاج نہیں - علاج ایک اور صرف ایک ہی ہے ' یعنی اقتصادی حالت کی اصلاح ' اور ایشیائی مقبوضات سے استفادۂ صحیح -

اگر ریوٹر اور جرائد عربیہ کی اطلاعات صحیح ہیں تو بعد از خرابی بسیار اب ترک اسطرف متوجہ ہو چلے ہیں : فرزقہم اللہ الثبات و السداد ' لئلا یکون کالمستجیر من الرمضاء بالنار !

بیشک ترکوں کے لیے تریاق امراض ایشیائی مقبوضات میں ہے ' مگر اس تریاق تک راستہ مجموعہ نشیب و فراز ' و کج و پیچ و خار و سنگ سے مملو ہے اور اصلی کام راستے کا طے کرنا ہے -

اگر کسی ملک میں ایک ہی قوم آباد ہو اور نو حکمراں جماعت سے اسکی قومیت مختلف نہ ہو ' یا اگر مختلف ہو تو حکمراں جماعت اپنی گذشتہ بد اعمالیوں کیوجہ سے اسکی نظروں میں مبغوض و ممقوت نہ ہو ' تو اسکا انتظام آسان ہے ' لیکن اگر حاکم محکوم سے جنسیت میں مختلف ہے اور با ایں ہمہ اسکی نظروں میں مبغوض ' تو پھر انتظام کی راہ میں مشکلات کی ایک دیوار حائل ہوجاتی ہے -

ولكم في القصاص حيوة يا اولي الالباب (۲ : ۱۷۹)	دانشمندو ! قصاص و انتقام کے خون هي میں تمهاري زندگي کا سر چشمه ہے -

اور اسلام کا یه قانون کس کو معلوم نہیں ؟

و جزاء سیئة سیئة مثلها (۴۲ : ۴۰)	اور بدي کا بدله ویسي هي بدي ہے جیسي که کي گئي -

یهي اصل الاصول دنیا کے مادي قوانین اور عدالت کو بهي قرار دینا پڑا ہے ' اور سیاسة اخلاقي بهي اپني تعلیم رحم و درگذر کو یہاں پہنچکر یک سر بهلا دیتي ہے - وهي عدالت جو خوں ریزي کو جرم بتلاتي ہے ' جب خونریزي کي جاے ' تو اسکا انصاف خونریزي هي سے کرتي ہے ' اور جس نے تلوار سے خون بہایا ہے ' اسکو عدالت کے جلاد کے آگے سر جهکانا پڑتا ہے ' یا سولي کے تختے پر کهڑا کیا جاتا ہے !!

اخلاق سے بهي اگر فتوی طلب کیا جاے تو وہ عدالت کا ساتهه دیگا -

کیونکه اس بارے میں اصل الاصول یه ہے که " انساني زندگي اور اسکے فطري حقوق کي حفاظت کي جاے " رحم بهي اسي لیے ہے تا که کسي پر سختي کرکے اسکي حیات و حقوق طبیعیه کو گزند نه پہنچایا جاے - درگذر اور عفو بهي اسي لیے ہے تا که انساني زندگي کا احترام ' اور انساني حقوق حیات کا اعتراف کیا جاے - لیکن اگر اس عفو و درگذر ' اس تعلیم حفظ نفس ' اور عدم قتل و خوں ریزي سے خود وهي اصل الاصول خطرے میں پڑ جاے ' جس کي بنا پر یه تمام اصول قائم کیے گئے تهے ' تو پهر اسکے سوا چارہ نہیں که جس طرح انساني زندگي و حقوق کي حفاظت کیلیے منع قتل کي تعلیم دي جاتي تهي ' ٹهیک ٹهیک اسي طرح انساني زندگي اور حقوق کي حفاظت هي کیلیے قتل و خوں ریزي کي بهي اجازت دي جاے -

اخلاق کا واعظ کہتا ہے که " قتل مت کرو " اور عدالت فیصله کرتي ہے که " قاتل کو پهانسي پر چڑهاؤ " دونوں کا مقصد ایک هي ہے ' اور ٹهیک ٹهیک ایک هي درجے میں دونوں انساني زندگي اور حقوق طبیعي کے محافظ هیں - پہلا خون کے روکنے کیلیے ایسا کہتا ہے تو دوسرے کا بهي فیصله خون هي کي حفاظت کیلیے ہے -

البته اس عالم کي هر راہ پل صراط ہے - اور صراط مستقیم عدل و اعتدال کا نام ہے ' پس اگر اخلاق کے وعظ نے تفریط کی ' اور قانون وسیاست نے افراط ' تو دونوں کی تعلیم نظام امن و عدل کو درهم برهم کردیگی -

(کوہ سینا) کے اعتکاف نشیں نے مقدس تختیوں پر جو کچهه لکها ' اور (گلیل) کي گلیوں میں جس اخلاق کي منادي کي گئي ' وہ دونوں نظام و قوام کے دو علحدہ عنصر ضرور تهے ' پر الگ الگ دنیا کیلیے بیکار تهے - ایک یکسر قانون تها ' جو بقول یهودي انشاپرداز (پولوس) کے " صرف سزا هي دیسکتا تها پر بچا نہیں سکتا تها " ؛ (۱) دوسرا اخلاق محض تها ' جو حسن و جمال میں تو دلفریب تها پر عمل و نظام کیلیے بالکل بیکار تها - یه دونوں عنصر الگ الگ دنیا کے دکهه کیلیے نه صرف بیکار هي تهے ' بلکه اسکي بیماري کو اور زیادہ کرنے والے تهے -

لیکن جب وہ دنیا سے گیا " جسکا جانا هي بہتر تها تا که آنے والے کو جلد بهیجنے کیلیے اپنے آسماني باپ سے سفارش کرے " (۲) اور خداوند نے (طور) اور (زیتون) کے پہاڑوں کي جگه (فاران) کي چوٹیوں سے اپني ندا بلند کي ' تو وہ آگیا ' جو موسی کے قانون اور مسیح کے وعظ کو " پورا کرنے والا تها " اس نے ناقص کو کامل ' اور ادهورے کو پورا کیا ' اور اُن دونوں عنصروں کو ' جو الگ الگ تهے ' تسویة و اعتدال کے ساتهه اسطرح ترکیب دیا که قانون کا عدل اور اخلاق کا رحم ' دونوں باهم مل گئے ' اور امنیت و نظام انساني کا ایک مرکب صحیح و صالح پیدا هوگیا -

اس مرکب میں " جزاء سیئة سیئة مثلها " اور " ولمن صبر وغفر ' ان ذلك لمن عزم الا مور " دونوں عنصر موجود هیں -

یهي شریعة حقهٔ الهیه ہے ' یهي ناموس طبیعي و سنة رباني ہے ' یهي فطرة الله ' التي فطر الناس علیها ہے ' اور اگر ایک لمحه ' ایک دقیقه کیلیے بهي اسکي حکومت دنیا سے اٹهه جاے اور صرف (توزات) کي قساوت یا صرف (انجیل) کي محبت دنیا پر مسلط هو جاے ' تو دونوں حالتوں میں دنیا امن و مدنیة کی جگه ' قتل و خونریزي ' نهب و سلب ' وحشت و سبعیت ' اور جرائم و معاصي ' کا ایک شیطان کدہ بن جاے !!

(آخري نتیجه)

آخري نتیجه جو ان مواد و ترتیبات کے بعد سامنے آتا ہے ' یه ہے که شریعة الهیه نفس انساني کي محافظ ہے ' اور اسي لیے وہ دو صورتوں میں (حسب تصریح بالا) قتل نفس کو فرض و الزم قرار دیتي ہے - ان صورتوں میں انسانوں کا قاتل ' مجرم و عاصي نہیں هوتا ' بلکه ایک نہایت مقدس فرض انسانیت و عد الله حقه انجام دینے والا هوتا ہے ' وہ ویسا هي محب انسانیت اور نوع خواہ و امن پرست ہے ' جیسا که خود قانون اور عدالت کي قوت - اسکا اخلاقي عمل نہایت اقدس و محترم ہے ' کیونکه وہ اس قتل نفس کے ذریعه تمام جمعیة انساني اور عدل و نظام امنیت کي خدمت انجام دیتا ہے -

دنیا کا قانون اور اخلاق ' دونوں شریعة الهیه کے اس اصول و حکم کے قولاً و عملاً دونوں طرح پیرو هیں ' گو بعض اوقات اپنے قول و عمل کو بهول جائیں -

(عود الی المقصود)

پس اسي لیے تها که حضرة (موسی) علیه السلام نے مصر کے بازار میں ایک قبطی پر هاتهه اٹهایا ' اور وہ مرگیا - اسکا قصه " قصص بني اسرائیل " کے سلسلے میں قران کریم نے بیان کیا ہے ' اور یه آج کي تمهید طویل اسلیے تهي تا که کل اس واقعه پر ایک غائر نظر ڈال سکیں ' اور پہلے ایک اصول قانون و فیصلهٔ اخلاق و شریعت ذهن نشین هوجاے -

---

ایجوکیشنل کانفرنس آگرہ

چونکه سالانه جلسه آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا امسال آگرہ میں بتاریخ ۲۶ و ۲۸ دسمبر ۱۹۱۳ عیسوي منعقد هوگا لہذا التماس ہے که جو اصحاب تشریف لاویں وہ اپنے وقت اور تاریخ آمد سے فوراً مطلع فرماویں تاکه انتظام میں دقت نهو ساتهه هي اوسکے یه بهی رقم فرماویں که کهانا پینا رهنا یوروپین طریقه سے پسند فرماوینگے یا انڈین -

انڈین طریقه کا یومیه	۱ - روپیه ۸ - آنه
یوروپین طریقه کا یومیه	۳ - روپیه

نرخ مقرر ہے - یه بهي تحریر فرماویں که همراہ کسقدر آدمي هونگے یا جناب تنها هونگے - اور کس اسٹیشن پر آگرہ میں وارد هونگے -

خواجه فیاض حسن آنریري جائنٹ سکریٹري ریپشن کمیٹي آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرانس گلاب خانه آگرہ -

بریدِ فرنگ

شـــورش و اضطراب هنـــد

مـرض کي تشـــخیص

مسٹر ایچ فیلـڈنـگ هال (Mr. H. Filding Hall) ایک مشهور اهل قلم هیں اور آجکل برطانی مستعمرات (برٹش کالونیز) کے متعلق اکثر مشهور رسائل و جرائد میں خامه فرسائي کرتے رهتے هیں - پچھلي ولایت کي ڈاک میں انکے متعدد مضامین هندوستان کے موجوده اضطراب کے متعلق آئے هیں جنکا اقتباس دلچسپ اور مفید هوگا ؛

انهوں نے رسالهٔ " انیسوي صدي " میں ایک مضمون بعنوان بالا سے شائع کیا هے - مضمون میں تحریر کرتے هیں که " سب سے زیاده اهم اور پیچیده سوال جو انگریزوں کے زیر مطالعه هے ' وه هندوستان کا سوال هے "

" جو بے چیني هندوستان میں اسوقت هو رهي هے ' نه وه کم هوتي هے اور نه کم هونے والي هے -

یه بے چیني کچھه مخصوص مقامات یا مخصوص اقوام هي میں نهیں هے ' بلکه عام طور سے هر حصهٔ ملک اور هر قوم میں پائي جاتي هے - اگرچه اسکي موجونمیں بلندي اور پستي بھي هے مگر یه موجیں گھٹنے والي نهیں هیں - اُن میں مد نهیں هے ' همیشه جزر هي چلا جاتا هے !

هندوستان کے جذبات اب هم سے متفق نهیں هیں - اصلي جذبات کو هم کھوچکے هیں - هندوستان اب هماري حکومت برداشت نهیں کر سکتا - یه حکومت اسکو اب تلخ معلوم هونے لگي هے اور وه اس کے خلاف صداے احتجاج بلند کرنے لگا هے - وه اپنے وقت کا منتظر هے - جسوقت اُسکو موقع ملا وه هم سے همیشه کے لیے جدا هو جائیگا اور همارا ساتھه چھوڑ دیگا - خواه همکو یه گوارا هو یا نهو -

مگر یه بات هم دونوں هي کي تباهي کا باعث هوگي - جو لوگ که واقعات کو دیکھتے رهتے هیں' وه اس نتیجه میں شک و شبه نهیں کر سکتے - همکو لازم هے که وقت سے پہلے هم اپنا انتظام کرلیں اور سیلاب کے آنے سے پہلے پل بانده لیں -

دیکھنا یه هے نه وه کیا بات هے جسکي وجه سے هندوستان هم سے اسقدر متنفر هوگیا هے ؟ پہلے تو ایسا نه تها - هم نے هندوستان فتح نهیں کیا . . . وه خود اپني مرضی سے هماري حکومت کے زیرسایه خود بخود آگیا - انگریزي فوج نے هندوستان کو فتح نهیں کیا - نه انگریزي فوج نے غدر کے زمانه میں کچھه مدد کي - وه بیشک ضروري اور بمنزل بیخ و بن کے تھي ' مگر تنها کچھه بھي نهیں کر سکتي تھي - اُسکي تعداد بهت کم تھي - آب و هوا اور موسم کي وجه سے انگریز چل پھر تک نهیں سکتے تھے - وه فتوحات کیا کرتے ؟ انگریزي فوج هندوستان میں صرف چل سکتي هے مگر کسي قسم کي فتوحات هرگز نهیں کر سکتي "

انجمن هـــلال احمـر رنگـون
اور اسکے والنٹیرز

(اصلي مرض)

اس عنوان کے تحت میں مسٹر فلیڈنگ هال نے اٹلانٹک منتھلي میں ایک دوسرا مضمون شائع کیا هے اور اس بات کي کوشش کي هے که هندوستـان کي بے چیني اور انگریزونکي تالیف قلوب کي نا کامیابي کي تشریح کریں -

مسٹر فلیڈنگ کو یقین هے که سول سروس کے ملازمین هندوستان بهت زیاده دیر میں بھیجے جاتے هیں اور اس سے قبل اُنکي رائیں نهایت درجه متعصبانه قائم هوچکي هوتي هیں جو

اور کچھہ نہ پوچھیے اس صورت کو ' جبکہ اختلاف جنسیت ' اور مبغوضیت کے ساتھہ خود رعایا بھی مختلف اقوام کا مجموعہ ہو - حسن تدبیر و سیاست کی اصلی امتحانگاہ یہی ہے ' کیوں کہ یہی وہ راہ ہے جسمیں قدم قدم پر لغزشیں استقبال کرتی ہیں اور ایک ایک لغزش پا اپنے اندر مساعی کے لیے صدھا تباھیاں اور بربادیاں رکھتی ہے - ایشیا کی عثمانی مقبوضات مختلف اقوام و ملل سے آباد ہیں ' اناطولیا میں تین قومیں یعنی مسلمان ' عیسائی ' اور یہودی آباد ہیں -

مسلمانوں کی تعداد ۴۰ - لاکھہ اور عسائیوں کی تعداد ۵۰ - لاکھہ ' اور یہودیوں کی تعداد ۵ لاکھہ ہے - ارمینا اور کردستان میں مسلمانوں کی تعداد ۱۶ لاکھہ ' عیسائیوں کی تعداد ۹ - لاکھہ ہے - شام و عراق میں مسلمانوں کی تعداد ۳۵ - لاکھہ ' اور عسائیوں اور یہودیوں کی تعداد ۱۲ - لاکھہ ہے - عرب کا وہ حصہ جو عملاً دولت عثمانیہ کے زیر حکومت ہے ' صرف مسلمانوں ہی سے آباد ہے جنکی تعداد ۱۱ - لاکھہ ہے -

ان صوبوں میں عرب ' ارمن ' چرکس ' کرد ' ترکمان ' یونانی ' اور یہود ؛ اس طرح مختلط و ممزوج ہیں ' جسطرح کہ جزیرنماے بلقان میں بلقانی اقوام ہیں - لیکن ان دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ بلقانی اقوام میں سے ہر قوم کوئی نہ کوئی ایسا مرکز ضرور رکھتی ہے ' جسکی طرف وہ کھنچتی ہے - مثلاً بلغاری بلغاریا کی طرف کھنچتا ہے - سروی سرویا کی طرف ' وھلم جراً - مگر ان ایشیائی اقوام میں عرب کے علاوہ کوئی قوم بھی اپنے لیے کوئی ایسا مرکز کشش نہیں رکھتی جسکی وجہ سے اسمیں ترکوں سے نفرت اور قومی غرور جاگزیں ہوسکے ' اور یہی دو چیزیں حریت طلبی و استقلال خواھی کا مبدء ہوتی ہیں -

ارمنی مدعی ہیں کہ انکا وطن اصلی " ارمنییا " محفوظ ہے مگر واقعہ یہ نہیں ' بلکہ اسوقت تو انکی حالت یہود کی سی ہے - جسطرح یہودیوں کے وطن اصلی کو تجزیہ و تقسیم نے مٹا دیا ' اسیطرح آرمینیوں کے وطن اصلی " آرمینیا " کو بھی فاتحوں کے تخت و تاراج نے فنا کر دیا ' اور اسکے قدیم حدود روس ' ترکی ' اور ایران میں تقسیم ہو گئے ' بلکہ برا نا طولیا میں تو لوگ لفظ ارمن ہی بھولگئے ہیں ' اور ارمن کے بدلے اپنے آپ کو ھایک اور اپنے ملک کو ھایکستان کہنے لگے ہیں -

آرمینیا کی طرح اب کردستان بھی غیر محدود شہروں کے مجموعہ کا نام ہے اور اس لیے وہ بھی اپنے باشندوں میں کوئی صحیح قومی یا وطنی غرور پیدا نہیں کرسکتا -

باقی تمام ولایات عثمانیہ بحر روم سے لیکے خلیج فارس تک غرباً و شرقاً ' اور بحر اسود سے لیکے بحر احمر تک شمالاً و جنوباً ' پھیلے ہوے ہیں - یہ ولایات مشتمل ہیں اناطولیا پر ' جو کثیر السکان اور سیر حاصل ملک ہے - عراق پر ' جسکی زمین دجلہ اور فرات کیوجہ سے سرسبزی میں مشہور و معروف ہے - شام پر ' جو ابناء بنی اسرائیل کا مہبط ہے ' اور جو ساحل بحر روم پر کوہ طور سے جزیرہ نماے سینا تک ہے - اور حجاز و یمن پر ' جو عرب کے دو بہت بڑے ٹکڑے ہیں -

ان ولایات میں سے اناطولیا ترکوں کا وطن ہے گو اصلی نہیں بلکہ ثانی - یہاں ترکوں نے اپنی قومیت کو اسطرح محفوظ رکھا ہے کہ انمیں اور دیگر اقوام کرد ' ارمن ' چرکس ' وغیرہ میں تمیز بالکل آسان ہے -

یہاں انکا مشغلہ زراعت ہے مگر زراعت سے انکے جنگی اوصاف میں شمہ برابر بھی فرق نہیں آیا - وہ آج بھی میدان جنگ میں اپنی بے ہراسی ' جانبازی ' اور پا مردی کے محیر العقول جوہر اسیطرح دکھاتے ہیں ' جسطرح کہ اسوقت دکھاتے تھے جبکہ اقبال مندی انکو صحراء تاتار سے لیکے نکلی تھی - سلاطین عثمانیہ کی طرف سے جب کبھی انکو جنگ کی دعوت دیگئی ہے تو وہ فوج در فوج میدان جنگ پہنچے ہیں ' اور آج بھی عثمانی قوت کا اصلی سر چشمہ یہی اناطولیا ہے -

جنگی اوصاف کے علاوہ انکے دیگر فضائل اخلاق و خصائص ' قومی راستبازی ' پیماں نگہداری ' پاکدامنی وغیرہ بھی محفوظ ہیں - اور جو مسافر انکی طرف سے گزرا ہے ' انکی مدارات و ضیافت کی تعریف میں ہمیشہ رطب اللسان آیا ہے -

ان ترکوں کا حلیہ عموماً یہ ہوتا ہے : قد بلند ' جسم بھرے ہوے ' سر بڑے ' چہرے گول ' استخوان و عضلات قوی و استوار - انکے چہروں پر ایک گونہ خمول و ضعف بھی نظر آتا ہے ' مگر یہ در حقیقت ضعف نہیں بلکہ انکسار آمیز وقار ہے جو انکا قومی خاصہ ہے -

ترک سبک روح نہیں کہ شادمانی اسکو سر مست یا غم پریشان خاطر کرسکے ' بلکہ وہ ایک کوہ وقار و حلم ہے ' جو نہ مسرت سے از خود رفتہ ہوتا ہے اور نہ مصائب و محن کے آگے عاجز و درماندہ - وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ وہ کسی کو اپنے آپ سے برتر نہیں سمجھتا -

ریلوے لائن نے انکے ملک میں عجیب و غریب کرشمہ سازیاں کی ہیں اور خصوصاً وہاں کی آمدنی تو بہت ہی بڑھگئی ہے -

اناطولیا کی طرح عراق کسی خاص قوم کا وطن نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ خدا کی زمین ہے جسمیں اسکی ہر قسم کی مخلوق آ رہتی ہے - اسکے شہروں میں عرب ' کرد ' چرکس ' ارمن ' یہودی ' کلدانی ' یونانی ' وغیرہ مختلف الجنس لوگ آباد ہیں ' اور اسکے صحراء بادیہ نشین عربوں سے جو اونٹ چراتے اور قتل و غارت اور تاخت تاراج کرتے پھرتے ہیں ' معمور ہیں - خلیج فارس کے قریب چند چھوٹی چھوٹی ریاستیں بھی ہیں جو براے نام دولت عثمانیہ کے تابع ہیں -

یہ حال ہے آج اس سرزمین کا ' جہاں کبھی بغداد ' بابل ' اور نینوا آباد تھے !

(نائنٹینتھ سنچری) کا ایک مقالہ نگار لکھتا ہے :

" تھوڑے دن ہوے ' جب میں خلیج فارس سے قسطنطنیہ اُس راستہ سے ہوتا ہوا گیا تھا ' جس سے بغداد ریلوے نکالنے کا ارادہ ہے - میں بھی اور لوگوں کی طرح ششدر رہگیا ' جب میں نے دیکھا کہ زمین کی یہ پیداوار ہے ' آئندہ یہ پیدا ہوسکتا ہے ' اور جرمنی کے لیے یہ کچھہ گنج وافر یہاں مدفون ہے ! !

ان شہروں کی زمین کسقدر سرسبز اور یہاں کی نہریں کسقدر پر از آب ہیں ! یہ مقامات جنت تھے مگر آہ اب ویران و خراب ہیں ! !

جس طرف نظر اُٹھاؤ ' شہروں کے کھنڈر ہیں ! آبپاشی کے عظیم الشان سامان ' بڑے بڑے حوض اور پل وغیرہ اور عمارتوں کے آثار و انقاض نظر آتے ہیں ! ! آج یہ شکستہ و افتادہ ہیں مگر کل یہی تھے ' جن سے یہ ویرانہ فردوس ارضی بنا ہوا تھا ! ! !

دجلہ و فرات کے مماثل اگر کوئی نہر ہے تو صرف دریاے نیل ہے - سرسبزی میں بھی اور اودے پانی کے بے مصرف رہنے بھی میں - صدیاں گزر گئیں کہ یہ دونوں نہریں زمین اور اسکی پیدوار کو چھینتی ہیں اور دریا میں ڈالدیتی ہیں - دجلہ ہنوز اتنے زور کے ساتھہ بہتا ہے کہ بڑے بڑے حوضوں کو بھر دیتا ہے ' مگر فرات کثرت اسراف سے کمزور ہو گیا ہے - با ایں ہمہ دونوں بہت فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اگر ولیم ککس بند باندھسکے تو گرد و پیش کی بہت سی بے برگ و گیاہ اور افتادہ زمینیں ایک دوسرا عظیم الشان مصر بن جائینگی "

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمیں ایسا علاج اختیار کرنا چاہیے جس سے قومي تعلیم سے بہترین اخلاقي اور علمي نمونے کے آدمي طیار ہوں ' جس سے زمین اور سرمایہ برابر سب پر تقسیم ہو' کوئي زبردست کسي زیر دست کو نہ دبا جاے ' تقسیم دولت برابر بہ حصۂ رسد سب کیلیے ہوجاے -

رسکن (Ruskin) کا قول ہے :

" وہي قوم سب سے زیادہ دولتمند ہے ' جو سب سے زیادہ بڑي تعداد انسان کي پرورش کرسکے اور انکو خوش رکھہ سکے "

ہندوستان کي فوضویت (Anarchism) کو بھي ہم اسي زمرہ میں لیتے ہیں - ہندوستاني اخبارات جو ہمارے قابل تحسین ڈاکخانے اور محکمۂ تار سے فائدہ اُتھاتے ہیں' ہمیشہ ایسے مواد جمع کرتے رہتے ہیں جو یورپ اور امریکہ کے جنگجو یانہ لٹریچر سے حاصل ہوسکتا ہے - تعلیم یافتہ جماعت میں انگریزي ایک قسم کي لنگوا فرینکا (عام زبان) ہوگئي ہے اور اسکے ذریعہ ایک حصۂ قوم میں ایسي بیداري پیدا ہوگئي ہے جو خود اختیاري حکومت (سلف گورنمنٹ) کے عشق سے معمور ہے ! "

مسئلۂ عمان

مسقط ' ایجین ' اور سیاست برطانیہ

گریفک اپني تازہ ترین اشاعت میں رقم طراز ہے :

" جب سے نپولین مصر میں آیا ہے اسوقت سے برطانیہ کي سیاست خارجیہ کا محور ہندوستان کا راستہ ہے -

یہي واقعہ ہے جسکي روشني میں ہمیں مشرق اوسط ' مشرق ادني ' اور بحر اسود کے شرر بار مسائل کا مطالعہ اور انکا فیصلہ کرنا چاہیے - کیونکہ یہ ایسے مسائل نہیں ہیں جنکا فیصلہ بند کمروں میں بیتھکے ایک انسانیت درست شخص کے نقطۂ نظر سے کیا جاسکے -

مسقط اور ایجین ' جو اسوقت حل طلب مسائل کي صف میں سب سے زیادہ ممتاز و نمایاں نظر آتے ہیں ' ہمارے محور سیاست سے گہرا تعلق رکھتے ہیں' کیونکہ دونوں نہایت ہي قریب سے مسئلۂ مدافعت ہند کو مس کرتے ہیں -

مسقط تو اسلیے کہ وہ ہندوستان کے خلاف بحري کارروائیوں کا مرکز ہوسکتا ہے ' اور ایجین اسلیے کہ مغرب کي طرف سے ہندوستان کي مدافعت کي اسکیم میں ایشیائي ترکي کا بطور سپر کے رہنا جزائر ایجین کي قسمت کے ساتھہ وابستہ ہے -

ان دونوں امور کا پیش نظر رہنا نہایت اہم ہے - خصوصاً اسلیے کہ ایک صورت میں تو لوگوں کا میلان اسطرف ہے کہ معاملات مسقط کو محض گولہ باري کے ایک مقامي اور نا قابل اعتناء واقعہ کي حیثیت سے دیکھا جاے - دوسري صورت میں میلان طبائع اسطرف ہے کہ ان جزائر کے متعلق اس طرح بحث کیجاے ' گویا انکي قسمت کا فیصلہ صرف اصول قومیت ہي کي بنا پر ہوسکتا ہے -

یہ صحیح ہے اور مجھے اسکا یقین ہے کہ فرانس کے ساتھہ جدید معاہدہ کا تعلق صرف تجارت اسلحہ ہي کي بنا پر ہے - اسکے علاوہ سلطنت میں فرانس کے تمام دیگر حقوق بدستور محفوظ ہیں مگر میں اس معاہدہ کو ایک دوسري طویل گفتگو کے طرف گام اولین سمجھتا ہوں -

ہمیں جو کچھہ چاہیے وہ یہ ہے کہ مسقط میں ہماري بالادستي بے سہیم و عدیل ہو - یہ ایک عقل سوز بو العجبي ہوگي کہ ہم ایک طرف تو خلیج فارس کے دوسرے حصوں میں اپنے پوزیشن کو مستحکم و منتظم بنانے کیلیے ترکي سے معاہدہ کریں ' اور دوسري طرف اس ضرورت کي تکمیل کیلیے ذرا بھی کوشش نکریں !

مسقط پر برطاني حمایت کے آغاز سے مانع وہ انگریزي و فرانسیسي معاہدہ ہے ' جو ۱۰ - مارچ سنہ ۱۸۸٦ ع میں ہوا تھا اور جسمیں مسقط کي اور زنجبار کي آزادي کے احترام کا عہد کیا گیا تھا - اس عہد کا جسقدر حصہ زنجبار کے متعلق تھا ' وہ تو ہم نے اگست سنہ ۱۹۰ع میں خرید لیا - مگر اس کا وہ حصہ ' جو مسقط کے متعلق ہے ' ابھی نا خریدہ پڑا ہے اور ہنوز بالکل صحیح و سالم ہے - بارہا کوشش کي جا چکي ہے کہ اس حصہ کا فیصلہ ایک ایسے وسیع عہد نامہ کے ذریعہ سے ہو جائے جسمیں اسکے علاوہ گیمبیا اور فرانسیسي مقبوضات ہند کا بھی تصفیہ ہو جائے - گیمبیا فرانس کو دیدیا جائے اور یہ مقبوضات برطانیہ کو - مگر ہر بار قومي جوش کے استعمال نے تمام عمدہ مساعی کو شکست دي اور یہ گرہ اسی طرح نا کشودہ پڑي رہگئی -

حضرۃ الامیر سلطان تیمور
بن فیصل والي عمان

سنہ ۹۸۸٦ ع میں جرمنی بھی اس اعلان سنہ ۱۸۴۳ ع میں شریک ہوگیا - اس کي شرکت نے اس مسئلہ کو اور بھی پیچیدہ کر دیا ہے -

اسوقت آخري فیصلہ کے واسطے ہر بارہ سلسلہ جنباني کرنے کے لیے تمام حالات موافق و سازگار ہیں - انگریزي و فرانسیسی اور انگریزي و جرمن تعلقات کا مطلع ابر و غبار سے اسطرح صاف ہے کہ اس مبادلۂ مقبوضات پر کوئی اعتراض نہ ہوگا ' جو چند سال ہوے تجویز کیا گیا تھا -

بہر نوع خلیج فارس میں ہمارے مصالح و فوائد کے منتظم اور با قاعدہ ہونے کے لیے مسئلۂ مسقط کا حل نا گزیر ہے - اور یہ راے تو کسي طرح لائق قبول نہیں کہ خطرات و مشکلات کے اس کھلے ہوے دروازے کو ایک طویل مدت تک یونہیں کھلا پڑا رہنے دیا جائے -

رہے جزائر ایجین ' تو اس علم نے جو آج قبرص پر لہرا رہا ہے ' بلکہ خود سنہ ۱۸۷۸ ع کے اس معاہدہ نے جسکي بدولت یہ علم لہراتا ہے ' انکے متعلق ہماري پالیسي کي داغ بیل ڈالدي تھي ' یہ عہد نہ اعتناء و التفات سے محروم اور عرصہ دراز تک حقیر سمجھا جاتا تھا مگر آج عثماني شاہنشاہي اور بحر اسود کے موجودہ حالات کو دیکھتے ہوے متعصب سے متعصب مخالف بھي اسکي اہمیت سے انکار نہیں کرسکتا -

حقیقي سیاست ایک ایسا میدان ہے ' جہاں تورات مقدس کے " احکام عشرہ " نہیں چلتے - اسلیے ہم نہیں چاہتے کہ خیال پرستوں کے اوہام و آراء کے پشتاروں کو لاد کے اپنے بار کو اور بڑھائیں -

محض قومي تعصب ' حاکمانه گهمنڈ ' جهل رسوم و عادات هند ' اغلاط فکر و راے ' اور نا قابل اعتبار وسائل علم و اخبار کا نتیجه هوتي هیں - یه لوگ همیشه انهیں رائیوں پر جمے رهتے هیں ' جس کي وجه سے اکثر نا قابل تلافی غلطیاں ظهور میں آتي رهتي هیں -

چنانچه مسٹر موصوف لکھتے هیں :

" اس زمانه کي تعلیم پچھلے زمانے کي تعلیم سے بالکل مختلف هوتي هے -

قدیم زمانه کے تعلیم یافته لوگ کبھي ایسے متعصب نہیں هوا کرتے تھے - انهوں نے نه کبھي لفظ " قلوب مشرقي " سنا تها اور نه انکو کبھي بغیر تجربه کے یه تعلیم دي گئي تهي که " مشرقي لوگ جهوٹے اور چور هوتے هیں " بلکه وہ هر شخص کو جو هر انسانی سے متصف سمجھتے تھے ' انکے دل فیاض اور انکے دماغ وسیع تھے - انکي طبیعت اس بات پر همیشه مائل رهتي تهي که وہ هر نئي بات کو سیکھیں - انکے قلوب قبل از وقت اصولونکي چار دیواري میں اسطرح مقید نہیں هو جاتے تھے که اس محصور دل تک مشرقي لوگونکي همدردي کبھي پهونچ هي نه سکے - یهي وجه تهي که وہ مشرقي لوگونسے اچھي طرح ملتے اور انکے قلبي احساسات کو معلوم کرکے انسے همدردي رکھتے تھے "

شہزادہ عمر فاروق افندي بن شهزاده عبدالمجید افندي - حفید سلطان المعظم ' جو وائنا کے دارالفنون میں مشغول تعلیم هیں -

مسٹر موصوف نے هر بات کو نهایت واضح مثال سے اراسته و مدلل کرکے ظاهر کیا هے - انکي تجویز اصلاحات نهایت اعلی هیں اور اس جمله پر ختم هوئي هیں :

" اگر رعایا کي حسیات کو ملحوظ رکھا جاے ' انسے همدردي کی جاے ' اور ایسے حکام و عمال مقرر کیے جائیں جو انتظام کے ساتھه اِن ضروري امور کا بھی خیال رکھیں ' تو رعایا حکومت سے بهت قریب هوتي جائگي - پھر جب انکي قابلیت سلف گورنمنٹ کے لائق هو جاے ' اسوقت وہ تمام حکومت اپنے هاتھه میں آهسته آهسته لے لیں گے - وہ ابھي سوا راج کے قابل نہیں هیں - اگر وہ کسي طرح حکومت کي اس مشین پر اپنا قبضه کر لیں تو بجاے چلانے کے اسے پرزے پرزے کردینگے - پس انکو انکے مقصد تک پهنچنے میں خود همیں هي مدد کرني چاهیے ' نه که غصه اور انتقام "

(انڈین سول سروس)

یهي اهل قلم ایک دوسرے مضمون میں هندوستان کے انگریز حکام کي نسبت زیاده صراحت سے بحث کرتے هوے لکھتا هے :

" گورنمنٹ طرز زندگي اور واقعات سے ایک گونه الگ تھلگ هے - پچاس برس هوے که روز بروز رعایا اور واقعات ملکي دور جا رهے هیں - ابتدا میں گورنمنٹ اس اعلی مجموعۂ انساني کا نام تها جو لوگوں کي طرز زندگي سے واقف تهي - وہ جانتے تھے که حکومت کیونکر کرني چاهیے ؟ انساني طبیعت و فطرت کا انهیں علم تها - ان لوگوں کي آنکھیں کھلي تهیں - وہ دیکھنے کي کوشش کرتے تھے اور وهي کام کرتے تھے ' جسکي انصاف اور راستي اجازت دیتي تهي - وہ محض اسلیے کوئي کام نہیں کرتے تھے که قانون اسکا حکم کرتا هے - وہ نظائر کي تلاش میں بھي پڑتے تھے مگر حق پرستي هي اُن سے کام لیتي تهي - انهوں نے قانون کو انساني جامه پهنایا تها - ان کي رعایا عزت کرتي تهي - وہ آدمي تھے ' نه که فیصلۂ قانوني کي کوئي مشین -

حکومت اب محض ایک مدرسه کا نام هے جهاں لوگ صرف خیالات میں زندگي بسر کرتے هیں اور اپنے آپ کو عیبوں سے مبری خیال کرتے هیں - هم ' بکم ' عمي ! خیال اگر هے تو خشک اور بے معني قانون کا - اس دائرے سے باهر انکا قدم نہیں اٹھه سکتا - عجیب تر یه که حکومت اپني تکالیف و مصائب کا باعث دوسروں کو قرار دیتي هے اور ملزم ٹھراتي هے ! !

Ebersely نے ٹھیک کہا که هندوستاني سول سروس چند مدرسین کے مجموعے کا نام هے اور بس - بهت قریب هے که اسکي پیشین گوئي اس کے کام کے انجام کے متعلق پوري هو -

غرضکه سول سروس کي ناکامي کا احساس روز بروز بڑھتا جاتا هے - یه بات نه صرف هندوستانیوں اور چند انگریزوں هي پر منکشف هوئي هے بلکه گورنمنٹ پر بھي ظاهر هوگئي هے - اسکي خرابیاں چند در چند هیں ' اور قریب هے که هندوستان هم کھو بیٹھیں - اسکا الزام بھي موجوده سول سروس هي کے معکمے پر هوگا "

هندوستان میں انارکزم

اسي طرح رساله ایسٹ اینڈ ویسٹ (East & West) میں " مسٹر ریس " هندوستان کي بے چیني پر رقمطراز هیں - وہ لکھتے هیں :

" جو شخص اپنے متعلق کچھه سوچ بچار کرسکتا هے ' وہ ضرور یه خیال کرتا هے که دنیا کي سیاسي اور اقتصادي مشین پراني هوکر ٹوٹ پھوٹ گئي هے - محب انسانیة اشخاص (Humanitarian) اسوجه سے بے چین هیں که دولت برابر سے تقسیم نہیں هوتي - ایک امیر هے تو دوسرا محتاج - ایک آزاد هے تو دوسرا غلام - وہ دنیا کو ایک اکھاڑے یا تماشگاه سے تعبیر کرتے هیں ' اور کهتے هیں که اسمیں مزدور زندگي اور موت کے لیے جھگڑتے هیں ' اور آقا یا روپیه ادا کرنے والے انپر ایک سخت بھاري ٹیکس لگا دیتے هیں - وہ تمدني حیثیت سے موثر کار کو اسیقدر مضر سمجھتے هیں ' جسقدر فرانس میں شکار کي وہ اجازتیں ' جو امرا کو سنه ۱۷۸۹ سے قبل حاصل تهیں ! !

غرض که اسطیرح ایک فریق دوسرے فریق کا همیشه سے مخالف چلا آرها هے - اسي عالم میں یکایک طوائف الملوکي اور قانون شکني کا ظهور هوتا هے - کچھه عرصے خود ساخته قوانین سے هر طرح کي سختي غریبوں اور کمزوروں پر روا رکھي جاتي هے - جس کي وجه سے لاکھوں آدمیوں کے دلوں میں ظلم اور بے انصافي کا خیال پیدا هوجاتا هے -

ان في ذلک لایات لقوم یوقنون !

آیرلینڈ هوم رول بل

(۳)

اب اٹھارویں صدي نمودار هولي ' جو انگلنڈ کے نشوء و تکون کا عہد ہے - جب کہ ظلم و ستم کي تاریکی میں رحم انساني اور حب انسانیت اور نظام و قانون کي برق کبھي کبھي چمک جاتي تھي ' اور جب کہ درندوں کے جھنڈ میں کچھہ انسان بھي پیدا هوچلے تھے -

یہ انسان کون تھے ؟ مولینکس ' ڈین سافت ' اور ڈاکٹر لوکس وغیرہ تھے - یہ اشخاص انگریز پرو ٹسٹنٹ اهل قلم تھے ' جو آیرلینڈ کے کیتھولک فرقے کي فریاد رسي اور اعانت کے لیے اٹھے تھے - هم نے کہا کہ بجلي چمکي - یہ سچ ہے ' پر تاریکي بھي تھي - مولینکس کا رسالہ جس کا عنوان " توضیح دعوائے آیرلینڈ " تھا ' آگ کے دیوتا کو نذر کیا گیا ' تاکہ موسی کي شریعت کے مطابق قربان گاہ ظلم و ستم کے لیے " سوختني قرباني " هو -

یہ ہے عملي اقرار اوس گناہ کا ' جو اسکندریہ کے کتبخانے میں کیا گیا ' اور جس کو چالاکي سے همارے سر تھوپا جاتا ہے -

ڈین سافت کے رسالے کے لیے العام مشتہر هوا کہ یہ اوس شخص کو دیا جاے کا جو پتہ لگاے کہ یہ کہاں کہاں فروخت هوتا ہے ؟ عجب نہیں کہ هندوستان کا پریس ایکت اسي قدیم قانون کے تجربہ و عمل کي نقل هو !

ڈاکٹر لوکس کو اون قوانین کي بنا پر جو آیرلینڈ کے جبر و قہر اور انگریزي حقوق کي محافظت کے لیے وضع هوئے ' آیرلینڈ سے بھاگ کر انگلینڈ آنا پڑا ' جہاں اب حریت عامہ کا سپیدۂ صبح نمودار هو رها تھا -

سنہ ۱۷۸۲ - میں ایک طرف تو یہاں ایک شخص هنري گراٹن پیدا هوا ' اور دوسري طرف ایک اور مفید تحریک کا موقع مل گیا - افواہ تھي کہ فرانسیسي فوج آیرلینڈ پر حملہ آور هوگي ' اس بنا پر آیرلینڈ کے وطن پرست نوجوانوں نے ملک و وطن کي محافظت کے لیے خود والنٹیر بن بن کر آیرلینڈ کے لیے ایک فوج طیار کرلي - فرانسیسي تو نہ آلے اور اس لیے نوجوانان آیرلینڈ کو میدان معرکہ میں کامیابي کا موقع بھي نہ ملا ' لیکن اس جوش و خروش اور کثرت و هجوم کے ذریعہ اُنھوں نے انگلینڈ سے میدان سیاست جیت لیا ' یعني آیرلینڈ کي مجلس ملکي مستقل اور خود مختار هوگئي - جارج اول کے فرمان کا چھٹا حکم جو نہایت ظالمانہ تھا ' منسوخ هوا - بوئنیگس وغیرہ کے نام سے اور جو قابل اعتراض اور غیر سنجیدہ قوانین و نظامات انگلینڈ کي طرف سے آیرلینڈ میں جاري تھے ' باطل النفاذ قرار پائے -

ابھي ایک سب سے زیادہ شدید اور دیر طلب مرحلہ باقي تھا ' جس کو اهل آیرلینڈ اپني اصطلاح میں " آزادي " کہتے تھے ' یعني " مساوات حقوق و قوانین " اور " ابطال تفرقۂ و امتیاز حاکم و محکوم " یہ وهي شے ہے جس کے الفاظ و تعبیرات سنہ ۱۸۵۷ میں هم هندوستانیوں کو بھي مل گئے هیں ' لیکن جن کے مفہوم و مصداق کی تلاش میں هم ۵۷ - برس سے سرگردان و پریشان هیں ! !

ابھي یہ واقعات تازہ تھے کہ اٹھارھویں صدي کے اواخر میں ثورۂ فرانس نے دنیاے سپید میں مطالبۂ حریت و استقلال کي ایک نئي امنگ پیدا کردي - تلخي نتائج اور ناکامي سعي نے آیرلینڈ کے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ' دونوں فرقوں کو متحد کردیا کہ :

عند المصائب تذهب الاحقاد

" اوقات مصائب میں عداوتیں بھلا دي جاتي هیں " ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۷۹۱ کو ایک سیاسي مجلس کي بنیاد ڈالي گئي جسکا نام (جمعیتہ متحدۂ آیرلینڈ) رکھا گیا ' اور جس کا مقصد " تمام آیرلینڈ کا بلا تفریق و امتیاز نسل و مذهب ' متحداً و متفقاً آیرلینڈ کے استقلال و آزادي کي طلب و سعي " قرار پایا - انگلینڈ نے شدت اور سختي کے ساتھہ اس شورش کو فرو کرنا چاہا ' عدالت عالیہ کا قانون اوس نے اٹھا دیا ' اور فوجي قوت کی اعانت سے جلسوں اور جمعیتوں کو منتشر کر دیا ' مختلف محلوں میں پبلک کي نگراني و مراقبت کے لیے فوجي پہرے بٹھاے گئے -

لیکن دنیا میں ایک چراغ ہے جو روشن هوکر پھر نہیں بجھتا - وہ حریت صحیحہ کا چراغ ہے - اهل آیرلینڈ نے پہلے مخفي اور سري جمعیتیں قایم کرلیں ' اور پھر فرانس سے اعانت طلب کي ' اب یہ بالکل قریب تھا کہ انگلینڈ کے خلاف فوجي مظاهرہ شروع هوجاے - مگر بد بختي سے گورنمنت نے اپني سختي اور تشدد کا هاتھہ اور زیادہ مضبوط کردیا ' یعني ۳۰ مارچ سنہ ۱۷۹۸ کو آیرلینڈ میں کورت مارشل جاري هوگیا -

بہانہ طلب حکام اس موقع پر اپنا جہنمي هاتھہ پھیلانے کے لیے حکومت کے صرف گوشۂ چشم کے منتظر رهتے هیں ' انھوں نے وہ دست درازي اور تعدي کي کہ هوا اور زیادہ تند ' اور شعلے اور زیادہ مشتعل هوگئے - ایک بغاوت عام شروع هوگئي - پانچ مہینے تک پاني کا جزیرہ آگ کا آتشدان بن گیا تھا - متعدد مشہور معرکوں میں آیرلینڈ بڑھا کہ انگلینڈ کي مٹھي سے اپني " متاع مغصوب " چھین لے ' لیکن هر مرتبہ گرفت مضبوط پائی اور ناکام واپس لوٹ آیا -

ان معرکوں میں ایک لاکھہ ۳۷ - هزار انگریزي فوج مشغول رهي ' اور مصارف کي تخمین ۳ - کرور پونڈ سے ۵ - کرور پونڈ تک کي گئي ہے ' مقتولین کي تعداد ۲۰ - هزار انگریز اور ۵ - هزار آیرش تھي - اختتام جنگ کے بعد بھي بہت سے وطن پرست افسر قتل کیے گئے کہ اون کے جرم حق طلبي کي یہي سزا تھي !

سکون فتنہ کے بعد لارڈ کارنلس آیرلینڈ کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا - اُسے ان اسباق نتائج کي تعلیم دي گئي ' جو انگلینڈ کو صدیوں

آیرلینڈ هوم رول بل

اور اُس کي تاریخ خونین کے بعض مشہور اشخاص

ملکۂ الیزبیتھہ ، جس کے عہد مین آیرلینڈ نے نسبتاً آرام پایا (۱۵۵۸ ع)

شاہ هنري چہارم (۱۵۸۹)
جس نے سب سے پہلے پروتستنت مذهب کي آزادي کا اعلان کیا

یہ تصاویر مضمون " ائرلینڈ هوم رول بل " نمبر (۲) کے متعلق هیں ، جو ۲۸ ذی قعدہ کي اشاعت میں نکلا هے - الیزبیتھہ اور هنري چہارم اس سلسلے کے خاص اشخاص هیں - غلطی سے یہ تصویریں گذشتہ اشاعت میں اندراج سے رهگئیں -

جہاں اور سعي و طلب کا سلسلہ سنہ ۱۸۴۷ تک قائم رها - و اوسکي وفات کي تاریخ هے -

(جمعیة کا ثولیکیه)

ڈینیل اوکونل کي اعانت و مساعدت کے لیے تمام امراے سیاسي اور رؤساے دیني طیار هوگئے ' ملک کے اقطاع و اطراف میں کیتھولک فرقے کي حمایت و نصرت کے نام سے سیکڑوں انجمنیں ترتیب پاگئیں ' جن میں سب سے معروف " جمعیة کا ثولیکیه " هے - جمعیت کا اقتدار و نفوذ تمام ملک پر چھا گیا ' اور هر طرف سے جمعیت کے مصارف و مخارج کے لیے قطعات نقرئي و طلائي برسنے لگے - بالاخر یه بے پناه حربه کارگر هوا - ۱۳ - اپریل کو شاہ انگلینڈ نے آیرلینڈ کے رومن کیتھولک فرقے کے فرمان آزادي و استقلال دیني پر دستخط کردیے -

(امم نصرانیه میں تعصب مذهبي)

نصاراے مغرب نے همیشه کہا هے که تعصب مذهبي صرف جنسیت اسلام کا خاصه هے ' آیرلینڈ و انگلینڈ کا هفت صد ساله مرقع تاریخ قارئین کے سامنے هے ' اوس میں جو کچھه نظر آیا وه مذهبي تعدي ' ظلم ' سخت گیري ' اور تعصب کے لائق نفرین کارناموں کے سوا اور کیا هے ؟ اور هاں ' یورپ اگر سچا هے جیسا که اوسکا معصوم چہره اکثر ظاهر کرتا هے ' تو آیرلینڈ کے کیتھولک فرقے کي کوشش و سعي ' جد و جہد ' اور اضطراب و اضطرار کس چیز کي طلب کے لیے تها ؟ اور یه کیا چیز تهي جو ۱۳ - اپرل سنه ۱۸۲۹ کو انگلینڈ کے " حامي دین (۱) پادشاه " کے دستخط سے مزین هوئي ؟ اور یه کیا چیز هے جس کا نام تاریخ میں " فرمان آزادي و استقلال دیني " مشہور هوا هے !

(امم نصرانیه میں جزیة مذهبي)

مسلمان اپنے عہد حکومت میں غیر قوموں سے ایک قسم کا محصول لیتے تهے جس کا نام " جزیه " تها - هم نے اپني تاریخ سے ' احکام مذهبي سے ' بقایاے حکومة هاے اسلامیه کے طرز عمل سے بارها ثبوت دیا هے که وه ایک فوجي محصول هے جو اون لوگوں سے لیا جاتا هے جو خدمات جنگ سے مستثنی هیں ' تاکه وه ملک کے امن پر صرف هو ' لیکن یورپ کا بار بار جاهلانه اصرار هے که وه ایک " مذهبي تیکس " هے - بهر حال جو کچھه هو اوس سے عورتیں ' بچے ' بوڑھے اور نادار مستثنی تهے - صرف جوانوں سے حسب مقدار ثروت ' لیا جاتا تها - متوسطین سے چند درهم اور امرا سے چند دینار -

آیرلینڈ کي کل آبادي میں پروٹسٹنٹ صرف - ۱/۱۰ - تهے لیکن تمام رومن کیتھولک سے پروٹسٹنٹ کلیسا کے مصارف کے لیے آمدني کا دسواں حصه یعني ایک عشر Tenth Tithe وصول کیا جاتا تها - کیا یه وهي مکروه جزیه نہیں ؟ کیا یه وهي مبغوض مذهبي تیکس نہیں ' جس کا اسلامي تاریخ میں ذکر کرتے هوے ایک یورپین مورخ غصے سے کانپنے لگتا هے اور نفرت سے بهر جاتا هے ؟ پهر کیا یورپ کو " اپني آنکهه کا شہتیر نظر نہیں آتا جو اپنے بهائي کي آنکهه سے تنکا نکالنے کے لیے بے قرار هے " ؟

یه ایسي مذهبي عصبیت نه تهي جس کو کیتھولک جماعت بآساني انگیز کرلیتي - ایک خوفناک جنگ برپا هوئي جس کا نام " حرب عشر " هے اور جس میں قساوت و بے رحمي کي وه صنعتیں ظاهر هوئیں ' جن میں دیگر صنائع و حرف کي طرح یورپ ایشیا سے بہت آگے هے - سنه ۱۸۳۱ ع کي نمائش اعمال میں انگلینڈ کو نظر آیا که عجب نہیں ' بازار تہذیب و تمدن میں ان قاسیانه و بے رحمانه صنائع کا بهدا پن اور قبح عمل موجب کساد شہرت هے - اس لیے اوس نے قانون عشر کو منسوخ کردیا اور صرف زمینداروں تک محدود رها -

(۱) من جمله شاه انگلینڈ کے خطابات شاهانه کے لفظ " حامي دین " بهي هے - مفه -

مسئلۂ صلح کانپور اور الهـلال

مسٹر مظهر الحق

الهلال کا اختلاف

حضرت مولانا ' السلام علیکم و رحمة الله - تصفیه کانپور کے متعلق جناب نے جو راے ظاهر فرمائي هے ' اگرچه وه عام راے سے مختلف هے تاهم اس بنا پر اگر چند کلمات عرض کروں تو معاف فرمائیں -

میرے نزدیک تصفیه مسلمانوں کے نقطۂ خیال کے بالکل خلاف هوا هے ' اسلیے که اصل مسئله ماخوذین کي رهائي نہیں ' بلکه مسجد کي تعمیر هے ' اسکو اسطرح طے کرلینا که زمین سے آٹهه فٹ بلند چهجه بنا کر وضو خانه تعمیر کرلیا جاے اور نیچے زمین تمام گذرگاه کردیجاے ' گویا عملاً اسکا ثبوت دینا هے که اگر آینده کوئي مسجد سڑک میں آتي هو تو پوري مسجد آٹهه فٹ بلندي پر بنا دیجائیگي اور نیچے کا حصه سڑک کردیا جائیگا ' تمام اخبارات اس فیصله کو به نظر استحسان دیکھتے اور اطمینان ظاهر کرتے هیں مگر الهلال کي حالت تمام لیڈروں اور اسلامي اخبارات سے بالکل مختلف هے -

یه تو میں کبهي نہیں کہه سکتا که جناب نے اپني ضمیر کے خلاف اظہار خیال کیا هے ' لیکن معاف فرمائینگے آپ ' اگر میں کہوں که شاید اس خیال سے که اس صلح میں مسٹر حق بهي شریک تهے ' سفر مقصود کے طے کرنے میں خلاف امید اور خلاف عادت ایک سریع السیر راسته چهوڑ کر دور دراز راسته اختیار کیا گیا هے - حالانکه میں نے کانپور میں سنا تها که ایک سخت تار مسٹر مظهر الحق کے نام آپکا آیا هے که آپ کو اس صلح سے اختلاف هے - اور آپ اختلاف کرینگے -

جناب مولانا ' شاید آپکو اپني قوت کا علم نہیں هے ' اگر آپ ایک لیڈر ' ایجي ٹیشن قایم رکهنے کے متعلق لکهتے تو آپ باور کریں که جوش برابر قایم رهتا ' گو مسجد کے متعلق یه ایجي ٹیشن مفید بهي ثابت نه هوتا تو بهي آپ خیال فرما سکتے هیں که اور حیثیتوں سے کسقدر مفید هوتا - والسلام -

ایک مسلمان - از هنسوه ضلع فتحپور -

ترجمه اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیه -

ادارۂ الهـلال سے طلب کیجیے -

كي محنت و تكاليف كے بعد ياد هو چلے تهے ' يعني يهه كه لس صلح و آشتي اور نرمي كے ساتهه كسي غير ملك و قوم پر حكومت كرني چاهيے ؟ سنه ١٧٩٥ ميں جب اٹهارهويں صدي اپنے واقعات بوقلموں و حوادث گونا گوں كي تاريخ ماضي كے پردے ميں روپوش هو رهي تهي ' ايرليند كے تمام مجرمين سياسي كے نام عفو عام كا حكم صادر هوگيا ' اور حالات ملكي كي ظاهري سطح ساكن اور مطمئن نظر آنے لگي -

(اتحاد حكومت انگليند و آيرليند)

سنه ١٨٠١ ع

نئي صدي كے شروع سے آيرليند كے موسم سياست پر ايك نيا كهيل شروع هوا ' جس كا آخري پرده جب اٹها ' تو هم نے ديكها كه انگليند و آيرليند كي ايك متحده حكومت قائم هے ' اور اب برٹش حكومت كا نام تنها ' " انگليند كي حكومت " نهيں هے ' بلكه " انگليند و آيرليند كي متحده حكومت " هے - ليكن كيا يهه بهي انيسوں صدي كے اعاجيب و معجزات ميں سے كوئي اعجوبه اور معجزه تها كه دو حريف دشمنوں كے وه هاتهه جو صرف تطاول اور حملے هي ليے اٹهتے تهے ' اب مصافحے كے ليے بڑهنے لگے ؟

لوگ كهتے هيں كه لوهے كے تيز اور آبدار آلے ميں بڑي قوت هے ' ليكن ميں كهتا هوں كه چاندي اور سونے كے سكوں ميں بڑي قوت هے ! ٦٠٠ سو برس كا سلسلۂ فتنه و حرب ' جدال و قتال ' محاربه و مقاتله ' جس كو بازوے زور آزما اپنے متواتر حملوں سے كبهي كاٹ نه سكا ' اوس كو كمزور هتيليوں نے نقرئي و طلائي سنگريزوں سے بالكل چور چور كرديا !

هم نے بار بار كها هے اور پهر كهتے هيں كه قوموں كے سقوط و زوال كا صرف ايك هي سبب هے ' يعني " خيانت قومي " جو صرف طمع زر و جاه كا نتيجه هے - وه اپنے دشمنوں كے پاس اپنے دوستوں كے پاس سے زياده روپے كے ڈهير اور جاه و عزت كي فراواني ديكهتا هے تو مجنون هو جاتا هے ' اور اپنے دوستوں سے هٹ كر اپنے دشمنوں كے پاؤں پر يه پكارتے هوے سر ركهه ديتا هے ' كه " قوم و وطن كي عظمت تمهارے پاؤں كے نيچے ڈالتا هوں ' ليكن لله اپني جيب كے چمكتے هوئے روپے هاتهه ميں ركهنے كو اور اپنے پهلو كا بلند چبوتره بيٹهنے كو دو "

تاريخ نے اكثر تو يه بتايا هے كه دشمن " بچۂ افعي " اور " اخگر آتش " سمجهكر اس فرصت سے فائده اٹهاتا هے ' اور گرے هوے سر كو پاؤں سے ٹهكرا ٹهكرا كر كچل ڈالتا هے ' ليكن كبهي مصالح مستقبل كي حفاظت كے ليے اوس كے حرص و آز كو خزف ريزوں كے ڈهير پر بهي كرديتا هے ' اور اوس كو آس پاس كے كسي بلند چبوترے پر بٹها بهي ديتا هے - فتح مند نوجوان اس عجيب الخلقة انسان كو ديكهتے هيں اور هنستے هيں ' اور مفتوح و خراب خورده قوم اوس پر نظر كرتي هے اور نفرت و تاسف سے روتي هے !!

ايسے ملك ميں جو ٦٠٠ برس سے نيم غلامي كي زندگي بسر كر رها تها ' ايسے اشخاص كي كچهه كمي نه تهي - چنانچه لارڈ كار نولس اس معاملے كے ليے آيرليند بهيجا گيا - اس نے اس فرض كو نهايت خوبي سے انجام ديا - اس نے بعضوں سے آيرليند كے خطاب امارت (لارڈ شپ) كا ' بعضوں سے قديم نوابي كے عهدے كا ' اور ديگر اشخاص سے برٹش اقطاع حكومت كے مناصب جليله كا وعده كيا - اكثر امرا و اركان حكومت و مجلس آيرليند كا منهه روپيوں سے بند كرديا گيا ' بالاخر ١٣ - لاكهه قرض سے جو كام نهيں هوسكتا تها ' وه ١٣ - لاكهه پونڈ ميں بحسن و خوبي تمام انجام كو پهونچ گيا - آيرليند كي مجلس حكومت بعض شرائط متفقه پر ٹوٹ كر انگليند كي پارليمنٹ ميں مدغم هوگئي ' انگليند و آيرليند كي حكومت متحده كي بنياد ڈالي گئي ' اور انگلش پارليمنٹ ميں حسب حصۂ مشروطه ' آيرش ممبروں كا بهي انتخاب هونے لگا -

اس ادغام و اتحاد سے فرزندان آيرليند كے مناصب و اعزاز ميں كهاں تك ازدياد هوا ؟ اور فتح مند لارڈ نے خود اپنے اس عمل مبارك كو كس نظر سے ديكها ؟ اس كا جواب خود لارڈ موصوف كي ايك تقرير كے حسب ذيل فقروں سے ملے گا :

" اس وقت ميں ايك نهايت نا گوار خدمت انجام دے رها هوں ! مجهے ايسے لوگوں سے معامله كرنا هے جو اس آسمان كے نيچے سب سے زياده بد معامله هيں !! ميں اس ساعت مشئوم كو ياد كر كے جب ميں نے اس كام ميں هاتهه ڈالا ' خود كو ملامت و نفرين كرتا هوں ! اگر مجهے كچهه تسكين هے تو صرف اس خيال سے كه اگر يه اتحاد نه هوتا تو حكومت برطانيه كے اجزا يقيناً منتشر هو جاتے "

(امم نصرانيه ميں كليسا)

اتحاد حكومت كے ساتهه اتحاد كليسا كي بهي دفعه تهي يعني آج سے انگليند اور آيرليند ايك هي كليسا كے ماتحت هونگے امم نصرانيه ميں كليسا كي متابعت كے وهي معني هيں جو مسلمانوں ميں كسي خاص امام يا مجتهد كي متابعت كے - پس آيرليند كي كليساے انگليند كي متابعت ' ويسي هي حيثيت ركهتي هے جيسي مسلمانوں ميں احناف و شوافع كا ' اصحاب حديث كي تقليد و اتباع كرنا ' يا اشاعره كا ارباب اعتزال كي پيروي و انقياد -

اهل آيرليند نے اگر حماقت سے اتحاد كليسا كي دفعه منظور كرلي تهي تو ظاهر هے كه اس نشۂ بلاهت و سفاهت كا خمار زياده دير تك قائم نهيں ره سكتا تها - نئے مذهب نے گمراهان راه سياست كو اكثر صحيح پوليٹكل راستے كي هدايت كي هے - اهل آيرليند كو دو برس سے زياده مذهب نے گمراه نه چهوڑا ' (رابرٹ ايمٹ) كي زير سيادت ايك سياسي حركت نمودار هوئي ' ليكن سوء تدبير كے جو سوء استعمال اور نا آخر بيني كا نتيجه هے ' نا كام رهي ' اور بالاخر اس سرخيل قافلۂ حركت سياسي نے " يهوديوں كے بادشاه " يعني يسوع كي طرح سولي پر جان دي -

رابرٹ ايمٹ مرگيا ' ليكن جو جنبش و حركت وه پيدا كر گيا تها وه نه مري - چند برسوں تك رومن كيتهولك فرقے كي آزادي و حريت كا مسئله فريقين ميں موجب اضطراب و فتن رها ' پارليمنٹ ميں اكثر اس پر پُر جوش اور طويل مباحثے هوے ليكن بے سود ' آخر ٢٠ - برس طرفين كے اس مجاهدۂ لساني ميں بسر هوگئے - ان حوادث و مصائب ميں آيرليند روز بروز زياده تباه كار اور ضعيف هوا گيا ' زمين كے " خدا " كي طرح آسمان كا خدا بهي غضبناك تها ' روپيوں كي قلت هوگئي ' سرمايۂ ملكي مرتبۂ صفر كو پهونچ گيا ' غلے كا نرخ ٥٠ في صدي كم هوتا گيا !!

(ڈينيل اور كونسل)

آسمان كا خدا غضبناك هوتا هے كه اپنے نزول رحمت كے ليے اسباب پيدا كرے ' هوا زور زور سے چلتي هے كه بادل كے منتشر ٹكڑے يكجا هو جائيں اور رحمت كا پاني كهل كر برسے - پاني برسا اور آيرليند كي خاك نے (ڈينيل او كونل) نام ايك عجيب و غريب انسان پيدا كيا جو كوششوں كا پتلا اور همتوں كا مجسمه تها - اوسكي جهد و

ہیں" اثناے تقریر میں انہوں نے کہا کہ " دالان مسجد گویا واپس مل گیا " لفظ (گویا) دونوں جماعتوں کے لیے سب سے زیادہ دلچسپ اور قابل گرفت تھا - اس کے بعد انہوں نے تجویز شکریہ کے الفاظ پڑھکر سنالے -

بعض اصحاب نے • اسباب معلومہ کی بنا پر غیر معمولی اختلاف کی آوازیں بلند کیں - جناب صدر و منشی احتشام علي صاحب و غیر هم نے یہ فرماکر اس اختلاف کو رفع کیا کہ " والسرائے کا یہ فیصلہ جہاں تک کہ اون کی خود ذات کا دخل واثر ہے ' ضرور قابل شکریہ ہے کیونکہ حضور والسرائے مسائل نہیں جانتے اور جب ہمارا ہي ایک مستند عالم ایک صورت شرعي جو اسنے اپنے نزدیک جائز سمجھي ' پیش کردي ' تو اس سے والسرائے کی همدردي میں سر موفرق نہیں آتا اور وہ ضرور قابل شکریہ ہیں " مگر باوجود اس کے جوش اسقدر غالب تھا کہ بحالت موجودہ رزولیوشن کو پاس کرنے سے انکار کردیا گیا ' اور اس رزولیوشن میں ترمیم چاهي گئي ' مگر چونکہ پلیٹ فارم پر اور کرسي صدارت کے ارد گرد اکثر ارباب ثروت اور ارباب جاہ اشخاص ہوا کرتے ہیں اور یہ بھي ظاہر ہے کہ ایسے لوگ اس رزولیوشن سے باوجہ یا بے وجہ مخالفت بھي نہیں کیا کرتے ' اسلیے پاس پاس کا شور بلند کر دیا گیا - میں ایک غیر جانب دار پردیسي ہونے کي حیثیت سے اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ یہ رزو لیوشن ہرگز جائز طریقہ سے پاس نہیں ہوا اور میري رائے میں موافق اور مخالف راؤں میں دو اور چار کا تناسب تھا -

اب مخالف پارٹي کے لیے سوائے اسکے اور کچھہ چارہ نہ تھا ' کہ اسکے بعد ایک نیا رزولیوشن پیش کردے - چنانچہ ایک نیا رزولیوشن پیش کیا گیا جسکے صحیح الفاظ مجھے یاد نہیں ' لیکن مفہوم یہ تھا کہ " حضور والسرائے سے درخواست کی جاے کہ وہ مسجد کو مثل پیشتر کے تعمیر کرنے کی اجازت دیں ' اور هم کسی مسجد کا ہر حصہ خواہ کیسی هي صورت هو مگر غیر صالح مسجد میں استعمال ناجائز سمجھتے ہیں "

سب سے زیادہ ملامت کی بوچھاڑ اس عالم پر کی گئي جسنے کسي وجہ سے اس فیصلہ کو جائز بتایا - اسکے بعد اون لوگوں کي همدردی اور کوششوں کے شکریہ کا رزولیوشن پیش کیا گیا جنہوں نے معاملات مسجد میں حصہ لیا تھا ' مگر پبلک نے بیک زبان آواز بلند کي کہ هم اس کو واضح کرنا اور سب کے نام مفصل جاننا چاهتے ہیں ' جسکا مفہوم سوائے اسکے اور کچھہ نہ تھا کہ جناب مولوی عبد الباري صاحب کو اس میں شریک نہ کرنا چاہیے -

جلسہ میں ایک عجیب قسم کی حرکت اور جنبش تھی ' اور لوگوں میں غیر معمولی جوش تھا - پبلک شکریہ کا کوئی رزولیوشن بلا شرط پاس کرنے پر آمادہ نہ تھی -

راقم - ایک مہمان فرنگي محل

مصالحۃ کانپور

مسلمانان سندھ

هم مسلمانان اهل سندھ آپکي جلیلۃ القدر خدمات اسلامیہ کا اعتراف کرنا اور ان خدمات دینیہ ملیہ کے سبب جو تکالیف و صعوبات آپکو پہونچي ہیں ' اُنمیں آپکے ساتھہ همدردي کرنا فرض دیني سمجھتے ہیں - بعد ازاں عرض پرداز ہیں کہ واقعۂ جانگداز اور حادثہ ہائلۂ کانپور نے جو مہیب اثر اور سنسني سي دنیا بھر

کے نہ فقط متمدن ممالک بلکہ چھوٹے چھوٹے قریوں تک میں بھي پیدا کر دي تھي ' وہ ہر ایک کو معلوم ہے - اُسنے تاریخي تعدي اور جبر مذهبي و استبداد کي یاد کو از سر نو مسلمانوں کے دلوں میں تازہ کردیا تھا - اور عام طور پر برٹش گورنمنٹ کي طرف سے مذهبي آزادي کا جو خیال تھا ' وہ ایک خواب پریشان یا اضغاث احلام معلوم ہونے لگا تھا - اس حالت میں هندوستان کے مسلمانوں کي امیدیں بجز حضور وائسراے بہادر کے اور کسي سے بندھي نہ تھیں - کہ وہ اپنے ایام حکمراني کو اس تاریخي داغ سیاہ سے بچالینگے - هم متشکر ہیں حضور والسراے بہادر کے ' جنکے دل میں ہماري ان امیدوں کا عکس منعکس ہوا مگر اے واے ہماري شور بختي ! اور اے واے ہماري شومي قسمت ! کہ جو کچھہ حضور ممدوح کے دل میں ہمارے لیے انصاف فرمایي کا جذبہ پیدا ہوا ' وہ بھي اجتہادي غلطي کي آمیزش سے نہ بچ سکا ' جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو شریعت کا احترام کیا ' نہ ہمارے بیگناہ مقتول بھائیوں کے بہے ہوے خون کا خیال کیا - یعني وہ حصہ مسجد کا جسکے بچانے کے واسطے ہمارے غیرت مند بھائیوں نے اپنا خون بہایا اور عزیز جانیں قربان کیں ' حکومت کي طرف سے اتني شفقت اور دریا دلي دکھانے کے باوجود بھي نہ بچ سکا - اور اس قطعۂ زمین پر وهي سر مستقلي تشدد اور ظالمانہ استبداد کے نشان و آثار قائم رہے -

هم حضور والسراے کے اس نیک خیال کا دل سے خیر مقدم کرتے ہیں کہ اس واقعہ کو بالکلیہ بھلا دینا چاهتے - مگر کیا یہ عرض کرنا داخل گستاخي نہ ہوگا کہ جب حضور هي نے اس واقعہ کو همیشہ کے واسطے نہیں بھلایا اور گذشتہ علائم و آثار کو نہیں مٹایا تو پھر هم اسطرح باوجود دیکھنے ان آثار و علائم کے اس واقعہ کو دل سے بھلا سکتے ہیں ؟

اگر حضور سچ مچ چاهتے ہیں کہ یہ واقعہ لوگوں کے دلوں سے محو ہوجاوے تو بجز اعادۂ صورت اصلیۂ حصۂ منہدمہ اور کوئی حیلہ نہیں - هم حیران ہیں کہ بعض مسلمان اصحاب بے سوچے سمجھے اظہار شادماني خوشنودي و شکر کے رزولیوشن پاس کر کے حضور والسرائے کو دهوکا دے رہے ہیں - یہ سچ ہے کہ جو کچھہ حضور والسراے نے اس معاملہ کے طے فرمانے کي غرض سے قدم رنجہ فرمانے کي تکلیف گوارا فرمائي ' اور جو کچھہ مسلمانوں کے جذبات کا لحاظ کر کے زبان مبارک سے همدردي دکھائي ' لاریب قابل شکریہ و سزاوار ستایش ہے - مگر اسکے سوا جو کچھہ حصہ منہدمہ کے بارہ میں حضور نے فیصلہ صادر فرمایا ہے ' وہ ہرگز ہرگز از روے احکام اسلام صادر کرنے کے قابل نہیں -

یہ جو مولانا عبد الباري صاحب دام برکاتہ نے اظہار فرمایا ہے کہ هز آنر جیمس بیلي قائم مقام لفٹننٹ گورنر کو حضور والسراے نے تاکید کي ہے کہ احکام اسلام کا ضرور لحاظ رکھیں - معلوم نہیں اس لحاظ رکھنے کا وقت کب آلیگا ؟ اگر اس تاکید کا جلوہ ظاہر ہونے والا ہے تو جلد ہونا چاهیے - ورنہ هم یہ سب کچھہ زباني جمع خرچ اور طفل تسلي سمجھینگے -

کیا منہدمہ حصہ بقول مولانا عبد الباري صاحب جزء مسجد نہیں تھا ؟ تھا اور یقیناً تھا - پھر کیا وجہ ہے جو اسکو عام گذرگاہ بنایا جاتا ہے ؟ کیوں فقط اسکي ہوا پر ہمکو قبضہ دلایا جاتا ہے ؟ خبر نہیں وہ کونسي بات ہے جسکي بنا پر ہمارے بعض مسلمان اصحاب اس فیصلہ کو اطمینان بخش قرار دیتے ہیں ؟

ہمارے سچے جذبات پر ٹھٹھے اڑائے گئے ' ہماري اسلامي غیرت کو بدنام کیا گیا ' اور اس سچي غیرت کو جو لازمۂ مذهب پرستي ہے ' شور و شر ' فتنہ و فساد سے تعبیر کیا گیا - ہماري زبانوں

مصالحۂ مسئلۂ مسجد اسلامیۂ کانپور

اقتباس بعض مکاتیب و رسائل

جناب مولانا و بالفضل اولینا دام مجدکم - السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - الهلال نمبر ۱۶ جلد ۳ - مطبوعه ۱۵ - اکتوبر سنه ۱۹۱۳ میں عنوان "گم شدہ صلح کي واپسي" کے ذیل میں آپ نے اس ایڈریس کي نقل دي ہے جو ۱۴ اکتوبر کو مسلمانان کانپور کي ایک جماعت نے پیش کیا تھا اور لارڈ ممدوح نے جو جواب ایڈریس مذکور کا دیا اسکو بھي میں نے بغور مطالعه کیا - میں نہیں سمجھه سکا که یه ایڈریس کل مسلمانان هند کے قائمقاموں یا ملزموں کي تجویز اور منظوري سے مرتب هوا یا فوري طور پر کانپور کے سربرآوردہ اصحاب نے اپني ذمه داري پر مرتب کیا تھا - بهرنوع جب ایڈریس میں یه امر درج ہے که "هم نہایت زور سے ان لوگوں پر نفرین کرتے هیں جنسے غیر قانوني کام ظہور میں آیا نیز یه که "انہوں نے خلاف قانون پتھر پھینکے یا کسي دوسري غیر قانوني طریق سے پیش آئے" تو اب اس بات کے ماننے میں کیا عذر هوسکتا ہے که ۳ - اگست کا مجمع خلاف قانون تھا ' اور یه اندراج اقبال جرم کے مساوي بلکه صریح اقبال جرم ہے ' پس لارڈ هارڈنگ بالقابه کا اپنے جواب میں یه فرمانا که" بچے جب کوي بھي حرکت کرتے هیں تو باپ کا فرض ہے که ان پر رحم کرکے انکو سرزنش کرے تاکه وہ عقل سیکھیں اور اینده غلطي نکریں " اور بقول لارڈ موصوف " عام حالات کي رو سے گورنمنٹ کا یه فرض ہے که وہ انکو عدالت کے سپرد کرکے سزا دلاے "۔

لیکن گذشته ایام قید میں ملزم کافي تکلیف اٹھا چکے هیں ' پس لارڈ ممدوح نے اپنا رحم دکھلایا اور ۱۰۶ ملزموں کے برخلاف جو مقدمات بلوي عدالت میں دایر تھے انکو اوٹھا لیا اور ملزموں کو بعزت رہا فرمادیا ! !

پس اس انجام کو دیکھه کر جسکا اعتراف ایڈریس میں کیا گیا ہے هر شخص یه کہنے کا حق رکھتا ہے که اخر جب جرم کا اقبال هي کرنا تھا تو اسقدر شور و شغب اور آہ و فغاں کرنا محض بے نہود تھا ' اور کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق -

میرے خیال میں اقبال جرم کي صورت میں گورنمنٹ اور اسکے کارکن افسروں کا ذرہ بھر بھي قصور نہیں ہے ' اور بلا شبه لارڈ هارڈنگ بالقابه کا یه رحم کا برتاؤ که ۱۰۶ ملزموں کو صرف چند اشخاص کے اقبال جرم کرنے کي صورت میں رہا کردیا ' قابل هزار ستایش اور مستحق شکریه ہے ' اور اسیواسطے هندوستان کے هر ایک حصے میں مسلمانوں نے ایسے جلسے کیے -

مسجد کے منہدمہ حصه کا یه فیصله که جس قدر مسجد کي زمین سڑک میں ملادي گئي ہے ' پبلک کي گزرگاہ کے لئے بدستور چھوڑ دي جاوے اور اسپر ۸ فیٹ کي بلندي چھت ڈالکر متولي اسیطرح کا دالان بنالیں جسطرح پر که وہ پہلے موجود تھا ' اور نیز لارڈ ممدوح کا یهه خیال که اس کي ملکیت کا خیال فضول ہے ' میں نہیں سمجھتا که کس قانون کے مطابق ہے ؟ شرع محمدي کے رو سے تو یقیناً یه فیصله درست نہیں ہے ' لیکن اگر کسي انگلش قانون کے مطابق هو تو اسکا مجھکو علم نہیں -

بموجب شرع محمدي کے جائداد موقوفه کا کوئي مصرف سواے اس غرض کے ' جسکے لئے کوي جائداد وقف هوئي ہے ' کوئي اور نہیں ' اور نه اسکا عارضي یا دائمي انتقال هوسکتا ہے اور نه اسکا کوي حصه وقف سے خارج هوسکتا ہے ' اسلیے لارڈ ممدوح کو چاهئے تھا که جہاں ملزموں پر اسقدر رحم فرمایا ہے که بعد جوڈیشل ثبوت کے محض ایڈریس دینے والوں کے اقبال پر ملزموں کے برخلاف جسقدر مقدمات بلوی کے عدالت سیشن میں تھے اپنے شاهانه اختیار سے عدالت سے اٹھا کر انکو بعزت رہا فرما دیا ہے ' وهاں اسقدر اضافه فرما دیتے که جسقدر حصه زمین کا سڑک میں ملادیا گیا ہے وہ واگزار کیا جاتا ہے ' که مسلمانوں کے مذهبي قانون مداخلت هوتي ہے ' یا کم سے کم هندوستان کے علماء و فقہاء سے استفتا فرما لیتے که اس قسم کا فیصله مسلمانوں کي شرع میں کیا حیثیت رکھتا ہے ' لیکن افسوس شاید تنگي وقت نے لارڈ ممدوح کو ایسا کرنے نہیں دیا - لیکن اسکي اصلاح کے واسطے هنوز وقت موجود ہے ابھي تک نه تو سڑک تیار هوچکي ہے اور نه دالان مسجد هي بن چکا ہے -

خاکسار عطا محمد امرتسري

جلسۂ لکھنؤ

۲۶ اکتوبر کو ایک عظیم الشان عام جلسه قیصر باغ میں بغرض ادائے شکریۂ حضور وائسرائے منعقد هوا - انعقاد جلسه کي خبر بذریعه اشتہارات ایک روز قبل کر دي گئي تھي - ۳ بجے کو اجتماع کافي هوگیا تھا مگر بعض رزولیوشن جو جلسے میں پیش هونے والے تھے ' اب تک زیر بحث تھے ' اور جلسے کي کارروائي کے قبل هي اختلاف ارا کے جوش نے اسقدر چپقلش برپا کردي تھي که جلسے کي نمایاں اور سر بر آوردہ صورتیں رزولیوشن کي مسودے هاتھه میں لئے هوئے بغرض افہام و تفہم ۲۰ ' ۲۰ - ۲۵ ' ۲۵ حاضرین کو اپني طرف مخاطب کرکے بعض کو حصول رائے کي غرض سے اور بعض کو مصالح سیاسي کي تفہیم کي بنا پر ' اپنے گرد و پیش جمع کر رہے تھے !

طرفین کي پر جوش جماعتیں اپنا اپنا کام کر رهي تھیں ' اور یه سلسله تقریباً ۴ تک جاري رہا - اسکے بعد مسٹر نبي الله کي زیر صدارت کارروائي شروع هوئي ' صدر نے ۳ - اگست کے واقعه کا اور پھر اس اجتماع کا ذکر کرتے هوئے کہا " نہایت مسرت قلبي کا باعث ہے که هم لوگ آج اس خون ریز واقعه کے ناگوار معاملات کو مختتم دیکھکر حضور وائسرائے کا شکریه ادا کرنیکے لیے مجتمع هوئے

کتنے هي فرزندان توحید کي خشک زبانوں سے نکلي هونگي ؟ جانے دیجیے - اپنے کاموں میں مصروف رهیے - دنیا عقلمندی میں بہت بڑھگئي هے اور میں دیوانه هوں !

در بادیہ تشنگاں بمردند
و ز دجلہ بہ مکہ می رود آب !

آرڈر انگریزی کارڈوں کے اختلاف مضمون کا حال سب سے پہلے مجھے مسٹر مظہر الحق سے معلوم هوا - انکے پاس بھی آرڈر هی کا کارڈ آیا تها - عین پارٹي میں انکو انگریزی کارڈ کے مضمون کي خبر هوئي - اسمیں اِن تینوں بزرگوں کا بالکل ذکر نه تها ' بلکه صرف یه تها که حضور ویسراے کی تشریف آوری کی خوشي میں یه پارٹی دي گئی هے !

مجهے ذاتي طور پر معلوم هے که مسٹر مظہر الحق نے بعض اشخاص کانپور کو پارٹي سے پہلے لکهدیا تها که اُن حکام کو جلسے میں بلانے کي کوشش بہتر نه هوگي ' جو مسلمانوں کیلیے اپنے نظارے میں ایک درد انگیز داستان کي یاد رکھتے هیں -

میں نے یه بهي سنا هے که جلسے میں شاید کسي شخص سے بعض حکام نے یه بهي کہا که " همکو آرڈر کارڈ کا حال معلوم نه تها - اگر معلوم هوتا که یه پارٹي اِن لوگوں کے اعزاز میں دي گئی هے تو هم کبهي نه آتے "

حضرات کانپور کي یه ستم ظریفي بهي قابل داد هے که ایک طرف تو حکام کو آرڈر کارڈ کے مضمون سے بے خبري کي شکایت هے ' دوسري طرف آپ کو انگریزي کارڈ کي بے خبری پر افسوس - شاکي دونوں هیں اور دونوں کي شکایت بهي یک ساں ! صحبت تو هوگئي - اب دونوں فریق اپني اپني شکایتوں کا موازنه کر لیں :

کہتے هیں که وه بهي یهي کہتے هیں ' کروں کیا
کہتے هو که دلجوئیے اعدا نه کرو تم !

اپکو جن امور کي شکایت هے اب اسکي نسبت کیا کہوں ؟ اپني اپني طبیعت اور اپنا اپنا اصول هے - لیکن معاف فرمایئے کا - جناب راجه صاحب محمود آباد ' مسٹر مظہرالحق ' اور مولانا عبدالباری تو مجبور تھے که انهي کیلیے دعوت کا دینا ظاهر کیا گیا تها ' اور نه جاتے تو لوگوں کي دلشکني هوتي ' مگر آپ کو اور جناب حکیم صاحب کو کونسي مجبوري پیش آئي تهي که با وجود ان حالات کے حس و تاثر کے' شریک صحبت رهے اور اب بعد اختتام صحبت اسکي شکایت هے ؟ یکے بعد دیگرے آپنے تین درد انگیز اور ضبط ربا مناظر دیکھے ' جنکي آپنے تفصیل کي هے ' لیکن بالا خر ان تینوں مرحلوں سے آپ بهي علي اي حال گذر هي گئے اور کوئی منزل بهي آپکو مجلس کي رنگینیوں سے الگ نه کرسکي !

این گناهیست که در شهر شما نیز شود !

اگر آپکي جگهه میں هوتا اور یه تکلیف ده مناظر سامنے هوتے ' تو بلا ادنی تامل وهاں سے اُٹھکر چلدیتا اور چلتے چلاتے جتنے شخص مل جاتے ' انکو بهي کهینچ کر اپنے ساتهه لیجاتا :

همره غیري و مي گوئي بیا عرفي تو هم ؟
لطف فرمودي ' برو ' کیں پاے را رفتار نیست !

کن یدا' لا تکن لسانا - سچي شکایت عمل سے هوني چاهیے نه که زبان سے - آپ بالاخر ڈنر میں بهي شریک هوے اور متهمین حادثه ۳ - اگست کے شکریے کي تحریک کي - بقول آپکے مناظر ثلاثه سه پهر کو پیش آئے تهے - رات تک آپنے ضبط کیونکر کیا اور کیا مجبوري تهی ؟

میں نے سنا هے که ایک سو چهه آدمیوں میں سے بهی جو لوگ پارٹي اور ڈنر میں شریک کیے جاسکتے تهے ' انکو شریک کیا گیا تها - مولوی عبد القادر صاحب آزاد سبحانی پارٹي اور ڈنر' دونوں میں شریک کیے گئے تهے - البته ان میں سے عام لوگوں کو نہیں شریک کیا تها عذر یه هے که یه دونوں صحبتیں آداب و رسوم صحبت کي متقاضي ' اور انکے لیے وه موزوں نه تهے - رات کو مجلس میلاد میں سب کو شریک کیا گیا تها -

مصالحۂ مسجد و اسلامیۂ کانپور

از جناب مولوي حکیم محمد رضوان صاحب

محمود الالسنة و الافواه - محسود الاقران و الاشباه - محترمي جناب مولانا زید مجدکم - سلام مسنون - فیصلۂ کانپور کے متعلق میں نے موافق اور مخالف دونو قسم کي رائیں غور اور اطمینان سے پڑهیں - عرصه سے اس خیال میں هوں که اپني نا چیز رائے سے اهل ملک کو آگاه کروں لیکن کثرت کار اور هجوم افکار سے اسقدر عدیم الفرصت رها که کچهه نه لکهه سکا - اگرچه میري مشغولي کا ابتک وهي عالم هے لیکن زیاده تاخیر میں وقت کے گذر جانے کا اندیشه هے اسلیے چند سطریں لکهکر حاضر خدمت کرتا هوں - اگر جناب مناسب خیال فرمائیں تو الهلال کے کسي کالم میں درج کردیں -

اس میں کچهه شک نہیں که ۱۴ - اکتوبر کا مبارک دن انگریزي عہد حکومت میں یادگار روز هے جس کي مسرت خیز یاد کا مسلمانوں کے دل و دماغ سے مٹنا دشوار هے - اس یوم سعید میں حضور ویسراے بہادر نے مسلمانوں کے ساتهه جو شریفانه سلوک کیے ' جس سیر چشمي سے اپني عنایت و کرم گستري کا ثبوت دیا ' اور جس مردانگي سے ایک سو چهه گرفتاران بلا کو قید غم سے آزاد فرمایا ' اُنکي شکر گزاري سے هماري زبانیں عاجز هیں اور جسطرح اسوقت تمام قومیں حضور ممدوح کي ثنا خواں هیں اسي طرح آنکي آئنده نسلیں بهي جناب موصوف کي نیکي انسانیت ' انصاف پسندي ' اور صلح جوئي کي همیشه توصیف کرینگي - اگرچه اینگلو انڈین اخبارات اپنے تعصب سے اس مدبرانه انصاف کي غلط تعبیر کررهے هیں اور حضور نائب السلطنت هند کی مربیانه فیاضي اور عنایت کو کمزوري اور بزدلي بتا رهے هیں لیکن سچ یه هے که :

رموز مملکت خویش خسروان دانند

حضور ویسراے نے رحم و عدالت کي سب سے زبردست طاقت سے جسقدر قلوب کو مسخر کرلیا هے اور جتنے دلوں پر نقش رعب و جلال کا سکه جما دیا هے' اگر اسکي جگه اپني ساري بحري و بري قوت کو صرف کردیتے تو بهي اس محبت اور خلوص کا حصول نا ممکن تها -

حضور ویسراي کے علاوه اور جن جن حضرات نے مسلمانوں کي دستگیري اور غمگساري فرمائي ' وه سب کے سب صد عزت و تشکر کے لائق هیں - میں اس موقع پر مسلمانوں کے عدیم النظیر مربي و سرپرست جناب مسٹر مظهرالحق و جناب مسٹر ملل الرحمن کے نام نامي کے لیے بغیر نہیں رهسکتا جنهوں نے اسیران مذهب کي اعانت کیلئے اسوقت هاتهه دراز کیا ' جب ان کي عزت و حرمت کا بجز رحمت الهي کے کوئي محافظ نه تها - جب مسلمانوں کي اندها

کو آہ و بکا کرنے سے روکا گیا - ہمارے واقعات نویس اقلام کو ہم سے چھینا گیا ' ہمارے معزز و موقر اخبارات کو سخت سے سخت صدمے پہونچائے گئے ' ہمارے دلی جذبات کے ترجمانوں کو ترجمانی جذبات سے روکا گیا ' ہمارے بعض قومی آرگنوں کو موت کے گھاٹ پہونچایا گیا ' باوجود اتنے شدائد و مصائب کے اس حصۂ مسجد سے بھی ہمکو محروم رکھا جاتا ہے ' اور فقط اس حصۂ ہوا پر ہمکو قبضہ دینا کافی سمجھا گیا ہے - فیا حسرتی و یا لہفی ! ہم نے اپنی جماعت کے اجلاس منعقدہ ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع میں یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ " ہم مسلمانان اہل سندہ حضور وایسرائے کی توجہات بندہ پرورانہ و الطاف شاہانہ کے شکرگذار ہیں ' مگر فیصلہ دربارہ حصہ مسجد کو غیر اطمینان بخش سمجھکر مستدعی ہیں کہ وہ بجنسہ ہمارے حوالے کیا جاوے تا کہ ہم اسکو صورت اصلی پر تعمیر کرا کے اس واقعہ کی یاد دل سے بھلا دیں "-

راقم: میرزا شرافت حسین سکریٹری انجمن اتفاق
کراچی ' سندھ

کانپور کی ایک یاد گار رات

۲۹ - اکتوبر کی گارڈن پارٹی اور جشن نشاط

یوں تو انسان دن کی روشنی اور رات کے اندھیری سے ہمیشہ ہی متاثر ہوا کرتا ہے مگر بعض دن اور بعض راتیں ایسی بھی گذر جاتی ہیں' جو باعتبار اپنے واقعات و نوعیت کے انسان کو مدتوں تک اپنی یاد سے خالی الذہن ہونے نہیں دیتیں -

۳۰ - اکتوبر کی رات بھی ایک ایسی ہی رات ہے جو کانپور کی تاریخ میں لکھے جانے کے قابل ہے -

البتہ طلائی حرفوں میں نہیں بلکہ واقعی سیاہ حرفوں میں !

رات کو بمقام ایسوسی ایشن گراونڈ ایک نہایت شاندار گارڈن پارٹی اور دعوت کا انتظام سوداگران چرم کانپور کی طرف سے کیا گیا تھا - دو قسم کے کارڈ انگریزی اور اردو میں لکھے ہوے تقسیم کیے گئے - میرے پاس اور برادر معظم جناب حکیم عبدالولی صاحب قبلہ کے پاس اردو لکھے ہوئے کارڈ آئے تھے ' جنکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جناب مولانا عبدالباری صاحب قبلہ - مسٹر مظہرالحق اور راجہ صاحب محمود آباد کی دعوت کے سلسلے میں مختلف شہروں کے مسلمان بھی مدعو کیے گئے ہیں -

لیکن انگریزی کارڈ میں جو اتفاق سے پارٹی میں پہونچکر میری نظر سے گذرا ' صرف گارڈن پارٹی کا بلاوا تھا - دعوت کا ذکر نہ تھا اور نہ یہی لکھا گیا تھا کہ یہ گارڈن پارٹی کس کے آنر میں دیگئی ہے ؟ پارٹی کے احاطے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلی غیر معمولی بات اُن یورپین حکام کی موجودگی نظر آئی ' جنکی جابرانہ اور غیر انصافانہ طرز حکومت پر تھوڑی ہی روز پیشتر صدائے احتجاج بلند کیجا رہی تھی !

دوسری چیز جو ایک اسلامی قلب کو ہلا دینے والی ثابت ہوئی' وہ پولیس کے اُن مسلمان عہدہ داروں کی شرکت تھی جو قبل اسکے بہت سے بے قصور مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ چکے تھے !!

تیسرا منظر جو ایک مسلمان کو اُس پارٹی سے نفرت دلانے والا تھا' وہ اُن حضرات والا شان اور خطاب یافتگان عالی مقام کی رونق افروزی تھی ' جو مسلمانوں کی مصیبت کیوقت کانپور سے ایسے غائب رہے تھے ' جیسے غدر کیوقت واجد علی شاہ لکھنؤ سے ' اور آج اِس پارٹی میں شریک ہوکر گویا زبان حال سے فرما رہے تھے کہ " ہم لوگ تو صرف خوشی ہی کے ساتھی ہیں - غم اُٹھائیں بد بخت مسلمان "

لیکن باوجود اِن تمام غیر مستحق اشخاص کی موجودگی کے جو پارٹی اور ڈائیننگ ہال میں اہلے گہلے پھر رہے تھے' ہم مطمئن ہوجاتے اگر وہ بے قصور ایک سو چھہ کلمہ گو بھی (جو تین مہینہ کی قید کی مصیبت جھیلکر حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر وایسرائے ہند کے انصاف اور رحم دلی کی داد دیتے ہوے اپنے بچھڑے ہوئے عزیزوں سے ملے) اس دعوت میں شریک کر لیے جاتے لیکن صدمہ اور افسوس ہے تو اس بات کا ہے کہ ہمارے اُن ہر دلعزیز بھائیوں کو دعوت میں بلانا تو درکنار اُن بیچاروں کے ساتھہ ایسی سختی برتی گئی کہ اُنہیں میں کے چند مسلمانوں کو جو صرف مسٹر مظہر الحق کو دیکھکر اُنکا شکریہ ادا کرنا اور اپنا دل خوش کرنا چاہتے تھے ' پھاٹک کے اندر تک آنے کی اجازت بھی نہ دیگئی اور نہایت بیجا طریقہ سے اُن لوگوں کو باہر نکال دیا گیا !!

خدا سے دعا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں غیرت ' حمیت ' سچائی ' اور ایثار نفسی پیدا ہو - یہی اسلام کے سچے اصول ہیں اور انہیں اصولوں کو جو قوم مد نظر رکھیگی ' وہی میدان ہستی میں قدم بڑھاتی ہوئی کامیاب نظر آئیگی !!

راقم حکیم عبد القوی (لکھنو)

اُردو کا سرخ کارڈ میرے نام بھی آیا تھا ' اسمیں مسٹر مظہرالحق' سر راجہ صاحب محمود آباد ' اور جناب مولانا عبد الباری کے اعزاز میں پارٹی اور ڈنر کا دینا ظاہر کیا تھا - مگر میں نے اسکے پشت پر یہ شعر لکھکر واپس بھیجدیا :

ما خانہ رمیدگان ظلمیم
پیغام خوش از دیار ما نیست !

شاید ایسا کرنا رسم وراہ تہذیب کے خلاف تھا مگر آپ جانتے ہیں کہ میں اپنے مجنونانہ جذبات سے مجبور ہوں ' اور کیا کروں کہ نغموں کا نہیں بلکہ ماتم کی فریادوں کا عادی رہا ہوں - کوئی صحبت آہ و بکا ہوتی تو جاتا - عیش و نشاط کی کم جوڑوں کے لائق نہیں :

دماغ عطر پیراہن نہیں ہے * غم آوارگی ہاے صبا کیا

جس شہادت آباد کانپور میں خون کے دھبے اب بھی تلاش کرنے سے ملسکتے ہیں ' وہاں اسقدر جلد " بھولنے " کی تعلیم پر عمل کرنے کی قدرت نہیں رکھتا :

ھنیئاً لار باب النعیم نعیمہا
و للعاشق المسکین ما یتجرع

میں صبر کیے خاموش تھا - آپنے یہ خط لکھکر میرے خیالات میں ایسی جنبش پیدا کردی ہے کہ اگر ضبط نہ کروں تو نہیں معلوم کیا کیا لکھہ جاؤں ؟ جبکہ گارڈن پارٹی میں بینڈ کے نشاط انگیز نغمات بلند ہو رہے تھے ' تو اُس وقت کتنے انسان تھے' جنکے کانوں میں موت اور احتضار کی اُن چیخوں کی بھی صدا آتی تھی ' جو ۳ - اگست کو مچھلی بازار میں بے بسی کی ایڑیاں رگڑتے ہوے

عرق پودینه

ہندوستان میں ایک ہی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیئے۔ تازی ولایتی پودینه کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنتا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اختلاج کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[١٩]

... کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

... بخار ...

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں

[١١]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کی وجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھی ہو بلی ہوں - اور اعصا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر کھانا کھانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

الملتہ ... ور ... اانر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

47 گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد، عورتیں، لڑکے، فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ، براے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد باآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھہ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بڈل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری ترش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگائیں تو ۳ روپے، اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھہ سوتی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپے روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے۔

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون، جو ضروری ہوں، ہم معمولی تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں۔ تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا، آپ نے روانہ کیا، اور اسی دن روپے بھی مل گئے! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں!

آدرشہ نیٹنیگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ

سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ نذیرر بازار - ڈھاکہ

دھند گرفتاریاں ھو رھي تھیں ' جب وارنٹ بے تکان مجرموں کے نام نکل رھے تھے ' جب مجروحین کے کاري زخموں سے خون کے فوارے جاري تھے ' جب ننھے معصوم بچے بستر مرگ پر دم توڑ رھے تھے ' اسوقت سب سے پہلے غیرت و حمیت کا شعلۂ انھي کے مبارک سینوں میں مشتعل ھوا اور بعدہ ان کے شراروں سے ھر شخص نے اپني قابلیت و استعداد اور قوت کے موافق حصہ حاصل کیا - اس نازک اور اھم موقع پر معزز اڈیٹر الهلال ' ھمدرد ' زمیندار ' اور مرحوم مسلم گزٹ نے جو مذھبي اور قومي خدمت انجام دي ' اسکی یاد بھی ھنوز مسلمانوں کے دلوں میں تازہ ہے اور اس کی سپاسگزاری سے مسلمان کبھی سبکدوش نہیں ھوسکتے -

ان تمامتر واقعات میں سب سے زیادہ فخر و شکر کے لائق یہ بات ہے کہ ھماري کوششیں بیکار نہیں ثابت ھوئیں ' ھماري پراگندہ طاقتیں ایک مرکز پر جمع ھوگئیں ' ھماري مجموعي قوت کا آخر الامر دنیا نے اعتراف کیا ' ھماري تقریروں نے نہ صرف ظاھري عمارتوں کو بلکہ دلوں کے کنگروں کو ھلادیا ' اور ھماري تحریروں نے نئے دور کا سنگ بنیاد رکھا - فللہ الحمد و الکبریاء - کون جانتا تھا کہ آج کے بعد کل کیا ھونیوالا ہے ' اور کسکو علم تھا کہ مستقبل ایام ماضیہ کی تاریکی اور ظلم کو دور کر دینیوالا ہے ؟

یہانتک جو کچھہ عرض کیا گیا وہ بطور تمہید کے تھا - اصل مقصد کے متعلق یہ گذارش ہے کہ فیصلہ کانپور کی نسبت خود مسلمانوں کے مختلف خیالات ھیں - زمیندار ' ھمدرد ' و دیگر اسلامي اخبارات کے اڈیٹر فیصلہ کے ھر جزو کو قابل اطمینان بتاتے ھیں - آنریبل سید رضا علی نے اس پر ایک مجمع کے سامنے اظہار مسرت کیا ہے - مسٹر مظہر الحق کے مطمئن ھونے کی خبر زمیندار نے کسی اشاعت میں درج کي گئي ہے - فرنگی محل کے آستانہ سے جو صدا بلند ھوئي ہے اس میں گو یہ فیصلہ قابل تعریف نہیں بتایا گیا ' تاھم سر نیاز خم کردینے کي ھدایت کیگئي ہے -

لیکن بہت سے مسلمان فیصلہ کے اس جزے جس کا تعلق مسجد کے ساتھہ ہے ' مختلف نظر آتے ھیں - اِن تمام مسلمانوں میں معزز اڈیٹر (الهلال) خصوصیت سے قابل الذکر ھیں جنھوں نے حق کے اعلان میں ذرا کوتاھي نفرمائي اور شریعت اسلامي کے زبردست قانون کا کمال آزادي سے اظہار کرتے ھوئے زمین مسجد کے مطالبہ کو قائم رکھا -

اڈیٹر (الهلال) کي یہي وہ فضیلت ہے جو ھزاروں ' لاکھوں قلوب کو بجلي کي سرعت سے اپني طرف کھینچ رھي ہے !!

فیصلہ مسجد کي صحت کے متعلق سب سے زیادہ قابل غور یہ مسئلہ ہے کہ یہ مذھبي قضیہ کس اعتبار سے طے ھوا ہے اور مبادي صلح میں کن پہلوؤں پر خیال کیا گیا ہے ؟ اگر اسکي بنیاد سیاسي حکمت عملي یا اپنے ضعف و ناتواني و ناکامي اور نامرادي کے خیال پر قائم کیگئي ہے تو شاید ھم بھي یہ کہنے کیلیے طیار ھوجائیں کہ بہت خوب ' بجا اور درست ہے - لیکن اگر اُن تمام خیالات کے ساتھہ مذھب کا بھي جوڑ لگایا گیا ہے تو بجز اپني اور مسلمانوں کي بد قسمتي کے اور کیا کہا جاسکتا ہے - کیونکہ مذھب اسلام میں مسجد کا کوئي حصہ مصالح مسجد کے سوا عام راستہ یا دوسرے کسی مقصد میں نہیں لایا جاسکتا -

میں سخت متحیر ھوں کہ جن مسلمانوں نے مسجد کے اس فیصلہ کو بہ طیب خاطر منظور فرمایا ہے انھوں نے جناب مسٹر صاحب بہادر کے فیصلۂ معارضہ کو کیوں نا منظور کردیا تھا - حالانکہ اُس فیصلہ میں دو تین باتیں ایسي موجود تھیں جو اس میں ھرگز نہیں پائي جاتیں -

(۱) مسجد کے شمالي طرف ایک معتد بہ حصۂ زمین کا ملنا -

(۲) گورنمنٹ عالیہ کا اس پر اپني طرف سے عمارت بنانا -

(۳) اُس حصہ کا من کل الوجوہ مسلمانوں کے قبضہ میں آجانا -

اور اس فیصلہ کي نوعیت جہانتک اخبارات سے معلوم ھوسکي یہ ہے کہ اصل نزاعي حصہ رھگذر عام میں اسي طرح شامل ہے صرف اسکے اوپر آٹھہ فٹ بلند ایک چھجہ بنا کر وضو خانہ یا دالان بنانے کي اجازت دیگئي ہے - اس عمارت کو متولي اپنے صرف اور اپنے روپیہ سے طیار کرائینگے اور زمین کي ملکیت کا مسئلہ نہایت اجمال اور ابہام میں رکھا گیا ہے جس سے کسي نتیجہ پر پہنچنا بہت دشوار ہے - بہر حال اب ان باتوں کا وقت نہیں - شریک معاملہ حضرات نے جن امور کو مناسب سمجھا ان پر عمل فرمایا اور اپني بے لوث مخلصانہ خدمتوں سے مسلمانوں کو رھین منت کیا - جو لوگ ان کا شکوہ کرتے ھیں میرے نزدیک سخت غلطي پر ھیں - البتہ قابل غور یہ سوال ہے کہ مسلمانوں کو اب کیا کرنا چاھئیے اور کونسے جائز اور مناسب طریقے اختیار کرنے چاھئیں جن میں مسلمانوں کي حقیقي اور اصلي کامیابي کا راز مضمر ھو ؟

امید ہے کہ معزز و محترم اڈیٹر الهلال اور دیگر بزرگان قوم اسطرف خاص توجہ فرماکر مسئلہ مذکورہ پر روشني ڈالینگے -

عید اضحی اور انجمن خدام کعبہ

هر مسلمان کي دیني جوش کي امتحان کا وقت ہے

(۱)

هم بارھا بصراحت ' دھرا چکے ھیں کہ یہہ تحریک محض مذھبي ہے ' اسکو کسي سیاسي قضایا سي کوئي سروکار نہیں ' مگر سچ ہے کہ حیلہ جو اور بزدل اور عقبی فراموش و دین فروش بد نصیبوں کے لئے آخر کوئي بہانا تو ضرور چاھیے - اللہ انکو توفیق عمل عنایت فرمائے - جو اخوان ملت اس آواز کے منتظر ھیں ' ھم انکو یاد دلاتے ھیں کہ انکي امتحان اور انکي ایفاے عہد کا وقت آ گیا - آج یوم الحج ہے اور عیدالضحی (اضحی) ہے - سنت ابراھیمي کي ساتھہ حرمین شریفین کے لئے بھي تھوڑي سي قرباني آج چاھیے -

اگر آپ انجمن کي سلسلہ میں داخل ھوگئي ھیں تو جزاک اللہ - اس عہد کو یاد فرمائیے جو داخلہ کے وقت حلفاً آپنے لیا تھا - جو حضرت ھنوز کسي نہ کسي وجہ سے داخل سلسلہ نہیں ھوے انکو دعوت دیجئے - عیدالضحی (اضحی) کي دن ھر ایک خادم کا فرض ھونا چاھیے کہ وہ اپني جوش ایماني کو بجاے خود آزماے اور تجربہ کرے کہ وہ کچھہ کر سکتا ہے یا نہیں ؟ اسکي اندر شعلۂ مذھبي پیدا ھوا یا نہیں ؟ اسکي غیرت کو کچھہ حرکت پیدا ھوئي یا نہیں ؟

خاکساران

محمد عبدالباري فرنگي محلي خادم الخدام جمعیت اصلیہ انجمن خدام کعبۂ دھلي

شوکت علي بي اے معتمد خادم الخدام

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۲ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, November 26 1913.

[illegible]ات جدیدہ

مؤلفہ
مولانا السید سلیمان الزینبي

یعنی: عربی زبان کے چار هزار جدید ، علمی ، سیاسی تجارتی ، اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری ، جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے هیں ، اور نیز الہلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا هے ، وہ بھی اس لغت میں مع تشریح واصل ماخذ موجود هیں . قیمت ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

منیجر المعین ندوہ ، لکھنو -

[illegible] النا[illegible]ر

سوانح عمري شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربي زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی هے - کاغذ ولایتي صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ سپرنٹنڈنٹ بیکر هوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و خصوصی
احمد الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۲۲ کلکتہ : چہار شنبہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری جلد ۳
Calcutta: Wednesday, November 26 1913.

فہرست

تصاویر

جنوبي افریقہ

انذر الانبیاء

جب کوہ آتش فشاں پھٹجاتا ہے تو پھر چند سوراخوں کے بند کرنے سے آتش و سنگ کی بارش موقوف نہیں ہوتي - مسٹر گاندھي ، کیلین بیچ ، پولک ، اگر پا بزنجیر ہو گئے تو کیا اس سے وہ عالمگیر آگ بھي پا بجولاں ہو جائیگي جسکے آتشکدے ان اسیروں کے دھن و زبان میں نہیں بلکہ ان ہزارہا ہندوستانیوں کے دلوں میں ہیں ، جو جنوبي افریقہ میں پھیلے ہوے ہیں ؟

انساني فطرت کي ایک عجیب و غریب کمزوری یہ ہے کہ وہ جرم سے انکار کرنے کے وقت دنیا کو محروم الوجدان اور مسلوب العقل سمجھہ لیتا ہے حالانکہ نادان یہ نہیں جانتا کہ جرم نے خود اسکي خرد و ہوش پر پردے ڈالدیے ہیں -

کسي بد نصیب کے قتل سے انکار ممکن ہے مگر جب آستین و دامن پر خون کے دھبے ہوں اور ہاتھہ میں خنجر ، تو کون ہے جو اس انکار کو صحیح تسلیم کریگا ؟

دفتر مستعمرات کے نام لارڈ گلیڈ اسٹون نے اس بارے میں ایک مراسلہ بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ظلم و جبر کي خبریں مبالغہ سے پر ہیں - انکو اپنے وزرا کي عدل پرستي پر کامل اعتماد ہے - وزرا کا مقصد صرف اعادۂ امن ہے اور کچھہ نہیں - تازیانے اور گولیوں کي خبر صحیح نہیں -

[illegible] تمام ہندوستانیوں [illegible] سزا دي گئي ہے [illegible] مقدار [illegible] اور ۱۰ شلنگ [illegible] پونڈ اور [illegible] ہے - قیدي [illegible] ۱۰ - احاطۂ قید خانہ کي [illegible] میں [illegible] گئے ہیں اور سزا صرف ۳ - او دي گئي ہے - وغیرہ وغیرہ

ہم نہیں سمجھتے کہ اس سعي سے [illegible] کہ وہ اس فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں جو [illegible] ہونے کے ان پر عائد ہوتا ہے ، تو [illegible] وہ ادائ فرض میں جو [illegible] ہوتے ہیں اسطرح [illegible] و مصلحۃ [illegible] ہندوستانیوں [illegible] چاہتے ہیں تو ہمیں انکي اس عمل و [illegible]

وہ ہندوستانیوں کي تشفي کرنا چاہتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ [illegible] - وہ [illegible] ہیں کہ ہم اپنے وزرا پر اعتماد ہے مگر انکے اعتماد کي وجہ سے ہندوستاني ان وزرا پر [illegible] اعتماد رکھتے ہیں ، جنکے طرز عمل نے ان کو [illegible] کیا ہے ؟

[illegible] و [illegible] کے استعمال سے وہ اسلیے انکار کرتے ہیں کہ [illegible] اعتراف [illegible] ، مگر ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ہندوستان میں [illegible] کے ساتھہ [illegible] واقعہ ہوا ہوتا تو یہ دلیل انکي تسلي کے لیے کافي ہوتي ؟

وہ کہتے ہیں کہ وہ قلي جو غالباً [illegible] تھا ، مرض سے مرگیا مگر ہم ہندوستاني [illegible] کہ گوروں کي ٹھوکر کھانے والے ہمیشہ تلي ہي کي وجہ سے مرے ہیں -

اب [illegible] لبریز ہوکے چھلک گیا ہے ، ہماري گورنمنٹ ہند کے بھي [illegible] خاموشي توڑي ہے -

۱۱ - دسمبر کو وائسرے نے وزیر ہند کے نام ایک تار اس مضمون کا بھیجا کہ نظر بر [illegible] ، ایک کمیشن [illegible] اور کامل تحقیقات ہوني چاہیے -

[illegible] مظالم ثابت ہو جائیں تو ان [illegible] کے خلاف [illegible] کے ساتھہ اعتراض کیا جائے - [illegible] کي [illegible] سے [illegible] کي درخواست [illegible] وزیر ہند نے وہ [illegible] دفتر مستعمرات میں موصول ہوا تھا مگر [illegible] ہے کہ حکومت ہند نے اس پر اکتفا نہیں کیا اور [illegible] تار لکھا ہے کہ جلد سے جلد [illegible] اور کامل تحقیقات [illegible] کے ذریعہ ہوني چاہیے جسمیں ہندوستانیوں کي بھي نمایندگي ہو -

حق و صداقت کي راہ میں اگر کوئي جماعت جہاد کرتي ہے تو اغیار و اجانب بھي اسکے ساتھہ ہمدردي سے دریغ نہیں رکھتے - معاملات ہند کے ساتھہ انگریزي پریس کي [illegible] پر ہمیشہ [illegible] کي گئي ہے مگر سچ یہ ہے کہ ہم نے یک دل ہوکر کسي کام کے لیے کوشش بھي کب کي ؟ آج جبکہ ہم جنوبي افریقہ میں متحدہ و متفقہ طور پر وطن عزیز کي عزت و حقوق کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں ، تو انگلستان کے آزاد اخبارات سے لیکر شدید ترین کنسرویٹو اخبارات تک ، سب کے لب خود بخود کھل گئے ہیں -

ٹائمز ، مارننگ پوسٹ ، ڈیلي نیوز ، پال مال گزٹ وغیرہ ، سب نے بالاتفاق ہندوستانیوں کي حمایت میں صدائیں بلند کي ہیں -

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیلی کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکا ذمہ دار نہ ہوگا

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــہـــارات

—*—

میعاد	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	چوتھائی کالم	چوتھائی کالم سے کم فی مربع انچ
مرتبہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ آنہ
ایک	۱۵	۱۰	۷	۵	۰ - ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور ۳ ماہ کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو' تمام منشی مشروبات کا ' فحش امراض کی دواؤنکا نیز ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو' کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن

۲۶ ذی الحجه ۱۳۳۱

النبــاء الا اسـيـم

بجـرم عشق تو هم مي کشنـد و غوغا ئيست * تو نيـز بر سر بام آ ده خوش تمـاشـا ئيست

(۲)

سر زمين محتـرم هنـد کا فرزندان اسـلام سے مطالبـه

ولو انا كتبنـا عليهم ان اقتلوا انفسكـم اوخرجوا من ديا ركم ما فعلوه الا قليل منهم ' و لو انهم فعلوا ما يوعظون به ' لكان خيراً لهم و اشد تثبيتا (۶۹:۴)

اور اگر هم ان مدعيان خدا پرستي کو حکم ديتے که حق و صداقت کي راه ميں اپني جانوں کي قرباني کرو يا اپنـا گهر بار چهوڑ کر نکل جاؤ ' تو اُن ميں سے چند آدميوں کے سوا کوئي بهي ايسا نه کرتا - حالانکه جو کچهه انکو سمجها يا گيا هے اگر وه اُسکي تعميل کرتے تو آنکے حق مين بهتر هوتا او ر اسکي وجه سے وه اپنے حق و مقصد پر مضبوطي کے سانهه جمے رهتے -

وه آنکهيں جو ايک سال پهلے طرابلس اور برقه کے مناظر مظلوميت پر خونبانه فشاني کر رهي تهيں ' وه دل جو چند ماه پيشتر مقدونيا کے حوادث خونين کي ياد ميں دو نيم تهے ' وه زبانيں جو کل تک شهداء مقدسين کانپور کيليے فغاں سنج تهيں ' ابهي اسوده خاطر اور فارغ البال نهوں که انکي مشغوليت کا سامان باقي هے !

سه چيزست آنکه پا يانے نـدارد:
شبے من ' درد من ' افسانهٔ من!

پهر وه انکهيں جنهوں نے کل تک حق و انسانيت کے ان عالمگير ماتموں ميں حصه ليا هے ' کيا آج عدل و انصاف کي ايک مصيبة کبری اور ماتم عظمی کيليے چند آنسوؤں سے بهي بخل کرينگي ؟

اگر کل تک طرابلس و بلقان کے ماتم گدار انسانوں کي مظلوميت پر رو رهے تهے ' تو تعجب هے اگر آج وهي انساني مظلوميت انکي انکهوں کو تر نه کرے ! اگر انکا جوش و خروش اور جد و جهد اسليے تها که حق و انسانيت کا ساته ديں اور ظلم و عدوان سے نفرت کريں ' تو حيف هے اگر آج اُسي مظلوم انسانيت کي چيخيں انکے دلوں کي محبت اور همت کي همدردي حاصل نه کر سکيں !

انسانيت اور حق و عدل کے پرستاروں کے ليے امتياز اين و آن نهيں هے - وه جو وطن کي قيد سے منزه ' زمين و مرز بوم کي تميز سے پاک هيں ' انکے ليے خدا کي زمين کا هر ٹکڑا مقدس ' اور اسکے بندوں کا هر گروه محترم هے - وه انسانيه کے خادم هيں انکي محبت فوعي کا شرف ' وطن و قوم کي ادنی ترين تقسيموں سے آلوده نهيں هوتا - انکے کانوں ميں جهاں کهيں سے بهي انسانيه کي فرياد الغياث آتي هے ' انکهوں کے آنسو ' اور دل کے زخموں کو اپنے استقبال کيليے مهيا پاتي هے - مشرق و مغرب انکے ليے يکساں هے ' عزيز و بيگانه کي تفريق ميں انکے ليے آزمايش نهيں - طرابلس و مقدونيا کي تڑپتي هوئي لاشوں پر اگر وه ماتم کرتے هيں ' تو جنـوبي افريقه کے اُن قتيلان حق و انصاف کے خوں چکاں زخموں کو بهي ديکهکر چيخ اٹهتے هيں ' جنهيں کوڑوں کي وحشيانه عقوبت نے خاک و خون پر لٹا ديا هے - و ليس البر ان يحب الوطن ' انما البر ان يحب العالم !

عارف هم از اسلام خرابست و هم از کفر
پروانـه چـراغ حـرم و ديـر ندانـد

اسـلام اسي عالم پرستي کي دعوت ليکر ايا - وه اپنے پيرو ں کو وطن پرست نهيں بلکه انسانية پرست ديکهنا چاهتا هے -

(خدمت عالم و خدمت وطن)

ليکن اگر تمام عالم همارا وطن اور اسليے محترم هے ' تو وه خاک تو بدرجهٔ اولی همارے احترام محبت کي مستحق هے ' جسکي آب و هوا ميں هم صديوں سے پرورش پا رهے هيں ؟ اگر تمام فرزندان انسانيت همارے بهائي هيں ' تو وه انسان تو بدرجهٔ اولی همارے احترام اخوت کے مستحق هيں ' جو اسي خاک کے فرزند اور مثل همارے اُسي کي سطح پر بهنے والے پاني کے پينے والے ' اور اُسي کي فضاء محبوب کو پيار کرنے والے هيں -

پس آج جنوبي افريقه ميں جو قيامت کبری قائم هے - مظلوميت کي جو انتها اور ايثار و قرباني کي جو مهم در پيش هے ' ميں نهيں سمجهتا که دنيا ميں پيروان اسلام سے بڑهکر اور کون گـروه هوسکتا هے ' جس کے ليے سب سے زياده جهـاد جذبات و مال کي اسکے اندر دعوت هو ؟

وه ' جو دنيا ميں حق کي نصرت کيليے آئے هيں - وه ' جو عالم کو اُس ظـلم و سفاکي سے نجات دينے کيليے آے هيں جو حکومتوں کے غرور اور قوموں کے جنسي تعصب و وحشت سے پيدا هوتا هے - وه ' جو عدل کے علم بردار ' اور اسليے خلافة الهي کے مدعي هيں - وه ' جو دنيا ميں اپنے تئيں اُس ارحم الراحمين کا نائب سمجهتے هيں جو ظلم پر غضب ناک مگر انصاف سے خوش هوتا هے - اور پهر سب سے آخـر مگر سب سے مقـدم يه که جو مسلم هيں ' اور اسليے تمام

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

میں چاهتا هوں که چند الفاظ اسکے متعلق آور عرض کروں - ۵ - ذي الحجه کي اشاعت میں جو مضمون مفصل شائع هوا هے ' وه قاریین کرام کے پیش نظر هوگا - اس مضمون میں پوري شرح و بسط کے ساتهه فیصلے کي اُس صورت کو عرض کرچکا هوں جو پہلے قرار پائي تهي' اور جسکي صحیح اطلاع دي گئي تهي

سب سے پہلے اسپر نظر ڈالني چاهیے که موجوده صورت اُس صورت سے کن کن امور میں مختلف هے ؟

(۱) سب سے پہلا سوال زمین متنازعه فیه کي ملکیت کا هے حضور ویسراے نے نه صرف یه که اسے مبهم هي چهوڑ دیا هے ' بلکه اس کو غیر ضروري بهي قرار دیا هے -

مسٹر مظهر الحق کہتے هیں که ملکیت کا اعتراف کرا لینا کچهه بهي مشکل نه تها ' لیکن قانوناً یه ایک لا حاصل بات هوتي زمین موقوفه کسي کي ملک نہیں - البته گورنمنٹ نے اسپر قبضه کر لیا تها جو هم کو واپس ملگیا - عدالت دیواني میں نالش بهي کي جاتي تو قبضه کي کي جاتي' نه که ملکیت کي

جناب مولانا عبد الباري صاحب کے ایک خط کا کچهه حصه آج کي اشاعت میں کہیں درج کیا گیا هے ' اُس میں بهي انهوں نے اسي پر زور دیا هے -

میں نے اسپر غور کیا لیکن میں اسے سمجهه نه سکا - یه سچ هے که وقف کي ملکیت کسي کو نہیں پہنچتي مگر پهر یه کیا تها که میونسپلٹي اُس زمین کي قیمت دے رهي تهي ؟ وه قیمت دیکر صرف قبضه لینا چاهتي تهي یا وه حق بهي ' جسے حق تملک کہتے هیں ؟

خرید و فروخت کس شے کي هوتي هے ؟

" زمین موقوفه " کسي کي ملکیت نہیں - یه آپکا خیال هے نه که عملاً گورنمنٹ کا - وه ضرورت کے وقت بقیمت اسکو خرید کر اور اسکي ملکیت کو منتقل کر لیتي هے - پس یه بات که زمین کسي کي ملکیت کا سوال نه تها بلکه قبضه کا ' خود آپکا ایک دعوا هے اور جب آپ یه کہتے هیں تو کوئي دلیل پیش نہیں کرتے بلکه محض اپنے دعوے کا اعاده کرتے هیں -

یه کوئي مسلم مقدمۂ قانوني نہیں جو آپ میں اور آپکے مدعا علیه میں مشترک هو - اور اسکا اعتراف کرانا غیر ضروري هو - مسجد سے وه زمین علحده کرکے سڑک میں شامل کرا لي گئي - اسمیں اور مسجد میں ایک دیوار حائل هوگئي - اسکے معاوضه میں دوسري زمین دي جاتي تهي یا نقد روپیه -

یه تمام باتیں صرف قبضه هي کے متعلق نه تهیں -

میں قانون سے واقف نہیں هوں لیکن قانون کو سمجهنا چاهتا هوں - میرا خیال یه هے که اصلي سوال ملکیت هي کا هوگیا تها - وه پہلي صورت میں اصولي طور پر ملحوظ تها مگر اس صورت میں نظر انداز کر دیا گیا -

(۲) اسکے بعد سوال حق قبض و تصرف کا هے - پہلي صورت میں قبضه بالکل مسجد کو مل جانا چاهیے تها لیکن اب اشتراک حق مرور سے پورا قبضه بهي باقي نه رها -

(۳) هئیة مجموعي اُس صورت کي ایسي تهي جس سے یه تغیر گویا خود مصالح مسجد کیلیے هوتا ' اور یه نظیر قائم نه هوتي که سڑک کي توسیع کیلیے مسجد کي زمین کسي راضي نامه کے بعد لیلي جاسکتي هے -

پس في الحقیقت موجوده فیصله میں عدم ملکیت ' عدم تکمیل قبضه ' اور آینده نظیر' تین نقص شدید پائے جاتے هیں - قبضه کي عدم تکمیل کا مبنی حق اشتراک مرور هے -

مولانا عبد الباري کي تحریر جو آج شائع کي جاتي هے ' صاف صاف لفظوں میں بتلاتي هے که :

(۱) انهوں نے جواز کا فتوی نہیں دیا - انکي خواهش یه تهي که حضور ویسراے زمین همارے سپرد کردیں اور هم میں اور میونسپلٹي میں معامله رهجاے -

(۲) وه اس خیال کو لفظ " بهتان " سے تعبیر کرتے هیں که " انهوں نے موجوده صورت کو جائز سمجها "

(۳) جیسا که انهوں نے انریبل سید علي امام سے کہا ' انکو اعتراف هے که " اس فیصلے سے نه تو مسلمانوں کي تشفي هوئي اور نه بے چیني دور هوئي "

میں سمجهتا هوں که اسکے بعد اصل معاملے کي نسبت مولانا میں اور هم میں کچهه بهي اختلاف باقي نہیں رهتا ' سوا اُس طریق کار کے جو اختیار کیا گیا ' اور وه واقعه ماضي هے نه که اس مسئله کا مستقبل - وقت ایک بار جاکے پهر آنے کا عادي نہیں :

نکل گیا هے وه کوسوں دیار حرماں سے !

پس في الحقیقت یه کہنا کسي طرح غلط نہوگا که " موجوده تصفیۂ زمین پر بے اطمینانی ظاهر کرنے میں کوئي اختلاف نہیں هے - در اصل ایک هي خیال هے اور ایک هي گروه "

اس تصفیه کے دو جزو ابهي باقي هیں :

(۱) کونسل کي آینده نشست میں حفظ عمارات دینیه کے قانون کا پیش هونا اور پاس هونا ' جس کا ذمه برنباے وعده هز ایکسلنسي و انریبل مسٹر امام ' جناب راجه صاحب نے لیا هے -

(۲) دالان کي تعمیر کے وقت میونسپلٹي سے به نهج احسن تصفیه -

اگر پہلا جزو پورا هوجاے تو موجوده تصفیه کے تین نقائص میں سے ایک نقص شدید خود بخود دور هوجایگا ' یعنے اس نظیر کا آینده کیلیے متعدي هونا -

دوسرے جزو پر اگرچه مولانا عبد الباري بار بار وثوق کے ساتهه زور دیتے هیں' اور اس خط کے آخر میں بهي انهوں نے دهرایا هے ' لیکن میں چند دنوں کي امید خوش سے زیاده اسے نہیں سمجهتا - ویسراے نے اپني تقریر میں جن اُمور کو واضح کر دیا هے اس سے زیاده اب کچهه نه هو سکے گا - البته یه ممکن هے که شاید میونسپلٹي سے تعمیر کے وقت کچهه رعایات دیگر صورتوں میں حاصل هوجائیں - کیونکه کہا جاتا هے که اسکي نسبت حضور ویسراے نے اطمینان دلا یا هے اور ایک طرح کا غیر سرکاري وعده هوچکا هے -

پس ان حالات کے ساتهه اگر کام کرنا هو تو صرف دو هي کام اس بارے میں همارے سامنے هیں -

(۱) فوراً ایک منتخب کمیٹي قائم کي جاے جسمیں باهر کے لوگ بهي شامل هوں اور جو تعمیر دالان وغیره کے مسئله کو اپنے هاتهه میں لے اور صرف کانپور کي مقامي حالت پر نه چهوڑ دیا جاے - اسمیں کانپور کے معززین بهي شامل هوں - بحالت موجوده اصلي ضرورت ایک با قاعده جماعت کي هے -

(۲) مجوزه قانون کا انتظار و مطالبه -

(۳) بصورت عدم نفاذ قانون دیواني نالش -

افسوس که اس سے بهي اهم تر سوال ۳ - اگست کے خونین مظالم کا تها ' اور وه عین زندگي کي حالت میں دفن کردیا گیا : انا لله و انا الیه راجعون - اس جهان میں کوئي هستي ایک مرتبه مر کر پهر واپس نہیں آ سکتي - میرے پر جوش دوستوں کو سمجهنا اور غور کرنا چاهیے :

مقصد پذیر نیست دریغا ' وگرنه من
در هر قدم هزار قدم پیش رفته ایم !

مسـتر گاندھي ھیں جنھوں نے جنـگ کے چھڑتے ھي امپیریل گورنمنت کو اطـلاع دي تھي که وہ مـع اپني تمام جماعت کے برٹش گورنمنت کي خدمت کیلیے طیار ھیں -

جنـگ کے کچھه عرصے بعد وھي امپیریل گورنمنت ' جسکي نظروں میں ھندوستـان کبھي بھی سلف گورنمنت کیلیے عملاً موزوں نہو گا ' مجبور ھوئي که جنوبي افریقـه کو اداري خود مختاري دیدے - چنانچه کیپ ' نا تان ' اور ٹرنسوال کے چار صوبے جو باھم ملکر ایک متحد حکومت بنائے گئے تھے ' برٹش گورنمنت نے انکی اداري خود مختاري کا اعـلان کردیا -

اسکے بعد ھي مصائب کا اصلي دور شـروع ھوتا ھے - اس سے پیشتر جنوبي افریقه کو گورنمنت ھند کا بھي کچھه نه کچھه خوف تھا - اب وہ بھي جا تا رھا -

(سنه ٦ - سے ١٠ - تـک)

چنانچه سنه ١٩٠٦ میں قانون رجسٹریشن نافذ کیا گیا جسکا ذکر اوپر ھوچکا ھے - اسمیں یه شرط قرار دي گئي که ھر مرد و عورت خواہ خوانـدہ ھو خواہ نا خواندہ ' دستخط کي جگهه اپنے انگوٹـھے کا نشان مثل وحشیوں اور مشتبه لوگوں کے چھاپے !

ھندوستانیوں نے اس حکم کو اپنے محترم و محبوب ملـک کي توھین سمجھا اور اسکے خلاف ایک خاموش مقابله شروع کردیا - یه مقابله متصل سنه ١٠ تک جاري رھا اس اثنا میں ڈیڑھه سو آدمي قید ھوے - ایک سو کو جلا وطن کیا گیا - ٧٥ لاکھه روپیه سے زیادہ کي ھندوستاني جائدادیں ضائع ھوئیں ' کتنے ھي خاندان برباد ھوگئے - کتنوں کے عزیز بچے اس دار و گیر میں گم گئے جنکا سراغ اب تـک نہیں ملا !

اس اثنا میں بد بخت ھندوستان بھي چیختا رھا اور جنوبي افریقه سے بھي کئي وفد انگلستان پہنچے - کچھه دنوں کے بعد ھي کینـگ جارج پنجم کي تاجپوشي کي تقریب تھي - اس تقریب نشاط میں مظلوموں کي فریادوں کا بلند ھونا موزوں نه تھا ' اسلیے امپیریل گورنمنت نے بھي زور ڈالا - نتیجه یه نکلا که عارضي طور پر ظلم و وحشت کي اس بے امان شمشیر زني میں ایک سکون سا پیدا ھوگیا اور یونین گورنمنت نے بالفعل راضي نامه کرلیا -

گو بظاھر معلوم ھوتا تھا که یه سکون ھے ' مگر در اصل ایک مہلت جنگ تھي اور اسلیے تھي تاکه آئندہ زیادہ تازہ دم ھوکر حمله کیا جاے - چنانچه باوجود گورنمنت کے متعدد مواعید و اعلانات کے اب پوري قوت اور آمادگي کے ساتھه وحشیانه قوانین کا عمل در آمد شروع کردیا گیا ھے -

(مقابله)

لیکن ظلم و سفا کي کا جس قوت سے حمله ھوا ھے ' معلوم ھوتا ھے که صبر و استقامت کي بھي اتني ھي طاقت کے ساتھه فرزندان ھند مقاومت کیلیے طیار ھوگئے ھیں - تمام جنوبي افریقه میں ھندوستانیوں کي آبادي ڈیڑھه لاکھه کے قریب ھے ' جسمیں ایک لاکھه بیس ھزار مزدور ھیں - سب سے پہلے چار ھزار ھنـدوستانیوں کی ایک جماعت نے مسٹر (گاندھي) کے ماتحت عزت کي قرباني کیلیے اپنے تئیں پیش کیا - انھوں نے کار و بار بند کردیے اور ٹرانسوال سے نٹال روانه ھوگئے - یه اسلیے کیا که ھندو ستانیوں کیلیے ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جانا بھي جرم ھے - پس انھوں نے چاھا که اس قانون کي عملاً خلاف ورزي کر کے اپنے تئیں سزا دلائیں اور اسطرح ظلم کے مقابلے میں بظاھر جسماني شکست کھا کر حقیقةً اخلاقي فتح حاصل کریں -

اس جماعت میں صرف مرد ھي نہیں بلکه عورتیں بھی اور انکے ساتھه معصوم بچے بھي ھیں !

بالاخـر مسٹر گاندھي گـرفتار کر لیے گئے اور انھوں نے جرمانے کي جگه قید خانے میں جانا پسند کیا -

(مقـدس قـربـاني)

مسٹر گاندھي اس خاموش مقابلے کا سپه سالار ھے - وہ ایک کامیاب بیرسٹر تھا جسکي آمدني ایک لاکھه روپیه سالانه کے قریب تھي لیکن مدت سے اس جانفروش راہ حریت کے پریکٹس چھوڑ دی ھے اپني تمام دولت اسي راہ میں لٹا دي اور صرف ٣ - پاونڈ ماھوار پر گذارارہ کرتا رھا - یه وہ مقدس ایثار ھے جس کے لیے ھندوستان میں ھم ترس رھے ھیں لیکن ھندوستان کا ایک فرزند ھندوستان سے باھر اسکا نا قابل فراموش نمونه پیش کر رھا ھے !!

(جهاد في سبیل الله)

ھر جد و جہد جو ظلم ' جبر ' نا انصافي ' اور استبداد دسمدي کے مقابلے میں کي جاے ' في الحقیقت جهاد في سبیل الله ھے - کیونکه خدا انسان نہیں ھے جسکے کاموں کیلیے ھم اپنے جان و مال کو نثار کرینگے ' بلکه صداقت اور حق و عدالت ھي اسکا کام اور ظلم کي مقاومت ھي اسکي راہ ھے - پس زمین پر جو شخص حق کي خدمت کرتا ھے ' یقیناً وہ آسمان پر خدا کے خدمت گذاروں میں پکارا جاتا ھے - مسٹر گاندھي نے اس راہ میں اپني جان اور مال ' دونوں لٹا دئے پس في الحقیقت مجاھد في سبیل الله ھیں ' اور " بانفسھم و باموالھم " کے دو مراحل جہاد مقدس سے گذر چکے ھیں -

یه حق و عدالت کا سپه سالار عجیب ھے - جبکه بندوقوں کے فیر اور کوڑوں کي ضـرب سے اسپر حمله کیا گیا ھے ' تو نه تو اس کے پاس مسلح فوج ھے اور نه خود اسکے ھاتھه ھي میں لوھے کا کوئي تیز آلہ ھے ' تا ھم ھم کو یقین ھے که اسکي فوج بے شمار ' اور اسکے آلات جنگ کي کاٹ کاري ھوئي - وہ اس معرکے میں گو تنہا ھے لیکن حق و صداقت کے فرشتے اسکے یمین و یسار ھیں ' اور اسکے ساتھي گو نہتے ھیں ' لیکن مظلومیت خود ھي ایک تـلوار ھے ' جسکي موجودگي میں اور کسي اسلحه کي ضرورت نہیں ھوتي - وہ وقت دور نہیں جب اس جنگ کا خاتمه ھوگا ' اور دنیا کے لیے صابر و اولوالعزم مظلوموں نے اخلاقي فتح کي ایک عظیم الشان مثال یادگار چھوڑي ھوگي !

بلی ' ان تصبروا و تتقوا و یاتوکم من فورھم ھـذا ' یمددکم ربکـم بخمسـة الاف مـن الملائکـة مسومین - (۳ : ۱)

ھاں بیشک ' اگر تم صبر و کروگے اور حق و صداقت کي نا فرماني سے بچوگے تو پھـر تمھیں کوئي قوت شکست نه دیسکے گي - اگـر تم پر دشمن اسي آن حملـه کردیں تو خـدا اپنے ھزاروں ملائکۂ نصرت سے تمھاري مدد کریگا -

(موجودہ حالت)

گذشته اشاعت میں تازہ حالات کا خلاصه دیچکے ھیں ' تمام ھندوستاني لیڈر گرفتار کر لیے گئے ھیں - کانوں کے احاطوں کو بھي جیـل خانه بنا دیا گیا ھے - جبر و ظلم ' خوں ریزي و سفا کي ' تعـذیب و عقوبت کي انتہـا ھوگئي - جن مزدوروں نے کام چھوڑ دیا ھے انکے لیے پستول اور کوڑے اپني جلادي کیلیے مستعد ھیں - عدالت حکم دیتي ھے که جو مزدور کام نہیں کریگا اسکو بھوکا رکھکر مارا جائیگا - دو ھندوستاني زخمي ھوچکے ھیں اور کوڑوں کي سزائیں جاري ھیں -

عالم کي امنيت و عدالة کي نگراني کے اولين مستحق هيں ؛ اگر وہ اپني انسانيت دوستي اور مظلوم پروري کو صرف ايک هي قوم و ملک کے ساتهه وابستہ کرديںگے اور اس ظلم آباد ارضي کے هر ماتم ميں يک ساں جوش و خروش اور غير متغير عزم و همت سے حصہ نہ ليں گے ' تو کيا پهر اسمانوں سے فرشتے آئيںگے جو زمين کي بيکسي پر ماتم کرينگے ؟ يا درياؤں کي مچهلياں اور هوا کے پرند جمع هونگے ' تا انسان کي مظلومي پر مرثيہ خواني کريں ؟

ميں تم سے سچ سچ کہتا هوں کہ اگر ميرا بس چلتا تو ميں اس دنيا کے تمام ماتموں کو صرف مسلمانوں هي کيليے مخصوص کر ديتا اور کسي دوسرے کي شرکت اسميں کبهي گوارا نہ کرتا - کيونکہ زمين پر جہاں کہيں بهي همدردي کے آنسوؤں اور دل کے پيام محبت کي ضرورت هو' وہ صرف پيروان اسلام هي کا حصہ هے ' اور صرف کلمۂ توحيد هي کے کہرانے کا ورثہ هے - کيونکہ سب اسليے آئے تا کہ اپنے تئيں بچائيں مگر مسلمان صرف اسليے آئے تا کہ تمام انسانوں کو بچائيں :

و کذلک جعلنا کم امة وسطا ' لتکونوا شهداء على الناس و يکون الرسول عليکم شهيدا -

(افسانۂ غربت)

ميرا مقصود جنوبي افريقہ هندوستانيوں کے تازہ مصائب هيں -

هندوستانيوں کا کوئي جرم بجز اسکے نہيں هے کہ وہ وهاں بس گئے هيں ' کاروبار کرتے هيں ' اور چونکہ محنتي اور کفايت شعار هيں اسليے روپيہ پيدا کرليتے هيں - انکي مرفہ الحالي وهاں کي گوري آبادي کو کهٹکتي هے اور پسند نہيں کرتي کہ انکي سرزمين ميں باهر کا کوئي انسان روپيہ کمائے - بوجہ کم خرچ اور کفايت شعار هونے کے هندوستاني دکاندار کم نفع پر مال فروخت کرتے هيں - بعض بازاروں ميں گورے دکانداروں کو اس سے بهي نقصان هوتا هے - يہ انکي مزيد برهمي کا سبب هے - انهوں نے اپني گورنمنٹ کو آمادہ کيا کہ کسي نہ کسي طرح هندوستانيوں کو يہاں کے قيام سے روک ديا جائے -

يونين گورنمنٹ انسانوں کو يکا يک قتل نہيں کرسکتي ' وہ مسيحي هے اور يقيناً اسکے سامنے قرون مظلمہ کي وہ تمام وحشيانہ خوں ريزياں موجود هيں ' جنکي وجہ سے يہ دور دنيا کے امن و حريت کيليے ايک جہنمي لعنت رها هے - اُسے وہ طريقہ بهي معلوم هے جسکے ذريعہ رومن عيسائي مصر و شام کے ملحدوں کو سزائيں ديتے تهے ' اور پهر اُسے زندہ انسانوں کو چٹائي ميں لپيٹ کر جلا دينا بهي ضرور آتا هوگا جيسا کہ اسپين کي مجلس عدالت ديني (انکويزيشن) هزارها خدا کے پيدا کردہ انسانوں کے ساتهہ کرچکي هے - تاهم اب وہ ايسا نہيں کرسکتي اور زمانے کے انقلاب نے تعذيب و هلاکت کے وہ تمام پرانے نسخے بيکار کرديے هيں -

پس اُس نے قوانين وضع کرنا شروع کيے ' اور جابرانہ قوانين کي لعنت بهي اُس لعنت سے کم نہيں هے ' جو آگ اور تيز کيے هوے لوهے کي هلاکتوں سے نکلتي هے - بلکہ في الحقيقت وہ اس سے بهي شديد تر هے - ايک غيور انسان تلوار کي دهار اور آتشکدے کے شعلوں سے نہيں ڈرتا مگر اُس جبر سے ضرور ڈرتا هے جو اُسکے احترام و شرف کي تحقير کرے -

يہ قوانين عجيب و غريب هيں ' اور گويا ايک ايسي جماعت کيليے هيں جو سرے سے انسان هي نہيں هے - سب سے پہلے قانون رجسٹريشن نافذ کيا گيا جس کو غالباً سات آٹهہ سال کا زمانہ هوگيا هے - اسکا منشا يہ تها کہ هر هندوستاني جو جنوبي افريقہ ميں رهنا چاهے ' اپنے تئيں رجسٹري کرائے ' ۳ - پاونڈ يعنے ۴۵ - روپيہ ٹيکس دے ' اور رجسٹري کے فارم پر دستخط کي جگهہ انگوٹهے کا نشان بنائے - پچهلوں دنوں جب بزرگ و محترم ملک ' انريبل مسٹر گوکهلے جنوبي افريقہ تشريف لے گئے تهے ' تو ارکان حکومت نے وعدہ کيا تها کہ ٹيکس فوراً موقوف کرديںگے چنانچہ انهوں نے اُسي وقت اسکي اطلاع بذريعہ تار انگلستان و هند کے پريس کو ديدي تهي - ليکن اب جنرل بوتها کہتا هے کہ اس طرح کا کوئي وعدہ نہيں کيا گيا تها !

اسکے بعد " قانون آبادي اهل هند " نافذ کيا گيا جو کسي وحشي سے وحشي گروہ کيليے بهي نا قابل تحمل هے - اس قانون کي رو سے هندوستانيوں کے تمام حقوق مدني و شهري غصب کرليے گيے اور خدا کے هزارها زندہ بندوں کو يکا يک حکم ديا گيا کہ وہ موت سے بهي بدتر زندگي کيليے طيار هو جائيں :

(۱) هندوستاني کسي شهر کي آبادي کے اندر نہيں رهسکتے

(۲) انکي دکانيں شهر سے پورے دو ميل کے فاصلے پر هوں -

(۳) شهر کي کسي شاهراہ پر سے وہ گذر نہيں سکتے -

(۴) جنوبي افريقہ کے اندر کسي ريل کے بہتر درجہ ميں سفر نہيں کر سکتے -

(۵) کسي شهر کے کسي هوٹل ميں قيام نہيں کر سکتے -

(۶) کسي رسٹوران (قهوہ خانے) ميں بيٹهہ نہيں سکتے -

(۷) ۳ - پاونڈ جزيہ هر ۱۳ برس سے زيادہ عمر کا هندوستاني مرد اور عورت ادا کرے -

(مذهبي توهين)

اس سے بهي بڑهکر يہ کہ ايک قانون کي رو سے هندوؤں اور مسلمانوں کے نکاح کو قانوناً نا جائز قرار ديا ' اسليے کہ " يہ اُس ملک کا طريق ازدواج هے جهاں ايک سے زياد بيوياں کي جاتي هيں "

اس کا نتيجہ يہ هے کہ جسقدر هندوستاني وهاں موجود هيں ' سب کي بيوياں حقوق زوجيت سے محروم هوگئيں اور انکي اولاد ناجائز قرار پائيں - اس سے بڑهکر کسي قوم کيليے ظالمانہ سلوک کيا هو سکتا هے کہ اسکے مذهبي طريق کي علانيہ توهين کي جائے ' قانوناً اسکے طريق نکاح کو نا جائز بتلايا جائے ' اور اسکي جائز بيويوں کو داشتہ عورت قرار ديا جائے ؟

(اجمال تاريخي)

يہ سلوک اُن لوگوں سے کيا جاتا هے جو ابسے نصف صدي پہلے امپيريل گورنمنٹ کے حکم سے افريقہ بهيجے گئے تهے اور تقريباً سب کے سب مزدوري پيشہ لوگ تهے - اُس وقت جنوبي افريقہ آج کا جنوبي افريقہ نہ تها - وہ ايک وحشت زار و ويراني تها ' جهاں بڑے بڑے شهروں اور متمدن آباديوں کي جگہ درندوں کے بهٹ ' اور صحرائي جانوروں کے مساکن تهے - اِن لوگوں نے اپني جانوں کي قربانياں کرکے شهر آباد کيے - عمارتيں تعمير کيں ' کارخانوں ميں مشين کے پرزوں اور پهرکيوں کي طرح کام کيا ' اور اس طرح وہ " عظيم الشان جنوبي افريقہ " طيار هوگيا جسکے متمدن بازاروں سے اب ان وحشيوں کو گذرنے کي اجازت نہيں !

ابتدائي تيس سالوں کے اندر هندوستانيوں سے سلوک برا نہ تها ليکن گذشتہ ۲۰ - ۲۵ - سال سے موجودہ مظالم کي ابتدا هوئي - مشهور جنگ ٹرانسوال کے اصلي اسباب و بواعث خواہ کچهہ هي هوں ' ليکن بظاهر ايک سبب گورنمنٹ هند کي يہ شکايت بهي تهي کہ هندوستانيوں کے ساتهہ اچها سلوک نہيں کيا جاتا - يهي

تاریخ اسلام اور بحریات

به تذکرۂ جہاز " رشادیہ "

پچھلي ڈاک میں ترکي سے جسقدر مصور رسالے آئے ھیں ' نئے عثماني جہاز (رشادیہ) کي تصویر اور تذکرہ سے پر ھیں - انکو دیکھکر بے اختیار گذشتہ عہد اسلامي کے بحري کارنامے یاد آگئے :

گذر چکي ھے یہ فصل بہار ھم پر بھي !

خیال گذرا کہ اللہ اکبر ! کیا انقلاب زمانہ ھے ! آج ایک اھن پوش جہاز کسي دوسرے ملک کے کارخانے کي غلامي کرکے حاصل کیا گیا ھے تو اسپر تمام ملک میں غلغلہ ھے - کبھي یہ عالم تھا کہ بحر اسود و اقیانوس پر صرف اسلامي بیڑوں ھي کا قبضہ تھا ' اور سلطان نور الدین کے کارخانۂ جہاز سازي میں میلوں تک آلات جہاز سازي پھیلے ھوے تھے !

یہ قصہ ھے جب کا کہ آتش جواں تھا !

جي میں آیا کہ اس تقریب پر اپني پچھلي داستانوں کي کچھہ ورق گرداني کرلیجیے کہ اگر بستر مرگ پر ایام صحت کو جي بھر کر یاد کرلینے ھي کي مہلت مل جاے تو بھي بہت ھے ورنہ بہتوں کو تو یہ بھي میسر نہیں :

گاھے گاھے باز خواں ایں دفتر پارینہ را
تازہ خواھي داشتن گر داغہاے سینہ را

مسلمانوں کے گذشتہ تمدن کي تاریخ میں بحري ترقیات پر اب تک بہت کم لکھا گیا ھے مگر تفحص و تجسس سے کام لیا جاے تو بکثرت مواد عام تاریخوں ھي میں موجود ھے - سب سے زیادہ اس بارے میں علامۂ (مقریزي) کا ممنون ھونا پڑیگا ' جس نے اپني بے نظیر تاریخ مصر (الخطط والآثار) کي تیسري اور چوتھي جلد میں مصر کے چند کارخانوں کے نہایت تفصیلي حالات دیے ھیں -

سب سے پہلے اُن جنگي اور غیر جنگي کشتیوں کے اقسام پر نظر ڈالني چاھیے جو عربوں نے عام طور پر استعمال کي تھیں اور انکے نام لغۃ عربي میں داخل ھوگئے ھیں - اسکے بعد اسپین اور افریقہ کے جنگي جہازوں کا ایک پورا دور ھے اور پھر عثماني و ممالیک مصر کے عہد کے بعض خاص بحري حوادث و ترقیات ھیں - یکے بعد دیگرے ھم سب پر نظر ڈالیں گے -

اس سلسلے میں بعض مرقعات بھي ھیں جنکا معائنہ موضوع کي دلچسپي کو بڑھادیگا - آج ایک صفحۂ مرقعات پیشکش ھے ' جس میں عہد اسلامي کي ایک جنگي کشتي اور سلطان محمد خامس کي بعض کشتیوں کي تصویریں آپ ملاحظہ فرمائیں گے

(تحقیق کلمۂ اسطول)

سب سے پہلے اُس عام لفظ کے مفہوم کو متعین کرلیں جو عربي تاریخوں میں بحري جنگوں کے تذکرہ میں بار بار آتا ھے اور آجکل بھي عام طور پر مستعمل ھے - یعني کلمۂ " اسطول " -

اسطول ایک یوناني نژاد لفظ ھے - اسکے معني ھیں " چند جہازوں یا کشتیوں کا مجموعہ " جسکو آجکل اردو میں " بیڑا " کہتے ھیں - مشہور شاعر (بحتري) کہتا ھے :

یسر قرون اسطول کان سفینة
سحائب صیف من جهام و ممطر

" وہ ایسے بیڑے چلاتے ھیں جنکي کشتیاں کیا ھیں ' گرمي کے بادل ھیں کہ بعض تو خالي ھیں - اسلیے جلد گزر جاتے ھیں - اور بعض پاني سے لدے ھوے ھیں - اسلیے دیر میں چلتے ھیں "

لیکن " اسطول " کا اطلاق بیڑے کے علاوہ جہاز پر بھي ھوتا ھے - (خفاجي) شفاء العلیل في المعرب و الدخیل میں لکھتے ھیں :

الاسطول مرکب تهیاء للقتال و نحوہ

اسطول وہ جہاز ھے جو جنگ یا تجارت وغیرہ کے لیے تیار کیا جائے -

(سفن و توابع اساطیل اسلامیہ)

اسلامي اسطول مختلف انواع کي کشتیوں سے مرکب ھوتے تھے جنمیں اھم انواع یہ ھیں :

(بطس)

(بطس) بطسة کي جمع ھے - کبھي اسي کو بطشہ یا بسطہ بھي کہتے ھیں مگر یہ دونوں نام مستقل الفاظ نہیں - اسي لفظ بطسہ کي تعریف ھیں -

یہ ایک بہت بڑي جنگي کشتي تھي - اسکے حجم کي طرح اسمیں باد بان بھي بکثرت ھوتے تھے - مقریزي کي عبارت آگے آیگي جس سے معلوم ھوگا کہ ھر ایک میں ۴۰ باد بان ھوتے تھے - اس سے اندازہ ھو سکتا ھے کہ عظمت حجم اور کثرت باد بان نے اسکے منظر کو کسقدر ھائل و مہیب بنا دیا ھوگا ؟

کشتي کي یہ قسم صلیبي لڑائیوں میں خاص طور پر مشہور ھوئي - کیونکہ یہ ان تمام کشتي کي انواع میں مشہور ترین نوع ھے جو اس زمانہ میں سب سے بڑے ھونے کي وجہ سے بحري جنگ میں استعمال کیجاتي تھي -

بطسہ کا استعمال جنگ کے علاوہ سامان کے نقل و حرکت اور بار برداري میں بھي ھوتا تھا - چنانچہ جنگ کے وقت کشتي میں فوج ' اسلحہ ' رسد ' میگزین ' سامان محاصرہ ' وغیرہ کے تمام لوازم و ضروریات جنگ اسمیں بھر دیتے تھے - غرض کہ کشتي کیا ھوتي تھي - پورا جہاز تھا -

یہ نہ تھا کہ بطس کا اسطرح استعمال ھنگامي اور فوري ضرورتوں ھي کے وقت ھوتا تھا ' بلکہ وہ اسي لیے بنائي بھي جاتي تھیں - چنانچہ انکي ساخت میں یہ امور ملحوظ رھتے تھے - ذخائر جنگ کے لیے اونچي اونچي چھتیں بنائي جاتي تھیں - اندر مختلف درجے ھوتے تھے جن میں فوج کے مختلف طبقے علحدہ علحدہ بیٹھتے تھے -

یوروپین مورخین لکھتے ھیں کہ شاہ جرمني نے جنگ کے لیے جو بطس بنوائے تھے ' وہ اتنے بڑے تھے کہ اسکو لوگ " آدھي دنیا " کہتے تھے ! (موسیو سیدیو کا مضمون تمدن اسلامي پر ' مترجمۂ رفاعہ بک طہطاوي)

(گورنمنٹ هند)

یه بالکل سچ هے که جنوبي افریقه کی گورنمنٹ اندروني خود مختاري رکهتي هے اور وه کچهه هندوستان نهیں هے جهاں سب کچهه کیا جاسکتا هے ' تاهم قابل غور امر یه هے که انگلستان کي وه انساني همدردي ' مظلوم پروري ' نوع خواهي ' جو کبهي ساحل باسفورس پر جنگي نمایش کرنا چاهتي هے ' کبهي مقدونیا میں اپنے کمشنر مقـرر کرتي هے ' کبهي جنگي بیڑوں کو دردانیـال کے قریب پهنچ جانے کا حکم دیتي هے ' کیا اس انتهائي وحشت و سفا کي پر بهي کچهه نه کر سکیگي ؟

امپیریل گورنمنٹ یقیناً اندروني معاملات میں دخل نهیں دیسکتي لیکن کیا یه حیثیت ایک متمدن حکومت هونے کے اُس ظلم و جبر پر مواخذه بهي نهیں کرسکتي ' جس کا ایک ادنی سا شبه بهي ترکي اور ایران کو تخت حکومت اولٹ دینے کي دهمکي دینے لگتا هے ؟ کیا اگر چین کے کسي کهیت میں ' شام کے کسي دامن کوه میں ' طرابلس کي کسي گلي میں ' مصري فلاحوں کي کسي آبادي میں ' ایک گورے جسم کے ساتهه کسي غیر مسیحي هاتهه کا کوڑا مس کر جاتا ' تو انگلستان کي بے حسي کا یهي حال هوتا جو آج کامل پندره سال سے نظر آرها هے ؟

گورنمنٹ هند نهیں معلوم کب کروٹ لیگي ؟ جو زخم مظلوموں کے جسموں پر لگ رهے هیں ' وه شاید اُس مراسله کے نتیجـه کا انتظـار نه کریں جو لارڈ هارڈنـگ کي گورنمنٹ انڈیا آفس میں بهیجے گي -

(همارا فرض)

لیکن بهر حال انساني فرض ان فکروں سے بالا تر هے - خود هم کو که اپنے عزیز بهائیوں کي فریادوں کو سن رهے ' اور انکي داستان غربت و مصیبت کو پڑهرهے هیں ' صرف اپنا فرض هی سونچنا چاهیے -

اس وقت سب سے زیاده مقدم کام روپیه کي فراهمي هے جس کے لیے هندوستان کے بزرگ ترین فرزند ' یعني انریبل مسٹر گوکهلے نے دوره شروع کردیا هے - اس حق و ظلم کي معرکه آرائي کي فتح صبر و استقامت پر موقوف هے اور وه بغیر اعانت مالي کے ممکن نهیں - پنجاب نے اس بارے میں قابل تقلید مثال قائم کي هے ' جهاں ایک دن کے اندر ۲۵ - هزار روپیه هوگیا اور مسٹر لاجپت راے نے کها که " میں اپني تمام پونجي فنڈ میں دیدینے کیلیے طیار هوں "

افسوس که یه سب کچهه هو رها هے مگر مسلمان غافل هیں ' اور جس صف میں انهیں سب سے آگے اُنکے خـدا نے رکها تها ' اپني بدبختي سے اسمیں سب سے پیچهے بهي نهیں -

آج مسٹر گوکهلے روپیه کي فراهمي کیلیے دوره کر رهے هیں ' مگر کهیں سے بهي یه صدا نهیں آتي که فلاں مسلمان لیڈر بهي اس کام میں تهوڑا سا وقت دینے کیلیے نکلا هے ! افسوس و صد افسوس !

کامل اس فرقـهٔ زهـاد سے اٹها نـه کوئي
کچهه هوے تو یهي رندان قدح خوار هوے !

میں اپني حالت کس کـو سناؤں که عـلائق نے کیسا کچهـه مجبور کردیا هے ' تاهم هاتهه پاؤں هلا رها هوں که کسي طرح بند توڑوں اور کلکته سے نکلوں - مسلمانوں کو یاد رکهنا چاهیے که آج ان کي نئي زندگي کي آزمایش هے - آجتـک انهوں نے ملک کي تمام خدمتیں صرف هندؤں هي کیلیے چهوڑ دي تهیں ' اور خود اپنے لیے هندؤں کو باغي کہنے کا شریفانه مشغله منتخب کرلیا تها .

ملک کي بهتري و فـلاح کي فکر هـو تو صـرف هنـدؤں هي کو ' جابرانه قوانین کے خلاف احتجاج کریں تو صرف هندو ' جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کیلیے روئیں تو صرف هندو - اگر ایسا هي هے تو خدارا اپنے دلوں میں سونچو که بدبخت مسلمان آخر کس مـرض کي دوا هیں ؟ اگـر وه هنـدوستـان میں بستے هیں تو کیا هندوستان کي خدمت بهي انکا فرض دیني نهیں ؟ اگر تمام عالم انکا وطن هے تو کیا هندوستان بهي نهیں هے ؟

گلـگونهٔ عارض هے نـه هے رنـگ حنا تو
اے خوں شده دل ' تو تو کسي کام نه آیا

مگر اب حالت پلٹي هے اور کها جاتا هے که هم بیدار هوے هیں - اگر یه سچ هے تو اسکا ثبوت کهاں هے ؟

(آیهٔ کریمهٔ عنوان مقاله)

عنوان مضمون کي آیت پر غور کرو - یه آیت سورهٔ نساء کے اُس حصے کي هے ' جهاں خدا تعالی نے ضعفا و منافقین کي حالت بیان کي هے - فرمایا که اگر الله تعالی حکم دیتا که اسکي صداقت و عدالت کی راه میں جهاد کرو - اپنے وطنوں کو چهوڑ دو ' اپني جانوں کي قربانیاں کرو ' تو کتنے راستباز انسان هوتے جو اس حکم کے آگے سر جهکا تے ؟

حالانکه اصل راه آزمایش یهي هے

آج هر شخص کو چاهیے که اپنے دل پر هاتهه رکهکر سونچے - جنوبي افریقه میں همارے عزیز و محبوب بهائي جو صدمات عزت وطن محترم کي راه میں برداشت کر رهے هیں ' اگر انکي جگهه هم هوتے اور هم سے ایسا کها جاتا تو هماري حالت کیا هوتي ؟ هم میں کتنے هیں جو اپني لاکهوں روپیـه کي جائـداد اپنے هاتهـوں تـاراج کـر نے کیلیے مستعـد هیں ؟ کتنے هیں جو مسٹر گاندهي کي طرح ایک لاکهه سالانه کي آمدني چهوڑ کر ۴۵ - روپیه ماهوار پر اپني پوري زند گي دیسکتے هیں ؟ پهر کتنے هیں جو جلا وطن هونے کیلیے ' قید میں جانے کیلیے ' اپنے بیوي بچوں کو دشت غربت میں مبتلاے آلام و مصائب کرنے کیلیے پستولوں کا نشانه اور کوڑوں کا تختهٔ ظلم بننے کیلیے طیار هیں ؟

هندوستان میں ازادي کے غلغلوں سے پورا بر اعظم لرز رها هے - حریت اور قرباني کے دعوؤں سے کوئي زبان نهیں جو نا آشنا هو ' مگر عزیزان ملـک و ملت ! میں تم سے سچ سچ کهتا هوں که آج جنوبي افریقه میں جو کچهه هو رها هے ' اگر اسکا دسواں حصه بهي یهاں پیش آے تو هندوستـان کے شاندار دعوؤں اور عظیم الشان اعلا نات کے هجوم میں بهت کم سچي روحیں ایسي نکلیں گی جو آزمایش میں ثابت قدم بهي رهیں گي :

در مدرسـه کس را نه رسـد دعوئي توحید
منـزل گه مردان موحـد سـردار ست

و لو انا کتبنا علیهم ان اقتلوا انفسکم اوخرجوا من دیارکم ' ما فعلوه الا قلیلا منهم !

اب بهي وقت هے که مسلمان خواب غفلت سے چونـکیں اور جس جوش و ایثـار سے انهوں نے جنـگ طرابلس و بلـقان اور مسـجد کانپور کے معاملہ میں حصـه لیا تها ' اس معامله میں بهي حصه لیں - و السلام علي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه ' اولئك الذین هدا هم الله و اولئك هم الو الالباب !

تاریخ ترقیات بحریہ

آغاز عہد بحریہ کا ایک بادبانی جہاز
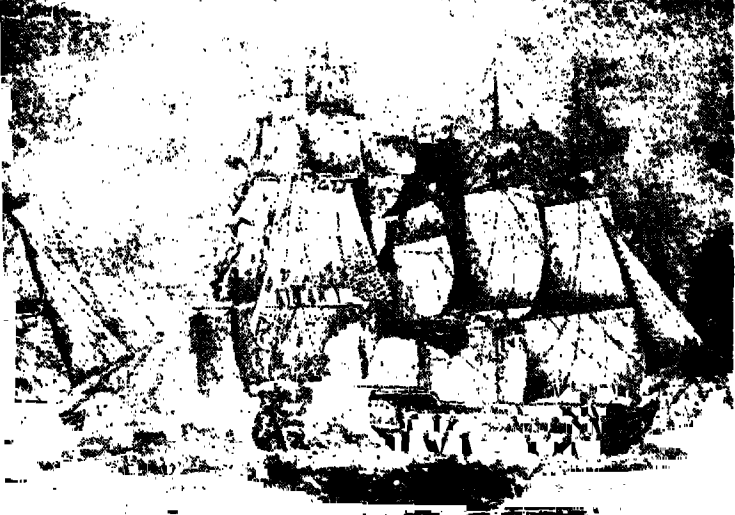
سپین کا اسلامی بیڑہ
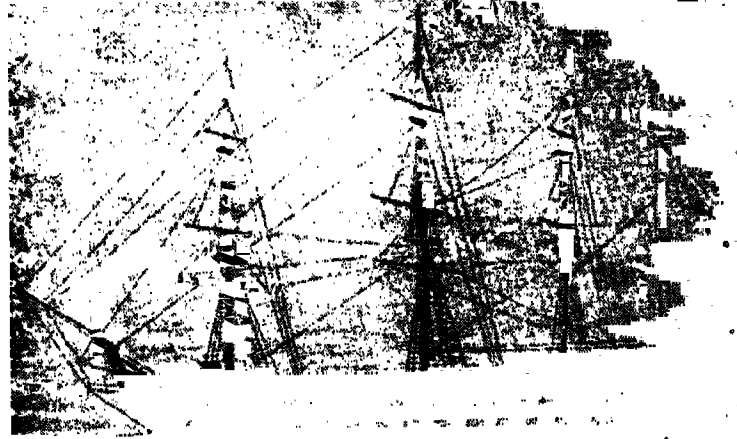
سلطان محمد فاتح کا کارخانۂ جہازسازی

سلطان فاتح کا کارخانہ اور خاص سلطانی کشتی
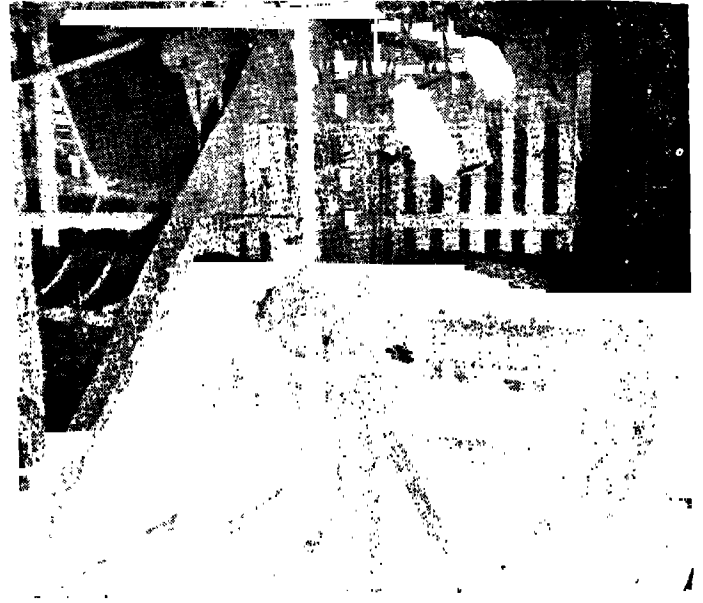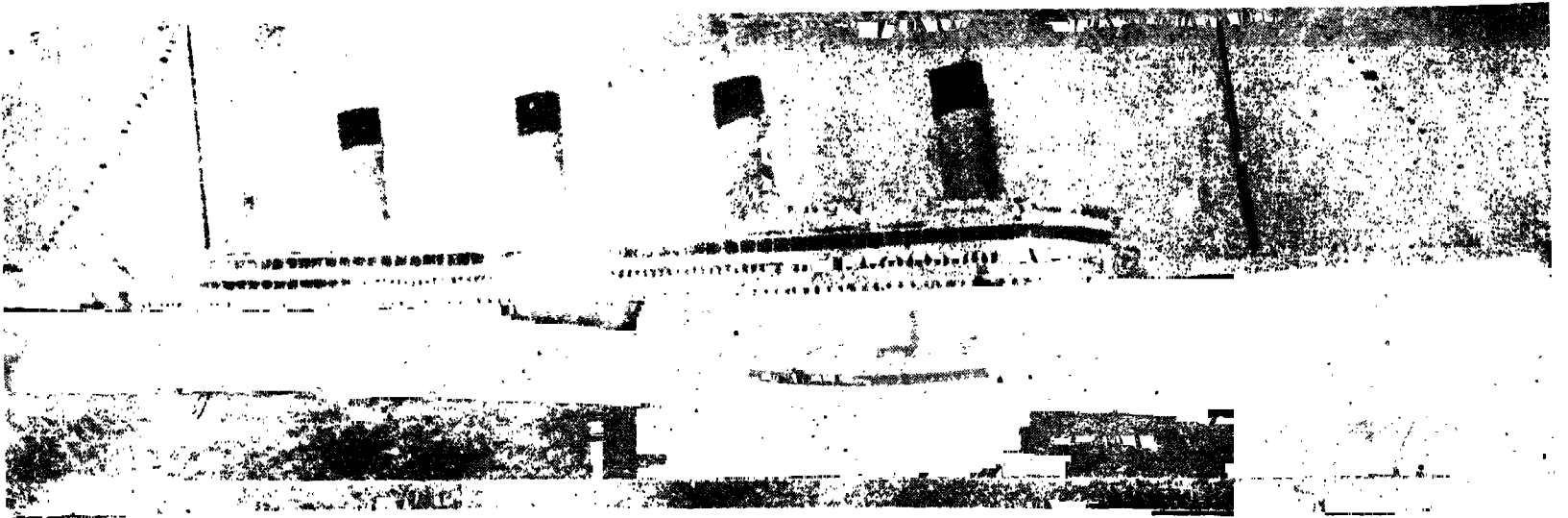
جہاز ٹائٹینک کے بعد دنیا کا سب سے بڑا جہاز، جو حال میں طیار ہوا ہے

(معركة برج دباب)

بطس کے ساتھ جنگ آرائي کے مختلف طريقوں ميں مشہور ترين طريقہ وہ تھا ' جو فرنگيوں کے برج دباب کے ليے وقت صليبي لڑائيوں ميں اختيار کيا تھا -

برج ذباب وسط دريا ميں قائم تھا - فرنگي اسکو لينا چاھتے تھے- اسکے ليے انھوں نے بطسہ کي سطح بالائي پر ايک برج بنايا تاکہ اسے لکڑي سے بھر کے کھيتے ھوے برج ذباب کے قريب ليجائيں اور پھر اس برج ميں آگ لگا کے برج ذباب کے اندر پھينکديں - وھاں جو لوگ ھونگے جلکے مرجائينگے اور پھر برج پر قبضہ کرليں گے اس کشتي کو جسميں برج بنوايا تھا لکڑي سے خوب بھرا گيا تا کہ اگر مزيد لکڑي کي ضرورت ھو تو کوئي دقت پيش نہ آئے - اسکے علاوہ ايک دوسري کشتي کو بھي لکڑي سے بھرا گيا - پھر ايک تيسري کشتي ميں چند ايسي کمينگاھيں بنائي گئيں جہاں تک اسلحہ ' تير' پتھر' وغيرہ کا گزر نہ ھو سکے - يہ اسليے کہ جب لوگ پہلي دو کشتيوں ميں آگ لگاليں تو اسميں آ پناہ ليں -

جب تياري مکمل ھوگئي تو يہ اسطول صليبي ... مرگ بنکے چلا - جب برج ذباب کے قريب پہنچا تو اس کشتي ميں آگ لگائي جسميں برج بنايا گيا تھا - آگ سلگائي اور اسميں روغن نفت ڈالا - ليکن اتفاق سے ھوا کا رخ برج ذباب کي طرف سے خود انکے طرف ھي پلٹ گيا نتيجہ يہ نکلا کہ خود حملہ آوروں کي کشتي ميں آگ لگ گئي بجھانے کي لاکھہ کوشش کي مگر کچھہ نہ ھوا - تمام لوگ جلکے خاکستر ھوگئے -

مگر فرنگي اس حادثہ کے بعد بھي اپنے ارادے سے باز نہ آئے اور پھر اسکے لينے کے ليے تياريان شروع کيں - ابکي اس برج ميں ايک سونڈھہ اسطرح کي لگائي کہ جب چاھيں ' وہ شہر پناہ کي طرف پھر کے ايک راستہ سا بنجائے اور سپاہ آساني سے وھاں تک جا سکے - ليکن اسميں کاميابي نہوئي

(البوارج)

(بوارج) بارجہ کي جمع ھے - اسطول کي طرح يہ لفظ بھي دخيل ھے- اسکي اصل سنسکرت ھے- اصل ميں يہ "بيڑا" تھا - عرب بارجہ اس عظيم الشان جنگي کشتي کو کہتے تھے' جو "شونہ" نامي کشتي سے بڑي ھوتي تھي' يا بالفاظ ديگر بڑي شونہ کا نام بارجہ تھا - يہ لفظ گو دخيل ھے مگر بعد کو عربوں نے اسکا اسطرح استعمال کيا گويا يہ عربي الاصل تھا - چنانچہ اسکو صفت کے طور پر بھي استعمال کرتے ھيں اور کہتے ھيں : سفينة بارجة - اي سفينة مکشوفة -

کشتي کي يہ نوع عربوں نے ھندوستان سے اسلام کے بعد سيکھي - ھندوستان سے وہ جنگ اسي کشتي پر کيا کرتے تھے - معتصم با للہ عباسي کے زمانہ ميں جب ھندوستان کے فارس کے جنوبي ساحلوں اور اسکے قرب و جوار کے مقامات پر حملہ کيا ھے تو اسوقت معتصم نے انکے بيڑوں کو گرفتار کرليا - (مسعودي) کتاب التنبيه و الاشراف ميں معتصم کي فتوحات کے ذيل ميں لکھتا ھے :

و اسر البوارج' وهي مراكب الهند وكان فيها منهم عسكر عظيم قد غلبوا على ساحل عمان و فارس و ناحية البصره

اور بوارج کو جو کہ ھندوستان کے جہاز ھيں گرفتار کرليا - انميں بہت فوج تھي جو عمان و فارس کے ساحل اور بصرہ کے ايک گوشہ پر قابض ھوگئي تھي -

بوارج کا ذکر (طبري) نے بھي سنہ ٢٥١ - ٨٦٥ م کے واقعات ميں کيا ھے - اسکے الفاظ يہ ھيں :

ولخمس بقين من صفر دخل من البصره الى بغداد عشره سفائن بحريه تسمى بوارج' في كل سفينه اشتيام و ثلثه نفاطين و نجار و خباز و تسعة و ثلاثون رجلاً من الجدافين و المقاتله فذالك في كل سفينة خمسه و اربعون رجلاً (طبري مطبوعه مصر جلد ١١ - صفحه ١١٢) -

٢٥ صفر کو بصرہ سے بغد ميں بيس کشتياں داخ ھوئيں جو بوارج کہلاتي ھيں - کشتي ميں ايک افسر اعلى تھ تين نفت انداز - بيڑ بڑھئ اور باورچي انتاليس کھي والے اور لڑنے والے بھي تھے عر کہ ھر کشتي ميں کل آدمي تھے -

غرض کہ عربوں نے بوارج کا استعمال اسوقت سے شروع کيا جب وہ فتح سندھہ کے بعد ھندوؤں سے ملے - چنانچہ مسلمان واليـ سندھہ ھندوؤں کے مقابلہ ميں ھميشہ بوارج ھي استعمال کيا کر تھے - علامۂ بلا ذري نے فتوح البلدان ميں اسکا تفصيلي ذکر کيا ھے (ديکھو ذکر فتح سندہ)

(المسطحات)

يہ مسطح کي جمع ھے يہ بھي ايک نہايت عظيم و جيد جنگي کشتي تھي ... (Misties) ... (Mistech) اسي ... مسطح ... يہ اور بطس ' دونو اسلامي جنگي کشتيوں ميں سب سے بڑي کشتياں سمجھي جاتي تھيں

(الشذوات و السميريات)

شذوات يا شزات جمع کے صيغے ھيں ' اسکا واحد شذاۃ ھے - ا سميريات بھي جمع ھے - اسکا واحد سمرية ھے - يہ بھي ايک قسم کي کشتي تھي جو دولت عباسيہ کے عہد ميں بحري جنگوں کيليے استعمال کيجاتي تھي - جسطرح بطس حروب صليبيہ ميں مشہ ھوئيں ' اسيطرح يہ کشتياں ان جنگوں ميں مشہور ھوئيں جو زنگيو سے تيسري صدي کے نصف آخر ميں ھوئي تھيں - اسميں سپاھي تير انداز' اور مسلح ملاحوں کے علاوہ ' اسلحہ و علم آلات جنگ ا ذخائر بھي لاد ليتے تھے - مورخ طبري سنہ ٢٦٧ ھجري کے واقعا ميں لکھتا ھے :

ذكر ان صاحب الزنج كان امر باتخاذ شذوات ' فعملت له ' فضمها الى ما كان يحارب به ' و قسم شذواته ثلاثة اقسام بين بهبود و نصر الرومي و احمد بن الزرنجي - (جلد ١١ - صفحه ٢٨٢) -

صاحب زنجبار نے حکم ديا کہ شذوا درست کي جائيں چنانچہ طيار کي گئيں ' پھر انکے ذريعہ سے لڑنے کيلي جن چيزوں کي ضرورت تھي ' وہ بھي مہيا کي گئيں - اور اس نے تمام شذوا کو تين قسموں ميں بہبود' نصر رومي اور احمد بن زرنجي کے سامنے تقسي کرديا -

پھر اسي سلسلے ميں (سميريات) کا بھي ذکر کيا ھے :

كتب سليمان الى صاحب الزنج يسئله امداده بسمريات لكل منهن اربعون مجدافا فوافا اربعون سميريه ' في كل مقاتلان و مع ملاحيها السيوف و الرماح و التراس

"سليمان نے ملک زنگ کو لکھا ک اسکي مدد کے ليے ايسي سميريا بھيجے جنميں سے ھرايک ميں ٠ مجداف ھوں چنانچہ ايسي چاليس کشتياں آئيں - ھر کشتي ميں د سپاھي تھے - نيز ان کشتيوں - ملاحوں کے ساتھہ تلواريں ' نيزے ' ڈھاليں بھي تھيں"

دشمن کے شذوات و سميريات ميں سے جب کوئي کشتي پنا مانگنا چاھتي تھي تو ايک سفيد علم کو جو اسکے ھمراہ ھوتا تھا سرنگوں کر ديتي تھي -

دولت عباسيہ کے آخر عہد ميں ان کشتيوں کا استعمال جنگ ميں موقوف ھوگيا اور پھر صرف بار برداري کے کام ميں آنے لگيں

تنقـــاد

زهـــره

سکریٹریٹ - ریاست بهوپال - ۳ - روپیه

اردو کي یه ایک نئي حسین و جمیل کتاب هے ' جو مفید عام
یس آگره میں چهپکر ریاست بهوپال سے شائع هوئي هے -

" زهره " غالباً حیدرا باد کي کسي خاتون اهل قلم کا تصنیف
، ناول تها ' جو انگریزي میں اس خیال سے لکها گیا تها که
هب اسلام کي تعلیمات صحیحه ضمناً ظاهر کي جائیں اور
دوستاني رسم و رواج کے حسن و قبح نمایاں هوں - مصنفه نے
ا نام پوشیده رکها هے اور صرف " تاج " کے لقب سے کتاب
ئع کي هے -

اسي ناول کا یه اردو ترجمه هے - مترجم نے بهي مصنفه کي
لید میں اپنا نام ظاهر نهیں کیا :

هرکه خواهد میـل دیدن ' در سخن بیند مرا

ایک دو صفحے ابتدا کے اور ایک دو صفحے درمیان و اخیر سے
ں نے دیکھے - ترجمه بهت صاف ' سلیس ' بامحاوره هے اور غالباً
قصد انگریزي طرز تحریر کي خصوصیات کو نمایاں هونے نهیں
ا هے تا که ترجمه کي جگه عبارت میں مصنفانه شگفتگي پیدا
جاے - گو میں اس طریق کو پسند نهیں کرتا اور اُن تمام کتابوں
لیے جو انگریزي سے ترجمه کي جائیں ' اولین شرط یه سمجهتا هوں
انگریزي انشا پردازي و بلاغت کو اُردو میں گوارا کرکے باصرار
سعی قائم رکها جاے ' تا هم چونکه یه ناول ' ناول نهیں هے بلکه
محض ایک سرگذشت اور چند اشخاص کا مکالمه ' نیز مقصود زیاده
تعلیم یافته مسلمان خواتین کا مطالعه هے ' اسلیے عبارت میں
دو سلاست و رواني جس قدر بهي پیدا کي گئي مستحق تعریف
، نه که مورد تنقیض -

پلاٹ بالکل ساده هے - ایک صحیح المذاق ' حق پسند ' اور
شرق دوست انگریز ایک مقدس مسلمان بزرگ سے ملتا هے
. اسلام کي تعلیمات و احکام کي نسبت گفتگو هوتي هے -
قدس معلم اسلام کے دین الفطرة هونے ' اسکي بے تعصبي
مسامحت ' اسکي علم پروري اور انسانیت خواهي ' اسلامي
ون ازدواج و طلاق وغیره پر مختلف صحبتوں میں لکچر دیتا هے
رحق پسند انگریز هر موقعه پر اعتراف کرتا هے -

اس ضمن میں داستان کي روح رواں " زهره " بهي پرورش
رهي هے - یه ایک غیر معمولي جذبات و افکار کي هندوستاني
ي هے ' جسکو وه مقدس معلم اپني تعلیم و تربیت سے آراسته
رها هے - وه بڑي هوتي هے اور مقدس معلم کے انتقال کے بعد
ل انگریزي اسکول میں داخل هو جاتي هے وهاں کي تعلیم
کي قدیمي تعلیم سے ملکر اُسے ایک حیات تازه بخشتي هے -

نواب نوبت علي خاں ' انکي شادي اور ایک طوائف سے
بستگي کي چند فصلیں درمیان میں شروع هوکر پهر زهره کے
سانے سے ملا دي گئي

جس طرح زهره کي سرگذشت کو اسلامي تعلیم کے درس و
بیاں کا ذریعه بنایا تها ' اسي طرح نواب کے خاندان و واقعات کو
هندوستاني رسم و رواج ' غیر تعلیم یافته ازواج کي نادانیوں ' اور
هندوستاني طوائف کے جذبات و تعلقات کے بیان کا پیرایه قرار دیا
هے - اخر میں نوبت علیخان زهره سے عقد کرنا چاهتے هیں مگر وه
اپنے افکار عالیه میں ایک معصوم انهماک کے ساتهه ' انساني زندگي
کے علائق سے ملوث هوے بغیر ' عالـم جاوداني کي طرف توجه
کر دیتي هے

افسوس که میں ان کتابوں کے بالاستیعاب دیکهنے کي مهلت نهیں
رکهتا - ایک خاص اصرار کي بنا پر اسکے چند صفحات دیکهے میں
مترجم کو اس دلچسپ کتاب کي ترتیب پر مبارکباد دیتا هوں لیکن
متمني هوں که دوسرے ایڈیشن میں نظر ثاني کرتے هوے چند
امور کا خیال ضرور رکهیں -

عبارت میں یکساني اور مواقع و مناظر کا اقتضا ملحوظ رکهنا
همیشه ضروري هے اور افسانه و قصص میں تو لازم و الزم ' لیکن
زهره میں جابجا نشیب و فراز و شدید پایا جاتا هے نیز اشخاص
افسانه کے حالات سے موزوں بهي نهیں عام محاورات اور عامیانه
الفاظ ایک مقام پر بهي هوں تو پوري کتاب کي وقعت ادبي پر اثر
ڈالتے هیں - اگر مقصود تعلیم یافته خواتین کا مطالعه هے ' تو
شادي جان طوائف سے ناظرین کي تقریب کراتے هوے یه بهولنا نه
تها که اس صحبت میں خواتین بهي موجود هیں کهانے کي
میز پر ایک لیڈي بهي موجود هو تو پوري صحبت اور گفتگو
کا موضوع و پیرایه بدل جاتا هے ' پهر ایک کتاب کو تو اپنے
مخاطبات و ناظرات کا لحاظ رکهنا نهایت هي ضروري هے

شادي جان کي زباني عشق و محبت کے جو بے پرده خیالات
ظاهر کیے هیں ' شاید ابهي وه وقت نهیں آیا که مسلمان لڑکیوں
کو سنائے جائیں -

ابوطالب شاه کي بیوي کا تذکره بهت هي سخیف الفاظ میں
هے اور مذاق سلیم پر شاق گذرتا هے شاه صاحب کو کو اکیون
کي عادت تهي تو ضرور نه تها که اسکي تاریخ بده و نشو ان لفظوں
میں بیان کي جاتي که :

" بد قسمتي سے اُنهیں کچهه شکایات دیرینه تهیں ' لهذا بیوي
صاحبه نے خیال کیا که انکے لیے بهترین دوا افیون هے "

ایک خاتون مطالعه کننده کو " شکایات دیرینه " کي تحقیق کي
زحمت دینا اور اس اخلاق سوز کاوش میں ڈالنا کسي طرح
مناسب نهیں -

پهر شادي جان طوائف کے طرف سے جس استقامت عشق '
و ثبات عهد ' و وفاے دل کو ظاهر کیا گیا هے ' وه بهي ان فتنه پرزان
حسن سے بهت بعید هے - چنانکه افتد و داني -

اگر خال خال اسکي مثالیں پائي بهي جائیں تو بهي اس
کتاب کو که مقصود محاسن اخلاق و معاشرت هیں ' شادي جان
سے اسقدر همدردي رکهنے اور پڑهنے والوں کے دلوں میں بهي اسکا
عکس نمایاں کرنے کي کیا ضرورت تهي ؟

کتاب کي اصل تصنیف ریاست حیدرآباد دکن میں هوئي
هے ' اسلیے ریاست کي مقامي تعریف و توصیف کو ایک دو
فصلوں میں اس کثرت و غلو سے جگهه دي هے که پڑهنے والا جو اس
سے کوئي خاص دلچسپي نهیں رکهتا ' بے اختیار گهبرا اُٹهتا هے
مترجم کو چاهیے تها که اس حصے کو نکال دیتے - یا کم از کم مختصر
و گوارا کردیتے -

مطبوعات جدیدہ

بزم فرید

ایڈیٹر نظام المشائخ دهلی ۱۰ آنہ

حضرة خواجہ فرید الدین گنج شکر کی ملفوظات حضرة خواجہ نظام الدین دهلوی نے فارسی میں جمع کی تهی جس کا نام راحة القلوب ہے - یہ اسی کا اردو ترجمہ ہے - مرتبۂ مولوی محمد واحدی ایڈیٹر نظام المشائخ - ترجمہ بہت صاف اور سلیس ہے لکھائی چهپائی بهی بہت اچھی ہے -

تذکرۂ بہادران اسلام

مولوی عبد الرحیم تاجر کتب مسجد چینیاں - لاهور ۲ روپیہ ۸ - آنہ

صوفی کرم الہی صاحب ڈنگوی نے یہ کتاب دو حصوں میں لکھی ہے - مقصود یہ ہے کہ تاریخ اسلام کے مشہور فاتحین و ملوک اور ابطال و امجاد کے حالات اردو میں یک جا جمع کیے جائیں -

یہ پہلا حصہ ہے - ضخامت ۵۲۰ صفحہ کی ہے - فہرست سے معلوم هوتا ہے کہ تاریخ اسلام کے آغاز سے دولت عثمانیہ کے موجودہ عہد تک کے ناموران جنگ کو منتخب کیا ہے اور الگ الگ عنوان سے انکے حالات لکھے هیں - وہ تمام عنوانات جو فہرست میں هیں اگر شمار کیے جائیں تو دو تین سو سے کم نہونگے - اس سے معلوم هوتا ہے کہ تقریباً تمام اسلامی حکومتوں کی فتوحات کے حالات لیے هیں اور اور هر عہد فرماں روائی کے ناموران جنگ کو چنا ہے -

هر زبان میں تصنیفات کے مختلف مراتب هوتے هیں اور اردو میں بهی هونے چاهئیں - ایک ذخیرہ محققانہ مصنفات کا هوتا ہے جنکا لفظ لفظ نقد و نظر کی دعوت دیتا ہے - دوسرا درجہ عام تصنیفات کا هوتا ہے جس سے صرف مفید اور ضروری معلومات کی فراهمی مقصود هوتی ہے اور بس - عام مطالعہ کیلیے لائٹ لٹریچر میں بهی تاریخ و علوم کو لینا چاهیے -

یہ کتاب اسی قسم کی ہے - تاریخی تحقیقات کے لحاظ سے نہیں دیکھنا چاهیے بلکہ اس نظر سے کہ محض تفریح طبع کیلیے قصص و خرافات کا مطالعہ کیا جاتا ہے ' اسکی جگہہ اپنی تاریخ هی کی ایک مفید و دلچسپ داستان کیوں نہ پڑھی جاے ؟ البتہ افسوس ہے کہ کتاب کی عبارت شگفتہ نہیں اور یہ اسلیے ضروری تها کہ کتاب کی اصلی حیثیت عام مطالعہ کی ہے ' نہ کہ تاریخی تحقیقات و ترتیبات کی - پهر اگر عبارت بهی شگفتہ نہو تو اس سے کیا حاصل ؟

جہنم سے دوسرا خط

مولوی شرف الدین احمد خاں صاحب - رامپور ۲ - آنہ

خان بہادر سید اکبر حسین صاحب الہ آبادی نے یہ ریویو اشاعت کیلیے بهیجا ہے :

یوروپ اور جہنم

ایک علم دوست اور شائق تحقیق یوروپین صاحب عالم خیال میں بہ حالت مرض یا تندرستی جہنم میں پہنچے اور وهاں بہت کچهہ دیکھا اور اپنے اعمال کی سزا کو پہنچے - انہوں نے چند خطوط میں تمام حالات لکھے هیں - بہت سی روایات مذهبی کی تصدیق کرتے هیں - نہ صرف انکے ملک والوں نے بلکہ انگلستان اور دوسرے یوروپین ملکوں نے بهی اس کتاب کا ترجمہ اپنی زبان میں کیا ہے ' همارے لائق دوست منشی شرف الدین احمد صاحب ملازم سررشتۂ تعلیم ریاست رام پور نے بهی تین خطوں کا ترجمہ بہت خوبی اور صفائی سے کیا ہے - ایسی حالت میں کہ مذهبی تعلیم کم هوگئی ہے ' کون ایسا ہے کہ ان خطوں کو دلچسپ یا مفید نہ پاے - سادے چار آنوں سے زیادہ قیمت نہیں ہے -

رسالہ دیا بطیس

حکیم غلام نبی صاحب زبدة الحکما لاهور : ۱ - روپیہ

مرض ذیا بطیس کی تحقیقات و تشخیص و علاج میں یہ اردو رسالہ حکیم صاحب نے مرتب کیا ہے - دیباچہ میں طب و ڈاکٹری کی ۲۲ - کتابوں کی فہرست دی ہے ' جن سے اسکی ترتیب میں مدد لی گئی ہے - ایک دو نام سنسکرت کتابوں کے بهی هیں - اس سے معلوم هوتا ہے کہ کتاب مستند مواد سے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے -

یہ مرض مہلک و جاں ستاں اکثر ایسی حالتوں میں هوتا ہے کہ عرصے تک مریض کو اسکی طرف چنداں توجہ نہیں هوتی اور بالاخر لا علاج صورت اختیار کرلیتا ہے - همارے ملک میں صحیح معلومات کی طبی کتب بہت کم پڑھی جاتی هیں اور اردو میں لکھی بهی نہیں گئی هیں - حالانکہ (بقول اسپنسر) ان علوم و فنون کے مطالعہ و انہماک سے ' جو زندگی اور صحت میں کم آتے هیں ' زیادہ مقدم وہ علوم هیں ' جن سے زندگی اور صحت حاصل هوتی ہے -

تعلیم التسوید

مرتبۂ مولوی مسلم صاحب عظیم آبادی ۱۰ - آنہ -

تحریر و انشا کی ایسی کتابیں جو صحت مذاق کے ساتهہ لکھی گئی هوں ' اردو میں بلکل نہیں هیں یا شاید ایک دو هیں مگر النادر کالمعدوم -

یہ چهوٹا سا کتا رسالہ اس بارے میں اپنی لحاظ سے غنیمت ہے - اسکا مقصد یہ ہے کہ طلبہ کو ابتدائی تعلیم کے بعد اردو مضمون نگاری و عام تحریر و تسوید کی تعلیم میں مدد دے - سب سے پہلے آداب تحریر کی سرخی سے لکھا ہے کہ کاغذ عمدہ هو ' سیاهی روشن ' حاشیہ بکثرت چهوڑ دیا جاے ' بین السطور ایک سطر کی جگہہ خالی رهے ' علامت وقف (پنکچویشن) کا خیال رهے - هاے مخلوط و غیر مخلوط اور یاے معروف و مجہول کے امتیاز کو نہ بهولو ' وغیرہ وغیرہ -

میں یہ پڑھکر بہت خوش هوا کتاب کا باقی حصہ تو طلبا کیلیے چهوڑ دیا جاے مگر اتنا حصہ کم از کم وہ حضرات اهل قلم ضرور ملاحظہ فرمالیں جو آجکل اخبارات و رسائل میں مضامین لکھکر بهیجتے هیں یا طول طویل خط و کتابت کرتے هیں - سب سے زیادہ اس تعلیم کا حق تخاطب انهی بزرگوں کو حاصل ہے - وہ نہیں جانتے کہ کاغذ و سیاهی ' اور فکر و توجہ کا تهوڑا سا بهی بخل ان غریبوں کے لیے کیسی اشد شدید مصیبت هوتا ہے ' جنسے خط کے مفصل جواب مانگنے یا مضامین کی فوری اشاعت کا مطالبہ کیا جاتا ہے -

کتاب کا طرز تعلیم بہت اچھا ہے اور عبارت آجکل کے مذاق کے مطابق - البتہ زبان کی غلطیاں تهوڑی بہت هیں جو اهم نہیں - هر درجہ کے لوگوں کے خطوط اور مختلف طرح کے مضامین کے ابتدائی نمونے بهی دیے هیں -

کتاب میں شادي بیاہ کے رسوم اور جاهل عورتوں کے اوهام و خرافات و اعمال سحریه و باطله نهایت توضیح سے دکھلائے هیں - ضرور تها که اسکے ساتھه یه بهي ظاهر کردیا جاتا که اسلام ان تمام خرافات کا اعد عدو دشمن اور اُنکو کسي حالت میں جائز نهیں رکهتا بلکه ان چیزوں سے عقول و اذهان کو نجات دینے کیلیے آیا ھے - تا که پڑھنے والے پر مسلمانوں کے حالات سے اسلام کي تعلیم مشتبه نہو جاتي جیسا که صدیوں سے هو رها ھے -

مصنفه نے یه کتاب انگریزي میں لکهي تهي جس سے مقصود یهي هوگا که اهل انگلستان هماري حالت کو زیاده صحت سے سمجهیں - پهر کیا وہ انهیں ایک طرف اسلام کي خوبیوں پر حیدر شاہ کا لکچر سنانا چاهتي هیں ' اور دوسري طرف ساچق اور چوتهي کي مشرکانه رحیا سوز رسمیں اور شادي جان کا عمل حب ؟

بهر حال به حیثیت مجموعي کتاب کي دلچسپي اور اُسکے نفع و فوائد میں کلام نهیں - انگریزي ناولوں کي طرح درمیان میں دو چار عمده چهپي هوي هاف ٹون تصویریں بهي دي گئي هیں - بڑي بات یه ھے که کتاب مجلد ھے اور سنهري حرفوں میں نام منقش - خدا کرے که اردو کتابیں اسي طرح فروخت کي جانے لگیں -

مترجم اعلان کرتے هیں که اس کتاب کي تمام امدني اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں دي دے جائگي - جزا هم الله تعالی - میں بزور سفارش کرونگا که هر شخص ایک ایک نسخه اسکا ضرور خرید که موجب ازدیاد معلومات و ذریعۂ سعادۃ و داخل اعانت خلافۃ اسلامیه و مهاجرین مسلمین ھے -

کوکبه مملوکي و ملوکي

سید معین الامام صاحب - ڈاک خانه مراد پور - بانکي پور - ۱ - روپیه

مرتبه مولوي سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنه -

هندوستان کے عهد اسلامی کا عهد خلجي کئي حیثیتوں سے ایک عظیم الشان اور دلچسپ عهد فرمانروائي رها ھے -

یه شمالي فاتحین کے ترکتاز اور اسلامي فتوحات هند کے ابتدائي اوراق تھے - دجلۂ و فرات کا تمدن ' جیحون و هلمند سے هوکر نیا نیا گنگا اور جمنا کے کنارے پهنچا تها - مسلمانوں کے روز اقبال کي جو روشني آریا ورت میں پهیلنے والي تهي ' اُسکي ابهي صبح ختم نه هوئي تهي -

غور اور غزنین کے نبرد آزما هندوستان میں بس گئے تھے ' لیکن ابهي هندوستان کي سحر کارانه کشش سے مسحور نهیں هوے تھے ' جس نے آگے چلکر اخلاق عرب و فارس کو رسم و رواج هند کي آمیزش سے بالکل متغیر کردیا -

اس دور کا آغاز سلطان محمود بن سبکتگین کے حملوں سے شروع هوتا ھے اور پهر عهد مملوکي و خلجي کے اواخر تک قائم رهتا ھے - یه کتاب اسي عهد کي ایک تاریخي داستان ھے اور قطب الدین خلجي تک کے حالات نهایت سلیس اور شگفته عبارت میں ترتیب دیے هیں -

اسلام نے حقیقي مساوات نوع بشر میں قائم کي - اگر دنیا کو رسم غلامي کي شکایت ھے که شریعت موسوئي کي قائم کرده بنیاد ' تمدن یونان و روم کي پرورش کرده رسم ' اور (مسیح) کے پسند کرده انساني استرقاق کو مسلمانوں نے بالکل نیست و نابود نهیں کردیا ' تو اسمیں شک نهیں که همارا عمل ایسا هي رها ھے ' لیکن ساتھه هي هماري تاریخ کا ایک اخلاقي معجزۂ وحید بهي دنیا کبهي نه بهلا سکے گي - اگر هم نے خاص خاص شرطوں کے ساتھه اسیران جنگ کو غلام بنایا بهي تو اسطرح بنایا ' که انکو تخت حکومت پر چتر شاهي کے نیچے جگه دي ' اور خود انکے آگے دست بسته کهڑے رهے ! !

کان مملوکي فاضحی مالکي
ان هذا من اعاجیب الزمن !

تاریخ اسلام کے مختلف حصوں میں غلام و مملوک تخت حکومت پر فرماں روا نظر آئیں گے ایک دو غلام تو اکثر حکومتوں میں فرماں روائي تک پهنچے - (متنبي) کے بد قسمت ممدوح (کافور) کو کون نهیں جانتا ؟ مصر میں فاطمي خلافت در اصل چرکس غلاموں هي کے هاتهه میں تهي جو ممالیک کے نام سے حکمراني کرتے رهے ' تا انکه سلطان سلیم عثماني نے مصر فتح کیا -

اصل یه ھے که اسلام نے جو روح حریت اپنے پیروؤں میں پهونک دي تهي ' وہ صرف انسانیۃ اور اسکے خصائل کو ڈهونڈهتي تهي - لوگ غلاموں کو رکهتے تھے مگر انهیں غلام نهیں سمجهتے تھے - بادشاهوں نے اپنے ولي عهدوں کي طرح انکو پرورش کیا اور جب کبهي کسي نے اپنے خصائل و فضائل کا ثبوت دیا تو اسپر ایک کامل حر کي طرح ترقي کي وہ تمام راهیں کشاده هو گئیں جو شهزادوں اور ارکان سلطنت کیلیے هوسکتي تهیں -

یه تو تاریخ کا عالم ھے - حسن و عشق کي دنیا میں آئیے تو ایک دلچسپ تذکرہ چهیڑ دوں - غلاموں هي میں وہ ایاز بهي تها که بندگي و مملوکي سے گذر کر آقائي و بنده پروري تک پهنچ گیا تها - اور دل کي غلامي کے آگے سلطنتوں کي غلامي هیچ ھے !

دست مجنوں و دامن لیلي
روے محمود و خاک پاے ایاز

هندوستان میں بهي ایک شاندار عهد حکومت غلاموں کا گذر چکا ھے - یه کتاب اسي کي تاریخ ھے -

کتاب کي عبارت شگفته و رواں ھے - دربار اکبري کے طرز تحریر کي تقلید کي جا بجا کوشش کي ھے - البته یه بات سمجهه میں نهیں آتي که تمام کتاب کو محض ایک مسلسل سرگذشت کي صورت میں کیوں لکها گیا ؟ پوري کتاب میں ابواب و فصول یا عهد و سنین کي کوي تقسیم نهیں - علاوہ اسکے که تاریخي تصنیفات کیلیے یه طریق موزوں نهیں ' پڑهنے والے کو بهي اس سے الجهن هوتي ھے اور وہ ایک ایسي سڑک میں گهر جاتا ھے جو بغیر کسي موڑ کے میلوں چلي گئي هو !

جنگ بلقان کي سبک انجامي

يورپ کے مقصد وحيد کي نا کامي

گريفک کي تازہ ترين اشاعت ميں مسٹر ليوسيون Lucien wolf لکھتے هيں :

" اب که ميدان جنگ کا افق آتشين اسلحه کے دهوين سے صاف هوگيا هے اور نتائج و عواقب نقشوں اور فهرستوں کي صورت ميں وضاحت و يقين کے ساتهه بيان کيے جا سکتے هيں ' هر دو جنگهاے بلقان کي بے حقيقتي از خود نظروں کے سامنے آ رهي هے -

جن مسائل کے حل کے واسطے يه دونوں جنگيں چهيڑي گئي تهيں ' وہ بالکل حل نه هوے ' بلکه انکا نتيجه يه هوا که ان دروازوں کا کهلنا اب ايک پر خروش ترکنجي پر موقوف هوگيا - اصل به هے که اگر ترک اپني آخري يورپين کمينگاهوں تک هٹا بهي دے جائے ' جب بهي کچهه نه هوتا - نه تو بلقان کو ذرہ بهر آزادي و امن نصيب هوتا اور نه يورپ کو اپنے وساوس و خطرات سے نجات ملتي -

بيگ اينڈ بيگيج اسکول (گليڈسٹون اور اسکے اتباع و مقلدين) کے خواب بيک لفظ خواب پريشاں نکلے - مسئلۂ مشرقيه جو هميشه سے يورپ کے ليے ايک جانکاہ و دماغ سوز محور افکار رها هے ' آج پهلے سے بدتر حالت ميں هے - کيونکه اضطراب و بد امني کے اصلي عناصر يعنے بلقاني قوميں تو قوي سے قوي تر هوگئيں هيں مگر محافظ امن ' يعنے ترکوں کا کوئي ايسا جانشين پيدا نه هوا ' جو ايک چيرہ دست کار فرما هو - سچ يه هے که يورپ نے اپنے هاتهه سے اپنے اقتدار و احترام پر تيشه چلا يا - اب رياستهاے بلقان که از فرق تا بقدم آهن پوش هيں ' خونريزي کے مواقع تازہ اور انتقام و غارتگري کي نئي فصل کاٹنے کي فکر ميں مشغول هيں -

دونوں لڑائيوں کے مقاصد عين وقت پر صاف طور سے بيان کردیے گئے تهے -

پهلي جنگ کا مقصد مقدونيه کي آزادي و خود مختاري تها جيسا که اتحاد نامه سرويا و بلغاريا ميں لکها گيا تها ' اور دوسري جنگ کا مقصد بلقان ميں حفظ توازن ' جيسا که روماني اعلان جنگ ميں ظاهر کيا گيا -

مگر ان دونوں مقاصد ميں سے ايک بهي حاصل نه هوا -

آزادي کے بدلے مقدونيه کي گردن ميں غلامي کا ايک نيا طوق پڑا اور خود مختاري کے بجاے نهايت بے رحمي کے ساتهه اسکي قطع بريد کي گئي -

يه نام نهاد توازن اسطرح حاصل هوا هے که يونان کا رقبه قريباً دو گونه کر ديا گيا هے - سرويا کے رقبے ميں ٧٥ - فيصدي کا اضافه هوا هے اور بد بخت بلغار کو صرف ١٠ في صدي ملا هے -

ان انتظامات سے اگر مصالحت بلقان کي وہ دور انديشانه پاليسي پوري هوتي هو ' جو ترکوں کے ظالمانه حکومت و سياست کي سبق آموزيوں پر بني تهي ' تو انکے خلاف ايک حرف بهي کهنے کو نه هونا چاهيے - مگر کيا کيجيے که ايسا نهيں هے - بلقانيوں کا بهي مقصد فتح سے امن نهيں بلکه وحشيانه قبضه هي هے جسطرح که سلاطين عثمانيه کا مقصد بيان کيا جاتا هے - اسکي تمام پراني برائياں برقرار رهگئي هيں بلکه اور بڑهگئي هيں -

جنوب مقدونيه ميں ڈهائي لاکهه بلغاري اور ڈيڑه لاکهه يهودي و يوناني قتل هوے هيں - نئے سروي مقبوضات ميں ايک روسي ليڈر ايم ميليوف کے تخمينه کے بموجب ' ٣٠ - هزار سروي اور انکے مقابله ميں ٤ - لاکهه ٦٧ - هزار بلغاري هيں - مغربي مقبوضات سرويا ميں ٤ - لاکهه يهودي باغراد کي اجنبي حکومت کے رحم کے حوالے کيے گئے -

ڈيروجا ميں جهاں ٧ - هزار ٥ - سو روماني هيں ' ٣ - لاکهه ترک اور بلغاري شاہ کيرل کي رعايا بنائے گئے -

جبل اسود کي سرحد کو ليجيے تو وهاں بهي يهي حالت هے - دول يورپ الباني ماليسوريوں کو اس سياہ پهاڑ کي مکروہ و مبغوض حکومت کي طرف منتقل کر رهي هيں -

يه امر نهايت درد ناک هے که قوموں کي يه بے ترتيبي جسکے ليے جوع الارض کے علاوہ اور کوئي عذر صحيح نهيں ' مذهبي تعصب اور گرجوں کي رقابت ميں الجهي هوئي هے - اور اگر دول عظمى کے مقامي بلغاريوں کي حفاظت نه کي يا وہ روسه نه چلے گئے ' تو انکو ايم پاسچش (M. Paschitch) کي اس اسکيم کے خلاف جانکاہ جد و جهد کرنا پڑيگي ' جسکا مقصد يه هے که کسي نه کسي طرح اغيار کو اپنے اندر جذب کرليا جائے - يقينا يهي هوگا که اس سے بلغاريا کے ليے يونانيوں سے انتقام لينے کي تحريک پيدا هوگي -

سالونيکا ' ڈيورجا ' اور جنوبي مقدونيه کے يهودي کسقدر بے بسي اور خوف و هراس کے عالم ميں هونگے !

يه خلش غير معقول خيال کا موضوع فکر نهيں هے بلکه خالص حقيقت هے -

يهاں تک تو اس حيثيت سے بحث تهي که اب که ترک نکالے جا چکے هيں ' امن بلقان کي کيا حالت هے ؟ مگر اسکے بعد يه سوال هے که خود امن يورپ کے ساتهه اسکي کيا حالت هے ؟

يهاں بهي وهي حالت هے ' يعني بد سے بدتر -

فتوحات بلقاني کا پهلا اثر يه تها که اس نے دول يورپ کے توازن قوي کو درهم برهم کرکے دول عظمى ميں ترقي اسلحه کي ايک خوفناک تحريک پيدا کردي - آخري ترقيوں نے بين القومي ميدان ميں چند اور سنگين پيچيدگياں بهي پيدا کرديں - اتحاد ثلاثي کو زير و زبر کيا ' جرمني کو آسٹريا سے ' آسٹريا کو رومانيا سے ' جرمني کو اطاليه سے ' اور اطاليا کو آسٹريا سے ' فرانس کو اطاليا سے ' اور آسٹريا کو روس سے ملا ديا - اس پر مستزاد يه هے که اس جنگ سے ايشيائي ٹرکي ميں بلقان کے پرانے مسائل مقامي بيچيني اور قومي رقابت ' دونوں شکلوں ميں دوبارہ رونما هونيکي دهمکي دے رهے هيں - يه مسائل برطاني شاهنشاهي کے اهم ترين مصالح سے نهايت قريب کا تعلق رکهتے هيں - يقيناً همکو وہ روز بد ديکهنا پڑيگا جبکه يه جنگ يورپ کے ليے ايک حقيقي مصيبت ثابت هوگي -

منقي آلات تنفس

جبل اسود بعد از جنگ

موازنه خسائر و فوائد

باس و اندوه شديد - خاندان شاهي سے بيزاري - عام قحط المال و الرجال

ایک سياح جو کيترو سے جبلي سرحد کو جانے والے راستے سے آتا ہے اور اس دو ساله جنگ کے بعد پہلي دفعه اس سياه پہاڑ ميں داخل ہوتا ہے ' اسے اس امر کے محسوس کرنے ميں زياده دير نہيں لگتي که يہاں کي تمام چيزوں ميں ایک انقلاب عظيم ہوگيا ہے -

شايد اس تغير و انقلاب ميں ایک حصه ان جبلي مہاجرين کا بهي ہے جو امريکه سے وطن واپس آئے ہيں - کيونکه نيم تہذيب و تمدن يہاں رينگنے لگي ہے - کچهه ہو بہر حال جديد (ماڈرن) بننے کي خواهش تو يہاں يقيناً پيدا ہوگئي ہے -

چنانچه اب وه ڈهيلي ڈهالي اور بهاري بهرکم قومي پوشاک جو پہلے ہر جبلي پہنتا تها ' متروک ہو رہي ہے اور اسکي جگه وه نئي چست اور هلکي پهلکي پوشاک استعمال کيجاتي ہے جو امريکه سے لائي جاتي ہے يا خود ستنجي هي ميں خريد ليجاتي ہے - طلائي کارچوبي کام کي مغرق صدريوں کي جمال آرائياں اب فوج ميں متروک الاستعمال خاکي جاکٹوں اور ان يورپين اورکوٹوں کي وجه سے درهم برهم ہو رہي ہيں ' جو کهنگي و ديرينه سالي کي وجه سے بالکل ردي ہوگئے ہيں -

جبليين ميں انقلاب کا رخ صرف يهي ایک نہيں - پہلے شاه نکولس کي ہر رعيت کا سر اس نشۂ غرور سے سرشار ہوتا تها که وه اس ملک کا رهنے والا ہے جس نے ہميشه کارزار ميں داد جنگ آرائي دي ہے - مگر اب اس غرور کے بدلے چہروں پر مايوسي و افسرده دلي کا دهواں اڑتا ہے اور ملک کي ہر چيز سے اضطراب و آشفته خاطري ٹپکرهي ہے - مثل سابق اب بهي لوگ دارالسلطنت کي سڑکوں سے آتے جاتے ہيں ' اور ان کثير التعداد قهوه خانوں ميں ' جنکي کهڑکياں سڑک کي طرف کهلتي ہيں ' سگريٹ کے کش اور شراب ناب کے جرعے اڑاتے ہيں ' مگر ماضي و حال ميں ایک عظيم الشان فرق ہوگيا ہے - انکي زبانوں پر اپنے وطن کي شاندار تاريخ اور کامياب جنگ کي اميدوں کا زمزمه اب نہيں رہا - غالباً وه اپنے دل ميں اس معرکه آرائي کے نقصانات اور فوائد کے موازنه ميں مشغول رهتے ہيں جنکے متعلق ہر شخص جانتا ہے که کاميابي سے کوسوں دور رهي ہے !

يه صحيح ہے که اس جنگ کي وجه سے جبل اسود کي آبادي اور رقبه قريباً دوچند ہوگيا ہوگا مگر اسکي ٣٠ - ہزار مجموعي جنگي طاقت ميں سے مقتول و مجروح ' دونوں ملا کے ١٠ - ہزار آدمي ضائع بهي ہوگئے ! پهر اگرچه جبلي شجاع تهے اور اب بهي ہيں مگر ایک لائق جنگي قوم کي حيثيت سے تو انکا اقتدار اب نہيں رہا -

اقتصادي نقطه نظر سے بهي حالت کچهه کم خراب نہيں - جنگ نے ملک کو جس درجه پر پہنچا ديا ہے وه ديوالے سے بہت هي قريب ہے - دول نے ٣ - کرور فرنک کا جو وعده کيا ہے - اگر اسکے ايفا کي راه کے پتهر نه هٹائے گئے تو رياست کي خود مختارانه هستي قريباً نا ممکن ہو جائيگي

ليکن اسوقت جبل اسود ميں لوگوں کو جس سوال سے عالمگير دلچسپي ہے وه يه ہے که جنگ کا اثر شاه نکولس اور اسکے خاندان پر کيا ہوگا ؟ اور کيا سرويا سے اتحاد ممکن ہے ؟

اگرچه عرصه سے ایک جماعت ايسي موجود ہے جو شاهي حکومت کو بہت مستبد خيال کرتي ہے مگر ميں پہلے جب کبهي ستنجي آيا تو کسي کو شاه نکولس اور اسکے خاندان کي پاليسي پر علانيه تنقيد کرتے ہوے نہيں سنا ' مگر اب حالت بالکل دگرگوں ہوگئي ہے اور اسکے اسباب ظاهر ہيں ' تمام ملک اس غلطي کو محسوس کر رہا ہے که يه سالها سال کي طلائي فرصت ضائع کي گئي حالانکه اس جنگ کے ليے کامل طياري کرني تهي جو ہر جبلي کي زندگي کا مقصد اور اسکي آرزؤں کا مرکز تهي - بالفاظ ديگر آج ہر شخص کي نظر ميں وه سر حکومت معرض ہوگيا ہے جو ایک ايسي فوج ليکے ميدان جنگ ميں اتر پڑا ' جسکے پاس کافي افسر نه تهے ' محکمه کمسريت بالکل نه تها ' طبي انتظامات عملاً نابود تهے ' اسکے علاوه ہر شخص يه بهي محسوس کر رہا ہے که خود جنگ کا طرز عمل بهي طمانيت بخشي سے دور رہا -

اس اضاعت فرصت کے اسباب لوگ مختلف بيان کرتے ہيں - بعض اس امر پر زور ديتے ہيں که اس نقشۂ عمل کے نه اختيار کرنے کي وجه يه تهي که شاه نکولس اپني فوج کي نا قابليت سے واقف تها - بعض يه کہتے ہيں که وليعهد نے يه حکم دے ديا تها که جس فوج ميں وه خود موجود نه ہو ' وه کسي حالت ميں بهي شمالي البانيا کا دار السلطنت تسخير نه کرے !

اثناء جنگ ميں وليعهد کے طرز عمل سے لوگ سخت بيزار رهے ہيں - خود بدولت کبهي فوج کے ساتهه ہوتے تهے کبهي ستنجي ميں جلوه افروز ' اور کبهي درياے ريوبريا پر نظاره فرماے آب رواں ' مجملاً يه که شاهي خاندان کے اعضاء جو کچهه تهوڑا بہت اقتدار رکهتے تهے ' شہزاده پيٹر (شاه نکولس کے سب سے چهوٹے لڑکے) کے علاوه اور سب وه بهي کهو بيٹهے -

موجوده جنگوں نے سروي تخت پر شاه پيٹر کے قدم جس قدر جما دیے ہيں ' اسيقدر شاه نکولس کا قبضه اپنے "بچوں" پر (آغاز ميں شاه نکولس نے اپني رعايا کو اپنے بچوں کا خطاب ديا تها) کمزور کرديا ہے - اسکي وجه يه ہے که دونوں فوجيں کئي بار باهم مليں - اور جبلي سرويوں سے متاثر ہوے - آج سروي شاهي خاندان کي شہرت جبل اسود ميں گفتگو کا ایک عام موضوع ہے -

يه واقعه که بلغاريا کے خلاف دوسري جنگ ميں سرويوں نے کپڑوں ' سامان جنگ ' اور غذا سے جبلي فوج کي خوب مدد کي ایک ايسے ملک کے باشندوں پر اثر کيے بغير نه رہا ' جہاں ضروريات زندگي قريباً ناپيد تهيں - (مراسله نگار ٹائمس - يکم نومبر)

مراسلہ و مناظرہ

لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم !!

اتفاق کي ضرورت

اهل تسنن و تشیع میں

(از مولوي خادم حسین صاحب بهروي)

عنوان مندرجۂ صدر کے متعلق ایک مفصل تحریر شیخ فدا حسین صاحب معلم دینیات مدرسة العلوم علیگڈه کي طرف سے الہلال مورخه ۳ ستمبر سنه ۱۹۱۳ میں معزز ناظرین ملاحظه فرما چکے هیں - شیخ صاحب موصوف نے پہلے بنیاد اختلاف مسئله خلافت کو قرار دیا هے - آگے چلکر شیعه بهائیوں کو تلقین کي هے که خلافت کے متعلق بحث و مباحثه ترک کردیں بلکه خلفاء راشدین کو تبرا سے بهي مستثنی رکها جائے' کیونکه تبرے کے مستحق در اصل بني امیه هیں - پهر سنیوں کو هدایت کي هے که چونکه شیعه آپ کے اسلاف کے هاتهوں تختهٔ مشق ستم بنے رهے' اور اُن کو آینده کے لیے بهي اندیشه هے که موجوده آزادي برٹش انڈیا کے زیر سایهٔ حاصل هے - انقلاب زمانه سے اگر پهر آپ برسر اقتدار هو جائیں تو مبادا یه بهي هم سے چهیني جاے اور هم بدستور اسیر پنجه ظلم و ستم هو جائیں - اسي واسطے وه آپ صاحبان سے اتفاق کرنے کي جرات نهیں کرسکتے - اور یه که اتحاد یوں هو سکتا هے که خلفاے راشدین کے سوا باقي جس کسي سے شیعه ناراض هوں اور اُس پر تبرا کہیں' انکو معذور رکها جاے' بلکه تبرے میں شیعوں کا ساتهه دیا جاے - اور علاوه ازیں عشرهٔ محرم میں تعزیه داري امام حسین علیه السلام میں هندو بهي شریک هوتے هیں' پس سني تو ضرور هي شامل هوا کریں "

آخر میں لکها هے که سني صاحبان ناصبیوں کو اپنے میں سے جدا کردیں - و غیره و غیره ملخصاً -

قبل اس کے که اصل مطالب کے متعلق کچهه لکها جاے چند جملے تمهیداً عرض کیے جاتے هیں !

(۱) اتفاق دو قسم پر مبني هے - ایک دیني اتفاق' دوسرا ملي - پهر دیني اتفاق کي بهي دو صورتیں هیں - ایک اصولي' دوسرا فروعي -

(۲) دیني اتفاق میں سے اصولي اتفاق اگرچه عملاً براے نام هے' تا هم اعتقاداً خدا کے فضل سے فریقین میں موجود هے - دوسرا فروعي اتفاق هے سو وه عسیر الحصول معلوم هوتا هے - کیونکه صدر اسلام سے لیکر آجتک نه صرف سنیوں هي کے اندر' بلکه شیعوں کے هاں بهي ناممکن الحصول رها هے - با وجود علماء فریقین کي جانفشان مساعي جمیله کے یه سیلاب ابتک نه رک سکا - اور نه آینده رکنے کي بظاهر اُمید لگائي جاسکتي هے' لیکن اس اختلاف کا نتیجه افتراق ملت و شق عصاے امت تک پهنچتا هوا دیکهکر ضرور رونا آتا هے -

(۳) اب رها ملي و سیاسي اتفاق' سو اسکي تمام مسلمانوں کو خواه وه کسي فرقه کے هوں' بغرض حفاظت بیضه شریعت و بپاس ناموس شعائر الله هر وقت ضرورت هے - کیا هي اچها هو اگر هم فروعي اختلافات کو اسي حد تک محدود رکهیں که بوقت ضرورت وه همارے عالمگیر اتحاد میں سد راه نه هوں -

(۴) ابهي زیاده عرصه نهیں گذرا که تبریز و مشهد مقدس کے واقعات حسرت آیات پر مجتهدان نجف اشرف و کربلاے معلی کي طرف سے ایک فرمان واجب الاذعان شیعه و سني کے اتفاق کي تاکید پر شائع هوچکا هے - مگر کوئي بتلائے که ان فرامین کي تعمیل کہاں تک هوئي اور متخاصمین نے اپنے طرز عمل میں کیا تبدیلي دکهلائي ؟

اب شیخ صاحب موصوف کي طرف سے اپیل شائع هوئي هے که فریقین آپسمیں صلح کا هاتهه بڑهائیں اور سابقه طرز عمل کو بهول جائیں -

چونکه صلح "بحکم و الصلح خیر" ایک طرح سے خاصهٔ مسلماني و شان ایمان هے' اس لیے نفس مصالحت میں تو هم کو کچهه تامل نهیں - البته شرائط صلح مجوزه میں کسي قدر کلام هے

بهر حال شیخ صاحب نے جهاں تک حسن نیت سے کام لیا هے' هم انکي دعوت کو بنظر استحسان دیکهتے هیں اور بلا خوف لومه لائم جس قابل تعریف دلیري سے انهوں نے خلفاء راشدین کے معاملات و حالات کو حواله بخدا کرکے اور اُن کے طرز عمل کو شیعوں کے لیے قابل تقلید جتلا کے اور بعض اتهامات سے انکو بري الذمه قرار دیتے هوے اپنے هم مشربوں کو حسن ظن رکهنے کي تلقین فرمائي هے' اُس کا شکریه ادا کرتے هیں - خدا کرے که اُن کے هم مشرب تعمیل ارشاد میں اهلسنت کا یا کم از کم شیخ صاحب کا هي اطمینان کرادیں -

اس کے بعد اُن بعض مطالب پر روشني ڈالي جاتي هے جن کا شیخ صاحب نے اپنے مشرح مضمون میں ذکر فرمایا هے - و بالله التوفیق :

(۱) مسئله خلافت یعنی امام معصوم یا غیر معصوم اور انتخاب امام منجانب الله یا من جانب رعیت هونے اور عقیده امامت معصوم کے امامیه کے هاں داخل اصول دین هونے کے متعلق -

شیخ صاحب نے مسئله خلافت کو بنیاد اختلاف ظاهر کیا هے - بے شک بناے اختلاف یهي مسئله هے - مگر نیت بخیر هو تو اسمیں بهي اتفاق راے ممکن هے - جیسے صدر اسلام اور از منهٔ ما بعد کے بزرگوں سے ثابت هے - ملاحظ هوں شواهد ذیل :-

(۱) زیدیه کے هاں امام کے لیے عصمت کي شرط نهیں - اور خود اثناعشریوں میں بهي بعض رواة و مشایخ احادیث عصمت ائمه کے قایل نه تهے - بلکه انکو علماے نیکو کار جانتے تهے - باوجود اس کے ائمه کرام انکو عادل ظاهر کرتے تهے -

(دیکهو کتاب حق الیقین فصل ۱۹ - مقصد دوم از ملا باقر مجلسي -)

(۲) تبریه' سلیمانیه' اور صالحیه فرقے زیدیه کے' امامت شیخین رضی الله عنهما کے قائل هیں - تبریه اور جارودیه کي نسبت بحواله مجمع البحرین لکها هے که وه جناب علي علیه السلام کے حق میں امامت بالنص کے قائل نهیں اور فاضل پر مفضول کو ترجیح دینا جائز جانتے هیں - (توضیح المقال في علم الرجال مطبوعه ایران : ۴۴)

(۳) جناب علي علیه السلام کا ارشاد قول فیصل هے که شوري کا حق مهاجرین و انصار کو حاصل هے - اگر وه کسي شخص پر اجماع کرکے اُس کو امام سے موسوم کردیں تو یه خدا کے نزدیک بهي پسندیده هے - (نهج البلاغه جلد ۲ - ۷)

ترکي اور انگلستان

نیر ایسٹ کي ۲۴ - اکتوبر کي اشاعت میں ترکي اور انگلستان کے مسئلہ پر ایک انگریز خاتون کی مراسلة شائع ہوئي ہے - وہ لکھتي ہے :

" جناب من !

جنگ بلقان میں آپکے رسالے کي جوروش رهي' اسکے لیے آپ ان تمام لوگوں کے شکریہ کے مستحق ھیں جو انگریزي شہرت کي قدر کرتے ھیں -

ترکوں کے هاتھوں جن مظالم کے ہونے کا دعوي کیا جاتا ہے' اب وہ یقیناً ایک ایسا مغالطہ ہے' جس کي حقیقت سے پردہ اٹھچکا ہے سر مارک سکس' مسٹر مار ما دیوک پکتھل' اوبریل ' او برے ' ایم پي پیئر لوتي' وغیرہ' نیز وہ مشہور ارباب قلم جو اس ملک کي اور ترکوں' کي دونوں کي حالت سے خوب واقف ھیں' دنیا کو علي الاعلان بتا چکے ھیں کہ ترک جتنے ظالم ھیں اس سے کہیں زیادہ مظلوم ھیں -

ترکوں کو ان فتنہ پردازوں کي وجہ سے کبھي امن و اطمینان نصیب نہ ہوا' جو اپنے ناپاک مقاصد کیلیے منازعات و مناقشات کے پیدا کرنے میں ھمیشہ سرگرم رھتے ھیں -

مگر اب کیا حالت ہے؟ یہ کہ ترکي حکومت کے رخصت ہوتے ھي ان جنگجو قوموں نے باھم ایک برباد کن جنگ شروع کردي اور مقدونیہ اور تھریس پر اسقدر مظالم کیے کہ وہاں کے باشندے آج سلطاني حمایت کي التجا کررہے ھیں - دنیا میں برطانیہ ھي ایسي سلطنت نہیں جو اپنے گھر کو اپنا قلعہ سمجھتي ہے - ترکي کو بھي اس بات کا حق ہے کہ وہ اپنے ان ممالک پر قبضہ باقي رکھے جہاں تمام باشندوں کو پوري آزادي دیجاتي ہے - سالہا سال ہوئے جب ترکي توسیع ملک کے لیے نئي زمینیں تلاش کرتي تھي - پھر اب کیا سبب ہے کہ دنیا کي دو بڑي اسلامي سلطنتوں یعنے ترکي اور انگلستان (؟) میں اسدرجہ بیگانگي ہے؟ ھاں یہ اثر ہے ان پنٹحواہ دار طرفداران روس و انجمن بلقان کا' جو اسي خدمت پر معمور تھے -

یہ واقعہ آساني سے یاد آسکتا ہے کہ آغاز جنگ سے پہلے قریبا جولائي سنہ ۱۹۱۲ع میں روسي وزیر خارجیہ سر ایڈورڈ گرے سے ملنے انگلستان آیا تھا - اتنا ھم خود سمجھ سکتے ھیں کہ ضرور اسوقت مشرق ادنی کے تمام مسائل پر پوري بحث ہوئي ہوگي - اسکے بعد یہ امر بالکل صاف ہے کہ برطانیہ بھي اس فریب میں شریک تھي جو ترکي کو ستمبر سنہ ۱۲ع میں اسوقت دیا گیا تھا جبکہ اسکي ایک لاکھہ بیس ھزار فوج تھریس میں نمایشي جنگ کررھي تھي -

اتحاد یورپ نے ترکي کو اطلاع دي کہ چونکہ اسکي ھمسایہ سلطنتوں میں سے کسي کا بھي یہ ارادہ نہیں کہ وہ ترکي پر حملہ کرے' اسلیے اس نمایشي جنگ کي یہ تعبیر کیجا سکیگي کہ ترکي بلغاریا پر حملہ کرنے کي فکر میں ہے - اور کامل پھر دو چند بیحیائي و بے ایماني کے ساتھہ اسکو مشورہ دیا گیا کہ اس اجتماع کو توڑ دے -

ترکي نے یورپ کے کہنے پر اعتماد کیا - حالانکہ وہ اس اعتماد کا خمیازہ بارہا کھینچ چکي تھي - اس نے فوجي جمعیت منتشر کردي اور سپاھیوں کو سلطنت کے دور دراز حصوں میں بھیج دیا -

مشکل سے سپاھي گھر پہنچے ہونگے کہ بلغاریا نے جنگ کا اعلان کردیا اور یہ خونخوار درندے ترکي ممالک کو تاراج کرنے لگے -

یہ امر بالکل بعید از فہم ہے کہ انگریزي مدبروں کو روسي پالیسي کي ھدایات کي پیروي کي اجازت دیجائے - کون روس؟ وہ جو فن لینڈ' پولینڈ' اور خود اپني غیر مسیحي رعایا پر ستمران ہے -

ایران' ترکي' اور چین کے معاملات میں روس کي ھمارے ساتھہ شرکت ھمارے لیے سخت مضرت رساں ثابت ہوئي ہے - یہ پالیسي خود غرضي اور تنگ نظري کي پالیسي ہے جس پر ھر حقیقي آزاد خیال انگریز متاسف و متحسر ہوگا

یورپ کي آج جو حالت ہے' روس اسکا بالکل پر تو ہے - روس امن و صلح کي راہ میں ایک سنگ گراں ہے

یہ انگلستان نہیں بلکہ روس ہے' جسکے لیے جرمني فوجي تیاریاں کر رھا ہے -

مجھے امید ہے کہ وہ دن دور نہیں جب جرمني اور انگلستان جنگي علي العموم یہ حالت ہے' باھم نہایت پختہ حلیف و ھمساز ہونگے - اگر اس اتحاد کي اھمیت کو ڈپلومیٹ نہیں سمجھتے تو نہ سمجھیں' اور لوگ خوب سمجھتے ھیں - مجھے جرمني اور اسکے صلح جو حکم پر پورا اعتماد ہے

مراکش' جو اپنے ساحلي خط کي وجہ سے بحر اسود کا بحري مرکز بن سکتا ہے - اور مور (عرب اندلس) اگر یہ دونوں چیزیں ھم نے فرانس کو ایک خیالي شے یعني " مصر میں آزاد ھاتھہ " اور مفاھمت دلي (Entente cordiale) کے بدلے میں نہ دیدي ہوتیں' تو مجھے یقین ہے کہ آج ھمیں افسوس نہ کرنا پڑتا -

یہ " خیال " گو بجاے خود عمدہ تھا مگر ان اعلی فوائد کي قرباني کے قابل نہ تھا جو برطانیہ کو مراکش میں حاصل تھے -

راقم مارگریٹ روابنسن -

" مصالحة " مسئلة اسلامیه کانپور

از جناب مولانا محمد رشید صاحب مدرس مدرسه عالیه کلکته

(۲)

مولانا المحترم ! الہلال نمبر ۱۸ میں بندہ کے اپنا مضمون مطبوعه دیکھا - اس ناچیز مضمون کو ایسے معزز مجله میں جگه دینے پر آپ کی خدمت میں دلی تشکر پیش ہے -

مینے اسی مضمون کو کسیقدر تغیر سے اخبار زمیندار و همدرد جیسے آزاد اور مدعیان حریت کیخدمت میں بهیجکر اونکے انصاف اور آزادی سے اپیل کی تهی که اسکو درج اخبار فرما دیں لیکن میری درخواست نا منظور هوی اور لطف یه که مجکو نامنظوری کی اطلاع دینا بهی مناسب نه سمجها گیا - جب مدعیان حریت نے اوسکو قابل توجه نه سمجها تو مجهه بد گمانی هوی که الہلال بهی اسپر توجه نه فرمائیگا ' لیکن " ان بعض الظن اثم " تجربه نے اوسکے خلاف ثابت کیا : و لیس الخبر کالمعاینه - بهر حال اگر اوس مضمون کے درج کرنیکو الہلال کی حق گوئی کے لیے معیار قرار دیا تها ' تو مجکو پہلے تجربه هونے کی وجه سے امید ہے که آپ نه صرف معذور هی رکهیں گے بلکه میری اس جرات کو معاف فرمائیں گے -

جناب والا نے میرے ناچیز مضمون پر جو ریمارک لکهے مینے اونکو غور سے پڑها ہے ' اونکی نسبت بهی چند الفاظ لکهنے کی جرات کرتا هوں -

(۱) ۳ - اگست کو جسدن حادثهٔ فاجعهٔ کانپور پیش آیا ' اوسکے دوسرے روز هز آنر کانپور پہونچے - تمام مسلمان سخت سراسیمه هورهے تهے - اوسوقت میرا اور چند دیگر حضرات کا خیال هوا که مسلمانان کانپور کا ایک ڈیپوٹیشن هز آنر سے ملکر یہاں کے حالات بیان کرے تا که کسی طرح سکون هو - مگر اسمیں کامیابی بعض وجوہ سے نه هوسکی - بہر حال اس کے لیے ایک معزز مسلمان جو مینوسپل کمشنر بهی هیں ' بلاے گئے - انہوں نے اثناے گفتگو میں بیان کیا که مینو سپل کی طرف سے یه تجویز پیش کی گئی تهی که دالان کے نیچے کے حصه پر گذر گاه رہے اور بالائی حصه شامل مسجد ' لیکن متولیان مسجد و دیگر مسلمانوں نے اسکو منظور نہیں کیا - ایک معزز مسلمان مینو سپل کمشنر کے کہنے کی تغلیط مشکل ہے - اس سے صاف معلوم هوتا ہے که پہلے موجودہ حالت پیش کی گئی تهی جسکو مسلمانوں نے نا منظور کیا - مہینه کی تعین البته اونہوں نے نہیں کی تهی - اسکو بعض دیگر ذرائع سے مینے دریافت کیا ہے - اخبار زمیندار کے کسی پرچے میں بهی ایسے الفاظ درج هیں جنسے میرے اس مضمون کی تائید هوتی ہے - اسوقت فائل میں سے نکال کر اوسکا حواله دینا ذرا وقت طلب ہے - اگر قراء کرام کا اصرار هو تو اسکو نکالا جاسکتا ہے -

(۲) هز هانس نواب صاحب رامپور کے جلسه کا کوئی پروگرام شائع نہیں هوا جس سے یه جلسه کا اصل مقصود کیا تها ؟ اونکے افتتاحی اڈریس کے متعلق البته بعض جملے اخبارون میں چهپے مگر لیکن پورا اندازه لگانا دشوار ہے - غالبا جناب کا خیال صحیح هو گا لیکن اخبار زمیندار اور همدرد کے سب سے بڑا اعتراض اوسپر اخفا کا کیا تها نیز یه که پبلک کو اوسکی اطلاع نہیں دیگئی اور نه مسلمه لیڈر اوس میں طلب کیے گئے ' نه اوسکا کوئی پروگرام شائع هوا -

(۳) جناب والا کی نسبت مینے نہیں نہیں کہا که " آپ کو مطلق خبر نہیں تهی " میرے الفاظ یه هیں : " اخیر فیصله کی کچهه خبر اونکو بهی نہیں دیگئی " اور اب کے نہایت وضاحت سے آپ اور حق گوئی سے اسکو تسلیم کیا ہے بلکه اسکے متعلق نہایت مفید انکشاف بهی کیا ہے -

(۴) اڈیٹر صاحب زمیندار کو اگر اطلاع تهی اور وہ انہوں نے مسجد کا فیصله بهی جانتے تهے تو سخت تعجب ہے که اعلان مصالحت کے قبل تک وہ اپنے پیش کردہ شرائط کیوں اس سے علحدہ سمجهے رہے ؟ مجهے معاف رکهیے اگر میں یه کہوں که اخبار (زمیندار) بهی ایک عجیب اخبار ہے جو عوام کے مصداق کے مطابق هونے سے سب سے بہت کثیر الاشاعت ہے لیکن اوسکی کوئی مستقل پالیسی نہیں - اگر کسیکو مستقل پالیسی قرار دیا جاسکتا ہے تو وہ برائے چند دن کی گالیاں دینا ہے جس سے شاید هی اسکا کوئی نمبر خالی هو - وہ پہلے نہایت سختی سے جو شرائط صلح پیش کررہا ہے ' اونمیں سب سے اهم مسجد کو بعینه اصلی حالت پر کردینا قرار دیتا ہے ' پهر اس مصالحت پر بے حد خوشی ظاهر کرتا ہے ' مٹهائیاں بانٹتا ہے ' پهر گهبرا کر مسجد کے فیصله کو علما کے حواله کرتا ہے ' آخر میں خود مجتهد بنکر هز ایکسلنسی کے وعدۂ عطیه شاهانه اور زمین کے مسئلے جانے پر لکهتا ہے :

" هم تهوڑا کهو کر بہت زیاده حاصل کرینگے " (زمیندار ۲۳ - ذیقعدہ)

اور کچهه عجب نہیں که عنقریب ارباب حق کے کشف حقیقت اور پبلک کی بے چینی کو دیکهکر پهر اپنی تمام سابقه رایوں کو یه کهکر واپس لے لے که " اگر لوگ اس فیصلے سے خوش نہیں هیں تو خیر هم بهی خوش نہیں ! ! "

اگر اس فاضل اڈیٹر کے اجتهاد پر پہلے سے حضرات کانپور عمل کرتے تو ۳ - اگست کا ناگوار واقعه پیش هی نه آیا ' کیونکه پہلے هی معقول معاوضه نقدی اور زمین کی صورت میں مسلمانوں کیخدمت میں پیش کیا گیا تها - جسکو اونہوں نے اپنی بد قسمتی سے نامنظور کیا -

(۵) جن حضرات کانپور کے نام آپ نے درج فرما کر تحریر کیا ہے که اونکو واقعات معلوم تهے ' اگر یه صحیح ہے تو اون کی کوتی غلط بیانی پر تعجب ہے - انمیں سے بعض بعض حضرات کی نسبت مجهے ذاتی واقفیت ہے که جب اون سے استفسار کیا گیا تو اونہوں نے قطعی لا علمی ظاهر کی - پهر آنریبل سید رضا علی نے مراد آباد

(مزید تحقیق کے لئے ملاحظہ ہو شرح ابن میسم بحرانی جزو ۳۱)

(۴) خلافت فروع دین ہے - جناب علی علیہ السلام ایک خطبہ میں ابتداے خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوے فرماتے ہیں کہ لوگ مرتد ہو رہے تہے - اسواسطے ہم نے اسلام کے برباد ہو جانے کے اندیشہ سے اپنی خلافت کے لیے کوشش نہ کی - کیونکہ اُس وقت ایسا کرنے سے ہم کو چند روزہ سرداری کے مقابلہ میں ایک بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا - اسکی شرح میں فاضل ابن میسم فرماتے ہیں :

فیکون المصیبۃ علیہ فی هدم اصل الدین اعظم من فوت الولایۃ القصیرۃ الامد التی غایتها اصلاح فروع الدین ومتمماته الخ	پس اُن کیلیے (جناب علی) کیلیے اصل دین کے گر جانے میں زیادہ تر مصیبت تہی بہ نسبت چند روزہ سرداری کے جسکی غایت فروع دین کی اصلاح اور اسکا تتمہ ہے نہ کہ اصل دین -

(ابن میسم جزو ۳۰)

اسی خطبہ پر علامہ ابن ابی الحدید بول اٹہے ہیں :

وهذا الکلام یدل علی بطلان دعوی الامامیۃ النص و خصوصاً الجلی (شرح نهج البلاغۃ ابن الحدید ج ۴ صفحہ ۱۶۵ مطبوعہ مصر)	اور یہ کلام امامیہ کے دعوی نص اور خاصکر نص جلی کے بطلان پر دلالت کرتا ہے -

(۲) شکوۂ جور و ستم اسلاف :

اصل یہ ہے کہ ظالموں کے ظلم سے نہ تو اهلبیت بچے ہیں نہ شیعہ - بعض موقعوں پر دونوں گروہوں پر جور و ستم ہوئے ہیں - مثلاً واقعہ کربلا کے بعد ہی مکہ معظمہ میں عبد اللہ بن زبیر بیرحمی سے شہید کیے گئے تو مدینہ والوں کو واقعہ حرہ میں مظلومان کربلا کی مصیبت میں بہی حصہ لینا پڑا ' جسمیں بقول علامہ مجلسی سات سو کے قریب حافظان قران مجید شہید کیے گئے - یہ بنی امیہ کا زمانہ تہا - (حیات القلوب جلد - ۲ باب ۲۲ صفحہ ۲۴۸)

دوسرے نمبر پر بنی عباس ہیں - انکو بہی اسلاف اهل سنت کہا جاتا ہے ' حالانکہ یہ بنی هاشم تہے اور ایک وقت میں شیعوں کے مایۂ فخر اسلاف ' خصوصاً جبکہ سادات کی همدردی میں سفاح نے تمام بنی امیہ کو گہر میں بند کر ایک ہی وقت کے اندر تہ تیغ کردیا تہا اور تڑپتی ہوئی لاشوں پر دستر خوان چنا گیا تہا ' اور بنی عباس اور بنی هاشم اُن پر مزے سے بیٹہکر کہانا نوش جاں کرتے رہے (و از سر آں نطعها بر نخواستند تا جملہ بمردند - مجالس المومنین م ۸ صفحہ ۳۲۵)

انہی میں سے دو ظالم ترین خلیفوں کی نسبت فاضل مجلسی کی راے ملاحظہ ہو :

" با وجودیکہ منصور و هارون شیعہ بودند و اقرار بامامت ثلاثہ نہ داشتند ' اما از کافر و بت پرست بدتر بودند - بعد از مامون خلفا سنی شدند و مذهب مالکی را اختیار کردند (تذکرۃ الائمۃ : ۱۱۵ مطبوعہ ایران)

یعنی اگرچہ منصور اور هارون شیعہ تہے اور حضرات ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنهم کی امامت کے قایل نہ تہے لیکن پہر بہی کافر اور بت پرستوں سے بہی بدتر تہے ' بعد مامون رشید کے یہ خلیفے سنی ہوگئے اور امام مالک کی پیروی اختیار کر لی -

مانا کہ بنی عباس نے بہی شیعوں پر بڑے بڑے ستم کیے لیکن شیعوں کے هاتہوں علاوہ معتصم عباس کے بے رحمانہ و وحشیانہ قتل کے ' مدینۃ السلام بغداد کی عالمگیر تباہی اور اسکے ساتہہ تمدن اسلامی کی بربادی بہی غیر معمولی انتقام تہا - (ملاحظ ہو مجالس المومنین مجلس دهم : ۴۳۶ ترجمہ ابو طالب علقمی) -

اور در اصل اهل سنت کے اسلاف تو خلفائے راشدین اور ایمۂ ار[بعہ] وغیرہ ہیں جنکا قول و فعل بعد از کتاب و سنت اُن پر حجت ہو سکتا ہے و بس - خلفائے راشدین رضی اللہ عنهم کے طر[ز] عمل کی جو بوقت خلافت اُن کا تہا ' آپ تعریف فرما ہی چکے - باقی ایمۂ اربعہ میں سے امام شافعی کی نسبت مشہور ہے کہ وہ بباعث محبت اهلبیت کرام بعض اوقات رفض تک سے متہم ہوے -

امام مالک بن انس کی بابت لکہا ہے کہ جب منصور عباسی کے بر خلاف محمد ملقب بہ نفس زکیہ نے خروج کیا تو آپ فقیہ مدینہ تہے تاہم بلا خوف لوگوں کو انکی نصرت و امداد کا فتوی دیتے تہے - نہ صرف امام مالک بلکہ لکہا ہے کہ سادات عظام کے همرکاب تمام اهل مکہ و مدینہ نے بہی کہ مذهباً اهلسنت تہے حضرت نفس زکیہ کی بیعت کر لی تہی -

اسی طرح امام ابو حنیفہ کی نسبت لکہا ہے کہ جب نفس زکیہ کے بہائی ابراهیم نے منصور کے خلاف خروج فرمایا تو اکابر امت میں سے امام اعمش اور عمار بن منصور نے انکے هاتہ پر بیعت کی - اور پہر یہ کہ " بصحت پیوستہ کہ ابو حنیفہ نیز در بیعت او بود " یعنی بتحقیق معلوم ہوا ہے کہ ابو حنیفہ کوفی بہی انکی بیعت میں داخل تہے ' اُن کے ساتہہ خروج کرنے اور امداد دینے کے فتوے دیتے تہے - نیز اپنے بیٹے حماد کو چ[ار] هزار درهم دیکر انکی خدمت میں روانہ کیا تہا اور معذرت خواهی کی تہی کہ لوگوں کی امانتیں میرے پاس هیں ورنہ خود بہی حاضر خدمت ہوتا - اور آپکی امداد کرتا - آخر میں لکہا ہے " و ایں نام[ہ] بدست منصور دوانیقی افتاد - بر ابو حنیفہ متغیر شد و او را ایذا[ے] بود کہ سبب وفات وے گشت (مجالس المومنین مجلس هشتم مطبوعہ ایران سنہ ۳۶۳) یعنی یہ خط منصور کے هاتہہ پڑا ابو حنیفہ پر وہ خفا ہوا - اور انکو ایسی تکلیف دی کہ وہی انکی وفات کا باعث ہوئی -

لیکن دنیا کو یہ معلوم کرکے نہایت مایوسی ہوگی جب سنے گی کہ اس محبت اهلبیت کا اجر امام موصوف کو کیا ملا ' قاضی نور اللہ شوستری فرماتے ہیں :

" شاہ اسمعیل قبر ابو حنیفہ کوفی را کہ در بغداد بود ' کند و عظ[ام] او را بسوخت ' و سگے را بجائے او دفن نمود - آں موضع را مزبلۂ اهل بغداد ساخت (مجالس المومنین صفحہ ۳۸۱)

با ایں همہ بہتر یہی ہے کہ اسلاف کے اعمالنامے تو اب بند ہی کر دیے جائیں - گڑے مردوں کی هڈیاں اکہاڑنا ٹہیک نہیں - موجود[ہ] نسل کیلیے پیش آمد حالات و تعلق کو مد نظر رکہہ کر ایک دوسرے سے همدردی کرنا ضروری ہے اور رابطۂ الفت و اتحاد کو حسن سلوک اور حسن اخلاق سے مضبوط کرنا چاهیے - (باقی آیندہ)

مؤکل کے نزدیک کامیاب هوا هوں - مجهے کسي دوسرے سے غرض بهي نہیں هے کیونکه : ان اجري الا علي رب العلمین - میں اپنے مؤکل سے اجر کا طالب هوں نه شکریه کا شوق هے - نه نفرت و ملامت و شکایت کا اندیشه هے - و الحمد الله علي ذالـك .

. . . .

یه امر اب مجهے صاف کرنا هے که مینے اپنے موکل کا جو منشاء سمجها ' اسکے موافق کیا - امید که اسکو بغور ملاحظه فرمائیگا - مینے اپنے امکان بهر شریعت کي پابندي کي مگر اسي حکم کي ' جسکو میں شریعت کا سمجهتا تها - ساتهه هي اسکے اپني راے پر عجب نہیں کیا اور جمهور علماء کے خلاف کسي وقت اظهار خیال نہیں هوا اور آخر تـک انکے منافي کوئي بات نہیں کهي - اسوقت مجهپر یه اتهام هے که مینے صورت موجوده کے جواز کا فتوي دیدیا یه بالکل غلط هے - البته یه صحیح هے که اس امر سے که مرور میں اشتراک هو' قطع مصالحت کي کوئي وجـه میرے ذهن میں نه آئي ' جبکه هر وقت اسکے مطالبه کا حق جسکے هم مکلف هیں همکو پهونچتا هے اور مقدمات دیـواني وغیره کا حق کسي طـرح ساقط نہیں هـوا هے - مینے اسـوقت صـرف قیـدیونکي رهائي اور اصولي طور پر مسلمانونکا قبضه حاصـل کرلینا کافي سمجها - اس سے یه نہیں لازم آتا هے که اس صورت کو میں نے جائز بهي کردیا' بلـکه کتـنے امور هیں که نا جائز هیں اور هم انـکو اپني محکـومیت کے باعث انگیز کیے هوئے هیں ' اور هر موقع پر انکا مطالبه کرتے هیں - انهیں میں اسکو بهي مینے شمار کرلیا - مجهے جن امور کے باعث مصالحت کرنا ضروري تها وه میرے نزدیک ازروے شریعت حقۂ اسلامیه اهم تهے' به نسبت اس اشتراک مرور کے - اسکي وجهه سے وه امور نظرانداز نہیں کیے جاسکتے تهے - مینے اسمیں جو کچهه کیا' خدا کي طرف سے جو ذمه داري هے اسکا ملحوظ رکهه کے کیا هے - و الله علي ما اقول وکیل -

. . . .

جب مصالحت ضروري سمجهي گئي جسکے [illegible] میں اسوقت نہیں عرض کرونگا اور آپکو بهي معلوم هیں ' تو مینے [illegible] حیلۂ شرعي نکالا اور کها که اسکے باره میں مشوره لیا [illegible] علماء سے استفتاء دریافت کیا جاے تو مجهے اخفا [illegible] راز کا حکم [illegible] کہ [illegible] نزدیک یه صورت جائز تهي اور اون لوگوں [illegible] اس تصفیه [illegible] ساعي تهے' جتنا فرض تها وه ادا کر چکے که ایک [illegible] جس وه با وثوق سمجهتے تهے اس شوره میں شریک کیا اور انهوں نے [illegible] قول کو حکم خدا سمجها - اگر مجهـے اشتباه هوتا یا [illegible] کو توثیق میں کچهه شبه هوتا تو اُنکو اور مجهکو' دونوں [illegible] علما سے یا اُن علما سے جو جمع کیے گئے تهے دریافت کرنا تها [illegible] پر یه فرض نہیں هے که جس امر کو میں خدا کا حکم سمجهتا هوں' اسمیں اپنے سوا غیر کا اتباع کروں (۱) بلکه میں خود اپنے علم [illegible] کا مکلف هوں اور عام لوگوں کو ایک عالم کے قول پر عمل کرنا جائز هے - شرعي قباحت اسمیں مجهے نہیں معلوم هوئي - اسپر بهي مشوره لیا گیا اور جو کارکن لوگ تهے' اون سے اسکي تشریح کردي گئي - جهانتک مجهے علم هے اوس صورت مجوزه میں کسیکو اختلاف نه تها که ان حالات کے لحاظ سے یه مخلص هو سکتا هے -

(۱) الحمد لله که جناب مولانا کا یه اعتقاد هے اور في الحقیقت یهي وه اصول [illegible] جو اگر تسلیم کرلیا جاے تو آج مسلمانوں کے تمام دیني مصائب کا خاتمه هوجاے - امید هے که مولانا هر موقعه پر اس اصول کو ملحوظ رکهیں گے که " جس امر کو حکم خدا یقین کرلیا جاے اسمیں غیر کا اتباع نه چاهیے اگرچه ایک عالم اسکي پرستش کرتا هو" (الهلال).

. . . .

. . . .

وقف کي ملک کسي کے لیے نہیں هو سکتي هے - قبضه زمین مسلمانوں کو دلا دیا گیا - اب صرف گذرنے میں پیدل چلنے والونکي مشارکت هے - اس امر کو نه خیال کیجیے که همارى خواهش کیا هے ؟ اس امر کو دیکهیے که همکو جو کچهه ملا وه کسي نه کسي طرح هم شرعي مسئله میں لا سکتے هیں یا نہیں ؟ ممر میں کافر و مشرک سبکا گذرنا شرعاً جائز هے - جنب و نفساء و حائض کے گذرنے کي ممانعت اگر هوسکتي هے تو مسلمانوں کو انکی شریعت کي طرف سے - گورنر جنرل کو کیا حق هے که اسکي تصریح کریں ؟ جانورونکے گذرنیکي خود گورنر جنرل نے اجازت نہیں دي هے - جو لفظ انهوں نے استعمال کیا هے وه اس امر پر زیاده واضح هے که نمازیوں کے لیے اصالتاً حق مرور هے -

. . . .

. . . .

تاهم میں اسکو نا کافي سمجهتا هوں - اسیدن کانپور میں مسجد سے نکل کے قبل اسکے که گورنر جنرل اسکو ظاهر کریں ایک بساطي کي دوکان پر بڑے مجمع کے سامنے مینے صاف صاف کها که مسجد کي زمین پر اگر همکو قبضه بهي ملا هے تو براے نام هے - پهر مولوي غلام حسین صاحب سے جا کے پوري حالت ذکر کي - پهر مولوي عبد القادر صاحب آزاد سے - پهر ایک مسجد جو که مولوي ابو سعید صاحب کے مکان کے قریب هے' اوسمیں مولوي محمد رشید صاحب سے از ابتداء تا انتها کل امور کا ذکر کیا اور کها که ابتـک یه نقصان باقي هے اور همکو چاره جوئي کا حق حاصل هے - اوسکے بعد جب مسٹر علي امام صاحب نے مجکو مبارک باد دي تو میں نے اون سے بهي اسکے متعلق صاف صاف کها که نه تو اس سے بے چیني دفع هوني نه یه شریعت حقه کے موافق هے کیونکه میں اسکو بالجبر سمجهتا هوں - لیکن مجهے پورا اطمینان دلایا گیا که اسکے بننے کے وقت هر طرح سے آپ مطمئن کر دیے جائیں گے - (انتهى ملخصاً)

بشارة عظمى

لارڈ هیڈلے بالقابه کا اعلان اسلام

از داعي اسلام خواجه کمال الدین صاحب بي - اے - شکر الله مساعیه

حبي في الله - السلام علیکم و رحمته الله و برکاته .

مبارک هو - الله تعالى نے آجتک ابتلاون میں ثابت قدم رکها اور آینده رکهے - مینے آجتک کوئي خط نہیں لکها - آپ کي مصروفیت اهم نے جرات نہیں دلائي که آپکي توجه کسي دوسري طرف منعطف کروں -

میں آپکي قلمي اور درمي امداد کا هر طرح ممنون هوں - جزاکم الله احسن الجزا -

بالمقابل ایک ایسي عظیم الشان نصرت الهي کی خوشخبري اور مبارک باد دیتا هوں' جسکي نظیر گذشته پچاس سال میں هندوستان کي دنیا کے کسي مذهب نے نه دیکهي هوگي - و الحمد الله علی ذالك -

نومبر کے اسلامک ریویو کا پرچه جو اسکے همراه پهونچتا هے ' ملاحظه فرماویں - اسکے آخري صفحه (ٹیٹل پیج) پر ایک اشتهار ایک زیر تصنیف کتاب کا ملاحظه فرماویں جو رائٹ اونریبل لارڈ هیڈلے اسوقت لکهه رهے هیں -

میں جو تقریر کی ' اوسمیں بھی صرف یہی کہا کہ مسجد کی زمین واپس ملگئی ھے - کانپور میں اون سے ملکر جب دریافت کیا گیا تو بھی اصلیت ظاہر نہیں کی - لطف یہ کہ انہیں اب بھی آزادی وحریت کے ادعا کے اعادے میں تامل نہیں ھے اور فرماتے ھیں کہ " میں اصول رازداری کے خلاف ھوں " فیا للعجب ! - آپ کو شاید تعجب ہوگا جب آپ یہ دریافت کرینگے کہ اس معاملہ میں نہ صرف غلط فہمی ھی ھوی بلکہ تغلیط سے بھی کام لیا گیا - لکھنؤ سے میرے ایک درست مجھے لکھتے ھیں " مسجد کے معاملہ میں غلط فہمی ھوی - اب نہایت افسوس ھے - اللہ تعالی مدد فرمائے -" لکھنؤ میں جو جناب راجہ صاحب اور جناب مولانا عبد الباری صاحب کا موطن ھے ' یہ غلط فہمی جب ھی ھوسکتی ھے کہ اصل بیان کرنے والے مغالطہ دینا چاھیں - جناب کو اور بھی زاید تعجب ہوگا اگر آپ میرے ایک کانپوری دوست کے اس جملہ کو پڑھیں گے جو ارنہوں نے مجھے ۲۲ - اکتوبر کے خط میں لکھا ھے "گو باطن میں یہاں بھی فیصلہ مسجد کو لوگ پسند نہیں کرتے تاھم بظاھر کوئی مخالفت نہیں ھے " بطریق جملہ معترضہ مجھے اسوقت حافظ احمد اللہ کی وہ چٹھی یاد آتی ھے جو انہوں نے ۲۲ - ذیقعدہ کے زمیندار میں چھپوائی ھے - اور اس غلط افواہ کی تردید کی ھے کہ "وہ فیصلہ مسجد کو قابل اطمینان نہیں سمجھتے " جب مجھے حافظ صاحب کی پہلی اخلاقی جرات یاد آتی ھے تو اس چٹھی کے چھپوانے پر تعجب ہوتا ھے - اگر یہ افواہ غلط بھی تھی تو اس اہتمام اور شد و مد سے تردید کرنیکی کیا ضرورت تھی ؟ سب سے زاید لطف یہ ھے کہ اڈیٹر صاحب زمیندار نے اس پر ایک لنبا نوٹ لکھکر یہ ثابت کرنیکی کوشش فرمائی ھے کہ "حافظ صاحب برٹش گورنمنٹ کے ویسے ھی خیر خواہ ھیں جیسے اور لوگ ! " میرا دماغ کام نہیں کرتا کہ اگر وہ اس فیصلے کو قابل اطمینان نہیں سمجھتے تو اسلیے اونکی خیر خواھی میں کیا فرق آتا ھے ؟ فرض کیجیے کہ مولانا ابو الکلام اس فیصلہ پر مطمئن نہیں یا کلکتہ کی تمام پبلک غیر مطمئن ھے - یا میں خود غیر مطمئن ھوں ' تو کیا میری وفاداری اور خیر خواھی پر حرف آگیا ؟ اور کیا وفاداری کیلیے ضروری ھے کہ گورنمنٹ کے ھر فیصلہ پر اطمینان بھی کیا جاوے ؟ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا -

(۶) میںنے جس وقت مضمون لکھا تھا اوسوقت تک جناب کی مخالفت کا مجھے صحیح طور پر علم نہ تھا - اسلیے میںنے پوچھا تھا کہ یہ فیصلہ جب کہ آپ کے پیش کردہ شرائط کے خلاف ھے تو آپ صدائے مخالفت کیوں بلند نہیں کرتے ؟ اب جب کہ الہلال نیز ٹون ہال کی تقریر میںنے دیکھہ سن لی ھے تو اب اوس سوال کا کوئی موقعہ نہیں اور اب میں اوس جملہ کو واپس لیکر ببانگ دھل اقرار و اعلان کرتا ھوں کہ اس معاملہ میں تمام ہندوستان کی پبلک نے جس جلدی سے کام لیا ھے ' اوس سے کلکتہ کی پبلک مستثنی ھے ' جس نے نہایت حزم و احتیاط اور غور و فکر سے کام لیکر جو امر قابل شکریہ تھا اوسپر دل و جان سے شکریہ ادا کیا ' اور باقی سوال کو باقی رکھا ' ایسے نازک وقت میں کہ تمام انجمنیں ' تمام اخبار ' ساری پبلک ' ایک طرف ھو اور بلا سمجھے بوجھے ایک دوسرے کی تقلید کرتا جاتا ھو ' حق گوئی پر ثابت قدم رھنا اور بلا خوف لومۃ لائم اور بلا انتظار نتیجہ حق ظاہر کرنا ' معمولی دماغ کا کام نہیں - یہ مولانا ابو الکلام آزاد ھی کا کام ھے اور صرف اونکا ! این سعادت بزور بازو نیست * تا نبخشد خدائے بخشندہ فجزاھم اللہ تعالی عن جمیع المسلمین خیرا - مدعیان حریت و حق کے لیے یہ طرز عمل نہ صرف قابل تقلید ھے بلکہ تازیانہ عبرت ھے و شتان بین مدعی الحریۃ و الحر -

(۷) یہ صحیح ھے کہ مسٹر مظہر الحق ڈیپوٹیشن کے ممبر نہ تھے کیونکہ ڈیپوٹیشن مقامی تھا - لیکن انہوں ھی نے اس معاملہ کو طے کیا ' انہوں نے ھی اڈریس لکھا - خود وہ ڈیپوٹیشن کے ہمراہ گئے ' اسلیے اون سے سوال کرنیکا حق ضرور ھے - ھاں یہ بالکل سچ ھے کہ " شیک ھند کا اگر اونہیں شوق ھو تو اسکے لیے بہ زیادہ کم قیمت اور آسان وسائل رکھتے ھیں "

(۸) میں اس جملہ کے ساتھہ پورے طور پر متفق ھوں کہ " مسٹر مظہر الحق کی حیثیت اس معاملہ میں مدرس مفتی کی نہ تھی بلکہ ایک مشیر قانونی کی " اور در حقیقت یہی اونپر سب سے بڑا اعتراض ھے کہ اونہوں نے اپنی حیثیت سے قدم باہر کیوں رکھا ؟

توضیح مزید

(از جناب مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محل)

مولانا موصوف اپنے ایک تازہ ترین گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ھیں :

(۱) مجھے مثل دیگر علماء اهل اسلام اس امر کا تحفظ ھے کہ معابد و مساجد کے احترام کو کسی قسم کا گزند نہ پہونچے - خصوصاً اس معاملہ کو ایسی صورت میں طے ہونا چاھیے کہ جو غرض اصلی ھے یعنی اس مسجد کے علاوہ بھی تمام مقامات متبرکہ کی حفاظت ' وہ حاصل ھو جائے - کل ملک کا انہماک اس مسئلہ سے اسی غرض سے ھو گیا ھے - میری طرف سے اسکا خیال نہ کیا جائے کہ میں نے دیدہ و دانستہ اس فیصلہ میں اس مقصد کو نظر انداز کر دیا ھے - اگر کسی پہلو سے اس کا شبہہ ھوتا ھو تو غلطی رائے پر محمول فرمایا جائے -

(۲) میں کسی طرح اس امر کو جائز نہیں سمجھتا ھوں کہ مسجد کا کوئی حصہ بلا حکم شرعی علحدہ کیا جائے ' یا کسی اور کام میں لایا جائے - البتہ جو صورتیں شرع میں جائز ھیں اونکو اگر کوئی اختیار کرے تو میں قابل ملامت نہیں تصور کرتا ھوں -

(۳) میرا منصب دیگر علماء سے جدا گانہ ھے - وہ ایک پہلو پر نظر کرتے ھیں کہ اس جزء کا کسی نہ کسی طرح تحفظ ھو اور جو مطالبہ ھے وہ ثابت کر دیا جائے - مگر میں ایک مصالحت کرنیوالا ھوں جسکے لیے ضروری ھے کہ موافق اور مخالف ' دونوں پہلوؤں کا لحاظ رکھا جائے - جو جزئیات علماء پیش کررھے ھیں ' انکی حقیقت آپکو معلوم ھے - جو میں پیش کررھا ھوں انکو ایک جگہہ جمع کر دیا جائے تاکہ مخصوص اهل علم اسکو ملاحظہ کریں - میری غلطی سے مجھکو مطلع کریں کیونکہ اس فیصلہ میں جو بظاهر سقم ھے اسکا ذمہ دار صرف میں ھی ھوں - راجہ صاحب محمود آباد یوں تو جملہ امور کے متکفل تھے مگر مخصوص ذمہ دار وہ آئندہ تحفظ کے اور قانون بنوانیکی ھیں - اور مسٹر مظہر الحق بقول جناب کے قیدیونکو چھڑوانے آئے تھے - وہ کامیاب ھوئے - رھا میں ' تو مجھے عام نظروں میں کامیابی نہیں ھوئی اور میرا منصب بہت مقید ھے - میں ایک غائبانہ مدعی کا وکیل تھا - مجھے اپنے مؤکل کے منشاء کے خلاف ایک چاول بھی نہ ھٹنا چاھیے تھا - میں ازروے دیانت عرض کرتا ھوں کہ میںنے ایسا ھی کیا ھے - اسواسطے میں بھی کہہ سکتا ھوں کہ اپنے

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل رعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی - اور متلی - اٹھنا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگوا کر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی کے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں کے مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو ہی کی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

[illegible]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[illegible] ہوتی ہوں - اور [illegible] کی [illegible] کی وجہ سے بخار [illegible] ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون [illegible] پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی [illegible] تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی و طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - [illegible] سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال [illegible] سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر [illegible]

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳ [illegible] اسٹریٹ - کلکتہ

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد، عورتیں، لڑکے، فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل محنت کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ خرچ، بڑے کام چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر [illegible] اسکا [illegible] آسانی سکھا دیتا ہے !! خرچ ڈاک کے لیے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر رسالہ طلب فرمائیے -

موزے سے یعنی ۱۲ روپیہ بڈل نٹ کنگ (یعنے سپاری کترش) مشین پر لگائیے پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگائیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھہ سوئی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی!

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون، جو ضروری ہوں، ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا، آپ نے روانہ کیا، کوڑلیٹی دس روپے بھی مل گئے! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں!

آدرشہ نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ

پھر نومبر نمبر میں دو اور مضامین لارڈ موصوف کے قلم سے ملاحظہ ہوں

آیندہ کا مذہب ... ... The Religion of the Future

مذہب کی سلاست ... The Semplicity of Religion

غرض یہ کہ یہ عالی نژاد اور نیک نہاد انسان بچپن سے عیسائی شرک سے متنفر ' اور اندر ہی اندر توحید کا قائل اور قدم بقدم بلا علم و ارادہ اسلام کی طرف کھنچ رہا تھا - گذشتہ پانچ چار سال سے قرآن شریف کا مطالعہ کیا - آخری سعادت آپ کے خادم کے لیے قضاء قدر نے رکھہ چھوڑی تھی - وہ آگ جو اندر ہی اندر دھک رہی تھی ' اوسمیں اسلامک ریویو نے چنگاری کا کام کیا - آگ مشتعل ہوگئی اور چند ملاقاتوں نے کل حجابوں کے خش و خاشاک کو خاکستر کردیا - وہ انسان جو آج سے صرف دو ہفتے پہلے اس اعلان میں تامل کرتا تھا ' آج اس خاکسار کے ایما پر کتاب لکھنے لگا ہے !!

یہ کتاب میں خود چھپوا ونگا اور اسکا اردو ترجمہ ساتھہ ہی شائع کرونگا - میں چاہتا ہوں کہ یہ کتاب ہزار دو ہزار کاپیوں میں مفت یا براے نام قیمت پر تقسیم ہو -

آپ کو اچھی طرح میری پہلی حالت کا علم ہے - ایک درد نے مجھے ہندوستان میں پھرایا اور وہی اضطراب مجھے یہاں بھی لایا - میں نے اپنی چلتی ہوئی دولت پر لات ماری ' اور مجھے حاشا و کلا اسکا کوئی رنج نہیں - فرانس کی مذہبی کانفرنس میں میری تقریر نے ہوا کا رخ بدل دیا اور یورپ کے فضلا نے حیرت ظاہر کی - ستمبر نمبر اسلامک ریویو میں وہ تقریر چھپ گئی ہے - اسوقت یورپ اور امریکہ کے فضلا نہایت خوشی اور دلچسپی سے اسلامک ریویو پڑھتے ہیں لیکن عین ایسی حالت میں مجھے مالی دقتوں نے تنگ کیا ہے - ایک سال تو میں نے پرچہ اپنی جیب سے چلا دیا اور قوم پر ثابت کردیا کہ یہ امر بیہودہ نہ تھا - اب وقت امداد ہے - آپ کوشش کریں - میں آپ سے درمی نہیں بلکہ قلمی امداد اور سخنی اعانت چاہتا ہوں -

ہاں ' خدا کے اس فضل پر میں نے چند شعر جلدی میں موزوں کیے بغرض اندراج الہلال بھیجتا ہوں

ترانہ حمد بجناب احدیت مآب

بر اسلام رائٹ ارنریبل لارڈ ہیڈ لے بالقابہ

خود بخود کردی در افضال باز
حیف باشد گر کنم بر خویش ناز
من کہ سرگرداں پئے مرغاں شدم
تو عطا کردی مرا یک شاہباز
آنچہ بنمودی بہ پیر ما بخواب
روز روشن دیدہ ام ما چشم باز
لارڈ پیدا شد پئے نصرت مرا
کردہ چوں بیچارگی زہرم گداز
آں خجستہ تا چہل در خوض و فکر
آخرش کردی بسوار افشاء راز
نعرہ الحمد مستانہ زنم
میکنم سجدات با عجز و نیاز
کے عجب بینم ز قرب آفتاب
چشم بر الطاف تواے چارہ ساز

تاریخ حیات اسلام

الہلال اور پریس

حضرت مولانا - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جو خدمات آنجناب آج ملت مرحومہ کی اصلاح و ترقی کیلیے انجام دے رہے ہیں ' وہ روز روشن کیطرح آشکارا ہیں - اسکا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ ہم تمام اعلی اور ادنی طبقات میں آپ ہی کا ذکر خیر پاتے ہیں اور ڈیڑہ سال کے اندر ہی ایک عالم آپکا شیفتہ و گرویدہ ہوگیا ہے - گو یہ ایک مسلم امر ہے کہ جنکی طبائع خود ساختہ لیڈروں کی طرح تعریف پسند نہیں ' وہ ہرگز اپنی تعریف بنظر تحسین نہیں دیکھتے ' تاہم ہم غلامان اسلام میں جناب کی بدولت اور امداد غیبی کی مساعدت سے جو عجیب و غریب احساس ملی و دینی پیدا ہو چلا ہے ' وہ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ جناب کے اس احسان عظیم کا اعتراف کریں :

ہمیں بام ترقی کے یہی رستے دکھائینگے
نہاں حضرت کے دل میں آتش اسلام پاتے ہیں

الہلال کی ایک ہی سال کی اشاعتوں نے کافہ مسلمین کے دلوں پر وہ سکہ جما دیا ہے ' جسکی نظیر شاید ہی ملسکے - میں نے کثیر التعداد ناظرین الہلال کو دیکھا ہے کہ اسکی اشاعت کے دن گنتے رہتے ہیں اور جبتک انہیں جدید پرچہ مل نہیں لیتا ' ایک بیچینی سی لگی رہتی ہے اور پرچۂ سابق ہی کو پڑہ پڑھکر اپنے دلہاے ناصبور کو ڈھارس دیتے ہیں - ایک قلیل عرصہ میں الہلال نے ثابت کردیا ہے کہ وہ ہمارے سیاسی حقوق کا محافظ - ہمارے اخلاقی ' ادبی ' تمدنی و معاشرتی حالت کا مصلح - ہمارے قومی جذبات پر تنقیدی نظر ڈالنے والا اور سب سے بڑھکر یہ کہ ہمیں اسلام کی سچی تعلیم دینے والا ایک ہی رسالہ ہے -

الہلال کی ضمانت کی روح فرسا خبر اخباروں میں پڑھکر ایکطرح کی نا امیدی پیدا ہو چلی تھی - لیکن الہلال کی حق گوئی نے باوجود اپنی ضمانت اور سرکار کی نو اختیار کردہ پولیسی کے ' تن مردہ میں ایک زندہ روح پھونک دی - الہلال ہمارا اسلامی معلم ہے - اسکی ضمانت الہلال کی نہیں بلکہ اسلام کی ضمانت ہے - مسلمان خوابندۂ غفلت تھے لیکن موجودہ مظالم انکے جاگ اٹھنے کے لیے کافی تازیانہ ہیں - اب انکے دل سرور وحدت سے مخمور - انکے دماغ حب قومی سے معمور ' اور انکی طبیعتیں نور ایمان سے منور ہیں - یعنے انمیں اسلامی خو بو آگئی ہے - پھر روے زمین پر کونسی قوت ایسی ہوسکتی ہے جو محض ضمانتوں کی دھمکیاں دیدیکر ہماری صداقت پرست زبانوں کو بند کردے ؟ یہ تو فقط دو ہزار کی ضمانت تھی - اگر ایسی پچاس ہزار اور بھی ضمانتیں طلب کی جاتیں ' تو بھی موجودہ حالت میں انکا جمع کرنا آن واحد کا کام تھا - انشا اللہ جبتک مسلمانوں کی جانیں باقی ہیں ' الہلال کا حفظ انکا فرض ایمانی ہوگا !

محمد طیب کوانٹھہ ضلع شاہ آباد

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۳ | کلکتہ : چہار شنبہ ٤ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, December 3, 1913.

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

لغات جدیدہ

مؤلفہ

مولانا السید سلیمان الزیدی

یعنی : عربی زبان کے چار ہزار جدید ' علمی ' سیاسی تجارتی ' اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری ' جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے ہیں ' اور نیز الہلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا ہے ' وہ بھی اس لغت میں مع تشریح واصل ماخذ موجود ہیں قیمت ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

منیجر المعین ندوہ ' لکھنو -

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor,

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half-yearly ,, ,, 4 - 12.

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی
احمد الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ ـ ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۳ — کلکتہ : چہارشنبہ ٤ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, December 3, 1913.

فہرست

تصاویر

اخبار الانباء

جنوبی افریقہ

ہندوستان کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں ہمدردی کے جلسے منعقد ہوچکے ہیں اور زر اعانت کی فہرستیں کھل گئی ہیں - کلکتہ میں کل سہ پہر کو ہندو مسلمانوں کا مشترک جلسہ ٹون ہال میں منعقد ہوگا -

۲۹ - نومبر کو بمبئی میں ہندوستانی خواتین کا ایک قائم مقام جلسہ ٹون ہال میں منعقد ہوا - مشہور پیٹیت خاندان کی لیڈی ڈنشا صدر مجلس تھیں - جلسے نے وسراے اور سکریٹری اف اسٹیٹ کی مداخلت پر زور دیا اور نہایت سخت اور پر زور الفاظ میں تجاویز منظور کی گئیں -

---

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو جنوبی افریقہ سے آے ہوے مراسلے دفتر مستعمرات کو یقین دلاتے ہیں کہ سختی اور جبر کی شکایتیں صحیح نہیں - دوسری طرف واقعات و روایات کا سلسلہ بغیر کسی توقف کے اپنی ابتدائی سرعت کے ساتھہ جاری ہے -

۳۰ - نومبر کی تار برقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سزاے تازیانہ کے متعلق لوگ حلفیہ گواہی دے رہے ہیں - ایک ہندوستانی شخص نے حلفیہ بیان لکھوایا ہے کہ سات آٹھہ ہندوستانیوں کو کام چھوڑ دینے کی وجہ سے انتہاے سختی کے ساتھہ مارا گیا - مارنے میں لاٹھیاں استعمال کی گئی تھیں - پانچ ہندوستانی اس صدمہ سے بے ہوش ہوگئے - اس عالم میں بھی انہیں قید کرلیا گیا !

گرفتاریاں بھی برابر جاری ہیں - پولیس نے ۳٦٥ امازئی وادی' میں اور ۱۰۰ - زولو لینڈ میں ہندوستانی گرفتار کیے ہیں - کرے ٹاؤن میں بھی ہندوستانیوں نے ہڑتال کردی ہے -

---

ہز اکسلنسی وبسراے کے پرائیوٹ سکریٹری باندی پور سے مندرجہ ذیل تار برقی بھیجتے ہیں :

" رائٹ انریبل مارکوئس اف کریو (وزیر ہند) آج بروز شنبہ نہم ڈسمبر ہندوستانیوں کے ایک وفد کو بار یابی دے رہے ہیں - وفد میں سر مان چرجی بھاؤ نگری اور مسٹر امیر علی ہونگے - اسکا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانیان افریقہ کے متعلق اپنی معروضات پیش کرے "

اس سے پہلے آل انڈیا ساوتھہ افریقہ لیگ نے اطلاع دی تھی کہ لندن میں ایک وفد لارڈ کریو کے سامنے اس مسئلہ کو پیش کرنا چاہتا ہے اور انھوں نے منظور بھی کرلیا ہے - اب اس تار برقی سے معلوم ہوا کہ نہم ڈسمبر کو وہ وفد پیش ہوگیا -

---

رئیس الاحرار مسٹر گاندھی

جو جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے حقوق کی ۲۰ - برس سے قیادت کر رہے ہیں !

لارڈ کریو نے ہندوستانی وفد کا جواب دیتے ہوے نہایت ہمدردی ظاہر کی - ٹیکس کو قابل اعتراض قرار دیا اور باضابطہ تحقیقات پر زور دیا - انھوں نے اس معاملہ کی اہمیت کا اعتراف کرتے ہوے کہا کہ انڈیا آفس اور دفتر مستعمرات ' دونوں کامل غور و فکر میں مشغول ہیں -

تعدد ازدواج کے متعلق کہا کہ ہندوستانیوں نے ہرگز یہ خواہش نہیں کی تھی کہ اس طریقۂ نکاح کو مروج کیا جاے بلکہ اس کا منشا صرف یہ تھا کہ وہ قومیں جن میں یہ مروج ہے ' گورنمنٹ جنوبی افریقہ کی توجہ سے محروم نہ رہیں - وہ تعجب کرتے ہیں کہ کیوں غلط فہمیاں پیدا ہوگئیں - مسٹر اسمٹ بذات خود تحقیقات کی غرض سے نتال گئے ہیں -

ڈیلی گریفک نے سر منچرجی رئیس الوفد کے اس راے کی زور سے تائید کی ہے کہ ہندوستانیوں کے حقوق بحیثیت سلطنت برطانیہ کی رعایا ہونے کے قابل لحاظ ہیں اور یہ مسئلہ ایک خارجی آبادی سے تعلق نہیں رکھتا ' بلکہ امپیریل گورنمنٹ پر اسکا اثر پڑتا ہے -

دیگر اخبارات نے بھی کم و بیش تائید کی ہے -

معلوم ہوتا ہے کہ جنوبی افریقہ کے حکام کم از کم اب اتنا تو سمجھہ گئے ہیں کہ ہندوستانیوں پر بھی ظلم و سختی کرنا قابل پرسش ہوسکتا ہے اور یہ کوئی ایسی نیکی نہیں ہے جسکا اعلان کیا جاے' بلکہ اس کا چھپانا ظاہر کرنے سے بہتر ہے -

چنانچہ ۳۰ نومبر کی تار برقی کے آخر میں یہ خبر بھی دی گئی ہے کہ وحشیانہ سزاؤں کے خلاف شہادتیں طیار کی گئی ہیں -

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس دوئم پرچه نه پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں، ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پته، رقم، اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکی ذمه دار نه هوگا (مینیجر)

ہمارے پاس

رساله زمانه - مخزن - عصمت - تمدن - شمس بنگاله - نظام المشایخ - صوفي - عصرجدید - کشمیري میگزین - الناظر - دکن ریویو - پنجاب ریویو وغیره وغیره ماهواري پرچوں کي مکمل و نا مکمل جلدیں معه تصاویر قسم اعلی کے موجود هیں - اور میں نصف قیمت پر دینے کیلیے طیار هوں - جن صاحبوں کو ضرورت هو وہ مجه سے خط وکتابت کریں - بڑا هي نایاب ذخیرہ هے - متفرق پرچه جات بهي بهت هیں - جلد فرمایشیں بهیجدیجیے - تاکه آینده افسوس کرنا نه پڑے - کیونکه اکثر گذشته پرچے دوگني قیمت دینے سے بهي نہیں ملتے المشتہر

ماسٹر محمد حمزہ خاں مقام ملکه پور ضلع بلڈانه برار

P, O. Malkapur Y. I. P. R.

لکھنؤ کے مشہور سوزنی تحفے

موسم سرما مین رضائي لحاف کي ضرورت ضرور هوتي هے - لیجئے هم سے مندرجه ذیل قسم کے فردهائے رضائي و لحاف منگوا لیجئے - جو طرح طرح کے بیل بوٹوں سے مزین هوں گي جامع دار در شاله نما طرز بغدادي چهینٹ وغیره عرض و طول موافق رواج -

فرد رضائي قسم اول ۵ - روپیه - ۴ - روپیه اور ۳ - روپیه -

فرد لحاف " ۶ - روپیه - ۵ - روپیه اور ۴ - روپیه -

فرد پلنگ پوش قسم اول ۵ - روپیه - ۴ - روپیه اور ۳ - روپیه

حلوہ سوهن مقوي في سیر ۲ - روپیه - تمباکو خوردني ۶ - روپیه - و ۴ - روپیه في سیر - تمباکو کشدني في سیر ۸ آنه تعمیل نصف قیمت پیشگي -

نوٹ ـــ سودیشي طرز کے سوتي مشروع قابل پوشاک جسکے نمونه مفت -

حیدر حسین خاں منیجر سلینگ ایجنسی ملیح آباد ضلع لکھنؤ

خضاب سیہ تاب

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی کي لینا پسند نہیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسکے کہنے میں توقف بهي نہیں، خواہ کوئي سچا کہے یا جهوٹا حق تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاوے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتی هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آئي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بروز بڑهتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکه پهیکا پڑتا هي نہیں - کهونٹیاں بهي زیادہ دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں مختصر یه که همارا کہنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا که اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندهنے کي ضرورت نه دهونے کي حاجت لگانیکے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۸ آنه محصولڈاک بذمه خریدار - زیادہ کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹرہ دلسنگه امرت سر

تعجب ہے کہ آپ نے بلاتفاق رجوب کیونکر لکھا ؟

بہر حال اس نوٹ میں مقصود قربانی کا مسئلہ نہ تھا بلکہ ترک نماز عید کی بحث تھی ' اور اگر قربانی سنت بھی ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ چھوڑ دی جاے -

(۲) نماز عید کے متعلق بھی آپنے یہ صحیح نہیں لکھا کہ " ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے " بہتر ہے کہ اسے تحقیق کرکے لکھتے - نماز عیدین حضرۃ امام ابو حنیفہ کے اجتہاد میں واجب ہے - امام احمد (رح) کے نزدیک فرض کفایہ ہے کہ ایک جماعت مقیم نے ادا کر لیا تو فرض ادا ہو گیا مگر ہے فرض' اور یہی مذهب قوی ہے -

البتہ امام مالک و شافعی کہتے ہیں کہ سنت ہے -

بہر حال میرے کہنے کا مقصد آپ نہ سمجھے - میرا مقصود یہ تھا کہ عید کے دن کے دو عمل مسلمانان اجودھیا کے سامنے تھے - قربانی اور نماز - پہلی چیز کو جبراً مجسٹریٹ نے روک دیا - پھر اسکا یہ علاج تو نہ تھا کہ ایک سنت یا واجب (اصطلاحی) کے اجباری ترک سے اُس عمل عظیم کو بھی عمداً ترک کر دیا جاے جسکی اصل صلوۃ الہی ہے ' اور جو اعظم ترین فرائض اسلامی اور ارکان و اساس شریعۃ حقہ میں سے ہے ؟ فرض سے مقصود خاص نماز عید نہ تھی بلکہ اصل نماز - قربانی کا اصل سنت یا واجب سے زیادہ نہیں - پھر اسکا ترک بھی عالم مجبوری میں ہے نہ کہ عمداً - اسکے مقابلے میں نماز و جماعت کو ترک کرنا کہ اصلاً ایک عظیم ترین فرض اسلامی ہے ' کسی طرح عند اللہ جوابدہی سے محفوظ نہیں رہسکتا -

تعجب ہے کہ اپنے عبارت پر غور نہیں فرمایا جو پوری طرح اس مطلب کو واضح کرتی ہے ؟ میں یہاں اُن سطور کو پھر نقل کر دیتا ہوں تا کہ آپکو زحمت رجوع نہو :

" پس اگر قربانی روک دی گئی تھی تو ایک عمل سنت یا زیادہ سے زیادہ واجب کے ادا کرنے سے وہ محروم رہگئے تھے اور اسکی بھی انکے سر کوئی پرسش نہ تھی کیونکہ حاکم کے حکم سے مجبور تھے - لیکن نماز تو خدا کا ایک مقرر کردہ فرض اور اعظم ترین شعائر اسلام بلکہ عمود دین و ملت ہے - پھر ایک عمل سنت کے اجباری ترک سے انہوں نے ایک عظیم ترین اور داخل قدرت و اختیار فرض کو کیوں چھوڑ دیا اور عین عید کے دن اللہ کے آگے سر عبودیت جھکانے سے کیوں باز رہے ؟ "

(۳) یا سبحان اللہ ! اظہار ناراضگی کا لے دیکے یہی ایک طریقہ رہگیا تھا کہ اگر مجسٹریٹ نے قربانی روک دی ہے تو چلو ہم نماز بھی نہیں پڑھتے ؟

نہ لڑ ناصح سے غالب کیا ہوا گر اُس نے شدت کی ؟
ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر ؟
مگر گریبان کس کا تار تار ہوا ؟

پھر یہ کس شریعت کا حکم اور کس مذہب کی تعمیل ہے ؟ کیا اُس اسلام کی ' جسکے ایک عمل یعنی قربانی کے ترک کا یہ کچھہ ماتم ہے ؟ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو اسلام کے احکام و اوامر کے حفظ کا یہ جوش کہ ترک قربانی پر ماتم کیا جاتا ہے اور دوسری طرف اُسی اسلام کے دوسرے اقدم ترین حکم کی یہ صریح تذلیل و تحقیر بلکہ انکار و تمرد ' کہ اظہار ناراضگی کیلیے نماز عید کی جماعت ترک کر دی ؟ یہی طریقہ حفظ احکام اسلامیہ و حمایت شعائر ملت کا ہے ؟ فہاتوا برهانکم ان کنتم صادقین !

نزجو النجات و لم تسلک مسالکہا
ان السفینۃ لم تجري علي الیبس !

اگر قربانی کے روک دینے پر ہمیں اسلیے افسوس ہے کہ اسطرح ہمارے دینی اعمال کی بندش و مداخلت کا راستہ کھل جائیگا اور ایک نظیر قائم ہو جائگی ' تو ہزار ویل و صد ہزار افسوس اُن مسلمانان اجودھیا کی جہالت پر ' جنہوں نے اس سے بھی بڑھکر ایک مثال مشئوم قائم کردی کہ نماز عید مسلمانوں کیلیے کوی ضروری اور لازمی چیز نہیں ہے - اور وہ کسی سال ترک بھی کر دی جا سکتی ہے - نیز بہت سے مسلمان اس ترک پر ملامت کرنے اور امر بالمعروف کا فرض انجام دینے کی جگہ ترک کرنے والوں کی پیٹھہ ٹھونکتے ہیں اور ہر طرف سے اس عمل زشت و بد پر انہیں صداء تعریف و احسنت کا غلغلہ سنائی دیتا ہے !

بہت ممکن ہے کہ کل کو کسی مصلحت سیاسی کی بنا پر کسی شہر میں اجتماع نماز عید روک دیا جاے ' اور اگر اسکی نسبت کہا جاے کہ یہ مسلمانوں کا ایک فرض دینی ہے تو حکام مسلمانان اجودھیا کی نظیر اور تمام مسلمانان : هند کا اتفاق سامنے کرکے سبکدوش ہو جائیں ! !

فویل لہم ثم ویل لہم

افسوس ہے کہ نہ تو خود زمانے کے پاس دماغ ہے اور نہ کسی کے پاس دماغ دیکھنا پسند کرتے ہیں - ان نادانوں کو کون سمجھاے کہ لکھنے پڑھنے کیلیے قلم دوات کے علاوہ اور بھی چند چیزوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے ' اور عقل و دانائی ایک شے ہے جس کا ثبوت مانگنے کا ہمیں ہر مدعی انسانیت سے حق حاصل ہے -

یہ کیسی بد بختی ہے کہ اجودھیا کے مسلمانوں نے یہ نادانی کی اور پھر فیض آباد کے لوگوں نے بکمال فخر و بہ لہجۂ تحسین خواہ تار برقیاں بھیجکر خود ہی اسکی تشہیر بھی کرائی ' لیکن تمام ہندوستان میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کسی مدعی اسلام کی زبان سے صدا نہ اٹھی کہ قربانی کے روک دینے سے نماز عید کو ترک کرنا ایک بد ترین مثال ہے اور شرعاً مستوجب نفریں ' اور پھر اگر ایک شخص سے صبر نہوسکا تو اسکو ترک نماز پر نا راض ہونے کے جرم میں ملامت کی جاتی ہے ؟

سچ یہ ہے کہ نماز کی ان لوگوں کی نظروں میں وقعت ہی کب باقی رہی ہے کہ اسکے ترک کرنے پر کسی کو رنج و ملال ہو - عملاً تو ترک ہی ہے - عیدین کی نماز ایک میلہ کی صورت میں ضرور لوگوں کو جمع کر لیا کرتی تھی - آج سے اسکا بھی خاتمہ ہوگیا کیونکہ اجودھیا میں مجسٹریٹ نے قربانی روک دی ہے ! انا للہ و انا الیہ راجعون -

حال میں نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب نے ایک خط نواب وقار الملک کے نام شائع کیا ہے - اُس خط کے علم مطالب اور لا حاصل ماؤ شما سے تو مجھے کوئی تعلق نہیں - البتہ انکا ایک جملہ مجھے بہت ہی پسند آیا اور میں اُسے پڑھکر نہایت خوش ہوا - انہوں نے لکھا ہے کہ آجکل اگر کوئی شخص عام خیالات کے خلاف کوئی بات کہدیتا ہے تو لوگ اسکے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قوم فروش ہے - لیکن ہزار ها مسلمان ہیں جو صریح احکام اسلامیہ کی عملاً توہین کر رہے ہیں مگر نہ تو کوئی اُنہیں ملامت کرتا ہے اور نہ اسپر کسی طرح کی نکتہ چینی کی جاتی ہے -

خدا تعالی جزاے خیر دے جناب نواب صاحب کو کہ انہوں نے یہ لکھکر میرے دل کو نہایت مسرور کیا - میں کہتا ہوں کہ اسمیں

شذرات

[illegible]

(۱) آپنے کبھي اس پر بھي غور کیا ھے که الھلال کي ضخامت ابتدا میں صرف ۱۶ صفحه کي تھي - احباب کرام نے بار ھا اصرار کیا تھا که قیمت ڈیوڑھي کردي جاے لیکن ضخامت میں ضرور اضافه ھو -

لیکن اسکے بعد بغیر اعلان‘ و بغیر طلب مزد و خواھش تحسین خود ھي چار صفحے بالالتزام بڑھا دیے گیے اور ضخامت ۱۶ - ۰ کي جگه ۲۰ صفحه کي ھو گئي -

(۲) اسپر بھي اکتفا نه کي گئي ‘ کیونکه مضامین کي قلت کا صدمه معاونین الھلال کو شاید ھي اسقدر ھو سکتا ھے ‘ جسقدر که خود اس عاجز کو ھوتا ھے - پس اکثر ایسا ھوتا ھے که چار صفحے یا آٹھ صفحے آور بڑھا دیے جاتے ھیں اور اس طرح اوسط نکالا جاے تو عملاً الھلال ۲۰ - صفحه سے بھي زیاده کي ضخامت میں نکلتا ھے -

(۳) ابتدا میں صرف ایک مرتبه غازي انور بے کي تصویر علحده آرٹ پیپر پر نکلي تھي اور لوگوں نے خواھش کي تھي که قیمت بڑھا دي جاے لیکن علحده صفحات پر تصاویر ضرور نکلیں - کیونکه که تصویروں کي خوبي زیاده بہتر کاغذ اور زیاده قیمتي سیاھي نیز ھاف ٹون مشینوں کي چھپائي پر منحصر -

لیکن بغیر قیمت کے اضافه کے خود ھي اسکا سلسله شروع کیا گیا - یہاں تک که اکثر پرچوں میں دو دو اور چار چار صفحوں کي تصویریں نکلیں اور بہت کم نمبر ایسے نکلے ھیں - جنمیں صفحات خاص نہیں ھیں -

(۴) کاغذ اور سیاھي بھي پہلي اور دوسري ششماھي سے زیاده قیمت کي استعمال کي جاتي ھے - اور چونکه اسدرجه صاف اور درخشاں سیاھي ھر وقت یہاں میسر نہیں آسکتي - بڑي بڑي دکانیں عین وقت پر انکار کردیتي ھیں ‘ اسلیے خاص آرڈر دیکر اسکا انتظام کیا گیا ھے -

(۵) ٹائپ کي چھپائي مین سب سے زیاده مقدم اور اھم مسئله ٹائپ کي حداثت و قدامت کا ھے - یعنی ٹائپ کي عمر بہت تھوڑي ھوتي ھے اور نئے ٹائپ کي اب و تاب ‘ خوش سوادي ‘ جوڑوں کا اتصال ‘ دوائر کي خوبصورتي ‘ زیاده عرصے تک قائم نہیں رھتي -

اگر خوبي و خوش نمائي سے درگذر کر لیا جاے جیسا که بڑے بڑے انگریزي پریسوں میں بھي ھوتا ھے تو جب تک ٹائپ علي گڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ کا سا ٹائپ نہو جاے‘ بلا تکلف کام دیسکتا ھے - اور اگر درمیان مین زیاده گھسے ھوے حروف بدلتے جائیں تو ایک عرصے تک صاف اور ما یقرء بھي رھسکتا ھے -

الھلال کا ٹائپ عمده ٹائپ ھے - اگر وه دو تین سال تک بھي نه بدلا جاے ‘ جب بھي کم از کم علي گڈه گزٹ کا سا تو نہوگا -

تاھم دو چار حرفوں اور دائروں کو بھي گھسا ھوا پاتا ھوں تو میري آنکھیں دکھنے لگتي ھیں اور دل ملامت کرتا ھے که قارئین الھلال کے ساتھه انصاف نہیں کرتا - اسي کا نتیجه ھے که آغاز اشاعت سے ابتک که ڈیڑه سال کا بھي زمانه نہیں ھوا ‘ دو مرتبه ٹائپ بدلا جا چکا ھے اور ادھر کئي ھفتوں سے پورا الھلال بالکل نئے ٹائپ میں نکل رھا ھے -

اس تبدیلي میں جسقدر نیا خرچ یک مشت گوارا کرنا پڑتا ھے‘ اُسکي آپکو کچھه خبر ھے ؟

کیا آپ اسے محسوس نہیں کرتے که اب الھلال کے صفحے صفائي و رونق اور درخشندگي و تابانی میں کس درجه پچھلي حالت سے مختلف ھیں ؟

میں نے الھلال کي پہلي اشاعت میں یه شعر پڑھا تھا ‘ اور ھمیشه پڑھتا رھونگا :

گل فشانند به بستر ھمه چوں عرفي و من
مشت خس چینم و بر بستر خواب اندازم

فتنۂ اجودھیا !

۱۹ - ذي الحجه کي اشاعت میں برادران اجودھیا کے ترک نماز عید کے متعلق چند کلمات لکھے تھے - انکي نسبت دو تحریریں پہنچي ھے -

ایک صاحب نے فیض اباد سے خط لکھا ھے اور اسپر بہت برھم ھیں که ترک نماز عید پر میں نے کیوں ملامت کي ؟

لیکن افسوس ھے که خط گمنام ھے اور میں شاید ایسا خیال کرنے میں ضرور حق بجانب ھوں که جو شخص کسي ایسے شخص کو جو به حیثیت ایک آزاد شہري ھونے کے اپنے نام کے ساتھه کام کر رھا ھو ‘ گمنام خط لکھے ‘ وه ایسا کرکے خود ھي بتلا دیتا ھے که اُسکے ساتھه کیا سلوک کرنا چاھیے ؟

گمنام خطوں کیلیے ردي کے ٹوکرے سے بہتر شاید اور کوئي جگه نہیں‘ باستثناء اُس حالت کے که اُن میں کوئي مفید بات لکھي ھو -

لیکن ایک دوسرے صاحب جو گو اپنا نام تو لکھتے ھیں لیکن کسي نا معلوم خوف کي وجه سے اسپر راضي نہیں که الھلال میں ظاھر کیا جائے ‘ چند سوالات کرنے میں ضرور حق بجانب ھیں - اگرچه اخفاء نام کي خواھش سے بلا وجه اپنے تئیں ذلیل بھي کر رھے ھیں -

وه لکھتے ھیں که " آپنے قرباني کي نسبت لکھدیا که ائمۂ ثلاثه کے نزدیک سنت ھے - حالانکه یه صحیح نہیں - قرباني بالاتفاق اسلام میں واجب ھے "

پھر لکھتے ھیں که " البته نماز عید ائمۂ ثلاثه کے نزدیک سنت ھے اور امام اعظم کے مذھب میں واجب - آپنے اسے فرض لکھدیا " -

نیز یه که " عید کي نماز کے ترک سے مسلمانان اجودھیا کا مقصود اظہار ناراضگي تھا جو ضروري تھا - لکھنؤ میں سنیوں پر سختي ھوئي تو انھوں نے تعزیه نکالنا بند کردیا - یہاں تک که صوبے کے حاکم کو کوششیں کرني پڑیں - کانپور کے لوگوں نے بھي غم و ملال میں عید کي نماز نہیں پڑھي - اُنکو تو آپنے برا بھلا نہیں کہا اور غم و غصه طاري نه ھوا - جب آپ جیسا عالم دین و مصلح دیني ایسي ٹھوکریں کھائیگا تو پھر اوروں سے کیا توقع ؟ " وغیره وغیره

میں ترتیب وار عرض کرونگا :

(۱) قرباني کي نسبت میں نے جو کچھه لکھا وھي حقیقت ھے - براه عنایت آپ کتب فقه کي طرف رجوع کریں - میں نے اُس مضمون میں تو صرف یه لکھا تھا که " امام ابو حنیفه رحمة الله علیه کے نزدیک واجب اور ائمۂ ثلاثه کے نزدیک سنت ھے " مگر اب آپ اور متعجب ھونگے جب سنیں گے که نه صرف ائمۂ ثلاثه ھي کے نزدیک بلکه صاحبینؒ کے نزدیک بھي قرباني سنت ھے -

٤ محرم الحرام
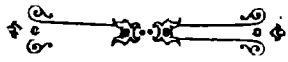
ذلک یوعظ به ، من کان منکم یومن بالله والیوم الاخر !

" الا ، ان حزب الله هم الغالبون ! "

۱۳۳۰ هجری

خاتمۂ سخن و آغاز عمل

(۲)

التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف و الناهون عن المنکر و الحافظون لحدود الله ، و بشر المومنین (۹ : ۱۱۳)

وہ ، جو توبہ کرنے والے هیں ، الله کے عبادت گذار هیں ، اُس کی حمد و ثنا همیشه ورد زباں رکھتے هیں ، اسکی راہ میں اپنے گھروں کو چھوڑ کر سفر کرتے هیں ، اسکے آگے رکوع و سجود میں مشغول رهتے هیں ، نیک کاموں کا حکم دیتے هیں ، برائیوں سے روکنے والے هیں ، اور سب سے آخر یه که الله نے جو حدود قائم کردیے هیں ، اُن سب کے محافظ هیں ، تو ایسے مومنوں کو دین و دنیا کی فتح یابیوں کی خوشخبری سنا دو !!

غیر من درپس این پردہ سخن سازے هست * راز در دل نتوان داشت که غمازے هست
زخم کا ریست ، صراحی و قدح برچینید * نیم بسمل شدۂ بر سر پروازے هست
بلبلاں رو زگلستاں به شبستاں آرند * که درین کنج قفس زمزمه پردازے هست
عشق بازیم به معشوق مزاجی انداخت * زان نیازیم که با اوست ، بخود نازے هست
گو که این صف شکناں قصد ضعیفاں نکنند * که دریں قافله گاهے قدر اندازے هست
تو مپندار که ایں قصه بخود می گویم * گوش نزدیک لبم آر که آوازے هست

سی [illegible] ری نرسیدست که امروز رود
صحبتے را بود انجام که آغازے هست !

(ظهر الفساد فی البر و البحر)

آج دنیا پھر تاریک ہے - وہ روشنی کیلیے پھر تشنه ہے - وہ پھر سوگئی ہے جس سے بار بار اُسے جگا یا گیا تھا ، اور پھر اُسے بھول گئی ہے جس کی تلاش میں بار بار نکلی تھی - اسکا وہ پرانا دکھه جسکے علاج کیلیے خدا کے رسولوں نے آہ وزاری کی ، اور جس نو چھٹی صدی عیسوی میں الله کے هاتھوں سے آخری مرهم نصیب هوا ، آج پھر تازہ هوگیا ہے -

جو تاریکی چھٹی صدی عیسوی میں جهالت نے پھیلائی تھی جبکه اسلام کا ظهور هوا تھا ، ویسی هی تاریکی آج تهذیب و تمدن کے نام سے پھیل رهی ہے جبکه اسلام اپنی غربۃ اولی میں مبتلا ہے - اگر اُس زمانے میں دنیا کی سب سے بڑی تاریکی بت پرستی تھی تو اُس کی جگه آج هر طرف نفس پرستی چھا گئی ہے - پہلے انسان پتھر کے بتوں کو پوجتا تھا - اب خود اپنے تئیں پوجتا ہے ، خدا کی پرستش اس وقت بھی نه تھی اور اُس کے پوجنے والے آج بھی نہیں هیں !

دنیا کی وہ کونسی پرانی بیماری ہے جو آج پھر عود نہیں کرآئی ہے ؟ جبکه وہ بیمار تھی توکیا اُس کی حالت ایسی هی نه تھی جیسی که آج ہے ؟ پہلے وہ پتھر کی چٹان پر بیماری کی کروٹیں بدلتی هوگی ، اب چاندی اور سونے کے پلنگ پر لیٹ کر کراهتی ہے ، لیکن بیمار کے بستر کے بدل جانے سے بیمار کی حالت نہیں بدل سکتی -

جنسی اور نسلی تعصبات کرّوروں طاقتور انسانوں کو اپنا اسلحه بنائے هوے هیں - ضعف اور کمزوری سے بڑھکر قوموں اور ملکوں کیلیے کوئی جرم نہیں - هر قوم جو طاقت رکھتی ہے ، خدا کی تمام دنیا کو صرف اپنے هی لیے سمجھتی ہے اور اسکے کمزور بندوں کیلیے عدالت کے ایک جج کی طرح موت کا فتوی صادر کرنے میں بالکل بے باک ہے - حق اور عدالۃ کے الفاظ لفظاً جسقدر زیادہ دهرائے جا رہے هیں ، معناً اِتنے هی متروک هوگئے هیں اور نوع انسانی کی مساوات و امینت کی حقیقت ، قوت کے زور اور طاقت کے ادعا سے پامال ہے !

کچھہ شک نہیں کہ حفظ مصالح ملت و حریت قوم و جماعت از روے احکام شریعت فرض دینی ہے اور خدا تعالی نے الہلال کو سب سے پہلے اس امر کے اعلان و اشاعت کی توفیق دی ' لیکن اسکے کیا معنی ہیں کہ چند سیاسی مسائل کی نسبت تو اسقدر ہنگامہ و غلغلہ بپا کیا جاتا ہے ' مگر فرائض و ارکان دینی کی صریح توہین و تحقیر اور عمداً تساہل و تغافل پر (کہ فی الحقیقت عملی الحاد ہے) کسی کی غیرت ملی اور رگ جہاد حقوق قومی متحرک نہیں ہوتی' اور کوئی بھی خدا کی بخشی ہوی زبان سے اسکی شریعت کے عمل و پابندی کی راہ میں کام لینا نہیں چاہتا ؟

اسکا ایک نہایت درد انگیز ثبوت یہی اجودھیا کا معاملہ ہے - یہ ایسی رونے کی بات ہے کہ تقریباً تمام مسلمان اخبارات نے اس واقعہ پر بحث کی مگر کسی کو بھی خدا سے شرم نہ آئی کہ ترک نماز عید پر بھی دو ایک لفظ لکھدے - سچ یہ ہے کہ کسی کو اسکا حس بھی نہ ہوا ہوگا !

(٥) آپنے کانپور کے مسلمانوں کی نسبت لکھا ہے' مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں' نماز عید کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل پر مبنی ہے - کانپور کے مسلمانوں پر نہیں - ممکن ہے کہ ایسا سمجھنے میں میں غلطی پر ہوں - رہا یہ کہ میں نے مسلمانان کانپور کو ترک نماز عید پر ملامت نہ کی تو جس فعل کا مجھے علم نہو' اسپر پیشگی ملامت کرنے کی قدرت کہانسے لاؤں ؟

اگر کانپور کے مسلمانوں نے ایسا کیا تو اسی طرح انپر بھی ہزار افسوس' جس طرح اجودھیا کے مسلمانوں پر' لیکن جہاں تک میرا حافظہ اور علم کام دیتا ہے ' میں آپکی روایت کو تسلیم نہیں کرسکتا - مسلمانان کانپور نے بیشک عید الفطر کی نماز عید گاہ میں نہیں پڑھی تھی کیونکہ نہایت شرارت کے ساتھہ مشہور کیا گیا تھا کہ ہندو مسلمانوں میں فساد ہوگا - لیکن اسکی جگہ مسجدوں میں پڑھی تھی' اور عذر کی بنا پر مسجد میں نماز عید پڑھنا بالاتفاق جائز ہے - بلکہ شوافع کے نزدیک تو بصورت وسعت مسجد' افضل و اولی' جیسا کہ کتب قوم میں بہ تصریح ظاہر کیا گیا ہے -

پس کجا نماز عید کو بالکل ترک کر دینا ' اور کجا عید گاہ کی جگہ مسجد میں پڑھنا ؟ افسوس ہے کہ آجکل غلط بیانی روایات میں اسقدر بڑھگئی ہے ' گویا نعوذ با اللہ شریعت اسلامیہ نے جھوٹ کو جائز کر دیا -

آپ نے لکھنو کے تعزیہ دار سنیوں کی مثال پیش کی ہے - اب اسکا جواب کیا دوں سوا اسکے کہ مسلمانوں کی حالت پر روؤں کہ کیوں انکا خدا انسے روٹھہ گیا ہے ؟ اور کیوں انکی عقلوں پر اسکے غضب نے قفل چڑھا دیے ہیں ؟ آپنے نماز عید کے ذکر میں لکھنو کی یہ مثال دیدی' لیکن آپکو کیا معلوم کہ اسے پڑھکر میرے دل کا کیا حال ہوا ؟ کاش خدا آپکو اتنی دیر کیلیے پتھر کی صورت میں بدل دیتا جس وقت آپنے نماز عید کے ترک پر ترک تعزیہ داری سے حجت لائی تھی ' تاکہ یہ سطریں آپکے قلم سے نہ نکلتیں -

رہا اصل واقعہ تو افسوس کہ لوگ حریف شاطر کی چالوں کو نہیں سمجھتے اور اگر سمجھتے تو صورت حال مختلف ہوتی - یہ کیا بات ہے کہ جس جگہ پچھلے سال حکام نے مسلمانوں کا ساتھہ دیکر قربانی کرائی تھی ' آج وہیں حکماً بند کرا دی جاتی ہے ' اور کانپور کا معاملہ ہمارے سامنے ہے ؟

کیا اسکے سوا اور بھی کچھہ مقصود ہوسکتا ہے کہ دو قوموں کے اتحاد کی چند صدائیں جو اوٹھنے لگی ہیں ' خود اپنا ہاتھہ درمیان میں رکھکر انکو اس طرح روک دیا جاے کہ پھر از سر نو پوری قوت سے یہ مسئلہ چھڑ جاے ؟

ہندو مسلمانوں کی نا اتفاقی کی شاخیں ہم پر پھیلی ہوئی ہیں ' لیکن اسکا بیج کسی دوسری ہی جگہہ ہے ' اور قربانی کا مسئلہ اسکے لیے ایک بہترین آلہ حکام کے ہاتھہ آگیا ہے -

شاعر ہند

مسٹر ربندرو ناتھہ ٹگور

جنہیں حال میں ایک لاکھہ بیس ہزار روپیہ کا نوبل پرائز دیا گیا ہے - مسٹر موصوف کی اصل شاعری بنگلہ زبان میں ہے جس کا ترجمہ خود انہوں نے انگریزی میں شائع کیا اور تمام ارباب کمال کو مسخر کر لیا -

زر اعانۂ " شہ ...اء کانپ ...ور "

اعلی اللہ مقامہم

اخباروں میں یہ بحث چھڑ گئی تھی کہ جو روپیہ مسئلۂ مسجد کانپور کے متعلق جمع ہوا ہے ' اب کہ مقدمات باقی نہ رہے ' انکا مصرف کیا ہوگا ؟

لیکن مجھے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ حادثۂ ٣ - اگست کے متعلق جن عورتوں اور بچوں کی اعانت ضروری ہے جو اس روپیہ کا اصل مقصود تھا ' انکی تعداد اور ضروریات کے لحاظ سے دو سو روپیہ ماہوار کی مستقل آمدنی درکار ہے - پس جسقدر روپیہ جمع ہوا ہے ' اسے ایک ملی بیت المال کی صورت میں محفوظ رکھنا چاہیے اور کوئی عمدہ طریقہ ایسا اختیار کرنا چاہیے کہ صرف اسکی آمدنی سے یتیموں اور بیوہ عورتوں کی مدد ہوتی رہے -

الہلال کی فہرست میں ابتک جس قدر روپیہ جمع ہوا ہے ' اسکا میزان کل مع بقیہ فہرست شرکاء اعانت آئندہ اشاعت میں درج کر دیا جائگا - اب یہ فہرست الہلال میں بند کی جاتی ہے -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو درخواست بھیجیے

محبت میں ویراں ہوچکے ہیں مگر محبت کا اولین ثبوت محبوب کی اطاعت اور خود فروشانہ بندگی ہے :

ان المحب لمن یحب یطیع !

(حـــزب اللـہ)

پس اُن تمام راستباز روحوں کیلیے جو دین الہی کی غربت پر کڑھتی اور روتی ہیں ' اُن تمام مومن و مسلم دلوں کیلیے جو حق کی مظلومی اور امنیت و عدالت کی بے بسی کو دیکھکر غمگیں ہیں ' اور اُن تمام خدا پرست انسانوں کیلیے جو اپنے خدا کو چھوڑنا اور اُس سے اپنا رشتہ منقطع کرنا نہیں چاھتے ؛ " حزب اللہ " کی دعوۃ ایک پیـام الہی ہے ' جو خدا کے برگذیدہ رسولوں اور انکے متبعین و رفقا کے سلسلوں کے ماتحت چـاھتی ہے کہ راستبازی اور صادق العملی کے ساتھہ ' مومنین مخلصین او ر مسلمین قانتین کی ایک جماعت پیدا ہو ' جو اپنے تئیں " حزب اللہ " یعنے مومنین صادقین کہلانے کی اهل و مستحق ثابت کرے - اگر ایسا ہوا تو پھر خدا اُسے اپنے کاموں کیلیے اُسی طرح چن لیـگا ' جیسا کہ ہمیشہ اُس نے چنا ہے ' اور اُسے وہ نسبت نبوت و صدیقیت حاصل ہو جائیگی جو مامورین الہی کے متبعین کو فنـاء اتباع و اطاعت کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے ' اور جس کو لسان الہی نے مقـام " معیت " سے تعبیر کیا ہے - جیسا کہ قرآن میں جا بجا کہا گیا :

(۱) محمد رسول اللہ ' و الذین " معہم "

(۲) قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ في ابراهیم والذین " معہ "

(۳) من یطع اللہ و الرسول ' فاولئك " مع " الذین انعـم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین والشہـداء و الصـالحین ' وحسن اولئك رفیقـــا -

(۴) کونوا " مع " الصادقین (۱)

پس جیسا کہ تیسری آیت سے ظاهر ہے ' جو لوگ جماعـۃ (التي انعم اللہ علیہا) کی اطاعت و متابعت کے ذریعہ انبیا و شہدا ' اور صدیقین و صالحین کے مقامات الہیہ سے نسبت " معیت " حاصل کرلیں گے ' وہ اُن تمام انوار الہیہ اور برکات ربانیہ کا مورد و مہبط ہونگے ' جو انبیاؑ و صدیقین کیلیے مخصوص ہیں ' اور من جملہ اُن برکات نبوت کے ایک بہت بڑی برکت ' دعوۃ و اصلاح کی فتح مندی اور تغیرات ممالـک و امم ہے -

امتوں کی اصلاح کرنا ' خدا سے اسکے غافل بندوں کو ملا دینا ' اعتقاد و اعمال کے عالم کو [illegible] دینا ' نئی قوموں اور نئی جماعتوں کو پیدا کر دینا ' پھر نتیجۃً [illegible] ناکامی سے بے خطر ' اور تمام قواء مادیۃ و دنیویہ کے حملوں سے بے پروا رهنا ' اور اسی طرح کی وہ تمام باتیں جو دلوں اور روحوں کی سر زمینوں میں انقلاب و تغیر پیدا کر دیتی ہیں ' وہ سب کے سب صرف خدا کے رسولوں اور اسکے بھیجے ہوے ربانی مصلحین ہی کے کام ہیں - محض انسانی دماغ سے اُٹھے ہوے جوش اور انسان کے گڑھے ہوے چند جماعتی کھلونے خدا کے اِن کاموں کو انجام نہیں دیسکتے - اگر ایسا نہو تو دنیا سے امان اٹھہ جاے اور ہر انسان دلوں کا مالک اور ہر ارادہ قوموں کا تسخیر کنندہ بن جاے -

(شـروط کار)

لیکن ایسا هـونے کیلیے ضـرور ہے کـہ کامل خلوص اور سچی قربانی کے ساتھہ خدا کے چند مخلص بندے اسکے نام پر اپنے تئیں عام لوگوں سے الـگ کرلیں ' اور خدا اور اسکے سچے مومنوں میں عہد و میثاق اسلام کی ایک مرتبہ پھر تجدید ہو جاے - وہ گو ابھی عمل میں ناقص ہوں لیکن ضرور ہے کہ تلاش و تشنگی میں پکے ہوں ' اور گو اسکی راہ میں غـم نہ اٹھا سکے ہوں پر اسکی یاد میں ضرور غمگین ہوں - کچھہ ضرور نہیں کہ اُنکی تعداد زیادہ ہو - کیونکہ دنیا میں تعداد نہیں بلکہ ہمیشہ تنہا صداقت کام کرتی ہے ' اور ایک ہی سچے موتی کا ہار میں ہونا اس سے بہتر ہے کہ کانچ کے چمکیلے ٹکڑوں کا پورا ہار بنایا جاے - یہ بھی ضرور نہیں کہ وہ جاہ و حشمت کے مالـک اور بڑے بڑے مکانوں میں رہنے والے اور قیمتی پوشاکوں سے حسین و شاندار ہوں - کیونکہ صداقت کا گھر ہمیشہ سے خاک و گرد ہی میں رہا ہے اور جہاں ویران دل مطلوب ہوں ' وہاں آباد و پر رونق جسموں کی ضرورت نہیں -

هاں ' وہ جماعت خواہ تعداد میں کتنی ہی قلیل و اقل ' اور عزت و شوکت دنیوی کے اعتبار سے کیسی ہی ذلیل و اذل ہو ' پر ضرور ہے کہ اسکا ظاهر جتنا حقیر ہو ' اتنا ہی اسکا باطن عزیز و جلیل ہو - اسکے چہرے گرد فلاکت سے سیاہ ' پر دل نور صـداقت و حق پرستی سے تابندہ و درخشاں ہوں - اسکے جسم پر پھٹے ہوے کپڑے ہوں مگر دوش ہمت پر تاج و تخت حکومت کی مکلل چادروں سے بھی بڑھکر قیمتی ردائیں پڑی ہوں - وہ پہاڑوں کی چٹانوں سے بڑھکر محکم ارادہ ' اور لوہے کے ستونوں سے زیادہ مضبوط ہمت لیکر آئے ' اور بہ یک دفعہ و بہ یک دم ' محسوس کرے کہ اسکے پاس زندگی کی قوتوں میں سے جو کچھہ تھا ' وہ اب اسکا نہ رہا بلـکہ اسلام اور خداے اسلام کے سپرد ہو گیا - اُسکی جان جو اُسے اتنی محبوب ہے کہ اگر ایک ہزار برس تـک بھی چھوڑ دی جاے جب بھی اُسکا جی نہ بھرے ' وہ سمجھے کہ اب ایک لمحہ اور ایک لمحہ کے دسویں حصے کیلیے بھی اُسے محبوب نہ رہی - وہ مال و دولت جس کے ایک حقیر سے حقیر حصے کی حفاظت کیلیے وہ بسا اوقات اپنی جان جیسی محبوب شے کی بھی پروا نہیں کرتا ' خود اپنی آنـکھوں سے دیکھہ لے کہ اگر راہ حق میں اسے لٹانے کی ضرورت پیش آجاے تو خاک کے ڈھیر اور ٹوٹا کرکٹ کے انبار میں اور اُس میں کوئی فرق نہیں ہے - وہ اهل و عیال ' عزیز و اقارب ' جنـکی محبت کی زنجیریں اسکی رگ جاں سے بندھی ہوئی ہیں ' خود اُسکا دل اندر سے پکار اُٹھے کہ راہ حق میں انـکی بندش کچے تاگے کی قوت سے بھی کمزور ہے - اگر خدا تـک پہنچنے کیلیے انکو توڑنا ضروری ہو تو ایک ہی جھٹکے میں پارہ پارہ ہو سکتی ہیں :

آنـکس کہ ترا بخواست ' جاں را چـہ کند ؟
فرزنـد و عیـال و خـان و ماں را چـہ کند ؟
دیـوا نـہ کنی ہر دو جہانـش بخـشی
دیـوا نـۂ تو هـر دو جہاں را چـہ کند ؟

قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقـترفتموها و تجارۃ تخشون کسادها ' و مساکن تـرضونهـا ؛ احب الیـکم من اللہ و رسولـہ ' فـتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ و اللہ لا یہـدی القوم الفاسقـین (۹ : ۲۴)	" اگر تمہارے باپ ' تمہارے فرزند ' تمہارے بھائی ' تمہاری بیویاں ' تمہارا خاندان ' تمہاری وہ دولت جو تم نے کمائی ہے ' وہ کار و بار دنیوی جسکے نقصان کا تمہیں ہر وقت اندیشہ لـگا رهتا ہے ' وہ مکان و جائداد جو تمہیں نہایت محبوب ہیں ' غرضکہ یہ تمام چیزیں اگر تمہیں اللـہ اور اسکے

رسول اور اسکی راہ میں صرف قوت کرنے سے زیادہ محبوب و عزیز ہوں تو پھر خدا کی راہ سے ہٹ جاؤ - یہاں تـک کہ اُسے جو کچھہ کرنا ہے کر گذرے ' تو وہ اپنے کاموں کیلیے تمہارا محتاج نہیں ہے -

انسان لہو و لعب حیات اور غرور زخارف دنیوی کے نشے سے شاید هي کبهي اس درجه بد مست هوا هوگا ‘ جیسا که اِس وقت هو رها هے - اسکي معصیة پرستي قدیمي هے اور شیطان اُسي وقت سے موجود هے جس وقت سے که انسان هے ‘ تاهم معصیت کي حکومت اتني جابر و قاهر کبهي بهي نه هوئي تهي ‘ اور شیطان کا تخت اس عظمت و دبدبے سے کبهي بهي زمین کي سطح پر نهیں بچهایا گیا تها جیسا که اب قائم و مسلط هے -

یه سب کچهه جهالت کے سایے میں نهیں هو رها بلکه علم و مدنیة کے گهمنڈ میں - بیماري وهي هے جس نے خاک و گرد پر دنیا کو لوٹایا تها ‘ البته اب وه سنهري پلنگ پر لیٹ گئي هے اور موتیوں کي مسهري کے پردے چار طرف گرا دیے گئے هیں -

ایسا هونا ضرور هے - کیونکه چشمه خشک هوگیا هے اور وه نالیاں مٹي سے بهرگئي هیں جنکي آب پاشي سے خدا پرستي کا چمن شاداب رهتا تها - دنیا کي هر چیز نمک سے نمکین بنائي جاتي هے‘ پر اگر نمک کا مزه پهیکا هو جاے تو وه کس چیز سے نمکین کیا جائگا ؟ (متي - ۵ : ۱۳)

جو قوم تمام دنیا کي اصلاح کیلیے آئي تهي ‘ اگر وه خود هي اصلاح کي محتاج هو جاے تو پهر کون هے جو دنیا کي اصلاح کریگا ؟ خدا همیشه اس کام کیلیے اپني جماعت دنیا میں بهیجتا هے اور خدا نے مسلمانوں هي کو حزب الله یعنے اپني جماعت قرار دیا تها - پهر اگر وهي حزب الشیاطین کا ساتهه دینے لگیں تو الله کے پاس جانے والے کن کو ڈهونڈهیں ؟

پس آج وقت آگیا هے که اسلام پهر ایک مرتبه اپنے اُس فرض کو دهراے جو وه ایک بار انجام دیچکا هے ‘ اور مسلمان اپني اصلاح خود اپنے لیے نهیں ‘ بلکه دوسروں کیلیے کریں ‘ تاکه اُنکي درستگي سے تمام عالم درست هو‘ اور چشمے کي رواني سے تمام کهیت سرسبز هو جاے -

اسلام کا مشن ابهي ختم نهیں هوا هے - دنیا جسقدر اسکي تعلیم کي اُس وقت محتاج تهي ‘ جبکه چهٹي صدي عیسوي میں اُس نے جزیره نماے عرب سے اپني صورت دکهلائي تهي ‘ اس سے کهیں زیاده آج بهي اُسکے کاموں کي محتاج هے - اسکو اپنے امن و نظام کیلیے ‘ اپني عدالة و صداقت کے قیام کیلیے ‘ اپني سفاکیوں اور بے رحمیوں کے ازالے کیلیے ‘ اپني صلح عام اور امنیت عمومي کے ظهور کیلیے‘ اصلاح انسانیة اور استیصال سبعیت و همجیت کیلیے‘ اور سب سے آخر یه که خدا کے ٹوٹے هوے رشتے کو پهر جوڑنے کیلیے صرف اسلام هي کي ضرورت هے اور صرف اسلام کي - اسلام کے فرزند خود اسلام سے بے نیاز هوگئے هوں مگر دنیا ابهي بے نیاز نهیں هوسکتي !

(امــة وسطاً)

لیکن جو آتشدان خود آگ سے خالي هوگا‘ وه کمرے کو گرم نهیں کرسکتا - اسکے لیے ضروري هے که مسلمان سب سے پہلے خود اپنے اندر تبدیلي کریں - کیونکه انکي تبدیلي پر تمام عالم کي تبدیلي موقوف هے -

اسکے لیے رسمي انجمنوں کا قائم کرنا بیکار هوگا اور روپیه کي فراهمي سے دلوں کي جمعیت ممکن نهیں - اسکے لیے وه تمام طریقے بهي بیکار هونگے ‘ جنکا بلند سے بلند نمونه آجکل کے کام پیش کرسکتے هیں - عمده مقاصد کے اعلان سے عمده نتائج نهیں حاصل هو جاتے - اگر صرف مفید تعلیمات و مواعظ کا دهرا دینا هي کسي قوم میں تبدیلي پیدا کرسکتا هے تو یه پیشتر هي سے اسقدر موجود هے که اب اسکے لیے کسي نئي جماعت کي ضرورت نهیں - اصول معلوم هیں اور تعلیمات چهپے هوے راز نهیں هیں - ضرورت صرف اسکي هے که انهي اصولوں اور تعلیموں کے ماتحت اعمال و افعال کے اندر تبدیلي پیدا هو -

(اذهبوا فتحسسوا !)

اسکا وسیله ایک هي هے جیسا که همیشه رها هے - یعنے ضرورت هے که جس کو دنیا نے همیشه ڈهونڈها هے ‘ اسي کي تلاش و جستجو میں آج پهر نکلے ‘ جس پاني کے لیے وه همیشه پیاسي هوي هے اسي کے لیے پهر آواره گردي کرے ‘ جس مقصود کي تڑپ میں همیشه مضطر رهي هے‘ اسي کو پهر پکارے - یعني عشاق الهي کي ایک ایسي جماعت اکٹهي هو‘ جو صرف خدا کیلیے هو اور انسانوں میں رهکر اپنے تئیں انسانوں سے الگ کرلے که :

ترک همه گیر و آشناے همه باش !

بارجود اعلان ختم سخن ‘ ۱۹ - ذي الحجه کي اشاعت میں میں نے پچهلي صحبتوں کي بهت سي باتیں دهرائیں اور بهت سي نئي باتیں بهي کهیں - یه اسلیے تها ‘ تاکه اس نقطهٔ کار کو تمهارے ذهن نشین کرسکوں که جب تک اصلاح عالم کے اُن الهي سلسلوں کے ماتحت هم ایک جماعت پیدا نه کرینگے ‘ جو دنیا میں همیشه تاریکیوں اور گمراهیوں کے انتهائي دوروں میں ظاهر هوے هیں ‘ اور جب تک هماري کوششیں انساني جماعتوں اور انجمن آرائیوں کی جگه خدا کے رسولوں اور نبیوں کے اعمال سے نسبت پیدا نه کرینگي ‘ اُس وقت تک هم کچهه نهیں کرسکتے - نه همارا وجود خود اپنے لیے مفید هوسکتا هے ‘ نه دنیا کیلیے -

اب غور کرو که پچهلي صحبتوں میں میں کن کن امور کی طرف شاره کرچکا هوں ؟ میں نے کها که دنیا نے اپنے هر اصلاح و دعوت کے دور میں ایک هي مقصود کو ڈهونڈها هے ‘ پس میں کهتا هوں که آج بهي اُسي کو ڈهونڈهو - میں نے کها که اس تلاش و جستجو کي آخري پکار وه تهي جو داعي اسلام (علیه الصلوة و السلام) نے دنیا کي آخري فراموشي و غفلت کے وقت بلند کي ‘ پس میں کهتا هوں که آج بهي اُسي صدا کو بلند کرو - میں نے کها که اصلاح و دعوة کي پهلي بنیاد جماعت اور اسکا عملي نمونه هے ‘ پس میں کهتا هوں که آج بهي " جماعت " اور " نمونه " کے سوا کوئي شے مطلوب نهیں - میں نے کها که اسلام نے صحابهٔ کرام کي ایک جماعت پیدا کي جنکا هر فرد اپنے اندر دعوة اسلامي کا ایک عملي نمونه رکهتا تها اور وهي نمونه تها جس کا ایک هي نظاره ملکوں اور اقلیموں کی فتح و تسخیر کیلیے کافي تها ‘ پس میں آج بهي اُن سب سے جو دل اور آنکهه رکهتے هیں اور جنکي آنکهیں اشکبار هونا اور جنکے دل خونچکاں هونا جانتے هیں‘ عاجزي کر کے اور گڑگڑا کے یهي کهتا هوں که اپنے اندر نمونه پیدا کرو -

هاں ‘ میں نے کها تها که انساني دلوں کي تبدیلي ‘ انساني صداؤں سے نهیں هوسکتي ‘ اسکے لیے ضرورت هے که اپني زبان کے اندر سے خدا کي آواز بلند کرو - لیکن خدا کو تم کیوں کر پاؤگے جب که اُس قدوس و قدیم کیلیے تمهارے پاس گهر هي نهیں هے ؟ اُس محبوب و مطلوب کو کهاں بٹهاؤگے ‘ جبکه تمهارے پهلو میں اسکے بسنے کیلیے کوئي اجڑا هوا دل هي نهیں هے ؟

معمورهٔ دلے اگرت هست ‘ بازگو

کین جا بچشم به ملک فریدوں نمي رود

اسکے قدوم حسن سے صرف وهي دل رونق پاسکتے هیں جو اسکي

ایسي بوجهل زنجیر ڈالدي جاے که پهر کبهي بهي اسکے پانوں اس چوکهٹ سے باهر نه نکل سکیں :

خلاص حافظ ازاں زلف تا بدار مباد
که بستگان کمند تو رستگارا نند !!

الحمد الله که الله کي توفیق رفیق نے مجهے نه چهوڑا اور جنکو وہ چهوڑدے تواسکي دنیا میں پهر کون هے جو اُنهیں پناہ دیسکتا هے ؟

تو گر برهم زني سوداے دل ' بارے زیاں داري
مـرا سرمایۂ دنیاؤ دیں نابود مي گـردد !

میں اب بهمه وجوہ مستعد سفر هوں اور همرهان سفر کیلیے صلاے عام هے :

مـردانـه قمارے کن ' دستے بـدر عـالم زن !
فصـلے که نهي برنـه ' نقشے که زني کـم زن !
هر دم چـو فلـک لعبت ' از پـردہ بـروں آرد
ایں شعبـدہ یکسو نه ' ویں معرکه برهـم زن !
گـر مهـر نهي بر دل ' از شـرق پیـدا ے نـه
ور تفـل زني بر لب ' از رطـل دما دم زن !
تـو بهر چـه خاموشي ؟ کز عقل نیـنـدیشي ؟
من پاس گهـر دارم ' غـواص نـۂ ' دم زن !
ایمـاں ز یقیں خیزد ' وز هر چـه بشک یابي
در آتش حرماں بیں ' یا بر محک غـم زن !
بینا ئیے جاں خـواهي ' شمشیر بتـارک زن
آ گاهي دل جـوئي ' المـاس بـه مرهم زن !
مومن نتواں گفتن ' عاشق که مجـاهد نیست
رو بوسـه چو سر بازاں ' بر طـرۂ پرخـم زن !

طـریق کار و اغـاز عمل

رب ادخلني مدخل صدقاً و اخرجني مخرج صدقا ' واجعل لي من لدنک سلطاناً نصیرا !

یه جماعة "حزب الله" کے نام سے موسوم هوگي که خدا تعالی نے مومنین مخلصین کو اسي لقب سے ملقب فرمایا هے : الا ان حزب الله هم الغالبون -

(مقصـــد و [illegible])

اتباع اسوۂ حسنۂ ابراهیمي و محمدي علیهما الصلوة والسلام
بحکم

(۱) لقد کان لکم في رسول الله اسوة حسنة
(۲) قد کانت لکم اسوة حسنة في ابراهیم والذین معه

(دستور العمل)

التائبون العـــابدون الحـامدون الســـائحون
الراکعـون الساجـدون الآمرون بالمعـروف
والنـاهون عن المنکر والحافظون لحدود الله
و بشــر المومنین (۹ : ۱۹۳)

خدا تعالی نے اس آیۃ کریمہ میں آٹهه وصفوں کو بیان کیا هے جو مومنوں میں هونی چاهئیں ' یا آٹهه قسم کے درجوں کو بیان کیا هے جن میں سے هر درجه پچهلے سے اعلی و اکمل هے اور یہي اس جماعت کا دستور العمل اور طریق کار هوگا :

(۱) " التائبون " اصلاح و تزکیۂ نفس کا اولین مرتبه توبه و انابت هے ' یعنے بندے کا اپنے اعتقاد و اعمال کي تمام گمراهیوں اور غفلتوں سے کفارہ کشي کرنا اور الله کے حضور عهد واثق کرنا که وہ آئندہ اسکي مرضات کے خلاف کوئي قدم نه اٹهائگا -

(۲) " العابدون " وہ جو مقام انابت کے بعد مقام عبادت تک مرتفع هوے - مقام توبه و انابت گذشته کا ترک تها ' عبادت حال و مستقبل کا عمل هے -

(۳) " الحامدون " : وہ لوگ جو دنیا میں انساني اعمال کي مدح وثنا ' اور اغراض و مقاصد نفسانیه کے غلغلے ' کي جگه ' خداے قدوس کي حمد و ثنـا کي پکار بلند کریں ' اور جو توفیق الهي سے اس انقلاب کا وسیله بنیں که دنیا مادہ پرستي کے شور سے نجات پاکر حمد الهي کے ترانوں سے معمور هوجاے -

(۴) " السائحون " - یعنے وہ لوگ جو حق اور صداقت کي راہ میں اپنے گهر اور وطن کے قیام کو ترک کرکے ' فرزند و عیال اور دوست و احباب کي الفت سے بے پروا هوکے ' اور سفر کي تمام تکلیفوں اور مصیبتوں کو خوشي خوشي جهیل کر نکلیں ' اور خدا اور اسکي صداقت کے عشق میں شهر بشهر ' کوچه بکوچه گشت لگائیں - خدا کي دعوت کي صدا اُنکي زبانوں پر هو ' اور هدایت الهي کي امانت دلوں میں - وہ اُن دیوانوں کي طرح جو فراق محبوب میں جنگلوں کي خاک چهانتا ' اور آبادیوں اور انکي سڑکوں پر مارا مارا پهرتا هے ' هر جگهه پهریں ' اور اُس بهکاري نقیر کي طرح جو ایک ایک دروازے پر صدا لگاتا ' اور هر شخص کے سامنے هاتهه پهیلاتا هے ' دنیا کے هر گوشے میں پهنچیں - کهیں هدایت کي صدا لگائیں تو کهیں سچے دلوں کا سوال کریں - جس شخص کي جیب کو وزني اور دل کو فیاض پائیں ' اسکے دروازے کا پتهر بنکر جم جائیں - اگر وہ دعاؤں سے خوش هو تو دعائیں دیں ' اگر دل کا نرم هو تو نقیرانه صدائیں سنائیں ' اگر دردمند هو تو عاجزي کي صورت بناکر منتیں کریں - غرضکه جب تک اپنے شکار کو قابو میں نه کرلیں ' اسکے دروازے سے نه ٹلیں -

پهر سفر کي مختلف صورتیں اور مختلف مراتب هیں اور لسان الهي نے " سائح " کا لفظ استعمال فرمایا که سب پر حاوي هے - میں کهتا هوں که نیک نیتي کے ساتهه جو تاجر غیر ممالک کا سفر تجارت کیلیے کرے ' جس کو قران کریم نے الله کے فضل سے جا بجا تعبیر کیا هے ' یا علوم مفیدہ و فنون نافعه کي تحصیل کیلیے اپنا گهر چهوڑے ' جس کو خدا نے خیر کثیر بتلایا هے ' یا اسي طرح کوئي دوسرا مقصد اُن اغراض میں سے هو ' جنکو دوسري قومیں سیاست و تمدن وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتي هیں ' تو وہ تمام صورتیں بهي اس وصف ایمان و اسلام میں داخل هیں ' اور اس طرح کا سفر کرنے والا بهي مرتبۂ " سائحون " سے فائز ' نیز اسکے تمام برکات سے بهرہ اندوز هے - انشاء الله جب اس آیۃ کریمۂ و عظیمه کي تشریح به ضمن مقاصد "حزب الله" کرونگا ' تو یه تمام باتیں اپنے ادله و براهین کے ساتهه بصیرت افروز

اور اُس کي هـدايت انکے ليے نہيں ھے جنکے اندر ايمان کے ايثار و قرباني کي جگهه ' فسق کي نفس پرستي بهري هوئي ھے "

پس اگر يه سب کچهه تم کر سکے اور خدا کي راہ ميں قرباني کے اُس جانور کي طرح زمين پر گر گئے ' جسکے ليے چهري تيز کي جا رهي هو ' تو ميں تم سے سچ سچ کہتا هوں که اس اسمان کے نيچے کوئي چيز بهي ايسي نہيں ھے جو خدا کي راہ ميں قربان هونے والوں کے حکم سے باهر هو - جن چيزوں کي آرزو ميں تم کڑهتے هو مگر تمهيں نہيں ملتيں ' جس عنقاے حريت کي تلاش ميں تم سرگرداں هو مگر هاتهه نہيں آتا ' جن مصائب قومي اور فلاکت ملي کے دور کرنے کيليے آہ و واويلا مچاتے هو مگر جسقدر اسکي گرهيں کهولنا چاهتے هو ' اُتني هي وہ اور سخت هوتي جاتي هيں ' يه سب چيزيں خود بخود تمهارے پاس آ جائيں گي ' بلکه حقيقت يه ھے که ان ذخارف کي کيا هستي ھے ؟ وہ مقصود و مطلوب اعلی ' جو تمهاري هستي کا اصلي نصب العين ھے مگر جسے تم بهولے هوے هو ' وہ بهي تمهيں خود ڈهونڈهے گا ' تا تمهارے سامنے نمایاں هو ' اور تمهاري امانت تمهارے سپرد کر دے -

پهر تمهاري دعوت ايک تير هوگي جو دلوں کو نخچير کيے بغير نه رهيگي - تمهاري ايک گردش چشم هزاروں دلوں کو منقلب کرديگي - تمهارے ايک اشارۂ ابرو پر لاکهوں روحيں زمين پر لوٹتي اور خاک پر تڑپتي هوئي تمهارے پيچهے روانه هوجائيں گي - تمهاري زبان سے جو کچهه نکلے گا ' الله کے فرشتے اُسے اپنے نوراني پروں پر اٹهاليں گے اور تم جب کبهي پکاروگے تو اثر و قبول کي ارواح سماويه تمهاري صداؤں کو اپني اغوش ميں لے ليں گي تا دلوں کي جگه زمين پر گر کر ضائع نهوں - اگر زمين کے بسنے والے تمهارا ساتهه دينے سے انکار کرديںگے تو يقين کرو که خدا اپنے ملائکۂ مسومين اور کروبيان مقربين کو اُتاريگا ' تا وہ تمهارے پيچهے پيچهے چليں - اور اگر انسانوں کے دل تمهاري صداقت اور حقانيت سے انکار کرينگے تو وہ هوا کے پرندوں ' درياؤں کي موجوں ' پهاڑوں کي چوٹيوں ' اور درختوں کي ڈاليوں کو حکم ديگا که تمهاري سچائي اور راستبازي پر گواهي ديں - اور ميں تم سے سچ سچ ' آسمانوں اور زمينوں کے مالک کي قسم کهاکر کہتا هوں که جس طرح مجهے اپنے وجود کا يقين ھے ' بالکل اسي طرح اسکا بهي يقين ھے که حق اور راست بازي ميں وہ قوت ھے که اگر وہ چاهے تو پهاڑوں کو اپني جگه سے هلا دے اور سمندروں کي موجوں پر اپنا تخت بچها دے -

عزيزان ملت ! جبکه تمهارے اعمال کے اندر قرآن کي روح جاري و ساري هوجائيگي ' تو پهر تم خدا کے کلام کے حامل هوگے اور خدا کا کلام بهت سے انساني دلوں کو جو گوشت کے ريشوں سے بنے هيں ' نرم نه کر سکے ' مگر پهاڑوں کي چٹانوں کو تو اپني جگهه سے هلا ديتا ھے !

لو انزلنا هذا القران علی جبل لرايته خاشعاً متصدعاً من خشية الله ' و تلک الامثال نضربها للناس لعلهم يتفکرون !! (۵۹ : ۲۱)

" اگر هم نے قرآن کو کسي عظيم الشان پهاڑ پر نازل کيا هوتا ' تو تم ديکهتے که يه پتهر کا وجود بهي خوف الهي سے الله کے آگے جهک جاتا اور اسکا سينه شق هوگيا هوتا (پر افسوس که انسان سنتا ھے مگر سرکشي سے باز نہيں آتا) اور يه تمثيليں هم لوگوں کيليے بيان کرتے هيں تا که سونچيں اور غفلت سے باز آئيں !! "

اسميں شک نہيں که ميري تمهيد طويل ' اور انتظار کار نا زمانه منتظروں پر شديد تها ' تا هم ميري طبيعت کسي طرح راضي نہيں هوتي تهي که اپنے دل کي تمام آرزؤں کو ظاهر کيے بغير کسي کو اپنے ساتهه چلنے کي دعوت دوں - پهر يه بهي تها که اسي ضمن ميں ارادوں کا استقلال اور طلب کي صداقت کيليے بهي ايک ابتدائي آزمايش تهي که جو لوگ چند دنوں تک سماع مطلب کا انتظار نہيں کرسکتے ' وہ آگے چلکر خطرات سفر کيليے کيونکر مستعد هوسکتے هيں ؟

ليکن اب که ميں اپني تمهيد ختم کرچکا هوں اور ميري آرزوئيں بے نقاب اور ميري خواهش غير مستور ھے ' تو هر شخص کو موقعه حاصل ھے که اپنے دل سے پوري طرح سوال و جواب کرلے اور کل کيليے کوئي بات سونچنے اور سمجهنے کي اٹها نه رکهے - اس سفر کا ارادہ خدا نے ميرے دل ميں ڈالديا ھے اور اگر پاني ميرے پاس نہيں ھے تو الحمد الله که اپني پياس کي طرف سے تو مطمئن هوگيا هوں - ميں اٹها هوں اور اب چلونگا - ميرا چلنا اٹل ھے اور ميں سمجهتا هوں که حرکت مقدر هوچکي ھے - ميرے پاؤں ميں سب سے زيادہ بوجهل زنجير اپنے نفس اور اسکي هوا پرستي کي ھے جسکے ولولوں اور چهپي هوئي معصية پرستيوں کے طوفانوں ميں هميشه موجيں اُٹهتي رهتي هيں ' اور ميرے ارادے کو ته و بالا کر دينا چاهتي هيں :

صد ديد باں اگر چه بهر سو گماشتيم

اسکے بعد اپنے وجود سے باهر نفس انساني کے فتنه هاے ابليسي کے بند و علائق هيں ' جو گو بهت سے ٹوٹ چکے هيں ليکن جتنے باقي هيں ' وہ بهي کم نہيں اور ايسے سخت هيں که بعض اوقات اُنهيں توڑنے کي کوشش کرتے کرتے تهک جاتا هوں اور قريب هوتا ھے که ميري انگليوں سے خون بهنے لگے :

هزار رخنه بدام و مرا به ساده لي
تمام عمر در انديشۂ رهائي رفت

انما اموالکم و اولادکم فتنة وان الله عنده اجر عظيم (۸ : ۲۹)

ميں اس راہ کي سختيوں سے بے خبر نہيں هوں ' ليکن انکي سختيوں هي کے اندر اپنے نام کي پکار بهي پاتا هوں - بارها ايسا هوا که نفس کي شرارتوں نے کانوں ميں انگلياں ڈاليں اور دل کي غفلت نے خوب شور مچايا ' تا که اُس آواز کو نه سن سکوں اور اسکي طرف سے غافل هو جاؤں - ايسا بهي هوا که دن پر دن اور راتوں پر راتيں اسي کشمکش ميں گذر گئيں اور مدت کے افسردہ ولوله هاے معصيت يکايک زندہ هو کر اٹهه بيٹهے ' تاهم يه وقت بهي گذر گيا اور کان لگا کر غور کيا تو بند هونے پر بهي ايک صدا تهي ' جو اسکے اندر گونج رهي تهي :

تو مپندار که اين زمزمه بے چيزے هست !
گوش نزديک لبم آر که آوازے هست !

ميں درميان ميں اپني پکار بلند کرکے پهر چپ هوگيا تها ' کيونکه جب ميں نے اپني جانب ديکها تو معلوم هوا که ابهي چند دنوں اور اپني آزمايش کي ضرورت باقي ھے - اس راہ ميں دعوت دينے کيليے مقدم شرط يه تهي که ميں خود بهي اس طرح طيار اور آمادہ هو بيٹهوں که جس دن آغاز سفر کا اعلان کروں اُس دن سب سے پہلے خود اپنے پاؤں کو تمام زنجيروں سے خالي ديکهوں - پس ميں اپني فکروں ميں غرق هوگيا اور جس قدر زمانه توقف کا خ کو منظور تها ' اس عالم ميں بسر هوگيا -

ليکن مجهے نظر آيا که ايسا هونا ممکن نہيں - پاني اتنے اونچے تک پہنچ گيا ھے که اب دريا سے بهاگنا محال ھے ' اور قريب ھے که مدت کے بهاگے هوے غلام کے پانوں ميں آخري مرتبه ايک

کیا ہے - خدا تعالی ہمیشہ اس خدمت کیلیے اپني جماعتوں کو چنتا اور انہیں اپنا خلیفہ بنا تا ہے ' پس وہ دنیا کو صفات الہیہ کا تجلي گاہ بنا نا چاہتے ہیں نہ کہ تخت ابلیس کے احکام خبیثہ کا جہنم کدہ - وہ ہر اُس چیز سے خوش ہوتے ہیں جنسے رب العالمین خوش ہے ' اور ہر اُس درخت کي جڑ کاٹنا چاہتے ہیں جو صفات شیطانیہ کے بیج کا پھل ہے - پھر وہ اپني تمام قوتوں کو " حدود اللہ " کي حفاظت کي راہ میں وقف کر دیتے ہیں ' اور دنیا کي جو جو قوتیں اِن حدود کو توڑ نے والي اور انسانیۃ کو اُسکے فطري حقوق سے محروم کر نے والي ہیں ' اُن سب کے تسلط سے عالم کو نجات دلا تے ہیں - یہ گویا قوۃ الہیہ اور قوائے شیطانیہ کي ایک جنگ ہوتي ہے ' پر جیسا کہ اُس نے ہمیشہ کیا ہے ' وہ اپني جنود قاہرہ کو فتح دلاتا اور ابلیس کے لشکر کو نا مراد و خاسر کرتا ہے : و لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین ' انہم لہم المنصورون' و ان جندنا لہم الغالبون ! (۳۸ : ۱۷۱)

یہ درجہ آخري درجہ ہے ' اور اس لیے " حزب اللہ " کا مقصد حقیقي ہے - کیونکہ خدا تعالے نے حزب اللہ یعني اپني جماعت کو جا بجا " حزب الشیاطین " یعني شیطان کي جماعتوں کے مقابلے میں فرمایا ہے - سورۂ مجادلہ میں جہاں منافقین و کفر پرست لوگوں کا تذکرہ کیا وہاں پہلے " حزب الشیطان " کي طرف اشارہ کیا :

استحوذ علیہم الشیطان ' فانساہم ذکر اللہ' اولائک حزب الشیطان ' الا ' ان حزب الشیطان ہم الخاسرون (۵۸ : ۱۸)

شیطان (اور اسکي قوتیں) اِن پر مسلط ہوگئي ہیں' پس انہوں نے خدا کے ذکر اور اسکے رشتے کو فراموش کر دیا ہے - " یہ حزب الشیطان " یعني شیطان کي جماعت ہے اور یقین کرو کہ اخر کار حزب الشیطان برباد و تباہ ہي ہوگا "

پھر اسي سورۃ میں اس آیۃ کریمہ کے بعد سچے اور راستباز مومنوں کا ذکر کیا ہے ' اور کہا ہے کہ انکي علامت یہ ہوني چاہیے کہ اللہ اور اسکي صداقت و عدالت کے آگے دنیا کي تمام قوتوں اور بندشوں کو ہیچ سمجھیں ' و لو کانوا اباء ہم ' او ابناء ہم' او اخوانہم ' او عشیرتہم - اگرچہ انکے ماں باپ ' اہل و عیال ' برادر و قریب ' اور خاندان اور کنبے ہي کے لوگ کیوں نہوں ' لیکن خدا کي راہ میں وہ کسي کي پروا نہ کریں -

پھر انکي تعریف اِن لفظوں میں کي ہے کہ :

اولائک کتب في قلوبہم الایمان و ایدہم بروح منہ ' و یدخلہم جنات تجري من تحتہا الانہار خالدین فیہا ' رضي اللہ عنہم و رضوا عنہ ' (۵۸ : ۲۱)

یہي وہ سچے مومن ہیں جنکے دلوں کے اندر خدا نے ایمان نقش کردیا ہے اور اپني روح سے انکي نصرت فرمائي ہے' نیز وہ انہیں کامیابي و فتحمندي کے ایسے باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے نہریں بہہ رہي ہونگي ' اور وہ ہمیشہ اسکا عیش ابدي حاصل کرینگے - یہي وہ خدا کے خاص بندے ہیں جنسے وہ راضي ہے اور وہ خدا سے راضي ہیں"

ان اوصاف و خصائص کے بیان کرنے کے بعد' پھر اس جماعت کا نام بتلایا کہ :

اولائک حزب اللہ ' الا ' ان حزب اللہ ہم المفلحون ! ! (۵۸ : ۲۲)

یہي " حزب اللہ " یعني خاص اللہ کي جماعت ہے اور یقین کرو کہ خواہ حزب الشیطان کي شان و شوکت کیسي ہي دلفریب ہو' مگر آخر کار یہي لوگ فلاح پائیں گے -

اِن ایات سے عجیب و غریب نکات و معارف سامنے آتے ہیں مگر وقت تشریح نہیں و محول بہ وقت توضیح مقاصد حزب اللہ ' تا ہم مختصراً اتنا اشارہ کر دینا ضروري ہے کہ اِن آیات نے بعض مخصوص علامتوں اور نتائج کو سامنے کر دیا ہے - مثلاً انسے واضح ہوگیا کہ :

(۱) خدا نے دنیا میں دو جماعتوں کا ذکر کیا - حزب الشیطان اور حزب اللہ -

(۲) حزب الشیطان کا کام یہ ہے کہ وہ چونکہ اپنے نفْس قواء شیطانیہ کا مرکب بنا دیتا ہے اسلیے شیطان ذکر الہي سے اُسے محروم کر دیتا ہے اور خدا کي صداقت و حقانیت بالکل فراموش ہو جاتي ہے - لیکن " حزب اللہ " ذکر الہي کو زندہ کرنے والا ' اور اسکے غلغلے سے تمام عالم کو معمور بنا دینے والا ہے -

(۳) حزب اللہ کي اصلي علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کي وفاداري میں اور تمام شیطاني قوتوں سے بکلي باغي ہو جاتا ہے اور اسکي راہ میں کسي دنیوي اثر و قوت سے متاثر نہیں ہوتا -

(۴) "حزب الشیطان" کا نتیجہ نامرادي و خسران ہے' اور " حزب اللہ " اخر کار فلاح و نصرت پانے والا ہے -

(۵) کیونکہ خدا انکے لوح دل پر نقش ایمان کندہ کر دیتا اور اپني " روح " سے انکي مدد کرتا ہے -

(۶) دائمي نشاط کار و سرور فتحمندي انکا صلہ ہے -

(۷) بارگاہ الہي میں انکا درجہ یہ ہے کہ " وہ خدا سے خوش اور راضي ہیں اور خدا انسے راضي و خوش ہے " اور یہ انتہاء مراتب عباد اللہ ہے - کیونکہ انکي رضا اور اپني رضا' دونوں کا خدا نے ایک ساتھہ ذکر کیا -

حاصل سخن یہ کہ " حافظین لحدود اللہ " کا مقام جماعت " حزب اللہ " کا مرتبۂ آخري ہے اور ان مراتب ثمانیہ کے طے کرنے کے بعد اس جماعت کا فرض ختم ہو جاتا ہے -

پس یہي ہیں کہ فرمایا " و بشر المومنین " کہ انکو فلاح دارین کي بشارت پہنچا دي جاے ' اور یہي قران حکیم کے مقرر کردہ مراتب عمل ہیں' جنکو حلقۂ حزب اللہ اختیار کریگا -

جماعۃ ثلاثہ

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا ' فمن ہم ظالم لنفسہ ' و من ہم مقتصد ' و من ہم سابق بالخیرات باذن اللہ - ذلک ہو الفضل الکبیر ! - (۳۵ : ۲۹)

(ترجمہ)

پھر پچھلي قوموں کے بعد ہم نے اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو کتاب الہي (قران) کا وارث ٹھہرایا ' جنکو ہم نے اپني خدمت کیلیے اختیار کر لیا (یعني مسلمانوں کو) - پس اُن میں سے ایک گروہ تو انکا ہے ' جو اپنے نفوس پر (ترک اعمال اور ارتکاب معاصي سے) ظلم کررہے ہیں - دوسرا انکا ' جنہوں نے معاصي کو ترک اور اعمال کو اختیار کیا ہے پر

ہونگی - نیز یعنی ایسے معارف و حکم قرآنیہ بھی سامنے آئیں گے جن پر ابتک بہت کم تدبر و تفکر کیا گیا ہے

(۵) "الراکعون" - بظاہر "الراکعون" اور اسکے بعد کا وصف "الساجدون" ایک ہی چیز یعنی نماز کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں پہلے رکوع ہے اور پھر سجود - لیکن در اصل یہ دو علحدہ علحدہ وصف یا دو علحدہ علحدہ مرتبوں کی جماعتوں کا بیان ہے ' جن میں پہلا وصف مرتبۂ رکوع ہے ' دوسرا سجود -

مقصود دونوں سے وہ مقام ہے ' جبکہ انسان اپنی روح و دل اور اپنی تمام قوتوں اور اپنے تمام جذبات اور تمام خواہشوں کے ساتھہ اللہ تعالی کے آگے جھک جاتا ہے ' اور وہ سر جسے اسنے بلند کیا ہے ' اسکی ہر مخلوق کے آگے بلند ہوکر بالاخر اسکے آگے گرا دیا جاتا ہے - فی الحقیقت لفظ "اسلام" کی حقیقت اور مقام "تسلیم" کا مقصود اصلی بھی یہی مقام ہے - و قال فی هذا المقام :

ایں جملہ کتا بہا کہ در بر داری
سودے نہ کند چو نفس کافر داری
سر را بہ زمیں نہی تو در وقت نماز
آں را بہ زمیں بنہہ ' کہ در سر داری !

لیکن اس حالت کے دو درجے ہیں : ایک مرتبۂ رکوع ہے اور ایک مرتبۂ سجود - نماز میں مصلی پہلے رکوع میں جاتا ہے - اسکے بعد سجدے میں گرتا ہے - پس "الراکعون" سے مقصود وہ لوگ ہیں جو اس حالت کے پہلے درجے تک پہنچ گئے ہیں ' اور اس بے نیاز و کبریاء کے سامنے انہوں نے اپنی روح و دل کو یکسر جھکا دیا ہے -

(۶) "الساجدون" - یہ دوسرا مرتبہ ہے - رکوع صرف جھکنا تھا مگر سجود جھکتے جھکتے اس قدر جھک جانا کہ بے اختیار و مضطر ہوکر زمین پر گر پڑنا اور پیشانی کو گرد و خاک مذلت سے آلودہ کردینا - یہ انکسار عبودیت کا انتہائی مرتبہ ہے ' اور اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ اپنے سر کو نہ صرف اللہ کے آگے جھکا ہی دے ' بلکہ دائمی طور پر اسکے سامنے زمین پر رکھدے اور اسے سپرد کردے - سید الطائفۂ بغدادی سے کسی نے پوچھا تھا : نماز میں سجدے کے شرائط کیا ہیں ؟ فرمایا کہ تمھارے لیے تو یہ کہ پیشانی اور ناک زمین سے مس ہو ' اور ہمارے لیے یہ کہ جب ایک بار سجدے میں سر گر جاے تو پھر دوبارہ زمین سے نہ اٹھے ! و للہ در ما قال :

در سجدۂ کہ تن نہ ز سر می شود جدا
در کشور وفا گنہش نام کردہ اند
یا رب ز سیل حادثہ ' طوفاں رسیدہ باد
بت خانۂ کہ خانقہش نام کردہ اند !

پھر نظر حقیقت شناس کو بلند ترکیجیے تو اسی مقام سے وہ مرتبۂ فناء نفس انسانی مراد ہے ' جسکو صوفیاء کرام اپنی اصطلاح میں مقام "استہلاک کلی" اور "جمع الجمع" سے تعبیر کرتے ہیں ' اور اگر زبان اہل محبت میں کہیے تو وجود انسانی کا یہی سجدہ ہے ' جسکی پیشانی زمین پر گرنے سے پہلے تو طلب عشق ہوتی ہے ' پر جب اٹھتی ہے تو عشق کی جگہہ خود حسن کی جلوہ گاہ بن جاتی ہے :

بیروں عشق و عاشق و معشوق ہیچ نیست
وین ہر دو اسم مشتق ازاں مصدر آمدہ !

(۷) "الامرون بالمعروف والناہون عن المنکر" اللہ اکبر! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا درجۂ عالیہ کہ ان تمام اوصاف عظیمہ کے بعد اسکا ذکر کیا گیا اور فرمایا کہ وہ لوگ جو حق کا اعلان کرتے ' صداقت کا حکم دیتے ' اور راستبازی و عدالۃ کی طرف بلاتے ہیں - اور چونکہ نیکی کی دعوت ' بدی کی ممانعت کے بغیر ممکن نہیں ' اسلیے ساتھہ ہی اسکا بھی ذکر کیا اور کہا کہ نیز وہ فرزندان حق جو برائیوں سے روکتے اور خدا کی زمین کو نفس و شیطان کی پھیلائی ہوئی ضلالت سے بچاتے ہیں -

فی الحقیقت یہ مرتبہ اسلام و ایمان کا اعلی ترین درجۂ اختصاص اور مخصوص ترین اعمال نبوت و صدیقیت میں سے ہے - اس سے بڑھکر کوئی وصف نہیں جو اسلام کی پوری حقیقت اپنے اندر رکھتا ہو - یہی وہ عمل الہی ہے جسکا انعام دینے والا زمینوں اور آسمانوں میں خدا کا دوست پکارا جاتا ہے اور اسکے اعمال کے اندر نبیوں اور رسولوں کی نسبت متحقق ہوجاتی ہے - جو گروہ یا جو فرد آمر بالمعروف و ناہی عن المنکر ہوگا ' وہ گویا آدم و نوح اور ابراہیم و موسی (علی نبینا و علیہم الصلوۃ و السلام) کا دنیا میں جانشین ہوگا -

الحمد للہ کہ اس مقام کی تشریح و تفصیل اور اعلان و دعوت کی توفیق مقدس اس فقیر کو خصوصیت کے ساتھہ بکرات و مرات مرحمت ہوئی ' اور اسکے فضل و نوازے امید ہے کہ باب توفیق ہمیشہ باز و مفتوح رہیگا -

(۸) "و الحافظون لحدود اللہ" - یہ ان اوصاف الہیہ کا آخری مرتبہ اور اس آخیر صفات ایمانیہ کی آخری کڑی ہے - یہ انتہائی وصف ہے جو ان صفات سبعۂ ربانیہ کے بعد مومنوں کو حاصل ہوتا ہے - یا مومنین مخلصین کی وہ منتہا درجہ رفیع و جلیل جماعت ہے جو ارتقاء ایمانی کی آخری منزل تک پہنچ جاتی ہے ' اور پھر خدا تعالے سچ مچ اس دنیا میں اسے اپنا قائم مقام اور خلیفہ بنا دیتا ہے - فہو لا یسمع الا بسمعہ ' و لا ینظر الا بنورہ ' و لا یتکلم الا بلسانہ :

چشم و گوش دست و پایم او گرفت
من بدر رفتم ' سرایم او گرفت !

"حافظین لحدود اللہ" سے مقصود وہ جماعت ہے جو دنیا میں شریعۃ حقۂ الہیہ کے قیام اور عدل و امنیت کے نظام کی ذمہ دار ہوتی ہے ' اور جو حدود و قوانین خدا تعالے نے قوام عالم ' و امن انسانیۃ ' و نظام مدنیۃ صالحہ ' و حفظ حقوق اقوام و ملل کیلیے قائم کردیے ہیں ' ایک با اختیار سلطان اور ایک مسئول والی ملک کی طرح انکی محافظت کرتی ہے - یہی حدود اللہ فی الحقیقت تمام شرائع الہیہ کا مقصود حقیقی اور تمام مامورین و مرسلین اور مصلحین متبعین کی دعوت کا ماحصل ہیں ' اور یہی حدود ہیں جنکو لسان اللہ نے کہیں دین قیم ' کہیں دین حنیف ' کہیں صراط مستقیم ' کہیں فطرۃ اللہ ' کہیں سنۃ اللہ ' اور پھر کہیں "اسلام" کے نام سے تعبیر

مذاکرۂ علمیہ

تقدم علوم و معارف

سنه ۱۲ - ۱۳ میں

(۲)

علم الانسان

جیسا که خود نام سے معلوم ھوتا ھے' اس علم کا موضوع انسان اور تاریخ انسان ھے - انسان کے متعلق گونہ گوں سوالات پیدا ھوے ھیں - منجملہ انکے ایک سوال یہ ھے که انسان کب پیدا ھوا ؟ اسکے جواب کا سمجھنا چند دیگر مسائل کے سمجھنے پر موقوف ھے اسلیے پہلے ان مسائل کو سمجھہ لینا چاھیے -

کرۂ زمین اصل میں کیا تھا ؟ کہاں سے آیا ؟ کیا کیا تغیرات ھوے ؟

یہ مبادی ھیں جنکی تفصیل کے بغیر طبقات زمین کی بحث لا حاصل ھوگی - لیکن اگر ان پر قلم اٹھایا جاے تو یہ مضمون تقدم العلوم کی روداد کے بدلے علم الارض کا ایک رسالہ ھوجاے گا ' اسلیے مختصراً جدید تحقیقات کے تذکرہ پر قناعت کی جاتی ھے -

علماء ارض (جیولوجسٹ) نے زمین کے چار طبقات قرار دیے ھیں :

طبقۂ اول

یہ وہ طبقہ ھے جو حرارت زمین کی تدریجی تبرید کے بعد سب سے پہلے بنا - اسکا مایۂ قوام سنگہاے آتشین ھیں - اسکو عہد اولین کی زمین بھی کہتے ھیں -

طبقۂ ثانیہ

علما کا خیال ھے که جب طبقۂ اول تیار ھوگیا تو اندرون زمین کی حرارت سے بخارات بلند ھوے - یہ بخارات اوپر جا کے ابر بنے اور بارش ھوئی - بارش سے دریا اور نہریں جاری ھوئیں - پانی کے ساتھہ اور صدھا قسم کے اجزاء اسوقت سطح زمین پر موجود تھے - یہی اجزا قانون ثقل کی وجہ سے پانی کے نیچے بیٹھے اور بالاخر ان رواسب سے طبقۂ ثانیہ تیار ھوگیا -

اس طبقہ میں حیوانی اجسام کے پس ماندہ اجزا' پتھر کے کوئلے ' پرانی سرخ بالو ' بالو کھریا ' سنگہاے جیری شکرین ' خالص جیری شکرین ' جیری قوقعی ' جیری کوچک ' سنگ رنگین و سبز وغیرہ وغیرہ اجزا پائے جاتے ھیں - اسے عہد ثانی کی زمین بھی کہتے ھیں -

طبقۂ ثالثہ

یہ طبقہ طبقۂ ثانیہ کی تکمیل کے بعد شروع ھوا - اسمیں سنگ جیری جسکا مایۂ خمیر آب شیریں ھے ' سنگ جیری مارنی قوقعی ' سنگ جیری سلیسی ' وغیرہ انواع سنگ و دیگر صدھا اصناف کے معادن و نباتات و حیوانات پائے جاتے ھیں - اسکو عہد ثالثہ کی زمین کہتے ھیں -

عہد ثالث کی زمین کو حداثت و قدامت کے اعتبار سے علما نے پھر تین طبقات پر تقسیم کیا ھے - ایک کو ایوسکین' یعنی جدید کہتے ھیں - دوسرے کو میوسین یعنی جدید تر - اور تیسرے کو بلیوسین یعنی جدید ترین -

طبقۂ رابعہ

یہ وہ طبقہ ھے جس پر ھم لوگ اسوقت آباد ھیں - اسکی تکوین [illegible] اصناف سنگ ' ریگ' زمین لائق کاشت وغیرہ اجزا سے ھوئی ھے -

یہ ھیں وہ چار طبقات جو علماء ارض نے قرار دیے ھیں - انکے بیان میں انتہائی ایجاز سے کام لیا گیا - کیونکہ اگر تفصیل سے کام لیا جاتا تو صرف اس ایک ھی نقطۂ بحث کے لیے مضمون کی موجودہ ضخامت بھی ناکافی ھوتی -

طبقات ارض کو اجمالاً سمجھہ لینے کے بعد یہ سمجھہ لینا چاھیے که حیات کا وجود کس طبقہ سے شروع ھوتا ھے ؟

طبقۂ اولی میں غالباً حیات کا وجود نہ تھا کیونکہ اسوقت تک حیوانات ایک طرف ' نباتات کی بھی کوئی یادگار نہیں ملی - جسقدر پتھر اسوقت تک نکلے ھیں' ان سے بھی کسی ذی حیات وجود کا پتہ نہیں چلتا - پھر اسوقت زمین کی حرارت بیحد شدید ھوگی - سطح زمین ایک فرش آتشین کی طرح دھک رھی ھوگی ' صعود بخارات کی وجہ سے جو ابر ھاے کثیفہ سے مشحون ھوگا' آفتاب کی شعاعیں بھی زمین تک نہ پہنچتی ھونگی ' اور بخارات کی چادریں درمیان میں حائل ھوگئی ھونگی - ظاھر ھے کہ ایسی حالت میں ذی حیات کا وجود اگر ھو تو بقا کہاں تک ممکن ھے ؟

لیکن جب زمین کی اندرونی حرارت فی الجملہ کم ھوئی اور انجماد و تبرد بڑھا ' تو اسوقت ذی حیات اجسام وجود میں آئے - چنانچہ طبقۂ ثانیہ میں آثار حیوانیہ (یعنی پس ماندہ اجزاے جسم حیوانی) ملتے ھیں -

مگر یہ حیوانات سادہ ترین ساخت کے تھے -

اسکے بعد وہ وقت آیا کہ تیسرے طبقہ کا آغاز ھوا - اس طبقہ میں حیوانات ذوات الثدی پیدا ھوے - (ذوات الثدی ان حیوانات کو کہتے ھیں جو بچوں کو دودہ پلا کر پرورش کرتے ھیں)

انسان کب پیدا ھوا ؟ اسکے جواب میں اب تک تمام علما بیک زبان کہتے تھے کہ چوتھے طبقے میں ' اور وہ بھی طوفان کے بعد -

مگر گذشتہ سال ایسٹ انگلی (انگلینڈ) میں جو آثار انسانی (یعنی جسم انسانی کے پس ماندہ اجزا) پائے گئے ھیں' اس نے اس اعتقاد میں یک گونہ رخنہ ڈالدیا - بعض ارباب نظر علما کا خیال ھے که یہ آثار انسانی طوفان کے بعد کے نہیں بلکہ طبقۂ بیلوسین کے ھیں - پس اگر یہ صحیح ھو تو انسانی پیدایش کے آغاز کو طبقۂ رابعہ سے ھٹکے طبقۂ ثلثہ میں آنا پڑیگا -

یہ راے صحیح ھو یا نہ ھو' مگر یہ آثار انسانی علم الانسان کے سرمایہ میں ایک قابل اعتناء اضافہ ھیں -

خدا پرستی اور ترک نفسانیت میں انکا درجہ درمیانہ اور متوسطین کا ہے - تیسرے وہ ' جو اذن الہی سے تمام اعمال حسنۂ و صالحہ میں اوروں سے آگے بڑھے ہوے ہیں اور یہ خدا کا بہت ہی بڑا فضل ہے !

اس آیۂ کریمہ میں خدا تعالی نے مسلمانوں کو تین طبقوں میں منقسم کردیا ہے :

(۱) وہ جو اپنے نفوس پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ خدا سے غافل اور اسکے رشتے کی عزت کو بھولے ہوے ہیں - یہ طبقہ تمام اُن مسلمانوں کا ہے جو اپنے دلوں میں اعتقاد اور حس ایمانی تو ضرور رکھتے ہیں پر ایمانی قوت میں ضعف بھی بدرجۂ کمال ہے اور عمل مفقود -

(۲) درمیانی طبقہ جو غفلت سے متنبہ ہوا ' اعمال حسنہ اختیار کیے ' اوامر الہیہ کے آگے سر اطاعت خم کیا -

(۳) اعلی ترین طبقہ جو نہ صرف خیرات و محاسن کا انجام دینے والا ' بلکہ اُن میں اوروں سے پیش رو بھی ہے اور نیکی کی صفوں میں سب سے آگے بڑھجانے والا ہے -

قوم کے مختلف طبقات و مدارج کی یہ ایک قدرتی تقسیم ہے اور ہر قوم میں یہی تین جماعتیں ہوتی ہیں - پھر جن میں پہلی کم ' دوسری بکثرت ' اور تیسری کافی ہوتی ہے ' وہ تمام قوموں میں سرفراز و ممتاز ہوجاتی ہے ' اور جس میں صرف پہلی کی کثرت ' دوسرے بہت کم ' اور تیسرا گروہ کالعدم ہوتا ہے ' وہ دنیا میں اپنے زندہ رہنے کا حق کھو دیتی ہے -

(" حزب اللہ " کے تین درجے)

پس اس تقسیم قرآنی کی بنا پر اس جماعت کے بھی تین درجے قرار پائے ہیں :

(۱)

ہر مسلمان جو راست بازی کا متلاشی ' اصلاح حال کا متمنی ' اور اسلام کے اس دور غربت میں خدمت و جہاد فی سبیل اللہ کی اپنے دل میں سوزش و تپش رکھتا ہے ' نیت صالح ' ارادۂ محکم ' اور اقرار واثق کے ساتھہ دین الہی کے اس میثاق مقدس کو دھرائے :

ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین - لا شریک لہ ' بذالک امرت و انا اول المسلمین !

میری عبادت ' میری قربانی ' میرا جینا ' میرا مرنا ' غرضکہ میری ہر چیز صرف اللہ رب العالمین کیلیے ہے - اسی قربانی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں پہلا " مسلم " ہوں !

اور اپنی تمام قوتوں اور خواہشوں کے ساتھہ خدا کی قربانی کیلیے طیار ہو کر اقرار کرے کہ وہ اللہ کے رشتے میں منسلک ہونا ' اور اس کی جماعت کے فرائض ادا کرنا چاہتا ہے ' پس وہ طبقۂ " ظالم لنفسہ " میں سے طبقۂ " مقتصد " کیلیے منتخب ہو جائگا ' اور اسکے بعد اسکی آزمایش شروع ہو جائگی - یہ آزمایش اُس وقت تک جاری رہیگی جس وقت تک کہ وہ دوسرے درجے میں شامل ہونے کا اہل ثابت نہو -

(۲)

اُن لوگوں میں سے جو پہلی جماعت میں منتخب ہوے ہیں ' جو لوگ اپنے اعمال و افعال سے عہد الہی کے ایفا اور دین حنیفی کے میثاق کی تعظیم کا ثبوت دیدینگے ' ایک دوسری جماعت چھانٹی جائیگی اور اسمیں شامل ہونا گویا ارباب اقتصاد کے طبقہ میں شامل ہونا ہوگا -

لیکن اسکے لیے اولین شرط یہ ہوگی کہ داخل ہونے والا امور ذیل کی پابندی کا مومنانہ و مخلصانہ عہد کرے ' نیز جسقدر زمانہ پہلی جماعت میں بسر کرچکا ہے ' اسکے نتائج اسکے عہد کی صداقت کا یقین دلائیں :

(۱) تمام احکام شریعت کی ' انکی تمام شرائط و ارکان کے ساتھہ سچی پابندی کرنا اور از سر تا پا اپنے تمام اعمال و افعال حیات ' اور تعلقات و لوازم زندگی میں یکسر پیکر شریعت اور مجسمۂ اسلامیت ہونا -

(۲) صداقت الہی کی راہ میں سیاحت و سفر اور سیر فی الارض -

(۳) امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے کسی حال میں غافل نہونا ' الحب فی اللہ و البغض فی اللہ کو اپنے تمام اعمال کا دستور العمل قرار دینا ' اُن تمام رشتوں کے توڑنے میں جلدی کرنا جو خدا کی رضا سے خالی ہوں ' اور ہر اُس رشتے کو ماں باپ اور زن و فرزند کے رشتے سے بھی زیادہ قوی سمجھنا جو اللہ کی راہ میں باندھا جاے - خواہ کسی قسم کی مشغولیت اور کیسے ہی کاموں کا انہماک ہو ' مگر ہمہ وقت اسی دھن میں لگے رہنا کہ بندگان الہی کو معروف و حق کی دعوت دی جاے ' منکرات و منہیات سے روکا جاے ' اور دین الہی کی ایک بھی فوت شدہ سنت ہمارے ہاتھوں زندہ ہو جاے - اور پھر اپنے دل کے اندر کچھہ اس طرح اسکی چبھن اور ٹیس پیدا کرلینا کہ جس طرح سانپ کا کاٹا یا بچھو کا ڈسا ہوا مریض درد او ر تڑپ سے لوٹتا اور کراھتا ہے ' ٹھیک ٹھیک اُسی طرح حق و عدل کی مظلومیت اور دین الہی کی بیکسی و غربت پر از سر تا پا پیکر اضطراب اور تصویر التہاب بن جائے !!

(۴) حکم اسلام و شریعۂ اسلامیہ کی اطاعت کا بتدریج وہ مرتبہ حاصل کرنا اور اس طرح اسکے احکام کی عظمت و سطوۃ اپنے اوپر طاری کرلینا کہ اُسکا ہر حکم فرمان قضا ' اور اُسکا ہر اشارہ فیصلہ کن جسم و جاں ہو - اور قلب ہر حال میں اسکے احکام کا منتظر اور اسکے اوامر کیلیے بھوکا پیاسا رہے -

(۳)

اس دوسری جماعت میں سے جو فرزندان حق اپنے اعمال و افعال سے درجۂ مسابقت و مرتبۂ علو و رفعت حاصل کرینگے ' انہی سے یہ آخری جماعت منتخب ہوگی اور یہی جماعت " حزب اللہ " کا خلاصۂ مساعی و جہاد ' اور اسکی اصلی حکمراں جماعت ہوگی - یہ لوگ " سابق بالخیرات " اور " حافظین لحدود اللہ " ہونگے - خدا تعالی جو کام اُنسے لینا چاہے گا ' خود لے لیگا ' اور جس مقصد کی طرف انہیں کھینچے گا ' وہ اُس طرف کھنچ جائیں گے - انکے مقصد آخری کو نہ اس وقت بتلایا جاسکتا ہے اور نہ متعین کیا جا سکتا ہے - جو سالک کہ ابتدائی دو جماعتوں سے ترقی کرکے اُس درجہ تک پہنچے گا ' وہ خود وہاں کے اسرار و رموز سے آشنا ہوجائیگا - اس سے پہلے وہاں کے حالات کسی پر [illegible] نہو سکیں گے - کسی عضو جماعت کیلیے جائز نہوگا کہ انکے انکشاف کے درپے ہو - اور وقت سے پہلے اُنہیں معلوم کرنا چاہے -

یہ مکان ملوک اور رؤساء کے لیے ہوتا ہے - اسمیں رئیس یا بادشاہ اسطرح بیٹھتا ہے کہ وہ خود تو اپنی مسند پر ہوتا ہے اور اسکے گرد و پیش غلمان و موالی آلات و اسلحہ سے آراستہ کھڑے ہوتے ہیں - کھانے وغیرہ کی چیزیں قعر کشتی میں رہتی ہیں - ملاح سطح کے نیچے تمام کشتی کے اندر پھیلے ہوتے ہیں اور کھیتے ہوے چلے جاتے ہیں - ایک سوار کو دوسرے سوار کی کچھہ خبر نہیں ہوتی' ہر شخص اپنے اپنے کام میں مصروف و مشغول رہتا ہے -

رئیس جب تنہائی چاھتا ہے تو خلوتخانہ میں چلا جاتا ہے-

مصر میں ملاح پیچھے کی طرف کھیتے ہیں - کھیتے وقت انکی حرکات رسی والوں کی حرکت قہقری کے بہت مشابہہ ہوتی ہے اور کشتی کو اسطرح ہلاتے ہیں' جیسے کوئی اپنے آگے کے بوجھہ کو کھینچتا ہو اور اسکے پیچھے لے چلتا ہو -

لیکن عراق کے ملاحوں کی حالت اس سے مختلف ہے - انکی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی بوجھہ کو آگے دھکیل رہا ہو - پس جسطرف وہ گھومتے ہیں' اسی طرف انکی کشتیاں بھی گھوم جاتی ہیں - مصر میں کشتی ملاح کے رخ کے بالکل برعکس جاتی ہے" (الافادة و الاعتبار - مطبوعۂ مصر - صفحہ: ۴۱)

(الشیارة)

یہ ایک قسم کی عراقی کشتی ہے جو نہر فرات و دجلہ میں چلا کرتی تھی - پروفیسر (دوزی) اپنے مشہور لغت الاضافہ میں لکھتا ہے :

" اسکو مصری " حراقہ " کہتے تھے مگر اب عراق میں بھی یہی لفظ مستعمل ہے - بیرن دی سلاں نے ابن خلکان کے حالات میں اسکا ذکر کیا ہے - ارسلان شاہ کا انتقال اسی کشتی میں ہوا تھا جبکہ وہ موصل کے سامنے نہر سے گذر رہا تھا - اسکا صحیح تلفظ بفتح شین و تشدید یا ہے " مورخین نے مامون الرشید کے حالات میں لکھا ہے کہ فوجی کشتیوں کے علاوہ خاصہ کی کشتیاں چھوٹی بڑی ملا کر' چار ہزار شیارہ تھیں !

(بحری جنگ)

دولت ممالیک کے آخری زمانے تک بحری جنگ کا قاعدہ یہ تھا کہ جب شوانی اور بطس و مسطحات میں جنگ ہوتی تھی تو بطس اور مسطحات کے پیچھے چھوٹی چھوٹی کشتیوں کو نہیں لاتے تھے کہ مبادا اسکی وادی میں غرق ہوجائیں - نیز پہلو کی طرف سے بھی نہیں لاتے تھے کیونکہ دونوں کا ملنا ناممکن ہوجاتا' اسلیے دور سے سامنے کرکے ایک عظیم الوزن ہتوڑے سے ٹکر مارتے' جسکو اصطلاح میں " لجام " کہتے تھے - یہ ہتوڑا اس لکڑی میں جسکو " اسطام " کہتے تھے' داخل ہوجاتا - اور جب مہلت ملتی تو پیچھے ہٹکے اس زور سے ایک سخت ٹکر مارتا کہ کشتی معاً پیچھے ہٹجاتی اور اسمیں پانی بھر جاتا - اگر فریقین کی طرف شوانی ہی ہوتی تھیں تو شینی سے شینی کو ملاکے' ایک پل سا تیار کر لیتے - اس پر سے ہوکے سپاہی دشمن کی کشتی میں پہنچ جاتے اور دست بدست لڑتے -

جب ہوا رک جاتی تھی تو بڑی کشتیوں کو شوانی کھینچ کر مقام جنگ تک لیجاتی تھیں -

اس زمانہ میں بحری جنگ کا اصلی کام ہواؤں کا پہچاننا تھا - ملاح کشتیوں کو پیدر سے اسطرح حرکت دیتے کہ اپنی کشتی کو دشمن کی کشتی سے آگے بڑھا دیتے تھے یا ہوا کے رخ پر قابض ہو جاتے تھے پھر اگر اس رخ پر دشمن آنا چاھتا تو انکی زد میں ہوتا تھا - بحری جنگ کے کمانڈر کا فرض ہوتا تھا کہ جب جنگ کے لیے نکلنے لگے تو پہلے جہازوں اور کشتیوں کا انتخاب کرے - انکی تقویت و استحکام کا پورا انتظام کر لے - کشتیوں کا جو حصہ پانی میں رہتا ہے اس پر از سر نو قیر (تارکول) کا روغن کرالے - آلات و وارادات کا جائزہ لیلے - جو موجود نہ ہوں آنھیں منگوا لے - ایسے رؤساء و قواد (چلانے والے) مقرر کرے جو مد و جزر' تغیرات موسم' علامات ہوا' اور لنگر گاہوں اور دریائی راستوں سے پوری طرح با خبر ہوں -

عہد اسلامی اور بحریات

سلطان محمد فاتح کی زرنگار کشتی

جو بروسہ کے سلطانی کارخانے میں طیار کی گئی تھی -

جنگ کے وقت اسکا یہ بھی فرض ہوتا تھا کہ لنگر گاہوں میں یکا یک داخل نہو کیونکہ ممکن ہے کہ وہاں دشمن چھپا بیٹھا ہو - جب تک اچھی طرح معلوم نہ ہو جائے خشکی کی طرف بھی بڑھنے کی ممانعت تھی - ایسے مقامات کے متعلق ہوشیار رہنے کی سخت تاکید تھی جہاں کشتیاں ٹوٹ جاتی ہیں - حکم تھا کہ جس قدر زیادہ پانی اور غذا لے سکو' ساتھہ لیلو تا کہ اگر کبھی محاصرہ طول کھینچے تو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو - اگر جنگ خشکی کے قریب ہوتی تھی تو پہاڑوں پر دید بان بٹھا دیے جاتے تھے -

نمایشی جنگ

اعیاد و مواسم یا جنگ کے لیے روانہ ہوتے ہوے یا سفر سے واپسی کے وقت خلفاء و ملوک کے سامنے جنگی بیڑوں کی

انگلستان میں ایک انسان کا ڈھانچہ پایاگیا ہے - یہ ڈھانچہ ایک ایسے مرد کا ہے جسکی عمر ٣٠ اور چالیس کے درمیان میں ہوگی - اسکا قد پانچ فٹ دس انچ ہے - اسکی ہڈیاں آجکل کے انسانوں کی ہڈیوں سے ملتی جلتی ہیں - البتہ پنڈلی کی ہڈی کسیقدر مختلف ہے - اسکے کاسۂ سر کے ایک جانب سے دوسری جانب کے امتداد ' اور آگے سے پیچھے تک کے طول میں ' ٧٥ - اور ١٠٠ - کی نسبت ہے - بہت سی باریک ہڈیوں کے تفحص سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سولھویں صدی میں سیکسن قوم کے قد متوسط درجہ کے ہوتے تھے - اور ہڈیاں باریک ہوتی تھیں - انکے مردوں اور عورتوں کے جسموں میں آجکل کے مردوں اور عورتوں کے جسموں سے زیادہ تشابہ ہوتا تھا -

نیو گینیا ایک بہت بڑا جزیرہ ہے جو آسٹریلیا سے شمال کی طرف واقع ہے - وہاں متعدد جماعتیں تحقیقات کے لیے گئیں - ان جماعتوں میں ایک جماعت علماے طیور کی تھی - اس جماعت نے بونوں کی ایک قسم دیکھی جو آج تک غیر معلوم تھی - ان کا نام تبرو ہے - مردوں کے قد کا اوسط چار فٹ نو گرہ ہے - کاسۂ سر کے طول و عرض کا تناسب ' ساڑھے ٩٧ اور ١٠ کا تناسب ہے - انکے بال سیاہ ہوتے ہیں - انکے اسلحہ' نیزے اور ہڈی کے خنجر اور لمبی لمبی کمانیں ہیں - اس موضوع پر ڈاکٹر اسمتھ کا خطبۂ رئیسیہ جو انہوں نے مجمع تقدم العلوم کے جلسہ علم الانسان میں دیا تھا ' نہایت بیش بہا ہے اور نہایت تفصیل کے ساتھ جدید آثار ارضیہ متعلق علم الانسان کی تشریح کی ہے -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ٢ - روپیہ -

ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

تاریخ اسلام اور بحریات

بہ تذکرۂ جہاز " رشادیہ "

(٢)

(العکیری)

(ابن بطوطہ) نے اپنے سفر نامہ میں اس لفظ کی تحقیق لکھی ہے - وہ لکھتا ہے :

" یہ کلمہ بضم العین و فتح الکاف و سکون الیا ہے - یہ غراب نامی کشتی کی طرح ہوتی ہے مگر اس سے کسیقدر وسیع تر - اسمیں کھینے نے ساتھ ڈنڈے ہوتے ہیں - جنگ کے وقت چھت پاٹ دی جاتی ہے تاکہ کھینے والوں تک تیر وغیرہ نہ پہنچ سکیں - ان کشتیوں کا استعمال نہر سندھ میں بہت ہوتا ہے" (سفر نامہ جلد دوم صفحہ ١١٣) -

(العشیری)

یہ لفظ عشیری اور عشاری ' دونوں طرح آیا ہے - اسکی جمع عشاریات آتی ہے - چھٹی صدی ہجری کا مشہور مورخ (عبد اللطیف بغدادی) اپنے سفر مصر کے حالات میں لکھتا ہے :

" انکی (یعنی مصریوں کی) کشتیاں مختلف انواع و اشکال کی ہوتی ہیں - لیکن ان سب میں عجیب ترین کشتی جو میں نے دیکھی ' وہ تھی جسکو عشیری کہتے ہیں - یہ اندر سے " شیارہ " کی طرح ہوتی ہے - لیکن اس سے بہت زیادہ وسیع و طویل اور خوش شکل - اسمیں موتے موتے لکڑی کے تختے جڑے ہوتے ہیں - ان تختوں سے کوئی دو دو ہاتھہ کے میچان سے نکلے ہوتے ہیں - اس پر ایک لکڑی کا مکان ہوتا ہے - مکان کی چھت پر ایک قبہ ہوتا ہے - قبے میں درنما طاق اور روزن ہوتے ہیں - اس مکان میں ایک گودام بنایا جاتا ہے تا کہ تمام سامان رکھا جاے - یہ مکان مختلف قسم کے رنگوں ' سونے کے پتر ' اور بہترین روغنوں سے رنگا جاتا ہے -

سنہ ١٩١٢ - کی ایک مفید ترین ایجاد

انسان نے دنیا کی ہر طاقت کا مقابلہ کیا - لیکن ان تمام مقابلوں میں شاید وہ جنگ سب سے زیادہ شدید ہے - جو سمندر اور اسکی مہلک افواج سے کررہا ہے -

اسکی سطح اور اسکی موجیں میدان میں آئیں لیکن انسان نے ہوا کی رفاقت اور پھر آگ اور دھویں کا اسلحہ لیکر انھیں مسخر کرلیا - دوسرا مقابلہ اسکے عمق ' اور اس کے اندر کی آبی دنیا سے تھا - انسان کی اولو العزمانہ طماعی نے چاہا کہ اسکے اندر اتر جاے اور بحری پیداوار کے ان خزانوں کو تاخت و تاراج کرے ' جنکو نہیں معلوم کتنے عرصے سے سمندر کی چادریں چھپاے ہوئی ہیں ؟

موتیوں اور مرواری کے نکالنے کیلیے غواصی اور غوطہ زنی ہزار ہا سال سے جاری ہے - پچھلے سال ایک طرح کی دریائی موٹرکار کی ایجاد نے اس جنگ کی آخری فتح یابی کا بھی فیصلہ کردیا -

اطلانطیک کے مختلف حصوں میں اسکے ذریعہ غواصی کی جا رہی ہے - اسکے اندر بہ یک وقت کئی آدمی بیٹھہ سکتے ہیں جنکو خاص طرح کا ایک چار آئینہ پہننا پڑتا ہے - ہوا کیلیے نالی سی سامنے ہوتی ہے - ایک نہایت طاقتور موٹر اسکو حرکت میں لاتا ہے - نہ صرف دریائی پیداوار کے حصول میں ' بلکہ بہت سے ایسے کاموں میں بھی اس سے مدد ملیگی ' جن کیلیے پانی کے اندر جانا اور عرصے تک ٹھہرنا ضروری ہے -

اسئلة واجوبتها

(طریق تذکرہ و تسمیۂ خواتین)

از جناب ح - الف - بیگم صاحبہ (حیدرآباد دکن)

گو مجھے اچھي طرح معلوم ھے کہ جناب جن عظیم الشان کاموں میں مشغول رھتے ھیں ' ان میں ایسي چھوٹي چھوٹي باتوں کي دریافت و تحقیق کي گنجایش نہوگي جیسي کہ میں عرض کرنا چاھتي ھوں - لیکن مشکل یہ ھے کہ اس معاملے کي نسبت کوئي بھي مجھے تشفي بخش جواب نہ دیسکا اور یہ ایک ایسي اصول کي بات ھے جسکا فیصلہ کرلینا اور ایک ھي طریقہ پر کاربند ھونا بہت ضروري ھے -

میں یہ پوچھتي ھوں کہ مسلمان عورتیں اپنے نام کو خط و کتابت اور اخبارات وغیرہ میں کیونکر لکھیں ؟ انگریزي قاعدہ مس اور مسز کا ھے بعض لوگ اسي پر عمل کرتے ھیں اور بعض لوگ بیگم کا لفظ بڑھا دیتے ھیں - عورتوں کا نام ظاھر کرنا ھم مسلمانوں میں معیوب سمجھا جاتا ھے - اب معلوم نہیں کہ یہ خالي رسم ھے یا شرعي حکم ھے ؟ بہرحال جناب الہلال میں ایک راے اس بارے میں ضرور شائع کردیں جو اسلامي تعلیم کے مطابق ھو اور اسي پر سب کوئی کاربند ھوں -

الہلال:

آپکا سوال بھي " عظیم الشان " ھے - یہ چھوٹي باتیں نہیں ھیں - کسي شائستہ اور ترقي یافتہ قوم کیلیے ضروري ھے کہ ان تمام جزئیات معاشرت اور اداب و رسوم میں اپني ایک خاص تہذیب رکھتي ھو -

انگریزي طریقہ یہ ھے کہ لڑکي اپنے باپ کے نام کي نسبت سے مشہور ھوتي ھے اور عورت شوھر کے - یعني في الحقیقۃ انکے یہاں عورتوں کے عیسائي نام (اصلي نام) کا کوئي وجود نہیں - صرف شوھر یا امید وار ازدواج اصلي نام لیکر پکارتا ھے کہ ایک رسم محبت ھے - اگر گرجے کا رجسٹر اور والدین و شوھر کا حافظہ ساتھہ نہ دے تو دنیا کسي طرح معلوم نہیں کرسکتي کہ مسز فلاں کا اصلي نام کیا ھے ؟

یہ حالت گو بظاھر ایک خوشنما رسم و تہذیب معلوم ھوتي ھے مگر في الحقیقت دنیا کے بدترین دور جہل و ظلمت کے بقیہ آثار میں سے ھے ' اور آجکل کے مقلدین یورپ اور فرنگي مآبوں کو اس کي خبر نہیں - یورپ میں ایک نہایت سخت دور اس جہالت کي تاریکي کا رھچکا ھے جو مسیحي مذھب کے مطلع ظلمت سے نکل کر پھیلي تھي اور جس کو تاریخ میں قرون مظلمہ (Middle Agse) یعنے تاریک صدیوں سے یاد کیا جاتا ھے - تورات میں ھے کہ عورت کا وجود آدم کے گناہ کا پھل ھے اور مسیح نے اس کي تصدیق کي ھے - پس یورپ نے اپنے مسیحي دور میں عورتوں کو ایسي اشد شدید غلامي کي حالت میں رکھا ' اور اس جنس اشرف و اقدس کي اس درجہ عملاً و اعتقاداً تحقیر کي ' کہ گذشتہ دنیا کے تمام انساني معاصي و جرائم اسکے سامنے ھیچ ھیں ' اور اسکے تذکرہ سے انسانیت کے جسم پر لرزہ آجاتا ھے

مسیحي مذھب نے عورت کے وجود کو مثل مرد کے ایک مستقل وجود تسلیم کرنے سے انکار کردیا - پادریوں کا عقیدہ یہ تھا کہ عورت کے جسم میں سرے سے وہ روح ھي نہیں ھے جو مردوں کے اندر سے اثبات شرف و عظمت انسانیۃ کرتي ھے - اس کو حق نہیں کہ اپنے نام سے خرید و فروخت کرے - قانون اسکے وجود شخصي کو تسلیم نہیں کرتا - وہ کوئي جائداد اپنے نام سے الگ نہیں رکھہ سکتي اور نہ کوئي مالي معاملہ شوھر کي موجودگي میں اپنے نام سے کرسکتي ھے - یہ مختصر اشارے ھیں ورنہ یہ داستان معصیت بہت دراز ھے !

گذشتہ تین چار صدیوں کے اندر یورپ میں تمدني و اجتماعي انقلاب ھوا اور مسیحي مذھب کي غلامي کي لعنت سے علم و مدنیۃ نے نجات دلائي ' تو عورت کي حالت اور حقوق پر بھي توجہ ھوئي - رفتہ رفتہ اسکے احترام و شرف کا اعتقاد راسخ ھوگیا - تاھم اسکي غلامي کے بہت سے طوق ابتک باقي ھیں ' یہ دوسري بات ھے کہ اسکي حسین و جمیل گردنوں میں انہیں سنہري زیور بنا کر خوشنما بنا دیا گیا ھو کہ یہاں آکر ھر چیز خوشنما بن جاتي ھے :

یک قبا نیست کہ شائستۂ اندام تو نیست !

ازانجملہ اس محترم جنس کي غلامي کا ایک نفرت انگیز بقیہ یہ ھے کہ با ایں ھمہ ادعاء حریت نسواں و تسویۂ حقوق جنسین ' عورت کو سوسائٹي یہ حق دینے سے انکار کرتی ھے کہ اپنا نام ظاھر کرے - جب تک وہ لڑکي ھے ' اسکا وجود باپ کے نام میں مدغم ھے - اور عورت ھوکر اپنے شوھر کے نام میں - گویا اسکا کوئي وجود ھي نہیں ' نہ اسے حق تسمیۂ و اعلان ذاتي حاصل !

آپنے انگریزي حکام کو کسي ایڈریس کے جواب میں اپني بیوي کے طرف سے بھي اظہار خیالات کرتے ھوے اخبارات میں پڑھا ھوگا - مثلاً ویسراے کو ایڈریس دیا جاتا ھے اور اسمیں انکي لیڈي کي بھي تعریف کي جاتي ھے - چاھیے کہ وہ خود اپني تعریف کا شکریہ ادا کریں - لیکن ایسا کبھي نہ ھوگا - ویسراے اپني جوابي تقریر کے اخر میں انکي طرف سے بھي خود ھي جواب دینگے ' اور کہیں گے کہ وہ آپکے اظہارات محبت و عقیدت کي نہایت شکرگذار ھیں -

یہ عام قاعدہ ھے اور یورپ کے اسي دور گذشتہ کا بقیہ ' جس میں عورت کے وجود کو مثل ایک مرد کے انسان مستقل نہیں تسلیم کیا جاتا تھا - پس وہ مرد کي موجودگي میں خود لا شے اور کالعدم ھے - اسکي جانب سے بھي شوھر ھي اثبات وجود کرتا ھے -

میں متعجب تھا کہ سفریجٹ عورتیں اس مسئلہ پر کیوں متوجہ نہیں ؟ لیکن حال میں مس ایند رسن نامي ایک سفریجٹ عورت نے اپنے مطالبات کا اظہار کیا ھے - وہ نہایت حقارت کے ساتھہ اس رسم تسمیہ کي طرف بھي اشارہ کرتي ھے -

آجکل کے متفرنجین مارقین جو یورپ کي ھر رسم و وضع کي کورانہ تقلید کو اپنا اجتہادي دین و مذھب سمجھتے ھیں ' اور ھندوستان بلکہ تمام مشرق کو اسکي قدیمي وحشت و جہالت سے نجات دلانے کے تمسخر انگیز وھم میں بد بختانہ مبتلا ھیں ' لفظ " ازادي " کے رسم الخط (اسپیلنگ) سے تو واقف ھوگئے ھیں ' مگر ابھي اسکي حقیقت کا سمجھنا انکے لیے باقي ھے - یہ نادان سمجھتے ھیں کہ اعتقادات و اعمال میں انگریزي سوسائٹي کي چند مصطلحات کا رٹ لینا ' اور چند رسوم و اوضاع کو نہایت جد و جہد سے ھر موقعہ پر اپني بیروني زندگي سے نمایاں کرتے رھنا ' یہي مدني و معاشرتي ترقي کي معراج ھے - حالانکہ ان فقراء علم و تمدن کے پاس تائي جس قدر خوش رنگ اور کالر جس درجہ چمکیلا ھے ' افسوس کہ

کوئن وکٹوریہ

یعنے انگلستان کا سب سے بڑا آہن پوش جہاز ' جو حال میں اسی کارخانے نے طیار کیا ہے ' جس کارخانے میں دولۃ علیہ کا جہاز " رشادیہ " طیار ہوا ہے - وسعت اور استحکام میں رشادیہ اور یہ ' دونوں یکساں ہیں -

نمایش بھی کیجاتی تھی جسکو آجکل کی اصطلاح میں مینوریا نمایشی جنگ کہتے ہیں - ان مواقع میں بہت بڑا جلسہ ہوتا تھا جسمیں خلفاء و ملوک کے علاوہ امراے دولت ' اعیان سلطنت ' اور نیز عام لوگ بھی آتے تھے - جہاز اپنے تمام ساز و سامان سے آراستہ ہوکے آتے اور حالت جنگ میں اپنے آپ کو فرض کرکے حملہ و ہجوم اور دفاع و مقابلہ کے حیرت انگیز کار نامے دکھاتے -

نمایشی جنگ میں جہاز اپنے تمام آلات جنگ استعمال کرتے - ایک پوری لڑائی ہوتی جیسی کہ آجکل ہوتی ہے - بڑی بڑی منجنیقیں جو اُس عہد کی توپیں تھیں ' چڑھا دی جاتیں ' آتش افشانی کے تمام منارے اور شعلہ انگیز روغنوں کی بڑی بڑی پچکاریاں مصروف کار ہوتیں - بحری فوج جہازوں کے بالائی تختوں پر اپنے افسروں سے دمبدم احکام لیتی - ملاح کبھی کشتی کو چکر دیتے ' کبھی آگے بڑھاتے ' کبھی یکایک رجعت کرتے ' اور اس طرح دریا پر اپنی حکومت کے تمام سحر آگیں کرتب دکھا کر لوگوں کو مسحور و خود رفتہ کر دیتے -

چنانچہ نوروز کے دن جزیرۂ میورقہ میں ایک اسطول کی نمائشی جنگ کی سرگذشت (ابو بکر محمد بن عیسی) نے اپنے ایک قصیدہ میں نظم بھی کی ہے ' جسکے چند اشعار ہم محی الدین مراکشی کی کتاب (المعجب) سے نقل کرتے ہیں : (۱)

بشری بیوم المهرجان فانه * یوم علیه من احتفائك رونق
طارت بنات الماء فیه و ریشها * ریش الغراب وغیر ذلك شوذق
و علی الخلیج کتیبة جرارة * مثل الخلیج کلا هما یتدفق
و بنو الحروب علی الجواري التي * تجري کما تجري الجیاد السبق
ملاء الکماة ظهورها و بطونها * فاتت کما یأتي السحاب المغدق
خاضت غدیر الماء سابحة به * فکانما هي في سراب أینق
عجباً لها ما خلت قبل عیانها * ان یحمل الاسد الضواري زورق
هزت مجادیفاً الیك کانها * اهداب عین للرقیب تحدق
و کانها اقلام کاتب دولة * في عرض قرطاس تخط و تمشق

(افتتاحی مراسم)

مصر میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی اسطول طیار ہوکر روانہ ہونے لگتا تو اسکی تیاری کے وقت خلیفہ یا سلطان خود موجود ہوتا - جب تیاری مکمل ہوجاتی تو منظرۃ المقس (۲) میں ایک عظیم الشان جلوس کے ساتھ اسکو رخصت کرنے جاتا تھا -

مورخ مقریزی لکھتا ہے :

" سنہ ۶۹۲ میں سلطان صلاح الدین شوانی کی تیاری کی طرف متوجہ ہوا - اس نے رئیس کو بلوایا اور وہ تمام چیزیں مہیا کیں جو شوانی کے لیے درکار ہوتی ہیں - یہاں تک کہ ساٹھ شوانی بہمہ وجوہ تیار ہوگئیں - پھر انمیں آلات و سامان جنگ لادا گیا - اور ہر ایک پر سلطانی غلام مامور کیے گئے -

ان شوانی کے دیکھنے کے لیے ہر طرف سے لوگ جوق در جوق آنے لگے -

تمام شہر و اطراف میں غلغلہ بپا تھا کہ جہازوں کے افتتاح کی رسم خود سلطان ادا کرینگے - لوگ نہایت اضطراب سے اُس دن کا انتظار کرنے لگے اور ساحلی مقامات میں اس تقریب کے نظارے کیلیے عارضی مکانات کی طیاریاں شروع ہوگئیں -

شہر مصر کے باہر ساحل نیل اور روضہ میں لوگوں نے اپنے لیے پھونس اور لکڑی کے گھر بنائے اور دروازوں کے آگے جتنے میدان یا چبوترے تھے ' وہ سب کرایہ پر لیلیے - ہر چبوترے کا کرایہ دو سو درہم یا اس سے کم ' حسب حیثیت و موقع دیا گیا - مختصراً یہ کہ قاہرہ میں کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ پورا گھر کا گھر یا اسمیں سے کچھہ لوگ دیکھنے نہ آئے ہوں - سلطان صلاح الدین قلعہ جبل سے صبح کو چلا - مقام مقیاس سے لیکے بستان الخشاب اور بولاق تک لوگ بھرے تھے - سلطان ' اسکا نائب ' امیر بیدر ' اور بقیہ امراء دارالنحاس کے آگے بڑھے - حجاب کو منع کردیا گیا کہ وہ عام لوگوں کو گزرنے سے نہ روکیں - اور ہر شخص اچھی طرح جی بھرکر یہ منظر دیکھ لے - شوانی یکے بعد دیگرے نکلنا شروع ہوئیں - ہر شونہ پر ایک برج اور ایک قلعہ تھا جو محاصرے کیلیے بنایا جاتا تھا اور جس سے آتشیں روغن محصورین پر پھینکا جاتا تھا - اسپر نمک اور روغن نفت کے مرکب کی پالش کی گئی تھی - اسکے علاوہ چند نقابیں تھیں ' جنمیں سے ہر ایک نے اپنے عجیب و غریب کمالات دکھا کے اپنے ہمچشموں سے بڑھجانے کی کوشش کی " (الخطط و الآثار جلد چہارم صفحہ ۲۴۸) -

(۱) المعجب في تلخیص اخبار المغرب طبع لیڈن صفحہ ۱۱۳ -

(۲) منظرۃ المقس قاہرہ کی ایک عظیم الشان ساحلی تفریح گاہ تھی ' اور مقوقس قبطی کے نام سے منسوب - آجکل " جامع اولاد عنان " نامی مسجد سے مشہور ہے -

مشہور جہاز والٹرنو

جو حال میں تباہ ہوا - ایک جرمن مسافر ترنٹی جو بچ گیا تھا ' اسکی آخری ساعات حیات کی سرگذشت یوں بیان کرتا ہے :

" صبح چھہ بجے یقین ہوگیا کہ اب جہاز نہیں بچ سکتا کیونکہ انجن پھٹ گیا ' اور آگ لگ گئی ہے - مسافروں میں زیادہ تعداد عورتوں اور بچوں کی تھی - دس بجے کشتیوں پر انھیں سوار کیا گیا اور رسے باندھکر سمندر میں اتارا لیکن رسے ٹوٹ گئے اور تمام عورتیں مع بچوں کے دریا میں غرق ہوگئیں ' اسکے بعد اور کشتیاں اتاری گئیں مگر سب کا یہی حشر ہوا - یہاں تک کہ آگ اوپر تک آگئی - جلنے والوں کا مایوسانہ شور تھا اور ہوا کے زور سے پہاڑ کی چوٹیوں کی طرح شعلوں کی لپٹ بلند ہو رہی تھی کہ میں دیوانہ وار سمندر میں کود پڑا "

لیکن یه جو کچهه هے ' محض یورپ کے بعض سطحي مناظر کي نقالي کا شوق اور اسکي هر بات کي غلامانه تقلید کا ولوله هے - خود انکے دماغ کے اجتهاد و فهم کو اسمیں دخل نهیں - ثبوت اس کا یه هے که اگر کوئي چیز اسلام کے پاس ان لوگوں کے ازادانـه مذاق کي موجود بهي هوتي هے ' تو بهي یه لوگ اسے بالکل چهوڑ دیتے هیں اور یورپ کي اسي شان و رسم کي تقلیـد کرنا چاهتے هیں ' جو سرے سے آزادي و حریت هي سے خالي هے - مثال میں اسي مسئله کو لیجیے - یه لوگ عورتوں کو آزادي دلانا چاهتے هیں اور انکے حقوق کي بـلا معارضـه وکالت کرنے سے کبهي نهیں تهکـتے - اسکا نتیجه تو یه هونا تها که عورتوں کو خود انکے اصلي نام سے ظاهر هونے دیتے که شخصي آزادي اور استقلال کي یهي شان هوني چاهیے' اور یه بات هے بهي عین انکے مذاق کي - لیکن وه اس سے بالکل بے خبر هیں اور " مس " اور " مسز " کي ترکیب پر فخارانه فریفـته هو رهے هیں - حالانکه اس سے بڑهکر عورتوں کے عدم استقلال و حریة کي کوئي مثال نهیں هو سکتي -

چونکه یه لوگ محض مقلد هیں ' اسلیے انکي نظر صرف اسپر پڑتي هے که همارے ائمۀ فرنگ کي سنت قولي و فعلي و تقریري کیا هے ؟ اگر انکے مذاق آزادي کي کوئي بهتر سے بهتر چیز خود انکے پاس پیشتر سے موجود بهي هوتي هے ' تو بهي طـوفان و ظلمت تقلید میں اسے دیکهه نهیں سکتے -

ازادي نسـواں کا لفـظ بهي یورپ سے سن لیا هے اور اسپر سـر دهنتے هیں ' لیکن نه تو عورتوں کي ازادي کا مطلب کسي نے سمجها هے اور نه خود یورپ کے طرز عمل کي حقیقت هي پر غور کیا هے : اولئـک کالا نعام بل هم اضل !

مجهے ان لوگوں سے بالکل شکایت نه هوتي اگر میں انهیں سر سے پانوں تـک فرنگي دیکهتا مگر اجتهاد فکر و دماغ کے بعد - محض شیوۀ تقلید اختیار کرکے کوئي قوم قوم نهیں بني هے اور نه بن سکتي هے - سب سے پہلے دماغ کو بند تقـلید سے آزادي ملني چاهیے' پهر رسم و عمل کو - یه لوگ چند رسوم و اوضاع کي غلامي سے قوم کو نجات دلا نا چاهتے هیں مگر خود اپنے دماغ کو یورپ کا غـلام بنـا رکها هے - قرآن کریم اسي تقلیـد کو کفر کا مبـدء بتـلا تا هے :

ان شر الدواب عند الله ' الصم البکم الذین لا یعقلون -

میرے ایک دوست نے ایک انگریز کا قول نقل کیا جو کالون اسکول لکهنو کا پرنسپل تها - وه کها کرتا تها که اگر هندوستانیوں نے انگریزي لباس تقلیداً نهیں بلکه اسکے فوائد کو سمجهکر اختیار کیا هوتا ' تو میں دیکهتا که پانوں کي جگه سر سے اس وضع کو اختیـار کرنا شـروع کرتے ' حالانکه حالت بر عکس هے - هر شخص جو نئي تهذیب کے اسکول میں نیا نیا بیٹهتا هے ' سب سے پہلے بوٹ پهنتا هے ' اسکے بعد انتهائي منزل هیٹ کي هوتي هے - حالا نـکه تمام انـگریزي لباس میں سب سے زیاده انفع شے ٹوپي هي هے که دهوپ سے آنکهوں کي حفاظت کرتي هے - نه که جوتا ' جو سفر کے عـلاوه هر حال میں سخت موذي و تـکلیف ده هے -

الهلال کي ایجنسـي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتی ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـلال پهلا رسـاله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو درخواست بهیجیے

جلسۀ کانپـور ۳۰ - اکتـوبـر

اور طوائفوں کی شرکت

جناب کفیل الدین صاحب عالي - بدایوني - از بدایون

جناب مولانا دام مجد هم - چونکه آپ شرع شریف سے با خبر اور عالم متبحر هیں ' اسلیے امید هے که ذیل کے سوالات کا جواب الهلال کے ذریعه دیکر علم مسلمانوں کا شکریه حاصل کرینگے -

(۱) ۳۰ - اکتوبر سنه ۱۳ ع کو جو جلسه کانپـور میں هوا اور جسکے چشم دید حالات اخبار زمیندار کے ایڈیٹر نے اپنی ۱۹ - نومبر کے هفته وار اخبار زمیندار میں چهاپے هیں ' کیا اوسکو آپ بهي زمیندار کے هم زبان هوکر " اسلامي روایات کو زنده کر دینے والا جلسه " کهه سکتے هیں ' جب که اس جلسه میں رنڈیاں بهي بلائي گئیں اور اونهوں نے گا بجا کر حاضـرین جلسه کو جسمیں ایڈیٹر زمیندار اور مولانا عبد الباري صاحب بهي شامل تهے ' محظوظ کیا ؟

(۲) کیا رنڈیوں کي کمائي مسجد میں لگانا جائـز هے ؟ اگر نهیں هے تو انریبل مظهر الحق صاحب نے وه چار گینیاں جو رنڈیوں نے اونکي خدمت میں نذر گذراني تهیں ' مسجد کو دینے کي کیوں جـرأت کي ؟ کیا مولانا عبد الباري صاحب نے اسکے لیے بهي کوئي حیلۀ شرعی نکالکر اونکو بتا دیا تها ؟ اگر نهیں بتایا تها اور صرف خاموشی اختیار کي تهي تو آپکي راے میں ایک عالم کے ایسے موقعه پر خاموشي اختیار کرنے سے اوسکي نسبت شرع شریف کیا حکم دے گي ؟

(۳) کیا آتشبازی چهوڑنا اور اوسپـر مسلمانوں کا روپیـه صرف هونا شرعاً کسي اسلامي جلسه میں مستحسن امر هے ' جسپر زمیندار نے بهت کچهه اظهار مسرت کیا هے ؟

(۴) اخبـار زمیندار نے رنڈیوں کے گانے بجانے کے واقعه قصداً چهپایا هے ' کیا ایسا اخبار دیانت دار کها جاسکتا هے ؟

الهلال :

(۱) جس جلسے میں رنڈیاں بلائي جائیں وه میرے اعتقاد میں اسلامي روایات کا زنده کرنا ایک طرف ' سرے سے اسلامي جلسه هی نهیں - آپ کهاں هیں اور مجهسے کیا سوال کر رهے هیں ؟

رها کانپور کا معامله تو آپنے کئي چیزوں کو ملا دیا هے - مجهے جو حالات معلوم هوے وه یه هیں که ۳۰ - اکتوبر کو ایک تو گارڈن پارٹي تهي جو سه پهر کو هوئي - اسمیں سب لوگ شریک تهے - اسکے بعد شب کو ڈنر هوا ' اسمیں شاید راجه صاحب اور مولانا عبدالباري نه تهے - رات کو میلاد شریف کا جلسه هوا -

جهاں تـک مجهے معلوم هے ان تینوں صحبتوں کي فضا اس فرقے کي رونق فرمائي سے محروم رهي - آپنے غالباً بوجه عدم واقفیت ان جلسوں کو مورد الزام قرار دیا -

اسکے علاوه ایک اور صحبت بهي هوئي جو پبلک حیثیت سے نهیں بلکه شخصي طور پر کسي شخص نے منعقد کي تهي اور مسٹر مظهر الحق کو مدعو کیا تها - نهیں معلوم یه اسي دن هوي یا دوسرے دن - اسکي نسبت پہلے اخبارات سے اور بعد کو بعض اشخاص سے معلوم هوا که اسمیں شهر کي تین مشهور طوائفیں بهي آئیں اور لوگوں نے مسٹر مظهر الحق سے کها که وه بهي چاهتي هیں که از

اسقدر فکر راسخ نہیں - وہ جنکی تقلید کو اجتہاد سمجھتے ہیں' خود انکو بھی سمجھنے کی آنکھیں تمیز نہیں - انھوں نے یورپ کو دیکھا ہے مگر پڑھا نہیں - اور پڑھنے کیلیے دماغ چاهیے جو اپنے گھر میں سونچتا ہو' نہ کہ وہ آنکھیں جو لنڈن کی شاهراهوں کی رونق میں گم ہوگئی ہوں: مثلهم کمثل الذي استوقد نارا ' فلما اضاءت ما حوله ' ذهب الله بنورهم و ترکهم في ظلمات لا يبصرون (۲ : ۱۶)

اسي کورانه و تعبدانه تقلید کا نتیجه ہے کہ لوگوں نے نہایت ذوق و تفاخر سے "مس" اور "مسز" کی ترکیب بھی شروع کردی ہے اور جو لوگ اس طبقه میں زیادہ مشرق درست ہیں' وہ اپنے قومی آداب و رسوم کے تحفظ کا یوں ثبوت دیتے ہیں کہ "مسز" کا ترجمہ "بیگم" کے لفظ سے کرتے ہیں اور اسکو بغیر اضافت به ترکیب هندي استعمال کرتے ہیں - مثلاً "بیگم صاحب مستر محمود"

بعض لوگوں نے اسکو اضافة مقلوبي میں بدلدیا ہے - یعني وہ "بیگم صاحبه محمود" کي جگه "محمود بیگم" لکھتے اور بولتے ہیں - مگر اصل یه ہے کہ اس سے بڑھکر کورانه تقلید کي کوئي مثال نہیں ہوسکتي' اور مجھے مسز کي ترکیب سے زیادہ بیگم کي ترکیب پر هنسي آتي ہے -

اگر آپ میري راے پوچھتي ہیں تو میري راے تو اسلامي تعلیم کے ماتحت ہے اور بس - خواہ کوئي بات ہو' میں سب سے پہلے اسلام هي کا منه دیکھتا ہوں - بہت سے لوگ اسپر هنستے ہیں مگر میرا بگاڑ ماتم بھي انکي حالت پر غیر مختتم ہے -

یورپ عورت کو اسکے قدرتي حقوق ابتک نه دے سکا - اسلام دنیا میں آیا تا کہ هر طرح کي انساني غلامیوں کو مٹاے اور ایک بہت بڑي غلامي عورتوں کي غلامي بھي تھي - پس اس نے عورتوں کو انکي چھني ہوئي عزت واپس دلائي' انکے وجود کو ایک مستقل وجود تسلیم کیا' اور مرد اور عورت کے حقوق مساوي قرار دیے - اسلام عورت کو حق دیتا ہے کہ باپ اور شوہر سے الگ اپني شخصیت قائم رکھے - وہ اپني ملکیت اور اپني جائداد خالص اپنے نام سے رکھہ سکتي اور اپنے نام سے هر طرح کا قانوني معامله کرسکتي ہے - وہ یورپ کي عورت کي طرح نه تو باپ کے نام میں مدغم ہے اور نه شوہر کے -

پس کوئي ضرورت نہیں کہ ہم یورپ کے اس بقیۂ وحشت' اس اثر جهالت' اور اس یادگار تعبد نسواني کي تقلید کریں اور "مسز" یا "بیگم" کي ترکیب سے اپني عورتوں کو اپنے ناموں کے ساتھه شہرت دیں - یه مسیحیت کي بخشي ہوئي غلامي ہے مگر اسلام اس سے بہت ارفع و اعلی ہے کہ عورتوں کے ساتھه ایسا غلامانه سلوک جائز رکھے - اس نے هر عورت کو بالکل مرد کي طرح ایک مستقل وجود بخشا ہے - پس هر مسلمان عورت کو اپنا وهي اصلي نام ظاهر کرنا چاهیے' جو پیدائش کے وقت اسکا رکھا گیا' اور جس نام سے اس نے جلسۂ نکاح میں اپنے شوهر کي رفاقت دائمي کا اقرار کیا' اسي نام سے وہ پکاري جاے اور وهي نام وہ خود بھي اپنا پیش کرے - اگر هر زندہ انسان کا یه حق طبیعي ہے کہ اسکو اسکا اصلي نام دیا جاے' تو کونسي وجه ہے کہ عورت اس سے محروم رہے؟ یورپ جو راستوں اور تفریح گاہوں میں عورت کو بکمال عزت و احترام اپنے بازو کا سہارا دیکر اسکي خود غرضانه پرستش کرتا ہے' عقل و فکر کے عالم میں کیوں ابتک اسکي غلامي کا حامي ہے؟

عورت مثل مرد کے ایک انسان ہے جو ماں باپ کے گھر میں مثل مرد کے پرورش پاتي ہے' پس جسطرح ایک لڑکا اپنا نام رکھتا ہے' اسي طرح لڑکي کا بھي نام ہونا چاهیے - پھر وہ ایک مستقل وجود ہے اور مثل مرد کے انسانیة کا نصف ثاني ہے - وہ مرد کے ساتھه رفاقت مدني کا اقرار کرتي اور اسکے دل کے معاوضه میں اپنا دل دیتي ہے - پس اسکے گھر میں آکر اسکے وجود کي شریک ضرور ہوجاتي ہے' پر اپنے وجود سے محروم نہیں ہوجاتي -

وہ تعلیم جو "فطرة الله التي فطر الناس علیها" ہے' اس طبعي حالت میں کوئي تبدیلي نہیں چاهتي -

اور یه جو آپنے فرمایا کہ عورتوں کا نام ظاهر کرنا شاید خلاف شرع ہے' تو یه اس لحاظ سے تو ضرور صحیح ہے کہ بد قسمتي سے آجکل مسلمانوں کي شریعت رسم و رواج هي کا نام ہے: انا وجدنا اباءنا علی امة و انا علی اثارهم مهتدون - ورنه شریعة فطریة اسلامیه نے تو کوئي حکم اسکي نسبت نہیں دیا ہے - همارے سامنے حضرة ختم المرسلین کي ازواج مقدسه اور اهلبیت نبوت کا اسوۂ حسنه ہے - جبکه هم حضرة خدیجه' حضرة عایشه' حضرة زینب' حضرة فاطمه وغیرهما (رضي الله تعالی عنهما) کا نام لے سکتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ کون صاحب غیرت مسلمان ہے جو رسول الله کي بیویوں اور صاحبزادیوں کا نام تو بلا تامل خود لے لیتا ہے مگر اپني بیوي یا لڑکي کے نام کے اعلان سے شرماتا ہے؟

بہر حال میرا طرز عمل تو یہي ہے - جب کبھي کوئي خاتون میري بیوي کا نام لفافے پر مسز یا بیگم کي ترکیب سے لکھه دیتي ہیں اور میري نظر پڑجاتي ہے تو مجھے نہایت سخت تکلیف ہوتي ہے اور میں لکھوا دیتا ہوں کہ از راہ کرم آیندہ ایسا نه کریں -

رها اسلام میں عورتوں کے حقوق کي عظمت اور مرد و عورت کے حقوق کا مسئله' تو اسکي طرف محض سرسري اشارے تو کافي سمجھا کہ بارها یه امور لکھے جا چکے ہیں اور احادیث صحیحه اور اعمال نبوت و صحابۂ کرام کے علاوہ خود نصوص قرآنیه اس بارے میں بکثرت و بوضاحت وارد ہیں - سب سے بڑھکر یه کہ سورۂ بقر میں احکام طلاق بیان کرتے ہوے ایک هي جامع و مانع جملے سے قرآن حکیم نے اس بحث کا خاتمه کردیا :

و لهن مثل الذي علیهن بالمعروف و للرجال علیهن درجة ' و الله عزیز حکیم (۲ : ۲۲۸)

اور جس طرح مردوں کا حق عورتوں پر ہے' اسي طرح عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں - هاں مردوں کو قیام مصالح معیشت کي فوقیت ضرور ہے -

یه آیة في الحقیقت ایک کلمۂ جلیل و عظیم ہے' جس نے بدفعۂ واحدۂ عورتوں کو وہ تمام حقوق معاشرت و مدنیة دلا دیے' جن سے دنیا کے جهل و ظلمت نے انھیں محروم کر دیا تها - نیز صاف صاف بتلا دیا کہ دونوں کے حقوق بالکل مساوي ہیں' باستثناء اس طبعي فوقیت کے' جو "الرجال قوامون علی النساء" کے لحاظ سے مردوں کو حاصل ہے -

اسي کا نتیجه ہے کہ تمام عبادات و معاملات میں مرد اور عورت اسلام میں یکساں حقوق رکھتے ہیں -

جب حالت یه ہو تو کونسي وجه ہے کہ عورت اپنے نام سے ظاهر ہونے اور پکارے جانے کي مستحق نه سمجھي جاے؟

اس مسئله پر غور کرتے ہوے ایک عجیب لطیفه ذهن میں آیا - آجکل کے نئے تعلیم یافته اصحاب مذهب و معاشرت میں ازادي و حریت کے پرستار ہیں اور اپنے تئیں پوري کاوش و جهد سے ازاد کہلوانا چاهتے ہیں - چنانچه عورتوں کي ازادي و حقوق کا بھي اسي ضمن میں مطالبه کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ هندوستانیوں نے عورتوں کو غلام بنا رکھا ہے -

مراسلة و مناظرة

لا تنـا زعـوا فتفشلـوا و تـذهب ريحـكـم ! !

اتفـاق كـي ضـرورت

اهـل تسنـن و تشيـع ميـں

(از جناب مولوي خادم حسين صاحب بهيروي)

(۲)

(۳) " بني اميه کے مظـالم کے ذمه دار خلفاء راشـدين هيں کيونکه انهوں نے هي انکو اقتدار بخشا - اور اسي واسطے حضرات شيعه خلفاء هي کو باني جفا خيال کرنے پر مجبور هوگئے - يہاں تک که کہا گيا : قتل الحسين يوم السقيفه "

آپ نے بجا فرمايا هے - بے شک حضرات شيعه نے بـ‌قول آپ کے ايسا خيال کرلينے ميں افراط سے کام ليا هے - اس طرح کا خيال رکھنے والوں کو ٹھنڈے دل سے سوچنا چاهيے که خود بني اميه بهي قريش تھے - شيخين رضي الله عنهما سے بہت زياده رسول (صلعم) کے قـريبي تھے - آل سفيان کے ساتھ سب سے پہلے بعد از بعثت جناب رسالت مآب صلى الله عليه و آلـه و سلم نے قرابت کي درخواست فرما کر ام حبيبه سے شـادي کي - بتوسط نجاشي جب که وه حـبشه ميں تھيں - (تفسير عمدة البـيان عمار علی ۳۲۶ - و تفسير صافي ۳۱۰ سوره ممتحنه) امير معاويـه آنحضرت کا رسائل نويس تھا (تـذکرة الائمه مجلسی ۲۴) بے شک خـلفاء راشـدين نے سفيان کو شام کا حاکم بنايا ' مگر آن کو کيا علم تھا که آئنده کيا هوگا ؟

وه نه معصوم تھے نه عالم ما کان و ما سيکون - نه انکو اسم اعظم کے پورے بہتر حروف کا علم تھا - نه آن کے پاس انگشتري سليمان تھي نه عصاے موسیٰ وغيره آثار و تبرکات انبياء - تعجب تو جناب علي و امام حسن و ديگر ائمه عليهم السلام کے طرز عمل پر هے که با جود ان سب کمالات پر حاوی هونے کے ' امير معاويه وغيره کے مقابله ميں عاجز رهے اور کما حقه اُسکي سرکوبي نه کرسکے - پھر زياد جيسے شخص کا هلاکو کہنا چاهيے ' اُسے جناب علي نے کوفه و بصره کا گورنر مقرر فرما ديا تھا - (ناسخ التواريخ جلد ششم کتاب دوم مطبوعه ايران ۴۲) اسي کا بيٹا ابن زياد تھا -

يه بهي ياد رکھنا چاهيے که خلفاے راشدين اگر بني اُميه کي حکومت و اقتدار کا باعث هوے هيں تو خود شيعيان کوفه وغيره بهي بني عباس کي خلافت کے باني تھے - جن کے مظالم سادات پر بقول مجلسي بني اُميه سے بهي بڑھه کر هيں :

" نکتۂ عجيبے دارم از بني عباس که قرابت ايشـان نسبت باهلبيت رسالت از بني اُميه بيشتر بود و اذيت و آزار و عداوت ايشان بائمۂ معصومين هم زياده تر بود " (تذکرة الائمه - ۱۱۸)

يعني بني عباس کي نسبت ايک عجيب نکته کہوں که بني اُميه کي نسبت وه اهلبيت رسالت سے زيـاده تر قريبي تھے ليکن ساتھه هي ائمۂ معصومين کے ساتھه انکي عداوت او ر جور و جفا بهي اُن سے بڑھکر تھي -

(۴) انقلاب زمانه کا انديشه -

آپ نے لـکھا هے که " شيعه ڈرتے هيں - کہيں پھر اهلسنت بر سر حکومت نه هو جائيں اور هم بدستور اسير پنجۂ ظلم و ستم ' خدا خدا کرکے گورنمنٹ انگريزي کي حکومت ميں جو آزادي پائي هے اس سے پھر محروم هو جائيں گے "

ايسے حرف کہانے والوں کو آپ مہرباني کرکے ذهن نشين فرماديں که عزيزان من ! کوئي واقعه ايسا نہيں هے جس ميں کم و بيش مبالغه نه هوا هو ' اور پھر جس کا که حسب دلخواه انتقام بهي نه لے ليا گيا هو - اگر کچھه کسر ره گئي هے تو اُسے بهي حضرت صاحب الزمان عليه السلام ضـرور زمانه رجعت ميں پورا کرديں گے جبکه تمام روئے زمين پر صـرف شيعوں هي کي حکومت هوگي - اُس وقت جيسي کچھه سنيوں کي حالت هوني هے وه محتاج بيان نہيں - ملا باقر مجلسي فرماتے هيں که کفار سے بهي پيشتر سنيوں کا صفايا کيا جاے گا ! !

" وقتـکه قائم ظاهر مي شود ' پيش از کفار ابتدا به سنيان خواهد کـرد با علمائے ايشان ' و ايشان را خواهـد کشت (حق اليـقـين فصل ۱۸ '

پس شيعوں کي طرح اگر سني بهي گذشته اور آينده کے حالات پر قياس کـرکے موجوده نسل کے ساتھه اتفاق و اتحاد ميں تساهـل و تامل کرنے لگ جائيں تو جمعيت اسلام کا کيا حشر هو ؟

اس قسم کے دور از قياس اوهام کسي طرح بهي قابل توجه اور همارے باهمي اتحاد ميں سد راه نہيں هوسکتے -

(۵) " خلفائے راشدين کو چھوڑ کر جس کسي پر شيعه تـبرا کريں - اهلسنت بهي کريں "

جناب شيخ صاحب ! آپ نے خود صاف الفاظ ميں ظاهر فرما ديا هے که اس منحوس رسم کے باني بني اميه هوئے - او ر اگر وه ابتدا نه کرتے تو دنيا ميں تبرے کا وجود هي نه هوتا - پس گـذارش هے که اس وقت نه تو بني اميه موجود هيں نه جناب علی عليه السلام اور نه انـکي اولاد امجاد پر کوئي تبرا کہتا هے - پھـر آپ تبرے کے بدستور جاري رکھنے پر کس کي تـقليد کررهے هيں ؟ جناب علي کي يا بني اميه کي ؟

پھر خلفاے راشدين کے سوا حضرات شيعه بعض ازواج مطهرات سے بهي ناراض هيں او ر انکو خطاب هائے نا صواب سے ياد کرتے هيں حالانکه خدا وند کريم نے بلا تفريق احدے ' سب کو امهات المومنين فرمايا (و ازواجه امهاتهم : ۲۱ - ۱۷) اور پھر والدين کے بر خلاف اُف تک کرنيکي ممانعت هے (فلا تقل لهما اُف : ۱۵ - ۳)

پھر بہت سے مهـاجرين و انصار سے بهي حضرات شيعـه ناراض هيں اور آن کے معائب و مطـاعن کو ورد زبان رکھتے هيں ' حالانکه خداونـد کريـم جملـه مهـاجرين و انصار کو مومن برحق فرماتا هے (اولئک هم المومنون حقاً : ۱۰ - ۶)

اب مشکل يه هے که اهلسنت خدا کي رضا مندي کو مقدم رکھيں يا برادران شيعه کي ؟ يهي رسم تبرا هے جو ابتک فريقين کے اتحاد ميں حائل هے اور اسي کے باعث شيعه مطعون بنے هوے هيں - ورنه دوسرے خاص معتقدات شيعه اس قدر موجب منافرت نہيں هوسکتے -

چندہ آپ قبول کرلیں - مسٹر مظہر الحق نے منظور کیا - وهیں انہوں نے گایا بهي هوگا اور چندہ بهي دیا هوگا -

مجهے جهاں تک علم هے ' میں کہہ سکتا هوں کہ مولانا عبد الباري اس صحبت میں نہ تهے - پس اپکو مناسب نہ تها کہ اس جرأت کے ساتهہ مولوي صاحب کو اسمیں شریک قرار دیتے اور پهر اسي بناء فاسد پر اعتراض فاسد کرتے - مومن کي شان یہ هوني چاهیے کہ جسقدر اعلان حق اور امر بالمعروف میں نڈر اور شدید و اشد هو ' اتنا هي سوء ظن کرنے میں محتاط اور غیر عاجل بهي هو - آپنے ایک مسلمان کو اسکي غیبت میں متهم کیا ' اور اس کام کو اسکي طرف نسبت دي ' جس سے وہ بري هے :

ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتۃ فکرهتموہ ؟

هاں ' اگر واقعي یہ سچ هو کہ مولوي صاحب ممدوح بهي اسمیں شریک تهے اور وہ آپکے الفاظ میں "گا بجا کر محظوظ کرنے والیوں" سے محظوظ هوے تو پهر مولانا مجبور هیں کہ هر اس شدید سے شدید سختي کو جو انسے پرسش و احتساب میں کي جاے ' گوارا کریں اور جواب دیں کہ کیوں ایسي صحبت میں شریک هوے ؟

بهر حال جن جلسوں کا آپ ذکر کر رهے هیں ' جهاں تک مجهے معلوم هے ' ان میں تو قوم کے دیگر طبقات کے قائم مقاموں کے ساتهہ اس طائفۂ مجلس آرا کے قائم مقام نہ تهے :

وہ آے انجمن میں تو پهر انجمن کہاں ؟

لیکن میں تو پهر بهي اس جلسے کو " اسلامي [illegible] " کا [illegible] کرنے والا جلسہ نہیں قرار دیسکتا - میري جو راے هے ' وہ میري عدم شرکت ' نیز ۱۹ - ذي الحجۃ کي اشاعت کے نوٹ سے آپ پر واضح هوگئي هوگي ' جو حکیم عبد القوي صاحب کي مراسلۃ کے ساتهہ شائع هوا هے - " اسلامي روایات " وغیرہ کي ترکیبیں آجکل لوگ بکثرت بولتے هیں - اور یہ معمولي جملے هوگئے هیں جن سے هر موقعہ پر انشا پردازي اور عبارت آرائي کا کام لیا جاتا هے گو اصلیت کچهہ هي کیوں نہو - آجکل هر جلسہ عظیم الشان هے - هر صحبت دلربا - اور مسلمانوں کا هر اجتماع " اسلامي روایات " کو زندہ کرنے والا ! اس عہد میں زاغ و بلبل کو ایک هي قفس کي تیلیاں نصیب هوتي هیں :

صداے بلبل اگر نیست صوت زاغ شنو !

ایک صحبت عیش و نشاط تهي جو بعض مصالح خاص سے کي گئي - جو لوگ شاید کئي ماہ سے آہ و فغاں سنتے سنتے اکتا گئے تهے ' هر طرف سے هجوم کرکے جمع هوے کہ اب چند گهڑیاں عیش و سرور میں بهي بسر هو جائیں :

بادہ پیش آر کہ اسباب جہاں ایں همہ نیست !

چلے پهرے ' کهایا پیا ' مولوي آزاد سبحاني سے بهي ملے اور مسٹر ٹائلر سے بهي - اسکے بعد سب نے اپنے اپنے گهر کي راہ لي - اب معلوم نہیں کہ اِن اشغال میں غریب اسلام کي " روایات " کہاں سے آگئیں ' اور اس مجمع کے کون سے فضائل و مناقب دقیقۂ و مخفیہ هیں ' جنہوں نے اسلام کي کسي فراموش شدہ سنت کا احیاء کیا هے ؟ اسلام کا نام بهي ایک الۂ لہو و لعب بن گیا هے - جو کچهہ جي میں آے کیجیے ' مگر رونق سخن و تالیف قلوب کیلیے یہ ضرور کہدیا کیجیے کہ اسلامي روایات کي تازگي و تجدید مقصود هے - کیونکہ جو کچهہ آپ کرتے هیں صرف بیچارے اسلام هي کیلیے کرتے هیں ' ورنہ آپ کو اِن هنگاموں سے کیا تعلق ؟

دریغا آبروے دیر گو غالب مسلماں شد !

(۲) اس سوال کو میں نہ سمجها اور جواب سوال کي صورت پر موقوف هے - کانپور میں کوئي مسجد تو بن نہیں رهي هے ' جسکي تعمیر کیلیے رنڈیوں نے چندہ دیا هو - آپ اپنا مقصد صاف صاف ظاهر کریں تو جواب عرض کروں -

(۳) هرگز نہیں - اسلام هر ایسے فعل کو جو لغو و لا حاصل هو اور انساني محنت و مال کو بغیر کسي نتیجہ کے ضائع کرے ' معصیت قرار دیتا هے - پس آتشبازي کا بنانا اور چهوڑنا ' دونوں نا جائز هے - جلسے منعقد کیجیے ' مگر " اسلامي جلسہ " کا لقب صرف اسي کو دیجیے ' جو اپنے اندر اسلامي احکام و تعالیم کا نمونہ رکهتا هو -

(۴) " قصداً چهپایا هے " اسکا آپکو علم هے - مجهے نہیں - نہ میں نے زمیندار کے مضامین پڑهے هیں کہ قیاس سے کام لے سکوں - اگر اس جلسے کا حال بهي ایڈیٹر صاحب زمیندار نے لکها هے جس میں طوائفوں نے نغمہ سرائي کي تهی ' اور اسمیں اس واقعہ کو قصداً نظر انداز کر دیا هے ' تو یقینا یہ دیانت کے خلاف هے -

آخر میں اتنا اور کہونگا کہ آپ نے ان سوالات میں غلط واقعات کو جس وثوق سے لکها هے ' خواہ کیسے هي فریقانہ غصہ اور هیجان غضب کے عالم میں لکها هو ' لیکن مسلمان کي شان سے بعید هے -

---

مغرب سے طلوع افتاب کا پیش خیمہ

اسلام کي طرف مغرب کي بیداري

مصنفہ دي رائٹ آنریبل لارڈ هیڈلي بي - اے - ایم - آئي - سي - آئي - ایف - ایس - ای - وغیرہ وغیرہ -

یہ قابل دید کتاب اس وقت لارڈ موصوف کے زیر تصنیف هے - اور انشاء اللہ تعالی دسمبر سنہ ۱۹۱۳ عیسوي کے اخیر تک شائع هو جائیگي - اس کتاب میں همارے مکرم و محترم بهائي لارڈ موصوف ان امور کو مفصل بیان کرینگے جنکي بنا پر آپ نے چالیس سال کے غور و خوض کے بعد اسلام کو مروجہ عیسایت پر ترجیح دي اور اسلام قبول کیا - اس کتاب میں مدلل طور پر دکهایا جائیگا کہ اهالیے بلاد غربیہ کے مناسب حال اسلام اور صرف اسلام هي هے - یہ یقیناً اس قابل هوگي کہ هر ایک انگریزي خواں کے هاتهہ میں اسکا ایک ایک نسخہ هو اور اس کثرت سے بلاد غربیہ میں تقسیم کي جاے کہ کوئي ملک اور شہر اس سے خالي نہ رهے - یہ جہاد اکبر هے - موجودہ زمانہ میں اشاعت اسلام کے کام میں مدد دینے سے بڑهکر اور کوئي دیني خدمت نہیں هو سکتي - اس لیے همارے مسلمان بهائي اس کو خود بهي خریدیں اور اس کي زائد کا پیان خرید کر اپنے احباب میں اور بلاد غربیہ میں براہ راست یا هماري معرفت مفت تقسیم کریں - با وجود ظاهري اور باطني خوبیوں کے اس کتاب کي قیمت محض کثرت اشاعت کي خاطر صرف ۱۲ - آنہ مقرر کي گئي هے - یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۳ عیسوی تک خریداري کي درخواستیں بنام شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر هوس لاهور روانہ کردیں - تاکہ شیخ صاحب دسمبر کے اول هفتہ میں مجهے اطلاع دے سکیں کہ اندازاً کتاب کا پہلا ایڈیشن تعداد میں کس قدر چهاپا جاوے ؟

نوٹ : اس کتاب کا اردو ترجمہ بهي میري طرف سے شائع هوگا - جس کي قیمت ۱۲ - آنہ هوگي - اس کے لیے بهي درخواستیں بهیجیے -

برادراں ! یہ وقت هے کہ آپ چند پیسوں کے بدلے هزارها بني نوع انسان کو صراط مستقیم کی طرف رهنمائي کرکے ثواب دارین حاصل کرسکتے هیں - اللہ تعالی نے آپکو خدمت اسلام کا موقعہ دیا هے -

الراقم - خواجہ کمال الدین ایڈیٹر اسلامک ریویو امام مسجد - ووکنگ از (انگلینڈ)

" مصالحۂ " مسئلۂ اسلامیه کانپور

از جناب مولانا محمد رشید صاحب مدرس مدرسۂ عالیه کلکته

(۳)

(۱۰) مولانا عبدالباري اور راجه صاحب محمود آباد کے مساعي جمیله کا همیں انکار نہیں - جو کچھه اونھوں نے اس بارے میں اپنے اوقات عزیز کو صرف کیا ہے اوسکے لیے وہ بیشک شکریه کے مستحق هیں - معامله مسجد میں تسلیم کرتا هوں که اونکي نیک نیتي پر شبهه کرنا کسي طرح جائز نہیں - لیکن گفتگو نیت پر نہیں ہے بلکه اوسکے نتیجه پر ہے - اور اس لیے اوس نتیجه پر گفتگو کرنیکا هر شخص کو حق هونا چاهیے - راجه صاحب سے صرف یه استفسار کا حق ہے که اونھوں نے تمام علما میں سے صرف مولانا عبد الباري هي کو کیوں منتخب فرمایا ' جب که اس سے پہلے وہ مسجد کے معامله میں بالکل یکسو رہے تھے ؟ بلکه خود مولانا هي کي تحریر کے موافق اونکو پہلے اوس دالان کے جزو مسجد هونے میں بھي شبهه تها - مولانائے مخدوم سے یه سوال ہے که ایسے نازک مسئله میں انھوں نے صرف اپنے اوپر کیوں اعتماد کیا ؟ پہلي راے سے بعض کو خبر بھي دیگئي لیکن اخري صورت میں تو کسي سے کچھه بھي نه پوچھا گیا بلکه اول صورت میں بھي جس طرح مشورہ هونا تھا ' نه هوا -

(۱۱) آخر میں چاهتا هوں که نفس مسئله کي نسبت بھي کچھه عرض کرکے یه بتلانیکي کوشش کروں که مولانا کو کن وجوہ سے شبهه هوا ہے اور وہ دلائل کہاں تک زور دار هیں ؟ مولانا کو جس عبارت نے مغالطه دیا ' غالباً وہ یه عبارت ہے جو در مختار کے کتاب الوقف میں موجود ہے :

جعل شيء اي جعل الباني شيئا من الطريق مسجداً لضيقه و لم یضر بالمارين' جاز' لانهما للمسلمين كعكسه اي جواز عكسه ' و هو ما اذا جعل في المسجد ممر لتعارف اهل الامصار في الجوامع (در مختار جلد- ۳ : ۴۱۹)

" باني مسجد اگر کچھه حصه راہ سے لیکر شامل مسجد کردے اسلیے که مسجد تنگ ہے اور راسته چلنے کیلیے کچھه مضر نه هو' تو یه جائز ہے ' کیونکه دونوں هي چیزیں مسلمانوں کي هیں اور اسکا عکس بھي جائز ہے یعني مسجد کو گذرگاہ بنا دیا جاے جیسا که شہروں کي جامع مسجدوں میں رواج ہے "

مولانا نے اگر اسي سے استدلال فرمایا ہے جیسا ظاهراً معلوم هوتا ہے ' تو اسمیں چند امور غور طلب هیں :

(الف) اسیکے آگے یه عبارت بھي ہے :

كما جاز جعل الامام الطريق مسجد الا عكسه لجواز الصلوة في الطريق لا المرور في المسجد

" جیسے یه جائز ہے که پادشاہ و حاکم راسته کو مسجد میں شامل کردے لیکن حاکم کو اسکے خلاف کرنا یعني مسجد کے حصه کو راسته میں شامل کرنا درست نہیں ہے - اسکي وجه یه ہے که راسته میں نماز ادا هوسکتي ہے اور مسجد میں گزرنا کسیطرح درست نہیں ہے "

اب مولانا فرمائیں که موجودہ صورت مسجد میں اول عبارت سے استدلال کرنا مناسب ہے یا آخر عبارت سے ؟ میري حیرت کي انتہا نہیں رهتي جب میں دیکھتا هوں که یہاں اول عبارت پر لحاظ کر کے اخر عبارت سے اغماض کیا جاتا ہے ! یہاں پادشاہ وقت سڑک میں حصه مسجد کو شامل کرتا ہے یا باني مسجد ؟

(ب) در حقیقت یه مسئله بھي متفق علیه نہیں ہے بلکه مسجد کے حصه کو سڑک میں شامل کر دینے کي نسبت فقها نے اختلاف کیا ہے :

قلت ان المصنف قد تابع صاحب الدرر مع انه في جامع الفصولين نقل اولا جعل شيئا من المسجد طريقا و من الطريق مسجدا جاز' ثم رمز لكتاب اخر لو جعل الطريق مسجدا يجوز لا جعل المسجد طريقا لانه لا يجوز الصلاة في الطريق فجاز جعله مسجدا و لا يجوز المرور في المسجد فلم يجز جعله طريقا - ولا يخفى ان المتبادر انهما قولان في جعل المسجد طريقا بقرينة التعليل المذكور - و يؤيده ما في التتار خانية عن فتاوى ابي الليث و ان اراد اهل المحله ان يجعلوا شيئا من المسجد طريقا للمسلمين فقد قيل ليس لهم ذلك و انه صحيح ثم نقل عن العتابية عن خواهر زاده اذا كان الطريق ضيقا و المسجد واسعا' لا يحتاجون الى بعضه تجوز الزيادة في الطريق من المسجد لان كلها لعامة (در المختار مجلد ۳ صفحه ۴۲۰)

" میں کہتا هوں که یہاں مصنف نے صاحب درر کے اتباع سے ایسا کہدیا باقي جامع الفصولین میں اسطرح نقل کیا ہے که پہلے تو مسجد کے حصه کو راسته میں شامل کرنا اور راسته کو مسجد میں شامل کرنا دونوں درست بتلائے هیں - پھر دوسري کتاب کا حواله دیکر لکھا ہے که راسته کو مسجد میں شامل کردیا جاوے تو درست ہے اور مسجد کو راسته میں شامل کرنا درست نہیں اسلیے که راسته کو راسته رکھکر نماز پڑھنا درست نہیں تو اسکو مسجد میں شامل کرنیکے بغیر چارہ نہیں - اور چونکه مسجد میں گذرنا درست نہیں ہے تو اگر راسته میں شامل کر دیا جاوے تب بھي درست نه هوگا - اس سے صاف متبادر هوتا ہے که مسجد کو راسته بنانے کے دو قولوں میں جو علت بیان کي گئي ہے اوس سے بھي اسیکي تائید هوتي ہے - تتار خانیه میں فتاواے ابي اللیث سے جو کچھه نقل کیا ہے اوس سے بھي اسکي تائید هوتي ہے - اوسمیں لکھا ہے که اگر اهل محله مسجد کے کسي حصة کو مسلمانوں کے گذرنے کے لیے راسته بنا دیں تو اوسمیں اختلاف ہے - بعض فقها نے کہا ہے که نا جائز ہے اور یہي صحیح ہے - پھر عتابیه کي عبارت نقل کي ہے جہاں خواهر زادہ سے منقول ہے که اگر راسته تنگ هو اور مسجد ایسي وسیع هو که ایک حصة کي ضرورت هي نه پڑتي هو تو ایسي صورت میں راہ میں کچھه حصه مسجد کا شامل کرنا درست ہے کیونکه دونوں چیزوں میں سب کا حق ہے "

مثلاً ارسال الیدین کہ مالکي بھي کرتے ھیں' اور غسل رجلین کے بجائے مسح رجلین - یا جناب علي علیہ السلام کا بعض خصوصیتوں کي وجہ سے افضل الصحابہ ھونا وغیرہ وغیرہ -

پس اگر آپ سچے ھمدرد قوم و ملت ھیں تو برائے خدا اس یاد گار بني امیہ اور رسم منحوس تبرا کو قطعاً موقوف کرا دیں - ھاں اس وقت ایک عملي تبرے کي سخت ضرورت ھے نہ کہ زباني تبرے کي' اور وہ بھي بر خلاف اُن غیر مسلم اقوام کے' جن کے مظالم ھمارے مشاھدہ میں آچکے ھیں اور جنکي ساری ھمت اسلام کي تخریب کیلیے وقف ھو چکي ھے -

(۶) " شمول تعزیہ داري امام مظلوم علیہ السلام - شیعوں کے دل میں ھندؤں کي محبت جا گزیں ھو رھي ھے - کیونکہ راجے مہاراجے اور ادني و اعلی اھل ھنود تعزیہ داري میں شیعوں کے ساتھہ حد درجہ کی دلچسپی لے رھے ھیں "

جناب شیخ صاحب ! اھلسنت اگر شیعوں کے ساتھہ تعزیہ داري امام میں شامل نہیں ھوتے تو ضرور اس کے کئي بواعث ھیں جو آپ جیسے محققین سے مخفي نہیں ھونے چاھییں - مثلاً یہ کہ مذھباً وہ اسکو بدعت اور خلاف اصول اسلام سمجھتے ھیں - لیکن اس عدم شمول کا نتیجہ یہ نکالنا کہ اھلسنت کو اس غم کا کوئي احساس نہیں' کمال بے انصافي ھے -

اھلسنت کے مشہور و معروف علما و واعظین اور شعرا کي کتابیں نہایت موثر پیرائے میں واقعات کربلا پر تقریباً ھر زمانہ میں لکھي گئي ھیں - روضۃ الشھداء ملا حسین واعظ کاشفي ھي کو دیکھیے - یہ اسي کتاب کے قبول عام کا نتیجہ ھے کہ تمام ایران و افغانستان میں عام طور پر مرثیہ خوانوں کو " روضہ " خواں اور مرثیہ خواني کو " روضہ خواني " کہتے ھیں - دوسري کتاب سر الشھادتین شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ دھلوي کي ھے - حال میں ایک کتاب یاد گار حسین تالیف خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب شائع ھوئي ھے - جو بڑے استحسان کے ساتھہ اکتوبر اور نومبر کے رسالہ البرھان میں دو بارہ چھپي ھے -

پھر جہلاء اھلسنت بعض شہروں میں شیعوں سے بھي بڑھکر تعزیے بناتے اور سبیلیں لگاتے ھیں - عام اھلسنت کے عدم شمول کا باعث زیادہ تر تبرے کي بھي رسم ھے - تعزیہ داري کے پردہ میں بھي اکثر تبرا بازي ھوتي ھے - شروع مجلس میں نہیں تو آخر مجلس میں - پہلي محرم کو نہیں تو ساتویں کو حاضري عباس کے موقعہ پر -

آپ نے ھندؤں کي دلچسپي کا ذکر بکمال مبالغہ فرمایا ھے - ھمیں تو معلوم نہیں کہ وہ راجے مہاراجے اور عام ھندو کہاں رھتے ھیں جو تعزیہ داري میں شیعوں کا ساتھہ دیتے ھیں - کیا یہ وھي قوم نہیں ھے جنکو حضرات شیعہ مشرک کي بنا پر نجس جانکر ان کے ھاتھہ کي بنائي ھوئي کوئي چیز بھي نہیں کھاتے ؟

اصل یہ ھے کہ اس وقت تو خود اسلام کی تعزیہ داري درپیش ھے - اعتقاد اسلام و توحید معرض خطر میں ھے - امام حسین علیہ السلام کي نسبت کہا جاتا ھے کہ صرف اسلام کے بچانے کی خاطر جان دي تھي - اب پھر وھي بلکہ اس سے زیادہ خطرہ عظیم درپیش ھے - بہتر ھو کہ سب ملکر امام حسین کے اصل مقصد کو پورا کریں -

(۷) " ناصبیوں کو نکال دینا "

آخر مضمون میں شیخ صاحب نے ھدایت کی ھے کہ اھلسنت اپنے میں سے ناصبیوں کو نکال دیں - کاش وہ ناصبی کے معنے خود ھی بتلا دیتے تاکہ اھلسنت کو تعمیل ارشاد میں آسانی ھوتی - یہ اس لیے عرض کیا گیا ھے کہ حضرات شیعہ کے ھاں ناصبي کے معنوں میں بھي اختلاف ھے -

مثلاً بعض کے نزدیک کل مخالفین تشیع ناصبي ھیں - بعض کہتے ھیں کہ دشمن اھلبیت ناصبي ھے - بعض نے کہا ھے کہ جو مذھب شیعہ کا مخالف ھو وھي ناصبي ھے - اس آخري معني کو ترجیح دي گئي ھے - (ملاحظہ ھو اساس الاصول سید دلدار علي صاحب ۲۲۴ مطبوعہ لکھنؤ سنہ ۱۲۶۴ ھ) -

لیکن اس کا کیا علاج کہ جس خرابي کو آپ اھلسنت سے دور کرنا چاھتے ھیں' حضرات شیعہ اُس میں زیادہ تر مبتلا ھیں - ائمۂ اھلبیت علیہم السلام کي چند احادیث ملاحظہ ھوں :

(۱) ان من الشیعۃ بعد نا منہم شرمن النصاب (کتاب رجال کشي مطبوعہ بمبئي : ۲۸۶)
یعنے ھمارے شیعوں میں ناصبیوں سے بھی بد تر ھیں -

(۲) و ما احد اعدي لنا من من ینتحل مودتنا (رجال کشي : ۱۹۸)
جو لوگ جھوٹ موٹ ھماري محبت کے مدعي ھیں اُن سے بڑھکر ھمارا کوئي دشمن نہیں -

(۳) ما انزل اللہ سبحانہ آیۃ في المنافقین الا وھي فی ماینتحل التشیع (رجال کشي : ۱۹۳)
خدانے کوئي آیت منافقین کے حق میں نازل نہیں فرمائي مگر وہ عائد ھوتي ھے ھر اُس شخص پر جو جھوٹ شیعہ ھونے کا دعوی کرے -

ان سے بھي بڑھکر ایک قول ملاحظہ ھو :

" ان المومنین لقلیل و ان اھل الکفر کثیر - بدرستیکہ مومن حقیقي ھر آیئنہ کم است و بدرستیکہ اھل کفر کہ اظہار تشیع مي کنند' ھر آیئنہ بسیار است (صافي شرح کافي باب قلت عدد المومنین - ۵۸ مطبوعہ لکھنو) یعنے در حقیقت مومن تھوڑے ھیں اور براے نام مومن کہ اظہار تشیع کرتے ھیں زیادہ ھیں -

(خاتمہ)

ان معروضات سے واضح ھوگیا ھوگا کہ اتحاد فریقین کیلیے در اصل کن مساعي کي ضرورت ھے اور اگر راہ حق و عدالۃ اختیار کي جاے اور اسلام کے موجودہ مصائب کا صحیح احساس ھو' تو تمام غلط فہمیاں دور ھوسکتي ھیں اور کلمۂ توحید کے پیرو حفظ کلمۂ اسلام کیلیے متحد و متفق ھوسکتے ھیں -

ساتھہ ھي اخوان اھلسنت کي خدمت میں بھي گذارش ھے کہ برادران شیعہ کے ساتھہ محض بر بناے اختلاف مذھب' بد سلوکي یا دل آزاري روا نہ رکھیں - ایسا کرنا نہ صرف شان اھلسنت کے بر خلاف بلکہ تعلیم اسلام کے بھي مخالف ھے - جہاں تک ممکن ھو اُن سے حسن سلوک قائم رکھو - بعض باتوں میں اُنسے اختلاف رکھتے ھو تو لازم ھے کہ عقلمندي اور فراخ حوصلگي سے اختلاف کو برداشت کرو - کیا اھل سنت کے اندر بیسیوں بلکہ سیکڑوں مسائل، مختلف فیہ نہیں ھیں ؟

ھمیں انکي امداد و خبر گیري میں بھي سرد مہري نہیں دکھلانا چاھیے کہ بہر حال وہ ھم ھي میں سے اور ھمارے ھي ھیں - بہت سے قومي کاموں میں ان کے متمول رؤسا کافي حصہ لیتے ھیں اور تمیز سني و شیعہ نہیں کرتے - اگر وہ نماز پڑھنا چاھیں اور پانوں پر مسح کریں تو کرنے دو - ھاتھہ چھوڑ کر نماز پڑھیں تو تعجب نہ کرو - یہ اختلافات وحدۃ کلمہ کیلیے موجب تفریق و تشتت نہیں ھوسکتے - و العاقبۃ للمتقین -

عرق پودینه

ہندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے تازي ولایتي پودینه کي ہري پتیوں سے یه عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہوجانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - ... اور متلي - اشتہا کم ہونا ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً د... ہے -

قیمت في شیشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — ہر جگه میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

مسیحا کا
کاملي تیل
سر کے بالوں کیلئے
نہایت مفید اور خوشبودار

... کا موہني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکه - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بساکر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاہري تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھه فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موہني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو سازي ہي سے مدد لي ہے بلکه موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپني لطافت اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتي ہیں اور قبل ازوقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزله ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتي ہے نه تو سردي سے جمتا ہے اور نه عرصه تک رکھنے سے سوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوہ محصولڈاک -

... عرق ... بخار

ہندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یه بھي ہے که اُن ... میں نه تو دوا خانے ہیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - ہمنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردي ہیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے ہزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي ہیں اور ہم دعوے کے ساتھه کہه سکتے ہیں که ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي ہو - سردي سے ہو یا گرمي سے - جنگلي بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھي ہو - کالا بخار - یا آسامي ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھه گلٹیاں

[۱۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں ہوئي تو ہیضه ہوجاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشه اپنے ساتھه رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاري ہے' اور ہیضه کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتھي ہے - قیمت في شیشي ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

بھي ہوتي ہوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آ... ر - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے' نیز اُسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي ہے - اگر بخار نه آتا ہو اور ہاتھه پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاہلي رہتي ہو - کام کرنے کو جي نه چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یه تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتي ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چھوٹي بوتل بارہ - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتي ہے
... ر ہیرو ہرالٹر ... الہ ۴۰
ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکته

47

گھر بیٹھے روپیه پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کرسکتے ہیں - تلاش ملازمت کي حاجت نہیں اور نه قلیل تنخواہ کي ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیه تک روزانه - خرچ' براے نام - چیزیں دور تک بھیجي جاسکتي ہیں - یه سب باتیں ہمارا رساله بغیر اعانت استاد بآساني سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھه بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنه کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعني ۱۲ روپیه بڈل نٹ کٹنگ (یعني سپاري تراش) مشین پر لگائیے - پھر اُس سے ... روپیه روزانه حاصل ... سکتے ہیں - اور اگر بھي آپ ادرشه کي خود باف موزے کي مشین ۱۵۵ - کو منگالیں

تو ۳ روپے - اور اس سے بھي کچھه زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھي زیادہ چاہیے تو چھه سو کي ایک مشین منگالیں جس سے موزہ اور گنجي دونو تیار کي جاتي ہے اور ۳۰ روپیه - روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں یه مشین موزے اور ہر طرح کي بنیاین (گنجي) وغیرہ بنتي ہے -

ہم آپ کي بنائي ہوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتے ہیں - نیز اس بات کي که قیمت بلا کم و کاست دیدي جائیگي !

ہرقسم کے کاتے ہوئے اون' جو ضروري ہوں' ہم محض تاجرانه نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکه دوبارہ کا آپ کو انتظار ہي کرنا نه پڑے - کام ختم ہوا' آپ نے روانه کیا' اور اُسي دن روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یه که ساتھه ہي بننے کے لیے اور چیزیں بھي بھیجدي گئیں !

ادرشه نیٹنگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته
سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپني - نمبر ۸۰ نذیرر بازار - ڈھاکه

جب که مسئله مختلف فیه تها تو دونوں قولوں پر غور کرنا چاهیے تها - اور یه دیکھنا تها که کسکي دلیل قوي هے ؟ کون قول صحیح هے ؟ بغیر غور و مشورہ کے ایسے اهم مسئله میں فتوی دینے کي جرات نا مناسب تهي -

اگر مجھے اجازت دیجاوے تو میں بلا خوف تردید اس کہنے کي جرات کرتا هوں که مسجد کے حصه کو سڑک میں شامل کرنیکا جن فقها نے فتوی دیا هے' وہ دلائل کے لحاظ سے کمزور هے کیونکه اسکے لیے فقها نے صرف دو دلیلیں بیان کي هیں :

(۱) دونوں چیزیں پبلک کي هیں اسلیے ایک کو دوسرے میں شامل کرنا درست هے -

(۲) صاحب در مختار نے اسکے علاوہ اس دلیل کا اور اضافه کیا هے که شہروں کي جامع مسجدوں میں اسکا دستور اور رواج هے ' پہلي دلیل کي کمزوري ظاهر هے' اسلیے که پبلک کي دونوں چیزیں هونے سے یه لازم نہیں آتا که ایک کو دوسرے میں شامل کر دینا بهي درست هو - اوقاف کے مسائل پر جسکو ادنے اطلاع بهي هوگي ' اسکو معلوم هوگا که جو چیزیں جس کام کے لیے وقف هوں' اونکا دوسري طرح سے استعمال کرنا کسیطرح درست نہیں هے - ایک مسجد کے ملبه کو دوسري مسجد کي تعمیر کے لیے منتقل کرنا ممنوع هے اور سیکڑوں اسکے نظائر موجود هیں - یہاں تک که لکها هے که شرائط الواقف کنص الشارع - یعنے واقف کي شرائط تبدیل و تغیر قبول نه کرنے میں نصوص شرعیه کے مشابه هیں - علامه شامي لکھتے هیں :

لا نعلم ذلك في جوامعنا - نعم تعارف الناس المرور في مسجد له بابان . . . نعم یوجد في اطراف صحن الجوامع رواقات مسقوفة للمشي في وقت المطر ونحوہ لاجل الصلواۃ وللخروج من الجامع لا لمرور المارین مطلقا کالطریق العلم ' فمن کان له حاجة الي المرور في المسجد یمر في ذلك الموضع فقط لیکون بعیداً عن المصلین و لیکون اعظم حرمة لمحل الصلاۃ - ا ھ

" همکو تو اپنے جامع مسجدوں میں کہیں اسکا پته نہیں لگتا - لوگوں نے اون مسجدوں میں جنکے دو دروازے هوتے هیں' گذرنے کا رواج قائم کرلیا هے .... هاں جامع مسجدوں کے صحن کے کناروں میں مسقف رواق بنا دیے هیں تاکه بارش وغیرہ کے وقت اوسمیں سے گذر سکیں لیکن صرف اسلیے که نماز پڑھنے آویں یا مسجد سے باهر جاویں' نه که هرکس و ناکس کے گذرنے کے لیے عام راسته کیطرح هیں - جسکو مسجد میں چلنے کي ضرورت پیش آتي هے وہ اس جگه سے هوکر گذر جاتا هے - اس سے یه فائدہ هے که نماز پڑھنے والوں سے گذرنے والا دور رهتا هے نیز خاص نماز کي جگه کي حرمت بهي برقرار رهتي هے " '

جب که دلائل ایسے کمزور تهے تو فقها کے اس قاعدہ پر عمل کرنا چاهیے تها که : لا یجوز العدول عن الدرایة اذا وافقتها روایة (دلیل سے عدول کرنا درست نہیں بشرطیکه کوئي روایت بهي اسکے موافق هو)

(ج) فتاوي ابي اللیث تتار خانیه میں جو اختلاف نقل کیا هے' اوسمیں عدم جواز کے قول کو صحیح کہا هے - پس اوسکے خلاف فتوي دینا کہاں تک مناسب تها ؟

(د) فتح القدیر میں جواز کے ساتهه یه قید بڑهائي هے : وھذا عند الاحتیاج کما قیدہ في الفتح - شامي کي پہلے عبارت سے بهي معلوم هوگیا هے که جسنے فتوے دیا هے وہ صرف اسوقت کیلیے که راسته تنگ هو - مسجد کا حصه فاضل پڑا هو - آیا یہاں بهي وهي صورت تهي ؟ صرف اسي پر غور کرلینا کافی تها !

(ہ) اسیکے ساتهه در مختار میں لکها هے :

و جاز لکل احد ان یمر فیه حتی الکافر ' الا الجنب والحائض والدواب (زیلعي)

. هر ایک کو اوس زمین میں گذرنا جائز هے حتی که کافر تک گذر سکتا هے' لیکن جنبي' حائض' اور چارپاے نہیں گذر سکتے -

معلوم نہیں مولانا نے اسکي نسبت کیا انتظام سونچا ؟

(و) جن لوگوں نے گذر گاہ بنانیکي اجازت دي هے' اونکا مقصد جوکچهه میں سمجها هوں' عرض کرتا هوں - ممکن هے که بعض علما اوسکے ساتهه اتفاق نه کریں - پہلے بطور تمهید یه سمجهه لینا چاهیے که تمام فقها نے مسجدوں میں راسته چلنے کے لیے گذرنیکي ممانعت کي هے اور اسکو مسجد کے احترام کے خلاف سمجها هے - اوسکے بعد دیکها گیا که بعض بعض مسجدیں بہت بڑي هیں' اگر اونمیں سے گذرنے کي ممانعت کیجاویگي تو هرج هوگا - اسلیے بعض فقها نے آساني کے لیے حکم دیا که مسجد کے صحن کے کنارے ایک مختصر راسته لوگوں کے گذرنے کے لیے بنا دیا جاوے تاکه نمازي اور غیر نمازي دونوں اوسپر سے گذر سکیں اور لوگوں کو آسانی رهے - یه مطلب نه تها که مسجد کے کسي حصه کو منہدم کرکے اوسکو راسته میں شامل کردیا جاوے -

اس مطلب کے لیے میرے پاس متعدد وجوہ و قرائن هیں :

(۱) جہاں مسجد میں گذرنے کو منع کیا هے وهاں کے الفاظ یه هیں : یکرہ ان یتخذ المسجد طریقا (بحر) و اتخاذہ طریقا - جہاں راسته بنانیکي اجازت دي وهاں کے الفاظ یه هیں : جعل المسجد طریقا -

عربي زبان میں جعل اور اتخاذ کے لفظ میں کوئي فرق هے یا نہیں ؟

(۲) در مختار میں " نعکسه " کي شرح میں یه الفاظ هیں : اذا جعل في المسجد ممراً - ممر کا ترجمه گذر گاہ هے نه که سڑک یا پبلک روڈ - اسلیے میرے معني کي تائید صاف هے -

(۳) علامه شامي نے "لتعارف اهل الامصار" پر جو حاشیه لکها هے : نعم تعارف الناس المرور - الخ - اوسکو غور سے پڑهیے - یه بالکل وهي صورت هے جو میں سمجها هوں -

(۴) اوسکي حرمت مثل مسجد کے هے - حائضه اور جنبي کا گذرنا ناجائز هے - دواب کا لیجانا نا درست هے - اگر مسجد کے کسي حصه کو بالکل پبلک روڈ کردیا جاوے تو اسمیں اسکي احتیاط کسطرح ممکن هوگي ؟ اسلیے یہي مطلب معلوم هوتا هے که ظاهري معنے مراد نہیں -

(۵) سب سے بڑهکر یه که دلائل سے اسي معني کي تائید هوتي هے نه که ظاهري معنے کي - اور اوسوقت فقها کا اختلاف بهي ختم هو جاتا هے که جسنے ممانعت کي هے تو اوسي وقت کي هے ' جب اوسکو بالکل سڑک میں شامل کردیا جاوے اور مسجد کي حیثیت باقي نه رهے - گذرنیکي شدید ضرورت کے وقت زمین لینے کي اجازت دیدي جائے تو مسجد میں شامل رکھکر البته گنجائش هے -

سر دست مسئله کے متعلق اسي قدر عرض مطلب پر اکتفا کیجاتي هے :

انده کے پیش تو گفتم غم دل ' تر سیدم
که تو آزردہ شوي ورنه سخن بسیارست

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBIG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

☛ تجارت گاہ کلکتہ 45

سے یہاں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسے ہیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے کلکتے ہی کی آب و ہوا موزون ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کی جاتی ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کی وارنش مثلاً روغنی بچھیلا ' ہرة ' براون ' زرد ' کنٹی ' کاف ' بکری اور بھیڑی کے ' کالے کے سر کا چمڑا ' رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز وغیرہ کا کالے اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا وارنش بھی تیار ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ہم دوسروں کی نسبت ارزان نرخ پرمہیا کرسکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کی اپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ' اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ ' اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیری نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.

24 Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

☛ 22 اکسیر اعظم

ایجاد کردہ جناب حکیم حافظ ابو الفضل محمد شمس الدین صاحب

﴿ ایک سریع الاثر اور مجرب مرکب ﴾

ضعف دماغ و جگر کیلیے یہ ایک مجرب اور موثر دوا ہے - ضعف مثانہ کیلیے بھی اسکی تاثیر بے خطا اور آزمودہ ہے - ان تمام افسوس ناک اور مایوس کن امراض ضعف کیلیے اس سے بہتر زود اثر اور تعجب انگیز نتائج بخشنے والا اور کوئی نسخہ نہیں ہوسکتا ' جنکی وجہ سے آج نئی نسل کا بڑا حصہ نا امیدی کی زندگی بسر کر رہا ہے اور اپنے فرائض حیات کے ادا کرنے سے عاجز ہے یہ اس طرح کی تمام نا امیدیوں کو جلد سے جلد مبدل بہ امید و نشاط کر دیتا ' اور ایک نہایت صحیح و سالم اور ہر طرح تندرست شخص کی طاقت و صحت سے مایوس مریضوں کو شاد کام و کامیاب بنا دیتا ہے - صحت کی حالت میں اگر اسے استعمال کیا جائے تو اس سے بہتر اور کوئی شے قوت کو محفوظ رکھنے والی نہوگی -

قیمت فی ڈبیہ مبلغ ۳ روپیہ (تین روپیہ) محصول ڈاک ۲ آنہ

منیجر - دی یونانی مڈیکل اسٹورس

نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی کلکتہ

The Manager, The Unani Medical Stores,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

منقی آلات تنفس

کھانسی اور دمہ کا خوش ذائقہ اکسیر معجون قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ جسمیں سات روز کی دوا ہے - محصولڈاک ۳ آنہ منیجر دار الشفاء بھیونڈی ضلع تھانہ سے طلب کرو -

لغات جدیدہ

مولفہ

مولانا السید سلیمان الزینبی

یعنی : عربی زبان کے چار ہزار جدید ' علمی ' سیاسی ' تجارتی ' اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری ' جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے ہیں ' اور نیز الہلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا ہے ' وہ بھی اس لغت میں مع تشریح و اصل ماخذ موجود ہیں - قیمت ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

منیجر المعین ' ندوہ ' لکھنو -

نمایش دستکاری خواتین ہند

اعلان

نمایش مندرجہ عنوان جو جنوری سنہ ۱۹۱۴ع میں قرار دیگئی تھی - وہ اب ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع سے ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع تک ہوگی - بغرض آگاہی ہر خاص و عام اطلاع دیجاتی ہے -

حسب الحکم

اودہ نراین بسریا چیف سکریٹری بھوپال دربار

۱ - ۱۵ سائز سلنڈر واچ مثال چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ھنٹنگ واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا مضبوط ملمع جسکے دیکھنے پر پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۸ سائز انگما سلنڈ واچ گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

۵ - ۱۹ سائز گارنٹی لیور واچ اسکی مضبوطی سچا ٹایم برابر چلنے کا ثبوت صاحب فکٹری نے گارنٹی دس سال کھڑیکے ڈایل پر لکھا ہے جلد منگا لیجے معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز سستم پٹنٹ لیور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street Calcutta.

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ ـ ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٢٤ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۳
Calcutta : Wednesday, December 10, 1913.

فہرست

تصاویر

آخر الانباء

جنوبی افریقہ

ہندوستانی وفد کے جواب میں لارڈ کریو کی تقریر پر لندن پریس میں نقد و بحث شروع ہوگئی ہے - ڈیلی نیوز شاہنشاہی حکومت کی مداخلت پر زور دیتے ہوے لکھتا ہے کہ " تحقیقات پورے طور پر شاہنشاہی حکومت کی طرف سے ہونی چاہیے " کیونکہ اسکے نزدیک جنوبی افریقہ کی گوری آبادی کی راے کو نظر انداز کرنا نا ممکن ہے اور اسلیے ملکداری کا جو ممکن طریقہ باقی رہ گیا ہے ' وہ صرف دوستانہ تفہیم ہے !

آخر میں وہ تجویز کرتا ہے : " اس یقین کے ساتھہ کہ یونین گورنمنٹ اس معامی اثر سے متاثر نہ ہوگی جس سے یہ تمام دشواریاں پیدا ہوئی ہیں ' اس مقدمہ کا فیصلہ خود یونین گورنمنٹ ہی کے ہاتھہ میں دیدیا جائے " !

ڈیلی میل لارڈ کریو کی تقریر کے تہدید و انذار کی تصویب و تائید کرتا ہے اور یونین گورنمنٹ سے امید کرتا ہے کہ وہ ہندوستان میں انگریزوں کے پوزیشن کے لحاظ سے اس " غیر منصفانہ احساس کو دور کردیگی جو اسوقت وہاں پھیلا ہوا ہے "

ڈیلی گرافک سر مانچرجی بہاو نگری کے اس مطالبہ کو " نا قابل رد " سمجھتا ہے کہ ہندوستانیوں کو بھی برطانی حقوق شہریت حاصل ہونا چاہییں - وہ مستعمرات کے استقلال داخلی کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ کسی حالت میں بھی " حدود سے خالی نہیں " - موجودہ مسئلہ کی اہمیت پر بحث کرتے ہوے وہ اسکو خود شاہنشاہی حکومت سے وابستہ بتاتا ہے اور آخر میں کہتا ہے :

" یونین گورنمنٹ کو آبادی کے ایک طبقہ کے تعصبات پر پوری شاہنشاہی کے فوائد و اغراض کی قربانی کرنا نہ چاہیے "

ڈیلی ٹیلیگراف کے نزدیک تصفیہ کے لیے یونین گورنمنٹ پر زور نہیں ڈالا جا سکتا کیونکہ یہ بالکل نا ممکن ہے کہ " ایک اجنبی قوم کے خلاف کسی قسم کا دباؤ استعمال کیا جاسکے " مگر کیا یہ صحیح ہے کہ جنوبی افریقہ کی گوری آبادی اجنبی قوم ہے ؟ کیا جنوبی افریقہ برطانی شاہنشاہی کا جزو نہیں ؟ اور بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جاے تو کیا یہی اصول ہے جو عموماً ایشیائی اور خصوصاً اسلامی سلطنتوں کے مقابلہ [illegible]

اخبار مذکور اس امر پر بہت مسرور ہے کہ لارڈ کریو نے مجوزہ تحقیقات پر کافی زور دیا ہے اور اُسے یقین کامل ہے کہ جنرل بوتھا اور انکے رفقاء اس تحقیقات کی اہمیت پورے طور پر تسلیم کرینگے جو محض سرکاری نہ ہوگی -

جنوبی افریقہ کے متعلق کتاب ازرق (بلوبک) شایع ہوگئی ہے - اسمیں صرف پانچ ماہ یعنی ۳ - جولائی سے لیکے ۲۹ - نومبر تک کے حالات درج ہیں - کتاب کا اصلی مایۂ خمیر یونین گورنمنٹ اور دفتر مستعمرات کی باہمی مراسلات ہیں' مگر اسکے علاوہ اسمیں وہ طویل مراسلت بھی شامل کردی گئی ہے جو رئیس الاحرار مسٹر گاندھی اور وزیر داخلیہ مسٹر جار جس میں ہوئی تھی اور جسمیں طمانیت بخش فیصلہ کی آخری کوشش کی گئی تھی - لیکن اس کتاب میں نہ تو حکومت ہند اور وزیر ہند کی باہمی مراسلات شامل ہیں اور نہ وہ تار جو لارڈ کریو کو غیر سرکاری طور پر موصول ہوے اور لارڈ کریو نے مسٹر ہار کورٹ کو بھیجدیے تھے -

ان مراسلات میں ترمیم قانون از دواج ' مسٹر فشر کا وعدہ ' اسکے ایفاء کے متعلق لارڈ گلیڈ سٹون کی توثیق و توکید مع شرائط ' مقدمہ مسماۃ کلثوم بی بی ' وغیرہ و غیرہ مواضیع پر بحث کی ہے - مسٹر ہار کورٹ نے اپنے خطوط میں جا بجا حکومت ہند کی تشویش کا بھی ذکر کیا ہے - ایک خط میں لکھا ہے کہ ہندوستانی صرف وزراء کے پختہ وعدہ پر اعتماد کر سکتے ہیں -

اگرچہ جنوبی افریقہ میں اسوقت یکسر ظلم و عدوان کی حکمرانی ہے مگر با ایں ہمہ جو ہندوستانی ابھی تک قید و بند کی گرفت سے آزاد ہیں ' وہ جرات خدا داد سے اپنے اسیر و محبوس برادران وطن کی ہمدردی و تائید میں برابر پر جوش جلسے کر رہے ہیں - نٹال انڈین ایسو سی ایشن یکم نومبر کو مسٹر گوکھلے کے نام تار دیتی ہے کہ یہاں پے در پے جلسے ہو رہے ہیں - ان جلسوں میں لیڈروں کے ساتھہ وفاداری کا اظہار ' تمام مظالم کی ایک ایسے کمیشن کے ذریعہ تحقیقات کا مطالبہ ' جسمیں ہندوستان کی کافی نیابت ہو ' اور تین پونڈ ٹیکس کے قانون کی منسوخی پر اصرار کیا جا رہا ہے - اسی تاریخ کو جو ہانسبرگ سے مسٹر رچ نے اطلاع دی ہے کہ یہاں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا ' جسمیں خاموش مقابلے کے ساتھہ کامل ہمدردی و محبت ' وائسراے ہند کا شکریہ ' ارباب مقاومت کے مظالم کے خلاف اظہار ناراضی ' مسٹر گاندھی کے ساتھہ وفاداری' انکے معاونین اور ان تمام عورتوں کے احترام کے اظہار ' جنہوں نے اس شریفانہ معرکہ میں مردوں کے دوش بدوش حصہ لیا ہے ' آزادانہ تحقیقات کے مطالبہ ' اور ہندوستانیوں کی امداد کے لیے شکریہ کے رزولیوشن پاس کیے گئے -

۵ - دسمبر کے تار میں بیان کیا گیا تھا کہ ڈربن کے قید خانوں میں ہندوستانی یک شنبہ سے فاقہ کشی کر رہے ہیں - اسکی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ گھی نا قابل اکل ' کمل نا کافی ' اور کپڑے غبار آلود ہیں' کھانا کافر پکاتے ہیں - ان شکایات کے انسداد کے متعلق قید خانے کے حکام سے ملاقات کی گئی تو انہوں نے وزیر داخلیہ کے پاس تار بھیجا - وزیر داخلیہ نے جواب میں کہا کہ جن لوگوں نے فاقہ کشی شروع کی ہے ' انہوں نے اپنی مرضی سے کی ہے' اور یہ حکم دیا کہ آئندہ تمام شکایات مجسٹریٹ سے کی جائیں !!

وزیر موصوف کی ہدایت کے بموجب جنرل لوکس نے انجمن کو غذا وغیرہ کے انتظام سے روکدیا ہے اور تمام ہندوستانیوں کو کار فرماؤں کے رحم پر چھوڑ دیا ہے - یہ اس سابق توثیق کے بالکل خلاف ہے جسمیں بیان کیا گیا تھا کہ قید کی سزاؤں سے حکومت کا مقصد صرف اسقدر ہے کہ وہ ہڑتال کرنے والوں کو اطاعت پر مجبور کرے - مگر ۶ دسمبر کو مسٹر ویسٹ نے مسٹر گوکھلے کو ڈربن سے اطلاع دی ہے کہ حکومت نے جنرل لوکس کو ہدایت کردی ہے کہ انجمن کے زیر نگرانی پولیس کے ذریعہ تقسیم [illegible]

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهییں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا - (منیجر)

52

ضرورت هے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت هے جو انگریزي اور حساب میں خاص مہارت رکھتا هو - عمر تیس او ر چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق او ر مذهبي تعلیم سے بهي واقفیت رکھتا هو - تنخواہ چالیس روپیه ماهوار معه جاے آسایش و خوراک - انکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رکے جائنگے - نگہداشت پر آینده کی ترقی کا وعده -

تمام خط و کتابت میر اسلم خان جنرل امراتر - بریڈ لچ - سول لائن ناگپور - کے پته سے هونی چاهئیے

اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه او ر هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نہیں هیں - لیکن ساتهه هي اس امر کي واقعیت سے بهی آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وہ پچاس هزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابلہ قائم کیا جاے که آجکل چهپي هوي چیزوں میں سبھ سے زیاده مقبولیت او ر سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکھتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے او ر پھر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محله اور قصبه خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شهر کے اندر خود اپني آنکھوں سے دیکھه لیں -

اس کي وقعت ' ان اشتهارات کو بهی وقیع بنا دیتي هے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتهارات ' یورپ کے جدید فن اشتهار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چهپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتهار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے -

منیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -

۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -

لکھنؤ کے مشهور سرمائي تحفے

موسم سرما میں رضائي لحاف کي ضرورت ضرور هوتي هے - لیجئے هم سے مندرجه ذیل قسم کے فردهائے رضائي و لحاف منگوا لیجئے - جو طرح طرح کے بیل بوٹوں سے مزین هوں گي جامع دار دو شاله نما طرز بغدادي چهینٹ وغیرہ عرض و طول موافق رواج -

فرد رضائي قسم اول ۵ - روپیه - ۴ - روپیه اور ۳ - روپیه -

فرد لحاف " ۶ - روپیه - ۵ - روپیه او ر ۴ - روپیه -

فرد پلنگ پوش قسم اول ۵ - روپیه - ۴ - روپیه اور ۳ - روپیه

حلوہ سوهن مقوي في سیر ۲ - روپیه - تمباکو خوردني ۶ - روپیه - و ۴ - روپیه في سیر - تمباکو کشیدني في سیر ۵ آنه تعمیل نصف قیمت پیشگي -

نوٹ — سودیشي طرز کے سوتي مشروع قابل پوشاک جسکے نمونه مفت -

المشتهر

حیدر حسین خاں منیجر سلینگ ایجنسي محلیم آباد ضلع لکھنؤ

خضاب سیه تاب

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی کي لینا پسند نہیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسکے کہنے میں توقف بهي نہیں ' خواہ کوئي سچا کہے یا جهوٹا حق تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاوے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتی هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بروز بڑهتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکه پهیکا پڑتا هي نہیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں مختصر یه که همارا کہنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا که اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندهنے کي ضرورت نه دهونے کي حاجت لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه محصول ڈاک بذمه خریدار - زیاده کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دالسنگه امرت سر

تنہا ست حسین ابن علی در صف اعدا
اکبر تو کجا رفتی و عباس کجائی ؟

سچ یہ ھے کہ جن مردہ دلوں کو زندگی کیلیے سوز و تپش کی ضرورت ھو' جن ارباب درد کو روح کی راحت کیلیے جسم کے ماتم کی تلاش ھو' جنکی زبانیں آہ و فغاں کو محبوب' اور جنکی آنکھیں خونبانہ فشانی کو اپنا مطلوب و مقصود سمجھتی ھوں' انکی صحبت ماتم و الم کی رونق کیلیے یہی افسانہ اتنا کچھہ سامان غم اپنے اندر رکھتا ھے کہ اگر خون کے بڑے بڑے سیلاب سمندروں کی روانی سے بہہ جائیں' اور بے شمار لاشوں کی تڑپ سے زمین کے بڑے بڑے قطعات یکسر جنبش میں آجائیں' جب بھی انکی نداء حال اُس الہام سرائی سے قاصر رھیگی' جو اسکے ایک ایک لفظ کے اندر سے توصیہ فرماے عبرت و بصیرۃ ھے -

لیکن آہ ! کتنے دل ھیں جنھوں نے اس واقعہ کو اسکے حقیقی بصائر و معارف کے اندر دیکھا ھے ؟ اور کتنی آنکھیں ھیں' جو حسین ابن علی شہید پر گریہ و بکا کرتے ھوے اُس اسوۂ حسنہ کو بھی سامنے رکھتے ھیں' جو اس حادثۂ عظمی کے اندر موجود ھے ؟

فی الحقیقۃ یہ حق و صداقت' آزادی و حریت' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ایک عظیم الشان انسانی قربانی تھی جو صرف اس لیے ھوئی تاکہ پیروان اسلام کیلیے ایک اسوۂ حسنہ پیش کرے' اور اس طرح جہاد حق و عدالۃ اور اُس کے ثبات و استقامت کی ھمیشہ کیلیے ایک کامل ترین مثال قائم کردے - پس جو بے خبر ھیں انکو رونا چاھیے - ان لم تبکوا فتباکوا ! اور جو روتے ھیں انکو صرف رونے ھی پر اکتفا نہ کرنا چاھیے - انکے سامنے سید الشہدا نے اپنی قربانی کا ایک اسوۂ حسنہ پیش کردیا ھے' اور کسی روح کیلیے ھرگز جائز نہیں کہ محبت حسین کی مدعی ھو' جب تک کہ اسوۂ حسینی کی متابعت کا اپنے اعمال کے اندر سے ثبوت نہ دے -

ضرورت تھی کہ ایک مبسوط مقالہ افتتاحیہ " اسوۂ حضرۃ سید الشہدا " کے عنوان سے کئی نمبروں میں لکھا جاتا اور نہایت تفصیل کے ساتھہ اس حادثہ ھائلۂ شہادت پر نظر ڈالی جاتی - سب سے پہلے اسکی تاریخی حیثیت نمایاں کی جاتی اور اسکے بعد اُن تمام مواعظ و نتائج عظیمہ کو ایک ایک کرکے بیان کیا جاتا جو اس ذبح عظیم کے اندر پوشیدہ ھیں' اور جنکی لسان حیات آج بھی اسی طرح صدا دے رھی ھے' جس طرح کنار فرات کی' ریتلی سر زمین پر ایسے بارہ سو برس پہلے زخم و خون کے اندر سے وعظ فرماے حقیقت و صداقت تھی !!

دنیا میں ھر چیز مر جاتی ھے کہ فانی ھے - مگر خون شہادت کے اُن قطروں کیلیے جو اپنے اندر حیات الہیہ کی روح رکھتے ھیں' کبھی بھی فنا نہیں :

کشتگان خنجر تسلیم را
ھر زماں از غیب جانے دیگرست

لیکن افسوس کہ شرح و بسط کیلیے اس وقت مستعد نہیں - صرف چند مجمل اشارات پر اکتفا کرونگا :

تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل

(۱) سب سے پہلا نمونہ جو یہ حادثۂ عظیمہ ھمارے سامنے پیش کرتا ھے' دعوۃ الی الحق' اور حق و حریت کی راہ میں اپنے تئیں قربان کرنا ھے -

بنی امیہ کی حکومت ایک غیر شرعی حکومت تھی کوئی حکومت جسکی بنیاد جبر و شخصیت پر ھو' کبھی بھی اسلامی حکومت نہیں ھوسکتی - انھوں نے اسلام کی روح حریت و جمہوریت کو غارت کیا' اور مشورہ و اجماع امۃ کی جگہ محض غلبۂ جابرانہ اور مکر و خدع پر اپنی شخصی حکومت کی بنیاد رکھی - انکا نظام حکومت شریعۃ الہیہ نہ تھا' بلکہ محض اغراض نفسانیہ و مقاصد سیاسیہ' ایسی حالت میں ضرور تھا کہ ظلم و جبر کے مقابلہ کی ایک مثال قائم کی جاتی اور حق و حریت کی راہ میں جہاد کیا جاتا -

حضرۃ سید الشہدا نے اپنی قربانی کی مثال قائم کرکے مظالم بنی امیہ کے خلاف جہاد حق کی بنیاد رکھی' اور جس حکومت کی بنیاد ظلم و جبر پر تھی' اسکی اطاعت و وفاداری سے انکار کردیا -

پس یہ نمونہ تعلیم کرتا ھے کہ ھر ظالمانہ و جابرانہ حکومت کا علانیہ مقابلہ کرو اور کسی ایسی حکومت سے اطاعت و وفاداری کی بیعت نہ کرو جو خدا کی بخشی ھوئی انسانی حریت و حقوق کی غارتگر ھو اور جسکے احکام مستبدہ و جائرہ کی بنیاد صداقت و عدالۃ کی جگہ جبر و ظلم پر ھو -

(۲) مقابلہ کیلیے یہ ضرور نہیں کہ تمھارے پاس قوت وشوکت مادی کا وہ تمام ساز و سامان بھی موجود ھو جو ظالموں کے پاس ھے - کیونکہ حسین ابن علی کے ساتھہ چند ضعفاء و مساکین کی جمعیۃ قلیلہ کے سوا اور کچھہ نہ تھا - حق و صداقت کی راہ نتائج کے فکر سے بے پروا ھے - نتائج کا مرتب کرنا تمھارا کام نہیں - یہ اُس قوۃ قاھرۂ عادلۂ الہیہ کا کام ھے' جو حق کو باوجود ضعف و فقدان انصار کے کامیاب و فتح مند کرتی' اور ظلم کو باوجود جمیعۃ و عظمت دنیوی کے نا مراد و نگونسار کرتی ھے : وکم من فئۃ قلیلۃ' غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ -

ایسے موقعوں پر ھمیشہ مصلحت اندیشیوں کا خیال دامنگیر ھوتا ھے جو فی نفسہ اگرچہ عقل و دانائی کا ایک فرشتہ ھے' لیکن کبھی کبھی شیطان رجیم بھی اسکے بھیس میں آکر کلام کرنے لگتا ھے - نفس خادع حیلہ طراشیاں کرتا ھے کہ صرف اپنے تئیں کٹوادینے اور چند انسانوں کا خون بہا دینے سے کیا حاصل ؟ توپ و تفنگ اور تخت و سلطنت کا مقابلہ کس نے کیا ھے کہ ھم کریں؟

آخری سوال کا جواب میں دیسکتا ھوں - تاریخ عالم کی صدھا امثال مقدسۂ و محترمۂ جہاد سے قطع نظر' تمھارے سامنے خود مظلوم کربلا کی مثال موجود ھے - تم کہتے ھو کہ چند انسانوں نے حکومتوں کی قوتوں اور ساز و سامان کا مقابلہ کب کیا ھے کہ کبھی بھی کیا جاے ؟ میں کہتا ھوں کہ حسین ابن علی نے صرف بہتر یا باستھہ بھوکے پیاسے انسانوں کے ساتھہ اُس عظیم الشان حکومت قاھر و جابر کا مقابلہ کیا' جسکے حدود سلطنت ملتان اور سرحد فرانس تک پھیلنے والے تھے - اور گو یہ سچ ھے کہ اُس نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے دل کے ٹکڑوں کو بھوک اور پیاس کی شدت سے تڑپتے دیکھا' اور پھر ایک ایک کرکے اُن میں سے ھر وجود مقدس خاک و خون میں تڑپا اور جاں بحق تسلیم ھوا' اور یہ بھی سچ ھے کہ وہ دشمنوں سے نہ تو پینے کیلیے پانی چھین سکا' اور نہ زندہ رھنے کیلیے اپنی غذا حاصل کرسکا' اور اسمیں بھی شک نہیں کہ بالاخر سر سے لیکر پیر تک وہ زخموں سے چور ھوا' اور اس خلعت شہادت لالہ گوں سے آراستہ ھوکر طیار ھوا' تا اُس کرشمہ ساز عجائب کے حریم وصال میں پہنچے' جو دوستوں کو خاک و خون میں تڑپاتا اور دشمنوں کو مہلت دیتا ھے :

ارید وصالہ' و یرید قتلی !

تاھم فتح اُسکی تھی' اور فیروز مندی و کامرانی کا تاج صرف اسی کے زخم خوردہ سر پر رکھا جا چکا تھا - وہ تڑپا اور خاک و خون

شذرات

بعض مسائل مهمه

شاید هي کوئي شے اسقدر میرے لیے تکلیف ده هے جسقدر الهـلال کي قلت ضخامت اور ضیق ابواب و فصول - هر نیا هفته جب شروع هوتا هے تو امیدوں اور ولولوں سے لبریز دماغ لیکر آتا هوں که ابکي صحبت میں تو جي بهر کے باتیں کرونگے ' لیکن جب جاتا هوں تو رهي حسرت پیشین زبان پر هوتي هے که :

ابکے بهي دن بهار کے یونہي گذر گئے !

کثرت افکار و تردات نه انتخاب کا موقع دیتے هیں ' نه فکر و مطالعه کا - نه حسن ترتیب کا خیال رهسکتا هے ' نه تقدیم و تاخیر مضامین کا - کئي آدمیوں کا کام ایک هي آدمي سے لیجیے گا تو اسکي معذوریاں سنني هي پڑینگي - ایسی حالت میں ضرورت هے که ایک میدان وسیع اسکے سپرد کردیا جاے - اور خواه ترتیب و انتخاب ' اور تقدیم و تاخیر مطالب میں کتني هي آس سے مجبورانه غلطیاں سرزد هوجائیں ' تاهم وه کسی طرح مفید نه هو ' اور جو کچهه کهنا چاهتا هے ' کم و بیش کسي نه کسي موقعه پر کهه سناے -

کون هے جسے اپنا دماغ چیر کر دکهلاؤں که کیا کچهه لکهنا چاهتا هوں ' اور جو کچهه الهلال میں لکهتا هوں ' وه اسکے مقابله میں کتنا هے ؟ اور پهر کس سے کهوں که میرے پاس دماغ نہیں هے - ایک مدفن اموات هے ' جسمیں لفظ و معني کے احیاء و ارواح پیدا هوتي هیں اور سیر حیات کي راه مسدود دیکهکر اپنے مولد هي کو اپنا مدفن بهی بنا لیتي هیں ! کما قلت :

هر موج معاني که زجیحون دلم خاست
تا ساحل لب آمده بر تافت عناں را

اگرچه اردو پریس میں تنوع و تعدد مطالب و مضامین کے اعتبار سے اسکي موجوده ضخامت بهي اتنـي هے جو هفتـه وار اخبارات ایک طرف ' ملک کے بهت سے ماهوار رسائل میں بهي مفقود هے ' اور علي الخصوص ایسي حالت میں که ایک هي شخص کو اس کارخانے کا هر کیل پرزه درست کرنا پڑتا هے ' بیجا نہیں ' اگر الهـلال اپني هفته وار ضخامت پر نادم هونے کي جگه شادماں هو ' تا هم کیا کیجیے که اپني نظر نے جو معیار اور نمونے اپنے سامنے رکے هیں ' اور دل کي آرزوؤں کي جو شورش هے ' اسکے لیے یه سب کچهه هیچ هے - یه سچ هے که توفیق الهي نے جو کچهه مرحمت فرمایا ' وه بهي اپني حیثیت سے کهیں ارفع و اعلی هے ' لیکن سوال یه هے که سائل کو جو کچهه ملے ' وه آس کے کچکول فقر هي کے لائق کیوں هو ؟ دست کریم کو تو اپنے جیب و دامن کي عزت پر نظر رکهني چاهیے :

رهبت علي مقدار کفي زماننـا
و نفسي علي مقدار کفک یطلب

کئي هفتوں سے چاهتا هوں که چند اهم معاملات هیں ' مختصراً هي سہي ' مگر انکے متعلق چند کلمات ضرور یه عرض کروں - هر هفتے خیال هوتا هے که لکهونگا ' لیکن جب آخري صفحات کي نوبت آتي هے تو گنجائش صاف جواب دیدیتي هے :

که ابتو کچهه نہیں باقي جناب شیشے میں !!

آج اراده کر لیا هے که اس هفتے مقالهٔ افتتاحیه سرے سے لکها هي نه جاے اور اسکي جگهه صرف شذرات هوں - کم از کم چند ضروري معاملات تو بحث میں آجائیں گے -

طبعیتیں مختلف اور ذوق هر شخص کا الگ هے - ممکن هے که بعض احباب کرام کو مقالهٔ افتتاحیه کا نهونا شاق گذرے - لیکن انکي خدمت میں عرض هے که جن صفحوں پر همیشه اپنے ایک سالم دل کي خونچکانیاں دیکهي هیں ' وهاں گاه گاه اسکے چهوٹے چهوٹے ٹکڑوں کو بهي بکهرا هوا دیکهه لیجیے گا تو کیا هرگا ؟ کبهي خندهٔ زخم سے ارباب درد کا جي بهلتا هے تو کبهي دل صد پاره کے نالهٔ شکستگي سے بهي :

لختے برد از دل ' گـذرد هرکه زپیشم
من قاش فروش دل صد پارهٔ خویشم !!

عشـرهٔ محـرم الحـرام (۱)

شمع ها برده ام از صـدق بخاک شهدا
تا دل و دیـدهٔ خونبانه مشانم دادنـد

آئیے ' سب سے پہلے آج ایک بهولي هوئي صحبت ماتم کو پهر تازه کریں - کتنے دن گذر گئے که راه و رسم ماتم و شیون سے نا آشنا هیں - نه صداے ماتم کي فغاں سنجي هے اور نه چشم خونبار کي اشک افشاني - کار و بار غم کي رونق افسرده هو چلي هے اور روز بازار درد کي چهل پهل مدت سے موقوف هے :

نه داغ تازه مي خارد ' نه زخم کهنه مي کارد !
بده یا رب دلے کیں صورت بے جاں نمي خواهم !

طرابلس کے خون آلود ریگستان کو اگر لوٹیوں نے بهلا دیا ' مشهد مقدس اور تبریز کا قصهٔ الم اگر ذهنوں سے محو هوگیا ' مقدونیا اور البانیا کے تازه ترین افسانه هاے خونیں اگر فکروں سے فراموش هوگئے ' تو کچهه مضائقه نہیں - ارباب درد و غم کیلیے ایک ایسي داستان الم صدیوں سے موجود هے ' جو کبهي بهلائي نہیں جا سکتي ' اور اگر لوگ آسے بهلا بهي دیں تو بهي هر سال چند ایسے ماتم آلود دن تازگي زخم کهن کیلیے آ موجود هوتے هیں جو از سرنو ایک هزار ڈهائي سو برس پیشتر کے ایک حادثهٔ عظیمه کي یاد پهر سے تازه کردیتے هیں !

ابکے کچهه ایسا اتفاق هوا هے که الهلال کي اشاعت ٹهیک عشرهٔ محرم الحرام کے دن واقع هوي هے - پس میرا اشاره حادثهٔ هائلهٔ کبری یعني شهادت حضرة سید الشهدا علیه و علی اجداده الصلوة و السلام کي طرف هے - عظم الله اجورنا بمصائبنا !

وقتست که در پیـچ و خم نوحه سـرائي
سرزد نفـس نوحـه گر از تلـخ نـوائي
وقتست که آن پردگیـاں ' کـز ره تعظیـم
بر درگه شاں کرده فلـک ناصیه سائي
از خیمـهٔ آتـش زده عریـاں بـدر ایند
چوں شعلهٔ دخاں بر سر شاں کرده ردائي
جانهـا همه فرسـودهٔ تشویـش اسیري
دلهـا همه خـوں گشتـهٔ اندوه رهـائي

(۱) یه نوٹ اگرچه اسقدر بڑهگیا هے که شذرات کي جگه ایک پورا افتتاحیه هے - تاهم چونکه بالکل سرسري طور پر لکها گیا هے اسلیے اسے الهلال کا لیڈنگ ارٹکل قرار نہیں دیتا که اسکے لیے اپنے ذهن بعض خاص شرائط ٹهرا رکے هیں -

ان المحب لمن يحب يطيع

حضرت امام علي بن الحسين الشهير به زين العابدين کہتے هیں :

" اني لجالس في العشية التي قتل ابي الحسين في صبيحتها و عمتي زينب تمرضني اذ دخل ابي و هو يقول :

يا دهـــر اف لــــك مـــن خليـــل
كـــم لك في الاشـــراق و الاصيـــل
من طـــالب و صـــاحب قتيـــل
و الـدهـــر لا يقنـــع بالبـــديـــل
و انمـــا الامـــر الى الجليـــل
و كـــل حي ســـالـــك السبيـــل

ففهمت ما قال ' و عــرفت ما اراد ' و خنقتــني عبــرتي ' و رددت دمعي ' و عرفت ان البلاء قد نزل بنا - و اما عمتي زينب ' فانــها لما سمعت ما سمعت و النساء من شانهن الرقة و الجزع ' فلم تملك ان و ثبت تجر ثوبها حاسرة و هي تقول و اثكلاه ! ليت الموت اعدمني الحياة ' اليوم ماتت فاطمة و علي و الحسن بن علي اخي ' فنظر اليها فرده غصته ثم قال : يا اختي ! اتقي اللــه ! فان الموت نازل لا محاله - فلطمت وجهها ' و شــقت جيبها ' و خرت مغشيا عليها ' و صاحت وا ويلاه ! و اثــكلاه ! ! فتقدم الــيها فصب على وجهها الماء ' و قال لها يا اختاه ! تعزي بعزاء الله ' فان لي و لكل مسلم اسوة برسول الله صلى الله عليه و سلم " (تاريخ يعقوبي مطبوعه ليڈن - جلد دوم صفحه - ۲۹۰ -)

اسکا خلاصه یه هے که حضرة امام علي بن حسين زين العابدين عليه السلام کہتے هيں :

" جس رات کي صبح کو ميدان شهادت گرم هونے والا تها ' عين اُسي شب کا واقعه هے که ميں بيمار پڑا تها - ميري پهپهي زينب ميري تيمار داري ميں مصروف تهيں - اتنے ميں حضرة امام حسين داخل هوے - وہ چند اشعار پڑھرهے تے جنهيں سنکر ميں سمجهه گيا که انکا اراده کيا هے ؟ ميري آنکهوں سے بے اختيار آنسو جاري هوگئے اور مجهے يقين هوگيا که هم پر ابتلاء الہي نازل هوگئي هے اور اب اُس سے چاره نهيں -

مگــر حضرة زينب ضبط نه کرسکيں کيــونکــه قدرتي طور پر عورتيں زياده رقيق القلب هوتي هيں - وہ ماتم کناں چلا اٹهيں که وا حسرتا و مصيبتا ! اليوم ماتت فاطمة و علي و الحسن بن علي !

ليکن جب حضرة حسين نے يه حالت ديکهي تو انکي جانب متوجه هوے اور کہا که اے بهن ! يه کيا بے صبري اور کيسا جزع و فزع هے ؟ الله سے ڈرکه موت يقيناً ايک آنے والي چيز هے اور اس سے کوئي بچ نهيں سکتا -

ليکن حضرة زينب شــدۃ غم و حزن سے مضطر تهيں - وہ ديکهه رهي تهيں که آنے والي صبح کن واقعات خونين کے ساتهه طلوع هوگي - فرط غم ميں انهوں نے اپنا چهره پيٹ ليا ' گريبان پهاڑ ڈالا اور وا ويــلا ! وا حسرتا ! پکارتي هوئي بے هوش اپنے بهائي پر گر پڑيں - حضرة حسين نے يه حالت ديکهکر انکے منه پر پاني ڈالا اور جب هوش ميں آئيں تو فرمايا : اے بهن ! يه کيسا غم و حزن هے جو تم کررهي هو ؟ تمهيں چاهيے که الله کے حکم و فرمان کے مطابق جو طريق عزا و حزن و غم هے ' اُسے اختيار کرو ' کيونکه ميرے ليے اور هر ايک مسلم کيليے رسول الله صلي الله عليه وسلم کي زندگي اور انکے اعمال و افعال ميں اتباع اور پيروي کيليے بہترين نمونه هے ! ! "

الله اکبر ! خاندان نبوت کے اس مرتبۂ رفيع اور اس درجۂ عظيم کو ديکهيے که رسول الله صلى الله عليه وسلم کا اُسوۂ احسنه کس طرح انکے سامنے تها ' اور " لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة " کے حکم کے آگے کس طرح انهوں نے اپنے جذبات اور خواهشوں کو قربان کرديا تها ؟ ايسے سخت اور زهره گداز موقعه پر بهي اپني بهن کا جزع و فزع اُنهيں گوارا نهوا ' اور بجاے عام الفاظ صبر و تشفي کہنے کے فرمايا تو يه فرمايا که " فان لي و لكـل مسلم اسوة في رسول الله صلى الله عليه و سلم " ! !

پهر آج کتنے مدعيان محبت اهل بيت کرام هيں ' جو اس اسوۂ حسنه کے اتباع کا اپنے اعمال سے ثبوت ديسکتے هيں ؟

انـڈين نيشنـل کانگريس (کراچي)

يادش بخير ' مسلمانوں کا ايک سياسي دور چند سال پيشتر تـک تها جو گذر چکا هے :

خواب خوش بودم و از ياد حريفاں رفتم

کہتے هيں که اس گذشته عهد ميں ايک خونخوار عفريت کسي آبادي کے عين وسط ميں رهتا تها جسکا نام " مسلمانوں کي مسلمه قومي پاليسي " تها - اسکي طاقت عجيب اور اسکا خونخوارانه حمله بے امان تها - خواه انسان کہيں هو اور کسي فکر ميں ' ليکن اسکے هاتهه سے محفوظ نه تها - تمام ملک اسکے دست تظلم سے عاجز آگيا تها اور اس شيطان لعين کے حملوں سے پناه مانگتا تها - چنانچه بالاخر خدا نے دعاؤں کو سنا اور اپنے بعض بندوں کو بهيجديا جنهوں نے روايات يهود کے بلعم باعور کي طرح اس عفريت سياه کو ايک هي وار ميں ٹکـرے ٹکـرے کر ديا : فانظر كيف كان عاقبة الظالمين ؟ (۴۱ : ۲۸)

اذا جاء موسى و القى العصا
فقد بطل السحر و الساحــر !

جسطرح پراني روايتيں جاڑے کي بڑي بڑي راتوں ميں بيٹهکر لوگ سنا کرتے هيں ' اسي طرح اُس دور گذشته کے قصص و حکايات بهي عنقريب قصۂ پيشين بنکر زبانوں پر هونگے -

پس جو عهد گذر چکا ' اب اسکا تذکره فضول هے - مسلمانوں کي " مسلمه قومي پاليسي " اگر کوئي تهي بهي تو اب اسکا عفريت مرچکا هے اور خدا نے چاها تو وہ اپني سوگوار ذريت کي خاطر اب پهر واپس نه آئيگا -

وہ زمانه گيا جب انڈين نيشنل کانگريس کي شرکت کے تصور سے مسلمان کانپ اٹهتے تے اور ڈرتے تے که کہيں علي گڈه کي برادري حقه پاني بند نه کردے ' اور " قومي اصطلاحات " کي فرهنـگ ميں کسي مسلمان کيليے سب سے بڑي گالي يــه تهي که اُسے " کانگريسي " کهديا جاے - ابتــو وہ کلمۂ " حق " جــو حسين ابن منصور کي زبان سے نکلا تها ' خود علي گڈه کي در و ديوار سے اثبات وجود کر رها هے :

اندک اندک عشق در کار آورد بيگانه را

اب مسلمان کانگريس ميں شريک هوں يا نهوں ' مگر ملک کي ايک هي سچي اور صادق العمل جماعت نے اپني استقامت اور راست بازي سے انکي ضد اور هٹ پر فتح تو ضرور پا لي هے ' اور " مسلمه قومي پاليسي " کے سوگوار گو اب شرم و حيا سے اپني ضلالت چهل ساله کا علانيه اقرار نه کريں ' ليکن انکے دل اور ضمير کا جو کچهه انکے ساتهه سلوک هوگا ' اُسے کوئي انهيں سے پوچهے تو معلوم هو - جن لوگوں نے ضمير کي ملامت کے عذاب اليم کا مزه نهيں چکها هے ' وہ اُن گرفتاران عــذاب قلبي کي مصيبتوں کو کيا جانيں ؟

نوا گران نخورنده گزند را چه خبر ؟

اگرچه بعض ايسے استقامت فرمايان راه ضلالت اب بهي موجود

میں لوٹا' پر اپنے اس خون کے ایک ایک قطرہ سے جو عالم اضطراب میں اسکے زخموں سے ریگ و سنگ پر بہتا تھا' انقلاب و تغیرات کے وہ سیلاب ھاے آتشین پیدا کر دیے' جنکو نہ تو مسلم بن عقبہ کي خون آشامي روک سکي' نہ حجاج کي بے امان خونخواري' اور نہ عبد الملک کي تدبیر و سیاست - وہ بڑھتے اور بھڑکتے ھي رہے - ظلم و جبر کا پاني تیل بنکر انکے شعلوں کي پرورش کرتا رھا' اور حکومت و تسلط کا غرور ھوا بنکر انکي ایک ایک چنگاري کو آتشکدۂ سوزاں بناتا رھا - یہاں تک کہ آخري وقت آگیا' اور جو کچھہ سنہ ۶۱ - میں کربلا کے اندر ھوا تھا' وہ سب کچھہ سنہ ۱۳۲ میں نہ صرف دمشق' بلکہ تمام عالم اسلامي کے اندر ھوا - صاحبان تاج و تخت خاک و خون میں تڑپے' آنکي لاشیں گھوڑوں کے سموں سے پامال کي گئیں' فتح مندوں نے قبریں تک اکھاڑ ڈالیں' اور مردوں کي ھڈیوں تک کو ذلت و حقارت سے محفوظ نہ چھوڑا - اور اسطرح: فسیعلم الذین ظلموا' اي منقلب ینقلبون! کا پورا پورا ظہور ھوا!!

پھر کیا یہ سب کچھہ جو ھوا' وہ محض ابراھیم عباسي کي دعوت اور ابو مسلم خراساني کي خفیہ ریشہ دوانیوں ھي کا نتیجہ تھا؟ کیا یہ آسي خون کا اعجاز نہ تھا جو فرات کے کنارے بہایا گیا تھا؟ پھر یہ فتح مندي تو بہ حسب ظاھر ھے جسکے نتائج کیلیے ایک صدي کا انتظار کرنا پڑا' ورنہ في الحقیقت مظلومیت کا خون جس وقت بہتا ھے' آسي وقت اپني معنوي فتح مندي حاصل کر لیتا ھے -

(۳) بہر حال یہ تو حق و صداقت کي قربانیوں کے نتائج ھیں جو کبھي ظاھر ھوے بغیر نہیں رہتے' لیکن حضرۃ سید الشہدا کا آسوۂ حسنہ بتلا تا ھے کہ تم آن نتائج کي ذرا بھي پروا نہ کرو - اگر ظلم اور جابرانہ حکومت کا وجود ھے' تو اسکے لیے حق کي قرباني ناگزیر ھے اور آسے ھونا ھي چاھیے - تعداد کي قلت و کثرت یا سامان و وسائل کا فقدان آسپر موثر نہیں ھو سکتا - اور ظلم کا صاحب شوکت و عظمت ھونا اسکے لیے کوئي الہي سند نہیں ھے کہ آسکي اطاعت ھي کر لي جاے - ظلم خواہ ضعیف ھو خواہ قوي' ھر حال میں آسکا مقابلہ کرنا چاھیے کیونکہ وہ ظلم ھے' اور حق اور صداقت ھر حال میں یکساں اور غیر متزلزل ھے -

(۴) حق و عدالۃ کي رفاقت کي آزمائشیں زھرہ گداز اور شکیب ربا ھیں - قدم قدم پر حفظ جان و نا موس اور محبت فرزند و عیال کے کانٹے دامن کھینچتے ھیں - لیکن یہ اسوۂ حسنہ مومنین مخلصین کو درس دیتا ھے کہ اس راہ میں قدم رکھنے سے پہلے اپني طلب و ھمت کو اچھي طرح آزما لیں - نہ کہ چند قدموں کے بعد ھي ٹھوکر لگے:

جرم را ایں جا عقوبت ھست و استغفار نیست!

اس قتیل جادۂ حق و صداقت کے چاروں طرف جو کچھہ تھا' اسکا اعادہ ضروري نہیں کہ سب کو معلوم ھے - خدا تعالے نے اپني آزمایشوں کے متعدد درجے بیان کیے ھیں:

ولنبلونکم بشی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات' وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ' قالوا: انا للہ و انا الیہ راجعون (۱۵۲ : ۲)

اللہ تعالی تمہیں آزمایشوں میں ڈالیگا - وہ حالت خوف و ھراس' بھوکھہ اور پیاس' نقصان مال و جان اور ھلاکت اولاد و اقارب میں مبتلا کرکے' تمھارے صبر و استقامت کو آزمایگا' پس اللہ کي طرف سے بشارت ھے انکے لیے' جنکے ثبات و استقامت کا یہ حال ھے کہ جب مصائب میں مبتلا ھوتے ھیں تو اپنے تمام معاملات کو یہ کہکر اللہ کے سپرد کر دیتے ھیں کہ: انا للہ و انا الیہ راجعون"

خوف و ھراس' بھوک اور پیاس' نقصان اموال و متاع' قتل نفس و اولاد؛ یہي چیزیں انسان کیلیے اس دنیا میں انتہائي مصیبتیں ھو سکتي ھیں' اسلیے انہي چیزوں کو راہ الہي کیلیے آزمایش قرار دیا گیا -

لیکن مظلوم کربلا کے سامنے یہ تمام مرحلے ایک ایک کرکے موجود تھے - وہ ان تمام مصائب سے ایک لمحہ کے اندر نجات پاکر آرام و راحت اور شوکت و عظمت حاصل کر سکتا تھا اگر حکومۃ ظالمہ کي وفا داري و اطاعت کا عہد کر لیتا' اور حق و صداقت سے روگرداني کیلیے مصالح وقت کي تاویل پر عمل کرتا' پر آس نے خدا کي مرضي کو اپنے نفس کي مرضي پر ترجیح دي' اور حق کا عشق' زندگي اور زندگي کي محبتوں پر غالب آگیا - آس نے اپنا سر دیدیا کہ انسان کے پاس حق کیلیے یہي ایک آخري متاع ھے' پر اطاعت و اقرار وفا داري کا ھاتھہ ندیا جو صرف حق و عدالۃ ھي کے آگے بڑھسکتا تھا: و من الناس من یشري نفسہ ابتغاء مرضات اللہ' واللہ رؤف بالعباد -

(۶) سب سے بڑا اسوۂ حسنہ کہ آس حادثۂ عظیمہ کي لسان حال آسکي ترجماني کرتي ھے' راہ مصائب و جہاد حق میں صبر و استقامت اور عزم و ثبات ھے کہ: ان الذین قالوا ربنا اللہ' ثم استقاموا - دوسري جگہہ کہا: فا ستقم کما امرت! و للہ در ما قال:

روے کشادہ باید و پیشاني فراخ
آں جا کہ لطمہ ھاے ید اللہ مي زنند

في الحقیقت اس شہادۃ عظیمہ کي سب سے بڑي مزیت و خصوصیت یہ ھے کہ اپنے تمام عزیز و اقارب' اھل و عیال' اور فرزند و احباب کے ساتھہ دشت غربت و مصائب میں محصور اعدا ھونا' اپني آنکھوں کے سامنے اپنے جگر گوشوں کو شدت عطش و جوع سے آہ و فغان کرتے ھوے دیکھنا' پھر آن میں سے ایک ایک کي خون آلود لاش کو اپنے ھاتھوں سے آٹھانا' حتي کہ اپنے طفل شیر خوار کو بھي تیر ظلم و بربریت سے نخچیر پانا' مگر با ایں ھمہ راہ عشق صداقت میں جو پیمان صبر و استقامت باندھا تھا' اسکا ایک لمحہ بلکہ ایک عشر دقیقہ کیلیے بھي متزلزل نہونا' اور حق کي راہ میں جسقدر مصائب و اندوہ پیش آئیں' سب کو شکر و منت کے ساتھہ برداشت کرنا کہ: رضینا بقضاء اللہ و صبرنا علي بلائہ:

پیکان ترا بجان خریدار   من مرھم دیگران نخواھم

دوست کے ھاتھہ سے جام زھر بھي ملتا ھے تو تشنہ کامان زلال محبت آسے غیروں کے جام شہد و شکر پر ترجیح دیتے ھیں:

اے جفا ھاے تو خوشتر ز وفاے دگراں!

آج بھي اگر گوش حقیقت نیوش باز ھو تو خاک کربلا کا ایک ایک ذرہ توصیہ فرماے صبر و استقامت ھے:

شدیم خاک و لیکن ببوے تربت ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمي خیزد!

افسوس کہ تفصیل مطالب کا ارادہ نہیں اور وقت و گنجائش مقتضي اجمال و ایجاز - اگر آس صبر و استقامت کے اسوۂ حسنہ کو دیکھنا چاھتے ھو تو خدا را اسفار تاریخ کي طرف توجہ کرو - صرف ایک روایت یہاں لکھونگا' تا کہ جو لوگ خاندان نبوت اور عترۃ حضرت رسالت کي محبت کا دعوا رکھتے ھیں' وہ غور کریں کہ ادعاء محبت بغیر متابعت بیکار ھے:

غرضکه کانفرنس اپنے پہلے دور میں ایک حد تک علمي مذاکرات کي دلچسپیاں رکھتی تھي اور ایک ایسي صحبت تھي جو صرف اجتماع محض ' یا رزولیوشنوں کے گھڑنے کا کوئي آله هي نه تھا -

سید صاحب کے بعد ایک نیا دور شروع هوا - زمانه بہت آگے نکل گیا تھا ' اور تعلیم یافته جماعت بھي اُس وقت سے دوگني چوگني هوگئي جو کانفرنس کے آغاز عہد میں تھي - اسکا نتیجه یه هونا تھا که کانفرنس ایک علمي مجلس هونے کے لحاظ سے بھي ترقي کرتي ' لیکن افسوس که روز بروز اسکے اجلاس بے مزه هوتے گئے - چند پرانے لوگ جو بولنے والے تھے ' وہ کب تک کام دیتے ؟ نئي جماعت کوئي پیدا نه هوئي - کہا گیا که تقریریں وغیره بالکل فضول هیں - اب عملي کام هونا چاهیے - اصل شے مسئلۂ تعلیم هے - عملي کام تو جو کچھه هونا تھا هوچکا ' نتیجه یه نکلا که کانفرنس کے جلسے محض رزولیوشنوں کي مصنوعي جنگ کا ایک تماشا گاه بنگئے ' یا علي گڈه کالج کیلیے وسیلۂ جمع مال -

اصل یه هے که خدا انسانوں کي فطرة کو آپکي خاطر بدل نہیں سکتا - د وهي چیزیں هیں جو قوموں اور جماعتوں کیلیے اپنے اندر کشش رکھتي هیں : مذهب یا سیاست - یہاں دونوں میں سے ایک شے بھي نہیں - صرف ایک مسئلۂ تعلیم کو کب تک لوگ سنیں ' اور خواه وہ کتنا هي ضروري هو ' لیکن ضرورت اور کشش کا فرق بھي آخر کوئي چیز هے یا نہیں ؟

خدا بخشے - نواب محسن الملک مرحوم اپنے آخري زمانے میں جب کبھي لیکچر دیا کرتے تھے تو اسقدر مجھے تکلیف هوتي تھي که اٹھکر اپنے قیام گاه میں چلا آتا اور لحاف اوڑھکر سو رهتا که یه اس سے هزار درجه زیاده پر لطف و لذت بخش هے -

یه اسلیے نه تھا که مجھے انکي بلند اور یکساں آواز سے دلچسپي نه تھي - یا مجھے انکي قوة بیانیه کے اعتراف سے انکار تھا - بلکه صرف اسلیے که وہ جب کبھي کھڑے هوتے تو تعلیم کے متعلق تقریر کرتے یا مسلمانوں کے تنزل و بربادي کا افسانه چھیڑ دیتے - دونوں قسم کي تقریروں کے نه صرف مطالب بلکه الفاظ تک ایسے تھے ' جو ایک قرن سے انکي زبان و قلم پر جاري تھے اور اتني مرتبه دهرائے جا چکے تھے که اب انکے سننے کیلیے صبر و ضبط کے غیر معمولي مجاهده کي ضرورت تھي - آخري علي گڈه کانفرنس میں وہ تقریر کیلیے کھڑے هوے اور علي گڈه کالج کے لڑکوں کو طاعون کے چوهوں سے (سومرتبه کي دهرائي هوئي) تشبیه لطیف دیکر " الاسلام دین الفطرة و الفطرة هي الاسلام " شروع کیا هي تھا که میں وهاں سے نکلکر بے اختیار بھاگا اور ڈیوٹي کي دکان میں آکر چاء پینے لگا -

اسمیں شک نہیں که ادهر چھه سات سال سے صاحبزادۂ آفتاب احمد خاں صاحب نے کانفرنس کے کاروبار کو نہایت ترقي دي هے - اور علي گڈه کي اندروني پارٹیوں میں سے اُنکي مخالف پارٹي بھي اس امر کے اعتراف سے کبھي انکار نه کریگي که یه صرف انھي کي محنت اور جانکا هي کا نتیجه هے که آج کانفرنس ایک مستقل ماهوار مالي حیثیت اپنے ساتھه رکھتي هے اور اسکے ممبروں کي تعداد دوگني چوگني هوگئي هے - چند سالوں سے انھوں نے مختلف صوبوں اور شهروں کے مسلمانوں کے تعلیمي حالات کے جمع و بحث کا جو سلسله شروع کیا هے ' وہ بھي نہایت مفید و نافع هے اور ایک ایسا مقدم کام هے جس کو زیاده وسعت کے ساتھه کرنا چاهیے ' تاهم صرف صاحبزاده افتاب احمد اکیلے کیا کرسکتے هیں جب تک که کانفرنس کو مفید و دلچسپ بنانے والے تمام اسباب و وسائل فراهم نہوں -

جس وقت سے لیگ قائم هوئی هے ' کانفرنس اور زیاده بے رونق هوگئي - اگر اب کانفرنس کے اجلاس لیگ کے ساتھه نہوں تو جلسے کا وهي حال هو جو رنگون اور دهلي میں هوا تھا -

صدها آدمي اپنے وقت اور روپیه کو صرف کرتے هیں ' کتنے افسوس کي بات هے که انکے اس صرف مال و وقت کا معاوضه همارے پاس صرف ایک چوبین اسٹیج هو ' جسپر سرخ کپڑے کا فرش کردیا گیا هو ' یا چند مرتب کرسیوں کي قطاریں ' جن پر رنگ برنگ کي پگڑیاں اور مختلف پیمانے کے قالبوں کي ترکي ٹوپیاں نظر آ رهي هوں اور بس !

ضروري رزولیوشنوں کو پیش کرنا چاهیے - رزولیوشن في نفسه بیکار چیز نہیں - کالج اور اسکے مختلف صیغوں کیلیے روپیه بھي جمع کیجیے - اسمیں کیا هرج هے - لیکن اسکے ساتھه هي " ال انڈیا کانفرنس " کے ادعا کو ملحوظ رکھکر عام قومي ضروریات اور مقامي حالات کو بھی پیش نظر رکھنا چاهیے اور کچھه ایسا سامان بھي مہیا کرنا چاهیے جس سے قوم کي علمي معلومات ' اخلاق و تربیت ' اور مذاق تقریر و تحریر کو بھي نفع پہنچے -

بڑا سوال مجمع کي فراهمي هے - یه کیا هے که ایک مجمع موجود هے اور اُس سے کام نہیں لیا جاتا ؟ ضرورت تھي که یه قوم میں فن خطابت (اریٹري) کي ایک درسگاه هوتا ' اهم علمي و دیني مطالب پر مبسوط لیکچر دیے جاتے - اسلامي علوم و اداب کي تحقیق و تحفظ اسکا ایک اهم ترین مقصد هوتا - اسکے اعضا آثار اسلامیۂ هند کي تحقیق و تفتیش کرتے ' اور هندوستان کے عہد اسلامي کے متعلق ایک محققانه سرمایۂ تاریخي فراهم کیا جاتا - اسکے ساتھه هر سال ایک علمي نمایش هوتي ' جسمیں مسلمانوں کے گذشته تمدن کے آثار و بقایا جمع کیے جاتے اور اسکے مختلف صیغوں پر متعدد لیکچر طیار کیے جاتے -

اصلاح رسوم ایک نہایت ضروري کام تھا مگر خواجه غلام الثقلین اس سے مستعفي هي هوگئے -

میں چاهتا هوں که اس سال کانفرنس میں کچھه وقت صرف اسي موضوع پر صرف کیا جاے که " وہ کیا وسائل و ذرائع هیں جنکے اختیار کرنے سے کانفرنس کا مجمع زیاده مفید و انفع هو سکتا هے "

مجھے امید هے که جناب صاحبزاده افتاب احمد خاں صاحب اسپر توجه فرمائیں گے -

---

مسلم لیگ

اس سال مسلم لیگ کے جلسے میں غالباً بعض ایسے مسائل مہمه پیش هوں ' جنکے فیصلے کے بعد همیں یه [illegible] کا آخري موقعه ملجائیگا که لیگ کوئي ضروري شے هے یا نہیں ؟

غور کرتا هوں تو مسلمانوں کے موجوده سیاسي تغیرات میں قدرت الهیه کے عجیب عجیب کرشمے نظر آتے هیں ! فسبحان من **لا یتغیر** !!

کل کي بات هے که لیگ کي فرهنگ مصطلحات میں سیاست کے معني غلامي کے لکھے تھے ' اور سیاسي جد و جهد کا نظام عمل یه تھا که چند بڑے آدمیوں کے احکام کي بلا چوں و چرا تعمیل کي جاے - اسلیے که انکے پاس روپیه هے ' اور اسلیے که لیگ کو بھي روپیه دیتے هیں یا کم از کم دیسکتے هیں -

اس اثنا میں حوادث نے ورق الٹا اور سلطان وقت نے حکم دیا که آنکھیں کھولو ! چند بندگان خدانے لیگ کے چهرے سے نقاب الٹي اور چند مهینے کے جهاد لسان و قلم کے بعد هي قوم کو نظر

ہیں جو کانگریس کی شرکت کو مسلمانوں کیلیے مضر بتلانے سے نہیں شرماتے' اور " مسلمہ قومی پالیسی " آنجہانی کا ذکر خیر بھی گاہ گاہ چھیڑ دیا کرتے ہیں' تاہم مجھے یقین ہے کہ سلطان وقت کے فرمان کے آگے یہ تمام مذبوحی مساعی بیکار ہیں' کیونکہ جو حق تھا وہ ظاہر ہوگیا ' اور جو باطل تھا اسے اپنی جگہ خالی کرنی پڑی : ان الباطل کان ذھوقا -

خود نتائج ہی نے فیصلہ کر دیا کہ جو لوگ قوم کو ملک کے پالیٹکس سے علحدہ رکھنا چاہتے تھے ' اور غلامی کا بیج بو کر اسکے نتائج کے منتظر تھے ' باوجود کامل ایک قرن کی نگہداشت کے جو خود انہوں نے کی ' اور باوجود اس ساحرانہ آبپاشی کے جو قوۃ ابلیسیہ انکے پس پشت سے آکر کرتی رہی ' بالاخر ناکام و نامراد ہوے اور غلامی کا " شجرۃ الزقوم " گو برگ و بار لایا' پر کامیابی کا پھل اسے نصیب نہ ہوا : اولائک حزب الشیطان ' الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون (۱۸ : ۵۸)

مجھے پورا یقین ہے کہ اگر امسال کانگریس کا جلسہ کرانچی کی جگہ شمالی ہند کے کسی شہر میں ہوتا تو نہایت کثرت سے مسلمان شریک ہوتے : و لوکرہ المنافقون المفسدون الدجالون - لیکن افسوس کہ کرانچی ان اطراف سے بہت دور ہے اور ابھی ملکی سیاست سے پوری طرح دلچسپی لینے کیلیے مسلمانوں کا مذاق ایک دو سال اور طلب کرتا ہے -

مدتوں تک جو بیڑیاں پانوں میں رہی ہیں' وہ اب کھل کر گر گئی ہیں ' مگر اسکو کیا کیجیے کہ بیڑیاں بہت بوجھل تھیں - خود انسے تو نجات ملگئی مگر انکے اثر سے ہنوز نجات نہیں ملی ہے - پانوں اسطرح سوجھہ گئے ہیں کہ ایک زمانہ تک بغیر کسی بند کے بھی بند ہے رہیں گے !

کانفرنس (اگرہ)

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈہ کا جلسہ آگرہ میں ہے -

افسوس کہ مجھے مہلت نہ ملی ورنہ کانفرنس کے متعلق بعض ضروری امور تھے جنکو ایک دو ماہ پیشتر لکھکر صاحبزادہ صاحب کے پاس بھیجنا چاہتا تھا - یہ مسلمانوں کا تمام ملک میں ایک ہی عظیم الشان مجمع ہے جو ہر سال منعقد ہوتا ہے ' اور ظلم ہے اگر اسکو مفید تر بنانے اور اس اجتماع سے حقیقی علمی و تعلیمی فوائد حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جاے -

میں اس وقت بالکل پسند نہ کرونگا کہ علی گڈہ کانفرنس کی تاسیس و تشکیل کی تاریخ کا تجسس کروں - نہ میں اسکی ضرورت سمجھتا ہوں کہ لوگوں کو یاد دلاؤں کہ سید صاحب مرحوم نے کانفرنس صرف اس خیال سے قائم کی تھی' تاکہ انڈین نیشنل کانگریس کے مقابلے میں ایک ایسا مجمع مہیا کردیا جاے جو انہی تاریخوں میں منعقد ہو' جن تاریخوں میں کانگریس کا اجلاس منعقد ہوتا ہے ' اور اس طرح مسلمانوں کو کانگریس کی شرکت سے روکا جاے !

آپ آتے تھے مگر کوئی عنانگیر بھی تھا !

یہ لا حاصل ہے - مقصد تاسیس کچھہ ہو' بہرحال یہ مسلمانوں کا اولین تعلیمی مجمع ثابت ہوا - کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے ' کانفرنس سے پہلے مجلس مذاکرۂ علمیہ کلکتہ کے سوا (جس میں سید صاحب مرحوم نے فارسی لکچر دیا تھا اور جو اب سنٹرل محمڈن ایسو سی ایشن کلکتہ کے نام سے محض اسماً باقی ہے) تمام ملک میں کوئی مجلس موجود نہ تھی - وہ بھی محض مقامی تھی اور حکومت کے بعض اغراض سیاسیہ کیلیے ایک آلۂ کار بن کر رہگئی تھی -

سید صاحب کے زمانے ہی میں اسکی دلچسپیاں بہت بڑھگئیں - ابتدائی ایک دو جلسوں کے سوا ' بالعموم جلسے شاندار ہوے' اور رفتہ رفتہ قومی خطابت کا یہ ایک ایسا اسٹیج بن گیا ' جہاں تک پہنچنے اور تقریر کرنے کی لوگوں کو خواہش ہونے لگی

اسکے ساتھہ ہی علی گڈہ کی تحریک کی اشاعت اور فراہمی مال اعانت میں بھی اس سے مدد ملنے لگی - رزرلیوشن کا مشغلہ ابھی پوری طرح شروع نہیں ہوا تھا -

اگر آج یہ سوال کیا جاے کہ کانفرنس کے وجود سے قوم کو کسقدر فوائد حاصل ہوے اور کس قدر نقصان ؟ تو میں اسکا جواب دینا پسند کرونگا - کانفرنس سے ایک اشد شدید نقصان تو یہ پہنچا کہ اسکا وجود بھی منجملہ ان موانع کے تھا ' جنکے ذریعہ مسلمانوں کو سیاست کے درس و ذوق سے روکا جاتا تھا اور پالیٹکس باغ عدن کا شجر ممنوعہ بن گیا تھا کہ : لا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین (۲ : ۳۳)

درحقیقت اس سعی نے مسلمانوں کو اس درجہ سخت نقصان پہنچایا ہے کہ نہیں معلوم اسکی تلافی کبھی بھی ہوسکیگی یا نہیں - اور میں ایک لمحہ کیلیے بھی آجکل کے ان مدعیان حریت کا سا نفاق جائز نہیں رکھہ سکتا ' جو ایک طرف تو بتکدے سے بھی رسم و راہ رکھنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف راہ حرم میں بھی دوڑتے ہیں' اور پھر یہ تاویل کرکے اپنے جی کو خوش کر لیتے ہیں کہ جس وقت مسلمانوں کو پولیٹکل اعمال سے روکا گیا تھا ' اسوقت کیلیے ایسا ہی موزوں تھا - یعنی جو کچھہ ہم نے پہلے کیا وہ بھی ٹھیک تھا - اور جو کچھہ اب کر رہے ہیں یہ بھی ٹھیک ہے - دونوں راہوں میں سے ایک راہ کے اختیار کرنے کی ضرورت نہیں : مذبذبین بین ذلک ' لا الی ھا اولاء و لا الی ھا اولاء !

یہ تو اسکا " عیب " تھا :

عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو !

" ہنر " کا یہ حال ہے کہ علاوہ ان ضمنی فوائد کے جو کسی ایسے سالانہ اجتماع سے اتحاد و ملاقات ' و مبادلہ خیالات ' وجلب روابط کی صورت میں حاصل ہوتے ہیں ' ایک بڑا فائدہ خطبات علمیہ کا بھی تھا ' جو گو زیادہ اہم و وسیع صورت حاصل نہ کر سکا ' تاہم اردو ادبیات میں کئی مفید و نافع چیزوں کا اسکی بدولت اضافہ ہوگیا - نواب محسن الملک کے دو لیکچر مسلمانوں کی تہذیب پر گو محققانہ نہیں ہیں اور زیادہ تر سرسری تراجم و اقتباسات کا مجموعہ ہیں ' تاہم مفید و دلچسپ ہیں - مولوی سید علی بلگرامی کا لیکچر کلیلہ دمنہ کی تاریخ پر بہت مفید ہے - مولانا شبلی نعمانی کے متعدد اہم رسائل کانفرنس ہی کی تقریب سے لکھے گئے - مولانا حالی کی کئی موثر نظمیں اسی کے جلسوں میں سنائی گئیں -

تاریخ علوم کا یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے عہد علمی میں صرف یہی کیا کہ قدما کے علوم عربی زبان میں منتقل کر لیے ' یا اسپر کچھہ اضافہ بھی کیا ؟ علی الخصوص فلسفہ میں (بقول بعض بے خبر مستشرقین فرنگ کے) وہ صرف " ارسطو کی گاڑی کے قلی " ہی تھے یا انہوں نے ارسطو سے الگ ہوکر خود بھی اپنی حکمیات کا کوئی دور شروع کیا تھا ؟

الہ آباد کانفرنس میں مولانا شبلی نے ایک تقریر کی تھی اور چاہا تھا کہ کانفرنس ہی کے سلسلے میں اس موضوع پر ایک ذخیرۂ مباحث مرتب کیا جاے -

دار الفنون کالج قسطنطنیہ کا جلسہ ادرنہ کی واپسی کیلیے

خواتین قسطنطنیہ کا جلسہ اعانت ھلال احمر کیلیے

"عالیہ زینب" ایک مشہور ترک خاتون مظالم بلقان پر لکچر دے رہی ہے -

آگیا که جس کھلونے کو سنہري دیکھکر والۂ و شیفته تھي ' اسکا رنگ تو ضرور سونے کا ہے ' پر قیمت سونے کي نہیں - پس وہ بیدار ہوئي و ان کانوا من قبل لفي ضلال مبین !

اسکے بعد ایک جماعت پیدا ہوئي جنمیں بعض لوگ تو وہ تھے جنکو ہدایت الہي نے روز اول ہي سے چن لیا تھا : و ذالک فضل الله یوتیه من یشاء - اور کچھه وہ تھے جو گو ابتدا میں اس دعوۃ کے مخالفین و منکرین میں شامل رہے اور حتی الوسع انہوں نے اپني قوتوں کو وقف مخالفت بھي کیا : استکبارا فی الارض و مکر السئي - لیکن : ولا یحیق مکر السئي الا باهله - بالا خر یا تو ناکامي نے سبق عبرت و موعظمت دیا ' یا بعض اغراض و مقاصد نے مصا... وقت کي سرگوشي کي - بہرحال انہوں نے روش بدلي اور ازادي وحریت کي راہ کا اعلان کیا - نیتوں کا خدا علیم ہے ' مگر میري دعا ہے که خدا انہیں استقامت و صداقت عطا فرما کے و آخرین منہم لما یلحقوا بہم - کے مقام سے بہرہ اندوز فرماے -

موجودہ حالت یه ہے که لیگ نے چند قدم آگے بڑھاے ہیں اور ایک بہت بڑے بند فکر کے توڑنے کا اعلان کیا ہے - خیالات کي تبدیلي نے قوت پیدا کرلي ہے ' اور جو خیالات کل تک چند " دشمنان علي گڈہ " کے تھے ' آج بہت سے پرستاران علي گڈہ کے ہوگئے ہیں - حتی که حال میں ہز ہائنس سر آغا خان کي جو چٹھي انکے استعفے کي نسبت موسوم به سید وزیر حسن شائع ہوئي ہے ' وہ خود سرے لیکر پیر تک انہیں خیالات سے لبریز ہے - في الحقیقت یه ایک بہت بڑي حق و صداقت کي فتح مندي اور الہي کار و بار کے محیر العقول اور سریع الظہور نتائج ہیں ' جن سے صاحبان بصیرۃ ' عبرۃ و موعظۃ حاصل کرسکتے ہیں : ان في ذالک لذکری ' لمن کان له قلب او القي السمع و ہو شہید !

پس اب قوم کے سامنے اسکي سیاسي زندگي کا آخري سوال درپیش ہے - پچھلے دو تین مہینوں کے اندر جو واقعات انگلستان میں گذرے ' انہوں نے في الحقیقت قوم کیلیے وہ منزل گذشته پھر از سر نو سامنے کردي ہے ' جس سے پچھلے دنوں وہ سمجھتي تھي که گذر گئي - یه مناقشه گو سید وزیر حسن اور سید امیر علي کے درمیان شروع ہوا مگر اب بالکل جماعت اور اشخاص کا سوال بن گیا ہے ' اور اگر یه یہاں تک بڑھگیا ہے که لیگ میں اسکا فیصله کیا جاے تو ہمیں چاہیے که ٹھیک ٹھیک فیصله ہي کردیں -

شخصاً میں سید امیر علي کي عزت کرتا ہوں اور ان ایرادات و شخصي اعتراضات سے اس بحث کو آلودہ کرنا پسند نہیں کرتا جو بعض معاصرین فریقانه اثر میں کر رہے ہیں - لیکن ہماري قوم کے چند بڑے افراد کے سوا شاید دنیا کا ہر صاحب عقل انسان اسکي تصدیق کریگا که کسي آدمي کا بڑا یا نیک ہونا اس امر کیلیے مستلزم نہیں ہے که اسکي ہر خواہش کي تعمیل بھي کي جاے

سید وزیر حسن کا اس سے زیادہ کوئي قصور نہیں که ڈنر کي شرکت سے انکار کو انہوں نے گوارا نہیں کیا اور اسکے بیان کردہ وجوہ کے اعتراف و احترام سے انکار کر دیا - نیز بے لاگ اور بے پردہ ازادي کے ساتھه گرم لب و لہجه میں اپنے خیالات ظاہر کیے -

مگر سید امیر علي نے لنڈن مسلم لیگ کا قصه بھي چھیڑ دیا - وہ تنخواہ بھي مانگتے ہیں اور مالک و آقا بھي خود ہي بننا چاہتے ہیں !

لنڈن مسلم لیگ ابتدا سے آل انڈیا لیگ کي شاخ ہے مگر ایک ایسے تمسخر انگیز طریقه سے جو کسي پڑھے لکھے آدمي کیلیے زیبا نہیں ' وہ کہتے ہیں که باوجود اسکي شاخ ہونے اور ہندوستان سے روپیه لینے کے ' وہي لیگ کي پالیسي کي مالک بھي ہوگئي !

کان مملوکي فاضحی مالکي

ان ہذا من اعا جیب الزمن !

قوم کو اس موقع پر یاد رکھنا چاہیے که تمام کاموں کا اصل مبدء جماعت اور اشخاص کا سوال ہے' اور آزادي و غلامي کا اصل مرکز بحث صرف یہي ہے جو اسکے سامنے آگیا ہے - جب تک تقلید کی بندشیں گردن میں پڑي رہتي ہیں' جب تک دماغ غلامي کیلیے نه که فکر و اجتہاد کیلیے ہوتا ہے' جب تک قوم کے افراد اپنے دماغ سے خود کام نہیں لیتے بلکه اسکي باگ چند اشخاص کے ہاتھوں میں دیدیتے ہیں' اور جب تک که دولت و علم' عز و جاہ' رسوخ و حکومت' اور قدامت و عمر کي پرستش کي جاتي ہے اور حق و صداقت کا معیار صرف بڑے لوگوں کي شرکت ہوتي ہے نه که کسي شے کي حقیقت و حقانیت' تو اس وقت تک یقیناً ہر شخص اس خیال کے تصور سے کانپتا اور لرزتا ہے که فلاں بڑا آدمي ہم سے روٹھه نه جاے' اور فلاں اونچي کرسیوں پر بیٹھنے والا ہم سے الگ نه ہوجاے' لیکن اگر یه سچ ہے که اشخاص پرستي کا بت کدہ ٹوٹ چکا ہے اور قوم اپني زندگي کو خود اپنے زندگي سے ثابت کرنا چاہتي ہے نه که زید و عمر کے سامنے ہاتھه باندھکر' تو آخري وقت آگیا ہے که وہ اس مسئله میں اصول و صداقت کا ساتھه دیکر اسکا ثبوت دے -

خود سر آغا خان نے اپني چٹھي میں اس مسئله کي صداقت کا نہایت سنجیدگي سے اعتراف کرلیا ہے - اصول و آزادي ایک شے ہے جو ایک ہزار سید امیر علي کے امثال و اعمال سے بھي زیادہ قیمتي اور محبوب ہوني چاہیے - ہذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا -

سید امیر علي کیلیے قومي خدمت کے بہت سے میدان موجود ہیں اگر وہ کام کرنا چاہیں - بہتر ہے که مسلمان اب انہیں پالیٹکس سے علحدہ ہي رہنے دیں - آخر کب تک بدبخت مسلمانوں کا پالیٹکس سر آغا خاں یا سید امیر علي کے بت کدے کا نام ہوگا ؟

صفحه ۶ ۷ اصل

اس ہفتے " دار الفنون " قسطنطنیه کا مرقع شائع کیا جاتا ہے جو عہد دستور کے بہترین اعمال علمیه میں سے ہے - اس مرقع میں ابتدا کي صفوف اساتذہ و معلمین کي ہے جنکو موجودہ نہضۂ علمیۂ عثمانیه کا خلاصه کہنا چاہیے - اثناء جنگ بلقان میں اس درسگاہ کے معلمین و متعلمین نے متعدد موقعوں پر ایثار و جاں نثاري کي امثال نمایاں پیش کیں' جنکا تذکرہ بارہا اردو جرائد میں ہوچکا ہے -

دوسري تصویر ایک مرقع عبرت اور لوحۂ انتباہ و موعظۃ ہے - یه خواتین قسطنطنیه کے اس عظیم الشان اجتماع کا مرقع ہے جو سقوط ادرنه کے وقت منعقد ہوا تھا' اور جس میں عثماني خواتین غیور و ملت پرست نے اپنے تمام زیور اتار کے دیدیے تھے - یه تصویر الہلال میں ایک مرتبه نکل چکي ہے جبکه میں مسوري میں تھا مگر میري عدم موجودگي کي وجه سے ایک سخت غلطي ہوگئي' یعنی تصویر کے نیچے اصل موقعه و موضوع مجلس کي تشریح نه کي گئي - اسلیے مکرر شائع کرکے تصحیح کردي جاتي ہے -

مسألۂ شرقیہ

ریاست هاے بلقان بعد از جنگ

آسـٹـریا اور روس

جو لوگ سیاست کے غوامض و دقایق سے واقف هیں انکا متفقه طور پر بیان هے که بلقان کي پہلي اور دوسري جنگ میں شکست کا اثر صرف دولت عثمانیه تک محدود نہیں رها بلکه اس کا اثر اسٹریا تک بھي پہنچا هے - اس شکست نے مقدونیه اور سلانیک کے متعلق ان تمام خوشگوار اور دیرینه امیدوں کو یکسر نذر بم کردیا جو آسٹروي سیاست کے سینوں میں همیشه آباد رهتي آئي هیں - وہ سینے جو کل تک ان امیدوں کا کاشانه تھے' آج انکا سنسان مدفن هیں' ایسا مدفن جنهیں دوباره بعث و حشر کي امید نہیں !

آسٹریا نے جلد ان گونا گوں خطرات اور مشکلات کو محسوس کرلیا جو اس کو هر طرف سے گھیرے هوے تھے اور اسکي پالیسي کي ناکامي کي صورت میں اسکو هلاکت و بربادي کي دهمکي دیتے تھے - اسنے دیکھا که اپني غلطي یا مجبوري سے اس نے ان سلافیوں کو اپنے حوالي میں پھیلنے اور بڑھنے کا موقعه دیدیا - اب یه یہاں تک بڑھگئے هیں که خود اسکے هر طرف سے گھیر رهے هیں اور اسکے اصلي باشندوں پر زندگي کے دروازے بند کررهے هیں - پس اگر اسي طرح یه بڑھتے هي رهے تو یقیناً ایک دن اسقدر بڑھجائینگے که پھر کسیطرح روکے نه رکینگے' اور اگر اسوقت انھوں نے ان هزارها سلافي دلوں میں سلافیت کا خوابیده غرور بیدار کردیا' تو پھر یقیناً سلطنت آسٹریا کي بنیادیں هلجائینگي اور یه عظیم الشان قصر حکومت زمین کے برابر هوجائیگا -

یه خطرات جب اسکے سامنے آئے تو اسکو کھٹکا پیدا هوا - اس نے فوراً اسکے تدارک کي کوشش کي - البانیا کو اپنا آلۂ عمل بنایا اور اسکو دول کے سامنے اسلیے پیش کیا تاکه وہ معاملات بلقان میں مداخلت کا ایک وسیله اور بحر اسود کي طرف امنڈ نے والے سروي سیلاب کي راہ میں ایک سد آهنین بن جائے -

اس نے اپني تجویز کي سفارش اس قاعدۂ مزعومه سے کرائي جو دول عظمي همیشه سلطنت عثمانیه کے مقابله میں دهرایا کرتي هیں گو اُن سے بڑھکر کوئي انساني گروہ اسکا مخالف نہیں - یعني " ملک صرف اهل ملک کے لیے هے " -

نیز اسکي تائید ان عظیم الشان افواج سے کي جو اس نے سروي اور روسي حدود پر جمع کرنا شروع کردیں - اسکے دونوں حلیف یعني اطالیا اور جرمني بھي اسکي تائید میں سرگرم تھے

پس اسکا نتیجه یه هوا که مسئلۂ بلقان سے ایک اور مسئله پیدا هوگیا جو اس سے کہیں زیاده پیچیده اور زیاده خطرناک تھا - بلکه روس اور آسٹریا اور بالاخر اتحاد ثلاثي اور مفاهمت ثلاثیه میں ایک ایسے اختلاف کا معرور تھا جو ممکن تھا که جنگ تک منجر هوجاتا -

هم کو غالباً اس رد و کد اور بحث و مباحثه کے ذکر کرنے کي ضرورت نہیں جو اشقودره وغیره یعني مسئله البانیا کي شاخوں کے متعلق هوا - بلکه اسقدر کہدینا کافي هے که آسٹریا اپنے مقصد میں کامیاب هوئي اور اس نے اساطین سیاست یورپ کو مشغول رکھا -

یورپ کے ارباب سیاست جنمیں انگلستان کا وزیر خارجیه سب سے آگے آگے تھا' اسوقت کے تصور سے کانپنے لگے جب که روس اور آسٹریا میں جنگ چھڑ جایگي اور پھر رفته رفته تمام یورپ میں پھیل جایگي - اسلیے انھوں نے اس مسئله کو سب سے زیاده اهمیت دي - لندن میں سفرا کي مجلس کے جلسوں میں تمام دوسرے مواضع پر اس معاملے کو مقدم رکھا گیا اور بالاخر یه فیصله کیا که البانیا دول عظمی کي زیر نگراني رهے -

لیکن سچ یه هے که اس مسئله کا جو حل انھوں نے تجویز کیا هے محض لغو اور بے معني هے اور اپني زندگي کے لیے بہت تھوڑي عمر رکھتا هے -

روس جو اپني ساخته پرداخته ریاست سرویا کي تائید کر رها تھا' اگر ذرا بھي تفکر و تامل سے کام لیتا اور ماضي سے مستقبل کے لیے عبرت حاصل کرتا' یعني سرویا کو ترغیب دیتا که وہ ان شہروں کے الحاق سے باز رهے جو خاص الباني هیں تو بہت اچھا هوتا' کیونکه اس صورت میں سرویا اس عنصر کو قبضۂ اقتدار میں رکھنے کي تکلیف سے بچ جاتي جس سے اب هر وقت نافرماني و بغاوت کا اُسے خطره رهیگا - اسکے علاوہ اسے البانیا کي دوستي بھي حاصل هوجاتي' مگر روس سروي مطامع کے ساتھ ساتھ چلا' اور سرویا نے اس طلائي اصول کے بالکل برعکس' پر زرین' دیبره' اور چند ایسے شہر ملا لیے جو البانیا کا جزو سمجھے جاتے هیں -

اس حرکت سے اس نے بیکار البانیوں کو چھیڑ دیا اور انمیں وہ قومي غرور پیدا کردیا جو همیشه انهیں اپنے مغصوبه شہروں کي واپسي کے لیے بر انگیخته کرتا رهیگا -

جسطرح که جرمني سے الزاس اور لورین کي واپسي کے لیے فرانسیسي' اور آسٹریا سے اسکے مغصوبه شہروں کي واپسي کے لیے اطالي بیچین رهتے هیں -

اسکي ایک روشن دلیل یه هے که جونہي البانیوں کو سروي فوج کے منتشر هونے کي خبر معلوم هوئي' فوراً آسٹریا کے اغواء و تحریض سے اٹھے تاکه ان شہروں کو واپس لے لیں جو سرویا نے ملا لیے هیں اور اسطرح اس نقصان کي تلافي کریں جو سفرا کي کانفرنس کے فیصله سے انهیں پہنچا هے -

وہ بغیر ذرا بھي غور و فکر کیے هوے اسطرح سروي فوج پر ٹوٹ پڑے' گویا اب تک گذشته انقلابات اور دولت عثمانیه سے بغاوتوں میں جسقدر خون بہا هے' یا آخري جنگوں میں جو کچھ مصائب و شدائد ان پر نازل هوے هیں' وہ کچھ بھي نه تھے - سروي فوج منظم اور با قاعده تھي - اسکي مدافعانه آتشباریوں نے آگے یه نه ٹھر سکے اور بالاخر پسپا هوگئے -

برید فرنگ

بلغراد بعد از جنگ

عام افسردگي اور اداسي - آسٹريا کے خلاف جنگي جوش -
ئيم پشچ اور انکے رفقاء سے ناراضي

(گرپفک ۱۲ - نومبر)

ایک سیاح جو خود بلغراد یا بلغراد سے شاهنشاہ فرانسس جوزف کي سلطنت (آسٹریا) میں جانا چاهتا ہے' وہ اب اپنے آپ کو جنگ و خراب کے معمولي امتحان سے مسخ تر حالات میں گھرا هوا پائیگا -

اسے زموني میں اس آرامدہ ٹرین سے اترنا پڑیگا جو اسے بدا پست سے لا رهي هوگي - وہ اتر کے ان تیسرے درجہ کي گاڑیوں میں سوار هوگا جنمیں ازدحام کثیر' روشني کم ' اور کاربولک کي بو بسي هوئي هوگي - یہ گاڑیاں اس ٹرین کے متعلق هیں ' جسکو عوام " کولرا ٹرین " کہتے هیں اور جو اب زموني اور بلغراد کے ما بین سفر کرتي رهتي هیں - اس پر بیٹھکے وہ بالاخر سرویا کے دار السلطنت میں پہنچ جائیگا -

مجھے سب سے آخري بار آے هوے تقریباً دو سال هوے هونگے - ہ نسبت اوسوقت کے اسوقت شہر کي ظاهري شکل سے کہیں زیادہ لوگوں کے خیالات و حسیات میں انقلاب عظیم هوگیا ہے - گو یہ صحیح ہے کہ ان سڑکوں کي حالت میں معقول ترقي هوي ہے جو بہت هي بري حالت میں رہا کرتي تھیں ' اور یہ بھي صحیح ہے کہ بڑي رقم ان مخصوص شاهراهوں کي سطح کی درستگي میں صرف کیجا رهي ہے ' جن پر سے گاڑي کي آمد و رفت آجکل ي وجہ سے موقوف ہے - تاهم سڑکوں کي ظاهري سطح جس درجہ ف هوگئي ہے ' اتني هي معنوي رونق و شان سے محروم ہے !

عموما سڑکوں اور قہوہ خانوں میں زندہ دلي کي کمي نظر آتي - بہت سے افسر دار السلطنت سے باهر هیں اور بہت سے زخمي بیمار - چست اور درخشاں وردیوں کي کمي' مشوہ الوجوہ اور مقطوع ضاء مردوں کي ایک تعداد عظیم ' هزارها ماتمي لباسوں کا طبعي ظر جو ابھي تک گم شدہ عزیزوں کے سوگ میں پہنے جا رہے ں ' اور ان تمام چیزوں کے ملے جلے اثر نے ایک عام افسردہ اور اداسي پیدا کردي ہے ' جہاں جنگ سے پہلے هر وقت چہل ، اور شادي و خرمي رهتي تھي !

قیام بلغراد کے اثناء میں مجھے هر قسم اور هر درجہ کے لوگوں سے ر کا موقع ملا - انمیں میرے وہ دوست بھي تھے' جنکو میں برسوں جانتا هوں - وہ لوگ بھي تھے جن سے میں پہلي بار ملا - مگر شادماني و خرمي کے بدلے' جسکي ایک ایسي قوم میں موجودگي توقع هر شخص کو هوگي جو کامیاب جنگیں لڑ چکي ہے اور اسکي شاهي میں ایک وسیع قطعہ زمین کا اضافہ هوچکا ہے ؛ مجھے یہ یا نہ ایک قسم کي پر اسرار اداسي ہے جس نے اس پوري ، کا احاطہ کر لیا ہے !!

یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ نہ تو کوئي سروي اس سے انکار کرسکتا ہے اور نہ اسکي کوئي وجہ بیان کرسکتا ہے - اگر اسکا ذکر آئیگا تو بعض تم سے کہینگے کہ اس غیر مشکوک افسردگي کي وجہ یہ ہے کہ البانی انقلاب کي وجہ سے بازار سرد پڑگئے هیں - بعض کہینگے کہ اسکا سبب یہ ہے کہ سرویا کے لیے یوناني و عثماني پیچیدگي کے سنگین خطرہ هونے کا احتمال ہے - بعض اسکا باعث یہ بیان کرینگے کہ جو لوگ ان دو جنگوں میں شریک رہے هیں' وہ ابھي تک جنگ کے فظائع و اهوال بھولے نہیں هیں -

بجاے خود یہ تمام اسباب و وجوہ خواہ صحیح هوں یا غلط ' مگر اس غمناک حالت کي اصلي وجہ یہ معلوم هوتي ہے کہ هر تعلیم یافتہ سروي جانتا ہے کہ سرویا کے سب سے زیادہ خطرناک اور سب سے زیادہ قوي دشمن یعني آسٹریا سے ایک سنگین مقابلہ هوے بغیر' نا ممکن ہے کہ ملک کي قومي پالیسي کي پیروي کي جاے یا اسکو ترقي دیجاے - خصوصاً البانیہ کي طرف پیشقدمي جو فوجي جماعت چاهتي ہے -

سرویوں میں اگرچہ بہت سے عمدہ صفات هیں مگر تاهم وہ کم و بیش مغرور اور خود اعتماد هوتے هیں - اسلیے موجودہ حالت میں کوئي شے ایسي نہیں جسکے متعلق وہ یہ خیال کریں کہ وہ نہیں کرسکتے ' مگر جبکہ میں ایک طرف یہ دیکھکے متعجب هوا کہ بلغاریوں کي طرف سے سروي فوج تک کے دل میں نسبتاً کسیقدر کم غبار ہے ' تو ان خیالات کو معلوم کرکے نقش حیرت بھي هوگیا جو آسٹریا کے متعلق سرویوں میں پھیلے هوے هیں -

سرویوں نے همیشہ اپنے اس بڑے همسایہ کو نفرت و بغض کي نظر سے دیکھا ، مگر اس زمانہ کو چھوڑ کے جبکہ الحاق بوسینیا سے پیچیدگیاں پیدا هوگئي تھیں ' کبھي بھي انکو ایک ایسي جنگ کا علانیہ ذکر کرتے هوے نہیں سنا گیا جسمیں اگر وہ تنہا چھوڑ دیے جائیں تو یقیناً انکو شکست هو -

در حقیقت اسوقت فوجي جماعت کے حسیات کي ایک خاص حالت هو رهي ہے - مجھسے مشورہ کے طور پر یہ بیان کیا گیا کہ ممکن ہے کہ سرویا اطالیا سے اس شرط پر معاهدۂ اتحاد کرلے کہ اطالیا سرویا کو آسٹریا کے مقابلہ میں مدد دیگي اور سرویا اطالیا کو ساحل بحر اسود کا ایک حصہ دیدیگي - وہ حصہ جسکي اطالیا کو اسقدر حرص و هوس تھي !

مجھے ایسے لوگوں سے ' جنھیں میں قابل اعتماد سمجھتا هوں' یہ معلوم هوا ہے کہ سروي فوج میں فیصدي نوے اس خیال کے طرفدار هیں کہ آسٹریا سے ایک غیر بعید مستقبل میں جنگ هوني چاهیے - ان خیالات کي بہترین تمثیل اس قصے سے هوتي ہے جو آجکل بلغراد میں مشہور ہے -

" ایک خاتون جسکا تعلق سفارتخانہ آسٹریا و هنگري سے ہے' حال میں دار السلطنت کے ایک ترقي یافتہ شفاخانے میں زخمیوں کي تیمار داري کرتي تھي - اس محسنہ نے ایک زخمي سپاهي ' جو یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ کون ہے ' کہا : " اچھا ' خیر اب تو تم تمام لڑائیاں کامیابي کے ساتھہ ختم کرچکے " اسکے جواب میں اس سپاهي نے بیساختہ کہا : " نہیں ' ابھي همیں آسٹریا سے لڑنا اور اسے شکست دینا باقي ہے !! "

اسوقت حکومت آسٹریا اور فوجي حکام ' دونوں البانیا اور بلغاریا کے آئندہ پیش آنے والے ناگوار واقعات کے لیے تیاري کي انتہائي کوشش کر رہے هیں - سرکاري طور پر تو یہ بیان کیا جاتا ہے کہ صرف دو ڈویژن دوبارہ جمع کرکے البانیا بھیجے گئے هیں -

آسٹریا سے یہ نہوسکا کہ انکو ورطۂ ہلاکت میں ڈالکے خود بالکل علحدہ ہوجاتي - اس نے اپنے بلغراد کے معتمد سیاسي کو حکم دیا کہ وہ سرویا کو البانی حدود میں بڑھنے سے روکے اور استقلال البانیا کے متعلق مجلس سفرا کي قرارداد کا خیال کرے - چنانچہ ۲۶ - اکتوبر کو آسٹریا کے معتمد نے سرویا سے البانی شہروں میں رہنے کے ناگوار نتائج دوستانہ طور پر بیان کیے اور اسکي تائید جرمني اور اطالیا کے معتمدوں نے بھي کي -

حکومت سرویا نے اس دوستانہ بلاغ و تحریر کي کچھہ پروا نہ کي بلکہ اسکا جواب ایک ابہام آمیز نفي میں دیدیا -

سیاست یورپ کا ایک قدیم اور آزمودہ اصول ' قاعدۂ مماطلت و تسویف ہے یعني بعض نازک موقعوں پر اہم مسائل کو خواہ مخواہ تاخیر میں ڈالدینا اور اسطرح اس سے شاخ در شاخ مسائل پیدا کرلینے کہ فریق ضعیف انکے عرصے تک کي دقتوں کا مقابلہ نہ کرسکے اور محض امتداد وقت بھي سے شکست کھا جاے - یہي اصول ہے جس سے یورپ نے ہمیشہ ایشیائي قوموں کو شکست دي اور انکي عزیز ترین متاع یعنے استقلال و خود مختاري نہایت آساني سے چھین لي - اسکا استعمال اس کثرت سے ہوتا ہے کہ مثال کے لیے ہمیں تاریخ کي ورق گرداني کي ضرورت نہیں - ہمارے سامنے اسکي تازہ ترین مثال بد قسمت ایران موجود ہے -

سرویا نے چاہا کہ وہ بھي اسي اصول سے کام لے - اس نے البانی حدود سے فوج کي واپسي میں تامل تول شروع کي - اور کہا کہ وہ البانی حدود سے اپني فوج اسوقت تک واپس نہیں بلا سکتي جب تک کہ پوري طرح امن قائم ' اور تعین حدود کي بابت دول کي تمام کمیٹیاں اپنے اپنے کام سے فارغ نہ ہوجائیں ' کیونکہ اگر وہ ابھي اپني فوج ہٹالیگا تو اسے خوف ہے کہ کہیں البانی دوبارہ یورش نہ کردیں -

ظاہر ہے کہ یہ جواب حکومت آسٹریا کو کیونکر پسند آسکتا تھا ؟ اس نے اس جواب کو از قبیل مغالطہ خیال کیا ' اور ربجا خیال کیا - کیونکہ شمالي سروي البانی حدود مجلس سفرا میں متعین ہوچکے تھے - انکے تعین کا سوال باقي نہ تھا - البتہ جنوبي حدود ہنوز غیر منفصل تھے -

آسٹریا کے اس دوستانہ بلاغ پر دو دن بھي نہ گذرے ہونگے کہ حکومت آسٹریا نے بلاغ نہائي (الٹیمیٹم) بھي دیدیا - حکومت آسٹریا نے سرویا کو اطلاع دي کہ اگر آٹھہ دن کے اندر وہ البانی حدود سے نہ نکلگئي تو نہایت سخت تدابیر اختیار کریگي -

اسکے جواب میں سرویا نے روباہ بازي شروع کي اور کہنے لگي کہ موجودہ حدود نے اسے البانی یورشوں کا ایک دائمي نشانہ بنادیا ہے' اسلیے وہاں فوج کا رہنا نہایت ضروري ہے - اسکے جواب میں رتشپوت اخبار نے جو ولیعہد آسٹریا کي زبان ہے' لکھا کہ " اگر موجودہ حدود نے سرویا کو ہمیشہ کے لیے حملوں اور یورشوں کا نشانہ بنادیا ہے تو اسکي بہترین تدبیر یہ ہے کہ ان شہروں سے دست بردار ہوجاے جنھوں نے اسے اس مصیبت میں ڈالدیا ہے "

لیکن اس تہدید و تحذیر میں حکومت آسٹریا کے تنہا رہجانے نے یورپ کے اکثر سیاسي حلقوں پر نہایت برا اثر ڈالا ' اور عام طور پر یہ خدشہ پیدا ہوگیا کہ کہیں یہ گرہ اور زیادہ نہ الجھہ جاے ' یعنے روس اپنے ساختہ و پرداختہ کي مساعدت و تائید کے لیے نہ اٹھہ کھڑا ہو -

روسي اور فرانسیسي حلقہ ہاے سیاست آسٹریا پر سخت ناراض تھے اور اس متفردانہ اصرار کو دول عظمی کے حقوق پر ایک قسم کي دست درازي خیال کرتے تھے - قریب تھا کہ یہ معاملہ بڑھکے قطع علائق کي حد تک پہنچ جاتا مگر آسٹریا اپنے ارادہ و عمل کي اطلاع دول عظمي کو برابر کرتي رہي تھي' اسلیے اس حد تک نہ پہنچنے پایا -

لیکن اس تدارک و حفظ ماتقدم کے باوجود فرانسیسي اخبارات اعتراضات کي بارش سے باز نہ آئے - انہوں نے حکومت سرویا کے خلاف اپنے دل کے بخارات خوب نکالے - ان معترضین کا سرخیل اخبار طان تھا - اس نے دو افتتاحیہ مقالات لکھے - ایک ۲۰ اکتوبر کو زیر عنوان " آسٹریا بلاغ نہائي " شائع ہوا - اسمیں آسٹریا کے اس فعل پر اظہار تعجب کرتے ہوے نہایت سختي کے ساتھہ دار و گیر کي تھي - اس نے لکھا کہ اگر وہ اس تہدید میں تنہا نہ رہتي بلکہ دول عظمی سے بھي شرکت و مساعدت کي خواستگار ہوتي تو دول عظمی کي طرف سے یقیناً اسکو مدد ملتي - اپنے اس قول کي تائید میں اس نے ان مختلف مواقع مثلاً اشقودرہ کے حدود' اور ساحل جبل اسود پر مظاہرۂ بحریہ وغیرہ کي طرف اشارہ کیا ' جنمیں دول نے آسٹریا کي مدد کي تھي - دوسرا افتتاحیہ ۲۱ - اکتوبر کو زیر عنوان " سیاست خرقاء " لکھا - اسمیں ان غلطیوں کو بیان کیا تھا جو آسٹریا نے مسئلہ البانیا میں کي ہیں - اس نے لکھا کہ آسٹریا کي فرمایش سے دول عظمی نے مسئلۂ البانیا کو ایک بین الدولي مسئلہ قرار دیا - اب کوئي ایسي وجہ باقي نہیں رہي جو آسٹریا کي تنہا تہدید کو جائز قرار دے - اس مہم کا بار اب دول عظمی کے کاندھے پر ہے' اسلیے جو کچھہ ہونا چاہیے مجموعي طور پر ہونا چاہیے - آخر مقالہ میں لکھا تھا کہ حکومت البانیا کے حفظ و بقاء کي کفیل وہي ہیں جو اسکو عالم وجود میں لائي ہیں -

انگریزي پریس نے آسٹریا کے اس انفراد و تنہا عملي کو چنداں اہمیت نہ دي - کیونکہ برطاني پبلک مسائل بلقان میں دماغ سوزي سے ایک حد تک اکتا سي گئي ہے - اب وہ صرف ان مسائل کو نظر اعتناء و اہتمام سے دیکھتي ہے جن سے امن عام کے مختل و برہم ہونے کا خوف ہوتا ہے - اسکے علاوہ اپنے داخلي مسائل میں وہ اسطرح مشغول ہے کہ خارجي مسائل کي طرف توجہ کرنا مشکل ہے - البتہ انگریزي حلقۂ سیاست نے آسٹریا کے اس فعل کو ناپسند ضرور کیا - وہ یہ چاہتے تھے کہ واقعا کي حکومت پھر اسي پالیسي کو اختیار کرتي جس پر وہ چند ماہ پہلے تھي یعنے سرویا کي خواہشوں کو روکنے کے لیے وہ دول عظمی کے ساتھہ ملکے تدابیر اختیار کرتي -

آسٹروي اخبارات نے اس فرصت کو ضائع نہیں کیا جو انہیں اسوقت حاصل ہوئي - انہوں نے اپني حکومت کي پالیسي کي تصویب و تحسین شروع کر دي - " فرنـد نبلات " جو ایک نیم سرکاري اخبار ہے' آگے بڑھا' اور ان تمام اعتراضات کے جواب دینے شروع کیے جو طان نے حکومت آسٹریا پر کیے تھے - اس نے لکھا کہ آسٹریا نے اپني اس آخري کارروائي سے دول یورپ کي ایک خدمت جلیل انجام دي - کیونکہ اس نے اپني فوري مداخلت اور اپنے حلیفوں کي مساعدت سے اس پیچیدگي کي بیخکني کردي جو مماطلت و تسویف اور رد و قبول کي طرف لے [illegible] اور اسکے بعد مشکلات تازہ کا دروازہ کھلجاتا -

بہرحال حکومت سرویا نے جب یہ دیکھا کہ ایک طرف تو آسٹریا اپنے ارادے میں پختہ و راسخ ہے اور دوسري طرف روس اسکي تائید سے خاموش ' تو مجبوراً اس نے سپر ڈالدي اور دول یورپ کے معتمدین کے ذریعہ سب کو آسٹریا کے درخواست کي تسلیم کي خبر بھیجدي - یہ خبر نہایت مسرت و طمانیت کے ساتھہ سني گئي اور افق سیاست پر اوہام و وساوس کے جو ابرہاے کثیف چھائے ہوے تھے' سب کے سب چھٹ گئے -

معلوم نہیں لکھنو میں جو طریقہ مرتب ہوا ' وہ اس رسالے سے زیادہ جامع و بہتر ہے یا نہیں ؟

اس رسالے میں حروف تہجي کي مفرد علامتیں قرار دیکر پھر انکي ترکیب کے مختلف اشکال و طرق متعدد اسباق میں لکھے ہیں اور مشق کیلیے جا بجا عبارتیں دي ہیں -

انگریزي کي علامتیں موجود ہیں اور حروف مشترک ' اسلیے اردو مختصر نویسي کي ایجاد و ترتیب سے مقصود صرف یہ ہے کہ خاص عربي و فارسي حروف کي علامتیں اس طرح وضع کردي جائیں کہ مختصر نویسي کے اداب و شروط ہاتھہ .. ہ جائیں - چنانچہ سید صاحب نے تمام حروف عربیہ و عجمیہ کیلیے نئي علامتیں قرار دي ہیں اور انکے لیے خاص قواعد وضع کرکے مثالوں سے جا بجا واضع کیا ہے -

گورنمنٹ صوبجات متحدہ اس ایجاد سے صرف پولیس کے میغے میں مدد لے رہي ہے تاکہ پولیٹکل جلسوں وغیرہ کي تقریریں ضبط ہوسکیں - مگر ضرورت ہے عام طور پر اس سے فائدہ اٹھانے کي - سید صاحب دہلي میں اگر اپنے ایجاد کردہ قواعد کي تعلیم سے ایک دو شخص طیار کریں تو اشاعت رسائل سے یہ زیادہ بہتر ہو -

گلزار

ادب فارسي کے درس کیلیے یہ نیا مجموعہ بہت مفید ہوگا ' جسے اقا محمد کاظم شیرازي بي - اے - معلم فارسي بورڈ آف اگز امنرس کلکتہ اور میرزا ابو جعفر صاحب بي - اے - مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ نے خان لنگران ' سفر نامہ شاہ ناصر الدین ' تاریخ سلاطین ساساني ' حاجي ابراهیم بیگ ' انوار سہیلي وغیرہ سے مختلف دلچسپ ابواب منتخب کرکے مرتب کیا ہے - قیمت درج نہیں -

مولوي غلام علي آزاد بلگرامي کي دو نایاب کتابیں

(از مولانا شبلي نعماني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہات کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملک کي خوش قسمتي ہے کہ مولوي عبد اللہ خان صاحب (کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شایع ہوي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعرائے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلي درجہ کے ہیں ' ورنہ ازاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانۂ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے ' اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتدائے عہد اسلام سے اخیر زمانہ تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہزاروں اوراق کے اُلٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے اُن کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں ' لیکن مجھے امید ہے کہ شایقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر ان کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - ملنے کا پتہ یہ ہے : عبد اللہ خاں صاحب - کتب خانہ آصفیہ - حیدر آباد - دکن -

ادبیات

خلق عظیم

ایک خاتون کي آزادانہ گستاخي

اور

رسول اللہ کا حلم و عفو

صلي اللہ علیہ و سلم

" ہند " تھي پردہ نشین حرم بو سفیان
لقب " ہند جگر خوار " سے جو ہے مشہور
بار گاہ نبوي میں وہ ہوئي جب حاضر
اس ارادہ سے کہ ہو داخل ارباب حضور
عرض کي خدمت اقدس میں کہ " اے ختم رسل
دین اسلام ہے مجھکو بہ دل و جاں منظور
آپ ہم پردہ نشینوں سے جو بیعت لیں گے
کونسے کام ہیں جن کا کہ برتنا ہے ضرور "؟

* * *

آپ نے لطف و عنایت سے یہ ارشاد کیا :
" پہلي یہ بات کہ ہو شائبہ شرک سے دور
دوسري یہ کہ نبوت کا ہے لازم اقرار "
بولي : " ان باتوں سے انکار نہیں مجکو حضور "
پھر یہ ارشاد ہوا : " منع ہے اولاد کا قتل
اس شقاوت سے ہر ایک شخص کو بچنا ہے ضرور "
عرض کي اسنے کہ " اے شمع شبستان رسل !
یہ وہ موقع ہے کہ عاجز ہے یہاں فہم و شعور
میں نے اولاد کو پالا تھا بڑي محنت سے
میں آنھیں آنکھہ میں رکھتي تھي کہ تھے آنکھہ کا نور
بدر میں قتل آنھیں حضرت والا نے کیا
ہم سے کیا عہد اب اسبات کا لیتے ہیں حضور "؟

* * *

گرچہ یہ سوء ادب تھا غلطي پر مبني '
گرچہ یہ بات تھي خود شیوۂ انصاف سے دور
اسکي اولاد نے خود جنگ میں کي تھي سبقت
لڑکے مارا کوئي جائے تو یہ کسکا ہے قصور؟
لیکن آزادي افکار تھي از بسکہ پسند
آپ نے فرط کرم سے اسے رکھا معذور !

(ماخوذ از تاریخ طبري کبیر - غزوۂ بدر میں ہند کے دو لڑکے کفر کي حالت میں لڑکر مارے گئے تھے -)

(شبلي نعماني)

مگر جن لوگوں کو حالات کا اچھي طرح علم ھے ' انکو یقین ھے کہ مستحفظ فوج کے پانچوں عمدہ ڈیوزنوں کے اول درجہ کے سپاھي بلالیے گئے ھیں اور اسطرح اک گونہ تمام کارکن فوج بلغاریا یا البانیا کے خلاف خدمت کے لیے تیار ھے -

کچھہ ھو' بہر حال فوجي حلقوں پر بڑي سرگرمي چھائي ہوئي ھے - ابھي ابھي جب مستحفظ فوج کے سپاھي تھن ھفتے کے لیے غیر حاضر تھے' تو چشم زدن میں پیادوں کي چھتي پلٹن جمع کرلي گئي تھي - اگرچہ اس پلٹن کے افسروں میں سے تین ثلث یعني ۵۰ میں ۳۶ - اور ۵ ھزار میں سے ۱۵ - سو سپاھي معرکہ پریگلنٹزا میں کام آچکے ھیں مگر لوگ کہتے ھیں کہ با ایں ھمہ افسروں اور سپاھیوں نے جو بہت ھي خوش و خرم معلوم ھوتے تھے ' فرض (ڈیوٹي) کي دعوت کے جواب میں بے تکلف لبیک کہا اور بٹالینوں نے اسي طاقت و زور کے ساتھہ کوچ کیا جسکي امید تھي -

رھي ان ممالک کي داخلي سیاسي حالت ' تو اسکي تفصیل یہاں چھیڑنا ناممکن ھے - اسقدر کہدینا کافي ھے کہ اگرچہ ایک طرف موجودہ جنگ کي وجہ سے معمولي سیاسي مقابلے ھنگامي طور پر موقوف ھوگئے ھیں مگر دوسري طرف ایم - پیشچ (M. Pashitch) اور انکے رفقاء کي طرف سے اسلیے ناراضي پھیلي ھوئي ھے کہ انھوں نے مستحفظ فوج کے منتشر کرنے کے بعد البانی حدود پر فوج امن کي معقول تعداد نہیں رکھي بلکہ عملاً اسکو غیر محفوظ رکھا اور گویا باعتبار نتیجہ کے البانی حملہ کے لیے ایک راستہ کھول دیا ' جس سے نو مفتوح ممالک میں سروي اقتدار کو نہایت سخت صدمہ پہنچا ھے -

مخالف پارٹي غلط یا صحیح طور پر یہ بھي محسوس کرتي ھے کہ دوسري جنگ غیر ضروري ھوتي اگر ایم - پیشچ نے مارچ سنہ ۱۹۱۲ ع کے معاھدے کي (جو اب معاھدۂ سرویا و بلغاریا کے نام سے مشھور ھے) تنسیخ یا موجودہ حالات کے مناسب ترمیم کي شرط پر مطلوبہ فوج دیدي ھوتي -

سرویا کا مستقبل اب اس طرز عمل پر موقوف ھے جو وزراء ان صدھا مسائل کے متعلق اختیار کرینگے جو سیاست عملي کے مسائل ھیں - اگر انھوں نے اعتدال اور ان فوجي خیالات کي قوت شکني کي پالیسي اختیار کي جنکي طرف میں اشارہ کرچکا ھوں اور نو مفتوح ممالک میں سرکاري عمال و کار پرداز ایسے اشخاص مقرر کیے جو بہترین ھوں' اور ساتھہ ھي سیاسي منازعات سے بے تعلق' تو اس صورت میں شاہ پیٹرادو اور اسکي قوم ان مختلف اور باھم دگر جنگ آرا قومي عناصر کو ھنگامي طور پر متحد کرسکیگي جن سے اب سرویا کي آبادي مرکب ھوگي -

الهلال کي ایجنسي

مطبوعات جدیدہ

ظل السلطان

مولوي محمد امین صاحب زبیري - سالانہ مع محصول ۳ - روپیہ

اردو کا ایک حدیث الاشاعۃ ماھوار رسالہ ھے جس کے ابتک شاید پانچ چھہ نمبر نکل چکے ھونگے -

پہلے نمبر میں ظاھر کیا گیا ھے کہ سرکار عالیۂ بھوپال اور بعض ارکان خاندان شاھي نے اسکي سرپرستي منظور فرمائي ھے - اس سے ظاھر ھوتا ھے کہ رسالے کي بنیاد محکم اور امید افزا ھے -

رسالہ کا مقصد " ھندوستاني خواتین میں اشاعت تعلیم ' اور انکے لیے مفید معلومات بہم پہنچانا " ھے - میں نے ایک دو نمبر دیکھے اور رسالہ کے مقصد اور مخاطبات کي حالت کے لحاظ سے انکو بہتر پایا - اکثر مضامین خواتین بھوپال اور مدارس نسوانیۂ ریاست کي معلمات وغیرہ کے قلم سے نکلتے ھیں اور ایک ایسے پرچے کیلیے یہ ضرور موزوں ھے کہ اسکا زیادہ تر مواد خود خواتین کا مہیا کردہ ھو -

لیکن تاھم کام بلند سے بلند تر ھونا چاھیے - صرف چند مضامین کا اکٹھا کردینا ایسي بات نہیں کہ کسي رسالہ کیلیے خصوصیت ھو - یہ بات پیشتر سے اور رسالوں میں بھي موجود ھے - ایک رسالہ جو ایک خاتون فرماں روا کے دار الحکومت سے نکلتا ھے ' ضرور ھے کہ کوئي امتیاز بھي رکھے - ایڈیٹر صاحب کو چاھیے کہ انگریزي رسائل پر نظر ڈالیں - تعلیم و تربیت نسواں کے صیغہ میں ابتک ھم نے کچھہ بھي نہیں کیا اور لٹریچر کي یہ شاخ بالکل خالي ھے - نہایت آساني کے ساتھہ ھر ماہ ایسا مواد بہم پہنچایا جا سکتا ھے جو خاص طور پر تعلیم یافتہ عورتوں کے مذاق و اخلاق کي اصلاح کرے اور انکے لیے بلند درجہ کي مگر آسان اور سہل زبان میں توسیع معلومات کا ذریعہ ھو -

اصلاح رسوم ' تعلیم مذھبي ' تصحیح اعتقاد ' تربیت اخلاق ' مبادیات علوم ' نتیجہ خیز قصص و حکایۃ ' اور اس طرح کي صدھا چیزیں ھیں جو بغیر کسي کاوش و جہد تصنیفي کے لکھي جا سکتي ھیں - بڑي ضرورت یہ ھے کہ تعلیم یافتہ عورتوں کي سطح ترقي آھستہ آھستہ بہ نہج صحیح و بہ تحفظ اداب و اخلاق ' بلند کي جاے - محض چند مضامین کي اشاعت اسکے لیے کافي نہیں - خود ایڈیٹوریل حصے میں رسالے کے نصف سے زیادہ صفحات صرف ھونا چاھئیں -

نقل کل

سید ابو العسن موجد - ھملٹن روڈ - دھلي - ۱۰ - آنہ

سید صاحب نے اس رسالے میں اردو مختصر نویسي (شارٹ ھینڈ رائٹینگ) کے قواعد مرتب کرکے لکھے ھیں -

اردو میں مختصر نویسي کي ایجاد و ترتیب کي اس سے پہلے متعدد اشخاص کوشش کرچکے ھیں لیکن پچھلے دنوں لکھنو میں یہ ایجاد نہ صرف تکمیل ھي تک پہنچي ' بلکہ گورنمنٹ کي اعانت سے عملي طور پر اسکا درس بھي شروع ھوگیا اور اس وقت متعدد اشخاص سي - آئي - ڈي میں ملازم ھیں - البتہ سخت ضرورت ھے کہ اسکا رواج عام طور پر ھو -

بالکل نیا کالر استعمال کرنا ' کوٹ کے کالر کے نیچے کا ایک ٹکٹ ' جو کسی اونچے درجہ کی دکان کا حوالہ دیتا ہو ' اور مذہبی اعمال کی تحقیر اور تعلیمات مقدسہ کے استخفاف میں بشدت سرگرمی - اس سے بھی بلند تر معیار یہ کہ چند حکماء حال کے نام اور چند علوم و مذاہب علوم کی اصطلاحات کا اس طرح ذہن میں محفوظ رکھنا کہ جب کبھی مل اور اسپنسر کے بروز ہونے کے ادعا کی ضرورت پیش آجاے تو بلا انتظار و تامل دہرا دی جاسکیں !

ذلك مبلغهم من العلم -

یہی علم اور ماہر علم ہونے کے شرائط و ارکان ضروریہ ہیں ' جنکے حصول کے بعد ہر شخص کو حق حاصل ہو جاتا ہے کہ مذہب و علم کے معرکے میں آخر الذکر کا لواء قیادت اپنے کاندھوں پر رکھ لے اور ساتھہ ہی مذہب کے شکست و فرار کا بلا تامل اعلان عام بھی کردے ! کذالك يجعل الله الرجس على الذين لا يومنون !

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ آجکل بعض تعلیم یافتہ اہل قلم تصنیف و تالیف کے میدان میں آتے بھی ہیں تو اُن چیزوں پر قلم اُٹھاتے ہیں جنھیں اگر وہ رحم کرکے اوروں کیلیے چھوڑ ہی دیں تو بہتر ہے - میرے سامنے ایسی تمسخر انگیز مثالیں بہت سی ہیں - ایک صاحب بی - اے ہیں اور کہتے ہیں کہ آجکل تفسیر القرآن لکھنے میں مصروف ہوں ! ایک دوسرے صاحب ہیں - وہ سیرۃ نبوی لکھہ رہے ہیں ! ایک اور بزرگ ہیں - وہ اسلام کے مناقب و فضائل کی فکر میں شب و روز سر بزانوے تفکر و تفحص رہتے ہیں ! ایک اور تعلیم یافتہ حضرت ہیں - انہوں نے جدید علم کلام کی تدوین کی فکر میں راتوں کا سونا اور دن کا آرام ترک کر دیا ہے !

حالانکہ اگر یہ نادان اپنے وقت کو ان چیزوں میں صرف کرنے کی جگہ جنھیں وہ نہیں جانتے ' اپنے دائرۂ علم و کار کی چیزوں میں صرف کریں تو ایک طرف زبان و ملت بھی علم سے بہرہ یاب ہو ' اور دوسری طرف اُن نقصانات سے بھی ملک محفوظ رہے ' جو اس مداخلت بے جا سے بد بختانہ آے پہنچ رہے ہیں -

علوم جدیدہ کا تمام سرمایہ یکسر محتاج نقل و تراجم ہے - کیا ہمارے تعلیم یافتہ احباب انکے مطالعۂ و تصنیف سے فارغ ہوگئے کہ اب اُنھیں موضوع کی تلاش میں حیرانی ہے اور مجبوراً با وجود جہل مطلق کے ' علوم اسلامیہ کی طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے ؟

جب حالت ایسی ہو تو پھر اسکے سوا کیا چارہ ہے کہ جو لوگ اِن کاموں کے اصلی اہل اور حقیقی ذمہ دار نہیں ہیں ' وہی بقدر بنی سعی و جہد کے اسکے لیے کوشش کریں - ممکن ہے کہ ان وُں کی غفلتوں ایلیے انکی یہ سعی موجب انتباہ و احساس غیرت ہو ' اور ملک و زبان کی اس درد انگیز حالت میں کوئی مفید تغیر پیدا ہو جاے -

میں آجکل مذہب نشو و ارتقا کا مطالعہ کر رہا ہوں - میرے ذرائع محدود اور بہترین وسائل مفقود ہیں - تاہم بعض تصنیفات سے مجھے بہت نفع ہوا - میں عنقریب الہلال کے باب " مذاکرۂ علمیہ " کو کچھہ عرصہ کیلیے اس موضوع کے ساتھہ مخصوص کرونگا - و ما توفيقي الا بالله - اصل یہ ہے کہ کن کن کاموں کو انسان کرے اور کہاں جاے ؟ مرحوم طالب نے میری زبانی کہا ہے :

اکنوں ہجوم کار بود مانع وصال
گل پر شد آنچناں کہ در بوستاں گرفت !

(مذهب ڈارون)

مذہب ڈارون (Darvinism) سے مقصود خلقت عالم کا وہ نظریہ ہے ' جو ڈاکٹر چارلس ڈارون (متوفی سنہ ۱۸۸۲) کی طرف منسوب ہے اور جس کو مذہب تحول (Metamor Phosis) اور مذہب نشو و ارتقا (Progress and Developmint) بھی کہتے ہیں -

اس نظریہ کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی ہر شے اور علی الخصوص تمام احیاء ارضیہ ایک ہی اصل یا معدودے چند اصلوں سے پیدا ہوئیں اور پھر مختلف قوانین طبیعیہ کے ماتحت اُن میں تغیرات و تحولات ہوتے رہے - یہاں تک کہ جسم حیوانی بتدریج ترقی کرتے کرتے انسان تک پہنچ گیا -

جسم حیوانی گویا نشو و ترقی کی ایک زنجیر ہے ' جسکی آخری کڑی انسان کا وجود ہے :

هفصد و هفتاد قالب دیده ام

پس موجودات ارضیہ میں جسقدر انواع و اقسام نظر آرہے ہیں یہ سب در اصل ایک ہی اصل سے مبدل و متغیر ہوے -

مسئلۂ تخلیق میں دوسرا مذہب ' " مذہب انواع " ہے جو کہتا ہے کہ ہر حیوان کی نوع ابتدا ہی سے مستقل ہے اور ہر نوع اول مرتبہ جب مخلوق ہوئی ' تو وہ ویسی ہی تھی ' جیسی کہ آج پائی جاتی ہے -

احیاء ارضیہ کی ہم نے تخصیص اسلیے کی کہ سب سے پہلے ڈارون نے حیوانات کی انواع پر بحث کی تھی ' ورنہ در اصل اس مذہب کا موضوع عام ہے - اور جو لوگ اسکے قائل ہیں ' وہ قانون ارتقا کو تمام موجودات عالم پر جاری تسلیم کرتے ہیں -

اصلاً یہ نظریہ نیا نہیں ہے - حکماء یونان کے بعض غیر معروف مذاہب میں اسکے اشارے پائے جاتے ہیں - حکماے اسلام میں بھی متعدد مصنفین نے اسپر زور دیا ' علی الخصوص ابن مسکویہ اور مصنفین رسائل اخوان الصفا نے - خود یورپ میں بھی ڈارون سے بہت پہلے بعض فرانسیسی اساتذۂ علم اس نظریہ پر کتابیں لکھہ چکے تھے - لا مارک ' و یتین ' ہلیر وغیرہ نے نہایت صاف لفظوں میں نشو و ارتقا کو بیان کیا ہے -

لیکن ڈارون کی مزیت اور شرف اصلی یہ ہے کہ وہی پہلا شخص ہے ' جس نے اس نظریہ کو قواعد علمیہ پر منطبق کیا اور اس طرح ترتیب و تدوین کی کہ علم تشریح ' علم الحیوانات ' علم وظائف الاعضا ' علم آثار قدیمہ ' علم طبقات الارض وغیرہ کے ستونوں پر اسکی چھتیں محکم و استوار ہوگئیں - حالانکہ اس سے پہلے صرف ہوا پر معلق تھیں -

البتہ اس حقیقت سے خود ڈارون اور اسکے مخصوص حامیوں کو بھی انکار نہ تھا کہ اس مذہب کی تاسیس و تدوین کے شرف میں ڈارون کے ساتھہ بعض دیگر اساتذۂ علم بھی حظ مساوی رکھتے ہیں - اور انکی تحقیقات بھی اس بارے میں اس درجہ قیمتی ہیں کہ اگر انکو الگ کر دیا جاے تو اس مذہب کی تکمیل کا موجودہ شیرازہ بالکل درہم برہم ہو جاے - ازانجملہ ایک ڈاکٹر رسل ریلیس بھی ہے ' جس کے انتقال نے آج یورپ کے تمام علمی حلقوں کو سوگوار بنا دیا ہے -

(نوامیس اربعه)

مذہب نشو و ارتقا کا اصل اساس یہ چار قوانین طبیعیہ ہیں :

(۱) تنازع البقاء - یعنی اسٹرگل فار اکزیزٹنس
Struggle for Existence

(۲) انتخاب طبیعی - یعنی نیچرل سلیکشن
Natural Selection

مشاهير عجميه

تراجم اخوان

مـذهب نشوؤ ارتـقا کا ایک صفحه

ڈاکٹر رسل ویلس

موجودہ عہـد کا ایـک طبیعي کبیر ' جو روحاني بهي تها

پچهلے دنوں ڈاکـٹر رسل ویلیس کے انتـقـال کي خـبر ریوٹر ایجنسي کے ذریعه تمام عـالـم میں پهیلي اور یورپ کے تمام علمي حلقوں میں ماتم کیا گیا که طبعیات کي موجودہ مجلس علم ' اپنے ایک بہت بڑے رکن رکین سے خالي هوگئي -

پچهلي ڈاک میں جس قدر رسائل انگلستان اور امریکه سے آئے هیں ' اس ماتم علم سے کوئي خالي نهیں - هفته وار رسائل نے اسکے سوانح و حالات جمع کیے هیں ' علمي مجلات نے اسکے علمي کارناموں پر نقد و تبصرہ کیا هے - مصور رسائل نے مختلف عهد و حالت کي چهوٹي بڑي تصاویر شائع کي هیں - کوئي رساله اور کوئي اخبار نهیں جو اس تذکرے سے خالي هو - فطوبی لرجـل ' یعیش و یموت في قوم ' یعرف اقدار الرجال !!

ڈاکٹر رسل ویلیس موجودہ عهد کے صنادید علم میں سے تها - اسکي زندگي کے حالات عهد رواں کي متعدد شاندار علمي فتح مندیوں کي سرگـذشت هے - ضرور هے که اردو پریس کا حلقه بهي اس سے بے خبر نه رهے ' اور گو بالاختصار ' لیکن اسکے حالات زندگي شائع کیے جائیں -

لیکن قبل اسکے که ڈاکٹر ویلس کے حالات لکهے جائیں ' ایک مختصر تمہید سے بعض پیش آنے والي اصطلاحات کو صاف کردینا چاهیے تاکه فہم مطالب میں عام قاریین کو دقت نهو -

ڈاکٹر رسل ویلس کي اصلي حیثیت یه هے که وہ مذهب نشو و ارتقا کے کشف و ترتیب میں مشهور ڈارون کا ایک شریک و هم پایه هے -

وہ علم الحیات (بیرا لوجي Biology) کا بهي ایک محقق ماهر تها - اسکي شهرت میں همیشه یه حیثیت بهي نمایاں رهي - تاهم جس چیز نے اسے موجودہ عهد علمي کے ایک رکن اعلی کي صورت میں عالـم سے رو شناس کیا هے ' وہ مذهب ارتقا کي تائید و نصرت ' اور اسکے بعض اهم حصوں کي تدوین میں مساویانه شرکت هي هے -

اسلیے ضروري هے که مذهب ارتقا کا خلاصه پہلے بیان کردیا جاے -

(مذهب ارتقاء اور ادبیات اردو)

افسوس هے که اب تـک اردو زبان میں اس مذهب کے متعلق کچهه بهي نهیں لکها گیا - زیادہ افسوس اسپر که تعلیم یافته اصحاب کو اسکا حس بهي نهیں - تمام قوم میں شاید گنتي کے چند اشخاص نـکلیں گے ' جنهوں نے ان چیزوں کا غور و فـهم کے ساتهه مطالعه بهي کیا هوگا - جو لوگ اپنے الحاد اور مادہ پرستي کو مغرورانـه و فخارانـه علوم مغربیه کي طرف نسبت دیـتے هیں ' اور مذهب کے تذکرہ میں حکماء حال کا نام اس دعوے اور تعلق خاطر کے ساتهه لیـتے هیں گویا انـکے شجرۂ ملعونۂ الحاد کي طرح انکا شجرۂ نسب بهي آگے جاکر آنهیں سے جا ملا هے ' در حقیقت یه انهي کا فرض تها که مذهبي تعلیمات کي تحقیر سے پہلے کم ازکم اس چیز سے تو همیں روشناس کردیـتے ' جس کي بنا پر وہ ایسا کررهے هیں ' اور جسکے غرور نے انکي نگاهوں کو خیرہ ' انـکے قلب کو غیر مطمئن ' اور انکي زبانوں کو بے لگام کردیا هے ؟

وہ مجبور تهے که همیں سب سے پہلے مذهب نشوؤ ارتقا سے واقف کرتے جو آج تخلیق عالم کا سب سے بڑا نظریه هے ' اور جو اب اسدرجه وسیع و رقیع هوگیا هے که بہت جلد اپني تمام مخالف نظریات پر فتح پانے والا هے -

ان لوگوں کا مایـۂ ناز انهي علوم کا ادعا هے - وہ همیں یقین دلانا چاهتے هیں که علوم کے مطالعـۂ و استغراق نے انهیں مذهب سے بے پروا هونے کیلیے مجبور کردیا هے - اگر یه سچ هے تو کیوں اس استغراق و انهماک کے نتائج سے ملـک و ملت محروم هے ؟

اصل یه هے که جهل اور ادعاء کي یک جائي کي کامل ترین مثـال شاید هي کوئي ایسي هو سکتي هے ' جیسي که یه بر خود غلـط گروہ اپنے اندر رکهتا هے - وہ دنیا کي هر شے سے واقف هے حالانکه اسکا اسے دعوی نهیں ' پر وہ صرف اسي چیز کو نهیں جانتا جسکے جانـنے کا اسے دعوی هے ' اور جسکے ادعاء کے پیدا کردہ کبر و غرور سے اسکا دماغ دائم المرض هوگیا هے ! في قلـوبهم مرض فزاد هم الله مرضا ' و لهم عذاب عظیم بما کانوا یکذبون (۹ : ۲)

اس گروہ نے علم و علم پرستي کي ایک نئي تعریف وضع کرلي هے اور اپنے اوپر اسے پوري کوشش و جهد سے طاري کرکے بالکل فارغ البال هوجاتا هے -

انگـریـزي زبان کـو رواني کے ساتهـه بـول لینـا ' انگـریـزي طرز معاشرت کي تقلید اور اسکے رسوم کي مداحي سے کبهي نه تهکنا ' روزانـه پایـنیر یا اسٹیٹسمین کو خریـدنا گو نه پڑهنـا ' هـر روز

پهر تهوري دير كيليے فرض كرو كه اُس شير كو كوئي ايسي جگه معيشت كيليے ملي هوتي ' جهاں زمين هر طرح كي غذاؤں سے خالي هوتي اور آسے نا چار اپني غـذا كيليے پاني ميں اُترنا پڑتا يا كسي نهر ميں سے گذرنا پڑتا ' تو اس صورت ميں ايک عرصے كے بعد يقيـناً شير كي ايک ايسي نسل طيار هو جاتي ' جسكے پاس تيز دانتوں اور خونخوار پنجوں كي جگه پيرنے كے كيليے مناسب اعضا هوتے -

گرم و سرد اور خشک و تر ممالک كے اختلافات مزر بوم نے ايسے هزارها انقلابات حيوانيه پيش كيے هيں جو قانون مطابقة كي تائيد كرتے هيں - برفستاني ملـكوں كے جانور منطقهٔ حارہ كے قرب ميں آكر اپنے اُن تمام بڑے بڑے بالوں سے محروم هوگئے جو فطرة نے اُس سرد ملک كي برف سے محفوظ رهنے كيليے انهيں عطا كيے تھے -

(الوراثـة)

يه قانون طبيعي عام اور اسكا مقصود اسكے نام سے واضح هے -

هر شخص جانتا هے كه وه تمام صفات عرضيه جو والدين ميں اختلاف احوال وسط (گرد و پيش) اور اثر معيشت و مرز و بوم سے پيدا هوتے هيں ' وه انكي اولاد ميں منتقل هوتے هيں ' اور اسكا مشاهده هر روز هر شخص كرتا هے -

ليكن مذهب نشو و ارتقا نے اسپر دوسري نظر ڈالي هے - يه اثرات جو آبا ؤ امهات سے اولاد ميں منتقل هوتے هيں ' ان ميں ايک دور و تسلسل قائم هوگيا هے - يكے بعد ديگرے هر والدين اپنے والدين كے اثر كو قبول كرتے ' ساتهه هي نئے نئے اثرات خاص حاصل كرتے ' اور پهر اس مركب و مجموعي اثر كو اپني اولاد كيليے چهوڑ جاتے هيں - يه سلسله برابر بڑهتا جاتا هے اور اپنے نتائج تدريجي جمع كرتا جاتا هے - يهاں تک كه ايک زمانهٔ ممتد كے بعد وہ تمام اختلافات عرضيه ' اختلافات جوهريه بن جاتے هيں ' اور ايک نئي نوع و قسم پيدا هو جاتي هے :

مثلاً كسي خاص نوع كو اپنے سامنے ركهو - اسكے ايک گروه نے چند خاص اثرات حاصل كيے اور وه انكے بعد انكي اولاد ميں بهي بر بناے قانون وراثت منتقل هوے - يه نسل اُن اثرات كے ساتهه اپني خاص خاص حالتوں ميں رهي اور اس طرح اُور چند نئے اثرات بهي اُس نے قبول كرليے - اب انكي اولاد جو پيدا هوئي ' اُسے نه صرف اپنے اجداد هي كا اثـر ورثے ميں ملا ' بلكه وه مجموعي اور مركب اثر ملا ' جسميں ايک عنصر اثرات قديم اجداد كا ' اور ايک عنصر اثرات حديثهٔ والدين كا تها -

يه نسل بهي پهيل گئي اور اپنے مخصوص حالات معيشت سے خاص خاص اثـرات قبول كرتي رهي - اب اسكا ورثـه اسكے والدين و اجداد كے اثرات وراثة كے ساتهه ' اسكے مختص اثرات سے ملكر مركب هوا ' اور اس سے جو نئي نسل پيدا هوئي ' اسكے ورثے ميں يه جديد مركب اور مجموعهٔ اثـرات آيا -

اسي طرح نسلاً بعد نسل قانون وراثت كا دور قائم رهتا هے اور اثرات معيشت و زندگي طرح طرح كے امتزاج و آميزش سے مركب هوتے اور قسم قسم كي صورتوں اور حالتـوں ميں منتقل هوتے رهتے هيں -

اب ديكهو كه هزاروں اور لاكهوں برسوں كے اندر يه اثر وراثت كے نئے اثرات كے اضافه و تركيب كے بعد كس درجه مختلف و متغير هوجاتا هوگا ؟ اور وه پهلا اثر وراثت جو كسي نوع كي اولين نسل نے اپنے آبا ؤ امهات سے پايا تها ' اُس حالت سے كس درجه مختلف و متضاد هوگا ' جو قرون مديده اور سنين متواليه كے جلب و تاثر كے بعد آج اُسكي نسل ميں پائے جاتے هيں ؟

مـذهب نشو و ارتقا كے حماة كہتے هيں كه يهي حـالت همارے نظريه كي تصديق كرتي هے - تم آج حيوانات كي جن اشكال كو مختلف نوعوں ميں ديكهتے اور تعبـير كرتے هو ' انـكا اختـلاف نوعي در اصل اُنهي اثرات طبيعيه كا نتيجه هے جو بر بناے انفعال و استجلاب طبيعة حيواني ' اُس پر موثر هوے ' اور پهر نسلاً بعد نسل نئے نئے اثرات سے مركب هو هو كر قانون وراثت كي بنا پر منتقل هوتے رهے - يهاں تـک كه ايک زمانهٔ ممتد كے تغيرات سے اختلاف عرضي نے اختلاف جوهري كي سي صورت اختيار كرلي ' اور يه اختلافات بڑهتے بڑهتے اسقدر بڑهے كه ايک هي نوع سے مختلف انواع و اقسام پيدا هوگئے -

يه ضرور هے كه قانون وراثت كي بنا پر جو اختلافات پيدا هوتے هيں ' وه ابتـدا ميں محض بسيط هوتے هيں ' ليكن يـه ياد ركهنـا چاهيے كه مذهب ارتقاء ميں هر تغير كيليے ايک عظيم الشان امتداد وقت شرط هے - اور هـزاروں لاكهوں برسوں كے بعد اُن اختـلافات بسيطه كو اختلاف نوعي كا موجب بيان كيا جاتا هے -

اس تمهيدي توضيح و تشريح كے بعد اب هم ڈاكٹر ويلس كے حالات كي طرف متوجه هوتے هيں -

(نـام ' نسب ' ولادت ' تعليم)

ڈاكـٹر ويلس كا پورا نام الفريـڈ رسل ويلس هے - نسب كے متعلق اسقدر يقيني هے كه انكا باپ اسكاچ خاندان سے تها -

الفريڈ رسل اسكا ساتواں بيٹا هے - سـنه ۱۸۲۳ ع ميں اسكے واقـع مان مارتهه شاستر ميں پيدا هوا - ايام طفوليت يهيں گذارے ' اور يهيں اس ذوق تاريخ طبيعي كا آغاز هوا جس نے آگے چلكے الفـريڈ رسل كو ايک بهت بڑا طبيعي بنا ديا -

۴ - برس كي عمر ميں وه اپنے گهر والوں كے ساتهه هـر ٹفورڈ چلا گيا اور ايک مدرسه ميں داخل هوگيا -

هر ٹفورڈ ميں اسكي تعليم كے متعلق اهـم ترين واقعه يه هوا كه اسـكا باپ شهر كے كتـبخانه كا ناظـم هوگيا - کم سن ويلس اپنے فرصت كے گهنٹے اس كتبخانه كے ايک گوشه ميں بيٹهكے يوں بسر كرتا كه اٹهارويں صدي كے اعلى ذخيرهٔ ادب كے ساتهه طبع آزمائي كرتا - ۱۶ - برس كي عمر ميں اس نے اسكول چهوڑ ديا اور اپنے بهائي جان كے ساتهه رهنے كے ليے لنـدن بهـيجا گيا - جان هيمپسٹيڈ روڈ ميں ايک بلڈر (جهاز ساز ' عمارت ساز ' معمار وغيره) كے يهاں كام سيكهتا تها -

اگرچه اسكے صرف چند ماه وهاں بسر هوے تا هم اُسكے خصائل پر اسكا بهت بڑا اثر پڑا - اسكا بهائي جان شام كو زياده تر ايوان علم (هال آف سائنس) ميں رهتا تها - يه هال ٹـاٹين همكورٹ روڈ ميں تها اور ايک اولين علمي كلب كي حيثيت ركهتا تها - اسكے بعد ميكنكس انسـٹيٹيوٹ قايم هوا جو گويا ترقي يافتـه دستكاروں كا ايک عمده مجمع تها - يهاں كي معمولي نشستگاهوں كي فضائيں بهي رابرٹ ڈيل اوين كے اثر سے لبريز تهيں جو راه اشتراكيت و اتحاد عمال (سوشيا ليزم) كے مشهور هموار كرنے والوں ميں سے تها - يهي زمانه تها جب ويلس نے اختصاص قوميت و ارض (لينڈ نيشليزيشن) اور اسي قسم كي ديگر تحريكوں ميں دلچسپي لينا شروع كي -

(آغاز شهـرت)

ڈاكٹر ويلس كي اصلي شهرت سب سے زياده ايک عالم الحيات اور مويد اصول ارتقاكي حيثيت سے هے - اسكي زندگي كا مركزي واقعه اور اسكي شهرت كي سب سے زياده ديرپا بنياد يه هے كه اُس نے مسئلهٔ ارتقا كے اس عهد كے متعلق اپني اكتشافات سے راه

اسي کا نتيجه قانون " بقاء اصلح " هے - يعني " سروائي ول اف دي فيٹسٹ " (Survival of the fittest)

(٣) قانون وراثت - يعني لا آف ان هيري ٹنس
Law of In heritance

(٤) قانون مطابقة - يعني ٹيل يوا لوجي Teleology

(تشريح نواميس اربعهٔ اساسيه)

ليکن ڈاکٹر رسل ويلس کے مختصر حالات لکھتے هوے ضرورت هے که کم ازکم قارئين کرام اُن نواميس اساسيه پر ايک سرسري نظر ڈال ليں جو اس مذهب کا اصل اصول هيں کيونکه آگے چلکر وہ پڑهيں گے که ڈاکٹر رسل کا بڑا کارنامه انهيں قوانين ميں سے ايک قانون کا کشف و مطالعه هے -

(تنازع البقـاء)

" تنازع البقا " سے مقصود يه هے که تمام حيوانات ارضيه زندہ رهنے اور زندگي کو قوي و صحيح کرنے کيليے باهم ايک دوسرے سے متنازع هيں - ان ميں سے هر وجود کوشش کرتا هے که اپنے تئيں باقي رکهے اور اپني تعداد اور قوت کو زيادہ کرے - اگر اسميں کوي دوسرا وجود مزاحم هو تو اُسے پامال کردے -

" حيوانات " کي خصوصيت اس بقا پر کي گئي که سردست اس مسئله کو اصليت انواع حيوانيه کي حيثيت سے پيش کرنا هے ورنه در اصل يه ناموس فطرة عام هے اور " حيوانات ارضيه " کي جگه بہتر هے که " موجودات ارضيه " کا لفظ بولا جاے - سمندر کي موجيں جب کناروں سے ٹکراتي هيں اور واپس هوتے هوے اسکي هستي خاکي کا ايک بڑا حصه اپنے ساتهه ليجاتي هيں ' توکيا يه بهي اسي تنازع بقاء کي ايک مثال نہيں هوتي ؟

فطرة الهيه نے هستي اور وجود کے بقاء کي طلب هر شے ميں وديعت کي هے اور وہ جب سے جهدگاہ عالم ميں موجود هے ' صرف يهي کرتي آئي هے که اپنے تئيں باقي رکهنے کيليے هاتهه پانوں مارے اور خود کو هلاک و ضائع هونے سے بچاے - چونکه يه جد و جهد هر وجود ميں هے ' اسليے دنيا مجاهدات حيات اور طلب بقا کا ايک ميدان جنـگ بن گئي هے ' جسميں ان گنت اور لا تحصی حريف باهم ايک دوسرے سے لڑ رهے هيں ' اور هر حريف دوسروں کو پامال کرنا اور صرف اپنے هي وجود کو باقي رکهنا چاهتا هے - يه تنازع ' وجود و حيات کي ابتدائي او رکم ترقي يافته صورتوں سے ليکر خلقت حيواني کي انتهائي صورتوں تـک ميں موجود هے ' اور انسان ميں خاندانوں ' جماعتوں ' آباديوں ' قوموں ' اور ملـکوں کي باهمي کشاکش بهي اسي ميں داخل هے -

پهر عالم اجسام سے باهر بهي يهي قانون کارفرما هے - اور جسطرح جسم اسکا ميدان کارزار هے ' اُسي طرح دماغ بهي معرکه گاہ هے - اعتقادات و خيالات ' علوم و فنون ' اخلاق و عادات ' رسوم و اوضاع ' يه تمام چيزيں بهي اسي تنازع بقاء کے زيراثر اپني اپني هستي کے قيام کيليے ايک دوسرے سے لڑرهي هيں اور چاهتي هيں که انکے سوا اور کوئي شے زندہ و باقي نه رهے -

(الانتخـاب الطبيعي يا بقـــاء الاصلــح)

دوســرا قانون " انتخاب طبيعي " هے - اور اسي کا عمل " بقاء اصلح " هے -

زندگي اور بقا کا يه تنازع ' اور جد و جهد حيات کا يه تصادم و تسابق ' جو تمام سطح ارضي ميں جاري هے ' بالاخر اس نتيجه تک پہنچتا هے که قوة قاهرهٔ فطرة اُن ميں سے ارفـق و اصلح کو منتخب کرليتي اور اضعف و ادنی کو چهانٹ ديتي هے - يعني اس باهمي جنـگ کا نتيجه يه نـکلتا هے که ايک عرصے کے باهمي مقابلے اور جد و جهد کے بعد وهي زندہ اور باقي رهتا هے ' جو اوروں سے زيادہ قوي ' زيادہ صحيح ' زيادہ صالح و سالم ' اور اسليے زندگي و بقا کا زيادہ مستحق هے - جنکے اندر ضعف و نقص هوتا هے اور صحت و صلاح سے محروم هوتے هيں ' وہ رفته رفته اس جنگ و تنازع کي مقاومت سے عاجز آکر ضائع و هلاک اور نابود و مفقود هو جاتے هيں -

يه قانون بهي عالمگير هے اور هر شے پر حاوي - جمادات و نباتات اور حيوانات ادنی و اعلی ' کوئي بهي اس سے خالي نہيں - جسمانيات و ذهنيات کے کسي عالم ميں نکل جائيے - هر جگه آپکو اُن رفتگان پيشين کے قبور و اموات نظر آئيں گي ' جو اپني جهد حيات ميں ناکام رهے ' اور ضعف نے قوت سے اور نقص نے صحت و صلاحيت سے بالاخر شکست کهائي -

" زندگي قوت اور موت ضعف هے "

(المطـابقـة)

وجود حيواني بيروني اثرات سے موثر هے - وہ غذا جو وہ کهاتا هے ' وہ وسائل و ذرايع جنکے ذريعه اُسے غذا ميسر آتي هے ' وہ آب و هوا جسميں وہ نشو و نما پاتا هے ' وہ تمام طرق معيشت و حيات جو اُسے حاصل هوتے هيں ؛ ان سب کے تاثر کيليے وہ يکسر انفعال هے ' اور ان ميں سے هر شے اسکے جسم و اعضا پر اثر ڈالتي هے -

قانون مطابقة سے مقصود يه هے که يه اثرات جب بدلتے هيں اور ايک مدت مديد ان ميں گذر جاتي هے تو انکي وجه سے بهي وہ اختلافات جسم و صورت و فعل پيدا هوجاتے هيں ' جنکي بنا پر هم ايک نوع حيواني کو دوسري نوع انساني سے الگ کرتے هيں

مثلاً شير کے متعلق تم کو معلوم هے که وہ ايک گوشت خور جانور هے - اسکا معدہ نهايت قوي و حار هے تاکه هر طرح کے گوشت کو هضم کرسکے - اسکے دانت بڑے اور تيز هيں تاکه پوري قوت سے سخت سے سخت حيوان کا گوشت چبا سکيں - انکے پنجے بڑے بڑے هيں تاکه اپنے شکار کو ايک هي وار ميں پهاڑ سکيں -

ليکن اگر يهي شير کسي ايسے ملک ميں نشو و نما پاتا جهاں گوشت ميسر نه آتا که دانتوں سے چبايا جاے - جهاں وہ نرم و خون آلود غـذائيں نه ملتيں ' جنهيں قوي تر آلات هضم کے ذريعه هضم کيا جاے ' اور جهاں ايسے حيواني شـکار نه ملتے ' جنکو خونخوار پنجوں سے پکڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کيا جاے - ايک جنگل هوتا جسميں صرف اغذيهٔ نباتاتي هوتيں ' سبز پتوں اور گهانس کي ماکولات کے سوا اور کوئي شے ميسر نـه آتي ' اور شير کو ايک ايسے زمانـهٔ ممتد تـک جو اس انقلاب طبيعي کيليے ضروري هے ' وهاں رهنا پڑتا تو اسکي کيا حالت هوتي ؟ چند قرون انـقلابيه کے بعد اُسکا معدہ اور اسکے آلات هضم بالـکل بـدل جاتے ' اُسکي نسل سے بڑے بڑے تيز دانت لے ليے جاتے ' اور خونخوار پنجوں کي جگهه نرم و دراز تلوے اور ملائم هتيلياں پيدا هو جاتيں !

کيوں ؟ اسليے که يه تمام آلات جسم صرف اسليے تهے که جس طرح کي غذا اُسے ميسر آتي تهي ' اسکے حصول کيليے اُن کي ضرورت تهي ' ليکن گهانس او پتوں کے توڑنے ' چبانے ' اور هضم کرنے کيليے اب انکي ضرورت باقي نه رهي -

اُس صورت ميں شير کي موجودہ شکل و هيئت سے بالکل ايک مختلف چيـز همارے سامنے هوتي ' اور قياس سطحي کهتا که يه کوئي نوع خاص هے -

سوال پر غور کر رہا تھا ' ٹھیک اسي زمانے میں ویلس بھي اپنے تنہا سیر و سیاحت کے اثنا میں اسي سوال پر سر بزانوے تفکر و تفحص، تھا - ڈارون نے اپنے مخصوص صبر و تحمل کے ساتھ ۲۰ - سال ایک نظریہ کي ترتیب میں صرف کیے جو اس سوال پر غور و فکر کا نتیجہ تھا - یہ نظریہ اسکے دل کے تاریک تجسس کدے میں بجلي کي سي روشني اور بجلي ھي کي سي سرعت کے ساتھہ نمودار ہوا تھا ' جبکہ وہ مشہور مالتھس کا مقالہ " آبادي " کے عنوان پر سنہ ۱۸۵۸ میں پڑھ رہا تھا - ایسا ھي حال ویلس کا بھي ہوا جبکہ وہ بخار کي شدت میں مبتلا تھا ' اور اسکي وجہ سے اپنے تمام اعمال علمیہ کے ترک کر دینے پر مجبور ھو گیا تھا - بیکاري اور علالت کي تکلیف دہ تاریکي میں یکایک علم کي مسرت اور خوشي کي ایک روشني نظر آئي ' اور کسي چیز نے خود بخود " مالتھس " کے مقالات کي یاد پیدا کر دي - وہ گو انھیں بارہا پڑھچکا تھا لیکن اس نے ایک تازہ ترین ذوق کے ساتھہ انکے صفحات پر نظر ڈالي اور اسي وقت اسکے قلب پر القاء علمي کا نزول شروع ھوگیا -

(یہاں یہ بتلا دینا ضروري ھے کہ مالتھس نے انساني آبادي و عمران پر بحث کي ھے اور خاص طور پر اپنے مضمون میں ان اسباب و علل پر نظر ڈالي ھے جو انسان کي ابتدائي اقوام کي آبادي کو افزائش و ترقي سے روک دیتے ھیں - مثلاً جنگ ' متعدي امراض ' حوادث طبیعیہ ' قحط سالي ' وغیرہ وغیرہ)

(بقاء اصلح)

ویلس خود لکھتا ھے ' اور اس سے زیادہ بہتر کیا ھو اگر اسے دیکھنے کیلیے خود اسکي زبان آنکھہ کا کام دے ؟

" جبکہ میں مالتھس کا مطالعہ کر رہا تھا ' تو مجھے خیال ہوا کہ یہي اسباب عام حیوانات میں بھي موثر و کار فرما ھیں - چونکہ حیوانات کي پیدایش انسان کي پیدایش سے زیادہ ھے اسلیے اِن مہلک اسباب کي وجہ سے انکي بربادي بھي زیادہ وسیع و عظیم ہوني چاھیے تاکہ ھر نوع کي صرف مناسب اور ضروري تعداد ھي قدرت محفوظ رکھے -

حیوانات میں سلسلۂ توالد و تناسل برابر جاري ھے - اکثر جانوروں [illegible] م دیکھتے ھیں کہ وہ ایک ھي وقت میں پانچ پانچ چھہ چھہ بچے [illegible] تے ھیں - انسے آگے بڑھتے ھیں تو ایک ھي وقت میں بیس بیس ا [illegible] کو سیکتي ھوئي مرغیاں نظر آتي ھیں - اور ترقي کیجیے تو ایک ھي وقت میں سیکڑوں تک کي تعداد روح حیواني کے ضعیف و کم اعضا مظاھر میں ملیگي -

یہ سلسلہ ایک ان گنت اور ما فوق التخمین زمانۂ ماضي سے جاري ھے پس اس کا نتیجہ تو یہ ھونا چاھیے تھا کہ اس وقت تک ان حیوانات کي کثرت سے تمام کرۂ ارضي چھپ گیا ھوتا اور انسان کو بسنے کیلیے جگہ نہ ملتي ؟

مگر ایسا نہیں ھے اور دیکھنے میں بھي سال بسال انکي افزایش نسل کا کوئي تدریجي ثبوت نظر نہیں آتا -

اسکا سبب یہي ھے کہ قدرت نے ھر طرح کے حیوانات کي ایک خاص تعداد ضروري سمجھي ھے اور اس سے زیادہ ھونے نہیں دیتي - اسباب موانع افزایش تعداد ھر موقعہ پر اپنا کام کرتے رہتے ھیں -

اسي طرح میں اپنے سلسلۂ غور و فکر میں منہمک ' قدم بڑھاے آگے بڑھتا گیا - یہاں تک کہ میں ایک دوسري منزل تک پہنچا - میرے دل میں یہ سوال پیدا ھوا کہ اچھا ' بعض کیوں مرجاتے ھیں اور بعض کیوں زندہ رہتے ھیں ؟

کیا صرف موانع افزایش و ترقي نسل ھي کي وجہ سے ؟

لیکن وہ تو ھر وقت موجود نہیں ' اور پھر یہ بھي ھے کہ ایک ھي وقت میں زندگي اور موت ' دونوں برابر کام کرتے رہتے ھیں ؟

کیا ایسا تو نہیں کہ زندگي و موت بھي کسي با قاعدہ اصول انتخاب کے ماتحت ھیں اور اچھے چن لیے جاتے ھیں اور ناقص کو ردي کرکے پھینکدیا جاتا ھے ؟

معاً یہ برق حقیقت میرے دماغ میں بجلي کي طرح کوندي کہ قدرت جو کچھہ کرتي ھے ' نسل اور اجسام کي ترقي و افزایش ھي کیلیے کرتي ھے ' وہ کوئي ایسا قانون وضع نہیں کر سکتي جن سے موانع افزایش نسل اسباب فراھم ھوں -

البتہ وہ نسل حیواني کو بڑھانے کیلیے اور اسکي طاقت اور قواء نشو کي صحت و سلامتي کیلیے ' ایک اصول انتخاب نافذ کر چکي ھے تا کہ ھر نسل میں ادنی مرجائیں اور صرف اعلي و اصلح ھي زندہ رھیں -

جو صحیح و صالح ھوگا ' وھي زندہ رھیگا - جو ضعف و نقص سے غیر صالح ھے ' اسکو ضائع ھي ھوجانا چاھیے تا کہ نسل اور حیات کي صحت و ترقي کو نقصان نہ پہنچاے -

اگر فطرۃ ایسا کر رھي ھے ' تو یہ ترقي و افزایش کو روکنا نہیں ھے ' بلکہ عین اسکي افزایش و ترقي کي حفاظت ھے

جراح سڑے گلے ھوے عضو کو جسم سے الگ کر دیتا ھے - یہ جسم کا ایک شدید نقصان ھے - لیکن ایسا نقصان ھے کہ اگر یہ نقصان نہو تو پورے جسم کے نقصان سے ھمیں دو چار ھونا پڑے -

اس نظریہ کے کشف و حصول نے میري آنکھیں کھولدیں میں جو اسسے پہلے اپنے تمام مشاھدات حیوانیہ میں صرف سوال تھا اب دیکھنے لگا تو ھر طرف میرے سامنے جواب و تشفي کي صدائیں موجود تھیں !

ایک مرتب سلسلہ میرے سامنے تھا جس کا مواد اگرچہ عام معلومات میں سے تھا ' لیکن نتائج بالکل نئے تھے !

دنیا میں تغیرات پیدا کرنے والي مختلف چیزیں ھیں - زمین اور اسکے اثرات ھیں ' سمندر اور اسکي موجیں ھیں - غذا اور اسکے انواع و اقسام ھیں ' موسم اور اسکے عجیب و غریب سرعت کے ساتھہ کام کرنے والے اثرات ھیں - جب یہ تمام تغیرات طاري ھوے جیسا کہ ھمیشہ ھوتے رہتے ھیں ' تو مختلف انواع حیات میں بھي وہ تبدیلیاں ھوئیں جو تغیر شدہ حالات کے قبول کرنے کیلیے ضروري ھیں - پھر چونکہ محیط (۱) کے تغیرات ھمیشہ سست رفتار ھوتے ھیں - انکي مثال گھڑي کي بڑي سوئي کي سي ھوتي ھے جسکے رفتار کو امتداد وقت کے بعد معلوم کرسکتے ھیں مگر دیکھہ نہیں سکتے ' اسلیے ضرور ھے کہ ھر نسل حیواني اُن تغیرات سے متاثر ھونے کیلیے بہت وقت لیتي ھوگي جو قانون " بقاء اصلح " کے نفاذ میں موثر ھیں -

تغیرات کي اس بطي السیر حالت سے قدرت پورا کام لے رہي ھے - اس طرح نظام حیواني کے ھر حصے میں ٹھیک اسي طرح ترمیم و تخفیف ھو جاتي ھوگي جس طرح کي اُسے مطلوب ھے - اور جن میں ترمیم نہوتي ھوگي ' وہ اثناء ترمیم ھي میں مرجاتے ھونگے - اور اگر یہ سچ ھے تو بجاے " ھونگے " کے " ھو جاتے ھیں " کہنا چاھیے -

اسمیں یہ حکمت بھي مضمر ھے کہ اس طریق حفظ و ضیاع سے انواع جدیدہ میں ھر ایک نوع کے محدود خصائل ' اور دیگر انواع سے امتیازات ' واضح اور نمایاں ھو جاتے ھیں -

اسکے بعد میں نے اپنے تمام مطالعۂ حیوانات و اجسام حیہ میں اسي قانون " بقاء اصلح " کي عینک آنکھوں پر چڑھا لي - اب میري مرئیات بالکل صاف اور غیر مشتبہ تھیں "

تحقیق کهولي ' جو اصول انتخاب طبیعي کي بنا پر انواع طبیعیه کے آغاز اور انکے ارتقا کا عهد هے -

انیسویں صدي کے نصف اول تک انگلستان میں طبعییات نهایت کس میرسي کے عالم میں تھے ' اور تاریخ طبیعي کے لیے مقبول علم تعلیم میں کوئي جگه نه تهي - اسلیے کم سن ویلس کیلیے ضرور هوا که ان تحقیقات کے لیے اپنے آپ کو تیار کرے جو اسکو شهرت اور دولت کا ایک معتدل حصه دلوا نے والي تهیں - اس نے اس میدان میں سب سے پہلا قدم سنه ۱۸۳۷ کے موسم گرما میں رکها ' جبکه اسکا بڑا بهائي ویلیم اُسے اپنے ساتهه لے گیا تها تاکه زمین کي پیمایش کے کام میں مدد لے -

ویلیم اسوقت بیڈ فورڈ شائر میں پیمایش کا کام کرتا تها - وهیں اس چوده برس کے لڑکے کو بهي لیگیا - آئنده سات برس تک یه دونوں بهائي پیمایش کي تقریب سے جنوب انگلستان اور ویلز کے بڑے بڑے حصوں میں پهرتے رهے - اس گشت و سیاحت کي وجه سے انکو زیاده تر میدانوں میں رهنا پڑا اور اسطرح انهوں نے زمین کي مختلف سطحوں کا خوب مطالعه کیا -

ایک دوست کے اتفاقیه ریمارک سے ویلس کو جنگلي پهولوں کے متعلق بعض امور کے سمجهنے کي ترغیب هوئي - اور وه ایک حد تک اس ایک شلنگ کي کتاب کے لے لینے سے پوري هو گئي جو انجمن اشاعت علوم مفیده نے شائع کي تهي - اس سے پته چلتا هے که اسکي طبیعت آغاز عمر هي سے اس قسم کے مطالعه کے لیے پوري طرح طیار تهي -

(امیزن پر سفر)

۲۱ - برس کي عمر میں ویلس نے پیمایش کا کام چهوڑ دیا کیونکه اسمیں زیاده کامیابي کي امید نه تهي اور لیسٹر کے ایک اسکول میں ملازم هو گیا - اُس نے پہلے پہل یہاں تحقیقات علم النفس میں دلچسپي لي اور یہیں اُسے اسپریچولیزم (روحانیات و استحضار ارواح) کي صحت کا یقین آ گیا جو اسکي زندگي کا بهت بڑا واقعه هے - یہاں تک که وه ایک پکا اسپریچولیسٹ (روحاني) هو گیا -

یہیں اسے مشہور طبیعي اور سحر نگار ' ڈاکٹر بیٹس هنري والٹیر سے شناسائي هوي جو بعد میں ایک ایسے سفر نامه کا مصنف هوا ' جو انگریزي زبان میں آجکل بهترین سفر نامه مانا جاتا هے -

بیٹس ایک بهت بڑا عالم علم الریاح (Entomologist) تها - ویلس ابهي تک صرف علم النباتات هي پر قانع تها مگر بیٹس کي مثال اور اسکے نشاط و شغف کار کو دیکهکے تتلي اور بهونروں (Beetles) کو جمع کرنا شروع کیا -

لیکن تهوڑے هي عرصے کے بعد دونوں دوستوں کو معلوم هو گیا که قدرت کے دریافت کرنے کے لیے انگلستان میں کافي میدان نهیں هیں - پس ان دونوں نے اس امید پر که مصارف سفر ان اشیاء کي قیمت سے نکل آئینگے جو وه جمع کرکے لائینگے ' گرم ممالک میں سفر کرنے اور اسي کے ساتهه گرم ممالک کي زندگي کے متعلق علمي معلومات حاصل کرنے کا فیصله کر لیا -

سنه ۱۸۲۸ ع میں وه اس غرض سے پیرا گئے که وادي امیزن کي تفتیش کریں - وادي امیزن وهي مقام هے ' جسکي طرف " وایج آف دي امیزن " کي اشاعت نے لوگوں کي توجه مبذول کر دي تهي -

یه دونوں چار برس تک باهر رهے - انکے تجارب و مشاهدات نے دو اول درجه کي اهم کتابیں تیار کیں :

ایک " دریاے امیزن " مولفه بیٹس مطبوعه سنه ۱۸۶۴ ع اور دوسري " سفرنامه امیزن و ریو نیگرو " مولفه ویلس مطبوعه سنه ۱۸۵۳ ع -

اگرچه موخر الذکر کتاب کي صرف پانچسو کاپیاں چهپوائي گئي تهیں مگر با ایں همه کل کاپیاں کہیں دس برس میں جاکر فروخت هوئیں !

تاهم انهوں نے اپنے مصنف کو طبیعیین کي مجلس میں روشناس کردیا ' اور ان مقامات کي تاریخ طبیعي میں ایک گراں بها اضافه تسلیم کي گئیں جن مقامات سے انمیں بحث کي گئي تهي -

اسکے بعد بیٹس اور ویلس علحده هوگئے اور دونوں نے اپنے لیے مختلف میدان عمل انتخاب کیے -

ویلس نے جو اندوخته اشیاء بهیجي تهیں وه بهت تهیں اور گو ایک چالان جسمیں بهت سا سامان تها ' راسته هي میں جهاز پر جلگیا مگر با ایں همه ان اشیاء کي قیمت سے اسکے مصارف کي ادائگي کے بعد ایک معتدل رقم پس انداز بهي هوگئي -

لندن میں مختصر قیام کے بعد جسکے اثناء میں اس نے علم الحیات کے متعلق اپني معلومات کو وسیع کیا اور ڈارون اور هکسلے کے حلقے کے اثرات قبول کیے ' وه مشرق کي طرف روانه هوا - اس مرتبه اس نے عزم کر لیا که وه ملایا کے مجمع الجزائر کي ضرور تفتیش کریگا جو ایک طبیعي کیلیے بهت سے غیر پامال میدان تفتیش اپنے اندر رکهتے هیں - یه دوسرا سفر تها جسکے اثنا میں اسے اپنے زندگي کے سب سے بڑے اکتشاف کا سراغ ملا -

(ملایا میں آغاز عمل)

سنه ۱۸۵۴ ع کے آغاز میں ویلس سنگا پور روانه هوا - اور پورے آٹهه برس اس نے ملایا کے مجمع الجزائر میں گشت لگایا - وه ان مختلف اور عجیب و غریب اشکال حیات کا مطالعه کرتا رها جو اسے وهاں ملیں ' اور ان مسائل پر غور و خوض کرنے میں مصروف رها جو ان اشکال حیات کي وجه سے پیدا هوئے تهے - اسکے مصارف ان اندوخته اشیاء کي قیمت سے نکلتے رهتے تهے جو وه وقتاً فوقتاً گهر بهیجتا رهتا تها - اس نے ایک وافر سرمایۂ معلومات کا جمع کر لیا اور اسکے بعد هي بیش بها اور اهم کتابوں کا ایک سلسله شروع هو گیا -

اس سلسلے کا آغاز سنه ۱۸۶۹ ع میں "سفر نامه مجمع جزائر ملایا" سے هوا تها اور پهر " طبیعت ممالک حاره " (مطبوعه سنه ۱۸۷۸ ع) " تقسیم حیوانات جغرافي " (مطبوعه سنه ۱۸۷۶ ع) کے بعد " حیات جزیره " (مطبوعه سنه ۱۸۸۰ ع) پر ختم هو گیا -

ادهر علم الحیات کے متعلق یه تمام کتابیں شائع هوئیں ادهر اسکا وه اکتشاف عظیم جسکا ذکر آگے آئیگا ' اسکي غیر حاضري میں انگلستان کے علمي حلقوں کے آگے رو نما هوا - ان تازه حالات نے یکایک اسکے آنے والے کارناموں اور چهپے هوے کمالات کے چهرے سے نقاب اُلٹ دي - یهاں تک که جب سنه ۱۸۶۲ میں وه لندن واپس آیا هے تو بزرگتر ڈارون کے علاوه اپنے نام کو علمي دنیا کے اس گوشے سے اس گوشے تک مشهور پایا !!

ملایا کے مجمع الجزائر اور امیزن ویلي کي عجیب و غریب اشکال حیات میں کوئي شخص یه غور کیے بغیر نهیں رهسکتا که یه گوناگوں و بوقلموں انواع حیات کیونکر وجود میں آئیں ' اور انهوں نے اپنے یه عجیب و غریب خواص کیونکر حاصل کیے ؟ سنه ۱۸۳۶ ع میں بیگل سے واپسي کے بعد جسوقت ڈارون ڈاون میں

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے۔ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے۔ اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے۔ مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا۔ درد شکم۔ بدہضمی اور متلی۔ اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۶ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے۔

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے۔

ا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا۔ یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کھانسی

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے۔ بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ۔

ڈاکٹر - ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھی ہو بلی ہوں - اور اعصا کی کمزوری کی وجہ سے بصارت ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے؛ اگر کھانا کھانے کے بعد پی استعمال کیجئے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر
او رہ پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

47

مرد، عورتیں، لڑکے، فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ، براے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھہ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بذل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری ترش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ ادرشہ کی خود باف موزےکی مشین ۱۵۵ - کو منگائیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھہ سوکی ایک مشین منگالیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون، جو ضروری ہوں، ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روزینوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا، آپ نے روانہ کیا، اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

ادرشہ نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ
سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ نذیرو بازار - ڈھاکہ

مسئلهٔ مصر

میرا پهلا مضمون دوباره مسئله مصر (مندرجه الهلال نمبر ۹ جلد - ۳) اگرچه قوم کی دلچسپي کا باعث نهوا اور ابتک کسي هم اهنگ نے اپني صدا بلند نه کي ' لیکن اس خیال سے که هندوستان سے اسکا کوئي خاص تعلق نهیں اور نیز وه افکار و حوادث جو گذشته دنوں میں پیش آے ' قوم کو ایسے مسئلوں کے طرف توجه دلانے کے لیے قدرتاً مانع تھے ' میں دل گرفته نهیں هوں اور سمجھتا هوں که مسلمانان هند ضرور مسئلهٔ مصر سے دلچسپی لیں‌گے -

مصر و شام اسلامي تاریخ میں همیشه ساتهه رهے ، اور انشا الله هم اپني آنکھوں سے پھر مصر و شام کو ساتهه دیکھینگے - مصر کیونکر جدا هوا ؟ ایک البانی سپاهي کي شوریده سري سے - مصر کي یه حالت کیوں هوئي ؟ اسکي اولاد کي نا قابلیت اور فضول خرچیوں سے - لیکن کیا ان دو غلطیوں کي تلافي ممکن نهیں ؟ مصر کا تعلق کیا اب دولت عثمانیه سے نهیں هے ؟ کیا انگریزوں نے واقعي اسے اپنے قبضے میں کر رکھا هے ' اور اپني قومي شرافت کے خلاف کیا وه ایک ذلیل ترین دغا بازي کے مرتکب هو نگے ؟ میرا خیال هے که ایسا نهیں هے - هم میں سے بعضوں کو یه ایک وهم هے که انگریز مصر کے مالک بنے بیٹھے هیں - لیکن اگر نظر تحقیق سے دیکھا جاے تو انگریزوں کي حیثیت ابتک بالکل ایک مشیر کي سي هے - کوئي معاهده ' کوئي فتح ' کوئي انصاف ' اور خود انکا کوئي قول مصر پر قابض هونے کے حقوق نهیں دلاتا - لیکن جو لا پروائي حکومت عثمانیه نے اس بارے میں دکھلائي هے اور وه آزرده کرنے والے خیالات جن سے مصر خود اپني ڈیره اینٹ کي مسجد جدا بنانا چاهتا هے ' البته انگریزوں کے لیے ایک انگریزي مصر کي تیاري کا همیں خوف دلاتے هیں - میں نے خود اکثر مصریوں اور ترکوں کے اقوال پڑھے هیں جنمیں خوشامد اور خوف کے ساتھه اس امر کا اعتراف کیا جاتا هے که هندوستان و مصر انگریزي حکومت میں نهایت خوش و خرم هیں -

هندوستان ضرور هوگا - لیکن مصر کے متعلق تو ایسي راے رکھنا برٹش گورنمنٹ کے کونسل جنرل مصر کو گورنر جنرل مصر بنا دینا هے -

مصر کے متعلق جو کچھه میں پہلے لکھه چکا هوں ' اسکا دهرانا یهاں ضروري نهیں سمجھتا - میں اس مضمون میں صرف وه پهلو دکھانا چاهتا هوں جس کي رو سے مصر کا ترکي حکومت سے ملنا بلا کسي دقت کے هوسکتا هے -

انگریزوں کے مصر کے متعلق کیا خیالات هیں ؟ لارڈ کرومر اور لارڈ پامرسٹون کے الفاظ میں بیان کرنا چاهتا هوں جو کهتے هیں :

" انگلستان کي یه خواهش نهیں که وه مصر پر قبضه رکھے لیکن انگریزي فوائد کے لیے یه بهت ضروري هے که یه ملک کسي دوسري یوروپین طاقت کے قبضے میں بھي نه آجاے - انگریزي پالیسي مصر میں همیشه اسی اصول کي پابند رهي - سنه ۱۸۵۷ میں نپولین ثالث شاهنشاه فرانس نے انگریزي حکومت کے آگے اپنا یه اراده ظاهر کیا که شمالي افریقه منقسم هوکر مراکو فرانس کے قبضے میں آیا هے - تیونس روڈینا کے ماتحت اور مصر انگریزوں کے ماتحت - تو اسپر لارڈ پامرسٹون نے اپنے خیالات کا اظهار لارڈ کلیرنڈن کے خط میں بدیں الفاظ کیا تھا : " هماري بالکل خواهش نهیں که مصر انگریزي مقبوضات میں داخل هو - گو اسمیں شک نهیں که دنیا کے اکثر حصے فرانس اور انگلستان کے ماتحت رهکر بهتر اقتصادي حالت حاصل کرسکتے هیں ' مگر انگلستان کي جو خواهش مصر کے بارے میں هے ' وه یه هے که مصر ترکي حکومت میں شامل رهے ' تاکه کسي دوسري یوروپین طاقت کو مصر پر قبضه پانے کا خیال نه هونے پاے - هماري صرف یهي خواهش هے که مصر میں هماري تجارت کو ترقي هو - وهاں همارے سفر میں آسانیاں پیدا هوں - لیکن هم اس بوجهه کو آٹھانا گوارا نهیں کرسکتے جو مصر کو اپنے حصے میں لانے اور اسپر حکومت کرنے میں پوشیده هے - غیر ممالک کي ترقي صرف اپنے تجارتي اثر هي سے کرنا چاهیے - همکو فتوحات کے جهاد صلیبي سے بچنا چاهیے تاکه هم مهذب ممالک میں بد نام نه هوں " (ماڈرن ایجپٹ مصنفهٔ لارڈ کرومر)

اگر لارڈ پامرسٹون کي حیثیت وزیر انگلستان کي سي هے اور انکي آواز کو هم انگریزي حکومت کي آواز کهه سکتے هیں ' تو مصر کے طرف سے همکو نا امید نهونا چاهیے - یهي قول مسٹر گلیڈاسٹون و دیگر وزراے انگلستان کا تھا - البته جو بات سب سے زیاده نا امید کرنیوالي هے ' وه ترکونکا خود اپنا رویه هے - هماري دعا هے که انکي موجوده کمزوري سے انگریز فائده نه آٹھاویں ' اور اپنے اقوال کي سچائي کو نظر انداز کرکے ترکونکو مجبور نکریں که کسي ایسے معاهده پر دستخط کردیں ' جسکي رو سے مصر کا حال بھي قبرس کا سا هو جاے - ترکونکو اپني قوت حاصل کرنیکا موقع دیں ' جسمیں خود انگلستان هي کا فائده هے اور پھر مصر انکے حواله کردیں - هماري قوم ذمه دار رهیگي که تمهارا هندوستان غیروں کے حملوں اور اندروني بغاوتوں سے محفوظ رهے - س - م - ا -

---

خطوط جهنم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ایک جرمن فاضل هے - جس نے قلم سے جهنم کے ایسے حیرت انگیز اور پر تاثیر نقشے کھینچے که یورپ کي تمام زبانوں نے اسے اپني آغوش میں جگه دي -

یورپ کے بعض اعلیٰ تعلیم یافته نے مجھے اس ترجمے کي داد دي اور هندوستان کے بعض مشهور انشا پردازوں نے اس پر صاد کیا - بهر صورت کتاب قابل ملاحظه هے -

کل خطوط تیس هیں جو سلسله وار شایع هو رهے هیں - پورے مجموعے کي قیمت معه محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپیه - ۱ - آنه هے - هر خط کي جدا گانه قیمت ۲ - آنه - محصول ڈاک کا اس کے علاوه هے -

شرف الدین احمد

محله بهاري کنوان - رام پور اسٹیٹ - یو - پي

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

45 تجـــارت گاہ کلکتہ

ے یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسے ہیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے کلکتے ہي کي آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کي جاتي ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کي وارنش مثلاً روغني بچھیلا ، ہوۃ ، براون ، زرد ، کنٹي ، کاف ، بکري اور بھیڑي کے ، کالے بے سر کا چمڑا ، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز بنانیکا کالے اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا ہارنش بھي تیار ہوتا ہے - یہي سبب ہے کہ ہم دوسروں کي نسبت ارزان نرخ پرمہیا کرسکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کي اپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ! اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیري نمبر ۲۲ - کنٹو فر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

منقـــی الات ٹنۂ س

ترلہ کھانسي اور دمہ کا خرش ذالقہ اِکسیر معجون قیمت في شیشي ۱۲ آنہ جسمیں سات روز کي دوا ہے - محصولڈاک ۳ آنہ منیجر دار الشفاء بھیونڈي ضلع تھانہ سے طلب کیجیے -

• : رے پـــاس

رسالہ زمانہ - مخزن - عصمت - تمدن - شمس بنگالہ - نظام المشایخ - صوفي - عصر جدید - کشمیري میگزین - الناظر - دکن ریویر - پنجاب ریویو وغیرہ وغیرہ ماہواري پرچوں کي مکمل و نا مکمل جلدیں معہ تصاویر قسم اعلیٰ کے موجود ہیں - اور میں نصف قیمت پر دینے کیلیے طیار ہوں - جن صاحبوں کو ضرورت ہو وہ مجھ سے خط وکتابت کریں - بڑا ہي نایاب ذخیرہ ہے - متفرق پرچہ جات بھي بہت ہیں - جلد فرمایشیں بھیجدیجیے تاکہ آیندہ افسوس کرنا نہ پڑے - کیونکہ اکثر گذشتہ پرچے دوگنی قیمت دینے سے بھي نہیں ملتے

المشتہـــر

ماسٹر محمد حمزہ خان مقام ملکہ پور ضلع بلڈانہ برار

P. O. Malkapur G. I. P. R.

53 خیـالات ازاد

جو اودھـہ پنچ کے مشہور اور مقبول نامـہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئي - ایس - او - (جنکا فرضي نام ۳۵ برس سے اودو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپني عام شہرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہي نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولوا ابصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ریلوے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیاني اور معجز کلامي سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمري آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول -

الـــمشـــتـــہر

سید علی اکبر نمبر ۶۲ ڈالتلا لین کلکتہ -

23 اکسیـر اعظـم

ایجاد کردہ جناب حکیم حافظ ابو الفضل محمد شمس الدین صاحب

ایک سریع الاثـر اور مجرب مرکب

ضعف دمـاغ و جگر کیلیے یہ ایـک مجـرب اور موثر دوا ہے - ضعف مثانـہ کیلیے بھي اسکي تاثیر بے خـطا اور آزمودہ ہے - اُن تمام افسوس ناک اور مایوس کن امراض ضعف کیلیے اس سے بہتر زود اثـر اور تعجب انـگیز نـتائج بخشنے والا اور کوئي نسخہ نہیں ہوسکتا ، جنـکي وجہ سے آج نئي نسل کا بڑا حصہ نا امیدي کي زندگي بسر کررہا ہے اور اپنے فرائض حیات کے ادا کرنے سے عاجز ہے یہ اس طـرح کي تمام نا امیدیوں کو جلد سے جلد مبـدل بہ امید و نشاط کردیتا ، اور ایک نہایت صحیح و سالم اور ہر طرح تند رست شخص کي طاقت و صحت سے مایوس مریضوں کو شاد کام و کامیاب بنا دیتا ہے - صحت کي حالت میں اگر اسے استعمال کیا جائے تو اس سے بہتر اور کوئي شے قوت کو محفوظ رکھنے والي نہوگي -

قیمت في ڈبیہ مبلغ ۳ روپیہ (تین روپیہ) محصول ڈاک ۶ آنہ

منیجر - دي یوناني میڈیکل اسٹورس

نمبر ۱ - ۱۵ رپـن اسٹـریٹ ڈاکخـانـہ ویلسلـي کلکتـہ

The Manager, The Unani Medical Stores,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندي - ڈبل و خوبصورت کیس مضبوط و سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل منقش کیس سچا ٹائم بتانیوالي گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتي - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فلیٹ (پتلي) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کبھي حرکت سے بند نہ ہوگي - گارنٹي ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹي لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - سسٹم - راسکوف - پٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول تین روپیہ اٹھہ آنہ -

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والي - گارنٹي ایکسال معہ محصول دو روپیہ اٹھہ آنہ -

المشتہر :— ایم - اے - شکـور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
مسلم آزاد ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ ـ ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

... Azad ...
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly " " 4 - 12.

نمبر ۲۵ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, December 17, 1913.

ڈیلي ٹیلیگراف کے مراسلہ نگار نے' جو یونین گورنمنٹ کي برأت کي چشمدید شہادت دینے کے لیے دورہ کر رہا ہے ' اپنے مراسلہ میں یہ ظاہر کیا تھا کہ تین پونڈ ٹیکس کي تجویز خود حکومت ہند کي تھي -

اب ایسوسیا ٹیڈ پریس کو اطلاع ملي ہے کہ سنہ ۱۹۰۳ع میں ہندوستاني مزدوروں کي واپسي کے متعلق اپني کسي تحریر میں بھي حکومت ہند نے یہ تجویز نہیں کیا ہے کہ جو مزدور واپس نہ آسکیں ان پر فی کس تین پونڈ ٹیکس لگایا جائے - یہ محض غلط ہے !

بالاخر یونین گورنمنٹ نے عملاً وہ تدبیر شروع کر دي ' جو وہ آزاد تحقیقات سے بچنے کے لیے کرنا چاہتي تھي -

ایک کمیشن اسلیے مقرر کیا گیا ہے کہ نیٹال میں اسٹرائک کے متعلق ہنگاموں کي پبلک طور پر تحقیقات کرے جلد سے جلد رپورٹ پیش کرے -

یہ کمیشن امور ذیل کي تحقیقات کریگا :

وہ کیا اسباب و حالات ہیں جو اسٹرائک اور ہنگامے تک رہنما ہوے ؟

ان ہنگاموں میں کتني طاقت استعمال کي گئي ؟

ایا اتني طاقت اور ان اعمال شدیدہ کے استعمال کي ضرورت تھي ' جنکے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اسٹرائک کے سزا شدہ قیدوں کے ساتھہ کیے گئے ؟

امور مذکورہ کے متعلق سفارشیں جو کمیشن کرنا چاہے -

کمیشن ان اشخاص سے مرکب ہے :

سر ولیم سالومن کے - سي - ایم - جي - رئیس کمیشن ' ایولڈ ایسلین کے - سي - لفٹنٹ کرنل بے - ایس - وي - اي - کے - سي - وي - او -

مہمان محترم

یعنے لارڈ ہڈلی بالقابہ ' جنہوں نے حال میں قبول اسلام کا اعلان کیا ہے - اور جسکے متعلق آیندہ اتوار کو مسلمانان کلکتہ کا ایک عظیم الشان جلسہ ٹون ہال میں منعقد ہونے والا ہے -

لیکن سوال یہ ہے کہ اس کمیشن سے ہندوستانیوں کے زخموں کے لیے مرہم کا سامان ہوگا یا مزید نیش زني و نمک پاشي کا ؟ ٹائمز کو اطلاع ملي ہے کہ جنوبي افریقہ کے ہندوستاني اس کمیشن کو بالکل ناپسند کرتے ہیں ' اور اس فکر میں ہیں کہ مختلف مقامات میں جلسے کریں اور اس مضمون کے رزولیوشن پاس کیے جائیں کہ اس امر پر اظہار افسوس و نا امیدي کیا جاتا ہے کہ تحقیقات کے حدود میں جنوبي افریقہ کے ہندوستانیوں کي عام حالت اور آئندہ پالیسي شامل نہیں ' بلکہ وہ صرف اسٹرائک ہي تک محدود ہے - اور نیز یہ کہ کمیشن کي ترکیب صحیح نہیں ' کیونکہ اسکے ممبروں میں سے ایک شخص بھي خالي الذہن نہیں ہے ' جن سے کوئي نہ کوئي فریقانہ خاص راے ضرور رکھتا ہے -

فہرست

تصاویر

اخبار الانباء

جنوبي افریقہ

[illegible] ہفتہ مسٹر پولاک کو ڈربن سے اطلاع ملي تھي کہ حکومت نے مسٹر [illegible] اجازت دے دي ہے کہ انجمن کي زیر نگراني پولیس کے ذریعہ تقسیم غذا کي اجازت دیدي' اس تار سے یہ امید ہوئي تھي کہ غذا کے متعلق ہندوستاني اسیران راہ [illegible] وطن کے مصائب و شدائد میں کچھہ نہ کچھہ تخفیف ہوجائیگي' مگر اس ہفتہ مسٹر پولاک کو جو تار انڈین نٹال ایسوسي ایشن سے موصول ہوا ہے ' اس نے اس امید کي [illegible] کردیا - تار کا مفاد یہ ہے -

" [illegible] انجمن کو تقسیم غذا کے وقت موجودگي کي اجازت نہیں - ماخوذین سے براہ راست گفتگو ممنوع ہے ' جو کچھہ باتیں ہوتي ہیں ' پولیس کے ترجمان کي وساطت سے - ماخوذین کو لوگوں سے اسقدر علیحدہ رکھا جاتا ہے کہ اگر پولیس اطلاع نہ دے تو [illegible] معلوم نہ ہو کہ وہ بھوکے مر رہے ہیں - بہتوں کے متعلق [illegible] کي طرف سے اعلان نہیں ہوا ہے' مگر وہ بھي عملاً قید خانہ ہیں - [illegible] میں اسقدر اعمال شدیدہ کے کچھہ نہ کچھہ معني ضرور ہیں - تلاش [illegible] اور وارنٹ جاري کیا گیا ' انجمن کي خانہ تلاشي ہوئي' کاغذات لے لیے گئے - [illegible] یہ آخري امر ہے کہ ایک ظالم ترین حکومت عالم یعني روس کا طریقہ یہاں بھي [illegible] کیا گیا ہے - اب ماخوذین کو اپنے وکلا سے بھي ملنے کي اجازت نہیں "

تصحیح

گذشتہ اشاعت کے صفحہ ۴۴۸ سطر ۴ میں بجاے Law of heredity کے Law of Inheritance پڑھنا چاہیے -

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو پته کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچه کے لیے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -
(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -
(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کي شکایت نه فرمائیں -
(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں

52

ضرورت هے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت هے جو انگریزي اور حساب میں خاص مہارت رکھتا هو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق اور مذهبي تعلیم سے بهي واقفیت رکھتا هو - تنخواه چالیس روپیه ماهوار معه جاے آسایش و خوراک - انکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رکھے جائنگے - نگهداشت پر آینده کی ترقی کا وعده -

تمام خط و کتابت میر اسلم خان جنرل کنٹرکٹر - برِیڈ لاج - سول لائن - ناگپور - کے پته سے هوني چاهئیے -

اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت اور ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چھپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نہیں هیں - لیکن ساتهه هی اس امر کی واقعیت سے بهی آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپي هوي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکھتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پهر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محله اور قصبه خریدار کے گهر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شهر کے اندر خود اپني آنکهوں سے دیکهه لیں -

اس کی وقعت ' ان اشتهارات کو بهی وقیع بنا دیتي هے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتهارات ' یورپ کے جدید فن اشتهار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چهپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتهار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے -

منیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -

۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -

36

خضاب سیه تاب

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی کي لینا پسند نہیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسکے کہنے میں توقف بهي نہیں ' خواه کوئي سچا کہے یا جهوٹا هم تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاوے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کی بو ناگوار هوتی هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کی اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتی هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبه لگانا جائیگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے اور قیام کم هوتا هے - خضاب سیهٔ تاب کا رنگ روز بروز بڑهتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکه پهیکا پڑتا هی نہیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں مختصر یه که همارا کہنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بصورت تیل کے هے یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندهنے کي ضرورت نه دهونے کی حاجت لگانیکے بعد بال خشک هوے وه رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه محصول ڈاک بذمه خریدار - زیاده کے خریداروں سے رعایت خاص هوگی -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دلسنگه امرتسر

کے ساتھہ ھے اور ضلالت کا بیج کن کي زمینوں میں تھا ؟ و ان في ذلك لايات لکم ان کنتم مومنین (۵۰ : ۲)

اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ قوم نے اُن اشخاص و افراد کي غلامي سے نکلنے کیلیے ایک نئي جد و جہد شروع کر دي ' جو خود بھي کسی شیطان کدۂ مخفي کی چوکھٹوں کے غلام تھے - اور ہر شخص کو نظر آگیا کہ لیڈر کے معني رہنما کے ھیں ' نہ کہ آقا اور اربابا من دون الله کے ! اصل قوۃ کار و ارادہ ' جماعت اور مشورہ کي ھے نہ کہ افراد کي ' اور پالیٹکس کے معني یہ نہیں ھیں کہ ھندوستان یا انگلستان کے حکومت کدوں کے احکام و مرضات کي پرستش کي جاے ' بلکہ وہ صداقت اور خدمت ملک و ملت کا ایک فرض مقدس ھے جو قرباني و ایثار ' اور حق پرستي و اجتہاد فکري کے بغیر انجام نہیں دیا جا سکتا - اور یہ جو چند بڑے آدمیوں کا ایک مجمع ھے ' جو بند نام و نمود اور زنجیر عزت و زخارف دنیوي میں گرفتار ھیں ' یہ صرف اغراض شخصیہ اور منافع ذاتیہ کا ایک کھیل ھے اور بس ! بل ھی فتنۃ و لکن اکثر الناس لا یعلمون (۴۹ : ۳۹)

جماعت اگر اپنے تئیں سمجھے اور اپني قوت سے کام لے تو تاج و تخت اسکے آگے ٹھہر نہیں سکتے - پھر چند افراد یا ایک شر ذمۂ قلیلہ کي کیا حقیقت ھے ؟ مسلمانوں میں جماعت کي اصلي قوت کا ظہور تو نہ ھوا اور اسکے لیے ایک کافي مدت مطلوب ' تاھم بیداري ضرور ھوئي اور اپني قوت کا احساس عام طور پر پیدا ھوچلا - یہ دیکھکر وہ تمام لوگ جو کل تک اپني قوت پر نازاں اور اپنے مستبدانہ احکام پر مغرور تھے ' اپنے تئیں زندہ رکھنے کیلیے مجبور ھوے کہ نئي روش کے ساتھہ دینے کا اعلان کریں - یہاں تک کہ مسلم لیگ کے جلسوں کي صدارت کیلیے لوگوں کو اعلان کرنا پڑا کہ وہ نئے مذھب کو قبول کرکے اسکي کرسي پر متمکن ھونگے - مسلمان مخالفت کا ارادہ نہ کریں !

پس نئي تحریک ایسے گروہ پر مشتمل ھوگئي ' جسمیں ایک جماعت تو موحدین مخلصین کي تھي ' دوسري منافقین مفسدین کی ' تیسري مولفۃ القلوب کي : و منھم من یومن بہ و منھم من لا یومن بہ ' و ربك اعلم بالمفسدین (۴۰ : ۱۰)

(بعد از جنگ)

جبکہ توفیق الہي کي نصرت فرمائي سے ایسا ھوا تو ضلالت کا گھرانا ادھر گیا ' اور غلامي کے مورث اعلی یعنے شیطان کي ذریۃ ماتم کرنے لگي - اُس نے دیکھا کہ وھي لیگ جس کي پیدایش حکومت پرستي کے خمیر کي کثافت سے ھوئي تھي ' اب اُسکے آگے صرف دو ھي راستے کھلے رھگئے ھیں - یا تو قوم سے الگ ھوکر اور صرف دو تین شخصوں کا ایک سازش کدہ بنکر رھجاے ' اور اس طرح اپني موت کا اعلان کر دے ' اور یا پھر زندہ رہے تو اپني باگ حکومت غیر مسلم کي جگہ امۃ مرحومہ کے ھاتھوں میں دیدے -

یہ گروہ انقلاب وقت کے اس اثر سے مبہوت ھو گیا کہ لیگ وھي قائم مقام سکرٹري ' جو آغاز تحریک میں نئي تحریک کا اشد شدید مخالف تھا ' وھي لوگ جنکي ازادي و حریت صرف مسلم یونیورسٹی کے مسئلہ الحاق و عدم الحاق ھی تک محدود تھي ' وھي علم تعلیم یافتہ طبقہ جو اس تحریک کے داعیوں کو " علي گدہ کا دشمن " سمجھکر آزردہ دل ھو جاتا تھا ' اب حریت کے دعوؤں کا خوش خیال ھے اور ایک عام ھوا ایسي چل گئي ھے ' جس نے ھر شخص کو جام جدید کے نشہ سے سرمست کر دیا ھے اور جس طرف کان لگا ئیے ' نئے نغمے ھي کي صدائیں آرھي ھیں :

عالم تمام مذھب اشراقیاں گرفت !!

وہ دم بخود سا ھوگیا کیونکہ کوئي حیلۂ گفتگو اُسکے لیے باقي نہیں رھا تھا ' پر اندر ھي اندر آتش نفاق کو سلگاتا اور حکومت کي وادیوں سے چلي ھوئي ھواؤں سے اسکے شعلوں کو بھڑکاتا رھا ' یہاں تک کہ مسٹر محمد علي اور سید وزیر حسن انگلستان گئے ' اور رائٹ انریبل سید امیر علي سے مناقشہ پیدا ھوگیا - وہ کہ وقت کے منتظر تھے اور چاھتے تھے کہ کوئي فرصت ایسي ھاتھہ آجاے کہ پھر مسلمانوں کي غلامي کي " مسلمہ قومي پالیسي " کا پتلہ زندہ کرکے کھڑا کیا جاسکے ' اور پھر لیگ گورنمنٹ کے ھاتھہ میں دیدي جاے ' معاً اپنے اپنے ماتم کدوں سے نکلے اور چھپي ھوئي ڈربوں میں مقناطیسي سرعت کے ساتھہ حرکت پیدا ھوگئي - سید امیر علي چونکہ جنگ طرابلس وغیرہ کے موقعوں پر بہت سے تار بھیج چکے تھے (جو اظہار ازادي کا سب سے زیادہ ارزاں میدان تھا ' کیونکہ اصلي امتحان ھندوستان کے سیاسي معاملات ھیں جن میں لب کشائي کرنے سے براہ راست برٹش گورنمنٹ پر چوٹ پڑتي ھے نہ کہ اٹلي اور بلقان کے معاملات) اسلیے انکي رفعت شخصي کو اور زیادہ نمایاں کرکے ' ایک ایسا آلہ بنایا گیا ' جسکے ذریعہ جماعت کي قوت کو پھر اشخاص کے ھاتھوں شکست دلائي جاے -

(حرکت ارتجاعیہ)

یہ ایک خالص ارتجاعي تحریک ھے جو تاریکي کي طالب اور روشني سے نفور ھے ' اور جو صرف اسلیے ھے تا خدا کي خوشنودي کي راہ سے اُسکے بندوں کو باز رکھے ' اور حکومت پرستي کے شیاطین الانس کے خونخوار پنجے پھر تیز ھو جائیں - غلامي اور حکام پرستي کا وہ شجرۂ ملعونہ و خبیثہ ' جس کي شاخیں خشک اور جسکي جڑ کھوکھلي ھو رھي ھے ' اسکو یہ دیکھتے تھے ' اور جب اسکے ھر جھڑنے والے زرد پتے پر ابلیس لعین روتا تھا ' تو یہ بھی اپني صداے شیون اسکے ماتم میں ملا دیتے تھے : لیجعل الله ذالک حسرۃ في قلوبھم - پس اب چاھتے ھیں کہ اپنے خبث نفاق کے آب نجس سے کفر پرستي کے اس تخم جہنمي کي دوبارہ آبیاري کریں ' اور دجال افساد کي ذریت اسکي سایہ دار شاخوں کے نیچے آکر پناہ لے .

یریدون لیطفؤا نور الله بافواھھم ' و الله متم نورہ و لو کرہ الکافرون -

(فریب کار)

میں شخصیات سے بکلي نفور و گریزاں ھوں ' اور دنیا جانتي ھے کہ حضرۃ ایزد سبحانہ و تعالی نے میرے قلم و زبان کي حرکت صرف اُسي وقت کیلیے مقدر فرما دي ھے (و الحمد لله علی لطفہ و احسانہ) جبکہ کوئي حقیقي جماعتي و ملي مشکل درپیش ھوتي ھے - کتنے ھي مخاصمات و منافسات شخصیہ ھیں جو ھمیشہ ھوتے رھتے ھیں لیکن الحمد لله کہ وہ قلم کبھي بھي انکے تذکرہ سے آلودہ نہیں ھوتا ' جو صرف دعوۃ الہیہ کا داعي ' اور محض دل کے حقیقي جوش کا ترجمان ھے -

رائٹ انریبل سید امیر علي اور مسلم لیگ کا قصہ کئي ماہ سے درپیش ھے - میں نے اسپر اول روز ھي غور کیا لیکن مجھے زیادہ تر شخصي حیثیت نظر آئي اور اسلیے سوا اُس مختصر راے کے جو ایسو سیا ئٹڈ پریس کے ذریعہ مشتہر ھوئي ' اور اسکي نسبت کچھہ نہ لکھا - میري خاموشي پر لوگوں نے اعتراض کیے ' بے شمار خطوط لکھے ' لیکن میرے کار و بار کا رشتہ اُن صداؤں کے ھاتھہ نہیں ھے جو میرے وجود سے باھر اُٹھتي ھیں -

پس میں چپ تھا اور گو قرائن و حالات حقیقت مخفیہ کي ترجماني کر رھے تھے ' تاھم سمجھتا تھا کہ اصول کا وعظ اس سے بہت ارفع و اعلی ھے کہ خاص خاص جھگڑوں میں اپنے اُس وقت کو ضائع کروں ' جو خدا ھي جانتا ھے کہ کن کن مصائب و مشکلات سے مجھے میسر آتا ھے - مجھے یہي چاھیے کہ صرف اپنے کام اور دعوت ھي میں سرگرم رھوں - بہت سے اخبارات اس راہ میں قدم رکھنے کے شائق ھیں ' ان معاملات کو بکلي انھي کیلیے چھوڑ دوں -

شذرات

آخری هفته

سال کا آخري هفته آگیا - آج نصف سے زیاده دسمبر گذر چکا ہے' اور عنقریب جنوري سے نیا سال شروع هوجائیگا -

لیکن واقعات و حوادث کو دیکھتا هوں تو صرف سنه ۱۳ - کے دور ماه و ایام هي کا آخري هفته در پیش نہیں ہے' بلکه مسلمانوں کے نئے دور تنبه و بیداري کیلیے بھي ایک آخري اسبوع عمل سامنے آنے والا ہے' جسکے بعد بالکل ایک نیا دور شروع هوگا - کون کہه سکتا ہے که وه زندگي کي اُمیدوں اور ولولوں کا دور هوگا' یا بیداري کے بعد غفلت' اور حرکت حیات کے بعد جمود ممات کا : والله یحیي و یمیت' والله بعما تعملون بصیر (۱۵۰ : ۳)

(حیات بعد الممات)

کم و بیش ڈیڑهه دو سال کا زمانه گذرا ہے که ایک نئي حرکت مسلمانوں میں پیدا هوئي - وه جو سو رہے تھے' انهوں نے آنکھیں کھولیں - وه جو کروٹیں بدل رہے تھے' اپنے اپنے بستروں پر اُٹھکر بیٹھے' اور وه چند نفوس مهتدین جن کو دست هدایت الهي مدتوں سے اُٹھا کر کھڑا کرچکا تھا' بلا تامل چل کھڑے هوے : فمنهم ظالم لنفسه' و منهم مقتصد' و منهم سابق بالخیرات باذن الله - ذالك هوالفضل الکبیر (۳۲ : ۳۱) یه غفلت و بیداري کا ایک مقابله تھا - اور جیسا که همیشه هوا ہے اُٹھانے والے کم اور ضعیف مگر سلانے والے بہت اور قوي تھے - پر خداے توانا کا فیصله هوچکا تھا' اور شیطان کا گھرانا غمگین تھا - اگرچه ان صداؤں کي پہلے تحقیر کي گئي' اور پھر مقابله' لیکن دونوں کا نتیجه وهی نکلا جو همیشه نکلا ہے - یعنے رات کي تاریکي نے بالاخر شکست کھائي' سپیدۂ صبح کي نورانیت یکایک چمک اُٹھي' اور آفتاب هشیاري و ولولۂ عمل' مشرق حق و صداقت سے با هزاران جلوه تابي و درخشندگي طلوع هوا : فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون ! (۴۴ : ۳۰)

یه خیالات و اعتقادات کا وه انقلاب تھا' جسکا گذشته سال کے وسط میں ظهور هوا' اور پھر اسی سال رواں و مختتم کے آغاز میں مخالف امیدوں کو متالم اور موافق توقعات کو متحیر کرتا هوا دنیا کے سامنے نمایاں هوگیا - حق و باطل کي معرکه آرائي میں وه عصاے موسی کا ایک ظهور ثعباني تھا' جس نے اگرچه اپنے سامنے سحر وتخیل باطل کے هزاروں خوفناک اژدهے دیکھے' پر وه نه جھجکا' اور تمام جادو گر ان سحر پرست حق کي عظمت سے لرزتے هوے اور صداقت کے اعجاز سے کانپتے هوے زمین پر گر گئے : فالقي السحرة سجدا' قالوا امنا برب هارون و موسی ! (۷۳ : ۲۰)

میرا مقصود اس تغیر سے قوم کا نیا دور حسیات و تنبهات ہے جو اصولاً قومي افکار و اعمال کي هر شاخ میں ظاهر هوا' اور جس کا ایک سب سے بڑا مظهر' قوم کے سیاسي معتقدات کا تغیر ہے - میں اس تغیر کو کچھه وقعت نہیں دیتا جو مسلم لیگ کے نظام کار اور تعین نصب العین میں هوا' کیونکه وه صرف کاغذ پر لکھنے کي چیز ہے - میں اُس انقلاب کو دیکھتا هوں جس نے چهل ساله غفلت و ضلالت کے بعد اُس چیز سے قوم کو آشنا کیا' جو اصل الاصول اعمال اور حقیقة الحقائق سیاست ہے' اور جو في الحقیقة ایک اشرف و اعلی اساس شرعي و اسلامي ہے' جس پر دیانۃ حقۂ الهیه نے اپنے تمام احکام و اعمال کي بنیاد مقدس محکم و استوار کي ہے - یعنے استبداد و تقلید اشخاص کے شجرۂ ملعونۂ خبیثه کي جگه' قوة جمهوریة امة کے شجرۂ زیتون مبارک کي تخم ریزي' و ید الله علی الجماعه !

(المرشدون المفسدون)

اب تک مسلمانوں کي رهنمائي و دلالت کي باگ محض چند انسانوں کے هاتھوں میں تھي' اور اُنهوں نے اپنا هاتھه اس دست مخفي و بالا کے آگے بیعت کیلیے بڑها دیا تھا' جس کو میں اپني زبان میں قوۃ شیطانیه کا سب سے بڑا مظهر کہتا هوں' کیونکه حکومت و فرماں روائي جب استبداد اور غلامي کے ساتھه جمع هوجاتي ہے' تو اس سے بڑهکر دنیا میں شیطان لعین و رجیم کا کوئي تخت نہیں هوتا - پس همارے تمام کام خواه تعلیمي هوں' خواه سیاسي' کالجوں کے احاطوں کے اندر هوں' خواه مجالس کے اسٹیجوں کے اوپر' محض تماشے کي چند پتلیاں تھیں' جنکي ڈور پرده کے اندر بیٹھنے والے تماشا گر کے هاتھوں میں تھي' اور جس طرح وه چاهتا تھا' اپنا کھیل دکھلاتا تھا - یه پتلیاں مختلف قسم کي اور مختلف قسم کي پٹاریوں میں رهنے والي تھیں - کوئي چاندي سونے کي تھي' اور کوئي فیشن کي خوبصورت ڈبیا کے اندر رهنے والي - کوئي چپ کھڑي رهکر اپنے سحر سکوت سے دیکھنے والوں کو محو حیرت بناتي تھي' اور کسي کي حرکت لب اپنے شان تکلم سے سحر کار و فریب نظاره تھي - کسي کا رقص برق تمکین و شکیب تھا' تو کسي کا نغمه و داع عقل و تقوی - نظاره گیان محو تماشا یه سب کچھه دیکھتے تھے اور زبان حال سے کہتے تھے :

به تبسم' به خموشي' به تکلم' به نگاه'
مي تواں برد بهر شیوه دل آساں از من !

قوم صرف اسلیے تھي تا که حکموں کے آگے جھکے' جلوؤں کے سامنے سر بسجود هو' حرف سوال کا جواب جیب زر و سیم سے دے' اور صرف لیڈروں کي گاڑیاں هي کھینچتي رهے - عقل و فهم' تدبر و تفکر' فکر و راے' اور امتیاز و اجتهاد' وه جرائم تھے' جنکے کرنے کي کوئي شخص جرأت نہیں کرسکتا تھا - اعتراض گناه تھا اور انکار احرام - دولت اور خطاب کي حکومت تھي' اور اطاعت محض کے سوا هر خیال و هر قول بغاوت - هر بڑا آدمي لیڈر تھا اور هر چمکتي هوئي چیز سونا - هر لیڈر مستعفي هونے کي دهمکي دیکر تمام قوم کو آه و فغاں میں مبتلا کر دیسکتا تھا' اور هر استعفا اپنے پیچھے رزولیوشنوں اور تلغرافات کا ایک پشتاره رکھتا تھا - غرضکه وه امة مرحومه اور ملة قریمۂ بیضاء' جو توحید الهي کي محافظ' انسان پرستي کیلیے پیام هلاکت' اور " ان الحکم الا لله " کي پیغام بر تھي' یکسر گرفتار تعبد' و از فرق تا بقدم مبتلاے پرستش زید و عمر هوگئي تھي : و یعبدون من دون الله ما لا یضرهم ولا ینفعهم' ویقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله' قل اتنبئون الله بما لا یعلم في السماوات و الارض' سبحانه و تعالی عما یشرکون - (۱۹ : ۱۰)

(دور جدید)

لیکن اس طلسم سراے بوقلموں میں نه تو بیداري کو قیام ہے اور نه غفلت کیلیے استمرار - هر شے کو کسي دوسري شے کیلیے جگه خالي کرني ہے - البته یه توفیق الهي ہے که ضلالت کي عمر کم اور هدایت کا دور ممتد هو - پس توفیق الهي کی نسیم مقدس ایک طوفان هلاکت بنکر چلي' جس نے هنگامے کے سوتوں کو جگا دیا' هشیاروں کو دوڑا دیا - غلامي کا درخت بھي اپني جگه سے هلا' اور تماشے کي پتلیاں بھي کاغذ کے پرزوں کي طرح ادهر ادهر اڑنے لگیں' تا آنکه حق و باطل میں فیصله هوگیا' اور دنیا نے دیکھه لیا که صداقت کن

۱۸ محرالحرام

صلح نامہ دولت علیہ و یونان

يا ايها الذين آمنوا ! ان تطيعوا الذين كفروا يردواكم الى اعقابكم فتنقلبوا خاسرين - بل الله مولى كم و هو خير الناصرين ! (۹۸ : ۳)

جزیرہ نماے بلقان میں جنگ کے هتیار رکھنے ے بعد صلح کے لیے معادثات و مفاوضات کا جو سلسلہ شروع هوا تھا ' اب انمیں ے هر ایک گفتگو کامیابی کے ساتھہ ختم هوچکی ھے ' اور اس مسیحی انسانیت کشی کے تماشے پر آخری پردہ گرا دیا گیا ھے ' جو پورے جوش کے ساتھہ بلقان میں کھیلا جا رہا تھا -

مگر تمام مفاوضات مصالحت میں اپنے انجام اور درمیانی حالات کے لحاظ ے دولت علیہ اور یونان کی گفتگو سب سے زیادہ ممتاز ھے - دولت علیہ کے جائز مطالبات مگر یونان کا انکار ' انکار پر اصرار ' اور فوجی تیاری ' پھر انقطاع مفاوضت کا خدشہ ' بیم و امید اور یاس و رجاء کی جلد جلد تبدیلیاں ' اور بالاخر دفعۃ نصف شب کے بعد صلح نامہ پر دستخط ' یہ امور ایسے نہ تھے جو اس گفتگوے صلح میں خاص دلچسپی وجلب انظار و افکار پیدا نہ کرتے - مگر یہ عجیب بات ھے کہ جسقدر یہ گفتگو دلچسپ و جالب انتظار تھی ' اسی قدر اسکی تفصیل مستور و مخفی ھے -

ریوٹر ایجنسی نے جو خبر دی تھی ' وہ چند سطروں ے زیادہ نہ تھی ' اور اسکے بعد ے اسکے لب پر اسوقت تک مہر خاموشی لگ گئی ھے - یورپ کی ڈاک کے جرائد ایسے مواقع پر تفصیل کے عادی هیں ' مگر جتنے اخبارات آئے کسی میں بھی خبر مصالحت اور چند نوٹوں سے زیادہ نہ تھا - تعجب تو یہ ھے کہ منیچسٹر گارجین جسکو مشرق قریب کے معاملات ے خاص دلچسپی ھے ' اور جسکے مراسلہ نگارنے اثناء جنگ میں نہایت طویل طویل تار بھیجے تھے ' اور نیر ایسٹ جسکا مقصد وجود هی معاملات مشرق هیں ' ان دونوں کے صفحات بھی مصالحت کی تفصیل ے خالی هیں - ایسے مواقع پر امید کی نظریں عربی ڈاک کی طرف اٹھتی هیں ' مگر یہاں بھی تفصیل کا قحط ھے ' سب ے زیادہ حیرت تو یہ ھے کہ انھوں نے جو کچھہ لکھا بھی ھے ' وہ جرائد عثمانی کی وساطت ے نہیں ' بلکہ فرانسیسی اخبارات کے حوالے سے !

بین الدول معاهدات و اتفاقات نقد و بحث کے لیے اپنے اندر ایک وسیع میدان رکھتے هیں ' اور جو جرائد و مجلدات سیاسیۃ اپنا منتہاے عمل صرف جمع اخبار و حوادث نہیں سمجھتے ' بلکہ اپنے پیش نظر ایک مقصد بلند یعنی قوم کی تربیت سیاسی بھی رکھتے هیں ' انکا یہ فرض ھے کہ اتفاق یا معاهدہ کے تمام پہلوں پر پوری تفصیل کے ساتھہ بحث کریں - کیونکہ سلطنتوں کے باهمی تعلقات ' انکے حقوق و مراعات ' انکے مطالبات ' اور انکے مستقبل کے متعلق راے قایم کرنے کیلیے ان معاهدات و اتفاقات کا سامنے هونا ضروری ھے - خصوصاً ایسی قوم میں جسکی قومی زبان کا خزانہ سیاسیات ے خالی هو ' اور جسکے لغات اجنبیہ جاننے والے افراد کا دائرہ مطالعہ روایات و قصص تک محدود هو -

اس معاهدہ پر هم نے الهلال میں اب تک کوئی تفصیلی بحث نہیں کی ' کیونکہ ریوٹر ایجنسی نے جو کلمات معدودات زبان برق ے کہے تھے ' اسمیں اسدرجہ اختصار کی کوشش کی گئی تھی کہ وہ کسی تفصیلی بحث کی بنیاد نہیں بن سکتے تھے - مزید معلومات کے لیے عربی اور انگریزی ڈاک کا انتظار تھا ' لیکن چار هفتوں ے زاید گذرنے کے بعد جو کچھہ آیا ھے وہ تشنہ کامان تفصیل کے لیے محض نا کافی ھے -

سوانح و حوادث پر جتنا زمانہ گزرتا جاتا ھے ' اتنے هی وہ جرائد نگاری کے دائرہ سے نکلتے جاتے هیں پس بہتر ھے کہ واقعات کے اتنے پرانے هونے ے پہلے کہ ان پر بحث تاریخ نگاری میں شمار کی جاے ' جو کچھہ لکھنا هو لکھدیا جاے -

هم نے " رفتار سیاست " میں خبر مصالحت ان الفاظ میں دی تھی :

" بالاخر دولت علیہ اور یونان میں صلح هوگئی - صلحنامہ پر دستخط نصف شب کے بعد هوے - نزاع انگیز امور طے نہ هو سکے - اور یہ اس صلحنامہ کا مابہ الامتیاز ضعف ھے کہ اهم امور کا تصفیہ ثالثی کے هاتھہ میں دیدیا گیا "

یہ ایک اجمال تھا جسکا مبنی و اساس ریوٹر ایجنسی تھی اسکی تفصیل اس تار کو سمجھنا چاهیے - جو فرانس کے مشہور و مقتدر اخبار ماتان کے مراسلہ نگار نے اسکو بھیجا تھا - یہ مراسلہ نگار تار دیتا ھے :

" ترکی اور یونان میں صلح هوگئی - صلحنامہ پر نصف شب کے بعد دستخط هوے اسکا خلاصہ یہ ھے :

(۱) جنگ سے پہلی جسقدر معاهدات و اتفاقات دولت علیہ اور یونان میں تھے ' وہ تمام پھر اپنی حالت سابقہ پر واپس آگئے

(۲) گذشتہ حوادث جنگ اور انکے متعلقات و ضمنیات میں جن لوگوں کا هاتھہ تھا ' انکو معاف کیا گیا -

(۳) جو شہر کہ دولت عثمانیہ نے چھوڑ دیے هیں ' انکے باشندے یونانی رعایا سمجھے جائینگے ' لیکن اگر تین برس کے بعد انھوں نے جنسیت عثمانیہ میں شامل هونا چاها ' اور ان شہروں ے چلے گئے تو وہ اس صورت میں یونانی رعایا نہ سمجھے جائینگے -

(۴) مذکورہ بالا شہروں کے باشندوں کی جائداد انکے پاس محفوظ رهیگی - انکے حقوق کا احترام کیا جائیگا ' اور کوئی شخص اپنے حق ے اسوقت تک محروم نہ کیا جائیگا ' جب تک کہ رفاہ عام کو اسکی ضرورت نہ هوگی - اس صورت میں حکومت مالک کو اسکا معاوضہ دیدیگی -

(۵) حکومت یونان جلالت ماب سلطان المعظم اور خاندان شاهی کی تمام جائدادوں کے احترام و رعایت کا وعدہ کرتی ھے - املاک سرکاری کا مسئلہ جو علحدہ فہرست میں بتفصیل مذکور هیں ' هیگ کی ثالثی کے سامنے پیش کیا جائیگا -

(۶) عثمانی قیدیوں کے مصارف کا مسئلہ بھی ثالثی کے سامنے پیش هوگا - عثمانی افسروں کی تنخواهیں خود دولت عثمانیہ دیگی -

(۷) دخانی جہاز جو دولت عثمانیہ نے روک لیے تھے اور انکا تاوان جو انکے مالک مانگتے هیں یہ دونوں امور ثالثی کے سامنے پیش هونگے -

(۸) حکومت یونان اوقاف کا پورا احترام کریگی - یعنی وہ جائدادیں جو کسی دینی درسگاہ ' خانقاہ ' یا مسجد وغیرہ کے لیے موقوف هیں - مگر انکے عشر یعنے دہ یکی کو موقوف کردیگی

لیکن اب دیکھتا هوں تو خاموشي سے غلط فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور اس مسئلہ کو ارتجاعیة اور تقہقر کار کا ایک پورا آلہ بنا لیا گیا ہے - سازشیں ہو رہي ہیں ' راز دارانہ خطوط تقسیم کیے جا رہے ہیں - لیگ کے دفتروں میں نئے ممبروں کي درخواستیں بھجوائي جا رہي ہیں ' اور گویا شیاطین کي ایک پوري فوج ہے جو مسلح ہو رہي ہے - یہ حالت دیکھکر غیرت حقانیت و حریت ' اور جوش مقدس و مبارک حق و صداقت کا خون میري رگوں کے اندر کھولنے لگا ہے ' اور اسي کا نتیجہ ہے کہ اس مضمون کا لب و لہجہ اور انداز تحریر یقینا زیادہ سخت اور گرم ہوگیا ہے جو ایک عرصے سے الهلال کي تحریرات میں تقریباً مفقود تھا -

میں اُن لوگوں سے ' جنکا کو میں نے تعین کے ساتھہ ذکر نہیں کیا ہے مگر جنکا ضمیر خود اندر سے شہادت دیگا کہ جہاں کہیں کفر پرستي و نفاق کا ذکر ہو ' اس ضمیر کا مرجع حقیقي اور اُس اشارے کے مشار الیہ وهي ہیں ' معذرت خواہ ہوں کہ اس مضمون کي سخت و اتشیں انداز تحریر کیلیے مجھے معذور تصور کریں - میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں بہت صابر ' بہت متحمل ' اور بہت ضابط ہوں ' الا دو موقعہ ایسے ہیں ' جنکو دیکھکر میرے لیے محال قطعي ہوجاتا ہے کہ اپنے غیظ و غضب ایماني کو ضبط کرسکوں -

ایک وہ موقعہ جب کسي امر دیني و شرعي کي توہین دیکھتا ہوں یا کوئي متفرنج و فرنگي مآب باوجود کمال جہل و ناداني سرگرم اجتہاد و تفقہ ہوتا ہے -

دوسرا وہ ' جب غلامي و اشخاص پرستي کے مناظر کثیفۂ و خبیثہ میرے سامنے آتے ہیں' اور اس وقت میرے دماغ کا جو کچھہ حال ہوتا ہے وہ حیطۂ تحریر سے باہر ہے -

میں ادھر چند دنوں سے نئے حالات سن رہا ہوں اور خود بعض مقامي ریشہ دوانیاں میرے سامنے ہیں میں اب ضبط نہیں کرسکتا ' نہ تو تحریراً اور نہ قولاً - انشاء اللہ تعالی -

(اصل معاملہ)

اصل معاملہ یہ تھا کہ سید امیر علي بالقابہ مستعفي ہوگئے قصہ ایک ڈنر سے شروع ہوا جس کے مجوز ہر ہائنس سر آغا خاں تھے - اُسکے ساتھہ هي انہوں نے چند مطالبات کیے - جنکا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کي سیاسي هستي صرف انهي کے ہاتھہ میں دیدي جاے - لندن کي شاخ مسلم لیگ بالکل خود مختار ہو - اور مسلمانوں کي پالیسي وہ مرتب کرے ! !

استعفا تو اب خود هي انہوں نے واپس لے لیا ہے ' اور نہ لیتے تو جاتے کہاں ؟ مگر ہاں مطالبات کا مسئلہ لیگ کیلیے چھوڑ دیا ہے -

جو لوگ سید صاحب بالقابہ کے بعض مخصوص خصائص عالیہ سے واقف ہیں ' وہ اس لطیفہ سے خوب لطف اٹھائیں گے کہ خود مختاري اور علحدگي کے اِن مطالبات میں حضرۃ عالي ' روپیہ کو نہ بھولے اور با ایں همہ اسکي بھي خواهش ہے کہ اٹھارہ سو پاونڈ لندن لیگ کے حوالے کیے جائیں !

لیکن میں ہر اُس شخص سے جو خدا کو نہیں بھولا ہے ' اور جو ایک یوم عدالت پر ایمان رکھتا ہے جہاں اُس سے پوچھا جائیگا کہ اس نے امۃ مرحومہ کے ساتھہ کیسا سلوک کیا ہے ' اور جہاں یقیناً پریوي کونسل کے کسي عضو کی سفارش مقبول نہ ہوگي ' انصاف کا طالب ہوں کہ خدارا ان مطالبات پر غور کرے - مانا کہ سید امیر علي بڑے آدمي ہیں - تسلیم کیا کہ وہ اسپرٹ اف اسلام کے مصنف ہیں - یہ بھي سچ ہے کہ انہوں نے جنگ طرابلس میں بہت سے تلغرافات بھیجے اور مظالم بلقان کے خلاف احتجاج کیا ' لیکن کیا ان امور سے اُنھیں اس امر کا بھي حق حاصل ہوگیا ہے کہ وہ تن تنہا تمام قوم کي قسمت کے مالک ہو جائیں ' خود مسلمانوں کی راے ' اُنکا مشورہ ' انکا اجتہاد فکر ' کوئي چیز نہو - آل انڈیا مسلم لیگ ایک عضو معطل بنکر رہجاے ' اسکے اجلاس ' اسکي کونسل ' اُسکے اعضاے خصوصي ' چند ناچنے والي پتلیاں ہوں ' اور ایک شخص انگلستان میں بیٹھکر (جو بغیر کسي کي اجازت کے کسي ڈنر میں شریک نہیں ہو سکتا) جو پالیسي انکي مرتب کردے ' اسي کے آگے سمعنا واطعنا کہکر سر بسجود ہو جائیں ؟

کون ؟ وہ مسلمان جنکو انکا پیغمبر برحق ' صاحب وحي ' مورد خطاب ما ینطق عن الهوی بھي یہ کہتا ہے کہ " انتم اعلم بامور دنیاکم "

یا للعجب ! پیغمبر اسلام (روحي فداہ) کو تو یہ حکم ہو کہ " و شاورهم في الامر " یعني مسلمانوں سے مہمات امور میں مشورہ کرو ' لیکن سید امیر علي تن تنہا مسلمانوں کي قسمت کے مالک کر دیے جائیں ! فیا للبلاهة و یا للسفاهة ! ع

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

حال میں سید امیر علي کي بالقابہ ایک راز دارانہ گشتي خط شائع ہوا ہے جسمیں وہ " لنڈن ٹائمس " کي مدح و ستائش سے استدلال کرتے ہیں - انکا مقصود یہ ہے کہ جو شخص لنڈن " ٹائمس " کي بارگاہ قلم میں اس درجہ مقبول ہو ' ضرور ہے کہ انکو مسلمان بھي روپیٹ کر منائیں اور ہاتھہ جوڑ کے کہیں کہ اپنا استعفا واپس لیلے -

میں نہیں سمجھتا کہ اس بارے میں کیا لکھوں اور اس شخص کو کیا کہوں جو لنڈن ٹائمس کي تعریف کو اپني فضیلت قرار دیتا ہے - ابوجہل زندہ ہوتا تو میں " هسٹري آف دي سارا سین " کے مصنف سے پوچھتا کہ جس شخص کي ابوجہل تعریف کرے ' اسکے ایمان کي نسبت حضرت کي کیا راے ہے ؟

حقیقت یہ ہے کہ سید امیر علي بالقابہ نے خود هي ایک بہترین نقطۂ فیصلہ ہمارے حوالے کردیا - ارباب فکر اب خود فیصلہ کرلیں کہ لنڈن ٹائمس جس شخص کا مداح اور حامي ہو ' اسکا وجود بد بخت مسلمانوں کے پالیٹکس کیلیے شہد ہے یا سم قاتل ؟

(آخري فیصلہ)

بہر حال جو کچھہ تمہارے جي میں آئے کرو - اگر تمہاري آنکھیں کھلي ہوتیں تو پچھلي تنبیہیں تمہارے لیے کافي تھیں ' مگر معلوم ہوتا ہے کہ پشت غفلت ایک اور ضرب محکم کي طلبگار ہے - اگر ایسا هي ہے تو بسم اللہ ' مگر یاد رکھو کہ خداے قادر و توانا بھي اپنے کام سے غافل نہیں : و ما اللہ بغافل عما تعملون -

اگر حق نے فتح پائي تو لیگ کا وجود مستحق حیات ہوگا ' اور اگر مشیت الهي اسکے خلاف ہوئي تو جس لیگ کو مسٹر امیر علی کے فرق استبداد پر نثار کر رہے ہو ' یہاں اسي کي هستي کس احمق نے اهم و عظیم سمجھي ہے ؟ کل فاتحہ خیر نہ پڑھا تھا ' آج پڑھلیں گے - انشاء اللہ مسلمانوں کیلیے دوسري بہتر راہیں کھلي ہوئي ہیں اور وہ اور زیادہ انفع اور اصلح ہیں -

طلب اعانت

کچھہ عرصے سے کلکتہ میں ایک ترک خاندان مقیم ہے - میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں سے اسکي خبرگیري و خدمت گذاري کي درخواست ناموزوں نہوگي -

جناب (حمدي بے) ایک مسن ترک ہیں' جنکا بیان ہے کہ وہ سلانیک سے اُس وقت هجرت پر مجبور ہوے جب ملاعنۂ صلیب نے اسپر قبضہ کیا - حکومت عثمانیہ لاکھوں مہاجرین کي اعانت کر رهي ہے مگر بہت سے مصیبت زدہ مصر اور ہندوستان چلے گئے کہ شاید ارباب غیرت و همت انکي تائید کریں - جناب ممدوح عربي اور فارسي سے بھي اچھي طرح واقف ہیں - شام میں عرصے تک رہچکے ہیں - انکے ساتھہ اُنکي حرم اور دو لڑکیا بھي ہیں

لاکھوں مسلمانان ہند کي همت و غیرت سے کچھہ بعید نہیں کہ وہ ایک شریف عثماني خاندان کي خدمت گذاري کا سامان کردیں

ائر لینڈ ھوم رول بل

السٹـــر کي طیـــاریاں

ایک خدا ' ایک بادشاہ ' اور ایک ھي پارلیمنٹ !!

" فدا کاران السٹـر "

انگلستان ' یعنے وھي انگلستان ' جو ھندوستا میں اُن قوانین کا نافذ کنندہ ھے ' جنکے ذریعه زبانوں کو اعلان حق سے اور قلم کو طلب حقوق سے روکا جاتا ھے ' جو چاھتا ھے کہ انسان اسکي حکومت میں خاموش رھیں ' اور قلم معطل ھوجائیں جسکي عدالت میں سب سے بڑا جرم یہ ھے کہ سختي کو بغیر خاموشي کے جھیلا جاے ' اور تشدد کو اعتراض کے بعد قبول کیا جاے ' وھي انگلستان آجکل باشندگان ھند کیلیے ایک دوسري صورت میں بھي نظارہ فرما ھے ' جسکے خال و خط اس ھیئت سے بالکل مختلف ھیں ' جو ھندوستان کے آئینه کے خانۂ سیاست میں نظر آتے ھیں -

" آئر لینڈ ھوم رول بل " کي تاریخ الھـلال کي گذشته اشاعات میں نکلتي رھي ھے - صدیوں کي جد و جہد اور ظلم و خونریزي کے بعد اب وقت آیا کہ لبرل وزارت کے موجودہ اقتدار سے وہ متمتع ھو تو رومن کیتھولک اور پروتسٹنٹ تفریق کا خوابیدہ فتنه جاگ اٹھا ھے ' اور السٹر کا صوبه نہیں چاھتا کہ اُن انسانوں کو جو گو اُنھیں کي طرح انسان ھیں ' مگر انکي طرح پروتسٹنٹ نہیں ' اداري خود مختاري ملے -

لیکن وھاں کي تمام پبلک نے اپنے مطالبه کے اظہار و اعلان کیلیے جو طریقه اختیار کیا ھے وہ ھندوستان کے اُن سیاسي حقوق طلبوں کیلیے ایک عجیب عبرت و بصیرت کا صفحه ھے ' جنکي زبانوں پر جرم بغاوت کا قفل چڑھا دیا جاتا ھے -

تحریک السٹر بتدریج اپني سیاسي شکل چھوڑ کے نیم فوجي شکل اختیار کر رھي ھے - سر ایڈورڈ کرسن جو اس تحریک کا مشہور قائد ھے ' قومي فـدا کاروں کي فوج کي تفتیش کیلیے متصل دورے میں ھے اس امر کا اخري اعلان کردیا گیا ھے کہ اگر ڈبلن پارلیمنٹ بجبر دي گئي تو وہ اسکے روکنے کیلیے ھر ممکن تدبیر حتی کہ قوت جنگ تک استعمال کرینگے - السٹر میں اب یہ خیال عالمگیر ھو رھا ھے کہ تقریروں کا وقت گیا اب صرف عمل کا وقت ھے -

صوبه کے بڑے بڑے تاجر جنمیں سے اکثر السٹر یونیانسٹ کي کونسلوں کے ممبر بھي ھیں ' بلووں اور خانه جنگي کے خطرات کے لیے لوئیڈ کمپني سے اپني جائدادوں وغیرہ کا بیـمه کر رھے ھیں - کیونکہ انکو یقین ھے کہ اگر گورنمنٹ نے السٹر کو ھوم رول پر مجبور کیا تو نہایت سنگین نتائج پیدا ھونگے - بیمه کے علاوہ ان خطرات کے لیے معمولي کار و باري احتیاطیں بھي کر رھے ھیں -

سنگین نتائج کا خیال اب اسقدر یقین سے قریب ھو رھا ھے کہ متوسط درجـه کے کار و باري لوگ بھي اپني فـکر میں ھیں ' اور دریافت کرتے پھرتے ھیں کہ انکي املاک کے لیے اسي قسم کے بیمه کي شرح فیس کیا ھوگي ؟

۲۸ - ستمبر کو " یوم السٹر " اور " دستخط معاھدہ " کي برسي السٹر کے تمام پروتیسٹنٹ گـرجوں میں مذھبي عبادات کے ذریعه منـائي گئي ھے جس نے السٹر کي پروتیسٹنٹ آبـادي میں ھوم رول کي مقاومت کي روح تازہ پیدا کردي ھے -

" السٹـر کي قومي حکومت کا علم "

السٹر میں یونیانسٹ طاقتوں کي فوجي تنظیم (ارگنایزیشن) نہایت سرگرمي و استقلال کے ساتھه جاري ھے - وہ تمام ممبر جنھوں نے " معاھـدہ السٹر " پر دستخط کیے تـھے ' جوق در جوق " لشکر فدا کاران السٹر " میں داخـل ھونے کے لیے آ رھے ھیں - یہ حالت صـرف بیلفسٹ ھي میں نہیں بلکہ تمام السٹر میں ھے -

" لشکر فداکاران " سے مقصود قومي والنٹیروں کي وہ فوج ھے جو اسلیے قائم کي گئي ھے تاکہ حکومت کا مقابله کرے - اسکا انتظام ایک موقت گورنمنٹ کے ھاتھه میں ھے جو آجکل السٹر میں حکومت کر رھي ھے -

" لشکر فدکاران السٹر " کے لیے ایک جمعیت ارباب شوري (Advisery Board) قائم ھوگئي ھے - اسکا مرکز بیلفسٹ کے قدیم ٹون ھال میں ھے - السٹر کے فداکاروں کي جتني جمعیتیں ھیں ' ان سے اس مرکز کے نہایت قریبي اور دائمي تعلقات رھینگے ' اور ان جمیعتوں اور مرکز میں تمام مراسلت بشرط ضرورت " السٹر ڈسپیچ رائڈنگ اور سگنلنگ کور " لے جائیگي تا کہ اھم و مخصوص مراسلات میں ڈاکخانه کي وساطت ھي نه رھے -

" فدا کاران السٹر " کي تنظیم عملاً مکمل ھوچکي ھے ' گو ابھي اسمیں داخل ھونے کے لیے لوگ برابر جوق در جوق چلے آرھے ھیں - عام اسٹاف یا جمعیت ارباب شوری جسکے بعض ممبروں کے نام ظاھر نہیں کیے گئے ھیں ' اشخاص ذیل سے مرکب ھے :

جنرل افسر کمانڈنگ السٹر والنٹیر فورس ' چیف اسٹاف افیسر ' اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل ' کرنل آر - جي شارمین کرافورڈ ' کرنل آر - ایچ - ویلس سي - بي - ڈي - ایـل ' کیپٹن جمیس کریـگ ایم - پي ' کیپٹن اے - ریکورڈ ڈي - سي - او ' کرنل ٹي - وي پي - ایم - کیمن -

انتظام کے افسر ان چارج کیپٹن ایف - ھال ھیں فوجي سکریٹري مسرس بي - ڈبـلو - ڈي مانٹـگومیري ' مرید کیمبل ' اور ایڈورڈ سکلیٹر جے پي - ھیں - یہ اس جمعیت کے صدر رھچکے ھیں جو " جمعیت ارباب شوری " اور فدا کاروں کي مختلف جمعیتوں کے درمیان پیغامبري کے لیے مقرر کي گئي تھي -

کیپٹن فرنـک ھال نے اعلان کیا ھے کہ " لشکر فدا کاران السٹر " کي تنظیم کے متعلق جو شخص کچھه دریافت کرنا چاھیگا یہ " جمیعت ارباب شوري " نہایت مسرت کے ساتھه اسکا جواب دیگي - جو شخص پرانے ٹون ھال کے فوجي سکریٹري سے مراسلت کرنا چاھیگا اسکا جواب اسکے صوبه کے سکریٹري یا اسکے ضلع کے وکیل کے متعلق کردیا جائیگا -

آجکي اشاعت کے ٹائٹل پیج پر جو تصویر دي گئي ھے ' اسکو اس موقعه پر دیکھه لیجیے - لشکر فداکاران السٹر قواعد جنگ میں مصروف ھے -

مساجد و مدارس دینیه وغیره کے لیے اگر مصارف کي دقت هوگي تو خود حکومت یونان انکي مساعدت کریگي - مسئله اوقاف اس معاهده کے ساتهه ملحق کردیا گیا هے ' جو سب کمیٹي نے ترتیب دیا هے -

سب سے اهم مسئله نو مفتوحه مقامات کے عثمانیوں کي قومیت کا تها ' اور اسکا جو کچهه فیصله هوا هے وه کسي طرح بهي تشفي بخش نہیں کہا جا سکتا - یونان نے انکو تین سال کي مہلت دي هے - اس عرصه میں وه فیصله کرسکتے هیں که آیا وه یوناني هوجائیں یا عثماني رهیں ؟ اگر عثماني جنسیت انکو عزیز و محبوب هے تو انکو اپنے وطن محبوب ' اپني جائداد اور اپني زمین ' سب کو خیرباد کہکے کوچ کردینا چاهیے ' اور اگر انکو وطن اور اپني املاک و جائداد عزیز و محبوب هیں ' تو عثماني قومیت سے دست بردار هوجانا چاهیے - غرض یه تین سال کي مہلت نہیں بلکه ایک ابتلاء شدید هے جسمیں وه ڈالے گئے هیں -

بالفاظ دیگر خود یوناني اگرچه صدیوں تک عثماني علم کے نیچے یوناني بنکے رهے ' مگر وه اپنے اندلسي برادران دیني کے نقش قدم پر چلنا چاهتے هیں ' اور اس هجرت یا اختیار نصرانیت کي پالیسي پر عمل کرنا چاهتے هیں جسکي تعریف تمام پرجوش نصراني مورخین اندلس کرتے آئے هیں - وه نہیں چاهتے که انکے نو مفتوحه مقامات میں ایک مسلمان بهي رهے - مدنیة حدیثه کي شرم سے وه یه تو نہیں کہتے که جسکو همارے ملک میں رهنا هو عیسائي بنکے رهے ' بلکه یه کہتے هیں که جسکو رهنا هو وه یوناني بنکے رهے - کیونکه وه جانتے هیں که یونانیت اور عیسائیت دو چیزیں نہیں هیں - اور اگر بالفرض یونانیت قبول کرنے کے بعد کوئي شخص اپنا مذهب نه بدلیگا ' تو اسکا یهي نتیجه هوگا که ملکي و قومي فرائض و واجبات تو سب کي طرح اس پر بهي عائد هونگے ' اور اسے بجالانا پڑینگے ' مگر وه قومي حقوق سے عملاً همیشه محروم رهیگا -

اسکے بعد اوقاف کا نمبر هے مگر نه معلوم انکا کیا حشر هوا ؟ کیونکه وه اس معاهده کے ساتهه ملحق کردیے گئے هیں جو سب کمیٹي نے ترتیب دیا هے ' اور اس معاهده کي نه تفصیل آئي هے اور نه اجمال -

معاهد و معابد دینیه اور انکے متعلق جائداد کے احترام اور بوقت ضرورت مساعدة کا وعده بهي کیا گیا هے ' مگر جو لوگ ترنس ' الجزائر ' بالجوم ' قازان ' اودہ ' او ر برابر کے وعدوں کے حالات سے واقف هیں ' وه جانتے هیں که اس قسم کے تمام عهد و پیمان مواعید عرقوب سے زیاده نہیں !

مالي نقطه نظر سے یه صلحنامه صلحنامه نہیں ' بلکه ثالثي نامه هے - کیونکه املاک سرکاري ' عثماني قیدوں کے مصارف ' دخاني جهازوں کے معارضے وغیره وغیره تمام امور کے متعلق صرف اتنا هي طے هوا هے که هیگ کي مجلس ثالثي کے هاتهه میں دیدیا جائے -

غرضکه جیسا که ریوٹر ایجنسي نے اطلاع دي تهي ' تمام نزاع انگیز امور غیر منفصل هي رهے ' اور تمام اهم امور ثالثي کے هاتهه هي میں دیدیے گئے - پس اب سوال یه هے که با این همه حالات دولت عثمانیه نے کیوں صلح کي ؟ حالانکه اثناء گفتگو میں جس استقامت و استقلال کا اظهار اس نے کیا تها تو اس سے ' یه امید تهی که وه آخر وقت تک اپنے مطالبات پر مصر رهیگي -

نیرایست اپني ۱۴ نومبر کي اشاعت میں لکهتا هے :

" دونوں سلطنتوں کي باهمي گفتگوے مصالحت میں اس فوري تغیر کي وجه رومانی وزیر داخلیه کي مداخلت هے - ایم تیک جونیسکیر (M. Take Jonescu) گذشته هفته میں اتهینس پہنچے - وه قسطنطنیه میں ترکي وزیر داخلیه طلعت بے سے ملنے آے تهے ' اور یه بیان کیا جاتا هے که انهوں نے اس امر پر زور دیا که مناسب یه هے که بغیر کسي تاخیر کے صلح کرلیجاے -

۱۰ نومبر کو گفتگوے صلح پهر شروع هوئي اور دوسرے دن ایک عهدنامه مفاهمت کے اصول پر ترتیب دیا گیا ' جسکو روماني وزیر داخلیه نے تجویز یا پسند کیا ' نیز دونوں حکومتوں کے سامنے پیش کرنے کے لیے اس پر باقاعده دستخط بهي هوے "

جو لوگ جنگ کي حالت سے ذرا بهي واقف هیں وه جانتے هیں که آج کوئي بڑي سي بڑي سلطنت بهي دو تین ماه تک جنگ بغیر مالي مشکلات کے جاري نہیں رکهسکتي ' پهر چه جائیکه دولت عثمانیه جسکو همیشه داخلي یا خارجي جنگوں سے سابقه رهتا هے اور جو دو سال سے مصروف جنگ هے ' اور جسکے خزانه کي رونق اجنبي سرمایه داروں کي بدولت هے ؟

پهر اگر جنگ چهڑتي تو اغلب یه هے که اقامت امن کے نام سے رومانیه اپني تازه دم فوج لیکے میدان میں آجاتي ' اور اس صورت میں دولت عثمانیه کو دو ایسے دشمنوں کا مقابله کرنا پڑتا جنمیں سے ایک تو بالکل تازه دم هوتا ' اور دوسرا گو مانده هوتا مگر بهرحال دولت عثمانیه سے کم - ظاهر هے که ایسا مقابله کہاں تک صلاح اقدام هے -

ایک اهم سوال ثالثي کے متعلق

کیا ثالثي میں دولت عثمانیه کو کامیابي کي امید هے ؟

اسکے جواب سے پہلے تعلقات دول کو سمجهه لینا چاهیے - برطانیه کے ساتهه یونان کے جو تعلقات هیں ' اسکا اندازه اس واقعه سے هوسکتا هے که جب جزیره کریت بین القومي حکومت میں تها ' اسوقت برطاني جهاز نے اپنے سامنے اس پر یوناني علم بلند کرایا - فرانس سے یونان کے تعلقات یه هیں که فرانسیسي افسر یوناني فوج کي تنظیم و تربیت کے لیے آئے تهے ' اور اگر ادهر جرمني سے تعلقات کي وجه سے اسمیں کوئي فرق بهي آگیا هوگا تاهم اسکي رخنه بندي شاه یونان کي آمد فرانس سے هوگئي هوگي - روس سے گو خاص تعلقات نہیں ' مگر اسکے دو حلیفوں سے تو خاص تعلقات هیں ' اور اسکے علاوه کم از کم دولت عثمانیه سے تو بهرحال زیاده تعلقات هونگے - یه تو مفاهمت ثلاثیه کي حالت تهي ' اب رها تحالف ثلاثي تو اسکے رکن اعظم یعنی جرمني کے تعلقات کا اندازه اس سے هوسکتا هے که شاهنشاه جرمني نے شاه یونان کو عقاب سراغ کا تمغه اور فیلڈ مارشل کا خطاب دیا - آسٹریا اور اطالیا سے بظاهر خاص تعلقات نہیں هیں بلکه عجب نہیں که البانیه کي وجه سے کچهه چشمک بهي هو ' کیونکه یونان البانیه کے متعلق اپنے مطامع سے ابهي تک بالکل دست بردار نہیں هوا - مگر اس سے زیاده یه ممکن هے که یهي البانیا تینوں سلطنتوں میں اتحاد کا باعث بهي هوجاے اور دولت عثمانیه کے مقابله میں اطالیا اور آسٹریا کي همدردي یونان کے ساتهه هو -

غرض که یورپ سے انصاف کي امید معلوم - البته اغراض و مصالح سے کچهه توقع هوسکتي هے ' مگر انمیں بهي بظاهر کوئی سامان امید آفریني و طمانیت بخشي کا نہیں ' اور اسلیے اس سوال کے جواب میں هم انہیں الفاظ کا اعاده کرنا چاهتے هیں ' جو هم نے خبر ثالثي پر لکهے تهے یعنے "هرچند که جنگ اور گفتگوے صلح دونوں ختم هوگئي هیں ' مگر ابهي اس داستان المناک کو ختم نه سمجهنا چاهیے ' بلکه یورپ کي نصفت پروري کي حکایت سننے کے لیے تیار رهنا چاهیے - "

میں تمام زمینوں کے سلطنت کي ملکیت هونے کي بابت اس نے نهایت پر زور دعوي کیا هے -

اس نے چیچک کے ٹیکے کے خلاف بهي لکها اور خواه مخواه اپنے آپکو ان بے انداز اشخاص کے ساتهه بحث میں الجها دیا جو زمین کو اب تک چوڑا یا مسطح کہتے هیں - " تعجب انگیز صدي " (مطبوعه سنه ١٨٩٩ ع) - میں اس نے معلومات طبیعیه میں انیسوي صدي کے تقدمات اور طبیعي قوی پر اقتدار کي تفصیلات دیں - " طبیعت میں انسان کي جگه " (مطبوعه سنه ١٩٠٣ ع) میں اس نے ایک دیرینه خیال کي تائید کرتے هوے علمي دلائل قائم کیے هیں - یعني یه که زمین هي تمام کائنات کا مرکز هے -

سنه ١٩٠٥ ع - میں اس نے اپني دلچسپ اور خود نوشته سوانح عمري شائع کي -

(جشن پنجاه ساله)

زنده شخص کا صرف دماغ هي زنده نهیں هوتا - زندگي اسکے هر عضو میں هوتي هے -

یهي حال زنده اقوام کا بهي هے - هر قوم میں امجاد و ابطال اور رجال علم و فضل بمنزلۂ دماغ کے هیں ' لیکن اگر وه زنده هوتے هیں تو انکے ساتهه تمام اعضاء جسم ملت ' یعني عام افراد ملت بهي اپنے فرض حیات سے غافل نهیں هوتے -

سنه ١٨٩٠ میں انگلستان کي مجلس شاهي نے ڈارون اور ویلس کو باعتراف کشف نظریۂ ارتقا ' دو اول درجه کے تمغے دیے ' جو في الحقیقت سب سے بڑا اعتراف علم و خدمت علم تها -

ڈارون اور ویلس میں جو مراسلات اقسام و انواع کے دوام و تغیرات کي نسبت هوئي تهیں ' در اصل وهي بنیاد تهي جس سے مسئلۂ ارتقا کا اصلي حل آگے چلکر منکشف هوا - سنه ١٩٠٨ میں اس مراسلة پر پورے پچاس سال گذر گئے تهے - لینین سوسائٹي لندن نے ان مراسلات کي پنجاه ساله سالگره کا ایک عظیم الشان جلسه منعقد کیا اور اسمیں ویلس کو تمغه پهنایا گیا -

اس جلسے میں ڈاکٹر جوزف هوکر بهي شریک تها - یه وهي شخص هے جس نے ڈارون کو مجبور کیا تها که قانون بقاء اصلح کے متعلق اپني تحریر ضائع نه کرے - اس نے اپني تقریر میں اس نظریه کي تاریخ کشف و تدوین پر روشني ڈالتے هوے بیان کیا که کس طرح ڈاکٹر ویلیس سے بالکل علحده و مستقل ڈارون نے اس نظریه تک رسائي حاصل کي تهي' اور پهر کس طرح دونوں میں اسکے متعلق مراسلت هوئي تهي ؟ نیز یه که ڈارون نے اس انکشاف کے ترک دعوی کا قطعي اراده کر لیا تها ' مگر کن کن دقتوں اور مجبور کن التجاؤں کے بعد آپ اشاعت کیلیے مجبور کیا گیا ؟

اس جلسے میں ڈاکٹر ویلیس نے نهایت انکسار کے ساتهه ظاهر کیا که اس نظریه کے کشف میں اُسے جو کچهه حصه ملا هے ' وه محض اسکي خوش قسمتي کا اتفاقي نتیجه هے جو هر طرح عجیب و غریب تها ورنه در اصل ڈارون بیس سال پہلے اسکا دروازه کهٹکهٹا چکا هے - اس نے نهایت فیاضانه جوش کے ساتهه اعتراف کیا که اصل فضیلت " اصلیت نوع انساني " کے مصنف هي کیلیے هے - اور وه بالکل غیر مشترک هے -

اصل یه هے که ڈارون نظریۂ ارتقا تک تو اپنے اوائل سیر و سیاحت هي میں پہنچ گیا تها ' لیکن دلائل و مشاهدات کي تکمیل کا انتظار تها - بیس برس سے زیاده زمانه اسمیں بسر هو گیا - اسي اثنا میں ڈاکٹر ویلس بهي اپنے سفر میں مستعدانه کام فرما رها - ڈارون نے جب دیکها که اب اسقدر مواد جمع هو گیا هے جو اُسکی پشت پناهي کے لیے کافي هے تو وه طیار هوا که علمي دنیا کے سامنے سے پرده هٹا دے -

ڈاکٹر ویلس نے اپنے لیکچر میں لکها هے که اصل نظریۂ انتخاب طبیعي کے کشف کي پیدایش ایک گهنٹے سے زیاده عمر کي نهیں هے - ایک هفته کے اندر اُس نے مرتب کیا اور اُسکے دوسرے هي دن ایک مراسلے کي صورت میں ڈارون کے پاس بهیجدیا -

(روحانیات)

ڈاکٹر ویلس کي زندگي کا ایک نهایت اهم واقعه اسپریچولیزم (مذهب روحانیات) کا بهي مسئله هے - وه نه صرف اسکا معتقد هي تها ' بلکه اپني تمام زندگي میں روحانیات کا ایک حامي کبیر اور موید شهیر رها -

یورپ اور امریکه کے موجوده مذهب روحانیات ' اسکي صحت و عدم صحت ' اسکے دلائل و براهین ' مشاهدات و واردات ' نتائج و حوادث ' وغیره وغیره ' ایک موضوع مستقل هے ' جس کو نهایت تفصیل سے قلمبند کرنا چاهیے - ویسي تفصیل تو سر دست مشکل هے که وقت نهیں ' البته آئنده اشاعات میں بسلسلۂ ڈاکٹر ویلس ایک اجمالي تذکره ضرور درج الهلال هو گا - ڈاکٹر ویلس کے حالات بغیر اس تذکره کے مکمل نهیں هوسکتے -

اعلان

منجانب رسپشن کمیٹي آل انڈیا محمڈن کانفرنس آگره

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس بمقام آگره بپٹسٹ مشن اسکول کے احاطه میں ٢٦ - ٢٧ - ٢٨ دسمبر سنه ١٩١٣ ع کو منعقد هونگے اور قیام مهمانان کیواسطے میٹرو پول هوٹل جو متصل مقام جلسه مذکور هے ' تجویز هوا هے - داخله فیس ممبري کے لیے پانچروپیه ' اور وزیٹري کي دو روپیه مقرر هے - فیس مذکور صدر دفتر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈه کے پته سے بهیجنا چاهیے ' یا جلسه کانفرنس میں اوس عهده دار کے حواله کرني چاهیے جو جلسه میں اسکام کیلیے منجانب اسٹینڈنگ کمیٹي مقرر کیے جائیں - اور جو ٹکٹ ممبري اور وزیٹري کے تقسیم کرینگے قیام و طعام کا انتظام ٢٥ دسمبر سنه ١٩١٣ ع کي صبح سے ٢٨ دسمبر سنه ١٩١٣ ع کي شام تک بشرح ذیل کیا گیا هے :

(الف) به طرز انگریزي ... ٣ روپیه ... یوم

(ب) به طرز هندوستاني ... ١ روپیه ٨ آنه ... یوم

(ج) ملازمان کیلیے ... ٨ آنه ... یوم

نوٹ — فیس مقرره میں مکان و فرنیچر ضروري روشني گرم پاني شامل هے - لیکن صبح کي چاء وغیره شامل نهیں هے - وه ڈیرٹي شاپ سے جو هوٹل و پنڈال کے متصل لگائي جائیگي قیمت ادا کرنے پر مل سکیگي - اسٹیشن سے جاے قیام تک سواریکا مهیا کرنا کمیٹي کے ذمه هوگا - هر ایک گاڑي والے کے پاس ٹکٹ شرح کرایه گاڑیکا موجود هوگا - اوسکے مطابق کرایه ادا کرنا چاهیے -

جمله خط و کتابت سیکرٹري کمیٹي استقبالي کے نام سے هوني چاهیے - انکا دفتر گلاب خانه آگره میں هے ' او ر جسقدر جلد ممکن هو تشریف آوري کے اراده سے سیکرٹري مذکور کو غایت درجه ١٥ دسمبر تک مطلع کرنا چاهیے - تاکه انتظام میں آساني هو -

خواجه فیاض حسین

جائینٹ سکریٹري رسپشن کمیٹي آگره

مذهب نشوؤ ارتقا کا ایک موجد

ڈاکٹر رسل ویلس

ایک طبیعي کبیر، جو روحاني بھي تھا

غرضکه اس طرح " بقاء اصلح " کا قانون ڈاکٹر ویلس پر منکشف هوا اور وہ جوں جوں اسپر غور کرتا گیا ' اتني هي اُسکي صحت و حقیقت کا اذعان بڑھتا گیا - یه انتخاب طبیعي کي بنا پر آغاز انواع کا ایک ایسا نظریه تھا جسکے تسلیم کیے بغیر چارہ نه تھا - یہاں تک که اس نے اپنے تئیں تیار پایا که اس بارے میں علمي حلقوں سے خط و کتابت شروع کرے -

(ڈارون اور ویلس)

ڈاکٹر ویلس نے ایک مبسوط تحریر میں اس نظریه کي تفصیل و تشریح کي اور چارلس ڈارون کے پاس بھیج دي -

ٹھیک اُسي زمانے میں ڈارون بھي اسي نظریه کا مطالعه کررها تھا اور اس نقطه تک پہنچ چکا تھا - اُس نے جب ڈاکٹر ویلس کي تحریر دیکھي تو اسکي فیاض طبعي اور دریا دلي نے گوارا نه کیا که اب اس نظریه کي دریافت کو اپني جانب منسوب کرے - اُس نے دیکھا که اگر سرچشمۂ علم کے الہام میں ایک اور دماغ اس سے بازي لے گیا هے تو بہتر یہي هے که یه میدان اُسي کے لیے چھوڑ دیا جاے -

یہاں تک که اُس نے پورا ارادہ کرلیا که اس بارے میں صرف ڈاکٹر ویلس کي تحریر ملک میں شائع هونے دے اور اپني تحریر همیشه کیلیے نذر گمنامي کردے -

کچھه شک نہیں که یه واقعه تاریخ علم و ارباب علم کے فضائل و محاسن کا ایک نہایت پر اثر واقعه هے - ابھي کل کي بات هے که قطب شمالي کے انکشاف کے متعلق ایک هي وقت میں دو شخصوں کے اندر کس درجه ادب سوز مناقشۂ و مجادله هوا تھا ' حتي که ڈوئل کے ذریعه فیصله کرنے کي خواهش کي گئي تھي ' اسکے مقابلے میں ڈارون کي یه فیاض طبعي کس درجه محترم هے که خلقت انساني کے ایک عظیم ترین نظریه کے انکشاف کي نامي عزت و شہرت سے وہ خود بخود دست بردار هونے کیلیے طیار هوگیا تھا !

لیکن ڈارون کے دوستوں نے اس ارادہ کي خبر پاتے هي اسکا محاصرہ کرلیا اور سخت اصرار کیا که ایسا نه کرے - علي الخصوص هکر اور لائل نے اُسے سمجھایا که ایسا کرنا انصاف اور حق کي دانسته توهین کرنا هے - اگر ایک هي وقت میں دو شخص یکساں طور پر کسي اصول کي تحقیق تک پہنچے هیں ' تو دنیا اتني تنگ نہیں هے که اسمیں دو محققوں کي مساویانه تعظیم کي گنجائش نہو -

بالاخر یہي قرار پایا که ڈارون اور ویلس ' دونوں کے رسائل ایک هي وقت میں شائع کیے جائیں -

چنانچه مشہور مجمع علمي ' لینین سوسائٹي کا جلسه منعقد هوا اور دونوں شخصوں کي تحریریں به یک وقت اسمیں پڑھکر سنائي گئیں -

لیکن ڈارون کي اخلاقي فیاضي کے تذکرہ میں ویلس کو بھي نہیں بھلایا جا سکتا - اسکے دل کي نیکي اور صداقت نے بھي اپنا بے نظیر جوهر هر موقعه پر ظاهر کیا - گو اُسے حق حاصل تھا که وہ اس نظریه کے کشف و تکمیل میں کم از کم اپنے حق مساوي کا ادعا کرتا ' مگر اس نے پوري کشادہ دلي کے ساتھه همیشه اعتراف کیا که تقدم فضیلت کشف اسکے معاصر ڈارون هي کو حاصل هے کیونکه "اصلیت انساني" کا وهي مصنف هے -

با ایں همه دنیا حقیقت کو نہیں بھلا سکتي - اگر ڈارون اپنے سفر میں ویلس کي دلالت سے احسان مند نہیں ' تو ویلس بھي اپني جادہ پیمائي علم میں اسکي منت پذیري سے آزاد هے - یه یقیني هے که موجودہ عہد کي غلغله انداز تحقیقات میں همیشه اُسکا نام ڈارون کے نام کے ساتھه زبانوں پر رهیگا -

وہ اپنے آخریں سالوں میں نظریۂ ڈارون سے کسي قدر هٹ گیا تھا - اُس نے " مذهب ڈارون " (مطبوعۂ : ۱۸۸۹) میں ارتقاء آلیه کي تشریح کرتے هوے اپنے تئیں گذشته شاهراہ سے بہت زیادہ بلندي پر الگ کرلیا هے -

(بعض دیگر اشغال علمیه)

ویلس کي زندگي کے آخري ایام اعمال ادبیه میں صرف هوے جسکي تفصیل کي یہاں چنداں ضرورت نہیں - اس نے ریاستہاے متحدہ امریکه میں کئي کامیاب سفر کیے جہاں مذهب ڈارون اور اسکے همساز مواضیع کے متعلق اسکے خطبات نے وقعت و احترام حاصل کیا -

مذکورہ بالا کتابوں میں اس نے ممالک حارہ کے ایام سفر کے نتائج جمع کیے هیں ' اور اسطرح علم الحیات اور خصوصاً حیوانات کي تقسیم اور محاکات (جو حیوانات یا نباتات گرد و پیش کے اشیاء کي نقل کرتے هیں اور جسکو اصطلاح میں Mimicry کہتے هیں) کے متعلق گذشته معلومات میں گرانقدر اضافے کیے هیں -

ان میدانوں کے علاوہ اس نے بعض دوسرے میدانوں میں بھي قدم رکھنا چاها مگر بمشکل انمیں قابلیت دکھا سکا ' اور سچ یہ هے که جامعیت فن قدرت کي ایک بخشش ضرور هے مگر اسکا کوئي قانون نہیں هے - چونکه اسمیں تبلیغ و اشاعت کي ایک حقیقي روح تھي ' اسلیے ایک غیر مقبول قاعدہ کي تائید میں جسقدر وہ ... هوتا تھا ' اس سے زیادہ وہ کسي حالت میں خوش نه هوتا - اسکي کتاب " معجزات اور روحانیت حدیثه " (مطبوعه سنه ۱۸۷۴ع و ایضاً مع ملحقات سنه ۱۹۰۱ع) نے اعلان کیا که وہ بہت سے ترقي یافته راستیوں کے دعوں کو صحیح مانتا هے اور ایک طبیعي کا روحاني هونا خلاف عقل نہیں هے - " لینڈ نیشنلیزیشن " (مطبوعه سنه ۱۹۸۲ع)

البصائر

ادارۂ سیرۃ نبوی

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب خانپور - ریاست بہاولپور

ریا کو ارباب صفا شدید ترین شرک سے شمار کرتے ہیں اور ریا اوس حالت کو کہتے ہیں جبکہ انسان خدا کی مرضات کیلیے نہیں بلکہ انسانوں کو دکھانے کیلیے کام کرنے لگتا ہے - في الحقیقت یہ شرک اعظم ہے کہ خدا سے زیادہ لوگوں کو عزیز تر سمجھنا لازمی ہو جاتا ہے' اور خدا سے رو گردانی کرکے لوگوں کی طرف دل کو رجوع کرنا پڑتا ہے - اسیطرح رسوخ پیدا کرنے یا کسی کو کسی بات سے خوش کرکے کام نکالنے میں تصنع یا مدح سرائی بھی ایک نوع کا شرک ہے' کیونکہ اسکے لیے بھی ممدوح کو بڑھانا اور اوسکے اندر اپنی عظمت و جبروت کا خیال پیدا کرانا اور اپنے وجود میں عبودیت بیجا کا اثر ڈالنا پڑتا ہے - لہذا حدیث شریف میں ہے : احثوا التراب فی وجوہ المداحین -

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت
کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور؟

یہ سب کچھہ صحیح ہے مگر ساتھہ ہی اسکے کسی کے احسان کا شکر ادا نکرنا بھی ویسا ہی گناہ ہے - کیونکہ محسن کا مادۂ جود و احسان صورت حاصل کرنے سے بیکار ہوجاتا ہے - یعنے حوصلہ پست اور ہمت ٹوٹ جاتی ہے - حقیقت میں محسن کا شکریہ خدا ہی کا شکریہ ہے - اگر خدا محسن کو نعمت ندیتا' اگر نعمت دیتا مگر توفیق ندیتا تو احسان کہاں سے وقوع پذیر ہوتا ؟ من لم یحمد الناس لم یحمد اللہ -

حمد را با تو نسبتیست درست
بر در ہرکہ رفت' بر در تست !

میں مدت سے (الہلال) کے مطالعہ سے مستفیض و مستفید ہوں - بے مبالغہ و تکلف اور بغیر تصنع و ریو و ریا' مگر بطریق شکر و تشکر عرض کرتا ہوں کہ اسلامی قلوب کی زنگ خوردہ حالت کے لیے اگر کوئی صیقل ہے تو یہی الہلال' اور حرارت افسردۂ مذہبی کے واسطے اگر کوئی آلہ نفس و دمیدنی ہے تو یہی الہلال ! !

صاحب الہلال کی وسعت ارادہ و قوت عملی کو دیکھکر حیرت طاری ہوتی ہے - جب اس نفس نفیس سے ہدایت کی نسیم مقدس آتی ہے تو زمانۂ صحابہ کرام یاد آجاتا ہے - جسوقت اصلاح امور شرعی کیلیے کھڑا دیکھتے ہیں تو ائمۂ سلف کا نمونہ آنکھوں کے آگے پھر جاتا ہے - جب اس وجود با وجود کو آہ و بکا میں پاتے ہیں تو صوفیۂ صافیہ کی خوش بو آنے لگتی ہے - پھر لطف یہ کہ باینہمہ کمالات و فضائل معنویہ' طرز بیان کی بہار گل ہائے رنگا رنگ ہے - انشاء بلاغت سحر کار اور اعجاز بیان بین اعجاز ہے - وللہ در ما قال :

لیس للہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد !

صاحب الہلال کی مشکلات کا صحیح اندازہ تو کون کرسکتا ہے ؟ تاہم جانتا ہوں کہ انکو تدبیر امور اسلامیہ و تفکر اصلاح ملیہ نے گھیر لیا ہے اور ہر طرف سے مجبور و نعل در آتش کر رکھا ہے - لیکن کاش اونھیں یہ بھی معلوم ہوتا کہ ان کے کارہائے نمایاں بہت کچھہ کام کر گذرے اور بہت کچھہ کر رہے ہیں - جناب مولانا کی محبت اب خدا و رسول اور اسلام کی محبت سمجھی جاتی ہے - صحیفۂ الہلال کی محبت قران و حدیث و آثار صحابہ کی محبت خیال کیجاتی ہے - سچ ہے :

حمد را با تو نسبتیست درست
بر در ہرکہ رفت' بر در تست

حضرت مولانا ! روے سخن آپکی طرف ہے - آپکو یاد ہوگا کہ جس زمانہ میں جناب نے البیان کا اعلان شائع فرمایا تھا' تو سب سے پہلے بندہ ہی نے لبیک و سعدیک پکار کر عرض کیا تھا کہ نہایت مبارک ارادہ ہے - خدا مبارک کرے اور برکت دے - ارادے کے پورا کرنے میں جلدی کیجیے :

تمامش کن چو بنیادش نہادی

نیز مشورہ کے طور پر لکھا تھا کہ الہلال سیاسی معاملات کیلیے کافی ہے - البیان کو (جسکا اب نام نامی البصائر ہے) مذہبی امور کیلیے رکھا جائے - مجھے یاد ہے کہ جناب نے میری التماس کو منظور فرمایا تھا -

آج الہلال میں ذکر مجالس مولد اور ادارۂ سیرۃ نبوی کا ارادہ و مضمون بصارت افروز و بصیرت اندوز ہوا - خون محبت کا ثوران اور شوق کا ہیجان یہاں تک پہونچا کہ کچھہ عرض کرنے کیلیے پھر مجبور ہوگیا - امید کہ اگر جوش جنون کار میں خلاف منشا و مصلحت کچھہ سرزد ہو' تو معذور سمجھا جاؤنگا

شوق نشناسد ہمی ہنگام را

میری راے میں اس مضمون کے لیے الہلال سے البصائر زیادہ موزوں ہے - دنیا کے قیام و قوام کیلیے تقسیم عمل ضروری ہے - جیسا کہ رات اور دن - تدبیر معاشرت و تفکر آخرت - سکون و حرکت دن کے لیے' چراغ و مکان رات کے لیے - معاشرت کے لیے ساز و سامان' آخرت کے لیے سوز و محبت - سکون کے لیے فرش' حرکت کے لیے میدان - پس اسی بنا پر الہلال و البصائر کو بھی الگ الگ حصہ دیا جاے - سیاسی معاملات کے لیے الہلال اور دینی امور کیواسطے البصائر خاص ہونے چاہییں - گویا وہ دنیا میں موجب صلاح' اور یہ آخرۃ میں سبب فلاح : ربنا اتنا في الدنیا حسنۃ و في الاخرۃ حسنۃ ! !

بلکہ میرے نزدیک تو تبرکا و تیمنا افتتاح البصائر کا خطبات مجالس مولد ہی کے بنا پر سیرۃ نبوی سے کیا جاے' تا کہ موجب نزول رحمت و باعث برکت ہو -

اصطلاحات علمیه

اسماء علوم

(از جناب مولوی ابوالمکارم فضل الوهاب صاحب سپرنٹنڈنت بیکر هوسٹل - کلکته)

اصطلاحات علمیه ے سلسلے میں مولوي صاحب ممدوح نے اسماء علوم کي ایک اور فهرست مدون فرمائي هے ' اور غالباً اس سے انکا مقصود یه هے که تمام غیر معروف و فرعي علوم ے اسماء بهي مرتب هو جائیں -

جناب ممدوح کا ذوق علمي و شوق خدمت لغة و علم مستحق صد تحسین هے - اور امید هے که وه اس سلسلے کو جاري رکهیں گے -

البته بعض اسماء علوم جو انهوں نے وضع کیے هیں ' انکي نسبت مجهے چند امور عرض کرنا هے - بالفعل بجنسه انکي فهرست کا پهلا نمبر درج کر دیتا هوں - دوسرے نمبر ے آخر میں جو کچهه عرض کرنا هے ' عرض کرونگا -

1	Acoustics	علم الاصوات
2	Aerology	علم الهواء
3	Aeronautics	علم السفر في الهواء
4	Agriculture	علم الفلاحة
5	Amphibology	اشتباه الكلام
6	Analytics	علم البيان
7	Biography	تذکره
8	Caligraphy	علم الكتابة
9	Cardiology	علم القلب
10	Casuistry	علم الفقه
11	Chirography	علم الخط
12	Chirology	علم التكلم بالاشارات
13	Chirurgery	علم الجراحة
14	Chorography	علم آثار البلاد
15	Chromatics	علم الالوان
16	Chronology	علم تقويم التواريخ
17	Comparative Anatomy	علم التطبيق الاعضاء
18	Conchology	علم الاصداف
19	Craniology	علم الجمجمه
20	Divinity	علم اللاهوت
21	Demonology	علم الشياطين و الجن
22	Demology	
23	Demography	
24	Diplomacy	علم اصطلاحات الممالک
25	Doxology	سجلة
26	Ecclesiology	علم بناء الكنائس
27	Eclectics	علم اصول التفضيل
28	Economics	علم الادارة
29	Education	التعليم
30	Erpetology	علم الهوام
31	Etymology	علم الصرف
32	Political Geography	جغرافية الملكيه
33	Physical Geography	جغرافية الطبيعيته
34	Glossology	علم الشرح الكلمات
35	Harmonics	علم القواعد الالحان
36	Heliography	علم ضوء الشمس
37	Hieroglyphics	علم قلم المصريين القديم
38	Homœpathy	علم تطبيب المثل بالمثل
39	Homiletics	فن الوعظ
40	Horticulture	علم فلاحة الجنينات
41	House-keeping	تدبير البيت
42	Hydraulics	فن رفع الماء
43	Hydrodynamics	
44	Hydrometry	فن وزن المياه
45	Hydropathy	علم مداواة بالماء
46	Hygrometry	علم رطوبة الهواء
47	Ichnograph	رسم قاعده بناء
48	Iconography Iconology	علم الرسم و التصوير
49	Ideology	علم التصديقات
50	Jurisprudence	علم الفقه
51	Lexieography	علم اللغة
52	Lithography	علم الطبع براسطة الحجر
53	Lithology	علم الطبع بالاحجار
54	Logarithm	علم نسبة العداد
55	Martyrology	تاريخ الشهداء
56	Meomerism	علم المغناطيسة في الحيوانات
57	Mnemonics	علم الحافظة
58	Moral Philosophy	فلسفه اخلاقيه
59	Mysticism	تصوف
60	Mythology	اساطير الجاهليه
61	Natural Theology	علم الكلام الطبيعي
62	Naiigation	الملاحة
63	Necromancy	السحر
64 65	Neology Rationalism	القول بالعقل بدون الوحي
66	Mumismatics	فن تشخيص المسكوكات
67	Obstetric	فن القباله
68	Oneiromancy	علم التعبير
69	Oratory	بلاغة
70	Osteogeny	علم تكون العظام
71	Ourology Ouroscopy	تفسره
72 73	Paleography Paleology	علم الخط القديم
74	Paleontology	فن المتحجرات
75	Palilogy	ترجيع الكلمة
76	Palmistry	علم الكف
77	Philology	علم الالفاظ
78	Photometry	علم درجات النور
79	Phraseology	عبارة - اصطلاح
80	Phonetics	علم الاصوات
81	Physic	علم الطب
82	Polemics	مباحثه
83	Politics	علم السياسة
84	Pomology	فن تربية النبات
85	Pyrotechmcs	علم صناعة العاب البارود
86	Sarcology	علم اللحوم
87	Sculpture	فن النقش
88	Statics	علم الاثقال
89	Statislics	فن رضع القوائم
90	Stenography	خط الاشارات
91	Symbology	فن التشبيه
92	Tautology	تكرير الالفاظ
93	Theosophy	الصوفيه
94	Therapeutics	علم الطب
95	Topography	علم البلدان
96	Toxicology	علم السموم
97	Tradition	الحديث

اظل ذ ریح العقل ما اطعم الکری
و للقلب مني رنة و خفوق !
بري حبها جسمي وقلبي و مهجتي
فلم يبق الا اعظم و عروق !

پھر اِن تمام موانع و علائق کے ساتھہ اور تمام باتوں سے قطع نظر کیجیے - صرف ایک الهلال هي کي تحریر و ترتیب ' و فکر تدوین ' و فراهمي جمیع جزئیات و متعلقات پر نظر ڈالیے که کس قدر محتاج اعانت و رفاقت هوں اور پھر اس سے بکلي محروم ؟ اگر الهلال سے مقصود اردو پریس کی موجوده نظیر کی کوئی چیز هوتي تو شاید میں روز شام کو ایک مرتب و مدون الهلال پیش کردیتا - ایک لیڈنگ ارتیکل اور چند نوٹ کسي نه کسي طرح لکھه ڈالے اور باقي کیلیے خبریں اور مراسلات کاتب کے حواله کیں - پورا اخبار مرتب هوگیا -

یہاں تقریباً هر سطر ایڈیٹوریل هے اور تقسیم ابواب و فصول مضامین ایک وقت میں متعدد افکار و اقلام کے محتاج - یورپ میں اس طرح کے رسائل جو نکلتے هیں ' تو کم ازکم انکے ادارۂ قلم تحریر (ایڈیٹوریل اسٹاف) میں ایک ایک باب کیلیے ایک ایک شخص مستقل ضرور هوتا هے ' جسے هفته بھر سوا اپنے موضوع کے اور کسي چیز کي فکر نہیں هوتي - مجھے ایک شخص بھي ابتک ایسا میسر نہوا ' جس کے سپرد کوئي ایک باب کردوں اور پھر بالکل مطمئن هو جاؤں که میري شرکت وقت کي اُس میں کسي طرح احتیاج نه هوگي -

کہتے هیں که محبت ' روپیه ' اور تلاش ' ایسے اجزا هیں جو اگر جمع هو جائیں تو پھر کوئي شے نہیں جو میسر نه آے - مگر میرا تجربه تو اس بارے میں اس سے بالکل مختلف هے - معاوضۂ مالي کے لحاظ سے قصور نہیں کرتا ' اور شاید اردو پریس کے انتہائي پیمانۂ مالي سے بھي بلند ترکیلیے هر وقت طیار هوں - تلاش ابتدا سے جاري هے ' اور محبت و خدمت و سلوک کی نسبت کیا کہوں ؟ یقین کیجیے که اگر کوئي خریدار ایک ادنی سي نظر التفات بھي کرے تو میرا دل میرے پہلو میں نہیں بلکه هتیلي پر هے :

گوهر دل ناز نیناں را نمي افتد قبول
ورنه من صد بار در راه نیازش داشتم !

(۲) اس حالت کا نتیجه یه هوتا تها که اسباب کو مہیا نه پاکر ارادوں کو بھي خیر باد کہوں : لا یکلف الله نفساً الا وسعها - لیکن مشکل یه هے که اسباب ظاهري دماغ کے ارادے کو ضعیف کرسکتے هیں ' مگر دل کے اُٹھے هوے جوش کو تو نہیں روک سکتے ؟ ظاهري دقتیں جتني بڑھتي جاتي هیں ' یقین فرمائیے که دل کا جوش بھی اتنا هی زیاده هوتا جاتا هے :

اذا هي ... ت في الدوي ' زاد في الهوی
... ولا هي ترحم !

تمام مجبوریوں کو دیکھتا هوں لیکن ساتھه هي یه بھي جانتا هوں که سمندر کي طغیانیاں همیشه سے ایسي هي رهي هیں جیسي که اب هیں - جو ڈوب گئے ' انکے ساتھه سمندر کو کوئي خاص دشمني نه تهي ' اور جو پیرکر کنارے تک پہنچ گئے ' انکے لیے سمندر نے اپنے خواص بدل نہیں دیے تے - جو پیرنے والے تھے وہ هاتهه پانوں هلاکے کسي نه کسي طرح کنارے تک پہنچ هي گئے ' اور جنکي همت نے جواب دیدیا وہ بالاخر نہنگ و ماهي کي غذا بنکے سمندر کے اندر هي رهگئے - کام کرنے والوں کیلیے مصائب علائق و حیات تنجیر پا نہیں هو سکتے -

(۳) کسے معلوم هے که کتنے ولولے هیں جو اُٹھتے هیں اور انہیں دل سے زبان تک پہنچنے کي مہلت بھي نہیں دي جاتي که وقت دوسرا ' اور موسم موافق نہیں :

که اهل شوق عوام اند و گفتگو عربي ست

لیکن ایک مخصوص دیني رساله کے خیال کو ضبط نه کرسکا که ضرورت اشد شدید نظر آئي - الهلال میں جب کبھي کسي دیني و علمي موضوع پر کچھه لکھتا هوں تو قلت ضخامت و تنوع مطالب کے خیال سے قدم قدم پر دامن قلم اولجھتا هے اور مجبوراً ارادوں کو ملتوي کردینا پڑتا هے - سب سے بڑي مقدم شے یه هے که قرآن حکیم کے متعلق بے اختیار جي چاهتا هے که نہایت کثرت سے هر پہلو پر بحث کیجاے ' اور صدها مباحث و معارف هیں جو اسکے متعلق پیش نظر هیں ' بلکه بہت سے بصورت تحریر مدون بھي هو چکے هیں ' مگر انکي اشاعت کا کوئي ذریعه نہیں -

ضرورت هے که ایک هي وقت میں قرآن حکیم کو مختلف اشکال بحث و معارف میں اس طرح پیش کیا جاے که اسکے جمال عظمت کا نظارہ عام هو جاے -

غرضکه انہیں خیالات کي بنا پر پہلے باسم البیان اور پھر البصائر اسکا اعلان کیا گیا -

ارباب تجربۂ و کار جانتے هیں که اس قسم کے کاموں کیلیے تحریر مقالات و تالیف مضامین سے زیاده صرف وقت کی چیز محض ترتیب اور اسکي ذمه داري هوتي هے - میں نے البصائر کا اعلان تو کردیا که کسي نه کسي طرح اسکے لیے بھي وقت نکال لونگا - لیکن پھر اپني حالت کو دیکھا تو معلوم هوا که موجوده اشغال نے جو حالت مصروفیت و انہماک کي کر رکھي هے ' اب وہ اس آخري درجه تک پہنچ گئي هے که اگر تهوڑا سا بھي کام اپنے ذمه اور لے لیا تو کام توکسي نه کسي طرح هو رهیگا لیکن ساتھه هي رات کے چند گھنٹے جو آرام کے بمشکل میسر آجاتے هیں ' انسے بھي محروم هو جاؤنگا - و قال الله سبحانه : ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکه

پس کسي قدر متوقف هوا که اگر الهلال کیلیے نہیں تو کم ازکم البصائر هي کیلیے اتني اعانت میسر آجاے که کم ازکم اسکی ترتیب اور ذمه داري هي سے سبکدوش هو جاؤں - اسي فکر و انتظار میں ادهر کئي مہینے صرف هو گئے ' لیکن بالاخر نتیجه یہي نکلا که اپنے سوا نه کسي اور کا انتظار کیجیے ' اور نه یاس بکاے امید کا اپنے دل کو مدفن بنائیے !

(۴) یہي سبب هے که البصائر کا اعلان الهلال میں روک دیا گیا که اس بارے میں احباب کرام سے میري شرمندگی حد تحمل سے گذر چکي تهي -

(۵) موجوده حالت یه هے که سب سے پہلے احباب کرام سے بکمال اسف و ندامت خواستگار معافي هوں که اشاعت البصائر کا اعلان کرکے ایفاء عہد سے مقصر رها - اسکے بعد جو کچھه عرض کرسکتا هوں وہ یه هے که جن کاموں کا اُس مسبب الاسباب نے اس عاجز کي زباني اعلان کرا دیا هے ' یقین هے که انکي تکمیل کي بھي توفیق مرحمت فرمائیگا ' اور مجھے اپنے بندوں کي نظروں میں شرمنده و رسوا نه کریگا - میں الحمد لله که خود هي اپنے کاموں کو انجام دے رها هوں اور دونگا - اسکے فضل کارساز کے جو کرشمے دیکھه رها هوں ' اُسکي دوسروں کو خبر نہو ' مگر دیکھنے والا تو منکر نہیں هوسکتا - میں نے البصائر کا اعلان کیا هے تو انشاء الله یه اعلان کبھي ذلیل و شرمنده نہوگا - بغیر تعین وقت کے کہتا هوں که جلد سے جلد البصائر کو جسکا اعلان هوچکا هے ' اور وہ بھي

اگر اس تجویز سے جناب کا اتفاق هوجائے تو نیک تفاول هے - اس سے یه غرض نہیں که الهلال کو دینی مضامین سے بالکل خالی کردیا جائے - بلکه مقصود یه هے که الهلال میں اکثر مضامین سیاسی اور قلیل مذهبی هوں - البصائر میں قاطبة امور دینیة کی بحث هو تاکه :

درکفے جام شریعت درکفے سندان عشق

کی مثل صادق آجائے -

البصائر کو پرتو افگنی کے لیے جلد کهڑا کیا جائے - که در انتظار مطالعه طلوع البصائر چشم جهان رو بتاریکی می آرد - والسلام -

الهلال :

شیخ عبد الوهاب شعرانی المصری نے اپنی ایک کتاب میں اُن احسانات و نعائم الهیه کو جمع کیا هے' جو انپر حضرة حق سبحانه نے مبذول فرمائیں - اسکا نام کتاب المنن هے اور معروف و عام هے - ملاحظه فرمائی هوگی - وہ لکهتے هیں که ایک بهت بڑا احسان الله تعالی کا کسی بندے پر یه هے که آسے ایسے احباب و رفقا میسر آئیں' جو اُسکے کاموں کو سمجهیں' اسکی جانفشانیوں اور محنتوں کی قدر کریں ' وہ جس جام کیفیت و ذوق سے سرشار هو' اسکا ایک ایک جرعه اُسکی طرح' اسکے دوستوں کو بهی نصیب هو' تا وہ اُس عالم سے بیخبر نه رهیں' جسکی خبریابی کیلیے کیف و حال شرط هے' نه که قیل و قال :

قــدر ایں باده ندانی بخــدا تا نچشی

میں کہتا هوں که اگر علم و عمل' فضل و کمال' اور اهلیت و صلاحیت کے ساتهه ارباب ذوق اور قدر شناسان کار کا میسر آنا ایک مخصوص احسان الهی هے' تو پهر اُس شخص کیلیے آپ کیا کہتے هیں جسے بغیر هیچ گونه اهلیت و صلاحیت' و بغیر حصول مقام علم و عمل' و خدمت حق و ملت ' اس مقـام رفیع و مرتبهٔ جلیل سے حظ وافر نصیب هو؟ غیر ازیں که ایں جا کار به فضل ست نه باستحقاق :

بر من منگر' بر کرم خویش نگر !

اگر شیخ شعرانی پر الله تعالی کا یه احسان تها که انہیں ایسے احباب و رفقا ملے' جو انکے علم و فضل کے قدر فرما اور انکے عمل و تقوی کے مرتبه شناس تهے' تو الحمد لله که یه عاجز اپنے ساتهه اس سے بهی بڑهکر فضل الهی کی ایک بوالعجبی رکهتا هے - یعنی با وجود جهل و بے مایگی ' بندگان الهی مدحت طراز هیں ' اور با وجود بے عملی و سیه کاری ' مومنین مخلصین ذره نواز !

نصیب ماست بهشت اے خدا شناس برو

که مستحق کـرامت گنــا هگارانند !

جناب کے رسائل و مکاتیب همیشه جس حسن ظن کریمانه سے لبریز هوتے هیں' اسکو بهی اسی عالم کا نتیجه سمجهتا هوں - مگر حقیقت یه هے که اگر مالـک کی نظر صرف اپنے کرم و فضل پر هو تو غلام کو بهی چاهیے که همیشه اپنے قصور و خطا پر نظر رکهے - الهلال کا تذکره فرماتے هوے جن خدمات اور انکے نتائج کی طرف جناب نے اشاره فرمایا هے' اصل مقصد کو سامنے رکهکر دیکهیے تو وہ کیا حقیقت رکهتے هیں ؟ جس منزل کیلیے شبانه روز پیهم سفر کی ضرورت هو' وهاں اگر دو چار قدم آهستگی سے اٹهے بهی تو مستحق التفات نہیں - پس میری داستان اگر خود میری زبانی سننا چاهتے هیں تو سن لیجیے - نه تو علم و کمال میسر هے اور نه عمل و خدمت' نه جامعیت هے اور نه فردیت' نه تو ادعا هے اور نه انتظار مزد و تحسین - اپنی اصلیت و حالت سے با خبر اور اپنی بے مایگیوں سے نا واقف نہیں هوں۔

هاں صرف ایک چیز هے که اُس کا ادعا ضرور هے' اور صرف رهی هے که اسکی استقامت و قرار کیلیے همه وقت مضطر و بیقرار هوں - یعنی اگر میرے هاتهه جام لبریز سے خالی هیں تو دل تنگ نہیں هوں' کیونکه حلق دولت تشنگی سے بهی مالا مال هے' اور اگر صداے سیرابی نہیں رکهتا تو غمگین نہیں ' کیونکه الحمد لله که فغان و شیون' تشنگی کی صداقت سے خالی نہیں' اور میں سچ سچ کہتا هوں که جهاں آگ نہیں جلتی وهاں دهواں بهی نہیں هوتا ' اور اگر دهواں اُٹهه رها هے تو یقین کیجیے که آگ بهی ضرور موجود هے :

در خرابات ندیدستی خراب

باده پنداری که پنهاں می زنم

(۱) آپنے البصائر کا تذکره کرکے ایک ایسے تار کو چهیڑ دیا هے جو اگر اپنا نوحهٔ غم شروع کردے تو عجیب نہیں که تمام رات اسے ایک هی حرف ماتم میں ختم هو جاے :

قدرے گریه و هم بر سر افسانه روں !

میرا موجوده اعتقاد یه هے که زندگی صرف کام کرنے کیلیے هے' یہاں تک که قلم و کاغذ هی کی رفاقت میں پیام اجل کا بهی استقبال کرے - لیکن آپ جانتے هیں که انسان اپنے دماغ اور ارادے کو تو سب کچهه بنا دے سکتا هے' پر اپنے جسم کو کیا کرے ؟ بار بار اپنی حالت کا دکهڑا رونا ٹهیک نہیں' مگر البصائر کی اشاعت کا با وجود اعلان عام ' اب تک وجود میں نه آنا ' ایک ایسا داغ خجالت هے ' جو مجبور کرتا هے که کچهه نه کچهه حق معذرت خواهی میں عرض حال کی اجازت پاؤں - میں فطرةً کمزور جسم و قوی رکهتا هوں - اسپر خود بهی صحت سے محروم اور نیز ایک ایسے دائم المرض بستر کا دائمی تیمار دار' جسکی تکلیفوں کے معائنه کی طاقت کا رشته با وجود پیمان صبر و شکر' بسا اوقات هاتهه سے چهوٹ جاتا هے اور علم الله ' که اپنے دل میں اسکی ایک ایک صداے درد کیلیے کئی کئی خونچکاں زخم رکهتا هوں - لیکن انسان که بندهٔ علائق و محبت ما سوی الله هے ' رونا جانتا هے مگر کسی کے دکهه کو دور نہیں کرسکتا - پهر بے شمار دیگر صدمات و مصائب مستمره هیں جنکی تشریح لا حاصل هے' اسپر مستزاد یه که اپنے کاموں میں رفقا کی اعانت سے بکلی محروم اور اپنے سفر میں یکهٔ و تنها چهوڑ دیا گیا هوں - جو لوگ باهر سے میرے اچهے برے کاموں کو دیکهه رهے هیں ' کاش میں انہیں دعوت دے سکتا که کبهی میرے بیت الحزن کی طرف بهی ایک مرتبه قدم رنجه فرمائیں ' اور ایک شبانه روز یہاں بسر کرکے دیکهیں که یه سب کچهه جو هو رها هے' کیسی کیسی عزم شکن اور زهره گداز گرفتاریوں میں هو رها هے ؟ اور پهر اُس حسن و جمال کی بخشش تحیر کو بهی دیکهیں که کیسی کچهه سحر کار و عقل فراموش هے جو اپنے ایک نگه غلط انداز سے محو و بیخود کرکے جو کچهه چاهتی هے ' جاندادگان نظارهٔ جمال سے کرا لیتی هے ' انما اشکو بثی و حزنی الی الله و اعلم من الله ما لا تعلمون !

الی الله اشکـــوا ما اُلاقی من الهـوی

بلیلی ' ففی قلبـــی جوی و حریق !

ففی فـؤادی فــیـه مـور بقــادح

و فیـــه لهیــب ســاطـع و بروق !

اذا ذکرتهـــا النفس ' ماتت صبـــابة

لهـا زفــرة قـتـالــة و شهیـــق !

وقـــد صرت مجنوناً من الحب هائمــاً

کانی عـــان فی الـقیـــود وثـیــق !

يتيه ونكي فـــرياد

آل انڈیا شیعه کانفرنس کا دار الیتامی
جسکي اعانت بلا تفریق تمام مسلمانان شیعه و سني کو کرني چاهیے

حسیني یتیموں کي دل هلا دینے والي فریادیں اگرچه مومنین ے گوش دلمیں برابر آیا کرتي هیں اور کوئي وقت اُن آوازوں ے لیے معین نہیں لیکن محرم کا زمانه جیسي خصوصیت کے اتهه ان آهوں کي یاد تازہ هونے کے لیے مخصوص هے ' اُسکو ومنین کے قلوب هي خوب جانتے هیں - هر ایک دل میں اُن ي اعانت و جاں نثاري کا ولوله ' اور هر زبان پر یالیتني کنت عهم فافوز فوزاً عظیماً کا نعرہ بلند هے ' اور هر آنکهه اُن کربلائي صیبت زدہ یتیموں کے لیے خون کے آنسو رو رهي هے اور هر ومن اُن کي همدردي و جاں نثاري کا موقع نه پانے سے مثل پنے امام عصر عجل الله ظهورہ کے اس حسرت و افسوس میں هزاروں سرتوں کے ساتهه ان الفاظ کو اپني زبان پر جاري کررها هے که گر همکو زمانے نے موخر کردیا اور هم ان بیکسوں کي امداد اپني جان و مال سے نکرسکے لیکن جبتک زنده رهیں گے اُسوقت تک اس حسرت میں رویا کرینگے " اور سچ بهي یهي هے که اب کوئي موقع بجز اس حسرت و افسوس کے باقي هي نہیں رها - مگر آلیے - هم آپ کو ایک ایسي صورت بتلائیں که جس سے فی الجمله آنسو پونچهه سکیں اور کسیقدر اُس حسرت و افسوس کي تلافي هوسکے - آل انڈیا شیعه کانفرنس کے دار الیتامی میں مصائب یتیمان حسین مظلوم پر رونیوالوں کے (۷۷) یتیم ایسے لاوارث و بیکس اور بے پدر و بے بس جمع هیں جو بے تامل ایتام آل محمد سے تعبیر کیے جا سکتے هیں - حسین مظلوم کے یتیموں پر روئیے اور انهیں کي یاد میں انکي اعانت کرکے آنسو پونچهیے -

جاڑے کا زمانه آگیا هے اُنکي بے سروساماني پر رحم کیجیے !
یتیموں کي تعداد یوماً فیوماً بڑهتي جاتي هے اور یہاں آمدني کي کوئي سبیل نظر نہیں آتي - اگر آپ حضرات زکواۃ ' فطرہ ' اور چرم قرباني اور چتکي فنڈ اور امام ضامن اور محرم کے منتي زیور اور في مجلس ایک حصه کي قیمت اور ایسي هي ایسي سهل تدبیروں سے باقاعدہ اور مستقل اعانت فرماتے رهیں تو بهت کچهه امداد حاصل هوسکتي هے -

خداوند عالم آپکو اپنے بچوں کے سروں پر سلامت رکهے - آپ اس زمانے میں مجلسیں بهي منعقد کرینگے - اسیري یتیمان حسین کي یاد میں اپنے بچوں کو بیڑیاں اور زنجیریں اور طوق اور علي بند اور چهلے پهنارینگے ' اور اُنهیں دیکهکر یتیمان حسین کي حالت زار کو یاد کرکے خون کے آنسو روئینگے - میں عرض کروں گا که ان چیزوں کا صحیح اور بهترین مصرف اس دار الیتامی کي اعانت اور دستگیري هے -

هیں یتیمان حسیني کے هم ادنی خادم
دم گریه تمهیں نبي اهل عزا یاد رهے

الداعـــــــــــي الی الـ[illegible]ـر
خادم ایتام السید علي غضنفر عفي عنه

خطـــوط جهنـم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ایک جرمن فاضل هے - جس نے قلم سے جهنم کے ایسے حیرت انگیز اور پر تاثیر نقشے کهینچے که یورپ کي تمام زبانوں نے اسے اپني آغوش میں جگه دي -

یورپ کے بعض اعلے تعلیم یافته نے مجهے اس ترجمے کي داد دي اور هندوستان کے بعض مشهور انشا پردازوں نے اس پر صاد کیا - بهر صورت کتاب قابل ملاحظه هے -

کل خطوط تیس هیں جو سلسله وار شایع هو رهے هیں - پورے مجموعے کي قیمت معه محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپیه - ۱ - آنه هے - هر خط کي جداگانه قیمت ۲ - آنه - محصول ڈاک کا اس کے علاوہ هے -

شرف الدین احمد
محله کهاري کنواں - رام پور اسٹیٹ - یو - پي

جس کا اعلان نہیں ہوا ہے ' پیشکش ارباب ذوق و بصیرۃ کرونگا - یہ سچ ہے کہ بہ حسب ظاہر میری حالت مزید محنت و صرف دماغ کی امید نہیں دلاتی ' لیکن اگر دنیا کی نظر میرے ضعف و بے سروسامانی پر ہے ' تو میری نظر بھی کسی کی بخشش بے سامان پر ہے - میری حالت کے دیکھنے والے مایوس ہوں ' پر میں جسے دیکھتا ہوں وہ اپنے دیکھنے والوں کو کبھی بھی مایوس نہیں کرتا ! و للہ در ما قال :

گرچہ خوردیم نسبتیست بزرگ
ذرۂ آفتــاب تــابــایــنــم !

اگر اُس رب کریم نے چاہا تو دنیا کے صفحۂ اعمال میں ایک نئی نظیر کا اضافہ ہوگا اور خدا دکھلا دیگا کہ اگر اسکی مدد شامل حال ہو' تو ایک گرفتار مصائب و آلودۂ علائق ہستی تن تنہا بہ یک وقت کتنے کام کرسکتی ہے ' اور پھر کس طرح اُن میں سے ہر کام کو بہ جلوۂ خاص و بہ حسن اختصاص انجام دیتی ہے ؟

مبین حقیر گدایان عشق را ' کین قوم
شہان بے کمر و خسروان بے کلہ اند !

(٦) " ادارۂ سیرۃ نبوی " کی نسبت غالبا جناب نے یہ خیال فرمایا ہے کہ اس عاجز نے قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے ' مگر اُس مضمون سے یہ مقصود نہ تھا - " ادارۂ سیرۃ " تو کئی سال سے تحت ادارۃ جناب مولانا شبلی قائم ہے اور سیرۃ کبیر کی تدوین میں مصروف ' میرا مقصود صرف یہ تھا کہ عام رسائل و خطبات سیرۃ کے کام پر بھی توجہ کی جاے -

خود اس عاجز نے اپنی نسبت صرف اسقدر وعدہ کیا ہے کہ اگر ربیع الاول قادم تک کسی بزرگ نے توجہ نہ فرمائی تو انشاء اللہ چند مقالات بطور خطبات سیرۃ لکھنے کی کوشش کرونگا - یہ خیال نہایت بہتر ہے کہ البصائر کا آغاز اسی سے ہو - و الا مر بیدہ سبحانہ -

(۷) آخر میں جناب کے اظہار حسن ظن و لطف و کرم کیلیے مکرر شکرگذار ہوں - نیز معافی خواہ کہ اس تقریب میں اپنی داستان غم چھیڑنی پڑی اور کئی کالم اسمیں ضائع کیے :

ہفت آسمــان بگردش و ما درمیــانہ ایم
غالب دگر مپرس کہ بر ما چہ می رود ؟

و افوض امری الی اللہ - ان اللہ بصیر بالعباد !

اعــانۂ مہاجــرین عثمــانیــہ

اسعد پاشا پریسیڈنٹ سوسائٹی نوآبادی مہاجرین اناطولیہ کا ایک تار ۳ - دسمبر سنہ ۱۹۱۳ کو موصول ہوا ' جس میں صاحب موصوف نے باحوصلہ مسلمانان ہند کے حوصلہ و ہمت کا واسطہ دلا کر قوم سے اپیل امداد مالی کی بابت فرمائی ہے -

جناب کو یاد ہوگا کہ عند الملاقات آپ سے یہ طے پایا تھا کہ بلاد ہند کے دورہ میں جناب اور ہم' سب مہاجرین کے امداد کیلیے چندہ کی تحریک کما ینبغی ملکر کرینگے -

مگر جو وقت اسکے لیے موضوع تھا وہ وقف پریشانی ہی رہا - اور ابتک حوادث زمانہ نے اسکی مہلت ندی کہ مسلمانان ہند کسی اور طرف اپنے خیالات کو منعطف کریں -

اس انتظــار نے بہت وقت ضایع کر دیا ' اور اب وہ وقت آگیا کہ صدہا خــاندان ترک مہــاجرین کے مسلمانان ہنــد کے امداد و اعــانت کے بھروسہ پر ردائی خیموں میں بے سروســامانی سے موسمی شدت سرما کا مقابلہ کررہے ہیں - ابتک انکو صرف شدت سرما ہی کا مقابلہ ہے - آیندہ جو وقت آنیوالا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ سخت مشکل ہوگا - تقریباً اگلے مہینہ اوائل جنوری میں برف انکو اس قابل بھی نچھوڑیگی کہ کسی اعانت و امداد کے مستحق ہوں ' یا کسی کو انکے ساتھہ سلوک و اعانت کا موقع ملے -

تعمیرات شروع ہوگئی اور تقریباً نصف تک انجام بھی ہوچکی ہے -

اب اگر اسوقت انکــو مالی امــداد نہ پہنچی ' تو نصیب دشمنان انکو وہی روز بد دیکھنا ہوگا ' جو انسے پہلے برف باری کے نذر ہوجانے والے خاندانوں کو دیکھنا پڑا تھا -

مسلمانان ہند کی حمیت سے ہرگز اسکی امید نہیں کہ وہ اس الزام کو !

نازت بکشم کہ نازنینی

کہکر اپنے سر لینے کے لیے تیار ہوں کہ انکے دلاے ہوے حوصلہ اور بڑھائی ہوئی ہمت پر بڑھکر خاندان ہاے ترک برف اور سرما کی بھینٹ چڑھجائیں - وہ تار یہ ہے :

Constantinople.

DR. ANSARI

COMRADE, DELHI.

Colony needs money badly send funds quickly.

ESSAD

خاکسار مختار احمد - انصاری دہلی

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

اس سال آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس آگرہ میں بتاریخ ۲۹ - ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ع منعقد ہوگا - پہلا اجلاس گیارہ بجے دن سے شروع ہوگا -

دسمبر میں آگرہ کی آب و ہوا نہایت سرد ہوگی اسلیے چاہیے کہ موسم سرما کے کافی لباس و بستر کے ساتھہ تشریف لائیں -

ممبروں کے قیام و طعام کا انتظام میڈر و پول ہوٹل آگرہ میں کیا گیا ہے -

ممبروں کی خوراک کی قیمت حسب ذیل ہوگی :—

انگریزی کھانا	۳ روپیہ	یومیہ
ہندوستانی کھانا	۲ روپیہ ۸ آنہ	یومیہ
ملازموں کا کھانا	۸ آنہ	یومیہ

لیکن اُنہیں ممبروں کے قیام وطعام کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا ' جو اپنی تشریف آوری سے ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع تک ہمیں مطلع فرمادیں -

کمیٹی نے ممبروں کے استقبال کا انتظام آگرہ فورٹ اور آگرہ سٹی اسٹیشنوں پر کیا ہے لہذا مناسب ہوگا کہ جناب انہیں دونوں اسٹیشنوں پر تشریف لائیں جہاں آپکو سواری اور والنٹیر ہر وقت مل سکینگے ' انکے علاوہ اگر کسی اور اسٹیشن پر آپ آترنا چاہیں تو ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع سے قبل اپنے ارادہ سے مطلع فرمادیں -

وزیٹروں سے حسب ذیل فیس داخلہ لیجائیگی :—

درجہ خاص	۱۰ روپیہ	دونوں دن کیلیے
درجہ اول	۵ روپیہ	دونوں دن کیلیے
درجہ دوم	۳ روپیہ	دونوں دن کیلیے
درجہ سوم	۲ روپیہ	دونوں دن کیلیے

سید نظام الدین شاہ

آنریری سیکریٹری ریسپشن کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ

اطــلاع جــدیــد

چند صوبوں کے مسلمانوں کی خواہش سے اجلاس کی تاریخیں بدل دی گئیں اب ۲۹ - ۳۰ - کی جگہہ ۳۰ - ۳۱ - دسمبر کو منعقد ہونگی -

مراسلۃ و مناظرۃ

اهل سنت و شیعه

و اعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا و اذكرو نعمة الله عليكم
ان كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمة اخوانا

جناب مولوي شيخ فدا حسين صاحب پروفيسر دينيات شيعه عليگڈه كالج كا ايك مبسوط اور فاضلانه مضمون يكم شوال مكرم كے الهلال ميں شائع هوا هے جس كا مقصد اسقدر محمود و مسعود هے كه ميں اوسپر جتنا بهي اظهار مسرت كروں بجا هے - يهه تمنا ميرے دلميں مدتوں جوش مارتي رهي هے - شيخ صاحب كا اس مقصد پر قلم اٹهانا ميرے مافي الضمير سے توارد هے - فالحمد لله علي ذالك -

ليكن اس اتحاد كے تحصيل كے مختلف طريقے هيں -

يهه اتفاق كيونكر هو ؟ اس سوال كے جواب ميں افسوس كه ميں شيخ صاحب سے متفق الراي نهيں هوں اور ميري نيك نيتي اصرار كر رهي هے كه ميں اونهيں مفيد مشوروں سے مدد دوں - اونكا يهه احسان نظر انداز كردينے كے قابل نهيں هے كه انهوں نے اس مسئله كو معرض بحث ميں لاكر اهل خرد كو اوس پر راے زني كا موقعه ديا اور اسي كا مقتضي هے كه هر شخص سچائي كے ساتهه اسپر بحث كركے اصل مقصود حاصل كرے -

اول يهه سمجه لينا ضروري هے كه اتفاق سے **كونسا اتفاق** مراد هے ؟ آيا دنيوي اتفاق - يعني شيعه اور سني دونوں **اپني اپني** مذهبي حالت پر قائم رهكر اون اختلافات كو جو محض مذهبي **هيں** ' مذهب هي كے دائره ميں محدود ركهيں ' اور تمدن و معاشرت كي راه كو منازعت و جدال كي قزاقانه دست درازاديوں سے بچائيں -

يهه اتفاق تو نهايت ضروري هے كه بغير اس كے كسي متمدن قوم كو چارهٔ كار نهيں - ظاهر هے كه جب ايك كشتي ميں مختلف اقوام كے افراد جمع هوں اور وه تباهي ميں آجاے تو اوس وقت كشتي كي حالت سے بيخبر ره كر مذهبي مباحثات شروع كردينا كسي طرح دانائي كا فعل نهوگا - بلكه اوس حالت ميں وه سارے قصوں جهگڑونكو بالاے طاق ركهكر صرف اوس مصيبت كے دور كرنيميں متفقه مساعي سے كام لينگے جو اون سب پر يكساں وارد هوئي هے -

يا مجلس مناظره - فرض كيجيے كه وه خاص مذهبي بحث كي مجلس هے جس ميں مناظر اپنے حريف سے سرگرم گفتگو هے ؟ اس حالت ميں اگر ايك شير درنده مجلس ميں آ پهنچے تو پہلے اس نئي بلا كا دور كرنا ضروري هوگا اور يهه لحاظ نه كيا جائيگا كه صرف ايك هي طرف كے لوگ مدافعت كريں !

يه اتفاق تو وه هے جو مدنيت و معاشرت نے همارے ليے لازم قرار ديا هے ليكن جهاں تك خيال هے ' شيخ صاحب اس اتفاق كے درپے نهيں هيں - بلكه وه مذهبي اختلافات كو نابود كرنا چاهتے هيں ' اور اسميں شك نهيں كه يه اتفاق كا فرد اكمل هے ' اگر ميسر آجاے تو منتشره قوت مجتمعه هوسكتي هے ' اور جس دن هم اس اتفاق كي مبارك صورت ديكهيں گے ' وه همارے عروج حقيقي كے صبح كا يوم طلوع هوگا -

ميں نهايت خوشي كے ساتهه مرحبا كهتا هوں اوس شخص كو ' جس نے اس اتفاق كي آواز سنائي - **صرف** اس وجه سے كه مولوي شيخ فدا حسين صاحب اس **اتفاق كي** خواهش ركهتے هيں ' ميں اونكو عزت كي نگاه سے ديكهتا هوں - اور چونكه ميں اونكا شريك هوں اسليے مجهپر فرض هے كه ميں اونهيں مطلع كردوں كه آنهوں نے اس اتفاق كے طرق تحصيل ميں لغزش كي هے ' اور شيخ صاحب ايسے فاضل كي شان سے بعيد هے كه وه ايسے اعلى مقصد پر بحث كرنيكي حالت ميں اختلاف مسائل كا اس طرح ذكر كريں ' جس سے اپنے هم مذهبوں كي كهلي طرفداري اور دوسرے گروه كي قوت ادله سے چشم پوشي ظاهر هوتي هو - نيز اتفاق كے حامي كو ايسے الفاظ كا استعمال بهي روا نهيں جو كسي سينه پر تير دلدوز كيطرح زخم كرنے والے يا كسي قوم كو اشتعال دلانے والے هوں ' على هذا اونكو يه بهي مناسب نهيں كه وه سنيونكو هر طرح مجبور كريں ' بلكه اونكي اس روش سے خيال هوسكتا هے كه كهيں وه اتفاق كے پرده ميں اپنے مذهب كي ترويج تو نهيں چاهتے ؟ كيونكه اونكے طرز اتفاق كا ماحصل يه هے كه شيعه تو اپنے حال پر شيعه رهيں مگر سني شيعه هوجاويں ' تبرا كهيں ' عزا داري كريں ' حتى كه شيعوں كي ايك ايك رسم كي تقليد هو ' اور معهذا آپس ميں جنگ و جدل بهي كريں ' جب تو اتفاق ممكن هے ورنه نهيں !

اس موقعه پر مناسب هے كه ميں مولوي فدا حسين صاحب كے الفاظ بعينها نقل كردوں - ملاحظه هو - فرماتے هيں :

" ميرا مطلب يه نهيں كه شيعه اپنے اصول مذهبي سے دست بردار هوجاويں (يعني شيعه تو اپنے حال پر شيعه هي رهيں ' اسليے كه) ظاهر هے كه وه مسئلۂ خلافت كو جزو دين و مناط ايمان سمجهتے هيں (پس اونكا اپنے مقام سے سرمو تجاوز كرنا ممكن نهيں) مگر اهل سنت مسئلۂ خلافت كو ايك امر دنيوي سے زياده وقعت نهيں ديتے (مطلب شيخ صاحب كا يه هوا كه اهل سنت اپنے اصول مذهبي سے دست بردار هوجاوين) ميري راے يه هے كه سنيونكو باستثناے خلفاء راشدين شيعوں كے ساتهه هر اوس شخص كے برا كهنے ميں همدردي كرنا چاهيے جس سے شيعه ناراض هوں اور اپني ناراضي اپنے طرز عمل سے شيعوں پر ظاهر كرديں (يعني خلفاء راشدين كے سوا اور تمام صحابه كرام رضوان الله تعالى عليهم اجمعين اور ازواج مطهرات اور اولياء كرام اور ائمه دين جس جس سے بهي شيعه ناراض هوں ' سني سب پر علي الاعلان تبرا كهكر شيعوں كو راضي كريں غرض اپنے بزرگان دين و پيشوايان مذهب سب كو سني گالياں ديں مگر شيعوں كو ضرور رضامند كريں) لهذا سنيوں كو لازم هے كه قطعا ان حركات سے پرهيز كريں - اور شيعوں كے ساتهه عزا داري اور همدردي كيا كريں نه صرف يهي بلكه اس ميں حصه بهي ليا كريں "

- مجهے تعجب هے كه الهلال كے فاضل مدير نے كيوں نه اس مضمون كے هر پهلو پر نظر ڈالي - اور كسليے اسپر پوري بحث نه كي ؟

رها يه ارشاد كه سني عزا داري ميں شركت و همدردي كريں تو خدا سنيوں كو ايسي عزا داري سے محفوظ هي ركهے - امام مظلوم عليه السلام كي شهادت كي تاريخ اور غم غلط سامان ديكهئے تو شادي رچي هوئي هے - باجے بج رهے هيں ' چراغاں هو رها هے ' دهوم مچي هوئي هے ' سارے عيش كے سامان جمع هيں ' ميلے لگائے جاتے هيں ' آكهاڑے جماے جاتے هيں ' تعزيونميں صنعتونكا مقابله هے ' عزا داري تهوڑي هي هے - ايك اچهي خاصي نمائش هے - جشن هے - تماشه هے - فتح يزيد كي تصوير كهينچي جاتي هے -

عـالم اسـلامي

عـراق

مسئـلـۀ آبـپـاشي

— ۱ —

معاصر عربي " النهضه " نے جو بغداد سے نکلتا هے ' اس سب سے بڑي تجويز کے متعلق بحث چهيڑي هے جو دولت عثمانيه عراق بلکه تمام سلطنت ميں جاري کرنا چاهتي هے -

تجويز يه هے که (الدجله) کو پهر اسي حالت پر لے آيا جائے جو بابلي اور عربي تمدن کے زمانے ميں تهي ' اور اس سے تمام ساحلوں اور ان ساحلوں سے قرب و جوار کي زمينوں کو سيراب کيا جائے تاکه ان شهروں ميں اسکي ديرينه سرسبزي و آسودگي پهر واپس آجائے ' وهاں کے باشندے دولتمند هو جائيں ' اور اپني دولتمندي کي مساعدت سے جهل و فلاکت کو دفع کرسکيں -

" دولت عثمانيه آج سے نهيں بلکه اسوقت سے جب که مرحوم ابو الاحرار مدحت پاشا بغداد کا والي تها ' اس مفيد و نافع تجويز کے اجرا کي فکر ميں هے - مگر وه برابر فکر هي ميں رهي يهاں تک که دستور کا اعلان هوا - اسوقت نظريں پهر ان طلائی نعمتوں اور الهي خيرات و برکات کي طرف متوجه هوئيں جو يه عظيم الشان نهر (جس پر حکومت بابل اور دولت عباسيه نے اپنے اپنے تمدنوں کي بنياد رکهي تهي) بيکار بها ليجاتي هے - دولت عثمانيه نے نقشوں کي تياري کا کام سر وليم کاکس ايک مشهور انگريز انجنير کے متعلق کيا - وليم کاکس عراق کي پست و بلند اور آباد و ويران زمينوں ميں پهرا - مختلف سطحوں اور آينده قابل زراعت زمين کي پيمائش کي - اور اسکے بعد ايک رپورٹ پيش کي جسميں تفصيل کے ساتهه ان اعمال هندسه (انجنيرنگ ورکس) کا ذکر کيا تها جنکي ان برباد شده نهروں کے دو باره اجراء ميں ضرورت هوئي -

اس رپورٹ سے معلوم هوا که اس قسم کي زمينيں عراق ميں مصر سے بهي بهت زياده هيں -

وليم کاکس نے تجويز کيا تها که ايک بند اسطرح باندها جائے که نهر فرات کا پاني بلند هوکے نهر الدجله ميں گرے - اس سے نهر الدجله بآساني جاري هو جائيگي -

ان اعمال نظريه اور مباحث و تحقيقات فنيه کے بعد جب وه عراق سے واپس آيا تو بند کي فکر دامنگير هوئي -

ناظم پاشا نے جو اسوقت بغداد کے والي اور نيز قائد تهے ' باب عالي سے اس تجويز کي تکميل کے واسطے مراسلت کي ' اور سر جيکسن اور دولت عثمانيه ميں ايسے شرائط کے ساتهه معاهده کراديا جو دولت عثمانيه کے خزانه کے ليے سخت مضر تهے - باب عالي نے اس معاهده کو اس عذر کي بنا پر فسخ کرنا چاها که يه معاهده سر جيکسن اور ناظم پاشا ميں تها نه که باب عالي کے ساتهه ' مگر يه کوشش کامياب نه هوئي ' کيونکه ناظم پاشا کو ايسے اختيارات ديدیے گئے تهے جنکي بنا پر انهيں معاهده پر دستخط کا حق حاصل تها - اسکے علاوه يه بهي ظاهر هے که اس قسم کا معاهده بغير باب عالي کي موافقت کے پايه تکميل تک نهيں پهنچ سکتا تها -

اس معاهده سے خزانه کو جسقدر نقصان پهنچيگا اسکا تخمينه ڈهائي لاکهه پونڈ کيا جاتا هے يعني ساڑهے ۳۷ لاکهه روپيه - کيونکه خزانه کو اس معاهده کي رو سے سر جيکسن کو ساڑهے چار لاکهه پونڈ دينا پڑيگا - حالانکه واقف کاروں کا بيان هے که موجوده حالت ميں اسکے ليے دو لاکهه پونڈ سے زياده کي ضرورت نهيں "

اسکے بعد اخبار مذکور لکهتا هے :

" ماضي پر تاسف و تحسر بيکار هے - البته اسکا يه فائده هے که اس سے مستقبل کے ليے عبرت و بصيرت حاصل کيجائے - اس معامله کے متعلق ميں نے جو کچهه لکها هے وه اسليے هے که مجهے معلوم هوا هے ' دولت عثمانيه اسي سر جيکسن سے ايک اور معاهده بهي مبانيه تک نهر ليجانے کے ليے کرنے والي هے - اس نهر کا مقصد يه هے که جب فرات ميں طغياني هو تو اسميں پاني آکے جمع هو جائے ' اور جب فرات ميں پاني کم هو جائے تو اس جمع شده پاني سے فائده اٹهايا جائے - غالباً يه معاهده بهي اسيطرح هوگا جسطرح که پهلا معاهده هوا تها - پس ممکن هے که حکومت سونچے اور تحرير شرائط کي خدمت ايسے اشخاص کے متعلق کرے ' جو قابل اور مخلص هوں ' تاکه دانسته يا نا دانسته خزانه خلافۀ اسلاميه کو نقصان نه پهنچے "

کانپور موسک (انگريزی ايڈيشن)

مصنفۀ مسٹر بي - کے - داس - گپتا - سب ايڈيٹر بنگالي

مچهلي بازار کانپور کے واقعه کي نهايت مشرح و مفصل حالت ' ميونسپلٹي کي کارروائي ' مسجد کا انهدام ' واقعه جانکاه ۳ - اگست ' هندوستان ميں اس کے متعلق شورش ' عدالت کي کارروائي ' اور آخر معاملات کانپور پر حضور وايسرائے کا حکم - کل [illegible] حالات نهايت تفصيل و تشريح سے جمع کيے هيں

مصنف به حيثيت نامه نگار بنگالي خود کانپور ميں موجود تهے اور جو کچهه انهوں نے لکها هے وه (Man on the Spot) کا [illegible] اسميں بهت سے واقعات ايسے بهي مليںگے جن سے پبلک اب تک واقف نهيں - کتاب دو حصے ميں شايع هوئي هے - [illegible] حصه مسلمانوں کے کسي قومي کام ميں [illegible] [illegible] ايسي کتاب هے جسکو مسلمانوں کي موجوده بيداري کي [illegible] سرگزشت سمجهنا چاهيے - درميان ميں جابجا متعدد [illegible] تصويريں بهي دي هيں - تمام درخواستيں [illegible] آني چاهئيں - قيمت ايک روپيه [illegible]

بي - کے - داس - [illegible] بنگالي آفس [illegible]

طـب يـونـاني

دهلي طب يوناني کا گهر هے اور هندوستاني دوا خانه [illegible] خالص اور بهترين يوناني ادويه کے ليے بهت مشهور هو چکا هے - جناب حاذق الملک حکيم محمد اجمل خان صاحب اسي [illegible] کے پيٹرن هيں - صدها مفرد اور مرکب اصلي دوائيں [illegible] سے اس دوا خانه ميں فروخت هوتي هيں - فهرست ادويه مفت

المشـتـهـر
منيجر هندوستاني دوا خانه دهلي

بذریعہ جناب رضی احمد صاحب - از موضع پیوار
ڈاکخانہ پن پن ضلع پٹنہ ۰ ۸۳ ۱۳
بذریعہ مہدی حسن صاحب -
معتمد " دی مسلم فرینڈس " ہزاری باغ ۰ ۳۰ ۰
جناب عبد الغفار صاحب - بسین برھما ۰ ۲ ۰
جناب شیخ امیر صاحب - ٹھیکہ دار
دھوند پونا ۰ ۱ ۰
ایک ھمدرد قوم ۰ ۰ ۱
جناب محمد عبد الغفار خانصاحب - چھبڑہ ۰ ۰ ۵۰
جناب محمد زاهد علی صاحب -
سرائے بھاگلپور ۰ ۴ ۹
جناب ضیا الحق صاحب - دہونگر نلگنڈہ ۰ ۹ ۱۷۱
جناب محمد ادریس صاحب - پہریا ۰ ۰ ۱۰
جناب امتیاز علی صاحب - هیڈ ماسٹر
ملیح آباد لکھنؤ ۰ ۰ ۳
جناب حافظ عبد الواحد صاحب -
کرہ ندا - اعظم گڈہ ۰ ۰ ۳۰
خاتون وزیر النسا بیگم صاحبہ - مانگرول کاٹھیاوار ۰ ۰ ۵
جناب ولی محمد مومن صاحب - مانا بدر -
کاٹھیاوار ۰ ۰ ۲
جناب منشی محمد شریف صاحب - درگئی ۰ ۰ ۹
جناب چودھری اشتیاق احمد صاحب بریلی ۶ ۱۲ ۴۴
جناب ڈاکٹر محمد حسن شاہجہانپور ۰ ۰ ۴
ایک بزرگ از شاھجہاں پور ۰ ۰ ۲
بذریعہ مولوی عبد الکریم صاحب ندوی - نگرنہسہ ۰ ۰ ۱۳

مولوی محمد شہاب الدین صاحب - مانک تلہ
الکتہ ۰ ۰ ۱۰
(اسکی تفصیل پہلے نمبر (۱) میں گذر چکی ہے)
بذریعہ عبد الحی خانصاحب - رائچپور ۰ ۰ ۱۰۵
مرزا حبیب احمد صاحب - حیدر اباد ۰ ۰ ۱
محمد قمر الدین صاحب - علیگڈھہ ۰ ۷ ۱
عبد الصمد صاحب - گورکھپور ۰ ۱۲ ۲۳
ع - م بذریعہ ٹکٹ ڈاک ۶ ۱ ۱
محمد عبد اللہ صاحب - اعظم گڈھہ ۰ ۰ ۳
حاجی محمد سردار خانصاحب محمد خانصاحب
سرد گر ملتان ۰ ۰ ۳۵
جناب ارمان صاحب بریلوی - از شاہ جہانپور ۰ ۶ ۲۰
" " " " ۰ ۱۴ ۷
جناب ابرھیم عبد الماجد صاحب - فیڈ بازار -
مولوک برهما - ۰ ۲ ۱۶۸
بہ تفصیل نمبر (۲)
مہر غلام محی الدین صاحب نلگنڈہ ۰ ۰ ۳
محمد طیب صاحب - نصر گنج ۰ ۰ ۸
محمد اطہر صاحب - جھانسی ۰ ۰ ۳
محمد ولایت احمد صاحب - لاھرپور ۰ ۰ ۱۰

فہرس زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

جناب محمد انور علی صاحب فاروقی
پربھنی دکن ۰ ۰ ۱۱
مولوی مشتاق حسین خانصاحب پشکار -
رامپور ۰ ۰ ۸
ایک بزرگ از رامپور جونام ظاهر کرنا نہیں چاھتے ۰ ۰ ۸
جناب سید هاشم صاحب خضر پور ۰ ۰ ۵۰
ایک بزرگ از عیسی گڈہ براہ گونا ۰ ۰ ۵
جناب عزیز محمد خانصاحب - پربھنی دکن ۰ ۰ ۴
جناب عبد اللہ شاہ صاحب - پٹیالہ ۰ ۰ ۵۰
جناب سلطان احمد خانصاحب - سیتاپور - ۰ ۰ ۱
بزرگان نرونڈا ضلع بہرائچ بذریعہ جناب شیخ
محمد حسین صاحب ۰ ۷ ۴۰
بذریعہ حکیم محمد اوصاف حسین صاحب -
مونڈیا جاگیر - بریلی ۰ ۰ ۲۰
جناب سید احمد علی صاحب - ویلور - ۰ ۴ ۹
(نارتھہ ارکاٹ)

ایس - مہر بخش صاحب - دھاراوی - ۰ ۰ ۸
بمبئی
امیر الدین صاحب ۰ ۴ ۲
لطیف الدین احمد صاحب ۰ ۴ ۱
محمد یوسف وجان محمد صاحب - ۰ ۱۱ ۶
اعظم گڈہ
بذریعہ عبد الخالق صاحب - گل امام -
ڈیرہ اسمعیل خاں ۰ ۰ ۳
نصیر الرحمن صاحب - بحرنگ گڈہ - ۰ ۰ ۵
عزیز محمد خانصاحب پرلھنبی ۰ ۰ ۵
عبید اللہ خانصاحب - ٹونک ۰ ۰ ۱۹
حافظ احمد حسین صاحب قدوائی سیتاپور ۰ ۰ ۳
عبد القادر صاحب ڈپٹی کلکٹر - بڑودہ ۰ ۰ ۱
عبد الرزاق صاحب - نوادہ - گیا ۰ ۰ ۲
محمد اختر حسن خانصاحب - فتح گڈہ ۰ ۱۲ ۲
سید محمد علی صاحب محرر - بھوپال - ۰ ۰ ۲

مندرجۂ ذیل

شیخ کرامت سردار سیٹھ بگان قیمت کھال قربانی ۰ ۰ ۱
شیخ دین محمد میاں بگان قیمت کھال قربانی ۰ ۰ ۲
شیخ بہکاری مستری میاں بگان قیمت کھال قربانی ۰ ۰ ۴
حاجی شیر علی صاحب میاں بگان زکوۃ ۰ ۸ ۲
شیخ دولت مستری کانچہ گلی مانک تلہ ۰ ۸ ۰
محمد ابراهیم درزی ۰ ۰
نور الدین ۰ ۰ ۱
عبد القادر صاحب جوهری ۰ ۰ ۱۰
غلام دستگیر صاحب جوهری ۰ ۰ ۱۰
بنے مرزا ۰ ۰ ۲

هم اس عزا داري کے روا دار نہيں - برا دران شيعہ اور ان کے ساتهہ بعض جاهل سني بهي ان حرکات ميں شريک هوں' تو انکي ان حرکات کو بهي نا پسنديدگي کي نظر سے ديکهتے هيں کہ يہ يزيد اور يزيديوں کی نقل کی نقل هے جسکي صورت ديکهنا تک همیں کبهي گورا نہيں - اگر حضرات شيعہ انصاف کريں تو انهيں بهي اس کا اعتراف کرنا پڑيگا -

البتہ امامين عليهما السلام کي شهادت کي مجلس خود هم بهي کرتے هيں - اونکي ارواح طيبہ کے ليے ايصال ثواب ' سبيليں لگانا ' بهوکهوں کو کهلانا ' صدقہ کرنا ' خيرات دينا ' مغموم هوکر آنکهوں سے آنسو بہانا ' همارے سعادتمندي هے - پان چهوڑ دينا اور اوس سے نفيس تر دهنيا يا گوٹه کهانا مفت کرم داشتن اور ايک فضول بات هے - نہ کہيں سے منقول نہ ماثور - نہ سنت نہ مستحب -

شيخ صاحب نے سنيونکو مشورہ ديا هے کہ وہ شيعوں سے اتفاق کرنيکے ليے آپس ميں جنگ و جدل کريں - ملاحظ هوں شيخ صاحب کے الفاظ :

" اور بڑي مصيبت عظمي يہ هے کہ هميشہ سے هو يا نہ هو' مگر اس زمانہ ميں تو ضرور ناصبي سنيوں کے پردہ ميں هيں (غالباً ناصبي کا لقب اون سنيوں کو عطا هوا هے جو تعزيے نہيں بناتے)

بيچارے سنيوں نے اپني سادگي (يعني حماقت) سے بہت سے لوگوں کو جو در حقيقت ناصبي هيں ' سني سمجها - ان لوگوں کو سني بهي اپنے ميں سے نکال ڈاليں اور مثل شيعوں کے انکي برائي کا اعلان کر ديں (تا کہ آپس ميں خوب جوتي پيزار هو اور ان سے بيزاري ظاهر کر ديں) پهر ديکهيے شيعہ ان کے ساتهہ کيسي محبت کا برتاؤ کرتے هيں "

سبحان اللہ - کيا عمدہ مشورہ هے ؟ اون سے جنگ کرلو اس اميد موهوم پر کہ شيعوں سے اپنا مذهب چهوڑ دينے کے بعد اتفاق هو جائگا !!

اسي اتفاق کي حمايت ميں مسئلۂ خلافت کی بهي بحث چهيڑدي هے جسميں سنيوں کا پہلو کمزور دکهلايا هے - يہانتک کہ فرمايا هے کہ :

" اهل سنت مسئلہ خلافت کو ضروريات دينيہ اور اصول دين سے نہيں مانتے بلکہ ايک امامت دنيويہ سے زائد اسکي وقعت نہيں کرتے "

جس مقصد سے يہ کہا گيا هے ' اوس کے لحاظ سے سنيوں کے مذهب و معتقدات پر ايک حد تک حملہ هے ' خاصکر جبکہ اسکے مقابل شيعوں کے جانب سے يہانتک زور ديا گيا هو کہ :

" ايک امام معصوم کا منتخب هونا ضروري تها جسے خود پروردگار عالم انتخاب فرماے - وہ ايسا نہ کرتا تو لازم آتا کہ اوس نے ترک اصلح کيا - ان خيالات کيوجہ سے شيعہ انتخاب خدا وند کي ضرورت کو بضرورت عقل پسند کرنے پر مجبور هوگئے "

گذارش هے کہ آپ کے نزديک پروردگار عالم خاطي اور تارک اصلح هوا اور ضرور هوا - کيونکہ اوس نے کسي امام معصوم کا انتخاب نہيں فرمايا - اگر فرمايا هو تو آپ کوئي آيت پيش کيجيے - مجهے اس وقت کسي مسئلہ ميں خواہ مخواہ بحث چهيڑنا مقصود نہيں هے - بلکہ صرف يہہ دکهلانا مد نظر هے کہ شيخ صاحب غلط راہ چلے :

ايں رہ کہ تو مي روي بہ ترکستان ست -

يہہ موقع اختلافي مسائل کي بحث چهيڑنے يا دل آزاري کرنے والے فقرے لکهنے کا نہيں تها - نہ اس صورت سے اتفاق ممکن هے کہ سنيوں کو شيعہ هونے پر مجبور کيا جاے - اون کے مجبور هونے کي کوئي وجہ ؟ هاں اتفاق کي يہہ صورت تهي کہ آپ شيعوں کيطرف متوجہ هوتے اور اون کو اون عقائد سے رجوع کرنے پر آمادہ کرتے جو سني شيعوں کے اتفاق کي راہ ميں سخت حجاب واقع هوگئے هيں - زور ديتے کہ شيعہ تبرا سے مطلقا پرهيز کريں اور اوس کو حرام سمجهيں - بتلاتے کہ بد گوئي و سب و شتم خود انکے اصول و اخلاق کے بهي خلاف هے -

محمد نعيم الدين عفي عنہ ناظم انجمن اهلسنت و جماعت - مرادآباد

بقیۂ فہرست زر اعانۂ مسجد کانپور

جناب حکيم عبد الغفور صاحب ۴ روپيہ - ۵ آنہ - جناب عبد الکريم صاحب ۵ روپيہ - جناب ڈاکٹر عبد القدوس صاحب ۲ روپيہ - جناب منشي عزيز الحکيم صاحب ۱ روپيہ - جناب منشي صديق صاحب ۵ آنہ - جناب شاہ مبين الحق صاحب ۹ آنہ -

---

مولانا - السلام عليکم -

مبلغ ۵۰ - ۵ - ۹ بقيہ مصيبت زدگان کانپور فنڈ کے تهے جو مسلمانان بريلی (جنکے اسماي گرامی درج ذيل هيں) سے وصول هوے تهے لہذا تار اور مني آرڈر فيس کے اخراجات کي وضع کرنے کے بعد مبلغ ۴۴ ساڑهے ۱۲ آنہ روانہ خدمت هيں - اميد کہ بمد مصيبت زدگان کانپور درج الہلال معہ فہرست کے فرمائيں -

بقيہ سابقہ ۳ روپيہ ۱ آنہ - معرفت مولوي محمد خدا يار خان صاحب شہر کہنہ ۶ روپيہ - ۱۰ آنہ - معلوم الاسم ۱ روپيہ - معرفت جناب عبد الشهيد بيگ و محمد علی و عبد الشافي صاحبان طفلان خوردہ سال شہر کہنہ - ۱۲ روپيہ - عليہ مولوي عبد الرحمان صاحب ۸ آنہ - جناب [illegible] صاحب ۶ روپيہ - جناب بہاالدين صاحب ۱۲ آنہ - جناب حافظ محمد شفيق صاحب ۱۰ روپيہ - جناب سردار چودهري عبد الکريم صاحب ۱ روپيہ ۷ آنہ - [illegible] حسين خانصاحب ۴ روپيہ ۱۰ آنہ - جناب نعيم [illegible] خانصاحب ۵ روپيہ - جناب عبد السلام صاحب ۱ روپيہ - جناب [illegible] صاحب ۳ آنہ - منشي عبد العزيز صاحب [illegible] ۳ روپيہ - نہال الدين صاحب ۵ آنہ - مفتي محمود الحسن صاحب ۸ آنہ -

---

دينے والوں کے پيسہ' چوڑ' برتن اور غلہ تک ديا - اسکي تفصيلي فہرست تيار نہ ہو سکي - هاں اجمالي فہرست دينا بہت ضرور هے تاکہ چندہ دينے ميں اسيکو اغماض نہو -

نام موضع	زر اعانت		صدقہ فطر		قيمت ظروف		ميزان	
	آنہ	روپيہ	آنہ	روپيہ	آنہ	روپيہ	آنہ	روپيہ
يبوار	۱۴	۵۰	۱۵	۹	۹	۳	۶	۶۴
نہورہ	۶	۱	۰	۰	۰	۰	۶	۱
ادهپا	۰	۰	۰	۱۳	۰	۰	۱۳	[illegible]
بازيد پور	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲
کسيجورہ	۰	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۳
بہرادراں	۵	۱۳	۰	۰	۰	۰	۵	۱۳
					ميزان		۱۴	۸۴

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اهل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاهیے - تازي ولایتي پودینه کي هري پتیوں سے یه عرق بنا ہے - رنگ بهي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بهي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ هو جانا ' کهٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمي اور متلي - اشتها کم هونا ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فهرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشهور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[١٩]

... ا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بهي جویاں ہے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي ہے بلکه موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزله ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز هوتي ہے نه تو سردي سے جمتا ہے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوہ محصولڈاک -

[illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي ہے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجائے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھ کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھ گلٹهان

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کهانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں هوئي تو هیضه هوجاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبهالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بہتر ہے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري ہے' اور هیضه کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتهي ہے - قیمت في شیشي ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

بهي سرگرمي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجائے تو بهوک بڑھ جاتي ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے' نیز اُسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي ہے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتھ پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل بارہ - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

ا، ه ٦
ار ر ه ر ر ه را ئر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

گھر بیٹھے روپیه پیدا کرنا !!!!

47

مرد' عورتیں' لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کر سکتے هیں - تلاش ملازمت کي حاجت نہیں اور نه قلیل تنخواہ کي ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیه تک روزانه - خرچ' براے نام - چیزیں دور تک بهیجي جاسکتي هیں - یه سب باتیں همارا رساله بغیر اعانت استاد بآساني سکها دیتا ہے جو مشین کے ساتھ بهیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنه کا ٹکٹ بهیج کر طلب فرمائیے -

تهوڑے سے یعني ۱۲ روپیه بٹل نٹ کٹنگ (یعنی سپاري تراش) مشین پر لگائیے - پهر اُس سے ایک روپیه روزانه حاصل کرسکتے هیں - اور اگر کہیں آپ آدرشه کي خود باف موزے کي مشین ۱۵۵ - کو منگالیں تو ۳ روپے - اور اس سے بهي کچھ زیادہ حاصل کرسکتے هیں - اگر اس سے بهي زیادہ چاهیے تو چھ سو کي ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجي دونو تیار کي جاتي ہے اور ۳۰ روپیه - روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں یه مشین موزے اور هر طرح کي بنیاین (گنجي) وغیرہ بنتي ہے -

هم آپ کي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتے هیں - نیز اس بات کي که قیمت بلا کم و کاست دیدي جائیگي !

هرقسم کے کاتے هوئے اون' جو ضروري هوں' هم محض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتے هیں - تاکه روپیوں کا آپ کو انتظار هي کرنا نه پڑے - کام ختم هوا' آپ نے روانه کیا' اور اُسی دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف یه که ساتھ هي بننے کے لیے اور چیزیں بهي بهیج دي گئیں !

آدرشه نیٹنیگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته
سب ایجنٹ شاهنشاہ اینڈ کمپني نمبر ۸۰ نذیرو بازار - ڈهاکه

نام			
الهہ الدین	۰	۰	۳
رحیم بخش	۰	۰	۱
جهنڈے خاں دربان	۰	۸	۰
صاحب الدین درزي	۰	۸	۰
مولا بخش روئي والے	۰	۰	۲
احسانو دفتري	۰	۰	۱
نتهو محمد	۰	۰	۱
موکهین زهر بادسي	۰	۸	۰
رزاق	۰	۰	۱
محمد الدین	۰	۰	۱
عبد الله	۰	۰	۱
پیر بهائی و مصاحب علی	۰	۰	۵
محمد صالح	۰	۰	۱
یوسف	۰	۰	۱
کرچهون زهر بادسي	۰	۰	۱
غلام حسین	۰	۸	۰
ابراهیم دوکاندار	۰	۰	۱
عمر قاسم	۰	۰	۲
سید عبد الغفور	۰	۰	۱
کولاجي زهر بادسي	۰	۰	۲
ایک گهڑي ساز	۰	۸	۰
اے حاجي	۰	۷	۰
کونگو ابن	۰	۰	۲
مونکهبن	۰	۰	۱
حاجی ماصن چبن	۰	۰	۵
محمد ابراهیم	۰	۰	۱
محمد یحیی	۳	۸	۰
عبد القاهر	۰	۸	۰
عبد الرحمان	۰	۸	۰
عبد الحمید	۰	۰	۱
محمد موسی	۰	۸	۰
محمود علي	۰	۰	۲
جاجی کوکر جی	۰	۰	۳
حاجي نور الدین	۰	۰	۱
حاجي داؤد ما ارکهوائي کنٹراکٹر	۰	۰	۵
عبد الغفور لیینبن	۰	۰	۱
عبد الرحیم و سلیمان وغیرہ چهہ آدمی	۰	۰	۶
محمد جرجیس صاحب جوهري	۰	۰	۲
نبي بخش الهہ بخش	۰	۰	۱
امیر جي جوهری	۰	۰	۱
منشي اسحاق صاحب	۰	۰	۱
دلدار خاں صاحب جوهری	۰	۰	۱
چرکت درزی	۰	۰	۱
بهادر خاں	۰	۰	۱
حسین بخشي قصاب	۰	۰	۱
دوسري جگهہ کا چندہ وصول هوا	۰	۱۲	۶
الہ دین خان	۰	۰	۱
انتظام الدین	۰	۳	۱
کریم الدین	۰	۰	۱
منشی محمد اسحاق	۰	۰	۵

نام			
حیدر خان	۰	۰	۱
موهو الدین	۰	۰	۴
اکبر خان		۰	۱
دادا بهائي	۰	۰	۱
مراد علي	۰	۰	۱
صاحب علي	۰	۸	۱
محمد یسین	۰	۰	۱
مظهر علي	۰	۸	۰
بادشاہ میاں	۰	۰	۲
علي امام	۰	۴	۰
ایک خاتون	۰	۰	۲
قادر بخش مستري	۰	۰	۵
حاجي مهتاب الدین	۰	۰	۱
سلطان بخش مستري	۰	۰	۲
جهنڈے خاں حجام	۰	۰	۱
حسیني	۰	۴	۰
بوڑا خان	۰	۴	۰
خواجہ خان	۰	۰	۱
مرزا نظیر بیگ	۰	۰	۱
برکهو	۰	۰	۱
کللن خاں	۰	۰	۲
محمد بخش درزي	۰	۰	۱
محمد ابراهیم صاحب جوهري	۰	۰	۵
موسا بهائي	۰	۴	۰
منسي علي محمد دوکاندار	۰	۰	۱
سید اخلاق حسین صاحب جوهري	۰	۰	۵
مرزا دلاور علي صاحب جوهري	۰	۰	۱
محمد امین صاحب جوهري	۰	۰	۲
بشیر خان جوهري	۰	۸	۰
ڈاکٹر عبد العزیز صاحب	۰	۰	۱
عبد الغفور صاحب سوداگر	۰	۰	۱
مولوي غلام مرتضی صاحب	۰	۰	۱
محمد بخش خانسامہ	۰	۰	۱
شیخ قربان علي	۰	۰	۱
ربودي	۰	۰	۱
حادق علی	۰	۰	۱
کرامت خان	۰	۰	۱
رحمت الله	۰	۰	۱
علیم الله	۰	۰	۱
عبد الطیف	۰	۰	۱
عبد المجید	۰	۰	۲
یعقوب علي دربان	۰	۰	۱
فدا حسین	۰	۰	۱
ناصر علي	۰	۰	۱
محمد الله صاحب	۰	۰	۱
عطا محمد	۰	۰	۱

نوٹ — یہ فہرست عرصے سے کمپوز کی هوئي پڑي تهي لیکن عدم گنجایش کي وجہ سے نکل نہ سکي اس هفتے درج کردي جاتي هے - آئندہ اشاعت میں مجموعي حساب کے بعد هر مد کا میزان کل وغیرہ درج کر دیا جائیگا -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILALA ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

خیـــالات ازاد

جو اردھـــہ پنچ کے مشہور اور مقبول نامـــہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خاں بہادر - آئي - ایس - او - (جنکا فرضي نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ھے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپني عام شہرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ھي نظیر ھے اور دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولا بصار ھے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیاني اور معجز کلامي سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمري آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول -

المشتہر

سید فضل الرحمن نمبر ۹۲ ڈالتلا لین کلکتہ -

تجــــارت گاہ کا ڈنـک

یوں تو ھر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ھے مگر بعض اشیا ایسے ھیں جنکي ساخت اور تیاري کے لیے کلکتے ھي کي آب و ھوا موزوں ھے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ھو کر تمام ھندوستان میں روانہ کي جاتي ھیں - ھمارے کارخانے میں ھر قسم کي وارنش مثلاً روغني بچھیلا ' ھوڈ ' براون ' زرد ' ٹٹی ' کاف ' بکري اور بھیڑي کے ' گائے کے سر کا چمڑا ' رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ھوتے ھیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز وغیرہ کا گائے اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا وارنش بھي تیار ھوتا ھے - یہي سبب ھے کہ ھم دوسروں کي نسبت ارزان نرخ پر مہیا کرسکتے ھیں - جس قسم کے چمڑے کي اپکو ضرورت ھو منگا کر دیکھیں ' اگر مال خراب ھو تو خرچ آمد و رفت ھمارے ذمہ ' اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیري نمبر ۲۲ - کنٹو فر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta

دنیا میں سب سے زیادہ قیمتي کیا شے ھے ؟

بینائي

اگر آپ اپني بینائي کي حفاظت کرنا چاھتے ھیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیے - ھم اپنے تجربہ کار ڈاکٹروں کي صلاح سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک واجبي قیمت پر بذریعہ وي پي - ارسال خدمت کردینگے - اسپر بھي اگر آپ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت کے بدلدیجائیگي -

نوٹ — اگر کوئي صاحب یہ ثابت کر سکیں کہ ھمارے کارخانہ کي عینک اصلي پتھر کي نہیں ھیں تو دو چند قیمت واپس کیجائیگي -

میسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنس
ممتحن چشم و تاجران عینک وغیرہ
نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي کلکتہ -

Messrs M. N. Ahmed & Sons,
Ophthalmic Opticians & Importers of Optical goods,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

ایک مسلمان ڈاکٹر

(پنشن یافتہ سب اسسٹنٹ سرجن) کسي ایسے مقام پر بود و باش کرنا چاھتا ھے جہاں وہ انگریزي دوا خانہ کھولکر علاج معالجہ سے اپني گذران کر سکے - ابتدء اگر ڈاکٹري یا غیر ڈاکٹري خدمت کا براے نام معاوضہ ملسکے تو سہارے کو کافي ھوگا - بفضلہ تعالی اپنے کام میں ھوشیار ' بیس سال کا تجربہ محنتي ' دیانت دار ' ھر کام میں مستعد ' انگریزي کي لیاقت انٹرنس تک ' ڈاکٹري میں سوا سو روپیہ ماھوار تک تنخواہ پائي ھے - علاوہ ڈاکٹري کے ایک بڑي تجارتي کارخانہ کا عرصہ تک منتظم رھا - اگر کوئي صاحب مطلع کرینگے کہ آنکے یا کسي دوسرے قصبہ یا موضع میں ایک ڈاکٹر کے پریکٹس کی گنجایش ھے یا ضرورت ھے تو باعث مشکوري ھوگا -

پتہ

ڈاکٹر صولت - مقام آرون - براہ گونا - ریاست گوالیار - وسط ھند

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندي - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -
۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۳ - ۱۵ سائز ھنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ھے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتي - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فلیٹ (پتلي) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسي حرکت سے بند نہ ھوگي - گارنٹي ایکسال معہ محصول پانچ روپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹي لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ - Rs. 6/- only ... ng poag...e.
۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ
۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والي - گارنٹي ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ -

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

الہلال

میر مسئول و خصوصی
مسلمان کلام لاد الدھلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly 4 - 12.

نمبر ٢٦ — کلکتہ : چہارشنبہ ٢٥ محرم الحرام ١٣٣٢ ہجری — جلد ٣

Calcutta : Wednesday, December 24, 1913.

فہرست

تصاویر

جنوبي افریقہ

مجلس تفتیش کي ترتیب عمداً جسقدر ناقص رکھي گئي ہے اسکا اندازہ اس سے ھوسکتا ہے کہ اسکے ایک ممبر مسٹر ولی بھي ھیں جو ان افواج کے لفٹنٹ کرنل ھیں جنکے طرز عمل کي تحقیقات یہ مجلس کریگي ، نیز حال میں تین پونڈ ٹیکس کي علانیہ تائید بھی کرچکے ھیں - ظاہر ہے کہ ایسي مجلس پرجسمیں ایک طرف تو ایک فریق کي جانب کا نام صفر ھو ، دوسري طرف ایک فریق کا افسر بالا عضو مجلس ھو ، عدم طمانیت نہ صرف متوقع بلکہ ناگزیر امر تھا - گذشتہ ھفتہ اس مجلس کے خلاف کیپ ٹون ، جو ہانسبرگ ، کمبرلي ، پوچف اسٹروم ، وغیرہ وغیرہ تمام ھندوستانیوں کے مرکزوں میں احتجاجي جلسے ھوے - ڈربن کے جلسے میں صدر نے مسٹر ولی کي خبر عضویت مجلس پر سخت اعتراض کیا - کھیتوں اور کانوں میں ھندوستانیوں کے مصائب و مشکلات کي تحقیق اور مجلس تفتیش میں انکي کافي نیابت کے متعلق رزولیوشن پاس ھوے -

مگر جیسا کہ مسٹر گوکھلے کے نام نٹال انڈین ایسوسي ایشن کے تار سے معلوم ھوتا ہے ، کہ حکومت جنوبي افریقہ ان تمام احتجاجات و مطالبات کے جواب میں مہر بلب ہے - جسکے معني یہ ھیں وہ اس ضوضاء و غوغا اور شور و فغاں کو ایک مرغ بے بال و پر کي فغاں سنجي سمجھتي ہے اور اسلیے انکو کوئي وزن دینا نہیں چاھتي !

اگرچہ بظاہر روٹر ایجنسي محض قاصد و خبر رساں ہے ، لیکن واقعہ یہ ہے کہ ترویج کذب و خدع کا بھي کبھي کبھي آلہ بن جاتي ہے - اگر آپ وہ تار بھولگئے ھیں جو اس نے جنگ طرابلس و بلقان کے اثناء میں بھیجے تھے ، تو یقیناً ابھي وہ تار نہ بھولے ھونگے جو اس نے جنوبي افریقہ میں ھندوستانیوں کي بغاوت و سرکشي ، حملہ و قانون شکني ، حکومت کے ناگزیر تدابیر حفظ امن و نظام ، اور مراسلہ نگار ڈیلي ٹیلیگراف کي شہادت برات حکومت کے متعلق دیے تھے -

۱۷ - دسمبر کو اس نے ایک نیا شگوفہ کھلایا - جنوبي افریقہ میں دوبارہ اسٹرائک کا احتمال اور بشرط وقوع اسکي وسعت و حسن تنظیم کا ذکر کرتے ھوے اپني لسان درازي میں مسٹر گوکھلے کے تار اور اسکي غلط تفسیر کا اسطرح ذکر کیا ، جس سے پڑھنے والے پر یہ اثر پڑتا تھا کہ اگر ابکي اسٹرائک ھوئي تو اسکا باعث مسٹر گوکھلے کا تار ھوگا -

مسٹر گوکھلے نے اسکي تردید شائع کي ہے - وہ کہتے ھیں کہ ان تاروں کے علاوہ جو بغرض استفسار حال بھیجے گئے ھیں ، ۱۹ کي صبح سے میں نے کوئي تار اس موضوع پر نہیں بھیجا - ۱۹ کو جو تار بھیجا ہے وہ نٹال انڈین ایسوسي ایشن کے تار کا جواب ہے - یہ تار بھي مسٹر گوکھلے نے شائع کردیا ہے - اسمیں انھوں نے آئندہ پالیسي کے متعلق اظہار تردد ، سخت حزم و تحوط کي تاکید ، اور سر فیروز شاہ مہتا سے ملنے کے بعد تار دینے کا وعدہ کیا ہے -

۱۸ - دسمبر کو مجلس تفتیش نے نشست شروع کي - جج سالومن نے کہا کہ " تحقیقات کو حتي الامکان مکمل بنانے کے لیے مجلس نے حکومت سے سفارش کي ہے کہ وہ مسٹر گاندھي ، پولک ، کیلن بیچ ، اور ان تمام اسٹرائک والوں کو چھوڑ دے ، جو اسوقت جیل میں ھیں - اگر یونین گورنمنٹ ، نٹال انڈین ایسوسي ایشن ، اور وہ تمام لوگ ، جنکو اس معاملہ سے دلچسپي ہے ، کونسل کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کریں ، تو اس سے کام بہت آسان ھوجائیگا - اگر حکومت ھند اپنا وکیل بھیجنا چاھتي ہے تو اس کو حق حاصل ہے " -

مجلس کا آیندہ اجلاس ۱۲ - جنوري کو ڈربن میں ھوگا -

غالباً یہ مجلس کي سفارش ھي تھي جسکي بناء پر مسٹر گاندھي ، پولک کیلن بیچ وغیرہ کو زباني وعدہ پر چھوڑ دیا گیا ہے - اسٹیشن پر ان اسیران راہ شرف و انسانیت کے استقبال میں وہ تمام جوش و خروش دکھایا گیا ، [illegible] ھندوستان کے مسلمانوں میں ھر مدعي لیڈري کے استقبال میں دیکھتے ھیں - اس موقعہ پر جو امر قابل خصوصیت و قابل ذکر ہے وہ مسٹر گاندھي کا ثبات و استقلال ہے -

یہ مجسمہ شرف و فضل جب اپنے وطن عزیز کي مظلومیت کے ماتم اور اپنے اخوان وطن کے ساتھہ مساوات و ھمسري کے اظہار کے لیے مزدوروں کا لباس پہنے ھوے ڈربن کے جلسے میں آیا ، تو مجمع جسکي تعداد پانچ ھزار تھي ، یکسر جوش و خروش ھوگیا - مسٹر گاندھي ، پولک ، اور کیلن بیچ نے نہایت آتشین تقریریں کي - ایک رزولیوشن مجلس تفتیش میں ھندوستانیوں کي عدم شرکت کے خلاف پاس ھوا - دوسرے رزولیوشن میں حکومت پر زور ڈالا گیا کہ وہ کمیشن میں ایسے یوروپین اشخاص مقرر کرے ، جنھیں ھندوستاني بھي مانتے ھوں - آخر میں یہ طے ھوا ، کہ اگر یہ مطالبات پورے کیے جائیں ، تو مقاومت مجہول تا فیصلہ مجلس تفتیش ملتوي رکھي جائے ، ورنہ از سر نو زور و شور کے ساتھہ شروع کي جائے -

مسٹر گاندھي نے یہي خیالات روٹر کے وکیل سے بھي ظاہر کیے ھیں -

اگر آپ ذوق آشناے درد ھیں اور اس لذت کو ضائع کرنا نہیں چاھتے تو ضرور ہے کہ ناخن زخم کي خبر گیري کرتے رھیں ، ورنہ اگر زخم خشک ھوگیا تو نہ پھر وہ لذت درد ھوگي ، نہ وہ شورش جنوں -

مسٹر گاندھي کہ جامع شرائط و صفات قیادت ھیں ، اس نکتہ سے غافل نہیں - انھوں نے طے کرلیا ہے کہ اپنے وطن عزیز و محبوب کے ماتم میں مزدوروں کے لباس میں رھنے کے علاوہ ۲٤ گھنٹے میں صرف ایک بار کھانا کھائینگے ثبت اللہ اقدامہ و عظم اجرہ و رزقنا من امثالہ -

تیسري شش ماھي
کا
اختتام

الہلال کي تیسري جلد کا یہ آخري نمبر ہے - سال تمام کي تعطیل میں آیندہ نمبر نہیں نکلے گا - جن مشترکین کرام کا نیا سال اشتراک آیندہ جنوري سے شروع ھوگا ، براہ کرم وہ دفتر کو مطلع فرمائیں کہ آیندہ انکي خدمت میں وي - پي روانہ کیا جاے یا نہیں ؟ و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائيگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو پتہ کي تبدیلي کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کي شکایت نہ فرماویں -

(٦) مني آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي ہو) ضرور درج کریں -

52

ضرورت ہے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت ہے جو انگریزي اور حساب میں خاص مہارت رکھتا ہو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان ہو - خوش اخلاق اور مذہبي تعلیم سے بھی واقفیت رکھتا ہو - تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار معہ جاے آسایش و خوراک - انکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رکھے جائنگے - نگہداشت پر آیندہ کی ترقی کا وعدہ -

تمام خط و کتابت میر اسلم خان جنرل کنٹرکٹر - برینڈ لاج - سول لائن - ناگپور - کے پتہ سے ہوني چاہئیے -

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس ہزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعني اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں ' تو اس کی صرف ایک ہي صورت ہے - یعني یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معني پچیس ہزار بھي نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپي ہوي چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتي ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے ' اور یہ قطعي ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي ہے اور پھر پرچے کے آتے ہي جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے ہي شہر کے اندر خود اپني آنکھوں سے دیکھہ لیں -

اس کی وقعت ' ان اشتہارات کو بھی وقیع بنا دیتي ہے ' جو اسکے اندر شائع ہوتے ہیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چھپ سکتے ہیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي ہے -

منیجر الہلال الکٹریکل پرنٹنگ ہاوس -

۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

36

خضاب سیہ تاب

ہم اس خضاب کي بابت لن ترانی کو کبھی پسند نہیں کرتے لیکن جو سچي بات ہے اسکے کہنے میں توقف بھي نہیں' خواہ کوئي سچا کہے یا جھوٹا حق تو یہ ہے کہ جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد ہوے ہیں ان سب سے خضاب سیہ تاب بڑھکر نہ نکلے تو جو جرمانہ ہم پر کیا جاوے گا ہم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم ہوتے ہیں خضاب سیہ تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا ہے کہ عرصہ دراز تک چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار ہوتی ہے خضاب سیہ تاب میں دلپسند خوشبو ہے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتي ہیں اور دونوں میں سے دو مرتبہ لگانا پڑتا ہے خضاب سیہ تاب کي ایک شیشي ہوگي اور صرف ایک مرتبہ لگایا جائیگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا ہے اور قیام کم کرتا ہے - خضاب سیہ تاب کا رنگ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور دو چند قیام کرتا ہے بلکہ پھیکا پڑتا ہي نہیں - کھونٹیاں بھي زیادہ دنوں میں ظاہر ہوتي ہیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم ہوتے ہیں خضاب سیہ تاب سے نرم اور گنجان ہوجاتے ہیں مختصر یہ کہ ہمارا کہنا تو بیکار ہے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا کہ اس وقت تک ایسا خضاب نہ ایجاد ہوا اور نہ ہوگا خضاب بطور تیل کے [illegible] یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا ہے نہ بال دھونے کي ضرورت [illegible] حاجت لگانیکے بعد بال خشک ہوے کہ رنگ آیا - قیمت فی شیشي ۱ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار - زیادہ کے خریداروں سے رعایت خاص ہوگي

ملنے کا پتہ کارخانہ خضاب سیہ تاب کٹرہ دلسنگھ امرت سر

جسكي رفاقت اس جنگ عظيم ميں انكے ليے معين و مددگار هو ' جو صداقت اور بند رسم و رواج و تقليد ابا ؤ اجداد ميں انكے سامنے برپا تهي - پس خواجه كمال الدين كے مشن كو خدا نے عين موقعه پر بهيجديا تا كه وه اس خدمت كو انجام دے -

حضرات ! همارا مقدم فرض هے كه اس موقعه پر هم سب خواجه صاحب كي اعانت كيليے اٹهه كهڑے هوں ' اور أنهيں اس مقدس راه ميں تنها نه چهوڑ ديں ' جو في الحقيقت هم سب كي راه هے "

اسكے بعد پهلا رزوليوشن پيش كيا گيا :

" مسلمانان كلكته كا يه جلسه خواجه كمال الدين بي - اے - كا دلي شكريه ادا كرتا هے كه وه اسلام كو اقوام يورپ كے سامنے اسكي اصلي روشني ميں پيش كر رهے هيں ' اور جو غلط فهمياں اور توهمات يورپ ميں صديوں سے قائم هيں ' اسكے استيصال كيليے كوشش كر رهے هيں - نيز يه جلسه أنهيں مبارك باد ديتا هے كه انكي ابتدائي كوششوں كے نتائج نهايت اميد افزا هيں "

ايڈيٹر الهلال نے اس رزوليوشن كو پيش كرتے هوے مسئلۂ اشاعت و تبليغ اسلام كے موضوع پر كامل ايک گهنٹے تک تقرير كي ' اور بالتفصيل أن تمام موانع كار كو بيان كيا ' جنكي وجه سے يه مسئلۂ باوجود ايک تسليم كرده اور ضروري العمل مسئله هونے كے ' اب تک هندوستان ميں عملي نمونے پيش نه كرسكا -

تقرير كے آغاز ميں انهوں نے كها كه :

" كاموں كيليے وقت محدود ' ليكن ضرورتيں نهايت وسيع هوتي هيں - ميں اگر مسئلۂ دعوت اسلام كي ضرورت و اهميت كے متعلق كچهه عرض كرنا چاهوں تو يه خود ايک موضوع مستقل هے - اگر ميں كهوں كه اسلام كا اصل اساس اعلان حق اور امر بالمعروف هے تو اسكي تشريح و توضيح كيليے كئي مبسوط تقريروں كا مجموعي وقت مطلوب هے - اگر آپكو ياد دلانا چاهوں كه دنيا كي هر قوم اسليے آئي تا كه اپني هستي قائم كرے ' ليكن مسلمانوں كا ظهور صرف اسليے هوا تا كه دنيا كے تمام انسانوں كو حق و صداقت كے ليے ايک نمونه بنا ديا جاے ' تو اس افسانے كيليے بهي شب هاے طويل و روز هاے دراز چاهئيں :

فرصت ديدن گل آه نه بسيار كم ست
آرزوے دل مرغان چمن بسيار است

پس ميں وقت كي ضرورت پر نظر ركهكر صرف ايک هي پهلو پر چند كلمات عرض كرنا چاهتا هوں ' يعني " مسئلۂ تبليغ اسلام كے وسائل عمل و موانع كار "

آج تقريباً ايک قرن سے هندوستان كے اندر بار بار اسكا غلغله بلند هوچكا هے - بكثرت انجمنيں اس غرض سے قائم هوئيں ' اور متعدد اشخاص نے نهايت عظيم الشان اعلانات كے ساتهه انظار و قلوب كو اپني طرف متوجه كيا - با اين همه اس مسئله كے ابتدائي عقدے بهي اب تک لاينحل هيں ' اور اجتماعي و مشتركه اعمال ملت كے اس عصر پر شور ميں ايک انجمن ' ايک مدرسه ' ايک كانفرنس ' اور ايک مختصر سي جماعت بهي ايسي نهيں هے ' جسكي نسبت بغير كسي شرمندگي كے دعوا كيا جاسكے كه أس نے اس مسئله كي حقيقت عمليه كو پاليا هے -

دنيا ميں عمده افكار اور نيک ارادوں كي كبهي بهي كمي نهيں رهي - اصلي سوال عمل اور كار فرمائي كا هے - مسئلۂ اشاعت اسلام كي ضرورت مسلم و معروف هے - هر مسلمان كو اسكا اعتراف هے ' اور هر شخص چاهتا هے كه اسكے بهترين نتائج أسكے سامنے موجود هوں - ليكن ديكهنا يه هے كه با اين همه اعتراف و اذعان ' وه كيا موانع كار هيں ' جنكي وجه سے اب تک سررشتۂ عمل تک همارے هاتهه نه پهنچ سكے "

اسكے بعد نهايت تفصيل كے ساتهه أن تمام موانع كار كو ايک ايک كركے بيان كيا ' اور چونكه مسئلۂ اشاعت اسلام پر ايک مبسوط مقالۂ افتتاحيه عنقريب الهلال ميں لكهتا هے ' اسليے اسكا اعاده يهاں ضروري نهيں -

آخر ميں مقرر نے كها :

" يهي اسباب و موانع تهے ' جنكي وجه سے آج تک ميں نے اس مسئلۂ كے متعلق كسي اعلان ميں حصه نه ليا ' اور هميشه اسي پر نظر ركهي كه جو لوگ گرمي كے متلاشي هيں ' انهيں پہلے ايندهن كي تلاش ميں نكلنا چاهيے -

لوگوں نے مجهپر اعتراضات كيے ' اور كبهي غفلت ' اور كبهي اعراض كے الزام كا مورد قرار ديا - بعض نے كها كه ميں سياست كو مذهب پر ترجيح ديتا هوں ' اور بعض نے الزام كو اس حسن ظن كيساتهه كي آميزش سے ممزوج كيا ' كه ميں هر بات كيليے موزوں هوں ' آگے نهيں كرتا ' مگر جس كام كيليے مضر هوں ' اسكے انهماك سے باز نهيں آتا -

ليكن اے حضرات ! ما لهم بذالك من علم ان يتبعون الا الظن ' و ان الظن لا يغني من الحق شيئاً - وه جس سياست كو مذهب پر ترجيح دينے كا سوظن ركهتے هيں ' ميں أسے عين مذهب سمجهتا هوں ' پهر ميں نهيں جانتا كه ميں جو كچهه كر رها هوں يه مذهب هے يا سياست ' اور وه كه مجهے پالٹكس ميں ديكهكر متاسف هيں ' اور چاهتے هيں كه اس معركه زار ميں ميرے حملوں سے امان پائيں ' اور اس ليے ميري ديني قابليتوں كے اعتراف ميں نهايت فياض هيں - افسوس كه انكے ليے بهي ميرے پاس كوئي تشفي نهيں ' كيونكه ميں جو كچهه كر رها هوں ' اسكے ليے ميرے پاس بصيرت موجود هے ' اور معترضين كو صرف يهي چاهيے كه صبر كريں ' تا خدا كا هاتهه أنهيں وه دكهلا دے ' جو آج ميں أنهيں سمجها نهيں سكتا : و لو انهم صبروا حتى تخرج اليهم ' لكان خيراً لهم -

يه ميرے اختيار ميں تها كه ميں اشاعت اسلام كي أن صداؤں ميں حصه ليتا ' جو نهايت غلغله انداز اور موثر هيں ' ليكن اس سے زياده انكے اندر اور كچهه نهيں هے - بهت آساني سے ممكن تها كه ميں فوراً ايک انجمن كے قائم كرديني كا اعلان كرديتا ' اور ايک مشن امريكه كو ' ايک انگليند كو ' اور ايک جاپان كو روانه كرنے كے خواب سے هر شخص مسرور هو جاتا ليكن ميں نے أن خوابوں ميں سے ايک بات بهي نهيں كي بلكه - كبهي اشاعت اسلام كا اراده بهي نهيں كيا - يه صرف اسيليے تها كه اس مسئله كي حقيقت مجهپر منكشف تهي ' يه تمام موانع نظروں كے سامنے تهے ' اور ميں جانتا تها كه اس كام كيليے علم اور ايثار ' يا دماغ اور دل ' دونوں كي ضرورت هے ' اور بدبختي يه هے كه ان دونوں ميں سے ايک سے بهي همارے پاس نهيں

ليكن برادران ملت ! با وجود ان تمام حالات كے ميں اب بالكل تيار هوں كه اشاعت اسلام كي صدا بلند كروں ' اسليے كه اس تاريكي ميں مجهے ايک روشني نظر آئي هے ' اور تاريكي جس قدر شديد هو ' اتني هي روشني كا چهره بهي زياده دلكش و محبوب هوتا هے - ميں اهليت اور صلاحيت كو بهي اپنے سامنے ديكهتا هوں ' اور ايثار و خلوص بهي كه شرط اولين راه تهي ' مجهے سامنے موجود هے - يعني ميں خواجه كمال الدين بي - اے - مقيم انگلستان كي نسبت كچهه كهنا چاهتا هوں "

اسكے بعد مقرر نے خواجه صاحب كے ضروري حالات كو تفصيل بيان كيے ' اور كها كه سب سے بڑي توقع جو اس جهد حق كے

اجتماع عظيم

دعوة و تبليغ اسلام

اجتماع - ٢١ - دسمبر - ٹون هال - کلکته

كنتم خير امة أخرجت للناس، تامرون بالمعروف و تنهون عن المنكر وتومنون بالله ، ولو امن اهل الكتاب لكان خيراً لهم ، و منهم المومنون و اكثرهم الفاسقون - (٣ : ١٠٦)

تم دنیا کي تمام اُمتوں سے بهترین امت هو که نیک کاموں کا حکم دیتے هو ' برائیوں سے روکتے هو ' اور الله پر ایمان رکهتے هو ' اور اگر اسي طرح یهود اور نصاری بهي سب کے سب ایمان لے آتے تو یه اُنکے حق میں بهتر تها ' مگر اُن میں سے بعض ایمان لے آئے اور افسوس که اکثر مبتلاۓ ضلالت هیں !

گذشته اشاعت میں دعوة و تبلیغ اسلام کے متعلق جس جلسے کے انعقاد کي خبر دي گئي تهي ' وه ٢١ - دسمبر کو بعد ظهر ٹون هال میں منعقد هوا -

اعلان میں دو بجے کا وقت مقرر کیا گیا تها ' مگر قبل اسکے کہ دو بجیں ' تمام هال حاضرین سے رک چکا تها ' اور ایک کرسي بهي خالي نه تهي جو تازه واردین کي منتظر هو -

تلاوت مقدسهٔ قرآن کریم سے جلسه کا افتتاح هوا ' اور مسٹر سید محمد شریف بیرسٹر ات لا کي تحریک اور مسٹر محمد محسن سپرنٹنڈنٹ فشریز کي تائید سے جناب مولوي نجم الدین احمد صاحب ریٹائر ڈپٹي کلکٹر کلکته صدارت کیلیے منتخب هوے -

جناب مولوي صاحب کي افتتاحي تقریر مختصر ' مگر جامع تهي - انهوں نے سب سے پہلے مسئلهٔ اشاعت و تبلیغ اسلام کي اهمیت کي طرف حاضرین کو توجه دلائي ' پهر اسلام کي اُس تبلیغي قوة الهیه کي طرف اشاره کیا جو خود بخود بغیر کسي خارجي سعي و کوشش کے اسکي صداقت کو مختلف شکلوں اور هیئتوں میں پهیلاتي ' اور دنیا کے دور دراز حصوں سے اپني حقانیت کا اعتراف کراتي هے - انهوں نے کہا که اسلام انسانیت کي جسماني و معنوي اصلاح و فلاح کا ایک ایسا ساده و فطري دستور العمل هے جسکے اعتقاد و اعتراف کیلیے کبهي بهي تلوار اور جبر کي ضرورت نهیں هوئي بلکه طبیعت بشري نے همیشه خود بخود اسکا استقبال کیا هے ' اور انسان خواه تمدن و علوم میں کتنا هي ترقي کر جاے ' لیکن اسکي احتیاجات حیات جسماني و روحاني اسے مجبور کرتي هیں که مذهبي صداقت کو تلاش کرے اور وه ایک هي هے : و ان الدین عند الله الاسلام !

اسکے بعد انهوں نے اُس غفلت و سرشاري کي طرف توجه دلائي جو صدیوں سے عالم اسلامي پر طاري هے اور جسکا حسرت انگیز نتیجه یه هے که جو قوم اصلاح عالم کیلیے دنیا میں آئي تهي ' وه خود اصلاح کي محتاج هوگئي هے ' اور جو هاته بلند کیے گئے تھے تا که تمام دنیا کیلیے اشارهٔ هدایت کا کام دیں ' وه

خواجه کمال الدین

بد بختانه خود دوسروں کے دست هدایت کا انتظار کر رهے هیں !

انهوں نے کہا که " غفلت انتهائي اور تاریکي شدید هے ' مرکز بهلادیا گیا اور مقصد گم هے ' ایسي حالت میں انگلستان کے طبقهٔ امرا میں سے ایک صاحب فکر و فضل شخص کا ' یعنے لارڈ هیڈلي بالقابه کا مشرف به اسلام هونا ' یقیناً ایک ایسي خبر هے جو نه صرف اسلام کي تاثیر صداقت و حقانیت هي کي ایک تازه ترین مثال هے بلکه صداقت کے اس قدیمي اور دائمي معجزے کو بهي واضح کرتي هے که جس درجه حق کي معیت کیلیے انسان محتاج هے ' اتنا هي حق اپنے کاروبار صداقت میں اُسکي اعانت سے بے پروا هے ' اور وه اپنے اندر ایک ایسي قوت رکهتا هے جو خود هي نشوؤ نما پاتي هے -

" میں اُس پامال اور فرسوده اعتراض کي طرف متوجه نهونگا ' جس کا بار بار جواب دیا جا چکا هے ' اور جواب هر صاحب فکر و علم کي نظر میں اپنا اثر کرچکا هے - یعني اسلام کي اشاعت بزور شمشیر ' لیکن کم از کم اُن معترضین کو سر دست یه یاد دلا دینا بهتر هوگا که لارڈ هیڈلے کو مجبور کرنے کیلیے کوئي خوں ریز تلوار نهیں چمکي تهي !

لارڈ موصوف انگلستان کے امراء میں ایک صاحب علم شخص هیں ' جو مسلسل تیس چالیس سال سے اسلام کا مطالعه کر رهے تهے انهوں نے اعلان اسلام کے بعد جو تصریحات اپنے بارے میں کي هیں اس سے انکے اس مقدس اجتهاد فکر کا اندازه کیا جا سکتا هے پس هماري موجوده مسرت صرف اس بنا پر نهیں هے که حلقه بگوشان اسلام میں ایک یوروپین امیر کا اضافه هوگیا ' بلکه صرف اسلیے که ایک متلاشي روح بغیر کسي خارجي تحریک و سعي کے محض اپنے طلب صادق اور جستجوے حقیقت سے منزل هدایت تک پهنچي ' اور اُن تمام بیڑیوں کے توڑنے میں کامیاب هوئي جو سوسائٹي اور رسم و رواج کے تعبد کي انسان نے اپنے پانوں میں پہن لي هے -

حضرات ! همارا فرض هے که هم اپنے مهمان کا خیر مقدم بجا لائیں اور ساته هي جهاد حق اور ایثار و فدویت کي اُس مثال عظیم کي رفعت کے اعتراف میں بخل نه کریں جو جناب خواجه کمال الدین بي - اے - مقیم لندن نے اس بارے میں همارے سامنے پیش کي هے - جیسا که آپ تمام لوگوں پر واضح هے ' خواجه صاحب بغیر کسي جماعتي اور قومي اعانت کے محض اپنے داعیانه جوش و شوق سے انگلستان گئے ' اور اشاعت اسلام کا کام شروع کردیا ' یعني وه جو اپنے اندر سچائي رکهتا هو ' کبهي بهي ضائع نهیں جاتا چند ماه کے قیام کے بعد هي انهوں نے ثابت کردیا هے که اُنکا مشن کس درجه بهترین توقعات کا مستحق هے - کچهه شبه نهیں که لارڈ هیڈلي جو عرصے سے اپنے اندر اسلام کي صداقت کا اعتراف رکهتے تهے ' ایک ایسے رفیق کے منتظر تهے ' جو انکے بعض شکوک کا ازاله کردے ' اور

۲۰ محرالحرام

مستقبل بلاد عثمانیہ

حسنات و سئیات !

مسئلۂ عراق

عراق ایک سر سبز اور شاداب ملک ھے - اسکا چپہ چپہ بلکہ ذرہ ذرہ اپنے اندر قوت نمو کا ایک مخفي خزانہ رکھتا ھے - بہار کے زمانے میں اسکي شادابي کا یہ عالم ھوتا ھے کہ ایک انچ زمین بھي سبزے سے خالي نہیں ھوتي - اسکي پیداوار صدھا قسم کے اجناس پر مشتمل ھے' اور استعداد کي یہ حالت ھے کہ بہت سي گراں بہا و کم قیمت اجناس تھوڑي سي کوشش سے پیدا ھوسکتي ھیں - مختصراً یہ کہ عراق کي سر زمین میں دولت و ثروت کا ایک گنج بیکراں مدفون ھے -

اور اگر آج آبپاشي کا عمدہ انتظام ھو جائے تو یہ یہي سر زمین بلا مبالغہ و اغراق سیم و زر اگلنے لگے -

یہ بھي شومي قسمت یا جہل و غفلت کا ایک کرشمہ ھے کہ اس خزینہ مدفون کے باوجود دولت عثمانیہ ھمیشہ تہیدست اور فارغ الجیب رھتي ھے' اور ایک ایسے سوال کے لیے فرنگي بنکوں کے آگے ھاتھہ پھیلاتي ھے' جو اگر پورا بھي ھوگا تو اسطرح کہ غلامي کا کوئي نہ کوئي حلقہ تازہ زیب گوش ھوگا -

ترکوں کي خوش قسمتي سے انکي ایشیائي مقبوضات کا بیشتر حصہ سیر حاصل و کثیر الخیرات ھے' اسکي موجودہ پیدا وار دنیا کے بازاروں میں بکسکتي ھیں' اور انمیں بہت ایسي چیزوں کا اضافہ ھوسکتا ھے جنکي آج ھر جگہ مانگ ھے -

مگر باشندے جاھل اور تہیدست' حکمراں بے توجہ ھیں' غیر ملکي سرمایہ دار وسائل سفر و نقل کي عدم موجودگي کیوجہ سے وھاں اپنا روپیہ نہیں لگاسکتے - نتیجہ یہ ھے کہ تمام دفینے سربستہ پڑے ھیں - اگر آج ان ممالک کي مدفون پیدوار منڈي میں آنے لگے تو یقیناً انکي اقتصادي حالت میں ایک انقلاب عظیم ھوجائے -

اس کا علاج وحید ریل اور اسکے وسیع خطوط ھیں -

آبپاشي عراق اور بغداد ریلوے ان تمام اعمال ھندسیہ (انجینیرنگ) میں سب سے زیادہ کامیاب اور نفع خیز ثابت ھونگے' جو کبھي ایشیائي ترکي میں انجام دیے جائیں -

مگر دونوں کاموں کے لیے واقف کار اشخاص اور سرمایہ کي ضرورت ھے' اور افسوس ھے کہ آج دولت عثمانیہ دونوں سے خالي ھے - پھر اگر اول الذکر نقص کي تلافي اس طرح کیجائے کہ اجنبي انجینیروں کي خدمات حاصل کرلي جائیں تو سرمایہ کا سوال باقي رھجاتا ھے - روپیہ کا قرض ملنا آسان نہیں اور خصوصاً ایسي حالت میں کہ دولت عثمانیہ جنگ کے زخموں سے چور ھو رھي ھو اور اسکي مقبوضات کا ایک معقول حصہ نکل چکا ھو -

غالباً بغداد ریلوے تو نہ رکیگي کیونکہ اسکي تیاري ترکوں پر موقوف نہیں - وہ اب جرمن ھاتھوں میں ھے اور انکے لیے روپیہ کي فراھمي کچھہ بھي مشکل نہیں' لیکن سوال یہ ھے کہ کیا ترکوں کے حق میں یہ بغداد ریلوے واقعي بغداد ریلوے رھیگي ؟

البتہ عجب نہیں کہ عراق کا بخت ابھي عرصہ تک یونہي سوتا رھے کیونکہ آبپاشي کے لیے روپیہ لگانے والا کوئي بھي نظر نہیں آتا - ممکن ھے کہ کوئي انگریزي سرمایہ دار اسکے لیے بڑھے تو یقیناً حکومت برطانیہ اسکو مدد دیگي' کیونکہ عراق عرصہ سے اسکي نظروں میں ھے اور برابر اپنے دسائس و مکائد میں مشغول ھے' مگر اسکے لیے دولت عثمانیہ کے ساتھہ جرمني کا راضي ھونا بھي ضروري ھے اور یہ ابھي یقیني نہیں -

(شام و حجاز)

شام کي سر سبزي کے متعلق کچھہ کہنا فضول ھے - یہ تو وہ سر زمین ھے جسکو خداے قدیر و کریم نے ان امکنۂ الہیہ مخصوصہ میں شمار کیا ھے' جو اس نے بني اسرائیل کو عطا کیں نہیں : بارکنا حولہ -

حجاز بیشک ایک ریگزار اور بے برگ و گیاہ ہے' وھاں خام پیدوار کے یہ خیرات و حواصل نہیں - لیکن کیا ھر ملک کي دولتمندي اسکي خام پیدا وار ھي پر موقوف ھے ؟ دولت و ثروت کا سر چشمہ خام پیدوار نہیں ھوتیں بلکہ مصنوعات ھیں' اور یورپ کے موجودہ تمول و اثراء کا یہي راز ھے - پس اگر حجاز کي سر زمین کے اندر روپیہ نہیں نکلسکتا' تو کون امر مانع ھے کہ اسکي سطح پر روپیہ تیار بھي نہ کیا جاے ؟

اشخاص کي کثرت اور مشاغل کي قلت قدرتاً مزدوریوں کي ارزاني کا باعث ھوگي' اور اجرت کي کمي صنعت کي کامیابي کے لیے اولین فال نیک ھے - لیکن اگر یہ بھي فرض کرلیا جاے تو دولت عثمانیہ کي ضرورتوں کا انحصار روپیہ ھي میں نہیں ھے - وہ ایسے ھوسناک و آزمند اعداء میں گھرني ھوئي ھے جو بھوکے بھیڑیوں کي طرح شکار پر ٹوٹ پڑنے کے لیے اولین فرصت کے منتظر ھیں - ظاھر ھے کہ انکے حملوں کو روپیہ نہیں روک سکتا بلکہ تلوار کے وار روکسکتے ھیں' پھر کون ھوگا جو سر بکف بڑھیگا ؟

حجاز اگر چاندي اور سونے کے ٹکڑوں سے خلافت اسلامیہ کي مدد نہیں کرسکتا تو کچھہ غم نہیں کہ وہ اپنے فرزندوں کے قوي و شدید بازؤں اور بے خوف و ھراس دلوں سے تو مدد کرسکتا ھے - اور یہ خدمت جلالت و شرف میں تمام خدمات سے کہیں زیادہ ھے -

لا یستوي القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر و المجاھدین في سبیل اللہ باموالھم و انفسھم' فضل اللہ المجاھدین باموالہم و انفسھم علی القاعدین درجہ (۹۷ : ۴)

شام و عراق اگر دو ایسے چشمے ھیں جہاں سے دولت عثمانیہ کے لیے سیم و زر کے فوارے نکلینگے' تو حجاز ایک آتشکدہ ھے جسکے شعلے تمام یورپ کو خاکستر کرنے کے لیے کافي ھیں' اور اگر دولت عثمانیہ نے انکو اپنے قبضۂ اقتدار میں کرلیا تو اسکے ھاتھہ میں ھر وقت اعداء خلافت کے لیے ایک خانماں سوز میگزین رھیگا -

واقعه نے پیداکردي هے ' وہ یه هے که بغیرکسي اعلان و اظهار کے ' بغیرکسي ادعاءِ مواعید کے ' اور بغیرکسي قومي اعانت کي طلب کے ' وہ خود بخود انگلستان چلے گئے - اپنا روپیه صرف کیا اور مقیم هوگئے ' اور حقیقت یه هے که یه راہ بغیر ذاتي قرباني کے طے نهیں هوسکتي ' اور محض انجمنوں کے غلغلے وہ کام نهیں کرسکتے ' جسکے لیے جاں نثار دلوں کے خاموش اضطراب کي ضرورت هے :

کاں را که خبر شد ' خبرش باز نیامد

اسکے بعد لارڈ هیڈلے کا ذکر کرتے هوے کہا که " صدر مجلس نے اپني تقریر میں ایک اهم امر کي طرف اشارہ کیا هے' اور میں مزید توضیح کرونگا - اسلام اس سے بہت ارفع و اعلی هے که وہ انسانوں کے اعتراف و انقیاد سے متاثر هو - اگر ایک لارڈ هیڈلے کي جگه تمام یورپ اور امریکه کے اُمرا اور صاحبانِ تاج و سریر اسکے آگے جھک جائیں ' تو اسکي عظمت و جبروت میں ایک ذرہ بھر اضافه نهیں کرسکتے' اور اگر تمام دنیا اس سے منحرف هو جاے' جب بھي اسکي صداقت کي عزت نقص و زوال سے مبرا و منزہ هے - خدا کي صداقت انسانوں کي اعانت کي محتاج نهیں - اگر انسانوں کي زبانیں اسکا اعتراف نه کریں' تو وہ سمندر کے هر قطرے اور خاک ارضي کے ایک ایک ذرہ سے گواهي دلا سکتا هے :

گر من آلودہ دامنم ' چه عجب ؟

همه عالم گواہ عصمت اوست !

مسلمان خواب غفلت میں سرشار هیں تو کیا دین حق کي اشاعت رک گئي هے ؟ کون سا مشن هے جو افریقه کي وحشي آبادیوں میں کام کررها هے ' اور کونسي تبلیغي مهم هے جس نے اقصاے سوڈان اور شمالي نائجیریا کے تمام باشندوں کو اسلام کا حلقه بگوش بنا دیا هے ؟ کیا یه صداقت کا اصلي معجزہ ' اور خدا کے هاتھه کي ایک قدوس نمایش نهیں هے ؟

پس اگر لارڈ هیڈلے یا بعض دیگر امراے مغرب اسلام قبول کرتے هیں تو في نفسه پیروان اسلام میں چند افراد کا اضافه کوئي ایسا واقعه نهیں جو همارے لیے عجیب هو - اس کار و بار کي تاریخ تو ابتدا هي سے عجیب رهي هے' اور تاریخ اسلام کا پڑھنے والا ایسے ایسے عجیب منظروں کا خوگر هے که اب دنیا میں اسکے لیے کوئي شے عجیب نهیں !

البته هم لارڈ موصوف کو مبارک باد دیتے هیں که وہ تلاش حق میں کامیاب هوے ' جو روح انساني کا ایک مقدس فرض هے ' اور نهایت مسرت و ابتہاج سے ایک ایسے برادر دیني کا خیر مقدم بجا لاتے هیں ' جس کي تلاش یکسرْ مجتہدانه تھي ' اور جس نے بغیرکسي خارجي تحریک و اثر کے منزل هدایت کو پا لیا ! '

تقریر کا اختتام ان کلمات پر تھا که :

" وقت آ گیا هے که مسلمانان هند وقت کي مساعدت ' موسم کي موافقت ' اسباب کي فراهمي ' اور توفیق الهي کي بخشش کے اس بہترین وقت کو سمجھیں ' او ر خواجه کمال الدین کو اس راہ میں تنها نه چھوڑیں - خدا کے کارو بار هماري اعانت کے محتاج نهیں - انتم الفقراء الی الله ' و الله هو الغني الحمید - اور ایثار و خلوص ایک طاقت هے ' جسکي عزت کو خدا کبھي بھي شرمندۂ ناکامي نهیں کرتا ' اسکا وعدہ هے که : اني لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر و انثی - پس آج مسلمانان هند خواہ اس مشن کي مدد کریں ' خواہ اُسے تنها چھوڑ دیں - اگر پیغام سچ هے ' اور پیغام بر مخلص ' تو یاد رکھو که اُسکي کامیابي بھي قطعي هے - البته اگر تم نے اسکي اعانت و خدمت کي سعادت حاصل نه کي ' تو یه شرمندگي و رسوائي کا ایک داغ سیاہ هوگا ' جو مسلمانان هند کے چہروں پر همیشه کیلیے لگ جائیگا - فبشر عبادي الذین یستمعون القول ' فیتبعون احسنه ' اولائک الذین هداهم الله ' و اولائک هم اولوا الالباب -

(سید محمد توفیق بے)

اسي تجویز کے سلسلے میں حاضرین کے اصرار و اشتیاق سے جناب فاضل محترم ' سید محمد توفیق بے نے مسئلۂ اشاعت و تبلیغ اسلام پر فارسي میں تقریر کي -

سید موصوف ایک عثماني اهل قلم ' اور انجمن اتحاد و ترقي کے فدا کار شرکا میں سے هیں - سلطان عبدالحمید مخلوع کے زمانے میں بجرم حریت خواهي جلا وطن هوے ' اور اُن مصائب و متاعب میں حصۂ کافي لیا' جو راہ ملت پرستي کیلیے شرط کار هیں - انقلاب دستوري کے بعد ایک عرصے تک مشہور ترکی اخبار (طنین) کے محررین میں شامل رهے ' اور آجکل (سبیل الرشاد) کے ایک ممتاز مقاله نگار هیں -

انکي تقریر نهایت موثر و دلنشیں تھیں - انهوں اس تاسف کا اعتراف کیا که دولۃ عثمانیه کو جنگي اشتغال و استغراق نے همیشه اس خدمت جلیل و اقدم سے باز رکھا ' حالانکه همارا فرض تھا که تیغ کے سایے اور خون کے سیلاب میں بھي اپنے اس فرض حقیقي کو فراموش نه کرتے - تاهم وقت آگیا هے که پچھلي غلطیوں کا کفارہ هو - اسلام کي اصلي فتوحات اخلاقي و قلبي هیں - دنیا میں آج قرآن کے سوا کوئي زندہ الهامي کتاب نهیں ' اور نه کوئي زندہ مذهب موجود هے - تمام مذاهب کے الهامي کتب کي زبانیں السنۂ میته (ڈیڈ لنگویجز) میں شمار کي جاتي هیں - صرف قرآن کریم هي کو یه شرف حاصل هے که اب تک اُسکي زبان دنیا کے کروروں نفوس پر حاکم' اور اُسکے بیانات لاکھوں صفحات صدور پر منقش هیں -

انهوں نے کہا که آج یورپ تعلیم اسلامي کیلیے تشنه هے مگر پاني پلانے والے بے خبر هیں - خواجه کمال الدین کے رسائل و مضامین میں نے پڑھے هیں ' انکے خلوص و ایثار کي میرے دل میں بڑي عظمت هے - بلا شبه تمام عالم اسلامي کا فرض هے که انکي مادي و معنوي اعانت کیلیے آمادہ هوجاے - میں انشاء الله بلاد عثمانیه میں بھي عنقریب اس مسئلۂ عظیم کي تحریک کرونگا ' اسکے بعد حسب ذیل دو تجویزیں بالترتیب منظور هوئیں :

(١)

" یه جلسه مبارکباد دیتا هے لارڈ هیڈ لے کو که انهوں نے ایک عرصے کے مجتہدانه غور و فکر کے بعد اسلام قبول کیا ' اور اسلام کے دائرۂ اخوت میں انکا خیر مقدم بجا لاتا هے "

(٢)

" یه جلسه التجا کرتا هے تمام مسلمانان هند ' علي الخص مسلمانان کلکته سے ' که خواجه کمال الدین مقیم ووکنگ لندن کي مادي و معنوي اعانت کیلیے مستعد هوجائیں ' اُس مقدس و اشرف کام میں ' جو انهوں نے کامل ایثار نفس اور خلوص و للهیت کے ساتھه شروع کیا هے "

آخر میں تجویز نمبر (٢) کي بنا پر ایک سب کمیٹي کي تحریک کي گئي' جو ٢٥ ممبروں پر مشتمل هو' لیکن ممبروں کے انتخاب کو ایک دوسرے جلسے پر ملتوي رکھا گیا -

آخري تجویز یه تھي که تمام تجاویز کي نقل خواجه صاحب اور لارڈ هیڈلے کیخدمت میں روانه کر دي جاے -

اِن تجویزوں کے متعلق ڈاکٹر عبد الله سهروردي ' مولوي محمد نسیم وکیل مونگیر ' مولوي واحد حسین بي - اے وکیل هائي کورٹ کلکته ' نواب سلطان عالم صاحب اٹرني ' مولوي مجیب الرحمن صاحب ایڈیٹر " مسلمان " ' مولوي محمد اکرم صاحب ایڈیٹر محمدي وغیرہ بزرگوں نے اُردو اور انگریزي میں تقریریں کیں -

(اقوام عثمانیه)

آج ترکوں اور انکي زیر نگیں اقوام کي بعینه یهي حالت هے - گو یه صحیح هے که کردوں کے متعلق یورپین ارباب قلم جسقدر لکھتے هیں' اسمیں بڑا حصه متعصبانه اغراق کا بھي هے' تاهم اس سے انکار نهیں کیا جاسکتا که وہ ایک جنگجو اور خونریز قوم ضرور هے - ان میں ان دونوں اوصاف کے علاوہ سرکشي و عدم انقیاد بھي هے اور اسکے ساتھه هي جب یه بھي بیان کردیا جاے که بادیه نشیں عربوں کي طرح ان کا مشغله محض باهمي جنگ و جدل اور تاخت و تاراج هے تو پھر انکي اصلي تصویر سامنے آجاتي هے -

مگر یاد رکھنا چاهیے که ان صفات کے لیے تفریق مذهب و جنس کوئي شے نهیں - کرد جسطرح ارمنیوں کے حق میں خونریز و غارتگر هیں اسیطرح وہ ترک' عرب' بلکه خود کرد کے حق میں بھي هیں - جنگ کا هنگامه کار زار گرم هو تو اسکي نظر میں نصراني' ارمني' مسلم' ترک' اور امت نبي عرب' تینوں ایک هي سطح پر هیں' تینوں کے قتل کرنے کے لیے اسکي تیغ یکساں سرعت کے ساتھه نیام سے نکلتي هے - پس یه یورپ کا جهل یا تجاهل هے که وہ ارمنیوں پر کردوں کي دست درازي کو حرارت ملي اور جوش اسلامي کي طرف منسوب کرتا هے -

خیر' یه جمله معترضه تها - ان کردوں نے سلطان عبد الحمید کے عهد میں ایک دفعه علم بغاوت بلند کیا - اسٹیم کا قاعدہ هے که اگر اسکا کوئي مخرج پیدا نهیں کیا جاتا تو وہ جس ظرف میں هوتي هے اسي پر اپنا عمل شروع کردیتي هے - عبد الحمید داهي وقت تها - اس نے اس اسٹیم کو تلوار کي آب سے بجھانے کے بدلے اپنے هاتھوں میں لیدیا' اور بقول یورپ' اسکا رخ ارمنیوں کي طرف پھیر دیا - یورپ کا یه الزام صحیح هو یا نه هو' مگر یه واقعه هے که پہلي بغاوت کے بعد پھر کردوں نے دوسري بغاوت نهیں کي -

اعلان دستور کے بعد انجمن اتحاد و ترقي نے بعض کارروائیاں محض یورپ کي خوشنودي و همدردي حاصل کرنے کے لیے کیں' حالانکه "و لن ترضی عنک الیهود و لا النصاری حتی تتبع ملتهم ' قل ان هدی الله هو الهدی" ! پس اسکے هر فعل کے متعلق یه نهیں کہا جاسکتا که یه محض دولت عثمانیه هي کي ضرورت سے تها -

عهد دستور کا پہلا کارنامه کردوں کے سردار ابراهیم پاشا کي جلا وطني هے - یورپ کا راضي هونا تو معلوم' مگر اس کارروائي سے انجمن اور کردوں کے جیسے کچھه تعلقات هوگئے' انکے نتائج قارئین جرائد سے مخفي نهیں - اگر انجمن اصلاح داخلي کي طرف متوجه هوئي تو صرف کردوں هي کي وجه سے اسکو سخت مصیبت کا سامنا هوگا - (لا قدر الله)

(عرب)

مذهبي ارادتمندیوں سے قطع نظر عربي سرشت کا خمیر بعض بهترین صفات سے هے - اس کا خون ایک طرف تو اسقدر گراں بها هے که ایک شخص کي دیت میں قاتل کے سارے قبیلے کا خون ناکافي هوتا هے' مگر دوسري طرف اس درجه ارزاں بھي هے که میدان جنگ میں اسکے سیلاب بهه جاتے هیں' مگر اسکو اتني بھي تو پروا نهیں جتني پاني کے ایک مشکیزہ کي هوتي هے ؟

" تاج " آگرہ کا ایک ستون
جہاں دسمبر کے آخري هفته میں مسلمانوں کا تعلیمي و سیاسي اجتماع هوگا

اگر ایک گم کردہ راہ مسافر اسکے دروازہ پر آجاے تو اسکے لیے وہ اپني عز و جاہ' مال و منال' بلکه دیدہ و دل تک فرش راہ کردیتا هے' اور اسطرح خدمت کرتا هے گویا وہ صاحب خانه کا ایک غلام زر خرید هے' لیکن ساتھه هي غیرت کا یه حال هے که وہ اپنے همسروں سے ایک قدم بھي پیچھے چلنا گوارا نهیں کرتا -

وہ گلیم پشمیں بلکه بارها ریگ بے فرش پر بیٹھتا هے' مگر اسکا دماغ همیشه عرش پر هوتا هے' اور ایک سریر آراے سلطنت سے اپنے آپ کو کم نهیں سمجھتا -

مصائب و شدائد کے تحمل میں وہ نهایت بے جگر هے - آفتاب کي تپش' باد گرم کے جھونکے' تشنگي کي شدت' فاقه کا ضعف' تیغ تیز کے وار' اور گولیوں کي بارش' غرضکه سخت سے سخت مصیبت وہ برداشت کرسکتا هے' مگر ظلم و تعدي کے نام سے پھول کي ایک چھڑي بھي نهیں سهسکتا - اسوقت وہ غیظ و غضب سے ایک دیو آتشیں بنجاتا هے' اور اسکي ایک اور صرف ایک هي خواهش یه هوتي هے که اس هستي کو مٹا دے' جس نے ظلم کے لیے اپني انگلي کو بھي جنبش دي هے !

قبیلے کے شیخ کے سامنے اسکي گردن همیشه جھکي رهتي هے - اسکي ایک جنبش ابرو کسي کام کے هوجانے کے لیے کافي هے' مگر یهي گردن جب کسي بڑے سے بڑے شاهنشاہ کے آگے آتي هے' تو برابر بلند رهتي هے' اور بڑے سے بڑا فرمان بھي واجب الامتثال نهیں هوتا -

(اصلی مصیبت)

یه دولت عثمانیه کے مقبوضات پر ایک اجمالي نظر تھي اس سے اندازہ ھوگیا ھوگا که ترکوں کي مصیبت یه نہیں که انکے پاس کام کرنے کے لیے کوئي اُمید افزاء میدان نہیں ھے ' بلکه یه ھے که انکے یہاں کام کرنے والے اشخاص نہیں ھیں ' اور یه بدترین بد بختي ھے جو کسي قوم کیلیے ھوسکتي ھے -

لیکن اسکا علاج ترکوں سے باھر نہیں بلکه خود انھي میں ھے ' اور اگر وہ آج غفلت و اھمال کے خواب نوشیں سے بیدار ھوجائیں اور حالات سازگار ھوں ' یعني یورپ عوائق و موانع پیدا نه کرے ' تو چند دنوں کے اندر دولت عثمانیه ایک وسیع و قوي ' اور متمول سلطنت ھوسکتي ھے -

با ایں همه اس راہ میں چند پتھر بھي ھیں ' جنکي ٹھوکر سے بچنا بہت ضروري ' مگر افسوس که بہت مشکل بھي ھے -

(شش صد ساله غلطي)

ترک کا خمیر سپہگري ھے ' اور اسي لیے وہ سپاھیانه اوصاف کا بہترین پیکر ھے - جب وہ اپنے وطن صحراء تاتار سے نکلا تھا تو ایک سپاھي کي حیثیت سے نکلا تھا ' اور آج چھه سو برس گذرنے کے بعد بھي وہ " دنیا کا بہترین سپاھي ھے " یه محض حوادث و انقلابات کي کرشمه سازي تھي که تلوار کے قبضه کے ساتھه حکومت کي باگ بھي اسکے ھاتھه آگئي - طبیعت اصلي کیونکر بدل سکتي ھے ؟ وہ اپنے مفتوحه شہروں میں بھي رھا تو اسطرح رھا ' گویا ایک اسلحه بند سپاھي ھے جو جرس رحیل کے انتظار میں پا برکاب کھڑا ھے ' اسلیے اس نے ایک مقیم کي طرح ملک اور اھل ملک میں انقلاب عام پیدا کرنے کي کبھي بھي کوشش نه کي -

وہ سپاھي تھا اسلیے اس نے حیله و تدبیر اور دھاء و سیاست کے بدلے تلوار کي دھار پر اپني حکومت کي بنیاد رکھي - اس نے اپني رعایا کو اس طرح مطیع و منقاد رکھا که ھمیشه انکے سر پر اپني شمشیر علم کیے رھا - یه نہیں کیا که انکو اسطرح ھر طرف سے گھیرتا که وہ بالاخر اپنے آپ کو اسکے ھاتھه میں ڈالدیتے ' پھر ایک طرف تو انکو اتنا کمزور کردیتا که وہ اپني مستقل ھستي قائم نه کرسکتے ' اور دوسري طرف انکو اس طرح تیار کرتا که وہ اسکا آلۂ عمل بنکر رھتے -

صدھا قومیں اسکے زیر نگیں ھوئیں - انمیں سے بہت سي چھوٹي قوموں کو وہ اپنے اندر جذب کرسکتا تھا اور جو جذب نه ھوتیں انکو اسطرح کمزور کردیتا که ایک طرف تو انکي مستقل ھستي باقي نه رھتي ' دوسري طرف اسکے ھاتھه میں آلۂ عمل بن جاتیں ' اور پھر جو قومیں اسوقت بے اعوان و انصار توحش میں غرق تھیں ' انکو یا تو مٹا دیتا یا انمیں اسطرح اپنا تمدن پھیلا دیتا که بالاخر اسي میں جذب ھوکر رھجاتیں -

مگر اس نے اپني سپاھیانه کم بیني و ترکانه تغافل سے ان سانپوں کو اپني آستین میں پلنے دیا - یہي ھیں جو آج اسکي موت کا باعث ھو رھے ھیں -

بہت سي ایسي قومیں تھیں جنکے حق میں یه دونوں تدبیریں ناکام رھتیں - انکو اسطرح کمزور کرنا چاھئے تھا که ایک طرف تو انکي مستقل ھستي نه رھتي اور دوسري طرف انکے ھاتھه میں خود بخود آلۂ عمل بن جاتیں ' مگر انکو مطیع و منقاد رکھنے کے لیے تدبیر و سیاست کے بدلے ھمیشه شمشیر سے کام لیا گیا -

جن ممالک میں ترک گئے ' انمیں کوئي ایسا مدني و اجتماعي انقلاب پیدا نہیں کیا جس کي وجه سے لوگ عہد ماضي کو بھول جاتے ' بلکه اکثر کو بدستور رھنے دیا ' اور مسیحي آبادیاں تو ھمیشه مسیحي گورنروں کے ماتحت رھیں ' جو گورنر نه تھے ' خود مختار بادشاہ تھے -

شط " دجلـه " بغـــداد

عرض که وہ سپاھي تھے - تلوار کے زور سے حکومت لی تھي - اسي پر اسکي بنیاد رکھي اور جب تک انکي تلوار کا دور دورہ رھا ' اسوقت تک انکي حکومت میں بھي فرق نه آیا -

ترکوں کي مفتوح قوموں میں سے اکثر قومیں جنگي قومیں نہیں اسلیے جنگي قومي خصوصیات یعني درشتي ' تند خوئي ' عدم انقیاد وغیرہ انمیں موجود تھے - ممکن تھا که وہ اسطرح رام ھو جاتے نه تعلیم و تمدن کے مختلف اشغال کے انہماک سے انکے خصائص قومي بدل دے جاتے ' لیکن یه موقع شمشیر کے بدلے سیاست و تدبیر کا تھا اور ' جس ھاتھه کي انگلیاں آھنیں قبضه کي گرفت کي عادي ھو جاتي ھیں ' وہ سیاست کے جال نہیں پھیلا سکتیں - انہوں نے انکي تخضیع و تسخیر کي ' تیغ استعمال کي جواب میں بھي تیغ نکلي ' مگر نتیجه یه ھوا که فاتح و مفتوح ھمیشه برسر پیکار رھنے لگے -

اس قسم کي دست و گریباني کا نتیجه ھمیشه حکمراں قوم کے حق میں برا ھوا ھے - مفتوح کے دل میں فاتح کي طرف سے نفرت ' جو قدرۃ پہلے سے موجود ھوتي ھے ' اسکي جنگي قوت کے ساتھه ملکر برابر قائم رھتي ھے - جب فاتح قوم کمزور ھوجاتي ھے ' تو یہي دو چیزیں مفتوح قوم کو اسکے خلاف کھڑا کردیتي ھیں

چـــه دیـــدم ؟

در هنـــدوستـــان

اثر حضرة کاتب ادیب و خبیر محترم عثماني ' السید محمد توفیق بے -
که از دو ماه بر سبیل سیاحت مشرف فرماے سواد هند اند -

(سیاست بریطانیه در هند)

اکثر بلاد اسلامیه که دور از هندوستان واقع اند ' باشندگان شان را از اوضاع و جریانهاے مختلفهٔ متعدده هند ' چنانکه باید و شاید ' خبر و اطلاع درستي درکار نیست - آنچه در خصوص هندوستان مي شنوند و واقف مي گردند ' همهٔ منابع آن اطلاعات از جرائد و صحائف فرنگ ' و بالخاصه انگلستان مي باشد که مبني بر حقائق و صحت نیست -

علـة ایں را اگر بخواهیم دریابیم ' همانا خواهیم دید که خبر نگار هاے روز نامه هاے ایشان در هندوستان بسبب ندانستن زبان و عرف و عادات ' و عدم اختلاط با بومیان و اهل کشور ' هیچ وقت واقف از حقائق و حسیات عناصر و اقوام نمي شوند -

(سوء تفاهم و عدم طمانیة)

بلکه بعقیدهٔ عاجزانه ام ' رؤساء و وزراے انگلستان که خود را مالک رقاب اهل هند و صاحب الامر و النهي در هندوستان مي شمرند ' آنان هم بخوبي و بدقت از حسیات و اخطار تبعه و رعایاے خود خبر ندارند - ازیں جهت از روے عقل و بصیرة ' حکومت در هندوستان با رعایاے خود تطبیق سیاست و تعقیب معاملاتے که باعث امتنان و خوشنودي اهالي ملک باشد ' نمي کنند -

مسئلهٔ مسجد مقدس کانپور ' اضطراب هندیهاے جنوبي افریقه ' عدم ممنونیت سکان ایالة بنگاله ' اضطراز صحف و مطبوعات ' و نتایج و اطراف امثال ایں مسائل مهمه ' دلیل و شاهد مدعا ست -

بعکس ' لوردها و ارباب سیاست انگلستان همیشه دربارهٔ هندوستان اهمیت و اعتنا به راپورت ها و آراء مامورین سفید پوست (Englo-Indian) خود داده ' و بر طبق آں اسفارات خارج از صحت ' با اهل هند معامله و توزیع سیاست مي نمایند که تمام عدم خوشنودي و طمانیة را سبب یگانه همیں است - ازیں جهت میان حکام و تبعه یک سوء تفاهم بسیار بدے جاري و حاصل شده است - حکام انگلیسي وطنیان را بعدم صداقت ' و بومیان ' حکومت را به نفهمیدن جریانها و عوامل و موثرات حقیقیه ' الزام مي دارند !

(ازماست که برماست)

گذشته ازاں ' یکي از غلطي ها و خطا هاے مامورین و حکام انگلیس این ست که بواسطهٔ اعداد قلیلي که به لقب هائے متنوعه و به عناوین شتی معنون و ملقب اند ' و همیشه چاپلوسي و تملق

حضرة کاتب خبیر ' السید محمد توفیق بے ' نزیل هند

انگلسیاں را داب و عادت دیرینهٔ مستمرهٔ خود قرار داده ' حسیات و افکار تبعه و رعایا را فهمیده و یقین کرده ' سیاست خود شان را بروں محور غلط دائر نموده اند - و نمي دانند که حسیات وطنیان را از اشخاص ملقب و متملق فهمیدن و بر آراء غیر صحیحه و نیات غیر صادقهٔ آنها عمل کردن ' نتیجهٔ وخیم دارد - زیرا که ایں متملقین و مغرضین را با اهالي وطن مادةً و معناً هیچ گونه سروکارے و رابطهٔ نبوده و نیست - و هیچ وقت اهل کشور به آراء و افکار ایں عدد قلیل معدود ' رفتار و حرکت نخواهند کرد -

(نهضـــهٔ علمیـــهٔ حاضـــرهٔ هنـــد)

بحمد الله ' دریں آوان سعد و مبارک تمام مسلمانان عالم - لا سیما مسلمانان هندوستان - همه از خواب غفلت دیرینه برخاسته ' و دامن همت بکمر بسته ' شاهراه تعالي و ترقي را پیش گرفته عقب مقصد مشروعي مي روند که نتیجه و ثمرهٔ آں عائد بصوالح و مصالح خود شان ست -

آں روزے که مسلمانان جاهل ' واقف سیاست و اوضاع حالیهٔ پولتیک نبودند ' گذشت - آں غیاهب و ظلمات ' و آں تیرگي و تاریکی

وہ آزاد ہے - آزادي پر مرتا ہے - جان دیسکتا ہے ' مگر حریت محبوبہ کو اپنے ہاتھہ سے نہیں دیسکتا -

غرضکہ وہ بالطبع دستوري و جمہوري ہے - اسي لیے آج تک اس پر کوئي غیر قوم حکومت نہ کرسکي ' بلکہ ہم قوم سلاطین میں بھي جب استبداد و شخصیت شروع ہوگئي ' تو وہ بھي اس پر حکمراني نہ کرسکے -

(ترک و عرب)

ایک طرف تو عربوں کا یہ قومي کیریکٹر ہے ' دوسري طرف ترکوں نے سیاست و حکمراني کي نہایت غلط راہ اختیار کي - مثلاً تمام ملکي عہدوں پر فوجي افسر بھیجے - ظاہر ہے کہ فوجي افسروں میں عموماً درشتي ' عجلت ' اور نا انجام اندیشي ہوتي ہے - وہ کسي کام کے لیے تدبیر و مصلحت فرمائي کے بدلے عموماً زور و طاقت کے استعمال کے عادي ہوتے ہیں - اس پر طرہ یہ کہ وہ سخت جابر اور رشوت ستاں ہوتے تھے ' اور شاید اسکے لیے وہ مجبور تھے - جب سال سال بھر تنخواہ نہ ملے ' تو مصارف کہاں سے آئیں ؟

پھر حفظ امن ' انسداد جرائم ' انتظام محاصل ' فراہمي رسائل سفر و نقل و اخبار و اعلام ' آرایش و ترقي شہر ' غرضکہ نہ نظم و نسق کے متعلق کوئي ایسا کام کیا ' جس سے عربوں کے دلوں پر انکي انتظامي قابلیت کا نقش بیٹھجاتا ' اور نہ علم و فضل ھي کے اعلی و ارفع نمونے پیش کیے جس سے عرب انکے دماغي تفوق و برتري کو تسلیم کرتے -

پس عربوں کے آئینہ اعتقاد میں ترکوں کي جو تصویر اتري ' اسکے خط و خیال صرف جور و ظلم ' سفاکي و خونریزي ' اور حرص و طمع تھي - اسي لیے عربوں کي نظروں میں ترک نہایت درجہ ممقوت و مبغوض تھے -

(حجاز)

یہاں تک تمام تر بحث عربي قوم سے تھي ' جو جزیرہ نماے عرب کے علاوہ شام و عراق میں بھي آباد ہے ' مگر خود اس جزیرہ نما میں تو کچھہ اور ھي عالم ہے - ترکوں نے عرب پر استیلا کي بارہا کوشش کي ' اور قریباً ہمیشہ نا کام رہے - سب سے آخري سعي محمد علي پاشا موسس خاندان خدیو مصر نے کي - اسمیں اسقدر کامیابي ہوئي کہ یمن اور حجاز تابع ہوگئے ' مگر نجد پھر بھي خود مختار رہا -

یمن کے خضوع و تبعیت کا اندازہ ان لوگوں کو خوب ہوگا جنکي اخبار بیني کي تاریخ جنگ طرابلس سے پہلے شروع ہوتي ہے - رہا حجاز تو اسکے زیر نگیں ہونے کے یہ معني ہیں کہ چند مقامات مکہ معظمہ ' مدینہ منورہ ' اور طائف میں محافظ فوج رہتي ہے ' اور دولت عثمانیہ کو جسقدر وصول ہوتا ہے اس سے کئي چند زیادہ اس پر صرف کرنا پڑتا ہے -

تمام عالم اسلامي کي طرح اب عرب بھي غفلت کے خواب نوشیں میں نہیں ' حوادث کے تازیانے انہیں جگا دیا ہے ' اور کروٹوں کے لینے سے صدیوں کے خوابیدہ ہاتھہ پیروں میں حرکت سي پیدا ہو چلي ہے -

لیکن افسوس کہ با خبر رہـزن اس قافلہ کو لوٹنے کي تیاریاں کر رہے ہیں -

ترکوں کو صرف دعوي سلطنت ھي نہیں ہے بلکہ دعوي خلافت بھي ہے - اس شرف جلیل میں انکا رقیب اگر کوئي ہوسکتا ہے تو وہ عرب ہے - اور اگر عرب دعوی کریں تو یقیناً عالم اسلامي کا ایک حصہ انکے ساتھہ ہو -

پس اگر (خاکم بدھن) ایسا ہوا یہ آخري تیغ بھي دو نیم ہو جائیگي ' اور پھر ہمیشہ کے لیے اسلام کا ہاتھہ خالي ہو جائیگا -

کچھہ بعید نہیں ہے کہ نادان دوستوں کے مشورے یا دوست نما دشمنوں کے اغواء سے وہ قوم یہ سب کچھہ کرگزرے ' جو ابھي نو گرفتار سیاست ہے اور اس عالم کے کاروبار سے نا واقف -

(مسئلـۂ ارامنہ)

ارمني اگر نہتا ہوں تو ترکوں کے لیے کوئي خطرہ نہیں ' کیونکہ جسقدر بھي وہ ہیں ' اسکے لیے کرد کافي ہیں - مگر وہ اپني پشت پر یورپ کي دو عظیم الشان طاقتیں روس و انگلستان و رکھتے ہیں - انگلستان کي ہمدردي کا یہ عالم ہے اگر کسي ارمني کے پیر میں کانٹے کے چبھنے کي خبر آتي ھي تو ہر انگریز اپنے دل میں اسکي خلش محسوس کرتا ہے ' اور انکي مظلومیت کي داستان تو خواہ کتني ھي ناقابل اعتناء ہو ' مگر انگلستان بھر میں آگ لگا دینے کے لیے کافي ہے - ہر انگلشمین کي آنکھوں سے شرارے اور زبان سے شعلے نکلنے لگتے ہیں ' اور ظلم ! ظلم !! کي صداے بازگشت سے تمام ملک گونج اٹھتا ہے -

ایشیاء میں روس کے کیا عزائم و مقاصد ہیں ؟ اسکي تفصیل کا یہ موقع نہیں - بہر حال ایشیاء کوچک عرصہ سے اسکي نظر میں ہے اور اپني فوج اتارنے کے لیے وہ کسي ادنی حیلے کا منتظر ہے - روس کے زیر علم ارمنیوں کي ایک کثیر تعداد ہے ' اور گو خود انکي حالت زبوں عثماني ارمنیوں کے لیے اسدرجہ عبرت بخش و سبق آموز ہے کہ وہ روس کي حمایت میں آنے کے لیے تیار نہیں ' مگر با ایں ہمہ روس نے ارمنیوں کي حمایت کے لیے ایشیاء کوچک کو تاراج کرنے کي دھمکي دي ہے - ارباب نظر کا بیان ہے کہ ایک دن روسي فوج کا سیلاب آئیگا ' اور اسي راہ سے آئیگا - پس اگرچہ ارمني خود خطرہ نہوں مگر شدید ترین خطرات کا سر چشمہ ضرور ہیں -

سب سے آخري سوال یہ ہے کہ آیندہ نظام حکومت کیا ہو ؟ عرب اور ارمني لامرکزیت کے خواستگار ہیں ' اور ترک مرکزیت پسند کرتے ہیں - مرکزیت کا تجربہ ہوچکا ہے ' اور لامرکزیت کا تجربہ اگرچہ ابھي تک نہیں ہوا ' مگر قرائن و آثار سے اسکا انجام معلوم ہے

الهـلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الہـلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو درخواست بھیجیے -

طب یوناني

دھلي طب یوناني کا گھر ہے ' اور ہندوستاني دوا خانہ کا نام خالص اور بہترین یوناني ادویہ کے لیے بہت مشہور ہوچکا ہے - جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب اسي دوا خانہ کے پیٹرن ہیں - صدہا مفرد اور مرکب اصلي دوائیں مناسب نرخوں سے اس دوا خانہ میں فروخت ہوتي ہیں - فہرست ادویہ مفت -

منیجر ہندوستاني دوا خانہ دھلي

و نهب اموال و هتک اعراض مسلمین ' در آخر کار موجب سلب اطمینان قلوب و توجه انظار مسلمین گشته -

حتی سبب بیداري و تیقظ اسلامیان ' و گرد اتفاق و اتحاد گشتن ایشان ' همانا معاملات حاضرہ و سیاست سقیمۂ سرادوارد گرائي مي باشد -

با ایں حرکات مخالف عقل و حکمت ' دولت انکلیس هیچ وقت خود را در آینده از هجمات آلمان و روس ایمن و آسوده نخواهد داشت - از بیم استیلاے آلمان و روس وقتے انکلیساں آزاد و آرام خواهند شد که سینه ها و شمشیر هاے مسلمانان سپر آں گردد !

حسبت شیئاً و غابت عنک اشیاء !

(روابط أخوة مسلمانان هند و عثمانیه)

دیگر آنچه بسیار اسباب ممنونیت و تاثر خاطر گشته ' همانا خرط ارتباط و تعلق مسلمانان هندوستان ' و معاونت و یاري ایشاں به مجاهدین و برادران عثماني خود شان در انسامان ست - جداً ایں حسیات و عواطف و علاقات در آینده مایۂ هزاراں امید واري ' و فلاح عالم اسلامي ' و تمرکز مرذ حقیقیۂ خلافۃ اسلامي است -

دریں شکي نیست که مسلمانان عثمانیه هم به همیں حسیات و علائق قلبیه مربوط اند - دراں سر زمین فردے و جریدۂ نیست که همۂ آن از احسانات عمیمه و همدردي اخوان عزیز و محترم هند متشکر و متحسس نباشد -

ایں حسیات خود شان را در هنگام مواصلت و معاودت وفود طبیۂ هلال احمر از هندوستان : به برادران اسلامي خود ' مادۃً و معنا ابراز و اثبات نموده اند -

وفد هاے مذکوره را با اعلی حضرۃ سلطان المعظم ' وزراے عظام ' رجال کبار ' جمیع طبقات ملت ' ملاقات حاصل شد - انواع عزت و اکرام و تعظیم و احترام ' در بارۂ ایشان مجري و معمول گشت - از فداکاري و برادري ایشان تقدیم تشکرات بے غایات نمودند -

(ختم مقاله)

الله الحمد ' همه پیر و یکتا کیش و آئین ' و همه باهم در دیانت مبجلۂ اسلامیه برادریم - آیۂ کریمۂ " انما المومنون اخوة " و کلمۂ جلیلۂ " لا اله الا الله محمد رسول الله " تمام مسلمانان را زیر یک کلمه و یک لواء الحمد جمع کرده است !

پس باید در تائید و تقویت این اخوۃ و تاکید این روابط جلیله همۂ مسلمین مومنین . بیش از بیش بکوشند ' تا از شر اعداء دین مقدسۂ الهي بتوانیم ' در امان و حفظیت زندگاني بنمائیم -

این فدري جان نثار که بغیر از خیرخواهي و خدمت اخوان مسلمین تا اکنون مسلکے و پیشۂ تعقیب نه کرده ' و سالیان دراز حبس و فقر و همه گونه متاعب و مصائب را در راه ملت پرستي و حریت خواهي متحمل گشته ' (و الحمد لله علی ذلك) بکمال سعي و جهد بتقویت این حسیات شریفه خواهم کوشید ' و حسیات و افکار محترمۂ برادران هند خود را بذریعه قلم و مقالات خود به عثمانیان بخوبي خواهم فهمانید - همچنان افکار آن دیار را نیز بواسطۂ صحائف معتبرۂ اسلامیۂ هند به مسلمانان هند معرفي خواهم نمود -

بدین مقالۂ حقیرانۂ خود دو باره عرض تشکرات از اخوان دین خودم نموده ' سعادت و موفقیت ایشان را از درگاه ایزد متعال التماس مي کنم -

و نیز کمال احترام و ثنا ' و بغایت ستایش وافر خود را ' با برادر با جان برابر محترم و غیور خودم (مولانا ابو الکلام آزاد) متع الله المسلمین بطول حیاته ' عرض و تقدیم نموده ' صحت و سلامتي حضرتش را از حضرۃ واهب العطایا مسئلت مي نمایم !

" خذ ما صفا و دع ما کدر "

س - م - توفیق

نگارندۂ و مراسله نگار جریدۂ اسلامیه " سبیل الرشاد " آستانۂ علیه - نزیل کالکوته

برید فرنگ

مسئلۂ شام

مطامع فرانسه در شام

سر زمین شام میں نئي ریلوے رعایت کے لیے فرانس کي موجوده سرگرمیوں سے ان اعلانات کی پورے طور پر تائید هوتي هے جو اس سرزمین میں فرانس کے اقتصادي مصالح کی اهمیت ' اور انکے حفظ و ترقي کے عزم کے متعلق چند ماه هوے ' موسیو پوانکارے رئیس جمهوریت فرانس نے دیے تھے -

یه واقعه هے که شام میں صرف فرانس هي کے مصالح غالب و بالاتر نہیں هیں بلکه کہنا چاهیے که ابتک وهي ایک ایسي یوروپین قوم هے ' جس نے اسکے اقتصادي سرچشموں کو آشکارا کیا هے !

حجاز ریلوے اور اسکي موجوده و آینده پیش نظر توسیع سے قطع نظر ' شام کے تمام ریلوے خطوط فرانسیسي هیں - اسي طرح بیروت کا بندرگاه ' کو اے کمپني اور گیس کمپني بهي فرانسیسي هیں ' اور غیر فرانسیسي کاموں میں بیروت کي آب رسان کمپني جو کبهي شام میں برطانیه کے اقتصادي مصالح کي یادگار وحید تهي ' اب وه بهی فرانسیسي هاتهوں میں آکے ختم هوگئي هے -

تعلیم کے میدان میں بهي فرانسیسي پیش پیش هیں - اصلي مرکز یعني بیروت کا امریکن کالج امریکه کے کرور پتي دولتمندوں کي فیاضي اور صدر کي غیر معمولي سر گرمي کے باوجود ' اس یونیورسٹي سے پیچهے رها جاتا هے ' جسکو گورنمنٹ سے مدد بهي ملتي هے ' اور جیسویٹ فرقه کے پادري چلا رهے هیں - یه فرانسیسي یونیورسٹي حال میں قانون اور انجینیري کا ایک ایک کالج کهول کے امریکن کالجوں سے اور آگے برهگئي هے - فرانس سے آنے هوے مذهبي مناصب و مجالس کے سیلاب نے شام میں مزید فرانسیسي سرمایه اور دماغوں کي آمد کا فیصله کردیا هے - مگر حکومت فرانس کے لیے دماغوں اور سرمایه کي یه معقول مقدار تسلي بخش نہیں هے ' اور اسلیے وه نهایت زور کے ساته مشن لیک (Mission Lapue) کي تعلیمي سر گرمیوں کي مدد کررهي هے -

فرانس کي اخلاقي سرگرمیاں صرف شام هی تک محدود نهیں ' بلکه تمام مشرق ادنی کو اپنے آغوش میں لے رهي هیں - اقتصادي میدان میں تو یه حالت هے که اسکا دعوي برتري و تفوق جس درجه بهي هو ' بالکل ظاهر و مدلل هے -

شام کے ریلوے خطوط کا نقشه درج ذیل هے - اس سے فرانس کے اقتصادي مصالح کي اهمیت اور بالاتري و استحقاقي حقوق کے متعلق اسکے دعوے کي صحت کا اندازه هوجائیگا :

نام	کیلومیٹر
بیروت و دمشق لائن	۱۴۹
دمشق و مزریب لائن	۱۰۳
رایق والبیور لائن	۳۳۱
حمص و طرابلس لائن	۱۰۲
بیت المقدس و یافا لائن	۸۷

از پرتو تحصیل علوم و فنون عصریه، و اشتمال علوم دینیۀ اسلامیه، لا سیما از حس غفلت و بے خبری دیرینه، و طلوع آفتاب جهان تاب ملت پرستی و اسلام خواهی حقیقیه، مبدل به نورانیت و درخشانی گردیده:

آن سبو بشکست و آن پیمانه ریخت! .

امروز صدها مسلمانان منور الفکر، عالم بانواع علوم و سیاست، و آراء افکار صحیحۀ حریت و صداقت موجود اند - اکثرے از ینان در ممالک فرنگ و مشرق سیاحت کرده و به مقتضیات عصریه واقف گشته اند - غث را از سمین و صالح را از سقیم دریافته اند -

(صحیفۀ الهلال)

مطبوعات اسلامیه و بیانات و مقالات شان دلیل معروضات عاجزانۀ این بنده است - از جملۀ آنها جریدۀ فریدۀ (الهلال) غراء محترم ست که یکی از صحیفۀ مزینه و مرصع و معتبرۀ عالم اسلامیه بشمار ست، و صاحب فاضلش یکی از علما و فضلاے عصر می باشد که فی الحقیقت نه محض مسلمانان هند را، بلکه بوجودش تمام عالم اسلامی را افتخار ست -

و همچنان روز نامه هاے (زمیندار) و (همدرد) و (کومراد) وغیرها همۀ ناصح حکومت و صادق ملت خود می باشند -

تمام مقالات و بیانات این جرائد و مجلات اسلامیه مبنی بر صدق و راستی، و مسلک شان راست و استوار ست -

ولے افسوس که حکومت محلیه را با آن جرائد اسلامیه ارتباط و ائتلافی در میان نمی باشد - بجاے اینکه محتویات روزنامه هاے فرق را معبر حسیات و افکار تبعه دانسته، و بموجب آن عمل کنند، افسوس ست که روز بروز، ساعت بساعت، بر ضغط و تشدید، و زجر و تهدید آن صحائف و مطبوعات همت گماشته اند - این تشدید و تضئیق از طرف دولت فخیمۀ انگلیس که خودش را یگانه حر و آزاد و محافظ حریت و انسانیۀ ادعا می دارد، خیلے عجیب ست!

(یک منظر بسیار مدهش و محزن هند)

یکی دیگر انچه موجب تاسف و تاثر قلبی این مسافر عاجز گشته عدم رفق و رافت رؤساے مصادر، و عدم استحصال رفاه و منفعت طبقۀ فقرا و عامۀ الناس است - هزارها مسلمانان در شهرها و قریه ها از بی نوائی و بے بضاعتی در کوچه و بازار خفته، و روزانه بیک مشت نخود خام معدۀ خود را سیر می کنند - گویا این بے چارگان از نسل بشر و از سلالۀ انسان بوده و نیستند! فیا للاسف و یا للعار!!

از کثرت ضرائب مالیات و عوارض، اغلب مسلمانان هند محکوم بفقر و فاقه گشته و هیچ وقت آمل به بختیاری و سعادت نیستند! اگرچه بد بختانه داغ فقر و اسر، نشان ناصیۀ ما مسلمانان عالم گشته، اما در ممالک عثمانیه و سائر بلاد اسلامیه حالت فقرا باین درجه نیست - عجب ست که دولۀ فخیمۀ انکلیس که خود را همیشه اعدل و آزاد ترین دول کرۀ ارضی می شمرد، و گاهے به حمایت غلامان ابیض و اسود در بحور و انهار مراقب، و گاهے در ممالک مشرقیه در فکر اصلاح انسانیۀ و قیام امنیت و عدالت پیوسته مشغول سیاست بجلوه می آید، خود از رعایاے هندوستان تا این درجه غافل، و ازین هزارها افراد انسانیت که بظاهر در کسوت حریت حیات ملبوس و بباطن در اسر فقر و فاقه مقید اند، به هیچ وجه متوجه اصلاح حال شان نیست؟ ان هذا لشی عجاب!

بر اولیاء حکومت محلیه فرض و الزم ست که اندکے برفاه احوال فقراء هندوستان ساعد همت را بالا کنند - و گرنه با این اوضاع و اطوارے که دولۀ فخیمۀ بریطانیه در هندوستان دارد، بنام عدالت و حریت حق مداخله در شئون دول اسلامیه ندارد،

السید محمد توفیق بے بصری بے نائب قنصل عثمانیه بمبی - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی

(بریطانیه عظمی و عالم اسلامی)

دولت انکلیس اگر جداً رجال با سیاست با آگاه و خبیر داشت، البته با دولۀ علیۀ عثمانیه و ایران، و با کافۀ مسلمین هند و ملحقاتش بخوبی و انسانیت معامله و رفتار می نمود - بدین وسیله جذب قلوب و جلب افکار مسلمین را نموده، یوماً فیوماً بر قدرت و قوتش می افزود، و هیچ وقت از هجوم المان (جرمنی) یا روسیه بر هند نمی ترسید - مسلمانان صداقت شعار سینۀ خود شان را براے حفاظت و دفاع از و سپر می نمودند -

ولے هزاران افسوس، بل صد هزار تاسف، که دولۀ بریطانیه عظمی به بند پوسیدۀ سوء سیاست، و رهنمائی جناب (سر ادوارد گراے وزیر خارجیه) یوماً فیوماً نفوذ و اهمیت خود را درمیان تمام طبقات مسلمین ضائع و مفقود نموده است - اتفاق دولۀ انکلیس با روس که دشمن قدیم اوست؛ دربارۀ ایران و نیت تقسیم آن بلاد اسلامیه، و با فرانسه و اسپین بر سر مراکش، و با فرانسه و روس در معاضدت و معاونت ریاست هاے بالقان و ایجاد حروب بالقانیه، و خونریزی بی جهت، و قتل نفوس

طبقات الارض

استدراک بر " تقدم علوم "

الهلال نمبر ۲۳ میں بسلسلۂ تقدم علوم و معارف " علم الانسان کے عنوان سے ایک عجالۂ مختصرہ شائع ہوا تھا ' جسمیں بر بناے علم الارض (جیوا لوجبي) تکوین زمین کے مختلف طبقات و مراتب کي طرف اشارہ کیا تھا - چونکہ مقصود اختصار تھا ' اسلیے پوري تشریح کے ساتھہ یہ

میں مولوي محمد قاسم صاحب عثماني کا ممنون ہوں جنھوں نے چند مستند کتابوں کا مطالعہ کرکے اس تحریر کا مواد مہیا کردیا -

علماے ارض نے اب تک تین قسم کي زمینیں دریافت کي ہیں -

(۱) Igneons (اگنینس) یہ زمین اگنینس اسوجہہ سے کہلاتي ہے کہ حرارت زمین کي تدریجي تبرید کے بعد سب سے پہلے بني ہے - پس ہم اسکو " ارض آتشیں " یا " ارض ناریہ " کہہ سکتے ہیں -

تشجرہ طبقات الارض

موضوع بیان نہ کیا جاسکا ' اور اختصار بیان سے مطلب میں ایک حد تک خلط مبحث سا ہوگیا -

زمین کے طبقات کي تقسیم کئي حیثیتوں سے کي جاتي ہے - ایک تقسیم بلحاظ مختلف ادوار و ازمنۂ تکوین کے ہے - ایک بلحاظ طبقات و مدارج کے ' اور پھر تیسري تقسیم بلحاظ آثار حیات و نشؤ حیات کے -

ان میں سے ہر تقسیم مستقل ہے ' اور ہر قسم کے مختلف مدارج و ترتیبات ہیں -

اس مضمون کا اصل موضوع چونکہ طبقات الارض نہ تھا* اسلیے صرف مختلف تقسیمات ارض کا حاصل اور خلاصہ بیان کردیا گیا - بہت ممکن ہے کہ بعض قاریین کرام پر معلومات ارض مشتبہ ہوجائیں ' اسلیے چاہتا ہوں کہ ایک مختصر تحریر طبقات الارض کے متعلق بھی شائع کر دي جاے

(۲) Sedimentry (سیڈیمنٹري) جو شي کسي سیال چیز کے نیچے جم جاتي ہے ' اسے سي ڈي منٹ (Sediment) کہتے ہیں - چونکہ یہ زمین پاني کے نیچے صدہا قسم کي مختلف چیزوں کے بیٹھہ جانے سے بني ہے ' اسلیے اسکا نام (Sedimentry) رکھا گیا -

(۳) Metamorphic تحول پذیر شے کو میٹا مورفک (Metomorphic) کہتے ہیں - مگر اس لفظ کا اطلاق علم الارض میں زمین کي اس تغیر شدہ صورت پر ہوتا ہے جو زمین کي حرارت یا اسکے دباؤ کي وجہ سے وقوع پذیر ہوتي ہے -

قسم سوم کي زمین یعني متامورفک (Metomorphic) قسم اول (اگنینس Igneons) و قسم دوم (سي ڈي منٹري Sedimentry) سے بنا کرتي ہے -

قسم دوم (Sedimentry) کي تین قسمیں ہیں اور پھر ہر قسم کي تقسیم مختلف حیوانات کے وجود کے اعتبار سے مختلف طبقات یا ادوار میں کي گئي ہے -

بیروت ماملیتن لائن	۱۹
ما ملیتن و جبل لائن (جسکي تعمیر عنقریب دو ماہ میں شروع هوگي)	۱۵
کل	۸۰۶

شام میں غیر فرانسیسي ریلوے خطوط صرف وهي هیں ' جو ریلوے کے متعلق هیں - اور وہ حسب ذیل هیں

کیفا و دمشق لائن	۲۸۵
کیفا و عکري لائن	۲۳
عفولي و بیت المقدس لائن (جو ابهي زیر تعمیر ہے اور جسمیں سے ۲۳ کیلومیٹر تیار هوچکي ہے)	۱۲۰
	۲۵۸

ان دعوؤں کي برتري بالاخر جرمني کو بهي ماننا پڑیگي -

اس ابتدائي گفتگو سے قطع نظر جو شاهي عثماني بنک اور ڈچ اور نیت بنک میں بغداد ریلوے کے متعلق هوئي ہے اور جسپر یورپ کے پریس نے اسقدر انتقاد کیا ہے - الیپو سے مسکیني تک توسیع خط آهن کي رعایت کي خبر سے بهي اس امر کي تصدیق هوتي ہے کہ ایشیائي ترکي میں اپنے اپنے حلقهاے اثر کے تعین کے متعلق جرمني اور فرانس میں مفاهمت کا سلسلہ جاري ہے -

فرنچ ریلوے بهي جو پي - ایچ - ڈي کے نام سے مشهور ہے' الیپو برجک تک توسیع کا حق رکهتي ہے - مسکیني برجک سے جنوب میں سو میل پر واقع ہے ' اور غالباً یہ فرض کرنا بیجا نہیں کہ برجک جو ایشیاے کوچک کا ایک جزو ہے اور جرمني کے حلقہ اثر میں واقع ہے ' مسکیني کا قائم مقام بنایا گیا ہے -

بیان کیا جاتا ہے کہ برطانوي فریب سیاست توسیع خط مسکیني کے ساتهہ غیر همدردانہ رهي ہے ' لیکن اس امر کے باور کرنے کے لیے کہ اس رعایت کي تصدیق هوگئي ہے ' اسباب موجود هیں -

اس امر کے فرض کرنے کے بهي وجوہ موجود هیں کہ هر ایک ریلوے کي اسکیم عالم خیال سے عالم حقیقت میں داخل هوگئي ہے اور حکومت عثمانیہ کو بالاخر خط وادي جردان Jordanvalley Trace کو منظور کرنا پڑا ہے -

مجهے کم و بیش مستند ذریعہ سے معلوم هوا ہے کہ اس طرح کي ریلوے بنانے والي کمپني نے ایک انجنیر کو جو ریجي کمپني میں ملازم تها ' حال میں یہاں مامور کیا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں اسي قسم کي ایک تقرري پیرس میں بهي هوئي ہے - یہ پیش بندانہ تقرریاں ضرور ایک خاص امر کي علامت قرار دیجا سکتي هیں - کمپني چاهتي ہے کہ جونہي ترکي اپنے بلقاني همسایوں کے ساتهہ قطعي صلح کرلے ' فوراً هي کام شروع کر دیا جائے -

خط وادي جردان کے متعلق سرکاري منظوري کے حصول کو اس طویل گفتگو کا خاتمہ فرض کیا جا سکتا ہے جو فرنچ کمپني اور محکمۂ حجاز ریلوے کے درمیان اول الذکر شاخ کیفا و دیرا کے لینے کے متعلق هو رهي تهي - واقعي فرنچ ریلوے کمپني کے لیے شاخ کیفا و دیرا کے لینے کا سوال نہایت شدید اهمیت رکهتا ہے ' کیونکہ حجاز ریلوے کے شرح کرایہ کو معمولي کردینے سے دمشق و بیروت اور دمشق میزرب لائنیں لنگڑا رهي هیں ' اور بالواسطہ بیروت کے پورٹ کمپني کو بهي نقصان پہنچ رها ہے -

دندانہ دار پہیوں والي ریلوے (Cog Wheel Railway) اپنے ڈهالوں راستوں کے ناگزیر صرف عظیم ' اور اس شکست و فرسودگي کے ساتهہ جو ریلوے کے منقولہ و غیر منقولہ ذخیرے میں پیدا هوتي ہے' ایک ایسي لائن ہے جو اقتصادي حیثیت سے بهي بالکل ناقص ہے ' اور ایک ایسي سرکاري لائن کے مقابلہ میں شاید هي کسي نے ثبات و پامردي کا فیصلہ کیا ہے ' جسے کوئي اپنا سرمایہ خطرہ میں ڈالنا نہو' جیسے کہ حجاز ریلوے ہے -

اگر شاخ کیفا و دیرا بهي فرانس کے هاتهہ پہنچگئي تو پهر شام میں ریلوے کا موجودہ اور مجوزہ جال بتدریج عملاً بالکل فرانس کے هاتهہ میں چلا جائیگا - حجاز ریلوے کے مرکزي لائن کا وہ حصہ جو دمشق سے دیرا اور شام کے آگے مدینہ تک چلا گیا ہے ' شام میں معمولي تجارت کے بدلے زیادہ تر حاجیوں اور سپاهیوں کے لیجانے کے لیے هوگا

رهي شاخ افولي و بیت المقدس جو هنوز زیر تعمیر ہے تو اسکي قسمت میں بهي بالاخر فرانس هي کے هاتهہ جانا ہے - اور غالباً مع اسکے متعلقہ لائن کے ' جو کیفا و ایکر کے درمیان میں ہے اور جسکے آیندہ ترکوں کے هاتهہ میں رهنے کے لیے (اگر فوجي اقتدار کي خیالي وجہ نہ هوئي تو) کوئي اور معقول سبب نہ هوگا -

ابهي یہ کہنا محض جرأت هوگا کہ شام میں فرانس کي سیاسي سرگرمیاں اسکي اقتصادي سرگرمیوں کے ساتهہ ساتهہ جائینگي - بمشکل یہ امید کي جاسکتي ہے کہ مراکش میں عمل استعماري کے ساتهہ ' جو هنوز غیر مختتم ہے ' وہ شام میں ایک دوسري مهم استعماري میں اپنے آپ کو پهنسائیگا - اور خصوصاً بالفعل - کیونکہ فرانس کے متعلق شامي مسلمانوں کي راے اچهي نہیں ' اور ممکن بغاوتوں کي پیش اندیشي کي ضرورت اور اپنے جرمن رقیب سے ' جو ایک موثر قرب میں یعنے الیگزنڈریا میں موجود ہے ' ممکن تصادم کے لیے تیاري ' ایک ایسي حالت ہے جو اسکي فوجي طاقت کے بیشتر حصہ کو اپني طرف پهیر لیگي -

لیکن صورت معاملہ انگلستان کے حق میں اس سے بالکل مختلف ہے ' جسکو تمام آبادي کي همدردي حاصل ہے' جسکے قدم مصر اور سینا میں کم و بیش استحکام کے ساتهہ جمے هوے هیں ' اور جسکے هاتهہ میں مالطہ ' قبرص ' اور اسکندریہ کي وجہ سے سمندر کي بهي کمان ہے - برطاني احتلال (Occupation) یا برطاني حمایت (Protection) شام کو سرسبزي کے اعلی درجہ پر پہنچا دیگا ' اور اقتصادي حیثیت سے فرانس فوائد اندوز هوگا -

شام کے متعلق برطاني ارباب استعمار کي دلچسپیوں میں طویل جمود کے بعد اب ایک نمایاں حرکت هوتي ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ شام کي ترقي کے لیے مالي مجالس حکام (سنڈیکیٹس) زیر ترتیب هیں - شمال لبنان میں تقسیم آب و آبپاشي کي اسکیم جو مشهور فرم سر جان جیکس لیمیٹڈ نے اپنے هاتهہ میں لي ہے' اور فلسطین میں تیل نکالنے کا کام جو ایک برطاني مجلس حکام (سنڈیکیٹ) لیگي اور جس نے تلاش مقامات کا کام نہایت حوصلہ افزا نتائج کے ساتهہ شروع کر دیا ہے' ان دونوں کاموں کو ایسا ابتدائي تجربہ خیال کیا جاسکتا ہے ' جو اسلیے هیں کہ بالاخر شام میں فرانس کے پہلو بہ پہلو برطانیہ کے اقتصادي مصالح کے پیدا کرنے کي طرف رهنمائي کریں -

شام میں سرمایہ لگانے کے لیے وسیع میدان هیں ' اور برطانیہ اور فرانس دونوں کے سرمایہ دار طرفین کے فوائد کے لیے ان میدانوں میں کام کر سکتے هیں -

(مراسلہ نگار نیر ایسٹ)

مراسلہ و مناظرہ

طریق تسمیه و تذکرہ خوانین

(مسٹر عبدالوالي - بي - اے (علیگ) از بارہ بنکي)

الهلال کے پچھلے پرچه میں ح - الف بیگم صاحبه کے خط پر آپ کا طویل مگر دلچسپ نوٹ دیکھکر مجھے خوشي هوئي که آپ کي توجهه مسئلۂ حقوق نسوان پر بھي هوئي - امید که یه توجه قایم رهیگي اور اسکے متعلق دلچسپ اور مفید خیالات دیکھنے میں آئینگے -

اسمیں کوئي شبهه نهیں که یورپ کي تهذیب یا عیسائي مذهب نے جو درجه عورت کا سوسائٹي میں قایم کیا ہے وہ بهت کم ہے به نسبت اسکے ' جو اسلام نے عورت کو دیا ہے - اسنے خوش آیند الفاظ میں خوشامد کرکے اسکي اصلي آزادي چھین لي ہے - اور یہ سخت تعجب کي بات که باوجود اسقدر تعلیم اور روشن دماغي کے یورپ کي عورتوں نے اس زمانه سے بهت پیشتر آزادي حاصل کرنے میں جدو جهد کیوں نه کي -

یورپ اپني عورتوں کے ساتھه پیار کي باتیں کرتا ہے' انکو نفیس اور پیاري جنس کهتا ہے ' انکي عزت کرنیکا دعوی کرتا ہے ' لیکن اگر پوچھا جاے که انکو کچھه بھي اقتصادي آزادي دینیکو طیار ہے ؟ تو صاف انکار کر جائیگا -

یورپ کي عورت واقعي اپنے شوهر کي غلام ہے - وہ اپني ملکیت کا حق کسي چیز پر بحیثیت زوجه هونیکے نهیں رکھه سکتي' لیکن مسلم عورت اپنے والدین کا حصه پاتي ہے - اپنے شوهر سے مهر لیتي ہے ' اسلیے اقتصادي طور پر وہ بهت آزاد ہے -

یورپ کي وہ عورت جسکو کسي وجهه سے شوهر نے طلاق دیدي هو' اسکے اگر کوئي دوسرا شوهر نه ملجاے تو سواے محتاج خانه کے دوسرا سهارا نهیں رکھتي ' لیکن مسلمان عورت طلاق کے بعد بھي اپني گذر کرسکتي ہے -

دنیا میں اصلي آزادي اقتصادي آزادي ہے که انسان اپني گذر اوقات کا کوئي ذریعه قائم کرے ' جو کچھه حقوق اور مطالبات هیں وہ اسکے بعد هیں - اگر یه آزادي انسان سے لیلو اور دنیا بھر کے حقوق دیدو تو سب خاک هیں - وہ غلام کا غلام هي بنا رهیگا -

آپ نے " آجکل کے متفرنجین مارقین " کو یه الزام دیا ہے که وہ یورپ کي کورانه تقلید کرتے هیں - یه الزام بالکل تھیک ہے' مگر معاف فرمائیگا که اسي قسم کي تقلید کي جھلک " محترم جنس " کے الفاظ میں بھي نظر آتي ہے ' جو آپ نے استعمال فرمائے هیں - میري سمجھه میں ابتک نهیں آتا که جنس اناث ' محترم جنس کیوں سمجھي جاے ؟ خاصکر ایسي حالت میں جبکه دوسري جنس کي فوقیت کے بھی آپ قائل هیں -

الهلال :

حقوق نسوان کا غلغله گذشته بیس برس کے اندر بهت بلند هوچکا ہے ' اور گو تحقیق کے ساتھه بهت کم لکھا گیا ہے مگر نفس موضوع سے سبھوں کو اتفاق ہے - با ایں همه عمل و نتائج معدوم -

اگر آپ چاهیں تو میرے پاس ایک لنبي چوڑي فهرست ان تعلیم یافته لوگوں کي موجود ہے ' جو باوجود ادعاء روشن خیالي و منور الفکري ' و با همۂ لوازم تهذیب جدید و مدینۃ فرنگ ' اپني زندگي کے اندر عورتوں کي غلامي و مملوکیۃ کے ایسے آثار مظلمه و محزنه رکھتے هیں که انسانیۃ کیلیے ماتم کبری اور اسلام کیلیے ننگ و عار ہے ! !

آپ کیا پنجاب کے اس بد بخت بیرسٹر سے واقف نهیں هیں جسنے باایں همه مقاله نگاري و صحافي ' و طنطنۂ سفر فرنگ و نفخفخۂ لیڈري و رهنمائي ' اپني مظلوم بیوي اور بچوں کو طعمۂ هلاکت بننے کیلیے چھوڑ دیا ' اور خود ایک متمول بیوہ کي دولت حاصل کرکے پیوسته مشغول شرب خمر ' و علی الدوام مشغوف به تعطل و عیش کاري ہے ؟

پھر وہ حر الفکر' منور الخیال' تعلیم یافته' مدنیۃ پرست' آزاد عمل' ماتم گذار مظلومیت انسانیۃ' اور ناصر حقوق نسوانیه فرقه کهاں ہے' جو هندوستان کي عورتوں کو ظلم و جبر سے نجات دلانے کیلیے مبعوث هوا ہے ؟ اور کهاں ہے وہ نئي مهذب و آزاد سوسائٹي' جو قدامت پرست طبقه کے مظالم سے نفور' مغربي خواتین کي جلوہ آرائیوں پر متحسر' اور اسر و تقید اور حجاب نسوان پر همیشه مرثیه خواں ہے ؟ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ؟

آپ خوش هیں که میں مسئلۂ حقوق نسوان پر بھي متوجه هوا - گذارش ہے که آپ تو مجھے برسوں سے جانتے اور میرے خیالات سے واقف هیں - میں اگر اس مسئله پر متوجه نه تھا ' تو یه کسي غفلت و اغماض کا نتیجه نه تھا ' اور نه اسکا که میرے دل میں اس جنس اشرف و اعلی کے مصائب کا کوئي درد نهیں - یه کیونکر ممکن ہے ' جبکه یورپ کے ادعا اور نمونے کي بنا پر نهیں بلکه حضرۃ داعي اسلام کے اسوۂ حسنه کي بنا پر اس قول کو اپنے سامنے پاتا هوں که "خیارکم' خیارکم لنسائکم" البته اسکے کچھه اور هي اسباب هیں - اصل یه ہے که یه تمام منزلیں جو آپ حضرات کے سامنے هیں ' مجھے بھي پیش آچکي هیں' فرق صرف اتنا ہے که آپ اب تک انهي کو دیکھه رہے هیں اور میں الحمد لله انسے آگے بڑھ چکا هوں :

راهے که خضر داشت ز سر چشمه دور بود
لب تشنگي ز راہ دگر بردہ ایم ما !

اگر عورتیں مظلوم هیں تو انهیں ڈرائنگ روم کي ادعائي صحبتوں سے حقوق نهیں ملسکتے - بلکه گھر کي عملي زندگي اور حسن معاشرت و سلوک کے نمونے پیش کیجیے - اسکا طریقه یه نهیں ہے که صرف مضامین لکھتے رهیے یا ایک اخبار عورتوں کیلیے جاري کردیجیے - یه تو ابتدائي منزلیں تھیں - موجودہ منزل یه ہے که همارے اندر نمونه پیدا هو' نیز ایک ایسي اخلاقي و ایماني قوت ' جو ان ظالموں کو کوئي معاشرتي سزا دیسکے ' جو باوجود ادعاء حریت جدیدہ ' عورتوں کیلیے درابرۂ و وحوش سے بھي بدتر هیں -

یهي ہے که توفیق الهي نے اصل منزل حقیقت دکھلا دي ' اور اس ایک هي سرچشمۂ مقصود تک پهنچا دیا جس سے اصلاح و فلاح ملت کي هر شاخ کي تشنگي دور هوسکتي ہے - میں یه نهیں کهتا که تعلیم کیلیے کوشش کرو' میں اسکا وعظ نهیں کرتا که محاسن اخلاقي حاصل کرو' میري دعوت یه نهیں ہے که پالیٹکس میں ترقي کرو ' اور یقیناً میں نے کبھي بھي بحث نه کي که عورتوں کو انکے طبیعي اور عقل و شرع کے بخشے هوے حقوق واپس کر دو '

(قسم دوم Sedementry کے اقسام ثلاثه)

(۱) Primory or Palaeozoic - یه لفظ یوناني زبان کے دو الفاظ (Paleo) اور (Zoe) سے مرکب ہے Paleo بمعني قدیم اور (Zoe) بمعني زندگي - اس زمین کو Palaeozoic اسوجه سے کہتے هیں که اس میں سب سے پہلے جاندار چیزوں کے آثار پائے جاتے هیں - اس زمین کو Primory Rock بھي کہتے هیں یعني ابتدائي زمین - هم اپني اصطلاح میں " حیـات قـدیم " یا " عهـد اول " کہیں تو بہتر ہے -

(۲) Messziicor Secondory یه لفـظ بھـي یوناني زبان کے دو لفظـوں Meso اور Zoe سے مرکب ہے - Meso بمعني اوسط اور Zoe بمعني حیات - اس زمین کو Mesozoic اس وجه سے کہتے هیں که اس قسم کے زمین میں " حیات قدیم " کي ذي روح اشیاء سے نسبتاً زیادہ نشو پذیر جاندار آثار پائے جاتے هیں - اس زمین کو Secondry یعني دوسرے قسم کي میں بھي کہتے هیں - اسکا لفظي ترجمه " حیات اوسط " یا " عهد ثاني " ہے -

(۳) Cainozoic or Tertiary یه لفظ بھي یوناني کے دو الفاظ Cano اور Zoe سے مرکب ہے - Cano بمعني نو ساخته یا جدید اور Zoe بمعني حیات - اس زمین کو Canozoic اسلئے کہتے هیں که اس زمین میں موجودہ ذي روح اشیاء کے آثار پائے جاتے هیں - Tertiary بھي کہتے هیں ' یعني تیسرے قسم کي زمین -

(حیات قدیم یا عهد اول کے طبقات سته)

(۱) Cambarian اس طبقه ارض کا نام ہے جس میں شل Shell والے جانوروں کے آثار پائے جاتے هیں - شل سے مراد وہ جانور هیں جسکے جسم پر خار دار اور سنگین جلد هوتي ہے -

(وجه تسمیه) اس طبـقه ارض کو Sedgwick نامي ایک عالم طبقات الارض نے ۱۸۳۶ میں دریافت کیا - ویلز کي زمین میں اس قسم کے جانوروں کے نشانات ملے - چونکه ویلز کو Cambaria بھي کہتے هیں' اسلیے اس نے اس طبقه کا نام اسي سرزمین کے نام پر رکھا -

(۲) Ordovician اس طبقه ارض میں Cylindrical یعني وہ جانور جنکا جسم طول میں هوتا ہے مثـلاً مچھلي سانپ وغیرہ اور خار دار جانوروں کے نشانات ملتے هیں -

(وجه تسمیه) Ordovices (اور ڈو ویسس) ایک فرقه کا نام ہے - جس جگه یه فرقه آباد تھا - اوسي جگه مسٹر سي - لیپ ورتھه (C. Lapworh) نے اس طبقه کو دریافت کیا ' اسلیے اس فرقـه کے نام پر اس طبقه کا نام رکھا گیا -

(۳) Silurian اس طبقه میں مچھلیوں کے آثار ملتے هیں اس طبقۂ ارض کو Murchion نامي ایک ارضي نے سنه ۱۸۳۵ع میں دریافت کیا - فرقه سلورس Silures کے ملـک Siluria میں اس طبقه کے آثار پائے گئے تھے - پس اس محقق نے اسکا نام اسي ملـک کے نام پر رکھدیا -

(۴) Devonian اس طبقه میں سیپ وغیرہ پاے جاتے هیں - اس طبقه کے آثار Devonshire نامي برطانیه کے ایک صوبه میں پائے گئے تھے - پس اسکا نام بھي اُسي صوبه کے نام پر رکھا گیا -

(۵) Carboniferons اس طبقه ارض میں رینـگنے والے جانوروں کے نشانات ملتے هیں -

چونکه اس طبقه میں کویله Coal بہت پایا جاتا ہے اسلئے اسکو Carboniferons کہتے هیں یعني " کویله کا طبقه "

(۶) Permian یه حیات قدیم یا عهد اول کے اس آخري طبقه کا نام ہے جس میں رینگنے والے جانوروں کے نشانات ذات الثدي جانوروں کے مشابه ملتے هیں - چونکه اس طبقه کي زمین ایشیا کے صوبه پرم میں پائي گئي اس لئے اس طبقه کا نام Permian پرمین رکھا گیا -

(حیات اوسط یا عهد ثاني کے طبقات ثلاثه)

(۱) Triassic اس طبقـه میں ذات الثدي جانوروں کے نشانات ملتے هیں - یه طبقه پہلے تین الگ الگ طبقوں میں منقسم تھا - مگر جدید تحقیق کي بنا پر جرمني کے علمائے ارض نے اسکا نام Triasic رکھا - یعني " اتفاق ثلاثه " -

(۲) Jurassic - اس طبقه میں اُن رینگنے والے جانوروں کے نشانات ملتے هیں جو پرند کے مشابه هوتے تھے -

چونکه اس طبقه کي زمین کوہ جورہ میں پائي گئي - اس لیے اس طبقه کا نام اسي پہاڑ کے نام پر رکھا گیا -

(۳) Cretaceons اس طبقـه میں سب سے پہلے پرند کا نشان پایا جاتا ہے - چونکه اس طبقه میں سفید مٹي زیادہ پائي جاتي ہے اس وجه سے اسکے Cretaceons کہتے هیں ' یعني " خاک سفید کا طبقه " -

(حیات جدیدہ یا عهد ثالثـه کے طبقات خمسه)

(۱) Eocene یه حیـات جدیدہ یا عهـد ثالث کا قدیم ترین طبقه ہے ' جس میں موجودہ عهد کے نبـاتات کے نشانات ملـتے هیں -

چونـکه موجودہ عهد کي ذي روح اشیاء کے آثار اسي طبقه سے ملنا شروع هوئے ' اس لیے اس طبقه کو Eocene کے نام سے موسوم کیا - یه لفظ یوناني زبان کے دو لفظوں سے مرکب ہے - اسکا لفظي ترجمه " صبح جدید " ہے -

(۲) Oligocene اس طبقه میں موجودہ پالتو جانوروں کي کسي ابتدائي نسل کے آثار پائے جاتے هیں -

یه لفظ بھي یوناني کے دو لفظوں : Oligo اور Cene سے مرکب ہے - جنکے معني علی الترتیب کم اور جدید کے ہے -

(۳) Miocene اس طبقـه میں موجودہ ذات الثدي جانوروں کے آثار ملتے هیں - یه لفظ بھي یوناني کے دو الفاظ Mio اور Cene سے مرکب ہے - Cene کے معني اوپر بیان هوچکے ' Mio کے معني کمتر یا مختصر تر کے هیں -

(۴) Pliocene اس طبقه میں خار دار اور ذات الثدي دونوں قسم کے جانوروں کے نشانات پائے جاتے هیں -

Plio بمعني بیش تر اور زیادہ کے هیں -

(۵) Pleiostocene یہي طبقـه ہے که جس طبقے میں انسان کے آثار پاے جاتے هیں - Pleisto کے معني بالکل نئے کے هیں

دولت اسلاميه کے ايک عضو مقطوع کا انجام

تخت البانيا پر ايک نصراني شهزاده

آزادي کے ليے البانيوں کي قابليت' يورپ کا اس سے مقصود' ايک بهترين انتظام کا ترک

انگلستان کي مايۀ ناز خدمت امن يعني لندن کي موتمر السفراء کامياب سمجهي جاتي هے گو وه جنگ کے اهوال و فظائع ميں شمه بهر بهي تخفيف نه کر سکي - يه کيوں ؟ اسليے که اس نے طاقت کے عفريت يعني دول يورپ کو دست و گريباں هوے نه ديا ' اور مسئله البانيا کي گره کو تيغ کي نوک کے بدلے قلم کي نوک سے سلجها ديا - مگر کيا يه صحيح هے ؟ کيا انگلستان نے امن کي کوئي حقيقي خدمت کي ؟ يا صرف هنگامي و فوري ؟ کيا قواء دول کا توازن برهم نهيں هوگيا ؟ اور هر سلطنت کو اپني جنگي طاقت ميں اضافه کرنا پڑا ؟ اور کيا در حقيقت مسئلۀ البانيه حسب دل خواه حل هوگيا ؟ ان سوالات کا جواب دينا اس شخص کے ذمے هے جو موتمر السفراء (سفرا کي کانفرنس) پر ايک عام نظر ڈالنا چاهتا هو-

مگر هم اسوقت يه ديکهنا چاهتے هيں که اس موتمر نے اسلام اور البانيا کے ليے کيا کيا ' اور کيوں کيا ؟

اتحاد دول در حقيقت حکومت اسلاميه کے ليے ايک پيغام مرگ تها ' جو وقت کے آنے سے پہلے اسے پهنچا ديا گيا هے - اس اتحاد نے يه بتلا ديا که دول کي باهمي رقابت اور عداوت کا جو تنکا اس غريق بحر فنا کيليے سهارا تها ' وه بهي اب بر سر زوال هے' اور وه وقت دور نهيں جب اس جسم کي جگه سطح آب کے بدلے قعر دريا هو' اور عرصه کے منتظر حريفوں ميں بصلح و آشتي تقسيم هو جائے -

اگر (خاکم بدهن) حکومت اسلاميه کي تقسيم کے ليے کبهي آخري اتحاد هوا تو اسکي تاريخ کا آغاز اسي موتمر سے هوگا' اور اسکے مولد و منشا هونے کا شرف انگلستان هي کو حاصل هوگا -

البانيا کے ليے اس موتمر نے کيا کيا ' اور کيوں کيا ؟ اسکا جواب هم انگلستان کے ايک مشهور کاتب سياسي لوئس ولف کي زبان سے دينا چاهتے هيں - کاتب مذکور نے البانيا کي حکمراني پر ايک مضمون لکها هے جو گريفک کي تازه اشاعت ميں شايع هوا هے اس مضمون ميں ان تمام نقطوں پر بحث کي گئي هے' جو هم لکهنا چاهتے تهے - مضمون کے ترجمے کے بعد کسي ملاحظه کي ضرورت نه تهي' مگر بد قسمتي سے همارے ملک ميں مقالات و رسائل کو ايک غلط انداز نظر سے زياده توجه نصيب نهيں هوتي ' اور مقالات سياسيه تو شايد اس سے بهي محروم رهتے هيں - اسليے پہلے چند امور کي طرف قاريين کرام کي توجه مبذول کر دينا ضروري هے -

دنيا هميشه يه سمجهتي تهي که حقائق پر اقاليم و ملک کے تغير کا اثر نهيں پڑتا' مگر يورپ کي سياست نے ثابت کرديا که ايام کي طرح حقائق کي دنيا بهي ان تغيرات سے متاثر هوتي هے - يعني اگر بلقان ميں دو اور دو چار هيں' تو ممکن هے که وه هندوستان ميں دو اور دو پانچ هوں -

" وطن صرف اهل وطن کے ليے هے " يه وه اصول هے جسکي تبليغ هميشه دولت عثمانيه کي عيسائي رعايا ميں يورپ نے کي هے - عثماني مسيحي رعايا ميں سے جب کبهي کسي فرقه نے حريت و استقلال کا مطالبه کيا هے تو يورپ نے هميشه اسکو مطالبۀ مشروع اور حق طبيعي کا سوال قرار ديا هے ' ليکن اگر يهي سوال هندوستان ' مصر ' يا مغرب اقصى کي سرزمين سے بلند هوا تو وه يکسر بغاوت اور جرم سمجها گيا - يه کيا هے که جو شے هندوستان ميں بغاوت و سرکشي هے ' وهي بلقان اور آرمنيه ميں مطالبۀ مشروع اور حيات قومي کا ايک ثبوت طبيعي هے ؟

انگلستان کو چونکه دهاء و سياست سے نصيب وافر ملا هے اسليے اس نے هميشه ايسے مواقع پر دو جماعتيں کر دي هيں' کارکن اور سرگرم جماعت کو فوضوي (انارکسٹ) قرار ديکے انکے ابادت و استيصال کے ليے قانون کي تيغ بے پناه سے کام ليا هے' اور دوسرے کو يه کهکے سمجها ديا هے که ابهي تم تيار نهيں هو' جب وقت آئيگا تو هم خود ديدينگے -

ليکن اگر البانيا کي خود مختاري کا وقت آگيا هے جهانکي زندگي اب تک خانه بدوشانه اور قبيله وار هے تو هندوستان اور مصر ميں کيوں خود مختاري کا وقت نهيں آيا ؟ حالانکه يه دونوں مقامات تهذيب و تمدن اور تعليم و تربيت نيز ادارت و انتظام ميں يقيناً البانيا سے بدرجها بهتر هيں -

يه کيا اسليے هے که البانيا دولت عثمانيه کا جزء هے ' اور يه دونوں مقامات دولة برطانيه کے اجزاء هيں ؟

يورپ کي سياست کا قوام دو جزو سے هے ' ايک خود کامي اور دوسرا نفاق - اسکے جس عمل سياسي کو ديکهو گے ' اسميں يه دونوں چيزيں ضرور موجود پاؤ گے - کسي قوم کو غلامي کي بيڑيوں سے آزاد کرنا ايک نهايت مقدس کام هے مگر يورپ جب اسے انجام ديتا هے تو وه بهي خود غرضي و نفاق سے آلوده هوتا هے - البانيا کو آزاد کرايا گيا ' مگر اسليے نهيں که وه ايک کامياب و قوي سلطنت هو بلکه اسليے که وه ايک برزخ هو جو يونانيوں اور سلافيوں اور آسٹريا اور اطاليا ميں حائل رهے اور انکو باهم ٹکرانے نه دے !

گو يورپ کهتا هے که اسکا دامن مذهبي تعصب کے کانٹوں ميں الجها هوا نهيں هے اور بعض ساده لوح باور بهي کرليتے هيں ' مگر کيا کيجيے ' واقعات همیں عدم يقين پر مجبور کرتے هيں - هم جب کبهي يورپ کے اعمال سياسيۀ کو ديکهتے هيں تو صاف نظر آتا هے که اسکا مقصد وحيد محض اسلامي نفوذ و اقتدار کا مٹانا ' اور اسکي جگه مسيحي مغربي اثر کو قائم کرنا هے - يورپ نے ابتک عثماني رعايا ميں سے جن جن اقوام کو مثلاً بلغاريا ' يونان ' رومانيا کو آزاد کيا هے' نه انميں تعليم تهي نه تمدن اور نه اداري و سياسي قابليت' مگر با ايں همه يورپ نے انهيں آزاد کرايا اور انتظام کے ليے اپنے يهاں کے اشخاص اور

کیونکه یه میری وه چهوتی هوئی منزلیں هیں ' جنکو الحمد لله میلوں اور کوسوں پیچهے چهوڑ آیا هوں -

میری دعوت اب صرف ایک هي هے یعنے امر بالمعروف و النهي عن المنکر ' اور یقین کیجیے که آپ لوگوں کے پیش نظر کوئي بهي شے ایسي نہیں هے جو اسمیں نهو - البته اسمیں جو کچهه هے ' وه دوسري صداؤں کو میسر نہیں :

یک چراغ ست دریں خانه که از پرتو آں
هر کجا مي نگري ' انجمنے ساخته اند !

یه کیا هے که تعلیم کي ضرورت آشکارا هے ' اعمال حسنه کا جمال سب کو مرغوب هے - اخلاق کي خوبیوں سے کسي کو انکار نہیں - بد عملي و فسق و فجور کي کوئي بهی تعریف نہیں کریگا - عورتوں کے حقوق پر ایک هنگامۂ لسان و قلم برپا هو چکا هے - اصلاح اصلاح ! ترقي ترقي ! اور عمل عمل ! سب کي زبانوں پر هے ؛ تاهم جو گرفتار جهل و غفلت هیں ' انکي سرشاري جهالت بدستور ' جو مبتلاے فسق و فجور هیں ' انکي جسارت و جرأت علی حالها ' اور جو مبتلاے بد عملي و ترک اخلاق حسنه هیں ' انکي حالت بد سے بد ترین ' کیا یه اسي کا نتیجه نہیں هے که هم میں دباؤ اور طاقت نا پید هے ' اور کوئي قوت ایسي نہیں رهي جو همیں قول و عمل کي تطبیق پر مجبور کرے ؟

یه دباؤ اور طاقت آج یورپ میں اجتماعي اور معاشرتي صورت میں هے ' یعنے " سوسائٹي " اور اسکے اداب و رسوم (ایٹي کٹ) ایک ایسي طاقت رکهتے هیں که هر شخص خواه کیسا هي جري اور نڈر هو ' لیکن اگر سوسائٹي میں کوئي ادنی سي جگه بهي رکهتا هے تو اسکے تحفظ کیلیے مجبور هے که اپنے ظواهر اعمال میں کوئي بات ایسي نهونے دے جسکي بنا پر اپنے جگه ضائع کردے -

مسلمانوں میں یهي چیز زیاده قوت و اثر کے ساتهه کار فرما تهي ' البته اسلام کي یه خصوصیت هے که وه هر انساني اثر و عمل کو رشتۂ الهی سے وابسته کردیتا هے - یهي قوت هے جس کو لسان شرع نے امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے لفظ سے تعبیر کیا هے یعني هر مسلمان اسکے لیے مجبور تها که وه اعمال صحیحه و حسنه اختیار کرے ' اور اگر نه کرے تو مسلمانوں کي سوسائٹي میں کسی عزت و وقار کے حاصل کرنے کا مستحق نہیں هوتا تها - یه ایک احتساب عمومي کي قوت تهي جو هر فرد کو دوسرے فرد کیلیے ایک قوۃ محتسبه بنا دیتي تهي ' اور ممکن نه تها که اس احتساب عام سے کوئي بڑے سے بڑا فرد بهي بچ سکے -

پس آج اصلي ضرورت صرف اسکي هے که قوم میں ایک دیني احتساب کي قوت پیدا کي جاے ' جو هر عمل صالح و احسن کیلیے مقوم و مظهر ' اور هر فعل زشت و بد کیلیے اپنے اندر ایک سخت معاشرتي سزا رکهتي هو ' جب تک که هماري سوسائٹي ایک ایسا قوي دباؤ پیدا نه کریگي ' اس وقت تک محض دعوت و غلغله بیکار هے -

ایک شخص جو اپني جانثار بیوي کیلیے خونخوار درنده هے ' ایک نا عاقبت اندیش جو اپنے ذاتي مصالح کیلیے یا اپنے بعض نادان اعزا کي پر معصیت خوشي کیلیے اپنے لڑکیوں کو ازدواج غیر مناسب کے ذریعه قتل کر رها هے ' ایک نفس پرست جو اپنے گهر سے باهر کي زندگي میں حسن و جمال کي زیاده بهتر نظیریں دیکهکر آماده هو گیا هے که اس عورت کي رفاقت ازدواجي سے اپنے تئیں آزاد کرالے ' جس بد بخت کے سامنے کوئي ایسي نظر فریب دنیا نہیں هے ' میں آپسے پوچهتا هوں که ایسا نه کرنے کیلیے اسکے نفس شریر کو کیا مجبوري هے ' جبکه سوسائٹي هر حال میں اسکي پرستش کیلیے طیار هے ' اور اسکے لیے نور و ظلمت میں کوئي فرق نہیں ؟

جو لوگ که معصیت و بد اخلاقي اور ظلم و عدالت کشي کے مجسموں کو انکي سزا دینے کیلیے طیار نہیں ' انهیں کسي فرقے کي اعانت کرنے اور اسکے حقوق کي وکالت کا کیا حق هے ؟

قوم میں صحیح دیني حسیات پیدا کیجیے ' امر بالمعروف و نهي عن المنکر کي سنت رفته کو پهر زنده کیجیے - اپنے اعمال کي بنیاد کسي قوم کي تقلید پر نہیں ' بلکه خود اپني تعلیمات صحیحه پر رکهیے ' اور اپنے اندر اتني قوت پیدا کیجیے که هر تعلیم نمونے کے ساتهه هو اور هر اعلان عمل کے بعد - جب تک کوئي ایسي تبدیلي پیدا نهوگي اس وقت تک محض ادعائي مباحث و هنگامه آرائیوں سے کچهه حاصل نہیں هوسکتا -

آخر میں آپنے ظاهر کیا هے که متفرنجین هند کو ملزم قرار دینے میں آپ میرے ساتهه هیں ' مگر " محترم جنس " کي ترکیب میں خود یورپ کا اتباع موجود هے ' اور نیز یه که جنس اناث کے احترام و شرف کا سبب سمجهه میں بالکل نہیں آتا -

میں نے اگر جنس اناث کو " جنس محترم " لکها تو یقین کیجیے که اس فرض تعبد و پرستش سے مرعوب هوکر نہیں لکها ' جو یورپ اپني زندگي کے بیروني مناظر میں ظاهر کرتا هے - بلکه میرے سامنے اسلام و داعي اسلام (علیه الصلوۃ والسلام) کا اسوۂ حسنه موجود هے اور وهي مجبور کرتا هے که فطرۃ انساني کے اس اجمل ترین مظهر کے " احترام " کا اعتراف کروں -

" الرجال قوامون علی النسا " اسکے منافي نہیں ' بلکه اسي کا نتیجه هے - فطرۃ نے عورت کے ذمے حفظ و تکثیر نوع انساني کي خدمت اقدس و اعلی سپرد کي ' اور اسکا لازمي نتیجه یه تها که مردوں کو اسکے قیام حیات اور ضروریات معیشت کے فراهم کرنے پر مجبور کیا جاتا - اس اختلاف حالت سے مردوں کو جسماني قوت عورتوں کے مقابلے میں قدرتي طور پر زیاده حاصل هے : و للرجال علیهن درجة -

بهر حال اب اس مبحث نے جنسي مساوات و عدم مساوات کے موضوع بحث کي صورت اختیار کرلي هے - بهتر هے که چند دیگر مکاتیب و رسائل جو اس بارے میں آچکے هیں ' پہلے شائع کر دیے جائیں ' اسکے بعد به تفصیل اپنے خیالات شائع کروں -

تجربه هے - جب یونانیوں' بلغاریوں' اور رومانیوں کے لیے یه تدبیر اختیار کی گئی تھی' تو وہ پشتہا پشت سے ترکی پاشاؤں کے هاتھوں پس چکے تھے جنکے زیر حکومت انھوں نے ایک اجتماعی و سیاسی یک جنسی اور اجنبی محکومی کی عادت اختیار کر لی تھی' مگر البانیا میں انمیں سے ایک بات بھی نہیں ہوئی هے -

میں شاهزادہ وائڈ کے متعلق کوئی بری پیشینگوئی کرنا نہیں چاهتا' مگر مجھے خوف هے که البانیه میں اسکا طرز عمل اسی پامال راسته کو اختیار کریگا' جو شاہ اوٹو نے یونان میں شاهزادہ کوزا نے مولڈو و ایشیا میں' اور بیٹنمبرگ کے شاهزادہ اسکندر نے بلغاریا میں اختیار کیا تھا -

سچ یه هے که سریر هاے سلطنت پر نئے حکمرانوں کے جوڑنے کا طریقه بالکل نیم حکمی هے' اور کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لیے اسکو بہت سی نا کامیوں میں سے گزر کے جانا پڑتا هے -

غالباً دول یورپ کا یه خیال بیجا نہیں که البانیا بہت جلد یورپ کے ذریعه مہذب و منتظم بنایا جا سکتا هے - لیکن جب انکی هر دلعزیز امیدیں نا کام هونگی تو بالکل ایک دوسرے نقشه عمل کی آزمایش کرنا پڑیگی -

اخلاقی اور اجتماعی لحاظ سے البانی ایک یوروپین قوم نہیں هیں - وہ بحیرہ ایڈریا تک (اسود) کے افغان هیں - سیاسی حیثیت سے بھی وہ افغان هیں' کیونکه انکے متعلق جو کچھه چاها جاتا هے اسکا مقصد یہی هے که وہ ایک درمیانی سلطنت کا کام دیں - یونانیوں اور سلافیوں کو اڈریا تک سے روکیں' اور اطالیا اور سرویا کے رقیبانه حوصلوں کو همیشه پس و پیش میں رکھیں - یه نہیں که وہ خود ایک طاقتور اور آزاد قوم بنجائیں -

جبکه یه حالات هیں تو البانیا کی حکومت کا مسئله اس طرح بہتر طور پر حل هوتا که عبد الرحمن (امیر افغانستان) کی طرح کوئی وطنی شخص تلاش کیا جاتا جو افغانستان کے اور عبد الرحمن کے پر از فراست خیال کے ساتھه حکمرانی کرتا -

مجھے تو یه نظر آتا هے که مسئله البانیا کا یه حل نہایت هی امید افزا هوتا - شاید عبد الرحمن کا طرز حکومت همارے انسانیت پرست اور خیال پرستوں کو نا گوار معلوم هو' مگر جیسا که علی پاشا نے ایک فرانسیسی تارک الدین ابراهیم افندی سے کہا تھا' یہی ایک طریقه هے جس سے البانیا میں امن رہسکتا هے اور البانیوں کو بین القومی فتنه بننے سے بچایا جا سکتا هے "

خطوط جہنم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ایک جرمن فاضل هے - جس نے قلم سے جہنم کے ایسے حیرت انگیز اور پر تاثیر نقشے کھینچے که یورپ کی تمام زبانوں نے اسے اپنی آغوش میں جگہه دی -

یورپ کے بعض اعلی تعلیم یافته نے مجھے اس ترجمے کی داد دی اور هندوستان کے بعض مشہور انشا پردازوں نے اس پر صاد کیا - بہر صورت کتاب قابل ملاحظه هے -

کل خطوط تیس هیں جو سلسله وار شایع هو رهے هیں - پورے مجموعے کی قیمت معه محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپیه - ۱ - آنه هے - هر خط کی جدا گانه قیمت ۲ - آنه - محصول ڈاک کا اس کے علاوہ هے -

شرف الدین احمد

محله کهاری کنواں - رام پور اسٹیٹ - یو - پی

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس میں
سر تھیوڈر ماریسن

محمڈن کالج علیگڈهه کے سابق طلباء و دیگر بہی خواهان قوم اس خبر کو سنکر بہت خوش هونگے که همارے کالج کے سابق پرنسپل سر تھیوڈر ماریسن - کے - سی - آئی - ای - جو بحیثیت ممبر شاهی کمیشن کے هندوستان تشریف لائے هوے هیں - محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی شرکت اور اپنے پرانے شاگردوں اور احباب سے ملنے کے واسطے کانفرنس کے زمانه میں آگرہ میں تشریف لائینگے - سر تھیوڈر ماریسن کو محمڈن کالج اور اوس کے طلباء کے ساتھه جو دلچسپی اور همدردی هے' وہ ظاهر هے - اون کا بڑے دن کے زمانه میں کلکته سے آگرہ کے سفر کی تکلیف گوارا کرنا هی اونکی دلچسپی کا بین ثبوت هے - امید هے که سر تھیوڈر ماریسن کی موجودگی کانفرنس میں ایک خاص دلچسپی پیدا کردیگی -

برادران کالج سے پوشیدہ نہیں هے که بد قسمتی سے کالج کے معاملات میں آجکل کچھه پیچیدگیاں واقع هوگئی هیں کے متعلق سابق طلبائے کالج کو باهم مشورہ کرنے کی سخت ضرورت هے' اور کانفرنس کا زمانه اس مشورہ کے واسطے بہترین موقعه هے - خاصکر تھیوڈر ماریسن کا اوس زمانه میں آگرہ تشریف رکھنا اور شریک مشورہ هونا ایک نعمت غیر مترقبه هے - جس سے فائدہ حاصل کرنا همارا فرض هے - اسواسطے برادران کالج سے نہایت التجا کے ساتھه یه استدعا هے که وہ ضرور بالضرور اس مرتبه آگرہ تشریف لاکر کانفرنس میں شریک هوں - اگر کالج کے سابق طلباء کثرت سے اس موقعه پر تشریف لے آئے' اور اونکی یه خواهش هوئی تو همارے خیال میں اس موقعه پر کالج کے معاملات پر بحث کرنے کے واسطے سابق طلبائے کالج کا ایک خاص جلسه کرنا نہایت مفید هوگا - بانی کالج علیه الرحمة کی زیادہ تر امیدیں کالج کے هی طلبه سے وابسته تھیں - همکو امید هے که همارے برادران کالج سر سید علیه الرحمة کی ان امیدوں کو حتی الامکان ضرور پورا کرینگے' اور اس نازک موقعه پر اپنے پیارے کالج کو مشکلات سے بچانے کے واسطے پوری کوشش اور توجه فرمائینگے -

خاکسار ان

سید نبی الله - بیرسٹر ایٹ لا لکھنو' احسان الحق - بیرسٹر ایٹ لا جالندهر' شوکت علی - بی - اے - سکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن دهلی' ظہور احمد - بیرسٹر ایٹ لا - اله آباد' عامر مصطفی خاں - علیگڈہ' محمد فایق بی - اے - ایل - ایل - بی - وکیل فیض آباد' ناظر الدین حسن - بیرسٹر ایٹ لا لکھنو' محمد یعقوب - وکیل مراد آباد' رضا علی - وکیل مراد آباد -

باجلاس جناب قاضی عبد العزیز خاں صاحب نائب تحصیلدار پشین ضلع کوئٹه بلوچستان -

بمقدمه اڈن مل موهن مل بذریعه اڈن مل دکاندار بازار سرانان تحصیل پشین ضلع کوئٹه ملک بلوچستان - مدعی بنام سلطان بخش ولد نا معلوم ذات درزی سکنه بازار سرانان مدعا علیه

دعوی مبلغ ۳۷ روپیه - ۳ آنه

مقدمه مندرجه صدر میں مدعا علیه رو پوش هے اور باوجود تلاش کے کچھه پته مدعا علیه کا نہیں ملا اسلیے یه اشتہار دیا جاتا هی که اگر مدعا علیه صدر بتاریخ ۲۰ جنوری سنه ۱۹۱۴ ع اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت هوکر پیروی مقدمه نہیں کریگا - تو بموجب دفعه (۱۰۰) ضابطه دیوانی تجویز مقدمه یکطرفه عمل میں آویگی'

دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۱ ماه دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع جاری هوا'

(مہر عدالت)

حکمرانی کے لیے اپنے یہاں کے خاندانی شہزادے بھیجے اور اسطرح حکومت اسلامیہ کے اعضاء سے نئی مستقل عیسائی ریاستیں قائم کیں -

ہم یہ نہیں کہنا چاھتے کہ قرون مظلمہ کی طرح آج بھی یورپ اپنے اعمال میں نصرانیت پرست ہے' مگر یہ ہم جانتے ہیں کہ وہ اسلامی نفوذ کے مٹانے اور عیسائی نفوذ کی توسیع میں پوری طرح سرگرم ہے - پس یا تو یہ اسلیے ہے کہ یورپ آج بھی اسیطرح عیسائیت پرست ہے جسطرح کہ پہلے تھا مگر اپنے جوش ملی کو از راہ نفاق چھپاتا ہے' یا وہ خود تو [illegible] کی حلقہ بگوشی سے آزاد ہے' مگر اسکی سیاست آزاد نہیں -

اسکی تازہ ترین مثال البانیا ہے - البانیا کے لیے بہترین انتظام یہ تھا کہ کوئی امیر عبد الرحمن تلاش کیا جاتا' اور چاھا جاتا تو غالباً اسعد پاشا اس خدمت کو انجام دیسکتا' مگر ایسا نہیں کیا گیا اور عیسائی شہزادہ یورپ سے بھیجا گیا' تا کہ یہ زمین کا ٹکڑا جو ہلال کے نیچے سے نکل آیا ہے' پوری طرح صلیب کے قبضے میں آجائے' اور اسطرح عیسائی ریاستوں کی تعداد میں ایک اور اضافہ ہو جائے !

بہر حال مسٹر لویس ولف لکھتے ہیں :

" تیز اور درخشاں واقعات کے اس عہد میں زندہ رہنا ہر انسان کا طبیعی حق ہے "

یہ وہ فقرہ ہے' جو " ڈسرا ایلی " نے مسز رجس رلیمس کو سنہ ۱۸۶۲ ع میں اسوقت لکھا تھا' جب یونانی لارڈ اسٹینلی کو اپنا بادشاہ بنانا چاھتے تھے -

اس عہد کو مطلب پرست کہنا کتنی سنگین غلطی ہے یہ ایک بے پایاں داستان ہے جسکے چھیڑنے کا یہ موقع نہیں - آجکل تو یہ حالت ہے کہ کہانیوں کی طرح دفعۃ تخت الٹتے اور تاج ملتے ہیں !

سر ایڈورڈ گرے اور وزارتہاے عظمی (چانسلرز) کے دوسرے بھیگے ہوے کملوں کے علی الرغم' ابھی تک ہم اسی داستان بے پایاں کے عہد میں ہیں - اخبارات سریرھاے سلطنت کی سرنگونی اور تاجہاے شاہی کی دریوزہ گری کی خبروں کے علاوہ دوسری خبروں میں بہت ہی کم دلچسپی لیتے ہیں - مثال کے لیے ایک مختصر سے ہفتہ کی دو دہشت انگیز افواہیں ہیں - " بلغاری تخت کا انقلاب' اور " پوسٹڈم " کی المن بارک سے ایک اہم خبر " یعنی شاہ البانیا کا اعلان !

اگر مسکین دزی اسوقت زندہ ہوتا' تو جسطرح وہ لارڈ اسٹینلی پر' جسکو اس کا باپ کتاب ارزق بر چیس Blue Book in breeches میں کہا کرتا تھا اور جس کے لیے تاج یونان کی خیرہ کن چمک کوئی دلکشی پیدا نہ کر سکی' رحم اور رشک کرتا تھا' اسیطرح وہ شاہزادہ وائڈ پر رشک کرتا' جسکے حصے میں البانیا کا تخت آیا ہے' اور اس حکمرانی البانیا کی طلائی فرصت پر پر جوش نظمیں لکھتا رہتا -

دزی سنہ ۱۸۳۰ ع میں رشید پاشا سے یا مینا میں ملا تھا جسطرح کہ چند سال پہلے بائرن اسی شہر داستان میں علی اعظم سے ملا تھا اور ایک لحظے کے لیے قیام البانیا کا خیال خام رکھتا تھا - " ممکن ہے کہ ہوچکا ہوتا " اسکی کتاب کا یہ باب بھی کیا باب ہے ! یہ وہ دن تھے کہ یہ " عجیب و غریب بچہ " مشرق درخشاں میں الوبی یا اسکندر کے طرز عمل کے دو بارہ جاری کرنے سے کہیں کم' انگلستان کی وزارت عظمی کے خواب دیکھتا تھا !

وائڈ کا شاہزادۂ ولیم غالباً مدرسہ خیالیہ Romantic School کا متبع نہیں' اور نہ پوسٹڈم میں اس قسم کے خیالات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے -

پھر تخت البانیہ کی امید واری کے لیے کیا شرائط ہیں ؟ یہ ایک راز سربستہ ہے' ابھی اسی دن ٹیمس کے ایک ظریف مراسلہ نگار نے مشورہ دیا تھا کہ پرنسیس میوکل " ایٹ ہومس " کی کامیابی نے دول میں یہ خیال پیدا کیا ہے کہ اسکا شوہر ان باہم جنگ آرا البانیوں میں اتحاد و اتفاق کے روشناس کرنے کے لیے بخوبی موزوں ہوگا -

بہر نوع یہ تاریخ کی عجیب و غریب بازگشت ہے - کیونکہ البانیا کی روایات (Tradition) کا آغاز کیڈ مس (Cadmns) اور ہارمونیا (Harmonia) کے قصے سے ہوتا ہے جنکے یہاں الیریا (Illyria) پیدا ہوا' جو تمام البانیوں کا مورث اعلی ہے -

آیا ایک ایسے تجربہ کا اعادہ مناسب ہے جسکو خدا علم السیاسہ کے عہد طفلی میں کامیابی نہ دیسکے ؟ یہ ایک علحدہ سوال ہے -

در حقیقت سچ یہ ہے کہ شاہزادۂ وائڈ کا انتخاب نہیں ہوا ہے اور نہ وہ کسی خاص طریقہ پر البانیہ کی حکمرانی کے لیے تیار کیا گیا ہے' بلکہ اسکا انتخاب محض اسلیے ہوا کہ یورپ کے طبقہ شاہزاد گان میں وہ ایک ایسی ذات ہے جو یہ کوشش کر کے دیکھنا چاھتی ہے' اور اسکے ساتھہ ہی نہ تو وائنا اور روما میں اسکے متعلق شکوک ہیں اور نہ وہ دول یورپ کی وسیع الاختلاف سرد مہریوں کیلیے اسمیں کوئی بر انگخیتگی رکھتا ہے - فہم و ہمت کا بھی ثبوت ہو سکتا ہے اور امید ہے کہ ایسا ہے - اخر رومانیا اور بلغاریا کے بادشاہوں کے متعلق بھی تو کچھہ زیادہ معلوم نہ تھا جو اسی منصب کے لیے انتخاب کیے گئے تھے' اور ابھی تک اپنے اپنے تاجوں کو برقرار رکھے ہوے ہیں ؟

تاہم البانیا کی قسمت کے متعلق پیشینگوئی کرنے میں ان گذشتہ مثالوں پر اعتماد مناسب نہیں - یہ ملک رومانیا اور بلغاریا بلکہ عثمانی شاہنشاہی کی تمام سرحدی جاگیروں سے بالکل مختلف ہے - تقسیم اقوام اجتماعی' اور نیز تاریخی حیثیت سے یہ ایک دوسری ہی دنیا کا قلعہ ہے - نہ تو سلافیوں سے اسکو کوئی نسبی تعلق ہے اور نہ یونانیوں سے' اور نہ ترک ہی اسکو پوری طرح کبھی مطیع کرسکے - اجتماعی حیثیت سے یہ اب تک عہد قبائل میں ہے' البتہ یہ خیال کہ نہ کبھی وہاں ایک قوم ہوئی ہے اور نہ کبھی ہوگی' ضرور ایک مغالطہ ہے - ایک زمانے میں اسی طرح ایک قوم تھی جسطرح انگلستان انجیون بادشاہوں کے زمانے میں ایک تھا -

اسکے جاگیر دار نوابوں نے (Fendel Barons) بارہا بیرونی دشمنوں کے مقابلہ میں اپنے وطن عزیز کی متعدد طور پر مدافعت کی' مثلاً انکی جنگ زیر قیادت سکندر اعظم (یہ اسکندر مقدونی نہیں بلکہ اسکندر البانی ہے) - بارہا یہ بھی ہوا کہ خود انمیں سے کسی با شوکت و صولت شخص نے (جیسے محمد شوتی یا مشہور و معروف علی پاشا) بزور و جبر انمیں اتحاد قومی کی سی کیفیت پیدا کردی' مگر یہ طریقہ اتحاد ہمیشہ داخلی رہا' کبھی خارجی نہ ہوا' یعنی اس شبیہ اتحاد کا محسوس کبھی بھی غیر البانی ہاتھہ نہ ہوا -

بیشک یہ ممکن ہے کہ البانیا کو فتح کر کے مثلاً آسٹریا کا ایک صوبہ بنا دیا جائے' جیسا کہ وہ کسی زمانے میں رومی سلطنت کا ایک صوبہ تھا' مگر ایک بین القومی معاہدہ اور ایک اجنبی شاہزادے کے زیر حکومت اسکو ایک قوم بنانا' ایک مشکوک

الات ازاد

جو اردھـہ پنچ کے مشہور اور مقبول نامـہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر- آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ الو لا ابصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ریلوے پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اُٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول -

ال۔مشـ ہ
سید علی اکبر نمبر ۶۲ ڈالتلا لین کلکتہ -

23

اکسید ر ا- ہ م

ایجاد کردہ جناب حکیم حافظ ابو الفضل محمد شمس الدین صاحب

ایک سریع الاثر اور مجرب مرکب

ضعف دماغ و جگر کیلیے یہ ایک مجرب اور موثر دوا ہے - ضعف مثانہ کیلیے بھی اسکی تاثیر بے خطا اور آزمودہ ہے - ان تمام افسوس ناک اور مایوس کن امراض ضعف کیلیے اس سے بہتر زود اثر اور تعجب انگیز نتائج بخشنے والا اور کوئی نسخہ نہیں ہوسکتا ' جنکی وجہ سے آج نئی نسل کا بڑا حصہ نا امیدی کی زندگی بسر کر رہا ہے اور اپنے فرائض حیات کے ادا کرنے سے عاجز ہے یہ اس طرح کی تمام نا امیدیوں کو جلد سے جلد مبدل بہ امید و نشاط کردیتا ' اور ایک نہایت صحیح و سالم اور ہر طرح تندرست شخص کی طاقت و صحت سے مایوس مریضوں کو شاد کام و کامیاب بنا دیتا ہے - صحت کی حالت میں اگر اسے استعمال کیا جائے تو اس سے بہتر اور کوئی شے قوت کو محفوظ رکھنے والی نہوگی -

قیمت فی ڈبیہ مبلغ ۳ روپیہ (تین روپیہ) محصول ڈاک ۲ آنہ

منیجر - دی یونانی مڈیکل اسٹورس

نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈالخانہ ویلسلی کلکتہ

The Manager, The Unani Medical Stores,
15/1 Ripou Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

45

تجـــارت گاہ کا ...

سے یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسے ہیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے کلکتہ ہی کی آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کی جاتی ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کی وارنش مثلاً روغنی بچھیلا ' ہرۂ براون ' زرد ' کتھئی ' کاف ' بکری اور بھیڑی کے ' کالے بے سر کا چمڑا ' رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز بنانیکا کالے اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا ہارنش بھی تیار ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ہم دوسروں کی نسبت ارزاں نرخ پر مہیا کرسکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کی آپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ' اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ ' اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیری نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

منقی الات ڈنڈ ں

نزلہ کھانسی اور دمہ کا خوش ذائقہ اکسیر معجون قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ جسمیں سات روز کی دوا ہے - محصولڈاک ۳ آنہ منیجر دار الشفاء بھیونڈی ضلع تھانہ سے طلب کیجیے -

زے پاس

رسالہ زمانہ - مخزن - عصمت - تمدن - شمس بنگالہ - نظام المشائخ - صوفی - عصر جدید - کشمیری میگزین - الناظر - دکن ریویو - پنجاب ریویو وغیرہ وغیرہ ماہواری پرچوں کی مکمل و نا مکمل جلدیں معہ تصاویر قسم اعلی کے موجود ہیں - اور میں نصف قیمت پر دینے کیلیے طیار ہوں - جن صاحبوں کو ضرورت ہو وہ مجھ سے خط و کتابت کریں - بڑا ہی نایاب ذخیرہ ہے - متفرق پرچہ جات بھی بہت ہیں - جلد فرمایشیں بھیجدیجیے - تاکہ آیندہ افسوس کرنا نہ پڑے - کیونکہ اکثر گذشتہ پرچے دوگنی قیمت دینے سے بھی نہیں ملتے

ماسٹر محمد حمزہ خان مقام ملکہ پور ضلع بلڈانہ برار
P. O. Malkapur G. I. P. R.

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس مضبوط و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم بتانیوالی گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فایت (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کبھی حرکت سے بند نہ ہوگی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچ روپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - سسٹم - راسکوف - پٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ -

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ -

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

مكتوب مدينۂ منوره

مدينه يونيورسٹي

جناب مخدومي مكرمي مولانا مولوي ابوالكلام صاحب مالك و ايديٹر اخبار الهلال كلكته - سلام عليكم و رحمة الله و بركاته - آج اوس امر كا ظهور هوا جس كے ليے مدت سے قلوب مشتاق اور ابصار بر سر انتظار تھے - يعني يونيورسٹي مدينه منوره كا سنگ بنياد ركھا گيا - يه تقريب بڑے جلوس اور زيب و زينت اور آرايش كے ساتھ آج ادا كي گئي - جناب حسن بصري پاشا والي مدينه اور جناب زيور پاشا شيخ الحرم' اور قاضي بلده' اور مفتي احناف و شافعيه ' اور تمام عمائد اور امراے مدينه شريك جلسه تھے - افواج تركي مع بينڈ صف بسته استاده تھيں - تماشائيوں كي وه كثرت تھي كه تل ركھنے كي جگه نه تھي - جناب شيخ عبد العزيز صاحب جاوش نے منجانب اعلى حضرت سلطان المعظم ايك خطبه فصيح و بليغ بزبان عربي سنايا ' جس ميں اس يونيورسٹي كے مقاصد اور اغراض اور منافع اور فوائد بتفصيل بيان فرمائے ' اوسكے سننے سے تمام حاضرين خوشي كے مارے جامه ميں پھولے نهيں سماتے تھے - آخر سنگ بنياد بڑے اهتمام اور شادماني سے نصب كيا گيا جس كا مضمون يه تھا كه يه مدرسۂ كليه اعلى حضرت سلطان محمد رشاد خان خامس نے سنه ۱۳۳۲ هجري كے پہلے دن ميں قائم كيا - تمام حاضرين نے حضرت سلطان المعظم كے طول عمر اور ازدياد جاه و اقبال كے ليے دعا كي - آمين كي آواز سے سارا ميدان گونج گيا - منجمله مسلمانان هند جناب مولوي محبوب عالم صاحب مالك و ايڈيٹر پيسه اخبار لاهور شريك جلسه تھے - اختتام جلسه پر خاكسار نے اپني كل خدمات لايقه بلا معاوضه حسبة لله اس يونيورسٹي كے نذر كيں - الله تعالى قبول فرمائے - (كثر الله امثالكم - الهلال)

اب آپ سے اور تمام اسلامي اخبارات هند سے بادب يه استدعا هے كه اس يونيورسٹي كي تائيد كے ليے مهما امكن هر ايك مسلمان باشندہ هند كو تحريص اور ترغيب دلائيں - اسطرح تمام برادران اسلامي ساكنين هند سے توقع هے كه وه اس اسلامي يونيورسٹي كي دامے ' درمے ' سخنے و قدمے هر طرح كي امداد سے دريغ نه فرمائينگے - حق تعالى كي قدرت عجيب هے كه اسلام كے نشر كي ابتدا بھي اسي مدينه مباركه سے هوئي ' اور اس آخري زمانه ميں علوم و معارف كي اشاعت بھي يهيں سے شروع هوئي فقط -

آپكا نيازمند

(نواب) وقار نواز جنگ - از مدينه منوره

شهادة اعداء

بقيه بريد فرنگ

سرويونكا وكيل ' ايم - مجا توويچ M. Majatovitch جو صلح كانفرنس لندن اور قسطنطنيه كے اجلاس ميں شامل تھا ' حسب ذيل خيالات كا ايك موقع پر اظهار كرتا هے -

" سياسي اغراض كيوجه سے بلقاني رياستوں نے تركونكو رنگ آميزي كركے انتها درجه كا ايشيائي ظالم ظاهر كيا هے ' انكو هم نے اسطرح ظاهر كيا كه يه ظالم قوم كسي طرح يوروپين تهذيب كو قبول كرنيكي صلاحيت هي نهيں ركھتي - اگر غير متعصبانه نظروں سے تاريخ كا مطالعه كيا جاے تو معلوم هوگا كه ترك يوروپين خصوصيات بمقابله ايشيائي خصوصيات كے زياده ركھتے هيں - وه ظالم هرگز نهيں هيں ' بلكه برخلاف اسكے انصاف اور حق پسندي كے دلي طرفدار اور پسند كرنيوالے هيں - اسكے علاوه اُنميں اكثر وه خوبياں بھي هيں جو قابل تعظيم هيں -

تركونكي سلطنت كي فوجي شان و شوكت كا آفتاب حقيقت ميں اس شكست بلقان سے غروب نهيں هوا هے ' بلكه اس شكست ميں ابھي قدرت كو ايك اهم تاريخي كام اس قوم سے لينا باقي هے تركونكي سلطنت ايك لڑي هے جو يورپ اور ايشيا كو ملاتي هے ' اور اسلام اور عيسائيت كو متحد كرتي هے - اسي سلطنت كے ذريعه سے مسيحيت اور اسلام ايك دوسرے سے مصافحه كرينگے اور علحده علحده ترقي كرينگے ' اور اس علحدگي ميں بھي ايك مشاركت و امداد هوگي - "

مسٹر آرتھر فيلڈ Mr. Arthw Field جو عثماني كميٹي كے ايك ركن هيں ' برطانوي اور تركي اتحاد كيليے اپيل كرتے هوے كهتے هيں :

" ترك ايك با مروت مخلص قوم هے - ايسي قوم سے دول يوروپ كو اپنے قديم معاهده توڑنے نهيں چاهئيں - بلكه ان معاهدوں كو مضبوط رشتوں سے اور زياده مستحكم كرنا چاهيے - ان عهد شكنيوں ميں جو يوروپ نے هميشه كي هيں ' تركوں كے نقصان كا پهلو ركھا گيا هے - برطانوي پاليسي كي بدل جانيسے جذبات اور نيك ارادونكو سلطنت برطانيه نے كھو ديا - انكا حصول صرف اسي صورت ميں هوسكتا هے كه برطانوي تركونكو اپنا دوست بنا ليں "

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD AT THE HILALA ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

فهرس الجزء الثالث

از

۲ - جولائي سنه ۱۹۱۴ ع

تا

۲۴ - دسمبر سنه ۱۹۱۴ ع

القسم الا[illegible]رد

نوٹ :- یہ فہرست الہلال کی مطبوعہ فہرست کا عکس ہے جس میں غلطی سے ۲ جولائی ۱۹۱۴ء تا ۲۴ دسمبر ۱۹۱۴ء چھپ گیا ہے۔ دراصل یہ فہرست الہلال جلد سوم (۲ جولائی ۱۹۱۳ء تا ۲۴ دسمبر ۱۹۱۳ء) سے متعلق ہے۔ (مرتب)

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بڑے تک کو ایکساں فائده کرتا هے هر ایک اهل رعیال والے کو گهر میں رکهنا چاهیے - تازي ولایتي پودینه کي هري پتیوں سے یه عرق بنا هے - رنگ بهي پتوں کے ایسا سبز هے - اور خوشبو بهي تازي پتیوں کي سي هے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نهایت مفید اور اکسیر هے : نفخ هو جانا ' کهٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمي اور متلي اٹهنا کم هونا ریاح کي علامت وغیره کو فوراً دور کرتا هے -

قیمت في شیشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فهرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشهور دوافروش کے یهاں ملتا هے -

کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگلتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

[illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایاکرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني [illegible] بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه کلٹهیاں

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کهانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نهیں هوئي تو هیضه هو جاتا هے - بیماري بڑه جانے سے سنبهالنا مشکل هوتا هے - اس سے بهتر هے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساتهه رکهو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري هے' اور هیضه کي اس سے زیاده مفید کوئي دوسري دوا نهیں هے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتهي هے - قیمت في شیشي ۱۰ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر - ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

بهي هو بلي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجئے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر ور رہبر رہرا ئثر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

گهر بیٹهے روپیه پیدا کرنا !!!!

مرد ' عورتیں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کر سکتے هیں - تلاش ملازمت کي حاجت نهیں اور نه قلیل تنخواه کي ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیه تک روزانه - خرچ ' براے نام - چیزیں دور تک بهیجي جاسکتي هیں - یه سب باتیں همارا رساله بغیر اعانت استاد بآساني سکها دیتا هے جو مشین کے ساتهه بهیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنه کا ٹکٹ بهیج کر طلب فرمائیے -

تهوڑے سے یعني ۱۲ روپیه بٹل نٹ کٹنگ (یعني سپاري ترش) مشین پر لگائیے - پهر اُس سے ایک روپیه روزانه حاصل کر سکتے هیں - اور اگر کهیں آپ آدرشه کي خود باف موزے کي مشین ۱۵۵ - کو منگائیں تو ۳ روپے - اور اس سے بهي کچهه زیاده حاصل کرسکتے هیں - اگر اس سے بهي زیاده چاهیے تو چهه سو کي ایک مشین منگائیں جس سے موزه اور گنجي دونو تیار کي جاتي هے اور ۳۰ روپیه - روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں یه مشین موزے اور هر طرح کي بنیاین (گنجي) وغیره بنتي هے -

هم آپ کي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتے هیں - نیز اس بات کي که قیمت بلا کم و کاست دیدي جائیگي !

هر قسم کے کاتے هوئے اون ' جو ضروري هوں ' هم محض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتے هیں - تاکه روپیوں کا آپ کو انتظار هي کرنا نه پڑے - کام ختم هوا ' آپ نے روانه کیا ' اور اُسي دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف یه که ساتهه هي بننے کے لیے اور چیزیں بهي بهیج دي گئیں !

ادرشه نیٹنیگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته
سب ایجنٹ شاهنشاه اینڈ کمپني - نمبر ۸۰ نذیرو بازار - ڈهاکه

اق... م المنظوم

جلد چہارم

۷ر جنوری تا ۲۴ر جون ۱۹۱۴

ابوالکلام آزاد

اتر پردیش اردو اکادمی
لکھنؤ

الرسوم و الصور

ہم معروضات

- الہلال کے عکس کی اشاعت سات جلدوں میں کی جارہی ہے جن کی تفصیل یہ ہے :

جلد اوّل	۱۳, جولائی ۱۹۱۲ء	تا	۲۵, دسمبر ۱۹۱۲ء	۲۳ شمارے
جلد دوم	۸, جنوری ۱۹۱۳ء	تا	۲۵, جون ۱۹۱۳ء	۲۴ شمارے
جلد سوم	۲, جولائی ۱۹۱۳ء	تا	۲۴, دسمبر ۱۹۱۳ء	۲۵ شمارے
جلد چہارم	۷, جنوری ۱۹۱۴ء	تا	۲۴, جون ۱۹۱۴ء	۲۱ شمارے
جلد پنجم	یکم جولائی ۱۹۱۴ء	تا	۱۸, نومبر ۱۹۱۴ء	۱۸ شمارے
جلد ششم	(البلاغ) ۱۲, نومبر ۱۹۱۵ء	تا	۳۱, مارچ ۱۹۱۶ء	۱۱ شمارے
جلد ہفتم	۱۰, جون ۱۹۲۷ء	تا	۹, دسمبر ۱۹۲۷ء	۲۴ شمارے

شماروں کی مجموعی تعداد ۱۴۶

- البلاغ کو تسلسل قائم رکھنے کے لیے الہلال میں شامل کرلیا گیا ہے اور اکادمی نے اس کا ذکر جلد ششم کی حیثیت سے کیا ہے۔
- الہلال کی سات جلدوں کو تین مجلّدات میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ ان کی مجموعی قیمت کچھ کم ہو جائے۔ مجلّدات کی تفصیل یہ ہے۔

جلد اوّل اور جلد دوم	ایک ساتھ مجلد ہیں
جلد سوم اور جلد چہارم	ایک ساتھ مجلد ہیں
جلد پنجم، جلد ششم اور جلد ہفتم	ایک ساتھ مجلد ہیں

- الہلال کا متن لائن نگیٹو سے طبع ہوا ہے؛ تصویریں ہاف ٹون نگیٹو سے چھپی ہیں۔
- کوشش کی گئی ہے کہ الہلال میں شائع شدہ سارے اشتہارات کا عکس بھی شائع ہو جائے۔
- متن میں (اور صفحات کے تسلسل میں بھی) کئی جگہ غلطیاں نظر آئیں لیکن ان کی تصحیح صرف اس لیے نہیں کی گئی کہ ہم 'نقل مطابق اصل' کے اصول سے انحراف نہیں کرنا چاہتے۔
- بعض جلدوں کی فہرست الہلال میں شائع ہوئی تھی۔ اسے متعلقہ جلدوں کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ جن جلدوں کی فہرست الہلال نے شائع نہیں کی تھی، اسے اکادمی نے مرتب کرکے متعلقہ جلدوں میں شامل کردیا ہے۔
- یوں تو الہلال میں صفحہ نمبر کی صراحت ہوتی تھی لیکن اشتہارات صفحہ نمبر سے عاری ہوتے تھے۔ آسانی کے لیے اکادمی اڈیشن کے صفحہ نمبر کا بھی اندراج کردیا گیا ہے جو اشتہارات اور تصاویر کو بھی محیط ہے۔ اکادمی اڈیشن کا صفحہ نمبر نیچے نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔
- الہلال کی فروخت سے اکادمی اپنی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتی اس لیے یہ لاگت سے کم قیمت پر فراہم کیا جارہا ہے۔

ان موضوعات کا کون سا ایسا نکتہ ہے جس کی تصریح الہلال میں نہیں ہے۔ آزاد اور الہلال لازم و ملزوم ہیں اس لیے اگر آزاد صدی کے موقع پر بھی مولانا آزاد کا مطالعہ ادھورا رہتا ہے تو موجودہ نسل ہمیشہ موردِ الزام رہے گی کہ وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہوئی۔ اترپردیش اردو اکادمی اس الزام سے اپنے معاصرین کو بری کر رہی ہے۔

الہلال کسی الف لیلوی داستان کے زمرے میں شامل ہوتا جا رہا ہے اردو کے نصاب میں مختلف درجات کے نصاب میں مولانا آزاد کی تحریریں بجا طور پر شامل کی گئی ہیں اور جب اساتذہ ان تحریروں پر درس دیتے ہیں تو الہلال اور اس کی گوناں گوں خصوصیات کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ طلبہ کے اندر الہلال کے دیدار کی خواہش بیدار ہو جاتی ہے مگر اساتذہ ان کی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتے کہ الہلال ایک جنس نایاب ہے۔ اگر کہیں کسی کے پاس کوئی شمارہ ہے بھی تو وہ اتنے پراسرار طریقے سے اس کی جلوہ گری کا سامان بہم کرتا ہے کہ یہ جلوہ گری "ہر چند کہیں کہ ہے، نہیں ہے" کے ذیل میں آجاتی ہے۔ الہلال کے عکس کی اشاعت سے نئی نسل کی شکایت دور ہو جائے گی۔ کم از کم اتنا دعویٰ تو وہ کر سکتی ہے کہ اصل الہلال کو نہ سہی اس نے اس کا عکس تو دیکھا ہے۔ الہلال کی یہ نئی جامہ پوشی اس کے اندازِ قد کی بہر حال غمازی کرے گی۔

اسلاف علم و ہنر اور سیم و زر کے مابین جو امتیازی لکیر کھینچتے آئے ہیں، اس کی حقانیت کا بارہا تجربہ ہوا لیکن الہلال کی فائلوں کی تلاش نے اسے آئینہ کر دیا۔ اس کی اشاعت کے لیے ریاستی حکومت سے گرانٹ تو مل گئی لیکن اس کے صحیح سالم اوراق کی فراہمی مرحلۂ جوئے شیر ثابت ہوا۔ میں ۱۹۵۵ء میں گورکھپور آ گیا تھا اور برابر یہاں کے ذاتی کتب خانوں کی تلاش اور ان سے استفادے میں مصروف رہا۔ بعض ذاتی کتب خانوں کی فہرستیں بھی میں نے مرتب کر لی تھیں، مجھے یقین تھا کہ الہلال کے سارے شمارے مجھے گورکھپور میں مل جائیں گے اور اگر دو چار شماروں کی کمی ہوگی تو وہ باہر کے کتب خانوں سے پوری ہو جائے گی۔ میرے اس یقین نے دھوکا نہیں دیا، قریب قریب سارے شمارے یہاں مل گئے بلکہ بعض بعض شماروں کی تو چھ چھ کاپیاں ملیں لیکن دستبردِ زمانہ نے ان شماروں کی جو گت بنا دی تھی، اس نے میرے عزم و حوصلے کو متاثر کر دیا۔ کسی کا سرورق غائب ہے، کسی کے بیچ کے صفحات غیر حاضر، بعض فائلیں ناقص الاوّل، بعض ناقص الآخر اور بعض ناقص الطرفین نکلیں۔ بعض شماروں سے تصویریں غائب تھیں ـــــ اور اعجوبے کی حد یہ تھی کہ بعض شماروں کے ایک کالم کو دیمک چاٹ گئی تھی اور بعض کے دوسرے کالموں کو۔ غرض الہلال کی دستیابی کی جہاں خوشی تھی وہاں اس کا غم تھا کہ اس کا عکس کیوں کر لیا جائے گا۔

بہت سی تدبیریں اور ترکیبیں ذہن میں آئیں لیکن میں نے یہ کیا کہ سب سے پہلے سارے شماروں کے کارڈ بنا لیے اور اس کے اندراجات اس طور پر مکمل کیے جن سے بعض علمی اشارات کی نشاندہی بھی ہو جائے اور عاریت دینے والوں کے نام اور شماروں کی ہیئت کذائی بھی واضح ہو جائے۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے میں نے سارے شماروں کے الیکٹرو اسٹیٹ عکس حاصل کر لیے۔ اصل مرحلہ اس کے بعد پیش آیا جسے میں تنہا طے نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اپنی بیوی کے سامنے مسائل رکھے اور اس سے کہا کہ میں ہفتے دو ہفتے کے لیے سارے گھر کو اس کام میں لگانا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ گھر کے معمولات میں فرق بھی نہ آئے اور اپنی اپنی بساط کے مطابق گھر کا ہر فرد اس کام میں میری مدد بھی کر دے۔ ہاں کا حکم ہوا تو میرا بیٹا مشہود اور بیٹیاں عذرا، بشریٰ، قدسیہ، فوزیہ اور زیبا الہلال کے کام میں لگ گئیں۔ سارا گھر الہلال کی اصل فائلوں اور ان کی الیکٹرو اسٹیٹ کاپیوں سے بھر گیا۔ کرسیوں پر، میزوں پر، فرش پر، ہر جگہ الہلال کے شمارے بکھرے ہوئے تھے اور اللہ کا نام لے کر ہم سب نے ہر شمارے کے ایک ایک ورق کو دیکھنا شروع کیا اور جہاں کوئی نقص نظر آتا اسے فوراً اسی شمارے کی دوسری کاپیوں کی مدد سے درست کر لیا جاتا۔ اس کی صورت یہ اختیار کی گئی کہ متاثرہ عبارت پر صاف عبارت والا فوٹو چپکا دیا جاتا اور پھر اس طرح کے اوراق کا دوبارہ الیکٹرو اسٹیٹ کرا لیا جاتا تاکہ اس کی نگیٹیو بننے میں دشواری نہ ہو۔ دن بھر بلیڈ سے کاٹ کاٹ کر زخمی اوراق پر پینہ مرہم رکھا جاتا اور شام کو ان کا الیکٹرو اسٹیٹ کرا لیا جاتا۔ صبح کو تین چار بجے جب میں سو کر اٹھتا تو ان نئے اوراق کا حرفاً حرفاً مطالعہ کرتا اور اوراقِ مجلّہ سے موازنہ کرتا کہ کہیں کوئی نقطہ یا حرف متاثر تو نہیں ہو گیا ہے۔

ہر چند ہم نے کوشش کی ہے کہ الہلال کا ایک ایک لفظ اصل حالت میں قارئین کے سامنے آجائے لیکن ہم انسان ہیں، ہم سے ضرور غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ہم عفو اور درگذر کے مستحق ہیں۔

جن لوگوں نے الہلال کی فراہمی اور اس کی ترتیب میں میری مدد کی ہے ان کا شکریہ ادا کرنا میرے واجبات میں داخل ہے۔ احسان کرنے والوں کی فہرست بہت طویل ہے لیکن جن لوگوں کے احسانات مجھے ہر موقع پر اور ہر حال میں یاد رہیں گے، ان میں سب سے پہلے جناب مصطفےٰ کمال، اسسٹنٹ لائبریرین، گورکھپور کا نام آتا ہے۔ موصوف ایم۔ اے میں میرے شاگرد رہ چکے ہیں، انھوں نے الہلال کی فراہمی میں بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔ روزنامہ قومی آواز کے سب ایڈیٹر جناب قطب اللہ نے الہلال کے بعض شمارے صرف فراہم نہیں کیے بلکہ گھنٹوں کھڑے رہ کر ان کی فوٹو کاپیاں کروائیں۔ دار المصنفین اعظم گڈھ کے مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب نے بھی بعض شماروں کی فراہمی میں بروقت مدد کی۔ ڈاکٹر رضیہ حامد نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ الہلال کی ایک فائل میرے پاس بھجوا دی۔ میں ان سب کا اپنی طرف سے اور اکادمی کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ریاض الدین اور ڈاکٹر تحریر انجم نے فہرست سازی اور ترتیب میں غیر معمولی دلچسپی لی، ڈاکٹر محمد شعیب نے کتابت اور تزئین کا بار سنبھالا۔ یہ تینوں میرے شاگرد رہ چکے ہیں۔ شاگرد بھی اولاد کا درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کا شکریہ ادا کیے بغیر میں اپنے فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

یہ کام مجلس انتظامیہ کے فیصلے سے انجام پذیر ہوا ہے۔ اس نے مجھے جو حکم دیا، میں نے اس کی تعمیل کی۔ میں مجلسِ انتظامیہ کے ہر رکن کا فرداً فرداً شکریہ ادا کر رہا ہوں۔

"آزاد صدی تقریبات" کے لیے مجلس انتظامیہ نے جس سب کمیٹی کی تشکیل کی تھی، اس میں ڈاکٹر عابد رضا بیدار، ڈائرکٹر خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، جناب احمد سعید ملیح آبادی، چیف ایڈیٹر آزاد ہند، کلکتہ اور پروفیسر ریاض الرحمن شیروانی، صدر شعبۂ اسلامیات، کشمیر یونیورسٹی، سری نگر خصوصی مدعوین کی حیثیت سے شامل کیے گئے تھے۔ ان حضرات کے سرگرم تعاون کو اکادمی ہمیشہ یاد رکھے گی۔

اگر الہلال کے اس عکسی ایڈیشن کی پذیرائی ہوئی تو جناب سید اطہر مسعود رضوی، پبلی کیشن آفیسر اور جناب رام کرشن ورما، سکریٹری اکادمی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ طباعت و اشاعت کا سارا بار انھوں نے اٹھایا تھا۔ اس میں جو خامیاں ہیں تو صدق دل سے میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ مجھ سے سرزد ہوئی ہیں۔ میں اتنا ضرور یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے احساس فرض کو کبھی مرنے نہیں دیا۔ میں نے اپنی علمی زندگی کی تشکیل میں مولانا آزاد کی تحریروں سے ہمیشہ کام لیا۔ میری خواہش رہی ہے کہ نئی نسل بھی ان تحریروں سے استفادہ کرے۔ الہلال کی اشاعت تو میں مجھے اس خواہش کی تکمیل کے آثار نظر آتے ہیں!

اترپردیش اردو اکادمی
قیصر باغ، لکھنؤ
یکم اگست ۱۹۸۸ء

محمود الٰہی
چیرمین، مجلس انتظامیہ

جلد چہارم

الہلال

۷؍جنوری تا ۲۴؍جون ۱۹۱۴

ابوالکلام آزاد

اترپردیش اردو اکادمی

لکھنؤ

فہرست جلد الرابع

از

جنوری سنه ۱۹۱۴ ع

تا

جون سنه ۱۹۱۴ ع

القسم المنثور

ن

القسم المنظوم

الرسوم و الصور

الف

ب

پ

ت

ث

ج

لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ — القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱ و ۲ | کلکتہ : چہارشنبہ ۹ و ۱٦ صفر ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, January 7 & 14, 1914.

قیمت فی پرچہ

ساڑھے تین آنہ

نوٹ — ڈبل نمبر ہونے کی وجہ سے قیمت ۵ - آنہ -

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half-yearly ,, ,, 4 12

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکتوب ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ ـ ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱ و ۲ — کلکتہ : چہارشنبہ ۹ و ۱٦ صفر ۱۳۳۲ ہجری — جلد

Calcutta: Wednesday, January 7 & 14, 1914

فہرست

تصاویر

افکار و حوادث

صحبت دوشیں

بالتفات ببزم، در آرزو چہ نزاع ؟
نشاط خاطر مفلس ز کیمیا طلبی ست

بالاخر دسمبر کا آخری ہفتہ آیا اور متضاد امیدوں اور متخالف آرزؤں کے ہجوم میں آگرہ کی صحبتیں شروع ہوئیں - کامل چھہ دن تک کانفرنس اور لیگ کی مجلس آرائیوں نے تماشائیان کار کو مشغول نظارہ رکھا اور پھر بغیر کسی معرکۂ کار زار کے گرم ہوے اور بغیر جدال و قتال کی صف بندیوں کے، بالاخر یہ آغاز شورش، اختتام سکون تک پہنچا :

ہمچو عیدے کہ در ایام بہار آمد و رفت !

ہنگامہ فرمایان کارکیلیے اب پھر سال بھر تک میدان سرمشقی و طیاری باز ہے :

میان غالب و واعظ نزاع شد ساقی
بدا بہ لابہ کہ ہیجان قوۃ غضبی ست

اس فقیر کا ارادہ امسال آگرہ جانے کا نہ تھا، بعض مصالح و ضروریات کی بنا پر انڈین نیشنل کانگریس کرانچی کی شرکت کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور ۲۷ تک پہنچ جانے کی نسبت تار بھی دیدیا تھا :

انور پاشا جدید وزیر جنگ

اللہ رے گمرہی وہ بت خانہ چھوڑ کر
مومن چلا ہے کعبے کو ایک پارسا کے ساتھہ !

لیکن روانگی سے چند دن پہلے یکایک اشاعت اسلام کے مسئلہ کا خیال ہوا، اور سونچا کہ اس اجتماع سے اگر اس تحریک کی تجدید و اشاعت کا کام نکل آے تو بسا غنیمت ہے - نیز بہت سے خطوط بھی پہنچے کہ اب کے لیگ میں آخری میدان رزم گرم ہونے والا ہے - وہ حریفان قدیم جو نومشقان کار کی شورش طبعیوں سے گھبرا کر عزلت گزیں سے ہوگئے تھے، اب باہر نکلیں گے، اور اپنی قوت بازو کے کرشمے دکھلائیں گے !

بہانۂ بخود آغاز کردہ در جنگ ست !

نئے سال کا پہلا نمبر

... ہے جو آج شائع ہوتا ہے - دفعۃ بعض اسباب ایسے پیش آئے جنکی وجہ سے ۷ - جنوری کا پرچہ نہ نکل سکا - اب دونوں نمبر ایک جا شائع کیے جاتے ہیں -

جن حضرات کا سالانہ یا ششماہی چندہ دسمبر تک ختم ہوگیا، انکی خدمت میں یہ آخری نمبر ہے جو روانہ کیا جائیگا - اس اثناء میں اگر انہوں نے آیندہ کیلیے وي - پي کی اجازت دیدی یا قیمت بھیج دی تو سلسلہ جاری رہیگا، ورنہ رجسٹر سے نام خارج کردیا جائیگا -

(منیجر)

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں' ورنه بعد کو مي پرچه [illegible] کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو پته کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لیے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کي شکایت نه فرمائیں

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئی هو) ضرور درج کریں

52

ضرورت هے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت هے جو انگریزي اور حساب میں خاص مہارت رکھتا هو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق اور مذهبي تعلیم سے بهي واقفیت رکھتا هو - تنخواه چالیس روپیه ماهوار معه جاے آسایش و خوراک - اسکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رہے جائنگے - نگهداشت پر آینده کی ترقی کا وعده -

تمام خط و کتابت میر اسلم خان جنرل انفارمر - برینڈ لاج - سول لائن - ناگپور - کے پته سے هوني چاهئیے -

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اُس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتہار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نہیں هیں - لیکن ساتهه هي اس امر کی واقعیت سے بهي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نہوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپنے هوے پرچوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکهتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اگر اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پهر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام معتقدین [illegible] کے گهر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شہر کے اندر [illegible] آنکهوں سے دیکهه لیں -

اُس کی وقعت [illegible] ان استہارات کو بهي رفیع بنا دیتي هے ' جو اُسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسي کے اصول پر صرف اُسي میں چهپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے

مینیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -

۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -

36

خضاب سیه تاب

هم س خضاب [illegible] دات هے اسکی [illegible] یه هے که جتنے خضاب [illegible] تاب [illegible] خضاب مقدار میں [illegible] دیا جاتا هے [illegible] هے خضاب سیه [illegible] شیشیاں دیکهنے میں [illegible] خضاب سیه تاب کی [illegible] خضبونه رنگ [illegible] سیه تاب کا رنگ [illegible] نہیں - [illegible] بال [illegible] مختصر یه که [illegible] اس وقت تک [illegible] یا کسي اور چیز سے [illegible] حاجت لگانیکے بعد بال [illegible] محصول ڈاک بذمه خریدار [illegible]

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب [illegible]

لیکن في الحقیقت ان باتوں سے کچهه بهي حاصل نہیں ' اور جو وقت اسمیں صرف هوتا هے بهتر هے که آسے فکر کار میں خرچ کریں -

احباب کرام کو یاد هوگا که مسلم یونیورسٹي فاونڈیشن کمیٹي کے دوسرے اجلاس علي گڈہ کے بعد اس عاجز نے ایک حرف بهي اسکے واقعات و نتائج یا اعلان فتح و شکست کي نسبت نہیں لکها حالانکه اسکے پہلے اجلاس لکهنؤ کا جو حال رها تها ' اور پهر مجوزہ یونیورسٹي ڈیپوٹیشن کے شکست تک جو حالات پیش آئے تهے ' اور پهر باوجود سعي و جهد مخالفانه ' علي گڈہ کے اجلاس میں جو کهلي کامیابي الهلال کي آواز کو هوئي تهي ' اُن سب کي بنا پر صرف مجهي کو یه حق حاصل تها که اگر کچهه کهنا پسند کرتا تو کهتا -

تاهم میں نے ایک حرف بهي نہیں لکها اور نه جلسے میں کها که نظر کام پر اور حکم حتی الامکان صرف ظواهر امور هي پر لگانا چاهیے - اگر امن و صلح کے ساتهه هم سب ایک نتیجه تک پہنچ گئے تو چاهیے که کهلے دل سے ایک دوسرے کو مبارک باد دیں -

لیگ کے گذشته اجلاس کے متعلق بهي میرے آخرین کلمات یہی هونگے - خواہ اسباب کچهه هي هوں لیکن جلسے کے متعلق طرح طرح کي افواهیں تهیں اور الحمد لله که وہ سب غلط نکلیں - هر شخص نے خواہ وہ بعض اخبارات کی اصطلاح میں (لیکن غیر موجود فی الخارج) حزب الحرار میں سے هو یا مستبدین میں سے ' بد امني و اختلاف سے عموماً احتراز کیا اور صلح و امن کي خواهش متصل ظاهر کي - اگر یه اپنے ضعف کے علم کا نتیجه تها تو دلوں کے رازوں کے جاننے کا همارے پاس کوئي دریعه نہیں ' اور اگر یه واقعي حسن نیت و صداقت فکر کا نتیجه هے تو اسپر جسقدر خوشي کي جاے کم هے - شکایت کے ساتهه شکر بهي کرنا چاهیے ' اور ملامت کے ساتهه تحسین کي آمیزش عقلمندي کي علامت هے - خدا هماري نیتوں کو پاک کرے اور ارادوں میں صداقت دے ' ملک و ملت کي خدمت کو اپنے اغراض کا آلہ نه بنائیں ' اور عزت دنیوي کے خواهشمند هوں پر دین پر دنیا کو ترجیح دیں - نیز شکوک کا خاتمه اور رنجشوں کا انسداد هو ' والعاقبة للمتقین !

مسئلۂ البانیا کا دوسرا دور

۶ ماہ حال کي شب کو ایک جهاز ویلونا کے ساحل پر لنگر انداز هوا ' جهاز میں دو سو عثماني سپاہ تهي جسمیں افسر بهي تهے - جهاز سے لوگوں نے اترنا چاها مگر مقامي حکام نے تیج مسلم فوج کي مدد سے انهیں اترنے ندیا اور فوجي قانون (مارشل لا) کا اعلان کردیا ' مگر عزت پاشا نے جنکي سرگروهي میں یه مهم تهي ' اترنے پر اصرار بهی نہیں کیا - نیز انهوں نے اندروني معاملات سے اپنے تعلق کے متعلق نهایت سختي سے انکار کیا هے ' یه عثماني سپاہ اسوقت ٹریسٹ میں هے -

مسافـــر تـــرک

الهلال نمبر ۲۵ جلد گذشته میں هم نے طلب اعانت کے نام سے ایک غریب الدیار ترک مسافر کا ذکر کیا تها جنکا نام حمدي بے هے اور جو کچهه عرصے سے کلکته میں مقیم هیں - اُس نوٹ میں بوجه اجمال کافي حالات شائع نهوسکے - اب انهوں نے عربي میں ایک مراسلة لکهکر دي هے که درج کردي جاے اور اسمیں اپنے ضروري حالات بیان کیے هیں - وہ لکهتے هیں :

حضرت منشي الهلال المنیر -

تحیة و سلاماً و بعد فاشکرکم علی ما کتبتم عني في العدد ۲۵ من جریدتکم الغراء وادعوا الله بان یجزل لکم العطاء علی ان عاونتم ابن سبیل معدم لا ولي لـه الا الله -

لکني اری ان ما کتبتم لا یشفي الغله فهل تسمحون لی بان اردف بیانکم باخر وجیز یکشف القناع عن امري ؟

انا التعس البائس ترکي ابن خمس و خمسین سنة ' مسقط راسي سلانیک ' وحرفتي خدمة الحکومة و لقد خدمت الدولیة العلیة فی الاستانه و بعض البلاد العربیة الی امد مدید -

کنت في سلانیک لما اشهر الیونان الحرب علی الدولة العلیة فلما دخل هولاء سلانیک ' و هم حینئذ اشبه بالوحوش الضاریة بل الکلاب العادیه منهم بالانسان - ساموا المسلمین بانواع العذاب من السلب والنهب مما یطول شرحه ' مع انکم عارفوه بواسطة الجرائد العربیه و الترکیة و المکاتبین الافرنجین -

محل راجه بیربل (فتح پور) سیکري - آگرہ

فلما بلغ سیل الزبي و لم یبق ملجأ ' اضطررت الی المهاجرة مع عائلتي فاتیت مصر حاسباً عسی ان نجد هنا ما نسد به رمقنا ونصون بـه اعراضنا - لکن انفق زائدي فلم الف ما ینقذنا من هذا الفقر المدقع ' فقصدت الهند املاً انه سیفتح علی باب هنا فاني کنت طالما سمعت من خصبه و ثروته و اتساع ابواب الارتزاق فیه لکن یا لله ! لم یکن حظي ها هنا باحسن منه في مصر ' فاني ها هنا منذ بضعة اشهر و لم ازل في اسر العدم و البطالة ' فلا عندي مال فا قوم به اود حیاتي و حیات عائلتي ' و لا شغل فاکتسب به المال !

ان مسلمی الهند الکرام یوثر منهم السماحة و السخاء و مواساة الفقراء و الغربا و انا ابن سبیل بعید عن الاخوان و الخلان ' معدم المال ' صاحب العیال ' کاسف الحال ' کثیر البلبال ' فارفع الیهم سوالي بواسطة جریدتکم الغرا ' فیا ایها الاخوان الکرام ! هل فیکم من یواسیني بالنذر الیسیر مما رزقکم الله ؟ و اعلموا ان المسلمین في اموالهم حق للسائل و المحروم ' و انکم لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون -

(سید محمد حمدي بے
مسافر خانه حاجی موسی سیٹهه - کلکته)

خیال هوا که جن لوگوں نے شکست ضعف کے نظارے سے همیشه عبرت حاصل کی هے ' اب چلیں اور انکے اعلان فتح کے نتائج کا بهی تماشا دیکهه لیں - اگر یه تمام شور و هنگامه صرف اسی لیے هے که لیگ پر قبضه کیا جاے' تو جنگ کی ضرورت کیا هے ؟ کم از کم میں تو بغیر جنگ کے بهی دینے کیلیے طیار هوں بشرطیکه فکر و دماغ کو چهوڑ دیں:

بـملـک هستـي مـا رو نهـاده سلطـا نے
که ما به صلـح دهیم ' او به جنگ مي طابد !

بهر حال لیگ کے جلسے منعقد هوے ' اور بغیر کسی کرسی کے توٹنے اور بغیر کسی شانے کے زخمی هوے' اسطرح ختم بهی هوگئے که واپسی کے وقت هر شخص اسی طرح صحیح و سالم نظر آتا تها ' جیسا که شرکت سے پہلے تها - نه تو رائت انریبل سید امیر علی کا قصه چهیڑا جاسکا ' نه لندن مسلم لیگ کے حقوق کی بحث نکلی ' نه " سیلف گورنمنت " کے نصب العین پر معرکه آرائی هوسکی - اگر ارادے تهے تو ناکام رهے' اگر امیدیں تهیں تو نا مراد هوئیں' اگر طیاریاں تهیں تو بے سود نکلیں - وہ تغیرات جنکی بنا حق اور سچائی پر هوتی هے' بغیر مقابلے کے جسطرح کامیاب هوتے هیں' ضرور هے نه سعی و مقابلے کے بعد بهی کامیاب هوں - اب اسکا کون فیصله کرے که فتح کسے هوی اور شکست کسے ؟ اور جنگ کی طیاریاں کس نے کی تهیں اور صلح کا آرزومند کون تها ؟ نحن نحکم بالظواهر - بهر حال اس سے تو کوئی انکار نهیں کرسکتا که عاقبت کار حق کیلیے هے اور فتح یابی سعی باطل ‌کو کبهی نهیں ملسکتی - وان الله لا یفلح الظالمون - پس اگر کسی گروه کا مقصد باطل سے جنگ آرائی کا اراده تها تو یقیناً اسے شکست ملنی تهی اور ملی ' اور اگر کسی کے ساتهه حق و صداقت تهی تو اسکے لیے فتح یابی تهی اور فتح یابی هی هوئی: فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون :

وانه لحسرة علی ' الکافرین وانه هوالحق الیقین' فسبح باسم ربک العظیم ! (۶۹ : ۸)

اور اسمیں کچهه شک نهیں که یه جو کچهه که هوا' اسمیں اُن کافروں کیلیے حسرت هے (جو هماری ذلت و رسوائی کے دیکهنے کے منتظر تهے) اور اسمیں بهی کچهه شک نهیں که یه ایک یقینی صداقت کا ظهور هے - پس اپنے پروردگار کی حمد کرو جس نے معاندین و مفسدین کو ناکام رکها !

کچهه عرصے سے جو تغیرات قوم کے سیاسی معتقدات میں هوے هیں' ایک گروه هے جو همیشه اُنهیں جهٹلاتا هے اور محض ایک فوری هیجان ' چند اشخاص کی وقتی کامیابی ' اور بغیر کسی محکم اور واقعی عقیدے کے ایک شورش ناجائز و لا حاصل سے تعبیر کرتا هے' یعنی اسطرح وہ چاهتا هے که حکومت مستبده کسی سچی ملکی تحریک کی پامالی کیلیے جو کچهه کیا کرتی هے' قبل اسکے که وہ کرے' خود هی اس خدمت کو آسکی جانب سے باحسن وجوه انجام دیدے : و اتخذوا من دون الله الهة لیکونوا لهم عزا - اور اسلیے وہ هر موقعه پر سعی کرتا هے که اس تغیر کی قوت کو اپنے افساد سیاسی سے شکست دے - کئی تجربے هوچکے هیں اور یه گویا آخری تجربه تها - مثل سابق کے اس تجربے نے بهی ثابت کردیا که یه تغیرات محض سطح کی لهریں نهیں هیں جنهیں هوا کی جنبش نے پیدا کردیا هو' بلکه تهه سے اٹهنے والا طوفان هے' اور گو اُسکے استعمال اور کام لینے میں بهت سے ارباب غرض و نمایش (جو پچهلے گروه سے صورت میں تو مختلف ' مگر معناً انهیں کی طرح اغراض شخصیه کے پرستار هیں) غلط کاریاں کررهے هوں' تاهم چونکه اصولاً یه تغیر حق اور وقت کی قوت پر مبنی هے' اسلیے اس سے سر ٹکرانا لا حاصل هے - یه صرف حق هی کا معجزه هے که اس سے جو شے ٹکراتی هے' خود چور چور هو جاتی هے پر اسکی پیشانی کو زخمی نهیں کر سکتی - طعن و تشنیع لا حاصل کی جگه بهتر هوگا که اب هم دعا مانگیں که خدا تعالی اس تجربۂ آخری کو اُنکے لیے موجب تنبه و عبرت بنائے ' اور وہ سمجهه جائیں که دریا کے بهاؤ کے خلاف کشتی چلانے کا تجربه همیشه ناکام رها هے اور ناکام رهیگا : اولا یرون انهم یفتنون في کل عام مرة او مرتین ثم لا یتوبون و لا هم یذکرون ! (۹ : ۱۲۷)
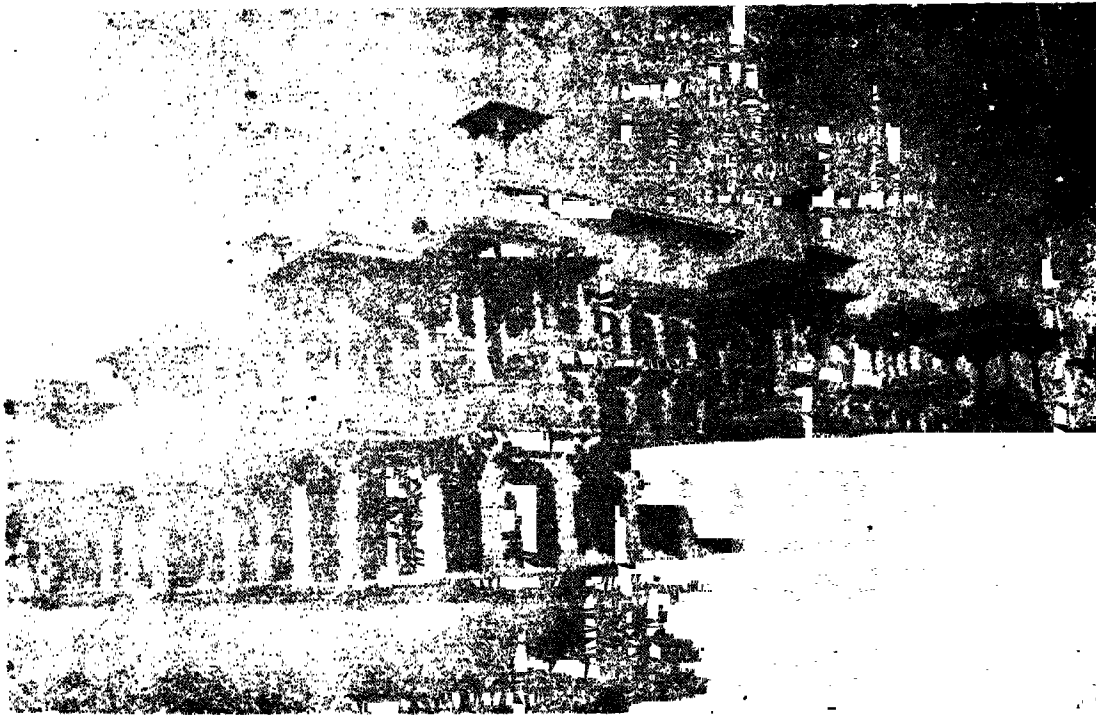
مشهور عمارت سکندرہ (آگرہ) کا ایک نظارہ !

بہ تقریب اجتماع کانفرنس و لیگ آگرہ

اس بارے میں بعض حضرات کی حالت عجیب و غریب هے - وہ هر موقعه پر پہلے خود هی رازدارانه انتظامات میں مصروف هوتے هیں اور مخفی مشورے شروع هو جاتے هیں : انما النجوی من الشیطان لیحزن الذین آمنوا و لیس بضار هم شیئاً الا باذن الله (۵۸ : ۱۲) لیکن جب موقعه آتا هے اور جماعت و اکثریت کی علانیه اور غیر مشتبه قوت کے آگے انکے تمام انتظامات مخفیه ثابت هوتے هیں ' تو پهر بجاے اسکے که اپنی سعی باطل سے نادم و شرمسار هوں' بلا تامل کهنا شروع کردیتے هیں که هماری مخالف جماعت نے بڑی بڑی سازشیں اور طیاریاں کی تهیں پر الحمد الله که انکی ایک نه چلی ' اور نهایت امن و صلح سے تمام کارروائیاں اختتام کو پهنچیں !

انکے مقابلے میں دوسرا گروه هے جو اپنی فتح یابی کا اعلان کرتا هے اور طرح طرح کے ذلت بخش طریقوں سے قدیم گروه کو ناکامی و نامرادی کا طعنه دیتا هے -

مگو که نـکته سرایـان عشق خـاموش اند
که حرف نازک و اصحاب پنبه درگوش اند

الهلال ' یا دعوۃ الهیۂ امر با لمعروف و نهي عن المنکر کي زندگی کے دوسرے سال کا یه عهد وسطی هے - تین ششماهي جلدیں مرتب هوچکي هیں اور یه چوتهي ششماهي جلد هے جس کا اولین نمبر شائع هورها هے : فالحمد لله في البدایة و الانتها ' و الشکر له في السراء و الضراء ' و نسال الله ان یرزقنا ' کمال الحسنی ' و سعادۃ العقبی ' و خیر الاخـرۃ و الاولی !

رب ادخلنـي مدخل صـدق ' و اخرجنـي مخرج صدق ' واجعل لي من لدنك سلطاناً نصیـرا (۱۷ : ۷)

اے پروردگار ! اس سفر میں جو میں نے اختیار کیا هے ' ایک بهتر مقام تک پهنچائیو ' اور دشمنوں کے هجوم سے نکالیو تو فتح وکامیابي کے ساتهه نکالیو - اور گو میں ضعیف و ناتوان هوں ' پر تو مجهے کارزار حق و باطل میں فتح یابي کے ساتهه غلبه دیجیو !

فیضي حریف مجلس رندان بود مدام
هرگـز قدم ز دائرہ بیـروں نمـانده است

قارئین کرام کو یاد هوگا که جولائي سنه ۱۹۱۲ کو جب الهلال کا پهلا نمبر شائع هوا هے ' تو اسکے مقالۂ افتتاحیه کا خاتمه اِن دعائیه سطور پر هوا تها :

" اُس خـدائے حي و قیوم سے جس کے کان فریادوں کے سننے کیلیے هر وقت مستعد ' اور نغمۂ " امـن یجیب المضطر اذا دعاه " کے عشق نواز هر قلب مشتاق هیں ' اور جسکي آنکهیں کسي حال میں بے خبر نهیں اور هر آن " ان ربـك لبا لمرصاد " کي ٹکٹکي لگائي هوئي هیں ' یه آخري التجا هے که اگر اُسکي ملۃ مرحومه اور اُس کے کلمۂ حق کي خدمت کي کوئي سچي تپش میرے دل میں موجود هے ' اور اگر واقعي اُسکي راه میں فدویت اور خود فروشي کي ایک آگ هے ' جسمیں برسوں سے بغیر دهویں کے جل رها هوں ' تو اپنے فضل و لطف سے مجهے اتني مهلت عطا فرمائے که اپنے بعض مقاصد کے نتائج اپنے سامنے دیکهه سکوں - لیکن اگر یه میرے تمام کام محض ایک تجارتي کارو بار اور ایک دکاندارنه مشغله هیں جذمیں قومي خدمت اور ملت پرستي کے نام سے گرم بازاري پیدا کرنا چاهتا هوں ' تو قبل اسکے که میں اپني جگه پر سنبهل سکوں ' وه میري عمر کا خاتمه کردے ' اور میرے تمام کاموں کو ایک دن بلکه ایک لمحه کیلیے بهي کامیابي کي لذت نه آنے دے - باغوں کے سرسبز و ثمر دار درختوں کي ... کي جاتي هے ' مگر جنـگل کے خشک درختوں کا ... بهتر هے - جس دل میں خلوص اور صداقت کو جگه نه ملي ' اُسے کامیابي کیلیے کیوں باقي رکها جائے ؟

ام حسب الذین اجترحوا السئیـات ان نجعلهـم کا لذین آمنوا و عملـوا الصالحات سواء محیاهم و ممـاتهـم ؟ سـاء ما یحکمون ! (۴۵ : ۲۶)

جولوگ که اعمال بد کے مرتکب هوتے هیں ' کیا انهوں نے یه سمجهه رکها هے که هم اُنهیں اُن جیسا کردینگے جو صاحب ایمان و اعمال صالحه هیں ؟ اور یه که ان دونوں کي زندگي اور موت ایک هي طرح کي هوگي ؟ کبهي نهیں ' ایسا هونا ناممکن هے "

ڈیڑه سال کا زمانه گذرا که یه دعاء ایک قلب مضطر سے اٹهي تهي :

و امن یجیب المضطر اذا دعـاه و یکشف السوء و یجعـله خلفاء الارض ؟ اءلـه مع الله ' قلیلا ما تذکرون ! (۲۷ : ۶۲) -

اور خدا کے سوا کون هے جو ایک مضطر قلب کي پکار کو سنے ' اُسکے دکهه کو دور کرے ' اور زمین پر اسے اپنے خـلافت بخشے ؟ تمهاري فطرۃ خود اسکي شهادت دے رهي هے پر افسوس که بهت کم هیں جو فکر و عبرت سے کام لیتے هوں !

دمے ز صـدق بر آور ' که آرزو بخشاں
هزار گنج اجابت بیک دعـا بخشند !

مقبـرہ اکبـر اعظـم - (اکبـرا باد)
به تقـریب اجتمـاع آگـره

صدق و کذب ' حق و باطل ' فتح و شکست ' کامیابي و نامرادي ' اور موت و حیات کا یه ایک فیصله تها جو الهلال نے خود هي علی الاعلان کردیا تها - اگر دل کاکهوٹ تها تو وه بهي برسر بازار آگیا تها ' اور اگـر نیت کـي سچائي تهي تو وه بهي راز مخفي نهیں رهي تهي - زندگي اگر ملنے والي تهي تو میں نے خود هي اسکا طریقه بتلا دیا تها ' اور موت اگر مقدر تهي تو خود هي اپني موت کا اعـلان بهي کردیا تها ' پر وه جو جسطرح قدیر و مقتدر هے ' اسي طرح حکیم و مدبر بهي هے ' جس طرح قهار و منتقم هے ' اسي طرح لطیف و کارساز بهي هے ' اور جو یقیناً اُن لوگوں کے ساتهه بد معامله نهیں جو هر طرف سے کٹکر صرف اُسي سے معامله کرنے والے هیں ' بالاخر اپني توفیق و نصرت کے ساتهه آیا ' اور اُس نے ظاهر هوکر بتلا دیا که اسکا دست اعانت فرما کس کے ساتهه هے ؟ اور یه که حق و باطل ' دونوں کے دعوے اور اعلانات یکساں نهیں هوسکتے - ایمـان و نفاق ' دونوں کو اسکي بارگاه سے یکساں مقبولیت نهیں ملسکتي - سچائي اور جهوٹ ' دونوں اسکي سرپرستي کے مستحق نهیں هوسکتے :
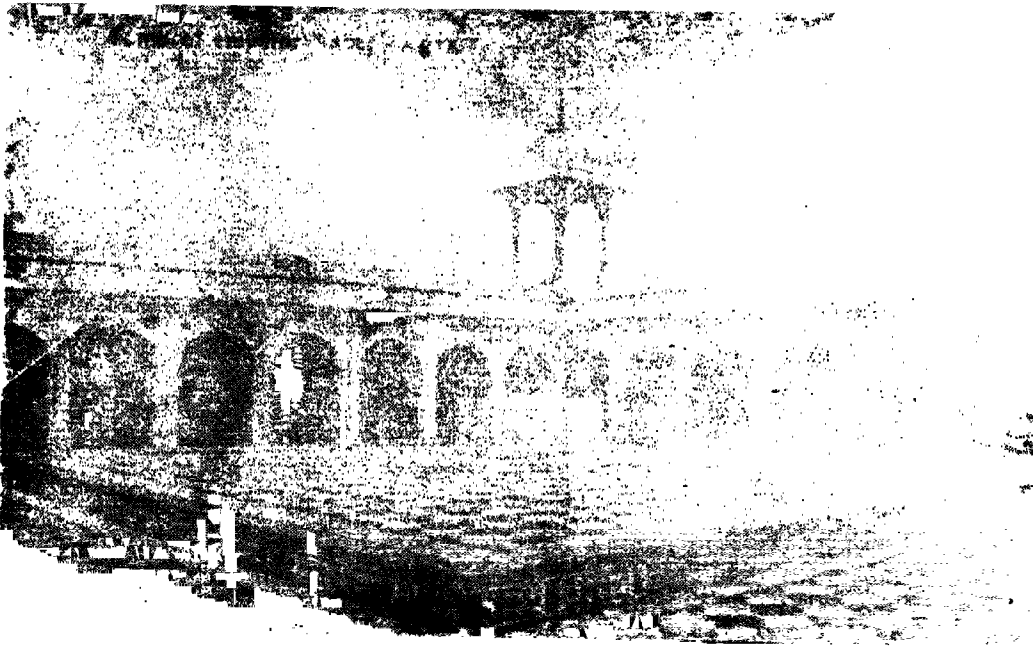
افمن کان مومنـاً کمن کان فاسقـاً ؟ لا یستون - (۳۲ : ۱۹)

کیا وه جو مومن و مخلص هے ' ایک فاسق و نافرمـان بندے کي طـرح هوسکتا هے ؟ کبهي نهیں !

اسلیے که اعمال کي کامیابي و نامـرادي اور نتائج کا حصول یا محرومي ' ضـرور هے که دونوں قسم کے کاموں کو ایک دوسرے سے الگ کردے که یه ایک قدرتي اور الهي مکافات عمل هے :

فاتحة السنة الثالثة

المجلد الرابع

الحمد لله الذي بعث النبيين - مبشرين و منذرين - و انزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس في ما اختلفوا فيه ' وما اختلف فيه الا الذين اوتوه من بعد ما جاءتهم البينات بغياً بينهم ' فهدى الله الذين آمنوا لما اختلفوا فيه من الحق باذنه ' و الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم -

و الحمد لله الذي انزل الذكر تبياناً لكل شي و هدى و رحمة لقوم يو منون - و اختص هذه الامة بانه لا تزال فيها طائفة على الحق لا يضرهم من خذلهم و لا من خالفهم حتى ياتي امره و هم ظاهرون - يدعون من ضل الى الهدى ' و يبصرون بنور الله اهل العمى ' و يحيون بكتا به الموتى ' و يصبرون منهم على الاذى ' فهم اولياء الله حقاً ' لا خوف عليهم و لا هم يحزنون -

فكم من قتيل لابليس قد احيوه ' وكم من ضال لا يعلم طريق رشده ' قد هدوه ' وكم من مبتدع في دين الله بشهب الحق قد رموه ' جهاداً في الله و ابتغاء مرضاته ' و بياناً لحججه على العالمين و بيناته ' و طلباً للزلفى لديه و نيل رضوانه ' فاولائك على هدى من ربهم و اولائك هم المفلحون !

فسبحان من له في كل شي على علمه و حكمته اعدل شاهد - و لولم يكن الا ان فاضل بين عباده في مراتب الكمال و الفضل حتى عدل آلا لاف المولفة منهم بالرجل الواحد ' ذلك ليعلم عباده انه انزل التوفيق منازله ' و وضع الفضل مواضعه ' وانه يختص برحمته من يشاء ' و الله ذو الفضل العظيم !

و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له كلمة قامت بها الارض و السماوات ' وفطرالله عليها جميع المخلوقات ' وعليها اسست الملة ' و نصبت القبلة ' و لاجل حفظها جردت سيوف الجهاد ' و بها امر الله سبحانه جميع العباد ' فهي فطرة الله التي فطر الناس عليها ' و مفتاح عبوديته التي دعا الامم على السن رسله اليها ' و هي كلمة الاسلام ' و مفتاح دار السلام ' و اساس الفرض و السنة ' و من كان اخر كلامه " لا اله الا الله " دخل الجنة -

و اشهد ان الحلال ما حلله ' والحرام ما حرمه ' و الدين ما شرعه ' و ان الساعة آتية لا ريب فيهـا ' و ان الله يبعث من في القبور -

و اشهد ان محمداً عبده المصطفى و نبيه المرتضى - و رسوله الصادق المصدوق الذي لا ينطق عن الهوى - ان هو الا وحي يوحى - ارسله رحمة للعالمين - و قدوة للعالمين - و محجة للسالكين - و حجـة على المعاندين - و حسرة على الكافرين - بعثه لايمان مناديا - و الى دار السلام داعيا - و للخليقة هاديا - ولكتابه تاليا - وفي مرضاته ساعيا - و بالمعروف آمرا و عن المنكر نا هيا - ارسله بالهدى و دين الحق بين يدي الساعـة بشيرا و نذيرا - و داعيا الى الله باذنه وسراجاً منيـرا - و انزل عليه كتا به المبين - الفارق بين الهدى والضلال والغي و الرشاد و الشك و اليقين - فشرح له صدره - ووضع عنه وزره - و رفع له ذكره - و جعل الذلة و الصغار على من خالف امره - وافترض على العباد طاعته و محبته و القيام بحقوقه - و سد الطرق كلها اليه - فلم يفتح لا حد الا من طريقه - فدعا الى الله و دينه سرا و جهـارا - و اذن بذلك بين اظهر الامة ليلاً و نهـارا - الى ان طلع فجر الاسلام و اشرقت شمس الايمان - و علت كلمة الرحمان - و بطلت دعوة الشيطان - و اضاءت بنور رسالته الارض بعد ظلماتها - و تالفت به القلوب بعد تفرقها و شتاتهـا - و امتلاءت به الارض نوراً و ابتهاجا - و دخل النـاس في دين الله افواجا - فلمـا اكمل الله به الدين المبين - و اتم به النعمة على عباده المومنين - استاثر به و نقله الى الرفيق الا على - و المحل الاسنى - و قد ترك امته على الواضحة الغراء - والمحجة البيضاء - فسلك آله و اصحابه و اتباعه على آثره الى جنات النعيم - و عدل الراغبون عن هديه الى طرق الجحيم - ليهلك من هلك عن بينة - و يحيا من حي عن بينة - و ان الله لسميع عليم

فصلى الله عليه و على آله الطيبين الطاهرين - و اصحابه و اتباعه المهتدين - صلوة دائمـة بدوام السماوات والارضين -

و استغفره من الذنوب التي تحول بين القلب و هداه - و اعوذ با لله من شر نفسي و سيئات عملي استعاذة عبد فار الى مولاه - بـذنوبه و خطاياه - و نسال الله تعالى ان يجعل لنا بجوده الذي هو سبب الوجود نورا ' يهدينا الاقبال عليه - و يميل بنا الى الاصغاء اليه - ويدلنا على حسن معاملة والقوة على النفاذ في طاعته - وان يجعلنا من جملة من ضمن ان يحرسهم من غائلة الشيطان - حيث قال : ان عبـادي ليس لـك عليهـم سلطان - و جعلهم الشيطان و ذريتـه مثنوية اليمين - حيث قال : فبعزتك لاغوينهم اجمعين - الا عبادك المخلصين -

و السلام على الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اولائك الذين هداهم الله - اولائـك هم اولوا الالباب -

[۳]

والنهار والفلـک التي تجري في البحر مماينفع الناس' وما انزل الله من السماء من ماء فاحيـا به الارض بعد موتها وبث فيها من كـل دابة ' وتصريف الرياح والسحاب المسخـر بيـن السماء والارض ؛ لايـات لقـوم يعقلون ! (۲ : ۲۱۲)

جهازوں کے آمد وشد میں جوسطح سمندر پرتیرتے هوے جاتے هیں اورجنسے انسانوں کے نهایت قیمتي منافع و فوائد وابسته هیں ' بارش کے اُس پاني میں جو الله تعالی اوپرسے اُتارتا هے اورجس سے زمین مـرنے کے بعـد پهـر زنـده هو کر لهلها اُٹهتي هے ' ان هر طـرح کے جـانـوروں میں جوسطـح ارضي پر پهیل گئے هیں' اور نیزهوارنکے چلنے میں اور زمین و آسمان کے اندر گهـرے هوے بادلوں کے ٹکروں میں ' غرضکه ان تمام تولیدات ارضیه اور انقلابات سماریه میں الله کي قدرت و حکمت اور عبرت و موعظة کي بڑي بڑي نشانیاں هیں اُن لوگوں کیلیے ' جو عقل و فکر سے کام لیتے هیں ! "

اگـر زمین کي حیـات نباتاتي کا ذکـر کیا هے تـو اس سے في الحقیقة دل کي زندگي مراد هے - اگر اختلاف ظلمت و نور پر توجه دلائي هے تو یـه روح کي هدایت و ضلالت کے انقـلاب کـي تمثیـل هے ' اگـر انسـان کے رزق و اغذیه کے پیدا وار کي مثال بیان کي هے تو في الحقیقت اسکے اندر الله کي ربوبیت روحاني و معنوي چهپي هوئـي هے اور سمجهانا مقصود هے که جو رب الارباب انسـان کي غذاء جسماني کا یه سب کچهه سامان رکهتا هے' کیونکر ممکن هے که اسکي روحاني غذا کا انتظام نه کرے ؟

مقبـره اعتمـا دالـدولـه - (آگره)

یه روحاني غذا کیا هے ؟ یه هدایت و سعادت انساني کي دعوة الهیه هے جس کے لیے في الحقیقة روح انساني بهوکي پیاسي هوتي هے ' اور جس طرح جسم حیواني مدتوں کي بهوک اور پیاس کے بعد بیقرار و مضطر هوکر غذا کو پکارتا هے ' اسي طرح ضلالت کي شدت اور هدایت کا فقدان بهي روح انساني کو ایک معنوي جوع و عطش میں مبتلا کردیتا هے اور وه اپني زندگي کیلیے اپني غذا کو دیوانه وار پکارنے لگتي هے - پس وقت آتا هے کـه اُس حکیم علی الاطلاق' اُس فاطر الارض و السماوات ' اُس مدبر الامر و الاشیا ' اور اُس مسبب الاسباب حقیقي کي ربوبیت ظاهر هوتي هے جس نے انسان کي حیات جسماني کیلیے تمام دنیا کو طرح طرح کے اغذیه و ثمرات کي بخشش سے ایک خوان کرم بنادیا هے - اسکا دست مخفي غذاے روحاني کا بیج بوتا هے ' اور اپني نشو فرمالي سے اُسے یکایک سربلند و بالا قامت بنا دیتا هے - پهر اسکي سعادت و هدایت کي نعمتوں سے زمین کے بڑے

بڑے ٹکڑے بهر جاتے هیں اور اس بخشش کي دعوت سے ارض الهي گونج اُٹهتي هے :

امن خلـق السمـاوات والارض و انزل لـکم من السماء ماء فانبتنا بـه حدائق ذات بهجـة ' ما کان لـکم ان تنبتـوا شجرها ' ء إله مع الله ؟ بل هم قوم یعدلون ! (۲۷ : ۶۱)

"کون هے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ؟ اور کون هے جس نے اوپر سے پاني برسایا ؟ اور پهر جب پاني برسا تو اسکي آبیاري سے نهایت حسین و شاداب باغ و چمن پیدا کیے ؟ (حالانکه) تمهارے بس کي یه بات نه تهي که تم اُن کے درختوں کو اُگا سکو ؟ کیا خدا کے سوا ان کاموں کا کرنے والا اور بهي کوئي معبود هے ؟ هرگز نهیں مگر یه نا سمجهه لوگ هیں که نا حق گمراه هو رهے هیں ! "

یه انسان کي روحاني غذا کا وه تخم صالح هے ' جس کی کاشت ارض قلب و معني میں انبیـا و مرسلین کے هاتهوں هوتي هے ' اور پهر مختلف ازمنـۂ ضلالت و ادوار مظلمه میں انکے متبعین و مطیعین آتے هیں' جو اس سنت انبیا کي تجدید و احیا کرتے هیـں' اور چونکه اطاعت خدا ورسول کـي راه سے انکـو شرف "معیت" و نسبت "متابعت" حاصل هوجاتي هے' اسلیے وه سـب کچهه انکے هاتهوں ظاهر هوتا هے' جو انکے مطاع و متبوع کے هاتهـوں ظاهر هوا هے :

و من یطـع اللـه والرسول فاولائـک مع الذین انعم الله علیهم من النبین و الصـدیقیـن و الشهداء و الصالحین ' وحسن اولائك رفیقا (۴ : ۷۱)

ترجمه — اور جو لوگ هر طرف سے کٹکر صرف الله اور اُسکے رسول کے مطیع هو گئے تو بے شک وه اُن لوگوں کے ساتهي هونگے جنکو الله نے اپني نعمتوں کے نزول کیلیے دنیا میں چن لیا هے - اور جنمیں پهلي جماعت انبیا کي' پهر صدیقین کي' پهر شهدا اور صالحین امت کي هے اور حق یه هے که اس معیت سے بڑهکر اور کونسي معیت هوسکتي هے ؟

(تمثیل اعمال انسانیه و دعوة الهیه)

انسان کي زندگي اور زندگي کے کاروبار کي بهترین مثـال اُس پاني کي سي هے جو موسم برشکال میں آسمان سے گرتا هے ' اور یه دراصل قرآن کریم کے امثلۂ حکمیه میں سے ایک عجیب و غریب تمثیل هے ' جسپر میں آج ارباب فکر کو توجه دلاتا هوں کیونکه توجه دلانے کا وقت آگیا هے - فرمایا که :

انما مثل الحیاة الدنیا کماء انزلنا ه من السماء (۱۰ : ۲۵)

در حقیقة دنیا اور دنیا کے کاروبار کي زندگي کي مثال اُس پاني کي سي هے جسے هم اوپر سے برساتے هیں -

اما الـذين امنوا وعملوا لصالحات فـلهـم جنت الماوى نـزلاً بـمـا كانوا يعملون - وامـا الـذين فسقوا فماوٰهم النار' كلما ارادوا ان يخرجوا منـهـا أعيدوا فيها وقيل لهـم ذوقوا عذاب النار' الذي كـنـتـم به تكـذبون - (۳۲ : ۱۹)

" (پس) جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحه اختیار کیے' تو انکے لیے کامیابي و فیروز مندي کي بهشت هے' جہاں وہ اپني حیات سرمدي بسر کرینگے - مگر جن لوگوں نے احکام الہي سے سرتابي کي تو انکے لیے ناکامي و خسران کي آگ کے سوا اور کچهه نہیں - وہ جب کبهي چاهیں گے که اس ذلت سے باهر نکلیں اور نکلنے کیلیے قدم بڑهائیں گے تو پهر اُسي میں دهکیل دیے جائینگے' اور اُنسے کہا جائیگا که اس آگ کا عـذاب اب اچهي طرح چکهو جسے تم جهٹلایا کرتے تے "

گذشته دو ششماهي جلدوں کے مقالات افتتاحیه میں اس عاجز نے دعوۃ رباني کے کاروبار الہي کي طرف مختلف پہلوؤں سے توجه دلائي هے' اور اُس فضل مخصوصۂ امۃ مرحومه کا تذکرہ کیا هے جسکي بنا پر همیشه حکمت الہیه نے تعلیم قراني کے احیاء و تجدید کیلیے گمراهي و تاریکي کے سخت سے سخت دور میں بهي امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے چراغ هدایت روشن کیے هیں - لیکن تا هم الهـلال کے اولین نمبر کي اس دعا اور اسکے اُن عجیب و غریب نتـائج کي طرف کبهي توجه نه دلائي گئي جسکي نیرنگیاں اپنـي مـوجـودہ حیات عمل کے هر دن بلکه هر لمحه میں دیکهه رها هوں' اور بهت سي باتیں ایسي هوتي هیں جنکے لیے خاموشي گویائي سے زیادہ پر امن هے -

مدار صحبت ما بر حدیث زیر لبي ست
که اهل شوق عوام اند وگفتگو عربیست

مصلحت بهي یهي تهي - کیونکه وقت محض ابتدائي اور ارباب نظر کي بصیرت افزائي کیلیے بعض سخت ابتلا موجود تے - لیکن آج وقت آگیا هے که اس دعاء افتتاحي کو پهر دهراؤں' اور اسکي بنا پر جو حالات و مشاهدات ارباب ایمان و ایقان کے مطالعه کیلیے موجود هیں' انکو واضح و آشکارا کردوں - اسکے لیے ایک مختصر تمہیـد هوگي اور پهر اصـل مطلب : وذکر' فان الـذکرى تنفع المومنین (۵۱ : ۵۵)

گویند مگو سعدي چندیں سخن عشقش'
مي گویم و بعـد از من گویند بدستانها

(طریق تمثیل و امثال قرانیه)

تعلیمات الہامیه میں همیشه تمثیل کي زبان اختیار کي گئي هے کیونکه طبیعت انساني محسوسات و مرئیات کي تمثیل سے بہت جلد نتائج و مقاصد تک پہنچ جاتي هے اور مطالب الہیه و خفایاء حکمیه کے درس و تفہیم کیلیے تمثیل و تشبیه سے کام لینا ناگزیر هے - یهي سبب هے که تورات کے اکثر صحائف تمثیلوں کي زبان میں مرتب هوے هیں اور مسیح نے همیشه تمثیل هي کو اپنے مواعظ کا وسیله بنایا' اور اسي کا نتیجه هے که قران کریم کا بهي بڑا حصه تمثیلوں هي پر مشتمل هے بلکه في الحقیقت اسکے بلند ترین معارف و سرائر اُسکي تمثیلوں هي میں پوشیدہ هیں :

ولقد ضربنا في هذ القران من کل مثل لعلهم یتذکرون - (۲۹ : ۳۹)

اور هم نے اس قران مجید میں هر طرح کي مثـالیں بیان کیں - تا که شـایـد لوگ نصیحت پکـڑیں اور غور کریں -

قران کریم کو پڑهو تو کہیں اختلاف لیل و نہار کا ذکر هے' کہیں ملکوت السماوات والارض کي طرف اشارہ هے - کہیں آسمان کي تبدیلیـوں' بارش کے آثار' برق و رعد کي گرج' اور طوفان آب و بـاد کـي شورش کي طرف توجه دلائي هے' کہیں ان چار پایوں کا ذکر هے جنکے ذکر میں گو انسان کي طبع غفلت سرشت کوئي ندرت نہیں پاتـي لیکـن في الحقیقت وہ اپنے اعمال و خواص کے انـدر قـدرت الہي کے عجیب و غریب مظاهر رکهتے هیں'

مسجد تـاج آگرہ کا صحـن
بتقریب اجتماع آگرہ

اور پهر کہیں اُن تولیدات ارضیه و بحریه کا بیان هے جن سے طرح طرح کے فوائد و منافع جمعیۃ بشریه حاصل کرتي هے - درختوں اور پهولوں کے اختلاف الوان و اشکال پر اُس نے زور دیا هے' تصریف ریاح' انبساط سحاب' نشو و نماء ارض' طلوع و غروب نجوم و سیارات کو اُس نے بار بار دهرایا هے' اور علي الخصوص باران رحمت اور اسکے نتائج عجیبه کو مختلف پیرایوں اور مختلف موقعوں میں ارباب عقل و فکر کے آگے پیش کیا هے -

لیکن في الحقیقت یه سب کي سب تمثیلیں هیں جنکے نقاب صورت کے اندر ایک اور هي جمال حقیقت مستور هے' اور انکے الفاظ و ظواهر تمثیل سے کسي خاص مقصد و حکمت اور موعظـۃ و بصیرت روحاني کا درس دینا مقصود هے یعني هر حقیقت روحانیه کیلیے اس سے اشبه و امثل ایک رد جسماني کو ممثل قرار دیا هے' اور هر انقلاب قلبي کیلیے ا انقلاب مادي سے مثال کا کام لیا هے' ولکن : ما یعقلها الا العالمون

ان في خلق السموات والارض و اختلاف اللیل

" بے شک آسمان اور زمین کے پید میں' رات اور دن کے اختلاف مي

احتساب عمومي

غفلت و تساهل علماء حق

مولانا و مخدومنا !!

السلام علیکم - آپ کے مجلۂ مقبولۂ الهلال میں طریق تسمیه و تذکرۂ خواتین کے زیر عنوان احتساب دیني کي نهایت اهم اور ضروري بحث چهڑ گئي هے - میں اجازت چاهتا هوں که اس ضروري مسئله پر اپنے ناچیز خیالات کا اظهار کروں - آپ فرماتے هیں که "اسلامي سوسائٹي میں احتساب عمومي کي قوت ایک زمانے میں اپنے پورے اثر کے ساتهه کار فرما تهي مگر اب وہ ناپید هے' اور یهي فقدان احتساب یعني سوسائٹي کے دباؤ کا باقي نه رهنا بد عملي اور ترک اخلاق حسنه کا اصلي سبب هے" بالکل بجا اور درست - لیکن کیا میں یه پوچهنے کي جرأت کرسکتا هوں که یه احتساب عمومي یا احتساب انفرادي یعني ایک فرد قوم کا دباؤ دوسري فرد قوم پر جو زمانۂ سلف میں اسلامي سوسائٹي میں پوري قوت کے ساتهه موجود تها اور اب نهیں هے' کیوں جاتا رها ؟ اس قوت کے بے اثر اور زائل هوجانے کي آخر کوئي وجه تو ضرور هوني چاهیے ؟ جدید تعلیم یافته اصحاب کي دیني احکام سے بے پروائي ایک بڑا سبب هے' مگر کیا خود اس بے پروائي کے بروے کار آنے کي بهي کوئي وجه بتائي جا سکتي هے ؟ میں جدید تعلیم یافته اصحاب کي طرف سے کوئي جواب اس الزام کا پیش کرنا نهیں چاهتا' نه اونکي بریت کي کوشش اس مضمون پر قلم اوٹهانے کا باعث هے - یه درحقیقت اونکي ایک سخت غلطي اور بد بختي هے که اونهوں نے اوس مکمل اور وسیع نظام مذهبي کے احکام کے معاشرتي حصه کو جو انساني زندگي کے هر شعبه اور صیغه میں یکساں طور پر کار آمد اور مفید تها' یورپ کي کورانه تقلید اور بیجا انقیاد پر قربان کردیا - لیکن یه سوال پهر باقي رہ جاتا هے که ایسا کیوں هوا ؟ یه ایک کهلي هوئي بات هے که انسان غالب اور فاتح قوم کي هر ادا پر شیفته هوتا هے اور اوسکي نقل اوتارنے کي هر صورت سے کوشش کرتا هے - لیکن نقل نقل هي هوتي هے' اور نقال ان تمام خوبیوں کو جنکي وہ نقل اوتارنا چاهتا هے' اپنے اندر پیدا کرنے سے مجبور هوا کرتا هے - پس اس نقالي کي ابتدائي روک تهام اونهیں افراد کے ذمه هوا کرتي هے اور فطرتاً هوني چاهیے' جو غالب اور فاتح قوم کي هر ادا میں دلفریبي اور محبوبي کي شان دیکهنے کے سحر سے مسحور نهیں هیں - ظاهر هے که یه فرقه صرف علماے دین کا هے جنهیں سچي اسلامي تربیت کي خوبیوں کا پورا احساس هے اور هوسکتا هے - پس اس قسم کي خرابیوں کا جو یورپ کي کورانه تقلید سے پیدا هوتي هیں روکنا اسي برگذیده گروه کے ذمه بطور فرض کے عاید هوتا هے -

کها جاتا هے که یه مقدس اور برگزیده فرقه اپنے فرائض کي ادائگي سے غافل نهیں هے - مجهے اس بات سے انکار نهیں که یه فرقه جهاں تک امکان میں هے ایسي کوشش ضرور کرتا هے مگر یه نوجوان تعلیم یافته طبقه اسقدر ضدي اور متمرد هے که وہ اونکي نصیحت کو سننے تک کے لیے تیار نهیں هے' عمل کرنا تو کجا ؟ لیکن میرا سوال اب تک حل نهیں هوا - کیا اس ضد اور تمرد کے پیدا هونے کي کوئي وجه نهیں تلاش کي جا سکتي ؟ کیا انساني تمدن کي تاریخ همیشه سے یهي سبق دیتي آئي هے که عام طور پر لوگ نصیحتوں کے سننے اور گرہ میں باندہ لینے کے مشتاق رهے هیں ؟ اور کیا یه صرف اسي زمانه کي خصوصیت هے که نصیحت کي طرف لوگ توجه نهیں کرتے ؟ میرا خیال هے که شاید همیشه سے نوع انسان کا ایک حصه اس امر کا عادي رها هے که اوسکو نصیحت کي جاے اور وہ نصیحت پر کاربند نه هو - پهر کیا یه بات تسلیم کي جائے که اگر وہ هادیان برحق جو الهام رباني کو دنیا میں پهیلانے آئے تهے باوجود اس کے که اونکي نصیحتوں پر اکثر عمل نهیں کیا گیا' اپنے فرض سے سبکدوش سمجهے جاتے هیں محض اس بنا پر که انهوں نے دعوت حق کا کام انجام دیدیا' تو اس زمانے کے مقتدایان مذهب بهي اپنے فرض سے سبکدوش تصور کیے جائیں' جبکه وہ اپنا فرض انجام دے چکے ؟

یعني کیا اگر لوگ اوامر و نواهي پر کاربند نهیں هیں یا هونا نهیں چاهتے' تو اسمیں مقتدایان مذهب کا کوئي قصور نهیں ؟ میں اس نتیجے کو تسلیم کرنے کے لیے بالکل تیار هوں - اگر صرف یه ثابت کردیا جاے که مقتدایان مذهب نے اپنا فرض اوسي صورت سے انجام دیا جیسا کہ چاهیے تها - اگر درحقیقت وہ منشاء الهام رباني کے موافق تبلیغ احکام کررهے هیں' تو واقعي نتیجے کا بار ان کے ذمه باقي نهیں رهتا' وہ خود اپنے فرض منصبي سے سبکدوش هوچکے' کامیابي کے وہ ذمه دار نهیں هیں -

لیکن میرا خیال هے که ان لوگوں کو جنهیں یه دعوی هے که وہ اسلام کے پیرو هیں مگر وہ احکام اسلام کي پیروا نهیں کرتے' الزام دینے کے ساتهه هي همیں یه بهي ضرور خیال کرنا ضروري هے که آیا مقتدایان مذهب نے جنکا فرض تبلیغ احکام اسلام تها' اپنے فرائض کي ادائگي میں کوتاهي کي یا نهیں ؟ یهاں پر کوتاهي سے مراد صرف عدم تبلیغ هي نهیں هے' کیونکه بظاهر اسکا ثبوت ذرا مشکل معلوم هوتا هے اور میں اپنے مضمون کے مبحث سے دور جا پڑونگا اگر میں اس بحث کو اوٹهاؤں' بلکه میرا مقصد اس موقعه پر یه ظاهر کرنا هے که تبلیغ کے عملي کام میں جن امور کے ملحوظ رکهنے کي ضرورت تهي' وہ ملحوظ رکهے گئے یا نهیں ؟ بلا شبه سوسائٹي خود ایک زبردست مصلح هے' بشرطیکه ان اصول کا عملدرآمد اوس میں جاري هو جن پر عمل کرنا اوسکي ترقي کے لیے ضروري هے - اگر ایسا عملدرآمد جاري نهیں هے' تو اصول في نفسه اپني پابندي پر افراد کو مجبور نهیں کرسکتے - یه ظاهر هے که مسلمان اپنے سوشیل معاملات میں بهي مذهب هي کا منه دیکهتے هیں' اور اس حقیقت سے انکار کرنا کفر هے که اسلام نے معاشرتي زندگي کے لیے ایک مکمل دستور العمل تیار کردیا هے' مگر في زماننا اصول کا عمل

پس یه پاني هے جو برستا هے ' اور دهقان اپني جهولیوں میں بیج لیکر آتا هے تا که زمین کے سپرد کردے - پهر بیج بویا جاتا هے اور پاني اسکو گلا کر اسکے اندر سے ایک شاخ حیات پیدا کرتا هے - ابتدا میں وہ ایک نہایت ضعیف و حقیر وجود هوتا هے' جس کو هوا کي حرکت هلادیتي هے اور پاني کا زور زمین پر جهکا دیتا هے' مگر آفتاب اپني شعاعوں سے اسے گرم کرتا ' اور زمین اپني بخشش کو اسکے لیے کهولدیتي هے - یہاں تک که وہ بڑهتا هے اور پهیلتا هے ' زمین کے اندر اسکے ریشے دور دور تک چلے جاتے هیں ' بلندي پر اسکي شاخیں اور ڈالیاں قوت و استواري کے نشه میں جهومنے لگتي هیں' انسانوں کے قافلے اسکے سایے میں اترتے هیں' اور طیور کے غول اسکي ڈالیوں پر اپنے آشیانے بناتے هیں !

ان الله فالق الحب والنوى' يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي' ذلكم الله ' فاني يوفكون ؟ (۹۵ : ۶)

ترجمه — بیشک خدا هي هے جو زمین کے اندر بیج کے دانے کو (جبکه وہ محض امید و بیم کے عالم میں هوتا هے) پهاڑ کر امید و کامیابي کا ایک قوي درخت پیدا کر دیتا هے - وهي زندگي کو موت سے اور موت سے زندگي کو نکالتا هے - یہي عجائب کار و نیرنگ ساز تمہارا خدا هے پهر تم کدهر بهکے جا رهے هو ؟

(موت اور حیات کے بیج)

پر اُن میں بعض بیج ایسے هوتے هیں جو کو اپنے پهولنے اور پهلنے کیلیے وہ سب کچهه پاتے هیں جو اس کام کیلیے آسمان اور زمین دے سکتا هے' لیکن خود انکي زندگي کے اندر هي اُنکي موت چهپي هوتي هے' اور انکا اُٹهنا هي انکے گرنے کا پیام هوتا هے - دهقان هل جوتتا هے ' زمین کو درست کرتا هے ' پهر اچهے وقت اور بہتر موسم میں بیج بوتا هے' اور اسکي پرورش کیلیے رات اور دن طرح طرح کي محنتیں اور مشقتیں گوارا کرتا هے - انکو ٹهیک ٹهیک پاني بهي ملتا هے ' اور افتاب کي حرارت بهي انکے ساتهه بخل نہیں کرتي - وہ کبهي کبهي پهوٹتے بهي هیں اور چند کونپلیں بهي زمین سے باهر سر نکال لیتي هیں -

تاهم امیدوں کي اس روشني میں مایوسي کي ایک ایسي تاریکي چهپی هوتي هے جو یکایک ظاهر هوکر پهیلتي هے' اور کچهه ایسے اسباب فراهم هوجاتے هیں ' جنکي وجه سے دهقان مغرور کي تمام تخم پاشي ضائع' اور اسکي تمام محنت اکارت جاتي هے !

اسي حالت کي طرف اشارہ کیا هے جبکه فرمایا که :

حتى اذا اخذت الارض زخرفها و ازينت' و ظن اهلها انهم قادرون عليها ' اتاها امرنا ليلاً او نهارا' فجعلناها حصيدا كان لم تغن بالامس' كذلك نفصل الايات لقوم يتفكرون ! (۱۰ : ۲۵)

یہاں تک که جب زمین نے فصل سے اپنا سنگها ر کرلیا اور نشو و نما کي امیدوں سے اچهي طرح بن سنور گئي اور کهیت والوں نے سمجها که اب وہ اسپر قابو پاگئے که جب چاهینگے اسے کاٹ لینگے ' تو ناگاہ یکا یک رات یا دن کے وقت همارا حکم عذاب اسپر آ نازل هوا - پس هم نے اسکا ایسا ستراؤ کردیا که گویا کل کے دن کهیت میں اسکا نام و نشان بهي نه تها !!

لیکن ایک قسم اس تخم پاشي کي هوتي هے جس کا هر دانه بار آور' جسکي هر محنت نتیجه خیز' جسکي هر آرزو امید پرور' اور جس کي هر چیز نشو و افزایش کي دولت سے مالا مال هوتي هے - وہ جب بویا جاتا هے تو سرتا سر نقصان هوتا هے - قیمتي دانے هوتے هیں جو خاک کے ذروں میں چهپا دیے جاتے هیں' اور زندہ انسانوں کي محنت و مشقت هوتي هے جو محض زمین اور مٹي پر لگا دي جاتي هے - جو کچهه صرف کیا جاتا هے وہ نقد هوتا هے ' پر جس چیز کي امید هوتي هے' وہ بالکل موهوم هوتي هے - نشو و نما کیلیے بارش کي ضرورت هے مگر اسپر قبضه نہیں' عمدہ موسم کے تمام اسباب و وسائل مطلوب هیں' لیکن انکا یقین نہیں - گویا قمار خانۂ عمل کي ایک بازي هوتي هے جو لگائي جاتي هے اور تمام امور فلاح بکلي اپنے قبضۂ تصرف سے باهر اور محض مستقبل اور اتفاق و تصادف کے هاتهه میں هوتے هیں' تا هم جب موسم گذرتا هے او روقت ظاهر هوتا هے تو فطرۃ الهیه اپني نصرت و توفیق کے عجایب دکهلاتي هے ' اور هر طرف سے اسباب موافق اور وسائل موید فراهم هونا شروع هوجاتے هیں - آفتاب اپني حرارت کا آتشکدہ وقف بخشش کردیتا هے' آسمان اور اسکے بادل گویا دهقان خوش طالع کے تابع و مطیع هوجاتے هیں اور جب اور جتني ضرورت پاني کی هوتي هے' اسکي زمین کو فوراً میسر آ جاتا هے - هوا کے جهونکے آتے هیں تو گویا نشو و نمو کے فرشتے هوتے هیں جو کهیت کے ذرہ ذرہ کو پیام زندگي پهنچا دیتے هیں - زمین بهي اپني تمام مخفي دولت نمو اگلنے لگتي هے اور اس طرح اپني فیاضي کا دروازہ کهول دیتي هے گویا اسکے بعد کیلیے اور کچهه باقي نه رکهیگي - یہاں تک که ارادہ کیلیے ظهور کا ' سعي کیلیے نتیجه کا ' امید کیلیے کامیابي کا ' دعا کیلیے قبولیت کا ' صداء نصرت کیلیے جواب اعانت کا ' تلاش کار کیلیے نظارۂ مقصود کا ' آغاز کیلیے انجام کا ' اور دعوی و اعلان کیلیے ظهور حجت و براهین کا آخري وقت آجاتا هے' اور وهي سر زمین خشک و وحشت زار' جس پر ایک فصل پہلے دهقان مضطر کي محنتوں نے امید و بیم اور اضطرار دعا و انابت کے عالم میں هل جوتا تها' اور جو ایک کام کررها تها پر نہیں جانتا تها که کل کو اسکي محنتیں شرمندۂ نامرادي هونگي یا دولت مراد سے مالا مال ؟ حیات نباتاتي کي ایک جنت النعیم بن جاتي هے ' جس میں هر طرف مکافات عمل اور نتائج اعمال کے مناظر جمیله و مشاهدات حسینه' سر سبز پتوں اور شاداب شاخوں کي صورت میں چشم و بصیرۃ کو دعوت تحیر دیتے هیں : فتبارک الله احسن الخالقین !

محاسراے شاهي قلعه آگرہ
ثمن برج

البقیة تتلى

نقـــاد

اردو علم ادب اور ایک فرمانروا مصنف

علیا حضرۃ نواب سلطان جہاں بیگم بالقابہا فرنفرماے بھوپال

ذوق علم اور امارت و ریاست ' ایک وجود میں بہت کم جمع ہوے هیں - اگر تمام دنیا کي تاریخ سے امثال علم و کمال یکجا جمع کیے جائیں تو معلوم هوگا که علم کو فقر و افلاس سے ایک خاص مناسبت رهي ہے - اسکا جمال مقدس همیشه جسم خاک آلود ' بوریاے شکسته' اور گلیم صد پیوند کے ساتھه جلوہ آرا هوا ہے اور تخت حکومت اور ایوان عیش و راحت کو بہت کم اسکي هم آغوشي نصیب هوئي ہے ;

به سوزعشق شاهاں را چه کارست؟
که سنگ لعل خالي از شرار ست !

اللهـم احیني مسکیناً ' و امتني مسکیناً ' و احشرني في زمرۃ المساکین -

تاهـم مبدۂ فیاض کي بخشش و سخا کي کوئي حد نہیں - بعض ایسے شاندار مستثنیات بھي اس کلیه میں موجود هیں جنکا وجود دربار شاهي و اجلال اور مجلس علم و کمال' دونوں کیلیے موجب افتخار رها ہے :

و ما احسن الدین والدنیا لواجتمعا

خصوصیت کے ساتھه تاریخ اسلام اس امتیاز خاص سے سرفراز رهي ہے - اسلام کي علم پروري نے جو روح علمي اپنے پیروؤں میں پیدا کردي تھي ' اسکي کار فرمائیوں کو تخت حکومت کي مشغولیتیں نه روک سکیں - وہ امراؤ شاهان اسلام جو صبح کو دربار شاهي میں نظم ممالک اور فتح بلدان کے احکام و اوامر نافذ کرتے تھے ' ایک وقت آتا تھا که تخت حکومت کي جگه فرش مجلس پر' اور نیام شمشیر کي جگه قلمدان تصنیف و تالیف کے سامنے' اوراق کتب اور اجزاء صحائف کي جمع و تدوین میں مصروف هوجاتے تھے !

ابو هاشم خالد بن یزید بن معاویه نے فن کیمیا (کیمستري) اور طب میں کتابیں تصنیف کیں - قاضي ابن خلکان نے اسکا ترجمه لکھا ہے اور ابن الندیم نے کتاب الحرارت اور کتاب الصحیفه اسکي تصنیفات میں سے دیکھي تھي - خلیفه المعتز عباسي ایک اول درجه کا ادیب و مصنف تھا - نوح ساماني کي تصنیف کا ذکر کیا گیا ہے - صاحب ابن عباد کي شہرت اسقدر ہے که تذکرہ کي ضرورت نہیں - ابو الفداء کي تاریخ مشہور ہے - جمال الدین قفطي نے تاریخ الحکما ایوان امارت میں لکھي - سلطان محمد فاتح عثماني کي ایک تصنیف قسطنطنیه میں ابتک موجود ہے - پادشاهوں کي خود نوشته سوانح عمریاں (آٹو بائیو گریفي) فارسي علم ادب کا ایک امتیاز خاص تسلیم کیا گیا ہے - تزک بابري اور جہانگیري همارے پاس موجود هیں -

تصنیف و تالیف سے قطع نظر کرکے اگر محض علم و فن کے لحاظ سے دیکھا جاے ' تو تاریخ اسلام سے صدها خلفا و امرا کے نام چھانٹے جاسکتے هیں اور بلا خوف تغلیط دعوا کیا جاسکتا ہے که علم و امارت کے اجتماع کي مثالیں جسقدر تاریخ اسلام پیش کرسکتي ہے' دنیا کي کوئي متمدن قوم نہیں پیش کرسکتي -

لیکن انقلاب کا یه کیسا درد انگیز منظر ہے که جس قوم نے تلوار کے سائے اور تخت کي خود فراموشیوں میں بھي حیات علمي بسر کي هو' آج اسکے مدارس و جوامع کے صحن اور علم و فن کي مجالس ذوق علمي سے خالي هیں' اور ایوان و دربار سے کیا امید کیجیے که خود همارے مدرسے اور دار العلوم هي اب مصنف پیدا کرنے سے عاجز هوگئے هیں :

آگ تھے ابتداے عشق میں هم
هوگئے خاک انتہا ہے یه

و ما ظلمهم الله و لکن کانوا انفسهم یظلمون !

(فرمانرواے بھوپال)

لیکن الحمد لله که ایک نظیر موجودہ عالم اسلامي میں ایسي موجود ہے ' جو ریاست و ملک راني کے ساتھه شوق علم اور ذوق تصنیف و تالیف کو بھي جمع کرتي ہے' اور مزید براں یه که وہ صنف رجال میں سے نہیں ہے جس کو اپنے تقدم کا همیشه غرور بیجا رها ہے' بلکه اس صنف اناث میں سے ہے جسکو دماغي و ذهني اشغال سے همیشه معذور سمجھا گیا ہے ' اور في الحقیقت اگر ایسي هي چند مثالیں هر دور میں ملتي رهیں تو بقول متنبي کے :

لفضلت النساء علی الرجال

اردو علم ادب کي ایک فرمانروا مصنفۂ محترمه :
علیا حضرۃ بیگم صاحبه بھوپال بالقابہا

في الحقیقت یه وجود گرامي آج نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي کے لیے موجب صد افتخار ہے - حضور عالیه کي ذاتي قابلیت و لیاقت ' قوۃ تدبر و نظم ریاست ' سیاست داني و کار فرمائي' جوش ملي و اسلام خواهي' علم پروري و جود و سخا ' اعمال خیریه و کارهاے حسنه ' ایسے اوصاف جلیله و عظیمه هیں

درآمد اس صورت سے هورها هے که وه اکثر سوسائٹي ميں جاري هو هي نہيں سکتے' کيونکه جس صورت سے وه عملدرآمد کے ليے پيش کئے جاتے هيں وه صورت اکثر نا قابل العمل هوتي هے - ميرا يه مطلب هرگز نہيں هے که هر شخص کي خواهش کے مطابق احکام مذهبي ميں تنسيخ و ترميم کردي جاے' حاشا و کلا - مگر هر موقعه کي اهميت کے لحاظ سے هر کام کا کم و بيش ضروري يا غير ضروري هونا تو اسلام کے عملي نظام کا ايک بڑا خاصه هے - تعجب هے که جو لوگ اسلام کي خالص تعليم کي ترويج کے مدعي هيں' وه سب سے زياده اس تناسب اور اعتدال کي طرف سے چشم پوشي کرتے هيں' جسپر احکام اسلام کا قابل عمل هونا منحصر هے' اور جسکي بنا پر خود اسلام محاسن و معائب کے مختلف مدارج اهميت پر روشني ڈالتا هے -

دنيا ميں قوانين کے عملدرآمد اور انکو جزو زندگي بنانے کے ليے سب سے زياده ضروري اور اهم بات يه هے که چهوٹے اور بڑے جرائم کے ليے مختلف سزائيں مقرر کي جائيں' تاکه جو طبيعتيں اسقدر بگڑي هوئي نہيں هيں که وه بڑي سے بڑي سزا کو بهي بے پروائي سے ديکهيں' انپر بڑي سزاؤں کا خوف اور اثر قائم رهے - اسلام نے بهي صغائر اور کبائر کي تفصيل اسي اصول کو مد نظر رکهکر کي هے' ليکن اس زمانے کے مقتدايان مذهب کا يه حساب هے که ان کے نزديک چهوٹے سے چهوٹا جرم اور بڑے سے بڑا جرم مجرم کے دائرۂ اسلام سے خارج هوجانے کے معامله ميں قريب قريب يکساں اثر رکهتا هے -

تهوڑي دير کے ليے اوس سوسائٹي کا تصور باندهيے جہاں دفعه ۳۴ - پوليس ايکٹ کي خلاف ورزي کے ارتکاب پر بهي وهي سزا دي جاتي هے' جو قتل عمد پر دي جاني چاهيے' تو آپ کے سامنے اوس احتساب کي تصوير کهچ جائيگي' جس کي اسوقت اسلامي سوسائٹي ميں جاري رکهے جانے کي کوشش کي جا رهي هے -

نه صرف معمولي واعظ بلکه بعض ايسے علما بهي جن کا تبحر اور تفقه مسلم هے' اس قسم کي باتيں کہنے ميں ذرا تامل نہيں کرتے که کوٹ پتلون پهننا يا ميز پر کهانا کهانا انسان کے کفر کي کافي سند هے -

پهر جب دائرۂ اسلام اسقدر تنگ هے' جس سے انسان کا باهر هوجانا هر چهوٹي سے چهوٹي خلاف ورزي مسائل فروعي و فقهي پر لازم آتا هے' اور جمهور عوام اپنے مقدس علما کي تقليد ميں اسي بات کے قائل هيں' تو احتساب عمومي کي وه قوت کيونکر باقي ره سکتي هے جو زمانۂ سلف ميں موجود تهي؟ جب ايسے صغائر کے ارتکاب پر بلکه ايسے افعال پر جنهيں بعض حالتوں ميں صغائر ميں شمار کرنا بهي مشکل هے بلکه محض بے ضرر اور گناه و ثواب کے خيال سے بالکل بے تعلق هونے کي وجه سے مذهبي احتساب کے دائرے کے اندر بهي واقع نہيں هيں' کوئي شخص مسلم سوسائٹي ميں عزت کا مستحق نہيں ره سکتا يا کم از کم جمهور عوام کي نظر ميں مبغوض هوجاتا هے' تو ارے احتساب کا انديشه کہاں تک باقي ره سکتا هے' اور ان افعال کے ارتکاب سے جو در حقيقت صغائر بلکه کبائر ميں داخل هيں' اسے کون سي رکاوٹ اور کونسا دباؤ مانع آسکتا هے؟

پس احتساب کي قوت کا زائل هوجانا در حقيقت نتيجه هے اس کے غلط استعمال کا' يعني احتساب بيجا کي شدت کي وجه سے ان موقعوں پر جہاں اسکا اثر في الواقع قوي هونا چاهيے تها' وهاں بهي وه مضمحل هوگيا هے - اور ان لوگوں کو جو آزادي عمل کو اپني خواهشات نفساني کے ليے ايک آڑ بنانا چاهتے هيں' ايک حيله هاتهه آگيا هے که وه يوں بهي اسلامي سوسائٹي ميں عزت کي نظر سے نہيں ديکهے جاسکتے - پهر کيوں اپنے عيش و نفس پرستي ميں خلل ڈاليں؟ ميرے نزديک يه نتيجه اس امر کا هے که علماے دين نے تبليغ و اشاعت کا عملي فرض بجا لانا ترک کرديا هے ورنه تناسب کا وه احساس جو صرف عمل کا نتيجه هے اس صورت سے مفقود نه هو جاتا اور ان کے پيش نظر هميشه يه بات رهتي که اساسي اصول کو محفوظ رکهتے هوے اکثر فروعي معاملات ميں رفق و مدارات سے وه کام نکلتا هے جو شدت و غلظت سے کبهي نہيں نکل سکتا' اور غالباً بہت زمانه نہيں گذريگا که علماے دين کو يه بات بعد تسليم کرني پڑيگي جسے وه اب به خوشي تسليم نہيں کرتے' کيونکه اس وقت هم تاريخ اسلام کے ايک جديد دور ميں داخل هو رهے هيں' اور مستقبل اميدوں سے بهرا هوا هے - اشاعت اسلام کے عملي فرائض کا احساس پيدا هوتا جاتا هے' اور اوس بات کي طرف اب توجه کو مبذول کرنے کے ليے ايک سامان غيب سے پيدا هوگيا هے جسپر اس عاجز نے رساله يد بيضا ميں جو ميري زير نگراني نکلنے والا ايک ماهوار رساله تها' سنه ۱۹۰۹ ع ميں پروفيسر فلنٹ کي کتاب "تهي ازم" کے ترجمه کے مقدمه ميں توجه دلائي تهي يعني يه که اسلام کے همه گير اصول کي روشني کو بلاد مغرب تک پهونچانے کا وقت اب قريب آگيا هے - خداوند تعالى مدد کرے - آمين!

عبد الغفار - اختر - بي - اے (عليگ)

الهلال:

آپنے نہايت سنجيدگي سے ايک نہايت هي اهم اور اقدم مسئله پر بحث کي هے جزاکم الله - ليکن ساتهه هي متعجب هوں که ان تمام تحريرات سے کيوں آپ بے خبر رهے جو آغاز اشاعت الهلال سے اس بارے ميں نکل چکي هيں اور جن ميں نہايت واضح طور پر اس عاجز نے اپنے خيالات ظاهر کيے هيں - بهر حال آئنده نمبر ميں اسکي نسبت عرض کرونگا -

باجلاس جناب قاضي عبد العزيز خانصاحب نائب تحصيلدار پشين ضلع کوئٹه بلوچستان -

بمقدمه اتن مل مرهن مل بذريعه اتن مل دکاندار بازار سرانان تحصيل پشين ضلع کوئٹه ملک بلوچستان - مدعي بنام سلطان بخش ولد نا معلوم ذات درزي سکنه بازار سرانان مدعا عليه

دعوى مبلغ ۳۷ روپيه - ۳ آنه

مقدمه مندرجه صدر ميں مدعا عليه رو پوش هے اور باوجود تلاش کے کچهه پته مدعا عليه کا نہيں ملا اسليے يه اشتهار ديا جاتا هے که اگر مدعا عليه صدر بتاريخ ۲۰ جنوري سنه ۱۹۱۴ع اصالتاً يا وکالتاً حاضر عدالت هوکر پيروي مقدمه نہيں کريگا - تو بموجب دفعه (۱۰۰) ضابطه ديواني تجويز مقدمه يکطرفه عمل ميں آويگي - دستخط اور مهر عدالت سے آج بتاريخ ۱۱ ماه دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع جاري هوا'

(مهر عدالت)

مذاکرۂ علمیہ

غرائب الافلاک و ملکوت السماوات

صفحة من علم الفلک الحدیث

او لم ینظروا في ملکوت السماوات والارض و ما خلق الله من شی ؟

گرمیوں کي راتوں میں جبکه آسمان ابر و غبار سے صاف اور چهوٹے بڑے ستاروں سے جگمگا رها هو ' تو کون ایسا بیدل هے جسکي نظر ایک بار اس باصرہ نواز جمال طبیعي کي طرف نه اٹهه جائیگي ؟ ان دیکهنے والوں میں کتنے هي ایسے هونگے جو ایک بار تو ضرور اپنے دل سے پوچهه لیتے هونگے که :

چیست این گنبد طلسمین کار ؟

لیکن اگر آج جبکه فطرۃ کے نوامیس و اسرار کے کشف و ادراک میں انسان کو اسدرجه توغل و انہماک هے ' همارے دلوں میں یه خیال پیدا هوتا هے تو آج سے بہت پہلے اسوقت بهي لوگوں کے دلوں میں یه خیال پیدا هو چکا هے ' جبکه نوامیس طبیعة سے انسان کے جهل اور عدم ارتقاء فکري کا یه حال تها که وہ هر اثر طبیعي کے لیے ایک علحدہ خدا مانتا تها ' اور اسطرح اسکے هزارها خود ساختہ معبود تهے ' جنکے هیاکل و معابد میں اسکا سر نیاز خم اور دست دعا بلند هوتا تها !

* * *

حیوان اور انسان ' دونوں ایک هي شے کو دیکهتے هیں - وہ شے اگر حیوان کیلیے ضرورت کي هوتي هے اور اسکو اسوقت اس شے کي حاجت بهي هوتي هے تو وہ رکتا هے اور اس سے متمتع هوتا هے ' ورنه ایک غلط انداز نظر ڈالتا هوا گذر جاتا هے -

لیکن انسان بهر حال رکتا هے اور سونچتا هے که یه کیا هے ؟ کہاں سے آئي ؟ کیوں کر آئي ؟ وغیرہ و غیرہ -

یہي شے هے جسکو " تجسس و تفحص " کہتے هیں ' اور یہي انسان کے تمام علوم و معارف کا سر چشمه ' اور اسکے مساعی و مجاهدات فکر یه کا محرک اصلي هے اور اسي لیے قران کریم نے جا بجا تدبر و تفکر پر زور دیا هے -

لیکن یه کیسي عجیب بات هے که اس تجسس کے عمل کا آغاز زمین اور اسکے قرب و جوار کي اشیاء کے بدلے سب سے پہلے آسمان سے هوتا هے !

تم نے دیکها هوگا که بچے جب پوري طرح بولنے لگتے هیں اور اپني ماں کي آغوش میں شب کو صحن میں بیٹهتے هیں ' تو کون و ما في الکون کے متعلق انکے سوالات کا آغاز آسمان اور ستاروں هي سے هوتا هے - وہ پوچهتے هیں که " آسمان کیا هے " ؟ کیا ستارے اسمیں جڑے هوے هیں ؟ چاند بهي جڑا هے ؟ چاند کیا چلتا هے ؟ کیا اسکے بهي هماري طرح پانوں هیں ؟

اسکے مقابله میں آب و آتش ' خاک و باد ' اشجار و اثمار ' حیوانات و جمادات ' یعني جو چیزیں زمین کے متعلق هیں ' انکي نسبت سوال کي نوبت بمشکل سن شعور تک پہنچنے کے بعد آتي هوگي -

نوع کا دماغ بالکل افراد کے دماغ کے مشابه هوتا هے - پس جسطرح که افراد کے دماغ پہلے سماء و ما في السماء کي تحقیق کي طرف متوجه هوتے هیں ' اسیطرح غالباً نوع کا دماغ بهي سب سے پہلے سماء و ما في السماء کي طرف متوجه هوا -

وجه تقدم خواہ صرف یہي هو ' یا اسکے علاوہ اور اسباب بهي هوں ' مگر تاریخ علوم کا یه ایک مسلمه مسئله هے که انسان کا قدیم ترین سرمایۂ علمي آسمان هي کے متعلق هے -

* * *

دنیا کے قدیم ترین لوا برداران علم هندوستاني ' مصري ' اور کلداني هیں اور تاریخ علوم کا یه ایک اهم مبحث رها هے که انمیں سے شرف اولیت کا حقدار کون هے ؟

اس بحث کا نه تو یه موقع هے اور نه ضرورت هے اسلیے هم اسکو قلم انداز کرتے هیں - شرف اولیت خواہ کسي کو حاصل هو مگر تینوں قوموں میں علوم فلکیه نہایت ترقي کر چکے تهے - انکے جانشیں یوناني هوے - یونانیوں میں بهي علوم فلکیه کي گرم بازاري رهي -

ان تمام امم پیشیں نے علوم فلکیه کي بیحد خدمت کي اور بعض مسائل تو ایسے دریافت کیے که اگر آج با ایں همه تقدم علوم و توسع ذرائع اکتشاف ' وہ مسائل دریافت هوتے ' تو علمي دنیا صدا هاے تحسین و آفرین سے گونج اٹهتي -

ان اسلاف کے دریافت کردہ بعض قواعد ایسے هیں جن سے گو اسوقت کسي وجه خاص سے صحیح نتائج نه نکالے جاسکیں ' مگر وہ قواعد بجاے خود بالکل صحیح اور بہترین قواعد هیں ' اور آج همارے بہت سے مسائل کا مبني و اساس -

مثلاً زمین ' آفتاب ' اور ماهتاب کو لو - زمین سے یه دونوں ستارے بہت دور هیں مگر ان دونوں کے بعد میں کیا نسبت هے ؟ ارسترافس نے آج سے دو هزار دو سو برس پہلے قیاس سے کہا تها که یه نسبت انیس اور ایک کي هے - یعني چاند زمین سے جسقدر دور هے ' سورج اس سے ۱۹ گونه زیادہ دور هے - هرچند که ارسترخس کا یه قیاس صحیح نہیں ' آفتاب و ماهتاب کے بعد میں اس سے کہیں زیادہ نسبت هے ' مگر با ایں همه جس قاعدہ کي بنا پر اس نے یه نتیجه نکالا تها ' وہ قاعدہ بالکل صحیح اور اسدرجه دقیق و غامض هے که اس زمانه کے فلکیین میں سے عوام ایک طرف ' خواص کا ذهن بهي شاید وهاں تک نه پہنچتا -

* * *

تمام علوم کي طرح علم الفلک پر بهي تقدم و تاخر ' اور ترقي تنزل کے مختلف دور گزر رهے هیں - ایک زمانه وہ تها که اوج

جنمیں سے هر ایک وصف بجاے خود کسي انسان کے شرف و امتیاز کیلیے بهترین وسیله هو سکتا هے - ان سب پر مستزاد یه که وه به حیثیت ایک مصنفه و اهل قلم کے بهي جلوه افروز هیں ' اور مسلسل تین مفید و دلچسپ کتابیں انکي تالیفات میں سے چهپ کر شایع هو چکي هیں -

هر کام کي قیمت اسکے عوارض و اضافي حالات کي نسبت سے قرار دي جاتي هے - اگر ایک فقیر علم ' مدرسة و خانقاه کے حجرے میں بیٹهکر ' دنیا کے تمام تفکرات و ترددات سے قطع تعلق کرکے ' تصنیف و تالیف میں مصروف هے تو اسکے اشغال علمیه کے نتائج جسقدر بهي اعلى و اکمل هوں ' هونے هي چاهئیں - و لکل فن رجال -

لیکن ایک فرماں رواے ریاست لاکهوں مخلوقات الهي کي نگراني و خدمت گذاري اور ایک پورے خطۂ ارضي کے نظم و اداره کے ساتهه اگر ایک صفحه بهي تالیف کرکے پیش کردے ' تو هزار درجه اس سے کهیں زیاده موجب استحسان و شرف و احترام هے !

میں ریاست بهوپال کي خدمات دیني و قومي کا تذکره نهیں کرونگا ' کیونکه یه امر اب اس درجه واضح و آشکارا هے که محتاج تفصیل نهیں - هر شخص جو موجوده قومي و دیني و علمي کاموں کے حالات سنتا رهتا هے ' اس سے بے خبر نهیں هے که اس ایک هي آفتاب جود و سخا کي روشني کس کس گوشے کو منور نهیں کر رهي ؟

رشک آیدم به روشني دیده هاے خلق
دانسته ام که از اثر گرد راه کیست ؟

حق یه هے که حق سبحانـه و تعالى کي یه ایک بهت بڑي بخشش توفیق هے جو فرمانروائے بهوپال کو مرحمت هوئي هے - دولت و قوت ایک امانت الهي هے ' جو صرف اسلیے هے تاکه ایک خادم و امانت دار کي طرح اسکي نگراني کي جائے ' اور اسکو بندگان الهي کي خدمت اور مرضات الهیه کي راه میں خرچ کیا جائے ' اور جس خوش طالع کو امارت و ریاست کے ساتهه اسکے استعمال صحیح کي بهي قابلیت عـطا هو ' اس سے بـڑهکر اس آسمان کے نیچے کوئي خوش بخت نهیں - زاهدان شب زنده دار جو صائم الدهر اور دائم نوافل گـذار هوں ' مجاهـدین في سبیل الله جو اپنے نفوس کو حفظ کلمۂ حق و صداقت کي راه میں قربان کریں ' علماء شریعت اور صوفیاء طریقت ' جو اپني خدمات علم و تفقه اور ارشاد و هدایت سے خلق الله کو سعادت اندوز فرمائیں ' یـه سب کے سب بهي اُن مدارج عالیه اور فضائل الهیه سے محروم هیں ' جو اُس خوش نصیب کو حاصل هونگے -

پس اصل یه هے که اگر حق تعالے نے سرکار عالیه کو خدمت ملک و ملت کي توفیق مرحمت فرمائي هے ' تو اسکے لیے قوم کو جتنا انکا شکر گذار هونا چاهیے ' اُس سے کهیں زیاده خود انکو الله کا شکر گـذار هونا چاهیے ' اور انسان کو چاهیے که انسانوں کي مـدح کم کرے پر خـداے قدوس کي حمد و ثنـا زیاده بجـا لاے -

و لئن شکرتم لازیدنـکم ' و لئن کفرتم ' ان عذابي لشدید -

تمام ملـک انکي سچي مدح سے گونج رها هے ' مگر میں مدح مزید کي جگه یه عرض کرونگا که وه اور زیاده شکر نعمت بجا لائیں ' اور سعي فرمائیں که اس سے بهي زیاده کارهائے خیر انکي ذات شاهانه سے تعمیر و رونق پائیں - وقت هے که انکي توجه عالي کسي عظیم الشان دیني خدمت کي طـرف مبذول هو که ملت بیضاء اپني غربت اولى میں مبتلا هوگئي هے ' اور ایسے افراد عالیه کي ازبس محتاج هے -

بهـر حال سر دست مقصود حضور عالـیه کي تصنیفات هیں ' جن میں سب سے پہلے ضخیم و مطول خود نوشته سوانح عمري یا تـزک سلطاني هے ' اور دو تازه مطبوعات تربیت اطفال اور حفظان صحت کے متعلق هیں -

اردو عـلم ادب اپنے صف مصنفین میں ایک ایسے وجود گرامي کي موجودگي پـر جسقدر شـادماں و نشاط کار هو ' کـم هے - سوانح عمري کے مطالعه کا ابتک مجهے موقعه نهیں ملا - سر دست آخري رسائل کے متعلق آینده نمبر میں کچهه عرض کرونگا :

و لـو کان الـنساء کـمـن ذکـرنـا
لفضلت الـنساء على الـرجـال !

بـڑی جنتـری سنـه ۱۹۱۴

قیمت ایک روپیه نامي پریس - کانپور

جناب منشي رحمت الله صاحب رعد کے نامي پریس اور انکي خوشنما و دلچسپ تقویم نے اپني صوري و معنوي خوبیوں کے لحاظ سے جو شهرت تمام ملک بلکه بیرون هند تـک میں حاصل کرلي هے ' وه محتاج بیان نهیں -

هر سال ملـک کو انکي تقویم کا انتظار هوتا هے ' انهوں نے سنگي طباعة کے جو نمونے اپني مطبوعات علي الخصوص سالانه تقویم کي رنگین تصاویر اور مطلا و مذهب مینا کاري میں دکهلاے هیں ' وه انکي طبع صنیع اور کمال فن پر گواهي دیتے هیں -

نئے سال کي جنتري بهي مرتب هوکر شائع هوگئي هے - افسوس هے که باوجود خاموش اور پر سکون زندگي کے وه مسجد کانپور کے الـم ناک حوادث سے محفوظ نه رهسکے ' اور اسکي پریشانیوں کي وجه سے تقویم کي ترتیب و اشاعت میں دیر هوگئي -

سال تمام کا سب سے بڑا حادثه مسجد مچهلي بازار کانپور کا واقعه تها اسلیے ابتـدا میں اسکي تصویر دي هے - معمولي تقویمي جداول و مطالب کے حسب معمول تاریخي حصه عـلاوه تاریخ افغانستان کا باتصویر هے - مصوري و نقاشي کے متعلق ایک نهایت دلچسپ مضمون درج کیا هے اور انگریزي کے با تصویر جغرافي نقشوں کے اصول پر تمام قطعات ارض کے نقشے بهي دیے هیں ' جنمیں اُن ممالک کي مشهور بحري و ارضي پیداوار ' عمارتیں ' بحور و انهار ' اور خصوصیات ملکي دکهلاے گئے هیں جو نهایت دلچسپ هیں -

نمایش دستکاري خوانین هند

اعـــلان

نمایش مندرجـه عنوان جـسکا انعقاد ۱۲ مارچ سے ۲۹ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع تک علیا حضرتؒ دام اقبالها نے منظور فرمایا تها - وه اب بوجه قربت زمانه دور فصل بجاے تواریخ مذکوره کے یکم مارچ سے دهم مارچ سنـه صدر تـک منعقد هوگي بغرض اگاهي هر خاص و عام اس نظر سے که نمایش مذکوره نمایش اسپان کے ساتهه ساتهه منعقد هو اطلاع دیجاتي هے - فقط -

حسب الحکم فرمان رواے بهوپال

اوده نراین - بسریا

چیف سیکریٹري فرمان رواے بهوپال

کے هر رخ کا عکس ان آلات تصویر پر پڑتا رهے ' اسطرح بغیر رصد گاهوں میں بیٹھنے کي زحمت گوارا کیے وہ تمام باتیں معلوم هو جاتي هیں جو کئي کئي دن تک بیٹھنے کے بعد معلوم هوتي تهیں - یہ آلات تصویر ستاروں کي هر نقل و حرکت کي تصویر لیلیتے هیں - گویا اب یہي آلات تصویر ان علماء راصدین کي قائم مقامي کرتے هیں جو رصد گاهوں میں لیل و نہار مراقب رها کرتے تھے !

اس طریقہ سے علاوہ اقتصاد وقت و محنت کے ایک بڑا فائدہ یہ هوا کہ ستارہ خواہ کتني هي دور هو' اسکا نور چاهے جسقدر هي کم هو' اور حرکت و تغیر خواہ کتني هي خفیف هو ' مگر لوح تصویر پر هر نقل و حرکت پوري پوري آ جاتي هے اور وہ دقیق و تاریک چیزیں جو آنکھہ کے دست رس سے باهر تهیں اور اسلیے رهجاتي تهیں ' اب کسي طرح نہیں رهسکتیں !

* * *

فن آلات سازي کي ترقي نے وہ وہ محیر العقول کرشمے دکھاے هیں کہ اگر آج سے چند صدیاں پہلے یہ آلات هوتے تو صاحب آلات ساحر یا شعبدہ باز سمجھا جاتا - اگر آج سو برس پہلے کے لوگ زندہ هو جائیں اور دنیا کے موجودہ حالات دیکھیں ' تو غالباً اپنے آپ کو عالم خواب یا کسي طلسم کدہ میں سمجھیں' کیونکہ آج اسرار و نوامیس طبیعت کے انکشاف او ر آلات کي ترقي سے جو حیرت انگیز کام انجام پا رهے هیں ' ان تک اسلاف کا وہ متخیلہ بھي نہ پہنچا تھا ' جو ساحروں اور اجنہ کي هوش ربا داستانیں تصنیف کیا کرتا تھا -

ترقي آلات کي ایک مثال وہ آلہ هے ' جس کو رنگ نما (Spectrascope) (۱) کہتے هیں - اس آلہ سے نور کے مختلف رنگ جدا کیے جاتے او ر ان رنگوں کے امتحان و اختبار سے اس جسم منور کے مادہ کا سراغ لگایا جاتا هے - مثلاً ایک جسم منور مسي هے ' تو اسکے نور کي تحلیل سے سبز خطوط پیدا هونگے ' یا اگر زنگ کا هے تو نیلگوں خطوط پیدا هونگے - و قس علي ذلک -

اس آلہ " رنگ نما " سے یہ بھي معلوم هو جاتا هے کہ اس جسم منور کا قوام جامد هے یا کوئي گیس ؟ اور آیا وہ کسي گیس کے لفافہ میں ملفوف هے یا نہیں ؟

* * *

جسطرح توپوں کي سیٹي سے اسکے قرب و بعد اور سمت کا اندازہ هو جاتا هے ' اسیطرح اجرام سماویہ کے نور سے انکي سمت و سرعت رفتار کا بھي علم هو جاتا هے - صرف شعاعوں یا انکے عکس کو دیکھکے علماء فلک معلوم کرلیتے هیں کہ یہ ستارہ آ رها هے یا جا رها هے ' اور نیز یہ کہ اسکي رفتار سریع هے یا بطي ؟ غرضکہ اجرام سماویہ کے متعلق همارے معلومات کا ایک بڑا ذریعہ انکا نور هے - صرف ایک نور سے هم انکے مادۂ قوام' سمت رفتار' اور سرعت و بطي سیر کو معلوم کرلیتے هیں - لیکن اس آلہ " رنگ نما " سے استفادہ آسان نہیں ' کیونکہ اس سے صرف خطوط نظر آتے هیں' اور ان خطوط سے عناصر کا اندازہ کیا جاتا هے - بعض عنصر مثلاً لوهے سے متعدد اور مختلف اللون خطوط پیدا هوتے هیں - مگر چاندي کے خطوط اُس سے مختلف اور سونے کے اُن دونوں سے متبائن هوتے هیں - پس اصلي نقطہ کار اس امر کي تمیز هے کہ کون خط کس عنصر کے سبب سے پیدا هوا هے ؟ اور آیا یہ متعدد خطوط کسي ایک عنصر کا نتیجہ هیں یا چند عناصر کے ' اور وہ عناصر کون کون هیں ؟

اسکے لیے ضرورت هے کہ راصد (رصد گاہ سے مطالعۂ فلک کرنے والا) تجربہ کار' دقیق التمیز' او ر صادق التخمین هو -

اس آلہ " رنگ نما " کے استعمال سے معلوم هوا هے کہ ستارہ شعري' جو هم سے کئي ملین پر هے' في ثانیہ ۲۹ میل کے حساب سے هم سے دور هوتا هے' ڈیڑھہ دن تک یہي حالت رهتي هے' اسکے بعد اسي شرح رفتار سے وہ قریب هونا شروع هوتا هے -

علماء فلک نے پچاس ملین تصویریں ایسے ستاروںکي لي هیں جو مختلف مجامع میں منقسم هیں ' خود مجامع کي بھي دو قسمیں هیں - آلہ " رنگ نما " سے معلوم هوتا هے کہ ان دونوں قسموں کي سمتیں بالکل مقابل و محاذي هیں -

* * *

یہ بھي دریافت هوا هے کہ همارا نظام شمسي یعني آفتاب مع اپنے تمام سیاروں کے ۱۳ میل في ثانیہ کے حساب سے سماک رامح کي طرف بڑھرها هے ' اور جسطرح همارا نظام سماک رامح سے ملنے کے لیے اسکي طرف جا رها هے ' اسیطرح خود سماک رامح بھي همارے نظام شمسي کي طرف بسرعت تمام آ رها هے -

قدیم علم الفلک میں صرف ایک آفتاب مانا جاتا تھا ' مگر موجودہ علماء نے جدید آلات رصدیہ کي مدد سے ایک هزار ملین آفتاب دریافت کیے هیں - یہ تمام آفتاب مع اپنے سیارات کے اس فضاے بسیط میں گردش کرتے رهتے هیں - جب کبھي دو آفتابوں میں تجاذب هوتا هے اور وہ قریب آ جاتے هیں تو اُنکي رفتار ۴ سو میل في ثانیہ هوجاتي هے - اس حساب سے وہ ایک گھنٹہ سے کم میں مقابل بھي هو جاتے هیں اور جدا بھي هو جاتے هیں -

آفتابوں کي کثرت ' انکي گردش ' اور تجاذب و تقارب کے وقت انکي سرعت رفتار کي بنا پر علماء فلک کا خیال هے کہ دو آفتاب خواہ کتنے هي دور هوں' مگر انکا تصادم هر وقت ممکن هے - اور ظاهر هے کہ جسوقت دو ایسے آفتابوں میں جو ۴ سو میل في ثانیہ کے حساب سے چل رهے هوں ' تصادم هوگا تو کیسي قیامت برپا هوگي !

* * *

یہ هیں ان صدها غرائب افلاک میں سے چند عجائب' جو جدید علم الفلک نے همیں بتائے - پس اگر علم الفلک اپنے قدیمي مرکز پر رهتا تو یہ تمام حقایق اسیطرح همیشہ مستور و مخفي رهتے جسطرح کہ اس دور جدید سے پہلے تک رهے -

هم نے جو کچھہ لکھا هے دراصل جدید علم الفلک کے بحر ذخار میں ایک قطرہ سے بھي کم هے - انشاء اللہ آیندہ بشرط فرصت کسیقدر تفصیل سے لکھینگے اور " هئیۃ جدیدۂ و قران " کا موضوع تو ابھي بالکل باقي هے -

(۱) یہ نام دو لفظوں سے مرکب هے - ایک اسپیکٹرا اور دوسرا اسکوپ - اسپیکٹرا جمع هے اسپیکٹرم کي جو ایک لاطیني نژاد کلمہ هے - اسپیکٹرم کے لغوي معني هیں وہ مختلف رنگ جو آنکھیں بند کرنے کے بعد نظر آتے هیں - مگر اصطلاح میں نور کے ان رنگوں کو کہتے هیں ' جو ایک مثلث آلہ کے ذریعہ سے ' جسے (Priam) کہتے هیں جدا کرکے اس طرح دکھائے جاتے هیں' گویا وہ کسي جالي پر پھیلا دیے گئے هیں - اسکوپ کے معني هیں " نما " - پس اسپیکٹرا سکوپ کے لفظي معني هوے " الوان نور نما " اور یہي اس آلہ کي تعریف هے -

لیکن " الوان نور نما " کي ترکیب طویل و ثقیل تھي - اگر نور حذف کردیا جائے اور الوان کو رنگ سے بدلدیا جائے تو یہ " رنگ نما " هوسکتا هے - یہ ترکیب سہل و سہل هے اور بآساني زبانوں پر جاري هوسکتي هے - اسي لیے میں نے صرف رنگ نما اختیار کیا - البتہ اس صورت میں معني لغوي معني اصطلاحي سے کسیقدر عام هونگے مگر تداول و استعمال سے اس نقص کي تلافي هوجائیگي اور تھوڑے عرصے کے بعد " رنگ نما " سے بھي اسیطرح خاص آلہ متبادر هونے لگیگا ' جسطرح کہ آج خورد بین ' دوربین' مرغ باد نما ' وغیرہ سے خاص خاص آلات هي متبادر هوتے هیں (تفصیل کے لیے دیکھو مقالہ مصطلحات علوم مندرجہ الهلال جلد ۲ - نمبر-۱۶) منہ -

ترقي پر تها - نئے ستاروں کے اکتشاف ' مقدار رفتار ' سمت رفتار ' ایام طلوع و غروب وغیرہ وغیرہ مسائل کي تحقیقات سے اسکے سرمایہ میں اضافــہ ہوتا رہتا تها - پهر وہ زمانــہ آیا کــہ تنزل شروع ہوا ' یہاں تک کــہ بالاخر رفتار ترقي جمود و سکون سے بدلگئي - اسوقت کے علم الفلک کا سرمایہ صرف اسلاف کے آراء و افکار تهے -

یہي حالت رهي یہاں تک کہ گلیلیو ایطالي (Galiles) پیدا ہوا - گلیلیو نے اس جمود کو حرکت سے بدلا اور اس انقلاب عظیم کي داغ بیل ڈالي جو ہم اسوقت دیکهہ رہے ہیں -

* * *

در اصل اس انقلاب کا سبب وہ چهوٹي سي دوربین تهي جو اس نے سنہ ۱۶۰۹ ع میں بنائي تهي -

اس دوربین سے اس نے ستاروں کے دیکهنے میں مدد لي - اس تجربــہ میں جب اسکو کامیابي ہوئي تو اسي اصول پر اس نے ایک بڑي دوربین بنائي - اس بڑي دوربین کا پہلا کارنامہ یہ ہے کہ مشتري کے گرد گردش کرنے والے چاند نظر آگئے -

گلیلیو کي دوربین ایک خاص حد تــک بڑهائي جا سکتي تهي - پس اگر آلات رصدیہ کي ترقي اس دوربین تــک آ کے رک جاتي ' تو یقیناً یہ انقــلاب اســـقدر عظمت و وسعت اختیار نہ کر سکتا -

لیکن بند ٹوٹ چکا تها اور عرصہ کے رکے ہوے پاني میں حرکت شروع ہوگئي تهي ' یہ قاعدہ ہے کہ جب کسي جمود طویل کے بعد حرکت شروع ہوتي ہے تو پهر بغیــر کسي شدید امتداد کے وہ نہیں رک سکتي - چند هي سال گزرے تهے کہ اسي اصول پر بلور سے دوربینیں بنائي گئیں جو بہت زیادہ بڑهائي جا سکتي تهیں ' چنانچہ اسي زمانہ میں ہرشل نے اتني بڑي دوربین بنائي ' جسکا چونگا ۴۰ قدم (فیٹ) لمبا تها - اس دوربین سے اس نے وہ ستارے دیکهے ' جو گو حجم میں آفتاب سے بہت زیادہ بڑے ہیں مگر با ایں ہمہ بعد مسافت کي وجہ سے کروروں سال میں انکي روشني ہم تــک پہنچتي ہے - یہ یاد رکهنا چاهیے کہ نور کي رفتار فی ثانیہ (سکنڈ) دو لاکهہ میل ہے -

* * *

دوربین کي اس غیر معمولي ترقي نے اکتشافات کا دروازہ کهولدیا ' اور ایسے ایسے عجیب و غریب حقائق ہئیۃ بے نقاب ہوے ' جنکا وہم و گمان بهي قدما کو نہ تها -

تم نے بارها تاروں بهري رات میں چهوٹے چهوٹے صدها ستارے بکهرے ہوے دیکهے ہونگے ' مگر شاید کبهي تمهیں انکي اصلي حقیقت کا وہم بهي نہ ہوا ہوگا ؟

یہ ترقي یافتہ دوربینیں بتاتي ہیں کہ یہ ستارے جو ہمیں اسقدر صغیر الحجم مثل نقطے کے نظر آتے ہیں ' در اصل ہمارے آفتاب کي طرح بڑے بڑے آفتاب ہیں - انمیں سے بعض ایک ہیں اور بعض دو کا مجموعہ - - انکے رنگ اور رنــگ کي طرح انکا مادہ قوام یا مایہ خمیر بهي مختلف ہے - بعض کا قوام گیس سے ہے اور بعض چهوٹے چهوٹے ذرات سے مرکب ہیں -

اسیطرح ایک ستارہ ہے جسے عرب " غول " کہتے ہیں - اس ستارہ کي یہ حالت ہے کہ کبهي کبهي اسقدر ماند پڑجاتا ہے کہ بمشکل نظر آتا ہے - عنترہ عبسي ایک مشہور شہسوار اور نبرد آزما عربي شاعر ہے - وہ کہتا ہے :

والغــول بین یدي یظهــر تـارۃ
ویکاد یخفي مثل ضوء المشعل

ترجمہ ـــ اور ستارہ غول کبهي تو اسقدر پر نور ہوتا ہے کہ خوب ظاہر و واضح نظر آتا ہے ' اور کبهي اسقدر ماند ہوجاتا ہے کہ مشعل کی روشني کي طرح معلوم ہوتا ہے کہ چهپ جانے کو ہے -

اس تغیر ظلمت و نور کے اسباب پہلے غیر معلوم تهے مگر اب تحقیق ہوگئے ہیں - اصل یہ ہے کہ جسطرح ہماري زمین کے گرد چاند گردش کرتا ہے ' اسي طرح اس ستارے کے گرد بهي ایک اور ستارہ گردش کرتا ہے - یہ دوسرا ستارہ خود روشن نہیں ہے بلکہ تاریک ہے - اسلیے جب وہ گردش کرتے کرتے غول کے اس حصے کے سامنے آجاتا ہے جو ہماري زمین کے بالمقابل ہے تو غول کا نور کم ہو جاتا ہے اور ہماري نظر سے قریبــاً مخفي و مستور ہو جاتا ہے - پهر یہ دوسرا ستارہ جسقدر ہٹتا جاتا ہے ' اتنا هي غول بهي نظر آتا جاتا ہے ' یہاں تــک کہ بالکل درخشاں اور جگمگاتا ہوا نمایاں ہو جاتا ہے -

ستارہ " قطب " در اصل چار ستاروں کا مجموعہ ہے ' انمیں سے تین تو نہایت درخشاں ہیں اور ایک کسیقدر کم روشن ہے -

" رجل الجبــار " در اصل دو آفتــاب ہیں - اسمیں سے ایک سفید اور ایک نیلگوں ہے -

* * *

تم نے دیکها ہوگا کہ شب کو چهٹکے ہوے تاروں میں چند ستاروں کے گچهے یا جهرمٹ نظر آتے ہیں - موجودہ تحقیق یــہ ہے کہ اس قسم کے ستارے کم از کم ایک لاکهہ ۴۰ ہزار ہیں - بلکہ اغلب یہ ہے کہ تمام ستاروں میں سے ایک ثلث اسیطرح مزدوج ہیں -

جسطــرح ہمارا عالــم شمسي ہے ' اسیطــرح ان نجوم مزدوجہ کے بهي عوالم شمسیہ ہیں - بالفاظ واضح تر جسطرح ہمارے عالم میں ایک آفتاب ہے - وہ اپني جگہ پر ساکن ہے ' اسکے گرد تمام دوسرے سیارے گردش کر رہے ہیں ' اسیطرح ان نجوم مزدوجہ میں بهي ایک ستارہ مثل مرکز کے اپني جگہ پر قائم ہے اور باقي ستارے اسکے گرد پهر رہے ہیں - البتہ ہمارے عالم اور ان ستاروں کے عوالم میں فرق یہ ہے کہ ہمارے عالم کے ستاروں کے حجم میں باہم بہت فرق ہے - مثلا ہمارا آفتاب مشتري سے ۱۰۴۷ گونہ بڑا ہے ' اور اپنے تمام سیارات و اقمار سے ۷۴۹ گونہ - مگر ان نجوم مزدوجہ کے عالموں میں شاید اسقدر تفاوت نہیں ' وہاں بڑے سے بڑا ستارہ چهوٹے سے چهوٹے ستارے سے چارگونہ بڑا ہے -

بعض علماء کہتے ہیں کہ اغلب یہ ہے کہ ان ستاروں میں سے ہر ستارہ ہمارے آفتاب کی مانند ہے ' یعني اتنا هي یا اس سے زیادہ بڑا ہے ' اور اسکے گرد دیگر سیارات گردش کرتے ہیں - اس خیال کا جزء اول یعني کبر حجم تو ایک غیر مختلف فیہ مسئلہ ہے - البتہ دوسرا جزء یعني اسکے گرد ستاروں کي گردش البتہ ایک حد تک محل نظر ہے - کیونکہ اسکے ثبوت کي کوئی دلیل نہیں ' اور بر عکس اسکي نفي کي تائید میں دلائل ملتے ہیں -

* * *

پہلے رصد کا قاعدہ یہ تها کہ رصد گاہ میں بیٹهکے آسمان کي طرف دیکهتے رہتے تهے - ظاہر ہے کہ یہ طریقہ کسقدر وقت ضائع کرنے والا اور موجب تعب و دقت تها ' مگر اختراعات کي کثرت اور آلات و ادوات کے توفر نے جہاں اور بہت سي انساني مصائب کو کم کیا ' وہاں اس علمي مصیبت کو بهي آسان کر دیا -

علماء نے رصد گاہوں میں بیٹهنا کم کر دیا ' اسکے بدلے دوربینوں کو اسطرح رکها کہ وہ ستاروں کے ساتهہ ساتهہ گهومتي جائیں - پهر ان دوربینوں سے آلات تصویر کو اسطرح ملا دیا کہ وہ بهي دوربینوں کے ساتهہ ساتهہ گهومتے رہیں ' اور اجرام سماویہ

اور بے معني خيالات شيـعيان اثنا عشري کے مقابل ميں حجت پکڑنا آپ هي ايسے عـقلمند آدمي کا کام هوسکتا هے - آپ کو معلوم هے که شيـعيان اثنا عشري دين کو عين عقل اور عقل کو عين دين سمجهتے هيں' اور سوا عـقل کے کسي دوسري شے کو اپنے اوپر حجت نهيں گردانتے' با اين همه ان کي کثرت کا يه حال که ايک بڑا حصه معمورۂ ارض کا مجموع من حيث المجموع ان کے افراد سے آباد و معمور هے' اور به افضل ايزدي يهي گـروه صاحب ملـک و قوت و سطوت و شوکت هيں - نه صرف ممالـک اسلامي ميں بلکه هر بر اعظم ميں حتے که يورپ ميں بهي - کيا آپ کو خبر نهيں که انگلستان يه اور البانيا ميں بالخصوص لوگ بيحد مائل به تشيع هيں (مـلاحظه هو سفر نامـه آنريبل خواجه غلام الثقلين) اور روز افزوں تعداد شيعه مذهب اختيار کر رهي هے ؟ کيا يه شيعه تبريه يا صالحيه يا سليمانيه هيں ؟ يه فرقے اب سے صدها سال پيشتر فنا هوچکے -

آگے چلکر نهج البلاغة جلد ۲ - ۷ کی عبارت کا حواله ديتے هيں - اس حواله کو ديکهکر مجهے سخت تعجب آميز هنسي آئی کيونکه بظاهر مجهے آپ ايک ايسے شخص معلوم هوتے هيں جو برخلاف علماے اهل خلاف کے بظاهر شيعوں کي کبهی کبهی کچهه مختصرات ديکهه ليا کرتے هيں - چونکه بعض اوقات اجلاء بديهيات کي طرف بهي توجه دلانے کي ضرورت هوتی هے اس غرض سے عرض کرتا هوں که مهربان من ! آپ کو معلوم هونا چاهيے کـه نهج البلاغة شيعوں کے کتب اربعه ميں داخل نهيں هے بلکه وه ايک ادب کی کتاب هے' جو بطور بياض شريف رضی عليه الرحمة نے بلحاظ اپنے مذاق ادب و عربيت کے جناب امير عليه السلام کے چند خطب و خطوط و کلمات حکمت و سياسيات سے منتخب فرما کر جمع فرمائي تهي - يهي وجه هے که اکثر مقامات پر مبتدا محذوف هے' صرف خبر سے انتخاب شروع هوا هے' اور نيز يهي سبب هے که اسناد اس ميں محذوف هے' کيونکه وه کوئي حديث کی کتاب نهيں هے بلکه علم ادب کي' اسي وجه سے وه اکثر ان خطوط کو بهي نقل فرما ديتے هيں جو بطريق اهل سنت انهيں پهونچے تهے - اسي قبيل سے يه فقره معلومه بهي هے جسے آپنے به کمال فخر و مباهات نهج البلاغة سے نقـل فرمايا هے - مکرم بنده ! يه فقرات ايک خط کے هيں جو جناب امير عليه السلام نے معاويه کو لکها تها' اور اس ميں مسلمات قوم کے موافق الزامي حجت معاويه اور اسکے اتباع پر اپنے خليفه برحق هونے کی قائم فرمائی هے نه که تحقيقي - معاذ الله حضرت کي شان ول فلاسفه اسلام هونے کی حيثيت سے نهيں زياده اس سے اجل ارفع تهي که وه اسے تحقيقي جواب خيال فرما سکيں - نعـوذ بالله فرض محال اگر ايسا هوتا تو سب سے پهلے ميں انکي امامت و خلافت سے دست بردار هوجاتا -

يه خيال صرف ميرا هي نهيں هے بلکه ابن ابي الحديد معتزلي جيسے مشهور فيلسوف و متکلم و مورخ شارح نهج البلاغة کا بهي هے - حسن اتفاق ديکهيے که يهي خـط بعينسه نصر ابن مزاحـم منـقري تميمي نے کتاب القصص ميں اپني ذاتي سند سے نقل کيا هے جسکے رجال سب مشاهير محدثين اهل سنت هيں اور کوئي بهي شيعه نهيں هے' نه خود نصر ابن مزاحم هي شيعه هے' اور ابن حبان شديد التعنت' امام جرح و التعديل' دشمن اهل بيت اطهار عليهم السلام نے اسے اپني کتاب الثقات ميں درج کر ديا هے -

آگے چل کر آپ خلافت کو فروع دين سے قرار دے کر اسکے فروعي ثابت کرنے کے بمقابل شيعوں کے درپے هوے هيں' گويا که آپ شيعوں پر الزامي حجت قائم کرنا چاهتے هيں - اس مقام پر مجهے پيشتر سے زياده هنسی آئي مقام انصاف هے - اگر اتفاقا خلافت آپکے نزديک فروع دين سے هے تو پهر آجتـک يه نزاع شيعه و سني کي کيوں منجر به دشت و خون و تاخت و تاراج هورهي هے ؟ شيعوں سے قطع نظر فرمائيے کيونکه وه هرگز اسے فروع دين سے نهيں مانتے' اور نه جب تـک حجيت عقل کے قائل هيں هرگز مانينگے - وه اسے اصول دين بلکه دين کا جزو اهم و اقدم خيال کرتے هيں' اور اسي بنياد پر ضرورت امام معصوم منصوص منصوب من الله کے قائل هيں اور اسي پر عقل نے انهيں مجبور کيا هے شيعوں کا عموما اور خاصة ميرا بضرورت عقل وهي خيال هے جو اقتساسي شاعر مجهه سے پيشتر مستنصر عباسي کے زمانه ميں فرما گيا هے :

ان کان احمد خير المرسلين فذا
خير الوصيين او کل الحديث هبا

اس مقام پر يه ذکر کر دينا خالي از لطافت نه هوگا که يه آخري شعر اقتساسي کي ايک نظم کا هے جو اس نے اس موقع پر في البديهه مستنصر عباسي کے سامنے پڑهي تهي' جب وه حضرت سلمان فارسي رضي الله تعالى عنه کي زيارت کے واسطے مدائن ميں آيا تها' اقتساسي شاعر اس کے همراه تها' اسوقت مستنصر کو خيال جناب امير عليه السلام کے اس معجزه طي الارض کا گذرا جو نهايت مشهور هے که حضرت حسب خواهش حضرت سلمان فارسي رضي الله تعالى عنه بر وقت انتقال آن جناب کے في الفور بمعجزه طي الارض مدينه سے مدائن تشريف لاے' جهاں حضرت سلمان حضرت عمر کي طرف سے گورنر مقرر تهے' اور حضرت نے به نفس نفيس کل انتظام ان کي تجهيز و تکفين اپنے دست حق پرست سے فرمايا' اور انهيں دفن فرما کر پهر اوسي شب کو قبل از نماز صبح مدينه ميں داخل هوگئے - يه خيال کر کے مستنصر نے طنزا اقتساسي سے کها که يه بالکل غلات شيعه کي تراش معلوم هوتي هے - في الفور اقتساسي کهڑا هوگيا اور کهنے لگا :

انکـرت ليلـة اذ صار الـوصی الی
ارض المـدائـن لمـا ان لهـا طلبا
و غسل الطهـر سلمـاناً و عـاد الی
عراس يثرب والاصبـاح ما وجبـا
و قلت ذالك من قول الغـلاة وما
ذنب الغـلاة اذا لـم يوردو کـذبا
فاصف قبل رد الطـرف من سبـاء
بعرش بلقيس داني يخرق الحجبا
فانت في آصف لم تغل فيه بلى
في حيـدر انا غال' ان ذا عجبـا
ان کان احمد خير المـرسلين فـذا
خير الوصيين او کل الحديث هبـا

خير يه تو ايک لطيفه بطور جمله معترضه درميان ميں آگيا - مقصود اس سے يه هے که امام منصوص منصوب من الله کا بعد نبی منصوب هونا اسي قدر بضرورت عقل معلوم هے جس قدر که نبي کا مبعوث برسالت هونا' پس اگر نعوذ بالله تعالى آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم نے جناب امير عليه السلام پر نص جلي نهيں فرمائي هوتي تو هم کو قطعاً انکي نبوت سے انکار هوتا' اور جس خدا نے انهيں منصوب و منصوص فرمانے کي پيغمبـر عليـه السلام کو تاکيدي هدايت نه فرمائي هوتي اسکي خدائي سے بضرورت عقل هم کو انکار کرنا پڑتا' مگر يه سب فروض باطله هيں' ورنه وهي عقل جس سے

مراسلة

اتحاد شيعه و اهل سنت

از جناب مولانا شيخ فدا حسين صاحب پروفيسر دينيات محمڈن کالج علي گڈھ

نصحت فلم افلح و غشوا فافلحوا
فـاوردنـي نصحي بـدار هـوان
فان عشت لم انصح و ان مت فالعنوا
ذوی النصح من بعدي لكل لسان

قطعه مذکوره بالا کا مصداق اتم ميري ذات هے اور بس - ميں نے اپنے مضمون منطبعۂ الهلال بابت ۳ ماه ستمبر سنه ۱۳ ميں کس قدر اهتمام بليغ مذهبي مناظرات کے انسداد ميں کيا تها ' اور سني اور شيعوں کي فيما بين اتفاق و اتحاد قلبي نه که ظاهري کي ضرورت ظاهـر کي' اور مخصوص اپنے فـرقـه کو دعوت صلـح و مصالحت دي - پهر کيا اسکا يهي نتيجه تها جو مولوي خادم حسين صـاحب کے هاتهوں مجهے مـلا ؟ اگر مولوي خـادم حسين صاحب سنيوں کي آڑ پکڑ کر اور اپنے تئيں سني ظاهر کرکے ميرے مضمون کا جواب نه ديتے تو ميں هرگز انکي تحرير کا جواب نه ديتا - ميں نے شيعه سنيوں کے درميان اتفاق کي دعوت دي تهي - قادياني اور شيعوں کے درميان نهيں' مگر چونکه انهوں نے اپنے تئيں سنيوں کے لباس ميں جلوه ديا هے اس خيال سے که مبادا ساده مزاج سنيوں کو انکي اس تحرير سے مزيد نفرت و وحشت شيعوں کي طرف سے پيدا هوجاے ' لامحاله محض حسبة لله اعلاء کلمة الله و احقاق حق کيليے چند سطور لکهتا هوں' ورنه بے نتيجه قيل و قال و سوال و جواب مقصود نهيں -

مولوي صاحب نے اول ميرے کل مضمون کا خلاصه نهايت هي قابليت کے ساتهـه تحريـر فرمايا هے - ازاں بعد اتفاق کو ديني و ملی ميں تقـيم کيا هے ' اور پهر ديني اتفاق کي تقسيم اصولي و فروعي ميں کي هے' مگر حد و تعريف هر قسم کي بالکل محذوف اور پهر اصولي قسم اتفاق کو فريقين ميں موجود بتايا هے ' ليکن مجهے ان کي اس راے سے بالکل اختلاف هے ' مشکل يه هے که اصولي اتفاق کی کچهه تعريف نهيں لـکهي هے - المعني في بطن الشاعر کا حال هے - رجما بالغيب کيا کها جاے مگر تاهم اتنا ضرور عرض کرونگا که مولوي صاحب کے وسعت معرفت و اطلاع سے بهت بعيد هے که وه اصولي اتفاق کو بين الـفريقين موجود بتاتے هيں - توحيد ' نبوت ' صفات ثبوتيـه و سلبيه ' معاد و قرآن وغيره ' ديگر تفاصيل ميں ضرور اختـلاف اور سخت اختـلاف هے ' اگر مولوي صـاحب نهيں واقف هيں تو سخت مقام افسوس هے ' مگر با خبر حضرات علماء اهل سنت سے يه امر پوشيده نهيں هے -

رها فروعي اتفاق تو اسکا بهي يهي حـال هے کـه وه ايک مجهول المعني لفظ هے جس کي نه تعريف هے نه حد هے ' ليکن يه جمله سخت عجيب هے که :

" با وجود علماء فريقين کي جانفشاں کوششوں کے الخ " -

معلوم نهيں وه فروعي اتفاق کس شے کا نام هے جس کے ليے اتني کوششيں کي گئيں اور وه کون کون علماء فريقين تهے ' جنهوں نے معلوم نهيں اب يا کس زمانه ميں کيا کيا کوششيں فرمائي تهيں کـه باوجود ان کے پهر بهي بقول آپ کے سيلاب افتـراق نه رک سکا ؟

آگے چل کر ملي اور سياسي اتفاق کے ذيل ميں تحرير فرماتے هيں :

" کيا هی اچها هو اگر هم فروعي اختلافات الخ "

سبحان الله جب آپ ميري دعوت صلح بين الفريقين کي تحرير تک کو ٹهنڈے دل سے نه ديکهه سکے اور با وصف اس کے که اس ميں کوئی شائبه سخت کلامي يا دل آزاري يا مناظرهٔ مذهبي کا نه تها اس کے جواب ميں خواه مخواه ايک دور از کار سخت دل آزار مذهبي مناظره کي بنياد قائم کردي ' جس کا نتيجه يه هے که اگر صلح هوتي بهي هو تو نه هوسکے' تو پهر يقولوں ما لا يفعلوں کا مصداق بننے سے کيا فائده ' اور اس قدر وقت عزيز فضول مذهبي چهيڑ چهاڑ ميں ضائع کرنے سے کيا حاصل ؟

آگے چل کر آپ مشهد مقدس و علماء تبريز کي شهادت کا ذکر فـرماتے هوے لکهتے هيں که " علمـاء نجف نے ايک فـرمان واجب الاذعان الخ "

از براے خدا انصافاً فرمائيے که اگر علماء نجف نے کوئي ايسا فـرمـان واجب الاذعان جاري فرمايا اور بفـرض محال اس کا کچهه اثر نه هوا تو انهوں نے کيا برا کيا ؟ ميں نے بهي دعوت اتحاد کي تهي - قبل اس کے که کسي شيعه کے طرف سے کوئي آواز اتفاق يا اختلاف کي بلند هو ' آپ هي نے سب سے پہلے دروازهٔ افتراق و اختلاف کا مسلمانوں پر کهول ديا - حضرات اهل سنت کے علماء کرام سے تو اتنا بهي نه هوا که اپنے بهائيوں اور اتباع کو شيعوں کے ساتهه اتفاق و اتحاد کي هدايت تحريری و تقريري فرماتے اور سختي کے ساتهه دعوت دي هوتي' پهر اگر علماء عراق نے ايسا کيا اور کچهه اثر نه هوا تو يه فرمائيے که شيعوں سے قطع نظر فرما کر اهل سنت کو کهاں تک معذور رکهيں گے ؟ اگر شيعوں نے بقول آپ کے تبديلي نهيں دکهلائي حالانکه يه خيال باطل هے جسکے شواهد بطلان سے علي گڈه کالج و مسلم يونيورسٹي و جنگ بلقان و مقدمه کانپـور علي رؤس الاشهاد زبان حال سے شهادت دے رهے هيں ' پهر بهي ميں آپ سے پوچهتا هوں که سني حضرات نے شيعوں کے ساتهه طرز عمل ميں کيا تبديلي دکهلائي ؟ اگر دکهلائي هو تو وه بتلائي جائے اور اگر نهيں دکهلائي هو تو آپ اپني ذات کو ملامت کيجيے -

آگے چلکر آپ ميرے مضمون کے بعض مطالب پر روشني ڈالنے کا دعوی فرماتے هيں - ازانجمله نمبر (۱) ميں تحرير فرماتے هيں -

" اگـر نيت بخيـر هـو تو اس ميں اتفاق راے الـخ "

اسي کے معني خواه مخواه مذهبي مناظره کو درميان ميں لانا هے' جس سے ميرے نفس مضمون کو کچهه لگاؤ نهيں - آپ کا کيا ذکر هے - هندوستان کے ايک ايک بچه کو معلوم هے که هندوستان ميں لفظ شيعه سے مراد شيعيان اثنا عشري هيں - هندوستان ميں نه زيدي رهتے هيں' جو بغداد ميں اثنا عشريوں کے کروڑ ويں حصه سے بهي کم هيں - نه تبري يا سليمـاني يا صالحـي جو حشرات الارض کي طرح باغواے شيطاني مثل برساتي کيڑوں کے ايک خاص فصل ميں پيدا هوئے اور برباد و فنا بهي هوگئے - همارے اصحاب اماميه اثنا عشريه هميشه انهيں کافر و نجس بدتر از سگ و خوک سمجها کيے ' اور کلاب ممطوره کے لقب سے ملقب کرتے رهے - فـرق بائده کے مهمل

وہ مقصد حاصل نہوگا ' تو لا محالہ اس مقصد مشترک کي اهمیت و عظمت اور محبوبیت وکشش آپکو مجبور کریگي کہ باهمي جهگڑوں کو ختم کردیں' یعني اُس کے عشق کا جذبۂ قوي آپکے تمام جذبات نزاع و جدال پر غالب آجاے گا ' اور جمال مقصد کے نظارے کی محویت خود بخود هر طرف سے هٹا کر صرف اپنے هي طرف کهینچ لیگي ! و لنعم ما قیل :

لــو یسمعون کمــا سمعت کــلامها
خــروا لــغــرة سجــدا و رکــوعــا !

اگر اســلام کے تمام فرقوں کو نفس اســلام عزیز هے تو وہ اپنے تمام جهگڑوں کو یقینا اسکي حفاظت و اشاعت کي راہ میں ترک کردینگے' اور اگر اعلاء کلمۂ اسلام سے بڑهکر انکو خلافۃ شیخین اور امامت و وصیت علي و حسنین (رضي الله عنهم) و وجوب تقلید و عمل بالحدیث ' و امین بالجہر' و وضع الیدین علی الصدر او تحت السرۃ کے مشاجرات محبوب و عزیز هونگے تو یقینا وہ اُنکي پرستش میں سرشار رهیں گے' اور نفس اسلام کے بقا ؤ حفظ پر اختلاف عقائد و تفریق باهمي کو ترجیح دینگے' فوا اسفا علی ما فرطتم في جذب الله !

و قال فرید الدین العطار :

ز نادانــي دل پر جهل و پر مکر
گرفتــار علي ماندي و بوبکــر
چو یکدم زین تخیل مي نرستي
ندانم تا خــدا را کے پرســتي ؟

مجهے ذرا مہلت ملے تو چاهتا هوں کہ ایک تاریخ مسلمانوں کے باهمي جنــگ و جدال کي مرتب کروں' جسمیں دکهلایا جاے کہ صدر اول سے لیکر اس وقت تــک مختلف فرقوں کے باهمي نزاع و جدل نے مختلف قرون و سنین میں اسلام کي اخلاقي و سیاسي قوت کو کیسے کیسے جاں گسل و پر از هلاکت نقصانات سے دوچار کیا هے ؟ شاید اسکا مطالعہ لوگوں کیلیے موجب عبرت هو' اگر یہ تاریخ مرتب کي گئي ' تو بہ صورت اجمال و ایجاز بهي دو تین جلدوں سے کم نہوگي کہ یہ داستان الم بہت طول طویل هے :

سہ چیز ست آنــکہ پایانے ندارد :
شب من' درد من ' افسانۂ من !

ان الذین فرقوا دینهم و کانوا شیعاً لست منهم في شيء انما امرهم الی الله' ثم ینبئهم بما کانوا یفعلون (۶ : ۱۵۹)

مولانا فدا حسین صاحب کے مضمون کے متعلق چند امور کا عرض کرنا ضروري سمجهتا هوں :

(۱) انهوں نے اپني تحریر میں اسپر زور دیا تها کہ باستثناء خلفاء راشدین' جن لوگوں کو شیعہ برا سمجهتے هیں' سني بهي برا سمجهیں - اس عالم تعمیم و اطلاق نے بحث کي صورت بدل دي' لیکن میں جہاں تــک سمجهتا هوں اسمیں سوء نیت نہیں بلکہ سوء تعبیر کا قصور هے - غالباً مولانا فدا حسین کا اس سے مقصد یہ هرگز نہ تها کہ ازواج مطہرات کو بهي اهل سنت برا کہنے لگیں - انکا اشارہ زیادہ تر بالعموم امراء بنو امیہ و آل مروان کي طرف تها کہ بہت سے سني انکي مدح سرائي کو بهي داخل مفہوم سنیت سمجهتے هیں -

(۲) انهوں نے حضرات شیخین رضي الله عنهما کي تعریف کي هے اور اپنے هم مشربوں کو روکا هے کہ اُنہیں برا نہ سمجهیں - یہ بے تعصبي و حقیقت شعاري نہــایت مستحسن اور قابل صد تحسین هے' اور میں سمجهتا هوں کہ جن حضرات نے انکا رد لکها هے ' ضرور تها کہ وہ جرح کے ساتهہ حق تعدیل بهي ادا کرتے -

(۳) انهوں نے اسپر بهي زور دیا تها کہ اهل سنت خارجیوں کو اپنے سے علحدہ کردیں - جہاں تک میں سمجهتا هوں ' خارجیوں سے انکا مقصد وہ لوگ هیں جو باوجود ادعاء تسنن ' یزید و شمر اور ابن زیادہ کے فضائل و مناقب بیان کرتے هیں' اور اُس گذشتہ فرقے کو زندہ کرنا چاهتے هیں' جو بقول علامہ ابن تیمیہ ' یزید کي نبوت کا قائل تها !

(۴) البتہ مولوي صاحب کا یہ فرمانا کہ تمام اهل سنت عزا داري کے وہ تمام طریقے اختیار کرلیں' جو برادران شیعہ اختیا کرتے هیں' میري سمجهہ میں نہیں آتا - فرض کیجیے کہ ایک سنی اپنے علم و تحقیق کي بنا پر جانتا هے کہ فلاں طریقہ سے عزا و ماتم کرنا شارع نے ممنوع فرمایا هے - تو ایسي صورت میں وہ کیونکر اسمیں شرکت کرے ؟ البتہ مجالس ذکر شہادت کا منعقد کرنا ' کتب مقتل و سوانح کا پڑهنا ' گریہ و زاري کرنا ' وغیرہ و غیرہ ایسے امور هیں جو خواص اهل سنت تک کرتے هیں' اور صاحب تحفہ تــک کا اسپر عمل تها -

(۵) نہج البلاغۃ کي نسبت میں سمجهتا هوں کہ ایسے شواهد ملسکتے هیں جن سے ثابت هوگا کہ علمــاء شیعہ نے همیشہ اسے ایک ادبي و حکمي حیثیت سے بہت زیادہ درجہ دیا هے اور اسکے اقوال کو حجت مانا هے - اگر ضرورت هوئي تو میں کتابوں کي طرف رجوع کرونگا - مقامات یاد هیں - حوالے کي ضرورت هے -

(۶) اصل یہ هے کہ جو تحریریں اتحاد و اتفاق کي غرض سے لکهي جائیں ' اُن میں متنازعہ فیہ مسائــل کا تذکرہ هونا هي نہ چاهیے ؛ ورنہ پهر قال و اقــول شروع هوجاتا هے - خــلافت کے منصوص من الله هونے کا اگر آپ ذکر نــہ چهیڑ دیتے تو سرے سے یہ بحث هي شروع نہ هوتي - میں اسے تسلیم کرتا هوں کہ حضرات شیعہ کے اعتقاد میں خلافت اصول دین میں سے هے نہ کہ فروع - نیز وجوب عدل و صفات باري تعالی میں بهي اهل سنت اشاعرہ ' شیعہ ومعتزلہ سے مختلف هیں - اهل سنت سے اگر مقصود اشاعرہ هوں تو انکي کتابیں موجود هیں اور وہ خلافت کو خلافت من حیث النبوت یا اصلاً فی الدین تسلیم نہیں کرتیں - اصل یہ هے کہ معاف فرمائیگا' یہ بحث هي ساري کي ساري سیاسي تهي ' اب کیا هوگیا ؟ میں تو اب ان کیا کہیے کہ کیا سے مناقشات کے موقع پر مرحوم غالب کے حکم پر عمل کرتا هوں :

بحث وجــدل بجــاے ماں ' میکدہ جوے کانــدران
کس نفس از جمل نزد ' کس سخن از فدک نخواست

(۷) اس تحریر میں ایک موقع پر لکها هے کہ " آجکل بهی تمام دنیاے اسلام میں حتی کہ یورپ میں بهي شیعہ هي صاحب شوکت و عظمت و داراء کثرت نفوس هیں " یہ صحیح نہیں - البانیا میں نصیري فرقے کے قبائل هیں' مگر انکو شیعہ اثنا عشري کہنا درست نہیں' قسطنطنیہ میں سوا اهل ایران کے شیعہ بہت کم هیں - خواجہ غلام الثقلین صاحب کا تو یہ بیان هے کہ ایران میں زیادہ تر بہائیت اندر هي اندر کام کر رهي هے -

(۸) اس راہ میں سب سے بڑهکر اقدم کام یہ هے کہ رسم تبرہ کا استیصال کلي کردیا جاے اور مثل حضرۃ مغفور حجۃ الله خراساني کے (جنکي شہادت في الحقیقت موجودہ عہد کے عظیم ترین ضائعات اسلامیہ میں سے هے) علماء شیعہ حرمت تبرہ کا اعلان کردیں - جب تــک یہ نہوگا ' اتحاد محال' خواب و خیال -

هم نے خدا کو جانا ' اسي عقل سے ضرورت نبي كي بهي پهچاني ' اور اسي عقل سے ضرورت امام معلوم منصوص من الله كي ماننا پڑي - اب آپ فرمائيے كه جب آپ اسے فروع دين سے خيال كرتے هيں تو اصل دين نه هوئي ' پهر آپ حضرت خلفاء راشدين كي امامت كو كيوں زبردستي لوگوں سے منواتے هيں ' بعديكه جو انكي امامت و خلافت كا منكر هو اسے كيا كيا كچهه كها كرتے هيں ' اور كم از كم ناجي نهيں سمجهتے ' يا كافر خيال كرتے هيں ' اور اگر انهيں برا كها جاے تو العظمة لله - كيا يه سب هنگامه محض فروعي هونے كي بنا پر هے ؟ هرگز نهيں بقول غالب مرحوم :

پهر يه هنگامه اے خدا كيا هے ؟

آپ لوگ زباني طور پر مسئلہ خلافت كو فروعي قرار ديتے هيں ' مگر دل سے اصولي سے بڑه كر سمجهتے هيں ' اس زبردستي كا كيا علاج ؟

اس پر طرہ يه كه اپني اظهار وسعت نظر كے خيال سے آپ نے جناب علامه ابن مثيم عليه الرحمة كي شرح نهج البلاغه سے ايک عبارت نقل كي هے - سبحان الله كيا شيعه جناب ابن مثيم كو بهي امام معصوم سمجهتے هيں ؟ يا آپ كا خيال هے كه عقل كے مقابله ميں ابن مثيم عليه الرحمة كے قول كے سامنے وہ سر تسليم خم كرديں گے ؟ حالانكه در اصل وہ عبارت بهي ذرہ برابر آپ كو نافع نهيں هے ' كيونكه اس ميں اسكے ليے كوئي نص نهيں هے جو خلافت مصطلح عليها بين الشيعه اور بضرورت عقل واجب على الله و على الرسول هے ' وہ فروع دين سے هے ' بلكه لفظ خلافت بهي نهيں ' ولايت قصيرة الامد كا ذكر هے ' جو محض دنياوي سلطنت تسليم فرما كر ايسا ارشاد هوا هے ' اور همين بهي اس ولايت كے جو خلفاء راشدين كو حاصل تهي دنياوي هونے ميں اور غير دين هونے ميں كچهه كلام نهيں هے بلكه اس كو دين سے كچهه علاقه هي نه تها اور نه اب هے - هماري مصطلح عليها خلافت كوئي اور هي شے هے ' جس پر هم جس قدر سختي كے ساتهه معتقد هيں زيبا هے ' مگر آپ كا اپني مصطلح عليها خلافت كے ليے اس درجه سخت و صلب هونا اور اس كي حمايت ميں جان و مال و عرض و ناموس تک كو قربان كر دينا اور پهر زبان سے فروعي فروعي كہے جانا كس قدر عقلاً نازيبا هے -

جناب ابن مثيم عليه الرحمة سے گذر كر آپ نے ابن ابي الحديد معتزلي كي عبارت سے بهي استشهاد فرمايا هے - سبحان الله و بحمده ! كيوں جناب ' كيا ابن ابي الحديد بهي شيعوں كے امام هيں ' جن كے كلام سے هم پر حجت لائي جاتي هے ؟ البته وہ ان شيعوں ميں سے تهے جنكي بابت ميں شيعه هوكر كهتا هوں كه ايک آنكهه ميري سني هے اور دوسري شيعه - ابن ابي الحديد اُن سنيوں ميں سے هے جنكا محبت اهل بيت اظهار پر ايمان هے اور جو اس محبت ميں شيعوں كو بهي محبت كي نگاہ سے ديكهتے هيں ' وہ خود اپنے ايک قصيدہ علويه ميں فرماتے هيں :

و احب دين الاعتزال و انني
اهوى لاجلک كل من يتشيع

پهر اگر اس نے ايسا لكهه ديا تو هم سے كيا تعلق اور هم پر اس كا كلام كيونكر حجت هوسكتا هے ؟ اصل يه هے كه هم پر بجز دليل عقلي كسي كا كلام حجت نهيں -

الهلال :

بڑي مصيبت يه هے كه مناظرہ بڑهتا جاتا هے اور صورت اتحاد ناپيد تر هو جاتي هے -

بهت سے لوگ جو اتحاد كے يه معني سمجهتے هيں كه مناظرات و مباحثات رک ديے جائيں ' ميں اسكا قائل نهيں - اگر حسن نيت كے ساتهه مناظرات جاري رهيں تو اس سے كشف حقيقت و احقاق حق كي راہ ميں مدد ملتي هے - ليكن ميں جس كام كو كر رها هوں ' اسميں نه تو اسكي فرصت هے نه گنجايش اور نه ضرورت - اگر توفيق الهي اسكے اتمام ميں موفق هو تو ضمناً يه تمام مقاصد اُس ايک هي مقصد سے حاصل هو جائينگے -

الهلال ميں ميں نے جناب مولانا فدا حسين صاحب كي تحرير درج كردي گو اسكے بعض حصوں سے مجهے اختلاف تها - مقصود يه تها كه شايد اتحاد فريقين كے مبحث پر كوئي مفيد بحث شروع هو جاے - ليكن ديكهتا هوں تو اب وهي عام انداز كا مناظرہ شروع هوگيا هے ' اور وہ مضيع وقت ' و مضر مصلحت ' و موجب ازدياد نزاع و شقاق هے نه كه وسيلۂ اتحاد -

چونكه مولانا فدا حسين صاحب كي تحرير شائع هوئي تهي اسليے ضرور تها كه اسكے مخالف جو تحريرات آئي هيں وہ بهي شائع كي جائيں ' مضامين تو بهت سے آے ليكن صرف دو شائع كردے گئے - اب ايک كا جواب الجواب بهي شائع كرديتا هوں اور يه آخري تحرير اس باب ميں هے - آينده كوئي تحرير شائع نهوگي - اولين تحرير كي اشاعت كے بعد هي متعدد حضرات فريقين نے لكها كه اس طرح كي تحريرات شائع نه كي جائيں كه الهلال كا مقام دوسرا هے ' ليكن ميں نے مناسب سمجها كه بے طرفانه و بے تعصبانه ' دونوں طرح كے ايک دو مضمون شائع هوجائيں -

ميرا ارادہ تها كه بعد اندراج مراسلات و مكاتيب ' خود اپنے خيالات بهي به تفصيل اس موضوع پر ظاهر كرونگا ' ليكن حيران هوں كه كس كس چيز كو لكهوں ؟ هر اهم موضوع بحث كافي توجه ه طالب اور وقت اپني قدرتي مقدار ميں كمي و بيشي كرنے كا عادي نهيں -

كسي دوسري جگه چند سطريں اتحاد فرق اسلاميه پر لكهي هيں انهيں بغور ملاحظه فرمائيے - اسميں شک نهيں كه اگر باهم متضاد اعتقادات كا استيصال كلي هوجائے تو يه اتحاد اصلي و حقيقي هوگا - اسكا طريقه هميں بتلا ديا گيا هے : فان تنازعتم في شى فردوہ الى الله والرسول - مگر بدبختانه بحالت موجودہ ايسا هونا قريب قريب محال هے -

پس اتحاد كي صرف ايک هي ممكن صورت هے اور وہ يهي هے كه چند مقاصد كو مشترک قرار ديكر اسكے ليے سب كا متفق هو جانا ' اور پهر اپنے اپنے مخصوص اعتقادات پر بغير تعصب جاهلانه قائم رهنا ' اگر شيعه اور سني كم از كم باهم ايک ايسا معاهدہ كرليں اور سچے دل سے أسير عمل بهي كريں تو اسلامي دنيا كي اولين مصيبت عظيمه كا خاتمه هے ' اور كچهه عجب نهيں كه آگے چلكر خود بخود كسي دوسرے حقيقي اتحاد كي راہ كهل جاے -

ميں ايک نهايت هي اهم اور دقيق مطلب عرض كر رها هوں ' غور كيجيے - اگر آپ لوگ باهم ايک دوسرے سے لڑ رهے هوں ' مگر ساتهه هي ايک مشترک مقصد محبوب و عزيز بهي اپنے سامنے ركهتے هوں ' اور نيز آپ پر واضح هو جاے كه جب تک آپ سب كے سب متفق هوكر اور اپني باهمي جنگ آرائي ترک كر كے اسكے ليے ساعي نهونگے '

حکومت یونان کو روانه کردو ' چنانچه گذشته پانچ دن سے اس فرقه کي هر عورت اس فراهمي میں مصروف هے - اپنے هر یوناني آشنا سے بوقت رخصت اعانت ملي کے نام سے کچهه نه کچهه طلب کیا جاتا هے ' اور جمع شده رقم هر گهر سے دوسري صبح کو بلا خیانت مس اورنیا اور میڈام زلو رشڈي نمبر ٧٢ و نمبر ٥١٣ کو سپرد کردیجاتي هے - کل صبح تک اس کل رقم کي مقدار جو اور نیالي رالي کمپني غلطه کو تفویض کي هے ' ١۴٨٠ غرش اور ایک طلائي گهڑي هے - میڈم رالو نمبر ٥١٣ بیمار هے - اسلیے ابهي تک کوئي رقم جمع نهیں کرائي هے - بوقت داخله رقم عرض کیا جائے گا -

اضافۂ قیمت الهلال

الهـلال کي اشاعت ۴ محرم الحرام سنه ١٣٣٢ هجري اور ١١ ماه مذکور میں ایـڈیٹر صاحب کي جانب سے دو مضمون شـذرات کے نیچے " صدا بصحرا " اور " بعض مسایل مهمه " کے عنوان سے شایع هوے هیں - میں نے اس امر کي جانچ کي تهي که پبلـک کي طـرف سے ایڈیٹر الهــلال کي آواز پر کسنے کیا خیال ظاهر کیا ' جسکو نهایت دبي زبان سے ایڈیٹر نے بہت هي قابلیت کے ساتهه چاها هے یعني ضخامت الهـلال اونکي جولاني طبع اور کثرت افـکار کے مقابله میں بهت کم هے ' اور هر هفته مضامین ایڈیٹر کے منشاء کے موافق درج هونے سے رهجاتے هیں -

اسکے علاوه کاغذ ' سیاهي ' ٹایپ کي عمدگي ' اور کمپـوزٹرنیوالونکي قلت ' ایڈیٹر کي محنت سے قطع نظر کرکے بهي ضرور عام توجه کے قابـل مسئـله بن گیا هے - میـري اس راے سے عام هندوستاني ناظـرین یقیناً متفق هونگے که اسوقت هندوستان میں جسقدر اردو جرائـد شایع هو رهے هیں اونکے دیکهتے هوے الهــلال هي ایک ایسا پرچه هے ' جسکا هر وقت شوق کے ساتهه انتظار رهتا هے - همارے ملکي بهائیوں کي سخت بد قسمتي هوگي که ایسے پرچه کو اپني نا قدرداني اور لا پرواهي سے با وصف اسکے که وه اوسکي خوبیوں کو تسلیم کرچکے هیں ' مالي امداد نه دیکر کمزور یا قلیل الاشاعت یا اوسکے موجوده طریق اشاعت میں کمي پیدا کردیں - یه میرے کورے الفاظ هي نهیں هیں بلـکه میں عملاً اپني هر تجویز کي پیروي اور اوسکے عمل در آمد پر تیار هوں - لهـذا هر دو مضامین متذکرة الصدر کے دیکهنے کے بعد میري راے یه قرار پائي هے که الهلال کي ضخامت موجوده اشاعت کے مقابله میں ڈیوڑهي کردیجاے ' اور سالانه چنده میں ٧ روپیه اضافه کرکے پندره روپیه سال قرار پاے اور میں پیشگي ایک سال کا چنده جس روز سے یه انتظام عمل پذیر هو انشاء الله تعالی همیشه دینے کیلیے موجود هوں فقط -

سید محمد علي ' انسوس - وکیل ٹونـک از سرونج مالوه

حضرت مولانا دامت برکاتکـم -

السلام علیکم و رحمة الله " صدا به صحرا " کے عنوان سے دو تین هفته قبل جو مضمون " الهــلال " میں طبع هوا تها ' اوسکے جواب میں ایک انکسار نامه ارسال خدمت اقدس کیا تها اور عرض کیا تها که الهلال کا سالانه چنده دس اور باره روپیه هونا چاهیے - ممکن هے که وه عریضه ملاحظه میں آیا هو - مجهے انتظار هے که پبلک اسکا تصفیه کسطرح کرتي هے ؟

میرا چنده ختم هوچکا هے ' سال نو کا چنده بذریعه مني آڈر ارسال خدمت سامي کیا گیا هے ' اور میں نے دو روپے زیاده بهیجے هیں یعني دس روپے روانه کئے هیں ' امید هے که اضافه کرده چنده قبول فرمایا جائیگا کیونکه الهلال جس خاص اهتمام اور حسن و خوبي کے ساتهه اشاعت پاتا هے اس لحاظ سے اوسکا آٹهه روپیه چنده محض نا کافي هے - خریداران الهلال سے ضرور توقع هے که وه نهایت کشاده دلي کے ساتهه بلا کسی ترغیب انتظار کے بطور خود چنده کے اضافه میں تقدیم کرکے ایک بزرگ ترین فرض دیني و اخلاقي کو پورا کرینگے اور اپني ملي زندگي کا ثبوت دینگے -

ایزد متعال سے میري همیشه یهي دعا رهتي هے که وه آپکي عمر اور صحت میں ترقي دے ' اور اوسکي نصرت و حفاظت شامل حال رهے آمین -

خادم خریدار نمبر (١٩٢٠)

قابل صد تکریم جناب مولانا صاحب دام فیضکم

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - اس بات کے ظاهر کرنے یا کهنے کي شاید کوئي ضرورت نه هوگي که جناب کس خوش اسلوبي اور اعلی قابلیت سے اخبار الهلال نکال رهے هیں ' جو نه صرف همیں بیروني صحیح خبریں هي بهم پهونچاتا هے بلکه اگر سچ پوچهیے تو اس نے همارے اخلاق ' مذهبي حالت ' اور مذاق کي درستگي میں بهت زیاده امداد دي هے - خدا آپکے ارادوں میں استقلال اور کامیـابي عطا فرمارے -

چونکه اب تیسري جلد ختم هونیوالي هے ' اور بهت سے اصحاب کا پچهلا چنده پورا هوکر نئے سرے سے اخبار جاري کرنیکا وقت هوگا اسلیے اگر جناب اخبار کا چنده بجاے ٨ روپیه کے ١٠ روپیه کردیں ' تو شاید نامناسب نه هوگا - بلکه میں امید کرتا هوں که شایقین بڑي خوشي سے قبول کرینگے ' کیونکه اب یه امر پبلـک اور قاریین اخبار پر بخوبي روشن هوگیا هے که آپکو اس کام میں چه جائیکه مالي منفعت هو الٹا نقصان هے - میري تو یه خواهش هے که خواه آپ ١٠ روپیه کا اعلان بهي نه کریں ' تب بهي شایقین کو چاهیے که جدید چنده خود بخود دس روپیه ارسال کردیں - فقط والسلام -

نعمت علي از لودیانه

حضرت مولانا دامت برکاتـکم

السلام علیکم و رحمة الله - الهلال مورخه ۴ محرم الحرام نمبر ٢٣ میں " صدا به صحرا " کے عنوان سے حضرت نے الهلال کے جن مصارف کے طرف اشاره فرمایا هے ' ضرور هے که خریداران الهلال بهت جلد اس طرف متوجه هوجائیں - الهلال جس غیر معمولي اهتمـام اور ظاهري و باطني حسن و خوبي کے ساتهه طبـع هوا کرتا هے وه قاریین سے مخفي نهیں هے ' اور پهر الهلال کي همیں جسقدر احتیاج هے ' سب جانتے هیں - اسلیے خریداران الهلال کا فرض اولین هے که وه چنده میں اضافه کردیں -

اگرچه حضرت نے صراحت نهیں فرمائي که کسقدر اضافه هونا چاهیے تاهم یه همارا فرض دیني هے که جمله حالات پر غور کرکے کوئي مناسب شرح مقرر کردیں ' میري راے تو یه هے که سالانه چنده اقل درجه باره روپیه هو ' تاکه حضرت کے ذاتي خساره میں کچهه کمي هو ' اور گونه اطمینان کے ساتهه اپنے مهتم بالشان مقاصد کي اشاعت میں مصروف رهیں -

جو اصحاب سردست اسقـدر زیادتي کا بار نهیں اوٹها سکتے - اونهیں اقل درجه دس روپیه سالانه دینا چاهیے - بهرحال قوم پر لازم هے که وه الهلال کي مدد کرے اور اپني زندگي کا ثبوت دے ' ورنه بے حسي اور بهي ذلیل کرائیگي - مجهے یقین هے که الهلال کي بے لاگ اور بے لوث قومي خدمات کسي مسلمان کو اوسکي معاونت سے محروم نه رکهینگے -

خریدار نمبر (١٩٢٠) (از حیدرآباد دکن)

انگلستان میں تبلیغ اســـلام

از داعي اسلام خواجه کمال الدين - رو کنگ

لارڈ هيڈلے بالقابه کا مشرف باسلام هونا نهايت با برکت ثابت ا - آپ کے علاوہ تين اور اعلی طبقه کے اراکين نے اسلام قبول کيا -

(۱) ایک نهایت اعلی طبقه کي ليڈي جو انگلستان کے ایک ڈيوک کي اقرب عزيزہ هيں نام کے اعلان کا ابهي وقت نهيں آیا -	زينب
(۲) راي کونٹ کـگ دي لونڈر فرانسيسي لوائے کونٹ -	مراهب الرحمن شيخ صلاح الدين دي کونڈر -
(۳) مسٹر جو کرائب جو ایک روسي اميرزادہ هيں انکا اسلام بهت نتيجه خيز هے جسکے متعلق پهر لکهونگا -	عطاء الرحمن شيخ جلال الدين محمد -

اسکے علاوہ ذيل کے نومسلم و نومسلمه طبقۂ متوسطه سے تعلق رکهتے هيں -

(اصلی نام)	(اسلامي نام)
مسز کلفورڈ	عائشه
مسز والر ليت ابراهيم	فاطمه ابراهيم
مسز مي	امة الرحمن قمر النسا
کپتان اسٹيئلي مسکوريڈ	عبد الرحمن
مس للي رينسم	امة لهيه حليمه
مسز جسفورڈ	ابهي نام کوئي تجويز نهيں هوا صرف خط کے ذريعه اسلام قبول کيا هے ' ملاقات بهي نهيں هوئي -

انکے علاوہ سيف الرحمن شيخ رحمت الله فاروق المعروف لارڈ هيڈلے بالقابه کے چار فرزند جو ابهي کم عمر هيں ' اور باقي نومسلموں کے سات بچے هيں ' جنميں سے دو چار ۱۶ سال کے لگ بهگ هيں - اللهم زد فزد -

بات یه هے که اسلام کو بهيانک سے بهيانک صورت ميں يهاں پيش کيا جا چکا هے - لارڈ هيڈلے کے اعلان اور آنکے مضامين نے يک لخت لوگوں کو متوجه کرديا هے - يه لوگ عيسائيت سے تو سخت بيزار هيں ليکن ايسے مذهب کے بهي متلاشي هيں جو معقوليت اپنے اندر رکهتا هو - آن اصحاب کي طرف سر دست توجه کرنا ميں ضروري نهيں سمجهتا جو دهريت کے هاتهه بک گئے هيں ميرے نصب العين وہ هيں جو مذهب کي ضرورت کو تو مقدم سمجهتے هيں اور عيسائيت سے بيزار هيں ' اور آن لوگوں کي تعداد لکهوکها تک هے - همت ' استقلال ' تواتر ' دعا ' اخلاص ' جان توڑ محنت اور ان سب کے بعد توکل اور نصر من الله و فتح قريب -

مکتوب آستانۂ عليه

از مراسله نگار خصوصي

گذشته هفته کے ترکي اخبارات کے مطالعه سے آپ کو معلوم هوا هوگا که حکومت يونان ایک ڈريڈ ناٹ موسومه قسطنطنيه انگلستان کے ایک کارخانه ميں بنوا نے کا آڈر دےچکي هے - رقم کي ادائي کا اس صورت سے قرار داد هوا هے که مجموعي رقم کے تين حصوں ميں سے ایک حصه تو خاص حکومت يونان ادا کريگي ' اور مابقی دو حصے وہ يوناني افراد ' جو حکومت عثمانيه کي رعايا هيں قسطنطنيه کي کسي بينک کے ذريعه ادا کريں گے ' چنانچه قر کے علاقه جات ميں نهايت احتياط و سرگرمي اور بهت هي خفيه طريقوں سے يوناني قوم کے با اثر افراد سے ليکر ادنے طبقه تک کا هر شخص اس کام کے واسطے رقم جمع کر رها هے ' اور آثار سے ثابت هوتا هے که زيادہ سے زيادہ دو ماہ کے اندر مطلوبه رقم جمع هو جائيگي - ترکي خفيه پوليس کے ایک افسر کي رپوٹ کا خلاصه درج ذيل هے - اس کے ملاحظه سے واضح هوگا که آج کل يوناني قوم ترکي حکومت کے مٹانے کي فکر کس انهماک کے ساتهه کر رهي هے ' اور اس سرگرمي کا کيا نتيجه نکلنے والا هے - جس کا اظهار اس قوم کے ذليل سے ذليل درجه اور پيشه کے لوگ کررهے هيں - عثماني جمعية بحريه (دونا ه جمعيت) اور مدافعه مليه جمعية دو سال سے صرف اسلامبول هي ميں نهيں بلکه ملک کے هر هر گوشه سے رقم جمع کر رهي تهي ' مگر کچهه تو مسلمانوں کي ناعاقبت انديشي اور کچهه افلاس کي بدولت اس وقت تک ایک رشاديه ڈريڈ ناٹ کے واسطے بهي کافي رقم جمع نهيں کر سکي -

آدهر اس چهوٹي سي مخالف قوم کا يهه حال هے که دو ماہ کے اندر کافي سے زيادہ رقم کا جمع کر ليدنا بالکل يقيني هے - غافل مسلمانو! بے پروا مسلمانو!! اگر همارے غفلت کا يهي حال هے تو وہ زمانه قريب هے که هماري مسجدوں پر صليب چڑهائي جاے -

انسپکٹر خفيه پوليس غلطه کي رپورٹ مورخه ۷ محرم کا ایک حصه

سپاهي نمبر ۸۲ کي رپورٹ ديوزہ کي بنياد پر آج ميں نے حلقه نمبر ۱۸ کا دورہ کيا انکشافات درج ذيل هيں :-

ڈي مي تريس کمپني پيوا اور والي کمپني غلطه کے کارکنوں کے ذريعه محوله بالا حلقه کي تمام يوناني رنڈيوں کوایک هفته سے آمادہ کيا گيا هے که جس طرح اور يوناني تجار ' ماهيگير ' کشتي بان ' اور مختلف صناع قسطنطنين اعظم اسمي ڈريڈناٹ کے واسطے رقم فراهم کر رهے هيں ' تمهارا بهي ملي فريضه هے که تم بهي جسقدر ممکن هو ' رقم جمع کر کے مندرجه بالا کمپني کے ذريعه

خواہ محصنات هوں یا غیر محصنہ ' اپنا اصلي نام ظاهر کریں
اور اسي نام سے انکا بالاعلان تذکرہ بھي کیا جاے - اگر وہ مضامین
لکھیں تو انکے نیچے خود انکے نام کو درج کرنا چاهیے ' نہ کہ انکے
شوهر اور والد کے نام کو - یہي اسلام کي سادہ و اصلي تعلیم ہے - یہي
خاندان نبوت کا اسوۂ حسنہ ہے - یہي صحابۂ کرام و تابعین و جمیع
سلف صالحین کا طرز عمل ہے ' اور اسي پر آج تمام اسلامي ممالک
میں مثل عرب و حجاز ' مصر و شام ' مراکش و مغرب ' اور جمیع بلاد
عثمانیہ میں عمل کیا جا رہا ہے - اور کوئي وجہ نہیں کہ مسلمانان
هند هندوستان کي رسم و رواج سے اس درجہ مقید هوں کہ ان
تمام نظائر و شواهد سے چشم پوشي کرلیں -

برادران هنود معاف فرمائیں اگر میں کہوں کہ اسلام هندوستان
میں آکر اور تمام مقامات سے بہت زیادہ مسخ هوا - عربي سادگي اور
عجمي تکلف و تصنع ' ان دونوں عنصروں سے پہلے هي مرکب
هوچکا تھا ' اسپر هندوستان کي بت پرستي اور اقوام وثنیہ کے
رسم و رواج کے اضافہ نے ایک ایسي صورت بنادي کہ آج اصلاح
اعمال و جزئیات اعمال کا کام هندوستان میں اور تمام ممالک اسلامیہ
سے زیادہ تر مشکل هوگیا ہے اور چھوٹي چھوٹي باتوں کے اندر بھي
هندوستان کي رسم رواج کا کوئي نہ کوئي عظیم الشان بت چھپا
هوا ہے - عورتوں کے ناموں کے مخفي رکھنے کا خیال بھي ایک
ایسي هي رسم ہے - بہتر ہے کہ اس سے جلد کنارہ کشي کي جاے -
ابھي هندوستاني رسم و رواج کے بت سے نجات نہیں ملي تھي
کہ تقلید فرنگ کا ایک نیا بتکدہ آباد کیا گیا ہے - ارباب توحید کو
چاهیے کہ دونوں کي پرستش سے رهائي حاصل کریں :

هم کعبۂ و هم بتکدہ سنگ رہ ما بود
رفتیم و صنم بر سر محراب شکستیم

مسئلۂ تبلیغ اســـلام

اور اخـتـلاف فرق اسـلامیہ

خواجہ کمال الدین بي - اے

بزرگ من و محسن قوم تسلیم - الهلال کے جدید نمبر میں
آپنے " اجتماع عظیم " کي سرخي سے تبلیغ اسلام کے متعلق جو
کارروائي درج کي ہے اور جسمیں آپکي تقریر بھي درج ہے اس سے
یہ پایا جاتا ہے کہ جناب محترم خواجہ کمال الدین صاحب کو مالي
مدد دیجارے - چنانچہ فوراً اس پر غور کرنے کے بعد چند دوست
اس بات کے لیے تیار هوگئے کہ لکھنؤ میں بھي چندہ جمع
کیا جارے ' اور اپنے خیال کو قائم کرکے چندہ وصول کرنیکے لیے روانہ
هوگئے - لیکن پبلک میں جو خیالات هیں انکے سننے کے سوا اور
کچھہ هاتھہ نہ آیا - مجبوراً خاموش هوکر بیٹھہ رهے ' اب خیال یہ ہے
کہ ایک مستقل اصول قرار دیکر اس کے لیے کوشاں هوں گے - لیکن
جو سوالات هیں وہ درج کیے جاتے هیں :

(۱) کیا خواجہ کمال الدین قادیاني نہیں هیں ؟ اگر نہیں
تو کیا لارڈ هیڈلے بالقابہ قادیاني نہیں هوے ؟

(۲) کیا اشاعت و تبلیغ اسلام خواجہ صاحب کے ذریعہ سے
کیجاریگي ؟

پس استدعا ہے کہ اپنے خیالات کا اظہار بذریعہ اخبار فرمائیے
کہ آپکے خیالات مرزا صاحب قادیاني کو مسیح موعود تسلیم کرنے
میں کہانتک وسعت رکھتے هیں ' اور احمدي گروہ کي شرکت
اشاعت اسلام میں مضر ہے یا نہیں ؟ (مختار احمد خاں از لکھنؤ)

الهلال :

عزیز من ! آجتک اشاعت اسلام کو جس چیز نے روکا ہے '
یقین کیجیے کہ یہي تفرق و تشتت فرق اسلامیہ اور عدم تشکیل
وحدۃ اسلامیہ ہے - اسلام نے پہلے هي دن اسکا سد باب کردینا چاها تھا -
حیث قال : ولا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاءهم
البینات ' اولئک لهم عذاب عظیم (۳ : ۱۰۵) اور اختلاف کا علاج
بھي بتلا دیا تھا : فان تنازعتم فی شيء ' فردوہ الی اللہ و الرسول ان
کنتم تومنون باللہ و الیوم الاخر ' ذلک خیر و احسن تاویلا (۴ : ۵۹)

لیکن تفریق هوئي اور جو مصیبت مسلمانوں پر آني تھي آئي '
ازانجملہ یہ کہ اسلام کي جو تبلیغي قوت صدر اول میں مشارق
و مغارب کو مسخر کررهي تھي ' وہ بالکل رک گئي اور مسلمانوں
کي قوت بجاے اشاعت توحید کے ' باهمي جنگ و جدال میں
صرف هونے لگي - اسي کا نتیجہ بغداد کا قتل عام ' دولت
عباسیہ کا انقراض ' اور اسلامي تمدن و علوم کا خاتمہ تھا جو
حملۂ تاتار سے وقوع میں آیا - تلک العملۃ التي کانت اول صدمۃ '
صدعت بناء قوۃ المسلمین صدعاً ' لم یلتئم من بعدہ و بعد کما کان !

یقین کیجیے کہ اگر شہادت حضرۃ عثمان رضي اللہ عنہ کے بعد
سے باهمي نزاعات کا سلسلہ شروع نہ هوا هوتا جو اب تک روبہ
ترقي ہے ' تو آج تمام آباد کرۂ ارضي پر صرف ایک هي قوم و ملت
هوتي اور وہ صرف ملت اسلامي تھي ' کیونکہ یہ وعدۂ الہي تھا '
و لن یخلف اللہ وعدہ و انما هم المخلفون : و ما کان ربک لیهلک
القری بظلم و اهلها مصلحون (۱۱ : ۱۱۷)

لیکن کیا اب بھي وقت نہیں آیا ہے کہ آنکھیں کھلیں اور دین
الہي کي عزت کو اپنے اعمال مظلمہ سے اور زیادہ ذلیل و رسوا نہ
کریں ؟ کیا گذشتہ غفلت انتہا کیلیے کافي نہیں ہے کہ مزید
سرشاري کیلیے لوگ بیقرار هیں ؟ پھر کیا ہے کہ موجودہ درد
مصائب و فلاکت کے احساس کا ادعا بھي کیا جاتا ہے ' اور ساتھہ هي
اپني قدیمي خصوصیات جنگ و نزاع سے هٹنے کا ارادہ بھي نہیں ہے ؟
افلم یدبروا القول ' ام جاء هم مالم یات آباء هم الاولین ؟ (۲۳ : ۶۸)

میں ایک لمحہ کیلیے بھي اس اتفاق و اتحاد کا قائل نہیں کہ
لوگ اپنے اپنے عقائد سے دست بردار هوجائیں جنکو وہ اپنے نزدیک حق
و صحیح سمجھتے هیں - یہ یا تو نفاق ہے یا مداهنت في الدین '
اور یا پھر " ردوہ الی اللہ والرسول " کا نتیجہ ' لیکن بظاهر اسکي
امید نہیں اور ویسے فضل الہي کوئي خارق عادت دکھلا دے تو یہ
دوسري بات ہے -

اب سوال یہ ہے کہ حفظ شریعت و ملت اور اشاعت اسلام
جیسے مشترک مقاصد کے کام کو اسي باهمي اختلافات کي نذر کردیا
جاے یا کوئي صورت عمل بھي پیدا کي جاے ؟

اگر اشاعت اسلام کا کام هر فرقہ اپنا فرض سمجھتا ہے ' تو کوئي
وجہ نہیں کہ هر فرقہ اسمیں شریک نہو -

(اصول اتحاد فرق اسلامیہ)

اسکي صورت صرف یہ ہے کہ هم لوگ اپنے عقائد کي ایک
اصولي تقسیم کردیں - چند اولیات کو مشترک قرار دیں اور باقي امور
کو مخصوص -

اسئلة واجوبتها

(۱)

طریق تسمیۂ و تذکرۂ خواتین

(از جناب مرزا عرفان علي صاحب ريٹائرڈ ڈپٹي کلکٹر - آگرہ)

مکرم و معظم دام مجدکم - تسلیم

مجھکو جناب سے نیاز حاصل نہیں. مگر جناب کي عظمت و شان علمي هر دل میں جاگزیں ہے -

یوں تو معمولاً الهلال بدر درخشاں کي طرح هر هفته چمکتا ہے' مگر ۳ دسمبر کا پرچه بعض ایسے دل چسپ مضامین کا مجموعه ہے جس سے غلامان اسلام کو خاص واسطه ہے -

سچ یه ہے که هم مسلمان هیں اور همارا مسلمان هونا هماري طرز معاشرت سے ظاهر هونا چاهیے' کیونکه سب سے پہلا ثبوت یهي ہے' یه نہیں که هم قسمیں کها کها کر کسي کو باور کرادیں که هم پیروے اسلام هیں -

تقریر طویل هوئي جاتي ہے' مجھے صرف دو باتیں پرچه متذکرہ بالا کے متعلق عرض کرني هیں' ان کو اس نظر سے عرض کرتا هوں که جناب انکو کسي پرچه آیندہ میں صاف کردیں تاکه کوئي شک باقي نه رہے -

اول یه که " طریق تذکرہ و تسمیۂ خواتین " کي نسبت الهلال نے صفحه ۴۲۶ کے اول کالم میں جهاں اپني راے ظاهر کي ہے' وهاں یه فقرہ بهي لکها ہے که " اور جس نام سے اُسنے (عورت نے) جلسه نکاح میں اپنے شوهر کي رفاقت دائمي کا اقرار کیا " اس میں رفاقت دائمي کے اقرار کو اچهي طرح نہیں سمجها - اس سے آپکي مراد کیا ہے؟ براہ عنایت صراحت مزید فرما دیجیے - دوم مضمون کا جو لب لباب ہے' اور جو اُسکا ماحصل ہے' اُس سے مجھے پورا اتفاق ہے اور میں تو اس خیال کا شخص هوں که اپنے نام کے ساتهه مسٹر کا لکها جانا بهي گوارا نہیں کرتا - آپکو یاد هوگا که میں نے جب آپکے مطبوعه لیبل کو درست کیا ہے تو مسٹر کا لفظ قلمزد کر کے مرزا لکهدیا تها' مگر شوهر کے نام کے ساتهه زوجه کو خطاب کرنا عقلي دلایل سے معیوب نہیں' اور شرعي بهي کوئي حکم نہیں' پس اعتراض کے قابل کیوں قرار دیا جاتا ہے؟ یه همنے مانا که مسز نه کہو تو اهلیه' اهلخانه' زوجه' بیگم صاحبه' خاتون خانه و دیگر خطابات سے مثلاً بهو بیگم' بڑي بهو' ممتاز محل وغیرہ کہنا کیا برا ہے' اور کیا اعتراض اسپر هوسکتا ہے؟ اسي سلسله میں میں اتنا اور بهي عرض کرونگا که تحقیر و تصغیر پر ایک نظر ڈالتے هوے دیکهیے که اگر ایک غریب کي لڑکي فاطمه نامي ایک امیر کبیر اهل علم کي زوجه هو جاے' تو کیا اُسکي عزت افزائي اسمیں نہیں که وہ اپنے شوهر کے نام کے ساتهه موسوم کیجاوے' اور بجاے فاطمه کہلانے کے نواب بیگم' بیگم صاحبه' یا اهلیه محترمه ذیجاہ کہلاوے؟

اب میں زیادہ سمع خراشي نه کرونگا' اس تکلیف دهي کو معاف فرمائیگا - غالباً آپ آل انڈیا محمڈن کانفرنس آگرہ میں تشریف فرما [illegible] زیارت سے مشرف هونگا - انشاء الله تعالے -

الهلال:

توجه فرمائي کا شکریه -

(۱) " جلسۂ نکاح میں جس نام سے اُس نے الخ " اس کا مطلب تو صاف واضح تها - یعنے وهي اصلي نام جو اُس وقت لیا گیا' اور جس نام کے ساتهه اُس نے اپنے شوهر کي دائمي رفاقت کا اقرار کیا - دائمي رفاقت سے نکاح مدني مراد ہے -

(۲) میرا مقصود یه تها که مسز وغیرہ کا خیال محض یورپ کي تقلید سے پیدا هوا ہے' اور عورت کے نام کو چهپانا اور اسکے اعلان کو موجب حیا سمجهنا ایک ایسي رسم ہے جسکي شریعت میں کوئي اصلیت نہیں' نیز خاندان نبوت و صحابۂ کرام کا طرز عمل بکلي اسکے خلاف - باقي باصطلاح فقه جواز و عدم جواز کي یهاں کوئي بحث نه تهي' اور جب ایک قدرتي طریقه اظهار نام حقیقي کا موجود ہے تو کونسي ضرورت ہے که مصنوعي طریقے ایجاد کیے جائیں؟ کیوں ایک مرد اپنے نام سے پکارا جاے' اور کیوں عورت نه پکاري جاے؟

اس مبحث میں قابل غور امر یه ہے که " بیگم صاحبه فلاں' زوجۂ فلاں' اهلیۂ فلاں' بهو بیگم' تاج دلهن" وغیرہ وغیرہ تراکیب سے اعلان و تسمیه کا خیال کیوں پیدا هوتا ہے؟

دو حال سے خالي نہیں :

یا تو اسلیے که عورتوں کا نام ظاهر کرنا بربناے رسم و رواج معیوب سمجها جاتا ہے' اورگو هر مصنوعي نام بهي مثل علم کے هو جاتا ہے' لیکن رسم و رواج کي پرستش اجازت اعلان نہیں دیتي -

اور یا پهر بربناے تقلید فرنگ که "مسز" کي جگه "بیگم" وغیرہ کي جستجو ہے -

اول صورت میں شرعي امتناع کا یه پہلو نکلتا ہے که جس چیز کے اظهار سے شارع نے نہیں روکا اور نه کوئي عملي نمونه دکهلایا' محض رسم کي وجه سے اسپر اصرار کیا جاے اور اسطرح رسم و رواج کو حقیقت شرعیه پر ترجیح دي جاے -

یاد رکهیے که جب کسي غیر شرعي امر پر رسماً سخت اصرار کیا جاے تو ضروري ہے که اسکو شدت و سختي کے ساتهه روکا جاے - کیونکه اس طرح غیر شرعي امور کا مثل احکام شرع کے واجب الانقیاد هو جانا ممکن ہے' اور همارے اعمال میں اسکي صدها مثالیں موجود هیں -

آپنے فقہا کے اقوال پڑھے هونگے که اگر کسي فعل مباح کو اس اُصرار کے ساتهه لوگ بجا لائیں که اسکے واجب و فرض سمجهے جانے کا خوف هو تو اس حالت میں ایسے مباحات کا ترک واجب ہے' حفظاً لاحکام الشریعة والحقیقة -

دوسري صورت کي نسبت اُس مضمون میں تفصیلاً عرض کرچکا هوں - یورپ میں یه حالت عورتوں کے گذشته مسیحي اُسر و مملوکیة کا بقیه ہے' اور اسکي تقلید کرنا یه معني رکهتا ہے که اسلام کي بخشي هوئي حریت کو تقلید مسیحیت پر قربان کردیا جاے - ضمناً اس سے یه نتیجه نکلتا ہے که آپ کسي نه کسي وجه سے عورت کو حق اعلان ذاتي دینا نہیں چاهتے - حالانکه اسلام نے دیا ہے - تمام عبادات و معاملات میں مسلمان عورت مثل مرد کے حق ذاتي کے ساتهه ایک وجود مستقل تسلیم کي گئي ہے - پهر ایسا کرنا کب درست هوسکتا ہے؟

یهي وجوہ هیں جنکي بنا پر اس عاجز کي راے عام طرز عمل کے خلاف ہے' اور اسکو ضروري سمجهتا هوں که مسلمان خواتین

حلال:

جو عبارت آپنے نقل کي هے اُسکا مطلب صرف اسقدر هے که کهانڈ کے صاف کرنے کي چیزوں میں سے ایک شے سور کي هڈي بهي هے اور یه بالکل ٹهیک هے ' لیکن حلت و حرمت کیلیے علاوہ دیگر مباحث فقهیه کے' یه سوال باقي رهجاتا هے که جو شکر هم استعمال کرتے هیں' ایا وہ بهي اسي سے صاف کي جاتي هے یا نهیں ؟

ایک زمانے میں مجهے خود اسکا خیال هوا تها اور میں نے تحقیق کیا تها - مجهے معلوم هوا تها که بهت سے طریقے هیں ' منجمله انکے ایک یه چیز بهي هے ' لیکن ضروري نهیں که وهي استعمال میں لائي جاے -

بهر حال یورپ کي بنائي هوئي چیزوں کا بالعموم مشتبه هونا اور هر طرح کي حـلال و حرام اشیا سے انکا ممزوج هوسکنا امر معلوم هے ' اور گو حضرات علما اسکو باصطلاح فقه متاخرین " عموم بلوی " سے تعبیر کرکے خاموش هو رهیں مگر میں اسے کافي نهیں سمجهتا ' اور اسکا اصل علاج یه هے که ملک میں اُن اشیا کا بدل مهیا کیا جاے -

آپ صرف ایک شکر هي پر کیوں زور دیتے هیں ؟ مجهسے پوچهیے تو ایک بڑي فهرست پیش نظر رکهتا هوں - لیکن پهر کیا فائدہ ؟ سلطان احتیاج کي قوت سب پر غالب هے' کتنے هیں جو وسائل راحت و لذائذ کو موجود پا کر پهر اس سے بر بناے اتقا احتراز کریں گے ؟ اصل علاج کیلیے کوشش کیجیے - صاف اور عمدہ قند کا بنانا بهت آسان هے - یه اُن مصنوعات میں سے نهیں هے جنکے لیے ملک طیار نهو لیکن آجتک ایک کارخانه بهي نه بن سکا - پچهلے دنوں شیعـه کانفرنس میں کوئي صاحب اسکے لیے کمپني بنا رهے تهے یا بنا چکے هیں ' لیکن معلوم نهیں که پهر کیا نتیجه نکلا ؟

میں اُن بزرگوں سے متفق نهیں هوں جو کهتے هیں که جب تک ملک میں هر طرح کي دیسي چیزیں نه ملیں اُس وقت تک سودیشي اور بائي کاٹ کا نام نه لو ' کیونکه جب تک اُسکا حس پیدا نهوگا ' کارخانوں اور مصنوعات وطنیه کا انتظام بهي نهوگا - تا هم یه تو ایک بدیهي امر هے که جب تک هر ولایتي چیز کا بدل ملک میں مهیا نه هوجائے ' اُس وقت تک کچهه بهي نهیں هوسکتا -

الحمد لله که حق سبحانه نے آپکو اور آپکے احباب مومنین کو توفیق دي که بر بناے اشتباہ اُسے ترک کر دیا - اور ترک بهر حال اولی و احوط هے -

بستر مرگ پر ایک نظر الوداعي!

چند ماہ میں نوجوان شاہ ایران احمد شاہ ' اپنے اسلاف کے تخت پر سریر آرا ' اور اسدن کي شام کو تاجپوش هونے والا هے جس دن ناظم سلطنت ناصر الملک ابو القاسم اوسکے هاتهه عنان حکومت دیدیگا - اسلیے ان حالات کا مطالعه ' جو اسوقت ایران میں پهیلے هوے هیں ' نیز اس صورت حال کا امتحان ' جس سے نوجون شـاہ ایران کو دو چار هونا پڑیگا ' یقینـاً موجب عبرت و بصیرت هونگے - ایران کے بستر مرگ پر یه گویا ایک الوداعي نظر هے جسکا یقیناً وہ حقدار هے -

سنه ۱۹۰۶ کا انقلاب اور ۳۰ - اگست سنه ۱۹۰۷ کا معاهدۂ انگلستان و روس ' یه دونوں واقعات دو ایسے سیاسي کار فرما حالات پیدا کرتے هیں ' جنکے لیے کسي نه کسي حل کا دریافت هونا ضروري هے - یه دونوں واقعات ' جو وقوع میں قریباً متحد الوقت مگر در اصل ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ هیں ' ملـک کي آیندہ قسمتوں میں اسقدر وسیع حصه رکهتے هیں که انکے مجموعي اثر کي وجهه سے انکو نهایت قریبي طور پر باهم وابسته سمجهنا پڑتا هے - اُسلیے مناسب سمجهتا هوں که ان دونوں سوالات پر بحث حسب تفصیل ذیل علحدہ علحدہ اجزاء میں کیجائے :—

(۱) دستوري حکومت -

(۲) معاهدۂ انگلستان و روس -

(۳) نتائج -

شاہ ایران جب تـک اپني رعایا کي خواهش کے آگے سرنگوں هونے اور انکو آئیني حکومت کے متعلق فرمان دینے پر مجبور نهیں هوا ' اسوقت تـک وہ برابر کسي طریقه ' کسي اصول ' یا کسي سیاسي فرد عمل کے بغیر حکومت کرتا رها - سچ یه هے که یه طریقۂ حکومت اسقدر برا نه تها که کوئي شخص اسکو نظام کے بالکل نهونے کا الزام دیسکے - (گو یکسر طوائف الملوکي اور ظلم رائي تهي - الهلال)

جو کچهه هو ' نتـائج کے مضرت رساں استبداد کی حیثیت ' مالیات حکومت میں کامل ابتري کي حیثیت سے کم محسوس کي گئي -

ایراني قوم کے بهترین عنصر شاہ کي اس حالت کو بے پروائي کے ساتهه نهیں دیکهه سکتے تهے - امراء اور ارباب دماغ اسلیے متحد هوے که شاہ کو حکومت کي کسي منتظم شکل پر مجبور کریں -

ایراني ارباب فکر کو ' جنمیں سے اکثر نے یورپ میں تعلیم پائي تهي ' آئیني حکومت کے اس حیثیت سے ناگزیر هونے کا یقین تها که ملک کي نجات کي لیے یهي ایک آخري امید هے -

گو امراء نے اپنے حقوق کو خطرہ میں پڑتے هوے نفرت کے ساتهه دیکها ' مگر شاہ کي استبدادي حکومت کو هلا دینے کے لیے ارباب انقلاب کے ساتهه اس امید میں شریک هوگئے که بعد کو بوقت فرصت طاقت پر قبضه کرکے سلطنت کو اپنے حسب دلخواہ

اب دیکھیے که تمــام مــدعیان اسلام فرقوں کے مشتــرک عقائد و مقاصد کیا کیا هیں جن سے کسي کو انکار نہیں -

مثلاً کــلمۂ توحید و اقرار رسالت ' اعــلان و اشاعت قرآن ' حفظ بلاد و ثغور اسلامیۃ ' دفع کفار و اعداء اسلام ' یا اسي طــرح کے بعض دیگــر امــور -

اسکے مقابلے میں اپنے مخصوص عقائد کو بھي اپنے ذهن میں رکھه لیں - مثلاً خلافت و امامت اوصیاء ' وجوب و عدم وجوب عدل ' تکفیر و عدم تکفیر فساق ' صحت انعقاد خلافت راشدہ ' وجوب تقلید شخصي و عمل بالحدیث ' مهدویت و مسیحیت مرزا صاحب قادیاني و انکار ازاں ' وغیرہ وغیرہ -

اسکے بعد آئندہ کیلیے طرز عمل یه هو که جب کبھي موقعه اُن مشترک عقائد و مقاصد کا آے تو هر قائل کلمۂ توحید خدمت و شرکت کیلیے مستعد هوجاے ' اور اپنے تمام باهمي نزاعات و مناقشات کو فراموش و نسیاً منسیا کرکے اسطرح تمام اهل قبله متحد و متفق هوجائیں ' گویا ایک هي خاندان کے فرزند ' اور ایک هي شجرۂ محبت و اخوت کے برگ و بار هیں -

لیکن اسکے بعد جب اپنے اپنے مخصوص عقائد و اعمال کے حدود میں آ جائیں تو بلا کسي مداهنت و نفاق کے اپنے اپنے عقائد پر نہایت مضبوطي و استواري کے ساتھه قائم رهیں ' اور شوق سے هر جماعت اپنے اُن عقائد کا احقاق کرے ' جسکو وہ حق سمجھتي هے - مناظرہ کي مجلسیں منعقد کریں ' رسائل و کتب شائع کریں ' اپني اپني جانب لوگوں کو بــلائیں ' کوئي اس سے نہیں روکتا اور نه کسي کے روکے یه باتیں رک سکتي هیں -

اگر رسول الله صلی الله علیه وسلم حفظ ملت و مصلحت وقت کي بنا پر مدینه کے یہودیوں سے معاهدۂ امن کرلیتے تھے ' تو هزار تعجب هے هم پر که هم حفظ اسلام یا تبلیغ توحید کیلیے اپنے مخالف فرقه کو شرکت کار کا موقعه نه دیں اور متحد نہوسکیں !

یه نه مداهنت هے اور نه تمام مختلف عقائد کو ایک جگه جمع کردینا ' بلکه متعصب سے متعصب فرقے بھي اگر آنکھه کھولکر دنیا کو دیکھیں ' اور وقت کي مصیبت کو سمجھیں تو اس طرح کے محدود و مشروط اتحــاد کو ایک لمحه کیلیے بھي اپني فریقانه هستي کیلیے مضر نه پائیں گے -

میں تو اب صرف ایسے هي اتحاد کا متمني هوں ' نه که اُس اتحــاد عقــائد کے خوش آیند خواب کا ' جسکي تعبیــر آجتک نه ملسکي -

(جــواب ســوالات)

یہاں تک تو میں نے اصولي طور پر اس مسئله کي نسبت اپنا خیال ظاهر کردیا که مستقل طور پر لکھنے کا موقع نہیں ملتا اور ضمني مواقع هي کو غنیمت سمجھکر اپنے خیالات قلمبند کردیا کرتا هوں - اب اسکے بعد امور مسئوله عنها کا جواب سن لیجیے :

(۱) مجھے معلوم هے که خواجه کمال الدین صاحب احمدي هیں -

(۲) لارڈ هیڈلے کي نسبت مجھے معلوم نہیں - ابھي تو وہ غریب مسلمان هي هوا هے ' اگر یه جھگڑے اسکے آگے کیے گئے تو وہ حیران هوکر پوچھے گا که کہاں جاؤں ؟ مسلمان هونے کے بعد بھي نجات نہیں ملتي اور هر فرقه دوسرے فرقه کي تکفیر کررها هے ؟

(۳) میں الحمد لله اپنے انــدر اتني ایماني قوت رکھتا هوں که جس امر کو حق تسلیم کرلوں اُسکا اُسي وقت اعلان بھي کردوں ' پس میري نسبت یــه سوال محض عبث هے - نه تو میں کسي شخص کو مهدي یقین کرتا هوں نه مسیــح موعود ' میں اعتقــاد توحید و رسالت ' اور عمل صالح کو نجات کیلیے کافي سمجھتا هوں - اسکے سوا مجھے اور کچھه معلوم نہیں - قرآن کریم مسلمانوں کا حقیقي امام هے : وکل شي احصیناہ في امام مبین -

(۴) خواجه کمال الدین یا کوئي شخص اگر اشاعت اسلام کي خدمت مقدس انجام دے ' تو تمام مسلمانوں کو اُن کا ساتھه دینــا چاهیے اور بس ' یهي میرا مقصد هے اور میں نہیں سمجھتا که اس سے زیادہ سمجھنے کا کسي کو کیا حق هے ؟

(۵) خواجه صاحب کي نسبت مجھے یقین هے که وہ خلوص و ایثار کے ساتھه اس خدمت میں مصروف هیں ' اور بہترین وقت سمجھتا هوں که اس وقت پوري قوت سے اس کام کو شروع کیا جاے ' اور ایک عظیم الشان تبلیغي مجلس قائم کي جاے - مسلمانوں کو چاهیے که وہ اس اقدام سے متاثر هو کر راہ کار اختیار کریں ' نه که اس کام کو صرف ایک هي فرقه کے هاتھه میں چھوڑ دیں - وہ مسلمان جو باهمي نزاع کے قصه کو چھیڑ کر اس کام کي مخالفت کرینگے ' نیز قادیان کے وہ متشددین جو عامۂ اهل اسلام کي تکفیر کرکے مخالف جذبات کو مشتعل کرینگے ' دونوں گروہ عند الله جوابدہ هونگے اس نقصان عظیم کے ' جو خدا نخواسته موجودہ تحریک کے قائم نه رهنے کي صورت میں متصور هے - و نسا ل الله تعالي ان یوفقنا و سائر اخواننا المسلمین لما یحبه و یرضاہ - و تلک الدار الاخرۃ نجعلها للذین لا یریدون في الارض علواً ولا فسادا ' والعـاقبة للمتقین -

حکم استعمال قند انگریزی بصورت اشتباہ

ایک دن میں یه کتاب پڑھه رها تھا :

The Geography of Commerce, by Spencer Trotter M. D.
Edited by Chusman, A. Harrick Ph. D.
Published 1909.

پڑھتے پڑھتے اسکے صفحه ۱۱۵ - پر یه فقرہ زیر سرخي :
Hog and Hog producst (سور اور سور کي پیدا وار کے متــعلق)
میرے نظر سے گذرا - فقرہ یه هے :

"The fat is made in to beard ; the bones are ground up for use as fertilizer ; or when burnut to charcoal are used in the Sugar refining process."

مجمــلا فقــرہ کا مطلب یه هے که سور کي هڈیوں کو کوئله بنا کر مصري کے صاف کرنے میں استعمال کرتے هیں -

جو خیال اس فقــرہ کو پڑھکر ایک مسلمان کے دل میں پیدا هوسکتا هے ' اسکا آپ پورے طور پر اندازہ کرسکتے هیں - میں نے اور میرے چند ایک دو اور هــم خیال دوستوں نے استعمال مصري کو یکدم ترک کردیا - گو اس سے تــکلیف تو هوتي هے مگر هم سب اس تــکلیف کو برداشت کرنیکے لیے تیار هیں بشرطیکه همارے مذهب میں خلل نه واقع هو -

یہاں کے چنــد علما سے بھي دریافت کیا گیا ' مگر کوئي تشفي بخش جواب نہیں ملا - لہذا آپکي طرف رجوع کرنا پڑا کیونکه آپکي علمي و دیني لیاقت اور قابلیت مسلمه هے اور نیز آپکا بیش قیمت رساله الهلال کا بہت سا حصه انهي امور پر مشتمل هوتا هے - مہرباني کرکے آپ جلد اسکے متعلق ایک قیمتي راے اپنے اس بیش قیمت رساله میں شائع کرادیں تا که میرے اور میرے دیگر مسلمان برادران ملت کي تشفي هوجاے -

عبد الصمد بي - اے سکینڈ ماسٹر گورنمنٹ هائي اسکول کوئٹه

یں سے بعض تو یہاں تک بڑھجاتے ھیں کہ اسکو ناقابل قرار
بتے ھیں اور کہتے ھیں کہ اس نے ان لوگوں کو دھوکا دیا'
ہ اسکي نظامت کو امن و ترقي کي تمہید خیال کرتے تھے -
مگر یہ الزامات در حقیقت بہت بیجا ھیں -

هم کو یہ یاد رکھنا چاھیے کہ ناظم نے آکسفورڈ میں تربیت
ائي ھے' اور یہ کہ دستوري حکومت کے اصول کے متعلق اسکا تخیل
ماخوذ ھے ان بہترین سرچشموں سے جو بیلیال کے کمروں میں
یں' اور ان مثالوں سے جو انگلستان کي سیاسي تاریخ پیش
رتي ھے -

اس کہنے کے بعد کوئي یقین کرسکتا ھے کہ ایک ایسا شخص
جسمیں قوم کي قیمت کا یقین اسدرجہ سرایت کرگیا ھو' خود اپنے
پ کو دھوکا دیگا' اور ایسے رئیسوں اور جماعتوں سے اپني خواھشوں
و بجبر منظور کرائیگا' جن پر اسے براے نام اقتدار حاصل ھے؟ همیں
ے واقعہ نظر انداز نہ کرنا چاھیے کہ ایراني دستور ملک کي
ضرورتوں کے لحاظ سے نہیں' بلکہ اسوقت صرف اس حیثیت سے
بنایا گیا تھا کہ وہ شاہ کي خود مختارانہ طاقت کے مقابلہ میں
مدافعت کا ایک ذریعہ ھو - اسلیے یہ اساس حکومت ھي جھوٹي
ھے' اور دستوري کارروائیوں کو مفلوج بنا دیتي ھے -

ایک افسوسناک صداقت یہ ھے کہ اس فالج کے نتائج جو سابق
حکومت کي وجہ سے نوجوان ایرانیوں کے دلوں پر گرا تھا' ناقابلیت
اور فلاح عام کے کاموں سے نفرت کي شکل میں منعکس ھو رھے ھیں -

بہرحال یہ ھیں وہ حالات جسمیں سلطان احمد شاہ کہ نوجوان
و عجلت پسند ھے' اپنے اسلاف کے ڈگمگاتے ھوے تخت پر بیٹھیگا -

الهلال:

یہ نیر ایسٹ کے مراسلہ نگار کا مضمون ھے - ایران کي موجودہ
بدبختي کي اصلي علت یہ نہ تھي کہ دستوري حکومت اسے راس
نہ آئي - بلاشبہ ایران اسکے لیے تیار نہ تھا' تاھم اصلي شے
دستوري انقلاب کے بعد روس کا محمد علي کو آلۂ کار بنانا اور اسکے
ھاتھوں قوم کو تباہ کرانا' پھر سر ایڈورڈ گرے کا روس کے ساتھہ
سازشي اتحاد اور بالاخر اسکي قسمت کي گذشتہ تقسیم ھے -

برید فرنگ

اقتراعیات انگلستان

جد و جہد حریت - ایثار و جاں نثاري - ثبات و اقدام عمل !

تاریخ انگلستان میں اقتراعیات (سفریجزم) کي تحریک
ھندوستان کے لیے ایک بصیرت بخش و عبرت انگیز واقعہ ھے'
خصوصاً انکا ثبات و استقلال کہ یہ جنس گرانمایہ و اکسیر کامیابي
یہاں کے مردوں میں بھي کم یاب بلکہ نایاب ھے -

کوئي ھفتہ ایسا نہیں گزرتا کہ ولایتي ڈاک میں انکے تازہ واقعات
نہ ھوتے ھوں بلکہ ابتو انگلستان کے اخبارات میں اور عنوانات کي
طرح اقتراعیات بھي ایک مستقل عنوان ھوگیا ھے - حسب معمول
گذشتہ ھفتہ کی ڈاک میں بھي چند تازہ واقعات آئے ھیں -

* * *

مسز پانکھرسٹ کے نام سے تو قارئین کرام نا آشنا نہ ھونگے - یہ وھي
خاتون ھے جو اقتراعیات میں سے فوجي جماعت کي سرخیل ھے -
اسکي آتشیں تقریریں' گرفتاري' قید' اور ترک خور و نوش کي
عبرت پرور اور سبق آموز داستانیں بارھا آپ سن چکے ھیں -
یہ مجاھدۂ راہ حریت جو غالباً آیندہ تاریخ انگلستان کي ایک
ھیروئن اور کرامویل کي طرح عورتوں کي آزادي کے لیے ضرب المثل
ھوگي' آج اپني نفاق و مداھنت سے غیر آلود آزادي کیوجہ سے ارباب
حکومت کي نظروں میں پیکر بغاوت سمجھي جاتي ھے' اور
انگلستان میں جسکو اپنے حریت زار و احرار پرور ھونے پر اسقدر
ناز ھے' اسے چین سے رھنا نصیب نہیں ھوتا -

پیرس سے واپسي میں جب وہ وکٹوریا اسٹیشن پر پہنچي
تو فوراً گرفتا کرلي گئي -

مگر وہ معمولي خاتون نہ تھي نہ اسکي گرفتاري کے لیے ایک
وردي پوش کانسٹبل کا ھاتھہ میں ھتکڑي لیے ھوے موجود ھونا
کافي ھوتا - وہ جہاد و حریت کي ایک دیوي ھے جسکي پرستش
انگلستان کی تمام اقتراعیات کرتي ھیں' اور جسکي قربانگاہ پر اپنا
سر چڑھانا ھر سفریجت عورت اپني سعادت سمجھتي ھے - اسلیے
اسکي گرفتاري کے واسطے مخصوص اور پر اسرار انتظامات کیے
گئے تھے -

* * *

وکٹوریا اسٹیشن کا پلیٹ فارم ایک وسیع پلیٹ فارم ھے - اسکے
ایک سرے پر جہاں بعد مسافت کي وجہ سے روشني اور اشخاص
دونوں کي کمي تھي' یہ گرفتاري عمل میں آئي' اسلیے گرفتاري
کے وقت مظاھرہ کے نام سے ایک آواز بھي بلند نہیں ھوئي - حالانکہ
اگر کوئي دوسرا موقعہ ھوتا تو ایک محشر و ھنگامہ بپا ھوجاتا - ایک
موٹر کار پوشیدہ طور پر تیار کھڑي تھي - مسز پانکھرسٹ کو اسمیں
بٹھا کر پولیس فوراً اسٹیشن سے روانہ ھوگئي -

موٹر کار کي رفتار غیر معمولي طور پر تیز تھي -

گرفتاري کے وقت مسز پانکھرسٹ نے کسي قسم کا مقابلہ یا مقاومت
نہ کي' کیونکہ وہ ان آئیني ھتکڑیوں کو اپني کلائیوں کے لیے
مرصع طلائي زیور سے زیادہ رونق بخش و عزت دہ سمجھتي ھے' مگر

طوائف الملوکي (Oligarchy) یا کسي ایسي ...طا.... کے قالب میں
ڈھال لینگے' جسمیں چند امراء حکومت فرمانروائي کرتے ھوں (یہ
صحیح نہیں - الہلال)

قوم - یہاں خصوصیت کے ساتھہ اس سے مراد کاشتکار ھیں -
آساني سے اس تحریک میں شریک ہوگئي' کیونکہ اسکے بھولے اور
سادے دلوں میں آزادي کے معني' جسکے استعمال کے قابل وہ
ابھي نہ تھے' خاصکر ٹیکس کے بارے نجات تھي !

ان تینوں عناصر کو جو ھنگامي طور پر متحد تھے' خلیق مگر
مسرف مظفر الدین شاہ اور اسکے کم نظر اور حیلہ طراز وزراء سے
اپني خواھشوں کے لکھوا لینے میں کچھہ بھي دقت نہ ہوئي -
۵ - اگست سنہ ۱۹۰۶ع کو شاہ نے مقبول علم دباؤ میں آکے ایران
کیلیے پارلیمنٹ کي منظوري دیدي - ۹ ستمبر کو قوانین انتخاب
شائع ہوے' اور ۷ - اکتوبر کو مظفر الدین شاہ نے جبکہ وہ بستر
مرگ پر تھا' ایران کي پارلیمنٹ کا افتتاح کیا -

پہلا قومي مجمع فوراً شاھنشاھي کے دستوري قانون کے بنانے
میں مشغول ہوگیا - امراء باہم منقسم تھے - اسلیے انھوں نے مجلس
کي رھنمائي ارباب دماغ کے ھاتھوں میں چلے جانے دي -

گو یہ موخر الذکر اپني نیت میں مخلص تھے' مگر انھوں نے ان
اصول کو نامکمل طور پر جذب کیا تھا' جو اس آزادي کي بنیاد تھے
جس سے آج مغربي تمدني بہرہ اندوز ہو رہا ھے - نوآموزي کے
جوش میں انھوں نے تاریخ کو فراموش کرنے کي سنگین غلطي کي'
اور اس فریب امید کي پرورش کي کہ ایک قوم' جسکا بیشتر
حصہ محض جاھل اور بالکل غیر تربیت یافتہ ھے' وقت کي سست
رفتار تدریجي ترقي کے بغیر کامل دنیاوي جمہوریت سے گزر کے
منظم آزادي تک پہنچ سکتا ھے -

انھوں نے اس کا بھي خیال نہیں کیا کہ اگرچہ چند ضروري
اصلاحات پر اصرار ناگزیر ھے مگر شاہ کي حکومت کي بیخکني'
اور ملک میں بجبر ایک ایسے اساسي اور جمہوري انقلاب کا
پیدا کرنا کسقدر خطرناک ہوگا' جو یورپ کي سب سے زیادہ تربیت
یافتہ قوم کے لیے بھي لائق پذیرائي نہیں' اور ایراني قوم کي سیاسي
تعلیم کے مبلغ کے لحاظ سے تو بالکل خارج از تناسب ھے -

ایک " دستور " جو اس روح اور اس طریقہ پر ترتیب دیا گیا
ہو' اسکي زندگي کے اختتام کے متعلق کوئي شک باقي نہیں رھسکتا !

نئي حکومت کے آغاز ھي میں یہ ثابت ہوگیا - بغیر کسي
متعین فرد عمل' اور بغیر کسي طاقت یا دباؤ کے' حکومت پر ایک
ایسي غیر منظم مجلس چھا گئي' جو ابتدائي دستوري حقوق سے
ناواقفیت کے عالم میں طاقت کا دعوائے باطل کرنے لگي تھي -

سیاسي کلب صرف اسلیے قائم ہوے کہ اپني خواھشوں پر
دوسروں کو مجبور کیا جاے - اخبارات جو مفید ہوتے اگر کم
و بیش کم عمر ہوتے' حریت کو فوضویت (انارکي) کے ساتھہ مدغم
کرکے تباہ کن اصول کي تعلیم دینے لگے -

شاہ کہ نوجوان' شتاب کار' اور اس حقوق سے تمتع کے لیے
بیچین تھا جو اسکے اباء و اجداد کو حاصل تھے' نہ اپنے حقوق
سے دست برداري کا ارادہ کرسکا' اور نہ اس نے ایسا کرنا چاھا
اس پر یہ مستزاد ہوا کہ اسکي خود رائي نے ان لوگوں کو بھي
اس سے علحدہ کردیا جو اب تک نا طرفدار تھے - اسوقت سے اسکے
لیے کوئي امید باقي نہ رھي تھي' اور بالاخر اس خون تشنہ'
اور انقلابي حکومت کا خاتمہ جلا وطني نے کیا - اسوقت سے ایران
پا بزنجیر ہوے بغیر اپني قسمت کي نگراني کر سکتا تھا -

خانہ جنگي کے حادثہ کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ صلح
و اتفاق کا دور پیش نظر ھے اور قوم کي دوبارہ زندگي کے آغاز
نے ان تمام لوگوں کو مدد کي دعوت دي ھے جو دستوري
حکومت کي واپسي کے لیے لڑے ھیں - مگر اس صلح کي عمر
تھوڑي تھي - خود ارباب دستور میں اختلاف نمودار ہوا جو اپني
خیالي خواھشوں کو بزور منظور کرانا چاھتے تھے -

ان بے انتظامیوں کے باوجود مجلس کا انتخاب ہوا اور ...
نے مختلف جماعتیں ترتیب دیں -

یہ سیاسي سوالات نہ تھے جنکي وجہ سے بالاخر افکر غم سے دو چار
ہونا پڑا - بلکہ یہ شخصي مصالح تھے - آخر کار معاملات ایسے نقط
تک پہنچگئے' جہاں کثرت اپني خواھشوں کے منظور کرانے میں
قلت پر کامیاب ہوئي اور وزراء بجاے اسکے کہ موزوں قومي پالیسي
کي اشاعت' یا ضروري اصلاحات کے نفاذ کي کوشش کرتے' اور ...
جماعتیں حکمراني کرنے لگیں -

یہ حالت تھي جبکہ ناصر الملک نظامت کا بار گراں اٹھانے
کے لیے بلایا گیا -

ناصر الملک ایک تربیت یافتہ' اکسفورڈ کا ایم - اے' قابل
تجربہ کار' ہوشیار' اور ایماندار آدمي ھے - اسے ملک کي ضروریات
اور وہ فرد عمل معلوم تھي' جو ترتیب پاني چاھیے - مگر جسطر
اسے یہ معلوم تھا' اسیطرح وہ یہ بھي جانتا تھا کہ قانون دستور
جسکي بنا پر وہ نگراني اپنے ذمے لینے والا تھا' ایک ایسا ہتیار
جو صرف بادشاہ کي خود مختاري کو نیست و نابود کرنے کے لیے
بنایا گیا ھے' اور اسلیے وہ ایک ایسا قانون ھے' جس نے خود ا...
سے بھي ہتیار لیکے اسکي یہ حالت کردي ھے کہ سامان مدافعت
سے تو تہیدست... مگر سازش و مجبوري سے دو چار ھے !

صرف فرض کا خیال اس پر غالب آیا' گو وہ نظامت کے قبول
کرنے میں تردد سے لبریز اور ان مشکلات کے متعلق دھوکے میں نہ
جو اسکو پیش آنے والے تھے -

دوسروں کو یہ دکھانے کے لیے کہ جو لوگ حکمراني کے لیے
بلائے جائیں' خواہ وہ حکمراني کسي درجہ کي ہو' انھیں حکو...
کے اصول کا علم ضروري ھے' اس نے (ناصر الملک نے) مسلس...
وزرا اور وکلا کے ساتھہ کام کیا -

انکو غیر سرکاري نوعیت کي صحبتوں میں جمع کیا
کوشش کي کہ مختلف جماعتوں کے بالاشتراک کام کرنے کے
ایک بنیاد تیار کردے تاکہ آیندہ وہ متحدہ طور پر ایک ایسا ...
ترتیب دیں جو ضروري اور اھم اصلاحات کا کفیل ہو -

اس امر کي تصدیق کے لیے کہ ناصر الملک نے کس ...
اعتقاد اور ترک نفسانیت کے ساتھہ اس مشن کو اپنے ھاتھہ
لیا ھے' انکے کام کرتے ہوے دیکھنا چاھیے -

ایراني اپني' اس خوش قسمتي پر کہ انکا سرگروہ ایک
شخص ھے جو اس قدر روشن خیال اور اس درجہ بے لو...
ساتھہ ملک کي بہبودي میں منہمک ھے' اپنے آپ کو آج تک
زیادہ صحیح مبارکباد نہ دیسکے' اور نہ کوئي اعتماد اس
سے بہتر حالت میں کیا گیا' تا ھم عدم مفاھمت اور باقاعدہ...
نے ناظم کي بہادرانہ کوششوں کو بیکار کردیا اور اسطرح اس ا...
امید کو بھي مٹادیا جو دستوري حکومت کي قوت کے متعلق

اکثر سنتے ھیں کہ ناظم کو کمزوري اور اپنے اختیار...
محسوس کرانے میں ناکامي کا الزام دیا جاتا ھے' اور ان

میـــر مجلس آل انـڈیـا مسلم لیـگ کي افتتاحي تقـریـر

آنریبل سر ابراهیم رحمت الله نائت ممبر امپیریئل کونسل نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانه اجلاس منعقد آگره میں ۳۰ - دسمبر کو جو پریسیڈنٹل ایڈریس پڑھا اس کا اردو ترجمه حسب ذیل هے :—

حضرات ! مسلم لیگ کے اس سالانه جلسه میں آپ نے مجهه کو بطور صدر دعوت دیکر میري جو عزت افزائي فرمائي هے ' اس کا میں ته دل سے شکریه ادا کرتا هوں - میں اس امر کا صاف صاف معترف هوں که ...... یه سب سے بڑي عزت هے ' اور اس وجه سے اسکي قدر میري نظر میں اور بهي زیاده بڑهه جاتي هے که یه عزت مجهه کو بلا تحریک غیرے ملي هے -

ایک ایسے وقت میں جیسا که یه هے ' جب که نهایت هي زوروں کے ساتهه اختلاف رائے واقع هوا هے ' اور یه خیـال عام طور پر پهیلا هوا هے که مسلمانوں میں سیـاسي نظر سے دیکهتے هوے دو راهیں قائم هوگئي هیں - ایسے وقت میں مجهکو یقین هے که آپ اس امر کا اچهي طرح احساس فرمائینگے که آپ کے صـدر کي حالت کس قدر پیچیده هے ؟

حضرات آپ نے جس مشکل کام کے انجام دینے کے لیے مجهکو طلب فرمایا هے اسے میں نے بطور فرض منصبي منظور کیا ' اور میں نے یه خدمت اس لیے اپنے ذمه لي هے که مجهه کو اس امر کا یقین واثق هے که آپ میرے ان فرائض کے ادا کرنے میں پوري پوري مدد اور اعانت فرمائیں گے ' اور مسلمان هونے کي حیثیت سے هم سب پر جو ذمه داري عائد هے اس میں آپ حصه لیں گے - آج هندوستان کے مختلف مقامات سے مسلمانوں کے جو قائم مقام حضرات بهت بڑي تکلیف گورا فرما کر یهاں اس جلسے میں تشریف فرما هوے هیں - یـه امر میرے خیال میں اس بات کي حتمي دلـیل هے که هماري قوم میں رفاه عام اور سیاسي زندگي کي قومي روح موجود هے - مجهے اطمینان هے که میں آپ لوگوں پر بے خطر بهروسه کر سکتا هوں ' اس باره میں که میں جو صمیم قلب سے ان مشکلات کو جو همارے در پیش هیں ' سلجهانے کي کوشش کرنا چاهتا هوں - اس میں آپ لوگ میرا هاتهه بٹائیں گے ' اور مائل بمصالح رهینگے تاکه نتیجه یه هو که بعوض پهوٹ کے هم پهر سے مستحکم هوجائیں ' اور هـم میں ایسي توانائی پیدا هوجاے ' اور هم ایسا طریق عمل اختیار کریں جس سے همارے دلي مقاصد میں تـرقي هوتي چلي جاے -

تمام ایسي انجمنوں میں جیسي هماري یه انجمن هے اختلاف رائے واقع هونا ضروري هے - مختلف ذهن کے لوگ جب متحد مسائل پر اپني توجه مبـذول کرتے هیں ' اور اس کے مختلف پهلوؤں پر کافي اور آزادانه بحث هوتي هے ' تو راسخ نتیجه برآمد هوتا هے ' اور عام دلچسپي کا باعث هوتا هے - چونکه میرے ایسے خیالات هیں ' اس لیے هماري بهبودي و ترقي کے مسائل پر جو کچهه معقـول بحث هو میں دل سے خیـر مقـدم کـرتا هوں

مگر اتنا لحاظ ضروري هے که جب کسي امر کا فیصله هوچکا ' تو سب کو به طیب خاطر منظور کرلینا چاهیے ' اور سب کو اسي کے مطابق سعي بلیغ سے عمل کرنا چاهیے -

اس دستور العمل کے لازمي طور پر یه معني نهیں هیں که جو فیصله ایک مرتبه هوگیا اسپر نظر ثاني نه کیجاے - کوئي دستور العمل اس جمهوري زمانه میں بنایا نهیں جاسکتا ' جو مثل قوانین میڈي اور " ایران قدیم " اٹل اور دائمي هوں - میري مراد یه هے که جو فیصله کیا جاے وه دستور العمل هو جاے - اس زمانه تک جب تک که عام اهل الراے تبدیل خیـالات ' تقاضاے وقت ' مزید تجربه ' اظهار نقص و عیب ' جو پیشتر خیـال میں نه آسکا یا اسي طرح کے اور وجوه کے لحاظ سے اس کو بدل نه دیں -

وجوه مذکورۂ بالا کے پاے جانے کے وقت سابق فیصلوں پر بهي نظر کي جاے - سب سے زیاده اور ضروري امر تو مجهے یه معلوم هوتا هے که تمام مباحثے غیر شخصي اور غیر جانبداري کے اصول پر هوا کریں ' اور جو لوگ مخالفت میں اپنے تئیں قلت الراے پائیں انکو چاهیے که کثرت الراے کے صاف اور غیر مبهم فیصلوں کو به طیب خاطر منظور کرلیں ' اور اخلاصمندي سے تقلید سلوک عسکري کرکے عام مقصود کے پیشرفت کي کوشش میں شریک رهیں ' اسي طریقه پر جیسا که فیصله هوچکا هو -

جب تـک همارے قومي مقصود کے پیشرفت کے لیے اس طرح سے هم کاربند نه هوں ' تب تـک مجهے اندیشه هے که هماري ترقي میں سخت رکاوٹ رهیگي ' اور بهت سخت مشکلوں کا پے در پے سامنا کرنا هوگا - لهذا اے حاضرین با تمکین ! میں آپ سے التماس کرتا هوں ' اور آپکے ذریعه تمام مسلمان قوم سے التماس کرتا هوں که همـاري رفاه عام کے لیے عالي حوصلگي تحمـل اور مخلصانه شرکت سے مشغول کار رهینگے -

اگر هم اسطرحپر تمام شخصي خیالات کو الـگ رکهه کے کاربند رهیں گے ' اور همارے ذهن میں صرف قومي فائده کا خیال هوگا ' تو هماري ترقي نه فقط یقیني هوگی بلکه اتني رفتار سے هوگي جو هم میں سے عجلت پسند اصحاب کو بهي تشفي بخش هوگي -

کانپور کي مسجد

آپ سب صاحب اس امر سے واقف هیں که مسلمانان هند کے دلوں پر مسئلـه مسجد کانپـور نے بهت بڑا اثر کیا ' اور آپکو یه معلوم کرکے نهایت هی اطمینان اور تشفي هوئی هوگي که همارے معزز اور هر دلعزیز وائسرائے اعلی حضرت لارڈ هارڈنگ بهادر نے دور اندیشانه سیاسي قابلیت سے اسکا فیصله باحسن الوجوه فرما دیا -

حضور وائسرائے نے اپنے جدید پایۂ تخت هند یعنی دهلي میں داخلۂ سرکاري کے موقع پر جن شریفانه خیالات کا اظهار کیا تها - وه میں آپ کو یاد دلانے کي اجازت چاهتا هوں - حضور موصوف اس وقت جدید لیجسلیٹو کونسل کے صدر تهے - جسکا اجلاس پهلي مرتبه دهلي میں هوا ' اس موقع پر آپ نے اپني یادگاري تقریر میں بیان فرمایا تها که :

بهر حال اصل قصور کے بارے میں میرا جو کچهه خیال هو - مگر میں صرف آپ کو اور تمام باشندگان هند کو یقین دلانا چاهتا هوں که یه واقعه کسي طور پر بهي میري رائے پر کسي قسم کا اثر نه ڈالیگا ' جس طرح پر میں نے گذشته دو سال میں کام کیا هے ' اسي طرح آینده بهي میں اپني طرز حکومت بدلے بغیر عمل کرونگا ' اور اس طریقه سے میں سر مو تجاوز نه کرونگا " -

کیا کوئي کهنے کي جـرأت کرسکتا هے که حضور لارڈ هارڈنـگ نے اس موقع پر اهل هند سے جو مدبرانه وعدے کیے تهے ' ان پر وه صداقت کے ساتهه قائم نهیں رهے ؟ اس پدرانه شفقت نے جو انهوں نے همارے هم وطنوں سے ظاهر کي هے - صحیح طور پر لوگوں کے دلوں پر فتح پالي هے - یه واقعه صرف اس ملـک کا تاریخي

گرفتاري کے بعد اُسنے پولیس سے پوچھا: "کیا تم بتا سکتے ہو کہ میں کیوں گرفتار کي گئي ہوں؟ ابھي تو میرا لائسنس ختم نہیں ہوا ہے؟" اسکے جواب میں پولیس نے کہا: "تم نے ان شرائط کو پورا نہیں کیا جنکي بنا پر چھوڑي گئي تھیں، اسلیے پھر گرفتار کي گئي ہو"

عدم ایفاء شرائط سے مراد غالباً مسز پانکھرسٹ کي وہ تقریر ہے جو اس نے پیرس میں کي تھي -

* * *

مگر ہمیشہ کي طرح یہ گرفتاري بھي زیادہ عرصہ تک نہ رہسکي اور پولیس کو مجبوراً چھوڑنا پڑا -

مسز پانکھرسٹ چہار شنبہ کو ھالوے کے قید خانے سے چھوڑي گئي، اور ابھي چند دنوں لندن میں رہکے پھر سوئٹزر لینڈ روانہ ہوگي -

* * *

جس خوش نصیب بچے نے آزادي و سرفروشي کي آغوش میں پرورش پائي ہو، اسکے متعلق یہ کہنا فضول ہے کہ وہ کیسا ہوگا؟

مسز پانکھرسٹ کي طرح انکي صاحبزادیاں بھي اس جہاد حریت و حقوق میں اپني ماں کے دوش بدوش ہیں -

مس سلویا پانکھرسٹ ڈسمبر کے دوسرے ہفتہ میں سہ شنبہ کو شوردیچ ٹاون ہال میں گرفتار ہوئي تھي - گرفتاري کے بعد اپني ماں کي طرح اس نے بھي کھانا پینا چھوڑ دیا - اس سے اسکي حالت اسقدر نازک ہوگئي کہ پولیس کو مجبوراً چھوڑ دینا پڑا - یہ بھي ھالوے کے قید خانے میں تھي اور وہاں سے دوشنبہ کي شام کو چھوڑي گئي -

مسز پانکھرسٹ کي دوسري لڑکي مس کرائسٹیبل پانکھرسٹ ہے - وہ بھي اپني ماں اور بہن کي طرح سرگرم جہاد ہے اور اسي جرم میں جلا وطن ہوکے آجکل پیرس میں مقیم ہے -

* * *

لیکن یہ تو اقتراعي لیڈروں کا ذکر تھا جنکا کام یہ ہے کہ قول اور عمل سے اپني جماعت کي اس روح کو تازہ رکھیں جسکي بدولت یہ معرکہ آرائیاں ہو رہي ہیں، ورنہ اصلي کام کرنے والے تو اور ہي ہیں - جیسا کہ تمام منتظم و کارکن جماعتوں کا قاعدہ ہے -

اقتراعیات نے استعمال قوت کي جو صورتیں اختیار کي ہیں، انمیں سے ایک صورت آگ لگانا بھي ہے - آج انگلستان میں کتنے ہي مکان ہیں جو ان اقتراعیات کے ہاتھوں آتشزدگي کا لقمہ ہوچکے ہیں-

لیکن اگر مرد با این ہمہ ضرر رساني اپني جگہہ پر قائم ہیں تو ان خاتونوں نے بھي سر رشتہ استقلال اپنے ہاتھہ سے نہیں دیا ہے - وہ بھي اپنے کام میں لگي ہوئي ہیں اور برابر وہ حرکتیں کیے جاتي ہیں جنکو اگرچہ اب تک مرد برداشت کر رہے ہیں مگر شاید ہمیشہ برداشت نہ کرسکینگے -

مسرس فونس، ایلیٹ اینڈکو دیوتپورٹ کي ایک مشہور چوب فروش کمپني ہے - اسکے گودام کے احاطے کا رقبہ ایک ایکڑ ہے - اس وسیع احاطے میں ایک ہزار لکڑي جمع تھي - دوشنبہ کي صبح کو دفعتہ آگ لگي اور تھوڑي ہي دیر میں تمام احاطے کے اندر پھیلگئي - آگ کے بجھانے کي سخت کوشش کي گئي مگر ناکامي ہوئي اور یہ شعلے اس احاطے سے نکلکے قرب و جوار میں پھیلنے لگے - تھوڑي دور پر فینڈ رونڈ آبرٹس (ایک قسم کا پہیا ہے جس پر لڑکے چڑھتے ہیں) اور چند کاروانس (ایک قسم کي گاڑي ہے) رکھے ہوے تھے - ایک رونڈ آبرٹ میں جسکي قیمت ۲ ہزار پونڈ تھي، آگ لگ گئي - کل نقصان کا تخمینہ ۱۰ ہزار پونڈ ہوا ہے -

اس آتشزدگي کے بعد گورنمنٹ کو ایک گمنام خط موصول ہوا جسمیں لکھا تھا: "یہ آگ ہم اقتراعي عورتوں نے لگائي ہے اور یاد رکھو کہ جب تک تم ہمارے مطالبات پورے نہ کروگے، ہم اسیطرح تمھاري راحت و آرام اور جان و مال میں آگ لگاتے رہینگے" -

* * *

مسز پانکھرسٹ کي گرفتاري ایسي بات نہ تھي کہ اس سے اقتراعیات میں جنبش اور فدویت و اقدام کي کوئي مثال تازہ ظاہر نہ ہوتي -

دوشنبہ کو رچمونڈ پولیس کورٹ میں مسز بولٹر پیش ہوئیں - مسز موصوف پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے رچمونڈ میٹرو پولیٹین پولیس اسٹیشن کي کھڑکیاں توڑ ڈالي ہیں - انہوں نے اپنے اظہار میں الزام کا اعتراف کیا اور کہا:

"اسکے دو سبب ہیں، اول اور سب سے اہم وجہ تو یہ ہے کہ تم نے اس حریت کي دیوي مسز پانکھرسٹ کو گرفتار کیا ہے جو ترک خور و نوش کے واقعات سے نہایت نحیف و نزار ہوگئي تھي -

اس خبر نے مجھہ میں ایک غیر معمولي ہیجان پیدا کردیا، میري پہلي خواہش یہ تھي کہ جسطرح ممکن ہو میں انکو قید خانے سے نکال لاوں، مگر مجھے نظر آیا کہ میں اپني اس خواہش میں کامیاب نہیں ہوسکتي، پھر میں نے خیال کیا کہ اگر میں اس میں کامیاب نہیں ہوسکتي تو مجھے بھي قید خانے کے باہر نہ رہنا چاہیے - لیکن اگر میں تمھارے پاس آتي اور قید ہونے کي خواہش ظاہر کرتي، تو تم میري اس خواہش کو پورا نہ کرتے اور مجنون سمجھکے پاگل خانے بھیجدیتے، اسلیے میں نے سونچا کہ مجھے کوئي ایسا جرم کرنا چاہیے جسکي سزا قید ہو، چنانچہ میں آئي اور آکے ان کھڑکیوں کو توڑا - دوسري وجہ اسکي وہ مرض ہے جو مردوں میں پھیلا ہوا ہے"

مسز بولٹر نے اس مرض کي تشریح نہیں کي -

عدالت نے ان پر ۴۰ شلنگ جرمانہ او و در صورت عدم ادائیگي ۱۰ دن قید کي سزا دي - مسز بولٹر مصر تھیں کہ وہ قید خانے جائینگي، کیونکہ اسي غرض سے انہوں نے کھڑکیاں توڑي ہیں مگر انکے شوہر نے انکي طرف سے جرمانہ ادا کردیا اور عدالت نے اسکو قبول کر لیا - چلتے وقت مسز بولٹر نے عدالت کو مخاطب کرکے کہا: "میں نہیں سمجھتي کہ مجھے کیا سزا دي گئي؟ کیونکہ جرمانہ تو میرے شوہر نے ادا کیا - میري سمجھہ میں یہ بھي نہیں آیا کہ ان سے کیوں یہ جرمانہ لیا گیا؟ حالانکہ وہ تو میرے ہمخیال نہیں - اگرچہ ویسے نہایت اچھے شوہر ہیں"

عدالت نے اسکا کچھہ جواب نہیں دیا اور مسٹر بولٹر اپني بیوي کو اپنے گھر لے آئے -

الہلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو، بنگلہ، گجراتي، اور مرھٹي ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے، جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

دلوں سے اظہار امتنان اور وفاداري کا باعث ہوتا ہے ' جو سلطنت انگلستان کي بے بہا بضاعت ہے - آیا یہ رائے بلاشبہ پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتي ہے کہ تمام ہندوستان کے اسلامي قوم کے جلسوں اور انجمنوں نے جو متعدد رزولیوشن پاس کئے ہیں ' اُن سے صاف ظاہر ہے کہ حضور وائسرائے بہادر کا عمل کس قدر عالمگیر تھا - کسي دي یہ خواہش نہیں ہے کہ گورنمنٹ فوراً ایک شورش کے سامنے اپنا سر جھکادے - بلکہ ہمارا منتہاے منشاء یہ ہے کہ ہماري عرضداشت پر منصفانہ توجہ مبذول کي جائے ' اور جب کسي سرکاري عہدہ دار کے حکم کي ترمیم و تنسیخ کي ضرورت ثابت ہو جائے تو ویسا عمل در آمد کرنے سے کسر شان کے خیالي خوف کي وجہ سے باز نہ رہا جاے ' کیا کوئي شخص یہ کہسکتا ہے کہ ہمارا مطالبہ کسي وجہ سے نا معقول ہے ؟ (باقي آیندہ)

مشاهیر اسلام رعایتي قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الفثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہالدین ذکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دھلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیرعلي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمة الله علیه ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انہ رعایتي ۲ انہ (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۷] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲۰ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انہ رعایتي ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ - سب مشاهیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کي قیمت یک جا خریـد کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) یاد رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ۶ - انہ (۴۱) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ - رعایتي ۶ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپیہ ۷ انہ [۴۶] هشت بہشت اردو خواجگان چشت اهل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموز الاطبا ہندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکي نام بھي لکھدئے ہیں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] التجردان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازي کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ -

ملنے کا پتہ ـــ منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

زندہ درگور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتي ہیں' زمانۂ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کردیتي ہیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي ہیں ' اور ہمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب ہدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ہوگي جو بیان سے باہر ہے - ٹوٹے ہوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چہرے پر رونق لاتي ہے - علاوہ اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھي عدیم النظیر ہیں ' ہر خریدار کو دوائي کے همراہ بالکل مفت بعض ایسي هدایات بھي دیجاتي ہیں ' جو بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ -

ال تہر

منیجر کارخانۂ حبوب کا یا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

ا الن

جناب محمد صفا بك صاحب جریدة العدل نے [دلیل الاستانہ] نام ایک کتاب نہایت محنت و جانفشاني سے لکھي ہے ' جسمیں تمام سلاطین آل عثمان مع امیر المومنین و خلیفہ رسول رب العالمین مولانا سلطان محمد خاں پنجم و شہزادگان موجود الوقت و دیگر مشاهیر خدام ملت کي تصاویر مختصر حالات کے ساتھہ درج ہیں -

اسکے سوا محلات شاهي مشہور مساجد نظارت جنگ حربیہ یونیورسٹي اور دنیا میں لاثاني قدرتي مناظر حسن کي پریوں یعني استامبول کي پہاڑیونکے نقشے بھي دکھائے گئے ہیں - تصاویر و نقشجات کا مجموعہ ۳۰۰ سے زیادہ ہیں -

اس کتاب کے مطالعہ سے گویا آپ گھر بیٹھے ہوے مقام خلافت کے لوگوں کي زیارت اور قسطنطنیہ کي دلفریب خوبصورتي کو دیکھکر فتبارک الله احسن الخالقین کہینگے - مولف کا دعوی ہے کہ آجتک کسي نے خواہ ایشیائي ہو یا یوروپین فرنگي ' ایسي جامع کتاب نہیں لکھي - باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف تین روپیہ چھہ آنہ مع محصول ڈاک رکھي گئي ہے ' جو ذیل کے پتہ پر مؤلف موصوف سے مل سکتي ہے -

محمد صفابك مالك و اڈیٹر جریدة العدل - قسطنطنیہ

واقعہ ہونے کی غرض سے قابل قدر نہیں ہے ' مگر وہ سبق جو اس قسم کی طرز سلطنت سکھاتی ہے - وہ برطانیہ عظمی اور ہندوستان دونوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے - حضور لارڈ ہارڈنگ نے اس امر کو ثابت کردیا ہے کہ پدرانہ ہمدردی صرف لفظوں ہی سے نہیں (جن کا ہم کو پہلے بہت سا تجربہ ہوچکا ہے) مفید ہوسکتی - بلکہ عملی طور پر کام لینے سے مطلب براری ہوتی ہے -

میرے لیے یہ امر ہمیشہ تعجب انگیز ہے کہ کیوں برطانوی اہل عملہ ہندوستان میں اس امر کی مدبرانہ کوشش نہیں کرتے جس کے ذریعہ وہ عملی طور پر ہمدردی اور غور کرکے اس ملک کے باشندوں کے دلوں پر فتح پالیں - کیا میں ان سے یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہوں کہ یہ طریقہ اختیار کرنا ان کے لیے کس قدر آسان ہے ؟ ہندوستانیوں کے نمایاں خصائص سے ایک یہ بھی ہے کہ ان میں احسان شناسی کا مادہ بہت ترقی کرگیا ہے - گذشتہ کشمکش کے زمانہ میں کتنی مرتبہ ہندوستانی انگریزوں کے بچاؤ کے لیے میدان میں آئے ہیں ' اور کتنے موقعوں پر انھوں نے انگریزوں کو بچانے کے لیے اپنی جانیں تک ان پر قربان نہیں کردی ہیں -

اگر ہند کے سرکاری اہل عملہ واقعی ایسی کوشش کریں کہ اپنا فرض منصبی سمجھکر ہندوستان کے متعلقہ مسائل پر ہندوستان ہی کے نقطۂ خیال سے غور کریں ' اور اگر وہ ہمیشہ یہ امر ملحوظ رکھیں تو وہ ہندوستانیوں کے وجدان کی ایسی تسخیر کرسکتے ہیں کہ جو کسی اور ذریعہ سے ہرگز نہیں ہوسکتی - ہم پھر وہ فریادیں نہ سنینگے ' جو ہمیشہ ہمارے کانوں میں اس ملک کی گورنمنت کی روز افزوں شکایتوں کے بارہ میں گونجا کرتی ہیں - یہی وہ طرز عمل ہے جو لارڈ ہارڈنگ نے اپنے پیش نظر رکھا ہے ' اور جسے وہ عمل میں لانا چاہتے ہیں ' اور جس نے انکو ہندوستانیوں میں اسقدر ہر دلعزیز بنادیا ہے -

کیا ہندوستان کے دیگر اہل عملہ اسپر تہ دل سے عمل پیرا ہونگے ؟ اگر ایسا ہوا تو صرف یہی نہ ہوگا کہ ان کا راستہ صاف ہو جائیگا ' بلکہ ہندوستانیوں کے ان خادمان ملک کا بھی راستہ صاف ہوجائیگا ' جو باوجود سخت رکاوٹوں کے اہل عملہ پر یہ امر ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ہمدردی اور غور و خوض کا اثر کس قدر قوی ہے -

عذر کمزوری

ایک فرقہ عرصہ سے ایسا ہے جس نے پہلے بھی ایسا کہا ہے - اور پھر بھی ایسا کہیگا کہ خیر یہ سب باتیں رعایا کی تالیف قلوب کے لیے تو بہت خوب ہیں - لیکن سلطنت برطانیہ کی شان و اقتدار کا لحاظ کہاں ؟ اگر گورنمنت سرکاری انتظامات کے مخالف ہر ایک شورش کے آگے سر جھکایا کرے ' تو حکومت کا کام ناممکن ہو جائیگا - اور ایسی حالت میں تو یہ بہتر ہے کہ اہل برطانیہ اس ملک سے اپنا بوریا بدھنا باندھ کر چل دیں - برطانیہ قوم کی طرف موجودہ تنفر کا زیادہ تر باعث یہی فرقہ غیر ذمہ دار لوگوں کا ہے - اگرچہ اس کے افراد برطانیہ قوم سے ہی کیوں نہ ہوں ' یہی لوگ ہیں جو ایسا خیال کرتے ہیں کہ بہترین دستور العمل پنجۂ آہنین ہے ' اور جو باعث ہوئے ان روز افزوں اشکالات کا جو سرکاری عملہ کو در پیش آتی ہیں -

ذرا ہم ٹھنڈے دل سے منصفانہ طور پر ان لوگوں کی پکار پر تو غور کریں کہ وہ کس نتیجہ تک پہونچتی ہے - اس کے معنی تو صرف یہ ہوسکتے ہیں کہ اگر کسی سرکاری عملہ نے ایک مرتبہ کوئی فیصلہ کردیا اور جیسا کہ اکثر ہوتا ہے ' بغیر ان ذمہ دار اصحاب سے مشورہ لیے جو ان لوگوں میں رہتے ہیں ' جنکو ان فیصلوں کا اثر بھگتنا پڑتا ہے ' اور اپنے فیصلہ پر یک طرفہ اظہارات پیش کرکے گورنمنت کی منظوری لے لی ' تو پھر وہ فیصلہ کبھی رد نہ کیا جائیگا - اگر وہ فیصلہ لوگوں کو منظور نہ ہو تو دو ہی باضابطہ طریقے ان کے لیے ہیں - ایک یہ کہ وہ گورنمنت کو عرضداشت پیش کریں ' اور اس میں یہ بتلائیں کہ وہ فیصلہ کس قدر ضرر رساں ہے ' اور نظر ثانی کی درخواست کریں ' اور دوسرا یہ ہے کہ مجلسیں کرکر کے اجلاس کونسل میں سوالات دائر کر کے اور اخبارات کے ذریعہ سے شورش جاری رکھیں -

اگر یہ آفت زدہ لوگ پہلے علاج کی طرف رجوع کریں ' تو اکثر یہ ہوتا ہے کہ سرکاری عملہ کا فیصلہ کے ساتھ تعلق ہے - ان میں کوئی واقعی مخالفت فیصلہ سے نہیں پائی گئی - اور اگر دوسرے طریقے کے مطابق شورش جاری رکھی جائے ' تو یہ ادعا کیا جاتا ہے کہ یہ شورش چند غیر قانع لوگوں کی ساخت و پرداخت ہے ' اور وہ خواہ مخواہ بیچارے عوام الناس کو برانگیختہ کرتے پھرتے ہیں - حالانکہ وہ لوگ گورنمنت کے فیصلوں کو بہ طیب خاطر منظور کرنیکو تیار ہیں ' اور جب عذر لنگ ثابت ہو گیا ' اور سرکاری اہل عملہ مجبور ہوئے کہ اقبال کریں کہ ہاں شورش بے بنیاد نہ تھی ' اور داد رسی کرنا ضروری معلوم ہوا تو بھی بڑے زوروں سے یہ بات پیش کی جاتی ہے کہ فیصلہ کی تبدیلی نہ ہونا چاہیے - اس لیے کہ اگر ایسا کیا جائیگا تو گورنمنت کی کمزوری سمجھی جائیگی ' اور سرکاری عہدہ داروں کا اقتدار بالکل جاتا رہیگا - لہذا سخت کوشش کی جاتی ہے ' کہ فیصلۂ سابق برقرار رہے ' جس کے لازمی معنے یہ ہوتے ہیں کہ ایسا دستور العمل قائم کیا جائے کہ جب کبھی کوئی سرکاری عہدہ دار کوئی فیصلہ کرے ' تو وہ اٹل ہو - ایسی حالت میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ لوگ جو سرکاری عہدہ داروں کے احکام اور فیصلوں کی نظر ثانی اور ترمیم کرانا چاہتے ہیں ' کیا کریں ؟ خوش قسمتی سے یہاں بہت سے اعلی عہدہ دار ہیں ' جو اس قسم کا عذر پیش نہیں کرتے ' بلکہ نازک اور مشکل مسائل کو دانشمندانہ اور مدبرانہ طور پر سلجھاتے رہتے ہیں ' اور اس طرح برطانیہ اور ہندوستان کی نہایت قابل قدر خدمت کرتے ہیں

مجھے یقین ہے کہ آپ میری راے سے متفق ہونگے کہ ایسے عہدہ داروں میں سب سے ممتاز آجکل ہندوستان میں حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر ہیں ' اور ان کا عمل نہ صرف اعتراض سے بری ہے ' بلکہ نہایت قابل تحسین ہے -

میں سخت حیران ہوں کہ وہ نکتہ چین حضرات جو وقتاً فوقتاً عذر کمزوری پیش کرتے ہیں ' آیا وہ اس کے مفہوم تک بھی پہونچے ہیں یا نہیں ؟ میری دانست میں تو اسکے صرف یہی معنی ہوسکتے ہیں کہ ہندوستان میں سلطنت برطانیہ ایسی ضعیف بنیاد پر قائم ہے کہ کسی عہدہ دار کے فیصلہ یا حکم کے خلاف لوگ اگر معقول داد خواہی کریں اور حکام بالا سے داد رسی کریں تو یہ فعل اس بنیاد کو ایسا صدمہ پہونچاتا ہے کہ چند ایسے صدمے اُسکو ڈھادینے کے لیے کافی ہیں - کیا کوئی حقیقت اور اس سے زیادہ دور از صداقت ہوسکتی ہے ؟ ہند میں سلطنت برطانیہ کی بنیاد ذاتی قوت ' نیک سلوک ' انصاف طبعی اور عدل گستری پر قائم ہے - ایک منصفانہ سلوک خواہ اسکو کرم سے تعبیر کیجیے کسی حالت میں بنائے سلطنت برطانیہ کو مضر نہیں پڑ سکتا - بلکہ میری رائے میں مزید پشتی بان کا کام دیتا ہے ' اور لوگوں کے

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائده کرتا هے هر ایک اهل وعیال والے کو گهر میں رکهنا چاهیے - تازي ولایتي پودینه کي هري پتیوں سے یه عرق بنا هے - رنگ بهي پتوں کے ایسا سبز هے - اور خوشبو بهي تازي پتیوں کي سي هے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نهایت مفید اور اکسیر هے : نفخ هو جانا ' کهٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمي اور متلي - اشتها کم هونا ریاح کي علامت وغیره کو فوراً دور کرتا هے -

قیمت في شیشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فهرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشهور دوا فروش کے یهاں ملتا هے -

[۱]

مسیحا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کی ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

... بخار

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹهیاں

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کهانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نهیں هوئي تو هیضه هو جاتا هے - بیماري بڑه جانے سے سنبهالنا مشکل هوتا هے - اس سے بهتر هے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساتهه رکهو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري هے' اور هیضه کي اس سے زیاده مفید کوئي دوسري دوا نهیں هے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتهي هے - قیمت في شیشي ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

از ویپرویرائٹر ۱۴۰۱

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

47 گهر بیٹهے روپیه پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کر سکتے هیں - تلاش ملازمت کي حاجت نهیں اور نه قلیل تنخواه کي ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیه تک روزانه - خرچ' براے نام - چیزیں دور تک بهیجي جاسکتي هیں - یه سب باتیں همارا رساله بغیر اعانت استاد بآساني سکها دیتا هے جو مشین کے ساتهه بهیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنه کا ٹکٹ بهیج کر طلب فرمائیے -

تهوڑے سے یعني ۱۲ روپیه بٹل نٹ کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین پر لگائیے - پهر اس سے ایک روپیه روزانه حاصل کر سکتے هیں - اور اگر کهیں آپ آدرشه کي خود باف موزے کي مشین ۱۵۵ - کو منگالیں

تو ۳ روپے - اور اس سے بهي کچهه زیاده حاصل کرسکتے هیں - اگر اس سے بهي زیاده چاهیے تو چهه سو کي ایک مشین منگالیں جس سے موزه اور گنجي دونو تیار کي جاتي هے اور ۳۰ روپیه - روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں یه مشین موزے اور هر طرح کي بنیاین (گنجي) وغیره بنتي هے -

هم آپ کي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتے هیں - نیز اس بات کي که قیمت بلا کم و کاست دیدي جائیگي !

هرقسم کے کاتے هوئے اون' جو ضروري هوں' هم محض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتے هیں - تاکه روئیوں کا آپ کو انتظار هي کرنا نه پڑے - کام ختم هوا' آپ نے روانه کیا' اور اُسي دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف یه که ساتهه هي بننے کے لیے اور چیزیں بهي بهیج دي گئیں !

آدرشه نیٹنگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته
سب ایجنٹ شاهنشاه اینڈ کمپني - نمبر ۸۰ نذیرز بازار - ڈهاکه

حُسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

شئے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں۔ اور یہ قبول عام ہوئی۔ اب رہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے۔ اسکی شناخت یہ ہے کہ اُس شئے کے معترف نہ طبیب۔ مشاہیر اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہم دیگر یعنی انجمن افراد مختلف شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو۔ ایسی شئے یقیناً حُسنِ قبول کی حد سے آگے بھی جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفاقات سے ثابت کیا جا سکتا ہے ؛

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اس بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں۔"

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ "تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے آپ نے شفقت سے پیش کیا گیا تھا۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو دلپسند بہترین خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کا مشورہ دونگا۔"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب۔ اکبر۔ الہ آبادی۔ فرماتے ہیں۔ "زیتون۔ (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بسا کر آپ نے حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے۔ کیا بھینی بھینی دلکش خوشبو ہے "سر دست لیبل پر لگانے کیلئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا کھیل اچھا ہے ✦ دہوا بھی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے

جناب شمس العلما ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی "تاج روغن گیسو دراز انسانی جسم کے اندرونی اجزاء۔ اعصاب و رباطات وغیرہ کو خشکی کے ضرر سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں زیادہ خوبی یہ بھی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو بھی ہے۔ گو لطیف۔ اور نیند لانے میں تو عجیب الاثر چیز ہے"

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال۔ ایم اے بیرسٹرایٹ لا۔ لاہور "یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خوشرنگ و معطر تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا"

جناب مولانا **عبد الحلیم صاحب** شرر لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ مشرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے۔ جو نہایت مفرح۔ شیریں۔ اور مستقل ہے۔ کئی دن تک قایم رہتی ہے۔ ہمارے اکثر مُعتمد اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا"

جناب مولوی **محمد عبد الغفار** خانصاحب اختر بی اے۔ سکرٹری میونسپل بورڈ غازی آباد: "اس تیل میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں۔ جن سے عام طور پر بازار کے موجودہ مشہور اور مستعمل مروغن خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام بلیغ انہوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے۔ اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ تاج مینوفیکچری نے ایسی ذہانت دکھلائی ہے۔ جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کیلئے قابل تقلید ہے"

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئیل کے شورہ کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو فوراً دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے نوم راحت کیلئے محرک کہنی بجا نہیں"

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زیڈ اے **احمد** صاحب ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس فرماتے ہیں۔ "تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت عمدگی سے صاف کرکے اور ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت اور مہک عجیب لفریب اختلاف پر مبنی ہے اور جو انسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا دائمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ "تاج ہیر آئیل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید۔ سکرٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں انکی نسبت میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلے اور ہمارے موجودہ طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے روح آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے۔ جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہرسہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور انکے مفید ہونے کا معترف ہوں"

چند مستند اخبارات ہند کا حُسنِ قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام یورپ کے تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۲۔ نمبر ۹۰۔ ۲۰ اپریل ۱۹۱۳ء حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

روزانہ وطن لاہور۔ جلد ۲ نمبر ۱۵۷۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "تاج ہیر آئیل مشہور ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کر چکا ہے۔ ہمیں بھی اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے"

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۱۷ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اصلی سارٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے"

روزانہ اودھ اخبار لکھنو۔ جلد ۵۵ نمبر ۹۲/۱۹۔ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہے اور مُرطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا"

اردو معلیٰ علی گڈھ۔ نمبر ۴ جلد ۵۔ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تین مختلف قسم کے تیلوں کے نمونے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانیوالی۔ انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے والی دیز نظر کو بڑھانیوالی دوائیں شامل ہیں اور جنمیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دی گئی ہے۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا"

مندرجہ بالا خیالات کا اثر معلوم آپ پر کیا ہو۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن گیسو دراز کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکہ آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں بس ضرور ہے کہ آپکی توجہ کو بھی ادھر منعطف ہونا چاہیے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام و خوشبو کے مفید ترین روغن گیسو ہیں۔

تاج روغن بادام و بنفشہ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن

فی شیشی ۱ روپیہ ۔ فی شیشی ۱ روپیہ

تاج روغن آملہ و بنولہ

فی شیشی ۱۲ آنہ

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو ۵ آنہ فی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

المشتہر

مینیجر۔ دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 Mcleod Street, CALCUTTA

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۳ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۳ صفر ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, January 21, 1914.

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

اثـار هنـ[illegible]

تلـک اثـارنا تـدل علينـا
فا سئلـوا بعـد نا عن الاثار !

ارجمند بانو بيگـم (ممتـاز محل)
جسکي آرام گاه " روضۂ تاج " ہے

صاحب قران اعظـم (شاهجهان)
جس کي تعميرات سے هندوستان ميں حسن و استحکام کا ايک نيا دور شروع هوا

جمال هند يا حسن " تاج " کا ايک بيروني منظر !
جو شاهجهاں کي تمام تعميرات ميں ايک اول درجے کي يادگار ہے !

به تقريب اجتماع آگره ٢٦ دسمبر ١٩١٣

[ضميمۂ الهلال نمبر ٣ - جلد ٣]

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس دولي پرچه نه پهنچے ' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو پته کي تبديلي کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکھيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري کے نمبر کا حواله ضرور ديں ورنه عدم تعميل حکم کي شکايت نه فرمائيں

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خريداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کريں -

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4 - 12

الهلال

مدير مسئول و محرر خصوصي
احمد المكلام الدهلوي

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته

ٹیلیفون نمبر ۶۳۸

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۳ · کلکته : چهارشنبه ۲۳ صفر ۱۳۳۲ هجری
Calcutta : Wednesday, January 21, 1914.

فهرست

آخر الانبـــاء

اس هفتے جنوبي افريقه کے هندوستانيوں کے متعلق کوئي اهم خبر نهيں آئي - مقاومت مجهول بدستور موقوف هے اور گو بعض هندوستانيونکي راے هے که اس سلسله کے دوباره شروع کرنے کا وقت آگيا هے ' مگر ريورينڈ اندريوز کا بيان هے که رئيس الاحرار مسٹر گاندهي کهتے هيں که وه اپنے هموطنوں کو شخصي طور پر يه نصيحت کرينگے که ابهي مقاومت مجهول شروع کرکے يونين گورنمنٹ کے مشکلات ميں اضافه نه کريں -

ايک طرف تو مسٹر گاندهي اسدرجه امن پسندي وصلح جوئي کا اظهار کر رهے هيں دوسري طرف جنرل بوتها نے ابهي جوهانسبرگ کي اسپيچ ميں هندوستانيوں کے مسئله کا ذکر کرتے هوے يه اعلان کيا که جنوبي افريقه ميں تمام گورے اس موضوع پر يکدل اور يکخيال هيں که نه تو هندوستاني مطالبات کے آگے سر تسليم خم کرينگے اور نه بيروني مداخلت هونے پائيگي -

جنوبي افريقه ميں ريلوے ملازمين کا اسٹرائک اس طرح شروع هوا که استعفاف کی تحقیق کے متعلق گورنمنٹ نے ملازمين ريلوے کا مطالبه منظور نهيں کيا ' اس پر انهوں نے اسٹرائک کردي هے - اسٹرائک کا آغاز اورنج کا لوني سے هوا ' مگر بعد کو ٹرانسوال ميں بهي پهيل گئي - اسٹرائک والوں نے ريٹورجي اور لپ اتر دمرسلي کي درمياني لائن اور ٹرانسوال ميں ڈائناميٹ سے ٹرينوں کے اڑانے کي کوشش کي - پهلي کوشش ناکام رهي ' کيونکه زبردست ٹرين کے آنے سے ڈائناميٹ ديکهه ليا گيا - دوسري کوشش ميں انکو کاميابي هوئي مگر صرف اسقدر که انجن اور لائن کو صدمه پهونچا - کوئي جان ضائع نهيں هوئي -

اسٹرائک کو فرو کرنے کے ليے گورنمنٹ نهايت سرگرمي سے کوشش کر رهي هے - مزدوري پيشه جماعت کے سات ليڈر گرفتار کرليے گئے هيں ' جوهانسبرگ کي فيڈريشن آف ٹريڈ نے ان ماخوذين کي رهائي کا مطالبه کيا هے اور يه دهمکي دي هے که اگر انکو رها نه کيا گيا تو عام اسٹرائک هوجائيگي - ليکن جب ٹريڈ هال ميں اسکے متعلق لوگوں کي راے معلوم کي گئي تو عام اسٹرائک کي تائيد ميں بهت کم هاتهه اٹهے اگرچه ماخوذين کي رهائي کي تائيد ميں اٹهنے والے هاتهه بهت تهے -

شذرات

زر اعانهٔ مسجد کانپور

افسوس که کانپور فنڈ کے متعلق ابتک بعض لوگوں کا يه خيال هے که چونکه مقدمات ختم هوگئے' اسليے اب روپيه کي ضرورت نهيں رهي' اور وه جمع شده روپيه کے مصارف کے متعلق طرح طرح کے خيالات ظاهر کرتے هيں - چنانچه بعض مراسلات اس بارے ميں دفتر الهلال تک پهنچي هيں -

ليکن هم سمجهتے هيں که يه خيال بهت معدود هے اور تقريباً تمام مسلمان جنهوں نے اس فنڈ کي فراهمي ميں حصه وافر ليا هے' مسٹر مظهر الحق بيرسٹر ات لا کے اس خيال سے بالکل متفق هيں که يه روپيه بدستور مسجد کانپور کے نام سے جمع رهے' اور جس نيت سے ديا گيا هے' اسي ميں خرچ هو - مستحقين حادثهٔ ۱۱ - اگست کيليے دو سو روپيه ماهوار اعانت کي ضرورت هے' اور بهت سے بچوں کي تعليم و تربيت کے مصارف اسکے علاوه هيں - پس يهي مناسب طريق کار هے که اس روپيه کو بالکل محفوظ رکها جاے اور صرف اسکي آمدني سے کانپور کے مصيبت زدگان کي ماهوار اعانت هو -

اسطرح ايک کافي رقم سے گويا قومي بيت المال کي بهي تاسيس هوجائيگي' اور روپيه هميشه جمع نهيں هوتا -

پس ميں تو اس راے پر بالکل مطمئن هوں اور چاهتا هوں که بعض متعمدين کانپور و لکهنو کي ايک کميٹي بطور ٹرسٹيوں کے منتخب هوجاے تاکه صرف مسٹر مظهر الحق کي شخصي ذمه داري باقي نه رهے -

الهلال کي فهرست زراعانه کي کل رقم ۲۷۷۸ روپيه ۳ - آنه هے - مولوي شمس الهدی صاحب نے بانکي پور سے پندره روپيه بعد کو بهيجے تهے جو درج نهيں هوے تهے - اسکے اضافه کے بعد ۲۷۹۳ - تين آنه هوے -

ايک ريشمي اچکن جو پٹنه سے ايک بزرگ نے بهيجي تهي باقي هے - اسے فروخت کرديا جائيگا -

اس ميزان ميں پانچ سو روپيه مسجد مسوري کے جلسے کے شامل نهيں هيں جنکے اعلان سے فهرست کهولي گئي تهي - کيونکه وهاں جسقدر روپيه جمع هوا ' ميرے آنے کے بعد براه راست بهيجديا گيا -

اب هم يه تمام روپيه مسٹر مظهر الحق کو بهيجديتے هيں -

ضعفا و مولفة القلوب ' اور بہت سے منافقین و مفسدین بھي شامل ہوگئے : واذا لقو الذین آمنوا ' قالو آمنا ' واذا خلوا الى شیاطینهم ' قالوا انا معکم ' انما نحن مستهزؤن - اور بظاہر ایک ایسي حالت شروع ہوگئي جو خاموشي و افسردگي کا یقین دلانے لگي - بس اسي وقت کا انتظار کیا جا رہا تھا ' چونکہ وہ آگیا ' اسلیے اب اصلي ارادے اور منصوبے ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں ' جنکے اولین تجربے کي قسط زمیندار پریس کا خاتمہ ہے اور آنے والے واقعات ابھي غفلت مزید کے منتظر ہیں : وما تخفي صدورهم اکبر ' قد بینا لکم الآیات ان کنتم تعقلون (۳ : ۱۱۴)

اصول کي محبت فروعات کے مناقشات سے بالا تر ہے ' اور حقیقت کے سوال کے سامنے اشخاص و مخصوص حالات کي بحث باقي نہیں رہتي - پس اس وقت ہمارے سامنے زمیندار نامي اخبار کي محض ضبطي کا سوال نہیں ہے جسکا مالک و ایڈیٹر ایک شخص خاص ہے اور جسمیں بہت سے لوگ مضامین لکھتے تے ' بلکہ یہ ایک حق و قانون ' اور عدالۃ و حریت کا مسئلہ ہے ' اور اُن واقعات و حوادث کا جو اسکي تہہ میں پوشیدہ ہیں - میرے دوستوں کو معلوم ہے کہ میں شخصاً زمیندار کي بہت سي کمزوریوں سے نہ صرف شاکي بلکہ واقعي طور پر متالم و متاذي تھا - میں اسکے طرز تحریر و انشاء مضامین کو پسند نہیں کرتا تھا - مجھے اسمیں بہت زیادہ عامیت اور سوقیت نظر آتي تھي - اسمیں عوام کے مذاق کو بہت زیادہ دخل تھا اور حقیقۃ ... کبھي کبھي اسکے استیلاء سے دب بھي جاتي تھي - اشخاص کي بحث کے انہماک کو میں پسند نہیں کرتا ' اور چاہتا ہوں کہ ہر شخص نکتہ چیني و احتساب کي بنیاد صرف اصول کے وعظ پر رکھے ' اور اُسکے ضمن میں اگر اشخاص کي بحث ناگزیر ہو تو مضائقہ نہیں ' لیکن زمیندار میں اشخاص کا مسئلہ حد اعتدال سے گذر گیا تھا ' اور بسا اوقات جس عامیانہ و سوقیانہ انداز میں داد ظرافت دي جاتي تھي ' اس سے اخبار بیں پبلک کے مذاق کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا -

معہذا بعض اہم مسائل کے متعلق اسکي غلطیاں بھي شدید تھیں - مسئلۂ کانپور کے فیصلے پر جس طرح اُس نے خوشي ظاہر کي اور جو مضامین لکھے ' انہوں نے فیصلہ کي صورت اصلي کے خلاف ایک دوسري صورت لوگوں کے ذہن میں پیدا کردي -

اسکے مقامي اور معاصرانہ نزاعات بھي ہمیشہ مجھے دکھہ پہنچاتے رہے -

تاہم اس سے کوئي شخص انکار نہیں کرسکتا کہ اسکي نیکیاں اُسکي غلطیوں سے زیادہ تھیں ' اور اسکا فائدہ اُن بعض نقصانات سے بہت عظام و اعم تھا ' جو اسکي غلطیوں اور کمزوریوں سے پیدا ہوسکتے تے - اگر اسکي نسبت کہا جاے کہ : خلطوا عملاً صالحا و اخر سئیا - تو اسکے پاس اسقدر ذخیرۂ حسنات بھي موجود ہے جو اُسکے کفارے کیلیے کافي ہوسکتا ہے :

وانما الحسنات یذهبن السئیات ! | اور نیکیاں برائیوں کو محو کر دیتي ہیں -

---

روزانہ زمیندار کي اشاعت سے پہلے اخبار بیني صرف طبقۂ خواص میں محدود تھي ' اور عام بیداري و احساس کے پیدا ہونے میں یہ ایک ایسا مانع عظیم تھا ' جسکي وجہ سے کوئي تحریک اور کوئي آواز عام قوت و اثر پیدا نہیں کرسکتي تھي - جنگ طرابلس نے قوم کے تمام طبقات کو خبروں کا شائق بنایا ' اور زمیندار کي علم مقبولیت شروع ہوگئي - اسکي اشاعت بیس بیس ہزار روزانہ تک پہنچي ' اور اسکي ارزاني اور عام فہم ہونے نے اُسے عام دکانداروں اور بازار کے بیٹھنے والوں تک پہنچادیا - ہر شخص جو اردو عبارت پڑھسکتا ہے ' علے الصباح اس طرح زمیندار کا خواہشمند ہوتا تھا ' گویا یورپ اور امریکہ کا ایک تعلیم یافتہ عادتاً صبح کے وقت مطالعہ اخبار کیلیے بیقرار ہے - اس نے گو ابتدا میں ہندوستان کے معاملات کے متعلق کچھہ نہ لکھا اور مسلمانوں کي سیاسي حالت پر بھي کوئي توجہ نہ کي ' تاہم اس نے جن جن معاملات کو لکھا ' ازادي اور جرأت کے ساتھہ لکھا ' اور اپنے پڑھنے والوں میں یقیناً زندگي کي ایک روح پیدا کردي -

اُسکے بعد حالات میں مزید تغیرات ہوے اور زمیندار نے بیرون ہند کے اسلامي مسائل کے علاوہ ہندوستان کے سیاسي مسائل کے متعلق بھي لکھنا شروع کیا - گو اس سے بے اعتدالیاں ہوئي ہوں لیکن اسمیں شک نہیں کہ اصولاً اس نے ہمیشہ آزادي کے ساتھہ اظہار خیال کي سعي کي -

وہ روزانہ تھا اور متفرق فروخت ہوتا تھا - ایک پیسہ یا دو پیسہ دیکر ہر شخص اُسے خرید لے سکتا تھا - گذشتہ دو سال کے تغیرات و حالات نے خود بخود اُسے مقبول عام بنا دیا تھا ' قوم کے ہر طبقہ میں روزانہ پڑھا جاتا تھا - ان تمام اسباب کي وجہ سے وہ ایک بہت بڑي قوت تھي جو حسن اتفاق سے پیدا ہوگئي تھي ' اور ایک ایسا وسیلۂ وحید تھا جسکے ذریعہ ہر روز ہزاروں مسلمانوں کے اندر بیک وقت زندگي پیدا کي جاسکتي تھي - اس قسم کے وسائل ہر وقت حاصل نہیں ہوسکتے ' اور نہ تغیرات و حوادث کا موسم ہمیشہ رہا کرتا ہے -

پس " زمیندار " کا بند ہونا في الحقیقۃ ... مسلمانان ہند کیلیے ایک عظیم ترین ضائعات ملیہ میں سے ہے ' اور تمام قوم عند اللہ اُس غفلت کیلیے جوابدہ ہے جس نے حریف قوي پنجہ کو ایسا کرنے کي فرصت دي ' اور پھر اسکے لیے بالکل خاموش اور مردوں کي سي بے حسي گوارا کرلي -

---

وقت نازک اور موسم مخالف ہے - غفلت کے جھونکے چلنے لگے ہیں ' اور جھنجھوڑنے والے ہاتھہ بے حرکت سے ہوگئے ہیں - حریف قوي و شاطر ' مقابل فریب خوردہ ' دسائس و مطامع دلفریب ' اور ایمان کي آزمایش امتحان طلب ہے - سفر صرف ابھي شروع ہي ہوا ہے ' اور تجربے کے زاد راہ سے مسافر تہي دست ہیں - نہو کہ قدرت کي بخشي ہوئي ایک ہي فرصت ہشیاري ضائع کردي جاے ' نہو کہ وہ ' جو برسوں ہي جگہ مہینوں میں حاصل ہوا تھا ' پھر غفلت و سرشاري پر قربان کردیا جاے - فالحذر ! الحذر ! الحذر ایها المسلمون الغافلون ! ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و هم لا یسمعون ! !

همـــه انـدرز من بتـو اینست
که تو طفلي و خانه رنگین ست !

پھر کوئي ہے جو اس غفلت موت آور ' اس سرشاري مسموم ' اس سکون ممات ' اور اس عمل السحر باطل کے پردے کو چاک کردے ؟ فاین شرف الاسلام واین مجد المسلمین ؟ هل فقد المسلمون کل ذالک ؟ ام علی قلوب اقفالها ؟

بـال بـکشا و صفیر از شجر طـوبي زن
حیف باشد چو تو مرغے کہ اسیر قفسي !

آج ڈیڑھـہ سال کا زمانہ گـذر گیا کہ میں تمہارے سامنے ہوں - میں نے ہمیشہ اپني فـریادیں بلند کي ہیں ' اور ہمیشہ وہ سب

انـــا لله و انـــا اليـــه راجعـــون ! !

اللـــه اللـــه ايهـــا ا...ون ! هل بعد هذ الذل تسكتـــون ؟

ابلغكـــم رسالـــة ربي و انا لكم ناصـــح اميـــن!

اے لوگو ! میں تمهیں اپنے پروردگار کا حکم سناتا هوں اور یقین کرو که میں تمهارے لیے ایک دیانت دار ناصح هوں - میں کبهي اعلان حق میں خیانت نه کرونگا - (۷۰ : ٦٥)

زمیـــندار پریس لاهور سے دو هـــزار روپیه کي ضمانت لي گئي تهي - اسکے بعد دس هزار کي طلب کي گئي - اب وہ دس هزار بهي ضبط کرلیے گئے اور پریس کا تمام سامان اور مشینیں بهي ' جنکي قیمت کا پندرہ هزار تک تخمینه کیا گیا ہے - بنیاد چند مضامین قرار دیے گئے هیں جو اجودهیا کے واقعهٔ عید اضحی پر نکلے تهے ' اور ایک مضمون مسٹر ظفر علي خان کا جو انهوں نے لندن سے لکهکر بهیجا تها - هندوستان کي فیاض و عادل گورنمنٹوں کي یه انصاف پروري ہے که وہ پریس ایکٹ کے احکام نافذ کرتے هوئے کبهي کبهي جرم کي نوعیت سے بهي مجرموں کو مطلع کردیتي هیں ' ورنه سچ یه ہے که " حق و آزادي " کے دو قدرتي جرموں کي موجودگي کے بعد اور کسي جرم کے قرار دینے کي ضرورت هي کیا ہے ؟

وجودک ذنب ' لا یقاس به ذنب

پهر آج همالـــه کے اس جانب بسنے والوں میں سے کون ہے جو مجرم نهیں ہے ؟

ملکوں اور قوموں کي تاریخوں میں ایک وقت آتا ہے جبکه انسانوں کیلیے زندگي کي خواهش ...... هوجاتي ہے ' اور زنده رهنے سے بڑهکر اور کوئي جرم نهیں هوتا -

جبکه اونچي اونچي دیواروں اور آهني دروازوں کي آبادي بڑهجاتي ہے اور آهن گرکي صنعت کي سب سے زیاده مانگ هوتي ہے - جبکه درختوں کي ٹهنیوں میں رسیاں لٹکائي جاتي هیں ' اور جبکه لکڑي کے تختے بنائے جاتے هیں تا که اُن پر فرزندان آدم کهڑے هوں - یه وقت آتا ہے اور انقلاب امم کے ایک قدرتي قانون کے ماتحت گذر جاتا ہے ' اور پهر بربادي و هلاکت کا هر وہ بیج جو زمین میں ڈالا گیا تها ' نئے موسم کے شروع هوتے هي زندگي اور حیات قائم و دائم کا پهل پیدا کر دیتا ہے !

هندوستان بهي ایک ملک ہے جهاں قومیں بستي هیں اور وہ سب کچهه اپنے اندر رکهتي هیں ' جو انسانوں کے دلوں کے اندر هوتا ہے - یهاں بهي انسان هیں جنکو زندگي محبوب اور زندگي کي قوت مطلوب ہے - یهاں کے بسنے والوں کے پهلو میں بهي دل ہے ' جو عزت کا خواهاں اور ذلت سے نفور ہے - یهاں کے رهنے والے بهي اُس متاع عزیز ' اُس جنس گرامي ' اور اُس شاهد محبوب حق و حریت کے عشق کا حق رکهتے هیں ' جسکو اس آسمان کے نیچے هر آدم کے فرزند نے چاها ہے اور اُسکے جمال مقدس کي هواداري میں اپني قیمتي سے قیمتي چیزوں کي بهي قربانی کردي ہے - پس کوئي وجه نهیں که جو کچهه هر جگه هوا ہے ' اور جسکو انسانوں کي جماعتوں نے هر جگه جهیلا ہے ' اُس سے هندوستان مستثنی کردیا جائے ؟ کیا سبب ہے که سفر حیات ملي و فلاح ملکي کي قدرتي منزلوں سے گذرے بغیر وہ وهاں پهنچ جائے جهاں پهنچنے کیلیے همیشه سے یکساں شرطیں قوموں کے سامنے پیش کي گئي هیں ؟

پهر اگر یه سب کچهه سچ ہے تو ابهي تو اُن باتوں کا وقت نهیں آیا - کیا ہے جو ابتک هوا ہے ' اور کونسي منزل ہے جهاں سے کاروان هند کو گذر جانے کا فخر حاصل ہے ؟ اگر نظر بلندي پر ہے تو سامنے کي گري هوئي چیزوں کو کیوں دیکهو ؟ میں نے همیشه تم سے سچ کها ہے اور آج بهي میں تم سے سچ سچ کهتا هوں که یه جو کچهه که هوا اور هو رها ہے ' یقین کرو که اسکے مقابلے میں بهت هي حقیر و معمولي ہے جو کچهه که هونا چاهیے ' اور جو که اپنے وقت پر هوگا - لیکن : و ان ادري اقرب ام بعید ما توعدون !

تاریخ کي زبان کو کوئي بند نهیں کر سکتا ' اور وہ جو سبق دیتي ہے وہ صرف ایک هي قسم کا ہے - دنیا میں بهت سي حقیقتیں ایسي هیں جنکو انسان جانتا ہے اور اُن پر یقین رکهنے کیلیے مجبور هوتا ہے ' تاهم انکي صداؤں کو سننا پسند نهیں کرتا ' اور چاهتا ہے که لوگوں کي زبانوں سے نه نکلیں - لیکن وقت آتا ہے جب وہ سننے پر مجبور هوتا ہے ' اور زبان سے اٹهي هوئي صدائیں نهیں بلکه واقعات کے اجتماع و هجوم سے پیدا شده طاقتیں اسکے کانوں کو کهولکر بجلي کي کڑک اور بادل کي گرج کي طرح سب کچهه سنادیتي هیں : فهل ینظرون الا سنة الاولین ؟ فلن تجد لسنت الله تبدیلا ' ولن تجد لسنت الله تحویلا (۳۵ : ۴۱)

تعجب همیشه اُس واقعه پر هوتا ہے جو نادر و غریب هو ' اور شکایت همیشه اس سے هوتي ہے جس سے توقع هو - مجهکو نه تو اس واقعه پر تعجب هوا اور نه شکایت پیدا هوئي - میرے سامنے تاریخ ہے اور قوموں کي سرگذشتیں هیں - مجهے معلوم ہے که طاقت نے همیشه غرور کیا ہے ' اور حکومتوں نے همیشه حق و حیات کے سائلوں کو ایسا هي جواب دیا ہے - میں روز اول هي سے جانتا تها که یه سب کچهه یکے بعد دیگرے هونے والا ہے ' اور وقت اور موسم کے تغیر کا انتظام کیا جا رها ہے - جنگ طرابلس کے بعد هي بلقان کا ماتم شروع هوا ' اور وہ ابهي جاري هي تها که مسجد کانپور کے واقعه نے حیات ملي نو حس غفلت کي بخشش سے تمام قوم کو مالا مال کردیا - پس ضرور تها که تغافل سے کام لیا جائے ' اور ایک شاطرانه حکمت تهي که رفق و مدارا سے وقت کي طاقت کو پہلے ضعیف کردیا جائے - پس اسکے لیے تمام سروسامان مهیا کیا گیا اور کها گیا که هم نرمي کرتے هیں ' همارے ساتهه بهي نرمي کي جائے

ودوا لو تدهن فیدهنون ! جبکه کوششیں کارگر هوگئیں تو بهت سے

الهـــلال

۲۲ صفر سنہ ۱۳۳۲

فاتحة السنة الثالثة

المجلد الرابع

(۲)

انسان کي ساري مصيبت اس ميں هے که وہ جن چيزوں کو تمام عمر ديکھتا اور جانتا هے' کبھي انپر غور و فکر نہيں کرتا' پر هميشه اُن چيزوں کي تلاش ميں رهتا هے جنهيں وہ نہيں جانتا' حالانکه اگر وہ فکر زيادہ اور تلاش کم کرے تو يه بہتر هے اس سے که تلاش لا حاصل هو اور حقيقت سے جهل - و لله درالشاعر:

هـر کس نـه شناسندہ راز ست و گـرنه
اينها همه راز ست که معلوم عوام است!

قران کريم بھي يہي کہتا هے:

وکاين من آية في السماوات و الارض يمرون عليها وهـم عنها معرضون (۱۲ : ۱۰۵)

" آسمان و زمين ميں حکمت الهي کي کتني هي نشانياں هيں جن پر سے لوگ بے سونچے گزر جاتے هيں پر افسوس که غور نہيں کرتے! "

قران کريم بار بار اسي ليے بارش اور زمين کي حيات نباتاتي پر توجه دلاتا هے که گو يه سامنے کي باتيں هيں جنهيں هر انسان ديکھتا اور کرتا هے' ليکن انکے اندر حکمت الهيه کے جو عجائب و مواعظ پوشيدہ هيں' انپر کوئي غور نہيں کرتا -

صرف اسي ايک بات پر غور کرو که قدرت الهي کي يه کيسي نصرت اور فيضان فطرة کي يه کيسي فياضي هے؟ کس بے چارگي اور بيکسي کے عالم ميں تم زمين سے اپنا معامله شروع کرتے هو اور کس طرح مجبور و بے بس هوتے هو جب اپني دولت تخم اسکے حوالے کر ديتے هو؟ کون کہه سکتا هے که اسکا نتيجه کيا هوگا اور يه جو محنت کي جا رهي هے' کن نتائج سے دو چار هوگي؟ ليکن جب نصرت الهي موفق هوتي هے اور دانے بار آور هوکر اُٹھتے هيں' تو نتائج اعمال کا کيسا عجيب منظر تمهارے سامنے هوتا هے؟ کس کي حکمت هوتي هے جو ايک سياہ اور خشک دانے سے سرسبز و ثمر دار شاخيں پيدا کر ديتي هے؟ اور يه کس کا کاروبار هے جو ايک خشک دانه ليتا هے پر اسکے معاوضے ميں هزاروں ترو تازہ دانے واپس کرديتا هے؟ پھر کون هے جو مضطر دلوں کي پکار کو سنتا' اور مضطرب هاتھوں سے پھينکے هوے دانوں پر اپني قبوليت کي مغفي چادر ڈالديتا هے' اور اس طرح ان ميں سے هر چھوٹے سے چھوٹے دانے کي پرورش کرتا هے که کل کو وهي بڑے سے بڑا درخت بنکر حيرت افزاے انظار و افکار هوجاتا هے؟

امن خلق السماوات و الارض و انـزل لـکـم من السماء ماء فانبتنا بـه حدائق ذات بهجـة ما کان لکـم ان تنبتوا شجرها ء الـه مـع الله؟ بـل هـم قـوم يـعدلـون (۲۷ : ۶۱)

کون هے جس نے آسمانوں اور زمين کو پيدا کيا اور آسمان سے تمهارے ليے پاني برسايا' پھر اُس کي آبياري سے (کيسے کيسے) حسين و شاداب باغ و چمن پيدا هوگئے' حالانکه تم انسانوں کي قوت سے بالکل باهر تها که اُن کے درختوں کو نشوو نما ديتے؟ کيا الله کے سوا اور بھي کوئي هے؟ هرگز نہيں!

(قوت الهي اور عمل شيطاني کے دو بيج)

يہي تمثيل انسان کي زندگي اور اسکے کاروبار کي هے که: انما مثل الحيـاة الدنيا کماء انزلناه من السماء - حيات دنيوي کي مثال بارش کے پاني کي سي هے جو زمين پر گرتا هے - پھر بہت سے بيج اس سے زندگي حاصل کرتے هيں اور بہت سے ضائع جاتے هيں - ايک مشهور حديث نبوي هے که: الدنيا مزرعة الاخرة - دنيا آخـرة کيليے مثل ايک کھيتي کے هے' جسميں آج دانے بوے جـاتے هيں اور کـل کو اسکي فصل کاٹي جاليگي - دراصـل يه ايک اشـارہ لطيف هے مکافات عمل کے قانون طبيعي کي طرف که: فطـرة کے ساتھه جو کچھه کيا جاتا هے' ويسا هي جواب اسکي طرف سے ملتا هے! وقال في المثنوي المعنوي:

از مکافات عمـل غافـل مشو
گنـدم از گندم برويـد جو ز جو

ياد رکھو که انساني کاروبار کے وہ تمام اعلانات جو حق و صداقت سے خالي هوں' شيطان کے هاتھه سے ڈالے هوے بيج هيں' جو اسليے انسانوں کے انـدر سے کام کرتا هے تاکه ضـلالت اور گمراهي کا پھل پيدا کرے - ليکن دنيا ميں گمراهي کا پھل تو پيدا هوسکتا هے پر اسکي جڑ کبھي بھي مستحکم نہيں هوسکتي' اور يه يقيني هے که شيطاني تخم' باوجود قواء ابليسيه کي عظيم الشان مادي طاقتوں کے بالاخر نشوو نماء الهي سے محروم رهے:

ومـن يتخـذ الشيطـان وليـا مـن دون اللـه فقـد خسـر خسـرانا مبينـا - يعـدهـم و يمنيهم وما يعـدهم الشيطان الا غـــرورا (۴ : ۱۱۹)

اور جو شخص صداقت الهي کو چھوڑ کر شيطان سے اپنا رشته پيدا کريگا تو ياد رکھو که وہ صريح نامرادي و ناکامي ميں آگيا - شيطان ان سے کاميابي کے وعدے کرتا اور اميديں دلاتا هے ليکن شيطان کا وعدہ نرا دھوکا هي دھوکا هے!

پس دنيا في الحقيقة ايک زراعت گاہ هے' اور انسان کے اعـمال اور ارادے مثل اُن بيج کے هيں جو بار آور هونے کيليے اُسميں ڈالے جائيں - پھر ديکھو که ان ميں ايک بيج تو عمل باطل و ضلالت کا هوتا هے جو صـداقت الهي کي روح القدس سے خالي هوتا هے - انسان بڑے بڑے ارادوں کے ساتھه اسے بوتا هے' اور تمام انساني تدبيريں عـمل ميں لائي جاتي هيں تاکه کاميابي و فتح يابي کا پھل لاے - اسباب و وسائل دنيويه ميں سے هر چيز اسکے ليے مہيا هوتي هے' اور انسان اور انساني قوتيں جس قدر بھي انتهائي سعي و کوشش کرسکتي هيں' اسکے ليے کرنے ميں قصور نہيں کرتيں - تاهم اسکي مثال اس بد نصيب دانے کي سي هوتي هے جس کو دهقان مغرور نے بڑے بڑے دعووں کے ساتھه زمين ميں ڈالا' پر نه تو زمين نے اُسے قبول کيا که اپني آغوش ميں لے' اور نه آسمان کي بخشش اُسپر مہربان هوئي که اُسکي آبياري کرے - هر کوشش جو اُسکے ليے کي گئي مردود هوئي' اور هر محنت جو اُسکے ليے برداشت کي گئي بے نتيجه نکلي - کيونکه اُس نے چاها که وہ حق و ايمان کا کاروبار کرنے والوں کي طرح کاروبار کرے' پر نه تو اُس نے حق کو چاها اور نه حق هي نے اسکے رشتے کو قبول کيا - پھر وہ' جو حق کو دوست رکھتا اور باطل کو پيار نہيں کرتا' کيسے ممکن هے که باطل

کچهه تم کو بتلا دینا چاها ہے جو میرے دل نے مجهے بتلایا ہے - میں تم سے سچ سچ کہتا هوں که میں نے کبهي بهي حق کے کہنے میں تامل نہیں کیا ' اور کبهي بهي میرا نفس اپنے فوائد اور اپني ذاتي تحفظ کے مطامع دکهــلا کر مجهے رام نه کرسکا - میرے آگے دنیوي عزت کے حصول اور دولت و جاه سے مالا مال هونے کي بہت سي راهیں آئیں ' اور اگر میں صرف تهوڑي سي غیر محسوس تبدیلي بهي اپني روش میں کردیتا ' تو حق پرستي کے دعوؤں کو باقي رکهکر بهي دنیا حاصل کرسکتا تها - پر خدا نے میرے دل کو همیشه اپني قدوس انگلیوں میں اس طرح رکها که چند لمحوں کے فاني تزلزل کومستثنی کردینے کے بعد ' میں اسکے تخت جلال و عظمت کي قسم کہا سکتا هوں که میں نے کبهي اپنے ذاتي فائده کیلیے اپني روش سے ایک رالي برابر بهي اعراض کرنا پسند نہیں کیا - اور میرے دل کے سچے ناز اور جائز فخر کے لیے یه بس کرتا ہے که مجهے حق کي راستبازانه پرستش کي توفیق ملي -

میں نے کبهي نصیحت کرنے میں خیانت نه کي اور آئنده کي مادي عقوبتوں کا تصور میرے لیے کبهي بهي مهیب نہیں هوا - میں نے اکثر وقت سے پہلے غفلت کو دور کرنا چاها ' اور اکثر عین وقت پر بیدار کرنے کي کوشش کي - آج بهي میں حالت کو دیکهه رها هوں ' اور خاموشي کو گناه اور اعراض کو کفر سمجهتا هوں ' کیونکه نتائج قریب اور آنے والا وقت موجوده سے زیاده آزمایش طلب ہے - میں آج پهر اپني صدا بلند کرتا هوں ' اور هر شخص کو جو ملت کا درد ' زندگي کي خواهش ' اور حاصل کرده متاع کے ضائع نہونے کا خواهشمند ہے ' اپنے دل کے درد اور دکهه کي آواز میں دعوت دیتا هوں که غفلت و سرشاري کا اور زیاده یقین نه دلائیں ' اور اس موقعه پر " زمیندار " کے مسئله کو موجوده تحریک کے قیام کے حقیقي مسائل میں سے سمجهیں - اس زبان و قوت سے جو خدانے دي ہے حیف ہے اگر آج کام نه لیا جاے - بعض لوگ جو خاموش هیں اور افسردگي کو گہرا اور پائدار کرنے میں شریک هو رہے هیں ' انکي جانب نه دیکهو که انکا ایمان اتني هي قیمت رکهتا تها جو انهیں ملگئي ' اور وه اسپر قانع هیں - یه کوئي وفاداري اور غیر وفاداري کا سوال نہیں ہے - یه باغیانه ایجي ٹیشن یا شورش مخفي کا مسئله نہیں ہے - یه محض ایک قانوني مسئله ' ایک جابرانه قانون کا نفاذ و عمل ' اور بعض گورنمنٹوں کے نا عاقبت اندیشانه اقدامات کے خلاف قوت حق و عدل کے ساتهه احتجاج کرنا ہے اور بس -

~~~~~~~~~~~~~~~~

میں جانتا هوں که وقت اور موسم میں ایک سطحي تبدیلي هوئي ہے ' اور فتنۂ وقت نے بظاهر کامیابي سي حاصل کرلي ہے - اخبارات خاموش کیے گئے هیں ' اور بعض مدعیان حریت کو بهي سمجها دیا گیا ہے که انکے لیے خاموشي هي میں امن ہے - پس ایسي حالت میں جو شخص عام پبلک کے اصلي خیالات کي ترجماني کریگا ' اور حق و قانون کي عزت کیلیے قلم و زبان سے کام لیگا ' اسکي نسبت کہا جایگا که یہي ایک تنہا شخص ہے جو ایجي ٹیشن کے فرضي عفریت کو دوباره دعوت دے رها ہے -

تاهم باوجود اس علم کے میں اپنے اندر باطل اندیشي کي ایسي قوت نہیں پاتا که دیکهوں اور چپ رهوں ' اور جو کچهه که لاکهوں دلوں کے اندر ہے ' اسکو اپني زبان و قلم پر جگه نه دوں - وه سکون و امن جو مسئلۂ کانپور کے بعد شروع هوگیا تها ' اسي کا یه غلط فائده ہے جو اٹهایا جا رها ہے ' اور جو لوگ امن کے بعد پهر تشدد کا بیج بوتے هیں ' اسکے پهل کي کڑواهٹ سے انهیں منهه نہیں بنانا چاهیے - آج علی الاعلان میري پکار ہے که اگر مسلمان اپني زندگي کے ولولوں سے هاتهه نہیں دهو چکے ' تو انهیں چاهیے که زمیندار کے مسئله کے متعلق پوري قوت ' پورے اتحاد ' سچے جوش ' مگر باقاعده و با امن طریقه سے اپني صدائیں بلند کریں ' اور اس وقت تک دم نه لیں جب تک که اس ضبطي کے حکم پر نظر ثاني نه کي جاے -

ساتهه هي پریس ایکٹ کے بے امان حملوں سے دفاع کیلیے بهي هندو مسلمانوں کو متحده کوشش کرني چاهیے ورنه یاد رہے که ملک کي سیاسي ترقي کا مسئله سالها سال کیلیے صرف اس ایک ایکٹ کے نتائج قاهره کي بدولت رهجائیگا -

~~~~~~~~~~~~~~~~

آخر میں گورنمنٹ کے متعلق صرف اسقدر کہدینا کافي هوگا که مسئلۂ کانپور کے بعد عام طور پر ایک خاموشي سي شروع هوگئي تهي ' اور بعض الهام سرایان حکومت لوگوں کو نصیحتیں کرتے تهے که وه گورنمنٹ کے ساتهه نرمي کریں ' تا که وه بهي نرمي کرسکے - لیکن زمیندار پریس کي ضبطي کا واقعه وه نیا قدم ہے جو سکون کے بعد بے چیني پیدا کرنے کیلیے اٹهایا گیا ہے : ولا تفسدو فی الارض بعد اصلاحها - اگر پنجاب گورنمنٹ کو اس تشدد کیلیے چهوڑ دیا گیا اور اس میں مداخلت نه کي گئي ' تو پهر پبلک کي بے چیني کي پوري ذمه داري خود گورنمنٹ هي پر هوگي -

گورنمنٹ دنیا کي تاریخ اور قوموں اور ملکوں کے تغیرات کے قدرتي اصولوں سے کیوں غافل هو رهي ہے ؟ کیا وه نہیں جانتي که اس گیند کو جتنے زور سے پٹکا جائیگا ' اتنا هي وه اور قوت سے اچهلیگا ؟ چشمے کا پاني رکاوٹ پاکر اور ابلتا ہے ' اور آگ کے بجهانے کیلیے پاني کي ضرورت هوتي ہے نه که تیل کي - دلوں کا طوفان صرف کسي اخبار کے دفتر هي میں نہیں ہے جسکے بند کر دینے کے بعد فضا صاف هو جائیگي - اگر حق اور حق کي پیدا کي هوئي زندگي چند پریسوں کے بند کر دینے کے بعد مر جا سکتي ہے تو بہتر ہے که اسکا بهي تجربه هو جاے - میزیني کے چلے جانے کے بعد اٹلي چپ نہیں هوگئي تهي :

اولم یسیروا في الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم و کانوا اشد منهم قوة ' و ما کان الله لیعجزه من شی فی السماوات و لا في الارض ' انه کان علیما قدیرا - ولو یواخذ الله الناس بما کسبوا ما ترک علی ظهرها من دابة ' و لکن یوخرهم الی اجل مسمی ' فاذا جاء اجلهم فان الله کان بصیرا (٣٥ : ٤٥)

پهر کیا یه غافل زمین پر چلتے پهرتے نہیں که گذشته قوموں کے حالات و آثار کا مطالعه کریں اور سونچیں که ان قوموں اور طاقتوں کو انکي غفلت و زیادتي کا کیسا نتیجه بهگتنا پڑا ' حالانکه وه قوت و تعداد میں انسے بهي بڑهي هوئي تهیں ؟ یاد رکهو که الله تعالی کو (جو حق کا حامي اور زیادتي کا انصاف کرنے والا ہے) دنیا کي کوئي بهي طاقت عاجز نہیں کر سکتي - وه سب کے حال سے واقف اور هر بات کي قدرت رکهنے والا ہے - اگر وه لوگوں کو انکے ظلم و زیادتي کے پاداش میں فوراً پکڑتا تو روے زمین پر کسي جاندار هستي کو بهي باقي نه چهوڑتا - لیکن یه اسکا قانون ہے که وه اپنے هر کام کو اسباب و علل کي ترتیب و طبیعي تدریج کے ساتهه انجام دیتا ہے ' اور اسي لیے وه ایک وقت مقرره تک ظالموں کو مهلت دیتا ہے - پهر جب انکا وه وقت آ پهنچیگا تو خود بخود تم انقلاب حالت کو دیکهه لوگے بیشک الله تعالی اپنے بندوں کے هر عمل نیک و بد کو دیکهه رها ہے -

آخري آيت جو سورۂ توبہ کے اُس موقعه کي هے' جهاں " مسجد ضرار " او ر بعض رؤساء منافقين کي سعي باطل کا ذکر کيا گيا هے که وه مسلمانوں ميں تفرقه ڈالنا چاهتے تھے' اور ايک مسجد بنا کر اسکے ذريعه اپنے کفر مخفي کا کاروبار شروع کرنا چاهتے تھے - خدا نے آنحضرة صلی الله عليه و سلم کو وهاں تشريف ليجانے سے روکا که " لا تقم فيه ابدا " اُن لوگوں کے ساتھه هرگز شريک نهو جنهوں نے اپنے کاموں کي بنا دعوة باطله پر رکھي هے !

پھر اسکے بعد يه آيت هے جسميں ايک سوال کے طور پر اس حقيقت کو واضح کيا هے که کاميابي و فتح مندي صرف اسي عمل و دعوة کيليے هوسکتي هے جسکي بنا مرضات الهيه پر رکھي گئي هو - اسکي بنياد ايسي محکم هوگي ' گويا پهاڑ کي کسي چٹان پر رکھي گئي هے' اور خدا اپني نصرت کي مدد سے اس بنياد کے اغاز کو تکميل کي تعمير و رونق تک پهنچاديگا - ليکن جو کام که رضاء الهي اور حق و صدق سے خالي هے ' اُسکي مثال اُس بنياد کي سي هے جو کسي غار کے کنارے پر رکھي گئي هو اور اسکي زمين بھي بالکل کھوکھلي هو - خواه معمار کتني هي محنت و جانفشاني او ر صرف قوت و وقت کريگا ' ليکن کبھي بھي وهاں بنياد قائم نهوگي ' اور اگر چند اينٹيں کھڑي هو بھي گئيں تو معاً غار کے اندر جو پڑينگي اور اپنے ساتھه اپنے بنانے والوں کو بھي لے جائينگي -

چنانچه ايسا هي هوا اور مسجد ضرار کا فتنه ذرا بھي کاميابي حاصل نه کرسکا : لا يزال بنيانهم الذي بنوا ' ريبة في قلوبهم' الا ان تقطع قلوبهم ' و الله عليم حکيم (۹ : ۱۱۱)

ذلـك بان الله مولی الـذين آمـنـوا ' وان الکافرين لا مولی لـهم (۴۷ : ۱۱)

" ايسا هونا اس قانون الهي کي بنا پر هے که ارباب ايمان و حق کا سرپرست تو خدا تعالی هے' اور وه جو باطل پرستي و ضلالت کے داعي هيں' انکا کوئي مدد گار نهيں جو انکے کاموں کي مدد کرے "

(کلمۂ خبيثه و کلمۂ طيبه)

پس در حقيقت حق و باطل کے دو بيج هيں جو هميشه اس دنيا ميں بوئے جاتے هيں - ان ميں ايک بيج ضلالت عالم و فساد في الارض کا هوتا هے ' اسليے وه شيطان کے هاتھوں سے ڈالا هوا بيج هے' اور اُسيکا قائم کيا هوا کلمۂ خبيثه و باطله - وه انسانوں کے اندر سے اپنا کار و بار زراعت شروع کرتا هے' اور چاهتا هے که بهت جلد گمراهي کے پھل سے عالم کو معمور کردے - پر اسکي پهچان يه هے که هر ايسا تخم ابليسي ضرور هے که خدا کي مدد اور نصرت سے محروم رهے' اور اسکي توفيق فرمائي کي وه غيبي رحمتيں (که ملائکۂ نصرت کا نزول اُنهي سے عبارت هے) کبھي بھي اُسے ميسر نه آئيں - اسکا حال خدا نے خود هي بتلا ديا هے :

و مثل کـلمة خبيثة کشجرة خبيثـة اجتثت من فوق الارض' ما لها من قرار (۱۴ : ۲۶)

" کلمۂ خبيثه کي مثـال ايک درخت خبيث کي سي هے جو حق و صداقت کي قوت سے محروم هے ' اور جسکي بے ثباتي کا يه حال هے که جب چاها اُسے اکھاڑ کر پھينک ديا - اسميں ذرا بھي استحکام و ثبات نهيں "

اسکا بيج بار آور هو سکتا هے' پر پھل نهيں لا سکتا ' اور اکثر ايسا هوتا هے که زمين کے اندر هي اندر سڑ کر ضائع هو جاتا هے اور اُسے باهر نکلنے کي مهلت هي نهيں دي جاتي - چنانچه سورۂ بقر ميں اعمال خير و شر کي مثال ديتے هوئے فرمايا :

فمثله کمثل صفوان عليه تراب ' فاصابه وابـل ' فـتـرکه صلدا' لا يقدرون علی شيء ممـا کسبوا ' والـلـه لا يـهـدي القوم الکافرين ! (۲ : ۲۶۴)

" پس اُسکي مثال ايک سنگي چٹان کي سي هے جسپر تھوڑي سي مٹي جم گئي هے - زور سے پاني برسا اور اُسے بها کر لے گيا - جو کچھه انهوں نے کيا تها ' اُس ميں سے اُنهيں کچھه بھي هاتھه نه آيا اور اصل يه هے که جو لوگ فرمان الهي سے سرتابي کرکے کذب و فساد کا ساتھه ديتے هيں ' خدا انپر حق کي راه نهيں کھولتا "

يعنے وه ذرا سي مٹي کي تهه جو کسي چٹان پر بيٹھه گئي هو' با هستي اور ثبات رکھتي هے ؟ پاني کا ايک هلکا ساچھينٹا بھي اُسکي مرت کے ليے کافي هوتا هے جو اُسے معاً بها کر ليجاتا هے - بعينه يهي حال دعوة شيطاني کے بيج کا بھي هے جو اول تو زمين ميں اپنے ليے کوئي جگه پا هي نهيں سکتا ' اور پا بھي جاے تو اسپر جم کر ٹھهر نهيں سکتا -

ليکن ايک آور بيج هے جو گو اُسي طرح' اور اُنهي حالتوں ميں بويا جاتا هے جيسا که پهلا بيج' ليکن اسکي زندگي کا هر دور پہلے بيج سے بالکل مختلف هوتا هے - يه کلمۂ طيبه کا تخم صالح هے جسکو خدا کا دست قدوس بوتا هے' تا که اُس سے حق و ارشاد اور هدايت و سعادت انساني کا شجرۂ طيبۂ مبارکه پيدا هو' اور پھر اپني کاميابي و فتح مندي کے پھل سے اپني زمين کي گود بھر دے - اس سے مقصود وه تمام اعمال حقه و صادقه اور اعلانات ربانيه و الهيه هيں جو خدا کي راستبازي اور عدالت کو قائم کرنے اور اعمال شيطانيه کي تاريکي و ضلالت سے بندگان الهي کو نجات دلانے کيليے' نيت صالح اور ارادۂ صادق کے ساتھه ظهور ميں آتي هيں - جنکے اندر مرضات الهيه کا عشق مخفي' اور لقاء وجه رب کا شوق مستور هوتا هے - جنکو انساني قوتوں کا اعتماد اور مادي ساز و سامان کا گھمنڈ ظهور ميں نهيں لاتا ' بلکه محض تحريک الهي کا ايک جذبۂ ملکوتي هوتا هے جو خود هي آتا هے' اور خود هي اپنے چهرے سے نقاب اُٹھاتا هے - پس وه ايک درخت هوتا هے جسکا بيج بھي خدا هي بوتا هے ' جسکي آبياشي بھي اُسي کے هاتھوں سے هوتي هے' اور آخر ميں اُسکا پھل بھي وهي اُتارتا هے - چونکه اُسکي زندگي خود اُسکے اندر پوشيده هوتي هے ' اسليے وه بغير کسي باهر کي اعانت کے خود هي بڑھتا اور خود هي پھيلتا هے - اُسکي ابتدا بھي عجيب هوتي هے اور انتها بھي - ابتدا اس ليے که وه اس قوت سے اُٹھتا اور بڑھتا هے که زمين کے اوپر اور آسمانوں سے آنے والي ' کوئي بھي قوت اُسکے اٹھان کو روک نهيں سکتي - اور انتهـا اسليے که اُسکي جڑ ايسي مضبوط اور محکم هوتي هے ' گويا زمين کے آخر تـک اسکے ريشے پهنچ گئے هيں ' اور پهاڑ کي کسي چٹان کي طرح اسے زمين کي سطح سے جوڑ ديا گيا هے :

الم تـر کيف ضرب الله مثـلاً ؟ کلـمة طيبـة کشجرة طيبة ' اصلهـا ثابت و فرعها في السماء تؤتي اکلهـا کل حين باذن ربها ' و يضرب الله الامثال للناس لعلهـم يتذکرون - (۱۴ : ۲۵)

" آيا تم نهيں ديکھتے که خدا نے کلمۂ طيبه کي کيسي عمده مثال دي هے ؟ اسکي مثال ايسي هے گويا ايک پاک و مقدس درخت - اُسکي جڑ تو زمين ميں قائم و محکم اور ٹهنياں آسمان ميں پھيلي هوئيں ! اپنے پروردگار کے قانون کے مطابق وه هر وقت پھل لاتا رهتا هے' اور الله يه مثاليں بيان کرتا هے تا که لوگ سونچيں اور غور کريں "

ديکھو ! اس آية کريمه ميں کلمۂ طيبۂ الهيه کي مثال ديتے هوے (که في الحقيقت اس سے مقصود دعوة الی الحق هے) ايک درخت کا ذکر کيا ' اور اسکا وصف يه بيان کيا که اسکي جڑ ثابت و محکم اور ٹهنياں بلندي پر پھيلي هوئي هيں - اس سے معلوم

پرستي کے دعوؤں کے ساتھہ بھي رھي سب کچھہ کرے ' جو حاملان حــق اور حلقه بگوشان صدق کے ساتھہ کـرتا ہے ؟ افنجعل المسلمين کالمجرمين ؟ ما لکم ايف تحکمون ؟

تم ميں سے کون ايسا ہے جو روشني اور تاريکي ميں تميز نه کرے ' اور کون ہے جو رات اور دن ' دونوں کو يکساں بتلاے ؟ ھر شخص جو حواس رکھتا اور آنکھوں سے ديکھہ سکتا ہے ' کبھي بھي روشني اور تاريکي کي تفريق ميں غلطي نہيں کر سکتا - پھر اگر ايسا ھي ہے تو سمجھہ لو که حق و باطل کا فيصله بھي ھوگيا - جب تم که انسان ھو ' روشني اور تاريکي ' دونوں کے ليے ايک ھي راے نہيں رکھتے ' تو ؟ جو خدا ' اور نيکيوں اور ربوبيتوں کا سرچشمه ہے ' کيونکر حق اور باطل ' دونوں کے دعووں اور اعلانوں کو ايک ھي طرح پھولنے اور پھلنے ديسکتا ہے ؟ اگر ايسا ھو تو دنيا سے امان اٹھه جاے ' اور انسان کي شرير روح کبھي بھي سچ کا ساتھه نه دے - دنيا جو خداے حق و صداقت کي ہے ' ھميشه کے ليے شيطان ضلالت کو نہيں بخشدي جا سکتي !

قــل ھــل يستـــوي الاعمی و البصير؟ ام ھل تستـــوي الظلمـــات و النور؟ (۱۳ : ۱۷)

کيا ايک اندھا اور ايک ديکھنے والا ' دونوں يکساں ھيں ؟ اور کيا تاريکي اور روشني ' دونوں ايک ھي طرح ھو سکتے ھيں ؟ کبھي نہيں !

(قانون نصرت حق و خــذلان باطل)

قرآن کريم نے اس حقيقت الهي پر جس قدر زور ديا ہے ' وہ اور کسي بيان کو نصيب نہيں ھوا - اُن ارباب نظر و فکر کو جو قرآن کريم کا تدبر و تفکر کے ساتھه مطالعه کرتے ھيں ' ميں توجه دلاتا ھوں که اس حقيقت کو زير نگاہ رکھکر اُسپر نظر ڈاليں - وہ ديکھيں گے که يه حقيقت اسکي تمام موعظة و تذکير کيليے بجاے ايک اصل جليل و اساسي کے ہے ' جس پر اسکي اکثر تمثيليں اور تقريباً تمام قصص و حکايات متفرع ھوتي ھيں -

سورۂ ابراھيم ميں اُن لوگوں کے اعمال باطله کي مثال دي جنکے دل نور ايمان و صداقت سے محروم ھيں :

اعمالھــم کرماد اشتدت بــه الـــريح في يــوم عــاصف ' لا يقــدرون مما کسبوا علی شي ' ذلک ھو الضلال البعيد ! (۱۴ : ۲۱)

انکے اعمال باطله کي مثال راکھه کے ڈھير کي سي ہے که آندھي کے دن اُسے ھوا لے اُڑي - جو کچھه محنت و مشقت انھوں نے کي ہے ' اسميں سے کچھه بھي انکے ھاتھه نہيں آئيگا - يہي وہ نامرادي ہے جو انتہا درجه کي نامرادي ھوتي ہے !

اعمال باطله اور ارادہ ھاے سيئۂ و مفسدہ کي ناکامي و نامرادي کي کيسي پر تاثير مثال ہے جو اس آية کريمه ميں دي گئي ہے ؟ فرمايا که راکھه کے ايک ڈھير کا تصور کرو جو کسي جگه اکٹھي کي گئي ھو ' پھر سونچو که آندھيوں کے چلنے کا دن آيا اور زور سے ايک آندھي اٹھي جو اسپر سے گــذر گئي - ايسي حالت ميں اُسکا کيا حشر ھوگا اور وہ قائم رھسکے گا يا نہيں ؟ ھر شخص جانتا ہے که اُسے جواب ميں کيا کہنا چاھيے -

سورۂ نور کے پانچويں رکوع ميں جہاں ھدايت الهي کي روشني و نورانيت کے ظہور و قيام کي مشہور مثال دي ہے ' اسکے بعد ھي اعمال باطله و شيطانيه کي نسبت فرمايا :

اعمالھــم کسراب بقيعــة يحسبه الظمـــان ماء ' حتی اذاجاءہ لــم يجده شيئا - (۲۴ : ۳۹)

انکے اعمال باطله کي مثال ايسي ہے جيسے کسي چٹيل ميدان ميں چمکتا ھوا ريت که پياسا ديکھتا ہے تو اُسے پاني سمجھتا ہے ليکن جب اسکے پاس آيا تو کچھه بھي نه پايا !

سورۂ رعد کے آغاز ميں فرمايا که " له دعوة الحق " صرف الله ھي کيليے حق کي دعوت ہے ' اور جو اسے چھوڑ کر باطل پرستي کے طرف جاتے ھيں ' انکي مثال يه ہے که :

کباسط کفيه الی المـــاء ليبلغ فاہ وما ھو ببالغه ' وما دعاء الکافرين الا في ضلال (۱۳ : ۱۵)

" جيسے ايک شخص اپنے دونوں ھاتھه پاني کے طرف پھيلاے تا که پاني آپ سے آپ اُسکے منه ميں اُڑ کر آ جاے حالانکه وہ اسطرح کبھي بھي آنے والا نہيں - اور يقين کرو که باطل پرستوں کي پکار بھٹکتي رھتي ہے - اسکي قبوليت کيليے کہيں بھي قرار نہيں "

اسليے نه کون ہے جسے وہ پکاريں گے ؟ کون ہے جو انکي سنے گا ' کون ہے جو انکي نصرت و اعانت کيليے اپنــا ھاتھه بڑھائيــگا ؟ جو خداے قدوس که فريادوں کو سنتا ' اضطرابوں کو تسکين ديتا ' نيک ارادوں کو شرمندگي سے بچاتا ' اعلان حق کو استيلاے باطل سے محفوظ رکھتا ' اور ھر سچائي کے بيج کو اپنے ھاتھوں سے پاني دے دے کر سرسبز کرتا ہے ' اسکے تعلق اور رشتے سے تو انکے کام خالي ھيں ' اور اسکے دروازے کو چھوڑ کر انھوں نے شيطان ضلالت کا دامن پکڑ ليا ہے - ممکن ہے که وہ زبان سے خدا پرستي کا دعوا کرتے ھوں ' ليکن جبکه انکي دعوت ' حق کي جگه باطل کي ہے ' اور انکي کوشش سچائي کي جگه کذب و فساد کيليے ہے ' تو وہ اس پاک اور قدوس ھستي سے رشته رکھنے والے نہيں ھو سکتے ' جو صرف حق ھي کا سر پرست اور صرف صداقت ھي کا مدد گار ہے :

اللــه ولي الذين امنــوا يخــرجھــم من الظلمات الی النــور ' والذين کفروا اوليــاءھــم الــطـاغــوت يخرجونھم من النور الی الظلمـــات ' اولائــک اصحاب النار ھــم فيھا خالدون (۲ : ۲۵۸)

" الله ارباب حق و ايمان کا مددگار ہے - وہ اُنھيں تاريکيوں سے نکال کر روشني ميں لاتا ہے - مگر جو لوگ که حق سے روگرداني کرنے والے ھيں ' اُنکے حمايتي شياطين ھيں جو انھيں روشني سے نکالکر تاريکي ميں دھکيلتے ھيں - يہي لوگ اصحاب النار ھيں جو کبھي اصحاب الجنة کي سي کاميابي نہيں پا سکتے ' اور وہ ھميشه عذاب الهي ميں گرفتار رھينگے "

اگر ميں ان تمثيلوں کو جمع کروں جن ميں حق و باطل کي اس اختلاف حالت کي طرف اشارہ کيا گيا ہے ' اگر ميں ان تمام آيتوں کو يک جا کروں جن ميں " اصحاب الجنة " اور " اصحاب النار " کي اصطلاح الهي ميں کامياب و نامراد کاموں کي تقسيم کي گئي ہے ' اگر ميں اُن تمام مواعيد الهيه و تصريحات بينۂ قرانيه کو نقل کروں جن ميں حق کے بيج کو سرسبزي و شادابي کي ' اور ضلالت کے تخم شيطاني کو عاقبت کار ناکامي و نامرادي کي کھلے کھلے لفظوں ميں بشارت و نذارت دي گئي ہے ' تو الهلال کي ايک پوري ششماھي جلد صرف اسي بيان سے مرتب ھوجاے - مختصر يه ہے که قران کريم نے اس قانون الهي کا بار بار اعلان کرديا ہے که :

افمن اسس بنيانه علی تقوی من الله و رضوان خير ' ام من اسس بنيانه علی شفا جرف ھار فانھار به في نار جھنم ؟ والله لا يھدی القوم الظالمين - (۹ : ۱۱۰)

" بھلا جو شخص خدا کے خوف اور اُس کي رضا جوئي پر اپنے کاموں کي بنياد رکھے ' وہ بہتــر ہے يا وہ ' جو کسي گرنے والي گھاٹي کے کنارے اپنا مکان بنــانا شروع کرے اور پھر وہ اُسے آتش جھنم ميں لے گرے ؟ ياد رکھو که الله ان لوگوں پر کاميابي کي راہ نہيں کھولتا جنھوں نے حق و عدل سے روگرداني کي ہے "

زيادہ نہيں تو صرف انھيں چند آيتوں پر غور کرو که قلوب صافيه کيليے ارشادات ربانيه کا ايک لفظ بھي بہت ہے - علی الخصوص

مدارس اسلامیه

ندوة العلما

اجمال تاریخي - عروج و زوال - انقلابات ماضیه - حالت موجوده - و نظر به مستقبل

(ا)

بہت سي باتیں ایسي هیں جنهیں انسان سونچتا ہے تو کہتا ہے کہ انهوني اور ناممکن هیں ' اگر ایسا هوا ' تو نہیں معلوم کیا کچهه هو گذریگا ؟

لیکن جب انکا وقت آتا ہے اور اسباب فراهم هو جاتے هیں ' تو اس طرح ظہور میں آجاتے هیں گویا انکا ظہور دنیا میں کچهه بهي اثر نہیں رکهتا تها' اور مثل تغیرات عادیه کے ایک قدرتي تغیر تها' جو ظہور میں بهي آیا اور گذر بهي گیا ! حجر بن اوس نے ایک دوسرے پیرایه میں اسي کو لکها ہے کہ :

فان ما تحذرین ' قد وقع !

دارالعلوم ندوة العلما کے متعلق برسوں سے بعض ایسے مناقشات و مذفسات موجود تہے جنکي وجه سے کسي نه کسي تغیر کي توقع همیشه کي جاتي تهي' تاهم یه تو کسي کے وهم و گمان میں بهي نه تها که ندوه کے آخري تغیرات وقوع میں آئینگے ' اور تمام ملک اسدرجه بے توجهي برتیگا ' گویا اُسے ندوه ' ندوے کے مقاصد ' اسکي بست ساله تاریخ ' اور اُس معتد به رقم کي کچهه پروا هي نہیں ہے ' جو اُسکي جیبوں سے نکلکر اسپر صرف هو چکي ہے !

پهر یه زمانه وه پچهلا عهد غفلت نه تها جبکه تمام قومي کام محض اشخاص کے اعتماد و حسن ظن پر چهوڑ دیے جاتے تہے ' اور نکته چیني ناجائز' اور احتساب جرم سمجها جاتا تها - بلکه یه وه عهد تغیر و انقلاب تها جسکو گذشته استبداد شخصي کے اختتام اور نئے دور جمهوریة کا باب افتتاح کہا جاتا ہے ' اور جبکه هر چهوٹے سے چهوٹے معاملے پر بهي اخبارات اسقدر هنگامه آرائي کرتے هیں گویا طاقت و حکومت کا سررشته بالکل انهي کے قبضهٔ تصرف میں ہے -

رازداري اب کسي معاملے میں گوارا نہیں - پرسش و احتساب کي شدت سے لوگ شاکي هیں' اور ارباب کار اسکے تواتر و عدم انقطاع سے گهبرا اُٹہے هیں - کالجوں کے سکریٹریوں سے پوچها جاتا ہے کہ کیوں وه ایسي راے رکهتے هیں جو جمہور کي راے نہیں ہے ؟ افسران مدارس کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وه بتلائیں که کیوں انهوں نے فلاں حکم جاري کیا' اور کیوں فلاں عقیدے کو بغیر کسي دلیل معقول کے وه رکهتے یا بناے حکم قرار دیتے هیں ؟ اخبارات ایک دوسرے کو الزام دیتے هیں' اور کہتے هیں که قومي حقوق کے تحفظ کیلیے یه محض ایک جمہوري فرائد کا کام ہے جو کر رہے هیں - رازدارانه مراسلات و مکاتیب کو کسي نه کسي طرح حاصل کر کے شائع کیا جاتا ہے ' اور کہا جاتا ہے که اگر یه سب کچهه قوم کے متعلق اور قوم کے مقرر کرده ارکان کار کے متعلق هیں تو کوئي وجه نہیں که قوم اس سے بے خبر رہے !

اگر في الحقیقت یه سب کچهه سچ ہے تو پهر ندوة العلما کے طرف سے یعنے مسلمانان هند کے قومي کاموں میں سے ایک عظیم الشان سرمایهٔ صد امید و آمال کام کي طرف سے کیوں بکلي غفلت برتي جاے جبکه اسکي تعلیمي ' مالي ' اور انتظامي حالت علی الاعلان توجه کي طالب' بحث و مذاکره کیلیے مضطر' نقد و اختبار کي آرزو مند' اور اعانت و توجه کیلیے فریادي و فغاں سنج ہے ؟ یه کیا ہے که هفتوں پر هفتے اور مہینوں پر مہینے گذرتے جاتے هیں اور نه تو کوئي کان اسکے لیے کهلتا ہے جو اُسکي سنے ' اور نه کوئي آنکهه اسکي طرف اٹهتي ہے که اُسکي حالت پر روے ' اور نه کوئي قلم اُسکے لیے حرکت کرتا ہے که قوم کو اُسپر توجه دلاے - یہاں تک که وقت جو اپني طبیعي رفتار میں کسي کیلیے رعایت نہیں رکهتا ' بے خبري میں گذرتا جاتا ہے ' اور قریب ہے که لوگ اس افسانے کو اس طرح بهلا دیں که کانه لم یکن شیئًا مذ کورا !!

غمت بشهر شبیخوں زناں به بنگـه خلق
عسس بخانهٔ و شه در حرمسرا خفتــ...

اس سے بهي بڑهکر یه که ندوة العلما ابتداے تاسیس سے تمام قوم میں ایک مشہور ترین موضوع بحث رہا ہے - لوگوں نے موافق و مخالف ' جس درجه اسپر بحث کي ہے ' شاید علي گڈه کے کاموں کے سوا اور کسي پر نہیں کي - درمیان میں سر انٹوني میکڈانل کي مخالفت اور سیاسي سوء ظن نے اُسے بالکل گمنام اور بے اثر کردیا تها' لیکن اسکے بعد سعي و کوشش کا ایک نیا دور شروع هوا' سب سے پہلے ریاست بهوپال سے پهر بہاولپور سے اعانت هوئي' اُسکے بعد گورنمنٹ بهي متوجه هوئي ' یہانتک که زمین ملي اور ماهوار گرانٹ کا اعلان هوا - ان تغیرات کے بعد قوم میں پهر از سر نو ایک عام توجه پیدا هوگئي اور دهلي و لکهنؤ کے جلسے بهي بہت شاندار اور پر اثر هوے - باوجود ان حالات کے یه کیا ہے که جس وجود کي پرورش میں ایسي کچهه دلچسپي لي جاتي تهي ' اب اسکے بستر مرگ کي طرف کوئي جهانک کر دیکهنا بهي پسند نہیں کرتا ؟ پهر کیا دنیا سوگئي ہے یا ندوه کي قسمت بیدار نہیں ؟

انــد کے اے ناله امشب بے اثر مي بـینمت
آنکه هر شب مي شنید از من مگر بیدار نیست ؟

اسمیں شک نہیں که اس غفلت اور بے توجهي کیلیے کچهه ایسے اسباب و وسائل یکے بعد دیگرے فراهم هوگئے جنکي وجه سے لوگ باوجود حس حالت کے اپنا وقت صرف نه کرسکے ' تاهم غفلت کیلیے کتنے هي معقول عذر کیوں نہوں ' پهر بهي غفلت غفلت هي ہے اور یقیناً مستحق ملامت و سرزنش -

سب سے پہلا سبب تو عام جذبات و قواے عمل کي وه مسلسل مشغولیت ہے ' جو گذشته دو سال سے متصل جاري ہے - جنگ طرابلس کے بعد هي جنگ بلقان شروع هو گئي ' اور مصائب اسلامي کے هجوم نے تمام قوم کو یکسر وقف ماتم و عزا داري بنا دیا - پهر عین اُس وقت جبکه ندوے کے معاملات تہ و بالا هو رہے تہے ' مسجد کانپور کا حادثهٔ خونین وقوع میں آیا اور یه ایک ایسا فزع اکبر تها جس نے تمام اقلام و افکار کو بجا طور پر صرف اپنے هي نظارهٔ الم اور افسانه سرائي کي کئي ماه کیلیے دعوت دیدي - اس اثنا میں بعض مضامین لکہے گئے ' اور بعض اخبارات نے بحث و مذاکره کا دروازه بهي کهولنا چاها (جنمیں معاصر امرتسر سب سے زیاده مستحق تحسین و تشکر ہے) تاهم ۱۱ - اگست کے حادثهٔ مچهلي بازار کانپور کے مقدس مجروحوں کي چیخیں کچهه ایسي زهره گداز تهیں ' اور صحن مسجد کي خونچکاں لاشوں کا نظاره اس درجه المناک تها ' جس نے نه تو کسي دل کو مہلت دي که ندوه کي صدا کو سنے ' اور نه کسي آنکهه کو اجازت ملي که جاں فروشان کانپور کو چهوڑ کر لکهنؤ کے ان حیات نفساني کے جهگڑوں کا نظاره کرے -

هوا که کلمهٔ طیبه کا بیج جب اُگتا ہے اور برگ وبار لاتا ہے' تو ضرور ہے که اسمیں دونوں باتیں پائي جائیں - اُسکي جڑ بھي مضبوط هو اور اُسکي شاخیں بھی پھیلي هوئي هوں - جڑ کي مضبوطي سے مقصود یه ہے که اُس دعوة حق کي بنیاد ایسي محکم و ثابت هو جسے کوئی طاقت نه هلاسکے' اور " فرعها في السماء " سے مقصود یه ہے که تھوڑے وقت کے اندر اُس دعوت کا اثر اور فیضان نہایت بلندي و رفعت تک پہنچے اور نہایت دور دور تک پھیل جاے - کیونکه ایک بڑے پھنارو درخت کي شاخیں بلند بھي هوتي هیں اور دور دور تک بھي پھیل جاتي هیں -

یه خدا کا بویا هوا بیج ہے جسے کوئي ضائع نہیں کرسکتا ' پس وہ بڑھتا بھي ہے اور پھیلتا بھي ہے - انسان کي کوششیں سب کچھه کرسکتي هیں ' لیکن ایک حقیر و خشک دانے کو سرسبز کرنا صرف مدبرات ارضي و سماوي کے مالک هي کے هاتھه ہے - پس وہ اُسے سرسبز کرتا ہے تاکه اسکي شاخوں کا سایه وسیع هو' اور اُسے کامیاب کرتا ہے تاکه اس سے هدایت کا پھل پیدا هو - وہ جبکه بویا جاتا ہے تو نہایت حقیر و ذلیل هوتا ہے' لیکن جب پیدا هوتا ہے ' تو اسکي شاخیں قیمتي اور شاداب پھلوں کے بوجھه سے جھک جھک جاتي هیں - خــدا اور انسان کے کاموں میں یہي فرق ہے که پہلے کي ابتدا همیشه غربت و حقارت سے' پر وسط و اختتام عظمت و کامیابي پر هوتا ہے ' لیکن دوسرا شروع تو شوکت و عظمت کے اعلانات سے هوتا ہے ' لیکن خاتمه همیشه ناکامي و نامرادي پر هوتا ہے -

ایسے هي کاموں کے بیج هیں جنکي کشت کاري کا پیمانهٔ حصول قران کریم نے بتلادیا ہے - حیث قال :

کمثل حبة انبتت	اُس کي مثال اُس دانے کي سي ہے جو
سبع سنابل ' في	بویا گیا تو اُس سے ابتدا میں سات بالیں
کل سنبلــه مایـــة	پیدا هوئیں ' پھر هر بال میں سے سو دانے پیدا
حبة' و الله یضاعف	هوے ' حالانکه وہ جب بویا گیا تھا تو ایک
من یشاء ' و اللـــه	هي دانه تھا ! الله جس کو چاهتا ہے برکت
واســـع علیـــم -	دیتا ہے اور اُسکا فضل نہایت وسیع اور اسکا
(۲ : ۲٦۱)	علم کامل ہے -

(دعوة الهیئة الهلال)

پس الهلال ' اور الهلال کي دعوت بھي ایک بیج تھا ' جو ابسے ڈیڑھه برس پہلے بویا گیا - دین جلیل حنیف کے داعي اول ' حضرت ابراهیم خلیل علی نبینا و علیه الصلوة والسلام نے جب خانهٔ کعبه کي بنیاد رکھي ہے تو دعا مانگي تھي :

ربنـا تقبل منا انك	اے پروردگار! اس کام کو جو تیــرے
انت السمیع العلیـم !	لیے کر رها هوں ' قبول کرلے - بیشک
	تو هي دعاؤں کا سننے والا اور نیتوں کا جاننے والا ہے !

وہ ذرہ جو آفتاب کي روشني میں اوڑتا هوا نظر آتا ہے ' خواہ کتنا هي حقیر هو' تاهم آفتاب کي نسبت کا حقدار ضرور ہے - اسي طرح دعوت الهي کي یه تعمیر بھي اُسي آفتــاب درخشنده حقانیت کا ایک ذرہ ' اور اُسي کے قائم کیے هوے دین حنیف کي خدمت کا ایک عاجز اراده تھا :

گرچه خوردیم نسبتے ست بزرگ
ذرهٔ آفتــــاب تــابـانیـــم !

یه کاروبار قدرت کا کچھه عجیب کرشمه ہے که خدا نے وہ کلمات دعائیه اس عاجز کي زبان پر جاري کردیے جو الهلال کي پہلي اشاعت کے مقالهٔ افتتاحیه میں شائع هوے هیں اور جس کو اس مضمون کے آغاز میں بھي نقل کرچکا هوں اور یہاں پھر نقل کرونگا :

" اگر خدا مجھه میں سچائي اور خلوص کي کوئي سرگرمي دیکھتا ہے' اگر اُسکي ملت مرحومه اور اُسکے کلمهٔ حق کي خدمت کي کوئي سچي تپش میرے دل میں موجود ہے ' اور اگر واقعي اُس کي راہ میں فدویت اور خود فروشي کي ایک آگ ہے' جس میں برسوں سے بغیر دھویں کے جل رها هوں' تو اپنے فضل و لطف سے مجھے اتني مہلت عطا فرماے که اپنے بعض مقاصد کے نتائج اپنے سامنے دیکھه سکوں - لیکن اگر یه میرے تمام کام محض ایک تجارتي کاروبار اور ایک دوکاندارانه مشغله ہے' جسمیں قومي خدمت کے نام سے گرم بازاري پیدا کرنا چاهتا هوں تو قبل اسکے که میں اپني جگه پر سنبھل سکوں ' وہ میري عمر کا خاتمه کردے' اور میرے تمام کاموں کو ایک دن بلکه ایک لمحے کیلیے بھي کامیابي کي لذت چکھنے نه دے ! " الخ

اگر میرا کوئي اعتقاد آپکے دل میں جگه نہیں پاتا تو کم از کم مجھے تو اسکے اظہار سے نه روکیے - اس وقت میرے هاتھه میں قلم اور سامنے کاغذ کے اوراق هیں - اگر تمام دنیا کي طاقتیں اور تمام نوع انساني کا ادراک و تعقل ایک جگه جمع هو کر میرے سامنے آے اور چاہے که میں قلم و کاغذ کي موجودگي کا اعتقاد نه رکھوں - تو کیا میں اس شے کے اعتــقاد سے باز آجاؤنگا جو میرے هاتھه میں محسوس ' اور میري آنکھوں کے آگے مرئي ہے ؟

یقین کیجیے که ٹھیک ٹھیک اسي طرح میں اس دعا اور اسکے عجائب اعمال کو بھي اپنے سامنے دیکھه رها هوں - میرے لیے بالکل آسان ہے که میں چاند اور سورج کي هستي سے انکار کردوں' مگر یه تو کسي طــرح بھي ممکن نہیں که اس دعــا کي هستي سے منکر هو سکوں -

یه میري دعوت کي صداقت و غیر صداقت کا ایک بنیادي فیصله تھا' جو اسنے میري زبان پر اول هي روز جاري کیا تاکه اسکي صداقت کے اعلان کي ایک نشاني هو' اور پھر اسي کے مطابق فیصله بھي کردیا - باوجود اُن تمام انتہائي بے سروسامانیوں کے جو دنیا کے سامنے هیں ' باوجود اُن تمام موانع اور مزاحمتوں کے جن سے لوگ بے خبر نہیں هیں اور جن میں سے هر مزاحمت کو اگر ایک ایک سطر میں بھي لکھوں' جب بھي کئي سو سطروں کي ایک کتاب بن جاے' اور پھر باوجود ایک قوي ترین گروہ مخالفین منکرین و معاندین مفسدین کي موجودگي کے اور هر دم سرگرم مخالفت و تعاند رهنے کے ' الحمد لله که میں زنــدہ و سلامت مشغول کار هوں - میرے کار و بار دعوت کي کوئي سعي ضائع نه گئي ' میرے جهــد عمل کا کوئي قدم رائگاں نه اٹھا - میري دعوت اپنا کام کرچکي ہے - میں نے جو مانگا تھا وہ مجھے حاصل هوگیا ہے - مجھے مہلت بھي دي گئي اور اسباب بھي مرحمت هوئے - میں نے اپنے بعض مقاصــد کے نتائج کو اپنے سامنے دیکھنا چاها اور وہ پہلي ششماهي کے گذرنے کے بعد هي دکھــلا دیے گئے - مجھه میں اگر کوئي تپش تھي تو وہ بغیر بھڑکے نه رهي ' اور اگر میرے دل میں کوئي ذرهٔ خلوص تھا ' تو میرے خدا نے اُسے ضائع نه کیا - اُس نے بتلادیا که یه اُسي کا بویا هوا بیج ہے جسکو وہ خود هي پرورش کرنا چاهتا ہے - اور " کلمهٔ طیبهٔ " کا ایک " شجرهٔ مبارکه " ہے جسے کوئي دنیوي طــاقت ضــائع نہیں کرسکتي - پس جیسا که اُسکے کاموں کا همیشه قاعدہ رها ہے ' یه بیج برسوں کي جگه مہینوں میں بڑھا ' اور مہینوں کي جگهه دنوں کے اندر پھیلا - اسکي جڑ جس طرح زمین کے اندر پھیلي ' اُسي طرح اسکي ٹہنیاں آسمان میں مرتفع هوکر پھیل گئیں - اسکي هر شاخ نے پھل پایا ' اور اُسکا هر پھل اپني شیریني و حلاوت سے دلوں کو مرغوب هوا - میں بدیوں سے آلودہ هوں مگر میري پکار بدي کي نه تھي - پس میري دعوت کے ساتھه وهي سلوک کیا گیا جو هر نیکي کے کام کے ساتھه هونا چاهیے ! اصلها ثابت و فرعها في السماء ' تؤتي اکلها کل حین باذن ربه ' و یضرب الله الامثال للناس لعلهم یتذکرون -

تحکم - جب ندوة العلما کے معاملات گذشتہ قصۂ مضمون جہاد کے بعد آگے بڑھے تو میں مسئلۂ کانپور میں بالکل غرق تھا' اور بالکل مہلت نہ تھی کہ کسی دوسری طرف متوجہ ہوں -

الہلال ایک ہفتہ وار رسالہ ہے - اسکی گنجایش محدود اور ابواب و عناوین مختلفہ کا التزام ضروری - اسلیے جب کبھی کوئی ایک مسئلۂ اہم سامنے آجاتا ہے' تو ساری کی ساری گنجایش اسی میں صرف ہو جاتی ہے -

در اصل ہر طرح کی تحریک کے کاموں کیلیے سب سے زیادہ موزوں روزانہ اخبارات ہیں' جنکے لیے روز صبح کو ایک مبسوط لیڈنگ آرٹیکل کا میدان تازہ موجود ہوتا ہے' اور وہ گویا ہر ہفتہ چھہ بار وہ مہلت و گنجایش پاتے ہیں جو ہفتہ وار رسائل کو صرف ایک ہی بار ملتی ہے -

پس ضرور تھا کہ قوم میں جو بعض روزانہ اخبارات موجود ہیں اور جنکا بڑا حصہ محض فضول صفحات پری کی چیزوں بلکہ ہزلیات و خرافات تک میں ضائع جاتا ہے' اس مسئلہ پر توجہ کرتے اور اسکی اہمیت کو محسوس کرتے - لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا -

تاہم میں معذرت و شرمساری کے ساتھہ اقرار کرتا ہوں کہ یہ غفلت ضرور تھی اور ہوئی - چونکہ میں جانتا تھا کہ اس مسئلہ کیلیے اب صرف چند نوٹوں یا ایک مضمون کا لکھدینا کافی نہیں ہے بلکہ ایک پورے سلسلے کی ضرورت ہے' اسلیے ہمشہ یہ خیال کرکے متوقف ہو جاتا تھا کہ بعض تحریکوں سے فراغت ہو لے تو پھر سلسلہ شروع کروں' حتی کہ کئی ماہ گذر گئے - چونکہ اس مسئلہ کو میں اپنے عقیدے میں اہم سمجھتا ہوں - سوال ندوے کا نہیں بلکہ اسکے مقاصد کا ہے' اور بحث اصول کی شروع ہو گئی ہے نہ کہ اشخاص کی' لہذا اب مزید توقف کرنا عند اللہ خیانت و معصیت ہے' اور ضرور ہے کہ بقدر سعی اسکے لیے کوشش کی جاے -

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ جب الہلال شائع ہوا ہے تو اسکے تمام ابواب مضامین کی سرخیاں عرصے تک لوح کے چوتھے صفحے پر چھپتی رہی ہیں- ان میں ایک عنوان " مدارس اسلامیہ " کا بھی تھا' اور مقصود یہ تھا کہ اسکے نیچے چند کالموں کو اسلامی مدارس کے متعلق بحث و مذاکرہ کیلیے مخصوص کردیا جائیگا' لیکن عدم ترتیب کار و عدم حصول اعانت تحریر و فرصت سے ابتک اسکا سلسلہ شروع نہو سکا -

لیکن اب " مدارس اسلامیہ " کا باب بھی آغاز جلد چہارم سے شروع کیا جاتا ہے - سب سے پہلے " دار العلوم ندوة العلما لکھنو " کے متعلق ایک سلسلۂ مضامین شایع ہوگا - جعلہ اللہ نافعا للمسلمین' وما توفیقی الا بفضلہ و کرمہ !

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

تاج انگلستان اور خزینۂ اسلام کا ایک گوہر

داستـــان [illegible]

(اجمال تاریخی اور طبیعی حدود)

مسقط ایک سرحدی اور ساحلی شہر ہے جو دریاے عمان کے ساحل پر عرض میں ۲۳ درجہ اور ۳۷ دقیقہ جانب شمال' اور طول میں ۵۹ درجہ اور ۱۵ دقیقہ جانب مشرق واقع ہے - اسکی آبادی قریباً ۳۵ ہزار ہے - اسکی بندرگاہ نہایت عمدہ اور مستحکم ہے - اس بندرگاہ کی تحصین و قلعہ بندی عرصہ ہوا پرتگالیوں نے کی تھی - اسوقت اسکی تجارت بمبئی اور خلیج فارس سے ہے اور نہایت سرسبز و کامیاب ہے - اسکے قریب ایک دوسری بندرگاہ ہے جسکو مطرح کہتے ہیں - مطرح بھی اسی کے متعلق سمجھا جاتا ہے -

سنہ ۱۵۰۷ ع میں بوکر نے مسقط کو فتح کیا' تو پرتگالی اس پر قابض ہوگئے - سنہ ۱۶۴۸ ع تک برابر پرتگالیوں کا قبضہ رہا - اسکے بعد مسقط انکے ہاتھوں سے نکلگیا - پرتگالیوں کے قبضے سے نکلنے کے بعد مسقط پر انقلاب و تغیر کے مختلف دور گذرتے رہے - آخر میں انگریزی نفوذ پھیلنا شروع ہوا' اور یہاں تک پھیلا کہ بالآخر انگریزوں نے اسکے متعلق احتلال (قبضۂ غیر قانونی : Occopation) کا اعلان کردیا' اور اب وہ بجاے ایک آزاد و خود مختار اسلامی ریاست ہونے کے' برطانی شاہنشاہی کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے !

(عہـــد عـــروج)

سید سعید بن سلطان کے عہد میں مسقط کی حالت یادگار تھی - مسقط اسوقت ایک ایسی ریاست کا صدر مقام تھا' جو خلیج فارس پر قرب و جوار کے ساحلی مقامات سے لیکے جزیرہ بحرین تک پھیلی ہوئی تھی - قوت و شوکت کا یہ عالم تھا کہ گو اہل بحرین نے بارہا اسکے مقابلے میں علم جنگ بلند کیا' مگر کبھی فتحیاب و غالب نہ ہوے -

اس ریاست کی وسعت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو لنجہ اور بندر عباس' وغیرہ وہ ایرانی مقامات' جو خلیج فارس پر واقع ہیں' اسکی قلمرو میں شامل تھے' دوسری طرف مشرقی افریقہ کے ساحلی مقامات مثل لامو' منباسہ' القزبعہ' بندر اسلام' ہنزوان' جزیرۂ خضراء' زنجبار وغیرہ وغیرہ -

اس عہد میں اس ریاست کے دو صدر مقام تھے' ایک مسقط' دوسرا زنجبار - مسقط دریاے عمان و خلیج فارس کے شہروں کا صدر مقام تھا' اور زنجبار افریقی شہروں کا مرکز -

سید سعید بن سلطان ایک عاقبت اندیش اور انجام بیں آدمی تھا - اس نے اپنے آپ کو متعدد باصولت و شوکت سلطنتوں میں محصور اور انکے نفوذ و اثر کو اپنی قلمرو میں پھیلتے ہوے دیکھا تو والی بصرہ' فرانس' اور انگلستان سے اپنی خود مختاری کی حفاظت کا معاہدہ کیا - فرانس نے اس معاہدہ کا یہاں تک خیال کیا کہ اسکو " سلطان العرب " کا خطاب دیا !

اسکے بعد هي جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کا مسئله شروع هوگیا - پهرلیگ کے جهگڑے رهے - آنریبل سید امیر علي اور آل انڈیا مسلم لیگ کي معرکه آرایئوں کا لوگ انتظار کرنے لگے - غرضکه یکے بعد دیگرے ایک نــه ایک ایسي چیز ضرور رهي جس نے لوگوں کي توجه کو اپني جانب مشغول رکها - ان میں بعض واقعي توجه طلب تهیں' مثلاً مسئله اسلامیه کانپور' اور بعض ترک بهي کي جا سکتي تهیں - مثلاً حکایت لیـگ لندن و هند ' لیکن بهـر حال ندوه سے تغافل و غفلت کیلیے سب نے حجاباً مستورا کا کام دیا !

بیچاره ان اسیر که امید وار تست !

اصل یه هے که اسمیں شک نہیں که قوم کے عام و متوسط طبقه کے اندر ایک اصولي اور حقیقي تغیر خیالات میں یقیني هوا هے اور نسبتاً ایک واقعي بیداري ضرور هے جو پیدا هوگئي هے -

لیکن مصیبت یه هے که اس بیداري سے کام لینے والے مفقود هیں' اور کوئي کارکن جماعت اب تک هم میں پیدا نہیں هوئي هے جو کاموں کو تقسیم کرنے هر وقت اور هر کام کیلیے مستعد رهے - صرف چند اشخاص هیں جو اگر هر کام کو اپنے هاتهوں میں لے لیں اور هر موقعه پر تحریک و دعوت کیلیے مستعد رهیں ' تو پبلـک اپني قوت کا اظهار کر سکتي هے' اور اسکا مصرف اُسے معلوم هو سکتا هے ' ورنه ایک عام خاموشي اور سناٹا چها جاتا هے - لیکن یه ظاهر هے که ایک ترقي خواه قوم کي صدها ضروریات و احتیاجات کیلیے صرف چند افراد هي کیونکر کافي هوسکتے هیں ' اور یه کس طرح ممکن هے که ایک هي شخص کانپور کے واقعه پر بهي صرف وقت کرے - اصلاح و ترقي کي صداؤں کو بهي جاري رکهے - قومي درسگاهوں کي بهي خبر لیتا رهے ' اور جلسوں اور انجمنوں کیلیے بهي ایک دائم نگران و[illegible] هو؟ پهر قلم بهي اسکے هاتهه سے نه چهوٹے ' زبان بهي خاموش نهو ' دماغ بهي مشغول فکـر رهے ' اور قـدم بهي تـگ و پو سے نه تهکیں ؟

مي خواهي و تند و ' تیز و ' و انگــه بسیار !
این باده فروش هست ' ساقي کوثر نیست !

یه یقیني هے که اگر اس طرح حالات پیش نه آتے اور ندوه کا مسئله قوم کے سامنے آتا' اور وقت پر لوگوں کو بحث و مذاکرات کا موقعه دیا جاتا ' تو ایک عام هلچل مچ جاتي ' اور قطعاً عام راے کي قوت ایسي شکل اختیار کرلیتي که یه معامله صرف اشخاص کے هاتهوں میں نه رهسکتا -

تاهم عذر تغافل کیلیے یه اسباب کیسے هي قوي هوں لیکن یه کوئي اچهي حالت نہیں هے ' اور غالباً موجوده تغیر حالت کے بعد اُس وقت تـک قدرتي طور پر رهیگي ' جب تـک که عام راے میں اس هیجان انقلاب کے بعد نظم و باقاعدگي نه آجائیگي اور ایک مستعد اور وسیع کارکن جماعت هر موقعه و وقت پر کام کرنے کیلیے مستعد نه هوجائیگي - قوم میں اس وقت قوت راے اور استعداد اعلان قوت ' دونوں موجود هیں ' مگر کارکن آدمیوں کي کمي هے جو اِن دونوں چیزوں سے کام لیں ' اور چونکه ملکي و قومي تغیرات حالات میں همیشه ایسا هوا هے ' اسلیے امید هے که آنے والا وقت خود اسکا علاج کردیگا -

هماري موجوده حالت ایسي هو رهي هے که جماعتي کاروبار اور ترقي و اصلاح کي کوئي شاخ بهي ایسي نہیں جو مکمل هو' اور اب تـک تمام کاموں کا سر رشتۂ اختیار و تصرف صرف اشخاص هي کے هاتهوں میں رها هے - پس چاهیے که غفلت کیلیے کوئي عذر مقبول نهو که غفلت اب همارے لیے موت کے هم معني هے ' اور هجـوم اشغال و تعدد امور کي بهي کبهي شکایت نهو' کیونکه ابهي همیں نہیں معلوم کتنے وسیع زمانے تـک کیلیے متصل کام کرنا هے ' اور حیات قومي کي تعمیر میں ایک لمحه کا توقف بهي حرام هے - هم پر کاموں کا همیشه هجوم رهیگا - همــارے کانوں میں همیشه هر طرف سے صداے کار آئیگي اور همیشه ایک هي وقت اور ایک هي موسم میں بهت سي زمینوں کو درست کرنا اور مختلف قسم کي تخم ریزیاں کرني پڑینگي - بهت ممکن بلکه ضروري هے که ایک هي وقت میں همیں بهت سي نئي عمارتیں بناني بهي پڑیں' اور بهت سے غلط نقشوں کو مٹانا بهي پڑے - کچهه بعید نہیں که ایک هي وقت کے اندر همیں هندوستان سے باهر کے اسلامي مصائب کیلیے بهي ماتم کرنا پڑے' اور خود هندوستان کے اندر کے بهي کاموں کي صدا هاے توجه و اعانت کو سننا پڑے - ایسا همیشه هوگا که ایک طرف کسي حق دیني و سیاسي کي پامالي کیلیے دوڑنا پڑیگا اور اُسي وقت دوسري طرف کسي تعلیمي اور قومي کام کي درستگي و حفاظت کیلیے جانا پڑیگا - یه سچ هے که ایک هي وقت میں بهت سے کام نہیں هوسکتے' اور انسانوں کا دماغ اس بارے میں نهایت نازک واقع هوا هے که اکثر گهبرا اُٹهتا هے اور تهک کر کچهه دیر سوجانے کیلیے انگڑائیاں لینے لگتا هے - تا هم اگر زنده رهنا هے اور زندگي کي طلب هے' تو ضرور هے که زندوں کي طرح یه سب کچهه کرنا پڑیگا اور موت و حیات کا قانون الهي کبهي بهي همارے عذروں کو نه سنیگا - خواه کتنا هي مشکل هو' کیسي هي متاعب و مصائب سے دوچار هونا پڑے ' کتنا هي عسیر العمل اور ناممکن سا معلوم هو ' لیکن اگر هم هر وقت اپنے تمام معاملات کي خبر لینے اور هر کام کي فریاد اعانت کو جواب دینے کي اپنے اندر استعداد و قوت پیدا نه کرینگے' اور ایک هي وقت کے اندر بهت سے کاموں کا هجوم دیکهکر' یا یکے بعد دیگرے پیش آنے والے مسائل کا تسلسل و تواتر دیکهکر گهبرا اُٹهیں گے ' تو پهر اُن امیدوں کو اپنے دلوں میں جگه دینے کا همیں کیا حق هے جو ایک پوري گري هوئي عمارت کے هر حصے کو تعمیر کرکے ' خرابۂ موت کے بعد ' عمران و حیات کے قیام کي آرزومند هیں ؟ قومي حیات کا محل اس طـرح تعمیر نہیں هوسکتا که پہلے دیواریں کهڑي هوجائیں' پهر اسکي محـرابیں اور اطـراف و جوانب بهي طیـار هوجائیں گے - کشاکش حیات و ممات اور تسابق اقوام کي کشمکش میں فرصت و مهلت کا سکون بغیر خواب ممات کے ممکن نہیں - یہاں تو هر دم اور هر لمحه کام کیے جایئے ' اور ایک هي وقت میں اس عمارت کے هر حصے کي خبر لیجیے - یه نهو که دروازه بن رها هے مگر پشت کي طیار کرده دیواریں گر رهي هیں ! اس عالم میں جو کهو گیا وه پهر نہیں ملتا ' اور جو وقت غفلت میں کٹا ' پهر اُسکي تلافي کي مهلت نہیں دي جاتي :

هاں ره عشق ست و کج گشتن ندارد بازگشت
جرم را ایں جا عقوبت هست و استغفار نیست !

(الهـلال اور مسئلـهٔ نــدوه)

ضرور هے که خود الهلال بهي اس غفلت کیلیے جوابده هو که کیوں ندوة العلما کے متعلق برابر خاموش و غافل رها ؟

جیسا که ابهي کهه چکا هوں ' غفلت هر حال میں مستحق سرزنش هے اور عذر اسکي شدت کو کم کر سکتا هے پر سیاه کو سفید نہیں کر سکتا - تاهم غور کیجیے تو الهـلال کس کس کام کو کرے اور صرف وهي ایک کیوں کرے ؟

میں اپنے حس و نظر کے هاتهوں سخت گرفتار الم هوں - هر شے منجع نظر آتي هے' اور هر ضرورت کو الحمد لله که محسوس کرتا هوں' لیکن نه تو وقت پر تسلط هے اور نه طبیعي قوة عمل پر حق

نقـــاد

تندرستي

دفتر ظل السلطان - بهوپال

مسئلہ حفظان صحت و تربيت منزل و تهذيب معاشرت

يا ايها الذين آمنوا ! قوا انفسكم و اهليكم نارا !

گذشتہ اشاعت ميں هم هر هائينس بيگم صاحبہ بهوپال كے سلسلہ تصنيفات كا ذكر كرچكے هيں - اس سلسلے ميں سب سے پہلے انكي مفيد ترين تصنيف " تندرستي " پر نظر ڈالتے هيں -

كتاب كي لوح پر لكها هے كہ " عليا حضرة بيگـم صاحبہ بهوپال بالقابها نے متعدد انگريزي كتب حفظـان صحت وغيرہ سے مطالب اخـذ كرے اور اپني اعلى معلومات و مفيد تجارب شـامل كركے تاليف فرمايا "

كتاب عمدہ كاغذ اور عمدہ لكهائي كے ساتهہ چهپي هے - ۱۵۲ صفحے اصل كتاب كے هيں - عبارت نہايت صاف و سليس هے اور طبي ترتيب مطالب كے مطابق ابواب و فصول ميں منقسم -

كتاب كا موضوع يہ هے كہ اردو زبان ميں علم طب كے اصول پر وہ مطالب جمع كيے جائيں ' جنكے مطالعہ سے هر شخص اپني اور اپنے خاندان كي زندگي كيليے صحت و تندرستي اور قوت و توانائي حاصل كرسكے ' اور في الحقيقت كسي قوم كي حيات دماغي و ارتقاء ذهني كيليے پہلي چيز صحت اور قوت جسماني هے -

مصنفۂ عاليہ ديباچہ ميں لكهتي هيں :

" ميں نے يورپ كے سفر ميں وهاں كے لوگوں كو خواہ وہ كسي طبقہ كے هوں اصول و قواعد حفظان صحت كا پابند پايا ' اور بارها مجهكو اپنے هندوستان كي حالت پر افسوس آيا - همارے ملك ميں عاليشان محلوں ميں بهي وہ صفائي نہيں هوتي ' جو وهاں كے ايك غريب مزدور كے چهوٹے سے مكان ميں نظر آتي هے -

وهاں عورتوں ميں جن پر قدرت نے خانہ داري اور اولاد كي تربيت جسماني و روحاني كا فرض عائـد كيا هے اس فرض كے ادا كرنے كي قابليت بهي پيدا كرائي جاتي هے ' اور تمام عورتيں بغير امتياز مراتب حفظان صحت ' تيمار داري ' اور خانہ داري كي تعليم حاصل كرتي هيں اور اس كے فوائد سے مستفيد هوتي هيں -

وهاں كے مصنف ' عالم ' ڈاكٹر ' ايسي تصنيفات و تاليفات كو اپنـا ضروري و قومي فرض تصور كرتے هيں ' اور اپني قابليت و محنت سے ملك كو فائدہ پہنچاتے هيں -

ان هي اغراض كے ليے متعدد رسالے اور اخبارات شائع هوتے هيں اور يہ تعليم يافتہ خواتين ان كو نہايت دلچسپي كے ساتهہ مطالعہ كرتي هيں - ليكن همارے هاں بالكل برعكس حالت هے - حالانكہ يہ مسئلہ عام طور پر تسليم كيا جاتا هے كہ نرسري (تيمارداري) مڈ وائفري (دايہ گري) ڈاكٹري اور حفظان صحت كي تعليم عورتوں كے ليے بدرجۂ اتم ضروري چيز هے ' اور خواہ كيسے هي اعلى مرتبہ كي عورت كيوں نہ هو ' اس كو بهي زندگي ميں متعدد مرتبہ ان باتوں كے جاننے كي ضرورت لاحق هوتي هے "

اسكے بعد ايك نہايت هي اهم مطلب كي طرف توجہ دلائي هے جو تمام ملك كيليے مستحق غور و فكر هے :

" گورنمنٹ آف انڈيا هر سال ايك معقول رقم حفظان صحت پر خرچ كرتي هے ' ليكن اس سے كس طرح اصلي فائدہ حاصل هوسكتا هے جبكہ عورتيں حفظان صحت كے اصول سے ناواقف هوں ' اور كيونكر ممكن هے كہ جب تـك مكان ' لباس ' غذا ' اور اسي طرح كے دوسرے امور ميں ان اصول كو نہ اختيار كيا جائے ' كسي گورنمنٹ يا حكومت كي تدابير مفيد هوسكتي هيں "

انهوں نے يہ بالكل صحيح لكها هے كہ :

" كسي جگہہ كا هيلتهہ ڈپارٹمنٹ (محكمۂ حفظان صحت) سڑكوں كوچوں ' اور گليوں كي صفائي تو كرا سكتا هے ' كنؤوں ' چشموں وغيرہ كي نگراني ركهہ سكتا هے ' اشياء و اجناس خوردني كي اچهائي و برائي كو ديكهہ سكتا هے ' ليكن مكان كے اندر كي غلاظت ' اور پاني كي حفاظت ' غذا كے پكانے ' اور ركهنے كا انتظام كيونكر كر سكتا هے ؟ هر ايك جگہ شفاخانے كهولے جاتے هيں ' لائق ڈاكٹر مقرر هوتے هيں ' ميڈيكل ڈپارٹمنٹ (محكمۂ طبي) عمدہ قسم كي ادويہ مهيا كرتا هے ' ليكن يہ كس طرح ممكن هے كہ گهروں ميں تيمارداري كا بهي انتظـام كرے ؟ صدها مريض شفقت كرنے والي ماؤں ' محبت كرنے والي بيٹيوں ' دلسوز بهنوں ' اور همدرد بيويوں كے هاتهوں محض تيمـارداري سے نابلد هونے كے باعث سخت سے سخت تكاليف اٹهاتے اور لب گور پہنچ جاتے هيں " الخ

يہ سچ هے كہ هندوستان كا بجٹ همارے هاتهہ ميں نہيں هے اور گورنمنٹ سب سے زيادہ كم جس كام پر روپيہ خرچ كرتي هے وہ تعليم اور حفظان صحت هے ' اور يہ بهي سچ هے كہ هندوستان كي ميونسپلٹياں يوروپين كوارٹرز كي صفائي كا جسقدر اهتمام كرتي هيں ' ديسي آبادي كا نہيں كرتيں ' تاهم ميں نے اكثر اس بات كو سوچا هے كہ كيا يہ صرف گورنمنٹ هي كا قصور هے يا آبادي كا بهي ؟

اصل يہ هے كہ جو لوگ صاف اور تندرست رهنا چاهتے هيں ' انهيں اس سے كوئي شے نہيں روك سكتي - گورنمنٹ قوانين نافذ كريگي اور ميونسپلٹي راستوں كو صاف ركهيگي ' ليكن همارے دماغ ميں صفائي كا حس كون پيدا كريگا ؟ يہ چيزيں وسائل و معاون هيں ليكن اصل كار نہيں - جب تـك هم خود صفائي كيليے ويسے هي مضطرب نہونگے جيسے كہ انگريز هيں ' اس وقت تك نہ تو هماري سڑكيں صاف رهسكتي هيں ' اور نہ همارے گهروں ميں حفظ صحت و صفائي كے اصول پر عمل هوسكتا هے -

حقيقت يہ هے كہ آج ملك ميں اصلاح اور عمل كا جو هنگامہ بپا هے ' اسكے شور و غل ميں بہت سے حقيقي كاموں كي صدائيں دبي جارهي هيں -

كسي قوم كے صحيح معنوں ميں شايستہ هونے كے ليے اسكي معاشرتي حالت اور تربيت منزلي كو جس درجہ دخل عظيم هے ' اسكا هر شخص اعتراف كرتا هے ' ليكن كتنے هيں جو اس راہ كے ابتدائي كاموں كو بهي واقعيت كے ساتهہ انجام دے رهے هيں ؟ هماري زندگي كا يہ حال هے كہ هم نے يورپ سے وہ لباس تو سيكهہ ليا هے جو بہت قيمتي ' بہت خوش قطع ' اور بہت شاندار هے - يقيناً هم جب كبهي بازار ميں سے گذرتے هيں يا كسي جلسے ميں نظر آتے هيں ' تو از سر تا پا مجسمۂ تهذيب و مدنية هوتے هيں ' ليكن اگر وهي شخص جو هميں كچهہ دير پہلے اس شان تهذيب آرا ميں ديكهہ چكا هے ' همارا تعاقب كرے اور گهر كے اندر كي زندگي كو ديكهے ' تو بدنظمي و بد سليقگي ' بد تهذيبي و بے ترتيبي ' كوڑے كركٹ كے ڈهير اور كثافت و غلاظت كے آثار كے ساتهہ ' منزلي وحشت و حيوانيت كا ايك پورا نمونہ ديكهكر متحير رهجائيگا -

سید سعید بن سلطان کے ساتھہ ان فرنگي حلیفوں اور همسازوں کے علاوہ ' جنکے یہاں سب سے زیادہ آسان کام نقص عہد ھے ' ایک اور حلیف بهي تها جو کبهي بے وفائي یا بد عهدي نہیں کرتا - یعني قسوت -

اسوقت ریاست کے پاس ایک قوي و باشوکت بیڑا تها جو بحر هـند ' بحر عمان ' اور خلیج فارس میں گردش کرتا رهتا تها -

وسیع حدود اور جنگي طاقت کے علاوہ ملک کي اندروني حالت بهي عمدہ تهي - اس عہد میں رعایا کو اسقدر امن و امان اور عیش و آرام حاصل تها که نه تو کبهي اس سے پہلے انکو نصیب هوا اور نه کبهي اسکے بعد -

(سید سعید کي وفات اور تقسیم)

سید سعید در حقیقت ملک کے حق میں ایک وجود سعادت و خوش نصیبي تها - جب تـک وہ زندہ رها ' ملک میں سرسبزي اور ترقي کا دور دورہ رها - مگر اس کے مرتے هي ریاست کا ستارہ گردش میں آگیا - اولین مصیبت تو یه نازل هوئي که ملک کے دو ٹکڑے هوگئے - ایک حصه عربي اور دوسرا حصه افریقي - افریقي حصه سید ماجد اور اسکے بعد سید برغش کو ملا - عربي حصه سید ثویني کو ملا - سید ثویني کا بیٹا سید سالم تها - سید سالم نے اپنے باپ کو قتل کرڈالا اور خود تخت حکومت پر بیٹهگیا -

(بـد بخت سالـم)

تاج و تخت کے لیے سید سالم نے اس جرم کا ارتکاب کیا جو اس دنیا میں قساوت و شقاوت کي انتهائي مثال هوسکتي هے ! اس نے حکومت کي قیمت میں اپني عزیز ترین متاع یعني انسانیت بهي دیدي ' اور یه گوارا کیا که وہ انسان کے بدلے ایک انسان صورت درندہ هو -

مگر اس بدبخت نادان کو یه معلوم نه تها که جس مرغ زرین بال کو وہ اسقدر گراں قیمت خرید رها هے ' وہ اسکے پاس ٹهرنے والا نہیں - وہ چاهتا تها که اس کے سر پر تاج سلطاني هو ' مگر کاش اسکو معلوم هوتا که کارساز قدرت نے اس سر کے لیے خاک مذلت و [illegible] مقدر فرمائي هے !

سید سالم ' پدر کش اور بدبخت سید سالم تخت حکومت پر بیٹها ' مگر اسکے بیٹهتے هي شومي و نحوست تمام ملک پر چهاگئي - هر طرف فتنه کي آگ بهڑک اٹهي - امن و سکون ' طمانیت و خاطر جمعي ' اور سرسبزي وخوش عیشي ' سب رخصت هوگئے اور اسکے بدلے نهب و سلب اور جنگ و جدل نے ملک کو یکسر نمونۂ جهنم بنادیا :

وکم اهلـکنا من قرية بطرت معيشتها ' فتلك مساكنهم لم تسكن من بعدهم الا قليلا ' وكنا نحن الوارثين ! (۲۸ :)

سید سالم میں اتني جرأت ضرور تهي که وہ ایک شنیع ترین فعل کا مرتکب هوسکا ' پر افسوس که اس کے دماغ میں اسقدر تدبیر اور اسکے بازؤں میں اسقدر قوت نه تهي که اس آگ کو بجها بهي سکتا جو ملک میں هر طرف پهیلي هوئي تهي - بالاخر اسے وہ تخت خالي کرنا پڑا ' جسکے لیے اس نے اپنے آپ کو جامۂ انسـانیت سے عاري کیا تها ! فذاقت وبال امرها ' وكان عاقبة امرها خسرا !

(سید ترکي و عبد الحمید)

سید سالم کا حقیقي بهائي سید ترکي اٹها اور اس طرح اٹها که تمام مملکت پر چها گیا -

اس تسلط کے چند هي روز بعد سید ترکي کو اپنے دوسرے بهائي سید عبد الحمید سے برسر پیکار هونا پڑا -

یه جنگ انگریزوں کي شه سے هوئي تهي - انگریزوں نے اسمیں سید عبد المجید کو علانیه مدد دي - اسلیے اب سید عبد المجید اور سید ترکي کا مقابله نه تها ' بلکه انگریزوں اور سید ترکي کا مقابله تها - سید ترکي کو شکست هوئي ' اور وہ انگریزي جهاز میں قید هو کے بمبئي لایا گیا - یہاں ایک طویل عرصه تک نظر بند رها -

سید عبد المجید سے عرب خوش نه تهے کیونکه وہ محض گوشت و استخوان کا پیکر تها جو محض اس ڈور کي جنبش پر حرکت کرتا تها ' جسکا سرا انگریزوں کے هاتهه میں تها ' اور انگریز اس فرصت کو غنیمت سمجهکے اپنے قدم خوب جما رهے تهے -

اسلیے سر برآوردگان عمان نے مخفي طور پر سید ترکي کو عمان آنے کي دعوت دي ' اور وعدہ کیا که وہ هر ممکن مدد دینگے - اس مخفي دعوت پر سید ترکي بمبئي سے ایک عورت کے بهیس میں پهر عمان پہنچا -

حسن اتفاق که جسوقت سید ترکي عمان پہنچا ' اسوقت سید عبد المجید عمان سے باهر شکار میں مشغول تها - ارکان و عمائد سلطنت نے بالاتفاق اسکو تخت پر بٹها دیا ' اور شہر کے ناکوں پر فوج متعین کرکے یه حکم دیدیا که اگر سید عبد المجید اندر آنا چاهے تو آنے نه دیا جائے -

سید عبد المجید جب شکار سے واپس آیا تو شهر کے ناکوں پر فوج دیکهي ' اندر داخل هونا چاها تو فوج نے مزاحمت کي ' آخر مجبوراً اندروني علاقوں میں چلاگیا ' اور جمعیت کے فراهم کرنے میں مصروف هو گیا -

جمعیت فراهم کرکے نکلا مگر اس نزاع کا فیصله تلوار کے بدلے ۶۰ هزار ڈالر نے کردیا ' جسکو لیکے وہ اپنے دعوي حکومت سے دست بردار هوگیا -

(انگـــریزي سیـــاست)

مگر یه ۶۰ هزار ڈالر کہاں سے آئے ؟

اسکا جواب انگریزوں کے دهاء سیاسي کي ایک حیرت انگیز داستان هے - یاد هوگا که سید عبد المجید کو لڑوانے والے انگریز هي تهے ' مگر جب انهوں نے یه دیکها که اهل ملک اس سے ناخوش هیں ' اگر اسکے حکمراں رهنے پر اصرار کیا گیا ' اور باشندوں کے خلاف سید عبد المجید کو علانیه مدد دي گئي ' تو انگریزي نفوذ کے قدم اکهڑ جائینگے ' تو وہ فوراً سانپ کي طرح پلٹ گئے ' اور یا تو سید ترکي کو بمبئي میں نظر بند کیا تها ' یا پهر اسدرجه اس پر مہربان هوگئے که اسکي طرف سے ۶۰ هزار ڈالر سید عبد المجید کو دیدیے ! !

سید ترکي کو یه نوازش اسلیے منظور کرنا پڑي که خود اسکے پاس کیا تها جو دیتا ؟ اور اهل ملک بهي اسقدر کثیر مالي فدیه دینے کے لیے تیار نه تهے -

بهرحال سید ترکي کو کسي نه کسي طرح اپنے حریف سے نجات ملي -

وفات سے چند دن پہلے سید ترکي کو راس الحد کے قریب ایک اور ملکي شورش کا مقابله کرنا پڑا جسکے فرو کرنے کے لیے اوس نے اپنے محبوب فرزند امیر فیصل کو روانه کیا - امیر فیصل نے جو بعد کو سلطان فیصل هوا ' باغیوں کو شکست دي ' اور ایک انگریزي جهاز کي بدولت شدائد سفر بحري سے نجات پاکے عمان واپس آگیا -

(البقية تتلى)

تمام ملک کو شکر گذار هونا چاهیے سرکار عالیۂ بهوپال ادامها الله بالعز و الاقبال کا ' جنهوں نے " تندرستي " نامي کتاب اسي مقصد کو پیش نظر رکهکر مرتب فرمائي' اور گو اس موضوع پر اردو میں پہلے بھي بعض رسائل لکهے گئے هیں ' مگر جن مستند ذرائع ' کامل مطالب ' بهتر ترتیب ' اور عمده زبان و عبارت میں یه کتاب مرتب هوئي هے ' اسکے لحاظ سے بلا شبه اردو میں اولین کتاب هے -

کتاب تین بابوں میں منقسم هے - پهلا باب حفظان صحت کي ضروري هدایات پر مشتمل هے ' اور مختلف سرخیوں کے نیچے ضروریات سته ' اور مکان ' لباس ' غسل و حمام ' ورزش ' استراحت وغیره کے متعلق تمام ضروري معلومات جمع کي هیں -

دوسرا باب متعدي امراض اور انکے حفظ و دفع کے متعلق هے - اسمیں طاعون ' هیضه ' چیچک ' پیچش ' وغیره کو علحده علحده بیان کیا گیا هے -

تیسرا باب تیمار داري کے عنوان سے هے اور در اصل کتاب کا اهم حصه یهي هے - اسمیں متعدد عنوانات هیں ' اور هر عنوان کامل غور و فکر کے بعد لکها گیا هے - مریض کا کمره ' دوائیں ' لباس ' صفائي ' غسل ' ٹکور ' پلٹس ' پلستر ' جونکیں لگانا ' نصد ' مسهل ' مالش ' غـذا ' بعض انگریزي غذاوں کي ترکیب ' ڈس انفیکٹ کا طریقه ' غرضکه تمام ضروري امور به تفصیل تمام بیان کیے گئے هیں -

اس قسم کي کتابوں کیلیے جنکا مقصد عام مطالعه هو ' سب سے بڑا مسئله زبان اور طرز عبارت کا هوتا هے - طبي مسائل میں بعض مطالب پیچیده هوتے هیں ' اور جب تک انکو اسطرح نه بیان کیا جاے که بغیر کسي مدد کے خود بخود قاري سمجهه لے ' اس وقت تک کتاب کا نفع کامل و عام نهیں هوسکتا -

" تندرستي " اس اعتبار سے ایک عمده نمونه هے - اسکي عبارت نهایت سلیس اور صاف هے - عربي و انگریزي الفاظ سے معرا هے' اور سهل و زود فهم طریق تفهیم و درس مطالب کیلیے ایک مثال سمجهي جاسکتي هے -

ضــرور تها که انـگریزي اسماء و اصطلاحات طبیه آئیں - بعض انـگریزي غذاؤں اور دواؤں کا ذکر کرنا بهي ناگزیر تها' مگر اسکے لیے تمام کتاب میں یه التـزام کیا گیا هے که هر انـگریزي لفظ کا ترجمه متن یا حاشیه میں دیدیا هے ' اور اگر نام و اصطلاحات هیں تو انهیں انگریزي حروف میں بهي لکهدیا هے تاکه صحیح تلفظ کے ساتهه بولی جائیں ' اور بر وقت اُن اشیا کے حصول میں غلط تلفظ سے اشتـباه نه پیدا هو جاے -

یه کتاب دفتر " ظـل السلطان " بهوپال کو دیدي گئي هے تاکه اسکي قیمت سے تعلیم ڈاکٹري کے وظائف دیے جائیں اور یه نفع مزیـد هے - قیمت مجلد کي ۱۳ - آنـه ورنه ۸ - آنـه هے - هر اُس شخص کا جو اردو زبان میں لـکهي هوئي عبارت پڑهه لے سکتا هے ' فرض هے که اس کتاب کو منـگوائے ' پڑهے ' اور اپنے گهر میں رکهے - علی الخصوص لڑکیوں کے لیے تو اسکا درس و مطالعه مثل فــرائض دینیه و شرعیه کے هے : یا ایها الذین آمنوا ! قوا انفسکم و اهلیکم نارا !!

وضعۂ حالیۂ آستانـه

(از مراسله نگار المؤید در آستانه)

آجکل یهاں کي پبلک اور سیاسي حلقوں میں اس گفتگو کے علاوه اور کوئي تذکره نهیں ' جسکا محور دول یورپ کے دو مجموعوں یعني انـگلستان ' روس اور فرانس ' اور جرمني ' اطالیا ' اور آسٹریا کي باهمي منافست و رقابت ' اور چند ایسے امور کے متعلق مباحثه و گفتگو هے جنـکا عکس آپکو یورپ اور یهاں کے اخـبارات کے آئینه میں نظر آتا هو گا -

جرمني کے اخبارات کي طرف توجه کیجیے تو وه یه کهه رهے هیں که " عثمـاني بیڑے پر انگریزوں کا اسقدر توجه رنا ایسي بات نهیں جس پر سکوت مناسب هو - آرمسٹرونگ کے کارخانے کے ساتهه دولت عثمانیه کے معاهدے نے آستانه سے بندرگاه اور اسکي بحري تجارت کو خاص طور پر انگریزوں کے هاتهه میں دیدیا هے ' آستانه میں انگریزوں کي بحري تجارت تمام دوسري قوموں کي بحري تجارت پر فائق و غالب هے - ایسي حالت میں بحري معاملات میں انگریزي اثر ' اور وه تمام معاملات ' جنکا تعلق عثماني بیڑے سے هے ' ایک خروش و هنگامه بپا کیے بغیر نهیں گزر سکتے "

ایک طرف تو جرمن اخبارات یه کهتے هیں ' دوسري طرف مفاهمت ثلاثي کے سفراء وزیر اعظم کے پاس آتے هیں ' اور سرکاري طور پر دریافت کرتے هیں که " یه جرمن جنـرل ' جسکو اول عثماني آرمي کوري کمان دیگئي هے ' اسکا پوزیشن کیا هوگا ؟ قوانین استثنائي اور قلعوں پر ' اور بالاخر خود قسطنطنیه کے استقلال پر ' اسکا اختیار کهاں تـک هوگا ؟ "

باب عالي ان دونوں فریق کے مصالح میں توفیق و جمع کي کوشش کر رها هے - حق سبحانه و تعالی ارباب حکومت کو اس شے کي توفیق دے ' جسمیں خلافت اسلامیه کي بهبودي هو -

لیکن اس جرمن جنـگي مشن کے واسطے سے لوگوں میں یه خبر گرم هے که عثماني فوج میں جرمن افسروں کي تعداد بتدریج ۴ سو تک پہنچ جائیگي - غالباً اس مشن کو یه اطلاع جرمن ذرائع سے ملي هوگي -

(جاوید بک اور محرر زایت کی گفتگو)

اخبار زایت (برلن) کا اڈیٹر جاوید بک سے برلن میں ملا تها - جاوید بـک نے اس سے کها که " جرمن مشرقي بنک اور فرانسیسي وکلا میں ' عراق اور ما بین النهرین کي ریلوے لائن کے متعلق گفتگو هو رهي هے - اگر ان مراسلات کي رفتار عمده رهي ' جب بهي ایک ماه سے پہلے ختم نه هونگے - غالباً فرانسیسوں کو دیار بکر میں ریلوے کے امتیاز (لائسنس) کے علاوه ارکنه میں بهي ریلوے لائن کا امتیاز ملیگا " اسکے بعد جاوید بک نے اپني گفتگو کا رخ عراق کي بابت انگریزي و عثماني اتفاق کي طرف پهیر کے کها :

یہ میں عام لوگوں کی حالت نہیں بیان کر رہا ہوں بلکہ میرے سامنے اُن تعلیم یافتہ ' تہذیب و تمدن فرما ' اور از فرق تا بقدم فرنگی مآب حضرات کی معیشت منزلی موجود ہے ' جو ہمیشہ ملک کے افلاس مدنی پر نوحہ و بکا کرتے رہتے ہیں - بے شک ان میں بہت سے ایسے خواص و رؤسا یا اعلی ملازمتوں پر پہنچے ہوے اشخاص بھی ہیں ' جنہوں نے انگریزی طرز معاشرت اختیار کرلی ہے ' اور انکے مکان کا ڈرائنگ روم اور ڈائیننگ ہال نہایت مکمل اور آراستہ ہے - لیکن اس سے کیا حاصل ؟ کیونکہ اگر آسی ڈرائنگ روم کے خوش منظر سواد سے نکلکر انکے زنانخانے کی طرف قدم بڑھائیے تو پھر نظر آجاے کہ انکی معیشت منزلی کی اصلی تصویر کیسی ہے ؟

میں جو نئے تعلیم یافتہ حضرات کا ہمیشہ شاکی رہتا ہوں تو اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ اِنکی ہر گذشتہ خوبی کو اُنسے دور پاتا ہوں' اور اُسکی جگہہ کوئی نئی خوبی مجھے نظر نہیں آتی - ہماری گذشتہ مشرقی معاشرت ' اوضاع و اطوار ' اخلاق و عادات ' طریق بود و ماند ' یہ سب کے سب انہوں نے ضائع کردیے - اخلاق و تمدن کے بعد مذہب کا نمبر آیا ' اور جدید تعلیم و تہذیب کے مندر پر مذہب کی بھی قربانی چڑھائی گئی - خیر ' مضائقہ نہیں - خرید و فروخت کا معاملہ ہے اور متاع بے بہا ہاتھہ آتی ہو تو دل و جاں تک کو اسکی قیمت میں لگا دیتے ہیں - لیکن سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھہ دیکر وہ کونسی چیز ہے جو ہاتھہ آئی ؟

علم ؟ نہیں - اخلاق ؟ نہیں - تہذیب معاشرت ؟ نہیں - ایک پوری انگریزی زندگی ؟ نہیں - ایک اچھی مخلوط معاشرت ؟ یہ بھی نہیں ! پھر یہ کیا بد بختی ہے کہ جیب اور ہاتھہ دونوں خالی ہیں ؟

آیندہ و گذشتـہ تمنـا و حسـرت ست
یک " کاشکے " بود کہ بصد جا نوشتہ ایم !

انگریزی تمدن کی تقلید نے ایک معیشتی طوائف الملوکی پیدا کردی ہے لیکن ابتک کوئی زندگی پیدا نہیں ہوئی - انگریزی تہذیب کے معنی صرف کالر کی چمک اور پتلوں کا بے شکن ہونا ہی نہیں ہے - انکے گھر کی صفائی اور نظم و باقاعدگی ' تقسیم ضروریات حیات و مکان اور ضبط ارقات ' تہذیب ذاتی اور حسن معیشت منزلی وغیرہ وغیرہ' یہ چیزیں ہیں' جنہوں نے انکے گھر کو ایک بہشت حیـات بنا دیا ہے - اسکے لیے وہ چند ظاہر فریب چیزیں مطلوب نہیں ہیں جو تمہارے جسموں اور زبانوں پر نظر آتی ہیں ' کیونکہ یقین کرو کہ اُن میں کچھہ بھی نہیں ہے - اصلی چیـز گھر کی باقاعدہ زندگی ہے' اور بغیر اسکے ممکن نہیں کہ ہم میں محض تعلیم عمومی کی جگہ حقیقی تربیت ذاتی اور تہذیب شخصی پیدا ہو ' یعنے ہر شخص اپنی ذات سے اپنی حسیات و داعیات میں صفائی کیلیے مضطر ' باقاعدگی کا خوگر ' نظم و سلیقہ کا عادی ' اور اپنے ہر کام میں جمال و حسن کار کا خواہشمند ہوجاے - اس راہ میں سب سے مقدم عورتوں کی تربیت نہ کہ محض تعلیم ہے - عورت ہی گھر کی اقلیم حیات کی ملکہ ہے ' اور شہر کی خوشحالی و رونق شہریار کی قابلیت و لیاقت پر موقوف ہے :

ضائع آن کشور کہ سلطانیش نیست !

میں نے ہمیشہ ہندوستان کی تمام اُن قوموں میں جو نئے تمدن کی راہ سے ترقی کرنا چاہتی ہیں ' پارسیوں کی قوم کو سب سے زیادہ مستحق تعریف سمجھا ہے - انہوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ کالجوں کی ڈگریوں کی سند جیب میں ' اور ایک عمدہ سوٹ جسم پر ڈال لیا ' بلکہ اپنی سوشیل لائف میں بھی یکسر تبدیلی کردی' اور فوراً تمام قوم ایک منظم و باقاعدہ طرز معیشت اختیار کرکے یک رنگ و یک حالت ہوگئی - ہندوستان میں اگر کوئی دوسری جماعت اس وصف کے لحاظ سے پارسیوں کے بعد قابل تذکرہ ہے تو وہ صرف بنگال کے برہمو خاندان ہیں' اور میں اپنی ذاتی واقفیت کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ انکی معیشت منزلی اور قوموں کیلیے یقیناً موجب رشک ہے -

عورتوں کی تعلیم کیلیے بڑا ہنگامہ مچایا جاتا ہے - کہتے ہیں کہ وقت آگیا کہ انہیں انگریزی زبان و علوم کی بھی تعلیم دی جاے - اسمیں شک نہیں کہ اسلام نے مردوں اور عورتوں' دونوں کیلیے یکساں طور پر تحصیل علوم و السنہ کا دروازہ باز رکھا ہے' اور اصولاً میں کوئی وجہ نہیں پاتا کہ عورتوں کیلیے کسی خاص زبان یا علم کی تحصیل ناجائز بتلائی جاے - لیکن اصول دوسری چیز ہے اور وقت و گرد و پیش کے حالات دوسری چیز ہیں - اگر عورت نے انگریزی زبان سیکھہ لی تو کیا ہوا' اور نہ سیکھی تو کیا ہوا ؟ اصلی چیز تربیت اور گھر کی معیشت کے نظم و ادارہ کی قابلیت ہے' اور وہ کسی خاص زبان کے جاننے پر موقوف نہیں - دیکھنا یہ ہے کہ پچاس برس کی نئی ترقی و تعلیم نے جن لوگوں کو تہذیب و شائستگی کا مانم گذار بنا دیا ہے' انہوں نے اس وقت تک اپنی عورتوں کو گھر کی زندگی درست کرنے' حفظ صحت کے ضروری اصولوں پر عمل کرنے' اور تہذیب و صفائی اور نظم و سلیقہ سے زندگی بسر کرنے کے لائق بنا دیا ہے کہ اب اُنکے ساتھہ کتب خانے کے کمرے میں بیٹھکر شیکسپیر اور گولڈ اسمتھہ کے متعلق صحبت کرنے کے خواہشمند ہیں ؟

میں تو کہتا ہوں کہ چھوڑیے انگریزی زبان کی تعلیم اور علم و ادب کے کسی اعلی نصاب کو - خـدا را اپنی عورتوں کو ابھی اتنا ہی سمجھا دیجیے نہ پان کی پیک سے گھر کی دیواروں اور صحن کے گوشوں کو لالہ زار نہ بنائیں ' اور ڈرائنگ روم کی کرسیوں سے کتھہ اور چونے کی انگلیاں نہ پونچھیں' اور نیز یہ کہ بچوں کا علاج کرنے دیں تاکہ وہ ضائع ہونے سے بچ جائیں -

جو مہذب اور فرنگی مآب پیکران تہذیب اس عفریت پار کے خونریز حملوں سے اپنے گھر' اپنے لباس' اور اپنے سامان کی حفاظت نہ کر سکیں ' انکے لیے یہ بحث چنداں ضروری نہیں ہے کہ عورتوں کو انگریزی پڑھائی جاے یا نہ پڑھائی جاے !

اصـل یہ ہے کہ ابـتدا سے ہماری تعلیم کی بنـیاد ہی ٹیڑھی پڑگئی ہے اور اسی میں اب عورتوں کو بھی گرفتار کرنا چاہتے ہیں - محض یونیورسٹی کی تعلیم تربیت نفس و جسم کیلیے بیکار ہے' اور تہذیب و شائستگی دیکھا دیکھی اور محض تقلید کے ایک بہیمی ولولہ سے حاصل نہیں ہوسکتی - میرا رونا اخلاق اور مذہب کے بلند و اعلی خصائل کیلیے نہیں ہے - میں تو تعلیم یافتہ لوگوں کو تہذیب و شائستگی کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی عاری پاتا ہوں - اگر انکا مایۂ ناز انگریزوں کی تقلید ہے تو خدا کیلیے پوری اور کامل تقلید کریں - ایک شخص نہایت قیمتی انگریزی لباس سے ملبوس ہے' چھری اور کانٹے سے کھانے کا شائق ' لیکن کھانے کے ضروری اداب و تہذیب سے اسدرجہ عاری کہ میز پر کے دوسرے لوگوں کو اسکی وجہ سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے - گھر میں جائیے تو ایک گوشہ بھی' صاف بیٹھنے کیلیے میسر نہیں - جب حالت یہ ہے تو پھر انگریزی تقلید کو کیا کہیے اور اس سے حاصل کیا ؟

اب اسکا علاج ایک ہی ہے " یعنے ملک کو تہذیب معاشرت اور حفظان صحت کی خاصۃ تعلیم دینا ' اور علی الخصوص عورتوں کی تعلیم و مطالعہ کیلیے اس قسم کی کتابوں کا مرتب کرنا -

ڈاکوؤں کا سا برتاو کریگي ' اور اسلیے جہاں کہیں گرفتار کریگي ' بغیر تحقیقات کے پھانسي دیدیگي - کیونکہ مقدونیه کو اب با قاعده غارتگروں کي شکار گاه نه رهنا چاهیے -

چند نئي سڑکیں ابھي بني هیں اور ریلوے کا جال ' فوجوں کے بے امن و سکون رقبوں کے اندر جلد پہنچنے اور ملک کي تجارتي ترقي میں مدد دیگا - جب نئي یوناني ریلوے تیار هو جائیگي تو سرویا کو اڈریا تک اور نیز ایجین تک رسائي حاصل هو جائیگي ' اور ڈینوب پر ایک پل جو سروي اور یوناني ریلوے لائنوں کو ملادیگا ' روماني تجارت کے بہار کو سروي نهر میں لے آئیگا - اس سے سر سبزي کا ایک ایسا دور شـروع هوجائیگا جو " بلغاري ساخته " یا مسلمان اهـل مقدونیه کي بلغاري یا ترکي حکومت کي کھوئي شده امیدوں کے افسوس کو زائل کردیگا -

اسوقت بلغاریا شکسته اور قریبا بے بس هے ' اور اگر وهي اکیلي یه چاهتي هوتي که یه تصفیه آخري نه هو تو سرویا کے متعلق خیال کیا جاسکتا تھا که وه غیر متعین زمانے تک امن و امان میں رهسکتي هے ' کیونـکه اس باب میں رومانیا اور یونان کے مصالح بعینه وهي هیں جو سرویا کے هیں -

مگر بد قسمتي سے یہاں یقین کیا جاتا هے که دول عظمی میں ایک طاقت یعني آسٹریا نہیں چاهتي که بلقان کي موجوده حالت استوار و مستحکم هو - گـذشته زمانه میں اسٹریا سرویا کي راه میں بارها مشکلات پیدا کرچکي هے ' اور یه معلوم هوتا هے که وه اس پالیسي کو جاري رکھنا بلکه اس پر زور دینا چاهتي هے - یه تسلیم کیا جاتا هے که وائنا میں ایم - پیچش کي سفارت کا کوئي نتیجه نہیں نکلا ' اور اسٹریا تلي هوئي هے که وه اپني جنوبي سرحد پر ایک خوش ساخت اور قوي تر سرویا کي بالیدگي کو روکیگي -

ڈلیک ڈرنـگ کے جن مقامات پر سرویا نے قبضه کرلیا تھا ' ان کي واپسي کے متعلق اعلان آخرین (الٹیمیٹم) ابھي تک بلغراد کے ارباب سیاست کے کانوں میں گونج رها هے ' اور انھیں یقین هے که البانیا کے لیے آسٹریا نے رائفلیں اور روپیه بہم پہنچایا هے ' اور یه که اسي کے ایجینٹ نے سروي اور جبلي قلمروں میں یورشوں کي تحریک کي هے -

بلغراد سے سیو پار جانے والے مسافروں کے متعلق ابھي تـک یه فرض کیا جاتا هے که انھیں هیضه کي هوا لگي هے اور اسلیے وه روکے جاتے هیں اور تکلیف ده تـکلفات انکے ساتھه کیے جاتے هیں حالانکه اب عملاً بیماري کا استیصال هوگیا هے -

آسٹریا کا یه دعوی هے که اسے سالونیکا اپنے مال کے لیجانے کے ایک مخصوص ٹیرف (فہرست اشیا مع محصول در آمد یا برآمد) ملنا چاهیے اور غالباً سروي حکومت اسکو منظور کرلیگي - لیکن اگر آسٹریا نے سروي قلمرو میں رومن کیتھولک البانیوں کي حفاظت کا دعوی پیش کیا تو غالباً وه نہایت سختي کے ساتھه نا منظور کیا جائیگا اور بہت ممکن هے که پیچیدگیاں پیدا هوجائیں -

(مراسله نگار خصوصي)

الہلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

رئیس مجلس آل انڈیا مسلم لیـگ کي افتتاحي تقـریـر

(۲)

(شان و اقتـــدار)

دوسرے پامال شده لفظ " شان و اقتدار " کے بارے میں بحث کرنے میں میں آپ کا زیاده وقت نہیں لوں گا - گذشته ایام میں اس لفظ کے خیال پر کام لینے کي وجه سے عمده محسوسات کي کس قدر قرباني هوئي هے ؟ حتی که مسٹر مایننگو بھي اس پامال شده لفظ سے متاثر هوئے بغیر نه ره سکے - چنانچه انھوں نے مندرجۀ ذیل پر معنی الفاظ میں اس مضمون پر مجلس عامۀ انگلستان میں بحث فرمائي هے :

" لاریب ایـک وقت ایسا تھـا که اس امر پر غور کرنا اس مجلس کا نہایت هي اهم فرض تھا که هندوستان میں اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لحاظ سے گورنمنٹ کي کارروائي حد سے تجـاوز نه کرجاے - شان قائم رکھنے کے خیال سے جو سلطنت کي جاتي هے اس کي انتهـائي درجه میں یه حالت هوتي هے که جو لوگ حکومت کرتے هیں وه صرف اپنے بالا افسروں کے رو برو مسئول هوتے هیں ' اور به طور استحقاق کسي محکوم کو یه دعوی نہیں رهتا که کسي حـاکم کے افعال کے خلاف داد خواه هو - مـثلاً اگر حاکم قوم میں سے کوئي فرد کسي محکوم پر ظلـم کرے تو کوئي سوال اس قسم کا پیـدا نه هوگا که اس ظلـم کي داد خواهي کے لیے حـاکم مستوجب سزا ٹھہرے - قابل غور امر صرف یہي رهیگا که آیا ظالم کو سزادینے اور اس طرح سے حاکم جماعت میں کوئي نقص قبول کرنے سے شان کو زیاده نقصان پہونچتا هے - یا اسے سزا نه دینے سے اور محکوم جس پناه کا مستحق هے - اور جو ایک کارگر حکومت کے لیے ضروري هے اس سے تغافل کرنے سے پہنچتا هے -

میں یه نہیں کہتا که اس طرح کي حکومت هندوستان میں جاري کي گئي - اسلیے که برطانیه کي خلق ' برطانیه کي عمومي راے اور برطانوي پارلیمنٹ نے اس کي مضرت کو دور رکھا - خیر جس قسم کا اطمینان حکومت هندوستان پر تھا - اس کا قائم مقام وه اطمینان هوتا جاتا تھا - جو همارے بے لاگ انصاف اور قوت اور حق شناس حکومتي کارروائي پر هوتا جاتا هے - لیکن اب بھي مجھے ایسا معلوم هوتا هے که شان حکومت کے بارے میں وافر لغویات کہے جاتے هیں - آپ خواه اسے ایک مفید ماحصل سے تعبیر کریں ' جو سلطنت برطانیه اور هندوستان کے تعلیم یافته افراد کے درمیان قائم هے - کہیں ایسا نه هو که آپ میرے مفہوم کے سمجھنے میں غلطي کریں ' اور میرا روے سخن خاصکر اُن اصحاب کي طرف هے جو میرے کلام پر اس چار دیواري کے باهر نکته چیني کرینـگے ' اقتدار سے میري مراد گورنمنٹ کا وه اصول هے جس کا میں ابھي ذکر کرچکا هوں - جس سے سلب ذمه داري اور غرور پیدا هو ' میں اس سے وه ناموري مراد نہیں لیتا جو مستحکم اور ذي شان حکومت کي وجه سے حاصل هوتي هے ' اور جسکو کوئي گورنمنٹ نظر انداز نہیں کرسکتي - "

یه تقریر هاؤس آف کامنس میں سـنه ۱۹۱۱ع میں کي گئي تھي - لیکن اس کے دو سال بعد جب حضور وایسراے بہادر نے اپني سیاسي قابلیت سے مسجد کانپور کا معقول فیصله کرکے مسلمانوں کے زخمي محسوسات پر مرهم رکھي تو انھي کے هموطنوں نے ان پر " مقتدر شان " پر ضرب شدید لگانے کا الزام عائد کیا -

"هاں انگریز نهر دجله میں کچهه جهاز چلائینگے' جسکے سرمایه میں انکے سرمایه داروں کا حصه پچاس فیصدي هوگا - عثمانیوں کا حصه تیس فیصدي هوگا - باقي بیس فیصدي جرمني کا حصه هوگا -

یه صحیح نهیں که شام' عراق' اور عرب میں مٹي کے تیل کے تمام چشموں کا امتیاز انگیریزوں نے لیلیا هے' کیونکه دولت عثمانیه نے صرف انهي چشموں کا ٹهیکا دیا هے' جو بغداد میں جرمن مشرقي بنک کے جوار میں واقع هیں - دولت عثمانیه اس امر سے بهت بچتي هے که وه یکایک کوئي بهت بڑا امتیاز کسي سلطنت کو دیدے" اسکے بعد انهوں نے عام قرضوں کے ریاستهاے بلقان پر تقسیم کرنے کا ذکر کیا اور کہا :

"یه صحیح نهیں که تمام قرضوں کا اندازه ۵۰ کرور هوا هے اسکي صحیح مقدار پیرس کي مالي کانفرنس کے بعد معلوم هوگي - ریاستهاے بلقان پر تقسیم قرض کے متعلق جو خبریں شائع هوئي هیں وه في الجمله صحیح هیں - یونان ان شهروں کے بار میں سے ۲۰ فیصدي لیگا جو اس نے هم سے لیے هیں - بلغاریا ۱۸ فیصدي سرویا ۱۷ فیصدي' البانیا ساڑهے چار فیصدي' اور جبل اسود ۱[illegible] فیصدي لیگا -"

(جدیـــد قـــرض)

جنگ طرابلس سے لیکے اسوقت تک دولت عثمانیه نے جسقدر قرض لیے هیں' انکي مجموعي مقدار ۳ کرور ۸۰ لاکهه ۳۰ هزار پونڈ هے - اکتوبر سنه ۱۹۱۳ ع کو عثماني [illegible] مصارف کے لیے جسقدر رقم مطلوب تهي' اسکي تعداد ۳ کرور ۳۳ لاکهه ۹۰ هزار پونڈ تهي - کیونکه جن قرضوں کا [illegible] پورے هوچکے هیں اور وه ادا کیے جاچکے هیں' انکي تعداد کچهه اوپر تین ملین پونڈ هے -

فقط ان دو آخري سالوں میں دولت عثمانیه نے ۳۳ قرض لیے - ان ۳۳ قرضوں میں سے ۶ قرض اس نے محکمه قرض عام سے لیے' جنکي مقدار ۳ لاکهه ۳۰ هزار پونڈ هے - اس میں ۳۰ هزار پونڈ تو دیے جاچکے هیں اور مابقي اس قرض میں سے دیا جائیگا جو سب سے پہلے دولت عثمانیه کو ملیگا -

۵۸ لاکهه پونڈ دولت عثمانیه نے عثماني بنک سے لیے هیں جنمیں سے ۷ لاکهه ۳۰ هزار تو ادا هوگئے هیں' اور باقي ابهي واجب الاداء هیں - عثماني بنک کے بعض قرض بحساب ۷ فیصدي هیں اور بعض بحساب نو فیصدي -

محکمه مناره هاے روشني دولت عثمانیه سے اپنے قرضوں کي ادائگي چاهتا تها جنکي مقدار ۴۰۶۹ و ۱۵۳ پونڈ تهي - مگر اپریل میں دولت عثمانیه نے اس سے تجدید امتیاز کے مقابله میں بحساب ۷ فیصدي ۵ لاکهه پونڈ اور قرض لے لیا -

مارچ سنه ۱۹۱۳ ع میں دولت عثمانیه نے مشرقي عثماني بنک سے بحساب ساڑهے چهه فیصدي ۲۹ لاکهه ۳۰ هزار پونڈ قرض لیے' جسمیں سے ۸۰ هـزار ادا هوے هیں - باقي ابهي واجب الاداء هیں -

اواخر سنه ۱۹۰۱۱ ع میں عثماني اهلي بنک سے دولت عثمانیه نے ۲۰ لاکهه ۵۰ هزار پونڈ جنگي جهازوں کي قیمت دینے کے لیے قرض لیے تهي' جنمیں سے ۲ لاکهه ۹۹ هزار دیچکي اور باقي ابهي دینا هے -

اسکے بعد پهر فرروري سنه ۱۹۰۱۲ ع میں اس بنک اور سلانیک کے بنک سے ایک ساتهه ۱۶ لاکهه ۵۰ هزار پونڈ بحساب ۹ فیصدي

بریدِ فرنگ

جـــدید سرویا

(ٹائمز ۱۹ دسمبر)

تمام سروي امن و سکون کے لیے چیخ رهے هیں' کیونکه سرویا کی مسلسل فتوحات کے نتائج نے انکي قلمرو کو دو چند کر دیا هے - اب سرویوں کو جس شے کي ضرورت هے وه امن و سکون هے جس کي وجه سے وه نو الحاق ممالک کو اپنے اندر جذب کر سکیں -

سرویوں کو یقین هے که اگر مقدونیه کو انکے قبضه میں اسطرح رهنے دیا جاے که کوئي انکا منازع و حریف نه هو' تو ۱۰ یا ۱۵ سال میں تمام مقدونیه والے بخوشي سروي هوجائیںگے - وه مقدونیه کے بلغاري عنصر کو اصلي بلغاري نهیں بلکه "بلغاري ساخته" مقدوني" خیال کرتے هیں - انکا دعوی هے که گذشته ۴۰ سال میں بلغاري مبلغین اپنے حریف یعني غیر بلغاري مبلغین سے زیاده سرگرم اور زیاده کامیاب رهے هیں -

گذشته زمانے میں مقدونیه والوں کو اپني قومیت کے انتخاب کا اسیطرح اختیار تها' جسطرح که انگریزوں کو اسطرف محض میلان طبع کي وجه سے اپني سیاسي جماعت کے انتخاب کرنے کا اختیار هوتا هے - ظاهر هے که انکے لیے مادي طور پر مفید هوگا که وه سروي قومیت اختیار کرلیں اور انتظامي عهدے تلاش کریں' لیکن ساتهه هي یه یاد رکهنا چاهیے که حکومت سرویا انکو پراني سلطنت کے اشخاص سے معمور کرنے کے لیے کچهه زیاده بے چین نهیں هے -

ضروري سکون کي راه میں اصلي پتهر وه بلغاري جرگے هیں' جنکي یورشیں مقدونیه میں البانیا اور السنت کي راه سے هوتي رهتي هیں' انکے متعلق یقین کیا جاتا هے که دوسري جنگ کے زمانے میں بکثرت بلغاري بهاگنے والوں نے وهاں پناه لي' اور اب بهي بلغاریه سے روزانه ڈینیوب اور ترکستان کي راه سے آرهے هیں - سروي حکومت اپنے اس ارادے کو پوشیده نهیں رکهتي که وه ان کے ساتهه

(بقیه پہلے کالم کا)

قرض لیے' جسمیں سے صرف ۸۰ هزار پونڈ ابهي واپس دیے هیں

ریجي کي کمپني سے دولت عثمانیه نے ۱۷ لاکهه پونڈ قرض لیے هیں جنمیں سے صرف ۸۰ هزار ادا کیے هیں -

فرانسیسي بنک سے ۱۱ لاکهه ۹۰ هزار بحساب ۶ فیصدي ا[illegible] ۴ لاکهه ۲۸ هزار بحساب ۷ فیصدي قرض لیے هیں' اور سب ابهي واجب الاداء هیں -

سوتیته ناسیونال اور انتر بریج کمپني نے علاوه اپنے واجب الاداء قرض کے ۷۵ لاکهه کے عثماني پرامیسري نوٹ بهي لیے هیں -

قرضوں کي ان هولناک فهرست کو پڑهو' اور انکے ساتهه ان قرضوں کو ملاؤ جو جنگ طرابلس کے آغاز سے پہلے لیے گئے تهے' اور پهر سونچو که ا[illegible] بلاد عثمانیه میں تمهیں وه مدني و عمراني ترقي نظر نهیں آتي جو فرانس اور انگلستان میں نظر آتي هے' تو اسکے لیے دولت عثمانیه کس درجه معذور بهي هے - اور جنگوں کي وجه سے فقر مالي چها گیا هے' وه کس درجه لاعلاج هے ؟

خواه وه کیسي هي خفیف هو کهیں جمع هوگئے هوں ' اور منتشر هونے کے حکم کي نافرماني کے مرتکب هوئے هوں ؟ جسکي وجه بعض اوقـات صرف یه هوتي هے که وه منتشـر هونے پر راضي هونیکے باوجود بهي تعمیـل حکم سے مجبور هوتے هیں - کیـا یه درخواست کچهه بهت زیاده هے ؟ که هر افسر خواه وه کتنا هي بڑا هو - اور گورنمنٹ کي ملازمت میں اسکي کتني هي وقعت هو - همیشه اس علم کو اپني آنکهه کے سامنے رکهے که ایسے معاملات میں اعلی حکام کي اندها دهند تائید کے بجائے اُسے ایک آزاد عدالت کا اطمینان کرنا پڑیگا که غیر مسلح آدمیوں کي جان لینے میں وه نظر بر واقعات حق بجانب تها - جیسا که میں نے پہلے جتا دیا هے ' برطانوي حکومت کي نیک نامي اور ان افسروں کے فایده کے لیے جنپر فیر کا حکم دینے کي ذمه داري قانوناً عاید هے ' اور عوام‌الناس کي نفع رساني کي غرض سے وه پابندي جو میں نے بتائي هے - عاید هوني لازمي هے - "

(هندوســتان کے سول عهده دار)

کانپور کے واقعه کے فیصـله میں جو معیار حکمراني کا حضور لارڈ هارڈنــگ بهادر نے همارے سامــنے پیش کیا هے وه وزیر هند لارڈ کریو کي تازه ایجاد کي طرف هماري توجه مبذول کرتا هے - میرا اشاره انـکي اس تجویز کي طرف هے که تمام وه نوجوان جو هندوستان کے سرکاري عهدوں پر ملازمت اختیار کریں اُن سے لارڈ ممدوح " رهایت هال " میں مـلاقات کرکے چند کلمات پند و نصیحت اُن کے گوشگذار کریں - میرا خیال یه هے که یه موقع زیاده فایده رساں شکل اختیار کرتا - اگر لارڈ ممدوح سول سروس کے ایوان میں داخل هونے والوں کو دهلیز هي میں یه حقیقت ذهن نشین کر دیا کریں که وه هندوستان میں حکومت کرنے کے لیے نہیں بلکه خدمت کرنے کے لیے جاتے هیں - آئي - سي - ایس کے جو تین حروف ان کے ساتهه عمر بهر لگے رهیں گے - جسپر وه جایز طور پر فخر کر سکتے هیں وه مخفف هیں تین الفاظ کے جس کے معني هیں " خادمان هند " اور جس میں کسي قسم کي حکومت کا شائبه بهي نہیں پایا جاتا - اگر ممبران سول سروس هر وقت اسکو پیش نظر رکهیں که وه خادمان هند هیں اور خواه عهده داري کے زمانه میں خواه ملازمت سے سبکدوش هونیکے بعد هندوستان کے نمک خوار هیں ' اور جیسا که مانٹیگو نے پارلیمنٹ میں ان دنوں کہا هے انہیں اس ملک کي بهبودي کے لیے هندوستان کي رعایا کے ساتهه شامل هوکر کوشش کرني چاهیے - نه صرف ایسے طریق سے جو اُن کو بهتر معلوم هوتے هوں بلکه ایسے طریق سے جو ان کي رعایا کي نظروں میں بهي انسب معلوم هوں - اس صورت میں اس ملک کي حکمراني کا کام نهایت آسان هو جائیگا ' اور هندوستان کي ترقي سرعت اور سکون سے هوگي ' اور بے اطمینانی اور تنفر بین الاقوام کي بیخکني هو جائیگي - سالها سال کے عرصه میں میں نے اپني زندگي کا معتدبه حصه علاقــه بمبئي کے رفاه عام کے کاموں میں صرف کیا هے ' مجهے متعدد سویلینوں سے ملاقات اور رفاقت کرنے کا موقع ملا هے ' اور ان میں سے بهت سے میرے دوست هیں ؛ عام طور پر میں نے ان کي دیانتداري ' صداقت ' اعلی قابلیت اور فرایض کے انهماک کو قابل تسلیم پایا - آیا ان سے یه امید رکهنا حد سے زیاده هوگا که وه ان هندوستاني خادمان ملک کا زیاده لحاظ رکهیں ' جو اپنا بهت سا وقت ملک کي خدمت گذاري میں صرف کرتے هیں ' اور جنکي اس خدمت گذاري سے کوئي شخصي غرض نہیں هے ' اور ان پر خود غرضي کي تهمت لگانے سے باز رهیں ' اور ان کي آراء کو وقعت کي نظر سے دیکهیں ' اور اس امر کے قبول کرنے پر آماده رهیں که ممکن هے که مسئله زیر بحث کا دوسرا پہلو ایسا هے که جسکي وجه سے کوئي دوسرا طریقه اختیار کرنے کي ضرورت هو -

میں کہه چکا هوں که سویلین جیسا که اُن کے نام سے ظاهر هے خادمان هند هیں - جس طرح که هم اپنے وطن کے خادم هیں - فرق صرف یه هے که ان کو ان کي خدمت کا معاوضه ملتا هے ' اور هم ان لوگوں میں سے هیں جو ملک کي خدمت کے لیے مامور تو هیں ' مگر تنخواه دار نہیں -

مجهے حیرت هے که عالیدماغ اور وه افراد جو اپني تجارت ' حرفت اور صنعت میں نهایت کامیابي کے ساتهه مشغول هیں - کثیر التعداد میں ایثار نفس کرکے اور سخت حوصله شکن موانع کا مقابله کرکے ملک کي خدمت گذاري کے لیے آماده رهتے هیں - کیا اس سے بڑهکر کوئي ثبوت ایسے لوگوں کي استوار حب الوطني کا مل سکتا هے جو اپنے بے بها وقت اور زر کو صرف کرکے حتی الامکان کوشش کرتے هیں که هندوستان کي سلطنت باحسن وجوه قایم رهے - میري رائے میں ایسے آدمیوں کا فرقه سلطنت کے لیے قابل قدر بضاعت هے ' اور اس فرقه نے اپنے ذمه بذات خود جو خدمت لے لي هے اس کے لیے وه هر طرح سے مستحق حوصله افزائي هے ' اگر ان کي ذات پر کسي قسم کا شبه یا بے اعتمادي ظاهر کي جائیگي تو اس کا نتیجه یه هوگا که حالت موجوده میں مشکلات کا اضافه هوجاـے گا -

(البقیة تتلي)

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئي هیں) حاذق الملـک کے خانـداني مجربات (جو صرف اِس کارخانــه سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار ' صفائي ' ستهرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه هے -

فهرست ادویه مفت — (خط کا پتــه)

منیجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

اخبــار نیر اعظم مراداباد بالکل مفت

طبع اشتهار میں خاص رعایت

هم کچهه نہیں کهنا چاهتے که اخبار نیر اعظم جو ۳۹ سال سے شایع هوتا هے کیا هے ' اور کیسا هے صرف اسقدر تصدیعه دیا جاتا هے که آپ ایک کارڈ لـکهکر اول مفت نمونه منگوائیے اوسکے ساتهه آپکو نیر اعظم بک ایجنسي مراباد کي فهرست بهیجي جاویگي - اوس فهرست میں سے آپ صرف ۴ روپیه کي کتابیں طلب فرمالیں - نیر اعظم جسکي سالانه عام قیمت ۴ روپیه هے - ایک سال تک آپکي خدمت میں مفت روانه هوگا - اگر آپ کسي چیز کے موجد هیں یا کسي سامان کے سوداگر هیں ' . اور کوئي اشتـهار جو آجکل کے زمانه میں ترقي کا زینه هے نیر اعظم میں دینا چاهتے هیں ' تو اوسکے نرخنامه اشتهارات میں چوتهائي اجرت کي رعایت کیجاویگي - یه تمام رعایتیں اون درخواستوں پر دیجاویگي جو یـکم جـنوري سنـــه ۱۹۱۴ ع - سے ۳۱ - جنوري سنه ۱۹۱۴ تـک ڈاکخانه میں ڈالي گئي هوں - ممالک غیر کے واسطے اس رعایت کي مدت ۱۵ - فروري سنه ۱۹۱۴ ع تـک مقرر هے -

المشتهر منیجر اخبار نیر اعظم مراد آباد

حضور وایسراے پر جو نکتہ چینی ہوتی ہے اس پر اس سے بڑھکر تنقید نہیں ہوسکتی کہ اس قسم کی نکتہ چینی کرنے والے "مقتدر شان" کے ایسے آرزومند ہیں کہ ان کا خیال ہے کہ اسکی عمارت ہندوستان میں "مس ماڈ ایلن" کے مجمع عام میں رقص سے بھی متزلزل ہو جائیگی -

(گولیاں چلانا)

اس دانشمندانہ تجویز کی تعمیل کی گئی جو حضور وایسراے نے جب کہ وہ تشریف فرماے کانپور ہوئے تھے پیش کی گئی تھی ' اور جس کی وجہ سے اس سوال کا تصفیہ ہوا ہے - اس بارہ میں کچھہ زیادہ عرض کرنا نہیں چاہتا ' بہرحال اس سوال کا ایک ایسا پہلو ہے جسپر کچھہ نہ کچھہ بحث کی ضرورت ہے - اگر اس واقعہ کا صرف مسجد کانپور ہی سے تعلق ہوتا تو میں اس کا ذکر بھی نہ کرتا - مگر چونکہ اس کا آیندہ واقعات سے ایک گہرا تعلق ہے اس لیے میں اس کے بارہ میں کچھہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا -

میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف منعطف کراتا ہوں کہ موجودہ قانون نے بعض حالتوں میں سرکاری افسروں کو رعایا پر فیر کرنیکے فیاضانہ اختیارات دے رکھے ہیں ' اور گذشتہ چند سال میں کئی ایسے واقعہ ہوچکے ہیں کہ اس اختیار کے استعمال کا نتیجہ نقصان جان کی صورت میں نمودار ہوا ہے - اس بات کے تسلیم کرنے میں تامل نہیں ہونا چاہیے کہ امن و امان قائم کرنے کی غرض سے بعض حالتوں میں افسروں کو پرجوش مجمعوں پر فیر کرنے کا اختیار رہنا چاہیے - لیکن اس کے ساتھہ ہی جب نقصان جان کا سوال ہے تو سخت سے سخت احتیاطی تدابیر بھی لازمی ہیں - یقیناً کوئی معمولی حالت عام رعایا کے خلاف یاد رکھنا چاہیے کہ ہندوستانیوں کا خواہ کتنا ہی مجمع ہو وہ غیر مسلح ہوتا ہے ' اور حقیقۃ اس میں پولیس یا دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانے کی انتہائی محدود قابلیت ہوتی ہے - اب یہ بات فوراً مان لینی پڑیگی کہ یہ اختیار صرف ایسے موقعوں کے لیے مخصوص ہونا چاہیے کہ جہاں مجمع کو منتشر کرنے یا قابو میں لانے کی انتہائی کوششیں ناکام ثابت ہوچکی ہوں - اس مسئلہ پر بہت کچھہ اختلاف رائے ہوگا - اس لیے فیر کا حکم دینے والے افسر اور عام رعایا کے فایدہ کے لیے میری رائے میں کسی ایسی شرط کا اضافہ ضروری ہے جس سے با وثوق طور پر صحیح واقعات کی تحقیقات کی جاسکے ' اس لیے میں اس بات پر زور دیتا ہوں کہ گورنمنٹ ہند ایک مستقل حکم جاری کرے کہ فیر ہونے سے مناسب عرصہ کے اندر ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن معاملہ کی تفتیش کے لیے مقرر کیا جائیگا جس میں ہندوستانی عنصر بھی کافی طور پر موجود ہوگا - اس کمیشن کو اختیار ہوگا کہ شہادت لے اور ان وجوہ کی بابت رپورٹ کرے جنکی بنا پر فیر کرنے کا حکم دیا گیا - صرف یہی بات کہ ہر ایسے موقع پر جہاں آتشباری سے کام لیا جائے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائیگا ان افسروں پر امتناعی اثر ڈالیگا جن پر قانوناً نقصان جان کی ذمہ داری عاید ہوتی ہوگی ' اور عام پبلک میں یہ اعتماد پیدا ہوجائیگا کہ ایسے اختیارات کے استعمال کے بعد آزادانہ تحقیقاتی کمیشن کے ذریعہ تحقیقات ہوگی - اس لیے حکام اور رعایا دونوں کے فایدہ کی غرض سے اس قاعدہ کا جاری ہونا ضروری ہے - ایسی تحقیقات حکام کو سخت مخالفانہ نکتہ چینی سے بچائے گی جس کے ہدف ملامت وہ نقصان جان کی صورت میں ضرور ہونگے - برطانیہ عظمی میں جمہوری اصول کی زیادہ ترقی کے باعث فایر کرنے پر سخت پابندیاں عاید ہیں - پچھلے دنوں ڈبلن میں جو فسادات ہوئے ان میں پولیس کے کئی شخصوں کو ایسا سخت صدمہ پہنچا کہ ہسپتال جانے پر مجبور ہوئے - یہاں یہ بات قابل لحاظ ہے کہ عام برطانوی ہندی قانون اسلحہ کی سخت پابندیوں میں جکڑے ہوئے نہیں ہیں ' اور برطانوی مجمعوں میں بہت سے آدمیوں کے پاس ہتھیار ہوا کرتے ہیں - لیکن تاہم فیر اسی وقت کیا جاتا ہے جبکہ دوسری تمام تدابیر بیکار ثابت ہوچکتی ہیں - ریوٹر کے تاروں میں سے حسب ذیل اقتباسات صاف ظاہر کردینگے کہ جب برطانیہ کلاں میں: یہاں سے بھی زیادہ نازک حالت ہوجاتی ہے تو کیا ہوتا ہے ؟

" لندن ۳۱ - اگست - کل شب کو جو فساد ہوا ' اس میں دو سو شہری اور تیس پولیس والے زخمی ہوئے - ایک ہسپتال میں مرچکا ہے -

" لندن یکم ستمبر - کل ڈبلن میں فساد جاری رہا اور دو سو مجروح ہسپتال میں پڑے ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس کے حملہ کے وقت جو لارکن کی گرفتاری کے موقع پر واقع ہوا بہت سے بوڑھے ' مرد ' عورتیں اور بچے جو گرجا سے واپس آرہے تھے پولیس کے ڈنڈوں سے مضروب ہوئے - لارڈ میر نے اپنے اس ارادہ کا اعلان کیا ہے کہ وہ پولیس کے چال چلن کی تحقیقات کی تحریک کرینگے -

" لندن ۲۲ - ستمبر - کل شام ڈبلن میں ہڑتالیوں کے جلوس کے سلسلہ میں سخت فساد ہوا - مجمع نے حملہ کرکے ٹرام کاڑیوں کو توڑ پھوڑ دیا ' اور پولیس سے خوب جم کر مقابلہ ہونے لگا ' جس میں ڈنڈے ' پتھر اور بوتلوں کا نہایت آزادی سے استعمال کیا گیا ' بہت سے فسادی ہسپتال میں پہنچائے گئے ' اور کئی پولیس والے زخمی ہوئے ہیں - "

یہ سب کچھہ ہوا مگر مجمع پر کوئی فیر نہیں کیا گیا - لیکن ہندوستان میں حالت اس سے بالکل مختلف ہے - ایک پرجوش مجمع کے پاس اینٹوں اور لاٹھیوں کے سوا حملہ آوری کا اور کوئی مہلک اسلحہ نہیں ہوتا ' اور ویسے بھی عام طور پر ہندوستان کے آدمی امن و امان کی ضرورت کو خصوصیت سے سمجھنے والے واقع ہوئے ہیں - ایسے ملک میں مجمع پر فیر کرکے کسی کی جان لینا انگلستان کے مقابلہ میں نہایت ہی سنگین معاملہ ہے - لہذا یہاں اتلاف جان کے معاملات میں آزادانہ تحقیقات کے قاعدہ کا اجراء از بس ضروری ہے - میں اہل برطانیہ اور گورنمنٹ برطانیہ سے اعتماد تائید کے ساتھہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مشورہ پر جو میں نے ہر ایک کے بھلے کے لیے دیا ہے عمل کریں ' اور میرے اعتماد کی خاص وجہ یہ ہے کہ برطانوی پالیسی رجحان ہمدردی انسانی کی طرف ہے - گورنمنٹ نے حفاظت جان کی بہترین تدابیر اختیار کرنے میں کبھی تامل نہیں کیا ہے ' خواہ وہ تدابیر کیسی غیر ہر دلعزیز کیوں نہ ہوں - قحط کے زمانہ میں قحط زدوں کی جانیں بچانے کے لیے بڑے بڑے کیمپ قایم کرنے کی سرکاری پالیسی احاطہ ستایش سے بالاتر ہے - گورنمنٹ نے باوجود مخالفت کے ملک کے طول و عرض میں حفظ صحت کی تدابیر نہایت سرگرمی سے جاری کی ہیں ' اور ان کا مقصد بھی تندرستی اور حفاظت جان ہے - بلکہ جان کی حفاظت کے لیے گورنمنٹ نے ہندی رعایا کے مذہب ' حقوق اور آزادی میں مداخلت نہ کرنے کا اصول بھی چھوڑ دیا ہے - میرا مطلب رسم ستی کی موقوفی سے ہے ' حالانکہ ستی کی رسم بہت مقدس ہے - مگر برٹش گورنمنٹ نے لوگوں کی جان بچانے کے لیے اس قسم کی قربانی کے خلاف قانون بنانے سے دریغ نہیں کیا - کیا ایسی گورنمنٹ سے یہ درخواست کرنا کچھہ بہت زیادہ ہے کہ وہ ان لوگوں کی جان بچانے کے لیے کافی اور مناسب انتظام کرے ' جو کسی جوش انگیز وجہ سے

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اهل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاھیے - تازی ولایتی پودینہ کی هری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ هو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — هر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱۹]

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بساکر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاهری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویان ہے بنابریں هم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی هی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز هوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

عرق کافور

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے هیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - همنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردی هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں اور هم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بھی هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھ گلٹیاں

اصل عرق کافور

[۱]

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں هوئی تو هیضہ هوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاری ہے ' اور هیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھی هو گئی هیں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر فائدہ پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھ پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هو جاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی ہے

پرو پرائٹر
ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۴۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت
ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعنی اگر آپ چاهتے هیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کی نظرسے گذر جاے ' جس میں هر طبقہ اور هر درجہ کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس هزار کیا معنی پچیس هزار بھی نہیں هیں - لیکن ساتھ هی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسی با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس هزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی هوی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف هندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے ' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراری ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتی ہے اور پھر پرچے کے آتے هی جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے هی شہر کے اندر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں -

اس کی وقعت ' اُن اشتہارات کو بھی رفیع بنا دیتی ہے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

' با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسی کے اصول پر صرف اسی میں چھپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردی گئی ہے -
منیجر الہلال ۷/۱ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

حُسنِ قبول

وہ پھول چُنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں سادہ لیکہ گویا قبول عام ہوئی۔ اب رہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ اُس شے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر۔ اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہم دیہیہ یعنی انجمن افراد مختلف ایک شے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو۔ ایسی شے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے بھی جا نکلی مندرجہ بالا عبارات کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اقتباسات سے ثابت کیا جا سکتا ہے ؛

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "**تاج روغن گیسو دراز** کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا۔ استعمال کیا ہے میں نے اسکو درحقیقت بہت ہی خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد رکھنے والا اور بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب **اکبر** الہ آبادی فرماتے ہیں۔
"زیتون (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں ملایا تو بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے کیا بھینی بھینی دلکش خوشبو ہے "سر دست لیبل پر لگانے کیلئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎
دماغ کیلئے خوشبو کا کیل اچھا ہے + (بو ابھی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے)

جناب شمس العلما ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی "تاج روغن گیسو دراز انسانی جسم کے اندرونی اجزاء اعصاب و رباطات وغیرہ کو خشکی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں مزید خوبی یہ بھی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو بھی ہے۔ گو لطیف۔ اور نیند لانے میں تو عجیب الاثر چیز ہے"

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال۔ ایم اے بیرسٹرایٹ لا۔ لاہور "یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خوشرنگ اور معطر تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا"

جناب مولانا **عبد الحلیم صاحب شرر** لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ مشرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے۔ جو نہایت مفرح۔ شیریں۔ اور مستقل ہے۔ کئی دن تک قایم رہتی ہے۔ ہمارے اکثر شعراء اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا"

جناب مولوی **محمد عبد الغفار** خاں صاحب انٹرنی لے۔ سکریٹری میونسپل بورڈ غازی آباد "اس تیل میں بعض ایسے **عجیب اوصاف** معلوم ہوتے ہیں جن سے عام طور پر بازار کے مروجہ۔ مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام بلیغ انہوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے۔ اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جاوے تو یہ ظاہر ہوگا کہ تاج مینوفیکچرر نے ایسی ذہانت دکھلائی ہے۔ جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کیلئے قابل تقلید ہے"

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خاں صاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئیل کے شوروم کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خاں صاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو فوراً دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے کہ نوم راحت کیلئے محرک کہنی بیجا نہیں"

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زینڈ **احمد** صاحب ایم ڈی۔ آئی ایم ایس فرماتے ہیں۔
"تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت عمدگی کر صاف کرکے ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت لاعوہ ایک عجیب لفریب اختلاف پر مبنی ہے اور جو انسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا دوامی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔
"یہ تاج ہیر آئیل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

جناب پنڈت **مان سنگہ** صاحب وید۔ سکریٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں انکی نسبت میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پہلے اور ہمارے موروثی طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے روح آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے۔ جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور اسکے مفید ہونے کا معترف ہوں"

چند مستند اخبارات ہند کا حسنِ قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام عیوبوں کو تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۲۔ نمبر ۹۰۔ ۳ اپریل ۱۹۱۳ء حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خاں صاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

روزانہ وطن لاہور۔ جلد ۲ نمبر ۳۰۷۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "تاج ہیر آئیل مشہور ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کر چکا ہے ہم بھی اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے"

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۳ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اصلی سارٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے"

روزانہ اودھ اخبار لکھنو۔ جلد ۵۵ نمبر ۹۲ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہے اور مرطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا"

اردوئے معلی علی گڈھ۔ نمبر ۴ جلد ۵ ۱۔ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تین مختلف قسم کے تیلوں کے نمونے ہیں جنمیں بالوں کو بڑہانیوالی۔ انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے والی دینر نظر کو بڑہانیوالی دوائیں شامل ہیں اور جنمیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دیگئی ہے۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا"

مندرجہ بالا خیالات کا اثر نہ معلوم آپ پر کیا ہو۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن گیسو دراز کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکا آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں بس ضرورت ہے کہ آپکی توجہ کو بھی ادہر منعطف ہونا چاہیئے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام خوشبو کے مفید ترین روغن گیسو ہیں۔

تاج روغن بادام و بنفشہ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن
فی شیشی عہ ر — فی شیشی عہ ر

تاج روغن آملہ و بنولہ
فی شیشی ۱۲ ر

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور دی پی کے ہیں جو ہر فی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گزارش ہے کہ وہ بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات میں جہان ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

المشتہر
مینجر دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی اصدر دفتر دہلی

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Pub. g. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

ایک یورپین کے تازہ خط کا ترجمہ

آپکے جو (ع - ی - ن - ک) مجھے بھیجی ہے بجمیع الوجوہ قابل تشفی ہے مجھے بڑی مسرت ہوئی - میں بلا تامل کہتا ہوں کہ مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز سوداگران عینک نہایت معتبر اور راستباز ہیں، اس دوکان کی خصوصیت یہ ہے کہ چیز بکفایت اور عمدہ ملتی ہے -

ٹی - چرولئن - سروے جنرل آف انڈیا آفس کلکتہ -

زندگی کا لطف آنکھوںکے دم تک ہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں، تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے تاکہ ہمارے تجربہ کار ڈاکٹروں کی صلاح سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بکفایت بذریعہ وی - پی کے ارسال خدمت کیجائے - اسپر بھی اگر آپ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگی -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز
صناعان چشم سوداگران عینک و گھڑی وغیرہ
نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

اهل قلم کو مژدہ

کیا آپ ملک برھما میں اپنی کتاب میرے ذریعہ فروخت کرنا چاھتے ھیں؟ اگر منظور ہو تو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمالیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسی
نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن

مصنفۂ مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالی -

مچھلی بازار کانپور کے واقعہ کی نہایت مشرح و مفصل حالت ' میونسپلٹی کی کارروائی ' مسجد کا انہدام ' واقعہ جانکاہ ۳ - اگست ' عدالت کی کارروائی ' اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسراے کا حکم - یہ تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے ھیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالی خود کانپور میں موجود تھے اسمیں بہت سے واقعات ایسے بھی ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شایع ہوئی ہے - اسکے نفع کا ایک حصہ مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - درمیان میں جابجا متعدد فوٹو موجود ہے - تمام درخواستیں پتۂ ذیل پر آنی چاھئیں اور الہلال کا حوالہ دیا جاے - قیمت ایک روپیہ *

بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بہو بازار اسٹریٹ - کلکتہ

مکمل فہرست مفت طلب فرماوین

دی کشمیر کواپریٹو سوسائٹی سری نگر کشمیر

شال | چادریں | تافتہ | الوان | دھسہ | قلی رجات | اونی رجات | ابریشمی
لوئیاں | گلوبند | ٹوپیاں | ریشمی تھان | پوستین | نمدے | گھبے | نقاشی
مشک نافہ | زعفران | جدوار | میرہ | سلاجیت | زیرہ

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ھنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پائدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پائدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فاینت (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسی حرکت سے بند نہ ہوگی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچ روپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پیٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ -

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ
M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

32

انجن مارکہ

رجسٹری شدہ

نوٹ

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half-yearly „ „ 1 4-2

الہلال

مدیرمسئول ومحرر خصوصی

[illegible] ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت

٧ - ١ مکلاؤڈ اسٹریٹ

[illegible]

ٹیلیفون نمبر ٦٤٨

قیمت

سالانہ ٨ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

نمبر ٤ — [illegible] : چہارشنبہ یکم ربیع الاول ١٣٣٢ ہجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, January 28, 1914.

فہرست

تصاویر

الاسبوع

مسٹر گاندھي اور یونین گورنمنٹ کي مراسلت شائع ہوگئي ہے - ماحصل یہ ہے کہ مقاومت مجہول کمیشن کي رپورٹ تک ملتوي رہیگي - ماخوذین چھوڑ دیے جائینگے - نہ ہندوستانیوں کي طرف سے بد سلوکي پر زور دیا جائیگا اور نہ گورنمنٹ اپني صفائي کے گواہ پیش کریگي -

مسٹر گاندھي خود تو گواہي نہیں دینگے تاہم وہ سربنجمین کو مدد دینگے -

ڈبلو - جي - آر - مسٹر دنگ ایک مشہور کاشتکار نیشکر ہے - اس پر بقن کي ہندوستانیوں کي طرف سے ورلام میں یہ دعوی دائر کیا گیا ہے کہ موجودہ اسٹرائک میں اس نے جسماني نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا تھا - ملزم اقرار کرتا ہے کہ اس نے کیا تھا مگر اسکے بعد اتنا اور بھي اضافہ کرتا ہے کہ میں نے از راہ مدافعت کیا تھا ! سچ ہے - حکمراں قوم کے افراد کے حملے ہمیشہ مدافعت ہي کے لیے ہوتے ہیں !

روز انہ اخبارات میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ مزدوري پیشہ جماعت کے لیڈروں میں مسٹر کریسویل بھي گرفتار ہوے تھے - مسٹر کریسویل نے ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جسمیں انہوں نے اسٹرائک کرنے والوں کو ثبات و استقامت کي دعوت دي تھي - عدالت نے یہ تسلیم کیا کہ اس پمفلٹ کا مقصد اس سے زیادہ نہ تھا - مگر با ایں ہمہ انکو ایک ماہ قید محض کي سزا دیگئي !

جوہانسبرگ کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے موجودہ اسٹرائک سے في ہفتہ ایک لاکھ پونڈ کا نقصان ہو رہا ہے - یہ نقصان فوجي قانون کے مصارف کے علاوہ ہے جسکي تعداد ڈیڑ لاکھ ہفتہ وار ہے -

ترکوں کے موجودہ افلاس مالي کي اصلي دوا اقتصادي اصلاح ہے، مگر بد قسمتي سے وہ ہمیشہ اس سے غافل رہنے پر مجبور ہوے - لیکن اب معلوم ہوتا ہے وہ اسطرف

شذرات

اسلامیہ اسکول بریلي

اسلامیہ اسکول بریلي کي حالت چند در چند وجوہ سے ردي ہو رہي تھي - سب سے پہلے اسکے مکان کا مسئلہ پیدا ہوگیا تھا، پھر اسکے افلاس مالي کي مصیبت بھي نہایت شدید تھي - پچھلے دنوں بعض احباب بریلي سے اسکے حالات ہمیں معلوم ہوے تھے اور ارادہ تھا کہ اسکي نسبت الہلال میں لکھا جاے -

لیکن اب ایک خط سے یہ معلوم کرکے نہایت مسرت ہوئي کہ ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے اسکي حالت پر توجہ فرمائي اور دس ہزار روپیہ کے عطیہ سے مسلمانان بریلي کي تعلیم کو زندہ کردیا - فجزاہم اللہ عن الاسلام والمسلمین خیرالجزاء -

دولت و ریاست ایک سب سے بڑا عطیۂ الہي ہے بشرطیکہ وہ اسي کي راہ میں صرف ہو، اور اسکي راہ اسکے بندوں کي خدمت کي راہ میں پوشیدہ ہے - آج ملک میں درد کے خیریہ ایلیے دولت کي اتني کمي نہیں ہے جتني ان دست ہاے کرم کي کمي ہے جو اسکا اصلي مصرف سمجھیں، اور اسکا صحیح استعمال کریں - ایسي حالت میں ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ جب کہیں سے دولت کے صحیح استعمال، اور خدمت خلق اللہ کي سچي مثال کي صدا آے تو فوراً اسکا استقبال کریں، اور عزت و مدح کي وہ بڑي سے بڑي جگہہ دیں، جو اسکا اصلي حق ہے -

ہم کو بریلي کے اسکول کا حال معلوم ہے، نیز مسلمانان بریلي کي تعلیمي ضروریات کا - ہم سمجھتے ہیں کہ ہز ہائینس کا یہ عطیہ ایک نہایت قیمتي اور بر وقت فیاضي ہے جسکے لیے قوم کو انکا شکر گذار ہونا چاہیے -

متوجہ ہوے ہیں - غیر اسلامي دکانوں کے بائیکاٹ کي جو تحریک شروع ہوئي تھي وہ ابھي جاري ہے - ٢٠ ماہ حال کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک یوناني حلوائي کي دکان کي کھڑکیاں توڑ ڈالي گئیں، اور غیر مسلم دوکانوں سے خریدنے والوں کو سخت ملامت کي گئي -

عثماني بیڑے میں جو اضافے ہوے ہیں، ان حالات تو آپ پڑھتے ہیں - اسکے جواب میں یونانیوں نے بھي چند جہاز خریدنا چاہے تھے مگر اس خیال میں کامیابي نہیں ہوئي، لیکن اگر یوناني بیڑے میں جہازوں کا اضافہ نہیں ہوسکا تو برباد کن کشتیوں کا اضافہ تو ہو گیا - ٢٣ کا تار ہے کہ کیل سے ٦ تارپیڈو کشتیاں یونان روانہ ہو گئیں -

اسماعیل کمال نے ایک قدیم و مشہور وطن پرداز الباني ہے - یہ اسیدي کوشش نہیں جنہوں نے یورپ کو اپنے ارادے میں کامیاب کیا اور گو البانیا میں مسلمانوں کي آبادي ٥ فیصدي ہے مگر با ایں ہمہ وہ ہلال کے سایہ سے محروم کیا گیا -

اسماعیل کي یہ اسلام سوز کوششیں صرف البانیا کا حکمراں بننے کے لیے تھیں - یورپ نے چاہا تھا کہ وہ چند روز تک اپني اس دیرینہ تمنا کا لطف اٹھالے لیکن حالات نے ساتھہ نہ دیا - ٢٣ کا تار ہے کہ اسماعیل نے البانیا کي صدارت سے استعفا دیدیا - کمیشن نے فیضي بے وزیر داخلیہ کو انکي جگہ مقرر کیا ہے، اور اسکي اطلاع تار کے ذریعہ الیکسس اور بیروت میں دیدي ہے -

اسي تاریخ کے دوسرے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ الباني جرگوں نے ایپرس اور البانیا کے ان دیہاتوں کو تاراج کرنا شروع کردیا ہے، جو یونان نے خالي کیے ہیں - کمیشن نے مسلح پولیس کے ایک دستے کو ان خوفزدہ مقامات پر جانے کا حکم دیا ہے :

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو پتہ کی تبدیلی کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

(۶) منی آرڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

خیالات آزاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خاں بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولوالابصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول -

المشتہر

سید فضل الرحمن نمبر ۶۲ تالتلا لین - کلکتہ

مسلمان مستورات کیوں اپنی بیش قیمت وقت کو ضائع کرتی ہیں ؟
گھر بیٹھے روپیہ پیدا کریں !!!!

ایک یوروپین خاتون جو مسلمان ہوگئی ہیں شریف خاندان میں جاکر سکھا سکتی ہیں - یہ انتظام کمپنی کے طرف سے ہے -

ایک سے تیس روپیہ تک روزانہ

پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیے

مرد ' عورتیں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ ' برائے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھ بھیجا جائیگا -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بٹل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگالیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھ سو کی ایک مشین منگالیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ - روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون ' جو ضروری ہوں ' ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا ' آپ نے روانہ کیا ' اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

آدرشہ نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ

سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ نذیرو بازار - ڈھاکہ

بنگالیوں کي تحریک جب شروع هوئي تو بهتر تها که تقسیم بنـگال کا اُسے بهانه نه دیا جاتا اور غیر مدبر لارڈ کرزن کي جگه مدبر و دانا لارڈ هارڈنگ کي پالیسي اختیار کي جاتي - لیکن ایسا نہیں کیا گیا - سختي اور قوة سے هر آواز کو بند کر دینا چاها ' اور قانون کے جا و بیجا استعمال کي غلط و نا کام قدرت نے یه غلط مشوره دیا که درخت جڑ سے اکهاڑ کر پهینک دیا جاسکتا هے - پس اخبارات بند هوے ' پریس ضبط کیے گئے ' جلسوں کو روکا گیا ' شهر کے اندر انعقاد مجالس کا قانون نافذ کیا گیا ' اور هر مجسٹریٹ اور هر حاکم ضلع کو اپنے انتهائي اختیارات کي نمایش کیلیے چهوڑ دیا گیا -

لیکن اسکا کیا نتیجه نـکلا ؟ اگر مقصد حاصل هو جاتا تو یه اچها تها ' مگر کیا مقصد حاصل هوا؟ کیا پهوڑے کو دبانے کي کوشش سے یه نهیں هوا که جو ماده باهر نکلکر بهتا وه اندر هي اندر پکنے لگا ؟ مانا که پیشاني اور منهه بے داغ هوگیا ' مگر کپڑے کے اندر کي چهپي هوئي پیٹهه پهوڑوں سے بهر بهي تو گئي ؟

وه آگ جو شکوۂ و شکایت کا دهواں بنکر دهیمي پڑجاتي ' جب دبا دي گئي تو گندهک کے آتش فشاں مادے کي طرح اندر هي اندر کهولنے لگي - پهر ایسا هوا که یکایک بهونچال آے ' اور زلزلوں نے دیواروں کو ٹکرا دیا اور بنیادوں کو هلا هلا کر گرا دیا - آج دس برس سے طاقت اور هشیاري اپني انتهائي قوتوں کو صرف کرچکي هے ' لیکن نه تو اُس اندروني اتش افشاني کا سراغ لگتا هے ' اور نه کوئي پاني ایسا میسر آتا هے جس سے پورے طور پر وه آگ بجهائي جاسکے - ملک کي تمام امن خواه عقول یکسر مضطرب اور عاجز هیں -

---

همـدرد و غمگسار پادشاه آیا ' مگـر افسوس که مـرض کے مهلک هو جانے کے بعد اُسکا علاج کیا گیا - تقسیم بنگال کي منسوخي گویا اُس آگ پر بعد از وقت پاني کا ڈالنا تها - مگر کل تک کے واقعات سے پوچها جاسکتا هے که وه بجهه گئی هے یا ابهي باقی هے ؟

کیونکه اگر آگ زمین کے اوپر هوگي تو بجهائي جا سکیگی ' پر اگر تم نے غلطي سے اُسے نیچے جانے دیا تو پهر وه چلي جائیگي ' اور نه تو تمهارا هاتهه وهاں تـک پهنچ سکے گا که خاک ڈال سکو ' اور نه تم اُسے دیکهه سکوگے که اسپر پاني چهڑکو !

برخلاف اسکے موجوده اسلامي تحریک ایک پر امن اور عافیت خواه حرکت تهي ' جو ابتدا میں تو عام مصائب اسلامیه کي وجه سے نمایاں هوئي ' اور پهر اندرون هند کے بعض حوادث کے متعلق قومي بیداري و اتحاد کي صورت میں ظاهر هونے لگي - چونکه اسکے کاموں کو بند کرنے کي کوشش نهیں کي گئي ' اور اُس طرح کي سختي اور تشدد کا سلوک ابتدا میں نهیں هوا جیسا که اس سے پہلے هوچکا هے - اسکا نتیجه یه نکلا که باوجود انتهاء جوش و خروش اور مذهبي درد و الم کے ' تمام هندوستان میں ایک واقعه بهي اب تـک ایسا نهیں هوا ' جسکي نسبت کها جاسکے که یه امن اور وفاداري حکومت کے منافي هے !

مثلاً هلال احمر کے جلسے هر جگه هوتے تهے ' اور لوگ هندوستان کے باهر کے اسلامي مصائب پر ماتم کرتے تهے - انهوں نے ماتم کیا ' رزولیوشن پاس کیے ' اور رو دهو کے متفـرق هوگئے - لیکن اگر حکومت کي طرف سے کهلي رکاوٹیں پیدا کي جاتیں ' جلسے روکے جاتے ' اخبارات کو بند کردیا جاتا ' تو دنیا دیکهه لیتي که کیا نتائج نکلتے ' اور یهي جوش جو صرف اجتماع و انعقاد مجالس کي صورت اختیار کرکے ختم هو جاتا تها ' کیسي خطرناک حالت پیدا کرلیتا ؟

کیونکه جوش خواه کسي قسم کا جوش هو ' لیکن دبانے سے پرورش پاتا ' اندر هی اندر کهولتا ' اور پهر کبهي نه کبهي پهوٹتا هے -

---

پس گورنمنٹ کیلیے بهترین حکمت عملي یهي تهی که وه اسلامي تحریک کے ساتهه بندش اور رکاوٹ کي پالیسي کا نهیں بلکه تسامح اور فیاضي کي دانشمندي کا سلوک کرتي - کیونکه نه تو اسمیں غیر وفاداري کي آمیزش هے اور نه بغاوت کا پیچ - وه صرف اپني اصلاح کرنا چاهتي هے ' اور اپني حکومت کو ایک کانسٹي ٹیوشنل گورنمنٹ یقین کرکے بعض حکام کی بیجا سختیوں کیلیے فریادي هے -

اسي کانپور کے واقعه کو دیکهو ! کیا وه بهتر تها جو سر جیمس مسٹن نے کیا ' یا وه ' جو لارڈ هارڈنـگ نے ؟ پہلے نے بهڑکایا اور دوسرے کي دانشمندي نے بهڑکتے هوے کو یکایک بجها دیا -

اب هر طرف سکوت تها اور خاموشي ' لیکن زمیندار پریس کا واقعه وه نیا قدم هے جو خود گورنمنٹ پنجاب نے بڑهایا هے -

---

تاهم اس غفلت آباد حکومت میں ایک آنکهه هے جو تدبیر و دانش کي سچي روشني سے منور ' اور حکمت و عاقبت بیني کي بصیرت سے مجلی هے - وه ' جس نے دهلي میں زخم و خون کا جواب صبر و تحمل سے ' اور دشمني کے پیغام کو محبت کے جواب سے سنا - جو ۱۴ - اگست کو کانپور آیا تا که زندانیان بے جرمي کو امن کا پیغام سنائے اور اس نے کها که میں پدرانه محبت کے لہجے میں تم سے کهتا اور تمهارے پانؤں کي بیڑیاں کهولتا هوں -

وه کون ؟

دانشمند لارڈ هارڈنـگ !

وقت هے که وه اپنے زمانۂ حکومت کي سب سے آخري مگر حکومت کیلیے سب سے بڑي نیکي انجام دے -

---

لیکن اگر ایسا هوا تو یه گورنمنٹ کیلیے عافیت اور بهتري هوگی ' اور اُسکي خیر خواهي اگر منظور هو تو صرف اسي مشورے میں سچائي هے جو دیا جاتا هے - ورنه جیسا که لکهه چکا هوں ' موجوده تحریک کي علی الرغم حکومت پرورش کیلیے نو وقعت کا نیا سلسله مهلک هونے کي جگهه یقیناً حیات بخش هے -

مجهے همیشه حیرت هـوتي هے که دنیا کے بعض مسلم اور معلوم حقائق کے اعلان و تذکره سے باوجود علم و واقفیت کے لوگ کیوں گهبراتے هیں ؟ یه جو کچهه که میں کهه رها هوں یه بهي ایک ایسي هی تلخ مگر غیر متزلزل حقیقت هے - دنیا کي تمام قوموں کي تاریخوں کو پڑهو - یورپ کے متمدن ترین ممالـک کي گذشته چار پانچ صدیوں پر نظر ڈالو - اگر ان سب کے لیے وقت و مهلت کا عذر هو تو مشرق کے قریبي حوادث و تغیرات کو دیکهو ' کیا هر جگهه اور هر مرتبه ایسا هي نهیں هوا هے که زندگي کي گرمي کو بربادي کي آگ سمجهه کر جبر و تشدد کا پاني ڈالا گیا هے اور وهي پاني تیل کا سا اثر پیدا کرکے بجهانے کي جگهه اور مشتعل کرتا رها هے ؟ یه سچ هے که هوا چراغ کي لو کو بجها دیتي هے مگر کیا یه بهي سچ نهیں هے که انگیٹهي کے شعلوں کو بهڑکا بهي دیتي هے ؟

پهـر وه لوگ جو وه کچهه کرتے هیں جس سے بهـڑک پیدا هو ' گورنمنٹ کے خیرخواه هیں ' یا وه جو ایسا مشوره دیتے هیں جس سے شعله افروزي کي جگهه سکون و امن پیدا هو ؟ فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

حادثـــۀ " زمینـــدار پریس " لاهـــور

[illegible]

وهـــم بـــدؤ کـــم اول مـــرة !

اتخشونهم ؟ فاللــه احق ان تخشوه ان کنتــم مومنین !

تاثیـــر آه و ناله مسلـــم ' ولے متـــرس
مارا هنوز عربده باخویشتن بسے ست !

واقعۀ " زمیندار پریس " لاهور میں فی الحقیقت ارباب بصیرة کیلیے بهت سي عبرتیں پوشیده هیں جنهیں یکے بعد دیگرے بیان کرونگا ' گو انکا بیان کرنا بعض لوگوں کیلیے کتنا هی موجب غیظ و غضب هو : قل موتوا بغیظکم ' ان الله علیم بـذات الصـدور (۳ . ۱۱۵) میں اُن لوگوں کو کبهي بهي اپنے سے خوش نهیں رکهه سکتا جنکي نسبت مجهے یقین هے که انکي خوشي خدا کي خوشي کے خلاف هے - پهر یه مغرور نادان کیوں ایسا چاهتے هیں ؟ مسیح اپنے پیروؤں سے یقیناً زیاده حکیم تها جبکه اُس نے کها که ایک نوکر دو آقاؤں کو خوش نهیں کرسکتا - پس ایک راه کا اختیار کرنا ناگزیر هے !

و لن ترضی عنك الیهود و لا النصاری حتی تتبع ملتهم ' قل ان هـــدی اللــه هو الهدی ' و لئن اتبعت اهـــواءهم بعد الذي جاءك من العلم ' مالك من الله من ولي و لا نصیـــر (۲ : ۱۱۴)

اور تم سے یهود اور نصاری کبهي بهي خوش نهونگے جب تـــک که اُنهي کا طریقه اختیار نه کرلو - پس اُن لوگوں سے کهدو که الله کي هدایت تو وهي هدایت هے جس پر هم چل رهے هیں - اور اگر تم نے بعد اسکے که تمهارے پاس علم صحیح موجود هے ' اُنکي خواهشوں کي پیروي کي تو پهر جان لو که تم کو الله کے غضب سے بچانے والا نه تو کوئي دوست هوگا اور نه کوئي مددگار !

سب سے پہلے تو میں اس واقعه کے اندر ایک عظیم الشان احسان الهي کي بشارت دیکهتا هوں ' اور سچ یه هے که اُس حق نواز قدوس کا کوئي کام ارباب حق کیلیے مصلحت و حکمت سے خالي نهیں هوتا - قوموں اور جماعتوں کے حس و غیرت اور جوش حیات کي پرورش کیلیے جبر و تشدد مثل اُس پاني کے هے جو کسي خشک و افسرده درخت کي جڑ پر ڈالا جاے - یه پاني جس مقدار میں اُسے میسر آتا هے ' ٹهیک ٹهیک اُسي کے مطابق اُسکي نشو و نما بهي هوتي هے -

خدا کي یهي مرضي معلوم هوتي هے که اب هندوستان کے مسلمان جاگیں ' اور اس طرح جاگیں که پهر اُنهیں کوئي نه سلا سکے - خدا کي آواز اسکے کاموں سے نکلتي هے اور اُسکي مشیت کي زبان تغیرات و حوادث عالم کي زبان هے - اگر ایسا نهوتا تو اسباب و بواعث مسلسل نه هوتے ' اور تنبیه و غفلت شکني کے تازیانے اس طرح یکے بعد دیگرے نه پڑتے -

جنگ طرابلس نے زمین طیار کي اور تقسیم بنگاله کي منسوخي نے اسمیں بیج ڈالا - اب پاني کي ضرورت تهي جو برسے ' اور آفتاب کي ضرورت تهي جو گرمي پهنچاے - پس جنگ بلقان نے بارش خونیں سے سیراب کیا ' اور اسکے بعد هي مچهلي بازار کانپور کے افق پر آفتاب مظالم نے سرخ نقاب اوڑهکر اپنا چهرا لاله گوں دکهلادیا - یه سب کچهه اس بیج کي پرورش کیلیے کافي تها ' لیکن کیا کیجیے که دهقان کي غفلت بهي شدید تهي اور دزدان زراعت سے کمین گاهیں بهي خالي نه تهیں - پس ضرور تها که خود قدرت الهي هي اسکا سامان کرتي ' اور جس پاني کے برسے بغیر یه بیج بارآور نهیں هوسکتا ' اسکي آبپاشي نه رکتي -

چنانچه ایسا هي هوا اور زمیندار پریس کي ضبطي سے اس بارش نشو فرما کي ابتدا هوگئي هے - جیسا که برستا رها هے ' ویسا هي اب بهي برسیگا ' اور جیسا که همیشه هوا هے ' اب بهي وه سب کچهه هوگا - عقلمند کیلیے دانائي هے ' پر نادان کیلیے غفلت لکهي جا چکي هے ' اور روشني دیکهتي هے ' مگر تاریکي کیلیے کچهه بهي نهیں :

پس اگر آنکهیں هیں تو دیکهیں ' اگر کان هیں تو سنیں ' اور اگر دل هیں ' تو سمجهیں : وهو الذي جعل لکم السمع والابصار والافئدة ' قلیلا ما تـــذکرون !

حادثۀ مسجد کانپور کے بعد غفلت کے سرد جهونکے چلنے لگے تهے ' خدا نے چاها که ایسا نهو ' کیونکه اسکي مرضي یهي معلوم هوتي هے که اب ایسا نهوگا - پس اس نے تمهاري پشت غفلت پر ایک اور تازیانه لگایا ' اور تمهارے دل غفلت سرشت کو ایک آور مهلت بیداري دیني چاهي - اسکي هر بخشي هوئي فرصت کو تم نے ضائع کیا هے ' اسکي هر دي هوئي قوة عمل کو جو ادهر تین سال کے اندر تمهیں عطا هوئي ' نذر غفلت و ناداني کیا گیا هے ' اور وقت کی هر صدائے کار جواب عمل سے محروم واپس کردي گئي هے - لیکن کچهه ضرور نهیں که همیشه ایسا هي هو - اگر تمهاري غفلت شدید هے تو خدا کا تازیانۀ بیداري بهي کچهه کم شدید نهیں - یه تمهاري غفلت اور وقت کي هشیاري کا مقابله هے - آخر میں تمهیں هارنا هي پڑیگا - کب تک ایسا هوگا که اُٹهوگے اور پهر لیٹ‌جاؤگے ؟ کهڑے هوگے اور پهر گروگے ؟ اگر اٹهانے والا هاتهه قوي هے تو وه تمهیں بستر پر لوٹنے کي جگه زمین پر دوڑا هي کر چهوڑیگا !

لیکن افسوس هے که اس حقیقت کے سمجهنے کي هم سے زیاده ضرورت هماري گورنمنٹ کو تهي ' مگر تاریخ عالم بتلاتي هے که جب هونے والا هوتا هے ' اور آنے والا وقت آتا هے تو جاننے والے ناسمجهه ' اور دیکهنے والے کور هوجاتے هیں - افسوس که گورنمنٹ میں صوبوں اور شهروں کے حکام کا عنصر اصلي قوام حکومت هے ' اور حکومت کي اعلی قوتیں وقت کي اصلي حالت اور ملک کے حقیقي دکهه سے بے خبر رکهي جاتي هیں -

هندوستان میں آج دو تحریکیں موجود هیں : ایک وطني تحریک هے جو هندوستان کي سب سے بڑي کثیر التعداد قوم میں پیدا هوئي ' اور اسکا مرکز بنگال هے - دوسري اسلامي تحریک مسلمانان هند کي بیداري کي هے ' جو اب اپني غفلت کي ضائع کرده جگه جلد جلد چلکر کسي طرح حاصل کرنا چاهتي هے - کیا یه بهتر نهیں هے که پچهلے کیلیے پہلے سے عبرت پکڑي جاے ؟

یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری

مدارس اسلامیہ

نـــدوۃ العلمـــا

(اور مسئلۂ اصلاح و احیاء ملت)

(۲)

(الہـــلال اور مسئلـــۂ نـــدوہ)

میں ندوہ کے مسئلہ پر کئی نمبروں میں ایک مفصل تحریر لکھنا چاہتا ہوں - میرا مقصود اصلی اسکی موجودہ حالت ہی نہیں ہے اور نہ اشخاص کا کوئی سوال - ضرورت اسکی ہے کہ ندوہ کی ہستی' اسکی ضرورت و عدم ضرورت' اور اسکے بقا کے طریق و وسائل پر ایک آخری نظر ڈالی جاے -

میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ ندوہ کے موجودہ مسائل نے اگرچہ زیر نظر موضوع کو بحث و اخبار کی آخری منزل تک پہنچا دیا ہے' لیکن فی الحقیقت میرے لیے ان میں کوئی نئی تحریک نہیں ہے - اگر یہ گذشتہ حالات ظاہر نہ ہوتے' جب بھی میں اس موضوع کو اسی طرح بحث و فیصلہ طلب سمجھتا' جیسا کہ اب سمجھتا ہوں - البتہ یہ ضرور ہے کہ بستر مرض کا ہر عہد یکساں نہیں ہوتا' اور اسی لیے علاج کا فرض و عمل بھی ہمیشـــہ بدلتـــا رہتا ہے - کبھی نبض پر ہاتھـــہ رکھنے اور نسخہ لکھدینے ہی پر معالج کا کام ختم ہوجاتا ہے' لیکن کبھی ضرورت ہوتی ہے کہ آلات جراحی کا کیس بھی کھولا جاے' کیونکہ جو مواد اندر پیدا ہوگیا ہے وہ نہ تو اب خشک ہو سکتا ہے اور نہ اپنے عمل مہلـــک سے باز آ سکتا ہے -

پس اگر گذشتہ تغیرات پیش نہ آتے جب بھی میں کسی نہ کسی وقت ندوہ پر لکھتا' اور ٹھیک ٹھیک وہی سب کچھہ کہتا جو آج کہونگا - اگر گواہی کی ضرورت ہو تو میں متعدد ناموں کو پیش کرسکتا ہوں جو اس امر کی شہادت دینگے کہ ابسے چار پانچ برس پہلے ندوہ و دارالعلـــوم کے متعلق کیا رائے رکھتـــا تھا' اور کس طرح بار بار چاہتا اور کہتا تھا کہ خاموشی مہلک اور دفع وقت و تسامح مرض بڑہا رہی ہے - چاہیے کہ ایک مرتبہ اوپر کے دبیز کپڑے اتار کر ندوہ کے سینۂ و پشت کی ہڈیاں دکھلا دی جـــائیں - لیکن ہمیشہ مجھے اس سے روکا گیا اور کہا گیا کہ اس سے اصل کار کا نقصان متصور' اور اصلاح و فلاح بصورت دیگر متوقع ہے - میں نہایت رنج کے ساتھہ کہتا ہوں کہ روکنے والے جناب مولانا شبلی نعمانی تھے' جو سمجھتے تھے کہ بغیر کسی مخالفانہ رویہ کے اختیار کیے مقصد اصلی حاصل کیا جاسکتا ہے - حالانکہ یہ ایک کبھی نہ پورا ہونے والا حسن ظن تھا -

دہلی میں جب نـــدوۃ العلما کا جلسہ ہوا تو میں موجود تھا' میں سچ کہتا ہوں کہ آج جس نظـــر سے ندوہ کو دیکھہ رہا ہوں' بعینـــہ اسی نظـــر سے اس وقت بھی دیکھتا تھا - مجھکو پورا یقین تھا کہ جب تـــک ایک مرتبہ فیصلہ کن وقت نہ آئیگا' اس وقت تـــک ندوے کی زندگی ہمیشہ خطرے میں رہیگی - مولانا کو یاد ہوگا کہ میں نے مولوی عبدالاحد مالـــک مجتبائی پریس اور متعدد اشخاص کی موجودگی میں کہا تھا کہ تسامح و التوا کی بنا پر کب تـــک بنیاد اور اصول کے سوال سے غفلت کی جائیگی؟ ایک پیمفلٹ لکھنا چاہیے اور اسمیں شـــرح و بسط کے ساتھہ نـــدوہ کی زندگی کے مسئلہ کو صاف کردینا چاہیے تاکہ ایک مرتبہ یاس و امید کا فیصلہ ہوجائے -

میری یہی رائے بغیر کسی تزلزل کے اسکے بعد بھی رہی لیکن کہا گیا کہ نئے انتخابات ہونگے' ارکان کے تعداد اور قائم مقامی کا سوال چھیڑ جائیگا اور اس طرح خود بخود یہ حالت بغیر کسی ہنگامے کے درست ہوجائیگی -

(" دفع الوقتـــی " اور " التـــوا ")

دنیا میں تمام کام کسی حقیقت اور اصول کے ماتحت ہوتے ہیں' لیکن ندوہ کی حالت ابتدا سے عجیب رہی ہے - مقصد کی رفعت و علو کا تو یہ حال کہ آج تمام عالم اسلامی میں اصلاح و ترقی کی جتنی تحریکیں ہیں' ان سب میں کوئی مقصد بھی اس درجہ صحیح و حقیقی اور متیقن الفلاح نہیں جیسا کہ ندوہ کا - لیکن طریق کار کا یہ عالم کہ نہ تو اسے کوئی متفق عقیدہ حاصل اور نہ کوئی متحد اصول موجود - صرف " دفع الوقتی " اور " التوا " کے دو نو ایجاد طریق عمل تھے' جن پر اسکے تمام کام چل رہے تھے - یعنی ہمیشہ اسکی زندگی کے اساسی سوال کو آیندہ کیلیے ملتوی کردینا' اور اس التوا سے فرصت حاصل کر کے تھوڑا بہت کام کر لینا!

گویا شاہ عالم کے اس بہت مشہور شعر کا مطلب صرف ندوہ ہی نے سمجھا تھا:

اپنـــی آرام سے گـــذرتـــی ہے
عاقبت کی خبر خـــدا جانے

اسکی حالت بالکل اس غفلت سرشت مریض کی سی تھی جو فرصت حاصل کو فکر آیندہ پر ترجیح دے' اور محض اس لیے کہ مرض اپنا عمل ہـــلاکت بتدریج انجام دینا چاہتا ہے' ہمیشہ عمل جراحی کو کل پر ٹالتا رہے - یہ ضرور ہے کہ تھوڑا آج مہلت دیگا کیونکہ ہڈی کے گلنے کا عمل ایک دن میں انجام نہیں پاتا' لیکن ساتھہ ہی وہ وقت بھی ضرور آئیگا جبکہ حالت لا علاج اور نشتر کا عمل بھی بے سود ہو جائیگا!

چنانچہ وہ وقت آگیا اور نہیں آیا تو صرف چند دنوں ہی کی دیر ہے: فانی وجدتہا قریباً ان انتم تجدونہا بعیدا!

جب الہلال شائع ہوا تو میں نے ارادہ کیا کہ ندوے کے مسئلے پر بھی ایک سلسلۂ مضامین شروع کروں حالانکہ اس وقت تک موجودہ قصے شروع بھی نہیں ہوے تھے' لیکن کچھہ مشیت الہی ایسی ہی تھی کہ لکھنے کی مہلت نہ ملی' حتی کہ مدارس اسلامیہ کا باب بھی شروع نہو سکا -

پس ایسا سمجھنا بالکل غلط ہوگا کہ موجودہ حالات کی بنا پر میں نے ندوہ کے متعلق بعض رائیں قائم کی ہیں اور انہیں شائع کرنا چاہتا ہوں' بلـــکہ سچ یہ ہے کہ اگر یہ تغیرات پیش نہ بھی آتے جب بھی میں اپنے پیش نظر کاموں میں سے ایک ضروری کام

مســاجد اسلاميــه و مجــالس سياسيــه

روزانه معاصر دهلي سے معلوم هوتا هے كه مساجد ميں انعقاد مجالس كا مسئله پهر چهڑ گيا هے -

شايد كوئي كميٹي قائم هوئي هے جسكا مقصد يه هے كه دهلي ميں ايک مسلم هال تعمير كيا جاے - يه مقصد بهت اچها هے اور هر جگه ايسا هي هونا چاهيے - ليكن ساتهه هي يه تو كچهه ضرور نهيں كه هر عمل صواب كے ساتهه ايک غلطي بهي ضرور كي جاے ؟

مسلم هال كي ضرورت كے اعلان كيليے جو اشتهار شائع هوا هے ' اسميں لكها هے كه چونكه مساجد ميں هر طرح كي سياسي و تعليمي مجلسيں منعقد نهيں هوسكتيں ' اور وهاں عبادت كے سوا اور كسي كام كي شرعاً اجازت نهيں ' اسليے مسلم هال بنانا چاهيے -

مسلم هال بنانے كي تجويز ايک صحيح تجويز هے ' مگر افسوس كه جو اسكي وجه بتلائي گئي هے وه غلط هے ' اور بغير اس غلطي كے بهي مسلم هال بن سكتا تها -

دهلي ميں مسلم هال اگر بن جاے تو اسكا نفع اُس نقصان عظيم كے مقابلے ميں بهت كم هوگا جو اس غلط فهمي كے خدا نخواسته قائم هوجانے سے مسلمانوں كو متصور هے -

مسلم هال اگر نهيں بنتا تو جانے ديجيے ' مگر خدا كيليے اسلامي تعليم و احكام كے متعلق غلط فهمياں تو پيدا نه كيجيے -

ميں اس امر كي علت سمجهنے سے هميشه عاجز رهتا هوں كه جو لوگ مذهب اور مذهب كے احكام سے بے خبر هيں ' انكو كونسي ايسي شديد مجبوري پيش آتي هے كه مذهبي فتوا ديں ؟

ميں نے اس مسئله پر الهلال ميں چار پانچ مقالات افتتاحيه مسلسل لكهے تهے مگر وه صرف تصريحات قرانيه پر مبني تهے - آج پهر چند سطريں لكهونگا -

" ان لوگوں كا بيان هے كه مساجد صرف عبادت الهي كيليے هيں - يه بالكل ٹهيک هے : ان المساجد لله - ليكن اس سے يه نتيجه كهاں نكلتا هے كه مساجد ميں اغراض صادقه و حقه كيليے اجتماع مسلمين جائز نهيں ؟ بلكه حقيقت يه هے كه جب تم نے يه تسليم كر ليا كه مسجد الله كي عبادت كيليے هے ' تو ضمناً يه بهي مان ليا كه مسلمانوں كے حقوق ديني و سياسي و فوائد تعليمي و اخلاقي كيليے سعي و اجتماع بهي وهيں هوسكتا هے - كيونكه اسلام صرف جسم كے ركوع و سجود هي كو عبادت نهيں كهتا ' بلكه راستبازي و صداقت ' اور حق پرستي و عدالة كا هر كام اسكے نزديک مفهوم عبادت ميں شامل هے - "

بهتر هے كه اس بارے ميں آنحضرة صلى الله عليه وسلم اور خلفاء راشدين كا اُسوۂ حسنه تلاش كريں - عصر نبوت ميں مسجد نبوي ايک عام اجتماع گاه اسلام و مسلمين تهي جس ميں هر طرح كے معاملات انجام پاتے تهے - ميں شواهد كتب سے اسكے نظائر بكثرت پيش كرسكتا هوں كه آنحضرة صلى الله عليه وسلم نے مسجد هي ميں تمام سياسي مجامع منعقد كيے ' مسجد هي ميں جنگ كي طياريوں كے خطبے ديے ' مسجد هي ايک عدالت كده تهي جهاں مقدمات فيصل هوتے تهے ' اور اسي كا صحن دار الشورى تها جسميں مهاجرين و انصار سے مهمات امور سياسيه پر مشورے ليے جاتے تهے - كتب سير و حديث ابهي دنيا سے نابود نهيں هوئي هيں اور علم ابهي مسلمانوں ميں باقي هے - تعجب هے كه لوگ غلط دعوؤں كے كرنے ميں كيوں اس درجه بے باک هيں ؟

كم از كم لوگ زاد المعاد اور طبري هي كو پڑهليں - نه صرف يه كه آنحضرة نے مسجد ميں سياسي اجتماعات كيے بلكه يه كه اسلام كے بڑے بڑے مهمات امور مسجد نبوي هي كي مجلس ميں طے پائے - فديۂ اسيران بدر ' جنگ احد ميں مدينه سے نكلنا ' غزوۂ خندق كي محصوري ' حمله آوروں سے مدينه كي ايک ثلث پيداوار پر صلح كرلينے كا مسئله ' مسئلۂ حديبيه ' يه اور اسي طرح كے بے شمار مسائل هيں جو مسجد نبوي هي ميں طے پاے تهے -

خلفاء راشدين كا زمانه اسلام كي ايک كامل ترين عملي تصوير تهي ' اور اُس زمانه ميں مسجد نبوي ٹهيک ٹهيک مدينه كا ايک " مسلم هال " تهي - عام قاعده يه تها كه جب كبهي كوئي اهم واقعه پيش آتا تو موذن نكلتا اور پكارتا " الصلوة جامعه " يه سنكر تمام لوگ گهروں سے نكلتے اور مسجد نبوي ميں جمع هوجاتے - پهر خليفۂ وقت كهڑے هوكر خطبه ديتا اور اس معامله كو بيان كرتا - ملكوں پر حمله و دفاع كے مشورے يهيں هوئے ' فتح كي خوشخبري يهيں سنائي گئي ' ذميوں كے حقوق پر يهيں بحث هوئي ' جزيه كا مسئله يهيں طے پايا ' مختلف مسائل دينيه پر يهيں بحثيں هوئيں ' احاديث كي تحقيق و تنقيح يهيں كي گئي ' واليان ولايت سے باز پرس كي گئي تو مسجد هي ميں ' حقوق و دعاوي كا فيصله هوا تو اسي مسجد ميں ' حكومت سے ناراضگي و رضا كے اظهار كي مجلسيں بهي يهيں هوئيں ' اور حكام و عمال كا تقرر اور انكي رپورٹيں بهي يهيں پيش هوئيں -

اتنا هي نهيں بلكه مسجد نبوي في الحقيقت ايک دائمي انجمن تهي - علامۂ بلاذري لكهتے هيں :

كان للمهاجرين مجلس في المسجد ' فكان عمر يجلس معهم ويحدثهم عماينتهي اليه من امر الافاق (فتوح البلدان صفحه : ٣١)	مسجد نبوي ميں مهاجرين كي ايک مجلس تهي - حضرت عمر انكے پاس بيٹهتے تهے اور ملک كے جو واقعات اُن تک پهنچتے تهے ' انكو بيان كرتے تهے -

مورخ طبري بلكه جميع مورخين نے لكها هے كه جب حضرة عمر رضي الله عنه نے مسجد نبوي كو وسيع كيا تو ايک خاص چبوتره اسليے بنايا تاكه لوگ وهاں بيٹهكر صحبت كرسكيں -

اگر مسجد كا عبادت كيليے مخصوص هونا يه معني ركهتا هے كه نماز و اعتكاف كے سوا وهاں اور كچهه نهو ' تو علاوه ان تمام شواهد معتبرۂ تاريخ و حديث و سير و اعمال صحابۂ كرام كے ' صحيح ترمذي كي اُس حديث كا لوگ كيا جواب دينگے جسميں حضرة عائشه فرماتي هيں كه " كان رسول الله ينصب لحسان (بن ثابت) منبراً في المسجد فيقوم عليه يهجو الكفار " يعني انحضرة صلى الله عليه وسلم مسجد ميں منبر نصب كرتے تهے اور اسپر حسان بن ثابت كهڑے هوكر اپنے وه قصائد سناتے تهے جنميں كفار كي هجو اور برائياں هوتي تهيں !

اگر مسجد ميں كفار و اعداء اسلام كي هجو نظم ميں جائز تهي تو كيا آج نثر ميں حرام هوگئي ؟ فاين تذهبون ؟

معلوم نهيں لوگوں كا " سياست " سے كيا مقصود هے ؟ كيا قتال مرتدين ' مسئلۂ جزيه ' عمال و حكام كا تقرر ' امراے فوج كا انتخاب ' تقسيم غنيمت ' سنۂ هجري كا تعين ' ترتيب ديوان و دفاتر ' تجارت غير قومي كا محصول ' وغيره وغيره ملكي مسائل نهيں هيں ؟ اگر هيں تو ميں اسكا ثبوت دينے كيليے موجود هوں كه يه مسجد كي هي مجالس ميں طے پاتے تهے -

مسجد هي مسلمانوں كے هر طرح كے اجتماعات دينيه و سياسيه كي اصلي جگه هے اور يه نا ممكن هے كه هم مسلمان اسكو فراموش كرسكيں - مسلمانوں كيليے اسوۂ حسنه آنحضرة اور صحابۂ كرام هيں ' نه كه كسي مسجد كي كميٹي ' يا كسي شهر كے چند بڑے آدميوں كے ترهات و اباطيل -

شیخ عبد الله الشرقاوي نے اپني تاریخ " تحفة الناظرین " اور شیخ عبد الرحمن جبرتي نے " عجــائب الاثار في التراجم و الاخبار " میں نہایت تفصیل سے یہ حالات بیان کیے ہیں - یہ دونوں شخص ازہر کے شیوخ میں سے تھے - فرانسیسوں نے مصر کیلیے جو پارلیمنٹ باسم " دیوان " بنائي تھي ' اسکے ممبر بھي تھے " اور ہمیشہ انکے اکابر و علماء سے ملتے رہتے تھے - " عجائب الاثار پہلے تاریخ ابن اثیر کے حاشیہ پر چھپي تھي - اب مصر میں علحدہ بھي چھپ گئي ہے -

(مصــــر میں نئي تحـــریک)

- اسي عجائب الاثار سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسیوں کے اس سہ سالہ قیام اور غیر حاکمانہ و غیر متعصبانہ رفق و مدارا سے علماء مصر و شام کو موقعہ ملا کہ وہ یورپ کی تمدني و علمي ترقیات کا اندازہ کریں اور اُن میں سے بعض نے اندازہ کیا - شیخ جبرتي بار بار لکھتا ہے کہ فرانسیسي لوگ عجیب و غریب ہیں " انہوں نے نئے علوم ایجاد کیے ہیں اور اسمیں کوئي شک نہیں کہ علوم عقلیہ میں وہ ہم سے بہت بڑھگئے ہیں - انہـوں نے عجیب عجیب آلات ایجاد کیے ہیں جنسے بہت سي کار آمد باتیں لمحوں میں معلوم ہوجاتي ہیں - میں ایک دن انکي رصدگاہ میں گیا ' جہاں علم ہیئت اور زمین کي کرویت و حرکت کے متعلق انکے بعض علما نے تقریریں کیں اور علم ریاضي کے متعلق بہت سي نئي باتیں بتلائیں " وغیرہ وغیرہ - و من شاء التفصیل فلیرجع الیہ -

ڈھائي تین سال کے بعد انگلستان نے ترکي کے ساتھہ ملکر ایک جنگي بیڑہ اسکندریہ بھیج دیا - فرانس میں نپولین کا پہلا دور بھي ختم ہوگیا تھا - بالاخر فرانسیسي مصر سے چلے گئے لیکن مصر و شام میں نئے تمدن و انقلاب کي تحریک کي بنیادیں پڑگئیں -

اُسکے بعد ترکي میں سلطان عبد المجید نے ایک قدم آگے بڑھایا اور گل خانہ کا مشہور اصلاحي " فرمان شریف " نافذ ہوا - مصر میں علي پاشا نے گذشتہ فرانسیسي اثر کو اور زیادہ قوي کیا اور " ارسالیات " کا سلسلہ شروع کیا - ارسالیات کا مقصد یہ تھا کہ مصر سے تعلیم یافتہ اشخـاص یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں درس و تعلیم کي غرض سے بھیجے جائیں - رفاعہ بک رافع طہطاوي اور فتح اللہ مراش اُسي زمانے میں فرانس اور آسٹریا گئے - یہ دونوں علماء مصر میں سے تھے -

(وسط ایشیا و ترکستـــان)

ادھر روس کا اقتدار وسط ایشیا میں ساعت بساعت عروج پر تھا ' اور ترکستان کا بڑا حصہ جو چھوٹي چھوٹي اسلامي ریاستوں میں منقسم ہوگیا تھا ' آپس کے نزاع اور خانہ جنگیوں کي وجہ سے خود بخود روسي امپائر میں جذب ہوتا جاتا تھا -

روسیوں کے اختلاط و معاشرت نے وہاں کے لوگوں میں سے بھي بعض ذکي الحس طبیعتوں کے اندر مقابلۂ حالت کي تحریک کي ' اور کچھہ لوگ اصلاح و تغیر کي دعوت میں مصروف ہوگئے -

(مغــرب اقصی)

افریقہ میں مصر کے علاوہ ایک اور حصہ بھي تھا جہاں فرانس کي ہمسایگي کام کررہي تھي ' اور اُسکے سیاسي نفوذ نے مغربي تمدن کے مطالعۂ و تاثر کے ذرائع پیدا کردیے تھے - یہ اندلس کے جلا وطن مسلمانوں کا گوشۂ پناہ اور عربي حکمراني کا آخري نقشقدم ' یعني مراکش تھا - اور اسکے ساتھہ ہي الجزائر اور ٹیونس کي خود مختار عثماني ولایات بھي تھیں - اِن تمـام مقـامـات میـں فرانسیسیـوں کے سیـاسي دسائس پیہم کامیابیاں حاصل کر رہے تھے اور انکا سلسلـہ اٹھارھویں صدي کي ابتدا ہي سے قائم تھا - ضرور تھا کہ یہاں بھي کچھہ لوگ نو عروج اقوام کي ترقیات سے متاثر ہوکر اصلاح حالت کا خیال پیدا کرتے ' چنانچہ ایسا ہي ہوا -

شیخ العصر و استاد الامام - الشیخ محمد عبدہ المصري
(جو دعوت و اصلاح دیني کے ایک مشہور رکن تھے -)

(ہندوستـــان)

ان تمام ممالـک میں سب سے زیادہ انقلاب و تغیـر کے اسبا ب (باستثنائے مصر) ہندوستان میں فراہم ہوے ' جہاں یورپ کي زیادہ آمد و رفت پنـدرھویـں صـدي عیسوي سے شـروع ہوگئي تھي ' اور پھر سترھویں کے اختتام سے انگریزي تسلط نے علانیہ کام کرنا شروع کردیا تھـا - واقعۂ پلاسي کو اگر انـگریزي حکومت کا پہلا دن قرار دیا جاے تو اس صورت میں بھي پوري اٹھارھویں صدي انقلاب حکومت میں گذر جاتي ہے -

اس اعتبار سے ہندوستان کو تمام دیگر اسلامي ممالک میں ایک خاص خصوصیت حاصل تھي - جن جن ملکوں میں یورپ کا تمدن پہنچا ' وہاں اسلامي حکومتیں قائم تھیں ' اور گو اُن میں سے بعض برائے نام رہگئي تھیں تاہم ملک کا نشۂ حکومت ابھي باقي تھا - اسلیے بہت مشکل تھا کہ اس عالم میں اپنے تنزل اور نئي قوموں کے عروج کا حس پیدا ہوتا - برخلاف ہندوستان کے کہ یہاں خود یورپ کي ایک عظیم الشان قوم کي حکومت قائم ہوگئي تھي '

مسئلۂ ندوہ کو بھي سمجھتا تھا ' اور کسي نه کسي وقت ضرور اسکو لکھتا - البته جیسا که کہه چکا ہوں ' بستر مرض اور بستر نزع ' دونوں کے ساتھه علاج کا یکساں سلوک نہیں ہوسکتا -

نــدوہ کي تعمیرهي میں خرابي مضمر تھي ' لیکن وہ وقت گذر گیا اور کئي دور رونکے گذرنے کے بعد مولانا شبلي کي معتمدي سے نیا دور شروع ہوا - اسوقت جو کچھه کیا جاتا وہ نسخه نویسي و پرهیز میں داخل تھا - پھر کچھه زمانه گذرا اور ایک وقت آیا که نشتر کي ضرورت ہوئي - وہ وقت بھي گذر گیا - اب معلوم نہیں که کیا کرنا چاهیے ؟ بہر حال مایوسي کیسي هي اپني آخرین منزل میں کیوں نہو ' لیکن پھر بھي سعي غفلت سے بہتر ہے :

چوں دمبدم عنایت توفیق ممکن ست
در تنگ نائے نزع نه کوشد کسے چرا ؟

(مسئلۂ اصلاح اور قـرون اخیرۂ اسلامیــه)

ندوۃ العلما کي حقیقت یه ہے که گــذشتــه قرون اخیــرہ میــں مسلمانوں کے امراض تنزل کے دفع و علاج کیلیے جو بے شمار نسخے لکھے گئے ' منجمله انکے ایک نسخه ندوۃ العلما کي تحریک بھي ہے -

اسلیے ضروري تھا که سب سے پہلے ایک نظر اُن تمام نسخوں پر ڈالي جاتي ' یعنے قرون اخیرہ میں جس قدر مشہور تحریکیں اصلاح و تغیر کي پیدا ہوئیں ' اُن سب پر بحث کي جاتي ' اور دیکھا جاتا که ندوہ کو اُن سب میں کونسا درجه حاصل ہے ؟ لیکن وہ ایک موضوع مستقل ہے اور اگر بالتفصیل اسے چھیڑا گیا تو اصلي مبحث رهجائیگا - پس صرف ایک تمہیــدي اشارہ کرکے نــدوہ کي جانب متــوجــه ہوجاؤنگا -

گذشته نصف صدي تمام مشرقي ممالک میں اصلاح و تغیرات کي تاسیس و تحریک کا ایک دور گذارا ہے ' جو یکســر اسي مشغله میں بسر ہوا - نئي عمارت گو کوئي نہیں بني لیکن نقشے صدها کھینچے گئے ' اور کام گو بہت کم ہوا لیکن کام کرنے کا شور و غل ہر جگه رہا -

اس صدي کے آغاز هي میں یورپ کا سیاسي و تمدني عروج اور مشرق کا تنزل پوري طرح نمایاں ہوگیا تھا - یورپ کي متمدن قومیں اپني جدید ترقیات کے ذخائر لیکر تقریباً تمام بڑے بڑے مشرقي ممالک میں پہنچ گئي تھیں ' اور اکثر مقامات میں تو انکا سیاسي اقتدار هي انکے تمدن کي نمایش کر رہا تھا -

قوموں اور ملکوں کے عروج و زوال کے ہر ایسے موسم میں همیشه کچھه لوگ وقت سے پہلے بیدار ہو جاتے ہیں ' اور جبکه تمام ملک خواب غفلت میں سرشار ہوتا ہے تو هشیاري و بیداري کي صدائیں انکے اندر سے اٹھنے لگتي ہیں -

(مبــدء تحــریک و دعــوت)

اسلامي ممالک کے تمام حصے اگرچه یکساں غفلت و بے خبري میں آنے والے مہالک و مصائب کا انتظار کررہے تھے ' اور اس انقلاب عظیم کي طاقت سے بے خبر تھے جو یکایک یورپ کے تمدني اقتدار سے نکلکر تمام عالم کو مغلوب کر دینے والا تھا - تاهم چونکه یوروپین اقوام سے اختلاط و تعارف شروع ہوگیا تھا ' اسلیے قدرتي طور پر بعض ذکي الحس اور صاحب فکر طبائع وقت کے اثرات سے متاثر ہوئیں اور اپني حالت کا انکے عروج و اقتدار سے مقابله کرنے لگیں - اس طرح تغیر و اصلاح کي تحریکوں کا ایک سلسله شروع ہوگیا ' جس کا محرک اصلي تو مغربي تمدن کے اقتدار کا انفعالي اثر تھا لیکن اس اثر نے مایوسي کي جگه سعي و کوشش کے جذبات پیدا کردیے تھے ' اور ترقي کا مطالعه ' تنزل کے اسباب و بواعث کے کشف و حس کا ذریعه بنگیا تھا -

میں سمجھتا ہوں که اسکي ابتدا اٹھارھویں صدي عیسوي کے پہلے عشرہ سے ہوتي جبکه سلطان محمود خاں مصلح نے بعض جدید اصلاحات حتماً جاري کیں ' پھر سنه ۱۸۰۰ میں نپولین بونا پارٹ نے مصر پر قبضه کیا اور تین برس تک فرانسیسي فوج مصر میں مقیم رهي - فرانس نے دو علمي مهمیں فوج کے همراہ روانه کي تھیں ' اور ایک جماعت علماء هیئت و هندسه کي بھي اس غرض سے آئي تھي تاکه دریاے نیل کا منبع دریافت کرے - نیز بولاق میں ایک رصدگاہ بھي طیار ہوئي تھي - مصر پہنچکر فرانسیسیوں نے غلبۂ و تسلط کي جگه نفــاق و مدارا کي ایک عجیب پالیسي اختیار کي - مصر میں داخل ہوتے هي انہوں نے معلوم کرلیا که ممالیک و چرکس امرا کے ظلم اور فسق و فجور سے لوگ عاجز آگئے ہیں ' اور ترکي والیوں کي غفلت نے انہیں خود مختار کردیا ہے - پس انہوں نے عربي میں اعلانات شــائـع کیے ' جنمیــں حمــد و نعــت کے بعــد سلطـــان قسطنطنیه کي خلافۃ کا اعتراف اور بقاے خلافۃ عثمانیه کیلیے دعا تھي ' اور اسکے بعد لکھا تھا که هم اسلیے آئے ہیں تاکه ان غلام امرا کے ظلم سے لوگوں کو نجات دلائیں ' اور سلطان المعظم کي زیر خلافت و حکومت اهل مصر کي خدمت کریں -

نپولین جامع ازهر میں آیا اور مسلمان ہوکر نماز پڑھي - اسکے جانے کے بعد فرانسیسیوں نے ایک عارضي فوجي حکومت قائم کي جسکا نائب السلطنت سلومن جاک تھا - یه بھي مسلمان ہوگیا اور عبد الله جاک کے لقب سے اپنے تئیں مشہور کیا اسنے ایک مصریه مسلمه سے نکاح کر لیا تھا جس سے دو لڑکے بھي پیدا ہوے - انکے نام اسلامي رکھے گئے ' اور شیخ عبد الله شرقاوي اور دیگر شیوخ ازهر نے عقیقه وغیرہ کي تقریب میں شرکت کي !

المصلح العظیم ' والمرشد الحکیم ' السید جمال الدین اسد ابادي - طاب الله مضجعه -

(جو دعوت و اصلاح کي قسم سیاسي کا ایک بزرگ ترین داعی تھا)

تاج انگلستان اور خزینۂ اسلام کا ایک گوهر

داستـان مسـقط

(۲)

(سیـــد نیصــل)

سید ترکي کے بعد سید فیصل هندرستاني تجار کے انتخاب اور حکومت برطانیه کي رضا سے امیر عمان هوا - اس کے زمانے میں ریاست عمان کي بد قسمتي کا ایک نیا دور شروع هوا -

معاملات عمان میں پہلے تو دول یورپ میں سے صرف دو سلطنتیں فرانس اور انکلستان حصه لیتي تهیں ' مگر سنه ۱۸۸۶ ع میں ایک تیسري سلطنت بهی شریک هوگئي جو پہلي دونوں سلطنتوں کي حریف قدیم هے ' یعني عظیم الشان جرمني -

جرمني کی شرکت سے (ایک انگریز کاتب سیاسي کي زبان میں) " معامله پیچیده سے پیچیده تر هوگیا " - اب عمان ایک هڈي تهي جو انگلستان کے گلے میں پهسگئي تهي - نه تو اسکا اوگلنا ممکن تها ' کیونکه وه ایک بحري استیشن هے ' اگر حریف لے اڑے تو هندوستان دریا کي طرف سے خطره میں پڑ جائیگا اور جزیره نماے عرب پر قبضه کي اسکیم برهم هوجائیگي ' اور نه نگلنا هي ممکن تها ' کیونکه جرمني کا پنجۂ فولادي هر وقت گلا دبانے کے لیے مستعد تها -

لیکن یہاں بهي انگریزوں کے دهاۃ سیاسي نے مدد کي - جرمني سے گفتگو کرکے یه طے کیا که ریاست کے دو حصے کر دیے جائیں - ایک حصه انگریزي حمایت میں هو ' دوسرا حصه جرمني کي حمایت میں -

چنانچه انگریزي حمایت میں محمره ' بحرین ' کویت ' مسقط وغیره آئے - اس تصفیه کي پختگي سنه ۱۸۹۰ ع میں ایک معاهده کے ذریعه سے هوگئي -

اس معاهده کے بعد انگریزي سیاست کے لیے میدان صاف تها - اس نے اپني پوري قوت و سرگرمي کے ساتهه کام شروع کیا ' جسکا نتیجه یه نکلا که آج ۲۴ سال کے بعد ان تمام مقامات کے شیوخ و امراء ایک باجگذار والي ریاست سے زیاده نهیں !

(اباحت و تـنـفر)

فرنگیوں کا قاعده هے که جهاں جاتے هیں ' وهاں کے باشندوں کے لیے سب سے پہلے آزادي کا تحفه لیکے جاتے هیں - لیکن اس آزادي کے معني کیا هیں ؟ اخـلاق و آداب اور مذهب و هیئت اجتماعي کي بندشوں سے آزادي ' یعني بالفاظ واضح تر فسق و فجور ' رندي و مستي ' اور تنصر و تفرنج کي اجازت - جب اس آزادي کي بدولت باشندوں کي اخـلاقي اور مـذهبي حالت خراب هوجاتي هے تو پهر بتدریج فنا قوائے عمل کي اعانت سے اس ملک پر قابض هوجاتے هیں -

لیکن انگریز عمان میں اس آزادي کے بدلے چند بند شوں کا تحفه لیکر گئے -

اگرچه یه فرنگي خود ایشیا والوں کے ساتهه غلاموں سے بهي بدتر سلوک کر رهے هیں ' مگر تاهم وه جهاں جاتے هیں ' انکي کوشش هوتي هے که وهاں انسانیت کو غلامي کے عذاب سے نجات دلائیں - کیونکه یه کوشش ایسي هے که اگر کوئي فرنگي سلطنت کسي ایشیائي سلطنت کو اسکے لیے مجبور کرے تو دوسري فرنگي سلطنت اس سے بازپرس نهیں کرسکتي -

انگریزوں کو یه معلوم هوچکا تها که امیر مسقط کمزور هوگیا هے ' مگر وه یه بهي دیکهنا چاهتے تهے که امتحان میں یه ضعف کهاں تک مفید مطلب ثابت هوتا هے ؟

عرب عمان میں ابهی تـک مغربي خیالات کي هوا نهیں چلي تهي - وه برده فروشي کو جائز سمجهتے تهے ' اسکی ممانعت کے معني یه تهے که انهیں امیر مسلم اس تجارت سے بجبر روکتا هے ' جس سے خود خدا نے نهیں روکا - جو لوگ عربوں کے مزاج سے واقف هیں وه جانتے هیں که انکے لیے اس قسم کا استبداد کسقدر هیجان انگیز هے ؟ پس انسداد برده فروشي کا مطالبه امیر مسقط کے ضعف و انقیاد کي ایک عمده آزمایش تهي -

(انسداد برده فروشي)

انگریزوں نے امیر سے فرمایش کي که آینده اسکي قلمرو میں برده فروشي نه هو - امیر کے لیے سواے تسلیم کے چـاره کار کیا تها ؟ کیا وه انگریزوں کا مقابله کرسکتا تها ؟ شاید ' اگر تمام قبائل اسکے ساتهه هوتے ' مگر جنگي دخاني جهازوں کے جواب میں اسکے پاس کیا تها ؟ وهي پراني وضع کي بادباني اور ڈانڈوں والي کشتیاں ! اسے دهمکایا گیا که اگر اس نے ذرا بهي انـکار کیا تو معاً انگریزي جهاز گولا باري شروع کردینگے جو ساحل سے تهوڑے هي فاصله پر پهریرے اڑا رهے تهے - بهر حال یه فرمایش مجبوراً اسے منظور کرنا پڑي -

اس مطالبه میں کامیابي آینده کیلیے گونا گوں و اشد شدید مطالبات کا باعث هوئي -

(مـزید مـطالبات)

قوموں کي خود مختاري اور آزادي انکے جنـگي قوی کے ساتهه وابسته هے ' اور جنگي قوی کا وجود اسلحه کے وجود تـک هے - پس کسي قوم سے هتیار لے لینے کے معني یه هیں که اس سے اسکي آزادي اور خود مختاري لیجا رهي هے جسکے بعد صرف غلامانه زندگي هي رهجاتي هے جو في الحقیقت موت سے بهي بدتر هے -

مگر اس اولین کوشش میں کامیابي سے انگریزوں کا حوصله اتنا بڑهگیا که انهوں نے امیر مسقط سے انسداد اسلحه فروشي کا بهي مطالبه کیا - امیر انـگریزوں کي بحري طاقت سے مرعوب هو چکا تها اسلیے اس مطالبه کے آگے بهي که ملـک کے استقلال و حریت کے لیے پیغام فنا تها ' اسکي گردن فوراً جهک گئي !

پهر تو انگریزوں نے خوب پیر پهیلائے ' اور اس خـالص عربي و اسلامي ریاست میں اپني حریت ملي و اخلاقي کا مطالبه کیا جو ظاهر هے که نا منظور نهیں هوسکتا تها - اس آزادي کے ملتے هي تمام مسقط جو انگریزي نفوذ کا مرکز هے ' میخانوں ' عفت فروشي کے دلالکدوں ' اور مبشرین و مبلغین نصرانیت کي خانقاهوں سے اسطرح معمور هوگیا ' گویا ایک اسـلامي سلطنت کے بدلے ایـک پوري فرنگي سلطنت کا صدر مقام هے !

(عـــام شورش)

اس سے قبائل عرب میں ایک عام برهمي پهیل گئي -

شیخ عبد الله سالمي (۱) پهلا شخص هے جس نے اس حالت سے فائده اٹهانا چاها - شیخ عبد الله کا وطن ضبیه هے مگر وه رهتا قابله میں هے - قابله کے شیخ کا نام عیسی بن

(۱) شیخ سالم کے متعلق جو کچهه کها گیا هے وه اس تحریر سے ماخوذ هے جو معاصر قاهره ' المنار نے سلیمان آفندي صاحب الریاض کي روایت سے شائع کي هے -

اور وہ مجبور ہوگئی تھی کہ انکے آگے جھکیں ' انسے ربط و اختلاط پیدا کریں ' انکی ملازمتوں کو قبول کریں ' انکے ساتھہ سیر و سیاحت کریں ' اور اس طرح جبراً انکی تمام خوبیوں اور تمام برائیوں کو دیکھیں -

اسی کا نتیجہ تھا کہ بہ نسبت دیگر ممالک اسلامیہ و مشرقیہ کے ہندوستان میں اصلاح و تغیر کا حس زیادہ قوی اور زیادہ عام ہوا -

(دعوت تغیر و اصلاح کی اصولی تقسیم)

غرضکہ گذشتہ ایک صدی کے اندر بالعموم اور نصف صدی کے اندر خاصةً بیک وقت و بیک ہیئت ' تقریباً تمام اسلامی ممالک میں اصلاح و تغیر کی تحریکیں پیدا ہوئیں - ان سب کا سرچشمہ اقوام یورپ کے عـــروج کا انفعالی اثر ' اور اس کی تحریک سے اپنی روبہ تسفل و تدنی حالت کا احساس تھا ' اور اسی بنا پر یہ تمـام تحریکیں اصلاح ملت کی اُس دعوت سے بالکل مختلف تھیں ' جو بغیر یورپ کے اثر و تقلید کے ' محض حس حقیقت و جذبۂ صحیحۂ احیاء و تجدید کی تحریک سے قرون اخیرۂ اسلامیہ میں پیدا ہوا - میرے اعتقاد میں انقلاب حالت کا حقیقی اور اصلی سرچشمہ صرف وہی تحریکیں تھیں لیکن انکا ذکر میں اس جگہہ کرنا نہیں چاہتا -

بنیاد اگرچہ ان سب کی ایک ہی تھی اور مقصد بھی ایک ہی ' یعنے مسلمانوں کے اندر اُن تمام وسائل ارتقاء ذہنی و مادی کو پیدا کرنا جنکی وجہ سے وہ دوبارہ اپنی کھوئی ہوئی عزت حاصل کریں - لیکن چونکہ ہر دعوت تغیر اپنے مخصوص حالات و اطراف سے متاثر ہوکر اٹھتی تھی اسلیے ضروری تھا کہ طرق اصلاح و عمل میں اختلاف ہوتا -

(طرق ثلاثۂ دعوت و اصلاح)

میں اصولاً انکو تین قسموں میں تقسیم کرتا ہوں :

(۱)

وہ تحریکیں جنکی بنیاد سیاست پر رکھی گئی - یعنے سب سے پہلے مسلمانوں میں ایک سیاسی تغیر پیدا کیا جاے ' بقیہ اسلامی حکومتوں کو متحد و باہمدگر مربوط بنا یا جاے ' اُن تمام نزاعات باہمی کو دور کیا جاے جنکی وجہ سے اسلام کسی سیاسی مرکز وحید سے محروم ہے ' یہ وغیرہ وغیرہ ' اصلاحات سیاسیہ انکے مقصد مہمہ میں داخل ہیں -

مشہور امیر نظام (ایران) کا یہی مسلک تھا - مدحت پاشا ابوالاحرار قسطنطنیہ اور انکے ہم مشرب معاصرین ' مثلاً مصطفی فاضل پاشا ' رشید پاشا ' ضیا پاشا ' علی سعاوی آفندی ' سید امین عالی پاشا ' فواد پاشا ' اور عمر پاشا وغیرہ کی تحریکیں اسی اصول پر مبنی تھیں - ان سب کے بعد سید جمال الدین اسد آبادی کا ظہور ہوا ' جس نے اس طریق اصلاح کو اپنے پیشروؤں سے بھی زیادہ قوی اور سریع العمل بنادینا چاہا - فی الحقیقت اسکا وجود اس دور آخر میں قوۃ انقلاب و تغیر کی ایک بخشش فوق العادہ اور آیۃ من ایات اللہ تھا ! طاب اللہ مضجعہ وجعل الجنۃ مثواہ -

(۲)

دوسری قسم ان تحریکوں کی ہے جنکی بنیاد تمدن جدیدۂ فرنگ کی تحصیل و اتباع پر ہے - اس اصول اصلاح کا محرک و مبدء اگرچہ محض تقلید ہے لیکن تقلید نے ایک معتقدانہ اجتہاد کی صورت اختیار کرلی ہے - انسان کا قاعدہ ہے کہ جب کسی شخص کو اپنے سے بہتر حالت میں پاتا ہے تو اپنی بہتری کیلیے اُسے پہلا خیال یہی ہوتا ہے کہ اُسکی سی باتیں اختیار کرکے اپنے تئیں بھی بہتر بنا لے - جذبۂ فطریۂ محاکات کا یہی منشا ہے - پس اصلاح کا یہ اصول بہت سادہ و قدرتی تھا جسے بغیر کسی کاوش فکر و اجتہاد کے ہر شخص اختیار کرلے سکتا تھا - یہ ایک کھلی ہوئی بات تھی کہ اقوام مشرقیہ کی غفلت اور نو عروج اقوام کی بیداری نے پہلی قوموں کو علوم و فنون اور تمام ارکان ضروریۂ مدنیۃ سے محروم کردیا ' اور اخرالذکر اقوام قوۃ تمدن و علوم ' وکثرت صناعۃ و فنون سے تمام عـالم پر مسلط ہوگئیں - پس ان مصلحین کیلیے یہ راہ اصلاح اختیار کرنی بالکل آسان اور سہل الاعتقاد تھی کہ اپنی اصـلاح کی بنیاد تمدن یورپ کے اخـذ و حصول پر رکھیں اور اُن تمام چیزوں کو دور کریں جو اس مقصد کی تکمیل میں حائل ہیں -

اس تحریک کے لیے شیخ محمد عبدہ مصری نے ایک مرتبہ بہت اچھا نام وضع کیا تھا - میں بھی اسی اصطلاح سے اسے تعبیر کرونگا یعنی " الاصلاح الافرنجی "

شیخ محمد بیرم التونسی صاحب الافادۃ والاعتبار اسی اصول کا داعی تھا مگر یہاں کے لوگ انکے نام سے بہت کم واقف ہیں - اس نے گیارہ جلدوں میں اپنا سفر نامـہ لکھا تھا جو چھپ گیا ہے - اسمیں بہت تفصیل سے ان امور پر بحث کی ہے ' اور اپنی وزارت تیونس کے زمـانے میں عملی طـور پر بھی اسی بنیاد پر تعلیم و تاسیس مدارس و مجامع کی کوشش کی - جامع زیتونی جو فی الحقیقت آج ازہر کے بعد عـالم اسلامی میں علوم اسلامیہ کی سب سے بڑی یونیورسٹی اور طـریق تـعلیم و نتائج میں اس سے بہتر و انفع ہے ' اسمیں شیخ موصوف نے فرانسیسی زبان اور علوم جدیدہ کی کتابیں داخل کیں ' اور تمام اعلی ملازمتوں کیلیے شرط قرار دی کہ فرانسیسی زبان و علوم سے واقفیت ہو -

سید خیر الدین پاشا صاحب اقوم المسالک جو بانی تیونس کا وزیر تھا ' اور پھر سلطان عبد الحمید نے بھی کچھہ دنوں کیلیے اُسے ترکی کا صدر اعظم بنا یا تھا ' اسی اصول پر اصلاح کرنا چاہتا تھا - تیونس میں اس نے بڑے بڑے کام اسی اصول پر انجام دیے -

ابراہیم پاشا دوم خدیو مصر کو بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس صنف کے معتدل و محتاط مصلحین میں شامل تھا " ارسالیات خارجہ " کا (یعنی ممالک یورپ میں اخذ علوم کیلیے لوگوں کو بھیجنے کا) سلسلہ اُس نے نہایت فیاضی کے ساتھہ وسیع کیا ' اور مختلف مجالس تراجم و نقل علوم حدیثۃ کی قائم کیں - مدارس امیریۂ مصریہ کی بھی اولین بنیاد اُسی نے ڈالی تھی جو آج تمام بلاد مصریہ میں تعلیم انگریزی کا وسیلۂ وحید ہیں -

اسی طرح تمام مصلحین مصریہ مثلاً علی پاشا مبارک ' رفاعہ بـک رافع طہطاوی ' محمود پاشا فلکی ' فتح اللہ مراش ' وغیرہ اسی اصول کے واعظ تھے - اسماعیل پاشا خدیو مصر کو بھی اسی اصول کا ایک نا سمجھہ اور مسرف واعظ سمجھنا چاہیے -

ہندوستان میں سرسید احمد خاں مرحوم کی تحریک بھی اسی قسم میں داخل ہے اور اس اصول نے تیونس کے بعد سب سے زیادہ کامیاب صورت ہندوستان ہی میں حاصل کی -

(البقیۃ تتلی)

مکتوب آستانۂ علیۂ x

هرکه فیکٹري همایوني (ق hihiye) کے حضرت شاکر افندي آپ کے اخبار کے مضامین کا ترجمه مجهه سے سنتے رهتے هیں' اور ان کو جسقدر آپ کي ذات سے انس و محبت اور عقیدت هوگئي هے اسکا اظہار نا ممکن هے - آج انهوں نے ایک مضمون آپ کے اخبار میں روانه کرنے کے واسطے بزبان ترکي مجهے دیا تها جسکا ترجمه کرکے روانه کرتا هوں - یه ظاهر کردینا ضروري هے که جو کیفیت اصل مضمون میں هے میں اسکا ویسا ترجمه نہیں کرسکا هوں - سات آٹهه مهینے میں اس سے بہتر ترجمه کرنا مجهه جیسے جاهل آدمي سے ناممکن هے - زیاده نیاز -

خادم عبد القیوم بیگ

الہلال !!

اسلام کے عاشق ! حریت کے پرستار ! میں تسلیم کرتا هوں که تو اپني ملت مظلوم کي خدمت کر رها هے - جسم هي سے نہیں بلکه روح و دل سے کر رها هے - اپنے آرام کي فکر نہیں ' مگر اپنے اهل وطن کي راحت کا تو خواهاں هے ! پیروان اسلام کو اُن کي ابتدائي حریت و مساوات کي حالت میں دیکهنے کیلیے تیري آنکهوں میں اضطرار کي چمک هے اگرچه شب بیداري کي بدولت تیري آنکهیں بے نور هوگئي هیں ! تو فقیروں کي همدردي کرتا هے کیونکه تو دولت فقر سے مالامال هے - تو ملت فروش امیروں کي پروا نہیں کرتا ' اسلیے که تجهے استغنا کے خزانے دیدیے گئے هیں -

تو سنیگا ؟ میں تجهسے خواهش کروں ؟ تجهسے تمنا کروں ؟ تجهکو باور کراؤں ؟ تجهسے منت کروں ؟ گو عالم اسلامي کا هر گوشه تجهه جیسے خادمان ملت کیلیے بیقرار و منتظر هے ' مگر سب سے زیاده میرا وطن ' آه میرا وطن عزیز و محبوب ' تجهه جیسے شیدائي '

(بقیه صفحه ۱۰ کا)

انگریز تو موقع کے منتظر هي تهے - انهوں نے فوراً چهه هولناک جنگي جهاز اور ایک سو سپاه بهیج دي اور آینده هر قسم کی مدد کا وعده بهي کیا ' نیز هدایت کي که خشکي میں ایک گهنٹه کي مسافت سے آگے نه بڑهنا -

انگریزي فوج نے چند قلعوں میں بیٹهکے امام کي فوج کا مقابله کیا اور بالاخر اسکو شکست دیکے خود سیاه و سفید کي مالک بن بیٹهي - جب انگریزوں کے قدم اچهي طرح جمگئے اور معاملات پوري طرح انکے هاتهوں میں آگئے تو انهوں نے دوباره امن و نظام قائم کیا -

اسوقت اگرچه سید فیصل امیر هے مگر درحقیقت تمام معاملات انگریزوں کے هاتهه میں هیں - وهي یہاں کے سیاه و سفید کے مالک هیں - سید فیصل ایک تنخواه دار ملازم هے جسکي مرضي وهي هے جو انگریزوں کي مرضي هے - وه نه اپني راے سے کوئي حکم دیسکتا هے اور نه کسي حکم کو روک سکتا هے -

یه هے وه عمان ' جسکي آزادي حفاظت کا عهد سنه ۱۸۴۳ ع میں اور پهر دوباره سنه ۱۸۸۶ میں کیا گیا تها ! یا ایها الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا ' یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین ' بل الله مولاکم و هو خیر الناصرین (۳ : ۹۵)

تجهه جیسے جانفروش کا زیاده حقدار هے - بسملوں کے ساتهه تڑپ اور دل زخم خورده رکهتا هے تو زخمیوں کی بستي ڈهونڈهه ! قبرستان میں تیري آواز کون سنیگا ؟ مردوں کے مرگهٹ سے زندے کي پکار کب جواب پائیگي ؟ آ ! ادهر آ ! - دریا کي رواني کي طرح به سرعت آ ! - بجلي کی کڑک کي طرح هوش افگن آ ! - برسنے والے بادل کي طرح سرگرم رفتار هو ! زمین خشک اور پیاسي هے ' اور دهقان کیلیے مهلت کا ضائع کرنا معصیت هے -

تو آئیگا - هاں تو آئیگا - تو ایک دن ضرور آئیگا اور شاید خود بخود آئیگا - کیونکه تیرے اهل وطن تجهے نہیں پہچانتے' اور کیونکه حلقه بگوشان اسلام کا کوئي وطن نہیں - دشمنان حریت ' اعداء حقانیت ' تیري مقدس تعلیمات سے لرزاں هیں - هاں یاد رکهه که تو آئیگا ' اور ایک جلا هوا دل اپنے ساتهه لائیگا - تیري خوں فشاں آنکهیں اشکبار هونگي جب که تو آئیگا !

قلم کی برچهي تیرے هاتهه میں هے - سیف زباني کے جوهر دکها رها هے اور میدان کارزار عمل گرم هے - کہاں ؟ ترکي میں ' میرے وطن محبوب و مقدس میں - قریب ترین زمانه میں' میں ایسا دیکهه رها هوں -

درد ملت کي تصویر ابوالکلام ! مرثیه خوان ملت ابوالکلام ! تو آئیگا هماري پراني روایات همکو یاد دلائیگا ' کیونکه یه تیري عین فطرت هے اور تو اسیواسطے پیدا کیا گیا هے - پس چمک اور چمکا ! گرج اور دهلا دے ! پهر تو وه سب کچهه دیکهیگا جیسا که تو دیکهنا چاهتا هے' کیونکه بارش کیلیے موسم اور ارض صالح' دونوں کي ضرورت هے - تیرے علم صداقت ' تیرے لواے حریت ' تیرے برق انتقام کے سایے میں اناطولیه کے وه جوان هونگے جنکے رنگ گلاب کو شرماتے هیں ' چوڑے چوڑے سینے هیں' اور ان سینوں میں اسلامیت کا مقدس خون بهرا هوا دل هے -

یه قوي اور لمبے لمبے هاتهوں والے بے خوف اناطولي جنکي مائیں اُن کي جسارت و تهوري پر ناز کرتي هیں اور جنکي سب سے بڑي آرزو دنیا میں یه هے نه وه راه اسلام میں شهید هوں' لا تعد و لا تحصی تیرے ساتهه هونگے - یہي هیں جو فطرتاً صرف تجهه ایسے پرستاران ملت هي کے فدائي هوسکتے هیں - یه وه فدائي هونگے جنکے لب مدت سے دریاے طونه کے سرد اور شیریں پاني پینے کے خواهشمند هیں - جو اب بهي ویانا کا محاصره کرسکتے هیں اگر انکي الهی قوتوں کا کوئي محاصره نه کرے - جو اب بهي فرانس کے سواحل کو پهر تکبیر کي آوازوں سے لرزا دینا چاهتے هیں' بشرطیکه کوئي مقدس صداے لاهوتي انکے دلوں کو بهي ایک لرزش اسلامیت سے لرزا دے -

پهر کیا تو ان کي ایسي حسین' ایسي جمیل آرزؤں کي قدر نہیں کریگا ؟ یه ایک رهبر کے طالب هیں - ان کو راسته بتادے اور راستے پر لگادے - کیا تو ایسا نہیں کریگا ؟

بلقان کي زمین پر' طرابلس کے ریگستان پر' شهدا کا خون سرد هونے سے پہلے' معصوم بچوں کي هڈیاں گلنے سے پہلے ' بیوه عورتوں کے هلاک گریه هوجانے سے پہلے ' آ ' اے اپني دولت سعي کو ضائع کرنے والے آ ! !

میری آنکهیں تیري فرش راه هونگي ! میرے لب قدمبوسی کا شرف حاصل کرنیکے آرزو مند هیں -

شـــاکر

فابریقه هماني - هرکه (ق hihiye)

صالم ھے - اس نے شرقیه کے لوگوں کو بیعت کي دعوت دي - اس بیعت کا مقصد یه تھا که سید فیصل امام شرعي ھو بادشاہ نه ھو' یعني اگر اسکا کوئي حکم یا معاھدہ خلاف شریعت ھو تو وہ رعایا پر واجب العمل نه ھوگا بلکه اسکي پاداش میں وہ خود مسند خلافت سے اتار دیا جائیگا - لا طاعة لمخلوق في معصیة الخالق -

سب سے پہلے قابله کے شیخ نے اسکے ھاتھه پر بیعت کي -

شیخ سالم نے اپنے اس ارادے کي اطلاع سید فیصل کو دي - سید فیصل نے جواب دیا که وہ امام بھي ھے اور بادشاہ بھي ھے - وہ اپني قلمرو میں بالکل آزاد ھے یعمل مایشا و یقول ما یرید !

شیخ سالم اور شیخ عیسی کو جب یه جواب موصول ھوا تو سخت غصه آیا - ان دونوں شیخوں اور انکے ساتھه انکے ھمخیالوں نے باھم ملکر تمام میخانوں' عفت فروشوں' مبلغین وغیرہ وغیرہ کے متعلق چند مطالبات سید فیصل کے سامنے پیش کیے - اسکے جواب میں سید فیصل نے کہا که انسان آزاد پیدا کیا گیا ھے' پس میں اسکو مقید نہیں کرسکتا -

(دعـــوت و بیعـ...)

اس خشک و قطعي جـواب کے بعد سمائـم میں شیخ عبد الله سالمي' شیخ عیسی بن صالم' اور شیخ عبد الله بن سعید نے پوشیدہ طور پر ایک مجلس شوری منعقد کي' اور یه طے کیا که شیخ عبد الله بن حمید کو بھیجا جائے - وہ تمام عمان میں گشت کرکے سید فیصل سے جنگ کے لیے بیعت لیں -

حسب قرار داد شیخ بن حمید گئے' اور تمام قبائل میں صلح کرا کے انمیں دوستانه تعلقات مستحکم کیے اور عہد لیا که وہ سید فیصل سے بیک جسم و جان ھو کے لڑینگے - اس مہم سے فارغ ھوکے شیخ بن حمید تنوف آئے - تنوف ایک چھوٹا سا شہر ھے جو نزوہ کے قریب واقع ھے - تنوف میں یہاں کے شیخ حمیر امامي سے ملے - شیخ حمیر امامي کے حکم سے تمام علماء اباضیه (خوارج) جمع ھوے اور اس باب میں مشورہ ھوا - مشورہ میں طے پایا که ایک امام مقرر کرکے اسکے ھاتھوں پر بیعت کیجائے - چنانچه شیخ سالم بن راشد خروسي کے ھاتھه پر بیعت کي گئی - بیعت کے بعد یه لوگ پوشیدہ طور پر نزوہ آئے - اور وھاں کے باشندونکو امام کے ھاتھه پر بیعت کي دعوت دي - اسکے دعوت کے جواب میں بہت سے لوگوں نے امام کے ھاتھه پر بیعت کي - ان بیعت کرنیوالوں میں بنو یام اور بنو کنود پیش پیش تھے -

(مقابلـــه اور جنـگ)

سید سیف بن احمد کو جو نزوہ کے امیر اور خاندان بن سعید کے ممبر تھے' یه خبر پہنچي تو وہ ان لوگوں کو روکنے کے لیے حمله آور ھوے - سخت جنگ ھوئي - بہت لوگ کام آئے - خاص بنو سعید میں سے ۲۵ سے زیادہ آدمي ضائع ھوے - خود والي زخمي ھوا اور بالاخر نزوہ تسخیر ھوگیا - یا یوں کہو که اپنے باشندوں کے ضعف اور حمله آوروں کي قوت کي وجه سے نزوہ نے اپنے آپ کو حمله آوروںکے حواله کردیا - قلعه حصینه سے والي کي فوج نکلگئي اور انکي جگہه امام کي فوج وھاں قیام پذیر ھوئي -

یه حالت دیکھکے والي ایک مسجد میں پناہ گزیں ھوا - لوگ وھاں پہنچے اور اس سے کہا که امام کي اطاعت قبول کرے ورنه اُسے گرفتار کرلینگے اور پھر اسکے ساتھه ایک اسیر جنگ کا سا برتاؤ کیا جائیگا - والي نے ایک گھنٹے کي مہلت مانگي - مہلت دیگئي اور اس نے خود کشي کرلي -

نزوہ میں امام نے زمام حکومت اپنے ھاتھه میں لي' اور جب قـدم جمگـئے' تو بیت سلیط والوں سے کہلا بھیجا که "اطاعت کرو ورنه جنـگ" انھوں نے اطاعت قبول کي - امـام اپني فوج کے دو حصے کرکے آگے بڑھا - ایک حصه نے بڑھکے اطوز اور دوسرے حصه نے رستاق کا رخ کیا -

فوج جونہي رستاق پہنچي' فوراً لوگوں نے بلا معارضت و مقاومت اطاعت قبول کرلي - پہاں سے فوج بلاد حزم کي طرف بڑھي - یہاں والوں نے بھي اطاعت قبول کرلي - بلاد حزم سے ولایت عوبي آئي' یہاں بھي کسي نے مقاومت نه کي -

برکة الموز والي فوج وھاں سے کامیاب ھوکے ولایت ترکي میں آئي اور یہاں کے والي سے کہا که "اگر تم ھم سے ملجاؤگے تو ھم تم کو امام بنا دینگے" اس سبز باغ کو دیکھکر اس نے قلعه کي کنجیاں حواله کردیں - لوگوں نے فوراً اسکے سر پر ایک عمامه باندھکے کہا: "لو! مستعد ھو جاؤ! ھمارے امام کے بعد اسکے جانشیں بننا !"

(سیـــد فیصـــل اور امـــام)

سید فیصل کو جب یه حال معلوم ھوا تو اُس نے ایک ھزار فوج جمع کي اور اپنے بیٹے نادر کو اس پر سپه سالار بنا کے امام کے مقابله کے لیے روانه کیا - نادر یه جمعیت لیکے چلا - جب امام کے جدید مرکز سمائـم کے قریب پہنـچا تو فوج کا بیشتر حصـه امـام کي فوج سے جا ملا - نادر کے ساتھه بلوص اور بنو سعید میں سے کچھه لوگ رھگئے جنکي مجموعه تعداد ۷۰ آدمیوں سے زیادہ نه تھي - یه حالت دیکھکر وہ مجبوراً سمائم کے قلعه میں پناہ گـزیں ھوگیا اور محصور ھوکے اس قلعه کي توپوں سے فائدہ اٹھا تا رھا -

یہـاں کے قبائل سے نادر کو ذرا بھي مدد نه ملي کیونکه قریباً سب کے سب امام سے ملگئے تھے - مگر امام کو اس محاصرہ سے کوئي فائدہ نه ھوا - نادر قلعه میں بیٹھا شدید گوله باري سے امام کي فوج کو پامال کرتا رھا - امام نے جب یه رنـگ دیکھا تو اُسکو علی حاله چھوڑ کے شہر کا نہایت سخت محاصرہ کرلیا تا که سید نادر قلعه سے نکلکے بھاگ نه جائے -

امام کے ساتھه جو شیوخ تھے' وہ فوجیں لیکے مختلف اطراف و جوانب ملک میں پھیلگئے - شیخ حمیر فوج لیکے سمائم سفلي کے طرف گئے - شیخ عیسی شہر سرور گئے - سرور والوں نے اطاعت قبول کرلي - خود امام شیخ عبد الله کو لیکے سمائم علیا گیا اور نادر کو گھیرے پڑا رھا' مگر جب دیکھا که اس محاصرہ کا کوئي نتیجه نہیں نکلتا تو قلعه سے پندرہ منٹ کے فاصلے پر ایک سرنگ کھودي اور اسمیں آگ لگادي - اس سے قلعه کا ایک حصه تو اُڑ گیا مگر کسي کو کوئي نقصان نہیں پہنچا - دوبارہ پھر بارود بھر کے آگ لگائي تو بارود کا اثر خود امام کي جماعت کي طرف پلٹ پڑا اور بہت سي جانیں کام آئیں -

شیخ عیسی اپني فوج کو لیے اندرون ملک میں بڑھتا گیا - جہاں جہاں سے گزرتا تھا' وھاں کے لوگوں سے بیعت لیتا جاتا تھا - یہاں تـک که شہر فنکا پہنچا - اتنے میں سید فیصل نے اسکے مقابله کے لیے ایک لشکر گراں بھیجا - یه لشکر جب خوشا تـک پہنچا' تو شیخ عیسی اسکو دیکھے بغیر صرف اسکي آمد کي خبر سنکے سیب چلا آیا -

رستاق پر جو فوج قابض ھوگئي تھي' وہ بڑھتي ھوئي عوانی آئي - یہاں سید فیصل کے لڑکے سید حمود اور سید حمد اور انکے ساتھه سید ھلال والي برکه تھا - جب فوج کو آتے دیکھا تو یه لوگ بھاگے - امام نے شہر پر قبضه کرلیا' سرکاري فوج کو نکال دیا' اور ذخائر و اسلحه جسقدر موجود تھے وہ سب کے سب قبائل کے ھاتھه فروخت کردیے -

(فتـــح اور موجـــودہ حالت)

چالیس دن تـک جنـگ جاري رھي - جب سید فیصل نے دیکھا که اب تاب مقابله نہیں تو اس نے انگریزوں سے مدد مانگي -

نــدوہ اور قوم كي سرد مهـــري

یہ واقعہ بهي عجائبـات عـالم ميں سے ہے کہ جس قوم نے ندوۃ العلما کا خیر مقدم مرحبـا اور بارک الله کے پرجوش نعروں سے کیا ہو' آج اسيكي جانب سے ایسي سرد مهریونـكا ثبوت مل رہا ہو جسكي کچهه انتہا نہیں - کیا وہ نعرہ ہائے مبارکباد و شادماني اسلیے تھے کہ قوم نے ندوہ کو ایک بہت ضروري اور امید افزا شے خیال کیا تھا ؟ اور کیا یہ افسردگي اور بے اعتنائي اب اسلیے ہے کہ قوم کے نزدیک ندوہ اب وہ ندوہ نہیں رہا' یا قوم کي وہ تمـام ضرورتیں جو ندوہ سے وابستہ تھیں پوري ہوچکیں ؟ یا یہ کہ اس تبدیل نظامت سے قوم کچهہ بد دل سي ہوگئي ہے ؟ بہر حال قوم کي سرد مهریونکے وجوہ چاہے جو کچهہ بهي ہوں' میں یہ ضرور عرض کرنے کي جرأت کرونگا کہ قوم نــدوہ کي جانب سے غافل ہے' اور اگر اسي طــرح غفلت شعاري سے کام لیا گیا تو قوم کو اپني جگهہ پر یہ یقین کرلینا چاهیے نہ اب تک جو کچهہ بهي اسنے ندوہ کیلیے کیا' اسمیں مطلقاً کسي خلوص و همدردي کا شـائبہ نہ تھا - قوم نے نــدوہ کو صـرف ایک طلسمي کهیل سمجها تھا جسکے تماشــہ بینوں کي تعداد میں اضافہ کیا گیا' اس سے زیادہ اور کچهہ نہیں - ورنہ یہ غفلت نہیں تو اور کیا ہے کہ آج نــدوہ میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگیا ہے اور قوم ٹس سے مس تـک نہیں ؟ اگر چنــد انجمنوں نے مولانـا شبلي صاحب کے قطع تعلق پر اظهار ناراضي کا رزو لیوشن پاس کرکے اراکین نــدوۃ العــلما کے پاس بهیجدیا تو کیا یــہ کہا جـاسکتا ہے کہ قومي دلچسپي کیلیے یہ کافي تھا' اور اسکو قومي دلچسپي کہہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں' میں قوم سے پوچهتا ہوں کہ کیا اسیقدر همدردي ندوہ کے بقا اور بهبود کیلیے کافي ہے ؟ اور پهر ندوہ کے حق میں اسکا کیا اثر مرتب ہوا ؟ یہ تو صرف ایک رسمي طریقہ تھا جسکو چند افراد قوم نے ادا کردیا - اس میں کونسي همدردي اور کون سا مبارک خلوص پایا گیا ؟

قوم کي اصلي همدردي اور اسکا سچا خلوص اس وقت ہوتا جبکہ بهي خواهاں ندوہ کسي مقام پر مجتمع ہوتے' اسکي نا کامیوں کے اسباب پر غور فرماتے' اسکے فلاح اور بهبودي کے وسائل کي تلاش کرتے' اور ایک کامیاب اور امید افزا روش اختیار کرکے نــدوہ کو اسکے اصلي مقاصد و اغراض میں فایز المرام بنانے کي کوشش کرتے -

یہ ایک حد تک ممکن ہے کہ صحیح ہو کہ اگر بعد علحدگي علامۂ شبلي اراکین ندوۃ العلما نے انکي جگهہ پر ایک ناظم کو منتخب کرلیا ہے تو کیا ضــرور ہے کہ قوم اسپر اعتماد نکرے ؟ میں کہتا ہوں کہ قوم ضرور اعتماد کرے' لیکن یہ اعتماد یومنون بالغیب نہو' کیونکہ وہ ملک مقرب نہیں' کوئي وحي منزل نہیں' کوئي رسول نہیں' بلکہ کچهہ بهي نہیں - کم از کم اتنا تو ضرور ہو کہ قوم اسکے حالات سے واقف ہو - اسکے فضائـل علمیہ و دینیہ سے آشنا ہو - یہ کسقدر حیرت انگیز اور افسوسناک امر ہے کہ ایک ایسي مجلس کا جسکے مقاصد عظیم الشان ہوں اور جسکي کامیابي بهي یقیني ہو' اور جسکا عزم وحید یہ ہو کہ قوم کي تمام وہ ضرورتیں جو ایک مدت سے مدفون اور قحط الرجال سے قریب الفنا ہو چکي ہیں' دوبارہ زندہ اور بار آور کیجائیں' اسـکا میر مجلس ایک ایسا شخص کیا جاتا ہے جس کے نام سے قوم کے کان بهي آشنا نہیں - لیکن ایسا کیوں ہوا ؟ صرف اسلیے ہوا کہ قوم کي آنکهیں ندوہ کیطرف سے بند ہیں' اور اسلیے ہوا کہ اب وہ دل نہیں رہے جن میں همدردي اور خلوص کے جذبات تھے اور وہ هاتهہ نہیں رہے جو همیشہ بڑهنے کیلیے طیار اور مستعد رہتے تھے' اور وہ دماغ نہیں رہے جن میں قومي ضروریات پوشیدہ رہتي تهیں اور انکے تمام حقوق کي نگهداشت کي جاتي تهي - یــہ کسقدر تعجب بالاے تعجب ہے کہ ناظم کا انتخاب صرف چند اشخاص کے هاتهوں سے ہو جاتا ہے' اور قوم سے پوچها تک نہیں جاتا ؟ ناظم کو کیا پڑي ہے کہ قوم کے حصول آرا کا لحاظ کرے' اسکو ایک مغتنم موقع ملتا ہے اور ایک غیر معمولي قدر و قدرت چنــد منٹوں میں هاتهہ آجــاتي ہے' وہ خوش خوش مسند نظامت پر جلوہ آرا ہو جاتا ہے' اور پهر اسکا جو کچهہ بهي جي چاہے کر گذرتا ہے -

میں حیران ہوں کہ کس منہ اور کس زبان سے کہا جاتا ہے کہ ہم میں بیداري اور قومیت کا احساس ہے ؟ اگر یهي بیداري اور احساس ہے تو میں سچ عرض کرتا ہوں کہ یہہ ایک نوم الحیات ہے جسکو غلط فہمي سے آپ بیــداري تصور کیے بیٹھــے ہیں - خــدارا سونچیے اور اپني ضروریات پر ایک گهري نظر ڈالکر ندوہ کے فلاح اور بهبودي کے اسبــاب فراهم کرنے میں سرگــرم ہو جائیے ! و ما علینا الا البلاغ - والسلام

ایــم - احمد - از بارہ بنــکي

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبري

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکهتي ہیں' زمانۂ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کردیتي ہیں' کیساهي ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي ہیں' اور همارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ہوگي جو بیان سے باہر ہے - ٹوٹے ہوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي' اور چہرے پر رونق لاتي ہے - علاوہ اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر ہیں' ہر خریدار کو دوا کے همراہ بالکل مفت بعض ایسي هدایات بهي دیجاتي ہیں' جو بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چهہ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ

ا• تهر

منیجر کار خانۂ حبوب کا یا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

مطبوعات جديده

افــــاده

قيمت سالانه ۲ - روپيه مع محصول - سول لائن - آگره

يه اردو کا ايک جديد ماهوار رساله هے جو نهايت نفيس کاغذ اور عمده چهپائي کے ساتهه گذشته نومبر سے نکلنا شروع هوا هے - جناب نواب حاجي محمد اسمعيل خان صاحب اسکے مدير اور ايڈيٹر هيں - غالباً مقصد اشاعت يه هے که ملک ميں جو تعليمي اور سياسي کام هو رهے هيں انپر ماهوار بحث کي جاے ' اور اوسکے علاوه " دوسرے قسم کي بهي سوشيل' مارل ' اور تاريخي مضامين " شائع کيے جائيں -

نــواب صاحب اردو کے قــديمي اهــل قلم هيں جبــکه اردو کے لکهنے والے بهت کم تهے اور نه اسقدر رسائل و اخبار نکلتے تهے - علي گڈه انسٹيٹيوٹ گزٹ ميں عرصے تک انکے مضامين نکلے هيں اور مشهور رساله " معارف " کے بهي وه نه صرف مالک تهے بلکه ايڈيٹري ميں بهي شريک تهے - اميد هے که انکي ايڈيٹري ميں يه نيا رساله ترقي کريگا ' اور ديگر اهل قلم بهي انکي اعانت کرينگے -

نومبر کا نمبر بطور نمونے کے شائع کيا گيا هے اسليے اسميں صرف وه مضامين جمع کردیے هيں جو بعض اخبارات ميں شائع هوے تهے ' مگر دسمبر کے نمبر ميں متعــدد مستقل مضامين هيں اور پهــلا مضمون جو ايجوکيشنل کانفرنس کے متعلق هے' نهايت مفيد نقد و مشوره پر مشتمل هے اور ارباب کار کيليے قابــل توجه ' بشرطيکه وه توجه کرنا چاهيں -

نواب صــاحب کے سياسي افکار و آرا سے آجکل بڑا طبقه قوم کا مخالف هے' اور يه امر بهي آشکارا هے که وه الهــلال کے کاموں سے خوش نهيں هيں' تاهم ميں يه کهنے سے کسي طرح باز نهيں رهسکتا که نواب صاحب جس استقلال اور يک رنگي سے اپنے سياسي عقائد پر قائــم هيں ' اور جس غير متزلزل لب و لهجــه ميں هميشه اپنے خيالات ظاهر کرتے رهتے هيں ' ميں اپنے عقيدے ميں اُسے نهايت قابل تعريف و تحسين سمجهتا هوں -

زمانے کے خيالات يکسر پلٹ گئے هيں اور وقت کے طوفان نے بڑے بڑے محکم ستونوں کو بهی اپني جگه سے هلا ديا هے - جو لوگ پچهلي صحبتوں کے مشهور رکن سمجهے جاتے تهے اور کل تــک اپنے گذشته اصولوں کا وعظ کررهے تهے' انهوں نے بهي زمانے کا رنــگ ديکهکر بالاخر اپني جگه چهوڑدي ' اور زياده نهيں تو نئے خيالات و عقائد کي طرف دو چار قدم تو ضرور بڑهه آئے ' مگر تاهم لوگ ديکهه رهے هيں که نواب صاحب ممدوح اپنے خيالات پر اُسي استحکام و استواري سے قائم هيں جس طرح گذشته عهد ميں تهے' اور هر موقعه پر بلا تامل اور بلا خوف تحقير و تضحيک اپني قديمي راے ظاهر کرتے رهتے هيں -

لوگ هميشه انکے خيالات کي مخالفت کرتے هيں اور شايد هي کسي شخص کے سياسي خيالات کو اسدرجه عام طور پر مذموم سمجها گيا هو' جس قدر نواب صاحب کي تحريرات کو - عموماً انکي تحريرات کو حکام کي خوشامد اور انتها درجه کي خوشامد سے تعبير کيا جاتا هے' تاهم وه اسکی کچهه پروا نهيں کرتے اور اپنے خيالات برابر ظاهر کرتے رهتے هيں -

ميں نے کسي قدر تفصيل سے اس امر کو اسليے لکها که ميں انکے استقلال ميں آجکل کے لوگوں کيليے ايک بڑي عبرت پاتا هوں - انکو خوشامد اور غلامي کا الزام ديا جاتا هے - ميں چاهتا هوں که کاش آجکل کے مدعيان حريت کي آزادي ميں بهي ويسا هي استقلال غير متغير اور استقامت محکم پيدا هو جاے' جسقدر ثبات و يک رنگي نواب صاحب کي خوشامد اور غلامي ميں هے !

اگر ايسا هو تو پهر مصيبتوں کا خاتمه هے - ياد رکهو که کفر هو يا ايمان' پهلي چيز استقامت هے' اور ايمان نفاق آلود سے ثبات کفر بهر حال بهتر هے :

دو دل بودن درين ره سخت تر عيبيست سالک را
خجل هستــم زکفر خود که دارد بوے ايمــاں هم !

اُس حريت کے ادعا کو ليکر کيا کيجيے جسميں ايک ادنی سی آزمايش کي بهي تاب نه هو؟ و لله در الشاعر:

وفــاداري بشــرط استــواري اصــل ايمــاں هے
مرے بتخانے ميں تو کعبے ميں گاڑو برهمن کو

ميں جانتا هوں که جمود فکر اور استقامت راے ' دو مختلف چيزيں هيں' اور جس طرح ثبات راے ايک عمده جوهر اخلاقي هے' اُسي طرح طلب حق اور اعتراف گمرهي بهي بنياد هدايت و سعادت هے - ليکن اگر ايک شخص کو اپني غلطي محسوس نهيں هوتي اور اسليے اپني غلط راے پر صداقت سے قائم هے' تو اُسکي راے کي تو پوري سختي سے تغليــط کيجيے' مگر ساتهه هي اُسکی استقامت کي پوري فياضي سے تعريف بهي کيجيے' اور بن پڑے تو اپنے حق کے قيام کيليے اُسکے باطل کے ثبات سے سبق ليجيے !

اگر افاده کو تمام اردو اخبار و رسائل اور قومي کاموں پر انتقاد و بحث کيليے مخصوص کرديا جاے تو يه بهت بهتر هوگا ' کيونکه اُس قسم کا کوئي اردو رساله ملــک ميں نهيں هے -

چهپائي لکهائي اور ضخامت کے اعتبار سے قيمت نهايت کم هے اور اميد هے که لوگ اُسکي قدرداني ميں بخل نه کرينگے کيونکه ملک ميں سنجيده رسائل کي ضرورت شديد هے ' اور گو انکے سياسي آرا سے هم لوگوں کو اختلاف هو تاهم رسالے کے ديگر حصص کے فوائد ميں تو کلام نهيں -

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکيم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادويه اور خوبي کار و بار کے امتيزات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه کے صحيح اجزاء سے بني هوئي هيں) حاذق الملــک کے خانــداني مجربات (جو صرف اِس کارخانــه سے مل سکتے هيں) عالي شان کار و بار' صفائي ' ستهرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کريں. تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي کارخانه هے -

فهرست ادويه مفت (خط کا پتــه)

منيجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

جـــزائـــر فـلـي پـائـن

شیخ الاسلام کا تقرر اور دعوۃ دینیه کي تعریف

الشیخ محمد وجیهه النـابلسي

(جزائر فلي پائن کے باغات کا ایک منظر !)

(جزیرہ صررو (فلي پائن) کا ایک مکان)

الهلال کي کسي گذشته اشاعت میں جزائر فلي پائن کے مسلمانوں کا تذکرہ به تفصیل هوچکا هے - قارئین کرام کو یاد هوگا که مسلمانان جزائر مذکورہ نے اپنے امریکن گورنر میجر فنلي کو اپنـا وکیل بنا کر قسطنطنیه بهیجا تها ' اور اس نے پیشگاہ خلافة علیه میں انکي جـانب سے مندرجهٔ ذیل مواد عرض کیے تهے :

" مسلمانان فلي پائن نے مجهے بهیجا هے تاکه میں ان کي جانب سے سلطان المعظم کے رئیس دیني اور خلیفـة المسلمین هونے کي حیثیت کا اعتراف کروں ' اور اطمینان دلاؤں که ریاست هاے متحدہ امریکه ان کے مذهبي امور میں کسي طرح کي مداخلت کرنا نہیں چاهتي بلکه انکي دیني حالت کي اصلاح و ترقي کي خواهشمند هے -

نیز وہ چاهتے هیں که پیشگاہ خلافت سے انکے لیے ایک شیخ الاسلام مقرر کرکے بهیجا جاے جو انکے مذهبي اعمال و اعتقاد کي اصلاح کرے ' اور اسکي نگراني میں وہ ایک سچے مسلمان هونے کا درجه حاصل کرسکیں - حکومت امریکه نے انکي اس خواهش کو معقول قرار دیا هے اور وہ اپنے صرف و تنخواہ سے ایک ایسے رئیس دیني کے تقرر کي بدل خواهشمند هے "

سلـطان المعظم نے انکي درخواست کو منظور فرمایا اور جزائر فلي پائن کیلیے " شیخ الاسلام " کا ایک عهدہ قرار دیا گیا جسکے مصارف حکومة امریکه دیگي ' اور جو اپني ریاست دیني میں بکلي آزاد و خود مختار هوگا -

چنانچه اس عهدهٔ جلیله پر سب سے پہلے جو بزرگ مامور هوے ' وہ حضرة الشیخ ' السید محمد وجیه افندي النـابلسي امین الفتـاوی مشیخت اسلامیه هیں -

السید محمد وجیهه افندي ' شیخ الاسلام جزائر فلي پائن

تمام امور ضروریه کے طے پا جانے کے بعد وہ آستانے سے بعزم جزائر روانه هوگئے - ۱۴ - دسمبر کو بمبئي پہنچے - وهاں سے دهلي آئے - دهلي سے علیگدہ ' علي گـدہ سے دیوبنـد گئـے - پهر چند دنوں به تقریب اجتماع اسلامي آگرہ میں تشریف فرما رهے - وهاں سے کلکته اور رنگون هوتے هوے غالباً فلي پائن روانه هوگئے هیں -

آگرہ میں مجهے سید موصوف سے شرف نیاز حاصل هوا ' اور دو تین مفصـل صحبتیں مختلف شئـون و مسائل اسلامیه و سیاسیه پر هوئیں - وہ ایک نوجوان فاضل هیں جنکا اصل وطن نابلس (اطراف شـام) هے ' مگر پرورش قسطنطنیه میں پائي هے ' اور علوم دینیـه کي تحصیل و تکمیـل کے ساتهه فرانسیسي اور (غالباً) جرمن زبان کو بهي حاصل کیا هے - ترکي کے توطن کي وجه سے ترکي زبان مثل مادري زبان کے بولتے هیں ' اور عربي بطور زبان ثاني کے مگر صحیح و فصیح -

میں نے انهیں ایک فاضل ' وسیع المعلومات ' اور ایک عالم منور الفکر و روشن خیال پایا - انکے خیالات میں جمود نہیں هے ' مگر ساتهه هي غیر معتدل آزادي بهي نہیں هے - عهد حمیدي کا ذکر آیا تو انهوں نے اسکے استبداد و جبر کو مخالف کتاب و سنت بتلایا ' لیکن نئے عهد عثماني کي بے اعتدالیاں بیان کي گئیں تو انکو بهي انهوں نے تسلیم کیا -

دعوۃ و اصلاح کے مسئله میں وہ بالکل الهلال کے مشرب سے متفق

واقعات عثمانیہ

ایک عثمانی طیارہ

شوکت بلقیس خانم

انگلستان کی نئی ڈاک کے اخبارات میں مس فریهوک (Miss Frehaube) کا تذکرہ نہایت فخر و مباہات کے ساتھہ کیا گیا ہے جس نے ایک ہوائی جہاز میں کچھہ دور تک سفر کیا -

یورپ میں ایسا ہونا کچھہ بھی عجیب نہیں' بلکہ ایک ایسی معمولی بات ہے جسکا تذکرہ بھی ضروری نہ تھا - البتہ حال میں ایک نوجوان ترک خاتون شوکت بلقیس خانم کا ہوائی جہاز میں اوڑنا اور ادرنہ سے قسطنطنیہ تک آنا' یقیناً ایسا واقعہ تھا جسپر فرانس کے تمام اخبارات و رسائل نے بجا طور پر تعجب کیا -

خانم موصوفہ ایک نوجوان تعلیم یافتہ خاتون اور فتحی بک کی بیوی ہیں - پچھلے دنوں جو مشہور انجمن خواتین عثمانیہ کی اعانۃ حکومت کیلیے قائم ہوئی تھی' اُسکی تاسیس میں سب سے زیادہ حصہ انہوں نے لیا تھا - انقلاب دستوری کے بعد باعانۃ احمد رضا بک جو جمعیۃ طلب حقوق نسواں کیلیے قائم ہوئی تھی' جسکے دو عظیم الشان جلسے منعقد ہوکر تمام یورپ میں مشہور ہوگئے تھے' اور جسکی اعانت کا سلطان المعظم نے بہ نفس نفیس وعدہ کیا تھا' اسکے ارکان مشہورہ میں سے ایک رکن رکین یہی بلقیس خانم تھیں -

انکے اس مردانہ وار طیران ہوا نے تمام ترکی میں شہرت حاصل کرلی ہے' اور متعدد مقامات سے عورتوں کی انجمنوں نے انکے لیے تحائف بھیجے ہیں - اوڑنے سے پہلے اور بعد' خواتین عثمانیہ کے دو جلسے منعقد ہوے' جسمیں بڑے بڑے اعیان و مشاہیر کی خواتین شریک تھیں - بلقیس خانم نے ایک فصیح و بلیغ تقریر کی اور کہا :

" وقت آگیا ہے کہ اپنی ملت کے زوال و ادبار کے ماتم میں ہم عورتیں بھی مساویانہ حصہ لیں' کیونکہ ہر بات میں ہم اپنا مساویانہ حق مردوں سے طلب کرتی ہیں "

انہوں نے کہا کہ:

" ہوائی جہاز میں بیٹھکر کچھہ دور تک جانا اب متمدن عالم کی ایک نہایت ہی معمولی اور عامۃ الورود بات ہوگئی ہے - اسمیں کوئی ندرت نہیں پس میں نے جو یہ ارادہ کیا تو اسلیے نہیں کہ یہ کوئی عجیب اور نادر واقعہ ہوگا' بلکہ صرف اس غرض سے کہ ہمت اور اقدام عملی کی ایک نظیر قائم کروں - وہ میری ملت محبوب و محترم کیلیے اولوالعزمانہ اعمال کا محرک' اور بلند نظرانہ مقاصد کیلیے داعی ہو "

بلقیس خانم ہوائی جہاز میں

خانم موصوفہ کی اس دلیری نے تمام خواتین عثمانیہ میں ایک تازہ روح عمل پھونک دی ہے - صرف عورتیں ہی نہیں بلکہ مردوں پر بھی اسکا ہمت افزا اثر پڑا ہے - انہوں نے اپنے ساتھہ بہت سے چھپے ہوئے اوراق رکھہ لیے تھے جو ہر آبادی پرسے گذرتے ہوئے پھینکتی جاتی تھیں - اُن میں سے بعض پر طلب غیرت و حمیت کے جملے تھے' بعض پر دعائیہ فقرے' اور اکثر اوراق پر تو یہ لکھا تھا کہ " ملۃ نجیبۂ عثمانیہ کے نام' غیرت' حمیت' صداقت' اور عمل کا پیام مقدس !! "

یہ گویا دارالخلافۃ عثمانیہ کا ایک افتراعی واقعہ ہے - لیکن جو با قاعدہ اور منظم آزادی بوجہ اپنی حکومت ہونے کے وہاں جدید نسل کی عورتوں کو ملی ہے' امید ہے کہ وہ ابھی عرصے تک اُنھیں بے اعتدالانہ آزادی کے نقائص سے محفوظ و مصئون رکھیگی -

گذشتہ ڈاک کے تمام عثمانی جرائد و رسائل نے اس واقعہ کی تشہیر و تعظیم میں حصہ لیا ہے' اور مصور رسائل نے اس دلیرانہ سفر فضائی کے مختلف حصونکی تصویریں شائع کی ہیں - علی الخصوص معاصر محترم آستانہ " شہبال " اور " رسمللی " جنکی اشاعات کا بڑا حصہ اسی واقعہ کے رسوم و صور سے پر ہے - ہم بھی تین مختلف تصویریں معاصرین آستانہ سے نقل کرتے ہیں -

دو تصویریں تو خود خانم موصوفہ اور ہوائی جہاز کی ہیں' اور ایک تصویر اُس مجلس خواتین کی جو اُس موقعہ پر منعقد ہوئی تھی -

بلقیس خانم ہوائی جہاز کے لباس میں

اثـار عرب

مصر کے موجودہ تعلیم یافتہ اشخاص سے صحیح همیشہ بے اعتقادی رهی ہے ' الا دو شخص ' ایک قاسم امین بک مرحوم صاحب تحریر المراة ' اور دوسرے احمد زکي بک صاحب السفر الي الموتمر والدنيا في باريس وغيرہ -

پچھلے دنوں احمد زکي بک نے جامعہ مصریہ میں اثار عرب پر تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا ' جسمیں مختلف مواضیع ادب و تاریخ و علوم و علم اللسان پر نہایت وسعت نظر و دقت راے سے بحث کي تھي - اب آن سب کا مجموعہ شائع هو گیا ہے - آج انکي ایک تقریر کا تھوڑا سا حصہ درج کیا جاتا ہے جو زیادہ خشک او علمي نہیں ہے تا کہ عام طور پر دلچسپي سے پڑھا جاے (ایڈیٹر) -

حضرات !

سب سے پہلے میں عربي طریقہ پر سلام کرتا هوں اور هر شخص سے فرداً فرداً کہتا هوں کہ " سلام علیک " اسکے بعد میں اسلامي طریقہ پر سلام کرتا هوں اور کہتا هوں " السلام علیکم " -

اس سلام مزدوج کے بعد میں وہ لفظ استعمال کرتا هوں جو اهل فرنگ نے عربوں سے لیا ہے اور جسے بلحاظ معني اصلي کے میں آپ سے کہتا هوں ' یعني " Salamlek " -

حضرات ! اهل یورپ تو اس تیسرے لفظ کو تملق و تذلل اور انتہاء خضوع و خشوع کے لیے استعمال کرتے هیں ' مگر در حقیقت یہ لفظ اس اثر کا همیں پتہ دیتا ہے جو اسلامي تمدن نے یورپ کي مغربي قوموں پر ایک زمانے میں ڈالا تھا -

کیا اس عالم کي یہ سنت جاریہ نہیں ' کیا تمدن کا یہ قاعدہ نہیں کہ جب مختلف و متبائن قومیں باهم ملتي هیں اور ایک کو دوسرے سے سابقہ پڑتا ہے ' تو ضرور اس سے ایک کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے ' اور یہ اثر اسقدر قوي هوتا ہے کہ بالاخر عام اور خاص ' دونوں قسم کے حالات میں ظاهر هوتا ہے ؟ اس تاثیر کا سر چشمہ تمدن کي قوت ہے - غالب و چیرہ دست قوم معراج تمدن کے جسقدر بلند زینے پر هوگي ' اور مغلوب قوم پر اسکو جسقدر تسلط و اقتدار حاصل هوگا ' اسي نسبت سے یہ اثر بھي کمزور و ضعیف اور قوي و استوار هوگا -

کسي قوم میں جب تمدن پھیلتا ہے ' تو ضرور اسکے افراد بھي اس بسیط زمین پر پھیلتے هیں اور دوسري قوموں پر غالب هوجاتے هیں - وہ قبائل جو اسکے جوار میں یا اسکے ساتھہ رهتے هیں ' اسکا کہنا مانتے هیں ' ان پر فوراً اس قوم کو یک گونہ حکومت حاصل هوجاتي ہے گو یہ حکومت ظاهري نہ هو بلکہ معنوي هو - جو لوگ تفکر و تامل کو کام فرماتے هیں انہیں اس حکومت معنوي کے آثار تجارت ' زراعت ' صنعت ' اخلاق و عادات ' علوم و معارف ' بلکہ لہو و لعب ' ظرافت و مزاح ' وقار و رندي ' غرضکہ زندگي و تمدن کے هر شاخ و مظہر میں اسطرح نظر آجاتے هیں ' جسطرح صبح کي پیشاني یا دن کي روشني نصف النہار میں !

اجتماع و تمدن کے اس بدیہي قانون کے ثبوت کے لیے میں آپ کو دور نہیں لیجاتا - صرف اتنا کہتا هوں کہ آپ ذرا اپنے گرد و پیش پر ایک نظر ڈالیں - کیا آپ نہیں دیکھتے کہ هم میں سے ایک شخص جو اپني مادري زبان بھي اچھي طرح بول نہیں سکتا اور (اسکے نزدیک) اسکي بدقسمتي سے خدا نے اسکو کسي عجمي زبان میں استعمال و انہماک کا موقع بھي نہیں دیا ' مگر با ایں همہ جب وہ اپنے کسي دوست اور هم چشم سے ملتا ہے تو فوراً کہتا ہے : " بونجور موں شیر بوں سیوار " (یہ ایک فرانسیسي کلمۂ مزاج پرسي و تعارف ہے جو اب فرنگي ماب مصریوں میں بجاے کیف حالک کے جاري هوگیا ہے ' اور انکي تقلید سے اسکا استعمال اسقدر بڑھگیا ہے کہ عام طور پر هر شخص بولنے لگا ہے حتی کہ سلام علیک تک متروک ہے ! - الہلال) کیا یہ امر اب قطعي نہیں کہ عنقریب وہ دن آنے والا ہے جبکہ همارے لڑکے گھروں میں بھي گوڈ مارننگ گوڈ نائٹ مائي ڈیر ' کہا کرینگے -

نہیں ' وہ دن تو آگیا - اب تو گھروں میں بھي همارے لڑکوں کي زبان سے یہي نکلتا ہے -

لعمري (اپني عمر کي قسم) ' یہ نفوس کا ضعف ' مزاج کي کمزوري ' اور اخلاق کي پستي ہے - یہ حرکت علما کے نزدیک تنگ ظرفي ہے اور نیم علما کے نزدیک خود نمائي - رہے جاهل تو انکے لیے اسقدر کہدینا کافي ہے کہ وہ جاهل هیں !

میرے نزدیک اس تنگ ظرفي اور خود نمائي ' دونوں کے خلاف اخلاقي جنگ کرنا چاهیے تاکہ هم اپني قومیت اور زبان کو محفوظ رکھہ سکیں ' اور اپنے ملک کے زندہ کرنے کے متعلق هماري کوششیں کامیاب هوں -

لیکن آج شب کي صحبت کا میرا موضوع مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں بہت سے مقامات پر عربي الفاظ کے بدلے غیر عربي الفاظ استعمال کروں ' یہ اسلیے تاکہ ان پس ماندہ آثار اور لازوال ماثر کو بیان کرسکوں جو همارے آباء و اجداد یورپ کي قوموں میں اپنے بعد چھوڑ آئے هیں - (اسکے بعد خطیب نے فرانسیسي زبان کا ایک فقرہ لکھا ہے مگر وہ هم نے اسلیے حذف کردیا کہ قارئین الهلال میں بمشکل کچھہ لوگ ایسے هونگے جنکے لیے وہ چند اصوات مرتبہ سے زیادہ هو - الهـلال)

آپ نقش حیرت بنجائینگے جب میں آپ سے کہونگا کہ (Ebahi) اور (Ahuri) یہ دونوں فرانسیسي لفظ خالص عربي اصل سے مشتق هیں - پہلا لفظ (Ebahi) جسکے معني پریشان و حیران کے هیں ' اور اسي طرح اطالي زبان کا یہ فعل (baire) جو اسکے هم معني ہے ' دونوں عرب کے اس قول سے نکلا ہے کہ " فلان مائر بائر " یعني حیران و پریشان هیں - دوسرا لفظ یعني (Ahuri) جسکے معني مبہوت و مرعوب هونیکے هیں ' وہ بھي اس جملے سے نکلا ہے کہ " بہرت فلاناً فانبہرا " کیا اب بھي کسیکو حیرت و تعجب ہے ؟ حالانکہ جب سبب ظاهر هو جاے تو تعجب دفع هوتا جاتا ہے ' اور اشتقاق جسقدر واضح ہے وہ تو ظاهر هي ہے -

اس فرانسیسي فقرہ میں میں نے ایک لفظ (Sauche) استعمال کیا تھا - یہ لفظ بھي عربي نژاد ہے - اگر اطالي لہجہ میں اسکا تلفظ کریں تو " سوکي " هوگا ' اور اگر هم اطالي زبان میں اسکے هم معني لفظ تلاش کریں تو همیں دو لفظ (Zicca) اور (Zocco) ملینگے ' اور اگر اب هم اسکے بعد یہ آیت تلاوت کریں : کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوي علي (سوقہ) یعجب الزراع تو اسکا مشتق منہ واضح هو جائیگا (یعني لفظ سوق) -

هیں مجھے پوري امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز انکا قیام جزائر فلي پائن میں ایک قوي حرکت دیني پیدا کر دیگا - مسئلۂ تبلیغ اسلام کے متعلق میں نے بہت سے مطالب ضروریہ انکي خدمت میں عرض کیے هیں -

ایک ایسے دور دراز مقام کے قیام کو منظور کرنا هي انکے ایثار نفس کي دلیل بین ہے - انہوں نے اس دیني خدمت کیلیے تنخواہ لینا بھي گوارا نہیں کیا - صرف پچاس پونڈ ماهانہ اپنے مصارف کیلیے لینگے ' اور قسطنطنیہ میں انکے اهل و عیال کیلیے ۳۰ پاؤنڈ ماهانہ پہنچتے رهینگے -

انہوں نے کرنل فنلے سے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کے بارے میں بالکل آزاد و خود مختار هونگے - عربي تعلیم کے نشر و اشاعت میں حکومت محلیہ انہیں مدد دیگي - خطبہ میں سلطان المعظم کا نام لیا جایگا ' اور انکے تمام احکام و اوامر دربار خلافۃ کے احکام تصور کیے جائینگے -

جزائر فیلي پاین میں مسلمانوں کي آبادي پانچ لاکھہ سے زیادہ ہے - انکے علاوہ قدیمي بت پرستي بھي باقي ہے جو بہت تھوڑي سعي سے مبدل بہ اسلام هوسکتي ہے -

هندوستان کے مسلمانوں کے لیے یہ سمجھنا مشکل هوگا کہ دولۃ برطانیہ جو کچھہ اپنے سات سے دس کرور مسلمان رعایا کیلیے نہیں کرسکتي ' اس سے کہیں زیادہ ریاست هاے متحدۂ امریکہ صرف پانچ لاکھہ نفوس اسلامیہ کیلیے کر رهي ہے - وہ خود اپني معرفت سے انکے لیے ایک شیخ الاسلام مقرر کراتي ہے اور سلطان المعظم کے تحت ریاست دیني انہیں سپرد کردیتي ہے - انگلستان کیلیے (بقول ٹائمس) ایک وحشي گھوڑے کے خون کے آگے تمام مسلمان رعایاے هند کا اضطراب اور ایک عظیم الشان اسلامي حکومت کي تباهي کوئي شے نہیں ' مگر غنیمت ہے کہ امریکہ ایسا نہیں سمجھتي !

حال میں سر ولیم ویڈر برن کي ایک چٹھي اخبار نیشن میں شائع هوئي ہے جسمیں انھی جزائر فلي پائن کا ذکر ہے اور امریکہ کے طرز حکومت سے گورنمنٹ هند کا مقابلہ کیا ہے - وہ لکھتے هیں :

" امریکہ کے پریسیڈنٹ ولسن کا رویہ اهل برطانیہ کیلیے قابل غور و عبرت ہے - جب هندوستان کي کونسل میں مسٹر گوکھلے کا بل جبري تعلیم کے متعلق نامنظور هوا تو اسي وقت بیان کیا گیا تھا کہ جزائر فلي پائن میں امریکن گورنمنٹ نے میونسپلٹیوں کے ذریعہ جبري تعلیم رائج کردي ہے ' اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ برٹش انڈیا کے مقابلہ میں وهاں طلبا کي تعداد دس حصہ زیادہ نظر آتي ہے !

پریسیڈنٹ ولسن نے علانیہ وعدہ کیا ہے کہ امریکن گورنمنٹ بہت جلد ان جزائر کو آزادي عطا کر دیگي ' مگر هندوستان کو ابتک کوئي ایسي امید نہیں دلائي گئي ! ! "

زمینـــدار ریلیف فنڈ ڈیپوٹیشن

بسرپرستي علامہ عبد اللہ عمادي ایڈیٹر زمیندار بغرض فراهمي چندہ ۲۱ جنوري کو لاهور سے روانہ هوگا - همیں اپنے مسلمان بھائیوں سے پوري توقع ہے کہ حتی الامکان اس ڈیپوٹیشن کي حوصلہ افزائي سے اپنے قومي اخبـار (زمینـــدار) کے ساتھہ سچي همدردي اور محبت کا عملي ثبوت دینے سے دریغ نہیں فرمائیں گے -

منیجر زمینـــدار

مشاهیر اســلام رعایتي قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہي رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (٦) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱٦) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ٦ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شهباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انہ رعایتي ۲ نہ (۲٦) حضرت شبلي رحمۃ اللہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۷] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالي ٦ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ٦ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعي ٦ انہ رعایتي ۱۰ پیسہ [۳٦] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحہ کي قیمت یکجا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) یاد رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ٦ - انہ (۴۱) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ - رعایتي ٦ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ٦ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھہ هزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ٦ روپیہ ۷ انہ [۴٦] هشت بہشت اردو خواجگان چشت اهل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بھر کے نامی مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکي نام بھي لکھدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] التجردان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازي کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ -

ملنے کا پتہ ـــ منیجر رسالہ صوفي پنڈي بهاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

۱۹۱۳ - اور هـــلال

قديم و جديد مسئله شرقيه

(از گريفك ۲۷ دسمبر)

انيس سو بارہ نے همیں پرانے " مسئلـه شرقيـه " کا خاتمه دکھایا اور انیس سو تیرہ نے اپني طنز آمیز فیاضي سے ایک نیا مسئله ' شرقیه " ایجاد کردیا - یهي شے اس سال کي اصلي مزیت اور دیرپـا خصوصیت ھے جسکي رجـه سے یـه سال یورپ کي تـاریخ میں همیشه مشهور و معروف رهیگا -

اس لحاظ سے یه سال نه صرف برا تها ' بلکه بلا ادنی مبـالغه کے ایـک مضرت رساں سـال تها - بلقان میں یورپ کي بزدلي اور شدید بربریت کي کامیابي سے جو کچهه هوا ' ارباب سیاست کے لیے امید کي برباد شده صـورت ھے ' اور اصحاب خیـال (Idealist) کے لیے اس فـریب کا انـکشاف جسمیں وہ اب تـک مبتلا تھے - مگر یه اسکي اکیلي برائي نهیں کیونکـه یه اپنے انـدر اور بهي برائیاں رکهتا ھے -

اس نے آیندہ کے بے گناہ لوگوں کے لیے ایک ایسا بوجهه ترکـه میں چهوڑا ھے ' جسکا فیصله وہ همیشه کے لیے کـرسکتا تها اور صـرف اسیقدر نهیں بلکه اس بوجهه کے ساتهه مزید پیچید گیاں بهي - سر ایڈ ورڈ گرے ' همیں حکم دیتے هیں که هم شکر کریں که جنگ یورپ سے بچگئے - سر ایڈورڈ گرے کا یه قول تو بالکل غیر فاني ڈک کے انداز میں ھے' بلکه اسکے اس دائمي تسلي کي دوسري شکل که " جب تک خوش طبعي کي شمع میں روح کي آگ روشن ھے اور دوستي کا بازو پر نهیں جهاڑتا ' اسوقت تک مهر و عنایت میں تفریق کي کیا پروا ؟ "

بدقسمتي سے اس صورت خاص میں زندگي کي شمع بڑي حد تک بے حیائي کي شمع ھے -

اور رها " بین القومي دوستي کا بازو " تو اسکي اصلي فکر یه ھے که ان غیر " زندہ دل " جنگي تیـاریوں کي عظیم الشان وسعت کو پوشیدہ رکها جائے جو هر سلطنت دوسرے کے لیے کررهي ھے !

بیشک هم اس سال جنگ سے بچگئے هیں اور شاید آیندہ سال بهي بچے رهیں ' مگر تو حلقه بگوش قوموں کا آہ و زاري کرنا ' دول کي نا جائز خواهشوں کے لیے نئے رقیبوں کا پیدا هونا ' اور اسلحه بندي میں دول کي منافست کا وسیع اور تیز هونا ' یه چیزیں اس صلح کي داستان سنائیگي جس پر سر ایڈ ورڈ گرے کو اسقدر ناز ھے !

آؤ ذرا اور زیادہ قریب سے ۱۹۱۳ کے ترکه کو دیکهیں ! گذشته سال تو معقول امیدواري میں ختم هوا تها - بلغاري قسطنطنیه کے دروازہ پر تھے - ترک اپنے آخري یوروپي خندقوں میں چهپے هوے تھے - سرویا اور بلغاریا کا عهد نامه اتحاد اپنے ان دفعات کے ساتهه ابهي تـک صحیح و سالم تها جو مفتوحه زمینوں کي قومیت کے اصول پر تقسیم کے متعلق تهیں - یورپ کي سیاست کا یه شعار تها که بلقان بلقانیوں کے لیے ھے ' اور اس شعار کي پیروي بلکه اسکے معني کي تصویر کشي کے لیے دول نے البانیه کے آزاد کرنے کا فیصله کرلیا تها - ایشیا میں ایک مستحکم اور دوبارہ پیدا هونے والي ترکي کے مستقبل نے بظاهر وزیر اعظموں کي تمام قیمتي اور تازگي بخش فیاضي کو مشغول کر لیا تها ' اور انهوں نے ترکي کي اس نئي قلمرو کي حفـاظت کے لیے جزائر ایجین کي قسمت کا فیصله اپنے هاتهوں میں لیلیا تها - ان تمام باتوں سے ایک للچانے والي امید پیدا هوئي ' اور اس توقع کي پوري پوري تصـدیق هوگئي که بالاخـر یورپ کے وجـدان (کانشنس) سے مسئـله شـرقیه کا اثر اتر جائیگا -

یه صحیح ھے که اس زرن هلال کا گردش کرتا هوا آسمان ' ابر سے صاف نه تها -

لیکن یه بهي تو معلوم هوتا تها کہ صبح طوفان کي علامتیں اگر درحقیقت غفلت و بے پرواهي کے قـابل نهیں ' تو انکا انتظام هوسکتا ھے -

افسوس ! یورپ کي فـیاضـي اور اسکي همت ' دونوں فریب ثابت هوئیں - اسکا مصنوعي اتحاد ضروري تصفیه کے بجبر نفـاذ کرنے کے قـابل نـه نکـلا ' اور اسلیے سنـه ۱۹۱۲ ع کي درخشاں امیدیں خون کے سمندر میں حل هوگئیں ' اور انـکي یه گم گشتگي عهدنامه بخارست کي بے شرم خشک مزاجي کي صورت میں قلمبند کي گئي !!

غرض سال گذشته کے تمـام نتـائج کي فهرست اسطرح بنـائي جاسکتي ھے :

(۱) مسئلۂ مقدونیه ایک ایسي صورت میں دوبارہ زندہ هوا ھے جو " عثماني مظالم " کے زمانے سے بے انتها زیادہ خطرناک ھے -

(۲) ایک نیا مسئله البانیـا پیدا هوا ھے جس نے بلقان کي معمولا پریشان سیاست کے لیے بے چیني کے نئے عناصر فراهم کردیے اور یورپ کے توازن دول کے خوشگوار میدان میں زلزله ڈالدیا -

(۳) ڈنیوب کے جنوب پر ایک بلغاري (Alsace) تخت نشیں هوا ھے -

(۴) اور آخر میں یه که دول عظمی کي جوع الارض نے اپنے کو کمزور باب عالي کے ایشیائي ممالک پر معدود کرلیا ھے ' جو ن

اصل یه ھ که اهل یورپ نے زراعت کے متعلق بہت سي چیزیں عربوں سے سیکھیں جیساکه هم آگے بیان کرینگے - ان امور کے ساتھه انکے اسماء بھي اپني زبان میں داخل کرلیے ' لیکن یه اسماء کبھي بحالت مفرد لیے اور کبھي بحالت جمع - Sonche جو اسوقت زیر بحث ھے ' انھوں نے لفظ (سوق) سے لیا ھے جو جمع ھے ساق کي - اسکے بعد اسمیں تحریف کي اور اسکو سطح زمین سے زیر زمین لیکئے اور بیخ و بن کے معني میں استعمال کرنے لگے - پھر اس تصرف و تحریف کا دائرہ اور وسیع کیا اور اسکو ان تمام معاني میں استعمال کرنے لگے جن میں که لفظ جرثومه استعمال کیا جاتا ھے -

هزارها الفاظ هیں جو همیں یه بتاتے هیں که عربوں نے اهل یورپ پر اپنے اثر کا جو نقش بٹھایا تھا وہ اسقدر پائدار تھا که آج تک باقي ھے - هاں یه صحیح ھے که قصر تمدن کو زمانے اور حوادث کے هاتھوں نے مسمار کردیا ' مگر اسکے کھنڈر ابتک قائم هیں جو اپني خاموش آواز میں شاعر سے باتیں کرتے هیں ' مسافر کا دامن دل کھینچتے هیں ' اور دلوں میں گزرنے والے خیالات سے سرگوشیاں کرتے هوے عربوں کے ان مآثر و مفاخر کي داستانیں بیان کرتے هیں جو کل تک تھے مگر آج نہیں هیں !

آج میں آپکے سامنے ایسے الفاظ کے متعلق اپني معلومات کا ایک حصه بیان کرونگا ' جو فرانسیسي (اور اسکے مختلف لہجوں یعنے ڈائلیکٹ میں جو فرانس کے بعض حصوں میں رایج هیں) اطالي (اور اسکے ان مختلف لہجوں میں جو جزیرہ نماے اطالیه اور اس سے ملحق جزائر میں پیدا هوے) اسپیني اور پرتگالي میں (اور ان دونوں کے ان لہجوں میں جو اندلس میں پیدا هوے اور حسب قانون نشو و ارتقاء اب نیست و نابود هوگئے) موجود هیں -

میں نے ابھي آپ سے کہا که ساغترف (خطیب نے اس مضمون کے لیے که " میں اپني معلومات کا تھوڑا سا حصه بیان کرونگا " یه الفاظ استعمال کیے هیں : " ساغترف لکم " ولکن ما اعلم انه ماخوذ عن العربیه - الهلال)

مگر اس لفظ سے اسوقت تک آگے نه بڑھونگا جب تک که آپ کو یه نه بتالوں که اهل یورپ نے (Carafe) اسي لفظ سے نکالا ھے - (Carafe) تو فرانسیسي ھے ' مگر یہي لفظ بتغیر بعض حروف اطالي میں (Caraff) صقلیه میں (Carabba) اور اسپیني میں (Carrafa) ھے - گو ان تمام قوموں کے تلفظ میں اختلاف ھے مگر یه امر ان سب میں مشترک ھے - ان سب نے مصدر کا استعمال اسم کے معني میں کیا ھے - چنانچه انکے یہاں اسکے معني هیں ایک شیشے کا برتن جسمیں پاني یا شراب رکھي جاتي ھے (یعني وائن گلاس - - الهلال) -

میں ایک ایسے میدان میں اترنا نہیں چاهتا جسکا میں مرد نہیں - انگریزي کے متعلق میري واقفیت محدود ' جرمني کے متعلق اسکا عدم وجود برابر ' یوناني کے متعلق اس صفر کے برابر جو رقم کے دھني طرف لکھا جاتا ھے ' علی هذا وہ تمام زبانیں جنھوں نے ٹھیک اسیطرح علوم اور روزانه زندگي کے متعلق الفاظ کا ایک کثیر ذخیرہ عربي سے لیا ' جسطرح که آج هم بے سوچے سمجھے انکے هزارها الفاظ استعمال کررھے هیں ' اور هماري اس بے پرواهي کا یه عالم ھے که بہت سے ایسے الفاظ کیلیے بھي انکے دست نگر هیں جنکے هم معني الفاظ هماري زبان میں موجود هیں - یہاں ان الفاظ کا ذکر نہیں جنکو ارباب علم و فضل مخصوص اغراض یا ایسي نو ایجاد اشیاء کے لیے وضع کرتے هیں ' جو پہلے غیر معروف و معلوم تھیں - یه الفاظ تو تمام بني نوع انسان کي ملک هیں ' هر شخص انکے استعمال کا حق رکھتا ھے - اس عالم میں یہي سنت الهیه ھے - البته کبھي انکا سر چشمه هم تھے ' آج دوسرے هیں : و تلک الایام نداولها بین الناس -

مجھے امید ھے (استغفر الله میں کیا کہه رها هوں) نہیں ' همارا فرض ھے که هم تمام عربي بولنے والے سب ملکے ایک هوجائیں ' اور اسباب ترقي پیدا کرنے کے لیے اپنے علوم کي تجدید اور اپني زبان کے زندہ کرنے کي پیهم کوشش کریں - علوم کي تجدید اور احیاء لغت کا صرف وهي طریق وحید ھے جس پر چلکر هم اپنے نامور آباء و اجداد کي طرح لوگوں میں بلند مرتبه حاصل کرسکتے هیں -

اے حضرات ! یه عاجز جو اسوقت آپکے سامنے بول رها ھے ' یه ایک بار افتتاح جامعۂ مصریه کي تقریب میں اعلی حضرت عباس حلمي (خدیو مصر) کے سامنے تقریر کرچکا ھے - اس تقریر میں میں نے بیان کیا تھا که مسلمان جو اوج ترقي پر پہنچے تو صرف اسلیے که انھوں نے اس امر الهي کے بموجب بحري اور بري سفر کیے جو ان پر فرض کرتا ھے که وہ طلب رزق کے لیے کوشش کریں اور اس وسیع کرہ زمین میں سفر کریں - یه معلوم ھے که رزق دو قسم کے هیں - ایک مادي اور دوسرا اخلاقي - (غالباً یه اِس آیت کریمه کي طرف اشارہ ھے : فانتشروا في الارض و ابتغوا من فضل الله - الهلال)

اس حکیمانه آیت پر همارے اسلاف نے عمل کیا ' اور وہ اس درجه پر پہنچے - هم نے اس آیت کے بر عکس کیا ' هماري یه حالت هوگئي !

حضرات ! هم سب نے همیشه دیکھا ھے که گرمي آئي اور مصریوں نے کہنا شروع کیا : چلو ' گرمي کا موسم بسر کرنے یورپ چلیں - یه گرمي کا سفر ائلاف قریش کے لیے تھا ! (یه اشارہ ھے واقعۂ نزول سورۂ لائیلاف کي طرف - الهلال) مگر وہ یه بھولگئے که گرمیوں میں قریش کا سفر تجارت سے مال و دولت حاصل کرنے اور سفر کے فوائد و نتائج سے متمتع هونے کے لیے تھا - آہ ! هماري قوم کا بیشتر حصه جس غرض کے لیے یورپ بھاگتا ھے ' اور جو کچھه وهاں کرتا ھے ' اسکو تو تم خوب جانتے هو - یه لوگ خفافاً یا ثقالاً (هلکے یا بوجهه سے بھاري) کس عالم میں هیں ؟ افسوس ' همیشه خفافاً جاتے هیں ' مگر جیب میں وہ شے هوتي ھے جسکا وزن تو هلکا مگر قیمت گراں هوتي ھے ' یعني نوٹ ' اور اسطرح اس شاعر کي گویا تکذیب کرتے هیں جس نے اپنے ممدوح سے کہا تھا :

اهدیتني ورقاً لم تهدني ورقا
قل لي بلا ورق ما ینفع الورق ؟

(یعني تم نے مجھے کاغذ بھیجا مگر چاندي نه بھیجي - بتاؤ ' بے چاندي کے کاغذ کس کام کا ؟)

اگر یه شاعر اسوقت زندہ هوتا تو کبھي اپنے ممدوح کو اسطرح نه لکھتا ' بلکه اس سے کسي هنڈي پر دستخط کرا لیتا یا جس بنک میں اسکے ممدوح کا روپیه هوتا اسکے نام ایک چک لیلیتا -

یادش بخیر - چک (چ کو عربي میں شین سے بدلدیتے هیں اسلیے خطیب نے چک کو شک کہا ھے - الهلال) بھي عربي لفظ ھے جو فارسي سے عربي میں آیا ھے - یه دراصل صک ھے اور اسکي جمع ھے صکوک - اهل یورپ نے ان هزارها تجارتي اور زراعتي الفاظ کے ساتھه جو انھوں نے عربي زبان سے لیے هیں ' لفظ صک کو بھي لیا - اور Cheque کہنے لگے (غالباً فرنچ میں " س " کو " Ch " لکھتے هیں - انگریزي میں بھي چک کا املاء یہي ھے - حالانکه " ص " کے لیے انگریزي میں " Ch " نہیں استعمال کیا جاتا - مگر یه یاد رکھنا چاهیے که انگریزي میں یه لفظ فرنچ کے واسطه سے آیا ھے - الهـلال -)

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹـر ایٹ لا کی

میڈیکل جیـورس پـروڈنس

یعنے طب متعلقـه مقـدمـات عـدالت پـر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے که کتاب مذکور کي نسبت کچهه لکها جاے یه بتا دینا مناسب معلوم هوتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز هے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے رجه تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے هیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام هے جس میں قانون اور طـب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي هے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے هیں غرض مختصر طور پر یه کہا جاسکتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم هے جس کے ذریعه سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا هے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي هے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شهادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري هے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نه هو تو اس کا نتیجه یه هوتا هے نه کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي هے اصل مجرم رها کردیا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماهر نهیں هے تو شهادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هوتے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نهیں کرسکتا اور اس امر سے همیشه مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشه لگا رهتا هے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي هے بلکه ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پهر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هوجاتي هے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار هے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملـکر انـگریزي میں تصنیف کیا تها - پهر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بهت کار آمـد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے هیں ' جسکي وجه سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي هے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشه در پیش رهتے هیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) هلاکت کي جوابـدهي (۳) شهادت قرینه (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا هونا (۸) پهانسي یا گـلا گهونٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچه کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان -

امـــور مختلفـــه کے متعلق

(۱) زندگي کا بیمه (۲) جنون (۳) زهر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتهه قانوني نظائر بهي مندرج هیں جن کي وجه سے هر مسئله کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا هوگئي هے ' اور ساتهه هي ساتهه اس کا بهي پته چل جاتا هے که ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي هے - مشکل سے مشکل مسئلة کو بهي اس طرح بیان کیا هے که وہ نهایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کي سمجهه میں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں که بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشین هو جاتے هیں -

مدت هوئي که اردو میں ایک چهوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع هوئي تهي ' جو نهایت نا مکمل اور ناقص تهي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے که یه کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همه داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نهیں رکهتا -

امید هے که قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجهه کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یه کتاب نهایت اعلی اهتمام کے ساتهه مطبع مفید عام آگرہ میں چهپي هے اور (۳۸۰) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیه مقرر تهي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیه علاوہ محصول ڈاک کردي گئي هے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیه حیدرآباد دکن سے مل سکتي هے -

مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں که ان کے هاتهه کي دو سطریں هات آجاتي هیں تو اهل نظر آنکهوں سے لگاتے هیں که ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافه هوگیا - اهل ملـک کي خـوش قسمتي هے که مـولوي عبـد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نهایت اعلی درجه کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں - سرو آزاد - اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ هے - یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت بهي رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں ' اعلی درجه کے هیں ' ورنه آزاد کے متعلق یه عام شکایت هے که ان کا مذاق شاعري صحیح نهیں اور خزانه عامرہ اور ید بیضا میں انهوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا هے - اکثر ادنی درجه کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک هندوستان میں پیدا هوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هـزاروں اوراق کے الٹنے سے بهي هات نهیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ هوں که علالت اور ضعف کي وجه سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نه کرسکا' اور صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجهے امید هے که شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نه هونگے - قیمت هر دو حصه حسب ذیل رکهي گئي هے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیه علاوہ محصولڈاک

سـرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیه علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پته یه :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشهور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیه - قیمت حال ۳۰ روپیه

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیه

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعه مصر مجلد ۳۰ روپیه

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیه

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

وہ رقابتیں ' جنکي بے ترتیب تماشگاہ ایک زمانے میں بلقان تھا ' اپني بازگشت اور افزایش کي عمدہ علامتیں ظاهر کر رهي هیں -

* * *

اکیلي مقدونیه کي حالت نه صرف تدبر کے غلط استعمال کي حیثیت سے قابل افسوس هے بلکه دراصل وہ ایک مشهور شرمناک واقعه هے - همعصر ترکي مدبروں میں ایک قابل ترین شخص یعني حسین حلمي پاشا نے ' جو یورپین ترکی میں مصلحین کي امیدگاہ تھے اور اب وائنا میں عثماني سفیر هیں ' نومبر سنه ۱۹۱۲ع میں اعلان کیا که " جہاں تـک مسئله مقدونیه کے حل کا تعلق هے ترکونکا مقدونیه سے نکلنا اسکو اور پیچیدہ کردیگا "

انکي پیشینگوئي بہت زیادہ پوري هوئي - چنـد هفتے هوے که مقدوني وکلا مجھے ملے جو اسوقت یورپ کے مختلف هاے خارجیه سے ملنے کے لیے بیکار دورہ کر رهے هیں - انکي دعاؤں میں ٹیپ کا مصرعه یه تھا :

" همیں همارے نئے عیسائي مالکوں سے نجات دو ! همکو خود مختاري دو ! ! لیکن اگر یه ناممکن هو تو پھر جسطرح ممکن هو ' همارے پہلے ظالم آقا یعني ترکوں کو همیں واپس دیدو ! ! ! "

یہي صدا نئے سروي اور یوناني مقبوضات کے بلغاریوں ' یہودیوں ' اور البانیوں ' اور نئے سرویا کے یونانیوں ' اور نئے یونان کے سرویوں کي طرف سے بھي آ رهي هے -

اس واقعـه کي تردیـد نا ممکن هے که نه صرف ان لوگوں کے ساتھه ترکوں کے زمانے سے بدتر سلوک کیا جا رها هے ' بلکـه یه عہد نامه کے شرائط کي ایک سونچي سمجھي هوئي خلاف ورزي هے - اپنے اندر جذب کرنے کے متعلق سرویا کي اسکیم یه هے که پہلے فن کنفرمست گرجوں اور اسکول کو دبایا جاے ' اور سچ یه هے که اسوقت یونانیوں نے بھي اپنے کو زیادہ روا دار ثابت نہیں کیا -

سر ایڈورڈ گرے نے مداخلت کا وعدہ کیا هے ! !

لیکن کیا ایک کارگر علاج کے استعمال میں وہ اپنے ساتھه اتحاد یورپ کو بھي شریک رکھه سکینگے ؟ یه ابھي مشکوک هے -

[بقیه مراسلات]

آل انـڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفـرنس

کـي مخـالفـانـه روش

غالباً جناب میري اس جرات کو معاف فرمائینگے اگر میں کہوں که " محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس " تمام مسلمانوں کي کانفرنس نہیں هے ' کیونکه اگر یه مسلمانوں کي کانفرنس هوتي تو اسکے لیڈر (انما المومنون اخوة) کے خلاف معاندانه کارروائي کا اظہار نکرتے اور اپني یعني مسلمانوں کي قوم میں سے ایک کثیر التعداد فرقه (قصاب) پر اظہار نفرت نکرتے ' اور اس فرقے کو اپنے سے جدا نـه سمجھتے ' اور عـام جلسه میں اسکے کہنے کي ضـرورت محسوس نکرتے که " اگر تم قصابوں کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرتے هو تو کرو ' لیکن تم انکو چندہ لینے کي غرض سے اپنے جلسے میں شریک کرلو " کیا اسکے لیڈر (انما المومنون اخوة) کے پیرو هو سکتے هیں ؟ کیا کانفرنس کا نصب العین مسلمانوں میں فرقه بندي کرنے کا هے ؟ کیا اتفـاق اسي کا نام هے اور کیا آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس) کے یہي معني هیں ؟

مولانا ! میري حیرت کي انتہا نہیں رهتي ' جبکه مقرر لیڈر کے مذکورۂ بالا فقرہ پر نظر ڈالتا هوں ' افسوس که مقرر کي نظر اس نطقۂ خیال تـک نه پہنچ سکي ' اور اسنے اس بیدلي کے اسباب پر غور نہیں کیا جو قصابوں کے دلوں میں پیـدا هو جانے والي تھي - غالباً اسپرکوئي صاحب خیال کرینگے که اگر قصاب بد دل هوں تو هو جائیں ' کیا انکي وجه سے کانفرنس کا کام نہیں چلیگا ؟ مگر میں پوچھتا هوں که اگر کوئي شخص جسم کے تمام اعضا میں سے صرف ایک عضو کاٹ کر پھیک دے تو کیا اسکو آرام مل سکتا هے ؟

حافظ امام الدین اکبـر آبادي

الهـلال :

معاف کیجیـگا - آپنے بغیر خبر کے مبتدا شـروع کردیا - معلوم نہیں یـه جمله کس نے کہا اور کب کہا ؟ بہتر تھا که اسکي تشریح کي جاتي - پھـر اگر ایک شخص نے کہا تو کانفرنس اسکي ذمـه دار نہیں هوسکتي - اسلام میں پیشه اور خاندان کوئي چیز نہیں - یه هماري بنائي هوئي حدود هیں جنھیں همارا خدا منظور نہیں کرتا - تمام مسلمان باهم بھائي اور یک درجـه هیں ' الا وہ جسکے اعمال بہتر هوں : ان اکـرمکـم عنـد الله اتقـاکـم -

---

حضرت مولانا ! السـلام علیکم و رحمت الله و برکاتـه -

اس ڈویژن میں ایک نہایت شریف هندو دیسي اگزکیوٹو انجنیر هیں - اردو انکي مادري زبان هے ' اور برخلاف همارے نو تعلیم یافتوں کے اردو کي قدر بھي کرتے هیں -

مجھه سے انھوں نے شکایت کي که مسلمان اخبار جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کے متعلق لکھتے هي نہیں یا بہت کم لکھتے هیں - آپ الهـلال کو لکھیں که وہ اس بارہ میں قلم اٹھاے - انجنیر صاحب کے جس فقرہ نے مجھے اس تحریر پر آمادہ کیا هے وہ یه هے که " کانپور کے معامله میں میں نے الهلال کي تحریریں دیکھي هیں - بے اختیار دل چاهتا هے که جاکر قلم چوم لوں " - آپ کے قلم کا غیروں پر یه اثر هے تو اپنے کیونکر اسکي مدح سے عہدہ برا هو سکتے هیں ؟

جدید تعلیم یافته نوجوانوں کے دل سے مذهب کي گرفت جسقدر ڈھیلي هوتي جاتي هے آپ مجھه سے زیادہ جانتے هیں - خواہ علي گڈہ کے تعلیم یافتـه هوں یا کہیں کے - کیا کوئي ایسي تصنیف و تالیف اردو یا انگریزي میں موجود هے (کیونکه یه لوگ عربي سے بالکل نا اشنا هوتے هیں) جس سے اصل اسلام کا نقشه انکي دلوں میں جم سکے ؟

وہ لوگ مروجه اسلام کو اسلام سمجھتے هیں ' اور اسلیے رسماً یہي مانتے بھي هیں -

ایک ایسے تعلیم یافته سے میرا بھي تعلق هوگیا هے ' اور میں چاهتا هوں که کسیطرح اسکےدین کے متعلق خیالات میں اصلاح هوجاے -

امید هے که آپ اس بارہ میں امداد فرماینگے - انسانوں کي ممنونیت و تشکر سے تو آپ مستغني هیں ' آپ نے اپنا وقت ' قلم ' اور زبان اصـلاح قـوم کے لیے وقف فرما دي هے - خدا آپ کي مدد کریگا اور اجر دیگا -

گل پھینکے هے غیروں کي طرف بلـکه ثمر بھي
اے ابر کرم بحر سخا کچھه تو ادھـر بھي

سـید عبد الوحید ڈپٹي کلکٹر -

الهـــلال :

کرم فرمائي کا شکریه - یه تو صحیح نہیں که الهلال نے جنوبي افریقه کے مسئله میں حصه نہیں لیا - آپ الهـلال کے گذشته پرچے ملاحظه فرمائیں - علي الخصوص جلد ۳ نمبر ۲۱ - اور نمبر ۲۲ - نمبر ۲۲ کا لیڈنگ آرٹیکل " الفداء الالیم " کي سرخي سے اسي موضوع پر تھا - اسکے پڑھنے سے ان جـذبات کا انـدازہ هوسکیگا جو اسکے متعلق میرے اندر هیں -

جن کتابوں کي نسبت آپنے دریافت کیا هے ' سچ یه هے که اسکے متعلق همارے پاس کچھه سامان نہیں - اسبارے میں آپکو خط لکھونگا -

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک ایسی چیز بچے سے بڑے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : رفع ہوجانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[١٩]

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالونکے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے دردسر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ١٠ آنہ علاوہ محصولڈاک -

[illegible]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے سے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
ڈاکٹر ... ا ر ...

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ٢٢ و ٧٣
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[١١]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ٣٠ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ٤ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ٥ - آنہ -

ڈاکٹر - ایس - کے - برمن - نمبر ٥ و ٦ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت
ایک دن میں پچاس ہزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ہزار" یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں' تو اس کی صرف ایک ہی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معنی پچیس ہزار بھی نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسی با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراری ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتی ہے اور ہر پرچے کے آتے ہی جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے ہی شہر کے اندر خود اپنی آنکھوں سے دیکھہ لیں -

اُس کی وقعت ' اُن اشتہارات کو بھی رفیع بنا دیتی ہے ' جو اُسکے اندر شائع ہوتے ہیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسی کے اصول پر صرف اُسی میں چھپ سکتے ہیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردی گئی ہے -
منیجر الہلال ١/٧ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

حُسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستان میں نہیں ہیں

کسی شے کی تعریف کی معراج یہی ہے کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں ۔ اور یہ گویا قبول عام ہوئی ۔ لیکن قبول خاص جو قبول عام کی انتہا اور اسکی شناخت یہ ہے کہ اس شے کے معترف مستند طبیب ، مشاہیر اور ماڈیران اخبارات ہوں ۔ پس جب یہ باہم و بہم یعنی ارکان افراد مختلف ایک شے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہوں تو ایسی شے یقیناً حُسن قبول کی حد سے آگے بھی جا نکلی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے ۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفاق سے ثابت کیا جا سکتا ہے ۔

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجیے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا ۔ استعمال کیا ہے ۔ میں نے اسکو صرف یہی نہیں خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا ۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں ۔
" زیتون ۔ (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں ۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بسا با تو بڑی حکمت کی ہے ۔ یہ ترکیب واقعی تعریف کی ہے کیا یعنی دلکش خوشبو ہے مصرع ست لیکن پر لگانے کے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ۔
دماغ کیلئے خوشبو کا کیسا پولا ہے ۔ ۔ دم ابھی ست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے"

جناب شمس العلما ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی "تاج روغن گیسو دراز انسانی جسم کے اندرونی اجزاء اعصاب و رباطات وغیرہ کو خشکی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے اسلیئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے ۔ اس میں نمایاں خوبی یہی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو بھی ہے ۔ گویا لطیف ۔ اور نیند لانے میں تو عجیب الاثر چیز ہے"

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال ۔ ایم ۔ اے بیرسٹر ۔ لاہور "یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خوشنما اور معطر تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا"

جناب مولانا **عبد الحلیم** صاحب شرر لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ مشرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے ۔ جو نہایت مفرح ، خوشبو ۔ اور مستقل ہے ۔ کئی دن تک قایم رہتی ہے ۔ ہمارے اکثر شعرا اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا"

جناب مولوی **محمد عبد الغفار** خانصاحب اختر بی ۔ اے ۔ سکریٹری میونسپل بورڈ غازی آباد "اس تیل میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں جن سے عام طور پر بازاری مروجہ مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں ۔ جو اہتمام پلنے انہوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے ۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ تاج مینوفیکچری نے ایسی ذہانت دکھلائی ہے جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کے لئے قابل تقلید ہے"

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا ۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے ۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں ۔ میں نے تاج ہیر آئل کے شورومَ و کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے ۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو فوراً دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے جو نوم راحت کیلئے محرک کہنی بیجا نہیں"

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زینڈے **احمد** صاحب ایم ۔ ڈی ۔ آئی ۔ ایم ۔ ایس فرماتے ہیں ۔
"تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں ۔ جو نہایت عمدگی سے صاف کرکے اور ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں ۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت اور مہک عجیب و غریب اختلاف پر مبنی ہے اور جوانسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا دایمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں ۔
"تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے ۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکریٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں ۔ انکی نسبت میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلے اور ہمارے موروثی طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے ۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے روح آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے ۔ جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا ۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور انکے مفید ہونے کا معترف ہوں"

چند مستند اخبارات ہند کا حُسن قبول

الہلال کلکتہ ۔ جلد ۲ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے ۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں ۔ شاید اس حیثیت سے تمام پھولوں کا تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے ۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اس طرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور ۔ جلد ۲ ۔ نمبر ۹۰ ۔ ۳۰ اپریل ۱۹۱۳ء "حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی ۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں ۔ اسلئے ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

روزانہ وطن لاہور ۔ جلد ۲ نمبر ۳۰ ۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "تاج ہیر آئل مشہور ڈاکٹروں حکیموں ۔ اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کر چکا ہے ۔ ہم بھی اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے"

روزانہ پیسہ اخبار لاہور ۔ ۳۰ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے ۔ جو کمپنی کے اعلیٰ سارٹیفکٹ رکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے"

روزانہ اودھ اخبار لکھنو ۔ جلد ۵۵ ۔ ۹۴ ۔ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہے اور رطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے ۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا ۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا"

اردوئے معلیٰ علی گڈھ ۔ نمبر ۴ جلد ۱۵ ۔ اپریل ۱۹۱۳ء "تین مختلف قسم کے تیلوں کے نمونے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانے والی ۔ انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے والی و نیز نظر کو بڑھانے والی ادویہ شامل ہیں اور جنہیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دیگئی ہے ۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے ۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا"

مندرجہ بالا خیالات کا اثر معلوم آپ پر کیا ہو ۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن گیسو دراز کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکا آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں بس ضرور ہے کہ آپکی توجہ کو بھی اب منعطف ہونا چاہیئے ۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام و خوشبو کے مفید ترین روغن گیسو ہیں ۔

تاج روغن بادام و بنفشہ ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن

فی شیشی عہ ر — فی شیشی عہ ر

تاج روغن آملہ و بنولہ

فی شیشی ۱۲ ار

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور دی پی کے ہیں جو مرفی شیشی ہے ۔ کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دکانوں پر ملتے ہیں ۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

منیجر ۔ دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUB G. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین
(القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

نمبر ۵ | کلکتہ : چہارشنبہ ۸ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴

Calcutta: Wednesday, February 4, 1914.

قیمت فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ

اهل قلم کو • زدہ

کیا آپ ملک برهما مٰیں اپنی کتاب میرے ذریعه فروخت کرنا چاهتے هیں؟ اگر منظور هوتو شرائط و کمیشن بذریعه خط وکتابت طے فرمالیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسی

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency

32 Brooking Street

Rangoon

ایک یوروپین کے تازہ خط کا ترجمه

اپنے بھور (ع - بی - ان - ک) جو مجھے بھیجی ہے بجمیع الوجوہ قابل تشفی ہے مجھے بڑی مسرت ہوئی - میں بلا تامل کہتا ہوں کہ مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز سوداگران عینک نہایت معتبر اور راستباز ہیں ' اس دوکان کی خصوصیت یہ ہے کہ چیز بکفایت اور عمدہ ملتی ہے -

ٹی - چورلٹن - سروے جنرل آف انڈیا آفس کلکته -

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں ' تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیے تاکہ ہمارے تجربہ کار ڈاکٹروں کی صلاح سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بکفایت بذریعه وی - پی کے ارسال خدمت کیجائے - اسپر بھی اگر آپ کے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگی -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز

متخصص چشم سوداگران عینک و گھڑی وغیرہ

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانه ویلسلی - کلکته

15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن

مصنفهٔ مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالی -

مچھلی بازار کانپور کے واقعه کی نہایت مشرح و مفصل حالت ' میونسپلٹی کی کارروائی ' مسجد کا انہدام ' واقعه جانکاہ ۳ - اگست ' عدالت کی کارروائی ' اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسراے کا حکم - یه تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے ہیں -

مصنف به حیثیت نامه نگار بنگالی خود کانپور میں موجود تھے اسمیں بہت سے واقعات ایسے بھی ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شایع ہوئی ہے اسکے نفع کا ایک حصه مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - درمیان میں جابجا متعدد فوٹو موجود ہے - تمام درخواستیں پتۂ ذیل پر آنی چاہئیں - اور الہلال کا حواله دیا جاے - قیمت ایک روپیه *

بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بہو بازار اسٹریٹ - کلکته

مکمل فہرست مفت طلب فرماوین

دی کشمیر کواپریٹو سوسائٹی سری نگر - کشمیر

شال | لوئیان
چادرین | گلوبند
تافته | ٹوپیان
الوان | ریشمی تھان
دھسه | پوستین
فلی رجات | نمدے
اونی رجات | گبھے
ایمبرائیڈری | نقاشی

مشک نافه | زعفران | جدوار | ممیرہ | سلاجیت | زیرہ

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معه محصول پانچروپیه -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معه محصول نو روپیه -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشه مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیه سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معه محصول نو روپیه -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فایت (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منه) کسی حرکت سے بند نه ہوگی - گارنٹی ایکسال معه محصول پانچروپیه -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لندن واچ معه محصول چھه روپیه -

۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پیٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معه محصول تین روپیه آٹھه آنه

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معه محصول دو روپیه آٹھه آنه -

المشتہر :- ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتله کلکته

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4-12

الهلال

3

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاود اسٹریٹ
کلکته
تیلیفون نمبر ٦٤٨

قیمت
سالانه ٨ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ١٢ آنه

نمبر ٥ | کلکته : چهارشنبه ٨ ربیع الاول ١٣٣٢ هجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 4, 1914.

فهرست

تصاویر

الاسبوع

معلوم هوتا هے که بدقسمت ایران کي بربادیوں کا اب تک خاتمه نہیں هوا هے - وطن کش محمد علي سابق شاہ کي یورش کے پھر آثار معلوم هوتے هیں - سرکاري حلقوں میں سخت اضطراب و پریشاني پھیلي هوئي هے -

عنقریب ایک اور امریکن افسر بلایا جانے والا هے تا که وہ گورنر جنرل فارس کي فوج کي تنظیم میں کرنل سیرل کي مدد کرے -

ریوٹر کو معلوم هوا هے که انگلستان نے جو اب تک قریباً ترکي کي هر مخالفانه کارروائي میں پیش پیش رها هے' ایک مراسلت کا مسوده تیار کیا هے جو دول کي طرف سے انھینس (دار الحکومة یونان) اور قسطنطنیه بھیجا جائیگا -

اس مراسلت میں یه واضح کردیا گیا هے که دول کے متفقه فیصله کا لحاظ ناگزیر هے -

ریوٹر کو یه بھي معلوم هوا هے که تخلیهٔ البانیا و ایپرس کے لیے کوئي نئي تاریخ مقرر نہیں کي گئي هے بلکه هدایت کي گئي هے که جلد سے جلد دونوں مقامات خالي کردیے جائیں -

البانیا کے قرض کے متعلق بعض دول نے سب کے اتفاق' اور مصارف کے متعلق بعض مخصوص شرائط کے ساتھه' اپني اپني منظوري دیدي هے -

انقلاب البانیه کے سلسله میں جو ترک گرفتار تھے' انکے متعلق فیصله صادر هوگیا - میجر باقر بے کو سزاے موت دیگئي اور دس افسروں کو سزاے قید جسکي میعاد باختلاف حال ایک سال سے پندرہ سال تک هے -

جنوبي افریقه کے کمیشن نے ٢٧ جنوري کو دوبارہ پہلا اجلاس کیا - هندوستانیوں کے طرف سے کارروائي میں کوئي شریک نہیں هوا - سر بنجمن شروع سے آخر تک بیٹھے رهے مگر وہ حکومت هند کي طرف سے صرف ایک سامع تھے -

جج سالومن نے اس حالت کو غیر تشفي بخش بتایا - ان سے اور مسٹر دي ویلر سے هندوستانیوں کي نیابت پر سوال و جواب هوے - بالآخر مارنٹ ایجکوب کي شہادت کے بعد اجلاس ملتوي هوگیا -

بالآخر سر زمین افریقه میں بھي همارے وہ اصلي حمیتي ظاهر هوگئي جس نے همیں هندوستان میں قدم قدم پر شکست دي هے !

نیٹال انڈین کانگریس نے ایک جلسه کیا جسمیں کمیشن کے سامنے هندوستانیوں کي شہادت کي تائید اور سرخیل احرار مسٹر گاندھي سے اپني برات کي - حاضرین کي تعداد سو سے زیادہ نه تھي اور ان میں بھي باهم سخت اختلاف راے تھا - اکثریت [مجارتي] شہادت کے خلاف تھي - مگر باایں همه صدر مجلس نے ووٹ لینے سے انکار کیا اور خود اپنا ووٹ مویدین شہادت کو دیکے قرار داد طے کردي !

اسوقت تک صرف تین هندوستاني شہادت کے لیے عدالت کے سامنے پیش هوے هیں - پہلا شخص لیمري اسٹیٹ کا هے - اس نے بیان کیا که جو هندوستاني اسٹرائک کے جلسے سے واپس آ رهے تھے' ان پر دیسي سپاهیوں نے حمله کیا - کرنل کلارک نے کہا : " میرے نزدیک فریقین قابل الزام هیں - میں نے چاها تھا که ایک کمیشن کے ذریعه اسیوقت اسکي تحقیقات هو جاے مگر هندوستانیوں نے منظور نہیں کیا "

مینچسٹر گارجین کے مراسله نگار کو معلوم هوا هے که حکومت هند نے حکومت جنوبي افریقه کے غور کرنے کے لیے چند تجویزیں انگلستان بھیجي هیں - ان تجاویز کا مفاد یه هے که (١) مهاجرین کي تعداد محدود هو جو شاهي حکومت اور حکومت جنوبي افریقه کے باهمي مشورہ سے طے هوگي (٢) پیدائش کي وجه سے جو اضافه هو اس پر کوئي اعتراض نه هو - (٣) مهاجرین کو وهي حقوق حاصل هوں جو یورپین آبادي کو حاصل هیں - (٤) جن انگریزي تعلیم یافته هندوستانیوں نے اس پیمانے کي زندگي اختیار کرلي هے جو جنوبي افریقه کي یورپین آبادي کي هے' انکو اسوقت تک آزادي قیام کي اجازت دیجاے جب تک که مقررہ تعداد پوري نه هو - (٥) جنوبي افریقه کے قانون ازدواج میں اسطرح ترمیم کي جائے که ان هندوستاني اقوام کي شادیاں بھي جائز قرار پائیں جو تعدد ازدواج کے قائل هیں -

ان حقوق کے معاوضے میں حسن سلوک کے حفظ ماتقدم کے بعد جنوبي افریقه کے لیے مزدوروں کے لیجانے کي اجازت دیجائیگي - جب معاهده کي مدت پوري هو جائیگي تو هر معاهده کرنے والے کو واپس آنا پڑیگا -

الهلال کي ششماهي مجلدات

قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت هوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

دوسري اور تیسري جلدیں مکمل موجود هیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنہري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب' جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسي زیادہ قیمت نہیں هے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجر)

خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

کیلیے پاسبانوں کي ضرورت ھے تو آپ اسکي فکرکو اپني راحت جوئیوں کیلیے حیلہ نہ بنالیں - اگر آپ نہونگے تو آپکي جگہہ خود بخود ایسے لوگ اُتھہ کھڑے ھونگے جو آپسے کام میں بہتر اور تعداد میں زیادہ ھونگے :

کمان مبرکہ تو چوں بگذري جہاں بگذشت
ھـزار شمـع بـکشتنــد و انجمــن باقیست !

او ر غور کیجیے تو جس چیزکو آپ سچائي کي موت سمجھے ھیں ' وھی تو اسکے لیے زند گي کا آبحیات ھے - اگر حق کا بیج آپکے دامن میں ھے تو زمین کے سپرد کردیجیے اور ھو سکے تو اپنے خون کے دو چار قطرے بھي اسپر چھڑک دیجیے کہ یہي اسکے لیے آب پاشي ھے - اُسکے بعد آپکا فرض ختم ھوگیا - اب وہ حق نواز اور صداقت پرور اپنے کھیت کي خود نگراني کریگا جو اب بھي ویسا ھي نگراني کرنے والا ھے جیسا کہ ھمیشہ رھا ھے : قل ھو الرحمن آمنا بہ و علیہ توکلنا ' فستعلمون من ھو في ضلال مبین ؟ (۶۷ : ۳۰)

یہ " مصالحت " اور " نرمي " کي خواھش نہیں ھے بلکہ ایمان سے ارتداد اور حق سے انحراف کي دعوت ھے - فنعوذ با للہ من شر ھا و شر اعداء الحق و ائمۃ الکفر ! !

ابسے تیرہ سو بتیس برس پہلے جب اِسي " مصالحت " کو ائمۂ کفر و ذئبین شیاطین نے پیش کیا تھا تو اسلام کے داعي اول نے حق اور صداقت پرستي کے ایک شہنشاھانہ استغنا کے ساتھہ یہ کہکر بےباکانہ رد کردیا تھا کہ :

لوجعلتمــوني بالشمس	اگر تم میں ایسي قدرت و طاقت پیدا
حتي تضع في یدي '	ھوجاے کہ تم آسمان سے سورج اُتار کر
ما سالتــکم غیرھــا ! !	میري ھتیلي پر رکھدو ' جب بھي طلب

حق کے سوا تم سے اور کچھہ نہ چاھونگا اور وھي کہونگا جو کہہ رھاھوں ! !

پھر آج بھي اُس مقدس داعي حق کا کوئي سچــا فرزند ھے جسکو حق کا پاک اور مبارک عشق اسلام کے ورثہ میں ملا ھو' اور جو ویسے ھي ابر صداقت ' ویسے ھي عظمت حقاني ' ویسے ھي شان صمداني ' اور بالکل اُسي طرح شہنشاھوں کے سے استغنا اور تاجداروں کي سے ھیبت و جبروت کے ساتھہ بلا خوف و تزلزل' اس مصالحت نفر خواہ اور اس اتحاد باطل اندیش کو علانیہ تھکرا دے اور اپني صولت الہي اور دبدبۂ ملکوتي سے ارواح و ملائکۂ حقانیت اور ملاء علیین صداقت کو غلغلۂ حمد و ثنا سے جنبش میں لے آئے ؟

زمین کے حق پرست انسان اور آسمان کے فرشتے' دونوں اسکے منتظر ھیں !

خیز و در کاسۂ زر آب طــر بنــاک انداز
پیش از اے کہ شود کاسۂ سر خاک' انداز
عــاقبت منزل ما وادي خاموشانست
حــالیا غلغلــہ درگنبــد افــلاک انداز !

دیکھو ! خدا اخبار " زمیندار " کو بہت جلد قوت مزید اور شوکت تازہ کے ساتھہ جاري کراے ! اس نے اپني آخري ضمانت کے بعد بہت کچھہ اپني روش اور طریق طلب حقوق میں تبدیلي کردي اور مسئلۂ " اسلامیۂ کانپور " کے فیصلے کو اُسکي اصلیت سے بہت زیادہ وقعت دیکر ظاھر کیا - نیز اُسپر خوشي کا مسرفانہ اظہارکیا اورکہاکہ سب کچھہ ملگیا ھے بلکہ پہلے سے بھي زیادہ ملگیا ھے - یہ اسي خیالي " مصالحۃ " کا نتیجہ تھا - اسنے چاھا کہ اب کچھہ دنوں چپ رھکر اور ملکر کام کیجیے اور فرصت کو ھاتھہ سے نہ دیجیے -

مگر بالاخر کیا نتیجہ نکلا ؟ کیا " مصالحۃ " کرنے والوں نے فرصت دیدي ؟ کیا " پریس ایکت " کے بے امان دیوتا نے قصور معاف کردیا ؟ آہ نادانو ! تمھیں تو فرصت نہیں ملي ' لیکن اسکي [illegible]

اسمیں سمجھنے والوں کیلیے بڑي ھي عبرت ھے - یہ واقعہ باواز بلند نصیحت کر رھا ھے کہ جن لوگوں کے پاس تمھارے لیے بہتري نہیں ' تم انکے ساتھہ " مصالحۃ " کرو یا نہ کرو ' جب تک کہ تم حق کے ساتھي رھوگے' انکا سلوک تمھارے ساتھہ یکساں ھي رھیگا -

رھا " پریس ایکت " تو اسکا بھي یہي حال ھے - قران حکیم نے کتني اچھي مثال دي ھے : مثلہ کمثل الکلب - ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث ! (۷ : ۱۵۷)

پھر کیا ھے جسکے بچانے کیلیے حق کے ثبات و استقامت کو بھي ضائع کرتے ھو ؟ کم از کم ایک کے تو ھو رھو کیونکہ دونوں ھاتھہ نہیں آسکتے !

وہ اپني خو نہ چھوڑینگے ' ھم اپني وضع کیوں بدلیں ؟
سبک سر بنکے کیا پوچھیں کہ ھم سے سرگراں کیوں ھو ؟

یا ایھا لذین آمنوا ! ان تطیعو الذین کفــروا ' یردوا کم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین - بل اللہ مولا کم و ھو خیر الناصرین !

الحمد للہ کہ ارباب " مصالحۃ " کي مساعي بیکار گئیں اور حادثۂ زمیندار پریس لاھور کا جو سچا اثر دلوں پر پڑا تھا وہ ھر جگہہ نمایاں ھو رھا ھے - اگر مسلمانوں میں اسقدر قوت موجود ھے کہ انھوں نے دوبارہ زمیندار کو جاري کر دیا تو یہ انکي اُس زندگی کا آخري ثبوت ھوگا جسے برابر جھٹلایا جارھا ھے -

میرا خیال اس بارے میں یہ تھا کہ چندہ جمع کرنے کي جگہہ اگر ایک کمپني قائم کي جاتي تو دس دس روپیہ کا حصہ ھر شخص لے لیتا اور یہ بہت بہتر تھا -

لیکن چونکہ کار پردازان زمیندار فراھمي اعانت کا کام شروع کرچکے ھیں ' امید ھے کہ اسي طریقہ سے مقصد حاصل ھو جائیگا - قوم کو زمیندار عزیز ھے اور وہ اپنے جوش کو ھر صورت میں ظاھر کرسکتي ھے -

حادثــۂ " پیسہ اخبار " لاھور

یہ حادثہ اس ھفتے کا ایک نہایت افسوس ناک اور رنجدہ واقعہ ھے -

اخبارات سے معلوم ھوتا ھے کہ شیخ محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار کے رھنے کے مکان میں جو کار خانہ سے بالکل متصل تھا ' شب کو یکایک آگ لگ گئي ' اور اُس حصۂ مکان تک پہنچ گئي جہاں ھزاروں روپیہ کي تجارتي اور پرائیوٹ کتابوں کا ذخیرہ تھا - بجھانے کا سامان کرتے کرتے تمام کتابیں اور عمارت جل گئي اور جو کتابیں بچیں وہ بھي پاني کے پڑنے کي وجہ سے ضائع ھو گئیں -

آگ کے یکایک لگنے کا سبب غالباً ابتک معلوم نہیں ھوا - ایک اخبار نے یہ عجیب بات لکھي ھے کہ جس وقت یہاں آگ لگي ' اُسي وقت بعض نا معلوم الحال آدمیوں نے ایک دوسري آتشزدگي کي فرضي افواہ اڑا دي - نتیجہ یہ ھوا کہ آگ بجھانے کے انجن سب کے سب پہلے وھاں چلے گئے ' اور اتني دیر میں آگ کے شعلوں نے عمارت کا خاتمہ کردیا !

افسوس ھے کہ یہ جانکاہ حادثہ ایسے وقت میں ھوا' جبکہ شیخ محبوب عالم صاحب اپنے سفر یورپ اور مصر و حجاز سے مع الخیر واپس آرھے ھیں ' اور اُپنے وطن اور گھر بار کو خیر و عافیت میں دیکھنے کي قدرتي طور پر توقع کررھے ھونگے - ناگھاني حوادث کا کوئي علاج نہیں' اور مشیت الہي کا جواب صبر و رضا کے سوا اور کیا ھوسکتا ھے ؟ ھمیں دفتر پیسہ اخبار اور شیخ محبوب عالم صاحب اور شیخ عبد العزیز صاحب سے اس حادثے میں دلي ھمدردي ھے اور دعا کرتے ھیں کہ خدا تعالی انھیں اس نقصان کے برداشت [illegible]

افکار و حوادث

سرگذشت " مصالحت "

ودوا لو تـــدهن فيــدهنـــون

خيــز و در کاسۂ زر آب طربنــاک انــداز!

آج ميں قرآن حکيم کي بعض آيات اور آغاز اسلام کے ايک واقعه کي نسبت کچهه کهنا چاهتا هوں -

اسلام نے حق پرستي کي جو تعليم دي هے' وہ دنيا کے موجودہ اخـلاق کی مدعيانه حق پرستي سے بهت ارفع و اعلیٰ هے - قرآن حکيم اور اسوۂ حضرة رسول کريم عليه الصلوة و التسليم نے همیں حق کا اصول بتـلا ديا هے - ايک طـرف تو يه تعليم دي: فما رحمة من الله لنت لهم و لو کنت فظا غليظ القلب لا نفضوا من حولك يه الله کي رحمت هے که اس نے تمهيں مخالفوں کے ساتهه نرم دل بنا ديا هے که باوجود اسکي سختي و قساوت کے تم حسن اخلاق و صبر و تحمل سے پيش آتے هو - اگر ايسا نه هوتا تو کوئي بهي پاس نه آتا -

دوسري جگه حکم ديا : و اغلظ عليهم ! باطل پرستوں کے ساتهه نهايت سختي کرو که وہ نرمي کے مستحق نهيں !

پهلا موقعه تو عام طور پر حسن خلق' کشادہ روئي' صبر و تحمل' نرمي طبيعت' تهذيب لسان' و لهجۂ سخن کا تها ' اسليے داعي اسلام کے ان اوصاف کو رحمت الهي قرار ديا ' ليکن دوسرا موقعه حق و باطل' صدق و کذب ' او ر ايمان و کفر کے مقابلے کا تها - فرمايا که جسقدر سختي کرسکتے هو کرو که عين عدل و اخلاق هے -

چنانچه سورۂ قلم ميں ايسي نرمي کو جو حق و صداقت کے خلاف هو اور راہ عدالت سے منحرف کردے ' " مداهنت " کے لفظ سے تعبير فرمايا : و دوا لو تدهن فيدهنون -

بعض کفار انحضرة (صلعم) کے پاس جمع هوکر آے اور کها که بهتر هے که هم ميں اور آپ ميں ايک راضي نامه هو جاے - آپ جو کچهه تعليم دينا چاهتے هيں ديجيے - ليکن صـرف اتنا کيجيے که همارے بتوں کو اور هماري بت پرستي کو برا نه کهيے - اسکے بدلے ميں هم آپکو مال و دولت سے مالا مال کرديتے هيں بلکه حجاز کا بادشاہ تسليم کر لينے کيليے بهي طيار هيں -

ليکن اس نے جو نه صرف ريگستان عرب کا بلکه تمام بر و بحر عالم کي هدايت کا شهنشاہ هونے والا تها ' بے ساخته جواب ديا :

لو جئلتموني بالشمس	عرب کي بادشاهت تو کيا شے هے ؟
حتی تضع في يدي '	اگر تم سورج کو بهي آسمان سے آتار کر
ماسالتکم غيرها (بخاري)	ميري مٹهي ميں رکهدو ' جب بهي

ميں سواے کلمۂ حق کے دوسري بات منظور نه کرونگا -

خدا تعالی نے اسي مصالحت اور نرمي کي خواهش کي نسبت فرمايا : ودوا لوتدهن فيدهنون - يه باطل پرست چهتے هيں که تو انکے ساتهه اعلان حق ميں نرمي کر تو وہ بهي تيرے ساتهه نرمي کرينگے ' حالانکه کفر کو راضي رکهکے ايمان کي دعوت کبهي نهيں دي جاسکتي ! فلا تطع المکذبين ! پس ان لوگوں کي خواهشوں کي اطاعت نه کر و جو حق و عدالة کو جهٹلا نے والے هيں !

رؤساء قريش مکه کي طـرح آج همارے سامنے بهي ايک قوي و طاقـتور گروہ موجود هے جو چـاهتا هے که حق کے اعلان' جبر کي فرياد' اور عدل کي طلب ميں هم اسکي نرمي کريں' اور پهر وعدہ کرتا هے که اگر ايسا کيا گيا تو وہ بهي همارے ساتهه نرمي کـريگا - حضرة ابو طالب کے مکان ميں رؤساء قريش نے داعي اسلام سے کها تها که وہ سب کچهه کهيں مگر انکے بتوں کو برا نه کهيں - يهي شرط مصالحت هے - ٹهيک اسي طرح هم سے بهي کها جاتا هے که تم سب کچهه کهو مگر اُن بتوں کو برا نه کهو جو خـدا پرستوں کو اپنا غلام بنا رهے هيں - يهي صلح کا طـريقه هے - ليـکن اگر يهي طـريقه هے تو سوال يه هے که اسکے چهوڑ ديـنے کے بعد همارے پاس اور کيا باقي رهجاتا هے جو کهيں گے ؟ حق تو وهي تها جو تم چاهتے هو که تم سے صلح کرکے ديديں - جب وہ ديديا گيا تو اسکے بعد باطل و کفر کے سوا اور کچهه نهيں هے : فما ذا بعد الحق الا الضلال !

ابو طالب کے دل ميں آنحضرة (صلی الله عليه و سلم) کي محبت تهي مگر قوة ايماني نه تهی - صحيح بخاري کي اسي حديث ميں هے که وہ بول اٹهے : " اسميں کيا هرج هے اگر آپ انکے بتوں کو برا کهنا چهوڑ ديں " ؟

آجکل بهي ميں ديکهتا هوں که ميرے بعض احباب هيں جنکے دل ميں سچائي کا ايک ولوله تو ضرور هے' ليکن ايمان کي وہ قوت نهيں هے جو سچائي کي راہ ميں دکهه اٹهانے کي همت بخش سکے - شايد اسکي وجه يه هے که انکے اندر آزادي کا ولوله خدا پرستي اور تعليم اسلامي کی راہ سے نهيں آيا هے بلکه محض دوسروں کي ديکها ديکهي اور حريت خواہ قوموں کے تقليدي جذبه کي بنا پر -

بهر حال " اس مصالحت " کي خواهش نے انهيں ڈگمگا ديا - وہ يا تو کفر کي دلفريبي سے مرعوب هوگئے' يا مصيبتوں او ر آزمائشوں کے تصور سے ڈرا ديے گئے - نفس خادع جو هميشه ايسے موقعوں کي تاک ميں رهتا هے' اب بولنے لگا هے' اور ضعف ايماني دهوکا ديتا هے که اسميں هرج هي کيا هے ؟ آخر وقت و مصلحت بهي تو کوئي چيز هے ؟ پوليٹيکل کاموں ميں نـرمي و گـرمي' دونوں هوتي هے - کام کيليے پهلي شے فرصت هے - اگر هم نـه رهے تو هماري تمام باتيں بهي نه رهينـگي - بهتر هے که سر دست اس " مصالحت " کو مانليں اور نرمي کريں تاکه همارے ساتهه بهي نرمي کی جاے : ودوا لوتدهن فيدهنون !

ليکن افسوس که ميرے نادان دوست نهيں سمجهتے که "مصالحت" بقاے حق کے ساتهه هوتي هے نه که فناے حق کے بعد - نرمي کے يه معني هيں که کسي کام کو سختي سے نه کيجيے' نه يه که سرے سے کيجيے هي نهيں ؟ سچائي کے ساتهه اگر کچهه هے تو ديديجيے پر سچائي کے اندر جو کچهه هے وہ کيونکر ديا جاسکتا هے ؟ کسي شے کا غلاف آپ بدل دے سکتے هيں ' ليکن جب تک اسکي محبت آپکے اندر هے ' خود اسے دوسري شے سے نهيں بدل سکتے - پهر حق کي راہ ميں مرعوبيت اور سرے ايسا هي هے' جيسے دريا ميں کپڑوں کے بهيگنے سے گريز - آپ سے کس نے منت کي تهي که آگ سے کهيليے ؟ انگاروں کو مٹهي ميں لينے کا دعوا هے تو آبله پڑنے کي شکايت کيوں کي جاتي هے ؟ راحت پرستوں کو چاهيے که کانٹوں پر چلکر پاؤں چهلنے کي شکايت نه کريں' بلکه اس خار زار ميں سرے سے قدم هي نه رکهيں :

غافل مرو که تا در بيت الحرام عشق
صد منزل ست و منزل اول قيامت ست

يه ... که " کام کيليے عـافيت و فرصت ضروري هے " سچ هے' مگر اس آلۂ راحت پرستي کے استعمال کا يه موقع نهيں - اگر آپ حق اور عدالت کا کام کر رهے هيں تو صرف کام کيجيے - اسکي فکر نه کيجيے که همارے بعد کيا هوگا ؟ سچائي اور راستبازي کل کي فکر سے بے پروا هے - اسکا بيج کبهي بهي شرمندۂ دهقان و کاشت کار نهيں هوا - وہ خود هي پهوٹتا هے اور اپني پرورش کيليے خود اپنے اندر آب حيات رکهتا هے - بالفرض اگر اسے اپني ... نما

الهــلال

۷ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجري

فاتحــة السنــة الثالثــه

(۳۰)

دعوة الــى الحــق و داعي الى الحــق

دعوة و ذكــرى

فاتحـة جلـد جـديد كي تقريب سے جن خيـالات كا اظهـار ضروري سمجها تها' افسوس كه وه نا تمام رهگئے - كيونكه پچهلے هفتے طبيعت اس قسم كي تحريرات كيليے حاضر نه هوئي' اور مجبوراً مدارس اسلاميه كا باب مقالة افتتاحيه كے صفحات ميں ديديا گيا - اسليے چاهتا هوں كه آج اس سلسلے كي تكميل كردوں :

و اميري عجيب و قد زاد جهلي !

گذشته دو نمبروں ميں ميں نے اپنے اطمينان قلبي اور ايقان روحي كے ساتهه اس احسان الهى كو پيش كيا هے كه الهلال كي اشاعت جس دعوة كے اعلان و قيام كيليے وجود ميں آئي تهى' توفيق الهي نے روز اول هي سے اسكے ليے غيبي سامان فتح و نصرت بهم پهنچا دے ہ' اور الحمد لله كه اسكي كوئي سعي و كوشش ضائع نه گئي' اور تهوڑے وقت كے اندر هي اسكا بيج آبياري توفيق مقدس حضرة مسبب الاسباب سے سرسبز و بار آور هوگيا -

اسي سلسلے ميں اس عاجز نے اپني وه دعا بهي ياد دلائى هے جو اشاعت الهلال كے وقت دل كے اضطراب و شورش سے بے اختيار زبان پر جاري هوئي تهي' اور جسميں خدا سے چاها گيا تها كه " اگر يه پكار حق و صداقت سے خالي نهيں تو اس كے بعض نتائج مهمه مجهے بهت جلد دكهلا دے " چنانچه باوجود وقت كي نزاكت اور حكومة قاهره و مسلطه كي مخالفت كے جو هردم اور هر آن متزايد و متضاعف رهي' ايسا هي هونا تها اور ايسا هي هوا' اور اسكے نتائج كے ظهور كو كوئي قوت معانده روک نه سكي -

ليكن ميں چاهتا هوں كه ساتهه هي اسكے يه بهي تشريح كردوں كه " دعوة الهلال " سے ميرا مقصود كس چيز كي طرف اشاره هے ؟ نصرة الهي نے كس كا ساتهه ديا ؟ كون تها جو اسكي اعانت كا مستحق هوا اور كونسي چيز تهي جسكے ظهور كو كوئي قوت روک نه سكي ؟ كيا الهــلال جو ايک هفته وار شائع هونے والا رساله هے ؟ كيا ايک پريس جو بعض آلات و ادوات كو جمع كركے قائم كيا جاتا هے ؟ كيا چهپے هوے اوراق اور لكهي هوئي سطريں جو شيرازه بندي كے بعد ڈاک ميں ڈالدي جاتي هيں ؟ يا پهر كسي خاص شخص كي مقبوليت جسكو اچهے لفظوں كا جمع كرديا آتا هو' اور ادهر ادهر سے بعض معلومات اس نے حاصل كرلي هوں ؟

يعني جب كبهي ميري زبان و قلم پر " دعوة الهلال " كا لفظ جاري هوتا هے تو اس سے مقصود في الذهن كيا شے هوتي هے ؟ خود ميرا وجود' الهــلال كي مقبوليت' پريس كا قيام و استحكام' يا پهر ان سب سے مافوق و بالا تر كوئي اصول اور حقيقت ؟ چاهتا هوں كه اسے واضح كردوں - فاقول و بالله التوفيق -

(دعــوت الهــلال كي حقيقة)

آغاز اشاعت الهــلال سے " دعوة " كا لفظ ميري زبان پر هے اور اس كثرت سے بار بار اس لفظ كو دهراتا هوں كه شايد بعض لوگ سنتے سنتے اُكتا سے گئے هوں - ميں نے كبهي كسي اخبار كا ذكر نهيں كيا جو اچهے سر و سامان كے ساتهه نكالا گيا هو' اور نه ميں نے كبهي تصنيف و تاليف اور انشاء مقالات و رسائل كا تذكره كيا جسكے ليے غير معمولي محنت و مشقت برداشت كي جاتي هو' بلكه ميں نے هميشه ايک " دعوت " كا اعلان كيا جو ايک مقصود خاص كو اپنے سامنے ركهتي هے' اور ساتهه هي چند مقاصد پيش كيے جو هميشه سے انسانوں كي جماعتوں اور آباديوں كے سامنے پيش هوتے آے هيں - ان مقاصد ميں ندرت و جدت نه تهي مگر صداقت ضرور تهي' اور جس بيان ميں صداقت هو' ضرور هے كه وه نئي نهو' كيونكه دنيا كي سب سے زياده پراني چيز صداقت هي هے -

پس ميں آج صاف صاف كهديتا هوں كه " الهلال كي دعوت " سے كوئي مادي يا شخصي يا موجود في الخارج شے مراد نهيں هے اور نه كسي دعوت سے ايسا مقصود هوسكتا هے - نه تو وه ميرے وجود سے تعلق ركهتي هے نه الهلال نامي ايک موقت الشيوع رسالے سے' اور نه هي اُن مضامين و منشات سے جو اسميں شائع هوتے هيں - ان ميں سے كوئي چيز بهي ايسي نهيں هے جسكي نسبت كها جاسكے كه وه " دعوت " هے يا اسے حقيقت دعوة ميں كسي طرح كا دخل حاصل هے - بلكه اس سے مقصود حقيقي صرف وه بعض مقاصد اور تعليمات هيں' جنكے اعلان و اظهار اور فتح و نصرت كا سامان حكمت الهي نے مهيا كيا' اور پهر من جمله اور بهت سے اسباب و وسائل كے ايک سبب و وسيله الهلال كي اشاعت اور اسكي كوششوں كو بهي بناديا - وه جو انساني غذا كے پيدا كرنے كيليے موسم كو بدلتا' هواؤں كو چلاتا' پاني كو برساتا' اور دهقان كے هاتهوں سے تخم ريزي كراتا هے' جب چاهتا هے كه اپنے بندوں ميں سے كسي جماعت كيليے ارشاد و هدايت كي روحاني غذا مهيا فرمادے تو بالكل اسي طرح دلوں كي اقليم اور فكروں كي فضا ميں بهي تبديلي پيدا كرديتا هے' اور خود بخود ايک قدرتي تغير كي طرح تمام اسباب موافق فراهم هونا شروع هو جاتے هيں - اُس وقت پاني بهي برستا هے' عمده هوائيں بهي چلتي هيں' اور كاشت كاروں كي محنتيں بهي اپنے اپنے وقت و ضرورت كے مطابق كام دينے لگتي هيں - پس جب كهيت سرسبز هوتا هے تو گو بهت سے كهنے والے موجود هوتے هيں كه يه سب كچهه هماري هي سعي كا نتيجه هے' مگر در اصل اسكا حق كسي كو بهي نهيں پهنچتا - كيونكه بيج كے بار آور هونے كيليے جن اسباب و ذرايع كي ضرورت هے وه بے شمار هيں' اور جب تک وه سب جمع نهو جائيں' صرف ايک علت كچهه بهي مفيد نهيں هو سكتي -

اگر پاني كهے كه يه ميري كار فرمائي هے' تو آفتاب بهي چمک سكتا هے كه يه اسي كي حرارت كا معجزه هے - اگر دهقان مدعي هو كه اُس نے بيج ڈالا تو موسم اُسے جهٹلا سكتا هے كه بغير ميرے آے هوے محض تخم ريزي كيا كرسكتي تهي ؟ مزدوروں نے هل جوتا' كاشتكار نے بيج ڈالا' نگهبانوں نے ركهوائي كي' اور موسم نے آبياشي' ان ميں سے هر فريق دعوا كرسكتا هے كه ميں هي اس لهلهاتے هوے كهيت كي وجود پذيري كي علت هوں' مگر وه جو ان سب سے بالا تر قوت هے' كهتي هے كه تم سب هيچ هو - اگر قدرة الهي تمام

انريبـــل سر ابراهيـــم رحمت اللـــه

اور مسلمانوں کے لیے ایک بہتر و مناسب سیاسي تعلیم

آنریبل سرابراهیم رحمت اللہ کي صدارت لیگ اور خطبۂ افتتاحي سال جدید کا وہ بہترین اور شاندار واقعہ ھے ' جسکے اندر مسلمانوں کیلیے ایک نہایت ھي قیمتي اور پائدار یاد پائي جاتي ھے !

انریبل موصوف جب لیگ کي صدارت کیلیے منتخب ھوے تو جو لوگ مسلمانوں کے موجودہ حالات کي نزاکتوں کو دیکھہ رھے تھے ' وہ شمالي ھند یا پنجاب کے کسي مشہور آدمي کي جگہ ایک دور دراز اور تقریباً اسلامي مسائل کے مراکز سے الگ تھلگ صوبے کا نام دیکھکر امید و بیم میں پڑگئے ' مگر میں نے اُسي وقت اپنے بعض دوستوں سے کہا کہ سر ابراھیم رحمت اللہ انڈین نیشنل کانگریس میں شریک رھچکے ھیں ' اور میں سمجھتا ھوں کہ جو صاحب فکر ملک کي اس ایک ھي درسگاہ سیاست میں رھچکا ھے ' اس سے کسي ازادانہ مگر پر دانش و حکمت سیاسي خدمت کي توقع کبھي ناکام نہیں ھوسکتي -

میں شخصاً سر ابراھیم رحمت اللہ کے کاموں کو اُس وقت سے جانتا ھوں جبکہ ابسے چھہ برس پہلے بمبئي میں تھا -

تاھم یہ سوال میرے لیے بھي فیصلہ طلب تھا کہ ایک خاص صوبے کے اندر جو کاوکن قابلیت سر بلند ھے ' وہ کسي ایسے پلیٹ فارم پر بھي بہترین توقعات کو پورا کر دکھائیگي ' جہاں صوبوں اور شہروں کے حوالہ سے بالاتر ' تمام ھندوستان کے مسلمانوں کیلیے ایک سیاسي درس و تعلیم کي ضرورت ھے ؟

لیکن لیگ کي اولین نشست کے بعد ھي ھر منصف اور اھل الراے شخص کا فیصلہ یہي تھا کہ توقعات پوري ھوگئیں ' اور مسلمانوں کي موجودہ سیاسي زندگي کیلیے سر ابراھیم رحمت اللہ کي تقریر حقیقت اور اعتدال کا ایک بہترین مرکب ھے جو نہایت اچھي صورت میں پیش کیا گیا ھے -

میں سمجھتا ھوں کہ جب سے مسلمانوں نے پولیٹکل مقاصد کے نام سے کام شروع کیا ھے ' اُنکے پولیٹکل لٹریچر میں یہ پہلي تقریر ھے جو اس جامعیت اور عمدہ قوام بحث کے ساتھہ مرتب ھوئي ھے -

حتی کہ کانگرس کے بعض ارکان نے میرے سامنے اسکا اعتراف کیا کہ خود کانگریس کے لٹریچر میں بھي یہ تقریر کامل امتیاز پانے کي مستحق ھے - وکفي بہ فخرا -

پریذیڈنشیـل ایڈریس ھـر مجلس کیلیے اُسکي حقیقـي کار روائي ھے ' اور اسکي رفعت و اھمیت کا پیمانہ بھي اسي کے اندر ھوتا ھے ' مگر بد قسمتي سے ھمارے اندر ایسے لوگ نا پید ھیں جو دولت و شہرت کے ساتھہ قابلیت بھي رکھتے ھوں اور صرف قابلیت کي عزت کرنا ابھي ھم نے نہیں سیکھا ھے ' اسلیے ھمیشہ ھماري بڑي بڑي کانفرنسوں کي افتتاحي تقریریں نہایت کم وقعت و بے اثر رھتي ھیں ' اور محنت و قابلیت اور اصابت راے و حسن بیان کا اسمیں کوئي بلند و ممتاز حصہ نہیں ھوتا -

بر خلاف اسکے انڈین نیشنل کانـگریس نے اپنـي افتتاحي تقریروں کا ایک ایسا رفیع لٹریچر جمع کردیا ھے جو ادب و انشا پردازي ' قوۃ تحریر و بیان ' خوبي بحث و استدلال ' کثرت مواد و معلومات ' حق گوئي و صدق لہجہ ' تعلیم و درس سیاست ' غرضکہ ھر حیثیت سے ھندوستان کے موجودہ علم ادب کا ایک ممتاز ترین حصہ ھے -

لیکن انریبل سر ابراھیم رحمت اللہ کے ایڈریس کے بعد کم ازکم ایک تحریر تو لیگ کے پاس بھي ایسي موجود ھوگئي ھے جسے امتیاز کے ساتھہ پیش کیا جاسکتا ھے -

جیسا کہ انھوں نے خود کہا ھے ' اس عہدے کیلیے انکا انتخاب ایک ایسے وقت میں ھوا جبکہ مسلمانوں کي سیاسي حالت چند در چند پیچیدگیوں کي وجہ سے نہایت درجہ غیر مطمئن تھي ' اور بحث کرنے والے کیلیے صرف ایک سال کے معمولي واقعات ھي نہیں بلکہ یکے بعد دیگرے ظاھر ھونے والے متعدد اھم اور دشوار بحث مسائل جمع ھوگئے تھے - اُن سب پر مستزاد لیگ کا وہ اندروني مناقشہ تھا جو گو في الحقیقت کچھہ بھي نہ تھا لیکن بعض مخفي اغراض سے اسے اسقدر اھمیت دیدي گئي تھي گویا جماعتي تفریق کا وقت آگیا -

ایسي حالت میں انھوں نے اپني مشکلات کے بیان کرنے میں ذرہ بھي مبالغہ نہیں کیا ھے - انکے سامنے مشکلات کا گرد و غبار یقیناً موجود تھا ' لیکن بجاے اسکے کہ انکي قوت فیصلہ اُسکے اندر گم ھو جاتي ' وہ قابل تحسین جرأت کے ساتھہ اسکے ھٹانے میں کامیاب ھوے ' اور اعتدال و متانت کو واقعیت اور حق بیاني کے ساتھہ آمیزش دینے کا ایک نہایت ھي نازک اور مشکل کام انھوں نے ایسي روشني میں انجام دیا جو تذبذب اور طرفداري کے غبار سے بالکل صاف تھي !

اعتدال اور حقیقت دو ایسے عنصر ھیں ' جنکي باھمي آمیزش کا کام ھمیشہ سے نازک اور مشکل رھا ھے - یا تو پہلے کا غلبہ دوسرے کو بالکل نابود کردیتا ھے ' یا دوسرے کي بو اتني تیز ھو جاتي ھے کہ اپنے ساتھي کے وجود کو بالکل دبا دیتي ھے - لوگوں نے عموماً اس راہ میں افراط و تفریط کي ٹھوکریں کھائي ھیں ' اور جس شے کو " اعتدال " سمجھا ھے در اصل اُسکا زیادہ صحیح نام حقیقت کا عدم ھے !

لیکن با وجود بے اعتدالي کے اُس سوء ظن کے جو میري نسبت بعض لوگوں کو ھے ' میں تسلیم کرتا ھوں کہ سر ابراھیم رحمت اللہ کا " اعتدال " اعتدال ھے ' نہ کہ اصلیت کا عدم اور فقدان !

بس یه اور اسي کے هم معني و هم اصول مقاصد تھے' جنکي طرف الهلال نے ابناء ملت کو دعوت دي' اور اگر چه ان میں سے کوئي چیز بھي نئي نه تھي' تاهم غفلت و جهالت اور استیلاے ضلالت و فتنه نے اس تعلیم کے هر لفظ کو لوگوں کیلیے ایک صداے نا آشنا بنادیا تھا۔ پس جیسا که همیشه هوا هے' ضرور تھا که اس اعلان و دعوت کا آغاز بھي تعجب و انکار' تحقیر و تذلیل' غیظ و غضب' اور تعاند و تنفر سے هوتا مگر خاتمه اعتراف و اقرار' تعظیم و تشهیر' رجوع و انقیاد' اور تسلیم و اطاعت پر هوتا' اور الحمد لله که ایسا هي هوا' اور جسقدر هونا باقي هے وه بھي عنقریب هوکر رهیگا : و تمت کلمة ربک صدقاً و عدلا - لا تبدیل لکلمات الله :

(ما قــال و من قـــال)

پس جب کبھي اس عاجز کي زبان سے " دعوة الهلال " کا لفظ نکلتا هے' اور اسکي نصرت و فتح یابي کا دلي اذعان و روحي ایقان کے ساتھه اعلان کرتا هوں' تو اس سے مقصود نه تو رسالۂ الهلال کا وجود هوتا هے' اور نه خود اپنا وجود اور اپنا کاروبار' بلکه یهي صداقتیں اور حقیقتیں هوتي هیں جنکے اعلان و دعوت کي حضرة الهي نے الهلال کو توفیق دي' اور اس عظیم الشان اور انقلابي تبدیلي کیلیے جو مسلمانان هند میں هونے والي هے' منجمله اور صدها اسباب و بواعث کے ایک سبب الهـلال کو بھي بنا دیا - اس بنا پر جس قدر کامیابیاں هیں وه اسي کیلیے هیں' اور جس قدر اعلان قوت' رفع ذ[illegible]' و اعلاء کلمه هے' وه سب کا سب اسي کو پهنچتا هے :

هر جا کنیــم سجــده بداں آستاں رسد !

میں سچ سچ کهتا هوں که خود میرا اسمیں کوئي حصه نهیں - اور نه رائي برابر مجھے حق پهنچتا هے که اسکي کامیابي کي عزت کو اپني طرف نسبت دوں - سچائي جهاں کهیں سے نکلیگي استقلال اور عزت کو اپنا منتظر پائیگي - اور حق جس زبان سے بلند هوگا' کامیابي و نصرت اسکا قدرتي حصه هے جو کبھي اس سے چھن نهیں سکتا - یه خدا کا محض فضل هے که وه کسي زبان کو اسکا آله' کسي قلم کو اسکا ذریعه' اور کسي سعي کو اسکا وسیله بنالے' اور پھر اس وسیلے کے خاطر نهیں بلکه صرف اپني سچائي کي خاطر اسے کامیابي عطا فرماے -

لیکن یه کامیــابي نه تو اس شخص کي هوگي جس نے ایسا کیا' اور نه تو حق کي عزت کو وه اپني عزت [illegible] کا حقدار هوگا - اگر وه ایک لمحه یا ایک منٹ کیلیے بھي اس غرور باطل اور کبر ابلیسي میں گرفتار هوگا تو خدا اس سے اپنا رشته کاٹ لیگا' اور اسے ذلت و رسوائي کیلیے چھوڑ دیگا - کیونکه وه اپني صداقت کا محافظ اور اپنے کلمۂ حق کے اعلان کیلیے قادر و مقتدر هے - وه اگر چاهے تو درخت کي خشک ٹهنیوں کو حق کیلیے گویا کردے' اور پهاڑوں کي چوٹیوں کي اندر سے انسانوں کو سچائي کي تعلیم ملنے لگے - وه نه تو انسانوں کا محتاج هے که وه اسکي خاطر بولیں' اور نه انکے کاموں کیلیے درمانده هے که اسکي راه میں اٹھیں - اسکے کاروبار حق کا عجیب و غریب حال هے - وه جب کبھي چاهتا هے تو اپنے بندوں کو کسي کار حق کیلیے توفیق دیدیتا هے' اور پھر جب وه مغرور هو جاتے هیں اور [illegible] هیں که یه هماري شخصي کامیابي هے تو پتھر کے ٹکڑوں اور سوکھي هوئي لکڑیوں کي طرح انهیں اپني راه سے هٹا کر پھینک دیتا هے !

نــه زیبد مرد خود بیں پادشا را
انیــن المذنبیں باید خــدا را

(ایک مثـــال)

اسکي مثال بالکل ایسي هے جیسے کوئي شخص کسي پتھر کي سل سے کوئي عمده کام لیلے' اور پھر جب چاهے اسے اٹھا کر راستے میں پھینک دے - یه سچ هے که وه پتھر ایک عمده کام کا ذریعه بن گیــا تھــا' لیکن یــه بھي تو سچ هے که جــو اراده اس سے کام لیتا تھا' وه اسے ٹھوکریں کھانے کیلیے راستے میں پھینک بھي دیسکتا تھــا ؟

پھر اگر اس پتھــر کیلیے تمهارے عقید[illegible] میں کوئي فخر نهیں هوسکتا حالانکه وه کسي بڑے عمده اور مفید کام کا ذریعه تھا' تو ٹھیــک اسي طــرح حق و صــداقت کے کاروبار میں خاص اس انسان کے وجود کیلیے بھي کوئي فخر و ناز نهیں جسکو حکمة رباني نے کسي مصلحت مخفي کي بنا پر خدمت دیني کیلیے ایک آله اور واسطه بنا دیا هو - الا یه که اسکو ضائع نه کیا گیا اور اپنے لطف و کرم سے وسیله و ذریعه هونے کي توفیق بخشي -

(تنبیــه ضـــروري)

البته یه یاد رکھنا چاهیے که اس بیان سے وه مقربان الهي اور خواص عالم انسانیت مستثنی هیں جنــکا وجود صداقت الهي کے اظهار کا صرف وسیله هي نهیں هوتا بلکه خود ان کے انــدر نور حقیقت کي شمع روشن هوجاتي هے' اور اسکي نورانیت انکے اعمال مقدسه اور انفاس زکیه سے چھن کر عالم انسانیة کي در و دیوار پر پرتو افگن هوتي هے - یعني الله تعالی انکے وجود کو اظهار حق کا واسطه هي نهیں بلکه خود حق کا مسکن و مشرق بنا دیتا هے' وه حق کے مخاطب نهیں بلکه حق کا پیکر و مجسمه هوتے هیں - لیکن :

یه رتبــۂ بلنــد مــلا جس کو ملگیــا
هر مدعي کے واسطے دار و رسن کهاں ؟

یه اور لوگ هیں اور انکا عالم دوسرا هے - میں یهاں اس مقام کا تذکره نهیں کرتا جسکي مجھے حسرت هے' بلکه اسکا حال بیان کررها هوں جسمیں اپنے تئیں پاتا هوں اور نهیں پسند کرتا که اسکا تذکره نه کروں :

عالم همه افسانۂ ما دارد و ما هیچ !

میں سچ سچ بلا شائبۂ انکسار کے اعلان کرتا هوں که اس بارے میں میرے مناظر و مشاهدات نهایت عجیب و غریب و عبرت انگیز هیں - میں جب کبھي ان نتائج عظیمه کو دیکھتا هوں جو فضل الهي نے الهـلال کي دعوت کو عطا فرماے' اور اس رفعت ذکر' تاثیر و نفوذ' رجوع خلائق' انـقلاب خیالات' و حس و تنبـه دیني و روحاني کي عام تبدیلي پر نظر ڈالتا هوں جو اس انیس ماه کي دعوت سے هر طرف پیدا هوگئي هے' اور پھر اسکے بعد خود اپنے تئیں دیکھتا هوں اور اپنے اعمال پر نظر ڈالتـا هوں' تو مجھے حکمة الهیه کي ایک عجیب و غریب نیرنـگي نظر آتي هے اور یقین هو جاتا هے که یه جو کچھه نتائج حسنه میرے سامنے هیں' وه محض اصل دعوة کي صداقت و حقیقت کے برکات و انوار هیں' ورنه خود میں اور میري گناهوں میں ڈوبي هوئي زندگي تو اس لائق بھي نه تھي که ان نتائج عظیمه کو کبھي خــواب میں بھي دیکھتي -

یه اسکا قاعده هے که جب وه اپني امة مرحومه کیلیے کوئي کام کرنا چاهتــا هے تو مثل اس کامل کاریگــر کے جو ٹوٹے هوے اور ناقص اوزاروں سے ایسا عمده کام نکال لیتا هے جو دوسرے کاریگر عمده اور قیمتي آلات سے بھي نهیں کرسکتے' جس بندے کو چاهتا هے

اسباب و وسائل مہیا نہ کرتي تو نہ تو ایک بیج بار آور ہوتا اور نہ ایک سبز پتہ زمین پر نظر آتا !

امن خلق السماوات والارض و انزل لکم من السماء ماء فانبتنا بہ حدائق ذات بہجة ما کان لکم ان تنبتوا شجرہا ء الہ مع اللہ ؟ بل ہم قوم یعدلون - (۲۷ : ۶۱)

" کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ؟ اور آسمان سے تمہارے لیے پاني برسایا ؟ پھر اُس کي آبیاري سے کیسے کیسے حسین و شاداب باغ و چمن پیدا ہوگئے ؟ حالانکہ تم انسانوں کي قوت سے بالکل باہر تھا کہ ان کے درختوں کو پیدا کرتے ؟ کیا اللہ کے سوا اور بھي کوئي ہے ؟ "

(مقصد دعوت حقیقي)

اب دیکھو کہ الہلال کي دعوت کا مقصد حقیقي کیا تھا ؟ اس نے روز اول ہي سے اعلان کردیا کہ احیاء و تجدید ملت کیلیے جس قدر تحریکیں ملک میں موجود ہیں ، وہ اُن میں کسي کو بھي تنزل و انحطاط کے اصلي مرض کا کامل علاج نہیں سمجھتا ، بلکہ ان میں سے اکثر اسطرح کا علاج ہیں جنکے اندر خود نئي بیماریوں کے پیدا کرنے کي ہلاکت موجود ہے - پس وہ اُن تمام راستوں سے بالکل الگ ہوگیا جو کار و بار اصلاح و ترقي کے پیشتر سے موجود تھے ، اور پھر نہ تو اس نے تعلیم کو اپنا کعبۂ مقصد بنایا ، نہ سیاست کو قبلۂ آمال ، نہ علم کي رہنمائي قبول کي ، نہ تہذیب و تمدن سے دستگیري چاہي ، صرف یہي ایک صدا بلند کي کہ :

یا ایہا الذین آمنوا ! اطیعو اللہ و رسولہ و لا تولوا عنہ و انتم تسمعون ! (۸ : ۲۰)

مسلمانو ! اللہ کي اطاعت کرو اور اسکے رسول کے لائے ہوے حکموں پر عمل کرو - اور اسکي طرف سے گردن نہ موڑو اور تم اسکي بھیجي ہوئي آیتیں سن رہے ہو !

کیونکہ اسکو یقین ہوگیا کہ جب تک مسلمانوں کے اعتقادات و اعمال مذہبي کي اصلاح و درستگي نہوگي ، اُس وقت تک کوئي سعي اصلاح مفید مقصد نہیں ہو سکتي -

پس اُس نے اپنے مقصد کو ایک ہي مختصر جملے میں بار بار دھرایا یعني " دعوۃ الي القرآن " یا " امر بالمعروف و النہي عن المنکر " اور پھر اعمال قومي کي ہر شاخ میں اسي اصل الاصول کو پیش نظر رکھکر دعوت شروع کي -

(تشریح مقصد)

یہ تو اسکے مقصد کا اصل الاصول ہے - لیکن اکثر اسکي تشریح و تفسیر کي جاے اور آسے موجودہ حالات سے تطبیق دي جاے تو حسب ذیل مواد اسکي تحت میں قرار دیے جا سکتے ہیں :

(۱) مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے تمام کاموں کي بنیاد تعلیم الہي پر رکھیں نہ کہ محض کسي ترقي یافتہ قوم کي تقلید و اتباع اور نقالي پر - یا محض اخذ تحصیل تمدن و سیاست و وطنیت پر -

(۲) اسلام کي اصلي مزیت و فضیلت یہ ہے کہ اس نے ہر طرح کي صداقتوں اور حقیقتوں کو خدا کے رشتہ سے منسلک کردیا ہے اور ہر عمل صحیح و حق جو اس آسمان کے نیچے کیا جاے ، اسکے نزدیک خدا کا کام اور اُسکي عبادت ہے - پس ہر مسلمان کو صداقت کا عاشق ، حقانیت کیلیے مضطر ، عدالت کا نگراں ، اور حریت کا پرستار ہونا چاہیے - کیونکہ وہ مسلمان ہے ، اور مسلمان وہي ہے جو اللہ کي رضا کیلیے ہر طرح کا دکھ اٹھاے ، اور اللہ کي رضا اُسکي راستبازي اور حق و عدل کي معیت میں ہے -

(۳) اور اسلیے کہ خدا نے مسلمانوں کو جہاد في سبیل اللہ کا منصب رفیع عطا فرمایا - پس جو مسلم اسکي راہ میں مجاہد نہو ، وہ اسکے اس بخشے ہوے لقب کا مستحق بھي نہیں - جہاد في سبیل اللہ کے معني یہ ہیں کہ ہر طرح کے ظلم و تشدد ، معاصي و ذنوب ، اور شیطان ضلالت و افساد کے پیدا کیے ہوے غرور باطل سے انسانیت کو نجات دلانے کیلیے اپني تمام قوتوں سے کام لینا ، اور اس راہ میں ہر طرح کا جسماني اور قلبي دکھ اٹھانا - حتی کہ سولي کے تختے اور جلاد کي تیغ کي برش کو بھي اُسکي خاطر گوارا کرلینا -

(۴) پس اگر ظلم ہو ، اگر ... و فساد کي گرم بازاري ہو ، اگر انسانوں کے حقوق الہیہ کو پامال غرور باطل کیا جاے ، اگر روشني کي جگھہ تاریکي ، اور راست بازي کي جگھہ کذب پرستي کا اعلان ہو ، تو اسلیے نہیں کہ ظلم و فساد کو انسانوں نے برا اور اخلاق عامہ نے قابل نفرت بتلایا ہے ، پس تم بھي برا سمجھو ، بلکہ اسلیے کہ تم مسلمان ہو اور مسلمان دنیا میں صرف حق کي خدمت ہي کیلیے ہے ، اور نیز اسلیے کہ یہ سب کچھہ خدا کي مرضي کے خلاف ہے ، اور مسلمانوں کي مرضي وہي ہوني چاہیے جو انکے خدا کي مرضي ہے : تخلقوا باخلاق اللہ -

(۵) مسلم و مومن وہ ہے جو اللہ کے رشتے کو دنیا کے تمام رشتوں پر ترجیح دے - پس کسي ہستي کیلیے یہ جائز نہیں کہ وہ اسلام کي مدعي ہو ، اور ساتھہ ہي خدا کو چھوڑ کر دوسرے رشتوں کي گرویدہ ہوجاے - خدا کا رشتہ اسکي سچائي اور عدالت کي محبت میں ہے - جو حق کو پیار کرتا ہے ، وہي خدا کو بھي پیار کرنے والا ہے : و الذین آمنوا اشد حبا للہ -

(۶) اسلام نے توحید کا سبق سکھلایا - توحید کي تکمیل کے معني یہ ہیں کہ انسان اپني تمام انتہائي قوتوں اور اطاعتوں اور فرماں برداریوں کو صرف اللہ کیلیے مخصوص کردے ، اور اُن میں کسي کو شریک نہ کرے - پس چند انسانوں کو اپنا لیڈر بناکر انکے ہر حکم کي بلا چون و چرا تعمیل کرنا ، یا گورنمنٹ اور حکام کي ہر خواہش کے آگے (اگرچہ وہ حق و عدالت اور صداقت و حریت کے منافي ہو) سر جھکا دینا ، ایک ایسا شرک جلي ہے جو توحید کے ساتھہ جمع نہیں ہو سکتا -

(۷) اسلام کا عقیدۂ توحید انساني حریت و آزادي کا سرچشمۂ حقیقي ہے - کیونکہ جو سر صرف خدا ہي کے آگے جھکے گا ، ممکن نہیں کہ وہ انسان اور انسانوں کے غرور پادشاہت و حکومت کے آگے ذلت عبودیت سے سربسجود ہو - ان الحکم الا للہ - پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے اندر عبودیت الہي کي اصلي حقیقت پیدا کریں ، اور کوئي روح خدا کے آگے وفادار نہیں ہو سکتي جب تک کہ وہ اُن تمام قوتوں سے یکسر باغي نہوجاے ، جو خدا کي صداقت اور اسکي مقدس مرضات کے خلاف ہیں -

(۸) ملک و انسانیت کي خدمت ، آزادانہ حیات سیاسي و ملکي کا حصول ، جد و جہد حریت ، اور خود مختارانہ حکومت کے حاصل کرنے کیلیے باقاعدہ مساعي ، یہ تمام مقاصد صالحہ اگر دوسري قوموں کو بربناء جذبۂ قومیت و وطنیۃ عزیز ہیں ، تو ہر قائل کلمۂ توحید کو مذہباً و دیناً محبوب ہونا چاہئیں - پس عزت و مجد اسلامي کا مقتضي یہ ہے کہ ان تمام میدانوں میں مسلمان سب سے آگے ہوں ، نہ کہ سب کے پیچھے اور غیروں کے مقلد و خوشہ چین : و ان العزۃ للہ و لرسولہ و للمومنین -

ہاں ، ایک اصل الاصول ہے جو اس دعوت کو عام ہنگامہ ہاے سیاسي و تمدني سے الگ کرتا ہے - یعني ان تمام چیزوں کو صرف اللہ کے رشتے اور اسکي مرضات کي متابعت کے تعلق سے حاصل کیا جاے نہ کہ محض تقلید اقوام و جماعت سے - اور اسلیے سب سے پہلے عمل بالاسلام کے حبل اللہ المتین کو پکڑو تاکہ اسکے تمام نتائج حقیقیہ سے ہم کنار ہو - و العاقبۃ للمتقین -

مدرس سلامیه

نـــدوة ال - ١ ، اء

(اور مسئله اصلاح و احیاء ملت)

(۳)

گذشته نمبر میں اصلاح کي دو قسموں کا مختصر ذکر کیا جاچکا هے' یعني اصلاح سیاسي اور اصلاح افرنجي' اب تیسري قسم کے طرف توجه کرني چاهیے -

(۳)

تیسري قسم اُن تحریکوں کي هے جنکي بنیاد اگرچه مثل گذشته دو تحریکوں کے مناسب وقت تمدني و تعلیمي انقلاب کي خواهش پر تهي ' لیکن چونکه اُن مصلحین نے زیادہ غور و کاوش اور اجتہاد فکر و تفحص صحیح سے کام لیا اسلیے وہ سمجهه گئے که اصلاح و تغیر کیلیے ظواهر و فروعات سے متاثر هونے کي جگهه کسي اصول حقیقي اور مبدء اصلي کي تلاش میں نکلنا چاهیے' اور اُس ایک هي علت اساسي کو پهچاننا چاهیے جسکے لیے ایک هي اساسي دفعیۂ و علاج بهي هو -

انهوں نے دیکها که تعلیم و تحصیل تمدن حالیه کے لیے سعي کرنا قبل اسکے که کوئي اساسي و اصولي اصلاح هو جاے ' محض بیکار بلکه مضر هے -

اول تو یه تمام امور اصل مرض میں داخل نهیں هیں بلکه کسي حقیقي مرض کے نتائج و عوارض هیں - اگر مسلمانوں کي تمدني حالت درست نهیں هے تو اسکا نتیجه غفلت هے که انهوں نے دنیا کي تمدني ترقي کا ساتهه نه دیا - لیکن غفلت کیوں هے ؟ قواء عمل کیوں معطل' اور ذهن و دماغ کیوں بیکار هوگئے؟ پس ضرور هے که پہلے اس سبب کو دور کیا جاے جسکي وجه سے بیداري کے بعد یه غفلت طاري هوئي - اور یــه ظاهر هے که غفلت کي علت غفلت نهیں هوسکتي' کوئي اور هي علت هے جس سے یه معلول پیدا هــوا هے -

یا مثلاً مسلمانوں میں آجکل کے علوم و فنون نافعه ناپید هیں' اور وہ انکي جانب سے غافل هیں - پس سب سے پہلے اُس شے کو دور کرنا چاهیے جس کي وجه سے اُن میں علم کا فقدان هوا اور اسکے حصول کا ولوله اور اسکے عشق کي بیتابي باقي نه رهي' نیز اُس شے یا اُن اشیا کو حاصل کرنا چاهیے جنکي وجه سے دیگر اقوام میں یه موجود هے ' نه که سب سے پہلے علم علم پکارنا -

ثانیاً ' اگر ابتدا سے تلاش اصل و حقیقت کي جگه انهیں چیزوں کو بنیاد کار قرار دیا گیا تو یاتو پوري کامیابي حاصل نه هوگي کیونکه یه آنکهوں کي جلن' سرکے درد' اور اعضا شکني کا علاج هوگا حالانکه ان سب کا باعث اصلي یعني بخار باقي هے - اور اگر کامیابی هوي اور پیشاني پر کوئي ایسي سرد شے لگا دي گئي جسکي برودت سے بخار کي حدت و حرارت کم محسوس هونے لگي' تو پهر اسکا نتیجه یه هوگا نه تمدن و تعلیم راس نه آئیگي اور اور طرح طرح کي ایسي خرابیاں پیدا هو جائینگي جنکي وجه سے نه تو مقصد اصلي حاصل هوگا' اور نه کوئي دوسري کامل و احسن حالت هي پیدا هوسکے گي -

تب انهوں نے مسلمانوں کے موجودہ اعمال و اطوار حیات کا مطالعه کیا تو انهیں نظر آیا که ان میں سے اکثر ایسے هیں جنکي موجودگي میں محال هے که حسب سنن طبیعیه کوئي قوم زندہ وقائم رهسکے - وہ تمام اعمال صحیحه و صالحه جو حیات اجتماعي و ملي کیلیے بمنزلۂ روح و حرارت غریزي کے هیں' ان میں سے مفقود هوگئے هیں' اور هر عمل یا تو محرف هے یا مسخ شدہ -

پهر انهوں نے اُس قوة روحانیۂ الهیه کو دیکها جوابتک . امانی کے دلوں پر حکمراں هے ' یعنے دیانة مبجلۂ اسلامیه اور اُسکے تمام احکام و تعلیمات صادقه ' تو اُنهیں بدفعة واحدة نظر آیا که . ا-الی کے تمام موجودہ اعمال و اطوار یکسر اُسکي تعلیمات حقه کے خلاف هیں' اور اسکي تعلیم میں وہ تمام ارکان و اصول باکمل حال' و اجمل صورة موجود هیں جنکا عمل و انقیاد کسي قوم کي حیات اجتماعي و سیاسي اور قیام مدني و عمراني کیلیے ضروري هے : الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي و رضیت لکم الاسلام دینا !

پس انکي حالت مثل اُس طبیب کے هوئي جو اپنے سامنے کسي کثیر العوارض مریض کو دیکهکر گهبرا گیا هو' لیکن یکایک القاء طبي اصل مرض کي تشخیص اور علة حقیقیه کے کشف تک اُسے نائل کردے' اور وہ پهر اُن تمام ظاهري مظاهر مرض سے یک قلم بے پروا هوکر صرف اندرون بدن کے نقص مخفي کے انسداد پر اپني تمام همت و سعي خرچ کرنے لگے -

انهوں نے سمجهه لیا که عروج و زوال امم في الحقیقة ... ایک قانون الهي کے عمل و نفاذ کا نتیجه هے جسے لسان الله الاقدس نے بتلا دیا هے :

واذا اردنا ان نهلک قریة ' امرنـا مترفیها ' ففسقوا فیها فحق علیها القول فـدمرناها تـدمیـرا - وکم اهلکنا من القرون من بعد نوح' و کفی بربک بذنوب عبادہ خبیراً بصیرا ! (۱۷ : ۱۷)	اور جب همکو کسي آبادي کا برباد کرنا منظور هوتا هے تو هم اس آبادي کے خوشحال لوگوں پر اپنا حکم بهیجتے هیں- پهر وہ نا فرمانیاں کرنے لگتے هیں' جب ایسا هوتا هے تو وہ آبادي مستحق عذاب هوجاتي هے - پس هم اسے تباہ و برباد کر دیتے هیں - اور دیکهو ! طوفان نوح کے بعد اسي قانون کي بنا پر کتني

هي قوموں کو هم نے تباہ و هلاک کردیا ' ! ! یقین کرو که تمهارا پروردگار اپنے بندونکے گناهوں کو جانتا اور دیکهتا هے -

اور سورۂ طلاق میں فرمایا :

و کایـن من قریـة عتت عن امـر ربها و رسلـه فحاسبناها حساباً شدیداً و عذبناها عذاباً نکرا ؟ فذاقت وبال امرها و کان عاقبة امرها خسرا - اعد الله عذاباً ' فاتقو الله یا اولی الالبـاب الذیـن آمنوا ! ! (۶۵ : ۸)	اور کتني هي آبادیاں هیں جنکے رهنے والوں نے اپنے رب اور اسکے رسولوں کے احکام سے سرتابي کي ' اور هم نے بڑي هي سختي سے انکے کاموں کا حســاب لیــا اور سخت عــذابوں میں مبتلا کیا ' پس انهوں نے اپنے کیے کا مزہ چکها اور اسکا انجام کار صرف نقصــان و هلاکت هي هوا - قیامت کا عذاب ابهي انکے لیے باقي هے -

پس اے عقل و فهم رکهنے والو که الله پر ایمان لاچکے هو ! اُسکے غضب سے ڈرتے رهو ! !

اور پهر یه ایسي صاف تصریح اور کهلي کهلي تعلیم هے که اسي آیة کریمه کے بعد فرمایا :

قد انزل الله الیکم ذکراً رسولاً یتلوا علیکم آیات الله مبینات لیخرج الـذین امنوا و عملو الصالحات	اے مسلمانوں خدانے تمهیں آگاہ کرنے کیلیے اپنا ایک رسول تمهاري طرف بهیجدیا هے جو خدا کي آیتیں کهلے کهلے احکام کے ساتهه سناتا هے تا که جو

اپنے کام کا ایک ذریعه بنا لیتا ہے ، اور پھر وہ خود خواہ کیسا ھي برا ھو ، لیکن اسکا کام نیکو کاروں اور صالح انسانوں کا سا ھو جاتا ہے ، و این جا کار بـه فضل ست نه باستحقاق !

نصیب ماست بهشت اے خدا شناس برو
کـه مستحق کـرامت گنـاه کارانـنـد ! !

(داعیـــان حق کي تین قسمیں)

البته یه ضرور ہے که جب اسکا فضل ذرہ نواز اپنے کسي عاجز و درماندہ بندے پر مبذول ھوتا ہے ، اور وہ اسکي راہ کي طرف لوگوں کو بلاتا اور اسکے کلمۂ حق و عدالة کي دنیا کو تلقین کرتا ہے تو اسکا حال تین صورتوں سے خالي نہیں ھوتا :

(۱) یا تو خدا تعالی اسکے نفس کا تزکیۂ کامل کردیتا ہے اور اسکے وجود کو حق کا پیکر اور نمونه بنا دیتا ہے - و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم !

(۲) اور یا یه درجه عالیـه تو اس محروم تشنه کام کو حاصل نہیں ھوتا ، لیکن چونکه اسکے اندر حق و صداقت کا سچا درد اور خدا پرستي کي ایک نه بجھنے والي پیاس ھوتي ہے ، اسلیے با وجود اپنے طرح طرح کے قصوروں کے وہ وسیلۂ خیر و صداقت بننے کا شرف حاصل کرلیتا ہے ، اور اسکے اندر کچھه اسطرح کي عجز و انابت اور استغفار و اعتراف کي سوز و سوزش پیدا ھوجاتي ہے جو اسے استیلاء شیطاني سے بچاے رکھتي ہے ، اور پھر یا تو بالاخر منزل اخري تک پہنچا دیتي ہے یا راہ کي ٹھوکروں ھي سے گر کے رھجاتا ہے -

(۳) اور یا پھر وہ خباثت ابلیسي اور شرارت نفساني کا ایک مظہر لعین ھوتا ہے جو محض اپني اغراض نفساني کیلیے عاریتاً کسي امر حق کا اعلان کرنے لگتا ہے ، اور اس سے مقصود حق نہیں ھوتا بلکه ایک تـاریک باطـل جو اسکے پیچھے چھپا دیا جاتا ہے - في الحقیقة ... نفاق کي یه ایک سب سے زیادہ مہلک و خبیث قسم ہے -

پس پہلي قسم کي جماعت کیلیے تو کچھه کہنے کي ضرورت نہیں - لا خوف علیهم ولا هم یحزنون - تیسرے گروہ کو بھي نتائج حق کي بحث سے مستثني کردینا چاھیے ، کیونکه گو وہ مدعي حق ھو مگر در اصل اسکا حکم بھي باطل و فساد ھي کا ہے - اور خـدا کبھي باطـل کے ساتھه وہ سلـوک نہیں کـر سکتا جو اس نے حق و ایمان کیلیے مخصوص کردیا ہے : ام نجعل الذین آمنوا و عملو الصالحات کالمفسدین في الارض ؟ ام نجعل المتقین کالفجار ؟ (۳۸ : ۲۷)

البته دوسري قسم کے لوگوں کي نسبت میں کہنا چاھتا ھوں - یہي وہ لوگ ھیں که خدا انکي نیتوں کو قبول کرلیتا اور سعي حق اور خدمت صداقت کي برکت سے انکو اپنے لطف و کرم کا مورد بنا دیتا ہے - وہ خود خواہ کیسے ھي گرفتار قصور و مبتلاے ذنوب ھوں ، لیکن چونکه اسکے کلمۂ حق کے خادم ، اسکي سچائي کے پرستار ، اور اسکے دین حق کے عزت و عظمت کے لیے اپنے اندر ایک بیقراري رکھتے ھیں - اسلیے اسکي شان کریمي و رحیمي انھیں اپنوں میں سے سمجھنے لگتي ہے ، انکے کاموں کے نقص و فتور کو اپني توفیق رفیق کي بخشش سے کامل کردیتي ہے ، اور انھیں کبھي غیروں کے آگے ذلیل و رسوا ھونے نہیں دیتي - کیونکه اگر انکا قصور اسکے کرم کا سزاوار نہیں تو اسکي صداقت کي عزت تو مستحق لطف و نوازش ضرور ہے !

اگر نه بهر من از بهر خود عزیزم دار
که بندہ خوبي او خوبي خداوند ست

اسکي مثال بالکل ایسي ہے ، جیسے کوئي پادشاہ اپنے کسي اهم اور معزز کام کے انجام دینے کي عزت اپنے کسي غلام کو دیدے ، تو گو وہ کیسا ھي ادنے اور حقیر ھوگا اور کیسے ھي قصور اس سے اپني خدمتوں اور پرستاریوں میں سرزد ھونگے ، لیکن تاھم پادشاہ کا کرم شاھانه اسکي سفارش کریگا اور کہیگا که مانا که یه ھر طرح نالائق اور سزاوار عتاب ہے لیکن ابتو اسکي عزت میري عزت ھوگئي ہے اور دنیا اسے میري نسبت سے پہچانتي اور میرا خدمت گزار سمجھتي ہے - نہوکه کل کو دشمن ھنسیں که میرے دربار عز و جلال کے نام لیواؤں کیلیے عزت و سرخروئي نہیں ہے - پس شان عفو و کرم یہي ہے که جسے ایک بار سر بلندي دي ، پھر اسے نگونسار نه کیا جاے !

و لله در ما قال :

عرض نـه لے میرے جـرم و گناہ بے حد کا
الهي تجھکو غفور الـرحیـم کہتے ھیں !
کہیں کہیں نـه عـذر دیکھکر مجھے محتاج
یه اک بندے ھیں جنکو کریم کہتے ھیں !

(یوسف اور رب یوسف)

آیا نہیں دیکھتے که جب برادران یوسف علیه السلام دوسري بار مصر آے تاکه دربار مصر کي بخشش و فیاضي سے مالا مال ھوں اور قحط سالي کي مصیبتوں سے نجات پائیں ، تو انھوں نے عزیز مصر سے که في الحقیقت حضرة یوسف علیه السلام تھے ، عرض کیا :

مسنا و اهلنا الضـر و جئنـا ببضاعة مزجاة فاوف لنـا الکیـل ! (۸۸ : ۱۳)

اے عزیز مصر ! ھم کو اور ھمارے بال بچوں کو قحط کي وجه سے بڑي تکلیفیں پہنچ رھي ھیں ، پس ھم یه تھوڑي سی پونجي لیکر آئے ھیں تاکه آپ اسے قبول کریں ، اور اسکے معاوضے میں ھمیں پورا پورا غله دلوادیں !

لیکر تو آے تھے ناقص اور تھوڑي سي پونجي ، مگر معاوضے میں طلب کرتے تھے کامل اور بھر پور غله ! یه کارو بار اور معاوضۂ بالمثل کے قدرتي اصول کے تو خلاف تھا ، پر ارباب کرم کے شیوۂ بخشش کے عین مطابق تھا که پادشاھوں کا دربار تاجروں کي منڈي نہیں ھوتي - بھائیوں نے کہا : " بدر یوزہ گري آمدہ ایم نه به تجارت " -

مارا تو بهشت اگر به طاعت بخشي
آں بیع بود ، لطف و عطاے تو کجاست ؟

و تصـدق علینـا ، ان الله یجـزي المتصـدقیـن !

یه جو مانگتے ھیں تو کچھه اپني قیمت کا بدله نہیں مانگتے که وہ تو کچھه بھي نہیں ہے - بلکه اپني فیاضي سے بطور بخشش کے عطا کیجیے ، اور الله ارباب بخشش و سخا کو اچھا بدله دیتا ہے !!

پھر اگر یوسف کنعاني یه کرسکتا تھا که ناقص پونجي لیکر کامل متاع بخشدے ، تو کیا خداے یوسف کي کریمي سے یه بعید ہے که اپنے پرستاروں کے ناقص کاموں کو قبول کرکے انکو اپني کامل و اکمل توفیق کي بخشش سے مالا مال فـرما دے ؟ لقد کان في یوسف و اخوته ایات للسائلین کا مطلب میں تو یہي سمجھتا ھوں :

من وفاے دوست را در بیوفائی یافتم

قل لوانتم تملکون خزائن رحمـة ربي اذاً لامسکتم خشیـت الا نفـاق - (۱۷ : ۱۰۱)

" ان لوگوں سے جو خدا کے فضل و کرم کو بھولے ھوے ھیں ، کہدو که اگر میرے پروردگار کي رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ھوتے تو خرچ ھو جانے کے ڈر سے تم ضرور انھیں بند رکھتے مگر خدا ایسا نہیں کرتا -

البته یه ضرور ہے که قصور اور سرکشي میں فرق ہے ، اور جرم اور بغاوت ، دو الگ چیزیں ھیں - خدا اپنے قصور مندوں کو معاف کردیتا ہے پر اپنے سے باغیوں کو معاف نہیں کرسکتا ، اور یہي معني ھیں اس آیۂ کریمۂ مشہورہ کے که : ان الله لا یغفر ان یشرک به و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء -

دوسري قسم آن لوگوں كي هے جنهوں نے غفلت و ظلمت كے بعد يكا يک يورپ كو ديكها ' اسكي حالت سے اپني حالت كا مقابله كيا ' اور اس مقابلے كے بعد ايک حركت اصلاح و تغير كي انكے اندر پيدا هو گئي - يه تينوں قسميں جو اوپر بيان كرچكا هوں يعني اصلاح سياسي و افرنجي و ديني ' يه سب كي سب اسي دوسري قسم ميں داخل هيں -

چونكه اصول اصلاح و دعوت پر ايک مستقل مقاله كسي نه كسي وقت لـكهنا هے ' اسليے ميں نے اولين قسم پر بحث نه كي - البته يهاں اسقدر اشاره كر دينا ضروري هے كه يه تيسري قسم كي دعوت يعني " اصلاح ديني " گو يورپ كے اثر هي كا نتيجه تهي ' ليكن تاهم اپنے اصول و طريق كار ميں آس اولين جماعـة مصلحين مجددين كي دعوت سے نسبتاً اقرب ' اور بهت سے بنيادي مسائـل ميں تقريباً هم آهنـگ تهي -

(اصـلاح ديني كے بعـض مصلحين)

مشهور و معروف شيخ محمد عبده مصري كی دعوت اسي قسم اصلاح ميں داخل هے - شيخ موصوف كا ابتدائي عهد خالص سياسي انقلابات كے افكار ميں گذرا تها ' كيونكه انكے استاذ طريقت و معلم ارشاد ' سيد جمال الدين كي دعوت ميں سياسي عنصر غالب تها - اگر مسٹر بلنٹ كي روايت تسليم كرلي جاے ' تو شيخ محمد عبده عربي پاشا كي تحريک سے پهلے بالكل طيار هو گئے تهے كه توفيق پاشا خديو مصر كو قتل كر ڈاليں ' كيونكه اسنے ولي عهدي ميں اصلاح و تغير كے جو وعـدے سيـد جـمال الدين مغفور سے كيے تهے ' تخت نشيني كے بعد پورے نه كيے -

ليكن اسكے بعد هي سنه ۱۸۷۷ ميں عربي پاشا كا واقعه پيش آگيا جسميں خود شيخ محمد عبده بهي شريک قرار دیے گئے - انگريزي مصري كميشن نے شيخ كو بهي جلا وطني كي سزا دي ' اور يه بيروت ميں كچهه عرصـة ٹهركر سيد جمال الدين كے پاس پيرس چلے گئے - وهانسے ۱۳ - مارچ سنه ۱۸۸۴ كو ايک عربي اخبار " العروة الوثقى " نكالا - جسكی ايڈيٹري ميں سيد اور شيخ ' دونوں شريک تهے - في الحقيقت يهي تاريخ شيخ كي اصلاح ديني كي اولين بنياد هے -

عروة الوثقى كے تيسرے نمبر ميں انكا ايک مبسوط مضمون " ماضي الامة و حاضرها و علاج عللها " كے عنوان سے نكلا تها - اسميں مسلمانوں كي گذشته حيات اجتماعي كے اسباب بتلاے هيں ' پهر موجوده تنزل پر بحث كي هے - آخر ميں لكها هے كه اب عروج بعد از تنزل كا كوئي ذريعه ' بجز اسكے نهيں هے كه مسلمانوں كو مذهب كي صحيح اور حقيقي تعليم دي جاے -

پانچويں نمبر كے مقالۂ افتتاحيه كا عنوان يه تها : " انحطاط المسلمين و سكونهم و سبب ذالك " اسميں بتلايا هے كه اسكي علة اصلي اسلامئ اعتقادات و اعمال كے ضعف و نسخ كے سوا اور كچهه نهيں هے -

گيارهويں اور سترهويں نمبر ميں دو مضمون " اسباب حفظ الملـک " اور " سنن الله في الامم " كے عنوان سے نكلے تهے - انكے مطالعه سے پورا اندازه هوسكتا هے كه شيخ كي دعوة ايک خالص اصلاح ديني كي دعوت تهي ' جو مسلمانوں كو سب سے پهلے اعتقادات و اعمال دينيه كي درستگي كي طرف بلاتي تهي -

(الكـــواكبـي)

علماے مصر و شام ميں شيخ محمد عبده مصري كے علاوه ايک اور فكر صالح و مصلح بهي تحريک اصلاح ديني ميں شريک رها هے ' جسكو افسوس هے كه سلطان عبد الحميد و اشرار يلدز كے استبداد سياسي نے اعلان و قوت كے ساتهه كام كرنے كا موقعه نه ديا - يعني مرحوم شيخ عبد الرحمن الكواكبي -

الكواكبي كي دو كتابيں "طبائع الاستبداد" اور "جمعية ام القرى" موجود هيں - جمعية ام القرى ايک فرضي كانفرنس كي رپورٹ هے جو گويا ايام حج ميں منعقد هوئي اور تمام علماء عالم اسلامي نے اسميں شـريک هو كر مسلمانوں كے تنزل كے اسباب پر بحث كي - نتيجه تمام مباحث كا يه هے كه اصلاح ديني كے بغير اميد نجاح و فلاح ملت اميد باطل هے : و قال الرسول يا رب ان قومي اتخـذوا هذا القرآن مهجورا -

سلطان عبد الحميد نے ان دونوں كتابوں كو مملكة عثمانيه ميں ممنوع الاشاعة قرار ديديا تها ! !

(شيخ صـدرالدين تـركستاني)

شيخ محمد عبده المصري كا نام هندوستان ميں مشهور هوچكا هے ' ليكن بهت كم لوگوں كو يه معلوم هوگا كه مسلمانان تركستان (روس) ميں اصلاح و تغير كي جو حركت گذشته نصف صدي كے اندر شروع هوئي ' اسكا رجحان بهي زياده تر " اصلاح ديني " هي كي طرف رها هے ' اور ابتدائي دو قسموں يعنے سياسي و افرنجي كا عنصر وهاں بهت مغلوب هے -

اگر مصر و عثمانيه نے اصلاح ديني كي دعوت كيليے ايک محمد عبده كو پيدا كيا تو ميں نے هميشه تعجب كيا هے كه بلاد روسيۂ تركستان و وسط ايشيا ابتـک كئي محمد عبده پيدا كر چكے هيں !

پروفيسر ويمبري نے اپني كتاب : Western light and Eastern lands كے دوسرے حصے ميں بعض تركستاني مصنفين كا ذكر كيا هے جنهوں نے تاتاري زبان ميں كتابيں تصنيف كي هيں اور آن ميں اصلاح اعمال دينيۂ ملت كو حصول ترقي و ترفع كا اصلي ذريعه بتلايا هے ' ليكن في الحقيقت جو مصلحين و مرشدين حقيقي كه تركستان ميں داعي اصلاح و انقلاب رهے هيں ' ويمبري كو انكي خبر نه تهي - ميں يهاں صرف ايک مصلح بزرگ تاتاري كا ذكر كرونگا ' يعنے حضرة الشيخ صدر الدين قاضي القضاة بلاد تركيۂ روسيه -

اصلاح و دعوت تجديد كے مسئله ميں اس عالم خبير و محترم كا مسلک وهي تها جو شيخ محمد عبده نے اختيار كيا - وه علاوه عالم ديني هونے كے به حيثيت قاضي القضات كے ايک عهدۂ جليلۂ شرعيه بهي ركهتے تهے ' اسليے انكي صداء اصلاح ايک ايسی مزيت و تاثير خصوصي ركهتي تهي جو افسوس كه ديگر بلاد اسلاميه كے مصلحين كو حاصل نه هوئي ورنه نهيں معلوم كتني مشكليں اور ركاوٹيں انكي راه سے هٹ جاتيں - سنه ۱۳۰۹ هجري ميں انهوں نے ايک نهايت ضخيم اور مبسوط كتاب مسئلۂ اصلاح اور اسكے طرق و وسائل پر عربي ميں لكهي اور قازان كے ايک روسي مطبع ميں چهپواكر شائع كيا - اس موضوع پر يه بهترين و جامع كتاب هے جو ابتک لكهي گئي هے - كتاب كے تين حصے هيں - پهلے ميں آن تمام اسبـاب كو بيان كيا هے جنـكي وجه سے مسلمانوں ميں ضعف اجتماعي وتمدني كي بنياد پڑي ' اور پهر انكو تعليمات اسلاميه پر منطبق كيا هے - دوسرے حصے ميں علوم ديـنيه كے تنزل و انحطاط اور طـريق درس و تـعليم كے نقائص پر بحث كي هے اور صاف لـكهديا هے كه موجوده طريق تعليم كي موجودگي ميں كسي طرح آميد نهيں كي جاسكتي كه مسلمانوں كے اندر كوئي صحيح ديني تحريک نشو و نما پاسكے ' كيونكه يه كام صرف علما كا هے اور علما كو كامل و مفيد تعليـم

من الظلمات الي النـــور (۶۵ : ۱۱)

لوگ انپر ایمان لائیں اور اعمال صالحه اختیار کریں انکو تا کامي و ضلالت کي تاریکي سے نکال کر فوز و فلاح کي روشني میں پہنچا دے !

اس سے واضح هوا که در حقیقت قومي عروج و حیات اسکے افراد کے اُن تمام اعمال و اطوار پر موقوف هے جنکو قرآن کریم ایمان بالله کے بعد " عمل صالح " کي جامع و مانع اصطلاح میں تعبیر کرتا هے ' اور جس کے اندر تمام سیاسي و تمدني ' اخلاقي و معاشرتي ' علمیه و فنیه ' غرضکه هر قسم کے اعمال صالحهٔ بشریه کے طرف اشارہ موجود هے - تعلیم الهي اُن اعمال کي طرف انسانوں کو دعوت دیتي هے اور وہ اُسے قبول کرتے هیں ' پس دنیا کي زندگي اُنکے لیے ایک جنة حیات اور بهشت ارتقا و عروج بن جاتي هے ' اور اُنکا وجود ارض الهي کیلیے زینت و حسن هو جاتا هے :

تلك الجنة التي نورث من عبـــادنا مـــن كان تقيـــا (۱۹ : ۶۴)

یه هے وہ جنت جسکا مبارک ورثه هم اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو بخشتے هیں ' جو عمل صالح اور تقوی کي راہ اختیار کرتے هیں !

لیکن جب تعلیم الهي کے نزول و ارشاد سے بعد هوجاتا هے اور غفلت و ضلالت دلوں پر چھا جاتي هے ' تو اُس قوم کے قوۃ اعتقاد میں ضعف پیدا هوتا هے ' اور عملي حالت بگڑنا شروع هوجاتي هے - پهر ایک ایک کرکے هر عمل بگڑتا هے اور یکے بعد دیگرے اس عمارت کي ایک ایک اینٹ گرنے لگتي هے - اسي حالت کو اصطلاح قراني میں " عمل شیطاني " سے تعبیر کیا گیا هے ' کیونکه اُسکي زبان میں هر عمل ضـلالت شیطان هے اور یه موقعه اُسکي تشریح کا نہیں :

و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهـو له قرین - وانهم لیصدونهم عن السبیل یحسبون انهم مهتدون ! (۴۳ : ۳۵)

اور جو شخص خدا ئے رحمان کي یاد سے اغماض کـرتا هے ' هم اسپـر ایک شیطاني ضلالت مسلط کر دیتے هیں اور وہ اسکے ساتھه رهتا هے - پهر یه کیسي عجیب بات هے که شیاطین تو اِن گمراهوں کو راہ الهي سے روکتے هیں مگر وہ اپنے زعم باطل میں سمجھتے هیں که هم راہ راست پر هیں !

یہاں تک که تمام قواء عمل بکلي ضلالت و ظلمت کے هاتھه چلے جاتے هیں اور ایک کامل معصیت و ذنوب کي عملي زندگي هر فرد کي هو جاتي هے - یہي اعمال ضلالة وہ جراثیم مهلکه هیں جو گهن کي طرح شجر حیات ملت میں لگ جاتے هیں ' اور پهر ایک وقت آتا هے جب هلاکت کي " اجل مقدر " اور " کتاب معلوم " اپنا کام انجام دیتي هے ' اور کوئي انساني تدبیر اور مادي سعي اس تقدیر الهي کو دور نہیں کر سکتي - یہي معني حقیقي هیں اس آیة جلیله کے : و ما اهلكنا من قرية الا ولها كتاب معلوم ' ما تسبق من امة اجلها وما يستاخرون ! (۱۵ : ۴)

تمام اقوام عالم کے عروج و زوال اور حیات و هلاکت کیلیے یہي ایک قانون وحید ' و مبدء حقیقي ' و تقدیر اعمال هے ' اور خداے حکیم و لطیف کبهي کسي بہتر حالت کو بدتر حالت سے نہیں بدلتا ' جب تـک که وہ خود بهتري سے اعراض کرکے برائي کو اپنے لیے اختیار نه کرلے - و هو سبحانه و تعالی شانه یقول في کتابه المیمون :

وما كان ربك ليهلـك القـرى بظلـم و اهلهـا مصلحون (۱۱ : ۱۱۷)

اور تمهارا پروردگار کبهي کسي ایسي آبادي کو ناحق برباد نہیں کرتا جسکے بسنے والے اعماله صالحه و صحیحه رکھتے هوں -

پس اس جماعت کے دلوں کو الله تعالے نے اس فہم حقیقت کیلیے کهول دیا که مسلمانوں کے موجودہ امراض تنزل و تسفل کي اصلي علت اسي قانون عروج و زوال کا نفاذ هے - انکے اعتـقادات ضعیف و مسخ ' اور اعمال معرف و باطـل هوگئے هیں اور قانون الهي کي " اجل مقدر " اور " تقدیر نتائج " اپنا کام کر رهي هے -

انکو یقین هوگیا که اصلاح و تجدید کا کار و بار شروع کرنے سے پہلے کوئي بنیاد و اساس عمل قرار دیني چاهیے - محض کسي سیاسي اتحاد سے آغـاز عمل کرنا یا ترقي یافـته اقوام کے علوم و تمدن کي تحصیل و نقالي پر اصلاح کي بنیاد رکھنا ' کچهه بهي مفید نهوگا - یه تمام امور کسي جڑ کي شاخیں ' کسي بنیاد باطن کے آثار و ظواهر ' یا کسي روح حیات بخش کي پیدا کي هوئي حرکت هیں ' مگر خود نه تو بنیاد هوسکتے هیں اور نه کسي شجر انقلاب کا بیج ' اور نه هي کسي جسم کیلیے روح -

مراتب مندرجـهٔ صدر کے بعد اس جماعـة دعاة و مصلحین کو یقین هوگیا که جب تک مذهبي ارشاد و هدایت کي کوئي سچي حرکت مسلمانوں میں پیدا نهوگي ' اُس وقت تـک تمام مساعي اصلاح بے نتیجه هیں -

(اصـل اصـول دعـوة دیـني)

هر قوم کي حیات اجتماعي اُسکے اعتقادات اور اعمال کا مجموعه هوتي هے ' اور مـدنیة صالحه کے معني یه هیں که وہ اپنے تمام اعتقادات و اعمال میں بہتر و اکمل هو - مسلمانوں کے اعتقادات کا یه حال هے که سد باب اجتهاد و منع نظر و استدلال نے تمام راهیں اصلاح کي مسدود کردي هیں ' رهے اعـمال تو وہ بدعات و زوائد ' نسخ و اضافـه ' اور تحریف و تغییر سے اکثـر صورتوں میں اصلیت کي ایک مسخ شدہ صورت هے -

پس اصلاح کي پہلي ضرب نتائج پر نہیں بلـکه علت پر پڑني چاهیے - جس دن یه علت دور هوگئي ' اُس وقت خود بخود اخذ علوم نافعه و کسب صنائـع مفیدہ و جلب تمدن و عمـران کي تمام راهیں کهل جائیں گي - فـلا اصـلاح الا بـدعـوة ' ولا دعـوة الا بحجة ' ولا حجة مع بقاء التقلید ' فاغـلاق باب التقلید الاعمي و فتح باب النظر والاستدلال ' هو مبدء كل اصلاح ' و مفتاح النجاح والفلاح !

(ایک فـرو گـذاشت)

یه هے مختصر سرگذشت اصلاح و تغیر کي اُس تیسري قسم کي جسے " دعوة دیني " سے موسوم کرنا چاهیے ' اور جو اپنے بنیاد اصلاح و طریق دعوت میں " اصلاح سیاسي " اور " اصلاح افرنجي " دونوں سے بالکل مختلف هے -

میں یه کہنا بهول گیا تها که قرون اخیـرہ و حالیه کي اصلاح و دعوت کے کاموں کو سب سے پہلے دو قسموں میں منقسم کرنا چاهیے - ایک وہ دعاة و مصلحین جو سلسلهٔ احیاء و تجدید امة مرحومه کي بنا پر گذشته دو صدیوں کے اندر پیدا هوے ' اور اُن میں سے بعض متاخرین مصلحین نے موجودہ اصلاحات کیلیے بهي زمین درست کردي - ان بزرگوں کا شرف الهي و فضل خصوصي یه هے که انهوں نے جو کچهه سمجها اور کیا ' وہ محض جـذبهٔ صادقهٔ اصلاح ' اور قوة مجتهدهٔ حقیقي کا نتیجه تها ' نه که کسي قوم کے عروج کا مطالعه اور اُسکي تقلید و اتباع کا ولوله - فهـم المصلحون المجـددون ' الذين يصلحون في الارض ولا يضلون - " اولائـك على هدى من ربهم و اولائـك هـم المفلحـون "

رکھتي ھے ' اور آیندہ اسکي یہ حیثیت اس سے بھي زیادہ قوي تر ھوگي -

اسلیے چاھیے کہ جن ممالک میں جمھوري (ڈیموا کریٹک) اور اشتراکي (سو شیالسٹ) فرقوں کو حکومت میں کوئي مستقل یا غیر مستقل جگہ حاصل ھے ' وہ اسکے لیے انتہائي کوشش کریں کہ انکا ایک عضو اپني سلطنت کي مخصوص کمیٹي کا بھي ضرور ھي عضو ھو اور یہ کہ آئندہ خود موتمر ھیگ میں بھي اسکو نشست ملے -

انگلستان میں حزب العمال (لیبر پارٹي) جسکے ساتھہ عمال کي اور بہت سي انجمنیں ھیں ' اتني طاقتور ھے کہ اگر وہ چاھے تو اپنا یہ مطالبہ (یعني انکا بھي ایک عضو کمیٹي اور موتمر ھیگ میں ھو) حکومت کو نامنظور کرنے نہ دے - حکومت کي مخصوص کمیٹي اور آیندہ موتمر ھیگ میں وکالت کا حق ھمارے ان ما وراء بحر مستعمرات (نو آبادیوں) کو بھي حاصل ھے جنکي جنگ کے وقت فوج اور جہازوں سے مدد پر انگلستان کو کامل مسرت کے ساتھہ اعتماد ھے -

لیکن ڈر یہ ھے کہ ھمارے ارباب سیاست کھڑے ھو جائینگے اور عمال و نیز مستعمرات کي خود مختار حکومتوں کو اس مخصوص کمیٹي اور ان وکلاء میں شرکت سے محروم کرنیکي ھر ممکن تدبیر اختیار کرینگے ' ھاں اگر یہ خود مختار سلطنتیں اور عمال کي انجمنیں اپني مشہور و معروف صاف گوئي اور مطالبات میں خوش بیاني کے ساتھہ اپني وکالت پر اصرار کرینگي تو حکومت کو لامحالہ منظور کرنا پڑیگا -

ھم کو امید ھے کہ سر ایڈ ورڈ گرے ان رفعت پسندوں پر غالب آئینگے جنکو اس قسم کي باتیں پسند نہیں آتیں ' اور اس طرح عام راے کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا فخر حاصل کرینگے جسکے فیصلوں کو رد کرنا درحقیقت نا ممکن ھے - پس اسلیے سنہ ۱۵ ع میں جو موتمر السلام منعقد ھو ' اسمیں انگریزي قوم کي حیثیت یادگار ھونا چاھیے -

اگر موضوع موتمر سے ھٹکر اسکے فرد عمل کي طرف آنا چاھیں ' اور نیز یہ اندازہ کرنا چاھیں کہ موتمر کي فرد عمل میں کیا کیا ھوسکتا ھے ؟ یا غالباً کیا کیا ھو گا ؟ تو ھمیں ایک مرتبہ پیچھے لوٹنا پڑیگا اور ان فردھاے عمل کي دفعات کو دیکھنا پڑیگا جن کے مطابق پہلي دونوں موتمروں نے کام کیا ھے -

یہ فراموش نہ ھونا چاھیے کہ پہلي موتمر زار روس کے طلب کرنے پر وجود میں آئي تھي - اس نے یہ موتمر صرف اسلیے طلب کي تھي کہ وہ اسپر غور کرے کہ آیا دول کي یہ برباد کن و خانہ برانداز اسلحہ بندي کس حد پر روکي جاسکتي ھے ؟ موتمر نے فیصلہ کیا کہ تھوڑے دنوں میں اس آرزو کا پورا ھونا نا ممکن ھے -

جو سلطنتیں اس موتمر میں شریک تھیں ' انھیں اپنے اندر جس کام کي قدرت و استطاعت نظر آئي ' وہ امن پسندي کي نیت اور ایسے مقصد کا اظہار تھا ' جسکي کمان تقوی اور ایمان باللہ کے ھاتھہ میں ھو - چنانچہ اس اولین موتمر نے بالاتفاق یہ پاس کردیا :

" اس موتمر کي خواھش تمامتر ان مصارف جنگ کے محدود کرنے کي طرف متوجہ ھے ' جو اس دنیا کي پشت پر ایک بار گراں ھوگئے ھیں ' اور یہ کہ یہ تحدید و تعین صرف نوع انساني کي مادي اور اخلاقي فائدے کے لیے ھے "

اسکے بعد دوسري موتمر منعقد ھوئي - اس نے اس قرار داد کے مضمون میں کسیقدر توسیع کي اور اسمیں ایک ایسي بات شامل کرلي جو دعوت امن کے بالکل بر عکس ھے - چنانچہ اس نے یہ طے کیا :

" ھیگ کي یہ دوسري موتمر اس قرار داد یعني تحدید مصارف جنگ کي تائید کرتي ھے جو اولین موتمر منعقدہ سنہ ۱۸۹۹ ع نے طے کي تھي ' اور چونکہ اس سال سے تقریباً تمام سلطنتوں کے مصارف جنگ بہت بڑھگئے ھیں ' اسلیے یہ موتمر اپني اس شدید خواھش کا اعلان کرتي ھے کہ تمام سلطنتیں اس مسئلہ پر نہایت سنجیدگي اور اھتمام کے ساتھہ دوبارہ غور کریں - "

یہ وہ قرار داد ھے جو دوسري موتمر نے مصارف جنگ کے باب میں طے کي تھي -

لیکن یہ کوئي ایسا اعجوبہ امر نہیں جسکا مضحکہ اڑایا جاے -

عالم انساني کي سلطنتوں کا اعتراف جرم اپني لغویت و بیکاري میں کلیسا کے ان نمازیوں کے اقرار گناہ سے کم نہیں ھے جو کہا کرتے ھیں کہ " اے خداوند ! ھم نے غلطي کی اور بھٹکي ھوئي بکریوں کی طرح تیري راہ سے ھٹگئے " ! !

عقل و نقل اور شئون و حالات سے یہي معلوم ھوتا ھے کہ یہ تیسري موتمر بھي اپني کار روائي کا آغاز اسي اعتراف اور خواھش اصلاح سے کریگي - ماضي پر تحسر و پیشماني کا وقت ابھي تک نہیں گیا ھے - تمام سلطنتوں میں مصارف جنگ ھولناک حد تک بڑھگئے ھیں - انگریزي پارلیمنٹ کي ایک آخري اشاعت میں بیان کیا گیا ھے کہ دوسري موتمر کے وقت سے اسوقت تک تمام دول کے بحري مصارف میں خوفناک اضافہ ھوگیا ھے - روس نے اپنے بحري مصارف ساڑھے پندرہ ملین پونڈ کردیے ' جسکے معني یہ ھیں کہ چھہ سال قبل اسکے بحري مصارف جتنے تھے ' اس سے چھہ گونہ زیادہ کردیے گئے - اسکے بعد انگلستان کا نمبر ھے - انگلستان کے بھي پندرہ ملین پونڈ ھوگئے ' یعني اس نے بھي مصارف میں ۴۸ في صدي کا اضافہ کردیا - انگلستان کے بعد جرمني کا نمبر ھے اس نے اپنے مصارف میں ۶۱ فیصدي کا اضافہ کیا ھے -

سنہ ۱۹۰۷ ع میں فرانس کے جسقدر بحري مصارف رھے ' اس نے ان سب سے پنج گونہ زیادہ کام کیا - اطالیا اور آسٹریا و ھنگري نے بھي اپنے اپنے بحري مصارف دو چند کردیے - خلاصہ یہ کہ آٹھوں بحري سلطنتوں نے اپنے اپنے مصارف بڑھا دیے جنکا سالانہ اوسط گیارہ ملین پونڈ پڑتا ھے ! !

بحري مصارف کي طرح بري مصارف کے متعلق اسوقت ھمارے پاس شمار و اعداد نہیں ھیں ' لیکن یہ امر یقیني ھے کہ فرانس ' جرمني ' روس ' اور انکے علاوہ چھوٹي چھوٹي سلطنتوں نے اپنے اپنے بري مصارف میں بھي بہت اضافہ کیا ھے ' اور اسلیے ھم غلطي نہ کرینگے اگر یہ کہیں کہ گذشتہ چھہ سال کے اندر آٹھوں بڑي سلطنتوں کے مصارف کي میزان قریباً چالیس ملین پونڈ ھوگي - اور اگر ھم محافظین (کنسرویٹو) کي زبان میں کہیں تو یہ زیادتي سو ملین سے بھي زیادہ ھوگي ! !

ایک دفعہ نیک نام مسٹر اسٹیڈ نے سنہ ۱۸۹۹ ع سے لیکے سنہ ۱۹۰۷ تک کے اضافہ ھاے جنگي کا شمار کیا تھا - یہ اضافہ ۱۲۰ ملین ھوتا تھا - پس اس بنا پر تمام سلطنتوں نے اولین موتمر سے لیکے اسوقت تک دو سو پونڈ اس رقم سے زیادہ صرف کیے جو زار روس کے اس اعلان سے پہلے (کہ مصارف جنگ ھولناک حد تک بڑھگئے ھیں) وہ صرف کیا کرتي تھیں ! !

شاید کوئي یہ کہے کہ تیسري موتمر کے انعقاد سے کیا فائدہ جبکہ دو کے انعقاد اور تیسري کي تیاري کے باوجود چودہ سال کے اندر مصارف جنگ اس قدر ھولناک ھوگئے ھیں ؟

ھم ان جناب ناصح کو یہ جواب دینگے کہ وہ شاید یہ بھول گئے کہ صبح سے پہلے شب کي تاریکي ھمیشہ نہایت شدید ھوتي ھے -

نهيں ملتي - پهر تيسرے حصے ميں خود تعليم ديني كا ايك پروگرام پيش كيا هے جو بهت مفصل هے ' ليكن زياده تر اسميں انهي كتابوں سے بحث كي هے جو تركستان و تاتار كے مدارس دينيه ميں پڑهائي جاتي هيں -

شيخ موصوف نے يه كتاب قسطنطنيه ميں شيخ الاسلام كے پاس بهيجي ' علماء مصر و شام اور الجزائر و تيونس سے مكاتبات كيے ' شيخ ازهر و جامع زيتوني كو توجه دلائي مگر :

از خويشتن گم ست كرا رهبري كند ؟

انكا مقصد يه تها كه اصلاح كيليے اول ايك مركزي تحريك قسطنطنيه سے شروع هو' مگر سلطان عبد الحميد كيليے لفظ " اصلاح " اسقدر خوفناك و مهيب تها كه وه ايك لمحه كيليے بهي اسكي سماعت كا متحمل نهيں هوسكتا تها - جب اس طرف سے مايوس هوگئے تو خود عملي كام شروع كيا اور قازان ميں ايك دارالعلوم كي بنياد ڈالي اور اسكے ساتهه ايك مجلس اصلاح و مراقب تعليم ديني بهي قائم كي - مگر افسوس كه عمر نے زياده مهلت نه دي اور قبل از تكميل مشروع ' سنه ۱۳۲۱ ميں انتقال كرگئے - رحمة الله عليه و شكر الله مساعيه -

(نـــدوة العلما)

سلسلۂ اصلاح و دعوت كي اسي تيسري قسم يعني اصلاح ديني كا سب سے آخري' مگر سب سے زياده صحيح العمل مشروع ' ندوة العلما كي تاسيس اور اسكے مقاصد كا پروگرام تها ' جو سنه ۱۳۱۱ هجري ميں ظاهر هوا' اور جسكي موت و حيات كا مسئله اس وقت همارے سامنے هے -

(البقية تتلي)

اعلان

جلسہ مذاکرہ علمیۂ آرہ

اس سال جناب حافظ مولا بخش صاحب ساكن مظفر پور محله بهگوان پور نے جلسه مذاكره علميه آره كو مدعو كيا هے - چنانچه حسب استدعا انكے اس سال يه جلسه خاص شهر مظفرپور ميں (جهاں مدرسه احمديه كي ايك شاخ بهي هے) تاريخ ۱۸ - ۱۹ - ماه ربيع الاول سنه ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۴ - ۱۵ - ماه فرورري سنه ۱۹۱۴ع روز شنبه و يكشنبه كو مذاكره علميه آره كا چوبيسواں سالانه اجلاس منعقد هوگا - تهوڑي تكليف گوارا فرما كر دو روز كے ليے مظفر پور ميں ضرور تشريف لائيں ' اور شريك جلسه هوكر [illegible] علماء اور مدرسه احمديه آره كے لائق اور هونهار طلبه كي حيرت انگيز تعليم جسكو وه سنا كرتے هيں آنكهوں سے مشاهده فرمائيں اور انكي دلپسند تقريروں سے محظوظ هوں اور اسلامي محبت اور ديني اخوت كا لطف اٹهائيں -

جو صاحب جلسه ميں شركت كا قصد فرمائيں انكي خدمت ميں عرض هے كه تاريخ جلسه سے ايك هفته قبل دفتر مذاكره علميه آره كو اپنے اراده كي اطلاع ديں تاكه طعام و جاے قيام كا انتظام پہلے سے درست رهے ' اور كسيطرح كي تكليف نه هو - موسم سرما هے جاڑے كا كپڑا و بستر اپنے ساتهه لائيے -

نوٹ

جلسه كے متعلق تمام كار روائيوں ميں جنتري كي تاريخوں كا اعتبار هوگا -

المـــلتمس

ابو زبير محمد يوسف جالوي دربهنگوي ناظم مدرسه احمديه و معين مهتمم جلسه مذاكره علميه آره -

بريد فرنگ

سنه 1915 كي موتمر السلام

(يعنے صلح كانفرنس)

(از ريويو آف ريويوز - لندن)

سنه ۱۹۱۵ع كي موتمر السلام (پيس كانفرنس) ميں چهوٹي سلطنتوں كي حيثيت ايك خاص اهميت ركهتي هے -

هاں بڑي سلطنتوں كي طرح چهوٹي سلطنتيں بهي رهي كرتي هيں جسكي وجه انكے مصالح كي طرف سے آتي هے' مگر اپنے مصالح كي رعايت اور انكي نقصان رساني سے اجتناب كے ليے دوسري سلطنتوں كو مستعد كرنے كي كامياب ترين تدبير يه هے كه وه اس مقرره زمانے ميں جسميں موتمر هيگ (هيگ كانفرنس) منعقد هوگي اب يه ثابت كرديں كه ' جس شے كا علم بلند هونا چاهيے وه حق هے نه كه قوت -

هميں بوثوق معلوم هوا هے كه چهوٹي سلطنتيں سنه ۱۹۱۵ع ميں موتمر هيگ كا انعقاد چاهتي هيں' كيونكه انكي مصلحت يه هے كه موانع ايك ايسي شے كو نه روكيں جسكي ضرورت دول كو پڑتي رهتي هے' يعني دنيا كو يه بتانا كه وه (يعني دول) ايك ايسي مجموعي طاقت هيں جسكے عناصر و اجزاء ميں باهم ائتلاف واتحاد هے -

اسليے اسے چاهيے كه اپنے مقرره اوقات پر اپنے فرائض كو انجام دے' انهيں كسي ايك ' دو' تين' يا اس سے زياده سلطنتوں كي وجه سے نه چهوڑدے جو لشكركشي اور كشوركشائي كے عاشق هيں -

غرض كوئي جماعت جو دنيا ميں امن پهيلانے كے ليے ترتيب دي جائے ' اسكا اولين مقصد يه هونا چاهيے كه امن و سلام كي تيسري موتمر منعقد هو -

اس مقصد كي تكميل كے ليے اگر كميٹياں نهيں بني هيں تو فوراً بننا چاهئيں - ليكن اس نقطه پر پهنچكر هم باصرار كهينگے كه جو كميٹي جس قوم كي قائمقام هو وه اسكي صحيح قائمقام هو - مگر بين القومي سياست ميں وزراء خارجيه كا ايسي احتياطي كارروائيوں كي طرف ميلان جو انكے ساتهه مخصوص هوں ' اس راه ميں ضرور حائل هوگا - كيونكه خواه كوئي تجويز يا گفتگو هو' اسميں ان تمام گروهوں كي وكالت هوني چاهيے جن سے قوم مركب هے ' نه كه خاص اس گروه كي جس سے اس وزير كا تعلق هے !

مگر انكے نزديك اس تجويز كے معني اپنے اختصاص و امتيازے محرومي اور اپنے حقوق پر دست درازي هونگے - چنانچه انميں سے ايك بزرگ نے اس رسالے كے نيكنام باني سے كها تها : " تم قوم كا كيوں ذكر كرتے هو ؟ سياست كے باب ميں قوم كا كيا اعتبار هے ؟ " -

يه وه مقوله هے جسكو سياسي حلقوں كي راے كا ترجمان سمجهنا چاهيے -

اس وقت قوم كو يه موقعه حاصل هے كه وه ان ارباب سياست كو بتاديں كه سياست ميں قوم بهي قابل ذكر و لحاظ حيثيت

جمعه کے لیے تشریف نہیں للینگے - گمان یه تها که اس اعلان کے دوسرے یا تیسرے دن تک جلالتماب کا مزاج درست هو جائیگا مگر واقعه اسکے برعکس هوا او ر اس خط کے لکھنے تک جلالتماب بدستور صاحب فراش هیں - شہر کے عماید و اعیان او ر سفراء اپنے بڑے عہدہ داروں کو روزانه مزاج پرسي کے لیے مابین بهیجتے رهتے هیں -

(مسئلۂ جـزائـر)

جزائر ایجین کا مسئله منجمله ان مسائل کے هے جس نے دول کے دو مجموعوں یعني اتحاد ثلاثي اور مفاهمت ثلاثي کو مشغول کر رکھا هے -

قارئین کرام کو انگلستان کي راے تو معلوم هوچکي هوگي جو اس نے دول کے پاس بهیجي هے' اور جس کے متعلق اسکا خیال هے که اس گرہ کے سلجھا نے کیلیے کافي هے - لیکن انگلستان کي اس تجویز نے اطالي اور یوناني مصالح میں بحري توازن کا سوال پیدا کردیا - اسلیے اتحاد ثلاثي کے جواب میں تاخیر هوئي -

بظاهر یه معلوم هوتا هے که اتحاد ثلاثي نے طے کرلیا هے که انگلستان کي تجویز کے اس حصه کے بارے میں خاموش رهے جسکا تعلق جزائر کے مستقبل سے هے - اسیکا نتیجه هے که دول کي دو جماعتیں هوگئي هیں - ایک جماعت میں مفاهمت ثلاثي او ر اسکے ساتهه یونان هے - یه جماعت چاهتي هے که جزائر او ر حدود البانیه ' دونوں مسئلے باهم وابسته و متحد هوں -

دوسري جماعت میں اتحاد ثلاثي هے جسکا ایک عضو اطالیا هے - یه جماعت چاهتي هے که یه دونوں مسئلے علحده رکھے جائیں -

بظاهر یه معلوم هوتا هے که یونان چاهتا هے که مسئله البانیه ایک مسئله عنصریه کي شکل اختیار کرلے ' اور جزائر میں سے جو کچھه اس کے هاتهه سے جاے' وہ اسکا فدیه هو جو اسے البانیا میں ملے - یونان اس شش و پنج میں پڑا هے که صرف مفاهمت ثلاثي کے ساتهه رهے تاکه اسے اپنے مقاصد کے حصول میں مدد ملے' یا انکے ساتهه تو محض دوستي قائم رکھے اور اطالیا کے یہاں تقرب حاصل کر کے بہت زیادہ فائدہ اٹھالے ؟

گمان غالب یه هے که یونان کوئي ایسي تدبیر اختیار کریگا جس سے وہ اپنے قدیمي مرکز نظر یعني اتحـاد یوناني کي توسیع سے قریب تر هوسکے -

(عثمـاني بیـــڑا)

اعلان دستور کے وقت سے عثماني قوم نے اپنے بیڑے کي تقویت کي ضرورت کو محسوس کیا - چنانچه اسکے لیے مختلف اطراف ملک میں کمیٹیاں قائم کیں که وہ چندہ جمع کریں اور هر شخص کو چندہ کي ترغیب دیں - اسطرح سے جو رقم عثماني بجٹ میں بیڑے کے لیے مخصوص تهي او ر جو رقم یورپ سے بیڑے کي تقویت کے نام سے قرض لي گئي تهي ' ان دونوں کے علاوہ ایک اور کثیر رقم بهي فراهم هوگئي تهي -

اس سے پانچ بارکش اور دو آهن پوش جہاز خریدے گئے جن سے جرمني کا بیڑا بے نیاز هوگیا تها - انهي دونوں کا نام " طرغود رئیس " او ر " بار بروس خیر الدین " رکھا گیا -

جس دوري حالت میں همارے ساحل اور شہر داخل هوگئے هیں' انکے علي الرغم جنگ بلقان اور اس سے پہلے جنگ طرابلس نے عثماني بیڑے کي تقویت کي ضرورت پر ذهنوں کو متنبه کیا هے -

اسي بیداري کا نتیجه هے که پہلے رشادیه کي خریداري کي گئي ' او ر پهر اسکے بعد آهن پوش برازیل کي خریداري سے اسکي تقویت و تائید هوئي ' اسکے متعلق طلعت بے نے والیوں کے نام جو تار بهیجا هے اسکا ترجمه یه هے :

" حکومت سنیه ایک ڈریڈ ناٹ قسم کے آهن پوش جہاز کي خریداري کي فکر میں تهي' کیونکه ملک کي حفاظت کے لیے اسکي سخت ضرورت تهي - هم آپکو مژدہ سناتے هیں که بالاخر حکومت کو ایک ڈریڈ ناٹ کي خریداري کا موقع ملگیا جو ایک انگریزي کارخانے میں حکومت برازیل کے نام سے بنا هے - اسکا وزن ۲۸ - هزار ٹن هے - اسکا نام سلطان عثمان اول رکھا هے - او ر نام کا مسئله سلطان المعظم کیخدمت میں عرض کردیا هے - بیشک یه مژدہ تمام اطراف و حصص ملک میں مسرت و ابتہاج کے ساتهه سنا جائیگا - چونکه اسکي قیمت میں ابهي نصف ملین پونڈ باقي هے' اسلیے هم چاهتے هیں که آپ چندے کي فراهمي میں همت و سعي صرف کریں ' اور جو کچهه جمع هو اسکو فوراً آستانه بهیجدیں "

(طلعت)

مجهے معلوم هوا هے که بیعنامه پر ۲۷ دسمبر کو دستخط هوگئے - لوگ کہتے هیں که رؤف بک اسي لیے لندن گئے تے تاکه ارمسٹرونگ کے کارخانه سے ملکر اس بارے میں گفتگو کریں -

اس آهن پوش کے اسلحه یه هیں : ۱۴ توپیں هیں جنکے گولے ساڑھے اکتیس سنٹي میٹر کے هونگے - ۲۰ توپیں وہ هیں جنکے گولے ۱۵ سنٹي میٹر هونگے اور انکي رفتار ۲۳ عقدہ في گھنٹه هوگي - اسکي قیمت میں سے حکومت برازیل کو ۲ لاکهه پونڈ دیے گئے هیں - یه رقم حکومت نے بنک بیریه اینڈ کو سے لي هے - حکومت نے اس آهن پوش کے لیے بیس هزار کا سامان جنگ بهي خریدا هے -

اس آهن پوش کي خریداري کے اثر کے متعلق جو کچهه معلوم هوا هے وہ یه هے که یونان سمجها هے که اس خریداري سے مقصود اصلي میں هي هوں - یونان کي خواهش هے که اسکي اور عثماني بیڑے کي نسبت وهي رهے جو پہلے تهي -

مگر جو لوگ یه جانتے هیں که اس آهن پوش برازیل کي خریداري کے لیے کوشش کي ابتداء یونان هي نے کي تهي مگر روپیه نه هونے کي وجه سے نه لے سکا ' انکو معلوم هے که یونان جب تک جدید قرض سے ' مدد نه لیگا ' اسوقت تک اپنے بیڑے کي تقویت کے ارادے میں کامیاب نہیں هو سکتا -

اور یہ کہ آگسٹس کے عہد سے پہلے روما میں جسقدر بتخانے تھے ' اس سے زیادہ خود آگسٹس کے عہد میں بنائے گئے تھے جبکہ [illegible] کا بانی روموسس اس عالم میں آیا تھا !

هم اسوقت اپنے قارئین کے سامنے وہ تفصیلی اور دقیق اعداد و شمار نہیں پیش کرسکتے جن سے یہ معلوم ہوسکے کہ اس خوف و ہیجان کی وجہ سے مصارف جنگ میں کتنا اضافہ ہوا ' جنہیں اسلحہ کی کمپنی والے اپنے حصوں کی [illegible] سے پیدا کیا کرتے ہیں ؟ مگر تاہم ہم نے جو اعداد و شمار ابھی پیش کیے ہیں ان سے بہت سے ارباب سیاست اور اپنے ہاتھوں میں عام حالات کی عنان رکھنے والے یہاں تک متاثر ہوے ہیں کہ انہوں نے اس اضافہ پر کمال اظہار افسوس و نا امیدی کا کیا ہے - اگر یہ اعداد و شمار صحیح ہیں اور اگر یہ زیادتی ثابت ہوگئی تو انہیں نہایت حزن و ملال کے ساتھہ اسوقت کا انتظار کرنا چاہیے جبکہ ان طبقوں کے جذبات کا کوہ آتش فشاں پھٹیگا جنکی ہڈیوں کو فاقے کے کیڑوں نے کھوکھلا کردیا ہے ' اور اب وہ جنون کی حد تک پہنچگئے ہیں !

مؤتمر ہیگ کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے پیہم جلسوں میں ان ارباب سیاست کے لیے ایسے وقائع مہیا کردے ' جنمیں وہ غم و تحسر کے ان شعلوں کو جو انکی پسلیوں میں بھڑک رہے ہیں ' اور یاس و نا امیدی کے اسباب کی کشاکش کو جو انکے سینوں کے اندر بپا ہے ' ظاہر کرسکیں - اور نیز ایسی فرصتیں بھی پیدا کردے ' جنمیں کرپ کے کارخانے کے شرمناک واقعات ' وہ خطرات جنکو ان شرمناک واقعات کے افشا نے بے نقاب کیا ' اور جنکے ذریعہ جنگی مصارف کی وہ زیادتی نیز تخریب و بربادی کے آلات بنانے والی کمپنیوں کے مبلغ عمل کا اعلان کرسکیں -

اگر ان انگریزی وکلا میں حزب العمال کا بھی کوئی عضو ہو جو اس مؤتمر ہیگ میں شرکت کے لیے جائینگے ' تو عمال کی انجمنوں کیلیے حالت کی خطرناکی و نحوست کے اعلان کا ایک اچھا موقع ہے - ہمیں قوی امید ہے کہ حزب العمال کے بعض سرگروہ وکلاء انگلستان میں ہونگے ' اور انکو یہ موقع دیا جائیگا -

نالـــۂ شبـ لـي

عالی جناب شمس العلماء علامۂ شبلی نعمانی مد ظله العالی کی اُن (۱۵) نظموں کا مجموعہ جن میں حضرۃ علامۂ ممدوح نے بزرگان سلف کے سبق آموز حالات ' تاریخی واقعات اور زمانۂ حال کی اندوہناک مصائب و آلام اسلامی کو اپنی مشہور جادو بیانی کے ساتھہ بغایت مؤثر پیرایہ میں نظم فرمایا ہے اور جو حقیقتاً اس قابل ہے کہ اسلامی اخلاق ' اخوۃ ' مساواۃ ' اور حریۃ جیسی صفات عالیہ کے اعلی معیار اور مکمل نمونوں اور مثالوں کو پیش نظر رکھہ کے ہر فرد ملت اسکو خریدے - اور ان پاک جذبات کے پیدا کرنے کے لیے اپنے بچوں اور بچیوں کو بطور گیتوں کے یاد کراے -

سفید چکنے کاغذ پر نہایت خوشخط طبع ہوا ہے - اور علاوہ علامۂ موصوف کے شبیہ مبارک کے ڈاکٹر انصاری ' ڈاکٹر اسلامی میڈیکل مشن ' مسٹر محمد علی ' ایڈیٹر کامریڈ و ہمدرد ' مسٹر ظفر علی خاں ' ایڈیٹر زمیندار کے فوٹو بھی نہایت عمدہ آرٹ پیپر پر دیے گئے ہیں ' قیمت علاوہ محصول ڈاک کے صرف ۸ - آنہ

انوار احمد - کانفرنس آفس ' محمڈن کالج علیگڈہ

اخبار و حوادث

از مراسلہ نگار المؤید

تازہ واقعات - عثمانی فوج - عثمانی بیڑا

(عثمانی طلبا کا جلوس)

اسوقت میں آپکو یہ خط لکھہ رہا ہوں اور اس سے پہلے یہ منظر دیکھہ چکا ہوں کہ ایک خیال جو اس سال اولین مرتبۂ عمل میں ہے ' بیزنطینی قیصروں کے اس دار [illegible] میں عثمانی نوجوانوں کو ایا صوفیا ' میدان سلطان احمد ' دیوان یولی ' نور عثمانیہ ' باب عالی ' اور ان تمام راستوں سے جوق در جوق کھینچے لا رہا ہے جو مدرسۂ دار الفنون کو جاتے ہیں -

خیال یہ ہے کہ عثمانیوں کے استقلال و دستور کی یادگار قائم کیجائے !

آج جتنے پرچے نکلے ہیں سب سلطان عثمان بانی دولت عثمانیہ اور انکے مدفن کی تصویروں سے آراستہ اور تاسیس دولت عثمانیہ کے متعلق طول طویل تاریخی مضامین سے لبریز ہیں - ترکوں کی سلطنت کا آغاز سلجوقی ترکوں کے انجام سے ہوا ' جب کہ علاء الدین ثانی کی وفات سے آل سلجوق کا خاتمہ ہوگیا تھا -

آج صبح جب گھڑی نے ۹ بجاے تو مدرسۂ دار الفنون کی شاخہاے ادبیات ' دینیات ' ریاضیات ' مدرسۂ حقوق (لا کالج) مدرسہ طب ' مدرسہ زراعہ ' مدرسہ تجارت ' مدرسہ ہندسہ (انجینیرنگ) اور انکے علاوہ دوسرے مدارس عالیہ (کالجوں) کے طلبہ دار الفنون کے لیکچر ہال میں جمع ہوے ' اور ایک طالب علم نے استقلال عثمانی پر تقریر کی -

جب تقریر ختم ہوچکی تو یہ مجمع دیوان یولی سے میدان بایزید اور وہاں سے دفتر جنگ آیا - دفتر جنگ نے عثمانی استقلال و دستور کا علم بلند کیا - ایک طالب علم نے بڑھکے تمام مجمع کی طرف سے عثمانی فوج کے لیے " زندہ باد " کے نعرے لگائے - یہاں سے یہ مجمع " امانت مدنیت آستانہ " آیا ' یہاں بھی ایک طالب علم نے اس عید کے آنے پر اہالی آستانہ کی طرف سے مبارکباد دی -

پھر یہ مجمع امانت مدنیت آستانہ سے باب عالی چلا اور یہاں بھی اس موضوع پر تقریریں ہوئیں - پھر مجمع پل کی طرف روانہ ہوا اور وہاں سے ہوتا ہوا بک اوغلی ' تبہ باشی ' تقسیم اور تقسیم سے قصر سلطانی کے سامنے آیا اور سلطان المعظم کے حضور میں واجبات تہنیت و تبریک بجا لایا -

قصر سلطانی سے واپسی میں ٹرام کے راستے سے ہوتے ہوے مجلس المبعوثان (عثمانی پارلیمنٹ) کے ایوان تک آئے ' اور قوم کو اس عید دستور و استقلال پر مبارکباد دیکر پھر مدرسہ دار الفنون کو واپس گئے -

(سلطان المعظم کی صحت)

گذشتہ جمعہ کو صیغۂ تحریر نے اطلاع دی تھی کہ نصیب اعدا سلطان المعظم کا مزاج ناساز ہے - سردی لگ گئی ہے اسلیے آپ نماز

(اولین مسلم امیرال کون ہے ؟)

صحابي جليل القدر علاء بن حضرمي رحمة الله عليه ! آپ اولین مسلمان هیں جو بحري غزوے کے لیے نکلے - یہ غزوہ مشرق کي طرف سے خلیج فارس میں براہ عمان و بحرین ہوا تھا -

اور اولین مسلم امیرال جس نے جنگ کے لیے بحر روم کا سفر کیا ' معاویہ بن سفیان هیں - یہ غزوہ انہوں نے اسوقت کیا تھا جبکہ حضرت عثمان بن عفان (رض) کے عہد میں شام کے عامل تھے -

پھر تو مسلمانوں کو بحري جہاد سے ایک شغف ہوگیا اور اس سلسلے میں بعض جزائر کے بھي وہ مالک ہوگئے -

بحیثیت مصري ہونے کے همیں یہ جاننا چاهیے کہ بحري دارالصناعة سب سے پہلے سنہ ۱۵۴ ھجري میں جزیرہ مصر یعنی فسطاط هي میں قائم ہوا ' نیز یہ کہ اسطول (بیڑا) اپنے حقیقي معني میں سب سے پہلے مصر هي میں بزمانۂ عسنہ بن اسحاق بنایا گیا جو متوکل باللہ عباسي (جسکا ذکر عنقریب منجنیق کي تقریب سے آئیگا) کے طرف سے مصر کا والي تھا - یہ سنہ ۲۲۸ ع کا واقعہ ہے -

مصر اپنے بیڑوں سے رومیوں اور انکے علاوہ یورپ کي اور قوموں کے حملے روکا کرتا تھا ' اور بعض ان خاص صورتوں کے جبکہ اس پر تعدي اور دست درازي کیجاے ' اسکا کام یہ نہ تھا کہ وہ خود بھي حملہ کرے - یہ اسلیے کہ وسعت مملکت اور استعمار کے لحاظ سے اسکا مطمع نظر رودس اور قبرص کے علاوہ اور کوئي جزیرہ نہ تھا - کیونکہ اس نے باقي جزیروں کو ان اسلامي ممالک کے لیے چھوڑ دیا تھا جو ان جزائر سے قریب تر تھے -

چنانچہ تونس کي بحري همت همیشہ صقلیہ اور سردانیہ کي طرف متوجہ رهتي تھي ' اور مغرب اقصی جزائر میورقہ ' منورقہ یا (Ibiga) یا (Iviga) یا (Ivica) اور سواحل اندلس و فرانس کا کفیل تھا -

لیکن تونس مصر سے گوے سبقت لیگیا ' چنانچہ سنہ ۹۹ ھ میں ایک اموي تاجدار عبد الملک بن مروان کے حکم سے تونس کے عامل (گورنر) حسان بن نعمان نے بیڑے بنواے -

اسلامي بیڑوں کي عظمت اسدرجہ تک پہنچگئي تھي کہ بقول امام مقریزي " اسمیں کوئي بے پروا یا امور جنگ سے ناواقف داخل نہیں کیاجاتا تھا " انکے ملازموں کي خاص رفعت و عزت تھي - ہر شخص کي یہ کوشش ہوتي کہ اسکا شمار بیڑے کے ملازموں میں ہو اور اسکے لیے برابر کوشش کرتا رهتا تھا ' یہاں تک کہ وہ کامیاب ہو جائے - امام موصوف هم کو یہ بھي بتاتے هیں کہ مصر میں بیڑوں کیلیے سعي و ترجہ المعز لدین اللہ کے آنے سے قوي تر ہوگئي - امراء و اعیان سلطنت میں سے جو شخص سب سے بڑا اور سب سے زیادہ قوي النفس ہوتا تھا وهي بیڑے کا سردار (امیرال) ہوتا تھا - المعز کے زمانے میں بیڑوں کي تعداد آٹھ سو سے زیادہ تھي مگر پھر گھٹنا شروع ہوگئي ' تاهم سو سے کبھي بھي کم نہ ہوئي - بیڑے کي تیاري اور تنخواهوں کي تقسیم کے وقت خلیفہ خود موجود رهتا تھا - بیڑا جب برسر روانگي ہوتا تو خلیفۂ وقت اسکے رخصت کرنے کیلیے منظرۃ القدس میں (جہاں اب جامع اولاد عنان ہے) ایک شاندار جلوس کے ساتھہ چلتا تھا - وہ ایک جشن کا دن ہوتا جسکي رونق و خوبي کو بیڑے کي وہ نقل و حرکت ' جسکو اب بحري نمایش (Navil Manoer) کہتے هیں ' اور بھي دو بالا کردیتي تھي - اسطرف اسدرجہ توجہ تھي کہ دار الصناعہ میں خلیفہ کے علاوہ کوئي شخص سوار نہیں جاسکتا تھا ' اور کو بھي صرف افتتاح نیل کے جلسہ کے دن - یعني اس خلیج کے بند کرنے کے لیے جو اب پٹ گئي ہے اور اس پر سے ٹریموے نکلتي ہے !

صلاح الدین کے زمانے میں بیڑے کیلیے ایک خاص صیغہ تھا جسکو دیوان الاسطول کہتے تھے - یہ صیغہ اس نے اپنے بھائي شاہ عادل کے متعلق کردیا تھا - یہ صیغہ اس صیغہ سے ملتا ہوا تھا جو محمد علي کے زمانے میں دیوان البحریہ کہلا تا تھا اور آج یورپ میں وزارت بحریہ کے نام سے موسوم ہے - مگر آہ ' اب تو وہ مصر میں صفر ہے - لا عین و لا اثر (نہ اصل هي باقي ہے اور نہ اسکے نشان !)

مصر میں دمیاط اور اسکندریہ جنگي بندرگاہ تھے ' اور بعد کو انکے ساتھہ تیس بھي ملحق کردیا گیا تھا جو اب ویران پڑا ہے - فسطاط (قدیم مصر) اور قوص (جو صعید کا ایک قصبہ ہے) یہ موجودہ نیل کے بڑے بندرگاهوں میں سے تھے - یہاں بھي جہاز بنتے تھے جو انھي سرحدوں میں رهتے تھے اور بحري جنگوں پر اسلیے جاتے تھے تاکہ مصر کا بول بالا ہو اور اسکا پرچم ہر طرف لہرائے -

اسلامي سلطنتوں میں بیڑا کتنے قطعوں سے مرکب ہوتا تھا ؟

اعرادیات ' اغربہ ' برکوشات ' حراریق یا حراقات ' ثلندیات ' اور مسطحات سے (یہ سب کشتیوں کے نام هیں - دیکھو مضمون اسلامي بحریات مندرجۂ الهلال) انکے بعد اور کشتیاں هیں جو اهمیت میں دوسرے درجہ پر هیں گو انکي بھي سخت ضرورت پڑتي ہے - ان پر هم عنقریب بحث کرینگے -

" باسم اللہ مجراها و مرساها " پڑھتے ہوے اسلامي بیڑے روانہ ہوئے ' اور جزائر و سواحل یورپ پر جا کر ٹھہرے - انہوں نے اپنے مراسي (جمع مرسي یعني لنگر) ڈالے جسے انجر بھي کہتے هیں - انجر ایک یوناني لفظ ہے ' جسکو عربوں نے معرب انجر کیا اور ان سے فرانسیسوں نے لیا تو (Ancre) کردیا اور پھر اس سے (Ancrer) مصدر بنا لیا -

جب یہاں عرب پہنچے تو انہوں نے اپنے جہازوں کو موٹے موٹے رسوں سے باندھا ' جنکو وہ امراس (جمع مرس) اور امرار (جمع مر) کہتے تھے - اطالیوں نے ان رسوں کا نام (Amarra) رکھا - فرانسیسوں نے اسمیں کسیقدر اور وسعت پیدا کي اور (Amarrer) یا (Amarrage) دو لفظ مشتق کیے جنکے معنے " ان رسوں سے کشتیوں کو باندھا " هیں ' بالکل اسیطرح جیسے کہ عرب کہتے تھے : الفن الشي یعني کشتي یا کسی شے کو اس موٹے اور مضبوط رسے سے باندھا -

حبل (رسي) کے ذکر پر میں یہ بھي بیان کیے دیتا ہوں کہ وہ عربي میں اور (Cabbe) فرانسیسي میں ' دونوں ایک هي معنے کے لیے هیں ' اور دوسرا لفظ اسي پہلے عربي لفظ سے ماخوذ ہے -

نوٹس متعلق اولڈ بوائز ڈنر

امسال حسب معمول تعطیلات ایسٹر میں بتاریخ ۱۰ - لغایۃ ۱۲ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ - از جمعہ تا اتوار جلسہ سالانہ اولڈ بوائز ایسوسي ایشن کے اجلاس بمقام علیگڈہ کالج منعقد ہونگے -

جملہ اولڈ بوائز کي خدمت میں درخواست ہے کہ حتی المقدور اجلاس هاے مذکور میں آکر ضرور شریک ہوں ' اور اپنے پیارے کالج کي زیارت کریں اور اپنے چھوٹے بھائیوں اور اسٹاف سے ملیں اور کالج میں جو اضافہ ہوا ہے اوسکا بھي ملاحظہ کریں -

همارے درخواست ان بھائیوں سے جو ابھي تک کسي وجہ سے ایسوسي ایشن کے ممبر نہیں ہوسکے خاص طور پر ہے کہ ضرور تشریف لاکر شریک جلسہ ہوں -

خاکسار شوکت علي

آنریري سکریٹري اولڈ بوائز ایسوسي ایشن

آثـــار ۔ رب

(۲)

میں تو اصل موضوع بیان کرنے لگا ' حالانکہ مجھے پہلے یہ بتـانا چاهیے که هم مسلمان یورپ پہنچے کیسے ؟

حضرات ! اس دریا کو عبور کرکے جو هم میں اور یورپ میں حد فاصل هے -

اس دریا کو اب هم بحر ابیض کہتے هیں - ترکوں کے یہاں یه بحر سفید کے نام سے مشہور هے جو ایک فارسي لفظ سفید سے مرکب هے جسکے معنے ابیض کے هیں - اسکو پہلے بحر متوسط کہتے تھے - کیونکه یه افریقه ' ایشیاء ' اور یورپ کے درمیان واقع هے - همارے اسلاف کے یہاں اسکا نام بحر روم و بحر شام تها - میرے نزدیک اگر وہ اسکو مجریه اسلامیه کہتے تو بالکل سچ کہتے اور ایک حقیقي صداقت کو ظاهر کرتے - کیونکه مسلمان اس دریا اور اسکے جزائر جیسے میورقه اور منورقه کے (جو اب جزائر بالیار کہلاتے هیں) پورے مالک تھے -

اهل اندلس ان جزیروں کو انهي دونوں ناموں سے یاد کرتے تھے اور جزائر شرقیه بهي کہتے تھے - کبهي خالي الجزائر بهي کہدیتے - مگر یاد رکهنا چاهیے که الجزائر جو الجیریا کے نام سے مشہور هے' اسکا نام اسکے دارا لسلطنت الجیرے ماخوذ هے جسمیں جزائر بني مزغنه یا مزغونه' صقلیه ' قورسقه ' اور اقریطش (جو اب کریٹ کے نام سے مشہور هے) شامل تھے - ان جزائر میں اسلامي تمدن پورے عروج کے عالم میں رهچکا هے - یه تو بڑے جزیرے تھے' رهے چهوٹے چهوٹے جزیرے جیسے قبرس' مالطه' ردس' تو انمیں بهي تمدن اسلام کي یهي حالت تهي -

ان مقامات میں اب بهي اسلام کے آثار باقي هیں -

غالباً آپ یه سنکے خوش هونگے که مالطه میں عربي علم ادب کا بازار گرم تهـا - والي مالطه جسکا نام قائد بهي تهـا ' اسکے لیے ایک مہندس (انجینیر) نے ایک ایسا بت بنایا تها جس سے معیروں کي مدد سے دن کو وقت معلوم هوجاتا تها - ابو القاسم بن رمضان مالطي نے عبد الله بن سمط مالطي سے کہا که اس پر کچهه کہو' چنـانچه اس نے بر جسته کہا :

جـاریه ترمي الصبـح	ایک لڑکي هے جو معیرے بجا رهي هے
بهـا النفوس تبتهـج	جسکي آواز سے دل خوش هوتے هیں
کان مـن ا - ؟ا	گویا که اسکے حکم سے
الی السمـاء قـد عرج	آسمان کي طرف چڑهگئي
مطـالع الافـلاک عن	اور اس نے افلاک کے برجوں اور
سر البـروج و الدرج	درجوں کے اسرار تک کا مطالعه کرلیا !

خیر یه تو ایک لطیفۂ ادبي تها - اب میں پهر اصل مبحث کي طرف لوٹتا هوں - بحر ارخبیل (ایجین) اور اسکے جزائر درحقیقت مسلمانوں کے زیر نگیں کبهي بهي نہیں هوے - البته ان پر مسلمانوں کي یورشیں هوتي رهتي تهیں جو رومیوں اور مسلمانوں کے تعلقات کي یعني جنگ و صلح هنگامي کے تابع هوتي تهیں جیسے تعلقات هوتے ' ویسي هي ان حملوں کي رفتار بهي هوتي تهي -

مسلمانوں نے اس دریا کو عبور کرکے ان جزائر پر قبضه کیا اور انکو اپني آینده فتوحات کا مرکز قرار دیا جسطرح که تمام دول عظمی آجکل کیا کرتي هیں -

انهي جزائر کي راہ سے مسلمـان یورپ پہنچے - جس شہر کو لیسکے لیـا ' جن میں فوجیں اتار کے آثار یں ' اور جن کو تاراج کرنا چاها تاراج کیا -

مسلمان بیڑے لیکے گئے جو الجواري المنشا في البحر کا لاعلام سے مرکب تھے - یهي وہ بیڑے هیں جنکي تعریف میں شعراء اندلس نغمه سرا هوے هیں ' مگر یہاں ان نغموں کے ذکر کرنے کي ضرورت نہیں که مبادا بات دوسري طرف نکلجائے اور مقتضاے مقام سے خارج هوجائے -

میں صرف اس امر کي طرف متوجه کرنا چاهتا هوں که جو ...... اپني حفاظت اور سر بلندي چاهتي هے اسکے لیے بحري اقـتدار ناگزیر هے ' کیونـکه قوموں کي شـان و شوکت اور ایک کي دوسرے پر بجا یا بیجا حکومت میں دریا کو بہت بڑا دخـل هے - اسکے لیے کسي مزید دلیل کي ضـرورت نہیں بلـکه بحر ابیض متوسط ' بحر ارخبیل ' بحر احمر (جو عربي جغرافیه کي کتابوں میں بحر قلزم کے نام سے مشہور هے اور یه نام شهر قلزم کي مناسبت سے هے جس کي اصلي جگهه اور اسکے پاس کي زمین پر شهر سویس آباد هوا) کے متعلق جو کچهه آپ سنتے اور دیکهتے هیں وہ کافي هے -

عربوں نے کشتیوں یا جہازوں کے ایسے مجموعه کے لیے جو جنگ میں کام آتا هو ' یونانیوں سے لفظ " اسطول " لیا - اسیطرح جسطرح که هم آج اهل یورپ سے انکي صدها بحري اصطلاحات لے رهے هیں - آپ لوگوں میں سے کون ایسا شخص هے جس نے دریا کا سفر کیا هو اور دخاني جہاز کے " قمرہ " میں لوگوں کے ساتهه نه بیٹها هو ؟

یه قمرہ اطالي نـژاد لفـظ (Camera) هے جسکے معني غرفه یا حجرہ کے هیں - یه صرف معارضه اور مکافات هے - جسطرح که دریا جب ایک طرف کم هو جاتا هے تو سامنے کے ساحل پر بڑهجاتا هے - یا ایک عام قانون هے ' جسکے مظاهر انسان کے تمام افعال اور تمدن کے تمام حالات میں جلوہ گر هوتے هیں - (اردو میں بهي لفظ " کمرہ " حجرے کے معني میں اسي اطالي لفظ سے آیا هے - الهلال)

صدیوں سے خود اهل یورپ کي یهي حالت تهي - انکي زبانوں میں بہت سے عربي نام باقي رهگئے - اب ان ناموں کے بدلنے کي انکے پاس کوئي تدبیر نہیں - مثلاً ایک نام کا ذکر کرتا هوں که جو بنیاد اور بمنزله سر کے هے -

لفظ " امیرال " عربي الاصل هے - همارے یہاں یه " امیر الماء " هے جیسا که آپ نے مرسوعات نویري میں دیکها هوگا - تخفیف کے لیے ان لوگوں نے ایک حصه حذف کر دیا جیسا که هم بهي عجمي الفاظ کي تعریب میں کیا کرتے هیں - اب جو هم آئے تو هم بهي اس تعبیر کو اسي ترکیب اور انهي حروف کے ساتهه استعمال کرنے لگے جسطرح که وہ کرتے هیں ' اور کہنے لگے امیرال کنقر ' امیرال دیس ' امیرال فلاں -

شیر کا مجسمہ جو قصر بابل سے نکلا

رہا ' اور ہر ملـک اور ہر قوم کے محققان آثار یہاں آکر کچھہ نہ کچھہ انکشافات کرگئے -

سو برس کا زمانہ گزرا کہ ان آثار میں بےشمار اینٹیں خط میخي میں لکھي ہوئي ملي تھیں - ان پر نبچندنیزر کا نام کندہ تھا - ان اینٹونکي بدولت قبایل عرب کو اکثر تھوڑي بہت رقم یورپین اقوام سے ملتي رہتي تھي -

حلہ جو تقریباً دس ہزار آدمیوں کي آبادي کا ایک قصبہ ہے ' انھي اینٹوں سے تعمیر کیا گیا - ان اینٹوں سے اسکے تمام محلوں کي زمین پختہ کي گئي ' اور دریاے فرات کي روک کے واسطے ایک پشتہ بھي باندھا گیا -

بابل کے کھنڈر تین بڑے تودوں اور چند چھوٹے تودونپر مشتمـل ھیں - ان تودوں کے گرد مٹي کي ایک دیوار کے آثار پائے جاتے ھیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہرپناہ تھي -

ھیرو ڈوٹس مشہور یوناني مورخ کا بیان ہے کہ یہ شہرپناہ ۳۳۵ - فیٹ بلند اور ۸۵ فیٹ عریض تھي - دیگر مورخین بیان کرتے ھیں کہ یہ دیوار ۴۲ سے ۵۶ میل تک مدور تھي - اس دیوار میں ڈھائي سو دروازے تھے جنپر پیتل کے کیواڑ چڑھے ہوے تھے ! !

ان تودوں میں شمال کے تودے کا نام اسوقت بھي بابل ہے - اسکي شکل مربع ہے اور سو فیٹ بلند ہے - عرب اس تودے کے کھنڈر کو اینٹونکے لیے برابر کھودتے رہے ھیں - ڈاکٹر کولڈیوي کا خیـال ہے کہ اسي کے نیچے وہ منـارہ ہے جسکا نام توریت میں منارۂ بابل آیا ہے - عربوں نے کھود کھود کر ان کے نیچے سے بڑي بڑي محرابیں نکالي ھیں - خیال کیا جاتا ہے کہ بابل کے مشہور عالم معلق باغونکي محرابیں یہي ھیں -

ان تودوں کي وسط میں ایک بڑا تودہ ہے جسکو عرب قصر کہتے ھیں عربونکا خیال ہے کہ بابل کا اصلي قلعہ یہي تھا - اسکي مضبوط دیواریں بھي کہیں کہیں سے ابھري ہوئي نظر آتي ھیں -

قصر سے جو اشیا برآمد ہوئي ھیں' وہ اسقدر زمانۂ قدیم کي نہیں ھیں جسکي امید علماء جرمني نے کي تھي - یہ قصر نسبتاً زیادہ قریب تر زمانے کا تعمیر شـدہ ہے ' کیونکہ اسیریا کا بادشاہ سناشرب جو ۷۰ سے ۶۸۱ قبل مسیح تـک حکمراں رہا ' یہ دعوا کرتا ہے کہ اسنے بابل کو بالکل برباد کردیا تھا - پس ضرور ہے کہ یہ آثار تعمیر مابعد کے ہوں -

یہ درحقیقت صحیح ہے کہ سناشرب سے قبل کي کوئي چیز یہاں دستیـاب نہیں ہوئي - بابل جسکے کھنـڈر ملتے ھیں نیچند نیزر کا شہر ہے - جسقدر محل اور ھیکـل علماء جرمني نے کھود کر نکالے ھیں سب کے سب اسي بادشاہ کے بنواے ہوے ھیں -

قصر کے متعلق جرمني سے پہلے عربوں نے ایک دلچسپ چیز حاصل کي تھي - یہ ایک شیر کا مجسمہ ہے جو ایک گرے ہوے آدمي پر سوار ہے - یہ مجسمہ اور آدمی کي تصویر سنگ خارا کي ہے مگر ناتمام چھوڑ دي گئي ہے - شیر کے مجسمے میں عربوں نے بہت سے سوراخ کھود دیے کہ شاید کوئي خزانہ اندر سے ھاتھہ آلے -

اس مجسمہ پر کسي قسم کا کتبہ وغیرہ نہیں ہے - ڈاکٹر کولڈیوی نے اینٹونکے ایک چبوترہ پر اسے قائم کردیا ہے ' گویا یہ شیر تمام آثار بابل کي حفاظت کر رہا ہے !

پہلي چیز جو تاریخي حیثیت سے نہایت دلچسپ ہے ' جرمنیونکي دریافت میں ایک سیاہ ستون ہے - اس قسم کے ستونونسے بابل کي ایسے ھي زینت تھي' جسطرح نیویارک اور یوروپ کے دیگر شہرونکي زینت آجکل مصر کے ستونوں سے ہے - اسکے ایک طرف کے چپٹے حصے پر جنگجوؤں کي تصویریں کندہ ھیں جو اپنے حربي آلے ہوا میں بلند کیے ہوے ھیں - دوسري جانب مدور حصہ ہے - اس پر بعض نقوش لکھے ہوے ھیں جو ابتک پڑھے نہیں گئے -

(نیچند نیـــزر کا محـــل)

ڈاکٹر کولڈیوي کے کارھاے نمایاں میں سب سے زیادہ اھم کام نیچندنیزر کے محل کي دریافت ہے -

یہ محل اندرون قصر میں واقع ہے - اب صرف اسکي بنیاد ھي بنیاد باقي رھگئي ہے جو مربع اینٹوں کي بني ہوئي ہے - نیچے کے رخ کي ھر اینٹ پر اس جلیل القدر بادشاہ کا لقب اور نام کندہ ہے -

کئي سو حجرے اور کمرے بھي ھیں - بعض کمرے عرض و طول میں صرف ایک چارپائي کے برابر ھیں - خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کمرہ جو سب میں بڑا ہے اور جسمیں ایک مرتفع چبوترہ اینٹونکا موجود ہے ' اس بادشاہ کے دربار کا کمرہ ہوگا - اس محل اور ھیکل کے درمیان ایک گذرگاہ بھي تھي جو نہایت متبرک سمجھي جاتي تھي - اس گذرگاہ میں مقدس دیوتاؤں کي تصویریں بنی ہوئي ھیں - اس دروازہ کا نام جو اس متبرک گذرگاہ کي طرف محل کو جاتا تھا " اِشتر " تھا -

یہ دروازہ اھل بابل کي طرز تعمیر کا پورا پورا پتہ دیتا ہے - اس دروازہ کي اصلي بلندي کا حال تو معلوم نہیں مگر اسوقت بھي راستے کي سطح سے چالیس فیٹ بلند ہے ! اسکي پختہ اینٹوں کي

نیچنـــد نیـــزر کا محـــل

حفریات بابل

میسوپوٹیمیا یعنی دو آبہ دجلہ و فرات کی وادیوں میں جرمنی کے علماء آثار نے سنہ ۱۸۹۹ سے اعمال حفریۃ کا سلسلہ (یعنے پرانے کھنڈروں کا کھودنا) شروع کیا ہے - ان آثار سے وہ قدیم بابل کی ایک تاریخ مرتب کر رہے ہیں -

[illegible] بابل کے چند شہر مثلاً ابوحبہ ' فارا ' بابل ' اور اسیریا کے دار الحکومت اسیر کی نہایت باقاعدہ تنقیب کرکے اصول سائنس کے مطابق معلومات مرتب کیے ہیں -

اس تمام کام کے نگراں ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئی ہیں - ڈاکٹر موصوف فن عمارت کے ماہر ہیں اور آثار قدیمۂ مشرق کے ایک کامل متبحر عالم سمجھے جاتے ہیں - انکے ساتھہ اور چند اشخاص بھی کام کر رہے ہیں - ڈاکٹر مارش نے جو آثار قدیمۂ اسیریا کے ماہر ہیں' اسیریا کے کھنڈروں کو نہایت کامیابی کے ساتھہ کھود کر انکے نتائج باقاعدہ مرتب کیے ہیں -

ان تحقیقات کے واسطے جرمنی میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے جسکی اعانت شہنشاہ جرمنی نے ایک بہت بڑے عطیے سے کی ہے - وہی انجمن اس جماعت کو روپیہ سے امداد دیتی ہے - حکومت جرمنی کا اس طرف اسقدر متوجہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنا اثر دو آبۂ فرات و دجلہ میں بڑھانے کیلیے کیسے کیسے طریقوں سے کام لے رہی ہے ؟ اسکا مقصد یہ ہے کہ جب بغداد ریلوے جاری ہو جائے تو یہ حصۂ ملک جو معدنیات کے لحاظ سے نہایت ہی دولتمند ہے ' اسکے قبضہ میں آسکے -

(پہلی تنقیب کا نتیجہ)

" ابوحبہ " وسط صوبۂ بابل کے آثار میں ایک چھوٹا سا مجموعہ کھنڈروں کا ہے اور " قارا " کے جنوب میں چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے - ان مقامات کی تنقیب سے کچھہ زیادہ نتائج مرتب نہیں ہوے - ابوحبہ میں جو مقامات کھودے گئے ' اُنسے بابل کے عہد وسطی کے چند آثار ہی دریافت ہوسکے اور اسوجہ سے وہانکا کام چھوڑ دیا گیا -

قارا میں ایک تودہ جو نصف میل لمبا اور چوتھائی میل چوڑا تھا ' نو ماہ کی متواتر محنت اور کوشش کے بعد کھودا گیا - اس تودے پر برابر دس فیٹ لمبی اور پانچ فیٹ چوڑی خندقیں کھودی گئیں ' اور جب کوئی دیوار نمودار ہوئی تو اسکو اسوقت تک کھودتے ہی رہے جبتک کہ اصلی تعمیر کا طرز و نمونہ دریافت نہ ہوگیا -

بہت سے مٹی کے برتن ' کچھہ سنگ مرمر کی صراحیاں ' اور اینٹونکے ڈھیر بھی برآمد ہوے ہیں - آخر میں ایک نہایت قدیم زمانہ کا محل نکلا - اس محل سے خط میخی میں لکھی ہوئی تختیاں نکلیں ' جن پر اس شہر کا نام شورباک کندہ تھا ' اور بابل کی اُن روایات کا بھی تذکرہ تھا ' جو کتاب جلگمیس میں طوفان کے متعلق موجود ہیں -

اتفاق سے اُسی زمانے میں وہانکے عربوں میں باہم کچھہ لڑائی سی ہوگئی جسمیں ایک عرب مارا گیا اور دولۂ عثمانیہ نے اس کام کو بند کردیا -

قارا میں ایک بدرو کا محرابی حصہ نکلا - اگرچہ تاریخ یہی بیان کرتی ہے کہ محراب کی طرز تعمیر اہل روما کی ایجاد ہے ' مگر یہ محراب عین اصول ریاضی کے مطابق اور نہایت اعلے درجہ کی بنی ہوئی ہے - تاریخ تعمیر کے لحاظ سے قبل مسیح ساڑھے چار ہزار پیشتر کی معلوم ہوتی ہے - غالباً یہ اُسی زمانہ کی ہے جبکہ شامیوں سے قبل کی اقوام یہاں آباد اور حکمراں تھیں - جو اینٹیں اس محراب میں لگائی گئی ہیں ' وہ ایک جانب سے مسطح ہیں اور دوسری جانب سے مقعر ' اور چھوٹے کلچے کے برابر گول ہیں - یہ اینٹیں پختہ اور سرخ ہیں - ان سے پیشتر کے زمانہ کے کوئی پختہ سرخ اینٹ ابتک دریافت نہیں ہوئی -

قلعۂ بابل کے بقیۂ آثار

اگر یہ سلسلہ تحقیقات جاری رہتا تو امید تھی کہ کچھہ اور مفید انکشافات بھی ہوتے ' مگر جب یہاں کی تحقیقات بند کردی گئی تو مجبوراً خاص شہر بابل کے آثار کو کھودنا شروع کیا -

(خاص شہر بابل)

یہ کھنڈر دریاے فرات کے بائیں کنارے بغداد سے ستر میل کے فاصلہ پر واقع ہیں - اسکے متعلق تحقیقات کا سلسلہ عرصہ تک

تھے وہ یہی تھا کہ انگلستان اپنی کروڑوں کی تعداد میں مسلمان رعایا کا لحاظ کرکے اور آن کے خیالات پر غور کرکے اس امر کی کوشش کرے کہ ترکی سے یورپ کی کونسلوں میں منصفانہ سلوک کیا جائے -

میں نہیں جانتا کہ کوئی شخص بھی یہ بیان کرنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ یہ درخواست بلکہ یوں کہیے کہ یہ مطالبہ کہ انگلستان وزارت ہاے یورپ میں ترکی سے حتی الامکان معقول مساویانہ اور منصفانہ سلوک کی کوشش کرے کسی طور پر بھی غیر معقول متصور ہونے کے قابل ہے' اور چونکہ وزرائے برطانیہ کی تقریروں سے مسلمانوں پر یہ ظاہر ہوا کہ انگلستان کی ہمدردی ترکی کے خلاف ہے' لہذا مسلمانان ہند کے احساس کو صدمہ پہنچا' اور وہ کبیدہ خاطر ہوگئے - نظر بریں امور کیا ان کو کسی طرح بھی کوئی خطاوار کہہ سکتا ہے ؟ جس وقت ترکی اور ریاست ہاے متحدہ بلقان میں جنگ شروع ہوئی اسوقت سر ایڈورڈ گرے نے دیوان عام میں فرمایا کہ " نقض امن کے انسداد کے لیے دول عظام جد و جہد کررہی ہیں کل متحدہ طور پر بالفاظ صریح یہ تجویز پیش کی گئی کہ دول عظام کی طرف سے ان مشکلات کو دور کرنے کے لیے متحدہ طور پر ریاستہاے بلقان اور ترکی کو یاد داشت روانہ ہو' اور ہم سب نے اس پر اتفاق رائے کیا " سر ایڈورڈ گرے نے جن تدابیر کا ذکر کیا وہ یہ اعلان تھا " اگر باوجود اس کے ترکی اور ریاست ہاے متحدہ میں جنگ جاری ہوئی - تو ہم اس جنگ کے نتیجہ کے طور پر یوروپین ترکی کی حالت موجودہ میں کسی تغیر و تبدل کو منظور نہ کریں گے "

یہ اعلان ابتدائے جنگ میں ہوا تھا - اس اعلان سے ہم معقول طور پر یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ اگر ترکی کو اس جنگ میں فتح میسر ہوتی ' تو اسکو ممالک مفتوحہ کے کسی حصہ کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی اجازت نہ ملتی - جس وقت جنگ شروع ہوئی عام طور پر وزارت ہاے یورپ میں اس امر کا احساس ہوا کہ ترکی سپاہی اپنے اطراف کے ان ممالک پر قبضہ کرلیں گے جو ریاست ہاے متحدہ کے قبضے میں ہیں ' اور اگر یہ توقعات پوری ہوتیں تو تمام یوروپین طاقتیں مع انگلستان اسی امر پر زور دیتیں کہ ترکی اپنی کامیابی کے نتیجہ کے طور پر اپنی سلطنت میں توسیع نہ کرنے پائے -

مگر موج ظفر دوسری طرف رواں ہوئی' اور جنگ در حقیقت شروع ہوتے ہی ریاست ہائے متحدہ کو کامیابی ہوئی - اس سے وزارت ہاے یورپ کے خیالات سابقہ بالکل بدل گئے' اور ان کو اس امر کا احساس ہوا کہ یوروپین ترکی کو اپنی حالت سابقہ پر قایم رکھنا ریاست ہاے متحدہ کے لیے ضرر رساں ہوگا - اسوقت وزیر اعظم برطانیہ عظمی نے سب سے پہلے اس اعلان کرنے کا موقع نکالا کہ جنگ کا خواہ کچھہ ہی نتیجہ کیوں نہ برآمد ہو' متحدہ یورپ فاتح کو انکی فتح کے ثمرے سے محروم نہیں رکھہ سکتا - اس صورت میں اگر مسلمانان ہند کو اس امر کا احساس ہو تو ان کو کون مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے کہ اگر ترک جنگ میں فتحیاب ہوتے تو انگلستان دیگر دول یورپ کے ساتھہ اس سابقہ پالیسی کا نفاذ کرتا اور اُسے جبراً عمل میں لاتا - اور ریاست ہاے متحدہ کے کسی مقبوضہ حصے پر ترکی کو قابض ہونے کی اجازت نہ دیجاتی - لیکن اب اگر ریاست ہاے متحدہ کو کامیابی ہوئی تو آن کو اجازت دیجاتی ہے کہ وہ یوروپین ترکی کے قیمتی مقبوضات کو اپنے ساتھہ ملحق کرلیں - کیا مسلمانان ہندوستان کا یہ احساس دور از عقل ہے کہ ان کے ماوراء البحر برادران دینی کے ساتھہ منصفانہ اور عادلانہ سلوک نہیں کیا گیا ؟ اور ایسے سلوک کے وجوہ و علل میں انگلستان کی بہت بڑی شمولیت تھی !

(مسٹر اسکوئتھہ اور معاہدہ لندن)

خیر تو جیسا کہ آپ کو معلوم ہے لندن کے معاہدہ صلح پر دستخط ہونے کے بعد بلقانی آپس میں جنگ و جدل کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ممالک مفتوحہ کی پھر تقسیم ہوئی - ترکی نے اس موقع سے فایدہ اُٹھا کر جو خوش قسمتی سے اُسے حاصل ہوا تھا شہر ادرنہ اور اسکے اطراف کی سر زمین پر جس کے ساتھہ مسلمانوں کا وجدانی تعلق تھا' دوبارہ قبضہ کرلیا - اس حالت میں کیا مسٹر ایسکوئتھہ کا یہ اعلان دانشمندانہ اور مدبرانہ تھا کہ جہاں تک ترکی کا تعلق ہے وہ انہیں حدود میں رہے' جو صلح لندن کے رو سے مقرر ہوئی ہیں ؟ جب والا مرتبت وزراے برطانیہ کی طرف سے ایسے اور اس قسم کے اعلان ہوں تو اگر مسلمانان ہندوستان یہ نتیجہ نکالیں کہ انگلستان ترکی کے لیے بجاے عادل اور منصف بننے کے عمداً خلافت اسلام پر تلا ہوا' اور ان دول یورپ کے ہمنوا ہے' جو ترکی کے علانیہ طور پر دشمن ہیں' تو آن کو کوئی بر سر خطا نہیں کہہ سکتا - ان تمام اشتعالکوں پر بھی کیا مسلمانوں نے کوئی ایسی کارروائی کی جس سے ان پر کوئی الزام وارد ہوسکے ؟ کیا برطانیہ عظمی کی طرف سے ان کے سچے اور وفادارانہ احساس میں ذرہ برابر بھی فرق آیا ہے ؟ اس وقت صورت واقعہ کیسی ہی الم آفریں کیوں نہ ہو' مگر انہوں نے نہایت ہی برداشت اور تحمل سے کام لیا ہے' اور ان کا چال چلن بجاے مورد الزام ہونے کے قابل تحسین ہے -

(مسئلہ جنوبی افریقہ)

میں آپ سے اس امر کی درخواست کررہا ہوں کہ آپ اپنی نکتہ چینیوں میں تحمل اور برداشت سے کام لیں' مگر اس قسم کی صلاح دیتے وقت اس امر کے احساس سے محروم نہیں ہوں کہ ایسے وقتوں میں ان صفات پر عملدر آمد کرنا کس قدر سخت مشکل ہے - اہل ہند کے ہموطن مردوں اور عورتوں کے ساتھہ جنوبی افریقہ میں جو کچھہ سلوک ہوتا ہے - اُس نے ہندوستان میں ناراضی اور رنج پھیلادیا ہے' اور اسی وجہ سے ایسے الفاظ کے استعمال ہونے لگے ہیں - جنپر ایسی حالتوں میں مشکل سے قابو ہوسکتا ہے - مگر اس صورت میں جب ہندوستانیوں میں خوفناک اشتعال پھیلا ہوا ہے ' اور ہندی خیالات مشتعل ہیں اس تقریر کے بارہ میں اپنا نہایت اطمینان ظاہر کیے بغیر نہیں رہ سکتے' جو حضور والا ویسراے بہادر نے مدراس میں فرمائی تھی - اس کی وجہ سے ان پر بعضوں کی طرف سے نکتہ چینی ہورہی ہے -

یہ عجیب تناقض ہے کہ وہی نکتہ چیں جو ہم ہندوستانیوں کو یہ اصول تلقین کرنے سے کبھی نہیں چوکتے کہ مقامی حاکم کی آراء کو منظور کرنا چاہیے ' اور جو پارلیمنٹ میں اس کے متعلق نکتہ چینی اور سوالات پر خفا ہوے بغیر نہیں رہتے - اور اسکی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ مقامی حاکم وہاں کے حالات خوب سمجھتا ہے' اور جو ہندوستانی عہدہ داروں کے خلاف اہل انگلستان کی پابندیوں کو اس لیے قابل حقارت قرار دیتے ہیں کہ واقعات سے نا واقفیت اور لا علمی پر مبنی ہیں' وہی لوگ اب اس ملک کے اعلی ترین حاکم کی تجویز اور خیالات کی مخالفت کرنے پر آمادہ ہوگئے ہیں -

حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر کی مدراس والی تقریر کہاں تک عمدہ اثر پیدا کرنے کا سبب ہوئی ہے - اس کا اندازہ صرف اہل ہند ہی کو ہوسکتا ہے ' حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس ملک کے لوگوں کے حالات سے شخصی واقفیت رکھنا چاہتے ہیں - اور اس ملک کی رعایا کی خفگی اور نفرت کے وجدان کے متعلق قابل وثوق اطلاعات بہم پہنچاتے ہیں - انہوں نے اس تقریر سے تاج انگلستان کی سب سے بڑی خدمت کی ہے -

دیواروںپر جو بارہ فیٹ طویل و عریض ہیں ' بیل ' شیر ' اژدہے اور عجیب و غریب جانوروںکی شکلیں ابھری ہوئی بنی ہیں - یہ ابھری ہوئی تصویریں چینی کی قلعی کی ہوئی اینٹوںکی ہیں - انکے - ... رنگ مثلاً زرد ' نیلے ' اور سفید کیلیے ہر ہر اینٹ علحدہ علحدہ رنگ کی بنی ہوئی ہے ' مگر ہر اینٹ کو دوسری اینٹ سے اس طرح وصل کیا ہے کہ پوری تصویر ایک ہی اینٹ کی معلوم ہوتی ہے !

انکا رنگ اسوقت تک نہایت پاکیزہ اور روشن ہے - معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابھی طیار ہوئی ہیں - یہ فن اُس وقت اپنے کمال تک پہنچ گیا تھا مگر اب بالکل معدوم ہے -

(عمران کے آثار)

جرمنیوں نے اس سے بھی زیادہ عظیم الشان کام عمران میں کیا ہے - یہ تودہ جنوب کے طرف ہے ' اور سطح اصلی سے چالیس فیٹ نیچے ہے - اس شہر کے کھنڈر پر عربوں ' عبرانیوں ' پارتھیریوں ' اور ایرانیوں نے اپنے اپنے زمانے میں شہر تعمیر کیے تھے جو سب غارت ہوگئے - اس تودہ کے نیچے وہ ہیکل جو اساغیل کے نام سے معروف تھا ' معلق ہے - جرمنیوں کی محنت اور استقلال کا پتہ اس امر سے چلتا ہے کہ ایک ایکڑ زمین کو چالیس فیٹ گہرا صرف مثلث نما پھاوڑوں سے کھودا گیا ہے - اسی ہیکل کی طرف اسکی بنیاد ملی ہے جس سے تمام حجروں اور راستونکا پتہ لگتا ہے -

بابل میں جرمنیوں کو تختیاں بہت کم ملی ہیں - پارتھین زمانہ کے کچھہ سکے ' مٹی کے برتن ' اوزان کے بٹ کھرے ' پتھر کے اوزار ' مجسمے ' زیورات ' کچھہ پوتھہ ' اور اسی قسم کی بہت سی چیزیں البتہ ہاتھہ لگی ہیں -

([illegible])

جمجمہ ایک چھوٹے سے ڈھیر کا نام ہے - اسمیں سے عربوں کو مٹی کی چند تختیاں ملی ہیں جنمیں زیادہ تر عجیبی خاندان کے متعلق حالات مرقوم ہیں - عجیبی اہل بابل کی زبان میں حضرت یعقوب کا نام تھا - ان تختیوں سے ثابت ہوتا ہے کہ عرصۂ دراز تک بابل میں بنی اسرائیل کام کرتے رہے ہیں -

ایک نلکی سی بھی نکلی ہے جسپر سائرس شاہ فارس کے بابل پر حملہ کرنے کا حال لکھا ہے - یہ چیزیں اکثر چالیس اور پچاس فیٹ زمین کے نیچے پائی جاتی ہیں -

(اسیریا کی [illegible] ب)

آسیریا کے کھنڈر جنکو اسوقت شرغات کہتے ہیں ' دریاے دجلہ کے ساحل پر نینوا اور بغداد سے نصف مسافت پر واقع ہیں - سنہ ۱۹۰۴ ع میں ان کھنڈرونکی تنقیب شروع ہوئی -

سنہ ۶۰۶ قبل مسیح تک یعنی جبتک کہ نینوا کا سقوط نہیں ہوا تھا ' یہ شہر نہایت متبرک سمجھا جاتا تھا -

ڈاکٹر کوانتری اور ڈاکٹر ماریش نے اس شہر کی دیوار اور کھائی کو بالکل صاف کرلیا ہے - شہر کے اصلی دروازونکا پتہ بھی لگا لیا ہے - بعض جگہہ برج بدستور قائم ہیں اور انمیں وہ سوراخ بھی موجود ہیں جنمیں سے تیر انداز تیر لگایا کرتے تھے - شہر کے اندرونی حصے میں اسیریا کے محلات اور ہیکل ہیں - عہدہ داروںکے مکانات سے پانی پہنچنے کے پیچ در پیچ راستے ' نالیاں ' اور بدر روئیں ہیں - بازار کا کچھہ حصہ بھی نکلا ہے جسکی سڑکونپر سنگ مرمر کی سلیں بچھی ہوئی ہیں - امیرونکے مکانات کا سلسلہ اور غریبونکی گنجان آبادی ' امیرونکے مقابر اور وسیع اور بلند دروازے ' جنپر کواڑ اسوقت تک اپنی سنگی چوبونپر متحرک ہیں ' اور انکے علاوہ اور بہت سے اوزار ' ہتیار اور سونے چاندی اور پتھرونکی آرایشی چیزیں بھی دستیاب ہوئی ہیں -

اس شہر کے جنوبی حصے میں پتھرونکے مجسمے اور ایک کان ہے - ایک پتھر کا ستون جو چار فیٹ سے آٹھہ فیٹ تک لمبا ہے ' برآمد ہوا ہے - ان یادگاروں اور ستونوںکے بالائی حصے پر اُس بادشاہ یا امیر کا نام اسیرین زبان میں کندہ ہے جسکے لیے وہ قائم کیے گئے تھے -

ان میں سے ایک پر شمورامت کا نام کندہ ہے جسکے متعلق یہ روایت مشہور ہے کہ اسکا نام شمیرمیس تھا اور فاختے کی صورت میں مسخ ہوگیا تھا !

گذشتہ تین ماہ سے علماء آثار جرمنی بابل کے جنوب کی جانب ورقہ نامی کھنڈر کیلیے گئے ہیں - اگر جرمنیوں نے اس مقام کو بھی اسیطرح کھودا جسطرح دیگر مقامات کو کھود چکے ہیں ' تو یقیناً تاریخ قدیم میں ایک معقول اضافہ اور ہوجائیگا -

(مقتبس از سائنٹفک امریکن)

رئیس [illegible] ال انڈیا مسلم [illegible] کی افتتاحی تقریر

(۳)

(جنگ بلقان)

آپ کے لیے یہ امر موجب انبساط ہے کہ جنگ بلقان کا خاتمہ ہوگیا - ترکی اپنا بوریا بستر سنبھال کر یورپ سے نہ نکالا جا سکا - اگرچہ اس کے یورپین مقبوضات میں کمی ہوگئی ہے تاہم بر اعظم یورپ میں وہ اب تک مضبوطی سے پاؤں جمائے ہوئے ہے -

ایڈریا نوپل پر جو مسلمانان عالم کا مرجع وجدان بن گیا تھا ترکی پھریرا لہرا رہا ہے - ترکوں کے مصائب میں ایک پہلو یہ اچھا نظر آتا ہے کہ انہوں نے اس [illegible] کو ظاہر کردیا ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں خواہ کتناہی اختلاف کیوں نہ ہو ' لیکن اسلامی اخوت کا مذہبی جذبہ تمام دنیاے اسلام میں ایک پر اثر قوت ہے - ترکوں کی مصیبت اور آزمایش کے وقت مسلمانان عالم نے ایثار اور محبت کے ساتھہ بڑھکر اپنی مستعدی کا ثبوت دیا - یہ اسلام کا ایک زندہ معجزہ ہے کہ اسلامی اخوت کے خیالات ہمارے نبی کے پیروؤں کے دلوں میں اچھی طرح جاگزیں ہیں ' اور صدہا سال گذر جانے پر بھی اس ذی شان تبلیغ میں کسی قسم کا فرق نہیں آیا -

(مسلمان ہندوستان اور برطانیہ عظمی کی خارجہ پالیسی)

اس سختی اور آزمایش کے زمانہ میں مسلمانوں کے خلاف یہ الزام عاید کیے گئے کہ وہ برطانیہ کی خارجہ پالیسی کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتے ہیں اور یہ کہ ان کی یہ خواہش ہے کہ یورپ میں اسلامی سلطنتوں کی حفاظت کی خاطر برطانیہ عظمی جنگ کرنے کو تیار ہوجائے کا اس سے بھی زیادہ اور کوئی بات دور از صداقت ہوسکتی ہے ؟ انگلستان کے جو مفاد تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں انہیں مسلمانان ہند بخوبی محسوس کررہے ہیں ' ان کی رو سے وہ اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ انگلستان کو یہ تحریک دینا کہ وہ بغیر سوچے سمجھے ایک خونریز جنگ کر بیٹھے کیسا خوفناک ہوگا - یہ کہنا کہ مسلمان انگلستان کو خارجہ پالیسی کے استعمال کا راستہ سکھانے کا ذرا سا بھی ارادہ رکھتے ہیں ' مسلمانوں کے ساتھہ انتہائی بے انصافی سے کام لینا ہے ' اور فی الحقیقت مسلمانوں کو ایسا کرنے کا کبھی خواب میں بھی خیال نہیں آیا ' جس امر پر انہوں نے زور دیا اور میرے خیال سے وہ ایسا کرنے میں بالکل حق بجانب

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹـر ایٹ لا کی میـڈیکل جیـورس پـروڈنس

یعنی طب متعلقـۂ مقدمـات عـدالت پـر

حکیم سید شمس اللہ قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے نہ میڈیکل جیورس پرروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے نہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس یعني علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصلی مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاهي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ہیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انـگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کچھ اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے یہ کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کي جوابـدهي (۳) شہادت موت (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گـلا گھونٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے مـتـعـلـق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) نلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امـــور مختلفـہ کے متعلـق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ هي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آجاتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کاروبار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رهنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد اللہ خاں صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ہے -

مـولوی غلام علي آزاد بلگرامي کي دو نایاب کتــابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اهل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اهل ملـک کي خـوش قسمتي ہے کہ مـولوي عبـد اللہ خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک هندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو هـزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ســرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد اللہ خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتهر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

حُسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں سادہ یہ که قبول عام ہوئی۔ اب یہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے کی شناخت یہ ہے کہ اس شئے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر اور اڈیٹران اخبارات ہوں پس جب یہ باہم دیہیہ یعنی انجمن افراد مختلف یک شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو۔ ایسی شئے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے بھی جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکر دہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اقتباس سے ثابت کیا جاسکتا ہے ؛

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے ۱

جناب نواب وقار الملک بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہو ئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "تاج ہمدرد روغن گیسو وغیرہ انکا جو مجھے نہایت شفقت سے پیش کیا گیا تھا استعمال کیا ہے میں نے اسکو دعوے معروف سیمی خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں۔

"زیتون۔ (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بسا یا تو بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے کیلئے بسی ہوئی دلکش خوشبو "سر دست لیبل پر لگانیکے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا کیس اچھا ہے + وہ بو بھی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے"

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئل کے شوروم اور کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔

"تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کو تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۲۔ نمبر ۹۰۰۔ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء "حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہیے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبائش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

تاج روغن بادام و بنفشہ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن

فی شیشی ۱۲ / فی شیشی ۱۲ /

تاج روغن آملہ و بنولہ

فی شیشی ۱۲ /

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو ۳ / فی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات میں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

منیجر۔ دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

مشاهير اسلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شكرگنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۴) حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائت انزيبل سيد اميرعلي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] كرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر اليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۶ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه كي قيمت يک جا خريد كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) ياد رفتگان پنجاب كے اولياے كرام كے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف كي مشهور اور لاجواب كتاب خدا بيني كا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه - رعايتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۹ - انه - رعايتي ۳ انه - كتب ذيل كي قيمت ميں كوئي رعايت نهيں - [۴۴] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑھ هزار صفحه كي تصوف كي لا جواب كتاب ۶ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت كے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر كے تمام مشهور حكيموں كے بالتصوير حالات زندگي معه انكي سينه به سينه اور صدري مجربات كے جو كئي سال كي محنت كے بعد جمع كئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران نے جن نسخوں كي تصديق كي هے انكي نام بهي لكهدئے هيں - علم طب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] البحران اس نامراد مرض كي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي كا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه -

ملنے كا پته ـــ منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حكيم محمد اجمل خان صاحب كي سرپرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه كا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادويه اور خوبي كار و بار كے امتيازات كے ساتهه بهت مشهور هوچكا هے - صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه كے صحيح اجزاء سے بني هوئي هيں) حاذق الملک كے خانداني مجربات (جو صرف اس كارخانه سے مل سكتے هيں) عالي شان كار و بار ' صفائي ' ستهرا پن ان تمام باتوں كو اگر آپ ملاحظه كريں تو آپ كو اعتراف هوگا كه :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي كارخانه هے -

فهرست ادويه مفت (خط كا پتــه)

منيجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

مسیحا کا
تیل
سر کے بالوں کیلیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

جام جهـــان نمـــا

— * —

بالكل نئي تصنيف كبهي ديكهي نهوگي

— * —

اس كتاب كے مصنف كا اعلان هے كه اگر ايسي قيمتي اور مفيد كتاب دنيا بهركي كسي ايک زبانميں دكهلا دو تو

ايک هـــزار روپيـــه نقد انعـــام

ايسي كار آمد ايسي دلفـريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سـستي هے - يه كتاب خريد كر گويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كر لئے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليے - دنيا كے تمام سر بسته راز حاصل كر ليے صرف اس كتاب كي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (كتابخانه) كو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علامت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عـروض - علـم كيميا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حـرام جانور وغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها هے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهوںميں نور پيدا هو بصارت كي آنكهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا كے مشهور انكے عهد بعهد كے حالات سوانحعمري و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے هر موسم كيليے تندرستي كے اصول عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' انكي قيمتيں ' مقام اشاعت وغيره بهي - كهاته كے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني و جسمي علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا هے - حيوانات كا علاج هاتهي ' شتر ' گائے بهينس ' گهوڑا ' گدها بهيڑ ' بكري ' كتا وغيره جانوروںكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا هے پرندونكي دوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر (جن سے هـر شخص كو عموماً كام پـڑتا هے) ضابطه ديواني فوجداري ' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـک كي بولي هر ايک ملک كي زبان مطلب كي باتيں اردو كے بالمقابل لكهي هيں آج هي وهاں جاكر روزگار كر لو اور هر ايک ملـک كے آدمي سے بات چيت كرلو سفـر كے متعلق ايسي معلومات آجتـک كهيں ديكهي نـه سني هونگي اول هندوستان كا بيان هے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات وهاں كي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگـه كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے اسكے بعد ملـک برهما كا سفر اور اس ملـک كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان (روبي واقع ملک برهما) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكايتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفـر كا بالتشريح بيان ملـک انگليند - فرانس - امريكه - روم - مصـر - افـريقه - جاپان - اسٹريليا - هر ايک علاقه كے بالتفسير حالات وهانكي درسگاهيں دخاني كليں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز كے سفـر كا مجمل احوال كرايه وغيـرة سب كچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسـپ مطالعه دنيا كا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز كه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ نے كواڑ كهلجائيں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايک كتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايک - روپيه - ۸ - آنه

بغير مدد استاد انگريزي سكهلانيوالي كتاب حجم ۲۷۵ صفحے

ٹنڈن صاحب كا انگلش ٹيچر حجم ۲۷۵ صفحے

ويسے تو آجتک بيسيوں انگلش ٹيچر چهپ چكے هيں - مگر ٹنڈن صاحب كے انگلش ٹيچر كا ايک بهي مقابله نهيں كرسكتا - اس ميں انگريزي سكهينے كے ايسے آسان طريقے اور نادر اصول بتلائے گئے هيں جنكو پڑهكر ايک معمولي لياقت كا آدمي بهي بغير مدد استاد كے انگريزي ميں بات چيت كرنے اور خط و كتابت كرنے كي لياقت حاصل كرسكتا هے - هر طرح كي بول چال كے فقرے هر محكمه كے اصطلاحي الفاظ هر زبان محاورے جو كسي دوسري كتاب ميں نه ملينگے - انٹرنس پاس كے برابر خاصي لياقت هو جاويگي - اور جلدي هي آساني سے انگريزي ميں گفتگو كرنيكي دهك هو جاؤ گے - مجهان كتاب كي قيمت مع محصول صرف ايک روپيه ۴ تين آنه دو جلد ۲ روپيه ۴ چار آنه چار جلد ۴ روپيه -

مفت — كتاب انگلش گريمر هر ايک خريدار كو مفت مليگي -

تصوير دار گهڑي

گارنـٹي ۵ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا هے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي هے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني كا پرزے نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگاؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

---

آٹهه روزه واچ

گارنـٹي ۸ سال قيمت ۶ چهه روپيه

اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے كه كبهي ايک منٹ كا فرق نهيں پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتياں اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهري نهايت خوبصورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بندهسكتي هے مع تسمه چمڑي قيمت سات روپے

بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كارآمد ' ابهي ولايت سے بنكر همارے يهاں آئي هيں - نه ديا سلائي كي ضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک لمپ لانكو اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كركے خطرے سے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوئے ايكدم كسيوجه سے اٹهنا پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا نا ياب تحفه هے - منگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي - قيمت معه محصول صرف دو روپے -

ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهاں سے هر قسم كي گهڑياں ' كلاک اور گهڑيونكي زنجيريں وغيره نهايت عمده و خوشنما مل سكتي هيں - اپنا پته صاف اور خوشخط لكهيں انكا مال منگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منگوا ليجيے -

تمام كتب كے ملنے كا پته - منيجر كارخانه چندر گپت اوشدهاليه نمبر ۵۱۳ - توهانه

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین
القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

Telegraphic Address,
"Al-Hilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648.

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۶ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴

Calcutta: Wednesday, February 11, 1914.

ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر لي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي وغیرہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدي هیں ، وہ تشفي بخش هیں - عینکے بناني ایک عینک بازاري هے جو اعلی درجے کي تیار هوتي هے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ هے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق هے "

کون نہیں چاهتا کہ میري بینائي مرتے دم تک صحیح رهے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ همارے تجربہ کار ڈاکٹروں کي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک اصلي رولڈگولڈ کي کماني مع پتھر کي عینک کے ۸ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک محصول ۶ آنہ -

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

هندوستاني دواخانہ دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ هے وہ عمدگي ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني هوئي هیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار ، صفائي ، ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف هوگا کہ :

هندوستاني دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هي کارخانہ هے -

فہرست ادویہ مفت ، (خط کا پتہ)

منیجر هندوستاني دوا خانہ - دهلي

اهل قلم کو مژدہ

کیا آپ ملک برهما میں اپني کتاب میرے ذریعہ فروخت کرنا چاهتے هیں ؟ اگر منظور هو تو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسي

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

کیا آپ پان کھاتے هیں ؟

— :*: —

آزاد کمپني مراد آباد کا تمباکو خوردني پشاور سے کلکتہ تک پسند کیا جاتا هے - ارزاں اور نفیس " قیمت ۱۲ آنہ سیر سے ۶ روپیہ سیر تک - گلابي منجن دانتوں کا بہترین محافظ قیمت في ڈبیہ ۵ آنہ -

المشتهر منیجر آزاد کمپني مراد اباد

1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مٹل کیس ٹھیک ٹائم دینے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 — چاندي ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط هر جوزوانیر یاقوت جڑا هوا گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 — چاندي کي لیڈي واچ یا هاتھہ کو زیب دینے والي اور خوبصورتي میں یکتا معہ تسمہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 — چاندي ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتي کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 — پیٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹي اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
7 — کرو والزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل کیس اسکي مضبوطي کي شہرت عام هے گارنٹي ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر هے کہ جسقدر همارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے هیں آجتک کسي نے شکایت نہیں کي

المشتهر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

32

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly „ „ 1 4-2

الهلال

مدیر مسئول و مرتب خصوصی

احمد [illegible] الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ

کلکته

تیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ۴ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ٦

کلکته : چهارشنبه ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ هجري جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 11, 1914.

فهرست

تصاویر

الاسبوع

رویٹر کو معلوم هوا ہے که جزائر ایجین ے متعلق دولت عليه اور حکومت اطالیا براه راست گفتگو شروع هوگئي ہے - حکومت اطالیا چاهتي ہے' که تخلیه جزائر ے [illegible] میں اسے اڈیلیا (ایشیاے کوچک) میں مراعات دیے جائیں - لیکن خوف [illegible] که کهیں برطانی مصالح سے تعارض نه هو' اور توسیع ریلوے کي تجویز کو صدمه [illegible] - حکومت اطالیا اس معامله ے متعلق برطاني کمپني سے دوستانه طور پر [illegible] کر رهي ہے -

البانیا ے اس حصه میں جو موتمر السفراء (ایمبیسدرس کانفرنس) ے البانیوں کو دلوایا ہے مگر ابهي تک یوناني اس پر قابض هیں یوناني فوج اور الباني جرگون [illegible] برابر تصادم هو رهے هین - یه حالت روز بروز بد سے بدتر هوتي جاتي ہے- اتهینس بموجب ٥ ے معرے میں ۶۴ الباني کام آے اور ۲۲ یوناني -

[illegible] اتحاد ثلاثی ے سفراء نے سرحد البانیا و ایپرس اور جزائر ایجین ے متعلق [illegible] گرے کي یاد داشت کا جواب زباني دیدیا -

معلوم هوا ہے که برطانی تجاویز سے اصولاً سب کو اتفاق ہے - یه مشوره دیا گیا [illegible] سر ایڈورڈ گرے کا مجوزه تخلیه کو یکم مارچ سے لیکے ۳۱ مارچ ے اندر عمل [illegible] جانا چاهیے -

[illegible] دولت علیه اور یونان ے سفارتي تعلقات یکم فروري سے پهر با قاعده شروع هوگئے - [illegible] آغاز جزائر ایجین سے هوا -

[illegible] ہے که نیٹال انڈین کانگرس نے خیانت وطن اور عصیان ضمیر کي جو ناپاک مثال [illegible] تهي اسکي تقبیح و تشنیع میں هندوستانیوں نے تساهل نهیں کیا -

[illegible] کي اس حرکت مذموم سے اپني بیزاري و برات ے اعلان ے باوجود جب وه [illegible] انڈریوز ے استقبال ے لیے جمع هوے' تو انهوں نے پهر نهایت بلند آهنگي [illegible] کیا که کانگرس جو مٹهي بهر اشخاص سے عبارت ہے هرگز یه حق نهیں رکهتي [illegible] ے سامنے تمام هندوستانیوں کي طرف سے شهادت دے' اور مسٹر گاندهي کي [illegible] ے -

کمیشن ے سامنے نیٹال ے ایک افسر امتیازات [لائسنسنگ آفیسر] نے یه بیان کیا که "تجارتي امتیازات ے متعلق هندوستانیوں کو یوروپین آبادي ے برابر حقوق حاصل هیں- اگر هندوستانیوں کو حصول امتیاز میں کامیابي نهیں هوتي تو اسکي وجه یه ہے که قانون ے شرائط پورے نهیں هوتے" !

لیکن اس مغالطه کي پرده دري اس درویش نے کردي جو نیٹال انڈین کانگرس ے وفد شهادت میں شریک تها -

اس درویش نے کها که جب کوئي یوروپین مخالف هوتا ہے تو هندوستاني کو امتیاز نهیں ملتا - سنه ۱۹۰۴ میں هندوستانیوں ے پاس ۷ سو تجارتي امتیازات تهے مگر اب ۳ سو سے زیاده نهیں !

قانون ازدواج ے متعلق اس درویش نے کها که اگر هم وحدت ازدواج کو منظور کرلیں تو هزارها مسلمان کهینگے که هم نے انکے حق پیدائش کو فروخت کرڈالا -

جنرل اسمٹس نے جنوبي افریقه ے ایوان مجلس میں ڈهائي کهنٹے تک تقریر کي - اثناء تقریر میں انهوں نے اس پیچیدگي کي سنگیني' ضرورت' اور مخصوص نوعیت کو واضح کیا - انهوں نے جلا وطن اشخاص کي تقریر ے فقرے نقل کیے جس سے معلوم هوتا تها که انکا مقصد انقلاب اور خانه جنگي ہے- انهوں نے بتایا که سنه ۱۹۱۰ع ے قانون حفظ امن نیٹال نے خطرناک اشخاص ے جلا وطن کرنے کا اختیار انهیں دیدیا ہے - اگر ان اشخاص کو معمولي عدالت ے حواله کیا جاتا تو حکومت کو ایک شخص ے متعلق بهي کامیابي نه هوتي -

انگلستان میں حزب المحافظین ے شام ے اخبارات نے اس تقریر کي تعریف کي ہے -

جلاوطن اشخاص میں سے مسٹر کریسویل' لوکس' اور کینڈل نے بهاگنے کي کوشش کي' دو اول الذکر تو کامیاب نه هوے' مگر مسٹر کینڈل عین وقت پر نکلگئے -

اطلاع

خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

ہندوستان میں ایک نادر ایجنسی

یعنے

الہلال ایجنسی

بہت جلد پبلک کے فایدہ کے واسطے مقرر ہوگی - ناظرین الہلال اسکی تفصیلی حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آرڈرونکو سر دست ملتوی رکھیں -

منیجر الہلال نمبر ۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجی درجنوں تیار کیا جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہرقسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لئے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہے -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

بی - گوونڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکے نٹینگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

— :*: —

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے لیبر پرابلم - سواديشی - ملکی صنعت و حرفت - ٹارف ریفارم - پروٹکشن یہ سب مسئلہ کا حل کن ہم ہیں یعنے

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

همتي سے یه کیوں سمجھتے هیں که اس سرزمین میں بهي نه هوگي جسے انگلستان کہتے هیں اور جہاں حق اور مظلوم کے دستگیر معدوم نہیں -

آپ جب تک آئیني حکومت کے ماتحت هیں اسوقت تک آپکو فریاد رسي سے مایوسي کي کوئي رجه نہیں - البته شرط یه هے که آپکي صداے فغاں سنج ر دادخواہ اگر شمله کي چوتیوں سے ناکام واپس آئے تو سمندر کو عبور کرکے ایوان پارلیمنت میں غلغله انداز هو -

مسٹر ظفر علیخاں حادثۂ کانپور کے زمانه میں لندن گئے تھے - ابهي تک رهیں مقیم هیں - قیام کے جو نتائج زمیندار پریس کے حادثے کے بعد ظاهر هوے هیں انمیں همارے لیے بہت بڑي بصیرت و عبرت موجود هے -

زمیندار پریس کي ضبطي کے تار پہنچنے کے بعد انگلستان کے دو مشہور و مقتدر اخبار یعنے " ڈیلي نیوز اینڈ لیڈر " اور منچسٹر گارجین کے نامه نگار مسٹر ظفر علي خاں سے ملے ' اور دونوں اخباروں نے اپنے اپنے کالموں میں اس واقعه پر نوٹ لکھے -

لیکن اس سے زیادہ اهم یه واقعه هے که پارلیمنٹ کے ممبروں سے مسرس جان ڈیلن ' کیر هارڈی ' جوسیا ویجوڈ ' هربرٹ برروز (ایک مشہور سوشیالسٹ) اور فلپ سنوڈن نے خطوط کے ذریعه سے اظہار تاسف و همدردي کے علاوہ یه وعدہ کیا هے که اگر وہ پارلیمنٹ میں کوئي خدمت انجام دیسکتے هیں تو وہ اسکے لیے تیار هیں -

آخر میں میں پهر کہتا هوں که اس واقعه کو سرسري نظر کے حوالے نه کیجیے که اس میں همارے لیے عبرتوں اور بصیرتوں کا ایک دفتر موجود هے ' اور سعي و عمل کي صداے دعوت آرهي هے -

سنــه ۱۹۱۴ کی موتمر امن

انساني طبائع بهي کسدرجه بوقلموں هیں !

ایک طرف تو علم و دانش ' اور مدنیت و تہذیب ' کی اس حیرت انگیز ترقی کے باوجود انسانوں کي ایک کثیر جماعت ان عادات کے ترک کے لیے مستعد نہیں ' جو اسکے دور وحشت و سبعیت کی یادگار سمجهي جاتی هیں - بلکه علم جسقدر نوامیس فطرت کو بے نقاب کرتا جاتا هے اور وسائل و حالات جسقدر وسیع هوتے جاتے هیں ' اسیقدر اسکا تاهب و استعداد ' اور ساز و سامان بهي بڑهتا جاتا هے -

مگر دوسري طرف اسي آسمان کے نیچے ایک اور جماعت هے ' جو جمال امید کے فریب میں گرفتار هے ' اور تجربه و اختیار کے علي الرغم ان عادات کا استیصال چاهتي هے ' جو انسان کے آب و گل کے ساتهه خمیر هوے هیں -

حال میں دول یورپ نے اپني بري و بحري فوجوں کي ترقي میں جو سرگرمیاں دکهائي هیں وہ تو آپ تلغرافات کے سلسله میں پڑهچکے هونگے ' اور غالباً آپ نے یه بهي پڑها هوگا که انگلستان میں چونکه فوجي زندگي کی طرف لوگونکي رغبت کم هوتي جاتي هے ' اسلیے قوم کو متحرک تصاویر کے ذریعه سے فوجي زندگي کے مختلف مناظر دکهاے جائینگے تاکه اسکا جنگي جوش اور فوجي زندگي قائم رهے -

اب ایک خبر اسکے بالکل متضاد و متناقض سنیے -

ڈاکٹر ولسن رئیس جمهوریت امریکه نے تیسري موتمر امن کے لیے دعوت نامے بهیجدیے هیں ' جو اس سال حسب معمول هیگ میں منعقد هوگي -

لیکن اس اجتماع کا کیا حاصل هے ؟

ریو یو آف ریویوز کے مضمون " سنه ۱۴ ع کي موتمر السلم " (نمبر ۵ جلد ۴ الهلال) میں آپ نے پڑها هوگا ' که موتمر امن کے هر اجتماع کے بعد دول کے جنگي مصارف میں حیرت انگیز و امید سوز اضافه هوا هے - کیا یهي موتمر کے اجتماعات کا نتیجه هے ؟

پهر صحراء لیبیا اور جزیرہ نماے بلقان میں جو انسانیت سوز واقعات پیش آئے - انمیں اس موتمر نے کیا کیا ؟ کیا یه موتمر انهي قوموں میں امن قائم کرنا چاهتي هے جنمیں پہلے سے امن موجود هے ؟

بہتر هے که اس سلسله میں ایک مغالطه کي حقیقت سے پردہ اٹها دیا جائے -

یه صحیح نہیں که آج یورپ میں قیام امن کي وجه اسکي امن پرستي هے - اگر یورپ بر حقیقت امن پرست اور انسانیت دوست هوتا ' تو اسکے گرجوں کے ممبر ' جلسوں کے اسٹیج ' اور اخبارات کے صفحات پر بلقان کے دشمنان انسانیت کا اس گرمجوشي سے استقبال نه کیا جاتا ' اور وہ خود اپني آبادي اور خزانے کے ایک کثیر حصه کو سبعیت و درندگي کي طیاري کے لیے وقف نه کردیتا -

في الحقیقت یورپ میں موجودہ قیام امن کا سبب اور هے - یورپ کي هر طاقت مسلح هے ' اور اسطرح مستعد که گویا میدان جنگ جانے کے لیے آخري بگل کي منتظر هے - اسلیے دوسرے کو جرأت دست درازي نہیں هوتي که جواب ترکي بترکي ملیگا -

اسکے ساتهه مشغله کے لیے ایشیاء اور افریقة موجود هے اسوجه سے یه نہیں هوتا که قوت پیدا هو ' اور تعطل و بیکاري کي وجه بالاخر اندر هي اندر کام کرنے لگے -

پس قیام امن کا اصلي راز یه هے - جب یه مشغله ختم هوجائیگا اور تعطل و بیکاري کا دور شروع هوگا تو وہ وقت هوگا که قلم کي جگهه تیغ ' ڈپلومیسي کي جگه سپه سالاري ' انسانیت و اخلاق کي جگه بربریت و درندگي ' اور صلح کی جگه جنگ لیگي ' اور یورپ کے تمدن زار میں وهي نظر آئیگا جو ایشیاء کے وحشتکدہ میں نظر آرها هے - سنة الله التي قد خلت من قبل ولن تجد لسنة الله تبدیلا -

تقریب تخت نشیني و مسلم قرباني

اس کرہ ارض پر هم اکیلے نہیں جن پر سے مصائب و محن اور شومي و بدبختي کا سیلاب گزر رها هے - بلکه دنیا کي بہت سي قومیں هماري شریک حال هیں - لیکن آہ ! یه هماري مزیت هے که جب دنیا کو خون کي ضرورت هوتي هے تو هماري هي رگیں کهولي جاتي هیں -

سنه بارہ اور تیرہ انسانیت کي تاریخ میں دو خونین سال تهے ' مگر یه کسکا خون تها ' جس نے انهیں رنگین کیا ؟ اسکا جواب میں کیا دوں که طرابلس کے ریگستان ' بلقان کے دشت و جبل ' ایران کے میدان لاله زار ' اور کانپور کي سرزمین کا ایک ایک ذرہ جواب دیرها هے - ذلك لمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد -

ان دو سالوں میں مسلمانوں کا جسقدر خون بہا هے وہ پوري ایک دهائي کے لیے کافي هے ' مگر جو شے بلا معاوضه هاتهه آئے اسکے استعمال میں کیوں دریغ کیا جائے -

گذشته نمبر کے " الاسبوع " میں آپ یه خبر دیکهه چکے هیں که انقلاب البانیا کے سلسله میں کئي عثماني افسروں کو پهانسي کا حکم دیا گیا هے - اس هفته کي یه خبر هے که اس حکم کا نفاذ پرنس والڈ کے آنے تک ملتوي رکها گیا هے تاکه اس خوشي کے شکریه میں که خداوند نے ایک ۹۵ - فیصدي مسلم آبادي والے ملک کے تخت پر ایک مسیحي شہزادہ کو بٹهایا هے - وہ خود ان مسلمانوں کو قربانگاہ مسیحیت پر چڑها سکیں !

افکار و حوادث

زمینـدار پریس اور اعضاء پارلمان انگلستان

و اتــوا البیــوت من ابوابهــا

موعظــة و ذکـری

اس کارساز قدیر و حکیم کي ایک بہت بڑي رحمت یہ ہے کہ اس نے ظلوم و جهول انسان کي رهنمائي کے لیے خود اسمیں ایک ایسي قوت ودیعت کي ہے' جسکو وہ اگر استعمال کرے تو اس کاروبار عالم کا ایک ایک ذرہ اسکے لیے درس دہ حقیقت و سبق آموز معرفت ہے -

انسان حقیقت، اگہی اور راز آشنائي کا تشنہ لب ہے' وہ اسکے لیے کتب و سفار کي ورق گرداني کرتا ہے' مگر اپني سادہ لوحي سے یہ نہیں جانتا کہ جس شے کو وہ اپنے باہر ڈھونڈھتا ہے' وہ اسکے اندر ہے - وہ معرفت حقائق، و اسرار کا طالب ہے - اس گوہر مقصود کو وہ کاغذ کے نقش و نگار میں ڈھونڈھتا ہے' مگر نادان یہ نہیں جانتا' کہ یہ تو ان واقعات میں موجود ہے جو روزمرہ اسکي نظر سے گذرتے ہیں -

اینہا همہ راز ست کہ معلوم عوام است

اگر قران حکیم کو آپ پڑھتے ہیں تو آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ حق سبحانہ تعالی نے گونہ گوں طریقوں سے تفکر و تدبر اور استبصار و اعتبار کي تاکید فرمائي ہے - بعض آیات میں صاف صاف تفکروا و تدبروا فرمایا ہے' بعض میں بصیغہ ترجي و امید لعلکم تتفکرون ارشاد ہوا ہے - کسی جگہ افلا تتفکرون سے اظہار تعجب و حیرت کیا ہے' اور کسی مقام پر لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہم و لہم آذان لا یسمعون بہا' اولئک کالانعام بل ہم اضل سے عدم تفکر کي مذمت و نکوہش کي ہے -

یہ عبارات شتي اور اسالیب متنوعہ صرف اسلیے اختیار کیے گئے ہیں کہ انسان قوت تفکر و اعتبار کي اهمیت کو محسوس کرے - اور اس دلیل راہ و مرشد طریقت کی پیروي کرے جو ہر وقت اور ہر حالت میں اسکے ساتھہ رهتا ہے' اور شب و روز کے ۲۴ گھنٹوں میں ایک منٹ کے لیے بھي اس سے جدا نہیں ہوتا -

لوگ همیشہ تفکر و اعتبار کے لیے کسي اهم اور عظیم الشان واقعات کے منتظر رهتے ہیں' گویا وہ اپنے قوی کو اس سے ارفع و اعلی سمجھتے ہیں کہ وہ معمولی چیزوں میں مشغول ہوں' یا معمولي واقعات کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ اسمیں عبرت و بصیرت ملے - مگر یہ ایک دوسری نادانی ہے -

جیسا کہ میں ابھي کہہ چکا ہوں اس عالم کا ایک ایک ذرہ اپنے اندر عبرت و بصیرت کا ایک دفتر رکھتا ہے - اگر تم نہیں دیکھتے تو یہ تمہارا قصور ہے - بقول مرحوم غالب :

محرم نہیں ہے تو ہي نواہاے راز کا
یہاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

اگر ایک واقعہ معمولي ہے تو یہ نہ طے کرلو کہ اسمیں تمہارے لیے عبرت آموزي کا سامان نہیں - کیا نہیں دیکھتے کہ خداے تعالی نے انسانوں کي هدایت و ارشاد کے لیے جن چیزوں کو تمثیلاً ذکر فرمایا ہے ان میں مچھر' مکھي' اور اونٹ بھي ہیں ؟

عبرت و بصیرت اگر چاهتے ہو تو یہ علو و ترفع کیوں ؟ روشني کے طالب ہو تو جہاں ملے لو' یہ نہ دیکھو کہ چراغ شمع کافوري ہے یا مٹي کا دیا ؟

پھر جواهر کي جگہ تو زمین کے نیچے هي ہے - اور جس لعل شب تاب کو تم آج تاج شاهي میں چمکتے دیکھتے ہو کل یہي زمین کے نیچے سنگریزوں میں ملا تھا -

زمیندار پریس کے واقعہ کو اگر صرف واقعے کي حیثیت سے دیکھیے تو وہ اس سے زیادہ کا مستحق نہیں کہ چند سطروں میں لکھکے اس کے ساتھہ معاصرانہ تاسف و همدردي کا اظہار کردیا جائے - لیکن اگر بصیرت کي آنکھوں سے دیکھیے تو وہ همارے ماضي و مستقبل کا آئینہ اور عبر و بصائر کا ایک دفتر ہے - جنمیں سے بعض کي طرف گذشتہ نمبر میں اشارہ کرچکا ہوں اور بعض کي طرف اس نمبر میں توجہ دلانا چاهتا ہوں -

بعض امور ایسے ہیں جنکو میں بارہا کہہ چکا ہوں مگر پھر کہتا ہوں اور اسوقت تک کہتا رہونگا جب تک زبان میں قوت نطق اور قلم میں قوت تحریر ہے - ممکن ہے کہ انکے اعادہ و تکرار میں آپ کو لطف نہ آئے' لیکن اگر آپ لذت جو اور جدت پسند ہیں تو میں مجبور نہیں کرتا کہ آپ سنیں -

میں افسانہ گو نہیں کہ ہر بار نیا قصہ سناوں' میں تو حق و صداقت کا داعي ہوں' جو همیشہ یکساں رهتے ہیں - اسکے علاوہ حق و صداقت کي دعوت تو لطف و لذت کے لیے نہیں بلکہ اصلاح و ارشاد کے لیے ہے - پس اگر آپ اصلاح چاهتے ہیں تو آئیے اور اگر دوا تلخ ہے تو منہ نہ بنائیے کہ :

داروے تلخ ست دافع مرض

حق و صداقت کا ایک مسکت و قاطع معجزہ یہ ہے کہ وہ جب اپني آواز بلند کرتا ہے تو وہ بے اعوان و انصار اور بے ساز و برگ ہوتا ہے - مگر زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ باطل کي جماعت میں سے ایک گروہ نکلکے ان کے ساتھہ ہو جاتا ہے' اور یہ گروہ بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑھجاتا ہے کہ بالاخر حق کو اپني ابتدائي بے نوائي و کس مپرسي کے با وجود فتح اور باطل کو اپني ابتدائي سر و سامان اور کثرت سواد و جماعت کے باوجود شکست ہوتي ہے -

بالفاظ دیگر اگر آپ حق کے داعي ہیں تو آپ کو اپني کوششوں میں مصروف رهنا چاهیے' اور ظلم و عدوان کي زور آزمائیوں سے مرعوب یا شکستہ دل نہ ہونا چاهیے' کیونکہ اگر حق آپکے ساتھہ ہے تو نا ممکن ہے کہ دنیا آپ کے اعوان و انصار سے خالي ہو - وہ وقت ضرور آئیگا جب آپکے گرد پرستاران حق کي فوج جمع ہوگي اور آپ کو ظلم و عدوان کے پنجے سے نجات دلائینگے - اس خداے توانا و قدیر کا وعدہ ہے کہ والعاقبة للمتقین -

هماري ایک عقل سوز بوالعجبي یہ ہے کہ همیں انگلستان کے زیر حکومت آئے ہوے نصف صدي سے زیادہ عرصہ ہوا مگر آج تک ہم اسکے طرز حکومت سے نا واقف ہیں -

هماري حق طلبي اور داد خواهي کا سدرة المنتہی شملہ ہے - حالانکہ شملہ کو تو آسمان اول سمجھیے جہاں نفاذ کے لیے احکام اترتے ہیں' ورنہ خود احکام کا مصدر تو لس بر اعظم کے پار ہے -

پھر جب آپ شان عبودیت کو هاتھہ سے دیتے ہیں اور رضا و تسلیم کو چھوڑ کے طلب و سوال کے میدان میں آتے ہیں - تو کیوں نہ آواز کو اسقدر بلند کیجیے کہ خود عرش تک پہنچے اور وساط کي ترجماني سے بے نیاز ہو جائے ؟ آپ اس سے کیوں سوال کرتے ہیں جو آپ کو دینے کے لیے خود دوسرے کا محتاج ہے ؟ اگر سوال کرنا ہے تو خود اس دوسرے سے کیوں نہ کیجیے -

آپ مظلوم ہیں اور انصاف چاهتے ہیں' بسم اللہ فریاد کیجیے اگر یہاں آپکي فریاد رسي نہ ہوگي تو اپني کوتہ نظري اور پست

و مصلحین و مرشدین کو پیدا کرنا جنکے ذریعه سے تمام قوم کي اصلاح هوسکے -

اصلاح دیني کي ضرورت جن جن مصلحین نے محسوس کي انهوں نے دعوت و ارشاد اور تنبه افکار کیلیے صدائیں بلند کیں ' درس و وعظ کا سلسله شروع کیا ' مقالات و رسائل تحریر کیے ' اخبارات و مجلات شائع کیے ' اور انکي کوششیں بیکار بهي نه گئیں ' لیکن تاهم کوئي انقلاب خیز نظام عمل هاتهه نه آیا ' جس سے اُس قوم کے اندر تبدیلي پیدا هوسکتی جسکي غفلت صدیوں سے اور جسکي تعداد تیس کرور سے متجاوز هے -

مصلحین همیشه مظلوم و قلیل رهے هیں کیونکه اصلاح جب کبهي اُٹهتي هے تو اُسکا کوئي ساتهي نهیں هوتا - البته وه خود هي اپني فوج ترتیب دیتي هے - پس اصلاح کا اولین کام یه هونا چاهیے که مصلحین کي تعداد بڑهائي جاے اور سب سے پہلے ایسے لوگ پیدا کیے جائیں جو اصلاح کے کاموں کو انجام دیسکیں - ورنه محض راه دعوت و مواعظ بیداري تو پیدا کردیگي لیکن قوم کو بدل نهیں سکتي -

اس سے بهي زیاده یه که اصلاح دیني کي بنیاد مذهبي اعمال کے انقلاب پر هے ' اور قدرتي طور پر اسکا ذریعه صرف علما هي هوسکتے هیں - پس جب تک علوم دینیه کي تعلیم اس نهج پر نهوگي ' جس سے علماء کاملین پیدا هو سکیں ' اس وقت تک صرف چند مصلحین کا وجود کوئي بڑي تبدیلي پیدا نهیں کرسکتا -

چنانچه ندوة العلما سے پیشتر جن جن مصلحین نے صداء اصلاح بلند کي ' انکا بهي منتهاے فکر یهي تها که علوم دینیه کي ایک نئي درسگاه قائم کي جاے ' اور علماء کے اندر اصلاح و تغیر کے افکار پیدا کیے جائیں -

(شیخ محمد عبده کي اسکیم)

مرحوم شیخ محمد عبده جو اس طریق اصلاح کے ایک بہت بڑے داعي تهے ' اور جنهوں نے تمام عمر اسي کي دعوت میں بسر کردي ' انکا منتهاء آمال و کعبهٔ مقاصد بهي همیشه یهي رها که ایک دارالعلوم اصلاح طریق تعلیم و نصاب کے بعد قائم کیا جاے -

گذشته نمبر میں انکے مشهور اخبار " العروة الوثقی " کا ذکر کرچکا هوں - اسکے پانچویں نمبر میں انهوں نے علماء اسلام کو اس طرف توجه دلائي تهي - چنانچه اپنے مقالهٔ افتتاحیه کے آخر میں لکهتے هیں :

" لو تدبرنا آیات القرآن و اعتبرنا بالحوادث التي ألمت بالممالك الاسلامیة لعلمنا أن فینا من حاد عن أوامر الله وضل عن هدیه ومنا من مال عن الصراط المستقیم الذي ضربه الله لنا و ارشدنا الیه و بیننا من اتبع أهواء الانفس وخطوات الشیطان (ذلك بان الله لم یك مغیرا نعمة أنعمها علی قوم حتی یغیروا مابانفسهم و ان الله سمیع علیم) فعلی العلماء الراسخین وهم روح الامة وقواد الملة المحمدیة أن یهتموا بتنبیه الغافلین عن ما أوجب الله و ایقاظ النائمة قلوبهم عما فرض الدین و یعلموا الجاهل ویزعجوا نفس الذاهل ویذکروا الجمیع بما أنعم الله به علی آبائهم ویستلفتوهم الی ما أعد الله لهم لو استقاموا ویحذروهم سوء العاقبة لو لم یتدارکوا أمرهم بالرجوع الي ما کان علیه النبي (صلي الله علیه وسلم) و اصحابه (رضي الله عنهم) ورفض کل بدعة والخروج عن کل عادة سیئة لا تنطبق علی نصوص الکتاب العزیز ویقصوا علیهم أحوال الامم الماضیة وما نزل بها من قضاء الله عند ما حادت عن شرائعه و نبذت أوامره فأذاقهم الله الخزي في الحیاة الدنیا (ولعذاب الاخرة أکبر لو کانوا یعلمون) "

یعني اگر هم قران کریم کا تدبر و تفکر کے ساتهه مطالعه کریں اور پهر اُن تمام حوادث و انقلاب پر نظر ڈالیں جنکي وجه سے آج تمام عالم اسلامي مبتلاے مصائب و آلام هے ' تو هم پر واضح هوجائیگا که یه سب کچهه نتیجه صرف اس امر کا هے که خدا کے حکموں سے هم نے روگرداني کي ' هدایت قرآني کي راه سے هٹ گئے ' اور صراط مستقیم کو چهوڑ کر تابع هواء نفس و خطوات شیطانیه هوگئے - اور قرآن کهتا هے که خدا کسي قوم کو کوئي نعمت دیکر پهر واپس نهیں لیتا جب تک که وه خود اپني صلاحیت کو ضائع نه کردے !

پس علماء راسخین پر که في الحقیقت جسم ملت کیلیے روح اور امۃ مرحومه کے قدرتي پیشوا هیں ' فرض هے که سب سے پہلے بیدار هوں اور غافلوں کو بیدار کریں - الله نے یه خدمت هدایت انکے ذمه واجب کردي هے اور اپنا فرض حقیقي ادا کرنا چاهیے -

اگر انهوں نے قوم کو بیدار نه کیا اور اُس گذري هوئي حالت تک نه لوٹایا ' جو عصر نبوت و صحابهٔ کرام کے وقت تهي ' اور نیز تمام بدعات و زوائد اور اعمال سئیهٔ خلاف قران و سنت کي ظلمت سے مسلمانوں کو باهر نه نکالا ' تو یه یقیني هے که وه وقت آخر اس قوم کیلیے بهي آنے والا هے ' جو امم ماضیه پر آ چکا هے : فاذاقهم الله الخزي في الحیاة الدنیا ولعذاب الاخرة اکبر لو کانوا یعلمون -

اس سے ظاهر هے که شیخ محمد عبده کے پیش نظر اصلاح و دعوت کے مسئلے میں یهي دو مقاصد مهمه و اساسي تهے :

(۱) مسلمانوں کي موجوده حالت ترک کتاب و سنت کا نتیجه هے -

(۲) علماء کو که روح امة اور قواد ملت هیں ' بیدار هونا اور قوم کو شریعت کي اصلي و حقیقي تعلیم کي طرف بلانا چاهیے -

عروة الوثقی کے صرف ۱۹ - نمبر نکلے اور تمام عالم اسلامي جنبش میں آگیا - مجبوراً انگلستان اور فرانس نے متعدد سازش کرکے اُسے بند کرایا اور سلطان عبد الحمید نے بهي اسمیں شرکت کي مگر وه اپنا کام کرچکا تها -

اس سے بهي بڑهکر یه که سنه ۱۳۰۴ هجري میں جبکه شیخ موصوف بیروت میں تهے ' تو انهوں نے احیاء تعلیم علوم دینیهٔ اسلامیه کي ایک مبسوط اور مفصل اسکیم لکهي اور " لائحة الاصلاح والتعلیم الدیني " کے نام سے بذریعه شیخ الاسلام سلطان عبد الحمید کے حضور میں پیش کي - اسمیں نهایت تفصیل سے اس حقیقت کو واضح کیا تها که دولت عثمانیه آخري اسلامي حکومت هے اسلیے وه تمام مسلمانان عالم کي اصلاح حالت کیلیے ذمه دار هے اس اصلاح کے حصول کا ذریعه صرف یهي هے که مسلمانوں میں اسلام کي صحیح و حقیقي دعوت و اصلاح کے وسائل پیدا کیے جائیں ' اور وه ممکن نهیں - جب تک تعلیم دیني کي اصلاح و تجدید نهو -

تمهید کے بعد اسمیں تعلیم دیني کے تین درجه قرار دیے تهے : الابتدائي ' الاوسط ' العالي -

ابتدائي تعلیم عامهٔ مسلمین کیلیے هوني چاهیے ' اور اسکے لیے ایک جامع و سهل الفهم نصاب عقائد و فقه اور تاریخ اسلام و سیرة نبوت و صحابه کا هونا چاهیے ' جو یکسر تعلیم قراني سے ما خوذ اور لا حاصل مباحث خلاف و جدال سے معرا هو -

تعلیم درمیاني اس طبقهٔ خواص و متوسطین کیلیے هوني چاهیے جو مختلف السنهٔ ملکي و اجنبي اور علوم و فنون جدیده کو حاصل کرکے مختلف مشاغل معاش و ملازمت میں مشغول هوں -

انکے لیے ایک دوسرا نصاب هونا چاهیے جو پہلے سے وسیع تر هو مگر تمام تر کتاب وسنت سے ماخوذ ' اور صرف عقائد ' فقه سادهٔ و سهل ' اور تاریخ دیني و مدني اسلام پر مشتمل هو - البته ایک کتاب اسمیں ایسي بهي هوني چاهیے جو علوم اسلامیه و مذاهب اسلام کي تاریخ سے پوري واقفیت پیدا کرادے -

آخري درجهٔ عالي صرف اُن لوگوں کیلیے هے جو بحکم : ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر ' قوم کیلیے مرشد و معلم اور داعي و رهبر هوں - انکے لیے ایک نهایت اعلی درجه کے جامع و اصلاح یافته نصاب تعلیم کي ضرورت هے - جسمیں مندرجه ذیل علوم داخل هوں :

۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری

مدارس اسلامیہ

ندوة العلما

اور احیاء اصلاح

(۴)

گذشته تمہید سے مقصود یه تها که ندوة العلما کے مقاصد کي اصلي حیثیت سب سے پہلے صاف هو جاے ' اسلیے که اعجوبه زار ندوه کے عجائب و غرائب میں سے ایک بوالعجبي یه بهي هے که آسے نه صرف باهر کے تماشائیوں هي نے بلکه خود اندر کے کار فرماؤں نے بهي بہت کم سمجها هے ' اور بعض حالتوں میں تو بالکل سمجهاهي نہیں !

ندوه کي حالت پر فطرة نگار نیشا پوري کا یه مقطع ٹهیک ٹهیک صادق آتا هے :

تو نظیري ز فلک آمده بودي چو مسیح
باز پس رفتي و کس قدر تو نشناخت دریغ !

ندوه کي بنیاد کچهه عجیب طرح سے پڑي - ایک عمارت بنگئي ' مگر اسطرح که معماروں کي نیت اور ارادے کو اسمیں بہت کم دخل تها ' اور بہت سے تو سمجهتے هي نه تهے که یه جو کچهه بن رها هے اس سے کیا کام لیا جائیگا ؟ اسکي سرگذشت اگر تفصیل سے بیان کي جاے تو اس امر کي ایک نہایت موثر اور قریبي مثال هوگي که دنیا میں بہت سي نیکیاں خود بخود ظهور میں آجاتي هیں ' اور وه اپنے ظهور میں کام کرنے والوں کے علم و ارادہ کي بالکل محتاج نہیں -

بهر حال گذشته بیانات سے مندرجۂ ذیل امور آپ پر واضح هو گئے :

(۱) قرون اخیرۂ اسلامیه میں اصلاح و تغیر کي جسقدر تحریکیں پیدا هوئیں ' انکي تین قسمیں تهیں ' جنهیں میں نے اصلاح سیاسي ' اصلاح افرنجي ' اور اصلاح دیني کے لقب سے یاد کیا هے -

(۲) ان سب میں صحیح اور متقین الفوز راه " اصلاح دیني " هي کي هے - کیونکه دونوں ابتدائي قسمیں نتائج میں انقلاب پیدا کرنا چاهتي هیں ' اور یه علل و اسباب کو فراهم کرنا چاهتي هے - اس کي بنیاد ایک راسخ و محکم اعتقاد اور وحي الهي کے پیدا کیے هوے یقین پر هے ' اور ان دونوں کي بنیاد محض تقلید پر -

(۳) اسي " اصلاح دیني " کي قسم میں " ندوة العلما " کي تحریک بهي شامل هے -

ندوة العلما نے اگرچه دعوت و ارشاد کا کوئي اهم کام انجام نہیں دیا ' مگر اسکي مزیت و خصوصیت یه هے که وه بہت جلد اس اصلي کام کي طرف متوجه هوگیا ' جو اصلاح دیني کي راه کے تمام موانع و مشکلات کو دور کرنے والي هے ' یعنے علوم اسلامیه و عربیه کے طریق تعلیم کي اصلاح اور ایک نئي درسگاه کي تاسیس -

یه واضح رهے که میري بحث صرف مقاصد اور اصول تک محدود هے ' طریق عمل اور جزئیات کار کے متعلق ابهي کچهه نہیں کہتا - بہت ممکن هے که بہت سي باتوں سے مجهے اختلاف هو - مثلاً یه که اس درسگاه نے جو طریق تعلیم اختیار کیا ' یا اصلاح نصاب کے اهم اور بنیادي مسئلے کو جس طرح طے کیا گیا ' یا تکمیل وعلوم کي جو جماعتیں قرار دي گئیں ' یا تکمیل کے بعد جو مقصد پیش نظر رکها گیا - لیکن یه تمام چیزیں اصول اصلاح میں داخل نہیں هیں -

میرا ذاتي خیال ان امور کے متعلق جو کچهه هے وه پیش نظر حالات سے مختلف هے اور اس وقت تک انکا بیان کچهه مفید نہوگا جب تک خاص مسئلۂ اصلاح پر ایک مستقل مضمون لکهکر به تفصیل اپنے خیالات ظاهر نه کروں -

یہاں صرف اس اصول عمل اور اساس کار سے بحث هے که ندوه نے اصلاح دیني کا طریق اختیار کیا ' اور اس طریقه کے سب سے بڑے اهم اور بنیادي مسئلے کو پوري صحت کے ساتهه سمجها ' یعنے سب سے پہلے موجوده طریق تعلیم کي اصلاح کرني چاهیے اور اسکے لیے ایسي درسگاه قائم کرني چاهیے جس سے علماء مصلحین اور مرشدین مهتدین پیدا هو سکیں -

پس مندرجۂ ذیل اصول زیر بحث هیں ' جن میں جزئیات عمل اور اسلوب و طریق عمل کو کوئي دخل نہیں :

(۱) اصلاح دیني کا کام انجام نہیں پا سکتا ' جب تک قوم کو اسلام کي صحیح تعلیم نه دي جاے ' اور تمام طبقات امت کا جهل دیني دور نهو -

(۲) اسکا ذریعه صرف علماء کاملین و حق هیں ' جو روز بروز هم میں قلیل و مفقود هوتے جاتے هیں ' اور جنکي قلت هي کا یه نتیجه هے که قوم میں حیات دیني کے نتائج و ثمرات مفقود هیں -

(۳) انقلاب حالات نے بعض اور ایسي ضرورتیں بهي پیدا کر دي هیں ' جو کل تک نه تهیں - مثلاً علوم حدیثه و السنۂ اقوام متمدنه ' ضرور هے که علماء حال انسے بهي واقف هوں -

(۴) اسکا وسیله یه هے که علوم دینیۂ و عربیه کي تعلیم و طرز تعلیم کي اصلاح و تهذیب و تسهیل کي جاے ' اور ایک نئي درسگاه قائم هو -

في الحقیقة اصلاح دیني کا اصلي اور صحیح راسته انهي اصولوں میں هے - اسکے سوا اور کوئي طریقه نہیں هوسکتا - ندوه کو گو وه اسباب نه ملے جنکي وجه سے وه صحیح و اقرب طریق عمل اختیار کرتا ' اور نیز میرے خیال میں ایک بڑي غلطي یه بهي هوئي که علماء راسخین و حق کي جگهه " موجوده ضروریات کے مطابق علما " پیدا کرنے پر زیاده زور دیا گیا ' جو در اصل اهمیت کے لحاظ سے دوسرے درجه کي ضرورت تهي نه که اصل ضرورت - تاهم اسنے حقیقت کو سمجها اور اصولاً جو راه اختیار کي ' وهي اصلي و حقیقي راه عمل و وسیلۂ اصلاح دیني هے -

میں کسي قدر اسکي تشریح کرونگا -

(اصلاح دیني اور اساس عمل)

گذشته نمبر میں میں " اصلاح دیني " کي تحریک ' اور اسکے بعد مصلحین کا مختصراً ذکر کرچکا هوں ' لیکن اصلي سوال وه هے جو اسکے بعد سامنے آتا هے یعنے اصلاح کے عمل و نفاذ کا ذریعه کیا هو ' اور کیونکر مسلمانوں کے اندر تعلیم اسلامي کي صحیح و حقیقي زندگي پیدا کي جاے ؟

اس اصلاح کے حماة و دعاة متبعین فرنگ اور متلاشیان تمدن و علوم سے کہتے هیں که تم جس متاع گم گشته کیلیے سرگرداں هو ' اسکا سراغ بهي اسي راه سے لگے گا ' پهر وه وسائل عمل کیا هیں جنکے ذریعه سے دین الهي کي صحیح رهنمائي ' اخلاق و تربیت ' علوم و فنون ' صنائع و حرف ' معاشرت و تهذیب ' غرضکه حیات اجتماعي کے تمام اجزاء صالحه تک پہنچا دے ؟

درحقیقت اسکا جواب ایک هي هے - یعنے قوم کو مذهب کي صحیح و حقیقي تعلیم دینا ' اور ایسے علماء راسخین و حق '

علوم القــرآن
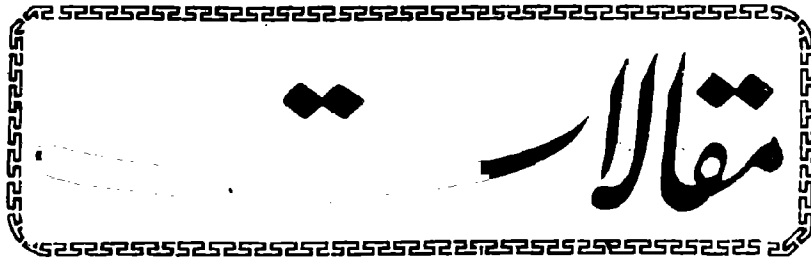
از جناب مولانا سليمان صاحب ندوي

مسلمانوں کے حریف اگر انکے تمام ابواب فضائل و مناقب کی صحت روایت سے انکار کردیں تو یہی ایک باب یقیناً ایسا رهجائیگا جسکے انکار کی وہ کبھی جرات نکر سکینگے - همارا اشارہ اس سے مسلمانوں کے اس شدید جدو جہد و سعي و محنت کیطرف ہے' جو انھوں نے " اپنی کتـاب الہی " کي تشریح و توضیح ' تحقیق وتدقیق' اور فہم و تفہیم میں صرف کي - دنیا میں متعدد قومیں هیں ' جنکے پاس حسب ادعا ؤ زعم کتب الہي محفوظ هیں ' لیکن مسلمانوں نے اپنی کتاب الہي کے لئے جو خدمتیں انجام دیں اور اوسکے متعلق جو ذخیرہ علوم و تصنیفات فراهم کردیا ' کیا اسکا ایک حصہ بھي دوسري قومیں پیش کر سکتي هیں ؟ بلاشبہہ بحیثیت ترجمہ ' مسیحي قوم کا کوئي قوم مقابلہ نہیں کر سکتي ' لیکن اون تراجم سے کیا فائدہ جنھوں نے خود اصل کو گم کردیا ہو ؟

مسلمانوں نے قران مجید کے ساتھہ جو اعتنا کي اور اوسکے متعلق جو خدمتیں انجام دیں' انکي هم حسب ذیل جلي تقسیم کرسکتے هیں :—

(۱) تشریح مسائل عامہ متعلقۂ قران ' مثلا کیفیت نزول ' کتابت قران ' قراءت وتجوید قران -

(۲) تدوین علوم متعلقۂ قران ' مثلا علم الامثال ' علم الاعراب علم المجاز -

(۳) تفسیر معاني و الفاظ قران ' مثلا کتب تفاسیر عامہ -

ان امور ثلاثہ میں سے هر ایک اس لائق ہے کہ اگر اوسکي تفصیل کي جاے تو خود اوسکے متعدد شعبے نکل سکتے هیں ' لیکن بخوف تطویـل هم صرف ضروري اور مـایحتـاج امور پر اکتفا کرینگے -

(مسائل متعلقۂ قرآن)

ان سے وہ مسائل مراد هیں ' جو اختصار مباحـث کي بنا پر مستقل فن نہیں بن سکتے ' اور اسلیے أنکے متعلق مستقل کتابیں نہیں لکھي گئیں - اس عنوان کے تحت میں حسب ذیل مسائل علما نے بیان کیے هیں :—

(۱) معرفت کیفیت نزول قرآن و بدء و انتہاے نزول قرآن' (قرآن آنحضرت صلعم پر کسطرح نازل هوتا تھا ' اور سب سے اول اور سب سے آخر کون سي آیت یا سورت نازل هوئي)

(۲) معرفت آیات و سور مکیہ و مدنیہ - (مکہ میں کون کون آیتیں اور سورتیں نازل هوئیں ' اور مدینے میں کون ؟)

(۳) معرفت اوقات و ازمنۂ نزول - (یہ آیتیں اور سورتیں کس وقت نازل هوئیں ؟)

(۴) معرفت مقامات و اماکن نزول - (کہاں اور کس مقام پر نازل هوئیں ؟)

(۵) معرفت جمع و ترتیب قرآن - (قرآن کسطرح جمع و مرتب هوا ؟)

(۶) معرفت تعداد سور و آیات وکلمات قرآن - (قرآن میں کتني سورتیں' کتني آیتیں اور کتنے حروف هیں ؟)

(۷) معرفت مجمل' و مبین' و مفید و مطلق' و عام و خاص' و منطوق و مفہوم' و محکم و متشابہ قرآن -

(۸) معرفت اقسام دلائل قرآن -

(۹) معرفت طرق مخاطبات قران -

(۱۰) معرفت حصر و تخصیص و ایجاز و اطناب قرآن - وقس علی ذلـک -

(علوم متعلقۂ قران)

علماے اسلام نے قران مجید کے متعلق جو خدمات انجام دیے هیں اوسکي عملي دلیل یہ ہے کہ اونھوں نے قران مجید کے هر شعبہ کے متعلق اتنے علوم مدون اور اسقدر کتابیں تصنیف کردي هیں' کہ ارنکا حصر بھي مشکل ہے - کشف الظنون اور فہرست ابن ندیم میں سینکڑوں علوم و تصنیفات متعلقۂ قران کا ذکر ہے' جو آج بالکل ناپید هیں ' تاهم تلاش و جستجو سے جن علوم وتصنیفات کا پتہ ملتا ہے ' وہ حسب ذیل هیں :—

رسوم القران ' تجوید القران' اعراب القران' مصادر القران ' افراد القران و جمعہ ' مفردات القران ' غرائب القران ' معاني القران ' اعجاز القران ' مجاز القران ' تشبیہ القـران ' امثال القـران ' امثلۃ القـران ' بدائع القـران ' اسباب النـزول' مبہمات القـران' متشابہ القـران ' اقسام القران ' مناسبـۃ الایات و السور' مطالـع القـران و مقاطعـہ و فواتح السور' اعلام القران' ناسخ القران و منسوخہ ' مشکلات القـران' حجج القران' احکام القران' جوهر القران ' نجوم القران -

ان تمـام علوم کے متعلق دو قسم کي تصنیفـات هیں ' ایک وہ جن میں ان تمام علوم و مسائل سے ایک هي کتاب کے مختلف ابواب میں بحث کي گئي ہے ' اور باختصـار وہ ان تمام مباحـث پـر مشتمـل هیں - اس صنف تصنیفات کو هم نے " جوامع علوم قران " دوسري قسم اون تصنیفات کي ہے جن میں ایک ایک علم اور ایک ایک مبحث سے مستقلاً بحث ہے اور وہ صرف ایک هي علم یا مبحـث کے مختلف انواع مسائل نکات اور فوائد کو جامع هیں -

(جوامع علوم القران)

دنیا میں هر شے اپني بسیط اور سادہ حالت سے شروع هوتي ہے اور پھر رفتہ رفتہ ایک شاندار ترکیبي حالت تک پہنچ جاتي ہے - علوم قران کے متعلق بھي ابتدائي کوششیں انفرادي علوم و مسائل سے شروع هوئیں' اور ایک مدت کے بعد وہ تکمیل کو پهونچیں - یہي سبب ہے کہ علوم قران کے متعلق منفرد تصانیف دوسري صدي میں موجود هوگئي تھیں ' لیکن جوامع تصنیفات کا سراغ همکو سب سے پہلے پانچویں صدي میں ملتا ہے - هم جوامع علوم قران کا پہلا مصنف علي بن ابراهیم الحوفي المتوفي سنہ ۴۳۰ کو جانتے هیں ' جنکي تصنیف کا نام علوم القران ہے' اسکے بعد شیخ مکي بن

(۱) فن تفسير القران اور اسكے تمام متعلقات - ليكن اس سے مقصود جلالين يا بيضاوي نهيں هے بلكه وه شے ' جو قران حكيم كے معارف و حقائق ' علوم و اخلاق ' و اسرار رباني و حكمة الهامي كے فهم و درس سے طالب كو قريب كرے ' اور اسكي شرح و تفسير سے اسپر واضح هو جاے كه تمام عالم انسانية كے نجاح و فلاح كا تنها وسيله صرف يهي كتاب اور اسكي تعليمات حقه هيں !

(۲) وه تمام علوم جو فهم و درس قران كيليے ضروري هيں -

(۳) فنون متعلق لغة عربيه -

(۴) حديث وهاں تـك كه قران حكيم كي تفسير ميں اس سے مدد لے اور اخلاق و حكمت اور سيرة نبوت كے متعلق معلومات حاصل هوں مع فنون روايت و درايت -

(۵) فن اخلاق و اداب ديني اس اسلوب پر جو امام غزالي نے احياء العلوم ميں اختيار كيا هے ' مگر قواعد ادبية شرعيه سے منطبق كرنے كے بعد -

(۶) اصول فقه مگر نه اس معني ميں جس معني ميں اب سمجها جا تا هے بلكه ايسي كتابيں جنكے پڑهنے سے صحت استدلال بالنص اور كليات احكام ' اور قواعد اساسية حلال و حرام معلوم هوسكيں -

(۷) تاريخ قديم و حديث - سيرة حضرة خاتم النبين و صحابة كرام اسكا جزو اصلي هے - اسكے علاوه اسلام كے تمام انقلابات سياسي و اجتماعي و مدني كي تاريخ ' قرون وسطى كے حوادث اور حروب صليبيه كے انقلابات ' اور تمام ممالك و اقوام اسلاميه كے تفصيلي حالات ماضية و حاليه كي كتابيں بهي اسميں هوني چاهئيں ' اور هرمرتبه پر ان علل و اسباب طبيعيه كو حسب اصول فلسفة تاريخ حال واضح كرنا چاهيے ' جو اقوام كے عروج و تنزل و ارتفاع و انقراض كا موجب هوتے هيں ' نيز احكام الهيه سے انهيں توفيق و تطبيق ديني چاهيے -

(۸) بقدر ضرورت فن منطق و خطابة و اصول مناظره -

(۹) فن كلام و عقائـد و ملل و نحل و تاريخ عقائـد و فـرق اسلاميه ' ليكن اس اسلوب پر جس سے مباحث توحيد و عقائد پر حسب ادلۂ عقليه و مباحث حكميه عبور هو جاے ' اور اسرار معارف حكميه شريعة ميں بصيرة حاصـل هو - نه كه فـلسفۂ ارسطو كا ايك شكل ديگر ميں مطالعه -

اسكے بعد انهوں نے لكها تها كه سب سے پہلے ان تمام اقسام و مدارج كي تعليم كيليے ايك نصاب تعليم كو مدون كرنا چاهيے كيونكه جوامع آستانه اور ازهر قاهره اس بارے ميں كچهه مفيد نهيں هے ' اور اسكے ليے بهت سي كتابوں كي تهذيب و تلخيص و تعليق كرني پڑيگي ' اور بهت سي كتابيں از سرنو مدون هونگي -

نيز انهوں نے لكها تها كه مشكلات شديد اور كام اهم و نازك هے - ليكن ساتهه هي نتيجه فوز و فـلاح اور اسكے سوا تمام ابواب عمل مسدود - پس ناگزير هے كه تعليم ديني كے نظام ميں ايك عظيم الشان انقلاب پيدا كيا جاے -

طريق تعليم بهي همارا بهت كچهه محتاج اصلاح هے - اساتذه كو كتابوں سے كوئي تعلق نهيں هونا چاهيے - همارا قديم املاء جو ٹهيك ٹهيك آج كل كي يونيورسٹيوں كا طريق تدريس هے ' پهر جاري كيا جاے -

آخر ميں انهوں نے تجويز پيش كي تهي كه سب سے پہلے ايك مركزي جامعۂ اسلاميه (يونيورسٹي) قسطنطنيه ميں قائم كي جاے اور شيخ الاسلام كے زير ادارت هو - اور اسكے بعد تمام ممالك عثمانيه و خارجه بلكه بلاد بعيدۂ اسلاميه مثل هندوستان ' جاوا اور چين تـك ميں اسكي شاخيں قائم كي جائيں ' اور وه تمام مكاتب و مدارس اور جامعۂ عاليه اپنے مركز سے ملحق هوں -

اگر سلطان عبد الحميد اور اولياء يلدز نے اس مصلح خبير و مقدس كي تجويز پر عمل كيا هوتا اور كوئي ايسي يونيورسٹي قسطنطنيه ميں قائم كي جاتي تو آج عالم اسلامي كا نقشه بدل گيا هوتا -

سلطان عبد الحميد كا عقيده يه تها كه اصلاح خواه كسي قسم كي هو اور خالص ديني هي كيوں نهو ' ليكن اسكے بعد ميري سياست قائم نهيں رهسكتي - صيغۂ معارف كو حاكم ديديا گيا تها كه جس كتاب ميں لفظ "انقلاب" يا "اصلاح" يا "تجديد" هو' اس كي اشاعت روك دي جاے !

شيخ جب اسطرف سے مايوس هوگئے تو انهيں جامع ازهر كا خيال هوا جو آج سب سے بڑي درسگاه علوم دينية اسلاميه كي هے ' اور جسميں به يك وقت آٹهه هزار تـك طلبا دنيا كے مختلف حصوں كے موجود رهتے هيں -

انهوں نے درس قران شروع كيا ' حكومت كو توجه دلائي ' اصلاح كيليے كميٹي قائم كي ' رياض پاشا كو اسكا صدر بنايا ' دس برس سعي و كوشش كرتے رهے ليكن كوئي نتيجه نهيں نكلا حتى كه ازهر سے مستعفي هوگئے -

اسكے بعد " مدرسة دار العلوم " كي اسكيم بنائي - اور محكمۂ اوقاف كو اسكے مصارف كيليے آماده كيا - گورنمنٹ خديوي نے مدرسة قائم كرديا ' مگر جو مقصود تها وه حاصل نه هوا - البته اتنا هوا كه علوم عربيه كے ساتهه بعض علوم و السنۂ حديثه كي تعليم كي ايك راه كهل گئي -

اس تفصيل سے مقصود يه تها كه شيخ محمد عبده كي تمام حيات اصلاحي كا اصلي نصب العين يهي تها كه تعليم ديني كي اصلاح و تجديد هو اور علماء و مرشدين مصلحين پيدا كيے جائيں - وه مصر كے مفتي ' حكام اعلى ميں داخل ' صاحب اثر و رسوخ متعدد محاكم و مجالس رسميه كے ممبر ' خديو مصر اور وزراء كے هم جليس و هم سفر اور بالاخر ايك بهت بڑے مسلمان ليڈر كي حيثيت سے تمام عالم اسلامي ميں تسليم كيے جاتے تے ' تاهم وه كسي ايسے مدرسے كي تاسيس ميں كامياب نهوسكے - انتقال كے وقت يه اشعار انكي آخري صدا تهي :

ولست ابالي ان يقـال محمـد
ابل او اكتظت اليـه المـآتـم
ولكن دينــاً قد اردت صلاحــه
احاذر ان تقضى عليه العمـــائم !

(شيـخ صـدر الدين تركستـاني)

گذشته نمبر ميں بسلسلۂ مصلحين و دعـاة اصلاح ديني شيخ صدر الدين قاضي القضاة بلاد تركيۂ روسيه كا ذكر كرچكا هوں - ميں نے انكي كتاب پڑهي هے اور ميں سمجهتا هوں كه انكا وجود موجوده عهد كے بزرگ ترين مصلحين امة ميں سے تها -

انكي كتاب كا جو صرف موضوع اصلاح پر هے اور جسكے تين حصے هيں ' اگر ايك سطر ميں خلاصه پوچها جاے تو اسكے سوا كچهه نهيں هے كه هم ميں علماء مصلحين اور دعاة مرشدين پيدا هونے چاهئيں اور يه هو نهيں سكتا جب تك كه تعليم ديني و عربي كي اصلاح نهو' اور ايك نئي درسگاه قائم نه كي جاے -

انهوں نے آخر عمر ميں ايك اور مختصر رساله اس موضوع پر لكها تها اور وه رسالۂ المنار مصر كي كسي ابتدائي جلد ميں شائع هوا هے - اسميں تمام علوم اسلاميه كے كتب تدريس و طريق تعليم پر فرداً فرداً بحث كي هے ' اور آخر ميں لكها هے كه يه كام نهايت اهم اور اساسي هے - كاش حكومة عثمانيه اسكي طرف متوجه هو اور جهاں سب كچهه كر رهي هے ' وهاں ايك چهوٹي سي درسگاه جديد بهي آستانے ميں كهولدے -

انكي اور بعض ديگر ارباب علم و فكر كي سعي سے تركستان ميں ايك كانفرنس منعقد هوئي تهي تاكه مسئله تعليم ديني پر غور كرے - چهه دن تك اسكے اجلاس هوے تے اور اسكي مفصل رپورٹ اخبار ترجمان سے المويد نے نقل كي تهي - تمام مباحث كا خلاصه يهي تها كه ايك نئي درگاه قائم هو - اسكے سوا اصلاح كا اور كوئي طريقه نهيں -

مذاكرة علمية

اثـــار عـــرب

موجودہ ترقيـــات بحريه اور تمـــدن اسلامي

(٣)

مجهه سے یه نہیں هوسکتا که ساحل کو چهوڑ کے عرب کے ساتهه
رلوں اور پہلے یه بیان نه کردوں که جب انکے قدم ان سواحل میں
مگئے تو انهوں نے دار الصناعه (کارخانہ - جهاز سازي) بنائے جیسا
ه میں نے ابهي تونس اور مصر کے متعلق بیان کیا ہے -

اسي دار الصناعه کے لفظ کو اطالیوں نے Darsena بنایا - اسوقت تو وه
ثل اهل اسپین اور اهل پرتگال کے یہي کہتے تے مگر بعد کو عجب
جب رنگ بدلے - Darsena کو Tarzana کیا ' پهر Arzana بنایا '
ہر Arsenale بولنے لگے - چنانچه اسوقت سے آج تک یه آخري
فظ هي استعمال کرتے هیں -

فرانسیسیوں کا لفظ
Arsena اسي اطالي
فظ سے ماخوذ ہے -

جب محمد علي
ل خديو مصر نے
صر کي عنان حکومت
پنے هاتهوں میں لي '
و اسے نظر آیا که مصر
ي سیاسي زندگي
یک عمده بیڑے کے

یر ناممکن ہے - اس نے اسکندریه میں ایک کارخانه قائم کیا اور
میں بہت سے ترک ' اطالي ' اور انکے علاوہ دیگر بني الاصفر ارباب
ناعة کو ملازم رکها - یه گویا یورپ کا ایک مقابله تها جو مثل
لاف بعید اولو العزم کے همارے یه قریبي اسلاف کرنا چاهتے تے '
ر اس طرح انهوں نے وہ عربي لفظ جو یورپ کو دیا تها ' پهر
اپس لے لیا - لیکن افسوس که یه واپسي خالص اور اصلي
الت میں نہوئي - اسکے اصلي خط و خال ضائع هوچکے تے - چنانچه
ي لفظ اب "ترسانه" کي صورت میں ترکوں کے ذریعه آیا ' اور
رسانه کے بدلے پهر "ترسخانه" هوگیا جو در حقیقت ایک قسم کا
بالغه ہے - مکر سامع کو گمراہ کرنے یا حقیقة ... کے مٹانے کیلیے !

یه دونوں لفظ اب عام طور پر عوام و خواص بولنے لگے هیں ' اور
کي تصحیح بہت مشکل هوگئي ہے ' حالانکه اطالي آج تک
ر (یقیناً آج کے بعد بهي) Darsena کہتے هیں - اگرچه
رخانۂ جهاز سازي کے لیے نہیں بلکه جوف بندرگاہ کے اس
ے کے لیے جسمیں مرمت طلب جهاز آلات و اسلحه سے خالي
رنے کے بعد باندهے جاتے هیں - تاهم لفظ کا تلفظ نسبتاً صحیح ہے -

دار الصناعة کا اصلي فرض کیا ہے ؟

جهازوں کا بنانا اور انمیں جو "عوار" یعني نقص پیدا هو '
اسکی مرمت کرنا -

یورپ نے اس دوسرے لفظ "عوار" کو بهي لیا ' اور Avarit
بنا لیا ' پهر اسکا اطلاق نقصان کي تمام قسموں پر کرنے لگے ' خواہ
وہ جهاز میں هو یا سامان تجارت میں یا کسي اور شے میں !

یه معلوم ہے که جهازوں کے بنانے میں قلفا کے لیے اس شے کي
کي ضرورت هوتي ہے جسکو هم "قلفطه" کہتے هیں - اس لفظ کا
بهي وهي حال هوا جو "دار الصناعه" کا هوا تها -

اهل یورپ کے اسلاف نے دار الصناعه میں مسلمان کاریگروں کو
دیکها که "قلافه" میں مشغول هیں تو کہا : Calfa (جو عربي
لفظ قلف سے ماخوذ ہے) -

پهر اسمیں اپنے یہاں کي علامت مصدر اور علامت مصدر سے
پہلے تاء لگادي تاکه دونوں ساکنوں میں ایک ذریعۂ نطق پیدا هو
جائے ' جسطرح که وہ
حالت استفهام میں
کہتے هیں : A-t-il
تاج العروس میں
ہے : " قلف السفینة
قلفا " یعني اسکے
تختوں میں سوراخ
کرکے انهیں کهجور کي
چهال سے سیا اور انکي
درازوں میں روغن

اهل عرب کے اسلحۂ ناریه چهٹي صدی هجري میں
پیرس کے کتب خانے میں یه مرقع محفوظ ہے - اس میں دکهلایا ہے - که فوج جنگ کیلیے جارهي ہے

رفت بهردیا - حاصل مصدر "قلافت" بکسر القاف ہے -

* * *

هر بیڑے کے لیے ایسي کشتیاں ناگزیر هیں جو مال و اسباب
وغیرہ اٹهائیں - ان میں سے بعض وہ هیں جنکو هم "نقالات"
(Transports) کہتے هیں لیکن اسلامي بیڑوں میں یه خدمت
"قراقیرا" انجام دیتي تهیں - "قراقیرا" قرقور کي جمع ہے -
اطالیوں نے اس لفظ کو لیا اور کہا : (Carraca) فرانسیسیوں نے اسي
کو لیا اور (Carraque) کہا - اصل و فرع میں جو بعد نظر آتا ہے
اس پر آپ تعجب نه کریں که ایک لفظ جب ایک زبان سے
دوسري زبان میں جاتا ہے تو اکثر نہایت بعید و ابعد اصوات
و معاني پیدا هوجاتے هیں - و لتعلمن نبأه بعد حین -

آپ جب یه معلوم کرینگے که پرتگالي اسي کشتي کا نام
Carcara رکهتے هیں تو آپکے نزدیک میري صداقت ثابت
هوجائیگي -

هم نے آجکل یه لفظ ان سے واپس لیلیا ہے مگر ایک فرنگي
ماٰب شکل میں - هم "کرالة" کہتے هیں جو اطالیوں کے Carraca

ابي طالب المتوفى سنه ۴۳۷ كي " الهداية الى بلوغ النهايـة " كا نام لينا چاهيے ' مصنف نے يه كتاب ۷۰ جزء ميں معاني و انواع علوم قران پر لكهي هے اس باب ميں تيسري تصنيف موسس فن بـلاغت امـام عبد القاهر جرجاني المتوفي سنه ۴۷۵ كے تلميذ رشيد ابو عامر فضل بن اسماعيل جرجاني كي البيان في علوم القران هے ' اسكے بعد ابو موسى محمد بن ابي بكر اصفهاني المتوفي سنه ۵۸۱ كي مجموع المغيث في علم القران و الحديث - يه پهلا شخص هے ' جسنے علوم قران و حديث پر يكجا كتاب لكهي - علامه ابن حوزي المتوفي سنه ۵۹۷ كي " فنـون الافنان في علوم القرآن " بهي اس فن كي ايک مبسوط تصنيف هے - بديع الدين احمد بن بكر بن عبـد الـوهاب القزويني المـوجود سنه ۶۲۵ كي الجامع العزيز الحادي معلوم كتاب الله العزيز اپني دلالت عنوان كے لحاظ سے ايک قابل قدر كتاب معلوم هوتي هے ' اسي موضوع پر جمال القراء و كمال الاقراء علم الدين ابوالحسن علي بن محمد سخـاوي المتـوفي سنه ۶۴۳ كي بهي تصنيف هے جـو قراءت وقف و ابتداء ناسخ و منسوخ وغيره مباحث قران پر مشتمل هے - محمد بن عبد الرحمن بن شاكر المتـوفي سنه ۷۰۸ كي المرشـد الوجيز في علوم متعلق بالقران العزيز بهي اس فن ميں ايک كتاب هے ' ليكن ان تمـام تصنيفـات سے بهتـر بدر الدين محمد بن بهادر زركشي المـتوفي سنه ۷۹۴ كي " البرهان في عـلوم القرآن " جس ميں ۴۷ مختلف حيثيات سے قران مجيد كے متعلق مباحث هيں ' اسكے بعد قاضي جلال الدين بلبقي المتوفي سنه ۸۲۴ كي مواقع العلوم من مواقع النجوم هے - اس كتاب ميں چهه فصول كے تحت ميں قران مجيد كے متعلق پچـاس مبـاحـث و فنون هيں - سنه ۸۵۶ ميں محي الدين محمـد بن سليمـان كافيجي نے " التيسير في علم التفسير " كے نام سے ايـک چهوٹا سا رساله لكهـا جسير كو كافيجي كو فخر تها مگر اسـلام كو فخر نه تهـا - سب سے آخر ليكن سب سے جامع اور بهتر اس باب ميں جلال الدين سيوطي المتوفي سنه ۹۱۰ كي " الاتقان في علـوم القران هے " جسميں ۸۰ ابواب كے تحت ميں علوم قران كے متعلق ۳۰۰ سے زائد مباحث هيں اور حقيقت يه هے كه اگر حسب عـادت سيوطي نے موضوع و ضعيف احاديث و روايات كو اسميں جگه ندي هوتي تو كتبخانۂ اسلام كي يه ايک بے نظير تصنيف هوتي -

يه تصانيف مذكوره جيسا هم نے پہلے لكها هے جوامع علوم قران پر مشتمل هے - آينـده سطـور ميں هم ايک ايک فن كا ذكر كرتے هيں ' جسميں به ترتيب (۱) كتابت و قراءت قران (۲) الفاظ قران (۳) معاني قران (۴) مقدمات مقاصد قران اور (۵) مقاصد قران پر گفتگو هوگي -

(رسـوم القـران)

نزول قران كے بعد قران كے متعلق سب سے پهلا كام يه تها كه قلم سے اسكو لكها جاے ' اور زبان سے ادا كيا جاے - نوع اول كا نام " رسوم القران " هے جسميں قران مجيد كے اصول كتابت اور طريقۂ تحرير سے بحث هوتي هے - يه ممكن تها كه جسطرح عربي زبان كي تمام كتابيں لكهي جاتي هيں اسيطرح قران بهي لكها جاتا ' اور عهد بعهد اصول خط عربي ميں جو تبديلياں هوئيں ان سے كتابت قرآن ميں بهي كام ليا جاتا ' ليكن مسلمانوں نے بسلسلۂ حفظ قران ضروري سمجها كه جو لفظ عهد قديم نبوي ميں جسطرح لكهديا گيا هے اسيطرح باقي ركها جاے ' تا كه مسلمان نه صرف يه دعوى كرسكيں كه الفاظ قران محفوظ هيں ' بلكه يه بهي دعوى كرسكيں كه خط و رسوم قران بهي محفوظ هيں -

عملاً مسلمانوں نے اس فن كو عهد نبوت سے اسوقت تـک باقي ركها هے ' كيونكه قران كو باوجود كثرت نسخ هميشه اوسي رسم خط ميں لكها جسميں صحابه نے قران عام مسلمانوں كو سپرد كيا - تدوين فن كے لحاظ سے اس باب ميں سب سے پهلي تصنيف حسب معلومات موجوده ' ابو عمرو عثمان بن سعيد الداني المتوفي سنه ۴۴۴ كي تصنيف " الاقتصاد في رسم المصحف " اور " المقنع في رسم المصحف " هے ' المقنع ميں باختصار مصاحف بلاد اسلاميه كے مختلف و متفق خطوط كا اور قران ميں زير و زبر اور نقطے لگانيكي كيفيت كا بيان هے - علماے اسلام نے اس تصنيف كي بڑي قدر كي - ابو محمد قاسم بن فيره شاطبي المتوفي سنـه ۵۹۰ نے بنظر تسهيل حفظ اسكو ايک قصيدۂ رائيه ميں نظم كر ديا - اس رساله كا نام " عقيله اتراب القصائد " هے - برهان الدين ابراهيم بن عمر جعبري المتوفى سنه ۷۲۳ نے اس قصيده كي بنام " جميلة ارباب المراصد " علم الدين علي بن محمد سخاوي المتوفي سنه ۶۴۳ نے بنام " الوسيله الى كشف العقيله " شهاب الدين احمد بن محمد بن جبارة المرداوي المقدسي المتوفي سنـه ۷۲۸ محمد بن قثال شاطبي تلميذ سخاوي اور احمد بن محمد بن شيرازي گازروني نے سنه ۷۹۸ ميں اور ابو البقا علي بن القاصح المقري المتوفي سنه ۸۰۱ نے بنام " تلخيص الفوائد " اور نيـز نور الدين علي بن سلطان هروي المتوفي سنه ۱۰۱۴ نے بنام " الهبات السنية العليه على ابيات الشاطبية الرائيه فى الرسم " مبسوط و مختصر شرحيں لكهيں -

متاخرين ميں خطيب الروم سنه ۹۵۹ كي " رسوخ اللسان في حروف القرآن " اور ابو العباس مـراكشي كي " عنوان الدليل في مرسوم خط التنزيل " كارآمد رسائل هيں ' هندوستان ميں مولانا بحر العلوم المتوفى سنه ۱۲۲۶ هجري كا مختصر فارسي رساله " رسم مصحف " اكثر قرآن كے حاشيوں پر چهپا هے -

(تجويد القرآن)

يعني قران مجيد كا صحيح مخـارج حروف و تلفظ سے حسن ترتيل كے ساتهه ادا كرنا - تجويدكو قران كے ساتهه وهي نسبت هے جو نشيد و غنا كو زبور كے ساتهه ' تاهم يهود و مسيحي اسكو كوئي فن نه بنا سكے ' اور مسلمانوں نے اسكو بهي ايک فن بنا ديا هے - سيكڑوں ماهر اور امام اس فن كے ازمنۂ مختلفه ميں ممالک اسلام ميں پيدا هوے ' اور اب تـک موجود هيں ' ممالـک عربيه ميں عموماً اور هندوستان ميں كهيں كهيں باقاعده اسكي درسگاهيں هيں ' جهاں بواسطۂ اساتذۂ فن و مدونه قواعد و اصول تجويد كي اب تـک خلفاً عن سلف تعليم هوتي چلي آئي هے -

تدوين فن كي حيثيت سے اس فن كے سب سے پہلے مصنف موسى بن عبيد الله خاقاني بغدادي المتوفي سنه ۳۲۵ هيں ' اسكے بعد مكي بن ابى طالب قيسي المتوفي سنه ۴۳۷ كي كتاب رعايه لتجويد القراءة تصنيف هوئي - اس فن كي مقبول ترين تصنيف محمد بن محمد جزري المتوفي سنه ۸۳۳ كي مقدمۂ جزريه منظومه هے -

بڑے بڑے علما نے اسكي شرحيں لكهي هيں ' مثلاً زين الدين ازهري المتوفي سنه ۸۷۰ خالد بن عبد الله ازهري المتوفي سنه ۹۰۵ ' ابو العباس احمد بن محمد قسطلاني المتوفي سنـه ۹۲۳ شيخ الاسلام زكريا انصاري المتوفي سنـه ۹۲۶ ' شمس الدين دلجي شارح شفـا المتوفى سنـه ۹۴۷ ' مولى عصام الدين طاشكبري زاده المتوفي سنه ۹۶۸ ' رضي الدين ابن الحنبلي الحلبي المتوفي سنه ۹۷۱ ' برهان الدين جعبري المتوفي سنه ۹۹۳ كي " عقود الجمان في تجويد القران بهي اسي فن كي تصنيف هے -

(البقية تتلى)

بريد فرنگ

ارض مقدس

صليبي اميدوں کا عود !

هراے وان کرچنهیم Her Von Kirchenheim نے جرمني کے ایک مقتدر رسالے ڈیوش ریویو Deutxhe Revue میں ایک مضمون شائع کیا ہے جسکا عنوان " ارض مقدس " ہے -

اس مضمون میں اس سوال پر بحث کي ہے که بیت المقدس کس کے پاس رهنا چاهیے ؟

پهر خود هي اس سوال کا جواب دیا ہے که نام نہاد مشرقي سوال میں سب سے زیادہ اهم سوال ارض مقدس هي کا ہے -

اسکے بعد مقاله نگار لکهتا ہے :

" ٣ . انطاذیه ایک ایسا درخشنده گوهر بے بہا ہے جسکے قبضے سے فوجي ' سیاسي ' اور اقتصادي اهمیت حاصل هوسکتي ہے - لیکن بیت المقدس بهی وہ دوسرا لعل جہاں قیمت ہے جسکے حاصل کرنے کے واسطے جنگہاے صلیبي کے خونریز کارنامے اور رچرڈ شیر دل اور عدیم المثال صلاح الدین کے معرکے صفحۂ تاریخ پر خوني حروف میں اب تک ماتم سرا هیں ' اور گذشته ستر سال سے بهي یهي خاک مقدس جنگ و فسادات کا سبب اصلي بني هوئي ہے -

بیت المقدس اور فلسطین کے مستقبل کا سوال اگرچه بہت طوفاں خیز نه هوگا مگر یه ضرور هوگا که ماهرین سیاست اسکے حل کي طرف بہت جلد متوجه هونگے -

[بقیه صفحه ١٠ کا]

کا رخ کریں ' اور ایک با امن و امان ' شہر امن ' مدینة السلام ' شہر ابي جعفر منصور ' یعني بغداد میں داخل هوں ؟

ابو جعفر منصور کا یه شہر هارون اور مامون خصوصاً متوکل کے زمانے میں ایک دنیاوي جنت تها - یہاں ایک شاعر ابو العبر نامي رهتا تها - اسکے عجیب و غریب حالات هیں - بلکه وہ تو ان دیوانوں میں سے ہے جنکي مثالیں دنیا میں بہت کم هوتي هیں - تاریخ و ادب کي کتابوں نے اسکے حالات کي تشریح کي کفالت کي ہے -

یه شاعر هر سال اپنے نام کے ساتهه ایک حرف بڑها لیتا تها ' یہاں تک که اسکا نام اتنا بڑا هوگیا : " ابو العبر طرد طیل طلیري بک بک بک " متوکل اسکو حریر کا کرته پہناتا تها اور منجنیق میں بٹها کے دجله کے اندر پهینکدیتا تها - جب منجنیق اسکو هوا میں پهینکتي تو وہ چلاتا : الطریق الطریق (راسته دو راسته دو جیسے اردو میں کہتے هیں هٹو بچو - الهلال) اور اسي طرح چلاتا هوا پاني میں گر پڑتا تها - پهر غواص آتے تهے اور اسکو نکال لیتے تهے -

خلیفۂ متوکل کے محل میں ایک " زلاقه " تهي (وہ جگه جہاں سے آدمي پهسل پڑے) یه " زلاقه " توبوجان (Tobogan) سے کسي قدر مشابه تهي جو اسوقت مصر جدید میں موجود ہے - خلیفه کے حکم سے اس پر لوگ چڑهتے تهے ' پهسلتے تهے - اور پهسلتے پهسلتے جب حوض میں گر پڑتے تهے تو خلیفه جال ڈالکے انہیں نکالتا تها - جیسے مچهلیاں پکڑي جاتي هیں !!

اسي کے متعلق شاعر کہتا ہے :

یامر بي الملک - فیطرحني في البرک
بادشاہ اپنے حکم سے مجهے حوض میں ڈلوا دیتا ہے
ثم یصطادني - کاني من ال...
پهر مجهے شکار کرتا ہے گویا میں بهي مچهلي هوں !

(البقیة تتلو)

سلطان صلاح الدین فاتح حروب صلیبیه
نور الله مرقده
یه تصویر ایک قدیم ترین مرقع کي ہے جو آثار عتیقۂ قسطنطنیه میں محفوظ ہے -

سنه ١٨٤١ ع میں مولٹک (١) نے ایک مفصل تجویز شائع کي تهي - اسمیں بحث کي گئي تهي که ارض مقدس کو ایک جرمن ریاست اور بیت المقدس کو ایک جرمن شہر بنا لیا جاوے - اس تجویز کی رو سے ایک قلعه ' کچهه فوج ' اور سمندر تک بے دغدغه جانے کیلیے ایک راسته قائم کرلینا حصول مقصد کے اهم الامور تهے - اسکے بعد اندروني انتظام اطاز... کا مسئله تها جسکو آجکل مغربي یورپ کا ساخته و پرداخته سمجها جاتا ہے "

صاحب مضمون کي راے میں دول یورپ کو اس سے زیاده بہتر مفید ' اور عمده راے نہیں مل سکتي که وہ ' جرمني کے حقوق کو ارض مقدس میں تسلیم کرلیں - لیکن پهر یه سوال هوتا ہے که دول بهي اسکو منظور کرلینگي که جرمني کو اس ملک پر قبضه دلادے ؟ اسوقت ایک نہایت عمده موقع ہے خصوصاً انگلستان کے لیے که وهاں جرمني کي خواهشونکو پورا کرے "

پهر وہ تجویز پیش کرتے هیں :

" اول اس امر کی کوشش کرني چاهیے که اس حصۂ ملک کو غیر جانب دار مشہور کیا جاے - اسطرح ارض مقدس کے تمام مسائل صرف حل هي نہیں هو جائنگے بلکه جنگ کے خطرات بهي جاتے رهینگے - هیکل مقدس اور زیارت گاهونکے متعلق جنگ پیچیده ضرور هوگي ' مگر جرمني کے دوسرے اهم ترین سوالات کا انتظام هوجائیگا "

صاحب مضمون بیت المقدس کو ایک ضلع تجویز کرتا ہے جسکے حدود یه مقرر کیے گئے هیں :

" مشرق میں جرداء تک اور جهیل جیتي سارت و بحر لوط تک ' مغرب میں ساحل تک ' شمال میں عکه ' اور جنوب میں بیر شعیب ' اور موجوده ضلع کے جو حدود هیں -

ایک ایسا ضلع بنادیا جاے جس سے اسیکو کوئي تعلق نهو - خواہ اسطرح آزاد کردیا جاے جسطرح پوپ کا محل اور اسکي ملحقه جائداد سلطنت اٹلي کے اقتدار سے باهر ہے - ایسے انتظام سے موجوده انتظام میں کچهه زیاده فرق نہیں پڑیگا - لبنان اسکےلیے اسکا ایک نمونه هوسکتا ہے - یہاں ایک خود مختار اطاز... هو - اسکے آئین بالکل جدا هوں - ایک عیسائي گورنر حکومت کرے جسکو باب عالي منتخب کردے اور جسکي منظوري دول یورپ دے - اس قسم کي اطاز... بہت آساني سے قائم هوسکتي ہے - یقیناً اسکے مرید ترک بهي هونگے - اس قسم کي تحریک نہایت درجه مفید هوگي - اس سے صرف ملک کے دفاع هي کا انتظام نہیں هوگا بلکه انتظام اطاز... کے بدلنے کے بعد اقتصادي حیثیت سے بهي اس ملک میں بہت سي اصلاحیں هوجاینگی کون جانتا ہے

(١) مولٹک سنه ١٨ ع سے سنه ١٨٩١ ع تک زنده رها - جرمني کی فوج کي تنظیم اسي نے کی ' نیز وہ فن جنگ کے ماهر بے عدیل سمجها جاتا ہے - (الهلال)

ے ماخوذ ہے مگر ایک دوسري قسم کي کشتیوں کے لیے جو نہر ' تالاب ' خلیج ' اور بندر گاهوں کے اندر سے مٹي اور ریت نکالنے کے لیے استعمال کیجاتي هیں ' اور جو اس کشتي کي طرح هیں جنکو فرانسیسي (Pargue) کہتے هیں -

* * *

هر بیڑے کے لیے ایسي کشتیاں بھي ضروري هیں جو گھوڑوں کے لیے مخصوص هوں - یہي کشتیاں هیں جنکو " طرائد " (جمع طریده) کہتے تے - یورپ نے یه نام بھي لے لیا - اطالیوں نے کہا (Tarida) - پھر (Tareta) کردیا - فرانسیسیوں نے اسیکو (Tartane) کہا مگر ان مخصوص بادباني کشتیوں کے لیۓ جو بحر ابیض متوسط میں عرب کے طرف چلتي هوں -

بیڑے کے متعلقات میں " فلالک " (جمع فلوکه) بھي هیں - اسي لفظ کو اطالیوں نے (Feluca) بنایا اور فرانسیسیوں نے (Filauque)

اسیطرح " شباک " بھي بیڑے کے متعلقات میں سے ہے - اطالیوں نے اسکو (Scibecco) کہا اور فرانسیسیوں نے (Chebco) -

بیڑے کي متعلقه کشتیوں میں " قوارب " بھي هیں (قوارب جمع ہے قارب کي) اسکو انہوں نے (Corvette) کہا جو انکے واحد قارب کي ایک متغیر شکل ہے -

مجھے ابھي " ثلمندیات " کے متعلق کہنا باقي ہے جسکا ذکر بیڑے کے جہازوں میں کرچکا هوں - اسکا واحد " ثلندي " ہے - لاطیني زبان میں اسکو (Chalandime) بنایا گیا ' روس نے اسکو (Schelanda) کہا - اطالیوں نے (Scialanco) اور فرانسیسیوں نے (Chaland) -

یه لفظ بھي هم نے اب ان سے واپس لے لیا ہے اور ازراه تعریب و تغریب اسکو " صندلي " کہتے هیں - یه نام اب مع اپني ان تمام تعریفات کے جو انکے یہاں اور همارے یہاں هولیں ' ان خاص قسم کي کشتیوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو مال لاتي اور لیجاتي هیں ' جیسے " مواعین " جو جمع ہے ماعون کي که اسکو بھي فرانسیسی (Mahann) اطالي (Maona Mahona) اور (Maganne) کہتے هیں -

* * *

آلیے ' ذرا پھر دریا کي طرف لوٹیں - کبھي ایسي هوالیں چلتي هیں جنھیں بیڑے پسند نہیں کرتے ' اور موجیں اس طرح انهیں الٹ دیتي هیں که نوتیه یا نواتیه (Nauronniet) (یعني ملاح) کو سخت [illegible] کا سامنا هو جاتا ہے -

ان موجوں کے سخت تلاطم کو " هول " یا " هوله " کہتے هیں - فرانسیسي اسے houle بنا کر موج کیلیے کہنے لگے جو پہاڑ کي طرح بلند هو - کبھي اسکو وه هوا الٹ دیتي ہے جو " مشرق " کي طرف سے چلتي ہے - یه دوسرا نام (یعني مشرقي) فرنگیوں کے حافظے میں رهگیا - پس اطالیوں نے کہا : Scerocco - پھر بنایا : Sirreco - پھر اسکے بعد Scilocco مشہور هوا - فرانسیسیوں نے اسے پہلے Sicocco کیا پھر Sicoc -

یه تمام نام در حقیقت لفظ " شرق " اور " شروق " هي سے ماخوذ هیں -

اب لفظ " موسم " پر غور کرو ! اهل فرانس و انگلستان نے اسے Mausson اور اطالیوں نے Mansone بنایا -

اسپر تعجب نه کیجیے که آخر لفظ میں انہوں نے میم کي جگهه نون رکھا ہے - ایسي تبدیلیاں اختلاف لب و لہجه کا نتیجه هیں - کیا آپکو معلوم نہیں که شہر " سواکن " کو وه Sauakim کہتے هیں حالانکه سواکن کے آخر میں نون ہے ؟

* * *

اب هم پھر بیڑے کي طرف عود کرتے هیں ' اور کہتے هیں که دریا میں بیڑے پر جو کچھه گزرنا تھي وه گزرا - اسکے بعد وه بندرگاه میں داخل هوا ' اور به سبب کپتان کي ناواقفیت کے ایک شعب سے ٹکرا گیا - اس پر اهل یورپ نے آسے پکي سڑکوں کے ساتھه تشبیه دیکر Recif کہا (کیونکه مولدین عرب پخته راستوں کو رصیف کہتے هیں - اسي رصیف سے Recif بنایا گیا ہے - الہلال)

اب بیڑا اس جگهه پہنچ گیا جہاں وه هواؤں کي پریشاني اور موجوں کي طوفان خیزي سے مامون و محفوظ تھا - اس جگهه کو اهل اسپین و پرتگال نے Cala کہا ' اور فرانسیسیوں نے اسي لفظ کو جوف کشتي کے لیے استعمال کیا - اسکي اصل ایک عربي لفظ " کلا " سے مشتق ہے جسکے معني حفاظت و حراست کے هیں - و هذا کما تری -

ابو عبد الله محمد بن علي صاحب غرناطه کي تلوار (۸۹۷ هجري) جو اندلس کا آخري عرب فرمانروا تھا - یه پیرس کے قومي کتب خانے میں اب تک محفوظ ہے -

* * *

بیڑے نے کیا کیا ؟

جنگ کے لیے صف بندي کي اور منجنیق نصب کي - " منجنیق " ایک یوناني لفظ ہے جسکو عربوں نے ملحق کرلیا اور اسمیں نون داخل کردیا تاکه انکے اوزان کے تحت میں آجاے -

اهل مغرب کي عادت یه تھي که فاء اور قاف کے اوپر اور یاء کے نیچے جبکه وه مفرد هوں یا کسي لفظ کے آخر میں هوں ' نقطے نہیں دیتے تے ' کیونکه ان صورتوں میں التباس و تشابه کا خوف نه تھا - پس اگر هم یه سوچیں که بعض اشخاص نے اس آلے کا نام بغیر نقطوں کے لکھا هوگا اور فرض کریں که آخري حرف کا نچلا حصه کسیوجه سے مٹ گیا اور وه " منجننو " هوگیا تو اسکے بعد صاف واضح هوجاتا ہے که رومن حرفوں میں Mangannoan دراصل منجنیق هي کي ناتمام صورت ہے اور وه یوناني سے نہیں بلکه اندلس کے عربوں کے واسطے سے آیا ہے - کیونکه اگر ایسا نه هوتا تو اسکي موجوده صورت عربي سے زیاده اصل یوناني سے قریب هوتي - وه لوگ " منجنو " یعني نون کو غیر مشدد پڑھتے هیں اگرچه لکھتے دو مرتبه هیں - یہي وه نام ہے جو فرانسیسیوں کے یہاں منجنیق کے لیے ہے -

* * *

میں نے دریا اور جنگ کا اسقدر ذکر کیا که آپ لوگ تھک گئے هونگے ' حالانکه آپکو جنگ سے کیا دلچسپي ؟ آپ تو امن پسند اور اهل امن هیں اور جنگ و جدال کے میدان تو اب دوسروں کے سپرد کردیے گئے هیں - اچھا تو کیا یه بہتر نہیں که سر زمین عراق

قرار داده اند ؟ ایا تقسیم اقتصادي مملکت اسلامي عثماني بهمین ملاحظات نیست ؟ ایا کشیدن خط آهن در ایران و عثماني براے همین جهالت و خود پسندي و اختلافات نیست ؟ اگر بخواهیم بهمین عقیده و خیالات باطله بمانیم ' بسا خانقاه و مدارس درین راهاے خطوط ایران و عثماني پیش مي آید ' بلکه مساجد و مقامات متبرکه نیز' ازینها هم گذشته مکه شریف و مدینه منوره دوچار خواهد شد - هرچند بکنار باشد بمیانش میاورند - اگرچه مسلمانان حس شان زیاد است و این طور امتحانات مذهبي : : : : : : : : : : بسیار داده اند و تماماً پاس کرده اند - ازانجمله است قضیه فجیعه بمباردمان گنبد مطهر حضرت ثامن الائمه و واقعه ناگوار مسجد کانپور و دعوت مستورات مسلمانان با غیرت صحیح الاعتقاد شمله در روز دوازدهم ماه رمضان المبارک و تعبیر عادات و سکنات بخصوص لباس و کلاه قومي -

گر نویسم شرح این بیعد شود

چیزے که دیگر علے النقد باقي ست' همین تجدید اختلاف میان شیعه و سني ست - آن هم بذریعه اخبارات که فوري گوش زد تمام عالم گردد ' تاهرکس هرکجا که هست ' دریں فیض عظماء خود شان شریک و سهیم نماید و بواسطه جهالت و تعصب دوچار ننگ و بے شرفي و ذلت و خواري دنیا و عذاب اخرت شود : خسر الدنیا والاخره' ذلـك هو الخسران المبین !

لکن ایں مطلب دیگر هم لازم است که جسارتاً عرض شود' و آن ایں ست که دیه بر عاقله است' زیرا که حضرت عالي الحمد لله بهتر از همه واقف بمواقف امروزه و سیاسیات مسلمانان کنوني هستید' و خود را مرکز توجه عامه و خاصه ' و پیشواے عموم مسلمانان ' و طریق نجات و فلاح قرار داده اید - چرا ایں جور مطالبات نفاق آور و کدورت انگیز در جریدهٔ مقدسه الهـلال درج میفرمائید که بـاعث خیالات برضی ' و رنجش بعضی ' و خشنودي دشمنان گردد ؟

ارقات عزیز گراں بهاے محترخود را باید صرف ایں طور کارها نه نمایند زیاده جسارت است امید عفو و اغماض را دارم -

(العبد سید مرتضی ایراني - سنترل انڈیا هارس اگر مالوا)

مدبر روشن ضمیر جریدهٔ فریدهٔ الهلال دامت ایام افاضاته

امشب در کلب نشسته مشغول خواندن صفحهٔ ۱۹ مورخهٔ ۹ و ۱۶ ماه رواں الهـلال بودم که چشمم بدیں جملهٔ آتش فشاں افتاد - (خواجه غلام الثقلین صاحب کا تو یه بیان هے که ایران میں زیاده تر بهائیت اندر هي اندر کام کررهي هے) و چوں ایں یک الزام ناقابل برداشت بر ملت نجیبهٔ اثنا عشریهٔ خودم است با کمال ادب انرا تردید کرده نمیگویم که خواجه صاحب دیده و دانسته بهتان میگویند بلکه عرض میکنم که ایشان آگاهي ندارند و سزاوار نبود که بگفتهٔ یک و دو تن باور نموده آشکارا یک ملت بایں بزرگي را بد نام فرمایند - امید وارم' بدرج ایں مختصر رفع اشتباه فرمائید - اگرچه بنده در بعضي از مـطـالب ایں مقالهٔ شما اختلاف کلي دارم' ولی چوں آوردن نام شیعه و سني را درمیان مسلمـانان گناه کبیره میدانم چیزے

معـــارف قـــرآنیه

یـک چـراغیست دریںخانـه کـه از پـرتو آں
هـر کجـا مي نـگري انجمنے ساخـتـه انـد

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب یوناني - خانپور - ریاست بهاولپور

کلوا و اشربوا ولاتسرفوا ان الله لا یحب المسرفین

همارا ایمان هے که قران مجید کا لفظ لفظ رب العالمین کا کلام هے اور صوري و معنوي صلاح و فلاح کے اسباب اسي میں موجود هیں :

جمیع العلم في القران لکن * تـقـاصر عنه افهام الرجال

قران حکیم کي تعلیم ایسي زبردست و صداقت لئے هوے هے که جن قوموں اور مذهبوں نے اسے علی الاعلان نهیں مانا ' انهوں نے بهي اپني کتابوں میں جو سیکڑوں سال اس سے پہلے لکهي هیں یا سیکڑوں سال بعد کي هیں' اسي تعلیم کے موجود هونے کا دعوی کیا هے' اور جو علوم عالم وجود میں نهیں آئے اور آگے آئینگے وه قران حکیم میں موجود هیں :

رخـش خطے کشیـده در نـکوئي
کـه بـیـرون نیست از ما خوبروي

جس آیة شریفه کو میں نے عنوان میں لکها هے' ایک وسیع المعاني اور جامع المعارف هے - میں اسکي تفسیر صرف تفصیلات طب کے ساتهه کرنا چاهتا هوں -

کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الله یحب المسرفین - یعنے کهاؤ پیو مگر حد سے مت بڑهو' کیونکه خدا حد سے بڑهنے والوں کو دوست نهیں رکهتا - یعنے ابهي اشتها باقي هو که غذا سے هاتهه کهینچ لو - مانا که غذا

[بقیه پہلے کالم کا]

نمي نویسم - گذشت آن زمان که دو برادر اسلامي فریب دشمنانرا خورده بآزار یکدیگر کمر مي بستند - اکنون چوں شیر و شکر بهم آمیخته بنواي دلکش مي سرایند :

من تو شدم تو من شدي من تن شدم تو جاں شدي
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگري

خاکسار حاجي میرزا ابوالـقاسم ایراني - پروفیسر فارسی مدرسة العلوم علیگڈه -

الهلال :

حقیقة الامر نه آنچنا نست که حضرة عـالي تصور فرموديه - مسئلهٔ اشاعة بهائیت در ایران را محض نقلاً و روایتاً عرض کردم نه بطور حقیقت الامر - مولانا فدا حسین صاحب در مقالهٔ شیعه و سني احتجاج از سفرنامهٔ خواجه غلام الثقلین صاحب کردند و نوشتند که در قسطنطنیه مذهب شیعه روبه اشاعت و نفوذ ' و جالب قلوب اقوام عثمانیه و اتراک ست - عرض کردم که صحیح نیست ؛ بحالیکه روایت جناب خواجه صاحب برعکس ایں معامله است ولو هر دو را اصلاً صحت نه باشد -

اس غريب ملک کے سواحل اور بازار دونوں براعظمونکي دولت سے ايک روز مالا مال هو جائينگے ؟ "

اسي رسالے ميں سنيبرٹي کيلمبرٹي (Signor T. Galimbarti) نامي ايک ممبر پارليمينٹ اٹلي تحرير کرتا ہے :

لکو سيڈ نے (Lacaussade) جو اسوقت ريويو يوروپين کا اڈيٹر تها ' لکها تها که يورپ کي تمام جالداد بيت المقدس ميں شامل کردي جاے - اور خليفۂ مسيح کي حفاظت پچاس هزار سپاهيونسے کي جاے ' جو تمام کيتهو لک اقوام سے جمع کي جائيگي - ترکي بالکل غير جانب دار رہے - مصر کي آزادي کا اعلان کر ديا جاے - پهر نه مسئلۂ روم رهيگا اور نه مسئلۂ مشرق ادنى -

اسلام اور سلطنت

وہ کمزور دل کے لوگ جو پان اسلامز (عالمگير اسلامي اخوت) کے نام سے چونک پڑتے هيں' راونڈ ٹيبل (Round Table) کے ايک مضمون " اسلام اور سلطنت " کو پڑهيں ' جس ميں نهايت واضح اور روشن طريقے سے مسلمانونکي سياسي بے چيني کا خاکه کهينچا گيا ہے - کاتب مذکور لکهتا ہے :

" ترکونکي هزيمت سے جو عالمگير بے چيني اسوقت دنياے اسلام ميں پيدا هوگئي ہے وہ مقتضاے فطرت ہے - مگر يه امر که هميشه سے باهم جنگ کرنے والے يعني شيعه و سني اپني جنگ کو اسوجه روک لينگے که وہ مغرب پر حمله کرديں ' بالکل بعيد از قياس ہے - اگر اٹلي کے سپرد طرابلس کرديا جاوے تو بهت کم اميد اور قرائن ايسے هيں که ايک عام جهاد کا اعلان هو جو روس کو ايران سے ' اور انگريزونکو هندوستان اور مصر سے نکالکر ترکونکي سلطنت نئے سرے سے قائم کرے -

عالمگير اخوت اسلامي ايک محض دهوکه ہے ' اس سے انسان کے جذبات کو کسی قسم کي تحريک نهيں هوتي ' اسميں کوئي ايسي مقناطيسي جاذبيت نهيں که وہ تمام منتشر اجزاے اسلام کو جمع کرکے ايک جگه پهر جمع کرسکے "

يه بيان کرکے که " هندوستان ميں اب کوئي بغاوت يا غدر اسوقت تک نهيں هوگا جبتک که مسلمان عمده حکومت کے زير سايه هيں اور مذهبي رواداري قائم رکهي جاتي ہے " صاحب مضمون کهتے هيں :

" مسلمان انگلستان کو سب سے بڑي اسلامي طاقت سمجهتے هيں - اسلام کے متعلق کونسل کے کمروں ميں يه گفتگو کرنا که سب سے پيچهے رهنے والي قوم مسلمانوں کي ہے ' خود مسلمانونکے واسطے مفيد هوگا - وہ اپني پست حالت ديکهکر چونک جائينگے اور اپني نجات کا راسته آخر کار نکال لينگے - مسلمانونکو سخت صدمه اسوقت هوتا ہے جبکه وہ يه سنتے هيں که گورنمنٹ أنکے جائز حقوق کي طلب کو نظر انداز کرديتي ہے ' يا ملک معظم کے وزرا سياسي معاملات ميں گفتگو کرتے هوے اپنے مذهبي خيالات کي جهلک کو نهيں چهپا سکتے هيں - مگر اب مسلمان اس بات کو بخوبي سمجهه سکتے هيں که أنکو جو کچهه حاصل کرنا ہے ' مناسب اور ايمانداري کے وسائل اختيار کرکے حاصل کريں ' اور کسي قسم کي بے جا رعايت يا فائده نه أٹهائيں -

يه خيال عام هوتا جاتا ہے که يوروپين اقوام ملک گيري کي طمع دولت يا حکومت کے واسطے کرتے هيں' بلکه حقيقت ميں انکا منشا يه هوتا ہے که علوم و فنون کي مشعل ليکر تحقيقات علم و مدنيت کو از سر نو تازه کريں اور مشرقي اقوام کے مرده جسموں ميں تهذيب کي روح پهونک ديں "

افسوس که اس خيال کي اشاعت کے متعلق نيک خيال مضمون نگار کا حسن ظن صحيح نهيں - ايک عرصے تک اقوام يورپ کي نسبت مشرق ميں يه خيال تها ' مگر اب برقعه ألٹ چکا ہے اور جو صورت نظر آئي ہے وہ بهت نفرت انگيز ہے -

مراسلۂ و مناظره

اتحاد فيمابين شيعه و سني

قربانت شوم - اميدوارم که پيوسته آقات بر مسند نوع پروري و وطن خواهي و اسلام پرستي متکي و برقرار باشيد -

بعد جسارة عرض مي شود که اين بنده ضعيف قريب دو ماه ست که بتوسط دوست عزيزے از قرئت جريده فريده الهلال مشرف ميشدم ولي اکنون يک دو نمره است که بعکس باعث غم و اندوه گرديده ' و اينهم بواسطه درج فرمودن محاجه و مناظرات يا اتحاد شيعه و سني است -

چه قدر جاے افسوس است ' زيرا که علما و پيشوايان ملل سائره از نکو ساختن کار زمين بکلي فارغ شده و اکنون به آسمان و سيارات پرداخته و مشغول اند ' لکن ازانطرف ما مسلمانان هم به بينيد که از صقليه و قبرس و قرناطه و اندلس و و ' و ' - و از طرف ديگر مصر و اسکندريه و مراکش بلکه تمام افريقه ' و از طرف ديگر تمام هند و بخارا و خيوه وشيروان وقيران تا برسد بديوار چين ' و از طرف ديگر بلغار و سرويا و البانيا ......باز هم اکتفا نکرديم و در مرتبه مشغول شديم تا طرابلس و سلانيک !

اکنون پرداخته ايم به بقية السيف يعني دولت عثماني و ايران و افغانستان - باوجوديکه همه چيز مي بينيم و ميشنويم ' باز دست غرض بر نداشته - اگر در واقع معني اتحاد و برادري همين است که آقايان محترم فهميده و ميدانند جاے افسوس است :

حاجي بره کعبه روان کين ره دين ست
خرش ميرود اما ره مقصود نه اين ست

خوب است ' به اقايان محترم بفرمائيد که اين سيل اسلام کن و اين مرض مهلک در عرب و عجم بود - باوجود آنها بکلي دست کشدند ' لکن در هندوستان هنوز تا درجة قوت دارد - يا اين است که عرب و عجم بهتر فهميده و دانسته و مصلحت وقت را ملاحظه مينمايند يا آنکه اقايان عظام که تربيت يافته بلکه تربيت کنند گان کالج ها و مدرسة العلوم ها هستند اشتباه فرموده اند ؟

خوب است ' حضرت عالي در جواب آقايان بفرمائيد که امروزه مثال ما مسلمانان مثل چند برادر است که اموالے به ارث از پدر بچنگال شان افتاده و اکنون بواسطۂ تقسيم آن باهم ميجنگند - ناگاه در بين زد و خورد جماعتے هم از دزدان براے بردن اموال حاضر و مصمم گشته - دران حال چه کنند ؟ ايا اول دزدان را از خانه بيرون و مغلوب و متفرق سازند و متفقاً حفظ اموال و ناموس نمايند يا ' انکه همين طور مشغول جنگ و جدال باشند ؟ تا وقتيکه معلوم شود که از يک طرف تمام اموال شان از کف رفته و طرف ديگر خود شانرا تمام و نابود کرده اند - اگر ما اکنون شق ثاني را اختيار نمائيم خيلے زود خواهيم فهميد ' و انوقت هم پشيماني سودے ندارد و نخواهد داشت -

بخداے لا يزال قسم است که بر حسب اين اختلافات ننگ آوري که اين اوقات دارد روز بروز افزون ميشود - مثلاً همين اختلاف شيعه و سني و اختلافات فيما بين قايد و پيشوايان هندوستان و جلسۂ دهلي و اختلافات داخلي و خارجي ايران و عثماني - روزے خواهد آمد که زبانم از گفتنش لال و الکن است ! !

اگر بواسطۂ اين طور اختلافات نبود ' چه طوري ميتوانستند با تن زنده تشريح و پاره پاره بنمايند ؟ ايا نه بهمين سبب ها ست که منطقه هاے نفوذ همسايگان جنوب و شمال ايران براے خون شان

شاخ زرین کا ایک نظارہ !
قسطنطنیه کا مشہور پل

اخبار و حوادث

از مراسله نگار المويد

(۲)

(جرمني جنگي مشن)

جرمني کے جنگي مشن نے همارے فوجي حلقوں کي تفتيش شروع کردي هے - کمانڈر وان ساندرس ' جنکو همارې اول فيلق (آرمي کور) کي کمان ملي هے ' آستانه اور اسکے گرد و نواح کي عثماني فوج کي حالت سے واقف هونے کے ليے نهايت سعي و سرگرمي سے کام کر رهے هيں -

پرسوں (يعني ۲۷ دسمبر کو) دو جرمن آفيسر لواء وان و يبرو اور لواء برسلت اور انکے ساتھه بکباشي ارکان حرب عاصم بک اور ملازم محمد ضياء آفندي مدرسه توپخانه کے ايڈيکانگ ' ادرنه ' قرق کليسا ' ديموتقه اور شتلجا اسليے روانه هوے هيں که وهاں کے فوجي اور جنگي حالات کي تفتيش کريں - اور عنقريب وان ساندرس بهي وهيں جائينگے -

يهاں تک تو جرمني جنگي مشن کے اندروني کاموں کا تذکره تها ' رها وه بين الدولي مسئله جو اس جرمن کمانڈر کو همارے پہلے فيلق کي کمان پر ملنے پر پيدا هوا ' تو اسکے متعلق سب سے آخري خبر جو مشہور هوئي هے ' يه هے که شاهنشاه جرمني ' شاه انگلستان ' اور زار روس ميں اس سياسي فوقيت کي تلافي کے ليے گفتگو هو رهي هے ' جو جرمني کو دولت عثمانيه ميں اس عظيم الشان برتري و تفوق کے حاصل هونے سے دول کے مصالح ميں پيدا هوا هے -

ان معاملات ميں جن لوگوں کي تيز نظري پر اعتماد کيا جاتا هے ' انکا قول هے که دوسري سلطنتوں کو جرمني کے امتياز کے مقابله ميں جو امتيازات ملنے والے هيں ' انکے بعد وه اس معامله ميں خاموش هو جائيگي ' بشرطيکه اس امر کي ذمه داري کيجائے که عثماني فوج ميں جرمني کے اثر سے دوسري سلطنتوں کو کوئي نقصان نه پهنچيگا - اغلب هے که امور ذيل کے ذريعه يه بات حل هوسکتي هے :

(۱) دولت عثمانيه وعده کرے که باسفورس اور دردانيال سے تجارتي جهازوں کے گزرنے کے نظام ميں کوئي تغير نه هوگا ' نيز ان دونوں آبنائوں ميں کبهي حتى که زمانۂ جنگ ميں بهي تارپيڈو کشتياں نه لگائي جائينگي -

(۲) دولت عثمانيه سرکاري طور پر وعده کرے که اگر اسميں يا اور کسي دول عظمی ميں سے کسي ميں جنگ چهڑيگي ' تو اسوقت اس مشن کے ممبر جرمني واپس چلے آئينگے -

(۳) يه که اس جرمني کمانڈر کو ان آبنائوں کے قلعوں سے باقاعده يا عملي طور پر کسي قسم کا تعلق نه هو ' اور نه اسکو عثماني پوليس ' دفتر عرفيت ' اور قوانين استثنائيه پر اختيار حاصل هو -

پهر بهي بعض اخبارات کے خود غلط سمجهنے يا غلط سمجهانے کي کوشش کے علي الرغم يه مسئله ابهي غير منفصل هے ' اور جب اسکا فيصله هوگا تو ايک دانشمندانه فرض هوگا که وه ان ذرائع و وسائل پر سنجيده بحث کرے ' جن سے يه مسئله ' جسے يهاں منحوس مسئله کہتے هيں ' حل هوا هے -

(عثماني فوج)

عثماني فوج عرب ' ترک ' الباني ' کرد ' اور چرکس کے متعلق قديم زمانے سے يه مشہور هے که وه ايک ايسي مشہور ' نامور اور شجاع فوج هے که تقريباً دنيا کي کوئي فوج اسکي همسري نهيں کر سکتي - اور اگر کبهي اسکو شکست هوئي هے تو يه نامکن هے کہ اسکا سبب اسکي بزدلي ' يا اسکي شجاعت کي کمي يا اسکي

تحلیل ما یتحلل ہے اور قوام معجون بدن اسي سے ہے' اور یہ بھي صحیح ہے کہ انتعاش حرارت غریزي کا موجب یہي ہے جیسا کہ شعلۂ آتش کے لیے هیزم - لیکن واقعہ یہ ہے کہ افراط بجائے انتعاش کے بجھانے کا کام دیتي ہے - جیسا کہ آگ کے هلکے شعلے پر لکڑیوں کا انبار اور بجھتے ہوے چراغ پر بہت سا تیل -

قانون بوعلي سینا میں ہے کہ غــذا اگر زیادہ از قدر حاجت وارد بدن ہو تو وہ زیادتي موجب فساد ہوجاتي ہے - اولاً احداث تخمہ کرتي ہے ' بعد ازاں احداث سدہ' سدہ سے عفونت حادث ہوتي ہے' اور اس کمیت سے ایــک کیفیت غریبہ کا پیدا ہونا لازمي ہے - جب هضم تــک نوبت پہنچتي ہے تو زیادتي رطوبت سے (کہ غذا سے حاصل ہوئي) احداث برودت بھي ہو جاتا ہے اور یہي برودت جمود و خمود ہے -

چونکہ ارواح و قوی کے روشن رکھنے کا ذریعہ حرارت غریزي ہي ہے اور وہ ضعیف ہے' تو ارواح و قوی کي تازگي و لطافت قائم نہیں رہ سکتي - یہي تو وجہ ہے کہ شکم سیري میں نزول تجلیات حکمت کا نہیں ہوتا - صدق ما قال رسول اللہ روحي فداہ و صلی اللہ علیہ وسلم : من اکل الطعام بشہوۃ حرم اللہ تعالی الحکمۃ علی قلبہ -

عبادت آخر اللیل کي فضیلت اسي حکمت پر مبني ہے کہ معدہ غذا سے خالي اور ارواح دخان طبخ هاضمہ سے پاک - دعاے سحري ' مناجات نیم شبي ' و فکر صباحي مشہور اصطلاحیں ہیں - في الجملہ طب فرنگ و یونان و ویدک میں زائد از اشتہــا کھانا ممنوع ہے -

حکیم بختیشوع نصراني هارون رشید کے زمانہ میں دربار کا طبیب نامي تھا - علي بن حسین بن واقد سے کہا کہ تمہاري کتاب (قرآن) میں کوئي چیز طب سے نہیں - حالانــکہ علم دو ہیں : علم الابدان اور علم الادیان - اسنے کہا کہ حق تعالی نے تمام طب کو اس آدھي آیۃ میں جمع فرمادیا ہے : کلوا واشربوا ولا تسرفوا - اسنے کہا کہ آپ کے رسول سے کوئي چیز طب میں منقول نہیں - علي بن حسین نے جواب دیا کہ همارے رسول نے طب کو تھوڑے سے الفاظ میں جمع کرکے فرمادیا ہے : المعدۃ کل داء والحمیۃ راس کل دواء - یعنی معدہ سب بیماریونکا گھر ہے اور پرهیز هر دوا کا سر ہے -

بختیشوع نے کہا کہ سچ ہے - تمہاري کتاب اور تمہارے پیغمبر نے جالینوس کے لیے کچھہ بھي نہ چھوڑا - اس تسلیم اور اعتراف کو دیکھکر بے ساختہ متنبي کا یہ مصرع یاد آجاتا ہے :

الفضل ما شہــدت بہ الاعداء

یعني بزرگي وہ ہے جسکي دشمن بھي شہادت دیں !

عارف شیراز نے گلستان میں لکھا ہے کہ بعض ملوک نے ایک طبیب کو پیغمبر آخر الزماں کي خدمت میں ارسال کیا' وہ مدت تک ٹھہرا رہا مگر کسي نے اسکي طرف رجوع نہ کیا اور نہ دوا پوچھي تنگ آکر حضرت کي خدمت میں شکایت کي - ارشاد ہوا کہ یہ لوگ وقت غذا کرتے ہیں جب اشتہا صادق ہوتي ہے' اور چھوڑ دیتے ہیں جبکہ اشتہا باقي رہتي ہے - پس یہ مریض نہیں ہوتے - یہ روایت کتب حدیث میں همارے نظــر سے نہیں گذري لیکن اسمیں ایک نکتہ نہایت جید ہے -

بعض تاریخوں میں دیکھا ہے کہ نوشیرواں کے پاس چار طبیب عراقي' رومي' هندي اور حبشي جمع ہوے - اوسنے پوچھا کہ کونسي دوا ہے جسکے استعمال سے مرض نہونے پائے ؟ عراقي نے کہا کہ تین جرعــہ پاني گرم کا علی الصبــاح پینـا - رومي نے کہـا کہ هر روز حب الرشاد بقــدر کف دست کھانا - هندي نے کہا کہ تین هلیلہ سیاہ کا روزانہ استعمال -

حبشي نے کہا کہ پاني گــرم معدہ کو ڈھیلہ کرتا ہے اور گردہ کي چربي کو پگھلاتا ہے - حب الرشاد مہیج صفرا اور هلیلۂ سیاہ مہیج سودا ہے' پس وہ دوا کہ جس سے دوسري دوا کي حاجت نہیں پڑتي یہ ہے کہ غــذا بعد بھوک کے کھائي جاے' اور سیر ہونے کے قبل چھوڑدي جاے - سب نے کہا سچ ہے :

ثــلاثــۃ مہلــکات لــلانام * و داعیۃ الصحاح الی السقام
دوام مـنــامــۃ و دوام وطی * و ادخال الطعام علی الطعام

حاصل کلام یہ کہ فیصلہ وهي ہوا جو قرآن مجید نے کیا ہے کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین - اب دیکھنا یہ ہے کہ حد سے تجاوز کرنا اور انداز سے آگے بڑھنا مضر کیوں ہے ؟ اور مضرت کیا ہے ؟ هاں حدیث شریف میں آیا ہے کہ حرص و هوس سے طعام کھانے والے کا دل حکمت سے محروم کر دیا جاتا ہے' اسکا سبب یہ ہے کہ اشتہا سے زیادہ کھانے میں بدني فساد لازمي ہے' اور بدني فساد سے روحي فساد و خرابي ضروري - پس ماننا پڑیگا کہ دیني و دنیوي کاموں کے قابــل نرها - اس سے بڑھکر اور مضرت کیا ہوگي ؟

کلوا واشربوا ولا تسرفوا سے یہ مطلب بھي نکل سکتا ہے کہ کھاؤ پیو مگر بہت خرچ مت کرو' یعنے مکلف غذا' لطیف طعام' لذیذ شربت میں خرچ زائد نہ کرو - یہ نکتہ بھي بالکل طب کے موافق ہے کیونکہ جو غــذا غلیظ ہو اور جوهر اسکا متین - اوسکے کھانے والے اور عادت کرنے والے کي عمر دراز اور تندرستي قوي ہوتي ہے کیونکہ قبول آثار و ضد تغیر سے بعید ہے -

مانا کہ طعام و شربت لطیف سے غذا حاصل ہوتي ہے لیکن بہت جلد متاثر و متغیر ہوکر مرض کا موجب بھي تو ہو جاتي ہے - تجربہ اور مشاهدہ بھي یہي شہادت دیتا ہے جیسا کہ فلاکت زدگان فــقر اور صحرا نشیان و غیر شہري قوت میں زیادہ' عمر میں دراز' جسم میں تندرست ہوتے ہیں' اور شربت نوشان لذیذ و معطر' و طعام خوران لطیف و خوش منظر' قوت میں ضعیف' عمر میں کوتہ' اور گونا گوں امراض میں مبتلا دیکھے جاتے ہیں -

هاں اس مسئلہ کي دلیل پکڑکر کہ جو لطیف ہے زود متاثر از غیر' اور جو کثیف ہے دیر متاثر از غیر ہوتا ہے' کہا جاے گا کہ کثیف دیر و بد هضم ٹھہرا -

تو ایک حد تــک یہ مسئلہ صحیح ہے' مگر یہ مسئلہ غیر معتاد کي نسبت ہے - جب عادت ہوجائے تو وهي شے زود هضم ہوجاتي ہے' تولید خلط صالح و مدد صحت لازمي ہوجاتي ہے' اور بسبب کثافت کے دیر متغیر و دیر تحلیل ثابت ہوکر درازي عمر کا باعث ہوتا ہے - آیۃ شریفہ کا منشا یہي ہے کہ طبیعت میں عادت نیک ڈالو کیونکہ : ان اللہ لا یحب المسرفین -

بہر حال " ولا تسرفوا " کو هر جگہ دخل ہے - سخاوت اور فیاضي کے متعلق اکثر لوگ غلطي کرتے ہیں یعنے اسراف اور فضول خرچي کي حد تــک پہنچ جاتے ہیں - قران حکیم نے ایک اصول قایم کردیا ہے - کلوا و اشربوا و لا تسرفوا ان اللــہ لا یحب المسرفین - اسي کي تفسیر میں حدیث شریف ہے : خیر الامور اوسطــہا - في الجمــلہ صحت' قناعت' تمدن' تہذیب' اور اخــلاق کا سبق اسی ایک آیۃ شریفۂ مندرجۂ عنوان سے ملتا ہے : فاعتبروا یا اولی الابصار -

ارض طرابلس

ختم جنگ کے اسباب

انکشاف حقیقت

شیخ سلیمان البارونی کي تصریح

جنگ بلقان کي مشغولیت نے مظلوم و بے نوا مگر مقدس و اولو العزم طرابلس کي طرف سے دنیا کو بالکل بے خبر کردیا حالانکہ اس سر زمین صحرائي کے فقرا اور بادیه نشینوں نے جو کچھه کیا ' اُسکي قدر و قیمت جنگ بلقان کي با سازو سامان نا کامیوں نے اور بڑھا دي ھے !

جنگ بلقان کي وجه سے جب دولة علیه مجبور هوئي اور اٹلي سے صلح کرلي تو اسکا کوئي اثر اندرون طرابلس کے مجاهدین پر نه پڑا - وہ برابر مصروف دفاع و جهاد رھے - چنانچه کئي سخت معرکوں کي خبریں سننے میں آئیں اور اٹلي کے حملے برابر ناکام و شکست یاب رھے -

ترک افسر جو وهاں مقیم تھے ' ان میں سے اکثر بدستور صلح کے بعد بھي ٹھہرے رھے - غازي انور پاشا کو اگرچه اتحاد و ترقي نے بلالیا لیکن اور متعدد رؤساء جنگ وهاں باقي تھے ' اور سنوسیوں اور عثمانیوں میں پوري طرح اتحاد تھا -

منجمله رؤساء قبائل و جنگ کے ' شیخ سلیمان البارونی ' عزیز بک مصري ' عزیز بک سابق والي عراق ' ایوب بک وغیرہ بھي تھے -

پچھلے دنوں یکایک یه خبر مشهور هوئي که مجاهدین طرابلس نے جنگ ختم کردي ' عزیز بک مصري اور دیگر رؤساء و شیوخ قبائل میں باهم اختلاف هوگیا ھے ' اور شیخ سلیمان باروني مع ایک بڑي جماعت کے جنگ سے دست بردار هوکر تیونس چلے گئے !

پھر ایک شدید اختلاف روایت شروع هوا - رسالة الهدایة تیونسیه کے مضمون نگاروں نے جو حالات بیان کیے وہ اُس سے بالکل مختلف تھے جو المؤید مصر میں شائع هوے -

یه بھي مشهور هوا که سلیمان باروني (جنھوں نے آغاز جنگ سے نهایت نامورانه حصه تمام مدافعات و مجاهدات طرابلس میں لیا اور جنکی مراسلات بارها الهلال میں شائع هوچکي هیں) اٹلي والوں سے ملگئے اور رشوت لیکر جنگ ختم کردي -

بهر حال حالات نهایت تاریکي میں آگئے - هم نے بارها اراده کیا که اس مسئلۂ کو صاف کیا جاے لیکن محققانه ذرائع بحث کا انتظار تھا -

اب چاهتے هیں که طرابلس کے بعد از صلح اور موجودہ حالات کو موثق ذرائع سے حاصل کرکے شائع کیا جاے ' کیونکه مسلمانان هند صلح کے بعد سے بالکل بے خبر هیں - اس سلسلے میں سب سے پہلے خود شیخ سلیمان الباروني کي ایک چٹھي کا ترجمه شائع کرتے هیں جو انهوں نے مسٹر درے محمد ایڈیٹر افریقن ٹائمز لنڈن کے نام لکھي ھے اور اسکا اصلي عکس اخبار مذکور نے شائع کردیا ھے -

شیخ سلیمان الباروني ایک سنوسي شیخ طرابلس کے ساتھه کھڑے هیں (واقعۂ بنغازي)

مسٹر درے محمد کي بھي مختصر تقریب کر دیں - قارئین کرام نے ایک پر اسرار فرقه کا نام سنا هوگا جو " دروز " کے لقب سے مشهور ھے اور جس کي ایک بهت بڑي جماعت شام اور اطراف بیروت و جبل لبنان میں موجود ھے - خیال کیا جاتا ھے که غالباً یه لوگ باطنیۂ و قرامطه کا بقیه هیں -

مسٹر درے محمد اسي فرقے سے هیں - انکے والد شیخ سلیم ایک نامور عالم تھے - انکي ایک فرانسیسي شخص سے بهت دوستي تھي جسکا نام " دو بے " تھا - اسیکي یادگار میں انهوں نے اپنے لڑکے کے نام میں بھي " درے " کا لفظ شامل کر دیا -

انهوں نے یورپ میں تعلیم پائي اور تصنیف و تالیف میں مشغول رھے - کچھه عرصے سے ایک انگریزي رساله " افریقین ٹائمز " کے نام سے نکالا ھے جس کا مقصد اقوام مشرقیه کي حمایت اور انکے حالات سے اقوام یورپ کو آگاہ کرنا ھے - مصر کے متعلق بھي انکي ایک دلچسپ کتاب حال میں شائع هوئي ھے - وہ لنڈن میں مستقل طور پر مقیم هیں -

انهوں نے شیخ سلیمان باروني سے حالت دریافت کیے - اسکے جواب میں وہ لکھتے هیں :

" آپکا خط موصول هوا ' آپ چاهتے هیں که میں :

(۱) طرابلس میں نئي حکومت کے قائم کرنے اور پھر اسے چھوڑ دینے کا سبب بیان کروں -

(۲) یه جو همارے متعلق اخبارات نے مشهور کیا ھے که هم نے ایک کثیر رقم رشوت میں لیلي ھے اور اسي لیے جنگ ختم کر دي ' اسکي حقیقت بتاؤں -

(۳) میرے متعلق کہا جاتا ھے که مجھے بڑے بڑے چندے وصول هوے مگر میں نے انھیں جنگ میں صرف نهیں کیا بلکه اپنے لیے رکھلیا - اس الزام سے پردہ اٹھاؤں -

انمیں سے هر ایک سوال کا واقعي جواب دیتا هوں جسمیں کسي طرح شک کي گنجایش نهیں - اس امید پرکه پہلے یه عربي میں شائع هونگے پھر اسکا ترجمه اس رساله کي زبان (انگریزي) میں هوگا :

مشہور و معروف خصوصیات کا نقص ہو- بلکہ ہمیشہ اصلی نقطہ ضعف اسکا نظام ہی ہوا ہے - نظام کو ان معانی میں سے خواہ کسی معنی کے لیے لیجیے جن پر لفظ نظام دلالت کرتا ہے -

جن عثمانی اور غیر عثمانی واقف کاروں نے عثمانی فوج کو جنگ اور صلح دونوں حالتوں میں دیکھا ہے' قریباً ان سب کا اس پر اتفاق ہے کہ دولت عثمانیہ کے فوجی نظام میں سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ گرم ملکوں کے سپاہیوں سے سرد ملکوں میں کام لیا جاتا ہے' اور سرد ملکوں کے سپاہیوں سے گرم ملکوں میں - اور کسی ایسی غلط فہمی کی بنا پر جو حکمت و تدبیر اور انصاف و عدل کے ذریعہ سے رفع کیجاسکتی ہے' ایک صوبہ کے باشندوں سے مقابلہ کے لیے دوسرے صوبے فوج سے خالی کردیے جاتے ہیں - آج سو برس سے عثمانی فوج کی اصلی مصیبت یہ ہے کہ اسکے عثمانیوں سے برسر پیکار کرکے دونوں کو کمزور کردیا جاتا ہے' حتی کہ جب بیرونی دشمن سے جنگ کا وقت آتا ہے تو یہ حالت ہوتی ہے کہ فوج ضعیف القوی ہوتی ہے' ملک اقتصادی مرض فقر الدم (کمی خون) میں مبتلا ہوتا ہے' خزانہ اس خانہ جنگی میں صرف ہوچکا ہوتا ہے' اور اس پر مستزاد یہ کہ فوجی خدمت کی مدت اسقدر طویل ہے کہ اس طول مدت نے اس فن کو صرف اہل فوج ہی میں محدود کردیا - اگر مدت خدمت کم ہوتی تو چھہ سال میں ایک دفعہ کے بدلے دو دفعہ فوج بدلی جاسکتی - اس سے یہ ہوتا کہ فوجی تعلیم عام ہوتی' اور جسطرح اب ہے اسطرح تھوڑے سے اشخاص تک محدود نہ ہوتی -

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ قائد اعظم عزت پاشا کو تمام امور اور انکے نتائج اس آخری جنگ میں مجسم ہوکے نظر آگئے' اسلیے انہوں نے ایک نئی اسکیم تیار کی ہے جسکے اور مہمہ حسب ذیل ہیں

(۱) اس عیب سے نجات حاصل جو آخری جنگ میں ظاہر ہوا یعنی میدان جنگ تک فوج کی ضرورر مقدار نہ پہنچا سکنا -

(۲) فوجی تعلیم کا عام کرنا -

(۳) ناگہانی سانحات کی طرف سے اطمینان کے لیے ہر جگہ فوج مرابط یعنی ایسی فوج کی کافی تعداد رکھنا جو ہمیشہ رہے -

یہ تینوں مقصد جسقدر عمدہ ہیں قارئین کرام خود اسکا اندازہ کرسکتے ہیں' اور ایسے وقت میں ظاہر کیے گئے ہیں جبکہ لوگ انکی ضرورت محسوس کر رہے ہیں-

مگر افسوس ہے کہ واضع اسکیم نے ایسا راستہ اختیار کیا جس سے لوگوں میں اضطراب پیدا ہونے لگا ہے' حالانکہ اس نتیجہ تک پہنچنے کے دوسرے ایسے راستے موجود ہیں جو ملک اور فوج دونوں کے مصالح کے جامع اور اسکیم کے مقصد کے ضامن و کفیل ہیں - جب آخرین واقعات میں ہماری فن کا جہل ظاہر ہوا' تو عزت پاشا نے یا عزت پاشا کی وزارت میں اصلاح فوج کی اسکیم کے واضع نے یہ چاہا کہ فوجی تعلیم علم ہو جائے' اور یہ فیصلہ کردیا کہ فوجی تعلیم لازمی ہوگی' اس سے وہ لوگ بھی مستثنی نہ ہونگے جو ایسی عورتوں کے کفیل ہیں جنکا اور کوئی کفیل نہیں -

یہاں ہمیں اسکا ضرورر اعتراف کرنا چاہیے کہ ہمارے قومی نظام نے طول مدت اور اسکے علاوہ اور بہت سے اسباب سے باشندوں کو فوجی خدمت سے متنفر سا کردیا ہے -

پس یہ ممکن تھا کہ ہماری حکومت بھی تجنید (فوج سازی) کا وہی طریقہ اختیار کرتی' جو اہل جرمنی نے اسوقت اختیار کیا تھا جبکہ انہیں نیپولین کے تسلط و اقتدار نے فوج کے بڑھانے سے منع کیا تھا - انہوں نے مدت خدمت کم کردی' اور فوج کی تعداد وہی رہنے دی جو نیپولین چاہتا تھا - اس سے یہ ہوا کہ ایک شخص آتا تھا' دو تین برس قواعد جنگ سیکھتا تھا' اور پھر اپنے کام پر چلا جاتا تھا - اسکی جگہ نیا سپاہی آتا اور اسی طرح سیکھکے چلا جاتا - اگر پہلا سپاہی اتنے زمانے تک رہتا جتنے زمانے تک کہ دونوں رہے' تو یقیناً فوجی تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد اس تعداد سے کم ہوتی جو تخفیف مدت کے زمانے میں تھی -

یہ ہے تفسیر میرے اس قول کی کہ تجنید کا جو طریقہ اہل جرمنی نے نیپولین کے وقت میں اختیار کیا تھا' وہی طریقہ فوجی تعلیم کی اشاعت کا ضامن ہے' اور اسی میں ملک کا اقتصادی فائدہ ہے - اسکا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ جندیہ - (سپہگری) کو قوم کی نگاہوں میں محبوب و [illegible] بناتا ہے -

یہ تو فوجی تعلیم کی حیثیت سے بحث تھی' باقی رہا مسئلۂ دفاع ملی تو اسکی نئی اسکیم کے متعلق ہمکو جو کچھہ معلوم ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسمیں صوبہ وار خدمت کا مسئلہ ملحوظ رکھا گیا ہے - یعنی ہر سپاہی اپنے صوبہ ہی میں رہکے خدمات انجام دیگا اور جو لوگ ایسی عورتوں کے کفیل ہیں جنکا کوئی کفیل نہیں' وہ اپنے اہل عیال سے دور نہ بھیجے جائینگے -

ایک صحافی (جرنلسٹ) سے عزت پاشا نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ فوجی خدمت کی مدت کم کرنے کا ارادہ ہے - مگر ابھی تک اسکی مقدار نہیں معلوم - (اسکے بعد وزارت جنگ بدل گئی' اور انور پاشا وزیر جنگ ہوے - الہلال)

[illegible] قیمت الہلال

الہلال کی معنوی اوصاف سے قطع نظر صرف ظاہری حالت بھی اسکی متقاضی ہے کہ قیمت میں کچھہ اضافہ کیا جائے -

نرخ بالاکن کہ ارزانی ہنوز

میرے اس بیان میں مبالغہ کا شائبہ تک نہیں ہے کہ ایک نمبر دیکھہ لینے کے بعد دوسرے ہفتہ کے الہلال کا انتظار اوسی دن سے شروع ہوجاتا ہے - اور اگر سوء اتفاق سے ڈاک میں ایک دن کا بھی توقف معمول سے زیادہ ہوتا ہے تو وہ اسقدر شاق گذرتا ہے کہ الاماں - اس کے ساتھہ ہر اخبار بیں خواہشمند ہے کہ اسکے حجم میں حتی الامکان زیادتی ہوجائے - مجھے یقین ہے کہ جسوقت ایسا ممکن ہوگا آپ اس کا حجم بڑھانے میں ایک لمحہ کا بھی وقف نکرینگے لیکن جبکہ الہلال کے چھپائی کا غیر معمولی اہتمام اور تصاویر کا التزام حالت موجودہ میں بھی آپکو زیر بار کررہا ہے تو یہ خواہش کیونکر کیجا سکتی ہے - البتہ اگر اسکی اشاعت میں توسیع ہوجائے اور خرچ سے آمد بڑھ جائے تو حجم میں اضافہ کرنیکی خواہش بجا ہوگی - میری راے میں سردست یہ مناسب ہوگا کہ چندہ سالانہ میں دو روپیہ کا اضافہ کردیا جائے' اور ساتھہ ہی ایک پاپولر ایڈیشن جس کا کاغذ اس سے کم قیمت ہو مگر باقی تمام باتیں اسی کی موافق ہوں جاری کردیا جاے اور اوسکا چندہ یہی رکھا جائے جو اس وقت ہے تو خریداران اخبار کو ہرگز گراں نہوگا' اور جو لوگ پہلے سے زیادہ ندیسکیں وہ پاپولر اڈیشن لیتے رہیں گے - اسی کے ساتھہ دلدادگان الہلال اوسکی توسیع اشاعت کے طرف بھی متوجہ ہوں' اوسطاً ہر خریدار ایک ایک خریدار پیدا کردے کہ جو مقاصد آپکے پیش نظر ہیں اس سے جلد مستفید ہونے کا موقع ملے - اگر اضافہ چندہ کی راے قرار پائے تو میں بلا توقف بقیہ کمی کو پورا کرونگا والسلام مع الاکرام -

نیاز مند غلام حسن از امروہہ

اب هم میں اور اُن میں شب کي تاریکي حائل هوگئي - همارے پاس اتنے کارتوس بهي نه تهے که گهنٹه بهر اور لڑ سکتے - اسیطرح رسد بهي نه تهي که نو چار دن تک بهي کام دیتي - باهر سے بهي رسد ' کارتوسوں ' یا روپیه کے آنے کي امید نه تهي - لاچار هوکر راتوں رات همیں یفرن واپس آنا پڑا ' زخمیوں کو بمشکل کاندهوں پر اٹها کر لاے ' کیونکه کراے کیلیے همارے پاس روپیه نه تها ! !

دوسرے دن اطالیوں نے اپني تمام فوج کے ساته دوسرا حمله کیا کیونکه انهیں معلوم هوگیا تها که همارے پاس سامان مدافعت میں اب کچهه بهي نهیں رها هے - اس حمله میں هماري فوج کا ایک بڑا حصه منتشر هوگیا -

اسي اثنا میں جو وفد هم نے بهیجا تها اسکا جواب آ گیا که همیں خود مختاري دینا حکومت اطالیا کو منظور هے - میں نے تمام سر برآورده اشخاص کو جمع کیا اور ان سے مشوره کیا - سب نے بالاتفاق طے کیا که همیں بهي منظور کرلینا چاهیے -

اب میں نے لڑنے والوں کو حکم دیا که وه سرحد تونس کي طرف چلیں جو هم سے چار دن کي مسافت پر هے - اسکي اطلاع ساحلي مرکزوں میں دیدي تاکه کهیں ایسا نهو که اطالي اچانک حمله کردیں -

ان لوگوں نے کوچ شروع کیا - جب میں انکے همراه نالوت پهنچا تو مجهے کاؤنٹ سفورزا اور اسکے رفیق مسٹر دوزي کا تار ملا که اس قرار داد کي تکمیل کے لیے آؤ جو هم میں اور وفد میں هوئي هے -

اس سے مجهے معلوم هوا که وه ابهي هماري واپسي سے بے خبر هیں - میں تونس روانه هوگیا اور ظاهر کیا که کونٹ سفورزا سے گفتگو کرنے کے لیے جا رها هوں - حالانکه میں اسلیے جا رها تها که حکومت تونس سے اسکي قلمرو میں داخل هونے کي اجازت لوں -

حکومت نے اس شرط پر اجازت دي که هم لوگ هتیار دیدیں - میں نے بخوشي اس شرط کو منظور کیا ' اور خیال کیا که یه اجازت هي اسکي بڑي مروت هے جسے میں کبهي نهیں بهولسکتا - کیونکه اگر وه اجازت نه دیتي تو یا تو هم زبردستي داخل هوتے اور اس صورت میں اهل تونس اور انکے ساته انکي حکومت سے مقابله هوتا ' یا پهر واپس آتے اور اس صورت میں گرفتار هوتے اور سب کے سب مارے جاتے -

اسکے بعد میں کونٹ سے ملے بغیر سرحد واپس آیا کیونکه حکومت کو اس واقعه کي خبر هوگئي تهي اور قطع گفتگو کي غرض سے انهیں حکومت نے بلا لیا تها -

مگر یه کونٹ پهر تونس واپس آیا اور مجهه سے کها که انتظامي خود مختاري کو چهوڑ کے میں اور کوئي دوسرا مطالبه پیش کروں کیونکه اب اس مطالبے کے لیے تو کوئي وجه باقي نهیں رهي -

میں نے اسے ایک نقشه لکهکے دیا جسمیں عام اهل طرابلس اور خصوصاً لڑنے والوں کے فوائد کے متعلق چند مخصوص دفعات تهیں -

اس نے بالحاح واصرار کها که میں کچهه اپنے اور اپنے متعلقین کے لیے بهي طلب کروں - علاوه اسکے که وه خود جو کچهه مناسب سمجهیگا میرے لیے حکومت سے اسکي سفارش کرے هي گا - مگر میں نے اسے منظور نهیں کیا اور کها که اسکے بدلے یه کوشش کرے که تمام لڑنے والوں کو عام طور پر معافي دیدیجائے - مجهے خاص اپني ذات کیلیے کچهه نهیں چاهیے - چنانچه اس نے حکومت سے سفارش کي - حکومت نے معافي کا حکم صادر کردیا اور اسکي اطلاع سرکاري طور پر تونس کے اطالي کونسل جنرل کے ذریعه ملگئي - میں نے اسي وقت اهل طرابلس کو اسکي خبر کردي -

اسکے بعد اس نے اور حکومت فرانس نے مجهه سے کها که میں لوگوں کو طرابلس واپس جانے کا مشوره دوں - حکومت فرانس نے اسکي وجه یه بیان کي که تونس کي تنگي کي وجه سے کسي نئي آبادي کي اسمیں گنجایش نهیں - میں نے اهل طرابلس کو لکها - انمیں سے بعض گئے اور بعض وهیں رهگئے - جو لوگ قلمرو تونس میں نهیں آئے تهے ' وه اپنے هتیار لیکے اندرون طرابلس چلے گئے اور مجهه میں اور کونٹ میں گفتگو ختم هوگئي -

* * *

اس سے آپکو معلوم هوگیا هوگا که حکومت اسلیے قائم کي گئي تهي که اس خود مختاري کي حفاظت کي جائے جو سلطان المعظم نے همیں عطا فرمائي هے ' اور اسکے بعد اپنے آپ کو اطالیوں کے حوالے صرف اسلیے کیا که همارے پاس سامان مدافعت ' روپیه ' اور کارتوس نهیں رهے تهے -

پس نه تو هماري فوج کو الزام دینا چاهیے که اس نے بزدلي کي یا اسلام اور حقوق وطن کي مدافعت سے گهبرا گئي ' اور نه همارے اشخاص میں سے کسي کو یه الزام دینا چاهیے که اس نے خیانت یا طمع سے ایسا کیا - باستثناء بعض افراد کے که انهوں نے جو کچهه کیا وه کیا ' اور اسکي پاداش میں هم نے انهیں آخر جنگ تک قید میں رکها - (البقیة تتلي)

[بقیه مراسلات]

زمیندار کي ضبطي

زمیندار پریس کي ضبطي سے غیر معمولي نقصان جو ملک و قوم کو هوا هے وه ناقابل برداشت هوگیا - جسطرح سے زمیندار نے اپني زمانه اشاعت میں قوم کي نیابت کي هے وه اظهر من الشمس هے - زمیندار پریس کي ضبطي سے یه معلوم هوتا هے که گورنمنٹ نے ابتک اس اصول پر کافي توجه نهیں فرمائي که حکومت اصلاً دلوں پر هونا چاهیے اور محض زبان بند کرنے سے اور بجا یا بیجا شکایات اپنے کان تک نه پهونچنے سے حکومت کا استحکام مشکل هے - جو لوگ گورنمنٹ کے سچے خیرخواه هیں اور جو چاهتے هیں که تاج برطانیه سے حقیقي الفت و وفاداري هندوستانیوں میں پیدا هو' انکا فرض هے که نهایت متانت سے گورنمنٹ کي اس روش پر نکته چیني کریں' اور پریس ایکٹ کي تنسیخ اور ترمیم پر کافي زور دیویں - زمیندار پریس کي ضبطي پر وایسریگل کونسل میں سوال اور ریزولیوشن پیش هونا چاهیے - انگلستان میں اس آفت سے نجات حاصل کرنے کے لیے هاوس آف کامنز اور هاوس آف لارڈز کا دروازه کهٹکهٹانا چاهیے - اور سب سے ضروري امر جسپر قوم کو فوراً متوجه هونا چاهیے وه یه هے که ایک مشترکه کمپني چنده سے قایم کرکے فوراً اوسکے سرمایه سے ایک روزانه اخبار ایسے هي آب و تاب کا مولوي ظفر علیخانصاحب کي اڈیٹري میں نکالا جاوے - اگر قوم اسوقت غفلت کریگي تو گویا وه دیده و دانسته اپنے حقوق اور مطالبات سے دست بردار هوتي هے -

محمد سلیمان - از بدایون

الهلال :

کمپني کي تجویز نهایت عمده تهي - اور ایک نهیں بلکه متعدد مصالح و فوائد پر مشتمل ' لیکن اب چندے کي فراهمي کا سلسله شروع هوگیا هے اور معاونین حق و ناصرین حریت کو اب اسي کي تکمیل کیلیے کوشش کرني چاهیے -

(۱)

جب دولۃ عثمانیه اور اطالیا میں صلح هوگئي اور دونوں سلطنتوں کي طرف سے همکو سرکاري طور پر اطلاع دي گئي که سلطان المعظم نے اهل طرابلس کو کامل انتظامي خود مختاري عطا فرمادي هے' تو هم نے بالاتفاق یه طے کیا که اس خود مختاري کي حفاظت کي جاے -

اشراف طرابلس نے مجهسے چاها که میں انکي صدارت قبول کروں' اور ایک حکومت قائم کردوں - انهوں نے اس مضمون کي درخواستیں اپنے خط میں اور اپنے دستخطوں سے میرے پاس بهیجیں' اسلیے میں نے اسکو منظور کیا' اور دول عظمی اور مشهور اخبارات کو تار کے ذریعه اسکي اطلاع بهي دیدي ٭

میں نے باقاعده حکومتوں کے پردازپر ایک حکومت کي بنیاد ڈالي جسمیں متصرف (کمشنر) قائم مقام (ڈپٹي کمشنر) مدیر (کلکٹر) قاضي (جج) مفتش (انسپکٹر) اور کاتب (منشي یا کلرک) مقرر کیے - مسلح پولیس' نیز پیاده' اسپ سوار' اور شتر سواروں کي چند پلٹنیں بهی ترتیب دیں اور انهیں یورپ کي خوشنما وردیاں پهنالیں - مقام ورخله' عذاس' اور مرزق تک تمام اطراف میں ڈاک کا' اور حدود تونس تک ٹیلیگراف اور ٹیلیفونکے اسٹیشنوں کا انتظام کیا - اطالیوں کے سامنے ایک خط جنگ بنایا جو ورخله سے شروع هوتا تها اور غریان' زعتریه' منطروس' اور بیر الغشت کے آگے سے گذرتا هوا عزیزیه کي طرف چلا جاتا تها -

اس ترتیب سے هم نے چند ماه تک ان مقامات سے اطالي فوجوں کي پیش قدمي کو روکے رکها جن پر وه اعلان صلح کے بعد قابض هوگئے تیے -

اس اثناء میں هم سے اور اطالیوں سے چهوٹے بڑے معرکے بهی هوے جنمیں انکے بهت سے آدمي کام آے اور سخت مالي نقصان هوا - نصرۃ الهي همارے ساتهه تهي -

لیکن بالاخر همارے پاس روپیه ختم هوگیا - اور اسقدر تهیدست هوگئے که جو اونٹ زخمیوں کو لاتے تیے' انکا کرایه اور نوکروں اور مسلح پولیس کي تنخواهیں' نیز شهداء کے پس ماندوں کے وظائف کیلیے بهي کچهه نه رها' علی الخصوص ان پس ماندگان شهداء کرام کا یه حال تها که آنکے پاس ایک دن کے کهانے کا سامان بهي باقي نه رها تها - جو اونٹ روزانه جنگي مرکزوں تک رسد لیجایا کرتے تیے' انکا کرایه بهی هم نهیں دیسکتے تیے اور یه بڑي مصیبت تهي -

اسي اثنا میں چند در چند اسباب کي وجه سے ایک اور مصیبت عظیم پیدا هوگئي یعنے تونس کي طرف سے رسد کے لانے میں بهي دقتیں پیش آگئیں - میں نے مجبور هوکر یورپ کے مشهور اخبارات کو تار دیے' اور جن مقامات سے تعلقات تیے وهاں وهاں شکایتیں کیں -

مذکورۀ بالا حالات جب پیدا هوے تو میں نے محسوس کیا که اب هم نهایت هي سخت خطرے میں هیں - بالاخر ایک وفد یورپ بهیجا تاکه وه دول عظمی کو همارې کاروائیوں سے مطلع کرے -

بعد کو همیں یقین هوگیا که اس سے کوئي فائده نه هوگا' اسلیے هم نے اپنے وفد کي معرفت جو اسوقت مرسلیز میں تها' اطالیا کو اطلاع دي که اب هم اس شرط پر جنگ ختم کرنے کے لیے تیار هیں که وه همکو پوري طرح انتظام خود مختاري دیدے -

اور اپنا یه خط کچهه اس طرح کي عبارت میں رکها جس سے انکو کسي طرح همارې کمزوري کا خیال پیدا نهو اور وه سمجهیں که اگر عرصه تک همیں جواب نه دینگے جب بهي همارا کچهه نقصان نهوگا' اور همیں سامان ضروریه میں سے کسي شے کي ضرورت نهیں هے -

لیکن وه همارې حالت سے ناواقف نه تیے' انکو معلوم تها که دولۃ عثمانیه کے اولیاء امور صلح کے بعد چلے گئے' اور سامان و اسلحه کا آنا بهی بلقان کی جنگ سے رک گیا نیز بحر سے بهی کوئی شے همارے پاس نهیں آئي پس انهوں نے جواب میں لیت و لعل شروع کیا - اس سے بهی بڑهکر نقصان یه هوا که بعض وجوه سے همارا وفد عرصے تک تونس اور مارسلیز میں پڑا رها اور همیں اسکي کچهه خبر نه ملي !

طرابلس کي عارض حکومت کے بعض ارکان

نمبر ۸ مس. کولیرا هیں جو موسیو کولیرا ایڈیٹر " النیل " قاهره کي بهن اور اور انکے اخبار کي نامه نگار جنگ هیں -

اب میں نے اس کے بعد یهاں کے اونٹوں اور بکریوں کو رجسٹر کرنے کا حکم دیا تاکه انکي شرعي زکواۃ ارباب نصاب سے لي جاے اور مصارف میں تهوڑي بهت مدد ملے - زکواۃ تخمیناً بیس هزار گني تهي - مزروعه زمینوں کے عشر قلمبند کرنے کے لیے بهي دو شخص مامور کیے - اسکي مقدار بهي بهت اچهي تهي -

تمام لوگوں نے جوش و مسرت کے ساتهه ان احکام کا استقبال کیا مگر افسوس که ان دونوں تجویزوں کو پایۀ تکمیل تک نه پهنچا سکے - کچهه ایسے واقعات پیش آئے اور یکایک حملے هوگئے جنمیں مجبوراً همیں مصروف هونا پڑا اور ان دونوں تجویزوں کے متعلق کچهه بهي نه کرسکے - انهي حملوں میں همارا آخري نقد جنگ یعنی کارتوس بهي ختم هوگیا !

اسکے بعد اطالي فوجوں نے بڑے سرو سامان سے یه یک دم یه یک وقت جندوبه' عتریه' منطروس' اور قبر زالد پر حمله کردیا - نهایت دهشت انگیز معرکے هوے اور اطالیوں کے بهت آدمي کام آئے - میسره میں هم فتحیاب تیے اور میمنه میں ناکامیاب - لیکن وه آگے بڑهے اور بڑهکے اس پهاڑ پر قابض هوگئے جو همارے رابطه کے مرکز عام تک پهنچا هوا تها -

عائشه بيگم صاحبه کا " اعجاز نما چاول " بالکل [illegible] هوگيا هے

۱۲ مارچ سنه ۱۹۱۴ع تک درخواست بهيجنے والے اصحاب کو جناب عائشه بيگم صاحبه اپني عزيزه الف خاتون سلمها کي صحت کي خوشي ميں اپنا ايجاد کرده حيرت انگيز تحفه " اعجاز نما چاول " جسپر پوري قل هو الله شريف مع خريدار کے نام کے نهايت خوشخط تحرير فرماتي هيں بجاے اصلي قيمت گياره روپے پانچ آنه کے بالکل مفت تقسيم فرما رهي هيں ' اور ساتهه هي اوسکے ايک چاندي کي قيمتي ڈبيه جسميں چاول نهايت خوبي کے ساتهه رکها هوتا هے - اور ايک خوردبين جس سے ضعيف النظر اصحاب بهي ايک ايک حرف بآساني پڑه ليتے هيں - اور دو عدد ٹين کي منقش ڈبياں وغيره بهي عنايت فرما رهي هيں - محض ان سب چيزونکي قيمت وه بهي نهايت رعايتي يعني صرف ايک روپيه پانچ آنه علاوه محصول ڈاک بذريعه وي - پي - طلب فرمارهي هيں - همارے خيال ميں يه قيمت ان اشياء کي بهي نهيں هے جو چاول مذکور کے همراه دے رهي هيں ' اسلئے هم ناظرين اخبار الهـلال کو بهي آگاه کرتے هيں تاکه وه بهي اس عظيم الشان رعايت سے مستفيض هوکر بيگم صاحبه کي اس تحير خيز کمال کي داد ديں اور اونکي حوصله افزائي فرمائيں -

بيگم صاحبه يه بهي وعده فرماتي هيں که اگر اعجاز نما چاول کسي صاحب کي ناپسند آوے اور کوئي حرف سورۂ قل هو الله شريف کا معه خريدار کے نام کے پڑهنے ميں نه آوے تو وه بغير واپسي چاندي کي ڈبيه وغيره کے اپني يه معمولي قيمت ايک روپيه پانچ آنه بهي ايک هفته کے اندر واپس منگا سکتے هيں - اور ايک خاص رعايت يه بهي کيگئي هے که نصف درجن کے خريدار کے ليے محصولڈاک معاف کرديا هے ' اور ايک درجن کے خريدار سے مبلغ ۱۵ روپيه معه محصولڈاک ليے جاوينگے - مزيد صداقت کيلئے ايک مشهور اخبار زميندار کے ريويو کي نقل بهي ذيل ميں درج کي جاتي هے -

نقل ريويو روزانه زميندار لاهور

اول ميں گذشته و موجوده صناعان هندوستان کا تذکره کرتے هوے اور ان کے کمالات سے عائشه بيگم صاحبه کے کمال کو ترجيح ديتے هوے رقم طراز هے که عائشه بيگم صاحبه نے حال ميں ايک چاول جسپر پوري سورۂ اخلاص نهايت خوشخط حروف ميں لکهي هوئي هے همارے پاس ريويو کي غرض سے روانه کيا هے اگر کسي کي قدرتي بينائي علي حاله هو تو وه خالي آنکهه سے ايک ايک حرف پڑهنے پر بخوبي قادر هو سکتا هے - ضعيف النظر اصحاب خورد بين کي مدد سے ايک ايک حرف بلکه ايک ايک لفظ صفائي کے ساتهه ديکهه ليتے هيں - عائشه بيگم صاحبه کا کمال تعريف و قدرداني کا مستحق هے اوسکي اصلي قيمت ۱۱ روپيه ۵ آنه هے -

اخبار وطن کے اڈيٹر صاحب اپنے ريويو ميں چاول کي کمال تعريف کرتے هوے فرماتے هيں که اسکي قيمت معه ڈبيه وغيره کے گياره روپيه ۵ آنه کچهه بهي نهيں هے -

(نوٹ) پته نوٹ کر ليجيے اور ۱۲ تاريخ ماه مارچ تک طلب فرماليجيے اسکے بعد اصلي قيمت ۱۱ روپيه ۵ آنه ليجاليگي -

ملنے کا پته - عائشه بيگم صاحبه قاضي اسٹريٹ امروهه ضلع مرادآباد

شايقين زبان فارسي کو مژده

کتاب مسٹر مورگن شسٹر امريکن سابق خزانه دار ايران موسوم به (اسٹرانگلنگ آف پرشيا) کا عمده با محاوره فارسي جديد ترجمه آقا سيد ابوالحسن صاحب طهراني نے کيا اور (اختناق ايران) اوس کا نام رکها يه کتاب اس زمانه کي نهايت صحيح تاريخ هے اور آج کل کے عمده محاورون سے آراسته جسکي لطافت زبان ديکهنے سے تعلق رکهتي هے ازروے عبارت و انشا يه کتاب (انوار سهيلي اور ابو الفضل) کے هم پايه هے . اُن لوگوں کے ليے جو تکميل زبان فارسي کے طالب اور اس کے رسمي يعني (انيشل) و معمولي محاورات کے خواهشمند هيں اس سے بهتر ذريعه ملنا دشوار هے ' جو شخص اس کو مطالعه کرے اوس کو حالت ايران سے ايسي واقفيت حاصل هوجاتي هے جيسے ايران کي [illegible] کرلي ' اور ايرانيوں کے صبر و استقلال کي تصوير پيش نظر هوجاتي هے - ترجمه دو جلدوں ميں مکمل هوگا ان دونوں جلدوں کي قيمت مع ستر صفحه تصوير کے صرف دس روپيه اور بلا تصوير چهه روپيه ۸ - آنه اگر غير مجلد بلا تصوير مطلوب هو تو پانچ روپيه قيمت پر مل سکتي هے هر صورت ميں محصول ڈاک ذمه خريدار هوگا - يه قيمتيں ان لوگوں کے ليے هيں جو سال حال ربيع الثاني کے آخر تک درخواست خريداري ارسال کريں بعد انقضاے مدت مذکوره حسب مناسب قيمت ميں اضافه کيا جائيگا -

(پته) آقا سيد ابوالحسن طهراني معلم فارسي نظام کالج حيدر آباد دکن المشتهر - حاجي فتح الله مفتون يزدي مدرس فارسي گورنمنٹ هائي اسکول چادرگهاٹ سرکار عالي

زنده دل نوجوانان [illegible] کا ايک ماهوار رساله [illegible]

اغراض و مقاصد

(۱) زنده دلي و ظرافت کي روح پهونکنا -
(۲) سنجيده مهذب مذاق فراهم کرنا -
(۳) مشرقي دماغ کو مغربي مذاق سے آشنا کرانا -
(۴) ادبي - مذاق کو نشر و نمادينا -
(۵) اخلاقي و روحاني سبق سکهانا -

چنده سالانه

رؤسا سے ۵ روپيه امراء سے ۳ روپيه عام شايقين ۱ روپيه ۱۲ آنه

تعليـــم نسوان کے متعلق

هندوستان کے مشهور و معروف عالم دين حضرات مولانا محمد اشرف علي صاحب کا نهايت مدلل و مفصل مضمون جو باره صفحه پر طبع هوا هے صرف دو پيسے کا ٹکٹ بهيجنے پر اُس کے دو نسخے روانه هو سکتے هيں -

الهلال کي ايجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهـلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو ايجنسي کي درخواست بهيجيے -

اخوان الصفا

دار المصنفين

دو يار زيرک و ' از بادۂ کهن دومنی
فراغتی ' و کتابی ' و گوشۂ چمنی
من ایں مقام بدنیا و عاقبت نه دهم
اگر چه در پیم اُفتند خلق انجمنی ! (لسان الغيب)

ذيل ميں شمس العلما مولانا شبلي نعماني كي ايک تحرير درج كي جاتي هے -

جو تجويز پيش كي گئي هے وه برسوں سے پيش نظر هے - بارها اس بارے ميں مشورے هوے اور نقش اميد كے بهت سے خاكے بنائے گئے :

يک " كاشكے " بود كه بصد جا نوشته ايم !!

مولانا كا خيال تها كه دار العلوم ندوه كے ساتهه ايک مخصوص عمارت اُن مهاجرين علم كي بهي هوگي جو علم و پرستاري علم كي خاطر اپنے تئيں علم زندگي سے الگ كر لينگے - اور اسكا انتظام كچهه مشكل نه تها - ليكن اب تو خود دار العلوم ندوه هي كا قيام مشكل هو گيا هے :

او خويشتن گم ست كرا رهبري كند ؟

في الحقيقة ... يه ايک نهايت هي اهم تجويز هے جو اگر پوري هوگئي تو موجوده سنين عمل كا ايک عظيم الشان كام هوگا - يه بڑي هي غم كرنے كي بات هے كه هم ميں بهت سے كثير المصارف كام هو رهے هيں اور بڑي بڑي عمارتيں كهڑي كردي گئي هيں ' مگر ابتک تمام قوم ايک چهوٹا سا جهونپڑا بهي ايسا نه بنا سكي جو علم اور مشاغل علميه كيليے مخصوص هو اور جهاں عشاق علم و شيفتگان فن جمع هوكر شب و روز تحقيق و مطالعه اور تصنيف و تاليف پر مشغول رهتے هوں :

فراغتی و كتابی و گوشۂ چمنی !

بڑي مصيبت يه هے كه جسقدر قابليتيں موجود هيں ' فقدان اسباب و صحبت كي وجه سے ضائع جارهي هيں ' اور نئي قابليت پيدا نهيں هوتي - علم كيليے پهلي چيز صحبت و اجتماع هے -

چوتهي صدي هجري ميں متوكل عباسي كي بد مذاقي اور تشدد و تعصب نے علماے بغداد كو ترک وطن پر مجبور كيا - مورخين نے اس عهد كو " هجرت علم " كے لقب سے ياد كيا هے كه مشرق سے تمام اهل علم مغرب (اندلس و افريقه) كي طرف چلے گئے - اسي زمانے ميں بعض علما و حكما كي ايک خفيه مجلس اس غرض سے قائم هوئي تهي كه علوم حكميه و الهيه ميں ايسے رسائل مدون كر دیے جائيں ' جنكي وجه سے وه علوم محفوظ رهيں - " اخوان الصفا " اس مجلس كا نام تها ' اور اسكے رسالے موجود هيں -

آج بهي ضرورت هے كه ايک مجلس " اخوان الصفا " قائم هو - همارى سر زمين سے علم هجرت كرچكا هے - اب دوباره اُسے دعوة ديكر بلانا چاهيے :

هزار بار برو صد هزار بار بيا !

پچهلے دنوں كسي ايسي صحبت كا خيال هوا تها اور اسي ليے " اخوان الصفا " لكهوا كر اسكا بلاک بهي بنا ليا تها - جناب مولانا كي تجويز اسي كے ذيل ميں شائع كر ديتا هوں - اگر قابل اطمينان صورت اختيار كر لے تو ميں اپنا پرائيوٹ كتب خانه جسميں تقريباً اكثر علوم اسلاميه و عربيه كا ذخيره هے اور جسكي قيمت سات آٹهه هزار روپيه سے كسي طرح كم نهوگي ' دار المصنفين كيليے وقف كر دينے كيليے طيار هوں -

تقريباً هر ماه اسميں كتابوں كا اضافه هوتا رهتا هے -

پانچ سو روپيه كا ايک نيا ذخيره مطبوعات يورپ عنقريب پهنچنے والا هے - اس طرح ممكن هے كه پيشكش كے وقت اسكي حيثيت موجوده حالت سے المضاعف هو -

افسوس كے نقد اعانة سے مجبور هوں ورنه مولانا كا اتباع كرتا -

ايک اهم تجويز

خدا كا شكر هے كه ملک ميں تصنيف و تاليف كا مذاق پهيلتا جاتا هے اور قابل قدر ارباب قلم پيدا هوتے جاتے هيں ' ليكن با ايں همه اس گروه ميں زياده تعداد ان لوگوں كي هے جنكو مصنف كے بجاے مضمون نگار يا انشا پرداز كهنا زياده موزوں هوگا ' كيونكه ان كي مستقل تصنيفيں نهيں هيں ' بلكه معمولي رسالے يا مضامين هيں -

اسكي وجه يه نهيں هے كه ان كو اعلى درجه كي تصنيف كي قابليت نهيں ' بلكه اصل وجه يه هے كه اعلى درجه كي تصنيف كے ليے جو سامان دركار هے وه مهيا نهيں هے - ان ميں سے اكثر كے پاس كتابوں كا ذخيره نهيں ' جو انتخاب اور استنباط و اقتباس كے كام آے - اتفاق سے اگر كوئي مقامي كتب خانه موجود هے تو دل جمعي كے اسباب نهيں كه اطمينان سے چند روز وهاں رهكر كتابونكا مطالعه اور اس سے استفاده اور نقل و انتخاب كرسكيں - ان باتونكے ساتهه كوئي علمي مجمع بهي نهيں كه ايک دوسرے سے مشوره اور مبادله خيالات هوسكے -

ان مشكلات كے حل اور تصنيف و تاليف كي ترقي كے ليے ضرور هے كه ايک وسيع دار التصنيف اصول ذيل كے موافق قايم كيا جاے :

(۱) ايک عمده عمارت " دار التصنيف " كے نام سے قايم كي جاے جسميں ايک وسيع هال كتبخانه كے ليے هو اور جسكے حوالي ميں ان لوگوں كے قيام كے ليے كمرے هوں جو يهاں ره كر كتبخانه سے فائده اُٹهانا اور تصنيف و تاليف ميں مشغول رهنا چاهتے هوں -

(۲) يه كمرے خوبصورت اور خوش وضع هوں ' اور اُن مشهور مصنفين كے نام سے موسوم هوں جو تصنيف كي كسي خاص شاخ كي موجد اور باني فن هيں -

(۳) ايک عمده كتب خانه فراهم كيا جاے جس ميں كثرت تعداد هي پر نظر نهو بلكه يه امر بهي ملحوظ رهے كه جس فن كي كتاب هو ' نادر اور كامياب هو -

(۴) تصنيفي وظايف قائم كيے جائيں اور وظيفه عطا كننده كے نام سے موسوم كيا جاے ' يه وظايف يا ماهوار هونگے يا كسي تصنيف و تاليف كے صله كے طور پر ديے جائينگے -

(۵) جو لوگ كم از كم پانسو روپيه يكمشت عطا فرمائينگے ان كے نام اس عمارت پر كنده كيے جائينگے - ميں يه تجويز بالكل ايک سرسري صورت ميں پيش كرتا هوں ' اور چاهتا هوں كه سردست محض ايک خاكه كے طور پر اسكي بنياد قائم هو جاے جو رفته رفته خود بخود وسعت حاصل كرتي جائيگي - اس بات كا مجهكو اطمينان هے كه رياست هاے اسلامي سے اس كے ليے ماهوارين مقرر هوسكينگي - سردست هم كو صرف دس هزار روپيه دركار هے جس سے ايک مختصر تعمير كي بنياد ڈال دي جاے - اصلي فنڈ كيليے پچاس هزار روپيه كا تخمينه كيا گيا هے -

(۶) دس هزار كي رقم ميں ' ميں سردست ايک هزار روپيه اپنا پيش كرتا هوں - اور ميں اسبات كا بهي مستدعي هوں كه جن بزرگوں كو ميري تجويز سے دلچسپي هو مجهه سے خط و كتابت فرمائيں ' اور مناسب مشوره سے ميري همت افزائي كريں - نيز ايڈيٹران همدرد ' وطن ' پيسه اخبار ' مشرق ' البشير ' وكيل ' وغيره سے درخواست هے كه اس تجويز كو اپنے اپنے اخباروں ميں شائع فرماديں -

(شبلي نعماني - لكهنو)

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹــر ایٹ لا کی

میــڈیکل جیــورس پــروڈنس

یعني طب متعلقہ مقــدمــات عــدالت پــر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پرروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پرروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پرروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پرروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پرروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پرروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عــدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاتبرک ہیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس - نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمــد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقــدمات قــتــل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کي جوابــدہي (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گــلا گھوٹنا وغیرہ -

عــورتــوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امــور مختلفہ کے متعلق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ ہي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئي کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پرروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد دکن سے مل سکتي ہے -

مــولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتــابیں

(از مــولانا شبلــي نعمــاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملــک کي خــوش قسمتي ہے کہ مــولوي عبــد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تــک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہــزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' او صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ســرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتہر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیــدر آباد دکن

خوشبوئے حسن قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شئے کی مقبولیت کی معراج یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں ۔ ادویہ ایا قبول عام ہوئی۔ اب یہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے کی شناخت یہ ہے کہ اس شئے کے معترف مستند طبیب ۔ مشاہیر ادبا ۔ شعرا ۔ اخبارات ۔ علما ۔ جب یہ باہم و بیعہ یعنی انجمن شہزاد منتلف ایک شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہوں تو اس شئے کو یقینا حسن قبول کی حد سے آگے سمجھا جائیگا منصرحہ بالا صفات کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اقتباس سے ثابت کیا جا سکتا ہے

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجیے

جناب نواب وقار الملک بہادر فرماتے ہیں " میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے امید کرتا ہوں کہ آیندہ بھی کامیاب ہونگے

جناب مسٹر سید شرف الدین صاحب بہادر چیف جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ تاج روغن گیسو دراز جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا اسکا استعمال کیا ہے میں اسکو دماغ کی بیماری و خشبو کا بکمال دماغ کو سرد رکھنے اور بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا ہوں اسکے استعمال کی سفارش کرتا ہوں

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الٰہ آبادی فرماتے ہیں۔

" زیتون (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں منصوص ہیں ۔ اس چیزوں کو خوشبو میں بسانا بڑی حکمت کی ہے یہ ترکیب لائق تعریف ہے کیونکہ یہی دلکش خوشبو عطر دستیاب پر لگانے کیلئے یہ مصرعہ اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا کیا کہنا ہے ۔ وہ بھی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے

چند مشہور اطبا ہند کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں " تاج روغن گیسو دراز میں سے خود بھی استعمال کیا یہ تیل دماغ کو آرام پہنچاتے اور اسے تقویت دینے میں اچھا اثر رکھتا ہے اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں ۔ میں نے تاج ہیر آئل کے شوکت کارخانہ کو بھی دیکھا ہے "

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ " تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مریضوں کو استعمال کرایا نتیجہ اچھا نکلا ۔ خوشبو میں تو یہ بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے "

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۔ نمبر ۔ ہمیں اسکے کہنے میں تامل نہیں کہ خوشبو تیل کی اپنے خیال پر قائم ہے ۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی بہت افزائی کریں شلیا میں جامعیت سے تمام پہلوؤں تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے ۔ یہ نئے وجود و اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اس طرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

روزانہ زمیندار لاہور ۔ جلد ۳ ۔ نمبر ۹۰ ۔ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں ۔ اسلئے سمجھ لینا چاہیے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبائش کا خاص شوق رکھتے ہیں "

تاج روغن بادام و بنفشہ ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن

فی شیشی ۱۲ / ۔ فی شیشی عہ ۔ تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی ۱۲ / ۔

(نوٹ) یہ تینوں علاوہ محصول ڈاک خرچ پیکنگ وغیرہ وی پی کے ہیں جو صرف شیشی کارخانہ کو فروخت کیجئے بیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پہ ملتے ہیں ۔ تجارت پیشہ اصحاب کو درخواست کی جلد ضرورت ہے کیونکہ بہت تھوڑے مقامات ہیں جہاں

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

المشتہر منیجر ۔ دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر)

مشاهير اسلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شكر گنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الفثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۴) حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه (۱۹) شمس العلما آزاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملك مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سر سيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انريبل سيد امير علي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۴ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] كرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر كليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۳ انه رعايتي ۶ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۲ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه كي قيمت يك جا خريد كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) ياد زندگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف كي مشهور اور لاجواب كتاب خدا بيني كا رهبر ۵ انه - رعايتي ۲ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعايتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - كتاب ذيل كي قيمت ميں كوئي رعايت نهيں - [۴۴] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑھ هزار صفحه كي تصوف كي لا جواب كتاب ۶ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حكيموں کے باتصوير حالات زندگي معه انكي سينه به سينه اور صدري مجربات کے جو كئي سال كي محنت کے بعد جمع کئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران نے جن نسخوں كي تصديق كي هے انكے نام بھي لكھدئے هيں - علم طب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] الجدري اس نا مراد مرض كي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي كا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه - (۵۰) انگلش ٹيچر بغير مدد استاد کے انگريزي سكھانے والي سب سے بهتر كتاب قيمت ايک روپيه (۵۱) اصلي كيميا گري يه كتاب سونے كي كان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جستہ بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

ملنے كا پته — منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملك حكيم محمد اجمل خان صاحب كي سرپرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه كا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادويه اور خوبي كار و بار کے امتيازات کے ساتهه بهت مشهور هوچكا هے - صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه کے صحيح اجزاء سے بني هوئي هيں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اس كارخانه سے مل سكتے هيں) عالي شان كار و بار ' صفائي ' ستھرا پن ان تمام باتوں كو اگر آپ ملاحظه كريں تو آپ كو اعتراف هوگا كه :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي كارخانه هے -

فهرست ادويه مفت (خط كا پته)

منيجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

وہی جانتا ہے - دوسرا کیونکر جانسکتا ہے -

یہ سخت سردی کے موسم میں تندرست انسان جان بلب ہو رہا ہے - سردی ہٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے ہیں - لیکن بد قسمتی سے دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ ہے - تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے - دیکھئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری ادویہ زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلاڈونا - پوٹاسرائی ' اوڈائڈ دیکر بنتی ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی - دمہ کی دوا انمول جوہر ہے - یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے - بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - آپنے بہت کچھہ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان ہی کیا ہے ' پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی ہے - قیمت ۲ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۹]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی لطافت اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعۂ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہو جاے - مقام مسرت ہے کہ

خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچ چکی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت : بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر
ہر رجسٹرڈ ڈاکٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت
ایک دن میں پچاس ہزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں ' تو اس کی صرف ایک ہی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معنی پچیس ہزار بھی نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسی با خبر شخص' کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوئی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

منیجر الہلال 7-1 مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

جام جهـــان نمـا

— * —

بالكل نئي تصنيف كبهي ديكهي نه هوگي

— * —

اس كتاب كے مصنف كا اعلان هے كه اگر ايسي قيمتي اور مفيد كتاب دنيا بهركي كسي ايک زبانميں دكهلا دو تو

ايک هـــزار روپيـــه نقد انعـــام

ايسي كار آمد ايسي دلفـــريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي هے - يـــه كتاب خريد كر گويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كر لئے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليے - دنيا كے تمام سر بسته راز حاصل كر ليے صرف اس كتاب كي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (كتبخانه) كو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عـــروض - علـــم كيميا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حـــرام جانور وغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها هے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نور پيدا هو' بصارت كي آنكهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا كے مشهور انكے عهد بعهد كے حالات سوانحعمري و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے هر موسم كيليے تندرستي كے اصول عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' انكي قيمتيں' مقام اشاعت وغيره بهي - كهاته كے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني و جسمي علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا هے - حيوانات كا علاج هاتهي ' شتر ' گائے بهينس' گهوڑا ' گدها بهيڑ' بكري ' كتا وغيره جانورونكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا هے پرندونكي هوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر (جن سے هـــر شخص كو عموماً كام پــڑتا هے) ضابطه ديواني فوجداري ' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت رجستـــري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـــک كي بولي هر ايک ملک كي زبان مطلب كي باتيں اردو كے بالمقابل لكهي هيں آج هي وهاں جاكر روزگار كر لو اور هر ايک ملـــک كے آدمي سے بات چيت كر لو سفـــر كے متعلق ايسي معلومات آجتـــک كهيں ديكهي نـــه سني هونگي اول هندوستان كا بيان هے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات وهاں كي تجارت سير گاهيں دلچـــپ حالات هر ايک جگـــه كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے اسكے بعد ملـــک برهما كا سفر اور اس ملـــک كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان (روبي واقع ملک برهما) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفـــر كا بالتشريح بيان ملـــک انگليند - فرانس - امريكه - روم - مصـــر - افـــريقه - جاپان - اسٹريليا - هر ايک علاقه كے بالتفسير حالات وهانكي درسگاهيں دخاني كليں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز كے سفـــر كا مجمل احوال كرايه وغيـــره سب كچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا كا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز كه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ كے كواڑ كهلجاليں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايک كتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايک ۰ روپيه - ۸ - آنه

بغير مدد استاد انگريزي سكهلانيوالي كتاب

حجم ۲۷۵ صفحے

ٹنڈن صاحب كا انگلش ٹيچر حجم ۲۷۵ صفحے

ويسے تو آجتک بيسيوں انگلش ٹيچر چهپ چكے هيں - مگر ٹنڈن صاحب كے انگلش ٹيچر كا ايک بهي مقابله نهيں كرسكتا - اس ميں انگريزي سكهينے كے ايسے آسان طريقے اور نادر اصول بتلائے گئے هيں جنكو پڑهكر ايک معمولي لياقت كا آدمي بهي بغير مدد استاد كے انگريزي ميں بات چيت كرنے اور خط و كتابت كرنے كي لياقت حاصل كرسكتا هے - هر طرح كي بول چال كے فقرے هر محكمے كے اصطلاحي الفاظ هر زبان محاورے جو كسي دوسري كتاب ميں نه مليگے - انٹرنس پاس كے برابر خاصي لياقت هو جاويگي - اور جلدي هي آساني سے انگريزي ميں گفتگو كرنيكے قابل هو جاؤ گے - مجلد كتاب كي قيمت مع محصول صرف ايک روپيه ۳ تين آنه دو جلد ۲ روپيه ۴ چار آنه چار جلد ۴ روپيه -

مفت — كتاب انگلش گريمر هر ايک خريدار كو مفت مليگي -

تصوير دار گهڑي

گارنٹي ٥ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا هے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي هے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني كا' پرزے نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

آٹهه روزه واچ

گارنٹي ۸ سال قيمت ٦ چهه روپيه

اس گهڑي كو آٹهه روزميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے نه كبهي ايک منٹ كا فرق نهيں پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتياں اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهري نهايت خوبصورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر باندهسكتي هے مع تسمه چرمي قيمت سات روپے

بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كارآمد ' ابهي ولايت سے بنكر همارے يهاں آئي هيں - نه ديا سلائي كي ضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک لمپ رات كو اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كر كے خطرے سے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے اٹهنا پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا ناياب تحفه هے - منگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي قيمت معه محصول صرف دو روپے -

ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهاں سے هر قسم كي گهڑياں' كلاک اور گهڑيونكي زنجيريں وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنما مل سكتي هيں - اپنا پته صاف اور خوشخط لكهيں انكها مال منگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منگوا ليے -

تمام كتب كے ملنے كا پته - منيجر كارخانه چندر گپت اوشدهاليه نمبر ۵۱۳ - توهانه

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ – ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۷

Calcutta: Wednesday, February 18, 1914.

اهـل قلـــم کو ۱ ژدہ

کیا آپ ملک برھما میں اپنی کتاب میرے ذریعہ فروخت کرنا چاھتے ھیں ؟ اگر منظور ھوتو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمالیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسی

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

تسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ترجمه از انگریزی]

مسٹر لی - سی - ملر - آئی - سی - ایس ڈ سٹرکٹ و سیشن جج هوگلی و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - بی - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ - ۱۰ ربن اسٹریٹ کلکته] سے جو عینکیں خریدی هیں ' وہ تشفی بخش هیں - هنے بهی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار هوئی ہے - یہ کارخانه موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونه ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً همارے همت افزائی کا مستحق ہے "

کون نهیں چاهتا که میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکه همارے تجربه کار ڈاکٹروں کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعه وی - پی - کے ارسال خدمت کیجائے -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک اصلی رولڈگولڈ کی کمانی مع پتھر کی عینک کے - ۸ روپیه سے ۱۲ روپیه تک محصول ۶ آنه -

نمبر ۱۰/۱ ربن اسٹریٹ ڈاکخانه ویلسلی - کلکته

بالـکل مفت

مولوی ظفرعلی خاں ایڈیٹر اخبار "زمیندار" کی سوانح عمری معه کیلنڈر سنه ۱۹۱۴ء کا صرف دو پیسه کا ٹکٹ براے محصول ڈاک آنے پر روانه کررہے ھیں - ذیل کے پته پر جلد درخواست کیجیے -

منیجر میر چوائل ٹریڈنگ ایجنسی

موچی دروازہ لاهور

مکمل فہرست مفت طلب فرماویں

دی کشمیر کوآپریٹو سوسائٹی

سری نگر کشمیر

شال | لوئیان
چادریں | گلوبند
آفت | ٹوپیاں
[illegible] | پشمی تھان
[illegible] | پوستین
ظروفِ پارچات | نمدے
اونی پارچات | گبے
ابریشمی | نقاشی
مشک | زعفران | جدوار | ممیرہ | سلاجیت | زیرہ

۱ - ۱۵ سالز - سلنڈر واچ مثل چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معه محصول پانچ روپیۃ -

۲ - ۱۵ سالز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معه محصول نو روپیه -

۳ - ۱۵ سالز هنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشه مد نظر ہے اسے کهیں زیادہ خوبصورت سونیکا پلدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیه سے کمکی نهیں جچتی - پرزے پائدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معه محصول نو روپیه -

۴ - ۱۷ سالز - انگما سلنڈر واچ - فاینٹ (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس: (کهلا منه) کسی حرارت سے بند نه هوگی - گارنٹی ایکسال معه محصول پانچ روپیه -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سالز - دس سال گارنٹی لیور لنڈن واچ معه محصول چهه روپیه -

۶ - ۱۶ سالز - راسکوف - پیٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معه محصول تین روپیه آٹھ آنه

۷ - ۱۹ سالز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معه محصول دو روپیه آٹھ آنه -

المشتهر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتله کلکته

M. A. Shakoor & Co. No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly " " 4-12

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریت
کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۳۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۷ کلکتہ : چہارشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری . جلد ٤
Calcutta : Wednesday, February 18, 1914.

فہر ں

تص اویر

الا ..بو ع

جزائر کے متعلق دول کي یاد داشت قسطنطنیہ اور اتھینس میں پیش ہوگئي ' تینڈوس ' امبروس ' اور کیسٹیلا زیز کے تمام جزائر یونان کو اس شرط پر دیے گئے ہیں کہ وہ اس امر کي ضمانت کرے کہ ان جزائر میں بحري مرکز نہ بنائے جائینگے اور نیز یہ کہ مسلمانوں کے حقوق کا احترام کیا جائیگا -

دولت عثمانیہ اور یونان دونوں کے جواب آ گئے ہیں - یہ دونوں جواب گول ہیں - دولت عثمانیہ کا جواب پرزور ہے - باب عالي نے لکھا ہے کہ اسکو امید تھي کہ جو جزائر اناطولیہ کے ساحلوں کے قریب ہیں یا ایشیاء کوچک کا جزء ہیں انکا فیصلہ دول اس طرح کرینگي کہ جن سلطنتوں کا ان سے تعلق ہے انکے مصالح کے موافق ہوگا . . . . . وہ (باب عالي) فرائض امن کو مانتا ہے مگر اس وقت تک جب تک مطالبات جائز حدود سے باہر نہ ہوں -

نارتھ الجیمنی زیتنگ کا بیان ہے کہ مسئلۂ تخت البانیا کا حل روبہ ترقي ہے - آسٹریا اور اطالیا نے البانیا کے واسطے قرض کي ذمہ داري لیلي ہے - دوسري سلطنتیں بھي پچاس ہزار اسٹرلنگ تک کي ذمہ داري کے لیے تیار ہیں -

وینس میں اطالیا کے جنگي جہاز " کور تلر " کا انتظار کیا جارہا ہے جو اسلیے آرہا ہے کہ تارنس کے ہمراہ بغرض حفاظت رہے - شہزادہ وائڈ تارنس ہي میں روانہ جائینگے -

ریوٹر نے یہ افواہ مشہور کي تھي کہ اگر بلغاریا اور دولت عثمانیہ کا زیر تجویز اتحاد مکمل ہوگیا تو رومانیا اور سرویا یونان کے ساتھ ہونگے - مگر موسیو وینزلوس وزیر اعظم یونان نے اپنے سفر یورپ سے واپس آنے کے بعد وزراء کو یقین دلایا ہے کہ سرویا ' رومانیا ' اور یونان کي مفاہمت کي وجہ سے بلقان کي حالت سابقہ محفوظ ہوگئي ہے - اب یونان اور دولت عثمانیہ میں پیچیدگیوں کا پیدا ہونا نا ممکن ہے -

۱۶ ماہ حال کو یوناني وزراء میں بہت سے امور میں مباحثہ ہوا ' جس میں بیڑے کي فوري ترقي بھي شامل ہے -

ایشیاء کوچک میں اصلاحات کے متعلق دولت عثمانیہ روس اور جرمني میں آخري فیصلہ ہوگیا ہے - بطلس اور ارض روم کي ہنگامي مجالس میں نصف مسلمان اور نصف غیر مسلمان ممبر ہونگے - خربوت ' سیواس ' اور دیار بکر کي مجالس میں اعضاء کي تعداد آبادي کي نسبت سے ہوگي -

پارلیمنٹ کا افتتاح ہوگیا - دار العلوم اور دارالامراء دونوں میں ہوم رول بل کے متعلق نہایت گرم مباحثے ہوے - مسٹر لوید جارج نے کہا کہ " السٹر کے متعلق تجاویز کو حکومت اپني ذمہ داري پر پیش کریگي یہ ایک گراں ترین ذمہ داري ہے جو کسي حکومت پر عائد ہوئي ہے - اگر مخالف جماعت اسکي مخالفت کرتي ہے تو وہ اسکے نتائج کي ذمہ دار ہے " - سر ایڈورڈ کیرسن نے کہا کہ اگرچہ یہ تجویز کیا گیا کہ السٹر کو علحدہ کردیا جائے تو میں فوراً السٹر سے ہونگا اور انکے متعلق گفتگو کرونگا لیکن اگر السٹر کو بزور قبل پارلیمنٹ کے ماتحت کیا گیا تو شخصي نتائج کو نظر انداز کرکے میں مقاومت کي پالیسي میں لوگوں کا آخر تک ساتھ دونگا - مسٹر بونرلا نے کہا کہ السٹر کو بل کے حدود سے ضرور نکلنا چاہیے - مسٹر ایسکویتھ خانہ جنگي روکسکتے ہیں اسطرح کے تجاویز ایسے ہوں کہ اہل السٹر اسکو منظور کرسکیں - یا خود السٹر جائیں -

بالاخر یہ طے ہوا کہ ووٹ لیے جائیں - مسٹر والٹر لانگ کي ترمیم کے متعلق ووٹوں کي تعداد کا استقبال مخالف جماعت کي طرف سے استعفادہ کے نعروں میں ہوا -

اطا ع

ایڈیٹر الہلال بعض ضرورتوں سے سفر میں ہیں مقالۂ افتتاحیہ وقت پر موصول نہیں ہوسکا اسلیے یہ پرچہ اسکے بغیر نکلتا ہے - انشا اللہ تعالے آئندہ نمبر کي ترتیب بدستور سابق ہوگي -
(سب ایڈیٹر)

الہـــلال کي ششماهي جـ ـدات

قیـمت میں تـخـ ـفیـ ـف

الہلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو' اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

دوسري اور تیسري جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھي ہیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي ہیں -
(منیجر)

خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

هندوستان میں ایک نادر ایجنسي

یعنے

الہلال ایجنسي

بہت جلد پبلک کے فایدہ کے واسطے مقرر ہوگي - ناظرین الہلال اسکي تفصیلي حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آرڈروں کو سردست ملتوي رکھیں -

منیجر الہلال نمبر ۷-۱ مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

یہ کمپني نہیں چاهتي هے کہ هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپني امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے :—

(۱) یہ کمپني آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئي بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل هے -

(۳) یہ کمپني ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجي درجنوں تیار کیا جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپني آپکي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمہ داري لیتي هے -

(۵) یہ کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي هے - کام ختم هوا - آپنے روانہ کیا اور اسي دن روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ هي بننے کے لئے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هے -

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں اور مجھے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي هے -

اي - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بلاري) میں گنز ویلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کشم کماري دیبي - (ندیا) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي هوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماهواری آپکے نٹینگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

—:*:—

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا هوسکتا هے یہ پرابلم - سواديشي - ملکي صنعت و حرفت - تارف ریفارم - پروٹکشن یہ سب مسئلہ کا حل کن هم هیں یعنے

ادرشہ نیٹنگ کمپني نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

تم سوتے سوتے آٹھے تو دیکھو ! تمھارے لیے بھي پیهم آزمایشیں شروع هوگئیں - سب سے پہلے طرابلس کا واقعه آیا - پهر جنگ بلقان شروع هوگئي - اسکے بعد کانپور کا ورق خونیں آلٹا اور مسجد مقدس مچهلي بازار کا حادثه پیش آیا - اسمیں في الحقیقة ... مدعیان حیات کیلیے بڑي هي آزمایش تهي - تم ان سب سے کسي نه کسي طرح گذر گئے - اب تم نے چاها تها که کچهه دیر کیلیے سستالیں :

یعني آگے بڑھیں گے دم لیکر

لیکن آزمایش کا ایک نیا سلسله شروع هوگیا - شاید اس موسم میں تیز و تند هوائیں زیاده چلیں اور آندهیوں اور طوفانوں کا بهي بهت زیاده زور هو - اس سلسلے کي سب سے پہلي صداے همت آزما " زمیندار پریس " لاهور کا واقعه هے -

فهل من ... ؟

" زمیندار پریس " کے واقعه کو آسکي اصلي روشني میں دیکهنا چاهیے - وہ نه تو زمیندار نامي ایک اخبار کا مسئله هے اور نه هي کسي فرد واحد کا - بلکه اصولاً قانون کے بیجا استعمال اور جبر و تشدد کے ذریعه موجوده تحریک کے مقابله کا سوال هے - فرض کرو که یه سلوک زمیندار کے سوا کسي دوسرے اخبار کے ساتهه کیا جاتا - جب بهي مسئله کي صورت بعینه وهي هوتي جو اب هے - البته زمیندار کي مخصوص حالت نے واقعه کو زیاده اهم اور موثر بنا دیا هے -

میں یه نهیں جانتا که کل کو کیا هوگا مگر بتلا سکتا هوں که کام کرنے والوں کیلیے ترتیب عمل کیا هوني چاهیے ؟

(۱) یه مسئله در اصل پریس ایکٹ کا مسئله هے اور جب تک حاتم طائي کے قصه کا دیو زنده هے ' اس وقت تک جنگل کے هر مسافر کو هلاکت کیلیے آماده رهنا پڑیگا - پس پریس ایکٹ کے متعلق آخري مرتبه ایک متحده جد و جهد کي ضرورت هے - یهاں بهي اور انگلستان میں بهي جلسے هونے چاهئیں - قانوني پہلو سے بکثرت بحث کرني چاهیے - یکے بعد دیگرے باوجود ناکامي ' کونسل میں باشکال مختلفه اسي سوال کو چهیڑتے رهنا چاهیے - ایک مرکزي انجمن هوني چاهیے - اور آینده موسم قابل و کارکن آدمیوں کو انگلستان میں بسر کرنا چاهیے -

(۲) زمیندار کو بهر حال بهت جلد دوباره جاري کرنا چاهیے ' خواه کل کو وہ پهر بند هي کیوں نه کردیا جائے - زنده آدمي ٹهوکر کهاکر گرتا هے مگر پهر آٹهتا هے - دس مرتبه گریگا تو دس مرتبه آٹهے گا بهي - لیکن کسي لاش کو آٹها کر کهڑا بهي کردو' جب بهي کهڑي نه رهسکے گي -

قومي جد و جهد حیات کي بعینه یهي مثال هے -

(۳) بهتر تها که اسکے لیے چنده نهوتا بلکه ایک کمپني قائم کي جاتي ' لیکن چنده هورها هے اور آسکي تکمیل میں تاخیر نهیں کرني چاهیے ' تاکه جهاں تک جلد هوسکے ' زمیندار جاري هو جاے - یه زمیندار نامي ایک اخبار کا سوال نهیں هے بلکه آسکا که مسلمان جو چاهتے هیں آسکے لیے کچهه نه کچهه انتظام کر بهي سکتے هیں یا نهیں ؟

امر اول کے متعلق کوششیں هو رهي هیں مگر اصل کام باقي هے - میں نے پچهلے دنوں پریس ایسوسي ایشن کي تحریک کي تهي - وہ قائم بهي هوگئي لیکن اس وقت تک اپني مجوزه کانفرنس منعقد نه کرسکي - اب معلوم هوا هے که پوري قوت اور جمع اسباب کے ساتهه کام شروع هونے والا هے - افسوس که میں تعداد امور و اشغال کا مقابله کرتے کرتے تهک گیا هوں اور اب صرف ایک هي کا هوکر رهسکتا هوں -

امر دوم یعنے اجراء زمیندار کے لیے بهي کوشش هو رهي هے - لاهور میں جو نیا ڈکلیریشن دیا گیا تها ' اسپر دو هزار روپیه کي ضمانت طلب هوئي هے -

دهلي میں ایک جلسه هوا اور پانچ هزار تک زر اعانت ... فراهمي کا وعده کیا جارها هے -

اس وقت دو قوتیں باهم دگر مقابل هیں - ایک زمیندار کو بند کرچکي هے ' دوسري دوباره جاري کرنا چاهتي هے - پہلي کے پاس قوت هے دوسري کے پاس حق - دیکهنا یه هے که دونوں میں کون کامیاب هوتا هے ؟ والله یؤید بنصره من یشاء - ان في ذلك لآیات لقوم یومنون -

اعانت

مسلمانان عالي همم سے

مسلمانان صوبۂ بنگال و دیگر حصص هند کو غالباً اس بات کي خبر بذریعه اخبارات ملچکي هوگي که مسلمانان موضع برهروا علاقه سب ڈیویژن سیتا مڑهي ضلع مظفر پور میں قریب دس برس کے زمانے سے اپنے یهاں کے هندوں کے ظلم و تعدي سے سختیاں جهیل رهے هیں - فوجداري خون کے مقدمه میں سزایابي کے بعد جو هائیکورٹ سے خلاف مسلمانوں کے فیصل هوا ' اب دیواني مقدمه کے مظلمه میں گرفتار هیں ' جو بصیغه اپیل اسوقت هائیکورٹ کلکته میں زیر تجویز هے - یه مقدمه صرف واسطے استقرار حق قرباني کے مسلمانوں نے منصفي سیتا مڑهي میں دایر کیا تها ' جهاں سے خلاف آنکے فیصل هوا ' مگر بر طبق اپیل ڈسٹرکٹ جج صاحب مظفرپور نے مسلمانوں کے حقوق قرباني کي نسبت ڈگري دیدي هے - اب هندوں نے اپیل هائیکورٹ کلکته میں دایر کي هے - اسمیں صرفه کثیر کي ضرورت هے جسکا انجام بغیر امداد اهل اسلام هونا غیر ممکن هے ' اسلیے محض الله کے واسطے آپلوگوں کي خدمت میں عرض هے که جس سے جو کچهه هوسکے حضرات ذیل کے پاس عنایت فرما کر عند الله ماجور هوں - وما علینا الا البلاغ -

اسماء گرامي ان حضرات جنکے پاس زر چنده عنایت فرمایا جاے :

جناب مولانا حافظ محمد عبد العزیز صاحب محدث - رحیم آباد ڈاکخانه تاجپور ضلع دربهنگه -

جناب مولانا ضیاء الرحمن صاحب امام مسجد نمبر ۹ رتو سرکار لین کولهو ٹوله کلکته -

جناب مولوي عبد الله تاجر چرم - راجو پٹي - سیتا مڑهي - ضلع مظفرپور -

المشتهر

شیخ نبي بخش مختار سیتا مڑهي - ضلع مظفرپور

اطلاع

چونکه ۲۴ جنوري کے شب کو بدمعاشوں نے آگ لگادي اسلیے دفتر پیسه اخبار ان فرمایشوں کي تعمیل سے قدرتاً مجبور هے جسکے لیے ۲۵ جنوري کا روز مقرر تها -

منیجر

افکار و حوادث

شرکـ... ت صا ح

اصـ ؍ روا وراد ما وا !!

الحمد لله که حادثۂ " زمیندار " کے متعلق هر طرف سے صدائیں آٹهه رهي هیں - متعدد مقامات میں جلسے منعقد هوچکے هیں ؛ اور انکا سلسله برابر جاري هے - کلکته میں " پریس ایسوسي ایشن " کے طرف سے هندو مسلمانوں کا ایک عظیم الشـــان متحده جلسه ٹون هال میں منعقد هونے والا هے ' جو اب تک منعقد هوچکا هوتا اگر بعض موانع پیش نه آگئے هوتے - علي الخصوص کونسل کي شرکت کي وجـه سے مسٹـر سریندر ناتهه بینرجي کي پیهم غیر موجودگي جو درمیان کے تمام ایام تعطیل میں پیش آتي رهي - غالباً اس جلسے کے پریسیڈنٹ هندوستان کے مشهور فاضل ڈاکٹر راش بهاري گهوش هونگے -

اس سے بهي اهم تر اور اصلي کارروائي یعني دوبارہ اجرا کي سعي بهي برابر جاري هے ' اور کارپردازان زمیندار کا ایک وفد دورہ کررها هے - نواب وقار الملک بہادر قبله نے اس بارے میں جو تحریر شائع فرمائي هے ' اور اپنا قابل احترام چندہ پیش کیا هے وہ خاص طور پر قابل ذکر هے -

لیکن وقت کا اصلي سوال یهیں تـک پهنچکر ختم نهیں هو جاتا بلکه وہ بدستور باقي هے :

بایں که کعبه نمایاں شود زپا منشین
که نیم گام جدائي هزار فرسنـگ ست !

بهت سے لوگ هیں جو اپنے ارد گرد طرح طرح کي مجبوریوں کا حصار پاتے هیں ' اور اسلیے صاف صاف زبان میں اصلیت ظاهر نهیں کرتے یا نهیں کرسکتے ' مگر میرے لیے تو اس قسم کي کوئي مجبوري نهیں هے ؟ پهر میں کیوں خاموش رهوں ؟

میرے عقیدے میں ضرورت اور وقت ' جب حق کے ساتهه جمع هو جائیں تو پهر خدا کے اس بنائے هوے سقف نیل گوں کے نیچے کوئي شے ایسي نهیں جو اعلان کیلیے " مجبوري " هوسکے ' اور اگر هو تو وہ تمهارے حس کا قصور هے - " اعلان حق " کے وجوب کا بطلان نهیں هوسکتا -

میں موجودہ حالات کو کبهي بهي ایسي تعبیرات باطله سے مخفي نهیں کرسکتا ' جس سے اسکي اصلي حقیقت پر پردے پڑ جائیں - اگر تم کسي خوں چکاں نعش پر ایک ریشمي لحاف ڈالدوگے تو کیا لوگ مان لینگے که مردہ لاش نهیں هے ' زندگي کي خواب خوشیں هے ؟

هاں ' جیسا که میں نے همیشه کها هے ' آج بهي کهتا هوں -

مسلمانان هند آج اپني زندگي کي سب سے بڑي مشکل منزل سے گذر رهے هیں ' جهاں خطرے بهت اور کمین گاهیں قدم قدم پر هیں - فرصت مفقود هے اور مهلت نابود - بیداري غیر منقطع اور مستعدي پیهم چاهیے - یه ایک دائمي آزمایش کا مرحله هے جهاں سکون ایک دم کیلیے بهي میسر نهیں - ایک آزمایش ختم نهوگي که دوسري آزمایش شروع هو جائیگي - یه جان نثاري کي زندگي اور قرباني کي بستي هے - یهاں زندگي اسي کیلیے هے جسکا دل قرباني کے هر سوال کا جواب دے اور جسکا هاتهه بخشش و نثار سے کبهي بهي نه تهکے - حتی که لینے والے لیتے لیتے تهک جائیں پر دینے والونکو لٹنے اور قربان هونے سے سیري نهو !

سخت جاني تو نه همت هاریو هنگام قتل
دیکهنا هے ' زور کتنا بازوے قاتل میں هے !

جنگ کي اصلي گهڑیاں رهي هوتي هیں جب مقابله شروع هوتا هے ' اور درخت جب تک ابتدائي نشو و نما کے مرحلے میں هے ' اسي وقت تک زیادہ دیکهه بهال کي ضرورت هے - مسلمانوں کي کشاکش حیات کا معرکه شروع هوا هے ' اور بیداري کے بیج نے ابهي صرف چند نازک شاخیں هي پیدا کي هیں ' پس اگر آج اسکي حفاظت نه کي گئي جبکه وہ پیدا هوا هے ' تو کیا کل کو اس زمین کي حفاظت کروگے جهاں ایک پامال شدہ پودے کے اثار هلاکت کے سوا اور کچهه نهوگا ؟ فاتقو الله یا اولی الالباب !

میں نے ابهي کها که یه آزمایشوں کي منزل اور قربانیوں کي زندگي هے ' اور ایسا هوگا که ایک آزمایش ختم نهوئي هوگي که دوسري شروع هو جائیگي - اب میں زیادہ کهول کر کهتا هوں که گرتي هوئي قوموں کے اٹهنے کا اور سونے والوں کے هشیار هونے کا اصلي راز اسي میں هے - وہ جب اٹهتے هیں تو سلانے والے مثل اس خونخوار شکاري کے جو یکایک اپنے صید گرفتار کو آزاد هوتا دیکهے ' پوري قوت اور کامل تیزي سے تعاقب کرتے هیں ' اور پهر یکے بعد دیگرے گرفتاري کي هر تدبیر عمل میں لاتے هیں -

ایسي حالت میں آزادي اسي کو نصیب هوتي هے جو بهت نه هارے اور برابر دوڑتا هي رهے ' کیونکه اگر تهک کر گرپڑیگا تو پهر شکاري کے پنجه سے رها نهوسکے گا - آگے قدم قدم پر دام ملیں گے ' اور اسکي هر جست کے ساتهه ایک کمند بهي پهینکي جائیگي - اگر کهیں بهي اسکا پانوں الجها اور ایک لمحه کیلیے بهي اس کي رفتار رکي ' تو پهر اسے کبهي بهي آزادي نصیب نهوگي ' کیونکه قاعدہ هے که جو شکار ایک مرتبه چهوٹ کر پهر پهنستا هے ' اسکے هاتهه پانوں زیادہ مضبوط رسیوں سے باندهے جاتے هیں - اس نے خود بیدار هوکر شکاري کو بهي بیدار کردیا هے : وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون !

پس اگر آزمایشیں متواتر هیں ' اور مهلت و فرصت مفقود هے تو اس سے گهبرانا عبث هے ' کیونکه جس منزل سے گذر رهے هو ' وهاں ایسا هونا لکهدیا گیا هے - یه بچوں کا کهیل نهیں هے - مرني زندگي اور حیـات سیـاسي کي تعمیر هے - یهاں هم مسلسل اور محنت لگاتار هوني چاهیے - ایک آزمایش کا جواب ابهي نهیں دیچکوگے که ساتهه هي دوسري صداے جاں طلبي سنائي دیگي - یهاں صرف راحت کے دشمن اور فرصت کے فراموشکار هي قدم رکهه سکتے هیں - جسکي همت دو چار آزمایشوں هي سے تهک جانے والي هو اسکي بزدلي کے دکهه کا صرف ایک هي علاج هے - یعنے راہ سے هٹ جاے تا اوروں کیلیے ٹهوکر کا پتهر نه بنے :

گریزد از صف ما هر که مرد غوغا نیست
کسیکه کشته نشد از قبیلۂ ما نیست

اموي مراوليد) باهم برسرپيكار هوتے تھے - لوگ دونوں طرف تھے سفيد پوش بهي هوتے تھے ' اور سياه پوش بهي - يہاں تک كه سياهي سواد عراق پر چها گئي ' اور پهر تمام عالم پر علم بنكے لہرائي - باستثناء اندلس كه وه عبد الرحمن داخل كي بدولت پهر اموي هوگيا اور اسكے جهنڈوں كا رنگ سبز هي رها - جيسا كه ان پس مانده ياد گاروں كے ديكهنے سے معلوم هوتا هے ' جو مذريد اور اسپين كے عجائب خانوں ميں محفوظ هيں -

اهل اندلس نے اپني سلطنت كے زمانے ميں سياه رنگ سے يہاں تک نفرت كي ' كه اسكو غم و سوگ ميں بهي استعمال نه كيا - وه سوگ ميں صرف سفيد كپڑے پہنتے تھے ' تاكه وه مصائب و نوائب تک بنو عباسي كے مشابه نه هوں -

آجكل امريكه كي ايک نوجوان خاتون كے هاتهوں اهل اندلس كے سوگ كي ياد تازه هوئي هے چنانچه معلوم هوا هے كه وه از راه تبرع سوگ كے زمانے ميں سفيد كپڑے پہنيگي -

ميرا اشاره امريكه كے كرور پتي مستر استوارٹ كي بيوه كي طرف هے - اسكا شوهر حال ميں ٹائيٹنک كے ساتهه غرق هوگيا هے وه خود ابهي عنفوان شباب ميں هے اس كا خيال هے كه دنيا كے عام دستور كے بموجب اسے سياه پوش هوكے اپنے حسن كو بد نما نه كرنا چاهيے ' اسليے اس نے سفيد پوشي اختيار كي هے -

پس كوئي هے جو مجهسے كہے كه وه مجتهده نہيں بلكه عرب اندلس كي مقلده هے ؟

سياه پوشي اور عورتوں كے متعلق ايک عجيب واقعه يه هے كه مصر كے خليفه فاطمي ظافر كو جب اسكے وزير نے قتل كيا ' تو اسكي عورتوں نے اپنے بالوں كي ايک لٹ صالح طلائع بن ازبک كے پاس بهيجدي - صالح اسوقت بندر گاه ابن خصيب ميں تها - (يعني اسكا مدير و منتظم تها -) فوراً مدد كے ليے روانه هوا ' اور اس نے يه خيال كيا كه خلافت كي مدافعت اور حرم كي فرياد رسي كے ليے كسي نه كسي بتدبير سے اهل مصر اور مصري فوج كو متوجه كرنا چاهيے - اسكے ليے اس نے يه كيا كه نيزوں كے سروں ميں يه بال اور جهنڈوں ميں سياه پرچم باندهے تاكه خليفه مقتول اور خاندان خلافت كے اندوه و غم كا اظهار اور جنگ و انتقام كا اعلان هو - اس هيئت كذائي سے وه قاهره ميں داخل هوا - يه ايک عجيب و غريب فال تهي - يعني مصر سياه پوشوں (بنو عباس) كے پاس چلا گيا - ليكن ۱۵ برس كے بعد عاضد آخرين خليفۂ فاطمي كے عهد ميں صلاح الدين كے هاتهوں پهر وه انكے پاس چلا آيا '

امير المومنين Miramolin كے جهنڈے كي پيروي ميں صلاح الدين كے جهنڈوں كا سركاري رنگ بهي سياه تها -

يهي حالت رهي يہاں تک كه مماليک كي سلطنت قائم هوئي ' تو جهنڈوں كا رنگ زرد هوگيا - انكا ايک بهت بڑا زرد سلطاني جهنڈا تها جسكا حاشيه زرچوبي تها ' اور اسپر بادشاه كے القاب لكهے هوے تھے - اسكے بعد ايک اور بهت بڑا زرد جهنڈا هوتا تها - اسكے سرے پر بالوں كي لٹ هوتي تهي - يهي هے جسكو " جاليش " كہتے هيں - اسكے بعد اور چهوٹے زرد جهنڈے هوتے تھے ' جنكو " سنجق " كہتے تھے -

جب دولت عثمانيه قائم هوئي تو سركاري رنگ سرخ هوگيا جسكے وسط ميں هلال محبوب هوتا هے ' جو هماري نظروں كو اپني طرف كهينچتا هے ' اور دلوں كو اپنے چهار طرف جمع كرتا هے - بس آج اسوقت اسي كے نيچے ٹهر جائيں اور باقي داستان كو تقرير يا تقريروں كے ليے چهوڑ ديں جو اگر خدا نے چاها تو اسكے بعد هونگي -

جنگ كے اسباب

انكشاف حقيقت

شيخ سليمان الباروني كي تصريح

(۲)

اخبارات نے يه جو لكها هے كه ميں نے ترک جنگ كے معاوضه ميں حكومت اطاليا سے كوئي رقم لي هے ' يا اسكي فرمائش كي تهي محض جهوٹ هے - مجهے افسوس هے كه عالم صحافت ميں ايسے اشخاص موجود هيں جو ايسے كهلے واقعات سے نا واقف هوتے هيں ' اور از راه تساهل اپنے اخبارات كے ليے ايسے كم درجه كے لوگوں سے خبريں نقل كرتے هيں جو سچائي كي قدر و قيمت سے نا آشنا محض هيں -

جس زمانے ميں كه هماري جنگ عثماني و اطالي جنگ تهي اسي زمانے ميں حكومت اطاليا كو يه معلوم هو گيا تها كه ميرا دامن اخلاق داغوں سے پاک هے - اسليے اسے كبهي يه جرات نه هوئي كه جسطرح اور لوگوں سے اس نے رشوت كا تذكرہ كيا هے اسيطرح مجهه سے بهي كرے - شروع شروع ميں جب اس نے بعض نہايت مخفي اشارے كيے تو ميں نے انكا يه جواب ديا كه هم اور همارے تمام آدمي صرف اس خود مختاري پر راضي هوسكتے هيں - جو هميں همارے سلطان المعظم نے عطا فرمائي هے - ورنه هم برابر مدافعت كرتے رهينگے ' يہاں تک كه قوت هم پر غالب هو اور همكو همارے وطن عزيز سے نكالدے -

جو جوابات ميں اطالوي سپه سالار كو بهيجے تهے ان ميں سے ايک يه هے :

(حمد و نعت)

حضرت همام جناب سپه سالار والي حكومت اطاليه و طرابلس ارشده الله -

السلام على حضرتكم - آپكو معلوم هونا چاهيے كه ميں نه متلون المزاج هوں نه غدار ' نه زرپرست هوں اور نه اصلاح و تمدن كا دشمن - اگر آپكا جي چاهے تو يه آپ ان سرداروں ' قائم مقاموں ' مديروں ' اور مجاهدين سے جو ميرے ساتهه در شفانۂ ' زاويه ' اور نواحي اربعه ميں تهے اور انكے علاوه دوسرے لوگوں سے دريافت كر ديكهيں ' آپكو خود هي حقيقت معلوم هو جائيگي -

ميں تو ايک ايسا شخص هوں جو وطن كي قدر و قيمت ' مذهب كي حقيقت ' آزادي كي لذت ' اور عزت كي فضيلت سے واقف هے - اور يه تو سب سے زياده ميري دلي تمنا هے كه ميرا وطن عزيز جامۂ ترقي سے آراسته هو ' اسميں ريلوے جاري هو ' معدنيات نكالے جائيں ' (جو اسوقت تک زمين كے طبقات ميں مدفون هيں) - تجارت كي گرمبازاري هو ' اور موجوده علوم اور فنون بقدر ضرورت شائع هوں (بشرطيكه اسكے باشندوں كي عزت محفوظ رهے اور انكي جائز خود مختاري باقي رهے) -

جيسا كه ميں نے اپنے ديوان (الباروني) ميں آج سے چند سال پہلے كہا تها - مجهے يه ناپسند نہيں كه ايک يوروپين خصوصاً همارا همسايه اطالي اور ايک طرابلسي پہلو به پہلو چليں ' دونوں دوست هوں اور [illegible]

اثار عـــرب

(۴)

الغازي کو انہوں نے Alguozil کہا (بعض لوگوں کا یہ مسلک ہے کہ یہ لفظ الوزیر سے ماخوذ ہے) اس دوسري صورت میں جیم کا اضافہ کوئي تعجب انگیز امر نہیں کہ وہ ان تمام عربي الفاظ کے ساتھہ یہي کرتے ہیں' جو دار سے شروع ہوتے ہیں - چنانچہ الوضو کو Algand اور وادي الکبیر کو Guadal Kivir -

علی ہذا Alguazil سے فرانسیسوں نے ان مجرموں کي نگراني کے لیے جنہیں قید سخت کي سزا ملي ہو Argausin بنا لیا -

اہل یورپ نے عربوں کو سبطانہ استعمال کرتے دیکھا - یہ ایک آلہ ہے جس سے گولي پھینکے پرندوں کو مارتے ہیں - اسے اہل اسپین نے کہا Cerbatana اور Sebratana اور اہل پرتگال نے Sarabatana اور Saravatana کہا - رہے اطالي تو انہوں نے Cerbottana کہا اور فرانسیسیوں نے Sarbacane پر اکتفاء کیا - عجب نہیں کہ اہل اسپین کا Zarabande اور فرانسیسیوں کا Sarabande یہ دونوں بھي اسي اصل سے مشتق ہوں -

انہوں نے عربوں کو قاطعہ استعمال کرتے دیکھا - قاطعہ ایک قسم کي چھوري ہے اسے کہنے لگے Cantean اور کیا عجب ہے کہ یہ Cantena قط' قطع من قط یقط قطاً سے ماخوذ ہو -

باقي خنجر تو اطالیوں نے اسے Cangiars اور فرانسیسیوں نے Alfange کہا اور زغایہ کو جو ایک قسم کا عربي برچھا ہے Zagaie کہا -

قاعدہ یہ ہے کہ فوج بوق کي آواز پر جمع ہوتي ہے - لیکن جب اہل اسپین نے اس لفظ کو اپني زبان میں لیا تو چرواہے کے زمارہ (بین یا بانسري کي طرح ایک ساز ہے جو منہہ سے بجایا جاتا ہے الہـلال) کو Albogue کہنے لگے -

جب فوج معاینہ (پیریڈ) یا مشق (ڈرل) کے لیے جمع ہوتي ہے تو ہر سوار کچھہ تو اپنے گھوڑے پر اتراتا ہے اور کبھي گھوڑا خود ہي کلیل کرتا ہے اور گھومنے لگتا ہے - اسي کو عرب کہتے ہیں کرکر الفرس - فرانسیسیوں نے اس لفظ کو لیا اور (Caracoler) بنا دیا -

امرؤ القیس نے بھي ایک مصرعہ میں گھوڑے کي کیا خوب تعریف کي ہے جسکا ہر لفظ ایک مخصوص حرکت پر دلالت کرتا ہے' اور سامع کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسکے سامنے کا ایک واقعہ ہے شاعر کہتا ہے -

مکـر' مفر' مـقـبـل' مـدبر مـعـاً

وہ اسطرح ایک ساتھہ گھومتا بھي ہے' بھاگتا بھي ہے' آگے بھي بڑھتا ہے' اور پیچھے بھي ہٹتا ہے -

کجلمود صخر حطـه السـیـل من علي

جیسے ایک بڑا پتھر ہو جسکو سیلاب نے اوپر سے گرا دیا ہو اور وہ نیچے آ رہا ہو -

اس زمانے میں تیر ہي ایک ہتیار تھا جسے لڑنے والے پھینکے مارتے تھے' اور عرب قادر اندازي میں ہمیشہ سے مشہور چلے آتے ہیں - فرانسیسي اس مفہوم کے لیے Cible کہتے ہیں جو قبلہ سے مـاخوذ ہے (قبلہ کے معنے کسي کام میں قابل و لائق ہونا' الہلال) -

اس سے تو آپکي معلومات میں کوئي اضافہ نہ ہوگا کہ تیر کنانہ (ترکش) میں رکھے جاتے تھے' جسکو جعبہ بھي کہتے ہیں - لیکن اسکے بعد آپکو ایک نئي بات معلوم ہوگي - جب عرب ایرانیوں اور ترکوں سے شیر و شکر ہوے تو انہوں نے اپني زبان کے بدلے غیر زبان کا ایک لفظ اختیار کر لیا - یہ لفظ ترکش ہے جو اسي معني میں آتا ہے' اسکو اطالیوں نے Lureasso پھر Carcasso کہا جیسا کہ اہل اسپین Carcas اور اہل پرتگال اور فرانسیسیوں نے Carguaio کہا -

یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ابھي تھوڑے دنوں پہلے تک ai کا تلفظ oi کي طرح کرتے تھے' لیکن اب ایسے مقامات پر انہوں نے oi لکھنا چھوڑ دیا ہے مگر Cargoaiu کا رسم الخط تو انہوں نے پرانا رہنے دیا اور اسکا تلفظ جدید طریقے پر کیا' اسلیے اب اس نئے تلفظ والے لفظ میں اور اصل عربي لفظ میں بہت فرق ہوگیا ہے -

یہاں پہنچکر جنگ نے اپنے ہتیار رکھدیے' فاتحوں کے قدم جمگئے تو انہوں نے اپنے لشکر کا معاینہ کیا' جسکے سر پر رایت علم اور بند لہرا رہے تھے (رایت' علم اور بند تینوں قریباً متحد المعني الفاظ ہیں - الہلال) اہل یورپ نے اس آخري لفظ کو لے لیا' اور بند' جو فارسي سے معـرب تھا' اسے Bande بنا کے ایک ایسي جماعت کے لیے استعمال جو ایک علم کے نیچے جمع ہوں' پھر اس قید سے بھي آزاد کردیا - اور صرف جماعت کو Bande کہنے لگے - اسي کو اطالیوں نے Bandiere کہا اور فرانسیسوں نے Banniere اب ہم نے اطالیوں سے اپنا معروف لفظ واپس لیلیا چنانچہ ہم اب بندیرہ کہتے ہیں - انکے جھنڈوں کا رنگ کیا ہوتا تھا ؟

دمشق' بغداد' اور قاہـرہ کي سلطنتوں کے تابع تھا - بنو امیہ کا شعار پوشاک میں سبز رنگ اور جھنڈوں میں سفید رنگ تھا - یہ رنگ انہوں نے جناب رسالت پناہ کے عمامہ مبارکہ سے اخذ کیے تھے - اور رہے بنو عباسي' تو انکا شعار سیاہ رنگ تھا پوشاک اور علم دونوں چیزوں میں - یہ رنگ انہوں نے ان رنگوں سے اخذ کیا تھا' جسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ نے جنگ حنین اور فتح مکہ کے دن انتخاب فرمالیے تھے - چنانچہ آپ اپنے عم محتـرم کو جو علم دیا تھا اسکا پرچم سیاہ تھا - مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سیاہ رنگ ابراہیم بن محمد اولین داعي دعوت عباسیہ کے سوگ میں تھا - کیونکہ مروان بن محمد الجعدي نے جسکا لقب حمار تھا (یہ اخرین اموي تاجدار ہے) جب ابراہیم بن محمد کو شہید کرنے کے لیے گلا دبایا' تو انہوں نے اپنے رفقاء سے کہا " میرے قتل سے تم گھبرا نہ جانا اور جب تمکو موقع ملے تو بنو عباس کو خلیفہ بنانا " - جب مروان نے انکو شہید کردیا تو انکي جماعت نے انکے سوگ و غم میں سیاہ پوشي اختیار کی - جب خلافت بنو عباس کے پاس آئي' تو انہوں نے ہر شے میں سیاہ رنگ کو اپنا شعار قرار دیا - بنو عباس کی فوج مسودہ (سیاہ پوش) کہلاتی تھي - مسودہ مبیضہ (سفید پوش یعني

قصرهانی اور استحکام مصری پر اولین حملے سے لیکے میرے تونس آنے تک ہوے ہیں -

میں نے آخرین عظیم الشان معرکے اور تونس آنے سے چار دن قبل ایک بہت بڑے مقرب بارگاہ اطالیا یعنی هادی کعبار غرانی کے خط کا جواب لکھا تھا جو یہ ہے :

" هادی ! جس نے تمہیں یہ خطاب دیا تھا اسے یہ خیال نہ تھا کہ ایک یہ زمانہ آلیگا جسمیں اس کی دلالت اپنے معنے کے نقیض پر ہو رہی - اگر اسکے دل میں ذرا بھی اس کا خیال آتا تو وہ یہ خطاب تمہیں دے چکنے کے بعد بھی تم سے لیلیتا -

تمہیں هادی کا خطاب اسلیے نہیں دیا گیا تھا کہ تم اپنے وطن عزیز کے رخنوں کی طرف غیروں کی رهنمائی کرو' اور انہیں اپنے هم مذهب اور هم قوموں کے ساتھہ فریب اور مکاری کے راستے بتاؤ - نہین خدا کی قسم یہ مقصد نہ تھا - بلکہ اس خطاب دینے والے کا مقصد یہ تھا کہ تم اپنی قوم کو غلامی سے نجات کے طریقے بتاؤ - انہیں اپنے وطن' مذهب' اور شرف کے لیے مقابلہ کی راہ دکھاؤ' اور اسلاف کی اس عزت کی راہ مدافعت میں جانیں دینے کے لیے پامرد بناؤ جسے تاریخ نے اسلیے محفوظ رکھا ہے کہ هم اس سے سبق حاصل کریں' اور یہ جانیں کہ یہ عزت انہیں صرف اسلیے حاصل ہوئی تھی کہ انہوں نے دنیاوی زندگی کو حقیر سمجھا' عیش و آرام کو خیر باد کہا' اپنی همتوں کو بلند رکھا اور اپنی آپ عزت کی - همارے ان اسلاف امجاد کی پاک روحیں زندہ هیں اور اپنی کوششوں کے پھل پارہے هیں - لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ اموات بل احیاء عند ربہم فرحین البتہ انکے بعض فرزند جو انکی عزت کے قصر بلند کو مسمار اور اپنے هاتھوں اپنے گھروں کو ویران کررهے هیں اس سے وہ بیشک بیچین ہونگی اور حسرت و افسوس کرتی ہونگی -

میں نے نہایت افسوس کے ساتھہ روساء مجاهدین کے نام تمہارے وہ خطوط پڑھے جس پر تمہارے دستخط تھے اور جسمیں تم نے انہیں دھمکایا ہے' اور آٹے کے لیے لڑنے والے' چور' وغیرہ وغیرہ بنایا ہے - میں نہیں جانتا تھا کہ تمہارے نسیان کی یہ حالت ہو جائیگی - یاد کرو ! تم بھی تو انہی کی طرح آٹا لیتے تھے اور اسکے لیے لڑتے تھے - جب زیادہ ملجاتا تھا تو راضی ہو رہتے تھے - ورنہ بگڑ جاتے تھے - اسیطرح دن بھر میں کئی مرتبہ راضی اور ناراض ہوا کرتے تھے - (یہ اس زمانے کا واقعہ ہے جب کہ ترک بھی جنگ میں شریک تھے) اب تم میں اور ان میں اسکے سوا اور کوئی فرق نہیں کہ وہ جو آٹا لیتے هیں تو اپنوں هی سے لیتے هیں' اور عنقریب وہ اپنی کھیتوں کے عشر سے لینگے' جنکی وہ مدافعت کررهے هیں' اور تم نہایت ذلت و خشوع کے ساتھہ ان لوگوں سے لیتے ہو جو تم سے بالکل بیگانے هیں (یعنی اطالی)

هادی ! کیا تم وہ زمانہ بھولگئے جب تم میرے ساتھہ زوارہ میں تھے اور سوای ابن آدم آٹا لیتے تھے - اب تو تمہاری وہ حالت ہے کہ ابسنا الذن فنسینا ما کان (گذان پھلکے هم اپنی پچھلی حالت بھولگئے)

جن لوگوں کو تم مخاطب کرتے ہو' انہیں جب سے نیکی اور بدی کی تمیز ہوئی ہے اسوقت سے انہوں نے اپنے آپ کو آٹا کھانے کا خوگر صرف اسلیے بنایا ہے کہ خود مختاری کے سکھانے والے' غلامی کی بیڑیاں کاٹنے والے' حریت و آزادی پھیلانے والے' اور تمام انسانوں کے سردار کے فرمان (اخشوشنوا فان الحضرۃ لا تدوم) اور کسی حکیم کے [illegible]ل :

خلقنا رجالاً للتجلد و الاسی
هم مرد غم انگیزنے اور صبر کرنے کے لیے پیدا ہوے هیں
وتلک الایامی للبکاء و الماتم
اور یہ بیوائیں گریہ و ماتم کے لیے

پر عمل پیرا ہوں -

ان تمام باتوں سے مجاهدین کا مقصد یہ تھا کہ وہ آجکل کے سے وقت کے لیے تیار ہوں جبکہ اطالیا نے دریا اور فرانس نے خشکی کے راستے بند کردیے هیں - مگر اس عالم کے مالک نے جس کے هاتھہ خزانهاے رزق کی کنجیاں هیں انکے لیے آسمان کے دروازے کھولدیے هیں (و فی السماء رزقکم وما توعدون) اور زمین کے پوشیدہ خزانے اس طرح ظاہر کردیے هیں کہ انہوں نے صدیوں سے نہیں سنا تھا اور جنکے بعد عنقریب وہ تمام مخلوق کی مدد سے بے نیاز ہوجائینگے -

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبہ *

ان لوگوں نے اپنی پامردی کی بدولت اس پانچ مہینے کے عرصہ میں آزادی و خود مختاری کا ذائقہ چکھہ لیا جسکو تم صرف سنتے هی رهے - اگر خدانخواستہ اسکے بعد قسمت نے انکے حق میں عجز و درماندگی کا فیصلہ کیا تو ان پر کوئی الزام نہیں - لیکن هادی ! تم تو ترکوں کی مذهبی سرداری سے نکلکے ایسی قوم کی غلامی میں چلے گئے جس میں بشریت کے علاوہ اور کوئی رشتہ نہیں - اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ تمہارے لیے اس تعلق کا اقرار بھی کرتے ہوں' کیونکہ تم انکی نظروں میں اپنی آزادی کے بیچنے والے ہو اور وہ خریدنے والے - تم غلام ہو اور وہ آقا - ذرا ان دونوں مرتبوں کے فرق کو سونچو تو تمہیں اپنی حیثیت معلوم ہو اور اگر تم چاہو تو آیندہ کے لیے تمہاری آنکھیں کھل جائیں - مگر جو ہونا تھا وہ ہوچکا -

مجاهدین کا مرتبہ جنکو تمہارے دل میں جو کچھہ آیا ہے تم نے بنایا ہے - اسکا خون اطالیا اور تمام عالم کی نظروں میں ان لوگوں سے کہیں زیادہ ہے جنھوں نے صرف طمع کی وجہ سے اپنے آپ کو غیروں کے هاتھہ میں دیدیا ہے - آزاد خیال اطالیوں سے پوچھو وہ اس حقیقت سے واقف هیں -

یقیناً ان مجاهدین کے لیے تو تاریخ کے صفحات میں حامیان دین' مردان وطن' ناموران جنگ کے خطاب رهینگے' اور ان لوگوں کے لیے غیروں کے خدمتگار' اور اپنی عزت اور اپنی عزیز ترین متاع پر دست درازی کرنے والوں کے مددگار کے علاوہ کوئی دوسرا خطاب نہ ہوگا -

عزیزیہ کے جلسہ میں تم نے ترک جنگ کی وجہ یہ بیان کی تھی کہ تم میں جنگ کی قدرت نہیں' اور نیز یہ تم باشندوں کی راحت سوزی اور خونریزی سے بچنا چاهتے ہو - یہ اب تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ مجاهدین کو بربادی و هلاکت اور اهل غریان کے حملہ کی دھمکی دیتے ہو؟ (هم کو جہاں تک تحقیق ہے اهل غریان تو مسلمان اور همارے هم وطن هیں) کیوں ؟ اب وہ وجہ کہاں گئی ؟ اچھا چونکہ اب تم لڑسکتے ہو اسلیے اطالیوں سے لڑو اور ملک کو اطالیوں سے نجات دو - اگر در حقیقت تم میں قدرت نہیں اور یہ محض دھمکی ہے تو گھر میں بیٹھو' دنیا میں تم لوگوں کی زبان سے محفوظ رهوگے' اور آخرۃ کے لیے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کردو کہ وہ غفور و رحیم ہے جو توبہ کرتا ہے اسکے گناہ بخش دیتا ہے -

کیوں هادی ! تم اپنا منهہ دریا کی طرف کرکے اپنے دشمنوں سے لڑو' کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ تم اپنا منہ اپنے مذهبی' نسبی' اور وطنی بھائیوں کی طرف منہ کرکے ان لوگوں کی مدد کے لیے

و مددگار' جو خدا نے همارے واديوں اور همارے پہاڑوں کي چوٹيوں ميں وديعت کي هيں -

مجهے يه منظر ناگوار نہيں که ان دونوں ميں سے جاهل عالم سے سيکهرها هے اور عالم اپنے نور علم کي بارش جاهل پرکر رها هے -

البته مجهے يه کسي طرح گوارا نہيں که ابناء وطن مملوک و غلام هوں جنکے هاتهه ميں نه انکا مذهب هو نه انکي عزت - کيونکه اس زندگي سے تو موت زياده آسان اور خوش ذائقه هے -

اذا لـم تکـن الا الاسنه مرکباً

جب سواري کے ليے صرف نيزے هي هوں

فلا يسع المضطرر الا رکوبـها

تو ايک مجبور کے ليے اسپر سوار هونا نا گزير هے

آزاد انسان کي قيمت اور اسکي خوشگوار زندگي کا لطف مجهے تجربه و سفر نے بتايا - غلامي کي تلخي کا يقين مجهے اسي تجربه و سفر سے هوا ' اور اس سے که ميں نے اپنے شهر اور اپنے گهـر ميں سوداني غلاموں کو پلتے ديکها -

ميں نے اپنے والد کے پاس نازوں ميں پرورش پائي هے - اور ميں اپنے سفروں ميں هميشه خوشحال رها هوں - اسليے ميں جانتا هوں که تمـدن کيا هے ؟ هاں ! ميں محلوں ميں رها هوں ' اور شاهي دسترخوان پر بيٹها هوں ' اور دنيا کي دوسري لذتوں سے واقف هوں ' مگر بايں همه آزادي کي راه ميں هر مشکل امر کو آسان سمجهتا هوں -

اسي آزادي کی بدولت ميں نے پہلے بهي (سلطان عبد الحميد کے عهد ميں) جلا وطني قيد کے مصائب برداشت کيے ' اور اب بهی نهايت موٹا جهوٹا کهاتا هوں ' اپنے گهوڑے کي زين کا تکيه لگاتا هوں ' کهاري پاني پيتا هوں ' راتوں کو تاريکي اور بارش ميں اور دن کو دو پهر کے وقت دهوپ ميں پهرتا هوں - ليکن يه تمام تـکليفيں مجهے شهد سے زياده شيريں معلوم هوتي هيں ' اور ان سے ميرے جسم ميں ' قوت اور دل ميں استقلال و ثبات اور زياده هوتا هے -

نفس بالطبع لذايذ زندگي کي طرف مائل هے - اسليے ميں بهي اسکا مشتاق هوں ' مگر بشرطيکه عزت و شرف محفوظ رهے - اور يقيناً يهي حالت هر شخص کي هوگي جو ميرے هم آهنگ هوگا -

پس اے جناب والي ! هماري اور اپني عزت کي حفاظت کيجيے ' اور اپني سلطنت کو مشوره ديجيے که شاهي فرمان کے بموجب هماري خود مختاري کي تصديق کرے - اور آليے ! هم اور آپ ملکے اس ملک کي سرسبزي اور اسکے باشندوں کي بهبودي کي کوشش کريں ' کيونکه الله نے يه فيصله کر ديا هے که هم اور آپ بهي اسيطرح همسايه بنکے رهيں ' جسطرح که همارے آپکے آباء و اجداد رهتے تهے -

ديکهيے ! ايسا نه هو که آپ خود غرض ' طماع ' اورکم عقل اشخاص کے کہے ميں آجائيں - اور اپني سلطنت کو همارے ساتهه ايک نئي جنگ ميں مبتلا کرديں ' جسکے انجام کي آپکو کچهه خبر نہيں - کيونکه مدد و نصرت تو الله هي کے هاتهوں ميں هے - وه جسکو چاهتا هے عطا فرماتا هے ' بارها ايسا هوا هے که بهت سي چهوٹي جمـاعتيں محض اس کارساز قدير کي نصرت بخشي سے بڑي جماعتوں پر غالب هوئي هيں -

اے جناب والي ! آپکے پاس ايک عـرضي بهيجتا هوں جو اور عرضيوں کے ساتهه آج ميرے پاس آئي هے - اس سے ان اهل ورقه کا جورت معلوم هوتا هے جنکو آپ سچا سمجهتے هيں - براه عنايت اسکو اپنے کسی لائق مترجم کي زبان سے سنيے -

ميں نے آپکے پہلے جواب کے جواب ميں اپنے فيصلے اور اعلان سے آپکو مطلع کيا تها - اور آپ سے اسکا جواب مانگا تها - مگر آپ نے توجه نه کي اور اس سوال کو بغير جواب کے واپس کرديا -

اسليے ميں نے مجبوراً وه کيا جو ميرا فـرض تها يعنـي دول عظمی کو تار کے ذريعه سے اپني خود مختاري کي اطلاع دي - اس کارروائي سے پہلے ميں نے آپکے جواب کا انتظار کيا ' مگر افسوس که آپ نے جواب نہيں ديا -

اے جناب والی ! شايد آپکا يه خيال هے که هم صرف ترکوں کے بل پر لڑتے تهے ' اسليے آپ چاهتے هيں که ايک هي معرکه سهي مگر آپ هميں آزما ضرور ليں - اگر يه هے تو همارے يہاں بهي لوگوں کو يقين هے که آپکي فوج همـارے سامنے بڑے بڑے مورچوں اور جـهازوں کي مـدد سے ٹهير سکي - ايسي حـالت ميں کيا آپ کو يقين هے که آپ ان مقامات ميں بهي کامياب هونگے ' جو ساحل سے دور هيں ؟ کيا هم کو اور آپکو محض تجربه کے ليے طرابلس اور اطاليا کے فرزندوں کے خون سے کهيلنا چاهيے ؟ ليکن اگر آپ اسي پر مصر هيں تو بسم الله آئيے هم مدافعت کے ليے حاضر هيں والله معنا '

جو کچهه ميں نے لکها هے يه انسداد خونريزي کے ليے ايک قسم کا مشوره هے اسکا اظهار مجهے اسليے مناسب معلوم هوا که داخله سے عرضي آئي تهي ' جو آپکے پاس مرسل هے - آپ هميشه سلامت رهيں "

۲۰ محرم الحرام سنه ۱۳۳۱ه مرکز جبل

الا مـــر
سليمان الباروني

ميں نہيں سمجهتا که دنيا ميں کوئي ايسا عقلمند بهي هوگا جو مجهے رشوت ستاني کا الزام دے ' اور وه يه جانتا هو که ميں نے تونس ميں اسوقت پناه لي جب ميرے پاس سامان جنـگ ميں سے جو کچهه تها وه سب ايسي شديد لڑائي ميں صرف هوچکا تها جسکے هول سے بچے بوڑهے هوجاتے هيں ' اور جسميں اطاليوں کي جان و مال کو ميں نے اتنا نقصان پهنچايا که آج تـک کبهي نہيں پهنچا تها - پهر اسکے بعد ميں نے اسليے اپنے اسلحه فرانسيسي افسر کے حوالے کرديے که وه مجهے سرزمين تونس ميں داخل هونے دے -

آخر يه سونچيے که حکومت اطاليا مجهے اپنا روپيه کيوں ديتي ؟ ميں نے تو صلح کي گنجايش هي نہيں رهنے دي - اسکا برابر مقابله کرتا رها ' يہاں تـک که اس نے فوج اور توپوں کي کثرت سے بزور و جبر مجهه سے ملـک ليليا -

ميں جانتا هوں اخبارات کے مراسله نگاروں نے بعض اطالي اخبار کي تحرير کو باور کيا ' يا يه افواه طرابلس کے ان لوگوں کے منه سے سني جنکے پيٹ اطاليوں نے رشوت سے بهر ديے هيں اسليے انکي دل کي آنکهيں اندهي هوگئي هيں ' اور وه مجهکو بهی اپني طرح سمجهتے هيں -

اگر اخباروں کے مراسله نگار ' جنميں ٹائمس کا مراسله نگار بهي شامل هے ' حکومت اطاليا کے اعلی افسروں سے دريافت کرتے تو وه انهيں اصلي واقعه بتا ديتے - کيونکه يقيناً ان افسروں نے سنا يا خود ان رجسٹروں کو ديکها هوگا جنميں رشوت لينے والوں کے نام قلمبند هيں - وه هراس شخص کو جانتے هيں جس نے ذلت و خواري کے ساتهه سر جهکا کے شرف و عزت کي قيمت لينے کے ليے اپنا حقير هاتهه بڑهايا هے -

مجهے يقين هے که انهيں ميرا نام انهي رجسٹروں کے سرورق ميں ملا هوگا جن ميں وه مشهور معرکے اور شب خون قلمبند هونگے ' جو

لیکن بالآخر اسکے لیے بھي وہ وقت آگیا جو ھر قوم کے لیے آنے والا ھے - دشمنوں نے حملہ کیا اور وہ شاھي نوسوس جہاں انسانوں کي جان کے ساتھہ کھیل ھوتے تھے خود تاراج و آتشزدگي کا شکار ھوکے خاکستر کے ڈھیروں میں روپوش ھوگیا !

اوپر جو قصے آپنے پڑھے ھیں وہ اسي عہد کے ھیں - تازہ تنقیبات میں اس عہد کے بہت سے آثار نکلے ھیں ' جنکے دیکھنے سے معلوم ھوتا ھے کہ منوني تمدن بہت سي حیثیات سے اعلی درجہ کا تھا -

اس عہد میں شہروں کے نقشے نہایت عمدہ ھوتے تھے' اور نہ صرف نقشے عمدہ ھوتے تھے بلکہ بنتے بھي خوب تھے - مکان عموماً وسیع اور کشادہ ھوتے تھے' اور سب سے زیادہ تعجب تو یہ ھے کہ ان مکانوں میں با قاعدہ نالیوں کا انتظام ھوتا تھا - جو اس تمدن کي ایک حیرت انگیز خصوصیت ھے -

فن تعمیر کے علاوہ دوسرے صنائع میں بھي انکي کامیابیاں قابل ذکر ھیں -

اب تک یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یونانیوں سے پہلے اور خود یوناني ایک عرصہ تک نوشت و خواند سے محروم تھے ' مگر ان نو دریافت اثار سے اس نظریہ کي تکذیب ھوتي ھے - اس قوم کے پاس ایک خط تھا جو اس زمانے کے لحاظ معقول حد تک ترقی یافتہ تھا -

آپ کو معلوم ھوگا کہ مصریوں میں حروف کے لیے مخصوص نقوش نہ تھے - جس مفہوم کو وہ ادا کرنا چاھتے تھے اگر وہ مادي ھوتا تو خود اس کي تصویر بنا دیتے ' اگر غیر مادي ھوتا تو اس مفہوم کے لیے جو لفظ ھوتا اسکے ھر حرف کے لیے ایک ایسي شے کي تصویر بناتے ' جسکے نام میں پہلا حرف وھي ھوتا - اس رسم الخط کو خط تصویري (Hieroglyphic) اسکي اول الذکر شکل کو خط خیالي (Ideograph) اور ثاني الذکر شکل کو خط صوتي (Phonotic) کہتے ھیں -

مصریوں کي طرح منونیوں کے یہاں بھي حروف کے لیے مخصوص نقوش نہ تھے بلکہ تصویروں سے کام لیتے تھے - البتہ ابتدأ اس میں وہ تنظیم و تنسیق نہ تھي جو مصریوں کے خط تصویري میں تھي - لیکن بعد کو اس طرز تحریر نے خط تصویري کي شکل اختیار کر لي - مگر ظاھر ھے کہ خط تصویر ایک دشوار عمل اور دیر طلب خط ھے - اور قدرتاً ایک ذھین اور عملي قوم یہ چاھیگي کہ اپنے کاموں کے لیے کوئي آسان اور مختصر رسم الخط ایجاد کرے -

منیونیوں نے اپنے رسم الخط کو آسان اور سادہ بنایا ' اور خط تصویري کے بدلے خط مستقیم (Linear Seript) میں لکھنا شروع کیا - نوسوس کي تحریریں زیادہ تر اسي خط میں ھیں - خط مستقیم خط مسماري (Cunieform) سے کہیں زیادہ آسان اور سادہ ھے جو میسو پوٹیمیا کے حفریات میں نکلا ھے -

اس وقت آپکے سامنے ایک طبق کي تصویر ھے - اگر اسکي ناھموار شکل اور بد نما نقوش کو دیکھیے تو لطف و خوبي تو ایک طرف ' بہت سي نگاھیں اسے نظر بھرکے دیکھنا بھي پسند نہ کرینگي ' لیکن یہي طبق اپني قدامت اور تاریخي نتائج کي وجہ سے اسدرجہ قابل توجہ اور گرانقدر ھے کہ یورپ اور امریکہ کے اکثر رسالوں نے اسکے فوٹو شائع کیے ھیں -

اس طبق کو (Pheastos Disc) کہتے ھیں - یہ مٹي کي ایک ناھموار گول پلیٹ ھے - اسکا قطر قریباً ۶ ' ۷۶ انچ ھے - اسکے دونوں رخوں پر خط تصویري میں کچھہ لکھا ھوا ھے - اس طبق میں ۲۴۱ علامتیں اور ۶۱ علامتوں کے گروپ ھیں - ان علامتوں کے دیکھنے سے معلوم ھوتا ھے کہ یہ تصویریں گیلے گوندے پر علحدہ علحدہ چھاپي گئی ھیں -

اس طبق کے متعلق سب سے پہلا سوال یہ پیدا ھوتا ھے کہ یہ کس عہد کا ھے ؟

تازہ تنقیبات میں اس طبق کے علاوہ نوسوس کے اور بہت سے آثار نکلے ھیں مگر اس طبق کے نقوش کے چار خمس تو ان آثار کے نقوش بہت ھي مختلف ھیں صرف ایک خمس ان نقوش سے ملتا ھے مگر یہ مشابہت اس اختلاف سے کم ھے -

ذرا غور سے دیکھیے ! اس میں مردوں کي تصویروں میں سر منڈے ھوے ھیں - عورتوں کي تصویریں چوڑي' بھدي ' اور بدنما ھیں - ان صورتوں کو ان دوشیزہ عورتوں کي تصویروں سے کیا واسطہ' جو دوسري تصویروں میں اپنے نازک پیریشیان (Parisian) لباس دکھالي گئی ھیں اسمیں جہاز کي تصویر بھی اس تصویر سے بالکل علحدہ ھے جو نوسوس کے کھنڈروں میں ملتي ھے ' اور عمارت تو مقبرہ لیشین (Lycian) سے ' جسکے نمونے ابھي تک برطاني عجائب خانہ میں محفوظ ھیں' اسقدر ملتي ھوئي ھے کہ دیکھکے حیرت ھوتي ھے !

اس طبق کے متعلق سر ارتھر ایونسکی یہ راے ھے کہ :

(۱) یہ اھل کریت کا کام نہیں -

(۲) یہ کوئي مذھبي تحریر ھے -

اگر یہ طبق اھل کریت کا نہیں تو پھر کس کا ھے ؟

طبق فیستاس جو کریت کے غاروں سے نکلا ھے

اسکے جواب میں وہ یہ کہتے ھیں کہ یہ کسي ایسي تہذیب کي یادگار ھے جو اھل کریت کي تہذیب کے ھمشکل اور اس سے نہایت قریبي طور پر متحد ھے اس کے لیے وہ جنوب و مغرب ایشیاء کوچک کي لیشین تہذیب کو تجویز کرتے ھیں -

اگر یہ مان بھي لیا جائے کہ یہ مذھبي تحریر ھے تو پھر بھي یہ سوال باقي رھجاتا ھے کہ یہ کیا ھے ؟

اسکے جواب میں سر ارتھہ ایونس کہتے ھیں کہ کسي دیوي کي تعریف ھے - اسمیں ایک یوناني تصویر میں زمانے سنیے کو خاص طور پر نمایاں کرنے کي کوشش کي گئي ھے - اس کے بغور دیکھنے کے بعد یہ نتیجہ بیجا نہیں معلوم ھوتا کہ اسکا اشارہ کسي دیوي کي طرف ھے' جیسے کبیبي (Kybebe) یا دیانائے ایفیسس (Diana of Ephesus).

دو اور شخص ھیں جنھوں نے اس تحریر کي تشریح کي کوشش کي ھے' ایک کیلیفورنیا یونیورسٹي کے پروفیسر ھیمپل - دوسرے نیوھم کالج کي مس ٹیول - پروفیسر ھیمپل کہتے ھیں ' کہ یہ درگاہ میں تاراج شدہ مال کي واپسي کي یاد داشت ھے - مس سٹیول کي راے ھے کہ یہ کوئي قدیم متروک الاستعمال نظم ھے - مس موصوف سر ارتھر ایونس کے ھمخیال ھیں - لیکن سچ یہ ھے کہ ابھي کوئي امر قطعي نہیں اور اثریین کي کوشش کے لیے یہ میدان خالي ھے -

آثار عتیقه

حفــــريات كـــــريت

جزيرہ كريت جسكو عربي ميں اقريطش كہتے هيں كوئي غير معروف مقام نہيں كه اسكي تعريف كي ضرورت هو ' كيونكه گذشته سال جب سے ريوٹر نے يه خبر سنائي هے كه " انگلستان كے ايک جهاز نے اپنے سامنے كريت سے عثماني جهنڈا اتروا كے يوناني جهنڈا نصب كرايا " اسوقت سے انگلستان كي " بے تعصبي " كي يادگار ميں لفظ كريت هر مسلمان كے لوح دل پر نقش هے -

هندوستان ' مصر ' اور ميوسو پوٹيما كي طرح كريت بهي قديم تمدن كا مدفن اور منقرض اقوام كا مسكن هے اسليے اثريين (Archealogist) كي ايک جماعت يہاں بهي مصروف كار هے -

قريباً نصف صدي سے تنقيب كي گرمبازاري هے - علما كي ايک كثير جماعت اپنے وطن سے نكلي هوئي هے ' اور مختلف مقامات ميں كام كر رهي هے - اس عرصه ميں بعض نہايت بيش قيمت آثار دستياب هوے هيں ' جن سے تمدن قديم كے متعلق همارے معلومات ميں بيحد اضافه هوا هے ' اور بعض قوموں كي تو پوري تاريخ مرتب هوگئي هے -

ليكن كريت ميں جو آثار دستياب هوے هيں انكے متعلق خيال كيا جاتا هے كه وہ اپنے خصوصيات كے لحاظ سے اس نصف صدي

[بقيه ١١ صفحه كا]

گولياں چلاؤ ' جو اسليے آئے هيں كه تمهيں اور تمهارے بهائيوں كو تباہ كريں اور تمهارا نام انسانيت كے نقشے سے مٹاديں ؟

بيشک اهل اطاليا عقلمند اور روشن خيال هيں - وہ آدمي كي قدر قيمت اسكے اعمال سے معلوم كرليتے هيں - انكے نزديک روپے كے بدلے اپنا وطن حوالے كرنے سے زيادہ سنگين كوئي جرم نہيں - جو ايسا كرتا هے وہ اسكے ساتهه بهي ايک نه ايک دن خائنوں كا سا برتاو ضرور كرينگے - چاهے ايک عرصه كے بعد كريں -

ميري اس نصيحت كو سونچو جس سے ميرا مقصد صرف يه هے كه تم كو زندگي نصيب هو ' اور اپنا عقيدہ تو يه هے كه هر شخص كو ايک دفعه مرنا هے - اس سے چارہ نہيں ' خواہ عمر زيادہ هو يا كم - اسكي مقدار مقرر هے نه جنگ ميں آگے بڑهنے سے كم هوگي اور نه پيچهے هٹنے سے زيادہ هوگي - دونوں حالتوں ميں فرق يه هے كه ايک ميں شرف لازوال هے اور دوسرے ميں ذلت بے پاياں - والسلام على من اتبع الهدي -"

۷ ربيع الثاني سنه ۱۳۳۱ھ (سليمان الباروني)

اس جواب كو غور سے پڑهيے تاكه آپ كو معلوم هو جاے كه اگر ميں روپے كا طالب هوتا يا ميں نے اطاليا سے ايک درهم بهي ليا هوتا تو اس جواب كي ايک سطر بهي نه لكهتا ' كيونكه ميں جانتا تها كه پہلے حكومت اطاليا كے پاس يه جواب اور اسكا ترجمه جائيگا اسكے بعد كہيں هادي كو مليگا - اسكے ساتهه يه يقين تها كه هادي اسے اطاليوں ميں اپنے تقرب كا ذريعه بناليگا ' اور يه خوف بهي تها كه كہيں اطالي هماري جماعت كے لوگوں كو روپيه ديكے ملانے سے مايوس هوكے دفعةً اپني پوري قوت كے ساتهه حمله نه كرديں -

(البقية تتلى)

كے آثار ميں عديم المثل هيں ' اور طلبه تاريخ كو ان سے بہت مدد مليگي -

جن لوگوں نے يوناني علم الاساطير (Mythology) كي كوئي كتاب ديكهي هے وہ (Minotaur) كے نام سے نا آشنا نه هونگے - يه وهي منوس شاہ كريت كا عجيب الخلقت بيل هے جسكا بدن نصف انسان كا سا تها اور نصف بيل كا سا - يه محل كي بهول بهليان ميں رهتا تها ' اور نوجوان مردوں اور عورتوں كا شكار كيا كرتا تها -

انهيں نو سوس كي بهول بهلياں بهي ياد هونگي ' جهاں وہ نوجوان مرد اور عورتيں ايک غار نما عميق اور چكني ديوار والے قيد خانے ميں بند كي جاتي تهيں ' جنكو ماتحت رياستيں بطور نذرانه شاہ كريت كے پاس بهيجتي تهيں - يه بد بخت انسان اسي عميق اور تاريک قيد خانے ميں زندگي كے دن كاٹتے تهے - جب تهوار هوتا تو يه شوريدہ بخت اس جگه لائے جاتے جهاں انهيں اس بد تر از مرگ زندگي سے نجات ملتي -

يه مقام وہ اكهاڑا هے جسميں وہ بيلوں سے زور آزمائي كے ليے لائے جاتے تهے -

يہاں سے يه داستان غم نہايت دلدوز شكل اختيار كرليتي هے - ايک طرف ايک نوجوان مرد يا عورت كو قيد كے مصائب و شدائد نے پوست و استخوان كرديا هے ' عرصه كي بيكاري سے هاتهه پير پوري طرح كام نہيں ديتے - اس پر يه مستزاد كه بے هتيار هے اور كٹهرے ميں محصور ' دوسري طرف ايک قوي الجثه بيل كهڑا هے - اس بيل كے سينگ لمبے اور انكي نوكيں تيز هيں - يه بيل جوش كے عالم ميں سينگ هلاتا هوا چلتا هے - يه بد بخت نہايت بيكسي و بے بسي كي نظروں سے ادهر اودهر ديكهتا هے اور نہيں سمجهتا كه بيل كے حملے كو كيونكر روكے - اتنے ميں بيل قريب آجاتا هے اور وہ گهبرا كے اسكے سينگوں سے لپٹ جاتا هے - بيل اپنے سينگ اسكے بدن ميں بهونكديتا هے پهر نكالتا هے پهر بهونكتا هے اسيطرح دو تين دفعه كے بعد اسے پهڑكتا چهوڑ كے چلا جاتا هے - يه نيم بسمل تهوڑي دير تک خاک و خون ميں پهڑكتا هے اور اسكے بعد هميشه كے ليے ساكن هو جاتا هے !

سنگدل بادشاہ اور اسكے درباري اس موت كے تماشے كو ديكهتے هيں اور خوش هو هوكے عيد مناتے هيں !

عام خيال كي بناء پر آپ اِن قصوں كو محض افسانه سمجهتے هونگے ' مگر آپكو اپني راے ميں ترميم كرنا چاهيے - كيونكه تازہ تنقيبات نے تاريخ كا ايک جو نيا دفتر همارے سامنے پيش كيا هے وہ انكي تصديق كرتا هے

يه هولناک بهول بهلياں اب نكل آئي هے - اسميں بڑے بڑے چهوٹے كمرے ' كوٹهرياں ' سيڑهياں ' اور غلام گردشيں اس قدر پر اسرار طريقے سے بنائي گئي هيں كه ايک اجنبي اندر جاكے پهر باهر نہيں آسكتا -

ديواروں كے استر پر تصويريں بني هوئي ملي هيں ' انهيں سے بعض ميں نوجوان انسانوں اور بيلوں كي اس كشتي كا نقشه كهنيچا گيا هے ' جو آپ ابهي پڑہ آئے هيں - ان تصويروں كے علاوہ بہت سے اور نقش و نگار بهي هيں - اگر ان نقوش و تصاوير كے سمجهنے ميں غلطي نہيں هوئي هے تو يه سمجهنا چاهيے كه يه قصے محض افسانے نہيں بلكه واقعات هيں ' جنكي تصوير ميں شعراء نے مبالغه و تخيل كا رنگ كسيقدر زيادہ بهر ديا هے -

(Minson) وہ قوم هے جو يونانيوں سے پہلے حكمراں تهي يه قوم صاحب ثروت و صولت تهي - اسكو اپنے بيڑے كي قوت پر اسقدر غرور تها كه اس نے كبهي اپنے شهروں كے گرد ديوار نه بنائي حالانكه اس عهد ميں شهر پناهيں حفاظت كے ليے ناگزير سمجهي جاتي تهيں -

خريداري کے متعلق سلسله جنباني شروع هوئي - محمود پاشـا وزير بحريه نے کارخانه آرمسترونـگ کے وکيـل سے اس جهاز کي خريداري کے متعلق باب عالي کا اراده ظاهر کيا ' اور يـه فرمايش کي که يه معامله کارخانه اپني معرفت طے کرادے - چنـانچه حکومت برازيل اور باب عالي ميں کارخـانه ارمسترنگ کي معرفت گفتگو هونے لگي -

قريباً تمام امور طے هوگئے - باب عالي حکومت برازيل کي اس شرط کو بهي منظور کرنے کے ليے تيار تها که جهاز کي اصلي قيمت ميں سے دو مليين پونڈ اسکو اسوقت پيشگي ديديے جائيں - مگر با ايں همه يه معلوم هوتا تها که يه بيع الفاظ کي دنيا سے گذر کے واقعات کے عالم ميں آنے والے نهيں - کيونکه جس سلطنت نے اپنے ملازموں کي تنخواهيں قرض ليکے تقسيم کي هوں وه دو سو پونڈ پيشگي کهـاں سے ديسکتي هے ؟ اور اسکي تو اميـد کسے هو سکتي تهي که دولت عثمانيه کو جهاز کي خريداري کے ليے يورپ سے قرض مليگا - اسليے که مفاهمت ثلاثه کے سر مايه دا روں سے قرض ملنے کي اميد خواب و خيال تهي - البته اتحاد ثلاثي کے سرمايه داروں سے اسکي توقع هوسکتي' تهي مگر يه نظر آتا تها که اگر ايسا هوا تو فوراً موتمرالسفرا منعقد جمع هوگي - اور ايم ساز انوف اور سر ايڈورڈ گرے اپني انتهائي قوت کے ساتهه اتحاد ثلاثي کے سفرا کو مجبور کرينگے که وه اس قرض کو رکواديں - ليکن اس خيال کے بالکل برعکس هوا ' دولت عثمانيه کو روپيه ملا اور وه بهي فرانس سے !

ترک اس جهاز کے ليے بيچين اور روپيه کے ليے کوشش کررهے تهے - انکے بعض وکلا پيرس گئے هوے تهے' اور سرمايه داروں سے گفتگو کو رهے تهے ' مگر کاميابي نهيں هوتي تهي - اس نا کامي کے اسباب ميں اور امور کے عـلاوه انگلستان کي پس پرده درانـدازي کو بهي شريک سمجهنا چاهيے -

اسي اثناء ميں عثماني اوراق تحويلات (بل آف ايکسچينج) کا مسئله چهڑ گيا اور پيرس کے ايک بيريه نامي بنک نے ۲۷ دسمبر سنه ۱۳ ع کو دوملين پونڈ کے اوراق تحويلات خريد ليے -

دولت عثمانيه نے يه رقم فوراً کارخانه ارمسترونگ کي معرفت حکومت برازيل کو لندن ميں ديدي - اب دولت عثمانيه کو اسے صرف ايک مليين پونڈ اور دينا هے -

(طـول و عـرض و اسلحه وغيـره)

جهاز کا طول ۱۹۲ ميٹر اور ۲ سينٹيميٹر هے اور عرض ۲۷ ميٹر اور ايک سينٹيميٹر - ۸ ميٹـر اور ۲ سينٹيميٹـر پاني ميں غرق رهيگا - حجم ۲۸ هزار ٹن هے - اسکي طاقت ۳۲ هزار گهوڑوں کي هے - شرح رفتار في گهنٹه ۲۲ ميل هے -

ديواروں کے انـدروني حصه پر جو لوها چڑهايا جائيگا وه نهايت اعلى قسم کا فولاد هوگا ' جس کا حجم ۲۲۹ مليميٹر هوگا - جن کمروں ميں وزني توپيں رهينـگي انکا لوها بعينه وهي هوگا ' جو ديواروں کا هوگا - جن کمروں ميں متوسط توپيں رهينگي انکے لوهے کا حجم ۱۵۲ ميليميٹر هوگا - قالب جس کمره ميں رهيگا اسکي اهميت اور شديد تحفظ کي ضرورت ظاهر هے - اسليے اسکے لوهے کا حجم ۳۰۵ ميليميٹر هوگا - جهاز کے بيروني حصـه کے لوهے کا حجم سب سے زياده يعني ۴ سو ميليميٹر هوگا -

اس جهاز کے اسلحه کے متعلق خـاص اعتناء و اهتـمام هے - اسميں ۲۴ توپيں هونگي ' جنميں سے ۱۴ توپيں ۵۰ و ۳۰ سينٹيميٹر ۱۰ توپيں ۱۵ سينٹيميٹر اور ۱۰ زود کار توپيں ۷۶ ميليميٹر کے پيمانے کي هونگي -

(تـاريخ [illegible])

قطعي طور پر تو يـه نهيں کها جا سکتا که يه جهاز کب تـک مکمـل هوکے عثماني بيڑے ميں شامـل هوجائيگا ' کيونکـه حوادث و سوانح اور دول يورپ کي دراندازيوں کي کسکو خبر هے ؟ مگر بيعنامه کي رو سے اس جهـاز کا تجربه مارچ ميں شروع هو جائيگا تاکه اپريل ميں جهاز بالکل مکمل هو جاے ' اور آغاز مئي ميں دولت عثمانيه کے حوالے کر ديا جاے -

(خريداري جهاز کا اثر)

اس دريڈ ناٹ کي خريداري سے يورپ ميں عموماً اور يونان ميں خصوصاً جو حيرت و استعجاب اور دهشت و اضطراب پيدا هوا وه خطره کے متعلق ترکوں اور اهل يورپ کے فرق نظر کي ايک واضح و سبق آموز مثال هے -

ترکوں کي حالت يه هے که وه مشکل سے مشکل خطرات کو نهايت حقارت و کم بيني کي نظر سے ديکهتے هيں ' اور اسوقت تک انکي پروا نهيں کرتے جب تک که انکا سيلاب سر سے نه گزرنے لگے - اسکے برخلاف يورپ کي حالت يه هے که اگر اسکے واهمه کي خلاقي سے بهي اسے کسي ادني سے ادني خطره کے آثار نظر آتے هيں ' تو وه اس طرح اسکے مقابله کے ليے مستعد هو جاتا هے که گويا وه ان خطرات ميں محصور هو گيا هے -

دولت عثمانيه نے جهاز ابهي صرف خريدا هے ' اور بيعنامه کي رو سے مئي ميں اسکے عثماني بيڑے ميں شامل هونے کي توقع هے - کون جانتـا هے که فروري سے ليکے مئي تـک ميں کيا واقعات پيش آئيں ؟ خصوصاً دولت عثمانيه ميں ' جهاں کي سر زمين هر روز نئے حوادث و سوانح پيدا کرتي رهتي هے - مگر با ايں همه يورپ کے سياسي حلقوں ميں دهشت و اضطراب اور خوف و هراس چهايا هوا هے - انکو يه نظر آ رها هے که " سطح آب ايک ميدان کارزار هے جسميں عثماني بيڑا گرم جولاں هے ' اور انسانيت و امن کا خون کر رها هے " انکے دل ميں يه هول سمايا هے که دولت عثمانيه جزائر ايجين کے متعلق يورپ کے فيصله کو نا منظور کر ديگي ' اور قوت کي عدالت سے فيصله کرانے پر مصر هوگي - بلکه اغلباً اس جهاز پر غرور ميں اسقدر بڑهجائيگي که دريا کے علاوه خشکي ميں بهي هنگامه قتال و جدال گرم کريگي اور جزيره نماے بلقان پهر ايک بار ميدان جنـگ کي شکل ميں بدلجائيگا -

اس دريڈ ناٹ کي خريداري کي خبر نے يونان کي طمانيت و جمعيت خاطر پر ايک برق هلاکت گرادي هے - يوناني اخبارات خوف و هراس ' اضطـراب و پريشاني ' اور تنبه و اعتبـار کے لهجه ميں نهـايت پرزور مضامين لکهرهے هيں ' اور اس تازه تغيـر کے خطر ناک و مهلک نتائج سے قوم کو آگاه کر کے يوناني بيڑے کي مزيـد تقويت کي ترغيب دے رهے هيں - ايمپروس يونان کا ايک مشهور و مقتدر اخبار هے وه اس عالم غيظ و غضب اور تنقيد و اعتراض ميں موسيو وينزلوس وزير اعظم يونان کو مخاطب کر کے لکهتا هے که " تم کهتے تهے که هماري بحري قوت دولت عثمانيه کي بحري قوت سے زياده هے اسليے ابهي مزيد اضافے کي ضرورت نهيں ' مگر در حقيقت تم نے هميں اور خود اپنے آپ کو دهوکے ميں رکها ' يهاں تک که اب يه طلسم فريب ٹوٹا گيا اور طرفة العين ميں بحري تفوق همارے هاتهه سے نکلکے ترکوں کے پاس چلا گيا ! همارے وزير اعظم صاحب کو اطمينان هے که انکے چهوٹے چهوٹے جهازوں سے انکا بحري تفوق هميشه قائم رهيگا - مگر وه براه مهرباني يه تو بتائيں که سلطنتوں کے بيڑوں ميں بڑے جهازوں کے مقابله ميں چهوٹے جهازوں کا پله کب بهاري رها هے ؟

سلطا[illegible]ان اول

جدید عثماني تریڈ ناٹ

مکہ معظمۂ کا ایک اجتماع رسمي جسمیں ارادہ سنیہ یعني فرمان سلطاني پڑھا جارہا ہے

دولت عثمانیہ کے نوخرید تریڈناٹ کا تذکرہ ہم گذشتہ نمبر میں اخبار و حوادث کے سلسلے میں کرچکے ہیں - اس نمبر میں ہم اِسکے حالات کسیقدر تفصیل سے لکھنا چاہتے ہیں -

(داستان خریداري)

سنہ ١٩٠٦ ع میں حکومت برازیل نے یہ طے کیا تھا کہ اسکے جنگي بیڑے میں تین قوي ترین جہازوں کا اضافہ کیا جاے - چنانچہ حسب اقرار داد حکومت نے جہاز کے کارخانوں سے گفتگو شروع کي - اس تریڈناٹ کے متعلق کارخانہ ارمسترنگ سے معاملہ طے ہوگیا اور جہاز کي تعمیر شروع ہوگئي - جہاز ابھي طیار نہیں ہوا تھا کہ اطالیا نے طرابلس پر فوجکشي کي - اس جنگ میں ترکوں کو اپني بحري کمزوري کا خمیازہ کھینچنا پڑا - وہ اس مٹھي بھر فوج کو ذرا بھي مدد نہ دے سکے ' جو اگرچہ اپنے سے کئي گونہ زیادہ دشمنوں میں گھري ہوئي تھي ' مگر با ایں ہمہ داد شجاعت دیرہي تھي -

یہ کہنا تو صحیح نہیں کہ ترک اس جنگ سے پہلے اپنے بیڑے کي طرف سے بالکل غافل تھے ' کیونکہ انکا ایک جہاز اینلڈ یارڈ میں بن رہا تھا جسے اطالیوں نے اعلان جنگ کے بعد اس بناء پر گرفتار کرلیا کہ وہ دشمنوں (ترکوں) کي ملک ہے - البتہ اس جنگ نے اس احساس کو تیز اور اس جہاز کي گرفتاري نے تیز سے تیز تر کردیا - بیڑے کي تقویت و ترقي کا جوش پبلک میں پھیل گیا ' اور مخلص و سر برآوردہ ترکوں کو (جو قریباً سب اتحادي تھے) ایک نئے جہاز کي خریداري کي فکر دامنگیر ہوئي -

اس بیان کي تائید کے لیے ہم جمعیۃ اعانت اسطول عثماني " کي طرف اشارہ کرینگے -

سید حسین شریف حال مکہ معظمہ جنہوں نے گذشتہ فتنہ یمن میں دولت عثمانیہ کي بیش قرار خدمات انجام دي ہیں

اس خیال کي تکمیل کے لیے باب عالي نے نومبر ١٣ ع تک (نومبر خارج ہے) جو کچھہ کیا ہم اسے اسلیے قلم انداز کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس سلسلہ داستان کا کوئي اہم حلقہ نہیں - نومبر سنہ ١٣ ع میں اس تریڈ ناٹ کي

علوم القرآن

از جناب مولانا سلیمان صاحب دسنوي

(۲)

(قـراآت القرآن)

الفاظ قرآن بارجود بقاے معني مختلف رجوہ حرکات ر ارقاف ' ر ادغام ر اماله ' ر فصل ر رصل کے ساتھه پڑھے جا سکتے هیں ' اور یہ تمام طرق متواتر صحابه سے مروي هیں - ان رجوہ ر حرکات ر طرق مختلفه سے یا ان میں سے کسي ایک سے بحیثیت روایت ر سماعت بحث که آنحضرت سے کسطرح سنا گیا ہے ' اور صحابه نے کسطرح پڑھا ہے ' علم قرآات القـرآن ہے ' صحـابه کے بعد تابعین اور تبع تابعین میں اس فن کے سـات مشہور امام گذرے هیں - تابعین میں عبـد الله بن عامر یحصبي قاري شـام المتوفي سنه ۱۱۸ ' عبد الله بن کثیـر قاري مکه المتوفي سنه ۱۲۰ ' عاصم بن بهدله قاري کوفه المتوفي سنه ۱۲۷ ' اور تبع تابعین میں حمزہ بن حبیب التیمي قاري کوفه المتوفي سنه ۱۵۴ ' نافع بن عبد الرحمـان لیثي قاري مدینه المتوفي سنه ۱۶۹ ' علي بن حمزہ کسائي قاري کوفه المتوفي سنه ۱۸۹ ' اور ابو عمر بن العلاء المازني قاري بصرہ المتوفي سنه ۲۴۶ ' ان سب میں سب سے زیادہ مشہور ر مقبول قراءت نافع ہے جسکي عمـلاً تمام بلاد اسلامیه میں تقلید کي جاتي ہے - نافع نے ستر قراء تابعین سے قراءت حاصل کي تهي -

اس فن کے مصنف اول حسب تحقیق علامۂ جزري ' ابو عبید قاسم بن سـلام المتوفي سنه ۲۲۴ هیں ' " شـاطبیه " سے (جو اس فن کي مقبول ترین تصنیف) پہلے ' ابو علي حسن بن احمد فارسي نحوي المتوفي سنه ۳۷۷ کي " الحجة في القراآت " عبید الله بن محمد اسدي المتوفي سنه ۳۸۷ کي " المفصح في القراآت " ابو عمر و عثمان بن سعید الـداني المتوفي سنه ۴۴۴ کي "کتاب التیسیر" "جامع البیان في القراآت السبع " اور " المحتوي في القراآت الشواذ " اور ابو طـاهر اسماعیل بن خلف المتوفي سنـه ۴۵۵ کي " عنوان في القراءة " اور " الاکتفاء في القراءة " قابل ذکر تصنیفات هیں - اواسط قرن سادس میں امام القراءة قاسم بن فیرہ شاطبي اندلسي المتوفي سنه ۵۹۰ نے قصیدۂ لامیه شاطبیه تصنیف کیا ' جسکي شعاع شهرت کے پردہ میں اس سے پہلے کي تمام تصنیفات چهپ گئیں - " شاطبیه " کے بعد قراء کبار نے مستقل تصانیف کي بجاے ارسکي شـرح کافي سمجهي - جـن میں مشهور اشخاص علم الـدین علي بن محمد سخاري المتوفي سنه ۶۴۳ ' برهان الدین ابو اسحاق ابراهیم بن عمر جعبري المتوفي سنـه ۶۴۳ ' ابوالخیر محمد بن محمد جزري المتوفي سنه ۸۳۳ ' اور ابن الفاصح صاحب سراج القاري هیں - علامۂ جزري شـارح شاطبـیه هونیکے سوا " النشر في القراآت العشر " اور " تحبیر التیسیر في القراآت العشر " کے مصنف بهي هیں - علي نوري سفاقسي کي " غیـث الـنفع في القراآت السبع " بهي اس فن میں ایک متداول کتاب ہے -

(علـل القـراآت)

جسطرح علم القراءة میں روایة ر سماعاً الفاظ قـرآن کے مختلف ارصاف ر احوال سماعیه کا بیان هوتا ہے ' علل القراآت میں انهي چیزوں سے اصولاً اور عقلاً بحث هوتي ہے که از روے اصول صرف ر نحو ر قواعـد ر محاورات زبان عربي انکو کیونکر هونا چاهیے - ان مباحث پر گفتگو کا سب سے زیادہ حق اهـل ادب اور علماے نحو کو ہے ' اسي لیے اس فن کا راضع ر مدون یهي طبـقه ہے ' مثـلاً ابو العبـاس احمد بن محمد نحوي ' سلیـمان بن عبد الله نحوي المتوفي سنـه ۴۹۳ ع ' ابوالحسن علي بن حسین الباقولي الموجود سنه ۵۳۵ -

(معرفـة الوقف ر الابـتـداء)

انسان کسي حالت میں سانس کي آمد ر رفت کو روک نهیں سکتا ' اسلیے ضرور ہے که کسي طویل عبارت کو پڑهتے رقت سانس کئي کئي بار ٹوٹ جاے ' ان سکتات تنفس کیلیے ضروري ہے که وہ بے موقع نهوں ' ورنه عبارت کا سلسلۂ اتصال ٹوٹ جائیگا ' اور اکثر عبارتوں کا سمجهنا مشکل هوگا - علماے اسلام نے اسي غرض کیلیے علم الوقف والابتدا وضع کیا اور قرآن میں جابجا علامات رقف کے نشان لگاے ' جن سے یه معلوم هوتا ہے که تلاوت قرآن میں کہاں رقف کرنا چاهیے یعني ٹهرنا چاهیے ' اور کہاں سانس توڑ کر دوسري آیت سے تلاوت کي ابتدا کرني چاهیے - یهه فن گو علم التجوید اور علم القراءة کا ایک جزء ہے لیکن غایت اهمیت کیلیے قراء نے اسکو مستقل فن قرار دیا ' اور اسمیں منفرد ر مخصوص تصنیفات کیں -

ابو بکر محمد عیسی مغربي نے ان تمام ارقاف کو ایک رساله میں بنام " رقوف النبي صلعم في القرآن " جمع کردیا ہے - مکي بن ابي طالب المتوفي سنه ۳۰۹ نے صرف اس موضوع پر ایک رساله الوقف علی کلا و بلی فی القرآن " لکها که قرآن میں لفظ " کلا " اور " بلی " پر رقف کرنا چاهیے یا نهیں ؟ انکے علاوہ " کتاب الوقف و الابتداء " کے نام سے مشهور ائمۂ نحو ر ادب مثلاً قدما میں یحیی بن زیاد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷ ' ابو العباس احمد بن یحیی ثعلب نحوي المتوفي سنه ۲۹۱ ' مکی بن ابي طـالـب المتوفي سنه ۳۰۹ ' ابو اسحاق ابراهیم الزجاج نحوي المتوفي سنه ۳۱۰ ابو بکر محمد بن قاسم ابن الانباري نحوي سنه ۳۲۷ ' ابو جعفر نحاس بغدادي نحوي المتوفي سنه ۳۳۸ ' ابو سعید حسن بن عبد الله سیرافي نحوي المتوفي سنه ۳۶۸ اور متاخرین میں محسن عماني اور سجاوندي نے مستقل کتابیں تالیف کیں -

الفاظ قـرآن

مفــردات القرآن

اسلام جب تـک جزیرۂ عرب میں محدود تها ' قرآن کے حل لغات ر تفسیر الفاظ کي کوئي ضرورت نه تهي ' لیکن غیرعربوں میں اشاعت قرآن کیلیے ضروري تها که الفاظ ر لغات قرآن کي تشریح کي جاے ' اور انکي ڈکشنري ترتیب دی جاے - بعض علماے

یونان تو یونان یورپ کے عفریت اور انگلستان کے معبود و مسجود روس میں بھي اس خبر نے ایک اضطراب و هیجان پیدا کردیا ھے - روسي اخبار چیخ رھے ھیں کہ ق، طنطنیه کے مشرق میں بحري تفوق کا نشان امتیاز عنقـریب ان سے چھنا چاھتا ھے ' روسکو سلافو (روسي اخبـار) لکھتا ھے کہ ق، طنطنیه کے مغـرب میں یونان کو بحري تفوق حاصل تھا ' مگر وہ تو اپنا تفوق کھو بیٹھا - ق، طنطنیه کے مشرق میں ھمیں بحري برتري حاصل تھی ' مگر کچھہ عجب نہیں ھم بھي یونان کي طرح اپني برتري ضائع کردیں - خصوصا اگر باب عالي کو اپنے ارادے میں کامیابي ھـوگئي اور اس نے " ریفادیا " اور " موریتو " بھي خرید لیے جو اسوقت امریکہ میں بن رھے ھیں - بیشک ھم نے یہ طے کیا ھے ایپرس میري کے طرز کے دو دریڈ ناٹ بنواے جائیں ' مگر ھم اس تجویز کو سنه ۱۶ سے پہلے پورا نہیں کرینگے "

(قوی بحریہ: و موازنہ دولت عثمانیہ و یونان)

یورپ کے ارباب سیاست کا قاعدہ ھے کہ وہ اپنے مخالف کي ھر بات کو کئي گونہ بڑھا کے دکھاتے ھیں تاکہ ارباب حکومت اور قوم اسکو حقیر سمجھکے بے اعتنائي نہ کرے ' اور قبل از وقت اسکے جواب کے لیے تیار ھو جاے - اسلیے اگر تم دیکھو کہ اھـل یورپ تمھاري کسي بیداري ' یا حرکت کو اھمت دیتے ھیں ' تو اس سے مغرور ھو کے واقعات کی طرف سے آنکھیں نہ بند کرلو -

اگر دولت عثمانـیہ کی بحري قوت کا اندازہ کرنا ھے تو اسے یورپ کے سیاسي حلقوں کے اضطراب ' یوناني اخبارات کے شور و غوغا ' اور روسي اخبارات کے انـذار و تنـبیہ میں نہیں بلکہ واقعات کے جام حقیقت نما میں دیکھنا چاھیے - اسلیے ھـم اسوقت واقعات کي روشني میں یـہ دیکـھنا چاھـتے ھیں کہ آیا در حقیقت دولت عثمانیہ کي بحري قوت یونان سے زیادہ ھوگئي ھے ' یا حسب عادت یہ یورپ کا شور و غوغاے محض ھے -

جنـگ بلقان میں یونان کي بحري کار روائیوں کا دار مدار افیروف ' اسپیا ' هیڈرا ' ایسارا ' ان چار آھن پوش جہازوں پر تھا - ان چاروں جہازوں کا مجموعي حجم ھمارے سلطان عثمان اول کے حجم سے کم ھوگا اور صرف اس ایک جہاز کي قوت یونان کے چاروں جہازوں سے زیادہ ھوگي -

قہرمان مدافعت بحري روف بے جو سلطان عثمان اول کے قائد منتخب ھوے ھیں

جنـگ کے زمانے میں ھمارے جہازوں کا مجموعي حجم ۱۰۱۱۸ ٹن تھا ' یہ سب ملکے " افیروف " کے مقابلہ میں نہیں ٹھر سکتے تھے جسکي طاقت سے " سلطان عثمان اول " کي طاقت دوگونہ زیادہ ھے -

یہ امر بھي قابل لحاظ ھے کہ " افیروف " ایک منٹ میں ۲۲۷۳۰ کیلو گرام کے دوگولے پھینکتا تھا ' اور یہ سب سے زیادہ بھاري گولے تھے جنکو وہ اس شرح سرعت سے پھینکتا تھا - اسکے مقابلہ میں " سلطان عثـمان اول " ۳۷۵۴۰ کیلو گـرام کے گولے اسي شـرح سرعت سے پھینکیگا -

یہ تو سلطان عثمان اول کي حالت تھي پھر اسکے ساتھہ " رشادیہ " اور حمیدیہ بھي ھونگے اور اگر توفیق الہی شامل حال رھي تو ریفادیا اور مورنیو بھي - پس اگر یوناني بیڑے میں اضافہ نہ ھو اور دولت عثمانـیہ دونوں موخر الـذکر جہاز نـہ بھي لیسکے تو جب بھي دولت عثمانیہ کي بحري طـاقت یوناني کي بحري طـاقت سے زیادہ ھوگي -

(قائـد اور فـوج)

سلطان عثمان اول جس شان و شکوہ کا جہاز ھے ' اسکا قائد بھي اس قابلیت و استعداد کا ھونا چاھیے ' اور بالاخر وھي ھوا جسکو خود قدرت نے اسکے لیے پیدا کیا تھا -

اس جہاز کی قیادت کا مسئلہ صیغہ بحریہ کے ایک نہایت نازک اور دشوار حل مسئلہ تھا - صیغہ بحریہ کے سامنے تین نام تھے اسماعیل بے ' عارف بے ' رؤف بے ' اسماعیل بے ' آھن پوش بار بروس خیر الدین کے قائد ھیں ' عارف بے صیغہ بحریہ کے ارکان جنـگ کے افسر اعلی ھیں ' اور رؤف بے " حمیدیہ " کے قائد ھیں - وہ حمیدیہ جسکی پر اسرار نقل و حرکت نے دنیا کو محو حیرت کردیا تھا ' جو کبھي حریفوں کو تہ و بالا کرتا اور کبھي نظروں سے غائب ھوجاتا تھا ' دم کے دم میں ازمیر پہنچتا تھا اور پھر یکایک بیروت کے ساحل پر نمودار ھوتا تھا ' دن کو بندرگاہ سریس میں گولے بھرتا تھا ' اور شب کو سواحل بلقان پر چھاپے مارتا تھا اور پھر غائب ھوکے دمشق اور طرابلس کے ساحل پر دکھائي دیتا تھا -

رؤف بے کے طلسمی کارناموں کے بعد کون ھے جو اسکا سہیم و عدیل ھو سکتا ھے ؟ ایک ھفتہ تک کامل غور و خوض کے بعد بھی انھی کو اس منصب جلیل کے لیے انتخاب کرنا پڑا -

اس جہاز میں ۱۱۰۰ فوج رھیگی - یہ طے ھوا ھے کہ اسکو آبہاے عثمانی میں لانے کے لیے ۹ سو سپاھی برطانی بارکش جہاز پر سوار ھوکے جائیں -

غالباً دو سو سپاھي اسوقت سے کارخانہ آرمسٹرونـگ میں بھیجدیے گئے ھیں کہ یہ لوگ وھاں رھکے اس طرز کے جہاز کے پرزوں اور انکي جوڑنے کي ترکیب سے واقف ھوجائیں -

بريد فرنگ

بـلاد عثمانيــه كــي زر خيزى

معـــادن و منـــاجـــم

قارئين كرام كو ياد هوگا كه گذشته جلد كے دو نمبروں ميں هم نے بلاد عثمانيه پر ايک نظر عمومي ڈالي تهي - اسميں هم نے لكها تها كه " تركوں نے جتني توجه اپنے يوريين مقبوضات پر كي هے اگر اسكا ايک عشر بهي وه اپنے ايشيائي مقبوضات پر كرتے تو آج دنيا كي قوي اور دولتمند سلطنتوں كي صف ميں كسي بلند و ممتاز نشست پر نظر آتے " - يه ايک اجمال تها جسكي تفصيل هم آج هم آپكو ايک انگريزي خطيب كي زبان سے سنانا چاهتے هيں -

يه خطيب مسٹر جي - ميڈلينڈ ايڈورڈس هيں -

اب تک عالم اسلامي ميں انگريزوں كي سياسي و اقتصادي سرگرمياں هندوستان ' ايران ' سودان ' مصر ' اور عراق تک محدود تهيں - ليكن اب كه نيل ' بحر هند ' اور خليج فارس پر انكا پاے اقتدار راسخ هوگيا هے انكي حوصله مندي نئے ميدان عمل كي طالب هے ! - شام ميں ابتداء اقتصادي كام شروع هوے تهے - جو عموماً اعمال سياسيه كا پيش خيمه هوتے هيں' مگر وه اس غير رسمي مفاهمت كي بنياد پر ملتوي هوگئے كه " شام فرانس كے ليے هے اور عراق انگلستان كے ليے " -

ليكن معاهدهٔ كويت كے بعد سے انگريزوں كے ايک طبقه ميں نئي حركت شروع هوئي هے - يه طبقه ارض مباركه شام كے هاتهه سے نكلنے پر سخت ماتم گسار هے ' اور چونكه ابهي تــک اقتدار فرانس كي توثيق كسي معاهده سے نهيں هوئي هے' اسليے شام ميں فرانس كي سرگرميوں كو نهايت شرح و بسط' آب و رنگ' اور رشک و تحسر ' كے هاتهه اپنے قوم كے سامنے پيش كررها هے - نير ايسٹ كه ايک نيم سركاري پرچه هے اسكا مراسله نگار برابر بيروت سے اس قسم كے مراسلے بهيجتا رهتا هے -

اسي طرح ايک دوسري جماعت هے' جو يه چاهتي هے كه ايشياء كوچک كا ميدان جرمني اور روس كے ليے نه چهوڑ ديا جائے' بلكه اسميں انگريزوں كو بهي اترنا چاهيے' تاكه همارے حقوق بهي پيدا هو جائيں' اور آينده تقسيم كے وقت (لا قدر الله) هميں بهي اس ميں حصه ملے - يا اسكا معاوضه كسي دوسري جگهه ملے -

مختصراً يه كه جن اسلامي ممالک ميں اسوقت " انگريزي مصالح " كي قربانگاه استقلال و خود مختاري نهيں هے وهاں اُسكے نصب كرنے كے ليے انگلستان ميں ايک نئي حركت شروع هوئي هے اور مراسلات ' مقالات ' اور خطبات كے ذريعه سے انگريزي سرمايه داروں كو ان مقامات ميں جانے كي ترغيب دي جارهي هے -

يهي نوعيت هے اس خطبه كي جو حال ميں مسٹر ايڈورڈس نے انسٹيٹيوشن آف مائنگ اينڈ مٹيالركي ميں ديا هے اور جسكا خلاصه هم اس وقت شائع كرتے هيں -

هم كه همارا مايهٔ زندگي خدمت و چاكري هے ان زمينوں كي قيمت كا صحيح اندازه نهيں كرسكتے' جن سے لوها ' تانبا ' وغيره خام معدنيات نكلتي هيں - اسليے يه مضمون همارے ليے اسدرجه مفيد نهيں جسقدر كه اسے هونا چاهيے' مگر تاهم فائده سے خالي بهي نهيں - اس سے بلاد عثمانيه كي معدني پيداوار' اسكے تنوع اور اسكي مقدار كا تفصيلي علم هو جاتا هے' جو بهرحال لا علمي سے بهتر هے -

ليكن اس خطبه سے ايک اور اهم فائده بهي ممكن هے بشرطيكه قارئين كرام اس نظر سے اسے پڑهيں - وه يه كه بقيه بلاد عثمانيه كے متعلق انگريزوں كے كيا مطامع و عزائم هيں' اور خزينهٔ اسلام كے وه اور كون سے گوهر هيں جو تاج انگلستان كے ليے پيش نظر هيں ؟

مسٹر ايڈورڈس نے كہا :

ايشياء كوچک ميں معدني دولت زياده تر اسكے شمالي حصه ميں هے ' جهاں بدقسمتي سے ريلوے وسيع نهيں - اس ملک ميں كان كني بهت كم هوئي هے - اسكي وجه يه هے - كه يهاں آمد و رفت كے ذرائع مفقود اور بار برداري كي آسانياں ناپيد هيں - شايد هي دنيا ميں كوئي ايسا ملک هو جهاں كانوں كي اتني سربمهر دولت موجود هو اور وه اپني ترقي كے ليے صرف ريلوے كا محتاج پڑا هوا

كـــوئلا

كوئلے كي سب سے زياده مشهور اور اهم كان قسطنطنيه كے قريب يعني بحر اسود كے كنارے كنارے ۱۵۰ كے فاصل پر هرقليه ميں دريافت هوئي تهي - اس كان كے متعلق يه اندازه كيا گيا تها كه اسكا رقبه ۹ سو مربع ميل هے - اس كے كوئلے كي قسميں مختلف تهيں ' مگر بحيثيت اوسط اس كا مقابله نيوكيسل كے كوئلے سے كيا جاسكتا تها -

ان كانوں ميں دس جدا گانه كارخانے كام كرتے تهے جنميں سب سے مشهور فرنچ كمپني تهي - اسكے نكالے هوے كوئلے كي مقدار ۵ لاكهه ٹن تهي - ڈائكٹر قرے كے كنسيشن كے ليے جسقدر كوئلا نكالا جاتا تها اسكي مقـــدار ايک لاكهه دس هزار ٹن سالانه تهي ' اور يه سب كي سب فرنچ كمپني خريد ليا كرتي تهي - گرچي كنسيشن كے كوئلے كي مقدار (اس كنسيشن كو حال ميں فرنچ كمپني نے ۸ هزار پونڈ كو خريد ليا هے) ۸۵ هزار ٹن سالانه تهي' اور زير بحا براه‌رس سالانه ۶۰ هزار ٹن كوئلا نكالتے تهے - يه تهے اصلي نكالنے والے ' علاوه ان چهوٹي چهوٹي كانوں كے جنميں سے ۵۰ هـــزار ٹن كے انـــدر كوئلا نـــكلا - اس ميدان كي پيداوار كي كل تعداد ۸ لاكهه ٹن سالانه هے -

(لـــوهــــا)

ايشياء كوچک ميں كچهے لوهے كي كانيں بكثرت هيں - يه كانيں جزيرهٔ مٹلين كے بالمقـــابـــل براعـــظم ميں ازميت كے قريب واقع هيں - ان ميں سے سالانه تقريباً تيس هزار ٹن لوها نكلتا هے - شهر زيتون سے شمال كي طرف بيرت كي پهاڑيوں ميں جو سب سے بڑا ذخيره ملا هے وه ۹۰ ميل تــک خليج اليگزنڈرٹيا سے ايک خط مستقيم كي شكل ميں چلا گيا هے - اس ذخيره كا رقبه وسيع هے اور اس سے سالانه ۳ لاكهه ٹن لوها نكلتا هے -

(تـــانـــبا)

يـــه ذرا بهي مبـــالغه نهيں كه كچا تانبا اشياء كوچک كے شمالي صوبوں ميں قريباً هرجگه ملتا هے - ملـــک كا اندروني حصه - كيونكه باسفورس سے باطوم تک تمام مسافت كي يهي حالت هے - ايک مس خيز خطه هے ' اور گويا يه ايک عام قاعده هے كه ان كانوں كي رگيں تنـــگ اور مايه دار هيں' جنميں ۲۰ فيصدي بلـــكه اس سے بهي زيـــاده تانـــبا هوتا هے - آغانا كي كان در حقيقت وسـط اشيـاء

ادب نے تمام الفاظ کا احاطہ کیا اور انکا نام مفردات القرآن رکھا - مثلاً مفردات القرآن امام راغب اصفہاني المرجود سنہ ۵۰۰ ' مفردات القرآن محي الدين محمد بن علي رزان حنفي ' ليکن اکثر علماے ادب نے بجاے احاطۂ الفاظ صرف مشکل لغايت پر اکتفا کي ' اور اوسکو غريب القرآن کے نام سے موسوم کيا -

(غريب القرآن)

فن غريب القرآن پر نہايت کثرت سے علماے نحو و ادب نے تصنيفات کيں ' اس موضوع پر سب سے پہلي کتاب غريب القـران ابوعبيدہ معمر بن مثنی نحوي المتوفي سنہ ۲۰۹ کي ھے ' اسکے بعد اس موضوع پر يہ کتابيں لکھي گئيں غريب القران احمد بن محمد بن يزداد طبري نحوي المرجود سنہ ۳۰۴ ' غريب القرآن ابن دريد لغوي المتوفي سنہ ۳۲۱ ' غريب القران عبد الله بن مسلم بن قتيبه المتوفي ۳۲۲ ' غريب القـران ابوبکر محمد بن قـاسم ابن الانـباري المتوفي سنہ ۳۲۸ ' غريب القران ابو عمر محمد عمر الزاهـد تلميذ ثعلب المتوفي سنہ ۳۴۵ ' الاشارہ في غريب القران ابو بکر محمد بن حسن نقاش نحوي بغدادي المتوفي سنہ ۳۵۰ ' غريب القران قاضي احمد بن کامل المتوفي سنہ ۳۵۰ ' غريب القران ابوبکر محمد بن عزيزي سجستاني تـلميذ ابن دريد ' غريب القران و الحديث ابو عبيد احمد بن محمد هروي المتوفي سنہ ۴۰۱ ' مشکل غريب القران مکي بـن ابي طـالب قيسي المتوفي سنـہ ۴۳۷ ' کتـاب الغـث المستـدرک علي الهروي ابو موسی محمد بـن ابي بکر اصفهاني المتوفي سنہ ۵۸۱ ' تحفة الاريب فيما في القـران من الغريب ابوحيـان محمد بن يوسف الاندلسي المتوفي سنہ ۷۴۵ -

غريب القران کي تدوين ميں سب سے زيادہ کاوش و تلاش صرف وقت ابن دريد اور عزيزي نے کيا ' ان دونوں أستاد و شاگرد نے تدوين و ترتيب غريب القران ميں پورے پندرہ برس صرف کيے -

(مصـادر القـرآن)

بعض ائمہ لغت نے قران کے اسماے جامدہ کو چھوڑکر صرف مشتقات کيطرف توجہ کي ' اور مصادر قران کي تحقيق و تشريح کي ' اس قسم کي پہلي تصنيف يحی بن زياد الفراء المتوفي سنہ ۲۰۷ کي مصادر القرآن ھے ' اسکے بعد ابراهيم بن اليزيدي المتوفي سنہ ۲۲۵ نے مصادر القـران لـکھي ' ابوجعفر احمد بن علي جعفر المتوفی سنہ ۵۴۴ نے تاج المصادر کے نام سے قران و حديث دونوں کے مصادر يکجا جمع کردیے -

(الواحد و التثنيہ و الجمع فی القران)

هم نے جيسا پہلے بيان کيا ھے کہ جسطرح تمدن اجتماعي ميں نئے نئے تکلفات اور مختلف ضرورتوں کے سامان هميشہ پيدا ہوتے رهتے هيں ' اور وہ پهيلتے جاتے هيں ' بعينہ يہي حال تمدن علمي کا بھي ھے کہ هر شے ميں ذرا ذرا سي بات سے نئے نئے شعبے پيدا هوتے رهتے هيں ' هر تثنيہ اور جمع کي اصلي صورت واحد ھے ' اور واحد و مفرد اسماء کي تشريح مفردات و غريب قران ميں کر هوتي رهتي ھے ' ليکن چونکہ تثنيہ اور جمع بنانيکے مختلف قواعد و اصول هيں ' بعض جمعيں بلا قاعدہ هوتي هيں ' بعض جمعوں کي مفرد نہيں هوتے ' ان وجوہ سے علما نے اس موضوع پر بھي باقاعدہ مستقل رسائل لکھے ' جن ميں سے سب سے پہلي تصنيف يحی بن زياد الفراء المتوفي سنہ ۲۰۷ کي کتاب الجمع و التثنية في القران اور دوسري اخفش اوسط سعيد بن سعدہ نحوي المتوفي سنہ ۲۱۵ کي الواحد و الجمع يا الافراد و الجمع فی القران -

(معربـات القـران)

هر زبان ميں دوسري زبانوں سے باهمي اختلاط و تعلقات سياسي و تمدني کي بنا پر کچھ الفاظ آجاتے هيں ' اور تھوڑے تغير کے بعد وہ اهل زبان کے الفاظ قرار پا جاتے هيں - عربي زبان ميں بھي اس قسم کے الفاظ هيں ' اور قران مجيد نے اونکو استعمال کيا ھے - مجموعي مباحث ميں علماے متقدمين ميں سے تو متعدد علما مثلاً ثعالبي ' ابن فارس ' ابن جزري ' ابن جرير طبري (في اول التفسير) رغيرہ نے انکا ايک باب علحدہ قرار ديکر اونکي تحقيق کي ھے - ليکن متاخرين ميں جلال الدين سيوطي المتوفي سنہ ۹۱۰ نے " المذهب فيما وقع في القران من المعرب " ايک مستقـل رسالہ تاليف کيا ھے - تاج الدين سبکي المتوفي سنہ ۷۷۱ اور ابن حجر عسقلاني المتوفي سنہ ۸۵۲ نے ان الفاظ معربہ کو نظم کرديا ھے -

(الوجـوہ و النظـائر في القـرآن)

قرآن ميں اکثر ايک لفظ متعدد مقامات ميں مختلف معني رکھتا ھے - اهل بلاغت ايسے لفظ کو " مشترک " کہتے هيں ' ليکن علوم قرآن ميں اونکو " نظائر " کہتے هيں ' اور بعض الفاظ ايسے هيں جو متعدد مقامات پر بعينہ مستعمل هوے هيں ' اور هر جگہ اون سے ايک هي معني مراد هيں - علماے قرآن اونکو وجوہ کہتے هيں ' وجوہ و نظائر کي واقفيت فہم معاني قرآن کيليے نہايت ضروري ھے تاکہ معني سمجھنے ميں اشتباہ نہو - اس بنا پر علماے اسلام نے وجوہ نظائر کي مستقل تصنيفات ميں توضيح و تحقيق نہيں ضروري سمجھا - اس فن کي بناء اسقدر قديم ھے کہ حضرت ابن عباس سے اونکے دو شاگرد عکرمہ اور علي بن ابي طلحہ نے اون سے اس فن کي روايتيں کي هيں - بلحاظ تصنيف سب سے پہلے مقـابل بن سليمـان مفسر المتوفی سنہ ۱۵۰ کي تاليف الوجوہ و النظائر کا نام منقول ھے -

انکے علاوہ احمد بن فارس لغوي المتوفي سنہ ۳۷۵ ابو الفرج بن الجوزي المتوفي سنہ ۵۹۷ ' ابو الحسين محمد بن عبد الصمد مصري دامغاني ' ابو القاسم محمود نيساپوري المرجود سنہ ۵۵۳ کي الوجوہ و النظائر في القران کے نام سے تصنيفات هيں - جلال الدين سيوطي کا رسالہ " معرک الاقران في مشترک القران " بھي اسي فن ميں ھے -

البقية تتلي

اسے ضرور پڑھیے

هر فرمايش ميں الهلال کا حواله دينا ضروري هے

پوئن ڈائين

— * —

معجز نما ايجاد اور حيرت انگيز شفا - دماغ کي شکايت کو دفع کرنے کيليے - مرجهاے هوئے دلکو تازه کرنيکے ليے - هسٹريه اور کلرر ٹيک کے تکليفونکا دفعيه نرر ميں قوت پهونچانا - بڑهاپے کو جواني سے تبديل - ايام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونوںکے لئے مفيد قيمت دو روپيه في بکس جسميں چاليس گولياں هوتي هيں -

زينو ٹون

—*—

ضعف باه کا اصلي علاج - قيمت ايک روپيه آٹهه آنه

ڈائين مايڈ کمپني - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکته

نوفلوٹ سب سے بهتر

— * —

کيونکه تمام هارمونيم سے بڑهکر هے جسکي سر و تان ايک عجيب اثر پيدا کرتي هے - همارے فهرست کے واسطے بهت جلد درخواست آنا چاهيے -

وان اينڈ کمپني نمبر ۱۰/۳ لور چيت پور روڈ - کلکته

گهڑيوںکا خاص خزينه سب سے کم قيمت آدهے قيمت ميں تهوڑے دن کيليے -

قيمت تين روپيه پندره آنه اور چار روپيه پندره آنه رسٹ واچ آدهے قيمت پر - چار روپيه پندره آنه اور چهه روپيه پندره آنه اور دس روپيه - چهه کے خريدار کو ايک گهڑي مفت فهرست درخواست پر بهيجي جائيگي -

کمپڈيشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لين - کلکته

دافـع جنـون

— • —

ڈاکٹر ڈبلو - سي - رري کي مجرب دوا فوراً سے دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کيفيت سے اطلاع ديجائيگي - پانچ روپيه في شيشي -

S. C. Roy M. A.
167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

سال ويئي

— * —

يه دوا ايک عجيب اثر پيدا کرتا هے - نوجوان بڑها - مجرد يا شادي شده سب کے لئے يکساں اثر -

اس - سي - راے نمبر ۳۶ دهرمتله اسٹريٹ - کلکته

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغير کسي تکليف کے تمام روئيں اڑجاتے هيں -

آر - بي - گهوس

نمبر ۳۰۶ اپر چيت پور روڈ - کلکته

پچاس برس کے تجربه کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي داس کا آزا لا ساهاے -

گولياں — ايک بکس ۲۸ گوليونکي قيمت ايک روپيه -

مستورات کے بيماريونکے لئے نهايت مفيد دوا - خط کے آنے سے پوري کيفيت سے اطلاع کيجائيگي -

سواتهيا سهاے فارميسي - ۳۰/۲ هاريسن روڈ کلکته

کايا پلٹ

اون اسيروں کيلئے کايا پلٹ هے اکسير
جو جواني ميں هوے رنج کے هاتهونميں اسير

حضرات ! انسان چونکه اشرف المخلوقات بنايا گيا هے لهذا انتظام دنيا کيليے الله پاک نے اسکو دل و دماغ بهي خاص قسم کے عطا فرمائے هيں - بهت سے اهم کام اسکے ذمه عائد کئے هيں اور اجراے کار کيليے اسکو بڑي بڑي قوتيں عنايت کي هيں - ليکن تمام کام اور کل قوتين سلامتي دل و دماغ اور صحت جسم سے تعلق رکهتي هيں - جس انسانکي دل و دماغ صحيح اور جسماني قوتيں قائم هيں مستعدي اور چستي موجود هے ' تو انسان تمام کاموں کو درست اور کل لوازمات زندگي کو بخوبي طے کر سکتا هے ورنه بيمار اور مايوس شخص کي زندگي ايک بيکار زندگي سمجهي جاتي هے - حضرات براے مهرباني هماري تيار کرده حبوب کاياپلٹ کو ايک مرتبه آزما ديکهيے که يه گولياں آپکي دماغي اور جسماني قوتوں کو تقويت دينے ميں ممد و معاون هوتي هيں يا نهيں - بڑهاپے ميں جواني اور کم طاقتي ميں شه زور بناتي هے - اگرچه حبوب کايا پلٹ کي تصديق کو هماري اس تحرير کي شهادت کے ليے همارے پاس کافي سے زياده اعلى اعلى سند يافته ڈاکٹروں و ديگر اصحاب کے سرٹيفکٹ کثرت سے موجود هيں ليکن سب سے بڑا سارٹيفکٹ آپکا تجربه هے - هم اميد کرتے هيں که آپ همارے جهوٹ سچ کا تجربه کرنيکے ليے هي کم از کم ايک مرتبه ضرور استعمال فرمائينگے اور هم آپکو يقين دلاتے هيں که آپ همارے احسانمند هونگے - حبوب کايا پلٹ جواهرات وغيره سے مرکب هيں اور قيمت نهايت هي کم رکهي گئي هے ايک روپيه في شيشي - ۶ - شيشي کے خريدار کو - ۵ - روپيه - ۸ - آنه نمونه کي گولياں - ۴ - آنه کے ٹکٹ آنے پر روانه هونگي پرچه ترکيب استعمال همراه دوا مع چند ايسي هدايات کے ديا جاتا هے جو بجائے خود وسيله صحت هيں -

منيجر " کاياپلٹ " ڈاک بکس نمبر - ۱۷۰ - کلکته

Manager, Huboobe Kaya Palat Pharmacy, Post Box 170.
Calcutta.

الهلال کي ايجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو ايجنسي کي درخواست بهيجيے -

کوچک میں ڈھائي سو میل کے فاصلہ پر واقع تھي - خود سلطنت کي مملوکہ تھي ' اور وھي اسمیں کام کرتي تھي - سنہ ۱۸۹۲ سے لیکے اسوقت تک سیاہ تانبے کي پیداوار ۲۰ ھزار ٹن سے زیادہ ھوئي ھے - گورنمنٹ کا تخمینہ ھے کہ اس کان میں ابھي ۷ لاکھہ ٹن کچا تانبا اور موجود ھے جس میں عمدہ تانبے کا اوسط دس فیصدي ھوگا -

ایک اور اھم ذخیرہ سلیمانیہ سے ۸۰ میل اور بغداد ریلوے کے الہ بازار اسٹیشن سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ھندیقہ میں موجود ھے - اسکا تانبا صورتاً اس تانبے کے مشابہ ھے جو جرمني کي مینسفلڈٹ کے ذخیروں سے نکلا تھا - جو تھوڑا سا کم ھوا ھے اور اسکي رپورٹ کي گئي ھے - اس سے یہ معلوم ھوتا ھے کہ بحیثیت اوسط ھندیقہ کي کانیں مینسفلڈٹ کي کانوں سے زیادہ مایہ دار ھیں - بہت دفعہ یہ جانچا گیا کہ انمیں خالص تانبا کتنا ھے - ۵ فیصدي اوسط پڑتا ھے - حال میں ایک مکمل رپورٹ کي گئي ھے ' اس سے معلوم ھوتا ھے کہ خالص تانبے کي مقدار ۷ فیصدي تک ھے -

(سیسہ ' زنک ' اور چاندي)

کچے سیسے (Gatena) کے ذخیرے بہت ھیں اگرچہ تانبے کے ذخیروں سے کم ' اور زیادہ تر انہیں مقامات میں جہاں تانبا ھے - چاندي اور سیسے کي کانوں کے لیے سب سے زیادہ مشہور زمین کا وہ قطعہ ھے جو قرہ حصار کے نواح میں ھے - ایک مشہور رگ جو دو انچ سے کم موٹي تھي - یہاں نکلتي تھي - یہاں کي ایک ٹن معدني پیداوار کي قیمت تین سو پونڈ ھوتي ھے ' جسمیں سونا اور چاندي بھي شامل ھوتي ھے -

حکومت عثمانیہ برقار دعي کي ایک کان کي مالک ھے اور اسمیں اسکا کام بھي ھوتا ھے اس سے ۴ ھزار پونڈ سالانہ کي آمدني ھے -

سیسے کي کانیں زیادہ تر تنگ رگوں میں ملتي ھیں جنکي ضخامت کا اوسط دو انچ ھے - انمیں سیسے کے ساتھہ چاندي بھي ایک ٹن میں ۹ سو اونس تک ھوتي ھے - سب سے عمدہ کان جو اسوقت تک معلوم ھے وہ بالي قرا دین کي ھے - یہ کان خلیج اڈریامٹ سے شمال کي طرف تیس میل کے فاصلے پر (جزیرۂ متلین کے بالمقابل) واقع ھے - اسمیں لوڈ (وہ رگ جسمیں خام معدنیات ھوں) بکثرت ھیں اور انکي ضخامت ایک فٹ سے لیکے ۳۵ فٹ تک ھے - ان امتحانات کي رپورٹ کے بموجب جو حال میں ھوے ھیں ان خام معدنیات میں ساڑھے چھہ فیصدي زنک اور بارہ فیصدي سیسہ ھے -

(سونا)

سمرنا اور درۂ دانیال کے پاس دو ضلعوں کے علاوہ اور کہیں کي سونے کي کانوں میں ابھي تک کام نہیں ھوا ھے - عرب میں سونے کي کانیں ھیں مگر یہ نہیں معلوم کہ کہاں ھیں ؟

در حقیقت قرہ حصار کے پاس ایک کان کے علاوہ تمام شمالي صوبوں میں سونا نہیں ھے - سمرنا کے قریب بعض کانوں میں سونا نکلا ھے - کئي سال ھوے چند کانیں کھودي گئي تھیں ' جنمیں سے زیادہ نفع بخش میندریز (آلدین) کي کان تھي - اس سے دو اونس في ٹن سونا نکلتا تھا - درہ دانیال کے کنارے جنوب چنکالي میں ۵ گھنٹے کي مسافت پر سونا کھریا کي تھون میں نکلا ھے - سونے کے علاحدہ کرنے کے لیے جو تجربے کیے گئے انمیں في ٹن ۳ دینار سے لیکے ۱۵ دینار تک سونا نکلا - مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیاني راستے میں سونے کي کانیں ملینگي مگر اب تک انکے متعلق یاد داشت نہیں ملی ھے -

(متي کا تیل)

ایشیاء کوچک میں متي کے تیل کے موجود ھونیکي علامتیں تقریباً تمام جزیرہ نما میں پائي جاتي ھیں - تیل کي کانوں میں سے درحقیقت صرف صوبہاے بغداد و موصل اور ایک حد تک بصرہ کي کانیں کھودي گئي ھیں - تیل کے سوتوں تعداد کي کوئي ۲ سو تھي اور یہ ۲ سو سوتے کوئي ۲۰ متفرق مقامات میں پھیلے ھوے تھے -

یہاں تقریباً ۴ خط تھے جو ایک دوسرے کے متوازي چلے گئے تھے - ان میں سے سب سے بڑا وہ خط ھے جو سلسلہ کوہ جبل العمران کے کنارے کنارے مینڈیلي کے شمال و مغرب کي طرف سے شروع ھوتا ھے ' اور جہاں تک دجلہ گیا ھے چلا جاتا ھے ' اسکے بعد حمان علي سے تقریباً شمال کي طرف مڑجاتا ھے - دوسرا خط ایراني سرحد پر خانقین کے قریب سے شروع ھوتا ھے اور التین - کفرو کے آگے تک چلا جاتا ھے - تیسرا خط درحقیقت کوہ قرہ داغ کے بالکل برابر ھے ' مگر پہلے خط سے چھوٹا ھے - چوتھا اور سب سے آخري خط سلیمانیہ سے شروع ھوتا ھے ' اور شمال و مغرب کي طرف چلا جاتا ھے -

شمال کي طرف اور آگے بھي تیل کي کانوں کي علامتیں ملسکتي ھیں - جیسے ارض روم کے جانب مغرب ضلع ترجان میں ران (ایک جھیل ھے) اور پلک بحراسود پر تیس میل کے اندر - پلک کي علامتیں بہت ھي امید افزا تھیں ' مگر دو آبہ دجلہ و فرات کے تیل کے چشموں کے مقابلہ میں اسکا رتبہ چھوٹا تھا - سنوپ کے جنوب میں پچاس میل پر تیل نکلا ھے -

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - دي لیٹ بیرسٹر ایٹ لا کی

میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنے طب متعلقہ مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو اِن مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے مواقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ہیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقدمات قتل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کي جوابدہي (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

عورتوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -
(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امور مختلفہ کے متعلق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ ہي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلة کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشیں ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب، کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن سے مل سکتي ہے -

مولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتابیں

(از مولانا شبلي نعماني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملک کي خوش قسمتي ہے کہ مولوي عبد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر ان کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک
سرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کی مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ
ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ
مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

[illegible] عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلشر
کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

حسن قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شے کی قبولیت کی معراج یہی ہے کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں۔ اور یہ گویا قبول عام ہوئی۔ لیکن قبول خاص و قبول عام کی انتہا ہی کی شناخت یہ ہے کہ اس شے کے معترف مستند طبیب، مشاہیر، اعاظم، شرفاء، اخبارات، اعلیٰ پریس جیسے ہیں۔ یعنی انجمن افراد مختلف ایک شے کو مخصوص کیسلئے رطب اللسان ہوتو ایسی شے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے بھی جائیگی۔ مندرجہ بالا عبارات کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفاق سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب وقار الملک بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے۔ خدا کرے کہ آئندہ بھی کامیاب ہوں۔"

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب بہادر چیف جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ "تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو نہ صرف بہترین خوشبو پایا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا ہے۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا۔"

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں۔ "زیتون (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں ملا یا اور بڑی حکمت کی ہے یہ ترکیب واقعی تعریف کے قابل ہے کیا ہی عمدہ دلکش خوشبو ہے" "سر دست یہ لکھ پر لکھنے نہ دیکھ بہتر اچھا ہو گا" ... "ہلا غ کیلئے خوشبو کا کیل اچھا ہے۔ + وہ ہوا بھی سست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے"

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیرآئیل کے شورگاہ کارخانے کو بھی دیکھا ہے۔"

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ "یہ تاج ہیر آئیل کو میں نے اکثر مریضوں کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد یقیناً قابل قدر ہے۔"

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ جلد ۱ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام ہونولز تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے۔"

روزانہ زمیندار لاہور جلد ۲ - نمبر ۹۰ - ۳۰ اپریل ۱۹۱۲ء "حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیسلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آرائش و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں۔"

تاج روغن بادام و بنفشہ - تاج روغن زیتون و یاسمن

فی شیشی عہ ۔ فی شیشی عہ

تاج روغن آملہ و بنولہ

فی شیشی ۱۲ ار

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو مرفی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمائش بھیجئے یا پنجاب کے مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کی بڑی بڑی دکانوں میں ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت

تھوڑے مقامات ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

المشتہر

منیجر۔ دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

مشاهیر اسلام رعایتي قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاه سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انه رعایتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الفثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۴) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنه رعایتي ۶ پیسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیرعلي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتي ۶ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعایتي ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه معه یکجا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) دیا رفلکان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ۶ - انه (۴۱) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انه - رعایتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعایتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نهیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حکیموں کے بالتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکي نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قیمت ایک روپیه (۵۱) اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جست بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

ملنے کا پته :- منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

سعادت فلاح دارین - قران کریم - بیش قدر تفاسیر - اکسیر صفت کتب دین و تاریخي و اسلامي - اور بیسیون دیگر مفید و دلچسپ مطبوعات وطن کي قیمتوں میں یکم مارچ ۱۴ - بروز اتوار - کیلئے معقول تخفیف هوگي - مفصل اشتهار مع تفصیل کتب بواپسي منگا کر ملاحظه کیجیے - تا که آپ تاریخ مقرره پر فرمایش بهیج سکیں -

منیجر وطن لاهور

درد وهی جانتا ہے - دوسرا کیونکر جانسکتا ہے -

یہ سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب ہو رہا ہے - سردي ہٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے ہیں - لیکن بد قسمتي سے دمہ کے مرض کي حالت ناگفتہ بہ ہے - تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں - اور رات دن سانس پہولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتي ہے - دیکھئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاري ادویہ زیادہ تر نشیلي اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلاڈونا ' پوٹاسرایي ' اوڈالڈ دیکر بنتي ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اصول سے بني ہوئي - دمہ کي دوا انمول جوہر ہے - یہ صرف ہماري ہي بات نہیں ہے - بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - آپنے بہت کچھہ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھي آزما لیں - اسمیں نقصان ہي کیا ہے ' پوري حالت کي فہرست بلا قیمت بھیجي جاتي ہے - قیمت ۴ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

خدا کے فضل سے ہزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پہر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلي اور قے بھي آتي ہو - سردي سے ہو یا گرمي سے - جنگلي بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھي ہو - کالا بخار - یا آسامي ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلٹھیاں بھي ہو گئي ہوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑہ جاتي ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے ' نیز آسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاہلي رہتي ہو - کام کرنے کو جي نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتي ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹي بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتي ہے
[illegible]
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فن
ایک دن میں پچاس ہزار ! . !

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعني اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں ' تو اس کی صرف ایک ہي صورت ہے - یعني یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معني پچیس ہزار بھي نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے بھي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کي نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپي ہوئي چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑہنے والوں کی جماعت کون رکھتي ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے ' اور یہ قطعي ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

منیجر الہلال ۱-۷ مکلاؤڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

[۱۹]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکہ - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاہري تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موہني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازي ہي سے مدد لي ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتي ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتي ہے نہ تو سردي سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت في شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھي ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - ہمنے خلق اللہ کي ضرورت کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردي ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے نہ

جام جهـــان نمـــا

— * —

بالكل نئي تصنيف كبهي ديكهي نهوگي

— * —

اِس كتاب كے مصنف كا اعلان هے كه اگر ايسي قيمتي اور مفيد كتاب دنيا بهركي كسي ايک زبانميں دكهلا دو تو

ايک هــزار روپيــه نقد انعــام

ايسي كار آمد ايسي دلفـريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي هے - يـه كتاب خريد كركويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كر ليئے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليجے - دنيا كے تمام سر بسته راز حاصل كر ليجے صرف اِس كتاب كي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (كتبخانة) كو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عـروض - علـم كيميا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حرام جانور رغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها هے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نور پيدا هو بصارت كي آنكهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا كے مشهور آدمي اپنے عهد بعهد كے حالات سوانحعمري، و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے هر موسم كيليے تندرستي كے اصول عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' انكي قيمتيں ' مقام اشاعت رغيره - بهي كهاته كے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني جسميں علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا هے - حيوانات كا علاج هاتهي ' شتر ' گاے بهينس ' گهوڑا ' گدها بهيڑ ' بكري ' كتا رغيره جانورونكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا هے پرندونكي دوا نباتات و جمادات كي بيماريان دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر (جن سے هـر شخص كو عموماً كام پـڑتا هے) ضابطه ديواني فوجداري ' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ رغيره رغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـک كي بولي هر ايک ملک كي زبان مطلب كي باتيں اردو كے بالمقابل لكهي ميں آج هي وهاں جاكر روزگار كر لو اور هر ايک ملـک كے آدمي سے بات چيت كرلو سفـر كے متعلق ايسي معلومات آجتـک كهيں ديكهي نـه سني هونگي اول هندوستان كا بيان هے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات رهاں كي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگـه كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز رغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے هيں اسكے بعد ملک برهما كا سفر اور اُس ملک كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان (روبي واقع ملک برهما) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفـر كا بالتشريح بيان ملـک انگلينڈ - فرانس - امريكه - روم - مصـر - افـريقه - جاپان - اسٹريليا - هر ايک علاقه كے بالتفسير حالات وهانكي درسگاهيں دكهاني كليں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز كے سفـر كا مجمل احوال كرايه رغيـره سب كچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا كا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاريزكه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ كے كواڑ كهلجاليں دل و جگر چٹكياں ليـنے لگيں ايک كتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايک - روپيه - ٨ - آنه محصولڈاک تين آنے دو جلد كے خريدار كو محصولڈاک معاف

بغير مدد اُستاد انگريزي سكهلانيوالي كتاب حجم ٢٧٥ صفحے

ٹنڈن صاحب كا انگلش ٹيچر حجم ٢٧٥ صفحے

ويسے تو آجكل بيسيوں انگلش ٹيچر چهپ چكے هيں - مگر ٹنڈن صاحب كے انگلش ٹيچر كا ايک بهي مقابله نهيں كرسكتا - اس ميں انگريزي سكهينے كے ايسے آسان طريقے اور نادر اصول بتلائے گئے هيں جنكو پڑهكر ايک معمولي لياقت كا آدمي بهي بغير مدد اُستاد كے انگريزي ميں بات چيت كرنے اور خط و كتابت كرنے كي لياقت حاصل كرسكتا هے - هر طرح كي بول چال كے فقرے هر محكے كے اصطلاحي الفاظ هزاروں محاورے جو كسي دوسري كتاب ميں نه مليںگے - انٹرنس پاس كے برابر خاصي لياقت هو جاويگي - اور جلدي هي آساني سے انگريزي ميں گفتگو كرنيكے قابل هو جاؤ گے - مجلد كتاب كي قيمت مع محصول صرف ايک روپيه ٣ تين آنه دو جلد ٢ روپيه ٣ چار آنه چار جلد ٣ روپيه -

مفت — كتاب انگلش گريمر هر ايک خريدار كو مفت مليگي -

تصوير دار گهڑي

گارنـٹي ٥ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا هے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي هے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني كا پرزے نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر درست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

آٹهه روزه واچ

گارنـٹي ٨ سال قيمت ٦ چهه روپيه

اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے كه كبهي ايک منٹ كا فرق نهيں پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتياں اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگـڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهري نهايت خوبصورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ٩ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بندهـتي هے مع تسمه چرمي قيمت ست روپے

بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كار آمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بنكر همارے يهاں آئے هيں - نه ديا سلائي بضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک لمپ اٹهاكر اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ رغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كر كے خطرے سے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے اٹهنا پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا ناياب تحفه هے - منگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي - قيمت ١ معه محصول صرف دو روپے ٢ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنگ كي روشني هوتي هے ٨ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهاں سے هر قسم كي گهڑياں ' كلاک اور گهڑيونكي زنجيريں رغيره رغيره نهايت عمده و خوشنما مل سكتي هيں - اپنا پتـه صاف اور خوشخط لكهيں انكا مال منگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منگوا ليجے -

منيجر گپتا اينڈ كمپني سوداگران نمبر ٥١٣ - مقام توهانه - ايس - پي - ريلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

PRINTED & PUBLISHED BY A K AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۸ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۴

Calcutta: Wednesday, February 25, 1914.

ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر لی - سی - مٹر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہوگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - این - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں ' وہ تشفی بخش ہیں - ہمنے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ ہمارے تجربہ کار ڈاکٹری تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجائے -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک اصلی رولڈگولڈ کی کمانی مع پتھر کی عینک ۸ - روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک محصول ۵ آنہ -

نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

اہل ڈاک کو مژدہ

کیا آپ ملک برہما میں اپنی کتب مہرت ذریعہ فروخت کرنا چاہتے ہیں ؟ اگر منظور ہو تو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمالیجیے " ۔

منیجر یونیورسل بک ایجنسی

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

مکمل فہرست مفت طلب فرماویں

دی کشمیر کواپریٹو سوسائٹی

سری نگر کشمیر

شال | لوئیان
چادریں | گلوبند
آفتہ | ٹوپیاں
الوان | ریشمی تھان
دھسّہ | پوستین
ارقلی پارچات | نمدے
اونی پارچات | گبھے
ابریشمی | نقاشی

مشک نافہ | زعفران | جدوار | ممیرہ | سلاجیت | زیرہ

بالکل مفت

مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار "زمیندار" کی سوانح عمری معہ کیلنڈر سنہ ۱۹۱۴ع کا صرف دو پیسہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک آنے پر روانہ کررہے ہیں - ذیل کے پتہ پر جلد درخواست کیجیے -

منیجر میو چوئل ٹریڈنگ ایجنسی
موچی دروازہ لاہور

1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مٹل کیس ٹھیک ٹائم دینے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ

3 — چاندی ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جرزو پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ

4 — چاندی کی لیڈی واچ یا ہاتھہ کو زیب دینے والی اور خوبصورتی میں یکتا معہ تسمہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ

5 — چاندی ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتی کے قایم میں آزمودہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ

6 — پیٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹی اور خوبصورت گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ

7 — کرو وائزر سلنڈر واچ چاندی ڈبل کیس اسکی مضبوطی کی شہرت عام ہے گارنٹی ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co. No. 5/1 [illegible] Street, P. O. Dhurrumtollah, Calcutta.

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly „ „ 1 4-2

الہلال

مير مسئول و خصوصي

احمد محي الدين ابو الكلام الدهلوي

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۸ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 25, 1914.

فہرست

تصاویر

الاسبوع

۱۸ ماہ کو شہزادہ ویڈ نے شاہ و ملکہ انگلستان کے ساتھہ قصر بکھنگم میں لنچ کھایا سر ایڈورڈ گرے اور دیگر سفراء سے گفتگو کی -

اثناء قیام لندن میں انہوں نے کامل مالي مدد کا وعدہ لیلیا ہے - اس خیال سے شہزادہ کو اتفاق ہے کہ ایڈریاٹک میں اسي ایک سلطنت کے اثر کا بڑھنا البانیا کے مصالح کے لیے مضر ہے -

قرض کے متعلق ابھي کچھہ طے نہیں ہوا - امید ہے کہ اسمعیل کمال نے نیشنل بنک کے لیے جو رعایتیں دي تھیں انکا رخ بین القومیت کي طرف پھیر دیا جائیگا - شہزادہ ایسا قرض پسند کرتے ہیں جسکي ذمہ داري دول یورپ متحدہ طور پر نہ کریں -

۲۲ فروري کو شہزادہ ویڈ نے اسد پاشا کي سرگروھي میں ایک وفد کو بار دیا - وفد کے ممبر البانیا کی طرف سے شہزادہ سے درخواست کی کہ وہ آزاد و خود مختار تخت کو قبول کریں - شہزادہ نے جواب میں کہا کہ میں اپني جان و دل کو البانیا کے لیے وقف کرونگا - مجھے امید ہے کہ البانیا کو ایک درخشاں مستقبل تک لیجانے میں ضرور البانی میری مدد کرینگے -

ایک جرمني اخبار کا بیان ہے کہ ۲۶ فروري کو شہزادہ ویڈ زار روس سے ملنے جائینگے -

۲۱ فروري کو یونان کي طرف سے دول کی یاد داشت کا جواب پیش ہوگیا - یونان نے دول کے اس "منصفانہ" فیصلہ سے اتفاق اور انکا شکریہ ادا کیا ہے - جزائر کے متعلق وہ دونوں شرطوں کو منظور کرتا ہے مگر یہ چاھتا ہے کہ جزائر ناقابل حملہ قرار پائیں - ترکي کو بھي ان جزائر کے مقابل ایشیاے کوچک کي سرحدوں پر قلعہ بندي کي اجازت نہ دیجاے - یوزجہاطہ اور امبروز میں عیسائیوں کو وہي حقوق دیے جائیں جو مسلمانوں کو اسکے جزائر میں ملنے والے ہیں -

وہ مقابلہ کي پالیسي کو جاري رکھنا نہیں چاھتا ، مگر وادي ارگرو کیسٹرو میں بعض دیہات کے الحاق پر زور دیتا ہے - ان دیہات کے معاوضہ میں وہ تیار ہے کہ البانیا کو ڈھائي ملین فرنک دے اور اس سرحد میں تخفیف کرے جو ساحل البانیا سے لیکے کیپ پکینیا تک پھیلي ہوئي ہے -

چونکہ لفٹنٹ کمال نے جنینیا میں اپني جگہ چھوڑ دیگي تھي ، اسلیے ان پر کورٹ مارشل ہوا - ۲۲ فروري کي صبح کو وہ گولي سے ہلاک کیے گئے -

ریورینڈ انڈریوز جنوبي افریقہ سے روانہ ہوگئے - روانگي کي شام کو انہوں نے کیپ ٹائمز میں ایک خط شائع کیا ہے، جسمیں اپنے ساتھہ حسن مدارات کے شکریہ کے بعد مسئلہ اہل ہند کے بابت یہ راے ظاہر کي ہے کہ سابق کي نسبت اسوقت یہاں کي فضا کي حالت بہتر ہے - انکا بیان ہے کہ اثناء اسٹرائک میں مسٹر گاندھي کے طرز عمل اور جنرل بوتھا کي دانشمندي نے ایک معقول و آشتي آمیز روح پیدا کردي ہے - انکے نزدیک اصلي نقطے دو ہیں ایک تین پونڈ ٹیکس اور دوسرا مسئلہ ازدواج - نقطہ اول کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ انکے نزدیک اسکے حل میں کوئي دقت نہ ہوگي - نقطہ دوم کے متعلق انکا یہ خیال ہے کہ اگر حکومت جنوبي افریقہ صرف ایک شادي کو جائز تسلیم کرے تو بھي یہ مشکل حل ہوسکتي ہے لیکن اگر اس حد سے گزر کے وہ مسلمانوں کے مذہب پر حملہ کریگي تو غیر متناہی مشکلات اور غلط فہمیاں پیدا ہونگي -

برطاني مشرقي افریقہ کي سرحدوں میں ہنگاموں کي وجہ سے مزید چار ہزار فوج کسموں روانہ کي گئي ہے -

سوقبش کپتان ڈي میرے اور بلوچي حملہ آوروں کے نام میں جو جنگ ہوئي ہے اسمیں کپتان ڈي میر کے آدمیوں میں سے دو مقتول اور دو زخمي ہوے ہیں - میجر ٹامسٹید کپتان ڈي میر کي مدد کے لیے کرمان روانہ ہوے ہیں -

الہلال کي ششماھي مجلدات

قیمت میں تخفیف

الہلال کي شش ماھي جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد چھہ روپیہ میں فروخت ہوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو، اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

دوسري اور تیسري جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ھاف ٹون تصویریں بھي ہیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رھگئي ہیں -

(منیجر)

اطــلاع

خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

ہندوستان میں ایک نادر ایجنسی

یعنی

الہلال ایجنسی

بہت جلد پبلک کے فایدہ کے واسطے مقرر ہوگی - ناظرین الہلال اسکی تفصیلی حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آرڈرونکو سردست ملتوی رکھیں -

منیجر الہلال نمبر ۱-۷ مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجی درجنوں تیار کیا جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے آرن جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روا نہ کیا اور آسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لئے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھے -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

اے - گروند راؤ پلیڈر - (بلاری) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکے نٹینگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

—:*:—

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے نیو پرابلم - سوادیشی - ملکی صنعت و حرفت - تارف ریفارم - پروٹکشن یہ سب مسئلہ کا حل کن ہم ہیں یعنی

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

راہ اکتشاف و علم پرستي میں ایک سر فروشانہ اقدام

(یعني)

قطب جنوبي کے لیے ایک اور مہم

(بسرکردگي)

سر ایرینسٹ شیکلٹن

اگر کوئي مجھہ سے پوچھے کہ قوموں کي زندگي کے کیا معني هیں تو میں کہونگا کہ حوصلہ کي بلندي اور عزم کي پختگي -

اس وسیع کرۂ ارض پر صدها قومیں آباد هیں اور هر قوم کے افراد و تمام کام کرتے هیں جو حیات ظاهري و صوري کے مظاهر و لوازم سمجھے جاتے هیں - اسي آسمان کے نیچے اور اسی زمین کے اوپر ہم بھی هیں اور اهل یورپ بھي پهر هم میں جاپاني، چیني اور ندو بھي هیں اور مسلمان بھی - ہم سب اکل و شرب، رفتار وگفتار، مسرت و عیش اور رنج وغم میں شریک هیں -

جسطرح انکي نبضیں متحرک هیں اسیطرح همارى نبضیں بھي چلتي هیں اور اگر انکي رگوں میں خون رواں ہے تو هماري رگیں منجمد و ساکن نہیں، مگر باایں همه پهر وہ کیا شے ہے جسکي جہ سے بعض زندہ بعض نیم زندہ ور بعض جاں بلب کہلاتے هیں ؟

کیا یہ علو حوصلہ اور رسوخ زم کے علاوہ اور کوئي شے ہے ؟ ب زندگی کي حقیقت سفر وہچ هو اور مسافر راستہ کي شکلات سے کمر کھولکے بیٹھہ جائے تو اسے کون زندہ کہیگا ؟ زندہ تو ي ہے جسکے کانٹے چبھیں، پتھروں کي ٹھوکریں لگیں، گھاٹیاں و غار حائل هوں، مگر اس کے پیر کو قرار نہ هو -

ناکامیوں کا صدمہ، مشکلات کا تصور، خطرات و آفات کا خوف تمام چیزیں انسان کي دشمن هیں، جو اسکے عزم و حوصلہ حملہ کرتي هیں، مگر اسي جنگ میں فتح کا نام تو زندگي - جو قومیں زندہ هیں انکے لیے ان میں سے ایک شے بھي مانع نہیں هوتي -

قطب جنوبي کے اکتشاف کے لیے کتني هي مہمیں گئیں، مگر ـ بھي کامیاب واپس نہ آئي - اگر واپس آئي تو ناکام ورنہ برف ناپیدا کنار سمندر میں غرق هوتي گئي، مگر یہ زندگي کي اعجاز نمائي ہے کہ نامرادي و بربادي کي باد زمہریر جو ان هولناک برفستانوں میں چلتي ہے سینوں کي آتش شوق کو افسردہ کرنے کے بدلے انکے شعلے اور بلند کرتي ہے !

کپتان اسکاٹ کي مہم کا جو حسرتناک انجام هوا وہ انساني همت اور ارادے کے لیے ایک سخت ابتلا و آزمایش ہے - لیکن ابھي اس حادثہ همت شکن و حوصلہ فرسا کو دوسرا سال بھي نہیں هوا کہ ایک اور جماعت اسي بحر هلاکت میں سفر کے لیے تیار ہے، جسمیں انساني هستي کي صدها کشتیاں غرق هوچکي هیں -

قطب جنوبي کي سفر کي تاریخ میں سر ای - شیکلٹن کا نام نیا نہیں اس سفر میں وہ دو سال تک رہے هیں، اور قطب جنوبي سے ۱۱۱ میل کے اندر پہچنے کے بعد وہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۹ کو واپس آئے جسکے متعلق وہ اپني کتاب قلب انٹراٹیک میں لکھتے هیں :

سر ایرینست شیکلـٹن

کہ اب هم انٹراٹیک کي اس نا قابل تازگي میں رنگر ریلیاں منا رہے تھے، جو معلوم هوتا ہے کہ انسان کي هستي میں سرایت کررهي ہے، اور جسے اسي واپسي کي خواهش کا ذمہ دار هونا چاهیے جو قطب کے خطہ سے وٹنے والوں پر حملہ کرتي ہے "

اب وہ پهر قطب جنوبي کي طرف ایک مہم لے جانا چاهتے هیں -

(بعض عام حـالات)

اس مہم کا نام شاهي مہم ماوراء نیٹراٹک رکھا گیا ہے - اسکا مقصد یہ ہے کہ براعظم انٹراٹک کے اس تمام حصہ میں سفر کیا جاے، جو اٹلینٹک کي جانب واقع ہے - یہ حصہ ابھي تک نا معلوم ہے - اگر سر شیکلٹن کو اپنے ارادے میں کامیابي هوئي اور انہوں نے بحر ویڈل (Weddell Sea) سے بحر روس (Rass Sea) تک کا دورہ کرلیا تو یہ پہلے شخص هونگے جو اس ملک میں آیا ہے - یہ سفر سمندر هي سمندر میں هوگا - مسافت کي مقدار تخمیناً ایک هزار سات سو میل هوگي -

یوں تو قطب جنوبي کي طرف کون سا سفر آسان ہے - کپتان کا سفر میں کچھہ کم مشکلات نہ تھے، مگر اس سفر کي دقت ایک خاص نوعیت کي ہے - اب تک قطب جنوبي کي طرف جسقدر سفر هوے هیں ان میں راستہ میں ایسے مواقع ملتے تھے جہاں رسد کے گودام قائم کیے جاسکتے تھے - مگر اس سفر میں رسد

شذرات

گذشته هفته میں سرحد پنجاب سے دو نہایت اهم حادثوں کي خبریں موصول هوئي هیں - جنکي اصلي حقیقت سے دنیا یقینا تاریکي میں هے ' اور شاید رهے - اسلیے که ان دونوں حادثوں کے متعلق ذریعه اطلاع یا انگلو انڈین اخباروں کے مراسله نگار خصوصي هیں یا پھر ایسوشیایٹید پریس - اول الذکر کے متعلق تو کچھه کہنا فضول هے ' کیونکه ان سے توقع هي کسکو هے البته مؤخر الذکر کے متعلق هم اسقدر کہنا چاهتے هیں که ملک کي بد قسمتي سے وہ اب ایک صاحب گوش و هوش راوي نہیں بلکه بے روح و حیات فونوگراف هے ' جس سے وهي نغمه نکلتا هے جو اسمیں بھرا جاتا هے - پس اگر آپ میں کچھه بھي فراست هے تو پہچان لیجیے که یه لے کسکي هے -

پہلا حادثه ۱۹ فروري کا هے -

بیان کیا جاتا هے که دوشنبه کي شب کو گیارہ بجے ایک جماعت نے اٹک کے پل پر حمله کیا ' پولیس نے دونوں جانب آتشباري شروع کي - ۸ آدمي نظر آئے ' مگر کسي زخمي کا پته نہیں ملا - ۱۲ بجے آتشباري موقوف هوئي - ٹرین روک لي گئي تھي - مگر بعد کو جب اطمینان هوگیا تو اسے جانے دیا گیا - بظاهر یه معلوم هوتا هے که اس حمله کا مقصد پولیس کي رائفلیں لوٹنا تها -

بعد کي خبر میں بیان کیا گیا هے که اس حمله میں یار شاہ کے جتھے کي کامیابي کار فرما هے - حمله کرنے والے ماهتاب کے بلند هونے سے پہلے غائب هوگئے - انکے حلیه غیر معلوم هیں تعداد کا تخمینه ۵۰ هے -

تیسرے تار میں یه ظاهر کیا گیا هے که اٹک کے پل پر دو بار حمله هوا - پہلا حمله جمعه کي شب کو هوا تها - جسمیں فریقین نے اینٹیں پھینکیں ' اور اسکے بعد حمله آور چلے گئے - فریقین میں سے کسي کے آدمي زخمي نہیں هوے -

دوسرے حادثے کی خبر ۲۳ جنوري کي هے - دهلي کا تار هے :

حال میں بنیروال نے برطانوي قلمرو میں دو سنگین حملے کیے تھے پہلا حمله بلد گرهي میں ۴ جنوري کو اور دوسرا چینا میں ۶ جنوري کو هوا تها جسمیں برطانوي رعایا میں سے تقریبا ۸ آدمي کام آئے تھے - چنانچه یه طے کیا گیا که ان حملوں کي پاداش میں آج ملکنڈ کا کالم درہ ملندري سے هوتا هوا بنیر میں داخل هو اور تمام گاؤں میں صرف ان دو کو گھیرلے ' جنکو سب سے زیادہ ان حملوں سے تعلق هے - یعني نواقلي اور لنگي خان بندا جو سرحد سے چند میل کے فاصله پر واقع هیں - اور دونوں حادثوں کے واجبي تصفیه کي ضمانت کے طور پر انکي جائداد منقوله پر قبضه کر لیا جائے -

آج صبح کو ۸ بجکے ۱۵ منٹ پر تھوڑے سے مقابله کے بعد درہ ملندري پر قبضه هوگیا - فوج نے شب کو نہایت تیز کوچ کیا جسوقت وہ چوٹي پر پہنچي هے اسوقت هر طرف کہرا چهایا هوا تها - فوج دونوں گاؤں کي تسخیر اور چند اشخاص کي گرفتاري میں کامیاب هوئي - همارے طرف کسی نقصان کي رپورٹ نہیں کي گئي -

اس هفته میں دهلي اور لاهور میں بعض خانه تلاشیاں اور گرفتاریاں عمل میں آئي هیں -

دهلي میں امیر چند اور سلطان سنگهه گرفتار هوے هیں - امیر چند ایک تعلیم یافته آدمي هے اور مشن اسکول دهلي میں مدرس اور سنسکرت اسکول دهلي میں هیڈ ماسٹر رهچکا هے - سلطان سنگهه ایک ۱۴ ساله لڑکا هے جسکو امیر چند نے متبني بنایا تها -

امیر چند کي گرفتاري کا تعلق بمب کیس سے بیان کیا جاتا هے - اثناء خانه تلاشي میں کاغذات کے علاوہ اون اور روئي سے بھرا هوا ایک بکس نکلا ' جو ممتحن کیمیاوي کے یہاں بھیجدیا گیا - یه معلوم هوا هے که بکس سے اس شبهه کي تصدیق هوتي هے جو امیر چند کے متعلق پیدا هوا هے -

امیر چند کے یہاں سے بہت سے خطوط بھي بر آمد هوے هیں ' جن میں زیادہ تر سلطان سنگهه کے نام هیں -

امیر چند کے ساتهه ایک تیسرا شخص بھي گرفتار هوا هے جسکا نام اودهه بهاري بي - اے ' هے -

دهلي میں خانه تلاشیوں کے متعلق حسب ذیل کمیونک شائع هوا هے :

دو شنبه اور اسکے دوسرے دن دهلي میں بہت سي خانه تلاشیاں هوئي هیں - پولیس نے یه کارروائي کچهه تو اس وارنٹ کي بناء پر کي هے ' جو علي پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ نے راجا بازار بمب کیس کے متعلق جاري کیا هے ' اور کچهه اس وارنٹ کي بناء پر جو دهلي کے ڈپٹي کمشنر نے شر انگیز نوعیت کي ممنوع الاشاعت تحریروں کي گرفتاري کے متعلق شائع کیا هے - ان تحریروں میں سے بعض راجا بازار بمب کیس میں بطور شهادت کے پیش هوئي هیں - یه معلوم هوا هے که دیگر کاغذات کي ایک تعداد گرفتار هوئي هے ' جو هنوز زیر امتحان هے - شبه کي بناء پر چند اشخاص بھي گرفتار هوے هیں - جنمیں سب سے زیادہ قابل ذکر امیر چند سابق مدرس سینٹ اسٹیفن کالج اور اودهه بهاري بی - اے هیں - تحقیقات هو رهي هے -

بالاخر امید و یاس کي کشمکش اور سخت انتظار کے بعد زمیندار شائع هوگیا -

اے آتش فراق که دلها کباب کرد !

زمیندار کي اشاعت و عدم اشاعت کا سوال ایک روزانه اخبار کي موت و زندگي کا سوال نه تها که اگر صرف اسقدر هوتا تو یه ایک شخصي حیثیت رکھتا - اور وہ همدردي و تعزیت یا تبریک و تهنیت جو کي جاتي محض شخصي اور پرائیوٹ تعلقات کي بنا پر هوتي بلکه یه سوال تها مسلمانان هند کي بیداري ' حس ملي ' اور جوش حق پرستي کا ' یعني یه که آیا درحقیقت مسلمانوں میں فرض شناسي و حق پرستي کا جذبه پیدا هوگیا هے ؟ کیا وہ اس هستي کے لیے کچهه کرسکتے هیں جسکو طاقت کے عفریت نے صرف اسلیے نیم بسمل کر دیا هے که اس نے مسلمانوں کي حسیات و افکار کي ترجماني کي اور اس کي زبان پر حق جاري هوا ؟

شکر هے که اس کا جواب نفي میں نہیں ملا -

لیکن کسي جاں بلب مریض کے بچنے کي اسوقت مسرت هو سکتي هے جبکه اسکے جسم میں روح بھي رهے ' ورنه اگر اسکي لاش ادویه کے ذریعه سے محفوظ رکهه لي گئي تو یه ایک لا حاصل فعل هوگا -

هم اپنے همعصر کو دوبارہ اشاعت پر مبارکباد دیتے هیں اور دعا کرتے هیں که خدا کرے زمانے کے لطمات اسکے هاتهه سے صبر و استقامت کا دامن نه چھڑاسکیں ' اور وہ همیشه حق و صداقت کی دعوت میں اسي طرح جري و بیباک رهے جسطرح که ایک مسلم هستي کو هونا چاهیے -

ا‍ وم القـران

از جناب مـولانا سليمان صاحب دسنوي

(۳)

(اعـراب القـرآن)

تمام سامي زبانوں ميں سے صرف بابلي اور عربي دو زبانوں ميں اجزاے کلام کے باهمي ارتباط و تعلق کے اظهار کيليے اعراب (يعني آخر حرف ميں زير' زبر' پيش) کا استعمال هوتا هے - انهيں اعراب کے ذريعه سے عربي زبان ميں فاعل ' مفعول ' مضاف ' مضاف اليه ' حـال ' تميز ' وغيره کا امتـياز هوتا هے - اسليے ظاهر هے که فهم معني کيليے واقفيت اعراب کي کسقدر ضرورت هے - علمـاے اسلام نے يه بهي ضرورت پوري کردي هے قران مجيد کے اعراب پر بے شمار کتابيں تصنيف کي هيں' جن ميں عموماً ايک ايک سوره کو به ترتيب ليکر اونکے اعراب کي تحقيق کي گئي هے -

اعراب القران ابو حاتم سهل بن محمد سجستاني المتوفي سنه ۲۴۸' اعراب القران ابومروان عبد الملک بن حبيب قرطبي المتوفى سنه ۲۳۹ ' اعراب القرآن ابوالعباس مبرد المتوفي سنه ۲۸۶ ' اعراب القرآن ثعلب نحوي المتوفي سنه ۲۹۱' اعراب القران ابو جعفر احمد بن محمد النحاس المتوفي سنه ۳۲۸' اعراب القران حسين بن احمد خالويه نحوي المتوفي سنه ۳۷۰ (اس کتاب ميں سورۂ طارق سے آخري تيس سورتوں کے اعراب بيان کيے گئے هيں) غريب اعراب القران احمد بن فارس زکريا لغوي المتوفي ۳۷۵' اعراب القران على بن ابراهيم حوفى المتوفي سنه ۴۳۰ (يه کتاب دس جلدوں ميں هے) مشکل اعراب القران مکي بن ابي طالب قيسي المتوفي سنه ۴۳۷ (۳ جزء)' ابو طاهر اسماعيـل بن خلف صقلي نحـوي المتوفي ۴۵۵ (نو جلدوں ميں) اعراب القران ابو زکريا خطيب تبريزي المتوفي سنه ۵۰۲ (چار جلدوں ميں) ' اعراب القران قوام السنه ابو القاسم اسماعيل الطلحي الاصفهاني المتوفي سنه ۵۳۵' اعراب القران ابو البقاء عبد الله المعکري المتوفي سنه ۶۱۶ اس فن کي مقبول و مشهور کتابيں هيں' انکے علاوه اس فن کي يه کتابيں بهي قابل ذکر هيں - اعراب القران موفق الدين عبد اللطيف بغدادي المتوفي سنه ۶۲۹ (صرف اعراب سورۂ فاتحه)' الکتاب الفريد في اعراب القران المجيد حسين بن ابي العز الهمداني المتوفي سنه ۶۴۳ ' المجيد في اعراب الکتاب المجيد برهان الدين ابراهيم بن محمد سفاقي المتوفي سنه ۷۴۲ (مخلوط باعراب تفسير) واعراب القران احمد بن يوسف السمين المصري المتوفي سنه ۷۵۶ ' تحفة الاقران فيما قرى بالتثليث من حروف القران احمد بن يوسف بن مالـک الرعيني الاندلسي المتوفي سنه ۷۷۷ (اس کتاب ميں ان الفاظ کا بيان هے جنکو مختلف معاني کے لحاظ سے جو زير زبر پيش تينوں حرکات کے ساتهه پڑها جا سکتا هے)

معانـى بيـان بديع قران

معـاني القران

الفاظ کے بعد قـران مجيد کے محاسن معنوي کي بحث هے که قران مجيد کن معاني پر مشتمل هے' وه معاني کن طرق سے ادا هوئے هيں ' کن معاني کو کن مختلف صلات و حروف روابط سے ادا کيا گيا هے ' اور يه مختلف صلات و حروف روابط معاني ميں کيا اثر پيدا کرتے هيں ' الفاظ کي تقديم و تاخير تعريف و تنکير ' اطلاق و تقيد وغيره سے معاني ميں کيونکر اثر پيدا هوتا هے ' ان تمام امور کي واقفيت کے بغير فهم مطالب قران غير ممکن هے - اسي ليے علماے ادب نے جنکو اس موضوع پر قلم اٹهانيکا سب سے زياده حق تها ' ان مباحث پر نهايت کثرت سے کتابيں لـکهيں ' جن ميں سے حسب ذيل تصنيفات و مصنفين کے نـام همکو معلوم هيں :

معانى القران يونس بن حبيب النحوي المتوفي سنه ۱۸۲ ' معاني القران علي بن حمزه کسائى المتوفي سنه ۱۸۹' معاني القران محمد بن متنير قطرب نحوي المتوفى سنه ۲۰۶ ' معاني القران ابو الحي بن زياد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷ ' معاني القران ابو عبيده معمر نحوي المتوفي سنه ۲۰۹ ' معاني القران اسماعيل بن اسحاق ازدي المتوفي سنه ۲۲۰' تفسير معاني القران سعيد بن مسعده اخفش المتوفي سنه ۲۲۱ ' معاني القران ثعلب نحوي المتوفي سنه ۲۹۱ ' معاني القران محمد بن احمد بن کيسان نحوي المتوفي سنه ۲۹۹ ' معاني القران ابو محمد سلمه بن عاصم نحوي المتوفي سنه ۳۱۰ 'معاني القران ابو اسحاق ابراهيم الزجاج المتوفي سنه ۳۱۱ 'معاني القران ابوعبد الله محمد بن احمد نحوي المتوفي سنه ۳۲۰'معاني القران ابوالحسن عبد الله بن محمد نحوي المتوفي سنه ۳۲۵' معاني القران ابو جعفر نحاس نحوي المتوفي سنه ۳۲۸ ' معاني القران ابو عبيد قاسم بن سلام المتوفي سنه ۳۲۸ ' الموضح في معاني القران ابو بکر نقاش نحوي المتوفي سنه ۳۵۰ ' موجز التاويل عن معجز التنزيل احمد بن کامل بن شجره المتوفي سنه ۳۵۰' ايجاز البيان في معاني القران نجم الدين ابو القاسم محمود نيساپوري المتوفي سنه ۵۵۳ -

(اعـجـازالـقـران)

انبيا پر خدا کي طرف سے جو کتابيں نازل هوئيں' وه اپنے معاني' مقاصد ' ارشادات اور هدايات کي بنا پر هر زمانے ميں معجز رهي هيں ' ليکن يه قران مجيد کي ايک خصوصيت هے که وه اپنے معاني و ارشادات کے ساتهه اپنے الفاظ ' ترکيب کلام ' اداے ٭ ٭رد ' اور تعبير مفهوم ميں بهي اعجاز رکهتا هے - يهي سبب هے که صحف قديمه گو اپنے معاني کے لحـاظ سے اب تـک باقي هوں ' ليکن وه اپنے الفـاظ و ترکيب الهامي کے لحاظ سے مدت هوئي که دنيا سے مفقود هوچکي هين - مگر قران مجيد جسطرح اپنے معاني تعليمات اور هدايات کے لحاظ سے غير فاني هے ' اوسيطرح اپنے الفاظ و عبـارات الهاميه کے لحاظ سے بهي غير فاني هے' قال الله تعالى انا له لحافظون -

کے گوداموں کے سلسلہ کا موقع نہیں ملیگا - یعني مقامي اور موسمي مشکلات پر رسد کی مصیبت مستزاد ہے -

مگر رسد کا انتظام ناگزیر ہے ' اسلیے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ براعظم کے دونوں طرف دو جہاز رہیں جو ان لوگوں کو مدد پہنچاتے رہیں -

البتہ اس مہم کو بعض ایسي علمي مددیں بھي حاصل ہیں جن سے پہلے کي مہمیں محروم تھیں - مثلاً تلغراف لاسلکي ' اور ہوائي جہاز وغیرہ -

(راستــہ)

آغاز اکتوبر سنہ ١٩١٤ ع میں مہم بیونس ایرز (Buenos Aires) سے روانہ ہوگی ' اور اگر ہوسکا تو عرض البلد میں ٧٨ درجہ جانب جنوب یعني اس مقام تـک سیدھي چلي جائیگي جو جرمني مہم نے دریافت کیا تھا -

اگر برف کے حالات سازگار ہوے ' اور نومبر تـک عرض البلد میں ٧٨ درجہ تـک جانا ہوگیا تو پھر ساحل کی جماعت فوراً پار روانہ ہوجائیگی - بحر ویڈل سے اگر قطب تـک پہنچنا ہوگیا تو امید ہے کہ پھر قطب سے بحر روس تـک آنا مشکل نہ ہوگا -

لیکن اگر بد قسمتي سے حالات موافق نہ ہوے اور مہم آغاز نومبر تک بحر ویڈل میں کسي خشکي تـک نہ پہنچسکي تو پھر مجبوراً موسم سرما سے پہلے مستقل سرمائي مرکز اور رسد کے گودام بنالیگي اور آیندہ موسم میں روانہ ہوگي -

اس صورت میں پہلا جہاز بحر ویڈل میں ساحل گریہم لینڈ (Graham Land) پر کام کرتا رہیگا ' جب سردي بہت بڑھجائیگي تو اسوقت جنوبي امریکہ چلا آئیگا ' اور آیندہ موسم میں بحر ویڈل کي جماعت کو لیکے پھر روانہ ہوگا -

دوسرا جہاز نیوز لینڈ (Newzeland) روانہ ہوگا اور ایک جماعت کو ماوراء براعظم جماعت سے ملنے کے لیے بحر روس میں اتاریگا - اور ماوراء براعظم جماعت کو لیکے نیوز لینڈ واپس آئیگا -

(سفــر ما وراء بر اعظم)

ماوراء براعظم کا سفر بحر ویڈل میں ایڈلانٹیک کي طرف سے شروع ہوگا - لیکن ڈاکٹر بروس (Dr. Brouce) ١٩٠٤ میں اسکوشیا (Scotia) سے اترے تھے اور سنــہ ١٨٢٣ ع میں ویڈل جسکے نام سے بحر ویڈل موسوم ہے جنوب میں ٧٤ درجہ تک چلا گیا تھا -

ممکن ہے کہ علـم الحیات ' جغرافیہ ' طبقات الارض ' اور طبعیات کے علماء جو پہلے جہاز میں ہونـگے جاڑے بھر بحر ویڈل میں رہیں ' اور دوسري تین آدمیوں کي جماعت مشرق کي طرف اس قطعہ کے دریافت کرنے کو روانہ ہوجاے جو ہنوز بالکل غیر معلوم ہے -

ماوراء براعظم کے سفر میں سرشیکلٹن کے ہمراہ جو جماعت ہوگي اس میں پانچ آدمي ہونـگے - یہ لوگ سیدھے قطب کي طرف روانہ ہونـگے اگر حالات سازگار ہوے تو سرشیکلٹن سلسلہ کوہ وکٹوریا کو قطع کرکے نئي زمینیں دریافت کرتے ہوے چلے جائینگے - لیکن اگر حالات سازگار نہ ہوے اور انہیں مجبوراً اپنے اس ارادے کو فسخ کرنا پڑا تو پھر مشرقي راستہ پر چل کھڑے ہونـگے - اس سفر میں غالباً وہ اسکاٹ ' ایمنڈسن ' یا خود اپني ابتدائي مہم کے نقشہاے قدم کي پیروي کرینـگے - امید ہے کہ اسطرح وہ بحر روس میں پہونچکے اپنے دوسرے جہاز سے مل سکینـگے -

(جلد سے جلد خبر کـب ملیگي ؟)

مہم اپنے ہمراہ دو سال کا زاد راہ لیکے جائیگي ' مگر یہ ضرور نہیں کہ وہ دو سال تـک دنیا کے اس عجیب و غریب خطے میں رہے - اگر حالات موافق ہوے اور مہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوئي یعني اس نے ایک ہي سال میں تمام خط کا سفر کرلیا تو انکے متعلق خبریں اپریل سنہ ١٥ ع میں معلوم ہوسکینگي ' اور اگر موسم برسر خلاف رہا اور اسوجہ سے ہمکو بحر ویڈل میں موسم سرما گزارنا پڑا تو پھر اس صورت کہیں آغاز سنہ ١٦ ع میں مہم کے متعلق خبریں ملینـگي -

(جہاز اور جہاز راں)

جہاز راني کے متعلق جنکو ذرا بھي علم ہے وہ جانتے ہیں کہ بحر ویڈل میں جہاز راني بیحد مشکل اور نہایت خطرناک ہے -

سرشیکلٹن کو امید ہے کہ وہ ایورورا Aurora نامي جہاز کے خدمات حاصل کرسکینـگے اور اس نقطہ تـک اس جہاز میں سفر ہوگا -

یہ وہي جہاز ہے جو ڈاکٹر ماسن Dr. Mawsan کي مہم میں تھا -

ایورورا ایک نہایت عمدہ جہاز ہے اسکے قائد کپتان ڈیوس Captain Dauis ہیں - کپتان موصوف سرشیکلٹن کي آخري مہم کے آخري حصہ میں صاحب مہم کے جہاز کے کپتان رہچکے ہیں -

مہم کے ہمراہ جو جہاز ہونگے ان میں سے ایک بھي انٹارکٹک میں موسم سرما بسر نہ کریگا - بحر ویڈل کا جہاز اپني جماعت کو اتار دیگا - اور موسم جہاز راني کے ختم ہونیکے بعد وہ آیندہ سال بحر ویڈل کي جماعت کو لینے جائیگا - یہ جماعت اس عرصہ میں نامعلوم خط ساحل کي سراغرساني میں مشغول رہیگي -

اس مہم سے پہلے جو مہمیں گئیں تھیں انکے ساتھہ کے جہازوں میں اسٹیم کے لیے کوئلا استعمال کیا جاتا تھا - مگر صرف اس ایک کوئلے کي وجہ سے گونہ گوں دقتیں پیش آتي تھیں - مگر اس مہم کے ہمراہ جو جہاز جائینگے وہ اسطرح بنائے گئے ہیں کہ اُنمیں کوئلے کے بجاے تیل سے اسٹیم پیدا کي جائیگي - تیل کے استعمال سے پہلي سہولت تو یہ ہوگي کہ حفظ توازن کي فکر سے نجات ملجائیگي ' کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ تیل کا وزن کوئلے کے وزن سے کم ہے ' اور اسلیے جسقدر وزن کے کوئلے میں جتني اسٹیم پیدا ہوتي تھي اب اتني ہي اسٹیم اس سے کم وزن کے تیل سے پیدا ہوگي - دوسري سہولت یہ ہوگي کہ حوضوں (ٹینکس) میں پاني پمپ کے ذریعہ سے بھرا جاسکیگا - اور جہاز بسہولت و آساني چلیگا -

غرض اس دفعہ یہ کوشش کي گئي ہے کہ جہانتـک علم و دانش اور حیلہ و تدبیر کا دسترس ہو وہاں تـک جہازوں کے سابق مشکلات میں تخفیف کي جاے -

مہم کے دوسرے قائد مسٹر فرینک وائلڈ ہیں - مسٹر موصوف اول درجہ کے پیمایش کرنے والے ہیں - انکا شمار اس عہد کے بہترین اشخاص میں ہے جو قطب جنوبي کي تلاش میں ہیں - انکے تجربہ و مشق کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ اسکاٹ کے ساتھہ سنہ ١٩٠٧ سے سنہ ١٩٠٩ تک رہے ہیں - اسکے چند دن بعد انہوں نے اسٹریلیا کي مہم کے ساتھہ ایک بہت بڑا سفر کیا -

مہم کے ہر جہاز میں چند علماء حیات ' جغرافیہ ' و طبعیات ہونگے تاکہ جہاں سے گذریں وہاں کے ان عجائبات کے متعلق حالات دیکھیں اور قلمبند کرتے جائیں -

جہاز رانوں کي جماعت بڑي نہ ہوگي - کل اشخاص ٣٠ - اشخاص ہونگے - اسقدر تخفیف کي وجہ یہ ہے کہ جہاز کوئلے کے بدلے تیل سے چلینگے - ان ٣٠ آدمیوں کے علاوہ ساحل جماعت میں ١٢ آدمي ہونگے - اس حساب سے جہاز رانوں جماعت میں کل ٤٢ آدمي ہونگے -

سرشیکلٹن کے ہمراہ جانے کے لیے جو لوگ آرہے ہیں سرشیکلٹن کو کامل اعتماد ہے - یہ در حقیقت مہم کي کامیابي کے لیے ایک فال نیک ہے - کیونکہ انتظامات خواہ کیسے ہي ہوں ' اور سازو سامان خواہ کتنا ہي ہو مگر پھر بھي مہم کي کامیابي اسکے اعضاء و ارکان کي قابلیت پر موقوف رہتي ہے - کیونکہ جو لوگ سرشیکلٹن کے ہمراہ تھے انہوں نے ایسے ایسے عمدہ کام کرکے دیے جنکا وہم بھي نہ تھا - ان سابق رفقا میں بھي پھر جانے کے لیے نہایت شوق سے تیار ہیں - (باقي)

(امـثـلـة الـقـران)

حکما کے چھوٹے چھوٹے مقولے اور بلغا کے بلیغ فقرے لوگوں کي زبانوں پر چڑھجاتے هیں - اور وهي تقریباً انشا پردازي اور ادب کي جان هوتے هیں ' اور پهر وہ لٹریچر میں اسقدرسرایت کر جاتے هیں کہ ان سے سینکڑوں محاورے اور تلمیحات پیدا هو جاتے هیں - قران مجید ایجاز اور اعجاز کا کاملترین نمونہ ہے ' اسکي سینکڑوں چھوٹي چھوٹي آئتیں اور حکمیانہ فقرے عربي علم ادب کے جز بنگئے هیں ' جنکے بغیر عبارت میں بلندي اور کلام میں لطف و شیریني نہیں پیدا هوسکتي - علماے ادب عربي نے قران مجید کي اس قسم کي تمام آئتیں الگ کر دي هیں - ثعالبي المتوفي سنہ - ٤٣ ع نے کتاب الایجاز والاعجاز میں قاضي ماوردي المتوفي سنہ - ٤٥ ع نے امثال القران میں - جعفر بن شمس الخلافہ نے کتاب الاداب میں ' جلال سیوطي المتوفي سنہ - ٩١٠ ع نے الاتقان میں مستقل ابواب قران مجید کي ضرب الامثال کو جمع کردیا ہے -

(بـدائع الـقـران)

کلام کے محاسن معنوي کے بعد اوسکے محاسن لفظي کا درجہ ہے جنکو عام طور سے "صنائع و بدائع" کہتے هیں ' زور بلاغت و فصاحت کے ساتھہ اگر یہ چیز کلام میں پیدا هوجاے تو عجیب لطف دیجاتي ہے - یہ بهي عجیب بات ہے کہ تمام علوم و فنون اسلامیہ کے باني و واضع اول عموماً ارباب خلوت و محراب و بوریا نشینان کلبۂ فقر هیں لیکن علم بدیع کا مخترع اول ایک عباسي شاهزادہ ابن المعتز المتوفي سنہ ٢٩٢ ہے ' اوسنے ١٧ بدائع اپني تصنیف کتاب البدیع میں جمع کیے - قدامہ بن جعفر نے جو ابن المتعز کا معاصر تها نقد الشعر میں ٣٠ تک پهونچایا ' ابو هلال عسکري المتوفي سنہ ٣٩٥ نے کتاب الصناعتین میں ٧ کا اور اضافہ کیا ' ابن رشیق قیرواني المتوفي سنہ ٤٥٦ نے کتاب العمدہ میں ٦٥ بدائع شمار کراے ' شرف الدین احمد بن یوسف تیفاشي نے ٧٠ کیا ' عبد العظیم بن ابي الاصبع المتوفي سنہ ٦٥٦ نے کتاب التحریر کے نام سے خاص قران مجید کے بدائع کي کتاب لکهي ' جس میں بدائع کي تعداد ١١٠ تک پهونچادي -

هـمـــزاد

خ ت م جـ ن گ کے اسباب

انـکشاف حقیقت

شیخ سلیمان الباروني کي تصریح

(٣)

ذرا انصاف کیجیے ! اگر میں روپیہ کا طالب هوتا تو ایک رقم کثیر کونت سفورس اور انکے همراهیوں کے فدیہ میں نہ مانگتا ' جنهیں میں نے رها کرکے مسلح پولیس کے تیس سواروں کي حفاظت میں نشات بے کے پاس بهیجدیا ؟ کونت سفورس ایک مشہور دولتمند اطالي ہے اگر میں اسکے اور اسکے همراهیوں کے فدیہ میں لاکهوں روپیہ بهي مانگتا تو خود اسکو اور حکومت کو گراں نہ گزرتا - لیکن میں اس حرکت سے باز رها ' کیونکہ یہ لوگ ترابي جنگ کے قیدي تھے هماري نئي جنگ کے اسیر نہ تھے -

ان لوگوں کو رخصت کرتے وقت میں نے کہا تها کہ هم نے جو کچهہ طے کیا ہے یعني مقابلہ کا اعلان و تجدید اسکي اطلاع تم اپني حکومت کو دیدینا -

یہ لوگ خود اپنے اور نشاط بے اس یقین کے بعد کہ همارے هاتھہ سے ان لوگوں کے نکلنے کي کوئي صورت نہیں جب صحیح و سالم طرابلس پہنچے اور جو کچهہ دیکها تها بیان کیا تو والي طرابلس کے وکیل کو سخت تعجب هوا ' اور اسکے جواب میں یہ خط مجھے لکها :

" جناب فاضل ادیب سلیمان بیروني جازاہ اللہ -

همکو قطعي طور پر معلوم نہیں کہ ٢٤ - اکتوبر کا خط آپکو ملا ہے بهر حال اطالیہ کي بعثت علمیہ (علمي مشن) کے اعضاء آج بخیریت پہنچگئے - جن کي زباني هم نے آپکے الطاف و عنایات کي داستان سني ' اور اس سے پہلے جو کچهہ آپکے متعلق سنا تها اسکي پوري تائید هوئي - بیشک هم میں اور آپ میں علانیہ عداوت کے موجود هوتے هوے آپکا یہ طرز عمل آپکي شرافت اور کشادہ دلي کي ایک روشن دلیل ہے -

مستقبل تو اللہ کے هاتھہ میں ہے ' لیکن مجھے آپکو یہ یقین دلانے کي اجازت دیگئي ہے کہ خواہ واقعات کي رفتار کچهہ هو ' مگر هماري حکومت ایک زمانے سے جانتي ہے کہ عربوں کے دلوں میں آپکي کتني وقعت ہے اور بوقت فرصت آپکے خلوص و لطف کا لحاظ کریگي -

طرابلس الغرب ١٤ نومبر سنہ ١٩١٤ ع	جنرل توماترون وکیل والي طرابلس -

چونکہ کونت مذکور کے ساتھہ همارا برتاؤ یہ رها تها اسلیے حکومت اطالیا نے همارے آخري مطالبہ یعنے خود مختاري کے متعلق مرسیلیا میں همارے وفد سے ملکے گفتگو کرنے کے لیے کونت مذکور هي کو بهیجا - پهر جب میں تونس آ گیا تو وهاں بهي کونت مذکور هي مجهہ سے گفتگو کرنے کے لیے بهیجے گئے -

جب اطالوي اخبارات نے مجھپر یہ بہتان لگانا شروع کیا کہ میں نے انکي حکومت سے ایک رقم لیکے جنگ ختم کردي ہے ' اور اس رقم کا اندازہ دو ملین کیا ' تو انکو نهایت افسوس هوا اور انهوں نے مجھے ایک خط لکها جو ان دروغ بافوں کي زبان کاٹنے میں تیغ سے زیادہ تیز ہے - یہ خط انهوں نے اس وقت لکها تها جب میں راقس میں تها ' اور وہ ترونس میں ' گفتگو کے ختم هوچکي تهي اسلیے عنقریب وہ رومہ جانے والے تھے -

حقیقت اعجاز بیان ' اسباب اعجاز کي تشریح انواع اعجاز کي تقسیم و تعلیل ' محاسن عبارات قران کي تفصیل ' نکات و وجوہ بلاغت و فصاحت قران کي توضیح ' علماے اسلام نے اس خوبي اور عمدگي سے کي ہے که حیرت هوتي ہے ' اور اسکے متعلق اس کثرت سے لٹریچر اونهوں نے فراهم کردیا ہے که اسکا احاطه بهي دشوار ہے - اس فن کي پہلي کتاب جهاں تک همیں معلوم هوسکا امام ابوالحسن علي بن حسین رماني المتوفي سنه ۲۰۴ کي " نکت في الاعجاز " ہے ' اور دوسري امام سلیمان احمد بن محمد خطابي المتوفي سنه ۳۸۸ کي اعجاز القران ' اور تیسري شریف ابو عبد الله محمد بن زید بن علی الواسطي المتوفي سنه ۳۰۶ کي اعجاز القران ' چوتھي قاضي ابو بکر باقلاني المتوفي سنه ۴۰۳ کي اعجاز القران ہے - شیخ عبد القاهر جرجاني المتوفي سنه ۴۷۴ نے " المعتضد " کے نام سے شریف ابو عبد الله کي کتاب کي شرح لکھي - شیخ کي اسکے علاوہ اعجاز القران پر ایک دوسري تصنیف بهي ہے -

متاخرین میں زین المشائخ محمد بن ابي القاسم السبقالي الخوارزمي المتوفي سنه ۵۶۲ کي التذبیه علی اعجاز القران ابو اسحاق ابراهیم بن احمد الجزری الخزرجي کي ایجاز البرهان في اعجاز القران ' امام فخر الدین رازي المتوفي سنه ۶۰۶ کي اعجاز القران ' زکي الدین ابن ابي الاصبع قیرواني المتوفي سنه ۶۵۶ کي البرهان في اعجاز القران ابو بکر محمد بن محمد بن سراقه المتوفي سنه ۶۶۲ کی اعجاز القران ' کمال الدین محمد بن علي زملکاني شافعي المتوفي سنه ۷۲۷ کي البرهان في اعجاز القران الکبیر اور المجید في اعجاز القران المجید الصغیر ' اس فن کي نادر تصنیفات هیں -

یه تصنیفات عموماً قران مجید کے اُن طرق بلاغت و وجوہ فصاحت و انواع محاسن پر مشتمل هیں جو حد اعجاز تک پهونچ گئے هیں - ضرورت تهي که قران مجید کے عام محاسن کلام پر بهي گفتگو کی جاے چنانچه مجاز قران ' تشبیه قران ' امثال قرآن ' امثلة قران اور بدائع قران پر انکو مستقل فن قرار دیکر علحدہ علحدہ بیسوں کتابیں لکھي گئیں -

(مجــاز القران)

فطرت انساني ہے که وہ پامال عامیانه اور کثیر الاستعمال چیزوں سے نفرت کرتا ہے ' اور مخصوص الاستعمال نو ایجاد اور دست نارسیدہ اشیا کو پسند کرتا ہے ' اسي بنا پر عام اور متبذل ترکیب و الفاظ فصحا کي زبان میں متروک هیں ' لیکن یه ظاهر ہے که اگر هر متکلم معاني کیلیے خود الفاظ گڑهکر اوسکا استعمال شروع کردے تو هر شخص کي زبان کیلیے ایک نئي ڈکشنري کي حاجت هوگي ' اور دنیا میں باهمي فهم و تفهیم کا سد باب هوجائیگا ' کیونکه الفاظ سے معاني تک انتقال ذهن فقط ملک یا قوم کے متفق علیه وضع عام کا نتیجه ہے اس بنا پر ایک طرف یه ضروري ہے که وضع عام سے کنارہ کشي نکي جاے ' اور دوسري طرف یه ضروري ہے که کلام میں جدت ترکیب ' خصوصیت استعمال ' اور بے ابتذالي پیدا هو - اس شکل کا چارہ کار صرف ایک چیز ہے یعني تعبیر معني کیلیے اون غیر مبتذل ' غیر عامیانه اور مخصوص الفاظ کا استعمال کیا جاے جنکا گو اون معاني کیلیے وضع عام نهو که ابتذال پیدا هوجاے ' لیکن ان الفاظ کے معاني موضوعه اور اون معاني میں جنکو هم ادا کرنا چاهتے هیں ایک خاص قسم کي مناسبت و مشابهت هو جسکي بنا پر جب هم اون الفاظ کا استعمال کریں همارا مخاطب اونکے عام موضوع له معني سمجھے ' اور پهر جب وہ اونکو کلام کے مقصود اور موقع و محل کے موافق نه پاے فوراً اوسکا ذهن ان عام معاني کو چهوڑ کر اونکے مناسب و مشابه معني کیطرف منتقل هوجاے ' اور متکلم کا مقصود اوسکے جدید ' غیر مبتذل اور غیر عامي الفاظ و ترکیب کے ذریعه سے سمجھه جاے -

اس تفصیل سے حقیقت و مجاز کي ماهیت اور مجاز کے حسن شرف اور رفعت کے اسباب کا اظهار مقصود تها که حقیقت الفاظ کا اپنے وضع عام و معروف میں استعمال کا نام ہے ' اور مجاز اس عام و معروف وضع کے ذریعه سے اوسکے مناسب و غیر معروف معني کو ادا کرنا ہے ' اور اس غیر معروفي ' بے ابتذالي ' اور جدت ترکیب کي بنا پر مجاز حقیقت سے بهتر اور اشرف قرار دیا گیا ہے -

قرآن مجید میں جسکا حسن عبارت ' خوبي کلام ' اور جدت ترکیب حد اعجاز تک ہے بے انتها مجازات هیں جو اکثر کتب سماویه کي خصوصیت خاص ہے - فن معاني القران میں گو علما نے ایک حد تک اسکے مباحث سے تعرض کیا تها لیکن انکي اهمیت ایک مستقل فن کي طالب تهي - اس بنا پر مصنفین اسلام نے مجاز القران کے نام مستقل و مفرد تصنیفات کا سلسله شروع کیا ' اس سلسله کي پہلي کڑي ابو عبیدہ معمر بن مثنی نحوي المتوفي سنه ۲۰۹ کی " مجاز القران " ہے - سلطان العلماء عز الدین بن عبد السلام المتوفي سنه ۶۰۶ کي الاشارہ الي الایجاز في بعض انواع المجاز " اس فن کي بهترین تصنیف جسمیں نهایت استیعاب کے ساتهه قران کي آیات کا استقصا اور اونکے معانی کي تشریح کي گئي ' اسکے بعد علامه ابن قیم بن جوزیه کي تصنیف " الایجاز في المجاز ہے - جلال سیوطي المتوفي سنه ۹۱۰ نے سلطان العلماء کي " الاشارة " کا بنام ' مجاز الفرسان الی مجاز القران " اختصار کیا ہے '

(تشبیه القرآن)

سینکڑوں معاني اور مطالب ایسے هیں جو عام نظروں سے پوشیدہ هیں اور جنکي تشریح و توضیح کیلیے ایک دفتر درکار هوتا ہے - لیکن سب سے آسان ' مختصر اور بهتر صورت اوسکي یه ہے که اونکو بذریعه تشبیه ادا کیا جاے ' یعنی اونکو ایسے معاني و مطالب کے مماثل و مشابه قرار دیا جاے جو عام طور سے معلوم هیں ' اور نظروں کے سامنے هیں که مخاطب ان ظاهر اور واضح معاني سے بواسطۂ مماثلت و مشابهت اون مخفي ' پیچیدہ ' اور دیر فهم معاني و مطالب تک پهونچ جاے -

مذهب چونکه ما وراے مادہ سے بحث کرتا ہے اسلیے بیشتر مواقع پر اوسکو تشبیهوں سے کام لینا پڑتا ہے - قرآن مجید کے تشبیهات پر عام کتب بیان اور نیز فن معاني القرآن ' فن اعجاز القران ' اور فن مجاز القران میں ان پر کامل بحثیں موجود هیں - اور الجمان في تشابیه القرآن لابي القاسم عبد الله بن باقیا البغدادي المتوفي سنه ۴۸۵ اس فن پر ایک مستقل کتاب بهي ہے -

(امثال القرآن)

جو اغراض تشبیه سے متعلق ہے بعینه وهي امثال سے مقصود هیں - انبیاے مذاهب اور حکماے اخلاق نے تمام طرق استدلال سے زیادہ ان امثال سے کام لیا ہے که یه استدلالات منطقي سے زیادہ موثر اور عام فهم هیں ' اس لیے قرآن مجید میں بهي نهایت کثرت سے امثال هیں - تفسیر کے ضمن میں مفسرین نے ان امثال کي جو تشریح کي ہے انکے علاوہ ابو عبد الرحمان محمد بن حسین سلمي نیسابوري المتوفي سنه ۴۰۶ ' ابو الحسن علی بن محمد ماوردي المتوفي سنه ۴۵۰ ' اور شمس الدین ابن القیم المتوفي سنه ۷۵۴ ' نے امثال القرآن " کے نام سے مستقل کتابیں لکھي هیں -

عـالم اسلامی

از اوڈیسا تا تفلیس

اثر: محمـود بـک رشاد رئیس محکمہ مصر

۱

بسلسلہ سیاست روس

روسي قلمرو میں اوڈیسا ایک نہایت خوشنما شہر ہے - در اصل یہ ایک چھوٹا سا ترکي گاوں تها ' اس میں ایک قلعہ تها ' جو قلعہ حاجي بک کے نام سے مشہور تها - دیریباس نامي اسپین کا ایک باشندہ سنہ ۱۷٦۹ ع میں روسي بیڑے میں ملازم ہوا ' اور ترقي کرتے کرتے امیر البحر کے درجہ تک پہنچگیا - یہي شخص ہے ' جس نے اس گاوں پر قبضہ کیا ' اور موجودہ شہر کي داغ بیل ڈالي - یہ واقعہ کیتهرائن دوم کے عہد کا ہے -

اسکے بعد یکے بعد دیگر دو فرانسیسي حکومت روس کے ملازم ہوے - ایک ڈیوک آف ڈاریشیلیو اور دوسرے کونٹ آف دولا نجروں - ان دونوں شخصوں نے اوڈیسا کے حدود وسیع کیے ' اور اسکي رونق و آبادي کو ترقي دي - یہاں کي تجارت برابر ترقي کرتي رہي ' اور اب تو وہ روس کا مرسیلیز ہے -

یہاں سب سے پہلے رومي ' یہودي ' اور بلغاریوں کي ایک جماعت معاش کي تلاش میں آکے آباد ہوئي تهي اور اب تو یہاں صدہا اقوام کے لوگ رہتے ہیں -

اس شہر کا نام ایک قدیم یونان شہر کے نام سے ماخوذ ہے ' جو اوڈیسوس کہلاتا تها ' یہ شہر اسي طرف کہیں قریب تها - اس کا ذکر جنگ طراودہ کي تاریخ میں آتا ہے - اس شہر کي سڑکوں میں ایک سڑک کا بهي نام دیریباس ہے - جیسے ایک هائي اسکول بعینہ اسي نام سے موسوم ہے - اور اس حصہ شہر کا نام لانجرون ہے ' جسمیں دریائي حمام ہیں -

اوڈیسا میں متعدد مجسمے ہیں ' جنمیں ایک کیتهرائن دوم اور ایک ریشیلیو کا ہے - لب دریا ایک نہایت عمدہ سڑک ہے - اس سڑک کا نام بولفار نیقولا ہے -

شہر میں بہت سے ہوٹل ہیں ' جن میں سے لنڈن ہوٹل ' سنیٹ پیٹرسبرگ ہوٹل ' کونٹي نینٹل ہوٹل ' اور برسٹول ہوٹل قابل ذکر ہیں - انکے علاوہ بہت سے بنک ' تهیٹر ' عجائب خانے ' قہوہ خانے ' قبرستان ہیں - اوڈیسا کے سب سے بڑے قہوہ خانے روبینا اور فانکوني ہیں - نواح شہر میں حمام ہیں ' جنکے متعلق مشہور ہے کہ وہ صحت کے لیے مفید ہیں -

سب سے پہلے یہاں سنہ ۱۸۱۲ ع میں طاعون آیا - قریب تها کہ تمام شہر ویران ہوجاے - چنانچہ اموات کي تعداد ۱۳ ہزار تهي -

دول اتحاد ثلاثي کے بیڑوں نے بسلسلہ جنگ کریمیا اس کا محاصرہ کیا ' اور گولہ باري بهي کي - یہاں کي آبادي روسي ' اطالي ' اور یہودیوں کا ایک مخلوط مجموعہ ہے - یہاں بعض اطالي خاندان والي کے برابر دولتمند ہیں ' جسکي آمدني ۴۰ ملین روبل ہے -

قسطنطنیہ کي طرف اوڈیسا سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ایک چهوٹا سا کوهستاني جزیرہ ہے ' جسے فیڈ ونیسي یعني اژدهوں کا جزیرہ کہتے ہیں کفاک اللہ شرها -

اوڈیسا سے میں کریمیا روانہ ہوا جو اعتدال آب و ہوا اور حسن مناظر طبعي میں مشہور و معروف ہے - میرا یہ سفر روسکي باز اخوت کمپني کے اسٹیمر پر تها ' جسکے اسٹیمر رومیاں باز اخوت کمپني کے اسٹیمروں سے کہیں زیادہ صاف و خوشنما ہوتے ہیں ' خصوصاً جبکہ اعلی درجہ کے ہوں - یہ اسٹیمر اپنے سینے سے پاني کو ہٹاتا ہوا ہمیں لیکے چلا ' یہاں تک کہ کریمیا کے پہلے بندرگاہ اوپاتوریا میں لنگر انداز ہوا ' جسے تا تاري کو زلوہ اور روسي کوزسوف کہتے ہیں ' یہ پہلے ایک نخاس تها ' جسمیں غلام اور کنیزیں فروخت ہوا کرتي تهیں -

کریمیا کو سنہ ۱۴۷۸ ع میں ترکوں نے تسخیر کیا اور سنہ ۱۷۸۳ میں روس نے اسے ترکوں سے لیلیا - یہاں ایک جامع مسجد ہے ' جو سنہ ۱۵۵۲ ع میں قسطنطنیہ کي جامع ایا صوفیا کے طرز پر بنائي گئي تهي - اسکي آبادي ۲۵ ہزار ہے ' جسمیں روسي تا تاري ' اطالي ' یہودي ہیں - یہاں سے ۲ فرسٹ (ایک روسي معیار مسافت ہے جسکي مقدار ۱۰۳۵ میٹر ہے) پر بحیرہ مونیاک میں اور ۱۸ فرسٹ پر بحیرہ ساک میں صحت بخش حمام ہیں - ان حماموں کا موسم ۲۵ مئي سے شروع ہوتا ہے ' اور آخر اگست تک رہتا ہے - اس اثناء میں ہزاروں بیمار نہانے آتے ہیں - ۱

اوپاتوریا سے ٦۳ فرسٹ پر سنفیرو پول یعني کریمیا کا جدید دارالسلطنت واقع ہے - یہ ایک نہایت عمدہ شہر ہے اسکي آبادي ٦۰ ہزار ہے -

اوپاتوریا سے ۵ گهنٹے تک چلنے کے بعد ہمارا اسٹیمر سواسطابول پہنچا - یہ ایک بہت بڑا شہر ہے ' جسکي سڑکیں بڑي بڑي اور عمارتیں عظیم الشان ہیں ' روشني برقي ہے - سڑکوں پر ٹریموے چلتي ہے - بندرگاہ میں بحر اسود کا بیڑا رہتا ہے - یہاں روسي محافظ فوج اسقدر ہے کہ نووارد کو اول وہلہ میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے تمام باشندے افسر اور سپاہي ہیں - گو یہ ایک تجارتي شہر ہے ' مگر با ایں ہمہ اول درجہ کا جنگي شہر معلوم ہوتا ہے -

ریلوے لائنوں نے تمام روس سے اسے ملادیا ہے - یہاں ان تمام افسروں کے مجسمے نصب ہیں جنہوں نے جنگ میں کارہاے نمایاں انجام دیے ہیں ' خواہ یہ افسر بري ہوں یا بحري - ان مجسموں کے علاوہ جنگ کي یادگاریں بهي ہیں جو بلجیم میں واٹرلو کي یادگاروں کے مشابہ ہیں - یہاں کا سب سے زیادہ لطیف مقام مینوسپل باغ ہے ' جو لب دریا واقع ہے - باغ میں روزانہ باجا بجتا ہے - افسر اور سپاہي جوق در جوق آتے ہیں ' مگر سپاہیوں کو اندر جانے کي اجازت نہیں -

یہاں کي سڑکوں میں سے ایک مہتم بالشان سڑک کا نام بولغا ہے - اس سڑک پر ایک بہت بڑا باغ ہے ' جسمیں ایک عظیم الشان گول عمارت ہے - اس گول عمارت کے اندر ایک دائرے میں جنگ کریمیا کے واقعات اور ان ترکي ' فرانسیسي ' انگریزي وغیرہ وغیرہ فوجوں کي تصویریں کندہ ہیں ' جنہوں نے جنگ کریمیا میں حصہ لیا تها - انکے علاوہ سامان مدافعت ' اسلحہ ' ذخائر ' سامان استحکامات ' وغیرہ اس باغ میں بکثرت موجود رہتے ہیں -

بندرگاہ کے دہانہ سے قریب ایک دوسري سڑک پر ایک نہایت هي اہم عجائبخانہ ہے - یہ عجائبخانہ محاصرہ سواسطابول اور ان تمام توپوں ' دیگر انواع اسلحہ ' نقشوں ' وغیرہ کے ساتهہ مخصوص ہے جو اس محاصرہ میں استعمال کیے گئے تهے - سنہ ۵۵ - ۱۸۵۴ کے اس محاصرہ نے سواسطابول کو تاریخ میں مشہور کردیا - یہ محاصرہ اسقدر شدید تها کہ سواسطابول قریباً بالکل برباد ہوگیا تها - مگر اس ٹهوکر کے بعد وہ فوراً سنبهلا اور بسرعت تمام ترقي کے میدان میں چلنے لگا - اسوقت اسکي آبادي ۵ ہزار ہے ' جسمیں نصارے زیادہ اور تتاري اور یہودي کم ہیں -

خط کو عربي ميں کونسل جنرل اطاليا کے مترجم نے لکها تها - وہ خط يہ هے :

صديقي !

اس خط کے همراہ آپکے بهائي شيخ احمد کے ليے فرمان پناہ بخشي بهيجتا هوں ' اور خدا سے دعا کرتا هوں کہ انکو توفيق خير دے ' اور وہ بخير و عافيت وطـن واپس آئيں - يهي فرمان ايک چيز هے جو آپ نے مجهه سے لي هے ' کيونکہ آپکو هميشہ اپنے وطن کے مصالح کي فکر رهتي هے -

جسطرح آپکے اسلاف مال کو هيچ سمجهتے تهے اسي طـرح آپ بهي اسکو حقير سمجهتے هيں - چنانچہ آپ نے اپني ذات کے ليے ايک حبہ نهيں ليا ' اور اصل يہ هے کہ مجهے آپ پر جو اسقدر اعتماد هے وہ آپکي اسي شان استغنا کي وجہ هے -

ليکن بااين همه بد قسمتي سے اخبـاروں نے آپ پر اعتراضـات کيے اور بے اصل بهتان لگائے - مگر ميں بخوبي جانتا هوں کہ شاذ و نادر هي ايسے لوگ هونگے جو آپکي طرح يہ دعوى کرسکيں کہ اپنے وطـن کے فوائـد کے سوا نـہ کسي شے کا ارادہ کيا اور نہ کوئي شے چاهي - والسلام -

۱۶ جولائي { کونت اسفورس

ميں سچ کهتا هوں کہ اگر مجهے معلوم هوتا کہ ايک درهم بهي اس هاتهہ نے ليا هے ' يا اس زبان نے مانگا هے ' يا اس قلم نے ايک حرف بهي لکها هے - تو ميں اسکو آگ کي قينچي سے کاٹ ديتا ' بيشک ميرے پاس اطالي سکے اور نوٹ تهے - يہ بـڑے بـڑے معرکوں کي غنيمت تهي ' جـو همارے مجاهدين کو ان مقتـول و مجروح افسروں اور سپاهيوں کي جيبوں ميں ملے تهے ' جو ميدان جنـگ ميں پڑے رهجاتے تهے - انکو هم نے فرانسيسي سکوں سے بدل ليا تها ' کيونکہ هم نے يہ طے کيا تها کہ جب تـک هم نگے سکے نہ ڈهاليں گے اسوقت تک هم فرانسيسي سکے استعمال کرينگے -

بهت سے لوگ يہ سمجهتے هيں کہ دولت عثمانيہ نے همارى مالي مدد کي ' اسکے علاوہ هندوستان ' شام ' مصر ' اور تونس ميں ايسي جماعتيں هيں جو برابر همارى مالي مدد کرتي رهتي هيں -

اسليے آغاز جنـگ سے ليکے انتہاء جنـگ تـک مجهے جسقدر روپيہ بمد اعانت موصول هوا هے اسکي ايک فهرست ديکے اس وهم کے چهرے سے نقاب اٹهاتا هوں -

اسم معطي	جسقدر رقم کہ موصول هوئي بحساب فرانسيسي پونڈ
يورپ سے ايک شخص نے	۱۲۰۰
مشرق سے ايک شخص نے	۸۶۰
مغرب سے ايک شخص نے (مع اپنے رفقاء کے)	۲۰۰
يورپ سے ايک اور شخص نے	۴۲۰
اهل مغرب کي ايک متفرق جماعت نے	۲۷
مغرب سے دو شخصوں نے	۱۲

يہ چندے جن لوگوں نے مجهے لاکے ديے تهے - ميں نے انهيں اپنے هاتهہ سے لکهکے رسيديں ديں ' اور اپني حکومت کے خزانچي کو يہ رقميں ديديں ' جو کہ يغرن کي مجلس انتظامي کي معرفت صرف هوليں - ميرے تونس آنے کے بعد جو چندے آئے وہ ميں نے ان ملازموں اور سرداروں ميں تقسيم کرديے ' جو ميرے همراہ تونس آئے تهے - ان لوگوں سے ميں نے انکي دستخطي رسيديں ليلي هيں جو اسوقت تـک ميرے پاس محفوظ هيں -

جو شخص ميري اس تحرير کو غور سے پڑهيگا اور جنـگ اور حکومت کے معاملات سے واقف هوگا تو اسے يقين هوجاليگا کہ مجهے جسقدر روپيہ بطريق اعانت ملا تها يعني (۲۷۷۷ ليرہ فرانسيسيہ) وہ ايک مهينہ تـک ان بارکش اونٹوں کے کرايہ کے ليے بهي کافي نہ تها جو مجاهدين کا سامان لادے ليجاتے تهے ' اور اسليے ميں نے ضرور اپنے پاس سے ايک رقم کثير صرف کي هے جسکي مقدار ميرے علاوہ اور کسي کو معلوم نہيں -

اگر ضرورت نہ هوتي تو اپنے خدمات کا ذکر نہ کرتا کيونکہ ميں نے جو کچهہ کيا هے وہ وطن و مذهب کي راہ ميں کيا هے ' اسليے اس کا کسي پر احسان نہيں - ليکن اب جو ذکر آگيا هے تو اس تقريب سے ميں بلا فخر کهتا هوں کہ ميں هي وہ شخص هوں جس نے اپني جان ' مال ' زبان ' اور قلم سے اپني اور اپنے هموطنوں کي پيشانيوں سے داغ ننگ کے مٹانے کي آخر وقت تـک کوشش کي اور سواے ان لوگوں کے جنکا ميں نے ذکر کيا هے اور جنکے احسان کو ميں بهي نہيں بهول سکتا ' اور کسي غير کے منت کش نہيں هوے -

ميں نہيں سمجهتا کہ ان لوگوں کے علاوہ مشرق و مغرب ميں ايک شخص بهي يہ دعوى کرسکتا هے کہ اس نے هميں ايک درهم بهي ديا يا خود حکومت عثمانيہ يہ کهکے کہ اس نے همارى اعانت کي ' بلکہ حکومت عثمانيہ نے تو همارى يہ مدد کي کہ جو کچهہ سامان جنگ موجود تها وہ بهي منگوا ليا - اب ميں مع اپنے خاندان کے تونس آگيا هوں اور مصر و آستانہ جارها هوں - اگر کسي شخص کو يہ دعوى هو کہ اس نے براہ راست يا کسي وساطت سے مجهے روپيہ بهيجا اور وہ مجهے پهنچ بهي گيا تو ميں اسے اجازت ديتا هوں کہ وہ مجهہ سے اس رقم کا مطالبہ کرے -

مجهے يقين هے کہ ميں ان شهروں ميں آؤنـگا اور انشاء الله کسي سے شرمساري کے بغير واپس جاؤنگا ' کيونکہ تونس آنے کے بعد ميرے پاس جسقدر چندہ آئے تهے وہ سب ميں نے يہ کهکے چندہ والوں کو واپس کرديے کہ مجهے اب ايسي جنگ کے دوبارہ جاري هونے کي اميد نہيں جس سے اهل ملـک کو ذرا بهي فائدہ هو - اسليے ان چندوں کو لے لينا بے وجہ هے - اس پر بهت سے لوگوں نے مجهے خطوط لکهے جس ميں اس ديانت و استقامت کي داد دي -

اگر جنگ سے مقصد اصلي حاصل نہيں هو اور هميں وطن عزيز بالا دست قوت کے حوالہ کرنا پڑا تو ميري نزديک اسميں کوئي عيب نہيں - اسليے کہ الحرب سجال اور هم تو هم ' هم سے زيادہ بڑے لوگوں نے دشمن کي قوت کے آگے هتيار ڈالديتے هيں - اور غيب کا علم تو الله هي کو هے -

باطوم كي هوا معتدل هے مگر يہاں كے پاني ميں صابون بڑي مشكل سے حل هوتا هے - يہاں سوڈن كا مشہور انعام ياب بر بيل كے تين گيس كے كارخانه هيں - يہيں جان باكو سے مٹي كا تيل آتا هے - اتني مسافت بہت طويـل هے اور ۲۴ گهنٹے ميں اكسپريس كے ذريعه سے طے هوتي هے - باطوم كے گيس كے مشہور كارخانوں ميں مشہور روتشيلڈ اور ماتذا شيف كے كارخـانے هيں - ريل ميں باطوم سے افرست پر شكوى كے مشہور چاے كے كهيت هيں - باشندوں كي تعداد ۳۷ هـزار هے - يہاں كي آبادي روس ' گــرج ' ارمن ' چركس ' اور تركوں كا ايك مخلوط مجموعه هے - يہاں كے بہترين هوٹل مشرق ' خوشنما منظر ' فرانس ' اور امپيريل هيں -

ميں باطوم سے اندرون قوقاز ' قوطايس ' بورجوم اور باكورياني آيا - يه شہر اگرچـه چهوٹے هيں مگر اپنے راستوں كے پہاڑوں كے سبزه زاز ' نہرهاے رواں ' اور تالابوں كے لحاظ سے قابل ديد هيں - قوطايس ميں نہرهانو كے علاوه اور كوئي شے قابل ذكر نہيں هے - ٍ ھانوں كے پاني كے گرنے كي آواز دور سے سنائي ديتي هے -

جورجوم معدني چشموں كا ايك شہر هے - اسميں ايك تيزرو اور شديد الصوت نہر هے' ايك اور نہر هے' جو اس سے بڑي هے - حل صابون كے باب ميں اسكا معمولي پاني باطوم كے پاني كے طرح هے -

خود باكورياني تو اس قابل نہيں كه كوئي اس ميں دن بهر يا چند گهنٹوں كے ليے بهي ٹهيرے - البته بورجوم سے اسكا راسته نہايت خوش سواد مقامات سے گيا هے - بورجوم سے ايك نہايت خوش منظر راسته اباستومان كو گيا هے - اس راسته ميں سفر موٹركار پر هوتا هے - يه اباستومان وهي شہر هے جو اپنے اعتدال هوا اور حسن مناظر كے لحاظ سے مشہور هے -

بورجوم سے قوقاز كے دارالسلطنت تفليس ريل پر آيا - تفليس باطوم اور باكو يا بحر اسود اور بحر خزا كے وسط ميں واقع هے - سطح آب سے اسكي بلندي ۳۰۰ ميٹر هے -

جـــزائـــر ايجين

بالاخر انگلستان نے نصرانيت كے ليے اسلام سوز جذبات كے سلسله ميں اس حلقه كا بهي اضافه كرديا ' جس كا مزاج سناشوں كو خوف تها -

ڈاوننگ اسٹريٹ كے كاركنان قضاء و قدر نے جزائر ايجين كا فيصله صادر كرديا جو آپ گذشته نمبر كے الاسبوع ميں پڑهچكے هيں -

ليكن كيا اسقدر كافي هے ؟ ليكن ظلم هوگا اگر ان جزائر كے حق ميں همارے وقت كے صرف چند ثانيے' همارے جرائد كي چند سطريں' اور همارے ماتمگساري و حسرت سنجي كے دفتر بے پاياں' ميں سے صرف ايك لفظ " افسوس " هو -

يه صحيح هے كه هم اس كره زمين كے ايسے ٹكڑے كهو چكے هيں جنكے آگے ان جزائر كي كوئي حيثيت نہيں ' اور يه بهي صحيح هے كه اسوقت هماري پيشاني پر شكن تـك نہيں پڑي تهي' ليكن اگر اسوقت هماري پيشاني شكن آلود تـك نہيں هوئي تهي تو اسوقت همارے گالوں بلكه دامنوں كو خونين آنسوں سے لاله گوں هونا چاهيے -

ايك زمانے ميں زيد كا كيسه جواهر سے پر رهتا تها - اسوقت اگر ايك لعل بدخشاني بهي گر جاتا تها تو اسے احساس تـك نہيں هوتا تها' مگر اب كه اس جواهر سے پر رهنے والے كيسے هيں چند پيسے رهتے هيں' كيا اب اسكي وهي حالت رهيگي ؟ يقين مانيے كه اگر اب اس كيسے سے ايك پيسه گريگا تو اسكي آنكهوں سے آنسوں كي جهڑي لگجائيگي -

اس اشكباري سے آپ اسكے ظرف كوالزام نه ديجيے كه وه بيچاره صرف ايك پيسے كو نہيں روتا بلكه اسكو روتا هے كه ميں كيا سے كيا هوگيا -

يهي حالت هماري هے' بلكه اس سے زياده دزد ناك - هماري جيب خالي هے ' مگر با ايں همه جو كچهه اسميں هے وه بهي اسقدر قيمتي ايك عالم اسكو للچائي هوئي نظـروں سے ديكهه رها هے - پس اگر اسوقت هماري جيب سے كچهه گرتا هے تو كيونكر هوسكتا هے كه زبانيں خاموش اور آنكهيں خشك رهيں -

انگلستان كي تجويز ميں صرف جزائر هي دولت عثمانيه كے هاتهه سے نہيں نكلے كه گو كالاے عزيز جاتا هي مگر غم دزد سے تو نجات ملتي هے ' بلكه يا تو اس كو ايسے مصارف برداشت كرنا پڑتے هيں جنكي وه اسوقت متحمل نہيں هوسكتي يا اسے اپنے پس مانده سرمايه حيات كو بهي وقف غـارت و تاراج سمجهنـا پڑتا هے ' اور افسوس كه دونوں صورتيں جانكاه و روح فرسا هيں !

اس اجمـال كي تفصيل يه هے كه جنگي حيثيت سے جزائـر ايجين كي تين قسميں هيں :

(۱) جو دهانه دره دانيال پر واقع هيں' جيسے ايمروز' Imbros برزجه اطه Tenedos لمني Lemnos سماندير Samothrace

یہاں چند هوٹل بهي هیں جنمیں سے مشهور ترین کیسٹ هوٹل جو ساحل پر واقع هے ' اور جران هوٹل هے - ١٠ کیلومٹر کے فاصله پر خانقاه مارجرجس هے ' جو کو بنے هوے اسوقت ایک هزار سال هوے - اس خانقاه کا موقع نہایت هي عمده و خوشنما هے -

ریل میں جانے والے کے لیے سوا سطابول سے کریمیا کے قدیم دار السلطنت باغچه سراے تک ۴۳ کیلومیٹر هیں - باغچه سراے ایک چهوٹا سا شہر هے - یہاں عهد قدیم کي چند جامع مسجدیں اور باغ تو هیں ' مگر جدید ترقي کے آثار ذرا بهي نہیں - نه عمده سڑکیں هیں نه ٹریموے ' نه برقي روشني ' نه قابل لحاظ هوٹل -

ابهي تک خانات تا تار کا قصر موجود هے ' جو سترهویں صدي میں بنایا گیا تها -

یہاں کي جامع مسجد کے دروازہ پر یه عبارت کنده هے :

" سلامت کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان سنه ١١٥٥ "

وسط قصر میں ایک فواره هے ' جس پر یه عبارت لکهی هوئي هے :

" قیلان کراے خاں ابن الحاج سلیم کراے خاں غفر الله لهما و لوالدیهما سنه ١١٦٢ ع "

اس عبارت کے بعد یه آیت هے : " سقاهم ربهم شراباً طهوراً " - ان عبارتوں کے علاوه گلاب کے دو درختوں اور تین قسم کے میوں کي تصویریں بني هوئي هیں -

وسط قصر میں ایک اور فواره هے جس پر یه آیت لکهي هوئي هے " عیناً فیها تسمي سلسبیلاً " اوپر کي منزل میں ایک بڑا کمره هے ' جسکي دیواروں پر ایک فارسي قصیده لکها هوا هے - قصیده کے علاوه مختلف قسم کے پهلوں کي پلیٹوں کي تصویریں بني هوئي هیں - یه هال اس قصر کا سب سے زیاده خوشنما حصه هے -

نیچے کي منزل میں ایک هال هے جسکي چهت دستکاري کا جمیل ترین نمونه هے - اسکے دروزاه پر یه عبارت کنده هے -

" دروازہ دیوان سلامت کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان سنه ١١٥٦ " اس قصر میں ایک باب السلسبیل هے جس پر یه لکها هے : ان گهروں کے مالک سلطان اعظم اکرم منکلي کراے خاں ... الخ -

قصر کے اندر اور باهر باغ هیں - یہي باهر کا باغ آجکل میونسپل کا باغ هے ' جہاں لوگ سیر و تفریح کے لیے آتے هیں - یہاں جامع سلطاني بهي هے - مئي میں جبکه میں یہاں تها تو عشا کي اذان ساڑهے نو بجے دیجاتي تهي -

باغچه سراے میں اسماعیل عصبر نسکي کا ایک اخبار ترکي زبان میں شائع هوتا هے ' جسکا نام ترجمان هے - ایک لڑکیوں کا مدرسه بهي هے - جسے انکي بیوي چلاتي هیں - اس مدرسه میں لڑکیوں کو ترکي ' روسي ' عربي ' (ابتدائي پیمانه پر) عقائد اسلامي ' حساب ' جغرافیه ' علم الصحة ' خانه داري ' دستکاري سکهائي جاتي هے - بعض لڑکیاں قران شریف حفظ کرتی هیں -

باغچه سراے کي آبادي ١٨ هزار هے جسمیں ١٤ هزار تا تاري ' ٣ هزار نصاري اور ایک هزار یهودي هیں -

سواسطابول سے یالطه تک تین راستے هیں - دریا ' موٹرکار ' اور ریل - پهلا راسته عمده هے - مسافر کو کریمیا کے ساحل پر رنگا رنگ پہاڑیوں کے دلفریب منظر دکهلائي دیتے هیں ' مگر دوسرا راسته اس سے عمده هے ' خصوصاً ابتداء باب بایدار سے که یہاں سے تو پاکیزه منظر پہاڑ اور درخت هي درخت نظر آتے هیں - تیسرے راسته میں کوئي امر قابل ذکر نہیں -

کریمیا کے حمام والے شہروں میں یالطه خوشنما ترین شہر هے - اسکي هوا گرمیوں میں نہایت معتدل اور امراض صدر کے لیے بیحد مفید هے - اسي لیے اسے " نیس روس " کہتے هیں - تمام عمارتیں اور راستے بالکل نئے طرز کے هیں - ایک میونیسپل باغ هے - اس باغ میں روزانه باجا بجتا هے - یہاں کے مشهور هوٹل رشین فلا ایلن اور میرینو هیں - آبادي ٣٥ هزار هے ' زیاده تر نصاری هیں اور کمتر مسلمان اور یهودي - یالطه کے نواح میں لیفیڈیي ' جہاں زار روس موسم گرما میں بسر کرتے هیں ' الوپکا ' اور یانسدا وغیره نہایت خوش سواد مقامات هیں -

یالطه سے میں باطوم آیا - راسته میں استیمر بہت سي سرحدوں پر سے گذرا ' جن میں اهم پتر دوذي اور کریمیا کا آخري بندر گاه کیرش هے - اسے ابسفاے کیرش میں آکے بحر ازوف اور بحر اسود دونوں ملتے هیں -

غرض ساحل کریمیا باتوریا سے شروع هوتا هے ' اور کیرش میں آکے ختم هوتا هے ' اسمیں سے بعض حصه تو میدان هے اور بعض حصه کوهستاني هے - کوهستاني مناظر بیحد دلفریب هیں -

کوه قاف کا ساحل اناپا سے شروع هوتا هے ' اور باطوم میں ختم هوتا هے - تمام ساحل میں جهاڑیاں ' درخت اور انتها درجه کے خوشنما پہاڑ هي پہاڑ هیں - اسکي اهم سرحدیں نوورو ' سیسک ' (جو ایک بڑا شہر هے) اور باجري هیں - یه تمام مقامات سبزي و شادابي میں غرق اور موسم گرما کي بهترین و جمیل ترین قیامگا هیں هیں -

١٥ - فرست کے فاصله پر کوه اتوس واقع هے - یہاں ایک خانقاه هے ' جو پرانے کوه اتوس کے راهبوں نے بنائي تهي -

سر خوم قلمرو اباظا کا دار السلطنت هے ' یه بهی میوں اور پهولوں سے پٹا پڑا هے - اسکي هوا غایت درجه عمده هے - یہاں سے مصر تمباکو بهیجا جاتا هے - اسکے نواح میں پرانے شہروں ' هیکلوں ' محلوں ' قلعوں ' اور گرجهیوں کے بکثرت کهنڈر ملتے هیں - آبادي ٢٠ هزار هے - خود قلمرو اباظا کي آبادي نصف ملین هے - تین ربع مسلمان اور باقي ارتهوڈکس عیسائي هیں - یہاں کے اکثر مسلمان باشندے هجرت کرکے ترکي آگئے هیں - اب کوه قاف میں صرف ٣٠ هزار مسلمان هیں جنمیں سے ٨ هزار سر خوم میں هیں اور باقي بحر اسود کے ساحل پر نوفور اور سیسک وغیره میں پهیلے هوے هیں - انکے قبائل " ارنج " کہلاتے هیں -

جهاز پر ایک سیاح کو جاجبري سے لیکے باطوم تک ساحل قوقاز میں سرسبز و شاداب پہاڑ اور انکی ٢٠٠ میٹر بلند اور برف پوش چوٹیاں نظر آتي هیں - یالطه سے تین دن تک چلتے رهنے کے بعد استیمر باطوم پهنچا ' جو بحر اسود میں روس کا آخرین بندرگاه هے - باطوم اور اودیسا میں ٥٦٣ میل کا فاصله هے -

باطوم جسطرح که ایک تجارتي شہر هے اسي طرح ایک جنگي شہر بهي هے -

روس نے اسکے حدود وسیع کیے هیں - نئي سڑکیں نکالي گئي هیں - تمام شہر میں برقي روشني هوتي هے - ساحل پر بالکل نئے طرز کا ایک میونسپل باغ هے ' جسکي تمام سڑکیں بالکل سیدهي هیں - باغ میں روزانه باجا بجتا هے -

باطوم میں اس میونیسپل باغ کے علاوه ترکوں کے زمانے کا ایک اور نہایت لطیف باغ هے ' جو ایک چهوٹے بحیرے کے ساحل پر واقع هے - یه باغ اب الیگزندر پارک کہلاتا هے -

صرف ایک شے یعنے قوت ہے ' جسوقت وہ جلوہ فرما ہوتي ہے تو یورپ اسکے چہرہ پر عدل کا نقاب ڈالکے اسکے سامنے سر بسجود ہوجاتا ہے - پس جبکہ اس قوت کي دیوي نے ہم سے اپنا رشتہ توڑ کے یورپ سے باندھا ہے تو پھر کون ہے جو یہ شرائط پورے کرائیگا ؟

" مسلمانوں کے حقوق کا لحاظ رکھا جاے " یہ کوئي نیا دام فریب نہیں - یہ تو وهي فقرہ ہے جو ہمیشہ یورپ نے کسي ملک کو ہـلال کي قلمرو سے نکالکے صلیب کی بادشاهي میں داخل کرتے وقت کیا ہے - پھر کیا اس کرہ ارض کي وسیع آبادي میں اسکي ایک عملي مثال بھي پیش کیجاسکتي ہے ؟ کیا اس وسیع عالم نصرانیت میں ایک شخص بھي اس باب میں مرد عہد ہونے کے ساتھہ مرد ایفاء ہونے کا بھي وعدہ کرسکتا ہے ؟

افریقہ ' یورپ ' اور ایشیا ' جاو وھاں کے اسلام سے چھنے ممالک میں پھرو اور سنو کہ وھاں کا ایک ایک ذرہ کیا کہرھا ہے -

" جنگي مرکز نہ بناے جائیں " مگر اس کا ذمہ کون لیتا ہے ؟ انگلستان ' جس نے اپنے سامنے کریت سے بین القومي علم اتروا کے یوناني علم نصب کـرایا ! کیا اگر یونان جنـگي مـرکز بنائیـگا تو انـگلستان اسے منع کریـگا ؟ اسیطرح جسطرح کہ اس نے فرانسیسیوں کو عربوں پر ظلم کـرنے سے منع کیا تھا یعني اپنے جہاز جبل طارق سے فرانسیسیوں کي مدد کے لیے بھیجے تھے ؟

پھر یہ مانا کہ یونان نے ان جزائر میں مستقل جنـگي مرکز نہ بنائے' لیکن اگر خود اس نے چھیڑ کے اعلان جنگ کیا اور گو بعض حصہ اسنے نہ فتح کیا ہو' مگر واقعہ ادرنہ کي طرح انـگلستان نے کہا کہ یہ یونان کے مطـلوبہ ملـک اسے دیـدیے جائیں ورنـہ ان جزائر میں ہنگامي مرکز بناکے درہ دانیال اور تمام ایشیائي ترکي پر حـملہ کردیگا تو ہم کیا کرینگے ؟

اصل یہ ہے کہ انگلستان نے اس طرح دولت عثمانیہ کے سر پر دشمن کو کھڑا کردیا ہے کہ وہ کبھی اسکے خیال سے اختلاف کي جرات نہیں کرسکتي' ورنہ اسکا لازمي نتیجہ ایشیائي ترکي پر حملہ ہوگا -

یہ ہے دولت عثمانیہ کے مصالح کا لحاظ' جسکا وعـدہ مسئـلہ جزائر کو موتمرالسفارء کے ھاتھہ میں دیتے وقت کیا گیا تھا -

انگلستان نے یہ جزائر یونان کو اسلیے دلوائے ہیں کہ یونانیوں کے قدیم وطن ہیں' اور بقاعدہ " وطن اہل وطن کے لیے ہے " وهي اسکے مستحق ہیں - پھـر یہاں کي آبادي ایـک ایسي حکومت چاھتي ہے جو مہربان و عادل ہو' ان میں تعلیم پھیلائے ' شہروں کو آباد و اراستہ کرے ' تجارت و صنعت کو ترقي دے' اور ملک میں امن و اطمینان کي زندگي پیدا کرے' اور ترک یہ نہیں کرسکتے - لیکن غور سے دیکھیے تو ان دونوں دلیلوں میں ایک دلیل بھي صحیح نہیں -

" وطن اهـل وطن کے لیے ہے " اس قاعـدہ کا صور اسـوقت بیشک بہت بلند آهنگي سے پھونکا جاتا ہے ' جب کسي ایسے ملک کا سوال درپیش ہو جسکے باشندے نصراني ہوں اور وہ کسي اسلامي حکومت کے ما تحت ہوں - لیکن صورت حال یہ نہ ہو تو پھر یہ اصول طـاق فـراموشي میں رکھدیا جاتا ہے - مثـال کے لیے زیادہ تفحص و تلاش کي ضرورت نہیں البانیا ابھي آج کا واقعہ ہے -

پھر ان جزائر میں صرف یوناني هي آباد نہیں' بلـکہ یہودي ' مسلمان بلغاري وغیرہ بھي رھتے ہیں - خصوصاً مسلمان کہ ان کي ایک کثیر تعداد صدیوں سے یہیں رھتي ہے - ایسي حالت میں یہ جـزائر یونان سے کیوں ملحق کیے گئے حالانـکہ اپیرس اور سالونیکا میں یونانیوں نے اپنے مختلف الجنس اخوان مـذهب کے ساتھہ جو سلوک کیا ہے وہ اس امـر کا ایک قاطع و مسکت ثبوت ہے کہ یوناني سخت متعصب و خونخوار قوم ہے' اور کسي طرح بھي اس قابل نہیں کہ دوسري قومیں اور خصوصاً وہ جو اس سے مذهباً بھي مختلف ہوں اسکے رحم کے حوالے کي جائیں -

اگر درحقیقت مقصود ان جزائر کي اصلاح و ترقي تھي تو پھر کیوں نہ انکو ساموس کي طرح خود مختار کردیا گیا ' کیونـکہ یقیناً بحالت خود مختاري وہ اس سے زیادہ ترقي کر سکتے تھے جتني کہ اب وہ یونانیوں کے ماتحت رھکے کر سکینگے -

لیکن یـہ تمام باتیں تو اسوقت ہوتیں جب کہ یورپ کے طرز عمل کا معیار حق و عدل ہوتا یہاں تو بقول مشہور کاتب سیاسي مسٹر لویسین ولف " یورپ نے بلقاني مدبر کي حیثیت سے اپنے طرز عمل کے لیے جس معیار وحید کو شروع سے آخر تک تسلیم کیا ہے وہ خود غرضي اور سختي ہے "

آخري نقطہ بحث یہ ہے کہ انگلستان نے ایشیائي ترکي کو کیوں خطرہ میں ڈالا ' حالانکہ اسکا تو یہ دعوي ہے کہ ایشیاء میں ایک مستحکم ترکي کا وجود اسکے ایشیائي مصالح کے لیے ناگزیر ہے ؟

اس کا جواب انگلستان کے دھاء سیاسي اور آیندہ مقاصد کي ایک سبق آموز و بصیرت بخش داستان ہے -

جو لوگ دولت عثمانیہ کي موجودہ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کاروان اسـلام کا یہ آخرین نقش یا محض اسلیے اب تـک باقي ہے کہ دول یورپ میں شدید رقابت و منافست ہے - اگر یہ رقابت نہ ہوتي تو وہ مسائل طے ہوگئے ہوتے جو ھنوز نا طے شدہ ہیں ' اور جو واقعات اسوقت پیش آے ہیں یہ بلکہ اس سے سخت تر آج سے پہلے پیش آچکے ہوتے - وہ شخص نصرانیت کا سب سے بڑا فرزند ہوگا ' جو دول کي اِس رقابت کو دور یا کم از کم اس حد تک کم کردیـگا کہ وہ آخذ و اعطا کے اُصول پر اِس اسکیم کي تـکمیل کے لیے متحد ہوسکیں جس کا آغاز اندلس میں ہوا تھا -

سر ایڈ ورڈ گرے جب سے وزیر خارجہ ہوے ہیں انکي تمامتر کوشش یہ ہے کہ کسیطرح یہ رقابت کم ہو' اور دول یورپ متحد ہوکے کام کرسکیں - ہم باب عالي کے نام دول کي یاد داشت اور بلقان کي جنگ ثاني کے علی الرغم کہتے ہیں کہ سر ایڈ ورڈ گرے اپني ان کوششوں میں نا کام نہیں رہے -

جدید یورپ کي تاریخ حیات میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ اس نے ازمنہ متوسطہ کي طرح اسلام کے مقابلہ میں متحد ہوکے کام کیا - پہلي کوشش کے بہمہ وجوہ مکمل ہونے کي توقع ایک غلط توقع ہے' اسلیے اگر اس اتحاد میں جا بجا اختلاف کے رخنے نظر آتے ہیں' تو اسکو نا کامي سے تعبیر کرنا صحیح نہیں - یہ یاد رکھنا چاھیے کہ دفعۃً چار ریاستوں کا اعلان جنـگ' دول یورپ کا اعلان نا طرفداري' اسکے بعد فیصلہ بقاء حالت کے ساتھہ' اسکي تنسیخ' عدم سقوط کے باوجود تسلیم ادرنہ پر اصرار' وغیرہ وغیرہ یہ تمام واقعات اسطرح پیش نہ آتے اگر سر ایڈورڈ گرے کي سرگرم کوششوں نے یورپ کے اتحاد سیاسي کا درس اولین نہ دیدیا ہوتا - سچ یہ ہے کہ انـگلستان اس فخر میں منفرد ہے کہ اسکے ایک فرزند نے یورپ کو اسدرجہ مسحور کرلیا کہ اسکے اشارے پر سب نے علانیہ صداقت و انصاف کو ٹھکرادیا -

بیشک انگلستان کے ایشیائي مصالح کے لیے ایشیامیں ایک مضبوط ترکي کا وجود نا گزیر ہے ' مگر صرف اسوقت تک جب تک کہ یورپ سبق آموز اتحاد في العمل اور انـگلستان کا پاے اثر راسخ نہیں ہوا ہے - کیونکہ اسکا مابہ الامتیاز حزم و تحوط ابھي اپنے اثر کے استحکام کو نا کافي اور یورپ کو خام کار سمجھتا ہے - ایشیائي ترکي کے استحکام کے لیے اسکے بحري دروازوں پر یوناني متعین کردیے گئے ہیں - سر ایڈ ورڈ گرے کے حلقۂ تعلیم میں درس اتحاد جاري ہے ' اور استحکام نفوذ و اثر کے لیے کوششیں ہو رھي ہیں - جب یہ دونوں سلسلے پورے ہوجائینگے تو وقت آلیگا جسکے دیکھنے کے لیے خدا کرے اس سر زمین پر کوئي مسلمان نہ رہے - انہ لقول فصل' وما ہو بالھزل' انہم یکیدون کیداً لیطفؤ نوراللہ ' واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون -

(۲) جو خليج ازمير پر واقع هيں - ان ميں مدلي Mytilene اور ساقز Chias سب سے زيادہ اهم هيں -

(۳) جو انطوليا کے ساحل جنوب و مغرب کے طول ميں واقع هيں - انهي ميں وہ بارہ جزيرے هيں جن پر اطاليا قابض هے -

اب ذرا آپ جزائر ايجين کے نقشے کو سامنے رکهيے - ديکهيے ! گيلي پولي کے روبرو ايک جزيرہ هے - يهي سمادير هے - آپ ديکهتے هيں که يهاں سے گيلي پولي پر اور پهر گيلي پولي سے براہ خشکي قسطنطنيه پر کسقدر آساني سے حمله هو سکتا هے - سمادير کے بعد امبروز هے - يه جزيرہ اس طرح واقع هے که سمادير اور گيلي پولي کو ملاکے ايک مثلث شکل پيدا هوتي هے - يهاں سے بهي گيلي پولي اور قسطنطنيه پر بسهولت حمله هوسکتا هے - امبروز کے بعد درہ دانيال هے - درہ دانيال کے دهانے پر يوزجه اطه اور لمني واقع هيں - يه ظاهر هے که لمني سے براہ راست درہ دانيال پر اور بواسطه يوزجه اطه اور پر پوري طرح حمله هو سکتا هے - ان دونوں کے بعد مدلي کا نمبر هے ' جو ايشياء کوچک کي سرحد سے نهايت هي قريب هے - اور اس پر حمله کا بهترين و قريب ترين راسته هے - اسکے بعد ساقز هے - ساقز خليج ازمير پر واقع هے ' اور ازمير ميں آنے کے ليے صرف اس خليج کو عبور کرنا هے - ازمير کے بعد ساموس هے - مگر يه خود مختار هے - اسکے بعد نکيريا هے - نکيريا سے براہ راست يا براہ ساموس الدين پر حمله هوسکتا هے ' و هلم جراً -

اس تفصيل سے آپ کو معلوم هو گيا هوگا که دونوں اول الذکر قسم کے جزيروں پر سے قسطنطنيه يا ايشياء کوچک پر بے تکلف حمله هوسکتا هے -

ان جزائر ميں سے سمادير ' لمني ' مدلي ' ساقز ' نکيريا ' وغيرہ يونان کے قبضه ميں هيں ' اور امبروز اور يوزجه اطه دولت عثمانيه کے قبضه ميں -

اب ديکهنا يه هے که انگلستان نے کيا کيا هے ؟

انگلستان کي تجويز کا جو خلاصه ريوٹر ايجنسي نے بهيجا هے وہ يه هے که باستثناء امبروز ' و يوزجه اطه ' اور تمام جزائر يونان کو دلوائے گئے هيں - يعني بالفاظ ديگر وہ جزائر جنکو يونان اپنے پر شوکت و قوت بيڑے کے باوجود نهيں ليسکا تها وہ تو دولت عثمانيه کے پاس رهنے ديے گئے ' مگر جن جزائر ميں که يونان کي فوج اتر آئي تهي وہ اسي کے پاس رهنے ديے گئے -

کيا اگر يه فيصله خود يونان کے هاتهه ميں ديا جاتا تو وہ اپنے حق ميں اس سے زيادہ مفيد کوئي فيصله کرتا ؟

* * *

هماري قومي خصوصيت تو يه تهي که المومن لا يلدغ من حجر واحد مرتين يعني مسلمان کي شان يه هے که وہ ايک سوراخ سے دو بار نهيں ڈسا جاتا - مگر بد قسمتي سے آج هماري حالت اسدرجه متغير هوگئي هے که اب هماري قومي خصوصيت يه هے المومن يلدغ من حجر واحد الف مرة يعني مسلمان وہ هے جو هزار بار ايک هي سوراخ ميں ڈسا جائے ! چنانچه آغاز جنگ ميں هم جسکے فريب ميں آئے تهے انجام جنگ ميں بهي هم اسي کے فريب ميں آئے اور اسکا خميازہ کهينچا !!

اعلان جنگ سے پہلے رياستهاے بلقان سرحدوں پر فوجيں جمع کر رهي تهيں - دولت عثمانيه نے بهي مقدونيه ميں فوج جمع کي اور نمايشي جنگ شروع کرائي ' مگر سفير انگلستان نے آکے هميں يقين دلايا که اس وقت تک تم پر حمله نهيں کيا جائيگا جب تک تمهاري طرف سے تحريک نه هوگي - فوج کو فوراً منتشر کردو - ورنه اسکے معني يه هونگے که تم جنگ کا ارادہ رکهتے هو ' اور يه امر حمله کے ليے محرک هوسکيگا -

هم نے اپني سادہ لوحي سے اعتماد کيا حالانکه قرآن حکيم نے هميں بتا ديا تها بعضهم اولياء بعض ' پس اس اعتماد کا نتيجه هم نے بهگتا - هماري فوجوں کے منتشر هوتے هي هر چهار طرف سے حمله هوا جنهوں نے - اطمينان دلايا وہ پہلے تو تماشائيوں کي طرح خاموشي کے ساتهه تماشا ديکهتے رهے - اسکے بعد اپني ناطرفداري کا اعلان کيا اور اسکے بعد وہ حرکتيں کيں که اگر انکا ذکر چهيڑا جاے تو خدا جانے هم اس موضوع سے کتني دور نکل جائيں -

جسطرح که آغاز جنگ ميں انگلستان نے پيشقدمي کي تهي اسي طرح انجام جنگ ميں بهي انگلستان هي نے پيشقدمي کي - اس نے دولت عثمانيه سے اعتماد کي فرمايش کي ' اور جب اس نے فرمايش پوري کي تو اس کے صله ميں اس گهر کے دروازہ دشمنوں کے ليے کهولديے -

انگلستان نے اصرار کيا که جزائر کا فيصله مؤتمر الصلح ميں نه کيا جائے ' بلکه مؤتمر السفراء کے هاتهه ميں ديديا جائے - اس نے دولت عثمانيه کو يقين دلايا که وہ اسکے مصالح کا لحاظ رکهيگا ' مگر جب وقت آيا تو اسکے مصالح کو اسقدر پامال کيا که اس سے زيادہ پامال کرنا اختيار سے باهر تها -

اس نے يونان کو سمادير دلايا ' جو گيلي پولي کے محاذي اور نهايت هي قريب هے - لمني دلوايا ' جو درہ دانيال کے عين دهانه پر هے - مدلي دلوايا ' جو ايوالي سے بهت هي نزديک هے ' اور ساقز دلوايا ' جو خليج ازمير پر واقع هے - مختصراً يه که اس نے يونان کو وہ تمام جزائر دلواديے جنکي راہ سے وہ بآساني قسطنطنيه اور ايشيا کوچک پر حمله کر سکتا هے -

يه صحيح هے که امبروز اور يوزجه اطه يونان کو نهيں دلوائے گئے مگر يه کيوں ؟ اسليے که دولت عثمانيه کے مقبوضات محفوظ رهيں ؟ حاشا وکلا ! انگلستان کي يه دلي خواهش هوگي که ديگر جزائر کي طرح ان جزائر پر بهي نصرانيت کا علم لهراتا ' مگر يه کيونکر ممکن تها ؟ يورپ کي سلطنتيں بلکه خود انگلستان کي عاقبت انديشي اسے گوارا کرتي که کليد عالم يعني درہ دانيال کو يونان کے رحم پر چهوڑ ديا جاتا ؟ انگلستان نصرانيت يا نصراني سلطنت کي بهبودي کے ليے اسلام کے مصالح کو قربان کرسکتا هے ' مگر کسي يورپ کي سلطنت يا خود اپني معمولي سي معمولي مصلحت کو بهي صدمه نهيں پهنچا سکتا -

* * *

اس تجويز ميں يه جزائر يونان کو اس شرط پر دلوائے گئے هيں که :

(۱) يهاں کے مسلمانوں کے حقوق کا لحاظ رکها جائے -

(۲) اور ان جزائر ميں کوئي جنگي مرکز نه بنايا جائے -

انگلستان سمجهتا هے که اس نے اس ابلهه فريبي اور طفل تسلي سے مسلمانان عالم کے دلوں سے ان وسواس و شکوک کو نکالديا جو انهيں بيچين کر رهے تهے ' مگر وہ کاش اب هم کو اسقدر سادہ لوح اور نادان نه سمجهتا که اسکے ليے يهي بهتر تها !

اس موقع پر سب سے پہلے همارے سامنے وعدہ آتا هے ' اور يه خيال آتے هي که يه يورپ کا وعدہ هے همارے دلوں ميں بے اطميناني و بے اعتمادي کا محشر بپا هوجاتا هے ' کيونکه تجربه نے هميں يه بتاديا هے که يورپ کو اپنے عهد و پيمان کے توڑنے کي اتني پروا بهي نهيں جتني که بوٹ کي ليس کے توڑنے کي هوتي هے -

هم نے يه بهي ديکهه ليا هے که دنيا ميں عدل و انصاف کا وجود دماغ کے خانه تخيل اور کاغذ کے صفحات کے علاوہ اور کهيں نهيں

عـريضـه تشنه گان حجاز مكـهٔ مكـرمه

چشم دارم از مسلمانان هنـد
عـاطفت بر حـال ما بيچارگان

حجاز كرام تو يقيناً نهر زبيده كے نام اور اسكي ماهيت سے واقف هي هونگے - مگر برادران اسلام ! جنكو ابتك شرف زيارت بيت الله شريف نهيں حاصل هوا هے وه اس نام اور اسكي اهميت سے نا واقف نه هونگے ' اس نهر كا سر چشمه وادي نعمان هے ' جو مكهٔ مكرمه كي سطح سے ۸۰ واز بلند اور تين ميل كے فاصله پر واقع هے - (عرفات) سے يه نهر ۱۲ ميل دور هے ' يه نهر هارون الرشيد كي بيوي زبيده نے بصرف زر كثير (۱۷ لاكهه مثقال) حجاج كرام كى راحت و سهولت كے ليے بنوائي تهي -

خلفاء عباسي ' و ايوبي ' و آل عثمان هر ايک اپنے زمانه ميں بوقت ضـرورت اسكي مرمت كراتے رهے - سنه ۱۳۰۲ هجري ميں مرحوم سيـٹه واحـدنا و عبد الله ميمن نے يه خدمت جليل انجام دي - انهوں نے اسكي مـرمت كے ليے ايک بهت بـڑا سرمايـه هندوستان ميں جمع كيا اور شريف مكه كي اجازت سے كاردان و ماهر انجينيروں كي زير نگراني اسكو درست كرايا - اور اسكي باره شاخيں تمام شهر ميں پهيلا ديں - ان ۱۲ شاخوں كے علاوه بڑے بڑے حوض (تنـک) بنوائے كه اسميں پاني جمع رهے اور هنـگامي و فوري ضرورتوں كے وقت كام آئے - سنه ۱۳۲۴ هجري تـک اسكي حالت بهت اچهي رهي مگر بعد ازاں پاني ميں قلت هونے لـگي ' يه حالت ديكهكے حضرت امير مكه شريف حسين پاشا نے اسكي تعمير و تصليح كے ليے مصري ' و تركي ' و هندي وغيره معتبر تاجروںكي كي ايک كميٹي جناب سيد عبد الله زواوي ' كي زير رياست اور نـگراني بنام قوميون عين زبيده ' مقرر كي اس كميٹي ميں ۳۱ ممبر تهے اسكا مقصد يه تها كه مختلف مقاموں سے چندة جمع كرکے نهر مذكور كي از سر نو تعمير كـرائي جائے - كميٹي مذكور نے اپنا كام شروع كيا اور بهت كچهه اصلاح و درستگي كي ' اور اب بهی كچهه نه كچهه كو رهي هے ' ليكن يه ظاهر هے كه روپے كے بغير كوئي كام نهيں چل سكتا - روپيه كي يهاں سخت ضرورت هے - لهذا جو صاحب اس كار خير ميں شريک هوكے ايک كے بدلے لاكهه كا ثواب لينا چاهيں انـكو چاهيے كه اپنا چندة حسب ذيل اشخاص كے پاس بهيجديں :

شـهر دهلي چانـدني چوک كوٹهي مرحوم حاجي عليخان صاحب بمبئي نمبر ۱۳۰ ناگديوي اسٹريٹ حاجي عبد الله و بهائي عبد الرحيم صـاحبان - كلكته نمبر ۱۳۶ لوزا اسٹريٹ جناب حاجي سليم محمود خنجي صاحب جو صاحب ان حضرات كو چندة بهيجيں وه انـكو يه بهي لـكهديں كه يه چندة بمد اصـلاح نهر زبيده هے و نيز اپنا نام اور پته صاف تحرير فرمائيں تاكه رسيد كے بهيجنے ميں دقت نهو -

(خاكـسار محمد اسمعيل عفي عنه)

شهر دهلي ميں زير لال قلعه جو ايک مسجد احمد شاه بادشاه كے وقت سے (تقريباً ۱۷۰ سال كي) ايک مسلمان رئيس جاويد خواجه سرا كي بنائي هوئي سنهري مسجد كے نام سے مشهور هے وه بعد ايام بلوه سنه ۵۷ ع كے بسبب قرب و جوار ميں آبادي نه رهنے كے غير آباد هوگئي تهي ' اور گورنمنٹ يا حكام ملٹري نے يقيناً بسبب غير آباد هو جانيكے اسپر اپنا قبضه كر ليا اور اسكے احاطه كي ديواروں اور حجره و حوض وغيره كو منهدم و مسمار كرا ديا ' اور مسجد كو غير محفوظ چهوڑ ديا مسجد چارديواري نهونے كے سبب سے مثل چٹـيل ميـدان كے هوگـئي هے - اسميں بسا اوقـات جانـور چلے آتے هيں اور صحن كو اپني نجاست سے آلوده كرتے هيں ' اور نمازيونكو نماز ادا كرنے ميں سخت پريشاني اور دقتيں پيش آتي هيں ' جانوروں كے عـلاوه انسانوں كي بهي ايک سـرائے يا آرامگاه هوگئي هے - هندو چوراهے مسجد ميں بيٹهتے ليٹتے ' اور حقه چلم پيتے هيں ' اكثر ديكها گيا هے ' كه پلٹن كے سكهه سپاهي مسجد ميں بيٹهكر شراب پيتے هيں جس سے مسجد كي بے حرمتي كے علاوه مسلمانوں كے دلوں پر چوٹ لگتي تهي - اب تقريباً ايک سال سے مسلمانوں نے وهاں كا مستقل انتظام كرديا هے اور با قاعده پانچوں وقت وهاں نماز هوتي هے -

خيال يه هوا كه اس جگه كسي آدمي كا رات دن حفاظت كے ليے رهنا ضـروري هے ورنه يهاں كا انتـظام نهوگا - انهيں دنوں ميں ايک تنهائي پسند درويش مسمي طـالب صفي نامي كهيں سے مسجد ميں آگـئے ' اور شب و روز رهنے لگے ' جنكے رهنے سے بدكار لوگوں كا مسجد ميں آنا اور رات كو رهنا بند هوگيا - اور مسجد كي حفاظت اور خدمت مسلمانوںكے حسب خواهش و منشا هونے لـگي ' ليكن نهيں معلوم كه كيا وجه هوئي كه ميجر بيڈن صاحب ڈپٹي كمشنر دهلي نے طالب صفي صـاحب كو ۵ - دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع كو اپني كوٹهي پر بلاكر بيان لكهنے كے بعد حكم ديا كه تم دو دن ميں مسجد سے چلے جاؤ ' اور مسجد خالي كردو - اس سے پيشتر بهي اكثر درويش وغيره وقتاً فوقتاً مسجد ميں مقيم هوتے رهے اور مسجد كي محافظت كرتے رهے -

مگر حكام سوں نے كسي قسم كي كبهي انسے مزاحمت يا باز پرس نهيں كي - هم نهيں سمجهتے كه ميجر صاحب بهادر نے يه حكم كس مصلحت اور قانون كي رو سے ديا هے - جسكي وجه سے خانه خدا كي توهين اور مسلمانوں كے جائز حقوق كي ضبطي اور دل آزاري متصور هے - اميد هے كه ميجر صاحب اپنے اس فيصله پر نظر ثاني فرماوينگے اور آئنده مسجد ميں رهنے والے اور نماز پڑهنے والوں سے كسي قسم كي مـزاحمت اور سختي اور مسلمانوں كی مذهبي آزادي اور جائز و مسلم حقوق ميں دست اندازي نه كريں -

اے - كے - بيباک از دهلي

اٰثر عتیقہ

حفریات بابل

حفریات بابل پر الهلال نمبر ٥ جلد ۲ میں ایک مفصل مضمون شائع ہوچکا ہے - آج انکے نو دریافت آثار کا ایک اور مرقع شائع کیا جاتا ہے -

دیکھیے وسط صفحه میں ایک شخص کی تصویر ہے - یہی ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئی ہیں' جنکی زیر نگرانی دوآبه میں تمام کام ہو رہا ہے - ڈاکٹر موصوف آثار قدیمه مشرق کے ایک کامل و متبحر عالم سمجھے جاتے ہیں - انکے ساتھ اور چند اشخاص بھی کام کررہے ہیں' جنمیں ایک ڈاکٹر مارش بھی ہیں -

اس تحقیقات کے لیے جرمن میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے - جسکی اعانت خود

بابل کی قدیم بنیادیں

اسیریا کے شکسته مقبرے

ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئی جنکی زیر نگرانی دوآبه دجله و فرات میں حفریات کا سلسله جاری ہے -

بابل میں ۴۰ فیٹ عمیق غار

شاهنشاه جرمنی نے ایک بہت بڑے عطیه سے کی ہے - یہی انجمن اس جماعت کو مالی مدد دے رہی ہے -

آپکے داهنے طرف ایک تصویر ہے یہ اشوریوں کے گول چھتوں والے مقبرے ہیں -

اس زمانے میں اینٹوں کے آگ میں پکانے کا رواج نه تھا - کچی اینٹیں ہر قسم کی عمارت میں استعمال کی جاتی تھیں - یہ مقبرے بھی کچی اینٹوں کے ہیں - یہ اندر سے اسقدر وسیع ہیں که انمیں کئی تابوت بآسانی آسکتے ہیں - انمیں سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں جن پر سے انسان مقبروں کی بالکل ته تک جاسکتا ہے -

مقبروں کے کھودنے پر لاشیں تو نہیں نکلیں البته ہڈیاں نکلی ہیں - انکی لاشوں کو دفن ہوے ڈھائی ہزار سال ہوے ہیں - اسقدر طویل مدت میں بھی ان ہڈیوں کا بوسیدہ ہوکے خاک نه ہونا ایک حیرت انگیز واقعه ہے !

اس تصویر کے مقابل ایک اور تصویر ہے' جسمیں آپکو ایک بیل نظر آتا ہوگا - یه تصویر بابل کے اس مشہور مقدس بیل کی ہے جسکا نام نیبو (Nebo) تھا -

نو تنقیب آثار میں بابل کی دیوی ایشتھر کے مندر کے کھنڈر نکلے ہیں - نیبو کی یه تصویر اسی مندر کے دروازہ پر بنی ہوئی ہے -

آجکل کی طرح اهل بابل کی عمارتیں بھی پکی اینٹوں کی ہوتی تھیں اور جوڑائی میں چونا استعمال کیا جاتا تھا -

تیسری تصویر نیبوچند نیزر کے محل کی نیو کی ہے - جسطرح آجکل اینٹوں کے رخ پر کارخانے کا نام یا سنه ہوتا ہے' اسیطرح اس نیو میں ہر اینٹ کے ایک رخ پر بادشاہ کا نام اور اسکا شاہی خطاب خط میخی میں لکھا ہوا ہے اور دوسرے رخ پر اسکی تصویر بنی ہوئی ہے -

چوتھی تصویر ایک غار کی ہے جو بابل میں کھودا گیا ہے - یہ ۴۰ قدم گہرا ہے اور کئی سو قدم تک نیبو چند نیزر کے شاہی شہر کی پخته سڑکوں اور نیو تک چلا گیا ہے - خیال یہ ہے که وہ تمام رقبه کھودا جائے جسمیں شاہی محلات وغیرہ تھے - اس خیال کی تکمیل کی طرف یہ غار پہلا اور کامیاب قدم ہے - اسوقت اس غار میں سو آدمی کام کررہے ہیں -

مقدس بیل نیبو

بريد فرنگ

البـــانيـــا كا دار السلطنت كہاں هوگا ؟

اثـــر: چارلس وڈ سيـــاح حال بلقـــان

گريفـک ۳۱ جنوري سنه ۱۹۱۴

اب كه فرمانرواے البانيا اپنا كام شروع كرنے والا هے' ان خيالات كا سمجهه لينا نهايت ضرروري هے جو اس نو پيدا رياست كے دار السلطنت كے ليے انتخاب مقام ميں خود شهزاده اور اسكے ارباب شورى پر اثر فرما هونگے -

يوں تو هر سلطنت كے لـيـے مقـــام دار السلطنت كا مسئله سب سے زياده اهميت ركهتا هے' مگر البانيا ميں جس قسم كے حـالات هيں ان كي وجه سے تو يه ايک ايسا مسـئـله هوگيا هے جو رياست كے بننے اور بگڑنے ميں بهت هي نماياں حصه ليسكتا هے - بيـک لفظ البانيا كا آينده اور دائمي مركز جهاں هو وه نه صرف حتى الامكان ايسي جگهه هو جسے باشـنـدگان جنـوب و شمال اور ملک كے مسلمان و عيسائي سب پسند كريں' بلكه ايسي جگه هو جس سے يه توقع هو كه وه اغلباً ان مختلف و متعدد حكومتوں كو متحد كريگي' جو موجوده بدنظمي كي ذمه دار هيں -

نظر انتخاب يقيناً چهه شهروں ميں سے كسي شهر پر پڑيگي - يه چهه شهر يه هيں -

(۱) سقوطري جو اس ملک ميں سب سے بڑا اور سب سے زياده اهم هے -

يهاں عمارتيں اور پبلک دفتر موجود هيں' جو شهزاده ويڈ اور انكي حكومت كے قيام ميں دائمي طور پر كام آسكتے هيں - مگر سقوطري ميں بهت بڑا عيب يه هے كه وه سرحد پر واقع هے' اسكي آبادي مجنون اور جاهل هے' اور سالها سال سے جو واقعات پيش آئے هيں ان ميں آسٹريا نماياں حصه ليتي رهي هے -

(۲) كروجا - جو ايک خوش منظر اور ديدنما شهر هے' اور سقوطري كے جنوب و مشرق ميں ۴۵ ميل كے فاصلے پر واقع هے - اسكي سفارش كے ليے اسميں اسكے علاوه اور كوئي وصف نهيں كه يه ايک زمانے ميں دار السلطنت تها -

(۳) تيرانا - جو خاندان تاپٹون كا مركز هے - مير خاندان اسد پاشا هے - اگر يهاں اس قبيله كا اثر سب سے بالادست نه هوتا جسكي وجه سے شهزادے كا پوزيشن نازک اور اس شک كا دروازه هميشه كهلا رهيگا كه كهيں شهزاده اسكے هاتهه ميں كهلونا نه بنجاے' تو اس شهر كے انتخاب كے حق ميں نهايت مستحكم دلائل قائم كيے جاسكتے تهے -

(۴) دوروز - اسكا موقع مركزي هے' مگر البانيا ميں جو شخص سال ميں زياده تر كسي ساحلي شهر ميں رهتا هے وه ان لوگوں كي زندگي اور روح كو نهيں سمجهه سكتا جو اندرون البانيـا ميں رهتے هيں -

(۵) البيسن - اگرچه موجوده شهر مقتضي هے كه اسكي جگه بدلے - قريب كي پهاڑيوں پر ايک نيا شهر آباد كيا جاے' مگر تاهم ميرا خيال هے كه البـانيا كے دار السلطنت كے ليے بڑي حد تک يه شهر سب سے زياده مناسب هوگا - صرف اس جغرافي موقع هي مركزي نهيں بلكه يه هميشه ايک قسم كا دروازه يا شمال و جنوب كا نقطه اتصال خيال كيا گيا هے - اس شهر كو دوريزو اور ويلونا سے ملانے كے ليے ريلوے لائن بنائي جاسكتي هے' صرف يهي نهيں كه البيسن' جو پست پهاڑيوں ميں محصور اور زيتون كے كنجوں ميں مستور هے كبهي اغيار كي قوت كا مركز نهيں بنا' بلكه اس شهـر ميں البـاني قوميت هميشه ترقي پاتي رهي هے -

خاندان شهزاده ويڈ جو اسلام آباد البانيا كا بادشاه منتخب هوا هے

اس ملک كے تمام شهروں سے زياده يهاں كے مسـلـمـان اور عيسائي (جو اپنے عدم جنون مذهبي كے ليے مشهور هيں) باهم نهايت گهرے دوست هيں -

(۶) ويلونا - يه اس حيثيت سے هنگامي مركز كها جاسكتا هے كه جب سے كميشن گذشته اكتوبر كو البانيـا پهنچا هے' اسوقت سے اسكا مركز يهي هے - دوريزو كي طرح اسميں بهي يه بات هے كه يه بندرگاه هے مگر يه انتهاء جنوب ميں ايسا واقع هے كه دار السلطنت كے ليے اسكا انتخاب هر جگه غير مرغوب هوگا - يه انتظام جو بالفعل تجويز هوا هے كه شهزاده ويڈ آئے اور دوريزو ميں رهے' اسكے غير مناسب هونے كا آثار مفقود نهيں - اگر يه تجويز در حقيقت نافذ هوئي تو يه هز رائل هائنس (شاهزاده وائد) كو اس اعتراض كا هدف بناديگي كه وه اسد پاشا كي حكومت كي رعايت كرتے هيں - كمزور پاليسي كے اختيار كرنے سے فوري مشكلات سے نجات ملجاتي هے' مگر يه امر ابهي مشكوک هے كه آيا اسد پاشا در حقيقت وفاداري كے ساتهه شهزادے كي تائيـد كريگا ؟ خصوصاً ايسي حالت ميں كه وه ايک راه سے آ رهے هيں جو موجـوده حالت كے ضروريات كے بهت كم مناسب هے -

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم ۰ اے - ڈي لیٹ بیرسٹــر ایٹ لا کی میـڈیکل جیورس پـروڈنس

یعني طب متعلقہ مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس اللہ قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے "میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

"میڈیکل جیورس پروڈنس" علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باھمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاھي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ھیو ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس. نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمـد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ھلاکت کي جوابـدھي (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گـلا گھونٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان - .

امـــور مختلفــــہ کے متعلق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرة -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ ھي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آسانی سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشیں ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کاروبار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھکر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب علم فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد اللہ خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ہے -

مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ھاتھہ کي دو سطریں ھات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملـک کي خـوش قسمتي ہے کہ مـولوي عبـد اللہ خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ھـزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي ھات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ســرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد اللہ خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کی مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر
کتب خانہ آصفیہ حیــدر آباد دکن

[1]

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سر سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکهئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتوره - بهنگ - بلاڈونا ' پوٹاسراپي ' اوتالد دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف هماري هي بات نہیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بہت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فہرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۳ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه کلٹهاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز ' اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

ایم - ایس - عبد الغني - ۴۲ و ۷۳
لوئر ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[3]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " مبرهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

[6]

مسیحا انٹی ملریا مکسچر اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم

جام جهـــان نمـــا

— * —

بالكل نئي تصنيف كبهى ديكهي نه هوگى

— * —

اس كتاب كے مصنف كا اعلان هے كه اگر ايسي قيمتي اور مفيد كتاب دنيا بهركي كسي ايک زبانميں دكهلا دو تو

ايک هـــزار روپيـــه نقد انعـــام

ايسي كارآمد ايسي دلفـــريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي هے - يـــه كتاب خريد كر گويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كر لئے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليے - دنيا كے تمام سر بسته راز حاصل كر ليے صرف اِس كتاب كي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (كتبخانه) كو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عـــروض - علـــم كيميا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حرام جانور وغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها هے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نور پيدا هو' بصارت كي آنكهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا كے مشهور آدمي انكے عهد بعهد كے حالات سوانحعمري: و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے هر موسم كيليے تندرستي كے اصول عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' انكي قيمتيں' مقام اشاعت وغيره - بهي كهاته كے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني جسميں علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا هے - حيوانات كا علاج هاتهي ' شتر' گائے بهينس' گهوڑا ' گدها بهيڑ ' بكري ' كتا وغيره جانوروںكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا هے پرندونكي دوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر (جن سے هـــر شخص كو عموماً كام پـــڑتا هے) ضابطه ديواني فوجداري ' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت رجسٹـــري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـــک كي بولي هر ايک ملک كي زبان مطلب كي باتيں اُردو كے بالمقابل لكهي هيں آج هي وهاں جاكر روزگار كرلو اور هر ايک ملـــک كے آدمي سے بات چيت كرلو سفـــر كے متعلق ايسي معلومات آجتـــک كهيں ديكهي نـــه سني هونگي اول هندوستان كا بيان هے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات وهاں كي تجارت سير گاهيں دلچـــسپ حالات هر ايک جگـــه كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے هيں اسكے بعد ملک برهما كا سفر اور اُس ملک كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان (روبي واقع ملک برهما) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفـــر كا بالتشريح بيان ملـــک انگليند - فرانس - امريكه - روم - مصـــر - افـــريقه - جاپان - اسٹريليا - هر ايک علاقه كے بالتفسير حالات وهانكي درسگاهيں دخاني كليں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز كے سفـــر كا مجمل احوال كرايه وغيـــره سب كچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا كا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز كه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ كے كواڑ كهلجائيں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايک كتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايک - روپيه - ۸ - آنه محصولڈاک تين آنے دو جلد كے خريدار كو محصولڈاک معاف

بغير مدد اُستاد انگريزي سيكهلانيوالي كتاب حجم ۲۷۵ صفحے

ٹنڈن صاحب كا انگلش ٹيچر حجم ۲۷۵ صفحے

يوں تو آجكل بيسيوں انگلش ٹيچر چهپ چكے هيں - مگر ٹنڈن صاحب كے انگلش ٹيچر كا ايک بهي مقابله نهيں كرسكتا - اس ميں انگريزي سيكهنے كے ايسے آسان طريقے اور نادر اصول بتلائے گئے هيں جنكو پڑهكر ايک معمولي لياقت كا آدمي بهي بغير مدد اُستاد كے انگريزي ميں بات چيت كرنے اور خط و كتابت كرنے كي لياقت حاصل كرسكتا هے - هر طرح كي بول چال كے فقرے هر محكمے كے اصطلاحي الفاظ هزاروں محاورے جو كسي دوسري كتاب ميں نه مليں گے - انٹرنس پاس كے برابر خاصي لياقت هو جاويگي - اور جلدي هي آساني سے انگريزي ميں گفتگو كرنيكے قابل هو جاؤ گے - مجلد كتاب كي قيمت مع محصول صرف ايک روپيه ۳ تين آنه دو جلد ۲ روپيه ۴ چار آنه چار جلد ۴ روپيه -

مفت — كتاب انگلش گريمر هر ايک خريدار كو مفت مليگي -

تصوير دار گهڑي

گارنـــٹي ۵ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا هے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي هے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني كا' پرزے نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹي ۸ سال قيمت ۶ چهه روپيه

اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے كه كبهي ايک منٹ كا فرق نهيں پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتلياں اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگـــڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهري نهايت خوبصورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بندهسكتي هے مع تسمه چرمي قيمت سات روپے

بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كارآمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بنكر همارے يهاں آئي هيں - نه ديا سلائي كي ضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک لمپ انكو اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كر كے خطرسے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے اُٹهنا پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا ناياب تحفه هے - منـــگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي - قيمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنگ كي روشني هوتي هے ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهاں سے هر قسم كي گهڑياں' كلاک اور گهڑيونكي زنجيريں وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنما مل سكتي هيں - اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لكهيں انكا مال منـــگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منـــگوا ليے -

مينيجر گپتا اينڈ كمپني سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام توهانه - ايس - پي - ريلـــوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

PRINTED & PUBLISHED BY A K AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

تار کا پتہ
"الهلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648.

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ٤ | کلکتہ : چہار شنبہ ۶ ، ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۹ ، ۱۰

Calcutta : Wednesday, March 4 & 11, 1914.

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

نوٹ — ڈبل نمبر ہونیکی وجہ سے قیمت ٥ آنہ

ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر ای - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہوگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - این - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں ' وہ تشفی بخش ہیں - ہمنے بہی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کہولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ ہمارے تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجائے -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک اصلی رولڈگولڈ کی کمانی مع پتھر کی عینک ۷ - ۸ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک محصول ۲ آنہ -

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے ساتھ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار ' صفائی ' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ - دہلی

اہل قلم کو مژدہ

کیا آپ ملک برہما میں اپنی کتاب میرے ذریعہ فروخت کرنا چاہتے ہیں ؟ اگر منظور ہوتو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمالیجے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسی

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

بالکل مفت

مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار "زمیندار" کی سوانح عمری معہ کیلنڈر سنہ ۱۹۱۴ع کا صرف دو پیسہ کا ٹکٹ براے محصول ڈاک آنے پر روانہ کررہے ہیں - ذیل کے پتہ پر جلد درخواست کیجیے -

منیجر میو چوئل ٹریڈنگ ایجنسی

موچی دروازہ لاہور

1 ـــ سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ
2 ـــ امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کیس ٹھیک ٹائم دینے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 ـــ چاندی ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جزوزنیر یاقوت جڑا ہوا گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 ـــ چاندی کی لیڈی واچ یا ہاتھہ کو زیب دینے والی اور خوبصورتی میں یکتا معہ تسمہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 ـــ چاندی ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتی کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 ـــ پٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹی اور خوبصورت گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ
7 ـــ کرو والزر سلنڈر واچ چاندی ڈبل کیس اسکی مضبوطی کی شہرت عام ہے گارنٹی ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی

المشتہر :ـــ ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly „ „ 4-12

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۹ ، ۱۰ — کلکتہ : چہارشنبہ ۶ ، ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, March 4 & 11, 1914.

فہرست

تصاویر

ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر بی - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ
و سیشن جج ہوگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ - ۱۵ ربن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں، وہ تشفی بخش ہیں - ہمنے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمالیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنی سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک کے - ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۲ آنہ -

منیجــــر

ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کاروبار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کاروبار، صفائی، ستھرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت،   (خط کا پتــہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ - دہلی

کیــا آپ پان کھــاتے ہیں ؟

— :*: —

آزاد کمپنی مراد آباد کا تمباکو خوردنی پشاور سے کلکتہ تک پسند کیا جاتا ہے - ارزاں اور نفیس، قیمت ۱۲ آنہ سیر سے ۶ روپیہ سیر تک - گلابی منجن دانتوں کا بہترین محافظ قیمت فی ڈبیہ ۵ آنہ -

المشتــہر منیجر آزاد کمپنی مراد آباد

1 ـــ سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
2 ـــ امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کیس ٹھیک ٹائم دینے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 ـــ چاندی ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جوڑ پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 ـــ چاندی کی لیڈی واچ یا ہاتھہ کو زیب دینے والی اور خوبصورتی میں یکتا معہ تسمہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 ـــ چاندی ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتی کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 ـــ پیٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹی اور خوبصورت، گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
7 ـــ کرو وائزر سلنڈر واچ چاندی ڈبل کیس اسکی مضبوطی کی شہرت عام ہے گارنٹی ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

32

معو نفع هو گئي هے جهان سے مولانا شبلي كي صحبت اور تعليم بالكل بيكار و لا حاصل بلكه تضيع وقت اور مضر نظر آتي هے !

مدار روزگار سفله پرور را تماشا كن !

طلباء دار العلوم كو عقل و فهم سے معرا سمجهه لينے كا حق مفروضه و مزعومه ناظم ندوه كو ملگيا هوگا مگر دنيا اس حق كو خود آسكے ليے بهي استعمال كر سكتي هے - وه يقيناً پوچهه سكتے هيں كه اگر دار العلوم ندوه كي مخصوص طرز تعليم كے شوق ميں لكهنؤ آكر اور مدرسه ميں شريك هوكر انهيں مولانا شبلي سے ملنے ' انكي صحبت سے مستفيد هونے ' اور انكے درس و تعليم ميں شامل هونے كي اجازت نهيں هے تو پهر وه آور كهاں جائيں اور كيوں دار العلوم ميں رهيں ؟

اصل يه هے كه ندوه كے موجوده قابض گروه كي جرأتيں هماري غفلت اور عدم احتساب سے اسقدر بڑهگئي هيں كه وه اپنے تئيں لا يسئـل عما يفعل كے مطلق العنانه مرتبه پر سمجهنے لگا هے اور اپني قوت كي نسبت ايك غـرور باطـل اور يقين فاسـد ميں مبتـلا هوگيا هے - وه سمجهتا هے كه جب قوم كي بے حسي اور غفلت كا يه حـال هے كه عـلانيه روز روشن ميں اسكي ايك متاع عزيز و ديرينه كو تاخت و تاراج كيا جاسكتـا هے ' اور خلاف قاعده و قانون اور بغير استحقاق و صلاحيت ايك شخص ندوه كا ناظم بنكر مطلق العنان حكمراني كرسكتـا هے ' تو پهر اسكے بعد جو كچهه بهي كيـا جاے جـائز هے ' اور خواه الٹي هي اعوبتوں اور جہالتوں سے بهرے هوے احكام نافذ كيے جائيں ليكن كوئي پوچهنے والا نهيں !

جہل و فساد جب كبهي موقعه پائيگا ' اپنے خواص طبيعي ظاهر كريگا اسليے اسكي شكايت عبث هے - البته شكايت خود اپني غفلت كي هوني چاهيے كه كيوں باطل كو اسقدر سر پر چڑها ليا كه وه علانيه حق كو هلاك و برباد كرنے كيليے أٹها ؟

خاموشي ما گشت بـد امـروز بتـان را
ورنـه اثـرے بـود ازيں پيش فغـان را

* * *

ليكن حقيقت يه هے كه إن نادانوں نے اپني قوت كا اندازه كرنے ميں ويسي هي ٹهوكـر كهائي ' جيسي كه وه ندوه پر قابض و مسلط هونے كے جنون ديرينه كے استيلاء ميں روز اول كها چكے هيں - يه سچ هے كه قوم نے غفلت كي ' ليكن انكو ياد ركهنا چاهيے كه وه جاگ بهي سكتي هے - يه ضرور واقعه هے كه انهيں فرصت ديدي گئي ' ليكن ساتهه هي آنهيں بهولنـا نه تها كه احتساب و باز پرس كا دن بهي آ سكتا هے ' اور وه ايك ايسا يوم الفصل هے كه جب آتا هے تو نيتوں كے كهوٹ اور عملـوں كے فساد كيليے ايـك بهت هي بڑا سخت دن هوتا هے : ويل يومئذ للمكذبين !

ان لوگوں كو معلوم هو جانا چاهيے كه وه دن جسكي طـرف سے انكے نفس خادع نے انهيں مطمئن كرديا تها ' اب طلوع هوگيا هے اور انهوں نے جو كچهه كيا هے ' قريب هے كه اسكا حساب انسے ليا جاے - انكي هـلاكت خود أنـكے كاموں هي كے اندر تهي اور اب عنقريب اسكا بيج برگ و بار لانے والا هے - جس مهلت كو انهوں نے فرصت عيش سمجها تها ' وهي مهلت اب انـكے ليے موجب عذاب ثابت هوگي ' اور صرف اتنا هي نهيں كه جو كچهه انهوں نے ليا تها آنسے واپس ليا جائيگا بلـكه آسكے عـلاوه بهي انهيں بهت كچهه اپني گره سے دينـا پڑيـگا - نادانو ! اس مهلت كے انـدر جو راز مخفي تها أسے تم نه سمجهے ' ليكن اب عنقريب سمجهه جاؤ گے : فسيعلمون غداً من الكذاب الاشر ؟ (۵۴ : ۲۲) -

* * *

إن لوگوں نے صرف اتنے هي پر بس نهيں كيا بلكه اپني مطلق العناني كے پورے كرتب دكهانے چاهے (و الله خير الماكرين) اور أن طالب علموں كو اوئي نه كوئي فـرضي الزام ركهكر مدرسے سے خارج كرديا چاها جو انكے خيال ميں آنكي بے قاعد گيوں اور لغويتوں كو سب سے زياده محسوس كرتے تهے - چنانچه اسكي پوري كوشش كي گئي اور بعض طلبا كو خارج كرنے كيليے بورڈنـگ هاوس كے مهتممين پر زور ڈالا گيا - ليكن مصيبت يه تهي كه جن طلبا كو اپنے مقاصد كے ليے سب سے زياده مضر پاتے تهے ' وهي علم و شرافت اور اخلاق و تربيت كے اعتبار سے مدرسه كيليے سب سے زياده مفيد تهے - اور ايسا هونا لازمي تها - انسان كي خوبيوں كو دوستي اور دشمني ' دونوں راهوں سے جانچا جاسكتا هے - اگر نيكوں كي دوستي كسي كيليے معيار نيكي هے تو بدوں كي دشمني بهي ٹهيك اسي طرح معيـار خوبي هے - جهل و نفسانيت كا جو مبغوض هوگا ' علـم و شرافت كا وهي محمود و محبوب بهي هوگا -

مجهے به تحقيق معلوم هوا هے كه بعض طلبا كو خارج كرنے كيليے جب فرضي الزامات كي تلاش هوئي تو بورڈنـگ هاوس كے مهتمم نے صاف كهديا كه جن لڑكوں كو آپ نكالنا چاهتے هيں ' مصيبت يه هے كه وهي لڑكے مـدرسے بهر ميں اپنے كيريكٹر كي بے داغي اور اخـلاق و شـرافت كي فضيلت سے ممـتاز هيں - الـزام تصنيف هوں تو كيونكر ؟

اس مجبوري كا كوئي علاج نه تها - تاهم ايـك ذهين و قابل طالب العلم كو (جسـكا نام شايد محمد حسين يا كچهه آور هے) بغير كسي قصور اور جرم كے بورڈنگ سے خارج كرديا گيا اور وه بيچاره اپني مصيبت زده حالت ميں اپني قسمت كو رو رها هے !

سچ يه هے كه ان لوگوں نے ان اعمال مفسده سے اپني هلاكت كيليے خـود هي جلـدي كي : فسيعلمـون من هو شر مـكان واضعف جندا ؟

* * *

يه مختصر حالات وه هيں جنكا بلا واسطه تعلق طلبا سے هے اور ميں سمجهتا هوں كه موجوده اسٹرائك ميں زياده تر انهي كو دخل هوگا - ورنه خود ندوه اور ندوه كي تمام تعليمي ' انتظامي ' مالي ' اور اخلاقي حالت جس طرح برباد هورهي هے ' آسكي سرگذشت تو بهت طولاني هے اور أسے " مدارس اسلاميه " كے زير تحرير سلسلے ميں ديكهنا چاهيے -

ايسي حالت ميں غفلت جرم ' اور خاموشي معصيت هے - ندوه هماري بيس سال كي محنتوں كا نتيجه هے اور وه سب سے بڑي اصلاح ديني كي تحريك هے جو گذشته صدي كے اندر نه صرف هندوستان بلكه تمام عالم اسلامي ميں ظاهر هوئي هے - پس يه محال قطعي هے كه اس طرح اسكي بربادي ديكهي جاے اور چند بندگان اغراض و پرستاران جهل كو شتر بے مهار چهوڑ ديا جاے كه وه اسكے خون حيات سے اپني خود پرستيوں كي پياس بجهائيں - اگر ندوه كے كاموں كے طرف سے هم سير هوگئے هيں ' تو ضرور نهيں كه آسے ان لوگوں كے هاتهوں برباد كيا جاے - اسكا بهتر ذريعه همارے پاس موجود هے - هم اسكي عمارت ميں آگ لگا سكتے هيں اور اسكي ديواروں كو ڈائنامیٹ كے گولوں سے اڑا دے سكتے هيں - ايسا هونا هزار درجه بهتر هوگا اس سے كه اپني بيس سال كي كمائي كو چند ارباب فساد كے حرص جهل پر قربان كرديں !

وه مخلصين ملت اور محبان قوم جنهوں نے هميشه ميري فريادوں كو سنا اور ميري معروضات كو قبـول كيا اور جنكو گذشتـه تجربوں نے يقين دلا ديا هوگا كه ميري فريادیں بے وجه نهيں هوتيں اور ميري صدائيں بلا ضرورت شديد نهيں آٹهتيں ' آج پهر ايك بار انهيں مخاطب كرتا هوں - آج همتوں كيليے پيام عمل هے ' عزائم كيليے دعوت كار هے ' اور ندوه كيليے فيصلـه كن وقت آگيـا هے - زبانوں كو كهلنا چاهيے اور صداؤں كو بلند هونا چاهيے - هر شهر بلكه هر قصبه ميں چاهيے كه جلسے منعقد هوں ' اور ندوه كي

ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتہائی تخریب !

دار العلــوم نـدوة العلما کا خـاتمـــه !

طلباے مـدرسه کي اسٹـرائـک

اور

مسلمانوں کی غفلت کا آخـري نتیجـه !

بالاخر پاني سر سے گذر گیا اور ندوة العلما کی بربادیوں کی طرف سے قوم نے جس طرح آنکهیں بند کرلي تهیں ' اسکے انتهائي نتائج معزنه کا ظهور شروع هوگیا - آج ایک تار سے معلوم هوا هے که دار العلوم ندوة العلما کے تمام طلبا نے اپني شکایتوں سے عاجز آکر آخري علاج اختیار کیا هے اور اسٹرائک شروع کردي هے :

انا لله و انا الیه راجعون !

* * *

جو غفلت ندوه کي طرف سے کي گئي تهي اسکا لازمي نتیجه یهی تها ' اور پچهلے دو تین هفتے کے اندر بار بار مجهے اسکا خوف هوا تها - مدارس در اصل ایک چهوٹي سي آبادي هوا کرتے هیں جنکے لیے اگر شخصي حکومتوں کي مطلق العنانیاں مضر هیں تو خود مختاري اور بے رعبي کي طوائف الملوکي بهي برباد کن هے - اس آبادي کا حقیقي امن یه هے که اسکے بسنے والے صرف اپنے ایک هي کام یعنے عشق علم و شیفتگي درس و تدریس میں مشغول رهیں اور اسکے انتظام کو ' جسکي درستگي باهر کی اصلاحي قوتوں سے هوتي هے ' خود اپنے هاتهوں میں نه لیں -

اس بنا پر مدرسوں کی اسٹرائک اصولاً کوئي اچهي چیز نهیں هے اور امن و نظام کي ایسي غارت هے جسے کوئي پسند نهیں کریگا -

تاهم ایسا هوتا هے اور خرابیوں اور شکایتوں کا جب کوئي علاج نه کیا جاے تو اسکا اصلي علاج بالمثل خرابي هي هے - اسکي ذمه داري حکام مدرسه پر هے اور پهر اس سے بهي زیاده قوم پر جس نے باوجود بصارت رکهنے کے دیکهنے سے انکار کردیا !

* * *

ابهي ایک هفته بهي پورا نهیں هوا هے که میں لکهنؤ میں تها اور طلبا کو نهایت بیقرار و مضطر پایا تها - وه قوم کي طرف سے بالکل مایوس تهے اور کهتے تهے که هماري حالت کا اب کوئي پرساں نهیں - میں نے انهیں اطمینان دلایا که کوئي نه کوئي صورت اصلاح حال کي بهت جلد اختیار کي جائیگي کیونکه میں اس وقت تک اپنے اس سوداے خام میں مبتلا تها که ندوه کي مشکل کو چند ارباب اصلاح کي سعي سے حل کیا جاے - معلوم هوتا هے که بے چینیاں زیاده بڑهگئیں جنکے لیے یه تشفي کافي نه تهي اور بالاخر اس ناگوار صورت میں شکایتوں نے ظهور کیا -

* * *

بهت زیاده تریبي حالات جو چند دنوں کے اندر پیش آئے هوں مجهے معلوم نهیں لیکن اس اسٹرائک کے بعض قوي اسباب تقریباً ایک ماه سے پیدا هوگئے تهے - اُن کی مجهے خبر هے -

کالجوں اور مدرسوں میں جب کبهي اسٹرائک هوتي هے تو عموماً اُسکا سبب کوئي غیر تعلیمي شکایت هوتي هے یا کسي انتظامي استبداد نے لڑکوں کو مجبور کردیا هوتا هے - اس اسٹرائک کیلیے بهي ایسے اسباب موجود هونگے لیکن سب سے زیاده قوي سبب اسکا خالص تعلیمي هے - یعنے طلباء ندوه اپنے کسي آرام و راحت کیلیے نهیں ' کسي انتظامي خود مختاري کیلیے نهیں ' کسي زیاده فرصت اور کم محنت کے حصول کیلیے نهیں ' بلکه صرف اسلیے فریادي هیں که جس مقصد عزیز کیلیے انهوں نے اپنے وطن اور گهر کے آرام کو چهوڑا هے ' اور جو خود اس عمارت کے قیام کا اصلي مقصد اور اس اجتماع کي غرض حقیقي هے ' یعنے تعلیم اور حصول تعلیم ' خود اسیکي راه میں موانع پیدا کیے جاتے هیں اور انکو خلاف قانون و قاعده روکا جاتا هے تاکه وه اس سے زیاده علم حاصل نه کریں جسقدر مدرسین مدرسه انهیں مدرسه کے اندر دیسکتے هیں -

مولانا شبلي جب حیدر آباد سے لکهنو آے تو طلباء دارالعلوم نے خواهش کي که اوقات مدرسه سے خارج ایک خاص درس انسے بهی لیں جیسا که همیشه تفسیر وغیره کا لیا کرتے تهے - چنانچه مغرب کے بعد صحیح بخاري کا درس شروع هوا اور طلبا نهایت دلچسپی اور شغف سے شریک هونے لگے -

جدید حکام ندوه کو نهیں معلوم کیوں ' طلبا کا پڑهنا ناگوار گذرا اور انهوں نے علانیه روکنا شروع کردیا - جب اسپر بهي طلبا نے جانا ترک نه کیا تو با قاعده طور پر حکما و جبراً روکدیا که جو شخص دارالعلوم میں پڑهتا هے وه دارالعلوم سے باهر کسي شخص سے کچهه نه پڑهے !

حالانکه یه ایک ایسا تمسخر انگیز قانون هے جو آجتک کسي مدرسے میں جو تحصیل علم کیلیے بنا هو ' نافذ نهیں هوا ' اور کوئي پڑها لکها آدمی اس جهالت و فساد پر غصه میں آے بغیر نهیں رهسکتا -

اسکا سبب بجز اسکے کچهه نه تها که طلبا مولانا شبلي کے پاس نه جائیں حالانکه اگر وه انکے پاس نه جائیں تو پهر اور کیا کریں ' اور کهاں جاکر اپني تعلیمي آرزؤں کو خاک میں ملائیں ؟

اسي اثنا میں طلبا نے چاها که ماه ربیع الاول میں مجلس ذکر مولد نبوي منعقد کریں اور حسب معمول مولانا شبلي تقریر فرمائیں - کسي قاعده اور قانون کے بموجب یه خواهش قابل اعتراض نه تهي ' اور رشک و حسد اور بغض و عداوت کتني هي شدید اور پا گل بنا دینے والي کیوں نه هو ' تاهم اسکے بخارات غلیظه قانون کي دفعات نهیں بن سکتے - اگر یه سمجها جاے که جلسوں میں تقریر کرنا بهي منجمله خواص نظامت و معتمدي کے هے جسکي مدعیان نظامت کو مثل اور باتوں کے ریس اور نقل کرني چاهیے ' تو اسکا دروازه بهی کسی نے بند نهیں کیا هے اور قابلیت جسکے اندر هو ' اپنے جوهر هر وقت دکهلا سکتي هے -

با ایں همه اسکي بهي مخالفت کي گئي - پہلے کها گیا که جلسه اس شرط سے هو سکتا هے که مولانا شبلي تقریر نه کریں - پهر جب دیکها که طلبا سے ایسی خواهش کرنا طلب محال هے تو کها گیا که تقریر ایسي هو ویسي هو - نئے مدعي نظامت اسکے صدر بنائے جائیں - پورا جلسه انکے زیر صدارت اظهار عجز و اعتراف عبودیت کرے وغیره وغیره من الخرافات ' و الا فلا !

یا سبحان الله ! طغیان جهل اور فتنۂ غرور کا یه کیسا عجیب نمونه هے ! مولانا شبلي نعماني دارالعلوم ندوه کے طلبا کو درس دینے کیلیے اپنا وقت دیتے هیں - وه طلباء دارالعلوم کے سامنے سیرة نبوي پر تقریر کرنے کي درخواست منظور کرلیتے هیں ' لیکن ایک جماعت هے جسے اسکي منظوري دینے سے انکار هے اور وه گویا علم و فضل اور درس و تدریس کے ایک ایسے مرتبۂ بلند تک

الهلال

۶ و ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ هجری

مدارس اسلامیه

نـــدوة العلمـــاء

ماضـــي و حـــال

(۵)

بکایک سفر کے پیش آجانے کي وجه سے سلسله رک گیا تھا - امید هے که گذشته صحبتوں کے تمام مطالب بالترتیب قارئین کرام کے پیش نظر هونگے -

غرضکه اصلاح و تجدید کا وہ سر مخفي جسکي جستجو میں تمام مصلحین گذشته سرگرداں رهے مگر بہت کم افکار عالیه تھے جنکي اس تـک رسائی هوئي - احیاء ملت کا وہ مقصد عالي' جسکو کو سمجھنے والوں نے سمجھا پر اسکے انجام دینےکي مہلت کسي نے نه پائي- تحریک دیني کا وہ مشروع عظیم' جسکو باایں همه سطوت و وسعت سلطان عبد الحمید نه کرسکا ' اور خدیو مصر نے سید جمال الدین سے اسکا وعدہ کیا مگر همت هاردي (۱) - اصلاح اسلامي کا وہ مطلوب عزیز' جس سے دار الخلافت اسلامي کے جوامع خالي رهے اور جسکا جمال اصلاح دس برس کي سعي و جستجو کے بعد بھي جامع ازهر کے ستونونکو نصیب نه هوا - وہ یوسف گم‌گشته' جسکي آرزو تیونس کے جامع زیتوني میں کي گئي مگر پوري نه هوئي' اور جسکو مراکش کے جامع ابن خلدوں میں پکارا گیا مگر جواب نه ملا - یعني وہ که نامور محمد عبدہ ساري عمر اسکے عشق میں رویا : وابیضت عیناہ من الحزن فهو کظیم ' مگر اُسے نه پاسکا ' اور قاضي القضاة ترکستان نے چالیس برس اسکي حسرت میں کاٹے که وا اسفی علی یوسف ! مگر محروم رها ' خاک هند کے چند همم عالیه اور افکار صحیحه کي کوششوں کي بدولت ندوة العلما کے نام سے وجود میں آیا ' اور باوجود فقدان اشخاص ' و احاطۂ جهل و جمود ' و موانع چند در چند ' و صدمات پے در پے' و مخالفت اناس' و تصادم اغراض و اهواء ' بالاخر فنا و هلاکت کے عهد سے گذر کر اس حد تـک آگیا که ایک محکم و قائم زندگي اختیار کرلیتا' اور شاید چند تغیرات و مساعي کے بعد ایک وقت آتا که اصلاح ملت کے جن نتائج کو سلاطین عهد اور فرمانروایان عصر حاصل نه کرسکے اور عالم اسلامي کے بڑے بڑے مصلحین اسکي آرزو اپنے ساتھه لے گئے ' کفر آباد هند کي ایک درسگاہ فقر و فقرا سے ظاهر هوتے : وما ذلک علی الله بعزیز-

* * *

لیکن جبکه ایسا هوا اور مشکلوں اور مصیبتوں کا عہد گذر گیا - جبکه بیمار کي تیمار داري کے مصائب جھیلنے والے جھیل چکے' اور صحت و تندرستي کی صحبتوں کا وقت آیا - جبکه دهقان راتوں کي نیند اور دن کا آرام قربان کرچکا اور هل جوتنے کا نهیں بلکه فصل کاٹنے کا دور شروع هوا ' تو نیتوں کے عدوان' طبائع کے طغیان ' اغراض کے فساد ' نفس کي شرارت ' اور جهل کے فتنه نے سر اٹھایا تا خدمت اسلامي کي کوششوں کو اپنے مقاصد ردیه اور اغراض فاسده سے ناپاک کرے ' اور بندگان مخلصین نے جو نتائج حسنه اپني سالها سال کي مساعي سے حاصل کیے هیں ' انهیں پامال خود پرستي و شخص نمائي کرکے باوجود جهل و نا اهلي ندوہ کو ایک وسیلۂ ریاست اعمال و وسیلۂ ولایت امور بنالے : استکباراً فی الارض و مکر السئي -

کچھه شک نهیں که شیطان افساد اور غرور باطل کا یه ایک بہت بڑا فتنه هے جو ایک عظیم الشان دیني تحریک کي تخریب کیلیے بصورت اشخاص و اعمال متشکل و متمثل هوا هے- هذا من عمل الشیطان - اور وہ جب کبھي دنیا میں کام کرنا چاهتا هے تو اسکا قدیمي قاعدہ هے که خود نهیں آتا ' بر جهل و باطل کے اندر سے اپني آواز نکالنے لگتا هے : انه لکم عدو مبین !

پھر کیا وہ قوم جس نے اپني بیداري اور احتساب اعمال کے دعووں سے گذشته تین سال کے عهد جدید میں ایک رستخیز هنگامه برپا کردیا تھا ' اسکو گوارا کرلیگي که اس طرح بلا ادنی جهد باطل و سعي فساد کے' محض اسکے اغماض و غفلت سے فائدہ اٹھا کر جهل علم کو ' اور فساد اصلاح کو شکست دیدے ؟ فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

* * *

اصل یه هے که ندوة العلما میں اجزاء مفسده ابتدا سے موجود تھے - جب وہ مریض جاں بلب تھا اور اسکے بستر کے قریب آنا جرم سمجھا جاتا تھا ' تو ایک ایک کرکے تمام مدعیان باطل فرار کرگئے ' لیکن جب صحت کي صدائیں بلند هوئیں اور ندوہ اٹھکر بیٹھا ' تو یه لوگ حرص و طمع کي آگ سے مضطر هوکر دوڑے اور هر طرف سے اسکي رفاقت و معیت کے دعویدار بنکر اکٹھے هوگئے - انهوں نے حسرت سے باهم ایک دوسرے پر نظر ڈالي که کیونکر دوسروں کي کوششوں کے نتائج پر قبضه کریں حالانکه کم بختي سے هم نے ندوہ کو چھوڑ دیا تھا : فاقبل بعضهم علی بعض یتلاومون - قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین (۶۸ : ۲۰)

پس وہ اپني سازشوں میں مشغول هوے - کبھي باهم مراسلتیں کیں ' کبھی خفیه جلسے کیے ' کبھی اخوان فساد کی ایک برادري بنا کر ایک دوسرے کو پیام باطل بھیجا : یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا (۶ : ۱۱۲) ارباب کار کے بیجا تسامح اور ضعف عمل نے انکو بڑي بڑي فرصتیں دے رکھی تھیں تاهم انکي کوششوں کو همیشه وهي جواب ملا جو همیشه هر سعي باطل کو ملا هے ' یعني حسرت نا کامي و ماتم نامرادي : وکان عاقبة امرها خسرا (۹ : ۶۵)

لیکن اسي اثنا میں رسالۂ الندوہ کے مضمون جهاد کا مسئله پیش آگیا' اور اُس نے ان بندگان اغراض مخفیه کیلیے ایک سنهري فرصت پیدا کردي - ادهر جنگ بلقان جاري تھي ' مسئله کانپور کا آغاز تھا ' ایڈریانوپل کي دوبارہ فتح کا واقعه پیش آیا تھا

۱۵ - مسجدیں اور ۱۲ - قبرستان خطرے میں

مسجد لشکر پور (کلکته) کا حادثه

اولا یرزن انهم یفتنون فی کل عام مرة او مرتین ثم لا یتوبون ولا هم یذکرون ! (۹ : ۱۲۷)

کیا یه لوگ نهیں دیکهتے که کوئی برس ایسا نهیں گذرتا جسمیں ایک مرتبه یا دو مرتبه یه لوگ آزمایشوں میں نه ڈالے جاتے هوں ' مگر بارجود اسکے نه تو وه اپنی بد اعمالیوں سے توبه کرتے هیں اور نه اُن تنبیهوں سے عبرت پکڑتے هیں !

جبکه مسجد کانپور کا حادثۀ خونین اپنے جانفرسا واقعات کے ساتهه ابهی ذهنوں سے فراموش نهیں هوا هے - جبکه اس خون کی روانی جو مچهلی بازار میں بها ' اور اُن لاشوں کی تڑپ جو مسجد کی دیواروں کے نیچے تڑپیں ' هندوستان کا سب سے آخری واقعه هے - جبکه ایک قانون کی امید دلائی گئی هے جو عمارات دینیه کی حفاظت کیلیے کامل انتظام کردیگا ' اور جبکه هندوستان کی سب سے بڑی حاکم زبان نے گذشته کونسل کی تقریر میں مقدس مقامات کے تحفظ کا پورا اطمینان دلایا هے ' تو لوگ نهایت تعجب سے سنیں گے که کلکته کے اطراف میں سے ایک آباد مقام یعنے لشکر پور میں ایک مسجد کو منهدم کردینے کی کوشش کی گئی هے ' اور اسکے چار برج بالکل اس طرح گرادیے گئے هیں جیسے کسی پرانے کهنڈر کے آثار سے زمین کو پاک کرنے کیلیے اسکی ٹوٹی هوئی دیواریں بے خوف گرادی جاتی هیں !

مسجد لشکر پور جسکے چار برج ۲۳ فروری کو گرا دیے گئے

صرف اتنا هی نهیں بلکه ۱۵ مسجدوں اور باره قبرستانوں کے انهدام کا مسئله پیدا هوگیا هے - بیان کیا جاتا هے که کئی قبرستان کهود ڈالے گئے هیں جنکے اندر سے مرده لاشوں کی هڈیاں اور کهوپڑیاں نکلکر پامال هو رهی هیں - ایک دوسری مسجد کو بهی چاروں طرف سے مٹی ڈالکر چهپا دینے کی کوشش کی هے - اگر عین وقت پر مسلمان هشیار نه هو جاتے تو اکثر مسجدوں کا خاتمه اور تمام قبرستانوں کا انهدام درپیش تها !

اسکی تفصیل یه هے که کلکته کے قریب لشکر پور ایک گاؤں هے اور چوبیس پرگنه میں شامل هے - اسمیں ایک وسیع قطعۀ زمین کے اندر تقریباً ۱۵ - مسجدیں اور ۱۲ - قبرستان قدیم سے موجود هیں - کلکته پورٹ کمشنری کی جانب سے چهه هزار بیگهه زمین خریدی گئی تاکه خضر پور ڈک کو وسیع کیا جاے - اسی زمین میں یه تمام مسجدیں اور قبرستان بهی آگئے - مسلمانوں کو جب اسکی خبر هوئی تو سنه ۱۹۰۹ میں اطراف کے تمام مسلمانوں نے متفق هوکر ایک عرضداشت لفٹننٹ گورنر بنگال کی خدمت میں بهیجی که اس زمین کے اندر هماری مسجدیں اور قبرستان هیں - اور کئی ایسے بزرگوں کی قبریں بهی هیں جنکی هم بهت عزت کرتے هیں - ایسی حالت میں همیں معلوم هونا چاهیے که انکے ساتهه کیا سلوک کیا جائیگا ؟

معلوم نهیں اس عرضداشت کا کیا حشر هوا لیکن یه نتیجه تو اب همارے سامنے هے که کئی قبرستان بلا تامل کهود ڈالے گئے ' اور ۲۳ فروری کو پورٹ کمشنر کے آدمیوں نے ایک مسجد کو نهایت بے باکی اور بے خوفی کے ساتهه منهدم کرنا شروع کردیا !

اسکے چار برج گراے گئے - پانچواں خود گرگیا اور اسکے نیچے دبکر ایک مزدور مرگیا - اس اثنا میں مسلمانوں کو خبر هوگئی اور وه عین موقعه پر پهنچ گئے - موجوده حالت یه هے که انهدام روک دیا گیا هے اور مقامی حکام و پولیس نے مداخلت کی هے -

اس مداخلت کیلیے هم حکام کی تعریف کرتے هیں ' مگر اصلی سوال یهیں آکر ختم نهیں هو جاتا - سب سے پہلے پورٹ کمشنر کے حکام کو اس صریح مذهبی توهین و مداخلت کی قانونی جوابدهی بهگتنی چاهیے ' جو انهوں نے اس جرأت اور خود مختاری کے ساتهه کی - پهر تمام مقامی حکام سے پوری باز پرس هونی چاهیے که کیوں انهوں نے ایسا هونے دیا ؟ اسکے بعد تمام مساجد کے تحفظ کا ایک قطعی فیصله هونا چاهیے - هم ان تمام امور کی جانب صوبے کے اعلی حکام کو توجه دلاتے هیں اور خطره سے پہلے خبردار کردیتے هیں - اگر بهت جلد ایسا نهوا تو مجبوراً مسلمان اس معاملے کو خود اپنے هاتهوں میں لے لینگے ' اور پهر عام پبلک کی قوت کے هاتهوں معاملے کو سپرد کرنا هی پڑیگا -

(بقیه صفحه ۴ کا)

حفاظت اور اسکی موجوده خرابیوں کے انسداد کیلیے صدائیں بلند کی جائیں - سر دست اس کام کے لیے ترتیب عمل یه هونی چاهیے :

(۱) هندوستان کے تمام مسلمانوں کو بذریعه مجالس و جرائد ندوه کی حفاظت و اصلاح کیلیے متحده صدا بلند کرنا -

(۲) فوراً ایک کمیشن کا تقرر جو لکهنو میں جاے اور دارالعلوم کے مفاسد کی تحقیق کرے - حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب ' نواب محمد اسحاق خاں صاحب ' ڈاکٹر محمد دین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بهاولپور ' مسٹر محمد علی کامرید سید وزیر حسن ' مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محل ' بابو نظام الدین صاحب امرتسر ' حکیم عبدالولی صاحب لکهنو ' ڈاکٹر ناظر الدین حسن ' مسٹر مظهرالحق بانکی پور ' حضرات دیوبند میں سے کوئی بزرگ جو شریک هوں ' یه حضرات میرے خیال میں اس کام کیلیے نهایت موزوں هونگے -

(۳) ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد جو ندوه کے مسئله کا آخری فیصله کردے -

غفلت کیــوں نه کرے' حالات و حــوادث خواه کتني هي مهلت اور سامان فرصت کیوں نه فراهم نه کردیں ' تاهم ندوه کو برباد کرنا آسان نہیں ھے' اور نه اس لقمے کا نگلنا آتنا سهل ھے جسقدر ان احمقوں اور نادانوں نے سمجهه لیا ھے - یه جو ایک وقتي کامیابي سي هوگئی ھے تو اسکے غرور سے اپنے دماغوں کو مختل نه کرو - کبهي کبهی ایسا بهي هوتا ھے که اغراض باطله کو تهوڑي سي مهلت دیدي جاتي ھے تاکه آسکا بلند هوکر پهر گرنا ' اور زندوں کی طرح چل پهر کر پهر مرنا دنیا کیلیے وسیلۂ عبرت بنے - لیکن اب وه وقت گیا - تهوڑي سي مهلت آور باقي ھے - جب تـک ارباب کار متوجه نه هوے تھے' اسي وقت تک کیلیے اسي تار عنکبوت کي عمارت سازي کا دور تها - لیکن اب احتساب کا طوفان سرپر آ پهنچا ھے : و ان اوهن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون !

* * *

الهلال ابتدا سے حق کي قوت کا واعظ ھے ' اور الله علیم ھے که مجهے سورج اور چاند کے وجود کا اتنا یقین نهیں جتنـا حق کي کامیابي اورباطل کے خسران پر ایمان ھے - یه میري محسوسات و مرئیات هیں اور ان میں کسي کو مجهسے لڑنے کي ضرورت نهیں - پس اپنے اسي یقین ایماني کي بنا پر یه سب کچهه کهه رها هوں : فسیعلمون من هو شر مکانا و اضعف جندا - و تلك الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا في الارض و لافسادا و العاقبة للمتقین -

(دار العلـــوم ندوه)

ندوة العلما جب قائم هوا تو هر طرح کے علما کا ایک وسیع مجمع اور مدعیان ریاست دیني کا ایک سب سے بڑا عرش جلال نظر آتا تها - مگر در اصل اسکي حقیقت سمجهنے والے معدودے چند اشخاص تھے' اور وهي اس تماشه گاه کا اصلي گوشۂ عمل تها - اکثروں نے اسے ایک دار الوعظ سمجها ' بهتوں نے اپني اظهـــار مولویت کیلیے اسے نمایش گاه قرار دیا ' بهتوں نے دیکها که مدتوں کے بعد ارباب عمائم کي مقبولیت و ریاست کا ایک میدان کهلا ھے' استقبال و مشائعت کے هجوم هیں' اور دعوتوں اور سفر خرچ کے منی آرڈروں کا وسیله' پس وه اسکي جانب دوڑے - لیکن اس سفر بے مقصد میں دوتین آدمي ایسے بهي تھے جو سمجهتے تھے که همارا مقصود کیا ھے اور اس مجمع سے کیونکر کام لینا چاهیے ؟

ابتدا میں اجتماع علما ' رفع نزاع باهمي ' اشاعت اسلام ' تاسیس دار الافتا ' وغیره وغیره بهت سے مقاصد ندوه کے قرار دیے گئے - لیکن ارباب فکر نے دیکها که یه سب بے سود ھے - اصلاح و عمل کے تمام ارادے یہاں آ کر رک جاتے هیں که وه آدمي نهیں جو ان کاموں کو انجام دیں - پس اولین کار یه هونا چاهیے که ایک درس گاه قائم کي جاے -

یه ضرور ھے که اصلاح نصاب کا مسئله ابتدا سے مقاصد میں رکها گیا تها ' لیکن صرف سالانه جلسے هوتے تھے اور لوگ اپنے اپنے گهر چلے جاتے تھے - کوئي مقصود عملي سامنے نه تها -

چنانچه مولانا شبلي نعماني نے " دار العلوم " کا ایک لائحه (اسکیم) مرتب کیا ' اور مولانا محمد علي صاحب کو جو ندوے کے ابتدا سے ناظم تھے ' دیا که اپني جانب سے چهاپکر شائع کردیں - اسکے بعد میرٹهه میں ندوة العلما کا سالانه جلسه هوا جسمیں تجویز دار العلوم پر تقریریں هوئیں' اور بڑے جوش و خروش کے ساتهه هر طرف سے صداء اعانت بلند هوئي -

اسکے دو برس بعد لکهنؤ میں دار العلوم قائم هوگیا اور تعلیم شروع هوگئي -

(مــقامي گــورنمنت کي بــد گماني)

خدمت انساني کا کوئي کام آزمایش سے خالي نهیں هوتا ' اور مجهے یقین ھے که جسطـرح دنیا میں هر شے کیلیے خـدا کا ایک نظام و قانون ھے ' بالکل اسي طـرح ایک قانون ابتـلا و امتحان بهی ھے : ولنبلونکم حتی نعلم المجـاهدین منکم والصابرین ' و نبلو اخبارکم (۴۷ : ۳۳)

اب تـک ندوه شرکاء کار کیلیے ایک بے غل و غش مائدۂ لذائذ اور سفرۂ نعائم تها ' لیکن اب یکایک اسکي زندگي کي پهلي اور سب سے بڑي آزمایش شروع هوگئي - بعض اسباب (جنکي یهاں تفصیل موجب طوالت هوگي) ایسے پیش آے که صوبے کي گورنمنت کو ندوه کی طرف سے خواه مخواه سیاسي بدگمانیاں پیدا هوگئیں اور بعض لوگوں نے اس سوء ظن کو آور زیـاده قوي کردیا - اُس وقت صوبے کا حاکم اعلی سر انٹوني میکڈانل تها جسکو مسلمانوں کے وجود هي سے بـد گماني تهي - اسکو خیال هوا که علما کا جمع هونـا اور ایک مذهبي تحریک کي پکار ضرور کسي نه کسي پوشیده منصوبے پر مبنی ھے - مولانا شبلي بهي اسي لیے تڑکي گئے تھے ' اور صرف اسی لیے مذهب مذهب پکارا جاتا ھے - چنانچه اس نے علانیه مولانا کي نگراني کا پولیس کو حکم دیدیا اور مشتبه اشخاص میں انکا نام لکهه لیا گیا !

بدقسمتي سے ایسا هي خیال مذهبي دعوت کي نسبت آجکل بهي بعض حکام کا ھے -

وه اس خیال پر کچهه اسطرح جم گیا که اسکا دفعیه محال هوگیا - اسکي نظر بدلني هي تهي که یکایک ندوه کا عروج محاق میں آ گیا - بربادي و تباهي کے تمام سامان ایک ایک کرکے فراهـم هوگـئے - جسقدر امرا و ارباب دول ندوه کے ساتهه تھے اور دارالعلوم کیلیے روپیه دینا چاهتے تھے ' انکے لیے صرف اسقدر علم هي کافي تها که صوبے کا حاکم اعلی نـدوه کو اچها نهیں سمجهتا - انهوں نے معاً انـکار و تبرا شرع کردیا -

اسکے بعد شرکاء نـدوه اور عهده داران جمعیة کي باري آئي - في الحقیقة یهي وقت اصلي آزمایش کا تها ' مگر بهلا وه لوگ جنهوں نے ندوه کو ایک منزل عیش سمجهکر اپنے اپنے خیمے گاڑ دیے تھے ' اسطرح کانٹوں سے بهرا دیکهکر کب جمنے والے تھے ؟ منشي اطهر علي مرحوم نے ندوه کو خراب کیا تها - ندوه کے تعلق نے انهیں برباد کیا - وه حیدراباد چلے جانے پر مجبور هوے - مولانا محمد علي حج کیلیے چلے گئے ' اور پهر نظامت سے استعفا دیـدیا - اب نه وه جلسوں کے واعظ تھے ' نه مجالس کي صدارت کے خواستگار - وه غلغلے جنهوں نے تمام هندوستان کو یکسر اپني جانب متوجه کرلیا تها ' ایک دوسال کے اندر هي اندر اسطرح بیٹهه گئے گویا کبهي انکا وجود هي نه تها - تهوڑے هي دنوں کے بعد ندوه ' ندوه کا وجود ' اسکي مجالس ' اسکا نام ' اسکا مـدرسه ' ایک از یاد رفته خواب بنکر لوگوں کے ذهنوں سے فراموش هوگیا !

ناروا بود به بازار جهاں جنس وفا
رونقے گشتم و از طالع دکاں رفتم !

ندوه جب تک رجوع خلائق کا مرکز' جمع مال میں کامیاب ' اور هنگامه و نمایش کا وسیله تها ' اس وقت تک اسکا میدان دلفریب ' اور اسکي جیب پر از زر تهي - پس وه اپني ایک صدا سے سینکڑوں عالموں' صوفیوں' واعظوں ' اور خطیبوں کو اپنے علم

اور تمام قوم اسمیں منہمک تھي - پس انہوں نے اس مہلت سے فائدہ اٹھا یا - ایک نے تحریک کي ' دوسرے نے تائید :

یکے بدزدي دل رفت و پردہ دار یکے

خلاف قاعدہ مجالس و مجامع ' خلاف اصول و نظم عمومي ' خلاف قانون ندوہ ' و بغیر ہیچ گونہ مناسبت و اهلیت ' ایک شخص ناظم بن بیٹھا ' دوسرے کو مددگار بنالیا - امیدوں کو بشارت ' اور آرزؤں کو پیغام فتح باب ملا - وہ شاهد اغراض جسکي ایک نظر مہر کي آرزو میں سالہا سال بسر ہوگئے تھے ' اب بے غل و غش زاهدان کہن سال سے هم کنار و هم آغوش تها - فیا سبحان اللہ !

دیدار شد میسر و بوس و کنــار هم
از بخت شکر دارم و از روزگار هم !

غرور باطل نے دربار حکومت آراستہ کیا اور نام و نمود کي دیرینہ حسرتیں یکایک ایک هي بار اوبل پڑیں - غریب ندوہ اب حکام جدید و فرمان روایان دارالعلوم کیلیے ایک خوان یغما تها ' اور گویا سورۂ انفال کے شان نزول میں داخل : یسئلونک عن الانفال - قل الانفال للہ وللرسول (۸ : ۱) مدتوں کے بعد اگر کسي بھوکے پیاسے کو پورا دستر خوان هاتھہ آجاے تو اس سے اداب طعام کي امید رکھنا لا حاصل ہے - پس مٹي هوئي حسرتوں اور برسوں کي دبي هوئي امیدوں کے ناگہاني ظہور نے ایک عجیب طوفان بے تمیزي بپا کردیا اور خود مختارانہ حکم راني کي تمام مصیبتیں ایک هي وقت میں ندوہ پر ٹوٹ پڑیں -

حقیقت یہ ہے کہ اس گروہ کے افساد سے زیادہ اسکي ناداني قابل گریہ ہے - وہ جو کچھہ کر رها ہے اس سے اسکا پہلا مقصود اپني غرض پرستي ' اور دوسرا مقصود ندوہ سے اصلاح و تجدید کے عنصر کو خارج کرنا ہے - وہ شہرت کیلیے بھوکا پیاسا ہے اور ناموري کي هوس سے پاگل هوگیا ہے - جہل و ناداني نے اسکے نفس پر یہ القاء باطل کردیا ہے کہ اس مقصود کے حاصل کرنے کیلیے نہ تو علم و فضل کي ضرورت ہے ' نہ تزکیۂ و تنویر افکار کي - نہ خدمت کا سچا ولولہ چاهیے ' اور نہ ایثار نفس کا کوئي نمونہ - صرف اتنا هي کافي ہے کہ کسي نہ کسي طرح ایک بار انجمنوں کي نظامت اور مدرسوں کي معتمدي حاصل کرلي جاے ' اور پھر اس حیثیت نمایاں سے جلسوں میں چلے جانا ' حکام کي چوکھٹوں کو گاہ گاہ بوسہ دیدینا ' اپنے جبۂ و عمامہ کے نازو کرشمے کي پیہم نمایش کرتے رهنا ' بس یہي وہ صحیح ترتیب عمل ہے ' جسکے منازل طے کرلینے کے بعد پیشوائي و ناموري کا بہتر سے بہتر درجہ حاصل هو جاسکتا ہے - پس چونکہ اس نے اپنے زعم باطل میں اس اصول کار کو اچھي طرح سمجھہ لیا ہے ' اسلیے صرف انهي اشغال و اعمال میں بے فکر و بے پروا مشغول و غرق ہے ' اور سمجھتا ہے کہ مجھے ندوہ مل گیا ' اور میں وہ سب کچھہ هوگیا جسکي مجھے برسوں سے آرزو تھي - یہي بر خود غلط جماعت ہے جسکي نسبت لسان الهي نے فرمایا :

الذین یفرحون بما آتوا	جو لوگ اپنے کیے سے خوش هوتے
و یحبون ان یحمدوا	هیں اور در اصل کیا تو انہوں نے کچھہ
بما لم یفعلوا (۳ : ۱۸۵)	بھي نہیں پر چاهتے هیں کہ اُن کاموں

کیلیے انکي تعریف کي جاے جو انہوں نے نہیں کیے ' تو ایسے لوگ کبھي کامیاب نہیں هوسکتے -

ان احمقوں کو کون سمجھاے کہ جس چیز کے یہ بھوکے هیں یعني رجوع خلق اللہ اور نام و نمود و شہرت ' تو یہ اشخاص کیلیے نہیں ہے بلکہ اعمال کیلیے ہے اور اسکے حاصل کرنے کا اصلي طریقہ کام ہے نہ کہ صرف خواهش - یہ جن لوگوں کي شہرت کو دیکھکر بیقرار هوتے هیں اور انکي سي حالت پیدا کرنے کیلیے مضطر هیں ' شرط کار یہ ہے کہ انکے صرف اقدام عمل هي کي نہیں بلکہ اصل عمل کي تقلید کریں -

* * *

بہر حال یہ ایک اجمالي ماتم تها اس درد انگیز بربادي کا ' جو موجودہ سنین عمل کي ایک سب سے بڑي دیني تحریک کے ساتھہ کي جا رهي ہے ' لیکن اب اس کا علاج صرف ماتم نہیں بلکہ سب سے پہلے کشف حال و سرائر ' اور پھر دفع اشرار و مفسدین ' و قلع و قمع اهــل طغیان و جاهلین ہے - پس بہتر یہ ہے کہ اسي کي طرف هم سب متوجہ هوں -

(آئــنــدہ مــبــاحــث)

سب سے پہلے میں ندوة العلما کے گذشتہ چند سالوں کے حالات پر ایک اجمالي نظر ڈالونگا کہ اب قوم کو ایک مرتبہ سب کچھہ سمجھکر آخري فیصلہ کرنا چاهیے - اسکے بعد موجودہ تغیرات کي حقیقت ظاهر کرونگا اور واضح کیا جائیگا کہ کس تمسخر انگیز اور طفلانہ بد حواسي کے عــالم میں تمام قواعــد و اصول اور اهلیت و صلاحیت کو بالاے طاق رکھکر نیا ناظم ندوہ منتخب کیا گیا ہے ' اور کیسي سازشي کارروائي اسکے اندر مخفي ہے ؟

اسکے بعد ندوہ کي نئي قابض جماعت کي طرف متوجہ هونے کي غیر مطبوع زحمت گوارا کرني پڑیگي کہ وہ کون لوگ هیں ؟ انکي قابلیت دماغي و نظمي کا کیا حال ہے ؟ اس وقت تــک قوم کیلیے انہوں نے کیا کیا ہے ' اور آیندہ کیلیے کیا توقعات هوسکتي هیں ؟

اگرچہ یہ لوگ کبھي بھي اس اهمیت کے مستحق نہ تھے کہ انکي نسبت اخبارات میں بحثیں کي جاتیں ' اور وہ لوگ اپنا وقت صرف کرتے جو اور بھي کام اپنے لیے رکھتے هیں - تاهم کیا کیجیے کہ خود هماري غفلت اور خاموشي هي نے ان لوگوں کو ایک وقتي قبض و تسلط کي مہلت دیدي ہے اور اب اس غلطي کا کفارہ یہي ہے کہ اسکے لیے صرف وقت و قلم کیجیے :

ز مرغان حرم در کام زاغاں طعمہ اندازد
مدار روزگار سفلــہ پرور را تماشــا کن !

اسي کے ضمن میں بعض عجیب عجیب واقعات بھي لوگوں کے سامنے آئینگے اور وہ دیکھیں گے کہ ابھي ایک شش ماهي بھي ندوہ کي نئي مزعومہ و مفروضہ نظامت پر نہیں گذري ہے کہ حالت کیا سے کیا هوگئي ہے ؟ دفتر کا کیا حال ہے ؟ مصارف کس بے دردي سے هو رہے هیں ؟ سفر خرچ کي کس فیاضي سے بخشش هورهي ہے ؟ موٹر کاروں کو کس شاهانہ جود و سخا کے ساتھہ مہمانوں کیلیے مہیا کیا جاتا ہے ؟ اور پھر سب سے زیادہ یہ کہ جن لوگوں نے بایں جہد و جہد ندوے کي مسند نظامت (بزعم باطل و جہل اندیش خود) اور ولایت امور حاصل کي ہے ' خود انہوں نے اب تــک نــدوے سے کس قــدر لیا ہے ' اور کیا چیز ہے جو اس بد بخت کے حصے میں آئي ہے ؟

یہ حالات نہایت عجیب و غریب هونگے اور ان میں قوم کیلیے بہت سي ایسي بصیرتیں هونگي کہ اگر انسے سبق عبرت حاصل کیا گیا تو کچھہ عجب نہیں کہ یہ بربادي بھي اسکے لیے موجب فلاح و صلاح هو جاے !

میں نے " بربادي " کا لفظ کہا لیکن انشاء اللہ عنقریب آشکارا هو جائیگا کہ ندوہ خواہ کچھہ هي کیوں نہو ' قوم خواہ کیسي هي

شهيـــد رسم

الوالعـــزم اسنوهيلتـــا ديبـــي

جو خود جل گئي تاکه ملک کو رسم پرستي کي آگ سے نجات دلاے !!

ميں ديکهتا هوں تو مجهے اسلام کا حکم " جهاد " عالم انسانية کي تمام نيکيوں اور جذبات انساني کے تمام مقدس اقدامات کا ايک ايسا محور نظر آتا هے جسکے دائرۃ سے کوئي شے باهر نهيں -

جهاد کي حقيقت يه هے که حق اور صداقت کے کسي مقصود کيليے اپنے تئيں تکليف و مشقت اور نقصان و آلام ميں مبتلا کرنا پهر دنيا ميں کونسا نفع هے جو بغير کسي ذاتي مضرت کے عالم انسانيت کو پهنچ سکتا هے ؟

تم انسانوں کے فائدے کي طرف ايک قدم بهي نهيں اٹهاسکتے جب تک که اپنے نفس کو کچهه نقصان نه پهنچاؤ - تم خدا اور اسکے بندوں کے ساتهه ذرا بهي پيار نهيں رکهتے اگر اپنے نفساني آرام و راحت کے ساتهه دشمني نهيں کرسکتے -

جو لوگ خدمت و محبت انسانية کے مدعي هيں انکو سب سے پہلے اپنا معامله خود اپنے اندر هي طے کرلينا چاهيے - کيونکه آدم کي اولاد ايک چيونٹي کي بهي خدمت نهيں کرسکتي ' جبتک که خود اپني خدمت سے بے پروا نه هوجاے - لکڑي کے ٹکڑوں ميں گرمي نهيں هوتي ' پر جب وہ جل اٹهتي هيں تو انکي سوزش سے قريب کي هر چيز تپنے لگتي هے !

آنکه دائم هوس سوختن ما مي کرد
کاش مي آيد و از دور تماشا مي کر

اے متـــاع درد در بازار جاں انداخته !
گوهر هر سود در جيب زياں انداخته !

يه دنيا جو نفع و سود کي ايک زراعت گاہ هے ' کيا اسکا بيج نقصان و زياں کے سوا اور بهي کچهه هے ؟ کتني پاماليان هيں جو شادابيوں کا باعث هوتي هيں ؟ کتني ٹهوکريں هيں ' جو استقامت کا سبق ديتي هيں ؟ کتني ناکاميان هيں جو کامراني کا پيام لاتي هيں ؟ کتني مايوسياں هيں جنکي تاريکي سے صبح اميد طلوع هوتي هے ؟ اور پهر کتنے آگ کے جانسوز شعلے هيں ' جنکي جلائي هوئي راکهه سے نشوؤ نمو کي ارواح حيه و قائمه پيدا هوتي هيں ' اور اس دنياے شهادت و فنا آباد ميں کتني هي زخموں کي کروٹيں ' درد کي چيخيں ' احتضار کي بے چينياں ' اور موت و هلاکت کے خون کي روانياں هيں ' جو اشخاص پر طاري هوتي ' مگر اقوام کيليے زندگي اور سلامتي کا آب حيات بنکر بهتي هيں ؟ ان الله فالق الحب والنوى ' يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي ' ذلكم الله فانى يوفكون ؟ (٦ : ٩٥)

* * *

ايک محب وطن اپنے وطن محبوب کيليے سولي کے تختے پر کهڑا هوتا هے - ايک پرستار حق اپنے مقصود کيليے عيش و آرام کو خيرباد کهتا هے - ايک عالم و مکتشف راہ کشف و علم ميں قربان هوجاتا هے - يه سب کے سب اسي " جهاد في سبيل الله " اور عشق مرضات الهی کے مظاهر هيں - البته اسلام کي يه خصوصيت هے که اس نے اس راہ کي بے اعتداليوں اور گمراهيوں کا بهي علاج کرديا اور يه نهيں کها که تم کسي نيک خيال کيليے اپنے تئيں قتل کر ڈالو بلکه کها که نيکي کيليے اپني مخالف خواهشوں کو قتل کرو که يهي سب سے بڑي شهادت هے -

* * *

محبت انسانيت اور عشق ملة کي پاک قربانيوں کي ايک ان گنت صف تاريخ کے سامنے هے - سقراط نے زهر کا جام پيا ' قرطاجنه کے قوم پرستوں نے آگ جلائي اور اسميں کود پڑے ' ميزيني نے اپني ساري عمر کا عيش و آرام تلف کرديا ' ليکن کيا اولو العزم روحوں کي اس محترم صف ميں سترہ برس کي کنواري اسنوهيلتا ديبي کو جگه نه مليگي ' جو اپنے شوهر کي وفاداري ميں نهيں بلکه اپني قوم کے عشق ميں ستي هوگئي ؟

اِس ظلم آباد ارضي ميں ' جهاں شهروں کي رونق ' بازاروں کي چهل پهل ' موٹر کاروں کي گهڑگهڑاهٹ ' اونچے اونچے مکانوں کي آباديان ' اور تلاش سود و عشق اغراض کي کشمکش نے ايک شورش بهيمي برپا کر رکهي هے ' کيا کوئي سامعۀ عبرت هے جو رات کے سکون روحاني اور پچهلے پهر کي خاموش فضاء لاهوتي ميں ايک شعلۀ محبت قدسي کي صداے سوزاں سنے ' جبکه حيات انساني کي حدود سے بالا تر ايک روح ملکوتي ' شعلوں کي چادر کے اندر سے بني نوع انساني کي غفلت پر ماتم کر رهي تهي ؟

سوخت بے وجهم ' تماشـــا را نگر !
کشت بے جرمم ' مسيحـــا را ببيں !
زندۀ کـــش جـــاں نه باشد ديـــدۀ ؟
گـــر نديدستي ' بيا ' ما را ببيـــں !

کے نیچے جمع کرلیتا تھا ' اور اسکا دستر خوان جب بچھتا تھا تو بڑی بڑی متبرک صفیں اسکے یمین و یسار نظر آتی تھیں - پر اب وہ مفلس ہوگیا ' اُسکا گھر غربت کدہ اور اسکی جیب خالی ہوگئی - زمانے نے اُسکی طرف سے آنکھیں پھیر لیں اور اُس سے صاحب سلامت رکھنے والوں کیلیے بحکم حکومت روک ٹوک ہونے لگی - ایسی حالت میں کسے پڑی تھی کہ اُسکی طرف جھانک کر بھی دیکھتا ' اور اُس بیکس کے لیے اٹھتا جو اب دینے سے عاجز تھا اور خود محنتوں ' ہمتوں ' قربانیوں ' اور صرف وقت و مال کا طالب تھا ؟

(دوسری نظامت)

مولانا محمد علی کے مستعفی ہوجانے کے بعد ناظم کی تلاش ہوئی مگر اُس وقت نہ تو مولوی خلیل الرحمن سہارن پوری نے اپنے احق بالخلافۃ ہونے کا دعوا کیا اور نہ انکے کسی دوسرے ہم مقصد نے - مولوی خلیل الرحمن صاحب ایک تاجر آدمی ہیں - دکاندار آدمی ہی اچھی طرح اس نکتے کو سمجھتا ہے کہ خرید و فروخت میں متاع کو قیمت سے زیادہ بہتر ہونا چاہیے - وہ نیپال کے جنگل میں جس اصول کو برتتے تھے ' اس کو بازار ندوہ کیلیے بھی استعمال کر سکتے تھے - پھر سب سے زیادہ یہ کہ اس وقت تک ندوہ کی نظامت اتنی کم قیمت بھی نہ ہوئی تھی کہ ہر دکاندار بولی دینے کیلیے اٹھہ کھڑا ہوتا - غرضکہ مولوی مسیح الزمان صاحب مرحوم شاہجہانپوری ندوہ کے ناظم قرار پائے -

یہ نظامت محض براے نام تھی - مولوی صاحب مرحوم ان کاموں کے آدمی نہ تھے ' اور اصلی پیچ گورنمنٹ کے تعلق کا پڑا تھا - وہ خود شاہجہاں پور میں رہتے تھے - دفتر بھی وہیں اٹھوالیا اور جیوں توں کچھہ زمانہ گذر گیا - مگر ندوہ کی حالت روز بروز بد سے بد تر ہوتی گئی - آمدنی کچھہ نہ تھی - چندوں کا سلسلہ بالکل موقوف تھا - فنڈ کا وجود نہیں - اشخاص ناپید تھے -

(حیات بعد الممات)

مولانا شبلی نعمانی اُس زمانے میں حیدر آباد میں تھے اور برابر ارادہ کر رہے تھے کہ ندوہ کیلیے اپنا پورا وقت دیدیں - کلکتہ اور مدراس کے جلسوں میں اسکا اعلان بھی ہوا تھا -

بالاخر سنہ ۹۹ ۱۸ میں مولانا شبلی نے آخری فیصلہ کرلیا اور حیدر آباد سے لکھنؤ چلے آئے تاکہ ندوہ کی ازسرنو تحریک شروع کریں -

اُسی زمانے میں مولوی مسیح الزمان مرحوم نے استعفا دیدیا اور وجہ بظاہر یہ بتلائی کہ وہ لکھنو میں قیام نہیں کر سکتے - آیندہ کیلیے طریق عمل یہ طے پایا کہ کسی دوسرے شخص کو اب ناظم بنانے کی ضرورت نہیں ' اور نہ یہ مسئلہ اس وقت حل ہو سکتا ہے - کاموں کو تقسیم کر دینا چاہیے - ناظم کی جگہ تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹری مقرر ہوں جو اپنے اپنے صیغہ کا کام کریں -

اس بنا پر جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ ماہ صفر سنہ ۱۳۲۳ - ہجری نے طے کیا کہ مندرجۂ ذیل اصحاب سکریٹری مقرر ہوں :

صیغۂ تعلیم و دارالعلوم کیلیے : مولانا شبلی نعمانی
صیغۂ مراسلات " " مولانا عبد الحی
" مال " " منشی احتشام علی

یہاں یہ ظاہر کردینا ضروری ہے کہ مولانا شبلی نعمانی اس جلسے سے پہلے بھی دارالعلوم کے معتمد (سکریٹری) تھے - مولوی مسیح الزمان مرحوم کی نظامت کے زمانے میں (۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۳ کو) شاہجہانپور میں مجلس انتظامیہ کا ایک اجلاس ہوا تھا جسمیں مولانا محمد علی ناظم اول ' مولانا عبد الحی مدد گار ناظم ' اور خود مولوی مسیح الزمان مرحوم بھی شریک تھے -

اُسی جلسے میں قرار پایا کہ مولانا شبلی دارالعلوم کے معتمد منتخب ہوں - پس گویا اس جلسے نے سابق کی قرار داد کو بر قرار رکھا اور دوسرے صیغوں کے لیے بھی معتمد منتخب کرلیے -

اسکے بعد مولانا شبلی نے دارالعلوم کیلیے کام شروع کیا - اُس وقت میں لکھنؤ میں موجود تھا - اُس زمانے کے بہت سے حالات میرے ذاتی مشاہدات ہیں نہ کہ سماعیات و روایات -

اطلاع

(۱) الہلال کی گذشتہ تین اشاعتیں اس عاجز کی عدم موجودگی میں نکلیں اسلیے مضامین کی ترتیب خاطرخواہ نہ ہوسکی - دو پرچے بغیر مقالۂ افتتاحیہ کے نکلے - اسکے لیے نادم ہوں - مگر مجبور تھا کہ سفر بھی ضروری اور بعض اہم مقاصد پر مبنی تھا - ڈیڑھہ سال تک میں نے کوشش کی کہ سفر و حضر ' علالت و پریشانی ' کسی حالت میں بھی الہلال اپنے درجے سے نہ گرے لیکن اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ میں الہلال کے لیے اسطرح بندھگیا کہ اور کسی کام کے لیے وقت نہ نکال سکا -

بہر حال اب میں واپس آگیا ہوں اور پھر اپنے محنت کدے میں بدستور مصروف و مشغول - قارئین کرام دیکھینگے کہ اس پرچے کی ترتیب پھر اپنے اصلی رنگ پر بلکہ پہلے سے بھی زیادہ وسیع و بہتر ہے - انشاء اللہ آیندہ حالت ترقی ہی کرتی رہیگی - و ما توفیقی الا باللہ -

(۲) گذشتہ دو پرچوں میں مقالۂ افتتاحیہ کیلیے ابتدا میں صفحہ ۵ سے ۸ تک جگہہ رکھی گئی تھی لیکن جب وہ وقت پر نہ پہنچا تو بجنسہ مطبوعہ اوراق شائع کر دیے گئے - اس سے بعض حضرات کو خیال ہوا ہے کہ صرف اُنھی کے پاس پرچہ ناقص پہنچا اور چارصفحہ اس سے نکال لیے گئے ہیں - ان حضرات کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اُن اشاعتوں میں وہ چوصفحہ چھپا ہی نہیں ہے - خاص طور پر اپنے پرچہ کو ناقص تصور نہ فرمائیں اگر چہ جو کچھہ بھی اپنے سے ہوتا ہے فی الحقیقت ناقص ہی ہے - احباب کرام کی لطف و قدردانی کو اپنے لیے ایک متاع یوسفی سمجھتا ہوں جو میری محنت کے چند کھوٹے دراہم معدودہ کے معاوضے میں ہمیشہ مرحمت ہوتی رہتی ہے : و شروہ بثمن بخس دراہم معدودہ ' و کانوا فیہ من الزاہدین !

لیجاے دکھلانے اُسے مصر کا بازار
خواہاں نہیں پر کوئی وہاں جنس گراں کا !

(ایڈیٹر)

بعلبد کے سب سے بڑے اشوري مندر کا بقیه

یه بہ مندر تها - مسیحي عہد میں گرجا بنا ' پهر عہد اسلامي میں مسجد

بـــعلبـــک

تاریخ قـــدیم اور تمدن اســـلامي کا ایک صفحه

(۱)

دوآبه دجله و فرات میں جرمني کے مشن کي کوششوں سے جو آثار قدیمه روشني میں آلے هیں ان میں آثار بعلبک بهي هیں - ان آثار کے حالات امریکه کے مشہور هفته وار علمي رسالے " سائنٹفک " نے شائع کیے هیں -

بعلبک اسدرجـه معروف و مشہور مقام نہیں که بغیر تمہید یه داستـان شـــروع کردي جالے ' اسلیے هم نہایت اختصار کے ساتهه بعلبک کو قاریین کرام سے پہلے روشناس کرائیں گے -

* * *

دمشق سے ساحل کي طرف ۱۲ فرسخ پر ایک قدیم و پر اسرار خطه واقع هے - یه.بعلبک کي رونق رفتـه کا آخـري نقش قدم هے اور اس کي عظمت و پر اسراري کا راز اسکي قدامت اور عظیم الشان عمارتوں میں مضمر هے -

وجه تسمیه کے متعلق عربي جغرافیه نویسوں نے متعدد اقوال نقل لیے هیں اور اشتقاق و تحلیل اجزاء میں معني آفرینیونکي خوب داد دي هے ' مگر هم انکے نقل کرنے میں وقت ضائع کرنا نہیں چاهتے - بہر حال اسقدر یقیني هے که اس نام کا جزو اول یعني "بعل" ایک بت کا نام تها جسکي پرستش اهل بابل کیا کرتے تهے ' اور یه گو یقیني نہیں مگر اغلب هے که اس شہر کا نام اسي بت کے نام پر رکها گیا هو -

یہاں اشوري (اسیرین) رهتے تهے ' جو سلسلۂ تمدن عالم کا ایک ممتاز حلقه اور اپنے خصائص و خصوصیات کے لحاظ سے ایک جدا گانه تاریخي حیثیت رکهتے هیں - اشـــوري بت پرسـت تهے ' اسلیے بعلبـک کي وہ عمارتیں جو اسکي عظمت و اعجوبـگي کي افسانه طراز هیں ' زیادہ تر مندر اور مختلف قسم کي عبادت گاهیں هیں -

عیسائیت کي مقہوري و مستوري کا دور جب ختم هوگیا اور ظہور و استیلاء کا عہد شروع هوا ' تو اس نے دوسرے بت پرست ملکوں کي طرح بعلبک کو بهي اپنے زیر نگیں کرلیا اور بت پرستي کو مٹا کے خود اسکي جگه لیلي ' اگرچه وہ خود بهي بت پرستي کا ایک غیر مکمل طریقه تها -

بعلبک پر عیسائیت برابر حکمراں رهي ' یہاں تـک که چهٹي صدي عیسوي کا انقلاب عالم ظہور میں آیا - حضرت عمر رضي الله عنه کے عہد میں اسلامي فتوحات کا سیلاب هر چهار طرف بڑهرها تها - شام کي طرف جو جماعت گئي تهي ' اسکے سپه سالار حضرت ابو عبیدہ جراح تهے - حضـــرت ابو عبـــیدہ نے سنه ۱۴ ھ میں دمشق فتح کیا - اسکے بعد سنه ۱۵ میں آگے بڑهے اور حمص ' حماہ ' شیزر وغیرہ سے فراغت کرتے هوے بعلبـک تـک پہنچے - اهل بعلبـک نے صلح کي درخواست کي - آپ نے ان سے اس شرط پر صلح لي که انکا مذهب ' مال ' اور جان ' سب محفوظ رهینگے - ربیع الاخر سے جمادي الاولی تـک کي مدت مقرر کي اور حکم دیا که جو شخص اس عرصه میں شہر سے چلا جائیگا اس سے انقضاے مدت کے بعد جزیه لیا جائیگا -

یه هیں مختصر حالات بعلبک کے - تفصیل کے لیے بلا ذري ' ابن جریر ' یا قوت حموي وغیرہ مطولات قوم دیکهنا چاهئیں -

* * *

بعلبک کے کهنـڈر منجمله ان آثـار کے هیں جـو دنیـا کي عظیم الشان قوموں کے مٹنے کے بعد انکي گذشته عظمت و شوکت کي یاد گار میں باقي رهگئے هیں اور خاموشي کي زبان میں آنے والي نسلوں کو عبرت و بصیرت کا درس دیر هے هیں ! !

اسمیں کوئي شک نہیں که بعلبک ایـک عظیم الشان اور نه صرف عظیم الشان بلکه پر اسرار و طلسم زار شہر تها - اسکے کهنڈر گو

اسنو هیلتا دیبي کا تذکرہ اخبارات میں هوچکا ہے - وہ چلگئي لیکن اُسنے اپنے ترصیۂ سوزش سے ملک و قوم کو زندگي کي راہ بتلادي - یہ واقعہ اس بیداري اور وطن پرستي کے نفوذ و رسوخ کا ایک تازہ ترین ثبوت ہے ' جو موجودہ هندوستان کے بہترین فرزند یعني بنگالیوں کي قوم کي کمسن اور کنواري لڑکیوں تک میں پیدا هوگئي ہے - پس مبارک وہ قوم' جسکي عورتیں ایسي لڑکیوں کو اپني گود میں دیکھتي هیں' اور هزار حسرت اس قوم پر جسکے مرد بھي ابھي ملت پرستي اور قـربانی کي لـــذت سے نا آشنا هیں ! !

* * *

وہ ایک غریب بنگالي خاندان کي لڑکي تھي - اسکے ماں باپ شادي کی فکر میں تھے ' لیکن رسم و رواج کی ملعون زنجیروں سے عاجز آگئے تھے - کیونکہ جہاں اُسکي نسبت لگي تھي وہ رسم کے مطابق تین هزار روپیہ طلب کرتے تھے -

بنگالیوں میں (اور شاید اکثر هندو اقوام میں) رسم ہے کہ شادي کے موقعہ پر لڑکي والوں کو ایک بہت بڑي رقم لڑکے والوں کو دیني پڑتي ہے - کیونکہ هندو قانون وراثت میں بـد نصیب لڑکیوں کو بالکل محروم کردیا گیا ہے - یہ رسم شاید اسي مصلحت سے تھي ' لیکن اب اسـکا تسلط اسقـدر بڑھگیا ہے کہ هر لڑکی کا باپ اُسکي شادي کے موقعـہ پر لڑکے والوں کا بد ترین غـلام بن جاتا ہے ' اور اسکي زندگی کا فیصلہ انکے هاتھوں میں چلا جاتا ہے - اچھے لڑکے کی جسقدر تلاش هوتي ہے ' اُتني هي اسکي قیمت بھي بڑھتي جاتي ہے - اکثر ایسا هوتا ہے کہ لڑکے والے طرف ثاني کي احتیاج محسوس کر کے قیمت اور بڑھا دیتے هیں -

اسکا نتیجہ یہ ہے کہ لڑکي کا وجود ایک غریب بنگالي خاندان کیلیے بربادیـوں اور هلاکتـوں کا ذریعہ بن گیـا ہے - کتنے هي خاندان هیں جنھوں نے صرف ایک لڑکي کی شـادي کرکے اپني تمام زمین اور جائداد ضائع کردي' اور مدة العمر کیلیے فقر و فاقے کي مصیبتوں میں ایڑیاں رگڑتے رہے !

سر زمین بنگال نے پچھلي ایک صدي میں بہت سے اولوالعزم مصلح پیدا کیے ' مگر کوئي بھي اس زنجیر سے اپني قوم کو نجات نہ دلاسکا - راجہ رام موهن راے نے بہت سي اصلاحي فتح یابیاں پائیں ' اور کیشیب چندر سین نے صغرسنی کي شادي کے خلاف تمام عمر وعظ کہا' پر اس دشمن حیات ملت کو کوئي بھي شکست نہ دے سکا -

جبکہ بڑے بڑے اولوالعزم مصلح اپنے علم و فضل' قوة و هیبت ' اور جهد و مساعي کي فوجوں کے ساتھہ ناکام رهچکے تو ایک غریب خاندان کي یہ کمسن لڑکي جسپر رسم اباد هند کی صرف سترہ گرمیاں گذري تھیں ' تن تنہا اُٹھی - اُس کے پاس اس دشمن کے مقابلہ کیلیے کچھہ بھي نہ تھا - تاهم جس کام کو بڑے بڑے مصلح تمام عمر زندہ رهکر نہ کر سکے ' اُسے اس هفدہ سالہ جمال آتشیں نے خود اپنے جسم نو شگفتہ کو جلاکر ایک لمحے کے اندر پورا کردیا ! !

آہ ! دنیا کي گمراهیوں اور بدیوں سے لڑنے والو ! اس میدان کا ایک هي اسلحہ قرباني ہے' اور اسي سے تمہارا هاتھہ خالي ہے - آؤ کہ اس درسگاہ تفاني و خود فروشي کا تمھیں ایک هفدہ سالہ حسن صداقت سبق دے !

* * *

اُسکو معلوم هوا کہ میرے ماں باپ کسی اونچي جگہ میری شادي کي فکر میں هیں مگر اسکے لیے ضرور ہے کہ انکے پاس زندہ رهنے کیلیے جو کچھہ ہے' اُسے قربان کر دیں - انکے پاس رهنے کا ایک مکان اور کچھہ زمین تھي - کوشش کي کہ اسکو گرو رکھکر روپیہ حاصل کریں ' مگر اسکي بھي اچھي قیمت کسي نے نہ لگائي - یہ حالت دیکھکر اُس نے اپني نسبت ایک مخفي فیصلہ کرلیا - اُسنے اپنے دل سے پوچھا کہ اگر ماں باپ میري خاطر فقیر و محتاج هو جانے کیلیے طیار هیں' تو کیا میں اپني تمام قوم کو اس بدترین رسم سے بچانے کیلیے کچھہ نہیں کر سکتي ؟

اسکے سامنے زندگي کی دلفریبي تھي اور شباب و جواني کي قدرتي آرزؤں کا عزم شکن چہرہ ' مگر اسنے اِن دونوں کے خلاف فیصلہ کیا ' اور عورت ' نازک اور ضعیف عورت ' خاموش اور ایک پتے کے گرجانے سے ڈر جانے والي عورت ' غرضکہ عورت کے دل کا فیصلہ ایک ایسي عظیم الشان طاقت ہے ' جسکو سمندروں کی قہار موجیں' پہاڑوں کي عریض و طویل چٹانیں' زمین کے خارا شگاف زلزلے' اور پادشاهتوں اور فوجوں کے حملے بھي نہیں توڑ سکتے - اسکا دل دنیا کا ایک طلسم مخفي ہے جسکے بھید آجتک نا معلوم هیں !

* * *

بالاخر ایک دن صبح کو اسکي خوابگاہ کا دروازہ کھلا تو اسنو هیلتا کي متفکر مسکراهٹ کي جگہ اسکے جسم نو شباب کے جلے هوے اعضا اور جسم سوختہ کا غبار خاکستر اپنے چہرۂ سکوت سے انسان کي خود پرستیوں پر هنس رها تھا - اسکے بستر پر ایک تازہ لکھا هوا خط نظر آیا جسکي سیاهي خشک هوچکي تھي تاکہ اپنے هر لفظ سے سیلاب هاے اشک جاري کراے :

" میرے پیارے باپ ! میں گوارا نہیں کرسکتي کہ آپ مجھے زندگي کا عیش دینے کیلیے خود فقیر اور بیکس هوجائیں - آپنے مجھے کس محبت سے پالا اور پرورش کیا ؟ اب میں کیونکر گوارا کروں کہ آپ مجھہ پر قربان هوجائیں ؟ بہتر ہے کہ میں خود هي جلکر قربان هوجاؤں -

میں اس بدترین رسم پر اپنے تئیں قربان کررهي هوں جس نے هزاروں گھروں اور خاندانوں کو هلاک کردیا ہے - یہ آگ کا شعلہ جو میرے جسم سے اُٹھیگا ' اگر خدانے چاها تو تمام هندوستان میں بھڑک اُٹھیگا ' اور اس رسم کو بالاخر جلاکر چھوڑیگا ' جو غریب لڑکیوں کو اپنے شوهروں سے ملنے نہیں دیتي "

اعلان

علي گڈہ کالج میں جو افسوس ناک واقعہ بدقسمتي سے شیعہ سني طلبا کے اختلاف کا پیش آگیا تھا اوسکي بابت صدق دل سے کوشش کیگئي کہ معاملہ خوش اسلوبي سے طے هوجائے اور جو شکایت شیعہ طلبا کو پیدا هوگئی تھي اوسکي تلافي خوبي سے کردیجاے - چنانچہ امید ہے کہ اسي هفتہ میں جو مفصل کیفیت بغرض اطلاع پبلک کالج گزٹ میں شائع کیجائیگي اوس سے انشاء اللہ تعالی پورا اطمینان حاصل هوجائیگا - اور نیز آیندہ کي بابت اس قسم کے امور کے پیش آنیکا انسداد هوجائیگا -

(دستخط) منیجر سید حسن بلگرامي (دستخط) محمد اسحاق خاں
چیر مین جلسہ ترسٹیان کالج آنریري سکریٹري ترسٹیان کالج

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگي - قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے

راہ اکتشاف و علـم پرستی میں ا: ۲ ۱ سر فروشانـہ اقـدام

(۲)

(سـازو سـامـان)

خوش قسمتي سے اس مہم کو علم سے بعض ایسي اعانتیں ملینگي جو اس سے پہلے کسي مہم کو نہیں ملي تھیں - فن پرواز میں زیادہ تر ترقي ۱۳-۱۲ سنہ میں ہوئي - اس ترقي کے بعد یہ سب سے پہلي مہم ہے جو روانہ ہو رہي ہے - اسلیے قدرتاً ان ترقیوں سے فائدہ اٹھانیکا موقع انکو حاصل ہے جن سے انکي پیشرو مہمیں محروم تھیں -

برف پر چلنے والي گاڑیاں اسکات کي مہم کے ساتھہ بھي تھیں مگر انکو ٹٹو کھینچتے تھے - صرف ان ٹٹوؤں کي وجہ سے اسکات کي مہم کو جو دقتیں پیش آئي ہیں انکي تفصیل آپ الهلال کي جلد اول میں پڑھچکے ہونگے - اس مہم کے ہمراہ جو برفستاني گاڑیاں ہونگي انمیں ایروپلین (طیارہ) کا آگے بڑھانے والا آلہ ' اسکے انجن ' اور خود ایروپلین بھي ہوگا - اسطرح یہ گاڑیاں برف پر پھسل کر چلیں گي -

اس طرح کي گاڑیاں سر شیکلٹن کي ایجاد نہیں ہیں بلکہ ایک اور تجربہ کي ترقي یافتہ شکل ہیں - حال میں بارکش کشیتوں کے ایروپلین سے چلانے کا تجربہ کیا گیا تھا - سر شیکلٹن نے اسي تجربہ کو ترقي دیکے یہ گاڑیاں ایجاد کیں جنکا نام انہوں نے ایروپلین ٹیکسي (Aeroplane Taxi) رکھا ہے -

سر شیکلٹن کي " ایروپلین ٹیکسي " گاڑیاں معمولي ہونگي مگر انکا قد معمولي برفستاني گاڑیوں سے کسیقدر بڑا ہوگا - ان گاڑیوں پر ایک ایروپلین انجن ہوگا اور ایک ایروپلین پروپیلر (یعني وہ آلہ جو آگے بڑھاتا ہے) - انکا خیـال ہے کہ یہ گاڑیاں في گھنٹہ پانچ سے چھہ میل تـک کے حساب سے ۲ ہزار پونڈ وزن لیجاسکتي ہیں -

یہ تجویز ہے کہ دو گاڑیاں بنائي جائیں اور نہایت سخت سردي کے ایام میں سائبیریا یا شمالي راطسي کیناڈا میں انکا اچھي طرح تجربہ کیا جائے -

(تلغراف لا سلکي)

موجودہ علمي ایجادوں نے جو عظیم الشان فوائد ارباب جستجو کو پہنچاے ہیں انکي ایک اور مثال یہ تلغراف لاسلکي یعني بے تار کي خبـررسـاني ہے - اس لا سلکي کے استعمـال میں سر شیکلٹن منفرد نہیں ہیں - ڈاکٹر مارس ان سے پہلے اپني مہم میں سے استعمال کرچکے ہیں - جس لا سلکي کو سر شیکلٹن استعمال کرنا چاھتے ہیں اسکا نصف قطر تقریباً ۵ سو میل کا ہے - یہ جہاز پر استعمال نہیں کیا جائیگا بلکہ جب برفستاني گاڑیوں کي جماعت کو باہم یا اپنے مرکز سے گفتگو کرنے کي ضرورت ہوگي تو اسوقت استعمال کیا جائیگا -

جہـاز میں قطب نمـا کي وہ ترقي یافتہ قسم ہوگي جسکو Gyroscope Campas کہتے ہیں - جرمني میں اسکے رواج کي یہ حالت ہے کہ اسکے بیڑے کا کوئي جنگي جہاز اس سے خالي نہیں ہوتا - اس ترقي یافتہ قطب نما کي مدد سے تمام چیزوں کي بالکل صحیح قدر و قیمت معمولي مشاہدات سے بے نیاز حاصل ہو کے حاصل ہوسکتي ہے - اسکا اصلي جوہر و کمال اس واقعہ میں پوشیدہ ہے کہ یہ قطب نما مقناطیسي کشش سے متاثر نہیں ہوتا - حالانکہ یہ اچھي طرح معلوم ہے کہ قطب مقناطیس کے جوار میں معمولي قطب نما بہت ہي سست کام دیتے ہیں -

(کتـــوں کا غـــول)

جن لوگوں نے امنڈسن کے لرزہ انداز حالات سفر پڑھے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس خطے میں کتے کسقدر کار آمد ثابت ہوتے ہیں - چنانچہ امنڈسن اور اسکے ہمراہي برفستاني کھڑاؤں پر کھڑے تھے اور یہ کتے انکو کھینچتے تھے - انکي شرح رفتـار اسقدر زیادہ بیان کي گئي ہے کہ آپ بمشکل اسے باور کرینگے - بہر حال جسطرح امنڈسن کي مہم میں کتے کام کرتے تھے ' اسیطرح سر شیکلٹن کي اس مہم میں بھي کتے پوري طرح کام کرینگے - یہ کتے تربیت یافتہ ہیں - انکي تعداد ۱۲۰ ہے - ان کتوں کي کارگزاري کا مفصل پروگرام بنا لیا گیا ہے -

(محکمہ رسد رساني)

یوں تو بہت سے ابتدائي انتظامات ترتیب دیے جا رہے ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ توجہ رسد کے انتظام کیلیے کي جارہي ہے ' کیونکہ گذشتہ تجربوں نے بتا دیا ہے کہ بہت سے مہموں کي ہلاکت یا ناکامي کا اصلي سبب یہي تھا کہ انہوں نے رسد کا انتظام عمدہ اصول پر نہیں کیا تھا -

علم کیمیاء غذا کا با قاعدہ مطالعہ کیا جا رہا ہے - ڈاکٹر ڈیڈ پرچ دنیـا کي ایک بہت بڑي تجربہ گاہ کیمیـاوي کے ڈائرکٹر ہیں - غذا کے انتخاب وغیرہ کے کیمیاوي مسائل میں انکا مشورہ حاصل کرلیا گیا ہے - سر شیکلٹن کو اپنے سنہ ۹ و ۱۹۰۷ کے تجارب کي بناء پر یہ اُمید تھي کہ اس باب میں بہت کچھہ ترقي ہوگي - وہ اس کا بھي انتظام کر رہے ہیں کہ مہم میں جتنے اشخاص ہوں سب پکانا جانتے ہوں -

سازو سامان کے انتخاب و انتظامات میں سر شیکلٹن کو لنڈن کے مسٹر ولیم ڈیڈ رچ سے بہت مدد ملي ہے - خود سر شیکلٹن کو انتظام میں بے مثل تجربہ ہے - کیونکہ انہوں نے سنہ ۱۹۰۱ کي قومي مہم انٹرالک کے لیے دو جہازوں کو ' سنہ ۱۹۰۴ ع کي مہم ارجنٹائن کو ' اور خود اپني کو سازوسامان سے آراستہ کیا - اسکے علاوہ انہوں نے میکملن اور استیفن کي مہموں اور سنہ ۱۲ - ۱۹۱۰ کي آسٹروي مہم کي تیـاري میں بھي ایک مددگار و معین کے اعتبار سے ممتاز شہرت حاصل کي ہے -

(سـرمایہ)

ایسے عظیم الشـان کاموں کے لیے سب سے بڑا سوال سرمایہ کا ہوتا ہے - پہلي مہم سر شیکلٹن اپنے صرف سے لیگئے تھے جسکي وجہ سے وہ بہت زیادہ قرض دار ہوگئے - کم سے کم تخمینہ ۵۰ ہزار پونڈ کیا گیا ہے ' اور ایک شخص نے اسقدر رقم دینے کا وعدہ بھي کرلیا ہے - یعني ساڑھے سات لاکھہ روپیہ کا انتظام کیا ہے - لیکن کافي طور پر ساز و سامان کے لیے ۴۰ بلکہ ۴۷ ہزار روپیہ کي اور بھي ضرورت ہوگي - چندہ کے لیے ابھي پبلک سے اپیل نہیں کي گئي ہے لیکن اگر کوئي شخص بھیجدیتا ہے تو شکریہ کے ساتھہ قبول کر لیا جاتا ہے -

اب عہد ماضي کے چند مٹے هوے نشانوں سے زیادہ نہیں‘ مگر تاهم اُنسے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ بعلبک جب تھا تو کیا تھا اور کیسا تھا ؟

خصوصاً اس زمانے کا فن سنگ تراشي ایک عجیب صنعت ہے - آج اسکے جو نمونے دستیاب هوے هیں وہ اهل نظر میں مشہور هیں‘ اور سچ یہ ہے کہ وہ اپني صفائي اور نزاکت کے لحاظ سے اس شہرت کے پورے مستحق هیں -

بعلبک کے آثار کا کسیقدر تفصیلي ذکر بیجا نہ هوگا - یہ محض افسانۂ کہن کا اعادہ نہیں ہے بلکہ ان حالات کا تـذکرہ ہے جو ڈاکٹر شیبیم اور پروفیسر پشٹئین کي کوششوں سے روشني میں آئے هیں اور جن سے عہد گذشتہ کے بہت سے اسرار و حوادث آشکارا هوتے هیں -

اگر کام کرنے والوں کي تعریف بیجا نہیں تو هم کہسکتے هیں کہ ان علماے آثار نے دنیا کے ایک عظیم الشان اور پر اسرار شہر کي وہ خدمت انجام دي ہے‘ جو میرٹ نے بابل اور نینوا کي اور تلیمین نے ٹروي کیلیے کي تھي - مگر اسکے ساتھہ هي یہ بھي ظاهر کردینا چاهیے کہ یہ تمام خالص علمي کوششیں غیر علمي اغراض و مصالح کي آمیزش سے پاک نہیں هیں ‘ اور جہاں برلن کے عجائبخانہ کی گیلریاں قدیم سنگ تراشي کے بہترین نمونوں سے اراستہ هو رهي هیں‘ وهاں میسر پوٹیمیا میں جرمني کے نفوذ و اثر سیاسی کي بنیاد بھي تیار هو رهي ہے !

* * *

ارض بابل کے یہ عجیب و غریب آثار جس جگہہ ملے هیں وہ خود شہر بعلبک نہیں بلکہ ایک وادي ہے جو شہر سے جنوب کي طرف تھوڑے سے فاصلہ پر واقع ہے - یہ وادي سطح آب سے قریباً سو قدم بلند اور نہایت خوشنما مگر تنگ ہے - اسکا نام وادي لتیانا ہے - خود شہر بعلبک دمشق و بیروت لائن سے شمال کي طرف دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے - جو لوگ ان آثار کو دیکھنا چاهتے هیں انکو بیروت سے المقلہ تک ریل پر اور المقلہ سے آثار تک گاڑي پر جانا پڑتا ہے - گاڑي میں ایک اور کبھي دو گھنٹے صرف هوتے هیں -

یہاں کے قدیم بت پرست شوري بال (Bal) ‘ هیلیاس (Helios) اور جو پیٹر (Jupiter عطارد) کي عبادت کیا کرتے تھے - جب عیسائیوں نے یہ ملک زیر نگیں کیے تو انہوں نے اس سر زمین کے ایک مشہور مندر کو درگاہ بنا کے اسمیں خود بھي خداے جیہو واہ (Jehovah) کي پرستش شروع کردي ‘ مگر بالاخر یہ عیسائي مسلمانوں کے هاتھہ سے نکالے گئے‘ اور یہ مندر جو درگاہ بنایا گیا تھا ‘ مسلمانوں نے اسے درگاہ سے ایک قلعہ بنادیا -

یہاں کي غاروں سے جو کتبے نکلے هیں ‘ گو ان سے بعلبک کي تاریخ پر روشني پڑتي ہے‘ مگر سچ یہ ہے کہ اس قدیم شہر کے متعلق هماري معلومات نہایت محدود هیں - اسکي وجہ یہ ہے کہ اولاً تو یہ شہر خود اسقدر قدیم ہے کہ قدرتاً اسکي تاریخ قدامت کي تاریکي میں گم ہے - ثانیاً وہ عرصہ تک غیر معلوم رها‘ اسلیے با ایں همہ قدامت جسقدر حالات کا علم ممکن تھا وہ بھي معلوم نہ هوسکے - چنانچہ یوناني اور رومي مصنف جنہوں نے قدیم دنیا کے اکثر حالات لکھے هیں ‘ انکا بعلبک کے متعلق بالکل خاموش هیں -

قدیم مصنفوں میں صرف جان آف اینٹیاچ (John of Antioch) ایک شخص ہے جس نے بعلبک کا ذکر کیا ہے - لیکن اس نے جو حالات لکھے هیں بیشتر حصہ صحیح نہیں -

جان ان کھنڈروں کو الیارس انٹونیناس پیاس (Antonius Pius) کي طرف منسوب کرتا ہے‘ اور کہتا ہے کہ اس نے فینیقیا (Phœnicia) میں لبینس (Libanus) کے قریب ‘ هیلیو پولس (Helipolis) میں یہ عظیم الشان مندر بنایا تھا اور دوسري صدي عیسوي کے آغاز تک دنیا کے عجائب و غرائب میں شمار کیا جاتا تھا - لیکن بعلبک کے متعلق جو دوسرے ذرائع معلومات هیں ان سے اسکي تکذیب هوتي ہے -

کتبوں سے معلوم هوتا ہے کہ رومیوں نے مسیح کے بعد پہلي صدي میں یہ مندر بنانا شروع کیا تھا - اسکي تائید میچ الوف (Miche Alouf) کي تحریر سے بھي هوتي ہے جو خود بعلبک کا رهنے والا تھا‘ اور جس نے اُن تمام تحریروں کے مطالعہ میں بڑا وقت صرف کیا ہے جنکا تعلق اسکے وطن کي تاریخ سے تھا -

بیشک مشرقي مصنفوں نے بعلبک کا ذکر کیا ہے مگر انکی تمامتر تحریروں کا آغاز اسوقت سے هوتا ہے جب کہ عربوں نے اسپر فوج کشي کي تھي - اسلیے ان تحریروں سے بھي بعلبک کي قدیم تاریخ پر روشني نہیں پڑتي -

علامۂ بلاذري‘ طبري‘ ابو حنیفہ دینوري‘ یعقوبي‘ یہ تمام مشہور مورخین عرب بعلبک کا ذکر کرتے هیں مگر اسکے تفصیلی حالات سے خاموش هیں - معجم البلدان حموي ایک بہترین اور جامع و مفصل کتاب ہے مگر قدیمي حالات اُس نے بھي نہیں لکھے - متاخرین میں قزویني نے کسي قدر اشارے کیے هیں مگر وہ نا تمام هیں - هم نے اسي غرض سے ان تمام کتابوں پر نظر ڈال لي ہے -

* * *

بعلبک ایک بہت بڑا تجارتي شہر تھا - اسکي تجارتي اهمیت کا اندازہ اس واقعہ سے هوسکتا ہے کہ سقوط دمشق کے بعد جب مسلمانوں نے اس کا محاصرہ کیا‘ تو انہوں نے ایک قافلے کو گرفتار کیا جسکے پاس ریشم‘ شکر‘ اور دیگر سامانوں کي دو سو گٹھڑیاں تھیں -

شہر کے فدیہ میں دو هزار اونس سونا‘ چار هزار اونس چاندي‘ دو هزار حلہ هاے حریر‘ اور مدافعین کے پاس جس قدر اسلحہ تھے‘ انکے علاوہ دو هزار تلواریں بھي دي گئي تھیں !

اس سے آپ اندازہ کرسکتے هیں کہ یہ شہر کسقدر دولتمند تھا ؟ بہت سے سیاحوں کو شکایت ہے کہ بعلبک کے آثار انہیں کچھہ عجب پریشان کن اور مغالطہ انگیز معلوم هوے‘ مگر اسکي وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کھنڈروں کو صرف دور سے دیکھا - اگر وہ خود ان میں آکے کھڑے هوتے‘ اور ضخیم ستونوں‘ حاشیہ پر عدیم المثل پچکاري والے سنگ مرمر کے دروازوں‘ کھڑکیوں اور کانوں وغیرہ کو دیکھتے تو پریشان کن اور مغالطہ انگیز کے بدلے انکي زبان پر حیرت انگیز و انہماک طلب الفاظ هوتے ! (البقیۃ تتلی)

هند سے لیکر تمام دنیاے متمدن میں پھیلا دیا - اسي لیے عرب ان علامات اعداد کو " ارقام هندیه " اور اهـل یورپ " ارقام عـربیه " کہتے هیں -

ان ارقام عددي اهـل هند کا کوئي خـاص شخص موجد نہیں ہے بلـکه صدیوں کي تدریجي ترقي اور سیکڑوں اشخاص کے طویل غور و فکر کے بعد کامیابي هوئي ہے - اهل هند دسویں صدي کے قریب ایسے ارقام عددي لکھتے تھے جنـکا حال همیں کچھہ معلوم نہیں لیکن بعد کے ارقام عددي سے وہ مختلف ضرور تھے - علماے آثار کو هندوستان میں ایک قدیم کتابه ملا ہے جو تیسري صـدي قبل مسیح کا لکھا ہوا ہے - اسمیں جو ارقام عددي منقوش هیں' وہ بھي هندوستان کے مشہور ارقام عددي سے بالکل مختلف هیں - پونا کے قریب نانا گھاٹ کے غار میں ایک دوسرا کتابه پایا گیا ہے جو دوسري صدي قبل مسیح کا ہے - اسمیں جو ارقام منقوش هیں ' وہ بھي مشہور ارقام کے مطابق نہیں هیں -

* * *

اب تک جو مختلف ارقام وضع لیے گئے تھے ' ان سب میں سب سے بڑي دقت اور کمي یه تھي که انمیں اعداد کي زیادت و نقص قیمت ' مراتب کتابت پر مبني نه تھي' بلکه هر ایک کے لیے ایک خاص علامت وضع کرني پڑتي تھي ' اسلیے نہایت کثیر علامات کي ضرورت هوتي تھي - آج همارے پاس صرف نو ارقام عددي هیں جن سے بتقدیم و تاخیر مراتب هم هر عدد کو لکھه سکتے هیں - اگر انکو مرتبۂ اول (ایکائي) میں لکھیں تو ۲ - اگر اسیکو مرتبه ثانیه (دهائي) میں لکھیں تو ۲۰ ' اور اگر مرتبۂ ثالثہ (سیکڑا) میں لکھیں تو ۳۰۰ اور اگر مرتبه رابعه (هزار) میں لکھیں تو ۳۰۰۰ پڑھا جائیگا -

دیکھو ایک هي رقم بتقـدیم و تاخیر مراتب کسطرح قیمت بدل دیتي ہے ؟ لیکن ایام قـدیم میں یهه ممکن نه تھا ' اسلیے هر عدد کیلیے نئي علامت کي حاجت تھي - اس منزل کا سب سے پہلا قدم یهه تھا که عهد قدیم میں بابل ' چین ' اور هندوستان میں جدول عددي کا استعمال شروع هوا ' اور یہاں سے یونانیوں اور رومانیوں میں اسکي اشاعت هوئي ' پھر انکے ذریعه تمام یورپ میں پھیلا اور اواخر قرون وسطي تـک باقي رہا - چنانچه بیان کیا جاتا ہے که انگلینڈ کے خزانۂ شاهي کا خزینه دار بارھویں صدي عیسوي میں اسي طریق حساب سے مدد لیتا تھا ' اور اب تـک اسکا استعمال روس میں باقي ہے -

* * *

جدول عددي کا قاعدہ یه ہے که دھائي ' سیکڑا ' هزار ' جس قیمت کے اعداد لکھنے هوں ' اونهي تعداد کے مطابق ایک جدول بنا لي جاے اور اوسمیں اعداد حسب مرتبه لکھدیے جائیں - مثلاً هماري جدول میں چار خانے هیں - اگر خانۂ اول میں هم نے ۲ لکھے تو وہ ۲ هوگا - اوسکو اگر هم دوسرے خانه میں لکھدیں تو ۲۰ هوجائیگا ' تیسرے خانه میں اگر اوسکو جگه دیجاے تو ۲۰۰ هوگا ' اور اگر آخري خانه میں لکھا گیا تو ۲۰۰۰ سمجھا جائیگا - اس طریق کتابت سے یه مسئله پیدا هوگیا که کیونکر چند اعداد کے ذریعه اختلاف مراتب سے اختلاف قیمت پیدا کیا جاے ؟

هم نے اسي تمثیل میں دس کو معیار ترقي عدد قرار دیا ہے حالانکه هر زمانه میں اور هر قوم میں موجودہ متفقه طریق حساب کیطرح دس معیار عدد نه تھا ' اسلیے اس جدول میں مرتبه کي تبدیلي سے قیمت میں اوسیقدر اضافه هوگا ' جسقدر معیار عدد هوگا - مثـلاً اگر پانچ کو هم معیار قرار دیں تو دوسرے خانه میں جب هم کوئي عدد لکھینگے تو پہلے خانه سے صرف پنج گونه قیمت بڑھیگی -

تعین معیار عدد کي نسبت اقوام میں مختلف عادتیں جاري رهي هیں - اهل بابل کے هاں (۶۰) معیار عدد تھا - بعض افریقي قبائل کے نزدیک (۶) معیار عدد ہے - شاید بعض اهالي جزیرۂ نیوزیلینڈ میں اس غرض کیلیے (۱۱) کا عدد ہے - یورپ میں درجن (Dozen) کا استعمـال عجب نہیں جو اسي بات کیطـرف اشارہ هو که وهاں پہلے (۱۲) معیار عدد تھا - اس عقیدہ کي تعلیل که انسان نے زیادہ تر (۱۰) هي کو کیوں معیار عدد قرار دیا ؟ اس سے بہتر نہیں هوسکتي که پہلے انگلیوں کے اشارہ سے اعداد کا کام لیا جاتا تھا جسطرح ابتک لیا جاتا ہے' اس بنا پر ۱۰ کا عدد جو دونوں هاتھوں کي انگلیوں کي مجموعي تعداد ہے طبیعي طور پر معیار عدد قرار پایا - ۵ جو اوسکا نصف ہے وہ صرف ایک هاتھه کي انگلیوں کي تعداد ہے' اور ۲۰ جو ۱۰ کا دونا ہے وہ دونوں هاتھه اور دونوں پاؤں کي انگلیوں کا مجموعه ہے ' اور اسکے شواهد گذشته اقوام کي تاریخ میں مذکور هیں -

عرب کے ملک تدمر میں بیس بیس کر کے گنا جاتا تھا - سریاني قوم بھي قبل اسلام اسیطرح گنتي تھي' امریکا وسطي کے بعض قبائل اب تک ۲۰ کو عدد انتہائي قرار دیتے هیں - فرنچ زبان میں اب تک اس عہد کا بقیه اثر موجود ہے - ۸ کیلیے اس زبان میں جو لفظ ہے' وہ ان الفاظ سے مرکب ہے جنکا مفہوم (چار بیس) ہے -

یونانیوں نے ایک سے دس تـک کیلیے اور اسکے بعد ۲۰ - ۳۰ وغیرہ مرکب دھائیوں کیلیے خاص الفاظ وضع کیے تھے - انکے علاوہ اور اعداد ترکیبي مثـلا ۳۲' ۳۳ ' کو دھائیوں پر اعداد مفردہ کے اضافه سے بذریعه عطف بناتے تھے ' مثـلا دو اور تیس ' تین اور تیس - رومانیوں کا بھي یہي طریقه ہے - لیکن اهل هند نے اسپر قناعت نکي' اور سلسلۂ اعداد کو اسقدر ترقي دي که هزار ' لاکھه ' کرور ' اور ارب تک پہونچ گیا -

* * *

گو اب تـک " اعداد عشري " یعني اوس طریق عدد کو جسمیں دس معیار عدد هو ' اس حد تـک ترقي هوچکي تھي ' لیکن طریق کتابت میں رموز و علامات عدد حد کمال تـک نہیں پہونچے تھے - " جدول عددي " کا جو طریقه رائج تھا ' وہ گو اور طرق قدیمه سے سہل و آسان تھا ' تاهم انسان کي راحت پسندي اس سے سہل تر طریقه کي طالب تھي - جدول عددي کے ذریعه یه مشکل تو حل هوچکي تھي که صرف چند ارقام اعداد کے ذریعه بتقدیم و تاخیر مراتب ' قیمت اعداد میں کیونکر کمي و بیشي ممکن ہے ' لیکن بڑي مشکل یه تھي که خالي مرتبه کیلیے ساده خانه چھوڑ دینا پڑتا تھا ' مثلا اگر هم ۵۰۲ لکھنا چاهتے' تو خانۂ اول میں ۲ ' خانۂ دوم ساده ' اور خانۂ سوم میں ۵ لکھنا پڑتا ' لیکن بغرض تسہیل و آساني اگر هم جدول سے سبکدوشي حاصل کرنا چاهیں تو یہي عدد یعني (۵۰۲) بالکل ۵۲ کے ساتھه ملتبس هوجاتا تھا - علماے هند قدیم نے اس دقت کو صرف ایک جنبش قلم سے رفع کردیا ' یعني صفر کا طریقه وضع کیا جو نہایت آساني سے خالي مرتبۂ ساده کي جگه بنا دیا جاتا ہے - اس سے پہلا التباس و اشتباہ بالکل مرتفع هوگیا -

اصل سنسکرت زبان میں صفر کیلیے ' لفظ " سُنّا " ہے جسکے معني " خالي " کے هیں - عربوں نے جب اس طریق کتابت عدد کو اهل هند سے لیا تو " سنا " کي جگهه اوسکے هم معني لفظ " صفر " کا استعمال کیا - عربوں کے ذریعه جب یهه طریقه

تاریــــخ تکمیل علــم الارقــام

خلاصۂ مضمون پروفیسر ایڈمنڈ ٹرنر شنگاس یونیورسٹي ا کا

انسان پر علم کے جو بے انتہا احسانات هیں اونمیں ایک عظیم الشان احسان یه بهي هے که موهبت و توفیق الهي نے اوسکو علم الارقام یا علم الاعداد و شمار کا فهم عنایت کیا - دنیا کي کوئي چیز ایسي نهیں جو عدد و شمار سے خالي هو - کیا دنیا کي آبادیاں' دنیا کي اقلیمیں' دنیا کی دولت' ان میں کوئي چیز بهي ایسی هے جسکا اظهار بغیر عدد و شمار کیا جاسکے ؟ اس عظیم الشان تجربۂ انسانی کی اگر حقیقي عظمت و منزلت کا تصور کرنا چاهتے هو تو ایک لمحظه کے لیے فرض کرلو که یه علم اوراق عالم سے محو هوگیا -

اگر ایسا هوا تو پهر کیا هوگا ؟ غریب اپنے مزدوري کے پیسوں کا' امرا اپنے روپیوں کا' کمپنیاں اپنے سامان کا' بنکر اپنے لین دین کا' جنرل اپنے سپاهیوں کا' اور حکومتیں اپني مالیات کا حساب بهول جائینگي - دنیا میں کوئي هستي ایسي نهوگي جو اشیاے مملوکه کا صحیح علم محفوظ رکهه سکیگی !!

اگر دنیا کی تاریخ کا وہ دن عجیب هوگا جسمیں اظهار ما في الضمیر کیلیے پہلا موضوع لفظ اوسکي زبان سے نکلا هوگا' تو اوسکا دوسرا عجیب دن وہ هوگا جب اشیاے عالم کی تعداد و مقدار کیلیے وہ کوئی اصطلاح وضع کرسکا -

یه اصطلاحات و علامات جن سے موجودات عالم کي تعداد و مقدار ظاهر هوسکتي هے' کیونکر پیدا هوے ؟ بتدریج انمیں کیونکر ترقي هوئي ؟ یه موجودہ سهل طریقه اعداد و ارقام کیونکر مدون هوا ؟ اس مضمون میں انهي سوالات کو حل کیا گیا هے -

* * *

بچه جب آنکهه کهولکر ایک شے سے دوسري شے کا امتیاز شروع کرتا هے' اوسیوقت سے وہ در حقیقت اعداد کا بهی استعمال شروع کردیتا هے' اور سمجهتا هے که ایک شے یه هے' ایک یه هے' اور ایک یه هے - اس بنا پر سب سے پہلي چیز جو سلسلۂ اعداد میں انسان کو ملي' وہ "ایک" هے - آگے بڑهکر جب اوسنے ایک سے زائد اعداد کي ضرورت محسوس کي تو بجز اسکے اور کچهه نه کرسکا که ایک کو چند ایکائیوں کا مجموعه سمجهے - مثلاً ۱ - ۱۱ ۱۱۱' اسي بنا پر آج تک وحشي اور غیر متمدن اقوام عدد کثیر کو همیشه اعداد صغار میں تحلیل و تقسیم کرکے سمجهتي هیں - مثلاً ۵ پانچ نهیں جانتي هیں لیکن تین اور دو کا مجموعه سمجهه جاتي هیں -

اس زمانه میں بهي وحشت کا بقیه اثر یه موجود هے که جاهل اشخاص سو کو پانچ بیس یا چار پچیس سے تعبیر کرتے هیں -

لیکن حاجات انساني نے جب اس سے بهي زیادہ ترقي کي تو ضرورت محسوس هوئي که اظهار اعداد و شمار کیلیے انهي اصول ابتدائیه پر اصطلاحات و اشارات وضع کرے' لیکن اسکے لیے سب سے بڑي مشکل یه تهي که "اعداد و شمار" کسي خاص انسان' حیوان' یا اور اشیاء کیلیے مخصوص نهیں تهے بلکه اونکا تعلق دنیا کي ایک ایک شے اور ایک ایک ذرہ سے تها' اسلیے وضع حروف و خطوط کا وہ اولین قاعدہ که هر شے کے اظهار کے لیے اوسکي صورت و شکل کي رسم و تصویر بنا دیجاے' کافي نه تها' اسلیے جسطرح اعداد کا تصور ایکائیوں کے مجموعه سے ذهن نشین هوا تها' اسیطرح اونکے لیے وضع علامات و اشارات میں بهي انهي رموز و کنایات کي مطابقت اختیار کي گئي - ایک کے لیے ایک لکیر' دو کے لیے دو لکیریں' تین کیلیے تین لکیریں' و قس علی ذلک -

لیکن چین اور هندوستان نے که علم الاعداد کا گہوارۂ اولین هیں' اسکے لیے مختلف طرق اختیار کیے - چین نے خطوط اعداد عرضي اختیار کیے مثلاً — ' = ' ☰ ' وغیرہ اور هندوستان نے اور اسکے بعد رومان نے طولي خطوط' جو اب تک یورپ میں مستعمل هیں' مثلاً I ' II ' III ' وغیرہ - لیکن ظاهر هے که اعداد کبیرہ کے اظهار کے لیے یه طریقه کسقدر مشکل اور صعب تها' مثلاً اگر هم دس کا اظهار کرنا چاهتے تو دس خطوط اور پچاس کیلیے پچاس خطوط یکے بعد دیگرے لکهنے پڑتے' اسیطرح هم جسقدر عدد میں اضافه کرتے اوسیقدر همکو خطوط میں بهي اضافه کرنا پڑتا' اسلیے اعداد کبیرہ کیلیے بعد کو خاص علامات کے وضع کرنے کي ضرورت هوئي - چنانچه اهل هند نے چار کیلیے دو متقاطع خطوط کي علامت وضع کي' جسمیں اسکے چار گوشے چار عددوں کیطرف اشارہ کر رهے هیں اور جو رومن رسم الخط کے حرف اِکس (X) سے مشابه هے

عبراني اور یوناني قوموں نے اعداد کیلیے بجاے مستقل علامات کے وضع کرنے کے حروف مفردہ سے جو پہلے وضع هوچکے تهے' کام لیا - حرف اول سے ۱- حرف دوم سے ۲- حرف سوم سے ۳- کي طرف اشارہ کرتے تهے' تا حرف دهم جو ۱۰ پر دلالت کرتا تها - اسکے بعد یه ترتیب حرف یازدهم ۲۰' حرف دوازدهم ۳۰ - و علي هذ القیاس هوجاتي' تا آنکه آنیسواں حرف ۱۰۰ پر ختم هوجاتا تها' اور بعد کا حرف سو سو عدد کا اضافه کرکے اٹهائیسواں حرف هزار پر ختم کردیتے تهے - حرف کي دهني طرف ایک چهوٹا سا ضمه (ُ) بنا دیتے تهے جو یه ظاهر کرتا تها که یه حروف تهجي نهیں هیں -

رومانیوں نے عبرانیوں اور یونانیوں کے بعد اعداد نویسي کا ایک اور طریقه وضع کیا جو بعض حیثیتوں سے عبرانیوں اور یونانیوں کے طریق اعداد نویسي سے سهل تها' یعني خطوط طولي موافق قیمت اعداد قائم رکهتے I, II, III, IIII' اور پهر اسي طرح نو تک ایک ایک خط کے اضافه کے ساتهه اعداد بڑهتے جاتے تهے - نو میں نو خطوط اسی طرح متصل هوتے - دس میں نو خطوط طولي کهینچکر ایک عرضي خط سے اوسکو کاٹدیتے تهے -

اسکے بعد اونهوں نے ترقي کي - یه خطوط صرف چار تک باقي رکهے اور پانچ اور دس کیلیے دو جدید علامتیں وضع کیں - پانچ کیلیے جو علامت بنائي وہ عربي کے سات (۷) کے مشابه هے' اور جسکي صورت یه هے (V) دس کي علامت دو متقاطع خط (X) قرار دیے اور اس طریقه سے دس تک کے اعداد کامل هوگئے- بیس کیلیے دس کي دو علامتیں' تیس کیلیے تین' چالیس کیلیے چار بنائیں' اسکے بعد پچاس کي علامت حرف (L)' سو کي حرف (C)' پانچ سو کي حرف (D)' اور هزار کي حرف (M) وضع کي - درمیاني اعداد کا انهیں علامات کے اضافه و حذف سے کام لیا -

* * *

اس عقدۂ علمي کے حل و کشایش کیلیے یه مغرب کي کوششیں تهیں' لیکن قدرت نے اسکے حل و کشایش کا حقیقي مجد و شرف مشرق کیلیے مقدر کردیا تها - اهل بابل اس فن میں مهارت رکهتے تهے' چینیوں نے ایک خاص طریق کتابت عدد وضع کیا جو اونهیں تک محدود رها اور اب تک اوسکا استعمال اونمیں شائع هے - اسکے بعد اهل هند نے اعداد و ارقام کي علامتیں مقرر کیں اور بتدریج اونکو ترقي دیتے رهے - یهاں تک که عربوں نے اس فن کو اهل

ایــام هفته کی حقیقت

ارقــات کي سب سے بڑي مــدت ســال ھے ' پھر سال کو ھــم مہینوں پر' مہینوں کو دنوں پر' اور دنوں کو گھنٹوں ' منٹوں ' اور سکنڈوں پر تقسیم کرتے ھیں - دن کي تمام اقسام کي حقیقت' آفتاب و ماھتاب کي حرکت سے اونکا تعلق' اور حرکت کي مختلف مقداروں کي حیثیت سے ارنکي مختلف تقسیمات' یه تمام باتیں واضح اور ظاھر ھیں -

لیکن ھم مہینه میں چند غیر مساوي تقسیم ھفتوں کي کیوں کردیتے ھیں جو ھر مہینه میں چند سال اور چند ایــام کي کسر کے ساتھه راقع ھوتے ھیں؟

حقیقت یه ھے که جس طرح سال بارہ حصوں پر منقسم ھے جن میں سے ھر حصے کا نام مہینه ھے' اسي طرح مہینه بھي متعدد حصص متساري پر منقسم تھا -

افریقه کے مختلف قبائل کے نزدیک ایام ھفته کي تعداد مختلف ھے - بعض قبائل میں تین تین دن کا ھفته ھوتا ھے' بعضوں کے یہاں چار چار دن کا اور بعضوں کے نزدیک پانچ دن کا - اس اختلاف کا اصلي سبب یه ھے که اونکے ھاں دیہاتوں میں اور خیموں کي آبادیوں میں مختلف عادات و رسوم قدیمه کي حیثیت سے ھر تیسرے یا چوتھے یا پانچویں دن بازار لگتا ھے' اس بنا پر ارنکے نزدیک ھفته کا پہلا دن رھي ھوتا ھے جو بازار کا دن ھوتا ھے - کانگو میں مہینه ھمیشه ۲۸ دن کا ھوتا ھے' اور ان ۲۸ ایام کو برابر حصوں پر تقسیم کرکے چار چار دن کا ایک ھفته فرض کرتے ھیں - باشندگان ایبو کا بھي اسي پر عمل ھے -

شرقي افریقه کے بعض مقامات میں ایک مہینه کو دس دس دن کے تین ھفتوں پر تقسیم کرتے ھیں - اھل یونان بھي تیس دن کا ایک مہینه فرض کرکے دس دس دن کے تین ھفتے کردیتے تھے - اھل جارہ عربوں کے اختلاط سے پہلے مہینه کو ۶ ھفتوں پر تقسیم کرتے تھے' اور ھر ھفته کو پانچ پانچ دن پر-

لیکن ایک زمانۂ بعید سے اکثر دنیاے معلوم و متمدن میں ھفته سات روز کا قــرار دیا گیا ھے اور دوامــاً اسي پر عمل ھے' لیکن غور کرنا چاھیے که ھفته کے سات دن کیوں مقرر کیے گئے ؟

تورات کے سفرتکوین سے ظاھر ھوتا ھے که حضرت موسی کے عہد میں ھفته سات ھي دن کا ھوتا تھا - یہود نے کہاں سے یه سیکھا ؟ کلدانیوں سے جو قدیم اقوام میں سب سے پہلے ستارہ بین تھے -

انسان نے سب سے پہلے جب آسمان کي طرف نظر اٹھا لي تو اوسنے دیکھا که ایک ستارہ جسکو ھم چاند کہتے ھیں ' ایک وقت معین پر طلوع ھوتا ھے - رفته رفته ۱۴ روز میں وہ بڑھکر کامــل ھوجاتا ھے - اسکے بعد گھٹنا شروع ھوتا ھے اور ۲۸ دن کے بعد عموماً بالکل ڈوب جاتا ھے - اس بنا پر اسنے مہینه کے چودہ چودہ دن کے دو ٹــکڑے کیے' اور پھر ان دونوں کے بھي دو برابر ٹــکڑے کرڈالے اسطرح مہینه کے چار ٹــکڑے کرکے ســات ســات دن کے ایک ایک ٹــکڑے کا نام " ھفته " رکھا -

کلدانیوں میں ان ایام ھفته کے جو نام تھے' وہ رھي نام ھیں جو سیارات سبعه کے ھیں - اس سے ظاھر ھوتا ھے که اونھوں نے ھفتوں کے سات دنوں کا تعین سیارات سبعه کي مناسبت سے کیا تھا -

لیکن اس نظریه کے تسلیم کرنے سے ایک دوسري مشکل پیدا ھوتي ھے - اس سے لازم آتا ھے که ایام ھفــته کے ناموں کي ترتیب سات ستاروں کي ترتیب پر ھوني چاھیے - حالانــکه ان دونوں کي ترتیب میں بہت فرق ھے :

(۱) ترتیب سیارات سبعه : یعنے زحل' مشتري' مریخ' شمس' زھرہ' عطارد' قمر -

(۲) ترتیب ایام سبعه : زحل' شمس' قمر' مریخ' عطارد' مشتري' زھرہ -

ایک مــدت تــک یــه اعــتراض نا قابل جواب تھا' لیکن اب اکتشاف آثار نے ایک کلداني کتابه کے ذریعه واضح کیا ھے که کلداني دن کے ھر گھنٹه کو ایک ایک سیارہ کي طرف منسوب کرتے تھے اور ھر دن کا وھي نام رکھتے تھے' جو اوس دن کے پہلے گھنٹه کے سیارہ کا ھوتا تھا - اس نظام کوکبي کي بنا پر دن کے ۱ - ۸ - ۱۵ - ۲۲ - زحــل کے گھنٹے ھونگے' ۲ - ۹ - ۱۶ - مشتري کے' ۳ - ۱۰ - ۱۷ - ۲۴ - مریخ کے' اور ۴ - ۱۱ - ۱۸، اور دوسرے کا دن کا پہلا گھنٹه شمس کا - اسي طرح علی ترتیب الایام تیسرے دن کا پہلا گھنــٹه عطارد' چھٹے دن کا پہلا گھنٹه مشتري' اور ساتویں دن کا پہلا گھنٹه زھرہ ھوگا -

اھل ھند جو قدیم ستارہ بیں اقوام میں داخل ھیں' اونکے ھاں بھي ایام ھفته کي تقسیم اسي اصول پر ھے -

جن اشخاص کو قــدیم فن جوتش اور نجوم سے راقفیت ھے وہ اُن نقشوں اور جدولوں پر نظر ڈالیں جو اب تک احکام سعد و نحس نجومي کے استخراج کیلیے لوگ استعمال کرتے ھیں - ان میں ھر دن کے چوبیس گھنٹوں کو مختلف تقسیموں سے مختلف ستاروں میں منقسم کردیا ھے - یه تمام چیزیں اُسي کلداني علم کواکب سے ماخوذ ھیں جو مسیحي اقــوام شام کے ذریعه اسلام میں ترجمه ھوکر شائع ھوي تھیں -

ممالک عثمانیه اور نصرانیت

یوناني اخبار نیولوگوس کے اڈیٹر نے اس موضوع پر ایک رساله لکھا ھے که سلطنت عثمانیه میں نصراني جماعتوں کو حقوق حاصل ھیں - تمہیداً دیگر خلفاے اسلام کے عہود و حقوق کو بیان کیا ھے' جسمیں حضرت عمر کے اوس عہد کا بھي ذکر ھے جو اونھوں نے فتح بیت المقدس کے وقت نصراني بطریق صفر دنیوس سے کیا تھا -

رساله میں تاریخي طور سے دکھایا گیا ھے که ترکوں کا طرز عمل نصاری کے ساتھه ھمیشه کسقدر منصفانه رھا ھے ؟ منجمله ان واقعات متعددہ کے جنکا صاحب رساله نے تذکرہ کیا ھے' عالي پاشا کي اوس رپورٹ کا بھي ایک فقرہ ھے جو اوسنے سنه ۱۸۵۵ میں دول عظمی کے سامنے پیش کي تھي -

" پٹریارک (بطریق) کا عہدہ ان متعدد حقوق تمدني و دیني پر اسدرجه مشتمل ھے که یه کہنا ممکن ھے که تمدني قوت کے علاوہ جسکي حکومت اسلامیه مالک ھے' نصاری کے تمام امور' اونکے فیصلۂ مقدمات' اونکے حالات کي نگراني وغیرہ اور انکے ھر طرح کے معاملات خود نصاری ھي کے ھاتھه میں ھیں - حکومت اسلامیه کو ان سے کوئي تعرض نہیں " -

کاش مسلمانوں کو بھي حکومت نصرانیه کي تاریخ میں اس قسم کے فقروں کے لکھنے کا موقع ملتا !

مادی اور لا ادری

موجودہ متعدد فلسفي فرقوں میں مادي اور لا ادري' یه دو فرقے بھي ھیں جنکا نام اکثر ھمارے مذھبي لٹریچر میں لیا گیا ھے لیکن ان کي حقیقت سے عام طور پر ناظرین کو واقفیت نہیں ھے -

یورپ میں رائج ہوا تو " صفر " کو اپني زبان میں بعینہ سائیفر Cipher بنا دیا جو اب تک مختلف صورتوں میں یورپ کي زبانوں میں مستعمل ہے ' لیکن عرب صفر کو بصورت نقطہ (•) لکھتے ہیں اور اهل هند و یورپ بصورت دائرہ (0) لکھتے ہیں - قدیم قدیم عہد جسمیں صفر بصورت دائرہ لکھا ہوا ملا ہے' سنہ ۷۶ - ۸ ع ہے '

* * *

یہ ارقام عددي یورپ میں کیونکر اور کب پہونچے ؟ یہ مسلم ہے کہ عربوں نے اهل هند سے یہ ارقام اخذ کیے کیونکہ انکے هاں ان ارقام کا نام " ارقام هندیہ " ہے - نویں صدي مسیحي میں بغداد میں علماے ریاضي انہیں ارقام کا استعمال کرتے تے - اندلس کے عربوں میں ارقام هندیہ کے جو اشکال رائج تے ' وہ اشکال بغدادي سے کسیقدر مختلف تے - انکا نام اندلس میں " ارقام الغبار " تھا - مسلمانوں نے ان ارقام کو اپنے تمام حدود اثر میں پھیلایا ' اور جہاں جہاں انکي حکومت یا تجارت پہونچي یہ ارقام انکے ساتھہ ساتھہ تے -

* * *

بعض علماے یورپ کا دعوی ہے کہ عربوں سے پہلے جنوبي یورپ میں ارقام رائج تے اور اسکي دلیل علم هندسہ کي ایک کتاب کا ایک قلمي نسخہ ہے جو چھٹي صدي عیسوي میں تصنیف ہوئي تھی - اس کتاب میں انہیں ارقام کا استعمال ہے - اگرچہ وہ تصنیف چھٹي صدي کي ہے لیکن چونکہ یہ نسخہ گیارھویں صدي کا لکھا ہوا ہے اسلیے تحقیق یہ ہے کہ ناقل نے قدیم ارقام کي جگہ ان ارقام کو جو اوسکے زمانہ میں شائع ہو چکے تے ' لکھدیا ' تاہم اس نسخہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عربوں سے اهل یورپ میں گیارھویں صدي سے پہلے ان ارقام کا رواج ہو چکا تھا -

پوپ سلوسٹر ثاني جب اندلس کے عربوں سے تحصیل علوم و فنون کے بعد یورپ واپس آیا تو اسنے اندلس کے ارقام غبار پر ایک مختصر رسالہ لکھا ' مگر اسمیں صفر کا ذکر نہیں ہے - بارھویں صدي میں یہ ارقام باختلاط ارقام یوناني و روماني ' مختلف ممالک و طبقات یورپ میں بے قاعدہ طور پر پھیل رہے تے کہ تیرھویں صدي کے اوائل میں اٹلي کے مشہور ریاضي داں لیونارڈو فیرناٹشي نے سنہ ۱۲۰۲ میں علم حساب میں ایک کتاب لکھي جسمیں ارقام هندیہ کي تشریح کي - لیونا رڈو کے بعد جان ساکرو بوسکرو پیدا ہوا ' جسنے ارقام هندیہ کے طریق استعمال کي لیورناڈو سے زیادہ تشریح و توضیح کي -

یوحنا پہلا شخص ہے جسنے ان ارقام کا نام" ارقام عربیہ " رکھا -

اوجر شاہ سسلي جسکے مسلمانوں سے بہت تعلقات تے' اسکے عہد کے چند سکے برآمد ہوئے ہیں جن پر انہیں ارقام میں سنہ ۳۸ ۱۱ کي تاریخ ثبت ہے - بعض اور مقامات میں بھي چند اور سکے ملے ہیں جنمیں ایک اٹالین ہے اور اس پر سنہ ۱۳۹۰ منقوش ہے - ایک دوسرا فرنچ سکہ ہے جسپر ۱۴۸۵ کي تاریخ لکھي ہوئي ہے - جزیرۂ برطانیہ میں بھي دو سکے پائے گئے ہیں' ایک اسکاٹ لینڈ کا ہے- اسکي تاریخ ۱۵۳۸ع ہے - دوسرا انگلینڈ کا ہے جسکي تاریخ ضرب ۱۵۵۱ ہے- ان تمام سکوں کے سنین انھي ارقام هندیہ یا عربیہ میں منقوش ہیں - فرانس میں ایک قلمي کتاب سنہ ۱۲۷۵ع سے محفوظ ہے - اسمیں ان ارقام هندیہ پر ایک مقالہ موجود ہے - جرمني میں فیروني کي دو لوحیں ملي ہیں ' جن میں اول پر سنہ ۱۳۷۱ اور دوسرے پر سنہ ۱۳۹۸ منقوش ہے -

(ملاحظات)

پروفیسر موصوف کے اس مضمون کے متعلق ہمکو چند باتیں کہني ہیں :

(۱) حساب جمل جسکا پروفیسر موصوف نے تذکرہ کیا ہے' رهي چیز ہے جو مسلمانوں کے پاس بصورت حروف ابجد موجود ہے ' اور جسکو مسلمان علماے ریاضي نے درجات و دقائق و ثواني کي تعیین میں ' اور علماے جغرافیہ نے طول و عرض بلاد کے ذکر میں استعمال کیا ہے ' اور پھر شعراے متاخرین اوس سے مادہ ہاے تاریخ نکالتے ہیں -

(۲) مسلمان ان ارقام کو ارقام هندیہ ضرور کہتے ہیں لیکن تاریخ کي جہانتک شہادت ہے مسلمان اولاً ارقام کو الفاظ کي صورت میں لکھتے تے - مثلا ایک' دو ' چار - ابتداے فتوحات سے تا عہد عبد الملک تمام صوبوں کے حسابات خود اون صوبوں کے طریق ارقام کے موافق لکھے جاتے تے - مصر کا حساب قبطي میں ' شام کا رومي میں ' عمان و ایران کا فارسي میں - عبد الملک کے عہد حکومت میں دفتر حساب ایک فارسي الاصل مسلمان صالح بن عبد الرحمن نے عربي میں منتقل کیا ' اسلیے قرین قیاس یہ ہے کہ ارقام هندیہ عربي میں فارسي کي راہ سے آئے ہیں ' کیونکہ هندوستان سے عربوں کا علمي تعلق عہد منصور عباسي سے شروع ہوتا ہے -

(۳) موجودہ مستعمل ارقام عربیہ موجودہ یورپین ارقام سے مختلف ہیں ' اسلیے یہ بیان کرنا ضروري ہے کہ موجودہ ارقام عربیہ مختلف زبانوں میں مختلف طریقوں سے لکھے جاتے تے - وہ طریق ارقام عربیہ جو اهل یورپ میں پھیلا ' معض ابتدائي نقش ہے - ایک شاعر نے ان علامات و ارقام کو چند شعروں میں جمع کر دیا ہے جن سے مناسب و مشابہت ارقام عرب و یورپ ظاہر ہوگي :

الف و حاء ثم حج بعدہ * عین و بعد العین عو ترسم
هاء و بعد الهـــاء شکل ظاهر * یبدو له ا ، ا - الف هو برقم
صفران ثامنها وقت ضما معاً * والواو تاسعهـا بذلـک تعلم

اب ان دونوں علامات کا مقابلہ کرو :

(عربي قدیم)	ا	ح	حج	ع	عو	٥	۸	8	ر
(موجودہ عربي)	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۷	۹
(یورپین)	1	2	3	4	5	6	7	8	9

(ملخص و مقتبس از المقتطف)

ما کان صلاتهم التي	صلاة (نماز) جس کي نسبت مشرکين عرب
يزعمون انها يدرم	کا زعم تها که يهي عبادت اُن کے کام آئيگي
(۹) بها عنهـم الا	اور اُن کے ليے اجر و ثواب کاباعث هوگي '
مکاء و تصدية (۱)	وه صرف تالي بجانا اور سيٹي ديتا تهي (۱)

اسلام نے اس غير مهذب طريقه کي اصلاح کي ' اس کو مذموم بتايا ' نماز کي ايک خاص هيئت مقرر کردي ' اور ايسي مقرر کردي جو انساني اخلاق ملکوتي کي ترقي کا بهترين ذريعه هوسکتي هے -

يهوديوں اور نصرانيوں ميں بهي نماز کا رواج تها - ايرانيوں ميں بهي مغوں ' موبدوں ' اور پادشاهوں کي تعظيم کو نماز کهتے تهے ' مگر يه خاص طريق خشوع کهيں نه تها ' اور نه عبوديۃ الهي کي حقيقت سے کسي کو واقفيت نه تهي - يه خصوصيت اسلام کي هے ' وه خود نماز کے تذکرہ ميں اس پر زور ديتا هے :

ناذ کـروا الله کمـا علمکـم	خدا کو اُس طريق پر ياد کرو اور
ما لـم تـکونـوا تعلمـون	اُس خاص شکل سے نماز پڑهو جس
(۲ : ۱۹۷)	کي خدا نے تمهيں تعليم دي هے

اور جس سے پهلے تم ناواقف تهے -

(سجـده)

(ب) نماز کا جزو اعظم سجده هے جس کے اصلي معنے اهل لغت نے کمال اطاعت و انقياد اور خضوع کے لکهے هيں - کلام عرب ميں بهي يهي معني متبادر تهے - ايک مشهور مصرع هے :

تـرى الاکـم فيهـا سجـــداً للحوافـر

يعني گهوڑے کي سرعت رفتار کا يه عالم تها که چهوٹي چهوٹي پهاڑياں اُس کے سموں کي مطيع نظر آتي تهيں - قرآن کريم کي متعدد آيتوں ميں يهي معني مراد هيں ' مثـلاً : والنجم و الشجر يسجدان اور کل له يسجدون ' و نحو هما -

امـام رازي سجده کے لغوي و اصطلاحي معـاني کي نسبت لکهتے هيں :

ان السجود لا شک انه في	کوئي شک نهيں که شريعت ميں
عرف الشرع عبارة عن وضع	سجده کے معني زمين پر پيشاني
الجبهة على الارض فوجب	رکهنے کے هيں ' اس سے ضروري
ان يکـون في اصل اللغـة	هے که اصل لغت ميں بهي يهي
کـذلـک لان الاصـــل	معنے هوں ' کيونکـه اصل الاصول
عـــدم التغــير (۲)	يهي هے که معني بدل نه جائيں (۲)

هم تسليم کرتے هيں که مصطلحات ميں لغوي معنے کي کچهه نه کچهه مناسبت ضرور ملحوظ رهني چاهيے مگر سجده کي شرعي اصطلاح ميں يه مناسبت مفقود نهيں هے - نماز ميں جس انداز سے سجده کرتے هيں ' اُس سے زياده فروتني و تذلل اور کيا صورت هوسکتي هے ؟ علم اللسان کے جاننے والے جانتے هيں که اصل لغت کے لحاظ سے اصطلاح ميں کيا کچهه تبديلياں نهيں هوجاتي هيں ؟ رکوع کے معني صرف جهکنے کے تهے ' اصطلاح نے ايک خاص قسم کے جهکنے کي تخصيص کردي - صلاۃ صرف دعا کو کهتے تهے - اصطلاح نے ايک مخصوص انداز دعا کا نام صلاۃ رکهديا - جهاد کا لفظ محض سعي و کوشش کے ليے موضوع تها ' اصطلاح نے اس ميں ايک تخصيص سعي کي شان پيدا کردي - وقس على هذا القياس - عجيب بات يه هے که خود امام رازي نے " وادخلوا البـاب سجداً " کي تفسير ميں سجده کے معني تواضع هي کے ليے هيں - اور فقط اس قدر معـذرت کافي سمجهي هے که سجـده کے شرعي معنے يهاں درست نهيں اُترتے ! [۱]

(اقيمـو الصلـوۃ)

قرآن کريم ميں صلاۃ کا لفظ جهاں کهيں آيا هے اقامت کے صيغوں کے ساتهه آيا هے - [۲] عربي ميں اقامت کے معني يه هيں که کسي کام کو اُس کي تمام و کمال شرائط و حدود کے ساتهه انجام ديا جائے - محاوره ميں کهتے هيں : اقام القوم سوقهم ' اذا لم يعطلوها عن البيع و الشراء - ايک شاعر اپنے مخصوص قديم انداز تفاخر ميں شکايت کرتا هے :

اقمنا لاهل العراقين سوق الـ ضراب تعـامروا وولوا جميعا

روايات ميں هے :

اقامة الصلاة تمام الرکوع	نماز قائم کرنے کے معني رکوع و سجود
والسجود والتلاوة والخشوع	اور تلاوت و خشوع کے حق سے نهايت
و الاقبال عليها فيها [۳]	مکمل طريق پر سبکدوش هونے اور

نماز کي غايت کي جانب اچهي طرح توجه کرنے کے هيں - [۳]

يعني ايک مسلمان کے ليے صرف نماز پڑهنا هي کافي نهيں هے ' نماز کے اغراض و غايات کي تکميل بهي ضروري هے - قرآن کهيں بهي رسمي نماز ادا کرنے کا حکم نهيں ديتا - وه تکميل حدود کا خواستگار هے اور وصاف کهه رها هے که بغير اس تکميـل کے نماز نماز هي نهيں -

(استعانت بالصبـر و الصـلاۃ)

قرآن کريم نے استعينوا بالصبر و الصلاة کا دو مقام پر حکم ديا هے (استقـلال و شکيبائي اور نماز کے ذريعه مشکلات ميں مدد مانگا کرو ' يعني ان چيزوں سے تم کو اعانت مليگي ' تمهاري مشکليں آسان هوجائينگي ' مهمـات امور ميں تم کو انهيں سے رجوع کرنا چاهيے) حديث ميں هے :

کان رسول الله صلى الله	جب کوئي مهم پيش آتي تو رسول
عليه و سلم اذا حزبه امر	الله صلى الله عليه و سلم نماز کي
فـزع الـى الصـــلاة [۴]	جانب رجوع کرتے - [۴]

دوسري روايت ميں هے :

انهما - اى الصبر و الصلاة - معونتان	استقلال اور نماز ' يا يه دونوں '
علـــى ر[illegible] ة الـلـــه [۵]	نـزول رحمـت الهي ميں
	اعانت کيا کرتے هيں - [۵]

دوران تلاوت ميں اس تاکيدي حکم پر بارها تمهاري نظر پڑي هوگي ليکن شايد هي کبهي يه خيال آيا هو که اس کا مدعا کيا هے ؟ صبر کے معنے يه نهيں هيں که انسان کے پاس ايک چيز تهي ' جاتي رهي اور وه چپ هو گيا که نهيں هے تو نه سهي :

کهو گيا دل کهو گيا ' هوتا تو کيا هوتا امير ؟
جـانے دو ' اک بے وفا جـاتا رها جـاتا رها

---

(۱) رواه ابو جعفر محمد بن سعيد بن جرير قال حدثنا ابن حميد قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق وما کان صلاتهم عند البيت الا مکاء و تصدية قال ما کان صلاتهم - الخ

(۲) رازي - ج ۱ ص ۲۹۸ -

---

(۱) رازي - ج ۱ ص

(۲) قرآن کريم - ۵ : ۷۰ ' ۲ : ۲۷۷ ' ۷ : ۱۶۹ ' ۹ : ۵ و ۱۱ ' ۱۳ : ۲۲ ' ۳۵ : ۲۹ و ۲۶ ' ۴۲ : ۳۸ ' ۵ : ۳۶ ' ۲ : ۶۰ ' ۲ : ۹ ' ۲ : ۷۳ ' ۲ : ۷۷ و ۱۰۳ ' ۴ : ۱۰۳ ' ۷ : ۷۹ ' ۷ : ۲۸ ' ۱۰ : ۸۷ ' ۲۲ : ۲۳ ' ۵۵ : ۳۰ ' ۳۰ : ۵۵ ' ۸ : ۶۵ ' ۲ : ۸۳ ' ۲۰ : ۳ الى غير ذلک من آيات کثيرة تدل على ان لا صلاة الا باقامة حدودها و شروطها -

(۳) ابو جعفر قال حدثنا عثمان بن سعيد عن بشر بن عمارة عن ابي روق عن الضحاک عن ابن عباس و يقيمون الصلاة قال اقامة الصلاة الخ -

(۴) ابو جعفر قال حدثني اسماعيل بن موسى الفزاري قال حدثنا الحسين بن رتاق الهمداني عن ابن جريج عن عکرمة بن عمار عن محمد بن عبيد بن ابي قدامة عن عبد العزيز بن اليمان عن حذيفة قال الخ -

(۵) ابو جعفر قال حدثنا القاسم قال حدثنا الحسين قال حدثني حجاج قال قال ابن جريج واستعينوا بالصبر والصلاة قال انهما الخ -

(۱) مادي وہ فرقه هے جو کہتا هے که عالـم میں صرف دو چھزیں هیں : وجود مادہ مثـلاً لکڑي ' پتھر ' لوها - اور قوت مادہ ' مثلاً حرارت ' حرکت ' کهربالیت - یه تمام قوتیں طول و عرض ' بیاض و سواد کیطرح مادہ کو عارض هیں - بلکه یه قوتیں بهي خود مادہ کے مظاهر هیں -

(۲) لا ادري کہتے هیں که هم مادہ اور قوت کے وجود کو جانتے هیں لیکن یه نهیں جانتے که قوت کو مادہ سے کس قسم کا تعلق هے ؟ جو چیزیں همارے ادراک اور احساس میں نهیں آتي هیں نه تو هم اونکو جانتے هیں ' اور نه هم انکا انـکار کرتے هیں - هم اپنے علم کي نفي کرتے هیں ' لیکن اونکے وجود کي نفي نهیں کرتے -

امریکا کا [illegible]

اب تـک بر اعظم امریکا کا مکتشف اول کولمبس سمجھا جاتا تها ' لیکن اب ولایات متحدہ میں چنـد پتھر ملے هیں جن سے ثابت هوتا هے که کولمبس سے سوا سو برس پہلے یہاں اهل سویڈن و ناروے آے تهے - اسکے بعد ایک دوسرا پتھر امریکا کے ایک مکانوں میں جسکا نام کنٹسن هے ' اور جو صوبه بنیسوٹا میں واقع هے نکلا ' اس پر حسب ذیل عبارت لکھي هوئي پائي گئي :

" هم سویڈني اور ۲۲ اهل ناروے اپنے ملک سے نیو اسکاٹلینڈ کي تلاش میں نکلے اور مغرب کیطرف چلے ' یہاں تک که پاني میں دو چٹـانوں کے پاس اترے جو اس پتھر سے ایک دن کي مسافت پر واقع هے - هم دن بهر شکار کهیلتے رهے - واپسي میں هم دس سرخ رنـگ انسانوں سے ملے جو خون کي پوشاک پهنے تهے اور وہ مرچکے تهے - کنواري مریم ! مصیبت سے بچانا ! همارے ساتهه کے دس آدمي دریا میں هیں جو کشتیوں کي اس جزیرہ سے ۴۱ دن کے فاصله پر حفاظت کر رهے هیں - سنه ۱۳۶۲ "

ارتفـــاع سطح ارضی

سطح زمین کي بلندي و پستي اور اوسکا دوسري زمین کي پستي و بلندي سے باهمي مقابله سمندر کي سطح سے کیا جاتا هے - دنیا کے تمام بر اعظم بلندي و ارتفاع سطح میں باهم برابر نهیں هیں ' سمندر کي سطح سے بلند ترین ٹکڑہ بر اعظم ایشیا هے ' اور سب سے پست حصه ' بر اعظم یوروپ و اسٹریلیا - ترتیب ارتفاع حسب ذیل هے :

بر اعظم	سطح آب معدل ارتفاع
ایشیا	۹۵۰ میٹر
افریقه	۶۵۰ میٹر
امریکا جنوبي	۶۳۰ میٹر
امریکا شمالي	۶۰۰ میٹر
اسٹریلیا	۲۸۰ میٹر
یوروپ	۲۸۰ میٹر

حقیقـــة الصـلاة

ان الصلوة تنهى عن الفحشاء و المنكر ' و انها لـكبيرة الا على الخاشعين

(۱)

ایمان بالغیب کے بعد قرآن کریم کي سب سے پہلي تعلیم اقامت صلاة هے که نماز کو قائم کرو - هم کو اس سے بحث نهیں که صـلاة (نماز) کے احـکام و اقسام کیا هیں اور کیوں هیں ؟ همارے پیش نظر صرف نماز کی وہ خصوصیت هے جس کو مسجد نشینوں میں نه پاکر ایک اهل دل نے میکدہ کے دروازے کهٹکٹائے تهے که :

باشد که دریں میکـدها دریابیم
آں نور که در صومعها گم کردیم

اس ذیل میں متعدد امور بحث طلب هیں :

(لفظ صـلاة)

(الف) ادبیات عرب میں صلاة کسے کہتے هیں ؟

کلام جاهلیت میں یه لفظ دعا کے لیے استعمال هوتا تها - اعشی کا قول هے :

لها حارس لا يبرح الدهر بيتها * و ان ذبحت صلي عليها و زمزما

اصلي علیها ' یعني بذلـک دعا لها (اوس کے لیے دعا کی) ایک اور جاهلي شاعر کا شعر هے :

و قابلها الريح صفي دنهـا * و صلي على دنها و ارتسم

یہاں بهي دعا هي کے معني هیں - ایک اور قصیدہ میں هے :

عليك مثل الذي صليت فاعتصمي
عينـاً ' فان لجنب المرء مضطجعا -

صلاة کے دوسرے معنی لزوم کے تهے - عهد جاهلیت کي ایک نظم کا یه شعر مشهور هے :

لم اكن من جناتها علم الله * و اني بحرها اليوم صالي

یہاں صالي کے معنے لزوم رکھنے والے کے هیں -

کسي شخص کے پیرو کو بهي مصلي کہتے تهے ' اور اس پیروي و اتباع کا نام صلاة تها - اصل میں مصلي کا لفظ گهوڑے کے لیے موضوع تهـا جو کسي دوسرے گهوڑے کے پیچھے پیچھے چلتا هو - بعد میں تخصیص جاتي رهي ' معني میں تعمیم آگئي اور هر قسم کي پیروي کو صلاة اور پیرو کو مصلي کہنے لگے -

یه تو صلاة کے عام معني هوے ' لیکن مشرکین عرب میں صلاة کا ایک خاص طریقه تها ' جس کي تشریح قران کریم نے کي هے ' سورۂ انفال میں هے :

و ما كان صلاتهم عند البيت	خانۂ کعبه کے پاس اون کي نماز کیا
الا مكاء و تصدية ' فذوقوا	تهي ؟ تالي بجاني اور سیٹي دیني '
العذاب بما كنتم تكفرون	تـم جو کفر کیا کرتے تهے ' اب اوس کے
(۸ : ۳۶)	بدلے عذاب کا مزہ چکھو -

روایات و آثار سے بهي اس کي تائید هوتي هے - ایک روایت میں هے :

(و) نماز کیا ھے ؟ خدا کے ساتھہ تعلقات بندگی کو تازہ کرنا اور اپنے قواء بہیمیہ کے خلاف اپنے قواء ملکوتیہ کو قوی رہنے کی سعی ھے -

دنیا کی جھوٹی ھستیاں جو اپنی شان و شوکت و جبروت و جلالت سے دلوں پر ایک طرح کی مرعوبیت کا نقش بٹھاتی ھیں ' اُن سے تبری و استغفار کرکے صفحۂ قلب سے نقش باطل کو دھو ڈالنا اور انسانی زندگی کو روحانی و مادی دونوں حیثیتوں سے بہترین نمونۂ سعادت بنانے کے لیے حسن توفیق کا طلبگار ھونا - پس نماز بندے کیلیے خدا کی ایک معیت اور صحبت ھے اگر اسکے تعلق کو صحبت و معیت کے لفظ سے تعبیر کیا جاسکتا ھے - یہ معیت اول سے لیکر آخر تک قائم رھتی ھے - یہی وہ مقام ھے جہاں صرف خدا ھے اور خدا کی یاد ھے ' بندے اور خدا کے ما بین کوئی چیز حائل نہیں ھوتی :

ان الصلاة اولھا لفظة " الله " و آخرھا لفظة " اللـه " فـي قولـه " اشهـد ان لا الـه الا الله " ليعلـم المصلی انـه من اول الصلاة الی آخرھا مع الله -

نماز کی ابتدا " اشہد ان لا الہ الا اللہ " پر اور انتہا السلام علیکم و رحمة اللہ پر ھوتی ھے ' یعنی اول میں بھی اللہ ھی کا لفظ ھے اور آخر میں بھی - یہ اس لیے ھے کہ نمازی کو معلوم ھوجائے کہ نماز میں اول سے آخر تک وہ اللہ ھی کے ساتھہ ھے -

فان قال قائـل : فقـد بقی من الصلاة قولـه " و اشهـد ان محمدا رسول الله " والصـلاة علی الرسول والتسليم ' فنقول : هـذه الاشياء دخلت لمعني خارج عـن ذات الصـلاة ' و ذلك لان الصلاة ذكـر الله لا غير' لكن العبد اذا وصل بالصلاة الی الله و حصل مع الله لا يقع في قلبه انه استقل و استبـد و استغنـي عن الرسول (۲)

اگر یہ اعتراض ھو کہ نماز میں اشہد ان محمداً رسول اللہ ' اور " اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم " بھی ھے ' تو اسکا جواب یہ ھے کہ یہ چیزیں اصل نماز کے معنی سے خارج ھیں - یہ ایک اوپری بات کے لیے داخل ھوگئی ھیں - سبب یہ ھے کہ نماز صرف خدا کی یاد کا نام ھے - اس کے علاوہ نماز اور کوئی چیز نہیں ھے لیکن نماز کے ذریعہ بندہ جب خدا تک پہونچ جا تا ھے اور خدا کی قربت اُسے حاصل ھوجاتی ھے تو اسکے دل میں یہ خطرہ نہ آنا چاھیے کہ رسول کی ھدایت سے میں آزاد ھوگیا ' مستبد بن بیٹھا ' اب میں تعلیمات رسالت سے بالکل ھی بے نیاز و مستثنی ھو گیا ھوں - [۲]

(ز) نماز کی مواظبت سے کیا بات حاصل ھوتی ھے ؟ حدیث میں ھے :

جاء رجل الی النبي صلی الله عليه و سلم فقال : ان فلاناً يصلي بالـليل فاذا اصبح سرق ؛ فقال : لتنهـاه مـا تقول [۳]

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں گذارش کی کہ فلاں شخص رات کو نمازیں پڑھا کرتا ھے اور جب تڑکا ھوتا ھے تو چوری کرتا ھے ' آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس چیز کو تم کہہ رھے ھو یعنی اداے نماز - یہی چیز اُس کو اس حرکت سے روک دیگی " [۳]

(ح) یہ بات کیونکر حاصل ھوتی ھے اور اس کا سبب کیا ھے ؟ احادیث میں اس کی جو حقیقت مذکور ھے اور آثار و اخبار سے اس موضوع پر جو روشنی پڑتی ھے ' اس کا اقتباس یہ ھے :

في الصلاة منتهى و مزدجر عن معاصي الله (۱)

نماز میں خدا کی نا فرمانیوں سے باز رکھنے اور روکنے کی صفت ھے (۱)

من لـم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنكر لم يزدد بصلاته من الله الا بعداً (۲)

جس شخص کو اُس کی نماز نے بے حیائی اور برائی سے نہ روکا وہ نماز پڑھکر خدا سے اور بھی دور ھوگیا (۲)

قيـل لابن مسعود : ان فـلانا كثيرالصلاة ؛ قـال : فـانـها لا تنفع الا مـن اطاعها [۳]

عبد اللہ بن مسعود سے ایک شخص کا تذکرہ ھوا کہ فلاں شخص بہت نمازیں پڑھا کرتا ھے - ابن مسعود نے کہا : نماز اُس شخص کو نفع دیتی ھے جو نماز کی اطاعت کرے - [۳]

من لـم تـامره صـلاتـه بالمعروف و تنـهه عـن المنكر لم يزدد بها من الله الا بعداً [۴]

نیکی کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے جس کی نماز حکم نہ دیتی ھو تو ایسی نماز نے خدا سے اور دوری بڑھا دی [۴]

لا صـلاة لمن لـم يـطع الصلاة ' و طاعـة الصـلاة ان تنهی عـن الفحشاء والمنكر' قال قال السفيان : قالوا يا شعيب اصلاتـك تامـرك ؟ قـال فـقال سفيان ؟ ای والله تأمره و تنهاه [۵]

جو نماز کی اطاعت نہ کرے اُس کی نماز نماز ھی نہیں - نماز کی اطاعت یہ ھے کہ وہ انسان کو بد اخلاقی اور برائی سے روکے - حضرت سفیان سے سوال ھوا کہ قرآن کریم کی اس آیت سے کیا مراد ھے کہ "کفار نے کہا اے شعیب ! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ھے ؟" سفیان نے جواب دیا - ھاں خدا کی قسم' نماز حکم دیتی ھے اور منع بھی کرتی ھے [۵]

من صلی صـلاة لم تنهه عن الفحشاء والمنكـر لم يزدد بها مـن الـلـه الا بعداً [۶]

جس نے نماز پڑھی مگر اُس نماز نے بد اخلاقی اور برائی سے اُس کو باز نہ رکھا تو جناب الہی سے قرب و تعلق کی جگہ اُسکا اور فاصلہ بڑھگیا [۶]

من لم تنهه صـلاته عن الفحشاء والمنكر فانـه لا يزداد من الله بذلك الا بعداً [۷]

جس کی نماز اس کو بد اخلاقی اور برائی سے مانع نہ ھوئی تو بجز اس کے کہ اس نماز کی بدولت خدا سے اس کی دوری بڑھجاے ' اور کوئی فائدہ نہیں [۷]

یعنی نماز انسان کی زندگی کو پاک کرنے والی ' شریفانہ کریکٹر بنانے والی ' تہذیب نفس و تربیت ضمیر کی روح بڑھانے والی چیز ھے - یہی سبب ھے کہ اسلام نے اداے نماز پر سب سے زیادہ زور دیا ھے اور ھر جگہ اسکی اھمیت پر دنیا کو توجہ دلائی ھے - کسی قوم یا کسی فرد کی کامیاب زندگی کے لیے ان باتوں کی جیسی کچھہ

(۱) رواہ علي قال حدثنا قال ثنی معاويه عن علي عن ابن عباس قوله ان الصلاة تنهی عن الفحشاء و المنكر يقول في الصلاة الخ -

(۲) القاسم قال حدثنا الحسين قال ثنا خالد بن عبد الله عن العلاء بن المسيب عمن ذكره - وقد نسي الراوي اسمه - عن ابن عباس في قوله الله تعالی ان الصلاة تنهي عن الفحشاء و المنكر -

(۳) القاسم قال ثنا الحسين قال ثنا خالد قال قال العلاء بن المسيب عن سمرة بن عطيه ' قال قيل لابن مسعود الخ -

(۴) الحسين قال ثناء ابو معاويه عن الاعمش عن مالك بن الحرث عن عبد الرحمن بن يزيد قال الخ -

(۵) الحسين قال ثنا علی بن هاشم بن يزيد عن جوهر عن الضحاك عن ابن مسعود عن النبي صلی الله عليه وسلم انه قال الخ -

(۶) علي عن اسماعيل بن مسلم عن الحسن قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الخ' و برواية اخري عن يعقوب قال ثنا ابن علية عن يونس عن الحسن قال الخ -

(۷) بشر قال ثنا يزيد قال ثنا سعيد عن قتادة و الحسن قالا الخ -

(۲) تفسیر کبیر - ج ۵ - ص ۱۶۵

(۳) رواہ الامام احمد بن حنبل قال حدثنا وكيع ' اخبرنا الاعمش ' قال ابي صالح عن ابي هريرة قال جاء رجل الی النبي (صلعم) الخ -

صبر کے حقیقي معني یه هیں که مافات پر غم و اندوہ کرنا بے سود ھے - انسان کو هر ایک مشکل میں مستقل مزاج رهنا چاهیے اور کوشش هوني چاهیے که جو چیز جاتي رهي ' پهـر اُس کا نعم البدل مل سکے ' اور جب تک بهترین صورت میں تلافي نه هوجاے سلسلۂ سعي و تدبیر میں خلل نه آنے پاے - اسي طرح نماز سے بهي صرف ایک رسم کا پورا کردینا مقصود نہیں ھے بلکه خدا سے اپنے تعلقات کا تازہ کرنا اور مؤثرات دنیاوي سے کنارہ کش هوکر نفس میں ایک اعلے تصور قدسي پیدا کرنا مد نظر ھے - ظاهر ھے که یهي دونوں چیزیں انساني زندگي کو کامیاب بناسکتي هیں اور یهي کامیابي اسلام کي نظر میں ھے - (صبر کي مزید تحقیق آگے آئیگي)

(۳)

(الف) نماز کي غرض و غایت کیا ھے ؟ قرآن کریم نے خود اس کي تشریح کي ھے -

اُتل ما اُوحي الیك من الكتاب و اقم الصلاة ان الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنكر ' و لذكر الله اكبر ' و الله يعلم ما تصنعون (۲۹ : ۴۱)

کتاب میں سے تم پر جو وحي آتري ھے اُس کو پڑھو اور نماز کو درست طریق پر ادا کرو ' حقیقت میں نماز تمام بد اخلاقیوں اور برائي سے روکتي ھے ' اور الله کي یاد سب سے برتر ھے - الله تمهاري کاریگري کو خوب جانتا ھے -

(الفحشاء او المنکر)

(ب) فحشاء و منکر (بے حیائي اور برائي) سے کیا مراد ھے ' اور ان چیزوں سے روکنے کے کیا معنے هیں ؟ اس کي یوں تفسیر کي گئي ھے :

الفحشاء ما قبح من العمل كالزنا مثلاً و المنكر ما لا يعرف في الشريعة ' اى تمنعه عن معاصي الله و تبعده منها ' و معنى نهيها عن ذلك ان فعلها يكون سبباً للانتهاء عنهما (۱)

جو قبیح کام هوں جیسے حرام کاري - اُن کو فحشاء کهتے هیں ' اور قانون اسلام نے جس چیز کي اجازت نه دي هو وہ منکر ھے - آیت کا مطلب یه ھے که خدا کي نا فرمانیوں سے انسان کو نماز روکتي ھے اور گناهوں سے دور کردیتي ھے ' یعني نماز کا فعل یه ھے که ان چیزوں سے باز رهنے کا وہ سبب هوا کرتي ھے (۱) -

یهي سبب ھے که هم نے فحشاء کا ترجمه بد اخلاقي سے کیا ھے که لفظ جامع ھے -

(ج) فحشاء و منکر سے روکنے کا طریق کیا ھے ؟ حافظ ابن کثیر لکھتے هیں :

قال ابو العالية في قوله تعالى ان الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنكر ' قال : ان الصلاة فيها ثلاث خصال ' فكل صلاة لا يكون فيها شى من هذه الخصال فليست بصلاة ' (۱) الاخلاص (۲) و الخشية (۳) و ذكر الله ' فالاخلاص يامره بالمعروف ' و الخشية تنها عن المنكر ' و ذكر الله القران يامره و ينهاه (۱)

نماز فحشاء و منکر سے روکتي ھے ' اس کي تفسیر میں ابو العالیه کا قول ھے که نماز میں تین خصلتیں هیں ' ان میں سے اگر کوئي خصلت بهي کسي نماز میں نه هو تو وہ نماز هي نہیں ھے - وہ خصلتیں یه هیں (۱) خلوص (۲) خوف خدا (۳) یاد الهي - خلوص کا فعل یه ھے که وہ نماز پڑھنے والے کو نیک کام کا حکم دیتا ھے ' خوف خدا اُسے بدي سے روکتا ھے ' اور یاد الهي (یعنی قرآن) کا فعل امر و نهی دونوں کي صورت میں ظاهر هوتا ھے (۱) -

(د) فحشاء و منکر سے نه روکنے والي نماز کس حکم میں ھے ؟ امام رازي نے اس بارے میں نهایت محققانه جواب دیا ھے :

الصلاة الصحيحة شرعاً تنهى عن الامرين مطلقاً ' وهي التي اتى بها المكلف لله ' حتى لو قصد بها الرياء لا تصح صلاته شرعاً ' و تجب عليه الإعادة (۲)

اصول شریعت کے رو سے جو نماز صحیح کهي جاسکتي ھے وہ ان دونوں امور فحشاء و منکر سے روکتي ھے - یه وهي نماز ھے جو ایک عاقل و بالغ مسلمان خدا کے لیے ادا کرے - اس باب میں یهاں تک تحدید کردي گئي ھے که اداے نماز سے اگر کسي کا مقصود نمایش و نمود هو تو وہ نماز شرعا درست نهوگي ' اُس کو دوبارہ ادا کرنا چاهیے (۲) -

(ه) بعض مفسرین کے ذوق تدقیق نے اس موقع پر ایک بات یه بهي پیدا کي ھے که نماز انسان کو فحشاء و منکر سے باز تو رکھتي ھے تاهم حقیقت میں یه فعل نماز کا نہیں ھے - آیات قرآنیه کا ھے جنکي نماز میں تلاوت کي جاتي ھے اور پهر اسکي نسبت طول طویل بحثیں کي هیں ' لیکن ان سب کا ماحصل نزاع لفظي اور بحث ما لا ینفع سے زیادہ نہیں - علامه طبري نے که فن تفسیر بالروایات کے امام هیں خوب لکھا ھے :

الصواب عن القول في ذلك ان الصلاة تنهي عن الفحشا و المنكر كما قال ابن عباس و ابن مسعود ' فان قال قائل و كيف تنهي الصلاة عن الفحشاء والمنكر ان لم يكن معنياً بها ما يتلى فيها ؟ قيل تنهي من كان فيها فتحول بينه و بين اتيان الفواحش لان شغله بها يقطعه عن الشغل بالمنكر و لذلك قال ابن مسعود : من لم يطع صلاته لم يزدد من الله الا بعداً ' و ذلك ان طاعته لها اقامته اياها بحدودها ' و في طاعته لها مزدجر عن الفحشاء و المنكر...... من اتى فاحشة او عصى الله بما يفسد صلاته فلا شك انه لا صلاة له . (۳)

اس باب میں درست و صحیح قول یهي ھے که فحشاء و منکر سے نماز هي روکتي ھے - ابن عباس و ابن مسعود بهي اسیکے قائل هیں ' لیکن اگر کوئي یه اعتراض کرے که اگر وہ آیتیں مراد نہیں هیں جو نماز میں پڑھي جاتي هیں تو پهر نماز فحشاء و منکر سے کیونکر روک سکتي ھے ؟ جواب میں یه کها جائیگا که نماز میں جو مشغول هوگا نماز اُس کو روکیگي ' یعني اُس کے اور فحشاء کے ما بین یه نماز حائل هو جائیگي ' اس لیے که نماز کا مشغله نمازیوں کو شغل منکر سے منقطع کردیگا - ابن مسعود نے اسي بنا پر کها تها که جس شخص نے اپني نماز کي اطاعت نه کي اسے بجز اس کے اور کوئي نفع نه هوا که جناب الهي سے اُس کي جدائي اور بڑھ گئي اور جو کچھه تقرب تها اُس میں بهي کمي آگئي - سبب یه ھے که نماز کي اطاعت کرنے کے معني هي یه هیں که نماز کو اس طرح پڑھیں که جتنے ارکان حدود ' شرائط اور ' لوازم نماز هیں ' سب کے سب ادا هوجائیں - جب یه حالت هوگي اور اس طرح نماز کي اطاعت کي جائیگي ' تو اُس اطاعت میں لا محاله فحشاء و منکر سے باز رهنے اور باز رکھنے کي خصوصیت هوگي ...... اب اگر کسي نے فحشاء کا ارتکاب کیا یا خدا کي کوئي ایسي نافرماني کي جس سے نماز میں خلل آتا هو ' تو اس کي نماز بے شبهه نماز نهوگي (۳)

(۱) فتح البیان [طبع مصر] ج ۷ ص ۱۶۱

(۱) ابن کثیر [علی هامش الفتح] ج ۷ ص ۲۹۶

(۲) تفسیر کبیر - ج ۵ ص ۱۶۳

(۳) ابن جریر - ج ۲۰ - ص ۹۲ و ۹۳ -

دوسري سڑک پر زيادہ تر هوٹل ' تماشہ گاهيں ' اور آخر ميں ايک باغ هے جهاں لوگ روزانه اور خصوصاً شام کو جوق در جوق سير و تفريح کے ليے آتے هيں - يهاں ارمنيوں کے تخت (طائفے يا چوکي) رنگا رنگ کي پوشاکيں پهنے هوے نهايت دلگداز گانے گايا کرتے هيں - انکے پاس خاص قسم کے پيانو' دف ' کمنتجان' اور آرگن هوتا هے - اسي سڑک پر اسي بـاغ سے قريب ايک بڑا قهوہ خانــه بهي هے - اسميں گرجوں کا ايک تخت هے جسميں عورتيں اور مرد دونوں هيں - انکي پوشاکيں رنگا رنــگ کي هوتي هيں جنکے حاشيے کارچوبي چھڑيوں سے آراسته هوتے هيں - انکے پاس پيانو' دف' مندولين اور بهت سے تار والے ساز هوتے هيں' جنميں سے هر ايک کو يه لوگ جيتارہ کهتے هيں (غالباً يه لفظ در اصل سه تارہ هوگا) -

ديسي حصه ميں باغ ' جامع مسجديں ' اور بازار هيں جو يهاں بازار هي کهــلاتے هيں - ان ميں سب سے بڑے بازار ميـدان بازار ' ارمن بازار ' اور شيطان بازار هيں - جيسا که مشرقي شهروں کا قاعدہ هے اس حصه کي سڑکيں تنــگ اور اژدهوں کي طرح پيچيدہ هيں -

تفليس ميں ايک چهوٹي سي نهر هے جسکو کورا کهتے هيں - ايک اور نهر اس سے بهي چهوٹي هے اسکو فيرا کهتے هيں - پهلي نهر پر کئي پن چکياں بهي هيں -

يهاں ايک مــکان هے جسميں رات کو (بشرط فرمايش) ديسي ناچ هوتا هے - ديسي ناچ کي دو قسميں هيں : اهل مزج کے ناچ کو مزجنيکا کهتے هيں ' اور کرجي ناچ کو کيذا داري -

تفليس ميں ايک مجسمه هے جو مجسمه فارانسواف کے نام سے مشهور هے - فارانسوف قوقاز کا گورنر تها -

اسکے قريب هي ديسي کانوں کي ايک مشهور دکان هے جس کا نام ناد کو راديه هے -

تفليس ميں اذان گاهيں بلند نهيں هوتيں بلکه ترنس کي طـرح هوتي هيں - يهاں بهت سے هوٹــل بهي هيں جنميں سب سے بڑا اور سب سے زيادہ خوشنمـا اورنٹيــل هوٹــل هے جو گورنر کي کوٹهي کے قريب هے اور يورپ کے اول درجه کے هوٹلوں سے کسي بات ميں کم نهيں - اس هوٹل کا کهانا نهايت عمدہ هوتا هے - اسکي صفائي ' ترتيب ' اور انتظام کي عمدگي کي بابت اسقدر کهديناکافي هے که اس کا منيجر ايک فرانسيسي هے - بخلاف دوسرے هوٹلوں کے که انکے منيجر گرجي هيں اور انکي وهي حالت هے جو مصر ميں يونانيوں کے هوٹلوں کي هے -

اورنٹيل هوٹل کے آگے اور گورنر کي کوٹهي کے پيچهے کوہ نديس داود هے - ٦ - بجے شام سے اس پهاڑ کي هوا عجيب تازگي بخش و نشاط انگيز هو جاتي هے - يهاں لوگ جوق در جوق سير و تفريح کے ليے آتے هيں - خصوصاً شب کو تو بکثرت آتے هيں اور ايک قسم ي برقي سيڑهي ميں بيٹهکر چڑهتے هيں - جاتے هوے راسته کوئي س منٹ کا هے' اور آتے ميں تو اس سے بهي کم هے - پهاڑ کے اس تهائي صه ميں جو شهر کي طرف واقع هے' قديس داود کي خانقاہ هے -

يه پهاڑ تفليس کي بهترين نزهتگاہ هے - اسميں تمام برقي روشني ے - کهانے کي دکانيں ' قهوہ خانے ' اور گانے والوں کے تخت هيں کے نغمے طرب انگيز اور دلگداز هوتے هيں - ساز ميں سے انکے پاس گ ' بانسري' نقريه ' (ايک قسم کا ساز جو انگليوں کي ضرب سے نايا جاتا هے) هوا کرتے هيں -

اس پهاڑ کي چوٹي پر سے تفليس کے تمام منظر دکهائي ديتے هيں - ن شهر کا منظر رات کو دن سے زيادہ خوشنما هوتا هے' کيونکه رات کو نظر خيرہ کن روشني کي جگمگاهٹ سے ايسا معلوم هونے لگتا هے گويا تمام شهر ميں ايک عجيب باقاعدہ چراغاں هو رها هے !

تفليس هر چهار طـرف سے پهاڑوں ميں محصور هے - اسليے مصر ميں جس گرمي سے آپ بهاگتے هيں اس سے يهاں زيادہ سابقه پڑتا هے - ليکن جب هوا ميں اعتدال پيدا هوجاتا هے تو پهر يهاں کي هوا روح و جسم ميں نشاط و تازگي پيـدا کرتي هے ' اور مسافر کا جي چاهتا هے که ضرور ٹهرے گو چند دن هي سهي -

گورنر کي کوٹهي سے تهوڑي دور پر ايک ميدان هے جو ميدان ايريقان کهلاتا هے - اسي ميـدان ميں ٹريموے کي لائــنيں منقسم هوتي هيں اور شهر کے مختلف اطراف ميں جاتي هيں - تفليس ميں بعض مسلمان جيسے بابا نوف اور حصانوف کروڑپتي هيں - پيرس کي ڈاک برلن ' سينٹ پيٹرسبرگ ' موسکو ' خارکوف ' رومتوف ' اور باکو هوتي هوئي تفليس ميں آٹهويں دن پهنچتي هے -

تفليس کي آبادي ۴ لاکهه هے جسميں ۳۰ هزار روسي ' ايک لاکهه ۸۰ هزار ارمــني ' ايک لاکهه گورجي ' ۹۰ هزار مسلمان ' اور ۵ هزار يهودي هيں -

تفليس ميں ايک عجائب خانہ هے جسميں وہ جهنڈے ابتک محفوظ هيں جو قوقاز کے سردار اور هيرو يعني شيخ شامل نے روس کے ساتهه جنگ ميں استعمال کيے تهے - ان جهنڈوں پر " نصر من الله و فتح قريب و بشرالمومنين يا محمد " لکها هوا هے - ايک تختي هے جسميں شيخ شامل کي تصوير بني هوئي هے - ان دونوں کے علاوہ بهت سے ايسے جهنڈے بهي هيں جن پر قرآن پاک کي بعض آيات اور وسط ميں شمشير بکف شير کي تصوير (جو ايرانيوں کا نشــان هے) بني هوئي هے - ان جهنــڈوں کے سوا اور قسم کے جهنڈے بهي هيں -

بهت سي تصويريں هيں جنميں زيادہ تر شيخ شامل کي جنگ کے واقعات دکهاے گئے هيں - پرانے اسلحه اور توپيں بهي هيں - توپوں پر عربي اور ترکي ميں بعض عبارتيں کندہ هيں - ايک بهت بڑي تختي هے جسميں روس کے داخلے کو دکهايا گيا هے -

بعض پراني ترکي تحريريں اور ديگر نفيس آثار بهي موجود هيں - تفــليس کے نــواح ميں کـــوہ جور اور مايخليس هيں - يه دونوں مقام آب و هوا کے اعتدال ميں مشهور هيں - حتى که گرميوں ميں بهي قـــريباً گرمي کا نام و نشان نهيں هوتا - يهاں ميدان ايريفان سے موٹر کار پر جاتے هيں -

تفليس ميں ايک موٹر کار کمپني هے جسکي گاڑياں تفليس اور بلاد قوقاز کے ما بين نهايت عمدہ راسته سے سفر کرتي هيں - دس گهنٹه کا راسته هے - ان اطراف ميں ريل پر سفر کا راسته دوسرا هے جهاں نه مناظر هيں ' نه خوبي و جمال ' اور پهر راسته ۲۴ گهنٹه سے کم نهيں -

موٹر ميں سب سے عمدہ نشست اول درجه کي هے جو چلانے والے کے پيچهے هوتي هے - جانے کا کرايه بيس ساڑهے بيس ريال هے (يعني تقريباً پچاس روپيه) اور واپسي کا بهي اتنا هي -

ميں چند اور سياحوں کے ساتهه موٹر پر بيٹها اور قوقاز کے مشهور سلسله کوہ سے گزرا - يه راسته گورجيه کا جنگي راسته کهلاتا هے - کيونکه روسي فوج نے جنگ کے زمانے ميں يهي راسته اختيار کيا تها -

ان پهاڑوں کے رهنے والے اکثر گرجي عيسائي هيں - تاهم ان ميں الانکون اور الاميتن بهي رهتے هيں ' مگر يه ياد رکهنا چاهيے که وہ سب مسلمان نهيں هيں -

ضرورت ہے ظاہر ہے - قدرت نے مسلمانوں کو ساری دنیا پر حکومت کرنے اور ہر قسم کے روحانی و مادی ترقیات کا مجموعہ بنانے کے لیے پیدا کیا تھا - ترقی کا سب سے بڑا اور سب سے موثر ذریعہ کریکٹر اور کامل زندگی ہے ' اور اسی کی بہترین معرک نماز ہے -

جس نماز کو تم ایک رسمی چیز سمجھہ رہے ہو' جس کو عہد قدیم کا ایک بے کار و بے سود رواج مانتے ہو' جس کے ادا کرنے میں تمہیں کیا کیا موانع پیش نہیں آتے ' جسے پڑھتے بھی ہو تو:

"بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر"

کا حال ہوتا ہے - وہی نماز ایسی چیز تھی کہ اگر اُس کی حقیقت پر تمہیں عبور ہوتا تو اُس وقت تمہاری حالت بدلی ہوئی نظر آتی ' اور تم یوں مقہور و مغلوب نہ ہوتے - کیونکہ تم میں سے ہر فرد ایک ایسا اعلی اور مکمل اخلاقی کریکٹر رکھتا جو دنیا میں صرف عزت و عظمت ' ہیبت و جبروت ' حکومت و فرمانروائی ' اور طاقت و طاقت فرمائی ہی کیلیے ہے - اسکی مزید تشریح اور معارف صلاۃ کا انکشاف آگے چلکر ایک مستقل عنوان کے تحت میں آئیگا - یہ محض ایک سرسری اشارہ تھا -

چہ بودے ار بدل ایں درد ہم نہاں بودے
کہ کار من نہ چنیں بودے ار چناں بودے

غور کرو ! جو نماز تم پڑھتے ہو' جس عبادت پر تمہیں ناز ہے ' جو انداز پرستش تم نے قائم کر رکھا ہے ' وہ حقیقت سے کس قدر دور ہے ؟ کیا اُس نے کبھی تمہیں فواحش و منکرات سے روکا ؟ کیا اُس کے ذریعہ تمہارا کیرکٹر پاک و بلند ہوسکا ؟ کیا اُس کی مواظبت نے تم میں کوئی روحانیت پیدا کی ؟ کیا تمہاری تنزل پذیر حالت اُس کے طفیل ایک ذرا بھی بدلی ؟ کیا خدا کا تعلق اور مخلوق کا رشتہ تمہارے ہاتھہ آسکا ؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر کیا یہ وہی نماز ہے جسکی نسبت حضرت فاروق اعظم نے ایک بیخودانہ لہجے میں فرمایا تھا : لا حظ في الحياة و قد عجزت عن اقامة الصلاة (اداے نماز ہی کی استطاعت نہ رہی تو پھر زندگی میں کیا لطف رہا ؟) (البقية تتلي)

عالم اسلامی

از تفلیس تا بلاد چرکس

از : محمود رشاد بے

مسلمانوں کے موجودہ تنزل و مصائب کا سبب انکا باہمی تفرقۂ جسمانی و معنوی ہے - اسلام کو اگر ایک خاندان فرض کیا جاے تو نظر آئیگا کہ اسکے تمام ممبر دنیا کے مختلف گوشوں میں اس طرح متفرق ہوگئے ہیں کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہیں -

ایک نہایت اہم خدمت قلمی یہ ہے کہ تمام موجودہ عالم اسلامی کے تفصیلی حالات اردو میں شائع کیے جائیں اور مسلمانان ہند کے حالات سے دیگر ممالک کو واقف کیا جاے -

یہ سلسلۂ مضامین جو گذشتہ نمبر سے شروع ہوا ہے ' اسی مقصد پر مبنی ہے اور امید ہے کہ قارئین کرام دلچسپی کے ساتھہ مطالعہ فرمائینگے -

سب سے زیادہ قابل غور چیز اس میں یہ ہے کہ وسط ایشیا روس کے زیر نگین آکر کس طرح یکایک فسق فجور کا گھر بن گیا ہے ؟

تفلیس عصر مسیحی کے اوائل میں ایک نا قابل ذکر چھوٹا سا گاؤں تھا - پانچویں صدی عیسوی میں اتفاقاً ایک بادشاہ شکار کھیلتا ہوا ادھر آ نکلا - یہاں اسنے پہاڑ میں گرم پانی کا ایک چشمہ دیکھا - یہ چشمہ کچھہ ایسا پسند آیا کہ اپنا دار السلطنت مشخیت سے یہاں لے آیا - مشخیت اب ایک چھوٹا سا شہر ہے جو تفلیس سے ریل میں ایک گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے - تفلیس میں اگر یہ چشمہ نہ ہوتا تو وہ ہمیشہ گمنامی میں پڑا رہتا اور کوئی اسکا نام بھی نہ سنتا - سچ یہ ہے کہ تفلیس کے اقبال کا سرچشمہ یہی چشمہ تھا !

سنہ ۱۳۹۰ ع میں تیمور نے اسے فتح کرکے آگ اور تلوار کی گرم بازاری کی - مردوں کو قتل کیا ' عورتوں کو قید کیا ' اور شہر کی عمارتوں میں آگ لگا دی - تیمور کے بعد ایرانیوں کا تسلط ہوا - وہ عرصہ تک اس پر قابض رہے - بالاخر سنہ ۱۸۰۱ میں روس کے زیر نگیں آگیا اور اس وقت سے اس میں نئی ترقی شروع ہوئی ' یہاں تک کہ آج وہ ترقی و تمدن کے درجہ پر پہنچگیا ہے -

تفلیس کے دو حصے ہیں : ایک یورپین - دوسرا دیسی - یورپین حصہ کے تمام راستے چوڑے اور سیدھے ہیں - ان راستوں میں سب سے زیادہ اہم حصہ جالخانکی اور میخایبلو یکی ہیں - ان دونوں سڑکوں میں برقی روشنی ہوتی ہے - قفقاز کے گورنر کی رہنے کی سرکاری دفتر' بڑا روسی کلیسا ' بڑی بڑی دکانیں ' عجائب خانہ ' باغ اسکندر' تھیٹر ہال ' اور اوپیرا ہاوس اسی پہلی سڑک میں ہیں - یہ تھیٹر بیحد خوشنما ہے - اسکو روسی زبان میں کازدلی تیاتر یعنی سرکاری تھیٹر کہتے ہیں - اسکے بیرونی حصہ میں سب سے زیادہ خوشنما ایک ایرانی انداز کی رو کار ہے - کازدلی تیاتر سے تھوڑی دور پر ایک اور بڑا تھیٹر بھی ہے -

شہداے طرابلس کا ایک گروہ شہادت سے پہلے

کردیا جن میں بیش قرار تنخواهیں لینے والے جنرل اور تنخواهوں کے ذریعه طیارکی هوئی فوجیں حریف کے مقابلے میں بڑهتی هیں -

دشمن نے ساحل پر قبضه کرلیا تها اور خشکی کا دروازہ گو دشمن کے قبضے میں نه تها مگر دشمن کے ایک ایسے حامی کے زیر تسلط تها ' جو پس پردہ رهکر تماشا دیکهنا چاهتا تها - پس نه تو فوج باهر سے آسکتی تهی اور نه هی سامان جنـگ میسر آسکتا تها - یه ممکن تها که ایسی حالت میں کوئی نئی فوج بهرتی کی جاتی اور انهی کو تعلیم دیکر جنـگ میں بهیجا جاتا ' مگر اسکے لیے روپیه کی ضرورت تهی اور سونے کے سکے ریگستان کے ذروں سے بن نہیں سکتے تهے -

پس اندرون طرابلس میں وہ تمام وسائل و ذرایع نابود تهے جنکے ذریعه خود غرض اور بندۂ احتیاج انسان کو لڑنے اور جان دینے پر آمادہ کیا جاسکتـا هے - نشأت بے کے پاس اسقدر روپیه بهی نه تها جسکے ذریعه وہ اپنی اور اپنے ساتهی ترکوں کی ضروریات کی طرف سے مطمئن هوتا - وہ چاندی سونے کے خزانے کہاں سے لاتا جن سے تنخواهیں دیکراور انعامات کی طمع دلاکر کوئی نئی فوج طیار کی جاتی ؟

* * *

اس مایوسی اور لا علاج حالت کا لازمی نتیجه یه نکلا که عالم مادی سے قطع نظر کر کے عالم قلب و جذبات کی طرف متوجه هونا پڑا اور جبکه دنیا کے سامانوں نے جواب دیدیا تو خدا کے دروازے پر بیکسوں کے سر جهک گئے - سب سے پہلے غازی انور بے نے جهاد مقدس اور حفظ وطن و ملت کی دعوت قبائل میں شروع کی' اور آنکے بعد یکے بعد دیگرے چند اور داعیان حق بهی مشغول تبلیغ هوگئے - انهوں نے وقت کی مصیبت سے عرب بادیه کو خبر دار کیا ' اور سمجهایا که سر زمین اسلام عنقریب پامال کفر و شرک هونے والا هے - پس آنکے مخفی و مستور جذبات حریت و دینی یکایک اس صداے جهاد سے حرکت میں آگئے اور ایک بهت بڑی جماعت اپنے زنگ آلود اور فرسودہ حربے لیکر دشمنوں کی توپوں اور بندوقوں کے سامنے آڑی هوگئی تا که اُس سر زمین کو غیروں کے تسلط سے ملوث نه هونے دے' جسکے ایک ایک چپے کو اسلاف کرام نے اپنی صدها لاشیں دیکر خریدا هے -

یه ایک سچا مجاهد گروہ تها جسکے جذبات خالص اور جسکی نیتیں مقدس تهیں - وہ کوئی ایسی جنگی جماعت نه تهی جسے پادشاهتیں اور حکومتیں تنخواهیں دیکر طیار کرتی هیں اور وہ دشمنوں سے لڑتی هیں تا که حق نمک ادا کریں - بلکه وہ خدا پرستی کا ایک پاک مجمع ' محبت ملی کی ایک خود فروش برادری' وطن پرستی کا ایک حلقۂ فدا کار' ظلم و سفا کی کے مدافعین ' اور اسلام و سر زمین اسلام کے محافظین صادقین کی اولو العزم جماعت تهی' اور اپنے تنخواہ دینے والوں کے لیے نہیں ' اپنے پرورش کرنے والوں کے لیے نہیں ' اپنے پادشاہ کیلیے نہیں ' اپنی شجاعت اور بهادری کی روایات کی خاطر بهی نہیں' بلکه صرف اُس خداے حق و صداقت کی رضاء و محبت کیلیے اپنے تئیں فدا کرنا چاهتی تهی' جسکی نسبت اسکو یقین تها که وہ اپنے دین مبین اور ملۃ قویم کی حفاظت کیلیے جان دینے والوں کو دوست رکهتا اور انسے خوش هوتا هے :

ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله - و الله رؤف بالعباد (۲ : ۱۱)

اور الله کے ایسے بندے بهی هیں جو صرف اسکی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کیلیے اپنی جانوں کو فدا کردیتے هیں اور الله اپنے بندوں پر بہت هی شفیق هے -

فی الحقیقت یہی معنی هیں " جهاد دینی " کے که دشمنان حق و عدالۃ کے مقابلے میں کسی دنیوی غرض و حاجت سے نہیں. بلکه صرف حق و صداقت اور ملک و ملت کی حفاظت کیلیے اٹهه کهڑا هونا ' اور اس راہ میں الله کے تعلق اور اسکی رضا کو اپنا مقصود سمجهکر وہ سب کچهه کرگذرنا جو باهمی جنگ و قتال میں کوئی ملازم فوج یا جنگی جماعت کیا کرتی هے -

* * *

صدیوں سے مسلمانوں پر جو انحطاط قواء و جذبات طاری هے اُس نے ان جذبات مقدسه سے تقریباً اُنهیں محروم کردیا هے - اسلام پرستی و ملت خواهی کے وہ جذبات جنهوں نے بدر و حنین سے لیکر جنگ صلیبی تک مسلمانوں کی قوت و حقانیت کو همیشه برقرار رکها اور فتنۂ تاتار جیسی مهیب بربادیوں کے بعد بهی ممالک اسلامیه کے طول و عرض کو سمٹنے نه دیا' اب صرف تاریخ عالم کی سرگذشتوں کا ایک حصه بنکر رهگئے هیں ' اور صدیوں سے حفظ ملت و دفاع اعداء اسلام کا فرض افراد و اقوام کی جگه صرف حکومتوں اور انکی فوجوں کی روبه تنزل قوت کے اعتماد پر چهوڑ دیا گیا هے - حالانکه اسلام کے نظام اجتماع کی سب سے بڑی خصوصیت یه هے که اُس نے حفظ ملت کے فرض کو هر فرد ملت پر فرض کردیا تها اور اُسی کو دین قویم کا ایک بهت بڑا فرض باسم " جهاد " قرار دیا تها - اگر امۃ مرحومه کوئی جسم واحد هے تو اسکی زندگی یہی اصول دینی تها ' پر افسوس که دست تغیر نے سب سے پہلے اسی کو زخمی کیا اور اسکی تفصیل کا یه موقع نہیں -

غزۂ طرابلس میں مجاهد عورتوں کی شرکت

لیکن اسکا سبب یه نہیں هے که جذبات معدوم هوگئے هیں اور طبیعۃ اسلامیۃ اب اپنے خواص فطریه کو بالکل کهو چکی هے -

مجاهدین طرابلس کا ایک گروہ - مشہور موسی بک کے زیر قیادت

اسکے مناظر اسدرجه خوشنما هیں که انسان ششدر هوجاتا هے - سولیرا* کے خوشنما ترین مناظر بهي اسکے مناظر کے مقابله میں هیچ هیں -

راسته میں هوٹل اور اسٹیشن پڑتے هیں - پهلا اسٹیشن قازیق هے (یه غازي بک کي معرف شکل هے) جا بجا راستے میں مسافت کے نشان نصب نظر آتے هیں -

جب هم فلاد یقاقفاز پهنچے تو دیکها که یه ایک نهایت عمده خوشنما شهر هے جو تیرک نامي نهر کے ساحل پر واقع هے - وه سطح آب سے ۸ سو میٹر بلند هے - جبکه تفلیس میں سخت گرمي پڑتي هے تو یهاں سخت سردي هوتي هے -

فلادیقا فقاز صوبه تیرسکی کا دار الحکومت هے - اس میں ایک بڑا میونسپل باغ هے جسکے ایک طرف نهر تیرسکي بهتي هے - حسن و جمال میں یه باغ قوقاز بلکه خود تفلیس کے تمام باغوں سے زیاده هے - تمام باغ میں برقي روشني هوتي هے - روزانه باجا بجتا هے جسکے سننے کے لیے بکثرت لوگ آتے هیں -

شهر میں نهر کے ساحل پر ایک عظیم الشان جامع مسجد هے جسمیں دو نهایت عمده و پر شوکت مینار هیں - ایک بهت بڑي سڑک هے جسکے بیچ میں تو لوگ چلتے هیں مگر دونوں طرف سایه دار درخت هیں - درختوں کے نیچے بنچیں پڑي هیں - چلنے والے ان پر استراحت کے لیے بیٹهه جاتے هیں -

یهاں کي آبادي ۳۵ هزار هے - اسمیں گرینڈ هوٹل اور امپیریل هوٹل وغیره بڑے بڑے اور عمده هوٹل هیں - یهاں سے شمال روس اور قوقاز کے معدني حماموں کي طرف ٹرینیں جاتي هیں - یه حمام بیاتیجو رسک ' (جو فلا ذیقا فقاز سے چهه گهنٹه کي مسافت پر واقع هے) ایسا نتوک ' کیزلو ودسک (جس سے وه آب نارزان معدني نکلتا هے جو روس میں بکثرت پیا جا تا هے) اور جلیزلوخودسک هیں - یه حمام ایک دوسرے کے قریب هي قریب هیں اور هر طرح سے آراسته هیں - صفائي اور آرام کے لیے یورپ کے حماموں میں جو ساز و سامان هوتے هیں ' انمیں سے ایک کي بهی یهاں کمي نهیں -

صوبه تیرسکي میں چرکسوں کا ایک قبیله رهتا هے جسکا نام قابارطاے هے - اسکي قیامگاه شهر فلاد قافقار سے ریل پر چهه گهنٹے کي مسافت پر واقع هے -

اس صوبه کا نام تیرسکي نهر تیرک کي مناسبت سے رکها گیا هے - نهر تیرک سلسله کوه قوقاز کے ایک پهاڑ قازیق (غازي بک) نامي سے نکلتي هے اور بحر خزر میں گرتي هے -

ا لال:

تفلیس کو ایران سے علحده هوے کچهه بهت زیاده زمانه نهیں گذرا هے مگر کیسے تغیرات هوگئے ؟ آج بهي ایراني تاجروں کا یه بڑا مرکز هے - کراسن تیل کے کنووں کے مالک بکثرت هیں اور اکثر لکهه پتي هیں - جن لوگوں نے رینلڈ کا ناول اله دین پڑها هے ' وه تفلیس کے حسن و جمال کا یوں اندازه کرلیں که یهیں رینلڈ کي جنت تهي !

چند قطرات اشک

شہ ۱۰۱ء ۱۰ ... کي یاد میں

لقد کان في قصصهم عبرة لاولی الالباب !

شهـداء طـرابلـس

شدیم خاک و لیکن ببوے تربت ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمي خیزد !

آج ایک ضرورت سے الهـلال کی پهلي جلد کي ورق گردانی کر رها تها که متعدد صفحات پر " ناموران غزوۂ طرابلس " کا عنوان نظر آیا اور اپني گذري هوئي صحبت ماتم کی خونناپه فشانیاں ایک ایک کرکے سامنے آگئیں :

حلقۂ ماتم زدن شیون هم داشتن !

الهـلال کي پهلي جلد میں یه باب تقریباً هر نمبر میں هوتا تها - اسکے نیچے عموماً ان جانفروشان ملت اور مجاهدین حق کے غزوات مقدسه کی سرگذشتیں ایک مخصوص انداز میں بیان کي جاتي تهیں ' جنهوں نے غزوۂ طرابلس کے دوران میں اپني جان و مال اور محبوبات و مطلوبات کا تحفه اپنے خداے قدوس کے حضور میں پیش کیا - وه خداے نیرنگ کار و کرشمه ساز ' جسکي بارگاه محبت میں خون شهادت کي رواني اور جسم خونچکاں کي تڑپ اور بیقراري سے بڑهکر اور کوئي تحفه مقبول نهیں که " انا عند المنکسرة قلوبهم "

کو زخم عاشقانه که در جلوه گاه حسن
صد چاک دل بتار نگاهے رفو کنند

(غـزوۂ طـرابلـس)

جنگ طرابلس کي ایک بڑي خصوصیت یه تهي که وه ایسي حالت اور ایسے لوگوں کے ساتهه شروع هوئي جو با قاعده فوجوں اور منظم سامان جنگ سے بالکل محروم تهے ' اور معدودے چند ترکوں کے سوا کوئي جماعت وهاں ایسي نه تهي جسپر سلطنت کے عسکر و سپاه هونے کا اطلاق هوسکے - پهر جنگ کي ابتدا ایک ایسے ظلم صریح اور وحشیانه اقدام سے دي گئي ' جسکي نظیر ملکوں اور بادشاهوں کي پراني وحشیانه لڑائیوں کے سوا اور کهیں نهیں ملسکتي ' اور گو یورپ کا هر حمله اور قبضه جو مشرق سے تعلق رکهتا هے ' ظلم و وحشت کي مثالوں سے لبریز هوتا هے ' تاهم اٹلي نے جو خوفناک درندگي اور بهمیت اس موقعه پر اختیار کي تهي ' وه مشرق اور مغرب کے تعلقات کي جدید تاریخ میں بهي همیشه بے نظیر یقین ی کی جائیگي -

ان اسباب نے اس جنگ کي حالت یکایک منقلب کردي اور اسکو بادشاهتوں اور ملکوں کي اُن لڑائیوں سے بالکل مختلف

بیان کیے جائیں' تو انکے بے شمار واقعات پڑھکر تمھیں تعجب ہوگا که کس طرح اسلام کي تاریخ همیشه بدراور اُحد کي جانفروشیوں کو دھراتي رھي ھے ؟

لیکن رفته رفته تخم فساد نے برگ و بار پیدا کیے اور اسلام کا نظام ملي بکلي درھم برھم ھوگیا - اب صرف حکومتوں کے اعتماد پر بلاد اسلامیه کي حفاظت چھوڑ دي گئي - صرف گورنمنٹوں کي نوجیں دشمنوں کے سامنے نکلنے لگیں - جهاد کي جانفروش صدائیں غفلت و بے حسي کي خموشي سے بدل گئیں' اور مسلمانوں کے خود فروشانه عزائم کے ظهور کیلیے کوئي میدان باقي نه رھا - یہاں تک که وہ زمانه آگیا جب ایک ملک کے مسلمانوں کو دوسرے ملک کے مسلمانوں کي تباھي اس سے زیادہ محسوس نه ھوئي جتني دنیا کے عام حوادث و انقلابات قدرتاً ھر انسان کیلیے ھوا کرتے ھیں - ولـو انا کتبنا علیھم ان اقتلو انفسکم او خرجوا من دیارکم' ما فعلوہ الا قلیل منھم' ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ' لکان خیرا لھم و اشد تثبیتا (۴ : ۶۹)

ترجمه: اور اگر ھم ان مدعیان خدا پرستي کو حکم دیتے که حق کیلیے اپني جانونکو قربان کرو یا اپنا گھر بار چھوڑ کر نکل جاو تو ان میں چند آدمیوں کے سوا کوئي بھی ایسا نه کرتا - حالانکه جو کچھه انکو سمجھا دیا گیا ھے اگر وہ اسکي تعمیل کرتے تو انکے حق میں بہتر ھوتا' اور اس جهاد في سبیل الله کي وجه سے وہ اپني قوت پر نہایت مضبوطی سے ثابت و محکم رھتے !

* * *

جنگ طرابلس اس بیان کي صداقت کیلیے ایک بہترین مثال ھے - عرصے کے بعد یه ایک ایسي جنگ ھوئي جسکي بے سروسامانیوں نے دولة عثمانیه کو بالکل مجبور کردیا که صداء جهاد بلند کرے' اور اندرون طرابلس کے عرب قبائل کو اپني جانفروشیوں کے اظہار کا موقع دے - چونکه یه اسلام کي ودیعت و خواص کے ظهور کیلیے ایک محرک و موثر موقعه تها اسلیے یکایک مخفي جوھر اُبھرنے اور خوابیدہ قوتیں بیدار ھونے لگیں' اور جهاد في سبیل الله' و ابتغاء مرضات الله' و پرستاري ملت' و عشق و شیفتگي وطن و حریت کے ایسے ایسے امثال مقدسه دنیا کے سامنے آگئے' جنکے لیے تاریخ اسلامیة صدیوں سے تشنۂ و بیقرار ھے !!

واقعۂ طرابلس کي یہي خصوصیت ھے جس نے اُسے قرون اخیرہ کي تمام جنگوں سے الگ کردیا ھے اور یہي وجه ھے که ابتدائے اشاعت سے " الهلال " نے اس واقعه کو عام لفظ جنگ سے نہیں بلکه " غزوہ " کي اصطلاح مخصوص سے تعبیر کیا' اور همیشه اسے حفظ ملک و دیانة کا ایک مقدس جهاد قرار دیا - غالباً تمام عالم مطبوعات میں الهلال هي ایک رسالۂ ھے جس نے اس حیثیت سے اس واقعه پر نظر ڈالي ھے -

* * *

یه ایسي عجیب بات ھے که قومي دفاع خاک طرابلس کي همیشه خصوصیت رھي ھے ! کارتھیج کا دفاع دنیا کا سب سے بڑا دفاع تسلیم کیا گیا ھے' جسمیں اھل کارتھیج نے بے رحم رومیوں کے مقابلے میں آخر تک ثابت قدمي دکھلائي اور باوجود ھر طرح کی بے سروساماني اور محصور و مقهور ھوجانے کے غارتگران حریت کے آگے سر عبودیت خم نه کیا -

لیکن شاید آپکو معلوم نہیں که جس کارتھیج کے دفاع کي داستان آپ الهلال کي دوسري جلد میں پڑھچکے ھیں' جس کارتھیج کے دفاع ملي کو تاریخ عالم نے آجتک عظمت و جبروت کے اعتراف کے ساتھه یاد رکھا ھے' جسکي خاک نے جنرل ھنے بال جیسے جانفروش و اولوالعزم مدافع پیدا کیے' جسکي مٹي سے ھسڈروبال کي تمثال صداقت و حریت پیری کا جسم عالي بنا' اور جس نے اپنے اور اپنے وطن عزیز کو آگ کے شعلوں کي نذر کردیا پر ظالم حمله آوروں کي اطاعت قبول نه کي' در اصل وہ اسی خاک زار مقدس پر آباد تھا جسے آج "طرابلس الغرب" کہتے ھیں' اور پچھلے غزوۂ طرابلس میں جو کچھه ھوا' یه گویا تاریخ کا ایک نمایاں اعادہ تھا جس نے اپنے گذرے ھوے اوراق پھر ایک بار سامنے کردیے !!

شیخ سدوسي کا جربب میں قلعه

اطـلاع

امسال وقف کمیٹي آل انڈیا شیعه کانفرنس لکھنو نے یه ارادہ کیا ھے که فہرست اوقاف شیعان ھندوستان طبع کراے لهذا ھمدردان اوقاف سے یه خواهش کیجاتي ھےکه اپني اپني ضلع کے اوقاف کي فہرست مع نقل وقف نامه و دیگر ضروري حالات انریري سکریٹري وقف کے پاس ارسال فرمائیں تاکه وہ درج فہرست ھوکر ایک تاریخی کتاب کے حیثیت سے طبع ھو جاے' اور وہ ایندہ ضروریات قومي کو پورا کرے' اور حسب موقع صیغه وقف شیعه کانفرنس منشاے واقف کے موافق وقف کے چلانے کے کوشش کرتی رھے -

ایزاد حسین خان

آنریري سکریٹري سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي

آل انڈیا شیعه کانفرنس لکھنو

دين الهي كي پيدا كي هوئي قوتيں افسردہ هوسكتي هيں مگر نابود نہيں هوسكتيں - اگر اسلام كي قوت تعليمي ايسي هي ضعيف و كمزور اثر هوتي تو وہ اتني عمر نه پاتا ' جتني عمر كے ساتهه باوجود صدها صدمات مهلكه كے آج موجود هے -

اصل يه هے كه انسان اپنے تمام جذبات و قوي كے ظهور كيليے خارجي محركات و موثرات كا محتاج هے ' اور يهي احتياج طبيعي هے جس كو قران كريم نے تقدير اور " اذن الهي " سے تعبير كيا هے - اسكے ' بغير دنيا كا ايک ذرہ بهي متحرک نہيں هوسكتا - اسلام پر چهه سات صديوں سے عالمگير تنزل قلبي و دماغي طاري هے ' اور وہ تمام محركات و موثرات اور اسباب گرد و پيش مفقود هوگئے هيں جو طبيعة اسلاميه كے اصلي خواص كو نماياں كرتے ' اور حيات مسلم و مومن كے الهي و قدسي جوهروں كو چمكاتے تهے - ان قوتوں كے ظهور و حركت كيليے سنين اولي كے سے حالات و اسباب پچهلي صديوں ميں بهي اگر ميسر آجاتے ' اور اسلام كا حقيقي نظام اجتماعي و ديني قائم رهتا تو يقين كيجيے كه آج بهي اسكي سرزمين وہ لعل و جواهر اُگل سكتي تهي جنكي درخشندگي سے چشم عالم خيرہ هے :

فيض روح القدس ار باز مدد فرمايد
ديگران هم بكنند انچه مسيحا مي كرد !

* * *

اسلام نے اپنے پيروؤں كو سب سے بڑي چيز جو دي هے وہ راہ حق و عدالة ميں جان فروشي كا سبق هے - اسلام كا پهلا پيكر قدسي جو خطاب " مسلم " سے متصف هوا ' وہ تها ' جس سے كها گيا كه " اسلم ! " (مسلمان هوجاؤ) تو اس نے جواب ميں سر جهكا ديا كه :

اسلمت لرب العالمين (۲ : ۵۶)	ميں " مسلم " هوا تمام جهانوں كے پروردگار كے نام پر !

پس اُس نے اپنے هاتهه ميں چهري لي ' اور ايک پكے جلاد كي طرح اُسے پتهر كي چٹان پر تيز كرنے لگا ' تا اپني اُس محبت ما سوي الله كي جو اسكے دل ميں فرزند محبوب كي هے ' اور اُس فرزند عزيز كي جسكا عشق حقيقة اسلاميه كي راہ ميں آزمايش بن گيا هے ' الله كے نام پر قرباني كردے :

واذ ابتلى ابراهيم ربه بكلمات فاتمهن (۲ : ۱۲۲)	اور جبكه ابراهيم كو انكے پروردگار نے چند باتوں ميں آزمايا اور انهوں نے انهيں پورا كر دكهايا [۱]

جب ايسا هوا تو حقيقة اسلاميه درجهٔ تكميل تک پهنچ گئي اور حضرت ابراهيم و اسماعيل اس منصب رفيع و جليل تک مرتفع هوے جو اسلام كا اولين نتيجه هے - يعني دنيا ميں خدا كي منادي و معنوي خلافت و نيابت ' اور اسكے بندوں كي پيشوائي و امامت :

قال اني جاعلك للناس اماما - قال و من ذريتي ؟ قال لا ينال عهدي الظالمين !	جب حضرة ابراهيم نے اسلام كي حقيقت كو اپنے اوپر طاري كرليا تو خدا نے فرمايا كه اے ابراهيم ! هم تم كو انسانوں كا امام و مقتدا بنانے والے

هيں - اسپر انهوں نے عرض كيا : " اور ميري اولاد اور پيروؤں ميں

سے ؟ " فرمايا كه " هاں ' مگر همارے اس اقرار ميں وہ داخل نہيں جو نا فرمان هوں ' اور اسلام كي قرباني سے انكار كريں "

پهر يهي سبق تها جو جبل بوقبيس كي مخفي صحبتوں ميں دهرايا گيا ' اور فتح بدر و تسخير مكه كے كشور كشايانه مجمعوں ميں جسكے نتائج نظر آئے -

قل ان كان آباؤكم و ابناؤكم و اخوانكم و ازواجكم و عشيرتكم و اموال اقترفتموها ' و تجارة تخشون كسادها ' و مساكن ترضونها ' احب اليكم من الله و رسوله و جهاد في سبيله ' فتربصوا حتى ياتي الله بامرہ و الله لا يهدي القوم الفاسقين (۹ : ۲۴)	اے مسلمانو ! اگر تمهارے باپ ' تمهارے بيٹے ' تمهارے بهائي ' تمهاري بيوياں ' تمهارا خاندان ' تمهاري دولت جو تم نے كمائي هے ' وہ كاروبار دنيوي جسكے نقصان كا تم كو هر وقت انديشه رهتا هے ' اور وہ مكان و جائداد جو تمهيں مطلوب و محبوب هيں ' اگر يه تمام چيزيں تمهيں الله ' اسكے رسول ' اور اُسكي راہ ميں صرف جان و مال كرنے سے

زيادہ محبوب و عزيز هيں ' تو دين الهي كو چهوڑدو - خدا تمهارا محتاج نہيں هے - يهاں تک كه الله كو جو كچهه كرنا هے وہ كرگذرے - الله كي هدايت انكے ليے نہيں هے جنكے دل ميں حقيقة اسلاميه كي جگه فسق و نفاق بهرا هے ! "

يه سبق مومنين اولين اور مسلمين قانتين كے آگے اسلامي قرباني و الهي تفاني كے ايک اسوهٔ حسنه كے ساتهه پيش كيا گيا اور راستباز روحوں نے اسے قبول كيا - صديق اكبر نے اپنا تمام مال لٹا ديا ' امير مرتضى نے اپني جان گرامي هتيلي پر ركهي - مهاجرين نے اپنے وطن محبوب اور تمام عزيز و اقربا سے رشته كاٹا تا خدا اور اسكي صداقت سے انكا رشته جڑ جاے - انصار نے اپنے مهاجر بهائيوں كو اپني دولت كے نصف حصے كا مالک سمجها ' تا انكا خدا انكو اپني پوري محبت و خوشنودي كا مالک بنادے - مدينه كي گليوں سے ايک عورت نكلي جس نے اپنا شوهر اور اپني اولاد ايک ايک كركے حفظ اسلام كيليے كٹوا دي ' اور اُحد كے دامن ميں ايک مومنهٔ مخلصه نے اپنے سينے كو ڈهال بنا كر تيروں كي بارش كو روكا تا كه خدا كے داعي برحق كے جسم مطهر كو كوئي گزند نه پهنچے !

ان الله اشترى من المومنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة ' يقاتلون في سبيل الله فيقتلون و يقتلون و عداً عليه حقا في التوراة والانجيل والقران - و من اوفى بعهدہ من الله ' فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به و ذلک هو الفوز العظيم (۹ : ۱۱۲)	بيشک الله نے مومنوں كي جانوں كو اور انكے مال و متاع كو خريد ليا هے تا كه انهيں بهشت كي دائمي زندگي بخشے - وہ مومن و مخلص جو الله كي راہ ميں لڑتے هيں اور كبهي مارتے هيں اور كبهي خود مرتے هيں - تمام اسماني كتابوں ميں اسكا سچا وعدہ كيا گيا هے - اسكا

پورا كرنا خدا نے اپنے اوپر لازم كرليا هے اور خدا سے بڑهكر اپنے وعدے كا سچا اور كون هوسكتا هے ؟ پس اے مسلمانو ! اپنے اس خريد و فروخت كي جو تم ميں اور تمهارے خدا ميں هوئي هے خوشياں مناؤ كه اسميں تمهارے ليے بڑي هي كاميابي هے "

اُں بيع را كه روز ازل با تو كردہ ايم
اصلا دراں حديث اقاله نمي رود !

يه تو اسلام كے بازار جاں فروشي كي ابتدائي خريد و فروخت تهي - آگے چلكر يه حالت قائم نه رهي ' ليكن تاهم صديوں تک اسكے شواهد و مناظر ملتے هيں - حتى كه اگر صليبي جنگوں كے زمانے كے حالات

[۱] حضرات مفسرين نے اسپر بحث كي هے كه اس آيت ميں جن آزمايش كي باتونكي طرف اشارہ كيا هے وہ كيا تهيں ؟ اور پهر يه راے قائم كي هے كه اُس سے مقصود بعض احكام طهارت وغيرہ هيں ' مثلا ختنه وغيرہ - ليكن درحقيقت ايسا سمجهنا آزمايش الهي كي صريح تحقير كرنا هے - يهاں كلمات سے مراد في الحقيقت وہ آزمايشيں هيں جو حقيقة اسلاميه كے ظهور كيليے مختلف جسمي و قلبي قربانيوں اور امتحانوں كي صورت ميں حضرة خليل كو پيش آئيں اور جنكا ذكر قران كريم ميں موجود هے -

دیکھیے ؟

ایک نہیں بلکہ تین ڈاکٹر صاحبان فرماتے ھیں

یہ زمانہ حال کی حیرت انگیز ایجاد از کار رفتہ بوڑھوں کیلیے عصائے جوانی کمزوروں و ناتوانوں کیلیے طلسم سلیمانی ' نوجوانوں کیلیے شمشیر اصفہانی غرضکہ ھر طرح محافظ زندگانی ھیں - معمولی کمزوری کو چند روز میں پورا پورا فائدہ پہنچاتی اور تکان میں حلق سے اترتے ھی فوراً اپنا اثر دکھاتی ھیں - دل و دماغ کو قوت بخشتی اور عضائے رئیسے کو تقویت دیکر لطف زندگانی دکھاتی ھیں - چہرہ کو با رونق ھاضمہ درست رھاتھہ پاؤں کو چست چالاک کرتی ھیں - مرجھائے ھوئے دل کو تازہ کرکے مردہ جسم میں جان ڈالتی ھیں - ایام شباب کی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں کیوجہ سے جو لوگ مایوس و زندہ درگور ھو چکے ھیں انکے لیے اکسیر سے زیادہ مفید ھیں - ڈاکٹر سی - سی - ایم - میڈالست ایل - ایم - اس - فرماتے ھیں کہ کایا پلٹ زمانہ حال کی حیرت انگیز و کامیاب دوا ڈاکٹری یونانی کبیراجی کا نچوڑ ھیں - اور ھر قسم کے کمزور مریضوں کیلیے میں وثوق و کامل بھروسہ کے ساتھہ تجویز کرتا ھوں - ڈاکٹر بی - ڈی - معاون مشیر طبی شہنشاھی ٹرف کلب وغیرہ فرماتے ھیں کہ کایا پلٹ میں کوئی چیز ضرر رسان نہیں بلکہ نہایت قیمتی و مقوی اجزاء سے مرکب ھیں میں پوری اطمینان کیساتھہ بیکار و کمزور مریضوں کیلیے تجویز کرتا ھوں -

ڈاکٹر آر - بی - ایل - ایم - اس کلکتہ فرماتے ھیں کہ کایاپلٹ نامردی - جریان و سرعت کے مریضوں کے لیے نہایت مفید گولیاں ھیں اور زمرد نے تو اسکی خوبیوں کو بہت کچھہ بڑھا دیا ھے

ان کے علاوہ ھمارے پاس انگنت و بے مانگے سرٹیفکٹ موجود ھیں ' لیکن آپکا تجربہ سب سے بڑا سرٹیفکٹ ھے آزمائیے و لطف زندگی اٹھالیجے ھمارا دعوی ھے اگر آپ چالیس روز حسب ھدایت کایا پلٹ استعمال کرینگے تو آپ تمام امراض سے شفاء کلی حاصل کرینگے - اگر آرام نہ ھو تو حلفیہ لکھدیجیے آپکی قیمت واپس - پرچہ ترکیب ھمراہ مع چند مفید ھدایات دیا جاتا ھے جو بجائے خود وسیلۂ صحت ھیں - ان خوبیوں پر بھی قیمت صرف ایکروپیہ فی شیشی اور ۶ شیشی کے خریدار کو ۵ روپیہ ۸ آنہ نمونہ کی گولیاں ۴ آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ھو سکتی ھیں جواب طلب امور کیلیے ٹکٹ انا چاھئے -

ایجنٹوں کی ھر جگہہ ضرورت ھے

المشتہر

منیجر " کایا پلٹ ڈاک بکس نمبر ۱۰۷ کلکتہ

مشاھیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ انہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الفثانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ انہ (۱۷) حضرت امام بخاری ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دھلوی ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتی ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علی ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ انہ رعایتی ۲ انہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] برمن معظم ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر الدین ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردی ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ انہ رعایتی ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۶ انہ رعایتی ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتی ۲ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتی ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۶ انہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتی ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ - آنہ رعایتی ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ - آنہ - رعایتی ۲ آنہ (۴۰) غازی عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ - سب مشاھیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۳۰) دبا رمذکان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتی ۶ - انہ (۳۱) آئینہ خود شناسی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رھبر ۵ انہ - رعایتی ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتی ۶ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتی ۳ انہ - کتاب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کی تصوف کی لا جواب کتاب ۶ روپیہ ۷ انہ [۴۶] ھشت بہشت اردو خواجگان چشت اھل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموز الاطبا ھندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی معہ انکے سینہ بہ سینہ اور صدری مجربات کے جو کئی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے ھیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ھوا ھے اور جن خریداران نے جن نسخوں کی تصدیق کی ھے انکے نام بھی لکھدئے ھیں - علم طب کی لاجواب کتاب ھے اسکی اصلی قیمت چھہ روپیہ ھے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ (۵۱) اصلی کیمیا گری یہ کتاب ... کی کان ھے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ھیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

تین لاکھہ روپے

مرر نامی چٹھی رسان کو جس نے ھماری کمپنی سے صرف ایک نیا ما بانڈ خریدا تھا انعام ملگیا پریمم بانڈ یورپین گورنمنٹوں کے جاری کردہ ھیں ' جسطرح کہ تمسکات عثمانیہ اسی کرور پونڈ سرمایہ ھے لاکھوں روپے خریداروں میں تقسیم کیے جاتے ھیں - انعام آجاے خریدار مالا مال ورنہ رقم قائم - قیمت ایک نیا ما بانڈ ایکسر بیس ۱۲۰ روپے یا سوا گیارہ روپے قسط ایک سال تک پہلی قسط بھیجنے پر نام خریدار انعام میں شامل ھوجاتا ھے - دنیا میں کوئی طریقہ اسقدر مفید روپے لگا نیکا نہیں مفصل کتاب و حالات ایک پیسہ کے کارڈ پر ھم مفت روانہ کرتے ھیں - درخواست کرو بنام چیف انڈین ایجنٹ پریمم بانڈ سلطنت ھاے یورپ انار کلی لاھور -

سعادت فلاح دارین - قران کریم - بیش قدر تفاسیر - اکسیر صفت کتب دینی و تاریخی و اسلامی - اور بیسیوں دیگر مفید و دلچسپ مطبوعات وطن کی قیمتوں میں یکم مارچ ۱۴ - بروز اتوار - کیلئے معقول تخفیف ہوگی - مفصل اشتہار مع تفصیل کتب بواپسی منگا کر ملاحظہ کیجیے - تا کہ آپ تاریخ مقررہ پر فرمایش بھیج سکیں -

منیجر وطن لاھور

جــزائر فیلی پـائن (امـریکا)

اور تبـلیغ و دعـوۃ اسـلام

حضرت شیخ الاسلام کا مـراسلہ

مولانا - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتـہ - بعنایـۃ تعالـے بدیار فیلیپین رسیدم - بوقت رسیدن ستون کشتي با لواے حشمت نماے عثماني مزین بود - والي سابق زامبواکا کہ در سال گذشتہ باستانبول آمدہ بود در کنار دریا منتظر من بود' و برابر او ہزارہا اھل اسلام استادہ بودند - کنار دریا سر تا پا با لواے عثماني آراستہ بود - وقتیکہ از کشتي بیرون آمـدم' نشان ذي شان عثماني بر سینۂ نا چیز آریختہ بود' با کمال عزت بخانۂ والي مذکور رسیدیم' و زیادہ تر مسلمانان را قبول کردیم - کرنیل فنلي کہ والي گذشتہ است' مرا بحضار مجلس بطور شیخ الاسلام و وکیل خلیـفۂ اعظم تقدیم کـرد' و بعد از رسیدن مراسم استقبال بختام' نطقي مناسب حال و مقام ایراد کردم و وظائف اھل اسلام کہ مناسب حال و وقت است با افادۂ سادہ ایضاح کردم - حکومت امریکا ایں داعيِ جناب را بطور رئیس مسلمانان و لقب شیخ الاسلام قبول کرد - و بوکالت من از جانب خلیفۂ اعظم در امر اقامۃ ستون دین مبین ابراز حرمت کرد - و امور مذہبیۂ سکان مورو را دیدن بمن حوالہ کرد' تا باکنوں بسیار بلدہ ھاے اسلامي را زیارت کردہ ام - و در نتیجۂ تدقیق فہمیدم کہ مسلمانان ایں دیار بسیار جاھل و وحشي و فقیرند' و براے تاسیس مساجد و مدارس دینیہ از جانب حکومت مدد ندارند - معیشت اینان علي الاکثر بصید ماھی منحصر است - از نابودن مساجد بعض اعداے دین مبین ایں مومنان جاھل را بہ بے دینی گرفتار خواھند کرد' و ایں امر در اخبار امریکہ ھم نوشتہ اند - بنا برین بسیار مبشرین مسیحیت (مشنري) بجزائر مورو آمدہ اند کہ درمیان ایشان یک راھبۂ ملیوندار ھم ھست - اکنون بر مسلمانان چار اقطار عالم واجب است کہ بامـداد ایں اخوان شتاب کنند' و از جناب مولانا نیازم آنست کہ از ارباب جود و سخاء اسلام در ھذہ اعانۂ کافي جمع بفرمایند' و بر جنـاح شتابي بنام ایں عاجـز بفرستند کہ في الحال بتاسیس مـدارس دینیۂ لازمہ آغاز بکنم - و بتخلیص ایں اخوان از دندان آز مسیحیت با صرف نقود و تعلیم علوم کوشش بعمل آید - واللہ ولي التوفیق - اعانہ ھاے آیندہ را بر صحائف اخـبار عالم اعلان خواھم کرد - و در انجام ھر سال خلاصۂ اعمال ناچیز را بعالم اسلام خواھم تعریف کرد - والسلام علیکم -

شیخ الاسـلام در جـزائر مورو :
محمد وجیہ الجیلانی

الہلال :

مندرجۂ بالا تحریر حضرۃ الفاضل المحترم' السید محمد وجیہہ النابلسي شـیخ الاسلام جزائر فیلي پـائن کي ھے جو انھـوں نے ایڈیٹر الھـلال کے نام جزیرۂ مورو واقع فیلي پائن سے روانہ کي ھے - سید موصوف کا تذکرہ الھـلال میں ھوچکا ھے - آگرہ میں جب انسے ملاقات ھوئي تو میں نے عرض کیا تھا کہ جزائر میں پہنچکر محض اپنے سرکاري وظیفہ پر ھي قناعت نہ کرلیں' بلکہ ایک داعي اسلام کي حیثیت سے وھاں کے حالات کا مطالعہ کریں' اور وھاں کے مسلمانوں کي اصلاح دیني و تعلیمي کي اور علی الخصوص دیسي آبادي میں تبلیغ اسلام کي سعي بلیغ کریں -

چنانچہ وہ اس فارسي مراسلہ میں لکھتے ھیں :

"میں جب فیلي پائن پہنچا تو میرے جہاز کے مستولوں پر عثماني علم لہرا رھے تھے - ساحل پر مسٹر فنلي گورنر جزائر مع ایک جم غفیر کے استقبال کیلیے موجود تھے - راستہ عثماني بیرقوں اور جھنڈوں سے مزین تھا - میں نے سب سے زیادہ توجہ اپنے شکستہ حال اخوان مسلمین پر کي - ساحل سے گورنر کی کوٹھي پر گئے - وھاں ایک بڑي مجلس منعقد ھوئي اور گورنر نے بہ حیثیت شیخ الاسلام جـزائر و نائب حضرۃ خلیفـۃ المومنین مجھے پیش کیا - جسکے بعد میں نے مناسب وقت تقریر کی -

حکومۃ امریکا نے مجھے یہاں کے مذھبي امور بکلي سپرد کردیے ھیں اور میں مشغول تحقیق و تفتیش ھوں - یہاں کے مسلمانوں کي حالت بہت افسوس ناک ھے - جہل اور فقر' دونوں میں مبتلا ھیں - انکي معیشت مچھلي کے شکار پر ھے' اور یہی خزانۂ سمندر انکا راس المال ھے - نتیجہ یـہ ھے کہ مسیحي مشنري پہنچ گئے ھیں' جنکے ساتھہ ایک کروڑ پتي کیتھولک نن بھی ھے اور لوگوں کو ترک دین کي دعوت دے رھے ھیں - امریکا کے اخبارات میں بھي یہاں کی مشن کي نسبت مذاکرات شائع ھوے ھیں -

ایسي حالت میں ھمیں تبلیغ اسلام اور اصلاح حال مسلمین جزائر میں نہایت جلدي کرني چاھیے - میں آپسے التجا کرتا ھوں کہ ھندوستـان کے اھل خیر کو اس طرف توجہ دلائیے کہ مجھے مالي مدد دیں' تاکہ میں یہاں باقاعدہ تعلیم و تبلیغ کا کام کرسکوں' اور چند دیني مکاتب جاري کردوں - مجھے جسقدر اعانت عالم اسلامي سے ملے گي' آپ اخبارات میں نام بنام شائع کرتا رھونگا "

مسٹر فنلي سابق گورنر فلي پائن

یقیناً حضرۃ شیخ کي صداء طلب مستحق صد توجہ و اعتنا ھے' اور یہ اللہ کے ھاتھہ میں ھے کہ جس کام کیلیے چاھے لوگوں کے دلوں کو کھول دے - یہ تمام کام در اصل اب اس اسلامی مشن کے ماتحت ھونے چاھئیں جسکے قائم کرنے کا آخري وقت گذر رھا ھے -

شیخ موصوف کا پتہ یہ ھے - ٹکٹ ۲ - آنے کا لگانا چاھیے :

H. A. Asseyed Mahammad Wajih Sheikh-ul-Eslam in the
Moro Province Zomboonga.
Mindanao
(Philippine)

الہلال کي ایجنسي

ھندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرھٹي ھفتہ وار سالوں میں الھـلال پہلا رسالہ ھے' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو ایجنسي کی درخواست بھیجیے -

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی

ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹر ایٹ لا کی

میــڈیکل جیــورس پــروڈنس

یعنے طب متعلقہ مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پرڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پرڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پرڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پرڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پرڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے مواقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پرڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عــدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیائبرک ہیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقــدمات قــتــل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کي جوابــدہي (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گــلا گھونٹنا وغیرہ -

عــورتــوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امــور متفرقہ کے متعلق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني تجربي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ ہي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئي کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پرڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کارو بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ہے -

مــولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتــابیں

(از مــولانا شبلــي نعمــاني)

مولانا غلام علي آزاد ان وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملــک کي خــوش قسمتي ہے کہ مــولوي عبد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں ان حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تــک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہــزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر ان کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ســرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کی مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتہر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر

کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

درد وهي جانتا هے - دوسرا كيونكر جانسكتا هے ؟

يه سخت سردي كے موسم ميں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے كيليے سو سو بندوبست كرتے هيں - ليكن بد قسمتي سے دمه كے مرض كي حالت ناگفته به هے - تكليف دمه سے پريشان هوتے هيں - اور رات دن سانس پهولنے كيوجه سے دم نكلتا هے - اور نيند تك حرام هوجاتي هے - ديكهئے ! آج اسكو كسقدر تكليف هے - ليكن افسوس هے كه اس لا علاج مرض كا بازاري ادويه زياده تر نشيلي اجزاء دهتورہ - بهنگ - بلاڈونا ' پوٹاسراي ' اوڈالك ديكر بنتي هے - اسليے فائده هونا تو در كنار مريض بے موت مارا جاتا هے - ڈاكٹر برمن كي كيميائي اصول سے بني هوئي - دمه كي دوا انمول جوهر هے - يه صرف هماري هي بات نهيں هے - بلكه هزاروں مريض اس مرض سے شفاء پاكر اسكے مداح هيں - آپنے بهت كچهه خرچ كيا هوگا - ايك مرتبه اسكو بهي آزما ليں - اسميں نقصان هي كيا هے ' پوري حالت كي فهرست بلا قيمت بهيجي جاتي هے - قيمت ۲ روپيه ۸ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

تيل كا مصرف اگر صرف بالوں كو چكنا هي كرنا هے تو اسكے ليے بهت سے قسم كے تيل اور چكني اشيا موجود هيں اور جب تهذيب و شايستگي ابتدائي حالت ميں تهي تو تيل - چربي - مسكه - گهي اور چكني اشيا كا استعمال ضرورت كے ليے كافي سمجها جاتا تها مگر تهذيب كي ترقي نے جب سب چيزوں كي كاٹ چهانٹ كي تو تيلوں كو پهولوں يا مصالحوں سے بسا كر معطر خوشبودار بنايا گيا اور ايك عرصه تك لوگ اسي ظاهري تكلف كے دلداده رهے - ليكن سائينس كي ترقي نے آج كل كے زمانه ميں محض نمود اور نمايش كو نكما ثابت كرديا هے اور عالم متمدن نمود كے ساتهه فائدے كا بهي جوياں هے بنابريں هم نے سالها سال كي كوشش اور تجربے سے هر قسم كے ديسي و ولايتي تيلوں جانچكر " موهني كسم تيل " تيار كيا هے اسميں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلكه موجوده سائنٹيفك تحقيقات سے بهي جسكے بغير آج مهذب دنيا كا كوئي كام چل نهيں سكتا - يه تيل خالص نباتاتي تيل پر تيار كيا گيا هے اور اپني نفاست اور خوشبو كے ديرپا هونے ميں لاجواب هے - اسكے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هيں - جڑيں مضبوط هوجاتي هيں اور قبل از وقت بال سفيد نهيں هوتے درد سر' نزله ' چكر' اور دماغي كمزوري كے ليے از بس مفيد هے اسكي خوشبو نهايت خوشگوار و دل آويز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تك ركهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں كے هاں سے مل سكتا هے قيمت في شيشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاك -

هندوستان ميں نه معلوم كتنے آدمي بخار ميں مرجايا كرتے هيں' اسكا بڑا سبب يه بهي هے كه ان مقامات ميں نه تو دوا خانے هيں اور نه ڈاكٹر' اور نه كوئي حكيمي اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلا طبي مشوره كے ميسر آسكتي هے - همنے خلق الله كي ضروريات كا خيال كركے اس عرق كو سالها سال كي كوشش اور صرف كثير كے بعد ايجاد كيا هے' اور فروخت كرنے كے قبل بذريعه اشتهارات عام طور پر هزارها شيشياں مفت تقسيم كردي هيں تاكه اسكے فوائد كا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے كه

خدا كے فضل سے هزاروں كي جانيں اسكي بدولت بچي هيں اور هم دعوے كے ساتهه كهه سكتے هيں كه همارے عرق كے استعمال سے هر قسم كا بخار يعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري كا بخار - پهركر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسميں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' يا وه بخار' جسميں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں درد سر بهي هو - كالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار كے ساتهه گلٹياں بهي هوگئي هوں - اور اعضا كي كمزوري كي وجه سے بخار آتا هو - ان سب كو بحكم خدا دور كرتا هے' اگر شفا پانے كے بعد بهي استعمال كيجاے تو بهوك بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے كي وجه سے ايك قسم كا جوش اور بدن ميں چستي و چالاكي آجاتي هے' نيز اسكي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں' بدن ميں سستي اور طبيعت ميں كاهلي رهتي هو - كام كرنے كو جي نه چاهتا هو - كهانا دير سے هضم هوتا هو - تو يه تمام شكايتيں بهي اسكے استعمال كرنے سے رفع هوجاتي هيں - اور چند روز كے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايك روپيه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه تركيب استعمال بوتل كے همراه ملتا هے
تمام دوكانداروں كے هاں سے مل سكتي هے

ر ﺭﺍﺭﺭﺍﺭﺍﺭﺍ ﺍﻟﻘﺮ ۱۰ ا

ايم - ايس - عبد الغني كيمسٹ ۰ ۲۲ و ۷۳
كولو ٹوله اسٹريٹ - كلكته

اشتهارات كيليے ايك عجيب فرصت
ايك دن ميں پچاس هزار ! ! !

" ايك دن ميں پچاس هزار " يعني اگر آپ چاهتے هيں كه آپكا اشتهار صرف ايك دن كے اندر پچاس هزار آدميوں كي نظرے گذر جاے ' جس ميں هر طبقه اور هر درجه كے لوگ هوں ' تو اس كي صرف ايك هي صورت هے - يعني يه كه آپ " الهلال كلكته " ميں اپنا اشتهار چهپوا ديجيے -

يه سچ هے كه الهلال كے خريدار پچاس هزار كيا معني پچيس هزار بهي نهيں هيں - ليكن ساتهه هي اس امر كي واقعيت سے بهي آجكل كسي با خبر شخص كو انكار نهوگا كه وه پچاس هزار سے زائد انسانوں كي نظرے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر كيليے كوئي مقابله قائم كيا جاے كه آجكل چهپي هوئي چيزوں ميں سب سے زياده مقبوليت اور سب سے زياده پڑهنے والوں كي جماعت كون ركهتي هے ؟ تو بلا ادنى مبالغه كے الهلال نه صرف هندوستان بلكه تمام مشرق ميں پيش كيا جا سكتا هے' اور يه قطعي هے كه اسكو اس مقابلے ميں دوسرا يا تيسرا نمبر ضرور ملے گا -

منيجر الهلال ۱-۷ مكلاؤڈ اسٹريٹ - كلكته -

هر فرمـایش میں الهـلال کا حوالهٔ دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یه مشہور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ابھي چھپ کے نکلي هے اور تھوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اوراب دس ۱۰ روپیه - کپڑونکي جلد هے جسمین سنهري حروف کي کتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدین دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۳ آنـه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Depot, 60 Srigopal Mullik Lane
Bowbazar Calcutta.

انڈین آرٹ اٹ دلهي —— سنه ۱۹۰۳ میں جو دهلي میں دربار هوا تها آسکي تفصیلي حالات اس کتاب میں موجود هے - مولف سر جارج وٹ و پرسي براؤن - نہایت چکنا اور چمکیلا کاغذ پراور سنهري جلد صفحه ۶۰۰ اور ۱۰۹ تصاویر اصلي قیمت چهه روپیه رعایتي قیمت چار روپیه -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Depot, 60 Srigopal Mullik Lane
Bowbazar Calcutta.

ٹوڈ کس راجا ستهان —— دو جلدونمیں هرایک جلد میں ایک هزار صفحه نہایت دبیز اور چکنے کاغذ میں چهپي - اصلي قیمت چهه روپیه رعایتي قیمت چار روپیه علاوه محصول ڈاک وغیره -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Depot, 60 Srigopal Mullik Lane
Bowbazar Calcutta.

تیلک ٹرائیل —— اس کتاب میں بال گنگا دهار تلک کي تصویر مع انکے مختصر سوانح عمري کے موجود هے ' اور آنکے ٹرائیل کا تفصیلي واقعات موجود هے - رائل رو سایز صفحه ۴۵۰ - چند جلدین رهگئیں هیں - هر لائبریري میں ایک نسخه موجود هونا چاهئے - رعایتي قیمت ایک روپیه علاوه محصول -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین بهو بازار کلکته -

Imperial Depot, 60 Srigopal Mullik Lane
Bowbazar Calcutta.

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني حق کل سایئنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني - ممسک سبڈیکا —— جسکے خواص بہت سے هیں جس میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي - جواني دائمي - اور جسم کي راحت - ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش ضرورت هے -

واما نرنجن تیله اور پرنمیرانجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا واجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نہیں ' اور درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

۱۰۰ ونڈر فل کانیهور" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه -

ممسک پاس اور الکٹرک ویگر پرست پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۶ آنه -

یوناني ڈوٹ پاؤڈر کا سامپل یعنی سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

تار کا پته " بیگم بہار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

پوٹن ٹانک —— معجز نما ایجاد اور حیرت انگیز شفا - دماغ کي شکایت کو دفع کرنے کیلیے - مرجهاے هوئے دل و تازه کرنیکے لیے - هسٹریه اور کلرو ٹیک کے تکلیفونکا دفعیه لرو میں قوت پہونچانا - بڑهاپے کو جواني سے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونوں کے لیے مفید - قیمت دو روپیه في بکس : جسمیں چالیس گولیاں هوتي هیں -

ڈاٹن اینڈ کمپني - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکته

Dathian& Co, P. Box, No 141 Calcutta.

زینوٹن ضعف باه کا اصلي علاج - قیمت" ایک روپیه آٹهه آنه ڈاٹن اینڈ کمپني - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکته

Dathian & Co, P. Box, No 141. Calcutta.

هایڈرولین —— هایڈ روسیل کا نہایت مجرب دوا - دس دنکے لیے چار روپیه اور ایک مهینه کے لئے دس

ڈاٹین اینڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکته -

Dattin & Co, Manufacturing Chemest,
Post Box 141 Calcutta.

ڈاکٹر ڈبلو - سي - روي کي مجرب دوا سے فوراً دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کیفیت سے اطلاع دیجاویگي - پانچ روپیه في شیشي -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street,
Calcutt.

سال ویٹي یه دوا ایک عجیب اثر پیدا کرتا هے - نوجوان بوڑها - مجرد و یا شادي شده سب کے لیے یکساں اثر -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

نصف قیمت پسند نہونے سے واپس

همارے نئے چال کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کےلیے کي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑي کے همراه سنهرا چین اور ایک پورٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جاوینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور قیمت روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Compritiou Watch Company
No, 20 Madun Mitthra Lane.
Calcntta.

پسند نہونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سرِدست فائده عام واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاریگي یه سا کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بہت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمر شیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پوررود کلکته -

Commercial Harmoniam Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف تمام رولیں ازجاتے هیں -

آر - پي - گهوس

نمبر ۳۰۶ اپر چیت پور روڈ - کلکته

R. P. Ghose,
306, Upper Chetpore Road.
Calcutta.

پچاس برس کے تجربه

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي داس آر ال ساهانے -

گولیاں —— ایک بکس ۲۸ گولیونکي قیمت ایک روپیه -

Swasthasaya Pactory,
30/2 Harrison Road
Calcutta.

مستورات کے بیماریونکے لیے نہایت دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے کیجالیگي -

سواتهیا سہاے فارمیسي - ۳۰/۲ هاریسن روڈ کلکته

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road,
Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين
القرآن الحکیم

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و مہتمم خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
[illegible]

نمبر ۱۱ | [illegible] : چہارشنبہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta: Wednesday, March 18 1914.

سد [illegible] کا افتتاح بغداد میں
قاضی بغداد ، گورنر ، و حکام و اشراف شہر -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا ' آپنے روانہ کیا اور آسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چلد چیزیں خریدیں مجھے آن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

لی - کرونڈ راؤ پلیڈر - (بللاری) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مشہور اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تیے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly „ „ 4.12

الهلال

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۱ | کلکته : چہارشنبه ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤
Calcutta : Wednesday, March 18 1914.

ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتہائی تخریب

مسئلۂ بقاء ندوۃ العلماء

طلباے دار العلوم کی اسٹرائک

بیس سال ہوے جب ندوۃ العلما نے اپني پہلي صدا بلند کي - اُس نے اپنے مقاصد کا اعلان کیا ' جنمیں سب سے اہم ترین مقاصد یه تھے : رفع نزاع باهمي ' حفظ کلمۂ اسلام و خدمت ملت کے لیے تمام علما کا اجتماع و اتحاد ' اشاعت اسلام ' اصلاح نصاب قدیم ' تدوین علم کلام جدید -

لیکن اُس نے دیکھا که مصائب شدید ' موانع لا علاج ' اور وسائل عمل و نجاح مفقود هیں - سب سے پہلے ضرورت جس چیز کي ہے وہ یه ہے که هم میں ایسے علماء حق پیدا هوں جو وسعت نظر و تبحر علمي کے ساتھه موجودہ عہد فلاکت کي تمام مصیبتوں کا علاج بھي اپنے اندر رکھتے هوں - سب سے بڑھکر اهم مقصد اشاعت اسلام ہے - اسکے لیے ملک کے اندر صاحبان ایثار و فدا کاران مذهب علما چاهئیں ' اور ممالک متمدنۂ خارجه کیلیے ایسے روشن ضمیر و کارداں جو علوم حقۂ اسلامیه کے ساتھه یورپ کي زبانوں سے بھي ماهر هوں ' نیز علوم و فنون حدیثه سے بھي واقفیت رکھتے هوں -

لیکن بدبختي یه ہے که ایسے لوگ هم میں ناپید هیں - یہي حال تمام دیگر مقاصد و اعمال کا ہے -

پس سب سے پہلے ایک ایسا مدرسه قائم کرنا چاهیے جسکي تعلیم سے مقصود و مطلوب اشخاص پیدا هوسکیں - چنانچه مدرسه قائم هوا -

* * *

بہت سے لوگوں کو ندوہ کے مقاصد سے تشفي نه هوئي - خود موجودہ علماء میں سے ایک گروہ کو غلط فہمیاں هوئیں - باهمي نزاع کا ایک نیا طوفان اٹھا - پھر گورنمنٹ کي سوء ظني نے رهي سہي امیدیں بھي خاک میں ملادیں - نئے تعلیم یافته اشخاص سمجھے که یه انگریزي تعلیم کا رقیب ہے - قدیم گروہ نے کہا که نئے خیالات کي ایک دوسري صورت ہے - اُسے اپنوں میں بھي سمجھنے والے اور سچا درد رکھنے والے نه ملے - غرضکه زمانے نے اپني ایک قیمتي متاع کو پا کر کھو دینا چاها ' اور غفلت و حوادث نے اسکا سامان مہیا کیا : و کانوا فیه من الزاهدین !

اُسکے بعد پھر ایک نیا دور شروع هوا ' اور موانع راہ بظاهر ایک ایک کرکے هٹنا شروع هوے - قوم نے بھي توجه کي ' مالي حالت بھي درست هو چلي - تعمیرات کا سلسله شروع هوا ' کچھه اشخاص دار العلوم سے پیدا هوے جنکي قابلیت کا ملک نے اعتراف کیا ' اور وہ وقت قریب آیا که ملک اسکي جانب پوري توجه کرتا ' اسکے اندروني مفاسد کي اصلاح کي جاتي ' اور اسکے باطن کو بھی مثل اُسکے ظاهر کے صاف و بہتر بنایا جاتا - لیکن جبکه امیدیں قوي اور توقعات شاد کام هوئیں ' تو یکایک حوادث و غفلت اور فتنۂ و فساد نے واقعات کا دوسرا ورق الٹا ' اور مثل بیت المقدس کے هیکل کے جسکے دو مرتبه تباہ هونے کي تورات میں خبر دي گئي تھي ' ندوہ پر بھي دوسري تباهي کا دور شروع هوگیا : بعثنا علیکم عباداً لنا اولي باس شدید ' فجاسوا خلال الدیار و کان وعداً مفعولا (٥ : ۱۷)

* * *

بیت المقدس کے لیے دو بربادیوں کی خبر دي گئي تھي جو بني اسرائیل کي شامت اعمال سے آنے والي تھیں - پہلی بخت نصر کی چڑھائي اور دوسري ٹیٹس شاہ روما کي : و قضینا الي بني اسرائیل لتفسدن في الارض مرتین ' و لتعلن علوا کبیرا - (۴ : ۱۷)

پہلي بربادي کے بعد عزیر نبي کي آہ و زاري نے سلیمان کے هیکل اور اسرائیل کے گھرانے کو بچالیا پر دوسرے کے بعد همیشه کیلیے شام کے مقدس مرغزار اجڑ گئے -

کیا ندوۃ العلما پر بھي یه دوسري تباهي آخري ہے ' اور کیا یہود هذہ الامة کي بد اعمالیوں سے یه دوبارہ اُجڑکر پھر آباد نہوگا ؟

و قال رسول الله صلی الله علیه و سلم : لتبتغن سنة من کان قبلکم (ای الیهود) باعاً بباع ' و ذراعاً بذارع ' و شبراً بشبر ' حتی لو دخلوا في حجر ضب ' لدخلتم فیه ! !

* * *

خود ندوۃ العلما کے اعتراف سے لوگوں نے انکار کیا ' مگر اسکے مقاصد صحیحه کے اعتراف سے گریز کرنا زمانے کي طاقت سے باهر تھا - اُنکي حقیقت خود زمانے اور وقت هي کے حکم کا نتیجه تھی اور انسان سمندر کي موجوں سے لڑ سکتا ہے ' پہاڑوں کي صفوں کو چیر سکتا ہے ' طوفان اور بجلي پر فتح یابي حاصل کرسکتا ہے ' پر زمانے سے لڑنے کي آ ج تلوار نہیں دي گئي ہے - و قال علي علیه السلام : لا تسبو الدهر ' فان الدهر هو الله -

S.C. M[illegible]

12, NARIKELBAGAN LANE

CALCUTTA

[9]

[30] خیالات آزاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولا بصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمالیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اٹھالیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ - آنہ علاوہ محصول -

سید اختر حسن نمبر ۶۲ تالتلا لین - کلکتہ

[8] ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار صفائی ستھرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ - دہلی

[27] زندہ دل نوجوانان ملک کا ماہوار رسالہ " ظریف "

اغراض و مقاصد

(۱) زندہ دلی و ظرافت کی روح پھونکنا -
(۲) سنجیدہ مہذب مذاق فراہم کرنا -
(۳) مشرقی دماغ کو مغربی مذاق سے آشنا کرانا -
(۴) ادبی - مذاق کو نشو و نما دینا -
(۵) اخلاقی و روحانی سبق سکھانا -

چندہ سالانہ رؤسا سے ۵ روپیہ امراء سے ۳ روپیہ عام شائقین ایک روپیہ ۱۲ آنہ ملنے کا پتہ - دفتر رسالہ ظریف - کھیلکس ہال - لاہور -

[5]

1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کیس ٹھیک ٹائم دینے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 — چاندی ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جوڑ پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 — چاندی کی لیڈی واچ یا ہاتھہ کو زیب دینے والی اور خوبصورتی میں یکتا معہ تسمہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 — چاندی ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتی کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 — پٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹی اور خوبصورت گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
7 — کرو والزر سلنڈر واچ چاندی ڈبل کیس اسکی مضبوطی کی شہرت عام ہے گارنٹی ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

اور اسکي خرابي نا قابل دفع ہے تو اسے مٹ هي جانا چاهيے ' ليکن مٹنا چاهيے - اس طرح سسک سسک کر دم نہيں توڑنا چاهيے که اسکے ماتم گذار تماشا ديکهيں ' اور کسي سے اتنا بهي نہو که دست علاج کي جگهه خنجر هلاکت هي کو کام ميں لاے !

گيـرم کـه وقت ذبح تپيـدن گناه من
ديدن هلاک و رحم نه کردن گناه کيست ؟

ليکن ابهي مرض لا علاج نہيں هوا اور درستگي ممکن ہے - وه بيس سال کي کوششوں کا نتيجه ہے اور ايک ايسا کام ہے جسميں اصلاح کے سوا اور سب کچهه موجود ہے - اگر هم اسکي اصلاح کرسکيں تو زمانۂ حال کي ايک بہترين درسگاه بن سکتي ہے - وه ان تمام ضرورتوں کو پورا کرسکتي ہے جنکو اب هر شخص محسوس کر رها ہے ' کيونکه اصلاح ملت اور حفظ و تبليغ اسلام کے تمام کاموں کيليے وه ايک بنا بنايا هوا مرکز ہے -

الاصۂ مطالب

پس موجوده وقت کے کاموں ميں سب سے زياده اهم کام مسلمانوں کيليے يه ہے که وه ندوة العلما کي اصلاح کي طرف متوجه هوں اور اسکے تمام مفاسد و نقائص کو سمجهکر ايک فيصله کن اور آخري انتظام کرديں تاکه وه ايک باقاعده اور منظم درسگاه کي صورت اختيار کرلے -

طلبا کي موجوده اسٹرائک بهي در اصل انهي نقائص کا نتيجه ہے - پس هم کو نظر محض ايک دو نتيجوں هي پر نہيں رکهني چاهيے بلکه اصلي علتوں اور سببوں کو دور کرنا چاهيے -

اس امر سے کوئي انکار نہيں کرسکتا که مولانا شبلي نعماني نے ندوة العلما کو دوباره زنده کيا اور اسکے ليے بہت سي خدمتيں انجام ديں ' ليکن افسوس که انهوں نے کبهي اسکے اندروني مفاسد کو دور کرنے کيليے قوت صرف نه کي ' اور اسکي بے ضابطگيوں سے قوم کو خبردار نه کيا ورنه يه وقت بد کبهي بهي نه آتا - يه انکي ايک ايسي کمزوري تهي جسپر انهيں خود بهي اپنے تئيں ملامت کرنا چاهيے - اب صرف مولانا شبلي سے توقعات رکهنا بهي بے سود ہے جيسا که بہت سے لوگ کهه رهے هيں - کوئي کام جو صرف اشخاص کي اميد پر هو ' زنده نہيں رهسکتا ' اور اگر ندوة العلما صرف مولانا شبلي هي کے دم سے ہے تو ندوه کي قسمت پر رونا چاهيے جو ايک ايسے ستون پر کهڑا ہے جو هميشه قائم نہيں رهيگا -

ندوه کو قوم کے هاتهه ميں آنا چاهيے - اب تک وه ايک ايسي قومي جائداد ہے جسکي سند تو قوم کي جيب ميں ہے پر قبضه سکا نہيں ہے -

اس بارے ميں اصلي اور صحيح ترتيب عمل يه ہے :

(۱) سب سے پہلے اسکي موجوده حالت کا سوال ہے - پوري بے قاعدگي کے ساتهه اسکے ليے نئے عہده دار منتخب کيے گئے هيں جسکي تفصيلي سرگذشت " مدارس اسلاميه " کے سلسلے ميں آينده نمبر پيش کريگا - اسکا نتيجه يه ہے که ندوه نے اپنے اصلي مقاصد بالکل کهو ديے هيں ' اور جمہور کي آواز اسميں کوئي چيز نہيں - اسي طرح دار العلوم کا انتظام بالکل ابتر هوگيا ہے - شکايتوں کا ايک سلسله ہے - طلبا سے حيات تعليمي بالکل مفقود هوگئي ہے - انهوں نے تعليم چهوڑ کر اسٹرائک کر دي ہے -

(۲) اسکے بعد اصل ندوه کے نظام و اساس کا سوال ہے - جب تک ايک مرتبه اسے از اول تا آخر نظر ڈالکر درست نه کيا جائيگا کچهه بهي نهوگا - اسکے قواعد و ضوابط بالکل بدل ديے گئے هيں - جماعت اسميں کوئي دخل نہيں - ارکان انتظامي کا دائره چند خاص خيال کے لوگوں ' اپنے دوستوں اور رفيقوں ' يا ايک هي خاندان کے لوگوں سے بهر ديا گيا ہے - تنگ خيالي اور فريقانه تعصبات سے پورا پورا کام ليا گيا ہے - ترتيب عمل و تقسيم کار کا وجود نہيں - خود دارالعلوم کيليے کوئي مکمل نظام و دستورالعمل نہيں ہے - ان تمام اساسي امور کي اصلاح هوني چاهيے -

(۳) سب سے آخر ندوه کے مقاصد اور اصول عمل کا مسئله ہے - وه اصلاح ديني کي ايک تحريک ہے جو درس علوم صحيحۂ اسلاميه اور طريق ارشاد و هدايت ديني کي راه سے کام کرنا چاهتي ہے - پس اسکا محور عمل کيا هونا چاهيے ؟ اس بارے ميں ميرے بعض خاص خيالات هيں ' اور ميں ندوة العلما کے کاموں سے متعدد امور ميں اصولي اختلاف کرنے کے وجوه رکهتا هوں - پس اس مسئله پر بهي ايک نظر ثاني هوني چاهيے -

* * *

ان امور کے حصول کا طريقه يهي ہے که سب سے پہلے ايک معتمد کميشن يا مجلس قائم هو جو موجوده نقائص کي تحقيقات کرے - اسکے بعد ايک عظيم الشان نيابتي جلسه منعقد هو ' اور وه ندوه کو اسکي زندگي کا آخري فيصله سنادے -

تمام ارباب درد و کارکو اسکے ليے اپني صدائيں بلند کرني چاهئيں اور حس کار و جوش عمل کا ثبوت دينا چاهيے - و ما تشاؤن الا ان يشاء الله - ان الله کان عليما حکيما -

اسٹرائک

الحمد لله که ندوه کے معاملات کي طرف سے جو عام غفلت چهائي هوئي تهي ' وه دور هونا شروع هوگئي ہے - وقت اور حقيقت کي کوئي صدا بيکار نہيں جاسکتي - پچهلا الهلال بده کے دن ڈاک ميں پڑا ہے اور جمعه يا سنيچر کے دن باهر پڑها گيا ہے - آج پير کا دن ہے - اس حساب سے جو خطوط اور مراسلات کل سے آج تک دفتر ميں پہنچي هيں ' وه عين اسي دن لکهکر ڈاک ميں ڈالي گئي هونگي جس دن الهلال پہنچا ہے - تاهم اسطرح کي مراسلات کي تعداد تيس چاليس سے کم نہيں اور يه بہت بڑا ثبوت تنبه و ايقاظ غفلت کا ہے - و لله عاقبة الامور -

* * *

اسٹرائک بدستور قائم ہے - ايک مراسله نگار کے خط سے معلوم هوا ہے که طلبا اپني شکايتوں کے متعلق ايک تحرير شائع کرنے والے هيں - جو حالات هم تک پہنچے هيں اگر وه صحيح هيں تو افسوس کرنا پڑتا ہے که اسٹرائک کے بعد سے جو سلوک نئے حکام ندوه کررهے هيں وه سخت باز پرس کا مستحق ہے - انکو چاهيے تها که وه نرمي سے پيش آتے که اصلاح حال کا سب سے بڑا حربه يهي ہے ' اور پهر باقاعدگي کے ساتهه انکي شکايتوں کو سنتے - مگر معلوم هوا ہے که انهوں نے پہلے جبر و تشدد کے اظهار سے کام لينا چاها ' اسميں ناکام رهے تو کهانا بند کر ديا - اس سے بهي کچهه نهوا تو بورڈنگ سے نکل جانے کي اور پوليس سے مدد لينے کي دهمکي دي ' اور صاف انکار کرديا که هم طلبا سے کچهه سننا نہيں چاهتے - اگر واقعي ايسا هي کيا جارها ہے تو ندوه کي بربادي کي يه آخري ذمه داري ہے جو يه لوگ اپنے سر لے رهے هيں ' اور وه ياد رکهيں که يه ذمه داري انکي تمام پچهلي ذمه داريوں سے بهي بڑهکر انکے ليے خطرناک ہے -

انکو چاهيے تها که وه شکايتوں کو سنتے اور اگر انکے وجود سے انکار ہے تو قبل اسکے که باهر سے کميشن قائم هو ' خود هي ايک کميشن غير متعلق لوگوں کا قائم کرديتے - يه کميشن ايسے لوگوں سے مرکب هوتا جو طلبا اور حکام ندوه ' دونوں کے الگ الگ معتمد هوتے - پهر طلبا کو انکے سامنے پيش کرتے - اظهارات ليتے اور معامله صاف هوجاتا - دنيا بهر ميں کام کرنے کا يهي طريقه ہے -

پهر دیکهو که خود ندوہ تو بے حس و حرکت پڑا رها ' لیکن اسکي صدائیں کس طرح تمام عالم اسـلامی میں جنبش پیدا کرتي رهیں ؟ مسلمانان روس نے تهیک تهیک اُسي کے سے مقاصد کو اپنے کاموں کا پررگرام بنا یا ' بخارا میں خود رئیس وقت نے اصلاح نصاب قدیم کیلیے کمیٹي بنائي ' مصر میں "مدرسۂ دعوۃ و ارشاد " اسي کي تقلید میں بنا یا گیا -

خود هندوستان کے اندر بهي دیکهو که کیا هوا اور کیا هو رها هے ؟ اور پهر سونچو که ندوہ کس طرح اپنا کام چپکے چپکے انجام دیتا رها ؟

درس قدیم کے سب سے بڑے مرکز مدرسۂ عربیہ دیو بند میں " جمعیۃ الانصار " قائم کي گئی ' اور اس طرح اعتراف کیا گیا که مدرسہ میں طلبا کو تعلیم دینے کے علاوہ کچهہ آور کام بهي ضروري هیں جنکے لیے سالانہ اجتماع هونے چاهیئں ' اور نیز یہ که نئي ضرورتوں کے وجود سے انکار نہیں - اس سے بهي بڑهکر یہ که انگریزي خواں طلبا لیے گئے تاکه انکو علوم عربیہ کي تعلیم دیکر وقت کي ضرورتوں کا علاج کیا جاے !

اندک اندک عشق در کار اورد بیگانہ را !

جنوبي هند میں مدرسۂ باقیات الصالحات کے اجلاس هوے اور اول سے لیکر آخر تک وهي سب کچهہ کہا گیا جو ندوہ کہتا رها هے - خود گورنمنٹ نے شملہ میں مشرقي علوم کے احیاء کیلیے کانفرنس منعقد کي اور کلکتہ یا دهلي میں نئي درسگاہ کی تجویز هے :

لالہ ساغر گیر و نرگس مست و بر ما نام فسق !
داوري خواهم مگر یارب کرا داور کنم ؟

ندوہ کي حقیقت کا سب سے آخري اعـلان دهلي کي ایک نئي انجمن هے جو " نظارۃ المعارف القرانیہ " کے نام سے مولانا عبید الله صاحب سابق ناظم جمیعۃ الانصار دیو بند نے قائم کي هے - اسکا مقصد یہ هے که انگریزي خواں فارغ التحصیل طلبا کو لیکر قران و حدیث اور بعض کتب اسرار الدین کا درس دیا جاے اور اس طرح اشاعت و صیانت اسلام کیلیے نئے علما پیـدا کیے جائیں :

خواهم که دگر [illegible] سازیم حرم را

ندوہ وهي کہتا تها جو آج کیا جا رها هے ' لیکن فرق یہ هے که اگر اسکي فریادوں پر اُس وقت کان دهرا هوتا تو آج اس منزل کا بڑا حصہ طے هوگیا هوتا ' اور هم میں هر طرح کے کاموں کیلیے وہ قحط الرجال نہ هوتا جو نظر آ رها هے - لیکن اب حالت یہ هے که بیس پچیس برس کي غفلت کے بعد لوگ وهاں پہنچے هیں ' جہاں سے ندوہ نے ایک قرن پہلے اپنا سفر شروع کرنا چاها تها :

انچہ دانا کنـد کنـد ناداں
لیک بعد از خرابي بسیار

* * *

آج هر طرف اشاعت اسلام کے کاموں کو لوگ محسوس کر رهے هیں اور لارڈ هیڈلے کے اسلام لانے کے واقعہ سے لوگوں میں از سر نو اسکا خیال پیدا هوگیا هے که ممالک یورپ میں اسلام کے داعي بهیجے جائیں تاکه اسلام کي تبلیغ خارجہ کا کام شروع هو - لیکن کیا یہ کام بغیر انگریزي داں و نئے تعلیم یافتہ علما کے انجام پاسکتا هے ' اور کیا اسکے لیے علما هم میں موجود هیں ؟

اگر نہیں هیں تو درسگاہ کي ضرورت هے - پهر یہ کیسي غفلت شدید هے که دار العلوم ندوۃ العلما صرف انهي مقاصد کیلیے پیشتر سے قائم هے - وہ اپني تاسیس و تعمیر کي ابتدائي منزلوں سے گذر چکا هے - اسکا وجود قوۃ سے فعل میں آچکا هے اور صرف تکمیل و اصلاح کا محتاج هے - هم اُسکي تباهي و بربادي کو گوارا کر رهے هیں ا[ور] اپني ایک بني بنائي هوئي متاع عزیز کو اپنے سامنے ضائع هو[تے] دیکهہ رهے هیں ؟

اس سے بڑهکر غفلت و سرشاري کي مثال اور کیا هوسکت[ی] هے که جن مقاصد کیلیے همارے هاتهوں میں نئے پررگرام اور [نئے] کاموں کے خاکے هوں ' عین اُنهي مقاصد سے خود همارا بنایا [هوا] ایک کام پیشتر سے موجود هو - هم اُسے تو ضائع کردیں مگر کاموں کي تلاش میں سرگرداں هوں ؟ فما لها ؤلاء القوم ' لا یکاد[ون] تفقهون حدیثا ؟

* * *

البتہ یہ ضرور هے که بحالت موجودہ ندوہ نہ تو قوم کا [...] اور نہ اسکے کسي مرض کا علاج هے - اسکا کوئي نظام صحیح نہیں اسکے دستور العمل میں قوم کي راے اور قوۃ عمل کو کوئي دخ[ل] نہیں - اسکي حکومت کا رشتہ صرف چند آدمیوں کے هاتهہ م[یں] هے اور جب تک مشترکہ اور جمہوري کاموں کے اصولوں پر ا[سکا] دستور العمل نہ بنے گا ' همیشہ اشخاص هي کے هاتهوں میں رهے[گا] اسکے انتہائي تغیرات و اعمال کا حق بهي ایک محدود طبقہ [...] مجلس خاص کو دیدیا گیا هے ' اور اسیکا نتیجہ هے که وہ محض [...] مقامي اور قابض آدمیوں کا کهلونا بنگیا هے ' جو جس طرح چاه[یں] اپنے اغراض کیلیے اُس سے کهیل سکتے هیں -

اس سے بهي بڑهکر یہ که اُس نے اپني آخري توقعات ب[هي] کهودیں اور چند آدمیوں نے خانہ ساز سازش کرکے نئے عهده[دار] منتخب کرلیے - ایسا کرنا خود ندوہ هي کے دستور العم[ل] و قواعد کے صریح برخلاف هے - پهر نہ تو قوم اُن اشخاص سے وا[قف] هے ' نہ انکے کاموں کي اُسے خبر هے ' اور نہ یہ جانتي هے که مقاصد کا ندوۃ العلما ماتم گذار هے ' اُن سے اُنهیں کوئي مناسب[ت] و تعلق بهي هے یا نہیں ؟

دار العلوم ایک ویرانۂ و خرابہ هوگیا هے - گرد و خاک کے چند مدرسوں اور طالب علموں کي مٹي هوئي صورتیں آتي هیں ' اور وہ بهي قریب فنا هیں - طلبا کي تعداد ا[نتہائي] تہائي سے زیادہ گهٹ گئي هے ' اور انکے اندر ولولۂ تحصیل اور [...] تدریس کي کوئي روح باقي نہیں رهي - انکے دل اف[سردہ] هوگئے هیں اور اپني حالت پر متاسف هیں - انکو ارباب فن صحت و تعلیم سے محض بر بناے بغض ذاتي روکا جاتا هے ' قومي مجلسوں میں شرکت کي اجازت نہیں دي جاتي - - که اُنهوں نے اسٹرائک کردي هے ' اور یہ امن مدارس و مع[اهد] کي انتہائي غارت هے !

کسي مدرسے کي معنوي زندگی کیلیے بڑي چیز یہ [هے که] اسکے طلبا کے اندر اپني کالج لائف کي محبت اور ولولۂ و نشا[ط] هو - یہي ولولہ انکو سب کچهہ بنانے والا هے ' ورنہ محض کت[ابوں] کے صفحوں اور معلموں کي زبانوں میں تو کچهہ بهي نہیں هو[تا]

لیکن دار العلوم ندوہ کے اندر اب کسي طالب علم کو ا[پني] زندگي محسوس نہیں هوتي - بہ حیثیت مجموعي انکي او[ر] مدرسہ کي حالت ایسي هوگئي هے که دیکهنے والے کو زندگي جگہ ایک معنوي موت کے آثار نظر آتے هیں !

یہ حالت دیکهکر تعلیم کا ایک سرکاري انسپکٹر بهی هم ماتم میں شریک هوگیا ' اور اس نے افسوس کیا که گورنمنٹ کا سو روپیہ ماهوار ضائع جا رها هے !

کچهہ شک نہیں که ان حالات کے ساتهہ ندوہ کچهہ بهي [نہیں] هے - اتنا بهي نہیں جتنا کسي دیہات کا مکتب یا کسي [...] مسجد کے ملا کا صحن درس هوتا هے - بلا شبہ اگر اسکا مرض "

طـرف اشارہ کیا تھا - در اصل مقصود اُس سے بھی یہی تھا مگر طبیعت کے غیر تجارتی مذاق نے کھل کر صاف صاف کہنے نہ دیا :

درش کزگـردش بختم گلـه بر روے تو بود
چشم سوے فلک و روے سخن سوے تو بود !

ہر کام کیلیے طبیعت کی مناسبت اور عادت ضروری ہے - کیا کیجیے کہ کاروباری اور تجارتی باتوں میں اور اپنی طبیعت کے مذاق میں اسدرجہ اختلاف و تضاد واقع ہوا ہے کہ مجبوری نے اگر کبھی زور ڈالا بھی اور ارادہ بھی کیا کہ دو چار لفـظ زبان سے نـکالیے تو ایک اناڑی اور نوآموز تاجر کی طرح عین خرید و فروخت کے وقت زبان لڑکھڑا گئی :

طفل نا دانـم و اول سبق ست !

* * *

یہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ طبیعت کیا چاہتی ہے اور کرنا کیا پڑتا ہے ؟ میں نے بارہا نفرت اور سخت کراہیت کے ساتھ اپنی اس حالت کو دیکھا ہے کہ اصلاح و دعوت کے کاموں کا تو دعوا کرتا ہوں ' لیکن حالت یہ ہے کہ ایک کاروباری دفتر قائـم کیا ہے ' جو لوگوں سے قیمت لیتا ہے اور اسکے معاوضہ میں ایک رسالہ چھاپکر تقسیم کرتا ہے - حالانکہ خدمت خلق اللہ کے ولولے کے ساتھ تاجروں کا سا لین دین کب جمع ہوسکتا ہے ؟ خـدا کے کام کو تجارت کا بازار نہیں بنانا چاہیے - یہ ایثار نفوس و صرف جذبات کی ایک قربانگاہ ہے جہاں تاجرونکا گذر نہیں ' کیونکہ نفع ڈھونڈھنے والوں کیلیے وہاں کوئی سامان نہیں ہے - وہاں کا پیام دعوت صرف اُنہی کے لیے ہے جو سود کی جگہ زیاں کے ' لذت کی جگہ ایذا کے ' جمع کی جگہ خرچ کے ' اور حصول کی جگہ بخشش فرمائی کے متلاشی ہیں !

بدہ بشارت طوبیٰ کہ مرغ همت ما
بران درخت نشیند کہ بے ثمر باشد !

لیکن پھر سونچتا ہوں تو اسکے سوا چارہ بھی نہ تھا - اخبار موجودہ زمانے میں ایک ہی وسیلہ اصلاح خیال و دعوت عموم کا ہے ' اور اسکے جاری کرنے کا ذریعہ یا تو یہ ہے کہ ایک بڑا خزانہ اسکے لیے وقف کردیا جاے' جو میسر نہیں (و الحمد للہ علی ذلك) اور یا پھر یہ کہ بقدر اخراجات لینے والوں سے قیمت لینا گوارا کیا جاے - دوسری صورت کے اختیار کرنے پر مجبور تھا اور اختیار کی ' مگر وہ عالم السرائر خوب جانتا ہے کہ اگر اسکی خدمت کی شیفتگی غالب نہ آتی تو میں اسطرح کی اخبار نویسی کیلیے کسی طرح بھی راضی نہ تھا - مرحوم غالب نے میری زبانی کہا ہے جبکہ درد اور حسرت میں ڈوب کر کہا ہے :

ما نبودیم بدین مرتبـہ راضـی غالب
شعر خود خواهش آن کرد کہ گردد فن ما !

عام طور پر ان معاملات میں جو حالت ہماری ہورہی ہے اسکو سامنے لائیے' اور پھر انصاف کیجیے کہ اب تک الہلال کا کیا رویہ رہا ؟

کبھی درد انـگیز اپیلیں لـکھی گئیں ؟ کبھی خـریداروں کو کارخـانے کی حـالت پر توجـہ دلائی گئی ؟ کبھی اپنے پے درپے نـقصانات کا افسانہ سنایا گیا ؟ کبھی لوگوں سے درخواست کی گئی کہ وہ ایک ایک خریدار ضرور ہی مہیا کردیں ؟ حالانکہ ان کاموں کی جو حالت عام طور پر ہورہی ہے' اسکے لحاظ سے تو الہلال کے ہر نمبر کو حسن طـلب کا ایک نیا سوال ہونا تھا - لیکن الحمد للہ کہ ایسا کبھی نہ ہوا - طبیعت گدائی اور دریوزہ گری کی اعلی سے اعلی اور مخفی سے مخفی صورتوں سے بھی بکلی نفور اور تجارتی معارضہ کی طلب سے بھی بالکل مستغنی و بے پروا تھی - مانگنے کی جگہ ایـک ہی ہے نہ کہ ہر دینے والا - اور وہ جو آسمان پر سوال کرنے والے ہیں ' چاہیے کہ زمین پر خود انسے آگے سوال ہو - دعـوت و اعـلان حق کا کام کرنے والـوں کو اچھا لیے نہیں ' مگر اچھا کام لی عزت کی خاطر بادشاہوں کی سی نظر ' اور کھور ستانوں کا سا دماغ رکھنا چاہیے - جو لوگ خـدا کے دروازے کے سائل ہیں ' دنیا میں کس کی ہستی ہے کہ وہ انہیں اپنے سامنے سائل دیکھہ سکے ؟ اُنکی جیب میں ایک کھوٹا سکہ بھی نہو ' لیکن انـکے دل میں وہ خزانہ مخفی ہے جس سے بڑی بڑی مغـرور شہنشاہیوں کو خرید سکتے ہیں - دولت اور ریاست دنیوی اسلیے بنائی گئی ہے تاکہ اپنے آپکو انـکے آگـے پوری حقارت سے ڈالدیے ' اور وہ اُسے ٹھکرا کر عـزت بخشیں - اگر وہ ایسا کـریں تو دولت کے پوجاریوں کیلیے یہی بڑا شرف ہے - کیونکہ اُنـکے پاس جو کچھہ ہے وہ ختم ہوجائیگا یا چھین لیا جائیگا - پر اِنکے پاس جو خـزانہ ہے وہ نہ تو کبھی ختم ہوگا اور نہ اس آسمان کے نیچے اُسے کوئی چھین سکتا ہے !

جب حالت ایسی ہو تو خدمت حق کی توفیق طلبی کے ساتھہ انسانوں سے اعـانت طلبی کا خیال کیونـکر جمع ہوسکتا تھا ؟ جو زبان خدا کی حمد و ثنا کیلیے بنی ہے ' اُسے عاجز و درمانـدہ بنـدوں کے آگـے شکرگـذاری اور عجز بیانی سے گندہ کرنا روح کی موت اور دل کی ہلاکت ہے !

لب تشنہ رفت و دامن پرهیز تر نہ کرد
زان چشمۂ کہ خضر و سکندر وضو کنند

* * *

اعلان حق اور احتیاج و طلب ' دونوں ایک ساتھہ جمع نہیں ہوسکتے - خدمت حق کی پہلی شرط یہ ہے کہ خدائے برتر کے سوا اور کسی ہستی کا قلم و زبان پر دباؤ نہو - کیونکہ اگر ایسا ہوگا تو بہت ممکن ہے کہ انسانی احسانوں کا بوجھہ تمہیں حق کیلیے ہلنے نہ دے ' اور جن مغرور سروں کو حق کی عزت کیلیے چاہیے کہ غرور صداقت اور تکبر الہی سے ٹھکرادو ' خود اُنہی کے آگے تمہیں اپنی گردنیں جھکانی پڑیں :

آنکـہ شیران را کند روبہ مزاج
احتیاج ست ' احتیاج ست ' احتیاج .

تاریخ اسلام میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے تنزل کا افسانہ پڑھو - تمہیں نظر آئیگا کہ اسکا اصلی سبب یہی تھا کہ علماء حق روز بروز کم ہوتے گئے ' اور علماء سوء نے امرا و رؤساء کے آگے طلب و احتیاج کا سجدہ کرنا شروع کردیا - نتیجہ یہ نکلا کہ جنکے دست احسان کے ڈالے ہوے طوق گلے میں پڑے تھے ' انکے سامنے اٹھنے کی اُن میں طاقت کیونکر ہوسکتی تھی ؟ آج بھی عالم اسلامی کو دیکھو تو تمہیں دعوۃ الی الخیر اور نہی عن المنکر کی صدائیں کہیں سے سنائی نہ دینگی ' کیونکہ جس فاسق و فاجر اور ظالم و مستبد کی جیب میں زر ہے ' وہ کتوں کے آگے روٹی کے چند ٹکڑے ڈالدینے کا جادو خوب اچھی طرح سیکھا ہوا ہے :

دهن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ !

پس قلم خاموش ہیں ؛ زبانیں سی دی گئی ہیں ' حـق کی جرأتیں طمع و حرص کے مندر پر قربان ہو رہی ہیں ' اور وہ خدا کی سچائی جسکی قیمت میں کـرۂ ارضی کے تمـام خزائن بھی ہیچ تھے ' اور جو اسکے رسولوں اور نبیـوں کی پـاک امانت تھی ' چاندی سونے کے چند سکوں پر فروخت کی جا رہی ہے : اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالہدی' فما ربحت تجارتہم و ما کانو مہتدین -

* * *

حالانکہ خدائے عزیز و برتر کا کچھہ اس طرح فضل و کرم ہے کہ جس چیز کے پیچھے لوگ چیختے چلاتے ' گرتے پڑتے ' گرد و خاک میں لوٹتے

مساجـــد و [illegible] لشکرپور

بیان کیا گیا ہے کہ اب لشکرپور کي مساجد کا مسئلہ صوبے کے اعلی حکام کے ہاتھہ میں ہے اور وہ بہت جلد اس کا فیصلہ کرینگے - لیکن ضرورت اس سے بھي بلند تر حکام کے توجہ کي ہے ' ورنہ یہ معاملہ بھي کانپور کے واقعہ سے کم نہوگا -

کہا جاتا ہے کہ ایجي ٹیشن نہ کرو - پبلک کے سامنے گورنمنت کي اطاعت کے سوا اور کچھہ زبان سے نہ نکالو - اگر ایسا کروگے تو یہ بغاوت ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ خود گورنمنت اور علم حکام کے طرز عمل کا کیا حال ہے ؟ کیا وہ کسي سچائي کو وقت سے پہلے اور بغیر علم ہیجان کے قبول کرلیتے ہیں ؟

ہمیں لشکرپور کے واقعہ سے اس سوال کا جواب مانگنا چاہیے - ابتدا ہي میں حکام کو تمام معاملات سے واقفیت ہوگئي تھي اور گورنمنت کے سامنے پورا معاملہ رکھدیا گیا تھا - لیکن بارجود اسکے کوشش کي گئي کہ غفلت اور التوا سے فائدہ اٹھا کر مسجدوں کو منہدم کردیا جاے ' مثل اُن بہت سي مساجد کے جو اسي طرح منہدم ہوچکي ہیں !

اسطرح خود گورنمنت ہي پبلک کو سکھلا رہي ہے کہ ہم سے کام نکالنے کا صحیح طریقہ کیا ہے ؟ مگر ستم یہ ہے کہ جب اس ایک ہي کامیاب طریقہ سے کام لیا جاتا ہے تو پھر حکام آپے سے باہر ہوجاتے ہیں اور چیخ اٹھتے ہیں کہ یہ بغاوت ہے :

دنبـال تو بردن گنـہ از جـانب ما نیست
با غمـــزہ بگـــو تا دل مـــردم نـــہ ربایـد

کانپور کے معاملے کے بعد امید بندھي تھي کہ شاید حکام عبرت پکڑیں اور سمجھیں کہ سڑکوں کي کشادگي اور بحري اسٹیشنوں کي وسعت بغیر خدا کي عبادت گاہوں کو ڈھاے ہوے بھي ممکن ہے - خود ہز ایکسلنسي لارڈ ہارڈنگ نے بار بار اسکا اعلان کیا ' اور پچھلي کونسل کي اسپیچ کے بعد تو مسجدوں کي طرف سے ہمیں بے فکر ہوکر سوجانا تھا - مگر افسوس کہ لشکرپور کے معاملے نے یقین دلا دیا ہے کہ وہي اعتقاد سچ تھا جو اس بارے میں ابتداسے ہے ' اور جو ان وعدوں کي دلفریبي سے متزلزل سا ہوگیا تھا !

یہ چھوٹے حکام جو ایسا کر رہے ہیں ' در اصل گورنمنت کے اعلی اعلانات کي صریح توہین کرتے ہیں - انکے نزدیک ہز ایکسلنسي لارڈ ہارڈنگ کے اظہارات گویا بالکل ایک بے اثر چیز ہیں - پس سوال یہ ہے کہ کب تک مسلمان اسطرح اپني عبادت گاہوں کي طرف سے بیقرار و مضطرب رکھے جاینگے ؟ اور آخري نتیجہ اسکا کیا ہوگا ؟

کیا بہت آساني کے ساتھہ ممکن نہیں ہے کہ اسي طرح غفلت میں مسجدیں توڑدي جائیں ' اور قبرستانوں سے بوسیدہ ہڈیاں نکالکر بکھیر دي جائیں ؟ ان نظائر سے معلوم ہوتا ہے کہ اب مسجدیں صرف مسلمانوں کي بروقت ہشیاري ہي سے بچ سکتي ہیں نہ کہ کسي قانون اور سرکاري وعدے سے - اگر ایسا ہي ہے تو کیا مسلمانوں کو اب ہر وقت ہشیار اور آمادۂ کار رکھنا پڑیگا ؟

ہم لوگوں کو ہشیار کرتے رہے ہیں اور اب بھي ایسا ہوسکتا ہے لیکن گورنمنت کیلیے اس وقت کا انتظار کرنا دانشمندي کے خلاف ہوگا - کاش حکام اس سوال کا جواب اپنے دل سے پوچھیں اور انکے نتائج سے ڈریں !

اس موقعہ پر ہم اُن لوگوں کو یاد کیے بغیر نہیں رہسکتے جو گذشتہ جنوري میں قانون تحفظ مساجد کي منظوري کا وعدہ دلاتے تھے ! قانون تو جنوري میں پاس نہوا - البتہ فروري میں ایک اور مسجد بھي گرا دي گئي ! ! فما لھا ؤلاء القـوم ' لا یـکادون تفقـھون حـدیثا !

الہلال

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری

صـدا بـہ صحـرا !

مسئلۂ قیام الـہلال کا آخري فیصلہ

(۱)

از نـالہ ام مـــرنج کہ آخر شدست کار
شمع خموشم وز سرم دود مي رود !

الہلال کو نکلے ہوے اکیس ماہ ہوگئے یعنے تین ماہ کے بعد پورے دو سال ہوجائینگے - الہلال مثل دنیا کے تمام کاموں کے ایک کام ہے ' جسکا ہر جزو روپیہ کے خرچ سے طیار ہوتا اور انسان کي دماغي و جسماني محنتوں سے بنتا ہے - جس طرح کہ دنیا میں ہر شے قیمت سے ملتي ہے ' اسي طرح الہلال کیلیے بھي ہر شے خریدني پڑتي ہے - اسکے لیے پریس قائم کیا گیا ہے ' جسکي ہر چیز روپیـہ دیکر لي گئي ہے - وہ کاغذ پر چھپتا ہے ' اسپر سیاہي صرف کي جاتي ہے ' تصویروں کے بلاک بناے جاتے ہیں ' اور یہ تمام اشیا قیمت کے بغیر نہیں ملتیں - مثل دنیا کے تمام کاروباري دفاتر کے اسکا بھي ایک دفتر ہے ' جسکے لیے چاندي اور سونے کے سکے مطلوب ہیں ' اور دنیا میں ابتک معاوضۂ جنس کا قدیمي اصول بغیر کسي اقتصادي تغیر کے جاري ہے -

پھر یہ بھي ہے کہ دنیا عالم اسباب ہے ' اور کوئي کام قائم نہیں رہسکتا جب تک کہ اسکا جمع و خرچ برابر نہو ' یا اسکے لیے کوئي ایسا خزانہ ہاتھہ نہ آجاے ' جسکے گھٹ کر ختم ہوجانے کا خوف دور کردیا گیا ہو -

اگرچہ تمام حقائق ' حقائق اصلیہ ہیں ' جنکي صحت متعارف اور نا قابل انکار ہے تو کوئي وجہ نہ تھي کہ الـہلال کیلیے روپیہ کا مسئلہ موثر نہ ہوتا اور اسکي مالي حالت کے موضوع کو بالکل نظر انداز کردیا جاتا ' اور وہ کہ سب کیلیے اسکے پاس زبان ہے ' ضرور تھا کہ خود اپنے لیے بھي کبھي نہ کبھي کچھہ بولتا -

تاہم احباب کرام سے پوشیدہ نہیں کہ اس بارے میں آجتک وہ بالکل خاموش رہا ' اور اس لحاظ سے وہ ملک کے تمام زر طلب تجارتي اور غیر تجارتي کاموں میں شاید ایک ہي کام ہے ' جس نے اپني مالي حالت کے متعلق بارجود مسلسل کام کرنے کے اسدرجہ خاموشي اختیار کي ہے - شش ماہی جلدوں کے اختتام اور فاتحۂ جلد جدید کے لکھتے ہوے کئي بار ارادہ ہوا کہ چند کلمات اس بارے میں بھي عرض کروں - لیکن ہر مرتبہ طبیعت نے نہایت کراہیت کے ساتھہ انکار کردیا کہ خدا کي تلاش کے ساتھہ اسکے بندوں کے آگے ہاتھہ پھیلانا زیبا نہیں - پچھلے دنوں ایک دو سطریں اس بارے میں لکھیں بھي تو وہ اسقدر مجمل اور مبہم اشارہ تھیں کہ شاید بہت سے لوگ سمجھے بھي نہ ہونگے - گذشتہ جلد کے کسي آخري نمبر میں " صدا بہ صحرا " کے عنوان سے الـہلال کے روز افزوں مخارج کي

مدرس سلامیه

ندوة ا-لو !

مـــاضي و حـــال

(٦)

حیـ ات بعـــد الم ات

(دار العـلوم سنـه ۰٦ - میں)

ایک سرسري نظـر اُس حالت پر ڈال لیني چاهیے جو **سنه ۱۹۰٦ میں** دارالعلوم کي تهي جبکه مولانا شبلي کي **معتمدي شروع هوئي** -

دارالعلوم کي اُس وقت کي حالت کا اگر اندازه کرنا چاهتے **هو تو ایک مریض** جاں بلب کے بستر کو دیکهو ' یا کسي لٹے هوے **اور برباد قافلے** کو - اگر یه کافي نهو تو پهر پراني دهلي کے اُن **کهنڈ رون** کي سیر کرو جنکي بهت سي دیوارین گر چکي هیں ' اور جو کچهه باقي هے وه بهي عنقریب گرنے والا هے !

افـلاس و فقر ' بے نوائي و شکسته حالي ' کس مپرسي و محتاجي ' خرابهٔ کار اور بربادي محنت کا ایک ویرانه تها ' جسکے اندر تباهي و هلاکت کے آثار هر طرف نمایاں تهے - اِک ظاهري صورت ضرور قائم تهي - مدرسه تها ' مدرس تهے ' طالب علم تهے ' لیکن نه تو روپیه تها جس سے تمام کام زنده رهتے هیں ' اور نه کوئي تعلیمي روح تهي جو بهت سے مادي نقصانوں کي بهي تلافي کردیا کرتي هے -

(مالـي حالت)

ندوه کے حیات بعد الممات اور عروج بعد از زوال کیلیے پهـلا کام یه تها که اسکي مالي حالت درست کي جاے - اس واقعه کي حقیقت کو کوئي فتـنه نهیں دبا سکتـا که جب مولانا شبلي نے دارالعلوم کي معتمدي اپنے هاتهه میں لي هے تو منشي محمد علي محرر دفتر نے کها که تحویل بالکل خالي هے !

ریاست حیدر آباد سے سو روپیـه ندوه کو ملتے تهے اور پچیس روپیه بعض دیگر ذرائع سے آتا تها - یهي سوا سو روپیه دارالعلوم کا مایهٔ حیات تها اور " لا یزید و لا ینقص " هوکر رهگیا تها -

خرچ بالـکل دوگنا تها یعني ڈهائي سو روپیه - باقي کمي چندوں سے پوري کي جاتي تهي مگر انکا بهي یه حال تها که کبهي روزي اور کبهي روزه !

اعانت کرنے والوں میں امرا گورنمنٹ کے زیر اثر اور گورنمنٹ مخالف - عام و متوسطین ندوه کے طرف سے افسرده و نا امید - پس فراهمي زر کا کام نهایت هي مشکل هوگیا تها - تاهم مولانا شبلي نے مختلف اطراف میں سعي شروع کردي - سب سے پہلے موجوده اسلامي هند کے اولین مبدأ فیضان یعني ریاست بهوپال کا سفر کیا ' اور پچاس روپیه ماهوار رقم مقرر هو گئي - اس سے عـام پبلـک میں ایک نئي توجـه پیدا هوگئي اور لوگ یکمشت رقمیں بهي بهیجنے لگے - اخبارات میں بهي اب ندوه کے کاموں کا تذکره کیا جانے لگا -

اسکے ساتهه هي کوشش کي گئي که گورنمنٹ کے سوء ظن کو دور کیا جاے اور اسکے لیے مقامي حکومت سے بهي بالاتر مقامات کو توجه دلائي گئي - بالاخر یه مرحله بهي طے هوا - سر جان هیوٹ نے مولانا شبلي سے پوچها که وه گورنمنٹ سے کتني مدد لینا چاهتے هیں ؟ انهوں نے زمین اور غیر دیني تعلیم کیلیے معقول ایڈ کي درخواست کي - ڈائرکٹر نے تمام حالات تحقیق کرکے یاد داشت پیش کي بالاخر پانچ سو روپیه ماهوار ایڈ مع ایک وسیع و بهترین قطعهٔ زمین کے دیا گیا -

پهر اُسي ندوه کے دار العلوم کي تاسیس کا ' جسکو بغاوت کي تحریک سمجها جاتا تها ' ایک عظیم الشان جلسه هوا اور لفٹننٹ گورنر نے بنیادي پتهر رکها -

اس اثنا میں ریاست رامپور سے بهي مولانا خط و کتابت کر رهے تهے - هزهائنس نواب صاحب نے اعانت کا وعده کیا اور شاید چهه سو روپیه سالانه وهاں سے بهي مقرر هوگیا یا کم و بیش - ٹهیک رقم یاد نهیں -

(تعمیـرات)

لیکن سب سے بڑا اهم سوال دار العلوم کي تعمیر کا تها - ایتک مدرسه جس عمارت میں تها اسے ابتدا سے عارضي سمجها گیا تها اور کسي طرح بهي مدرسه کیلیے کافي نه تها - نئي عمارت کیلیے سب سے پہلے زمین اور پهر اقلاً ایک لاکهه روپیه مطلوب تها -

مولانا نے تعمیر دار العلوم کیلیے ایک اپیل شائع کي اور مدرسے کي تعمیر کیلیے پچاس هزار روپیه کا ابتدائي اندازه کیا - یه اپیل ریاست بهاولپور کے خاندان شاهي تـک پهنچي اور خدا تعالے نے کچهه اسطرح کي توفیق عطا فرمائي که پچاس هزار روپیه کے گرانقدر عطیے کا صرف بهاولپور هي سے اعلان هوگیا !

بورڈنـگ هاوس کي تعمیر کیلیے یه کارروائي کي گئي که آٹهه آٹهه سو روپیه کي لاگت کا ایک ایک کمره قرار دیا گیا جو اپنے معطي کے نام پر تعمیر هوگا - اس اعلان نے اکثر ارباب خیر کو توجه دلائي اور روپیه جمع هونے لگا - (اگرچه وه تمام روپیه خلاف نیت عطا کنندگان دوسرے کاموں میں صرف کیا گیا لیکن اسکا ذکر آگے آئیگا) -

اس طرح مالي مشکلات کي منزل سے ندوه به کمال کامیابي و ترقي گذر گیا - مولانا شبلي نے جب اسکو لیا تها تو سوا سو روپیه ماهوار آمدني تهي اور خزانه بالکل خالي - لیکن اب ایک هزار روپیه تـک ماهوار آمدني پهنچ گئي اور دارالعلوم اور بورڈنـگ کي عمارت کیلیے ستر اسي هزار روپیه جمع هوگیا -

(اعلان حیات و غلغلهٔ کار)

ایک شخص جو مرگیا هے ' لوگ کبهي اُسے زنده نهیں سمجهینگے اگـر وه بستر پر چند کـروٹیں لیکـر اپني زندگي کا ثبوت دینا چاهیگا - کیونکه دنیا اسکي طرف سے مایوسي کا فیصله کر چکي هے ' اور یه فیصله جبهي ٹوٹ سکتا هے جبکه وه اٹهکر اس طرح دوڑنے لگے که لوگ زنده مان لینے کے لیے مجبور هو جائیں -

یهي حال کاموں اور تحریکوں کا هے - جماعت کي توجه میں کبهي بهي کوئي ترتیب صحیح یا عقلي با قاعدگي نهیں هوتي - وه جب کسي کام کے طرف سے مایوس هو جاتي هے تو پهر دوباره امید کا پیدا کرنا بهت مشکل هو جاتا هے -

مولانا شبلي نے ندوه کیلیے سب سے بڑي خدمت یه انجام دي که جس چیز کو لوگ بهلا چکے تهے ' اسے پهر انکے سامنے کـردیا ' اور

هوے دوڑتے هیں مگر پهر بهي نہیں ملتي' وہ میرے لیے بغیر میري ادنی طلب و خواهش کے موجود ہے' اور اگر میں چاهوں تو اپنی جگه سے هلے بغیر اپنے دامن حرص و آز میں اسے هر وقت مہیا دیکهه سکتا هوں - لیکن الحمد لله که سائل کی جگه معطي بننے کي لذت سے دل کچهه اس طرح آشنا هوگیا ہے که جو هاتهه اپنے سامنے پهیلے هوے هاتهوں کو دے سکتا ہے' اسے دوسروں کے آگے لینے کیلیے کبهي پهیلا نہیں سکتا - الهلال جب اول اول شائع هوا ہے تو ایک فیاض رئیس نے دو هزار روپیه کا چک بهیجا اور لکها که اٹهارہ سو روپیه سالانه آیندہ بهي همیشه بهیجتا رهونگا' البته فلاں فلاں باتوں کا خاص طور پر خیال رکهیے گا - لیکن میں نے اسکي واپسي میں اتني دیر بهي گوارا نه کي جتني ایک ڈاک کے وقت سے دوسرے وقت تک میں هوتي ہے - اسي وقت اظہار تشکر و امتنان کے بعد واپس کردیا اور الهلال کے تیسرے یا چوتهے نمبر میں لکهایا که " اس لطف و نوازش کا میں مستحق نہیں - خود مجهه کو خریدنا منظور هو تو اسکے لیے خشک گهانس کي ایک ٹوکري بهي میري قیمت سے زیادہ ہے - لیکن اگر میري راے کي خریداري منظور ہے تو اسکے لیے دنیا کي تمام شہنشاهیاں بهي قیمت نہیں دیسکتیں - اپني ریاست اور امارت کا تو نام بهي نه لیجیے ! "

درون حلقهٔ خود هر گدا شہنشا هست
قدم برون منه از حد خویش و سلطان باش !

ایک نہیں' الله کے فضل بیکراں سے متعدد ارباب ریاست و ثروت ایسے موجود هیں که اگر میں خواهش کروں تو وہ بڑي سے بڑي رقمیں الهلال کے کاموں کیلیے وقف کردیں' اور بعضوں نے مجهے بارها لکها بهي مگر میں نے همیشه انکار کردیا - یه صرف اسلیے لکهتا هوں' تا لوگ عبرت پکڑیں که جس الهلال کو وہ بالکل ایک نئي قسم کي غیر مانوس صدا سمجهتے تهے' اور علانیه فیصله کرتے تهے که یا تو اپنے تلخ و شدید خیالات کي وجه سے خود فنا هوجائیگا یا حکومت کا استبداد اسے آگے بڑهنے نه دیگا' اسے الله کے فضل و کرم نے کس عالم تک پہنچا دیا ہے ؟ اس سے بهي زیادہ یه که لوگ تمام اخباروں سے اسکے متمني رهتے هیں که قیمت گهٹا دیں' لیکن الهلال کیلیے خود بخود ارباب دل لکهتے هیں که قیمت کم ہے - زیادہ کیجیے :

نرخ بالا کن که ارزاني هنوز !

* * *

یه حالت تو عام طور پر قارئین الهلال کي ہے - اپنے خاندان کي مخصوص جماعت اور اپنے اخوان طریقت و سلسله کے جوش فدا کاري اور هجوم التفات و محبت کا حال کیا کہوں که اپني نا اهلي و هیچ کاري کے مقابلے میں اسکے لطف و کرم کي کرشمه سازیاں کچهه عجیب و غریب هیں :

من وفاے دوست را در بے وفائي یافتم !

اس نے اپنے لطف ذرہ نواز سے مجهے ایسے مخلصین صادقین عطا فرماے هیں که سچ مچ انهوں نے اپني جان و مال' دونوں میرے حوالے کر دیے هیں' کیونکه انکے دل میں خدا نے ڈالدیا ہے که میں انکی جان و مال کو خود اپني جان و مال کے ساتهه کسي دوسرے کیلیے وقف کر دینا چاهتا هوں - ان میں ایسے ایسے فدا کار محبت موجود هیں که اگر میں انسے کہوں که اس وقت جو کچهه انکے گهر میں موجود ہے' جمع کر کے میرے دروازے پر ڈهیر کردیں تو مجهے پورا یقین ہے که وہ مجهسے دو چار منٹ کي مہلت بهي نه مانگینگے اور اپنے گهر میں اپنے لیے ایک تنکه بهي باقي نه چهوڑیں گے -

ازانجمله برادرم میاں محکم الدین و محمد امین ایک قدیمی مخلص و فدا کار هیں' جنکو کچهه ایک عجیب طرح کي بے چیني هر وقت اس فکر سے رهتي ہے که میں انسے کچهه مانگوں اور قبول کرلوں - اس مخلص شخص کي محبت پر مجهے اسقدر یقین دیا گیا ہے که اگر رات کے دو بجے میں ایک معمولي نوکر اسکي دکان پر بهیجدوں اور کہوں که مجهے پندرہ هزار روپیه اسي وقت چاهیے تو وہ بلا تامل اٹها کر دیدیگا - اسي طرح اخویم شیخ محمد حسین صاحب اورسیر هیں' جو اس عاجز کے خاندان سے چالیس سال سے رشتهٔ اخوت رکهتے هیں - انهوں نے' جب سنا که الهلال پریس سے ضمانت لي گئي ہے' تو وہ سمجهے که شاید دس هزار کي آخري ضمانت هوگي' کیونکه وہ الهلال کي حق گوئي کو اتنا کم قیمت نہیں سمجهتے تهے جسکے لیے دو هزار کي حقیر رقم کافي هو - پس انهوں نے اسي وقت ناگپور سے تار دیا که " دس هزار روپیه میري طرف سے خدا کیلیے قبول کرو " میں نے واپس کردیا اور لکها که ضمانت دیدي گئي ہے اسکي ضرورت نہیں - میں الهلال کو بند کر دونگا مگر کسي دوسرے کو ضمانت کیلیے زحمت نه دونگا - اسي طرح برادرم میاں احمد علي رئیس گجرات و شیخ غلام رحمن صاحب' و میاں زبید علي و میاں مولا بخش صاحبان ایسے مخلصین صادقین هیں' جنکا نام لیے بغیر میں نہیں رہ سکتا' اور مال و دولت تو کیا شے ہے ؟ یه وہ لوگ هیں که خدا نے انکے دلوں کو اس عاجز کیلیے جان تک دیدینے کا حکم دیدیا ہے اور مجهے تاسف کے ساتهه کہنا پڑتا ہے که اپنے صدها مخلصین و محبین کو بسا اوقات انکے بیجا اظہار جوش سے روکنے کیلیے ایسي سختي کرني پڑتي ہے' جسپر اپنے تخلیه کے اوقات میں نہایت هی سخت نادم هوتا هوں : فسبحان الذي بیدہ ملکوت کل شئ و الیه ترجعون !

* * *

یه مختصر اشارات محض بطور تحدیث نعمة کے کیے گئے که و اما بنعمة ربك فحدث' ورنه قارئین کرام سے پوشیدہ نہیں که آجتک کبهي بهي انکا ذکر قلم تک نہیں پہنچا - اس سے مقصود یه تها که لوگ سمجهیں که الله تعالے نے اپنے لطف و کرم سے اس عاجز کے لیے ایسے سامان پیدا کردیے هیں که میں اگر پسند کروں تو بغیر کسي چیخ پکار کے اپنے کاموں کیلیے دوسروں کا روپیه حاصل کرسکتا هوں -

مگر جہاں الله کے فضل و کرم نے مجهسے باهر یه سب کچهه کیا ہے' وهاں ایک دوسري دولت لا زوال اور خزانهٔ غیر فاني دل کو بهي سپرد کردیا ہے' اور میں کسي طرح راضي نہیں که اس سے دست بردار هوں - پس میں نے روز اول هي سے جن باتوں کا قطعي فیصله کرلیا' ان میں ایک یه بهي ہے که اپنے کاموں کیلیے نه تو کسي انسان کے آگے سوال کرونگا' اور نه کسي انسان کا احسان لینا پسند کرونگا - یه سچ ہے که کسي نیک کام کیلیے دوسروں سے مدد لینا انکا احسان لینا نہیں ہے بلکه ان پر احسان کرنا ہے' اور اگر کسي نیکي کیلیے هم خود اپنے تئیں مستعد کرسکیں تو کوئي حرج نہیں که دوسروں کو بهي اسمیں شریک کریں - لیکن با این همه میں نہیں چاهتا که کسي اچهي سے اچهي تاویل کے ذریعه بهي الهلال کو زیر بار منت خلق الله بناؤں -

یهي سبب ہے که الله کے بخشے هوے اس تمام سامان سے جسکا ذکر اوپر کرچکا هوں' میں نے کام لینا کبهي گوارا نہیں کیا اور همیشه دل نے یهي فیصله کیا که جو آرزو دوستوں کے دلوں میں ہے' اسکا قائم رهنا مجهے زیادہ عزیز ہے' به نسبت اسکے که وہ ایک یا دو بار پوري هوکر ختم هوجاے -

پیدا کرا دینا ہے کہ متعلم آگے چلکر خود اپنے درس و مطالعہ کے لیے راہ پیدا کرلے -

یہ سچ ہے - دنیا کی ہر زبان کا نصاب تعلیم یہی مقصد رکھتا ہے - یہ کچھہ ایک آپ ہی کا مقصود نہیں ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ اگر یہی مقصود تھا تو اسکی کیا علت ہے کہ معقولات قدیم کے لیے تو متون و شروح کے بوجھہ سے دماغوں کو کچل ڈالا جاتا ہے' مگر قران و علوم قران کیلیے صرف جلالین و بیضاوی کے چند اجزا ہی کافی سمجھہ لیے گئے ہیں ؟

اور پھر کیا ان کتابوں کے ذریعہ قران اور علوم و معارف قران سے کوئی حقیقی مناسبت پیدا ہو سکتی ہے ؟

بہر حال دارالعلوم ندوہ میں فن ادب کی اصلاح کے بعد سب سے زیادہ زور فن تفسیر پر دیا گیا - طریق تعلیم میں املا (لیکچرز) کا سلسلہ شروع کیا ' قران کریم کے مطالب کے مختلف حصے کرکے ہر ہر حصہ پر مستقل درس دینے کی کوشش کی ' اور گو سب سے بڑی لا علاج مصیبت اشخاص و معلمین کے فقدان کی تھی ' تاہم بہت سی مشکلوں سے راہ صاف ہوئی اور تفصیل مفصل صحبتوں کی محتاج ہے -

(درجۂ تکمیل)

علوم اسلامیہ کی موجودہ تعلیم کا ایک بڑا نقص یہ ہے کہ فن تعلیم کے اُن عمدہ اصولوں سے جو آج انسانی دماغ کی مخفی قوتوں کو اُبھار رہے' اور قدرتی قابلیتوں کی نشو و نما کر رہے ہیں' اُسے کوئی مناسبت نہیں - تعلیم کا ایک بڑا اصول یہ ہے کہ سب سے پہلے طلبا کو تمام ضروری علوم سے بقدر ضرورت آشنا کیا جاے' اور گویا اسطرح انکے دماغ کے آگے علم و فن کی تمام جنس و متاع رکھدی جاے - پھر دیکھے کہ قدرتی طور پر کس طالب علم کو کس چیز سے ذوق خاص ہے ؟ اور کون دماغ کس شاخ علم کیلیے اپنے اندر مناسبت طبیعی رکھتا ہے ؟ جس علم سے جس متعلم کو ذوق خاص ہو' اُسی کی تکمیل کا اسکے لیے سامان کرے - کیونکہ ہر دماغ قدرتاً ایک ہی فن کیلیے مستعد ہوتا ہے' اور ایسے افراد خال خال ہوتے ہیں جو متعدد علوم سے یکساں ذوق رکھتے ہوں -

یہ میں کچھہ اسپنسر کی ایجوکیشن سے نقل نہیں کر رہا ہوں' بلکہ پانچویں صدی میں امام غزالی نے بھی یہی لکھا ہے -

لیکن ہمارے یہاں تکمیل فن خاص کا مفہوم مفقود ہے - طالب علم خود اپنی مناسبت سے کسی فن میں رسوخ خاص حاصل کرلے لیکن مدرسہ اس بارے میں اُسکے لیے کچھہ نہیں کرسکتا - اسی کا نتیجہ ہے کہ ہم میں علماے فن یکسر ناپید ہوگئے ہیں -

مولانا شبلی نے اس نقص کو دور کیا اور دارالعلوم میں ایم - اے کا درجہ " درجۂ تکمیل " کے نام سے کھولا گیا ' تاکہ فراغت کے بعد طلبا اپنے ذوق و مناسبت کو دیکھیں اور ادب ' تفسیر و حدیث ' علوم جدیدہ ' زبان انگریزی ' جس فن کو چاہیں ' دو سال تک صرف اسی کو حاصل کریں -

(علوم عصریہ و زبان انگریزی)

ندوہ نے اپنی خصوصیات تعلیم میں ایک بڑی چیز یہ بتلائی کہ وہ علوم عصریہ و السنۂ فرنگ کی تعلیم' علوم اسلامیہ کے ساتھہ شامل کریگا تاکہ اسلام و اہل اسلام کی موجودہ داعیات و ضروریات کیلیے علماء جامع و ذو الیمینین پیدا ہوں :

پنبہ را آتشی اینجا بہ شرار افتادہ ست !

لیکن اس راہ کی دقتیں بھی کم نہ تھیں - انگریزی زبان کی تعلیم کا انتظام آسان تھا مگر عربی داں طلبا کیلیے علوم عصریہ کی تعلیم مشکل تھی - اول تو ہماری مشرقی زبانوں میں نئے علوم کی معتمد کتب ناپید ' پھر بعض تراجم عربیہ ہیں بھی تو انکے پڑھانے والے کہاں سے لاے جائیں ؟

تاہم اس شاخ میں بھی کوشش بالکل رائیگاں نہ گئی - انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کی ایک کمیٹی بنائی گئی جس نے ادب انگریزی کی تعلیم کیلیے ایسا نصاب تجویز کیا جسکی تدریس کے بعد متعلم کو اتنی قابلیت حاصل ہوجاے' جتنی انٹرنس کے درجے تک یونیورسٹی کے طالب علموں کو ہوجاتی ہے - حساب ' جغرافیہ ' اقلیدس' اور ریاضی' جنکو ہمارے علما کے دربار علم میں بہت حقارت کے ساتھہ یاد کیا جاتا ہے اور اس لیے بہت کم اُنہیں وہاں تک باریابی ملتی ہے ' داخل تعلیم کیے گئے - دروس الاولیہ وغیرہ بیروت کے بعض تراجم کو باہر کے مخصوص اشخاص کے ذریعہ پڑھایا گیا ' اور اس طرح طلباے دارالعلوم اک گونہ نئے علوم سے بھی آشنا ہوگئے - کم از کم وحشت و بیگانگی نہ رہی -

(تصنیف و تالیف)

ندوہ نے جس اصلاح تعلیم کا دعوا کیا تھا ' اسکا ایک بہت بڑا نتیجہ یہ ہونا تھا کہ وہ اپنی درسگاہ میں ایسے وسائل و اسباب مہیا کرتا کہ اسکے تعلیم یافتہ گروہ سے مختلف علوم و فنون میں اہل قلم و مصنف پیدا ہوتے -

تصنیف و تالیف کا مذاق بہت سی چیزوں کا طالب ہے تعلیم و طرز تعلیم کے بعد علمی صحبت و مجامع ' مذاکرات و مباحثات علمیہ ' مطالعۂ و نظر ' مشق و مزاولت ' اور سب سے زیادہ کسی مصنف کے زیر نظر کام کرنے سے قدرتی قابلیتوں کو تربیت میسر آتی ہے - قدیم مدارس میں اسکا سامان ناپید ہے - خود مدرسین ہی کو ذوق نہیں' تا بدیگراں چہ رسد ؟ وسعت مطالعۂ و نظر کا جب سامان ہی نہو تو دماغ میں استعداد اخذ و ترتیب و بحث کیونکر کام دے ؟ اسی کا نتیجہ ہے کہ صدہا متخرجین مدارس عربیہ میں دو چار صاحب نظر مصنف بھی نظر نہیں آتے -

دار العلوم ندوہ کی ہر چیز محض ابتدا تھی' نیز وہ ایک انقلابی سعی تھی جو نئے ساز و سامان سے نئے نتائج پیدا کرنا چاہتی تھی - اسلیے اُبتدائی تجربوں سے نتائج کاملہ کی امید نہیں کی جاسکتی تھی' تاہم بلا خوف تغلیط کہا جا سکتا ہے کہ آٹھہ دس برس کے تعلیمی دور سے جو نتائج اس بارے میں بھی اُسنے پیدا کیے ' وہ بہت حد تک تعجب انگیز اور نہایت قیمتی ہیں -

مولانا شبلی کے مذاق علم و تصنیف و تالیف نے قدرتی طور پر اسکا سامان مہیا کردیا - ایک مصنف کا وجود خود مدرسۂ فن تصنیف ہوتا ہے - خاص خاص طلبا جنکے اندر اس کام سے مناسبت موجود تھی مختلف عنوانوں سے تصنیف و تالیف اور انشاء رسائل کے کاموں پر لگاے گئے ' اور فکر و مطالعہ کی راہیں انکے سامنے کھل گئیں - چنانچہ متخرجین ندوہ میں سے کئی اہل قلم و مصنف پیدا ہوے جو مختلف حیثیتوں سے آجکل کی اہل قلم جماعت میں امتیاز خاص رکھتے ہیں - بہترین مدارس جدیدہ بھی انکے سے نمونے پیدا نہیں کرسکے ہیں -

جس کے لیے مایوسي کا فیصله هو گیا تها' اسکے لیے امیدیں مـر کر پهر زنده هوگئیں !

ایسا هونے کیلیے صـرف ایک هي شاخ عمل کافي نهیں هے بلکه مسلسل اور غیر منقطع کاموں کا ایک پورا سلسله چاهیے - دارالعلوم ندوه کے متعلق جو کچهه هوا ' وہ اس قسم کے کاموں کے لیے ایـک عمده تجربه هے -

ندوة العلما کے سالانه اجلاس ' مدراس کے جلسے کے بعد بالکل موقوف هو گئے تهے ' کیونکه نه تو کام کرنے والے تھے اور نه لوگوں هي کو کسي قسم کي دلچسپي باقي رهي تهی -

مولانا شبلي نے کوشش کي کـه سالانه جلسوں کا سلسله پهـر شروع هو -

سب سے پہلے بنارس میں اسکي تحریک کي گئي اور برسوں کے بعد ندوة العلما کے انعقاد کا غلغله هوا - پهر دوسرا جلسه لکهنو میں هوا - تیسرا دهلي میں اور پانچواں دارالعلوم ندوه کي نئي عمارت میں جسکي صدارت کے لیے سید رشید رضا مصر سے آے ' گو علماء ندوه نے کہا که همیں انکي قابلیت معلوم نهیں !

دارالعلوم کے سنـگ بنیاد نصب کـرنے کا جلسه بهي اسي سلسلے میں شامل هے -

ان جلسوں سے ملـک میں ندوه کي صدائیں دوباره بلند هوگئیں اور اسکے متعلق عـرصے کي خاموشي سے جو افسردگی پهیل گئي تهي دور هوگئی -

(تعلیمي حالت)

ندوه کے متعلق تمام مباحث کا خلاصه بهي عنوان هے - اسکي عظمت کسـي عمـارت سے وابستـه نهیں ' اور نه بهت سا روپیه ملهانا اسکو قابل قدر بنا دیسکتا هے - اصل شے یه هے که جس قسم کي مخصوص طرز تعلیم کے ذریعه وہ ایک خاص جماعت پیدا کرنا چاهتا هے ' اور جس بنا پر میں اُسے " اصلاح دیني " کي سب سے بڑي تحریک سمجهتا هوں ' اسکے لیے کیا هوا اور کس قدر کام کیا گیا ؟

اس سلسله کے کسي گذشته نمبر میں لکهه چکا هوں که اصلاح تعلیم کے بارے میں بعض خاص رائیں رکهتا هوں ' اور میں نے ابتدا سے ندوه پر صرف اس حیثیت سے نظر ڈالنا شروع کي هے که گذشته قرون تغیرات و اصلاح میں جسقدر تحریکیں عالم اسلامي میں پیدا هوئیں اُن سب میں ندوه کا کیا درجه هے ' اور جو راه اُس نے اختیار کی هے وہ اصولاً اصلاح کي کس قسم میں داخل هے ؟ پس یهاں بهي اپني خاص اراء کي بنا پر بحث نه چهیڑونگا بلکه صرف اس بنا پر که ندوه نے جو تعلیمي اصول قائم کیا ' اسکے مطابق اسکے اندر کیا کیا کچهه هوا اور وہ کس نے کیا ؟

آخري سوال کا ایک هي جواب یه هے که مولانا شبلي نے کیا ' کیونکه واقعه کو کیسے جهٹلایا جاے اور حقیقت سے کیونکر انکار کیا جاے ؟

وہ جب دار العلوم میں آے تو اسکي بربادیاں صرف مالي اور مادي حیثیت هي سے نه تهیں ' بلکه سب سے زیاده مصیبت انگیز حالت یه تهي که وہ اپني تعلیم و اصول تعلیم کي معنوي روح سے بهي یکسر محروم تها ' اور باوجود ادعاء اصلاح نصاب و غلغلۂ تجدید تعلیم ' اُسکي حالت اُن مدارس پر کچهه بهي مزیت نهیں رکهتي تهي جو زیاده وسیع پیمانے پر ملک میں پیشتر سے موجود هیں ' اور اُس سے زیاده وسیع جماعت کو تعلیم دے رهے هیں -

ندوة العلما نے اپنے تعلیمي کاموں کیلیے اصولاً تین نئي اصلاحوں کا دعوا کیا تها :

(۱) موجوده طریق مدارس و حسن تقسیم و نظم و اداره کے ساتهه ایک مدرسۂ عربیه قائم کرنا -

(۲) درس نظامیه جو آجکل تمام مدارس هند میں علوم عربیه کا نصاب تعلیم هے ' اسکي اصلاح کرنا اور ایک نیا مکمل نصاب داخل کرنا جو مقتضیات عصریه اور احتیاجات حالیه کے مطابق ' علوم اسلامیۂ صحیحه پر حاوي ' غیر ضروري کتابوں اور قدیم طریق حواشي و شروح سے پاک ' اور علوم شرعیه میں باحسن نهج و باکمل طرق رسوخ و کمال پیدا کرنے والا هو -

(۳) بعض علوم عصریه کي شمولیت اور انگریزي زبان کي تعلیم تاکه انگریزي داں علما پیدا هوسکیں -

لیکن اُس وقت تـک اِن تینوں چیزوں میں سے ایک شے بهي دارالعلوم میں نه تهي - اول تو نیا نصاب دو تین سال تـک داخل مدرسه هو هي نه سکا - پهر انگریزي زبان کي تعلیم کي مخالفت کي گئي - اسکـے بعـد بمشکـل گورا کیا بهي تو اس طرح که صرف پندره روپیه تنخواه کا ایک مدرس انگریزي کیلیے رکها گیا جس سے دو چار لڑکوں نے اے - بي - سي - شروع کردي - فن ادب کي باسلوب جدید تعلیم بالکل نه تهي - مضمون نگاري اور تقریر و خطابت کا کوئي سامان نه تها - طلبا میں بهت سي ذهین طبیعتیں موجود تهیں لیکن برباد جا رهي تهیں - یه تمام باتیں اشخاص پر موقوف هیں - دار العلوم میں ایک شخص بهي ایسا نه تها جو ان باتوں کو محسوس کرے - کرنا اور کرنے کي قابلیت تو بڑي چیز هے -

(ادب و تفسیر)

مولانا شبلي نے سب سے پہلے نصاب تعلیم بدلا اور اس نصاب کی تعلیم شروع کي جو مدراس کے اجـلاس میں منظور هوا تها - فن ادب هماري قدیم تعلیم کي حقیقي روح هے ' اور قران و حدیث کے خزائن و علوم اسي کے اندر مدفون هیں - لیکن هندوستان میں ابتدا سے یه فن مهجور رها اور درس نظامیه کو تو گویا اس سے کچهه واسطه هي نهیں - مولانا نے فن ادب کیلیے خاص طور پر کوشش کي اور صحت تعلیم فن ' و حصول مناسبت تام ' و درس کتب قدماء بیان و بلاغت کے ساتهه صحیح و فصیح عربي میں تقریر و تحریر کا بهي طلبا کیلیے سامان کیا - یه في الحقیقت هندوستان کے تمام مدارس عربیه کے تعلیم ادب میں سب سے پهلي بدعۃ حسنه تهي -

چنانچه چند سالوں کے اندر هي اسکے نتائج ظاهر هوے - متعدد متعلمین ندوه کو عربي میں تقریر و تحریر کي ایسي قابلیت پیدا هوگئي که اُنهوں نے سالانه مجامع میں في البدیهه و برجسته عربي میں تقریریں کیں !

اس بوالعجبي پر همیشه ماتم کیا جائیگا که تمام علوم اسـلامیه کي درس و تدریس کا اصل مقصود قران تها ' اور سب کے سب اسکے لیے بمنـزلۂ آلات و وسائل کے تھے ' مگر اجرام سماویه کا مطالعه کرنے والا دوربین کے بنانے میں ایسا غرق هوگیا که اُسے آسمان کے طرف نظر اُٹهانے کي مهلت هي نه ملي ! یعني معقولات اور فلسفۂ کلام اصل مقصود بنـگئے ' اور قران اور علوم قران بالکل نظر انداز کردیے گئے - پهر یه حالت یهاں تک بڑهي که یه سمجهنا مشکل هوگیا که همارے مـدارس کا اصل مقصود کیا هے ؟ ارسطو اور اسکے بهت دور کے کم فهم ترجمانوں کي پرستش ' یا قران حکیم و حدیث نبوي کا فهم و درس ؟

بعض حامیان نصاب قدیم یه تاویل کرتے هیں که همارا مقصود هر علم و فن میں بذریعۂ مختصرات و مطولات قوم اسدرجه مناسبت

حقيقة الصلاة

(۲)

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء و المنكر ' و انها لكبيرة الا على الخاشعين

(۳)

ایک خاص نماز کي تحقیق بهي اسي ذیل میں ضروري ہے جس کي تعیین و تحدید کا سوال ایک نہایت معرکة الارا مسئله بن گیا ہے ' اور جس نے اصل نماز کے متعلق عجیب عجیب مباحث پیدا کردیے هیں - یعني " صلاة وسطی " جسکے لیے قرآن کریم نے خاص طور پر تاکید کي ہے :

حافظــوا على الصلــوة والصلوة الوسطى -

محافظت کرو نماز کي اور علی الاخص نماز وسطی کي -

(صــلاة الوسطـــى)

نماز وسطی کس نماز کا نام ہے ؟ علماے تفسیر و حدیث کے متعدد قول اس باب میں هیں :

(۱) نماز وسطی عصر کي نماز ہے - اس کي تائید میں ۶۹ حدیثیں مروي هیں ' جن میں ایک خاص خدیث واقعهٔ احزاب کے متعلق ہے اور بقول محدث ابن جریر یہي حدیث تخصیص عصر کي علة العلل ہے :

شغل المشركون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة العصر حتى اصفرت او احمرت - فقال شغلونا عن الصلاة الوسطى ملا الله اجوافهم و قبورهم نارا (۲) -

مشرکوں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو جنگ میں اتنا مشغول کرلیا که نماز عصر ادا کرنے کي مہلت نه ملي ' حتی که آفتاب کا رنگ زرد یا سرخ هوگیا - یعني غروب کا وقت آگیا - اس حالت میں آنحضرت نے فرمایا : " خدا ان کے سینے اور قبریں آگ سے بهر دے ' انهوں نے هم کو نماز وسطی سے روک رکھا " (۲) -

(۲) نماز وسطی ظهر کي نماز ہے - اس کي تائید میں ۲۶ حدیثیں مروي هیں ' جن میں تخصیص ظهر کي علة العلل دو حدیثیں هیں (۳) :

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهــر بالهاجرة و لم يكن يصلي صلاة اشد على اصحــاب النبى صلى اللــه عليه وسلم منها - قال : فنزلت حافظــوا على الصلــوات و الصلاة الوسطى ' و قال ان قبلها صلاتين و بعدها صلاتيــن (۳) -

رسول الله صلی الله علیه وسلم ظهر کي نماز دوپہر ڈهلتے هي پڑهتے تهے - آپ جتني نمازیں ادا فرماتے تهے اس لیے اس سے زیاده اور کوئي نماز صحابه پر گراں نه تهی - اسي بناپر یه آیت اتري که " نمازوں کي اور نماز وسطی کي محافظت کرو " راوي حدیث (زید بن ثابت) نے اس کے وسطی هونے کي یه بهي توجیه کي ہے که ظهر سے قبل و بعد دو دو نمازیں هیں ' پس ظهر وسط میں ہے (۳) -

(۳) نماز وسطی عشاء کي نماز ہے - اس کي تائید میں خصوصیت کے ساتهه اس حدیث سے مدد لي جاتي ہے :

عن عثمان بن عفان قال قال رســول اللــه صلى الله عليــه وسلـم : مــن صلى العشــاء الاخــرة فــى جمــاعــة كان كقيــام نصف ليلــة

حضرت عثمان رسول الله صلی الله علیه وسلم سے روایت کرتے هیں که جس نے عشا کي نماز جماعت کے ساتهه ادا کی اس کي نماز نصف شب تک کي عبادت سمجهي جائیگی -

از روے عقل اسکے وسطی (درمیاني نماز) هونے کی یه علت بهي بیان کي جاتي ہے :

انها مترسطــة بين صــلاتين تقصران : المغرب و الصبح (۱)

نماز عشا مغرب و فجر کی دونوں چهوٹي چهوٹي نمازوں کے مابین متوسط درجه کي نماز ہے (۱)

(۵) نماز وسطی فجر کي نماز ہے - اس کي تائید میں ۱۷ حدیثیں مذکور هیں جن میں سے ایک خاص حدیث یه ہے :

عن ابن عباس انه صلى صلاة الغداة في مسجد البصرة فقنت قبــل الــركــوع وقــال : هــذه الصــلاة الــوسـطى التي ذكــرها للــه " حافظوا على الصلــوات و الصــلاة الوسطى وقوموا لله قانتين " (۲)

بصره کی مسجد میں عبد الله بن عباس نے صبح کی نماز ادا کي جس میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑهي اور فرمایا که نماز وسطی یہي ہے جس کي نسبت الله تعالے نے تذکره کیا ہے که نمازوں کی اور نماز وسطی کي محافظت کرو اور الله کے لیے قنوت کرتے هوے کهڑے هو (۲) -

علامه ابن جریر لکهتے هیں :

و علة من قال هذه المقــالــة ان اللــه تعــالے ذكــره قال : حافظوا على الصلوات و الصــلاة الوسطى و قوموا لله قانتين ' بمعني ' و قوموا لله فيها قانتين ' قال فلا صلاة مكتوبة من الصلــوات الخمس فيها قنوت سوى صلاة الصبح فعلم بذلك انها هي دون غيرها (۳)

جن لوگوں کا قول ہے که نماز وسطي فجر کي نماز ہے وه اس بنا پر یه کہتے هیں که الله تعالے نے فرمایا ہے که نمازوں کي اور نماز وسطی کي محافظت کرو ' اور الله کے لیے قنوت کرتے هوے کهڑے هو - پس وه کهڑے هونے کے معنی عبادت کرنے اور قنوت کرنے کا مطلب نماز میں دعاے قنوت پڑهنا [illegible] هیں - نماز پنجگانه میں نماز فجر کے علاوه کوئی ایسي نماز نہیں جس میں دعاے قنوت پڑهتے هوں ' لهذا معلوم هوا که نماز وسطی جس کے ساتهه قنوت کی شرط ہے فجر هي کي نماز ہے - کوئي اور نماز نہیں ہے (۳)

(۶) نماز وسطی یه تو معلوم نہیں که کون سي نماز ہے مگر انهیں پانچوں نمازوں میں سے ایک نه ایک یه بهي ہے - اس کي تائید میں تین حدیثیں روایت کي گئي هیں ' جن میں دو یه هیں :

(۱) غرائب القران - ج ۲ ص ۳۶۵

(۲) ابن بشار قال ثنا عبد الوهاب قال ثنا عوف عن ابي المنهال عن ابي العاليه عن ابن عباس انه صلى الخ -

(۳) ابن جرير ج ۲ ص ۳۵۰ -

(بهاشا اور سنسکرت)

ندوه کا اولین مقصد اشاعت اسلام تها - دار العلوم اسي ليے قائم هوا که اسکے ليے کام کرنے والے پيدا هوں - آجکل آريا سماج کے نئے مذهبي حلقوں نے مسلمانان هند کے سامنے ايک نيا حريف پيدا کر ديا هے - انسے مباحثه کرنے کے ليے ضروري هے که آنکے علوم و الهيات سے واقفيت هو -

مولانا شبلي نے چاها که دار العلوم ميں ايک کلاس اسکے ليے بهي کهول دي جاے تا که کچهه طلبا ابهي سے اسکے ليے طيار هونے لگيں - چنانچه ايک پنڈت خاص اسي غرض سے ملازم رکها گيا ' اور چند طلبا نے باقاعده پڑهنا شروع کر ديا - عرصے تک يه سلسله قائم تها - مجهے معلوم نهيں پهر قائم رها يا نهيں -

(جماعة خـدام اسـلام)

اس سے بهي اهم تر اور نتائج کے لحاظ سے اعظم ترين خيال جو هوا وه يه تها که طلباے دارالعلوم ميں سے کمسن بچوں کي ايک جماعت عام طلبا سے الگ کرلي جاے - انکا قيام علحده هو' انکي تربيت خاص طور پر کي جاے ' انکے طرز ... ميں فقر و محنت کا زياده خيال رهے - ايک خاص شخص اسطرح انکي نگراني کرے که هر وقت انهي کے ساتهه رهے اور شب و روز کسي وقت بهي آنسے علحده نهو' تاکه اس گروه سے جفاکش ' ايذا دوست ' مذهب پرست ' اور اشاعت اسلام و اصلاح ملت کے کاموں ميں اپنے تئيں فدا کردينے والے طلبا طيار هوسکيں -

يه خيال جس آساني سے ذهنوں ميں آجاتا هے ' اسقدر آسکا کرنا آسان نهيں هے ' اور اسکے ليے جو سامان مطلوب هيں وه خاص اور بهت کمياب هيں - تاهم مولانا شبلي نے حتى الامکان اسکي ايک ابتدائي بنياد سي ڈالديني چاهي اور کمسن طلبا ميں سے ايسے لوگوں کو حزم و احتياط کے ساتهه چن ليا جنهوں نے اس راه کي تکليفيں سننے کے بعد خود هي آنکے جهيلنے کي خواهش کي ' اور جنميں ذهانت و شرافت کے علاوه آور جوهر بهي آوروں سے زياده نظر آے -

انکے قيام کا انتظام مخصوص کيا گيا - مدرسين دارالعلوم ميں سے ايک معتمد ترين بزرگ کو انکي نگراني سپرد کي - تقرير و بحث کي مشق کرائي جانے لگي - چهوٹے چهوٹے بچے جنکي عمريں باره تيره برس سے کسي طرح زايد نهوگي ' برجسته اور رواں و مربوط تقرير کرنے لگے - مذهبي اعمال کي پابندي ميں بهي انکي سختي بهت زياده رکهي گئي - پانچ وقت مسجد ميں وه اولين صف کے نمازي تهے -

ميں نے يه حالات بارها خود ديکهے اور جب کبهي لکهنو گيا انميں سے کسي نه کسي لڑکے کي نسبت اچهي راے قائم کرنے کے مواقع هاتهه آے -

يه ايک صحيح اصول پر محض ابتدا تهي ' ليکن اسکے ليے بهت سے ناياب اجزاء عمل مطلوب هيں - و القصة بطولها -

الهلال کي ايجنسي

هندوستان کے تمام اردو' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو ايجنسي کي درخواست بهيجيے -

دار العلوم ندوه

طلبا کي اسٹرائک

[از وقائع نگار لکهنؤ]

طلباء دار العلوم ندوة العلماء نے کل بتاريخ ۷ مارچ سنه ۱۹۱۴ع مختلف شکايات کي بنياد پر جو کچهه عرصه سے پيدا هو رهي تهيں اسٹرائک کردي - اسوقت بظاهر يه سبب هے که تقريباً دو هفتے هوے که ايک درخواست طلباء نے ناظم صاحب کو دي تهي - اسکا جواب لينے کے ليے ناظم صاحب کے پاس گئے - جناب ناظم صاحب نے بجاے - اسکے که اوس درخواست کے متعلق کچهه فرمائيں ' نهايت سختي سے اپني دار النظامت سے نکل جانے کا حکم ديا اور بهت بري طرح پيش آے -

اسکے بعد بعض مقامي ارکان مکان پر تشريف لائے' اور چند طلباء کو بلاکر دير تک گفتگو کي ' مگر انهوں نے بهي بغير طلبا کي شکايت دريافت فرمائے هوے اسي بات پر زور ديا که اگر تمنے کل سے تعليم شروع نه کر دي تو تمکو مدرسة بجبر فوراً خالي کردينا پڑيگا - طلباء نے اسکا جواب کچهه نهيں ديا' اور اسليے خاموش رهے که بغير هماري شکايات سنے هوے جب يک طرفه فيصله کرديا تو ايسي حالت ميں کچهه کهنا بيکار هے - چونکه اسکے قبل متعلقين دار العلوم نے موجوده طلباء کے اخراج کي قرار داد کرلي هے' اور بارها اسکا اظهار بهي بعض ذمه دار حضرات کي طرف سے هوا هے' اسليے هم اسکے فيصله کا نهايت بيچيني سے انتظار کر رهے هيں - چونکه مقامي ارکان کو دارالعلوم کے معاملات سے کسي قسم کي دلچسپي نهيں هے اسليے اس موقع پر سربرآوردگان قوم سے عموماً اور غير مقامي ارکان دارالعلوم سے خصوصاً يه درخواست هے که اس معامله کي تحقيقات کيليے ايک غير جانب دار کميشن مقرر کيا جاے' تا که وه صحيح واقعات کو دريافت کرنے کے بعد کوئي معقول فيصله کر سکے - طلباء کي شکايات کا اکثر حصه تعليمي معاملات کے متعلق هے اسليے اس اسٹرائک ميں بورڈر اور غير بورڈر تمام شريک هيں - تفصيلي شکايات غالباً طلباء خود قوم کے سامنے پيش کريں' اسوقت قوم کو اونکي مظلوميت و غير مظلوميت کا پورے طور پر اندازه هوجائيگا - (بقيه واقعات مراسلات کے سلسلے ميں هيں)

یہاں کہیں بھی مغائرت نہیں ہے -

ابن ابي دواد ايادى کے مشہور قصیدے میں ہے :

سلـــط المـــوت و المنــون عليهم
فلهــم في صــدى المقــابر هــام

موت اور منون کے درمیان واو عطف سے تفریق کی ہے لیکن معنی دونوں کے ایک ہیں -

ارض حیرہ کا نامور شاعر اور لقمان بن منذر کا سرپرست عدي بن زید عبادي ایک قصیدے میں لکھتا ہے :

فقــد مت الاديـــم لرا هشيـــه
فالفــى قولهـــا كـــذباً و مينـــا

" کذب " اور " مین " دونوں ایک ہي چیز ہیں -

فارسي میں بھي یہي قاعدہ ہے - فردوسي کا شعر ہے :

رو از جوے خلــدش بهنــگام آب
به بيخ انگبين ريزي و شهــد ناب

انگبین اور شہد دونوں دو چیزیں نہیں ہیں -

سیبویہ کا قول ہے :

يجوز قول القائل " مررت باخيك و صاحبك" ويكون الصـــاحب هــوالاخ نفسه

یہ کہنا جائز و درست ہے کہ " میں تیرے بھائي اور تیرے رفیق کے پاس سے گزرا " خواہ جس کو رفیق کہا گیا ہو وهي بھائي ہو - یعني دونوں ایک ہوں ، دو نہوں -

(قنــوت)

قنوت کے کیا معني ہیں ؟ اس مسئلہ میں بھي حسب معمول متعدد اقوال ہیں :

(۱) قوموا لله قانتين میں قنوت کے معني سکوت و خاموشي کے ہیں - اس باب میں ۹ حدیثیں مروي ہیں جن میں ایک یہ ہے :

كنا نقوم في الصلاة فنتكلم و يسال الرجل صاحبه عن حاجتة و يخبــره و يردون عليه اذا سلم ' حتى اتيت انا فسلمت فلم يردوا علي السلام فاشتد ذالك علي ' فلما قضي النبي صلى الله عليه وسلم قال : انه لم يمنعني ان ارد عليك السلام الا انا أمرنا ان نقوم قانتين لا نتكلم في الصلاة ' و القنــوت السكوت (۱)

ہم لوگ نماز میں باتیں کیا کرتے تھے - لوگ اپنے ساتھي سے اپنی ضرورت کے متعلق سوال کرتے ' وہ انھیں جواب دیتا ' اطلاع دیتا ' باهم سلام کرتے ' جواب دیتے ' یہي کیفیت روز مرہ تھي کہ ایک مرتبہ میں حاضر ہوا - نماز ہو رهي تھي ' میں نے سلام کیا ' جواب نہ ملا ' مجھہ پر یہ واقعہ بہت هي گراں گذرا - رسول الله صلے الله علیہ و سلم جب نماز سے فارغ ہولیے تو آپ نے ارشاد فرمایا : " جواب سلام سے مجھے صرف اس بات نے روکا تھا کہ ہم کو حکم ہوا ہے کہ قنوت کے ساتھہ عبادت کریں ' نماز میں نہ بولیں " پس قنوت کے معني خاموشي کے ہیں (۱)

(۲) قنــوت کے معني خشوع و خضوع کے ہیں - اس باب میں پانچ حدیثیں مروي ہیں جن میں ایک یہ ہے :

ان من القنوت الخشوع و طول الركوع و غض البصر و خفض الجناح من هيبة الله - كان العلماء اذا اقام احدهم يصلي يهاب الرحمان ان يلتفت او ان يقلب العصي او لعبث بشي او يحدث نفسه بشي من امر الدنيا الا نا سيا (۲)

قنوت کي ذیل میں خشوع ' طول رکوع ' نظر نیچي رکھني ' خدا کے خوف سے متواضع رهنا ' یہ سب باتیں داخل ہیں - علماے صحابہ کي عادت تھي کہ جب اُن میں کوئي نماز پڑھنے اُٹھتا تو خدا کي اُن پر اتنی هیبت چھا جاتي کہ نہ ادھر التفات کرتے ' نہ کنکریاں اُلٹتے پلٹتے ' نہ کوئي بے کار شغل کرتے ' نہ دنیا کي کسي بات کو جي میں لاتے ' اور اگر لاتے تو بھولے سے لاتے (۲) -

(۳) قنوت سے مراد دعاے قنوت ہے - اس کي تائید میں ابن عباس کي روایت پہلے نقل ہوچکی ہے -

(۴) قنوت کے معنی اطاعت کے ہیں - اس باب میں ۲۴ حدیثیں مروي ہیں جن میں سے اکثر کے راوي ثقہ ہیں ' اور ادبیات عرب سے بھي اس کي تائید ہوتي ہے - علامہ ابن جریر لکھتے ہیں :

اولي هـــذه الاقــوال بالصواب في تـــاويـــل قـــوله و قوموا لله قانتين قول من قال تاويـــله مطيعين ' و ذلـــك ان اصل القنوت الطاعـــة ' و قد تكون الطاعـــة لله فـــي الصـــلاة بالسكوت عما نهي الله من الكلام فيها ' و لذلك وجه من وجه تاويل القنوت في هذا الموضع الي السكوت في الصلاة احد المعاني التي فرضهـــا الله على عبـــاده فيها الا عن قراة قـــرآن او ذكر له بما هو اهله ......وقد تكون الطاعة لله فيها بالخشوع و خفض الجناح و اطالة القيام و بالدعاء لان كلا غير خـــارج من احـــد معنيين من ان يكون مما امـــر به المصلى او مما ندب اليه ' والعبد بكـــل ذلك لله مطيع وهو لربه فيه قانت ' و القنوت اصله الطاعة لله ثم يستعمل في كل ما اطـــاع الله العبـــد ' ...... فتا ويل الاية اذاً حـــافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى وقوموا لله فيها مطيعين ... غير عاصين لله فيهـــا بتضييـــع حـــدودهـــا و التفريط في الواجب بعد عليكـــم فيها وفي غيرها من فرائض الله [۳]

" الله کے لیے قنوت کرتے ہوے عبادت کرو " اس کي تفسیر میں جو اقوال مذکور ہیں اُن میں زیادہ درست اور بہتر یہ تاویل ہے کہ قنوت کرنے کے معنی اطاعت کرنے کے ہیں - سبب یہ ہے کہ قنوت اصل لغت میں اطاعت و فرمانبرداري هي کے لیے موضوع ہے - نماز میں خدا کي اطاعت کي ایک صورت یہ بھي ہے کہ خاموش رہے ' جن باتوں میں خدا نے گفت وگو کرنے کي ممانعت کي ہے اُن میں کلام نہ کرے - آیت میں جو لوگ قنوت کے معني سکوت لیتے ہیں اس تاویل کي ایک شکل وہ بھي ہے - خدا نے بحالت نماز بندوں پر سکوت کو بھي فرض ٹھرایا ہے - البتہ قراءت قرآن یا وہ اذکار جو خدا کے شایان شان ہیں اس کلیہ سے مستثنے ہیں .... نماز میں اطاعت الهي کي ایک دوسري صورت خشوع و خضوع و طول قیام و دعا بھي ہے - یہ تمام چیزیں دو باتوں سے خالي نہیں - یا تو نماز پڑھنے والے کو اس کا حکم ملا ہے ' یا اس کو مستحب ٹھرایا گیا ہے - دونوں حالتوں کي اطاعت میں بندہ خدا کي اطاعت اور قنوت کرنے والا سمجھا جائیگا - قنوت کي حقیقت بھي خدا کي اطاعت ہے - بعد میں اُن تمام اشکال کو بھي قنوت کہنے لگے جن کے ذریعہ سے خدا کي اطاعت کي جاے ...... اس صورت میں آیت کي تفسیر یہ ہوئي کہ نمازوں کی اور نماز وسطي کي حفاظت کرو - اور ان عبادتوں میں خدا کي اطاعت کیا کرو ...... حدود اطاعت کو تلف کرکے نافرمان نہ بنو - نمازوں میں اور دوسرے فرائض و واجبات میں جو امور خدانے تم پر لازم ٹھراے ہیں اُن میں کمي نہ ہونے دو [۳]

(۱) موسى قال ثنا عمر و قال ثنا اسباط عن السدي فى خبر ذكره من مرة عن ابن مسعود قال كنا نقوم الخ

[۱] موسى قال ثنا عمر و قال ثنا اثبات عن السدي في خبر ذكره من مرة من ابن مسعود و قال كنا نقوم الخ -

[۲] مسلم ابن جنادة قال ثنا ابن ادريس من ليث من مجاهد وقوموا لله قانتين قال فمن القنوة طول الركوع الخ -

[۳] ابن جرير - ج ۲ ص ۳۵۴

كنا عند نافع و معنا رجاء بن حياة فقال لنا رجاء سلوا نافعاً عن الصلاة الوسطى فسألناه ، فقال قد سأل عنها عبد الله بن عمر رجل فقال هي فيهن فحافظوا عليهن كلهن (۱)

هم لوگ نافع کے پاس بیٹھے تھے - همارے ساتھہ رجاء بن حیاة بھی تھے - رجاء نے کہا کہ نافع سے پوچھو کہ نماز وسطی کونسی نماز ہے ؟ هم سے لوگوں نے سوال کیا تو نافع نے جواب دیا کہ عبد الله بن عمر سے بھی ایک شخص نے یہی سوال کیا تھا - اُس کے جواب میں ابن عمر نے کہا تھا کہ انہیں پانچ نمازوں میں ایک نماز یہ بھی ہے پس تم سب کی حفاظت کرو (۱)

دوسری حدیث میں ہے :

عن ابي قطيعة قال فسألت الربيع بن خيثم عن الصلاة الوسطى - قال : ارأيت ان علمتها كنت محافظا عليها و مضيعا سائرهن ؟ قلت لا ، فقال : فانك ان حافظت عليهن فقد حافظت عليها (۲)

ابو قطیعه کہتے هیں کہ میں نے ربیع بن خیثم سے نماز وسطی کی نسبت دریافت کیا ، اُنہوں نے کہا " اگر تمہیں یہ معلوم هو جاے تو کیا صرف اسي ایک نماز کی محافظت کروگے اور بقیه نمازیں چھوڑ دوگے ؟ " میں نے کہا " نہیں " اسپر اُنہوں نے کہا کہ " اگر تم نے ان سب نمازوں کی محافظت کی تو اُس کی محافظت بھی کرلی (۲) -

(۷) نماز وسطی ان پانچوں نمازوں کے مجموعه هي کا نام ہے - اس کی تائید میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے :

ان الوسطى مجموع الصلوات الخمس فان الايمان بضع و سبعون درجة اعلاها شهادة ان لا اله الا الله و ادناها اماطة الاذى عن الطريق ، و الصلوات المكتوبة واسطة بين الطرفين (۳)

حقیقت میں نماز وسطی سے مراد اوقات پنجگانه کی نمازوں کا مجموعه ہے ، اس لیے کہ حسب روایت صحیحه ایمان کے کچھہ اوپر ۷۰ درجے هیں ، جن میں اعلی درجه یہ ہے کہ الله تعالی کے سوا اور کسی معبود کے نہ هونے کی شہادت دی جاے ، اور ادنی درجه یہ ہے کہ راستے سے اذیت کی چیزیں هٹا دی جالیں - فرائض خمسه کا درجه ان دونوں کے درمیان ہے اور یہ ان دونوں کناروں کے کیلیے باهم ملنے کی جگه ہے پس یہی وسط ہے (۳) -

(لفظ " وسطی ")

صلاة وسطی میں لفظ " وسطی " کے معنی کیا هیں ؟ علماے لغت و محققین ادبیات کا بیان ہے :

الوسطى تانيث الاوسط ، و اوسط الشي و وسطه خياره ، و منه قوله تعالى : و كذلك جعلنا كم امة وسطاً - و وسط فلان القوم يسطهم اى صار في وسطهم و ليست من الوسط الذي معناه متوسط بين شيئين لان فعلي معناها التفضيل ، و لا يبنى للتفضيل الا ما يقبل الزيادة و النقص ، و الوسط بمعنى العدل

" وسطی " لفظ " اوسط " کا صیغۂ مونث ہے - محاورہ میں کہتے هیں " اوسط الشي " و " وسط الشي " (کسی چیز کا اوسط اور اُس کا وسط) اور اُس سے مراد لیتے هیں " خیار الشي " (بہترین چیز) " اوسط " " وسط " سے تو مشتق ہے مگر اُس " وسط " سے مشتق نہیں ہے جس کے معنی دو چیزوں کے درمیانی حصه کے آتے هیں ، اس لیے کہ " فعلي " جس کے وزن پر " وسطی " کا لفظ ہے ،

و الخيار يقبلهما ، بخلاف التوسط بين الشيئين فانه لا يقبلهما ، فلا يبنى منه افعل التفضيل (۱)

اُس کے معنی " تفضیل " یعنی زیادتی کے هیں ، اور " تفضیل " کے لیے وهي لفظ لائینگے جو زیادتی و کمی دونوں حیثیتوں کو قبول کرسکتا هو - " وسط " جس کے معنے " معتدل " اور " بہتر " کے هیں ، ان دونوں (یعني زیادتي و کمي) کی قابلیت رکھتا ہے (یعني بصورت زیادت اعتدال و بہتري ، اور بحالت نقص بے اعتدالی و بدتری کی گنجایش بھی اس میں نکل سکتی ہے) بخلاف اُس " توسط " کے جس سے دو چیزوں کا درمیانی حصه مراد هو ، کیونکه اس میں دوسرا پہلو آسکتا هي نہیں ، لہذا صیغۂ " افعل التفضیل " اس سے نہیں بنا سکتے (۱)

یعني جن روایتوں کی بنا پر نماز وسطی کے لیے اوقات پنجگانه میں سے کسی ایسی نماز کی تعدید کی جاتی ہے جو تمام نمازوں کے درمیان میں واقع هو ، یہ تخیل هي بر خود غلط ہے - کیونکه وسطی کے یہ معنی هي نہیں هیں -

(۵)

اس تحقیق کی تائید میں کہا گیا ہے کہ واو العطف يقتضي المغايرة (واو عطف کا اقتضا یہ ہے کہ معطوف و معطوف الیه دونوں دو علحدہ چیزیں هوں) پس حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى میں واو عطف موجود ہے ، لہذا صلوات سے جو نمازیں مراد هیں ، اُن کی ذیل میں صلاۃ وسطی کیوں کر آسکتی ہے ؟ لا محاله اسے کوئی دوسری نماز فرض کرنا پڑیگا -

یہ شبه اگر صحیح ہے تو وہ روایتیں جو اوقات پنجگانه کی نمازوں میں سے کسی ایک نماز کو وسطی بنا رهي هیں ، یقیناً ماننی پڑینگی - نماز وسطی کو فرائض خمسه کے علاوہ ایک دوسری نماز ماننا هوگا ، اور تحقیق کے لیے بحث کی ضرورت هي نه رهیگی -

لیکن اسکا جواب دیا گیا ہے کہ هر واو کو واو عطف مان لینا هي غلط ہے - واو کی ایک قسم واو زائدہ بھی ہے جس کی متعدد مثالیں خود قرآن کریم میں موجود هیں ، مثلاً : و كذلك نفصل الايات -

و لتستبين سبيل المجرمين

و كذلك نرى ابراهيم ملكوت السماوات و الارض

و ليكون من الموقنين

خود عطف میں بھی جہاں ایک قسم عطف وصفي کی ہے جس میں معطوف و معطوف الیه میں مغائرت ضروری ہے ، وهاں ایک دوسری قسم عطف ذاتی کی بھی ہے جسے اس تفریق سے کچھہ سروکار نہیں - آیتوں میں عطف ذاتي کی بکثرت نظیریں وارد هیں ، مثلاً :

و لكن رسول الله و خاتم النبيين

سبح اسم ربك الاعلى ، الذي خلق فسوى ، و الذي قدر فهدى ، و الذي اخرج المرعى -

ان مثالوں میں کوئی ایک بھی ایسی نہیں ہے جسے مغائرت کے ثبوت میں پیش کرسکیں - یہ سب عدم مغائرت کے لیے هیں - اسی طرح بے شمار آیتیں نقل کی جاسکتی هیں ، مما لا حاجة الى سردها لما هو معلوم بالبداهة -

عرب کا ایک قدیم شعر ہے :

الى الملك القرم و ابن الهمام
و ليث الكتيبة فى المزدحم

(۱) یونس بن عبد الاعلى قال اخبرنا ابن وهب قال ثنى هشام بن سعد قال برضاه منه نافع الخ -

(۲) احمد بن اسحاق قال ثنا ابو احمد عن قيس بن الربيع عن سيرين بن طارق عن ابي قطيعة قال الخ -

(۳) غرائب القرآن - ج ۲ ص ۳۶۳ -

(۱) فتح البیان - ج ۱ ص ۳۱۵ -

سیڑھیوں کے قریب استادہ ہے جو آگے مندر کے طرف جاتی ہیں - اسکے دونوں جانب وضو کے - لیے چھوٹے چھوٹے حوض بھی ہیں -

اب سے پہلے قربانگاہ وغیرہ غیر معلوم تھیں - تازہ حفریات میں جرمنی کے مشن نے یہ قربانگاہ اور وہ سیڑھیاں بھی دریافت کرلی ہیں جن پر سے پوجاری قربانی کے لیے آیا کرتے تھے -

قدیم اشوری مندروں میں ترمیم و تغیر کرنے کے مجرم صرف مسلمان فاتح ہی نہین ہیں - عیسائی کشورکشا بھی اسمیں مسلمانوں کے برابر کے شریک ہیں - البتہ ہر ایک کے مصالح جدا گانہ تھے ' اور جس نے جو تغیر کیا وہ اپنے مصالح کے لحاظ سے کیا -

عیسائیوں نے جب بعلبک فتح کیا تو اُنکی اولین و آخرین کوشش یہ تھی کہ جسطرح بھی ہوسکے ' قدیم اشوری بت پرستی کو مٹایا جائے اور اسکے آثار اس طرح معو کردیے جائیں کہ انھی مقامات پر عیسائی مقدس عمارتیں تعمیر ہوں - چنانچہ انھوں نے فتح بعلبک کے بعد قربانگاہ کے ایک حصہ کو کھود کے سطح زمین کے برابر کردیا اور دوسرے حصہ پر اسطرح ایک کلیسا بنا دیا کہ اسکا فرش قربانگاہ کی چوٹی کے برابر تھا - دوسرے بڑے مندر کو بھی اسلیے ڈھا دیا کہ اس کے ملبے سے کلیسا بنالیں -

بیکشس کے مندر کے ستون جن پر چھتا قائم ہے

خیر ' اس طویل و عریض صحن سے انسان ایک وسیع زینے پر ہوکے خود مندر کے اندر داخل ہوجاتا ہے - اس مندر کی عمارت میں سے اب صرف ستون باقی رہگئے ہیں - ان ستونوں کے متعلق پروفیسر ٹائیلر (Prof. Taylor) لکھتے ہیں :

" میرے علم میں قدیم صنعت کے پس ماندہ آثار میں ان ستونوں سے خوبصورت کوئی شے نہیں - ہر رخ سے اور چاند اور سورج ' دونوں کی روشنی میں انکی حالت بالکل یکساں ہے -

ایک عجیب بات یہ ہے کہ اگر کسیقدر فاصلے سے ان ستونوں کو دیکھیے تو اپنے باہمی مکمل تناسب کی وجہ سے جسقدر انکا طول ہے اس سے کہیں زیادہ معلوم ہوتے ہیں !

یہ عظیم الشان و سر بفلک ستون جس چبوترہ پر قائم ہیں وہ بجاے خود ایک حیرت انگیز چیز ہے - یہ چبوترہ کیا ہے ؟ ایک دیوار ہے جسکی بلندی ۴۰ فیٹ کی ہے - ان ستونوں کا قطر ساڑھے سات فیٹ ہے - طول مع قرطاجنی گنبدوں کے ۷۰ فیٹ -

* * *

یہاں تک تو بعلبک کے مشہور ترین آثار یعنی بڑے مندر کے کھنڈروں کا تذکرہ تھا - اب ہم دوسرے بڑے مندر کے کھنڈروں کے حالات لکھنا چاہتے ہیں -

جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں دوسرا مندر بیکچش کا مندر ہے - یہ مندر بڑے مندر کے جنوب میں واقع ہے - یہ دونوں ایک دوسرے سے بالکل آزاد و بے تعلق ہیں - اس مندر کی سطح پہلے مندر کی سطح سے کسیقدر پست ہے - اس میں کوئی صحن نہیں - مشرق کی طرف سے ایک زینہ ہے - اسی پر چڑھکے مندر میں جاتے ہیں - اسکے حجرے طول میں زیادہ اور عرض میں کم ہیں - اس کی دیواریں باہر سے بالکل سادی ہیں - البتہ جس پتھر سے بنائی گئی ہیں وہ خوب درست کرلیا گیا ہے ' اور جوڑ تو اس قدر خوب ملاے ہیں کہ تعریف نہیں ہوسکتی - دونوں سروں کے اتصال کا یہ عالم ہے کہ چھری کا پھل بھی اندر نہیں جاسکتا - اس حجرے کے دونوں طرف کوئی دس فیٹ کے فاصلے پر چکنے ستونوں کی ایک قطار ہے - یہ ستون مع اپنے بالائی حصہ کے ۵۲ فیٹ بلند ہیں - چھت کی دیواروں کے ساتھ اُنھیں پتھر کے ٹکروں کے ذریعہ ملایا گیا ہے - ان ٹکروں کی تعداد بہت ہے اور ان پر بادشاہوں اور دیوتاوں کی تصویریں کندہ ہیں - ان تصویروں کے بیچ بیچ میں پھولوں وغیرہ کی تصویریں بھی بنی ہوئی ہیں - غرضکہ یہ چھت صنعت و قلمکاری کے لحاظ سے عجیب و غریب ہے -

حجرے کی دیواریں تو ابھی سالم و ثابت ہیں البتہ اکثر ستون گرگئے ہیں - جو حصہ ابھی نہیں گرا ہے اسمیں شمال کی حالت بہت زیادہ بہتر ہے -

اس مندر کے دروازے کو اسکا درۃ التاج سمجھنا چاہیے - کیونکہ اگرچہ اس عمارت کے اور حصوں میں بھی گلکاری کی ہے اور صنعت کے عمدہ عمدہ نمونے دکھائے گئے ہیں ' مگر دروازہ کی صنعت ان سب سے بدرجہا بہتر ہے -

یہ دروازہ ۴۳ فیٹ بلند اور ساڑھے ۱۲ فیٹ عریض ہے - اسمیں جسقدر حصہ پر گلکاری کی ہے اسکی مقدار ۶ فیٹ کے قریب ہے -

یہ تو آپکو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے کہ تیسرا مندر زہرہ کا ہے - یہ مندر دوسرے مندروں کے کھنڈر سے ۲ سو میل پر واقع ہے - یہ ایک قرطاجنی وضع کی عدیم المثل عمارت ہے جسکا اندرونی حصہ خوب ہی آراستہ ہے - اندرونی ستونوں کی وجہ سے یہ عمارت بالکل ہشت گوشہ معلوم ہوتی ہے - یونانی عیسائیوں نے اسکو سینٹ باربرا کا گرجا بنا لیا ہے - گذشتہ صدی میں انھوں نے اسکی تجدید کی کوشش بھی کی تھی جو کچھہ زیادہ کامیاب نہیں ہوئی -

بعلبک

تاریخ قدیم اور تمدن اسلامی کا ایک صفحہ

(۱)

یہ آثار جو اس مضمون کا موضوع ہیں' دو بڑے اور ایک چھوٹے مندر کے کھنڈر ہیں - بڑے مندروں میں ایک جوپیٹر (مشتری) کا مندر ہے اور دوسرا بیکس (Bacchus) کا - چھوٹا مندر وینس (Venus) زھرہ) کا ہے - گو یہ آثار چنداں زیادہ نہیں مگر انکی وجہ سے خود اس شہر پناہ کے متعلق سوء ظن نہ کیجیے جسکی آغوش میں یہ پس ماندہ نشانیاں ملی ہیں - اسکی عظمت و وسعت کا تو یہ عالم ہے کہ قدیم روما کے سے کتنی ہی کھنڈر اسمیں آجا سکتے ہیں !!

یہ آثار جس جگہ پر قائم ہیں وہ معمولی زمین نہیں بلکہ ایک محدب اور پختہ چبوترہ ہے جسکے موجد غالباً فنیقی ہیں - اس کا طول ۳۲۱ گز' عرض ۲۰۰ گز' اور طول ۱۵ سے ۳۰ قدم تک ہے - اس عظیم الشان چبوترے کے نیچے سے مسقف راستے گئے ہیں - یہی راستے ہیں جن سے ہوکر مندر میں آنا پڑتا ہے -

جیسا کہ ہمنے ابھی بیان کیا ہے یہ آثار تین [illegible] مندروں کے کھنڈر ہیں - ان میں سب سے زیادہ اہم و مقدم وہ کھنڈر ہیں جن کا تعلق بڑے مندر (جوپیٹر کے مندر) سے ہے -

اس مندر میں آنے کا راستہ مشرق کی طرف سے ہے - پہلے سیڑھیوں کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہوتا ہے جو ایک پھاٹک پر جاکر ختم ہوتا ہے - یہ پھاٹک در اصل ایک پر شوکت و عظمت محراب ہے - اسکے آگے ستونوں کی قطار ہے - مندر کے اندر جانے کا اصلی راستہ یہی ہے - اسکے دروازے ہر وقت کھلے رہتے تھے' اور پوجاری نہایت خضوع و خشوع اور جوش عقیدت و فرط اعتقاد کے ساتھہ ان ستونوں میں سے ہوکے اندر جاتے تھے - ان ستونوں میں سے تین کے زیریں حصے میں چند کتبے بھی ہیں - ان کتبوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مندر ہیلیپولس کے جلیل القدر دیوتاؤں کے نام پر بنایا گیا تھا -

عربوں نے جب بعلبک فتح کیا تو کسی قدر تغیر و ترمیم کے بعد اسکو ایک قلعہ بنالیا - انہوں نے ان ستونوں اور سیڑھیوں کو مسمار کردیا' اور ان کی جگہ انکے ملبے سے ایک نہایت مستحکم فصیل بنالی -

تاریخ نے اپنے آپ کو دھرایا ہے - جرمنی کے مشن نے بھی دیوار ڈھاکے اسی جگہ سیڑھیاں بنالی ہیں جہاں پہلے تھیں - اب پھر ایک شخص اسیطرح سیڑھیوں سے مندر میں آتا ہے جسطرح عہد قدیم کے پوجاری آیا کرتے تھے !!

جرمن مشن کی اس کارروائی کے لیے ہر سیاح اپنے آپ کو مرہون منت محسوس کرتا ہے' کیونکہ اس دیوار کے ہٹ جانے سے مندر کا قدیمی نقشہ بالکل واضح ہوگیا ہے -

بعلبک کے سب سے بڑے مندر کے بعض آثار و سر بفلک ستون -

اس محراب نما پھاٹک کے بعد تین دروازے پہلو بہ پہلو ہیں - ان دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ بڑا اور مرکزی دروازہ ہے - اس دروازے سے اندر داخل ہو جایئے تو ایک چھوٹا سا شش گوشہ صحن ملتا ہے - کسی زمانہ میں یہ چھوٹا سا صحن ہر طرف سے ستونوں کی قطاروں میں محصور تھا - ستونوں کی تعداد قریباً چھہ تھی' جنمیں سے چار کے پہلوؤں میں کمرے تھے - عربوں نے اس تیسرے راستہ کو بھی بند کردیا اور ان دروازوں کو اپنی قلعہ بندیوں کے سلسلے میں لیلیا -

ان تین راستوں سے گذرنے کے بعد اب آپ بڑے مندر یا قربانگاہ کے مندر میں پہنچینگے - اس کی وسعت کا کسیقدر اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ ۴۴۰ هزار فیت لمبا اور ۳۷۰ هزار فیت چوڑا ہے !!

درمیانی اور اسکے ایک پہلو کا دروازہ گر پڑا ہے' مگر انکے اجزاء پریشان پھر جمع کرکے اسی جگہ رکھدیے گئے ہیں' جہاں کبھی یہ دروازے تھے -

اس صحن کے تین طرف یعنی مشرق' شمال' اور جنوب میں نیم مربع کمرے ہیں - ان کمروں میں مجسموں کے رکھنے کے لیے طاق بنے ہوے ہیں - افسوس ہے کہ ان مجسموں کا ایک نمونہ بھی اب موجود نہیں ! یہ کمرے ان پوجاریوں کے لیے تھے جو یہاں پرستش کی غرض سے آکے رہتے تھے -

کمروں کے آگے مصری ستونوں کا سلسلہ ہے - ان ستونوں کے بالائی سروں پر نہایت نفیس و کمیاب کندہ کاری ہے - افسوس ہے کہ ستون گرپڑے ہیں اور انکے اجزاء صحن میں پڑے ہوے ہیں - بڑی قربانگاہ کا جو کچھہ حصہ باقی رہگیا ہے وہ ابھی وسط صحن میں ان

قدیمي وضع کي مشہور ٹوپي هے - (عباسیه کي قلنسوہ بهي اسي طـرح کي لنبي اور نـکیلي ٹوپي هوتي تهي - یه در اصل ایراني مجوسیوں کي ایجاد هے - الهلال) جاڑے میں سیاہ پوستین اوڑهتے هیں جو قورکا کہلاتي هیں -

گرج مسلمان هوں یا عیسائي ' اکثر یہي لباس پہنتے هیں - انکے یہاں جبه ارخا لوخ کہلاتا هے - بعض لوگ پپاخ نہیں اوڑهتے بلکه ایک کپڑا سر پر باندهلیتے هیں - جسکو انکے یہاں باباماتي کہتے هیں - بعض لوگ ایک اور قسم کي بني هوئي ٹوپي اوڑهتے هیں جو باشلاقي کہلاتي هے - اسمیں گهنڈیاں سي هوتي هیں ' اور اسکے دونوں سرے اتنے لمبے هوتے هیں که رانوں تک آتے هیں -

گرج تیسري صدي عیسوي کے آخر اور چوتهي صدي عیسوي کے آغاز میں عیسائی هوے - گرجي زبان جسطرح بولي جاتي هے اسیطرح لکهي بهي جاتي هے - اسکے حروف بالکل نرالي وضع کے هیں اور اسي لیے کسي زبان کے حروف سے انهیں تشبیه نہیں دیجا سکتي - یه حروف نہایت قدیم هیں - بیان کیا جاتا هے که چوتهي صدي قبل مسیح میں ایجاد هوے -

گرجوں میں بہت سے شعرا گذرے هیں جنمیں سب سے زیادہ مشہور روستا فللي هے - روستا فللي تیسري صدي عیسوي میں تها - اسکي بہترین نظم وہ هے جو " تیندوے کي کهال " کے نام سے مشہور هے -

قوقاز کے دو حصے هیں اور دونوں قوقاز کے سلسله کوہ کي وجه سے ایک دوسرے سے عمدہ هیں - ایک حصه یورپ میں هے اور دوسرا ایشیا میں - یورپین حصے میں گرجي ' منجریلي ' ازجیني ' سواني ' شیشاني ' اور انکے علاوہ روسي ' ارمني ' ترکي ' ایراني ' غرضکه کوئي تیس مختلف زبانیں بولي جاتي هیں -

مسقط میں یورپین تمدن کي تکمیل اور ریاست کا خاتمه !

سلطان حال موٹرکار پر سوار جارهے هیں

اسکا بجٹ ۹۷ ملین روبل (تقریباً ۷۰ ملین پونڈ) هے - قوقاز میں تجارت کا بیشتر حصه ارمنیوں کے هاتهه میں هے - صنعت میں بهي وهي پیش پیش هیں اور زرگري کي تو یه حالت هے که خنجروں اور تلواروں کي تمام مرصع اور سادي نیامیں انهی کے هاتهه کي بني هوتی هیں -

یہاں دیسي فوجي افسر روسي افسروں کي طرح فوجي کاسکیٹ نہیں پہنتے بلکه عجمي قلبق پہنتے هیں ' جس پر طلائي یا نقرئي ایران کا نشان حکومت اور اس کے اوپر روسي تاج بنا هوتا هے -

قوقاز میں سردي نہایت سخت پڑتي هے ' حتی که کبهي کبهي مقیاس الحرارت (تهرما میٹر) صفر کے درجے سے نیچے تک اتر آتا هے -

قوقاز اور تمام وسط ایشیا میں روسي حکومت انیسویں صدي میں قائم هوئي ' لیکن بخارے کي خود مختاري ابهي تک روس کے زیر سیادت باقي هے (محض براے نام - الهلال) -

قوقاز کے گورنر جنرل کا لقب هندوستان کے گورنر جنرل کي طرح نائب الملک (وائسراے) هے - اسکي کل آبادي کوئي سات ملین هے ' جسمیں تین ملین مسلمان ' دو ملین گرج ' دو لاکهه منجرلیان هیں - گرج اور منجرلیان دونوں قومیں مذهباً ارتهوڈکس اور رومن کیتهولک هیں - زیادہ تعداد آرتهوڈکس کي هے - گرجوں میں مسلمان بهي هیں ' جنکي مجموعي تعداد ۹۰ هزار هے - ارمني تمام دنیا میں ۴ ملین هیں ' جسمیں سے ڈیڑہ ملین قوقاز میں ۲ ملین دولت عثمانیه میں ' اور نصف ملین ایران میں -

یہاں ایک قوم رهتي هے جسکا نام " سوانت " هے مگر اسکي تعداد معلوم نہیں - یه ابهي تک بالکل ابتدائي طبیعي حالت پر هے - چنانچه اسوقت بهي وہ بهیڑوں کي کهالیں پہنتے هیں -

قوقاز میں یہودي بهي هیں ' اور انکي تعداد معقول هے یعني ۳ لاکهه -

قوقاز میں دو فوجي چهاونیاں هیں - ایک قارهي میں عثماني سرحد پر ' دوسري تفلیس میں - ان دونوں چهاونیوں کي هر پلٹن میں ۷۰ هزار سپاهی هوتے هیں -

میں ولا دیقا فقاز سے تفلیس موٹر کار پر واپس آیا اور تفلیس سے ریل میں سوار هوکر ۱۲ گهنٹے سے زائد میں باکو پہنچ گیا -

(بـاکـو)

یه شہر بحر خزر پر واقع هے - پہلے یه ایران کے ماتحت تها مگر اب روس کے زیر نگیں هے - تمام شہر بالکل نئے طرز کا بنا هوا هے - سڑکیں بالکل باقاعدہ هیں - روشني برقي هے - یہاں کي آب و هوا نہایت خراب ' اور گرمي تفلیس سے بهي زیادہ هے - اسکي وجه یه هے که یہاں سے ایک گهنٹے کي مسافت پر کراسن تیل کے چشمے هیں - هر چند که ان چشموں سے دولت کے چشمے اُبلتے هیں اور اهل شہر کیلیے سونے کے سیلاب بنکر بہتے هیں ' لیکن انکي وجه سے گرمیوں میں یہاں کا موسم نا قابل برداشت بهي هو جاتا هے -

باکو کراسن تیل اور پٹرول کي سلطنت سمجها جاتا هے - چنانچه خود اسمیں اور اسکے نواح میں جسقدر چشمے اس وقت موجود هیں انکي تعداد ایک سو هے - دنیا میں جسقدر گیس بکتا هے اس کا نصف حصه انهیں چشموں کے تیل سے بنتا هے -

باکو میں بہت سے مسلمان لکهپتي هیں ' مثلاً موسی نامي یوف ۶۰ ملین روبل (۹ ملین پونڈ) کے آدمي هیں - حاجي زین العابدین تقي یوف کي حیثیت پچاس ۵۰ ملین کي تهي - مرزا علي یوف شرحه اور شیخ علي دادا یوف کے پاس ۳۰ ' ۳۰ ملین هیں - مختار روف کوکی ۲۵ ملین کے سمجهے جاتے هیں -

(حاجي زین العابدین ایراني الاصل اور ایک نہایت متدین و وطن پرست شخص تها - سفر نامه حاجي ابراهیم بیگ اسي کي تصنیف هے - وہ اپنے پاس سے پوري قیمت دیکر حبل المتین کلکته کی آٹهه سو کاپیاں علما و مجتهدین ایران و عراق میں برسوں تقدیم کراتا رها تا که وہ وضعیت زمانه سے واقف هوں اور ملت و وطن کي بربادیوں کو سمجهیں - فاضل مراسله نگار کو اسکے حالات معلوم نہیں نور الله مرقدہ - الهلال) -

تقي یوف پہلے شیالا کے نام سے بہت مشہور تهے ' مگر اب انکا نام هی نام مشہور هے - انکے کئي اسٹیمر دریا میں چلتے هیں - انکے علاوہ بنک اور کار خانے هیں - اپني قوم پر بهي انکے بیشمار احسانات هیں - کتني هي اسپتالیں بنوائیں ' لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے مدرسے قائم کیے ' اور طرح طرح کے نیک کاموں میں حصه لیا - ان کارهاے خیر سے انکے نام کو زندگي جاوید حاصل هوگئی هے ' اور انکا ذکر تمام مجلسوں میں لوگوں کي زبانوں پر رهتا هے - یه بهي خدا کي قدرت هے که انکو یه مرتبه ملا - پہلے تو انکي حالت یه تهي که انکے پاس کچهه بهي نه تها -

عالم اسلامی

چرکس، گرج، داغستان، قوقاز، و ترکی

اثر محمود رشاد بے

(۳)

قوقاز سے تین گھنٹے کي مسافت پر صوبہ قوبانسکي واقع ہے - یہاں اکثر چرکس قبائل رہتے ہیں جنکے نام ابزاخ، ما ترقاے بجدوغ، کمکو، شابغ، اور حکوس ہیں - اس صوبہ کا یہ نام نہر قوبان کي مناسبت سے ہے - یہ نہر سلسلہ کوہ قوقاز کے کوہ البرز سے نکلي ہے اور بحر اسود سے جاکے ملگئي ہے -

امبز کے شمالي پہاڑوں کے دامن میں قرہ جاے کے چرکسي قبائل رہتے ہیں - چرکسوں کا ایک اور قبیلہ ہے جس کا نام شہنشانسو ہے - یہ قبیلہ بھي پہاڑ کا رہنے والا ہے -

اس موقع پر ان قبائل کو نہ بھولنا چاہیے جنکا ذکر بلاد یاني کے تذکرہ میں آچکا ہے -

اگرچہ چرکسوں کي تعداد ۵ لاکھ سے زیادہ نہیں، مگر با ایں ہمہ تمام اہل قوقاز انکے نام سے تھراتے ہیں کیونکہ وہ شجاعت، جرات، تیر اندازي، اور اسپ سواري میں مشہور ہیں - خود حکومت روس خاص انکا بھي خیال کرتي ہے اور دوسروں سے زیادہ عزت کرتي ہے -

تیرسکی سے شہر شیخ شامل تک ۱۶ گھنٹے کا راستہ ہے - ۶ گھنٹے گاڑي میں بیٹھنا پڑتا ہے اور ۱۰ گھنٹے پیدل چلنا پڑتا ہے - یہ نامور شخص داغستان کے قبیلہ لزجین میں سے ہے اسکا اصلي نام شمویل ہے مگر عام طور پر ہر طرف وہ شامل ھي کہلاتا ہے -

شیخ شامل نہ صرف ایک فوجي اور جنگي انسان تھا، بلکہ ایک سخت دیندار اور منتظم شخص تھا - اس نے اپنے زمانے میں جامع قوقازیہ بنوائي اور شرعي عدالتیں قائم کیں، اور جب روس نے اسکے وطن عزیز و محبوب کو لینا چاہا تو اس نے اسکي مدافعت میں مسلسل ۴۵ سال تک جنگ جاري رکھي - ۱۳ سال تک تو ایک دوسرے شخص کے جھنڈے کے نیچے لڑا، اور ۳۲ برس تک خود اپنے علم کے نیچے - اگر حاجي مراد نامي ایک شخص خیانت نہ کرتا تو یقینا روس کبھي بھي اسے قید کرنے میں کامیاب نہ ہوتا -

شیخ شامل جب قید ہوگیا تو روس نے اسے رہنے کے لیے ایک خاص کوٹھي شہر کالوجا میں دیدي جو موسکو سے ۴ سو میل کے فاصلہ پر نہر اوکا کے ساحل میں واقع ہے -

شیخ شامل ایک عرصہ تک یہاں نہایت عزت و احترام کے ساتھہ رہا - اسکے بعد حکومت روس نے اسے حجاز جانے کي اجازت دي - شیخ شامل حجاز روانہ ہوا، اور حج بیت اللہ اور زیارت روضہ مطہرہ نبوي سے مشرف ہوکے مدینۂ منورہ ھي میں اقامت اختیار کرلي - یہاں تک کہ وہیں انتقال کیا -

شیخ شامل نے تین لڑکے اپني یادگار میں چھوڑے - ایک محمد شافع جس نے روسي مدارس میں تعلیم پائي اور پھر روسي فوج میں بھرتي ہوا اور ترقي کرتے کرتے جنرل کے عہدے تک پہنچا - تین سال ہوے کہ اس نے انتقال کیا ہے - دوسرا غازي محمد جس نے مدینہ منورہ میں انتقال کیا - تیسرا محمد کمال بے جو آجکل یہیں موجود ہے -

شیخ شامل کي قبر مدینہ منورہ میں ابن حجر مکي کي قبر کے آگے، اور حضرۃ ابن عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کي قبر کے پہلو میں ہے -

داغستان کي آبادي ۸ لاکھ ہے - ان لوگوں میں بھي وہ تمام صفات عالیہ اور حالات سامیہ پائے جاتے ہیں جو انکے بھائي چرکسوں میں ہیں - داغستان کي تہذیب و شایستگي، فضائل و کمالات کي روح، اور انکے اصلاح و تقوی کا سہرہ ایک بخاري عالم شیخ محمد بن سلیمان کے سر ہے، جس نے في الحقیقت اسلام کي سب سے بیش قرار خدمات انجام دیں - اسي شیخ جلیل کي صحبت سے ایک بزرگ شیخ منصور نامي اٹھے، جنھوں نے روس کے خلاف جہاد دیني کی دعوت دي، اور جنکے ایک شاگرد شیخ شامل بھي تھے -

چراکس، لزجین، اور اباذا قوقاز کي قدیم ترین قومیں ہیں - تاریخ میں ان سے پہلے ممالک قوقاز میں کسي قوم کے رہنے کا پتہ نہیں چلتا -

یہ قومیں پیدایش مسیح سے تین ہزار سال پہلے وسط ایشیا سے یہاں آئیں اور یہیں رہگئیں - آٹھویں صدي عیسوي میں حلقہ بگوش اسلام ہوئیں، اور پھر ان سے اسلام کو نہایت تقویت و تائید ہوئي کیونکہ انکي شجاعت و بسالت معمولي نہ تھي -

سد ہندیہ کا افتتاح بغداد میں

قاضی بغداد، گورنر، و حکام و اشراف شہر -

ان سب کا خاندان قریباً ایک ھي ہے، لیکن جب قوقاز میں یہ قومیں آئیں اور مختلف حصوں میں رہنے لگیں تو زبانوں میں اختلاف پیدا ہوگیا اور قریباً ہر ایک کي ایک نئي زبان بنگئي -

یہ تمام زبانیں صرف بولي جاتي ہیں - لکھي نہیں جاتیں - ان زبانوں کے سب سے زیادہ نمایاں حروف حاء، خاء، سین، شین، قاف، اور عین ہیں - ان قوموں کے تمام معاملات عربي میں ہوتے ہیں - یہاں کے علماء اور امام عربي پڑھنا اور لکھنا دونوں جانتے ہیں، اور داغستان میں تو عربي بولتے بھي ہیں -

یہ تمام قبائل اپنے گونہ گوں اختلافات کے باوجود ایک ھي قسم کا لباس پہنتے ہیں جسکو چرکسکا کہتے ہیں - چرکسکا ایک جبہ سے عبارت ہے جسکو شوخا بھي کہتے ہیں - شوخا کے سینہ پر انگلیاں سي بني ہوئي ہوتي ہیں جسکو گازیري کہتے ہیں - گازیري دراصل کارتوس رکھنے کے لیے تھیں، مگر اب محض نمایش اور حفظ وضع قدیم کے لیے رہگئي ہیں - پیٹ پر ایک خنجر لٹکا ہوتا ہے - اسکو کنجال کہتے ہیں - اسکي نیام طلائي مرصع کبھي غیر مرصع اور نقرئي ہوتي ہے - زیادہ تر انکے سروں پر پپاخ ہوتي ہے جو ایران کي

مکتـــوب لنـدن

میں نے ایک دو سال ہوے لکھا تھا کہ مسلمانوں پر خراب وقت آیا اور اس سے بھي خراب تو آنے والا ہے - جنـگ بلقان نے اوس خراب وقت کو بد قسمتي سے هم سبکو دکھا دیا - خدا ایسا وقت کسي پر نہ لاے - زمین پر جہنم کا نظارہ دیکھنے کي کسے تاب ؟ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ اگر هم غافل رہے تو جلد هي اس سے بھي خراب وقت مسلمانوں پر آنے والا ہے - همکو هماري غفلت کي سزا دینا فطرت کے قانون کے مطابق ہے - اسلیے اوس سزا کا ملنا یقیني ہے اور آثار ظاهر کر رہے هیں کہ اسکا انتظام هو رہا ہے -

اچھا پھر وهی سوال هوتا ہے کہ با وجود خدا کے مکرر دعوون کے کہ مسلمان و مومن فتحیاب هونگے' یہ بلائیں ' یہ شکستیں' همکو کیوں نصیب هوئیں - اور میں آئندہ ان سے بھي بہت سنگین بلاؤں کا کیوں خوف دلا رہا هوں ؟ نہیں میں پھر کہتا هوں کہ خدا کا کلام سچا تھا - سچا ہے - اور سچا رهیگا -

هم نے شکستوں پر شکستیں کھائیں - محض اسوجہہ سے کہ هم در اصل مسلمان نہ تھے - اور اگر هم مومن نہ هوے تو اور سنگین شکستیں کھاینگے اور جلد هي کھاینگے - اگر وہ امانت جو همکو رب العالمین نے سپرد کي تھي وہ بھي هم سے جاتي رہے اور کسي دوسري قوم کو نصیب هو جاے تو عجب نہیں -

کسقدر صدمہ کي بات ہے کہ هم لوگ جو اسلام کے نام کو روشن کرنے کے لیے خلق هوے تھے' آج خود همارے هي هاتھوں اسلام کے فلک رتبہ نام پر خاک ڈالي جا رهي ہے ! هم اُس اسلام کو بدنام کر رہے هیں اپنے اعمال و افعال سے جسکا نام همارے اجداد کو جان ' مال' اولاد ' غرضکہ هر چیز سے زیادہ عزیز تھا - جسکے نام کي خاطر وہ لوگ فاقہ پر فاقہ کرتے تھے - زخموں پر زخم کھاتے تھے - عورتوں کو بیوہ ' بچوں کو یتیم چھوڑتے تھے - جلا وطنیاں اختیار کرتے تھے - زحمتیں اوٹھاتے تھے -

وہ زمانہ خیال کرو جب حضرت معین الدین چشتي اجمیر میں آے تھے - ابتو تم وهاں شاهانہ عمارت اور دربار دیکھتے هو مگر یقین مانو کہ آنکو زندگي میں انھیں یہ نصیب نہ تھا - یہ ریل نہ تھي - یہ هوٹل نہ تھے - یہ امن و امان بھي نہ تھا - اجمیر ایک زبردست کفرستان تھا - اُسوقت تـک مسلمانوں سے هندوستان بہت مانوس بھي نہ هوا تھا - اور چونکہ وہ وقت هندوں کے بھي ادبار کا تھا اسلیے جہالت تعصب وغیرہ اُسوقت بہت زیادہ تھا - پھر بھي اُس خدا کے بندہ نے اجمیر میں آکر اپنا بستر جما هي دیا - بستر ترکي کے یا ایران کے قالین کا نہ تھا - صرف زمین کے چھوٹے چھوٹے سنـگ ریزوں کا - یہ سب تکلیف خواجہ معین الدین چشتي نے محض اسلام کے نام کے لیے اوٹھائي -

میں کشمیر میں بہت رہا هوں - لیکن وهاں کي اور باتوں کے علاوہ جس بات نے میرے دلپر اثر ڈالا ' وهاں کے مزارات هیں - قریب قریب جہاں جہاں میں گیا ' وهاں کوئي نہ کوئي مسلمان درویش زمین کے اندر آرام سے سوتے هیں - مزار شریف و عشق مقام وغیرہ تو مشہور مقامات هیں - گل مرگ کے پاس بابا مریشي کا مزار ملا ' گل مرگ مقابلتاً کوئي زیادہ دشوار گذار مقام اس زمانے میں بھي نہ رہا هوگا جب با با مریشي وهاں پہنچکر کسي پتھر کا تکیہ بناکر تحت زمین پر متمکن هوے هونگے' لیکن تعجب تو مجھے جب هوا جب کئي اونچے اونچے پہاڑوں سے گذر کر' برف پر چل کر' ملو خاں کے برباد دکن آثار کي تاریخ کو دھرا کر' مقام گریز میں ایک مزار دیکھا - با وجود اسکے کہ اسوقت هر طرح کي کوشش کرکے آمد و رفت کے لیے راستہ صاف کیا گیا ہے' سڑک بھي بنالي گئي ہے - مگر پھر بھي گریز صرف تین هي چار مہینے دنیا کے دوسرے حصوں سے رسم و راہ رکھتا ہے پھر اس زمانہ میں تو انسان کا وهاں پہونچنا اگر محال نہیں تو دشوار ہے ایک درجہ مشکل تو ضرور رہا هوگا '

الحمد للہ کہ اس گئي هوئي حالت میں بھي بعض خدا کے بندے هندوستان میں ایسے هیں جو اسلام سے خالص محبت رکھتے هیں اور طاقت بھر اوسکي خدمت کرتے هیں -

ایک انمیں کے خواجہ کمال الدین صاحب پنجاب کے هیں جنھوں نے کچھہ عرصہ سے اپني وکالت چھوڑ کر' گھر چھوڑ کر' اعزا و احباب کو چھوڑ کر اس جزیرہ میں جو آجکل دنیاے شور و شر هو رہا ہے' سکونت اختیار کي ہے - کسي تجارتي کام کے لیے نہیں - اپنے نام کے لئے نہیں - کسي سیاحت و تفریح کے شوق کے لیے نہیں بلکہ محض اسلام کي خدمت کے لیے - صد آفریں ہے اس کي همت پر -

یہ نہیں کہ اس جزیرے میں اس سے پہلے اسلام کي روشني نہیں پھیلي تھي - اسلام کي روشني تو هر جگہ تیرہ سو برس سے پھیل گئي ہے - یہاں بھي وہ روشني بلا شبہہ پہونچي - یہانتک کہ یہاں کے پادریوں کو کوشش کرني پڑي کہ یہاں کي خلقت اُس سے موثر نہ هو - یہاں کا ایک باد شاہ فوج و سپاہ لیکر جنگ صلیب میں شریک هوا - اور وہ جنگ عیسائیت کي سب سے بڑي کوشش تھي تا کہ امن کي روشني کو گل کردے - یہاں کي کتابوں کي سیر کرنے والے کي نظر اکثر رسول عربي ' خیر الناس' اکمل البشر' رحمت العالمین کے بگاڑے هوے نام اور توهین سے بھرے هوے کالموں پر پڑتي ہے - کوئي دقیقہ یہاں کے پادریوں نے اسبات کا اٹھا نہ رکھا کہ یہاں کے باشندے اسلام کو ایسي خوفناک اور دهشتناک صورت میں دیکھیں کہ اسکا نام آتے هي لوگوں کو نفرت هوجاوے - اسلام کے نام کو بھي مصلحت سے بدلدیا اور محمدن یا محمڈن مذهب کہنا شروع کردیا - همارے جاهل کچھہ انگریزي جاننے والے هندي مسلمانوں نے بھي اپنے کو اور اپنے اسکولوں کو محمڈن کے لفظ سے پکارنا شروع کیا ہے - وہ یہ نہ سمجھے کہ خدا نے اور رسول نے جو مسلمانوں کو محمدي نہ کہا تو اسمیں کچھہ مصلحت هي هوگي - یہاں کے پادریوں نے محمدن جس مصلحت سے کہا وہ یہ تھي کہ یہاں کے لوگوں پر اونھوں نے نقش کیا تھا کہ مسلمان کافر اور محمد پرست (Leathen) هیں - محمد کے تابوت کو پوجتے هیں - نماز جب پڑھتے هیں تو سامنے اونکے تابوت کا نقشہ رکھہ لیتے هیں -

انھوں نے پھیلایا کہ قرآن کہتا ہے' عورتوں کي روح نہیں هوتي - مسلمان مرد کے لیے لازمي ہے کہ بہت سي عورتوں سے عقد کرے - اسلام بہت هي خوني مذهب ہے - جسقدر مسلمان دنیا میں هیں سب بزور تیغ مسلمان بنائے گئے - حضرت رسول اللہ کي جو واقعي تمام عالموں کے لیے رحمت هیں ایک خیـالي تصویر بھي بنالي تو اوسي سینٹ پال کي تصویر کی طرح جو روم کے گرجے کے دروازے پر بني هوئي ہے - یعني ایک هاتھہ میں کتاب اور ایک میں تلوار -

لیکن اسکا وهم بھي یہاں کے پادریوں کو نہ تھا کہ کسي وقت تبلیغ اسلام کا کام بھي یہاں کچھہ نہ کچھہ شروع هوجاویگا -

یہاں مختلف اوقات پر تبلیغ اسلام کي کوششیں هوئیں - ایک ایراني صاحب نے عرصہ هوا ایک انجمن قائم کرنے کي کوشش

دار العلـــوم نـــدوه

طلبـا کـي اسٹـرائـک

طلباء دار العلوم کے قیام کي تقسیم بوجه کسي مستقل مکان نہونیکے دومکانوں میں ہے - ۷ کي شب کو طلباء اپنے اپنے کمرونمیں چلے گئے - صبح منتظمین کے حکم سے تقریباً ۱۵ چھوٹے طالب علم بجبر وهیں روک لیے گئے ' اور باوجود پورے اظہار بے چیني کے انکو یکجا هونیکي اجازت نہیں دیگئي -۸۰ کو بھي طلباء اپنے سابق رویه پر قائم رہے - دس بجے پرنسپل صاحب کیطرف سے بڑے درجونکے سات طالب علموں کے اخراج نام کا حکم صادر هوا - طلبا کیطرف سے بدستور جواب خاموشي سے دیاگیا - تعلیم کیوقت حضرات مدرسین کے ذریعه تعلیم گاه کے تخلیه کا حکم دیا گیا - چونکه طلباء حضرات مدرسین کے هر جائز حکم پرگردن اطاعت خم کرنیکے لیے تیار معلوم هوتے هیں ' اسلیے انہوں نے اس پر فوراً عملدر آمد کیا اور درسگاه سے علحده هوگئے - جسوقت منتظمین کو معلوم هوا که طلباء مدرسین کے احکام کو بخوشي منظور کرلیتے هیں ' اوس وقت یهه کارروائي شروع کردي - مدرسین کو فہمائش کیلیے بھیجا که وہ طلباء کو سمجھائیں که اس حرکت سے باز آئیں ' مگر اسمیں ناکامیابي هوئي ' اور طلباء نے نہایت سنجیدگي سے جواب دیا که اگر آپ هماري شکایات کے ذمہدار هوجائیے تو البته ایسا ممکن ہے - مگر چونکه حضرات مدرسین براه راست کوئي اختیار نہیں رکھتے تھے اسلیے اس پر سکوت اختیار کیا - پرنسپل صاحب نے مدرسین سے کوئي رپورٹ اسکے متعلق لکھوائي جسکے مضمون سے هم بالکل بے خبر هیں - پرنسپل صاحب نے ایک حکم جاري کیا که اگر طلباء اس حرکت سے باز نه آئے تو هم بہت جلد کوئي سخت کارروائي شروع کرینگے - چار بجے کے بعد انهیں حضرات ارکان میں سے جو اس کے قبل تشریف لائے تھے' دو صاحب دار العلوم تشریف لاے ' اور طلباء سے ایک ایسي کمیشن کیلیے دریافت فرمایا جس میں مقامي ارکان کے علاوه دو صاحب اور شریک کرلیے جائیں - چونکه اکثر طلباء اوسوقت موجود نه تھے ' اسلیے یه عذر پیش کیا که هم مشوره کرنیکے بعد اس کا جواب بہت جلد دینگے ' مگر بجائے اس عذرکي سماعت کے برهمي کا اظہار کیا گیا ' اور یه فرماکر جناب ناظم صاحب کے مکان پر واپس تشریف لیگئے که تمہارے ساتھه بغیر کسي سخت کارروائي کے کام نہیں چلیگا -

چند طلباء پھر ارکان کے پاس گئے اور دریافت کرنا چاها که اس کا جواب هم سے لیا جائیگا ' لیکن اس کا جواب بھي سختي سے دیاگیا که هم کوئي جواب نہیں چاهتے - اس کے بعد پھر کوئي کارروائي نہیں هوئي -

آخر میں هم یه عرض کردینا ضروري سمجھتے هیں که اگر اس وقت پریس و سربرآوردگان قوم نے فوراً توجه نہیں فرمائي تو یه معامله بہت ناگوار حد تک پہونچ جائیگا - حضرات مقامي ارکان کا برتاؤ همیشه سے طلباء کے ساتھه بہت خراب رہا ہے - انمیں اکثر ایسے حضرات بھي هیں جو عربي خواں طلباء کو بیحد ذلیل اور نا قابل خطاب سمجھتے هیں جس کا ثبوت اونکا همیشه کا طرز عمل ہے' والسلام - ایک نامه نگار - ۹ - مارچ سنه ۱۴ ع

نـــدوة الـعـلـمـا

اور

علامـه شبـلي نـعـماني

همدرد قوم و ملت -

کچھه عرصه سے قوم کي بیداري کا راگ اعلی سروں میں الا پا جارها ہے' اور معناً راگ کے ٹیپ و بند کا مفہوم یه ہے که قوم کسي بڑي سے بڑي کایاپلٹ اور بھلائي کي امید کر رهي ہے - ذرایع حصول مدعا؟ وہ جو اپنے کو لیڈر قوم قرار دیکر قوم کے افراد سے اپنا تعارف کرانے کے لیے مستدعي و متمني هیں ! سبحان ربك رب العزت عما یصفون !

مولانا شبلي نعماني مد ظله کي خدمات پر تھوڑي دیر کے لیے بلا رو و رعایت غور فرمائیے - کیا مولانا کي خدمات انهیں نکته چینیوں کي سزا وار تھیں جو کي گئیں' اور قوم نے کیا فایده اوٹھایا ؟ جو صاحب مولانا کي نظامت ندوه سے علحدگي کا باعث هوے اب وہ کہاں هیں ؟ ندوه کي ڈگمگاتي کشتي کو کچھه تو سہارا دیں - کم سے کم کوئي تدبیر هی تجویز فرماویں -

حضرت ! آپ لله محض اخبار میں هفته وار لیڈر نکالنے پر قناعت نکریں - اب وقت سر پر آگیا ہے که مناسب عملي تجویز پیش هو' اور اوس پر اکابر قوم عمل کرنے میں حصه ضروري لیں' ورنه قوم کا "وہ انسٹیٹوشن" جس پر نظریں اوٹھنے لگي تھیں ' اور جس کے ساتھه قوم کی اهم امیدیں وابسته هو چلي تھیں' خاک بدهن حاسدین' خلاف رنگ اختیار کر لیگا ' اور متلاشیان حق کے حق میں عبرتکده بنجاریگا -

خلاصه کلام - میري حقیر راے جو غایت ادب کے ساتھه پیش ہے ' یهه ہے که جس صورت سے بھي ممکن هو مولانا شبلي نعماني مدظله اس پر اماده کیے جاویں که گذشته را صلواة تمام نکته چینیان معاف فرماکر قومی کشتي کي جو گرداب بلا میں اولجھي هوئی ہے ناخدائي فرماویں - غیر ممکن ہے که مولانا اپنے همدرد دل کے ساتھه استدعاء قوم قبول نه فرماویں ' اور اوسکو ساحل مقصود پر پہونچا نے میں هاتهه پاوں نه ماریں' اور اپنے هي نو نہال پودوں کو مرجھاتا هوا چھوڑ دیں - اگر ضرورت هو تو قومي استدعا کے ساتھه ایک ڈیپوٹیشن اکابر قوم کا مولانا کی خدمت میں حاضر هوکر استدعاء پیش کرے - جہاں تک میرا خیال ہے مولانا اس کي نوبت خود نه آنے دینگے - زیاده والسلام -

هیچمرز - شیخ احمد حسین - (خان بہادر)

انریري مجسٹریٹ اجوره - ضلع فتحپور

الهــــلال :

اب ندوه کا معامله صرف مولا نا شبلي کي معتمدي کا مسئله نہیں رها - یه سوال بعد کا ہے که آیندہ کون هو؟ سب سے پہلے ندوه کے تمام معاملات کي اصلاح کرني چاهیے - اور قوم کو مثل تمام کاموں کے اس کام کو بھي اپنے هاتھوں میں رکھنا چاهیے - جو شخص ناظم هو' قانون ' قاعده ' اهلیت اور قومي فیصله سے هو - سوال صرف مولا نا شبلي کا نہیں ہے اور نه صرف اسکے پیچھے وقت ضائع کرنا چاهیے - قوم کي قسمت صرف مولانا شبلي کے هاتهه میں نہیں ہے - سوال اصول کا ہے -

رب العالمین ہے - جس نبي کي پیروي کو وہ کہتا ہے وہ رحمة للعالمین -

وہ کل انسان کو بلا خیال اسکے کہ ؤلے هیں یا گورے ' مشرق کے هیں یا مغرب کے ' ایک خدا کي رسي میں جکڑ دینا چاهتا ہے- پهر ایسے مذهب کو تفرقہ سے کیا واسطہ ؟ تفرقہ بهي وہ جو خود اسمیں اندروني سمجهے جاتے هوں - یہاں جو لوگ اسلام کي طرف مخاطب ہوتے هیں آنمیں سے زیادہ تر اپنے مذهب کي فرقہ بندي سے بیزار ہیں اگر همارے اس حالت کا نتیجہ یہ هوا کہ انهوں نے اسلام کو بهي پارہ پارہ پایا تو اُنکو اسطرف تشویق کیسے هوگي ؟

میرا خیال یہ ہے اور خواجہ کمال الدین صاحب سے گفتگو کے بعد مجهے معلوم هوا کہ اونکا خیال بهي یهي ہے کہ در اصل اسلام میں فرقہ بندي مفقود هي ہے - خدا ' رسول ' قران ' کعبہ سب ایک هي هیں - اور بقول اونکے اون سات باتوں پر سبکا اعتقاد ہے جو قران میں مومن کے لیے ضروري بتائي گئي هیں -

مشاهیر اسلام رعایتي قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہي رحمة الله علیه ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد الله ... ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بهاالدین زکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ (۱۷) حضرت امام ... ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ ... ۹ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۰) محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوي ... احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۲) آنریبل سر سید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز ... رحمة الله علیه ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ... رعایتي ۲ انہ (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۷] ... معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ انہ ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۰] ... ابو نجیب سهروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ... انہ رعایتي ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ ... حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲ انہ ... حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعي ... رعایتي ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ ... حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ ... الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا ... قیمت ۵ آنہ رعایتي ۲ انہ - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحہ ... یک جا خریدنے والوں کو صرف ۲ روپیه ۸ - انہ - (۴۰) ... پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ۶ - انہ (۴۱) آئینہ ... تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انہ - رعایتي ... [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتي ۶ - انہ - [۴۳] حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں ... نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب ... غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثاني اردو ترجمہ قریباً هزار صفحہ کي تصوف کي لاجواب کتاب ... ۷ انہ [۴۶] هشت بہشت اردو خواجگان چشت اهل بہشت کے ... ارشادات ۲ روپیه ۸ انہ [۴۷] رموز الاصفیا هندوستان بهر کے تمام ... کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري ... کے جو کئی سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ... طبع هوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکي ... هي لکهدے هیں - عام ذوق کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چهہ روپیه ہے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انہ [۴۸] الجبران اس نا مراد مرض کي تفصیل تعریف اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازي کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیه (۵۱) اصلي کیمیا گري یہ کتاب سونے کي کان ہے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنہ

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاو الدین ضلع گجرات پنجاب

جب سے میں آیا هوں میں هر جمعہ کي نماز میں شریک هوا هوں اور خواجہ کمال الدین صاحب کے وعظوں کو دلچسپي اور غور سے سنا ہے - کبهي کسي وعظ میں سہو سے بهي اونهوں نے احمدي هونے کا خیال ظاهر نہیں کیا - مجهسے اونسے گفتگو هوئي - مجهے معلوم هوا کہ گو وہ احمدي ضرور هیں مگر اُس کو وہ محض ایک ذاتي معاملہ سمجهتے هیں -

میں اسبات کي شهادت دیتا هوں کہ هم اسلام کي تبلیغ کو خواجہ کمال الدین صاحب پر بلا ڈرا سے پس و پیش کے چهوڑ سکتے هیں جبتک کہ وہ ایسي روش پر قائم رهیں - اور جبتک انکے اسي طرح کے اسلامي خیالات رهیں -

وہ خاص احمدیت کي تبلیغ هرگز هرگز نہیں کرتے - حاشا نہیں کرتے - وہ اسلام ' خالص اسلام کي تبلیغ کرتے هیں - اُس اسلام کي تبلیغ کرتے هیں جو قرآن میں ہے - یہاں تو تثلیث کو فنا کرنا ہے - وحدانیت کا اعلان کرنا - اور رسول کي رسالت کا قائل بنانا

(مشیر حسین قدوائي ساکن گدیہ از لندن)

اشتہار

طب جدید اور اپنے چالیس سالہ ذاتي تجربے کي بناپر دو کتابیں تیار کیں هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے ... ... سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع هوئي هیں - ڈاکٹر کرنیل زیڈ احمد صاحب نے بہت تعریف ... کی ہے کہ یہ دونوں کتابیں هر گهر میں هوني چاهیں - اور جناب هر هائینس بیگم صاحبہ بهوپال دام اقبالها نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمائي هیں بنظر رفاہ عام چهہ ماہ کے لیے رعایت کي جاتي ہے طالبان صحت جلد فائدہ اٹهائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیه - ۱۰ آنہ - رعایتي ۱۲ آنہ
محافظ الصبیان ' اصلي قیمت ۲ روپیه ۸ آنہ - رعایتي ۱ روپیه - اردو میڈیکل جورس پرڈنس معہ تصاویر اس میں بہت سي کار آمد چیزیں هیں اصلي قیمت ۲ روپیه ۸ آنہ - رعایتي ۱ روپیه علاوہ محصولڈاک وغیرہ -

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افیسر دوجانہ - ڈاکخانہ بهري ضلع رهتک -

[19] سعادت فلاح دارین - قران کریم - بیش قدر تفاسیر - اکسیر صفت کتب دین و تاریخي و اسلامي - اور بیسیوں دیگر مفید و دلچسپ مطبوعات وطن کي قیمتوں میں یکم مارچ ۱۴ - بروز اتوار - کیلئے معقول تخفیف هوگي - مفصل اشتہار مع تفصیل کتب بواپسي منگا کر ملاحظہ کیجیے - تا کہ آپ تاریخ مقررہ پر فرمایش بهیج سکیں -

المشتہر

منیجر وطن لاهور

کی تھی اور کچھ رسالے بھی لکھے تھے - نماز وغیرہ کا انتظام شاید مسٹر محمود مرحوم کے زمانہ میں بھی بعض لوگوں نے کیا تھا - لورپول کا مجمع تو ہندوستان والوں میں شاید سبھی کو معلوم ہوچکا ہے -

پین اسلامک سوسائٹی نے دس بارہ برس ہوے ایک خاص تحریک پیدا کردی جسکے سکریٹری ڈاکٹر سہروردی تھے اور کچھ انگریز یہاں کے مسلمان ہو بھی گئے - امراء برطانیہ میں لارڈ اسٹینلی اول مسلمان شخص ہیں جنکو اسلام سے عزت حاصل ہوئی اور جنھوں نے مردانگی سے اپنے کو مسلمان ظاہر کیا -

جب سنہ ۱۹۰۴ع میں میں یہاں آیا تو اسوقت تک بھی تعصب کی یہ حالت تھی کہ خود مجھکو لونڈوں نے ڈھیلے مارے، اسلیے کہ میں ترکی ٹوپی دیتا تھا - جہاں میں جاتا تھا، ترک ترک لوگ کہہ اٹھتے تھے - جب کوئی لڑکا یہاں زیادہ شیطنت کرتا تھا تو کہتے تھے کہ وہ ترک ہے (He is a Turk) اخبار ٹائمز وغیرہ اسلامک سوسائٹی کی نوٹس لینے بھی پس و پیش کرتے تھے -

گو سوسائٹی نے بہت اثر کیا - لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ اس سوسائٹی کو غلطی سے یہاں کے بعض انگریزوں نے اور ایک آدہ مسلمان صاحب نے پولیٹکل سمجھہ کر اسکے بلکہ اوسکے نام کے بھی مٹانے کی کوشش کی اور تھوڑے عرصہ کے لیے اوسکا نام بدلا ہوا رہا - میں اس زمانے میں ہندوستان چلا گیا تھا - لوٹ کر پھر میں نے اسی پین اسلامک نام پر سوسائٹی کو لانے کی کامیابی کے ساتھہ کوشش کی - جب سہروردی صاحب یہاں سے گئے اور میں سوسائٹی کا آنریری سکریٹری ہوا تو مجھے بہت سی مشکلات سے (اندرونی اور بیرونی) سابقہ پڑا - نہ صرف یہاں کے بعض با اثر مسلمان ہی اوس سوسائٹی کے خلاف کوششیں کرنے لگے، بلکہ ہندوستان میں بھی اسکے خلاف کچھہ نہ کچھہ شورش اس مشہور مقام سے نمودار ہوئی جس کو اسلام کی ترقی کا بہت بڑا مرکز ظاہر کیا جاتا ہے -

میں الحمد للہ کہ اون لوگوں میں نہیں ہوں جنکے اعتقادات پر دھمکی کا اثر ہو - میں صفائی اور سچائی کے بیانات و تحریروں ہی سے اسباب میں کامیاب ہوا کہ لوگوں پر جو پان اسلام کے نام سے دہشت سوار ہوتی تھی وہ مٹگئی -

مگر میرے چلے آنے کے بعد ہی سوسائٹی ختم ہوگئی اور ایک اسلامک سوسائٹی قایم ہوئی جو اب تک قائم ہے -

اب یہاں تبلیغی کام خواجہ کمال الدین ہی صاحب کے سر ہے - اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ نہ صرف موجودہ لوگوں سے بلکہ گذشتہ زمانہ سے بھی زیادہ موزونیت اور مستعدی سے کام کر رہے ہیں -

اونکی محنت اور کوشش کے نتائج بہت جلد ظاہر ہوئے ہیں - کئی عیسائی مرد اور عورت مسلمان ہوئے ہیں - لارڈ ہیڈلے بھی مسلمان ہوگئے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بیس سال سے مسلمان تھے -

میں اپنے ہندوستانی بھائیوں سے دو باتیں خواجہ کمال الدین صاحب کے متعلق ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں - اول تو یہ کہ اونکے کام کا اندازہ ہرگز اس تعداد سے نہ کریں جو نو مسلموں کی یہاں ہو - دوسرے یہ کہ خدا کے لیے، اور اس کے رسول کے لیے، قرآن کے لیے اور کعبہ کے لیے، فرقہ بندی یا تفریق کا نام ہی نہ آنے دیں - میں پہلے دوسرے امر کی بابت لکھونگا اسلیے کہ وہ اہم ترین امر ہے -

اسلام کا سب سے بڑا جوہر کیا ہے؟ یہ کہ وہ کل دنیا کے اور کل زمانوں کے لیے ہے - جس خدا کی پرستش کا وہ حکم دیتا ہے وہ

15

جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئي تصنیف کبھی دیکھي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کار آمد ایسي دلفـــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي ہے - یـــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے سرجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـــروض - علـــم کیمیا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا هو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوســرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمي آنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول معذلبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فهرست ' آنکي قیمتیں ' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر انشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر ' گائے بهینس ' گهوڑا ' گدها بهیڑ ' بکري ' کتا وغیره جانوروںکي تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا ہے) ضابطه دیوانی و فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـــري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـــر کے متعلق ایسي معلومات آجتـــک کهیں دیکهي نـــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچـــسپ حالات هر ایک جگـــه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح لئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تصدیق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هی دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـــر - افـــریقه - جاپان - آسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفـــسیر حالات وهانکي درسگاهیں دنگلی

کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـــر کا مجمل احوال کرایه وغیـــره سب کچهه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویزکه پڑھتے هوے طبیعت بلغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجالیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑي

گارنـــٹي ۵ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهي کمال کردکهایا ہے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي ہے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هوجاتي ہے - ڈائل چیني کا پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹهیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر درست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹي ۸ سال قیمت ٦ چهه روپیه

اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے نه کبهی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهـــري نهـــایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کی آٹهه روزه واچ - جو کلائی پر باندهسکتي ہے مع تسمه چمڑی قیمت - ۱۱ روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یہاں آئے هیں - نه دیا سلائي کیضرورت اور نه تیل ملتي هی - ایک لیمپ انکو

اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم اٹهنے کیوجه سے آٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - یہ لاثاني تحفه ہے ۔ منگوا کر دیکهو تب خوبي معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گهڑیاں کلاک لیمپ گهڑیونکي زنجیریں وغیره وغیره نہایت عمده و خوشنما مل سکتي هیں اپنا پته صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگی - جلد منگوا لیجے -

منیجر گپتـــا اینـــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام توهانه - ایس - پی - ریلـــوے

TOHANA. S. P. Ry. (Punjab)

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - دي لیٹ بیرسٹــر ایٹ لا کی

13

میــڈیکل جیــورس پــروڈنس

یعني طب متعلقــه مقــدمــات عــدالت پــر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے که کتاب مذکور کي نسبت کچهه لکها جاے یه بتا دینا مناسب معلوم هوتا هے که میڈیکل جیورس پرروڈنس کیا چیز هے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے رجه تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پرروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے هیں :—

" میڈیکل جیورس پرروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام هے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي هے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے هیں غرض مختصر طور پر یه کہا جاسکتا هے که میڈیکل جیورس پرروڈنس وہ علم هے جس کے ذریعه سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانونی ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا هے -

میڈیکل جیورس پرروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي هے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شهادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري هے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیرروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نه هو تو اس کا نتیجه یه هوتا هے که کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي هے اصل مجرم رها کردیا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیرروکار ان امور کا ماهر نهیں هے تو شهادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هوتے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نهیں کرسکتا اور اس امر سے همیشه مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشه لگا رهتا هے میڈیکل جیورس پرروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي هے بلکه ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هوجاتي هے جنپر

عــدل و انصاف کا انحصار هے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاتھرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تها - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بهت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے هیں ' جسکي وجه سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي هے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشه در پیش رهتے هیں مثلاً

مقــدمات قــتــل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) هلاکت کي جوابــدهي (۳) شهادت قرینه (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا هونا (۸) پھانسي یا گــلا گھونٹنا وغیرہ -

عــورتــوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچه کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان -

امــور مختلفــه کے متعلق

(۱) زندگي کا بیمه (۲) جنون (۳) زهر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتهه قانوني نظائر بهي مندرج هیں جن کي وجه سے هر مسئله کے سمجهنے میں بیحد سهولت پیدا هوگئي هے ' اور ساتهه هي ساتهه اس کا بهي پته چل جاتا هے که ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي هے - مشکل سے مشکل مسئلة کو بهي اس طرح بیان کیا هے که وہ نهایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کی سمجهه میں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں که بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معانی ربط مضمون سے ذهن نشیں هو جاتے هیں -

مدت هوئی که اردو میں ایک چهوٹي سي میڈیکل جیورس پرروڈنس شائع هوئي تهي ' جو نهایت نا مکمل اور ناقص تهي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے که یه کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همه داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نهیں رکهتا -

امید هے که قانون داں اور فوجداري کاروبار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجهه کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یه کتاب نهایت اعلی اهتمام کے ساتهه مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي هے اور (۳۸۰) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیه مقرر تهي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیه علاوہ محصول ڈاک کردي گئي هے - از مولوي عبد الله خاں صاحب کتب خانۂ آصفیۂ حیدر اباد دکن سے مل سکتي هے -

مــولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتــابیں

(از مــولانا شبلــي نعمــاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں که اُن کے هاتهه کي دو سطریں هات آجاتي هیں تو اهل نظر آنکهوں سے لگاتے هیں که ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافه هوگیا - اهل ملــک کي خــوش قسمتي هے که مــولوي عبــد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نهایت اعلی درجه کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ هے - یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت بهي رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں ' اعلی درجه کے هیں ' ورنه آزاد کے متعلق یه عام شکایت هے که ان کا مذاق شاعري صحیح نهیں اور خزانه عامرہ اور ید بیضا میں انهوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا هے - اکثر ادنی درجه کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تــک هندوستان میں پیدا هوے

دونوں کتابوں میں علم حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هــزاروں اوراق کے الٹنے سے بهي هات نهیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمنده هوں که علالت اور ضعف کي وجه سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نه کرسکا ' اور صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجهے امید هے که شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمنده نه هونگے - قیمت هر دو حصه حسب ذیل رکهي گئي هے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیه علاوہ محصولڈاک

ســرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیه علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پته یه :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کی مشهور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیه - قیمت حال ۳۰ روپیه

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیه

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعه مصر مجلد ۳۰ روپیه

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیه

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانۂ آصفیه حیدر آباد دکن

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یہ سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمہ کے مرض کي حالت ناگفتہ بہ هے - تکلیف دمہ سے پریشان هوتے هیں - ور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکھئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے کہ اس لا علاج مرض کا بازاري ادویہ زیادہ تر نشیلي اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلادونا - برنامونیا ' اوڈالکر دیکر بنتي هے - اسلیے فائدہ هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اصول سے بني هوئي - دمہ کي دوا انمول جوهر هے - یہ صرف هماري هي بات نہیں هے - بلکہ هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بہت کچھہ خرچ کیا هوگا - ایک مرتبہ اسکو بھي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فہرست بلا قیمت بھیجي جاتي هے - قیمت ٢ روپیہ ٢ آنہ محصول ٥ پانچ آنہ -

[١٩]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکہ - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلدادہ رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھي جویاں هے بنابریں هم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نہ صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اعلي نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نہ اثر سردي سے جمتا هے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ١٠ آنہ علاوہ محصولڈاک -

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجاتے هیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھي هے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے هیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي هے - همنے خلق اللہ کي ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھہ کلتھیاں بھي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھہ پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

ار ر ہ ر ر ہ ر ا کٹر ١١٠٥

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ٢٢ و ٧٣

لوار ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

حب حیات یہ دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجہ سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وہ مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نہایت مفید هے نہ عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بھي از حد مفید هے ٢١ روز میں صحت کامل هو جاتي هے اور فائدہ دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

---

حب بواسیر - اس زمانہ میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یہ گولیاں عجیب الاثر هیں خوني هو یا بادي هو ' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کھو دیتي هے ' اور خالص نباتاتي اجزا سے تیار کیگئي هے - پندرہ دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت في ڈبہ ٣ روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معدہ ' جگر ' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نہایت موثر - اور تبخیر معدہ کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیادہ تفصیل کي ضرورت نہیں هے - قیمت في ڈبہ ٥ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

نـــوٹ - تمام مذکورہ بالا ادویہ زهریلے اور مضر اجزا سے پاک هیں پرچہ ترکیب همراہ ادویہ - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکہ چوتھائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حوالہ ضرور دیں - فرمایش اس پتہ سے هوں :

منیجر یوناني فارمیسي گول بنگلہ افضل گنج - حیدرآباد دکن

هر فرمـــایش میں الهـــلال کا حوالهٔ دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یه مشهور ناول جو که سولــه جلدونمیں هے ابھي چھپ کے نکلي هے اور تھوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه او راب دس ۱۰ روپیه - انگریزکي جلد هے جسمین سنهري حروف کي لکھت هے اور ۲۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدین دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنــه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

انڈین آرٹ اٹ ڈلهي — سنه ۱۹۰۳ میں جو دهلي میں دربار هوا تھا اسکي تفصیلي حالات اس کتاب میں موجود هے - مولف سر جارج ریٹ و پرسي براؤن - نهایت چکنا اور چمکیلا کاغــذ پر اور سنهري جلد صفحه ۶۰۰ اور ۱۰۹ تصاویر اصلي قیمت چهه روپیه رعایتي قیمت چار روپیه -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

ٹوڈ کس راجا ستهان — دو جلدونمیں هرایک جلد میں ایک هزار صفحه نهایت دبیز اور چکنے کاغذ میں چھپي - اصلي قیمت چهه روپیه رعایتي قیمت چار روپیه علاوه محصول ڈاک وغیره -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

تِلک ٹرائیل — اس کتاب میں بال گنگا دهار تلک کي تصویر مع انکے مختصر سوانح عمري کے موجود هے اور آنکے ٹرائیل کا تفصیلي واقعات موجود هے - رائل سائز صفحه ۳۵۰ - چند جلدیں رهگئیں هیں - لائبریري میں ایک نسخه موجود هونا چاهئے - رعایتي قیمت ایک روپیه علاوه محصول -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین بهو بازار کلکتــه -

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

بادشاه و بیگمون کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني - ممسک سبلیکا — جسکے خواص بہت سے هیں جس میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي جواني دائمي - اور جسم کي راحت - ایک گھنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش فی ضرورت هے -

دوا نزلهی ٹیله اور مرنمیر انجن ٹیلا - اس دوا کو میں نے ابا واجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسيکو نهیں - اور درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

۱۰ رنڈز ڈل کالیچر " کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه -

ممسک پاس اور الکٹرک ریگر پوسٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۹ آنه -

یوناني لوٹ بازار کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي هے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکته

تار کا پته " بیگم بهار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

پوٹن ٹالن — معجز نما ایجاد اور حیرت انگیز شفا - دماغ کي شکایت کو دفع کرنے کیلیے - مردمانه طاقت تازه کرنیکے لیے - هسٹریه اور کلرو ٹیک کے تکلیف کا دفعیه اور میں قوت پهونچانا - بڑھاپے کو جواني سے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونونکے لیے مفید - قیمت دو روپیه في باکس: جسمیں چالیس گولیاں هوتي هیں -

ڈاٹن اینڈ کمپني - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکته

Dattin & Co, P. Box, No 141 Calcutta.

زیفوٹن ضعف باه کا اصلي علاج - قیمت ایک روپیه آٹھ آنه ڈاٹن اینڈ کمپني - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکته

Dattin & Co, P. Box, No 141. Calcutta.

هایڈرولین — هایڈ روسیل کا نهایت مجرب دوا - دس دنکے لیے چار روپیه اور ایک مهینه کے لیے دس

ڈاٹین اینڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکته -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

ڈاکٹر ایس - سي - رای کي مجرب دوا سے فوراً دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کیفیت سے اطلاع دیجاویگي - پانچ روپیه في شیشي -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

ال ویٹلي یه دوا ایک مجرب اثر پیدا کرتا هے اوجواں بوڑها - مجرد مزیا شادي شده سب کے لیے یکساں اثر -

S. C. Roy M. A. N.o. 36 Dhurrumtala Street, Calcutta.

نصف قیمت پسند نهونے سے واپس

مورت نئے چالکي جیب گھڑیاں ٹھیک وقت دینے والي اور دیکھنے میں بھي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاوینگي جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے دي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گھڑي کے همراه - ایک چین اور ایک فونٹین پن اور ایک چاقو مفت دیے جاوینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیرا روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه باندھنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane.
Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاوینگي یه سال کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بہت هي عمده اور بہت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه - آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف - تمام رونئیں اڑجاتے هیں -

آر - پي - گھوس

نمبر ۳۰۶ اپر چیت پور روڈ - کلکته

R. P. Ghose,
306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

پچاس برس کے تجربه

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي داس آر ال ساهاے -

مستورات کے بیماریونکے لیے نهایت دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے کیجائیگي -

گولیاں — ایک بکس ۲۸ گولیاں قیمت ایک روپیه -

سواتھیا سهاے فارمیسي - ۳۰/۲ هاریسن روڈ کلکته

Swasthusahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road,
Calcutta.

[PRI]NTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزہ کی مشین دیگی جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کیا جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں معض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہے -

—:*:—

آنریبل نواب سید نوب علی چودھری (کلکتہ) :— میں حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ای - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دبریر - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکے نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلماء مولانا عطاء الرحمن کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ ہمیں ملا اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی رکاوٹ ہےنہیں کہ یورپ کے ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مستند اخبارات ہند کی رائے

—*—

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریت کے کمپنی نے بنائی ہے اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجا گیا تو نہایت عمدہ ہے اور بناوٹ بھی اچھی ہے - معلمت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے - اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد علي‌ پاشا اسلام آباد دهلوي
مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly ,, 4-1 2

نمبر ۱۲
جلد ٤
کلکتہ : چہارشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta: Wednesday, March 25 1914.

قوموا یا عباد اللہ !

" ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون ! ! "
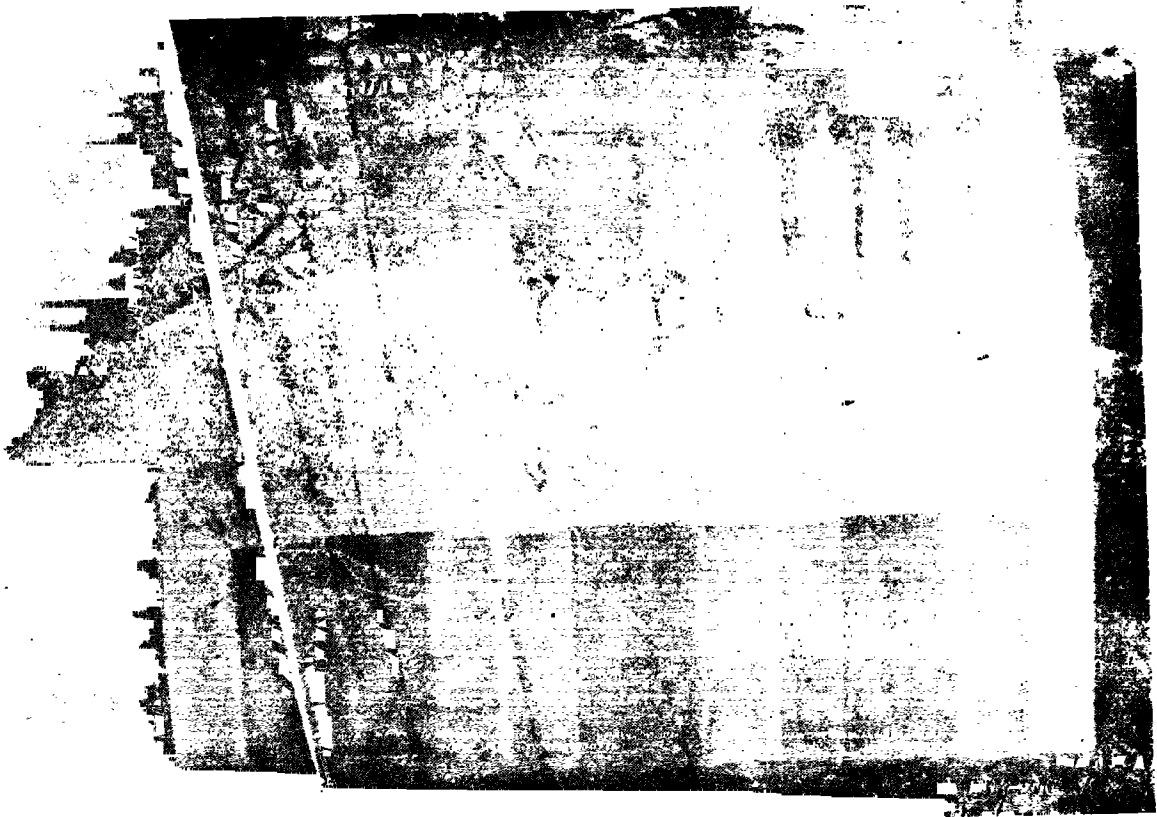
مسجد مقدس سنگاري بازار کلکتہ

جس کو ہورٹ کمشنر کلکتہ نے دیگر مساجد و مقابر کے ساتھہ خرید لیا ہے
اور خطرہ میں ہے !

یہ مسجد ابھی محفوظ ہے لیکن اگر مسلمان کونسلوں میں بل پیش کرنے والوں اور حکام کے اعلانات کو وحي و الہام کي طرح سر پر جگہ دینے والوں کے اعتماد پر رہے ' تو اس کي کیا ضمانت ہے کہ اسکے ساتھہ بھی وہ سب کچھہ نہوگا جو لشکر پور کي ایک مسجد کے ساتھہ ہوچکا ہے ؟ ہاں ' مسلمان ایک ایسي قوم ہے جو بدبختي سے اکثر سوئی رہتي ہے ' لیکن یہ یاد رہے کہ وہ جاگ بھي سکتي ہے - علي الخصوص ایسي حالت میں کہ مچھلي بازار کانپور کي ارواح شہداء کي صدائیں ابھي بالکل چپ نہیں ہوگئي ہیں - گورنمنٹ اور اسکے حکام کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک مسلمان اسکو گوارا کرلے سکتا ہے کہ اسکے پہلو کو چیر کر دل نکال لیا جاے ' یا اسکي دونوں آنکھوں کے پتلوں کو نشتر کي نوک سے تراش کر اسکي ہتیلیوں پر رکھدیا جاے ' پر یہ اسے کبھي گوارا نہیں ہوسکتا کہ اسکي عبادت گاہ کي ایک اینٹ بھی اسکے سامنے زخمي ہو - مبارک ہے وہ حکومت جو ٹھوکریں کھا کر سنبھل جاے !!

(نہایت مفصل و تعجب انگیز حالات مع بعض سرکاري مراسلات کے آیندہ)

[9]

خيالات ازاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئي - ایس - او (جنکا فرضی نام ٥٠ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ هي نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب نے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولو الابصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ١ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ١٢ - آنہ علاوہ محصول -

سید اختر حسن نمبر ٢٦ تالتلا لین - کلکتہ

[8] هندوستانی دواخانہ دهلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مهتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدها دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار، صفائی، ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ:

هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هي کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر هندوستانی دوا خانہ - دهلی

الهلال کی شش ماهی مجلدات بجاے آٹھہ روپیہ کے پانچ روپیہ

الهلال کی دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں • جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حروف میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رهگئی ہیں -

(منیجر)

[5]

1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مٹل کیس ٹھیک ٹائم دینے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 — چاندي ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جوڑ پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 — چاندي کي لیڈي واچ یا هاتھہ کو زیب دینے والي اور خوبصورتي میں یکتا معہ تسمہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 — چاندي ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتي کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 — پیٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹي اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
7 — کرو والزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل کیس اسکي مضبوطي کي شہرت عام ہے گارنٹي ٣ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر همارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کي

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ١ - ٥ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

اطلاع دیچکي تهي ' جس سے همارے دعوے کي تصدیق هوتي ہے -

( ) ان واقعات سے ثابت هوتا ہے که ناظم صاحب نے لڑکونکو بیهوده کہا اور نکل جانیکا حکم دیا - هم نے اپني عرضداشت میں لکہا ہے که ناظم صاحب سخت کلامي کرتے هیں اور اون سے اشتعال پیدا هوتا ہے ' اس سے اسکي تصدیق هوتي ہے - کہا جا سکتا ہے که لڑکونکو ناظم صاحب کے پاس جانیکا کیا حق تها ؟ یه اونکو ناگوار هوا هوگا اور اسکو انهوں نے درخواست پر حکم لکهوانیکا جبري طریقه سمجها هوگا ' لیکن اسکي وجه یه تهي که مهتمم صاحب نے اپني راے میں لکهدیا تها که میرے نزدیک ناظم صاحب کي خدمت میں اس درخواست کا پیش هونا مناسب نهیں ' اسلیے اونکو اب مهتمم کے توسط کا سهارا نهیں رها ' اور وه بذات خود مجبوراً ناظم صاحبکي خدمت میں درخواست لیکر گئے -

(۷) مولوي محمد حسن نے ناظم صاحب کي خدمت میں جو درخواست ۵ - مارچ کو بتوسط مهتمم صاحب دي ' اوسکو مهتمم صاحب نے ۷ - مارچ کو بهیجا جب که اسٹرائک هوچکي تهي - اس سے معلوم هوتا ہے که وه درخواست کو دبالینا چاهتے تهے ' لیکن بعد اسٹرائک اسلیے بهیجدي که اون پر یهه الزام نه آنے پاے - طلباء نے اسي بنا پر زور دیا که یه درخواست دبائي نه جا سکے -

(۷) مهتمم صاحب نے اپني رپورٹ کا یهه فقره نقل کیا ہے : " اوس کا (محمد حسن کا) طرز عمل جمیع اساتذه کیلیے باعث توهین و هتک ہے " لیکن اگر مولوي محمد حسن کا طرز عمل جمیع اساتذه کو ناگوار هوتا تو وه آنکے داخل کرنیکي سفارش کیوں کرتے ؟ حالانکه متعدد مدرسین نے اونکي سفارش کي تهي اگر جمیع اساتذه سے صرف انگریزي اسٹاف مراد ہے تو کیا اسکے پہلے بهي مولوي محمد حسن کے طرز عمل کی کسی ماسٹر نے شکایت کی تهی ؟

(۹) هم نے بیان کیا ہے که هم نے مسجد کانپور کے فیصله سننے کیلیے وهاں جانیکي یا مسٹر محمد علي کے استقبال کي کوئي خواهش نهیں کي ' اسلیے اسکے ممانعت کا آڈر بلا وجه تها ' لیکن با این همه اخبار آئي ' ڈي ' ٹي کو یه اطلاع دیگئي که هم نے یه اسٹرائک اس بنا پر کي ہے که همکو پولیٹیکل شرکت سے روکا گیا تها ! اس سے صرف یه مقصود ہے که همارے مطالبات کي بے وقعتي ثابت کي جاے اور هماري نسبت سرکاري حکام کے خیالات سیاسی سوء ظن کي بنا پر خراب هوجائیں -

(۱۰) مدرسین کي رپورٹ سے معلوم هوتا ہے که وه جب اسٹرائک کے بعد سمجهانے آئے تو طلباء نے اونکے ساتهه گستاخي کي ' مگر اسکے متعلق امور ذیل کا لحاظ رکهنا چاهیے :

(۱) مدرسین نے عین حالت هیجان میں طلباء کو بغیر کسي همدردي کے سمجهانا شروع کیا تها ' ایسي حالت میں اگر کسي طالب العلم نے اونکے ادب کا خاص لحاظ نه کیا هو تو اوسکو معذور رکها جا سکتا ہے -

(۲) مدرسین نے ظاهر کیا تها که هم بطور خود سمجهانیکے لیے آتے هیں ' حالانکه ارنکو پرنسپل نے بهیجا تها - اس بیان کي وجه سے طلبا پر انکا اثر اچها نهیں پڑ سکتا تها -

(۳) مدرسین نے کہا تها که تعلیم جاري کردو تمام شکایتیں رفع کردیجائینگي ' لیکن وه اسکے ذمه دار نه تهے ' اسلیے طلباء نے اسکو قابل التفات نه سمجها -

(۴) مهتمم صاحب نے مدرسین سے بجبر ایسی سخت رپورٹ لکهوائی ہے اور دستخط دینے کیلیے مجبور کیا ہے اور کہا ہے که اگر تم ایسا نه کروگے تو اسکے یه معني هیں که تم بهي طلباء کے ساتهه شریک هو -

(۵) مهتمم صاحب نے بعض مدرسین پر بهي شرکت اسٹرائک کا الزام لگایا تها ' اسلیے انهوں نے اپني برات کیلیے اس رپورٹ پر دستخط کردیا - یه رپورٹ مولوي عبد الکریم صاحب نے مرتب کی تهی - وه سرحدي ملک کے رهنےوالے هیں ' اونکي تحریر و تقریر عموماً سخت هوتي ہے ' جس مدرس کی نسبت اس رپورٹ میں لکہا ہے که نهایت شسته تقریر کی ' وه مولوي عبد الکریم صاحب هي تهے - طلبه کے فقرونکے نقل کرنے میں اُن باتونکو حذف کردیا ہے ' جنکے جواب میں وه کہے گئے تهے ' مثلاً عبد الجلیل کا یه فقره که جو شخص جس طریقه سے همارا مقابله کریگا ' هم اوس کا اسي طور سے مقابله کرینگے ' اسوقت کہا گیا جب مولوي عبد الکریم صاحب نے یه کہا که اگر هم پولیس یا فوج کو بلائیں ' تو کیا تملوگ همارا مقابله کرسکتے هو ؟

(۱۲) ان تمام واقعات سے ثابت هوتا ہے که اسٹرائک صرف مولوي محمد حسن کے اخراج نام پر کي گئي ہے ' اور یه ایک شخصي بحث ہے جسمیں طلباء کو مداخلت کرنا مناسب نهیں ' لیکن یه بالکل غلط ہے ' اسٹرائک ان تمام شکایتوں کي بنا پر کي گئي ہے جنکي نسبت مولوي نسیم صاحب فرماتے هیں که طلباء احکام کي مخالفت کرتے هیں - مولوي محمد حسن کا واقعه جیساکه هماري عرضداشت سے ثابت هوگا ' ان مسلسل شکایات کي آخري کڑي تها ' اسلیے یه اسٹرائک شخصي نهیں ' بلکه اس کا اثر تمام طلباء پر پڑسکتا تها ' مولوي محمد حسن کا نام جس بنا پر خارج کیا گیا تها ' اوس کا تعلق بهي عام طلباء سے تها -

اس تحریر سے همارا مقصد یه ہے که بزرگان قوم ان واقعات پر هماري عرضداشت اور هماري اس تحریر کو پیش نظر رکهکر کوئي راے قائم کریں ' ورنه انکا فیصله بالکل عاجلانه هوگا جو هماري موت کا باعث هوسکتا ہے -

(طلباء دار العلوم ندوه لکهنو)

جماعة احمديه

گذشته اشاعت میں هم مولوي حکیم نور الدین صاحب رئیس جماعة احمدیه کے انتقال کی خبر درج کرچکے هیں جو رسالے کے مرتب هونے کے بعد پہنچي تهی ' اب جو واقعات شائع هوے هیں اُنسے معلوم هوتا ہے که اس جماعت میں مسئلۂ خلافت اور تکفیر و عدم تکفیر مسلمین کی بنا پر باهم اختلاف و نزاع پیدا هوگیا ہے -

ایک عرصے سے اس جماعت میں مسئله تکفیر کی بنا پر دو جماعتیں پیدا هوگئی تهیں - ایک گروه کا یه اعتقاد تها که غیر احمدي مسلمان بهی مسلمان هیں گو وه مرزا صاحب کے دعوؤں پر ایمان نه لاے هوں - لیکن دوسرا گروه صاف صاف کہتا تها که جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان نه لائیں وه قطعي کافر هیں : ان لله و انا الیه راجعون - آخري جماعت کے رئیس صاحبزاده بشیر الدین محمود هیں - اس گروه نے انهي کو اب خلیفه قرار دیا ہے ' مگر پہلا گروه تسلیم نهیں کرتا -

مولوي محمد علی صاحب ایم - اے نے اس بارے میں جو تحریر شائع کي ہے ' اور جس عجیب و غریب جرأت اور دلاوري کے ساتهه قادیان میں رهکر اظهار راے کیا ہے جهاں زیاده تر پہلے گروه کے رؤسا هیں ' وه فی الحقیقة ایک ایسا واقعه ہے جو همیشه اس سال کا ایک یادگار واقعه سمجها جائیگا !

اس جماعت کا بیان ہے که انکي تعداد کم از کم تین لاکهه ہے ' لیکن مسلمانان عالم کي تعداد آج چالیس کروڑ تک اندازه کي گئي ہے -

پس اگر غیر احمدیوں کو کافر سمجهه لیا جاے تو اس نئي مردم شماري کي بنا پر چالیس کروڑ میں سے انتالیس کروڑ ستانوے لاکهه کي تعداد نکال دیني پڑیگي - پهر افسوس اُس دین الهي پر جس کا درخت خدا نے لگایا ' پر آج اُسکي شاخوں میں صرف تین هي لاکهه پهل باقي رهگئے هیں !!

شذرات

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوۃ العلما

طلباے دارالعلوم کی اسٹرائک

پچھلے ہفتے موجودہ مدعی نظامت (کیونکہ حسب دستورالعمل ندوۃ العلما کا کوئی شخص ناظم نہیں ہوسکتا جب تک کہ جلسۂ علم منظور نہ کرے) کی جانب سے ایک رپورٹ واقعات اسٹرائک کے متعلق چھاپکر شائع کی گئی ہے - اسمیں شک نہیں کہ کسی مدرسہ یا انجمن کے عہدہ داروں کا کوئی بیان انکے مدرسے اور انجمن کے متعلق سب سے زیادہ معتبر بیان سمجھا جاسکتا ہے' مگر چونکہ موجودہ معاملہ خود حکام ندوہ اور طلباے دارالعلوم کے باہمی مناقشہ کا ہے' اسلیے انکی حیثیت ایک فریق سے زیادہ نہیں' اور جس طرح ایک غیر جانب دار شخص کیلیے خود طلبا کا تنہا بیان ایک فریق کا بیان ہے اسی طرح یہ رپورٹ بھی دوسرے فریق کی ہے' اور قوم کے لیے حقیقت صرف اسی حالت میں منکشف ہوسکتی ہے جبکہ باہر کے لوگوں کا ایک کمیشن نہ صرف وجوہ اسٹرائک بلکہ تمام مفاسد ندوہ کی تحقیقات کرے -

لیکن ہر تحریر خود اپنی اندرونی شہادتوں سے بھی جانچی جاسکتی ہے اور اس بنا پر اگر اس رپورٹ کو دیکھا جاے تو وہ اُن نادانوں کی حماقت کا ایک تازہ ترین ثبوت ہے جو سمجھتے ہیں کہ اس طرح کی تحریریں شائع کرکے قوم کو دھوکا دیدینگے' اور اصلاح مفاسد کی جو موجیں انکی طرف بڑھنے لگی ہیں' اور جو انکے اغراض مفسدہ و باطلہ کو پیغام موت دے رہی ہیں' انسے اپنی [illegible] کی کشتی بچا لیجائیں گے گو خود مسلمانوں کی ایک عظیم الشان دینی تحریک غرق ہلاکت و تباہی ہوجاے !

لقد استکبروا فی انفسہم و عتو عتوا کبیرا

لیکن یہ بالکل تمسخر انگیز ہے - اگر ان لوگوں کو ہدایت ملنے والی ہوتی تو یہ اب بھی سنبھلنے کی کوشش کرتے' اور مسلمانوں کی حالت پر رحم کرتے جنکے لیے ندوہ کی بربادی بڑی ہی مصیبت انگیز ہے - مگر معلوم ہوتا ہے کہ دلوں کا مرض اور بڑھگیا ہے : فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا - بجاے انابت و اعتراف اور سعی اصلاح کے یہ اپنے نفس خادع کے دھوکے میں آگئے ہیں' اور اُس شریر قوت نے انکو یہ پٹی پڑھا دی ہے کہ اس قسم کی رپورٹیں چھاپکر اور اسٹرائک کو محض ایک خاص لڑکے کا معاملہ بنا کر یا اپنے مقامی معبودوں کے آگے سجدہ ہاے مشرکانہ کرکے' اور انہیں پالیٹکس کا فرضی خطرہ دکھلا کر حق کی صداؤں کو شکست دیدینگے : و یحسبون انہم علی شی' الا انہم ہم الخاسرون !

خیر' بہتر ہے - اپنی آخری قوتوں کو بھی آزما لیں - حق کی جو آواز بڑی بڑی عظیم الشان قوتوں کو لمحوں اور منٹوں کے اندر شکست دیسکتی ہے وہ شاید چند بر خود غلط اور نا آزمودہ ہستیوں کا فیصلہ کرنے سے عاجز نہیں' اور اگر ندوہ کی اصلاح چاہنے والے اپنی کسی ذاتی غرض سے نہیں بلکہ صرف حق اور صداقت کیلیے آئے ہیں تو عنقریب نتائج خود فیصلہ کردینگے :

و یحق اللہ الحق بکلمتہ و لو کرہ المجرمون !

(یہاں تک لکھا تھا کہ ایک تحریر طلباے دارالعلوم کی طرف سے پہنچی جو انہوں نے اس رپورٹ کے جواب میں شائع کی ہے - اسکی اشاعت ضروری [illegible] ہوں کیونکہ رپورٹ تمام اخبارات میں شائع ہوچکی ہے اور ضروری ہے کہ خود طلباء کا بیان بھی شائع ہوجاے - چونکہ اخبار مرتب ہوچکا ہے اور زیادہ گنجایش ابتدائی صفحات میں نہیں رہی ہے اسلیے خود اپنی تحریر کو ملتوی کردیتا ہوں - آیندہ ہفتے جو کچھ لکھنا ہے لکھونگا -)

معروضات طلباے دارالعلوم

بجواب

واقعات اسٹرائک مرتبۂ ناظم صاحب ندوۃ العلما !

اسٹرائک کے جو واقعات اور ہمارے جو بیانات دفتر نظامت کی طرف سے شائع ہوے ہیں' انکے متعلق ہماری معروضات بدفعات ذیل ہیں :

(۱) ہمارا یہ بیان ہماری تمام شکایتوں پر حاوی نہیں ہے' کیونکہ ارکان نے ہمکو انکے بیان کرنیکے لیے کافی وقت نہیں دیا' اسلیے ہماری دوسری شکایات پر اس کا اثر نہیں پڑسکتا -

(۲) جناب مہتمم صاحب نے ناظم صاحب کی خدمت میں جو رپورٹ مولوی محمد حسن کے اخراج نام کی بھیجی ہے وہ نہایت مبالغہ آمیز ہے' اور جن باتوں سے اس کا اثر کم ہوسکتا تھا اوسکو بالکل چھوڑ دیا ہے - مولوی محمد حسن کس غرض سے انکی خدمت میں گئے ؟ سلسلۂ کلام کیونکر شروع ہوا ؟ انہوں نے کن باتوں کی طرف توجہ دلائی ؟ جناب مہتمم صاحب نے اس موقع پر طلباء کی نسبت کیا الفاظ استعمال فرماے ؟ مولوی محمد حسن کے وہ کیا الفاظ تھے جنکو درشت کلامی سے تعبیر کیا گیا ہے ؟ فیصلہ اور صحیح راے قائم کرنیکے لیے ان باتوں کو روشنی میں لانے کی ضرورت تھی - مولوی محمد حسن اور تمام طلباء نے جو درخواست اس معاملے کے متعلق دی ہے' اور اوس میں واقعہ کی تحقیقات کے متعلق جو زور دیا ہے' اوس کا مقصد صرف یہی تھا کہ ان باتوں کی تحقیقات کرکے فیصلہ کیا جاے - لیکن جناب مہتمم صاحب ہر موقع پر اس سے تحاشی کرتے ہیں - اب ہمارے عرضداشت سے یہہ باتیں روشنی میں آجائینگی' اسلیے قوم کو ہماری عرضداشت کے شائع ہونے سے پہلے اس کے متعلق کوئی راے نہیں قائم کرنی چاہیے - (یہ شائع ہوگئی ہے اور آج کی اشاعت کے آخر میں درج ہے - الہلال)

(۳) طلباء نے جناب ناظم صاحب کی خدمت میں جو درخواست دی' اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ پہلے جناب مہتمم صاحب کی خدمت میں ایک مفصل درخواست دے چکے تھے - واقعات اسٹرائک میں اوس درخواست کو شائع نہیں کیا گیا' اسلیے اس سے طلباء کی درخواست دینے کے وجوہ اور انکی معقولیت نہیں معلوم ہوسکتی -

(۴) طلباء کی جو درخواست مع رپورٹ مہتمم' ناظم صاحب نے ارکان کی خدمتمیں بھیجی اوسمیں مولوی نسیم صاحب لکھتے ہیں کہ " اگر طلبا اسٹرائک کریں تو درس گاہ براے چندے بند کردینا چاہیے " مولوی اظہر علی کی راے بھی مولوی نسیم کے مطابق ہے - مولوی ظہور احمد صاحب نے بھی اپنی راے میں اسٹرائک کا ذکر کیا ہے - ان تمام رایوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ارکان کو پہلے ہی سے طلبہ کی طرف سے بدگمان کردیا گیا تھا جس سے انکی راے کی وقعت کم ہوجاتی ہے - حکیم عبد الولی صاحب لکھتے ہیں کہ معاملہ غور طلب ہے - اور یہ ضرور نہیں کہ میری راے اور وں کے موافق ہی ہو - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ارکان نے اس اثر کو قبول نہیں کیا تھا -

(۵) مولوی نسیم صاحب کی راے سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلباء احکام کی مخالفت کرتے رہتے ہیں - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکے پہلے قابل مخالفت احکام جاری کیے گئے' اور طلباء نے انکی مخالفت کی - ہم نے اپنی عرضداشت میں لکھا ہے کہ جن طلباء نے انکی مخالفت کی وہ ناظم صاحب کی نگاہ میں کھٹکنے لگے - اس راے سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص خاص ارکان کو بھی اسکی

اُس وقت تک ضرور هي جلا ليگی - بالكل اِسی طرح ميں سچائي كے اس خاصه كو بهي ديكهتا هوں كه وه جب تک سچائي هے' اُس وقت تک ضرور هي كامياب هوگي - اگر دنيا كے تمام شهنشاه جمع هوكر كوشش كريں ' اگر دنيا کی تمـام فوجيں لڑنے كيليے اكٹهي هوجائيں ' اگر خزانے راستوں ميں بچها دیے جائيں ' اور دنيا كے هر بسنے والے كے هاتهه ميں تلوار ديدي جاے' اور پهر يه سب كچهه كركے تم چاهو كه ايک دن' ايک گهنٹے ' ايک لمحه كيليے بهي آگ اپنـا خاصه چهوڑ دے ' تو كيا ايسا هوسكے گا ؟ اگر نهيں هوسكيـگا تو يقين كرو كه ايسا هی مجهے بهي يقين ديا گيا هے كه اگر دنيـا كي تمام دماغي اور مادي قوتيں اكهٹي هوكر سچائي كے كاموں كو نا كام كرنا چاهيں ' جب بهي ايک ساعت ' ايک لمحے ' بلـكه ايک لمحے كے دسويں حصے كيليے بهي اسـكا الهي خاصه اُس سے الـگ نهيں هوسكتا - يه بهي اُسي خدا كا ايک قانون هے جسنے آگ كو گرمی اور پاني كو برودت بخشي هے : ولن تجد لسنة الله تحويلا !

* * *

پس چونكه الـهلال كوئی تجارتي دفتر نه تها جو عـام كارباري اصولوں پر قائم كيا گيا هو ' بلكه ايمان با لله اور عمل بالاسلام كی ايک دعوة ديني تهي جو چند مقاصد كو اپنے سامنے ركهتي تهي ' اور خدا كے حكموں اور حكموں كے پيغام بروں كے طريقے كے ما تحت قوم كو انكي طرف بلاتي تهی ' اسليے مجهے اسكي طرف سے ايک بے پروا دل اور ايک بے خوف روح دي گئي' اور مجهے پورا اطمينان هوگيا كه اگر يه بيج كهوٹ اور نقص سے خالي هے ' تو بغير پهل پيـدا كيے اور سرسبز و تنـاور هوے نهيں رهيـگا -

و البلد الطيب يخـرج نباته باذن ربه ' و الذي خبث لا يخرج الا نكدا - كذالـك نصرف الايات لقوم يشكرون (۱۷ ۵۵)	جو جگه ايسي هے كه زمين اُسكي عمده هے تو اسكے پروردگار كے حكم سے اسكي پيدا وار بهی عمده هي نكلتي هے - اور جو زمين ناقص اور خراب هے اُسكي پيدا وار بهي ناقص هوتي هے -

يه در اصل ايک مثال هے اور اسي طرح هم اپني حكمت كي نشانياں اُن لوگوں كيليے مثالوں ميں بيان كرتے هيں جو فضل الهي كا شكر ادا كرنے والے هيں -

* * *

اگر تجارت كي دكان هوتي تو ميں تاجروں كي طرح كام كرتا ' اگر كارباري معاملات هوتے تو ميں اپنے كام كے فروغ و ترقي كيليے هر خريدار كے آگے منت كرتا ' اگر ميري معاش هوتي تو مجهے اسكے بڑهنے سے خوشي اور گهٹنے سے دكهه پہنچتا ' اور اگر ميري محنت اسكے ليے سبب اور ميري دوڑ دهوپ اسكے ليے وسيله هوتي تو ميں خدا كا نا فرمان هوتا اگر ايسا نه كرتا' ليكن جبكه ميں چيخ چيخ كركهتا تها كه اسكي سچائي كی دعوت اور اسكے دين مبين كي پكار هے' اور جبكه مجهے يقين تها كه ايسا كهنےميں ميں غلطي پر نهيں هوں اور جو كچهه كهه رها هوں صرف اسي ميں سچ هے ' تو پهر ميں ديوانه نه تها كه هشياروں كي طرح اعتماد نه كرتا ' اور بے هوش نه تها كه هوش والوں كي طرح اُسكے وعدے كو نه سمجهتا - دنيا ميں ايک شخص چند روپيوں كي تنخواه ديكر كسي انسان كو اپنا كام سپرد كرديتا هے' اور پهر بے پروا هو جاتا هے كه خود مجهے فكر كرنے اور فكر ميں گهلنے كي ضرورت نهيں - پس اگر انسانوں كے اعتماد پر ايک انسان بے فكر هونا جانتا هے تو كيا مجهے خدا پر اعتماد كركے بے فكر اور بے پروا هونا نهيں آتا تها ؟ جبكه كام اُسي كا تها' اور جبكه اسكے وعدوں كا اُس وقت سے اعلان هو رها هے ' جس وقت سے كه وه بندوں سے كلام كرتا اور اپنی مقدس شريعتوں كو بهيج رها هے تو ميں كيا كرتا اگر ايسا نه كرتا ؟ اور اگر ميں نے ايسا كيا تو يه ايک ايسا كام تها جو ايک بچهه بهي كرتا ' اور ايک نادان سے نادان انسان بهي اسكے ليے شهادت ديتا -

هاں ' كام اسي كا تها ' وه سچ تها ' اسكا وعده بهی سچ هے ' اور اعتماد كيليے اس سے بڑهكر كوئي نهيں ' پس مجهے كيا پڑي تهي كه اپنے تئيں تاجروں كي طرح گرفتار غم ركهتا ' اور مزدوروں كي طرح محنت و مشقت اُٹهاتا جبكه كام كرنے والا خود هي اپنے كاموں كو انجام دے ديگا ؟

* * *

الحمد لله كه ميرے اعتماد نے مجهے دهوكا نهيں ديا ' اور اگر اعتماد كا يه ايک هي دروازه بند هو جاے تو پهر آسمانوں اور زمينوں ميں انسان كيليے كوئي جگهه اعتماد كي نه رهے - مشيت ايزدي اسي كي مقتضي هوئي كه الهلال نكلے اور جو كچهه اُسے كرنا هے وه كرے - پس وه نكلا اور ايک بے پروا اور بے فكر روح كي طرح اپنے كاموں كو انجام ديتا رها - نه تو اُس نے كسي سے مدد چاهي اور نه كسی كي مدد قبول كي - نه تو كاروبار كي طرح كبهي اپنے ليے فكر و جستجو كي' اور نه كبهي انسانوں كے آگے عاجزي كا سوال كيا ' اور نه هي كبهي اُنكے شكر كا ترانه گايا - يهاں تـک كه اقل قليل مدت كے اندر جو اسطرح كے كاموں كيليے ايک نهايت نا قابل ذكر مهلت هے ' اسكا بيج پهوٹا اور اسكي شاخيں اسقدر دور پهيل گئيں كه انكے خيال سے تعجب اور انكے ذكر سے حيراني پيدا هوتي هے - اس نے دنيا ميں قدم ركهنے كے وقت ايک دعا مانگي تهی ' اور نه تو وه اپنے حريفوں سے هراسان تها اور نه اپنے نقصانوں اور مشكلوں سے متفكر تها' بلكه صرف اپني اُس دعا كے نتائج كا منتظر تها - اُس نے خدا سے مهلت مانگي تهي كه اپنے بعض مقاصد كو اپنے سامنے ديكهه ليے ' اور اگر وه سچي باتوں كي طرف دعوة دينے والا هے تو كاميابي سے پہلے هلاک نهو - پس دعا قبول هوئي اور اسے هلاكت كي جگه زندگي كا پهل ملا : ذالـك بان اللـه هو الحـق ' و ان ما يدعون من دونه الباطل ' و ان الله هو العلي الكبيرا (۳۱ : ۳۰)

* * *

بس اب ديكهتـا هوں تو الهـلال اپنا كام پورا كرچـكا هے اور اپنے " بعض مقاصد " كو اپنے سامنے ديكهه رها هے - ميں اسكي تفصيل نهيں كرونگا ' مگر صرف اتنا اشاره كرونگا كه وه اصلي كام نه تها بلكه كام كي پكار تهي ' تا لوگ متوجه هوں اور راسته صاف هو - وه لوگوں كی غفلت كو دور كرنا چاهتا تها ' اور انكے دلوں ميں اُن پراني اميدوں كو زنده كرنا چاهتا تها جو افسوس هےكه بهلا دي گئي تهيں - وه صرف " دعوة " تهی ' جو لوگوں كے اندر ايک نئي آرزو پيدا كرنا چاهتي تهي' اور اپني ملت كي حسيات اور جذبات ميں خدا پرستي كي لگن اور دين الهي كي محبت اور اطاعت كا شوق ديكهنا چاهتي تهي - وه عمارت نه تهي بلكه اسكے ليے داغ بيل تهي ' اور آفتاب مقصود نه تها بلكه صبح صادق كي روشني تهي جسكے بعد روشني كو بڑهتے بڑهتے بالكل اُجالا هو جانا چاهيے : يقلب الله الليل و النهار ' ان في ذالك لعبرة لاولي الابصار - (۲۴ : ۳۵)

* * *

الحمد لله كه تائيد الهي سے يه سب كچهه هوچكا هے' اور الهلال كا كام اپني " پهلي منزل دعوة " سےگذر چكا هے - اب اسكے بعد " دوسري منزليں " هيں اور اُنكي راه پهلي منزل كي راه سے مختلف هے - اگر اسكے بعد بهي الهـلال قائم رهے' اور بيداري كو محكم اور طلب

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری

صدا بہ صحرا !!

مسئلۂ قیام الهـــلال کا آخری فیصلہ

(۲)

پہلو بشگافید و بہ بینید دلم را
تا چند بگویم کہ چنانست چناں نیست !

گذشتہ اشاعت کے مقالۂ افتتاحیہ میں مختصراً اپنے حالات و افکار کی سرگذشت لکھہ چکا ہوں اور بعض اُن اسباب کی تفصیل کی ہے جنکی وجہ سے ابتک الهلال کے مالی مسئلہ کی طرف سے بالکل خاموشی اختیار کی گئی - حتیٰ کہ کبھی اسکے نقصانات کا بھی تفصیل کے ساتھہ تذکرہ نہیں کیا گیا ' اور دنیا میں جسقدر متعارف وسائل و ذرائع اس طرح کے کاموں کو فروغ دینے کے ہیں ' اُن میں سے کسی ایک ذریعہ کو بھی اختیار نہیں کیا -

لیکن فی الحقیقت اس خاموشی اور استغناء کا سبب صرف یہی نہیں ہوسکتا - یہ سچ ہے کہ ایک انسان بہتر سے بہتر اور اولو العزم سے اولو العزم ارادے کرسکتا ہے ' لیکن وہ اپنے ارادوں کی کشتی کو کنارے تک لے جانے پر قادر نہیں ' اور اس بارے میں وہ عالم خلقت کا سب سے زیادہ کمزور جانور ہے - وہ موجیں جو باہر کی مشکلات سے اٹھتی ہیں اور پھر ہمارے اندر کے اٹھنے والے طوفانوں میں ملجاتی ہیں ' انکے آگے صبر اور ارادوں کے بڑے بڑے پہاڑ بھی قائم نہیں رہسکتے ' اور جلب نفع اور دفع ضرر کی طبیعی خواہش کا بھونچال دماغ کی بنائی ہوئی عمارتوں کیلیے بڑا ہی خوفناک ہوتا ہے -

پھر یہ بھی ہے کہ انسانوں کی اعانت سے بے پروا ہو جانے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آزادانہ وسائل ترقی و فلاح کے اختیار کرنے سے بھی آدمی دست بردار ہوجاے - ایک شخص سب سے بے پروا و مستغنی رہکر بھی اپنے کاموں کو اعلی قسم کے تجارتی وسائل سے فروغ دیسکتا ہے - لیکن غور فرمائیے کہ الهلال نے ایسا بھی تو نہیں کیا ؟ نہ تو کبھی بڑے بڑے اشتہارات دیے گئے ' نہ دورہ کرنے کیلیے ایجنٹ بھیجے گئے ' نہ تمام شہروں میں ایجنسیاں قائم کرنے کیلیے خاص طور پر کوششیں کیں ' نہ اشتہارات حاصل کرنے کیلیے بکثرت خط و کتابت کی گئی ' نہ پرائیوٹ خطوں کے ذریعہ خریداروں کو توسیع اشاعت پر توجہ دلائی ' حتیٰ کہ شاید ہی کسی مقبول عام کام میں اسدرجہ اغماض اور پہلو تہی کی گئی ہوگی ' جیسی کہ الهلال کیلیے برابر ہوتی رہی ہے - مثلاً ذرا سی بیجا شکایت پر خریداروں کو قیمت واپس بھیج دی گئی - بسا اوقات دفتر کے کسی شخص کی غفلت سے ایسا ہوا کہ تین تین چار چار بار کسی نے خریداری کی درخواست دی' اور اس سے قیمت وصول نہیں کی گئی - یہاں تک کہ اس نے رجسٹرڈ خطوط بھیجے اور ارجنٹ تار کے ذریعہ توجہ دلائی !

لوگ چونکہ میری طبیعت سے واقف نہیں ہیں اور عام حالت کے خوگر ہیں ' اسلیے سفر میں اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہر روز دو چار شخص مجھسے فرمایش کردیتے ہیں کہ ہمارے نام اخبار جاری کردیجیے گا ' اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مجھپر احسان کیا ' حالانکہ مجھے اس سے اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ بیان نہیں کرسکتا - میں کچھہ الهـــلال کا ایجنٹ نہیں ہوں کہ اسکی خریداری کی درخواست مجھے دیکر خوش کیا جاے - یہ امور دفتر کے منتظمین سے متعلق ہیں اور جسکو خواہش ہو وہ ایک پیسے کا کارڈ بھیجکر اخبار منگوا سکتا ہے - بہر حال کئی سو اشخاص ایسے ہیں جنھوں نے مجھسے زبانی کہا ' اور میں نے اس غلطی کا یوں کفارہ کیا کہ کبھی انکے نام اخبار جاری نہ کرایا :

ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر !

اسی طرح بے شمار واقعات ہیں جنکو بیان کیا جاے تو لوگوں کو نہایت تعجب و تحیر ہو - پس ان تمام حالات کا سبب اصلی صرف ایک ارادہ ہی نہیں ہو سکتا جو کسی کمزور انسانی دماغ کے اندر پیدا ہوا ہو -

* * *

اصل یہ ہے کہ اسکا سبب نہ تو محض کوئی اولوالعزمی کا ارادہ ہے اور نہ کوئی نا دانستہ غفلت ' نہ تو اسکے اندر انسانی ارادہ کا کوئی شرف ہے اور نہ محض ارادے کے استقلال کا کوئی جوہر ' وہ نہایت ہی ادنی قسم کا انسانی عمل ہے جو ایک عاجز و درماندہ بندہ کر سکتا ہے ' اور ایک بہت ہی معمولی درجے کا اعتماد ہے جو ہر ایسی روح کو ہونا چاہیے جو اپنے تئیں ایمان اور یقین کے دروازے پر گرا دے -

میرا اشارہ اُس یقین قلبی اور ایمان روحی کی طرف ہے ' جو ہر صداے حق اور دعوۃ صداقت کی کامیابی اور فتح و نصرۃ کیلیے ابتداے کار سے اس عاجز کو دیا گیا ہے' اور جس کے ذکر کو آغاز اشاعت الهلال سے اس وقت تک اتنی مرتبہ دہرا چکا ہوں کہ بہت سے لوگ شاید سنتے سنتے اُکتا گئے ہونگے ' مگر کچھہ ایسا ہر آن اُبلنے والا جوش اور ہر دم بھڑکنے والی آگ اپنے دل میں پاتا ہوں کہ کسی طرح بھی اسکے بار بار کہنے سے مجھے سیری نہیں ہوتی - حتیٰ کہ جی چاہتا ہے کہ اگر بن پڑے تو تمام باتوں اور تذکروں کو یک قلم چھوڑ دوں ' دیوانوں اور پاگلوں کی طرح شہروں کی گلیوں اور بازاروں میں نکل جاوں ' اور اپنے خداے قدوس کی اس شان صدق نواز کا گیت گاؤں کہ وہ کیسا سچائیوں کا مالک اور راست بازوں کا پروردگار ہے ' اور اسکے سوا کون ہر طرح کی عاجزیوں اور ہر طرح کی چاہتوں اور محبتوں کا مستحق ہوسکتا ہے ' جو سچائی کی صداؤں کو اپنے پیاروں کی طرح ہمیشہ پالتا ' اور اپنی صداقت کی طرف بلانے والوں کے ساتھہ دوستوں اور یاروں کی طرح ہمیشہ وفاداری کرتا ہے !! سبوح قدوس ' ربنا و رب الملائکۃ والروح !!!

* * *

سورج ہر روز مشرق کی جانب سے نکلتا دکھائی دیتا ہے ' اور رات جب آتی ہے تو وہ پچھم کی طرف ڈوب جاتا ہے - پانی کی خاصیت ہے کہ ہر بوجھل شے اُسمیں ڈوب جاتی ہے' اور آگ کا کام یہی ہے کہ وہ گرم کرتی اور جلادیتی ہے - ہر شخص دنیا میں ان مشاہدات طبیعۃ اور قوانین فطرۃ کو دیکھتا ہے ' اور ایک بچہ بھی اسپر اسی طرح عملاً اعتقاد رکھتا ہے ' جیسا کہ ایک حکیم علماً اور حکماً -

یقین کرو کہ ٹھیک اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ محکم اور غیر متغیر یقین کے ساتھہ میں بھی دیکھتا اور جانتا ہوں کہ سچائی نکلتی ہے' اور اپنے کاموں کو ایک یکساں قانون فطرۃ کی طرح ہمیشہ انجام دیتی ہے - جسطرح آگ کا خاصہ ہے کہ وہ جب تک آگ ہے

مدرسۂ اسلامیہ

ندوۃ العلماء

ماضي و حال

(۷)

[illegible]

(کتب خانه)

اس سلسلے میں ایک قابل ذکر شے آور رهگئي ہے - دارالعلوم ندوۃ العلما کي علمي حیثیت کچهه بهي نهوتي اگر علوم اسلامیۂ و عربیه کا ایک عمدہ ذخیرہ اسکي ملکیت میں نهوتا - بعض ارباب خیر نے شاهجهانپور اور پٹنه وغیرہ کے اجلاس میں کتابیں وقف کیں لیکن اُن میں زیادہ تر عام مطبوعات اور متداول کتب کا ذخیرہ تها - غالباً سنه ۱۹۰۶ میں مولانا شبلي نے ندوہ کے متعلق ایک عظیم الشان کتب خانه قائم کرنے کي تحریک کي اور سب سے پہلے اپنا پورا کتب خانه جو ایک عمدہ منتخب ذخیرہ علوم اسلامیه و مشرقیه کا تها ' ندوہ کو دیدیا -

اسکے بعد انهوں نے نواب سید علي حسن خاں صاحب کو آمادہ کیا که وہ اپنا کتب خانه بهي ندوہ کیلیے وقف کردیں - انکے پاس انکے والد مرحوم نواب صدیق حسن خاں صاحب کے کتب خانه کا بڑا حصه محفوظ تها اور مطبوعات کے علاوہ بہت سي نادر قلمي کتابیں بهي تهیں ' مثلاً متاخرین ائمۂ حدیث یمن کي تصنیفات جو نواب صاحب مرحوم نے خاص کوشش سے حاصل کي تهیں - از انجمله امام شوکاني اور امیر اسماعیل یماني رحمة الله علیهما کي اکثر غیر مطبوعه کتابیں هیں که انکا حاصل کرنا اب بہت دشوار ہے - امام شوکاني کي تفسیر فتح القدیر تفسیر بالحدیث کا ایک بہترین مجموعه ہے - اور اسکا مکمل نسخه اسمیں موجود ہے -

چنانچه نواب صاحب نے اپنا کتب خانه بهي بعض شرائط کے ساتهه اسمیں شامل کردیا - اسي طرح مولوي سید حسین بلگرامي نے بهي اپني تمام کتابیں بهجوادیں - اور به حیثیت مجموعي ایک عمدہ ذخیرہ علوم و فنون اسلامیه و عربیه کا هوگیا -

(خلاصۂ مطالب)

یه ایک اجمالي نظر تهي اُن واقعات پر جو سنه ۱۹۰۶ سے که ندوہ کي نئي حیات عمل کا آغاز ہے ' گذشته سال تک ظہور میں آے اور یہي اُس کي حیات بعد الممات اور عروج بعد از زوال کي سرگذشت ہے - اس سے مقصود یه تها که ندوہ کے گذشته کاموں کي نسبت لوگوں کو ایک مکمل و مرتب معلومات حاصل هوجاے اور وہ اندازہ کرسکیں که کس قدر کام هوچکا ہے ؟ یہي سبب ہے که موجودہ حالات کے نقائص کا تفصیلي بیان میں نے ملتوي کردیا تها اور چاهتا تها که سب سے پہلے ندوہ کي غرض تاسیس اورگذشته کاموں کي مقدار بیان کردي جاے -

ایک صحیح اور مکمل واقفیت کے بعد جو راے قائم هوتي ہے وهي صحیح راے هوتي ہے - ندوہ اب ایسي هي رایوں کا محتاج ہے -

دنیا عالم اسباب ہے اور کوئي فعل وجود میں آ نہیں سکتا جب تک که اُسکے تمام اسباب جمع نه هوجائیں - پس مولانا شبلي نے دار العلوم کیلیے یه جو کچهه کیا ' اسکي اصلي علت صرف انهي کي کوششیں نہیں هوسکتیں - یقیناً بہت سے اسباب وعلل اسکے لیے فراهم هوے - لیکن اگر اس تعلیل کا مطلب یه هو که پیش نظر نتائج کو انکي طرف منسوب نهونا چاهیے تو یه ایک ایسي سوفسطائیت هوگي جسکے بعد دنیا میں کوئي نسبت فعل و کار جائز نهوسکے گي !

دنیا جانتي ہے که میں مداح نہیں بلکه معترض هوں - الحمد لله که میرے اعتراف و اقرار کي گردن میرے خداے قدوس نے بہت هي متکبر بنائي ہے ' اور مجهے انسانوں کے آگے جهکنے کا سبق نہیں ملا ہے - میں سچ سچ کہتا هوں که میرے لیے انسانوں کي تعریف سے بڑهکر کوئي بهي مکروہ و غیر مطبوع کام نہیں هوتا - اگر میں ایسا کرنا چاهوں بهي تو خود میرا دل مجهے ملامت کرنے لگتا ہے ' اور میرا ضمیر کچهه اسطرح خود بخود محجوب هوجاتا ہے گویا اُس سے کوئي بڑا هي شرمناک جرم سرزد هو رہا ہے ! و ذلک فضل الله یوتیه من شاء والله ذوالفضل العظیم - غیور و اولوالعزم عرفي نے میري زباني کہا ہے :

قصیدہ کارهـوس پیشگاں بود عـرفي
تو از وظیفۂ عشقي وظیفه ات غزل ست !

لیکن با این همه میں پورے اطمینان اور کامل راحت ضمیر کے ساتهه مولانا شبلي کي ان خدمات کا اعتراف کرتا هوں جو انهوں نے ندوۃ العلما کیلیے انجام دیں اور تسلیم کرتا هوں که ان کاموں میں ایک بڑا هي قیمتي جوهر ایثار نفس کا تها جو آجکل بہت کم یاب ہے -

مجهے مولانا شبلي کي کمزوریاں بهي معلوم هیں - میں جانتا هوں که انمیں کہا خوبیاں هیں اور اسکے ساتهه هي کیا اوصاف نہیں هیں جنکے لیے انهیں متاسف هونا چاهیے - میں ندوہ کے متعلق آخري مباحث میں بتلاؤنگا که دار العلوم کیلیے انکا وجود کن کن امور میں رحمت الهي تها ' کن کن امور میں بے سود ' اور وہ کونسي باتیں هیں جنکي انمیں کمي تهي ؟ میں اپنے اظہارات میں بے خوف هوں ' اور الله کے فضل سے میري حق گوئي کي چٹان اتني بلند ہے جہاں سے اشخاص کي تمدیح و تقبیح کي باتیں چیونٹي کے وجود سے بهي زیادہ حقیر و صغیر نظر آتي هیں - جو خدا کي صداقت کے آگے جهکنا اور حکومتوں اور گورنمنٹوں کے دبدبۂ و سطوت کو ٹهکرا دینے کي توفیق کا طالب هو ' اسکے آگے چند انسانوں کي هستیوں کے مباحث کیا چیز هیں ؟

مبیں حقیر گدایان عشق را کیں قوم
شہان بے کمر و خسروان بے کله اند !

لیکن کمزوریوں سے کوئي انسان خالي نہیں - دیکهنا یه ہے که ندوہ جس غرض سے قائم هوا ' جس مقصد کا اُس نے اعلان کیا ' جو مقصد وہ کهو رہا تها ' جس کهوے هوے کو اُٹها نے والا ' اور گمنامي و فنا سے زندگي و شهرت میں لانے والا کوئي نه تها ' اسکے لیے کس کا وجود موجب نجاح هوا ' اور کس نے اپنا وقت ' اپني قابلیت ' اپنا دماغ ' صرف کرکے پورے ایثار کے ساتهه دار العلوم ندوہ کو موت کے منه سے نکالا ' اور موجودہ حالت تک پہنچایا ؟

صداقت کا اعتراف ' اسکا قدرتي حق ہے ' اور دماغ و عقل مجبور ہے که سفید کي سفیدي کا اقرار کرے - پس یه کہنا پڑتا ہے که یه سب کچهه مولانا شبلي نے کیا ' اور انکے وجود سے ندوہ کي گذشته هستي کو الگ کرکے دیکهیے تو صرف کرلا گنج لکهنؤ کا ایک ویرانه باقي رهجاتا ہے ' جسکے اندر تباهي و بربادي کي خاک اڑ رهي ہے !

و جستجو کو پائدار بنانے کا وسیلہ ثابت ہو تو یہ اس کریم و حکیم کا مزید لطف و احسان ہے' اور اسکا قاعدہ یہی ہے کہ شکر نعمت سے اسکا لطف ہمیشہ بڑھتا' اور عاجزیوں اور التجاؤں سے دوگنا ہوتا ہے: ولئن شکرتم لازیدنکم ' ولئن کفرتم' ان عذابی لشدید!

یہی سبب ہے کہ گذشتہ فاتحۂ جلد جدید میں اس عاجز نے اس دعا کو دہرایا اور یاد دلایا اور پھر بہت سے بیانات کار و بار دعوۃ کے ظہور و تکمیل کے متعلق حوالۂ قلم ہوے کہ ان سے مقصود در اصل پہلی منزل کار تک پہنچنے کا اعلان تھا: فسبح بحمد ربک و استغفرہ' انہ کان توابا-

* * *

پس اب چونکہ الہلال اپنے مقصد کو پورا کر چکا ہے اور اپنی "پہلی منزل" سے گذر چکا ہے' اور خود اس نے اپنے کار و بار کی جو مدت قرار دی تھی' وہ الحمد للہ کہ صرف اسکی التجا اور حضرۃ ایزد برحق کی قبولیت سے بلا منت غیرے پوری ہوچکی ہے- اسلیے وقت آگیا ہے کہ احباب و مخلصین اور مومنین مہتدین کے آگے الہلال کے آیندہ قائم رکھنے کے مسئلہ کو چند لفظوں میں صرف ایک بار پیش کردیا جاے' تاکہ جو لوگ اسکی محبت اپنے اندر رکھتے ہیں اور اسکے کاموں کو ملک و ملت کیلیے ضروری اور مفید یقین کرتے ہیں' صرف وہی لوگ اسپر غور کریں' اور ایک قطعی فیصلہ کرنے میں میرے ساتھہ شریک ہو جائیں - خواہ اسے تکبر سمجھا جاے یا غرور بیجا ' لیکن میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب بھی نہ تو کسی سے التجا ہے اور نہ کسی کے آگے سوال ' نہ کسی پر بار ڈالنا مقصود ہے اور نہ کسی کیلیے بار خاطر بننا گوارا ہے۔میں تن تنہا بغیر دولت و ثروت ' بغیر حصول اعانت ' بغیر استمداد و استعانت اشخاص و جماعت ' تمام مشکلوں کو برداشت کرکے اور تمام موانع و مصائب سے بے پروا رہکے' محض نصرۃ الہی سے اپنا "پہلا کام " پورا کرچکا ہوں' اور اب میرے آگے "دوسری منزلیں" موجود ہیں اور انکے لیے "الہلال" کی اشاعت کا محتاج نہیں ہوں - الہلال کے مالی نقصانات اگرچہ انتہائی حد تک پہنچ گئے ہیں اور مجھے تن تنہا رہنے کی وجہ سے اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ میری صحت نے جواب دیدیا ہے اور میری آنکھوں کی بصارت یکا یک ضعیف سے ضعیف تر ہوگئی ہے - اس سے بھی زیادہ یہ کہ میں اب متصل چند گھنٹے کام کرتا ہوں تو سر میں درد شروع ہوجاتا ہے اور رات کو جاگ کر کام کرنے کی میری محبوب و لذیذ عادت مجھسے مفارقت چاہرہی ہے - تاہم مجھپر میرے خدا کا کچھہ ایسا فضل و کرم ہے کہ اگر الہلال کا کام نا تمام رہا ہوتا اور مجھے میری "پہلی منزل" دکھائی نہ دیتی' تو اب بھی پوری خاموشی کے ساتھہ برسوں کام کرتا رہتا اور کبھی بھی ان سرگذشتوں کے پڑھنے کی تمھیں تکلیف نہ دیتا - کیونکہ خدا حکیم و قدیر ہے اور اسکا فضل اور اسکی ربوبیت ہمارے تمہارے اندازے سے بہت زیادہ ہے : و ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا!

* * *

لیکن چونکہ "پہلا کام" ہوچکا ہے اسلیے میں مجبور نہیں کہ الہلال کو موجودہ حالت میں جاری رکھوں - یہی وجہ ہے کہ اپنے کسی فیصلے سے پہلے اپنے دوستوں کو فیصلہ کرنے کی صرف ایک بار دعوت دیتا ہوں :

فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ
و ان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم!

(خلاصۂ مطالب)

الہلال اپنے اہتمام و انتظام کے لحاظ سے اردو پریس میں بالکل ایک نئی چیز ہے ' اور بڑی مشکل یہ ہے کہ آپ اسکے مصارف کا اندازہ کر ھی نہیں سکتے- اسلیے یہ لا حاصل ہوگا اگر میں کہوں کہ اسکی قیمت بارہ روپیہ سالانہ ہوتی جب بھی وہ اسقدر ارزاں تھا کہ اس سے زیادہ ارزانی ممکن نہیں -

اسکے مالی مسئلۂ کی درستگی کی پہلی صورت یہ ہے کہ آیندہ سے اسکی قیمت بڑھا دی جاے - چنانچہ اس کیلیے معاونین الہلال کا بڑا حصہ بالکل طیار ہے ' اور بغیر اس عاجز کی تحریک اور خواہش کے صدھا بزرگوں نے خود بخود لکھا ہے کہ قیمت پندرہ روپیہ یا اقلاً بارہ روپیہ کردی جاے -

لیکن حقیقت یہ ہے کہ میرے لیے الہلال کی قیمت کی زیادتی کا خیال نہایت تکلیف دہ ہے اور جو چیز لوگوں کو مفت دینی تھی ' اسکی قیمت کو دوسرے ملکوں کی نظیر میں زیادہ کرنا کسی طرح گوارا نہیں ہوسکتا - میری کوشش ہمیشہ یہی رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قیمت کم کی جاے'.زیادہ تو کسی حالت میں نہ ہونی چاہیے -

پس یہ صورت تو سردست بھلا ھی دی جاے - اسکے بعد الہلال کی توسیع اشاعت کا سوال آتا ہے - اگر الہلال کو آیندہ بحالت موجودہ قائم رکھنا ہے تو بس اسی صورت کو حل کرنا چاہیے - میں نے مصارف کیلیے ایک نیا بجٹ قرار دیا ہے اور حتی الامکان پوری سعی کی ہے کہ کم سے کم خرچ سے آیندہ الہلال نکل سکے - **پس اگر ہم کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقینا الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہوجائیگا ، اور صرف یہی نہیں کہ وہ قائم رہیگا بلکہ اسکے ہر صیغے میں کافی وسعت اور ترقی ہوجائیگی -**

سردست یہی حل الہلال کے مالی مسئلہ کے عقدۂ مشکل کا ہے اور چونکہ اسکی قیمت بہت کم اور مصارف نہایت زیادہ ہیں اسلیے موجودہ تعداد اشاعت میں اسکے نقصانات ائندہ کسی طرح برداشت نہیں ہوسکتے - میں ان تمام بزرگوں اور دوستوں کے سامنے جو الہلال کو ایندہ بھی اسی حالت میں بلکہ اس سے بہتر حالت میں دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں ' آخری مرتبہ اس حل کو پیش کردیتا ہوں - اگر خدا کی مرضی ہوئی اور نئے خریداروں کی فراہمی کیلیے کوشش کی گئی تو میں الہلال کو موجودہ حالت سے بہتر حالت میں جاری رکھونگا ' اور اگر ایسا نہوا تو نہ تو کسی کی شکایت ہے اور نہ کسی کیلیے گلہ - نہ تو انسانوں پر اعتماد ہے اور نہ انکی توجہ کی آرزو - میں اپنا "پہلا کام" کرچکا ہوں اور اب میرے لیے زیادہ تر خاموش کاموں کی "دوسری منزلیں" آنے والی ہیں - پس میں صرف انھی کاموں میں مشغول ہوجاونگا - میرے پاس ایک ھی زندگی ہے اور میں نے بہت چاہا لیکن ایک زندگی بہت سے کاموں کیلیے طیار نہوسکی اور اب تک جو کچھہ ہوا یہ محض اللہ کا ایک مخصوص فضل تھا :

خوش ست افسانۂ درد جدائی مختصر غالب
بمحشر می تواں گفت انچہ در دل ماندہ است امشب!

حقيقة الصلاة

(۳)

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء و المنكر ' و انها لكبيرة الا على الخاشعين

(۸)

حقيقت يه هے كه نماز ميں سب سے بڑي مهم اطمينان قلب ' و حضور نفس ' و خشوع طبيعت ' و خضوع جوارح هے كه انسان اپنے تمام اعضا اور تمام قوى و جذبات سے خدا كي جانب متوجه هو جاے ' اور جن اغراض كے ليے نماز كي تاكيد كي گئي هے اُن كو نهايت مكمل طريق پر بجا لاے - حديث ميں هے :

خمس صلوات افترضهن الله تعالي : من احسن وضوءهن و صلاهن لوقتهن و اتم ركوعهن و خشوعهن كان له علي الله عهد ان يغفر له ' و من لم يفعل فليس له على الله عهد - ان شاء غفر له ' و ان شاء عذبه (۱)

خدا نے پانچ نمازيں فرض ٹهرائي هيں - جس نے اچهي طرح وضو كيا وقت پر نماز پڑهي اور كامل طريق پر ركوع و خشوع كے حقوق سے ادا هوا تو الله كا وعده هے كه ضرور اُس كي مغفرت هوگي ' ليكن جس نے ايسا نه كيا تو كوئي وعده نهيں ' چاهے تو الله اُس كو بخشدے اور چاهے عذاب ميں ڈالے (۱)

يهي وه نماز هے جسے كامل طريق پر ادا نه هوتے ديكهكر ايک شخص كو رسول الله صلى الله وسلم ٹوكتے رهے - اُس نے تين چار مرتبه نماز پڑهي مگر هر مرتبه آنحضرت (ص) نے يهي ارشاد فرمايا : قم فصل فانك لم تصل (اُٹهو اور پهر نماز پڑهو ' اس ليے كه جو نماز تم نے پڑهي هے وه نماز هي نه تهي (۲)) -

وه نماز جو انسان ميں ايک ذره برابر اشراق و نورانيت نه پيدا كرسكے ' وه خواه كسي وقت كي نماز هو مگر اُس ميں صلاة وسطى كا درجه كيونكر آسكتا هے ؟ روز مره جو نمازيں فرض هيں يهي صلاة وسطى بهي هيں - شرط يه هے كه هر ايک شرط كي تكميل پر نظر هو ' نماز كے اغراض و مقاصد ان سے حاصل هوسكيں ' قلب ميں طهارت پيدا هو ' بطون ميں نورانيت كا ظهور هو ' روحانيت بڑهے ' نفس ميں تهذيب خصائل بلند هو ' اور انسان اس قابل هوسكے كه جب نماز پڑهے تو ملكوت السماوات و الارض كے اسرار اُس پر افشا هوجائيں : لو كشف الغطاء لما ازددت يقينا (قدرت كے تمام پردے اگر كهل جائيں جب بهي ميرا تيقن اس درجه بلند هے كه اُس ميں كوئي اضافه نه هوسكيگا)

علماے حقيقت لكهتے هيں :

القلب هو الذي في وسط الانسان بين الروح و الجسد فكانه قيل : حافظوا على صورة الصلوات بشرائطها ' حافظوا على معاني الصلوات بحقائقها بدوام شهود القلب للرب في الصلاة و بعد ها " (۱)

" قلب وه چيز هے جو شرف مرتبت و شرف محل هر حيثيت سے انسان كے وسط جسم ميں واقع هے - يه روح اور جسم ميں ٹهيک درميان كي حالت ركهتا هے - گويا نماز وسطى كي محافظت كا حكم ديتے هوے يه كها گيا كه صورت نماز كي محافظت كرو ' شرائط نماز كي محافظت كرو ' معاني و اغراض نماز كي محافظت كرو ' حقيقت و حكمت نماز كي محافظت كرو ' اور يه محافظت اس طرح كرو كه نماز ميں اور نماز كے بعد هر حالت ميں قلب كو بطريق دوام و استمرار پرور دگار عالم كا شهود حاصل رهے (۱)

وسطى وهي نماز هوگي جو فضل و شرف ميں سب پر فائق هو - ايسي نماز جو ديني و دنيوي هر قسم كي ترقيوں كي بهترين تحريک اپنے اندر ركهتي هو ' اس كي فضيلت ميں كيا كلام هوسكتا هے ؟ يهي نمازيں هيں جن كو قران كريم كي اصطلاح ميں وسطى كا لقب ديا گيا اور انكي محافظت كي تاكيد كي گئي تا كه انسان اس طريق پر زمانه بهر كي نعمتوں اور بركتوں كا احاطه كرسكے ' اُس كے تفوق كي سارے عالم پر حكومت هو -

(۹)

اس تمام مذكور كا ما حصل يه هے :

(۱) نماز اور اجزاے نماز سے محض خشوع و خضوع و طهارت نفس مقصود هے - يه چيز هي حاصل نه هو تو وه نماز بهي مشركين قريش كي نماز جيسي هوگي جو انسان كو دوزخ ميں لے جانيوالي چيز هے -

(۲) نماز وهي هے جو حقيقي معنوں ميں ادا كي جاے ' ايسي نماز سے انسانكي هر مشكل آسان هوسكتي هے -

(۳) نماز كي حقيقت يه هے كه فواحش و منكرات سے روكے اور انسان كي زندگي كو پاک اور ستهرا بناسكے ' جس نماز سے يه خصوصيت حاصل نه هو وه نماز ' نماز هي نهيں هے -

(۴) نماز كي مواظبت سے انسان درست هوتا هے ' خدا كي بارگاه ميں تقرب بڑهتا هے اور اس درجه بڑهتا هے كه دنيا كي تمام جهوٹي هستياں هيچ نظر آنے لگتي هيں !

(۵) وه نماز جو ان اوصاف كي جامع هو ' شريعت كي اصطلاح ميں وهي نماز وسطى هے - حديثوں پر تدبر كرو - جب كسي نماز كا وقت نه رها تو يهي شكايت هوئي كه نماز [illegible] جاتي رهي ' يعني اب اتني گنجايش باقي نهيں كه تمام حسن و شرائط كے ساتهه يه نماز ادا كي جاتي - جس نماز ميں كوئي شان فضيلت ديكهي اُسي كو وسطى سمجهه ليا كه تعظيم صلاة ميں تخصيص ' فضيلت صلاة وسطى هي كے ليے هے -

(۶) نماز وسطى كي ايک صفت يه هے كه معتدل هو ' اسي ليے مغرب و ظهر و عشاء وغيره نمازوں كو وسطى كهنے لگے تهے -

(۷) نماز وسطى كے ليے دعاي قنوت مشروط نهيں هے ' قنوت البته مشروط هے جس كے معنے خضوع كے هيں -

(۱) رواه احمد و ابو داؤد عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات الخ -

(۲) رواه البخاري و مسلم عن ابوهريره و قال ان رجلا دخل المسجد و رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس الخ -

(۱) نيسابوري - ج ۲ ص ۳۶۵ -

ہے کہ وہ اسکے کانسٹي ٹیوشن تـک کو بدل ڈال سکتي ہے - لیکن نہ تو اسمیں عام انتخاب کو دخل ہے ' نہ اسکے ممبروں کی تعداد میں وسعت ہے ' نہ اسکے لیے قابل اطمینان ضوابط و قواعد ھیں - کوئی شرط ' کوئی مہلت ' کوئی زمانہ اسکے لیے معین نہیں - جب کبھی دو چار انتظامی ممبروں کے نام سے ایک درخواست حاصل کرلی جاسکے یا سکریٹري اپني کسی خاص غرض سے ایسا کرنا چاہے ' فوراً چنـد اشخاص کي ایک مجلس منعـقد کرکے ایک حکمران و فعال ما یرید کي طرح ندوہ کے تمام قوانین و ضوابط کو منسوخ کردے سکتا ہے !

پھر صرف سکریٹري هي تک آکر معاملہ ختم نہیں هو جاتا - نائب سکریٹري بھي اگر چاہے تو دستور العمل نے اُسے پورا حق دیدیا ہے !

(شجرۂ فساد کا دوسرا تخم)

یہ ظاہر ہے کہ ندوۃ العلما کا مقصد صرف ایک عـربي مدرسہ قائم کرنا نہ تھا - وہ ایک عظیم الشان دیني تحریک تھي جو حفظ کلمۂ اسلام کیلیے تمام علماء ملت کو متفقہ و متحدہ جد و جہد کرنے کي دعوت دیتي تھی ' اور ایک ایسا عام مذھبي مرکز بنا نا چاھتي تھي جو کسي خاص گروہ کے لیے مخصوص نہو' بلکہ وہ تمام عظیم الشان تحریکیں جو کل مسلمانوں سے تعلق رکھتی ھوں اسکے اندر انجام پا سکیں - یہی سبب تھا کہ اس نے ابتدا ھی سے اپنے اہم مقاصد یہ قرار دیے کہ حفظ کلمۂ توحید و خدمت اسلام کیلئے تمام علما کا اجتماع ' اور اصلاح نصاب و تعلیم قدیم -

پہلے مقصد کی بعض حلقوں سے سخت مخالفت ہوئی اور بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوگئیں - بعض علما نے رفع نزاع باهمی اور اتحاد علما کا یہ مطلب سمجھا کہ ندوہ اسلام کے مختلف فرقوں کے عقائد کو باہم ملاکر ایک نیا معجون مرکب بنانا چاهتا ہے اور اسکا مقصود یہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے اُن مخصوص عقائد کو ترک کردے جنھیں وہ حق سمجھتا ہے ' لیکن ندوہ نے اپنے مقصد کو زیادہ واضح کیا کہ اسکا مقصود اختلافات باهمي سے دست بردار ہونا نہیں ہے اور نہ اس طرح کا اتحاد حق پرستي اور امر بالمعروف کے ساتھہ کبھي هوسکتا ہے - وہ صرف یہ چاهتا ہے کہ جو امور تمام مختلف گروهوں اور جماعتوں کے مشترک معتقدات ھیں مثـلاً حفظ بیضۂ شریعت و دفع هجوم منکرین اسلام ' و اصلاح عموم مسلمین ' و تبلیغ کلمۂ توحید و رسالت ' ان مقاصد کیلیے تمام پیروان کلمۂ شہادت متفق هوکر اپني قوتوں کا ایک مشترک مرکز بنائیں - جدید علوم مادیہ نے ' آریا سماج کے مشنریوں نے ' عالم مسیحي کے عالمگیر دیني حملوں اور متواتر کوششوں نے' جو نقصان اسلام کي قوت دیني و تبلیغي کو پہنچایا ہے' اسکا اثر اسلام کے هر فرقے پر یکساں پڑتا ہے - اگر کلمۂ اسلام سب کو محبوب ہے ' تو اسکے لیے سب کو اپني قوت صرف کرني چاهیے -

اسي طرح بہت سے مذهبي معاملات ایسے هیں جنکا تعلق گورنمنٹ سے ہے اور انکے لیے کسي ایک فرقے کي نہیں بلکہ عموم اهل اسلام کے طرف سے صدا بلند هوني چاهیے - ندوہ صرف اسلیے قائم ہوا ہے کہ ان مشترک مقاصد کو انجام دے - باقي رہے هرگروہ کے مخصوص کام ' تو انکے لیے پہلے سے مختلف انجمنیں قائم هیں اور هر فرقہ اپنے مخصوص اعتقادات پر پوري طرح قائم رهکر هر طرح کے کام انجام دیسکتا ہے -

ندوہ کیلیے یہ اصول ابتدا سے بمنزلۂ ایک بنیاد اور اساس کے تھا اور اسکے قدیمي دستور العمل میں کوئي قید کسي خاص گروہ کیلیے نہ تھي لیکن بعد کو یہ عمومیت بالکل نکالدي گئي اور ایک دفعہ یہ بڑھا دي گئي کہ ندوہ کے ارکان انتظامي صرف ایک هي گروہ سے لیے جائیں گے اور اسطرح اسکا دائرہ سمٹ کر بالکل محدود هوگیا -

چھوٹي چھوٹي انجمنیں جو آج ملک میں قائم هیں ' انکے دستور العمـلـوں میں اس سے زیادہ وسعت و عمومیت هوگي جتني کہ موجودہ حالت میں عظیم الشان ندوہ میں ہے !

طلباء دارالعلوم کی اسٹرائک

ان تاریخوں میں برابر اسٹرائک جاري رهي - ۱۲ کي شام کو جناب خـان بہادر نہال الدین صاحب و جناب مسٹر مختار حسین صاحب بیرسٹرا یٹ لا و جناب مولوي نظام الـدین حسن صاحب وکیل تشریف لائے -

مگر طلبا سے چند سوالات کرنے کے بعد یہ فرما کر واپس تشریف لیگئے کہ کل بعد نماز جمعہ هم مفصل شکایات سنینگے طلبا نے شکریہ ادا کیا ' اور بخوشي اسکو منظور کیا - حسب قرار داد دوسرے دن اصحاب مـذکورۂ بالا میں سے دو صاحب اور ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹر تشریف لائے - خان بہادر کسي وجہ سے نہ آسکے -

طلباء نے شکریہ کے بعد اپني شکایات زباني هي کہیں جنکو ان حضرات نے نہایت توجہ کے ساتھہ سنا ' اور ضروري نوٹ بھي کیے - بعد کو بطور مشورہ یہ فرمایا کہ آپ لوگ اپني تعلیم کا سلسلہ بطور خود جاري رکھیں - بڑے درجہ کے طلبا ابتدائي درجونکو تعلیم دیں یا کوئي اور دوسري صورت اختیار کیجیے ' بہر حال مشغلہ علمي جاري رهنا چاهیے - اسکے بعد واپس تشریف لیگیے ' هم نہیں کہہ سکتے کہ ان حضرات نے کیا راے قائم کي -

۱۴ کي شـام کو منشي اعجاز علي صـاحب رئیس کاکوري جو ندوہ کے ممبر هیں تشریف لائے ' اور چند طلباء سے گفتـگو کرنے کے بعد واپس گئے - همکو معلوم هوا ہے کہ گفتگو کا طرز جانبین سے بہت کچھہ مناظرانہ رها - اسکي وجہ غالباً یہ ہے کہ مسلم گزٹ کي کسي اشاعت میں انہوں نے کل طلباے دار العلوم پر دهریت کا الزام لگایا تھا ' جسکے متعلق ایڈیٹر مسلم گزٹ نے ایک نوٹ بھي لکھا کہ اس الزام سے طلباے دار العلوم میں نہایت برهمي پھیلي ہے -

همکو جهانتـک معلوم هوا ہے اب تـک منتظمین کیطرف سے کوئي ایسا طریقہ نہیں اختیار کیا گیا جس سے یہ جوش فرو هو- منتظمین کا یہ طرز عمل دیکھکر سخت افسوس هوتا ہے کہ بجائے اسکے کہ وہ اسکی اصلاح کي کوشش کریں اسکو اور زیادہ اهم بنا رہے هیں' اب تمام کوشش اس بات پر صـرف کیجا رهي ہے کـہ اس اسٹرائک کو پولیٹکل ثابت کیا جائے جیسا کہ انـڈین ڈیلي ٹیلي گراف سے ثابت هوتا ہے -

اکابرین قوم کو بہت جلد اس طرف متوجہ هونا چاهئے ورنہ بیچارے غریب الوطن طالبعلمـوں کو اس نا عاقبت اندیش گروہ سے بہت کچھہ نقصان پہونچـنے کا اندیشہ ہے ' اسوقت طلبا کي حالت بہت نازک ہے ' وہ عجیب کشمکش میں مبتلا هیں -

ایک نامہ نـگار از لکھنـو

(۳) اسلیے حیوان میں جو ارادہ اور اختیار ہے وہ کسی کیمیاوی ترکیب عناصر کا نتیجہ نہیں ہوسکتا ' کیونکہ اگر اسکا نتیجہ ہوتا تو لازم آتا کہ کیمیاوی ترکیب عناصر کا یہ اختیار ہے کہ کبھی اس نتیجہ کو ظاہر ہونے دے اور کبھی ظاہر ہونے نہ دے جو محال ہے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ) -

(مثال شکل دوم)

(۱) زید عمرو کے مارنیکو لکڑی اوٹھاتا ہے ' اور پھر اسیوقت بلا کسی خارجی اثر کے اس کو رکھدیتا ہے اور عمرو کا مارنا ترک کردیتا ہے -

(۲) زید کا لکڑی اوٹھانا عمرو کے مارنے کے لیے اور پھر اسیوقت اُس کا رکھدینا ترک ارادہ سے ' یہ دو متضاد افعال زید کے اختیار سے ہیں -

(۳) اسلیے زید کے ہر دو متضاد افعال عناصر کی کسی ترکیب کیمیاوی کا اثر نہیں ہیں ' کیونکہ اگر اس ترکیب کا یہ اثر ہوتے تو لازم آتا کہ اس ترکیب کو اس امر کا اختیار ہے کہ کبھی اپنے اثر کو ظاہر ہونے دے ' اور کبھی ظاہر ہونے نہ دے (دیکھو شکل دوم کا نتیجہ) -

(شکل سوم)

(۱) حیوان میں بعض افعال جیسے دوست دشمن کو تمیز کرنا - اشیاء کی شناخت ' خیال وغیرہ یعنی تعقل موجود ہے -

(۲) عناصر کی کسی ترکیب کیمیاوی کا اصول اونتک اسبات پر قائم نہیں ہوا کہ یہ تعقل عناصر کی کسی ترکیب کیمیاوی کا اثر ہے -

(۳) اسلیے لازمی طور پر حیوان میں کوئی ایسی شے موجود ہے جو ان نتائج یعنی تعقل کا باعث ہے ' اور جو کچھہ وہ شے ہو وہی روح ہے -

(مثال شکل سوم)

(۱) حیوان کی آنکھہ کے سامنے شعاع میں جو چیزیں ہوں ان کے عکس کا طبقات چشم پر منقش ہونا عناصر کی کیمیاوی ترکیب اور ترتیب طبقات کا اثر ہے -

(۲) لیکن ان اشیاء کی شناخت ' دوست دشمن میں تمیز ' ان اشیاء کا بھلا یا برا لگنا ' وغیرہ وغیرہ ' عناصر کی ترکیب کیمیاوی کا کوئی اصول اسپر دال نہیں ہے -

(۳) اسلیے لازمی طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ حیوان میں کوئی اور شے بھی موجود ہے جو ان نتائج کا باعث ہے ' اور جو کچھہ وہ شے ہو وہی روح ہے -

(شکل چہارم)

(۱) فطرت انسانی کسی چیز کی موجودگی ثابت کرسکتی ہے -

(۲) لیکن کسی شے کی ماہیت کا جاننا خواہ وہ چیز کیسی ہی علم ہو ' انسانی فطرت سے خارج ہے -

(۳) اسلیے فطرت انسانی حیوان میں روح کی موجودگی ثابت کرسکتی ہے لیکن روح کی ماہیت کا جاننا فطرت انسانی کے اختیار سے خارج ہے -

(شکل پنجم)

(۱) حیوان میں ہمکو روح کا وجود ثابت ہوا ہے (دیکھو شکل سوم کا نتیجہ) -

(۲) لیکن کسی اور وجود کا ثبوت نہیں ہوا جسکے ساتھہ روح اسطرح وابستہ ہو کہ اگر وہ نہو تو روح بھی نہو -

(۳) اسلیے روح جوہر قائم بالذات ہے -

(شکل ششم)

(۱) ہمارا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ کوئی جوہر قائم بالذات کبھی فنا نہیں ہوتا -

(۲) روح جوہر قائم بالذات ہے (دیکھو شکل پنجم کا نتیجہ)

(۳) روح فنا نہیں ہوگی -

جسقدر اقسام مادہ کے ہمکو معلوم ہیں ' روح ان اقسام مادہ سے نہیں ہے ' لیکن اگر روح کسی ایسے قسم مادہ سے ہو جو ہمکو معلوم نہیں ہے تو اسکا مادی ہونا اسلام کے کسی مسئلہ کی صداقت پر حرف نہیں لا سکتا -

حدوث مادہ کے ثبوت میں

(شکل اول)

(۱) مادے کے لیے صورت کا ہونا لازمی امر ہے - یعنی - مادے کا بدون صورت پایا جانا محال ہے -

(۲) مادے کی تغیر حالت سے پہلی صورت معدوم ہو جاتی ہے ' اور دوسری صورت پیدا ہوجاتی ہے -

(۳) اسلیے صورت حادث ہے یعنی نو پیدا شدہ ہے -

(شکل دوم)

(۱) صورت حادث ہے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ)

(۲) مادے کے لیے صورت کا ہونا لازمی امر ہے -

(۳) اسلیے وہ بھی حادث ہے -

(شکل سوم)

(۱) فرض کرو کہ مادہ قدیم ہے -

(۲) مادے کا بدون صورت کسی حالت میں پا یا جانا محال ہے -

(۳) اسلیے صورت بھی قدیم ہے - لیکن یہ محال ہے کیونکہ صورت کا حادث ہونا بہ تغیر حالت مادہ کے بداہتہً ظاہر ہے - اسلیے صورت ایک ہی حال میں حادث بھی ہے اور قدیم بھی ہے پس یہ فرض کہ مادہ قدیم ہے ' غلط ہے -

صانع عالم کا ثبوت

شکل اول

(۱) مادے میں حرکت اور قوت طبیعی امور ہیں لیکن ارادہ نہیں ہے -

(۲) مادے میں غیر معدود تغیرات مرتب اور منتظم اشکال میں ظاہر ہوتے ہیں - اتفاقیہ نہیں ہیں کیونکہ وہ تغیرات پر خاص معلولوں کے لیے بطور علت کے ہوتے ہیں - وہلم جرا -

(۳) اسلیے ان مرتب اور منتظم تغیرات کی علت مادہ کی حرکت اور قوت نہیں ہوسکتی بلکہ کوئی اور موثر صاحب ارادہ ہے جو ان مرتب اور منتظم تغیرات کا باعث یا علت ہے اور وہی صانع عالم ہے -

(شکل دوم)

(۱) جو چیز مرتب اور مستمر النظام ہے ' اور اس ترتیب اور نظام سے ارادہ کیے ہوے نتائج پیدا ہوتے ہیں ' وہ کسی صاحب ارادہ کی پیدا کی ہوئی چیز ہے -

(۲) عالم مرتب اور مستمر النظام ہے ' اور اس ترتیب اور نظام سے جو اس میں ہے ' ارادہ کیے ہوے نتائج پیدا ہوتے ہیں -

(۳) اسلیے عالم کسی صاحب ارادہ کا پیدا کیا ہوا ہے -

(شکل سوم)

(۱) ارادہ صفت ذي حیات ہے -

(۲) عالم کسی صاحب ارادہ کا پیدا کیا ہوا ہے (دیکھو شکل دوم کا نتیجہ)

(۳) اسلیے عالم کا پیدا کرنے والا ذي حیات ہے - مردہ نہیں ہے -

(شکل چہارم)

(۱) عالم کا پیدا کرنیوالا ذي حیات اور صاحب ارادہ ہے - (دیکھو شکل دوم و سوم کے نتائج)

(۲) مادہ ذي حیات نہیں ہے اور نہ صاحب ارادہ -

(۳) اسلیے مادہ عالم کا پیدا کرنے والا نہیں ہے -

(۸) نماز وسطی کے لیے تمام نمازوں کے وسط میں ہونا ضروری نہیں' اور نہ یہ ضروری ہے کہ اوقات خمسہ کے علاوہ یہ کوئی مستقل و جداگانہ نماز ہو -

(۹) نماز وسطی کی محافظت لازم ہے' نہ اسلیے کہ ایک رسم پوری ہو' بلکہ اس لیے کہ ان میں نماز کی مواظبت سے وہ خصوصیت پیدا ہو کہ سارے جہان کو چھالے اور ہر جگہہ اسیکی حکومت ہو :

و نرید ان نمن علی الـذین استضعفـوا فی الارض و نجعلهـم ایمـۃ و نجعلهم الوارثیـن' و نمکن لهـم فی الارض و نری فرعون و هامان و جنودهما منهم ما کانوا یحـذرون (۲۸ : ۵)

جو لوگ ملک میں کمزور ہو گئے ہم چاہتے ہیں کہ انپر احسان کریں' ان کو سردار بنائیں' انہیں سلطنت کا وارث ٹھہرائیں' ملک میں انکا قدم جمائیں' اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو دکھا دیں کہ جس بات کا انہیں خطرہ تھا وہ انہیں کمزوروں کے ہاتھہ سے انکے آگے آگئی -

(البقیۃ تتلی)

تسترکت و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر بی - سیٹھ - مٹر - اے - سی - ایس تسترکت و سیشن جج ، ہوگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں' وہ تشفی بخش ہیں - عینک بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

دون نہیں چاهتا کہ میری بینائی مرنے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۸ روپیہ تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنے سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک ۷ - ۱ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۱ آنہ -

مینیجر

الهلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتی' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

حیات و موت کی تعریف

از جناب مولانا عطا محمد صاحب رئیس امرتسر -

عناصر کی ترکیب کیمیاوی سے کسی جسم میں جو استعداد نشو و نما کی اندر سے باہر کی طرف بذریعہ اخذ یا انجذاب بیرونی عناصر کے پیدا ہوتی ہے' وہ اس جسم کے لیے حیات ہے' اور جب وہ استعداد کسی اندرونی یا خارجی اثر سے معدوم یا فنا ہوجاتی ہے تو وہ اس جسم کے لیے موت ہے -

میرے خیال میں حیات و موت کی یہ تعریف جامع و مانع ہے -

(روح کی تعـریف)

حیات حیوانی میں جو قوت صاحب تعقل و ارادہ ہے' اور ارکان و اعضاء جسم حیوانی و حواس کے استعمال پر بموجب انکی ساخت کے قادر ہے' وہ روح ہے -

روح' عناصر کی ترکیب کیمیاوی کا اثر نہیں ہے - یہ ذیل کی چند منطقی شکلوں سے ثابت ہے :

(شکـل اول)

(۱) جو اثر عناصر کی ترکیب کیمیاوی سے پیدا ہوتا ہے وہ اس وجود کے لیے امر طبیعی ہوتا ہے -

(۲) جب تک وہ ترکیب عناصر اس وجود میں باقی رہتی ہے وہی اثر پیدا ہوتا رہتا ہے' اور اسکا نہ پیدا ہونے رہنا محال ہے -

(۳) اسلیے اس وجود کے اختیار میں یہ امر نہیں ہے کہ جب تک وہ ترکیب کیمیاوی اس وجود میں باقی رہے' کبھی اس اثر کو ظاہر ہونے دے اور کبھی ظاہر نہ ہونے دے -

(مـثـال شـکـل اول)

(۱) مقناطیس میں ترکیب کیمیاوی عناصر سے جذب آہن کا اثر پیدا ہوا ہے - یہ اثر مقناطیس کا طبیعی امر ہے -

(۲) جب تک مقناطیس میں یہ ترکیب کیمیاوی عناصر کی باقی رہیگی' یہ اثر جذب آہن کا پیدا ہوتا رہیگا' اور اس اثر کا نہ پیدا ہونے رہنا محال ہے -

(۳) اسلیے مقناطیس کے وجود کے اختیار میں یہ امر نہیں ہے کہ جب تک عناصر کی ترکیب کیمیاوی اس میں باقی رہے' وہ اس اثر جذب آہن کو کبھی ظاہر ہونے دے اور کبھی ظاہر نہ ہونے دے -

(شکـل دوم)

(۱) حیوان میں ارادہ و اختیار ہے کہ جس کام کو چاہے کرے چاہے نہ کرے -

(۲) کیمیاوی ترکیب عناصر سے جو اثر پیدا ہوتا ہے' اس کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ کبھی اس اثر کو ظاہر ہونے دے اور کبھی ظاہر ہونے نہ دے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ) -

ساتهه تیرهویں صدي هجري کے اوائل میں شروع هوئي او ر اهسته اهسته افریقه کے تمام اسلامي حصص میں پهیلتي رهي یه تعریک ایک ایسے ملک میں شروع هوئي تهي جو دنیا کے متمدن و معروف حصوں سے بالکل الگ تهلگ هے اور نئے تمدن کے اثرات وهاں تک پهنچنے میں همیشه نا کام رهے هیں -

اسلیے قدرتي طور پر آسے خاموشي و سکون کی قیمتی مہلت متصل ملتی رهی' اور اعلان و هنگامه سے جو مقابلے هر تعریک کو پیش آجاتے هیں' اور جنکی وجه سے آنکي قوتیں جماعت کے پیدا کرنے کی جگه اسکے حفظ و دفاع میں صرف هونے لگتی هیں ' آن سے وہ بالکل محفوظ رهی -

نه تو وهاں اخبارات تهے جو اسکا تذکرہ کرتے ' نه اس قسم کا ملک تها جو خارجی سیاحوں کا جولانگاہ هوتا - دولت عثمانیه کے انحطاط اور اسکے مرکزوں کے اختلال کا دور تها - مصر میں خدیوي خاندان کی بنا پڑچکي تهی مکۂ معظمه میں ترکوں کے خلاف، منشور اصلاح کی بنا پر بغاوت هو چکی تهی - ایران و ترکی کا سرحدي مسئله جنگ تک پهنچ گیا تها - سلطان محمود مصلح کي اصلاح اور ینگچریوں کے فتنه نے قسطنطنیه کو بالکل اپنے اندر مشغول کر رکها تها اور روس کی پیش قدمی روز بروز جنگ کا پیام دے رهی تهی - ان تمام اسباب کی وجه سے سنوسی تعریک کو پهیلنے اور ترقی کرنے کی پوري مہلت ملگئی ' اور اسکے لیے خاموشي اور سکون کے ایسے اسباب مهیا هو گئے که بغیر بیرونی دنیا کے خبردار هوے وہ پوري قوة کے ساتهه اپنا کام کرتی رهی -

دولة عثمانیه کا وجود جهاں گذشته چهه صدیوں میں اسلام کي پولیٹکل قوت کا محافظ رها هے' وهاں بهت سي ایسي تعریکوں کیلیے مهلک و قاتل بهي هوا هے جنکے اندر مسلمانوں کے اصلاح حال اور عروج بعد از زوال کیلیے بهت سي قیمتي قوتیں مخفی تهیں ' اور جنهیں اگر دولة عثمانیه اپنے سیاسي خطروں سے گهبرا کر هلاک نه کردالتي تو وہ اصلاح دیني و تجدید سیاست اسلامي کي عظیم الشان جماعتیں پیدا کردیتیں -

لیکن سنوسي دعوة خوش قسمتي سے افریقه کے غیر معروف حصص میں قائم هوئی اور ایسے زمانے میں پهیلی جو دولة علیه کے مرکزي اختلال و اغتشاش کا وقت تها - اسلیے اولیاء حکومت کو اسپر متوجه هونے کي مهلت نه ملي اور سرزمین افریقه کے قدرتي خصائص نے اسکے مرکز کو همیشه دنیا کي مهلک نظروں سے چهپاے رکها - یهاں تک که اسکا اثر افریقه اور صحرا کے مخفي ریگزاروں سے نکلر مصر و حجاز اور شام تک پهنچ گیا !

(سنوسی اول)

الجزائر کے اطراف میں ایک چهوٹا سا صحرائي قریه " باویه مستغانم " هے جس میں عرب و اندلس کے مهاجرین اولین کے چند خاندان کئی صدیوں سے آباد هیں - اسي قریه کے ایک فاطمی النسب خاندان میں ایک لڑکا پیدا هوا ' جس کا باپ اپنے شدید مذهبی اعمال کي وجه سے مشهور اور حسنی النسل سید تها - یه واقعه سنه ۱۲۰۴ هجري کا هے -

بچپن هی سے اس لڑکے کے عادات و اطوار غیر معمولی تهے ' اور وہ اپنے خاندان اور قوم کي موجودہ حالت پر غیر قانع نظر آتا تها - وہ جب سن تمیز کو پهنچا تو تحصیل علوم دینیه کے شوق میں ترک وطن پر آمادہ هوا اور سب سے پہلے مراکش کے دار الحکومت شهر " فاس " میں آیا جو اب بهی افریقه میں علوم عربیه کا ایک بهت بڑا مرکز اور اپني قدیمي یونیورسٹي " جامع ابن خلدون " کي وجه سے مشهور و ممتاز هے -

یهاں وہ عرصے تک مقیم رها اور تحصیل علوم کے ساتهه علوم فقر و سلوک و مجاهدات صوفیه کی طرف بهي متوجه هوکر طریقۂ " درقاویه " میں داخل هوگیا جو مثل دیگر طرق تصوف مشهور و کے ایک غیر معروف طریقه هے اور زیادہ تر بلاد مغرب و مراکش میں رائج هے -

شاذلي طریقه کے ایک صاحب طریقت بزرگ شیخ درقاوي گذرے هیں جو گیارهویں صدي کے اوائل میں افریقه گئے اور اپنے طریقه کے ارشاد و دعوة میں مشغول هوگئے - جس طرح هندوستان میں حضرة شیخ احمد سرهندي (رح) نے طریق سلوک و تصوف کو ظواهر شرع کے تحفظ کے ساتهه رائج کیا اور ر[illegible] رفین مبتدعین کي تمام

جربوب میں جماعة سنوسیه کي مرکزي خانقاہ اور قلعه
خود حضرة شیخ سنوسي کا بهي قیام یهیں رهتا هے
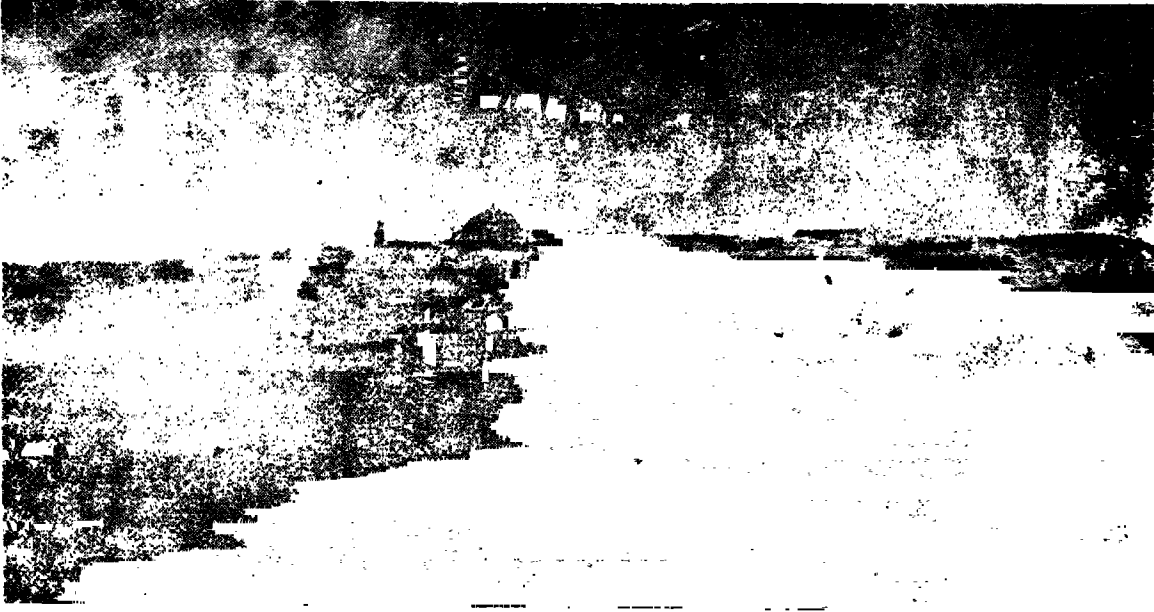
بدعات و خرافات کي اصلاح کي' چنانچه طریقۂ نقشبندیۂ مجددیه تمام طرق معروفه میں محفوظ و مصئون ترین طریقه هے ' اسي طرح معلوم هوتا هے که شیخ درقاوي نے بهی اصلاح و تجدید کے بهت سے مراحل طے کیے تهے اور اپنے طریقه کي بڑي خصوصیت اعمال شرعیه و سنت نبوي و آثار سلف صالح کی پیروي قرار دي تهي -

یه نوجوان حسني سید مراکش میں اخذ علوم کے ساتهه اس طریقه کے ذکر و فکر سے بهي مستفید هوتا رها ' اور اسکے بعد مکۂ معظمه کا قصد کیا تا که علماے حجاز کي خدمت میں علوم دینیه کي تکمیل کرے -

مکۂ معظمه میں وہ ایک نهایت متقي اور صاحب ورع و صلاح صوفي سے ملا جنکا نام شیخ احمد بن ادریس الفاسي تها اور جو اس وقت اپنے کمالات باطني اور طریق سلوک کي فضیلت کے لحاظ سے تمام حجاز و یمن میں یکساں شهرت رکهتے تهے - وہ اس نوجوان مغربي کو دیکهتے هي گرویدہ هوگئے اور اسکے شوق علم و ورع و زهد کا آن پر کچهه ایسا اثر پڑا که بڑے بڑے مجمعوں میں اسکی فضیلت کا ایک معمولي شخص کي طرح اعتراف کرنے لگے !

کارزار طرابلس

غزوۂ طرابلس اور اسکا مستقبل

افریقه کا "سر مخفي"

براعظم افریقه میں اسلام کی بقیه امیدیں

شیخ سنوسي اور طریقۂ سنوسیه

گذشته اشاعت سے ما قبل اشاعت میں " چند قطرات اشک " کے عنوان سے غزوۂ طرابلس کي ختم شدہ داستان پھر از سرنو چھیڑي گئي تھي که ایک ختم شده اقبال کے ماتم گساروں کے لیے گذري هوئی داستانوں کي یاد' اور آینده کي حسرت کے سوا اب اور کم هي کیا باقي رهگیا ہے ؟

اے جنوں باز بتاراج گریباں برخیز !
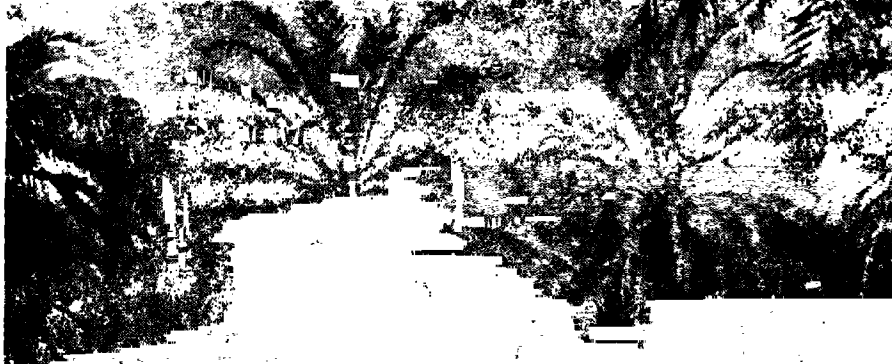
اس مضمون میں جنگ طرابلس کي بعض خصوصیات پر توجه دلائي تھي جو عرصے سے اعداء اسلام اور فرزندان اسلام کے باهمي جنگ و قتال میں ناپید هوگئي هیں اور لکھا تھا که اسلام نے اپنا نظام اجتماعي و ملکي اس اصول پر رکھا ہے که حفظ ملت و وطن کی امانت مقدس حکومتوں کي تنخواه دار فوجوں کي جگه تمام افراد ملت کے سپرد کي ہے اور اسي کا نام جهاد دیني ہے - جنگ طرابلس کیلیے کچھه ایسے اسباب جمع هوگئے که دولة علیه کي جگه بادیه نشین عربوں کو میدان کارزار میں آنا پڑا اور اس طرح جنگ طرابلس ایک غزوۂ دیني بنکر اُن تمام گرانقدر اور مقدس جذبات و حسیات کے ظهور کا باعث هوگئي جنسے سرزمین اسلام عرصے سے محروم تھي -

اندرون طرابلس کا ایک نخلستان جسکي زمین خون شهادت سے ابتک تر ہے !

* * *

لیکن بالاخر اس کا نتیجه کیا نکلا ؟ وہ فرزندان اسلام جنهوں نے باوجود بیچارگي و بے سامانی کے اس طرح حفظ اسلام کیلیے اپني جانوں کو وقف کیا که اٹلي کي نوایجاد اور انسان پاش توپوں کے آگے اپنے سینوں کو ڈھال بنایا' اور اسکي ڈھائي لاکھه سے زیاده متمدن اور باسامان فوجوں کو اپني زنگ آلود تلواریں اور پراني قسم کي فرسوده بندوقیں لیکر اس طرح روک دیا که اٹلي کیلیے آگ میں کودنا اور سمندر کي موجوں میں غرق هوجانا آسان تھا' پر ان بادیه نشین فقرا کي سرزمین میں ایک قدم بڑھنا محال هوگیا تھا' کیا بالاخر اپنے مقدس فرض کے پورا کرنے سے اکتا گئے اور انهوں نے دشمنان ملت اور اعداء الهي کے آگے سر جھکا دیا ؟

کیا مقدس جذبات ملي اور خصائص عصبیۂ اسلامیة کے ایسے روشن و منور جذبات جنکي نظیر پچھلي کئي صدیوں میں نهیں ملسکتي' بالاخر ناکامي و نامرادي' اور اطاعت و تذلل کي تاریکي میں همیشه کیلیے گم هوگئے اور اب انکا سراغ کبھي نهیں ملے گا ؟

* * *

جنگ بلقان کي مشغولیت نے همیں ان سوالات پر غور نهیں کرنے دیا مگر اب غور کرنا چاهیے - اسي لیے کارزار طرابلس کا عنوان اب مکرر شروع کیا گیا ہے - سب سے پہلے هم نے شیخ سلیمان البارزني کي مراسلات کا ترجمه شائع کیا جو انهوں نے مسٹر درے معمد کے نام بھیجي تھیں - یه ایک سب سے زیاده مفصل بیان تھا جو آخري حالات کے متعلق شائع هوا لیکن عزیز بک مصري کے بیانات اسکے مخالف هیں' اور فرهاد بک نے جو تحریریں بعض عثماني جرائد میں روانه کي هیں اور جن میں شیخ سنوسي اور انکي جماعت کے تمام حالات بالتفصیل درج کیے هیں' انسے کچھه دوسرے هي قسم کے حالات معلوم هوتے هیں -

هم نے ان بیانات پر اکتفا نه کرکے خود درنه کے بعض ذرائع موثقه سے صحیح حالات کا علم حاصل کرنا چاها ہے اور همیں امید ہے که ایک دو هفته کے اندر هم ان حالات کے متعلق بعض مستند مراسلات شائع کرسکیں گے -

* * *

لیکن آج چاهتے هیں که اس سلسلے میں پہلے شیخ سنوسي اور انکي جماعت کے حالات شائع کریں جنکے علم کے بغیر اندرون طرابلس کي موجوده حالت اور غزوۂ طرابلس کي اصلي حیثیت منکشف نهیں هو سکتي - شیخ اور انکي جماعت کے حالات بھي همیشه مثل ایک سر مخفي کے رهے هیں اور طرح طرح کي غلط روایتیں انکے متعلق شائع هوگئي هیں - یورپ کے نامه نگاروں نے انهیں " افریقه کے سر مخفي " کے لقب سے یاد کیا ہے اور هندوستان میں بهت سے لوگ سمجھتے هیں که وہ کوئي پر اسرار طلسم هیں جنهیں آگ اور پانی سے کوئي نقصان نهیں پهنچ سکتا - حالانکه نه تو وہ کوئي سر مخفي ہے اور نه زمانۂ قدیم کي روایات کا کوئي طلسم - بلکه اسلام کے سچے پیرون کا ایک محفوظ گروه جس نے بهت سي بدعات و زوائد سے اپنے تئیں الگ رکھا ہے اور زمانے کے تغیرات انکي طبیعة عربیه و اسلامیه کے خواص میں وہ تبدیلیاں پیدا نهیں کرسکے هیں جنکي وجه سے اسلام کي قوة کا عظیم الشان طلسم ٹوٹ کر اپنے عجائب و خوارق سے محروم هوگیا ہے !

(آغاز دعوۃ سنوسي)

" سنوسیه " في الحقیقت اصلاح اسلامي اور ارشاد و هدایت دیني کي ایک افریقي تحریک ہے جو صوفیانه طریق بیعت کے

ان چیزوں کو یورپ کی موجودہ ترقیات کے اصول پر خواہ کتنی هی ترقی دی جاتی مگر یه براہ راست سیاست حمیدیه کے لیے مضر نه تهیں -

" خسته خانه " ترکی میں شفا خانے کو کہتے هیں - یه گویا قدیم ترکیب " بیمارستان " کا لفظی ترجمه هے جسے عربوں نے " مارستان " کہنا شروع کردیا تھا - سلطان عبد الحمید نے ایک شاهی خسته خانه قائم کیا ' اور ایسے وسیع پیمانے پر که آج یورپ کی بڑے بڑے دار الحکومتوں میں بھی شاید اس درجه کا کوئی هاسپٹل تازہ ترین ترقیات طبی و تیمارداری کے ساتھ نہوگا - اسکی سالانه رپورٹیں با تصویر نکلتی تھیں - میرے پاس کئی رپورٹیں هیں اور ترقیات عصریه کا ایک عجائب خانه نظر آتی هیں !

یهی حال " مکتب حربیه " یعنے فوجی تعلیم کے کالج کا هے - اس کو سب سے پہلے سلطان عبد المجید نے قائم کیا تھا ' مگر سلطان عبد الحمید کے زمانے میں وہ انتہائی ترقی تک پہنچ گیا -

یه موجودہ زمانے میں عسکری تعلیم کی ایک بہترین درسگاہ هے جسمیں اجنبل کا تعلیم یافته ترک سپاهی نشو نما پاتا هے اور اول سے لیکر انتہائی مدارج تک کی تعلیم حاصل کرتا هے - وہ ایک وسیع قطعۂ زمین پر قائم هے جس کے اندر متعدد بورڈنگ هؤس مختلف درجوں اور قسموں کے بنائے گئے هیں اور انکا هر کمرہ صفائی و نفاست اور نظم و باقاعدگی کا بہترین نمونه هے - ایک ایک بورڈنگ میں به یک وقت آٹھ آٹھ سو طالب علم رهسکتے هیں اور هر بورڈنگ کی ضروریات و نگرانی کیلیے الگ الگ انتظامی دفاتر قائم هیں - تمام عمارتوں میں موجودہ زمانے کی آخری علمی ایجادات کو استعمال کیا گیا هے اور هر عمارت اپنے وسعت اور خوبصورتی کے لحاظ سے شاهی محلات کا مقابله کرتی هے - گھوڑوں کے لیے بڑے بڑے اصطبل هیں اور انکی صفائی کا ایسا عمدہ انتظام هے که دنیا کے مشهور صحافی مسٹر اسٹید نے انهیں دیکھکر کہا تھا که انگلستان کے قصر بکنگهم کا اصطبل بھی اسدرجه صاف و نظیف نہیں هے !

درس و تعلیم کی متعدد عمارتیں هیں اور نصاب تعلیم اور طریق تعلیم میں زیادہ تر جرمنی کا اسکول موثر هے - موجودہ ترکی کے بہترین تعلیم یافته فوجی اسی کے تربیت یافته هیں - تعلیم ابتدا سے هوتی هے اور تمام مصارف کالج کے ذمے هوتے هیں - اسکے تمام پروفیسر ترک هیں -

انقلاب دستور کے بعد اسکی حالت میں اور ترقیات بھی هوئی هیں - گذشته عثمانی ڈاک سے معلوم هوتا هے که اسکی شاخیں تمام بلاد عثمانیه میں کھل رهی هیں - داخله کی شرطیں پہلے کسی قدر سخت تھیں مگر اب عام کردی گئی هیں - جسقدر وظائف طلبا کو یه درسگاہ دیتی هے ' شاید هی کسی دوسرے کالج میں ملتے هوں - یہاں کے طلبا کا تمام ملک میں احترام کیا جاتا هے -

کالج کی وردی نہایت خوشنما اور قیمتی هوتی هے - کوٹ کے کالر پر کالج کا نام سنہری کلابتوں سے لکھا هوتا هے - جب لڑکے شہر کی کسی سڑک سے گزرتے هیں تو تمام راهگیر محبت و احترام سے انکے لیے راسته چھوڑ دیتے هیں اور دکاندار سلام کرتے هیں !

یورپ کے بڑے بڑے سیاحوں نے اسے دیکھا اور اسکی عظمت کا اعتراف کیا - حال میں اسکی ایک سه ساله رپورٹ شائع هوئی هے - اسمیں نامورانِ عالم کی رائیں ترجمه اوکے درج کی هیں جو سو صفحه سے زیادہ میں آئی هیں !

اس وقت هندوستان کے بھی دو طالب علم اس درسگاہ میں تعلیم حاصل کر رهے هیں !

مرحوم حقی بک

مشهور عثمانی اهل قلم ' حقی بک ' جنکے انتقال کی خبر تار برقیوں میں آئی تھی ' گذشته عثمانی ڈاک میں انکے تفصیلی حالات آئے هیں - تمام معاصرین آستانه نے اس حادثه کو " حادثۂ ملت " اور " ضائعۂ ملی " سے تعبیر کیا هے :

انا لله و انا الیه راجعون !

" بابان زادہ حقی بک " جدید سیاست نگاران عثمانیه اور نشئۂ حدیثۂ آستانه کے اعلی ترین مجمع صحافت کا ایک ممتاز رکن تھا - انقلاب دستوری کے بعد مشهور روزانه اخبار " اقدام " میں اسکی نشریات سیاسیه نے هلچل مچا دی تھی - بڑے بڑے ارکان انقلاب معترف هیں که اگر حقی بک کا حقائق نگار قلم مساعد نهوتا ' تو عثمانی دستور کو علم افکار ملت میں اس درجه مقبولیت حاصل نهوتی !

اسکے بعد " طنین " کی ریاست تحریر اسے حاصل هوئی اور تمام اولیاء حکومت اسکے قلم کی جنبش سے هراساں رهنے لگے - اسکے مقالات کی بڑی خصوصیت یه تھی که انشاؤ حقائق ' دونوں کا مجموعه هوتے تھے -

وہ ایک خالص علمی اور تدریسی زندگی رکھتا تھا - ایک طرف تو اسکی پبلک زندگی جرائد و مجلات کے دفاتر میں نظر آتی تھی ' دوسرے طرف " دار الفنون ". [illegible] کا وہ ایک محترم معلم تھا ' اور اسکے علمی درس کی سماعت کیلیے باهر سے لوگ آ آکر شریک جماعت هوتے تھے !

اسکی فعالیت سیاسی اور جبروت قلمی کا یه حال تھا که ایک مقاله نگار کی زندگی سے چند مهینوں کے اندر وزارت تک پہنچا اور محض اُن مقالات کے اثر سے جو " طنین " میں شائع هوتے تھے !

[۱] مکتب حربیه کا ڈائیننگ هال

[۲] مرحوم بابان زادہ حقی بک

مکتب حربیہ

ترکي کے گذشته عہد استبداد میں ترقي و تنزل ' علم و جهل ' نور و ظلمت ' دونوں ایک هي وقت کے اندر موجود تھے !

ایک سیاح جب قسطنطنیه پہنچتا تها ' سراے یلدز کي طلسم سرائیوں کو دیکھتا تها ' سلا ملق کے جلوس میں سلطاني باڈي گارڈ کے طلا پوش سوار اور حمیدیه رجمنٹ کے انا دولي سپاهي اپني پر شوکت وردیوں میں نظر آتے تھے ' یا " خسته خانۂ همایوني " اور " مکتب حربیه " کي عظیم الشان ' اور ترقي یافته اسباب و ادوات سے لبریز عمارتوں کے سامنے سے گذرتا تها ' تو وہ متعجب هوکر اپنے دلسے پوچھتا تها که جو حکومت نئي ترقیات کي تحصیل میں اس درجه سریع السیر هے ' کیونکر جائز هو سکتا هے که اسکے تنزل کا ماتم کیا جاے ؟

لیکن اسکے بعد هي جب وہ اپنے اُسي رهنما سے جو حکم سلطاني سے اسکے لیے مامور کیا گیا تها ' پوچھتا که دار الخلافۃ عثمانیه کي یونیورسٹي کہاں هے ؟ علم تعلیم کیلیے کتنے کالج قائم هوے هیں ؟ صنعت و حرفت کي درسگاهیں کہاں هیں ؟ بڑے بڑے اخبارات کے دفاتر کا صحیح پته بتلاؤ - میں تخت گاہ بازینطیني کي بڑي بڑي انجمنوں اور کلبوں کو دیکھنا چاهتا هوں - تو اِن تمام سوالوں کے جواب میں غریب رهنما حسرت کے ساتھه ایک نگه خاموش اُٹھاتا ' اور پھر ایک پر اسرار اشارے کے بعد بغیر کسي جواب کے اس صحبت کو ختم کر دیتا !

اصل یه هے که نادان عبد الحمید ایک عجیب طرح مصیبت میں مبتلا هوگیا تها - ایک طرف تو یه حالت تهي که وہ بیسویں صدي کے یورپ کے قلب میں تها ' اور چوبیس گھنٹے کي مسافت کے بعد علم و مدنیة کي وہ لہریں اُٹھه رهي تهیں جنکي روکو زماله کي قاهر و مقتدر هوا بڑھنے اور پھیلنے کا حکم دے رهي تهي - پس وہ مجبور تها که ترقي کا اپنے تئیں دشمن ثابت نه هونے دے اور کچھه نه کچھه اسکے ایسے مناظر اپنے یہاں طیار کردے جن کے نظارے سے اسکي ترقي خواهي کیلیے استدلال کا کام لیا جاسکے -

دوسري طرف وہ دیکھه رها تها که علم و تمدن اور استبداد و شخصیت ایک لمحه کیلیے بهي باهم جمع نہیں هوسکتے - اور اگر ترکي میں نئي ترقیات و اصلاحات کا دروازہ کھول دیا گیا ' آزادانه تعلیم کي درسگاهیں قائم هوگئیں ' اجتماع و اتحاد کے وسائل رائج هوگئے ' کتب خانے قائم هوے ' انجمنیں منعقد هونے لگیں ' پریس کے بڑے بڑے دفتر کھل گئے ' تو ان سب کا اولین نتیجه یه هوگا که تخت قسطنطنیه تو بلکے سنور جائیگا مگر تخت حمیدي قائم نه رهیگا اور میري شخصیت اور مطلق العناني کیلیے پیام اجل آ پہنچے گا -

پس وہ ایک ناقابل حل کشمکش میں مبتلا هوگیا - مجبوراً یه طریقه اختیار کیا که ملکي تعلیم و تربیت کے علاوہ جو میدان اظهار ترقي و تمدن کے تھے ' انکو تو یورپ کي بہتر سے بہتر ترقي یافته حالت تک پہنچا دیا تاکه دیکھنے والا به یک نظر نئي ترقیات کے مناظر سے مرعوب هوجاے - لیکن وہ تمام چیزیں جو ملک میں اعلی تعلیم و تربیت پھیلا نے والي تهیں اور آزادانه اشغال و اعمال کا انسے دروازہ کھلتا تها ' اُن سب کو اسطرح بھلا دیا اور لوگوں کو بھول جانے پر مجبور کیا ' گویا ترکي کے آسمان کے نیچے عالم انسانیت کو اُن چیزوں کی ضرورت هي نہیں هے !

(۱) مکتب حربیه کا ایک بورڈنگ هاؤس

(۲) مکتب حربیه کا اصطبل

اس قسم کے اظهار ترقیات کے جو مناظر مدهشه طیار دیے گئے ' ان سب میں دو چیزیں سب سے زیاده قابل تذکرہ هیں : شفا خانه اور فوجي درسگاہ -

[بقیه مضمون صفحه ۱۵ کا]

یہاں تک که وہ با قاعده انکے سلسلے میں داخل هو گیا - شیخ نے بهي اپني خلافت اُسکے سپرد کردي اور اپنے تمام پیرؤں کو حکم دیا که اینده سے اُسکے تمام احکام کو مثل شیخ کے احکام کے تصور کریں -

اسکے بعد اُس نے آبادي کا قیام ترک کردیا اور جبل بوقبیس کي مقدس اور الهام سرا گھاٹیوں میں ایک خانقاہ بنا کر رهنے لگا !

* * *

اس نوجوان جزائري کا نام محمد بن علي تها جو آگے چلکر " الاستاذ محمد بن علي السنوسي الکبیر " مشهور هوا ' اور یهي جماعة سنوسیه کا باني اول هے - (البقیــة تتلي)

مولوی چراغ علی صاحب مرحوم المخاطب بہ نواب اعظم یار جنگ بہادر کی

لاجواب کتاب

" کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپولر جہاد "

کے اُردو ترجمہ

تحقیق الجہاد

مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب - پانی پتی مترجم " فلسفہ تعلیم " ہربرٹ اسپنسر پر حکیم سید شمس اللہ قادری - ایم - آر - اے - ایس - ایف - آر - ایچ - ایس - عالم آثار قدیمہ کا

ریویو

عیسائی مصنفین اسلام پر ہمیشہ سے یہ اعتراض کرتے چلے آئے ہیں کہ " مذہب اسلام دنیا میں بہ زور شمشیر پھیلایا گیا ہے " اسلامی تاریخ میں جو واقعات - غزوات - سرایا اور بعوث کے نام سے مشہور ہیں ان کو یہ لوگ کچھہ ایسی رنگ آمیزی و ملمع سازی سے بیان کرتے ہیں ' جس بنا پر یہ مشہور ہوگیا ہے کہ بانی اسلام اور ان کے اتباع نے " ایک ہاتھہ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن لیکر مذہب اسلام کی اشاعت کی " - مسئلہ جہاد کے ساتھہ غلامی و تسری وغیرہ پر بھی عیسائی دنیا کی طرف سے اعتراضات ہوا کرتے ہیں ' جن کی تردید ہمیشہ مسلمانوں کی طرف سے ہوتی رہی ہے - ہندوستان کی مسلمہ مشترکہ زبان اُردو میں بھی اس موضوع پر متعدد اصحاب تصنیف و تالیف کرچکے ہیں - مثلاً مولوی رحمت اللہ مرحوم - مولوی آل حسن مرحوم - مولوی عنایت رسول مرحوم - ہندوستان میں مشہور مناظر گذرے ہیں - فخر قوم سر سید احمد خان مرحوم نے بھی عیسائیوں کے اعتراضات کے نہایت عالمانہ و محققانہ جوابات دیے ہیں - اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم نے بھی مذہب اسلام کی حمایت میں ہمیشہ بے مثل کتب و رسائل تالیف کئے ہیں - ان سب مصنفین کی کتابیں بجائے خود نہایت عمدہ اور بہت قدر کے قابل ہیں - مگر " ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است " مولوی چراغ علی صاحب مرحوم کی تحریر میں ایک تو یہ خصوصیت ہے کہ طرز ادا نہایت سادہ اور طریقہ استدلال نہایت مستحکم ہوتا ہے - دوسرے ان سے پہلے بہ ظاہر اسی مصنف سے مسئلہ جہاد پر کوئی مستقل کتاب نہیں لکھی - سر سید مرحوم کی تفسیر القرآن جلد چہارم میں اگرچہ غزوات کا ذکر بہت کچھہ ہے ' مگر وہ محض نوٹ ہیں جو تفسیر کی جلدوں میں منسوب اور شامل ہیں - سنہ ۱۸۸۵ع میں مولوی چراغ علی صاحب نے خاص اسی موضوع پر مندرجہ عنوان مستقل کتاب تصنیف کی - اسکے تین حصہ ہیں :

(۱) حصہ اول میں مقدمہ مصنف ہے جس میں وہ تمام وجوہ و اسباب درج ہیں جنھوں نے جناب رسالت مآب اور اُن کے اصحاب کو لڑائیوں پر مجبور کیا - اس کے ضمن میں مسلمانوں کی ابتدائی تاریخ اور مشرکین عرب کے مظالم کو مفصل بیان کیا ہے ' جن کی مدافعت کے لئے مسلمان تلوار اُٹھانے پر مجبور ہوے - اس کے بعد اشاعت اسلام کے واقعات بیان کئے ہیں - اسلام کی تعلیم اور تمدن پر گہری نظر ڈالی ہے - اوامر و نواہی خصوصاً مسئلہ جہاد کے فلسفہ کو سمجھایا ہے اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مذہب اسلام اصول انصاف اور قوانین فطرت کے مطابق ہے ' اسلئے آسانی کے ساتھہ لوگوں کے دلنشیں اور دنیا میں مروج ہوا - یہ مقدمہ (۱۲۸) صفحات کا ہے -

(۲) حصہ دوم - مقدمہ کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے - جس میں تمام غزوات کے حالات درج ہیں - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ کے نا قابل تردید حوالوں سے ثابت کردیا ہے کہ بانی اسلام کی تمام لڑائیاں دفاعی تھیں - اشاعت اسلام میں آپنے کبھی جبر و اکراہ سے کام نہیں لیا - اسیران جنگ کے متعلق یوروپین مورخوں کی افترا پردازیوں کی قلعی کھولدی ہے اور پورے طور پر ثابت کردیا ہے کہ آنحضرت نے اسیران جنگ کے ساتھہ نہایت رحیمانہ و منصفانہ برتاؤ کیا -

(۳) - حصہ سوم میں تین ضمیمہ ہیں - پہلے ضمیمہ میں جہد - جہاد کی صرفی - نحوی اور فقہی قواعد سے تحقیق کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید میں یہ الفاظ بمعنی جنگ و جدل استعمال نہیں ہوئے - دوسرے ضمیمہ میں لونڈی غلام اور حرم بنانے کی تردید کی ہے - تیسرے ضمیمہ میں ان آیات کلام مجید کے حوالے درج ہیں جن میں دفاعی لڑائیوں کا ذکر وارد ہوا ہے - ان مباحث کے ذیل میں علامہ مصنف نے تاریخ ' تفسیر ' اور فقہ کے اکثر مسائل حل کئے ہیں - مثلاً قبائل عرب کے انساب و مواطن کی تحقیق - رجم و رجوم کی لغوی تشریح ' بنو نضیر ' بنو قریظ اور دوسرے یہودیوں کے قتل کی فرضی داستانیں ' غزوہ خندق کے متعلق نعیم بن مسعود کی تقریر پر بحث ' جنگ بدر کے اسباب ' تعدد زوجات ' غلامی تسری کے مباحث خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہیں - ریحانہ - ماریہ قبطہ اور بی بی زینب کے حالات پر روشنی ڈالی ہے - غرض کہ یہ کتاب مسئلہ جہاد اور اسکے متعلقات پر اس خوبی سے لکھی گئی ہے جس کی مثال نہیں مل سکتی -

اس کتاب کے پبلیشر مولوی عبد اللہ خاں صاحب کے نام سے علم دوست اصحاب بخوبی واقف ہیں جنھوں نے گلشن ہند اور مآثر الکرام جیسی عمدہ لٹریری کتابیں اور اعظم الکلام فی ارتقاء السلام " - اور " تحقیق الجہاد " جیسی عالمانہ اور مذہبی کتابیں شایع کرکے ملک قوم کی عظیم الشان علمی خدمت انجام دی ہے - خان صاحب موصوف نے اس کتاب " تحقیق الجہاد " کو بصرف زر کثیر شایع کرکے اسلامی لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ کیا ہے -

مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی کا نام نامی ترجمہ کی خوبی و عمدگی کے لیے ایک قابل اطمینان ضمانت ہے - فاضل مترجم نے جا بجا نہایت عمدہ اور قیمتی نوٹ بھی لکھے ہیں ' اور اس کے بے مثل ہونیکا مزید استحکام اور وثوق یہ ہے کہ یہ ترجمہ عالی جناب شمس العلما مولانا الطاف حسین صاحب پانی پتی کی نظر سے گذرا اور ان کی اصلاح سے مزین ہوا ہے -

خود پبلیشر یعنے مولوی عبد اللہ خاں صاحب نے بھی خاص طور پر نہایت توجہ و اہتمام کے ساتھہ اس کی تہذیب و ترتیب کی ہے - مصنف مرحوم نے انگریزی میں جو حوالے دیے تھے خان صاحب موصوف نے اُن کے صفحات بھی بتاے ہیں تاکہ تلاش کرنیوالے کو آسانی ہو ' اور خود دوسرے حوالے تلاشکر کے بکثرت اضافہ کر دیے تاکہ مصنف کے بیان کو مزید تقویت و تائید ہو - انگریزی میں آیات قرآن کا فقط ترجمہ تھا ' خان صاحب نے ترجمہ میں اصل و متن کو جمع کردیا ' اور نصف کالم میں اصل آیت لکھہ کر مقابل میں اس کا فصیح و صحیح اردو ترجمہ لکھا ہے - انگریزی سے عربی اسماء و اعلام کے نقل ہونے میں جس قدر دشواریاں ہیں اس کو صرف علمی مذاق رکھنے والے سمجھہ سکتے ہیں - خان صاحب نے نہایت قابلیت و محنت کے ساتھہ سیکڑوں عربی کتابوں کی مدد سے ان مشکلات کو بھی حل کیا - غرضکہ آپنے اس کتاب کی تصحیح و تحشی میں نہایت جانکاہی اور عرق ریزی اور کمال تحقیق و تدقیق سے کام لیا ہے ' اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یورپ میں جو کام بڑی بڑی جماعتوں کے ہاتھہ سے ہوتا ہے وہ انہوں نے تن تنہا انجام دیا ' جسکے لئے وہ مبارک باد اور شکریہ کے مستحق ہیں ' اور حقیقت یہ ہے کہ کتب خانۂ آصفیہ کا ایسا عظیم الشان بے مثل اور نادر خزانہ کتب اگر موجود نہ ہوتا تو یہ مرحلہ کسی طرح طے ہونا ممکن نہ تھا -

اب پبلک کو اس لاجواب کتاب کی خریداری کر کے قدر دانی و امداد کرنی چاہیے تاکہ خانصاحب موصوف کو دوسری مفید کتابوں کے شایع کرنے کا آیندہ حوصلہ ہو سکے - صرف مولوی چراغ علی صاحب مرحوم کی بے مثل اور قابل قدر (۴۰) چھوٹی اور بڑی مذہبی کتب و رسائل قابل اشاعت موجود ہیں -

اس کتاب کے شروع میں مولانا عبد الحق صاحب بی - اے علیگ کا مختصر مگر دلچسپ و مفید مقدمہ شامل ہے ' اور اس کے علاوہ اصل کتاب کے (۴۱۲) صفحات ہیں ' اور نہایت عمدگی سے مطبع رفاہ عام لاہور میں چھپی - اس کے قابل قدر خوبیوں کے مقابلہ میں نہایت کم یعنی فقط (۳) روپیہ علاوہ محصول ڈاک مقرر ہے - اور کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد دکن سے مولوی عبد اللہ خاں صاحب کے پتہ سے مل سکتی ہے *

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

لکھنؤ

انجمن اصلاح ندوہ

۱۶ مارچ کو لکھنؤ اور باھر کے مسلمانوں کا ایک جلسہ نواب سید علي حسن خاں بہادر کي کوٹھي پر منعقد ھوا - مولوي نظام الدین حسن صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - صدر منتخب ھوے اور ندوۃ العلما کے مفاسد اور خرابیوں کے انسداد کي تدابیر پر غور کیا گیا - مولوي محمد نسیم صاحب وکیل و رکن ندوہ نے یہ تجویز کي کہ " اصلاح ندوہ " کي جگہ " معین الندوہ " کے نام سے ایک کمیٹي بنائي جاے ' لیکن مجارتي نے اسے منظور نہیں کیا کیونکہ اس سے مقصود ندوہ کي قابل اصلاح حالت کو تاریکي میں ڈالنا تھا - بالآخر کثرت آرا سے طے پایا کہ " چونکہ ندوۃ العلما کي بد انتظامي اس حد تک پہنچ گئي ھے کہ جب تک تمام قوم اسکي طرف متوجہ نہوگي اسکا درست ھونا دشوار ھے - اسلیے ایک انجمن " اصلاح ندوہ " قائم کي جاتي ھے جو جملہ حالات کي تحقیق کرے اور تمام مسلمانان ھند کے قائم مقاموں کو مدعو کرکے ایک جلسۂ عام منعقد کرے " اس انجمن کے ممبر وہ تمام اصحاب قرار دیے گئے جنکي فہرست موجود تھي -

(مراسلہ نگار)

چھاونی ملتان

ندوۃ العلما کي جدید نظامت کے متعلق جو خیالات قوم میں پیدا ھوے تھے ' اور جو بدگمانیاں پیدا ھورھي تھیں ' طلباے ندوہ کے اسٹرائک سے درجہ یقین کو پہنچ گئیں - عام مسلمان بے حد مشوش تھے - آخر ۱۵ - مارچ سنہ ۱۴ع کو انجمن نصرۃ الاسلام چھاؤني ملتان کا غیر معمولي جلسہ ھوا جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ھوئے :

(۱) یہ انجمن مسلمانان ملتان کي طرف سے استدعا کرتي ھے کہ ندوہ کے ھر صیغہ میں جس قدر جلد ممکن ھو اصلاح کي جائے ' اور جدید ناظم صاحب یعني مولوي خلیل الرحمن پر قوم کو مطلق اعتماد نہیں ھے - اس لیے عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرتي ھے -

(۲) یہ انجمن مناسب سمجھتي ھے کہ طلبا کے اسٹرائک کے متعلق اور جدید اصلاحات پر غور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اصحاب کي کمیٹي منتخب کي جائے جو بعد تحقیقات اپني رپورٹ پبلک کے سامنے پیش کریں ' نیز مجوزہ اصلاحات کو عمل میں لانے کیلیے سعي بلیغ فرمائیں

(صوبہ پنجاب کي طرف سے)

ڈاکٹر محمد الدین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بہاولپور - کرنل عبد المجید خاں پٹیالہ - حاجي شمس الدین صاحب انجمن حمایت الاسلام لاھور -

(دھلي)

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب - مسٹر محمد علي ایڈیٹر " کامریڈ " -

(صوبجات متحدہ)

آنریبل خواجہ غلام الثقلین وکیل میرٹھہ - آنریبل سید رضا علي وکیل مراد آباد - صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا علیگڈھ - مسٹر وزیر حسن سکریٹري آل انڈیا مسلم لیگ لکھنو - راجہ صاحب محمود آباد مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل لکھنو - نواب وقار الملک صاحب امروھہ -

(بہار)

مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور -

(بنگال)

مولانا ابو الکلام آزاد - کلکتہ -

(دیوبند)

مولانا سید احمد صاحب -

15

جام جهــاں نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعــام .

ایسي کار آمد ایسي دلفـریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي ہے - یـه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها ہے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نور پیدا هو' بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشهور آدمي انکے عهد بعهد کے حالات سوانعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ' انکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابوںکا عطر کهینچکر رکهدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر' گائے بهینس' گهوڑا ' گدها بهیڑ' بکري ' کتا وغیره جانوروںکي تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندوںکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسي معلومات آجتـک کهیں دیکهي نـه سني هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخانی جهاز اور تجارت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفــر کا مجمل حوالہ کرایه وغیــره سب کچهه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

گارنــٹي ٥ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا ہے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي ہے! ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هوجاتي ہے - ڈائل چیني کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹهیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنــٹی ۸ سال قیمت ٦ چهه روپیه

اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے که کبهي ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهــري نہایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بندهسکتي ہے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یہاں آئي هیں - نه دیا سلائي کیضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اُٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - نرالا نایاب تحفه ہے - منــگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع ـــ علاوه انکے همارے یہاں سے هر قسم کي گهڑیاں' کلاک اور گهڑیونکي زنجیریں وغیره وغیره نہایت عمده و خوشنــما مل سکتي هیں - اپنا پته صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منـگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منـگوا لیجیے -

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

خریداران الهـــلال کے لئے

خــاص رعایت

یہ گھــڑیاں سوئیس واچ کمپنی کے یہاں اسي قیمت میں ملتي هیں جو یہاں اصلي قیمت لکھي گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجہہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي هے کہ هر خریدار کم سے کم ایک گھڑي خرید لے -

سستم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي - گارنٹي تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۲ - روپیہ -

اربانہ اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہري سوئیں - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - هانڈ اکشن - متل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۶ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنــہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۶ - آنہ

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامــل ڈایل - گــلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامــل ڈایل - گــلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا هے کہ سکنڈ کي سوئیں زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیــہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۶ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -

یہ گھڑي نہایت عمــدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ -

متل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپــن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مرو منٹ - سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانــڈست مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل - اسٹیل هانـڈس - بــزل ست اور مصنوعي جواهــرات - اکسپانـڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنــہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -

متل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپــن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مرو منٹ - سلینڈر اسکیپمنٹ - پن هانــڈست مکانیزم - کیلس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل - اسٹیــل هانــڈس - بــزل ست اور مصنوعي جواهــرات - اکسپانــڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیــہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

المشتہر کے - بي - سعیــد اینــڈ کمپني پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

...ۂ بقاء و اصـــلاح ندوۃ العلما

طلباء دارالعلوم ندوہ نے اپنی شکایتوں اور اسٹرائک کے اسباب کے متعلق مندرجۂ ذیل تحریر شائع کی -

حـامـداً و مصلیاً

جناب والا !

هم طلباء دار العلوم کے اسٹرائک کا جو معامله آپ کے سامنے پیش ہے ' جبتک آپکو اسکی ترتیب و تاریخ و علل و اسباب دریافت کرنیکا کوئی قابل وثوق ذریعه هاتهه نه آے' آپ اسکا منصفانه فیصله جیسا که آپ کی ذات سے توقع ہے نہیں کرسکتے - اس بنا پر هم طلبا آپکی خدمت میں یـه تفصیلی عرضداشت پیش کرنیکی اجازت چاهتے هیں :

دنیا میں واقعات پر مختلف حیثیتوں سے نگاہ ڈالنے سے جو مختلف نتـائج مستنبط هوتے هیں' همارا معامله اسکی بهترین مثال ہے - اس معامله کا ایک پهلو یه ہے که یه اسٹرائک هماری سرکشی کا نتیجه ہے ' لیکن واقعه پر جب اس حیثیت سے نگاہ ڈالی جاتی ہے که کیا ایک ضعیف اور محکوم گروہ ایک صاحب اقتدار مهتمم یا ناظم کے ساتهه بغیر سخت ناگوار برتاؤ کے سرکشی کرنیکی جرأت کرسکتا ہے ؟ تو واقعه کی حیثیت بدلجاتی ہے' اور خود بخود سوال پیدا هوتا ہے که وہ کیا شکایات هیں جنهوں نے اس ضعیف گروہ کو اس خود کشی پر آمادہ کیا ؟ هم جناب کی خدمت میں اس معامله کو اسی حیثیت سے پیش کرتے هیں -

لیکن آپ کو هماری شکایتوں سے پہلے یه پیش نظر رکهنا چاهیے که ندوہ کیساتهه قوم کو کسقدر دلچسپی ہے ؟ دار العلوم کن اصولوں پر چل رها تها ؟ دار العلوم کی امتیازی خصوصیات کیا هیں ؟

یه عام طور پر مسلم ہے که ندوہ کیساتهه قوم کو کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے - سالانه جلسے عموماً بند هوگئے هیں ' چندوں کی مقدار کم هوگئی ہے' لوکل ارکان کا خود یه حال ہے که بمشکل انتظامی جلسوں میں کورم پورا هوتا ہے -

یه بهی آپ کو معلوم ہے که اب دار العلوم کی تعلیمی حالت بہت ترقی کر گئی تهی' درجۂ تکمیل کهلگیا تها ' نصاب تعلیم میں بہت کچهه تغیر کردیا گیا تها ' طریق تعلیم بہت کچهه بدل گیا تها طلباء میں مجتهدانه تعلیم حاصل کرنیکا ذوق پیدا هوگیا تها ' علمی مسائل پر برجسته تقریر کرنیکی خاص طور پر کوشش کیجاتی تهی -

مسودۂ دار العلوم' قواعد ندوۃ العلماء ' روئداد جلسهاے انتظامیه نے تمام طلباء کو عزت نفس ' مساوات ' بلند همتی کا عام سبق دیا ہے' اور یهی دار العلوم کی امتیازی خصوصیات هیں - چنانچه جلسه دهلی میں دار العلوم کی جو رپورٹ پیش کی گئی تهی اوسمیں اسپر خاص طور پر فخر کیا گیا تها - انهیں خصوصیات نے هماری حالت کو عام مدارس عربیه کے طلباء سے مختلف کردیا ہے ' اور هماری معروضات کے سننے میں جناب کو خاص طور پر اس کا لحاظ کرنا چاهیے -

ان مقدمات کے عرض کرنے سے همارا مقصد یـه ہے که آپ کو نتائج ذیل کیطرف توجه دلائیں :

(۱) جبکه ندوہ کے ساتهه قوم کو کوئی دلچسپی نہیں ہے تو ایسی حالت میں هم کو قوم کی توجه و حمایت کی توقع بہت کم تهی اسلیے یـه اسٹرائک سخت مایوسی اور مجبوری کی حالت میں کیگئی ہے ' بلکه درحقیقت یـه ایک قسم کی خود کشی ہے -

(۲) تعلیمی حالت جن اصول پر قائم هوگئی تهی طلباء کو اوسکے قائم رکهنے یا ترقی دینے کا جائز حق حاصل تها اسلیے اگر اسمیں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کیجاتی ہے تو اوس سے قدرتی طور پر مایوسی پیدا هوتی ہے -

(۳) اگر طلباء کیساتهه ناظم یا مهتمم یا مدرسین ایسا برتاؤ کرتے جو عزت نفس کے منافی هوتا ' یا اونمیں ذلت آمیز تفریق و امتیاز پیدا کرتا ' تو یقیناً یه طرز عمل مایوسی بخش هوتا -

ان نتائج کے بعد اب هم ان شکایات کو به تفصیل آپکی خدمت میں پیش کرتے هیں - همکو مذهبی' تعلیمی' انتظامی ' اخلاقی هر قسم کی شکایتوں کے پیش کرنیکا افسوسناک موقع پیش آ گیا ہے ' اسلیے هم هر ایک کا ذکر جدا جدا عنوانات کے تحت میں کرتے هیں - جناب سے توقع ہے که آپ ان تمام پهلوؤں کا لحاظ فرما کر هماری زندگی کو اور دار العلوم کی انتظامی حالت کو ایک ایسے معیار پر لانیکی کوشش کرینگے ' جو دار العلوم کے شایان شان هوگا -

(تعلیمی شـکایات)

تعلیمی حیثیت سے مستطیع و غیر مستطیع طلبا میں سخت تفرقـه قائم کیا گیا ' چنانچه یه حکم جاری کیا گیا که طلباء غیر مستطیع کو یه معاهده کرنا پڑیگا که وہ بعد فراغ پانچ سال تک با قل معاوضه (بیس ۲۰ روپیه ماهوار) مدرسے کی خدمت پر اپنی زندگی وقف کر دینگے ' نیز اگر بغیر تکمیل پاس کیے یهاں سے چلے جاوینگے تو اونپر جو کچهه خرچ کیا گیا ہے وہ واپس کرنا پڑیگا ' طلباء غیر مستطیع نے اس ناگوار تفریق کو محسوس کرکے ایک درخواست دی ' جسکا خلاصه یه تها که قواعد دارالعلوم میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے' اور نه یه تجویز کسی جلسه میں منظور هوئی ہے ' اور نه کبهی اس پر عمل کیا گیا -

مهتمم صاحب نے ناظم صاحب کی خدمت میں طلباء کے عـذرات پیش کیے - اونهوں نے جواب دیا که یه تجویز منظور هوچکی ہے ' میں وہ تحریر بهیجدونگا - مهتمم صاحب سے جب دوبارہ ناظم صاحب نے اسکی تعمیل پر اصرار کیا تو اونهوں نے حسب وعدہ تحریر مانـگی ' لیکن اونهوں نے تحریر نهیں بهیجی ' اور فرمایا که آپ کو میرے حکم کی تعمیل کرنی هوگی - اب مهتمم صاحب نے طلباے غیر مستطیع کو بلاکر فرمایا که میں اسکی تعمیل پر مجبور هوں ورنـه آپ لڑکوں کو اخراج نام کی تکلیف گوارا کرنی هوگی - طلبا نے اب مجبوراً ناظم صاحب کی خدمت میں درخواست دی جسکا جواب ابتک نہیں دیا گیا - اس حکم کی ناگواری کا ایک بڑا سبب یه تها که دارالعـلوم میں مصارف طعام کے عـلاوہ اور تمام مصارف تعلیم سے مستطیع اور غیر مستطیع برابر فائدہ اٹهاتے هیں ' اسلیے اسکی کوئی وجه نہیں که طلباء مستطیع با لـکل آزاد کردیے جائیں اور غیر مستطیع طلباء کو ایسی سخت پابندی پر مجبور کیا جائے - بعض انتظامات سے طلبا کو یقین هوگیا که اب دارالعلوم کے نظام تعلیمی میں عظیم الشان انقلاب پیدا هو جائیگا چنانچه درجۂ تـکمیل کی اصلی خصوصیت فنا هوگئی - علم تفسیر پر تقریر کرنے کیلیے جو جلسه هوا کـرتا تها ' بند هوگیا - طلباء کے کانوں میں یه صدائیں آنے لـگیں که اب ملا فاضل اور انٹرنس کے امتحان کی تیاری کا سامان کیا جائیگا ' اور اسکے لیے لـڑکے تیار کیے جائینگے - عملاً جو انقلاب هوا وہ یه تها که صرف ایک طالب علم کیلیے درجۂ انٹرنس کهولا گیا -

درجۂ اعلی کے متعلق قواعد داخله میں صاف تصریح ہے کـه " درجۂ اعلی کے دونوں سالوں میں انگریزی بهی پڑهائی جائیگی "

لیکن جب درجه انٹرنس کهلا تو ایک مدرس کے اضافه کی ضرورت پیش آئی - بجاے اسکے که یه اضافه کیا جاتا - درجه اعلی کی تعلیم کے گهنٹے اس درجه کو دیدیے گئے ' اور اس درجه کو انگریزی تعلیم سے محروم کردیا گیا - اکثر مدرسین نے ان طلباء کے

هر فرمایش میں الهلال کا حواله دینا ضروري هے

ریئلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ اف لندن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - کپڑونکي هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدین دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوسٹن ٹانسن

معجز نمـا ایجـاد اور حیـرت انگیز شفـا - دماغ کي شکـایت کو دفع کرنے کیلیے - مرجهاے هوئي دلکو تازہ کرنیکے لیے - هسٹریه اور دل کي ایک کے تکلیفونکا دفعیه فوراً میں قوت پهونچانا - بڑهاپے کو جواني سے تبدیل - ایام شبـاب کے مرضوں کا خـاص علاج - مرد اور عورت دونونکے لیے مفید - قیمت دو روپیه في بکس جسمیں چالیس گولیاں هوتي هیں -

زینوٹین - ضعف باہ کا اصلي علاج - اور نهایت تیز بهدف دوا اسکے استعمـال کرتے هي آپ فائدہ محسوس کرینگے -
قیمت ایک روپیه آٹھ آنه -

هایڈرولین — هایڈروسیل کا نهایت مجرب دوا - دس دنکے لیے چار روپیه اور ایک مهینه کے لئے دس - ڈاٹین اینڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکته -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

دماغي قوت کا مجـرب دوا

ڈاکٹر ڈبلو - سي - رائي کي مجرب دوا سے فوراً دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کیفیت سے اطلاع دیجاویگي - پانچ روپیه في شیشي -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت پسند نهونے سے واپس

میرے نئے چالان کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بہت عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کےلیے دي جاتي هے - اصلي قیمت سات روپیه چودہ آنه اور نو روپیه چودہ آنه نصف قیمت تین روپیه پندرہ آنه اور چار روپیه پندرہ آنه هر ایک گهڑي کے همراہ سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چودہ آنه اور تیرہ روپیه چودہ آنه نصف قیمت - چار روپیه پندرہ آنه اور چهه روپیه پندرہ آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company No, 20 Madun Mitter Lane, Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سرود فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارهي هے ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بہت هي عمدہ اور بہت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراہ ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory N.o 10/3 Lover Chitpur Road Calcutta

عجیب و غریب مالش

استعمال سے مردہ لوگوں میں تازگي آجاتي هے - اور کهوئي قوتیں پهرپیدا هوجاتي هے اسکے خارجي استعمال سے کسي طرحکي تکلیف نهیں هوتي هے - قیمت دو روپیه في شیشي - محصول ڈاک علاوہ -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمـال سے بغیرکسي تکلیف کے تمام روئیں اوجاتے هیں -

آر - پي - گهوس

تین بکس آٹھ آنه علاوہ محصول ڈاک

نمبر ۳۰۶ اپر چیت پور روڈ - کلکته

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني - ممسک سبلیکا — جسکے خواص بہت هي عجیب هیں جس میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي - جواني دائمي - اور جسم کي راحت - ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے -

واسا فرنجي تیله اور برنیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے اپنے آبا واجداد سے پایا جو شهنشاہ مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهیں ، اور درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جاویگي -

۱۰ ونڈر فل کانیهر" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه بارہ آنه -

ممسک پلس اور الکٹریک ویگر پرسٹ پانچ روپیه بارہ آنه محصول ڈاک ۶ آنه -

یوناني قوت باؤڈر کا سامپل یعني سرمے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

تار کا پته " بیگم بهار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي داس کا آزمایا هوا ساهاے - جو مستورات کے خاص بیماري کے لیے عجیب دوا مبتلاے ایام کے زمانه میں وغیرہ -

گولیـاں — ایـک بکس ۲۸ گولیونکي قیمت ایک روپیه -

مستورات کے بیماریونکے لیے نهایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے اطلاع کیجائیگي -

سواتیسهـاے گولیـاں

مردونکے نروس بیماري کے لیے نهایت مفید اور مجرب هے آپ ایک مرتبه استعمال کریں اگر فائدہ نہو تو میرا ذمه -

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سال ویٹي یه دوا ایک عجیب اثر پیدا کرتا هے نوجوان بوڑها - مجرد هو یا شادي شدہ سب کے لیے یکساں اثر -

S. C. Roy M. A.
N.o. 86 Dhurrumtala
Street, Calcutta.

Printed & Published by A. K. Azad, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, Calcutta.

(مـذهبي شـكايات)

مذهبي زنـدگی اور اشاعـة اسلام كا ابتدائي خاكه قائم كرنيكے ليے چند طلباء كو خاص پابندي كے ساتهه تمام طلـباء سے الگ كرليا گيا تها - وه ايک مدرس كي نـگراني ميں علحده مـكان ميں رکهے جاتے تهے - ان طلباء نے اپني زنـدگي اس مقدس كام كيليے وقف كردي تهي ' اور انكے والدين بهي اس پر راضي تهے - اونمیں تقرير كرنيـكا ماده بهي پيدا هوگيا تها ' عين اوس حالتميں جبكه يه طلباء اس زندگي كے خوگر هوچـكے تهے ' يه انتظام درهم برهم كرديا گيا ' اور أن طلباء كو عام طلباء كے ساتهه مخلوط كرديا گيا ' جس سے اونـكی مذهبي خصوصيت فنا هوگئي ' اور دارالعـلوم كا بهت بڑا مقصد جسكي ابتدا هوچكي تهي دفعة برباد هوگيا -

عموماً ربيع الاول ميں هملوگوں كي طرف سے ايک مجلس ذكر مولد مرتب كي جاتي هے ' امسال بهي هم نے حسب معمول قديم مجلس مولد مرتب كرني چاهي ' اور خيال تها كه اس مجلس ميں تقرير كرنيكي مولانا شبلي كو تكليف ديجاے - چونكه اسميں كبهي كسي قسم كي ركاوٹ نهيں پيدا كي گئي تهي ' كارڈ پہلے هی سے چهپوا ليے تهے ' اور چندہ بهي جمع كرليا تها ' ليكن جب هم نے مهتـمم صاحب سے اسكي اجـازت طلب كي تو انهوں نے ليت و لعـل كيا - اسي اثناء ميں وہ لاهور تشريف ليگئے ' اور مولوي عبد الـكريم صـاحب قائـم مقام كے طور پر عارضي مهتـمم قرار پاے -

چونـكه وقـت گذرا جاتا تها هم نے قائـم مقام مهتمم صاحب سے اجـازت مانـگي - انهوں نے جواب ديا كه مهتـمم صاحب نے مجكو اجازت مولود نه دينے كي خاص طور پر هدايت كردي هے ' اسليے ميں اجازت دينے سے مجبور هوں -

هم نے مهتمم صاحب كي خدمت ميں بـذريعه ڈاک بغرض حصول اجازت خط بهيجا - جب وہ لاهور سے تشريف لاے ' تو هم نے پهر اسكي درخواست كي - انهوں نے چند شرائط پر اجازت دي ' جو انهيں كے الفاظ ميں حسب ذيل هيں -

(۱) " اجـازت مجلس ميـلاد كي دي جاتي هے بشرطيـكه شمس العـلما مولوي محمد شبلي صاحب نعماني كي تشريف آوري اور تشريف ليجانيكي وهي صورت هو ' جيسے سادگي ميں انكے زمانے ميں هوتي تهي -

(۲) يه كه بجز مولانا موصوف كے اور كوئي تقرير نـكرسكيگا ' كوئي نظم پڑهني هو تو وہ پہلے سے صاف مهتمم صاحب كو دكهلا كر اجازت ليليني چاهيے ' اور كارروائي مجلس ميلاد كا نگراں مهتمم هوگا -

هم نے يه تمام شرطيں منظور كيں ' جس سے ثابت هوتا هے كه اس سے همارا اراده كسي قسم كا ناجائز فائده اٹهانيكا نه تها ' ليكن آخر اس ركاوٹ كا كيا سبب تها ؟ كيا يه مولود كي رسم كوئي جديد رسم تهي ؟ كيا مولانا شبلي نے كبهي اس مجلس ميں اس سے پہلے تقرير نهيں كي تهي ؟ كيا اسكے ليے ان سے زياده كوئي اور شخص موزوں هو سكتا تها ؟ كيا جلسه كانفرنس آگره ميں مولانا شبلي سے سيرة نبوي پر تقرير كرنيكي درخواست نهيں كي گئي تهي ؟ اگر كانفرنس نے اونكو اس كام كيليے موزوں سمجها تها ' تو همارا انتخاب كوئي جرم تها ؟ جسكو اس قدر اهم اور پيچيده بنا كر همارے مذهبي جذبات ميں اشتعال پيدا كيا گيا ؟

نظـام مذهبي ' اور مـذهبی جـذبات كي پائمـالي كي نهايت درد انگيز مثال يه هے كه جنـگ بلقان كے زمانے ميں هم طلباء نے ايک مهينے تـک گوشت بند كرکے جو رقم جمع كي تهي ' اور جسكي مقدار تخميناً (۲۵۰ روپيه) تـک پهونچي تهي وہ باوجود همارے تقاضے كے بلقان فنڈ ميں شامل نهيں كي گئي ' بلكه مصارف بورڈنـگ ميں صرف كرديگئي - كيا هماري فاقه كشي كا يهي صله هوسكتا تها ؟ كيا بد ديانتي كي اس سے بڑهكر كوئي نظير مل سكتي هے ؟

(انتظـامي شـكايات)

طلبه كے اشتعال كا سب سے بڑا سبب وہ انتظامي طريقه تها جو ان ركاوٹوں كے پيدا كرنے ميں عمل ميں لاياجاتا تها - طلباء كے اخراج نام كي دهمكي ناظم صاحب كا تكيه كلام تهي - سخت كلامي سے كوئي بات خالي نهيں هوتي تهي ' بخاري كے درس كے روكنے پر صاف الفاظ ميں ناظم صاحب نے فرمايا كه ميں أن مدرسين اور طلباء كو نكالدونگا جو شريک درس هوتے هيں -

طلباء غير مستطيع نے جو درخواست دي اوسكے آخري جواب ميں مهتمم صاحب نے فرمايا : اب ميں مجبور هوں ورنه آپ لوگوں كو اخراج نام كي تكليف گوارا كرني هوگي

مولانا شبلي كے استقبال پر تدارک كي دهمكي ديگئي ' اور اسكو شورش پسندي سے تعبير كيا گيا ' كيا يه طرز عمل اوس مدرسه كيليے موزوں تها ' جسميں عزت نفس كي تعليم ديجاتي هے ؟

(۲) اشتعال كا ايک بڑا سبب ناظم صاحب كي وہ خفيه و علانيه مداخلت هے ' جو انهوں نے پرنسپل كے اختيارات ميں هر موقعه پر كي ' اور جس كا اثر طلباء كي حالت پر پڑا ' اور جس نے مهتمم و طلباء ميں سوء ظن پيدا كيا -

هم اوپر بيان كرچكے هيں كه بخاري كا درس ناظم صاحب كے اصرار سے روكا گيا ' ورنه جناب مهتمم صاحب كو اس پر كوئي اصرار نه تها - مولود ميں بهي جناب ناظم صاحب كے اشاره سے اس قسم كي ركاوٹيں پيدا كي گئي تهيں ' چنانچه جب اسكي اجازت كي درخواست پيش هوئي تو ناظم صاحب موجود نه تهے ' مهتمم صاحب نے اسكي اجازت جناب ناظم صاحب كے آنے پر بشرط اجازت ديدي -

ناظم صاحب كے صاحبزاده نے واپسي چنده كيليے طلباء كو جو خطوط لـكهے اونسے ثابت هوتا هے كه ناظم صاحب كو يه مولود اس قدر ناگوار تها - اس مداخلت كي نوبت يهانتک پهونچي كه ايک طالب علم درجه تـكميل نے كتاب لينے كيليے مهتمم صاحب كي خدمت ميں عـرضي دي ' اوس وقت جناب ناظـم صاحب موجود تهے ' اونهوں نے عرضي اٹها كر پهينكدي ' اور غصه آميز لهجه ميں فرمايا كه اس وقت نهيں ديكهي جاسكتي - خود جناب پرنسپل صاحب كو يه حركت ناگوار هوئي ' اور انهوں نے طالب علم مذكور كو سمجهايا كه ناظم صاحب كي موجودگي ميں آپلوگ عرضياں نه لايا كريں - مجهے آپلوگوں كي توهين سے تكليف هوتي هے -

ڈاک هميشه پرنسپل كے يهاں آتي تهی ' ناظـم صاحب نے اپنے يهاں منتقل كرالي اور اب ڈاک كي بـد عنواني كي طلبـاء و مدرسين كو عام شكايت پيدا هوگئي -

يه مداخلت خود جناب مهتمم صاحب كو ناگوار هوئي ' اور انهوں نے ڈاک خانه كو اطلاع دي كه ڈاک پرنسپل كے پاس آني چاهيے - ڈاكخانه سے اسكے تصديق كے ليے ايک شخص آيا ' تصديق هونے پر اس نے وعده كيا كه اب ڈاک پرنسپل كے پاس آئيگي ' ليكن جب ناظم صاحب كو يه معلوم هوا تو انهوں نے اس پر ناراضي ظاهر كي ' اور مهتمم صاحب سے ڈاكخانه ميں دوسري اطلاع دلوائي كه ڈاک ناظم كے پاس آني چاهيے -

(اخـلاقي شكايات)

(۱) ان مذهبي ' علمي ' قومي ' جذبات كے پائمالي كے ساتهه ' همارے أن جـذبات كو صدمه پهونچايا گيا ' جو مقتضاے انسانيت و شرافت تهے - مولانا شبلي نے دارالعلوم پر جو احسانات

جائز حقوق کے دلانیکي کوشش کي ' مگر ارنکو ناکامیابي هوئي - انسپکٹر صاحب نے بهي درجه انٹرنس کے کهلنے پر اعتراض کیا ' اور رکها که درجه انٹرنس کیلیے موجوده اسٹاف ناکافي هے اور اب یونیورسٹي اله آباد نے پرائیوٹ طریقه امتحان قائم نهیں رکها ' لیکن با این همه وه درجه ابتک قائم هے ' اور طلباے درجۂ اعلی انگریزي سے محروم هیں -

انگریزي اسٹاف کی بے توجهي اور نامناسب برتاؤ کي همیشه سے طلباء کو شکایت رهي ' جسکي وجه یه هے که یه اسٹاف همیشه اپنے آپ کو پرنسپل کے اثر سے خارج سمجهتا رها - چنانچه بعض ماسٹرونکے متعلق جب عام شکایت پیدا هوئي که وه وقت پر نهیں آتے ' اور پورے گهنٹے میں تعلیم نهیں دیتے ' تو مهتمم صاحب نے اسکا انتظام سختي سے کرنا چاها ' اسپر بجائے اطاعت کے وه مهتمم صاحب کے ساتهه نامناسب طریقه سے پیش آئے - اس خیال کا یه اثر تها که انگریزي اسٹاف نے طلبا پر اس قسم کی ناجائز سختیاں کیں که اونکي زبان بند هوجائے ' تاکه مهتمم صاحب کو مداخلت کي ضرورت هي پیش نه آئے - اس غرض سے مهتمم صاحب و ناظم صاحب کي خدمت میں طلباء کي سرکشي کي شکایتیں شروع کیں ' جنکا مقصد یه تها که اونکي آواز بے اثر هوجائے - عملاً ارنکي سختي کي نوبت یهانتک پهونچي که هیڈ ماسٹر نے ایک لڑکے کو بوٹ سے ٹهوکر لگائي ' حالانکه وه اوسوقت دوسرے کلاس میں حساب سیکهه رها تها - سیکنڈ ماسٹر نے ایک طالب علم کو دوڑا کر مارا ' اور پهر هیڈ ماسٹر سے شکایت کي که یه لڑکا بد تهذیب هے - اس کا نام خارج کردیا جائے -

مولانا شبلي نے اپنے استعفا کے بعد همکو یقین دلایا تها که وه اب بهي هماري خدمت کیلیے تیار هیں ' چنانچه انکي یه تحریر اخبار وکیل میں شائع هوچکي هے - اس توقع کي بناپر جب وه تشریف لائے تو همنے اونسے بخاري پڑهنے کي درخواست کي ' اور وه بمجبوري تمام آماده هوے - مهتمم صاحب اسپر بالکل راضي تهے - چنانچه جن طلبا نے کتب خانه سے بخاري شریف لینے کي عرضي دي ' اوسکي اجازت اونهوں نے بخوشي دي - لیکن چند هي روز کے بعد معلوم هوا که ناظم صاحب اسکو پسند نهیں کرتے - مهتمم صاحب کا بیان هے که اس سبق کے نه روکنے کیلیے اونهوں نے ایک هفته تک اونسے اصرار کیا - طلباء کے ساتهه بعض مدرسین بهي شریک درس هوتے تهے ' اونکي نسبت مهتمم صاحب سے ناظم صاحب نے فرمایا که میں اون مدرسین کو نکال دونگا - آپ طلباء کو روکیے - جب یه دهمکیاں کارگر نه هوئیں ' اوسوقت یه حکم جاري کیا گیا که طلباء بجز درسي کتابوں کے کوئي غیر درسي کتاب کسي غیر مدرس سے نهیں پڑهسکتے - جب همنے اسپر عذر کیا تو مهتمم صاحب کے ذریعه سے دهمکي دیگئي که جو طلباء شرکت درس سے باز نه آوینگے ' اونکا نام خارج کردیا جائیگا ' همنے باوجود اس اشتعال انگیز طرز عمل کے صرف یه کیا که اسکے خلاف ایک عرضي بهیجي ' اور تا انتظار جواب درس بند رکها - جب جواب میں دیر هوئي تو همنے مهتمم صاحب سے اسکي درخواست کي ' انهوں نے فرمایا که ناظم صاحب نے نهایت مجمل جواب دیا هے ' جسکي توضیح کي ضرورت هے ' وه اسوقت نهیں هیں - اونکے آنے بعد اسکي توضیح هوسکیگی - میں اس درمیان میں سبق جاري کرنے کي زباني اجازت دیتا هوں -

اب آپکو اس واقعه پر مختلف حیثیتوں سے غور کرنا چاهیے - پهلا سوال یه هے که بخاري کے درس سے چند طلباء روکے گئے تهے - اس سے عام ناراضي کیوں پیدا هوئي ؟ اس کا جواب یه هے که یه حکم عام تها اسلیے اس کا اثر عام طلبا پر پڑتا تها - دارالعلوم میں بلکه تمام مدارس میں یه طریقه جاري هے که جو طلباء کسي خاص کتاب یا فن میں کمزور هوتے هیں ' یا اونکے اسباق چهوٹ جاتے هیں ' یا تیاري امتحان کا زمانه هوتا هے ' یا کسي مشهور یا صاحب فن عالم کي ذات سے فائده اوٹهانیکا موقع ملتا هے ' ایسي حالت میں اون طلبا کو مدرسین کے علاوه دوسرے لوگوں سے درس حاصل کرنیکي ضرورت هوتي هے - اسلیے اس قسم کا حکم طلباء کیلیے ایک ایسي بندش تهي جس کا اثر اونکي عام علمي زندگي پر پڑسکتا تها - چنانچه اس حکم کے بعد هي تمام طلبا کے خارجي اسباق بند هوگئے - یهي وجه هے که تمام طلباء نے اس حکم پر متفقه طور سے عام ناراضي ظاهر کي - بعض اساتذه میں پارٹي فیلنگ کا ایسا شدید احساس پیدا هوگیا هے که وه اپنا تمام وقت اسي مشغله میں صرف کرتے هیں ' جس کا نتیجه یهه هے که وه پہلے سے کتابوں کا مطالعه کرکے نهیں آتے ' درجه میں آکر اکثر اسي قسم کي گفتگو کرتے هیں ' جس کا مقصد یهه هوتا هے که همکو اپنا هم آواز بنالیں ' اسلیے همارا سخت تعلیمي نقصان هوتا هے ' اور همارے جذبات میں هیجان پیدا هوتا هے -

سکنڈ ماسٹر صاحب عموما اپنے وقت مقرره پر تشریف نهیں لاتے ' جس سے روزانه تعلیم کا حرج هوتا هے ' اور انکے زیر تعلیم درجونکو مسلسل تعلیمي نقصان برداشت کرنا پڑتا هے -

علم ادب کا ذوق جو خصوصیات دارالعلوم میں هے ' کلیةً مفقود هوگیا هے - عربي تحریر کي مشق کي طرف سے بالکل بے پروائي کیجاتي هے ' خطابت کي طرف مطلق توجه نهیں ' درجه اعلي کیلیے خاص ادب کا کورس مقرر هے ' یهه درجه صرف اسي فن کي تعلیم حاصل کرتا هے ' لیکن اوسکي حالت بهي عام درجوں سے کچهه ممتاز نهیں - اس سے ابتدائي اور متوسط درجوں کي تعلیم کا اندازه کرلینا چاهیے -

علوم دینیه کي تعلیم نهایت معمولي پیمانے پر دیجاتي هے ' اساتذه بجاے اهم اور نتیجه خیز باتوں کے رکیک اور دور از کار قصوں سے طلباء کے دلونکو مرعوب کرتے هیں ' اصولي مباحث کو چهوڑ کر طلباء میں جزئیات فقه کے متعلق لقب پیدا کرایا جاتا هے ' جو مقاصد دارالعلوم کے بالکل خلاف هے -

تحریر و تقریر کا کمال خصوصیات دارالعلوم میں هے ' لیکن اب اس کا کوئي سامان نهیں - مدت تک همکو عربي اخبارات و رسائل کے ذریعه سے اسکے تکمیل کا موقع ملتا تها ' لیکن اب یه سامان بالکل مفقود هے - مجلس مکالمه چند دنوں سے کرائي جاتي هے ' لیکن اوسمیں نه تو همکو طرز تقریر بتایا جاتا هے ' اور نه هماري معلومات میں کسي قسم کے اضافه کي کوشش کیجاتي هے - جو اساتذه اسمیں شریک هوتے هیں ' وه عام سامعین کے طرح همارا بیان سنکر چلے جاتے هیں -

ادبي ذوق بڑهانیکے لیے هم نے بار بار خواهش ظاهر کي که همارا درس عربي زبان میں هو ' درجه تکمیل کے معلم اگرچه ایک زباندان عرب هیں ' تاهم هماري اس درخواست کي طرف توجه نهیں کیجاتي ؛ تعلیم بالکل کتابوں تک محدود هوگئي هے ' مجتهدانه تعلیم کي طرف کسیکو توجه نهیں - اس کا ایک طریقه یه تها که مدرسین کسي خاص موضوع پر پہلے سے تیار هو کر آتے ' اور کم از کم هر مهینے میں اوس پر ایک لکچر دیتے ' پہلے هي سے اس طریق تعلیم کي داغ بیل پڑ چکي تهي ' مگر اب یهه طریقه بالکل مفقود هوگیا هے -

معتمد سابق کا یهه دستور تها که وه هر مهینے میں کسي نه علمي مسئله پر مجتهدانه لکچر دیتے تهے ' جو طلباء کے علاوه مدرسین کي رهنمائي کا بهي کام دیتا تها - همارے مستقبل اور طرز تعلیم کے متعلق مفید هدایات کرتے تهے جو همیشه مدرسین و طلباء کے پیش نظر رهتي تهیں - اب یه طریقه بالکل ناپید هوگیا هے -

[1]

جسکا درد وهي جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سر سے پیر تک بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکھئے آپ اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دھتورا - بھنگ - بلاڈونا پوٹاسیم ' اوپیم وغیره سے بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف هماري هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکراسکے مداح هیں - آپنے بهت کچھه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بھي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بھیجي جاتي هے - قیمت ۴ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

[3]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکه - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتھه فائدے کا بھي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بھي هے که ان مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کرچکے هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھه گلٹیاں بھي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتھه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چھوٹي بوتل بارہ - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[24]

یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یه دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنهوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجه سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وه مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نهایت مفید هے نه عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بھي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتي هے اور فائده دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه علاوه محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانه میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یه گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو ' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کھو دیتي هے ' اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئي هے - پندره دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت في ڈبه ۳ روپیه آٹھه آنه علاوه محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معده ' جگر ' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نهایت موثر - اور تبخیر معده کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیاده تفصیل کي ضرورت نهیں هے - قیمت في ڈبه ۵ روپیه علاوه محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکوره بالا ادویه زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں پرچه ترکیب همراه ادویه - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکه چوتھائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حواله ضرور دیں - فرمایش اس پته سے هوں:

منیجر یوناني فارمیسي گول بنگله افضل گنج - حیدر آباد دکن

کیے هیں‘ هم یه نهیں بتا سکتے که قوم اور ارکان کو اس کا اعتراف ہے یا نهیں ‘ لیکن انهوں نے هماري جو علمي خدمت کی ہے هم اوس احسان سے سبکدوش نهیں هو سکتے ‘ لیکن اوس کے اظهار کیلیے انکي تشریف آوري پر هم نے انکا جو استقبال کیا ‘ اور انکے احترام میں جو پارٹي دي‘ اوسکو جناب ناظم صاحب نے نهایت ناگواري کے ساتهه دیکها - بلکه یه پهلا موقع ہے جس نے ناظم صاحب کے دلمیں هماري طرف سے مخاصمانه خیالات پیدا کیے‘ اور اوسي دن سے ناظم صاحب کي سخت کلامي اور ذلت آمیز برتاؤ کي ابتداء هوئي - اسلیے جناب کو سب سے پہلے اس مسئله پر غور کرلینا چاهیے که کیا یه استقبال همارے طرز عمل کے خلاف تها ؟ انتظامي‘ قانوني‘ تمدني ‘ کسي حیثیت سے نا موزوں تها ‘ کیا یه دار العلوم کے عام طرز عمل کے خلاف تها ؟

پہلے سوال کا جواب خود همارے طرز عمل سے ملسکتا ہے ‘ دار العلوم میں جب مولانا شبلي کے استعفاء کی خبر مشهور هوئي ‘ اوس وقت هم نے جلسه کرکے بذریعه تار درخواست کي که وه استعفاء واپس لیں ‘ بالاخر جب استعفاء منظور هوا ‘ تو هم نے اظهار افسوس کا جلسه کیا ‘ اور اخبارات میں اسکي رپورٹ شائع کي ‘ مولانا شبلي کے منصب میں اضافه هوا ‘ تو هم نے اظهار خوشي میں ایک جلسه کیا ‘ اکثر ان جلسوں کے پریسیڈنت جناب مهتمم صاحب تهے -

ان واقعات سے ثابت هوتا ہے ‘ که طلباء کو ابتدا هي سے مولانا شبلي کے ساتهه عقیدتمندي ہے ‘ اور اونکے اس استقبال میں بهي اس قدیم عقیدتمندي کا اظهار کیا گیا - مولانا شبلي کے آنے میں جو پارٹي دیگئي‘ اسمیں مهتمم صاحب تمام مدرسین اور اکثر ارکان مثلاً (مولوي عبد الحي صاحب ‘ مولوي اظهر علي صاحب ‘ مستر نسیم صاحب اور خود مستر نسیم صاحب نے اسکي صدارت فرمائي) شریک تهے ‘ جس سے ثابت هوتا ہے که طلباء کي یه روش انتظامي اور قانوني حیثیت سے قابل اعتراض نه تهي - دوسرے سوال کا جواب بهي صاف ہے ‘ جس شخص نے اپني عمر کا بهترین حصه هماري علمي خدمت اور دار العلوم کي ترقي میں صرف کردیا هو‘ جس شخص نے بعد استعفاء بهي هماري خدمت کرنیکا وعده کیا هو‘ کیا وه هماري اس اظهار عقیدتمندي کا مستحق نه تها ؟

(مسلسل شکایات کا آخري نتیجه)

همنے ان تمام مظالم کو اگرچه نهایت صبر و تحمل کے ساتهه برداشت کیا‘ تاهم هر موقع پر نهایت آزادي کے ساتهه ان احکام کي ناموزونیت ثابت کي‘ ان زیادتیوں پر ناراضي ظاهر کي‘ ان کو نظام دار العلوم کے مخالف ثابت کرنیکي کوشش کي ‘ جسکا مخالف نتیجه یه هوا که جن طلبا نے ان موقعوں پر عام طلبا کي وکالت کا فرض ادا کیا تها ‘ وه جناب ناظم صاحب کي نگاه میں کهتکنے لگے ‘ اور واقعات کي پیچیدگي نے همکو خود یه یقین دلا دیا که معاملات کو اسي غرض سے اسقدر طول دیا جاتا ہے که نمایاں اور پر جوش اور سریع الانفعال طلباء کا پیمانهٔ صبر لبریز هوجائے ‘ اور اونکي کوششوں کو کسیطرح قانون کے تحت میں لاکر اونکا نام خارج کردیا جائے - مولوي محمد حسن طالبعلم درجهٔ تکمیل اس قسم کے طلبا میں امتیاز خاص رکهتے تهے - طلباء غیر مستطیع سے معاهده لینے کا جو حکم صادر هوا تها اوسکي مخالفت میں اونهوں نے نمایاں حصه لیا تها - بخاري کے درس میں اونهوں نے شرکت کي تهي ‘ اور اوسکي وزارت پر خاص طور سے ناراضي ظاهر کي تهي‘ مولود کے معاملے میں بهي اونهوں نے نهایت کوشش کي تهي ‘ درجهٔ انترنس کے کهلنے سے خود اونکي انگریزي تعلیم کے گهنتے لے لیے گئے تهے ‘ جنکے واپس دلانے کیلیے وه مدت سے کوشاں تهے - اب چونکه سالانه امتحان کا زمانه قریب آتا جاتا تها ‘ انهوں نے مهتمم صاحب کي خدمت میں ایک عرضي دي جسکا مقصد یه تها که اگر امتحان انگریزي میں طلباے درجه اعلی کي شرکت ضروري هو تو اونکو اسکي تیاري کا موقع ملنا چاهیے ‘ ورنه اسکا قطعي فیصله هونا چاهیے - مهتمم صاحب نے آٹهه روز تک اسکا کوئي جواب نهیں دیا ‘ آخري مرتبه اونهوں نے اسکا جواب مانگا ‘ اور اس افسوسناک طرز عمل کیطرف توجه دلائي که طلبا کي درخواستوں کے جواب میں غیر معمولي تعویق وتساهل سے کام لیا جاتا ہے ‘ اونهوں نے مثال کے طور پر بخاري کے درس ‘ اور مولود کے معامله کو پیش کیا جنکا ابتک کوئي فیصله نهیں هوا - انهوں نے یه بهي کها که فرنگي محل کے مولود و دعوت کي شرکت کیلیے مدرسه چار گهنٹے کیلیے بند کردیا گیا ‘ اور خود همکو مولود کي اجازت دینے میں اسقدر لیت و لعل کیا جاتا ہے - اونکے اس اصرار اور آزادي پر مهتمم صاحب کو غصه آگیا ‘ اور اونهوں نے اونکو ناقابل برداشت گالیاں دیں - طالب علم مذکور نے بهي اس طرز خطاب کا کسی قدر غصه آمیز لہجے میں جواب دیا - مهتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں رپورٹ کي اور اونکا نام خارج کردیا گیا - هم طلبا کو متعدد وجوه کي بناپر یه سزا سخت معلوم هوئي : مولوي محمد حسن متعدد حیثیتوں سے طلباے دار العلوم میں ممتاز خیال کیے جاتے هیں - تقریر کرنیکا اونمیں خاص طور پر ملکه پیدا هوگیا تها ‘ اونکي تعلیم ختم کرنیکا زمانه قریب تها ‘ اونکو سزا کا یه طریقه بهي هوسکتا تها که اونکا وظیفه بند کردیا جاتا ‘ اسکے ساتهه بدگماني بهی هوئي که نمایاں طلبا کے اخراج کي جو فکریں هو رهي تهیں اس واقعه میں اونکا کافي اثر موجود ہے - تاهم همنے ابتک اسکے متعلق خود کوئي کارروائي نهیں کي - سب سے پہلے طالب علم مذکور نے خود مهتمم صاحب کي خدمتمیں اپنے اخراج نام کے بعد درخواست دي جو نا منظور هوئي - اونهوں نے ناظم صاحب کي خدمت میں اسکا اپیل کیا جسکو اونهوں نے قبول نهیں کیا - متعدد مدرسین نے بهي ناظم صاحب اور پرنسپل صاحب کي خدمت میں اونکے داخل کرنیکي سفارشیں کیں‘ وه بهي بے اثر رهیں - اب هم تمام طلبا نے وجوه بالا کي بنا پر مهتمم صاحب کي خدمت میں متفقه درخواست دي‘ جسکا جواب اونهوں نے یه دیا که " میں اپنے فیصله پر نظر ثاني نهیں کرسکتا " همنے ناظم صاحب کي خدمت میں اسکا اپیل کیا - لیکن دو تین روز تک اسکا جواب نهیں دیا‘ یه انتظار شاق گذر رها تها‘ اسلیے چند طلبا نے ناظم صاحب کے دفتر میں جاکر اسکا جواب طلب کیا ‘ اونهوں نے طلبا کے ساتهه نهایت سخت کلامي کي ‘ اور اونکو اپنے کمرے سے نکال دیا ‘ جسکے بعد هم سب طلبا نے استرائک کردي -

استرائک کے بعد جو واقعات پیش آے وه بهي کچهه کم اشتعال انگیز نه تهے - استرائک کے روکنے کیلیے سب سے پهلا جبري طریقه یه اختیار کیا گیا که کهانا بند کردیا گیا ‘ اور باورچي خانه ابتک بند ہے - شام کے وقت چند ارکان جمع هوے ‘ جنهوں نے سرسري طور پر همارے عذرات سنے اور حکم دیا که اگر تمنے کل تک درس کی شرکت نه کي تو تمهارا نام خارج کردیا جائیگا ‘ دوسرے روز ایک تحقیقاتي کمیشن بٹهانے کیلیے چند ارکان کا نام پیش کیا گیا طلباء چونکه غیر جانبدار کمیشن چاهتے تهے انهوں نے اسکو نامنظور کیا ‘ اسپر انکو دهمکي دیگئي که پولیس کے ذریعه سے اونکو نکال دیا جائیگا -

غیر مستطیع طلباء کے والدین کے نام خطوط جاري کیے گئے اگر اونهوں نے ان طلبا کو نه روکا تو انکے وظائف بند کردیے جائینگے -

عام طور پر یه خیال پهیلایا گیا که استرائک پولیٹکل آزادي اور اوسکي روک تهام کا نتیجه ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کچھ مشکل نہیں

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں آپکو ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روز بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا آپکے روزانہ کے اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ سیکھنے بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے

اي - کرونڈ راؤ پلیڈر - (بللاری) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہوار آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلماء مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھ سکتا ہے -

چند ممتاز اخبارات ہند کی رائے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - قیمت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے - اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے - اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half yearly ,, 4-1 2

الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی

المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاؤد اسٹریت

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۳ : چہارشنبہ ٤ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری جلد ٤

Calcutta : Wednesday, Aprail 1 1914.

دہلی ڈیپوٹیشن

نازم فریب صلح کہ غالب زکوے دوست
نا کام رفت و خاطر امید وار برد!

بالاخر وہ ڈیپوٹیشن جسکا تذکرہ بعض اخبارات میں شروع ہوگیا تھا' ۲۵ مارچ کی سہ پہر کو ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کے سامنے پیش ہوا :

بتوں کی دید کو جاتا ہوں دیر میں قائم
مجھے کچھہ آور ارادہ نہیں خدا نہ کرے !

ایک مفصل ایڈریس کے ذریعہ مسلمانوں کی امن پسندی اور وفا داری کے میثاق قدیم کی زبان معترف اور سر اطاعت کے ساتھہ تجدید کی گئی :

یقین عشق کن و از سر گماں برخیز!

ایڈریس میں اسکے سوا اور کچھہ نہ تھا اور ہونا بھی نہیں چاہیے تھا :

جز سجدہ متاعے دگر از کس نہ پذیرفت
خاکے کہ ز نقش قدم او اثرے داشت!

ایک واقعی بات کے دہرا دینے میں چنداں ہرج نہیں اور ارباب محبت جانتے ہیں کہ کسی کے لب جاں بخش سے اگر ایک بار بھی جواب مہر ملنے کی امید ہو تو سودائیان عشق کو ہزار مرتبہ پکارنے سے بھی انکار نہیں ہوتا :

گو وہ سنتے نہیں پر ہم تو کسی حیلے سے
ایک دو بات محبت کی سنا آتے ہیں!

سوال عجز کے جواب میں جتنی مرتبہ نگاہ مہر کا نظارہ حاصل ہوجاے' عشق کا اندوختہ اور امیدوں کا خزانہ ہے :

یاں عجز بے ریا ہے نہ واں ناز دلفریب
شکر بجا رہا گلۂ بے سبب تلک!

تاہم موقعہ پر کوئی دل پسند شعر یاد آجاے تو ضیافت ذوق سے باز نہیں رہسکتا - مولانا فیض الحسن مرحوم عربی کے ادیب تھے - اردو کے شاعر نہ تھے - تاہم کبھی کبھی اچھے شعر بھی کہہ جاتے تھے - ایک انکا پر معاملہ شعر مجھے نہیں بھولتا :

پہلے ہی اپنی کونسی تھی قدر و منزلت
پر شب کی منتوں نے ڈبودی رہی سہی!

ڈیپوٹیشن کی طویل فہرست ہم نے کسی دوسری جگہ انگریزی معاصر دہلی سے نقل کردی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت وسیع مجمع تھا' اور تقریباً ہر صوبے اور ہر طبقہ کے اشخاص شامل تھے - اگرچہ :

سر رشتہ در کف ارنی گوے طور بود !

خاص امتیاز کی بات یہ ہے کہ اس عطر مجموعہ میں ہر طرح کی خوشبوئیں شامل تھیں - پیران کہن سال بھی تھے' اور جوانان عہد بھی - خرقۂ زہد بھی تھا' اور قباے رندی بھی - سرہاے سجود پیشہ بھی تھے اور نگہ ہاے عشوہ طراز بھی - پہلے کیلیے عذر کی ضرورت نہیں - دوسرے سے اگر سوال و جواب کی ضرورت ہو تو مفتی آزردہ مرحوم کی زبانی جواب پہلے سے سن لیجیے :

میں اور بزم بادہ کشی ؟ لیگئیں مجھے
یہ کم نگاہیاں تیری بزم شراب میں

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ممبران وفد میں سے اگرچہ صرف ۸۴ حضرات موقعہ پر جمع ہوسکے' لیکن اصلی فہرست دو سو ممبروں پر مشتمل تھی - یہ تمام لوگ ڈیپوٹیشن میں شرکت کیلیے آمادہ تھے مگر کسی وجہ سے شریک نہو سکے - البتہ صرف دو آدمیوں کی نسبت جانتا ہوں جنہوں نے شرکت سے باوجود عزم شکن اصرار کے قطعی انکار کر دیا :

بندۂ را کہ بفرمان خدا راہ رود نگزارند کہ در بند زلیخا ماند

ایڈریس میں بنیاد کار یہ قرار دی گئی تھی کہ مسلمان اپنے کاموں میں مصروف تھے - یکایک ترکی کے مصائب پیش آگئے - اس سے انکے حواس مختل اور دل بے قابو ہوگئے - یہ بڑا نازک وقت تھا اور :

ہست این قصۂ مشہور و تو ہم می دانی !

لیکن با این ہمہ اختلال حواس' و پراگندگی طبع' و تعطل دماغ' و ہجوم آلام و مصائب' وفاداری و اطاعت کیشی کی " حبل المتین " انکے ہاتھوں سے نہ چھوٹی' اور جادۂ رضا و تفویض پر پورے ثبات و استقامت سے قائم رہے - گویا و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا - انکے نامۂ اعمال کا عنوان جلی اور دفتر عقیدت کا سرخط الہامی ہے :

شنیدہ ام کہ سگاں را قلادہ می بندی
چرا بہ گردن حافظ نمی نہی رسنے ؟

جواب میں ارشاد ہوا کہ ہاں سچ ہے - اپنی نظر ہوشمند و کارداں سے یہ امر مخفی نہیں - آپ نہ کہیں جب بھی معلوم ہے :

در حضرت کریم تقاضا چہ حاجتست ؟

البتہ یہ جو کہیں کہیں " سخت الفاظ " بھی استعمال کیے گئے تو اس عرض نیاز اور قبولیت خسروی سے آپ سے مستثنی کر دیجیے - ایسا نہوتا تو بہتر تھا کہ آبگینۂ عبودیت کیلیے یہ حرف گراں بھی

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے ۰ کام ختم ہوا - آپنے روا نہ کیا اور اپنے دس روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

اے - گوپال راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہوار آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلماء مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

مسئلۂ اسلامیه " لشکرپور "

صوبے کي گورنمنٹ کیلیے آخري فرصت

هز اکسلنسی لارڈ کارمائیکل

بالاخر مساجد و قبور کلکته کا مسئله خطرناک حد تک پهنچ گیا - درخواستوں سے اغماض کیا گیا' عرضداشتیں شنوائي سے محروم رهیں' مهلتیں ضائع کي گئیں اور فرصت کي قدر نه کی - گذشته تجارب سامنے هیں اور عبرتوں کي صدائیں غفلت شکن' مگر نادان انسان کي خمیر میں ٹهوکریں کهانے کے سوا کچهه نهیں هے' اور شاید عبرت کي ایک نئي عمارت اس گرد و خاک اور ٹوٹي هوئي اینٹوں سے بنائي جائیگی' جو ۲۳ فروري کو مسجد لشکرپور کي محترم برجیاں گرا کر جمع کي گئي هے : وذلک یوم الخروج !

پهر کیا وقت آگیا هے که هم مایوس هوجائیں اور قانون اور سرکاري وعدوں کي بے اثري کا آخري فیصله کرلیں ؟

اسمیں شک نهیں که اس سوال کے آخري جواب کا وقت آگیا هے - انتظار تا بکے اور التوا تا چند ؟ حادثه سر پر هے اور خدا کي مقدس عبادت گاهیں انهدام و بربادي کو اپنے سامنے دیکهه رهي هیں' پس ضرور هے که جو کچهه کرنا هے' کیا جاے - اب یه معامله کلکته سے گذر کر تمام اسلامي هند تک پهنچ گیا هے - اور همارے لیے مشکل هوگیا هے که پبلک کو صرف خاموش بیٹهے رهنے هي کي تلقین کرتے رهیں - تاهم قبل اسکے که خطره کا سررشته بالکل هاتهه سے نکل جاے' بهتر هے که گورنمنٹ کو دانشمندي و فرزانگي کے بهترین اور محبت اثر اظهار کا ایک موقعه اور دیا جاے' اور اسي لیے تمام کاموں کو اس ڈیپوٹیشن کے جواب پر ملتوي کردیا گیا هے جو " انجمن دفاع مساجد و عمارات دینیه " هز اکسلنسي لارڈ کارمائیکل کي خدمت میں بهیجنا چاهتي هے' اور جسکے متعلق ایک ریزولیوشن ۲۹ مارچ کے عام جلسۂ انجمن میں منظور هوا هے - یه آخري موقعه هے که گورنمنٹ هماري خیرخواهي اور دوستي پر یقین کرے' اور سمجهه لے که جو مشوره دیا جا رها هے' وهي عاقبت اندیشي اور امن پرستي کا تنها مشوره هے' اور غریب مسلمانوں کو اسقدر جلد جلد اپنے مذهبي جذبات کي حفاظت پر مجبور کرنا کوئي اچهي بات نهیں هے -

اس موقعه پر ایک نهایت اهم سوال یه هے که کیا جو کچهه هوا یه صرف پورٹ کمشنر هي کي کارروائي هے' اور صوبے کي گورنمنٹ اس امر سے بالکل بے خبر تهي که مسجدیں منهدم اور قبریں اکهاڑي جالینگي ؟

اگرچه گورنمنٹ کسي ایک شخص کا نام نهیں هے بلکه حکومت کے اس تمام کار فرما مجمع سے عبارت هے جو نیچے سے لیکر اوپر تک چلا گیا هے' اور اگر قانون کي خلاف ورزي کسي خاص صیغه کے حکام کے سر تهوپ کر گورنمنٹ بري هوجا سکتي هے تو اسکے یه معنی هیں که پینل کوڈ کوئي شے نهیں' اور برٹش گورنمنٹ میں رهنے والوں کو اپني جان و مال کي طرف سے بهي مطمئن نهونا چاهیے - کیونکه بهت ممکن هے که باوجود چوري کے جرم هونے کے کسي خاص صیغه کي کارروائي سے چوري هو جاے' اور اسکے بعد کهدیا جاے که گورنمنٹ اسکے لیے کچهه نهیں کرسکتي' یا صبر کرو اور چهوڑ دو - آئنده غور کیا جائیگا !!

تاهم واقعات کے دیکهنے سے معلوم هوتا هے که یهاں یه صورت بهی نهیں هے - هم پہلے لکهه چکے هیں که اس زمین کے متعلق صوبے کي گورنمنٹ سے سنه ۱۹۰۹ اور سنه ۱۹۱۰ میں مراسلات هوئي تهیں جبکه یه زمین مع مسجدوں کے خرید کي گئي تهی - اب ان سرکاري مراسلات کا خلاصه دینا چاهتے هیں جو هم نے حاصل کیے هیں' اور جنسے پبلک اندازه کرسکے گي که گورنمنٹ خطره سے پہلے کس طرح خطره کي اطلاعات کو بے پروائي سے ٹالدینا چاهتي هے' اور پهر جب اسکے افسوس ناک نتائج ظاهر هوتے هیں تو کها جاتا هے که یه بد امني هے' یه شورش هے' اور اس الزام کے مٹانے کیلیے ایک بهت بڑے وفاداري کے پیامبر ڈیپوٹیشن کي ضرورت هے جو دهلي میں آکر سر اطاعت خم کرے !

مگر اندراں دیارے که تولي وفا نه باشد !

(سنه ۱۹۱۰ کي مراسلات)

اپریل سنه ۱۹۱۰ میں جب لشکرپور' اندری' مرچي کهولا' کرسٹوپور' اور سنٹي بازار وغیره کي زمینیں مع مساجد و قبور کے پورٹ کمشنر نے خرید لیں اور چند زر پرست و ایمان فروش متولیوں نے (قبحهم الله) حکام پورٹ کمشنر کا ساتهه دیا' تو ان آبادیوں کے مسلمانوں نے ایک میموریل هز آنر سر بیکر لفٹننٹ گورنر بنگال کي خدمت میں روانه کیا جسکا خلاصه یه تها :

" پورٹ کمشنر کلکته نے چهه هزار بیگه زمین مندرجه صدر موضعوں کي خضر پور ڈک کي وسعت کیلیے لي هے جسمیں متعدد مسجدیں اور مسلمانوں کے قبرستان واقع هیں -

میموریل بهیجنے والوں نے معتبر علماء اسلام سے فتوی طلب کیا اور قانون اسلامي کي کتابیں بهي دیکهیں - وه پوري قوت اور اطمینان سے ظاهر کرتے هیں که شریعت اسلامي کے مطابق مسجدوں اور قبروں کي زمین پر اور کوئي دوسري عمارت نهیں بن سکتي - بعض قبریں ان بزرگان دین کي بهي هیں' جنکي مسلمان بهت عزت کرتے هیں' اور انکا منهدم کردینا انکے جذبات کیلیے بهت درد انگیز هوگا

هم چند قریبي مثالیں اسي شهر کي پیش کرتے هیں - کلکته مڈیکل کالج کے احاطے کے اندر ایک مسجد آگئي تهي لیکن اسے بجنسه چهوڑ دیا گیا' اور وه باوجود احاطه کے اندر هونے کے آباد و قائم موجود هے - اسي طرح سیالده میں بهي اسکي نظیر دیکهلي جاسکتي هے -

هم نهایت عاجزي اور ادب سے درخواست کرتے هیں که حضور اس درخواست پر توجه فرمائیں اور مسجدوں اور قبرستانوں کو محفوظ کردیں "

(جـــواب)

۲۶ - اپریل سنه ۱۹۱۰ کو گورنمنٹ بنگال کے سکریٹري نے اسکا جو جواب دیا وه نهایت غور و فکر کے ساتهه مطالعه کرنے کي چیز هے -

سخت تھے :

نسیم صبح جو چھوجاے ' رنگ ھو میلا ! !

یہ ایک واقعی بات تھی جو ایڈریس میں کھی گئی ' لیکن اگر آپ چاھتے تو دوسری سچائیوں کو صدمہ پہنچاے بغیر بھی اسے پیش کرسکتے تھے - یہ کہنا کہ مسلمانوں کی پچھلی بے چینی کا سبب اصلی صرف باھر کے اسلامی مصائب تھے ' محض غلط ھے ' اور اتنا غلط کہ دروغ مصلحت آمیز بھی نہیں ھے - مسلمان اسقدر احمق اور عقل باختہ نہ تھے کہ اٹلی اور ریاست ھاے بلقان کا غصہ انگلستان پر نکالتے - ایسا کہنا خود اپنی زبان سے اپنے پاگل ھونے کا اقرار کرنا ھے - انکی بے چینی باھر کے مصائب سے بھی تھی ' اور اندرونی مصیبتوں سے بھی - وہ سر ایڈورڈ گرے کو اٹلی اور بلقان کے دعوے میں شریک پاتے تھے' اور مسٹر ایسکوئتھ ایک صلیبی مجاھد کی طرح اس جنگ کو اسلام اور مسیحیت کے رنگ میں ظاھر کرکے خوشیاں مناتے تھے- پہلے خود کہا کہ یہ جنگ جغرافیۂ سیاسی نہیں بدل سکتی - پھر خود ھی " ثمرات فتح " چن چن کر بلغاریا کے صلیبی دامن میں پھینکنے لگے - یہ سچ ھے کہ مسیح خود اپنی جان کی طرح انکی بھی مدد نہ کرسکا ' اور بد بخت بلغاریا کے دامن میں فتح کا ایک دانہ بھی نہ آیا - تاھم انھوں نے تو اس چیز کے لیے کوشش کی جسے وہ نہ پاسکے' اور حق کے مقابلے میں کفر کی یہی علامت ھے - فھموا بما لم ینالو - و کان عاقبة امرھا خسرا !

اس سے بھی بڑھکر یہ کہ کانپور کا واقعۂ خونین پیش آیا - ایک ایسی ظالمانہ خونریزی کی گئی جس کا سرخ دھبہ کبھی بھی دامن حکومت سے محو نہیں ھوسکتا - پھر کیا کانپور کی مسجد اور پیروان اسلام کی خونچکاں لاشوں کا نظارہ بھی صرف " باھر ھی کے مصائب اسلامی " میں داخل ھے ؟ اور اسکے لیے جسقدر بے چینی مسلمانوں میں پیدا ھوئی ' کیا وہ بھی ترکوں ھی کی ھمدردی کی وجہ سے تھی ؟ فویل لھم مما کتبت ایدیھم و ویل لھم مما یکسبون !

ولا تلبسو الحق بالباطل	حق کو باطل کے ساتھہ مشتبہ نہ کرو
و تکتمو الحق و انتم	اور حق کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم سب
تعلمـــون (۲ : ۴۰)	اسے جانتے ھو !

ایڈریس کے جواب میں ھز اکسلنسی نے مرحوم سر سید احمد کی پالیسی کا بھی ذکر کیا ھے ' اور ھم خوش ھیں کہ ھندوستان کے ایک بہت بڑے آدمی کا انھوں نے عمدہ تخاطب کے ساتھہ ذکر کیا - لیکن اگر اس سے انکا مقصود مرحوم کی پولیٹکل پالیسی ھے تو افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ ھمارا نیک دل ویسراے ایک ایسی بات کی امید رکھتا ھے جسکے رکھنے کا وقت گذر گیا - مسلمانوں کی اس سے پہلے کوئی بھی پولیٹکل پالیسی نہ تھی' اور اگر تھی بھی تو الحمد للہ کہ مرچکی ھے' اور وہ جنت نصیب اب دوبارہ دنیا میں نہ آئیگی :

نکل گئی ھے وہ کوسوں دیار حرماں سے !

جواب کا خاتمہ ان لفظوں پر ھوا :

" مجھے پوری امید ھے کہ خدا کی وحدانیت اور حکمراں کی وفاداری کی بابت آپکے پاک اور خالص مذھب کا جو عقیدہ ھے وہ ھمیشہ ایک شعلے کے مانند روشن رھیگا "

ھم مسلمان ھیں اور تیرہ سو برس سے صرف اسلیے ھیں کہ خدا کی وحدانیت کا وعظ کریں اور ھر طرح کی باطل پرستیوں کو جو اس راہ میں مانع ھوں' اپنی خدا پرستانہ طاقت سے مٹادیں' پس اپنے نیک دل اور انصاف دوست حاکم کی زبانی عقیدۂ توحید کے ایسے سچے اعتراف کو سنکر ھمیں جسقدر بھی فتح مندانہ خوشی ھو وہ کم ھے - ھم ان قیمتی جملوں کی اپنے دل میں پوری محبت و وقعت محسوس کرتے ھیں -

تاھم ایک غلط فہمی جو اسکے ساتھہ ملگئی ھے' اس سے معلوم ھوتا ھے کہ ھزیکسلنسی کو اسلام کے بنیادی عقائد کی صحیح خبر نہیں دی گئی - انھوں نے عقیدۂ توحید کے ساتھہ " حکمران کی وفاداری " کابھی اس طرح ذکر کیا ھے' گویا یہ بھی مثل عقیدۂ توحید کے اسلام کا کوئی اساسی اعتقاد ھے - حالانکہ یہ صحیح نہیں اور بہت جلد اسکی غلطی انھیں محسوس فرما لینی چاھیے - اسلام کا اصل اصول صرف عقیدۂ توحید ھے - اسکے بعد اعتقاد رسالت و قران ' اور بعض ضروری اعمال و عبادات - " حکمران کی وفاداری " اُن میں داخل نہیں ھے اور نہ تو قران میں بتلائی گئی ھے اور نہ احادیث میں اسے مسلمانوں کا بنیادی اعتقاد قرار دیا ھے - البتہ بعض جاھل اور خبیث روحیں کبھی کبھی کسی کو خوش کرنے کیلیے کہدیا کرتی ھیں کہ اسلام کا بنیادی اصول " وفاداری " ھے' مگر : کبرت کلمة تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا -

بیشک " وفاداری " ھی وہ چٹان ھے جسپر اسلام کی عمارت قائم کی گئی ھے' مگر خداے واحد کی وفاداری' نہ کہ کسی اور کی - البتہ مسلمانوں کو امن پرستی ' اور حق کے تحفظ کے ساتھہ اطاعت کیشی کا حکم مثل اور سیکڑوں جزئی اور عام اخلاقی احکام کے دیا گیا ھے' مگر نہ تو یہ دوئی اسلام کا بنیادی عقیدہ ھے اور نہ عقیدۂ توحید کی حرمت اسکو گوارا کر سکتی ھے کہ خدا کی وفاداری کے ساتھہ اسکے بندوں کی وفاداری کا ذکر کیا جاے :

صنمے در دل ما یافتـہ راہ * نحـــن لا نعبـــد الا ایاہ

بھر حال اب ان باتوں کا کون موقع ھے ؟ سوال و جواب ' شکوہ و شکایت ' اور عرض و قبول تو ھوچکا - اب بہت سے لوگ منتظر ھیں کہ دست شوق کیلیے اسکے بعد بھی دوئی مرحلہ باقی ھے یا نہیں ؟ کیا پوری رات صرف اسی میں بسر ھوجائیگی ؟

بوسـۂ لـب تـو دیـا ' کیـا کہنـا
کہیے ' کچھہ بڑھکے بھی ھمت ھوگی ؟

بیچارے غالب کی بھی ایک رات اسی طرح سوال و جواب میں ضائع جارھی تھی - بالاخر غریب سے صبر نہو سکا اور چیخ اٹھا :

گـذشتـم ازگلـہ ' در وصل فـرصتم بـــادا
زبـان کوتـہ ودست دراز می خـــواھم !

اچھا - گاہ گاہ یہ بھی ھوتا رھے - جو جانا چاھتے ھیں' آپ انھیں کیوں روکیں ؟ اعتراف وفاداری میں ھرج ھی کیا ھے' اور مقصود اپنے اعتراف سے کہیں زیادہ انکا اقرار تازہ تھا - یہ بھی ھوگیا چلیے فرصت ھوئی - ھر گروہ کو اپنا اپنا کام کرتے رھنا چاھیے :

در خور عشق حقیقی ھیں یہ اھل تقوی
ھم سے لوگوں کیلیے عشق بتاں اچھا ھے

البتـہ ڈیپوٹیشن گیا اور واپس آیا - اب خـدا را اسکی تبریک و تہنیت کو بھی اسی طرح جلد ختم کردیجیے - بے فائدہ اس سے طبیعت کو خلجان ھوتا ھے - نہیں معلوم کیوں ' مگر آج جی چاھتا ھے کہ صرف شعر ھی پڑھتا رھوں :

بالتفات نگارم چہ جاے تہنیت ست ؟
دعا کنیـــد کہ نوعے ز امتحـاں نبـوَد

و تلک الدار الاخرة نجعلھا للذین لا یریدون في الارض علوا و فسادا - و العاقبة للمتقین !

الهلال

۴ جمادی الاول ۱۳۳۲ هجری

مدارس اسلامیه

ندوة العلما

ماضي و حال

(۸)

" ان ارید الا الاصلاح ما استطعت "

(استبداد و افساد کار کا نتیجه)

ان تغیرات مفسده و بدعات منکرهٔ سئیه کا نتیجه یه نکلا که ندوة العلما سے روح عمل و اصلاح بالکل مفقود هوگئی' اور جیسا که یه مفسدین مضلین چاهتے تھے' وہ محض چند آدمیوں کا ایک خانه ساز کھلونا بنکر رهگیا - پبلک اسکے نام کو عزت کے کانوں سے سنتی تھی' لوگ اسکے مقاصد کو یاد کر کے اس سے حسن ظن رکھتے تھے' ارباب فکر و صلاح سمجھتے تھے که وہ اصلاح دینی کا تمام عالم اسلامی میں ایک هی عملی کام ہے - حتی که قسطنطنیه کی مشیخت اسلامیه اسکے حالات تحقیق کرتی تھی' اور سید رشید رضا اپنے تمام مقاصد اصلاح کیلیے اسکو ایک اسوهٔ حسنه بتلاتا تھا' لیکن جبکه یه سب کچھه سمجھا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا' تو عین اسی وقت خود ندوہ کے ارباب حل و عقد کا یه حال تھا که اصلاح کے نام پر تبرا بھیجتے تھے' اور انکے نفوس مفسده سے بڑھکر دنیا میں کوئی گروہ اصلاح و دعوة کے عمل صالح اور اقدام صحیح کا الدالخصام دشمن نه تھا! فسبحان الذي هو اسعد و اشقي!

قبله گم شد' محتسب میخانه را آباد کن!

متضاد صورتوں اور متخالف حقیقتوں کا شاید هی کوئی ایسا تمسخر انگیز اجتماع هوگا جیسا که بدبخت ندوة العلما تھا! تھوڑی دیر کیلیے اس منظر کا تصور کرو! ایک طرف تو ندوہ کی ظاهری مصلحانه صورت تھی' جسکی زبان پر هر دم اصلاح اور عمل کا ورد جاری تھا - اسکی صدائیں قسطنطنیه تک پہنچتی تھیں' اور قاهره کے اندر اسکی تقلید میں ایک نئی بنیاد ڈالی جا رهی تھی - اسکے جلسے هوتے تھے اور اسکے سب سے بڑے کام یعنی دار العلوم کا سکریٹری مسئلهٔ اصلاح تعلیم اور اجتماع نتائج قدیم و جدید پر تقریر کرتا تھا - لوگ سنتے تھے اور آمال اصلاح و قرب حصول نتائج کے تصور سے خوش هوتے تھے - اسکے بعد بعض ان فارغ التحصیل طلبا کی صورتیں تھیں جو دار العلوم کے اولین دور کے نتائج قائمه هیں' اور جو اپنی ممتاز خصوصیات کے اندر لوگونکے لیے ایک دعوت جالب اور پیغام جاذب تھے -

لیکن دوسری طرف جب ظواهر و صور کا پردہ اٹھتا تھا اور خود ندوہ کا باطن سامنے آتا تھا' تو اسکی جماعت حل و عقد اپنے تمام آلات مفسده اور اسلحهٔ باطله کے ساتھه جلوہ فروش هوتی تھی - اور ان نبرد آزمایان فضیلت و تقدس میں کا هر مجاهد فخر کرتا تھا که اسکی سیف غزاء جهل نے " اصلاح و عمل " کی کتنی نه کسی ایک هستی کو عین اسکی پیدایش کے وقت ضرور هی خاک و خون میں تڑپایا ہے!!

آفتے بود ایں شکار افگن کزیں صحرا گذشت!

ایسا هونا ناگزیر تھا کیونکه جماعة مفسدین نے انهی مقاصد کیلیے ندوہ میں جماعت اور جمهور کی شرکت کا موقعه نکالدیا' اور اسکی مجلس انتظامیه کو اس خود مختارانه اسلوب پر ڈالدیا' جسکے بعد سوا چند خاص مذاق اور عقیدے کے لوگوں کے اور کوئی گروہ اسمیں شریک هی نہیں هوسکتا تھا - اب جو کچھه تھا' وہ انهی لوگوں کے هاتھه میں تھا - ارباب فکر و اصلاح ابتدا هی سے قلیل و مغلوب تھے' اور نئی شرکت کی راهیں بالکل بند کردی گئی تھیں -

یه جب هی هوتا جب جلسهٔ عام میں انتخاب هوتا اور مسلمانوں کی راے عام کو اسمیں دخل دیا جاتا' لیکن اسکی قید اڑا دی گئی تھی' اور " جلسهٔ خاص " کے نام سے ایک اموی تخت گاہ دمشق بنا لیا گیا تھا' جو جو کچھه چاهتا تھا چشم زدن میں کر لے سکتا تھا -

پس ضرور تھا که صرف چند آدمیوں کی اکثریت قابض هوجاے' اور وہ جو کچھه چاهے پاس کرالے' یا اصلاح اور عمل کے جس کام کو روکنا چاهے روکدے - جب " قواعد " اور " قانون " کو اسطرح چند لوگوں نے شکست دیدی تھی' تو اب قانون خود انکا دماغ تھا' اور قاعدہ کے معنی ایک جتھے کے تھے جو ایسے موقعوں کیلیے بنا لیا جاتا تھا -

سب سے بڑی نا جائز طاقت جو اس " حزب الافساد " کے هاتھه آگئی' وہ یه تھی که " جلسه انتظامیه " کے ممبروں کے انتخاب اور شرکت کے مسئله پر قابض هوگئے' اور اس طرح کاردان' روشن خیال' اور اصلاح طلب لوگوں کی شرکت کا دروازہ بند کردیا گیا -

(ارکان مجلس انتظامیه)

مجلس انتظامیه کے ارکان میں بلا شبه متعدد اشخاص اصلاح کو پسند کرنے والے اور استبداد و مطلق العنانی کے مخالف تھے اور هیں - میں سمجھتا هوں که پنجاب کے اکثر ممبروں کا یهی حال ہے - خود مقامی ممبروں میں بھی بعض اشخاص مستبدین و مفسدین کی کار روائیوں کے همیشه مخالف رہے' اور اس طرح ممکن تھا که آهسته آهسته خود اندر هی سے اصلاح کا سامان پیدا هوجاتا - لیکن چند اسباب ایسے پیدا هوگئے جنکی وجه سے " حزب الافساد " همیشه نشو و نما پاتا رہا -

سب سے اول تو میں افسوس کے ساتھه اسکا سبب مولانا شبلی کی کمزوری خیال کرونگا' کیونکه وهی ایک شخص تھے جو سب سے زیاده ان کاموں کا درد رکھتے تھے' اور ضرور تھا که وهی سب سے زیاده کمزوری اور عدم استعمال وسائل کار کے جوابده بھی هوں - انهوں نے نه تو کبھی اپنی پوری قوت کا استعمال کیا' اور نه وہ وسائل اختیار کیے جنسے ندوہ کی مجلس انتظامی کے اندر هی ایک قوی حزب الاصلاح پیدا هوجاتی - جو لوگ عمده خیالات رکھتے تھے نه تو انسے

درخواست یه تهي که شریعت اسلامیه کا لحاظ رکها جاے جیسا که متعدد مقامات پر کیا گیا هے - اسکے جواب میں ارشاد هوتا هے :

" آپکے میموریل کے جواب میں یه کہنے کي مجهے هدایت هوئي هے که اُن افسروں نے جو زمین کے متعلق کام کر رہے هیں' پورٹ کمشنر کي راے سے اس بارے میں پوري طرح تشفي کرلي هے' اور وہ اُن آدمیوں سے بهي گفتگو کرچکے هیں جو اُن مسجدوں کے متولي هیں - گورنمنٹ یقین کرتي هے که آینده کچهه مشکلات نہیں هیں اور اگر اسپر بهي کوئي بات هوئي تو مقامي کلکٹر درست کرلے گا "

(گورنمنٹ کي پالیسي)

اس خط کے پڑھنے کے بعد بهي کیا کسي کو اس بات کے باور کرنے میں شک باقي رهیگا که وقت سے پہلے خطرہ اور مشکلات کي اطلاع اعلی حاکموں کیلیے محض بے سود هوتی هے' تاوقتیکه وہ خطرہ' کانپور کے سے حالات کے ساتهه سر پر نه آجاے ؟

جو بے پروائي اور غفلت اس جواب سے مترشح هوتي هے وهي بنیاد هے ان مسائل کي ساري مصیبتوں کي' اور اگر ایسي هي غفلتیں اور لاپروائیاں قائم رهیں تو همیں هر مہینے کانپور کے سے واقعات کا منتظر رهنا چاهیے -

(حادثه کي سرکاري رپورٹ)

گذشته ۲۳ فروري کو جب رات کي جرائم پوش تاریکي میں چهپ کر پورٹ کمشنر کے آدمي پہنچے اور مسجد کو منهدم کرنا شروع کیا' تو اسکے بعد مسلمانوں نے ایک باقاعدہ درخواست حادثے کے متعلق مقامي مجسٹریٹ مسٹر ڈنلاپ کو دي' جو ایک نہایت دانشمند اور انصاف درست حاکم هیں' اور جنکي بروقت مداخلت اور همدردانه رویه نے تمام مسلمانوں کے دلوں میں انهیں محبوب بنا دیا هے -

انهوں نے اس حادثه کے متعلق فوراً ایک سرکاري رپورٹ گورنمنٹ میں بهیج دي - رپورٹ کي مستند نقل هم نے حاصل کرلي هے اور وہ حسب ذیل هے :

" ۱۳ ماہ گذشته کو ایک درخواست مجهے ملي' جس پر مسلمانان مواضع لشکرپور وغیرہ کے دستخط تهے - اسمیں لکها تها که پورٹ کمشنر کے قلي مسجدوں کو منهدم کر رهے تهے اور قبروں کو اُکهاڑ رهے تهے جس سے مسلمانوں کے مذهبي جذبات نہایت درجه زخمي هیں' اور وہ باقاعدہ داد خواهي چاهتے هیں -

میں نے صدر ڈپٹي سپرنٹنڈنٹ پولیس کو موقع واردات پر متعین کیا - وہ فوراً وهاں گیا اور چند انسان کي کهوپریاں اور هڈیوں کے ٹکرے جو ایک قبر کو کهود کر نکالے گئے تهے' اُس نے منتشر پاے' اور قلیوں کو دیکها که زمین کهود رهے هیں - اُسکا یه بهي بیان هے که چند مسلمان جو اُس وقت موجود تهے' اُن میں کچهه ایسا جوش نه تها' تاهم بہت زیادہ ممکن هے که اطراف کے مسلمان کسي وقت جوش میں آجائیں' اور ایسا هوا تو امن میں سخت خلل پڑیگا -

آپ اس واقعه کو پورٹ کمشنر کے سامنے پیش کریں تاکه وہ مسجدوں اور قبروں کو هاتهه نه لگائیں اور بجنسه چهوڑ دیں -

میں ممنون هونگا اگر آپ جلد جواب دیں اور بتلائیں که پورٹ کمشنر نے اس بارے میں کیا راے قائم کي هے ؟ "

(دستخط) جے - سي - ڈنلپ - مجسٹریٹ

مسئلۂ بقاۓ اصلاح نـــدوہ

کلکتـــه میں جلســه

نہایت مختصر لفظوں میں تین باتیں کہني هیں کیونکه ڈیپوٹیشن کے افسانے نے جگه لیلي هے اور اشاعة آینده میں " مدارس اسلامیه " کے علاوہ بهي ایک مفصل تحریر نکلنے والي هے -

(۱) ۲۶ کو ارکان دار العلوم نے اسٹرائک کا فیصله کرنے کیلیے انتظامي ارکان کو بلایا تها - اسکي تفصیلي روداد ابتک معلوم نہیں هوئي - البته اسقدر معلوم هوا که وهي فیصله هوا جسکي توقع تهي - یعني چند آدمي اکهٹے هوے اور کہدیا که شکایات کوئي نہیں سنتا - طلبا چپ چاپ داخل هوجائیں ورنه سب کے نام کاٹ دیے جائیں -

جلسۂ انتظامیه کي حقیقت آپ " مدارس اسلامیه " کے سلسله میں پڑهیے - میں بحالت موجودہ اُسے کوئي چیز نہیں سمجهتا - تاهم عقل کو هر مغز میں هونا چاهیے' اور جہل و ناعاقبت اندیشي کي بهي ایک حد هوتي هے - بہتر تها که یه لوگ سمجهه سے کام لیتے - ایسا فیصله کرکے انهوں نے سچ مچ دار العلوم کو غارت کردیا - اس سے کیا فائدہ که تمام طالب علم اپنے گهروں کو چلے جائیں اور مدرسے میں خاک اڑنے لگے ؟

(۲) میں ابهي ندوہ کے متعلق صرف اصول و قواعد کي بحث کررها هوں' لیکن اب بہت جلد ایک ایک شخص کے متعلق لکهنا پڑیگا - خدا جانتا هے که یه میرے لیے بہت هي مکروہ کام هے اور اپنے وقت کي ایک بہت هي ادنی قسم کي بربادي - تاهم کیا کیجیے که ایسا هونا ناگزیر هے -

(۳) کلکته میں ندوة العلماء کے معاملات کے متعلق کل شام کو ایک جلسه زیر صدارت جناب انریبل چودهري نواب علي صاحب منعقد هوا - سب سے پہلے صدر صاحب نے نواب بہادر سر سلیم خاں بالقابه (ڈهاکه) کا تار پڑهکر سنایا' جسمیں انهوں نے جلسے کے اغراض سے پوري همدردي اور اتفاق ظاهر کیا تها - اُسکے بعد حسب ذیل دو تجویزیں منظور کي گئیں :

(الف) یه جلسه انجمن " اصلاح ندوہ " لکهنو کي بروقت کوششوں کا شکریه ادا کرتا هے' اور اُس سے درخواست کرتا هے که بہت جلد تمام صوبوں کي باقاعدہ اسلامي انجمنوں سے نیابتي اصول پر ناموں کو طلب کرکے ایک هئیة تفتیش (کمیشن) مقرر کرے - تا که وہ تمام معاملات ندوہ کي باقاعدہ تحقیقات کرے -

محرک --- جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹي کلکٹر و آنریري مجسٹریٹ کلکته -

موید --- اے - احمد اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا -

(ب) یه جلسه منتظمین و ارکان دار العلوم سے درخواست کرتا هے که وہ خدا را مسلمانوں کے ایک عظیم الشان دیني مدرسه کو موجودہ مشکلات سے نکالنے کیلیے دانشمندي اور عاقبت بیني سے کام لیں اور اپني بزرگانه حیثیت کو ملحوظ رکهتے هوے محمد حسین طالب العلم کي درخواست معافي کو (جو وہ بارها پیش کرچکا هے) منظور کرلیں - ساتهه هي یه جلسه طلباے دار العلوم سے بهي امید رکهتا هے که اس صورت میں وہ ایثار اور بے نفسي سے کام لیں گے' اور مجوزہ کمیشن پر اعتماد کرکے اسٹرائک ختم کردینگے -

محرک --- ڈاکٹر عبد الله سہروردي ایم - اے - بیرسٹر اٹ لا -

موید --- مولانا هدایت حسین صاحب پروفیسر عربي پریسیڈنسي کالج کلکته -

آخر میں قرار پایا که صدر مجلس اس بارے میں ارکان دار العلوم اور طلبا سے مراسلات کریں -

مولــود فســاد کا کامل بلــوغ

نئے عہدہداروں کا انتخاب

مزعومہ ومفروضــہ نظامت ندوۃ العلماء

ناجواں مرداں فــراھــم کردہ بودنــد انجمن
زود درھنگامــۂ بطلاں فتــور انــداختیم

بالا خر وہ تخم فساد جسکو انسان کے سب سے بــڑے قدیمي دشمن نے ندوہ کي بنیاد کي سطح پر بوبا تھا ‘ بڑھتے بڑھتے برگ وبار لایا اور اسکي سب سے بڑي اونچي ٹہنی کا پہلا پھل ‘ نئــے عہدہ داروں کا خود مختارانہ تقرر تھا : انا للہ و انا الیــــہ راجعون اب ابلیس افساد کي امیدیں پوري ھوگئیں جس نے پہلے ھي دن حلف اٹھا کر کہا تھا : فبعزتک لاغوینہم اجمعین - الا عبادک المخلصین

(مسئــلۂ نظامت نــــدوہ)

ندرۃ العلما جب قائم ھوا تو مولوي محمد علي صاحب اسکے ناظم تھے - وہ مستعفي ھوگئے اور ندوہ کا دور فلاکت و معتوبي شروع ھوا - وقت کسي نہ کسي طرح کاٹنے کیلیے مولوي مسیح الزماں مرحوم کے سر نظامت ڈالي گئي کہ حیثیت دنیوي بھي رکھتے تھے - اسکے بعد جب وہ بھي مستعفي ھوگئے تو ماہ صفر سنــہ ۱۳۲۳ ھجري کے جلسۂ انتظامیہ نے یہ طے کیا کہ آیندہ کیلیے بجاے ناظم کي تلاش کے تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹري مقرر ھوجائیں اور اپنے کاموں کو جاري کریں -

في الحقیقت یہ ایک نہایت عمدہ تقسیم عمل تھي‘ اور مسئلۂ نظامت کي تمام مشکلات کا اس سے خاتمہ ھوجاتا تھا -

میں نے یہاں ” مشکلات “ کا لفظ لــکھا - شاید بہت سے لوگ اسے نہ سمجھیں اور معترض ھوں کہ اسمیں مشکــلات کیا تھیں ؟ علي گڈہ کالج کو سکریٹري ملجاتا ھے - حمایت اســلام لاھور کیلیے سکریٹري شپ کوئي مصیبت نہیں - مسلم لیگ کیلیے سکریٹري مل ھي گئے - اسي طرح ندرۃ العلما کیلیے بھي ایک سکریٹري منتخب کرلیا جاتا -

لیکن افسوس ھے کہ ایسے اصحاب اپني بد بختیوں کو نظر انداز کردینــگے اگر ایسا سمجھیں گے - ندرۃ العلما کیلیے في الحقیقۃ سکریٹري شپ کا مسئلہ لا ینحل نہ تھا گو بہت ھي اھم اور عظیم النتائج تھا ‘ لیکن جن افسوس ناک حــالات سے ھم گھرے ھوے ھیں ‘ انھوں نے اسے مشکــل سے مشکل تر بنا دیا - غریب ندوہ بد قسمتی سے ندوۃ العلما ھے‘ یعنے علما کي مجلس ھے - پس اسکے سکریٹري کو فرقۂ علما میں سے ھونا چاھیے -

حضرات علماء میں سے جو لوگ ندوہ کے ساتھہ موجود تھے ان میں کوئي بھي نہ تھا جو علم و فضل اور وقعت و عزت کے ساتھہ ندوہ کے مقــاصد کا بھي اندازہ داں ھوتا ‘ اور ساتھہ ھي قوۃ نظــم و ادارہ بھي رکھتا ھوتا - پھر جــو لوگ موجود تھے‘ ان میں سے متعدد اشخاص با وجود کمال نا اھلي و ھیچ کاري ‘ اس ” سقیفۂ بني ساعدہ “ کے مدعی خلافت تھے ‘ اور صرف اتنا ھي نہیں کہ ” منا امیر و منکم امیر“ پر اکتفا کرلیں ‘ بلکہ ان میں کا ھر فرد بیعت لینے کیلیے اپنا ھاتھہ ھر دم بڑھاے ھوے تھا - ایسي حالت میں محال تھا کہ ندوہ کي زندگي کے تحفظ کے ساتھہ اسکي نظامت کا مسئلہ بھي طے ھوجاتا - اسمیں شک نہیں نہ یہ بڑي ھي رنج کي بات ھے‘ مگر حقیقت ھے اور اسکا اظہار ناگزیر - اگر ایسا نہوتا تو یہ حالت بھي نہوتي جسکے ماتم کیلیے ھم سب جمع ھوے ھیں - حیران ھوں کہ مرحوم طالب آملي نے ندوۃ العلما کے متعلق کیونکر سو برس پہلے پیشین گوئي کردي حالانکہ وہ کہتا ھے :

خانــۂ شرع خــرابست کہ اربــاب صــلاح
در عمارت گــري گنبــد دستــار خــرودند !

اس بنا پر اس مشکل کا بہترین حل یہي تھــا جو کیا گیا کہ سرے سے اسکي ضرورت ھي باقي نہ رھي - تین کام جنسے ندوہ عبارت ھے ‘ الگ الگ اپني اپني معتمدیوں میں چلنے لگے -

چنــانچہ جب کبھي جلسۂ انتظــامیہ کے اجــلاس ھوے اور یہ مسئلہ چھیڑا گیا تو باوجود بعــض مفسدین و اشــرار کــي مخالفانہ جاں توڑ کوششوں کے ‘ بالاخر یہي فیصلہ ھوا کہ یہی انتظام قائم رھے -

نومبر ۱۹۰۸ میں جلسۂ انتظامیہ کا ایک [illegible] جلسہ [illegible] جسمیں تمام ممبر شریک تھے - اس جلسے نے رزولیوشن پاس کیا کہ ” تینوں معتمد ابتک جو کام کرتے آے ھیں ھمیں انپر پورا اعتماد ھے “

پھر ۲۴ جولائي سنہ ۱۹۱۰ کو جلسۂ انتظامیہ نے یہ تجویز پاس کي کہ ” اسوقت کوئي شخص موجود نہیں جو ناظم مقرر کیا جا سکے ‘ پس جب تک کوئي ایسا شخص نہ ملے‘ اس وقت تک اس مسئلے کو ملتوي کر دینا چاھیے اور جس طرح کام چل رھا ھے اسي طرح چلتا رھے “

ان حوالوں کو جلسہ ھاے انتظامیہ کي روئدادوں میں دیکھہ لیا جاسکتا ھے -

اسقدر معلوم کر لینے کے بعد اب بعد کي سرگذشت غور سے سنیے :

(گذشتہ انتظام میں انقلاب)

۲۰ جولائي سنہ ۱۹۱۳ کو ایک جلسۂ خاص منعقد کیا گیا ‘ جس میں ٥١ ممبران ندوہ میں سے صرف گیارہ ممبر موجود تھے -

اس جلسے میں مولوي سید عبد الحي صاحب نے ایک تحریري تجویز پیش کي کہ :

(۱) تینوں معتمدیاں توڑ دي جائیں -

(۲) ایک پیڈ مددگار ناظم قرار دیا جاے -

(۳) صیغۂ تعلیم کے سکریٹري کے فرائض پرنسپل دار العلوم کو تفویض ھوں ‘ اور صیغۂ مال اور مراسلات براہ راست ناظم کے متعلق ھو جائیں -

(۴) البتہ منشي احتشام علي بدستور صیغۂ تعمیرات کے انچارج رھیں -

چنانچہ فوراً اسکو منظور کیا گیا - اسکے بعد ھي ” حسب تجویز بالا طے پایا کہ مولوي خلیل الرحمن سہارنپوري نــدوۃ العلما کے ناظم قرار پائیں “ اور وہ قرار پا گئے :

عیشم بکام ست با یار دلخواہ
الحمد للہ ‘ الحمــد للــہ !!

اسکے بعد ھي مــددگار ناظــم کا بھي تقرر کیا گیا‘ اور مولوي عبد الرحیم نامي کوئي بزرگ چالیس روپیہ ماھوار تنخواہ پر بحال کردیے گئے :

بردنــد و برادرانــــہ قسمت کردنــد !

چنانچہ اس وقت سے مولوي خلیل الرحمن صاحب کا خیال ھے کہ وہ ندوہ کے ناظم ھیں -

(اصــولــي بحــث)

نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاھیے کہ اگر ایک باھر کا خالي الذھن شخص بالــکل بے طرفانہ اور محض ایک تیسرے شخص

کبھي انھوں نے مراسلات کیں' نہ خاص مشورہ و صحبت کا سلسلہ قائم کیا' اور نہ ھي باھر سے لوگوں کو اپنے ساتھہ لینے کي کوشش کي - برخلاف اسکے وہ لوگ پوري سازشیں کرتے رھتے تھے' اور سعي و کوشش کا کوئي دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تھے -

دوسرے نمبر پر اسکا سبب یہ بھي تھا کہ لوگوں کو کاموں کا ذوق کم' اور ایثار کي عادت ناپید ہے - عموماً جلسۂ انتظامیہ میں باھر کے لوگ کم شریک ھوتے تھے' اور زیادہ تر ایک ھي خیال کے آدمي بلا لیے جاتے تھے - صحیح الخیال ممبروں میں کوئي شخص با ھمت اور کاردان نہ تھا جو اس طرح کے کاموں سے بھي واقف ھو - ایک جماعت ضعیف القلب اور تذبذب مضرب لوگوں کي تھي : لا الی ھا ولاء ولا الی ھا ولاء - وہ عین موقعہ پر مفسدین کا ساتھہ دیدیتی تھي' اور اسطرح کوئي اصلاح نہیں ھوسکتي تھي -

تیسرا سبب یہ بھي تھا کہ مفسدین کے کاموں کو دیکھکر بہت سے لوگ افسردہ ھوگئے اور انھوں نے دلچسپي لینا چھوڑ دیا - پس اس طرح اُس تخم فساد کی بار آوری کي راہ میں کوئي بھي قوي روک پیدا نہوئي -

(حزب الافساد کا دوسرا دور)

کاش " حزب الافساد " کي باطل پرستانہ امنگیں اتنے ھي تک پہنچکر ختم ھوجاتیں' مگر جس بیج کیلیے پاني اور دھوپ کے ملنے میں روک نہوگي وہ یقیناً بڑھتا ھي رھیگا - اس جماعت نے دیکھا کہ با ایں ھمہ ابتک اُنکي حالت ایک مفسد اور سنگ راہ ھستي سے زیادہ نہیں ہے - وہ کاموں میں دقتیں اور الجھاؤ پیدا کردینے میں تو کامیاب ھوجاتے ھیں' پر انکو کامیابي کے ساتھہ نابود نہیں کردیسکتے - کیونکہ مجلس انتظامیہ میں اصلاح طلب اور عمل خواہ عنصر بھي موجود ہے' اور اسکي موجودگي ھر موقعہ پر سامنے آجاتي ہے -

پس اُس شریر قوت نے جو انسانوں کو اپنا مرکب بناکر ھمیشہ دنیا میں حق و صداقت کا مقابلہ کرتي ہے' انکے نفس پر یہ القا کیا کہ اب کوئي نہ کوئي ایسي چال چلني چاھیے جس سے مجلس انتظامیہ میں نہایت کافي اور قطعي الثبوت حدتک " حزب الفساد " کي اکثریت (مجارٹي) پیدا ھوجاے' اور پھر بے فکر و مطمئن ھوکر اپنے ارادوں کو پورا کریں -

حسب دستور العمل ندوۃ العلما' مجلس انتظامیہ کے ممبروں کي تعداد ۳۵ رکھی گئي تھي' اور ھمیشہ یہي تعداد قائم رھي تھي - لیکن لکھنؤ میں یکایک ایک جلسہ منعقد کراکے اپني سازش کي تکمیل کے بعد یہ ترمیم پیش کردي' اور خود ھي منظور بھي کرلي " کہ آیندہ سے ممبروںکي تعداد بجاے ۳۵ کے ۵۱ ھو "

حالانکہ یہ ظاھر ہے کہ ایسا کرنا بالکل قانون کے خلاف تھا - نہ تو ممبروں کو ایک لمحے پہلے اسکي خبر دي گئي تھي' اور نہ اسطرح کرنے کا کسي کو حق تھا - اس جلسے میں مولانا شبلي نہ تھے - اور لوگونکي مخالفت کي شنوائي نہ ھوئي' اور ضعفاء و متذبذبین نے خاموشي اختیار کي -

پھر اس پر بھي اکتفا نہ کیا - اُسي وقت اپنے تھب کے پندرہ قام بھي منتخب کرلیے' اور کسي کو قانون اور قواعد کي اس شرمناک توھین پر شرم نہ آئي - اس طرح انکا جتھا کامل درجے پر قوي اور غالب ھوگیا' اور وہ اس طرح مضبوط ھوگئے کہ جب تک مجلس انتظامیہ کي از سر نو اصلاح نہو' اسکے اندر رھکر انھیں کوئي مغلوب نہیں کرسکتا -

افسوس کہ اسکے بعد بھي مولانا شبلي ھشیار نہوے' اور صاف صاف قوم کو حالت بتلاکر غل نہ مچایا - حالانکہ اس آخري کارروائي کے بعد اندروني اصلاح کي امیدیں بالکل خواب و خیال ھوگئي تھیں' اور مجلس انتظامیہ بالکل مفسدین کے ھاتھہ چلي گئي تھي -

انکو سمجھنا تھا کہ اب اسکے بعد رھا ھي کیا جسکي بنا پر کوئي امید قائم کي جاے ؟ مجلس انتظامیہ میں باھر کے ممبر ھمیشہ آ نہیں سکتے - صرف ندوہ ھي نہیں بلکہ تمام کاموں کا یہي حال ہے کہ زیادہ تر مقامي اور قریب تر مقامات کے لوگ عموماً جلسوں کا کورم ھوتے ھیں - اس بنا پر " حزب الافساد " پیشتر ھي سے پورا قوي تھا' مگر اب تو یہ کیا گیا کہ پندرہ ممبر خاص اس طرح کے چھانت کر منتخب کیے گیے جو زیادہ تر مقامي اور ایک ھي حلقہ کي متنوع الاشکال کڑیاں تھیں - باھر کے بھي وھي لوگ تھے جو بالکل انکے ھم خیال اور انکي ایک صدا پر لبیک کناں ھونے والے تھے - پس اسطرح انھوں نے اپنا جتھا اس درجے قوي و غالب بنا لیا کہ اگر مجلس انتظامیہ کا پورا جلسہ ھو' جب بھي اُنھیں اپنے مقاصد کے ھاتھہ سے جانے کا کچھہ خوف نہیں: یمکرون و یمکر اللہ' واللہ خیر الماکرین -

" حزب الافساد " کي ان کارروائیوں نے ندوہ کو جس طرح قوم کي عین توجہ اور عہد عروج میں تباہ و برباد کیا' اسکا افسانہ بہت طویل ہے' اور اگر اُسکے مختلف مالي' انتظامي' تعلیمي صیغوں کي تمام ابتریاں ایک ایک کرکے بیان کي جائیں تو ان میں سے ھر واقعہ کے لیے پوري ایک صحبت چاھیے - میں ان سب کو انشاء اللہ بیان کرونگا کیونکہ عمارت اندر سے کھوکھلي ہے اور باھر کي دیواروں کے بچانے سے اب کوئي فائدہ نہیں - لیکن چونکہ موجودہ سلسلۂ بحث ندوہ کے اصول و قوانین اور کانسٹي ٹیوشن کي ایک اصولي مبحث ہے' اسلیے پہلے اس سلسلے کو آخر تک پہنچا دینا ضروري ہے - اس بربادي کا انتہائي اور آخري منظر نئے عہدہ داروں کے تقرر کا عجیب و غریب تاریخي افسانہ ہے -

جربرب میں قبائل سنوسیـہ کا اجتمـاع

غــزوہ طــرابلــس اور اسکا مستقبل

شمالي افریقة کا " سرمخفي "

بر اعظم افریقة میں اسلام کي بقیہ امیدیں

شیــخ سنــوسي اور طریقــۂ سنــوسیہ

(۲)

محمد بن علي السنوسي عرصے تــک جبل بو قبیس کي خا نقاہ میں مقیم رہا - اسکي طبیعت ابتدا سے زاھدانہ و راز دارانہ واقع ھوئي تھي ' اور اب اسکي نشو و نما کا اصلی موقعہ آگیا تھا - وہ اکثر تنہا رھتا - صرف ھفتے میں ایک بار باھر نکلتا تاکہ ارادت مندوں کو اصلاح و تزکیۂ نفس کیلیے اپني صحبت میں شریک کرے -

اسي اثنا میں اسکا دماغ بہت سے مہتم بالشان امــور پر غور و خوض کرتا رہا - اسنے بعض مقاصد کے ظہور و تکمیل کا ارادہ کیا ' اور یکا یک مکہ معظمہ سے مصر روانہ ھوگیا - اسکندریہ پہنچ کر ایک خانقــاہ بنالي اور اسمیں مقیم ھوکر دعوت و ارشاد کا سلسلہ شروع کرنا چاھا -

(شیخ الاسلام کي مخالفت)

مکۂ معظمہ کے قیام کے زمانے میں گــو وہ محض ایک گوشــہ نشیں اور خالص دیني زندگي رکھتا تھا ' مگر اسکا اثر اسدرجہ بڑھگیا تھا کہ حج کے ایام میں ھزاروں آدمي اسکي زیارت کیلیے جمع ھوتے اور ایک نظر دیکھہ لینے کي تمنا رکھتے - استبدادي حکومتوں میں کسي شخص کا مرجع خلائق ھونا سب سے بڑا جرم ھوتا ھے - گورنر مکہ کو یہ بات خوش نہ آئي اور اس نے حــکام قسطنطنیہ کو بہت سي خلاف اطلاعات دیکر شیخ کا مخالف بنادیا - مکۂ معظمہ میں تو اسکا ظہور نہیں ھوا مگر اسکنــدریہ پہنچکر شیخ کو خبر ملي کہ شیخ الاسلام قسطنطنیہ سخت مخالف ھوگیا ھے - تھوڑے ھي دنوں کے بعد قسطنطنیہ سے شیخ الاسلام کا حکم پہنچا کہ محمد بن علي السنوسي کي خانقــاہ میں شریــک ھونا کسي شخص کیلیے جائز نہیں -

اس فتوے نے عوام و خواص سب کو بھڑکا دیا ' اور شیخ مجبور ھوا کہ فوراً مصر چھوڑ دے - چنــانچہ وہ اسکندریہ سے پوشیدہ قاھرہ آیا ' اور قاھرہ سے براہ سلوم و درنہ شمالي افریقہ کي سرزمین میں پہنچا جو ھمیشہ اولو العزم ارادوں کا مامن و ملجا رھي ھے -

(شمالي افریقہ میں آغاز دعوۃ)

طرابلس الغرب کا ایک بڑا حصہ جبل الاخضر کے کنارے واقع ھے اور اسکے بعد ھي بنغازي کا ساحلی حصہ ھے - دولــۃ عثمانیہ نے اسے برقہ کے ضلع میں شامل کردیا ھے اور طرابلس کا اطلاق اسکے علاوہ دیگر حصص ملــک پر کیا جاتا ھے - سنہ ۱۲۵۵ ھجري میں شیخ محمد بن علي جبــل الاخضر پہنچا ' اور اس سرزمین کي گمنامي ' علحدگي ' اور قدرتي حفاظت اسے بہت ھي پسند آئي - اس نے سب سے پہلے اس حصے میں اپنے افریقي اعمال کي اولین بنیاد ڈالي اور متعدد خانقاھیں بنا کر مقیم ھوگیا - وہ اطراف کے تمام بادیہ نشین قبائل کو جمع کرتا اور اوقات نماز کے علاوہ تمام وقت انکي تلقین و ھدایت میں صرف کردیتا - یہیں اسنے ایک سید زادي سے نکاح بھي کرلیا ' اور سنہ ۱۲۶۱ - اور سنہ ۱۲۶۳ میں بالترتیب دو لڑکے پیدا ھوے ' جنمیں سے پہلے کا نام " محمد المهدي " رکھا اور دوسرے کا " محمد الشریف "

(حجاز کا دوسرا سفر)

سات برس تــک وہ مسلسل یہاں مقیم رہا - اسکے بعد جب تحریک پوري طرح قائم ھوگئي تو پھر نکلا ' اور حجاز کا دوسرا سفر

کي حیثیت سے اس واقعه پر یا مثل اسکے کسي دوسرے واقعه پر نظر ڈالے ' تو اسکے لیے قدرتي طور پر طریق نظر و بحث کیا ہوگا ؟

فرض کرو که یه کار روائي ندوہ میں نہیں ہوئي بلکه کسي دوسري باقاعده انجمن میں ہوي - ایسي حالت میں اگر ہم اسکے جواز و عدم جواز پر بحث کرنا چاہینگے تو صحیح اسلوب بحث کیا ہے ؟

میں سمجھتا ہوں که ہر صاحب فہم اس بارہ میں میرے ساتھه ہوگا که اس کار روائي پر مندرجهٔ ذیل طریقوں سے بحث کي جاسکتي ہے - اسکے سوا جانچنے کا اور کوئي محتاط و بے خطر طریقه ہو نہیں سکتا :

(۱) سب سے پہلے محض بر بناے حقیقت و اصلیت غیر اضافي و مطلق حیثیت سے نظر ڈالني چاہیے ' نه که بر بناے قواعد و قوانین رسمیه - یعني اس لحاظ سے که جو کار روائي کي گئي وہ قطع نظر عام قواعد مجالس و اصول کار کے في نفسه کیسي ہے اور از روے عقل و نقد حکمت جائز و انسب تھي یا نہیں ؟

اس حیثیت بحث میں مقدم سوال یه ہوگا که ندوة العلما ایک عظیم الشان مجلس ہے ' جسکے خاص خاص اساسي و اصولي مقاصد ہیں ' اور ندوہ اسي وقت تک باقي ہے جب تک که ان مقاصد کو قائم رکھا جاے - علمي ' تعلیمي ' اصلاحي ' انتظامي ' اور اخلاقي حیثیتوں سے بھي وہ ایک خاص حیثیت رکھتي ہے اور وہي حیثیت اسکی اصلي روح ہے - پھر مختلف شاخوں میں اسکے مختلف کام ہیں جنمیں ایک سب سے بڑا کام دار العلوم اور اسکي خاص طرز کي تعلیم ہے -

پس جو شخص اسکا سکریٹري منتخب کیا گیا - آیا اس عہده کیلیے واقعي صلاحیت و اہلیت بھي رکھتا ہے یا نہیں ' اور جن جن اوصاف و امور کی قدرتي اور لازمي طور پر اسکے لیے ضرورت ہے ' وہ بھي اسمیں ہیں یا نہیں ؟

(۲) اسکے بعد عام قوانین و قواعد کا سوال سامنے آتا ہے - ندوة العلما محض چند آدمیوں کي ایک نا جائز بھیڑ یا چند یاران صحبت کا صحن مکان نہیں ہے جسکے کاموں کیلیے " قاعده " اور " قانون " کا لفظ غیر ضروري ہو ' بلکه مثل تمام باقاعده مجالس و مجامع کے وہ بھي ایک مجلس ہے ' اور اس طرح کي مجلسوں کیلیے عام طور پر قوانین و قواعد موجود ہیں - پس مان لیجیے که اہلیت و استحقاق کوئي شے نہیں ' اور قابلیت و اوصاف یا مقاصد ندوہ کے تحفظ و بقاء کے خیال کي بھي یہاں کوئي سماعت نہیں ہوني چاہیے ' لیکن تاہم یه تو ضروري ہے که جو شخص بھي سکریٹري منتخب کیا جاے ' قاعدے اور قانون کے مطابق کیا جاے اور استحقاق و اہلیت کي بنا پر نہو تو اقلاً قانون کي بناپر تو ہو ؟ شخصي حکومتوں میں اپني اغراض شخصیه سے بسا اوقات لوگ پادشاہوں کو معزول کرکے چھوٹے بچوں کو تخت پر بٹھا دیتے تھے ' اور دنیا جانتي تھي که یه بچه تخت پر کھیلنے کے سوا اور کسي کام کا نہیں - تاہم اسکي تخت نشیني اسي طرح کرائي جاتي تھي جیسے کسي عاقل و بالغ اور مستحق تاجگزار پادشاہ کي ہوا کرتي ہے - یه ایک کھیل ہوتا تھا مگر [illegible] کھیل تھا اسلیے لوگ گردن جھکا دیتے تھے -

ندوة العلما کے تخت نظامت کیلیے بھي ہم نه صرف استحقاق و صلاحیت سے: بلکه درجهٔ انسانیت سے بھي قطع نظر کیے لیتے ہیں - آپ ایک بیل کے سر پر نظامت کي پگڑي باندھدیجیے ' اور اسکے گلے میں ایک گھنٹي ڈالدیجیے - وہ سر ہلائیگا اور گھنٹي کي آواز سنکر ہم سب وجد کرینگے که ناظم صاحب ندوہ کي ضرورت پرکیا دلکش وعظ فرما رہے ہیں - یه نہیں تو ایک کاٹھه کا پتلا بناکر اسي کو رب الندوہ یقین کیجیے - ہمیں کوئي عذر نہیں - اسي کو مسند نظامت پر بیٹھا دیکھکر روز صبح سلام کر آلیں گے - لیکن خدا را قاعده اور قانون کو تو ہاتھه سے نہ دیجیے اور جو کچھه کیجیے اصول اور ضابطهٔ عمومي کے ماتحت کیجیے - گذشته عہد کے ایک حکیم صاحب اپنے مریضوں کو ہلاک بھي کرتے تھے تو قاعدے کے ساتھه ' آپ غریب ندوہ کا بھي قواعد کے ساتھه چلکر خاتمه کیجیے :

آدمي چاہیے ارے کچھه تو ؟

(۳) خیر ان دونوں دفعات بحث کو بھي جانے دیجیے استحقاق و اہلیت ایک مہمل لفظ ہے - ندوہ کے مقاصد اور اسکے تعلیمي اور دیني کاموں کا بقا کوئي شے نہیں - عام مجالس و مجامع کے قواعد و قوانین کو کوئي نہیں پوچھتا - خود ندوہ کا قدیمي دستور العمل بھي تقویم پارینه ہے ' اور اسکي دفعات کو یاد کرنا نری حماقت :

رسمے کہنے بود بعہدے تو برافتاد !

تاہم خود ندوة العلما کا جو دستور العمل اس وقت بھي ہم سب ماتم گذاران ندوہ کے ہاتھه میں موجود ہے ' اور جسپر آجکل ندوہ کے تمام کام چل رہے ہیں ' آخر وہ بھي کوئي شے ہے یا نہیں ؟ جلنے دیجیے دنیا کي تمام مجلسوں کے قواعد کو - لیکن خود آپنے جو قواعد اپنے ہاتھه میں رکھے ہیں اس کار روائي کو کم از کم اسکے تو مطابق ہونا چاہیے ؟ آپ ایک اونٹ کو کہدیجیے که یہي ندوہ کا مالک ہے - ہم مان لیتے ہیں - لیکن آخر کوئي مہار تو اسکے لیے ہو ؟ اور نہیں تو صرف ندوہ کے موجودہ اور آپکے قرار دادہ دستور العمل ہي کے مطابق اس کار روائي کو جائز معلوم کرکے فتوئے جواز دیں -

* * *

میں نہیں سمجھتا که اس کے علاوہ اور بحث و نظر کا کیا پہلو ہوتا ہے ' اس طریقهٔ بحث کے اختیار کرنے میں خاتمهٔ سخن کي انتہائي سے انتہائي سرحد تک پہنچ گئے ' اور اگر اس سے بھي اور نیچے اترنے کي فرمایش کي جاے ' تو پھر کسي بحث و نظر کي ضرورت ہي کیا ہے ؟ جلسوں کے قائم کرنے اور انتظامي ممبروں کے اجلاس منعقد کرنے کي زحمت کیوں گوارا کي جاے ؟ سب سے بہتر اور آسان بات یه ہے که قدیم روایتوں کے لاوارث تاج و تخت کي طرح باہم ملکر قرار دیدیجیے که آج صبح طلوع آفتاب کے بعد سب سے پہلے جو حیوان گولہ گنج لکھنو سے گذریگا ' ندوہ کي نظامت کا تاج اسي کے سر پر رکھدیا جائیگا - پھر آگے ندوہ کي قسمت ' جو متحرک صورت آپکو سب سے پہلے بڑھتي ہوئي نظر آے ' اسي کا ہاتھه پکڑیے اور ندوہ کي نظامت کي پگڑي حوالے کیجیے :

سپردم بتو مایهٔ خویش را !

اگر آپ کہیں که اصول کي بحث ہے - تمسخر کا کون موقع ہے ؟ تو میں کہونگا که تمسخر نہیں بلکه حقیقت ہے - اگر آپ ایسا نہیں کرتے اور باقاعده کاموں کي طرح کار روائي کرتے ہیں تو پھر کسي نه کسي اصول اور قاعدے کے ماتحت تو ضرور ہي رہنا پڑیگا - کوئي نه کوئي اصول ضرور آپکے ساتھه ہونا چاہیے - آخر براے خدا جواز و عدم جواز کا کوئي معیار بھي ہے یا نہیں ؟ سب سے پہلے استحقاق اور صلاحیت ہے اور فی الحقیقة یہي اصل شے ہے اور یہي اصول انتخاب حقیقي کا ہے - لیکن اسکو بھي چھوڑیے - عام قواعد اور خود ندوہ کا اصلي دستور العمل لیجیے - یه بھي نہي تو موجودہ دستور العمل ہی سہي - اگر یه آخري طریق بحث بھي آپکے لیے موثر نہیں تو پھر خدا کیلیے باقاعده کاموں کا نام لیکر دنیا کو مبتلاے مصیبت نه کیجیے - یا تو صبح پہلي آنے والي چیز کیلیے وصیت کر دیجیے - یا کسي جسیم و فربه خرگوش کو مسند نظامت پر لاکر بٹھا دیجیے - اسمیں اور آپکي نام نہاد باقاعده کار روائیوں میں کوئي فرق نه ہوگا - سرکاري انسپکٹر دار العلوم کو " خرگوش خانه " قرار دے ہي چکا ہے -

عثماني طیارہ چي : فتحي بے

طیارہ چي صادق بے

شہداء راہ کشف وسیاحت

نور اللہ مرقدھما

جبکہ یورپ کي سرزمین جانفروشان ملت و فدا کاران کشف و علم کي یکسر شہادتگاہ ھے ' اور جبکہ پیروان اسلام اپني جانفروشي کے اولین سبق کو بھلا چکے ھیں ' تو ان جانفروشان سیاحت ' ان شہداے علم ' ان فدا کاران ملت و وطن ' یعني الوالعزم فتحي بے و صادق بے کي روحیں سامنے آکر ماتم گذاران ملت کومایوسي سے روکتي ھیں !

اخبارات میں انکی سیاحت اور درد انگیز شہادت کا حال چھپ چکا ھے ' اور الھلال میں مرحوم فتحي بے کي تصویر بلقیس شوکت خانم کے ھوائي جہاز کو چلاتے ھوے آپ دیکھہ چکے ھیں - یہ دونوں جانباز قسطنطنیہ سے روانہ ھوے تاکہ افریقہ تک کا سفر ھوائي جہاز میں سب سے پہلے طے کریں -

بلاد اسلامیہ کي آس ساکن اور افسردہ فضا میں جو فتح یاب جھنڈوں ' اور بلند قامت نیزوں کو دیکھنے کي جگہ اب عرصے سے صرف نا کامي کي آھوں اور مظلوموں کي چیخوں ھي کو سن رھي ھے ' یکایک ھواے عزم و الوالعزمي کے دو آسمان پیما عقاب طیران علم و اکتشاف کے پروں سے بلند ھوتے ھوے اور اڑتے ھوے نظر آے :

ویصعد حتی یظن الوری
بان لہ حاجۃ فی السماء !

یہ سیاح فضائي مختلف شہروں میں قیام کرتے ھوے بیروت پہنچے اور ھر جگہ انکے استقبال کا عظیم الشان اھتمام کیا گیا - مصر میں خبر پہنچي کہ عنقریب تخت گاہ فراعنہ کي پر اسرار فضا میں بھي نمودار ھونے والے ھیں - اس خبر نے تمام ادني و اعلی حلقوں میں ایک ھنگامۂ انتظار پیدا کر دیا - پرنس عمر طوسون پاشا کي زیر ریاست ایک کمیٹي قائم ھوئي تاکہ ان اولو العزم مہمانوں کا استقبال کرے -

لیکن عین شوق و انتظار کے اس ھجوم میں تار برقیوں نے خبر سنائي کہ بیت المقدس کي طرف اڑتے ھوے مقام سمرا کے قریب ایک خاتمہ کن حادثہ ھوگیا ' اور ۱۵۸ کیلیومیٹر کي بلندي سے دونوں سیاح گر کر شہید ھوگئے ! انا للہ و انا الیہ راجعون !

اس خبر نے تمام بلاد عثمانیہ میں تہلکہ مچا دیا - قسطنطنیہ میں چار ستون انکي یادگار میں نصب ھونگے - مصر کي کمیٹي چندہ جمع کر رھي ھے تا کہ دو ھوائی جہاز دولت عثمانیہ کو نذر کرے - انمیں سے ایک کا نام "فتحي" اور ایک کا "صادق" ھوگا -

یہ ھوائي سیاحت تاریخ طیران انساني میں ھمیشہ یادگار رھیگي - جرمني اور فرانس کے بڑے بڑے ماھرین فن طیران کي رائیں شائع ھوئي ھیں جنمیں اس سیاحت کي اولو العزمي کا اعتراف کیا ھے - ایک جرمن اخبار لکتا ھے کہ "جسقدر مساحت فتحي بے نے ایک ھي سفر میں طے کي ' آجتک ھم بھي نہ کرسکے - اس نے ۹۸ - کیلو میٹر صرف ۵۳ منٹ میں طے کیا ! "

ایک امریکن نامہ نگار لکھتا ھے :
" میں نے ایسي خوفناک پہاڑیوں کے اندر سے اسے نکلتے ھوے دیکھا ' جنکے تصور سے انسان کانپ اٹھتا ھے - وہ جس حیرت انگیز مشاقي سے نیچے اتر تا تھا ' اسکي نظیر یورپ میں بھي اب تک نہیں دیکھي گئي "

کیا - مکۂ معظمہ میں پہنچتے ہی " جبل بو قبیس کے گوشہ نشین " کی آمد کی خبر تمام حجاز و یمن میں پھیل گئی اور نجد تک سے لوگ اسکی زیارت کیلیے آنے لگے - اس مرتبہ بھی وہ اپنی اسی خانقاہ میں رہتا تھا جو جبل ابو قبیس میں پہلی مرتبہ بنا چکا تھا ' اور رجوع خلائق و ہجوم مسترشدین و مریدین پہلی مرتبہ سے بھی دو چند ہوگیا تھا - اس مرتبہ سلوک و تصوف کے ساتھہ فقہ و حدیث کا درس بھی شروع کردیا - اسکا انداز درس علم طریقوں سے بالکل مختلف تھا ' اور اپنی جاذبیت و تاثر اور حسن بیان و جمع لطائف کے لحاظ سے حجاز کے تمام بڑے بڑے حلقہ ہاے درس پر فوقیت رکھتا تھا -

اسکی شہرت اس سرعت کے ساتھہ تمام عرب میں پھیل گئی کہ اب اسکا روکنا حکومت کی طاقت سے بھی باہر ہوگیا تھا - لوگ یمن کے اندرونی حصوں اور نجد و حساء کے دور دراز خطوں سے کشاں کشاں شوق و ارادت میں کھینچتے تھے ' اور جبل بو قبیس کی خانقاہ کو اپنا معبود و مطلوب سمجھتے تھے !!

(یمن میں تاسیس دعوت)

لیکن اسی اثنا میں شیخ کے مرشد احمد بن ادریس نے دیار یمن کا سفر کیا اور شیخ کو بھی اپنے ہمراہ چلنے کیلیے کہا - ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھہ یہ دونوں بزرگ مکۂ معظمہ سے روانہ ہوگئے ' اور کچھہ عرصے تک صرف شیخ احمد بن ادریس اور محمد السنوسی تنہا یمن کے مختلف شہروں میں پھرتے رہے - اس سفر کا خاتمہ شیخ احمد کی وفات پر ہوا - شیخ محمد سنوسی نے وہاں خانقاہ بنائی - اسی کے ایک حصے میں اپنے مرشد کو دفن کیا اور پھر مکۂ معظمہ کی طرف روانہ ہوگیا -

جر بوب میں طریقۂ سنوسیہ کا پہلا زاویہ

شیخ احمد کا مقبرہ اور خانقاہ اب تک یمن میں موجود ہے ' اور ہزارہا اشخاص دور دور سے اسکی زیارت کیلیے آتے ہیں - یمن میں سنوسی طریقہ کی اشاعت کا مرکز بھی خانقاہ ہوئی -

(ثور حجــاز سنہ ۵۷ - ع)

کیسی عجیب بات ہے کہ جس سال ہندوستان کا مشہور غدر ہوا ہے یعنے سنہ ۱۸۵۷ - ٹھیک اسی زمانے میں مکۂ معظمہ کے اندر بھی ایک بہت بڑا ہنگامۂ قتل و خون ہوا ' جو " ثور حجاز " کے نام سے مشہور ہے - میں نے اسکے عجیب و غریب حالات حضرت والد مرحوم کی زبانی سنے ہیں: جو اسکے آٹھہ سال بعد پہلی بار مکۂ معظمہ گئے تھے -

اس غدر کے اسباب مختلف قسم کے تھے اور انکا سرچشمہ بھی ایک ہی نہ تھا - یہ غدر ترکوں کے خلاف اعراب حجاز نے کیا اور شریف عبد المطلب اسکے سرغنہ سمجھے گئے گو اس سید عظیم و جلیل (نور اللہ مرقدہ) نے ہمیشہ اس سے انکار کیا -

یہ زمانہ سلطان محمود مصلح کا تھا جس نے عثمانی ممالک میں متعدد نئی اصلاحات سب سے پہلے رائج کیں - ازانجملہ یورپین لباس کا اختیار کرنا ' نئے طریق پر عدالتوں اور دفاتر کا کھولنا ' اور فرانسیسی اصول پر سب سے پہلے فوج نظام مرتب کرنی - وغیرہ وغیرہ -

ان اصلاحات کا آخری درجہ وہ " منشور اصلاح " تھا جو سلطان محمود کے دستخط سے تمام ممالک عثمانیہ میں شائع کیا گیا ' اور جسمیں لکھا تھا کہ ممالک حربیہ سے زمانۂ امن میں لونڈی غلاموں کو لانا اور فروخت کرنا شریعۃ اسلامیہ کے خلاف ہے -

یہ فرمان جب مکۂ معظمہ پہنچا اور حرم شریف میں پڑھکر سنایا گیا تو تمام عربوں میں سخت ناراضی اور مخالفانہ جوش پھیل گیا - ساتھہ ہی بجلی کی سرعت سے یہ خبر تمام اطراف و قبائل حجاز میں پہنچ گئی اور بدؤں کے گروہ مکہ میں پہنچکر چلانے لگے کہ " سلطان نصرانی ہوگیا اور نصرانیوں کے حکموں کے آگے جھک گیا "

یہ تو ایک سبب ظاہری تھا جو اعراب حجاز کی سرکشی کا موجب سمجھا جاتا ہے - مگر اسکے علاوہ اور بھی بہت سے اسباب تھے جو مدت سے اندر ہی اندر جمع ہو رہے تھے اور کسی قوی محرک کے منتظر تھے - دولۃ عثمانیہ کا بیان ہے کہ ان اسباب مخفیہ میں ایک سبب اس وقت کے شریف " عبد المطلب " کا ارادۂ خروج تھا ' اور دوسرا جبل بوقبیس کی پر " اسرار خانقاہ " کا سر مخفی -

لیکن شریف عبد المطلب نے آخر تک اس سے انکار کیا - وہ اس تحریک کے وقت مکہ میں موجود بھی نہ تھا - طائف میں تھا - اسکے بے طرفانہ حالات جس قدر معلوم ہوے ہیں انسے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مصلح خیال ' اولو العزم ' اور شجاع و جانباز سید تھا ' اور جس قدر اثر اور نفوذ اسکی ذات کو تمام قبائل حجاز و اعراب بادیہ میں حاصل تھا ' آجتک کسی شریف کو حاصل نہیں ہوا ' اور نہ ہی کوئی شریف اس درجہ صاحب علم و فضل اور جامع قابلیت صوری و معنوی مکہ میں آیا ہے -

بہر حال اس واقعہ کی زیادہ تفصیل یہاں غیر ضروری ہے - تمام قبائل اعراب مکہ و اطراف مکہ میں بہت جلد برہمی پھیل گئی اور بعض ترک افسروں کے بے موقعہ سلوک نے آور تیز کردیا - یہاں تک کہ موسم حج کے قریب ہی قتل و غارت کی آگ بھڑکی ' اور بدؤں نے ترکوں کو قتل کرنا شروع کردیا - ترک گورنر بھاگ گیا ' فوج برباد ہوگئی اور تمام مکہ پر بدؤں کا قبضہ ہوگیا -

بعض اسباب کی وجہ سے دولت عثمانیہ شریف عبد المطلب سے پہلے ہی برانگیختہ تھی مگر اسکے اثر و نفوذ کی وجہ سے معزول نہیں کر سکتی تھی - شریف اس وقت طائف میں تھا - غدر کے بعد اس نے بالا ہی بالا نکل جانے کی کوشش کی ' مگر بدؤں نے جاکر گھیر لیا اور مجبور کیا کہ آپ ہمارے امیر و شریف ہیں - ہم کو چھوڑ کر نہیں جاسکتے - مجبوراً اسے مکہ معظمہ آنا پڑا -

حج کا موسم شروع ہوا تو تمام حجاز میں ترکی حکومت کا نام و نشان نہ تھا - بدؤں نے ترک حاجیوں کو اس شرط سے آنے کی اجازت دی کہ حاکمانہ اقتدار کو خیر باد کہکے آئیں ' اور سلطان کا نائب جبل عرفات پر خطبہ نہ پڑھے جیسا کہ ہمیشہ پڑھا کرتا ہے - ایک رقم بطور ٹیکس کے بھی ترکوں کیلیے لگا دی تھی جو تمام ترک حاجیوں کو دینی پڑی -

هــوائي جـنگ

ابهي کل کي بات هے جب هم کهتے تے که " فــلاں شخص هوا ميں لرتا هے " اسکے معني هر شخص يه سمجهتا تها که وه اپني قوت کو ايک ايسي جد و جهد ميں ضائع کرتا هے جو وهمي، خيالي اور بے بنياد و لا حاصل هے -

ليکن کيا آج بهي هوا ميں لڑنے کے يهي معني هيں ؟

* * *

اسرار و نواميس فطرت کے انـکشاف نے نوع انسان کي تاريخ ميں کسقدر حيرت انـگيز انقلاب پيدا کرديا هے ! انسان کے هزار ها خيالات جنکي وه کل تک نهايت شغف و شيفتگي کے ساتهه تمنا کرتا تها ' اور انکو اپنے دسترس سے باهر پا کر اپنے تخيل سے مدد ليتا تها ' وهي خيالات واقعيت کے لباس ميں آج اسکي روزانه زندگي کے اندر موجود هيں ' اور اسدرجه معمولي اور پيش پا افتاده معلوم هوتے هيں ' گويا ان ميں کوئي اعجوبگي و حيرت افزائي نهيں يا وه هميشه سے اسي طرح هوتے آئے هيں ! تبارك الذي بيـده الملك وهو علی کل شی قـديرا

هوائي جهاز ميں معتدل اور ممزوج هوا کے حاصل کرنے کا آله جو تيارچي ناک سے لگا ليتا هے

مثال کے ليے کهربا يا بخار کي طرف اشاره کافي هے - کيا آج سے چند صدي قبل کسي بڑے سے بڑے حکيم کے تخيل ميں بهي يه آ سکتا تها که ايـک شخص جس پر نـه ملائـکهٔ آسماني نازل هوتے هوں ' نه جن و عفـريت اسکے تابع هوں ' اور نه نجوم و رمل کے حساب و نقوش سے واقف هو ' ايسا شخص صرف پانچ منٹ ميں ٨ هزار ميل کا قطر رکهنے والے کره کے هر گوشے کي خبر معلوم کرسکتا هے ؟

يا يه که باد رفتار گهوڑے جس راه کو هفتوں ميں طے کرتے هوں انکو ايک بے روح و رواں آهني جسم بغير کسي طاقت معجزه نما کے چند گهنٹوں ميں قطع کرسکتا هے ؟

هاں اسوقت کے ايک بڑے سے بڑے حکيم کے تخيل ميں بهي يه نهيں آسکتا تها ' ليکن اب ٹيليگراف آفس کے ايک کلرک اور ٹرين کے ايک ڈرايور کي کم قيمت زندگي کا ايک معمولي مشغله هے !

* * *

بيشک ابهي چند سال قبل تــک " هوائي جنـگ " محض ايک خيالي استعاره تها مگر اب ايک حقيقت هے جو اگر آج واقع نهيں هوئي تو کل ضرور هي هوکر رهيگي -

جسطرح که بخار (اسٹيم) کے اکتشاف اور فن جهاز سازي کي

اختراعات نے انساني هستي کے ليے موت کا نيا دروازه کهولديا تها ' اسيطرح هوائي جهازوں کي اختراع نے بهي کشت و خون اور قتل و سفاکي کا ايک نيا دروازه کهولديا هے جو گذشته تمام دروازوں سے کهيں زياده هولناک اور فظيع و مهيب هے - يه ايک عالمگير خيال هے که اگر هوائي جنـگ هوئي (اور ايک نه ايک دن يقيناً هوگي) تو اسوقت اتني شـديـد خونريزي هوگي جسکي نظير انسان کے اس دور زندگي ميں بهي نهيں ملسکتي جسکي تاريخ کا هر صفحه ميدان جنـگ کے خون سے رنگين هے !

[illegible] ں ميں عام طـور پر دهشت و خـوف اور سرگـرمي و مستعدي کي هوا چل رهي هے - هر سلطنت اپنے انسان پاش اور جهنمي سامان جنـگ کے ليے هوائي جهاز اور هوائي جهاز رانوں کے انتظام ميں مصروف و منهمک هے -

* * *

اس استعداد و تيـاري ميں فرانس کا قدم سب کے آگے هے - اس نے سنه ١١ ع ميں ٢٣٨٠٠٠ پـونـڈ ' اور سنه ١٢ ميں ١٨٠٠٠٠٠ پونڈ آلات پـرواز پر صرف کيے - اس سـال ١٧٠٠٠٠٠ صرف کريگی -

فرانس کے بعد جرمنی کا نمبـر هے - جرمني اس سـال اپنے آلات پـرواز پـر ١٨٠٠٠٠٠ پونڈ صرف اپنے خـزانے سے اور اسکے علاوه ٣٥٠٠٠٠ - اس چنده سے صرف کريگي جو قـوم نے هوائی بيڑے کے ليے کيا هے !

جرمنی کے بعد برطانيه کا نمبر هے - اس نے بهي اپنے سالانه بجٹ ميں ايک کثير رقم آلات پرواز کے ليے رکهی هے -

ان حالات کو ديکهتے هوے معلوم هوتا هے که وه وقت دور نهيں جب هوائي جهازوں کا بهي ايک خاص جنگي صيغه هوگا ' اور اس پر کم و بيش اسيقدر صرف هوگا جسقدر که اسوقت جهازوں پر صرف هو رها هے -

* * *

اسوقت تک جسقدر هوائي جهازوں کا تجربه هوچکا هے وه پانچ قسموں کے اندر بيان کيے جاسکتے هيں :

(١) وه جنکے دونوں پهلوؤں کي کمانياں (جنکو ضلع يا پسلي کهتے هيں) سخت هوتي هيں -

(٢) جنکے پهلو ميں يه پسلياں يا کمانياں نهيں هوتيں -

(٣) ايک درجه والے " ايرو پلين "

(٤) دوسرے درجه والے " ايرو پلين "

فهـرست ٠٠ب ران مسلا م وف ١٨

جو ٢٥ مارچ کو دهلي ميں پيش هوا

(١) نواب ذو الفقار علي خاں سي' إس' آئي - ماليرکوتله - (٢) ڈاکٹر ناظر الدين حسن بيرسٹرایٹ لا - لکهنؤ (٣) آنريبل راجه سر محمد علی محمد خاں بهادر کي - سی - آئی - اے - محمود آباد (٤) حاجي محمد موسی خاں صاحب دتاولي - (٥) منشي محمد احتشام علي صاحب لکهنو - (٦) پرنس غلام محمد صاحب سابق شريف کلکته خاندان ميسور - (٧) آغا سيد حسين صاحب شوستري کلکته - (٨) پرنس انسر الملـک اکرم حسين صاحب کلکته - (٩) پرنس احمد حليم الزماں خاندان ميسور - (١٠) حاجي بخش الهي خانصاحب سي - آئي - اي - دهلي - (١١) شفاء الملـک حکيم رضي الدين احمد خاں صاحب دهلي - (١٢) آنريبل کپتان ملک عمر حيات خاں توانه - سی - آئي - اي - دهلي - (١٣) مفتي فدا محمد خاں بيرسٹر ایٹ لا - پشاور (١٤) مسٹر مظهر الحق بيرسٹرایٹ لا بانکي پور - (١٥) محمد علي اسکولر ايڈيٹر کامريد و همدرد دهلي (١٦) شرکت علي اسکولر معتمد خدام کعبه دهلي (١٧) چودهري غلام حيدر ايڈيٹر " زميندار " لاهور (١٨) ايم - غلام حسين سب ايڈيٹر کامريڈ (١٩) مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل (٢٠) سيد وزير حسن بي - اے انريري سکريٹري آل انڈيا مسلم ليـگ لکهنو (٢١) ميجر سيد حسن بلگرامي علي گڈه (٢٢) آنريبل سر ابراهيم رحمت الله بمبئي - (٢٣) منشي محمد اظهر عليصاحب بي - اے جائنٹ سکرٹري آل انڈيا مسلم ليـگ - (٢٤) ڈاکٹر مختار احمد انصاري - دهلي - (٢٥) خاں بهادر الله بخش خانصاحب لاهور سابق پوليٹکل اسسٹنٹ - (٢٦) کپتان نواب احمد نواز خاں سدوزائي ڈيرہ اسمعيل خاں - (٢٧) نواب عبد المجيد صاحب سي - آئي - اي بيرسٹرایٹ لا اله آباد - (٢٨) آنريبل خاں بهادر خواجه يوسف شاه امرتسر - (٢٩) خاں بهادر شيخ غلام صادق صاحب امرتسر - (٣٠) سيد عبد الرشيد بي - اے - ايل - ايل - بي اجمير (٣١) آنريبل مسٹر غلام حسن - بی - اے - ايل - ايل - بي - حيدر آباد سنده صدر انجمن انجمن اسلاميه - (٣٢) حاجي يوسف حاجي اسمعيل ثعباني صدر انجمن ' انجمن اسلاميه بمبئي - (٣٣) مولوي سيد ابو العاص صاحب آنريری مجسٹريٹ پٹنه - (٣٤) خاں بهادر نواب سرفراز حسين صاحب پٹنه - (٣٥) محمد علي طيب جي قادر بهائي بيرسٹرایٹ لا صدر انجمن ضياء الاسلام بمبئي (٣٦) شيخ محمد فايق صاحب بي - اے - ايل - ايل - بي - فيض آباد (٣٧) حافظ محمد عبد العليم صاحب کانپور - (٣٨) سيد فضل الرحمن صاحب بی - اے - ايل - ايل - بی - کانپور - (٣٩) آنريبل خاں بهادر مير اسد علي مدراس - (٤٠) آنريبل سيد قمر الهدی بيرسٹر ایٹ لا بختيار پور - پٹنه - (٤١) محمد علي جناح اسکوائر بيرسٹر ایٹ لا بمبئي (٤٢) مولوي حبيب الرحمن خاں صاحب شرواني عليگڈه - (٤٣) صاحبزاده آفتاب احمد خاں اسکوائر بيرسٹر ایٹ لا علي گڈه (٤٤) شيخ عبد الله اسکوائر بي - اے - ايل - ايل - بي علی گڈه (٤٥) خاں بهادر مولوي مقبول عالم صاحب وکيل بنارس - (٤٦) تصدق احمد خاں اسکوائر بيرسٹرایٹ لا عليگڈه - (٤٧) آنريبل مسٹر جي - ایم بهرگری بيرسٹرایٹ لا سنده - (٤٨) محمد عبد العزيز اسکوائر بيرسٹرایٹ لا پشاور - (٤٩) شمس العلما مولوي شبلي نعماني - (٥٠) نواب محمدمحمد جعفر علي خانصاحب شيش محل لکهنو - (٥١) نواب زاده محمد سيد علي خاں بي - اے شيش محل لکهنو - (٥٢) مولوي غلام محي الدين خاں صاحب وکيل قصور پنجاب (٥٣) خاں بهادر مولانا ابو الخير صاحب شمس العلما غازي پور (٥٤) مسعود الحسن اسکوائر بيرسٹر ایٹ لا مراد آباد - (٥٥) آنريبل مولوي سيد محمد طاهر صاحب وکيل مونگير - (٥٦) چودهري محمد امير الحق صاحب بختيار پور مونگير - (٥٧) مولوي شيخ کمال الدين احمد صاحب امين دار مشکی پور مونگير - (٥٨) شيخ ظهور احمد اسکوائر بيرسٹر ایٹ لا مراد آباد (٥٩) خاں صاحب مولوي بشير علی خانصاحب آنريری سکرٹری انجمن اسلاميه لاهور (٦٠) نواب محمد علي خانصاحب قزلباش لاهور (٦١) عبد المجيد خواجه اسکوائر کينٹب بيرسٹر ایٹ لا عليگڈه (٦٢) سيد علي عباس بخاري اسکوائر (آکسن) سکرٹري پراونشل مسلم ليـگ پشاور - (٦٣) آنريبل نواب محمد ابراهيم عليخاں کنجپـوره پنجاب - (٦٤) سيـد ظهـور احمد اسکوائر بي - اے ايل - ايل - بی - جائنٹ سکرٹري پراونشـل مسلم ليـگ لکهنو (٦٥) سيـد عبـد العـزيـز اسکـوائر بيرسٹر ایٹ لا بانـکي پور (٦٦) سيد علي حسن خان صاحب خان بهادر سابق ممبر کونسل اندور استيٹ و سابق مـدار المهام رياست جاوره (٦٧) احسان الحق اسکوائر بيرسٹر ایٹ لا جالندهر (٦٨) مولوي محبوب عالم صاحب اڈيٹر پيسه اخبار لاهور (٦٩) مولوي محمد يعقوب صاحب وکيل مراد آباد (٧٠) خان بهادر مولانا ايچ - ايم ملک ناگپور پريسيڈنٹ سي - پی مسلم ليگ (٧١) آنريبل عبد الحسين آدم جي پير بهائي جي بمبئی (٧٢) حاذق الملک حکيم حافظ محمد اجمل خان صاحب دهلي (٧٣) خواجه کل محمد خان صاحب پليڈر چيف کورٹ پنجاب - (٧٤) آنريبل سر فاضل بهائي کريم بهائي ابراهيم کے - سي - آئي - اي بمبئي (٧٥) آنريبل راجه سيد ابو جعفر صاحب پير پور فيض آباد (٧٦) آنريبل خان بهادر نواب سيد نواب علي چودهري بنگال - (٧٧) خان بهادر شيخ وحيد الدين صاحب ميرٹهه (٧٨) سيد آل محمد اسکوائر بيرسٹر ایٹ لا سابق ڈپٹي کمشنر صوبجـات متوسطه (٧٩) مولانا سيد کرامت حسين صاحب سابق جج اله باد هائی کورٹ - لکهنؤ (٨٠) آنريبل شيخ شاهد حسين صاحب بيرسٹر ایٹ لا لکهنؤ تعلقدار گـديا (٨١) نواب محمد اسحاق خانصاحب سکريٹري ايم - اے - او - کالج - علي گڈه (٨٢) شمس العلماء مولوی سيد احمد صاحب امام جامع مسجد دهلي (٨٣) قاضي ... الدين احمد صاحب ميـرٹهه (٨٤) خواجه حسن نظامي دهلی

بازو گولیوں سے چھلنی بھی ہوجائیں' جب بھی اس کے باقی حصے پر کوئی اثر نہیں پڑتا -

پھر یہ کچھہ ضروری نہیں کہ ہوائی جہاز دن ہی کو اڑیں - کبھی شب کو بھی تو ضرورت ہوگی ؟ مگر روشنی صرف ایرو پلین ہی میں ہوسکتی ہے- ایرو پلین میں نہایت آسانی سے برقی روشنی کا سامان رکھا جاتا ہے اور اس سے آپ زمین کو پوری طرح دیکھکر جہاں مناسب موقع محل ہو وہاں اتر سکتے ہیں - مگر غبارے والے جہازوں میں دونوں باتیں ممکن نہیں - خصوصاً اترنا اسوقت تک ممکن ہی نہیں جب تک کہ زمین پر چند آدمی موجود نہ ہوں اور اسکی مہار کو نہ کھینچیں - اگر اتفاق سے کسی ایسی جگہ اترنا ہے جہاں کوئی مہار کھینچنے والا نہیں ہے تو اترنا محال ہوگا -

البتہ غبارے والے جہاز میں یہ فائدہ بہت بڑا ہے کہ جنگ میں پانچ ڈاینامیٹ تک اپنے ساتھہ رکھسکتا ہے' حالانکہ اتنے ڈاینامیٹ کے لیے کم از کم ۳۵ ایرو پلینوں کی ضرورت ہوگی -

لیکن ایرو پلین مسلسل ۲ سو میل کا سفر بھی کرسکتا ہے - یعنی یہ بالکل آسانی سے ممکن ہے کہ وہ دشمن کی قلمرو میں دور تک چلا جائے' گولہ باری کرے' اور پھر بغیر اترے واپس چلا آئے - یہ صحیح ہے کہ کبھی کبھی دشمن کو اسکا علم ہوجاتا ہے اور اپنی توپوں کے دھانے اسکی طرف پھیر دیتا ہے' مگر یہ نقصان غبارے والے جہازوں کے متعدد نقصانات کے مقابلے میں بالکل ہیچ ہے- فرض کرو کہ دس ایرو پلین دشمن پر حملہ کرنے گئے جنمیں سے پانچ کو اس نے ضائع کردیا' تو اس صورت سے تو یہ بہر حال بہتر ہے کہ ایک ہی غبارے والا جہاز گیا اور ضائع ہوگیا - کیونکہ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ ایک غبارے والے جہاز اور ۳۵ ایرو پلینوں کے مصارف یکساں ہوتے ہیں -

* * *

آجکل فرانس اور جرمنی کی تمامتر توجہ کا محور و مرکز ہوائی جہاز ہیں اور دونوں سلطنتوں میں نہایت زور و شور اور سرگرمی و انہماک سے تیاریاں ہو رہی ہیں - فرانس نے مقام تول' وردین' شالون' سیرین' بالو دیک' اور اپینال میں ایرو پلین کے اسٹیشن بنوائے ہیں - انکے علاوہ جا بجا کثرت سے غبارے والے جہازوں کے بھی اسٹیشن' گیس کے سفری کارخانے' نیز ان جہازوں کے رکھنے کے لیے سفری گھر طیار کرائے ہیں -

با ایں ہمہ جرمنی اس میدان میں فرانس سے آگے ہی ہے - اسکے پاس اسوقت زمین کے طرز کے چار بڑے آہن پوش غبارے والے جہاز ہیں' جو اسطرح ہر وقت اڑتے رہتے ہیں گویا دشمن دروازوں تک آگیا ہے !

ان چار جہازوں میں سے دو فرانسیسی سرحد پر رہتے ہیں اور دو روسی سرحد پر- ان میں سے ہر جہاز ہر وقت اسطرح تیار رہتا ہے کہ دشمن پر حملے کے لیے ایک معمولی اشارہ کافی ہے- جرمنی اس سال ۹ غبارے والے جہاز اور بنانا چاہتی ہے اور غالباً آیندہ سال اس سے دو چند بنالیگی -

علم آثار مصر

اجپٹیا لوجیا

دوآبۂ دجلہ و فرات کی طرح مصر بھی تمدن کا دیرینہ گہوارہ اور عجائب و غرایب تعمیر کا ایک شہر آباد ہے- البتہ آثار دوابہ کے برخلاف مصر کے تمام آثار زیر خاک مدفون نہیں ہیں بلکہ اس کے سب سے بڑے آثار سطح زمین پر سر بفلک استادہ صلاے نظارگی دے رہے ہیں جسکے جواب میں ہزارہا سیاح اکناف و اقطار عالم سے ہر سال مصر آتے رہتے ہیں -

تمام قدیمی سر زمینوں میں مصر کو متعدد وجوہ سے خاص خصوصیات حاصل ہیں جو نہ یونان کو حاصل ہوئیں' نہ ہندوستان کو' اور نہ رومۃ الکبری کے پر عظمت تمدن کو:

(۱) جسقدر کثرت کے ساتھہ مختلف قدیمی تمدنوں کے آثار یہاں ہیں اسدرجہ کہیں نہیں - یہ پوری سر زمین ایک شہر آثار ہے -

(۲) اسکے زیادہ تر آثار فن تعمیر سے تعلق رکھتے ہیں جو عرصے سے حوادث کے حملوں سے اپنے تئیں بچائے ہوے ہیں - برخلاف دیگر مقامات کے کہ غیر تعمیری آثار زائد تھے اور اسلیے ضائع ہوگئے -

(۳) فن تعمیر کے جو نمونے مصر پیش کرتا ہے' استحکام اور عظمت کے لحاظ سے دنیا کا کوئی تمدن اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا -

(۴) اسکی تعمیرات اسدرجہ بلند و محکم' یا زمین کی بلند ترین حصوں پر' یا سر بفلک میناروں کی صورتوں میں ہیں جنکو ارضی تغیرات اپنے اندر چھپا نہ سکے - اسلیے وہ اب تک انسان کی نئی تعمیرات کی طرح زمین کے اوپر قائم ہیں - حفریات (یعنی زمین کھودنے اور نقب لگانے) کی مصیبتوں کی اسکے لیے ضرورت نہیں -

(۵) ممی کرکے انہوں نے لاشوں کو محفوظ رکھا جو اب عصر قدیم کا سب سے زیادہ قیمتی خزانہ ہے - ایسا قیمتی اثر کوئی ملک نہیں رکھتا -

(۶) اسکی اکثر تعمیرات منقش ہیں جنسے تمدن قدیم کے معمے حل ہوتے ہیں - باستثناے ایران' کوئی ملک اسقدر منقوش و مکتوب عمارتیں نہیں پیش کرسکتا - اسی بنا پر علماے آثار نے "آثار مصر" کی خاص طور پر تحقیقات کی اور اسکو ایک خاص فن بنا دیا جو اجپٹیا لوجی کے نام سے مشہور ہے -

لیکن ابتک اردو کا خزینۂ علم آثار مصر کے نوادر و غرائب سے خالی ہے' اور گو بعض آثار کے حالات شائع ہوے ہیں مگر انکا ماخذ تمامتر قدیم تصانیف ہیں - اسلیے ہم آج آثار مصریہ کا ایک سلسلہ شروع کرتے ہیں' جنمیں زیادہ تر ان حالات کا ذکر کرینگے جو تازہ حفریات کے نتائج ہیں' اور یورپ کے وقیع و مقتدر مصور و غیر مصور رسائل میں شائع ہوے ہیں -

(٥) وہ " ایرو پلین " جو سطح آپ پر گھومتے ھیں اور اسکے بعد ھوا میں بلند ھوتے ھیں -

ان پانچ قسموں میں سے دو اول الذکر قسم کے جہاز خود نہیں اڑتے بلکہ ایک ایک غبارہ ان میں اُڑتا ھے -

ان غباروں سے اڑنے والے جہازوں میں ایک قسم زمین کے جہازوں کي ھے - زمین کے جہازوں کی حقیقت یہ ھے کہ پہلے ایک غبارہ گیس سے بھرا جاتا ھے - اس غبارہ میں ایک ھوائي جہاز بندھا ھوتا ھے - اس میں ایک پنکھا ھوتا ھے جو نہایت تیز چلتا ھے - غبارہ جب چھوڑا جاتا ھے تو وہ ھوا میں بلند ھوتا ھے ' اور اپنے ساتھہ اس جہاز کو بھي بلند کردیتا ھے - جب جہاز سطح زمین سے کسیقدر اونچا ھوجاتا ھے تو یہ پنکھا چلنے لگتا ھے - اس پنکھے کے چلنے سے جہاز آگے بڑھتا ھے - اس طرز کے ھوائي جہاز کي شرح رفتار پچاس میل في گھنٹہ ھے -

حکومت جرمني نے تمامتر توجہ اسي طرز کے جہاز پر کي ' مگر اب وہ ایک اور قسم کا جہاز تیار کرا رھي ھے جسکي رفتار امید ھے کہ ٥٥ میل فی گھنٹہ ھوگي - یعني ریل کي تیز ترین میل کے برابر اور دریائي جہازوں سے دو چند تیز !

جرمني نے اس سے پہلے ایک اور آھن پوش ھوائي جہاز بنایا تھا - اسکي شرح رفتار ٥٠ میل في گھنٹہ تھي - ابھی اسمیں ترقي کي کوشش ھو رھي ھے اور امید ھے کہ ٦٠ میل تک اسکي شرح رفتار ھو جائیگي -

اسوقت ھوائي جہازوں کے لیے آندھي ایک شدید ترین خطرہ ھے لیکن اگر ترقي رفتار کي کوشش میں کامیابي ھوئي اور حسب امید ھوائي جہاز ٦٠ میل فی گھنٹہ چلنے لگے تو پھر غالباً یہ خطرہ باقي نہ رھیگا ' اور فضاء جو کي حالت خواہ کتني ھي ناسازگار کیوں نہ ھو ' مگر ھوائي جہاز بے خوف و ھراس سفر کرسکینگے -

* * *

جسطرح کہ دریائي جہازوں میں توپیں رھتي ھیں ' اسیطرح ھوائي جہازوں میں بھي توپیں رکھي جاتي ھیں - انکے گولے فضا میں پھٹتے ھیں اور ان سے لوھے کے ٹکڑے نکلکے پھیلتے ھیں - ان گولوں میں گیس ھوتا ھے ' اور ان کے پھٹنے کے بعد ایک دھواں سا پھیل جاتا ھے اور سامنے کي چیزیں نظر نہیں آتیں - نیز وہ گولے بھي پھینکے جا سکتے ھیں جنمیں ڈاینا میٹ ھوتا ھے - غرضکہ ھر قسم کے گولے ان توپوں سے پھینکے جاسکتے ھیں -

یہاں قدرتاً سوال پیدا ھوتا ھے کہ اسقدر بلندي اور بعد مسافت کے با وجود کیا توپوں کي شست صحیح [illegible] ھے ؟ بیشک بظاھر یہ مشکل معلوم ھوتا ھے - صحراء لیبیا میں ھوائي جہازوں کو اسي لیے کامیابي نہ ھوئي مگر اب کوشش نے اس مشکل کو بھي آسان کر دیا ھے - اب شست نہایت آساني سے باندھي جاسکتي ھے ' اور اگر پہلي دفعہ نشانہ خطا کریگا تو دوسري مرتبہ یا تیسري مرتبہ ضرور ھي لگیگا -

ھوائي جہاز رانوں کے پاس ایک آلہ ھوتا ھے جسکو لوتقلع نما (استیٹرسکوپ) کہتے ھیں - اس آلہ سے نہایت صحیح طور پر معلوم ھو جاتا ھے کہ اب جہاز سطح آب سے کسقدر بلندي پر ھے - اس آلہ سے جہاز کو حسب ضرورت پست و بلند کرنے میں بھي بہت مدد ملتي ھے -

جیسا کہ ھم نے ابھي بیان کیا ھے پہلے جرمني نے ھوائي جہازوں کي تمام قسموں سے صرف زپلن طرز کے اُن جہازوں کي طرف توجہ لي تھی جو غبارہ کے ساتھہ اُڑتے ھیں ' اور فرانس نے اسکے جواب میں ایرو پلین کو اپني کوششوں کا مرکز قرار دیا تھا ' مگر چونکہ دونوں سلطنتوں میں عداوت شدید اور مقابلہ و ھمسري کا سخت جوش ھے ' اسلیے اب ان میں سے ھر ایک اسي قسم کے جہازوں کے انتظام میں سرگرم ھے جو دوسرے نے بنوائے ھیں تا کہ اگر مبادا جنگ کے وقت ایک قسم کے جہاز نا کامیاب ثابت ھوں تو حریف بازي نہ لیجا سکے ' اور فوراً دوسرے قسم کے جہازوں سے اسکا مقابلہ کیا جاسکے -

برطانیہ ایک بحري سلطنت ھے اسلیے قدرتاً وہ ان ھوائي جہازوں کي طرف مائل ھے جو سطح آب پر گردش کرکے ھوا میں بلند ھوتے ھیں - امید ھے کہ اس سال کے ختم ھوتے ھوتے ، اسکے پاس اس قسم کے ٧٥ جہاز ھوجائینگے -

دولت عثمانیہ کا نیا زیپلن قسم کا ھوائي جہاز

برطانیہ اپنے آپ کو ایرو پلن اور زپلین ' دونوں سے بے نیاز سمجھتي ھے - اسکا خیال ھے کہ اگر اسکے بیڑے کے پاس ان گردش کن جہازوں کي کافي تعداد ھو جاے تو پھر اسے دشمن کا خطرہ نہیں ' چنانچہ اسکا ارادہ ھے کہ اپني مقبوضات میں اس ترتیب سے ھوائي جہازوں کے اسٹیشن بنائیگي کہ اسکے تمام مقبوضات کے گرد ایک منطقہ یا دائرہ سا بنجائیگا اور جسطرح کہ قلعوں میں دشمن کي نقل و حرکت کي نگراني ھوتي رھتي ھے ' اسیطرح ان اسٹیشنوں سے دشمن کے ھوائي جہازوں کي نقل و حرکت کي نگراني ھوتي رھیگي -

برطانیہ اپنے حریف جرمني اور اپنے حلیف فرانس ' دونوں سے ھوائي جہازوں میں پیچھے ھے ' حالانکہ دونوں اسکے گھر کے دروازے پر ھیں اور ھر وقت حملہ کر سکتے ھیں - اسلیے انگریزي اخبارات مضامین اور تصاویر کے ذریعہ اپني قوم کو اس اھم نقص کي طرف متوجہ کر رھے ھیں - کوئي ھفتہ ایسا نہیں آتا کہ انگریزي ڈاک میں ھوائي جہازوں کے متعلق مضامین یا طرح طرح کي تصاویر نہ ھوں -

انگریزي اخبارات کا خیال ھے کہ غباروں سے اُڑنے والے ھوائي جہازوں کی نسبت ایرو پلین زیادہ قابل اعتماد ھیں - کیونکہ ایک غبارے والا جہاز جتنے صرف سے تیار ھوتا ھے ' اتني رقم میں ٥٠ ایرو پلین بنتے ھیں - اسکے علاوہ ایرو پلین کا بنانا آسان ھے اور ایک وقت میں بہت سے بن جا سکتے ھیں ' لیکن غبارے والے جہازوں میں یہ دونوں امر مفقود ھیں -

ایک اور بہت بڑا فرق یہ بھی ھے کہ غبارے والے جہاز میں جہاں گولي لگي اور سارا جہاز برباد ھوگیا - لیکن اگر ایرو پلین کے دوز

مسئلۂ بقـاء و اصـلاح نـدوۃ

پـٹـنـۂ

مسلمانان پٹـنہ کا ایک جلسہ بمکان جناب آنریبل مولوی فخر الدین صاحب وکیل بتاریخ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع منعقد ہوا اور اسمیں مندرجۂ ذیل تحریکیں بہ اتفاق راے پاس ہوئیں :

(۱) چونکہ مسلمانان پٹنہ نے طلباء دار العلوم ندوۃ العلماء کی اسٹرائک کی خبر نہایت رنج و افسوس کیساتھہ سنی ہے جس سے احتمال ہے کہ اس بڑے اسلامی درسگاہ میں نقصان عظیم واقع ہو، اسلیے اس جلسہ کی راے ہے کہ ایک کمیشن ایسے اشخاص کا جنکو ندوۃ العلماء کے انتظامات سے کوئی سروکار نہ رہا ہو، اس غرض سے مقرر کیا جاے کہ تمام امور متعلق ندوۃ العلماء کی تحقیقات کرے اور ایک اسکیم بغرض اصلاح اسکے تیار کرکے نہایت جلد قوم کے سامنے پیش کرے -

محرک — جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر -

مؤیدین — جناب خان بہادر آنریبل مولوی فخر الدین صاحب و جناب مولوی محمد حسین صاحب وکیل -

ایک عام جلسہ معاملات ندوہ کے تصفیہ کیلیے طلب کیا جاے -

محرک — جناب مولوی مبارک کریم صاحب -

مؤیدین — جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر، سید نور الحسن صاحب وکیل -

انجمن خادم الاسلام گودھرا

انجمن خـادم الاسلام گودھـرا کا ایـک جلسہ بتاریخ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۴ کو منعقد ہوا جسمیں مندرجۂ ذیل ریزرلیوشن پیش ہوکر باتفاق راے پاس ہوے :

(۱) یہ جلسہ طلباء ندوۃ العلماء لکھنؤ کی اسٹرائک پر اپنا دلی رنج و افسوس ظاہر کرتا ہے -

(۲) یہ جلسہ اکابرین قوم سے بادب مگر پر زور درخواست کرتا ہے کہ ہمدردان قوم کا ایک قائمقام کمیشن ندوۃ العلماء کی موجودہ خرابیوں کی تحقیقات کیلیے مقرر کیا جاے اور پوری سعی و کوشش کیجاے کہ قوم کی یہ مفید درسگاہ آفات سے محفوظ رہے -

(۳) یہ جلسہ مولوی خلیل الرحمن صاحب مدعی ناظم جدید ندوہ کے طریقۂ جبر واستبداد کو نہایت افسوس و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے -

(۴) یہ جلسہ علامہ شبلی نعمانی کی اسلامی اور قومی خدمات کا دل سے معترف ہے، اور انپر اپنا دلی اعتماد ظاہر کرتا ہے -

خاکسار یحیی آنریری سیکریٹری انجمن

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلی

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بـریلی کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع زیر صدارت جناب مولوی ظہور الدین صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی - وکیل ہائی کورٹ منعقد ہوا، اور بالاتفاق مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیے گئے -

(۱) یہہ جلسہ انجمن اصلاح ندوہ کے اغراض و مقاصد سے دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے جو حال میں اصلاح ندوۃ العلما کے لیے لکھنؤ میں قائم کی گئی ہے، اور اس امر کی سخت ضرورت محسوس کرتا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو مسلمانان ہند کا ایک قائم مقام جلسہ طلب کیا جاے جو ندوہ کی موجودہ خرابیوں اور بد انتظامیوں کے رفع کرنیکی تجاویز پر غور کرے -

(۲) ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلی نے لشکر پور کلکتہ کی مسجد اور قبرستان کی توہین کے حادثہ کو سخت افسوس کے ساتھہ سنا - یہہ لیگ نہایت زور کیساتھہ اپنے اس احساس کو معرض تحریر میں لانا چاہتی ہے کہ یہ سخت بدنصیبی کی بات ہے کہ کانپور کا المناک حادثہ بے احتیاط حکام کے لیے سبق آموز نہ ہوسکا -

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلی ان مسلمان لیڈروں کی غفلت شعاری پر نہایت افسوس ظاہر کرتی ہے، جنہوں نے فیصلۂ کانپور کے وقت اور اس کے بعد مسلمانان ہندوستان کو یہہ یقین دلایا تھا کہ عنقریب امپیریل کونسل میں مسودۂ قانون تحفظ معابد پیش کیا جائیگا، اور انسے یہہ دریافت کرنا چاہتی ہے "کہ ان کے ان خوش آیند وعدوں کے پورا ہونیکا وقت کب تک آنیوالا ہے ؟"

ردولـي

مسلمانان ردولی ضلع بارہ بنکی کا ایک جلسہ بصدارت مولوی فرید الدین صاحب نعمانی بتاریخ ۲۲ مارچ سنہ ۱۴ع منعقد ہوا، جس میں بکثرت ہر طبقہ کے حضرات شریک تھے - بالاتفاق تجویز ہوا کہ یہ جلسہ ندوۃ العلما کی حالت کو سخت نازک و پرخطر دیکھکر بیحد متاسف ہے، اور اراکین ندوۃ العلما سے مستدعی ہے کہ براہ خدا قوم پر رحم فرماکر اور فوراً ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ بے لاگ تحقیقات فرماکر اس کے نتیجہ سے قوم کو آگاہ فرمائیں، اور بعد اس کے ارکان ندوہ ایک جلسہ عام منعقد فرمائیں جس میں تمام دلچسپی لینے والے حضرات شریک ہوکر ایک قطعی فیصلہ ندوہ کے متعلق فرمائیں کہ قوم کو آے دن کے روح فرسا واقعات سے نجات ملے کیونکہ مایوسی بھی ایک سکون ہے - بیدار اقوام کو مسرت و انبساط کے جلسے مبارک - ہم کو جلسۂ عزاداری ہی سہی -

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نالۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی

(ابو الهول)

اس سلسلے کی ابتداء هم ابوالهول سے کرتے هیں - سلسلۂ کوہ لوبیا کے امتداد سے فیوم اور نیل کے مثلث جزیرے (Delta) کے مابین ' اور رود نیل کی محاذات میں ' ایک رسیع میدان نوے میل تک پهیلتا هوا چلا گیا هے ' اور دریا کی طرف سے ایک عظیم الشان مجسمے تک پهنچ کر ختم هوتا هے - یهی وہ مجسمہ هے جسے عربی میں ابوالهول اور انگریزی میں (Sphins) کہتے هیں - قدیم مصری اسے حور نحس کہتے تھے -

ابو الهول مصری بت تراشی کا ایک بہترین نمونہ هے - یہ ایک عظیم الشان چٹان کو تراش کے بنایا گیا هے جو دامن کوہ میں واقع تهی - یہ بت گردن تک انسان کا سا هے اور اسکے نیچے سے اسکی شکل شیر کی هے - اسکی بلندی چوٹی سے لیکے زمین تک ۷۰ فیت اور تهڈی تک ۳۰ فیت هے - اسکا مجموعی قطر ۱۵۰ فیت هے ' اور چاروں ٹانگیں اور پنجے ۵۰ فیت کی هیں - عرض ۳۳ فیت هے - چہرہ ۱۴ فیت ' منهه ۷ فیت ' ناک ۵ فیت ۶ - انچ ' اور کان ۴ فیت ۶ - انچ کے هیں !!

ابوالهول کے دیکهنے والے کو سب سے پہلی شے جو اپنی طرف متوجہ کریگی وہ اسکی عظمت اور اسکا لازمی نتیجہ ' هیبت اور هولناکی هے ' لیکن اسکے بعد وہ ایک اور شے بهی محسوس کریگا جو اسے حیرت و اعجاب میں ڈالدیگی -

ابوالهول جسقدر عظیم الشان هے ' اسکا اندازہ آپنے اس تفصیل سے کرلیا هوگا جو ابهی اسکے ابعاد ثلاثہ کے ذکر میں گذر چکی هے ' مگر با ایں همہ اسکے تمام اعضاء میں ایک عجیب و غریب تناسب هے جو بالکل ویسا هی هے جیسا کہ خود قدرت شیر کے جسم اور انسان کے چہرہ میں رکهتی هے !

حیوان کے چہرہ میں آنکهہ ' ناک ' کان ' منهہ وغیرہ ' ان تمام اعضاء میں نہایت دقیق و نازک تناسب هوتا هے ' اور در حقیقت اسی تناسب کا دوسرا نام حسن هے - ابوالهول کے چہرہ میں یہ تناسب بتمامہ محفوظ هے ' اور اسی لیے دور سے دیکهنے والے کو معلوم هوتا هے کہ یہ چہرہ اپنی اصلی حالت میں هوگا تو نہایت جمیل و خوش منظر هوگا - چنانچہ جب ایک بہت بڑے اثری (ارکیالوجسٹ) سے یہ دریافت کیا گیا کہ اس نے مصر میں سب سے عجیب شے کون سی دیکهی ؟ تو اس نے ابوالهول کا نام لیا ' اور جب ابوالهول کی ترجیح کی وجہ دریافت کی گئی تو اس نے کہا کہ با ایں همہ عظمت جثہ و کبر حجم ' اسکے اعضاء میں ایسا عجیب و غریب تناسب هے کہ آج تک میری نظر سے نہیں گذرا - اس نے کہا کہ مجهے سخت حیرت هے کہ اسکا بنانے والا اس دقیق و نازک تناسب کو اتنے بڑے بت میں کیونکر محفوظ رکهہ سکا ' جسکو قدرت انسان اور شیر کے مختصر اور چهوٹے سے جسم میں محفوظ رکهتی هے ؟

معلوم هوتا هے کہ بناتے وقت مرد کا چہرہ پیش نظر رکها گیا تها کیونکہ تمام مراعات حسن و جمال کے ساتهہ تهڈی کے نیچے ڈاڑهی بهی تهی جسکو انگریزوں کی وطن پرستی مصر سے انگلستان لیگئی هے ' اور جبکہ خود مصر کا عجائب خانہ خالی هے تو برطانی عجائب خانہ کی گیلریاں اس سے آراستہ هیں !

ابوالهول موجودہ حالت میں

دنیا میں کتنی چیزیں هیں جو زمانے کے دست برد سے محفوظ رهسکی هیں ؟ ابوالهول کے چہرہ کو کچهہ تو طول عهد اور امتداد زمانہ نے بگاڑا اور کچهہ بعض لوگوں کے جاهلانہ اقدامات نے جنهوں نے اس اثر قدیم کی قدر و قیمت نہ سمجهی -

سنہ ۷۸۰ میں محمد نامی ایک شخص تها جسکا تعلق خانقاہ صلاحیہ سے تها - اس شخص کو خیال هوا کہ ابوالهول کی اهل مصر پرستش کرتے هونگے - بہتر هے کہ اس بت کو توڑ دیا جاے - توڑنا تو آسان نہ تها مگر اس نے اسکا چہرہ بگاڑ دیا -

بد قسمتی سے اس اثر علمی کا مٹانے والا صرف یهی نہ تها بلکہ اس عهد کے بعض پادشاہ بهی اس اثم علمی میں شریک تهے - یہ زمانہ امراے ممالیک کا تها - یہ جاهل اسکے سر کو نشانہ بنا کے تیر اندازی کی مشق کیا کرتے تهے !

جیسا کہ آپنے اس تصویر میں دیکها هوگا جو آج شائع کی جاتی هے ' اب ابوالهول کا چہرہ بالکل بگڑ گیا هے - ناک اور کان ٹوٹگئے هیں - آنکهیں بالکل بگڑ گئی هیں اور کنپٹی ' گال ' اور گردن میں خطوط پڑگئے هیں - جب کہ خود چہرہ هی درست نہیں تو اس روغن کا کیا ذکر جو اسکے گالوں پر لگا هوا تها اور جسکی وجہ سے ڈینون نے (جو سنہ ۱۷۴۷ اور سنہ ۱۸۲۵ کے درمیان میں تها) ابوالهول کا حلیہ بیان کرتے هوے لکها کہ یہ " گوشت اور زندگی هے " -

(ابوالهول اور حوادث ارضیہ)

آپ جانتے هیں کہ مصر افریقہ میں هے اور سرزمین افریقہ کے میدانوں میں بحر اطلانطیق کی طرح ریگ کے طوفان اٹهتے رهتے هیں - اسلیے قدرتاً ابوالهول کے اکثر حصوں کو بارها تودہ هاے ریگ نے چهپادیا اور هر بار کسی نہ کسی شخص کی همت نے تودوں کو صاف کیا -

ابوالهول کی یہ خدمت جس شخص نے سب سے پہلے انجام دی وہ مصر کا قدیم بادشاہ تحوتمس (Thotmes) رابع هے - وہ تحوتمس (Smenhetcp II) کا بیٹا تها مگر اسکی ماں شاهی خاندان سے نہ تهی ' اسلیے اسکو امید نہ تهی کہ باپ کا تخت لے سکے گا - ایک دن تحوتمس شکار کهیلتا هوا نکلا اور کهیلتے کهیلتے ادهر آ نکلا - وہ ماندگی سے چور چور هو رها تها اسلیے استراحت کے واسطے لیٹگیا - اتنے میں اسکی آنکهہ لگ گئی - خواب میں دیکها کہ واسفنکس اسکی ماں آئی هے اور اس سے کہتی هے کہ اگر تو اسکو صاف کر دیگا تو اس خدمت کے صلے میں تجهے باپ کا تخت حکومت ملیگا - تحوتمس کی آنکهہ کهلگئی اور اسکے بعد هی اس نے اسکی صفائی شروع کرائی - جب بالو بالکل هٹا دیا گیا اور ابوالهول کا هر حصہ نظر آنے لگا ' تو اس نے ایک ۱۴ فیت کی آهنی تختی میں یہ تمام واقعہ خط تصویری (هیرو گیلیفی) میں کندہ کراکے اسے ابوالهول کی چاروں اگلی ٹانگوں کے درمیان نصب کرا دیا جو اس وقت تک موجود هے - اسکے بعد یہ وعدہ پورا هوا اور

اظہار همدردي کرتا ہے - اور ساتھہ هي ان کي اس حرکت کو جو کالجوں اور سکولوں کي کورانه تقلید میں عمل میں آئي ہے نفرت کي نگاہ سے دیکھتا ہے - کیونکہ وہ اپني تمام شکایات قوم کے سامنے بلا اسٹرائک کے بهي پیش کرکے اصلاح کے لیے اپیل کرسکتے تھے -

معرک ـــ جناب منشي نظام الدین صاحب پنجابي -

موید ـــ جناب حکیم سعید الحسن صاحب -

سکریٹري انجمن ترجمة القران معروف گنج - گیا

[illegible] ان

انجمن اسلامیه ملتان کے جلسۂ منعقدہ ۲۲ مارچ میں حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا :

" معزز مسلمانوں کا ایک کمیشن اس امر کے لیے مقرر کیا جاے که متعلمین ندوة العلما کے اسٹرائک کے متعلق پوري تحقیقات کرکے تجاویز اصلاح قوم کے سامنے پیش کرے -

سید میر حسن وایس پریسیڈنٹ انجمن اسلامیه ملتان -

[illegible] ارة علیۂ سابقـه

بنـام مسلـمانان هنــد

جمیع برادران اسلام ! قسمت اسکے خـلاف ہے که میں آینده آپ لوگوں میں رهکے کام کروں - جب سے بمبئي آیا هوں مجهے کبهي صحبت نصیب نه هوئي - اسلیے عثماني سفارت عامه سے مستعفي هونے پر مجبور هوں - مجهے سخت افسوس ہے که میں هندوستـان سے جاتا هوں ' مگر آپ یقین کریں که میں همیشه مسلمانان هندوستان کے معاملات میں همدردانـه دلچسپي لیتا رهونگا ' اور جهاں جارنگا رهاں اسلام کے نشات ثانیه کے لیے وقف خدمت رهونـگا - میں اب معاملات سفارت کا ذمــه دار نہیں هوں - آپ سب کو میرے سلامهاے محبت آگیں -

پــکا برادر ملي - خلیل خالد بے

اکس[illegible] ر [illegible] دافع طاعـون و وبا

ایک کروڑ انسان یه مرض مارچکي ہے

یہي ایک دوا ہے جس کے استعمال سے هزاروں مریض تندرست هوچکے هیں اگر وبا زدہ مقامات میں بطور حفظ ماتقدم هر روز ہ بوند استعمال کي جاے تو پینے والا حمله مرض سے محفوظ رهتا ہے - هدایات جس سے مرض دوسرے پـر حمله نہیں کـرتا ' اور مفید معلومات کا رساله ایک سو صفحه کا مفت

آب حـیات

کا قصه مشہور ہے اب تک کسي نے اسکي تحقیقات نہیں فرمائي محققان یورپ حـکما سلف خلف کے تحقیق کـردہ مسایل وغیرہ و علمي تجربات و مشاهـدات اور مختلف عوارض کس طـرح دور هو سکتے هیں اس کي علمي عملي ثبوت -

ایـک سو ۳۲ صفحه کي کتاب

لا علاج کہنه بیماریوں - مثلاً کمزوري - هر طرح کے ضعف باہ - عقر - بواسیر - نواسیر - ذیابیطس - درد گردہ ' ضعف جگر کا شرطیه ٹیکه پر علاج هوسکتا ہے فارم تشخیص منگواؤ -

پته حکیم غلام نبي زبدة الحکما مصنف رسـالـه جواني دیواني - ذیابیطس نقرس در نگردہ ضیق النفس وغیرہ لاهور موچي دروازہ لاهور -

ای[illegible] روری [illegible]

روز یکشنبه ۲۲ - ماہ مارچ سنه ۱۹۱۳ع کو ایک اهم جلسه احمدیه بلـڈنگــز لاهور میں منعقد هوا ' جسمیں سلسلۂ احمدیه کے بہت سے اعیان و اکابر و وکلا و بعض عهدہ داران انجمن هاے پنجاب و سرحد شامل هوے - علاوہ دیگر حضـرات کے سات ٹرسٹیان صدر انجمن احمدیه قادیان بهي شامل تھے - یه جلسه بہت کامیابي سے هوا - بہت سے حضرات نے تقریریں فرمائیں اور اصحاب مضافات کے خطوط او ر تاریں جو موصول هوئیں تهیں پڑهکر سنائي گئیں اور ذیل کے رزولیوشن متفقه طور پر منظور هوے - مجلس نے صاحبزادہ صاحب کے انتخاب میں جو یک طرفه کارروائي هوئي اسکو ناپسند کیا - (رزولیوشن حسب ذیل هیں)

(۱) الوصیت کي رو سے چالیس مومنوں کے اتفاق راے سے بیعت لینے والے بزرگوں کا انتخاب هو سکتا ہے - اور جماعت کي راے میں یه ضروري ہے که بڑي بڑي جماعتوں میں ایسے بزرگ بیعت لینے کے لیے منتخب کیے جائیں -

(۲) صاحبزادہ صاحب کے انتخاب کو اس حد تک جایز سمجھتے هیں که وہ غیر احمدیوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں یعني سلسله احمد یه میں انکو داخل کریں ' لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کي هم ضـرورت نہیں [illegible] ہے - اس حیثیت سے هم تسلیم کرنے کے لیے طیار هیں - لیکن اسکے لیے بیعت کي ضرورت نه هوگي ' اور نـه یه امیـر اس بات کا مجـاز هوگا که جو حقوق واختیارات صدر انجمن احمدیه کو ابتدا سے حاصل هیں ' اسمیں کسي قسم کي دست اندازي کرسکیں -

مندرجه بالا رزولیوشنوں کو عملي جامه پہنانے کے لیے مفصله ذیل دیگر رزولیوشن بهي اتفاق راے سے پاس هوے :

(۳) ایک وفد [illegible] احباب کا صاحبزادہ صاحب کي خدمت میں حاضر هوکر مذکورہ بالا رزولیوشن پیش کرے اور انکو ان رزولیوشنوں سے اتفاق کرنیکي درخواست کرے - ممبران ڈپوٹیشن کو تعداد بڑهانے کا بهي اختیار دیا گیا ہے -

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر [illegible]

حبوب مقوي ـــ جن اشخاص کي قوي زائل هوگئے هیں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ہے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان ـــ دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منه کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال ـــ تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوي کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۲ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب -

اکبـــر پـور

ضلع فیض آباد کے مسلمانوں نے ۲۰ - مارچ ســنه ۱۴۱۹ ع کو ایک جلسه عام منعقد کرکے حسب ذیل رزرلیوشن پاس کیے :

(۱) هم مسلمانان اکبرپور ' لشکرپورکي مسجد کے انهدام پر سخت رنج و اندوہ کا اظهار کرتے هیں اور آمید کرتے هیں که حضور وایسرائے هند اس پر توجه مبذول فرمایں گے -

(۲) طلباء دارالعلوم ندوہ کي اسٹرائـک اور اراکین کي باهمي مخالفت اور قومي ایوان کو نقصان پهونچنے پر اظهار غم والم کرتے هیں -

(۳) هم قوم کے بهي خواہ اور سچے درد منـدوں سے بالتجا ملتمس هیں که دارالعلوم میں جاکر غیر جانبدارانه طریق سے طلبه کي شکایت کو سنیں اور رفع کرنے میں کوشش فرمائیں اور پردۂ حجاب کو جو متعلمین اور اراکین کے درمیان حایل هوگیا ہے اٹھادیں - نیز اس امر میں سعي بلیغ فرمائیں که دارالعلوم کا حال قابل اطمینان اور آسکا آسکا مستقبل شاندار نظر آئے -

ر... ن ‌ ک

نـدوہ کي موجودہ حالت زار سے متاثر هوکر سکریٹـري انجمن الاصلاح دسنه نے ۲۰ مارچ کو ایک جلسه منعقد کیا اور مندرجۂ ذیل رزولیوشن پاس هوے :

(۱) یه جلسه طلباے دارالعلوم کي اسٹرائک کو دارالعلوم کے حق میں فال بـد تصورکـرتا ہے - اس اسٹرائـک کے اسباب میں معلمین اور منتظمین کے ناجایـز دباؤ اور غیر اخـلاقي بـرتاؤ کو داخل سمجهتا ہے -

(۲) یه جلسه ان لوگوں کا صـدق دل سے شکریه ادا کـرتا ہے جن کي توجـه سے ایک کمیٹي بنام " اصلاح ندوہ " قائم هولي ہے - اور امید کرتا ہے که جلسه عام میں هر صوبه سے کثرت سے لوگ شریک هوکر ندوہ کي اصلاح و فلاح کي بهترین صورت قائم کرینگے -

(راقم عبـد الحکیـم)

گ ـ ـ ا

نـدوہ کے موجودہ خطر ناک حالات اخبارات سے معلوم کرکے معززین شهر گیا کا ایک عام جلسه خاص طور پر انجمن ترجمة القرآن معـروف گنـج کے زیر اهتـمام گیا کے مشهور وکیـل جناب مولوي نورالدین صـاحب بلخي کے مـکان پر ۲۲ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع کو منعقد هوا - جسمیں عـلاوہ دیگر حضرات کے شاہ عبد العزیز صاحب کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ - جناب مولوي اکـرم صاحب پیشکار - جناب مولانا مولوي ابو المحاسن محمد سجاد صـاحب سکریٹـري مدرسه انوارالعلوم - جناب مولوي حکیم قطب الدین صاحب - جناب مولوي انجم صاحب شریک تھے - جلسه مذکور میں جو رزولیوشن باتفاق راے پاس هوے یه هیں :

" یه جلسه طلباے ندوہ کے افسوسناک واقعه اسٹرائک پر اظهار رنج و افسوس کرتا هوا یه تجویز کرتا ہے که ایک غیر جانب دار تحقیقاتي کمیشن تفتیش معاملات کے لیے جلد از جلد مرتب هو -

محرک - جناب مولانا مولوي ابو المحاسن محمد سجاد صاحب -

موید — جناب مولوي حکیم قطب الدین صاحب -

(۲) یه جلسه مولانا ابو الکلام و دیگر اصحاب کے اس طرز عمل سے اختلاف راے ظاهر کرتا ہے که کمیشن کے ارکان مشخص کرتے هوے کسي عالم کا نام نهیں لیا ' یا لیا بهي تو دیوبند کے صرف ایک عالم کا - (یه صحیح نهیں - مولانا عبد الباري کا بهي نام لیا گیا تها - الهـــلال)

محرک — جناب سید شاہ عبدالعزیز صاحب کلرک -

موید — جناب مولوي انجم صاحب -

(۳) یه جلسه تجویز کرتا ہے که کمیشن میں فدایان قوم و علما کی تعداد مساوي هو - اس کے خلاف صورت میں قوم کو کمیشن کي کارروائیوں پر هرگز پورا اعتماد نه هوگا -

محرک — جناب سید مولوي نورالدین صاحب بلخي وکیل

موید — مولوي اکرم صاحب پیشکار -

(۴) یه جلسه طلباء کے ان نقصانات کے متعلق جو ان اسٹرائـک کے باعث هرج اسباق کي صورت میں اٹھانا پڑا -

ھمـــزاد

ڈسٹـرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمه از انـگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھه یه خصوصیت رکھتا ہے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب "کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد" کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے که مذهب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ہے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تھا که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھه عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نهیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیه کے اصول و ضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا تھا - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري ہے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ... روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ... ترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي یه کتاب ... تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھه مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلي صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب "دي جنگل بک" کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بی - اے جس میں انوار سهیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتھه ساتھه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتھه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں انهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

(۴) بموجب السرمهت جناب خان صاحب غلام حسین خان صاحب کو جو که همارے سلسله کے ایک پاک نفس رکن هیں - بیعت لینے کے لیے منتخب کیا گیا جو اتفاق راے سے پاس هوا -

(۵) سید حامد شاہ صاحب کو جو سلسله کے ایک مهم پارسا اور متقی بزرگ هیں وہ بهی کئی اتفاق راے سے اسکے مجاز قرار دیئے گئے -

(۶) ایسے هي خواجه کمال الدین صاحب بهی بیعت لینے کے منصب کے لیے معین کیے گئے -

(۷) چونکه بعض احباب نے بیان فرمایا هے که صاحبزادہ صاحب نے احباب سلسله کو کہا هے که ترسیل زر انکے نام هونی چاهیے ' اور جس بات کی میر قاسم علي صاحب اڈیٹر الحق نے تصدیق فرمائي اسلیے اتفاق راے سے یه فیصله قرار پا یا که جبتک نتیجه ڈپرٹیشن سے اطلاع نه هو - ارکان انجمن مضامات سے روپیه ارسال نه کریں -

(۸) یه بهی اتفاق راے سے پاس هوا که در صورت انکار جناب صاحبزادہ صاحب ممبران ڈپرٹیشن حضرات ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب مولوي محمد علي صاحب ایم اے - شیخ رحمت الله صاحب و ڈاکٹر سید محمد حسن شاہ صاحب سے ملکر جو فیصله سلسله کے انتظام کے متعلق قرار دیں وہ قوم کیلیے - واجب العمل سمجها جاوے -

راقـــم

سکریٹري مجلس توري لاهور

15

جام جهــان نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بہرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسی کار آمد ایسی دلفــریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یــہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' کالے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کہیں دیکھی نــہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچــسپ حالات هر ایک جگــہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصــر - افــریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دخانی کانیں اور صنعت و حرفــت کی باتیں ریل جہاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایہ وغیــرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجالیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنــٹی ۵ سال قیمت صرف چهہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک مرتبہ آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهہ روپیہ -

آٹهہ روزہ واچ

گارنــٹی ۸ سال قیمت ٦ چهہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹهہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چهہ روپے - زنجیر سنہــری نہــایت خوبصــورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹهہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹهہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندهسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئی هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ راتکو اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرہ سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم دستیجہ سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے - جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی هرمونیم کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی هیں - اپنا پتــہ صاف اور خوشخط لکھیں انکا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۱۳ ۵ - مقــام توهانہ - ایس - پی - ریلــوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

خریداران الهـــلال کے لئے

خـــاص رعایت

یہ گھـڑیاں سـوئس واچ کمپنی کے یہاں اسی قیمت میں ملتی ہیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سائز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی - گارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -
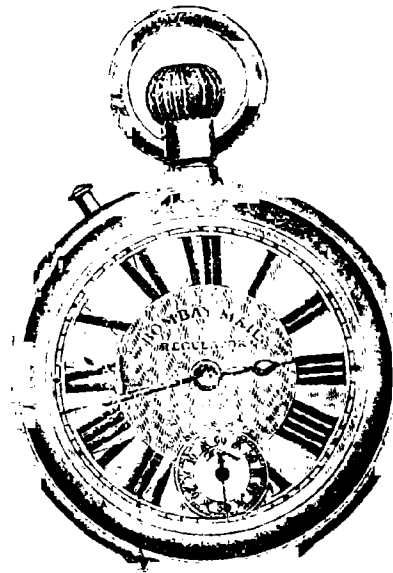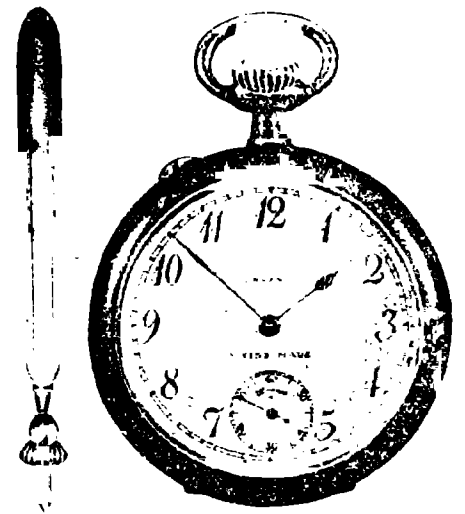
اربانـہ اکسٹـرا فـلاٹ فرس واچ - سنہری سرلین - سائز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - ہانڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل ہانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۶ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنـہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۶ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وائنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - ہنج باک - پن ہانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وائنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - ہنج باک - پن ہانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئین زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۶ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہلال کا حوالہ نہیں ہوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ہوگی -

یہ گھڑی نہایت عمـدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ اوپـن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ پن ہانـڈست مکانیزم کیس وائنڈنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل ہانـڈس - بـزل ست اور مصنوعی جواھـرات - اسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم اسنپ باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنـہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منٹ سلینڈر اسکیپمنٹ پن ہانـڈست مکانیزم - کیس وائنڈنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل ہانـڈس - بـزل ست اور مصنوعی جواھـرات - اکسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم اسنپ باک -

بالکل نمبر ۶ کی طرح بغیر جواھرات -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

المشتہر کے - بی ... اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ ...

[1]

جسکا درد وهي جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکهئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتورہ - بهنگ - بلاڈونا - پوٹاسرایي - اوڈالڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف همارا هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۲ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

[3]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني لطافت اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آعامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه کلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور عضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون سالم پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه چار آنه
" چهوٹي بوتل باره آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

[24]

یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یه دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنهوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجه سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وه مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نهایت مفید هے نه عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بهي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هوجاتي هے اور فائده دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه علاوه محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانه میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یه گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو ' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کهو دیتي هے ' اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئي هے - پندره دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت في ڈبه ۳ روپیه آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معده ' جگر ' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نهایت موثر - اور تبخیر معده کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیاده تفصیل کي ضرورت نهیں هے - قیمت في ڈبه ۵ روپیه علاوه محصول ڈاک

نـــوٹ - تمام مذکوره بالا ادویه زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں

پرچه ترکیب همراه ادویه - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکه چوتهائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حواله ضرور دیں - فرمایش اس پته سے هوں :

منیجر یوناني فارمیسي گول بنگله افضل گنج - حیدر آباد دکن

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیم اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم

20

هر فرمـایش میں الهـلال کا حوالہ دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ آف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اوراب دس ۱۰ روپیه - کپڑونکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۱۶۴ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدین دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal
Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پـوٹـــن ٹائـــن

— * —

معجز نمـــا ایجـــاد اور حیـــرت انگیز شفـــا - دماغ کي شـــکایت کو دفع کرنے کیلیے - مرجهائے هوئے دلکو تازہ کرنیکے لیے - هسٹریه اور کلوروٹک کے تکلیفوںکا دفعیہ نرو میں قوت پہونچانا - بڑهاپے کو جواني سے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خـاص علاج - مرد اور عورت دونوںکے لیے مفید - قیمت دو روپیہ فی باکس جسمیں چالیس گولیاں هوتي هیں -

---

زیمنوٹن - ضعف باہ کا اصلي علاج - اور نهایت تیز بهدف دوا اسکے استعمـــال کرتے هي آپ فائدہ محسوس کرینگے -

قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائیکرولین — هاید روسیل کا نهایت مجرب دوا - دس دنکے لیے چار روپیه اور ایک مهینه کے لئے دس

ڈاٹین اینڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکته -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist,
Post Box 141 Calcutta.

دماغي قوت کا مجـــرب دوا

— * —

ڈاکٹر ٹیلر - سي - روي کي مجرب دوا سے فوراً دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کیفیت سے اطلاع دیجاویگي - پانچ روپیه في شیشي -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

نصف قیمت پسند نهونے سے واپس

همارے نئے چالان کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چودہ آنه اور نو روپیه چودہ آنه نصف قیمت تین روپیه پندرہ آنه اور چار روپیه پندرہ آنه هر ایک گهڑي کے همراہ سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چودہ آنه اور تیرہ روپیه چودہ آنه نصف قیمت - چار روپیه پندرہ آنه اور چهہ روپیه پندرہ آنه باندهنے کا فیتہ مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم مزید فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یہ ساگن کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمدہ اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراہ ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۳/۱۰ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش جسکے

استعمال سے مردہ لوگوں میں تازگي اجاتي هے - اور کهوئي قوتیں پهرپیدا هوجاتي هے اسکے خارجي استعمال سے کسي طرحکي تکلیف نهیں هوتي هے - قیمت دو روپیه فی شیشي - محصول ڈاک علاوہ -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمـــال سے بغیرکسی تکلیف کے تمام روئیں اڑجاتے هیں -

آر - پي - گهوس

تین بکس آٹهه آنه علاوہ محصول ڈاک

نمبر ۳۰۶ اپر چیت پور روڈ - کلکته

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني - ممسک سبلیکا — جسکے خواص بہت سے هیں جس میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي - جواني دائمي - اور جسم کي راحت - ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش آپ ضرورت هے -

راما نرنجن تیله اور پرنمیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے اپنا اجداد سے پایا جو شهنشاہ مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهیں ' اور درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

۱۰ رفتار فل کانپهر" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه بارہ آنه -

ممسک پلس اور الکٹریک ریگر پرسٹ پانچ روپیه بارہ آنه محصول ڈاک ۶ آنه -

یوناني قوت پاؤڈر کا سامپل یعنی سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

تار کا پته " بیگم بهار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

پچاس برس کے تجـربہ کار

رائے صاحب ڈاکٹر کے - سی داس کا آرالا ساهائے - جو مستورات کے خاص بیماري کے لیے عجیب دوا مبتلائے ایام کے زمانه میں وغیرہ -

گولیـاں — ایـک بکس ۲۸ گولیونکی قیمت ایک روپیه -

مستورات کے بیماریونکے لیے نهایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے اطلاع کیجائیگي -

سواتیسهـــائے گولیـاں

مردونکے نروس بیماري کے لیے نهایت مفید اور مجرب هے اپ ایک مرتبه استعمال کریں اگر فائدہ نهو تو میرا ذمه -

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سال ویٹي یه دو ایک عجیب اثر پیدا کرتا هے نوجوان بوڑها - مجرد هو یا شادي شدہ سب کے لیے یکساں اثر -

S. C. Roy M. A.
N.o. 36 Dhurrumtala
Street, Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن)

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۳ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۴

Calcutta: Wednesday, Apprail 8 1914.

مملکت چین اور پیروان اسلام

پیکن دارالحکومت میں " مکتب رشادیہ " کی تاسیس
جسمیں چینی زبان کے علاوہ زبان عربی اور علوم اسلامیہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے

ادرشه نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یه کمپني نهیں چاهتي هے که هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصه نه لیں لهذا یه کمپني امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے :—

(۱) یه کمپني آپکو ۱۲ روپیه میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیه روزانه حاصل کرنا کوئی بات نهیں -

(۲) یه کمپني آپکو ۱۵۵ روپیه میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیه حاصل کرنا سهل هے -

(۳) یه کمپني ۶۰۰ روپیه میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزه اور گنجي دونوں تیار کي جاسکے تیس روپیه روزانه بے تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یه کمپني آپکي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتي هے -

(۵) یه کمپني هر قسم کے کاتے هوئے اون جو ضروري هوں محض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتي هے - کام ختم هوا - آپنے روانه کیا اور اسی دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف یه که ساتهه هي بننے کے لیے چیزیں بهي بهیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري (کلکته) :— میں نے حال میں ادرشه نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بهت تشفي هے -

اي - گورنله راؤ پلیڈر - (بلاري) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي هوں که میں ۶۰ روپیه سے ۸۰ روپیه تک ماهواري آپکي نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

شمس العلماء مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے هیں ؟

—(*)—

ادرشه نیٹنگ کمپني کے موزه پهنچے اور مجھے اس باتکے کهنے میں کوئي تامل نهیں که اسکي بناوٹ یورپ کي ساخت سے کسی طرح کم نهیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکها هے اور میرا خیال هے که هر شخص باساني اسے سیکهه سکتا هے -

چند ... اخبارات هند کی راے

— * —

بنگالي — موزه جو که نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے هیں اور جو سودیشي میله میں نمایش کے واسطے بهیجے گئے تهے نهایت عمده هیں اور بناوٹ بهي اچهي هے - محنت بهي بهت کم هے اور ولایتي چیزونسے سر مو فرق نهیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشه نیٹنگ کمپني کا موزه نهایت عمده هے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا که ایک شخص اس مشین کے ذریعه سے تین روپیه روزانه پیدا کرسکتا هے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعه چهوڑ دیں تو اس سے بڑهکر افسوس اور کیا هوسکتا هے -

ادرشه نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکته

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-12

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۴ — کلکته : چهار شنبه ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری — جلد ٤
Calcutta : Wednesday, Aprail 8 1914.

فہرست

تصاویر

اطلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کردیں جو آٹهه روپیه سالانه قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالي مسئله بغیر قیمت کے بڑهاے حل هوجائیگا ، اور صرف یهي نهیں که وه قائم رهیگا بلکه اسکے هر صیغه میں کافي وسعت اورترقي هو جائیگي -

منیجر

افکار و حوادث

مسئلهٔ بقاؤ اصلاح ندوه

" شریعت " اور علماے ندوه

تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم !

۲۶ کو موجوده حکام ندوه نے جلسهٔ انتظامیه کے ممبروں کو جمع کیا تها تاکه طلبا کے اسٹرائک کے قضیه کا فیصله کریں - یه جلسه بهي عجیب تها جسمیں خود مدعا علیه جج بنکر آے تهے - یه سارا فساد اسي عجیب و غریب جلسهٔ انتظامیه کا نهیں هے تو اور کس کا هے ؟ اگر ایک با قاعده مجلس آمره و نافذه موجوده هوتي تو بد بخت ندوه کا یه حال هي کیوں هوتا ؟

خود کوزه و خود کوزه گر و خود گل کوزه !

یهي سبب هے که سب سے پہلے میں نے " جلسهٔ انتظامیه " کي حالت پر توجه کی اور اسکي حقیقت سے ارباب کار کو واقف کردیا - میں عدالة ' قانون ' قواعد ' اور جماعت کے نام سے یه عقیده رکهنے کا حق رکهتا هوں که ندوة العلما کي موجوده مجلس انتظامي ایک بے قاعده بهیڑ سے زیاده نهیں هے ' جو چند شخصوں نے قانون و جماعت کي بدترین توهین کرکے ایک خانه ساز صحبت باده و طرب کی طرح بنا لي هے - اور کسي گهر کي تقریب پر محلے والوں کو نیوته بهیجکر نه بلایا ' ندوه کے " عظیم الشان انتظامي ممبروں " کو کرایه بهیجکر جمع کرلیا - فرق هے تو صرف اتنا هے که وهاں دلفریب مشاغل اور دلپسند مناظر کا بهي دار العلوم کے سابق مکان کي صحبتوں کي طرح کچهه سامان هوجاتا هے - اس بے قاعده بهیڑ کي بے لطف غرض پرستیوں اور بے مزه نفسانیت کے هنگامهٔ باطل میں یه بهي نهیں !

ایک نواب صاحب کے هاں مجلس طرب منعقد تهي ' اور شهر کي ایک نستعلیق اور بذله سنج طوائف مجرا دے رهي تهي - جلسے میں ایک مقدس صورت مولوي صاحب بهي کهیں سے آ نکلے تهے - کبهي کبهي ایسے اتفاقات حسنه بهي پیش آجایا کرتے هیں - ابهي کل کي بات هے که دار العلوم ندوه کے سابق مکان میں فتنه گراں بازاري کا اجتماع هوا تها ' اور مقدس ناظم صاحب ندوه مع حلقهٔ

SEWING MACHINES
KNITTING
THE ADARSHA KNITTING Co
Importers Manufacturers
General Merchants & Commission Agents
CALCUTTA

کام کو بھی عام انسانی قواعد و اصولوں کی بنا پر نہیں کرنا چاھتا ' اور میرے تمام کاموں اور صداؤں کا محور صرف شریعت ھی کا حکم ھے ' اور کچھہ نہیں - بہت سی ایسی باتیں ھیں جنکے کہنے میں نئے دور کے بعض ارباب اصلاح بھی میرے شریک ھیں' مگر مجھہ میں اور انمیں بڑا فرق یہی ھے کہ وہ قانون ' سیاست ' حریت ' اجتماعیت ' اور آداب و تمدن کی بنا پر کہتے ھیں' پر میں صرف شریعت کی بنا پر - میں سچ سچ کہتا ھوں (و اللہ علی ما اقول شہید و ھو یعلم سری و علانیتی) کہ جب کبھی کوئی معاملہ ملک میں چھڑتا ھے تو میں عرصے تک خاموش رھتا ھوں ' اور اپنے دل سے فتوا طلب کرتا ھوں کہ ایمان اور شریعت کیا کہتی ھے ؟ پھر جب پوری طرح مطمئن ھو جاتا ھوں تو اپنی آواز بلند کرتا ھوں - وہ آواز میری نہیں ھوتی بلکہ حق اور شریعت کی آواز ھوتی ھے' اور دنیا میں کوئی نہیں جو صداے شریعت کو شکست دیسکے : بل نقذف بالحق علی الباطل ' فیدمغہ فاذا ھو زاھق ' و لکم الویل مما تصفون ! (۲۱ : ۱۹)

ندوۃ العلما کے متعلق بھی تم جانتے ھو کہ میں عرصے تک خاموش رھا اور اپنے ضمیر سے سوال کرتا رھا - جبتک مجھے حالات شخصی جھگڑوں اور فریقانہ تنازعات کی شکل میں نظر آے میں کچھہ نہ بولا اور ایک حرف بھی نہیں لکھا ' کیونکہ خدا تعالی کے فضل نے مجھے جو قوت کار عطا فرمائی ھے' یقین کرو کہ میں اسے چند حقیر اور فانی ھستیوں کے منافع کیلیے ضائع نہیں کر سکتا ' اور اگر ایسا کروں تو خدا مجھسے اپنا رشتہ کاٹ لے ' اور مجھے جنگل کی ایک سوکھی لکڑی کی طرح آگ میں ڈالدے - میں حق کی خاطر دشمنوں میں گھرا ھوا ھوں ' اور ایسی ایسی قوتیں میری دشمن ھیں جنکے ھاتھہ میں قانون کا آلہ ' جیلخانے کی کوٹھریاں' اور سولی کے تختے ھیں - پر باوجود اسکے کہ اس نصف صدی کے اندر کسی انسان کو بھی ایسی بے پردہ صاف بیانی کی توفیق نہیں ملی جیسی کہ اس عاجز کو بارگاہ الہی سے مرحمت ھوئی ہے' وہ مجھپر قابو نہ پا سکے اور خدا نے مجھے چھوڑ دیا تا کہ میں اپنے کاموں کو پورا کرلوں - انھوں نے اُن لوگونکو پکڑا جنھوں نے کوئی ادنی سا اشارہ کر دیا تھا ' پر وہ اس سے متعرض نہوے جسنے صاف صاف انا الحق کے نعرے لگاے، نہ - بہت ممکن ھے کہ اب ایسا ھو' مگر بیچ ہونے کی فرصت تو مجھے مل ھی گئی - وعلی اللہ فلیتوکل المومنون !

پھر کیا تمھاری عقل اسے قبول کرتی ھے کہ جس شخص کا یہ حال ھو' وہ چند انسانوں کی خاطر اپنے کاموں کو بالکل بھلا دیگا ' اور لوگوں کو اُس شے کی طرف بلائیگا ' جسکی تصدیق اسکے اندر سے نہیں ھوتی ؟ فہل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ؟

ھاں' تم شریعت کے حامل اور مفتی ھو تو میں بھی صرف شریعت ھی کیلیے رو رھا ھوں - اسکے سوا میرا کوئی مطالبہ نہیں - میں دیکھہ رھا ھوں کہ ندوۃ العلما کے کاموں میں شریعت کو مٹایا جا رھا ھے ' اور وہ سر سے لیکر پیر تک اپنے کسی کام میں بھی شریعت کے مطابق نہیں - جب مجھے اسکا اطمینان ھوگیا تو میں نے زبان کھولی اور قلم کو دل سے اٹھے ھوے افکار کا تابع کردیا - اب میرا اور تمھارا معاملہ صرف شریعت ھی کیلیے ھے - جب تک شریعت کے احترام کا ندوہ یقین نہ دلادیگا ' میں تمھیں چھوڑ نہیں سکتا - تم کسی طرح بھی مجھسے بھاگ نہیں سکتے - مجھسے بچنے کیلیے تمھارے پاس کوئی گوشہ نہیں - میں جو کچھہ سمجھہ رھا ھوں اگر یہ غلط ھے تو خدا را شریعت ھی کے نام پر آؤ اور مجھے بتلا دو - میں خداے شریعت کی قسم کھا کر کہتا ھوں کہ اگر تم نے اپنے تئیں شریعت کے مطابق ثابت کر دکھایا تو سب سے پہلے جو شخص تمھارے ھاتھوں پر جوش احترام سے بوسہ دیگا وہ میں ھوں - چھوڑ دو مولانا شبلی کی معتمدی کے قصے کو اور اُنکی سرگذشتوں کو - جماعت کا سوال اس سے بہت زیادہ محترم ھے کہ ایک دو ھستیوں کا نام لیا جاے ' اور میرے عقیدہ میں تو وہ بھی تمھارے ساتھہ ان تمام مفاسد کے جوابدہ ھیں - آؤ ' صرف اُسی شریعت کے نام پر ھم تم فیصلہ کرلیں جسکی بنا پر تم نے اسٹرائک کیلیے فتوا دیا ھے - ھم میں اور تم میں شریعت کے سوا کوئی حکم نہو : تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ! آؤ اور اُٹھو ' تاکہ اس دور رسوم میں حق اور راست بازی کے سچے فیصلوں کی ایک نئی نظیر قائم کردیں اور دنیا کو دکھلا دیں کہ مدعیان علم و پیشوائی میں اب بھی خوف الہی اور راست بازی باقی ھے ' اور انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کا حکم اب بھی انکے دلوں کو نرم کرسکتا ھے - ساری تجویزوں اور تمام اخبارات کے مضامین کو یک قلم ملتوی کرکے ھم تم ایک مقام پر جمع ھو جائیں ' اور شریعت کی کتاب کو سامنے رکھکر اسپر قسم کھالیں کہ " اللہ کو حاضر و ناظر سمجھکر اور ھر طرح کی نفسانیت اور ذاتی غرضوں کی نجاست سے ضمیر کو پاک کرکے ' شریعت اور اُمت کی بہتری کو اپنے سامنے رکھیں گے ' اور سچے روحوں اور راست باز انسانوں کی طرح جو کچھہ کھلا کھلا شریعت کا حکم ھوگا' اُسے فوراً مان لینگے - اگر ایسا نہ کریں تو : لعنۃ اللہ علی الکاذبین ! "

اگر تم نے ایسا کیا تو سارے جھگڑے لمحوں میں ختم ھو جائینگے - پھر اسے وہ لوگو کہ اپنی شریعت پرستی پر مغرور ھو' کیا تمھیں یہ فیصلہ منظور ھے ؟

آخر میں اُن علماء سے جنھوں نے ۲۶ کے جلسے میں اسٹرائک کو خلاف شریعت قرار دیا ھے ' درخواست کرتا ھوں کہ وہ اپنا فتوا شائع کردیں تا کہ معلوم ھو کہ قران و حدیث کے کن دلائل کی بنا پر یہ فتوا دیا گیا ھے ؟

سات نئے طلبا کے اخراج کا حکم

جلسۂ انتظامیہ کے فیصلے کا بقیہ حصہ اب معلوم ھوا ھے کہ علاوہ مولوی محمد حسین صاحب کے سات دیگر طلبا کیلیے بھی اخراج کا فیصلہ کیا گیا ھے - انا للہ و انا الیہ راجعون - خیر ' یہ جو کچھہ کرنا چاھتے ھیں کرلیں - چند روزہ حکومت اور باقی ھے - عنقریب کھل رھیگا کہ اپنی قوۃ کی نسبت یہ کیسے دھوکے میں گرفتار تھے ؟ طلبا نے اسٹرائک کرنے کے بعد ابتک نہایت امن پسندی اور عمدہ رویہ کا ثبوت دیا ھے - اُنہیں قوم پر اعتماد کرنا چاھیے اور یقین کرنا چاھیئے کہ انکے فیصلے کی اپیل کیلیے ابھی بہت سی عدالتیں باقی ھیں' اور یہ جو کچھہ ھوا قانون نہیں بلکہ قانون کا مضحکہ تھا - کلکتہ کی مجلس نے اسٹرائک کے ختم کردینے اور محمد حسین کے داخل کرلینے کا مشورہ دیا تھا ' اور یہ حالت موجودہ اس سے زیادہ باھر کے لوگ حکم دار العلوم کا ساتھہ نہیں دیسکتے - بہتر تھا کہ وہ اس مشورہ پر عمل کرتے - انتہائی ذلت و خسران کے بعد گزرے ھوے وقت کو یاد کرنا کچھہ مفید نہ ھوگا : فسیعلمون من ھو شر مکاناً و اضعف جنداً ؟

مصاحبین و طلباے مدرسه کے رونق افروز تھے شاید اسلیے که
دو چار سبق اس مدرسے کے بھی گاہ گاہ ہو جایا کریں تو خشکی
دماغ اور یبوست طبع کیلیے اچھا نسخه هے :

یارب به زاهـدان چه دهی خلد رائـگاں ؟
ذوق بتــاں نه دیدهٔ و دل خوں نکردہ کس !

بہر حال مجلس طرب گرم تھی - طوائف گاتے گاتے ایک پر
معامله شعر پر پہنچیں اور اسکے بتانے کیلیے کسی قدر بے پردہ
اور زهد شکن اشارات سے کام لینا پڑا - بھلا مولانا امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر کے فرض مقدس سے کیونکر غفلت کرتے ؟ واعظانه
و مفتیانه فتوا دیا که یه حرکت بالکل شرع کے خلاف هے - طوائف
نے هاتھه باندھکے عرض کیا که " قبله وکعبه ! اگر یه شرع کے خلاف
هے تو اور جو کچھه هو رها هے یه بھی کون مستحب اور سنت هے ؟ "

یہی حال اس جلسهٔ انتظامیه کا بھی تھا جو ۲۶ کو لکھنو میں
کرایه کے ممبروں سے بھرنی گئی تھی - سنا گیا هے که سب سے پہلے
ممبران کرام نے یه بحث کی که اسٹرائک شرع کے مطابق بھی هے
یا نہیں ؟ پھر خود هی فتوا دیا که بالکل شرع کے خلاف هے -
لیکن سوال یه هے که سرے سے خود جلسهٔ انتظامیه جو کچھه کر رها
هے ' وهی کونسا شریعت کا اسوهٔ حسنه هے ؟

جو جلسهٔ انتظامیه سرے سے شریعهٔ اسلامیه کے اصل اصول " شوریٰ "
کا تباہ کن هو ' جس نے " و شاورهم فی الامر " اور " امرهم شوریٰ
بینهم " کے مقدس احکام کی ایسی منکرانه توهین کی هو جس
سے بڑهکر اور کوئی توهین نہیں هوسکتی ' جس نے ندوہ کی ریاست
و نظامت کے حق شرعی کو جماعت اور اجماع امت سے غصب کر
کے چند مفسدین و اشرار کے سپرد کردیا هو ' جسکی مجلس انتظامی
کے ممبروں کے انتخاب میں عام مسلمانوں کی آواز کو کوئی حق
نه دیا گیا هو جو انکا حق دینی هے ' جو شریعت کے احیاء کے
دشمن اور امۃ مرحومه کی اصلاح و ارشاد صحیح کے اعدی عدو هوں '
جسکے صیغهٔ مال کو بغیر مشورہ و حصول آرا معض ایک شخص اپنی
ذاتی جائداد کی طرح بے دریغ خرچ کرڈالے ' حالانکه بیت المال سے
ایک بالشت کپڑا لینے کا بھی عمر فاروق اعظم (رضی الله تعالی
عنه) کو حق نہو ' جسکی تعمیرات کا حساب مانگتے مانگتے لوگ
تھک جائیں مگر انہیں نه دکھلایا جاے اور آجتک شائع نہوا هو '
جسکا ناظم نوجوان طالب علموں کو لیکر رنڈیوں کے جمگھٹے میں
بیٹھنے سے نه شرماے اور اپنی اس معفل طرازی سے طالب علموں
کے پر آرزو دلوں کو جرأت دلاے ' جسکے ممبر بڑی بڑی رقمیں
لیکر اور نذرانے وصول کرکے جلسوں میں آئیں اور اس طرح ندوہ
کا تمام اندوخته اسی میں اڑ جاے ' جس کے ارکان کے اخلاق
دینی کا یه حال هو که ندوہ سے تو یه کہکر روپیه وصول کریں که
تمهاری طرف سے لکھنؤ کانفرنس میں وکیل بنکر جا تے هیں ' اور
نواب معسن الملک سے بھی کرایه منگوائیں که کانفرنس کیلیے آتے
هیں ! جو برسوں تک کرنیل عبد المجید کے ذاتی فوائد کیلیے
اپنے ایک پیسہ سفیر کو وقف کردیں جهازیوں میں وہ گورنمنٹ
کی پرستش اور پوجا کا وعظ کرے اور پچاس سے ۷۰ روپیه تک
تنخواہ بد بخت ندوہ دے ! جسکا ناظم اپنے رهنے کا مکان بھی ندوہ
کے روپیه سے لے ' اور لکھنؤ سے آگرہ تک کا سفر کرے تو ۴۹ روپیه
کی لعنت ندوہ کے سر ڈالے ' غرضکه جس جماعت کی شریعت
پرستی اور تدین و تقدس کے اعمال حسنه کا یه حال هو ' آج اسے
یه کہتے هوے شرم نہیں آتی که اسٹرائک شرع کے خلاف هے '
اور هم به حیثیت علماے دین اور مفتیان شرع متین هونے کے
اس کے خلاف فتوی دیتے هیں ؟ سبحان الله ! ندوہ کے ممبروں
اور حکام کو آج برسوں کے بعد شریعت یاد آگئی ' اور صرف اسی
کے تحفظ کیلیے طلبا کے خلاف فیصله کرنے پر مجبور هوے ! وہ ندوہ
که سر سے لیکر پیر تک اسکا وجود شریعت کی توهین اور دین مقدس
کے احکام الہیه کی تذلیل هے ' طلبا کی اسٹرائک کو خلاف شرع
قرار دینے کا اپنے تئیں اهل سمجھتا هے ! اگر آج شریعهٔ اسلامی کا
سررشتهٔ افتا ایسے هی هاتھوں میں هے ' تو اس شریعت پر هزار
افسوس اور اس دین ایلیے صد هزار حیف جسکے حامل و مفتی
احبار و رهبان یہود کے ایسے پیروز هوں ! اتامرون الناس بالبر و تنسون
انفسکم ' و انتم تتلون الکتاب افلا تعقلون ؟

قران کریم نے جا بجا علماے یہود و نصاری کے اخلاق و عادات
بتلاے هیں ' اور مسیح نے اپنے زمانے کے صدوقیوں اور فریسیوں
کی تصویر کھینچی هے - میں سچ سچ کہتا هوں که وہ ان لوگوں
سے کچھه بھی برے نه تھے ' جو آجکل باوجود ادعاے علم و ریاست
دینی ' خود تو شریعت کے مقدس احکام کو ٹھکرا رهے هیں مگر دوسروں
کو شریعت کی خلاف ورزی کا مجرم بتلاتے هیں - غرور باطل اور
نفس خادع نے انہیں یه پٹی پڑها دی هے که چونکه همارے سروں
پر پگڑیاں اور همارے کاندھوں پر جبے هیں ' اور زمانهٔ مسیح کے
فریسیوں کی طرح هم عوام ملت کے سامنے مقدس و معترم سمجھے
جاتے هیں ' اسلیے هم جو چاهیں کرسکتے هیں -

مسیح نے کتنی سچی بات کہی تھی : " شریعت اسلیے هے
تاکه اسکے ذریعه یه دوسروں کو سزا دیں ' پر اسلیے نہیں هے که اسکے
حکموں کی بنا پر خود انهیں بھی سزا دی جاے " قران حکیم نے
بھی انکا قول نقل کیا هے که " یقولون سیغفر لنا " وہ شریعت کو
توڑتے هیں اور کہتے هیں که همارے لیے گناہ کوئی شے نہیں - وہ
تو معاف هی هو جائیگا : اولائک الذین طبع الله علی قلوبهم
و سمعهم و ابصارهم ' و اولائک هم الغافلون ! (۱۶ : ۱۰۹)

آہ ' اے گرفتاران نفس و مدعیان شریعت ! یه تم نے کیا کہا که
شریعت کے خلاف هے ؟ کیا واقعی تمهارے دل میں شریعت کا درد
هے ؟ اور کیا سچ مچ تم اس شریعت پر ایمان رکھتے هو جو محمد
بن عبد الله علیه الصلوة و السلام پر نازل هوئی هے ؟ اگر ایسا هی
هے تو پھر یه کیا هے جو هو رها هے ؟ ندوہ کی ساری مصیبتیں
کس کے ماتم میں هیں ؟ آہ ' اگر ایک لمحه اور ایک عشر لمعه
کیلیے بھی تمهیں خدا کی شریعت اور خدا کی قائم کی هوئی
امت کا پاس هوتا تو ندوۃ العلما کو یه روز بد کیوں دیکھنا پڑتا ؟
تم اپنے پانوں سے تو شریعت کو کچل رهے هو ' پر زبان سے کہتے هو
که هم شریعت کا حکم چاهتے هیں - تمهارے تمام کام یکسر شریعت
کی توهین هیں ' مگر طلبا سے کہتے هو که اپنی اسٹرائک کو شریعت
سے ثابت کریں - یاد رکھو که جس شریعت کا مقدس نام لیکر تم
نے میرے دل کو زخمی کیا هے ' میں بھی صرف اسی شریعت
کیلیے تمهارے آگے هاتھه جوڑتا هوں که خدا را فساد سے باز آجاو -
یه ممکن هے که مولانا شبلی کو دار العلوم کی تعلیم کا غم هو - ممکن
هے که بابو نظام الدین صاحب کو حساب و کتاب کا رونا هو - بہت
ممکن هے که ساری دنیا مجلسی قواعد و اجتماعی اصولوں کی
خاطر تم سے لڑے ' مگر یقین کرو که مجھے ان تمام باتوں میں سے
کسی بات کا غم نہیں هے - تم دو سال سے دیکھه رهے هو که میں کسی

الهلال

۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری

مدرسه اسلامیه

به سلسلهٔ " ندوة العلما "

مسوده فسان کا کامل بلوغ

نئے عهده داروں کا سازشي تقرر

مزعومه و مفروضه نظامت ندوة العلماء

(۲)

اے معة کف . زاریهٔ ندوه کهالي ؟
از پرده درون آے که ما محرم رازیم !

گذشته اشاعت میں بحث و نظر کیلیے بالترتیب تین طریقے پیش کرچکا هوں جنکے علاوه دنیا میں جواز و عدم جواز کے معلوم کرنیکا اور کوئي طریقه نہیں هوسکتا - آج چاهیے که بالکل اصول اور بحث حقیقت پر نظر رکهکر اس کار روائي کو الگ الگ ان هر طریقه سے جانچیں -

ابهی بحث و انکشاف کا بہت بڑا میدان باقي هے - علی الخصوص صیغهٔ مال اور تعمیرات کي داستان ' اسلیے بحث مختصر هوگي اور بالکل دفعه وار ' تاکه نتیجه بہت جلد سامنے آ جاے -

۲۰ جولائي کے جلسهٔ انتظامیه میں نئے عهده داروں کو مقرر کیا گیا هے - اس کارروائي کي صحت و عدم صحت اور جواز و عدم جواز کو تین حیثیتوں سے جانچنا چاهیے جو در اصل دو اصولوں سے عبارت هیں - یعني :

(۱) استحقاق و اهلیت کے لحاظ سے -
(۲) قوانین و قواعد کي بنا پر : ایک قواعد عمومي هیں - ایک خود ندوه کے قواعد -

(۱)

اهلیت کے معنی یه هیں که جس کام کیلیے جس شخص کو مقرر کیا جاے ' اسکے انجام دینےکي اقلاً ضروري قابلیتیں اسمیں موجود هوں -

یه ایک اي_ بات هے جسکے ماننے سے کسي صاحب عقل کو انکار نہوگا -

قابلیتوں پر نظر ڈالنے کي بهی دو صورتیں هیں - ایک یه که اس قسم کے کاموں کیلیے عام اوصاف و صفات جو هونے چاهئیں ' انکي جستجو میں نکلیں -

دوسري یه که هر کام اپنے اندر بعض خصوصیتیں رکهتا هے ' اور یهي خصوصیات اس کام کو دوسرے کاموں سے الگ کرتی هیں اور اسکي هستي کي اصلي روح هوتی هیں - منطق کی اصطلاح میں انهیں " فصل " کہیے -

انجمن ' مدرسه ' کلب ' مسجد ' تماشا گهر ' سب کے سب انسانوں کے جمع هونے کے مقامات هیں - لیکن انجمن کا اجتماع اور هے ' مدرسه کا اور ' مسجد کا اور ' اور فٹ بال کے میدان کا اور -

پهر ان میں بهی هر قسم کا اجتماع باهم یکدگر خصوصیات رکهتا هے - انجمن حمایت اسلام ' ندوة العلما ' ایجوکیشنل کانفرنس ' مسلم لیگ ' سب انجمنیں هي هیں - لیکن ان میں سے هر انجمن کي الگ الگ خصوصیات بهي هیں ' اور وهي انکي زندگي کی بنا اور انکي هستي کي ضرورت هیں -

پس اهلیت اور قابلیت کے جانچنے کیلیے همیشه یهی دو طریقے هونگے که عام حیثیت سے ایسے کاموں کیلیے جس قسم کي قابلیتوں کي ضرورت هو ' پہلے انکو تلاش کیا جاے - اسکے بعد اُس کام کي خصوصیات اور مختص امور کو پیش نظر لاکر اسکے انجام دینے کي قابلیت جانچي جاے -

میں شرمنده هوں که ایسی بے حقیقت کارروائیوں کیلیے ایسي اصولی اور عظیم الشان تمهیدوں کے بیان کرنے میں وقت ضائع کر رها هوں اور اسطرح نا اهلوں کو اُنکي حیثیت سے زیاده اهمیت دے رها هوں ' مگر کیا کروں که قوم کي غفلت سے یه معامله یہاں تک پہنچ گیا هے اور اب اسکو صاف کرنے کے لیے قیمتي وقت اور باتوں کو ضائع کرنا هي پڑتا هے -

بهر حال اهلیت جانچنے کے یهي دو قدرتي وسائل هیں - البته همیں یاد رکهنا چاهیے که قوم میں قحط الرجال هے ' اور هماري موجوده قابلیتیں ایسي نہیں هیں که هم کسی انجمن کا عهده دار تلاش کرنے کیلیے بہت هي بلند معیار اپنے سامنے رکهیں - ایسا کرینگے تو همیں آدمیوں کا ملنا مشکل هو جائیگا - پس ندوة العلما کے ناظم کیلیے بهي گو بحث اصول کي بنا پر هو ' لیکن قابلیت کا معیار بہت بلند نه رکها جاے ' اور ادنی سے ادنی درجه کا مستحق ناظم بهي اگر همیں ملجاے تو بلا تامل قبول کر لینا چاهیے -

آخر علي گڈه کالج کو هر سکریٹري سر سید احمد کا سا تو نہیں ملا ؟ حقیقت اور قابلیت کا کہاں تک پاس کیجیگا ؟ جی چاهتا هے که آج قوم کا هر فرد غزالي و فارابي هو ' اور اپني هر انجمن کا ناظم اُسي کو بنالیں جو سر سے لیکر پیر تک علم و اهلیت کا پیکر و مجسمه هو ' لیکن ایسا چاهنے سے کیا هوتا هے ؟ جب قابلیتوں کا قحط هے اور هر جانے والا اپني خوبیوں کو اپنے ساتهه لے جاتا هے تو اسکے سوا چاره نہیں که اپنی نظر بلند نه کیجیے اور خود هي معیار انتخاب آسان بنا دیجیے - کم سے کم بهي جو کچهه ملجاے ' اُسے اس طرح پسند کرلیجیے ' گویا آپکے لیے بہتر سے بہتر یهي هے -

(نظامت عام نظر سے)

یه سب کچهه سمجهه لینے کے بعد اب غور کیجیے که ندوة العلما کیلیے ناظم قرار دیا جاتا هے - ندوه عام حیثیت سے ایک انجمن هے ' اور اپني خصوصیات کے لحاظ سے احیاء ملت و دعوة دیني کي ایک تحریک جو علوم عربیهٔ و دینیه کي اصلاح کرده تعلیم کے ذریعه موجوده زمانے کیلیے جامع حیثیات علما پیدا کرنا چاهتي هے - اس بنا پر اُس نے ایک مدرسه قائم کیا هے - جسمیں :

(۱) نصاب قدیم کي اصلاح کي هے -
(۲) علوم ادبیه و دینیه کي تعلیم کا خاص اهتمام کیا هے -
(۳) نئي ضرورتوں کي بنا پر نئے علوم اور زبانوں کو شامل کیا هے -

مسئلۂ قیام الهلال

الهلال میں " مسئلۂ قیام الهلال کا آخري فیصله " پڑھکر اس نیازمند کو اور نیز تمام احباب شهر کو جس قدر صدمه هوا اسکا بیان کرنا الفاظ کي قدرت سے باهر هے - حضرت خود اندازہ فرمالیں که جن گم گشتگان ضلالت کو عرصے کي تاریکي کے بعد ایک هدایت کا ستارہ نظر آیا هو ' اسکے بهي غروب هوجانے کي خبر سنکر اسکے دلوں کا کیا حال هوگا ؟

یه بالکل سچ هے که الهلال اپني دعوۃ مقدسه کا فرض اولین ایک معجزانه قوۃ الهي کے ساتهه تهوڑے هي عرصے میں ادا کرچکا ' اور یه بهي بالکل درست هے که ایک عام بیداري اور ولولۂ عمل بالاسلام کو اس نے قوم کے هر طبقه میں پیدا کردیا هے ' اور کوئی نهیں جسکے سامعه تک ایک مرتبه بهي اسکي صداء حق پهنچي هو اور اسکے دلوں نے اسکا استقبال نه کیا هو - تاهم الهلال کا صرف اتنا هي کام نه تها ' اور جهاں اس تحریک کي عملي تکمیل کیلیے بهت کي خاموش منزلوں کي ضرورت هے ' وهاں اسکي بهي تو ضرورت هے که صداء غفلت شکن جاري رهے ' اور جو آگ سلگ اٹهي هے اسے برابر هوا ملتي رهي ؟ پهر اس سے بهي قطع نظر الهلال صرف ایک دعوۃ دیني هي کي حیثیت نهیں رکهتا ' بلکه وه تمام قوم میں ایک هی ادبي رساله ' ایک هي علمي رساله ' ایک هي آزاد سیاسي آرگن ' اور ایک هي یورپ کے اعلے نمونے کا جرنل هے - اس وقت تک جس جس شاخ پر اس نے توجه کي هے ' اس سے بڑهکر مضامین کسي دوسرے قلم سے نهیں نکلے هیں - پهر اگر جناب کا اولین فرض دعوۃ پورا هوچکا ' تو کیا قوم کیلیے ایک بهترین علمي ' ادبي ' اخلاقي اور سیاسي جرنل کي ضرورت بهي ختم هوگئي - حالانکه الهلال کو الگ کردینے کے بعد تمام ملک میں ایک رساله بهي اس درجه کا نهیں نظر آتا -

میري معلومات ممالک اسلامیه کي نسبت زیاده نهیں هے ' مگر جهاں تک مجهے معلوم هے ترکي اور مصر سے بهي کوئي ماهوار رساله اسقدر مختلف مذاقوں اور مختلف حیثیتوں کا جامع نهیں نکلتا -

پس فی الحقیقۃ الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي میں ایک هي هفته وار رساله هے - خدا کیلیے ' اسکے رسول مقدس کیلیے اس دین برحق کیلیے جس سے بڑهکر آپکو دنیا میں کوئي شے محبوب نهیں ' اس قران کریم کیلیے جسکے عشق میں آپ کا ایک ایک حرف ڈوبا هوا هے ' هم عاجزوں کي اس درخواست کو منظور کیجیے که الهلال برابر اسی آب و تاب سے جاري رکها جاے ' اور حضرت کي زندگي تک (جسکي طوالت و برکت کیلیے نهیں معلوم کتنے دلوں سے روز دعائیں نکلتي هیں) وه جاري رهے -

رها اسکا مالي مسئله تو خدارا اسقدر بے پروائي نه کیجیے - اور ایک سچے قومي کام میں اگر قوم مدد کرنا چاهے تو اسے قبول کرلیجیے - بڑي مصیبت یه هے که آپ کسي کو خدمت کا موقع دیتے هي نهیں - میں تو قسم خدا کي الهلال کیلیے اپنا سب کچهه لٹانے کیلیے هر وقت طیار هوں ' اور یقین فرمالیجیے که جو کچهه جناب نے اپنے سلسلے کے خاص خدام کا حال لکها هے ' اس سے بڑهکر هم مهجور طیار و آماده هیں - میں جس مکان میں رهتا هوں وه تقریباً دس هزار روپے میں بنکر طیار هوا تها - میں بخوشي اسے الهلال کي خدمت کیلیے نذر کرتا هوں - آپ مجهے اجازت دیجیے میں اسے فروخت کرکے روپیه بهیج دیتا هوں ' اور خود کرایه دیکر مکان میں رهتا هوں -

آه مولانا ! آپکو ابهي اپنا اثر اور اپني قوت معلوم نهیں - اگر خدا نے کوئي امتحان کا موقعه دیا تو آپکو معلوم هوگا که جو لوگ آپسے صدها کوس کے فاصلے پر هیں ' وه شب و روز آپکا تصور اور آپکي یاد اپنے لیے کس طرح عبادت سمجهتے هیں ؟

مضمون کے آخر میں آپنے دو هزار نئے خریداروں کیلیے لکها هے - میں نهیں سمجهتا که صرف اس سے کیا هوگا ' اور کب تک آپ اسکا انتظار کرینگے - جي ڈر رها هے که کهیں جلد آپ کوئي فیصله نه کر بیٹهیں - هم تو اپني جان و مال لٹانا چاهتے هیں ' اور آپ صرف خریداروں کا ذکر کرتے هیں - خیر دس خریداروں کی فهرست منسلک عریضه هذا هے ' انکے نام وي - پي - بهیجدیجیے - گرمیوں کي پوري تعطیل میں دوره کرونگا اور گانوں گانوں پهرونگا - لیکن ان باتوں سے میرے خیال میں تو کچهه هوتا نهیں - الهلال کے مصارف بے شمار هیں ' اور ضرورت هے که ایک بار کئي لاکهه روپیه صرف کرکے آپ اسکو اسدرجه وسیع و قوي کردیں که همیشه کیلیے وه مستحکم هوجاے - آخر میں پهر به هزار منت و عجز سائل هوں که میري درخواست بالا کو قبولیت عطا هو -

محمد حسین هڈ کلرک صاحب انجنیر بمبئی -

الهلال :

پچهلے هفته سے جو تحریرات آ رهي هیں ان میں سے صرف اس تحریر گرامي کو درج کیا گیا - جزا کم الله خیر الجزاء - آپکي محبت دیني اور جوش فدا کاري کا صله صرف خدا هي سے ملسکتا هے - لفظوں میں میں کیا لکهوں ؟ باقي جو عطیۂ محبت آپنے پیش کیا هے ' اسکي سر دست کوئی ضرورت نهیں هے - جس حال میں هوں مجهے اسي مین رهنے دیجیے - صرف خریدار بهم پهنچا کر آپ اس مسئله کو بهتر طریقه سے حل کر دینگے - اس سے زیاده کا طالب نهیں اور نه ضرورت هے - اپنے اصول سے مجبور هوں ' ور نه آپکي محبت فرمائي بڑي هی کشش رکهتي هے - الله ایسے قیمتي جذبات سے بهت جلد کام لے که ملة قدیمه کا اصلي خزانه یهي هے -

الهلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کی درخواست بهیجدیجیے -

میں پورے اطمینان کے ساتھہ کہتا هوں که یه لکهه پتي تاجر اتنا بهي نهیں جانتا که ندوه کے مقاصد و اغراض کیا کیا هیں ' اور اصلاح دیني و تعلیمي سے مقصود کیا هے ؟ انکو سمجهنا اور انکے مطابق ندوه کو چلانا تو ایک بهت هي بڑي بات هے - البته یه ضرور جانتا هے که ندوه میں اصلاح کے نام سے کچهه باتیں هیں ' اور جهاں تک ممکن هو مجهے انکی مخالفت کرني چاهیے ' اور انهیں مٹانا چاهیے - چنانچه اصلاح کی هر تحریک و تجویز کا وه همیشه اشد شدید منکر و عدو رها ' اور اسکی ایک بڑي فهرست عند الضرورت پیش کی جاسکتی هے -

اسکے معلوم کرنے کا ایک آسان طریقه یه هے که اهل علم کي ایک مجلس منعقد کي جاے اور اس دولت مند آدمی سے کہا جاے که ندوه کے اغراض و مقاصد بیان کرے - ساتهه هي ایک دن پیشتر سے اُسے خبر بهي دیدي جاے' اور کهدیا جاے که جس کسي سے پوچهه سکتا هے پوچهه لے' اور جسقدر ندوه کي رپورٹیں اور تقریریں چهپی هیں ' اُن سب کو چاٹ لے - میں سچ سچ کهتا هوں که باوجود اسکے بهي وه اس شے سے اسقدر ابعد و اجهل هے که کسي طرح بهي بیان نه کرسکے گا - اور گو چیختے چیختے تهک جاے' اور اُسکي گردن کي رگیں زخمي هو جائیں ' مگر پهر بهي ندوه کی حقیقت اسکے گلے سے نه نکل سکے گي !

(سو روپیه کا انعام)

مجهے اس پر اسدرجه وثوق هے که اگر مولوي خلیل الرحمن صاحب اِسے منظور کرلیں تو میں سو روپیے کے انعام کا اعلان کرتا هوں جلسے سے پہلے منشي احتشام علي صاحب یا مولوي محمد نسیم صاحب کے پاس (که موجوده نظامت کي گاڑي اسي جوڑي سے چل رهی هے) امانت رکهوا دونگا - انعام کا ذکر اسلیے کیا که مولوي صاحب کو یه شے ندوه کي نظامت سے بهي زیاده محبوب هے ' اور جب کبهي حضرت کے دونوں معشوقوں کے حسن میں مقابله آپڑتا هے ' تو اول الذکر هي کي محبوبیت اُنکے عشق کہن سال پر فتح یاب هوتي هے !

هست این قصهٔ مشهور و تو هم مي داني !

یا سبحان الله ! انقلاب دهر کا اس سے بڑهکر اور عبرت انگیز منظر کیا هوگا که ندوة العلما کي نظامت کا دعوا ایک ایسے شخص کو هو جو تمام اوصاف و فضائل ضرور یه ایک طرف رهے 'بدبخت ندوه کي حقیقت هي سے بے خبر هو' اور جسقدر جانتا بهي هو اسکا اشد شدید منکر و مخالف هو' پهر مولوي عبد الحي صاحب تحریک کریں اور دس آدمي بیٹهکر (جنکو غریب قوم کا جمع کرده روپیه کرایے کیلیے دے دیکر بلایا گیا هو) منظوري کا پروانه لکهدیں ؟

مدار روزگار سفله پرور را تماشا کن !

(اخــــلاق و ایثـــــار)

(۲) خیر - اسکو بهي جانے دیجیے - اگر علم و قابلیت نهیں هے تو نسهي - ایک دوسرا عالم اقلیم اخلاق و جذبات کا بهي هے جس کا ایک ذرهٔ فضل بهي حاصل هو جاے تو دماغي قابلیتوں کے بڑے بڑے خزانے اُسپر نثار کر دینے چاهئیں - هر شخص عالم نهیں هوتا مگر هر شخص کے پهلو میں دل ضرور هوتا هے - ایک جاهل شخص بهي اپنے اندر ایسے اخلاقي جوهر رکهه سکتا هے جسکے آگے بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کے دعوے هیچ هوں - مان لیجیے که وه اُن دماغي قابلیتوں سے محروم هیں جو نـدوه کي سکریٹري شپ کیلیے ضروري هیں ' لیکن اگر اُن میں قومي خدمت کا سچا ولوله هے ' اگر قوم کي شیفتگي و محبت نے اُنکے دل پر قبضه کرلیا هے' اگر وه اُسکي راه میں قربانیوں کیلیے طیار هیں ' اگر اُسکے لیے اپنے مال و متاع کا ایک تهوڑا سا حصه بهي لٹا سکتے هیں ' یعني اگر اُن میں ایثار و فدویت کا جذبه موجود هے ' تو پهر اُنسے بڑهکر اس میدان کا مرد اور کون هو سکتا هے ؟ قابلیت کهیں نه کهیں مل هي جالیگي - لیکن یه متاع عزیز تو بڑي هی نایاب هے - اسے کهو دینگے تو پهر کهاں سے هاتهه آلیگی ؟ ایک شخص قابل آدمیوں کو اپنے ماتحت رکهکر کام نکال لے سکتا هے - مصر کے تخت پر کافور حکومت کرتا هي رها جو ایک حبشي خواجه سرا تها ' اور متنبي جیسے مغرور عرب بادیه نے اُسکي مدح میں قصیدے لکهے - یه کوئي ایسي بات نهیں جس کا اسدرجه خیال کیا جاے - اصل شے سچے جذبات اور جوش ایثار و جاں نثاري هے - یه اگر ملجاے تو پهر تمام باتوں سے آنکهیں بند کر لیجیے -

اچهي بات هے - آئیے - اب اسي راه چلکر دیکهیں که همارے "ناظم صاحب" کهاں تشریف رکهتے هیں ؟ اگر ایک جلوهٔ حقیقت بهي نظر آگیا تو کم از کم میں تو وعده کرتا هوں که ندوه کي نظامت بلا غل و غش و بلا شرکت غیرے اُنکے حوالے کر دینے کا مشوره دونگا - اور اتنا هي نهیں بلکه انکے سپرد کرکے اندر سے کنڈي بهي لگا دونگا تا که اور کوئي دوسرا قـ ـه نه کرلے - پهر سکندر اعظم اگر ارسطاطالیس کو بهي بهیجیےگا که دروازه کهولدو ' جب بهي دروازه نهیں کهلے گا :

متفق گردید راے بو علي با راے من !

مولوي صاحب کا اولین وصف امتیازي جو تمام جنس علما میں انکے لیے بمنزلهٔ فصل کے هے' یه هے که وه دولت مند هیں' اور باختلاف روایت چار سے سات لاکهه روپیه تک انکا بینک میں موجود هے - نـدوه کي نظامت کے وه ایسے عاشق زار هیں که برسوں سے اسکے فراق میں مضطر و بیقرار هو رهے هیں ' اور بارها حاشیه نشینان بارگاه کے آگے آه و زاري کرچکے هیں که خدا را ' اور نهیں تو صرف ایک هي رات کیلیے اس شاهد بے پروا کو میرے حوالے کردو که برسوں کي دبي هوئي حسرتوں کیلیے ایک شب خلوت بهي بهت هے !

ایک بوسے پہ یه لڑائي ؟ حیف !
دس نهیں ' سو نهیں ' هزار نهیں !

پس اس راه میں ایثار جان سے پہلے ایثار مال کي جستجو کرني چاهیے که آجتک کسقدر انفاق ندوه کیلیے کیا جاچکا هے ؟

افسوس که همارے مولانا گو عشق پیشه هیں لیکن عمل اس پر هے :

گر جاں طلبد مضائقه نیست
زر مي طلبد' سخن درینست !

دنیا نهایت تعجب اور حیرت سے سنے گي که جس ندوه کي شیفتگي میں حضرت کا یه حال هے ' اُس بد بخت کے دامن محبوبیت کو اُنکي جیب عشق سے آجتک ایک پهوٹي کوڑي بهي نصیب نهیں هوئي هے ' اور اب مفروضه نظامت کے حصول کے بعد تو دست شوق کی جگه دست سوال بے غل و غش بڑهرها هے !

ان هـذا من اعـاجیب الـزمن !

اصـل یه هے که دولت سے کهیں زیـاده اس جان نثـار نـدوهٔ و خدمت ملت کے بخل کا هے ' اسکي دولت بینک میں رهتي هے مگر بخل کا آشیانه اسکے دل میں هے ' اور زر پرستي جب ایسي نو دولت طبائع میں بڑهتي هے تو لازمي نتیجه بخل هي هوتا هے :

زر پرستي مي کند دل را سیاه
آخر ایں صفرا به سودا مي کشد !

یه سچ هے که ندوه کي نظامت کے چشم و ابرو بڑے هي دلربا هیں' مگر محبوبهٔ لکشمي کي تیکهي چتونوں کے مقابلے میں تو همارے ادا شناس و نقاد حسن مولانا اس حسن ساده و بے نمک کے گهائل نهیں هوسکتے !

تم سے جهاں میں لاکهه سهي ' تم مگر کهاں !

اس شخص کے بخـل کے جو حالات میں نے سنے هیں ' اگر بیان کروں تو کئي صفحے اسي میں صـرف هوجائیں - اسکا صحیح اندازه صرف اس ایک هی بات سے کرلیجیے که نـدوه کی نظامت

وہ باقاعدہ انجمن ہے - مسلمانوں کا ایک عظیم الشان کام ہے - قوم کي خدمت کرنے والوں کا میدان عمل ہے - مختلف شاخوں کے عملہ اور کارکنوں کا مجموعہ ہے - مدرسہ ہے - تعلیم و تربیت کی جگہ ہے - اور اپني خاص و ممتاز خصوصیات بھي رکھتا ہے -

پس ضرور ہے کہ اسکا ناظم ایسا شخص منتخب کیا جاے جو صاحب علم و فضل ' منتظم و مدبر ' کاردان و باخبر ' اور قوۃ عملي و ادارې رکھتا ہو - نیز قوم کي نظروں میں اپنے ان اوصاف کے لحاظ سے معروف ہو تا کہ وہ اسپر اعتماد کر سکے -

سب سے زیادہ یہ کہ قوم کي خدمت کا سچا ولولہ اسکے اندر ہو - ایثار اور قرباني کیلیے طیار ہو - قوم اور اسکے کاموں کیلیے کچھہ نہ کچھہ اپنا کھو سکے - کیونکہ یہ نہیں تو پھر باوجود ہر طرح کي قابلیتوں کے ایک جسد بے روح ہوگا -

ساتھہ ھي اسکي بھي ضرورت ہے کہ وہ ایک انجمن کا افسر اعلی ہوکر ایسا بے دست و زبان نہو کہ محض ایک ملبوس پتلے کي طرح جلسوں میں بٹھا دیاجاے - وہ ایک قومي انجمن کا سکریٹري ہوگا جسکے تما کام قوم کي توجہ اور تعلقات هي سے چل سکتے هیں - پس ضرور ہے کہ صاحب قلم و صاحب زبان ہو - اعلی درجہ پر نہیں تو سیدہے سادہے طریقہ هي سے لکھہ سکے اور بول سکے - علی الخصوص ایسي حالت میں کہ وہ ملک کي ایک عظیم الشان کانفرنس کا سکریٹري اور ایک تعلیمي مجلس کا افسر اول ہوگا -

یہ اوصاف عام حیثیت کے لحاظ سے هیں کہ تعلیمي و دیني انجمنوں کے ناظم میں ان اوصاف کا ہونا ضروري ہے -

(خصوصیات ندوہ)

اسکے بعد ندوہ کي خصوصیات سامنے آتي هیں - ندوہ محض انجمن هي نہیں ہے بلکہ ایک خاص طرح کي انجمن ہے - پس اسکے سکریٹري میں بھي اوصاف مندرجۂ صدر ایک خاص صورت میں ہونا چاهئیں - معیار ادنی سے ادنی درجے کا قائم کیجیے جب بھي اقلاً ندوہ کے ناظم کیلیے ضروري ہوگا کہ وہ "مسئلۂ تعلیم علوم اسلامیہ" اور "مسئلۂ اصلاح" کا اندازہ داں ہو جو ندوہ کے سب سے بڑے کام کا جوهر اصلي ہے - دار العلوم ندوہ دعوا کرتا ہے کہ وہ اپنے اصلاح یافتہ طریق تعلیم اور نصاب کتب سے ایسے علما پیدا کریگا جو قدیم مدارس عربیہ سے پیدا نہیں ہوسکتے - فن ادب اور فن تفسیر کے قدیم طریق تعلیم پر وہ معترض ہے اور اپنا ایک خاص طریقہ پیش کرتا ہے - پس یہ بھي ضروري ہے کہ اقلاً و تنزلاً وہ ایسا شخص ہو جو دار العلوم کي تعلیم و طرز تعلیم کي نگراني کرسکے

(موجودہ مدعي نظامت)

اب هم دیکھتے هیں کہ مولوي خلیل الرحمن صاحب نامي ایک بزرگ کو ندوہ کا ناظم قرار دیا جاتا ہے - یہ کون صاحب هیں ؟ کوئی مشہور صاحب علم و فضل هیں ؟ نہیں - کسي درسگاہ کے معلم هیں ؟ نہیں - کسي انجمن کے مشہور عہدہ دار هیں ؟ نہیں - عربي کے ماہر هیں ؟ نہیں - انگریزي کے گریجویٹ هیں ؟ نہیں - مسئلہ تعلیم و مسئلہ اصلاح سے خاص دلچسپي رکھنے والے هیں ؟ نہیں - خیر کم از کم اصلاح اور تجدید کے معتقد هیں ؟ نہیں - اچھا قوم انکو ان کاموں کي حیثیت سے جانتي ہے ؟ یہ بھي نہیں - آخر وہ کیا هیں ؟ یہ بھي معلوم نہیں - پھر کہاں جائیں ؟ اسکا بھي جواب یہي ہے کہ نہیں !

خیر - اگر قوم انہیں اب تک نہیں جانتي تھي تو اب جان سکتي ہے ' اور یہ کچھہ ضروري نہیں کہ صرف صاحب شہرت اشخاص هي صاحب حقیقت بھي هوں - کتني شہرتوں کے غلاف هیں جنکے اندر کچھہ نہیں ہے ' اور کتني هي علم و اهلیت کے خزانے هیں جو خاک گمنامي کے اندر چھپے هوے هیں ؟ همیں فیصلہ کرنے میں جلدي نہیں کرني چاهیے - جتنے حالات معلوم هوسکے هیں انکو سامنے لانا چاهیے ' اور مزید حالات ان لوگوں سے پوچھنا چاهیے جنهوں نے انکي آرزوے نظامت کو شرف قبولیت عطا فرمایا ہے -

پس جسقدر معلوم ہے پہلے آپ سن لیجیے - اسکے بعد غیر معلوم فضائل کیلیے معترک و مریدین کي خدمت میں چلیے گا -

(مولوي خلیل الرحمن صاحب)

(۱) مولوي خلیل الرحمن صاحب کے متعلق جسقدر حالات عام طور پر معلوم هیں وہ یہ هیں کہ انکے والد ایک مشہور عالم مولانا احمد علي مرحوم سہارنپوري تھے جنهوں نے صحیح بخاري کو ایڈٹ کرکے شائع کیا ' اور پھر صحیح مسلم مع شرح نووي کے اپنے مطبع میں صحت و خوبي کے ساتھہ طبع کي - لیکن میں جہاں تک سمجھتا هوں اس وصف سے ندوہ کي نظامت کے مسئلہ میں کچھہ مدد نہیں ملسکتي -

اسکے بعد وہ تاجر هیں - " خلیل الرحمن منظور الغني " نامي فرم کے مالک هیں اور لکڑي کا کاروبار کرتے هیں - بہت دولت مند هیں ' مگر دولت کي صحیح مقدار کے تعین میں اختلاف ہے - منشي محمد علي محرر مال ندوہ کي روایت سات لاکھہ کي ہے - لیکن مولوي صاحب کے ایک دوست جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے هیں ' اس روایت کو موقوف قرار دیکر جرح کرتے هیں ' اور خود انکي مرفوع متصل روایت یہ ہے کہ چار لاکھہ روپیہ سے زیادہ بینک میں نہیں ہے - الہم زد فزد -

میں یقین کرتا هوں کہ اس وصف سے بھي مسئلۂ نظامت کے حل کرنے میں کوئي مدد نہیں ملسکتي ' اور اگر مدد لیجاے تو کلکتہ کا ایک معمولي مارواري جو لفظ " ندوہ " کا تلفظ بھي ٹھیک نہیں کرسکتا ' مولوي صاحب سے زیادہ نظامت ندوہ کا مستحق ہے -

قوت انتظامي کے معلوم کرنے کا کوئي ذریعہ نہیں کیونکہ وہ ابتک کسي جماعتي کام کے رکن کارفرما رہے هي نہیں - قوم میں انکا وقار نہیں ' کیونکہ قوم انہیں کسي پبلک کام کي حیثیت سے جانتي هي نہیں ہے - لکھہ وہ نہیں سکتے ' بول وہ نہیں سکتے ' چار آدمیوں کے سامنے اگر اپني مجلس هي کو پیش کرنا پڑے تو سواے ایک تنحنح مسلسل اور صوت منحني منقطع کے اور کچھہ سنائي نہ دیگا :

اے هم نفس ! نزاکت آواز دیکھنا !

رهي علمي قابلیت تو جہاں تک مجھے معلوم ہے میں بہت شک کے ساتھہ لکھتا هوں کہ وہ کسي لڑکے کو کافیہ بھي اچھي طرح پڑھا سکتے هیں یا نہیں ؟ اور اگر وہ اپنے حدود سے باهر قدم نہ نکالیں تو یہ انکے لیے کوئي عیب کي بات نہیں ہے - جو شخص جس کام میں نہیں رهتا اس سے بے خبر هي رهتا ہے - وہ اگر مولانا عبد الله ٹونکي سے لکڑي کي قسمیں دریافت کریں تو شاید چار نام بھي نہیں بتلا سکیں گے - في نفسہ انکے لیے یہ تعریف کي بات ہے کہ انهوں نے باوجود علما کے خاندان سے ہونے کے اپنا بار علماے ندوہ کي طرح قوم کے اندوختہ پر نہ ڈالا ' اور ایک شریف شہري کي طرح کاروبار تجارت میں مشغول رہے -

جب حالت یہ ہو تو علوم عربیہ و دینیہ کا تو اس تقریب میں نام لینا بھي علم کي ایک ایسي بے حرمتي ہے جس سے زیادہ تصور میں آ نہیں سکتي - عمر بھر وہ اپنے کاروبار میں رہے : نیپال کے جنگلوں میں درخت چرواے اور سہارنپور میں لاکر انہیں فروخت کیا - علمي زندگي کا کبھي ان پر سایہ بھي نہیں پڑا - نہ تو کسي فن کو حاصل کیا ہے اور نہ کتابوں کو دیکھا ہے - نہ وہ جانتے هیں کہ درس و تدریس کیا شے ہے ' اور تعلیم و نصاب تعلیم کس قسم کي لکڑي کا نام ہے اور اسکا نرخ کیا ہے ؟

(۲) جب ایک شخص کي عام قابلیت کا یہ حال ہو تو پھر ندوہ کي خصوصیات کے لحاظ سے بحث کرنا محض فضول ہے -

مقالۂ علمیہ

ابۃ ائی قۃ ا ۓ

میري مونٹسوري

(مقتبس از سائنٹفک امریکا)

اگر مشرق و مغرب کي تعليم اور اسکے نتائج کا موازنه کیا جائے یعنے یه دیکھا جائے که دونوں جگه تعليم کتنی ہے اور نتائج کا کیا اوسط ہے تو غالباً مشرق کے نام صفر نکلیگا -

اسکا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ مشرق میں ابتدائي تعليم کو کوئی اهمیت نہیں دیجاتي ' اسلیے قدرتاً یه کام ایسے لوگوں کے هاتهه میں رهتا ہے جو ناقابل اور نا اهل هوتے هیں ' یاذي علم و صاحب کمال مگر پریشان روزگار اور آشفته حال هوتے هیں - وہ اس میدان میں آتے هیں مگر اسلیے نہیں که یه میدان عمل و شعبۂ استعمال مواهب طبیعي ہے ' بلکه اسلیے که یه کسب معاش و حصول ما یحتاج کا آخرین و سہل ترین ذریعه ہے -

مگر مغرب کي حالت بالکل اسکے برعکس ہے - وہ ابتدائي تعليم کي اهمیت کو ۔۔۔ ہے ور نه صرف سمجهتا ہے بلکه سکي اس حیثیت کو ۔۔۔ ملحوظ رکهتا ہے - اسکے بازار قدرداني یں اس شعبۂ عمل کي بهي وهي مت ہے جو دوسرے شعبه هاے رکي ہے - اسلیے وهاں جو لوگ س میدان میں اترتے هیں وہ رف اسلیے نہیں اترتے که یہاں انکے لیے اپنے نفس اور اپنے اندان کے تکفل کا سامان هوگا - بلکه اسلیے که یه بهي سعي و عمل و استعمال قوی کا ایک نہایت اهم و ضروري میدان ہے ' اس دان میں طبع آزمائي کرتے هیں - قوم اور ملک بلکه عالم انساني فائده پہنچاتے هیں' اور اسکے صلے میں خلود ذکر اور بقاے دوام مل کرتے هیں

قوم کو ایک بازار سمجهیے - بازار میں جب عمده جنس کي ل هوگي تو بہتر سے بہتر مال ضرور آئیگا - لیکن اگر متاع کي عمدگي بدلے قیمت کي ارزاني کا سوال هوگا ' تو پهر یقیناً وہ آنے والي س بدتر سے بدتر هوگي - قوم جب کسي شعبۂ عمل کو ایه هیچمیرز سمجهتي ہے - تو اس میں در آنے والے وهي لوگ هوتے هیں جنکے لیے کام کی اور راهیں مسدود هوتي هیں' اور گو انمیں سے بعض افراد با این همه عسرو تنگي و سوء حال و واژون طالعي بہت کچهه کرسکتے هیں' مگر نہیں کرتے که اپني محنت و سعي کو نذر ناقدري و بے اعتنائي سمجهتے هیں -

لیکن اگر قوم میں اس شعبه کے متعلق کم بیني و بے اعتنائي کے بدلے قدر شناسي اور حوصله افزائي ہے' تو پهر بہت سے صاحب فضل و کمال دل و دماغ اس شعبه میں قدم زن هوتے هیں -

اسلیے قدرتاً یورپ میں بہت سے اشخاص پیدا هوے جنکا میدان عمل ابتدائي تعليم تها - انهوں نے اس میدان میں کارهاے جلیل انجام دیے اور تاریخ نے از راہ قدرداني انهیں دوام ذکر اور بقاء نام کا صله دیا -

تعليم و تربیت اطفال کا طبیعي طریقه

میڈیم میریا مونٹسوري کا مدرسه جس میں نه بچوں کے سامنے کتاب ہے اور نه کنڈر گارٹن کے تعلیمي کهلونے - بلکه پوري آزادي اور خود مختاري کے ساتهه انهیں چهوڑ دیا گیا ہے اور صرف کهیل رہے هیں لیکن اس کهیل کے اندر هي انکو ایسي پائدار تعليم دي جا رهي ہے جو چپکے چپکے انکے ساده و معصوم دماغ میں گهر بنا رهي ہے !

* * *

اسي گروه میں سے وہ اطالي خاتون ہے جسکا طریق تعليم اس مضمون کا عنوان بحث ہے -

اس اطالي خاتون کا نام میریا مونٹسوري (Maria Montessori) ہے -

یه سنه ۱۸۷۰ میں روما میں پیدا هوئي اور وهیں کي یونیورسٹي میں پڑهنا شروع دیا - سنه ۱۸۹۴ع میں اس نے ڈاکٹري کا تمغه (ڈپلوما) حاصل کیا - اور اسي یونیورسٹي میں اس ڈاکٹر کي مددگار مقرر هوئي جو امراض عقلي کا علاج کرتا تها -

ایک عرصه تک وہ اسي شاخ علاج میں رهي - اسي اثناء میں امراض عقلي کے هزارها بیمار اسکي نظر سے گزرے ' مگر ان گونه گوں امراض میں سے اسے سب سے زیاده دلچسپي بلاهت یعني ساده لوحي اور بیوقوفي کے مریضوں سے هوتي تهي چنانچه وہ ایسے بیمار کو نہایت اعتناء و اهتمام سے دیکها کرتي تهي -

سنه ۱۸۹۸ع میں تعليم و تربیت کے متعلق تورین میں ایک عظیم الشان موتمر (کانفرنس) منعقد هوئي - اس موتمر میں میریا مونٹسوري نے بهي تقریر کي - اس زمانے سینوبار تشلے وزیر تعليم تها - اسے یه تقریر اسقدر پسند آئي که اس نے اس خاتون سے روما میں مدرسین پر تقریر کي فرمایش کي - اس تقریر کا یه نتیجه نکلا که خاص بیوقوف اور کند ذهن لڑکوں کے لیے ایک مدرسه قائم کیا گیا ' اور وهي اسکي پرنسپل مقرر هوئي -

میریا مونٹسوري کي کوششیں بارآور هوئیں' اور اس مدرسه میں بیوقوف اور کند ذهن بچوں کی تعليم نہایت کامیابي کے ساتهه

کا شوق اسے جنوں کي حد تــک پہنچ گیا ہے - کئي بار مجھے خیال ہوا کہ لاکھــہ بخیــل سہي ' مگر اس شوق کے ہیجــان میں آکر کچھہ نہ کچھہ خــرچ کر ہي بیٹھے گا - لیکن کئي سال ہوگئے - بارہا سخت سے سخت مواقع ندوہ کي مالي ضرورتوں کے پیش آے - مفلس اور بے زر ارکان نے اپني گرہ سے رقمیں پیش کیں - لیکن اس شیخ البخلاء نے جسکے کئي لاکھہ بینک میں جمع ہیں ' کبھي بھولے سے اتنا بھي نہ کیا کہ ایک ہزار روپیہ کا چند گھڑي کیلیے اعلان ہي کردیتا جیسا کہ بنارس کے اجلاس ندوہ میں بعض مولویوں نے جھوٹے اعلان کیے تھے -

" ایک ہزار روپیہ !! " اللہ اکبر !! ہزار کا لفظ سنکر تو میں نہیں سمجھہ سکتا کہ اس شخص کے ہوش و حواس بھی قائم رہینگے یا نہیں ؟ اسکے بخل کا تو یہ حــال ہے کہ دس بیس روپیے بھي ندوہ کیلیے خــرچ کرنا پڑیں تو اسي دن سے اُن تمام حرفوں کا بولنا چھوڑ دے جو " ندوہ " کے جاں طلب نام میں آتے ہیں ! نعوذ با للہ من عذاب البخل ! یہی وہ دولت کے پجاري ہیں جنکے لیے خدا نے ســورۂ نساء میں فرمایا ہے : الذین یبخلون و یامرون النــاس با لبخل (۴ : ۴۱) مگر انھیں یاد رکھنا چاھیے کہ جس دولت کو وہ اسقدر چھپا چھپا کر اور اپنی ساري عمر تکلیف و مشقت میں بسر کرکے جمع کرتے ہیں ' اور جسمیں خدا کیلیے اور اُسکے کاموں کیلیے کوئي حصہ نہیں ' وہ انکے لیے دولت و نعمت نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے اور قریب ہے کہ اُس سے بجبر جدا کیے جائیں :

و لاتحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ ھو خیــرا لھم ' بل ھــو شــر لھــم ' سیطوقــون ما بخلــوا بہ یوم القیامہ و للہ میراث السمــاوات و الارض - و اللہ بما تعملون خبیــر - (۳ : ۱۷۵)

جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے مقــدور دیا ہے ' اور باوجود اسکے راہ خدا میں خرچ کرنے سے بخل کرتے ہیں ' تو وہ اس کو اپنے حق میں بہتر سمجھکر خوش نہوں - بہتر نہیں بلکہ انکے حق میں نہایت ہي برا ہے - کیونکہ جس مال کیلیے بخل کرتے ہیں ' عنقریب قیامت کے دن اُسکا طوق بنا کر اُنکے گلے میں پہنایا جائیگا - اور آسمان اور زمین ' سب کا وارث خدا ہی ہے اور جو تم کچھہ کررہے ہو ' اُس سے وہ بے خبر نہیں ہے !

(دو واقــعے)

چنانچہ حضرت کے ایثــار نفس اور انفاق مال کا پہلا کارنامہ یہ ہے کہ جب تک نظامت پر قبضہ نہیں ہوا تھا ' اُس وقت تــک صرف اسي کا رونا تھا کہ ندوہ کو کچھہ ملتا نہیں ' لیکن ناظم ہونے کے بعد بڑي مصیبت یہ آگئي کہ جو کچھہ بچي بچائي پونجي غریب کے پاس رہگئي ہے ' وہ بھي اب اس لکھہ پتي ناظم کی راہ فتح یابي میں قربان ہورہی ہے !

ندوہ کے ناظم یا معتمد کے قیام کا اب تک کوئي بار ندوہ کے سر نہ تھا - مولوي سید عبد الحي صاحب اپنے مکان کا کرایہ نہیں لیتے تھے - منشي احتشام علي صاحب کو اسکي ضرورت ہي کیا تھي - مولانا شبلي لکھنؤ میں ندوہ کیلیے رہنے لگے تو اپنے مکان کا کرایہ ہمیشہ خود دیا - اور سب نے یہي سمجھا کہ بیس پچیس روپیہ کي ادنی اور قلیل رقــم کیلیے ندوہ کے سر پر آفت ڈالنا کوئي شرافت کي بات نہیں ہے - البتہ مجبوري ہو تو یہ دوسري بات ہے -

مولانا عبد الحي اگر لیتے تو ایک بات تھي - اُنکا مطب ابتدا سے اسقدر کامیاب نہ تھا - انکی زندگي محض فقیرانہ تھي - مولانا شبلي کو صرف سو روپیہ حیدر آباد سے ملتے تھے - پندرہ بیس روپیے ہر ماہ وہ کیوں خرچ کرتے ؟ تاہم ان لــوگوں نے ایسا نہیں کیا - لیکن جس دن سے مولوي خلیل الرحمــــن صاحب ناظم سمجھے گئے ہیں ' اسي دن سے پندرہ بیس روپیہ ماہوار کرایہ کا ایک مکان دفتر نظامت کے نام سے لیا گیا ہے - اسمیں وہ خود بھي رہتے ہیں اور انکا لڑکا بھي رہتا ہے اور اُســکا کرایہ غریب ندوہ سے وصول کیا جاتا ہے ' جسکي آمدني بند ہوگئي ہے اور جسکي عمارت نا تمام پڑي ہے ! اور پھر یہ وہ حیــا فروش شخص ہے جسکے کئي لاکھہ روپیے بینک میں محفوظ ہیں !

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو !

آگے سنیے - حضرت کے سفر کے تمام مصارف بھي غریب ندوہ ہي کے سر ڈالے گئے ہیں - اس دور نظامت میں جو مصیبت آتي ہے وہ سب سے پہلے بد بخت انوري ہي کا گھر تلاش کرتي ہے :

بــر زمیں نا رسیدہ مي پــرســـد :
خانــۂ انــــوري کجـــا باشـــد ؟

ڈسمبر میں لیگ اور کانفرنس کا آگرہ میں اجلاس تھا - مولوي صاحب کو خوف ہوا کہ کہیں میري نظامت کے خلاف وہاں کوئي تجویز پاس نہ ہو جاے - لکھنؤ سے چلکر آگرہ آے ' اور اسکا کرایہ ۴۶ روپیہ ندوہ کے سر ڈالا گیا - پھر صرف اپنا ہي نہیں بلکہ اپنے ساتھہ اپنے ایک مصاحب کا بھي !

اب ذرا اس ایثار کي تشریح بھي سن لیجیے - حضرت کے بخل کا یہ حال ہے کہ اسقدر مدارج قارونیت طے کرنے کے بعد بھي جب کبھي اپني گرہ سے سفر کرتے ہیں تو تھرڈ کلاس میں کرتے ہیں ' یا بہت جوش فیاضي و امارت نے بے قابو کردیا تو انٹر کلاس میں - لیکن ناظم ہونے کے بعد جب غریب ندوہ کے سر بار ڈالکر سفر کیا جاتا ہے تو سکینڈ کلاس میں ' اور اس دولت مند بخیل کو ذرا شرم نہیں آتی کہ اگر میں نے تیس چالیس روپیے جیسي حقیر و نا قابل ذکر رقم قوم کے مال سے نہ لي تو میرا کونسا دیوالہ نکل جائیگا ؟

یا للعجب ! دل کا تو یہ حال کہ چالیس روپیے بھي نــدوہ کیلیے گرہ سے نہیں نکلتے ' اور اُسپر ولولوں کا یہ ہجوم کہ ندوہ کے ناظم بنکر نازو کرشمہ دکھلائینگے ! نادان اور زر پرست انسان ! اس چیز کیلیے کیوں اپنے تئیں رسوا کرتا ہے جسکے لیے تیــرا دل نہیں بنایا گیا ہے ؟ یہ ایک قومي انجمن ہے - یہاں اپنے تاجرانہ حساب و کتاب کو پہلے خیر باد کہہ لے ' پھر قدم رکھہ - ایک ایک ٹکے اور ایک ایک پائی کا جمع و خرچ یہاں نہیں چل سکتا :

تو دولت حسني ! ز تو این کار نیاید !

ندوہ کي نظامت کا آغاز مولوي محمد علي صاحب سے ہوتا ہے - اُنکا یہ حال تھا کہ نواب وقار الامرا نے سو روپیے انکے لیے مقرر کیے - انھوں نے اپنے نام کي جگہ ندوہ کے نام مقرر کرا دیے - حالانکہ بینــک میں چار لاکھہ کي جگہ شاید چار ہزار بھي اُنکے نہ تھے - آج ندوہ کے ناظــم مولوي خلیل الرحمن ہیں جو با وجود لکھہ پتي ہونے کے ۴۶ روپیہ دیکر اُسکے لیے سفر بھي نہیں کر سکتے ' اور لطف یہ کہ اسکے لیے سفر تھا بھي نہیں !

افسوس کہ ندوہ کا تمام اندوختہ ابتدا سے اسي میں برباد ہوا - نہ تو کوئي کام بنا ' اور نہ کوئي آرزو اُسکي پوري ہوئي - جو کچھہ ملا وہ یا تو علما نے اپنے کرایوں میں لٹایا یا واعظوں کے نام ایسی مني آرڈر بھیجے گئے ' جنکي رسید تو آگئي مگر خود واعظ صاحب نہ آسکے : ان کثیرا من الاحبار و الرھبان لیاکلون اموال النــاس با لباطل ' و یصدون عن سبیل اللہ - فبشر ھم بعذاب الیم !

یہ تو استحقاق و اہلیت کا حال تھا - اب آیندہ نمبر میں قواعد و قوانین اور علي الخصوص خود ندوہ کے موجودہ دستور العمل کي بنا پر نظر ڈالي جائیگي - مجھے مولوي صاحب سے کوئي خصومت نہیں ہے مگر ایک عظیم الشان کام کي محبت ضرور ہے - میں ایک شخص کي خاطر کروروں مسلمانوں کے کام کو غارت نہیں کرسکتا - انھوں نے خود ہي اپنے تئیں پبلــک حیثیت میں رو نما کیا ہے - پس اب انکا سوال شخص کا نہیں ہے بلکہ جماعت کا ہے -

اس قدرتي طريق تعليم ميں قابل لحاظ امر يه هے كه يه طبيعت پر بار نهيں هوتا - اس سے نه تو كوئي قوت پا مال هوتي هے اور نه افسرده - بلكه جو قوي پوشيده هيں وه آشكارا ' اور جو آشكارا هيں وه نمو پذير هوجاتے هيں -

اس اطالى خاتون كى حقيقت شناس طبيعت نے اس اصلي رخنے كو پا ليا جو عام طريق تعليم ميں هے - يعنى قدرتى طريق تعليم كى مخالفت هوتي هے - اسليے اس نے اپنے طريق تعليم كا سنگ بنياد يه قرار ديا كه "بچه جو كچهه سيكهے وه از خود سيكهے " -

" بچه جو كچهه سيكهے وه از خود سيكهے " اس كا يه مطلب نهيں هے كه وه اعانت استاد كا منت كش بهي نه هو - بلكه اس سے مقصد يه هے كه نه تو وقت كى تحديد هو نه عنوان كا تعين - نه كتابت كي قرات هو نه استاد كي تلقين - نه سرزنش كى تخويف هو اور نه تحسين و آفرين كى تشويق ' بلكه صرف ايسے مواقع پيدا كيے جائيں جهاں بچه آئے اور اپنے پسند كي چيزوں ميں مصروف هو جائے - استاد نگرانى كے ليے موجود هوں - بچه جو كچهه از خود سمجهلے اسميں مداخلت نه كريں ' جو نه سمجهه سكے اسے سمجها ديں - جن امور كي طرف اسكي توجه نه هو انكي طرف اسے متوجه كريں - اس مشغول كا محرك اميد و بيم نه هو ' بلكه وه تجسس جو انساني خاصه هے ' اور وه مسرت جو مساعي علميه كا بهترين اور حقيقي صله هے !

چنانچه ميريا مونٹسوري كے طريق تعليم كے مطابق جو مدارس قائم هوے ' انكي يه حالت تهي كه انميں هر لڑكے كو اختيار تها كه جو چاهے كرے -

اب ايك لڑكا آيا - اس نے ديكها كه لڑكوں كي چهوٹي چهوٹي ٹولياں ادهر ادهر پهيلي هوئى كهيل رهي هيں - پس كهيل سے اسے زياده رغبت هوئي اور وه اسي طرف چلا گيا اور انهيں كے ساتهه كهيلنے لگا - اس كهيل سے بهي گهبرايا تو وه دوسرے كهيل ميں شريك هوگيا - هر طرف استانياں موجود هيں - جو بات ديكهي كه لڑكوں كے سمجهه ميں نهيں آتي ' وه انهيں سمجها رهي هيں - بچے هيں كه كهيل ميں لگے هوے هيں - نه اكتاتے هيں اور نه تهكتے هيں - گويا بهشت كي حقيقي زندگي كا ايك نمونه هے ' جسكے اندر يه روحاني اجسام معصومه دايۂ فطرة كي گود ميں كهيل رهے هيں !

يه مدارس عبارت تهے چند كمروں سے جنميں چهوٹي چهوٹي اور هلكي پهلكي كرسياں پڑي رهتي تهيں - كرسيوں كے علاوه زمين كا فرش بهي تها كه لڑكے چاهے بيٹهيں ' چاهے ليٹيں ' چاهے ٹيك لگائے كهڑے رهيں - كرسيوں كے علاوه چهوٹي چهوٹي ميزيں بهي ركهي تهيں - چند كمروں ميں سامان تعليم هوتا اور چند كمرے خالي پڑے رهتے تاكه اگر زياده كشاده جگه ميں اور لڑكوں سے عليحده هوكر كهيلنا چاهيں تو كهيل سكيں -

ميريا مونٹسوري نے ان علمي كهيلوں كي طرح هزار ها كهلونے ايجاد كيے هيں ' مگر انكي تفصيل اس مختصر مضمون ميں نا ممكن هے - اسليے هم اسے قلم انداز كرتے هيں اور نفس طريق تعليم كا بيان شروع كرتے هيں - (باقي آينده)

انجمن اصلاح ندوة

" ان اريد الا الاصلاح ما استطعت "

[از جناب صفي الدوله حسام الملك ' سيد علي حسن خانصاحب خلف الصدق نواب صديق حسن خاں مرحوم ركن انتظامي ندوة العلما و سابق ممبر مجلس تعميرات دار العلوم - سكريٹري " انجمن اصلاح ندوه]

[illegible]

ندوة العلما ميں اگرچه مدت سے متعدد خرابياں پيدا هوگئيں تهيں جنكي اصلاح ضروري تهي ' ليكن چونكه عام طور پر انكا كوئي اثر محسوس نهيں هوتا تها اسليے كسي نے انكي طرف توجه نهيں كي - اس بے توجهي كا نتيجه يه هوا كه دفعتاً ان كے مخفي اثر نے ندوة العلما كے نظام كو درهم برهم كر ديا - اب يه كوئي مخفي راز نهيں رها هے - اسليے پبلك نے اسكي طرف توجه كي هے - اخبارات نے اس انقلاب كے متعلق مضامين لكهے هيں - كلكته ' امرتسر ' پونا ' قصور ' دهلي ' بانكي پور ' بمبئی ' بريلي ' ملتان ' اور دوسرے مقامات ميں پبلك جلسوں كے ذريعه ندوه كي موجوده حالت پر بے اطميناني ظاهر كي گئي هے - انسپكٹر تعليمات نے دار العلوم ندوة العلماء كا معائنه كيا ' اور اس معائنه كي نهايت افسوس ناك رپورٹ لكهي ' جسكا اندازه صرف اس فقرے سے هو سكتا هے :

" اگر يهي ردي حالت قائم رهي تو گورنمنٹ اپنا ايڈ زياده عرصے تك نهيں ديسكتي "

اب ندوة العلماء كي اصلاح كا مسئله خاص طور پر قوم كي توجه كا مستحق تها - اسليے خيال پيدا هوا كه كه اسكے ليے ايك خاص كميٹي قائم كرنے كي اشد ضرورت هے ' چنانچه ميں نے اور جناب حكيم حافظ عبد الولي صاحب ممبر ندوه نے گذشته تجارب و معلومات كي بنا پر خاص طور پر اسكي ضرورت محسوس كي ' اور اسكے متعلق بتدريج عملي كام كرنا شروع كيا - پہلے متعدد اركان ندوة العلماء سے اسكي ضرورت و مقاصد كے متعلق ۲۴ جنوري سنه ۱۹۱۴ع كو بذريعه خط كے استصواب كيا جسكي نقل حسب ذيل هے :

" جناب من ـــ السلام عليكم و رحمته الله و بركاته - اسوقت ميں آپ كي توجه ايك نهايت ضروري قومي معامله كي طرف منعطف كرنا چاهتا هوں - آپ كو معلوم هے كه ندوة العلماء پر قوم كا لاكهوں روپيه صرف هوچكا هے ' اور موجوده حالت ميں اسكي هزار روپيه ماهوار مستقل آمدني اور ايك لاكهه كي لاگت كي عمارت موجود هے - ندوه سے بهت كچهه توقعات تهيں ' ليكن پچهلے ايك دو سالوں سے جو ابترياں پيدا هوئيں ' اور اب اسكي جو موجوده حالت هے ' اس نے تمام قوم ميں بے اعتباري پهيلا دي هے - ميں ايك زمانۂ دراز سے ندوة العلماء كا ممبر هوں اور مقامي ممبر هونيكي وجه سے ندوه كے تمام حالات سے مطلع هونے كا مجهكو موقع ملتا رها هے - اس بنا پر ميں چاهتا هوں كه ايك اصلاحي كميٹي قائم كيجائے جسكے حسب ذيل كام هوں :

ہونے لگي حالت یه تھي که لڑکے اسپتال سے لائے جاتے تھے اس مدرسه میں پڑھتے تھے اور جب امتحان میں شریک ہوتے تھے تو ذہین اور عقلمند لڑکوں کے دوش بدوش ہوتے تھے -

اس کامیابی سے اسکا خیال عقلمند بچوں کي تعلیم کي طرف متوجه ہوا - وہ ایک مقام پر لکھتي ہے :

" میں اپني کوششوں کي بارآوري اور بیوقوف بچوں کي تعلیمي کامیابي پر غور کر رهي تھي که دفعتاً میرے دل میں خیال آیا که آخر عقلمند اور ذہین لڑکے بیوقوف اور کند ذہن لڑکوں سے کیوں نہیں بڑھسکتے ؟ حالانکه انہیں یقیناً آگے ہونا چاهیے کیونکه فطرت نے انہیں ذہن رسا اور عقل سلیم بخشي ہے "

غور کرنے کے بعد اسے خیال آیا که کند ذہن بچوں کو یہاں مدرسے میں اسطرح تعلیم دیجاتي ہے که اس سے انکے عقلي قوی کو نشو و نما میں مدد ملتي ہے ' مگر غالباً عام مدارس کا طریق تعلیم اپنے نقص کي وجه سے دماغي قوي کو مدد دینے کے بدلے انکي بالیدگي کو روکتا ہے ' اور اسلیے وہ اپني طبیعي حد تک بھي نہیں پہنچ سکتے - پس اگر عام طریق تعلیم کی اصلاح کی جاے اور اسمیں بھی وہ اصول روشناس کیے جالیں جن کے مطابق اسوقت کند ذہن بچوں کي تعلیم ہو رهي ہے تو یقیناً نتائج اس سے بہتر ہونگے -

* * *

اسکے دل میں یه خیال کچھه ایسا جاگزیں ہوگیا که اس نے صحیح العقل اور ذہین لڑکوں کي تعلیم کے با قاعدہ مطالعه کا عزم کرلیا - چنانچه اس نے مدرسه کو خیر باد کہکے روما کي یونیورسٹی میں فلسفه پڑھنا شروع کیا ' اور علم النفس کے عملی مباحث پر خاص طور سے توجه کي - اسی اثناء میں وہ ابتدائي مدارس میں تعلیم کا تجربه بھي حاصل کرتي جاتي تھي -

چند سال تک تعلیم کے تجربه اور بچوں کي طبیعت کے مطالعه کے بعد اسے معلوم ہوا که بچوں کو اس طرح تعلیم دینا چاهیے که خود ان میں حقائق کے سمجھنے اور دریافت کرنے کي استعداد قابلیت پیدا ہو ' نه یه که وہ استاد کے کورانه پیرو ہوں ' اور اونٹ کي طرح جدھر ساربان لیجاے اودھر چلے جائیں !

اب وہ شب و روز ایک ایسے طریق تعلیم کي پخت و پز میں رهنے لگي جو بچے کے دماغ کے لیے صرف معین و مددگار ہو نه که ایک زبردستي کھینچنے والي رسي - یعني اس تعلیم کا مقصد صرف یه ہو که دماغ کو اپنے نشو و نما میں مدد ملے رهي یه بات که اس نمو کي رفتار کا رخ کیا ہو ؟ اسمیں وہ اپنے میلان طبیعي کا پیرو ہو ' نظام تعلیم یا معلم کو اس سے کوئی سروکار نه ہو - جسطرف وہ جالے نظام تعلیم اور معلم دونوں اسي طرف هي کو لیجائیں -

* * *

حسن اتفاق سے سنه ۱۹۰۷ ع میں اپنے اس خیال کي تکمیل کا ایک عجیب و غریب موقعه ہاتھه آگیا - مکان والوں نے شہر کے محلے میں نہایت عالیشان اور پر تکلف عمارتیں بنوانا شروع کیں - اس امید پر که یہاں امراء و روساء رہا کرینگے ' انمیں مقابله شروع ہوگیا ' اور عمارتوں کي وسعت و تکلف میں ایک دوسرے سے مسابقت کي کوشش ہونے لگي ' لیکن جب عمارتیں بنکے تیار ہوئیں تو یه خیال غلط ثابت ہوا اور بالاخر انہیں فوراً تمام عمارتیں مزدوروں اور غریبوں کو کرایه پر دینا پڑیں -

تھوڑے هي عرصے میں یه محله جسکے متعلق امید تھي که کامیابي کے ساز و سامان زندگي اور حلقہاے عیش و طرب سے جنت کا نمونه بنیگا ' فقر و فاقه ' گندگي و ناپاکي ' اور بدبختي و بد اخلاقي سے جہنم کا ٹکڑا بنگیا - یه حالت دیکھکے روما کے اهل درد نے ایک انجمن اس محله والوں کي اصلاح و فلاح کے لیے قائم کي - اس انجمن نے اپنے یہاں ایک صیغه خاص ان بچوں کي تعلیم کے لیے بھي رکھا جنکي عمر تین اور نو سال کے درمیان تھي - اسکے لیے چند مدرسے قائم کیے - ان مدارس کا انتظام اسي اطالي خاتون کے ہاتھه میں دیا گیا - اب اسے اپنے مجوزہ طریق تعلیم کے تجربه کا پورا موقعه تھا - چنانچه ان مدارس میں اس نے وهي طریقه رائج کیا ' اور ہر معلم کے لیے لازمي قرار دیا که جس خاندان کے لڑکوں کو پڑھائے اسي کے قریب رهےبھي -

عام مدارس کا قاعدہ یه ہے که درس کے چند مقررہ گھنٹے ہوتے هیں - ان گھنٹوں میں چند مخصوص عنوانوں کے متعلق استاد درس دیتا ہے - جو بچے محنتی اور شوقین ہوتے هیں انکي تحسین و تعریف ہوتي ہے ' اور جو بدشوق اور سست یا کند ذہن ہوتے هیں انکي سرزنش بید ' رول ' یا گوش مالي سے ہوتي ہے -

یعنے بچه جو کچھه پڑھتا ہے وہ اسلیے پڑھتا ہے که استاد بھي پڑھا رہا ہے - استاد جو کچھه پڑھاتا ہے وہ اسلیے پڑھاتا ہے که حسب قاعدہ آج کا یہي سبق ہے - سبق کے یاد کرنے کے لیے جو شے محرک ہے وہ زیادہ تر سرزنش کا خوف اور کمتر تحسین و تعریف کا شوق ہوتا ہے - غرضکه عام طریقه میں جو روح کارفرما ہوتي ہے وہ جبر و اکراہ اور مجبورانه پابندي نظام و آئین ہے -

لیکن دماغ کا اقتضاء اسکے بالکل بر عکس ہے - اس کي حالت بالکل معدہ کي سي ہے - جسطرح معدہ صرف اسي غذا کو قبول کرتا ہے جو انسان کو مرغوب ہوتي ہے ' اور اسیوقت غذا کو پوري طرح هضم کرسکتا ہے جبکه بھوک کے وقت اور بقدر خواهش دیجاتي ہے اسي طرح دماغ بھي صرف انھي معلومات کو لیتا ہے جو میلان طبع کے موافق ہوتي هیں ' اور ذہن کي بھوک اور مدرکه کي پیاس کے وقت سامنے آتي هیں -

عام طریقه تعلیم میں ایک طرف تو بہت سے پوشیدہ قوی اسلیے ظاهر نہیں ہوتے که انکو اظہار کا موقع هي نہیں ملتا - دوسري طرف بعض قوی جو ظاهر بھي ہوتے هیں ' انپر اتنا بار پڑ جاتا ہے که اپنے طبیعي حد نمو و ترقي تک نہیں پہنچ سکتے ' اور سادہ و عام زبان میں ٹھٹھر کے رهجاتے هیں !

ایسي حالت میں خلاف طبیعت و استعداد فطري بچه جو کچھه سیکھه لیتا ہے ' اسے ریگ رواں پر ایک سبکرو مسافر کا نقش پا سمجھیے ' جسے مرور ایام ' ہوا کے جھونکے ' اور دوسرے راهرو کے نقش قدم بآساني مٹا دیسکتے هیں -

اور یه نتیجه نا گزیر ہے کیونکه عام طریقه تعلیم اس قدرتي طریقه تعلیم کے بالکل خلاف ہے جسکے مطابق انسان ماں کي آغوش سے لیکے قبر کي خوابگاہ تک تعلیم حاصل کرتا رهتا ہے -

انسان پیدایش سے لیکے موت تک برابر درس لیتا رهتا ہے مگر یه درس آموزي و تعلیم تحدید وقت ' تعین موضوع ' اعانت کتاب ' اور خوف تعذیب یا امید تحسین سے آزاد ہوتي ہے - اس سلسلۂ درس کا ماحصل یه ہے که جو چیزیں انسان کے حواس خمسه کے سامنے آتي هیں ' وہ اپنا اپنا عمل کرکے اسکے نتائج سے دماغ کو اطلاع دیدیتي هیں - دماغ اگر ان نتائج کو سمجھه جاتا ہے تو فوراً ان اطلاعات کو اپنے خزانے یعني حافظه میں بھیجدیتا ہے ' اور اگر شکوک پیدا ہوے تو پھر کاوش و تلاش شروع ہوجاتي ہے -

(۱) اصلاح نصاب تعلیم (۲) دارالافتا کا قائم ہونا (۳) رفع نزاع باہمی -

یہ تینوں جملے جسقدر مختصر ہیں، اسیقدر اپنے مفہوم اور نتائج کے اعتبار سے نہایت وسیع اور عظیم و اہم ہیں - یہ وہ مقاصد تھے جن کا ندوہ نے اظہار کیا، اسوقت ملک میں مختلف قسم کی ترقی پھیلے ہوے تھے - بعض لوگ مغربی زبان و علوم کی تحصیل میں سرگرم و مشغول تھے؛ بعض تحصیل صنعت و حرفت کے دلدادہ ہو رہے تھے، بعض لوگ سیاسی معلومات کو معیار ترقی سمجھتے تھے، بعض مذہبی تعلیم کے طریقۂ قدیم ہی پر مایۂ ناز سمجھ رہے تھے - یہ سب چیزیں ایک حد تک بجاے خود مخصوص لوازم ترقی سے ہیں، مگر وہ اصل چیز جسمیں حقیقی ترقی کا راز مضمر ہے اور یہ سب لوازم اسکے فروعات میں سے ہیں، خود انکے پاس موجود تھی، مگر خود انکو اسکی مطلق خبر نہ تھی - یعنی مذہب اسلام کی حقیقی اور صحیح دعوۃ و ارشاد جو صرف اصلاح نصاب تعلیم ہی سے حاصل ہو سکتا ہے -

سالہا دل طلب جام جم از ما می کرد
انچہ خود داشت ز بیگانہ تمنا می کرد

اسکی عملی تدبیر وہی تھی جو ندوہ نے سوچی، یعنی غیر ضروری رسمی علوم کے بجاے ضروری اور حقیقی علوم رائج کیے جائیں، اور ایک عظیم الشان دارالعلوم اس غرض سے قائم کیا جائے تا کہ علوم دینیہ میں تازہ جان پیدا ہو، اور اس دارالعلوم سے ایسے طلباء نکلیں جو ایک نہ ایک فن میں مجتہدانہ کمال رکھتے ہوں - نیز وسیع الخیال ہوں، جدید علوم سے بھی آشنا ہوں، اپنے ملک اور بیرونی ملکوں میں اسلام کی خدمت انجام دیسکیں -

دوسرا مقصد رفع نزاع باہمی تھا - اسکا طریقہ ندوہ نے یہ قرار دیا کہ بذریعۂ جلسہاے عام علماء میں ربط و اتحاد کا سلسلہ قائم کیا جاے، اور طلباء میں تہذیب نفس اور شائستگی اخلاق پیدا کیجاے تا کہ اظہار عقائد و مسائل کے وقت اور مناظروں میں طعن و طعن، سب و شتم، اور تکفیر سے زبان و قلم کو پاک رکھیں -

سنہ ۱۸۹۸ع (۱۳۱۶ھ) میں دارالعلوم کی ابتدائی شاخ کا لکھنؤ میں افتتاح ہوا - سنہ ۱۹۰۰ع مطابق سنہ ۱۳۱۸ھ میں تجویز ہوئی کہ انگریزی زبان بطور زبان ثانی داخل درس کیجاے - بعض معزز ارکان ندوہ نے اسکی سخت مخالفت کی، دارالعلوم کے توڑ دینے کی دھمکی دی، با ایں ہمہ روشن ضمیرانہ استقلال سطحی مخالفت پر غالب آیا، اور سنہ ۱۹۰۱ع مطابق سنہ ۱۳۱۹ھ میں انگریزی زبان کی تعلیم بھی جاری ہوگئی، اور کچھ دنوں کے بعد لازمی کردیگئی -

(ابتلاء عظیم)

یہاں یہ بھی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ بعض اسباب سے جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں، صوبہ کی گورنمنٹ کو ندوہ کی طرف سے سیاسی بدگمانیاں پیدا ہوگئیں، جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ایک کرکے مدعیان حمایت ندوہ جدا ہونے لگے؛ خطباء اور واعظین نے اپنا عصا سنبھالا، اور صدارت مجالس کے دعویداروں نے کنارہ کھینچا - جناب مولانا محمد علی صاحب بعد فراغ حج واپس آکر نظامت سے مستعفی ہوگئے، اور جناب مسیح الزمان صاحب مرحوم ناظم قرار پاے - اسوقت سے ندوہ کی حالت بدتر ہونا شروع ہوئی - آمدنی پہلے سے بھی کچھ نہ تھی - اب عام جلسوں کا سلسلہ بھی ٹوٹنا شروع ہوگیا - محض اتفاقی چندوں پر گذارہ ہوکر موقوف رہا -

(عروج بعد از زوال)

یہانتک کہ ندوہ کی خوش قسمتی سے وہ زمانہ آیا جبکہ مولوی مسیح الزمان خانصاحب نے لکھنؤ میں قیام کو ترک کردیا، اور اس وجہ سے عہدۂ نظامت سے استعفا دیدیا اور حسب اقتضاے وقت بجاے مستقل ناظم مقرر ہونے کے تقسیم عمل کی بنا پر تین معتمدیاں قائم کیگئیں :

(۱) معتمد دارالعلوم جناب علامہ شبلی نعمانی (۲) معتمد مراسلات جناب مولوی عبد الحی صاحب (۳) معتمد مال جناب منشی احتشام علی صاحب -

اس زمانے کو ندوہ کے سنبھالا لینے کا زمانہ سمجھنا چاہیئے - اس زمانے میں اور اسکے مابعد کے زمانے میں بھوپال اور بہاولپور سے بیش قرار عطیات و وظائف مقرر ہوے - پچاس ہزار روپیہ کی رقم جناب بیگم صاحبہ بہاولپور نے بغرض تعمیر دار العلوم مرحمت فرمائی - صوبے کی گورنمنٹ نے بھی از راہ مہربانی ندوہ کی جانب اپنی توجہ مبذول کی، اور ایک قطعۂ اراضی جو لکھنؤ میں آصفی پل کے دہنی جانب واقع ہے، دار العلوم کے لیے عطا کرنے کا حکم دیا، اور ہز آنر سر جان ہیوٹ صاحب بہادر نے اپنے دست خاص سے دارالعلوم کا سنگ بنیاد نصب فرمایا - سنہ ۱۹۰۸ع میں بمزید عنایت گورنمنٹ نے اس فیاضانہ اصول پر کہ ندوہ کی طرز تعلیم اور نصاب تعلیم میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کی گورنمنٹ کی جانب سے خواہش نہ کیجاویگی، پانسو روپیہ ماہوار کا عطیہ دینا منظور فرمایا - سنہ ۱۹۰۹ع میں درجۂ تکمیل کھولا گیا اور علم کلام اور علم ادب کا نصاب مقرر ہوا، اور بہت سے ہمدرد اور مقتدر حضرات نے مثل جناب علامہ شبلی اور جناب نواب عماد الملک بہادر نے اپنے قابل قدر کتب خانے مرحمت فرماے (خود جناب مقرر نے بھی اپنا گرانقدر کتب خانہ مرحمت فرمایا - الہلال)

غرض بیکس مریض ندوہ کے بظاہر تندرست ہوکر اپنے آثار حیات نمایاں کرنے شروع کیے اور پھر وہی اگلی سی چہل پہل نظر آنے لگی، بلکہ اوس سے بھی کہیں زیادہ عشاق علم و قوم کے ساتھہ بوالہوسان شہرت و نمود کی جماعت نے بھی ملکر دو بالا گرمی بازار پیدا کردی، مگر افسوس اور کمال افسوس کے ساتھہ مجھکو کہنا پڑتا ہے کہ:

خواب تھا جو کچھہ کہ دیکھا، جو سنا افسانہ تھا!

ندوہ کی اس ترقی کے جسم میں بھی علالت کی جراثیم پوشیدہ تھے - اس زمانے کو اسکی خرابی اور نکبت کا پیش خیمہ سمجھنا چاہیے - قطع نظر ان خرابیوں کے جو طرز العمل ندوہ اور اسکی انتظامی کارروائیوں سے علاوہ رہتے ہیں بد ترین خرابی یہ تھی کہ خود کارکنوں اور ندوہ کے ذمہ دار افسروں میں مقاصد ندوہ کے متعلق کوئی متفق عقیدہ موجود نہ تھا، اور نہ کوئی متعین اصول انکی کارروائیوں کی تہہ میں پایا جاتا تھا، بلکہ ان نابینا لوگوں کی طرح جو ہاتھی کو اپنے ہاتھہ سے ٹٹول ٹٹول کر ہر ایک اپنی ایک نئی تشخیص کا طالب داد ہوتا تھا، ان لوگوں میں بھی خود مقاصد ندوہ کے بارے میں سرتا سر اختلاف خیالات موجود تھا - اس امر کا اندازہ کارکنان ندوہ اور ارکان سے ملکر اور گفتگو کرنے کے بعد اب بھی غالباً بخوبی ہوسکتا ہے - کسقدر مضحکہ انگیز اور تعجب خیز بات ہے کہ وہ جماعت جو اصلاح نصاب تعلیم اور نشر علوم ربانی کی علم بردار بنکر اٹھی تھی، وہ خود اپنی تصحیح خیالات نہ کرسکی، اور وہ جماعت جسنے رفع نزاع باہمی اپنا اہم مقصد قرار دیا تھا، خود ہی آپس میں نزاع و فساد کی تخم ریزی کی بانی ہوئی!

(البقیۃ تتلی)

(۱) معاملات ندوہ کی تحقیقات کرے -

(۲) ارکان اور غیر ارکان دونوں قسم کے لوگ کمیٹی میں انتخاب کیے جائیں ' اور ایک مشترکہ کمیٹی تحقیقات کامل کے بعد ایک رپورٹ مرتب کرے کہ بدنظمی اور ابتری کے کیا وجوہ ہیں ' اور ان کی کیونکر اصلاح ہوسکتی ہے ؟

(۳) یہ کمیٹی فریقین کی جنبہ داری سے بالکل آزاد رهکر کام کرے -

(۴) یہ رپورٹ تمام اخبارات میں شائع کیجاے ' اور قوم کو متوجہ کیا جاے کہ وہ اپنی قومی عظیم الشان درسگاہ کو خطرہ میں نہ آنے دیں -

والسلام

راقم — محمد علی حسن خاں - حکیم محمد عبد الولی "

(ضرورت اصلاح کا اعتراف)

اس خط کے جواب میں ارکان ندوہ کی جو رائیں موصول ہوئیں اُن میں سے بعض یہ ہیں :

(جناب مولوی محمد الدین صاحب جج چیف کورٹ بہاول پور)

مجھے اس امر میں آپ کے ساتھہ پورا اتفاق ہے کہ ندوۃ العلماء کی حالت قابل اصلاح ہے ' اور تجویز اصلاح صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ایک کمیٹی بلا رو رعایت تحقیقات کرے اور اسکے نتائج بغرض آگاہی عام شائع کیے جائیں -

(جناب نواب اسحاق خاں صاحب انریری سکریٹری علیگڈہ کالج)

مجھے آپ کی اس راے سے اتفاق ہے - البتہ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اس اصلاح کی نیت سے جو کمیٹی مرتب ہو' اسکے مقصد کی واقعی کامیابی کا مدار اسپر ہوگا کہ منتظمین ندوۃ العلماء کی ہمدردی یا کم سے کم انکا مشورہ بھی شامل حال ہو - میرا دوسرا مشورہ یہ ہے کہ درمیانی اصلاحی کارروائیوں کو قبل از وقت اخبارات میں شائع نہ کیا جاے ' ورنہ بحث کا طولانی سلسلہ شروع ہو جائیگا -

(جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر میور کالج الہ آباد)

جس کمیٹی کے متعلق جناب نے لکھا ہے امید ہے کہ نہایت مفید ہوگی اور بہر حال اسکی ضرورت ظاہر ہے - مگر میں اسکا رکن بننا اپنے خاص حالات کے لحاظ سے مناسب نہیں سمجھتا -

(جناب حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب دہلی)

آپنے ندوہ کے متعلق ایک کمیٹی قائم کرنیکی راے ظاہر فرمائی ہے - میں اس تجویز کے ساتھہ بالکل متفق ہوں -

(جناب شمس العلماء مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی)

سواے اس تجویز کے کہ ایک کمیٹی بغرض اصلاح مقرر ہو اور وہ نہایت آزادی اور ایمانداری سے تمام معاملات ندوہ کی تحقیقات کرے اور اسکی اطلاع برابر پبلک کو دے اور پوری قوت سے تمام خرابیاں عملی طور سے دور کرنیکی کوشش کرے ' اور کوئی صورت اب ندوہ کے بقا کی خیال میں نہیں آتی -

میں ایسی کمیٹی کے مقرر ہونے سے دل سے متفق ہوں اور ہر طرح آپ کی اس تجویز کا شریک ہوں -

(جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم امرتسر)

تجویز جناب کی نہایت معقول ہے ' اسے ضرور عملی جامہ پہنایا جاے' ندوہ میں پیش کرکے کمیٹی قائم کرا دیجیے - ندوہ کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے -

(جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر مدراس)

میں آپ بزرگواروں کے ساتھہ پورے طور سے اتفاق کرتا ہوں کہ ندوہ کی موجودہ مشکلات میں اسکی اصلاح کرنا نہ صرف اپنا منصبی فرض ہے بلکہ بہت بڑا قومی فریضہ ہے - آپنے جو واقعات اسکی اصلاح کے متعلق قلم بند کیے ہیں اور جس پیرایہ میں " اصلاحی کمیٹی " قائم کرنے کا خیال ظاہر فرمایا ہے ' اوس سے مجھے سر مو اختلاف نہیں -

(جناب مولوی حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور)

بیشک آپ کی اس بارہ میں جو راے ہے وہ نہایت مناسب ہے' پورے طور پر مجھے ان امور سے اتفاق ہے -

(جناب مولوی سید محمد صاحب اوجین)

جو اسکیم اصلاح و ترقی کے متعلق آپ نے قائم کی ہے خاکسار اس سے متفق ہے -

(جناب خان بہادر سید جعفر حسین صاحب انجنیر ریاست بھوپال)

بذریعہ تار میںنے اپنے اتفاق راے سے اطلاع دی ہے' اور امید ہے کہ خداوند کریم اس جلسہ کو کامیاب کریگا -

(انجمن اصلاح ندوہ)

جب یہ ابتدائی مراتب طے ہوچکے اور حالات زیادہ ابتر ہوتے گئے' تو زیادہ التوا مناسب نظر نہ آیا ' اور ۱۵- مارچ کو غور و مشورہ کیلیے ایک جلسہ منعقد کیا گیا - اس جلسے کی روئداد اخبارات میں چھپ چکی ہے - یہاں وہ تحریر درج کرتا ہوں جو میں نے اس جلسے میں حضرات شرکاء مجلس کے سامنے پیش کی تھی :

(تقریر جلسۂ ۱۵ مارچ)

نالہ را ہرچند می خواہم کہ پنہان برکشم
سینہ می گوید کہ من تنگ آمدم فریاد کن !!

جناب صدر انجمن !

قبل اسکے کہ جو مدعا آج کے جلسہ کا ہے وہ بیان کیا جاے ' میں یہ عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ شکستہ دلوں کی ایک ناچیز کمزور صدا کو جس دلی توجہہ کے ساتھہ آپ بزرگوں نے اپنے گوشۂ دل میں جگہ دی ' اسکا شکریہ کسیطرح زبان و قلم سے ادا نہیں ہوسکتا - یہ محض ایک رسمی شکریہ نہیں ہے بلکہ صحیح واقعہ کا اظہار ہے - فجزا کم اللہ خیر الجزاء -

(گذشتہ پر ایک نظر)

حضرات ! آپ کو یاد ہوگا کہ ندوہ کو قائم ہوے ابھی صرف بیس اکیس سال ہوے ہیں - وہ مبارک زمانہ ابھی تک ہماری آنکھوں میں پھر رہا ہے جبکہ چند روشن ضمیر علماء نے سنہ ۱۸۹۴ع میں باضابطہ مجلس ندوہ کے قائم ہونے کا اعلان کیا ' اور جناب مولانا محمد علی صاحب اسکی مسند نظامت پر متمکن ہوے - ندوہ کے وہ رفیع الشان مقاصد جو بمنزلہ بنیادی اصول کے ہیں' ابھی تک ہم سب کے دلوں پر نقش ہیں' اُن مقاصد کو تین مختصر جملوں میں ادا کیا جا سکتا ہے :

طرابلس

عزوۂ طرابلس اور اُسکا مستقبل

شمالي افريقـــه کا " سر متخفي "

شیخ سنوسی اور طریقۂ سنوسیه

(۳)

شریف عبد المطلب کي گرفتاري

جنگ ختم ہوا - مکه معظمه شریف عبد المطلب کے ہاتھہ میں تھا اور دولۃ علیه اس خوف سے که کہیں تمام بدو بھڑک نه اٹھیں ' کوئي کارروائي نہیں کرسکتي تھي - آخر جنگ و حرب کی جگه مکر و خدع سے کام نکالنا چاہا ' اور اسکے سوا چارۂ کار بھي نه تھا - عثمان پاشا ایک جنگي جہاز بغیر فوج اور سامان جنگ کے لیکر جده آیا ' اور مشہور کیا که محض رسد لینے اور زیارت کرنے کي غرض سے لنگر انداز ہوا ہے - اُس وقت جنگي جہاز اہل عرب کیلیے ایک عجیب و غریب تماشا تھا - عثمان پاشا نے جدے سے شریف کے پاس ایک خط بھیجا ' جسمیں بطور ایک عالیشان بادشاہ کے اسکو مخاطب کیا تھا ' اور بڑي لجاجت اور عاجزي سے مکے آنے اور حرم کي زیارت کي اجازت طلب کي تھي - شریف نے اجازت دي ' اور وہ مکے پہنچا - وہاں روز شریف کي صحبت میں شریک ہوتا اور بحري جہازوں کے تعجب انگیز واقعات بیان کرتا - ایک دن کہا که جس جہاز میں آیا ہوں ' وہ اتنا بڑا ہے که ایک پورا شہر معلوم ہوتا ہے ' اور اسمیں عجیب عجیب طرح کے سامان راحت و آسایش مہیا کیے گئے ہیں - شریف کو تعجب ہوا اور وہ تعجب بڑھاتا رہا - یہاں تک که ایک دن شریف نے جہاز دیکھنے کي خواہش کي اور اپنے ساتھہ صرف بارہ خاص غلام لیکر جده آیا - عثمان پاشا نے دعوت و ضیافت کا بڑے تکلف سے اہتمام کیا تھا ' جوں ہی وہ جہاز کے اندروني حصے میں پہنچکر کھانے پینے میں مشغول ہوا ' کپتان نے لنگر کھولکر قسطنطنیه کا رخ کردیا !

جہاز بہت بڑا تھا - عرصے تک شریف کو حرکت محسوس نه ہوئي - اسکے بعد [illegible] قصد کیا تو عثمان پاشا [illegible] رات بھر قیام کي درخواست کي - صبح کو سادہ دل شریف اٹھا تو سمندر کي موجوں میں جہاز تیزي سے جا رہا تھا !

قسطنطنیه پہنچکر شریف عبد المطلب نظر بند کردیا گیا ' اور ایک محل اسکے رہنے کیلیے دیدیا -

(عـود الی المقـصود)

شیخ محمد بن علي السنوسي عین اسی زمانے میں مشغول دعوۃ تھے ' اور انکي خانقاہ مرجع خلائق تھي - دولۃ عثمانیه کو اسي وجه سے یقین ہوگیا که شیخ کا ہاتھہ بھي اس غدر میں ہے اور اس نے شریف عبد المطلب کي پوشیدہ اعانت کي ہے -

جب [illegible] قسطنطنیه میں [illegible] ہوگئے [illegible] کي حکومت [illegible] دفور کے بعد مکه میں قائم ہوئي ' تو قسطنطنیه سے [illegible] گئي که شیخ کي خانقاہ [illegible] کو کسي طرح کم کیا جائے ' اور کسي نه کسي بہانے خود شیخ کو بھي گرفتار کرلیا جائے - لیکن قبل اسکے که ایسا ہو ' خود شیخ کو اسکا علم ہوگیا ' اور وہ دوبارہ مکه معظمه سے دیار مصر کي طرف روانه ہوگیا -

جغبوب کي جامع مسجد جو شیخ سنوسي اول نے تعمیر کي

مشرق اقصیٰ اور دعوۃ اسلام

مسلمانان چین کي تعليمي ترقيات

جاپان میں تبلیغ اسلامي کي تحریک

آجکي اشاعت میں تین تصویریں علی الترتیب شائع کی جاتي هیں - پہلا گروپ دار الحکومت چین یعنی پیکن کے ایک اسلامی مدرسہ کا ہے ' جسمیں مسلمان لڑکے علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کرتے هیں - پہلي صف اساتذہ کی ہے جو چینی هیں اور سب کے سب مسلمان هیں - اسکے بعد کی دو تصویریں جاپان کے متعلق هیں جو انگریزی رسالے " اسلامک یونٹی " یعني " الوحدۃ الاسلامیہ " سے نقل کیے جاتے هیں - اس رسالے کے اڈیٹر مسٹر حسن ہرتانو ایک جاپاني نو مسلم هیں - سالانہ قیمت صرف دو روپیہ ہے اور اس پتہ سے خط و کتابت کی جاسکتي ہے :

Hosan U. Hatano No. 41, Daimachi Akasaka, Tokyo
JAPAN

ان دو تصویروں میں پہلا مرقع جاپان کی مجلس اسلامی کے ایک ڈنر کا ہے ' جسمیں بڑے بڑے مشاهیر ملک شریک هوے تھے ' جن میں سے بعض کے نام یہ هیں:

مسٹر ... (ایک مشہور جاپانی عالم اور لیڈر) ڈاکٹر ... (هاؤس اف پیرس کے لیڈر) کونٹ کدا شیبو (ایک ملکی افسر) بارن ... آنریبل ... ڈاکٹر کوکو ' جنرل ... - ... مسٹر ... (ممبر پارلیمنٹ) مسٹر ایٹو (ممبر پارلیمنٹ) انکے علاوہ بہت سے ترک ' مصری ' اور هندو معززین شریک تھے -

سب سے زیادہ نمایاں حیثیت اس مجمع میں ڈاکٹر ... کی تھی ' جو امریکہ سے صلح و یگانگت کا پیغام لیکر تمام عالم کا سفر کر رہے هیں ' اور جو اس مجلس اسلامي سے یہ معلوم کرکے نہایت متاثر هوے کہ یہ پیغام وحدت و صلح اب سے تیرہ سو برس پہلے

ریگستان حجاز میں اولین مرتبہ سنایا جا چکا ہے : ان هذہ امتکم امۃ واحدۃ و انا ربکم فاعبدون !

ڈاکٹر موصوف ٹوکیو سے پکینگ هوکر هندوستان آئینگے اور وہاں سے مصر جائینگے -

دوسرا مرقع ایک نہایت مقدس اور مقدس مجمع کا عکس گرامی ہے جو معمع الجزائر جاپان میں فرزندان توحید کی پہلی جماعت کو هم سے روشناس کرتا ہے - کثر اللہ امثالہم : ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال انني من المسلمين ؟ (۴۱ : ۳۳)

یہ جاپانی موحدین اولین کا مجمع اس تقریب سے منعقد هوا تھا کہ ایک نئے طالب حق ڈاکٹر ... کے قبول اسلام کے موقعہ پر موجود رهے - ڈاکٹر موصوف کا اسلامی نام " عبد الصمد " رکھا گیا - وہ بائیں جانب کی آخری کرسی پر رونق افروز هیں -

یہ تمام نتائج حسنہ در اصل ڈاکٹر برکات اللہ کی کوششوں کے ابتدائی ثمرات هیں جنکو خدا تعالی نے جاپان میں اولین تخم توحید کے ڈالنے کیلیے چن لیا تھا

جاپان ' انگلستان ' امریکہ ' جزائر فیلپائن ' اور سب سے بڑھ کر خود هندوستان دعوۃ و تبلیغ اسلام کیلیے تشنہ هو رہا ہے ' اور دست الہی نے خود بخود ان ممالک کے دروازے کھول دیے هیں پھر کیا اب بھی ایک عظیم الشان مرکزی مشن کے قائم کرنے کا وقت نہیں آیا ؟ اور کیا مسلمانوں کو باهمی تکفیر و تفسیق سے مہلت نہ ملیگی ؟

گوش اگر گوش تو و نالہ اگر نالۂ من '
آنچہ البتہ بجائے نرسد فریاد است !

فہل من مدکر ؟

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

جربوب تک پہنچا دیتے - نہ تو اسے کسی دنیاوي حکومت سے اب خوف تھا اور نہ جاسوسوں کي مراقب نظروں سے -

(وفات اور تصنیفات)

اُس نے اپني زندگي هي میں اپني دعوت کو کمال عروج و رفعت ذکر کے عالم میں دیکھہ لیا' اور سنہ ۱۲۸۶ هجري میں جب پیام اجل پہنچا تو وہ نہایت طمانیۃ اور دل جمعي کے ساتھہ اسکے استقبال کیلیے طیار تھا -

شیخ سنوسي اول کے علم و فضل اور دعوۃ و طریق ارشاد کا اندازہ اُسکي تصنیفات سے هوسکتا ھے جن میں سے بعض حسب ذیل هیں:

(۱) ایقاظ الوسنان في العمل بالسنۃ و القران - مصر میں چھپ گئي ھے' مگر اب مطبوعہ نسخہ نہیں ملتا - میرے کتب خانے میں موجود ھے - والد مرحوم نے قسطنطنیہ میں ایک سنوسي داعي سے لی تھی - اس کتاب سے شیخ کي دعوۃ کا پورا پورا اندازہ هوتا ھے' اور یہي کتاب ھے جس نے سب سے پہلے میرے دل میں انکي نسبت حسن ظن پیدا کیا - موضوع یہ ھے کہ صدر اول کے بعد سے مسلمانوں میں عملي تنزل شروع ہوا' تا آنکہ بدعات و زوائد اور خرافات و سئیات نے اعمال صحیحۂ شرعیہ کي جگہ لیلي - اب پوري سعي اسمیں صرف هوني چاهیے کہ قران و سنت کي تعلیم کا احیاء کیا جاے - اس کتاب پر آگے چلکر بحث کرونگا -

(۲) الشموس الشارقۃ فی سماء مشائخ المغاربۃ و المشارقۃ - بمبئي میں ایک سنوسي کے پاس اسکا قلمي نسخہ دیکھا تھا' مگر اُسکا بیان ھے کہ تیونس میں چھپ گئي ھے- یہ تصوف اور سلاسل سلوک کي ایک نہایت هي جامع کتاب ھے - تمام طریقوں کا مختلف ابواب و نصول میں تذکرہ کیا ھے' اور علی الخصوص اُن طریقوں کا جو بلاد مغرب و افریقہ میں رائج هوے -

(۳) العقیدہ - عقائد محدثین و سلف صالح میں ایک چھوٹي سي کتاب ھے - عبارت نہایت صاف ھے - کہیں کہیں متکلمین کا رد بھي کرتے گئے هیں - مصر میں چھپ گئي ھے اور ملتي ھے -

(۴) المعین فی الطریق الاربعین - میں نے نہیں دیکھی - نام سے جو کچھہ معلوم هو سمجھہ لیجیے -

(۵) المنهل الرائق في الاسانید و الطرائق - اس کتاب میں وہ تمام اسانید جمع کیے هیں' جنسے شیخ نے سلوک و تصوف اور مختلف علوم دینیہ حاصل کیے - اساتذہ کے حالات بھي دیے هیں - انداز تصنیف وهي ھے جو حضرۃ شاہ ولي اللہ قدس اللہ سرہ کے اُستاذ شیخ ابراهیم کردي المدني نے اپني اسانید میں اختیار کیا ھے - تیونس میں چھپ گئي ھے' اور میرے پاس موجود ھے -

اسکے علاوہ اور بہت سي تصنیفات هیں جو تیونس اور الجزائر کے پریسوں میں چھپوائي گئیں' مگر انکا حال معلوم نہیں - فرانس میں بھي ایک مختصر رسالہ چھپا ھے جسمیں نئے مریدوں کیلیے ضروري تعلیمات هیں - مدت هوئي اُسکا خلاصہ ایک شخص نے اخبار المؤید مصر میں چھپوایا تھا' اور میں نے اُسکا خلاصہ اخبار وکیل کے کسي نمبر میں دیا تھا -

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوہ

میــرتھــہ

مسلمانان میرٹھہ و بیرونجات کا ایک عام جلسہ زیر صدارت مولوي محمد علي صاحب اڈیٹر کامرید و همدرد هجوم نوچندي میں منعقد هوکر ندوۃ العلما لکھنؤ کے متعلق حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوا :

" مسلمانان میرٹھہ ندوۃ العلما لکھنؤ کي موجودہ شورش اور بدنظمي پر دلي تاسف کا اظہار کرتے هیں' اور اُنکي خواهش ھے کہ ندوہ کے معاملات کي جانچ و پرتال و نیز درستي کیلیے - مسلمانوں کا قائمقام مگر آزاد کمیشن مقرر کیا جاے ' جسمیں حسب ذیل اصحاب شامل هوں :

سرراجہ صاحب محمود آباد' نواب وقارالملک بہادر امروهہ ' مسٹر محمد علي اڈیٹر کامرید ' حکیم محمد اجمل خانصاحب دهلي ' مسٹر مظہر الحق بیرسٹرایٹ لا بانکي پور ' حاجي رحیم بخش صاحب بہاولپور' خواجہ حسن نظامي صاحب دهلي ' آنریبل سر ابراهیم رحمت اللہ بیرونٹ بمبئي' مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کلکتہ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگی محل لکھنؤ '

ندوہ کا جلسۂ انتظامیہ

اور

طلبــاء کے قسمت کا آخري فیصلہ

۲۶ - مارچ سنہ ۱۹۱۳ ع گوکسي خاص تقریب سے هندوستان میں ممتاز نہو ' لیکن وہ اس حیثیت سے ایک قابل یادگار تاریخ ھے کہ اوس دن همارے قسمت کا اخري فیصلہ هونیوالا تھا - اخر کار بهزار انتظار و هزار کشمکش امید و یاس یہہ یوم الفصل آگیا' اور اوس نے همارے تقدیر کا یکطرفہ فیصلہ سنا دیا -

اس یادگار تاریخ کے شام کو جلسہ انتظامیہ هونیوالا تھا ' لیکن ۲۵ مارچ کے شام هي سے ارکان کے تشریف آوري کا سلسلہ شروع هوا ' اور ۲۶ مارچ کي صبح تک همارے نگاهیں مولوي عبد الرحیم ریوا ڑوي ' مولوي نظام الدین جھنجھري ' مولوي ناظر حسین جھتاروي ' مولوي احمد علي محدث میرٹھي ' مولوي ظہور الاسلام فتحپوري ' مولانا سیف الرحمن پشاوري ' قاري عبد السلام پاني پتی ' مولانا فضل حق صاحب رامپوري ' کے عقیدتمندانہ زیارت سے نور افروز هوچکیں - یہہ وہ بزرگ تھے ' جنکي ذات سے همکو منصفانہ فیصلہ کے ساتھہ رفق و ملاطفت اور ذاتي دلجوئي کي بھي توقع تھي - انکے علاوہ نواب اسحاق خان' کرنل عبد المجید خان' مولوي حبیب الرحمن خان شیرواني ' شریک جلسہ هوئے - خاندان کاکوري کے تمام ممبر منشي احتشام علی صاحب کے کوٹھي میں پہلے هي سے موجود تھے - قانون داں ممبروں کا سلسلہ جنمیں مولوي نسیم صاحب' مولوي

(مصر میں دوسرا قیام)

اُس زمانے میں مصر کی عنان حکومت عباس پاشا الاول کے ہاتھہ میں تھی - وہ سید محمد بن علی کے فضائل کا غلغلہ سن چکا تھا - مصر پہنچتے ہی خدیو مصر کی جانب سے نہایت شاندار استقبال عمل میں آیا ' اور " قریۂ شیخ قللی " کے قریب اس نے ایک زاویہ بنا دیا کہ یہاں مقیم رہیے' اور اپنے اعمال و اشغال کو شروع کیجیے -

مگر شیخ نے حکومت کا احسان لینا گوارا نہیں کیا ' اور قاہرہ کے قریب ایک گاؤں میں جس کا نام " کرداسہ " ہے خود اپنے لیے خانقاہ بنائی - ابھی چند ماہ ہی گذرے تھے کہ اسکی شہرت سے تمام وادی نیل گونج اُٹھا ' اور ہزاروں آدمی اطراف اور قاہرہ و اسکندریہ سے آکر اسکے درس اور حلقۂ مجاہدات میں شریک ہونے لگے - اُسکی صحبت عجیب و غریب تھی' اور اُسکی تقریر کی فعالیت کا بڑے بڑے زبان آور مقابلہ نہیں کر سکتے تھے - جو شخص ایک مرتبہ بھی اُسکی آواز سن لیتا تھا ' پھر اُسکے اختیار سے باہر تھا کہ دوبارہ اسکی طرف نہ کھنچے !

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کا قیام اُسے اپنے مقاصد کے حصول کیلیے بے سود نظر آیا ' اور وہ بہت جلد برداشتۂ خاطر ہو کر دوبارہ طرابلس کی طرف روانہ ہو گیا -

(العزبات کی آبادی)

اس مرتبہ اُس نے اپنی قدیمی خانقاہ کو تو بدستور رہنے دیا لیکن اسکے علاوہ جبل اخضر کے قریب ایک دوسری وسیع اور محفوظ جگہ تلاش کی' جہاں کوئی وسیع آبادی بس سکے -

طرابلس کا اندرونی حصہ ایک تاریخی سر زمین ہے ' جہاں اب تک گذشتہ قرون مدنیۃ کے بہت سے آثار باقی ہیں - کارتھیج یہیں آباد تھا ' سارانیکا یونانیوں کی ایک بہت بڑی مملکت اسی سرزمین میں تھی ' اور فتح مند رومیوں نے بڑی بڑی عمارتیں اسی کے ریگ زار پر کھڑی کی تھیں - جبل اخضر کے قریب اب تک سارانیکا کے بڑے بڑے کھنڈر باقی ہیں - ازانجملہ ایک بہت بڑا قلعہ ہے جو کسی وقت دنیا کے بڑے بڑے قلعوں میں سے ہوگا - سید محمد بن علی السنوسی نے اسی قلعہ کے کھنڈروں کو اپنی خاص آبادی کیلیے پسند کیا' اور چند نئی عمارتیں بنا کر اُسکا نام " عزبات " رکھا -

عزبات کی آبادی روز بروز بڑھنے لگی' اور " شیخ سنوسی اول " کی صحبت اور حصول قرب کی کشش نے تمام افریقہ و عرب اور یمن و حجاز سے ہزارہا ارادتمندوں کو وہاں جمع کر دیا - یہاں تک کہ وہ اندرون طرابلس اور صحرا کی ایک بہت بڑی آبادی ہوگئی جو اب تک موجود ہے' اور گذشتہ غزوہ طرابلس کے دوران میں بارہا اُسکا نام لیا گیا ہے -

(جغبوب)

عزبات ایک آباد مقام ہوگیا ' مگر در اصل آبادی سے بڑھکر شیخ کے مقاصد کیلیے اور کوئی شے مضر نہ تھی -

تین چار سال کے عرصے میں تمام شمالی افریقہ پر شیخ کی روحانی حکومت قائم ہوگئی ' صحراے لیبیا کے تمام قبائل اُسکے مرید ہوگئے ' اور اُسکے خلفاء اور داعی دور دور تک پھیل گئے' جو شیخ کی جانب سے عمل بالکتاب و السنۃ کیلیے ہر طالب سعادت مسلم سے بیعت لیتے تھے - یہاں تک کہ جاوی اور سینگا پور میں اُسکے داعی پہنچے ' اور جزیرۂ سیلون اور بولہبو میں اُسکے نام پر بیعت لی گئی -

یہ حالت دیکھکر حکومت عثمانیہ کو از سر نو توجہ ہوئی' طرابلس اور مصر سے بڑی بڑی رپورٹیں قسطنطنیہ روانہ کی گئیں شیخ کے عقیدت مند مصر اور قسطنطنیہ ہر جگہ موجود تھے - انہوں نے خبر دی کہ حکومت کسی مخالفانہ کارروائی کا عزم کر رہی ہے

یہ حالت دیکھکر شیخ نے ارادہ کیا کہ آبادی اور شہروں سے اپنے مرکز کو بالکل الگ کرلے' اور عزبات ایک صدر مقام کی حیثیت سے رہے' مگر خود اُسکی قیامگاہ اس سے بھی زیادہ دور اور معفوظ گوشے میں ہو - پس اُس نے صحراء لیبیا کے مہلک اور بحر ریگ کے حصے کی طرف توجہ کی

" صحراء لیبیا " کرۂ ارضی کے اُن عجیب و غریب مقامات میں سے ہے جسکی مہلک خصوصیات پر آجتک انسان کی قوتیں فتح نہ پاسکیں - یہ سب سے بڑا صحراء ہے جو شمالی افریقہ کا خوفناک ترین قطعہ سے عبارت ہے ' اور ریگ محض کا ایک ایسا سمندر ہے' جسکے طوفان ریگ و غبار کے آگے اوقیانوس اور اٹلانٹک کے بحری طوفان کچھہ حقیقت نہیں رکھتے - وہ یک سر ریگستان ہے - نباتات اور آثار حیات کا اسکے کسی گوشے میں پتہ نہیں - مہینوں سفر کرتے جائیے مگر پانی کا ایک قطرہ میسر نہ آئیگا - شمالی افریقہ میں بڑی بڑی اولوالعزم قومیں آباد ہوئیں - رومن امپائر اور یونانیوں نے عظیم الشان شہر بسائے ' لیکن صحرا کے اندر قدم رکھنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوئی ' اور نہ کوئی آبادی آجتک وہاں قائم ہوسکی -

اگر نقشہ آپکے پاس ہو تو اپنے سامنے رکھہ لیجیے - آپ بنغازی کے قریب " جبل مشرق " کی چوٹیوں کو دیکھیں گے اور اُسکے قریب ہی برقہ کی سرحدی آبادی " اولاد حزابی " نظر آئیگی - پس اسکے بعد ہی صحراے لیبیا کا حصہ شروع ہو جاتا ہے' اور کچھہ دور تک چھوٹی چھوٹی آبادیاں بادیہ نشین قبائل کی ملتی ہیں جو " واحہ " کے نام سے مشہور ہیں ' اور انہی کے مجموعہ کو " الواحات صحرا " کہتے ہیں جو لیبیا کی اصلی آبادی ہے -

اسی سلسلے میں ایک مقام " جغبوب " یا " جربوب " ہے جو " العزبات " سے دس دن کے مسافت پر اور صحرا کی اولین آبادی " الواحۃ سیوا " سے تین دن کے فاصلے پر واقع ہے - صحراء میں گذرنے کی رہگذر سے مرکزی طور پر یہ ایک محفوظ مقام تھا

" سنوسی اول " نے عزبات کا قیام ترک کردیا' اور آیندہ کیلیے اپنی قیام گاہ اسی مقام کو قرار دی - یہ واقعہ سنہ ١٢٧٣ ھجری کا ہے -

سب سے پہلے اس نے ایک نہایت عالیشان اور وسیع مسجد بنائی' جسکے صحن کے اندر ایک لاکھہ سے زیادہ آدمی بہ یک وقت سما سکتے ہیں' اور جسکی چار دیواری مثل قلعہ کے نہایت بلند اور مستحکم ہے - اُسکے صحن کی تینوں جانب محراب دار برامدے ہیں' اور ہر محراب کے اندر ایک وسیع حجرہ جسمیں کئی شخص بآرام و راحت رہسکتے ہیں' اسی طرح صرف مسجد ہی کے اندر کئی ہزار آدمیوں کے رہنے کا سامان ہو گیا -

مسجد کے ساتھہ ہی اُس نے ایک بہت بڑی خانقاہ بھی بنائی' جسکے اندر نئی نئی عمارتوں اور زاویوں کا سلسلہ برابر جاری رہا - اب وہ بالکل مطمئن ہو کر یہیں مقیم ہو گیا تھا ' اور اپنے افکار میں غرق تھا - لوگ ہر طرف سے کھنچتے ہوے جربوب آتے' اور یہ اپنے طریقہ کے وعظ و ہدایت اور ارشاد و سلوک میں مشغول رہتا - تمام قبائل پیشتر ہی سے مرید ہو چکے تھے - باہر کیلیے صدہا داعی اور خلفاء بھیجتے جاتے تھے' اور نو وارد مسافروں کیلیے مختلف اقطاع افریقہ میں رہنما متعین تھے' جو انہیں بآرام و راحت

نکلا که طلبه کو نواب اسحاق خانصاحب پریسیڈنٹ جلسه نے یهه فیصله سنادیا که اگر اپ لوگوں نے بلا شرط اسٹرائک نه ختم کردي ' تو اپلوگو نکے نام خارج کردیے جائینگے ' طلباء نے اس حکم کو نهایت ضبط و تحمل کے ساتهه سنا ' اور در حقیقت یهه انکے استقامت کا اخري امتحان تها - اب صرف اخلاقی قوت کا اثر ڈالا جاسکتا تها - اسلیے صرف ان ارکان نے اس موثر قوت سے کام لینا چاها جنکو طلباء کے ساتهه همدردي تهي - چنانچه اس غرض سے مولوي حبیب الرحمن خانصاحب شیرواني اور مولوي فضل حق صاحب رامپوري بعد نماز جمعه دارالعلوم میں تشریف لاے - مولوي عبد الرحیم صاحب بهي ساتهه آے تهے - ان بزرگوں نے چند طلباء کو ایک کمره میں جمع کرکے پرائوٹ طریقه سے گفتگو کي ' اور امید دلائي که اگر وه فیصله قبول کرلیں تو وه لوگ شکایات کي تحقیقات پر جلسه کو توجه دلائینگے ' لیکن چونکه انهوں نے ذاتي همدردي سے یه طریقه اختیار کیا تها ' اسلیے طلباء کو ان بزرگوں کي همدردي کے اعتراف کے ساتهه اس پر تسکین نهیں هوئي - اب بهي فیصله قائم رکها گیا هے اور طلباء کو ارکان و جلسه انتظامیه کے یکطرفه فیصله سے بالکل مایوسي هوگئي هے ' انکو اب صرف قوم کا بهروسه هے - یه ارکان کا آخري فیصله تها ' جسمیں ڈیسپلن ' قانون ' انتظام ' جلسه و ارکان کي پوزیشن ' غرض مختلف خارجي اسباب کا لحاظ رکها گیا ' لیکن طلباء کے مطالبات کا وجوه اسٹرائک کا ' مهتمم او ر ناظم کی حیثیت کا ' ارکان کے انفرادي حالت کا اثر اس سے بالکل مختلف هے - اکثر ارکان نے ذاتي حیثیت سے احساس کیا ' او ر بعض دلیر طبع لوگوں نے اس کو ظاهر بهي کردیا که طلبه کے مطالبات قابل لحاظ هیں ' اور مهتمم و ناظم میں طلباء پر اثر ڈالنے اور انتظام قائم رکهنے کي قابلیت نهیں -

(طلباء دار العلوم ندوة العلما - لکهنؤ)

زنده درگور مریضوں کو خوشبری

یه گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکهتی هیں ' زمانۂ انحطاط میں جواني کي سی قوت پیدا کردیتي هیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی هیں ' اور همارا دعوی هے که چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بیان سے باهر هے - ٹوٹے هوے جسم کو دوباره طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چهرے پر رونق لاتي هے - علاوه اسکے اشتها کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر هیں ' هر خریدار کو دوائي کے همراه بالکل مفت بعض ایسي هدایات بهي دیجاتي هیں ' جو بجاے خود ایک وسیلۂ صحت هے - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول بذمه خریدار چهه شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیه ۸ آنه - ۴ آنه کا ٹکٹ بهیجدیں آپکو نمونه کي گولیونکے ساتهه ساتهه راز بهي تحریر کیا جائیگا -

مینیجر کارخانۂ حبوب کا یا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشته سفرحج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وه هاتهه کے بنے هوے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑھے جاتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور هجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلیٰ واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا و مروه اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف بحرف پڑهي جاتي هے -

مینیجر صوفي پنڈي بهاؤ الدین - ضلع گجرات - پنجاب

امیروں کیلیے موسم سرما کا عجیب تحفه

مفرح بے نظیر

شافي مطلق نے عجیب اثر اس جوهر بے نظیر میں مخفي رکها هے - نازک مزاج آدمي یا امرا جنکي طبیعت قدرتي طور پر موسم گرما کي شدت کي متحمل نهیں هو سکتي طرح طرح کے امراض مثلاً ڈهرکا - گرمي حرارت مثانه - وجع المعده - خفقان - مالیخولیا - غشي - خرابي خون - پریشاني - اوداسي - کاهلي اور تساهلي میں مبتلا هوجاتے هیں - اس شربت کے استعمال سے یه تمام شکایات بالکل رفع هوجاتي هیں - اگر حالت صحت میں اس شربت کو استعمال کیا جاوے تو موسم گرما کي گرمي قطعی اثر نکرے - طبیعت میں هر وقت سرور و نشاط رهے اوداسي و کاهلي نام کو بهي نه آئے - غم و الم پاس نه بهٹکے - دل و دماغ میں طرب و نشاط کا جمگهٹا رهے - یه شربت ذائقه میں نهایت لذیذ اور شیریں هے - عهده داروں - ججوں - کلرکوں - استادوں اور دماغي محنت کرنے والوں کے لیے نعمت عظمی هے - قیمت تین پاؤ شربت تین روپیه صرف محصول ڈاک ۱۲ - آنه نصف قیمت پیشگي آني چاهیے -

مولوي غلام حیدر اینڈ کو منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه یا (Plan) هے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعه کي پیمایش کرکے پیمانے سے بنایا هے نهایت دلفریب متبرک اور عجیب چیز هے - مسجد نبوي میں جهاں جهاں ستون هیں نقشے میں ان جگهوں پر چهوٹے چهوٹے دایرے بنے هوئے هیں جهاں نقشے میں ستونوں کا رنگ گلابي هے - مسجد میں بهي وه گلابي رنگ کے هیں - ریاض جنت کا ٹکڑا جسکے ستون موقعه پر زرد رنگ کے هیں نقشے میں بهي انکو زرد رنگ دیا هے - حضرت سرور کائنات رسول کریم صلعم کے عهد مبارک میں مسجد کي جسقدر حد تهي اسکو سبز رنگ دیا هے - حضرت عمر خطاب - عثمان غني - اور دیگر خلفاے کے وقت میں مسجد کے ساتهه جسقدر کله ابزاد کرکے ملائي گئي هر ایک علحده رنگ سے دیکهائي گئي هے - بیر فاطمه - بستان فاطمه - باب الرحمت - باب النسا - باب مجیدي باب الجبریل - منبر - جاے تکبیر روضه شریف - مزار حضرت عمر - حضرت ابابکر صدیق - محراب النبي صلعم دیگر سب ضروري مقامات نقشه میں صاف طور سے دیکها دي گئي هیں - روغني نقشه معه رول وکپڑا پانچ رنگوں سے چهپا هوا - پیمانه صحیح طور پر مطابق موقعه تیار کیا قیمت صرف ایک روپیه علاوه محصول میں ملتا هے

دیگر کتابیں

(۱) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ - روپیه ۸ آنه هے - (۲) مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

ملنے کا پته ـــ منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

ظہور احمد صاحب خاص طور پر قابل ذکر ھیں ' انسے الگ تھا - اس مختلف الاوصاف اجتماع سے ھمکو ایک ایسے فیصلے کي توقع تھي ' جو قانون ' انتظام ' شریعت ' رفق و ملاطفت کا بہترین مجموعہ ھو سکتا تھا ' لیکن مولانا فضل حق صاحب رامپوري کي ھمدردي ' مولانا حبیب الرحمن خان شیرواني کے محبت آمیز ... کے الگ کرنیکے بعد ھماري دامن امید میں کیا ایا واقعات کي ترتیب اسکا فیصلہ کر سکتي ہے -

ترتیب نزول کے لحاظ سے ۲۶ - کي صبح تک علماء کا اجتماع ھو چکا تھا - یہ تمام بزرگ دار العلوم کے متصل فروکش تھے - صبح سے شام تک طلبا سے ملنے جلنے اونکے خیالات کے دریافت کرنیکا کافي موقع مل سکتا تھا ' لیکن ایک بزرگ بھي ایسے نہ تھے ' جو دار العلوم میں آتے ' اور طلبا کي اخلاقي دلجوئي کرتے - اس بنا پر طلباء انکے اخلاقي کشش سے متمتع نہوسکے ' جو قانوني فیصلہ سے بہت زیادہ موثر ھوسکتي تھي - دوسرے ممبروں کو انسے بھي بالاتر سمجھنا چاھیے - چار بجے شام کو ان بزرگوں کا اجتماع ھوا ' اور سب سے پہلے اسٹرائک کا معاملہ پیش کیا گیا - اس معاملہ کے فیصلہ کیلیے یہ بحث چھڑي گئي کہ شرعي حیثیت سے اسٹرائک جائز ہے یا نہیں - تمام لوگوں نے متفقہ فتوي دیا کہ اسٹرائک ناجائز ہے - اس فتوی کے حاصل کرلینے بعد یہہ یکطرفہ فیصلہ کر دیا گیا کہ طلباء کو بلا شرط اطاعت قبول کر لینی چاھیے ' ورنہ انکا نام خارج کر دیا جائیگا - یہہ اس معاملے کا آخري فیصلہ تھا ' لیکن با این ھمہ دار العلوم کي قومي خصوصیت کا اس قدر لحاظ رکھا گیا کہ اخلاق آمیز تمہید کے ساتھہ طلباء کو سنایا گیا - اس غرض سے کرنل عبد المجید خاں صاحب ' حکیم عبد الولي صاحب ' مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیرواني ' مولوي فضل حق صاحب رامپوري ' مولوي احمد علي صاحب محدث میرٹھي ' دار العلوم میں تشریف لاے - طلباء اس فیصلہ ناطق کے سننے کیلیے پہلے سے موجود تھے - کرنل صاحب نے سب سے پہلے تقریر شروع کي ' اور تمہید میں اپني عظیم الشان ... کو نمایاں کیا ' دار العلوم پر اپنے احسانات گناے ' گورنمنٹ کے تعلقات بتاے ' اسٹرائک کو شرعي حیثیت سے ناجائز قرار دیکر یہہ فیصلہ سنایا - اسکے بعد حکیم عبد الولي صاحب نے تقریر کي - حکیم صاحب نے اگرچہ انتظامي حیثیت سے اسٹرائک کو ایک مضر چیز ثابت کیا ' تاھم انھوں نے موجودہ دور کي خصوصیت کو نظر انداز نہیں کیا ' جس نے جذبات و خیالات میں آزادي پیدا کردي ہے ' اسلیے انھوں نے اسٹرائک کو اس قدر قابل نفرت اور حقیر چیز ثابت کرنیکي کوشش نہیں کي ' جس کا اثر کرنل صاحب کے تقریر کے ھر لفظ سے ظاھر ھوتا تھا - حکیم صاحب کے بعد مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیرواني نے ایک موثر تقریر کي ' اور کرنل صاحب کي تقریر پر سنجیدہ نکتہ چیني کے بعد وہ طریقہ اختیار کیا ' جو طلباء پر اثر ڈال سکتا تھا - انھوں نے بہت سے تاریخي واقعات سے ثابت کیا کہ علماء کا کام صرف طلب علم تھا ' اور طلباء دار العلوم کو اس غرض کیلیے موجودہ ناگوار حالت چھوڑ کر اپنے بہترین سلسلہ تعلیم کو شروع کر دینا چاھیے - ارکان کے تقریر کا سلسلہ ختم ھوا ' تو طلباء کي طرف سے مولوي حسن اٹھے اور تقریباً دو گھنٹے تک ایک پر اثر تقریر کي - اس تقریر کا بعض ارکان پر یہہ اثر ھوا کہ مولوي فضل حق صاحب نے اوسی وقت اعتراف کیا کہ طلباء کا بیان بھی قابل لحاظ ہے ' اور اکثر ارکان نے مختلف طریقوں سے ظاھر کیا کہ طلباء کے شکایات نظر انداز کرنیکي قابل نہیں ' بلکہ قابل تحقیقات ھیں - بھر حال چونکہ جلسہ میں طلباء کے عذرات نہیں سنے گئے ' اور نہ کمیشن تحقیقات کے بٹھانیکا وعدہ کیا گیا ' بلکہ کرنل صاحب نے صاف طور پر ظاھر کیا کہ یہہ قطعي فیصلہ ہے ' اسلیے طلباء نے اس یکطرفہ فیصلہ کے قبول کرنے سے انکار کیا ' لیکن مولوي فضل حق صاحب نے اپني ذاتي ھمدردي کی بناپر طلباء کو امید دلائي کہ وہ جلسہ میں انکے شکایات سنے کي تحریک کرینگے ' چنانچہ صبح کو جب جلسہ شروع ھوا ' تو دو طالب العلم کو ... قائم مقام طلبہ بلایا گیا - ان طلبہ نے جلسہ میں شکایات بیان کیں ' لیکن جلسہ میں خاندان کا کوري ' اور طبقہ علماء کے بعض ممبروں کي حالت بالکل فریقانہ حیثیت رکھتي تھي - یہہ لوگ انکے بیانات پر جرح و گرفت کرنیکي لیے مسابقت کرتے تھے - جلسہ میں اسقدر بدنظمي پیدا کردي کہ مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب کو صاف صاف کہنا پڑا کہ " راتکو طلباء نے اپنے جلسہ میں جس تربیت و حسن نظام کو قائم رکھا تھا ' افسوس ہے کہ اب اس قدر ترتیب بھي قائم نہیں رکھہ سکتے - اخري نتیجہ یہہ

[1]

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یه شخص سردی کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب هو رہا ہے - سردی هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے ہیں - لیکن بد قسمتی سے دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ ہے - تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے - دیکھئے آج اسکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری اکثر زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورہ بھنگ - بلاڈونا' پوٹاسرایی' اوقالک دیکر بنتی ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی - دمہ کی دوا انمول جوہر ہے - یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے - بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - آپنے بہت کچھ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان هی کیا ہے' پوری حالات کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی ہے - قیمت ۲ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

[8]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی هی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز' اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال' بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

سول ایجنٹ
ایم - ایس - عبد الغنی تھسرف - ۲۲ و ۷۳
دولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

ايـک تـعـلـيمـگـاه عـلـوم معـاش کي تـجـويـز

خادم الاسلام خاکسار محبوب الرحمن جمله اهل اسلام کيخدمت ميں عرض پرداز هے که ضروريات زمانه کے لحاظه سے کچهه عرصه سے همارا يه خيال هے که ديوبند جيسے متبرک مقام پـر جو که بفضله تعالی شهرۀ آفاق هے' ايک ايسي تعليمگاه قايم کي جارے جس کے ذريعه علوم معاش کي عملي تعليم مسلمانوں کو ديجارے - اس تعليمگاه ميں حسب ضرورت زمانه و وسعت سرمايه مختلف شعبے صنعت و حرفت زراعت وتجارت ودستکاري وغيره کے قرار دیے جاويں و بـلا لحاظ ذات و پيشه وغيـره مسلمانوں کو عملي طور پر اس تعليمگاه ميں کام سکها يا جارے - يه تعليمگاه اپنے فوائد اور داخله طلبه کے لحاظ سے عام هوگي - يعني هرمسلمان خواه کسي صوبه کا هو بلا لحاظ عمر و سکونت وغيره اس ميں داخل هوسکے گا' اور جس ميـغه کام کے قابل سمجها جاويگا اسميں تعليم پا سکے گا - اس معروضـه بالا مفيد تجويز کو همنے حتی الامکان عملي طور پر پورا کرنيکا عزم کرليا هے' مگر چونـکه اِس کام ميں سرمايـه کي بهت زياده ضرورت هے لهـذا جميع اهل اسلام کي خدمت ميں نهايت ادب کے ساتهه استدعا هے که حتي الوسع امداد سے دريغ نه فرماويں-

يه مجوزه تعليم گاه علوم معاش مدرسـه عاليه عربيه ديوبند کي طرف سے نهيں هے بلـکه علحده مستـقل کام هے -

خاکسار محبوب الرحمن قادري وچشتي ديوبندي
ديوبند ضلع سهارنپور

دهلي کے خانداني اطبـا اور دوا خـانه نورتن دهلي

يه دوا خانه عرب - عدن - افريقه - امريکه - سيلون - آسٹريليا - وغيره وغيره ملکونميں اپنا سکه جما چکا هے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولـه قبـله حکيم محمد احسن الله خان مرحوم طبيب خاص بهادر شاه دهلي کے خاص مجربات هيں -

دوائی ضيق - هر قسم کي کهانسي و دمـه کا مجرب عـلاج في بکس ايک توله ۲ دو روپيه -

حب قتـل ديدان - يه گولياں پيٹ کے کيڑے مارکر نـکال ديتي هيں في بکس ايک روپيه -

المشتهر حکيم محمد يعقوب خاں مالک دواخانه نورتن
دهلي فراشخانه

تـــرکي سے پيغـام

برادران اسـلام کي خدمت ميں

هم بذريعه اعلان هذا اپنے هندوستاني مسلمان بهائيوں کو آگاه کرتے هيں - که همارے پہلے پنجاب کے ايجنٹ جنکا نام "کامريڈ" ميں مشتهر هوچکا هے - آب با قاعده طور پر تمام هندوستان کے سول ايجنٹ مقرر کر دیے گئے هيں - اپکا اسم شريف شيخ سلطان محمد مالک تجارت خانه سلطان هوشيار پور هے -

چشتی اينڈ کمپنی دهلي جو همارے پہلے سول ايجنٹ تھے اب وه سول ايجنٹ نهيں رهے' اور اُن کے جو اشتهارات اس دعوے کي تائيد ميں شايع هوں وه جهوٹے تصور کئے جائيں ' کيونکه اس سے اُن کي غرض محض دهوکا دينا هوگي اُس مسلمان پبلـک کو جس نے همارے خالص ترکي اور اسلامي صنعت مثلاً ترکي ٹوپياں اور دوسري خالص ترکي اشياء کي ترويج کے لئے نهايت ايثار سے کام ليا هے - آينده جو چيز ترکي سے آئے گي وه شيخ سلطان محمد مالک تجارت خانه سلطان هوشيار پور سے مل سکے گي -

ترکي ٹوپيوں اور ديگر ترکي ساخت اشياء کے بارے ميں جمله استفسارات شيخ صاحب موصوف سے يا اُن کے مقررکرده ايجنٹوں سے هونے چاهئيں -

هم اُميد کرتے هيں که همارے هندوستاني بهائي اس خالص اسلامي صنعت کو فروغ دينے ميں کوشش فرمائينگے -

آپ کا مخلص

ظفر کامل منيجنگ ڈايرکٹر شرکت مايه عثمانيه سول ايجنٹ
کارخانه شاهي هرکه - قسطنطنيه

اطـــلاع

برادر من، تحيت و سلام !

برادران دور افتاده کے اجتماع و ارتباط کي جو تحريک ميں نے کي تهي اور آپ نے جسکا خير مقدم کيا تها' اسکے استحکام کےليے ۱۳-۱۴-۱۵- اپريل سنه ۱۹۱۴ ع کو ايک عظيم الشان جلسه کے انعقاد کا فيصله کيا گيا هے' جسميں آپکي شرکت کي ضرورت صرف اسليے نهيں که آپ اس سلسله ربط واتحاد کي ايک کڑي هيں بلکه اسکے ليے بهي که اس جلسه ميں نهايت ضروري مسائل طے کئے جائينگے جنکا اثر هماري ذات سے متعدي هوکر ندوه پر بهي پڑيگا ' اور وه مسائل حسب ذيل هيں:

(۱) انجمن کے لئے قواعد کي ترتيب سکرٹري اور عهده دارونکا باضابطه انتخاب -

(۲) معاملات اشتراک پر غور و فکر کرنا اور معاملات کے اصلاح کي کوشش کرنا -

(۳) اپنے حقوق کو متعين کر کے ارکان ندوة العلماء کي خدمت ميں پيش کرنا -

اميد که آپ اس جلسه ميں تشريف لاکر مجهے ممنون اور ان مقاصد کو کامياب بنانيکی کوشش کرينگے تشريف آوري کي اطلاع تاريخ جلسه سے ايک هفته پيشتر هوني چاهئے اور جو تجاويز آپ پيش کرنا چاهيں اسکو بهيجديجيے *

مسعود علي ندوي عارضي سکريٹري
انجمن طلباء قديم دارالعلوم
احاطه خام فقير محمد خان - لکهنو

روغن بيگـم بهـار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار وکلا طلبه مدرسين معلمين مولفين مصنفين کيخدمت ميں التماس هے که يه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي ديکها اور پڑها هے - ايک عرصے کي فکر اور سوچ کے بعد بهترے مفيد ادويه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تيار کيا گيا هے ' جسکا اصلي ماخذ اطبـاے يوناني کا قديم مجرب نسخه هے ' اسکے متعلق اصلي تعريف بهي قبل از امتحان و پيش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي هے صرف ايک شيشي ايکبار منگواکر استعمال کرنے سے يه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کبراجي تيل نکلے هيں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هيں آيا يه يوناني روغن بيگم بهار امراض دماغي کے ليے بمقابله تمام مروج تيلونکے کهانتک مفيد هے اور نازک اور شرفاء بيگمات کے گيسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے ميں کهانتک قدرت اور تاثير خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبۀ برودت کيوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پيدا هو جاتے هيں' اسليے اس روغن بيگم بهار ميں زياده تر اعتدال کي رعايت رکهي گئي هے تاکه هر ايک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونيکے علاوه اسکے دلفريب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهيگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهيں هوگي - قيمت في شيشي ايک روپيه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپيه ۸ آنه -

ممسک بٹي کا

بادشاه و بيگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - يوناني مڈيکل سائنس کي ايک نماياں کاميابي يعنی -

ممسک بٹيکا ـــ جسکے خواص بهت سے هيں جس ميں خاص خاص باتيں عمر کي زيادتي - جواني دائمي - اور جسم کي راحت - ايک گهنٹه کے استعمال ميں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرينگے - ايک مرتبه کي آزمايش کي ضرورت هے -

راما نرنجن تيله اور پرنسپر انجن تيلا - اس دوا کو ميں نے اپنے واجداد سے پايا جو شهنشاه مغليه کے حکيم تهے - يه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهيں اور درخواست پر ترکيب استعمال بهيجي جائيگي -

۱۰ "رنڈر فل کاليهر" کو بهي ضرور آزمايش کريں - قيمت دو روپيه باره آنه - ممسک پلس اور الکٹريک ويگر پرسٹ پانچ روپيه باره آنه محصول ڈاک ۲ آنه - يوناني گرمت بازار کا ساميل يعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لکهيے -

حکيم مسيح الرحمن - يوناني ميڈيکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹريٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکلف بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۱۵ - ۱۶

Calcutta : Wednesday, Aprail, 15 - 22. 1914.

قیمت فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ

نوٹ — ڈبل نمبر ہونیکی وجہ سے قیمت ۵ - آنہ

[80] ... الات آزاد

جو اودھه پنچ کے مشہور اور مقبول نامه نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بهادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رها ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجه اور اپنی عام شهرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ هي نظیر ہے بار دیگر نهایت آب و تاب سے چهپکر سرمه کش دیدۂ اولو الابصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی سے فائده اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیه ۴ آنه - سوانحعمری آزاد ۱۲ - آنه علاوہ محصول -

ا ... ر

سید اختر حسن نمبر۹۲ تالتلا لین - کلکته

[8] هندوستانی دواخانه دهلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه ہے وہ عمدگی ادویه اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا ہے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بنتی هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اس کارخانه سے مل سکتے هیں) عالی شان کار و بار' صفائی ' ستهرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه ہے -

فهرست ادویه مفت، (خط کا پته)

منیجر هندوستانی دوا خانه - دهلی

(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹی ۲ سال معه محصول دو روپیه آٹهه آنه
(2) منگاکبلایس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معه محصول پانچ روپیه
(3) چاندیکیکبلایس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معه محصول دس روپیه
(4) نکلایس انگما سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معه محصول پانچ روپیه

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گهڑیوں کی ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتی قیمت اور دس باره سالکی گارنٹی کے لالچ میں نه پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر 5/1 ویلسلی اسٹریٹ دهرم تلا کلکته -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wallesly Street P. O. Dhurmtalla Calcutta.

... رکت اور سشن جج کے خیالات

[ترجمه از انگریزی]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج . هوگلی و هوڑه

میرے لڑکے نے مسز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے جو عینکیں خریدی هیں ' وہ تشفی بخش هیں - میںنے بهی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار هوئی ہے - یه کارخانه موجوده دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونه ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کهولنا یقیناً هماری همت افزائی کا مستحق ہے "

کون نهیں چاهتا که میری بینائی مرنے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکه لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتهر کی عینک بذریعه وي - پي - کے ارسال خدمت کیجائے - اسپر بهی اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتهر کی عینک ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنے سونے کا پترا چڑها هوا مع پتهر کی عینک کے - ۶ روپیه سے ۱۵ روپیه تک محصول وغیره ۶ آنه -

مینجر

الهلال کی ششماهی مجلدات

— * —

قیمت میں تخفیف

الهلال کی شش ماهی جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپیه میں فروخت هوتی تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ' اسکی قیمت صرف پانچ روپیه کردی گئی ہے -

الهلال کی دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود هیں - جلد نهایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشته پر سنهری حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهی هیں - کاغذ اور چهپائی کی خوبی محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسی زیاده قیمت نهیں ہے - بهت کم جلدیں باقی رهگئی هیں - (منیجر)

مژده وصل

یعنی عمل حب ربغض به هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجهکو عطا هوئی هیں لهذا بغرض رفاه عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتهه عرض کرتا ہے که جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیه هر ایک عمل بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه - ۴ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعنی بیس کا نقش اس عمل کی زیاده تعریف کرنا فضول ہے کیونکه یه خود اسم بااثر ہے - میرا آزموده ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبهی خطا نکریگا اور یه نقش هر کام کیواسطے کام آتا ہے هدیه بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه ۴ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حواله ضرور دینا چاهیے -

خادم الفقرا فیض احمد محله تلیسا جهانسی

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly .. 4-1 2

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد ابو الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۵ - ۱٦

کلکته : چهارشنبه ۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری
جلد ٤

Calcutta : Wednesday, Aprail, 15 - 22. 1914

ندوة العلما کی قسمت کا فیصلہ

۱۰ مئي کو معاملات ندوہ کیلیے دهلي میں عظیم الشان اجتماع

احساس دیني و فرض ملي کے اظهار کا اصلي موقعه !!

ندوہ کے معاملات پر غور کرنے اور اسکی اصلاح کي تجاویز سونچنے کیلیے مسلمانوں کا ایک عام جلسه (جسمیں مختلف اسلامي انجمنوں کے قائم مقام اور صوبوں کے سر بر آوردہ اهل الراے جمع هونگے) ۱۰ مئي سنه ۱۹۱۴ کو صبح ۷ بجے دهلي میں منعقد هوگا - جن حضرات کو ندوہ سے همدردي هے ' امید هے که وہ اپني شرکت اور اظهار راے سے فائدہ پهنچائینگے ' اور همیں ممنون فرمائینگے -

الـــداعي :

خان صاحب بشیر علیخان سکریٹري انجمن اسلامیه لاهور - حاجي شمس الدین سکریٹري انجمن حمایت اسلام لاهور - میجر سید حسن بلگرامی (علي گڈه) - قادر بهائي پریسیڈنٹ انجمن ضیاء الاسلام بمبئي - حاجي یوسف سوباني ' پریسیڈنٹ انجمن اسلام بمبئي آنریبل چودهري نواب علي ممبر کونسل بنگال - نواب سید علي حسن خان - (لکهنو) - حکیم عبد الولي (لکهنو) - حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان (دهلي)

اطلاع

(۱) آجکي اشاعت دو نمبروں کي یکي اشاعت هے -

(۲) ٹائیٹل پیج پر جو تصویر چهپ گئي هے وہ اس هفته کے مضامین سے تعلق نهیں رکهتي - غلطي سے دیدي گئي - آئندہ اشاعت میں اسکا تذکرہ هوگا -

(۳) اس هفته ضروري مضامین کي کثرت کي وجه سے تمام تصویریں نهیں دي جا سکیں اور با تصویر مضامین کي گنجایش بهي نهیں نکلي - ورنه آجکي اشاعت کیلیے دس سے زیادہ تصویریں الگ کردي گئي تهیں - انشاء الله آیندہ اشاعت میں اسکي تلافي هوجائیگی -

(۴) مجهے یه بات پسند نهیں که الهلال کے زیادہ صفحات ایک هي موضوع میں صرف هوجائیں - کچهه دنوں سے ندوة العلما کے معاملات بهت بڑا حصه رسالے کا لے لیتے هیں - کئي هفته سے مدارس اسلامیه کے علاوہ مقالۂ افتتاحیه لکهنے کي بهي مهلت نه ملي - بهت ممکن هے که بعض احباب کرام اسے محسوس فرماتے هوں - لیکن انهیں الهلال کي معذوریوں پر بهي نظر رکهني چاهیے - جب تک کسي معاملے کے متعلق پوري طرح مراد بهم نه پهنچایا جاے ' اس وقت تک اسکي تحریک سے کوئي نتیجه حاصل نهیں هوسکتا - ندوة العلما کو میں اپنے عقیدے میں ایک اهم کام سمجهتا هوں - نیز مجهے یقین هوگیا هے که وہ برباد کیا جا رها هے - عرصے تک کی خاموشي کے بعد اس معاملے کو چهیڑنا پڑا ' اور جب شروع هوچکا اب درمیان میں نهیں چهوڑ دیا جاسکتا تاوقتیکه تحریک اصلاح ایک عملی صورت اختیار نه کرلے - جب تک اپني دلچسپیوں کا کچهه ایثار نه کرینگے ' کوئي اهم کام انجام نهیں پاسکتا - امید هے که ۱۰ - مئي کا جلسه کسي عملي تجویز تک پهنچنے میں کامیاب هو ' اور اس بحث کا حصول مقصود کے ساتهه جلد خاتمه هوجاے - (ایڈیٹر)

اعلان

رپورٹ انجمن هلال احمر عثمانیه

انجمن هلال احمر عثمانیه نے اپني تمام کارگزاریوں کي ایک جامع رپورٹ ترکي زبان میں شائع کي هے جسمیں حضور سلطان المعظم ' ولي عهد عثمانیه ' اور بانیان انجمن کي تصویریں بهي دي گئي هیں ' اور ابتدا میں هلال احمر اور صلیب احمر کي تاریخ بهي درج کي هے -

گو یه کتاب ترکي میں هے تاهم مسلمانان هند اس خیال سے خرید سکتے هیں که اسکی فروخت سے جسقدر روپیه حاصل هوگا وہ کارخیر هي میں صرف هوگا - انجمن هلال احمر نے همیں اس اعلان کي اشاعت کیلیے لکها هے - کتاب کي قیمت دو روپیه هے - سکریٹري انجمن سے ملسکتی هے ' غالباً اسکے کچهه نسخے فروخت کیلیے دفتر الهلال میں بهي کسی آیندہ ڈاک سے پہنچ جائینگے (منیجر)

ادرشه نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یه کمپنی نهیں چاهتي هے که هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصه نه لیں لهذا یه کمپني امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے : —

(۱) یه کمپني آپکو ۱۲ روپیه میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیه روزانه حاصل کرنا کوئي بات نهیں -

(۲) یه کمپني آپکو ۱۵۵ روپیه میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیه حاصل کرنا کهیل هے -

(۳) یه کمپني ۶۰۰ روپیه میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزه اور گنجي دونوں تیار کي جاسکے تیس روپیه روزانه بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یه کمپني آپکي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتي هے -

(۵) یه کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں معض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتي هے - کم خلش هوا - اچھے روا نه کیا اور اُسی دس روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یه که ساتهه هي بننے کے لیے چیزیں بھي بهیج دي گئیں

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري (کلکته) :— میں نے حال میں ادرشه نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجهے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بهت تشفي هے -

بي - گوونده راؤ پلیڈر - (بللاري) میں کنز ویلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کهم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي هوں که میں ۶۰ روپیه سے ۸۰ روپیه تک ماهواري آپکي نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

شمس العلماء ! مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے هیں ؟

—(*)—

ادرشه نیٹنگ کمپني کے موزه پهنچے اور مجهے اس باتکے کهنے میں کوئي تامل نهیں که اسکي بناوٹ یورپ کي ساخت سے کسي طرح کم نهیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا هے اور میرا خیال هے که هر شخص بآساني اسے سیکهه سکتا هے -

چند مستند اخبارات هند کي راے

— * —

بنگالي — موزه جو که نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے هیں اور جو سودیشي میله میں نمایش کے واسطے بهیجے گئے تهے نهایت عمده هیں اور بناوٹ بهي اچھي هے - محنت بهي بهت کم هے اور ولایتي چیزونسے سر مو فرق نهیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشه نیٹنگ کمپني کا موزه نهایت عمده هے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا که ایک شخص اس مشین کے ذریعه سے تین روپیه روزانه پیدا کرسکتا هے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعه چهوڑ دیں تو اس سے بڑهکر افسوس اور کیا هوسکتا هے -

ادرشه نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکته

خود مولانا شبلي نے ندوہ کے معاملات سے قوم کو بے خبر رکھا ' اور اسکا سب سے بڑا الزام آنهي کے سر ہے - اسکے بعد اخبارات هيں - زميندار ' همدرد ' پيسه اخبار ' وطن ' الهـــلال ' ان ميں سے کسي نے بهي وقت سے پہلے خبر نه لي - اب يه کوئي انصاف کي بات نہيں ہے که اپني غفلت کي نـدامت صرف طلبـا کو الـزام ديکر مٹائي جاے -

جلسۂ انتظـاميـه ۲۶ مـارچ

(۴) کذب بياني ' باطل انـديشي ' مکـر و حيل ' فـريب و دسائس کا ايک پورا مجموعه وہ رپورٹ ہے جو ۲۶ مارچ سنه ۱۴ کے جلسۂ انتظاميه کی فرضي ناظم ندوہ نے شائع کي ہے - اب ميں کہاں تک اپنے وقت اور الهـلال کے صفحات کو ان لوگوں کے پيچهے خراب کروں ؟ مختصراً چند کلمے لکهونگا :

اس رپورٹ سے معلوم هوتا ہے که نه تو باهر کے لوگوں کو اصلي حالات کے معلوم کرنے کا موقعه ديا گيا اور نه اصلی مسائل انکے سامنے پيش هوے - نهايت چالاکي سے صرف اسٹرائک هی کے معامله کو پيش کيا گيا ' اور کہـديا که اسکے سوا قوم ميں اور کوئی بے چينی نہيں -

اس رپورٹ سے معلوم هوتا ہے که جلسے ميں مندرجۂ ذيل امور بيان کيے گئے :

(۱) مولوي عبد السلام اور مولانا شبلي کے دو خط جسکا حال اوپر لکها جا چکا ہے -

(۲) ايک نيا عہدہ " حامي ندوہ " کا وضع کيا گيا ' اور اسپر کرنيل عبد المجيد پٹياله کا تقرر هوا - اس خدمت عظيم کے صلے ميں تين چار سال سے وہ مولوي غـلام محمـد شملوي سے چهاونيوں ميں گورنمنٹ کي غلامي کا وعظ کراتے هيں' اور ۸۰ - روپيه انکي تنخواہ بدبخت ندوہ ديتا ہے !

(۳) ايک کاکوروي ممبر نے کہا که ندوہ سے " ابتک معزز حضرات کو ويسي هي همدردي ہے' جيسي پہلے تهی " عجب ہے که اسقدر صريح غلط بياني کيونکر ايک تعليم يافته شخص نے جائز رکهي - معزز حضرات سے اگر مقصود کاکوروي کا خاندان اور مولوي خليل الرحمن اور انکے حواري هيں' تو اسميں شک نہيں که نه صرف پيشتر جيسي هي همدردي ہے بلکه هزار درجه مضاعف هو گئي ہے' مگر اسکے ليے " معزز حضرات " کي تعميم ضروري نه تهي -

ليکن اگر معزز حضرات سے مقصود وہ لوگ هوں جوکسي نه کسي حيثيت سے قوم ميں "معزز" تسليم کيے جاتے هيں تو ان ميں جن جن کو صحيح حالات کے معلوم کرنے کا موقعه ملا ہے ' وہ سب کے سب موجودہ حالات پر متاسف ' اور اصلاح کي ضرورت سے مضطرب هيں - اگر ميں انکي فہرست يہاں دوں تو کئي صفحے صرف هو جائيں - انجمن اصلاح ندوہ کي رپورٹ اٹها کر ديکهيے - خود ندوہ کے ارکان انتظامي کا کيا خيال ہے ؟ يقيناً هر هائنس نواب صاحبه بهوپال دام اقبالها بهي اس شخص کے خيال ميں "معزز" هونگی' جنهوں نے اپنا ماهوار عطيه تا اصلاح ندوہ ملتوي کر ديا ہے !

(۴) يه بهي اسي ممبر نے کہا که " ناظم اور پرنسپل پر کوئي اعتراض صحيح نہيں کيا گيا " ليکن " ناظـم پر به حيثيت ناظم ندوہ کو اعتراض هوگا ' پہلے انکي نظامت کو تو جائز ثابت کرديا جاے -

(۵) ايک اور ممبر نے کہا که ميرٹهه ميں قاضي نجم الدين صاحب کا خط آيا ہے جسميں جلسه کرنے کي تحريک تهي - ليکن سمجهه ميں نہيں آتا که اس سے ندوہ کے مسائـل پر کيا اثر پڑتا ہے ؟ اگر لوگ ايک مسئله کو از روے ايمان و بصيرت ضروري سمجهتے هيں تو انکا فرض ہے که اسکي طرف قوم کو توجه دلائيں' اور غفلت دور کرائيں - ميں نے بلقان و طـرابلس' کانپور و معاملۂ زميندار' اور خود ندوہ کے متعلق علانيه الهلال ميں بار بار لکها که هر شہر کے مسلمان جلسے کـريں اور اپني زندگي اور احساس کا ثبوت ديں -

(۶) ايک تيسرے ممبر نے کہا که " جو جلسے هوے هيں وہ ضلع باره بنـکي کے چهوٹے چهوٹے مواضعات ميں کيے گئے هيں " کيا کوئي وقت ايسا بهي آنے والا ہے جب ان لوگوں کو اپني کـذب بيانيوں کي جرأت پر ندامت هوگي ؟ ندوہ کی اصـلاح کيليے اس وقت تـک پچاس کے قريب جلسے تمام هندوستـان ميں هوچکے هيں - بمبئي ' کلکته ' دهلي ' ملتان ' بانکي پور' مدراس ' قصور' بريلي' گيا ' ميرٹهه' گودهرا ' پيلي بهيت ' لکهنو' يه تمام مقامات شايد ندوہ کے جغرافيۂ هند ميں باره بنـکی هي کے مواضع هيں !

(۷) ايک سب سے زيادہ دلچسپ لطيفـه يـه ہے که جو لوگ طلبا کو سمجهانے گئے تهے ' انسے طلبا نے خواهش کي که ايک غير جانب دار کميشن قائم کيا جاے - اسکے جواب ميں سفراء ندوہ نے کہا : " ارکان انتظاميه ملک کے منتخب اصحاب هيں اور تمام ذمه داري کا ملک نے ارکان انتظاميۃ پر بهروسه کيا ہے "

مگر افسوس ہے که ايسي شاندار اور مسکت دليل کو بهی " طلبه نے نہيں مانا "

يا للعجب ! ندوة العلما کي سرزمين ميں بهي " ملـک کے انتخاب کردہ اصحاب " کا لفظ بولا جاتا ہے' اور ايسے ارکان ندوہ دل کے جري اور همت کے مضبوط موجود هيں جو ندوہ کے ارکان انتظاميه کو " ملـک کي انتخاب کردہ " جماعت کہنے کي جرأت رکهتے هيں ! پهر طلبا کے جواب ميں متحير هيں که آنهوں نے ايسي صريح اور سچي بات کو بهي منظور نہيں کيا ؟

يا سبحان الله ! جس جلسۂ انتظامي کے ممبروں کے انتخاب کرنے ميں نه تو قوم کي آواز کو دخل هو اور نه قوم کو کسي طرح کا حق ديا گيا هو ' حتی که برسوں سے قوم کو يه بهي نه معلوم هو که کب انکے نائب منتخب هوتے هيں' اور کون انهيں منتخب کرتا ہے ؟ جنکے انتخاب کا يه حال هو که هر تين سال کے بعد آنهي ميں کے چند آدمي بيٹهکر پچهلے آدميوں کو اپني مرضي کے مطابق دهرا ليتے هوں' اور جب چاهتے هوں " مجلس خاص " کا تخت بچها کر اپنے پندرہ پندرہ آدميوں کو صرف ايک شخص کي تحريک پر ممبر بنا ليتے هوں' جنکے ليے نه تو کوئي قاعده ہے اور نه قانون' نه کوئي اصول ہے اور نه کوئي راے' آج اس مجلس انتظامي کے ممبر بے دهڑک طلبا کے سامنے يه دليل پيش کرتے هيں که قوم کے انتخاب کردہ نائب هم سے بڑهکر اور کون هونگے' اور پهر اتنا هي نہيں بلکه غريب قوم کي جانب سے " بهروسه " کا پروانه بهي اپنے جيب ميں ٹٹولنے لگتے هيں ! ان هذا لشئ عجاب !

غفلت و بے خبری

(۸) اصلي مصيبت يه ہے که لوگوں کو اصلي حالات معلوم نہيں - ندوہ سے دلچسپي ليلنے والے هميشه خاص خاص لوگ تهے - نه تو لوگوں نے اسکي رپورٹيں پڑهي هيں نه دستور العمل ديکها ہے' اور نه کبهي ان مضامين کو پڑها ہے جو نـدوہ کے معاملات کے متعلق اخبارات ميں نکلتے رہے هيں - اب ندوہ کا معامله انکے سامنے آيا ہے اور وہ راے ديتے هيں تو ادهر ادهر کي سني هوئي باتوں پر مجبوراً اعتماد کرليتے هيں' اور بالکل سمجهه نہيں سکتے که اصلي ماتم کيا ہے ؟

دهلي ميں جو جلسه ابهي ۱۳ - اپريل کو منعـقد هوا تها اسميں مولانا عبيد الله صاحب سابق ناظم جمعية الانصار ديو بند نے اپني تقرير ميں کہا : " ميں ايک مرتبه ندوہ کے انتظامي جلسے ميں بلايا گيا تها تا که بعض حضرات کے موافق راے دوں' ليکن جب

مسئلۂ بقا ؤ اصلاح ندوہ

فریب سکوت اور فساد تجاہل !

سب سے بڑي مصیبت ارباب راے کي بے خبري و غلط فہمي ہے اور وہ معذور ھیں -

۱۰ مئي کو دھلي میں عام جلسہ

ندوۃ العلما کے موجودہ معاملات کے متعلق چند امور غور طلب ھیں، بغرض اختصار و عدم گنجایش صفحات دفعہ وار عرض کرونگا :

(۱) پوري چالاکي اور مفسدانہ ھوشیاري سے کوشش کي جا رھي ہے کہ کسي طرح ندوہ کي اصلاح اور اسکے اصلي مفاسد کے مسئلہ کو قوم کي نظروں سے ھٹا لیا جاے اور اسکي جگہ محض طلبا کي اسٹرایک کے معاملے کو یا بعض دوسرے حالات کو پیش کردیا جاے - اس سے مقصود یہ ہے کہ تمام لوگ ان معاملات میں الجھہ جائینگے اور حزب الافساد کے اصلي مفاسد کي طرف کسي کو توجہ نہوگي -

صیغۂ تعمیرات اور مال کے متعلق بار بار کہا جاتا ہے مگر اسکا کچھہ جواب نہیں دیا جاتا - معتمدیوں کے توڑ دینے کي ناجائز کارروائي پر اعتراض کیا جاتا ہے مگر اسکا کوئي تذکرہ نہیں کرتا - نئے عہدہ داروں کے تقرر کو دستور العمل کے خلاف اور بالکل سازشي بتلایا جاتا ہے، مگر گویا انھوں نے سنا ھي نہیں - جلسۂ انتظامیہ منعقد بھي ھوتا ہے تو صرف اسٹرائک پر بحث لي جاتي ہے، اور خطوط پڑھے جاتے ھیں کہ اسٹرائک مولانا شبلي کي ایما سے ھوئي یا مولوي عبد السلام نے خط لکھا -

مولانا شبلي نے اخبارات میں ایک تحریر شایع کرائي ہے اور خط کے اس ٹکڑے سے انکار کیا ہے جسمیں مولوي عبد السلام نے انکي طرف اپنے مطالب کو نسبت دي ہے، اور ساتھہ ھي لکھا ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین -

پھر یہ خطوط بہت پیشتر کے ھیں - اسٹرائک اب ھوئي ہے اور طلبا نے اپني شکایتیں بیان کردي ھیں جنکا جواب ملنا چاھیے - تاھم ھم تسلیم کیے لیتے ھیں کہ واقعي اسٹرائک انھیں کارروائیوں کا نتیجہ ہے، اور بعض لوگوں نے طلبا کو ابھار ابھار کر اسٹرائک کیلیے آمادہ کیا، لیکن اس واقعہ سے دوسرے واقعات تو مٹاے نہیں جاسکتے ؟ کیا صیغۂ تعمیرات و مال کے مسائل اسي وقت تک قابل اعتراض تھے، جب تک کہ اسٹرائک بغیر کسي [illegible] ھو؟ اور کیا دستور العمل ندوہ کے بموجب [illegible] ناظم نہونا، اور محض چند آدمیوں کا سازش کرکے ندوہ کے اصلي مقاصد کو مٹانے کیلیے انھیں ناظم بنا دینا بھي اسي وقت تک قابل لحاظ ہے، جس وقت تک اسٹرائک بغیر مولوي عبد السلام کے خط لکھنے کے سمجھي جاتي ؟

کیا دستور العمل ندوہ کي تنسیخ، حق انتخاب و عزل کي تحریف، ایک ناجائز اور خلاف اصول کمیٹي کي باسم " مجلس خاص " تاسیس، اور بابو نظام الدین صاحب کے صیغۂ مال کے متعلق تمام اعتراضات بھي اس وجہ سے مٹ جاسکتے ھیں کہ مولوي عبد السلام صاحب نے اسٹرائک کرا دي ؟

(۲) یہ بالکل ویسي ھي بات ہے جیسے مچھلي بازار کانپور کي مسجد کي دیوار کو مسٹر ٹائیلر نے گرا دیا اور ھز آنر سر جیمس مسٹن نے کہا کہ کانپور کے مسلمانوں میں کوئي جوش نہیں - صرف باھر کے چند مفسدین ھیں جو کانپور کے مسلمانوں کو بھڑکا رہے ھیں - حالانکہ اگر مسجد کي زمین کا مطالبہ شرعي و قانوني مطالبہ تھا تو وہ اس الزام کے مان لینے کے بعد بھي ویسا ھي قابل جواب تھا جیسا کہ دوسري صورت میں -

مولوي عبد السلام صاحب کے خط میں دو باتیں واقعي قابل اعتراض ھیں - ایک تو انکا غلط طور پر اپنے بیانات کو مولانا شبلي کي طرف نسبت دینا جسکا وہ خود اقرار کرتے ھیں - یقیناً ایسي غلط بیاني بڑے ھي افسوس بلکہ شرم کي بات ہے - دوسرا خط کا طرز بیان کہ جتنے لفظ لکھے ھیں، انمیں سے کوئي لفظ بھي کسي عقلمند آدمي کا لکھا ھوا معلوم نہیں ھوتا - رھي یہ بات کہ انھوں نے طلبا کو اپنے حقوق کے مانگنے پر ابھارا، تو دنیا میں فرضي اخلاق، رعب و نظام، اور ادب و نگونساري کا وعظ کرنے والے تو بہت ھیں اور یہ واعظ خوشنما بھي معلوم ھوتا ہے، لیکن اصلیت یہ ہے کہ ایسي حالت خود ان واعظوں یا انکے دائرۂ کارکي عمارتوں کو پیش آجاے تو اس وقت حقیقت کھلے کہ خود انکا مشورہ بھي ایسا ھي ھوتا ہے یا نہیں ؟

یہ سب کہنے کي باتیں ھیں اور ان میں حروف و اصوات کے علاوہ مفہوم عملي کچھہ بھي نہیں ہے -

جس دن طلبا نے اسٹرائک کي، اسي دن میں نے الہلال میں لکھا کہ یہ اچھا نہیں کیا - " مدرسہ مثل ایک مملکت کے ہے - جس طرح شخصي حکومت کا جبر و استبداد ملک کو خراب کرتا ہے اسي طرح طوائف الملوکي اور بے حکومتي بھي اسکے لیے مہلک ہے " - نیز یہ لکھا کہ " اسٹرائک امن و نظام کي ایک ایسي غارت ہے جسکو کسي حالت میں بھي اچھا نہیں کہا جاسکتا "

تاھم جو واقعات دنیا میں ھوتے ھیں، انھیں صرف اخلاق کي کتابوں کے اندر ھي نہیں ڈھونڈھنا چاھیے، اور کسي شخص کو اسکا حق حاصل نہیں ہے کہ حق و باطل، انصاف اور بے انصافي، عدل و ظلم، اور طلب و بداد کو کسي خاص گروہ کیلیے مخصوص کردے - ندوہ کے طالب علموں نے اخبارات میں مضامین لکھے - اخبار وکیل امرتسر نے قابل صد تعریف مستعدي سے اپنے صدھا صفحات اس بحث کیلیے وقف کر دیے، اندروني طور پر ھر شکایت کیلیے حکام ندوہ کو عرضیاں دي گئیں اور بار بار جواب طلب کیا گیا - لیکن ان تمام باتوں کا کوئي نتیجہ نہیں نکلا اور وہ ھر طرف سے مایوس ھوگئے - سب سے بڑھکر یہ کہ ایک پوري پارٹي ندوہ پر قابض تھي، اور دوسرے خیال کے لوگ اصلاح کي طرف سے مایوس ھوکر تھک گئے تھے، اور اسلیے کچھہ دلچسپي نہیں لیتے تھے - ایسي حالت میں اگر طلبا نے آخري علاج سے کام لیا، اور خرابي و بد نظمي کا علاج بالمثل خرابي ھي سے کرنا چاھا، تو گو ھماري اخلاقي مصطلحات کتني ھي ھمیں برگزیدہ رکھیں تاھم ھمیں انکي نسبت فیصلہ کرنے میں زیادہ سختي نہیں کرني چاھیے، اور انکي مجبوري و بے بسي پر بھي نظر رکھني چاھیے -

اگر اسٹرائک اچھي چیز نہیں تو اسکا سب سے پہلے الزام قوم کے سر، اور علی الخصوص قوم کے ان نمایاں اشخاص کے سر ہے جو ھمیشہ ان معاملات میں پہلي صف ھوتے ھیں - کیوں انھوں نے اخبارات کے مضامین نہیں پڑھے ؟ کیوں اخبار وکیل کے بے شمار کالموں پر کبھي نظر نہیں ڈالي ؟ کیوں ان انصاف طلب صداؤں سے کان بند کرلیے جو ھر ھفتے مصائب ندوہ کیلیے بلند ھوتے تھے ؟ جب ایک شے پبلک میں آگئي اور اخبارات میں مسلسل مضامین لکھے جاتے ھیں تو پھر بے خبري کا عذر مسموع نہیں ھوسکتا - جب کسي نے خبر نہ لي تو انھوں نے اپني قسمت کو خود اپنے ھاتھوں میں لیا، اور وہ آخري علاج کرنا چاھا، جو گو کیسا ھي برا ھو لیکن اسکي علت خود ھماري ھي غفلت تھي - یہ علاج کارگر ھوا اور اب سرگشتگان غفلت نے دو چار کروٹیں لیں - پس جن لوگوں نے یہ آخري علاج کرکے تمھیں ھوشیار کیا ہے، انکي بخشي ھوئي ھشیاري سے بیدار ھوکر سب سے پہلے انھي کو الزام دینا انصاف سے بعید ہے !

۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری

مدارس اسلامیه

مولـود فساد کا کامل بلوغ

عہدہ داروں کا سازشی تقرر

مزعومه ومفروضه نظامت ندوة العلماء

(۳)

ایک ایسا شخص فرض کیجیے جو نئے عہدہ داروں کا نہ صرف دوست و رفیق بلکہ شیفتۂ و فدا کار ہو ' اور اُنکی نظامت و نیابت کو اپنے ایمان و ضمیر سے بھی زیادہ محبوب رکھتا ہو - نیز اُس نے قسم کھا لی ہو کہ جب تک بحث و ثبوت کا ذرا سا سہارا بھی باقی رہیگا ' مولوی خلیل الرحمن صاحب کی نظامت کو ہاتھہ سے ندونگا :

یا تن رسد بجاناں ' یا جاں ز تن بر آید !

اچھا ' تو اب فرض کیجیے کہ وہ ایسے موقعہ پر کیا کریگا جبکہ اسکے سامنے اهلیت اور استحقاق علمی و اخلاقی کی وہ تمام بحث پیش کی جائیگی جو پچھلی اشاعت مین نکل چکی ہے ؟

یقیناً وہ جوش حمایت میں کہے گا کہ خیر ' مان لیجیے کہ مولوی خلیل الرحمن صاحب نہ تو علمی قابلیت کے لحاظ سے اس عہدے کیلیے کوئی چیز ہیں ' اور نہ ہی کسی اخلاقی خوبی کے اعتبار سے مستحق ہیں - لیکن آخر مجلسوں اور انجمنوں کے قوانین و قواعد بھی کوئی شے ہیں یا نہیں ؟ اگر وہ قانون و قواعد کے مطابق ناظم بنادیے گئے ہیں ' اور ایک انجمن کی ایگزیکیٹو کمیٹی نے انہیں قانوناً عہدہ دار تسلیم کرلیا ہے ' تو پھر خواہ وہ کیسے ہی نا اهل کیوں نہوں ' لیکن قاعدہ چاہتا ہے کہ انہیں تسلیم کرہی لینا چاہیے - نہ کیجیے گا تو دنیا میں قانون اور قواعد کی توہین کی ایک بہت ہی بری مثال قائم ہوجائیگی - استحقاق نہیں ' نسہی ' کم ازکم قانون تو ہے ؟ انہوں نے استحقاق و صلاحیت کا پاس نہیں کیا - آپ قانون کی عزت پر نظر رکھیے - کسی کی علمی و اخلاقی حالت پر بحث کرنیکا آپکو کس نے حق دیدیا ہے ؟ یہ تو " ذاتیات " ہے - جو کچھہ کہنا ہے قاعدہ اور قانون کی بنا پر کہیے -

غرضکہ استحقاق و اهلیت کے بعد گو اصلاً بحث کا خاتمہ ہوجاتا ہے لیکن ایک ایسے شخص کیلیے جو اصول کی بنا پر نہیں ' بلکہ اپنے کسی ذاتی فیصلے کی بنا پر اُنکی نظامت کا خواهشمند ہو ' کہنے کیلیے قانون اور قواعد کا سہارا ابھی باقی ہے -

اچھی بات ہے - آلیے اپنے تئیں ایک ایسا ہی ارادت کیش شخص فرض کرلیں اور پوری کوشش کریں کہ کسی نہ کسی طرح مولوی صاحب کو ندوہ کا ناظم بنا نا ہی چاہیے - استحقاق و اهلیت کی بنا پر نا کامی ہوگی تو قانون اور قواعد کا گوشہ ڈھونڈھیں گے - یہاں سے بھی نکالے گئے تو خود ندوہ کے دستور العمل کی دهائی دینگے - یہاں بھی شنوائی نہ ہوئی تو اسکے معرف و موجودہ دستور العمل کا دروازہ کھٹکٹائینگے - اگر یہ بھی نہ کھلا تو پھر یا قسمت یا نصیب !

کیا شکوہ تم سے ' روییے اپنے نصیب کو !

بہر حال میں تسلیم کیے لیتا ہوں کہ پچھلی اشاعت میں جو کچھہ لکھا گیا ' یکسر لغو اور بے معنی تھا - استحقاق اور اهلیت کیا شے ہے اور ایثار و اخلاق کو کون پوچھتا ہے ؟ اصل شے قانون اور قاعدہ ہے - فاستغفرالله ربي من کل ذنب و اتوب اليه !

کردیم هزاربار توبه !

صرف مجالس و مجامع کے قوانین عمومی اور خود ندوہ کے دستور العمل ہی کے مطابق اب نظر ڈالتا ہوں :

گر تو دامن بکشی ' دست کسے کوتہ نیست !

(نظامت جدید اور قواعد مجالس)

قواعد کا یہ حال ہے کہ ایک تو عام طور پر با قاعدہ انجمنوں کے قوانین ہیں اور تمام مجلسوں کیلیے بطور ایک مشترک اصول کے تسلیم کیے جاتے ہیں - ایک خود ندوہ کا دستور العمل ہے - علم قوانین کا اگر ذکر کیا گیا تو یہ کہکر بآسانی ٹالدیا جائیگا کہ ندوہ علم قوانین مجالس کی پیروی پر مجبور نہیں - اگر تمام دنیا میں ایسا ہوتا ہے تو کیا ضرور ہے کہ ندوہ بھی ایسا ہی کرے ؟

پس بہتر ہے کہ صرف ندوہ ہی کے دستور العمل کے مطابق نظر ڈالی جاے -

لیکن ندوہ کا دستور العمل بھی دو مختلف صورتوں میں موجود ہے - ایک تو اُسکا اصلی اور قدیمی دستور العمل ہے دوسرا معرف موجودہ دستور العمل جس پر آجکل ادعائی عمل کیا جاتا ہے -

کسی گذشتہ صحبت میں تفصیل کے ساتھہ لکھہ چکا ہوں کہ اصلی دستور العمل کی دفعات مہمہ کیا تھیں ' اور پھر کس طرح اُن میں نئی نئی ترمیمیں اور اضافے کیے گئے ؟ پس موجودہ حالت میں در اصل ندوہ کا دستور العمل کوئی چیز نہیں ' اور مسئلۂ اصلاح ندوہ میں اصلی ما بہ النزاع وہی دستور العمل ہے - تاهم جو کچھہ بھی ہے ' چاہیے کہ صرف اُسی کو پیش نظر رکھا جاے - کیونکہ اگر اصلی دستور العمل کی بنا پر بحث کیجیگا تو کہدیا جائیگا - کہ اس منسوخ شدہ دستور العمل کو اب تسلیم ہی کون کرتا ہے ؟

ذکر تو منسوخ کرد عشق اوائل !

(رعایت کی انتہا)

غور کیجیے کہ نقد و محاکمہ میں اس سے زیادہ رعایت اور نرمی کیا ہوسکتی ہے ؟ علم قوانین اصل بحث ہیں - اگر اُنسے کام لیا جاے تو ایک منٹ کے اندر پوری کارروائی کو ناجائز قرار دیسکتے ہیں - لیکن اُن سے بالکل قطع نظر کرلی جاتی ہے - اُسکے بعد ندوہ کا اصلی دستور العمل ہے اور اسمیں جسقدر تبدیلیاں کی گئی ہیں ' یکسر نا قابل تسلیم و خلاف قانون ہیں ' لیکن آپکی خاطر سے اُسے بھی چھوڑ دیا گیا - صرف وہی معرف و مبدل دستور العمل اپنے سامنے رکھتے ہیں جو ندوة العلما کا موجودہ مسلمہ نظام ہے اور ندوہ کی طرف سے چھاپکر تقسیم کیا جاتا ہے !

(انتخاب نظامت حسب دستور العمل)

۱۸ سے ۲۰ - جولائی تک ایک جلسۂ انتظامیہ لکھنؤ میں منعقد ہوا ' اور اسی میں گذشتہ نظام عمل کو توڑکر نیا ناظم منتخب کیا گیا - یہ کارروائی جو قانون اور قاعدہ کے نام سے کی گئی ' قاعدہ اور قانون کی بدترین توہین تھی - ایسی توہین جس سے زیادہ کوئی ناجائز مجمع اور بے قاعدہ جتھا نہیں کرسکتا -

پہنچا تو اصلي حالت دوسري هي نظر آئي' اور میں بغیر کارروائي میں حصہ لیے واپس آیا "

اسي جلسے میں اصول و قواعد کي بنا پر ندوہ کے مفاسد بیان کیے گئے تو میرے عزیز دوست مسٹر محمد علي نے کہا کہ میرے لیے یہ تمام معلومات بالکل نئي هیں - اب تک یہ باتیں بالکل معلوم نہ تھیں -

مجھکو یقین ہے کہ خود ندوہ کے غیر مقامي ارکان انتظامیہ بھي جو گاہ گاہ جلسوں میں آکر شریک ہوجاتے هیں' ندوہ کے مفاسد سے بالکل بے خبر رکھے گئے هیں' اور بالکل یہي وجہ ہے کہ وہ انکا ساتھہ دیدیتے هیں یا خاموش ہورہتے هیں - مولانا سیف الرحمن صاحب جو پچھلے جلسۂ انتظامیہ کے صدر بنائے گئے تھے' مولانا فضل حق صاحب مدرس اعلے مدرسہ عالیہ رامپور جو ایک بہت هي معاملہ فہم اور صاحب فکر و رائے بزرگ هیں' نواب محمد اسحاق خاں صاحب سکریٹري کالج' مولوي احمد علي صاحب میرٹھي' اور اسي طرح بعض دیگر ارکان انتظامي کو میں شخصاً جانتا هوں' اور یقین کرتا هوں کہ ندوہ میں جو کچھہ هو رہا ہے' اگر اسکے معلوم کرنے کا انھیں موقعہ دیا جاے یا ندوہ کے مفاسد کے مضامین اول سے اخر تک وہ دیکھہ ڈالیں' تو ایک لمحہ کیلیے بھي مفسدین ندوہ کا ساتھہ نہیں دینگے -

لیکن اصلي مصیبت یہ ہے کہ واقعي حالات معلوم نہیں - ندوہ کے موجودہ حکام کے ہاتھہ میں ایک بڑا حربہ مذهبي الزام کا ہے - جب کبھي علما سے ملتے هیں تو فوراً کہدیتے هیں کہ هم صرف طلبا کو الحاد و نیچریت سے بچانے کیلیے ایسا کررہے هیں اور همیں خواہ مخواہ الزام دیا جاتا ہے - یہ سنکر وہ لوگ متاثر هو جاتے هیں اور کہتے هیں کہ واقعي آپ لوگ بڑے هي اچھے آدمي هیں !

اردو اخبارات کا بھي یہي حال ہے - ان میں سے بعض خاموش رهجاتے هیں - ایک دو نے ضرورت اصلاح سے انکار کردیا ہے - مجھکو یقین ہے کہ ان لوگوں کو بھي اصلي حالات معلوم نہیں اور اس دھوکے میں ڈالدیے گئے هیں کہ محض شخصي معاملہ ہے - اگر ندوہ کے مفاسد سے یہ لوگ واقف هو جائیں تو پھر مجھہ سے بھي بڑھکر اصلاح کیلیے سعي کریں -

الهلال کے سلسلۂ مضامین کو اگر یہ اصحاب مطالعہ فرمائیں تو انھیں واقعات معلوم کرنے میں مدد ملیگي -

درحقیقت ان تمام دقتوں کا علاج بحالت موجودہ ایک هي تھا' اور الحمد للہ کہ بزرگان دهلي نے قابل صد تعریف مستعدي کے ساتھہ اسے پورا کردیا یعنے جلسۂ عام کا انعقاد - جب تک عام لوگوں کا یک جا اجتماع نہو اور اپنا وقت صرف اسي مسئلے کیلیے صرف نہ کریں' اس وقت تک محض اخبارات میں لکھنے سے کچھہ نہیں هوسکتا -

ریاست بھوپال اور ندوہ

(٥) لیکن پچھلے دو هفتوں کا سب سے زیادہ قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ ڈھائي سو روپیہ ماهوار کي جو رقم ندوۃ العلما کو ریاست بھوپال سے ملتي تھي' وہ هر هائنس سرکار عالیہ دام اقبالہا نے (تا اصلاح ندوہ) ملتوي کردي -

جو سرکاري خط پریسیڈنٹ انجمن اصلاح ندوہ لکھنؤ کے نام آیا ہے' اسمیں لکھا ہے کہ چند ماہ سے ندوہ کے حالات نہایت افسوس ناک هو رہے هیں' اور ایسے تغیرات هوے هیں جنکي وجہ سے اسکي حالت قابل اصلاح ہے' اسلیے ریاست کي ماهوار رقم ملتوي کردي جاتي ہے تا آنکہ ندوہ کي اصلاح هوجاے -

یہ واقعہ سرکار عالیہ کي روشن ضمیري اور تدبر و عالي دماغي کا سب سے آخري مگر سب سے زیادہ موثر ثبوت ہے' اور ایک ایسا احسان عظیم ہے جسکا تمام مسلمانوں کو صدق دل سے شکریہ ادا کرنا چاهیے - انهوں نے ندوہ کي اس وقت مدد کي جب کوئي اسکا پرسان حال نہ تھا - پھر انهوں نے اپنے عطیہ میں اضافہ کیا اور ٥٠ کي جگہ ڈھائي سو تک مقرر هوگئے - بلا شبہ یہ ایک ایسي شاهانہ فیاضي تھي جو صرف ریاست بھوپال هي سے هو سکتي ہے - لیکن تاهم میں پورے یقین کے ساتھہ انکي خدمت میں عرض کرونگا کہ ندوہ کي حقیقي زندگي اور مسلمانوں کي دیني تحریک کي اصلي هستي' اس ڈھائي سو میں اسدرجہ نہ تھي جو وہ برسوں سے عطا فرما رهي هیں' جسقدر اس ڈھائي سو کے بند کردینے میں ہے جو انهوں نے آج سے شروع کیا ہے -

اخلاق کا هر جوهر اعراض و اثرات سے وابستہ ہے - فیاضي کے یہ معني نہیں هیں کہ روپیہ دیا جاے - في نفسہ روپیہ دینا کوئي تعریف کي بات نہیں ہے - ڈاکوؤنکا سردار اپنے ماتحت چوروں کو روپیہ دیتا ہے - کئي قمار باز دولت مندوں نے بڑے بڑے چندے دیکر کارلو کا قمار خانہ قائم کر رکھا ہے - ایک ظالم حکمراں جب مظلوموں کو برباد کرنا چاهتا ہے تو قتل و خونریزي کیلیے خزانے کا منہ کھولدیتا ہے -

پس محض روپیہ دینا کوئي تعریف کي بات نہیں - اصلي شے اسکا طریق صرف و بخشش ہے کہ کار خیر و عمل صحیح کیلیے دیا جاے - اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بخیل جو مسجد بنانے کیلیے روپیہ نہیں دیتا' یقیناً اس فیاض سے هزار درجہ بہتر ہے جسکے روپیہ سے قمار خانہ چل رہا هو - پہلے نے کار خیر کو روکا پر دوسرے نے هزاروں انسانوں کو ٹھوکر کھلائي

آج هندوستان کي مصیبت یہ نہیں ہے کہ فیاضي نہیں کي جاتي - مصیبت یہ ہے کہ فیاضي کا صحیح مصرف و موقعہ لوگوں کو معلوم نہیں - اگر یہ مصیبت دور هوجاے تو یقین کیجیے کہ هماري ضرورتوں سے زیادہ قومي روپیہ اس وقت خرچ هو رہا ہے

سرکار عالیہ کا جود وسخا جس طرح تمام رؤساء و ارباب همم کیلیے ایک اسوۂ حسنہ تھا' ٹھیک اسي طرح انکا اس عطیہ کو روک دینا بھي همارے لیے ایک بہترین درس حقیقت ہے' انهوں نے جس قدر احسانات اس وقت تک عطا فرما کر قوم پر کیے هیں' ان سے کہیں زیادہ اس بندش و التوا کے ذریعہ احسان فرما ہے - جو متاع جتني نایاب هو اتني هي قیمتي بھي هوتي ہے دینے والے اور بھي هیں' لیکن دینے کا صحیح محل و طریقہ بتلانے والا کوئي نہیں -

حقیقت یہ ہے کہ سرکار عالیہ موجودہ اسلامي نسل کي ایک غیر معمولي فرد هیں اور میں سچ سچ کہتا هوں کہ روز بروز میرے دل میں انکي عزت بڑھتي جاتي ہے - میں رؤسا اور ارباب دول (الحمد للہ) ایک مستغني اور بے پروا زندگي رکھتا هوں ا میري مذمت کے اسرف کے بعض لوگ شاکي هیں' مگر مدح و تعریف میں کبھي بھي اسراف نہیں کر سکتا -

اگر اسي طرح هندوستان کي ریاستیں قومي درسگاهوں حالات پر نظر رکھیں اور انھیں اصلاح کیلیے مجبور کریں تو جلسوں کے ریزولیوشن اور اخباروں کے صفحات ایک طرف ایک بخشش گاہ کا عارضي کا سد باب ایک طرف ! ندوہ کي زندگي کا سہارا گورنمنٹ کي اعانت کے بعد ریاست بھوپال کي اعانت تھي - اسکے بعد ریاست رامپور کي ماهوار مدد ہے' اور حیدر اباد بھي سو روپیے ملتے هیں - کاش یہ دونوں ریاستیں بھي اس طرف متوجہ هوں' علی الخصوص ریاست رامپور جیسے کاردان و دانشمند مجمع اعیان و حکام میسر ہے -

مفسدین ندوہ کو یاد رکھنا چاهیے کہ وہ ندوہ کو کسي طرح نہ مٹا سکتے مگر خود یقیناً مٹ جائیں گے -

قوم دوسرا ندوہ بنا سکتي ہے لیکن وہ اس قوم کي آواز کو دوسري قوم اپنے لیے نہیں لا سکتے -

اور انکے اعوان و انصار قدیمۂ وجدیدہ شریک تھے' علی رغم انف خلیل الرحمن و اخوانہ ' ایسا رزولیوشن پاس کیا ' اور کیوں خود مولوی خلیل الرحمن نے اپنے ادعاے " انا احق بالخلافۃ " سے کفارہ کشی کرلی ؟ اگر ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۱۰ تک جلسۂ انتظامیہ میں کوئی شخص ناظم بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا ' حالانکہ مولوی خلیل الرحمن ' مولوی شاہ سلیمان ' مولوی مسیح الزمان ' مولوی سید عبدالحی صاحب ' وغیرہ وغیرہ حضرات اسمیں موجود تھے ' تو ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کو وہ کونسا انقلاب انسانی ذهن و جذبات کے اندر ہوگیا کہ یکایک انہیں میں سے ایک شخص تمام آلات و اسلحۂ نظامت سے لیس ہوکر سامنے آگیا ؟ اور پھر اسطرح سامنے آیا کہ جلسۂ انتظامیہ کے تمام منکر ومتمرد ارکان اپنے انکار و تمرد گذشتہ کو بھول کر یہ کہتے ہوے سجدے میں اوندھے ہوگئے کہ " تاللہ لقد آثرک اللہ علینا ' و ان کنا لخاطئین " اور گویا مولوی خلیل الرحمن صاحب نے مولوی سید عبد الحی صاحب سے مخاطب ہوکر کہا : " یا ابت ! ھذا تاویل رویای من قبل ' قد جعلها ربی حقا " ؟

(التحول الفجائی)

جن حضرات کو " قانون ارتقا " کے مباحث سے دلچسپی ہے انہیں معلوم ہوگا کہ اس نظریہ کے بنیادی مسائل مہمہ میں سے ایک مسئلہ انقلاب طبیعی اور تحول یعنی : Metamor Phasis کا بھی ہے -

اس سے مقصود وہ تغیرات و انقلابات ہیں جو حسب سنن طبیعۂ موجودات عالم کے آثار و خواص ' اور اشکال و اجسام میں ہوتے رہتے ہیں ' اور پھر رفتہ رفتہ انکا مجموعی نتیجہ ایک نوعی تغیر تک پہنچ جاتا ہے -

ان تحولات میں سے ایک انقلاب " تحول فجائی " کا ہے - یعنی ایسے مستثنیات تحول جو یکا یک اور ناگہانی ظہور میں آجاتے ہیں - اخیر دور کے علماء ارتقا نے اس تحول کا وجود اکثر حالتوں میں تسلیم کیا ہے ' اور پچھلے دنوں ڈاکٹر شیفر نے اسپر لیکچر دیتے ہوے اسکے نظائر و مشاہدات گنوائے ہیں -

میں سمجھتا ہوں کہ تحول فجائی کی ایک عمدہ نظیر ۲۰ مارچ کے جلسۂ انتظامیہ ندوۃ العلما کی یہ کارروائی بھی ہے جس سے لندن کی امپریل اکاڈیمی کا بے خبر رہنا (جسمیں ڈاکٹر شیفر نے لیکچر دیا تھا) اسکی بہت بڑی بد قسمتی ہوگی - ایسی کھلی اور انسانی تحول فجائی کی شہادت اور کہیں نہیں ملسکتی ! واقعہ یہ ہے کہ سنہ ۱۹۱۳ سے پیشتر تک جسقدر ارکان ندوہ بشمولیت مولوی خلیـل الرحمن صاحب موجود تھے ' جلسۂ انتظامیہ نے بشمولیت مولوی خلیل الرحمن و مولوی سید عبد الحی و منشی احتشام علی و مولوی شاہ سلیمان صاحب وغیرہ وغیرہ اُن ضروری شرطوں سے اُنھیں کلاً یا جزاً خالی پایا جو ندوہ کی نظامت کیلیے مطلوب ہیں' اور بار بار یہی فیصلہ کیا کہ معتمدیاں قائم رهیں کیونکہ انپر اعتماد ہے اور کوئی شخص ایسا موجود نہیں جو ندوہ کا ناظم ہوسکے -

لیکن : ایں قصۂ عجب شنو از دور انقلاب :

کہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کی صبح کو تحول فجائی کا ایک عجیب و غریب نمونہ نظر آیا کہ وہی مولوی خلیل الرحمن صاحب جنکی موجودگی میں جلسۂ انتظامیہ عہدۂ نظامت کیلیے ناظم کی تلاش میں ناکام رهچکا تھا ' اور اسطرح بار بار تسلیم کرچکا تھا کہ وہ باوجود خواهش و طلب شدید ' اس عہدے کیلیے اهل نہیں ہیں ' یکایک کسی قوۃ انقلاب مخفی ' اور قانون تحول فجائی کے ماتحت آکر اس طرح منقلب اور متغیر و متحول ہوگئے ' کہ گویا وہ کل تک کے مولوی خلیل الرحمن ہی نہیں ہیں ' اور مذہب ارتقا نے انہیں یکسر پیکر انقلاب و تغیر کردیا ہے !! فسبحان الذی اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن ! فیکون !!

(معتمدیوں کی ۲۰ - ۰)

یہ کارروائی بے قاعدگی اور بے نظمی کا ایک ایسا کامل درجہ کا نمونہ ہے ' جسکی نظیر پیدا کرنے کیلیے بڑی جد و جہد کرنی پڑیگی - معتمدیوں کے توڑنے کا جلسۂ انتظامیہ کو اس طرح قانوناً کوئی حق ہی نہ تھا - اگر معتمدین نے اپنے اپنے استعفے بھیج دیے تھے تو جلسۂ انتظامیہ صرف اس ایک ہی فیصلہ کیلیے مجبور تھا کہ جلسۂ عام تک انکی منظوری و عدم منظوری کو ملتوی کردیتا ' اور جلسۂ عام کا انتظام کرتا - اس عرصے میں سابق انتظام برقرار رکھا جاتا - دنیا جہان کی انجمنوں کا یہی قاعدہ ہے ' اور خود ندوہ کا دستور العمل بھی یہی ہے - لیگ کی صدارت سے ہز ہائنس سر آغا خان نے بارہا استعفا دیدیا ' لیکن لیگ کی کونسل اسکے سوا اور کچھ نہ کرسکی کہ جلسۂ عام میں پیش کردے - جلسۂ عام کے انتہائی اختیارات تمام انجمنوں میں صرف اسی لیے رکھے گئے ہیں تاکہ اشخاص و معدودہ جماعت کو کسی طرح کی سازش کا موقع نہ ملے جیسا کہ بد بخت ندوہ سازش کا شکار ہوا -

پس اول تو جلسۂ انتظامیہ اسکے سوا اور کوئی کارروائی کرہی نہیں سکتا تھا ' لیکن چونکہ ہماری بحث ابتدا سے اس روش پر ہے کہ ہر موقعہ پر آخری سے آخری صورت جواز کو بھی تسلیم کرکے مسئلہ کے عدم جواز کو ثابت کر دیتے ہیں ' اور ابتدا ہی میں لکھہ آئے ہیں کہ آجکی صحبت میں ہمارا پوزیشن ایک ایسے شخص کا ہوگا جو تغیر نظامت کا نہایت خواهشمند ہے ' اور ایک ذرا سا سہارا بھی ناخن اٹکانے کا ملجاے تو اسپر اپنے مقصود و مطلوب کے جواز و ثبوت کا ایک پہاڑ کھڑا کردینا چاهتا ہے ' اسلیے علی سبیل الفرض تسلیم کیے لیتے ہیں کہ جلسۂ انتظامیہ معتمدین کی علحدگی کے مسئلہ کا فیصلہ کرسکتا تھا ' اور ایسا کرنے کیلیے صحیح وجوہ اپنے سامنے رکھتا تھا ' لیکن پھر بھی انتخاب نظامت کا عقدہ حل نہیں ہوتا ' کیونکہ اسکے سامنے ایک صاف اور باقاعدہ کارروائی کا راستہ کھلا تھا - وہ ان معتمدوں کی جگہہ عارضی طور پر دوسرے معتمد مقرر کردیتا اور آیندہ کیلیے معتمدیوں کے قیام و عدم قیام یا تقرر نظامت کے مسئلہ کو حسب قاعدہ جلسۂ عام میں پیش کرتا -

اسکی مجبوری کونسی آپڑی تھی کہ چپ چپاتے یکا یک ایک ایسے شخص کو ناظم مقرر کردیا جاے ' جو برسوں سے اپنے تئیں ناظم بنانے کی آرزو رکھتا ہے مگر ہر مرتبہ جلسۂ انتظامیہ اسے ناظم تسلیم کرنے سے انکار کردیتا ہے ' اور کسی جلسۂ عام میں اسکی نظامت کا مسئلہ پیش نہیں کیا جاسکتا ؟ اور پھر جسکی موجودگی اور خواهش جنون نماے نظامت کے باوجود ' جلسہ انتظامیہ یہ فیصلہ کردیتا ہے کہ " عہدۂ نظامت کیلیے سرے دست کوئی شخص موجود نہیں " ؟

اُس شخص نے ناظم بننے کیلیے کیا کیا کوششیں نہیں کیں ' اور کیسی کیسی سازشیں نہیں ہوئیں ؟ ناجائز طور پر لوگوں کو جمع کیا گیا ' راز دارانہ خطوط لکھہ لکھہ کر اور دورے کر کرکے آدمی بلاے گئے ' اور ایک مرتبہ تو وہ قیامت برپا کی جس کی ناکامی کا ایک لمحہ کیلیے بھی " حزب الافساد " کو خوف نہ تھا - تاہم قانون ' قاعدہ ' اهلیت ' استحقاق ' اور حق کی بمقابلۂ باطل قدرتی طاقت نے ہمیشہ تمام کوششوں کو ناکام رکھا ' اور خود جلسہ ہاے انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ ناظم بننے کیلیے کوئی شخص اهل موجود نہیں ہے - موجودہ انتظام جس طرح چل رہا ہے اُسی طرح چلنا چاهیے -

(۲۰ مارچ کا عجیب و غریب جلسہ)

جس جلسۂ انتظامیہ میں کارروائی کی گئی' اسکی چھپی ہوئی رپورٹ میرے سامنے ہے - اسمیں شرکاء مجلس کی جو فہرست دی گئی ہے ' اسکو نہ کہا گیا [illegible]

اسلیے نہیں کہ حقیقت و قوانین عمومي کے خلاف تھي ' بلکہ صرف اسلیے کہ اس طـرح کي کارروائي کرکے جلسۂ انتظامیہ نے خود ندوہ کے دستور العمل کو پرزے پرزے کردیا -

(دفعہ ۲۲ دستور العمل)

(۱) دستور العمل حال کي دفعہ ۲۲ میں ہے :

" مجلس هـاے انتـظامیہ کي تاریخ کا تعین ناظم ندوۃ العلما کرکے فہرست امور تصفیہ طلب کي دو هفتہ پہلے ارکان انتظامیہ کے پاس بھیج دیگا "

عام طور پر تمام انجمنوں کی منیجنگ کمیٹیوں کا قاعدہ ہے کہ فیصلہ طلب امور کو ایک دو هفتے پہلے ممبروں کے پاس بھیج دیتے هیں جسکو اجنڈا کہتے هیں ' تاکہ وہ اُن پر غور و فـکر کرکے بحث و راے کیلیے مستعد هوجالیں - ندوہ کے دستور العمل نے اسکے لیے دو هفتے کي مدت قرار دي ہے -

اب تحقیق طلب یہ ہے کہ ۲۰ جولائي کے انتظـامي جلسے میں ایک ایسا اهـم اور عظیم الشان مسئلہ پیش هونے والا تھا جو ندوۃ العلما کے هشت سالہ طریق انتظام کو منسوخ کرکے اور تینوں معتمدیوں کو توڑ کے ایک شخص کو ناظم قرار دینا چاهتا تھا ' اور یہ وہ کارروائي تھي جس پر ندوہ کي انتظامي و تعلیمي هستي کا دار و مدار تھا - پس ضرور تھا کہ حسب دفعہ ۲۲ دستور العمل ندوہ دو هفتہ پہلے اسکي اطلاع تمام ممبروں کو دیدي جاتي ' اور لکھدیا جاتا کہ معتمدیوں کے توڑ نے اور فلاں شخص کے ناظم مقرر هونے کي نسبت اُنھیں اپني راے دیني پڑیگي ' لیکن اس قسم کي کوئي اطلاع ممبروں کو نہیں دي گئي ' اور نہ اجنڈا میں ناظم کا ذکر کیا گیا - دفعتاً ایک ممبرنے تجویز کي کہ متعمدیاں توڑ دي جالیں اور ۵۱ ممبروں میں سے دس یا گیـارہ حاضر الوقت ممبروں نے اسیوقت منظوري بھي دیدي ! اُسکے بعد معاً ایک شخص کو نظامت کے لیے پیش کیا گیا ' اور وہ ناظم بھي قرار پا گیا !!

کیا حسب قاعدہ دستور العمل دفعہ ۲۲ کسي جلسۂ انتظامیہ کي ایسي ناگہاني کارروائي جائز قرار دي جاسکتي ہے ؟ کوئي شخص بھي جسے مجلسوں کے قواعد و قوانین کا علم هو ' کیا اس درجہ شرم و حیا کو خیـرباد کہہ سکتـا ہے کہ اس کھلي سازش کو با قاعدہ قرار دیسکے ؟

اگر باقاعدہ طور پر سچائي اور حقیقت کے ساتھہ کام کرنا تھا تو کیا وجہ ہے کہ دو هفتہ پہلے ممبروں کو اطلاع نہیں دي گئي ' اور اجنڈے میں اس تجویز کي تصریح نہیں کي ؟ کونسي ضرورت اخفـا اور پردہ داري کي پیش آگئي تھي ؟ اور وہ کونسا عذر ہے جسکي بنا پر ایک ایسے اهم اور عظیم الشـان انقـلابي مسئلہ کو یکا یک پیش کرکے منظور کرا لیا گیا ؟

اصل یہ ہے کہ یہ لوگ فساد و ضلالت میں کتنے هي پختہ مغز هوں ' مگر معلوم هوتا ہے کہ ان کاموں میں ابھي نا تجربہ کار هیں - اگر ایسا نہوتا تو ایسي صریح اور کھلي بے ضابطگي کرکے اپني هلاکت کا سامان خود فراهم نہ کرتے ' اور صبر و احتیاط کے ساتھہ ایک کامل درجہ کي قاعدہ نما بے قاعدگي کرتے جیسا کہ اور بہت سے مقامات میں کیا جاتا ہے -

(حادثۂ غریب)

(۲) پھر یہ بھي واضح رہے کہ معتمدیوں کي تقسیم اور نظامت ندوہ کا مسئـلہ کوئي نیا مسئلہ نہیں ہے - خود جلسۂ انتظامیہ میں بارها پیش هوچکا ہے - اور ایسے جلسوں میں جو جلسۂ عام کے موقع پر منعقـد هوے اور اسلیے صـرف کورم هي کے جلسے نہ تھے بلکہ تقریباً تمام ممبروں کا کامل اجلاس تھا -

نومبر سنہ ۱۹۰۸ میں مجلس انتظامیہ کا ایک وسیع اجلاس هوا جسمیں مولوي خلیل الرحمن اور مولوي سید عبد الحي صاحب بھي موجود تھے - جلسے نے بالاتفاق یہ تجویز پاس کي کہ تینوں معتمدیاں قائم رهیں ' اور جلسۂ انتظامیہ اس انتظام پر پورا اعتماد کرتا ہے -

پھر ۲۳ جولائي سنہ ۱۹۱۰ کے جلسے میں بھي یہي مسئلہ پیش هوا اور بالاتفاق طے پایا کہ :

" اس وقت کوئي شخص ایسا موجود نہیں ہے جسکا تقرر خدمت نظامت کیلیے هوسکے - پس جس طور پر کام چل رہا ہے ' یعني تین معتمدیوں کي تقسیم میں ' اسی طرح چلتا رہے "

جلسۂ انتظامیہ کا یہ رزولیوشن قابـل غور ہے - یہ جس جلسے نے بالاتفاق منظور کیا اسمیں مولوي خلیل الرحمن ' مولوي سید عبد الحي ' مولوي شاہ سلیمان پھلواروي ' اور مولوي مسیح الزمان مرحوم شاهجہانپوري موجود تھے - اسلیے اس سے صاف صاف ثابت هوتا ہے کہ ان اشخاص میں سے کوئي شخص جلسۂ انتـظامیہ کے نزدیک ناظـم بنـنے کے لائق نہ تھا ' کیونـکہ اگـر لائق هوتا تو وہ ان اشخاص کي موجودگي میں یـہ رزولیوشن کیوں منظور کـرتا کہ " کوئي شخص خدمت نظامت کیلیے نظر نہیں آتا " ؟

پس معتمدیوں کي تقسیم ایک ایسا انتظام تھا جو برسوں سے چـلا آتا تھا اور اسکو جلسہ هاے انتظامیہ نے بارها قابـل اعتماد و عمل تسلیم کـرلیا تھا - جن جلسوں نے اسپر اعتمـاد و قیـام کے ووٹ پاس کیے ' وہ کامل اور عظیـم الشان اجلاس تھے ' یعني انمیں تقریباً تمام ممبران انتظامي شریک تھے - ایک ایسے مسلم و معتمد انتظام کو یکا یک توڑ دینے کا ایک ایسے جلسے کو کیا حق هوسکتا ہے جو محض کورم کا ایک رسمي مجمع تھا ' اور سب سے زیادہ یہ کہ اسکي کوئي اطلاع حسب قاعدۂ دستور العمل ممبروں کو نہیں دي گئي تھي ؟

اگر اسي طرح ایک شخص دس بارہ ممبروں کو اکٹھا کرکے انجمنوں کا کانسٹي ٹیوشن الٹ دیا کرے تو پھر قاعدہ اور قانون ایک ایسا لفظ ہے جسکے کوئي معني سمجھہ میں نہیں آسکتے !

اول تو یکایک معتمدیوں کو توڑ دینے کي تجویز پیش کي گئي اور منظور کرلي گئي - حالانکہ یہ جلسۂ انتظامیہ کا ایک مسلمہ و معتمدہ انتظام تھا ' اور اسکے توڑ دینے کیلیے ایک کامل اجلاس کي ضرورت تھي نہ کہ چھہ سات آدمیوں کي سازش کی -

پھر اسپر بھي اکتفا نہ کرکے ایک شخص کو نظامت کیلیے تجویز بھي کردیا گیا -

یہ کون شخص ہے ؟ علم و صلاحیت کا کوئي نو مولود مخارق ہے جو یکایک مولوي سید عبد الحي صاحب کو اپنے مطب میں کھیلتا هوا ملگیا ہے ' اور وہ جلسۂ انتظامیہ کے سامنے اٹھالاے هیں ؟ یا دار العلوم ندوہ میں کوئي نئي تربیت گاہ کھل گئي ہے جو کہن سال ممبران ندوہ کو بھي چند سالوں کے اندر اپنے نفوذ علمي و اخلاقي سے بالکـل بدل دیا کرتي ہے ' اور اس تربیت گاہ میں ایک شخص علم و .... کا چولا بدلکر جلسۂ انتظامیہ کے سامنے آگیا ہے ؟

نہیں ' یہ مولوي خلیل الرحمن صاحب سہارنپوري هیں جو ابتدا سے ندوۃ العلما کي مجلس انتظامیہ کے ممبر ' اور برسوں سے نظامت ندوہ کے غزال رعنا کے پیچھے کوہ و بیابان مساعي و متاعب کي ٹھوکریں کھا رہے هیں :

کہ سر بکوہ و بیاباں تو دادۂ مارا !

لیکن یہ بزرگ تو اس وقت بھي جلسۂ انتظامیہ میں موجود تھے ' جب وہ یہ رزولیوشن پاس کر رہا تھا کہ " کوئي شخص عہدۂ نظامت کیلیے موزوں موجود نہیں ہے ' اسلیے تین معتمدیوں کي تقسیم کے ساتھہ هي کام جاري رکھا جاے " ؟

کیوں اُس جلسۂ انتظامیہ نے جسمیں خود مولوي خلیل الرحمن

انجمن اصلاح ندوہ

" ان ارید الا الاصلاح ما استطعت "

[از جناب صفي الدوله حسام الملک ، سید علي حسن خانصاحب خلف الصدق نواب صدیق حسن خان مرحوم رکن انتظامي ندوۃ العلما و سابق ممبر مجلس تعمیرات دار العلوم - سیکریٹري " انجمن اصلاح ندوہ "]

(۲)

(تکمیل تخریب)

چونکه هر شے کي ایک انتہا هوا کرتي هے ' ان مخالفتوں کا بهي آخري نتیجه ایک جدید انقلاب کي صورت میں نمودار هوا ' جسکو ابهي چند مهینے هي هوے هیں اور جسنے ملک کے مختلف حصوں میں بیچیني پیدا کردي هے - مطالعۂ اخبارات اور موجوده حالات سے راضح هے که اکثر مقامات میں اس جدید انقلاب پر بے اطمیناني کا اظهار کیا گیا هے ' اور متعدد انجمنوں نے اس جدید انقلاب پر اظهار ناراضي کے رزو لیوشن پاس کیے هیں - انهیں وجوه کی بنا پر هم خادمان قوم کو یه خیال پیدا هوا که اب وه وقت آگیا هے که ندوه کی تحقیق حال اور اسکی صلاح و فلاح کی جلد تر کوشش کیجاے - چنانچه آپ حضرات تک هم لوگوں نے اپني ناچیز صدا پهونچانا اپنا فرض سمجها - خدا کا شکر هے که هماري صدا رائگاں نه گئي ' اور مصلحان و همدردان قوم و اسلام نے اپنی قومي اور اسلامی تعلیم گاه ندوه کے ساتهه دلي سرگرمي کا اظهار کیا - جو خواهش در باره اصلاح ندوه پیش کیگئي تهي ' اسکی تائید میں بکثرت جلسے هو چکے هیں ' اور به تعداد کثیر خطوط موصول هوے هیں -

(آینده کي مهمات اصلاح)

اس موقع پر بغرض مزید آگاهي سرسري طور پر اُن مشهور اور زبان زد خرابیوں کا بهي بیان کردینا ضروري هے جنهوں نے ملک میں بے اطمیناني اور بیدلي پهیلا رکهي هے - یه خرابیاں جو عرصے سے قائم هیں اور بڑهتی هی چلي جاتی هیں ' ندوه کے نشو و نما اور اسکی ترقی کي راه میں ایک دیوار آهنی کا حکم رکهتی هیں :

(۱) ندوه کا کانسٹیٹوشن ناقص هے اور خود جلسۂ انتظامیه نے اسکو ناقص تسلیم کیا هے اور اسکی اصلاح کے متعلق تقریباً دو سال سے زاید هوا که تجویزیں بهی پاس کی گئیں ' مگر افسوس که هنوز روز اول هے ' اور معلوم نهیں که کن وجوه کی بنا پر اسقدر صریح بے اعتنائی روا رکهی گئی هے -

(۲) معتمدیوں کی شکست کا جو واقعه ظهور میں آیا وه نهایت عجیب و غریب هے - عجیب تر یه که اس معامله میں ایک ایسي فوري تجویز اور ساتهه هي اسکے منظوري عمل میں لائي گئي جو بلاشبه کمیٹي اصلاح کي سب سے زیاده توجه اور تحقیق کے قابل هے -

(۳) اگر آپ آغاز قیام ندوه سے اسوقت تک ندوه کے دستور العمل اور اسکے نظام و اصول کار پر غور کرینگے تو آپ کو نمایاں طور پر معلوم هوجائیگا که کهاں تک اسپر ایک پبلک انسٹیٹوشن هونیکا اطلاق هوسکتا هے ؟ سچ یه هے که اپني نوعیت اور بناے اعتبار سے تو وه پبلک انسٹیٹوشن کها جا سکتا هے لیکن عمل درآمد کے اعتبار سے وه محض چند اشخاص کي ملکیت نزاعي اور مجلس خانه ساز هے -

(۴) مجلس تعمیرات کے رکن هونے کي تو مجهکو بهي عزت حاصل رهي هے ' مگر میں اپنے ذاتي تجربه کي بنا پر عرض کرسکتا هوں که جب تک میں ممبر رها ' باوجود متواتر تحریري یاد دهانیوں کے کبهی ایک جلسه بهی کمیٹی تعمیرات کا منعقد نهیں هوا ' اور نه اسکے مصارف کے تفصیلی حالات کا علم پورے طور پر هوسکا - آخر کار میں مستعفي هونے پر مجبور هوا - میں اپنی حد تحقیق اور معلومات کی بنا پر کهه سکتا هوں که شاید اسوقت تک کوئی حساب بهی شائع نهیں هوا هے ' اور نه غالباً اسوقت تک کوئی اسکا جلسه منعقد هوا هے - غور کیا جاے که دنیا میں اس سے بڑهکر بهی کسی پبلک انجمن کیلیے بد نظمی اور خود مختاري هوسکتی هے که نه تو اسکا حساب کبهی شائع کیا جاے اور نه کبهی براے نام ممبروں کو جمع کیا جاے ؟

(۵) مختلف معطیوں نے جو روپیه بغرض تعمیر بورڈنگ وغیره وقتاً فوقتاً دیا هے ' اسکے متعلق یه امر تحقیق طلب هے که آیا وه روپیه انهیں کاموں کے لیے محفوظ هے یا خلاف مرضي معطیوں کے اور خلاف قاعده جلسۂ انتظامیه کے صرف کیا گیا هے ؟ ایسا باور کرنے کے وجوه موجود هیں که جواب نفي میں هے -

(۶) سنا جاتا هے که دار العلوم کی تعمیر کا کام (جسکو ۴ سال گزر چکے هیں اور هنوز ناتمام هے) اب بهت آهستگي کے ساتهه جاري هے ' مگر عملے کي تنخواهوں میں بلا ضرورت کثیر روپیه بدستور صرف هورها هے ' اور چونکه محض شخصي اقتدار هے اسلیے کوئي پرسان حال نهیں -

(۷) مالي صیغه کي ابتري اخبارات میں شائع هوچکي هے ' اور بابو نظام الدین صاحب جو ایک سرگرم رکن ندوه هیں ' انکی رپورٹ قابل ملاحظه هے -

(۸) بورڈنگ اور دار العلوم کي موجوده حالت اسقدر خراب هے که انسپکٹر صاحب مدارس جو حال میں معائنۂ دار العلوم کیلیے تشریف لاے تهے ' اونهوں نے اسکو " خرگوش خانه " سے تعبیر کیا هے ' اور اپني رپورٹ میں لکها هے که اگر ایسی هي خراب حالت رهي تو سرکاري اعانت زیاده دیر تک قائم نهیں ره سکتي - ظاهر هے که اسکا اثر ندوه کے حق میں کسقدر مضر اور پبلک میں کسقدر باعث بے وقعتي اور بد نامی هوگا ؟

(خاتمه)

حضرات ! یه وه سرسري خرابیاں هیں که اگر انمیں سے دو چار بهي تسلیم کرلیجاویں تو وه فوري تدارک و اصلاح کے قابل هیں ' اور اگر انکا بڑا حصه یا کلیةً سب خرابیاں صحیح هوں تو اس سے زیاده داغ رسوائي قوم کے لیے کیا هوسکتا هے ؟ مجهکو امید هے که آپ حضرات بست ساله روایات ندوه اور اسکے معتد به سرمایه کو حالت خطره میں رکهنا اور اسکا غارت هوجانا کبهي گوارا نه فرماوینگے ' اور اپني اسلامي اور تعلیمي درسگاه کو تباهي و بربادی سے بچانے میں پوری کوشش سے کام لینگے : و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین - و العاقبة للمتقین -

۱۵ ممبران انتظامیہ میں سے صرف حسب ذیل ۱۲ - اشخاص شریک ہوئے تھے :

(۱) منشی احتشام علي صاحب کاکوري (۲) منشی اعجاز علي صاحب کاکوري (۳) منشی اظہر علي صاحب کاکوري (۴) مولوی محمد نسیم صاحب (۵) مولوی خلیل الرحمن صاحب (۶) مولوي سید عبد الحی صاحب (۷) حکیم عبد الرشید صاحب (۸) مولوي سید ظہور السلام صاحب (۹) مولوي عبد الحي صاحب رکیل چندوسي (۱۰) مولوي عبد الرحیم صاحب ریواڑي (۱۱) قاري عبد السلام صاحب (۱۲) سید ظہور احمد صاحب رکیل -

ان بارہ میں سے دو شخص نکالدیجیے جو عہدۂ نظامت و نیابت پر فائز ہوے ' یعنی مولوي خلیل الرحمن اور مولوي عبد الرحیم - اب باقي اشخاص جنھوں نے انکي نسبت فیصلہ کیا ' صرف ۹ رهگئے - ان نو میں بھی ایک تہائي تو صرف ایک هي خاندان کاکوري کي ممتزج الاشکال صورتیں هیں :

هر لحظه بطرز دگر آں یار بر آمد !

اس اقانیم ثلاثہ کو مسیحی علم ریاضی کے اصول پر ایک هي سمجھیے :

ما سه جانے آمدہ در یک بدن !

اب باقي جسقدر حضرات تشریف فرما هیں انہیں شمار کیجیے - کلہم چھہ باقي رهگئے - ان چھہ میں ایک تو مولوي سید عبد الحي صاحب هیں جنھوں نے تجویز پیش کي :

در پس آئینہ طوطي صفتم داشتہ اند

باقي پانچ میں سے تین مقامي ممبروں اور دو بیروني ممبروں نے ' اور کاکوري کے اقانیم ثلاثہ کے تعداداً تین مگر حکماً ایک نے تجویز سنی ' اور ندوۃ العلما کي سکریٹري شپ کا ' اس ندوہ کی سکریٹري شپ کا جو تمام عالم اسلامي میں اصلاح دیني اور احیاء علوم اسلامیہ کی ایک هی تحریک ہے ' ایک آن واحد میں فیصلہ کردیا !

پھر لطف یہ ہے کہ یہ چھہ حضرات بھی در اصل ایک صداے واحد سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے ' کیونکہ فی الحقیقۃ یہ سب کے سب معاملات ندوہ میں ایک هی اصول اور اعتقاد کے اخلاف اور ایک هی شجر طریقت کے برگ و بار هیں - اسی لیے نہ تو کسی نے مخالفت کی اور نہ کسی کو ندوۃ العلما کے مسلمہ دستور العمل کی اس کھلی توهین پر کچھہ شرم و حیا آئی - اِدھر تجویز پیش هوئی اور ادھر سب لبیک کہتے هوے دوڑے :

بیار بادہ کہ ما هم غنیمتیم بسے !

خدا را لوگ انصاف کریں کہ یہ کون لوگ هیں - جو اسطرح علانیہ قانون اور قواعد کو پاؤں تلے روند رہے هیں اور پھر یہ کہتے هوے نہیں شرماتے کہ جلسۂ انتظامیہ نے ایسا کیا ؟ کیا اس سے بھی بڑھکر قوم کو احمق بنانے کی کوئی مثال ملسکتی ہے ؟ اگر جلسۂ انتظامیہ ایسے هی جلسوں کا نام ہے اور باقاعدہ کارروائیوں کا یہی مطلب ہے تو اس جلسۂ انتظامیہ سے دهقانیوں کی وہ بھیڑ هزار درجہ افضل و ارجح ہے جہاں شام کو ایک حقہ لیکر کاشتکار جمع هوجاتے هیں اور مل جلکر بغیر کسی سازش اور ایمان فروشی کے اپنے جھگڑوں کو مٹا دیتے هیں -

(آخري اور فیصلہ کن سوال)

(۴) اچھا ' ان تمام باتوں کي بھي جانے دیجیے - صرف ناظم کے انتخاب کے مسئلہ کو لیجیے - علم قوانین مجالس میں نہیں ' ندوہ کے پرانے دستور العمل میں نہیں ' خود موجودہ دستور العمل میں دفعہ ۱۱ - موجود ہے جو اوپر گذر چکي ہے :

" ناظم کا انتخاب کامل جلسۂ انتظامیہ کي تجویز اور

ندوۃ العلما کا کانستی ٹیوشن مثل عام مجالس کے یوں ہے کہ اسکے دو طرح کے ممبر هوتے هیں - ایک وہ جو دو روپیہ سالانہ دیتے هیں اور عام جلسے میں شریک هوتے هیں - دوسرے وہ ارکان انتظامي جو اسکي منیجنگ کمیٹی یا ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر هیں - ندوہ کے اصلی دستور العمل میں تھا کہ جلسۂ عام ناظم کو منتخب کریگا نیز اسے معزول کردینے کا بھی حق اسي کو ہے - نئے دستور العمل میں معزولی کے حق کو تو سلب کرلیا ہے لیکن اتنا ٹکڑہ بجنسہ موجود ہے کہ " منیجنگ کمیٹي کا کامل اجلاس تجویز کرے اور جلسۂ عام منظور کرے "

پس اس سے صاف ظاهر ہے کہ سرے سے ناظم کي منظوري کا اختیار جلسۂ انتظامیہ کو ہے هي نہیں - اسکا کامل اجلاس کسی شخص کو تجویز کر سکتا ہے - لیکن نصب اسي وقت هوسکتا ہے جبکہ سالانہ جلسۂ عام میں کثرت راے اسکا ساتھہ دے -

اگر فی الحقیقت یہ دفعہ دستور العمل میں موجود ہے ' اور میں غلط حوالہ نہیں دے رہا تو وہ تمام ارکان انتظامي جنھوں نے ۲۹ مارچ کو یہ سازشي ایمان فروشي کي ہے ' باهر نکلیں اور مجھے بتلائیں کہ کیونکر انھوں نے بغیر کامل جلسۂ انتظامی کي تجویز اور بغیر جلسۂ عام کي منظوري کے ایک شخص کو ناظم قرار دیدیا ؟ اور کیوں نہ انکي اس تمام کارروائی کو قوم ایک بد ترین قسم کي شرمناک بے قاعدگي قرار دے ؟

کیا انھیں اس دفعہ کی خبر نہ تھی ؟ اگر خبر نہ تھي تو هزار شرم اُن ارکان مجلس کیلیے جو صاحبان حل و عقد بنکر ندوہ کي قسمت کا فیصلہ کرتے هیں ' مگر اتنا بھي نہیں جانتے کہ خود ندوہ کا دستور العمل کیا کہتا ہے ؟

نہ تو مجلس انتظامي کا کامل اجلاس هوا ' اور نہ جلسۂ عام نے نئے ناظم کو منظور کیا - پھر کس قانون کي بنا پر مولوي خلیل الرحمن اپنے تئیں ناظم سمجھتے هیں اور اپنی فرضی نظامت کے مصارف کی لعنت ندوہ کے سر ڈالتے هیں ؟ اور کیوں اس نام نہاد جلسۂ انتظامیہ کي پوري کارروائي کو حق ' قانون ' اور دستور العمل ندوہ کے نام سے هم کالعدم نہ سمجھیں ؟

یقیناً کالعدم ہے - اس جلسے کو جو اسدرجہ قوانین مسلمۂ مجلس کي علانیہ خلاف ورزي کرے ' جلسۂ انتظامیہ کہنا انتظام کے لفظ کي صریح توهین ہے - یہي سبب ہے کہ میں ابتدا سے ندوہ کے جلسہ انتظامیہ کو ایک جتھا اور چند یاران سازش کا مجمع نا جائز کہتا آیا هوں ' اور عام اعلان کرتا هوں کہ اگر میرے بیانات صحیح نہیں هیں اور نئے ناظم کے تقرر کي کارروائي کسی طرح بھي دستور العمل ندوہ کے مطابق ثابت هو سکتي ہے تو خدا را کوئی شخص بھي سامنے آجاے ' اور صرف اتنا هی کرے کہ خود ندوہ کے دستور العمل سے ثابت کردے - ذاتی خصوصیت کا کوئی معاملہ نہیں ہے - قاعدے اور قانون کی بحث ہے - میں اسي وقت مولوي خلیل الرحمن کی نظامت کا اعتراف کرلونگا ' اور پھر اگر استحقاق و اهلیت اور لیاقت و صلاحیت کا نام بھی لوں تو مجھسے بڑھکر کوئي مجرم نہیں -

رهي یہ بات کہ خواہ اهلیت و لیاقت هو یا نہو ' قواعد اور قانون کے مطابق تقرر کیا جاے یا نہ کیا جاے ' مگر تاهم مولوي خلیل الرحمن ندوہ کے ناظم هیں ' کیونکہ وہ برسوں سے اپنی نسبت ایسا سوء ظن رکھنے کے مرض میں گرفتار هیں اور بعض ستم ظریفوں نے بھي انھیں ناظم صاحب ' ناظم صاحب ' کہہ کہہ کے همیشہ بنایا ہے اور اس طرح انکا مرض مزمن هوگیا ہے ' تو اسکا جواب واقعي کوئي نہیں - " النبي نبي و لو کان في بطن امہ " سنا ہے ' لیکن یہ ابتک نہیں سنا کہ کسي مجلس کا ناظم بھي بنا بنایا ' ترشا تراشا ماں کے پیٹ سے پیدا هوسکتا ہے - ویسے عجائب آباد ندوہ میں کہ خرق عادت هوا هو تو معلوم نہیں -

قال ابن عبـاس حضر عنـد رسول الله صلعـم ابو سفيـان والوليـد بن المغيرة والنضربن الحارث و عقبة و عتـبة وشيبة ابنا ربيعة و امية وابی ابنـا خلف والحـارث بـن عـامـر واستمعوا الی حديث الرسول صلعم فقـالوا لـلنضر ما يقول محمد - فقال لا ادري ما يقول لكني اراه يحرک شفتيه و يتكلم باساطير الاولين كالـذي كنت احدثـكم بـه عن اخبار القرون الاولی - قال ابوسفيان اني لاری بعض مايقـول حقـاً فـقـال ابوجهل كلا ' فانزل الله تعالی تلك الايه -

ابن عباس فرماتے هیں (شدید ترین کفار مکه) ابوسفیان ' ولید' نضر ' عقبه ' عتبه ' شبیه ' امیه ' ابی اور حارث آنحضرت کےپاس آئے اور آپکا کلام سنا ' لوگوں نے نضر سے پوچھا که محمد کیا کہتا ہے؟ اوسنے جواب دیا که یه تو میں نہیں جانتا که وہ کیا کہتا ہے لیکن میں سمجھتا هوں کـه وہ لب هلاتا ہے ' اور اگلوں کے قصے کہتا ہے ' جسطرح میں تمکو گذشتوں کے قصے بیان کیا کرتا تها - ابو سفیان نے کہا که محمد جو کہتـا ہے اسمیں سے بعض باتیں تو سچي معلوم هوتي هیں - ابو جهل نے کہا هرگز نہیں اس واقعـه پر یه آیت نازل هوئي -

خود اون آیات پر غور کرنا چاهیے جن میں یه الفاظ آے هیں -

(اساطیر الاولین کے مواقع)

قرآن مجید میں یه لفظ نو جگهه آیا ہے' لیکن هر جگهه اون معانی کے سوا جو هم نے بیان کیے هیں کوئي اور معني نہیں بن سکتے ' چه جائیکه کسي کتاب کے نام کي طرف اشارہ هو - هم اُن تمام آیتوں کو نقل کرتے هیں :

(۱) يقول الذين كفروا ان هذا الا اساطر الاولين-

(۱) کافر کہتے هیں که یه (قرآن) تو صرف اگلوں کی کہاني ہے-

(۲) و اذا تتلی علیهم آیاتنـا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا ان هذا الا اساطير الاوليـن (۸ - ۳۲)

(۲) جب اونکو هماري آیتیں پڑھکر سنائي جاتي هیں تو کہتے هیں هم سن چکے ' اگر هم چاهتے تو هم بهي ایسا کہه سکتے ' یه تو صرف اگلوں کي کہاني ہے -

(۳) و اذا قيل لهم ماذا انزل ربكم ' قالوا اساطير الاولين - (۱۶ - ۲۶)

(۳) ان منافقین سے جب پوچها جاتا ہے که تمہارے خدا نے کیا نازل کیا تو کہتے هیں وهی اگلوں کي کہانیاں -

(۴) قالوا اذا متنا وكنا ترابا و عظاماء انا لمبعوثون لقد وعـدنا نحـن و آباؤنا ' هـذا من قبل ' ان هذا الا اساطـيـر الاوليـن - (۱۳ - ۸۵)

(۴) (حیرت سے) کہتے هیں که کیا جب هم مرجائینگے اور مرکر صرف مٹي اور هڈي رهجائینگے ' تو کیا هم پهر اُٹهاے جائینگے ' یه تو هم سے اور اس سے پہلے همارے بزرگوں سے بهي کہا گیا تها - یه کچهه نہیں یه خیالات تو صرف پرانے لوگوں کی قصه کہاني کي باتیں هیں-

(۵) قال الذين كفروا ان هذا الا افكٌ افترا به و اعانه عليه قوم آخرون' وقالـوا اساطير الاولين اكتبتها ' فهی ' تملی عليـه بكرة و اصيـلا (۲۵ - ۶)

(۵) کافر کہتے هیں که یهه قران اختراع ہے ' خدا کي طرفسے نہیں ' محمد نے خود گڑها ہے ' اور کچهه دوسرے لوگوں نے اسکو مدد دي ہے ' اور وہ یهه بهي کہتے هیں که یه تو پہلوں کي کہانی ہے جسکو محمد نے لکها لیا ہے اور صبح و شام اوسکو پڑھکر سنایا جاتا ہے -

(۶) وقال الذين كفروا ' إذا كنا ترابًا و آباءنا ائنا لمخرجون ' لقـد وعـدنا هـذا نحـن و آباؤنا من قبل ' ان هذا الااساطير الاولين - (۲۷ - ۷۰)

(۶) کافر کہتے هیں که کیا جب هم اور همـارے اسلاف مٹی هو جائینـگے ' هم پهر قبر سے نکالے جائینگے ؟ یه تو هم سے اور هم سے پہلوں سے بهي وعدہ کیے گئے تهے ' کچهه نہیں ' یه تو صرف اگلوں کی کہاني ہے -

(۷) والذي قال لوالديه أف لكمـا ' اتعدانني ان أخرج' وقد خلت القرون من قبلي و هما يستغيثان الله ويلك آمن' ان وعدالله حق ' فيقول ما هذا اساطير الاولين' اولئک الذين حق عليهم القول (۴۶ - ۱۶)

(۷) جس کافر بیٹے نے اپنے مسلمان ماں باپ کو جهڑک کر کہا ' کیا تم دونوں اسکا مجهسے وعـدہ کرتے هو که قبـر سے اُٹهایا جاؤنگا ' مجهسے پہلے کتني قومیں گذر گئیں' (اور اونـکا نشان بهـي نہیں) اوسکے ماں باپ اوسکـو خدا کا واسطه دیکر کہا که اے بد بخت ایمان لا ! خدا کا وعدہ سچا ہے' بیٹا کہتا ہے' که یه صرف پرانے لوگوں کي کہاني ہے ' یهي وہ لوگ هیں جنپر خدا کا عذاب واجب هوچکا -

(۸) ولاتطع كل حلاف مهين - هماز مشاء بنميم ' منـاع للخير معتد اثيم ' عتل بعد ذلک زنيم ' ان كان ذا مال و بنيـن ' اذا تتلـی عليـه آياتنـا قال اساطيـر الاولين (۹۸ - ۱۵)

(۸) تو انکي اطاعت نکر جو ذلیل هیں اور قسمیں بہت کهایا کرتے هیں ' جو عیب جو اور غماز هیں جو اسلیے که صاحب فرزند و مال هیں ' نیکي سے لوگوں کو روکتے هیں ' جو حد سے متجاوز هیں' جو گنہگار هیں' اور جو بد نہاد و بد اصل هیں ' اونکو جب هماري آیتیں پڑھکر سنائي جاتی هیں تو (بے پروائي سے) کہتے هیں که یهه اگلوں کي کہانیاں هیں -

(۹) ومايكذب به الا كل معتد اثيم ' اذا تتلی عليه اياتنا قال اساطيرالاولين (۸۳ - ۱۳)

(۹) قران کي تکذیب وهي کرتے هیں جو ظالم اور گنہگار هیں ' اونکو جب هماري آیتیں پڑھکر سنائي جاتي هیں تو کہتے هیں که اگلوں کي کہانیاں هیں -

(خـلاصـه)

قران مجید کي ان آیات کریمه سے صاف ظاهر هوتا ہے که اساطیر کسي کتاب دیني کا نام نہیں ہے' جس سے قران ماخوذ هو' بلکه کفار کا اس سے مقصود کہیں تو یه ہے که اسمیں قصے اور کہانیوں کے سوا اور کچهه نہیں ' اور کہیں یه مقصود ہے که قیامت معاد اور حیات بعد الموت ' کچهه معقول بات نہیں - صرف اگلوں کي بیهودہ کہاني ہے - جس پر پرانے لوگ اپني بیوقوفي سے یقین رکهتے تهے -

بد قسمتي دیکهو که یه بعینه وهي اعتقاد فاسد ہے جو کبهي کفار کا تها ' اور آج ان مسلمان متفرنجین کا ہے جو قیامت کے دن پر یقین نہیں رکهتے ' جو خدا کے ظهور جلال کے منکر هیں ' جو اعمال کے مواخذہ سے بے پروا هیں ' مرنے والو ! کیا موت تمهیں کبهي نه آئیگي ؟ هاں ایک بار آئیگي ' جسکے بعد تمکو زندہ چهوڑ کر پهر کبهي نه آئیگي :

قد خسر الذين كـذبوا بلقاء الله حتی اذا جاءتهم الساعة بغتـة ' قالوا ياحسرتنا علي مافرطنا فيه ' يحملون اوزارهم علی ظهـورهم ' الا ساء ما يزررن ' وما الحيوة الدنيا الا لعب ولهـو ' وللدار الاخرة خيرالذين يتقون' افلا تعقلون (انعام رکوع ۳)

جو قیامت کے منکر هیں وہ یقیناً نقصان اُٹهائینگے - جب نا گہاں وہ گهڑي آجائیگي تو حسرت سے کهینگے ' اس گهڑي کي نسبت هماري سست اعتقادي پر افسوس (خاموش ! که اب افسوس و حسرت کا وقت نہیں) آج اونکي پشت گناہ کے بوجهه سے گراں ہے - کیا برا بوجهه ہے - مغرورو ! تم جس دنیا کي زندگي پر مغرور هو اوسمیں لهو ولعب کے سوا اور کیا دهرا ہے - دار آخرت نیـک لوگوں کیلیے بهترین محل اقامت ہے ' نادانو ! کیا نہیں سمجهتے ؟

باب التفسير

اســـــاطيــــر الاوليـــــن

[از جناب مولانا السيد سليمان الندوي پروفيسر پونا کالج]

يورپ جسطرح علم کا مخزن ہے وہ جہل کا بھي مرکز ہے ' جس ذرہ سے اوسکو اپنے ادعا ميں کچھہ بھي فائدہ کي توقع ہوتي ہے اوسکو وہ پتھر کي چٹان نظر آتا ہے' اور جس پتھر کے چٹان سے اوسکے شيشۂ ادعا کو ذرا بھي ٹھيس لگنے کا خطرہ ہوتا ہے وہ اوسکو ذرہ سے بھي کم نظر آتا ہے - اوسکے نزديک صحت واقعہ کا معيار دلائل کا ضعف و قوت نہيں ہے' بلکہ يہ ہے کہ اس واقعہ کي تسليم و انکار سے اوسپر يا اوسکے حريف پر کيا فوائد و نقصانات مرتب ہونگے ؟

سر وليم ميور کو ينابيع القران (Sources of Alkoran) کا انگريزي ميں ترجمہ کرتے ہوے اس ثبوت سے ايک خوشي محسوس ہوتي ہے کہ " قران مختلف اديان و مذاہب کے خيالات و اعتقادات کا مجموعہ ہے " ليکن اس واقعہ کو اگر ہم يوں دہراتے ہيں کہ اوقات مختلفہ ميں دنيا کے ہرگوشہ ميں خدا کا ايک منادي اور داعي آيا' و ان من امة الا خلا فيها نذير (۳۵ - ۲۴) اور قران ان تمام مناديوں اور دعوتوں کا مجموعہ ہے : و انہ لفي زبر الاولين (۲۶ - ۱۹۶) تو دفعة ہم ديکھتے ہيں کہ يوروپين نصراني کا سرخ و سفيد چہرہ زرد پڑجاتا ہے کہ کہيں اس چٹان سے اوسکے نازک شيشۂ اعتقاد کو ٹھيس نہ لگ جاے -

مشہور مورخ گبن نے ايک موقع پر لکھا تھا :

" محمد کا مذہب شک و شبہہ سے پاک ہے ' اور قران خدا کي وحدانيت پر ايک شاندار شہادت ہے - پيغمبر مکہ نے ' بتوں کي ' آدميوں کي ' ستاروں کي اور سياروں کي پرستش اس دليل سے رد کردي کہ جو طلوع ہوگا وہ غروب ہوگا ' جو پيدا ہوگا وہ مريگا ' اور جو حادث ہوگا وہ فاني ہوگا ...... عقل کے اصول اول يعني توحيد کي تائيد ميں محمد کي آواز بلند ہوئي ' اور اوسکے پيرو مراکش سے ہندوستان تک ' موحدين " کے لقب سے ممتاز ہيں ' اور بت پرستي کا خوف اب محمد کے پيرووں سے بالکل دور ہے(۱) - (خلاصہ) "

ہمارے ايک نصراني دوست اوليفنت سميٹن - ايم - اے - (Oliphant Smeaton, M. A.) جنہوں نے تاريخ زوال روم کي تصحيح و تحشيہ کي تکليف اٹھائي ہے' حقيقت و صداقت کے اس چٹان کو ديکھکر کانپ اٹھے' اور چاہا کہ اس اساس محکم اور بنياد غير متزلزل کو آلات جہل و افترا سے منہدم کرديں ' و اني لہم التناوش من مکان بعيد -

ہمارا يوروپين نصراني محقق' گبن کے ان منصفانہ الفاظ سے بيتاب ہوکر اس موقع پر حسب ذيل حاشيہ لکھتا ہے :

" گبن کا بيان محمد (صلعم) کے نظام مذہب اور اسکي جدت کي نسبت نہايت مہربانانہ ہے' حالانکہ محمد (صلعم) نے تو سادگي سے ايک نظام ميں ان امور کو جمع کر ديا جو اوسکے چاروں طرف دماغوں ميں پھيلے ہوے تھے- قريش خود محمد (صلعم) کو الزام ديتے تھے کہ اوسکي تمام تعليمات ايک کتاب سے ماخوذ ہيں جسکا نام " اساطير الاولين" ہے ' جسکا چند مقامات ميں قران ميں ذکر آيا ہے' اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حشر و معاد کے واقعات پر مشتمل ہے "

(۱) تاريخ زوال روم ج ۵ ص ۲۳۶ '

اس غريب نصراني کو کيا معلوم کہ اوسکے قلم سے جو حرف نکل رہا ہے وہ جہل و نامعلومي کا ايک دفتر ہے !

قران ميں بيشک لفظ " اساطير الاولين " متعدد مقامات پر آيا ہے ' ليکن تمکو کسنے بتايا کہ يہ ايک کتاب کا نام ہے ؟ اگر يہ استدلال صحيح ہے کہ قران ميں کسي لفظ کا متعدد بار استعمال اس بات کي دليل ہے کہ وہ کسي قديم کتاب کا نام ہے تو خود لفظ اسلام ' رسول اللہ ' اور صلوة کو کسي قديم کتاب کا نام کيوں نہيں قرار ديتے کہ لفظ اساطير سے زيادہ تو يہ الفاظ قران ميں بار بار آے ہيں ؟

(اساطير الاولين کي لفظي تشريح)

" اساطير الاولين " " دو لفظوں سے مرکب ہے " " اساطير " اور " اولين "

اساطير ' اسطور کي جمع ہے جسکے معني داستان اور قصہ کے ہيں " اولين " " اول " کي جمع ہے جسکے معني گذشتہ' پہلے' اور اگلے کے ہيں- دونوں لفظوں کے مرکب معني ہيں' اگلوں کے قصے' پہلوں کي کہانياں ' گذشتہ اقوام و اشخاص کي داستانيں !

قال الراغب ما سطر الاولون في الکتاب من القصص و الاحاديث قال الجوهري الاساطير الاباطيل الترهات قال السدي اساجيع اولين' قال ابن عباس احاديث الاولين و قال قتادة کذب الاولين و باطلهم -

امام راغب اصفہاني اساطير کے معني لکھے ہيں' پہلوں نے کتابوں ميں جو قصے کہانياں لکھيں' امام لغت جوہري کہتا ہے' اساطير کے معني " بيہودہ اور خرافات باتيں " سدي کہتا ہے کہ اسکے معني " اگلوں کے قوافي " ہيں ' ابن عباس فرماتے ہيں " اگلوں کي باتيں " اور قتادہ کہتے ہيں کہ " اگلوں کے جھوٹ اور کذب " اسکے معني ہيں -

اور تعجب ہے کہ اسطور جو اساطير کا واحد ہے کوئي ايسا لفظ نہيں جس سے ايک يوروپين محقق نا آشنا ہو - کيا اوسنے اسي لفظ کو انہي معاني کے ساتھہ لاطيني اور جرمني ميں ہسٹوري (Historia) اور انگريزي ميں ہسٹري (History) اور اسٹوري (Story) کي صورت ميں نہيں پڑھا ہے اور گو پڑھا ہے اور يقيناً پڑھا ہے تو يہ کيا تعصب و عداوت ہے کہ قران کے اس لفظ کو اس معني ميں نہيں ليتے -

(اساطير الاولين کي معنوي تشريح)

انسان کي فطرت يہ ہے کہ واقعات ماضيہ کي تاريخ ' اقوام فانيہ کي سرگذشت' اور اشخاص گذشتہ کي داستان زندگي سے نہايت دلچسپي ليتا ہے' اور اوس سے عبرت و نصيحت حاصل کرتا ہے - يہي سبب ہے کہ دنيا ميں جس کثرت سے تاريخ اقوام اور سرگذشت اشخاص کي کتابيں پڑھي جاتي ہيں کسي دوسرے علم و فن کي کتابيں نہيں پڑھي جاتي ہيں - اسي بنا پر قران مجيد ميں بغرض اعتبار و استبصار نہايت کثرت سے اقوام ماضيہ کے اخبار تاريخي' اشخاص گذشتہ کے واقعات زندگي' اور ممالک فانيہ کے حالات بقاؤ فنا بيان ہوے ہيں - کفار و ملحدين جو چشم بصيرت اور گوش اعتبار سے محروم تھے' کہتے تھے کہ قران ميں قصص پارينہ اور افسانہ ہاے کہنہ کے سوا اور کيا دھرا ہے ؟ قيامت ' معاد' اور حالات ماوراے مادہ کو بعيد از عقل سمجھکر اونکو " داستان کہن " کے نام سے تعبير کرتے تھے - چنانچہ بہ ترتيب قران سب سے پہلي آيت جسميں " اساطير الاولين" کا لفظ ہے' سورة انعام کي آيت ہے - جسکي شان نزول ميں مذکور ہے :

کہا کہ یہ واقعہ ۲۴ گھنٹے اور ۲۸۸۰ منٹ پر ہوگا - یہ وقت کا تعین بھی منجملہ اسباب اصلیہ کے ہے - یہ حکم اٹھارویں دسمبر یوم شنبہ کو ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر دیا گیا تھا ' اور اکیسویں دسمبر کو ٹھیک ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر اسکی تعمیل ہوئی - دوسرے تجربوں میں ۴۴۱۷ ' ۸۶۵۰ ' ۸۷۰۰ ' ۱۱۴۷۰ ' ۱۰۰۷۰ منٹ کی مدت مقرر کی گئی تھی - ان تمام احکام کی تعمیل عین وقت پر ہوئی -

ہم میں سے اکثر اشخاص کی طرح معمول بھی بیداری کے عالم میں اس قابل نہ تھا کہ وہ دماغی طور پر حساب لگا کے معلوم کرسکتا کہ یہ مدت کب ختم ہوگی ؟ مگر طبقہ خواب مقناطیسی (Hypnotic stratum) اس قابل ضرور تھا ' اور وہ اس امر کی ضمانت کرسکا کہ جونہی وقت مقررہ آلیگا ' فوراً حکم کی تعمیل ہوجائیگی - ایک تجربہ میں یہ وقت رات کو آیا ' معمولہ نے (اس تجربہ میں معمول ایک عورت تھی) ٹھیک اسی وقت چیلک کا نشان کاغذ کے ایک پرزے پر بنایا جو اسکے پلنگ کے پاس پڑا تھا - بظاہر وہ اسوقت بیدار نہیں ہوئی کیونکہ جب وہ اٹھی ہے تو اسے چیلک بنانا یاد نہ تھا (۱)

اس بنا پر ہم کہسکتے ہیں کہ صرف یہی نہیں کہ نفس کا ایک ایسا مخفی حصہ ہے جو حساب لگا سکتا ہے ' بلکہ یہ حصہ عالم بیداری کی " معمولی آگہی " سے بہتر حساب لگا سکتا ہے -

یہی نتیجہ حساب کے عجیب و غریب سوالات کے حل پر غور کرنے سے نکلتا ہے - بارہا دیکھا گیا ہے کہ ان عجیب المواهب اشخاص نے (یعنی وہ لوگ جنہیں قدرت نے عجیب و غریب دماغی قوی عطا کیے ہیں) چند سکنڈ کے اندر ایسے سوالات حل کردیے ہیں جن کے آگے معمولی تعلیم یافتہ اشخاص کی عقلیں خیرہ رہجاتیں اور متوسط درجہ کے حساب داں کو بھی انکے حل میں کاغذ ' پنسل ' اور جلد جلد حساب لگانے کے باوجود نصف گھنٹہ لگے - تاہم یہ عجائب المخلوقات لوگ (جنکا وجود خلقت انسانی کی عبارت میں بطور جملۂ معترضہ کے ہے) جیسے بکسٹن (Buxton) ڈاس (Dase) ماینڈیو (Mandeux) ذرا نہیں بتا سکتے کہ وہ کیونکر اسقدر جلد حساب لگا لیتے ہیں ؟ کیونکہ وہ جو کچھہ کرتے ہیں دانستہ نہیں کرتے بلکہ سوالات کو اپنے نفس کے اندر اترنے دیتے ہیں اور اسکے بعد اندر سے جواب کے آنے کے منتظر رہتے ہیں - یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ پلم پڈینگ کو (ایک قسم کا انگریزی کھانا ہے) گرم چشمہ میں جوش دینے کے لیے رکھیے ' یا بکری کے بچے کو چکا کو مشین میں ڈالیے کہ اندر جاتا ہوا تو بکری ہے مگر نکلتا سنبوسا ہے ! درمیان کی تمام کار روائی ہم سے پوشیدہ رہتی ہے - علی ہذا حساب بھی " معمولی آگہی " کی دهلیز کے نیچے ہی لگتا ہے !

(حافظۂ مخفی)

تجارب خواب مقناطیسی کے نتائج ' اور شکستہ شخصیتوں کے تشخیصی حالات کا مطالعہ اس امر کے اثبات کے لیے کافی ہے کہ معمولی حافظے سے حافظۂ مخفی (Sublimnal-memory) کا وسیع تر ہونا سوال کی سرحد سے باہر ہے -

بہت سی باتیں جو ہم " بھول جاتے ہیں " معلوم ہوتا ہے کہ سرک کے " دهلیز " کے نیچے آ رہتی ہیں ' اور اسطرح گو ہماری " معمولی آگہی " کے لیے وہ " گم شدہ " ہوجاتی ہیں مگر خواب مقناطیسی کی ان تک رسائی ممکن ہوتی ہے - یا یوں کہیے کہ عالم خواب میں جب خود " آگہی " غالب اور دوسرے طبقات نفس بر سر کار ہوتے ہیں تو یہ " گم شدہ " چیزیں پھر واپس آجاتی ہیں - یا پھر وہ لوح صغیر (Planchette) (۱) کی ایک غیر ارادی Automaio (۲) تحریر کی صورت میں منتقل ہوجاتی ہیں - چنانچہ حال کے ایک واقعہ میں جسکی اطلاع سوسائٹی فور فزیکل ریسرچ کو دی گئی ہے ' ایک کاتب غیر ارادی (Automist) اور ایک " روح " سے سلسلہ مخابرات تھا جو اپنے آپ کو (Blanche Pnoyings) کہتی تھی ' اور بہت سے ایسے تاریخی واقعات کی تفصیل بیان کرتی تھی جس سے یہ شخص خود واقف نہ تھا - بعد کو معلوم ہوا کہ یہ روح ایک ناول کا کیریکٹر ہے جسے عرصہ ہوا اس لکھنے والے نے پڑھا تھا ' اور یہ تمام تفصیل اسمیں موجود تھی - یہ شخص اس کو بھول گیا تھا مگر وہ سرک کے " دهلیز " کے نیچے آگئی تھی - مخفی طبقات نے انہیں محفوظ رکھا تھا اور جب ایسا سوراخ کیا گیا جو آگہی کی بالائی سطح سے پار ہوگیا (یعنی " آگہی " کا پردہ بیچ سے ہٹ گیا) تو پھر ان طبقات نے اسے غیر ارادی تحریر کے ذریعہ حاضر کردیا !

(جذبات کا هیجان مخفی)

جذبات کا مخفی هیجان (Sublimnal Emotion) بھی ایک حقیقت ہے اگرچہ شاید بہت کم قابل ثبوت ہے - ضروری شہادت کی ایک دلچسپ مثال وہ واقعہ ہے جو چند دن ہوئے مسز ویرل کو غیر ارادی تحریر کے ایک تجربہ میں پیش آیا تھا - (مسز ویرل کمبرج میں السنہ قدیمہ کی خطیبہ یعنی کلاسکل لیکچرر ہیں اور (Pausanias) کی مترجمہ ہیں - انکے متوفی شوہر انگریزی پروفیسر شپ موسومہ باسم بادشاہ ایڈورڈ ہفتم پر مامور تھے) مسز موصوفہ جب اپنی نیم آگہی (Semi-cansciousness) کے عالم سے نکلیں جسمیں کہ وہ بلا ارادہ (Automacically) لکھہ رہی تھیں تو باوجودیکہ انکے جذبات میں خبردارانہ هیجان (Conscious emotion) نہیں ہوا تھا ' مگر پھر بھی انکے رخسارے سرشک آلود تھے - امتحان

[۱] دیکھو روئداد سوسائیٹی فور فزیکل ریسرچ صفحہ ۱۸۵

[۱] جاندار اور بیجان چیزوں میں ایک وجہ امتیاز یہ ہے کہ جاندار چیزوں کے کام ارادہ اور علم کی حالت میں ہوتے ہیں - لیکن بیجان چیزوں کے کسی ایک کام میں بھی ارادہ یا علم کو دخل نہیں ہوتا - فونو گراف اور انسان ' دونوں بولتے اور دونوں کی گفتگو معنی خیز اور قابل فہم ہوتی ہے ' اور بعض بہتر قسم کے فونو گرافوں کی تو یہ حالت ہے کہ اگر سننے والے کو معلوم نہ ہو کہ فونو گراف بج رہا ہے تو وہ یہی سمجھتا ہے کہ کوئی انسان بول رہا ہے - مگر انسان کے بولنے میں علم و ارادہ کو دخل ہوتا ہے اور فونو گراف کے بولنے میں نہ ارادہ ہوتا ہے اور نہ علم - اسی لیے ایک آهن گویا اور دوسرا صرف آهنگ ساز ہے -

لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنی اس مزیت سے علحدہ ہوجاتا ہے - وہ سب کچھہ وہی کرتا ہے جو پہلے کرتا تھا ' مگر اسکی اس حالت کے تمام حرکات و سکنات کا شمار ایک جاندار کے حرکات و سکنات میں نہیں ہوتا - وہ اسوقت بالکل ایک مشین کی طرح ہوتا ہے جو گو ایک جاندار کی طرح کام کرتی ہے مگر زندگی کی اصلی مزیت یعنی علم و ارادہ سے محروم ہوتی ہے -

کچھہ انسان ہی کی خصوصیت نہیں - یہ حالت دوسرے جانداروں کی بھی ہوتی ہے - کوئی جاندار شے جب اس حالت میں ہو تو اسکو (Automaton) کہتے ہیں اور اس حالت کے حرکات و افعال کو (Automatic) - آٹومیٹن کا لفظی ترجمہ خود رو ہے لیکن ہماری زبان میں خود رو دوسرے معنی میں مستعمل ہے - عربی میں آٹو میٹن کا ترجمہ متحرک بلا ارادہ ہوا ہے - ایسی حالت میں آٹو میٹک کا ترجمہ غیر ارادی کیا جاسکتا ہے -

[۲] یہ ایک فرانسیسی نژاد لفظ ہے جسکے لغوی معنے چھوٹا سا تختہ ہیں مگر اصطلاح میں ایک خاص قسم کی تختی کو کہتے ہیں - یہ ایک قلب نما یا مثلث لکڑی کا تختہ ہوتا ہے - اسکے نیچے تین پائے ہوتے ہیں - ان پایوں میں دو پہیے لگے ہوتے ہیں اور ایک نوکدار پنسل - جب پنسل کے بالائی سرے پر ہاتھہ رکھا جاتا ہے تو وہ اس طرح چلنے لگتی ہے گویا از خود چل رہی ہے - پنسل کی رفتار سے نیچے کے کاغذ میں نقوش بنتے جاتے ہیں - خواب مقناطیسی کے معمول کو یہی تختی دی جاتی ہے - عربی میں اسکا ترجمہ " لوح صغیر " ہوا ہے جو اصل لفظ کا بعینہ ترجمہ ہے -

شذرات و حقائق

نفس انسانی کا ناقابل پیمایش عمق

[از ادیب فاضل خواجه ابو العلاء ندوي]

(مترجم از نوا لهم)

(۱)

غالباً همیشه سے ارباب تفکر کو یه شک ہے که هم (نوع انساني) جسقدر بڑے معلوم هوتے هیں' اس سے زیادہ بڑے هیں - یه خیال اولاً تو همارے قدرتي غرور' اور اگر اسکي تعبیر نرم و عنایت آمیز الفاظ میں کي جاے تو همارې امیدوں ' خواهشوں ' اور حوصلوں کي خوشامد کرتا ہے - اسکے علاوہ یه ایک مهمان نواز پناہ گاہ ہے - جہاں مصائب و شدائد کے وقت ' جو همارې پابندیوں کا نتیجه هیں ' همیں بکثرت هوا اور وسیع گنجایش ملتي ہے -

اس خیال کا اظہار گونه گونه شکلوں میں بہت سے مواقع پر هوا ہے - انجیل میں انسانوں کا ذکر خداوند کي حیثیت سے کیا گیا ہے - مسیحي متکلمین نے خدا اور انسانوں کو ملا دیا ہے ' اور پھر نه صرف کسي فقید المثال موقع پر بلکه هر جگه - افلاطون کي " جمهوریت " میں روح انساني آسماني سلطنتوں سے آتي ہے' اور دریاے لیتھي (Lethe یوناني میتھولوجي میں ایک دریا ہے' جو شخص اس دریا کا پاني پیتا ہے اسکے حافظے سے تمام باتیں محو هو جاتي هیں) اسکا پاني پیکر اپنے تمام گذشته تجربات کو بھول جاتا ہے -

یه نظریه هندوں کے یہاں بعض تعلیمات سے بہت مشابه ہے -

اس خیال کي موجودہ بلند پایه تعبیر وہ ہے جو وردس ورتھ نے Words worth اپنے قصیدے (ode) میں کی ہے - چنانچه وہ کہتا ہے :

هم خدا کے پاس سے آئے هیں جو همارا گھر ہے' نه بالکل فراموشي کے عالم میں اور نه همه تن عریاني کي حالت میں بلکه عظمت و شان کے بادل اپنے پیچھے کھینچتے هوے -

یہي شاعر ایک اور سانٹ کو (انگریزي نظم کي ایک قسم ہے) اس کثیر الاستشهاد فقرہ پر ختم کرتا ہے " هم محسوس کرتے هیں که اپنے آپ کو هم جسقدر بڑا سمجھتے هیں اس سے زیادہ بڑے هیں"

اب تک یه خیالات فلاسفه ' شعرا ' اور انبیا کي قلمرو میں داخل سمجھے جاتے تھے' مگر گذشته ربع صدي یا اس سے کم و بیش عرصه میں انہوں نے ارباب علم (سائنس) کي توجه پر استحقاق کے دعوي پر دعوے کیے هیں' اور اس باب میں انہیں ایسے واقعات سے مدد پر مدد ملي ہے جو اصلي هیں اور علمي (سائنٹفک) طور پر مشاهده میں آئے هیں -

(۲)

اگر درحقیقت همارے اندر کوئي ایسي جسماني یا دماغي شے ہے جو همارے روح یا نفس سے خارج ہے جیسا که همیں خود آگہي (Self consciousness) کي حالت میں محسوس هوتا ہے تو اسے هم کیونکر دریافت کرسکتے تھے ؟

یه ایک سوال ہے جس کا جواب گونه گوں واقعات کا ذکر اور پھر ان سے نتائج مستنبط کریگا -

(احساس مخفي)

اگر ایک چھوٹی سي مکھي همارے هاتھه کی پشت پر چلتي ہے تو اسکي رفتار همارے احساس میں کسي قسم کا هیجان پیدا نہیں کرتي' بلکه اسکي رفتار محسوس تک نہیں هوتي - لیکن اگر ایک کے بجاے چھه هوں تو وہ همیں ضرور محسوس هونگي - تو گویا " لاشے " جب چھه گونه هو تو اس سے " شے " پیدا هوجاتي ہے یا یوں کہیے که احساس کي ایک مقررہ مقدار ایک محرک سے پیدا هوتي ہے ' لیکن جب اس محرک میں سے پانچ سدس (چھٹا حصه) کم کرلیے جالیں تو احساس کے ایک سدس باقي رهنے کے بجاے کچھه بھي نہیں رهتا -

با لفاظ دیگر ایک دهلیز ہے بظاهر اس دهلیز کے نیچے ایک محرک کوئي احساس پیدا نہیں کرتا ' لیکن همارا قیاس ہے که یه محرک گو " محسوس " احساس پیدا نه کرسکے' مگر ایک غیر محسوس اور مخفي احساس (Sublimnal Sens atior) ضرور پیدا کرتا ہے -

هم میں کوئي ایسي شے ضرور ہے جو ایک مکھي کو بھي محسوس کرتي ہے گو معمولي نفس اسے محسوس نہیں کرتا - یه شے خواب مقناطیسي کے مختلف تجربات سے ظاهر هوئي ہے جسمیں بقول پروفیسر جیمس (Prof. James) اشیاء سطح عام پر آجاتي هیں - (پروفیسر موصوف کے خاص الفاظ "on tap" میں) " اگہي " (Consciousness) ایک اسپیکٹرم بینڈ ہے (Spectrum-band ایک آله ہے جسمیں نور کے وہ الوان منتشر بھي آجاتے هیں ' جنکو یوں نظریں نہیں دیکھسکتیں) جسطرح روشني کي بہت سي ایسي شعاعیں هیں جنکو آنکھیں نہیں دیکھسکتیں' اسیطرح بہت سے احساسات هیں جن سے معمولي طور پر هم آگاہ نہیں هوتے' مگر روشني کي ان غیر مرئي شعاعوں کي طرح وہ بھي اس احساسات کے اس اسپیکٹرم بینڈ (احساس مخفي) میں اتر آتے هیں -

(ادراک مخفي)

ادراک مخفي (Sublimnal Intellection) کے لیے بکثرت شهادت موجود ہے - اس میں تو شک هي نہیں که هم میں ایک ایسي قوت موجود ہے جو " معمولي آگہي " کي محض لا علمي میں سونچتي ہے ' دلائل قائم کرتي ہے ' اور پھر انکے نتائج نکالتي ہے - اس نقطه بحث کے متعلق ڈاکٹر برمیویل (پورا نام Dr. J. Milne Bramwel ہے) کے تجربات سب سے زیادہ حیرت انگیز هیں - ڈاکٹر موصوف نے اپنے معمولوں کو حکم دیا که وہ فلاں کام اپنے خواب سے بیدار هونے کے اتني دیر کے بعد کریں - مثلاً یه که کاغذ کے ایک پرزے پر چیلک بنالیں - بیداري کي معمولی حالت میں تو معمول کو حکم کا ذرا بھي علم نه تھا مگر ایک مخفي طبقه دماغ (Mental stratum) اس سے با خبر تھا ' اور وقت مقررہ کا انتظار کررها تھا - جب اسے محسوس هوا که وقت مقررہ آگیا ہے تو اس نے معمول سے وہ حکم پورا کرالیا - وقت مقررہ کي مقدار منٹوں سے لیکر مہینوں تک تھي - مثلاً ایک دفعه ڈاکٹر موصوف نے اپنے ایک معمول سے کہا که تمہیں فلاں وقت یه معلوم هوگا که جیسے کاغذ کے پرزے پر چیلک بنانے کے لیے کوئي مجبور کررها ہے اور تم بناؤگے - اسکے ساتھه انہوں نے وقت بھي بتادیا - چنانچه انہوں نے

و تنهون عن المنكر — کي هدايت کرتے هو اور بري باتوں سے منع کرتے هو -

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير و يامرون بالمعروف و ينهون عن المنكر و اولئك هم المفلحون (ال عمران) — تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاهیے جو لوگوں کو نیکي کي دعوت دے ' اچھي باتوں کي هدايت کرے ' بري باتوں سے روکے ' اور یهي گروہ کامیاب هے -

(ایک شبهه کا ازالہ)

غلط هے جو یه سمجھتے هیں که صداقت اور حقگوئي ' امر بالمعروف اور نهي عن المنکر ' دعوت الی الخیر اور منع عن الشر کے سلسله میں اگر دوسروں کے حرکات وافعال کا نقد کیا جاے تو وہ اوس تجسس احوال غیر کا ملزم هوگا جسکو قران نے منع کیا هے :

يا ايها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم - ولا تجسسوا ولايغتب بعضكم بعضا - ايحب احدكم ان ياكل لحم اخيه ميتاً فكرهتموه ؟ واتقوا الله - ان الله تواب رحيم (حجرات) — مسلمانو ! بهت بدگمانیاں کرنے سے اجتناب کیا کرو! دوسروں کے حالات کي جاسوسي نکیا کرو' ایک دوسرے کي پیچھے میں بدگوئي نه کرو! کیا تم پسند کرتے هو که کسي بھائي کي لاش پڑي هو اور تم اوسکا گوشت نوچ نوچ کھاؤ؟ کیا تمکو گھن نه آئیگي؟ خدا کا خوف کرو که خدا توبه قبول کرنے والا اور رحمت والا هے -

لیکن اس سے مراد وہ شخصي حالات هیں جو امور دین اور مصالح ملت میں موثر نهوں' ورنه فریضۂ امر معروف اور نهي منکر کیلیے کیا چیز باقي رهجائیگي ؟ اور معاشرت کي اصلاح ' معائب کے ازالہ ' اور منکرات کے ابطال کیلیے کونسا هتیار همارے پاس هوگا ؟ اگر همارے عظماے محدثین حدیث میں رواۃ کے معائب و اخلاق کي تنقید نکرتے اور حق کے مقابله میں بڑے بڑے ارباب عمائم اور جبابرۂ حکومت کے زور و قوت سے مرعوب هوجاتے تو کیا آج همارے پاس اقوال حقه کے بجاے صرف روایات کا ذخیرہ کا ایک ڈهیر نهوتا ؟

اس سلسله میں همکو یه بهي بالاعلان کهنا چاهیے که سب سے پهلي هستي جس سے سب سے پہلے محاسبه کرنا چاهیے ' جسکے افعال کي سب سے پہلے تنقید کرني چاهیے ' جسکے معائب کي سب سے پہلے مذمت کرني چاهیے ' وہ خود اپني هستي هے - بهادر وہ نهیں هے جو میدان قتال میں دشمن سے انتقام لے - جب تم کسي دوسرے کي اخلاقي صورت کي هجو کررهے هو تو ذرا اپنے دل کے آئینه میں بهي دیکھه لو که خود تمهاري صورت تو ویسي نظر نهیں آتي ؟ جب حق کے اظهار کیلیے تمهاري زبان دلائل کا انبار لگا رهي هو تو جهانککر دیکھه لو که کهیں تمهارے خرمن دل میں تو یه جنس موجود نهیں هے ؟ کیونکه :

لم تقولون ما لا تفعلون (الصف) - — کیوں کهتے هو جو تم خود کرتے نهیں ؟

كبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون (الصف) — خدا کو یه بات نهایت ناپسند هے که جو تمهارا قول هو وہ فعل نهو -

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسكم (بقره) — تم دوسروں کو تو نیکي کي بات بتاتے هو لیکن خود اپنے کو بهول جاتے هو؟

اسلیے مسلمان کا ظاهر و باطن ایک هو - وہ زبان سے جسکا اقرار کرتا هو دل نے اوسکا اعتقاد بهي رکھتا هو' ورنه وہ منافق هے جو :

يقولون بافواههم ماليس في قلوبهم (آل عمران) — منه سے وہ بات کهتا هے جو اوسکے دل میں نهیں هے -

(حریت راے اور قول حق کي تعریف)

حریت راے اور قول حق کیا شے هے ؟ اسکا جواب آیات سابقه نے بتایا هے- یعني جو بات حقیقتاً صحیح هو- دل سے اوسکا اعتقاد' زبان سے اوسکا اقرار' اور هاتھ سے اوسپر عمل - اگر غلطي سے حق کي ماهیت اوس سے مخفي هو تو جب اوسکا علم هو اپني غلطیوں کا اعتراف کرلے - غیر اگر اس حق کا معارض اور اس صداقت کا دشمن هو تو اوسکي عظمت و جبروت سے اوسکے هاتھ میں رعشه ' اوسکے پاؤں میں لغزش ' اوسکي زبان میں لکنت ' اور اوسکے قلب میں خوف نهو- سرنگالئي کي شرم اور اقارب و احباب کي محبت اوسکي زبان حق کو اور اوسکے دست صداقت شعار کو بیکار نکردے - دولت و مال کي حرص اور عزت و جاہ کي طلب اوسکي جادۂ حریت پرستي اور راہ صداقت پسندي میں سنگ گراں بنکر حائل نهو- اغراض ذاتي اور هواے نفساني کے سحر سے مسحور نهو- رضاے خدا اور طلب حق کے سوا اوسکا کوئي مطلوب نهو که مذهب حق پرستي میں یهي شرک هے : و ان الشرک لظلم عظیم -

(هر مسلمان کو فطرتاً آزاد گو اور حق پرست هونا چاهیے)

هر مسلم موحد هے اور هر موحد آستانۂ احدیت کے سوا تمام آستانوں سے بے نیاز اور واحد القهار کے سوا هر هستي سے بے خوف هے' اسلیے وہ فطرتاً اپنے کسي قول و فعل میں آزادي و حقگوئي سے نهیں ڈرتا - صحابۂ کرام کو دیکھو که یه خاک نشین قیصر و کسری کے دربار میں بے دھڑک جاتے هیں ' اور قاقم و حریر کي مسندوں کو آلٹ کر زمین پر بیٹھه جاتے هیں - وہ فرش دربار جو روم و ایران کا سجده گاہ تها ' برچھي کي اني اور گهوڑوں کے سموں سے اونکے جبروت و استبداد کے پرزے اوڑا دیے گئے - جن درباروں میں زبان کي حرکت بهي سوء ادب تهي ' وهاں حمایت حق کیلیے ٹوٹے هوے قبضے اور چھتڑوں سے بندھي هوئي تلوار جنبش میں آجاتي هے ! اور پهر کیوں ایسا نه هو جبکه ایک موحد کا اعتقاد یه هے که " لا نافع ولا ضار الا الله " خدا کے سوا نفع و ضرر کسي کے هاتھ میں نهیں -

(هر مسلم خدا کا گواہ صادق هے)

هر مسلم خدا کي طرف سے دنیا میں ایک گواہ صادق اور شاهد حال هے که :

وكذلك جعلناكم امة وسطاً لتكونوا شهداء على الناس (بقره) — خدا نے تمکو ایک شریف قوم بنایا هے تا که لوگوں پر گواہ رهو -

کیا اوس سے زیادہ کوئي بدبخت هوسکتا هے ' جسکو خدا نے محکمۂ عالم میں اپني طرف سے گواہ بنا کر بهیجا هو اور وہ اس حق کي گواهي سے خاموش رهے یا اوسکے اخفا کي کوشش کرے ؟

و من اظلم ممن كتم شهادة عنده من الله (بقره) — اور اوس سے بڑهکر کون ظالم هوگا ' جسکے پاس خدا کي کوئي گواهي هو اور وہ اوسکو چھپاے ؟

کیونکه مسلم کے خدا کا حکم هے که :

ولا تكتموا الشهادة (بقره) — شهادت رباني کا اخفا نکرو !

(اداے شهادت رباني اور حریت راے ایک شے هے)

پس جو شخص شهادت رباني کا اخفا نهیں کرتا ' اور خدا کي طرف سے جو علم اوسکے قلب میں القا کیا گیا هے وہ علی الاعلان اور بلا خوف لومة لائم اوسکا اظهار کرتا هے ' رهي هے جسکو دنیا صادق

الحرية في الاسلام

حریت اور حیات اسلامی

قــران حکــیـم کي تصریحات

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوا مین بالقسط شهداء لله رلو علي انفسکـم او الوالدین والاقربین (نساء)

مسلمانو ! تم انصاف پر قائم اور (زمین میں) خدا کے گواہ رہو ' گو یہ گواهي خود تمهارے اپنے نفس یا والدین یا عزیز و اقارب کے خلاف هي کیوں نہو -

اگر یہ سچ ہے کہ قومي زندگي کي جان اخـلاق ہے تو یہ بهي سچ ہے کہ اخـلاق کي جان حریت راے ' استقلال فکر ' اور آزادي قول ہے - لیکن اخلاق ملي کي یہ روح مہالک و خطرات کي موت سے گهري هوئي ہے : حفت الجنة بالمکارہ - اس آب حیات کے حصول کیلیے زهر کا پیالہ بهي پینا پڑتا ہے : الموت جسر الي الحیاة !

قوم کے نظـام اخـلاق و نظام عمـل کیلیے اس سے زیادہ کوئي خطرناک امر نہیں کہ موت کا خوف ' شدائد کا ڈر ' عزت کا پاس ' تعلقات کے قیود ' اور سب سے آخر قوت کا جلال و جبروت ' افراد کے افکار و آرا کو مقید کردے - اونکا آئینۂ ظاهر ' باطن کا عکس نہو ' اونکا قول اونکے اعتقاد قلب کا عنوان نہو ' اونکي زبان اونکے دل کي سفیر نہو - یہ وهي چیز ہے جسکو اسلام کي اصطلاح میں " نفاق " اور " کتمان حق " کہتے هیں اور جس سے زیادہ مکروہ اور مبغوض شے خداے اسلام کي نظر میں کوئي نہیں - اسلام کي بے شمار خصوصیات میں سے ایک خصوصیة کبری یہ ہے کہ اسکي هر تعلیم موضوع بحث کے تمام کنـاروں کو محیط هوتي ہے - هم نے تورات کے اسفـار دیکھے هیں ' زبور کي دعائیں پڑهي هیں ' سلیمان (عم) کے امثال نظر سے گذرے هیں ' یسوع کي تعلیمات اخلاقیہ کے وعظ سنے هیں - هم نے ان میں هر جگهہ خاکساري ' انکساري ' تحمل ظلم ' درگذر ' تسامح ' اور عفو و کـرم کے ظاهر فریب اور سراب صفت مناظـر کا تماشا دیکھا ہے ' لیکن کیا ان میں اون اصول اخلاق کا بهي پتہ لگتا ہے جو قوموں میں خود داري ' سر بلندي ' اور حق گوئي کا جوهر پیدا کرتے هیں ؟

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۳ کا]

کرنے پر معلوم هوا کہ تحریر میں دو دوستوں کا تـذکرہ ہے جنهیں نہایت غمناک حالات میں موت آئي تهي - لیکن خود مسز ویرل نے جب تـک اپني تحریر نہیں پڑهي ' اسوقت تـک وہ اسکے مضمون سے واقف نہ هوئیں - اِس سے ظاهر ہے کہ نفس کا کوئي حصہ صرف یہي نہیں کرتا کہ خبردارانہ هدایت Camacious direction کے بغیر سونچتا ' یاد کرتا ' اور انگلیوں کو لکھواتا ہے ' بلکہ بغیر اسکے کہ نفس آگاہ Canscious mindy کو سبب معلوم هو ' وہ آنکھوں سے آنسو کے دریا بهي بہادیتا ہے ! (دیکھو روئداد سوسائٹي فور فزیکل ریسرچ ۲۰ صفحہ ۱۵)

(باقي آینده)

جنکي نظر میں بمقابلۂ حق ' آقاؤ غلام ' باد شاہ و گدا ' عالم و جاهل ' قریب و بعید ' اور سب سے بڑهکر یہ کہ خود اپنا نفس اور غیر ' سب برابـر نظر آتا ہے ؟ جنکي راستـگوئي ' حریت پسنـدي ' اور حق پرستي کي عروة الوثقی کو نہ تو تلوار کاٹ سکتي ہے ' نہ آگ جـلا سکتي ہے ' اور نہ محبت و خوف کا دیو توڑ سکتا ہے ؟

فقد استمسک بالعروة الوثقی التي لا انفصـام لهـا (بقرہ)

کیونکہ اوسنے وہ مضبوط قبضہ پکڑا ہے جسکے لیے کبهي ٹوٹنا هي نہیں -

اسلام ایک طرف مسلمانوں کي تعریف یہ بتا تا ہے کہ :

المسلم من سلم المسلم من لسانہ و یـدہ (بخـاري)

مسلمان وہ ہے جسکے هاتهہ اور زبان سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہونچے -

دوسري طرف مسلمانوں کي حقیقت یہ ظاهر کرتا ہے کہ اگر خدا و شیطان ' حق و باطل ' معروف و منـکر ' اور خیر و شر کا مقابلہ هو تو وہ رضاے خدا ' نصرت حق ' امر معروف ' اور دعوت خیر کیلیے :

لا یخـا فــون لومـة لائـم (مـا ئـدہ)

آسـمان کے نیچے کي کسي هستي کي پروا نہیں کرتے !

غربت سراے دهر میں حق کا ٹهکانا صرف ایک مسلمان هي کا سینہ هونا چاهیے ' لیکن کیا بد بختي ہے کہ آج همارے سینے باطل کا نشیمن ' همارے دل نفاق کا مامن ' اور همارا باطن اخفاے حق کا ملجا بنگیا ہے ' حالانکہ هم وهي هیں جنهیں حکم دیا گیا تها کہ :

کونوا قوامین بالقسط شهداء الله (نساء)

دنیا میں خدا کے گواہ رهیں -

لـم تقولــون ما لا تفعلـــون ؟

اونکا قول و عمل همیشہ برابر هو -

تخشی الناس و الله احق ان تخشاہ

اونکا دل اور زبان همیشہ ایک هو ' جنکو خدا کے سوا کوئي هستي مرعوب نہیں کرسکتي -

(تسـامـح اور قــول حــق)

عفو و درگذر ' عیب کو ڈهانـکنا ' خطاؤں سے چشم پوشي کرنا ' بلا شبـہہ ایک بہترین وصف ہے ' لیکن اگر کسي شهر کي پولیس ان مسامحانہ اخلاق پر عمل شروع کردے یا بڑے بڑے مجرموں کي طاقت سے مرعوب هوکر اپنے فرائض میں کوتاهي کرے تو اسکا نتیجہ یہ هوگا کہ تهوڑے هي دنوں میں نظام و امن درهم و برهم هوجائیگا ' اور معمورۂ شهر مٹي کا ڈهیر بن جائیـگا - هر آزاد راے اور حر الفکر انسان خدا کي آبادي کا کوتوال ہے - اوسکا فرض ہے کہ هر غلط رو کو روکدے ' هر خطا کار کو ٹوکدے ' اور حمایت حق و نصرت خیر کیلیے همہ تن آمادہ رہے تاکہ حق و باطل کے جور و ستم سے اور نور ظلمت کے حملہ سے محفوظ رہے ' اور سوسائٹي کا شیرازۂ نظام منتشر نہو جاے -

شریعت اسلامیہ نے اسي خاص فرض کا نام امر بالمعروف اور نهي عن المنکر قرار دیا ہے ' اور ملت اسلامیہ کا خاص وصف یہ بیان کیا ہے کہ :

کنتم خیر امـة اخرجت للناس تامرون بالمعروف

تم بہترین قوم هو جو دنیا میں لوگوں کیلیے نمونہ بنائي گئي - اچهي باتوں

اسکا نتیجه یه هوا که همارا هر علم و فن دست شل هوکر رهگیا - پہلوں نے جو کچھه لکھا ' بعد والے اوسپر ایک حرف نه بڑها سکے - پهر کیا اگر ایک فقیهه تاتارخانیه کو' ایک طبیب سدیدي و قانون کو' ایک نحوي کافیه و مفصل کو' ایک متکلم مواقف و مقاصد کو' ایسي کتاب فرض کرتا هے که باطل جسکے نه آگے هے نه پیچهے - نه داهنے هے نه بائیں ' تو کیا یه شرک في القرآن نہیں ' اور هم نے اونکے مصنفین کو ایسي هستي نہیں تسلیم کرلیا' جنکو قرآن پاک نے اربابا من دون الله کها هے ؟

هماري گذشته چهل ساله عمر جو هماري قومیت کا دور طفولیت تهي ' بدترین زمانه استبداد اور بدترین مثال حسن اعتقاد تهی - هم هر تیز زبان کو مصلح اکبر اور هر تیز رو کو رهبر سمجهتے تهے ' اور اوسکے هر حکم و فرمان کو اسي خشوع و خضوع کے ساتهه تسلیم کرتے تهے' جس خشوع و خضوع کے ساتهه قرآن مجید نے بتایا هے که یهود و نصاری اپنے احبار اور پوپ کے احکام کی تعمیل کرتے تهے - پس اب وقت آگیا هے که هم تمام مسلمانوں کو یه دعوت الهی دیں :

تعالوا الی کلمة سواء بيننا و بينكم الا نعبد الا الله ولانشرک به شيئاً ولا يتخذ بعضنا بعضاً اربابا من دون الله ' (آل عمران)	اے کتاب والو ! آؤ ایک امر جو هم میں متفق علیه هے' اوسپر عمل کریں - اور وہ یه هے که غیر خدا کی پرستش نکریں ' اور نه اسکے حکم میں کسیکو شریک بنالیں ' اور نه خداے حقیقي کو چهوڑکر ایک دوسرے کو خدابنالیں -

دار العلوم ندوه

مولوي محمد حسین طالب العلم کا قصور جو کچهه بهی هو آسکي تحقیق و تفتیش ضرور هوني چاهیے که آینده پهر ویسی حرکات کا طلبا میں سے کوئي مرتکب نه هو - مگر سوال یه هے که مولوي محمد حسین کے اخیر امتحان کا زمانه ایسا محدود هے که اگر کمیشن کی نشست کے انتظار و قوم کے فیصله پر یه معامله رکها گیا تو مدت گذر جالیگی' اور غریب محمد حسین کي تمام عمر کي محنت رالگاں جالیگي - اسواسطے میري ناچیز راے یه هے که تفتیش و تحقیق کے انتظار میں اس معامله کو نچهوڑا جاے - محمد حسین بدستور دارالاقامه و دارالعلوم میں داخل کرلیا جاے - اور امتحان میں شریک کیا جاے - فیصله جو کچهه بهي هو اسکي تعمیل لازمي هوگي - اگر ایسا نه هوا اور فرض کیا که محمد حسین بعد تحقیق و تفتیش بیقصور ثابت هوا' تو اس کے انتظار میں جو کچهه خرابي اور تباهي بد نصیب طالب علم کي هوجائیگي اوسکی تلافي غیر ممکن و محال هوگي - مجهے امید هے که ناظم صاحب و پرنسپل صاحب دارالعلوم اپنے شاگرد پر نظر رحم و محبت کي ڈالکر اسکي ادخال دارالعلوم و دار الاقامة و شرکت امتحان کا حکم دینگے - بلا انتظار فیصله اخیر جس کي پابندي متخاصمین پر لازمی هوگي -

آخر میں التجا کرتا هوں که آپ میري ناچیز راے کی تائید فرماوینگے اور غریب محمد حسین کے داخله و امتحان کا انتظام شروط فیصله اخیر فرماوینگے اور امید کرتا هوں که پرنسپل صاحب مدرسه ندوه بحق طالب علم مولوي محمد حسین طرز رحم و درگذر سے دریغ نه فرماوینگے -

نیاز مند شیخ احمد حسین خان بهادر آنریري مجسٹریٹ فتحپور -

هوائي جنگ

(۲)

جنگ میں هوائي جهازوں کا ایک بہت بڑا استعمال یه هے که دشمن پر اوپر سے گوله باري کي جاے - آپ نے جنگ طرابلس کے حالات میں پڑها هوگا که بارہا اطالیوں نے عثماني مجاهدین پر اوپر سے گولے برسائے - ان اطالی تجارب کا نتیجه تو ناکامي نکلا کیونکه قریباً هر نشانے نے خطا کي اور هر وار خالي گیا - البته جرمني کے تجارب اس باب میں کامیاب ثابت هوے ' گو ابتدا میں اسے بهي ناکامي کا منه دیکهنا پڑا - بحیرا جنیرا میں ایک کشتي کهڑي کي گئي اور جنگي جهاز نے تین هزار فیت بلندي پر سے گولے اُتارنا شروع کیے - پہلا اور دوسرا گولا تو نشانه پر نہیں پڑا مگر اسکے بعد جتنے گولے پهینکے گئے' سب ٹهیک نشانے پر لگے - اس تجربه سے یه بهي معلوم هوگیا که آندهي شست کے صحیح بندهنے یا گولے کے نشانے پر پڑنے سے مانع نہیں هوتي -

اس سلسلے میں ایک اور واقعه قابل ذکر هے - زپلن کے تیسرے جهاز نے ۶ هزار فیت کے بلند نشانے پر گولے پهینکنا شروع کیے - یه نشانه ایک بڑے گاؤں کا نقشه تها - ۱۷ منٹ میں اسکے پرزے پرزے اُڑ گئے !

تجربے سے یه بهي ثابت هوگیا هے که اوپر سے جو گولیاں پهینکي جاتي هیں' وہ اس فولاد کو توڑ کے نکل جاتي هیں جو آهن پوش اور معروف هوتے هیں :-

* * *

ایرو پلین اور غبارے والے جهازوں سے ڈاینامیٹ کے گولے پهینکنا اب ایک عام بات هے - اسمیں بڑي سهولت یه هے که پهینکنے والا شست نهایت صحیح باندہ سکتا هے ' اور اگر قادر انداز هو تو دعوے کے ساتهه کهه سکتا هے که اسکا گولا ضرور هي نشانے پر بیٹهیگا - اسیلیے کارخانۂ اسلحه سازي کي توجه اس طرف هوئي اور بالاخر کارخانه کرپ نے ایک خاص قسم کا گوله ایجاد کیا - یه گوله جب زمین پر گرتا هے تو کرۂ روشن هو جاتا هے ' اور یه روشني اسقدر تیز هوتي هے که اسکے گرد و پیش جتني چیزیں هوتي هیں وہ سب غبارے والوں کو نظر آجاتي هیں - اس گولے کي ایجاد سے بڑا فائده یه هوا که سخت سے سخت تاریکي میں بهي اب گولے اتارے جا سکتے هیں - کیونکه جب گوله انداز کو یه معلوم هوگیا که اسکے نشانے کا مقصود فلاں جگهه هے تو وہ پهر کامیابي کے ساتهه اس پر گولے پهینک سکتا هے -

اسکے علاوہ روشني کا ایک اور انتظام بهي کیا گیا هے - جهازوں میں ایک برقي لمپ آویزاں کیا جاتا هے - یه چراغ اس قسم کا هوتا هے جسکي روشني نیچے کي طرف منعکس هوتي هے :- لیمپ جهاز سے سو فیت کے فاصلے پر رهتا هے -

آپ سوچتے هونگے که چراغ کو جهاز سے ۵ سو فیت دور رکهنے سے کیا حاصل ؟ مگر اس لیمپ کا کمال اس دوري هي میں مضمر هے - هم ابهي لکهه آئے هیں که لیمپ کي ساخت اسطرح کي هوتي هے که اسکي روشني نیچے کي طرف منعکس هوتي هے ' اسلیے اوپر والے تو نیچے کي هر چیز دیکهه لیتے هیں مگر نیچے والوں کو اوپر کي کوئي شے نظر نہیں آتي - اسلیے اس لیمپ کي بدولت اهل جهاز کے لیے تو رات دن هوجاتي هے مگر زمین والوں کیلیے رات رات هي رهتي هے - اهل جهاز جهاں چاهتے هیں

اللهجه ' مستقل الفکر ' حر الضمیر ' اور آزاد گو کهتي ہے - پهر کیا جو شخص حر الضمیر اور آزاد گو نهیں ' وہ ' وہ نهیں جو شهادت کو چهپاتا ہے اور حق کي گواهي سے اعراض کرتا ہے ؟ حالانکه وہ وجود اقدس جو عالم الغیب و الشهادة ہے ' بتصریح فرماتا ہے :

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء للـه ولو عـلی انفسکم او الوالدین والاقـربین ان یکن غنیاً او فقیراً فاللـه اولی بهمـا ' فـلا تتبعو الهوی ان تعدلوا و ان تـلوا او تعـرضـوا فان اللـه کان بمـا تعملون خبیراً (نساء)	مسلمانو ! انصاف پر مضبوطي سے قائم رهو اور خدا کیطرفسے حق کے شاهد رهو ' گو یهه شهادت خود تمهاري ذات کے یا تمهارے اعزا و اقارب کے خـلاف هي کیوں نهو ' اور وہ خواہ دولتمند هوں یا فقیر ' اداے شهادت میں اونکي پروا نکرو که خدا دونونکو بس کرتا ہے ' اور نه متبع هوی هوکر حق سے انحراف کرو - اگر تم بالکل انحراف کروگے یا دبي زبان سے شهادت دوگے تو جان لو که خدا سے کوئي امر مخفي نهیں - وہ تمهارے هر عمل سے واقف ہے "

الله اکبر ! آج مسلمان خدا کے اتنے بڑے فرض کو بهولے هوے هیں ! وہ مسلمان جنکو صرف ایک سے ڈرنا تها ' اب هر ایک سے ڈرنے لگے هیں - وہ اظهار حق میں دولتمند سے ڈرتے هیں که شاید اوسکي جیب کرم بار کي چند چهینٹیں همارے دامن مقصود میں کبهي پڑ جائیں ! اے دولت کے دیوتاؤں سے ڈرنے والو ! کیا تم تک رزاق عالم کا یه فرمان نهیں پهونچا که : نحن نرزقهم و ایا کم (الانعام) " هم هیں جو اونکو اور تمکو ' دونوں کو رزق پهونچاتے هیں " ؟ وہ حمایت حق کیلیے کمزوروں کا ساتهه نهیں دیتے - لیکن اے کمزوروں کی مدد نکرنے والو ! جانتے هو که کمزوروں کا سب سے بڑا مددگار کیا کهتا ہے ؟

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین - (القصص)	هم ان لوگوں پـر احسان کرنا چاهتے هیں جو دنیا میں کمـزور سمجهے گئے اور اُنهیـں کـو اب دنـیا کا پیشرو اور زمین کا وارث بنائینـگے -

وہ حکومت کي تلوار سے ڈرتے هیں - مگر اے حکومت کي تلوار سے ڈرنے والو ! کیا تم نے نهیں سنا که حق پرستان مصر نے فرعون کو کیا کها تها ؟

فاقض ما انت قـاض - انما تقضی هذه الحیوة الدنیا - (طه)	تو جو کر سکتا ہے وہ کر گذر ' اور تو بجز اسکے که هماري اس ذلیل دنیوي زندگي کو ختم کردے اور کرهي کیا کرسکتا ہے ؟

همارا دل کیوں آزاد نهیں ؟ هم حق کے کیوں حامی نهیں ؟ هم استقلال فکر کے کیوں طالب نهیں ؟ تقلید اشخاص کي زنجیروں کو کیوں هم اپنے پاؤں کا زیور سمجهتے هیں ؟ هم طوق غلامي کو تمغاے شرف کیوں جان رهے هیں ؟ اسلیے کـه حسن اعتقـاد کو هم نے معصومیت کی سدرة المنتهی تک پهونچا دیا ہے ' حالانکه ایک هي ہے (یعني خدا) جسکی ذات هر نقص سے پاک اور هر خطا سے مبرا ہے ' اور ایک هي جماعت ہے (یعني انبیا) جو گناهوں سے معصوم بنائي گئي ہے - اور پهر اسلیے که غیر کی محبت نے همارے احساس حق کو مسلوب کر لیا ہے ' حالانکه وہ جو سراپا محبت ہے ' اوسکي رضا جوئي میں هر محبت غیر همرتبۂ عداوت ہے - اور اسلیے که هم دنیا کے ذرہ ذرہ سے خوف کرتے هیں حالانکه ایک هي ہے جسکا آسمان و زمین میں خوف ہے - یعنی وہ ' جو دنیا کے ذرہ ذرہ پر قابض ہے - اور اسلیے که انسانوں سے همکو طمع خیر ہے ' حالانکه خیر کي کنجیاں صرف ایک هي کے هاتهه میں هیں -

همکو اکثر عداوت اور ضد بهي حق بیني سے محروم کر دیتي ہے - حالانکه مسلم کا دل حق پرست اپنے نفس سے بهي انتقام لیتا ہے اور حق کیلیے دشمن کا بهي ساتهه دیتا ہے -

(مـوانع حـق گـوئي)

هم نے بتا یا که وہ کیا چیزیں هیں جو هماري زبان کو حقگوئي سے ' همارے پاؤں کو حق طلبي سے باز رکهتي هیں ؟ نا جائز حسن اعتقاد ' محبت باطل ' خوف ' طمع ' اور عـداوت - قران مجید نے مختلف مقامات میں نهایت شدت کے ساتهه ان موانع حریت اور عوائق حق کو بیان کیا ہے اور تنبیه کي ہے که کیونکر هم ان سے محفوظ رہ سکتے هیں -

(نـا جـائـز حسن اعـتـقـاد)

حسن اعتقاد کوئي بري شے نهیں ' لیکن انبیا علیهم السلام کے سوا جو سفیر اوامر رباني هیں ' کسي انسان کو اتنا رتبه دینا که اوسکا هر قول و فعل آلین تسلیم اور معیار صحت هو ' در حقیقت شرک فِي النبوت ہے - اعیان کرام کي عزت انسان کا ایک جوهر ہے ' لیکن یهه حق کسیکو نهیں پهونچتا که وہ همارے قلوب پر اس حیثیت سے حکمراني کریں که وہ انسان کي ایک ایسي نوع هیں جنکے احکام دائرۂ انتقاد سے خارج اور ضعف بشري سے مبرا هیں - اور اگر یهه سچ ہے تو پهر اوس احکم الحاکمین کیلیے کیا رہ گیا ' جسکا اعلان ہے که ان الحکم الا لله (الانعام) حکومت صرف خدا هي کي ہے ؟ کیا خدا نے آن نصاری کو جو پوپ اور قسیسین کے احکام کو بلا حجت تسلیم کرتے تهے اور اونکے اقوال و اعمال کو بري عن الخطا اور خارج از نقد سمجهتے تهے ' یه نهیں کها :

اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربـابا من دون اللـه (توبه)	نصاری نے خدا کو چهوڑ کر اپنے عالموں اور راهبوں کو خدا بنا لیا ہے -

اور کیا قران نے اونکو دعوت توحید اسطرح نهیں دي ؟

قـل یا اهـل الکتـاب تعـالوا الی کلمـة سواء بیننـا و بینکم الا نعبـد الا الله ولانشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضـاً ارباباً مـن دون اللـه (آل عمران)	اے آسماني کتاب والو ! آؤ ایک امر جو هم میں تم میں اصولاً متفق علیه ہے ' آسپر عمل کریں که هم صرف خدا هي کو پوجیں ' اور کسیکو اوسکا شریک نه بنائیں ' اور نه خدا کو چهوڑ کر هم ایک دوسرے کو خدا بنائیں -

ایک دوسرے کو خدا بنانا کیا ہے ؟ یه ہے که هم اپنے قواے فکر کو معطل کر دیں ' اور حق و باطل کا معیار صرف اشخاص معتقد فیه کے غیر رباني و غیر معصوم حکموں کو قرار دیدیں - هماري پچهلي چند صدیوں کا زمانه ایک بهترین مثال ہے ' جب هم پُر رعب ناموں سے مرعوب هو جاتے تهے ' اور جب هم حق و باطل کا معیار افراد کي شخصیت قرار دیتے تهے - تمام امور سے قطع نظر کرکے دیکهو که همارے علوم و فنون کو اس سے کتنا نقصان پهونچا ؟ هر علم و فن میں همارا وجود ' وجود معطل رہ گیا ' زبانیں تهیں لیکن بولتے نه تهے ' دل تهے مگر سمجهتے نه تهے - قید تحریر میں جو چیز آگئي وہ تنسیخ کے لائق نه تهي - هر کتابي مخلوق جو کسي خالق ممکن کي طرف منسوب تهي ' صداقت و معصومیت کا پیکر تهي - هر سابق العهد وجود انساني ' بعد کے آنے والوں کي عقول و آرا پر حکومت کرتا تها ' الغرض هر سابق هستي کا حکم اوس قدیم هستی کے حکم کیطرح تسلیم کیا جاتا تها جسکی شان یه ہے که :

لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا مـن خلفـه -	باطل نه آسکے آگے آسکتا ہے اور نه آسکے پیچهے آسکتا ہے -

وکٹوریا لوئس نامی جہاز جو فضا میں پوری حکومت رکھتا ہے

* * *

مگر اس واقعه سے آپ یه نتیجه نه نکالیں که هوائي جہاز کی انتہا ء پرواز ٥ هزار فیت هي ہے ' کیونکه وکٹوریا لوئس نامی جہاز ۷ هزار فیت تک اُر چکا ہے - اُترتے وقت وکٹوریا لوئس نے عجیب کمال دکھایا - پہلے تو وہ زاویه حاده (Seul) پر نہایت تیزي کے ساتھه اُتر رہا تھا - مگر آتے آتے جب زمین کے قریب پہنچا تو بجاے زمین پر آنے کے وہ پلٹکر امیرکا نامي جرمني جہاز پر جا پہنچا - اُسے یه دیکھنا منظور تھا که اگر وسط دریا میں کسي قسم کے سامان کی ضرورت هو تو یه ضروري نہیں که وہ زمین هي پر آئے ' بلکه اگر کوئي سامان کا جہاز دریا میں کھڑا هو تو وہ اسي جہاز سے سامان لیسکتا ہے - بغیر اسکے که زمین تک پہنچے ! !

* * *

جرمني کے هوائي بیڑے میں هنسا نامي جہاز بھي قابل ذکر ہے - جب یه تیار هو گیا تو کونت زپلن اس میں اُڑا اور بحر شمال کو عبور کرتا هوا کونیا گن' لمو ' اور اسوج تک پہنچگیا - اسکي شرح رفتار ۳۷٥ میل في یوم تھي - اس سفر کے خاتمے پر تمام جرمني سے شادماني و کامراني کے غلغلے بلند هوے - اور اخبارات نے لکھا که یه جہاز جب چاہے ' لندن یا کسي اور انگریزي شہر پر بے تامل مزاحمت گزر جا سکتا ہے !

* * *

یه صحیح ہے که جرمني غبارے والے جہازوں کو پایه تکمیل تک پہنچانے میں سرگرم ہے - مگر با ایں همه ایروپلین سے غافل بھي نہیں - کونت زپلن اب یه انتظام کر رہا ہے که اسکے هر غبارے والے جہاز کے ساتھه ایروپلین بھي هو - یه ایروپلین اسے چھوڑ کے جہاں چاهیں چلے جائیں' اور پھر اسکے پاس واپس آجا سکیں - گویا جسطرح که بڑے بڑے جہازوں کے ساتھه چھوٹي چھوٹي دخانی کشتیاں هوتي هیں "اسیطرح غبارے والے هوائی جہازوں کے ساتھه ایروپلین بھی هوا کریں ' اور ان میں دور انداز توپیں هوں که اگر دشمن کے هوائي جہاز غبارے والے جہاز پر حمله کرنا چاهیں' تو قبل اسکے که وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب هوں ' یه انھیں برباد کردیں -

* * *

زیپلن کے جہاز میں تین توپیں هوتي هیں - ان توپوں میں ایک عجیب و غریب خصوصیت یه ہے که جس زاویه پر چاهیں اسکي شست باندھسکتے هیں - ان توپوں ' انکي برجوں ' اور غبارے کي جہاز پر ایک خاص قسم کا فولاد منڈھا هوتا ہے - یه فولاد نہایت هي باریک ہے ' مگر با ایں همه اسمیں یه معمولي گوله اثر نہیں کرتا - بلکه موم کی طرح پگھل کے اس پر پھیلجاتا ہے - اسکے علاوہ اس سے گولے مارے بھی نہیں جاسکتے ' کیونکه اگرچه اسکا طول دو سو فیت تک هوتا ہے مگر جب وہ بہت اونچا هوجاتا ہے تو زمین سے ایک معمولی پنسل سا معلوم هوتا ہے' اور ایک لحظه بھی ایک جگه نہیں ٹھیرتا -

* * *

هوائي جہاز کی ضرر رسانی گوله باري تک محدود نہیں' بلکه وہ اس سے بھي کہیں زیادہ خطرناک طور پر نقصان پہنچا سکتا ہے - مثلاً یه که اوسمیں مشعلیں باندھدیجائیں' اور وہ کھیت' کاں' اور شہروں کو جلاتا هوا چلا جائے - باشندے بجھانا چاهیں تو اپني انسان پاش توپوں کے دھانے کھولدے ' یا یه که اسمیں تار اور تاروں میں آنکڑے بندھے هوں ' اور وہ لکڑي کے مکانات اور ریل کي پٹریوں کو اکھیڑتا هوا چلا جاے - یا یه که ان آنکڑوں کے ساتھه مشعلیں بھي هوں که ایک طرف توان پٹریوں کو گرما کے از کار رفته کردے - دوسري طرف انکو الٹ پلٹ کر برباد کردے - اسٹیشنوں کے چوبي مکانات ' بارود خانوں ' اور گیس کے کارخانوں میں آگ لگاتے هوے نکل جانا اسکے لیے ایک ادنی قسم کا مشغله هوگا ! !

غرضکه هوائي جہاز کي ایجاد اپنے جلو میں انسان کے لیے تباهی و بربادي کي فوج در فوج لائی ہے' اور جو کچھه اسوقت تک هوا ہے' وہ اسکے مقابله میں کچھه بھی نہیں جو آئنده هوتا نظر آتا ہے - فتربصوا انی معکم من المتربصین -

ایرو پلین قسم کا ایک جنگی طیارہ جو اس وقت تک چار کامیاب سفر کرچکا ہے اور جسکي شرح رفتار ۳۸٥ میل في یوم ہے -

جاسکتے هیں اور جس پر گولے پھینکنا چاهیں پھینک سکتے هیں ' مگر زمین والے کچهه نہیں کرسکتے ' کیونکه اولاً تو انہیں یه غلط فہمي هوتي ھے که جہاں یه لیمپ ھے وهیں جہاز بھي هوگا ' اور اگر کسي طرح یه معلوم بھي هوگیا که یه روشني اس خاص لیمپ کي ھے توپھر بھی یه پته نہیں چلتا که اس سے جہاز کتنے فاصلے پر ھے ؟ اسلیے که جہاز کا ٥ سو فیٹ پر هونا کچهه ضرور نہیں - ممکن ھے که اس سے کم فاصله پر هو-

پھر اگر یه بھي فرض کر لیا جاے که نہیں' جہاز ٥ سو فیٹ هي پر ھے' جب بھي یه معلوم نہیں هو سکتا که وہ ھے کہاں ؟ اور جب تک یه معلوم نهو اسوقت تک کچهه بھي نہیں هو سکتا - توپ خواه کتني هي عمدہ هو اور توپچي خواه کتنا هي قادر انداز' مگر جب تک اسے یه معلوم نه هو که اسکا نشانه فلاں جگه ھے ' اسوقت تک شست نہیں باندہ سکتا ' اور بغیر شست باندھے گولے پھینکنا اپنے ساماں کو ضائع کرنا ھے -

* * *

اب تک تو هم نے یه بیان کیا تها که اگر تاریکي هو تو اسمیں روشني کا انتظام کیا گیا ھے - مگر یه بھي تو ھے که همیشه روشني هي کی ضرورت نہیں هوتي - بسا اوقات تاریکي بھي درکار هوتي ھے - مثلاً فرض کرو که ایک هوائي جہاز اڑتا هوا آ رها ھے اور نیچے دشمن کي فوج توپیں لیے مستعدي سے کهڑي ھے که جہاز زد پر آجاے اور وہ فائر کریں - وہ دیکھتا ھے که ان پر سے هوکے گذرنا ناگزیر ھے - جب ان پر سے گذریگا تو لامحاله زد پر هوگا ' اور ادهر وہ زد پر آیا نہیں که توپیں ایک دم سے سر هوگئیں - پھر کیا اتنے گولوں میں سے ایک بھي نه لگیگا ؟ اگر ایک بھي لگ گیا تو اسکے تباہ هونے کے لیے کافی ھے - ایسی حالت میں قدرتاً وہ چاهیگا که کسي طرح میں اپنے دشمنوں کي نظر سے چھپ سکتا -

مگر رات نہیں ھے جسکي قدرتي تاریکي پردہ پوشي کرے - پھر کیا وہ یه نه چاهیگا که کسي طرح تهوڑي دیر کے لیے اس دن کو رات بنا سکتا ؟

ایجاد جو هر موقع پر انسان کي دستگیري کرتي ھے' اس نے اس محال کو بھي واقع کر دیا - اهل جرمني نے جو هوائی جنگ میں غیر معمولي سرگرمي و شغف دکھا رھے هیں' آخر ایک قسم کا گوله بنا لیا جو ایسے نازک مواقع پر پردہ پوشي کرسکے - یه گوله جب پھینکا جاتا ھے تو هوا هي میں پھٹتا ھے اور اسمیں نہایت کثیف دهواں نکل کے تمام فضاء میں پھیل جاتا ھے - فضاء بالکل تیرہ و تار هو جاتي ھے اور اسمیں خواه کتني بڑي شے کیوں نه هو' مگر زمین والوں کو نظر نہیں آتي - جہاز اس عالم ظلمت میں انکے سروں پر سے گذرتا هوا چلا جاتا ھے' اور وہ بھري هوئي توپیں لیے کے لیے رهجاتے هیں - دهویں کا ابر غلیظ جب تک چھٹے' اسوقت تک جہاز انکی زد سے بہت دور نکلجاتا ھے !

* * *

لیکن یه تمام ایجادیں اس ایجاد کے مقابله میں محض هیچ هیں' جسکے متعلق یورپ کے پیش بین و انجام اندیش فسانه نگار فرض کیا کرتے تھے مگر اب وہ عالم خیال سے عالم وجود میں آ گئي ھے - یه ایجاد کیا ھے ؟ گولے هیں جنمیں نہایت سمي گیس بھرے هوتے هیں- جب یه پھینکے جاتے هیں تو پھٹتے هیں اور ان سے زهریلا گیس نکلکے چاروں طرف پھیل جاتا ھے - اسکا دائرۂ انتشار سو میٹر بلکه اس سے بھی زیادہ وسیع هوتا ھے - اس دائرہ کے اندر جتنے ذي حیات وجود هوتے هیں' وہ جب سانس لیتے هیں تو یه گیس هوا کے ساتهه ملکے انکے اندر چلا جاتا ھے ' اور جاتے هي انہیں هلاک کر دیتا ھے !

نعوذ بالله من شر الانسان و من شر العلم !

* * *

اس ذیل میں ٹوکیو کا ایک واقعه کا تذکرہ دلچسپی سے خالي نه هوگا - ٹوکیو میں ایک کتا ایک ٹوکري میں رکھا گیا ' اور ٹوکري جہاز میں اس طرح لٹکائي گئی که وہ جہاز سے ۳ سو فیٹ پر رهتي تهي - اسکے بعد جہاز اڑا - جب جہاز کسیقدر بلند هوگیا تو نیچے سے گولا پھینکا گیا - گولا حسب قاعدہ پھٹا اور اسکا زهریلا گیس پھیلا - گیس کے پھیلتے هي کتا مرگیا - کتے کا جسم جب چیرا گیا تو اسکے دونوں پھیپڑے اس گیس سے پر تھے -

غبارہ والا طیارہ جو اپني قسم کا سب سے زیادہ کامیاب جہاز ھے

مگر اس ایجاد میں ابھي ایک بڑا نقص باقي ھے - جو توپین ان لوگونکو پھینکتي هیں' انکي طاقت زیادہ نہیں ھے - یه گولے صرف ۲ هزار فیٹ تک جا سکتے هیں - لیکن ایجاد ' جس نے هزار ها اعجاز نما کرشمے دکھا لے هیں' اس سے کچهه بعید نہیں که جلد یا بدیر اس نقص کي بھي تلافي کر دے -

* * *

هوائي جہازوں کے متعلق ایک اهم سوال یه ھے که آیا بلندي کي زیادتي اور کمي کا اثر نشانے کي صحت و خطا پر پڑتا ھے یا نہیں؟ اهل جرمنی کے تجارب نے یه ثابت کردیا ھے که اگر جہاز ٥ هزار فیٹ تک بلند هو تو اس کا اثر نشانے کي صحت یا غلطی پر نہیں پڑتا - چنانچه زیپلین قسم کا ایک بہت بڑا جہاز فضا میں ٹهرا - اسکي بلندي ۴ اور ٥ هزار فیٹ کے درمیان تهی - اس نے ایک لشکر گاہ پر گوله باري شروع کي - گولے بالکل تیار تھے اور سپاهي نشانوں کے پاس کهڑے تھے - هر گوله ٹهیک نشانے پر آکے لگتا تها - مگر با وجود کوشش کے ان سپاهیوں کو جہاز نظر نہیں آیا -

تھا اور دور دور تک معتقد موجود تھے ' مگر اب آسکی تعداد حد شمار و قیاس سے بھی افزوں ہوگئی ' اور داعیان سنوسیہ کی خاموش کوششوں نے ان مقامات تک اپنا اثر پہنچا دیا ' جو صحراء جربوب سے کئی کئی ماہ کے فاصلے پر واقع تھے ' اور جنکو جغرافیۂ ارضی کی تقسیمات نے نا پیدا کنار سمندروں ' بڑے بڑے صحراؤں ' اور سر بفلک پہاڑوں کے سلسلوں کے ساتھہ افریقہ و عرب سے بالکل جدا کردیا تھا !!

خود افریقہ کا یہ حال ہوا کہ جنوب کی طرف کی تمام آبادیاں اور قبائل اسکے زیر اثر آگئیں - صحراے کبری اور ما وراے صحراء میں اسکے مریدین ودای ' کانم ' باجرمی ' اور دار فور تک پھیل گئے - طرابلس الغرب ' تیونس ' الجزائر ' مراکش ' اور سوڈان میں تو یہ بتلانا مشکل ہوگیا کہ کون شخص اور قبیلہ ایسا ہے جو اپنے اندر مذہبی جوش اور عملی زندگی رکھتا ہے اور باوجود اسکے سنوسی نہیں ہے ' اور ایک مخفی رشتۂ ارادت جربوب کی خانقاہ اعظم سے نہیں رکھتا ؟

(افریقی زوایا کی تاسیس)

اسکے بعد شیخ سنوسی نے اپنے سلسلے کے بقا اور استحکام کی طرف متوجہ ہوا ' اور حکم دیا کہ تمام شمالی افریقہ اور اندرون صحراء میں سنوسی طریقہ کی خانقاهیں بنائی جائیں جنکو عربی میں " زاویہ " کہتے ہیں -

" زاویہ " ایک وسیع عمارت مثل مسجد یا مدرسہ کے ہوتی ہے جسمیں رہنے کیلیے کم و بیش بہت سے حجرے بنائے جاتے ہیں ' اور وسط میں شیخ زاویہ کیلیے ایک مخصوص حجرہ ہوتا ہے - باہر سے ایک اونچی چار دیواری اسکی حفاظت کرتی ہے ' اور دیکھنے والا قیاس کرتا ہے کہ شاید یہ کوئی صحرائی گڑھی اور چھوٹا سا ایک قلعہ ہے -

چنانچہ تمام قبائل اور شیوخ مریدین نے اسکا اہتمام شروع کر دیا اور رفتہ رفتہ سیکڑوں چھوٹے چھوٹے قلعے زاویہ کے نام سے تعمیر ہوگئے - بڑے بڑے شہروں میں جیسے تیونس ' فاس ' اور الجزائر ' یا اسکندریہ و قاہرہ میں جو زاویے بنائے گئے ' وہ مثل مدرسے اور مساجد کے تھے - انکی وسعت و استحکام میں قلعہ نما صورت ملحوظ نہیں رکھی گئی کیونکہ یہ مصالح کے خلاف تھا ' مگر اندرون افریقۂ و صحراء کے تمام زاویے قلعہ نما تعمیر ہوے اور انکی تعداد برابر بڑھتی گئی ' حتی کہ اب صحیح تعداد کا بتلانا مشکل ہوگیا ہے !

ان زاویوں کی صورت یہ ہے کہ اطراف کی تمام آبادی کیلیے ایک مرکزی عمارت کی حیثیت رکھتے ہیں ' اور اپنے اپنے حلقوں کی جماعت کی تعلیم و ارشاد اور نظم و ادارہ کی تمام قوت و حکومت اسی کے اندر ہوتی ہے - ہر زاویہ میں سلسلے کا ایک شیخ ہوتا ہے جسے شیخ اعظم سے [illegible] و خلافت کی اجازت ملتی ہے ' اور وہ اپنے حلقہ کے تمام معاملات کا [illegible] ہوتا ہے - [illegible] " خلیفہ " کے لفظ سے پکارتے ہیں [illegible] شیخ اعظم کی نیابت میں بیعت بھی [illegible] ہے -

عمارت کی تقسیم یہ ہے کہ سب سے پہلے مسجد بنائی جاتی ہے تا کہ پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھہ ادا کی جاسکے - اسکے ساتھہ ایک مدرسہ ہوتا ہے جسمیں علوم دینیہ کی آسان اور سادہ تعلیم دی جاتی ہے - یہ تعلیم اکثر حالتوں میں ابتدائی ہوتی ہے اور تمام سنوسی جماعت اور آسکی اولاد کیلیے جبری ہے - قران کریم آسان و سادہ تشریح کے ساتھہ ' ضروری مبادی صرف و نحو و ادب ' اخلاق و تزکیۂ نفس کے بعض رسائل جو اس سلسلے کیلیے تصنیف کیے گئے ہیں ' بس یہی کورس ہے جسکو بہت جلد ہر صحرائی و شہری سنوسی ختم کر لیتا ہے - اس سے زیادہ کی اگر اسے خواہش ہو تو مرکزی درسگاہ یعنی جامع جربوب کا قصد کرے -

ہر زاویہ کے ساتھہ ایک بہت بڑا ٹکڑا زرعی زمین کا ہوتا ہے جسمیں ملکی پیداوار کی کاشت کی جاتی ہے - اسکا حق تصرف صرف شیخ کو ہوتا ہے جو حسب حالت و ضرورت تقسیم کرتا ہے - اسکے شاگرد و مریدین اور طلباء مدرسہ اسمیں کاشتکاری کرتے ہیں اور تمام خدمات زراعت انجام دیتے ہیں - جب زراعت کا موسم آتا ہے تو تعلیم و ارشاد کے اوقات کے بعد طلبا اور مرید نکل جاتے ہیں اور دن بھر کام کرتے رہتے ہیں - یہی سب سے بڑی انکی ریاضت ہے -

اس زمین کی پیداوار سے جو کچھہ حاصل ہوتا ہے ' اسکو شیخ زاویہ دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے - ایک حصہ خود اپنے اور اپنے زاویہ کے متعلقین کیلیے رکھتا ہے - دوسرا حصہ مرکز یعنی جربوب میں بھیج دیتا ہے تا کہ سنوسی بیت المال میں جمع کیا جاے - اس طرح ہر سال شیخ اعظم کے پاس ایک مرکزی خزانہ قائم رہتا ' اور روز بروز بڑھتا جاتا ہے - اسکے ایجنٹ شہروں میں آتے ہیں اور جنس و اشیاء کو چاندی سونے کے سکوں میں بدل لیتے ہیں -

(بعض - شہور افریقی زوایا السنوسیہ)

ان زاویوں کی پوری تعداد کا پتہ لگانا دشوار ہے - افریقۂ و عرب اور یمن وسواحل کے تمام بڑے بڑے شہروں ' قصبوں ' قریوں میں سنوسی زاویے موجود ہیں اور نہایت خاموشی اور سکون سے ایک دینی و صوفیانہ زندگی کے کاروبار میں مشغول نظر آتے ہیں - مگر خاص برقۂ و طرابلس اور بنغازی اور حدود مصر کے درمیانی حصے میں جو مشہور زاویے ہیں ' اور جو غزوۂ طرابلس کے دوران میں عظیم الشان [illegible] انجام دیچکے ہیں ' اُن میں سے بعض کے نام یہاں درج کیے جاتے ہیں :

نام زاویــه	خلیفۂ زاویہ	قبیلــه
بنغــازي	صالح العوامي	
درفنــه	محمد الغمري	غفیفــه
سقــه	علي الغمــري	عبادلــه
الهویس	تراتي الغلیلي	عائلة داغر
ام شیخنــد	محمد ابن علي	فوارس
تو قرة	عبد الله الفسیل	برغتــة
طولمیثة	الامین الخیلي	عائلة الشلماني
سدرت	ابو زید	دورسة
هانیــة	احمد العیساري	[illegible]
حمامة	السنوسي الغروبي	[illegible]
سوسة	[illegible]	[illegible]
[illegible]	عمران الشکري	[illegible]
[illegible]	محمد العریفي	[illegible]
[illegible]	عمــر المنفي	[illegible]
بیت عمار	حبیب	عبیدات
ارغوب	جاد الله بن عمور	دورسة
مار	احمد بن ادریس	عبیدات
بشري	ابن عمور	عبیدات
تــارت	محمد العزالي	"
شاهات	محمد الدردفي	حسا
الفدنا	صالح بن اسماعیل	براسة
البیضاء	رفاعة العلمي الغمري	"

جربرب میں قبائل سنوسیه کا سالانه اجتماع جو پہلی شوال کو منعقد ہوتا ہے

شمالـــی افریقہ کا سـر • خ فی

شیخ سنوسی اور طریقۂ سنوسیه

(٢)

(شیخ محمد المهدي السنوسي)

شیخ سنوسی اول کے انتقال کے بعد اسکا بڑا لڑکا " محمد المهدي " سلسلۂ سنوسیه کا جانشین ہوا - جانشیني کے وقت اسکی عمر صرف سوله برس کی تھی !

شیخ اول نے اپنے دونوں لڑکوں کی تعلیم و تربیت خود کی تھي - اس نے اپني تصنیفات میں جا بجا تصریح کی تھی که میري ذریت ضائع نه ہوگی اور اس سے خدا تعالی بڑے بڑے کام لیگا - اسکی حسن تعلیم و تربیت کا اس سے اندازه کیا جا سکتا ہے که بڑے لڑکے کي عمر سوله برس کی اور چھوٹے " محمد الشریف " کی صرف تیره برس کي تھي ' مگر تاهم شیخ کے انتقال کے بعد انھوں نے پورے سلسله کو سنبھالے رکھا ' اور درس و تدریس ' ارشاد و هدایت ' بیعت و مصالحة ' دعوت و تبلیغ ' اور ترقی و استحکام جماعة کا کار و بار پہلے سے بھی زیاده وسیع و قوی ہوگیا !

پندره برس کی عمر میں وه تمام علوم دینیه کی تعلیم حاصل کرچکا تھا ' اور سولھویں برس جب شیخ اول نے انتقال کیا ' تو وه انکی زندگي هي میں درس و ارشاد شروع کرچکا تھا -

جانشیني کے بعد پانچ برس تک مجاهدات و ریاضات میں مشغول رہا - وه همیشه جامع سنوسی کے ایک حجرے میں تنها رهتا اور صرف نماز کے اوقات میں باهر نکلتا - صبح کي نماز کے بعد درس دیتا ' ظهر کے بعد وعظ کرتا ' عصر کے بعد جماعت کے مختلف کاموں کی بنسبت احکام دیتا ' اور مختلف اطراف کے داعیوں اور خلفاء کي معروضات سنتا - مغرب کے بعد نئے طالبین کو مرید کرتا ' اور عشاء کے بعد حلقۂ ذکر و فکر قائم هوتا -

ان اشغال کے معین اوقات کے بعد اسکي صورت باهر نظر نه آتی اور نه کوئی شخص اس سے ملسکتا -

پانچ سال کے بعد (جبکه اسکی عمر اکیس بائیس برس کی تھی) اس نے خلوت گزینی کو کسی قدر کم کیا اور جماعت کي توسیع اور سلسلے کے رفع ذکر کیلیے زیاده وقت صرف کرنے لگا - پہلي شوال سنه ١٢٩٢ کو ایک عظیم الشان جلسه جامع سنوسی میں منعقد ہوا جسمیں تمام داعیان طریقة اور مبشرین سلسلۂ سنوسی جمع ہوے تھے ' اور اطراف و جوانب کے شیوخ قبائل اور صنادید جماعة کو بھی مدعو کیا گیا تھا - شیخ نے اس مجلس میں شیخ اول کے حالات زندگي بیان کیے ' اور انکی دعوة کے مقاصد کی تشریح کي - پھر ارکان جماعة سے درخواست کی که ان مقاصد کے حصول و تکمیل کو اپنا نصب العین بنائیں ' اور ایک نئی مستعدي اور جوش کار سے سنوسی دعوة کا اعلان شروع کردیں - اسي صحبت میں طے پایا که داعیوں کی جماعت کو زیاده وسیع کرنا چاهیے ' اور عرب و افریقه سے باهر بھي کام اسی مستعدي سے ہونا چاهیے ' جیسا که خود شمالي افریقه کے اندر هو رہا ہے - پھر ایسے لوگوں کا انتخاب ہوا جو بیعت لینے اور ارشاد و هدایت کرنے کی اهلیت رکھتے هیں ' اور اس طرح جماعة سنوسیه میں جوش کار کی ایک نئي تحریک پیدا ہوگئي -

چند برسوں کے اندر هی نئے تحریک کے نتائج عظیمه ظاهر ہونا شروع ہوگئے - شیخ اول کے عہد میں سلسله بہت وسیع ہوچکا

ترین خدمت کي انجام دهي سے بے فکر هو جالیں' تو سمجهه جاؤ که همارا خدا هي حافظ هے -

میں نے اپني کوشش شروع کردي هے' اور به تالید کردگار امید هے که نه صرف دو خریدار بلکه جسقدر هو سکیں فراهم کراونگا والله الموفق و نعم الوکیل -

ایک خادم الهـــلال   از حیدراباد دکن

~~~~~~~~~~

توسیع اشاعت کے متعلق جو تحریک کیگئي هے اسکو دیکهه کر نہیں کہه سکتا که کسقدر اضطراب و الم هوا ؟ خیر في الحـال ایک صاحب آماده هوے هیں انکے نام الهـلال جاري فرما دیجیے -

الراقم عارف - فتح پور -

~~~~~~~~~~

سردست دو خریدار حاضر هیں -

محمد انور علي فاروقي دکن خریدار نمبر ۳۱۴۶

~~~~~~~~~~

مجهکو افسوس هے که ایسے رساله کے واسطے بهي جد و جهد کي ضرورت هے - حالانکه اسکي خوبیوں کے اعتبار سے چاهیے تها که اسکي اشاعت اسقـدر هوتي که اسکي آمدني سے بہت سے مفید مذهبي کاموں میں آپ اعانت کرسکتے - بهرحال یه رساله همیشه کے لیے جاري رهنا چاهیے اور اسکے بند کرنیکا خیال تک بهي کسي دماغ میں آنا نچاهیے - سردست جو دو هزار کي اشاعت کا اعلان منیجر صاحب نے کیا هے امید هے که جلد پورا هو رهیگا - چار صاحبوں کے نام الهـلال جاري فرماویں اور هر ایک صاحب کے نام تمام رسائل الهـلال جلد چهارم کے وي - پي - بهیجکر مشکور فرمالیں - میں امرتسر میں کوشش کرونگا که اور خریدار بهم پهنچا سکوں -

خاکسار عطا محمد عفي عنه گورنمنٹ پنشنر - امرتسر

~~~~~~~~~~

میں چاهتا هوں کے الهـلال قائم رهے' اور آپ کے دو هزار مطلوبه خریداروں کے فراهم کے سعي میں اپنا نام پیش کرتا هوں -

راقم نیاز شیخ احمد حسین وکیل هائیکورٹ حیدر آباد

~~~~~~~~~~

الهـلال کا فیصله اضافۂ قیمت یا مزید خریدار پیدا کرنے پر رکها گیا هے - اضافـۂ قیمت بهي منظور هے اور توسیع اشاعت کیلیے بهي حاضر هوں - سردست ایک خریدار حاضر هے -

خاکسار علي شاه نائب تحصیلدار - پاک پٹن

~~~~~~~~~~

مضمون درباره توسیع اشاعت اخبار الهلال پڑها - آه ! مضمون تها یا ایک پیام اضطراب ! مطالعه سے دل کو ایسي چوٹ لگي که آنکهوں سے بے اختیار آنسو نکل آے - دو خریدار سردست حاضر هیں - اب سے اس نیازمند نے قطعي اراده کرلیا هے که آپ کے اخبار کي توسیع میں لگا تار کوشش جاري رهونگا - مجهے قران حکیم کا عشق هے' میں نے الهلال میں اسکے ایسے ایسے عجیب نکات دیکهے هیں جو نه کبهي پڑهے اور نه کبهي سنے - سبحان الله ! اسقدر صحیح سے کہتا هے که اگر تمام هندوستان میں ایسے اخبار دو چار اور هوں تو مسلمانوں کي قسمت حقته بیدار هوجاے - کوئي شک نہیں که آپ اپنا کام پوري طرح انجام دے رهے هیں - محبت کرنے سے آپ محبوبیت کے درجه پر پهونچ جاوینگے - مندرجه ذیل چار اصحاب کے نام اخبار جاري فرماویں -

غلام حسین کلرک محکمه نهر مالاکنه خریدار نمبر ۲۸۴۰

~~~~~~~~~~

السلام علیکم - بجواب "صدا بصحرا' یعني قیام الهلال' پانچ اصحاب کے نام ارسال خدمت کیے جاتے هیں - انکے نام ایک سال کیلیے الهلال کا وي - پي - جـاري فرما کر ممنـون فرماویں' نیز خاکسـار کو مطلع فرمـاویں - که کس کس تاریخ کو وي - پي - بهجواے گئے هیں - میں انشاء الله مزید کوشش کرکے بعد میں بهي اطلاع دونگا - ایک بات ضروري قابل التماس یهه هے که الهلال کي ترقي رفتار خریداران یا عام حالت کي بابت اگر کم از کم ماهواري رپورٹ شائع هوا کرے تو میرے خیال میں بہت مناسب هے - اس سے شائقین الهلال کو اپنے عزیز پرچه کي حالت کا صحیح اندازه تازه تازه معلوم هوتا رهیگا' اور یه انکے لیے مزید تحریک و کوشش کا باعث هوگا - زیاده طول طویل امور کي ضرورت نہیں هے - صرف اسقدر کافي هوگا که ماه گـذشته میں تعداد خریداران یه تهي - ماه زیر رپورٹ میں اسقدر جدید خریدار هوے' اور اسقدر خارج هوے - باقي تعداد یه هے - اسقدر گنجایش تو هر ماه کے آخري پرچه یا دوسرے ماه کے شروع کے پرچه میں ضرور نکال لي جاے - والسلام -

خریدار نمبر ۳۸۹۱

~~~~~~~~~~

السلام علیکم - مسئله قیام الهـــلال کے اشارات سے معلوم هوا که اسکا قیام خطرے میں هے - خدا ایسا نه کرے -

لیاقت کي حد پر ذمه‌داري کي حد منحصر هے - اگر اسوقت تک صرف آپ هي بهترین خدمت (مسلمانوں کي موجوده ضرورت کے لحاظ سے) ادا کرسکتے هیں تو اسکے معنے یه هیں که آپ هي میں اسوقت تک اسکي بهترین لیاقت ثابت هوئي هے' اور میں اسکا گواه هوں که هاں ایسا هي هے - پس معاف فرمائیے اگر میں یه عرض کروں که آپ خدا کے سخت گنهگار هونگے اگر خدا کي عطا کي هوئي امانت یعنے خدا داد لیاقت سے بني آدم کي اُسي نسبت سے خدمت کرنا چهوڑ دیں - مسئله مالي ایک نہایت ذلیل اور آسان کام هے بمقابله اُس قابل قدر قدرت ایزدي کے جسکي جهلک آپکے قلم سے وقتاً فوقتاً نظر آتي رهتي هے -

چنده آپ لینا چاهتے نہیں - صرف خریدار هي آپ چاهتے هیں - اگر آپ چندوں کو (جو قیام الهـــلال یعنے اهم ترین اغراض قوم کے خیال سے جمع کیا جاسکتا هے) قبول فرمالیں تو مجهے یقین هے که نہایت کم میعاد میں اتنا روپیه جمع هو جسکي سالانه آمدني سوله هزار روپے کے قریب قریب هو جاے - مگر آپ صرف خریدار هي چاهتے هیں' اور وه دو هزار کم از کم - خیر' اسپر آپ پهر سونچیے -

کاغذ کي' تصویر کي' ٹائپ کي' وغیره وغیره کي خوبیوں کے لیے اسمیں شک نہیں که زیاده مالي آمدني کي ضرورت هے - لیکن قوم کو جسکي ضرورت هے اور آپکي جو فضیلت هے' وه مضامین هي کي هے' اور خصوصاً آپ کے قلم سے آشکارا هوتي رهتي هے -

لہذا ملتمس هوں که جب تک آپ میں اس خاص مذکوره قوت کو تندرستي حاصل هے آپکا فرض هے که آپ الهـلال کو جاري رکهیں - خواه وه بلا تصویر هو' یا ارزاں کاغذ پر چهپے' یا لیتهو گراف سے چهپے -

مجهے امید هے که اس عریضه کو آپ اپنے اخبار میں شائع فرماوینگے - میں یه خصوصاً اسلیے چاهتا هوں که شائع هوچکنے کے بعد آپ کو اپنا احساس فرض اور بهي زیاده محسوس هوتا رهیگا -

خاکسار آپکا خیر اندیش -

غلام مصطفی خطیب از تهانه - بمبئي

~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~

نام زاويــه	خليفۂ زاويه	قبيلــه
غفنتــه	حميدة بن عمور	"
درنــة	محمد الخواجه	ابي منصور
مرتوبا	عبد الله فرقاس	بزيزات
دفنــه	حسن الغرياني	عبيدات
المخيلي	الامين الغمري	"
الزيات	الحسين	"
ام رجل	موسي	"
حجاج أغابا	سالم الجرري	قطعان
المتنان	محمد علي	"
امكابا	رفاعــة	"
نخيله	صالح الخواجه	حواطه
اغبا	موسى	اولاد علي
زميمة	عبد الله فخري	" دستور
طورفافا	عبد الله ابو عامر	عشيبات
العوش	محمد المحسن	اولاد علي
تلمون	مصطفي محجوب	عواجر
أم سوس	سنوسي	"
كلتفية	عبد الله نعاس	اغاربه
سرت	محمد بن الشفيع	"
ارجيلة	صالح بو شوشة	—
جالو	عبد الله طواني	—
بشر	محمد علي	—
جفارة	عبد الكريم بن احمد	زاوية
الكفرة	احمد الشريف المهدي "	مغبرا
أو جنيقا	الغربية عبد ربه	عبيد
"	الشرقية عبد الرزاق	"
قارو	محمد سقفة	"
عوان	عبد الحفيظ	"
عراضة	القادر محمد و عبيد	"
القلعة	البراني	"
كافي ورسي صالح		"
موسي	الاشعث	"
المساليط	محمد المنفي	"
وادي	محمد الفضيل	"

الهــلال كــي ايجنسـي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتی ' اور مرهٹی هفته وار رسالوں میں الهــلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کی درخواست بهیجیے -

تاریخ حیات اسلامیه

..... ؟ ! ۸ قیام الهــلال

سب سے پہلے دو چــار ماه قبــل " صدا به صحــرا " کے عنوان سے جو مضمون الهلال میں شایع هوا تها نهایت معني خیز تها - میں نے ایک خط کے ذریعه گذارش کي تهي که في الحال خریداران " الهلال " دو روپیه چنده میں اضافه کریں ' اور اسکی تعمیل خود اس خادم نے بهي کردي " الهلال " کي مهتمم بالشان خدمات کا تمام ملک صدق دل سے اعتراف کر رها هے - اسلیے توقع تهي که قوم خود بخود اضافه چنده میں پیش قدمي کریگي ' اور اوس مضمون سے زیاده واضح مطالب کے لکهنے کي نوبت نه آئیگي ' مگر اب دو سلسلوں سے جو مضامین نکل رهے هیں ' ان سے ثابت هوتا هے که قوم نے ابهي تــک اس جانب پورا التفات نهیں کیا ' حالانکه اوسکي حیات اسي تحریک میں پنهاں تهي که زندگي بڑهانے کا پر تاثیر علاج " الهلال " هي سے هوسکتا هے - اگر قوم " الهلال " کو کهو دیگي تو پهر ترقي رفتار میں هزاروں میل پیچهے پڑ جائیگي - کیا غضب کي بات هے که ایک ایسے شخص کي خالص و بے ریا پکار پر ابتک کان نه لگاے گئے ' جو ان کي صلاح و فــلاح کے لیے خــود کو هزاروں مصائب و آلام کے لیے وقف کر دیتا هے ؟

حضرت من ! بلا شبه آپ حق پرست هیں اور حق کي وه صحیح تعلیم دے رهے هیں جس سے مسلمان بدبختانه محروم هیں - آپکا ولوله دیني هے ' آپ کے جذبات پاک هیں ' آپکا دل وه تڑپ رکهتا هے جسکي لذت دردمند هي جانتا هے - بے شک صداقت کبهي بے اثر نهیں ره سکتي - دو هزار خریداروں کا پیدا هونا کیا بڑي بات هے ؟ اگر هر خریدار " الهلال " تهوڑي سي سعي کرے تو هر شخص دو دو خریدار بهم پهونچا سکتا هے - اسطرح دو هزار بلکه اس سے بهي زیاده تعداد ایک ماه کے اندر فراهم هوسکتي هے -

هم کو نه بهولنا یاد رکهنا چاهیے که الهــلال نے پهلي مرتبه اپني مالي حالت کے مسئله کو همارے سامنے پیش کیا هے اور سخت افسوس کي بات هو اگر هم اسکا استقبال نه کریں -

میں تمام خریداران " الهــلال " و نیز تمام مسلمانوں کي خدمت میں عاجزانه التماس کرتا هوں که وه خدارا اس عظیم الشان مقصد کے طرف فوراً متوجه هو جائیں - اپنے دوست و احباب اور شناساؤنکي خدمت میں خطوط لکهکر اور هر موثر ذریعه سے اس امر کی کوشش کریں که بهت جلد یهاں تک که دو تین هفته کے اندر تین چار هزار خریداروں کو پیدا کر کے اپنے خدا و رسول کي سچي محبت اور نیز اپني قومیت کا ثبوت پیش کریں - اگر هم اس بزرگ

اسلام لنـــدن میـــں

میں گذشته جمعه کو آخري ڈاک سے ایک لمبا مضمون حسب عادت الهــلال کو بهیج چـکا هوں - میں نے اوسي دن عجلت میں گهسیٹ دیا تها اور جو کچهه کهنا چاها تها اوسے ختم نه کر سکا تها - اب مجهے اس هفته الهلال کا وه مضمون ملا جس میں مسئله تبلیغ اسلام کے ذیل میں مختار احمد خاں صاحب لکهنوي کے جواب میں خود مولانا ابو الکلام نے اس مسئله کو لکها هے - مولانا نے جس صفائي اور مضبوطي سے اصولي بحث کي هے ' یقین هے که مختار احمد خاں صاحب اور دیگر حضرات کو تسکین هو گئي هوگي -

میں نے گذشته خط میں لکها تها :

(۱) اس کام کا انــدازه محض اوس تعداد سے نه کرنا چاهیے جو یهاں مسلمانوں کي اس کے ذریعه پیدا هوئي -

(۲) فرقه بنــدي کے مسئله کو بالکل الـگ رکهنا چاهیے - اس فرقه بندي کي اصولي بحث کو میں اپنے سے زیاده قابل لوگوں پر چهوڑتا هوں - البته خود میرا عقیده یه هے که قران کریم اور نبي (صلعم) کي تعلیم نے اسلام اور اصول اسلام کو ایسا بین اور واضح کر دیا هے که کوئي گنجائش اصولاً فرقه بندي کي اسلام میں نہیں هے ' اور یورپ میں اگر کسی اسلام کو پیش کرنے کي ضرورت هے تو اوسي اسلام کي -

چنانچه جب ڈاکٹر سهروردي اور میں نے یهاں چند سال هوے صــداے اســلام بلنــد کي تو همارے ساتهــه کئي شیعه مسلمان بهي تهے - سید امیر علي کو اپنے اپ کو معتزلی کهتے هیں مگر وه شیعي اعتقــاد کے مسلمان هیں - هم سب اُن دنوں میں ایک هي امام کے پیچهے نماز پڑهتے تهے ' اور یهاں آکر اپني قدیمي اور کهنا چاهیے که خانداني پشتیني فرقه بندي کو بالکل بهول گئے تهے - آج کل یه صورت هے که هم لوگ سب خواجه کمال الدین صاحب کے پیچهے نماز پڑهتے هیں ' اور خود اونهوں نے نماز عید گذشته ایک حنفي امام کے پیچهے مع اپنے رفقا کے پــڑهي - پچهلے جمعه کو (خواجه صاحب) بوجه علالت نه آسکے تو عثماني امام خیر الدین افندي نے نماز پڑهائي ' اور خواجه صاحب کے ایک ساتهي چوهدري فتح محمد احمدي ایم - اے اور ایک احمدي طالب علم چودهري ظفر الله خاں صاحب بي - اے نے بهي اوسي امام کے پیچهے نماز پڑهي - یهاں عملي صورت میں بهي فرقه بندي کا نام نہیں هے ' اور مساوات کا اصول اسلامي هي نمایاں رهتا هے -

گو سید امیر علي صاحب یا توفیق پاشا یا مشیر الملک اپنا مذهبي فرض ادا کرنے نہیں آتے ' مگر مسلمانان هند یه سنکر خوش هونگے کے مرزا عباس علي بیگ صاحب جو انـڈیا کونسل میں مسلمـانوں کے نائب هیں ' اکثــر شــریک جمعــه هــوتے هیں - خوجــه کمــال الدین صــاحب جب هــوتے هیں تو وه خــود ' ورنه کوئي اور قران کریم کي کوئي آیت یا کوئي جزو عربي میں تلاوت کر کے اوسکا انگریزي میں ترجمه کرتا هے جس سے یهاں کے باشندوں پر اچها اثر پڑتا هے - عموماً عیسائي اور اسلام کے اصولوں کا مقابله اور اسلام کے محاسن اور اُن باتوں کي تردید هوتي هے جو پادریوں نے یهاں اسلام کے خلاف شائع کر رکهي هیں - حسب طریق ماثوره تهوڑا سا قیام هوتا هے - پهر خطیب قرآني دعاؤں اور درود شریف پر خطبه کو ختم کرتا هے - بعد میں نماز ادا هوتي هے - نماز کے بعد خیر الدین افندي عثماني امام عربي میں اسلام اور خلیفۀ اسلام کے لیے دعا مانگتے هیں - خاتمه پر لارڈ هیڈ لے بالقابه انگریزي میں دعا مانگتے هیں جو مسلم انڈیا کے جنوري سنه ۱۴ نمبر میں چهپي هے - میرے سامنے خواجه صاحب نے ایک عیسائي خاتون کو مسلمان کیا ' اور ذیل کے الفاظ اونهوں نے نو مسلمه سے بطور اقرار دهرائے :

" لااِلــه الا اللــه محمد رسول اللــه

میں شهادت دیتي هوں که میں سواے الله کے اور کسي کو پرستش اور عبادت کے قابل نہیں مانتي - میں شهادت دیتي هوں که محمد (صلعم) الله کے رسول تهے - میں مسیح کي الوهیت پر ایمان نہیں رکهتي بلکه میں مسیح کو جناب ابراهیم ' نوح ' داؤد ' و سلیمان وغیره کي طرح خدا کا ایک نبي مانتي هوں ' اور اون خدا کے مرسلوں میں جن میں مسیح بهي شامل هے میں کوئي تمیز اور فرق نہیں کرتي - میں یه بهي اقرار کرتي هوں که میں ایک مسلمه زندگي اختیار کرونـگي اور اون تمام احکام پر چلونـگي جو قران کریم میں هیں - خدا میري مدد کرے - آمین "

مسئلۂ بۃ اء و اصلاح ندوہ

عظیــم الشــان جلسے کا انعقــاد

۱۰ - مئي کو دهلـــي میں عام جلســہ

جنـاب من تسلیم - ۱۳ اپریل کي شام کو معززین دهلي کا ایک جلسہ عالیجناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب کے دولت خانہ پر منعقد هوا تا کہ ندوۃ العلماء کي اصلاح کے مسئلہ پر غور و مشورہ کرے - شمس العلماء مولانا سید احمد صاحب امام مسجد جامع صدر منتخب هوے -

سب سے پہلے جناب حاذق الملک نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پر تقریر فرمائي - اوسکے بعد مندرجہ ذیل رزرلیوشن پیش کیا گیا :

" یہ جلسہ دار العلوم ندوہ کي اسٹرائک سے نہایت افسردہ ہے اور امید کرتا ہے کہ طلباء پوري کوشش کے ساتھہ اسٹرائک ختم کردینگے - نیز یہ جلسہ منتظمین ندوہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مہرباني فرماکر طلبا کیلیے سہولتیں بہم پہونچائیں "

مولانا عبد الاحد صاحب مالک مجتبائی پریس نے تائید کي اور منظور کیـا گیـا - اسکے بعد جنـاب مـولانا مولوي عبد اللہ صاحب ناظم نظـارۃ المعـارف القرآنیہ دهلي نے دوسرا رزرلیوشن پیش کیا :

" یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ ۱۰ مئي کو ایک عام جلسہ دهلي میں منعقد کیا جاے اور اوسمیں تمام صوبوں کے اهل الراے اصحاب جمع هوں تاکہ ندوۃ العلما کي اصــلاح کیلیے ایک اختتامي تجویز عمل میں لائي جاے - "

جناب مولوي محمد میاں صاحب نے اسکي تائید کي - مسٹر محمد علي صاحب ایڈیٹر کامریڈ نے ترمیم پیش کي کہ بجاے کسي ایسے جلسہ کے خود ندوہ کے عام جلسہ کیلیے درخواست و سعي کیجاے کہ وہ لکھنؤ کے علاوہ کسي دوسرے مقام پر منعقد هو - مگر کثرت راے اصل تجویز کي تائید میں تھي اسلیے منظور کي گئي -

اسکے بعد مجوزہ جلسہ کیلیے ایک سب کمیٹي مندرجۂ ذیل حضرات کي قـرار پائي اور اونہیں اختـیار دیا گیا کہ اور حضرات کو بھي شریک کرسکتے هیں :

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب ' مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ ' شمس العلما مولوي سید احمد صاحب ' ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاري ' مولوي عبد الاحد صاحب مالـک مجتبائی پریس ' مولانا عبد السلام صاحب ' مولانا عبد اللہ صاحب ناظـم نظـارۃ المعارف ' پیر زادہ مولوي محمد حسین صاحب ایم - اے ' حاجي عبد الغنی صاحب میونسپل کمشنر ' حکیم احمد علي صاحب ' نـواب سـراج الـدین احمـد صاحب سائل ' مرزا محمد علي صاحب ' مولوي محمد میاں صاحب ' ماسٹر فضل الدین صاحب ' شیخ عطا الرحمن صاحب وکیل ' مولوي قطب الدین صاحب ' حي مظفر علي صاحب ' شیخ عزیز الدین صاحب -

انجمــــن ضیـا الاس لام بمبئـی

نے حسب ذیل تجریز منظور کي :

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کا یہ جلسہ اصلاح ندوہ کي امیٹي نہایت خلوص سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ تحقیقـات حالات ندوۃ العلماء میں اپنا فرض منصبي نہایت ایمانداري و دیانت وجرأت اسلامي سے ادا کرے تا کہ ندوۃ العلماء جیسا دارالعلوم ذاتي اثرات سے محفوظ رهکر قوم و مذهب کیلیے مفید ثابت هو - نیز دیگر انجمنہاے اسلامیہ سے بھي درخواست کرتا ہے کہ وہ بھي اس قسم کا ریزرلیوشن جلد پاس کر کے اس ریزرلیوشن کو مناسب وقت تقویت بخشیں - راقم نیاز مند عبد الرؤف آنریري سکریٹري

[illegible]

جناب من ! کل شام کو انجمن الاصلاح دسنہ کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت مولوي شمس الحق صاحب (علیگ) معاملات ندوہ پر غور کرنے کے لیے منعقد هوا - سب سے پہلے طلبا کي اسٹرایک پر نظر ڈالي گئي - مولوي سعید رضا صاحب نے اپني ذاتي واقفیت کي بنا پر اسٹرائک کے وجوہ حقیقي کو بیان کیا - کل حاضرین نے متفقہ طور پر طلبا کو اسٹرائک کرنے میں حق بجانب ٹھرایا - مولوي عبد العظیم صاحب هیڈ مولوي مدرسۃ الاصلاح دسنہ کي تحریک اور جملہ حاضرین کي تائید سے مندرجہ ذیل رزرلیوشن پاس هوا :

" یہ جلسہ اس امر کے باور کرنے میں کہ طلباے دارالعلوم کی موجودہ اسٹرائک ناظم و مهتمم کي مستبدانہ روش اور ناجایز دباؤ کا نتیجہ ہے ' ذرہ برابر شک وشبہ کي گنجایش نہیں پاتا ' اس لیے ۲۶ مارچ کے جلسہ انتظامیۂ کے فیصلہ کو منصفانہ تصور نہیں کرتا ' اور امید کرتا ہے کہ انجمن اصلاح ندوہ اسٹرایک کے معاملہ کو اپنے هاتھہ میں لیگی اور طلبا کے اخراج کو تا انعقاد جلسہ عام اپنے اُن اختیارات سے کام لیکر جو تمام صوبوں کي باقاعدہ اسلامي انجمنوں نے نیابتي اصول پر اسکو بذریعہ رزرلیوشن تفویض کیے هیں ' رکوا دیگي "

مولوي محمد یونس صاحب کي تحریک اور جمیع حاضرین کي تائید سے دوسرا رزرلیوشن یہ پاس هوا :

" یہ جلسہ طلبا کے اخراج جبریہ کے لیے پولیس بلانے والے کي حرکت کو نہایت حقارت اور رنج و غصہ کي نظر سے دیکھتا ہے اور جمیع هوا خواهان ندوہ کي خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہے کہ قبل اس کے کہ ندوہ کا خرگوش خانہ " حزب الافساد " کي ناجایز طاقت اور خود غرضانہ پالیسي کے هاتھوں ایکدم ویرانہ هو جاے ' اسکو قبضہ نا جایز سے جلد از جلد آزادي دلانے کے لیے زبردست سے زبردست متفقہ آواز سے کام لینا چاهیے ' اور عام راے کي جو بے وقعتي کیجارهي ہے ' اسکي حفاظت جلد کرني چاهیے "

(سید عبد الحکیم سکرٹري انجمن الاصلاح دسنہ)

مسلمانان ریاست میلا رائگنج

آج ۲ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ع کو بصدارت حکیم مظهر حسین صاحب انجمن اخوان الصـفا کا جلسہ منعـقد هوا جسمیں حسب ذیـل رزرلیوشن پاس هوے :

(۱) یہ جلسہ طلباء ندوہ کے ساتھہ اظهار همدردي کرتا ہے اور خواهش کرتا ہے کہ مندرجـۂ ذیـل اشخاص کا ایک غیر جانب دار کمیشن طلباء کي شکایات سننے کیلیے بہت جلد مرتب کیا جاے :

نواب وقار الملک بہادر ' مولانا ابوالکلام صاحب ازاد ' مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شرواني ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محلی ' راجہ صاحب محمود آباد ' حکیم اجمل خاں صاحب - مسٹر مظهر الحق صاحب بانکي پور ' حکیم عبد الولي صاحب ' نواب علي حسن خاں صاحب ' محمد علي صاحب ایڈیٹر همدرد -

(۲) یهہ جلسہ ان اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے ندوہ کي اس ناگفتہ بہ حالت پر تاسف کر کے براہ فلاح و همدردي " انجمن اصلاح ندوہ " کي بنا ڈالي ہے ' اور امید کرتا ہے کہ اصلاح کي هر بہترین صورت کو عمل میں لائینگے -

(۳) یہ جلسہ موجودہ نظامت پر بے اعتمادي ظاهر کرتا ہے -

" هاشي حسن "

عصر جدید

جامعۂ اسلامیه کی هیئت فعال کا آرگن

هفته وار اخبار کی صورت میں دو باره جاری هوتا هے

زمانه میں سیکڑوں نئے نئے خیالات اور نئی نئی تحریکیں پیدا هو رهی هیں - ملک اور قوم میں مختلف اور ایک دوسرے سے مخالف آوازوں نے پبلک کے کانوں کو بهرا کردیا هے - اخباروں اور رسالوں ' لکچروں اور تحریروں - خوانده آدمیوں کے خیالات اور ناخوانده لوگوں کے توهمات سے ایک عجیب هنگامه برپا هے - کسی کو خبر نهیں که هم کیا هیں ' کدهر جارهے هیں ' کیا کرتے هیں ' اور در اصل کس راسته پر چلنا همارا فرض هے ؟

مگر امید جو ایمان کا ایک جزو اور زندگی کا سکان هے ' هم کو اطمینان دلاتی هے که اگر ایک بنا کن پروگرام قوم کے سامنے آئے اور پبلک کو قومی مقاصد و اغراض بخوبی سمجهادے ' اور اپنے خلوص کا یقین دلانے کے بعد ایک زبردست قومی آرگن کے ذریعه سے عملی کام شروع کردے تو قوم نه صرف غفلت کی موت سے بچ جائیگی بلکه اوسکا جوش صحیح اور فعال طریقوں پر چلکر باقی اسلامی دنیا کیلیے رهبری کا کام کریگا -

اس خیال سے همنے خداے تعالی کی توفیق اور پبلک کی تائید پر بهروسه کرکے اراده کیا هے که پانچ برس کی خاموشی کے بعد رساله عصر جدید کو هفته وار اخبار کی صورت میں دو باره جاری کیا جاے - خواهش یه هے که عصر جدید هر ایسے پڑهے لکهے مسلمان کے هاتهه میں پهنچے جو قوم کا درد رکهتا اور اوسکے لیے کچهه کرنا چاهتا هے - یه ظاهر کرنیکی ضرورت نهیں که هم کسی دوسرے اخبار یا رسالے کی رقابت میں داخل نهیں هوتے - وه سب اپنا اپنا فرض اب سے بهتر ادا کرسکینگے' اور هم بهی اپنے مقدور کے موافق اظهار حق میں دریغ نه کرینگے - عصر جدید کے سابق ایڈیٹر آنریبل خوجه غلام الثقلین صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی دیگر مصروفیتوں کی وجه سے اگرچه ایڈیٹری کیلیے کافی وقت نهیں دیسکینگے' مگر اخبار کی عام پالیسی کی باگ بدستور سابق انهیں کے تجربه کار هاتهه میں رهیگی - لائق اور گریجوایٹ ایڈیٹر اور صائب الراے اهل قلم آنکی ماتحتی میں اور آنکے مشوره سے کام کرینگے -

همارا یقین یه هے که سعی تن آسانی سے ضرور بهتر هے' خواه اس سعی میں کتنی هی ناکامیابی کیوں نه هو - مقصد میں کامیاب هونا انعام نهیں هے' بلکه کامیاب هونے کی کوشش میں جو جفا کشی اور تهذیب نفس هوتی هے وه خود ایک اجر هے - پهر یه بهی ممکن هے که آج جو چیز قوم و ملک کو بے فائده معلوم هوتی هے کل وهی اسکو مفید ثابت هو' اور همارا بویا هوا تخم ایک زمانه کے بعد پهل لائے ' جبکه شاید همارا نام بهی صفحهٔ هستی پر نرهے -

عصر جدید کا پهلا نمبر انشاء الله یکم مئی کو شائع هو جائیگا فی الحال ۱۸ - ۲۲ کے ۲۴ صفحے رهینگے - کاغذ لکهائی چهپائی ولایتی رسالوں کی طرح اعلی درجه کی هوگی - قیمت پیشگی معه محصول سالانه ۴ روپیه ۸ آنه - ششماهی ۲ روپیه ۱۰ - سه ماهی ۱ روپیه ۸ آنه - رکهی گئی هے -

درخواستیں بنام محمد انوار هاشمی منیجر عصر جدید - سعید منزل میرٹهه - آنی چاهئیں -

آفتاب صداقت کلکته کی اُفق سے

عنقریب طلوع هوگا - جو اخباری صورت میں اولاً هفته میں ایکبار ' پهر دوبار ' اور بالا خر روزانه حریت اور صداقت کی خالص روشنی سے هند کے تمام تیره و تاریک ظلمت کدوں کو روشن کریگا - وه راستی و صداقت کا حامی هوگا حریت و آزادی کا علم بردار هوگا - ملک و ملت کی مخلصانه خدمات اپنا نصب العین بنائیگا - وه ملک و قوم کا سچا خادم هوگا - اور اُنمیں زندگی اور بیداری کی مخلصانه روح پهونکیگا - وه تاج اور حکومت کا دلی خیر خواه هوگا اور فرو گذاشتوں پر جرات اور دلیری سے متنبه کریگا وه همیشه قوم کا هوگا - اُسکی حیات و ممات محض قوم کیلیے هوگی - وه اپنے معاصرین کا قوت بازو بننے کا اور حریت و صداقت میں همیشه انکی همنوائی کریگا - وه ابتداً اسی ناچیز کے ایڈیٹری سے نکلیگا - اور پهر اُسمیں ملک کے مایهٔ ناز احرار اور قابل ترین نوجوانوں کی متفقه طاقت کام کریگی - اسکی سالانه قیمت ۳ تین روپیه هوگی - اسکے اجرا اور پریس کیلیے درخواست دیدی گئی هے جو انشا الله منظور هوکر رهیگی -

اب دیکهنا هے که ملک کے کتنے حریت اور صداقت پسند اصحاب اس جاں فروشانه سعی و کوشش کو بار آور بنانے میں عملی حصه لیتے هیں ؟ جو صرف یهی هے که پیشتر سے درخواست خریداری ارسال فرمالیں (تمام درخواستیں اور جمله خط و کتابت ذیل کے پته پر کیجاے) -

حکیم رکن الدین دانا - نمبر ۱۶۹ لور سرکلر روڈ کلکته

روغن بیگم بهار

حضرات اهلکار امراض دماغی کے مبتلا و گرفتار' وکلا' طلبه' مدرسین ' معلمین ' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهی دیکها اور پڑها هے ' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بهترے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوی روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا هے ' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخه هے ' اسکے متعلق اصلی تعریف بهی قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهی جا سکتی هے صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کدبراجی تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهی کرتے هیں آیا یه یونانی روغن بیگم بهار امراض دماغی کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کهانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بڑهانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کهانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا هے - اکثر دماغی امراض کبهی غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبهی شدت حرارت کے باعث اور کبهی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کی رعایت رکهی گئی هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوی دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کی خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکی بو غسل کے بعد بهی ضائع نهیں هوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

[illegible] بنّیا کا

بادشاه و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث - یونانی مڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

ممسک بنّیکا — جسکے خواص بهت سے هیں جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی ' جوانی دائمی ' اور جسم کی راحت ' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کی آزمایش کی ضرورت هے -

راما نرنجن تیله اور برنمیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے آبا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسی کو نهیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجی جائیگی -

" رنڈر فل کالیهو " کو بهی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه ممسک پاس اور الکٹریک ویگر پوسٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۹ آنه - یونانی نوٹ بازار کا سامپل یعنی سرکے درد کی دوا لکهنے پر مفت بهیجی جاتی هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

اب رها یه سوال که ایا جو لوگ خواجه کمال الدین صاحب کي کوشش سے مسلمان هوے هیں یا هوتے هیں وه قادیاني هیں یا کیا ؟ اسکا جواب یه هے که وه صرف مسلمان اور مومن هوتے هیں - اگر خواجه صاحب اون سے فرقه بندي اسلام کا نام بهی لیں تو میں سمجهتا هوں که وه اسلام اختیار کریں هي نهیں - وه تو اسلام کو نهایت ساده ' نهایت مضبوط ' اور بلا تفریق کا مذهب سمجهکر اعتقاد لاتے هیں - هندوستان کے مسلمان شاید اس فرقه بندي کي بحث سے اونهیں بد راه کر کے خواجه صاحب کے راستے میں روڑے اٹکا دیں تو اٹکا دیں - وه تو یه دیکهکر مسلمان هوتے هیں که اسلام ژولیده اعتقادات سے پاک هے - "خدا انسان میں اور انسان خدا میں" کے معمه سے بري هے - ایک شخص کي مصلوبیت سے دوسروں کي نجات کا عقیده اوس میں نهیں هے - اسلام میں خدا کو خداے کامل دکهلایا هے جسکے سامنے انسان خواه کتنا هي عقلمند اور فرزانه هو اور کتنا هي معظم اور مقدس ' مگر بے اختیار جهک سکتا هے - وه تو اسلام کے اصول مساوات اور اسلام کے جهانگیر اوصاف سے مسلمان هوتے هیں - اون پر تو رسول الله صلعم کے اخلاق کا اثر پڑتا هے - وه تو " انما انا بشر مثلکم " کے اعلان پر جان دیتے هیں - " لا نفرق بین احد من رسله " کے گرویده هوتے هیں !

جب موجوده زمانه کي مادي هوا اونهیں پریشان کر دیتي هے - جب وه هوا اون سے عیسائیت کے اعتقادات تک کو اوڑا لیجاتي هے ' جب اون میں سے بعض حضرت عیسی کے وجود کو تاریخي طور پر پانے سے ره جاتے هیں - جب وه انسان کے مقصود و مسجود حال پر غور کر کے گهبرا اوٹهتے هیں ' تب اونکو اسلام کي صدا پر کان لگانے کا خیال هوتا هے - تب اسلام کا نور ' اسلام کی صلح جوئي ' اور اوسکے تسکین قلب اور طمانیت روح بخشنے والے اصول کام کرتے هیں - الغرض یهاں یه سوال پیدا هي نهیں هوتا که حضرت ابوبکر ' عمر ' عثمان ' علی ' رضي الله عنهم کو خلیفه مانتے هو یا نهیں ؟ سوڈان کے مهدي یا مرزا غلام احمد کي مهدویت و مسیحیت کے قائل هو یا نهیں ؟ اگر یهاں سوال هوتا هے تو یه که هیوم ' مل ' یا هکسلے نے جو تلواریں مذهب پر ماري هیں ' اونکا جواب مذهب دے سکتا هے یا نهیں ؟

عیسائیت پر دهریت غالب آگئي هے ' کیونکه یهاں کے عقلا عیسائیت کے سوا دوسرے مذاهب سے ناواقف هیں - اسلیے اون کے نزدیک دهریت اور مادیت مذهب پر غالب هے - اوس شخص کو جو یهاں تبلیغ اسلام کرنا چاهے ' ان معاملات کو مد نظر رکهنا ضروري هے - یه ظاهر هے که فرقه بندي کا سوال لیکر یهاں کوئي بهی تبلیغ اسلام نهیں کر سکتا -

میں کهتا هوں که اگر خواجه کمال الدین صاحب کبهي اینده ایسا چاهیں بهي تو وه اپني کامیابي کو جواب دے بیٹهینگے -

مشیر حسن قدوائی

زبان خلق

قول وفعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر وجہ و خیال کا آدمی دوبا ہوا ہے۔ جب آپ کسی سے کوئی بات دعا کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے

قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبدالولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب وید سکریٹری آل انڈیا۔ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلی

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہہ دینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج اس حین المشرقین میں شاید ہی کوئی صاحب ذوق ایسا ہو جسکا سر بغیر تیلوں کا رواج عموماً ہوا ہے کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل نہیں تاج روغن گیسو دراز سے آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی زیادہ تعداد بلکہ ہر ایک سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کی ہے اور حسب الطلب ہر شخص کو بھیجی روانہ کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہو کہ زندگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی پائے سر ہو پڑے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے اور ہندوستان سیلون بہار وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دور بین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کاندہوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہولنر و ائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونے سے رہی اور اگر گیسوئے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پہ بکھر جاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب بجوہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

پکھنہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندہ گئی۔ اور صاحب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی پر اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انتظام کے ساتھ خوشبوؤں کا جانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص دلوں کی باعث ہوئی ہے بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی سے بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم۔

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہ جائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی علاج سے مستقل فوائد کے فوائد معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ [illegible] تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک درد انگیز فروگذاشت ہوگی جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز جن مختلف الفوائد اوصاف مختلف خوشبوؤں مرکب ہے تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

قیمت باوار مروجہ تاج روغن زیتون و یاسمن فی شیشی ۱۲ تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی (۱۰/)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ بذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ بہ استثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے **ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

اکسیر نمبر ۱ دافع طاعون و وبا

ایک کروڑ انسان کو یہ مرض مار چکی ہے

یہی ایک دوا ہے جس کے استعمال سے ہزاروں مریض تندرست ہو چکے ہیں اگر وبا زدہ مقامات میں بطور حفظ ماتقدم ہر روز ۵ بوند استعمال کی جائے تو پینے والا حملہ مرض سے محفوظ رہتا ہے۔ [illegible]ایات جس سے مرض دوسرے پر حملہ نہیں کرتا، اور مفید [illegible]ومات کا رسالہ ایک سو صفحہ کا مفت

آب حیات

کا قصہ مشہور ہے اب تک کسی نے اسکی تحقیقات نہیں فرمائی [illegible]ققان یورپ حکما سلف خلف کے تحقیق کردہ مسایل وغیرہ [illegible]لمی تجربات و مشاہدات اور مختلف عوارض کس طرح دور [illegible]کتے ہیں اس کی علمی عملی ثبوت۔

ایک سو ۳۲ صفحہ کی کتاب

[illegible]لا علاج کہنہ بیماریوں - مثلاً کمزوری - ہر طرح کے ضعف باہ - بواسیر - نواسیر - ذیابیطس - درد گردہ، ضعف جگر کا شرطیہ [illegible]پر علاج ہوسکتا ہے فارم تشخیص منگواؤ -

پتہ حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما مصنف رسالہ جوانی دیوانی - [illegible]طس نقرس درد گردہ ضیق النفس وغیرہ لاہور موچی دروازہ لاہور۔

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر [illegible]

حبوب مقوی — جن اشخاص کی قوی زائل ہو گئے ہوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا کسی اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتی ہے - تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کر کے انسانی ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتی ہے - قیمت ۵۰ گولی صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے - منہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلی کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوائی ہوگی - تپ تلی کو بیخ و بن سے نابود کر کے بتدریج جگر اور قوی کی اصلاح کرتا ہے - قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جی - ایم - قادری اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

16

جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسی کار آمد ایسی دلفـریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یــہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کو لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا ہو' بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی اُنکے عہد بعہد کے حالات سوانعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' اُنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' کالے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی سوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کہیں دیکھی نــہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچســپ حالات هر ایک جگــہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هي دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصــر - افــریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دکانیں کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچســپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنـٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بوقت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنـٹی ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہـــری نہـــایت خو بصـــورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند هسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے نئے همارے یہاں آئے هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ رات کو اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہ سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم اسیوجہ سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنــما مل سکتی هیں - اپنا پتــہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام ٹوهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

خریداران الہلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اُسی قیمت میں ملتی ہیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی - گارنٹی تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنگ گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۱ - روپیہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - ھنج باک - پن ہانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑی نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -

مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن ہانڈست مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل ہانڈس - بزل ست اور مصنوعی جواہرات - اکسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتی قیمت ۵ روپیہ -

اربانہ اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہری پن - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - ست - ہانڈ اکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ بل ہانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۲ سال - مل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ گلاس -

اصلی قیمت ۹ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی ت ۴ - روپیہ ۲ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - ھنج باک - پن ہانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئیں زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بالکل نمبر ۲ کی طرح بغیر جواہرات -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہلال کا حوالہ نہیں ہوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ہوگی -

ایم - آر - کے - بی - ۱۰۷/۱ اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

علمی ذخیره

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاه عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکره ہے یه تذکره جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت رکهتا ہے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکره جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکهوایا ہے - بروقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکها ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکره هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ہے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تهے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۳۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفار مر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکره مندرج ہے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکره مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتهه عربي و فارسي میں بهي کوئی کتاب لکهي نهیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیه کے اصول وضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري ہے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئي ہے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي ہے - حجم (۲۶۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیوڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکهي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامالین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں - حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگره - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور ہے قیمت ۳ روپیه

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیره مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي ہے - حجم ۶۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

[illegible] عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

جسکا درد وهي جانتا هے - دوسرا كيونكر جانسكتا هے -

يه سخت سردي كے موسم ميں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے كيليے سر سو بندوبست كرتے هيں - ليكن بد قسمتي سے دمه كے مرض كي حالت ناگفته به هے - تكليف دمه سے پريشان هوتے هيں - اور رات دن سانس پهولنے كيوجة سے دم نكلتا هے - اور نيند تـك حرام هوجاتي هے - ديكهئے ! آج اسكو كسقدر تكليف هے - ليكن افسوس هے كه اس لا علاج مرض كا بازاري ادويه زياده تر نشيلي اجزاء دهتورة بهنـگ - بلادونا، پوٹاسرايي ، اوقالك ديكر بنتي هے - اسليے فائـده هونا تو دركنار مـريض بے موت مارا جاتا هے - ڈاكٹـر برمن كي كيميائي اصول سے بني هوئي - دمـه كي دوا انمول جوهر هے - يه صرف هماري هي بات نهيں هے - بلكـه هـزارون مريض اس مرض سے شفاء پاكر اسكے مداح هيں - آپنے بهت كچهه خرچ كيا هوگا - ايک مرتبه اسكو بهي آزما ليں - اسميں نقصان هي كيا هے ، پوري حالت كي فهرست بلا قيمت بهيجي جاتي هے - قيمت ۳ روپيه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

[3]

تيل كا مصرف اگر صرف بالوں كو چكنا هي كرنا هے تو اسكے ليے بهت سے قسم كے تيل اور چكني اشيا موجود هيں اور جب تهذيب و شايستگي ابتدائي حالت ميں تهي تو تيل - چربي - مسكه - گهي اور چكني اشيا كا استعمال ضرورت كے ليے كافي سمجها جاتا تها مگر تهذيب كي ترقي نے جب سب چيزوں كي كاٹ چهانٹ كي تو تيلوں كو پهولوں يا مصالحوں سے بسا كر معطر و خوشبودار بناياگيا اور ايک عرصه تـک لوگ اسي ظاهري تكلف كے دلداده رهے - ليكن سائينس كي ترقي نے آج كل كے زمانه ميں محض نمود اور نمايش كو نكما ثابت كرديا هے اور عالم متمدن نمود كے ساتهه فائدے كا بهي جوياں هے بنابريں هم نے سالها سال كي كوشش اور تجربے سے هر قسم كے ديسي و ولايتي تيلوں جانچكر " موهني كسم تيل " تيار كيا هے اسميں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلكه موجوده سائنٹيفک تحقيقات سے بهي جسكے بغير آج مهذب دنيا كا كوئي كام چل نهيں سكتا - يه تيل خالص نباتاتي تيل پر تيار كياگيا هے اور اعلي نفاست اور خوشبو كے دير پا هونے ميں لاجواب هے - اسكے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هيں - جڑيں مضبوط هو جاتي هيں اور قبل از وقت بال سفيد نهيں هوتے درد سر، نزله، چكر، اور دماغي كمزوريوں كے ليے از بس مفيد هے اسكي خوشبو نهايت خوشگوار و دل آويز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تـک ركهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں كے هاں سے مل سكتا هے قيمت في شيشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

هندوستان ميں نه معلوم كتنے آدمي بخار ميں مرجايا كرتے هيں، اسكا بڑا سبب يه بهي هے كه ان مقامات ميں نه تو دواخانے هيں اور نه ڈاكٹر، اور نه كوئي حكيمي اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلا طبي مشوره كے ميسر آسكتي هے - همنے خلق الله كي ضروريات كا خيال كركے اس عرق كو سالها سال كي كوشش اور صرف كثير كے بعد ايجاد كيا هے، اور فروخت كرنے كے قبل بذريعه اشتهارات عام طور پر هزارها شيشياں مفت تقسيم كردي هيں تاكه اسكے فوائد كا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت هے كه خدا كے فضل سے هزاروں كي جانيں اسكي بدولت بچي هيں اور هم دعوے كے ساتهه كهه سكتے هيں كه همارے عرق كے استعمال سے هر قسم كا بخار يعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري كا بخار - پهركر آنے والا بخار - اور وه بخار، جسميں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو، يا وه بخار، جسميں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں درد سر بهي هو - كالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار كے ساتهه گلٹياں بهي هوگئي هوں - اور اعضا كي كمزوري كي وجه سے بخار آتا هو - ان سب كو بحكم خدا دور كرتا هے، اگر شفا پانے كے بعد بهي استعمال كيجائے تو بهوک بڑه جاتي هے، اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے كي وجه سے ايک قسم كا جوش اور بدن ميں چستي و چالاكي آجاتي هے، نيز، اسكي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں، بدن ميں سستي اور طبيعت ميں كاهلي رهتي هو - كام كرنے كو جي نه چاهتا هو كهانا دير سے هضم هوتا هو - تو يه تمام شكايتيں بهي اسكے استعمال كرنے سے رفع هو جاتي هيں - اور چند روز كے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايک روپيه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پوره تركيب استعمال بوتل كے همراه ملتا هے
تمام دوكانداروں كے هاں سے مل سكتي هے

۱۰،۱۹
ار ريرررپرا نٹر

ايم - ايس - عبد الغني تهسک - ۲۲ و ۷۳
كولو ٹوله اسٹريٹ - كلكته

[6]

هر فرمـايش ميں الهــلال کا حوالہ دينا ضروری هے

پبلک کي مسٹر يز اف دي کورٹ اُف لندن

يه مشهور ناول جو که سولـہ جلدونميں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت کي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ۴۰ روپيه اوراب دس ۱۰ روپيه - نهرنکي جلد هے جسمين سنهري حروف کي کتابت هے اور ۲۱۶ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلدين دس روپيه وي - پي - اور ايک روپيه ۱۴ آنـه محصول ڈاک -

اسپيريل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پــوٹــن ٹائــن

معجز نمـا ايجـاد اور حيـرت انگيز شفـا - دماغ کي شـکايت کو دفع کرنے کيليے - مرجهاے هوئے ملکو تازہ کرنيکے ليے - هسٹريه اور کلرو ٹيک کے تکليفوںکا دفعيه نرو ميں قوت پهونچانا - بڑهاپے کو جواني سے تبديل - ايام شباب کے مرضوں کا خـاص علاج - مـرد اور عورت دونونکے ليے مفيد - قيمت دو روپيه في بکس جسميں چاليس گولياں هوتي هيں -

زيلوٹن - ضعف باہ کا اصلي علاج - اور نهايت تير بهدف دوا اسکے استعمـــال کرنے هي آپ فائـدہ محسوس کرينگے -

قيمت ايک روپيه آٹهہ آنه -

هايڈرولين — هايڈ روسيل کا نهايت مجرب دوا - دس دنکے ليے چار روپيه اور ايک مهينه کے لئے دس

ڈاٹين اينڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکته -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

اِنسانٹي

يعني جنوں کي مجرب دوا

ڈاکٹر کيلو سي راے کي پچاس برس کي آزمودہ دوا يه دوا هر قسم کے مجنونيت کيليے مخصوص هے بے عقل والیکو عقلمند بناتي هے کم خوابي کو دور کرکے نيند لاتي هے - اور هر طرح کے رعشه کو چند خوراک ميں دور کرتا هے بہت مفيد هے جلد طلب کرو قيمت في شيشي پانچ روپيه -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Sreet, Calcutta.

نصف قيمت پسند نهونے سے واپس

مهرے نئے چالں کي جيب گهڑياں ٹهيک وقت دينے والي اور ديکهنے ميں بهي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تين ماہ تک نصف قيمت ميں دي جارهي هيں جسکي گارنٹي تين سال تک کے ليے کي جاتي هے -

اصلي قيمت سات روپيه چودہ آنه اور نو روپيه چودہ آنه نصف قيمت تين روپيه پندرہ آنه اور چار روپيه پندرہ آنه هر ايک گهڑي کے همراہ سنهرا چين اور ايک فونٹين پين اور ايک چاقو مفت دے جائينگے -

کلائي واچ اصلي قيمت نو روپيه چودہ آنه اور تيرہ روپيه چودہ آنه نصف قيمت - چار روپيه پندرہ آنه اور چهه روپيه پندرہ آنه باندهنے کا فيته مفت ملايگا -

کمپٹيشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لين کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونيم سرِيلا فائدہ عام کے واسطے تين ماہ تک نصف قيمت ميں دي جاويگي يه ساگن کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمدہ اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپيه اور نصف قيمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپيه ڈبـل ريڈ قيمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپيه نصف قيمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپيه هے آرڈر کے همراہ ۵ - روپيه پيشگي روانه کرنا چاهيئے -

کمرشيل هارمونيم فيکٹـري نمبر ۱۰/۳ لوئر چيت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجيب و غريب مالش

جسکے

استعمال سے مردہ لوگوں ميں تازگي اجاتي هے - اور کهوئي قوتيں پهرپيدا هوجاتي هے اسکے خارجي استعمال سے کسي طرحکي تکليف نهيں هوتي هے - قيمت دو روپيه ۴ آنه في شيشي - محصول ڈاک علاوہ -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمـال سے بغيرکسي تکليف کے تمام روئيں ازجاتے هيں -

آر - پي - گهوس

ڈبين بکس آٹهه آنه علاوہ محصول ڈاک

نمبر ۳۰۶ اپر چيت پور روڈ - کلـکته

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنـکاری فلوٹ

بهترين اور سريلي آواز کي هارمونيم

سنگل ريڈC سے تک C يا F سے F تک

قيمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپيه

ڈبل ريڈ قيمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپيه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونيم همارے يهاں موجود هے -

هر فرمايش کے ساتهه ۵ روپيه بطور پيشگي آنا چاهيے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچـاس برس کے تجـربه کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سی داس کا

آ را لا ساهاے - جو مستورات کے خاص بيماري کے ليے عجيب دوا مبتلاے ايام کے زمانه ميں وغيرہ -

گوليـاں — ايـک بکس ۲۸ گوليونکی قيمت ايک روپيه -

مستورات کے بيماريوںکے ليے نهايت مفيد دوا - خط کے آنے سے پوري کيفيت سے اطلاع کيجائيگي -

سواتيهم اے گوليـاں

مردونکے نروس بيماري کے ليـے نهايت مفيد اور مجرب هے اب ايک مرتبه استعمال کريں اگر فائدہ نهو تو ميرا ذمه -

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلوائٹ

بهت قوت دار هے اور ضعف کيلئے بهت مفيد ثابت هوا هے جسم کو قوت بخشتا هے جواں اور سن رسيدہ اور لڑکوں کيلئے غرض که هر عمر والوں کو نهـايت فائدہ مند ثابت هوا هے هر ايک شخص کو فائدہ کريگا کسيکو نقصان نهيں کرتا هے قيمت في شيشي ايک روپيه

S. C. R. ay, M. A.
36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

[80] خیالات آزاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۴ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجہ اور اپلی عام شہرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ هي نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ الوالابصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلیو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کي سحر بیاني اور معجز کلامي سے فائدہ اوٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمري آزاد ۱۲ - آنہ علاوہ محصول -

سید اختر حسن نمبر ۶۲ تالتلا لین - کلکتہ

[8] هندوستاني دواخانہ دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگي ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدھا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنتي هوتی هیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار' صفائي ' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف هوگا کہ:
هندوستاني دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هي کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت (خط کا پتہ)

منیجر هندوستاني دوا خانہ - دهلي

(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹي ۲ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
(2) ویناکبلاییس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندیکیکبلاییس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) نکلاییس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچاوقت برابر چلنیوالي گھڑیوں کي ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلي اسٹریت دهرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

[؟] اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - این - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ویلی اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدي هیں ' وہ تشفي بخش هیں - میں نے بھي ایک عینک بنوائي ہے جو اعلی درجے کي تیار هوئي ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق ہے "

کون نہیں چاهتا کہ میري بینائي مرنے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹرونکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا لیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑھا هوا مع پتھر کي عینک کے ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۶ آنہ -

مینجر

الهلال کي ششماهی مجلدات

— * —

قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت هوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلدیں مکمل موجود هیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجر)

مژدہ وصل

یعني عمل حب وبغض بہ هردو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا هوئي هیں لہذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیہ هر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ - ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیادہ تعریف کرنا فضول ہے کیونکہ یہ خود اسم بااثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھي خطا نکریگا اور یہ نقش هر کام کیواسطے کام آتا ہے هدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاهیے -
خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جھانسي

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقـام اشاعت
۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
[illegible]
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۷ — جلد ٤

کلکته : چهارشنبه ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۲ هجری
Calcutta: Wednesday, April, 29. 1914

"مسئلۂ ندوه" کے متعلق ۱۰ مئي کو دهلي میں عام اجتمـاع !!

بالاخر قوم کي صدائیں بیکار نه گئیں ' ارباب اصلاح کي سعي ضائع نهوئي ' ندوه کا دم واپسین بے اثر کیے نه رها ' مسلمانوں کي سب سے بڑي اصلاح دیني کي تحریک مٹنے اور برباد هونے کیلیے نهیں چهوڑ دي گئي ' اور وقت آگیا که اسکي داستان الم سننے کیلیے همدردان ملت یک جا جمع هوں ' اور دهلي مرحوم کي اس خاک مقدس پر جهاں علوم اسلامیه کے خزان پیشیں مدفون هیں ' اپنی اُن امیدوں کو ایک بار اور دهرا لیں جو بیس سال سے احیاء علوم اسلامیه اور دعوة اصلاح دینی کیلیے " ندوة العلما " کے نام سے غلغله انداز عالم اسلامي هیں !

تمام ارباب درد کیلیے پیام کار اور مدعیان خدمت ملی کیلیے دعوة عمل هے - یه آخري فرصت هے جو ندوه کے بقا کیلے همیں دي گئي هے اور اگر اس موقعه پر بهي قوم نے خبر نه لي تو پهر رشتۂ کار همیشه کیلیے هاتهه سے نکل جائیگا - ندوه کے معاملات محض اخباروں کے مضامین اور انجمنوں کي تجویزوں سے حل نهیں هو سکتے تهے - اسکی صرف ایک یهی تدبیر تهی که تمام ارباب فکر و رائے ایک مقام پر جمع هوں اور ایک اختتامی تجویز اصلاح کیلیے عمل میں لائیں - خدا جزاء خیر دے تمام بزرگان دهلی کو' اور علي الخصوص جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کو' جنهوں نے ایک عام جلسے کا دهلي میں انتظام کیا هے اور تمام بزرگان ملت کو دعوت دي هے - اعلان سے معلوم هوتا هے که بزرگان دهلي کے علاوه دیگر صوبوں کے بهي بعض سربرآورده اشخاص شریک دعوت هیں' اگر الله کا فضل معین و موفق هوا تو امید هے که یه اجتماع نتیجه خیز اور موصل الي المقصود هو -

فی الحقیقت اِن بزرگوں نے اپنا فرض ادا کردیا - اب همدردان ملت کا فرض هے که وه ایک عظیم الشان اسلامي کام کیلیے اپنے وقت ' اپنے ارام ' اور اپنے مال کا تهوڑا سا ایثار گوارا فرمالیں اور اس جلسے میں شریک هوکر حصول مقصد کیلیے سعي کریں - هم گذشته دو تین سالوں کے اندر پولیٹکل کاموں سے اپني سچي دلچسپي کے متعدد ثبوت دیے هیں - هم آگره میں بکثرت جمع هوے هیں تاکه لیگ کی پالیسي کو آزادانه اقدام سے هٹنے نه دیں اور اگست کي گرمیوں میں علي گڈه پهنچے هیں تاکه مسلم یونیورسٹي کے آخري فیصله کیلیے کسي ایک جماعت کو تنها نه چهوڑ دیا جاے -

لیکن آج وقت هے که ایسي هی دلچسپي کا ثبوت ایک سچے دیني کام کیلیے بهي دیا جاے جو فی الحقیقت مسلمانوں کي احیاء و ترقي کیلیے اصلي اور حقیقي کام هے اور هماري غفلتوں سے سنبهل کر پهر گرجانے والا هے -

یه پہلے سے معلوم هے که جلسے کیلیے وقت موزوں نهیں - کوئي سرکاري تعطیل نهیں هے اور گرمی بهی شدت سے شروع هوگئي هے - تاهم کام کرنے والوں کیلیے ایسي رکاوٹیں دامنگیر نهیں هو سکتیں اور درد مند دلوں کے اندر محبت ملت کی جو حرارت هوتي هے' اسکے آگے موسم کي گرمي کي کوئي حقیقت نهیں - هم ایک ایسے عهد میں هیں جبکه هم نے کام کرنے کا نیا نیا دعوا کیا هے - پس کچهه عرصے تک ضرور هے که اسکي آزمایشوں سے بهي کامیاب گذریں - اگر ایسے عذر هماري راه میں مانع هوسکتے هیں تو همارے لیے اپنے شاندار دعوونکے واپس لے لینے کا دروازه کهلا هے - کوئي همیں سولي پر نهیں چڑها دیگا اگر هم کهدیں گے که قوم و مذهب سے اپنے ارام و راحت کو زیاده عزیز رکهتے هیں !

ندوه کے موجوده ارکان و منتظمین اگر اب بهي اصلاح و تلافي مافات کیلیے آماده هو جائیں تو انکے لیے وقت باقي هے - انهیں چاهیے که اس جلسے میں سب سے پهلي صف اپنے تلیں ثابت کریں ' اور اس طرح صداقت و حسن نیت کے ساتهه طریق اصلاح و دفع مفاسد کیلیے متحده و متفقه کوشش کي جاسکے - اسی میں هم سب کیلیے بهتري هے : هذه تذکرة ' فمن شاء اتخذ الي ربه سبیلا !

اطلاع

۱۰ مئي کے جلسے کے انتظام کیلیے معززین دهلي کي ایک استقبالي کمیٹي قائم هوگئي هے -

جو حضرات شریک جلسه هونا چاهیں وه اپنے ارادے کي نسبت فوراً " سکریٹري استقبالي کمیٹي - دولت خانه جناب حاذق الملک - دهلي " کو تار دیں تاکه انکے قیام کا بندوبست کیا جاے -

SEWING MACHINES
KNITTING WINDERS
AUTO KNITTING
THE ADARSH
CALCUTTA

آدرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۹۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیئے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے کام ختم ہوا - اچھے روا لہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے ایسے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکیٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

بی - گرونہ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہوارنی آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہین کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مستند اخبارات ہند کی رائے

—*—

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ مین نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - مصلحت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

ریاست بھوپال اور اعانۂ ندوہ

ندوہ کی بد انتظامیاں اور مفسدانہ تغیرات اس درجہ آشکارا ہوگئی کہ ریاست بھوپال نے اپنا ماہوار عطیہ تا اصلاح حالات ملتوی کردیا -

چاہیے تھا کہ موجودہ حکام ندوہ اب بھی اپنے مفسدانہ اعمال سے باز آ جاتے ' اور ندوہ پر رحم کرتے جسکی بربادی کے بعد انہیں کچھہ دین و دنیا کے خزانے نہیں ملجائینگے بلکہ دائمی ذلت و خسران هي میں گرفتار ہونگے' لیکن نفس خادع جسکی شرارت بے پناہ اور جسکے مکر ان گنت هیں ' اس موقعہ پر بھی سامنے آیا اور اس نے بجاے شرمساري و خجالت کے اور خیرہ سري کی تعلیم دي :

فــویل لهم ثــم ویل لهم !

انہوں نے دیکھا کہ ندوہ کي سب سے بڑي غیر سرکاري اعانت کا بند ہو جانا ' مفاسد ندوہ کا ایک کھلا ثبوت ہے جسکے بعد فریب دینے کیلیے کوئي شرارت کارگر نہیں ہوسکتي - پس ضرور ہے کہ بہت جلد کوئي ایسا جھوٹا قصہ گھڑ کے مشہور کر دیا جاے جس سے اپني رو سیاهي دوسروں کے حصے میں آجاے - چنانچہ ایک گمنام مراسلت ایک اخبار میں شائع کي گئي ہے جسمیں لکھا ہے کہ ایڈیٹر الہلال نے مخفي کوششیں کرکے یہ رقم بند کرائي' اور ثبوت یہ دیا ہے کہ اسکي اطلاع صرف (فرضی) ناظم ندوہ کے پاس آئي تھي - ایڈیٹر الہلال نے بعینہ اسکے الفاظ کیونکر معلوم کر لیے اور اخبارات کو تار دیدیے اگر وہ خود اس کام میں نہ تھا ؟ سبحانک هذا بهتان عظیم ! میں نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ کیوں شر و فساد کے بت کے آگے اس طرح اندھے بہرے ہوکر اوندھے ہوگئے ہیں ؟

ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ اگر میں اپني علانیہ اور بے پردہ کارروائیوں کے علاوہ کسي مقصد کیلیے مخفي کوشش کرنا بھی جائز رکھوں ' تو الحمد للہ فضل الهي سے اتنا اثر ضرور رکھتا ہوں کہ بہت سے معاملات زیادہ عرصے تک طول هي نہ پکڑیں -

مگر اس طرح کرنے کي مجھے ضرورت هي کیا ہے جب میں علانیہ سب کچھہ کہنے کي قوت رکھتا ہوں ؟ میں ندوہ کي موجودہ حالت کو علانیہ پر از مفاسد بتلا رہا ہوں - میں اسکے کانسٹي ٹیوشن کو قاعدے اور اصول کی بنا پر لغو و نامعقول کہتا ہوں ' اور نام نہاد مجلس انتظامي کي کارروائیوں کو خود ندوہ کے دستور العمل کي بنا پر باطل ثابت کرتا ہوں - علانیہ خود بھي کوشش کرتا ہوں اور لوگوں سے بھي کہتا ہوں کہ ہر جگہ جلسے کریں ' مضامین لکھیں ' اور پوري طرح ساعي ہوں کہ انکي ایک قیمتی متاع چند مفسد و هوا پرست اور اعداء اصلاح و تجدید لوگوں کے ہاتھوں برباد نہو -

میں اپنی بصیرت اور اپنے ایمان کي بنا پر ندوہ کو وہ ندوہ هي نہیں سمجھتا جو ایک اچھي چیز ہے ' اسلیے علانیہ میرا مشورہ گورنمنٹ کو' والیان ریاست کو' اور تمام قوم کو یہي ہے کہ جب تک ندوہ درست نہو' اسوقت تک ایک کوڑي آے نہ دیں اور اپني تمام اعانتیں بند کردیں - اگر موجودہ دارالعلوم درست نہو تو انہیں اعانتوں سے (بقول مسٹر محمد علي) دوسرا ندوہ بنالیں' اور اسطرح روپیہ کو ایک بیکار و لغو شے کے پیچھے ضائع نہ کیا جاے -

جبکہ میں یہ سب کچھہ علانیہ لکھتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں اور مجھے ڈرنے ' گمنام مراسلات کے لکھنے ' منھہ پر ستر و اخفا کا برقع ڈالنے ' اور شرمیلی عورتوں کی طرح پیچھے رہکر اشارے کرنے کي ضرورت نہیں ہے ' تو پھر کونسی وجہ ہے کہ میں ریاست بھوپال کی اعانت کو ملتوي کرانے کیلیے چوروں کي طرح مخفی کوششیں کرتا ؟

نادانو ! یہ کچھہ ضرور نہیں ہے کہ تمہاري طرح ہر شخص بزدل ہو' اور جہل و باطل جس طرح قدرتاً لرزاں و ترسان رہتا ہے' اسی طرح صدا فرمایان حق و حقیقت بھی کونے ہوے اور مجرموں کی طرح کام کریں - تم اپنی حالت پر دوسروں کو قیاس نہ کرو اور مان لو کہ دنیا میں قوت' اطمینان ' اور روشنی کے ساتھہ کام کرنے والے انسان بھی بستے ہیں - انسانیت کا پیمانۂ اخلاق صرف تمہارے هی دل کو ناپ کر نہیں بنایا گیا ہے !

واقعہ یہ ہے کہ ندوہ کے تغیرات باطلہ عرصے سے آشکارا ہیں - اخبارات میں برابر تذکرہ ہو رہا ہے' اور علی الخصوص وکیل امرتسر میں مہینوں تک مضامین نکلتے رہے ہیں - مسئلۂ کانپور کی مشغولیت اور بعض اور وجوہ سے دیگر اخبارات نے اسپر توجہ نہ کی تھی' اور میں نے خود بھی متوجہ ہونے میں بہت دیر کردي -

بالاخر توجہ ہوئي اور لکھنو میں نواب علي حسن خان اور حکیم عبد الولي صاحب جو کوشش پیشتر سے کر رہے تھے ' وہ بھي اس منزل تک پہنچ گئي کہ با قاعدہ انجمن اصلاح ندوہ کا اعلان ہوگیا -

یہ حالات دیکھکر ہر ہائنس سرکار عالیہ بھوپال دام اقبالها ' جو ایک نہایت ہوشمند و مدبر اور اصلاح پسند و حقیقت شناس فرماں روا ہیں اور ہمیشہ ملک کے حالات پر نظر رکھتي ہیں ' اور زیادہ مفاسد ندوہ پر خاموش نہ رہسکیں ' اور انہوں نے بلا کسي مخفي تحریک کے خود بخود ایک راے قایم فرما کے ماہوار اعانت بند کردی - في الحقیقت یہ انکي قابلیت و روشن ضمیري کا سب سے بڑا ثبوت تھا ' اور اس کے ذریعہ انہوں نے ایک نہایت اعلے اسوۂ حسنہ تمام والیان ملک کیلیے قائم کر دیا ہے - انکی نظر ہوشمند اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ کسي کی مخفی تحریکوں کی محتاج ہو -

التوا کي اطلاع ریاست نے دفتر ندوہ کو دي ' اور بجنسہ اسکي ایک نقل صدر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو کو بھي بھیجدي- میں جب لکھنو پہنچا تو واقعہ معلوم ہوا اور اسکي اطلاع اوسي وقت اخبارات کو دیدي - کیونکہ میں جانتا تھا کہ حکام ندوہ اس واقعہ کو بالکل چھپا دینے کي کوشش کرینگے -

یہ سچ ہے کہ سرکار عالیہ اس عاجز کي نسبت حسن ظن رکھتی ہیں جیسا کہ ارباب فضل و کرم کا شیوہ ہے اور آج برسوں سے میرے بعض اعزا انکي ملازمت میں ہیں' تاهم بھوپال کے تمام احباب جانتے ہیں کہ باوجود ان تعلقات کے میں اجتک کبھي بھوپال گیا بھي نہیں ' اور کبھي سرکار عالیہ کیخدمت میں حاضر ہونے کي کوشش بھي نہیں کي -

اصلاح ندوہ مجھے عزیز ہے مگر اس سے بھی بالا تر اپنی زندگی کے چند اصول رکھتا ہوں - انہیں اسکے لیے نہیں توڑ سکتا - میں ہمیشہ ایسے مقامات سے بھاگتا ہوں جہاں میري موجودگی کو مخاطب کسی ذاتی غرض یا طلب و سوال پر محمول کرسکے اور مجھے اسکی تغلیط کرنی پڑے - میں ندوہ کیلیے ریاستوں میں مارا مارا نہیں پھر سکتا -

البتہ یہ مقام دوسرا ہے جسے میرے مخاطب ابھی برسوں تک نہیں سمجھہ سکتے -

شذرات

مسئلۂ بقا و اصلاح ندوہ

فریب سکوت و افسون تجاہل

غلط بیانیونکی انتہا - ادعاے باطل - اشاعات مفسدہ - ارباب راے کی بیخبری و غلط فہمی -

(الصمام - ۔ ۔)

شاید هی آجتک کسی قومی مجلس کے متعلق اسقدر مفصل ، اسقدر مدلل ، اسقدر واشگاف ، اسدرجہ مسکت و ملزم ، اور سب سے زیادہ یہ کہ اسدرجہ علانیہ حقیقت طلب اور جواب خواہ بحث کی گئی ہوگی ، جیسی کہ بحمد اللہ ندوۃ العلما کے متعلق کی جا چکی ہے ، اور شاید هی کسی جماعت نے ابتک اسدرجہ بے پردہ سکوت الزامات صریحہ کے مقابلے میں کیا ہوگا ، جیسا کہ حکام ندوہ (هداهم اللہ تعالی) کر رہے ہیں - سکوت بہت سی بلاؤں کو ٹالنے والا ہے ، اور داناؤں نے ضرور نصیحت کی ہے کہ مصیبتوں سے چپ رهکر محفوظ رهو ، تاهم ندوہ کا معاملہ تو اب اس حد سے گذر چکا ہے - یہ نسخہ همارے نادان دوستوں کو کچھہ فائدہ نہیں پہنچا سکتا - چپ رهکر آپ سب کچھہ کرسکتے ہیں پر واقعات کو نہیں بدل سکتے - اور حق جب ظاهر هوجاے ، تو باطل کو اپنا دھن فساد بند هی کرنا پڑتا ہے - تم اگرچہ چپ رهکر صرف اپنی زبان کو بند دکھلانا چاهتے هو ، مگر مدت سے میں تمهارے دلوں کو بھی مقفل اور تمهارے کانوں کو بھی بہرا یقین کرچکا هوں : صم بکم عمی فهم لا یبصرون ! اگر ایسا نہ هوتا تو اپنے جہل و اصلاح دشمنی ، اور ولولۂ اغراض شخصیہ پر اس جرات باطل ، اس جسارت افساد ، اور اس بے پردہ دلیری کے ساتھہ مسلمانوں کے ایک بہت هی قیمتی کام کو قربان نہ کرتے : و هو الذي جعل لکم السمع و الابصار والافئدۃ ، قلیلا ما تشکرون !

پس مجھے بے اختیار هنسکر کہنا پڑتا ہے کہ یہ فریب سکوت اور افسون تجاهل بالکل بے فائدہ ہے ، اور صداے حق و اصلاح کی اٹل قوتوں کا کبھی بھی ان بچوں کی سی بے جہت ضد اور شوخ عورتوں کی سی بلا دلیل " نہیں " کے حربے سے مقابلہ نہیں هوسکتا ہے - جب کہ وقت آجاے اور حق کھل جاے ، جبکہ سچی نیتوں اور صادقانہ اغراض کے ساتھہ اصلاح کی سعی هو ، جبکہ واقعات اور حقیقت اصلاح طلبوں کا ساتھہ دے ، تو پھر وہ سمندر وںکی موجوں اور پہاڑوں کی چٹانوں کی سی قوت ہے ، جسے بڑی بڑی انسانی دانائیاں اور شہنشاهیاں بھی نہیں روک سکتیں - چہ جائیکہ غرور تعطل اور فساد جہل کا ایک شرذمۂ قلیل جسکو خود همارے هی عقلت اور زمانے کی چہوٹی پروری نے اسقدر [illegible] [illegible] مخاطب کرکے اپنا وقت صرف کرنا پڑا ، ورنہ وہ اتنے کا [illegible] اهل نہ تھا !

پس معاملے کا فیصلہ آسان ، اور حکم دینے کا وقت قریب ہے - میں ندوہ کے متعلق جو کچھہ لکھہ رہا هوں ، اگر اسمیں شخصی اغراض کی خباثت کا کوئی جزو بھی شامل ہے ، اور اگر اسکی بنیاد علم صحیح ، بصیرۃ قلبی ، حق و صداقت ، واقعیت و خلوص کی جگہ کوئی دوسری شے ہے ، تو بہت جلد دنیا کو فیصلے کا موقعہ مل جائیگا ، اور خدا کی عطا کردہ کامیابی و ناکامی خود هی آکر بتلا دیگی کہ حق کس کے ساتھہ ہے ؟ یہ میرا ایمان ہے ، اور یہی عقیدہ میری زندگی کی اصلی روح ہے جو اگر مجھسے لیلی جاے تو میں اسی وقت هلاک هوجاؤں - هر چھوٹے سے چھوٹے معاملے کو بھی میں اسی عقیدۂ ایمانی کی روشنی میں دیکھتا هوں - گذشتہ دو تین سال کے اندر الهلال کی اس دعوۃ کے بہت سے تجربے اهل بصیرت دیکھہ چکے ہیں - اگر آنکھیں هوں تو اب کسی مزید روشنی کی ضرورت هی نہیں ہے -

(ایک جواب)

هاں اس تمام مدت کی پوری خاموشی کے بعد ایک جواب مجھے ضرور ملا ہے ، اور یہ جھوٹ هوگا اگر کلیتاً نفی کردوں کہ مجھے مضامین اصلاح کا کوئی جواب نہیں ملا -

یہ ایک گمنام خط ہے اور لکھنؤ سے آیا ہے - اسمیں اول سے لیکر آخر تک مجھے مخاطب کرکے نہایت فحش اور ادنی درجہ کی بازاری گالیاں دی هیں ، اور اسکا لکھنے والا اس فن میں اس شخص سے بھی بازی لیگیا ہے جس نے مدت هوئی لکھنؤ سے ایک گمنام خط لکھا تھا - گالیوں سے اگر کچھہ جگہ بچی ہے تو وہ صرف چند مقامات هیں جہاں مولوی خلیل الرحمن صاحب کا نام مجبوراً آگیا ہے ، اور مجھے جرم کی نوعیت بتلانے کیلیے ضرور تھا کہ ایسا کیا جاتا -

اسمیں لکھا ہے کہ تم مولوی خلیل الرحمن پر اعتراض کرتے هو ، اور لکھتے هو کہ وہ بڑے دولت مند هیں مگر ندوہ کو آجتک ایک ٹکہ بھی نہیں دیا بلکہ خود اسیکی کمائی کھا رہے هیں - تم ایسا کہنے والے کون هو ؟

اسکے بعد یکسر ماں بہن کی گالیاں هیں -

یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ابکے لکھنؤ آے تو همارے ایک جماعت تمہیں خوب پیٹیگی - وغیرہ وغیرہ -

بہر حال غنیمت ہے کہ خاموشی ختم هوئی اور کچھہ تو جواب ملا - رهی جواب کی نوعیت ، تو یہ اپنا اپنا اصول ہے اور اپنا اپنا طریقہ - جن لوگوں کے پاس اسکے سوا اور کچھہ جواب نہو وہ دوسرا جواب کہاں سے لائیں ؟ اسکی نسبت تو کچھہ کہنے کی ضرورت نہیں - البتہ اس اخبار کے ذریعہ لکھنؤ کی اس جماعت کو خبر دیدیتاهوں کہ میں عنقریب یعنے مئی کے پہلے هفتے میں لکھنؤ آنے والا هوں - ۵ مئی کے بعد سے وہ انتظار کریں -

اس ڈھائی سال کے اندر کتنے هی لوگوں اور جماعتوں نے اس طرح کی اطلاعیں دیں ، پر افسوس کہ شرافت و انسانیت ایک طرف رذالت کی شرم رکھنے والا بھی کوئی نہ نکلا !

میں ایسے لوگوں کو جو گمنام خطوط یا مضامین لکھیں ، بالکل هی ناکارہ سمجھتا هوں - علم و قابلیت اور شرافت و اخلاق کے کام تو یہ کیا کرینگے ؟ بدمعاشی اور پاجی پنے کے کاموں میں بھی مجھے انسے کسی بلند اور بڑے کام کی توقع نہیں - اسکے لیے بھی همت چاهیے - قول کا پاس چاهیے - نڈر اور بے خوف دل کی ضرورت ہے - یہ جوهر ان میں هوتے تو پھر آدمی هی بن جاتے ؟

ندوہ کے متعلق بعض اشخاص اخباروں میں ادھر ادھر کی باتیں اڑایا کرتے کچھہ بھیجتے بھی هیں تو وہ بھی گمنام ، اسی سے اندازہ کرلیجیے کہ اصلیت کیا ہے ؟ جن لوگوں کو اتنی همت بھی نہو کہ اپنا نام ظاهر کریں ، انکے ضمیر کے اطمینان کا کیا حال هوگا

اصلاح ندوہ کے مسائل میں مسئلۂ نظامی ختم هوگیا - اب آیندہ نمبر سے دیگر مسائل کی طرف متوجہ هونگے : فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ، اولائک الذین هداهم اللہ و اولائک هم اولو الباب !!

الهلال

۳ - جمادي الاخر ۱۳۳۲ هج

عالم اسلامی

آثار قونیه

تاریخ آل سلجوق کا ایک صفحه

آثار ملوکانه و علمیه - خانقاه مولویه - جامع علاء الدین -

دولة عثمانیه کو یورپ ' ایشیا ' افریقه ' تینوں براعظموں کے سب سے زیادہ عظیم الشان ' متمدن ' اور پراز آثار و نوادر حصهٔ زمین کو زیر نگیں رکھنے کي عظمت حاصل هوئي - وہ ایک هي وقت میں یورپ ' ایشیا ' اور افریقه کي بہترین زمینوں کو اپنے قبضهٔ حکومت میں دیکھتي تهي -

یورپ میں رومن امپائر اور یونان تمدن و علوم کا منبع و مولد تھے -

ایشیا میں سرزمین دو آبه عراق ' بابل و نینوا کي پر عظمت داستانوں کي راوي هے - شام کي مقدس سرزمین بني اسرائیل کي تاریخ کا دفتر مکمل اور سریاني اقوام کا موطن هے جو قرون متوسطه میں یورپ اور ایشیا کے تمدني تعلقات کا ایک ضروري حلقه رهي هے - اسي طرح یمن کا پر اسرار خطه جو روز بروز اپنے اسرار علمیه پرسے پردهٔ اخفا الٹ رہا هے ' اور مملکت معینیه اور تمدن حمورابي کے آثار نے تاریخ قدیم کے مسلمات کو منقلب کر دیا هے - پھر عرب کا ریگ زار حجاز جو چھٹي صدي

قونیه کا منارۂ ساعت (کلاک ٹاور)
بنا کردہ سنه ۶۵۳ هجري

کے سب سے بڑے انقلاب عالم کا سرچشمه هے ' اور جسکے اندر بوقبیس اور ثور کي وہ پہاڑیاں موجود هیں ' جنکي غاروں کے اندر کی روشنی نے ایک طرف الپس کے چوٹیوں تک اپنی شعاعیں پہنچائیں اور دوسري طرف همالہ کے سب سے بڑے کوهی طول و عرض کی تاریکي کو روز روشن کی طرح منور کردیا !

افریقه میں شمالی افریقه عهد قدیم کے تمدنوں کا سب سے بڑا گہوارہ رہا هے - کارتهیج کی حکومت اسی سرزمین پر عرصے تک قائم رہی - یونانی دولة سارانیکا نے اپنی عظیم الشان عمارتیں یہیں کھڑي کیں - رومیوں کے فتح یاب غول اسی پر سے گذرے اور اپنی ایسی پائدار اور مستحکم یادگاریں چھوڑ گئے که آج بھی اسکے ریتلے تودوں کے اندر سے عظیم الشان ستونوں کے ٹکڑے ' اور منقش و مخطط محرابوں کے حلقے برآمد هو رهے هیں !

اس سے بھی بڑھکر مصر کی پر هیبت و عجائب سرزمین جس کی تاریخی اور تمدنی حیثیت کے لیے کچھه کہنا فضول هے -

کرۂ ارض کے تینوں براعظموں کے یه پرعظمت ٹکڑے دولة عثمانیه کے حصهٔ فتح و اقبال میں آئے ' اور اس جامعیت کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو دنیا کی کوئی موجودہ حکومت اسکی اس خصوصیت میں شریک و مقابل نہیں هو سکتی -

لیکن افسوس که غفلت و تنزل نے گذشته ایک صدي کے اندر یورپ کا سب سے بڑا حصه اس سے چھین لیا ' اور افریقه کي تقریباً تمام عثماني مقبوضات دول یورپ کے قبضے میں چلي گئیں - مصر کے بعد سب سے بڑا افریقي علاقه طرابلس کا تھا ' لیکن پچھلي جنگ نے اسکا بھي تمام ساحلي حصه اٹلي کے سپرد کردیا !

تاهم اب بھي یورپ کا سب سے بڑا تاریخي شہر اسکا دار الحکومت هے ' اور ایشیا میں بڑے بڑے آثار و نوادر کی سرزمینیں اسیکے زیر حکومت باقي هیں - یورپ کے سیاح اور محققین آثار آتے هیں اور ان خزائن تاریخ و علم کو کوڑیوں کے مول لیجاتے هیں - اگر دولت عثمانیه نے اپنے عهد عروج میں علم و تمدن کي طرف توجه کي هوتي ' تو آج اس سے بڑھکر دنیا کے آثار علم و تمدن کے خزائن کا مالک اور کوئي نہوتا ' اور لندن ' پیرس ' والنا ' برلن ایسے ' اور

سلطان علاء الدین کا کوشک اور شکسته برج
بنا کردہ سنه ۶۵۳ - هج

مولانا شبلي اور مسئلهٔ ندوه

سچ یه هے که حق کے کاموں میں ذاتي محبت و عداوت سے بڑهکر کوئی سنگ راه نهیں -

ندوه کي اصلاح اور دفع مفاسد و مفسدین کا مسئله چهڑا - اسکا جواب مفسدین کے پاس کچهه نه تها - پس مجبور هوکر انهوں نے دوسروں کے سهارے اٹهنا چاها - انهوں نے دیکها که بعض لوگ مولانا شبلي کے مخالف هیں - سونچا که اقلاً انهي لوگوں کی همدردي حاصل کرلو - پس مشهور کرنا شروع کیا که یه تو صرف مولانا شبلي کي معتمدي کا سوال هے : و الله یعلم انهم لکاذبون !

ان لوگوں کي حماقت و ناداني پر رونا چاهیے - کیونکه وه حق اور حقیقت کي طاقت کے متعلق بالکل دهوکے میں هیں - وه نهیں جانتے که اس طرح کی کذب بانیوں سے واقعه اور حق چهپ نهیں سکتا -

ممکن هے که ندوه کے متعلق مولانا شبلي کي معتمدي کا کوئي سوال هو لیکن کیا الهلال جو کچهه لکهه رها هے ' وه بهي اس سوال سے متاثر هوسکتا هے ؟ کیا کانسٹی ٹیوشن کی بحث کا کوئي جواب هے ؟ کیا ندوه کے دستور العمل کے بدلدینے کی کوئي تاویل هوسکتي هے ؟ کیا مجلس خاص کی غیر شرعی و قانونی کار روائی صرف قانون اور حقیقت کا سوال نهیں ؟ کیا ناظم کے انتخاب کی کار روائی بد ترین قسم کی شرمناک قانون شکنی نه تهی ؟ کیا فرضی نظامت کیلیے مکان کا کرایه لینا کوئی غلط واقعه هے جسکی تغلیط کی جائگی ؟ کیا صیغهٔ مال کے وه تمام مباحث مٹ سکتے هیں جو بابو نظام الدین کرچکے هیں اور آور کرنے کیلیے طیار هیں ؟

پهر آج سے چهه سات ماه پیشتر سرکاري انسپکٹر کا آنا اور دار العلوم کو خرگوش خانه سے تشبیه دیني اور رپورٹ کرني که مدرسه سرکاري اعانت کے لائق نهیں هے ' اور اسکی اطلاع خود مولوي خلیل الرحمن صاحب کا ارکان کو دیدنا ' کیا یه واقعه بهي مولانا شبلي کي شخصیت هي کا سوال هے ؟

اصل یه هے که میري پوري بحث اصول اور حقیقت کي بنا پر هے اور میں نے پہلے هي دن کهدیا هے که یه تمام خرابیاں خود مولانا شبلي کي کمزوري اور باطل پر سکوت کا نتیجه هیں اور سب سے پہلے قوم کے آگے وهی اسکے لیے جواب ده هیں کیونکه انهوں نے ان مفاسد سے قوم کو مطلع نهیں کیا - اگر دل کي طرح آنکهوں پر بهي پرده نهیں پڑگیا هے تو الهلال کے پرچے اٹها کر دیکهه لو -

دهلی کے جلسے میں مولانا نے اسکا یه جواب دیا که میں ناظم نه تها - صرف دار العلوم کا معتمد تها - لیکن افسوس هے که یه جواب قابل تسلیم نهیں - مانا که وه ناظم نه تهے لیکن اُسي مجلس کے ایک رکن عامل تو ضرور تهے جو شریعت اسلامي اور قانون مجالس اور حق و جماعت کے سچے اصولوں کو ٹهکرا رهي تهي ؟ پهر کیا عند الله و عند الناس انکا فرض نه تها که قوم کو با خبر کرکے بري الذمه هو جاتے ؟

یه سچ هے که انهوں نے دار العلوم کو زنده کیا اور اسکو لڑ جهگڑ کے همیشه نام نهاد مجلس انتظامي اور حزب الافساد کے حملوں سے بچایا ' لیکن ساتهه هی انهیں سونچنا تها که قوم صرف میرے هي اعتماد پر ندوه کي مدد کر رهي هے اور جب اسکی اصلی کل هی بگڑي هوئی هے تو اس طرح للو پتو کرکے کب تک کام چلے گا ؟

بهر حال میں تو ندوه کو وه ندوه دیکهنا چاهتا هوں جسکا اسنے اعلان کیا - اور اس کام میں جن جن لوگوں سے قصور هوے ' میرے نزدیک سب یکساں جوابده هیں - اگر کوئی کهے که یه سب کچهه مولانا شبلي کا کیا دهرا هے تو جب بهي چشم ما روشن اور دل ما شاد - لیکن سوال یه هے که اب اصلاح کیوں نه کي جاے ؟

اسي اخري سوال پر آکر مفسدوں کے دل هل جاتے هیں اور رنگ فق هوجاتا هے - حالانکه ابتو یه سوال چهڑ هي گیا هے اور آج جس خوف سے انکا رنگ فق هے ' کل اسکا پنجه انکی گردنوں تک پهنچکر رهیگا - فانتظروا ' اني معکم من المنتظرین ! !

معاصر اتاوه

اس عاجز کا همیشه سے یه اصول رها هے که جب تک کوئی قابل توجه بات معاصرین کے صفحوں میں نهیں آتی ' اپنا وقت عمل انکے قال اقوال میں ضائع نهیں کرتا - مسئلۂ ندوه کے متعلق ابتک کسی نے بهی اصل امور کا جواب نهیں دیا ' اسلیے میرا عمل بهي : و اذا مروا باللغو مروا کراما - پر رها - لیکن پچهلے هفته جناب مولوي بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر نے چند نوٹ لکهے هیں جنمیں مولانا شبلي کے بعض خطوط کا ذکر کیا هے جو انکے هاتهه آگئے هیں اور ابهي صرف دهمکي هي دي هے که اگر مسئله اصلاح ندوه سے هاتهه نه اٹها یا تو انهیں شائع کردیا جائیگا -

معلوم نهیں وه کونسے خطوط هیں اور انسے مسئلۂ اصلاح پر کیا اثر پڑتا هے ؟ تاهم چونکه بحث چهڑ گئي هے ' اسلیے سب کچهه پبلک کے سامنے آهی جاے تو بهتر هے - پس میں اپنے معزز دوست کو توجه دلاتا هوں که وه خدا کیلیے ان خطوں کي اشاعت میں جلدي کریں اور صرف انذار و تخویف هي میں معاملے کو نه ٹالیں - اب قوم کو ندوه کے متعلق سب کچهه معلوم هوجانا چاهیے - یه بهت بڑا احسان هوگا اگر الندوه اشاعت کے البشیر میں وه تمام خطوط شائع کردے جائینگے -

اگر مولانا شبلی نے بهی ندوه کے کاموں میں ایسے هی خلاف قانون کام کیے هیں تو کوئی وجه نهیں که انسے بهی باز پرس نه کی جاے - لیکن پہلے اُن خطوط کي اشاعت سے وقعات تو سامنے آجائیں -

ان خطوں کے ذکر میں بعض بعض اشارے ایسے موجود هیں جنسے میں سمجهه گیا هوں که کن واقعات کا انسے تعلق هے ؟ میں یه سمجهکر اپنے جي میں خوب هنسا اور افسوس هوا که مولوي بشیر الدین صاحب کو اصلي حالات معلوم نهیں هیں ' اور بعض ارکان فساد نے انهیں غلط سلط باتیں کهکر دهوکے میں ڈالدیا هے - وه خطوط شائع هو جالیں - پهر خود همارے تجربه کار دوست پر اصلیت منکشف هوجائیگی -

ندوه کی اصلی مصیبت یه هے که باهر کے لوگوں کو حالات معلوم نهیں - اسي کا نتیجه هے که وه مفسدین کے دهوکے میں آجاتے هیں - مولوي بشیر الدین صاحب ایک با اصول آدمي هیں مگر ناواقفیت کي وجه سے سمجهتے هیں که ندوه کي موجوده حالت بڑي اچهي هے اور یه سب کچهه مولانا شبلي کا سوال هے - مجهے یقین هے که انپر اصلیت ظاهر هوگي تو وه قطعاً راے بدلنے پر مجبور هو جالینگے -

جو روز بروز بڑھنے لگی - پھر وہ مرگیا اور بیگو ' طغرل ' داؤد ' اسکے جانشین ہوے - وہ تاتار گئے - مسعود بن سلطان محمود غزنوي سے مقابلے ہوے - اور متعدد تغیرات و حوادث کے بعد ایک مستقل حکومت قائم ہوگئی - مشہور الپ ارسلان اور اسکا وزیر نظام الملک سلجوقي اسي خاندان کا ایک حکمران اور وزیر تھا جسکے بعد ملک شاہ سلجوقي تخت نشین ہوا -

یہ خاندان سلجوقیۂ ایران کي نسبت سے تاریخ میں مشہور ہے - لیکن ایک دوسرا سلجوقي سلسلہ ایشیاء کوچک کا بھي ہے - یہ خاندان پہلے خاندان کي شاخ ہے ' اور اس طرح قائم ہوا کہ ایک سلجوقي ترک قتلمش نامي ایشیاے کوچک میں چلا آیا اور قونیہ پر قابض ہوگیا - یہي وجہ ہے کہ اس خاندان کو " بنوقتلمش " بھي کہتے ہیں -

یہ سلجوقي خاندان سنہ ۴۵۶ ہجري سے سنہ ۷۱۸ ہجري تک قائم رہا - البتہ اسکا آخري زمانہ محض براے نام تھا ' کیونکہ

(عــلاء الـــدین سلجـــوقي)

اس سلسلہ کا ایک فرمانروا علاء الدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو ثاني بھي تھا - ثاني اسلیے کہ ایک کیقباد اس سے پہلے بھي اسي خاندان میں گذر چکا ہے ' اور اسي کا زمانہ اس خاندان کا پورا عہد عروج تھا -

علاء الدین اپنے والد کیخسرو کے انتقال کے بعد سنہ ۶۵۴ میں تخت نشین ہوا - یہ زمانہ تاتاري فتنہ کے انتہاے عروج کا تھا - منکو خان قراقرم میں تخت نشین ہو چکا تھا اور اسکا بھائي ہلاکو خان خون اور ہلاکت کا پیغام لیکر بلاد اسلامیہ کي طرف بڑھ رہا تھا - اسي اثنا میں عراق عرب و عجم کي تسخیر کي خبر مشہور ہوئي ' اور اسکے بعد ھی تاریخ اسلام کا وہ حادثۂ کبري ظہور میں آیا ' جسمیں شش صد سالہ مرکز اسلامي یعني دارالخلافۃ بغداد کا تمام خشک و ترحصہ انساني لاشوں اور خون کے سیلابوں سے معمور ہوگیا تھا :

فلا تسالني عما جرى يوم حصرهم و ذلك مما ليس يدخل في حصر !

قونیہ کي خانقاہ مولویہ میں حضرۃ مولانا روم کا مخطوط و منقوش سجادہ

تاتاري کفار تمام عالم اسلامي پر قابض ہوگئے تھے - آخري فرمانروا مسعود بن کیکاوس تھا جسکي براے نام حکومت کے بعد پوري طرح تاتاري مسلط ہوگئے -

لیکن پھر اسکے بعد ھي انقلاب ہوگیا اور موجودہ دولت عثمانیہ ایشیاے کوچک میں شروع ہوکر رفتہ رفتہ تمام اطراف و ملحقات پر قابض ہوگئي -

اس سلجوقي خاندان کا دارالحکومۃ ہمیشہ قونیہ رہا اور اکثر پادشاہ علم پرور اور علما دوست ہوے - وہ گو تاتاري النسل تھے جنکا کام وحشت و جہل کے سوا کچھہ نہ تھا ' مگر اسلام نے انکے خواص قومي کو بدل دیا تھا - اور قوموں اور جماعتوں کي قلب ماہیت کردینا اسکي تعلیمات کا اصلي جوہر ہے - موجودہ دولت عثمانیہ کي بنیاد بھي وھیں پڑي ' اور گویا وہ اسي خاندان کي بلا فصل جانشین ہوئي - اسلیے قونیہ اور اسکے آثار دولت عثمانیہ میں ایک خاص تاریخي اثر رکھتے ہیں -

اسي زمانے میں خان تاتار منکو خان نے اپنا ایک امیر ایشیاے کوچک بھي بھیجا اور وہ اکثر شہروں پر قابض ہوگیا - یہ حالت دیکھکر علاء الدین کیقباد مضطرب الحال ہوا ' اور ہر طرف سے مجبور ہوکر قصد کیا کہ تاتاري دارالحکومۃ میں پہنچے ' اور خاص تاتار کو اپني اطاعت کا یقین دلاکر اپني حکومت کي حفاظت کا پروانہ لے آے -

چنانچہ وہ تحفہ تحائف لیکر روانہ ہوا - لیکن قبل اسکے کہ قراقرم تک پہنچے ' راہ ھي میں پیام اجل آ پہنچا اور اسکے ساتھي قونیہ واپس آگئے -

(مـولانا روم)

حضرۃ مولانا روم کا سال وفات ۶۷۰ ہے - وہ علاء الدین کیقباد کے عہد سے پہلے قونیہ آے ' اور غیاث الدین کیخسرو بن رکن الدین قلیج ا. الں کے عہد تک زندہ رہے - علاء الدین کے بعد اسکا بھائي عزالدین تخت نشین ہوا - عزالدین کے بعد رکن الدین قلیج

برلن کے عجائب خانوں کی گیلریوں کا سب سے بڑا حصہ قسطنطنیہ کے " عتیق خانہ " میں نظر آتا -

(آثار و تمدن اسلامي)

تمدن قدیم سے قطع نظر' خود عہد اسلامی کے جو آثار قدیمہ جابجا مملکت عثمانیہ میں موجود ہیں' علی الخصوص اواخر عہد عباسیہ سے لیکر دور اخیرۂ اسلامیہ تک کے آثار و نوادار' اگر صرف أنہی کے جمع و تحقیق کی کوشش کی گئی ہوتی' تو آج تاریخ اسلام کے بہت سے غیر معلوم سلسلے مکمل ہوجاتے - لیکن وہ صرف تلوار ھي کي دوست رهي' کیونکہ اسنے اپنے دشمنوں کو کبھي بھي تلوار کے بغیر نہ دیکھا - افسوس کہ اس ایک ھی رفیق نے بھی اسکے ساتھہ حق رفاقت ادا نہ کیا !

(عثماني دار الاثار)

انقلاب دستوري کے بعد جو مختلف علمي صیغے نئے کھولے گئے تھے' ان میں ایک خاص صیغہ اس غرض سے بھي قائم ہوا تھا

جامع مسجد سلطان علاء الدین کیقباد کے ایک برج کا کتبہ

کہ عثماني ممالک کے بقیہ آثار و نوادر کی تفتیش کرے' اور انکے متعلق سالانہ رپورٹیں مرتب کرتا رہے - لیکن بدقسمتی سے اسکے بعد ھی یورپ کے حملوں کا سلسلہ شروع ہوگیا' اور دولت و ملک کی تمام قوت جنگ طرابلس اور بلقان کی نا کامیوں کی نذر ہوگئی -

بربادیوں اور تباہیوں کے بعد اب امن و فرصت کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے جو نہیں معلوم کتنی عمر لیکر آیا ہے - تاہم کام کرنے والے اپنی ہوشیاري اور مستعدي کا ثبوت برابر دے رہے ہیں - صرف یہی نہیں ہے کہ " رشادیہ " اور " عثمان اول " تعجب انگیز آمادگي سے خریدا گیا ہے' بلکہ علمی صیغے بھی نہایت تعجب انگیز سرعت سے ترقی کررہے ہیں !

حال میں عثمانی تفتیش آثار عتیقہ کے صیغے نے ایشیاے کوچک کی بہت سی تاریخي اشیا کا پتہ لگایا ہے اور انکے حالات و نتائج مرتب ہو رہے ہیں - اسی سلسلے میں مشہور تاریخي مقام " قونیہ " کے آثار اسلامیہ ہیں - علی الخصوص حضرت مولانا

جلال الدین رومی صاحب مثنوي معنوي کی خانقاہ اور اسکے آثار-

(اجمال تاریخي)

قونیہ ایشیاے کوچک کا ایک مشہور صدر مقام اور تاریخی حیثیت سے کئی اسلامی حکومتوں کا دارالحکومت ہے - تمدن اسلامی کے عہد متوسط کے متعدد صاحبان علم و کمال اسکی خاک سے اُتھے' اور تقریباً ہر علم میں اپنی بیش بہا خدمات یاد گار چھوڑیں -

مگر ان سب میں جو شہرت حضرت مولانا روم کو انکی مثنوي کي وجہ سے ہولي' وہ کسي کو نہولي - " روم " کي نسبت سے وہ اسی لیے مشہور ہیں کہ قونیہ میں چلے آے اور مقیم ہوگئے - ایشیاء کوچک کا یہ حصہ بلاد اسلامیہ میں روم کے لقب سے پکارا جاتا تھا -

(دولۃ سلجوقیہ)

چوتھی صدي هجري میں جبکہ بغداد کا سیاسی مرکز ضعیف ہوگیا' تو جیسا کہ عام قاعدہ ہے' تمام بلاد اسلامیہ میں نئی نئی حکومتیں قائم ہونے لگیں' اور بعینہ وہی حال ہوگیا جو سترہویں صدي عیسوي میں دہلی کے ضعف سے ہندوستان کا ہوگیا تھا - ہر شخص جو تلوار کے قبضے کو مضبوطی سے پکڑ سکتا تھا' حکومت کے ولولے اور فرمانروائی کی امنگیں لیکر اُٹھتا' اور خلافۃ بغداد کا ایک رسمی تعلق و اعتراف قائم رکھکر اپني نئی حکومت جمالیتا -

ان حکومتوں میں سب سے زیادہ قوي اور متمدن حکومت' خاندان آل سلجوق کا سلسلہ تھا -

ایک تاتاري خاندان اپنی حکومت سے ناراض ہوکر بخارا چلا آیا اور مسلمان ہوگیا - اسکے مورث اعلی کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا اپنی جماعت کا سردار ہوا - یہ وقت تاتاریوں کے ظہور اور آہستہ آہستہ عروج کا تھا - تمام سرحدي ممالک انکي تاخت و تاراج کا جولانگاہ تھے - یہ تاتاري نو مسلم خاندان انکے حملوں کا جواب دینے لگا' اور اس طرح ایک جنگی جماعت طیار ہوگئی

الحرية في الاسلام

حریت اور حیات اسلامی

قرآن حکیم کی تصریحات

(۲)

(محبت باطل)

دنیا میں محبت باطل سے بڑھکر پاے حق کوش کیلیے کوئی سخت زنجیر نہیں کہ "حبك الشي يعمي و يصم" (حدیث صحیح) محبت باطل قبول حق سے آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا کردیتی ہے - ہم اپنے نفس کو محبوب رکھتے ہیں اسلیے ہم اپنے نفس کے مقابلہ میں شہادت حق سے عاجز ہیں - ہم عزیز و اقارب سے محبت باطل رکھتے ہیں اسلیے ہم اونکے خلاف حق کیلیے گواہی دینے پر آمادہ نہیں ہوتے حالانکہ اُس شاہد حقیقی کا فرمان ہے :

واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی (انعام) — جب بولو انصاف کی بات بولو اگرچہ تمہارے کسی عزیز کے مخالف ہی کیوں نہو -

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین (نساء) — مسلمانو ! اپنے نفس کے مقابلہ میں، اپنے ماں باپ کے مقابلہ میں، اور اپنے اعزہ و اقارب کے مقابلہ میں بھی انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو اور خدا کے گواہ بنے رہو -

اسلیے سرگروہ احرار اور سرخیل قائلین حق وہ ہے جو اس راہ میں اثر محبت سے مسحور نہیں، جو ان علائق ظاہری سے آزاد ہے، جو اپنے نفس سے بھی حق کیلیے اسیطرح انتقام لیتا ہے جسطرح اپنے دشمن سے - جو اپنا سر حق کے سامنے اوسیطرح جھکا دیتا ہے، جسطرح وہ غیر کا سر جھکا ہوا دیکھنا چاہتا ہے - کتنے انسان ہیں جو جادۂ حق گوئی میں خطرات و شدائد سے نہیں ڈرتے ؟ اور کتنے ہیں جو آزادی حق کیلیے اپنی جان فدیہ میں دینے کیلیے طیار ہیں، لیکن اس آیت پاک نے صدق پسندی اور حریت پرستی کی جو راہ قرار دیدی ہے اوسپر چلتے ہوے اکثر پاؤں کانپ گئے ہیں اور اکثر دل بیٹھ گئے ہیں، فان ذلک هو البلاء المبین، کیونکہ یہ سب سے بڑی آزمایش ہے - اس آزمائش میں جو پورے اُترے اور اس امتحان میں کامیاب ہو، وہی میدان حریت کا شہسوار اور معرکۂ حق و صداقت کا فاتح ہے :

رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه (احزاب) — یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا سے جو عہد کیا تھا اوسپر پورے اُترے -

(خوف)

ہم غیر سے ڈرتے ہیں اور ڈرکر حق کی گواہی سے باز آجاتے ہیں، حالانکہ ایک ہی ہے جس سے ڈرنا چاہیے - کیا ہمارا یہ اعتقاد نہیں کہ دنیا کی ہر چیز جس سے ہم ڈرتے ہیں خدا کی مخلوق ہے ؟ دلوں کی عنان حکومت صرف ایک کے ہاتھہ میں ہے هو القاهر فوق عباده اور وہ جدھر چاھتا ہے اوسکو پھیر دیتا ہے یقلب کیف یشاء ؟ پھر کیوں ہمارے دل اپنے ہی جیسی بے بس اور بے اختیار مخلوقوں سے ڈرجاتے ہیں ؟ ہم مصائب سے ڈرتے ہیں لیکن کیا ہمارا یہ اعتقاد نہیں کہ ما اصاب من مصیبة الا باذن الله (تغابن) ہر مصیبت خدا ہی کے حکم سے آتی ہے ؟ ہم موت سے ڈرتے ہیں پھر کیا ہمارا یہ ایمان نہیں کہ :

اذا جاء اجلهم لا یستقدمون ولا یستاخرون — جب موت آتی ہے تو نہ آگے بڑھ سکتے ہیں نہ پیچھے ؟

اور جو راہ صداقت پرستی میں مرجاتے ہیں، وہ مرتے کب ہیں ؟ وہ تو فانی زندگی چھوڑ کر دائمی زندگی حاصل کرلیتے ہیں - کیا تم اسکو مرنا کہتے ہو ؟ نہیں :

لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل هم احیاء (بقرہ) — شہداے راہ خدا کو مردہ نہ کہو - وہ تو زندہ ہیں !

وہ دنیا میں بھی زندہ ہیں - قوم اونکے نام کا ادب کرتی ہے، دنیا زبان احترام سے اونکا نام لیتی ہے، تاریخ اونکے نام کو بقاے دوام بخشتی ہے - وہ نہ صرف خود ہی زندہ ہیں بلکہ اونکا مسیحانہ کارنامہ دوسروں کو بھی زندہ کرتا ہے (باذن الله) قوم اونکے مرنے سے جیتی ہے - ملک اونکی موت سے زندگی حاصل کرتا ہے کیونکہ :

یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی (انعام) — خدا مردہ شے سے زندہ شے اور زندہ شے سے مردہ شے کو پیدا کرتا ہے -

اتخشی الناس والله احق ان تخشاہ (احزاب) — (پھر) کیا انسانوں سے ڈرتے ہو ؟ حالانکہ سب سے زیادہ خدا کو اسکا حق حاصل ہے کہ اُس سے تم ڈرو !

ومن یعمل من الصالحات وهو مومن فلا یخاف ظلما ولا هضما (طه) — اور جو نیکوکار اور با ایمان ہے اوسکو کسی ظلم و نا انصافی سے ڈرنا نہ چاہیے -

(طمع)

سالک راہ حریت و صداقت کے پاؤں میں اُسکے دشمن لوہے کی زنجیریں ڈالدیتے ہیں تا کہ وہ آیندہ کے منازل طے نکرسکے، لیکن اکثر ایسا یہ زنجیر لوہے کی جگہ سونے کی بھی ہوتی ہے - وہ اس طلسمی زنجیر کو دیکھکر راہ و رسم منزل صداقت پرستی سے بیخبر ہو جاتا ہے، اسکے لیے دوڑتا ہے اور مسکراتا ہوا خود دشمن کے ہاتھہ سے لیکر اپنے پاؤں میں ڈال لیتا ہے - یہ طلسمی زنجیر کیا ہے ؟ امید زر اور طمع جاہ !

لیکن آہ ! کس قدر دنی الوجود اور کم ظرف ہے وہ انسان، جو صرف حب مال اور الفت زر کیلیے خدا کی محبت کو ٹھکرادیتا ہے، اور ایک فانی شے کیلیے حق و صداقت کی باقی اور لازوال دولت کو ہمیشہ کیلیے کھو دیتا ہے ! وہ چاندی سونے کے سکوں

ارسلان' اور اسکے بعد غیاث الدین - گویا انھوں نے تخت قونیہ کے پانچ حکمرانوں کا زمانہ پایا -

(خـانقـاہ مولویہ)

مثل دیگر سلاسل تصوف کے ایک سلسلۂ "مولویہ" بھی ہے جو مولانا روم کی طرف منسوب ہے اور ابتک اسکا مرکز ارشاد خانقاہ مولویہ ہے - بلاد روم و ایشیاء کوچک میں اس طریقہ کے ارادتمند ہزارہا مسلمان ہیں - خود قسطنطنیہ میں مولویہ درویشوں کا رقص کناں ذکر تکیۂ مولویہ میں ہوا کرتا ہے اور یورپین سیاحوں نے ہمیشہ تعجب و شوق سے اسکا ذکر کیا ہے -

خانقاہ مولویہ قونیہ کی بہت بڑی تاریخی عمارت ہے جسمیں حضرت مولانا روم کا خاندان ابتک سجادہ نشین چلا آتا ہے - مولانا کے مزار کے علاوہ اسمیں ایک بہت بڑی مسجد بھی ہے جو علاء الدین کیقباد نے بنائی تھی' اور اپنی وسعت اور طرز عمارت کے لحاظ سے ایک مخصوص شکل کا اثر تاریخی ہے -

(آثـار قونیـہ)

حال میں قونیہ کے جن آثار پر توجہ کی گئی ہے' انمیں سب سے زیادہ قیمتی شے ایک طلائی شمعدان ہے جسے سلطان علاء الدین کیقباد نے بنایا تھا اور جامع علاء الدین میں ابتک موجود ہے -

اسکی شکل اسکی تصویر سے معلوم ہو جائیگی - وہ بالکل مرصع اور منقش ہے اور اسقدر نازک اور باریک نقش و نگار کیا گیا ہے کہ موجودہ زمانے کی بہترے صناعی بھی اسکے آگے ہیچ نظر آتی ہے - اسکے چاروں طرف مجوف حرفوں میں سلطان کا نام اور دعائیہ فقرے کندہ ہیں' اور انسے جسقدر جگہ بچی ہے' اسمیں طرح طرح کے بیل بوٹے کھود کر بنائے گئے ہیں -

اسی طرح اوپر کے درجہ پر جو خاص شمع کی نشست کی جگہ ہے' ابھرے ہوئے نقش و نگار ہیں' اور درمیانی گردن پر دونوں طرف خط کوفی میں مقدس اسماء کے دوائرے منقش ہیں -

(مولانا کا سجادہ)

دوسرا تاریخی اثر' مولانا روم کا وہ سجادہ ہے جو آنکی درگاہ میں ابتک موجود ہے' اور جو یکسر آیات و سور کـلام اللہ اور اسماء متبرکہ سے منقش و مخطوط ہے -

اسکا عکس بھی شائع کیا جاتا ہے - فی الحقیقت یہ فن پارچہ بافی کی اعلی ترین صنعت کا ایسا نمونہ ہے جسکی نظیر شاید دوسری نہیں ملیگی -

یہ خطوط و حروف جو اسمیں نظر آتے ہیں' در اصل اسکی بناوٹ میں مختلف رنگ کے ابریشم اور اون کی آمیزش سے بنے گئے ہیں - اسطـرح کی بناوٹ تو ایک عام بات ہے لیکن جیسا اعلی ترین خط نسخ و ثلث مع حرفوں کے دوائر اور انکے نازک نوک و پلـک کے قائـم رکھا گیا ہے' وہ اس فن کی نہایت تعجب خیز صنعت ہے' اور جس عہد میں یہ کام ہوتا تھا یقیناً اس صناعی کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ عہد تھا -

غور سے دیکھیے - اسکے چاروں طـرف سورۂ فتح کی ابتـدائی آیات ہیں - درمیـان میں اسماء متبرکـہ کے دوائر ہیں - انسے بنی ہـوئی جدولوں کے انـدر پوری سورۂ فاتحہ لکھی ہوئی ہے - کاغذ اور وصلی پر بھی ایسا اعلی ترین خـط نسـخ و ثلـث ہر خوشنویس نہیں لکھہ سکتا - چہ جائیکہ کپڑے کے اندر بنا جاے ؟

(جامع سلطان علاء الدین)

سلطـان علاء الـدین تخت نشین ہوتے ہی فتنـۂ تاتار میں مبتلا ہو گیا - تعجب ہے کہ ایـک بہـت بـڑی عظیم الشان مسجد کے بنانے کا اسے کب وقت ملا ؟ بہر حال یہ مسجد اپنـی پوری شـان و شـوکت کے ساتھہ ابتک موجود ہے' اور عربی و ایرانی طرز عمـارت کی ممزوج خصوصیـات کا ایـک عجیب و غریب نمونہ ہے !

سلطان علاء الدین کا طلائی شمعدان جو جامع قونیہ کے آثار عتیقہ میں ابتک محفوظ ہے - (سنہ ۶۵۳ ہجری)

اسکے گنبد نصف دائرہ کے بالکل ایرانی طرز کے ہیں' لیکن محرابیں اور منارے عربی طرز کے بنائے گئے ہیں - ایک سب سے بڑا برج جو صدر دروازے پر ہے' اسپر منارۂ قطب دھلی کی طرح ابھرے ہوے حرفوں میں کتبے کندہ ہیں - انسے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۶۵۳ ہجری میں (کہ یہی اسکا سال جانشینی ہے) سلطان علاء الدین کیقباد کے حکم سے تعمیر ہوا -

چنانچہ ایک جانب کے کتبے کا عکس لیا گیا ہے جسکی نقل ہم بھی شائع کرتے ہیں - ایک لفظ نہیں پڑھا جاتا - باقی عبارت حسب ذیل ہے :

" بنی ھذا البرج و...... با مر السلطان العظیم علاؤ الدین الدنیا والدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو ناصر امیر المومنین "

[البقیۃ تتلی]

(خلاصۂ مطالب)

ان تمام مباحث کا نتیجه یه ہے که ہر حقیقی مسلم کا وجود دنیا میں حق کي شہادت اور حریت کا نمونه ہے - نه تو ناجائز حسن اعتقاد اوسکي عقل صداقت شعار کو سلب کرسکتا ہے نه محبت اوسکو حق گوئي سے اندھا اور بہرا بنا سکتي ہے - نه خوف جان و مال اوسکو حق سے باز رکھه سکتا ہے ' اور نه حرص و طمع اور حب زر و جاہ کے سحر سے مسحور ہوکر منکر صداقت ہوسکتا ہے - نه هي کسیکي عداوت و دشمنی سلوک راہ حق میں اوسکے لیے زنجیر پا ہوسکتي ہے - وہ حق کا شیدا ہے اور حق کا طالب - وہ حریت کا دلدادہ اور حریت کا جویاں ہے - وہ ہر جگه' جہاں اوسکو پاسکتا ہے اوسکے لیے جاتا ہے - اور جس طرح وہ مطلوب حقیقي اوسکو ملسکتا ہے اوسکے لیے کوشاں ہوتا ہے - ایک مسلم کي شان یه ہے که اوسکو ہمیشه باطل سے نفرت اور حق کي جستجو رہتی ہے - دنیا میں اسکي متاع مطلوب اور معشوق اصلي سچائي اور حق کے سوا اور کوئي نہیں ہے !

اگر آج ہم حقیقی طور سے مسلم ہوں' حق کے طالب ہوں حریت کے دلدادہ ہوں - حق کیلیے اور اداے شہادت کیلیے جو ہر مسلم کے وجود کا مقصد ہے ' نه تو ہم دوستوں کي محبت کي پروا کریں اور نه جبابرۂ حکومت کے جبروت وجلال سے مرعوب ہوں - نفاق کا ہم میں وجود نه ہو - طمع و خوف ہماري استقامت کو متزلزل نه کرسکے تو حسب وعدۂ الہی اسکا نتیجه یه ہوگا که ہمارے تمام اعمال صالح اور ہمارے تمام گناہ مغفور ہونگے -

یا ایہاالذین آمنوا اتقوالله مسلمانو! خدا سے ڈرو اور سچي بات وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم کہو' تا که خدا تمہارے اعمال کو صالح اعمالکم و یغفرلکم ذنوبکم کردے اور تمہارے گناہ بخشدے !
(۳۳ - ۷)

پـــریس نـــوت

بجاے چھاپه سنگي (لیتھوگراف) ٹائپ استعمال کرنیکا مسئله عرصه سے سرکار عالي (ہزهائنس) نظام گورنمنٹ کے زیر غور مگر چونکه نستعلیق ٹائپ کے اعلی درجه کے نمونے دستیاب ہوے ' لہذا اس خصوص میں کوئي کارروائي نہوسکي - میں چند اولو العزم کمپنیوں نے عمدہ نستعلیق ٹائپ دکیے ہیں ' اور خاص وضع کے ٹائپ ڈھالنے پر بھي آمادہ ہیں - سرکار عالي نے ایک کمیٹي زیر صدارت معتمد صاحب کوتوالي و امور عامه (ایجوکیشنل سیکرٹري) قائم کي موجودہ نستعلیق ٹائپ کے نمونوں کے حسن و قبح و دیگر مسائل کے متعلق تفصیلي تحقیقات کرکے رپورٹ پیش -

چونکه یه ایک ایسا مسئله ہے جسمیں زبان اردو کے تمام بہي ان کو دلچسپي ہے ' اس لیے کمیٹي نہایت خوشي سے ان کي آراء پر غور کریگي جنہیں اس مسئله پر غور کرنیکا اتفاق - ٹائپ کے فروخت کرنے اور بنانے والے اور ٹائپ ڈھالنے کي بنانے والے بھي اپنے ٹائپ کے نمونے وغیرہ بھیجسکتے ہیں -

بشیر احمد مددگار معتمد

الهلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرہٹي ہفته وار میں الهلال پہلا رساله ہے ' جو باوجود ہفته وار ہونے کے اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو ایجنسي کي بھیجیے -

وَدَقَائِقُ وَحَقَائِقُ

نفس انسانی کا ناقابل پیمایش عمق

(مترجم از نوالیم)

(۲)

(تخلیق مخفي)

تخلیق مخفي Sublimnal creation سب سے زیادہ ثابت ہے کیونکه ہم میں ہر شخص ہر شب کو اس کا ثبوت دیتا ہے - وہ عالم خواب میں ایک ناول یا ڈراما نویس بنجاتا ہے اور ایسے ایسے حالات تراشتا ہے جو بیداري کي حالت میں نفس کو بالکل نئے معلوم ہوتے ہیں اور ہمارے تجربه کے لحاظ سے بالکل انوکھے ہوتے ہیں !

اسکي تصدیق اسکاٹ بھی کریگا جس نے برائڈ آف لیمرمور (Bride of Lammermoor) اپنے مرض اور دماغ کي غیر معمولي حالت میں لکھوائي ' اور جب یه قصه کتاب میں پڑھا تو اس کا بڑا حصه اسے بالکل نیا معلوم ہوا !

اگر دعوے کي اس سے بلند تر سطح پر قدم رکھنا ہو تو بلا خوف رد کہا جاسکتا ہے که ذہن کے تمام اعمال اور تخلیقات انہي مخفي چشموں سے جوش زن ہوتے ہیں - یه چیزیں خیالات کے اخذ سے پیدا نہیں ہوتیں - معلوم ہوتا ہے که اسکا طریقه اس قوۃ کے طریقه سے بالکل مختلف ہے جو دانسته سونچتی اور دلائل قائم کرتي ہے - یہاں عمل سے زیادہ انتظار ہوتا ہے - گیٹے (Goethe) کہتا ہے که " گویا سب کچھه دیا هي گیا ہے (Alles ist als wie ge schenkt) اور الہام " دہلیز " کے نیچے سے آتا ہے - بہت سے اجلۂ اہل قلم گیٹے کے مقولے کي تائید کرتے ہیں -

چنانچه اسبین (Isbeen) نے سخت بخار کي حالت میں تین ہفته کے اندر برینڈ (Brand) لکھي - وہ نیم خوابي کے عالم میں اپنے بستر مرض سے ان سطروں کے لکھنے کے لیے ہاتھه بڑھایا کرتا تھا جو ہنگامه محشر بپا کرتي ہوئي اسکے نفس کي سطح تک آجاتي تہیں - شیرلٹ برونٹے (Charlotte Bronte) کي یه حالت تھي که وہ پہلے تو چند دنوں تک نہایت آزادي سے لکھتي تھي ' مگر اسکے بعد تحریر ملتوي ہو جاتي تھي اور ہفتوں تک دوبارہ جاري ہونے کا نام نہیں لیتي -

اسکے بعد پھر کوہ آتش فشاں پھٹتا تھا اور وہ نہایت جوش و خروش کے ساتھه لکھنا شروع کرتي تھي - یہانتک که وہ کثرت محنت کي وجه سے آخر بیمار پڑ جاتي تھي - اس نے " ایمیلیز ویتھرنگ ھائٹس " (Emilys wuthiring Hhieghts) میں جہاں یه بحث کي ہے که ہیتھکلف (Heathcliff) کے سے کریکٹر کا پیدا کرنا بجا ہے' وہاں وہ اپني بہترین زبان میں اس واقعه کو یوں بیان کرتي ہے :

" مگر اسکو میں جانتي ہوں جو انشا پرداز که قوت تخلیق رکھتا ہے - اسکے پاس ایک ایسي شے ہوتي ہے جس کا وہ ہمیشه مالک نہیں ہوتا - جو بسا اوقات نہایت عجیب و غریب طور پر چاہتي ہے اور اپنے لیے کام کرتي ہے - وہ قواعد بنا سکتا ہے ' اصول وضع کرسکتا ہے ' شاید سالہا سال تک انکي محکومي میں پڑا بھي رہے ' لیکن پھر ایک وقت آتا ہے جب یه قوت بغاوت کي اطلاع کے بغیر وادیوں کي جتی ہوئي زمین میں ہیفکا یا سراوں پھیرنے یا ہل میں جتنے کو قبول نہیں کرتي - جبکه یه شہر کے مجمع پر خنده

کو اگر خدا کیلیے اور اسکی سچائی کیلیے کھو دے تو خدا اُسے سچائی کے ساتھہ واپس دلا سکتا ہے ' پر جس خدا کی محبت کو دولت کیلیے کھو تا ہے ' وہ تو اسے دولت نہیں دلا سکتی ؟ پھر انسانیت کیلیے کیسی درد انگیز موت ہے کہ انسان آسمان کی سب سے بڑی عزت کو زمین کی سب سے زیادہ حقیر شے کیلیے کھودے ؟

وہ دولت اور دولت کے کرشمے جس سے طمع کی لعنت اور لالچ کی پھنکار نکلتی ہے ' کیا ہے ؟ کیا انسان کی عمر کو بڑھا دینے والی اور عیش حیات کو موت کے ڈر سے بے پروا کر دینے والی ہے ؟ کیا وہ زندگی کی تمام مصیبتوں کا علاج اور انسان کی تمام راحت جوئیوں کا وسیلہ ہے ؟ نہیں ! ان میں سے کوئی بات بھی اسمیں نہیں ہے - چاندی اور سونے کے محل سراؤں میں رہنے والے بھی اسی طرح موت کے پنجہ میں گرفتار ' مصائب حیات کے ہجوم سے محصور ' تکلیف اور دکھہ کے حملوں سے زخمی ' اور تڑپ اور بے چینی کی چیخوں سے الم ناک دیکھے جاتے ہیں ' جیسا کہ ایک فقیر و مفلس فاقہ مست ' یا ایک پتوں کے جھونپڑے میں بیماری کے دن کاٹنے والا محتاج و بیکس مسکین !

پھر کیا ہے جسکے لیے حق کی عزت کو برباد ' اور خدا کی صداقت کو ذلیل کیا جاتا ہے ؟ وہ کونسی ایسی طاقت ہے جو خدا کو چھوڑ کر ہم حاصل کرلینگے ؟ روپیہ نہ تو ہمیں زمین کی رسوائی سے بچا سکتا ہے اور نہ آسمان کی لعنت سے ' مگر حب زر سے فرض صداقت کی خیانت ہمیں دونوں جہانوں میں عذاب دیسکتی ہے -

کتنے بڑے بڑے [illegible] پر ہیبت فاتح ' عظیم الشان سپہ سالار ' نامور محب وطن ' اور محبوب القلوب و ملت پرست انسان ہیں ' جنکے حق پرستانہ عزائم کی استقامت کو اسی لعنت طمع نے ڈگمگا دیا - انھوں نے اپنے ملک ' اپنی قوم ' اپنی فوج ' اور در اصل اپنے خدا اور اُسکی صداقت سے غداری کی ' اور دشمنوں کیلیے دوستوں کو ' غیروں کیلیے اپنوں کو ' ظالموں کیلیے مظلوموں کو ' بے رحم فاتحوں کیلیے بیکس مفتوحوں کو ' اور شیطان کے تخت کی زیب و زینت کیلیے خداے رحمان کے دربار اجلال کی عزت و عظمت کو چھوڑ دیا ! تاریخ کے صفحات ہمیشہ سے اسی درد کے ماتمی ہیں - قوموں اور ملکوں کی داستانیں ہمیشہ اسی ناپاک سرگذشت پر خوں کے آنسو بہاتی ہیں ' اور دولت پرستی کی ملعون نسل آغاز عالم سے ناصیۂ انسانیت کیلیے سب سے بڑا بے عزتی کا داغ رہی ہے !

فی الحقیقت راہ حق پرستی کی سب سے بڑی آزمایش چاندی کی چمک اور سونے کی سرخی ہی میں ہے ' اور اگر اس منزل پر خطر سے تم گزر گئے تو پھر تمھاری ہمت بے پروا اور تمھارا عزم ہمیشہ کیلیے بے خوف ہے - یہی طمع کا خبیث دیو ہے جسکا پنجہ بڑا ہی زبردست اور جسکی پکڑ قلب انسانی کیلیے بڑی ہی مضبوط ہوتی ہے - اسی نے فرزندان ملت سے غیروں کے آگے مخبری کرائی ہے - یہی پکڑ پکڑ کے ابناے وطن کو لے گیا ہے ' اور غیروں کے قدموں پر اخلاق کی ناپاکی اور جذبات کی کثافت کے کیچڑ میں گرا دیا ہے ' تاکہ اپنے وطن ' اپنی سرزمین ' اپنے مذہب ' اپنی قوم ' اور اپنے بھائیوں کے خلاف جاسوسی کریں ! اسی نے بڑے بڑے مدعیان خدمت ملک و ملت کی برسوں کی کمائی ایک آن کے اندر ضائع کردی ہے ' اور انہیں چار پایوں کی طرح گرا دیا ہے تاکہ برسوں کی سچائی کو ایک لمحہ کی طمع پر قربان کردیں - آہ ! یہی انسانیت کیلیے وہ روح خبیث ہے جو بڑے بڑے پاک جسموں ' بڑی بڑی مقدس صورتوں ' بڑے بڑے پر از علم و عمل دلوں کے اندر حلول کرگئی ہے ' اور فرشتہ سیرتوں نے شیطانوں کے ' اور ملکوتی صفات ہستیوں نے خونخوار عفریتوں کے سے کام کیے ہیں !

وہ مقدس عالم جو کتب فقہ کو حیلہ تراشیوں کیلیے الٹتا ہے ' وہ مفتی شریعت جو جرائم و معاصی کو جائز بنا دینے کیلیے ابلیسانہ فکر و غور کے ساتھہ نئی نئی پرفریب تاویلیں سوچتا ہے ' وہ واعظ جو سامعین کے آگے ان تعلیمات کے پیش کرنے سے گریز کرتا ہے جو انکے اعمال سیئہ کی مخالف ہیں ' وہ صاحب قلم جو اپنی حق پرستانہ سختی کو نفاق آمیز نرمی سے ' اور حریت خواہانہ جہاد حق کو زمزمۂ صلح باطل سے بدلدیتا ہے ' آخر کس سحر و افسوں سے مسحور اور کس دام سخت کا شکار ہے ؟ کونسا جادو ہے جو اسپر چل گیا ہے ' اور خدا سے روٹھہ کر شیطان کے تخت کے آگے سجدہ کرنا چاہتا ہے ؟ کونسی قوت ہے جسکے آگے شریعت کے احکام ' ضمیر کا فتوا ' اور حق کا الہام بیکار ہوگیا ہے ؟

آہ ! کوئی نہیں مگر طمع کا افسوں باطل ' اور کچھہ نہیں مگر زرپرستی ' حب مال ' جاہ طلبی ' کا عمل السحر : اولئک الذین یلعنهم الله و یلعنهم اللاعنون !

من کان یرید العاجلۃ عجلنا له فیها ما نشاء لمن نرید ' ثم جعلنا له جهنم یصلها مذموماً مدحوراً (اسرائیل)	جو دنیا کے خیر عاجل کا طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں اسی دنیا میں دیدیتے ہیں ' مگر آخر کار اوسکے لیے جہنم ہی ہے جسمیں وہ حقیر و ذلیل ہوکر رہیگا !

(عداوت)

لیکن یاد رہے کہ جسطرح محبت آنکھوں کو بصارت حق سے اندھا اور شنوائی صداقت سے بہرا کردیتی ہے ' بالکل اوسیطرح عداوت بھی آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا بنا دیتی ہے - صداقت کی روشنی نظر آتی ہے لیکن وہ نہیں دیکھتا ' حق کی آوازیں بلند ہوتی ہیں لیکن وہ نہیں سنتا ' کیونکہ عداوت نہیں چاہتی کہ انسان غیر کی صداقت و حقیقت کا اعتراف کرے - سفر حریت کی ایک پرخطر اور دشوار گذار منزل یہ بھی ہے جسکو صرف وہی قطع کرسکتا ہے جو اس میدان کا مرد اور اس معرکہ کا بہادر ہے - اگر انسان کیلیے یہ دشوار ہے کہ اپنی غلطی اور انحراف عن الحق کا اعتراف کرے ' تو یہ دشوار تر ہے کہ اپنے دشمن کی سچی رائے اور سچے عمل کا اپنے دست و زبان سے اقرار کرے -

لیکن مسلم و مومن زندگی کے فرائض حریت کی ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ اگر انصاف و عدل اور حق و صداقت اوسکے سب سے بڑے دشمن کے پاس بھی ہو ' جب بھی اوس روح ایمان کیلیے جو اوسکے ساتھہ ہے ' اپنا سر نیاز اوسکے آگے جھکادے کہ " در مع الحق کیفما دار " :

یا ایها الذین آمنو کونوا قوامین لله شهداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا - اعدلوا هو اقرب للتقوی - ان الله خبیر بما تعملون (المائدہ)	مسلمانو ! خدا کیلیے آمادہ اور حق کیلیے گواہ رہو ! دیکھو کسی قوم کی عداوت و دشمنی تمکو حق و عدل سے کہیں باز نہ رکھے - حق و عدل سے کام لو کہ وہ تقوی سے قریب تر ہے اور خدا تمھارے اعمال سے خوب واقف ہے -

کیا اسکے بعد بھی کسی مسلمان کو عداوت و کینہ پروری اعتراف حق سے باز رکھہ سکتی ہے ؟ اگر رکھہ سکتی ہے تو وہ خصائص و امتیازات اسلام سے محروم ہے -

ہے - " ایک " " کلی " ہے اور " کلی " " ایـک " - ممکن ہے کہ کہا جاے ' یہ ایک ایسا نتیجہ ہے جسکا مبنی خیال اور جسکا وجود صرف ذہن میں ہے ' مگر اسکے برعکس حالت یہ ہے کہ یہ بالکـل عملي شے ہے ' کیونکہ اسے اعمال انسانیہ سے بہت بڑا تعلق ہے -

دیکھو ! ہم اپنے بھائی اور بہنوں کا کیسا درد رکھتے ہیں ؟ کیا انکے دوش بدوش نہیں کھڑے رہتے کہ خاندان کا فائدہ ایک عام فائدہ ہے ' اور اسکے لیے کیا ہم میں سے ہر شخص کو اس کار زار ہستي میں جنگ نہیں کرنا چاہیے ؟ دیکھو ' کسیقدر توسع کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ افراد کي بہبودي خاندان کي بہبودي کے ساتھہ وابستہ ہے ' اور جو ایک جزو کے لیے بہتر ہے وہي دوسرے اجزاء کے لیے بھي بہتر ہے ؟ پس اب غور کرو کہ کیا سے کیا ہوجاے اگـر سب لوگ یا کم از کم متمدن اور تعلیم یافتہ آدمي سمجھنے لگیں کہ انسانیت ایک بڑا خاندان ہے اور فوائد کے لحاظ سے نیز اصلیت و حقیقت کے لحاظ سے " ایک " هي ہے - جو فرق ہمیں نظر آتا ہے وہ افـرادي نفس آگاہ کا فریب ہے - اسکا سبب صرف ہماري اصلي فطرت کا جہـل ہے - اگر واقعي ایسا ہوجاے تو کیا اس سے ایک انقلاب برپا نہ ہوجائیگا ؟ مجھے تو یقین ہے کہ جلـد یا بدیر ایسا ضرور ہوگا -

مذہب کي تعلیم اخوت ایک شریفانہ اخلاقي ترغیب تھی مگر اسکي اپیل محبت کے جذبات سے تھي - اسلیے وہ سرد مہر دماغ کے مقابلے میں بے اثر ثابت ہوئي - لیکن اب اسے علم (سائنس) سے مدد مل رهي ہے - اب علم عقیدہ اور محبت کے ہاتھہ میں ہاتھہ ڈالـکر چل رہا ہے اور مشرق میں اسکي شعاعیں پہنچنے کے لیے ایک نئي پو پھٹ رهی ہے - اب نیکی کا دور قریب هی ہے - .... اب ہمیں یہ نظر آنے لگا ہے کہ ہم " معرکہ آرا اجزاء دیمقراطي " کا ایک انبار هي نہیں ہیں بلکہ اجزاء وسیع کا ایک مجموعہ ہیں جو آپسمیں لڑتے اور ایک جسم تیار کرتے ہیں - پس جو اس جسم کے لیے اچھا یا برا ہے ' وہ اجزاء کے لیے بھی اچھا یا برا ہے - ہمارا شعار ہم جنسي اور یکجہتي ہونا چاہیے - شخصیت حد سے زیادہ تیز ہوگئي ہے - ہمیں انسانیت کو استقلال کے ساتھہ پیش نظر رکھنا چاہیے اور اسکے ایک ایک مجموعہ کو تمام کائنـات کے وسیع تر مجموعہ کے لحاظ سے مجموعہ در مجموعہ سمجھنا چاہیے -

الـــہلال :

یہ تحریر اس عظیم الشان روحاني لٹریچر کے علمي مباحث کا نمونہ ہے جو یورپ اور امریکہ کي موجودہ روحانیات (اسپیریچولیزم) کے معتقدین نے مرتب کیا ہے اور اسی لیے بجنسہ ترجمہ کردیا گیا ہے ' لیکن قارئین کرام اسکے دعاوي اور اظـہارات کی نسبت راے قائم کرنے میں جلدی نہ کریں اور اس مضمون کا انتظار کریں جو اس موضوع پر الہـلال میں نـکلنے والا ہے - اسکی تصویریں مـدت سے بنی پڑي ہیں اور بکثرت مواد سامنے ہے لیکن ابتـک لکھنے کی مہلت نہیں ملي - یہ گویا اس مضمون کا تتمہ ہوگا جو پچھلے دنوں ڈاکٹر رسـل ویلس ایـک طبیعی روحاني کے متعلق شائع ہوا تھا -

ابتدائی تعلیم

میري مونسٹوري

(۲)

- اسکے لیلیے جلد حال ملاحظۂ ہو الہلال نمبر (۱۴)

اس طریق تعلیم میں سب سے پہلے جس شے پر توجہ کي جاتي ہے ' وہ اولاً قوت لامسہ ' اور اسکے بعد قوت باصرہ و سامعہ کی ترقي ہے - اسکے لیے پہلے مختلف قسم کے کھیل بچوں کو کھلاے جاتے ہیں - اسکے بعد جو اشیاء کہ ان کھیلوں میں استعمال ہوتي ہیں ' انکی اور انکے ناموں اور عقلي صورتوں کے باہمي ربط و تعلق کي طرف بچونکي قوت انتباہ کو متوجہ کیا جاتا ہے - مثـلاً ایک استانی نے چند بچونکو بلایا کہ آؤ پانی سے کھیلیں ' اور ایک جگ میں ٹھنڈا یا گرم پانی لیکے انکے ہاتھہ پر ڈالنا شروع کردیا - اب بچے خوش ہو ہوکے نیچے طشت میں ہاتھہ دھو رہے ہیں - جب وہ پانی ختم ہوگیا تو اور منگوایا - مگر ابکي دفعہ پہلی مرتبہ کے برعکس گرم کے بدلے ٹھنڈا یا ٹھنڈے کے بدلے گرم منگوایا - ظاہر ہے کہ جب جلد پر دو متضاد کیفیتیں یکے بعد دیگرے طاري ہونگی تو قوت لامسہ میں ایک قسم کا ہیجان یا انتباہ شدید پیدا ہوگا - چنانچہ بچوں میں ایک خفیف سي حرکت پیدا ہوئي اور بعض کي زبان سے چند غیر موضوع آوازیں نکل گئیں - معلمہ نے فوراً پوچھا کہ کیا ہے ؟ وہ بچے کیا بتا سکتے ہیں جنہوں نے ابھي اپني عمر کا تیسرا سال بھي پورا نہیں کیا ہے ؟ (کیونکہ اس طریقہ تعلیم میں داخلہ کی عمر صرف ڈھائي سال ہے) اسلیے استاني نے استفہام تقریري کی صورت میں دریافت کیا کہ کیسا پانی گرم ہے ؟ بچوں نے سر ہلا دیا کہ ہاں ! پھر پوچھا کہ پہلے بھي ایسا هی تھا ؟ انہوں نے سر کے اشارے سے کہا " نہیں " یا کہا : ہاں وہ ٹھنڈا تھا -

یا مثلاً اس نے مختلف قسم کي دفتیاں (پیسٹبورڈ) لیں - بعض نرم اور لچکتي ہوئي ' بعض سخت جیسے لکڑي کا تختہ - اور یہ بچوں کو دیں کہ انہیں لچکاؤ - نرم تو لچک گئي مگر سخت نہیں لچکي - ان سے پھر کہا اور بچوں نے بار بار کوشش کي ' مگر انکي سختی انکے نرم و نازک ہاتھوں کي طاقت سے زیادہ تھي - وہ اس استاني کا منہہ دیکھنے لگے - استاني نے سمجھایا کہ پہلي دفتي نرم تھي اسلیے لچک گئي - دوسري سخت ہے - وہ تم سے نہیں لچکے گی -

(قوت باصرہ کي تربیت)

اب فرض کرو کہ قوت باصرہ کو ترقي دینا منظور ہے ' اور اسمیں بھي خصوصاً مختلف شکلوں کا باہمی امتیاز اور انکے اسماء تعلیم ' تو اسکے لیے وہ مختلف شکلوں کے لکڑي کے ٹکڑے اور انکے خانے لائیگي - یہ خانے اسطرح بنے ہوتے ہیں کہ انمیں سے ہر ایک میں وهي ٹکڑا جاسکتا ہے جسکے لیے وہ خانہ بنایا گیا ہے - وہ بچوں سے کہیگی کہ ان ٹکڑوں کو ان خانوں میں ڈالو ! کئي بچے ایک کیس میں لپٹ گئے اور انکے خانوں میں لکڑي کے ٹکڑے ڈالنا شروع کیا - جس نے اپنا ٹکڑا ٹھیک اسکے خانے میں ڈالدیا وہ تو پڑگیا ' اور جس نے دوسرے خانے میں ڈالنا چاہا اس سے نہیں پڑا -

زن ہوتی ہے اور ہنکانے والے کي آواز کے ساتھہ بے پروائي کرتي ہے - جبکہ وہ سمندر کي ریت کي رسیاں (ریت کي رسي یعني کمزور اور غیر استوار رشتہ یا رابطہ) بنانے سے انکار کرتي ہے اور بت تراشي شروع کردیتي ہے - چنانچہ تمہیں " قسمت " یا " الہامي ہادي " کي حیثیت سے ایک (Pluto) یا ایک (Jove) یا ایک (Tisiphone) یا ایک (Psyceh) یا ایک (Mermaid) یا ایک (Madonna) ملیکا - یہ کام خواہ ہیبت ناک ہو یا شاندار' ابلیسی ہو' یا قدوسي ' تمہیں انتخاب کا اختیار نہیں - تمہارے لیے صرف یہي رہگیا ہے کہ اسے خاموشی کے ساتھہ اختیار کرلو - رہے تم ' تو ایک براے نام صناع کي حیثیت سے تمہارا حصہ صرف اتنا هي ہے کہ خاموشي کے ساتھہ ان ہدایات کے اندر کام کرو جو نہ تو تم نے دیے ہیں اور نہ جنکے متعلق تم دریافت کرسکتے ہو- جو نہ تو تمہاري نماز جنازہ میں بیان کیے جائینگے اور نہ تمہارے خیال کے وقت چھپلے یا بدلے جائینگے - نتیجہ دلچسپ ہوا تو دنیا تمہاري تعریف کریگي - تم کہ تعریف کے مستحق نہیں ہو دنیا تمہاري تعریف کریگي' اور اگر نا پسند ہوا تو تم تعریف کي طرح الزام کے بھي سزا وار نہیں - دنیا الزام دیگي ! " -

اسکاٹ کي طرح اسٹیوینسن (Stevenson) بھي اسکي تائید کریگا ' جسکا بیان ہے کہ اس نے " ٹریژر آئیلینڈ " (Treasure Island) کے پندرہ باب پندرہ دن میں لکھہ ڈالے - مگر اسکے بعد یہ کارروائي رک گئي ' اور خاص اسکے الفاظ میں " میرا منھہ بالکل خالي تھا اور میرے سینے میں ٹریژر آئیلینڈ کا ایک حرف بھي نہ تھا " مگر اس جزر کے بعد پھر مد ہوا ' اور " دیکھو! وہ میرے اندر سے چھوٹي چھوٹي نالیوں کي طرح جاري ہولي " چنانچہ اس نے ہر روز ایک باب کے حساب سے کتاب پوري کر دي !

اس سلسلے میں یہ امر بھي یاد رکھنا چاھیے کہ وہ اپنے افسانوں کے خاکے (پلاٹ) خواب میں دیکھا کرتا تھا ' جیسا کہ اس نے ایکروس دي پلینس (Across the Plains) میں بیان کیا ہے -

اس قسم کے تجربے دوسرے فنوں کے میدانوں سے بھي منتخب کیے جاسکتے ہیں جہاں قوت تخلیق کام کرتي ہے- غالباً یہ فن ادب سے زیادہ موسیقي میں نظر آئیگا - مثلاً (Moz_rt) کے ذہن میں الہام کي اجنبي (کیونکہ الہام " نفس آگاہ " کے لیے اجنبي هي ہے) نوعیت کا ایک روشن تخیل تھا - مصوروں میں سے Watteau ایک عجب انداز کے ساتھہ کہتا ہے کہ وہ اپني نادرہ روزگار صناعي پر خود ششدر ہے ! یہ ظاہر ہے کہ وہ ذرا بھي نہیں جانتا کہ وہ کیونکر کرتا ہے ؟

في الواقع کوئي ذہن نہیں جانتا کہ " وہ کیونکر کرتا ہے ؟ " اگر وہ جانتا تو دوسروں کو بھي بتاسکتا - مگر یہ شے تو نہ نفس کا جاننے والا حصہ ہے ' اور نہ کوئي دوسرا حصہ جسے " آگہي " سمجھہ سکے - یہ تو ایک قوت ہے جو مخفي طبقات میں بہت نیچے مدفون ہے ' اور یہ جو ہمیں نظر آتا ہے صرف اسکے نتائج و آثار ہیں -

غرض اب یہ ثابت ہوگیا ہے کہ احساس ' ادراک ' حافظہ ' ہیجان' جذبات ' تخلیق ' وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایسے اعمال جسماني و دماغي ہوسکتے ہیں جو ان تمام چیزوں سے بالا تر ہوں ' جن سے نفس آگاہ واقف ہے - سائنس نے یہ ثابت کردیا ہے کہ ہم اپنے آپ کو جسقدر جانتے ہیں' اس سے زیادہ بڑے ہیں - نفس کے اشار فرما ابر کے ٹکڑے چھٹ گئے ہیں ' اور مابعد الطبیعي میں نئے مناظر کا دروازہ کھلا ہے - ہماري روح بے پایاں اور ناقابل پیمایش نکلي ہے' اور دفعاً ہمیں تہ خانوں سے نکالکر ناپیدا کنار مرغزاروں میں لیا گیا ہے - ہم صرف یہي نہیں جانتے کہ ہم آیندہ چلکے کیا ہونگے ؟ بلکہ ہم کو یہ بھي نہیں معلوم کہ ہم کیا ہیں ؟

اسلیے ہم (Malvolio) کي طرح روح کا تصور عزت کے ساتھہ کرتے ہیں - صاحب انا الشہید ' جسے [illegible] نے اتفاق کیا ہے اور اسکا

قول نقل کیا ہے ' کہتا ہے کہ " ہم خدا ہیں " یعني ایک نظر خیز کن ہستي ' اور ایک نقش حیرت خیال !

لیکن خواہ ہم اسقدر بلند جالیں یا نہ جالیں ' لیکن بہرحال یہ کوئي ایسي بہت بڑي بات نہیں کہی گئي ہے- کیونکہ ہم یونان اور ناروے کے بہت سے معبودوں سے کہیں زیادہ تعجب انگیز مخلوق ہیں - ہم کم از کم ذیل کے دانشمندانہ مثلث (Triplet) میں ایمرسن (Emorson) کے ہم نوا ہوسکتے ہیں جو ان امور کے متعلق انبیاء کا سا احساس رکھتا ہے - وہ کہتا ہے :

" اگر تجھسے ہوسکے تو تو وہ پر اسرار خط کھینچ جو صحیح طور پر " تجھے " " اس " سے جدا کردے اور یہ بتادے کہ کون انسان ہے اور کون خدا ؟ "

(۳)

متوفي پرو فیسر ولیم جیمس کہا کرتا تھا کہ فلسفہ کا سب سے اہم مسئلہ وحدت و کثرت کا ہے - یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جو " کل " یا " ایک " ہو ' وهي ایک " عالم " بھي ہو جسمیں مادي اور غیر مادي ہر قسم کي چیزیں شامل ہیں ؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک هي شے ایک هي وقت میں ایک بھي ہو اور کئي بھي ؟ اگر اسکے برعکس ہم کثرت کي طرف سے شروع کرتے ہیں - مثلاً یہ اور وہ درخت اور مکان ' پہاڑ اور ملک ' خورد بیني کیڑے اور گھانس کي پتیاں یا تتلي ' تو یہ چیزیں جو بلا اختلاف ایک دوسرے سے علحدہ ہیں ' انہیں ہم کیونکر " ایک " دیکھہ سکتے ہیں ؟ اسوقت یہ مسئلہ نا قابل حل ہے - ہم دونوں سروں میں کسي ایک سے شروع کرسکتے ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ درمیان میں کوئي ملتقی (Meeting place) نہیں ہے - " ایک " ہمیشہ ایک رہیگا اور " کئي " ہمیشہ کئي رہینگے -

لیکن اس مسئلہ کے حل کي طرف کم از کم اشارہ تو ضرور ہے ' نفس' یا ذات مخفي (Sublimnal self) کے جدید اصول میں موجود ہے جسے ۲۵ برس ہوے' سب سے پہلے میرس (Myers) نے پیش کیا تھا ' جسکا استقبال جیمس نے علم النفس میں " سب سے بڑی جدید ترقي " کے نام سے کیا ' اور جسکي تائید تازہ ترین واقعات سے ہو رہي ہے -

یہ صحیح ہے کہ نفوس انسانیہ بہت ہیں ' مگر انمیں بہت هي مشابہت ہے اور ان تمام علوم میں جنکا تعلق الحیات سے ہے' یہ دیکھا گیا ہے کہ مشابہت کا اشارہ ایک عام سرچشمہ کي طرف ہوتا ہے - اسلیے ایک طرح سے یہ نتیجہ نکالنا چاہیے کہ تمام نفوس انسانیہ کا سرچشمہ صرف ایک هی ہے -

مگر تحقیقات طبیعي کے مشاہدات جیسے (Telepathy) سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام نفوس انسانیہ جو یہاں ہیں اور اسوقت موجود ہیں ' ان میں باہم کچھہ اسطرح کا تعلق کامل ہے کہ وہ تمام طریقوں سے خارج اور بالا تر ہے جنکو حواس معلومہ سمجھتے ہیں - اس یقین کے لیے وجوہ موجود ہیں کہ وہ اور اسکے ہم مشاہدات میں اصلي کار فرما رہی نفس کا حصۂ مخفي ہے دلائل اسقدر پیچیدہ ہیں کہ انکي تفصیل یہاں نہیں ہوسکتی

یہ اور اسي قسم کے غور و فکر کا اشارہ اس طرف ہے ہماري معمولي طبیعی آگہي ایک دوسرے سے جدا اور بظاہر نظر آتي ہے ' اور اسلیے مخابرات میں نطق اور تحریر کے ذرائع سے بے حد کام لینا پڑتا ہے ' تاہم مخفي سطحوں میں ہم باہم وابستہ ہیں -

بتغیر استعارہ ' ہم میں سے ہر شخص پاني کي ایک دھار ہے جو ایک شہر کي ہزارہا نلوں میں سے کسي ایک نل سے آتي ہے ' مگر پاني وهي ہے اوراسي ایک خزانۂ آب (Reservoir) سے آتا ہے - اسی طرح وهی ایک روح ہے جو ہم سب کو پ

کامیاب خوش و خرم اور ناکام کھسیانے ہوے - استاني نے ان ناکام بچوں کو تسلي دي' اور چمکار کے ایک لڑکے سے کہا کہ تمھارا ٹکڑا اس طرح کا مثلاً گول ہے - جب گول خانے میں ڈالوگے جب هي پڑیگا' - پھر کہا کہ دیکھو اس کیس میں گول خانه کہاں ہے ؟ اس نے تھوڑي دیر تک تلاش کیا' اور اسکے بعد ڈھونڈھ نکالا - اس بچے کو کہا کہ اسمیں ڈالدو - بچے نے جب ٹکڑا ڈالا تو اندر چلا گیا - وہ باغ باغ ہوگیا - اسي طرح اور بچوں کو بھي بتایا' یہاں تک کہ سبکي شرمساري و ناکامي کامراني کي مسرت سے بدلگئي' اور اسطرح بغیر کسي باقاعدہ تعلیم کے انھیں ریاضي و اقلیدس کے بڑے بڑے مسائل معلوم ہوگئے !

یا مثلاً شکل کے بدلے رنگوں کے باهمي فرق اور انکے نام بتانا مقصود ہیں - وہ لکڑي کي رنگیں تختیاں بچوں کے آگے رکھدیگي اور رنگ برنگ کي ریشمي پٹیاں انکو دیگي کہ ان تختیوں پر باندھدیں - پٹیوں کے دینے میں ایسي ترتیب ملحوظ رکھیگي کہ باندھنے کے بعد ایک عجیب دلفریب منظر پیدا ہو جاے - بچے اسے دیکھکے خوش ہونگے' اور اسي سلسلہ میں انھیں ایک ایک رنگ کا نام یاد کرا دیگي !

(لامسه و سامعه)

اس طریق تعلیم میں بعض کھیل ایسے ہیں جن نے قوت لامسه اور قوت سامعه' دونوں کي ایک ساتھ پرداخت و بالیدگي ہوتي ہے - یہ کھیل اندھیرے میں ہوتا ہے - اسکے تمام کھلونے پتھر یا کسی اور وزن دار شے کے ہوتے ہیں -

فرض کرو کہ استاني یہ کھیل کھلانا چاهتي ہے تو وہ ایک بچے کو بلالگي' اور اسے ایک ایسي میز کے پاس کھڑا کرائیگي کہ اس لڑکے کا هاتھ ایک طرف سے دوسري طرف جاسکے - اسکے بعد اسکي آنکھوں پر پٹي باندھدیگي' اور اس میز پر پتھر کے چند ٹکڑے جو ایک دوسرے سے وزن اور قد و قامت میں مختلف ہوتے ہیں' ڈھکا کر بچے سے کہیگي کہ انھیں چنکے اس طرح رکھدو کہ جو پتھر جس پتھر سے وزن میں کم ہو وہ اسکے بعدهي رکھا جاے - بچے کي آنکھیں بند' وہ نہیں جانتا کہ کون ٹکڑا کدھر گیا ہے ؟ پھر وہ کیونکر معلوم کریگا کہ سب سے زیادہ وزندار ٹکڑا کون ہے اور کدھر گیا ہے ؟

استاني بچے کو هدایت کریگی کہ وہ ان ٹکڑوں کي آواز غور سے سنے - ظاهر ہے کہ جو شے بھاري ہوگی اسکے گرنے کي آواز بھي بھاري ہوگي' اور جو چیز هلکي ہوگي' اسکے گرنے کي آواز بھي هلکي ہوگی - اسي آواز سے بچہ نہ صرف ٹکڑوں کی جگہ کو بلکہ انکا وزن بھي معلوم کرلیگا' اور اگر وہ اسمیں کامیاب نہ ہوا تو پھر وہ ٹٹولکے جمع کریگا اور دونوں هاتھوں میں تولکے انکے وزن کو معلوم کرلیگا -

غرض اس کھیل میں قوت لامسه اور قوت سامعه' دونوں کي تربیت و ترقی ہوتي ہے -

(جسماني ورزش)

اس طریق تعلیم میں صرف حواس هي کي پرداخت و بالیدگي پر توجہ نہیں کي جاتي' بلکہ حواس کے ساتھ ساتھ اعضا و جوارح یعنی هاتھ پیر وغیرہ کے نشو و نما کا بھي پورا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے -

هر بچے کے کھلونے اور دوسري ضرورت کي چیزیں ایک خاص قرینے سے رکھی ہوتي ہیں - انکے لانے کے لیے نوکر نہیں ہوتا - بچہ اپنے کھلونے خود هي اٹھا کر لاتا ہے - جب کھیل سے فارغ ہو جاتے ہیں تو جہاں سے وہ شے لاتے ہیں وهیں رکھہ آتے ہیں - کام کی عادت ڈلنے اور هاتھ پیروں کی نادانستہ ورزش کے لیے یہاں تک کیا جاتا ہے کہ کپڑے پہننا' جوتوں کی لیس باندھنا' هاتھ منھ دھونا' نہانا وغیرہ وغیرہ تمام کام استانیاں اپنی موجودگی میں ان بچوں سے لیتی ہیں - جو کام ایسے ہیں جنھیں هر بچہ خود کر لے سکتا ہے' وہ تو خود کرتا ہے اور جو کام وہ تنہا نہیں کر سکتا' اسمیں دوسرے بچے اسکی مدد کرتے ہیں -

(طریق کتابت)

یہ اس طریق تعلیم کی اولین منزل ہے - عام طور پر ابتدا پڑھانے سے کی جاتی ہے' مگر اس تعلیم میں کتابت قرأت پر مقدم ہے - اس سے یہ نہ سمجھنا چاهیے کہ هندوستان کی طرح بچوں کو حروف کی شکلیں بنا کے دیدي جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ انکے نام' شکل' اور پھر لکھنا' یہ تینوں کام ایک ساتھ هي کرو -

نہیں' اس تعلیم کي تمام چیزوں کي طرح کتابت کی تعلیم بھی کھلونے هي کے ذریعہ دیجاتی ہے - دفتی کے ٹکروں پر ورق سنباده (emery paper) کے حروف کٹے ہوے چسپاں ہوتے ہیں - یہ حروف بچوں کو دیدیے جاتے ہیں - وہ ان سے کھیلتے ہیں - کھیل اس انداز سے ترتیب دیے گئے ہیں کہ بچوں کو ان حروف پر لازمی طور پر انگلی پھیرنا پڑتی ہے - اسطرح قبل اسکے کہ بچہ قلم اور روشنائی لیکر لکھنے بیٹھے' اسکی انگلیاں ان تمام گردشوں کی عادي ہو جاتی ہیں' جنکی ضرورت حروف کے لکھنے میں پڑتی ہے !!

پھر صرف اسي پر اکتفا نہیں کیا جاتا' بلکہ جسطرح همارے یہاں قدیم طرز تعلیم میں میانجي بچوں کو کٹکھنے بنا کے دیتے ہیں کہ بچے اس پر هاتھ پھیریں' اسیطرح ان لڑکوں کو بھي بنے بنائے حروف دیے جاتے ہیں جنکا جوف خالي ہوتا ہے - وہ انمیں رنگ بھرتے ہیں - جب بچے اچھی طرح حرفوں کي شکلیں پہچاننے لگتے ہیں تو پھر مرکبات بتائے جاتے ہیں -

(تعلیم کتابت کي مدت)

مسٹر هولمز مفتش (انسپکٹر) تعلیمات انگلستان لکھتے ہیں :

" لکھنے کے لیے اسطرح سے تیار ہونے میں ان بچوں کا ڈیڑھ مہینے سے زیادہ صرف نہیں ہوتا جنکي عمر ابھي صرف چار هي سال کی ہے - جب یہ مدت گذر جاتي ہے تو وہ روشنائي سے سادہ اور بسیط مرکبات لکھنا شروع کرتے ہیں - اگر مشق جاري رہے تو تین مہینے نہیں گذرنے پاتے کہ بچے کا خط نہایت خوشنما ہوجاتا ہے !

جب بچے کو لکھنا آجاتا ہے تو اسے پڑھنے پر لگایا جاتا ہے - پڑھنے میں وہ صرف انھي الفاظ کو نہیں پڑھتا جنکو وہ خود لکھتا ہے' بلکہ اسے هر قسم کي تحریر پڑھائی جاتي ہے' خواہ وہ مطبوعہ ہو یا قلمي' اور خود اسکي لکھی ہوئی ہو یا غیر کي -

بچے کو جس زبان کی تعلیم دي جاتي ہے' وہ اگر ایسي زبان ہے جسمیں تمام حروف پڑھے جاتے ہیں - یعني کوئي حرف بھی سائلینٹ یا غیر ملفوظ نہیں ہوتا' تو اسکے سیکھنے میں بچے کو بہت سہولت ہوتي ہے - چنانچہ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بچوں کو اطالي زبان انگریزي' فرنچ' اور جرمن وغیرہ کی نسبت جلد آجاتی ہے - کیونکہ اطالي میں سائلینٹ (حروف غیر ملفوظ) کا جھگڑا نہیں ہے "

پڑھنے کي ابتدا مفرد اسماء سے کرائي جاتي ہے - اسکے بعد مفرد صفات اور صفات کے بعد جملے بتائے جاتے ہیں - تمام الفاظ

مس مونٹسوری کی ابتدائی تعلیم

اس طریقه کے سب سے بڑے کامیاب اسکول کے چهه کلاس جسکی معلمه مس جارج هیں

یه پانچ تصویریں مس مونٹسوری کی ایجاد کردہ ابتدائی تعلیم کے متعلق هیں -

(۱) مس جارج معلمه بیٹهی هیں بچوں کے سامنے کاغذ کے کٹے هوے حروف رکهدیے هیں جنسے الفاظ ترکیب پاتے هیں - بچوں کو بتا رهی هیں که الفاظ کے کیونکر هجے کیے جائیں ؟

دو خانے اسکے ایسے بنائے جاتے هیں جنکے اندر تمام حروف کاغذ کے ترشے هوے آجاتے هیں ' اور تعلیم حروف میں ابجد کے پانچ سٹ استعمال کیے جاتے هیں -

(۲) معلمه بچوں کو بتا رهی هے که ضخامت ' قد ' اور قطر و عرض کی بنا پر کیونکر اشیا کو شناخت کیا جا سکتا هے ؟ موضوع تعلیم یه هے که قوۃ لامسه کے ذریعه مختلف اشیا کی شکلیں معلوم کی جائیں - طریقه تعلیم یه هے که بچے کی آنکهوں پر پٹی باندہ دیتے هیں اور اسکو کوئی تعلیمی چیز دیر پوچهتے هیں که کیسی هے ؟ اسکے بعد پٹی کهول دی جاتی هے ' اور بچه دیکهکر معلو[م] کرلیتا هے که اسکا اندازہ صحیح تها یا نهیں

(۳) بہت سے چهوٹے چهوٹے لکڑی کے ٹکڑے هیں جنکی بلندی اور عرض باه[م] مختلف هے - معلمه بچوں سے کہتی هے ' انهیں تلے اوپر رکهتے چلے جاؤ - اسطرح ان[کو] طول و عرض اور حجم و ضخامت اشیا کے عل[م] کی مشق کرائی جاتی هے -

(۴) رنگوں کے بکس هیں جنکے عکس سے مختلف قسم کے ملے جلے رنگوں کے تما[شے] اور کهیل بنتے هیں اور بچه نهایت دلچسپی سے ان میں مشغول هو جاتا هے - رنگو[ں] کی تعداد ۸ هے - اور انکے عکس اپنی اصل[ی] ترتیب میں اسطرح نظر آتے هیں که یک بعد دیگرے انکا باهمی تدریجی فرق نمایا[ں] هو جاتا هے - موضوع تعلیم رنگوں کی شناخ[ت] اور انکی ترکیبی حالتوں کا علم هے - رنگو[ں]

کا فطري حسن خود بخود بچے کو اپني طرف متوجه کرلیتا هے !

(۵) اس مرقع میں بائیں جانب کا بچه واٹرکلر سے رنگ بهر رها هے - درمیان میں جو لڑکی بیٹهی هے وہ لیس بن رهی هے - تیسری لڑکی بٹن لگا رهی هے - اس کهیل کا موضوع درس یه هے که انگلیوں کی مشترکه حرکت کو ضمناً ترقی دی جاے - اس طریق تعلیم میں ریاضی ورزش کی ابتدا انگلیوں سے کرائی جاتی هے کیونکه تمام اعمال ید میں انگلیاں هی اصلی قوت کار هیں -

(۶) لکڑی کے نو ٹکڑے هیں جنپر مختلف رنگوں میں ایک سے لیکر نو تک کے عدد منقوش هیں - معلمه پہلے ان ٹکڑوں کو باهم ملاکر رکهدیتی هے اور بچے کو انکے خوشنما و مختلف رنگ کی ترتیب دکهلا دیتی هے - بچه جب اچهی طرح دیکهه لیتا تو پهر اس سلسلے کو منتشر کردیتی هے اور اس سے کہتی هے اب اسی طرح تم بهی ملاکر دکهلاؤ - رنگوں کا اختلاف ' انکی باهم آمیزش کی طبیعی خوشنمائی ' انکی ترتیبی حالت کا سلس[له] الوان ' اسقدر دلفریب هوتا هے که بچه پوری دلچسپی سے از[خود] انهیں جوڑ کے رکهنے کا شائق هو جاتا هے - موضوع تعلیم عل[م] حساب کا ابتدائی درس هے - اس رنگین کهیل سے بچه انکو خود بخ[ود] تعداد اور ابتدائی عشرۂ حساب کا علم حاصل هو جاتا هے -

اردو پریس کی تنظیم

ایک اهم تجویز

صوبۂ پنجاب و اگرہ و اودهه کے اسلامي اخبارات

جناب نے از راہ نوازش نیازمند کي تحریر الهلال جلد حال نمبر ۱۲ میں درج فرماکر جو جواب مرحمت فرمایا ہے ' اسکا شکریه ادا کرتا هوں - میں نے لکھا تھا کہ صوبۂ متحدہ مسلمانوں کے بڑے بڑے کاموں کا مرکز ہے مگر یہاں سے کوئي با وقعت اخبار نہیں نکلتا - جناب نے اس پر تعجب کیا ہے اور لکھا ہے کہ اخبارات تو نکل رہے هیں - پھر خود هي یه راے دي ہے کہ روزانہ کیلیے کوشش کرني چاهیے اور بہتر ہے کہ اخبار مشرق یا کوئي اور اخبار روزانه هوجاے -

لیکن گذارش ہے کہ میں اسقدر دنیا سے بے خبر نہیں هوں کہ مجھے ایک صوبے کے مشہور اخباروں کا حال معلوم نہو اور سمجھتا هوں کہ وهاں سے کوئي اخبار نہیں نکلتا - مجھے معلوم ہے کہ علی گدہ گزٹ اردو کا سب سے پہلا وقیع اخبار وهیں سے نکلتا ہے - البشیر اور مشرق بھي وهیں سے نکلتے هیں - جناب نے انکي تعریف کي ہے - ممکن ہے کہ ایسا هی هو مگر میرا مقصد تو یه تھا کہ گو بہت سے اخبار نکل رہے هیں ' لیکن همارے لیے انکا وجود و عدم برابر ہے - کوئی آزاد مسلمان اخبار نہیں نکلتا - ان سب کي پالیسی کا حال دنیا کو معلوم ہے -

میں چاهتا هوں کہ اس صوبے میں ایک کمپنی قائم کی جاے لیکن اسے نیا اخبار نکالنا چاهیے - ایک هفته وار ایک روزانه - ملک میں اب ازاد اخبارات کا کافي ذوق پیدا هوگیا ہے ' اور ارزاں قیمت هو تو کمپنی کو نقصان کا خوف بھي کسي طرح نہیں هو سکتا - آپ جن اخبارات کو بتلاتے هیں ' انسے مسلمانوں کي موجودہ سیاسي حالت کو نفع نہیں پہنچ سکتا - وہ آنھیں آگے لیجانے سے قاصر هیں اور اپني اغراض کي بنا پر سعی کرتے هیں کہ هوسکے تو پھر پیچھے لیجائیں - مجھے آپکا ایسا خیال پڑھکر سخت تعجب هوا ....

میرا تو یه خیال ہے کہ اب حالت بدل گئي ہے ' اور اسلامي پریس کا صرف اشخاص کي قوت پر چھوڑ دینا ٹھیک نہیں - چاهیے کہ هر صوبے میں کمپنیاں کھل جائیں - هر کمپني ایک روزانه اور ایک هفته وار اخبار ایک هي اصول اور پالیسي کے ماتحت جاري کردے - اسطرح تمام مسلمانان هند ایک هي طرح کي صدائیں سننے لگینگے - ایسا هونا کچھه مشکل نہیں ہے - جو لوگ زمیندار فنڈ میں بار بار چندہ دیکر اپني بیداري کا ثبوت دیچکے هیں ' کیا وہ ایک مرتبه سو پچاس روپیه دیکر کمپني میں شریک نہیں هوسکتے ؟

میں پہلے لکھه چکا هوں اور اب پھر اعادہ کرتا هوں کہ اگر کمپني قائم هو تو صوبجات متحدہ کی کمپني میں ایک معقول حصه سب سے پہلے میں خریدونگا - جناب اس تجویز پر غور فرمائیں اور اهل الراے بزرگوں سے مشورہ کریں - اگر آپکا قلم ساتھه دے تو ایسے صدها کام هوسکتے هیں -

نیاز مند - ن - ح -

الهلال:

اس عاجز کا بھي یه مقصد نه تھا کہ آپ کو ان اخبارات کي خبر نہیں ' لیکن چونکه آپنے مطلق نفی سے کام لیا تھا ' اسلیے میں نے بھي صرف اثبات هي کو کافي سمجھا -

آپکا یه خیال کہ " صوبجات متحدہ سے جو مسلمان اخبارات نکل رہے هیں انکا وجود و عدم برابر ہے " میرے عقیدے میں اسدرجه افسوس ناک خیال ہے کہ اگر اسکي تغلیط کردینے کا ارادہ نہوتا تو میں اسے شائع بھي نه کرتا جیسا کہ آگے چلکر دس بارہ سطریں مجبوراً کاٹ دي هیں - اختلاف راے دوسري چیز ہے - هکو اپني بصیرت کے مطابق اپنی راے کو ترجیح دینے یا حق سمجھنے کا پورا حق حاصل ہے - مگر دوسروں کي نسبت یه سمجھه لینے کا کہ انکا وجود محض بیکار و لا حاصل ہے ' کسي کو حق نہیں پہنچتا - صوبجات متحدہ سے جسقدر اخبارات نکل رہے هیں ' وہ بھي مثل تمام اخبارات کے بقدر اپني طاقت او ر سمجھه کے ملک و قوم کي خدمت کر رہے هیں ' اور جب تک صریح واقعات سامنے نه هوں اس وقت تک نیتوں کے لیے عدالت کھولنا اور فیصله کرنا بہت نازیبا انساني جسارت هے -

بیشک میں نے البشیر اور مشرق وغیرہ کي تعریف کی تھي لیکن اسکے وجوہ بھي لکھدیے تھے ' اور ان اعتبارات سے اب بھي ان اخبارات کو اچھا سمجھتا هوں اور یقین کرتا هوں کہ انکا وجود مفید ہے اور وہ اپني قوت کے مطابق خدمت کر رہے هیں -

اسی طرح مسارات ' قیصر هند ' مسلم گزٹ بار دوم ' یه تمام اخبارات بھي اسي صوبے سے نکل رہے هیں ' اور میں نہیں سمجھتا کہ آپکے پاس اسکے لیے کیا وجوہ هیں کہ آنھیں کلیتاً نظر انداز کردیں ؟ میں ان سب میں کچھه نه کچھه خوبیاں پا تا هوں ' اور ان میں هر شخص اسي طرح خدمت قوم کي سعي کررها ہے جس طرح آپکے پیش نظر اشخاص -

رهی پالیسي اور اصول نگارش و آراء ' تو یه اپنی اپنی سمجھه ہے اور اپنی اپنی بصیرت - جس طرح اور جس قوت سے ایک شے آپکو مفید نظر آرهی هے ' بہت ممکن هے کہ بالکل اسی طرح دوسرے کو مضر نظر آتي هو - آپکو چاهیے کہ آپ جس عقیدہ کو حق سمجھتے هیں اسکا اعلان کیجیے ' اسکے مخالف خیالات کا پوري قوت سے رد کیجیے ' معروف کی دعوۃ دیجیے اور منکر سے لوگوں کو بچالیجیے اور اسمیں کسی کی پروا نه کیجیے - لیکن یه اسکے لیے مستلزم نہیں کہ آپ انکی دوسري خوبیوں سے انکار کردیجیے یا انکے وجود هی کو کالعدم سمجھئیے -

البته اگر آپکے پاس ایسے وجوہ موجود هیں جنکی بنا پر آپ نیتوں کو اغراض سے آلودہ پاتے هیں ' تو ایسی راے رکھه سکتے هیں ' مگر میرے سامنے تو ابھي وہ وجوہ نہیں هیں -

رها اردو پریس کی تنظیم و وحدت کا خیال تو بلا شبهه یه بہترین خیال هے - متعدد واقعات نے بتلا دیا هے کہ اخبارات کو اشخاص کے هاتھه میں چھوڑ دینا بہتر نہیں - پریس ایکٹ ایک شخص کے پریس کو ضبط کرنے کی جگه بہتر هے کہ صدها اشخاص کے مشترکه مال کو ضبط کرے ' اور اس طرح جو کچھه نقصان هو وہ هر شخص

کارڈوں پر لکھے ہوئے ہیں - کارڈ کی وہی شکل ہوتی ہے جو اس پر لکھے ہوے لفظ کے مطابق کی ہوتی ہے - مثلاً ایک کارڈ پر کتا لکھا ہوا ہے' تو یہ کارڈ خود بھی کتے ہی کی شکل کا ہوگا - و قس علی ہذا -

جب تک مفردات کی تعلیم ہوتی رہتی ہے' اسوقت تک ان بچوں کی کتاب بھی کارڈ ہوتے ہیں - لیکن جب یہ دور ختم ہوجاتا ہے اور جملوں کا وقت آتا ہے تو ان کارڈوں کے بدلے سیاہ تختے استعمال کیے جاتے ہیں - جملے زیادہ تر ذیل کے سوالات یا احکام ہوتے ہیں - استانی اس قسم کے جملے تختے پر لکھکے بچوں سے پڑھواتی ہے' اور پھر اسکی تعمیل کراتی ہے -

اس طریق تعلیم میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے - چنانچہ وہ بچے جنکی عمر ابھی ساڑھے تین برس کی تھی' بغیر اسکے کہ وہ ایک منٹ کے لیے بھی یہ سمجھکر دل گرفتہ ہوں کہ وہ پڑھ رہے ہیں' انہوں نے انگریزی لکھنا اور پڑھنا سیکھہ لیا !!

یہ کوئی مستثنی واقعہ نہیں بلکہ اس تعلیم کا ایک مسلم نتیجہ ہے - چنانچہ مسٹر ہولمز' جنہوں نے اس طریق تعلیم کو نہایت دقت نظر سے دیکھا ہے' کہتے ہیں کہ اس تعلیم کے بعد یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں کہ بچہ اسقدر جلد نوشت و خواند سیکھہ لیتا ہے - یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ چلتا پھرتا اور بولتا چالتا ہے !

(حســـاب)

پڑھنے کے بعد حساب کی باری آتی ہے - حساب بھی بالکل کھیل ہی کھیل میں سکھایا جاتا ہے - میری مونٹسوری نے بعض ایسے کھیل ایجاد کیے ہیں جنمیں گنتی کا ہونا ناگزیر ہے - اس قسم کے کھیلوں کے لیے اس خاتون نے بعض خاص قسم کے کھلونے بھی بنائے ہیں جن پر گنتی لکھی ہوتی ہے - یہ کھلونے بچوں کو دیدیے جاتے ہیں اور وہ ان سے کھیلنا شروع کرتے ہیں - یہی کھیل انہیں حساب سیکھا دیتا ہے !

اس طریق تعلیم کا تجربہ اسوقت صرف ان لڑکوں پر کیا گیا ہے جو ابھی طفولیت کے دور میں تھے' لیکن امید ہے کہ ان لڑکوں کی تعلیم میں بھی کامیاب ہوگا جو اس منزل عمر سے گزر چکے ہیں -

(معـلـمـات)

یہاں تک تو فن تعلیم کے متعلق بحث تھی - اب ہم چند کلمات استادوں اور استانیوں کے متعلق کہنا چاہتے ہیں -

عام طور پڑھانے والوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ بچے کو کوئی نئی چیز شروع کراتے ہیں تو پہلے اسے بتا دیتے ہیں' پھر اس سے کہتے ہیں کہ اسکی نقل کرے - یا اگر دیکھتے ہیں کہ بچہ ایک کام کر رہا ہے مگر اس سے نہیں ہوتا' تو فوراً اسکی مدد کرنے لگتے ہیں - یا اگر اس نے کر تو لیا مگر اسمیں کسی قسم کی غلطی رہگئی ہے' تو خود ہی اسے درست کردیتے ہیں -

لیکن اس طریقہ تعلیم کی استانی جب کوئی نئی شے شروع کرانا چاہتی ہے تو ایسے مواقع پیدا کرتی ہے کہ بچے کو خود بخود کام کی طرف توجہ ہو - جب انکو متوجہ دیکھتی ہے تو منتظر رہتی ہے کہ وہ خود بخود اسکو کرنا چاہے - البتہ جسوقت اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ بچہ خود نہیں کرسکتا کیونکہ اپنی کوشش ختم کرچکا ہے' تو پھر اسوقت بتادیتی ہے -

اسی طرح اگر وہ غلطی کرتا ہے تو کوشش کرتی ہے کہ خود اپنی غلطی پر متنبہ ہو جاے - اگر نہیں ہوتا تو پھر ٹوکتی ہے اور کوشش کرتی ہے کہ وہ خود ہی اسے درست کردے - جب اسمیں بھی کامیابی نہیں ہوتی تو پھر مجبوراً خود ہی بتا دیتی ہے -

اسلیے قدرتاً اس طریق تعلیم کی کامیابی کا دار و مدار پڑھانے والوں کی لیاقت و قابلیت پر ہوتا ہے' اور اس کے لیے جس قسم کی نوعیت اور جس مقدار کی قابلیت کی ضرورت ہے وہ اس سے بالکل مختلف اور بہت زیادہ ہے' جو عام مدارس کے لیے درکار ہوتی ہے -

چنانچہ جس مدرسہ کو بدقسمتی سے قابل استانیوں یا استادوں کی کافی تعداد نہیں ملتی' اسے مجبوراً بند کر دیا جاتا ہے - مسٹر ہولمز کہتے ہیں :

" میں نے پانچ مدرسے جو اس طریق تعلیم کے لیے قائم کیے گئے' دیکھے - مگر ان میں سے چار کو کامیاب اور ایک کو ناکام پایا - اسکی وجہ مہتممہ کا اس طریقہ کے تفصیلی حالات سے جہل تھا - میں نے اسکی اصلاح کی بہت کوشش کی مگر بالاخر مدرسہ بند ہی کر دینا پڑا "

(موانع رواج تعلیم جدید)

قابل استانیوں کے قحط کے علاوہ اس طریق تعلیم کی ترویج میں ایک دوسرا سنگ گراں اسکی گرانی بھی ہے - سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اسمیں عام طریق تعلیم کی نسبت جگہ زیادہ درکار ہوتی ہے - عام تعلیم میں فی بچہ ۹ فیٹ جگہ کافی ہوتی ہے مگر اسکے لیے کم از کم ۱۵ فیٹ چاہیے - کیونکہ اول تو یہاں بچے آزاد اور مختار ہوتے ہیں - چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کے متعلق کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہوتی - دوسرے اس کے لیے ساز و سامان بھی بہت ہوتا ہے جسکے لیے وسیع جگہ کی ضرورت ہے - پھر اسمیں استانیاں بھی بہت چاہییں کیونکہ ایک استانی مشکل سے بیس لڑکوں کو پڑھا سکتی ہے -

با ایں ہمہ امید ہے کہ بہت جلد یہ طریقہ تمام یورپ اور امریکہ میں رائج ہو جائیگا - کیونکہ یہ اب تجربہ کی حد سے گزر چکا ہے اور اسکے فوائد منظر عام پر آچکے ہیں -

(گورنمنٹ ہـنـد اور مسئلۂ تعلیم)

لیکن کیا گورنمنٹ ہند بھی اس طریق تعلیم کے فوائد محسوس کرکے بدبخت ہندوستانیوں تک اسے پہچانے کی کوشش کریگی؟ کیا جو گورنمنٹ اپنے تئیں ہندوستان کا تربیت فرما بیان کرتی ہے وہ چند امتحان لینے والی یونیورسٹیوں کو قایم کرکے تمام فرائض تربیت سے سبکدوش ہوگئی ہے؟ افسوس کہ اسکے جواب میں بجز موجودہ مایوسی کے سوا اور کچھہ نہیں ہے !

مسئلۂ اصلاح نـــدوہ

بتاریخ ۳ - اپریل جامع مسجد کھل گاؤں میں بعد نماز ایک عام جلسہ مسلمانان کھل گاؤں کا زیر صدارت جناب ابو ... صاحب بی - اے بدیں غرض منعقد ہوا کہ ندوہ کی موجودہ حالت کے متعلق قوم کو توجہ دلائے -

لائق صدر انجمن نیز جناب حافظ مولوی منظر علی صاحب نے بہت ہی اچھے پیرایہ میں ندوۃ العلما کی سرگذشت اور اسکے مقاصد بیان کیے - اسکے بعد حسب ذیل تجویزیں باتفاق منظور ہوئیں جو بغرض آگاہی قوم روانہ کیجاتی ہیں :

(۱) یہ جلسہ طلبائے دارالعلوم ندوۃ العلما کی اسٹرائک کو نہایت افسوس کی نظر سے دیکھتا ہے' اور اس نازک وقت کو بہت ہی غور طلب معاملہ سمجھتا ہے -

(۲) یہ جلسہ بہی خواہان قوم سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بعد کافی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے اپنی توجہ اصلاح و استقلال ندوہ کی طرف منعطف فرما کر قوم کو مشکور فرمائیں -

(۳) یہ جلسہ موجودہ ناظم ندوۃ العلما سے غیر مطمئن ہے اور انہیں اس عہدہ کیلیے موزوں نہیں سمجھتا -

ناچیز شرف الدین

بلکہ میرا گمان تو یہ ہے کہ جو لوگ مولوی عبد السلام صاحب کو محض اس بنا پر گالیاں دے رہے ہیں وہ خود اس قسم کے گناہوں کا ارتکاب بارہا کرچکے ہونگے ' اور میرا دعوی ہے کہ غالباً آیندہ بھی ضرور کرینگے - مثال کے لیے دھلی مسلم ڈیپوٹیشن کا واقعہ کافی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ مختلف الخیال لوگوں کو شمول ڈیپوٹیشن کی ترغیب و تحریص میں جو پرائیوٹ خطوط لکھے گئے ہونگے یا زبانی گفتگو کی گئی ہوگی ' اسمیں اس سے زیادہ دروغ مصلحت آمیز حرف پیش آیا ہوگا - اور یقیناً یہ ظاہر کیا گیا ہوگا کہ خود وایسراے کا منشا ہے کہ ایک ایسا ڈیپوٹیشن آئے ' یا سر علی امام کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ وایسراے کی یہ خواہش ہے - وقس علی ھذا -

اصل یہ ہے کہ ہم لوگ دوسروں کی اخلاقی کمزوریوں پر طعن کرنے میں بہت بے باک ہیں لیکن خود اسی قسم کی کمزوریوں میں مبتلا ہوجانے کیلیے بادنی تحریک آمادہ رہتے ہیں - مثلاً کیا یہ واقعہ حیرت انگیز نہیں ہے کہ نواب صاحب رامپور کے ڈیپوٹیشن کے متعلق جن جن باتوں پر سنگین سے سنگین اعتراض کیے جاتے تیے ' بعینہ اسی قسم کی باتوں کی تائید میں اب جدید دھلی ڈیپوٹیشن کے ضمن میں قوی سے قوی دلائل پیش کیے جا رہے ہیں ؟

اللہ تعالے مسلمانوں کو حق کی اعانت اور اسپر استقلال کی توفیق اور تلون سے احتراز کا حوصلہ عطا فرماے -

دھلی میں ۱۰ مئی

ندوہ کے ۱۰ تاریخ ۱۰ مئی کا اجتماع

(از حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاںصاحب)

۱۰ - مئی کو دھلی میں جو جلسہ ہونے والا ہے ' اوسکے متعلق مختلف قومی جرائد میں موافق اور مخالف بحثیں ہو رہی ہیں جنھیں میں قومی بیداری کی ایک علامت سمجھتا ہوں - میرا خیال ہے کہ کسی مسئلہ میں جب اختلاف ہوتا ہے تو عام طور سے یہ اختلاف کبھی تو واقعات پر کم غور کرنیکی وجہ سے ہوتا ہے ' اور کبھی اسلیے ہوتا ہے کہ دو گروہ جو مختلف خیالات کے ہوتے ہیں ' اپنے اپنے نصب العین کی روشنی میں اس مسئلہ کے مختلف پہلؤں کو دیکھتے ہیں -

میں ان سطور میں یہ کہنا نہیں چاہتا کہ ندوۃ العلما کے اصلاحی جلسہ کے متعلق جو اختلاف ہے ' وہ ان دونوں قسموں میں سے کس قسم کا ہے ؟ کیونکہ اسے میں آپ کے اخبار کے پڑھنے والوں کیلیے چھوڑتا ہوں ' اور سمجھتا ہوں کہ یہی طریقہ زیادہ بہتر اور زیادہ مناسب ہے -

ندوۃ العلما اس لیے قائم کیا گیا تھا کہ اسکے طلبہ ایک اعلی نصاب تعلیم اور اعلی تربیت سے مستفید ہوسکیں ' اور اسکے بعد وہ خدمت اسلام کو مختلف ضرورتوں کے لحاظ سے انجام دیسکیں - یہ شریف اور اعلی مقصد اس وقت پورا ہو رہا ہے یا نہیں ؟ اور اسکے پورا ہونیکی ہندوستان کے اہل اسلام توقع کر سکتے ہیں یا نہیں ؟ اس کا فیصلہ صرف مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے -

گو ندوۃ العلما کا انتظام پست حالت میں ہو ' گو قواعد کی خلاف ورزی بھی اسمیں ہوتی ہو ' اور گو اسکا مالی انتظام بھی قابل اطمینان نہو ' لیکن سب سے زیادہ اس بات کا فکر ہے کہ وہ اپنے اساس سے روز بروز دور ہوتا جاتا ہے ' اور اس بات کے خوف کرنیکے وجوہ پائے جاتے ہیں کہ وہ ایک معمولی مدرسہ کی صورت نہ اختیار کرلے - اگر اس خیال سے چند اہل الراے ایک جگہ جمع ہوں اور ندوہ کی بہتری کے ذرائع پر غور کریں ' تو میرے خیال میں ایسے جلسے کو بے ضرورت یا مضر بتانے سے یہ بہتر ہوگا کہ اس میں شرکت کیجاے ' اور صرف انصاف اور اعتدال کے ساتھہ مخالف اور موافق بیانات کو سن کر اُن پر صحیح راے قائم کیجاے -

میں یہ بھی ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے دوستانہ تبادلۂ خیالات کی کوشش کیجائیگی - اگر اسمیں بدقسمتی سے کامیابی نہوی تو انصاف کیساتھہ راے قائم کرکے (خدا ہمیں اسمیں توفیق عطا فرماے) اصلاح کا مطالبہ کیا جاتے گا (بشرطیکہ اسکی ضرورت ہوئی) - اور مطالبہ اصلاح کا طریقہ بھی امید ہے کہ معتدل ہی ہوگا -

میں نہایت افسوس کے ساتھہ اُن معزز دوستوں سے جن کا یہ خیال ہے کہ قوم کو ندوہ سے مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ' اختلاف کرتا ہوں - مطالبہ قوم کو کرنیکا پورا حق حاصل ہے جسطرح کہ اس مطالبہ کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا ارکان ندوہ کو حق حاصل ہے - اگر اسکے عوض یہ کہا جاتا کہ قوم کو ارکان ندوہ کے مجبور کرنیکا حق حاصل نہیں ہے تو بے شک میں بھی اسکے ساتھہ اتفاق کرتا -

اس وقت جن بزرگوں کے ہاتھہ میں ندوہ کے انتظام کی باگ ہے ' وہ سب خدا کے فضل سے مسلمان اور ہمارے اخوان دین ہیں ' اور ندوہ کے ساتھہ دل چسپی بھی رکھنے والے ہیں - اسلیے ہمیں پوری امید ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اصل مسئلہ پر غور کریں گے - اور حق پسندی کی راہ کو ہر حال میں ترجیح دینگے -

مجھے اس کے ساتھہ ہی اُن بزرگوں سے جو ۱۰ - مئی سنہ ۱۴ کو دھلی میں تشریف لائینگے ' امید ہے کہ وہ بھی فرقہ بندی کے خیالات سے پاک ہونگے اور صرف انصاف اور راستی کی پیروی کرینگے -

علی گڈہ کالج ہر لحاظ سے باقی اسلامی درسگاہوں میں ایک بہتر کالج ہے جو بہتر انتظام اور بہتر سرمایہ کیساتھہ بہتر منتظمین کے زیر سایہ چل رہا ہے - لیکن میں نہیں سمجھہ سکتا کہ اگر اسمیں کوئی بات بنیادی اصول کے خلاف ہو تو کیوں قوم کو اصلاحی مطالبہ سے محروم رکھا جاے جب کہ اوس کا تمام سرمایہ قومی سرمایہ ہے ؟

حال ہی میں اہل اسلام کے ایک چھوٹے گروہ نے اپنے حقوق کے متعلق مطالبات پیش کرتے ہوے (یہاں اس بات کا موقع نہیں ہے کہ مطالبات سے بحث کیجاے) ایسی خواہشیں بھی کی ہیں جو کالج کے اندرونی انتظام سے تعلق رکھتی ہیں - لیکن میرے معزز دوست نواب محمد اسحاق خاں صاحب آنریری سکرٹری نے ان مطالبات کے جواب میں یہ نہیں کہا ' اور نہ ابھی تک کسی اہل الراے نے ایسا ظاہر کیا ہے کہ اہل تشیع کو کوئی حق ان مطالبات کا نہیں ہے - بلکہ برخلاف اسکے ان کے مطالبات پر غور ہو رہا ہے ' اور کوشش کیجا رہی ہے کہ صحیح مطالبات کو منظور کیا جاے - ایسی حالت میں ندوہ کے مطالبات کے متعلق یہ کہنا کہ اُنکا حق قوم کو حاصل نہیں ہے کم سے کم میرے خیال میں کسی صحیح دلیل پر مبنی نہیں ہے -

میری راے میں ۱۰ - مئی کے جلسہ کے متعلق اس وقت کوئی موافق یا مخالف راے دینے سے یہ بہتر ہوگا کہ اسکی روداد پڑھنے یا اسمیں شریک ہونے کے بعد کوئی خیال ظاہر کیا جاے ممکن ہے کہ یہ جلسہ جو اسوقت غیر ضروری سمجھا جاتا ہے ۱۰ مئی کو مفید ثابت ہو -

اسکے علاوہ مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ دھلی کی انتظامی کمیٹی ارکان ندوہ میں سے بھی ایک جماعۃ کو دعوت بھیج رہی ہے ' اور یہہ تجویز اگرچہ ہمارے بعض معزز اسلامی پرچے بھی پیش کر رہے ہیں لیکن خود کمیٹی کا اس سے پہلے بھی یہی خیال تھا - امید ہے کہ اس جلسہ میں ہر گروہ کے اصحاب موجود ہونگے ' اور ہر ایک گروہ کے بیانات روشنی میں آنے کے بعد جلسہ کوئی مناسب راے قائم کرے گا -

بانت کو برداشت کرے - پهر خیالات کی طوائف الملوکی سے بهتر هے که کم از کم کسی ایک اصول میں تو لوگ متحد هو جائیں -

(تجـــویز)

میں سمجهتا هوں که پنجاب اور صوبجات متحده سے اس کام کو شروع کیا جاے ' اور اس طرح کیا جاے که جو عمده اخبارات اس وقت نکل رهے هیں' وه سب ' یا ان میں سے جو منظور کریں' ایک خاص قرار داده شرط کے ماتحت یک جا هو جائیں' اور اعلان کردیا جاے که یه سب ایک هي سلسله کے اخبارات هیں - هر اخبار کوئي خاص خصوصیت اپنے اندر رکهتا هے - جس شخص کو وه خصوصیت مطلوب هو وه اسي اخبار کو خریدے - کچهه ضرور نهیں که وه هر معامله میں متحد الراے بهي هوں - ایسا هونا ممکن نهیں اور حق پرستي کے ساتهه جائز بهي نهیں - البته قرارداد کے مطابق ایک اصول مشترک ان میں ضرور هونا چاهیے -

مثـلاً لاهور میں عمده حلقهٔ اشاعت رکهنے والے اخبارات بہت سے هیں - اخبار وطن لاهور اسلامي ممالک کے عام حالات ' عربي اخبارات کے اقتباسات ' اور انگریزي جرائد کے عثمانی و مشرقي مراسله نگاروں کے تراجم جس کثرت کے ساتهه دیتا هے کوئي نهیں دیتا ' اور اس شاخ میں وه سب سے زیاده دلچسپ هے - روزانه پیسه اخبار ایک عام روزانه اخبار کی حیثیت سے هر طرح کا مواد بهم پهنچاتا هے' اور تمام روزانه معاملات پر چهوٹے چهوٹے نوٹ دیتا هے - زمیندار اپني خصوصیات معلومه و شهیره کے لحاظ سے پوري شهرت رکهتا هے اور لوگ اسکے بهت گرویده هیں - یه تینوں اخبار تین مختلف مذاق کي جماعتوں کیلیے هیں اور کوئی وجه نهیں که باهم رقیب هوں - جس شخص کو جس طرح کے اخبار کی ضرورت هو خریدے - یه سب ایک ایسوسي ایشن کے ماتحت هو سکتے هیں -

وطـن اور پیسه اخبار ملک کو تعلیم دیں - زمیندار ملک کي شکایتیں گورنمنت کے آگے پیش کرے -

اگر هم چاهیں تو سب کچهه کرسکتے هیں اور بهت تهوڑے سے ایثار کي ضرورت هے - قوم کي خدمت کا سب کو درد هے - نه تو وه صرف زمیندار کے دفتر میں مقفل هے' نه کارخانه وطن اور پیسه اخبار میں ' یه تمام لوگ اپنے اپنے دائرهٔ خدمت کو مشخص کرکے بغیر تصادم کے خدمت کر سکتے هیں -

اسي طرح صوبجات متحده کے کچهه اخبار باهم متحد هو جائیں - پهر اور صوبوں کے - لیکن بمبئي ' بنگال ' مدراس ' اور بهار سے اخبارات نهیں نکلتے - وهاں نئے بهي جاري کرنے چاهئیں -

میں سمجهه نهیں سکتا که آپ ایسا تعلیم یافته اور صاحب اثر بزرگ کیوں علانیه سعي نهیں کرتا ؟ آپ اپنے صوبے میں کام شروع کردیں - سب سے پہلے موجوده اخبارات کے مالکوں سے ملیں اور مشوره کریں - اگر آپکا مقصد حاصل نهو تو پهر دوسري راه اختیار کریں - پتهر کي چهپائي بهت ارزاں هے' اور ایک عمده هفته وار اخبار پانچ چهه هزار روپیے کے ابتدائي سرمایه سے نکل سکتا هے -

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه یا (Plan) هے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعه کي پیمایش کرکے پیمانے سے بنایا هے نهایت دلفریب متبرک اور روغني معه رول و کپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قیمت ۱ روپیه - علاوه محصول ڈاک -

مینیجر صوفي پنڈي بهاؤ الدین - ضلع گجرات - پنجاب

مسئلـه بقـاء و اصلاح ندوه

مولوی عبدالسلام صاحب کا خط

از جناب مولانا سید فضل الحسن صاحب حسرت موهاني

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الهـــلال - تسلیم !

معاملات ندوه کے متعلق آجکل تقریباً کل اسلامي اخبارون میں جو بحث جاري هے باوجود دیگر مشاغـل ' راقم حـروف نے بڑي دلچسپي کے ساتهه مطالعه کیا - میں اس موقعه پر علامه شبلي یا انکے مخالف گروه کي تائید یا تردید کرنا نهیں چاهتا ' لیکن سلسلهٔ بحث میں دو ایک باتیں ایسي پیش آگئي هیں جنکي نسبت چند کلمے عرض کرنا ضروري معلوم هوتے هیں - کیونکه انکے متعلق میرے خیال میں اسوقت تک کسي نے بے لاگ راے قائم نهیں کي هے -

مثـلاً مولوي عبد السلام صاحب ندوي نے اپنے ایک خط میں طلباے نـدوه کو اسٹرائـک کرنے کي جو تحریک کي هے اسے تمام لوگوں نے ' عام اس سے که وه مولوي شبلي صاحب کے موافق هوں یا مخالف ' حد درجه مذموم اور قابل ملامت فعل قـرار دیا هے - اور الهلال نے بهي سخت ملامت کي هے -

مجهکو چونکه بفضله تعالے کسي گروه سے تعلق نهیں هے اسلیے بـلا خوف تردید و لومة لائم اس راے کا ظاهر کرنا اپنا فرض سمجهتا هوں که تحریک اسٹرائک کو علامهٔ شبلي کے ایما سے منسوب کرنے کے سوا باقي اور کوئي بات مولوي عبـد السلام صاحب کے خط میں قابل اعتراض نهیں هے -

جو لوگ انـکي تحریر کو جنون' شکایت ' یا فتـنه پردازي قرار دیتے هیں' انهیں پہلے یه بات ثابت کرنا چاهیے که بحالت مجبوري اسٹرائـک کرنا یا اسکي تحریک کرنا کوئي نا معقول فعل هے - هم کهتے هیں که زبردست کے مقابلے میں کمزوروں کا اسٹرائک کرنا انکا ایک قـدرتي حق هے جسکو بلا دلیل نا جائز قرار دینے کا کسي شخص کو کوئي منصب حاصل نهیں - اگر کسي کو اس بات کا دعوی هو تو وه اسے پیش کراے - اسـکا مسکت جواب دیا جائیگا - انشاء الله تعالے -

مولوي عبد السلام صاحب نے اسٹرائـک کی جو تحریک کي تهي وه بالـکل صحیح تهي ' اور اگر وه پخته کار یا صاحب استقلال هوتے تو اپني تحریر پر اطمینان اور صداقت کے ساتهه قائم ره سکتے تهے - لیکن افسوس که اعتراض کي کثرت سے گهبرا کر انهوں نے خود هی اپنے ایک بالکل جائز فعل کو ناروا تسلیم کرلیا - تحریک اسٹرائک کو مولوي شبلی صاحب کے نام سے منسوب کرنے کو هم اچها نهیں کهتے ' لیکن وه بهي کوئي اسدرجه مذموم فعل نهیں هے که اسکي بنا پر مولوي عبـد السلام صاحب پر گالیوں کي بوچهاڑ کردي جاے - ایسا معلوم هوتا هے که تحریک اسٹرائک کے متعلق مولوي شبلي صاحب نے کوئي علانیه ایما نه کیا هوگا ' لیکن فحواے کلام سے ایسا ضرور دریافت هوسکتا هوگا که مولانا اس تحریک کو قابـل اعتراض نهیں سمجهتے ' جیسا که اب بهي انکي تحریر سے معلوم هوتا هے که وه بحالت مجبوري اسٹرائک کو جائز قرار دیتے هیں - پس ایسي حالت میں اپني تحریک کو پرزور بنانے کے لیے علامهٔ شبلي کے نام کا حواله دے دینا گناه کبیره یا کفر کي حد تـک نهیں پهنچتا -

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ھئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامة - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھوںمیں نور پیدا ہو' بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر انشا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابوںکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر ' کالے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریوںکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی ہوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول هندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دکھائی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجالیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو فروآ ہ آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند هسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئی ہیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ اسکو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے آٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی -

قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر وعدہ و خیال کا تولنا ہوتا ہو جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا نہ کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحٰق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب وید سکریٹری آل انڈیا وید ک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوے معلے

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہو اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہو تاہم اتنا کہدینا بھی ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی بخوبی معلوم ہو کہ آج ہم مشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہو کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز ہے پر آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد و لکہ ہم میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہو اور عند الطلب ہر تیسرے پرچے کی روانہ کیا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہو کہ فرنگیوں کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی بے سر ہو پڑے لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہو پھر ہندوستان سیلون بہار عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دو دین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہو تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کاندھوں پر ایک سر کا ہونا، اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہو۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا، جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہولعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ ناگہانی کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا۔

یہ تمام مواقع اگرچہ اظہار مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہی کی قیمت تو کم ہونیسے رہی اور اگر گیسو دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر بچاتے اور کمر کا اتھ آتا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلے سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

کچھنہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندہ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ رائے چند سے پچھلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی ہو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب بکمال کے ساتھ خوشبوؤں کا جانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوتی ہو بلکہ غالباً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرلینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے اور دہ اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی لو کا ایک قدرتی تغیر ہی جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ حسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ⅕ حصہ پہلے ہی بڑہائی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کردینا بھی شاید بیموقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستقل دوائوں کے فوائد سے معجزہ کی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال ا[illegible] جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگا[illegible] کہ ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ بر[illegible]ت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف [illegible] اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل ہو۔

قیمت یاور مرفقت تاج روغن زیتون یاسمین

فی شیشی تاج روغن آملہ و بنولہ ۱۲

فی شیشی (۱۰ ار)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک جو ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ ہر بذمہ خریدار مقرر ہو ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہو کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگر دوں تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلاقیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

دیگر کتابیں

(۱) حالات و مکتوبات حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجدد رحمۃ اللہ علیہ معہ سوانح حضرت اسمعیل شہید و دیگر خلفاے حضرت صاحب اس کا ایک نسخہ سو روپیہ کو بھی نہ ملتا تھا ، ہمنے بڑی محنت سے ایک نسخہ تلاش کرکے طبع کرایا ہے - قیمت ۲ روپیہ - [۲] مذاق العارفین ترجمہ اردو احیا العلوم مولفہ حضرت امام غزالی قیمت ۹ روپیہ - تصوف کی نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۳] ھشت بہشت مجموعہ حالات و ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - [۴] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے ہند کے باتصویر حالات و مجربات ایک ہزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ - [۵] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفہ حضرت مولانا جامی رح قیمت ۳ روپیہ -

(۶) مشاہیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگی دو ہزار صفحہ کی کتابیں اصل قیمت معہ رعایتی ۲ ۰ روپیہ ۸ آنہ ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پندرہ سو صفحے قلمی کاغذ بڑا سایز ترجمہ اردو قیمت ۶ روپیہ ۱۲ آنہ

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشتہ سفر حج میں میں اپنے ہمراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ہوں - جن میں بعض تیار ہوگئے ہیں اور بعض تیار ہو رہے ہیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کی بجاے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتی اور زینت کے خیر و برکت کا باعث ہونگے - قیمت فی فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنی دس عدد فوٹو جو تیار ہیں اکٹھے منگانے کی صورت میں ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتی طرز پر بنوائے گئے ہیں - بمبئی وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ہیں - وہ ہاتھہ کے بنے ہوئے ہیں - اب تک فوٹو کی تصاویر اُن مقدس مقامات کی کوئی شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکہ بدوی قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو فرنگی سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ہیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وہاں بہت رسوخ حاصل کر کے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمی غلاف اور اسپر سنہری حروف جو فوٹو میں بڑی اچھی طرح پڑھے جاسکتے ہیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ اور ہجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضی صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھی ہیں (۸) جنت البقیع جسمیں اہل بیت و امہات المومنین و بنات النبی صلعم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہداے بقیع کے مزارات ہیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وہاں جو کلام ربانی کی آیات منقش ہے فوٹو میں حرف بحرف پڑھی جاتی ہے -

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

خریــداران الهــلال کے لئــے خــاص رعــایت

یه گھـڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اُسي قیمت میں ملتي هیں جو یہـاں اصلي قیمت لکھی گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف، موجـه سے ہے که میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریـداران الهـلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے که هر خریدار کم سے کم ایـک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - اناامل ڈایل - مع قبضه - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنـگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتي ۲ - روپیه -

اُربانــه اکسٹــرا فـلاٹ ڈرس واچ - سنہري سولین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - هانڈ اکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۲ - روپیه ۲ - آنـه رعایتی قیمت ۴ - روپیه ۲ - آنه

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - رایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامــل ڈایل - گــلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیر لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتي قیمت ۲ - روپیه ۲ - آنه -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - رایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامــل ڈایل - گــلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیر لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے که سکنڈ کي سولین زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیــه ۲ - آنه رعایتی قیمت ۲ - روپیه ۲ - آنه -

یه گھڑي نہایت عمــده اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیه ۱۲ - آنه رعایتي قیمت ۲ - روپیه ۲ - آنه -

مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپــن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانــڈسٹ مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل هانــڈس - بــزل سٹ اور مصنوعی جواهــرات - اکسپانــڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیه ۸ - آنــه رعایتي قیمت ۵ - روپیه -

بالکل نمبر ۲ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۲ - روپیــه رعایتي قیمت ۴ - روپیه ۸ - آنه -

جن فرمایشوں میں الهــلال کا حواله نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آینده کسی قسم کی سماعت نہیں هوگی -

المشتهر ر کے - بی محمد [illegible] اینـڈ کمپنی پوست بکس ۱۷۰ کلـکتــه

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الـکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الـکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عہد اسـلام سے اخیر زمانہ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یورروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعی تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۲۱۴ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالـم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کرکے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی الله عنہ کی مفصل سوانح عمری اور آن کے ملکی ' مالی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ هجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زریں اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دهلی کی تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسنین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے آخیر میں هندی عروض و قافیہ کے اصول وضوابط بھی مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۳ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداری ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر هندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کی تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۹۵۹) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین وحکما و فقرا و شعـرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیو ڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پـر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنـگل میں منـگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنـگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طـرز پـر حیوانات کی دلچسپ حکایات لـکھی گئی هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لیین کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مـرحوم - ابتدا میں مـرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومی ترقی اور عـزت حـاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیـان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنـری حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قـران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئی هزار الفاظ کی تذکیـر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پـریس آگـرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دهلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عـربی فارسی و اردو کی کئی هزار کتابوں کی فہرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنھیں اس کا مطالعہ کـرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیـدر آباد دکن

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکايتوں سے پريشان هيں تو اسکي دو گولياں رات کو سوتے وقت نگل جائيے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پينے نہانے ميں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے ميں بدمزه بهي نہيں هے -

قيمت سوله گوليوں کی ايک ڈبيه ۵ آنه محصول ڈاک ايک ڈبيه سے چار ڈبيه تک ۵ آنه

يه
دو دوائيں
هميشه
اپنے
پاس
رکهيں

درد سر رياح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سر کي تکليف هو يا رياح کے درد ميں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ايک ٹکيه نگلنے هي سے پل ميں آپکے پهاڑ ايسے درد کو پاني کرديگي -

قيمت باره ٹکيونکي ايک شيشي ۶ آنه محصول ڈاک ايک سے پانچ شيشي تک ۵ آنه -

نوٹ — يه دونوں دوائياں ايک ساتهه منگانے سے خرچ ايک هي کا پريگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

تيل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے ليے بہت سے قسم کے تيل اور چکني اشيا موجود هيں اور جب تہذيب و شايستگي ابتدائي حالت ميں تهي تو تيل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشيا کا استعمال ضرورت کے ليے کافي سمجها جاتا تها مگر تہذيب کي ترقي نے جب سب چيزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تيلوں کو پهولوں يا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنايا گيا اور ايک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - ليکن سائينس کي ترقي نے آج کل کے زمانه ميں محض نمود اور نمايش کو نکما ثابت کرديا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جوياں هے بنابريں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے ديسي و ولايتي تيلوں جانچکر " موهني کسم تيل " تيار کيا هے اسميں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹيفک تحقيقات سے بهي جسکے بغير آج مہذب دنيا کا کوئي کام چل نہيں سکتا - يه تيل خالص نباتاتي تيل پر تيار کيا گيا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے ديرپا هونے ميں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هيں - جڑيں مضبوط هوجاتي هيں اور قبل از وقت بال سفيد نہيں هوتے درد سر' نزله ' چکر' اور دماغي کمزوريوں کے ليے از بس مفيد هے اسکي خوشبو نہايت خوشگوار و دل آويز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے
قيمت في شيشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

هندوستان ميں نه معلوم کتنے آدمي بخار ميں مرجايا کرتے هيں' اسکا بڑا سبب يه بهي هے که ان مقامات ميں نه تو دوا خانے هيں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکيمي اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلاطبي مشوره کے ميسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروريات کا خيال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثير کے بعد ايجاد کيا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذريعه اشتہارات عام طور پر هزارها شيشياں مفت تقسيم کردي هيں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانيں اسکي بدولت بچي هيں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هيں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار يعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسميں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' يا وه بخار' جسميں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں درد سر بهي هو - کالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹياں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کيجائے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے کي وجه سے ايک قسم کا جوش اور بدن ميں چستي و چالاکي آجاتي هے' نيز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں' بدن ميں سستي اور طبيعت ميں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دير سے هضم هوتا هو - تو يه تمام شکايتيں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هيں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايک روپيه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکيب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
۱۔ ۲۵ ور رجسٹرڈ ٹریڈ مارک
ايم - ايس - عبد الغني کيمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولوٹوله اسٹريٹ - کلکته

[6]

هر فرمـايش ميں الهـلال كا حوالہ دينا ضروري هے

رينلڈ كي مسٹريز اف دي كورٹ آف لندن

يہ مشهور ناول جو كہ سولہ جلدونميں هے ابهي چهپ كے نكلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت كي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ۴۰ روپيہ اور اب دس ۱۰ روپيہ - كپڑےكي جلد هے جسميں سنهري حروف كي كتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلدين دس روپيہ وي - پي - اور ايك روپيہ ۱۴ آنہ محصول ڈاك -

امپيريئل بك ڈيپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملك لين - بہو بازار - كلكتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

يوٹن ٹائين

ايك عجيب و غريب ايجاد اور حيرت انگيز شفا ' يہ دوا كل دماغي شكايتونكو دفع كرتي هے - پژمردہ دلونكو تازہ كرتي هے - يہ ايك نهايت موثر ٹانك هے جوكہ ايكساں مرد اور عورت استعمال كر سكتے هيں - اسكے استعمال سے اعضاء رئيسہ كو قوت پهونچتي هے - هسٹريہ وغيرہ كو بهي مفيد هے چاليس گوليونكي بكس كي قيمت دو روپيہ -

زينو ٹون

اس دوا كے بيروني استعمال سے ضعف باہ ايك بار كي دفع هو جاتي هے - اس كے استعمال كرتے هي آپ فائدہ محسوس كرينگے قيمت ايك روپيہ آٹهہ آنہ -

هائي ڈرولن

اب نشتر كرانے كا خوف جاتا رها -

يہ دوا آب نزول - فيل پا وغيرہ كے واسطے نهايت مفيد ثابت هوا هے - صرف اندروني و بيروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ايك ماہ كے استعمال سے يہ امراض بالكل دفع هو جاتي هے قيمت دس روپيہ اور دس دنكے دوا كي قيمت چار روپيہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم كے جنون كا مجرب دوا

اسكے استعمال سے هرقسم كا جنون خواہ نوبتي جنون ' مرگي والہ جنون ' غمگين رهنے كا جنون ' عقل ميں فتور ' بے خوابي و مزمن جنون ' وغيرہ وغيرہ دفع هوتي هے اور وہ ايسا صحيح و سالم هوجاتا هے كہ كبهي ايسا گمان تك بهي نهيں هوتا كہ وہ كبهي ايسے مرض ميں مبتلا تها -

قيمت في شيشي پانچ روپيہ علاوہ محصول ڈاك -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قيمت پسند نهونے سے واپس

همارے نئے چالان كي جيب گهڑياں ٹهيك وقت دينے والي اور ديكهنے ميں بهي عمدہ فائدہ عام كے واسطے تين ماہ تك نصف قيمت ميں دي جارهي هيں جسكي گارنٹي تين سال تك كے ليے كي جاتي هے -

اصلي قيمت سات روپيہ چودہ آنہ اور نو روپيہ چودہ آنہ نصف قيمت تين روپيہ پندرہ آنہ اور چار روپيہ پندرہ آنہ هر ايك گهڑي كے همراہ سنهرا چين اور ايك فونٹين پين اور ايك چاقو مفت ديے جائينگے -

كلائي واچ اصلي قيمت نو روپيہ چودہ آنہ اور تيرہ روپيہ چودہ آنہ نصف قيمت - چار روپيہ پندرہ آنہ اور چهہ روپيہ پندرہ آنہ باندهنے كا فيتہ مفت جائيگا -

كمپٹيشن واچ كمپني نمبر ۲۰ مدن متر لين كلكتہ -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونيم صرف فائدہ عام كے واسطے تين ماہ تك نصف قيمت ميں دي جاويگي يہ ساگن كي لكڑي كي بني هے جس سے آواز بهت هي عمدہ اور بهت روز تك قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپيہ اور نصف قيمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپيہ ڈبل ريڈ قيمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپيہ نصف قيمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپيہ هے آرڈر كے همراہ ۵ - روپيہ پيشگي روانہ كرنا چاهيئے -

كمرشيل هارمونيم فيكٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چيت پور روڈ كلكتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجيب و غريب مالش

اس كے استعمال سے كهوئي هوئي قوت پهر دو بارہ پيدا هوجاتي هے - اسكے استعمال ميں كسي قسم كي تكليف نهيں هوتي - مايوسي مبدل بفرحي كر ديتي هے قيمت في شيشي دو روپيہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاك -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسكے استعمال سے بغير كسي تكليف اور بغير كسي قسم كي جلد پر داغ آنے كے تمام روئيں اڑجاتي هيں - قيمت تين بكس آٹهہ آنہ علاوہ محصول ڈاك -

آر - پي - گهوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنگاري فلوٹ

تين سال كي گارنٹي

بهترين اور سريلي آواز كي هارمونيم
سنگل ريڈ C سے تك C يا F سے F تك
قيمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپيہ
ڈبل ريڈ قيمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپيہ
اسكے ماسوا هر قسم اور هر صفت كا هرمونيم همارے يہاں موجود هے -
هر فرمايش كے ساتهہ ۵ روپيہ بطور پيشگي آنا چاهيے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس كے تجربہ كار

ڈاكٹر رائے - صاحب كے - سي - داس كا ايجاد كردہ - آرلا سهائے - جو مستورات كے كل امراض كے ليے تير بهدف هے ' اسكے استعمال سے كل امراض متعلقہ مستورات دفع هوجاتي هے ' اور نهايت هي مفيد هے - مثلاً ماهوار نہ جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - كم هونا - بے قاعدہ آنا - تكليف كے ساتهہ جاري هونا - متواتر يا زيادہ مدت تك نهايت زيادہ جاري هونا - اس كے استعمال سے بانجهہ عورتيں بهي باردار هوتي هيں -

ايك بكس ۲۸ گوليوں كي قيمت ايك روپيہ -

سـوا تسهائے گوليـان

يہ دوا ضعف قوت كے واسطے تير بهدف كا حكم ركهتي هے - كيسا هي ضعف كيوں نہ هو اسكے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جو كہ بيان سے باهر هے - شكستہ جسموں كو از سرنو طاقت ديكر مضبوط بناتي هے ' اور طبيعت كو بشاش كرتي هے -

ايك بكس ۲۸ گوليوں كي قيمت ايك روپيہ

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

... وائـٹ

اس دوا كے استعمال سے هرقسم كا ضعف خواہ اعصابي هو يا دماغي يا اور كسي وجہ سے هوا هو دفع كرديتي هے ' اور كمزور قوي كو نهايت طاقتور بنا ديتي هے - كل دماغي اور اعصابي اور دلي كمزوريونكو دفع كركے انسان ميں ايك نهايت هي حيرت انگيز تغير پيدا كرديتي هے - يہ دوا هر عمر والے كے واسطے نهايت هي مفيد ثابت هوئي هے - اسكے استعمال سے كسي قسم كا نقصان نهيں هوتا هے سوائے فائدہ كے

قيمت في شيشي ايك روپيہ

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

Printed & Published by A. K. AZAD at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 McLeod Street, Calcutta

ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۱۸

Calcutta: Wednesday, May, 6. 1914.

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا - منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیۂ

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوي زائل هوگئے هوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈهانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ہے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا ہے - منهه کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور تلي کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -
ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه ملکهاله ضلع گجرات پنجاب

(1) راسکوپ فایور واچ گارنٹي ۲ سال معه محصول دو روپیه آٹهه آنه
(2) منالکبلائیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه
(3) چاندیکیڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول دس روپیه
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنیوالي گهڑیوں کي ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلي اسٹریٹ دهرم تلا کلکته -
M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمه از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ربن اسٹریٹ کلکته] سے جو عینکیں خریدي هیں ، وہ تشفي بخش هیں - همنے بهي ایک عینک بنوائي ہے جو اعلی درجے کي تیار هوئي ہے - یه کارخانه موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونه ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کهولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق ہے "

کون نهیں چاهتا که میري بینائي مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکه قابل و تجربه کار ڈاکٹروںکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتهرکي عینک بذریعه وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بهي اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتهرکي عینک ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑها هوا مع پتهرکي عینک کے - ۶ روپیه سے ۱۵ روپیه تک محصول وغیرہ ۶ آنه -

مژدہ وصل

یعني عمل حب وبغض به هردو عمل ایک بزرگ کامل سے مجهکو عطا هوئے هیں لهذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتهه عرض کرتا ہے که جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیه هر ایک عمل بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه - ۴ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیادہ تعریف کرنا فضول ہے کیونکه یه خود اسم بااثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبهي خطا نکریگا اور یه نقش هر کام کیواسطے کام آتا ہے هدیه بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه ۴ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حواله ضرور دینا چاهیے -
خادم الفقرا فیض احمد محله تلیسا جهانسي

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

مدیر مسئول و محرر خصوصی

[illegible]

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۳۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۸ | کلکتہ : چہار شنبہ ١٠ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, May, 6. 1914.

اطلاع

الہلال کا اینده نمبر نہیں نکلیگا

(۱) گو احباب کرام اسے محسوس نہ فرماتے ہوں اور گو الہلال کی مالی حالت کیسی ہی کیوں نہو' تاہم مجھسے دیکھا نہیں جاتا کہ الہلال نکلے' اور اسکی صوری و معنوی خصوصیات میں تہوڑا سا نقص بھی پیدا ہو جاے - یہی وجہ ہے کہ گذشتہ ڈھائی سال کے اندر متعدد گراں قیمت تغیرات اسکے اندر کیے گئے اور اکثر ایسا ہوا کہ لوگوں کو انکی خبر بھی نہیں دی گئی -

(۲) ٹائپ کی چھپائی میں سب سے بڑا اہم اور گراں مسئلہ حروف کی خوبی اور خوش سوادی کا ہے - جس قسم کی خوبی میں چاہتا ہوں وہ چھہ مہینے کے بعد باقی نہیں رہتی - اسی لیے الہلال کا ٹائپ ہر شش ماہی کے بعد بدل دیا جاتا ہے' اور ابتک تین مرتبہ بدلا جاچکا ہے - جس ٹائپ میں آجکل الہلال چھپتا ہے یہ گذشتہ نومبر کے آغاز میں لیا گیا تھا - اب پورے چھہ مہینے اسپر گذر گئے -

(۳) گو اب تک ٹائپ صاف ہے اور غیر دقیق نظر سے کچھہ ایسا زیادہ بدنما نہیں ہوا ہے' تاہم پچھلا نمبر دیکھکر میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب الہلال کو بالکل نئے ٹائپ میں چھپنا چاہیے - پچھلی اشاعت کی بد نمائی و بد خطی کا مجھے سخت رنج ہے -

(٤) نیا ٹائپ ایک ہی مرتبہ نہیں مرتب ہو جاتا بلکہ رفتہ رفتہ اسے حسب ضرورت ترتیب دیا جاتا ہے - اقلاً ایک ہفتہ اسمیں ضرور لگے گا - علاوہ اسکے پریس کا ایک مکان بھی بعض وجوہ سے بدلا گیا ہے' اور تمام سامان دوسری جگہ رکھا جا رہا ہے - اسکی وجہ سے بھی انتظامات ابتر اور بے نظم ہو رہے ہیں -

ان مجبوریوں کی وجہ سے دفتر ایک ہفتہ کی مہلت کا طالب ہے' تا کہ نیا ٹائپ مرتب ہوجاے' اور پریس کے انتظامات بھی درست ہو لیں - پس آیندہ ہفتہ کی اشاعت کا قارئین کرام انتظار نہ کریں - اسکے بعد دو پرچوں کی یکجا ضخامت میں نئے ٹائپ اور نئے انتظامات صوری و معنوی کے ساتھہ انشاء اللہ حاضر ہوگا -

(٥) یہ سچ ہے کہ احباب کرام کو یہ غیر حاضری بہت شاق گذریگی - مجھے ایسے سچے دوستوں اور مخلصوں کے دل کا حال معلوم ہے' جنہیں الہلال کے آنے میں ایک دن کی دیر بھی بہت دکھہ پہنچاتی ہے - مگر کیا کروں مجبور ہوں - بری حالت اور مسخ حرفوں میں میں الہلال کے صفحات دیکھکر سخت صدمہ پہنچتا ہے - اور ایسی حالت میں اسکا نکلنا مجھے برداشت نہیں ہوسکتا - امید ہے کہ ان امور کو پیش نظر رکھکر جو معذرت کی گئی ہے وہ قبول کی جائیگی - احباب کرام نے ہمیشہ میری کمزوریوں اور معذوریوں کو سنا ہے اور اپنے لطف و کرم سے معاف فرمایا ہے -

(ایڈیٹر)

بریلی میں عام جلسہ

مسئلۂ ندوه

۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۱٤ء کو مسلمانان راے بریلی کا ایک عام جلسہ ندوۃ العلماء کے موجودہ معاملات پر غور کرنے کیلیے بمقام مسجد دائرہ منعقد ہوا - جسمیں ہر طبقہ کے لوگ شریک تھے - بہ تحریک جناب حافظ سید محمد صاحب و بتائید جناب منشی حبیب احمد صاحب جناب کپتان علی محمد خانصاحب سردار بہادر - آنریری مجسٹریٹ و ممبر مینوسپل بورڈ و رئیس راے بریلی بالاتفاق صدر جلسہ قرار پاے' اور حسب ذیل رزولیوشنز پیش ہوکر بالاتفاق پاس ہوے :

(۱) اس جلسہ کو اس بات کا نہایت صدمہ ہے کہ ایک مذہبی درسگاہ میں ایسا ناگوار واقعہ پیش آیا - یہ جلسہ ان ذمہ دار حضرات سے جنکی کارروائی کا یہ نتیجہ ہے' نہایت منت و التجا کے ساتھہ درخواست کرتا ہے کہ حسبۃ للہ اپنی ذاتی خواہشات کو چھوڑ دیں اور معاملہ کو خوش اسلوبی سے طے کر دیں -

محرک ــــ جناب صدر جلسہ

(۲) یہ جلسہ طالب علموں کو مشورہ دیتا ہے کہ اسٹرائک ختم کر دیں' اور منتظمین دار العلوم ندوۃ العلماء سے درخوست کرتا ہے کہ وہ قوم کی موجودہ حالت اور اس بات کا خیال کرکے کہ کسی طالب علم کا نکالنا سخت نقصان کا باعث ہوگا ' کل طالب علموں کو بلا استثناء داخل کرلیں ' اور طلباء کی شکایات و اسباب اسٹرائک کی تحقیقات کے لیے ایک بے تعلق کمیشن مقرر کردیں -

محرک ـ جناب شیخ شہاب الدین احمد صاحب وکیل -

موید ـ جناب شیخ سجاد حسن صاحب ہیڈ کلرک عدالت سیشن جج

(۳) یہ جلسہ ندوۃ العلماء کی اصلاح کے لیے ضروری سمجھتا ہے کہ ندوۃ العلماء کے معاملات کی تحقیقات کے لیے ایک پبلک آزاد کمیشن بٹھائی جاوے -

محرک ــــ جناب شیخ محمد شعیب - بی - اے - ایل - ایل - بی -

موید ــــ جناب حکیم مولوی سید اسرار حسن صاحب چشتی -

(٤) یہ جلسہ ان تمام کارروائیوں پر جو خلاف قاعدہ دستور العمل کی گئی ہیں' اظہار افسوس کرتا ہے اور موجودہ نظامت پر جو خلاف قاعدہ دستور العمل وجود میں آئی ہے' بے اعتمادی ظاہر کرتا ہے -

محرک ــــ جناب منشی سجاد حسین صاحب -

موید ــــ جناب منشی حبیب احمد صاحب محافظ دفتر عدالت سشن جج بہادر -

(۳) یہ جلسہ ان تمام بزرگان قوم و اخبارات کا جنہوں نے نیک نیتی سے معاملات ندوۃ العلماء پر بحث کی ہے اور اصلاح ندوۃ العلماء کے خواہشمند ہیں ' دلی شکریہ ادا کرتا ہے -

محرک ــــ جناب منشی نعمت خانصاحب

موید ــــ جناب منشی حبیب احمد صاحب

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاهتي هے کہ هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپني امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے :—

(۱) یہ کمپني آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئي بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل هے -

(۳) یہ کمپني ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجي دونوں تیار کي جاسکے تیس روپیہ روزانہ تک حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپني آپکي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمہ داري لیتي هے -

(۵) یہ کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي هے - کام ختم هوا - آپنے روانہ کیا اور آپکو روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ هي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي هے -

بي - گورند راؤ پلیڈر - (بلاري) میں کنز ویلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي هوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماهواري آپکي نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی هوں -

شمس العلما ! مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے هیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئي تامل نہیں کہ اسکي بناوٹ یورپ کي ساخت سے کسي طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا هے اور میرا خیال هے کہ هر شخص باساني اسے سیکھہ سکتا هے -

چند مشہور اخبارات هند کی راے

— * —

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے هیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے نہایت عمدہ هیں اور بناوٹ بھي اچھي هے - محنت بھی بہت کم هے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپني کا موزہ نہایت عمدہ هے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا هے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا هوسکتا هے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

قانون کي بحث میں مسلمہ قواعد مجالس هیں اور خود ندوة العلما کا دستور العمل ہے - لیکن فلاں فلاں دلائل اور فلاں فلاں واقعات کی بنا پر بغیر کسی تاویل و بحث کے ثابت هوتا ہے کہ کسی حیثیت سے بھی یہ کارروائی جائز نہیں سمجھی جاسکتی -

پس اگر اُس طالب حق کو راستبازي کے ساتھہ کشف حقیقت اور حصول حق و صداقت کي تلاش ہے' تو چاہیے کہ جن جن دلائل اور واقعات کو پیش کیا گیا ہے اور جن جن اصولوں کے ماتحت نتائج نکالے هیں' اُن سب کو اپنے سامنے لاے اور انکی غلطی کو اُسی طرح ثابت کردے -

(۳)

کوئي چیز هو' ضرور ہے کہ کسي نہ کسي معیار اور اصول کے ماتحت هوگي - ندوة العلما کے کاموں کیلیے بھي کوئي نہ کوئي اصول قرار دینا پڑیگا - اِن مضامین میں اصول پیش کیے گئے هیں' اور کارروائی کے جواز و عدم جواز کیلیے معیار سامنے رکھا ہے - پس چاهیے کہ ان اصولوں کو غلط ثابت کیا جاے' اور ان معیاروں کے مقابلے میں دوسرے معیار پیش کیے جائیں - دنیا میں یہی ایک طریقہ اختلاف اور نزاع کے فیصلہ کرنے کا ہے -

پھر واقعات کی قوت سب سے بالا تر ہے' اور جب وہ سامنے آجائیں' تو جب تک انکے وجود کا بطلان نہو جاے' انکے حکم سے انکار نہیں کیا جا سکتا - ندوہ کے مباحث میں جابجا واقعات پیش کیے گئے هیں' اور اسکے تمام صیغوں کے متعلق ابتری و بے قاعدگی کا دعوا مطبوعہ کاغذوں اور پبلک تحریرات میں کیا گیا ہے - پس هر اُس شخص پر جو اصلیت و حقیقت کا جویاں هو' فرض ہے کہ یا تو اُن واقعات کے واقع هونے سے علانیہ انکار کرے' یا انکي واقعیت کے آگے نیک روحوں اور سچے مومنوں کي طرح سر جھکا دے -

(۴)

رهي یہ بات کہ جو کچھہ لکھا گیا' اسکا طرز تحریر و الزام سخت تھا یا نرم ؟ تو اسکے متعلق مجھسے شکایت کرنا لا حاصل ہے' اور میري نسبت یہ رونا ابھی نہیں ہے بلکہ آغاز اشاعت الہلال سے ہے - اس مسئلہ کو بھي میں الہلال میں اتني مرتبہ اور اتني تفصیل سے لکھہ چکا هوں کہ اب زیادہ لکھنا تکلیف دہ اعادہ ہے' اور تعجب ہے کہ لوگ بہت کہنے سے پہلے تھوڑا سا پڑھہ کیوں نہیں لیتے ؟ خواہ اسے کچھہ هي سمجھا جاے لیکن میں ایک یقین بخش بصیرة کے ماتحت اپنے اصولوں کو قرار دیچکا هوں' اور جن لوگوں کو حق اور صداقت کا مخالف یقین کرلیتا هوں' انکے بارے میں جو کچھہ میرے خیالات هوتے هیں' خواہ وہ اندرائن کے پھل سے زیادہ کڑوے اور تلوار کے زخم سے زیادہ تکلیف دہ کیوں نہ هوں' لیکن بغیر کسي نفاق اور ظاهر آرائي کے سچ سچ اور صاف صاف کہدیتا هوں -

میں نے اپني بصیرة کے مطابق اطمینان کرلیا ہے کہ اسلام کا یہي حکم ہے' اور شریعت کے پاک حاملوں اور سچائي کے برگزیدہ نمونوں کي یہي تعلیم رهي ہے - جبتک کہ میرے اس عقیدے کي غلطي مجھپر واضح نہ کردي جاے' میں اسکے مطابق کام کرنے پر مجبور هوں' اور کسي اعتراض اور کسي مخالفت سے متزلزل نہیں هوسکتا : فالحمد للہ الذي هدانا لهذا وما کنا لنهتدي لولا ان هدانا اللہ !

اب هر شخص سمجھہ سکتا ہے کہ اگر یہ تمام بیانات صحیح نہ تھے' تو جب غیر صحیح باتوں کو اس دعوے اور علانیہ طریقہ سے بیان کیا جا سکتا ہے' تو صحیح باتوں کا ظاهر کرنا تو بالکل هي آسان تھا ؟ اور جب حق پر چلنے والوں کو اسطرح باطل پرست جھٹلا دیسکتے هیں' تو حق والوں کیلیے تو اپني حقانیت کا دکھلا دینا کچھہ بھي مشکل نہ تھا - علی الخصوص ایسی حالت میں جبکہ اسکا علانیہ مطالبہ کیا جاے' اور غلطی پر ٹوکنے والے کیلیے بڑی آرزؤں اور التجاؤں سے پکار هو !

اگر یہ سب کچھہ سچ نہیں ہے تو کیوں جراتیں مفقود هوگئي هیں' صورتیں مستور هیں' اور زبانیں خاموش ؟

(۵)

البتہ کچھہ اور لوگ هیں جو ندوہ کے معاملات کے متعلق لکھتے هیں - میں نے ان کو بھي دیکھا اور خدا جانتا ہے کہ طلب حق اور تلاش جواب کي نظر سے دیکھا' لیکن افسوس کہ انکے پاس بھي ان امور کا کوئي جواب نہیں پایا - یہ تمام لوگ زیادہ تر فریب بیانیوں کا شکار هوے هیں' اور اصلیت انسے چھپا دي گئي ہے - وہ عموماً انھي باتوں کو لکھنا شروع کردیتے هیں جنکو میں پہلے هي بار بار لکھہ چکا هوں' یا پھر ایسي افسوسناک غلط بیانیوں کو صحیح سمجھکر درج کردیتے هیں جنکو پڑھکر سوا اسکے کہ افسوس کیا جاے اور کچھہ نہیں کہا جاسکتا -

(۶)

سچ یہ ہے کہ حقیقت اور واقعات کا کوئي جواب نہیں - اگر ایسا نہوتا تو دنیا میں کبھي بھي نفس انساني کو اپني شرارتوں کي سزا نہیں ملتي - مجھے گمنام خطوط کا لکھنا اور گالیاں دینا بالکل بے فائدہ ہے - اگر اس سے لکھنے والوں کو کچھہ دیر کیلیے خوشی اور راحت مل جاني هو تو میں انکي خوشي میں خلل ڈالنا پسند نہیں کرونگا - دوسروں کي اُس خوشي پر مجھے کیوں اعتراض هو جو میري خوشي کو کچھہ نقصان نہیں پہنچا سکتي ؟ تاهم اگر وہ اپني خوشی کے اس عمدہ ذریعہ کو جاري رکھکر' ساتھہ هي میري غلطیوں کو ظاهر کرنے اور میري غلط بیانیوں کو واضح کرنے کیلیے بھي ایک سطر لکھدیتے تو میں انکا سچے دل سے شکرگذار هوتا -

میرے اطمینان کیلیے یہ کافی ہے کہ میں جو کچھہ کررها هوں اسمیں الحمد للہ میرے ضمیر کیلیے کوئي شرمندگي نہیں - میں خدا کے وجود پر ایمان رکھتا هوں' اور اُسے انسان کے چھپے هوے رازوں اور دل کے اندر کے بھیدوں کا جاننے والا یقین کرتا هوں - میرے دل میں کاموں کي محبت ڈالی گئي ہے' اور مجھے مضبوط ارادہ اور راسخ اعتقاد بخشا گیا ہے - مجھکو یقین ہے کہ ندوہ ایک مفید کام تھا مگر اسے برباد کیا جارها ہے' اور اسکی بربادي مسلمانوں کیلیے درد انگیز ہے - پس میں جن لوگوں کو ایسا کرنے والا دیکھتا هوں' انکي مخالفت کرتا هوں' اور انسے مسلمانوں کے فوائد کو بچانا چاهتا هوں - اگر اس جذبہ و اعتقاد کے سوا اس کام میں اور بھي کوئي خیال شامل ہے' اور اشخاص کے فوائد کي خباثت اور هٹ دھرمي اور فساد طبعي کي لعنت کو میں نے حق جوئي کي چادر ڈالکر چھپادیا ہے' تو بہت جلد دنیا اسے دیکھہ لیگی - کیونکہ ناپاکي اور غلاظت کو کیسے هي خوبصورت دوشالے سے چھپایا جاے' پر وہ زیادہ عرصے تک نہیں چھپ سکتي - یا تو هوا کا جھونکا اسے الٹ دیگا یا خود هي اسکي بدبو لوگوں سے مخبري کردیگي !

(۷)

هاں' میں اپنے نفس سے دهوکا کھا سکتا هوں' اور میري قوة فیصلہ مجھے فریب دیسکتي ہے - میں ایک عاجز انسان هوں اور انسان هي همیشہ ٹھوکر کھاتا ہے - لیکن اگر ایسا هي ہے تو کیوں میري غلطي مجھپر نہیں کھول دي جاتي ؟ اور کیوں مجھے میرے غلط بیانات سے واقف نہیں کردیا جاتا ؟ میں سچ سچ کہتا هوں کہ مجھے غلطي کے مان لینے میں کوئي شرم نہیں - اگر مجھے بتلا دیا جاے کہ میرا یقین غلط اور میرا اعتقاد باطل ہے' تو آج میں نے جن لوگوں کو مفسد اور مخرب سمجھکر برا کہا ہے' یقین کرو کہ کل انهیں مصلح سمجھکر معافي مانگونگا' اور انکے هاتھوں کو بوسہ دونگا -

پھر ایسا کیوں نہیں کیا جاتا ؟

و العاقبة للمتقین !

مسئلۂ بقـا و اصـلاح نـدوہ

مسئلۂ اصلاح کے مہمات امور

اتقو اللہ یا اولي الالباب ! !

قبل اسکے کہ میں ندوہ کے متعلق بقیہ مسائل و مباحث کو شروع کروں ' چاهتا هوں کہ جو کچھہ لکھا جا چکا هے ' اسکا خلاصہ ایک جاجمع کردوں ' تاکہ بیک نظر ارباب فکر و راے کو معلوم هو سکے کہ ندوہ کے متعلق کیا کیا امور توجہ طلب هیں ؟

میں ایک حرف نہیں لکھتا جب تک کہ اسکے تمام پہلو میرے سامنے نہیں هوتے ' اور وہ عالم السرائر خوب جانتا هے کہ اپنی غلطي کے اعتراف اور حق کے آگے جھک جانے کیلیے همیشہ طیار رهتا هوں بشرطیکہ حق اپنے تئیں مجھے دکھلا دے -

الهـلال میں نـدوہ کے متعلق سلسلۂ مضامین گذشتہ جنوري سے شروع هوا هے - اسکو پورے چار مہینے هوگئے - سب سے پہلا مضمون ١٦ - جنوري کي اشاعت میں نکلا تھا -

میں نے اسي لیے ندوہ کے متعلق ابتدا سے جامع بحث کي - سب سے پہلے اسکے مقاصد پر نظر ڈالي - پھر اسکے تغیرات ماضیہ کي سرگذشت لکھي - اسکے بعد اسکے کانسٹي ٹیوشن کو پیش کیا ' اور اُن نقائص کو دکھلایا جنکي وجہ سے وہ جماعت کي جگہ محض چند اشخاص کے هاتھوں میں پڑگیا هے اور اپنے مقاصد کے حصول سے بالکل محروم هے -

پھر اس جماعت کے کاموں پر نظر ڈالی جو مجلس انتظامیہ کي فرضي نسبت سے اپنے مخفي و شخصي مقاصد انجام دیتي ہے ' اور علی الخصوص نئے عہدہ داروں کے تقرر کے مسئلہ کو استحقـاق و اهلیت اور قوانین و قواعد ' دونوں پہلوؤں سے علی الاعلان باطل قرار دیا -

جن لوگوں کو مسئلۂ نـدوہ کے متعلق الهـلال کي معروضات سے اختلاف هے ' انکا فرض تھا کہ اس تمام سلسلۂ مضامین پر ایک نظر ڈال لیتے جو نـدوہ کے مقاصد ' اصلاح دیني کي تاریخ ' اور خود ندوہ کے گذشتہ حالات کے متعلق نکل چکے هیں ' اور پھر اپنے بیانات میں انھیں ملحوظ رکھتے - صدق نیتوں سے اگر بحث کي جاے اور مقصود محض انـکار و جحود نہـو ' تو ایسا هي هونا چاهیے - نیکي اور انصاف کي طلب هر انسان کا قدرتي حق هے - مگر افسوس کہ بعض لوگ ایسي باتیں کہہ اٹھتے هیں جنکے متعلق نہایت تفصیل سے الهلال لکھہ چکا هے اور پھر اسکے دھرانے کی کوئی حاجت نہیں هے - اس سے معلوم هوتا هے کہ یا تو انھوں نے اُن مضامین کو نہیں دیکھا هے - یا دانستہ ایسا کر رهے هیں -

مثـلاً ایک صاحب فرماتے هیں کہ اگر یہ مفاسد ندوہ میں موجود تھے ' تو مولانا شبلی پر سب سے پہلے الزام آتا هے کہ کیوں انھوں نے دور نہیں کیا ؟

گویا انکے خیال میں اس بارے میں الهـلال نے کچھہ نہیں لکھا هے اور اسکے لیے یہ بالکل ایک نئی دلیل قاطع هے !

ایک دوسرے صاحب کہتے هیں کہ اگر ندوہ میں خرابیاں تھیں تو یہ کیا بات هے کہ آج هی انکا افسانہ سنایا جاتا هے ؟

گویا اس شخص کے خیال میں الهـــلال نے اسکے وجوہ و اسباب کی نسبت ابتک ایک حرف نہیں لکھا هے ' اور اب ضرورت هے کہ اسکا جواب دیا جاے !

پھر کہا جاتا هے کہ جب مولوي عبد السلام کا خـط نکل آیا تو اب اسکا جواب کیا هے ؟

گویا الهـلال ندوہ کے جو مفاسد بیان کر رها هے ' وہ یہ ثابت هونے کے بعد بالکل معدوم هوگئے کہ مولوي عبـد السـلام نے ایسے چھہ سات مہینے پہلے استرائک کرنے کیلیے خط لکھا تھا !

حقیقت میں یہ بہت هی افسوس کی بات هے اور اس سے یہ درد انگیز نتیجہ نکلتا هے کہ ان لوگوں میں سچائی کی طرف کوئی جنبش نہیں پائي جاتی - اگر انھوں نے الهـــلال کے تمام مضامین نہیں پڑھے هیں تو انکی غفلت پر افسوس ' اور اگر باوجود علم و مطالعہ کے ایسا کر رهے هیں تو اللہ انکے دلوں کو صداقت کي قبولیت کیلیے کھولدے !

(۲)

پھر ان مباحث کے ضمن میں مفاسد ندوہ کي تاریخ ' مولانا شبلي کي معتمدي دارالعلوم ' اصلاح کي کوششیں ' انکي نا کامیاں ' قوم کو بے خبر رکھنا ' مستبدانہ قانون کي وجہ سے مجلس انتظامیہ کا نا قابل مقابلہ هونا ' اندروني اصلاح کي تمام کوششوں کا نا کام رهنا ' تا هم مولانا شبلي کي کمزوري اور باطل پر سکوت ' اور اسکے افسوس ناک نتائج کا ظهور ' یہ اور اسي طرح تقریباً تمام وہ مطالب جو اب بعض لوگوں کو یاد آے هیں ' پوري تفصیل و توضیح سے پہلے هي بیان کردیے گئے هیں

اب ایک طالب حق کا کام یہ هونا چاهیے کہ وہ انھیں پڑھے ' اور جن جن مطالب کو جن جن دلائل کے ساتھہ پیش کیا گیا هے ' ویسے هي دلائل سے انکا جواب بھي دے - اگر ندوہ کے مقاصد اور مسلمانوں کی اصلاح و تجدید کي بحث هے ' تو وہ بتلاے کہ کیوں وہ صحیح نہیں ؟ اگر ندوہ کے مختلف عہدوں کی تاریخ بیان کی گئی هے تو وہ ثابت کرے کہ بیان کردہ واقعات غلط هیں اسي لیے انکے نتائج بھي قابل تسلیم نہیں ! اگر ندوہ کے نظام و اساس (کانسٹی ٹیوشن) پر بحث کي هے ' تو وہ سچائی اور دلیلوں کی روشنی میں آے اور دکھلا دے کہ حق و جماعت اور شریعت و قوانین کے نام سے جو کچھہ پیش کیا گیا هے ' وہ انھیں صداقتوں کی بنا پر بالکل رد کر دینے اور جھٹلا دینے کا مستحق هے !

پھر اسي سلسلے میں چند آدمیوں کي ایک جماعت سے قوم کا تعارف کرایا گیا هے ' اور علانیہ اسے اصلاح دینی کے مقاصد صالحہ و اغراض صحیحہ کا منکر و مخالف بتلایا هے - پس اگر یہ سچ نہیں هے تو وہ ویسے هي دلائل و استشهادات کے ساتھہ جیسے کہ اس بیان میں موجود هیں ' اٹھے اور انکي غلط بیاني آشکارا کردے !

اسکے بعد ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کي کارروائي پر بحث کي هے جبکہ چند آدمیوں نے جمع هوکر ندوہ کا انتظام درهم برهم کر دیا اور ایک شخص کو آیندہ کیلیے ناظم مقرر کیا - اس بحث کے طے کرنے کیلیے صرف دو هي طریقے هو سکتے تھے : استحقاق و اهلیت اور قواعد و قوانین - پس سب سے پہلے استحقاق و اهلیت کی بنا پر بحث کي گئي ' اور ندوہ کي نظامت کیلیے ادنی سے ادنی معیار قرار دیکر دیکھا گیا کہ مقرر کردہ ناظم کسي طرح بھی اس خدمت کیلیے موزوں هوسکتا هے یا نہیں ؟ اس حصہ میں اول سے لیکر اخر تک جسقدر لکھا گیا هے ' صرف اصول اور واقعات کي بنا پر لکھا گیا هے - اسکے بعد قوانین و قواعد کي طرف توجہ کي ' اور خود ندوہ هي کے دستور العمل کو هاتھہ میں لیکر اس کار روائي پر نظر ڈالی ' نیز جن جن واقعات کی بنـا پر بحث کی ' انکا برابر حوالہ دیا -

پھر ان تمام مباحث کے بعد علانیہ یہ نتیجہ نکالا گیا کہ کسي معیار ' کسی اصول ' کسي قانون ' اور جواز و عدم جواز کے کسي طریق بحث سے بھي جو دنیا میں انسانوں کیلیے ذریعۂ حصول صحت اور وسیلۂ علم و اطلاع صداقت هو ' یہ کاروائي درست ثابت نہیں هوسکتي ' اور ان تمام واقعات و شهادات اور دلائل صریحہ و براهین واضحہ کي بنا پر جو ان بیانات میں پیش کیے گئے هیں ' از سرتاپا باطل اور یکسر نا جائز و کالعدم هے - استحقاق و اهلیت کي بحث میں علم هے ' فضیلت هے ' واقفیت هے ' تجربہ هے ' اور ان سب سے بڑھکر ایثار نفس و جذبۂ خدمت ملک و ملت هے - اسي طر

کہدیا ہے کہ احیاء العلوم میں اکثر حدیثیں ضعیف ' اور بہت زیادہ بے اصل و سند ہیں - اسي لیے شارحین احیاء نے اُن احادیث کي تخریج میں بڑي محنت اٹھالي ' اور صحیح کو ضعیف سے اور حدیث کو غیر حدیث سے الگ کرنا چاہا - علامۂ ابن تیمیہ کا یہ قول احیاء کی نسبت مشہور ہے :

کلامہ فی الاحیــاء غالبہ جید	امام غزالي کا اکثر بیان احیاء العلوم
لیکن فیہ اربع مواد فــاسدۃ :	میں عمدہ اور معتبر ہے الا چار
مادۃ فلسفیہ و مادۃ کلامیــــہ	باتیں جو بطور مواد فاسد کے
و ترہات صوفیہ و الاحادیث	اسمیــں شامل ہوگئي ہیں :
الموضوعہ -	فلسفیانہ مطالب ' کلامیہ انداز '

ترہات صوفیہ ' اور موضوع حدیثیں -

علامۂ موصوف کو مسلمان فلسفیوں اور متکلموں کے گروہ سے سخت نفرت تھي ' اور انکی غیرت شریعت بعض متصوفین کے ترہات و شطحیات کی سماعت کي متحمل نہیں ہوسکتي تھي ' اسلیے انہوں نے ابتدائی تین چیزوں کو بھي احیاء کا مواد فاسد قرار دیا ' مگر در حقیقت یہ رائے زیادتی سے خالی نہیں - البتہ اخري چیز یقیناً قابل ذکر ہے ' یعنے نقل احادیث میں بے احتیاطي -

حضرت امام هي پر موقوف نہیں - عموماً صوفیاء کرام نے نقل احادیث میں بڑي بد احتیاطیاں کي ہیں ' اور یہي سبب ہے کہ انکے مخالفین کو تشدد و تعصب کا زیادہ موقع ملگیا ہے ' اور حق یہ ہے کہ محدثین کرام اپنے اس تشدد میں حق بجانب ہیں -

(کتب موضوعات)

پس آپ احیاء العلوم وغیرہ پر اس بارے میں اعتماد نہ کریں ' اور اقلاً بعض کتب موضوعات ضرور پیش نظر رکھہ لیں - حضرۃ شاہ ولي اللہ قدس اللہ سرہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں طبقات حدیث و محدثین پر جو کچھہ لکھا ہے بہت نافع ہے - محدث ابن جوزي ' حافظ سیوطي ' ملا علي قاري ' اور امام شوکاني کي کتب موضوعات چھپ گئي ہیں ' اور ان میں عام زبانوں پر چڑھی ہوئي حدیثوں کا تذکرہ آگیا ہے - صاحب سفر السعادۃ کے تشدد کي اس بارے میں شکایت کی جاتي ہے مگر حقیقت اسکے خلاف ہے - شیخ عبد الحق محدث دهلوي کی شرح سفر السعادۃ منگوا لیجیے - مع رد کے اسکا خاتمہ نظر سے گذر جائیگا اور فائدہ بخشے گا - شیخ عبد الرحمن بن علی شیباني کی " التمیز فی ما یدور علی السنۃ الناس من الحدیث " بھي چھپ گئي ہے ' اور اسمیں تمام مشہور حدیثوں کي کامل طریقہ پر تخریج کي گئي ہے - علامۂ ابن تیمیہ اور ابن قیم کي تصنیفات میں بھي اسکا مواد بہت ہے - علي الخصوص مجمع الفتاوی اور مجموعۂ رسائل جلد اول ودوم میں جو حال میں مصر میں چھپ گئے ہیں -

امام شوکاني کی موضوعات میں قدما کي تمام کتابوں کو ضبط و اعتدال کے ساتھہ جمع کرنے کي کوشش کي ہے - اگر اسے آپ دیکھہ لیں تو عام و مشہور احادیث کے متعلق اچھي بصیرت حاصل ہو جائیگي -

(احادیث مسئولہ عنہا)

اب میں فرداً فرداً آپکي تحقیق کردہ احادیث کي نسبت عرض کرتا ہوں :

(۱) حب الدنیا راس کل خطیۃ - یعني دنیا کي محبت تمام خطاؤں کي جڑ ہے -

بیہقي نے شعب الایمان میں حسن بصري سے روایت کي ہے - ابو نعیم حلیۃ الاولیا میں اسے حضرت عیسی کا قول کہتے ہیں (دیکھو حلیہ ترجمۂ ابو سفیان) مالک ابن دینار کي طرف بھي منسوب ہے - علامۂ ابن تیمیہ نے اسے جندب البجلي کا قول کہا ہے -

بہر حال یہ جملہ معناً تو بالکل صحیح ہے ' مگر لفظاً حدیث نہیں ہے -

(۲) ما وسعني ارضی و لا سمائي و لکن وسعنی قلب عبدی المومن - یعني خدا کہتا ہے کہ نہ تو مجھے زمین اٹھا سکي نہ آسمان ' مگر میرے مومن بندے کے دل میں میں سما گیا :

در دل مومن بگنجم اے عجب
گر مرا جوئي دران دلہا طلب

معناً یہ جملہ بہت صحیح اور قرآن کریم کی اس آیت کا بیان ہے : انا عرضنا الامانۃ علی السموت و الارض و الجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان - لیکن حدیث نہیں ہے - کسي کا قول ہے - محدثین نے تو اسے اسرائیلیات میں سے شمار کیا ہے -

(۳) " گوشت کو چھري سے کاٹ کر کھانے کی ممانعت "

غالباً آپ کا مقصود اس حدیث سے ہوگا : لا تقطعوا اللحم بالسکین فان ذلک من صنیع الاعاجم - یعني گوشت کو چھري سے کاٹ کر نہ کھاو کیونکہ یہ عجمیوں کي ایجاد ہے -

بیہقی نے شعب الایمان میں اسے روایت کیا ہے - نیز ابو داود نے سنن میں ' لیکن امام شوکاني لکھتے ہیں :

قال احمـــد : لیـــس	امام احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث
بصحیح و قد کان النبي	صحیح نہیں کیونکہ آنحضرۃ کا بکري
یحتز من لحـم الشاۃ	کے گوشت کاٹنا ثابت ہے -

پھر اس کي روایت میں ابو معشر ہے اور امام احمد کہتے ہیں کہ " لیس بشي " وہ کوئي چیز نہیں -

(۴) العلم علمان : علم الابدان و علم الادیان - علم دو ہیں : ایک وہ علم جس سے بدن انساني کا تعلق ہے یعنے فن طب ' اور ایک وہ جو شریعتوں اور دینوں کا علم ہے -

اسکي بھي کوئي اصلیت نہیں - ضعیف سے ضعیف سند سے بھي کسي نے روایت نہیں کیا - تعجب ہے کہ کیونکر یہ جملہ حدیث مشہور ہوگیا ؟

(۵) " رجب خدا کا مہینہ ہے اور شعبان پیغمبر کا اور رمضان میري امت کا "

فضائل ایام و شہور میں موضوعات کا بڑا ذخیرہ ہے - غالباً آپکا مقصد اس حدیث سے ہوگا : رجب شہر اللہ و شعبان شہری و رمضان شہر امتی فمن صام فی رجب یومین فلہ من الاجر ضعفان الخ -

لیکن محققین و ثقات فن نے اسے موضوع قرار دیا ہے - اسکے اسناد میں ابو بکر بن الحسن النقاش ہے جو متہم ہے - اور کسائي نامي بھي ایک راوي ہے جو مجہول ہے -

(صلــــواۃ التسبیح)

(۶) " صلوۃ التسبیح اور اسکے فضائل "

" صلوۃ التسبیح " سے مقصود ایک خاص نماز نفل ہے جو چار رکعتوں میں ختم ہوتي ہے - ہر رکعت میں فاتحہ اور سورۃ کے بعد " سبحان اللہ ' و الحمد للہ ' و لا الہ الا اللہ ' و اللہ اکبر " پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھتے ہیں - پھر رکوع اور قومہ اور دونوں سجدوں میں بھي دس دس مرتبہ یہی کلمات پڑھے جاتے ہیں - اس طرح ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ کلمۂ تسبیح پڑھا جاتا ہے -

اس نماز کے متعلق متعدد طرق سے حدیث مروي ہے - سب سے زیادہ مشہور دو طریقہ ہیں : ایک حضرت ابن عباس کي روایت سے ' دوسرا ابي رافع کي روایت سے - پہلي روایت کو

الهــلال

۱۰ - جمـــادي الاخـــر ۱۳۳۲ هج

اسئلة واجوبتها

بعـض احـاديث مشهوره

موضـوعـات کـي اشـاعت

احاديث مندرجة احياء العلوم

حضرت مولانا - السلام عليکم - چند احاديث کي صحت و عدم صحت کے متعلق بعض علما سے دريافت کيا ليکن مختلف اور متضاد باتيں کہی گئيں - يعنے اکثر نے تو صحيح کہا اور بعض نے ضعيف - يه حديثيں حضرة امام غزالي رحمة الله عليه کي احياء العلوم ميں ميں نے پڑھي هيں' اور اکثر واعظان دين نے بھي بيان کيا ھے - اب جناب سے ملتمس هوں که انـکي نسبت محققانـه جواب مرحمت هو - کيونکه بعض علما فرماتے هيں که بڑي بڑي مشهور کتابوں ميں يه حديثيں موجود هيں جو تمهاري نظر سے نهيں گذريں - آپ جو کچهه فرمائينگے اس پر سب سے زيادہ مجھے اعتماد ھے - (اسکے بعد وہ احاديث نقل کي هيں اور بعض کا صرف مطلب لکھديا ھے - چونکه جواب ميں وہ سب آجائينگي اسليے يہاں مکرر نقل نهيں کي گئيں - الهـلال)

خاکسار محمد علي پيش امام و خطيب - از بهاؤ نـگر -

الهلال :

احاديث کی صحت و عدم صحت کا معامله بہت نازک اور محتاج علم و نظر ھے - جب تـک اس فـن عظيم و مقدس سے واقفيت نهو' اور تمام علوم متعلقۂ حديث پر نظر نهو' نيز تمام کتب معتبرۂ قوم و طبـقات محدثين و رواة پيش نظر' و تصريحات ائمۂ فن و طريق تخريج و نقد و درايت کي پوري پوري من الباب الى المحراب خبر نهو' اس وقت تـک کچهه پتـه نهيں چلتا - محض چند کتب حديث کا سامنے رکهه لينا اس بارے مفيد نهيں -

آجکل بڑی مصيبت يه ھے که علـم و جهل ميں کچهه تميز نهيں رهي - هر واعظ محدث اور هر خوانده زبان محقق ھے - نتيجه يه ھے که عوام ميں اس کثرت سے موضوع و بے اصل حديثيں مشہور هوگئي هيں که اگر اُن سب کو جمع کيا جائے تو ايک نئی کتاب الموضوعات لکهني پڑے - يه ايک بڑي آفت ھے اور قوم کي ضلالت ديني کا بہت بڑا سبب قوي - پھر اس سے بھی بڑهکر آفت يه ھے که هر عربي کا جمله جو کسي واعـظ کی زبان سے نکل جائے اور اس نے کتب مواعظ و قصص ميں پڑهه ليا هو' اسدرجه اصح الحديث اور کالوحی و القران سمجهـا جاتا ھے که اگر انکو بے اصل کہيے تو لوگ جنـگ و جدل کيليے آستينيں چڑها ليـتے هيں !

(قصـــاص و واعظيـــن)

يه قصاص و وعاظ کئی صديوں سے مسلمانوں کيليے سب سے بڑي مصيبت هيں اور موجوده عصر جهل نے اس مصيبت کو اور زياده عام و شديد کر ديا ھے - نه تو اُنهيں قران کی خبر ھے نه حديث و آثار کی - نه کتابيں پڑهی هيں اور نه علم و فن کی صورت ديکهي ھے - صرف چند قصے اور اشعار ياد کرليے هيں جو يا تو اپنے بزرگوں سے سنتے آے هيں يا کسی وعـظ کي کتـاب ميں ديکهه ليے هيں !

وعظ کی اصلی قوت دماغ کی جگه انکے گلے ميں هوتی ھے - ايک مطرب و مغني کی طرح گانا شروع کر ديتے هيں' اور پھر عربی کا هر غلط سلط جمله جو انکي زبان سے نکل سکتا ھے' بے تکلف اور بے خوف "حديث" کے لقب سے بيان کرديا جاتا ھے - غريب سننے والے جو موسيقی کے قدرتي تاثر سے پہلے هی مرعوب هوچکے هيں' شوق اور عقيدت سے سنتے هيں' اور انکي تمام خرافات کو حديث رسول يقين کر ليتے هيں ! فنعوذ بالله من شر الجهل و الفساد !

آج اصلی مصيبت يہی ھے که قران و حديث هی اسلامي تعليم کا اصلي سرچشمه هيں مگر انکی صحيح و حقيقي تعليمات حاصل کرنے کا عوام بيچاروں کے پاس کوئی وسيله نهيں - واعظين جاهلين اور قصاص دجالين نے هر طرف سے انکا محاصره کر ليا ھے - علماء حق اول تو قليل هيں' پھر جتنے بھی هيں' اصلاح عوام کي اصلي تدابير سے بے پروا :

کار از دوا گذشته و افسوس نکرده کس !

(احـــاديث احيـــاء)

آپنے حضرة حجة الاسلام امام غزالي رحمة الله عليه کي احياء علوم الدين کا ذکر کيا ھے' اور اُن احاديث کی نسبت خاص طور پر پوچها ھے جو بکثرت اسميں درج کي گئی هيں - احياء العلوم ايک ايسي کتاب جليل و عظيم ھے که اگر تاريخ اسلام کی تمام تصنيفات سے صرف اعلی ترين کتابوں کي ايک بہت هی منتخب فہرست بنالي جائے' تو بلا شبه احياء العلوم ان سب ميں ايک خاص ممتاز کتاب هوگی -

تا هم يه ياد رکهنا چاهيے که هر عالم و مصنف کي حيثيت علمي کا ايک خاص دائره هوتا ھے اور اس سے باهر اسکي وہ حيثيت باقي نهيں رهتي - امام مالک محدث تھے اور فقيه' ليکن مورخ نه تھے - پس تاريخ ميں انکا قول بمقابله مورخ کے ارجح نهوگا - اسی طرح ابن خلدون بہت بڑا مورخ ھے' ليکن اگر حديث و فقه ميں اسکي سند دي جائے تو اسے کوئي بھي تسليم نهيں کريگا - ابن خلدون نے مقدمه ميں لکھديا ھے که حضرة امام ابو حنيفه کو صرف ستره حديثيں معلوم تهيں مگر آپ اُسے تسليم نهيں کرسکتے - هرفن اپني بحث و نظر کيليے ايک خاص جماعت رکهتا ھے اور اسکے خاص خاص اصول هيں - فن تاريخ کي بحث هو تو مورخين کي سند لائيے - ادب کے مسائل هوں تو ائمۂ ادب کي طرف رجوع کيجيے - يه نه کيجيے که بحث تو فقه کي هو' ليکن معتبر سمجهيں آپ کسائي اور سيبويه کو کيونکه وہ فن نحو ميں امام تھے ! اکثر لوگ اس نکتے کو بهول جاتے هيں اور سخت ٹهوکر کهاتے هيں -

حضرة امام غزالي فلسفۂ و کلام کے ماهر' منقول و معقول ميں تطبيق دينے والے' تصوف و سلوک کے سب سے بڑے اور سب سے بہتر معبر و ترجمان' اور علم اسرار الدين کے بہترين ذخيره کے جامع هيں' مگر محدث نهيں هيں - محدثين و ارباب نقد نے صاف صاف

سفرکي تصريح " و اذا ضربتم في الارض " ميں موجود ہے -

ليکن چونکه اسکے بعد حالت خوف وجنگ کا ذکر کيا گيا ہے اسليے ثابت هوتا ہے که يہاں سفر سے مقصود خاص وهي سفر هوگا جو جهاد و قتال کفار کي غرض سے کيا جاے -

اس آيت سے ضمناً يه بهي ثابت هوتا ہے که قصر کي حالت ميں دو رکعتيں پڑهني چاهئيں' کيونکه فرمايا که ايک جماعت جب سجده کرچکے تو هٹ جاے اور دوسري جماعت آکر پڑهے - ايک سجده سے مقصود ايک رکعت هی هوگا -

نماز کا جب حکم هوا تو صرف دو رکعتيں هي فرض هوئي تهيں - احاديث سے ثابت ہے که هجرة تک آنحضرت نماز مغرب کے سوا اور تمام نمازيں دو دو رکعت پڑهتے تهے - هجرة کے بعد چار رکعت قرار دي گئي - پس چونکه اصل نماز کي دو رکعت تهي' اور اصل کسي حالت ميں بهي ساقط نہيں هوسکتي' اسليے جنگ اور خوف کے وقت ميں بهي وه قائم رهي -

چنانچه عروه بن زبير کي روايت سے حضرة عائشه کا قول مشهور ہے :

فرضت الصلوة رکعتين رکعتين فی الحضر و السفر' فاقرت صلاة السفر و زيد فی صلاة الحضر (صحيح مسلم کتاب صلاة المسافرين صفحه ٢٥٧)

نماز در اصل دو دو رکعتيں هی فرض هوئي تهي - ليکن اسکے بعد وه سفر کي حالت ميں قرار پائي' اور قيام کي حالت ميں زياده هوگئي -

معلوم هوتا ہے که جن بزرگ نے آپسے نماز قصر کي نسبت کہا ہے' انکی نظر صرف اس ايت هی کے طرف ہے' اور بلا شبهه يه درست ہے که قصر کا حکم جنگ اور خوف هی کی وجه سے هوا' کيونکه لڑائی کے عالم ميں زياده عرصے تک نماز ميں مصروف رهنا هوشياري اور حفاظت کے خلاف تها -

ليکن جو نتيجه انهوں نے اس سے نکالا ہے' وه کسيطرح صحيح نہيں -

(سنة ثابته اور اثار صحيحه)

(٢) بلا شبه اس آيت ميں جنگ اور خوف کي حالت کا ذکر اور حکم ہے' ليکن يه بهی بالکل قطعي اور يقيني طور پر احاديث و آثار سے ثابت ہے که آنحضرة صلے الله عليه و سلم نے هميشه سفر کي حالت ميں نماز قصر پڑهی' گو وه سفر امن اور بغير جنگ هي کے هو- کبهی بهي چار رکعت پڑهنا آنسے ثابت نہيں - اسي طرح خلفاء اربعه کي نسبت بهي ثابت ہے که انهوں نے هميشه اور هر طرح کے سفر ميں قصر کيا' اور يه امر اس درجه حد تواتر و شهرت تک پهنچا هوا ہے' اور صدر اول و عهد صحابه کا تعامل اسدرجه متيقن ہے که اس سے انکار کرنا کسی طرح ممکن نہيں - اور جس شخص نے ايک نظر بهي کتب حديث پر ڈالي ہے وه اسکی کبهي جرات نہيں کرسکتا -

يه صحاح سته کے ابواب صلاة ميرے سامنے هيں اور اسکے شواهد کثيره سے لبريز هيں - پهر قول جمهور بهي اسی کا مويد ہے' اور تمام ائمة و فقها کا بهي يهي مذهب ہے - ميں کتني حديثيں نقل کرونگا' اور ايک صريح اور مسلم بات کيليے دلائل تلاش کرنے سے کيا فائده ؟ حضرت انس هي کي روايت اس بارے ميں کافي ہے اگر وه حديث کے طالب هيں :

خرجنا مع النبي (صلعم) من المدينة الی مکة' فکان يصلي رکعتين رکعتين حتی رجعنا الی المدينة - قلت اقمتم بمکة شيئاً ؟ قال اقمنا بها عشراً (بخاري جزء ثاني باب ماجاء فی القصر)

هم آنحضرة (صلعم) کے ساتهه مدينه سے مکه روانه هوے - وه برابر دو دو رکعت نماز پڑهتے رهے - يہاں تک که مکه ميں قيام کرکے پهر مدينه واپس پهنچ گئے (يعنے مدينه آنے تک يهی حالت رهي - يحيي بن ابي اسحاق راوي نے پوچها که مکه ميں کچهه قيام بهي کيا تها ؟ کہا که هاں ايک عشره -

صرف صحيحين هي کو اٹهاکر ديکهه ليجيے - خلفاء اربعه اور تمام اجلۂ صحابه کا هميشه ايک عمل اسي پر رها -

مسلم ميں بروايت مجاهد حضرة ابن عباس کا قول صاف صاف موجود ہے : فرض الله الصلوة علی لسان نبيکم فی الحضر اربعا و فی السفر رکعتين' وفی الخوف رکعة - (کتاب صلوة المسافر و قصرها)

(حکمت بقاء حکم قصر مع فوت علت)

(٣) البته يه سوال ضرور پيدا هوتا ہے که جب قصر کا حکم ايک خاص علت کي وجه يعنے جنگ وخوف کے سبب سے هوا تها' تو پهر دفع علت کے بعد کيوں قائم رها ؟ - آپکے سوال ميں اسي پر زور ديا گيا ہے - ليکن قبل اسکے که آج اس کي نسبت شبه پيدا هو' خود اُسي عهد مقدس ميں يه شبهه پيدا هوا اور اسکا جواب بهي ديا گيا - يعلی بن اميه نے يهي سوال حضرة عمر فاروق رضي الله عنه سے کيا تها :

عن يعلي بن اميه قال : قلت لعمر ابن الخطاب : " ليس عليکم جناح ان تقصروا من الصلوة ان خفتم ان يفتنکم الذين کفروا " فقد امن الناس - فقال : عجبت مما عجبت فسالت صلے الله عليه و سلم عن ذالک' فقال : صدقة تصدق الله بها عليکم فاقبلوا صدقة -

" يعلي بن اميه کہتے هيں که ميں نے حضرة عمر سے پوچها : قرآن ميں تو يه ہے که اگر تمهيں کافروں کي طرف سے خوف هو تو کچهه مضائقه نہيں اگر تم نماز کو قصر کر لو - اس سے معلوم هوا که حکم صرف بے امني اور خوف کي وجه سے ہے' ليکن اب تو امن هوگيا ہے اور وه حالت باقي نہيں رهي - اب کيوں قصر کيا جاتا ہے ؟ حضرة عمر نے فرمايا که جسطرح تمهيں اس آيت کي بنا پر تعجب هوا ہے' مجهے بهي هوا تها - چنانچه ميں نے آنحضرة سے دريافت کيا - انهوں نے جواب ديا که يه خدا کا تم پر صدقه ہے - اسکے بخشے هوے صدقے کو قبول کرلو "

يه حديث ميں نے صحيح مسلم سے نقل کي ہے - ليکن نسائي نے بهي اسے يعلي بن اميه کي روايت سے باختلاف رواة مابعد ليا ہے -

اصل يه ہے که شريعت کے تمام احکام ميں آساني اور سهولت ملحوظ رکهي گئي ہے - " الدين يسر " شريعة حقه کي بڑي پہچان ہے - خدا تعالی اپنے بندوں کي کمزوري پر جب رحم فرماتا ہے تو پهر اسے واپس نہيں ليتا - اس حديث کا مطلب يهي ہے - کو حکم جنگ اور خوف کي بنا پر هوا تها' ليکن جب خدا نے آساني عطا فرما دي تو يه اسکي بخشش ہے' اور خدا کی بخشش کو کون ہے جو رد کرنے کي جرات کر سکتا ہے ؟ يريد الله بکم اليسر و لا يريد بکم العسر ! و قال ايضاً سبحانه و تعالی : وما جعل عليکم في الدين من حرج - انسان کيليے سچا قانون وهي هوسکتا ہے جو اسکے ضعف' اسکي مجبوريوں' اور اسکي طبيعي احتياجات و داعيات کا پورا پورا لحاظ کرے -

(حضرة عثمان اور حضرة عائشه)

(۴) نماز قصر کے متعلق صحابۂ کرام کے اس علم اجماع سے صرف حضرة عثمان اور حضرة عائشه رضی الله عنها پاے جاتے هيں اور بوجه نا واقفيت و عدم نظر کے بزرگ موصوف نے اس سے احتجاج کيا ہے ليکن اس اختلاف کي حقيقت انهيں معلوم نہيں - اس اختلاف ميں بهي پہلا اختلاف محض جزاي ہے -

حضرة عثمان کو حالت سفر ميں قصر سے اختلاف نه تها - مثل حضرات شيخين و اجلۂ صحابه کے وه بهي قصر کيا کرتے تهے - صحيح مسلم ميں عاصم بن عمر کا قول ہے که ميں نے آنحضرة کے ساتهه نماز پڑهي' حضرة ابوبکر کے ساتهه پڑهي' حضرة عمر کے ساتهه

ابوداؤد، ابن ماجه، اور حاکم نے درج کیا ہے - ترمذي اور ابن ماجه میں ہے - دار قطني نے بھي حضرة عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے -

لیکن اس حدیث کے متعلق محققین فن میں اختلاف ہے - محدث ابن جوزي نے موضوعات میں شمار کیا ہے - حافظ ابن حجر اسکا رد کرتے هیں اور لکھتے هیں که ابن عباس والي روایت مضبوط اور شرط حسن پر ہے - نیز ابن داؤد نے اسے اسناد " لا باس " به سے روایت کیا ہے، اور فضل بن عباس، ابن عمر، علي ابن ابي طالب، جعفر ابن ابي طالب، ام سلمه، ان سب سے روایتیں موجود هیں - ایسي حالت میں ابن جوزي کا موضوع کہنا کس قدر زیادتي کي بات ہے ؟ چنانچه لکھا ہے که " و قد اساء ابن الجوزي بذکره في الموضوعات "

علاوه حافظ ابن حجر کے ابن منده، خطیب، ابن الصلاح، اور نووي نے بھي اسے صحیح یا حسن قرار دیا ہے اور اسکي تصریح کي ہے - تاهم ایک بڑي جماعت محدثین کي اسے ضعیف بھي کہتي ہے، اور موضوع کہنے والوں میں ابن جوزي کے علاوه عقیلي بھي هیں :

و قال العقیلي : لیس فی صلواة التسبیح حدیث یثبت - و قال ابن العربي : لیس فیها حدیث صحیح و لا حسن (الفوائد المجموعه للشوکاني)

اور عقیلي نے کہا که صلواة تسبیح کے بارے میں کوئي حدیث ثابت نہیں - نیز ابن عربي کہتے هیں که اس بارے میں نه تو کوئي حدیث صحیح مروي ہے اور نه حسن -

حتی که حافظ سیوطي اللالي میں لکھتے هیں :

و الحق ان طرقه کلها ضعیفة و ان حدیث ابن عباس یقرب من شرط الحسن الا انه شاذ لشدة الفردیة فیه و عدم المتابع و الشاهد من وجه معتبر، و مخالفة هیئتها لهیئة باقي الصلوة -

" اور حق یه ہے که اس حدیث کے تمام طریقے ضعیف هیں - ابن عباس والي حدیث البته شرط حسن کے قریب پہنچتي ہے مگر اسمیں بھي یه کمي ہے که شاذ ہے، کیونکه کمال درجه اپنے بیان میں فرد ہے، اور اسکا تابع اور شاهد کوئي نہیں جو کوئي وجه معتبر رکھتا هو - نیز یه بات بھي ہے که جس نماز کي اسمیں ترکیب بتلائي گئي ہے اسکي صورت باقي نمازوں کے مخالف ہے "

حافظ موصوف کا قول اس حدیث کیلیے سب سے بہتر اور معتدل قول فیصل ہے - اسي سے آپ راے قائم کرلیں - رها صلوة تسبیح کا حکم اور فضائل، تو وه بهر حال ایک نفل نماز ہے اور اس طریق تسبیح سے عبادت کرنا کسي دوسرے نص کا معارض بھي نہیں - مختصر یه که اسپر عمل کرنا قابل اعتراض نہیں هوسکتا ! و هذا هو الحق عندي -

(بعض دیگــر موضوعات مشهوره)

(۷) " حب الوطن من الایمان " محبت وطن کي ایمان میں سے ہے -

یه ایک اچھا اور صحیح جمله ہے، مگر اسے حدیث کہنا بالکل کذب و افترا ہے - کسي غیر معروف سند سے بھي مروي نہیں -

(۸) " علماء امتي کانبیاء بني اسرائیل " میري امت کے علماء ایسے هیں جیسے بني اسرائیل کے نبي -

بالکل بے اصل ہے - حافظ ابن حجر نے صاف لکھ دیا ہے که " لا اصل له " البته " العلماء ورثة الانبیاء " کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذي نے روایت کیا ہے -

حکم نماز قصر بحـالت امن و راحت

فقه و حدیث کي ایک بحث

ریل کے سفر میں نمـاز کا قصر کرنا

ایک مستند اور بزرگ عالم نے نماز قصر کے متعلق فرمایا که ریل کے سفر میں قصر کرنا جائز نہیں، کیونکه قصر کا حکم اُس وقت هوا تھا جبکه خوف و جنگ اور شداید و تکالیف کے ساتھه سفر هوتا تھا - اب ریل کے سفر میں وه حالت کہاں باقي رهي ہے ؟ اسکي نسبت احقر نے جناب سے استفسار کیا تھا - جناب نے ارقام فرمایا که احادیث صحیحه سے قصر کرنا هر حال میں ثابت ہے - چنانچه میں نے اسے بیان کیا - لیکن اسکے جواب میں انھوں نے کہا که احادیث میں تو اختلاف ہے - حضرة عثمان اور حضرت عائشه کي نسبت ثابت ہے که وه قصر نہیں کرتے تھے - اتنے بڑے جلیل القدر اصحاب نے جب قصر نہیں کیا تو پھر کیونکر سنت هوسکتا ہے ؟ میں نے آپکا حواله دیا تو انھوں نے کہا که انہیں حدیث کي کچھه خبر نہیں - وه اس بحث سے واقف هي نہیں هیں - انکے مقابلے میں ایک اور عالم مصر هیں که قصر کرنا واجب ہے اور ثابت ہے - اب احقر نیز یہاں کے مسلمان حیران هیں که کیا کریں ؟ امید ہے که جناب میري تشفي فرماوینگے اور خط کي جگهه الهلال میں مفصل بحث کرینگے -

احقر العباد احمد علي

الهـــلال :

جواب کو چند دفعات میں بالترتیب عرض کرونگا :

(القران الحکیم)

(۱) قرآن کریم میں سفر اور خوف کے وقت نماز کے قصر کرنے کا حکم سورۂ نساء میں به تصریح موجود ہے :

و اذا ضربتم في الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوة ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا - ان الکافرین کانوا لکم عدوا مبینا -

اور مسلمانو ! جب تم جهاد کیلیے سفر کرو اور تم کو خوف هو که نماز پڑھنے میں کافر حمله کر بیٹھیں گے تو تم پر کچھه گناه نہیں اگر نماز میں کچھه گھٹا دیا کرو - بے شک کفار تمھارے کھلے دشمن هیں -

پھر اسکے بعد جنگ اور خوف کي حالت کے متعلق به تفصیل فرمایا :

و اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوة فلتقم طائفة منهم معک و لیاخذوا اسلحتهم، فاذا سجدوا فلیکونوا من ورائکم، ولتات طائفة اخری لم یصلوا فلیصلوا معک و لیاخذوا حذرهم و اسلحتهم -

" اور اے پیغمبر ! جب تم فوج کے ساتھ هو اور نماز پڑھانے لگو تو اس ترتیب سے نماز پڑھي جاے : پہلے ایک جماعت تمھارے ساتھه کھڑي هو اور اپنے هتھیار لیے رهے - جب وه سجده کر چکیں تو پیچھے هٹ جائیں اور دوسري جماعت جو اب تک شریک نماز نہیں هوئي تھي، آگے بڑھکر تمھارے ساتھه نماز میں شریک هوجاے اور هوشیار رهے - نیز اپنے اسلحه بھي لیے رهے "

اس آیۂ کریمه سے معلوم هوتا ہے که سفر اور خوف، دونوں حالتوں میں نماز کو گھٹا کر یعني قصر کرکے پڑھنا چاهیے -

الحریة فی الاسلام

احادیث و آثار

قال النبی (صلعم) من رای منکم منکرا فلینکر بیده و من لم یستطع فبلسانه و من لم یستطع فبقلبه و ذالک اضعف الایمان (الترمذي و المسلم)

رسول الله فرماتے هیں : جو مسلمان کسي برائي کو دیکھے ' چاهیے که اپنے هاتهه کے زور سے اوسے متاوے - اگر یه نهوسکے تو زبان سے برا کہے - یه بهي نهوسکے تو دل سے برا سمجھے - اور یه ضعیف ترین درجهٔ ایمان هے -

گذشته نمبر میں تصریحات قرانیه کي بنا پر هم نے ایک اجمالي نظر حریت و فرائض حریت پر ڈالي تهي - آج احادیث و اثار کي بعض اهم تصریحات پیش کرنا چاهتے هیں -

(سوسائٹي اور امر بالمعروف)

ایک حقگو اور راستباز انسان ' هیئت اجتماعی اور مجتمع انساني (یعنی سوسائٹي) کا محافظ اور نگراں کار هے - اگر ملک و حکومة کو حفظ امن اور تهدید اشرار کیلیے پولیس کي ضرورت هے ' تو یقینـاً مجتمع انساني اور هیئت اجتماعي کے بد کار اور شریر هستیوں کي تهدید و تخویف کیلیے حقگو اور راستباز انسانوں کي بهي سخت ضرورت هے - وہ راست باز انسان جنکي آواز حق کو دلوں کو تهرا دے ' جنکي راستبازي شریروں کو مرعوب کردے ' جنکي صدق شعاري مبتلایان اعمال سیئه کیلیے ایک صداے تنبه هو ' جو عملاً اس عقیدے کی تصویر هوں که هر تنهائي اور تاریکی میں ایک ایسا حاضر اونکے پاس موجود هے جو کبهي غائب نهیں هوتا ' اور هر پردے اور دیوار کي اوت میں ایـک ایسا ناظر اونهیں دیکھه رها هے جسکی نظرے کبهي اوجهل نهیں هوسکتے - ان ربک لبالمرصاد !

افسوس هے اوس هیئت اجتماعي پر ' اور هزار حیف هے اوس مجتمع انساني پر ' جسمیں کسي حقگو اور راستباز روح کا وجود نهو ' جس کي آواز سوسائٹي کیلیے باعث حفظ امن اور موجب قلع و قمع مفاسد و ضلالت نه هو - اوسکی هلاکت نزدیک آئي اور اوسکي بربادي کے دن قریب آگئے :

عن ابي بکر رض : اني سمعت رسول الله یقول ان الناس اذ رأوالظالم فلم یاخذوا علي یدیه ' اوشک ان یعمهم اللـه بعقاب منه (رواه الترمذي)

ابو بکر صدیق فرماتے هیں : میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو کهتے سنا هے که " لوگ جب ظالم و بدکار کو دیکهیں اور اوسکا هاتهه نه پکڑیں ' تو عنقـریب خـدا اپنـا عـذاب اون سب پر نازل کریگا "

(راست بازي کي هیبت اور خـدا کا ڈر)

قوموں کي حیات و ممات سوسائٹي کي زندگي اور بربادي پر موقوف هے ' اور سوسائیٹوں کي زندگي و بربادي افراد کے صلاح و فساد اور معاشرت و اخلاق پر مبني هے - اخلاق و آداب معاشرت کي نگراں و محافظ صرف دو هی چیزیں هیں : خشیت الهی اور خوف انساني - مبارک هیں وہ جنکے قلوب خشیت الهي کے نشیمن هیں ' اور هر حال میں اون آنکهوں کو دیکهتے هیں جو تاریکي و روشنی دونوں حـالتوں میں یکساں دیکهنے والي هیں ' اور جو خلوت و جمعیت ' دونوں میں یکساں نظر رکهتي هیں !

لیکن وہ جو خشیت الهي سے محروم هیں ' اونکا نگران اعمال کون هوگا ؟ اگر اونمیں کوئي راستباز نهیں ' اگر اونمیں وہ نهیں جو امر بالمعروف اور نهي عن المنکر کي خدمت انجام دیتا هے ' تو پهر اُن شریر روحوں کو هدایت پر مجبور کرنے والي قوت اور کون هوسکتي هے ؟ پس ضرور هے که هر جماعت میں نوع انساني کے ایسے سچے خدمت گذار موجود هوں جو هر باطل و ضلالت کو هاتهه سے متـا دینے پر آمادہ هوں - یهه نهوں تو وہ هوں جو انکو زبان سے برا کهکر هدایت کرتے هوں - اگر ایسے بهي نهوں تو پهر غضب الهي کي روک ' انسانیت کے بقا ' اور فطرة کے غصه سے بچنے کیلیے کم از کم ایسے تو هوں جو طـاقت اور اختیـار نه پاکر دل هي دل میں برائي کو برا سمجهیں ' اور اسطرح بروں میں هیں ' پر نیکی کے لیے بروں سے اپنے تئیں الگ کرلیں ؟ یهي معني هیں مسلم اور ترمذي کي اس مشهور حدیث مقدس کے که :

من رای منکم منکرا فلینکرہ بیدہ و من لـم یستطع فبلسانه و من لم یستطع فبقلبه و ذلـک اضعف الایمان (رواه الترمذي)

جو مسلمان کسي برائي کو دیکهے وہ اُسے اپنے هاتهه کے زور سے متادے - اگر یه نهو سکے تو زبان سے برا کہے - اگر یهه بهي نهو سکے تو دل سے برا سمجهے ' مگر یه پست ترین درجهٔ ایمان هوگا -

(فرد کي محبت اور قوم سے عداوت)

جو لوگ حق گوئی سے نفرت کرتے هیں کیونکه اس سے بدکار انسانوں کے دل دکهتے هیں ' اور خالفین ملت کو برا کهنا برا جانتے هیں که اس سے بعض گنهگاران ملت کے دلوں میں تیس اٹهتي هے - کیا اُنهیں یه نهیں معلوم که چند بد کاروں اور گنهگاروں کے ساتهه محبت کرنا پوري قوم و ملک کے ساتهه عداوت کرنا هے ؟ کیا تم چپ رهکر مالک مکان کے ساتهه دشمني نهیں کر رهے هو ' جبکه تم دیکهه رهے هو که چور قفل توڑ چکا هے اور اندر داخل هونا چاهتا هے ؟ تم اوس چور پر رحم کرتے هو اور مالک مکان کو نهیں جگاتے ' مگر اس طرح صرف ایک مالک مکان کے ساتهه هي عداوت نهیں کرتے هو ' بلکه اس شهر کے تمام انسانوں کے ساتهه عداوت کر رهے هو ! چور کی همت کو تم نے بـڑها دیا - خوف انساني جو پہلے ڈرا دیتي تهي اب نهیں ڈرائیگي !

(کشتـــي کي تمثیـــل)

کشتي جب ایـک معصوم اور نیـک کردار انسانوں کي جماعت کو لیے هوے ساحل کي طرف آهسته آهسته آ رهي هے تو تم ایک خائن و گنهـگار انسان کو دیکهتے هو که اپني نا جائز عداوت کی بنا پر کشتي کے ایک تختے میں سوراخ کر رها هے - لیکن تم ترس کهاتے هو اور اُسکا هاتهه نهیں پکڑتے - کیا اسکا نتیجه یه نهیں که ایک گنهگار انسان کے ساتهه محبت کرکے تم سینکڑوں قابل رحم اور نیک انسانوں کے ساتهه عداوت کررهے هو ؟ کیا تم یه سمجهتے هو که کشتي ڈوب جالیگي پر تم محفوظ رهوگے ؟ دیکهو ' تمهارا رهنماے سفینهٔ نجات اپنی مبارک تمثیل میں کیا بتاتا هے ؟

قل النبي صلي الله علیه و سلم مثل القائم علي حدود الله و المداهن فیها کمثل قوم استهمـوا علي سفینة في البحر فاصاب بعضهـم اعلاها و اصاب بعضهم اسفلها ' فکان

اون لوگـوں کي تمثیـل جو حدود خداوندي میں مداهنت کرتے هیں اور بیجا رعایت ' ایسي هے جیسے ایک جماعت جس نے ایک کشتي میں حصه لگایا - بعضوں کے حصے میں اوپر کا طبقـه آیا اور

پڑھي ' ليکن يه سب قصر کيا کرتے تھے ' اور آخري وقت تک انکا عمل اسي پر رہا - روايت ميں حضرة عثمان کی نسبت بھي اسي جزم و يقين کے ساتھه بيان کيا ہے کہ " فلم يزد علي رکعتين حتي قبضه الله " يعنی ميں نے حضرة عثمان کي بھي صحبت پائي ' ليکن انہوں نے بھي سفرکی دو رکعتوں کو کبھی زيادہ نہيں کيا ' يہاں تک کہ وفات پا گئے !

پس ديکھو ' اس روايت سے کس طرح صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ عام طور پر نماز قصرکے متعلق انہيں کوئی اختلاف نہ تھا - وہ اسي طرح قصر کرتے تھے جسطرح کہ حضرات شيخين رضي الله عنهما کرتے رہے ' اور نيز يہ کہ وہ آخر تک اسی پر قائم رہے -

البتہ اپنی خلافت کے دوسرے سال انہيں ايک جزئي اختلاف اس مسئلے ميں پيدا ہوا ' اور وہ بھي قصر کے ايک خاص موقعه اور سفرکی ايک مخصوص صورت کي نسبت - انحضرة کا طرز عمل ديگر اجلۂ صحابه کے سامنے يہ تھا کہ وہ منیٰ ميں بھي مثل ديگر مواقع سفرکے قصر پڑھا کرتے تھے - حضرة عثمان بھي اپني خلافت کے ابتدائي عہد ميں ايسا ہي کرتے رہے - مگر دوسرے سال انہوں نے اختلاف کيا اور منیٰ ميں پوري نماز پڑھی - صحيحين ميں عبد الله بن عمر اور عبد الرحمان بن يزيد وغيرہ سے مروي ہے :

صليت مع النبي بمني رکعتين وابی بکر وعمر ' ومع عثمان صدراً من امارته ثم اتمها (بخاري - ما جاء في التقصير)	ميں نے انحضرة کے ساتھه منیٰ ميں دو رکعت پھر ابوبکر کے ساتھه اور عمر کے ساتھه - اسي طرح عثمان کے ساتھه بھی انکي خلافة کے ابتدائی عہد ميں - اسکے بعد انکی راے بدل گئی اور پوري پڑھنے لگے -

پس حضرة عثمان کا جو اختلاف ہے ' وہ عام مسئلۂ قصر پر کچھه موثر نہيں - صرف قصر الصلاة بمنیٰ کي نسبت انہوں نے راے بدل دي تھي اور اسکي ايک تاويل کرلي تھي جسکي تفصيل کتب شہيرۂ فقه و حديث ميں موجود ہے -

ہمارے ليے اسقدر کافي ہے کہ مني ميں بھي انحضرة اور شيخين کا قصر ثابت ہے - نيز اجلۂ صحابه مثل ابن مسعود و ابن عمر بھي اسي پر عامل تھے - صرف ايک حضرة عثمان کا اجتہاد اس بارے ميں کيا موثر ہو سکتا ہے ؟

(حضرة عائشه رضي الله عنها)

(۵) البتہ حضرة عائشه کا اختلاف اس معاملے ميں بہت مضطرب اور عجيب ہے - ايک طرف تو خود انکا قول اوپر گذر چکا ہے کہ : فرضت الصلوة ركعتين ركعتين في الحضر و السفر' فاقرت صلوة السفر و زيد في صلاة الحضر - (نماز اصل ميں دو دو رکعت فرض ہوئي تھي - پھر وہ سفر ميں قرار پا گئي اور حضر ميں زيادہ يعنے چار رکعت ہوگئی) دوسري طرف يہ بھي ثابت ہوتا ہے کہ وہ قصر کي قائل نہ تھيں !

حضرة عائشه رضي الله عنها جنکا اجتہاد اور بصيرة و علم تمام صحابه ميں امتياز خاص رکھتا تھا ' سخت تعجب ہے کہ اس صاف اور صريح مسئله ميں بغير کسي سبب قوي کے ايسا مضطرب عمل رکھيں ! ميں سمجھتا ہوں کہ حضرة عائشه کو بھی مثل حضرة عثمان کے صرف منیٰ ہي کے قصر ميں اختلاف ہوگا - عام طور پر نفس قصر سے اختلاف نہ فرماتي ہونگي - اس کي تائيد مسلم کي ايک مشہور حديث سے بھي ہوتي ہے - زہري سے حضرة عروہ بن زبير نے حضرة عائشه کا يہ مشہور قول جب نقل کيا کہ " سفر ميں دو رکعت نماز قرار پائي " تو زہري نے سوال کيا :

فقلت ما بال عائشه تتم في السفر؟ قال انها تاولت کما تاول عثمان (کتاب صلوة المسافرين)	زہري کہتے ہيں کہ ميں نے يہ سنکر عروہ سے کہا کہ پھر عائشه کو کيا ہوگيا تھا کہ وہ سفر ميں پوري پڑھتي تھيں ؟ انہوں نے کہا کہ

عائشه نے بھي اسکي تاويل کرلي تھي جيسي کہ عثمان نے کی تھي -

عروہ کے قول ميں حضرة عائشه کي تاويل کو حضرة عثمان کي تاويل سے تشبيه دي ہے - يہ تشبيه نفس تاويل ميں بھي ہوسکتي ہے کہ جسطرح حضرة عثمان نے قصر الصلوة بمنیٰ ميں تاويل کي تھي ' ويسي ہي حضرة عائشه نے نفس مسئلۂ قصر ميں بھی کي - اور اسي طرح مسئله قصر ميں بھی ہوسکتي ہے کہ جسطرح حضرة عثمان نے تاويل کرکے منیٰ ميں قصر ترک کرديا تھا ' اسی طرح حضرة عائشه نے بھي منیٰ کے قصرکي تاويل کرلی -

(۶) اگر اس حديث ميں عروہ کے قول کا آخري مطلب سمجھا جاے تو نفس قصر کے متعلق حضرت عائشه کا اختلاف باقی نہيں رہتا - اس صورت ميں ايک اور حديث سامنے آئيگی جو امام شافعی نے روايت کی ہے : " کل ذلك قد فعل النبی قصر الصلوة و اتم " ليکن اس حديث کی صحت بالکل مشتبه ہے - اسکی روايت يوں ہے : " شافعي عن ابراهيم بن محمد عن طلحه بن عمرو عن عطاء " ليکن ابراہيم بن محمد اور طلحه بن عمر باتفاق محدثين ضعيف الرواية ہيں ' اور ان دونوں کا ايک روايت ميں جمع ہوجانا اسکي تضعيف کيليے کافي سے بھی زيادہ ہے ' جيسا کہ ارباب فن پر مخفی نہيں -

بہر حال حضرة عائشه کا اختلاف اگر صريح و عمومی صورت ميں متحقق بھی ہو جاے ' جب بھي تمام اجلۂ صحابه اور احاديث معروفه و مشہورۂ نبويه کے مقابلے ميں صرف انکا اختلاف کيونکر مقبول ہو سکتا ہے ؟ علی الخصوص جبکہ خود انکا قول موجود ہے کہ سفرکی حالت ميں دو رکعت قرار دي گئی ' اور خود انکے بھانجے (يعنی عروہ) نے جو اس بارے ميں اعلم الناس ہيں ' صاف صاف کہديا کہ وہ کسی تاويل کي بنا پر ايسا کرتی تھيں ' نہ کہ کسی سنت کی بنا پر ؟ اگر حضرة عائشه کے پاس کوئی دليل سنت موجود ہوتی ' تو عروہ اس سے کيونکر بے خبر رہتے ؟ فتامل و تدبر -

(حکم نماز قصر)

(۷) اس بارے ميں اختلاف ہے کہ حالت سفر ميں قصر کرنا کس حکم ميں داخل کيا جاے ؟ اور اگر پوري چار رکعت کوئي پڑھلے تو اسکا حکم کيا ہے ؟ آيا وہ حرام ہوگا ' مکروہ ہوگا ' يا يہ کہ اسکا ترک اولیٰ ہے ؟ امام شافعي کا مذہب انکے ايک قول کے بموجب يہ ہے کہ قصر جائز ہے مگر اتمام افضل - ليکن اس سے زيادہ معتبر و مسلم قول انکا وہ ہے جسميں قصر کو افضل بتلايا گيا ہے -

امام مالک سے بھي دو مختلف قول منقول ہيں - ايک ميں قصر و اتمام دونوں کو يکساں بتلايا ہے - ايک ميں قصر کے وجوب کے قائل ہيں - امام سحنون کي روايت وجوب ہي کي تائيد کرتي ہے - امام احمد بھي ايک قول ميں قصر کو افضل اور دوسرے ميں اتمام کو مکروہ بتلاتے ہيں - امام ابو حنيفه قصر کے وجوب کے قائل ہيں - يعلی بن اميه کي حديث ميں انحضرة نے مثل امر کے فرمايا ہے کہ قبول کرلو - اسليے احناف کہتے ہيں کہ وجوب ثابت ہوگيا -

ليکن " فاقبلوا " کو اس طرح کا امر نصي قرار دينا جسکو وجوب کيليے مستلزم قرار ديا گيا ہے ' ضروري اور قطعي نہيں - سب سے زيادہ اصح اور اوسط مسلک يہي ہے کہ قصر سنت ہے اور اتمام مکروہ - ائمۂ مذاہب کے مختلف اقوال ميں سے ايک ايک قول سب کا بالاتفاق اسي کي تائيد کرتا ہے - حضرة امام ابو حنيفه باوجود وجوب کے فرماتے ہيں کہ قصرکي نيت واجب نہيں - اگر نيت واجب نہيں تو وجوب قطعي تو نہ ہوا -

(ريل ميں نماز)

(۸) الحاصل آجکل کے سفر ميں بھي قطعاً نماز قصر کا حکم باقي و قائم ہے ' اور حالت خوف اور شدائد کا نہونا اسپر کچھه موثر نہيں ہو سکتا - انحضرة صلی الله عليه وسلم سے اونٹ کي پيٹھه پر جب نماز ثابت ہے تو ريل کے اندر کيوں جائز نہو گي

یورپ اور قدیم تصاویر

چند مهینوں کي بات هے - ریوٹر نے سفریجٹ عورتوں کے جنگی اقدامات کے سلسلے میں یه خبر سنائي تهي که لنڈن کے شاهي عجائب خانے کي گیلري پر حمله کیا گیا اور ایک نهایت قیمتي قدیم تصویر خراب کردي گئي جسکي قیمت ایک لاکهه پاونڈ کے قریب تهي

اس تار برقي کو پڑهکر بہت سے لوگوں کو تعجب هوا تها که کیا ایک پرانی تصویر اتنی قیمت کي بهي هوسکتی هے ؟

اسي زمانے میں هم نے چاها تها که قدیم تصاویر کے متعلق ایک مضمون شائع کیا جاے اور اسکے اهم واقعات جمع کریں تاکه قارئین الهلال کو موجوده یورپ کی اس سب سے بڑي قیمتی جنس اور تجارت کا حال معلوم هوجاے - آج اس مضمون کو شایع کرتے هیں -

* * *

ابهي چند دنوں کي بات هے که یورپ پر فلاکت و افلاس چهایا هوا تها ' اور هزارها انسان ایک گلاس بیر یا ایک انگیٹهي کوئلے کے نه ملنے سے بیکسانه دم توڑکر راهی ملک عدم هوتے تهے !

مگر اب موسم بدل گیا هے ' اور وه نسیم مراد جو کل تک ایشیا میں چلتي تهي ' آج مغرب میں چلرهي هے - دولت کے چشمے جو ایشیاء میں کبهي ابلا کرتے تهے ' اب بهي جوشزن هوتے هیں ' مگر ان سے جو سیلاب جاري هوتا هے اسکا رخ صرف یورپ هی کي طرف هے - صنعت و تجارت اپنی مقناطیسي کشش سے ایک ایک چپه کو ایشیا کے گوشے گوشے سے کهینچکر مغرب پهنچا رهي هے ' اور آج مغرب میں بے شمار انسان ایسے موجود هیں جنکي آمدنی کا حساب ایک ایک گهنٹے کي آمدني سے لگایا جاتا هے !

اس غیر معمولي دولتمندي کا قدرتي نتیجه هے که ضروریات اور کمالیات تمدن سے گزر کے اب امتیازات میں مسابقت و مباهات شروع هوگئي هے - ایک شے گو کتنی هي بیکار هو لیکن اگر اپنے اندر کوئي ندرت یا اعجوبگی رکهتي هے تو اسکي قیمت میں اتنی بڑي بڑي رقمیں دیجاتي هیں که اگر وه بدبخت انسانوں کے اطعام و فاقه شکني میں صرف هوتیں تو ایشیاء کي وه هزارها هستیاں راتوں کو آرام سے سو سکتیں ' جنکی شب هاے حرماں کروٹیں بدلتے یا ستارے گنتے بسر هوا کرتي هیں !!

* * *

اس قسم کي چیزیں زیاده تر عام نیلاموں میں فروخت هوتي هیں - گذشته ربع صدي میں اس قسم کے جو بڑے بڑے نیلام هوے هیں ' انمیں سے بعض یه هیں :

نیلام	تاریخ	مقدار اشیا	ایام	قیمت بحساب پونڈ
جاک ڈرسے	۱۹۱۲	۳۶۷	۴	۵۵۵۳۰۰
قصر هملٹن	۱۸۸۲	۲۲۱۳	۱۷	۳۹٬۵۶۲
میتم یولج	۱۹۰۲۳	۲۸۲۰	۳۰	۳٬۹۳۱۴
ایریڈرک اسٹیپزر	۱۸۹۳	۳۳۶۹	۳۷	۳۶۴۳۱
جون ٹیلر	۱۹۱۱	۱۵۴۵	۱۲	۳۵۸۴۹۹
یارکس	۱۹۱۰	۱۹۸	۳	۳۰۵۳۳۵
ایڈر ڈریر	۱۹۱۲	۳۶۴	۳	۲۱۹۵۲۵

مشہور ریفیل مصور کي بنائي هوئي ایک تصویر جو ایک لاکهه ۳۰ هزار پونڈ کو فروخت هوئي !

نیلام	تاریخ	مقدار اشیا	ایام	قیمت بحساب پونڈ
میتم رسل	۱۹۱۲	۳۱۳	۴	۲۱۸۸۲۶
سرکیز کارکنیر	۱۹۱۲	۲۷۲	۳	۱۵۷۷۶۱
الگزینڈر نونگ	۱۹۱۰	۶۸۳	۳	۱۵۳۸۹۱
جان ڈلفس	۰۰۱۲	۵۹۴	۶	۱۴۱۰۰۳
اسٹیفن	۱۸۹۵	۱۲۴۹	۹	۱۴۱۰۰۴
هولنڈ	۱۹۰۸	۴۳۲	۳	۱۳۸۱۱۸
بیرن شروڈر	۱۹۱۰	۴۲۳	۳	۱۳۰۰۵۸
روتهیمر	۱۹۱۲	۱۷۶	۲	۱۳۲۰۴۱
لارڈ ڈیڈلي	۱۸۹۲	۱۹	۱	۱۰۱۳۲۰

یه صرف چند تاریخي نیلاموں کي فهرست هے ورنه اس قسم کے عام نیلام تو همیشه هوا کرتے هیں -

(قدیم تصاویر)

اس قسم کے نیلاموں میں جو چیزیں زیاده تر فروخت هوتي هیں ' وه قدیم تصویریں اور پرانی قلمي کتابیں هیں - اسوقت هم صرف تصاویر کو لیتے هیں اور کتابوں کو آینده فرصت کے لیے ملتوي رکهتے هیں -

نام تصویر	نام مصور	نیلام	قیمت
مریم اور مسیح (علیهما السلام)	انڈریا منانیا	ویر	۲۹۵۹۰
ایک بڑهیا	فرنیس هوس	برکس	۶۷۴۶۰
تیر اور انوار نیلگون	ٹرنر	„	۰۵۸۹۰
دي وال لابنیوي	دي لاٹور	ڈرے	۰۴۴۰۰
مسز ولیمس	ریبڈرن	•	۰۳۴۱۵
مسز هاے	„	•	۴۴۴۰
ایک بڑهیا جو پرند کے پر نوچ رهي هے	رمیرنٹ	لیوتها	۹۸۰۰
سالومي	رنیهلبٹ	کارکانو	۹۲۰۰
امیره ٹیلیرنگ	میتم ویگابرن	ڈرسے	۰۰۰

الذين في البحر اسفلها يصعد ون فيستقون الماء فيصبون على الذين اعلاها - فقال الذين في اعلاها لا ندعكم تصعدون فتوذر ننا ' فقال الذين في اسفلها فانا ننقبها في اسفلها ' فان اخذوا على ايديهم فمنعوهم' نجوا جميعاً ' و ان تركوهم غرقوا جميعا ! (رواه البخاري و الترمذي و احمد)

بعضوں کے حصے میں نیچے کا طبقه - نیچے والے پاني وغیره کي ضرورت سے اوپر کے طبقه میں جاتے تھے اور اون پر چھینٹیں ڈالتے تھے- اسپر اوپر والوں نے کہا که اب هم تمکو اوپر نه آنے دینگے- تم همکو تکلیف پہنچاتے هو- نیچے والوں نے کہا اگر تم اوپر نه آنے دوگے تو نیچے کے تختے میں هم سوراخ کردیتے هیں - اب اگر لوگوں نے انکا هاتھه پکڑلیا اور اونکو اس سے بازرکھا تو سب محفوظ رهینگے - اور اگر چھوڑ دیا تو سب هي ڈوب جائینگے "

(امم گذشته اور عذاب الهي)

تم سے پہلے بھي دنیا میں قومیں پیدا هوئیں اور اپنے اعمال سئیه کي پاداش میں آخر کار تباه و برباد هوگئیں - انکے حالات و واقعات همارے لیے تازیانۂ تنبیه و عبرت هیں' لیکن کیا تمنے کبھي جاننے کی کوشش کي که انکي بربادي اور هلاکت کا سبب کیا تھا ؟ ایک قوم کے چند افراد پہلے عصیان الهي ' خیانت ملي ' اور منافقت قومي کے مرتکب هوتے هیں - قوم کے اهل دانش و فہم اور ارباب ایمان و اخلاص اگر اسي وقت متنبه هوجائیں ' اور فرض الهي جو انکے ذمه عائد هے اوسکے ادا کرنیکي کوشش کریں ' تو یقیناً یه سیل بلا چند لمحوں میں تھم جائیگا ' اور سفینۂ نجات قومي غرق هونے سے محفوظ رهیگا ' لیکن اگر سوۓ اعمالي نے بد بختي اور سیه کاري نے سیه نصیبي کي صورت اختیار کرلي هے ' تو اداے فرض کي جگه مسامحت و مساهلت لے لیگي ' جو گنہگاروں کو بے باک اور بد کاروں کو دلیر بنا دیگی ' اور اسطرح اس تاریکي کا باریک پرده جسنے پہلے صرف چند قلوب هی کو فرض شناسي ' اطاعت رباني ' اور ایثار ملي سے محروم کیا تھا ' اب اور زیاده غلیظ و کثیف هو جائیگا - تا آنکه آنکھیں دیکھنے سے ' هاتھه ٹٹولنے سے ' پاؤں چلنے سے مجبور هو جائینگے ' اور پھر اسي پردۂ ظلمت میں صاعقۂ عذاب چمک چمک کر اور کڑک کڑک کر هلاکت کي خبر دیگا اور تمام قوم پر کرکے موت اور بربادي پھیلا دیگا - بني اسرائیل کي هلاکت و بربادي کا افسانه تم نے سنا هے ؟

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان اوّل ما دخل النقص على بني اسرائيل ' كان الرجل يلقى الرجل ' فيقول يا هذا اتق الله و دع ما تصنع فانه لا يحل لك ' ثم يلقاه من الغد و لا يمنعه ذلك ان يكون اكيله و شريبه و قعيده ' فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم على بعض - ثم قال " لعن الذين كفروا من بني اسرائيل على لسان داؤد و عيسى بن مريم " الى قوله " فاسقون " ثم قال : كلا و الله لتأمرن بالمعروف و تنهون عن المنكر ' و لتأخذن على يدي الظالم و لتأطرنه على الحق اطرا ' و تقصرنه على الحق قصرا !

آنحضرت صلعم نے فرمایا : سب سے پہلے بني اسرائیل میں جو نقص پیدا هوا وه یه تھا که ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا جو مبتلاے گناه تھا اور کہتا که اے شخص خدا سے ڈر ' اور اس کام سے باز آجا که تجھے جائز نہیں - پھر جب اُس گنہگار سے ملاقات هوتی تو اُسے گناه سے روکنا ترک کردیتا کیونکه وه اُسکا هم نواله و هم پیاله هو جاتا - جب بني اسرائیل ایسا کرنے لگے تو خدنے (اثر صحبت سے) اونکے دل یکساں کر دیے - پھر آنحضرت نے قران کي یه آیة پڑھي " داؤد اور عیسی ابن مریم کي زبان سے وه ملعون کیے گئے جنھوں نے بني اسرائیل میں سے کفر کیا "

(رواه ابو داؤد)

پھر فرمایا : خدا کي قسم تم اے مسلمانو ! امر بالمعروف او ر نهي المنكر کا فرض ادا کرو ' اور ظالموں کا هاتھه پکڑو اور اونکو حق و انصاف پر چلنے کیلیے مجبور کرو !

پھر کوئي هے جو اس صداے حق کو جو قلب نبوة سے اُٹھي ' اور اس زبان سے نکلي جو " ماينطق عن الهوى " کي شهادت رباني سے مقدس اور " ان هو الا وحي يوحى " کي توثیق سے پاک کی گئی تھی ' سنے ' اور اُس اطاعت معصیت او ر وفاداري ظلم و عدوان کے پردۂ فریب کو چاک کردے ' جسنے آج کروڑوں پیروان اسلام کي نظروں سے خدا اور اسکي عدالت کي صورت چھپا دي هے ؟

کیا تم نہیں سنتے که اسلام کا داعي مقدس تم سے کیا کہه رها هے ' اور تم کو قائم کرنے والا تم سے کیا چاهتا هے ؟ کیا صاف صاف وه نہیں کہتا که ظالموں کا هاتھه پکڑو ' او ر انہیں حق او ر عدالت پر چلنے کیلیے مجبور کرو ؟ پھر کیا تم نے کبھی انکا وه هاتھه پکڑا جو خدا کے بندوں پر ظلم و جبر کیلیے اٹھتا هے ؟ اور کیا کبھی اپنے جهاد صداقت و حریت سے انکا مقابله کیا که وه حق کی پامالی سے باز آجائیں اور خدا کی پاک عدالت کیلیے مجبور هوں ؟ اگر تم مومن و مسلم هو ' تو تم کو وه هونا چاهیے جنهیں اس حکم الہی کے تخاطب سے پاک بنایا گیا - نه که وه ' جو معصیت کی اطاعت او ر ظلم و عدوان کی وفاداري کی لعنت سے نا پاک کیے گئے ؟ تم حق کیلیے بنائے گئے هو - پس حق هی کے هو کر رهو ! تم کو ظلم و ضلالت پر چیخنے ' چلانے ' هاتھه کو حرکت دینے ' اور زبان کو وقف جهاد لسانی کر دینے کا حکم دیا گیا هے - پس خدا کی مغضوب و مردود قوموں کی طرح شیطانی وسوسوں کے ماتحت نه آؤ او ر اپنے کاموں کو انجام دو ! سچا مسلم وهی هے جو اس حکم پر عامل هو ' اور وه ظلم پرست روح کبھی مومن نہیں هوسکتی - جو فاطر السماوات و الارض کے حکم اور ختم المرسلین کی دعوة کو بھلا دے - تم سے پہلے جتنے برباد هوے انکي بربادي صرف اسي کا نتیجه تھي که انهوں نے اس حکم الهي کو بھلا دیا ' اور ظلم کے دوست اور غاصب و جابر قوتوں کے غلام بنگئے - بني اسرائیل کي رحمت لعنت سے بدل گئي ' اور سلیمان کا تخت اور داؤد کا هیکل خونخوار ظالموں سے بھر گیا - یه سب کیوں هوا ؟ صرف اسلیے که انهوں نے ٹھیک ٹھیک اسي طرح خدا اور اسکے مقدس رسولوں کا حکم حق پرستي و حق پژوهي بھلا دیا جسطرح که اے روے زمین کے سب سے بہتر انسانوں تم بھلا رهے هو ! !

اور اے علماے اُمت محمدیه ! و اے رؤسا ملت اسلامیه ! ! اُٹھو که وقت آگیا ' هاتھه بڑھاؤ که صداقت طالب اعانت اور اسلام اپنے فرض کیلیے پکار رها هے ! سنو ' صداے حق کیا کہتي هے ؟ کیا علماؤ رؤساے بني اسرائیل کي طرح تمهارا بھي اراده اِس عهد شرور و شر میں خاموشي وسکوت کا هے تاکه تمام قوم کي هلاکت و بربادي کا سامان هو ؟ کیا تم سب سے پہلے اِس بات کیلیے جوابده نہیں هو جسکے لیے تمام امت جوابده هے ؟ کیا تمهیں معلوم نہیں که بني اسرائیل کا پہلا گناه اسکے عالموں اور پیشواؤں هي سے نکلا تھا ؟ آه سنو که مخبر صادق کي آواز بے ایف کیا کہه رهي هے ؟

والذي نفس محمد بيده لتأمرن بالمعروف و تنهون عن المنكر او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عقاباً من عنده ثم لتدعونه فلا يستجاب لكم (رواه احمد و الترمذي)

اوس ذات اقدس کي قسم جسکے هاتھه میں محمد کي جان هے ' تم فرض امر بالمعروف اور نهي عن المنكر ادا کرو ' ورنه خدا تم پر اپنا عام عذاب بھیجیگا پھر تم پکاروگے ' لیکن قبول نه کیا جائیگا !

نام تصویر	نام مصور	خرید بحساب پونڈ	فروخت بحساب پونڈ
خروج	پونگٹن		٣٤٠٠
مصور کی لڑکیاں	گانیبرد	٥٨٨٠	٨٤٠٠
مسز پرل بیچلي	"		٤٦٢٠
جان الڈ	"		٤٢٠٠
مسز گرانفل	جان هیز		٣٥٧٠
کوینتهه و ملتهن	سر طامس لارنس		١٧٤٠٠
سر چارلس لاذر	"		٤٦٤٠
مسز هاے	سر ایچ بریبرن		٢٢٢٦
جنرل هاے	"		٥٢٥٠
مسز لوني ڈیوڈ سن	"		٣٢٦٠
مسز طامسن	"		٤٦٧٢
لارڈ نیوٹن	"		٧١٢٠
مس مانٹلو	"		٥٠٤٠
مسز آگینس لو	"		٤٩٠٥
ایک لیڈي کي تصویر	"		٣٩٩٠
مسز میکرٹني	"		٣٣٦٦
مسز ڈنکن	"		٣٣٢٠
حنه لیڈي اسٹکهاپ	سر برینگلڈز		٩٤٠٥
لیڈي سارا ریفبري	"		٨٦١٠
لیڈي بلیک	"		٥٢٥٠
تابین و تعزیت کي لڑکیاں	"		٩٠٣٠
برنس میں ایک بڑا تالاب	ٹرنر	٣١٠	٣٢٨٠

اس فہرست سے جو صرف سال گذشته کي فروخت شده تصاویر کي هے ' آپکو اندازه هوگیا هوگا که انگریزي قوم باکمال اور مقبول عام مصوروں سے خالي نہیں هے - گذشته صفحات میں آپنے پڑھا هوگا که بعض بعض تصاویر کي قیمت ایک ایک لاکهه پونڈ هے مگر جیسا که هم لکهچکے هیں ' اسکو گراں بهالي کی انتہائي سرحد تصور کرنا درست نهوگا - ابهي حال میں ایک تصویر (جو آپکو اس مضمون کے صفحه اول کي ابتدا میں نظر آتي هے) ایک لاکهه ٤٠ هزار پونڈ کو فروخت هولي هے - یه تصویر پنیشیگبر میڈونا کي هے اور اسکے بنانے کا فخر ریفیل کے قلم کو حاصل هے - یه تصویر لیڈي کوپر کے پاس تهي - لیڈي کوپر کے پاس سے لیڈي ڈیونشائر کے پاس پہنچي جو لیڈي کوپر کي رشته دار هیں - اور لیڈي ڈیونشائر سے ڈیوروین کي معرفت امریکه کے مشہور اور بهت بڑے دولتمند تاجر مسٹر پي - اے - بي - ونڈر نے خریدي هے -

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اُردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

افریقـه کا سر مخـفی

شیخ سنوسـي اور طریقـۂ سنوسیـه

(٣)

(شیخ سنوسي دوم اور متمهدي سوڈاني)

شیخ سنوسي دوم کے عہد کے سب سے بڑے واقعات دو هیں :

(١) محمد احمد سوڈانی کا ادعاے مہدویت اور سوڈاني تحریک -

(٢) فرانسیسي سرحد تک سنوسي حکومت کا پہنچنا اور باهمي جنگ و پیکار -

مہدي سوڈاني اور شیخ کے تعلقات کا واقعه اس لحاظ سے بہت اهم هے که شیخ اول و دوم کی نسبت بهی ادعاء مہدویت کا گمان کیا جاتا تها - نیز اس لیے بهی که اس سے شیخ کے طریقه اور مقصد دعوۃ پر روشنی پڑتی هے -

محمد احمد سوڈاني نے جب مہدویت کا دعوا کیا ' اور تمام سوڈان اور اطراف افریقۂ شمالي میں اسکے خلفا پهیلنے لگے تو شیخ نے ایک نا طرفدرانه اور خاموش حالت اختیار کرلي - نه تو انهوں نے اسکو روکنا چاها ' اور نه اپنے عظیم الشان حلقه اثر کو اسکي اعانت کا حکم دیا - وہ دیکهه رهے تهے که یه ابتدا هی سے ایک جنگی تحریک هے ' اور اسکا اجتماع دفع کفار و اعداء اسلام کیلیے بهر حال مفید هے - پس اسکو روکنا اور اسکي عملاً مخالفت کرني مصلحت ملي کے خلاف هے - البته اسکي اعانت بهي نہیں کي جاسکتي کیونکه اسکي بنیاد دعوے پر رکهي گئي هے اور وہ دعوا صحیح نہیں هے -

لیکن سوڈانی کیلیے ضروري تها که وہ شمالي افریقۂ و مصر ' بلکه تمام عالم اسلامي اور تمام براعظم افریقه و جزیرۂ عرب کے اس عظیم الشان حلقۂ دعوۃ کي طرف جلد سے جلد متوجه هوتا اور اس سے فائده اٹهانے کي کوشش کرتا - خود شیخ سنوسي اول کي نسبت ادعاء مہدویت کا ذکر کیا جاتا تها ' اور بہت سے لوگ آینده ظہور میں آنے والے واقعات کی نسبت اسکي پیشین گوئیاں بیان کیا کرتے تهے - یه بهي مشہور تها که وہ خود اپنے تئیں موعود و منتظر قرار نہیں دیتا ' لیکن علم الہی کي بنا پر کہتا هے که اسي کے نسل سے کوئي ظہور هوگا - ان حالات میں محمد سوڈانی نے سمجها که اگر یه سلسله اسکا ساتهه دے ' تو وہ اپنے کاموں کیلیے تمام دنیا سے مستغنی هو جائیگا ' اور ایسا هونا ممکن بهی هے - کیونکه اسی قسم کے خیالات اسکی نسبت بهی بیان کیے جاتے هیں -

چنانچه سنه ١٨٨٣ میں جبکه سوڈاني کي تحریک ابتدائي منزلوں سے گذر چکي تهي ' اسنے ایک لمبا چوڑا خط شیخ سنوسي کے نام لکها ' اور اسمیں اسے دعوت دي که اگر وہ ساتهه دیگا تو سوڈاني اسے اپنے مخصوص ترین خلفا میں جگه دینے کیلیے طیار هے - یه مراسله شیخ عبد الله نامي ایک سوڈاني عالم کے ذریعه روانه کیا گیا تها -

لیڈي ڈریل	ریبرن		۱۷۰۰
همشیر رمبرنٹ (مشہور مصور رمیرنٹ)		کار کانو	۱۴۶۰۰
ایک لڑکي مع بیچ	-	هوکر	۱۴۱۰۰
خلوت	کوارڈ	کارکانو	۱۴۰۰۰
پیٹا	منتانیا	ربڈي	۱۲۹۱۵
بازار جانا	ڈررن	یارکس	۱۲۱۰۰
سینٹ زینو بیرس کي زندگی -	بوچلے	ایڈي	۱۱۳۴۰
ایک یہودي ربي	رمیرنٹ	یارکس	۱۰۲۸۰
تعلیم سب کچھه کرتي ہے	ڈررہ	روسل	۱۰۰۰۰

اس فہرست میں آپنے دیکھا ہوگا کہ بعض بعض تصویروں کي قیمت ... ۲۹ پونڈ سے زاید دي گئی - آپ شاید اسي قیمت کو انتہا لي خیال کرینگے ؟ مگر ذرا انتظار کیجیے - عنقریب ایک اور تصویر کا تذکرہ آپکي نظر سے گزریگا جسکے متعلق خود یورپ نے تسلیم کرلیا ہے کہ یہ گراں ترین تصویر ہے جو آج تـک فروخت ہوئي ہے -

(قدیم تصاویر کي تجارت)

قاعدہ ہے کہ جب کوئي کام چلنے لگتا ہے تو پھر لوگ اسے بطور پیشے کے اختیار کرلیتے ہیں - چنانچہ جب بعض لوگوں نے دیکھا کہ نوادر و تحف کا مذاق بڑھرہا ہے اور لوگ عام طور پر اسکے متلاشي و جویا ہوتے ہیں ' تو انہوں نے پیشہ کے طور پر یہ کام شروع کردیا - اسوقت یورپ اور امریکہ میں بہت سي کمپنیاں نہایت وسیع پیمانے پر قائم ہیں - جہاں صرف نوادر و عجایب فروخت ہوتے ہیں - انکے وکیل (ایجنٹ) تمام اقطار عالم میں پھیلے ہوے ہیں - جہاں کوئي عجیب یا نادرہ روزگار شے انہیں نظر آجاتي ہے' فوراً اپني کمپني کو اطلاع دیدیتے ہیں -

نوادر و عجائب کي تجارت کسقدر نفع بخش ہے ؟ اسکا اندازہ ذیل کي فہرست سے ہوسکتا ہے جسمیں صرف چند تصاویر کا ذکر ہے جو ان نوادر فروشوں نے لي تھیں اور اسکے بعد پھر فروخت کیں :

نام تصویر	نام مصور	خرید بحساب پونڈ	فروخت بحساب پونڈ
مریم (علیہا السلام)	انڈریا منتانیا	۴۰۰۰	۲۹۵۰۰
مدیشي	انجیولو بر نزینو	۷۰۰۰	۱۱۳۴۰
ایک جوان	" "	۲۰۰۰	۶۰۹۰
مسیح	پولی ویرونیز	۱۲۰۸	۷۲۲۰
زمین اور انسان -	ٹچیان	۲۱	۱۱۲۵
مریم (علیہا السلام)	کار لوکریولي	۹۰	۲۸۰۰
" "	ڈي بلٹو منیارڈي	۱۹۹	۲۵۰۰
وینس کے قریب ایک جزیرہ -	فرنسکو کارڈي	۱۷	۲۱۰۰

اس فہرست میں ۹۰ پونڈ کو جو تصویر خریدي گئي تھي وہ اٹھائیس سو پاؤنڈ کو فروخت کی گئي !

غرضکہ یورپ کي تمام تجارتوں میں نوادر فروشي کي تجارت سب سے زیادہ نفع بخش ہے- اسکی بڑي وجہ یہ ہے کہ بعض نوادر نہایت کم قیمت ملجاتے ہیں - کیونکہ انکے بے خبر مالک انکي قیمت سے واقف نہیں ہوتے - تھوڑے عرصہ کے بعد جب وہ بکنےلگتے ہیں تو اصلي قیمت سے اتنے زیادہ داموں پر فروخت ہوجاتے ہیں کہ دوسري تجارتوں میں اتنے نفع کا تصور بھي نہیں ہوسکتا - بعض تصویرونکي تو یہ حالت ہے کہ انکي قیمت ایک ایک لاکھہ پونڈ ملي ہے - چنانچہ آپ ابھي پڑھ آے ہیں کہ "ارض و اشخاص" تصویر ۲۱ پونڈ کو لي گئي تھي اور ۱۱۲۵ کو فروخت ہوئي !

ایک اور تصویر جو لیویہ کے نیلام میں ۵۶۰ پونڈ کو ایکگئي تھي' ۱۹۸۰۰ پونڈ کو فروخت ہوئي - کار کانو کے نیلام میں جوتصویر ۱۴۶۰۰ پونڈ کو فروخت ہوئي' وہ دراصل ۸۸۴ پونڈ کو خریدي گئي تھي - ویر کے نیلام میں جس تصویر کے ۲ هزار پونڈ آے ' وہ صرف ۲۳۱ پونڈ کو خریدي گئي تھی !!

(تصاویر کي انتہائي قیمت)

میدان عمل میں هزاروں آدمي اترتے ہیں اور ان میں بہت سے ایک حد تک کمال بھي پیدا کرلیتے ہیں - مگر ایسے لوگ جنہیں انتہاء کمال اور قبول عام کي سند ملے صرف چند هي ہوتے ہیں - لیکن جنہیں یہ مرتبۂ بلند ملتا ہے انکي قدرداني کا یہ عال[م] ہوتا ہے کہ کسي شے کا انکي طرف منسوب ہو جانا هي اس شے ک[ے] بیش بہا ہونے کے لیے کافي ہوتا ہے - چنانچہ هولینڈ ' امریکا ڈینمارک ' جرمني ' اطالیا وغیرہ کے جن مصوروں نے شہرت کمال حاصل کي ہے ' انکی تصویرونکي قیمتوں میں برابر اضافہ ہوتا رهت[ا] ہے - مثلاً یورپ میں رمبرانٹ مصور بہت مقبول ہے - اسکي تصویرو[ں] کي جو قیمت چند روز پہلے تھی وہ آج نہیں ' اور جو آج ہے وہ یقین[اً] کل نہ ہوگی - مارکوئس آف لینڈون کے یہاں رمبرانٹ کی تصو[یر] تھی جو اس نے نہایت بڑي قیمت پر لی تھی - اسکے بعد جب فروخت کي گئی تو ایک لاکھہ پونڈ کو فروخت ہوئی ! یہ تصو[یر] فیور شام کے پاس پہنچی اور جب اس نے فروخت کي تو اسک[ي] قیمت ۵ لاکھہ پونڈ ملی !

جان اسٹین بھي ایک مشہور مصور ہے - اسکي ایک تصو[یر] سنہ ۱۸۷۷ ع میں ۸۷۰ پونڈ کو فروخت ہوئي تھي' مگر سن[ہ] ۱۹۱۳ ع کے موسم گرما میں ۲۱۵۲ پونڈ کو بکي ! گیرارڈ ڈیوڈ کي ایک تصویر سنہ ۱۸۹ ع میں ۱۲۰ پونڈ کو فروخت ہوئي تھي لیک[ن] گذشتہ سال ڈیفرس کے نیلام میں اسکي قیمت ۱۴۶۰ پونڈ ملي

ان تمام واقعات سے بھي زیادہ تعجب انگیز یہ ہے کہ مریا ٹریزا البین کے ایک مشہور مصور ویلا سکوزنا کي لڑکي تھي ' اسکی تصو[یر] بیسویں صدي کے آغاز میں ۲۰ پونڈ کو خریدي گئی تھی - او[ر] وهي ویر کے نیلام میں ۲۲۵۰ کو فروخت ہوئی ہے !

ذیل میں ایک فہرست دي جاتی ہے جس سے معلو[م] ہوسکیگا کہ کن کن مصوروں کی تصویرونکی کیا کیا قیمت ملي ہے ؟

نام تصویر	نام مصور	خرید	فروخت
ڈي وال ڈي بوني	دي لاٹور	۲۰۸	۲۴۰۰۰
امیرہ ٹلیرنڈ	میڈم دی برون	۶۴۰	۱۶۰۰۰
قرباني	فراگونار	۲۱۲	۱۴۴۰۰
تعلیم	"		۱۰۰۰۰
تعظیم	"	۸۰۰	۲۸۴۰
شاگرد	ڈروہ	۴۸	۸۲۰۰
باني قصور	شارڈن	۴	۷۲۰۰

(مصورین انگلستان)

هم نے ابھي تک انگریزوں کي تصاویر کا ذکر نہیں کیا ہے اس سے آپ یہ نتیجہ نہ نکالیں کہ انگریز اس میدان میں بالک[ل] نہیں اترے یا اترے مگر کوئي کمال پیدا نہ کرسکے - صرف ایک گذشتہ سال کے اندر انگریز مصوروں کي کھینچي ہوئي تصویری[ں] جو فروخت ہوي ہیں' انکی فہرست یہ ہے :

بتلاے' اور اسکے بعد خود آنحضرة صلی الله علیه وسلم کے دربار میں مجھے حضوري نصیب هوئي اور میں نے دیکھا که انکے اصحاب کے ساتھه ساتھه میرے اصحاب کے مقامات بھی قرار دیے گئے هیں - چنانچه مجھے نظر آیا که حضرة ابوبکر صدیق کي کرسي پر میرے ایک اصحابي کو جگه دي گئی ہے ' اور اسي طرح حضرة عمر کي کرسي پر میرے دوسرے صاحب کو - حضرة عثمان کی کرسی کي نسبت مجھسے کہا گیا که وہ ابن السنوسي کیلیے ہے - (یعنے آپکے لیے)

پھر میں نے حضرة علي کي جگه دیکھي اور اسپر اپنے ایک دوسرے رفیق کو متمکن پایا -

میں نے همیشه آپکي روحانیة کو اپنے بعض اصحاب کے ساتھه اپنے همراہ پایا ہے "

آخر میں لکھا تھا :

" جب میرا یه خط آپکو ملے تو چاهیے که دو راستوں میں سے ایک راسته اختیار کریں - یا تو آپ مصر اور اسکے نواحي کي طرف متوجه هوں - یا همارے طرف هجرت کریں - یه دونوں صورتیں آپکے سامنے هیں -

البته مجھے هجرت زیادہ محبوب ہے اور آپکو معلوم ہے که هجرت کا ثواب سب سے زیادہ ہے "

(شیخ سنوسي کا جواب)

شیخ سنوسي نے اس خط کو پڑھکر کیا جواب دیا ؟

یه ظاهر ہے که یه موقعه شیخ کي صداقت اور راست بازي کے لیے ایک کامل درجه کي آزمایش تھي - اگر اسکے دل میں جھوٹے دعوؤں اور غلط اعلانات کا کچھه بھي کھوٹ ہوتا تو وہ اس موقعه پر یا تو سوڈاني کا ساتھه دیتا یا اسکے سامنے ایسے هي روحاني دعوے پیش کرتا -

سوڈاني اسکي نسبت شہادت دے رہا تھا که اُسکا مرتبه غیر معمولي اور عام انساني کمالات سے ارفع ہے ' اور اُسکي جگه آنحضرة صلے الله علیه و سلم کے اصحاب اور خلفاؤ جانشین میں اُسے نظر آئي ہے - پس اگر اسکے دل میں سچائی نهوتی تو ضرور تھا که اس بڑي شہادت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا -

لیکن جونهي اُسنے خط کو پڑھا اور اُس حصے تک پہنچا جہاں سوڈانی نے لکھا تھا که " میرے ساتھیوں کو انحضرة کے خلفاء ؤ اصحاب کي جگه دي گئی " تو وہ غصه سے بھر گیا ' اور اسکے بعد جب یه پڑھا که " حضرة عثمان کي کرسي تمھارے لیے مخصوص کي گئي ہے " تو اسکے غیظ و غضب کي کوئي انتہا نہیں رهي - اُس نے خط پھینک دیا اور چلاکر کہا :

" استغفر الله ! جس خاک پر سے اصحاب رسول اور حضرة عثمان گذرے هیں' هم تو اسکا درجه بھي حاصل نہیں کر سکتے - کچھه نہیں - یه هفوات و خرافات هیں ہے ' دین کي تحقیر' اور شارع مقدس کا مقابله ! ! "

اُس نے سوڈاني ایلچي کو نا کام واپس کردیا اور کہا که میرے پاس تمھارے متمہدي کیلیے کچھه نہیں ہے - اگر وہ کفار سے مقابله کي طیاري نه کرتا اور سر زمین اسلام کو دشمنان ملت سے پاک کرنے کي تحریک نهوتي تو میں اسکی پوري پوري مخالفت کرتا -

ایڈیٹر الہلال کی راے

میں همیشه کلکته کي یوروپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبه مجھے ضرورت هوئي تو مسرز ایم - این - احمد اینڈ سنز (نمبر ١/١٥ - رپن اسٹریٹ کلکته) سے فرمائش کي - چنانچه دو مختلف قسم کی عینکیں بنا کر انھوں نے دي هیں اور میں اعتراف کرتا هوں که وہ هر طرح بہتر اور عمدہ هیں' اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي هیں - مزید براں مقابلتاً قیمت میں بھی ارزاں هیں - کام بھي جلد اور وعدے کے مطابق هوتا ہے -

(ابو الکلام آزاد - ٢ مئی سنه ١٩١٤ م)

مسئلۂ قیام الہلال

الهلال کي گذشته اشاعتوں میں " مسئله قیام الهلال کا آخري فیصله " دیکھکر بے حد رنج هوا -

قوم کي اس تیرہ و تاریک گھٹا میں الهلال اور صرف الهلال هي کي روشني ایسي ہے جو گم گشتگان بادیه گمراهي کي صحیح رهنمائي کرسکتي ہے - الهلال اور صرف الهلال هي ایک سچا هادي اور ایک ایسا رهبر و رهنما ہے جو کشتي قوم کو گرداب ضلالت سے نکالکر سچي راہ پر لگا سکتا ہے ' اور جسکے سچي اور بے لاگ صلاح پر قوم کي دیني و دنیاوي فلاح منحصر ہے - اگر اسکي ضرورت ہے که مسلمان زندہ رهیں' اگر یه ضروري ہے که اسلام صرف نام هي کو باقي نه رہے بلکه هر مسلم هستي کو سچا مسلمان هونا چاهیے ' تو یقین فرمائیے که میرا یه ایمان ہے که الهلال کو زندہ رهنا اور قوم کي رهنمائي کرنا چاهیے !

مانا که الهلال اپني " پہلی منزل دعوة " سے گذر چکا ہے' لیکن قوم ابھي پوري طرح سے بیدار نہیں هوئي اور میں اُس تباہ کن غفلت کے خیال سے لرز رہا هوں جو نیم باز آنکھوںپر چھا جایا کرتي ہے - پس قطعي ضروري ہے که یه صداے غفلت شکن برابر جاري رہے -

آنجناب نے جو صورت الهلال کے مالي مسئله کي درستگي کي تجویز فرمائي ہے' وہ اس خیال سے که مسلم پبلک شاید زیادتي قیمت کي متحمل نه هوسکتي' نہایت مناسب ہے ' لیکن میں چونکه اپنے زمانۂ قیام کلکته میں (جب ڈاکٹري و علم حیوانات پڑھتا تھا) الهلال پریس کے وسیع انتظامات دیکھه چکا هوں ' اسلیے میري راے یه ہے که زیادتي قیمت هي بہتر تھي اور الهلال آٹھه روپیه میں بالکل مفت ہے - بهر حال میں کوشش میں هوں که خریدار پیدا کروں اور میرا ارادہ ہے که ان اطراف میں دورہ کروں اور لوگونکو خریداري پر آمادہ کروں - بہتر تھا که جناب قواعد ایجنسي بھي روانه کرنیکي هدایت فرما دیتے تاکه شہروں میں ایجنسیاں قائم کرانے کي کوشش کرتا - مجھے امید ہے که انشاء الله دو هزار خریدار بہت جلد پیدا هوجائینگے اور خدا آپکے مشن کو هر طرح سے کامیاب کریگا -

نیاز مند رحم حسین قدوائي - بارا بنکي -

گذشته الهلال میں (صدا به صحرا) کے عنوان سے جو مضمون شایع هوا ہے اُسنے همدردان ملت اور علی الخصوص ناظرین الهلال کے دل دهلادیے' اور ابتک بھي اسکا انتشار باقي ہے - لیکن خداے قادر و توانا سے همیں امید کامل ہے که مولانا کے خیالات کے موافق دو هزار خریدار دو هفته میں ملجائینگے ' بشرطیکه هر ناظر الهلال اس رساله کي سچي خدمت پر کمربسته هو (جو میرے خیال ناقص میں اُسکا فرض اولین اسلامي ہے) کیونکه یهي ایک وہ اخبار ہے جو احیاء شریعت کا موید اور صداے حق سے ممجد ہے -

همارے مردہ دل اس کي آواز سے زندہ هیں - اگر یه نهوگا (خدا نخواسته) تو دیکھه لینا هم پھر مردہ هوجاینگے - هم اس کي توسیع کے لیے هزار جان سے کوشاں هونگے - اگر سو مرتبه بھي هوسکے تو اسکے خریدار کا شرف غلامي حاصل کرنے کے لیے تیار هوں !

بهر حال میرے ایک عزیز اسوقت ایک پرچه کے خریدار هوچکے هیں ایک اور اخبار ذیل کے پته پر ارسال فرما دیجیے -

سید امیر الدین وکیل مدهول علاقه نظام دکن

(بقیه مضمون کے لیے صفحه ١٨ ملاحظه هو)

(سوڈانی کا خط شیخ کے نام)

یہ خط اُن مختلف کتابوں میں نقل کیا گیا ہے جو فتح سوڈان کے بعد مصر میں شائع کی گئیں - نعوم بک نے تاریخ سوڈان گورنمنٹ مصر کے سرکاری کاغذات سے مرتب کی ہے' اور اس خط کی نسبت لکھا ہے کہ اسکی نقل خرطوم میں سنوسی کے خزائن سے ملی - همیں اُس دینی و سیاسی تعصب کا حال بھی معلوم ہے جو گورنمنٹ مصر اور مصر کے انگریزی اثر کے حلقوں میں سنوسی تحریک کی نسبت قدرتاً موجود ہے' اور اسلیے پورے وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان نیم سرکاری کتابوں کے پیش کردہ کاغذات کہاں تک صحیح اور درست هیں ؟ تاهم اس واقعہ کی صحت میں بھی شک نہیں - کیونکہ خود سنوسی اعیان و اکابر نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے' اور ظن غالب یہی ہے کہ اِس خط کی نقل بھی صحیح ہوگی -

اس خط میں حمد و نعت کے بعد پہلے اپنے اُن حالات کو لکھا ہے جو ادعاء مہدیت سے پہلے پیش آے اور جو آنے والے ظہور کی خبر دیتے تھے - اسکے بعد حکم الہی سے دعوا کرنے کا حال لکھا ہے

یہ پہلی اور ایک هي تصویر ہے جو موجودہ حضرۃ شیخ سنوسی اور انکے خلفاء خاص کی لی گئی ہے - موجودہ شیخ بالکل درمیان میں کھڑے هیں

اور وہ تمام دلائل لکھے هیں' جو اُسکے خیال میں اثبات مہدیت کیلیے قاطع هیں - مثلاً یہ کہ میرا نام محمد ہے - میری ماں کا نام آمنہ تھا اور باپ کا عبد اللہ - حدیثوں میں آیا ہے کہ آنے والے مہدی کا نام اور اسکے والدین کا نام وهي هوگا جو انحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے والدین کا ہے - وغیرہ وغیرہ

اسکے بعد شیخ سنوسی کو مخاطب کر کے کہتا ہے :

" و اعلم یا حبیبي قد کنا و من معنا من الاعوان' ننتظرک لا قامة الدین قبل حصول المهدیة للعبد الذلیل' وقد کاتبناک لما سمعنا باستقامتک و دعایتک الی الله علی السنة النبویة وتأهبك لاحیاء الدین لنتجمع معك - ولیکن لم ترد لنا المکاتبة وا ظن ذالك من عدم وصولها الیکم - حتی اني ذاکرت جمیع من اجتمعت معه من اهل الدین و الشیوخ و الامراء المشهورین فابوا ذلك لهوان الدین عند هم و تمکن حب الوطن و الحیاة فی قلوبهم وقلة توحیدهم حتی با یعني الضعفاء علی الفرار بالدین ' و اقامته علی ما یطلب رب العلمین' و قنعت نفوس من بایعناه من الحیاة الدنیا لما یرون للدین من الممات -

و لا زال المساکین الذین لم یبالوا بالله بما فاتهم من المحبوب یزدادون ' وفیما عند الله یرغبون -

حتی هجمت المهدیة الکبری من الله و رسوله علی العبد الحقیر. فاخبرني سید الوجود (صلعم) باني المهدي المنتظر و خلفني علیه الصلاة والسلام علی کرسیه مراراً بحضرة الخلفاء الاربعة والاقطاب و الخضر علیه السلام -

ولازال التایید یزداد من الله و رسوله و انت مذا علي بال حتی جاء نا الاخبار فیك من النبي (صلعم) انك من الوزراء لی ثم ما زلنا ننتظرك حتی اعلمنا النبي الخضر علیه السلام باحوالك وبما انتم علیه - ثم حصلت حضرة عظیمة عن النبي (صلعم) فيـ خلفه من اصحابه و من اصحابي فاذ اجلس احد اصحابي علي کرسی ابی بکر الصدیق واحدهم علی کرسی عمر' واوقف کرسی عثمان فقال هذا الکرسی لابن السنوسي الی ان یاتیکم بقرب او طول واجلس احد اصحابی علی کرسی علی رضوان الله علیهم ' ولازالت روحانیتك تحضر معنا فی بعض الحضرات مع اصحابی الذین هم خلفاء رسول الله صلی الله علیه وسلم -

فاذا بلغك جوابی هذا اما ان تجاهد فی جهاتك الی مصر و نواحیها ان لم یسلموا واما ان تهاجر الینا - ولكن الهجرة احب الینا لما علمت من فضل الهجرة من زیادة الثواب والمقابلة ان تیسرت - و علی کل حال ترد الینا منك الافادة بما سیصیر الیه عزمك من جهاد او هجرة و مثلك تکفیه الاشارة "

خط کا خلاصہ یہ ہے کہ " قبل اظہار مہدیت کے میں اور میرے اعوان واحباب آپکا انتظار کرتے تھے اور اسی لیے ایک خط بھی آپکی طرف' بھیجا گیا تھا - اسکا سبب یہ تھا کہ همنے آپکی استقامت اور خدمت دین و ملت کا حال سنا ہے' اور هم جانتے هیں کہ آپ دین اسلام کو زندہ کرنے اور سنت نبوی کی تازگی کیلیے نہایت استقامت اور قوت سے کوشش کرر ہے هیں' اور اس لیے همارا اور آپکا اس مقصد کیلیے جمع هو جانا بہت مبارک اور بہتر تھا - هم اُس خط کے جواب کے منتظر تھے لیکن غالباً وہ آپ تک نہیں پہنچا اور اسی لیے کوئی جواب حاصل نہیں هوا -

اسکے بعد میں نے اس مقصد کیلیے بڑے بڑے لوگوں سے ذکر کیا لیکن حب دنیا دین پر غالب آئی اور سوا غریب او ر مسکین لوگوں کے کسی نے میرا ساتھ نہ دیا - یہاں تک کہ مہدیۃ کبری کا ظہور هوا - اللہ اور اسکے رسول کے طرف سے یہ درجہ مجھے عطا کیا گیا اور حضرۃ سید الوجود صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ میں هي مہدی منتظر هوں - چنانچہ بار بار مجھے آنحضرۃ نے خلفاء اربعہ اقطاب و اولیا ' اور خضر علیہ السلام کے حضور میں کرسی مہدیۃ پر بٹھایا' اور روز بروز میری قوت بڑھتی جاتی ہے -

اسی اثنا میں مجھے آپکی نسبت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ تیرا وزیر هوگا - میں برابر ظہور خبر کا انتظار کر رہا تھا کہ پھر خضر علیہ السلام نے آپکے تمام حالات م

آثار عتیقہ

آثار قونیہ

(۲)

آثار ملوکانہ و عمارات

(منارۂ ساعت)

ایک عجیب عمارت منارۂ ساعت ہے جو اسی علاؤ الدین نے تعمیر کیا تھا - اور جسکي تصویر گذشتہ نمبر کے مضمون میں پہلے صفحہ پر نکل چکي ہے -

نیچے ایک بہت بڑي کرسي قلعہ کے دروازوں اور حصار کے برجوں کي طرح تعمیر کي ہے - اسکے اوپر دو درجے محرابوں کے بناے ہیں - تیسرا درجہ اس سے چھوٹا ایک مربع کمرہ کی شکل کا ہے - اسکے اوپر گھڑي کا برج ہے -

کلاک ٹاور آجکل کي ایجاد ہے اور جہانتک میرا خیال ہے' دمشق اور بغداد کی دو عجیب و غریب گھڑیوں کے سوا عام طور پر قدیم عمارتوں میں اسکی نظیر نہیں ملتي -

زیادہ تر برج بنائے جاتے تھے جنپر ہر ایک پہر کے بعد یا ایک ایک گھنٹے کے بعد نوبت بجتی تھي' لیکن اسمیں گھڑي کا لگانا اسی وقت سے رائج ہوا ہے' جس وقت سے کہ موجودہ گھڑیاں ایجاد ہوئی ہیں -

غالبا ابن جبیر نے دمشق کی جامع اموي کي ایک طلسمي گھڑي کا حال لکھا ہے' اور خطیب نے بغداد کے ایک برج کي نسبت بھي روایت کي ہے جسمیں ایک عجیب الهیئۃ گھڑي لگائی گئی تھی - جامع اموي کی گھڑي فن آلات و حیل (مشینري اور میکانک) کا عجیب و غریب نمونہ تھی - اسکے اندر چند پتلے بنائے گئے تھے جو گھنٹہ بجاکر پھر اپنے خانے کے اندر واپس چلے جاتے تھے -

لیکن اس منارے کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گھڑي کا وجود اس زمانے میں اسقدر محدود و خاص نہ تھا جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے - اس منارہ میں چاروں طرف مختلف اللون شیشے لگے تھے - اسکے اندر شب کو روشنی کی جاتی تھی اور بالکل آجکل کی بڑي بڑي گھڑیوں کی طرح اس قسم کے آلات لگائے گئے تھے کہ ہر گھنٹے کے بعد نہایت بلند اور دور دور تک پہنچنے والی آواز میں خود بخود گھنٹا بجتا تھا !

حوادث و تغیرات نے اس گھڑي کو اب نا پید کر دیا ہے لیکن سرکاري کاغذات سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سے دو سو برس پہلے تک موجود تھي - متعدد مورخین عثمانیہ نے اپني اپني تاریخوں میں اسکا حال لکھا ہے - قدیم شعراے ترک نے آواز کی بلندي' دائمي ہوشیاري' تغیر الوان' اور شب بیداري کیلیے اس گھڑی کے وجود سے ایک محسوس تمثیل کا کام لیا ہے - سلطان سلیم کے عہد کے مشہور مصنف شیخ زادہ بروسہ لی نے خاص اسکے حالات میں ایک مختصر رسالہ بھی لکھا تھا جسکا احمد مدحت نے اپني تاریخ آل عثمان میں تذکرہ کیا ہے -

(کوشک علاء الدین ثاني)

اس عہد کي اولو العزمیوں کا تصور کرو کہ امن و فرصت کے ایام راحت و عیش ہي میں نہیں' بلکہ جنگ و خوف اور بے امني و سراسیمگي کي پر آشوبیوں میں بھي عظیم الشان محل سراؤں کي تعمیر' مدارس و مساجد کي بنا' اور بڑے بڑے تمدني و علمی کاموں کا سلسلہ برابر جاري رہتا تھا !

وہ لوگ حوادث و مصائب سے کس درجہ نڈر تھے' اور مصیبتیں اور پریشانیاں کس طرح انکے ارادوں کو معطل کردینے میں ناکام رہتی تھیں ؟ انکی ہمتوں کو دیکھو جو بالکل نڈر تھي' اور انکے عزموں کو یاد کرو جو کسي وقت بھي بیکار نہیں ہوتے تھے !

ایک نوجوان بادشاہ جسے تخت پر بیٹھتے ہی پیام جنگ سننا پڑا' اور بربادي و ہلاکت کا وہ سیلاب عظیم اسکی طرف امڈ آیا جو تمام عالم اسلامی کي بڑی بڑی شہنشاہیوں کو تنکوں اور خشک پتوں کی طرح بہا لے گیا تھا' پھر اس عالم میں بھي چند مہینوں سے زیادہ مہلت اسے نہ ملی اور وہ اپنا تخت چھوڑکر دور دراز سفر پر نکل گیا - تاہم ایسی پر آشوب' ہمت فراموش' عزائم شکن' ہوش و حواس افگن' اور پر از آلام و مصائب زمانے میں وہ ایک طرف جنگ و مقابلہ کی طیاریاں بھي کرتا ہے' اور دوسري طرف بڑي بڑي عظیم الشان عمارتوں کو مکمل بھی کردیتا ہے !!

یہ وہ اولو العزمی تھی جسکے نظائر و شواہد سے تاریخ اسلام بھري پڑي ہے' اور جسکا آج کل کے عالم اسلامی کی منقلب و مبدل حالت سے مقابلہ کرنا چاہیے - فشتان ما بین الیوم و الامس !

سلطان علاء الدین کے اقل قلیل اور پر اشوب زمانے کی یادگار ہی کیا ہوسکتی تھی ؟ مگر ان دو چار مہینوں کے اندر ہي اس نے عظیم الشان جامع مسجد بنائی' منارۂ ساعت تعمیر کیا' اور اس سے بھي زیادہ تعجب انگیز یہ کہ ایک وسیع و عظیم قصر سلطانی بنایا جو ابتک "علاء الدین کوشک" کے نام سے قونیہ میں موجود ہے اور جسکی تصویر گذشتہ نمبر میں پانچویں صفحہ پر نکل چکي ہے -

یہ کوشک دراصل ایک نا تمام قلعہ ہے - معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے رہنے کا محل بناکر اسکے بعد رفتہ رفتہ پورا قلعہ تعمیر کرنے کا ارادہ تھا - عمارت کے اندر داخل ہوکر سب سے پہلے ایک شکستہ برج ملتا ہے جسکے پہلے درجہ کي صرف ایک محراب ہي باقي رہگئی ہے - اسکے بعد دروازۂ قلعہ کی طرح نشیب میں اترکر صدر دروازہ ملتا ہے اور اندر کا حصہ مختلف عمارتوں اور محل سراؤں میں منقسم ہے - عمارت میں ایرانی طرز غالب ہے جسکی بنیاد اس وقت پڑ چکی تھی - البتہ ایک چیز بالکل نئی قسم کي ہے - یعنے مخروطی شکل کا ایک مدور گنبد جو مثل ہندوستان کے مندروں کے معلوم ہوتا ہے - تمام بلاد اسلامیہ کے آثار و ابنیہ میں کہیں بھی اس طرز کا گنبد نہیں پایا جاتا -

اسلامي طرز تعمیر میں گنبد کی دو ہی شکلیں تھیں : ایراني اور عربی - ایرانی طرز کا گنبد کرہ کا نصف اول یا اس سے بھی کچھہ کم ہوتا تھا' جیسا کہ جامع اصفہان' مساجد قسطنطنیہ' اور اثار شاہان مشرقیۂ جونپور میں پایا جاتا ہے - عربی طرز میں کرہ کا دو تہائی حصہ یا نصف سے زائد لیا جاتا تھا اور بہت خوشنما ہوتا تھا - تاج آگرہ' جامع مسجد دہلی' مقبرۂ منصور' اور الحمراء اندلس وغیرہ کے گنبد اسی طرز کے ہیں -

لیکن مخروطي مدور گنبد کہیں بھی نہیں بنائے گئے -

حکومۃ عثمانیہ نے حکم دیا ہے کہ ان تمام آثار کي حفاظت ایک مستقل محکمے کے سپرد کی جائے' اور ہمیشہ انہیں اصلی حالت میں برقرار رکھا جائے -

هوائي جنگ

(۳)

هوائي جنگ کے عنوان سے جو دو نمبر الهلال میں نکلے هیں ' یه دو تصویریں انکا تتمه هیں - پہلي تصویر سب سے زیاده طاقتور ایروپلین کوالیرجین سن نامی کي هے جو حال میں فرانس نے طیار کیا هے - اسکی شکل کشتي کي سي هے ' اور تصویر اس طرح لی گئي هے که اسکي اندروني حالت نظر آجاے - اسمیں برخلاف عام هوائي جهازوں کے دو انجن هیں ' اور انکي مجموعي طاقت چار سو گهوڑونکي هے - هوائي جهازوں میں سب سے زیاده اهم آله پراپلر (Prapeller) نامي هوتا هے جو جهازکو آگے بڑھا تا هے - اسمیں پراپلر کے آگے ایک اور آله بھی لگا یا گیا هے جس سے مستقیم شعاعیں نکلتي هیں - اسلیے تاریکي میں وه هوائي جنگ کو جاري رکھه سکتا هے اور اپني شعاعوں کے اندر کي هرچیز دیکھه سکتا هے -

دوسري تصویر سے یه دکھلا نا مقصود هے که هوائي جهازوں میں کس طرح توپوں سے کلم لیا جاتا هے ؟ یه ایک ایروپلین هے اور اسکي بالائي سطح پر پروں کے آگے ایک مشین گن رکھي گئي هے - توپچي کھڑا هے تاکه اپنا کلم شروع کرے - وه هوائی سفر کا لباس پہنا هوا هے - طیاره چي (ڈرائیور) اسکے پیچھے سر نکالے ' اور هوائی سفر کي عینک چڑھاے غور سے دیکھه رها هے -

یه تجربه گذشته فروري کو کپتان ڈارشے (Destawches) نے ویلا کوریلا واقع جرمني میں کیا تھا ' اور فالزکرنے اور گولوں کے ٹھیک اتار نے میں پوري کامیابي هوئي تھی .

یه سب سے آخري خدمت هے جو بني نوع انساني کي هلاکت کیلیے علم و تمدن نے انجام دي هے !!

اعلان

انجمن اصلاح المسلمین قصبہ گنیشپور ضلع بستی کا پہلا جلسہ بتاریخ ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ مئی سنہ ۱۹۱۴ع یوم جمعہ و شنبہ و یکشنبہ قرار پایا ہے - علماء کرام و ملک کے قابل حضرات کے خدمت میں استدعا ہے کہ شریک جلسہ ہوکر کارکنان انجمن کو مشکور فرمائیں -

جو صاحب کوئی مضمون نثر یا نظم انجمن میں پڑھنا چاہیں - وہ دو ہفتہ قبل سکریٹری انجمن کو عنوان مضمون سے اطلاع دیدیں -

شریک ہونیوالے حضرات کے قیام و طعام کا انتظام منجانب انجمن ہو گا بشرطیکہ ایک ہفتہ قبل اطلاع دیجائے

قصبہ گنیشپور اسٹیشن بستی سے قریب ہے -

المعلن

ابو الاعجاز عرشی - سکریٹری انجمن اصلاح المسلمین قصبہ گنیشپور ضلع بستی پوسٹ صدر - یو - پی -

ایک اہم خوشخبری

حضرت مولانا و مقتدانا - السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ !

غالباً آپ اس خبر مسرت اثر سے بہت ہی خوش ہونگے

صحت النساء و محافظ الصبیان

طب جدید اور اپنے چالیس سالہ ذاتی تجربے کی بنا پر دو کتابیں تیار کی ہیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کی صحت کے متعلق موثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائی ہیں - ڈاکٹر کرنیل زید احمد صاحب نے بہت تعریف لکھہ کر فرمایا ہے کہ یہ دونوں کتابیں ہر گھر میں ہونی چاہیں - اور جنابہ ہر هائینس بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالہا نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمائی ہیں - بنظر رفاہ عام چھہ ماہ کے لیے رعایت کی جاتی ہے - طالبان صحت جلد فائدہ اٹھائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیہ - ۱۰ آنہ - رعایتی ۱۲ آنہ

محافظ الصبیان ' اصلی قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - رعایتی ۱ روپیہ -

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افسر دوجانہ - ڈاکخانہ بھری ضلع رھتک -

الہلال کی ششماہی مجلدات

— * —

قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ' اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

الہلال کی تیسری جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رھگئی ہیں -

(منیجر)

کہ ۲۴ - اپریل جمعہ گذشتہ کو مسجد گیان باپی میں ایک اعلی تعلیم یافتہ یوروپین شخص اور بنارس اسٹیٹ کا چیف انجنیر مسٹر سی - ایف - لنتن صاحب بہادر بعد نماز جمعہ ایک بہت بڑے عظیم الشان مجمع کے سامنے مشرف بہ اسلام ہوے ' اور انہوں نے خود اپنا اسلامی نام محمد اسمعیل پسند فرمایا - اس سارے واقعہ کی کامیابی کا سہرا جناب مولانا مولوی محمد عظیم صاحب متوطن ککھڑ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب) کے سر ہے - جن کی فیض صحبت سے متاثر ہوکر صاحب موصوف نے اسلام قبول فرمایا - صاحب موصوف ایک معزز انگریز خاندان سے ہیں - اور خاص علمی مذاق رکھنے کے علاوہ بہت بڑے انجینر ہیں - چنانچہ آجکل بنارس اسٹیٹ ریلوے کی تعمیر کا کام اُن کے سپرد ہے - جسمیں انہیں بارہ سو روپے ماہوار تنخواہ علاوہ الاؤنس کے ملتی ہے - قبول اسلام سے پہلے تلاش حق میں مصروف تھے - اتفاقاً مولوی صاحب سے سابقہ پڑ گیا - اور یہ سعادت خداوند کریم کے فضل سے انہیں نصیب ہوی -

نیاز مند نذیر علی - نمبر ۳۴ - چھاؤنی بنارس -

روغن بیگم بہار

حضرات اہلکار امراض دماغی کے مبتلا و گرفتار ' وکلا ' طلبہ ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے ' ایک عرصے کی فکر اور سوانچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلی ماخذ اطبائے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے ' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ہے صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کدیراجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ہیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلوںکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں ' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوی دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا ' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114-115 Machuabazar Street
Calcutta.

دھلی کے خاندانی اطبا اور دواخانہ نو رتن دھلی

یہ دوا خانہ عرب - عدن - افریقہ - امریکہ - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکوں میں اپنا سکہ جما چکا ہے اسکے مجربات معتمد الملک احترام الدولہ قبلہ حکیم محمد احسن اللہ خاں مرحوم طبیب خاص بہادر شاہ دھلی کے خاص مجربات ہیں -

دوائی ضیق - ہر قسم کی تہانسی و دمہ کا مجرب علاج فی بکس ایک تولہ ۲ دو روپیہ -

حب قتل دیدان - یہ گولیاں پیٹ کے کیڑے مار کر نکال دیتی ہیں فی بکس ایک روپیہ -

المشتہر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن دھلی فراشخانہ

بقیــہ "...... قیــام الھــلال"

میں نے دو آدمیوں سے ذکر کیا - انہوں نے خواھش کی کہ میں آنکے لیے اپکی خدمت میں تحریر کردوں -

محمد اکبر خاں - ارشد منزل - کیمبل پور -

سردست تین خریدار حاضر ھیں -

نذر محمد کورٹ انسپکٹر ھوشیار پور

م جمادي الاولی کا پرچہ پڑھنے سے کمال پریشاني ھولی کہ بوجہ نقصان مالي کے کہیں ایسا نہو کہ الھلال بند ھي ھو جاے' پھر آگے جب خریداروں کی بابت پڑھا تو اس سے بھی زیادہ گھبراھت ھولی - میں بہ حیثیت ایک مسکین ھونے کے اپنے مال سے امداد کرنے پر طیـار ھوں - اگر اجازت ھو تو حـاضر خدمت کیا جاے -

نیز یہ بھي عرض ھے کہ آپ نے جو حضور وایسراے کے جواب ایڈریس میں اشارہ اسطرف کیا ھے کہ حاکم کی وفاداري کولی جزؤ اسلام یا احکام قران میں داخل نہیں' اور نہ قرآن میں اسکا ذکر آیا ھے' تو عرض ھے کہ میں کچھہ زیادہ علم نہیں رکھتا - صرف ترجمہ لفظی پڑھا ھے - مگر جو ھمارے مولویصاحبان ھیں' وہ آیت کریمہ اطیعو الله و اطیعو الرسول و الامر منکم کی تفسیر میں یہي تعلیم دیتے ھیں کہ حاکم کی اطاعت محکوم پر فرض ھے' بلکہ جس طرح خدا و رسول کي اطاعت فرض ھے اوسي طرح یہ بھي فرض ھے - اب میري سمجھہ میں یہ نہیں آیا کہ آپکا اشارہ غیر اسلام حاکم کیطرف ھے یا کہ عام طور پر - تفسیر آیت کریمہ کي کس طرح ھوگي ؟ آپ غلام کو جواب باصواب سے بذریعہ اخبار مشکور فرماویں -

حافظ چراغ الدین قریشی از تراپ تحصیل تلہ ضلع اٹـک -

ھندوستاني دواخانہ دھلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کي سرپرستي میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ھے وہ عمدگي ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ھوچکا ھے - صدھا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ھولی ھیں) حاذق الملک کے خانـداني مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ھیں) عالي شان کار و بار' صفائي' ستھرا پن' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ھوگا کہ : ھندوستانی دوا خانہ تمام ھندوستان میں ایک ھي کارخانہ ھے -

فہرست ادویہ مفت' (خط کا پتـہ)

منیجر ھندوستاني

رسـالـت

اس نام کا ایک ماھوار اردو رسالہ قابل ترین ایڈیٹرونکي ایڈیٹری میں کلکتہ سے شایع ھونے والا ھے - مضامین - مذھبي - اخلاقي تمدني تاریخي - ادبی - طبی وغیرہ وغیرہ ھوا کریں گے - مقصد اعلیٰ توحید و رسالت کی تبلیغ ھے - خط عمدہ کاغذ و چھپائی اعلیٰ حجم ۴۸ صفحہ - نہایت لا جواب وقابلدید رسالہ ھوگا - قیمت با وجود بیشمار خوبیوں کے عام خریداروں سے مع محصولڈاک دو روپے آٹھہ آنے سالانہ لیجائیگی - پہلا نمبر نمونے کے طور پر بلا قیمت روانہ ھوگا - مابعد چار آنے کے ٹکٹ آنے پر -

ترسیل زر و جملہ خط و کتابت اس پتہ پر ھونی چاھئے -

منیجر رسالت نمبر ۱۰۵ سندریہ پٹی بازار - کلکتہ

الہلال :

جواب تفصیل کا طالب ھے - اس آیت کو اس موقعہ سے کولي تعلق نہیں - اسکی ایسي تفسیر کرنا بڑي ھي سخت باطل پرستا نہ جسارت ھے - میں اینده کسي اشاعت میں فرصت پاتے ھی مفصل جواب دونگا - ایک مرتبہ اس مسئلہ کو بالکل صاف کردینا چاھیے -

مسیحاے ملت - روحی فداک - الھلال اسلام اور فرزندان اسلام کی جو کچھہ گرانقدر خدمت انجام دے رہا ھے' وہ اھل بصیرت سے پوشیدہ نہیں - کولي مسلم قلب یہ سننے کی تاب نہیں لاسکتا کہ خدا نخواستہ الھلال کي اشاعت بند ھوجالیگی -

میرے خیال میں جن دلوں میں درد ھے وہ کب کے صدا بصحرا کے گوش زد ھوتے ھی بیچین ھوگئے ھونگے' بلکہ عملی طور سے مصروف ھونگے کہ مسئلہ قیام الھلال کے متعلق جو کچھہ جناب نے تجویز فرمائي ھے' اوسکی تکمیل ھوجاے - اس قصبہ میں مسلمانوں کی تعلیمي حالت نہایت ابتر ھے - اور قومي احساس کیسے ھوسکتا ھے جبتک کہ انکو علم نہو' تاھم میں شبانہ روز اسي فکر میں ھوں کہ جہاں تک ھوسکے اس مفید تجویز کي تکمیل میں کچھہ خدمت کروں - مجھے اس کا خیال بہت دنوں سے ھے کہ الھلال ھر مسلم ھاتھہ میں رھنا چاھیے اور کم از کم جنکو کچھہ بھی علمي مذاق ھے یا اخباري ذوق اور مذھبی احساس' اونکے ھاتھہ تو کبھي بھي الھلال سے خالي نرھیں - بحمدہ کہ جناب کي اس مفید تجویز نے اور آمادہ اور طیـار کردیا' انشاء الله میں برابر کوشش کرونگا - لیکن خدا کیلیے آپ کولی فیصلہ ایسا نہ کر بیٹھیگا کہ مسلمانوں کی آرزؤں کی خلاف ھو - سردست سات خریدار حاضر ھیں -

انور علی فاروقی از پربھنی' دکن -

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ھیں' زمانـۂ انحطاط میں جواني کی سی قوت پیـدا کر دیتی ھیں' کیساھي ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی ھیں' اور ھمارا دعوی ھے کہ چالیس روز حسب ھدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ھوگی جو بیان سے باھر ھے - ٹوٹے ھوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي' اور چہرے پر رونق لاتی ھے - علاوہ اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھي عدیم النظیر ھیں' ھر خریدار کو دوالی کے ھمراہ بالکل مفت بعض ایسي ھدایات بھي دیجاتی ھیں' جو بجاے خود ایک وسیلۂ صحت ھے - قیمت فی شیشي ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۴ آنہ کا ٹـکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کی گولیونکے ساتھہ ساتھہ راز بھي تحریر کیا جالیگا -

المشتهر

منیجر کارخانـۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

ترجمہ اردو تفسیر کبیــر

قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الھلال سے طلب کیجیے -

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر' کالے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی مرا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برھما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر [illegible] میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا [illegible]
ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افر[illegible]
اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دکھائی

کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجالیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ واکو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

[illegible]م — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں' کلاک او ر [illegible]ن وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - [illegible] خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت [illegible] جائیگی [illegible]

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۳۱۲ - مقام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (P[illegible]

زبانِ خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطری حق ہے جس میں سہو و خیال کا کوئی دخل نہیں۔ جب آپ کسی سے کوئی بات او عادہ کہتے ہیں تو دوبارہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر رشید۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب وید سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ
اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلی

ان ناموں کی عظمت اور رائوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین حیثیت رکھتے ہیں تاہم اتنا کہدینا بھی ازحد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج ان مشرقین میں شاید ہی کوئی صاحب گھرانا ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج خوشبو وار ہو کر وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز سے آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ ان میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہے اور عند الطلب ہر شخص کو بھیجی یا مدونہ کیا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہے کہ فرنگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے ایسے لوگ موجود ہیں کہ جہاں کوئی بات سر پر پڑے لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے بجز ہندوستان سیلون برہما وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر بہ دو بین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کانہوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور جبکہ بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہولعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ ہائلہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے اس کی قیمت تو کم ہونے سے رہی اور اگر گیسو دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر بجاتے اور کمر کا اتھرانا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا سے

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور مخیر احباب موجودہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ سے

پکھنہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندہ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک حد تک تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چندے پہلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انتظام کے ساتھ خوشبوؤں کا جمانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوتی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کر لینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ حسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ۱/۵ حصہ پہلے ہی بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم۔

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھر تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک۔ دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد داوصاف بمختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون یاسمین
قیمت بجائے عہ مبلغ ۱۲؍ فی شیشی

تاج روغن آملہ و بنولہ ۱۲؍ فی شیشی
فی شیشی (۱۰؍)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵؍ دو شیشیوں پر ۸؍ اور تین شیشیوں پر ۱۰؍ ہے بذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات ہیں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر
مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

دیگر کتابیں

(۱) حالات و مکتوبات حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجدد رحمۃ اللہ علیہ معہ سوانح حضرت اسمعیل شہید و دیگر خلفاء حضرت صاحب اس کا ایک نسخہ سو روپیہ کو بھی نہ ملتا تھا ، ہمنے بڑی محنت سے ایک نسخہ تلاش کر کے طبع کرایا ہے۔ قیمت ۲ روپیہ۔ [۲] مذاق العارفین ترجمہ اردو احیا العلوم مؤلفہ حضرت امام غزالی قیمت ۹ روپیہ ۔ تصرف کی نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۳] ہشت بہشت مجموعہ حالات و ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ ۔ [۴] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے ہند کے باتصویر حالات و مجربات ایک ہزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ ۔ [۵] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مؤلفہ حضرت مولانا جامی رح قیمت ۳ روپیہ ۔

(۶) مشاہیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات ۔ زندگی دو ہزار صفحہ کی کتابیں اصل قیمت معہ رعایتی ۲ ۔ روپیہ ۸ آنہ ہے ۔ (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پندرہ سو صفحے ولایتی کاغذ بڑا سائز ترجمہ اردو قیمت ۶ روپیہ ۱۲ آنہ

ملنے پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

بٹیکا

بادشاہ و بیگمں کے دائمی شباب کا اصلی باعث ۔ یونانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی بعد ۔

بٹیکا — کے خواص بہت ہیں ، جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی ، جوانی دائمی ، اور جسم کی راحت ہے ، ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے ۔ ایک مرتبہ آپ آزمائش کی ضرورت ہے ۔

راما نرنجن تیلہ اور برنمیر انجن تیلا اس دوا ۔ میرے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے ۔ یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی

" رنگر فل کالیچر " کو بھی ضرور آزمائش کریں ۔ قیمت دو روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک اور الکٹریک ویگر برسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۶ آنہ ۔ یونانی آوٹ پاؤڈر کا سامپل بھی مفت ہے درد کی دوا لکھدیں ہم مفت بھیجی جاتی ہے ۔ فوراً لکھدیں ۔

حکیم مسیح الرحمن ۔ یونانی میڈیکل ہال ۔ نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچھوا بازار اسٹریٹ ۔ کلکتہ

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

خـريــداران الهلال كے لئــے خــاص رعــايت

یہ گھـڑیاں سوئیس واچ کمپني کے یہاں ایسي قیمت میں ملتي هیں جو یہـاں اصلي قیمت لکھي گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریـداران الهـلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے کہ هر خریدار کم سے کم ایـک گھڑي خرید لے -

[illegible] راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - اناملي ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنـگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۲ - روپیہ -

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ [illegible] - انامـل ڈایل - گـلاس ڈوم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑي نہایت عمـدہ اور مضبوط لیور [illegible] - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -

آربانـہ اکسٹــرا فـلاٹ ڈرس واچ - سنہري سرلین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور [illegible] - پن ست - هانڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - انـہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۲ - آنہ

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ [illegible] - انامـل ڈایل - گـلاس ڈوم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کي سوئین زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیـہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۶ - آنہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - [illegible] - اوپـن فیس - تین چوتھائي پلیٹ [illegible] سیلنڈر [illegible] - پن [illegible] - [illegible] کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل هانـڈس - بـزل ست اور مصنوعي جواهـرات - اکسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈوم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنـہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -

بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیـہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -

المشتہر کے - بي [illegible] سعیـد اینـڈ کمپني پوسٹ بکس ۱۷۰ [illegible]

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرت صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ ھذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یورپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۲۱۴ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کي مفصل سوانح عمري اور آن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوہاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ ہجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوي عبد الغنی صاحب وارثي قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دہلی کي تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں ہندي عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھي مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں آن کي تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۶۵۹) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب " دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۹) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئي ہزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دہلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي ہزار کتابوں کي فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں انہیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملۃ والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسي قیمت ۵ روپیہ -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب ابھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[8]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے بازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیح انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزان قیمت پر کو بھٹے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کھانسی بھی ہوگئی ہو - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد اسکا استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر رہبر دوا خانہ
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۲۳
اولڈ کولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

Printed & Published by A. K. Azad, at the Hilal Electrical Prtg. & Publg. House, 14 McLeod Street, Calcutta

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحکیم

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۳۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 6 8

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۷ - ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۱۹ - ۲۰

Calcutta : Wednesday, May, 13 & 20. 1914.

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

نوٹ — ڈبل نمبر ہونے کی وجہ سے قیمت ۵ - آنہ -

اطلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل هو جائیگا - منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوي — جن اشخاص كي قوى زائل هوگئے هوں وہ اس دوائي كا استعمال كريں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو يا دماغي يا كسي اور وجه سے بالكل نيست نابود هو جاتا ہے - دماغ ميں سرور و نشاط پيدا كرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي كمزوريوں كو زائل كركے انساني ڈھانچه ميں معجز نما تغير پيدا كرتي ہے - قيمت ٥٠ گولي صرف پانچ روپيه -

منجن دندان — دانتوں كو موتيوں كيطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان كا قلع قمع كرتا ہے - هلتے دانتوں كو مضبوط كرتا ہے - دانت نكلتے وقت بچے كے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچه دانت نهايت آساني سے نكالتا ہے - منهه كو معطر كرتا ہے - قيمت ايك ڈبيه صرف ٨ آنه -

ترياق طحال — تپ تلي كيليے اس سے بہتر شايد هي كوئي دوائي هوگي - تپ تلي كو بيخ و بن سے نابود كركے بتدريج جگر اور قوى كي اصلاح كرتا ہے - قيمت في شيشي ١ روپيه ٤ آنه -

ملنے كا پته - جي - ايم - قادري اينڈ كو - شفاخانه حميديه منڈيالہ ضلع گجرات پنجاب

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمه از انگريزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ايس ڈسٹركٹ و سيشن جج هوگلي و هوڑه

ميرے لڑكے نے مسرز ايم - ان - احمد اينڈ سنز [نمبر ١ / ١٥ ربن اسٹريٹ كلكته] سے جو عينكيں خريدي هيں وہ تشفي بخش هيں - هم نے بھي ايک عينک بنوائي ہے جو اعلى درجے كي تيار هوئي ہے - يه كارخانه موجودہ دور ميں ايمانداري و ارزاني كا خود نمونه ہے - ملک ميں اسطرح كے كارخانوں كا كھولنا يقيناً همارى همت افزائي كا مستحق ہے "

كون نهيں چاهتا كه ميري بينائي مرتے دم تک صحيح رہے - اگر آپ اسكي حفاظت كرنا چاهتے هيں تو صرف اپني عمر اور دور و نزديک كي بينائي كي كيفيت تحرير فرمائيں تاكه لائق و تجربه كار ڈاكٹروں كي تجويز سے قابل اعتماد اصلي پتھر كي عينک بذريعه وي - پي - كے ارسال خدمت كيجاے - اسپر بھي اگر آپكے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلديجا ئيگي -

نكل كي كماني مع اصلي پتھر كي عينک ٣ روپيه ٨ آنه سے ٥ روپيه تک - اصلي رولڈگولڈ كي كماني يعنے سونے كا پترا چڑھا هوا مع پتھر كي عينک كے ٦ روپيه سے ١٥ روپيه تک محصول وغيرہ ٦ آنه -

مژدہ وصل

يعني عمل حب و بغض به هر دو عمل ايک بزرگ كامل سے مجھكو عطا هوئي هيں لهذا بغرض رفاہ عام نوٹس ديا جاتا ہے اور خاكسار دعوى كے ساتھه عرض كرتا ہے كه جو صاحب بموجب تركيب كے عمل كرينگے ضرور بالضرور كامياب هونگے - هديه هر ايک عمل بغرض فاتحه آن بزرگ ١ روپيه - ٤ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم — يا بدوح يعني بيس كا نقش اس عمل كي زيادہ تعريف كرنا فضول ہے كيونكه يه خود اسم بااثر ہے - ميرا آزمودہ ہے جو صاحب تركيب كے موافق كرينگے كبھي خطا نكريگا اور يه نقش هر كام كيواسطے كام آتا ہے هديه بغرض فاتحه آن بزرگ ١ روپيه ٤ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمايش ميں اخبار كا حواله ضرور دينا چاهيے -
خادم الفقرا فيض احمد محله تليسا جهانسى

(1) راسكوپ فليور واچ گارنٹي ٢ سال معه محصول دو روپيه آٹھه آنه
(2) ٠ اکلاك ايس سلنڈر واچ گارنٹي ٣ سال معه محصول پانچ روپيه
(3) چاندي كيک بلكيس سلنڈر واچ گارنٹي ٣ سال معه محصول دس روپيه
(4) نكلكيس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ٣ سال معه محصول پانچ روپيه

نوٹ حضرات اپكو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنيوالي گھڑيوں كي ضرورت ہے تو جلد منگا ليں اور نصف يا رعايتي قيمت اور دس بارہ سالكي گارنٹي كے لالچ ميں نه پڑيں -

ايم - اے شكور اينڈ كو نمبر ٥/١ ويلسلي اسٹريٹ دهرم تلا كلكته -
M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

مدیر مسئول و محرر خصوصی

[illegible]

مقـام اشاعت

۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفـون نمبـر ۶۳۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۰-۱۹ — کلکتہ: چہـارشنبہ ۲۴-۱۷ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, May, 13 & 20. 1914

شذرات

تصاویر

مسئلۂ قیام الہلال

" صدا بہ صحرا " کے عنوان سے الهلال کے مالي مسئلہ پر نظر ڈالي گئي تهي - احباب کرام اور مخلصین ملت نے جس درد اور محبت کے ساتهہ اسکا جواب دیا ' وہ اس امر کا ایک تازہ ترین ثبوت ہے کہ احیاء ملت اور دعوۃ دیني کے اعلان و اشاعت کا احساس اب اپني ابتدائي منزلوں سے گذر چکا ہے ' اور میري امیدیں کچهہ بیجا نہیں اگر میں سمجهتا هوں کہ موسم میں تبدیلي هوگئي ہے اور الهلال کي دعوۃ نے اپنے پہلا کام پورا کردیا ہے - وللہ در ما قال :

کسیکہ محـرم بـاد صبـاست ' مي دانـد
کہ با وجود خزاں بوے یا سمن باقیست !

جو خطوط اور مفصل مکاتیب اس بارے میں بکثرت دفتر میں پہنچے ' افسوس ہے کہ انکي اشـاعت کیلیے کافي جگہہ نہ نکل سکي ' اور صرف گذشتہ دو تین اشاعتوں میں بعض مکاتیب کے مقتبس ٹکرے شـائع کر دیے گئے - اُن سے ایک سرسري اندازہ احبـاب و معـاونین کرام کے جوش و محبت کا کیا جا سکتا ہے - فالحمد للہ علی ذلـك -

اُن مضامین میں ظاهر کیا گیا تها کہ الهلال کي اشاعت سے مقصود جس تیقظ و بیداري کا پیدا کرنا اور جس فراموش کردہ سنت مقـدس حریت و دعوۃ اسلامیـہ کي طرف توجہ دلانا مقصود تها ' الحمد للہ کہ وہ اس اقل قلیل مدت هي میں فضل الهي سے حاصل هوگئي ہے ' اور اس طرح دعوۃ دیني اپني پہلي منزل سے گذر چکي ہے - اسکے بعد زیادہ تر خاموش اور مستغرق کاموں کي منزلیں هیں ' اور میں مضطرب هوں کہ کسي طرح جلد یکسوئي حاصل کرکے صرف آنے والي منزلوں هي کي طرف متوجہ هو جاؤں -

پس جبکہ میري محسوسات کا اس بارے میں یہ حال ہے ' تو میں اپنے مقصد حقیقي کي بنـا پر مجبور نہیں کہ آئنـدہ بهي الهلال کو جاري هي رکهوں - رها اعلان و دعوۃ کا تسلسل ' اور ایک اعلی مذاق اور پیمانے کے علمي و مذهبي رسالے کي ضرورت ' نیز اُن تمام صوري و معنوي خصوصیات کے بقا بلکہ ترقي کا سوال جو الحمد للہ الهـلال کو حاصل هیں ' تو یہ سب باتیں دنیا میں تقسیم عمل کے قدرتي اصول هي پر هوسکتي هیں - ایک فرد واحد کئي سال تک [illegible] کاموں کو ایک هي وقت میں انجام دینے کیلیے هاتهہ پانوں مارتا رها ' اور جو کچهہ اُس سے هوسکا

خریداران الہلال

جن حضرات کي قیمت آئندہ جون میں ختم هوجائیگي ' انکي خدمت میں اطـلاعي کارڈ حسب معمول روانہ کیے جا رہے هیں تاکہ جون کا پہـلا پرچہ وي - پي روانہ کـرنے کي اجازت دیدیں - جن صاحبوں کو کسي وجہ سے آئندہ الهـلال کي خریـداري منظور نہو ' اگر وہ ایک کارڈ لکهکر دفتر کو اطـلاع دیدینگے تو باعث تشکر و ممنونیت هوگا -

ایسے مواقع پر دفتـر نے کبهي بهي احبـاب کـرام سے اصرار نہیں کیا کہ وہ آئندہ بهي الهـلال کو ضرور هي خریـدیں - یہ امر صرف دلي خواهش اور طبیعت کے پسند پر موقوف ہے اور اسمیں کسي دوسرے کو مـداخلت نہیں کرني چاهیے - تاهم چونکہ آجکل قیام الهلال کا مسئلہ درپیش ہے اور اکثر ارباب درد توسیع اشاعت کیلیے سعي فرما رہے هیں ' اسلیے بیجا نہوگا اگر اُن دوستوں کو بهي اس طرف توجہ دلائي جاے جنکي سابقہ قیمت ختم هوگئي ہے - الهـلال مقررہ قیمت کے سوا اور کسي اعانت کا طالب نہیں ہے - اگر اسمیں بهي تساهـل و انـکار هو تو کچهہ نہ کچهہ افسوس ضرور هونا چاهیے -

(منیجر)

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - اچھے روا نہ کیا اور اسی میں روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی [illegible]

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکیٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

لی - کرولڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلماء مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

اندرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مشہور اخبارات ہند کی راے

—*—

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - معنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — اندرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

وہ ایک خاص قسم کا ٹائپ ہے ' پھر بہت گھس جانے کي وجه سے بالکل نا قابل قرأت ہوگیا ہے - اگر ٹائپ کي چھپائي آیندہ جاري رکھي جاتي تو یقینـاً ٹائپ بـدلا جاتا - ایسي حـالت میں جو اصحاب همدرد کي تبدیلي سے آزردہ تھے ' انکا فرض صرف یہي نہ تھا کہ اس کاغـذي مناظرہ میں سرگرم حصہ لیں ' بلکہ همدرد کے مالي مسئلہ کے حل کرنے کیلیے بھي کچھہ نہ کچھہ کرنا ضروري تھا جو اس راہ میں بڑي سے بڑي قرباني کرچکا -

اصل یہ ہے کہ اس بارے میں ابتدا هي سے همارے دوست نے غلطي کي اور ٹائپ کا سر رشتہ اپنے حد رسائي کے اندر رکھنے کي جگہ سمندر پار کي سرد مہر مخلوق کے رحم پر چھوڑ دیا - ٹائپ جس قسم کا بھي ہو' اسکي اصلي مصیبت یہ ہے کہ جلد جلد بدلنا چاھیے اور اسکا حقیقي طریقہ ذاتي فونڈري کا قیـام ہے یا اقلاً ایسے ٹائپ کو اختیار کرنا جو همیشه بآساني ملسکے - جو لوگ همدرد کے ٹائپ سے گھبرا گئے تھے ' انکے حق بجانب ہونے میں کچھہ شک نہیں - واقعي اسکا ٹائپ بہت هي خراب ہوگیا تھا ' اور حرفوں کے دوائر و اشکال اسدرجہ مندرس ہوگئے تھے کہ انکا پڑھنا مشکل ہوگیا تھا - مگر همدرد بھي اس مشکل میں گرفتار تھا کہ پرانے ٹائپ کو بدلے تو کیونکر بدلے ؟ نیا ٹائپ اگر بیروت سے منگوایا جاے تو اسکے لیے علاوہ مصارف کثیرہ کے صبر و انتظار کي ایک نئي عمر کہاں سے لاے ؟ خود فاونڈري قائم کرے تو اسکے لیے بھي کئي ماہ مطلوب اور پھر بھي نمونے کے مطابق ٹائپ کا ڈھلنا مشکوک !

غرضِ دوگونه عذا بست جـان مجنون را !

بہرحال ٹائپ کتـنا هي ضروري ہو' مگر تین سـال کے اولین تجربے کے بعد خود هماري بھي راے یہي ہے کہ پتھر کے مقابلے میں اسکا صرف نہایت کثیر اور مشکلات طباعة و تفریق کاز و تعدد مطلوبات کي دقتیں بہت زیادہ ہیں ' پس بحالت موجودہ وهي فیصلہ بہتـر تھا جو دفترِ همدرد نے کیا ' اور آئندہ کیلیے پتھـر کي چھپائي منظور کرلي -

همدرد کي اشاعت کي تجویز جن بلند ارادوں پر مشتمل تھي ' اور جیسا وسیع پیمانہ اسکے بلند نظر مجوز کے پیش نظر تھا ' اگر اسکي تکمیل کے سامان میسر آجاتے تو في الحقیقت اردو پریس کي سب سے بڑي ضرورت پوري ہوتي - روزانہ اخبارات پریس کي پہلی منزل ہیں ' اور همارا پریس ابتک اسی اولین راہ میں درماندہ ہے -

لیکن افسوس کہ جسقدر اسباب و وسائل اس مقصد کي تکمیل کیلیے ضروري تھے ' اُن میں سے ایـک بھي وقت پر میسر نہ آیا - سب سے پہلے ٹائپ کے مصائب شروع ہوے - پھر ٹائپ وغیرہ سے بھي اهم تر بلکہ جان مقصد ایڈیٹوریل اسٹاف کا مسئلہ تھا - اخبار صرف عمدہ چھپے ہوے اوراق هي کا نام نہیں ہے بلکہ اصلي شے وہ معنوي روح ہے جو اسکے جسم صورت میں زندگي پیدا کرتي ہے - لیکن یہ وہ مسئلہ ہے جو شایـد ابھی برسوں تک حل نہوگا - اس کی دقتیں کوئی هم سے پوچھے :

کہ من بخویش نمودم صد اهتمام و نشد !

ایک تنہا مسٹر محمد علي کي اولوالعزمي کیا کرسکتي تھي ؟ انکي مشغولیت کیلیے کامریڈ پہلے هی سے زنجیر پا ہے - نتیجہ یہ نکلا کہ پبلـک نے همدرد کو توقع سے کم پایا ' اور دنیا میں صناع کي مصیبتونکو محسوس کرنے والے کم مگر رد و قبول کا فیصلہ کرنے والے بہت ہوتے ہیں :

نوا گران نخوردہ گزنـد را چه خبر؟

اسمیں شک نہیں کہ پبلک کي شکایت درست ہے مگر هم میں سے هر شخص صرف سعي و کوشش هي کرسکتا ہے - ضرورتوں کے پورا کرنے کیلیے اپني مطلوبات کا خالق نہیں بن سکتا - بڑے ارادے پہلے هي دن پورے نہیں ہوتے ' اور تنہا کام کرنے والوں کے قصوروں کیلیے چاھیے کہ صبر اور برداشت کے ساتھہ فیصلہ کیا جاے :

نفس نہ انجمن آرزو سے باهر کھینچ !
اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ ! !

اب همیں معلوم ہوا ہے کہ ادارۂ همدرد صرف ٹائپ هی کي تبدیلي کا نہیں بلکہ اخبار کے مضامین اور انکي کمیت و حیثیت میں بھي بہت بڑي تبدیلي کرنے کا انتظام کر رہا ہے - هماري دلي التجا ہے کہ وہ اپنے ارادوں میں احسن و اکمل طریقہ سے جلد کامیاب ہو ' اور هم تمام همدردان ملت کا ایک اهم فرض یہ سمجھتے ہیں کہ اس موقع پر اسکي توسیع اشاعت اور اعانت مالي کیلیے بڑي سي بڑي کوشش عمل میں لائیں تاکہ اردو پریس کي ترقي کا ایک بہت بڑا عزم خدا نخواستہ ناکام رهکر قوم کیلیے داغ خجالت ثابت نہو -

مکتوب لندن

مسٹر مشیر حسین قدوائي بیرسٹرایٹ لا اس مرتبہ جب سے لندن گئے ہیں اکثر مراسلات لکھتے رهتے ہیں - اشاعت اسلام کے کاموں کے متعلق انکي بعض دلچسپ تحریریں الهلال میں نکل چکي ہیں - پچھلي ڈاک میں مسلم ڈیپوٹیشن دهلي کے متعلق انکا ایک سخت مخالفانہ مضمون پہنچا ہے جسے هم بلا تامل حسب عادت شائع کردیتے ہیں - مگر همیں تعجب ہے کہ همارے دوست کو اس مضمون کي اشاعت کے متعلق کیوں شبہ ہوا اور خط میں کیوں اصرار کیا گیا ؟ حالانکہ هم نے مختلف مسائل کے متعلق اس سے بھي زیادہ سخت تحریریں شائع کردي ہیں -

ڈیپوٹیشن کا واقعہ گذر چکا اور اخبـارات میں اسکي بحثیں ہوچکیں ' البتہ مسٹر قدوائي مسٹر شوکت علي معتمد خدام کعبہ کے متعلق شخصاً معترض ہیں کہ وہ اس حیثیت سے کیوں شریـک وفد ہوے ؟

مسٹر موصوف هي اسکو بہتر سمجھہ سکتے ہیں ' تاهم جہاں تک همیں علم ہے ' هم کہہ سکتے ہیں کہ انکي شرکت غالباً ایک تعلیم یافتہ مسلمان اور عام طور پر قومي کاموں میں سرگرم حصہ لینے والے شخص کي حیثیت سے تھي ' نہ کہ معتمد خدام کعبہ ہونے کی حیثیت سے ' اور جبکہ جناب مولانا عبد الباري صاحب کی نسبت تعدد حیثیات کو اس بارے میں خود همارے دوست قابل اعتراف تسلیم کرتے ہیں تو پھر مسٹر شوکت علی اگر اپنی عام حیثیت سے ڈیپوٹیشن میں شریک ہوے ہوں تو یہ کیوں قابل اعتراض سمجھا جاے ؟

بہرحال مسٹر قدوائي خود بھی خدام کعبہ کے بانیوں اور عہدہ داروں میں سے ہیں اور انھیں ذمہ دارانہ حیثیت سے لکھنے کا حق حاصل ہے همارا خیال جو کچھہ تھا وہ هم نے ظاهر کردیا -

... م گزٹ

عین اُس وقت جبکہ پریس ایکٹ کي سختیوں سے هندوستان کي عدالت هاے عالیہ ' کونسل کے هال ' اور پارلیمنٹ کے ایوان یکساں طور پر گونج چکے ہیں ' یہ خبر تعجب اور عبرت کے کانوں سے سني جائیگي کہ ابھي اسکے مذبح پر اور نئي قربانیوں کي ضرورت

اُس نے کیا - لیکن اب تہاں تک ضمني فوائد کے آگے اپنے سب سے بڑے مقصد کو فراموش کردے ' اور کب تک اصلي اور حقیقي کاموں کي عدم تکمیل کے تصور سے بیقراري و بیتابي کے انگاروں پرلوٹے ؟ اس شب فراق و اضطراب کي سحر کب ہوگي ؟ اور اس انتظار و جستجو کي تاریکي میں کب تک طلیعۂ مقصود و صبح مطلـوب کیلیے چشم و دل وقف امتحاں رهیں گے ؟ و لنعم ما قیل :

فراق دوست اگر اندک ست اندک نیست

درون دیـدہ اگـر نیم مو ست ' بسیار ست !

مالي مسئلہ اصلاً کوئي شي نہیں ہے ' اور زمانہ جانتا ہے کہ اس بارے میں توفیق الهي سے الهلال نے همیشہ غیورانہ خاموشي کے نقصانات کو گدایانہ طلب و سوال کے انعامات پر ترجیح دي ہے ' لیکن اب کہ اپنے اولین کام کو مکمـل پا تا هوں جسکے بعد اُس اصل مقصد کے لحاظ سے الهلال کي اشاعت ناگزیر نہیں رهي ہے - نیز نقصانات بهي حد برداشت و تحمل سے افزوں ہوگئے هیں ' اسلیےمیں نے ضروري سمجها ہے کہ اسکے قیام و عدم قیام کا مسئلہ ایک بار احباب کرام کے سامنے پیش کردوں ' اور صاف صاف عرض کـردوں کہ آیندہ قیام بغیر مالي مسئلہ کي درستگي کے ممکن نہیں -

اسکي مختلف صورتیں تهیں - از انجملہ یہ کہ قیمت میں اضافہ کیا جاے ' لیکن میں نے اسے پسند نہیں کیا ' اور صرف اسیکي خواهش کي کہ دو هزار نئے خریدار الهلال کے فراهم هو جائیں - کیونکہ اگر ایسا هوا تو دفتر کي بعض جدید تخفیفات کے ساتھ ملکر الهلال کا جمع خرچ برابر هو جائیگا -

بلا شبـہ احـبـاب کرام کے لطف و محبت کا اعتـراف کرنا چاهیے ' جنهوں نے اس تحریر کو پڑهتے هي توسیع اشاعت کي سعي شروع کردي اور اسکا سلسلہ برابر جاري ہے - حتی کہ بعض بعض ارباب درد نے پے هي خط میں سات سات اور دس دس خریداروں کے نام روانہ کیے ' اور بعض حضرات نے تو خریداروں کي جگہ اپني جانب سے اعانت مالي یا اضافۂ قیمت کي نسبت بهي مزید اصرار کیا - اسکے لیے میں تہ دل سے اُنکا شکرگذار هوں اور ایسے دوستـوں کي موجودگي کو اپنے لیے اللہ تعالی کا سب سے بڑا احسان یقین کرتا هوں ' اگرچہ اسکي تعمیل نہیں کرسکتا -

تا هم جو رفتار توسیع اشاعت کي اس تمام عرصے میں رهي ہے ' اسکي نسبت اتنا عرض کر دینا ضروري و نا گزیر ہے کہ وہ اس درجہ تـک نہیں پہنچي جو اس مسئلہ کے کسي انقطاعي فیصلہ کیلیے معین هوتي - بهر حال مشیت الهي کو جو کچهہ منظور هوگا وہ هرحال میں هو رہے گا - سر دست میں نے آخري راے قائم کرلي ہے کہ آئندہ جولائي سے نئي ششماهي جلد شروع هونے والي ہے ' اور درمیان میں ایک مہینہ اور دو هفتے فرصت کے موجود هیں - اگر اس عرصے میں مطلوبہ تعداد کا ایک بڑا حصہ پورا هو گیا تو فبها - نہیں تو ایک بار اور عام مشورہ کرکے اپني راہ اختیار کرونگا :

آن نیست کہ من هم نفسـان را نہ شنـاسیم

با آبلـہ پایاں چہ کنـم ' قافلـہ تیـز ست !

~~~~~~~~ ~~~~~~~~

روز انہ معاصر دهلي

"همدرد" کو بالاخر ٹائپ سے کنارہ کش هوکر پهر وهي قدیم راہ اختیار کرني پڑي ' جسمیں انقلاب پیدا کرنے کي دیرینہ آرزوئیں لیکر هم اور وہ نکلے تهے :

تا روا برد بہ بازار جہاں جنس وفا

رونقے گشتم و از طالع دکاں رفتم !

چنانچہ اس نے اعلان کر دیا ہے کہ بہت جلد پتهر کي چهپائي میں نکلنا شروع هو جائیگا - اسکے لیے نئي لیتهو مشینیں خریدي گئي هیں اور نئے انتظامات هو رہے هیں -

اصل یہ ہے کہ کوئي انقلاب بهي هو لیکن انقلاب کي بے مہر دیبي بغیر قربانیوں کے راضي نہیں هوتي - انسان کیلیے رسم و رواج کي زنجیریں سب سے زیادہ بوجهل هیں ' اور رسم کہن کي محبت اسدرجہ اسکے اندر رکهي گئي ہے کہ مذهب کي بهي اسکے آگے بسا اوقات نہیں چلتي - انا وجدنا ابائنا علي امۃ و انا علي اثارهم مہتـدون کي صـدائیں گو مذهبي انقلابات کے سلسلے میں سني گئي هیں مگر صرف اسي عالم تک محدود نہیں - انسان اپني هر عادت اور هر خواهش میں رسم پرستي کا بندہ ہے :

خـــلاف رسم درین عـہد خـرق عـادت داں

کہ کارهاے چنیں از شمار بوالعجبي ست !

دفتر همدرد غیر معمولي ارادوں اور انتظامات کے ساتهہ وجود میں آیا ' اور اُسنے اردو طباعۃ کے انقلاب کي راہ میں اپنے تئیں مالي قرباني کیلیے پیش کردیا - یقیناً هر شخص اس قابل تعریف همت کا اعتراف کریگا جسکا نمونہ مسٹر محمد علي نے اس راہ میں پیش کیا ہے ' اور واقعي بات یہ ہے کہ محض ایک خاص طرح کي چهپائي کو رواج دینے کیلیے شدید ترین مالي نقصانات کو مردانہ وار برداشت کرنا ایک ایسا شاندار اور موثر واقعہ ہے ' جسکو معمولي باتوں کي طرح نہیں دیکهنا چاهئیے -

مگر معلوم هوتا ہے کہ ٹائپ کے مسئلہ کیلیے یہ ابتدائي قربانیاں کافي نہیں ' اور اس شاهد امتحاں طلب کے رام کرنے کیلیے ابهي اور بہت کچهہ لٹانا پڑیگا :

عالمے کشتہ شد و چشم تو در ناز هماں !

اس سوال نے همدرد میں ٹائپ اور لیتهو کے موازنہ کي بحث چهیڑ دي :

فـاذا هـــم فریقـــان یختصمون (۲۷ : ۴۶) پس معاً دو فریق هوگئے اور آپسمیں بحث کرنے لگے -

ان میں سے جو لوگ ٹائپ کي چهپائي کے مخالف تهے ' وہ اُن دقتوں کو پیش کرتے تهے جو همدرد کے مطالعہ میں آنهیں پیش آتي هیں ' اور جو موافق تهے وہ اصولاً ٹائپ کي وہ خوبیاں پیش کرتے تهے جو پتهر کے مقابلہ میں انکي سمجهہ میں آتي تهیں - یہ بحث ضرور دلچسپ تهي ' مگر دفتر همـدرد جو هزارها روپیہ کے نقصانات برداشت کرتے کرتے عاجز آ گیا تها ' اتني فرصت اور انتظار کہاں سے لاتا کہ اس دلچسپ اور طولاني مناظرہ کے آخري نتیجـہ کا انتظار کرتا ؟

اس بحث ناصواب میں کیونـکر نہ جاے دل

میں دل کـو آزمـاؤں ' مجهے آزمـاے دل !

درحقیقت اس بحث میں بڑي غلطي یہ تهي کہ همدرد کي موجودہ حالت کو ٹائپ کا نمونہ قرار دیا جاتا تها ' حالانکہ اول تو
~~~~~~~~

١٧ - ٢٤ جمادي الاخــر ١٣٣٢ هج

ا ُلة واجوبتها

اصول رد و دفاع مطاعن منکریـن

واقعـه ا ا و تخ : ر

روایـات ضعیفـه و موضوع

انکار حدیث و ... متفرنج ین

حضرت مولانا - السلام علیکم - میرے ایک نوجوان دوست (جنکا نام لکھنا ابھي مناسب نہیں سمجھتا اور غالباً انکے خاندان سے جناب بھي ضـرور واقف ھیں) آجکل عیسائي مشنـریوں کے دام میں پھنس گئے ھیں' اور رفته رفته انھیں اسلام کي جانب سے بدظن کیا جارہا ہے - وہ روز اپنے نئے عیسائي رفیقوں کے یہاں سے کوئي نہ کوئي اعتراض سیکھه کر آتے ھیں' اور هم لوگوں سے جواب طلب کرتے ھین - ایک کتاب اردو کی ٹائپ میں لندن کی چھپي ہوئي بھي انھیں مي گئي ہے جسکو وہ بطور حرز جاں کے ھر وقت اپنے ساتھه رکھتے ھیں اور اسمیں بھي اسیطرح کے اعتراضات جمع کیے گئے ھیں - الحمد لله که آجتک انکے ھر اعتراض کا میں نے مسکت جواب دیا اور اسکا جواب وهانسے وہ کوئي نہ لا سکے - البته ایک واقعه انھوں نے ایسا بیان کیا جسکے متعلق بوجـه عـدم علم و واقفیت میں پوري طرح تشفي نہ کرسکا لیکن چونکه اسکا حواله احادیث کی بنا پر دیا گیا تھا اسلیے میں نے صاف کہدیا که هم صرف انھي اعتراضات کے جوابده ھیں جو قران کریم کی بنا پر کیے جائیں - صرف وهی حقیقی اور ایک هی مجموعه همارے تمام اعتقادات و عبادات کا ہے - حدیثوں کو کوئي یقیني درجه حاصل نہیں اور اسلیے اس کے هم ذمه دار نہیں ھیں - یہي زریں اصول سر سید احمد خاں مرحوم نے خطبات احمدیه اور مضامین تہذیب الاخلاق میں قائم کیا ہے - اسپر انکے عیسائي دوست نے جواب میں کہلایا که قران میں بھي اسکا ذکر کیا گیا ہے -

انھوں نے حضرة سرور کائنات (صلی الله علیه و سلم) کے متعلق بیان کیا ہے که ایک مصري عورت حضور کے پاس آگي تھي' اور آپ نے بطور لونڈي کے اپنے رکھه لیا تھا - ایک دن آپ اسکے ساتھه خلوت میں تھے که یکایک آپکي بیویوں میں سے ایک بیـوي چلي آئیں اور دیکھکر سخت ملامت کي' اسپر اپنے معذرت کي اور کہا که اس واقعه کا ذکر دوسري بیویوں سے نہ کرنا ورنه مشکل ہوگي - مگر انھوں نے ذکر کردیا اور آپ ایک مہینے تـک اپني تمام بیویوں سے ناراض ہوکر بالکل الگ رہے' اور اسقدر اسکا صدمه ہوا که مہینے بھر تـک اپني کوٹھري سے بالکل نہ نکلے -

وہ کہتا ہے که یه واقعه معتبر کتب میں موجود ہے' اور اس بنا پر اعتراض کرتا ہے که کیا ایسا اخلاق انبیا کا ھو سکتا ہے ؟ میں نے اپنے یہاں کے بعض علما سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا که هاں بیشک یه واقعه کتب معتبرہ میں آیا ہے - پھر جناب .... کو لکھا انھوں نے بھي اسکي تصدیق کي - اب جناب سے مستدعي ھوں که خدا را اپنا تھوڑا سا وقت صرف کرکے مجھے واقعه کي حقیقت سے مطلع فرمائیں بلکه الهـــلال میں درج کریں - تا که تمام مسلمانوں کیلیے ذریعـۂ علـم ھو اور مخـالفوں کے دام تزویر سے بچیں - نیـز اسکي نسبت بھي تحـریر فـرمائیں کـه کیا احادیث کے متعلق اس اصول کو آپ تسلیم کرتے ھیں جو میں نے مخالف کے سامنے پیش کیا ؟

خاکسار غلام سرور شاہ عفي الله عنه

الهـــلال :

(۱) آپنے جس کتاب کو اپنے قابل رحم دوست کے ھاتھه میں دیکھا ہے وہ غالباً پادري عماد الدین کي میزان الحق وغیرہ ہوگي جو لندن میں چھپي تھي - ازالة الاوهام' استفسار' لسان الصدق' اظهار الحق وغیرہ انھي کتابوںکا جواب ہے - لیکن جس واقعه کا آپنے ذکر کیا ہے اسے ان کتابوں سے کوئي تعلق نہیں -

(۲) جن لفظوں اور جس صورت میں آپکے دوست نے یه واقعه بیان کیا ہے' وہ قطعاً بے اصل اور حتماً کذب و افترا ہے - آپ پورے وثوق او و تحدي کے ساتھه انکار کر دیں اور ثبوت طلب کریں - جن حضرات علما سے آپنے تحقیق فرمایا اور انھوں نے اس واقعه کي تصدیق کي' انکي نسبت بجز اسکے کیا کہیں که الله انپر رحم کرے - ایسے اپنوں کا وجود دشمنوں سے زیادہ مہلک ہے - فنعوذ بالله من شر الجهل و الجاهلین -

(۳) البته بیان کردہ صورت واقعه سے اگر قطع نظر کرلي جاے' تو یه در اصل واقعۂ ایلا و تخییر کي بعض روایات کي ایک مسخ شدہ صورت ہے' اور جس مصري لونڈي کي طرف اشارہ کیا ہے اس سے مقصود ماریه قبطیه ھیں - بلاشبه کتب سیر و تفاسیر میں بعض روایات ایسي موجود ھیں جنسے معلوم ہوتا ہے که آنحضرۃ صلی الله علیه وسلم نے بعض ازواج کي خاطر ماریه قبطیه کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا' اور حضرت حفصه یا حضرت زینب سے کہا تھا که اس واقعه کا ذکر کسي سے نہ کرنا - انھوں نے حضرت عائشه سے ذکر کردیا اور اسپر سورۂ تحریم کي آیات نازل ہوئیں -

لیکن اول تو آپکے دوست کے مسیحي معلم کا یه کہنا که یه واقعه قران کریم میں بھی موجود ہے' بالکل غلط ہے - قران کریم میں کوئي واقعه بیان نہیں کیا گیا' بلکه صرف ایک راز کا ذکر کیا گیا ہے جو آنحضرت نے بعض ازواج پر ظاہر کیا تھا اور اسکا ذکر دوسروں سے کردیا گیا' پھر جو روایتیں اس بارے میں موجود ھیں انکا کتب معتبرۂ حدیث میں کہیں ذکر نہیں - صحاح کے تمام ابواب نکاح و طلاق و ایلا و تفسیر انسے خالي ھیں' اور طبري وغیرہ میں انکا ہونا کوئي دلیل صحت نہیں جب تک که اصول مقررۂ حدیث کے مطابق ثابت نہو جاے - علاوہ بریں متعدد وجوہ ایسے موجود ھیں جنسے یه تمام روایات موضوع اور پایۂ اعتبار سے ساقط ثابت ہوتي ھیں اور محققین فن کي بھي یہي راے ہے کما سیاتي انشاء الله -

لیکن آپنے ساتھه هي ایک نہایت اهم اور اصولی موضوع بھي چھیڑ دیا ہے یعنی ا-ادیث کے انکار و تسلیم کا سوال - بغیر ایک مستقل مبسوط مضمون کے اسکا تشفي بخش جواب تو ممکن

باقي هے' اور جب تک یه ایکٹ قائم هے اس وقت تـک پالیسي کي اِ تبدیلیوں کے سر گوشانه مواعید اور صلح و صفـائي کے بڑے بڑے کام کچهه بهي مفید نہیں هوسکتے !

مسلم گزٹ لکھنؤ کے نذر استبداد غیر قانوني هونے کے بعد کئي صاحبوں نے اسکے دوباره اجرا کي کوششیں کي تهیں - بالاخر بعض حضرات کي سعي سے دو باره جاري هوا - هم نے اسکا پہلا نمبر دیکھا تھا مگر اسکے بعد اخبارات دیکھنے کي مہلت نه ملي -

اب ایک تار سے معلوم هوتا هے که اسکي پچهلي اشاعت کے کسی مضمون کی بنا پر دو هزار روپیه کی ضمانت طلب کی گئی هے - جب تک وہ مضمون هم دیکهه نه لیں کوئی قطعی راے نہیں دیسکتے - تاهم پریس ایکٹ کے گذشته تجارب سامنے هیں اور پنجاب او ر یوپی کی گورنمنٹوں کا اصول حکومت همیں معلوم هے - یه ظاهر هے که اس مضمون میں بغاوت اور قتـل و غارت کا اعلان نہیں کیا هوگا' اور نه غریب مسلم گزٹ نے بم بنانے کا حکم دیاهوگا - زیاده سے زیاده کسي معامله پر غیر عاجزانه نکته چیني کي هوگي - مگر جس ایکٹ نے هر مقامي حاکم کو مالک رقاب امم بنا دیا هے' اسکے لیے یقیناً هر آواز جرم اور هر راے بغاوت هوسکتی هے !

هم آینده تفصیلی بحث کرینگے - سر دست اسکے سوا اور کیا کہیں که هم دفتر مسلم گزٹ کی خدمت کیلیے هر طرح طیار هیں اگر وہ ضمانت کی رقم کا بندوبست کرنا چاهے -

[illegible] مساجد و قبور [illegible] ر پور

ڈیپوٹیشن کی مـلاقات سے انـکار !

از [illegible] ام [illegible]

اس مسئله پر بظاهر خاموشي کے چند هفتےگذر گئے' مگر دراصل هم اُس کارروائي کے نتائج کا انتظار کررهے تھے جو " انجمن دفاع مساجد و عمارات دینیه کلکته " اس بارے میں کررهي تهي' اور جو دراصل امن و سکون اور صلح جویانه کوششوں میں سب سے زیاده قیمتي اور شاید آخري کوشش تهي -

قارئین کرام کو یاد هوگا که انجمن مذکور کے ایک عام جلسه کے متعلق الهـلال میں اطلاع دي گئي تهي' جسمیں باتفاق عام یه تجویز منظور هوئي تهي که اس مسئـله کے متعلق منتخب مسلمانوں کا ایک وفد هز اکسلنسي لارڈ کارمائیکل بهادر کي خدمت میں حاضر هو' اور اس فیصله کے حاصل کرنے کي کوشش کرے جو اس مسئله کا ایک هي فیصله هے' اور خواه وقت سے پہلے غور و فکر اور دانشمندي و عاقبت بیني کے ساتهه کیا جاے' یا گذشته تجربوں کي طرح وقت کے گذر جانے کے بعد' جو گورنمنٹ اور رعایا' دونوں کیلیے سخت افسوس ناک واقعه هوگا -

چنانچه ایڈیٹر الهـلال نے به حیثیت صدر انجمن مذکور اس بارے میں گورنمنٹ سے مراسلت کي' اور اس تجویز کي نقل بهیجکر درخواست کي که ایک ڈیپوٹیشن کو حاضر هونے کي اجازت دي جاے -

۹ - مئي کو دارجلنگ سے حسب ذیل جواب چیف سکریٹري گورنمنٹ بنگال کي جانب سے اس مراسلت کا موصول هوا :

" از جے - جي - کمنـگ سي - آئي - اي آئي - سي - ایس -
چیف سکریٹري گورنمنٹ اف بنگال -

بنام پریسیڈنٹ دي موسک ڈیفنس ایسوسي ایشن کلـکته -

دارجلنگ ۴ - مئي سنه ۱۹۱۴ع :

جنابمن !

آپ کے خط مـورخـه ۲۸ - اپـریل بنـام پرائیوٹ سکـریٹـري هز اکسلنسي گورنر کا جواب دینے کیلیے مجهے هدایت کي گئي هے' جسمیں آپ نے تحریر کیا هے که هز اکسلنسي کیخدمت میں ایک وفد قائم مقـام مسلمانوں کا قانون اسـلامي متعلق مساجـد کیلیے حاضر هونا چاهتا هے - هز اکسلنسي اس مجوزه وفد کا کوئي فائده مند نتیجه نہیں خیال کرتے ' کیونکه هز اکسلنسي کے پاس کل واقعات موجود هیں' اور قانون اسلامي متعلق مسئله هذا کے متعلق انهوں نے کافي اطلاعات حاصل کرلي هیں -

اس پر بهي هز اکسلنسي قانون اسلامي متعلق مساجد کے متعلق هر قسم کي تحریرات کو دیکهکر بہت خوش هونگے جو آپکي ایسو سي ایشن انکے پاس روانه کریگي "

همارے لیے اس خبر سے بڑهکر اور کوئي مسرت انگیز خبر نهیں هوسکتي که گورنمنٹ بنگال کے سامنے لشکر پور کي مساجد کے تمام واقعات موجود هیں' اور اسلامي قانون کي اُسے پوري اطلاع حاصل هے جسکا اس چٹهي میں اعتـراف کیا گیا هے - یقیناً اسکے معني وهي هونگے جو اس بارے میں ایک اور صرف ایک هي هوسکتے هین - کیونکه قانون اسلامي کے احکام واضح اور غیر مشتبه هیں' اور انکے متعلق کبهي بهي مختلف قسم کي صحیح اطلاعات نہیں هوسکتیں - اُسکا صاف منشا جیسا که اس قانون کے تمام پیرو یقین کرتے هیں' یهي هے که جو زمین مسجد کے نام سے وقف کردي گئي اور خدا کي عبادت کیلیے پکار دي گئي' وہ نه تو فروخت کي جاسکتي هے اور نه کسي دوسرے کام میں لائي جا سکتي هے - پس همیں یه معلوم کرکے نہایت خوشي هوئي که هز اکسلنسي کي گورنمنٹ کو اس قانون اسلامي کا پوري طرح علم حاصل هے -

لیکن اسکے ساتهه هی هم نہیں سمجهه سکتے که اس علم صحیح کا کوئی فیصله کن نتیجه کیوں نہیں ظاهر هوتا ' اور کیوں تمام مسلمانوں کو اضطراب و پریشانی کے عالم میں مبتلا چهوڑ دیا گیا هے ؟ وہ اطلاع جو هز ایکسلنسي نے حاصل فرمائی هے' بلاشبه نہایت قیمتی وسائل سے ملی هوگي اور اسکی صحت و واقعیت کا بهی هم بلا تامل اعتراف کرتے هیں - تاهم صرف اطلاع کامل اور معلومات مرتقه کے وجود کا علم اس زخم کا اصلی مرهم نہیں هے جو مسجد لشکر پور کے منارں کے انهدام سے تمام مسلمانوں کے دلوں پر لگا هے اور جسے پوري بے پروائي کے ساتهه چهوڑ دیا گیا هے تاکه اچهی طرح گہرا هوکر نا قابل اندمال ناسور بن جاے !

مجوزه ڈیپوٹیشن اسلیے نہیں جاتا تها که اُس نے فرض کرلیا تها که هز ایکسلنسي کو واقعات کا علم نہیں هے ' اور نه اسکا حا[illegible] هونا اس امر کیلیے مستلزم تها که گورنمنٹ کے پاس قانون اسلام کے متعلق اطلاعات حاصل کرنے کے ذاتي ذرائع نہیں هیں' [illegible] مقصود اُس مسئله کو پیش کرنا تها جو باوجود ان اطلا[illegible] و معلومات کے خطروں اور بے چینیوں کیلیے چهوڑ دیا گیا هے' جسکے آخري فیصلے کے انتظار میں عام پبلک کے جوش کو ذمه[illegible] لوگوں نے اس وقت تک بمشکل روکا هے -

بہتر تها که گورنمنٹ انجمن دفاع مساجد کي اس سعي [illegible] اسکي اصلي جگه دیتی ' اور اُن امن دوست اور خیر[illegible] مسلمانوں کے وفد کی ملاقات سے انکار نه کرتی جو اس بارے نہایت قیمتی مشورے اپنے ساتهه رکهتے هیں - اس کارروائی کے معامله کی صورت دوسري هوگئی هے' اور اصلاح و درستگی نہایت قیمتی فرصت افسوس ناک نا عاقبت اندیشی کے ضائع کی جارهی هے - هم اینده نمبر میں اسکے متعلق مفصل پر لکهینگے -

مذهب کے متعلق یه کهنا که وہ بزور شمشیر پهیلا ' سننے والے کو اسدرجه متاثر نہیں کرسکتا جسقدر اس افترا کا پیش کرنا که (نعوذ بالله) اسکا باني اپنے متبنی کي بیوي کو برهنه غسل کرتے دیکهکر فریفته هوگیا ' اور بالاخر اس سے طلاق دلاکر خود اپنے نکاح میں لے آیا -

یه ایک نہایت دقیق نکته ہے جو میں کہه رها هوں اور اس وقت تک بہت کم اسپر توجه کی گئي ہے -

(ان مطاعن کا سر چشمه)

اس قسم کے تمام مطاعن و معائب میں جو واقعات بیان کیے جاتے هیں' انکا ایک بڑا حصه تو خود معترضین کے القاء کفر و ضلالت کا نتیجه هوتا ہے جسکي کوئي اصلیت نہیں' البته معاندانه حذف و اضافه اور تحریف و تلبیس کو الگ کردینے کے بعد دیکها جاے تو اسکي بنیاد میں کوئي بات ایسي ضرور نکل آتي ہے' جو یا تو کسي مسلمان مصنف کا بیان ہے' یا کوئي روایت اور اثر ہے' یا پهر کوئي قصه ہے جو عام مسلمانوں کي زبانوں پر چڑهگیا ہے -

معترضین عموماً یه کرتے هیں که اسلامي تصنیفات کے متعلق ایک سطحي اور سر سري واقفیت حاصل کرکے چند کتابیں تفسیر اور سیرۃ یا قصص و فضائل کي اپنے سامنے رکهه لیتے هیں' اور اسمیں جسقدر روایتیں اس قسم کي پاتے هیں جنکي بنا پر اسلام کی صداقت اور باني اسلام کی زندگی پر طعن و قدح کیا جاسکتا ہے' أنهیں کامل ابلیسانه هوشیاري اور پوري مفتریانه چالاکی کے ساتهه یک جا کر لیتے هیں - پهر اپنے اکاذیب و مفتریات کا انپر اضافه کرتے هیں ' اور مفید مطلب توجیهه و تعلیل کے ساتهه ترتیب دیکے اس طرح پیش کر دیتے هیں که ناواقف انکے استدلال اور استشهاد سے مرعوب هو جاتا ہے -

وہ عموماً کتابوں کا حواله دیتے هیں اور بعض اوقات اُن روایات کو نقل بهي کر دیتے هیں جنسے انکا استدلال هوتا ہے - امریکن مشن نے عربي زبان میں جو کتاب بلاد مصر و شام کیلیے شائع کي تهي' جو چار ضخیم جلدوں میں ختم هوئي ہے اور جسکا نام الهدایه ہے' اسمیں اول سے لیکر آخر تک هر اعتراض کے ساتهه کوئي نه کوئي روایت بهي پیش کي ہے - غیروں کے علاوہ خود نا واقف مسلمانوں پر بهي ان حوالوں کا بہت اثر پڑتا ہے' اور وہ کہتے هیں که جب خود اسلامي روایات میں یه واقعات موجود هیں تو انسے کیونکر انکار کیا جاسکتا ہے ؟

اس قسم کي روایات زیادہ تر تفاسیر اور عام کتب سیر و تاریخ میں هیں' یا حضرۃ شاہ ولي الله کي تقسیم مدارج کتب حدیث کے مطابق ' تیسرے اور چوتهے درجے کي کتابوں سے لي جاتي هیں -

(فتنۂ اصلاح و اجتهاد جدید)

یه ایک نہایت اهم اور اصولي بحث ہے که اس قسم کے اعتراضات اور مطاعن کیلیے صحیح اور حقیقي طریقه جواب ورد کا کیا ہے ؟

همارے زمانے میں ایک نیا گروہ مصلحین و مجددین کا پیدا هوا ہے جس نے اپني قابل تعریف بیداري و باخبري سے پہلے پہل ان اعتراضات سے واقفیت حاصل کي' اور چاها که ان مطاعن کي آلودگي سے اسلام کے دامن کي تنزیهه و تقدیس ثابت کرے - اسکي مستعدي مستحق اعتراف ہے' اور اسکي نیت سعي قابل تحسین ' لیکن افسوس ہے که جس کام کو وہ کرنا چاهتا تها' اسکے لیے مستعدي اور آمادگي تو اسکے پاس ضرور تهي' پر اسباب و وسائل یکسر مفقود تهے - اسکا دماغ کا رکن اور اسکا فهم طالب اجتهاد تها' لیکن نه تو اسکے پاس نظر علم پیما تهي جو معین مقصد هوتي' اور نه هي فکر واقف کار تها جو سامان مهیا کرتا - نه تو آسے علوم اسلامیه کي خبر تهي نه فن حدیث و اثر پر نظر تهي - نه اصول فن سے آسنے واقفیت حاصل کي اور نه اسفار و مصنفات محققین و ائمۂ قوم پر نظر ڈالي - جس طرح اسلام کے حریفوں نے اسپر طعن کرتے هوے اپنے جهل پر اعتماد کیا ' اسي طرح اسلام کے ان حامیوں نے آنکا جواب دیتے هوے صرف اپنے بے خبرانه اجتهاد هي کو کافي سمجها - چونکه انهیں اپني قوت کي خبر نه تهي اور صرف اپني فکر و راے هي پر اعتماد تها' اسلیے وہ حریفوں کي سطوت سے مرعوب هوگئے ' اور قابل اعتراض روایات و بیانات کا انبار دیکهکر اس طرح گهبرا گئے که ان میں رد و تحقیق کیلیے کوئي قوۃ فعال باقي نه رهي - اور انکا رشتۂ کار حریفوں کي قوت اور استیلاء اثر کے هاتهوں میں چلا گیا -

اس گهبراهت میں انهوں نے اپنے تئیں بالکل مجبور پایا' اور اسکے سوا کوئي چارہ نه دیکها که اپنے کسي جدید خود ساخته اصول کي بنا پر احادیث و روایات کي صحت هي سے قطعي انکار کردیں ' اور اسطرح انکے جواب کي ذمه داري سے بآساني سبکدوش هوجائیں - پس بجاے اسکے که وہ ان روایات کي حقیقت و اصلیت کو واضح کرتے ' انهوں نے اس قسم کے مجتهدانه اصول وضع کرنا شروع کردیے جنکو اگر صحیح تسلیم کرلیا جاے تو معترضین کے فتنه سے بهي بڑهکر ایک داخلي فتنۂ عظیم اسلام میں پیدا هو جاے - اعاذنا الله من شرها و من شر الجهل والفساد !

مثلاً انهوں نے اُن اعتراضات سے بچنے کیلیے جو احادیث کي بنا پر کیے جاتے هیں' سرے سے فن حدیث هی کي تضعیف و تحقیر شروع کردي' حتی که صاف فیصله کر دیا که چونکه حدیثیں اکثر خبر احاد هیں اور خبر احاد مفید یقین نہیں - اسلیے حدیث في الحقیقۃ کوئي شے نہیں ہے - اسکے جواب کے هم ذمه دار نہیں ! انا لله و انا الیه راجعون -

اسطرح انهوں نے ایک فتنه سے بچنے کیلیے اپنے وجود کو دوسرا فتنه بنا دیا' اور دشمن نے چونکه مکان کے شاگرد پیشه پر قبضه کرلیا تها' اسلیے اسکے هلاک کرنے کیلیے پوري عمارت میں آگ لگادي !

عزیز من ! یه اسلام کي حمایت نہیں ہے : بل هي فتنة ' ولکن اکثر الناس لا یعلمون -

وقت تفصیل کا متحمل نہیں اسلیے میں نہایت سر سري اشارات کرونگا - اگر فن و ارباب فن پر ان بے خبروں کي نظر هوتي تو وہ [illegible] که مخالفین کے حملوں سے بچنے کیلیے اس مهلک اجتهاد کي کوئي ضرورت نہیں ہے - ایک محفوظ و مصئون طریق کار پیشتر سے موجود ہے ' اور بغیر اسکے که کسي جدید مصلح و مجدد کو اپنے غزاء اجتهاد کے اعلان کي ضرورت هو' خود محققین فن نے اس بارے میں جو اصول و قواعد وضع کردیے هیں أنهی کے مطابق چلکر هم بهتر سے بهتر حق تحقیق و دفاع ادا کر سکتے هیں -

(اصول بحث و مسلک صحیح و مستقیم)

اصل یه ہے که یه تمام نتائج جهل و بے خبري کے هیں' اور وہ بے خبري همارے مخالفین اور همارے نئے حماۃ و مصلحین ' دونوں کے حصے میں آئي ہے - همارا اولین فرض یه ہے که هم معترضین کو بتا دیں که قران کریم کے بعد همارے لیے حجۃ و دلیل کون کون سے مصادر علم و اعتماد هو سکتے هیں ؟ نیز یه که کیا کسي روایت کا کسي کتاب میں درج هونا اسکے لیے کافي ہے که وہ مسلمانوں کیلیے حجۃ هو سکے اور اس بارے میں ائمۂ سلف نے کچهه اصول مقرر کیے هیں یا نہیں ؟

در حقیقت انهي دو سوالوں کا جواب آجکل کے صدها داخلي و خارجي مباحث و اختلافات کیلیے بمنزله اصل و اساس کے ہے

نهيں - البته اصل سوال کے جواب سے پہلے سرسري طور پر کچهه اسکي نسبت بهي عرض کرديتا هوں -

(معترضين اسلام کي ايک اصولي تقسيم)

مخالفين و اعداء اسلام جسقدر اعتراضات اسلام اور حضرة داعي اسلام کے متعلق کرتے هيں' خواه وه آج پادري عماد الدين' پادري فنڈر' سر وليم ميور' اور مارگوليتهه وغيره نے کيے هوں' يا اب سے صدها سال پہلے اُن معترضين نے جنکے جوابات ابن حزم نے ملل و النحل ميں' غزالي نے تحفة الاريب ميں' ابن تيميه اور ابن قيم نے ارشاد الحيارى وغيره ميں دے هيں (رحمهم الله) مگر اصولاً انکي دو هي قسميں هيں :

(الف) وه اعتراضات جو محض سوء تفهم يا دانسته تلبيس و اعراض عن الحق کا نتيجه هيں - مثلاً قرآن کريم کے احکام جهاد ونکاح وطلاق وغيره کے متعلق جسقدر اعتراضات کيے جاتے هيں' يا اختلاف بيانات قرآن و کتب مقدسه کي بنا پر جو کچهه کہا جاتا هے انکي بنياد ايک صحيح اور واقعي تعليم پر هے' اور يقيناً وه احکام قرآن کريم ميں موجود هيں' ليکن يا تو انکي نسبت تعصب و جهل سے غلط فهمياں پيدا هوگئي هيں - يا دانسته انکے رد و بطلان کي کوشش کي گئي هے - يا سرے سے اس اصل هي کو قابل اعتراض قرار ديديا هے جسپر وه تمام تعليمات و احکام متفرع هيں - غرضکه اسلام کو اُن باتوں کيليے الزام ديا هے جنکے وجود سے تو وه منکر نهيں' ليکن جن وجوه و دلائل کي بنا پر الزام ديا گيا هے انکا منکر و مبطل هے -

(ب) يا پهر وه اعتراضات هيں جنکي بنا نه تو کسي اسلامي تعليم پر هے' اور نه کسي اسلام کے مسلمه واقعه پر - نه تو خود قرآن کريم ميں انکا وجود هے' اور نه احاديث صحيحه و معتبره ميں - انکا دار و مدار صرف اُن بيانات اور روايات پر هے جو بعض مسلمان مصنفوں نے اپني کتابوں ميں کسي نه کسي حيثيت سے درج کرديے هيں يا عام طور پر مسلمانوں ميں بيان کي جاتي هيں' اور افواه عوام پر چڑهگئي هيں - مثلاً قصۂ غرانيق اور واقعۂ حضرة زينب وغيره' يا مثلاً بهي واقعۂ ماريه قبطيه جو آپکے دوست کو ايک نهايت مکروه و معرف صورت ميں دکهلايا گيا هے -

ان دو قسموں کے علاوه بے شمار اعتراضات ايسے بهي هيں جو محض افترا و بهتان هيں' جيسے صليبي لڑائيوں کے زمانے ميں مشرقي پادريوں نے مسلمانوں کي بت پرستي کے اکاذيب مشهور کرديے تهے' اور جنکو موسيو کاستري نے " اسلام اور باني اسلام " ميں مفصل بيان کيا هے - يا آج بهي ايسي صدها باتيں اسلام کي طرف منسوب کردي جاتي هيں جنکي کوئي ادنى اور ضعيف اصليت بهي روايات اسلاميه ميں نهيں هے - ليکن يه تمام اعتراضات يکسر عداوت و تعصب اور جهل و فساد کا نتيجه هيں جنکو خود صاحب نظر معترضين بهي تسليم نهيں کرتے' اور يهاں مقصود صرف قابل توجه اقوال هيں نه که افتراء محض و بهتان صرف -

(سب سے زياده خطرناک قسم)

جن لوگوں نے مخالفين و معترضين کے اسفار و کتب سے واقفيت حاصل کي هے' وه تسليم کرينگے که اعتراضات کا سب سے زياده حصه دراصل دوسرے هي قسم پر مشتمل هے' اور پہلي قسم کے اعتراضات گو اصلاً زياده اهم هيں' ليکن انکي تعداد بهت کم هے اور اعداء اسلام کو اسلام کي تفضيح و تحقير ميں بهي انسے نسبتاً بهت کم مدد ملتي هے - يه صدها کتابيں جو اسلام کي مخالفت ميں لکهي گئي هيں يا لکهي جا رهي هيں' انهيں اٹها کر ديکهيے' اور اُن تمام اعتراضات پر نظر ڈاليے جو ان ميں پيش کيے گئے هيں - ان ميں بهت تهوڑا حصه ان اعتراضات کا هوگا جو براه راست قرآن کريم کي تعليمات يا احاديث معتبره و مسلمه کي بنا پر کيے گئے هيں' اور تمام مجلدات يکسر انهي مطاعن و معائب سے لبريز هونگي' جو عام روايات مفسرين و کتب سيرة و مغازي کي بنا پر کيے گئے هيں' اور جنميں ضمناً يه مقدمه تسليم کرليا گيا هے که اسلام و پيروان اسلام کيليے هر مسلمان مصنف کا بيان حجة اور برهان هے !

سب سے بڑا ابليسي دسيسه اعداء اسلام کے پاس يه هے که حضرة داعي اسلام عليه الصلوة والسلام کي حيات طيبه و مقدسه کو دنيا کے سامنے ايسي مکروه و معيوب شکل ميں پيش کيا جاے جسکے ديکهتے هي طبائع ميں نفرت و کراهيت پيدا هو جاے' اور اسلام کے متعلق کسي حسن ظن کے پيدا کرنے کا موقعه هی نه ملے !

يه مقصد پهلي قسم کے اعتراضات سے حاصل نهيں هوسکتا - قرآن کريم ميں جهاد کا حکم هے - تعدد ازدواج کي اجازت هے - طلاق کو جائز بتلايا هے - قوم عاد و ثمود کے تاريخي مقامات کا ذکر هے - حضرة ابراهيم و اسماعيل عليهما السلام کا خانۂ کعبه بنانا بيان کيا گيا هے - حضرة مريم عليها السلام کو ملامت کرنے والوں نے " يا اخت هارون " کہا هے - معترضين انپر نکته چيني کرتے هيں - احکام جهاد کو ظالمانه بتلاتے هيں - تعدد ازدواج اور طلاق کو اخلاقاً معيوب کہتے هيں - قوم عاد و ثمود کے متعلق تاريخي ثبوت طلب کرتے هيں - حضرة ابراهيم کے بناے کعبه کا ثبوت تورات سے مانگتے هيں - حضرة مريم کا " اخت هارون " هونا انکي سمجهه ميں نهيں آتا - تاهم ان تمام اعتراضات سے اسلام کے محاسن و فضائل پر بالکل پرده نهيں پڑ جا سکتا' اور سننے والے کيليے يه باقي رهجاتا هے که وه اسکے ديگر احکام و تعليمات کے متعلق حسن ظن قائم کرے' يا بعض ديگر شرائع سے مقابله کرکے تسلي حاصل کرلے - حضرة موسى نے تلوار سے کام ليا - حضرة داؤد و سليمان نے صدها بيوياں رکهيں - اگر مخاطب ان الزامات کو صحيح مان بهي لے جب بهي زياده سے زياده يهي نتيجه حاصل کر سکتا هے که قرآن کريم اور کتب مقدسۂ عتيقه کو ايک درجه ميں رکهنا چاهيے -

ليکن برخلاف اسکے دوسري قسم کے اعتراضات و مطاعن اپني معاندانه تاثير و نفوذ ميں ان اعتراضات سے بالکل مختلف هيں - ان ميں اُس زندگي کي تصوير دکهلائي جاتي هے جو تعليمات اسلاميه کا حامل هے' اور جسکي رسالت و نبوت کي صداقت پر قرآن و اسلام کي حقانيت موقوف هے - يه تصوير نهايت مکروه هوتي هے' اور شيطان کفر و ضلالت اعداء اسلام کے اندر حلول کرکے اسکے خال و خط درست کرتا هے - نعوذ بالله انساني معاصي و رذائل کے تمام اعمال سئيه اسميں جمع کيے جاتے هيں' اور ايسے ايسے قبائح و فضائح کو اسکي طرف منسوب کيا جاتا هے جو انساني بد اخلاقي کي انتها هيں' اور درجۂ نبوت و رسالت تو بهت ارفع و اعلى هے' ايک شريف و نيک اعمال شخص کي زندگي بهي انسے ملوث نهيں هوسکتي - کذالک يؤفک الذين کانوا بايات الله يجحدون (۴۰ : ۶۵)

آج يورپ اور امريکه ميں عام طور پر جو توحش و تنفر اسلام کي طرف سے پهيلا هوا هے' وه زياده تر اسي تلبيس و شيطنت کا نتيجه هے - ان مفتريات کو سنکر ايک ساده ذهن مخاطب اسدرجه اسلام سے متوحش هوجاتا هے که اُسکے کسي حسن و فضيلت کا اسے تصور بهي نهيں هوسکتا - اور هميشه کيليے حسن ظن و تلاش حقيقت کا سد باب هوجا تا هے -

پس في الحقيقت قسم اول کے اعتراضات اسدرجه اسلام کيليے مضر نهيں هيں جسقدر دوسري قسم کے' اور آج اعداء اسلام کے هاتهه ميں سب سے زياده خطرناک حربه يهي مفتريات هيں - کسي

یہ بالکل ایک کھلی ہوئي بات ہے - علی الخصوص کتب تفسیر و سیرۃ و مغازي اور قصص انبیاء سابقین و اسرائیلیات کے متعلق ابتدا سے ائمۂ فن نے یہی راے دي ہے' اور حضرۃ امام احمد کے زمانے سے جبکہ انھوں نے " ثلاثۃ کتب لیس لہا اصل : المغازي و الملاحم و التفسیر " کہا تھا' حفاظ حدیث کے آخري عہد تک جبکہ ابن حجر' ابن تیمیہ' ابن قیم' اور حافظ ذہبی رحمہم اللہ نے کتابیں تصنیف کیں' تمام محققین فن کا طرز عمل اسی کا موید رہا ہے -

([illegible] مطـالـب)

پس ضرور ہے کہ اس امر کو اچھی طرح معترضین اسلام پر واضح کردیا جاے اور اسکے اصول و قواعد انکے سامنے پیش کردیے جائیں اسکے بعد اُنسے بحث کی جاے - اگر ایسا کیا جاے تو باوجود اُس واقفیت کے جو مجھے معترضین کے ذخیرۂ کثیرۂ مطاعن و معائب سے ہے' اور باوجود اُن مشکلات کا کامل اندازہ کرنے کے جو ہمارے نئے مصلحین و مجتہدین او ر متکلمین قرن جاري کو رد مطاعن اور دفع اعتراضات و شکوک میں پیش آئی ہیں' میں پورے طمانیۃ قلب اور وثوق کامل کے ساتھہ کہتا ہوں کہ احادیث معتبرہ کی بنا پر کوئی دقت ہمیں اس راہ میں پیش نہیں آئیگی' اور نئے اجتہادات و تجدیدات کا طوفان مہلک و ہادم اٹھانے کی بالکل ضرورت نہ ہوگی -

یہی وہ مقام ہے جہاں آکر باوجود اتحاد مقصد و علم ضرورت' مجھے نئے مصلحین متفرنجین سے علحدہ ہوجانا پڑتا ہے' اور باوجود انکے کاموں سے غیر جامدانہ و غیر متقشفانہ واقفیت کے' میرے دل میں انکے لیے کوئی حسن اعتقاد و اعتماد پیدا نہیں ہوتا - بلاشبہ ضرورتیں شدید اور نظر و تحقیق کی داعیات ناگزیر ہیں' یقیناً ہمارا مقابلہ سخت اور بہت سے عوارض و جزئیات میں بالکل نئے قسم کا ہے' اور یہ بھی بالکل سچ ہے کہ جو لوگ سب سے پہلے حریف کے وجود سے خبردار ہوے اور میدان کارزار میں نکلے' انکی مستعدي و ہوشیاري اور سعی و محنت کا پوري طرح اعتراف کرنا چاہیے' لیکن تاہم ان میں سے کوئي بات بھی اسکے لیے مستلزم نہیں ہے کہ نا واقفیت کو مجتہد العصر اور لا علمي و بے خبري کو صاحب الامر تسلیم کرلیا جاے' اور بلا ضرورت دشمنوں کے مقابلے میں ایسا اسلحہ اٹھایا جاے جسکا پہلا وار خود اپنے ہی گردن پر پڑے ؟

جبکہ ہم اصول و قواعد فن کے مطابق چلکر بعینہ وہی مقصد حاصل کرسکتے ہیں جو ان لوگوں کے پیش نظر ہے تو پھر اسکی کیا ضرورت ہے کہ محض اپنے فہم و قیاس شخصی کا نام " درایت واحتجاج عقلی " رکھکر اُن علوم مسلمۂ اسلامیہ کی تضعیف و تحقیر بل انکار و انہدام کے درپے ہو جائیں' جو خزائن امۃ کا راس المال' و اشرف ترین مصادر علوم دینیہ' و سرچشمۂ معارف و حقائق اسلامیہ' و تاریخ صدر اول و سیرۃ حضرۃ ختم المرسلین ہے' اور جسکے لیے خود صحابۂ و تابعین' ائمۂ مہتدین' اور تمام سلف صالح' بل اجماع جمیع امۃ مرحومہ' من بدایۃ عہدھا الی زماننا ھذا' قولاً و فعلاً ہمارے سامنے موجود ہے ؟ در حقیقت ایسا کرنا اصول متفقہ امۃ اور مصادر شریعۃ و علوم شرعیہ میں ایک سخت اختلال و اغتشاش پیدا کرنا ہے جسکا نتیجہ مہلک اور جسکے عواقب فساد آلود ہیں -

[illegible] رب [illegible] انـد[illegible]

نا خلـف شـاگـرد

یہ امر اب عام طور پر مسلم ہے کہ یورپ (یا نصرانیت) اپنی تمام اقسام کي ترقیا میں مسلمانوں کا ممنون احسان ہے - جسقدر علوم اسوقت رایج الوقت ہیں' یا جو کچھہ اکتشافات زمانہ حال میں ہو رہے ہیں' انکي ابتدا اسلام ہي کے کسي قابل فخر کي کوشش کا نتیجہ ہے - یہ ضرور ماننا پڑیگا کہ بعض اکتشافات میں مسلمانوں نے بالکل نقش اول چھوڑے' اور یورپین اقوام نے انہیں اپني ترقیا سے نقش بنا دیا - لیکن " الفضل للمتقدم " ابتداء کا فخر مسلمانوں ہی کو ہے' اور موجودہ دنیاے نصرانیت بہا طور پر مسلمانوں کي شاگرد ہے -

مسلمانوں نے اپنے زمانۂ عروج میں غیر مذاہب کے ساتھہ جو نیک سلوک کیا' اسکي مثال غیر مسلمانوں میں' آجکل کے مہذب ترین زمانہ میں بھي نہیں پائي جاتي - یہي وہ تعلیم تھي جو اسلام نے اپنے پیروؤں کو دي تھي' اور یہي وہ تعلیم تھي' جس پر عمل پیرا ہونے سے مسلمان دنیا کے تخت و تاج کے مالک بنے تھے - اب چونکہ مسلمانوں نے اس تعلیم کي پیروي چھوڑ دي ہر جگہ قعر مذلت میں گر رہے ہیں -

بر خلاف اسکے غیر مسلمانوں علی الخصوص یورپین عیسائیوں نے جو سلوک اپنے استادوں (مسلمانوں) کے ساتھہ کیا' اسپر نظر ڈالنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - صرف چند تاریخی واقعات کے صرف اشارہ کرتا ہوں -

ان دنوں آپ جا کر اسپین (اندلس) کي سیر کیجیے - آپ کو تمام سفر میں کوئي چیز بھي ایسي دکھائي نہ دیگي' جس سے اسکا پتہ چلے کہ اس علاقے میں کبھي بھی مسلمانوں کا قدم آیا تھا - تاریخ میں جو واقعات آپنے ملاحظہ کیے ہونگے' اُن سے آپ ضرور نتیجہ نکالینگے کہ مورخین نے مبالغہ سے کام لیا - لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان تاریخي واقعات میں ذرا بھي مبالغہ نہیں - غرناطہ جو اندلس میں مسلمانوں کا دار الخلافۃ سات سو بیاسي سال تک رہا' اور سنہ ۸۹۷ھ میں ایک عرصہ دراز کے محاصرہ کے بعد انکے ہاتھہ سے نکلا' اب اسمیں سواے قصر الحمراء کے کوئي علامت مسلمانوں کي باقي نہیں ہے - وہاں کي بے نظیر جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا' جسمیں اب تک توحید کي جگہ تثلیث کي تعلیم دي جاتي ہے !

اسي طرح " اشبیلیہ " کي جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا جو اسوقت کلیساے اعظم روم کے بعد دوسرے درجہ پر دنیا میں شمار ہوتا ہے - بلکہ بقول بعض دنیا میں سب سے بڑا گرجا ہے !

عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام نے (جسنے اندلس میں پچاس سال کے قریب حکومت کي) اپنے دار الخلافۃ قرطبہ میں ایک عالي شان مسجد کي بنا ڈالي - جسے اسکے بیٹے نے سنہ ۱۸۳ میں پورا کیا - اسکے بعد تمام مسلمان سلاطین اسپر کچھہ نہ کچھہ

اور جسقدر مشکلات همیں نظر آتي هیں اور جسقدر ٹھوکریں نئے مصلحین نے کھائي هیں ' وہ تمام تر اسی اصولي بحث کے افراط و تفریط کا نتیجه ہے -

ان دو سوالوں کا مختصر جواب یه ہے که قرآن کریم کے بعد یقیناً اور حتماً احادیث صحیحه کا درجه ہے ' اور بغیر کسي خوف اور تامل کے اسکا اعتراف کر لینا چاهیے که حدیث صحیح ایک ایسا مصدر علم ضرور ہے جو همارے لیے دلیل اور حجة هوسکتا ہے - اور جس طرح هم اپنے داخلي اعمال میں احادیث کے معترف و معتقد هیں ' بالکل اسي طرح خارج کے اعتراضات میں بھي انکي حقیقت کو تسلیم کرتے هیں -

لیکن حدیث ایک مدون و منضبط فن ہے جسکے اصول و قواعد هیں ' اور اسکي جمع و ترتیب کا کام صدیوں تک جاري رها ہے - اس لیے صحت و اعتبار کے لحاظ سے مختلف طبقات و مدارج میں منقسم هوگیا ہے - اسکي بنیاد انسانوں کي روایت پر تھي اسلیے اصول شہادت و روایت کي بنا پر ضرور تھا که نقد و درایت کے اصول وضع کیے جاتے اور وضع کیے گئے - اس پورے کرۂ ارضي کے اندر جسمیں انسان نے هزارها برس کے تجارب و محن کے بعد صدها علوم و فنون تک رسائي حاصل کي ہے ' اور هر قوم نے علم کي تفتیش و تدوین میں حصه لیا ہے ' بے خوف دعوے کے ساتھه کہا جا سکتا ہے که کسي علم و فن کو بھي انساني دماغ نے اسدرجه منضبط ' اور سعي انساني کي انتہائي حد تک مرتب و مہذب نہیں کیا جیسا که علماے سلف نے فن حدیث کو ' اور یه ایک مخصوص شرف و مزیت علمي ہے امة مرحومه کي جسمیں دنیا کي کوئی قوم شریک و سہیم نہیں - والقصة بطولها -

پس ضرور ہے که جس حدیث سے همارے سامنے استدلال کیا جاے ' اسکي صحت اصول و قواعد مقررۂ فن اور علوم متعلقۂ حدیث سے ثابت بھي کردي جاے - اگر ایسا نه کیا گیا تو همارے لیے کسي طرح بھي دلیل و حجة نہیں هوسکتي -

(ایک عام غلط فہمي)

ایک بہت بڑي غلط فہمي یه پھیل گئي ہے که فن حدیث کے طبقات و مدارج اور محدثین کے طریق جمع و اخذ پر لوگوں کي نظر نہیں - عام طور پر یه سمجھا جاتا ہے که تفسیر و سیر اور مغازي و ملاحم کي کسي کتاب میں بسلسلۂ اسناد کسي روایت کا درج هونا اسکے لیے کافي ہے که آسے تسلیم کرلیا جاے - حالانکه یه صریح غلطي ہے ' اور خود محدثین نے اس غلطي کو کبھي جائز نہیں رکھا - حضرة شاہ ولي الله رحمة الله علیه نے حجة الله البالغه وغیرہ میں جو تصریحات اس بارے میں کردي هیں ' وہ قدما کي تصنیفات سے مستغني کر دیتي هیں - انھوں نے باعتبار صحت و شہرت و قبول کتب احادیث کو چار درجوں میں تقسیم کیا ہے - اول درجے میں وہ موطاء امام مالک اور صحیحین کو قرار دیتے هیں ' اور بقیه کتب صحاح ستہ کو دوسرے درجے میں رکھتے هیں - اسکے بعد دارمي ' ابو یعلي ابن حمید ' طیالسي ' کے مسانید اور عبد الرزاق ' ابن ابي شیبه ' حاکم ' بیہقي ' اور طبراني وغیرہ کے مجموعے هیں - انھیں تیسرے درجے میں قرار دیا ہے اور لکھا ہے که اسمیں رطب و یابس هر طرح کا ذخیرہ ہے ' یہاں تک که موضوع حدیثیں بھي شامل هیں - شاہ صاحب نے سنن ابن ماجه کو بھی اسي درجه میں قرار دیا ہے - مگر اسکے خلاف رائیں زیادہ ملیں گي -

چوتھے درجے میں کتب حدیث کا تمام بقیه حصه داخل ہے - علی الخصوص تصانیف حاکم ابن عدي ' ابن مردویه ' خطیب ' تفسیر ابن جریر طبري ' فردوس دیلمي ' ابو نعیم صاحب حلیه ' ابن عساکر وغیرہ وغیرہ - عام کتب تفاسیر و دلائل و خصائص و قصص کا سر چشمه یہي کتابیں هیں -

ان بزرگوں نے اپنا مقصد کتب صحاح کے جامعین سے بالکل مختلف قرار دیا تھا - اس مقصد کي بے خبري هی سے تمام مشکلات پیدا هوتي هیں - انھوں نے کبھي بھی یه دعوا نہیں کیا که جسقدر حدیثیں وہ پیش کرتے هیں ' سب کي سب قابل اعتماد هیں - انکا مقصد صرف احادیث کو کسي خاص سلسلے سے جمع کر دینا تھا ' اور اسکے نقد و بحث کو انھوں نے دوسرونکے لیے چھوڑ دیا تھا -

چنانچه اسکا سب سے بڑا واضح ثبوت یه ہے که محققین فن حدیث نے همیشه اپنی تصنیفات میں انکی جمع کردہ حدیثوں کو اسی وقت قبول کیا جبکه وہ اصول مقررۂ حدیث کے مطابق جانچ لی گئیں ' اور همیشه ان پر اپنے اپنے اصولوں کے ماتحت رد و قدح اور نقد و جرح کرتے رہے - سب سے بڑا ذخیرۂ حدیث اس قسم کا امام ابن جریر طبري کی تفسیر ہے جنھوں نے قرآن کریم کی هر آیت کے نیچے روایات کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے ' اور واقعۂ ماریۂ قبطیه کے متعلق جو روایت آپکے دوست نے نسخ و اضافه کے بعد پیش کي ہے ' وہ بھی امام موصوف هي نے سورۂ تحریم کی تفسیر میں درج کی ہے - یا پھر طبرانی کے معاجم هیں ' اور حاکم کي مستدرک ' ابن حمید و دارمی کی مسانید ' اور ابونعیم و دیلمی کی تصنیفات هیں - لیکن هم دیکھتے هیں که حافظ ابن حجر عسقلاني اور حافظ ذهبی جیسے مسلم محدثین اپنی تصنیفات میں جا بجا انکی مرویات پر جرح و نقد کرتے هیں ' اور کسي روایت کو بحث و نظر کے بعد قبول اور کسی کو مردود قرار دیتے هیں - صرف فتح الباري اور عینی هی اٹھاکر دیکھه لیجیے که اس رد و قبول کا کیا حال ہے ؟

امام ابن تیمیه سے بڑھکر فن حدیث کا اور کون حامی اور غواص هوگا ' جنھوں نے اس راہ میں بے شمار متاعب و شدائد بھی فقہاء متقشفین کے هاتھوں برداشت کیے ' مگر جن خوش نصیبوں کو امام موصوف کی تصنیفات کے مطالعه کرنے کی توفیق ملی ہے ' وہ اندازہ کرسکیں گے که میں کیا کہه رها هوں ؟ منهاج السنه وغیرہ میں صحاح کی متعدد احادیث کو انھوں نے صاف صاف رد کردیا ہے !

یه همارے پاس علامۂ ابن قیم کی زاد المعاد اور اعلام الموقعین وغیرہ مصنفات شہیرہ موجود هیں - ایک نہیں متعدد مقامات پر علامۂ موصوف ان کتابوں کی بیان کردہ احادیث کو بلا تکلف رد کردیتے هیں - صرف اتنا هی نہیں بلکه کتب صحاح کی مرویات پر بھی روایت و درایت کے مقررہ اصول کے بموجب نظر انتقاد ڈالتے هیں ' اور کسی سے استدلال کرتے هیں اور کسی کو اعتماد کیلیے غیر مفید بتلاتے هیں - پھر فقہاء حنفیه کا طرز عمل تو اس بارے میں ایک صاف شہادت ہے جو احادیث صحیحین تک کو بلا تکلف اپنے قیاس و درایت کے مقابله میں تسلیم نہیں کرتے -

پس یه ایک صریح اور مسلم بات ہے که احادیث کے تسلیم کرنے کیلیے طریق نقد و نظر سے کام لینا ضروري اور ناگریز ہے اور اس بارے میں همیشه اکا بر فن کا یکساں طرز عمل رها ہے - اس امر کیلیے کسي شہادت کے پیش کرنے کي ضرورت نه تھي - میں نے اسلیے زور دیا تا که مخالفین اسلام یه نه سمجھیں که انکے اعتراضات سے بچنے کیلیے یه کوئي نیا اصول قرار دیا جا رها ہے - یه اصول همیشه سے موجود ہے ' اور جس طرح هم اب سے آٹھه سو برس پہلے صرف انھي احادیث کو تسلیم کرتے تھے جو قواعد مقررۂ فن سے ثابت هو جائیں ' اسی طرح آج بھی صرف انھي روایتوں کو تسلیم کرینگے جو خود ان روایات کے جمع کرنے والوں کے مقررہ اصول کے مطابق ثابت کر دي جائیں -

اس سے کہا جاتا ہے کہ اگر عیسائی ہوگا تو حکومت کي طرف سے اسپر مہرباني کي جائیگی - اور اگر مسلمان رہیگا ' تو سب سے اول جو سلوک اس سے کیا جائیگا ، وہ یہہ ہوگا کہ بیدردي کے ساتھہ اسکا ختنہ کیا جایگا -

الغرض ان ناخلف شاگردوں نے جو سلوک اپنے استادوں کي اولاد کے ساتھہ یورپ ' ایشیا ' اور افریقہ میں کیا یا کر رہے ہیں ' وہ انسانیت اور تہذیب کیلیے باعث ہزار شرم ہے -

مزا کو میں اب کیا ہوگا ؟ اٹلي ٹریپولي میں کیا سلوک کریگي ؟ جن اصلاحات کي بنیاد طرابلس میں ابراہیم پاشا نے قایم کي تھي ' انکا کیا حشر ہوگا ؟ ریاستہاے بلقان نو مفتوحہ علاقوں پر کسطرح حکومت کرینگی ؟ البانیہ کا ... قبل کیسا ہوگا ؟ ان سوالوں کے جوابات واقعات سے ظاہر ہیں - اور جو کچھہ ڈھکا چھپا رہگیا ہے وہ عنقریب معلوم ہو جائیگا :

عروس ملک کسے تنگ در کنار زند
کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

(مراسلہ نگار خصوصي - آستانہ علیہ)

انجمن ترقي اردو

جناب من تسلیم - گذشتہ اجلاس انجمن ترقي اردو میں جو ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو بمقام آگرہ زیر صدارت جناب انریبل خواجہ غلام الثقلین بي - اے - ال - ال - بي - وکیل میرٹھہ منعقد ہوا تھا حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا تھا -

رزولیوشن نمبر (۸) " یہ انجمن تمام مالکان اخبار و مطابع و دیگر مصنفین اور اہل قلم سے درخواست کرتي ہے کہ وہ اپنے اخبارات و رسایل اور تالیفات ' انجمن کے دفتر میں ارسال فرمایا کریں تا کہ جدید ادبي تحریک کے متعلق جامع اور مکمل معلومات جمع کرنے میں مدد ملے "

آپ کي خدمت میں اس رزولیوشن کي بناء پر التماس ہے کہ آپ جو کچھہ شایع فرمالیں اوسکا ایک نسخہ دفتر انجمن میں ارسال فرماتے رہیں تا کہ جو مفید مقصد انجمن کے پیش نظر ہے اسمیں آپ کي توجہ و امداد سے کامیابي ہوسکے ' اور خود آپ کي مطبوعات انجمن کي رپورٹوں کي ذریعہ سے ملک میں علم طور پر مشتہر ہو سکیں - انجمن کي رپورٹ میں جہاں اوسکي سال بھر کي کارگذاري کا بیان ہوگا وہاں ارادہ یہ ہے کہ رپورٹ کو خاص طور پر دلچسپ بنانے کیلئے اردو زبان کے متعلق ہر قسم کا ذخیرہ لٹریچر بھي جمع کیا جاے ' تا کہ رپورٹ کے ناظرین کو اوسکے مطالعہ سے اپني مادري زبان کے متعلق کافي واقفیت ہوجاے ' اور جن لوگوں کو اپني ملکي علم ادب کي ترقي اور نشو و نما سے دلچسپي ہو اون کے لیے یہ رپورٹ بمنزلہ تاریخي سرمایہ کے بن جائے -

لیکن کوئي کام ایک شخص کي کوششوں سے سرانجام نہیں پا سکتا ' اسلیے نا ممکن ہے کہ آپ کي توجہ اور عنایت کے بغیر یہ مقصد پورا ہوسکے - پس امید ایںکہ از راہ نوازش و کرم و ہمدردي زبان اردو آپ اس قسم کي امداد دینے سے دریغ نہ فرمائینگے ' جس کي اس رزولیوشن میں آپ سے درخواست کیگئي ہے - انجمن آپ کي اس عنایت کي دل سے قدر کریگي اور آیندہ اجلاس میں جو رپورٹ پیش ہوگي اوس میں اوس امداد و اعانت کا بتفصیل ذکر کیا جائیگا ' جو اس معاملہ میں آپ سے ملیگي فقط -

آنریري سکریٹري -

الحریة فی الاسلام

احادیث و آثار

(۲)

(امر بالمعروف اور رشتۂ الہي)

کیا تم اظہار حق ' اعانت حریت ' اور اعلان صداقت میں اونسے ڈرتے ہو جو اس دنیا میں بڑے ہیں ؟ آہ ' نڈرو کہ وہ آخرت میں چھوٹے ہونگے - کیا تم اسلیے ڈرتے ہو کہ تم چھوٹے ہو ؟ مگر یقین کرو کہ مستقبل میں تم ہي بڑے ہوگے - پھر کیا تم اسلیے حق سے باز رہتے ہو کہ انسانوں سے ڈرتے ہو ' لیکن کیا تم انسانوں کے مالک سے نہیں ڈرتے جسکا مقدس پیغامبر فرماتا ہے ؟

لا یحقرن احدکم نفسہ ان یری امر اللہ تعالی علیہ فیہ مقال فلا یقول فیہ فتلقي اللہ وقد اضاع ذلک . فیقول اللہ ما منعک ان تقول فیہ ؟ فیقول یا رب خشیة الناس - فیقول فایاي کنت احق ان تخشی (رواہ احمد و ابن ماجة)	تم میں سے کوئي اپنے آپکو اس امر میں حقیر نہ سمجھے کہ وہ کسی بات کو دیکھے جسکے متعلق اسکا فرض ہو کہ امر حق کو ظاہر کرے مگر اپني کمزوري کے خیال سے چپ رہے - قیامت میں خدا کے روبرو جب حاضر ہوگا اور وہ اس موقع کو بھول چکا ہوگا ' تو خدا اس سے پوچھیگا کہ تونے کیوں راستي اور صداقت کي بات نہ کہي ؟ وہ کہیگا : " پروردگار ! لوگوں کے خوف سے " خدا فرمائیگا کہ " کیا خدا تیرے سامنے نہ تھا جس سے تو ڈرتا ؟ "

اسوقت کون ہوگا جو اوس عرش جلال و قدوسیت کے آگے جھوٹ بول سکیگا ؟ اے واے اوس اعتراف پر ' عجب خجالت و شرمندگي کے ساتھہ ہم اقرار کرینگے کہ ہاں اے قادر علی الاطلاق ! ہاں اے داناے اسرار قلوب ! ! ہم انسانوں سے ڈرے پر تجھسے نڈرے ' ہمنے مخلوق کے سامنے سر جھکایا پر تجھسے سربلندي کي ' ہم نے حق کو چھوڑ کر باطل کو سجدہ کیا - ہم غیروں سے آشنا ہوکر تجھسے بیگانہ ہوگئے - اوسوقت کہا جائیگا کہ کیا تم نے میرے منادِ صادق اور داعي حق کي اوس آواز کو نہیں سنا تھا جبکہ کہا گیا تھا کہ :

ایہا الناس ! ان اللہ تعالی یقول : امروا بالمعروف ونہوا عن المنکر قبل ان تدعوني فلا اجیبکم ' و تسألوني فلا اعطیکم ' و تستغفروني فلا اغفر لکم - (رواہ الدیلمي)	لوگو ! خدا فرماتا ہے : اچھي باتوں کا حکم کرو ' اور بري باتوں سے منع کرو ! قبل اسکے کہ تم پکارو اور میں نہ بولوں ' تم مانگو اور میں ندوں ' تم مغفرت چاہو اور میں مغفرت نکروں ! (یعني اگر تم نے امر بالمعروف کا فرض ادا نہ کیا تو میں اپنا رشتہ تم سے کاٹ لونگا)

اسلیے ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ حق کا طالب ' باطل کا دشمن ' عدل و حریت کا عاشق ' اور جور و ظلم سے متنفر ہو - اوسکا فرض ہے کہ طلب صداقت میں اپنے عزیز ترین سامان حیات کو بھي نثار کرنے کیلیے طیار رہے - حق پژوهي اور عدل دوستي اسکا جوہر ایماني اور اسکے لیے روح اخلاص ہو - وہ راہ حق میں موت سے نہ ڈرے کہ یہي اوسکي زندگي ہے ' اور سچائي کے عشق میں وہ سب کچھہ

ایــتریــا نــوپــــل کي ایک یادگار مسجد

جسے بلغاریا کے صلیبیوں نے اپنے قیام کے زمانے میں گرجا بنا دیا تھــا اور فتح ادرنہ کے بعد دوبارہ صــداے توحید سے مقدس کي گئي !

اضافہ کرتے رہے - آج وهی مسجد گرجا کا کام دے رهي ہے ! اس مسجد کي وسعت کا اندازہ اس سے هوسکتا ہے کہ اسکا طول تین سو تیس گز اور عرض دو سو پچاس گز ہے - اور چودہ سو ستون سنــگ مرمر وغیرہ کے منقش و مشجر اسمیں استعمال کیے گئے هیں !

غرناطہ اندلس میں آخري شہر تھا جو مسلمانوں کے هاتھہ سے گیا - چونکہ محاصرہ نے بہت طول پکڑا ' اسلیے مسلمانوں نے عیسائیوں کے ساتھہ ۶۷ شرایط منظور کرکے اپنے آپکو ان کے حوالہ کر دیا - ان میں سے بعض شرایط یہ هیں :

(۱) تمام مسلمان امان میں رهیں - ان کي جان و مال کي حفاظت کي جاے -

(۲) مسلمان اپنے مذهب میں آزاد رهیں ' اور انپر اسلامي شرع کے مطابق حکومت کي جاے -

(۳) مساجد اور دیگر اوقاف بدستور قایم رهیں -

(۴) اسلامي احکام کي نگہداشت کي خاطر انپر کوئي یہودي یا عیسائي حاکم مقرر نہ کیا جاے -

(۵) ان کے کل سیاسي قیدي آزاد کیے جائیں -

(۶) انکو اجازت هو کہ اگر چاهیں تو یہاں سے هجرت کرجائیں-

(۷) ایام جنگ میں اگر کوئي عیسائي کسي مسلمان کے هاتھوں مارا گیا هو تو اس سے مواخذہ نہ کیا جاے - وغیرہ وغیرہ -

اب غور کرو کہ صلح کے بعد کہانتک ان شرایط پر عمل کیا گیا ؟ افسوس کہ بجاے ان شرایط پر عمل کرنے کے مسلمانوں کو جبراً عیسائي بنایا گیا اور یہاں تک سختي کي گئي کہ بحکم شاهي جو مسلمان عیسائي هونا منظور نہ کرتا ' بے دریغ قتل کیا جاتا - اس ظالمانہ حکم سے جو مسلمان پہاڑي علاقہ میں پناهگزین هوگئے تھے ' ان کو بھي بالاخر اس علاقہ سے بھاگنا پڑا - پھر اس پر بھي اکتفا نہ کي گئي ' بلکہ نئے عیسائي شدہ مسلمانوں کی نسبت فتوا دیا گیا کہ وہ دل سے مسلمان هیں اور اسیلیے انہیں طرح طرح کے عذاب دیے گئے - یہاں تــک کہ بعضوں کو زندہ جلا دیا گیا !!

سنــہ ۱۰۱۰ هجري سے اب وهاں ایــک فــرد متــنفس بھي مسلمان نظر نہیں آتا جہاں آتھہ سو برس تک توحید کي حکومت رهی !!

لطف یہہ ہے کہ مسلمانوں پر یہہ لوگ اسلام کو بزور شمشیر پھیلانے کا ناپاک الزام لگانے سے نہیں چوکتے - حالانکہ یورروپین ترکي پر آتھہ سو سال سے مسلمان قابض هیں ' لیکن ابھي تــک رعایا کي تعداد میں کثرت عیسائیوں هي کي ہے - هندوستان پر اتنے هي سال مسلمانوں نے حکومت کي ' لیکن کثرت هندوؤں هي کي رهي - حالانکہ اسپین پر جب عیسائي قابض هوے تو نصف صدي کے اندر هي اندر مسلمانوں کے نام سے بھي ملک خالي کردیا گیا -

دوسرا علاقہ جو عیسائیوں کي مہرباني سے اسوقت اسلام کے پیروؤں سے خــالي ہے ' جزیرہ سسلي (صقلیہ) ہے جو از روے مساحت گـیــارہ هزار دو سو اکیــا نوے مربع میــل ہے ' اور مامون الرشیـد کے زمانہ میں فتح هوا ہے - آهستہ آهستہ وهاں کے باشندوں نے خوشي سے اسلام قبول کیا ' اور اس جزیرہ میں بہت سي عالیشــان مساجــد بنــائي گئیں - تقریبــا دو سو سال یعنے سنہ ۲۰۶ هجري سے سنہ ۳۹۳ ھ تــک مسلمانوں نے اس جزیرہ پر حکومت کي - لیکن رفتہ رفتہ ان سے چھینا گیا ' اور سنہ ۴۸۴ هجري میں باضابطہ مسلمان اس سے بے دخل هوگئے - یہہ جزیرہ اجکل اٹلي کے زیر حکومت ہے - اب اگر کوئي سیــاح اس جزیرہ میں جاکر تلاش کرے تو اسے اسلام کي کوئي علامت نظر نہ آئیگي ' وہ گمــان بھي نہ کرسکیــگا کہ اس زمین پر کبھي مسلمان بھي حکومت کرچکے هیں !

اسیطرح الجزایر کو لیجیے جسکي آبادي چھہ کروڑ کي کہي جاتي ہے - سنہ ۱۲۴۷ هجري میں اسپر فرانس نے قبضہ کیا اور بے انتہا مظالم کرنا شروع کیے - مسلمانوں کي طاقت کم کرنے کے لیے انکو شہروں سے نکالکر خود فرانسیسي قابض هوگئے -

اسیطرح تیونس پر جب فرانس نے سنہ ۱۲۹۹ هجري میں قبضہ کیا ' اور اصلاح و تہذیب کے مشہور بہانے سے دست ظلم دراز کیا تو ان سے بھي وهي سلوک کیا گیا جو الجزایر میں هوا تھا - فرانس جو جمہوریت کے لباس میں ہے ' جب اسکا یہ حال ہے تو روس جو کرے کم ہے - چنانچہ روس کے قرم اور قازان کے علاقہ میں مسلمانوں کو عربي ترکي یا فارسي میں گفتگو کي اجازت نہیں - اســلامي نام وہ نہیں رکھہ سکتے - اگر رکھیں تو اسکا تلفظ روسي طرز سے هونا چاهیے - کوئي نئي مسجد مسلمان نہیں بنا سکتے - بلکہ اس علاقہ میں مرمت طلب مساجد کي مرمت کي بھي اجازت نہیں - اکیس برس کي عمر سے پہلے اولاد کو ختنہ کرنے کي بھي اجازت نہیں ہے - اکیس سال کي عمر کے بعد لڑکے کو عدالت میں حاضر کیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ عیسائیت اور اسلام میں سے جس مذهب کو چاہے اختیار کرے - اسکو طرح طرح سے عیسائي هونے کي ترغیب دي جاتي ہے - یہانتــک کہ

مسیحي وحشت کا ایک نیا منــظر !

یعني سالنیک کي ایک قدیمي اور تاریخي مسجد جو اب گرجا بنا دي گئي ہے !

کیا ہمارے لیڈر اس جہاد کیلیے طیار ہیں ؟ کیا کونسلوں کے مسلمان ممبر اس شجاعت کا نمونہ دکھانے کو آمادہ ہیں ؟ کیا صحافۃ اسلامیہ کے محرر و مدیر اس میدان میں آئینگے ؟ مطمئن رہنا چاہیے کہ اس " افضل الجہاد " کیلیے ہاتھہ کی ضرورت نہیں دل کی ضرورت ہے - اس بہترین مظہر شجاعت کا آلۂ عمل تلوار نہیں بلکہ قلم ہے - اس جنگ کیلیے ابھی اسلحۂ آہنین نہیں چاہئیں ' صرف چند پارہ ہاے گوشت درکار ہیں جن میں حرکت صحیح اور جنبش صادق ہو !

تم مواقع جہاد کو میدانوں اور معرکوں میں ڈھونڈھتے ہو ؟ لیکن میں کہتا ہوں کہ تم اونکو اپنے دل کے گوشوں میں ڈھونڈھو - ضعف ارادہ و باطل پرستی کی اصلی کمینگاہ یہیں ہے - وقال رسول اللہ صلعم :

الجہاد اربع : الامر بالمعروف والنہي عن المنکر والصدق في مواطن الصبر ' وشنان الفاسق (رواہ ابو نعیم)

جہاد چار چیزیں ہیں : اچھی باتوں کا حکم کرنا ' بری باتوں سے منع کرنا ' صبر و آزمایش کے موقع پر سچ بولنا ' اور بدکار سے عداوت رکھنا -

انواع جہاد میں سے کون سی نوع ہے جسکا مظہر دل نہیں ؟ ہاں دل درست کرو کہ تمہارے ارادوں میں قوت ' افکار میں صداقت ' حوصلوں میں استقلال ' اور پاے عمل میں ثبات پیدا ہو - دل ' اور یہی دل جسکا مضغۂ گوشت تمہارے پہلو میں ہے ' یقین کرو کہ تم سے باہر تمام عالم کی اصلاح و فساد کی اصلی کنجی یہی ہے :

قال النبي صلعم : ان في الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ ' الا وہی القلب ! (صحاح) -

انسانکے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑہ ہے ' جب وہ صالح ہوتا ہے ' تو تمام جسم صالح ہوتا ہے ' اور جب وہ فاسد ہوجاتا ہے تو تمام جسم فاسد ہوجاتا ہے ' ہاں جانتے ہو وہ گوشت کا ٹکڑہ کیا ہے ؟ " دل " -

دیوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود ہیں ' جسکی زبان کی نسبت مشاہیر عصر متفق ہیں کہ دہلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اسکا شائع ہونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے ہیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ہونے کی بہت ہی کم امید ہے ...... آپ قدیم اہل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں - " قیمت ایک روپیہ -

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۶ - کرایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج [illegible]

مدرس سلامیہ

[illegible]

موعظۃ و ذکری لقوم یذکرون !

قل رب احکم بالحق ' وربنا الرحمن المستعان علی ما تصفون !

بالاخر مسئلۂ اصلاح ندوہ کا مجوزہ جلسہ ۱۰ - مئی کو دہلی میں منعقد ہوا ' اور گو اسکے انعقاد سے پہلے اور خود اسکے اندر وہ سب کچھہ کیا گیا جو اعمال انسانیہ کی اصلاحی کوششوں کی تاریخ میں ہمیشہ ہوا ہے ' اور گو غلط فہمیوں اور دروغ سرائیوں کے وہ تمام حربے اسکی مخالفت میں استعمال کیے گیے ' جو انسانوں کی کوئی جماعت اپنی انتہائی جد و جہد کو صرف کرکے ایسے مواقع میں کرسکتی ہے ' تاہم اسکو منعقد ہونا تھا اور وہ منعقد ہوا ' اور ایک خاص نتیجہ تک پہنچنا تھا اور بے خوف و خطر پہنچا - جسقدر کوششیں اسکی مخالفت میں کی گئیں ' اتنا ہی اور زیادہ رفع ذکر ہوا ' اور جسقدر اسکی ناکامی و نامرادی کی آرزوئیں کی گئیں ' اتنی ہی زیادہ اسکی کامیابی نمایاں ہوئی - سچائی کے شعلے مخالفت کے طوفان سے اور زیادہ بھڑکتے ہیں ' اور یہ معجزہ صرف صداقت ہی کے درخت میں ہے کہ جسقدر اسے چھانٹا جاے اتنا ہی اور زیادہ نشو و نما پاتا ہے - پس خدا کی مرضی یہی تھی کہ اس کام کی کامیابی اور عظمت کا کام مخالفوں کے ہاتھوں لیا جاے ' اور جن خدمات کے انجام دینے کی مہلت اس کام کے دوستوں کو میسر نہ تھی ' وہ اسکے مخالفوں کی جانکاہ محنتوں اور تاب گسل مشقتوں کے ذریعہ انجام پا جائیں - جس خداے عجائب ساز کی نیرنگیاں ظلمت سے روشنی کو اور موت سے حیات کو پیدا کرتی ہیں ' اسکے لیے کچھہ مشکل نہ تھا کہ وہ دشمنی سے محبت کو اور نامرادی کی کوششوں سے مقصد و مراد کے نتائج حسنہ پیدا کردے : یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی ' و یحیي الارض بعد موتہا ' وکذلک تخرجون (۳۰ : ۳۵)

غور کیجیے کہ جلسے کا اعلان کیسے قلیل اور ناموافق موقعہ پر ہوا تھا ؟ وقت کس قدر کم تھا ' اور موسم کس درجہ مخالف تھا ! پھر ندوہ کے مسئلہ سے چنداں دلچسپی بھی قوم کو نہیں رہی تھی ' اور کوئی تعطیل بھی ایسی نہ تھی جسکی وجہ سے کار و باری اشخاص کو آنے میں سہولت ہوتی - یہ تمام حالات ایسے تھے جنسے جلسے میں اجتماع کثیر کا ہونا ' اور ایک نمایاں اور ناقابل انکار حیثیت اکثریۃ و نیابتی کا پیدا ہونا بالکل غیر متوقع تھا - پھر اسکی کامیابی کیلیے ایسے لوگوں کی ضرورت تھی جو یکسر وقف کار ہو جاتے ' اور اپنا پورا وقت سرگرمی و استغراق سے اسکے لیے وقف کر دیتے - وقت کی قلت سے ایسی محنتوں اور مشقتوں کا حصول بھی مشکل ہو گیا تھا ' اور جسقدر کوشش استقبالی کمیٹی کے سرگرم ممبر کر رہے تھے ' انکے نتائج بھی ضیق وقت کی وجہ سے کچھہ زیادہ امید افزا نہ تھے نیز زیادہ سے زیادہ انکی انتہائی سرحد اخبارات کے اعلانات یا دعوۃ و طلب کی مراسلات تھیں ' اور ظاہر ہے کہ صرف اسقدر تحریک ایسے اجتماع عظیم کیلیے کسی طرح بھی کافی نہ تھی -

لٹا سکے جو آدم کي اولاد اس زمین پر لٹا سکتي ہے - یہي تعلیم ہے جو ہمارے معلم ربانی نے ہمیں دي ہے :

تحروا الصدق وان رایتم فیه الهلکة فان فیه النجاة (رواہ ابن ابي الدنیا مرسلاً)

راستي و صدق کو تلاش کرو' گو اسمیں تمہارے لیے ہلاکت هي کیوں نہو کہ اسی ہلاکت میں تمہارے لیے نجات ہے -

کون ہے جو اوس ہلاکت کا طالب نہیں جو موجب نجات ہے ؟ کون ہے جو اس زہر آلود پیالہ سے نفرت کرتا ہے جو اسکي زندگي کیلیے آب حیات ہے ؟ شہید راہ حق پرستي نہ صرف تنہا زندہ ہے بلکہ وہ تمام قوم کو بھی زندہ کردیتا ہے - اسکے مردہ قالبوں میں روح حرکت کرنے لگتي ہے' اور اسکی بند رگوں میں خون حیات اپني آمد و رفت شروع کردیتا ہے - پھر کیوں لوگ اس موت سے ڈرتے ہیں ؟ کیا وہ قوم کي زندگي کے آرزو .. نہیں ؟ کیا وہ حیات جاوید کے طالب نہیں ؟

وہ خدا کي راہ میں ان انساني بتوں سے ڈرتے ہیں' جو سونے چاندي کي کرسیوں پر خدا بنکر بیٹھے ہیں' جو اپني فوج کي چند صفوں سے قہر الہي کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں' جو معصوم خلقوں کي ظلم و قہر کي تختي پر قرباني چڑھاتے ہیں' جو کمزوروں کو ستاتے ہیں کیونکہ انکے نالہ و فریاد کی لے انہیں پسند ہے' جو بے گناہوں کو قتل کرتے ہیں کیونکہ انکے دمن تشنہ کیلیے خون کے چند قطروں کي ضرورت ہے' جو مصیبت زدوں کي فریاد ناپسند کرتے ہیں تاکہ انکي محفل عیش و امن منغض نہو - جو مظلوموں پر ظلم کرتے ہیں تاکہ انکي مجلس عدالت داد رسي کیلیے زحمت کش نہو -

([illegible])

لیکن ہر مسلمان کو آج یقین کرلینا چاہیے کہ اسکے پیغمبر مقدس نے اپني امت کے پاس اس موقعہ کیلیے ایک پیغام بھیج دیا ہے اور ٹھیک اسي وقت کیلیے اسکي زبان وحي پیشین گوئي کرچکي ہے :

انہ سیکون علیکم ائمة تعرفون و تنکرون' فمن انکر فقد بری و من کرہ فقد سلم' و لکن من رضی و تابع هلک (رواہ احمد و الترمذي)

عنقریب تم میں بعض امیر ہونگے جنکي بعض باتیں اچھي ہونگي اور بعض بري' جنے انکو نہ مانا وہ بري ہوا' اور جسنے ناپسند کیا وہ محفوظ رہا' لیکن جسنے رضامندي ظاہر کي اور ..... کي وہ ہلاک ہوا -

سیکون امراء فتعرفون و تنکرون' فمن کرہ بري و من انکر سلم' و لکن من رضی و تابع هلک (رواہ مسلم و ابو داؤد)

عنقریب تم میں بعض ایسے حکام ہونگے' جن کي بعض باتیں اچھي اور بعض بري ہونگي' جو ان باتونکو مکروہ سمجھیگا وہ بري ہوگا' اور جو انکو نمانیگا وہ محفوظ رہیگا' لیکن جو ان باتوں کو پسند کریگا اور انکی متابعت کریگا وہ ہلاک ہوگا -

(الی الجهاد في سبیل اللہ !)

پس کیا جور و ظلم کی رضا کا اور باطل و منکر کي اطاعت کا ارادہ ہے ؟ نہیں تم مسلم ہو' اور مسلم دنیا میں صرف اسلیے آیا ہے تاکہ عالم کو ہر طرح کے ظلم و فساد اور عدوان و طغیان سے نجات دلائے' پس جسطرح کفار و مشرکین نے اپنے اعمال سیئہ اور مقاصد شنیعہ سے دنیا کو جور و ظلم سے بھر دیا ہے' اسي طرح تم بھی اوسے عدل و صداقت سے بھر دو - ہاں اے فرزندان ابراہیم ! اٹھو اور ان ہیکلوں کو جن میں سنگ مرمر کے انساني بت بستے ہیں توڑ ڈالو' اور اس صنم آباد کے " صنم کبیر " کو جسکو تمہارے باپ ابراہیم نے اسلیے چھوڑ دیا کہ وہ اپنے بندوں کو معبودان صغار کي تباہي کا افسانہ سنائیگے' سب سے پہلے توڑ ڈالو وہ انکي تباہي کا افسانہ بھي نہ سنا سکے - تم وضعف کا سوال نکرو کہ تم نہ تو پتھہ سے کمزور تر ہو' اور نہ وہ نمرود سے قوي تر

تقربوا الی اللہ ببغض اهل المعاصي' و القوهم بوجوہ مکفهرة' و التمسوا رضاء اللہ بسخطهم' و تقربوا الی اللہ بالتباعد منهم (رواہ ابن شاهین)

ظالموں سے عداوت رکھو تاکہ خدا کي محبت تمہیں نصیب ہو' ان کے ساتھہ تلخ روئي سے پیش آؤ' تا کہ خدا کي رضا تمہیں حاصل ہو' ان سے دور رہو تاکہ خدا سے نزدیکي اور اسکي درگاہ میں تقرب پاؤ ! !

میں بغض و نفرت اهل جور و ظلم کے مناظر میدانوں میں دیکھنا نہیں چاہتا بلکہ دلوں کے گوشوں میں' آبادیوں میں دیکھنے کا طالب نہیں ہوں بلکہ قلوب کے خلوتکدوں میں : و ذلک اضعف الایمان :

(اقسام جہاد)

میں تم سے فتنہ کا طالب نہیں کیونکہ فتنہ خداے اسلام کو محبوب نہیں ہے - میں تم سے صرف قول حق کي درخواست کرتا ہوں کہ یہي اعلی ترین میدان ..... ہے - میں تم سے صرف کلمۂ حق کا طالب ہوں کہ وہي افضل ترین جہاد ہے :

قال النبي صلعم : احب الجهاد الی اللہ کلمة حق یقال لامام جائر (رواہ احمد و الطبراني)

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں : خدا کے نزدیک سب سے محبوب جہاد وہ " کلمۂ حق " ہے جو کسي ظالم حاکم کے سامنے کہا جاے -

افضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر (احمد و ابن ماجة و الطبراني و البیهقي)

بہترین جہاد وہ " کلمۂ حق " ہے جو کسي ظالم سلطان کے روبرو کہا جاے -

ان من اعظم الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر (رواہ .....)

جہاد اکبر' کسي ظالم حکمراں کے آگے انصاف و عدل کي بات کہنا ہے !

یہ کیسي عالمگیر غلطی ہے کہ اسلام کے جہاد کو صرف جنگ و قتال هي میں محصور سمجھا جاتا ہے ؟ افسوس کہ غیروں کے ساتھہ تم بھي اسي غلطي میں مبتلا ہو' حالانکہ صحیح ترمذي اور سنن ابن ماجہ کي یہ تین حدیثیں جو اوپر گذر چکي ہیں' اس خیال کو یکسر غلط و باطل ثابت کرتي ہیں - وہ صاف صاف شہادت دیتي ہیں کہ جہاد مقدس صرف اس سعي اور جہد صالح کا نام ہے جو ایثار و جاں نثاري کے ساتھہ راہ حق و صداقت میں ظاہر ہو' اور اسکا سب سے بڑا میدان امر بالمعروف اور دعوۃ حق و عدل ہے - فرمایا کہ " افضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر " سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ ایک ظالم و انصاف دشمن پادشاہ اور ..... کے سامنے حق اور عدل کا بے خوف اظہار کیا جاے - اس سے ثابت ہوگیا کہ سچا مجاہد وہي راست باز انسان ہے جو انساني قوتوں کي ہیبت اور سطوت کے مقابلے میں کھڑا ہوجاے' اور خدا کي عدالت اور صداقت کي محبت اسپر اسدرجہ چھا جاے کہ وہ اسکے بندوں کي ہیبت کي کچھہ پروا نہ کرے !

یہي جذبۂ صداقت و حق پرستي ہے جسکو آج دنیا کي قومیں ..... ناموں سے پکارتي ہیں مگر اسلام نے اسکا نام جہاد رکھا اور ایک مومن و مسلم زندگي کا اسے اصلي شعار بتلایا - افسوس کہ خود مسلمانوں هي نے اس شعار کي توہین کي' اور خود اپنوں هي نے غیروں کي خاطر خدا و رسول کے اس پاک حکم کو مٹانا چاہا - لیکن وقت آگیا ہے کہ آج پھر اسلام اپنے ہر فرزند سے اس حکم کي تعمیل کا مطالبہ کرے' اور الحمد للہ کہ الہلال کو آغاز اشاعت سے اس اصل اساسي ملت اور اولین حکم اسلامي کے اعلان و ذکر کي توفیق دي گئي' اور اسکی دعوۃ کي تمام شاخوں کي بنیاد و اساس صرف یہي حکم جہاد فی سبیل اللہ ہے -

حضرات علماء کرام کا بڑا گروہ ابتدا سے ندوہ سے الگ رہا ہے' اور اب ان میں سے بہت سے بزرگوں کو اس سوء ظن میں مبتلا کیا گیا تھا کہ ندوہ کو الحاد اور بد دینی کا گھر بنانے کیلیے یہ سب کچھہ کیا جا رہا ہے اور وہ مختلف اسباب سے اسے جلد تسلیم کرلیتے تھے اور اونکی اعانت کیلیے طیار ہوجاتے تھے - ان اسباب سے اصلاحی تحریک ایک عجیب کشمکش میں تھی کہ اصل کام کی طرف متوجہ رہے یا غلط فہمیوں کے انسداد کیلیے ایک دفتر کھولے !

(الهلال اور تحریک اصلاح)

مجھے اوروں کے دلوں کی خبر نہیں' لیکن با ایں همه خود میرے دل کو تو کامل طمانیة تھی' اور الحمد لله که بغیر کسی تزلزل کے ابتک وہ طمانیة قائم ہے - میں اس تحریک میں جو کچھہ حصہ لے رہا تھا' اسکو کسی شخص یا جماعت کی طرفداری سے تعلق نہ تھا بلکہ صرف اپنے یقین اور بصیرت کے ماتحت جو کچھہ سچ دیکھتا تھا لکھتا تھا - غلط فہمیاں آج پھیلائی جاسکتی ہیں' اور نیتوں کو شک اور بدگمانی کی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے' مگر کل تک انہیں قائم رکھنے پر کوئی قادر نہیں اور خدا کا ہاتھہ سب سے زیادہ زبردست ہے - وہ جس طرح نیتوں کے کھوٹ کو فلاح نہیں دیتا' اسی طرح غلط فہمیوں اور بیجا شکوک کو بھی زندگی اور طاقت نہیں بخش سکتا - میرے لیے یہ یقین اور اعتقاد کافی ہے کہ اگر میں ندوہ کی اصلاح کی خواہش کسی فرد واحد کی حمایت یا کسی جماعت کی ذاتی عداوت کیلیے کررہا ہوں تو میری ہلاکت خود میرے کام کے اندر ہی سے پھوٹ نکلے گی' اور میری آواز کو کبھی سچی آوازوں کی سی عمر نصیب نہوگی - حضرة یوسف علیہ السلام نے امراة العزیز سے جو کچھہ کہا تھا' وہ ہمیشہ کیلیے دنیا کو بس کرتا ہے : انه لا یفلح الظالمون !

(عام جلسہ کا اعلان)

لیکن ان تمام کوششوں میں جو مسئلۂ اصلاح ندوہ کی تحریک میں ظاہر ہوئیں' سب سے زیادہ قابل ذکر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو ہے جسکا قیام خود بعض ارکان انتظامیۂ ندوہ کے مساعی حسنہ سے وجود میں آیا' اور جو گذشتہ دسمبر سے اسکے متعلق ارکان ندوہ و عام اہل الرائے اشخاص سے خط و کتابت کررہی تھی - اس انجمن نے اپنے اولین جلسہ ہی میں یہ تجویز منظور کی کہ معاملات ندوہ پر غور و فکر کرنے کیلیے کسی شہر میں ایک عام جلسہ طلب کیا جاے' اور ملک کے ہر حصے سے جو صدائیں غیر جانبدارانہ تحقیقات کیلیے اٹھہ رہی تھیں' وہ بھی بغیر اسکے ممکن نہ تھی کہ کسی ایسی جماعت کا کسی عام جلسہ میں عام راے سے انتخاب کیا جاے - پس ضرور تھا کہ کسی مرکزی اور غیر جانب دار مقام پر عام جلسہ طلب کیا جاتا -

(بزرگان دہلی)

موجودہ حالت میں مشکل ہے کہ اس خدمت عظیم و جلیل کا صحیح اندازہ کیا جاے جو بزرگان دہلی نے ۱۰ مئی کے جلسے کو منعقد کرکے مخلصانہ و بے غرضانہ دین و ملت کی انجام دی ہے' تاہم مجھے یقین ہے کہ اس کام کی عزت اور اصلی قدر و قیمت کے کامل اعتراف کیلیے ہمیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا' اور وہ زمانہ کچھہ زیادہ دور نہیں ہے جب اس کام کی غیر مشتبہ صداقت اور ناقابل انکار عزت ہر زندہ چشم و قلب کے سامنے ہوگی - انی لا اضیع عمل عامل منکم خدا کا وعدہ ہے : و کان وعدا مفعولا !

(مخالفت کا دوسرا طوفان)

اس جلسہ کے اعلان کے ساتھہ ہی غلط فہمیوں کی اشاعات کا ایک نیا طوفان اٹھا اور وہ تمام باتیں مجوزین جلسہ کے سر تھوپی گئیں جو انکے خواب و خیال میں بھی نہ تھیں - ظن و گمان کا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کا اظہار لیا جاے جنکی نسبت ظنون پیدا ہوے ہیں' مگر مخالفین جلسہ کیلیے یہ طریقہ بالکل بے سود تھا اور باوجود بار بار مقاصد انعقاد کے اعلان کے وہ ہر طرح کی غلط بیانیوں اور غلط فہمیوں سے کام لے رہے تھے - کبھی مشہور کیا گیا کہ یہ جلسہ طلباے دار العلوم کی اسٹرائک کی حمایت میں منعقد ہونے والا ہے - کبھی کہا گیا کہ اسکا مقصد صرف یہ ہے کہ مولانا شبلی کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا جاے - پھر اس پر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک ایسے کام کے متعلق جو علانیہ کھلے بندوں ہو رہا تھا اور جو عام دعوة تمام پبلک کو دے رہا تھا' کہا گیا کہ ایک راز دارانہ سازش ہے اور اس طرح پوری کوشش کی گئی کہ جلسہ کے متعلق انعقاد سے پہلے ہی پبلک اچھی طرح مخالفانہ راے قائم کرلے -

یہ تو عام مخالفانہ کوششوں کا حال تھا - لیکن خاص خاص کوششیں جو جلسہ کو ناکام رکھنے' تمام لوگوں میں طرح طرح کی اشاعات مہیجہ کے ذریعہ جوش پیدا کرنے' خود دہلی میں اسکی مخالفت کرانے' اور مقامی پارٹی فیلینگ سے فائدہ اٹھانے کیلیے کی گئیں' اگر انکو اجمال و ایجاز سے قلمبند کیا جاے تو بھی کئی صفحے صرف اسی سرگذشت میں صرف ہو جائیں - مثلاً ندوة العلما کے ان تنخواہدار سفیروں کے ذریعہ جنکو اسی اسی روپیہ تنخواہ صرف اسلیے دی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام یا مقاصد ندوہ کی اشاعت کریں' ایک ماہ پیشتر سے بھیجدیا گیا کہ اس جلسہ کی مخالفت و شکست کیلیے کوششیں کریں' اور اسطرح اشاعت اسلام کی خدمت انسے لی گئی !

یہ اور اسی طرح کی بہت سی باتیں ہیں جو علاوہ مخالفانہ تدابیر کے تذکرہ کے خود ندوہ کے متعلق بھی نہایت ضروری سوالات ہیں - لیکن چونکہ اصلاحی کمیٹی کے قائم ہونے کے بعد میں بالکل غیر ضروری سمجھتا ہوں کہ مزید بحث اخبارات میں کی جاے' اسلیے انہیں نظر انداز ہی کردینا بہتر ہے -

(انعقاد کے بعد)

پھر جب جلسہ منعقد ہوا تو خود اسکے اندر بھی جنگ جویانہ طیاریوں اور معرکہ آرایانہ سامانوں کے ساتھہ حضرات مخالفین شریک ہوے' اور سفراے ندوہ کی کوششوں' باقاعدہ مطبوعہ اعلان' اور مسلسل مراسلات و مکاتیب کے ذریعہ ایک بڑی جماعت مختلف اطراف سے مخالفت کیلیے جمع کی گئی اور وہ بھی جلسہ میں مستعدانہ شریک ہوی - ابتدا میں خبر دی گئی تھی کہ صرف ایک لکھنو ہی سے تین سو حضرات مخالفت کیلیے تشریف لا رہے ہیں مگر بعد کو معلوم ہوا کہ ساٹھہ ستر اشخاص وہانسے تشریف لاے تھے' اور انکے علاوہ ایک جماعت خود شہر کی' اور ایک بڑی جماعت دیگر مقامات کی بھی (جنکی نسبت مجھے یقین ہے کہ محض غلط فہمیوں سے متاثر ہوکر اس غرض میں انکی شریک ہوگئی تھی اور سمجھتی تھی کہ مولانا شبلی کو ناظم بنانے کی مخالفت کا مسئلہ درپیش ہے) شریک کار و معین مقصد تھی -

کارروائی کے شروع ہوتے ہی طیاریوں کا ظہور ہوا اور جلسے کو درہم برہم کرنے کیلیے ایک ہی مرتبہ پوری فوج نے حملہ کردیا :

پس اگر اس کام میں سچائی تھی تو ضرور تھا کہ توفیق الہی اسکے تمام کاموں کو خود اپنے ہاتھوں میں لے لیتی اور ایسے مستعد خادموں اور ہمہ تن وقف مزدوروں کا کوئی گروہ باہر سے بھیج دیتی ' جو کام کرنے والوں کے تمام بوجھہ کو خود بخود اپنے سر اٹھا لیتا ' اور جلسہ کو ایسدرجہ عظیم و رفیع بنا دیتا ' گویا مہینوں کی کوششوں کا نتیجہ ' اور بڑی بڑی جماعتوں کی سرگرمیوں کا حاصل ہے !

چنانچہ اس صداقت نواز قدوس نے جسکا دست نصرت صرف حق و راست بازی ہی کے لیے اٹھتا ہے ' خود بخود اسکا تمام سامان مہیا کردیا ' اور اُن لوگوں کو جو اپنی نیتوں میں مخالف لیکن اپنے کاموں میں سب سے بڑے جلسہ کے معین و مددگار تھے ' یکایک اسطرح آمادۂ کار کردیا کہ وہ اس جلسے کیلیے راتوں کو فکر و اضطراب میں جاگے ' اپنے دن کے کار و بار سعی و تدابیر میں معطل کر دیے ' اخبـاروں میں اعلانات شائع کرائے ' لوگوں کو شرکت کی مسسل دعوتیں دیں اور دورہ کرنے کیلیے خوش بیان واعظوں کو بھیج دیا جو گو اپنے خیال میں اس جلسہ کی مخالفت پھیلا رہے تھے مگر فی الحقیقۃ -- خدا تعالی اُنسے اس جلسے کی بہترین خدمت لے رہا تھا - قصۂ مختصر اسکی رونق و اظہار قوت کیلیے تمام وسائل مخالفت ایک ایک کر کے عمل میں لاے گئے ' تا ظلمت کی شدت سے روشنی کی قدر ' اور سیاہی کے تقابل سے سپیدی کی چمک زیادہ کھل کر نمایاں ہو ' اور اس طرح جلسہ میں امید سے زیادہ اجتماع ' توقع سے زیادہ فروغ ' اور اندازے سے زیادہ کامیابی کا خود بخود ظہور ہوجاے : فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیٔ و الیہ ترجعون !

(بصــائــر و عبــر !)

دنیا کا کوئی واقعہ ہو ' لیکن چاہیے کہ تمہارے سامنے ایک اعتقاد ہو ' جسکی صداقت اور راستی کو اس کارگاہ عمل کے ہر حادثے میں تلاش کرو اور اسکی کوئی حرکت ایسی نہو جسکے اندر اُس اعتقاد کی روشنی تمہیں نظر نہ آے - اگر ایسا نہیں ہے تو دنیا کا تماشا گاہ تمہارے لیے کچھہ مفید نہیں ' حالانکہ سیر و نظارہ کے علاوہ اسکے اندر اور بھی کچھہ ہونا چاہیے - نظر غفلت اور دیدۂ اعتبار میں یہی فرق ہے : وکاین من آیۃ فی السماوات والارض یمرون علیہا و ہم عنہا معرضون !

۱۰ - مئی کے جلسہ کی موافق مخالف روئدادیں روزانہ اخبارات میں چھپ گئی ہیں ' اور جبکہ پیش نظر مقصد حاصل ہوچکا ہے تو اب صرف سرگذشت مجلس کی جزئیات و روایات کی تنقیح اور جرح و تعدیل میں وقت ضائع کرنا بے سود ہے ' میں محض روئداد جلسہ کے لکھنے میں اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا - البتہ اپنی عادت اور اصول کے مطابق جو بصائر و عبر اس واقعہ میں دیکھہ رہا ہوں ' چاہتا ہوں کہ ان میں سے بعض حوالۂ قلم کروں : وذکر فان الذکر تنفع المومنین -

(الحـــق ! - یعلو ولا یعلی !)

الحمد للہ ' میں مثل ہر مومن و مسلم قلب کے اپنے تمام کاموں کیلیے ایک اعتقاد اپنے سامنے رکھتا ہوں - خواہ وہ جنگ و خونریزی کے آلام ہوں اور خواہ امن و عافیت کے اشغال ' خواہ ہندوستان کے باہر کے مصائب ہوں یا خود ہندوستان کے اندر کے حوادث و تغیرات ' خواہ وہ مسلمانوں کے تنزل کا ماتم ہو یا تدابیر عروج کے سقم و فساد کا قال و اقوال ' خواہ وہ سیاسی حقوق و آزادی کا پیچیدہ اعلان ہو یا ندوہ کے تعلیمی مسئلہ کی اصلاح کی مقدمہ اور شک آلود بحث '

غرضکہ اُن تمام مسائل و حوادث میں سے جو ملکی و جماعتی مقاصد سے تعلق رکھتے ہیں اور جو چھپے ہوے اوراق میں لکھے جاتے یا مجلسوں اور صحبتوں میں بیان کیے جاتے ہیں ' کوئی بھی واقعہ ہو ' میرے پاس انکے دیکھنے کیلیے صرف ایک ہی روشنی ہے - اور میری نظریں صرف اُسی میں سے ہوکے اُن تک پہنچ سکتی ہیں - یہی اعتقاد میری زندگی اور قیام کی وہ مستحکم چٹان ہے جسپر میں بیخوف کھڑا ہوں حالانکہ میرے ہر طرف موت اور ہلاکت کی خوفناک غاریں کھودی جاتی ہیں - اگر ایک لمحہ اور ایک دقیقہ کیلیے بھی اس اعتقاد کی روح مجھسے لیلی جاے تو میں ہلاک ہو جاوں کیونکہ کوئی جسم بغیر روح کے زندہ نہیں رہسکتا !

یہ اعتقاد کیا ہے ؟ یہ صداقت اور سچائی کی فتح مندی اور انجام کار کی کامیابی کا وہ قانون الہی ہے جسکی حکومت قوانین مادیہ سے زیادہ محکم اور جسکی طاقت آگ اور پانی کے خواص طبیعیہ سے بھی زیادہ غیر متزلزل ہے - جسکے وجود کو گو غفلت سرشت انسان بھول جاے ' مگر اسکی قوۃ نافذہ اپنے کاموں کو نہیں بھول سکتی ' اور جو گو ہر خدا پرست قلب کے سامنے موجود ہے کیونکہ اس راہ کی پہلی منزل یہی ہے ' مگر افسوس کہ خدا پرستی کے بہت کم گھر ایسے ہیں جنھوں نے اس روشنی کو صرف دیکھہ لینا ہی کافی نہ سمجھا ہو بلکہ اپنے اندر جگہ بھی دی ہو ' اور یہی وہ قانون ہے جسکا قرآن کریم نے بار بار " العاقبۃ للمتقین " کے جامع ترین جملے میں اعلان کیا ہے : و تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض و لا فسادا ' والعاقبۃ للمتقین !

میں نے ابتدا سے ہر واقعہ اور ہر حادثہ کو اسی اعتقاد کے ساتھہ دیکھا ہے ' اور اس وقت بھی میں دیکھتا ہوں تو ۱۰ - مئی کے جلسۂ دہلی کے اندر (اس اعتقاد کے ہزارہا تجارب گذشتۂ عالم کی طرح) ایک نیا تجربہ مجھے نظر آ رہا ہے -

(ہجوم مخالفت و حصار مخالفین)

ندوۃ العلما کی اصلاح کی تحریک کے شروع ہوتے ہی اسکی مخالفت مختلف جہتوں اور مختلف رشتوں سے شروع ہو گئی - سب سے پہلے تو موجودہ قابض گروہ نے مخالفت کی اور ایسا ہونا ناگزیر تھا - پھر بعض وہ لوگ ایک دوسری سمت سے نمایاں ہوے جنھیں ندوہ کی حیات و ممات سے تو چنداں دلچسپی نہ تھی لیکن اصلاح طلبی کی آواز کا اصولاً ان پر بھی اثر پڑتا تھا ' اور پہلے مخالف گروہ کیلیے یہ اعانت ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگئی - ان دو گروہوں کے علاوہ ایک گروہ اُن حضرات کا بھی اٹھہ کھڑا ہوا جس نے اس تحریک کو غلط فہمیوں اور بد گمانیوں کی نظر سے دیکھا ' اور یہ یقین کرکے کہ اسکے اندر انکی کسی مخالف ہستی کا فروغ پوشیدہ ہے ' اپنی پوری قوتیں وقف مخالفت و انکار کردیں - عام پبلک کو نہ تو ندوہ کے متعلق معلومات تھیں اور نہ تعلیم یافتہ طبقہ کو اس قسم کے مذہبی کاموں سے زیادہ دلچسپی رہی ہے ' اسلیے وہ اس مسئلہ کی اصلیت و حقیقت کے اندازہ داں نہ تھے اور بہت جلد غلط بیانیوں اور مخالف اظہارات سے متاثر ہوجاتے تھے - ان سب سے زیادہ یہ کہ مخالفین اصلاح نے غلط فہمیوں کی اشاعت میں بھی اپنی انتہائی قوت صرف کردی ' اور ایسی ایسی شدید غلط فہمیاں پھیلائی گئیں جنکا انسداد کسی ایسے با قاعدہ محکمہ سے بھی ممکن نہ تھا ' جو صرف ان روز روز کی غلط بیانیوں کی تغلیط کیلیے قائم کیا جاتا ' اور شب و روز صرف یہی ایک کام کرتا -

طــرابلس اور بلقان کے بعــد

[illegible]

خــلافة عليــه اور [illegible] قــريب

یورپ کي مقراض سیاست دولة عثمانیه کي تقسیم میں همیشه متحرک رهتي هے کو همیں اپني کوتاه نظري اور ظاهر بیني کي وجه سے بظاهر اس پر سکون و امهال کا پرده پڑا نظر آئے - طرابلس اور بلقان کے واقعات اس قدر قریب العهد هیں که ایک کمزور سے کمزور حافظه بهي انهیں نهیں بهولسکتا - خصوصاً جبکه مجاهدین صحراے لیبیا اور فریب خوردگان البانیا کے حملے اس وقت تک گذشته خونین واقعات کو یاد دلاتے رهتے هیں -

یه دونوں زخم ابهي غیر مندمل هیں - زخموں سے جسقدر خون بہ چکا هے اس قدر پاني بهي ابتک انکے دهونے میں نهیں بهایا گیا - مگر تاهم مسلمانوں کو که یکسر وقف زخم و جراحت هیں نئے زخموں کے لیے مستعد رهنا چاهیے جو علي الترتیب یکے بعد دیگرے دولة عثمانیه کے جسم نزار اور تمام عالم اسلامي کے ملهاے صد چاک پر لگنے والے هیں (لا قدر الله)

یعني مسئلۂ شام و عراق -

اخفاء مطامع اور اخذ تدابیر سریه انگلستان کی ایک مشهور مزیت هے - یعني اپني حریص آرزوؤں کو حیرت انگیز ضبط و تحمل سے چهپاے رکهنا اور پوشیده تدابیر میں جادوگروں کي سي قوت سے کام لینا - یه پیش نظر رکهنے کے بعد اب ذرا ایشیا کا نقشه سامنے رکهیے - اگر آپ میں کچهه بهي فراست و توسم هے تو خلیج فارس کے نئے [illegible] کو دیکهه کر پهچان لیجیگا که ان کا مقصد کیا هے ؟ البته یه یقیني هے که انگریزي مطامع کا اعلان اسوقت تک نهیں هوگا جب تک که (لا قدر الله) شام کا بهي وهي حشر نه هو جاے جو اسکے همسایه طرابلس کا هوچکا هے - اور جو صرف اسي لیے هوا تا که انگلستان کے لیے مسئلۂ مصر کو خصوصاً اور دیگر عثماني مسائل کو عموماً صاف اور بے خطر کر دیا جاے -

مگر شام کي قسمت نے تو اپنے نقاب کے بند ابهی سے کهولدیے هیں - گو نقاب ابهي بالکل نهیں اٹهي گئي تاهم پیشاني سے تو ضرور سرک گئي هے - شام میں احتلال فرانس (یعني قبضۂ غیر قانونی) کے [illegible] سامنے آ رهے هیں -

گذشته صدي کے وسط کا زمانه تها که بعض نالائق عثماني عهده داروں کي وجه سے فرانسیسي سیاست میں ایک حرکت پیدا هوئي جسکے نتایج اس وقت بالکل غیر معلوم تهے - کتني هي بربادیاں هیں جو اسي طرح کی لا علمي کے پرده میں آتي هیں ؟ لیکن فواد پاشا نے اپنی مشهور و معروف پالیسی یعني دول یورپ کي باهمی رقابت [illegible] سے فائده اٹها کے اس حرکت کو روکدینا چاها اور گو رکی نهیں لیکن سست ضرور هوگئي -

اسکے بعد هي شام کي تاریخ میں ایک نیا دور شروع هوا - وه نصراني مبشرین (مشنریز) کا جولانگاه بنگیا جو همیشه یورپ کے احتلال و تاخت و تاراج کا پیش خیمه هوتے هیں - [illegible] سلطنتوں کے مبشرین فوج در فوج شام میں پهیلگئے اور ایک قیامت خیز هنگامۂ فساد بپا کر دیا - گو اسکا نام اشاعت تعلیم اور تبلیغ مذهب رکها جاتا هے مگر در حقیقت وه موجوده عهد کي سب سے بڑي حمله اور فوج کا ایک بے امان کوچ هوتا هے - یورپ نے که ایک سچے موحد کي طرح صرف سیاست هي کا پرستار هے ان مذهبي کوششوں پر تحسین و آفرین کا غلغله بلند کرنے میں معاً ایک دوسرے سے مسابقت کي اور هر سلطنت کي طرف سے اپنے اپنے مشن کے لیے مدد و اعانت کا هاتهه بڑهگیا !

دمشق اور بیروت کے والیوں نے اپني آنکهوں سے ان مبشرین کو حشرات الارض یا وبائي امراض کے جراثیم کي طرح پهیلتے دیکها مگر پروا نه کي - وه سمجهے که جس هستي پر بهت سے کئے اونے لگے هیں وه انہیں سے کسي کو بهي نهیں ملتي - مگر نه سمجهے که اتحاد مقصد کبهی نه کبهی تمام باهمي اختلافات کو رفع کرکے رهیگا - کسی نے سچ کہا هے که دنیا میں اس شخص سے زیاده احمق کوئی نهیں جو اپني قوت کے بدلے دشمن کے ضعف پر بهروسه کرے -

سال پر سال گزرنے لگے - اس عرصے میں دول یورپ کي نظر طمع کي همت اور بڑهگئي اور اب دولت عثمانیه کے دوسرے حصوں کے لینے کا بهي خیال پیدا هوگیا - اسوقت محسوس هوا که اگر یهي باهمي رقابت [illegible] رهي تو کبهی بهي کامیابي نه هوگي اسلیے بہتر یهی هے که هر سلطنت اپنا اپنا داؤ مقرر کرلے اور اسمیں کوئي دوسرا رخنه انداز نه هو -

اب فرانس کے لیے میدان خالی تها -

فرانسیسي سرگرمي اندر هي اندر اپنا اثر پهیلاتي رهي اور گو دریا کي سطح پر سکون معلوم هوتا تها مگر اسکے قعر میں ایک شدید حرکت جاري تهي - اسي اثنا میں فرانس نے دعوا پیش کردیا که مذهبي سیادت کي وجه سے اسے مشرقي کیتهولک عیسائیوں کی حمایت کا حق حاصل هے جو شام میں آباد هیں - اگرچه یه دعوی کبهی بهی اسکي زبان سے آئرلینڈ کے متعلق نه نکلا جسکي زیاده تر آبادي سے اسے بعینه یهي رشته حاصل هے ' اور جو تیس سال سے انتظامي و اصلاحي خود مختاري کے لیے اپنا لهو اور پاني ایک کر رهی هے !

عرصے تک فرانس بظاهر اپنے اسي دعوے پر قائم رها ' لیکن اب وه اس منزل سے گذر چکا هے اور علانیه کهتا هے که اسکے غصب و احتلال کا وقت آ گیا - فرانس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجیه مسیو موصوف فرانس کي مجلس النواب (چیمبر آف ڈیپوٹیز) میں فرماتے هیں :

دیدیم زور بازوے نا آزمودہ را !

جس طریقہ سے جلسہ کو درہم برہم کرنے کي اس پانچ گھنٹے کے اندر متصل اور غیر منقطع کوشش کي گئي' اب میں کیونکر اسکا نقشہ لفظوں کے ذریعہ دکھلاؤں' کیونکہ ایسي کوئي نظیر اور مثال میرے سامنے نہیں ہے جسکي طرف حوالہ دیکر عہدہ برا ہوسکوں - حقیقۃ ... یہ ہے کہ اسکا اندازہ صرف وہی لوگ کرسکتے ہیں جو شریک مجلس تھے اور اب اسکے صحیح تذکرہ کیلیے کوئي قادر سے قادر قلم بھي کام نہیں دیسکتا - کسي مجلس اور صحبت میں اجتک شاید ہي کسي جماعت نے اپنے مخالفین کي ایسي ناگفتہ بہ مخالفانہ کوششوں کے ساتھہ اسدرجہ صبر و تحمل کیا ہوگا' جسکي حیرت انگیز اور یادگار نظیر عام طالبین ... نے عموماً اور بزرگان دھلي نے خصوصاً اس جلسے میں ۱۰ - مئي ... صبح کو پیش کي !

قاعدہ اور قانون ان بزرگوں کے نزدیک کوئي شے نہ تھی' مجالس و محافل کے اداب و قواعد نے گویا ۱۰ مئي کي دو پہر تک ان حضرات کو اپني تعمیل سے یکسر مستثنی کردیا تھا - کرسي صدارت کے حقوق اور مسلمہ اقتدار کا ان میں سے کسي بزرگ کو اعتراف نہ تھا - مجالس کے عام قواعد تقریر' تحریک و تجویز اور ترمیم و مخالفت کي قانوني ترتیب' موضوع تحریک و مبحث جاري کا سوال' بلکہ وہ تمام اداب و قواعد جو دنیا بھر میں مجلسوں اور انجمنوں میں عام طور پر تسلیم کیے جاتے ہیں' اسطرح حرف مہمل ہوگئے تھے کہ انکے یاد دلانے کي کوشش کرنا جنون اور حماقت کا مرادف تھا - صرف ایک ہي خواہش اور ایک ہي ارادہ تھا جسکے لیے پوري جماعت امادۂ پیکار تھي - یعني یا تو جلسے کو خود ہي بغیر کسي نتیجہ کے حاصل کیے ملتوي کردو' یا تم نہیں کرتے تو ہم درہم برہم کردینگے !

غرضکہ انسانوں کا کوئي گروہ فریقانہ ضد اور جوش مخالفت و تعاند میں اگر جو کچھہ کرسکتا ہے' وہ سب کچھہ پوري ہوشیاري اور کامل سرگرمي سے کیا گیا' اور اس طرح جلسہ کو نامراد رکھنے اور کسي نتیجہ تک پہنچنے میں ناکام بنانے کیلیے تمام انفرادي و جماعتي حربے ایک ایک کرکے استعمال کیے گئے !

(العاقبۃ للمتقین !)

لیکن تاہم جو حضرات ایسا کر رہے تھے' وہ اپني ہوشیاري اور دانائي کے زعم میں یہ بھول گئے تھے - کہ انساني تدابیر و مساعي کي دنیا سے بھي بالا تر ایک عالم ہے' جسکے فیصلے اٹل اور جسکے حکم کا کوئي مرافعہ نہیں - وہ خدا جو نیتوں کا عالم اور دلوں کے اندر کے سرائر و خفایا کو دیکھنے والا ہے' یقیناً اسکي بھی قدرت رکھتا ہے کہ نااہل کي کوششوں کو باوجود ہر طرح کے اسباب و وسائل کے شکست دے' اور صادق نیتوں اور مخلص ارادوں کو باوجود ہجوم ... و حصار مخالفین' ناکامي کي رسوائي سے بچالے -

مخالفین کي تمام کوششوں کا ماحصل یہ تھا کہ یا تو یہ جلسہ منعقد ہي نہو' اور ہو تو قبل اسکے کہ کسي نتیجہ تک پہونچے درہم برہم کردیا جاے؛ لیکن برخلاف اسکے جلسہ عظیم الشان غیر متوقع اجتماع' اور ایک کھلي اور ناقابل انکار اجماعي و نیابتي حیثیت سے منعقد ہوا' اور جس مقصد کو حاصل کرنا چاہتا تھا' اسے عام اتفاق کے ساتھہ حاصل کیا !

پس درحقیقت یہ واقعہ سچي کوششوں اور صادق نیتوں کي کامیابي کا ایک تازہ ترین تجربہ ہے' اور کام کرنے والوں کیلیے اسمیں بڑي ہي قیمتي بصیرۃ و عبرت پوشیدہ ہے - یہ جلسہ ہمارے لیے ایک یادگار سبق ہے اس امر کا' کہ کامیابي کا اصلي میدان انسان سے باہر نہیں بلکہ خود اسکے اندر ہے' اور نیت کي صداقت ہي وہ اصلي قوت ہے جسکي طاقت تمام مادي اسباب و وسائل سے بالا تر ہے - اگر تمہارے دل کے عزائم کے اندر سچائي کا ایک ذرہ بھي موجود ہے' تو یقین کرو کہ باہر کي کوئي انساني قوت اسے شکست نہیں دیسکتي -

(کامیابي کا اصلي راز)

میں نے کہا کہ یہ واقعہ سچي کوششوں اور صادق نیتوں کي کامیابي کا ایک تازہ ترین تجربہ ہے' مگر یہاں "سچي کوششوں اور صادق نیتوں" سے میرا مقصود اصلي کن لوگوں کي کوششیں ہیں ؟ ضروري ہے کہ میں اسے صاف کردوں - درحقیقت اس سے مقصود نہ تو محض الہلال کي تحریریں ہیں اور نہ دیگر اصلاح طلب حلقوں کي صدائیں' بلکہ خاص طور پر وہ بزرگان دھلي اور ارکان انجمن اصلاح ندوہ لکھنو مقصود ہیں جنکي کوششوں سے یہ جلسہ منعقد ہوا -

دھلي کے بزرگوں نے اور علی الخصوص جناب حاذق الملک نے اس کام میں جن نیتوں کے ساتھہ حصہ لیا' فی الحقیقۃ ... وہ ہر طرح کي آلودگیوں اور بدگمانیوں سے پاک تھیں - ندوہ کے مناقشات میں کسي ذاتي تعلق یا شخصي اغراض کا انکي نسبت گمان بھي نہیں کیا جاسکتا' اور انہیں آجتک سواے براے نام رکن انتظامي ہونے یا ندوۃ العلما کے ایک جلسۂ عام کے صدر ہونے کے اور کوئي تعلق ندوہ کي پارٹیوں سے نہیں رہا ہے -

بلا شبہہ بہت سے لوگ ہیں جو بہت سے ہنگامہ آرا کام اسلیے بھي کرتے ہیں تاکہ انکي شہرت و ناموري ہو' لیکن اول تو حاذق الملک اس جنس کے چنداں شائق نہیں ہوسکتے جو پہلے سے بھي انکے پاس بکثرت موجود ہے - ثانیاً یہ جلسہ ان کاموں میں سے بھي نہ تھا جو آجکل میدان شہرت و وسیلۂ نام آوري سمجھے جاتے ہیں - پھر سب سے زیادہ یہ کہ حصول شہرت کیلیے قبول عام اور ہر دل عزیزي اولین شے ہے' مگر اس معاملہ میں پڑکر ایک گروہ کو بیٹھے بٹھاے اپنا مخالف بنانا اور اسکے طرح طرح کے حملوں کا آماجگاہ بننا تھا -

پس درحقیقۃ ... قوم و ملت کا سچا درد اور ایک مفید دیني و تعلیمي کام کي بربادي کا غم ہي وہ چیز تھي' جسنے انکو اور دیگر بزرگوں کو ان تمام مشکلات و محن کے برداشت کرنے پر آمادہ کیا' اور (بعض حضرات کي زبان میں) الہلال کي تحریک خواہ کتني ہي ناپاک اور مفسدانہ ہو' لیکن خدا ایسے بے غرض لوگوں کي مخلصانہ سعي کو تو کبھي بھي ناکام و خجل نہیں کرسکتا تھا !!

جلسے کے انعقاد نے نصف سے زیادہ غلط فہمیوں کو ملیا میٹ کردیا' اور جو کچھہ باقي ہیں انکي عمر بھي زیادہ نہیں - نہ تو جلسہ نے اسٹرالک کي مدح میں گیت گاے' نہ مولانا شبلي کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا' اور نہ ارکان ندوہ کو گالیاں دیں - اس نے صرف اصلاح کي وہ خواہش کي' جسکا خود حکام ندوہ کو اعتراف ہے - پس ہم کو یقین کرنا چاہیے کہ جن بزرگوں نے دھلي میں یہ عظیم الشان خدمت انجام دیکے اس کام کو ایک عملي سرحد تک پہنچایا ہے' انکے کام کي پوري عظمت عنقریب دنیا دیکھہ لیگی -

تاخت و تاراج کررهے هيں مگر اهوں نے اپني آنکهيں اسطرح بند کرليں گويا ان خونريزيوں کا وجود هي نہيں هے يا جو کچهه هو رها هے وہ عثماني غير عثمانيوں کے ساتهه کررهے هيں !

قدرتاً اسکا نتيجه يه هوا که فرانس کی رگ سياست ميں جنبش هولي - قبل اسکے که وہ مراکش کا لقمۂ گلوگير نگل چکے' شام ميں مستعمرانه کوششوں کے از سر نو شروع کرنے کا پهر شوق پيدا هوگيا - اس کے دوسرے حليف يعني اطاليا کا بحيرہ ايجين کے بارہ خزانوں پر قبضه اور اپني سلطنت کي توسيع ميں شبانه روز سرگرم کوششيں سمند شرق کيليے تازيانه هوگئيں' اور بالاخر فرانس کي سرگرمي ميں غير معمولي اضافه هوگيا - پس اگر هم نے اس چشمۂ فساد کا دهانه پہلے هي بند کرديا هوتا يعني جرمني کي مستعمرانه کارروائيوں' اور جرمن يهوديوں کے تاخت وتاراج کے ساتهه تسامح و چشم پوشي نه کي هوتي' تو اغلباً اسقدر جلد يه روز بد نه ديکهنا پڑتا !

يه تو هماري سياست خارجي کي ايک فاحش و شديد غلطي تهي' مگر هم نے اس سے بهي شديد تر غلطي کی جو اگر نه کي هوتي تو اس غلطي کا تدارک ممکن هوتا -

يه هماري سياست داخلي کي غلطي هے - عثمانی حکام نے اپنے فرائض کے انجام دينے ميں هميشه تغافل کيا - انهوں نے کبهي کوشش نه کي که ملک ميں بتدريج اصلاح هو اور باشندے خود بهي فائده اٹهائيں اور حکومت کو بهي پہنچائيں' نيز دوسري طرف انکا تعلق دولت عثمانيه سے بهي استوار و مستحکم هو - يہي وہ اصلي کوتاه عملي هے جس کے سہارے پر فرانس کے وزير اعظم کو يه کہنے کا موقع ملا :

" فرانس شام ميں اشاعت تعليم کے ليے اٹهه کهڑا هو - خصوصاً اسليے که وہ يه چاهتا تها که شام سے ان هجرت کرنے والوں کے سيلاب کو روکے جو وهاں کے باشندے هيں اور جو هميشه فرانس کے زير حمايت رهينگے "

سچ يه هے که فرانس کو کيوں نه ادعاء حمايت هو جب که حالت يه هو که برازيل (جنوب امريکا) ميں ۵ سو شاميوں کو منٹ منٹ پر حملے کا خطرہ هو - وہ اپني سلطنت سے خواستگار هوں که انکي حمايت و اعانت کيليے قسطنطنيه ميں معتمد برازيل سے گفتگو کرکے انکي جان و مال کي حفاظت کا انتظام کرايا جاے مگر انکي يه درخواست حمايت و اعانت ناکام هو - اسکے بعد وہ بعالم يأس و قنوط پيرس ميں عثماني ايوان تجارت کو لکهيں که حکومت فرانس سے کهو که مذهبي رشته کے نام پر هماري دستگيري کرے' اور هميں اس مصيبت سے نجات دے - اس پر فرانسيسي حکومت فوراً مستعد هو جاے' اور موسيو دومرچ اپنے سفير ريو ڈي جانيرو کو لکهکر انکي جان و مال کي حفاظت کا انتظام کراديں !!

اسکے ساتهه ان ادبي اور سياسي اشارات کو بهي ملا ليجيے جو شام ميں فرانس کے بحري اور هوائي جهازوں کي آمد اور انکے ليے عظيم الشان تزک و احتشام اور جوش و خروش کے ساتهه جلسوں کی زبان حال بيان کر رهي هے -

تيار آفندي ممبر مجلس اعيان عثماني نے اخبار جون ترک کو لکها هے که هماري غفلت اور فرانس کي فرصت شناسي کي يه حالت هے که جب کبهي هماري طرف سے شاميوں کي حمايت ميں ذرا بهي کوتاهي هوتي هے تو وہ فوراً انکي مدد کے ليے مستعد هوجاتا هے' اور وہ سب کچهه کرديتا هے جو در اصل همارا فرض هوتا هے - اسکا لازمي نتيجه يه هے که اهل شام کے تعلقات فرانس کے ساتهه قوي اور همارے ساتهه کمزور هو رهے هيں -

مسئلۂ شام کا حقيقي راز اس واقعه ميں هے که شام کي اصلي آبادي عيسائي اقوام کي هے اور وہ پچاس برس سے برابر خفيه سازشوں اور ريشه دوانيوں ميں مشغول هے - وہ گو اپنے تئيں عثماني کہتے هيں اور دولۃ عثمانيه کے تعلق کو هميشه بڑي بڑي قسموں اور حلفوں کے ذريعه ظاهر کرتے رهتے هيں' ليکن عثماني حکومت ميں مسيحيت کا زهريلا سانپ اسدرجه خطرناک هے که اسے دوده پلانا کبهي بهي مفيد نہيں هوسکتا' اور وہ گو آستيں کے اندر رهتا هے ليکن اسکے ڈسنے کي جگه دل کے اوپر هے - فرانس کو ابتدا هي سے موقعه ملگيا که شامي عيسائيوں کي غدارانه امنگوں کو اپني جانب مائل کرلے - عيسائيوں اور فرقۂ دروز کي باهمي خونريزيوں نے بہت جلد اسکے مواقع بهم پہنچا ديے' اور شام ميں فرانس کا سياسي اقتدار قائم هوگيا - اب وهاں کي تمام مسيحي آبادي اس وقت کا نهايت بيقراري سے انتظار کر رهي هے جب وہ اسلامي خلافۃ کي اطاعت سے آزاد هو جائيگي' اور فرانس نے اسے يه فريب ديديا هے که اندروني خود مختاري کے نام سے تحريک شروع کرکے فرانس کي اعانت سے فائده اٹها سکتي هے :

قسطنطنيه کا جديد دار الصنائع

دولت عليه کے جديد علمي اعمال ميں سے فنون نفيسه کے دار الصنائع (فائن آرٹس گيلري) کي يه خوبصورت عمارت هے جسکے دو مختلف حصونکے عکس آجکي اشاعت ميں شائع کيے جاتے هيں - اس ميں وہ تمام بيش بها صنائع جمع کي گئي هيں جو دولت عليه کے ممالک گذشته و حال سے تعلق رکهتيں هيں -

البته اگر دولت عثمانيه کو اندروني اعمال کي فرصت ملتي اور سب سے زياده يه که کاردان اور صادق النية اشخاص هاتهه آتے تو وہ نهايت آساني سے ان مواقع کو نابود کر ديتے جو مسيحي رعايا کو شور و شر کے بہانے بهم پہنچا ديتے هيں - ايکي شکايتيں هميشه پيدا هوئيں اور انکے ليے بظاهر مسکين شامي کو فرانسيسي قنصل کا دروازہ کهٹکهٹانا پڑا - نتيجه يه نکلا که فرانس کا سياسي اثر علانيه کام کرنے لگا اور اب وہ اپنے مقاصد کي تکميل کيليے زياده صبر کرتا نظر نہيں آتا !

آہ وہ فرصت زريں اور مهلت عظيم جو سلطان عبد الحميد نے محض اپني [illegible] کي حفاظت و بقا ميں ضائع کردي ! ورنه ايک قرن کامل کا زمانه ان تمام مفاسد کي اصلاح کيليے کافي سے بهي زياده فرصت تهي !

" شام میں فرانس اپنے اثر کے پهیلانے ' اس اثر سے پیدا هونے والے حقوق ' ان حقوق کی پیدا کي هوئي قوت ' اور اشاعت تعلیم و تمدن کے ذریعه اپنے اثر کي تائید و تقویت میں برابر سرگرم سعی کر رها ہے - وہ ان تمام مختلف مشنوں میں فرق نہیں کریگا جو مشرق میں فرانسیسی تہذیب کي اشاعت کے لیے جالینگے - ان کي حفاظت و حمایت همیشه اپنے مال اور اثر سے کریگا " -

اس سے پہلے بیروت کے فرانسیسي قونصل موسیو کوجه نے جو کچهه کہا ہے ' وہ بهی سن لیجیے - گذشته ماہ فروري میں لبنان کا بطریق مارونی مغرب اقصی جا رها تها کیونکه اسوقت فرانس کو شام سے زیادہ مغرب اقصی میں اسکي ضرورت تهي - اسکے وداعي جلسه میں فرانسیسي قونصل نے بهي تقریر کي - اثناء تقریر میں اصلاح لبنان کے لیے بطریق مذکور کي خدمات جلیله و مساعی مشکورہ کا ذکر کرتے هوے کہا :

" فرانس کا ممثل (وکیل) شام سے مغرب اقصی جا رها ہے ' مگر وہ ایک آدمی ہے جو جاتا ہے - اسکی جگه کوئی دوسرا آدمي
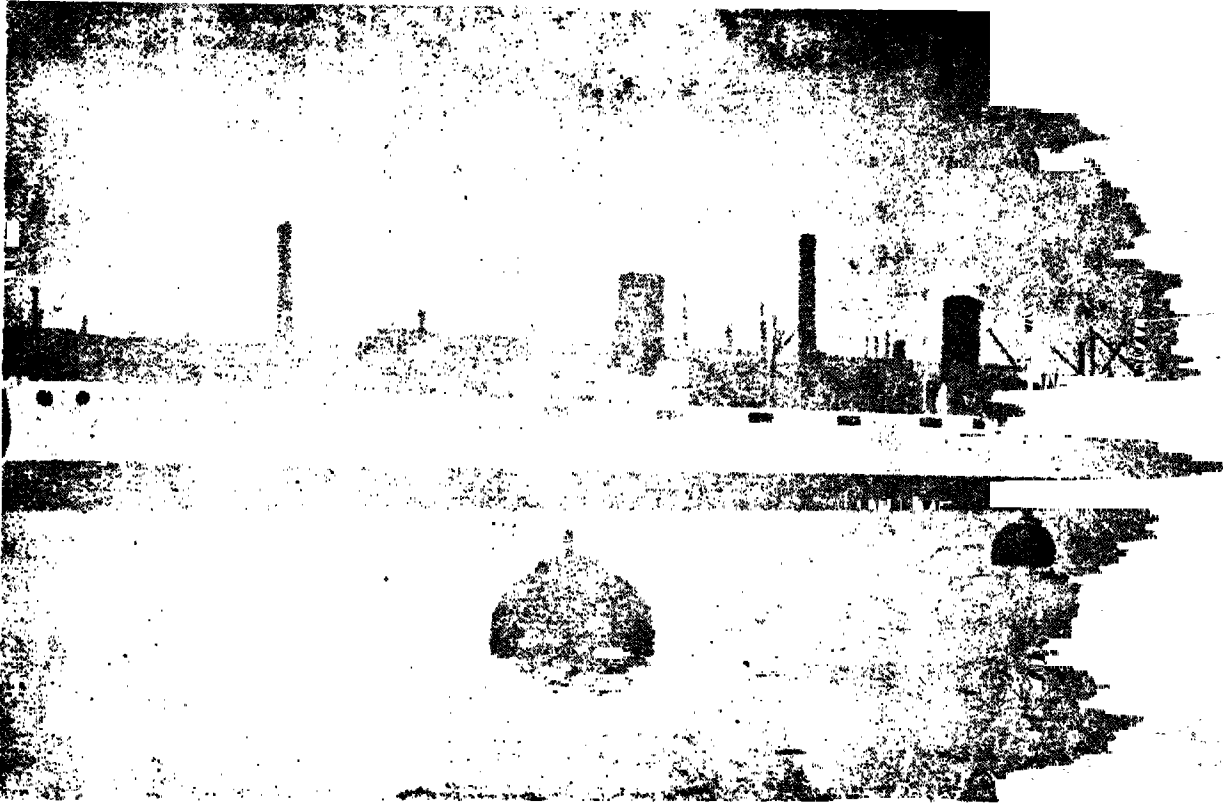
دولۃ علیه کا تیسرا آهن پوش جهاز " سلطان عثمان " جو موجودہ عهد کا بهترین آهن پوش ہے -

آجائیگا - فرانس کی پالیسی نه بدلی ہے اور نه بدلیگی - قونصل آتے هیں اور چلے جاتے هیں مگر ان کے جانے سے قنصل خانے میں تغیر نہیں هوتا - وہ حسب دستور باقی رهتا ہے - میں جو کچهه کہه رها هوں اس کو باور کیجیے اور کوشش کیجیے کہ یہ جدائي همارے لیے زیادہ شاق نه هو "

یه چند اقوال جو بطور نمونے کے آپنے پڑھے کسی اخبار کے ایڈیٹر ' یا اسکے مقامي مراسله نگار ' یا کسی چند روزہ قیام کے خیالات نہیں هیں ' بلکه ان لوگوں کے خیالات هیں جو اپنے ساتهه " گرانی " و ذمه داري کا وزن اور حکومت کي تمثیل و ترجماني کی اهمیت رکهتے هیں - کیا اسکے بعد بهی کسی کو شک ہے که فرانس شام کے مسئله کو اب زیادہ توقف میں نہیں رکهنا چاهتا ؟

جیسا کہ هم پہلے کہچکے هیں ' اب تک دولۃ علیه کے ارباب سیاست کا اسلحۂ وحید دول کي سیاسي رقابت اور اختلاف مصالح تها - یهي وہ سپر تهي جس پر انهوں نے یورپ کے حملوں کو روکا - اس بات پر هم انہیں ملامت نه کرتے اگر انهوں نے اس فرصت مغتنم کو ملک کي اصلاح و ترقي ' باشندوں کے جلب قلوب ' اور اغیار کي تدبیرونکي شکست میں بهي صرف کیا هوتا ' اور آج باشندے بجاے اسکے که اپنے درمان و چارہ گري کے لیے اجانب و اغیار کے پاس جانے کا بہانه نکالیں ' خود همارے هي پاس آتے - لیکن افسوس که ان کوتاہ نظر و ناعاقبت اندیشوں نے اس سیاسي رقابت پر اسقدر اعتماد کیا که وہ اس اصل تدبیر سے بالکل غافل هو رہے جس کے بعد اغیار کو اس سرسبز و شاداب حصه ملک کی طرف نظر اٹهاکے دیکهنے کي بهی جرأت نه هوتي !

یه سپر جس پر هم نے همیشه اعتماد کیا اور جسکو اپنے بقاء و حیات کا دار و مدار قرار دیا ' اس کا وجود اب کہاں تک ہے ؟ اور وہ آیندہ کس حد تک همارے لیے مفید هوسکتي ہے ؟ اس کا اندازہ ان فقروں سے هوگا جو موجودہ یورپ کا سب سے بڑا ساحر سیاست " یعني سر ایڈورڈ گرے مارچ کے اول هفته کے اجتماع پارلیمنٹ میں کہه چکا ہے :

" فرانسیسي اخبارات یه افواہ اڑا رہے هیں که شام میں انگریزي دائرۂ اثر کے پیدا کرنے میں بعض انگریزی افسروں کا هاتهه ہے - لیکن اصل واقعه وهي ہے جس کا اعلان میں اس سے پہلے کرچکا هوں - میں نے نہایت سختي کے ساتهه اس قسم کي ان تمام افواهوں کي تغلیط کي تهي جو هماري طرف منسوب کیجاتی هیں - هم جانتے هیں که شام میں فرانس کے اقتصادي مصالح کیا هیں ؟ خصوصاً اسلیے که اسکي ریل وهاں موجود ہے - اسي لیے هم هر ایسي کوشش کو جسکا مقصد شام میں انگریزي دائرۂ اثر کا پیدا کرنا هو ' ان تعلقات دوستانه کے خلاف سمجهتے هیں جو هم میں اور فرانس میں قائم هیں " -

اسکا صاف مطلب یه ہے که مسئلۂ شام میں انگلستان فرانس کا ساتهه دیچکا ہے اور اسکي حمایت کا فیصله کرچکا ہے -

هماري راے میں آج شام کي جو حالت ہے (جس پر هر فرزند توحید کی آنکهیں اشک فشاں اور زبان حسرت سنج هوگي) وہ یقیناً دولۃ عثمانیه کي داخلي اور خارجي سیاست کي متعدد و مشترکه غفلتوں کا نتیجه ہے - حکومت نے فلسطین میں جرمني کي مستعمارانه (۱) سرگرمیوں کے ساتهه غفلت کي اور حکام نے دیکها - جرمني کے یهودي فلسطین کے عثماني عیسائیوں اور مسلمانوں کو

[۱] نو آبادي کو عربی میں مستعمر کہتے هیں -

آثـــار مـصـر

اجپتیـــا لـــوجي

" ابرالهول " کي تمهيد ميں هم نے لکها تها که چند سلسله وار نمبروں ميں هم مصر کے ان عجيب و نادره روزگار اثار پر ايک نظر عام ڈالنا چاهتے هيں' جنکي کشش شائقين آثار کو اکناف و اطراف عالم سے کهينچ کر قاهره لاتي هے - ابرالهول اس سلسله کي پهلي کڑي تهي -

آجکے نمبر ميں پانچ مجسموں کي تصويريں شائع کي جاتي هيں - يه تمام تصاوير مصر کے عجائب خانه ميں موجود هيں جسکو يورپ متفقه طور پر علم آثار مصر کي بهترين تعليمگاه تسليم کرتا هے -

ان ميں پهلي تصوير ايک نگے منارے کي هے جسکي چوٹي حال ميں نکلي هے - دوسري شاه امنيوفس ثالث کي هے - اسکے باپ کا نام ترتوميس رابع هے - اميذوفس کے حالات ايک محل کي شکسته ديواروں پر کندہ ملے هيں - ان حالات کے ديکهنے سے معلوم هوتا هے که امينوفس فراعنه مصر کے اٹهارويں خاندان کا ايک جليل القدر' اولوالعزم' اور نام آور تاجدار تها -

انهيں کتبوں ميں لکها هے که امينوفس کے پيدا هونے سے پہلے مصر کے سب سے بڑے کاهن نے اسکي ماں کو بشارت دي تهي که تيرے يهاں ايک لڑکا پيدا هوگا - اور جب امنيوفس پيدا هوا تو اس نے مکرر پيشينگوئی کي که يه اقبالمند و فرخنده انجام هوگا - اسکي قلمرو اتني وسيع هوگي که آج تک کسي کي نهيں هوئي - وه سارے عالم کا مالک هوگا -

سنه ۱۳۰۹ قبل مسيح ميں امنيوفس نے عنان حکومت هاتهه ميں لي اور درحقيقت وه ايک جليل القدر' اولو العزم' اور وسيع الممالک باد شاه هوا - اس نے بهت سے مقامات خصوصاً نوبه اور سوڈان پر فوجکشي کي اور فتحياب و فيروز مند واپس آيا - ساز و سامان دنيوي اور قوت و شوکت مادي کے گهمنڈ ميں هميشه انسان نے يه بهلا ديا هے که اسکي حقيقت کيا هے اور جب کبهي اسے عظمت و بزرگي نصيب هوئي هے تو اس نے عبد سے معبود بننے کي کوشش کي هے -

امنيوفس اپني عظمت و شوکت کے غرور ميں اسدرجه بد دماغ هوگيا که اپنےتئيں انسانيت سے ايک ارفع و اعلى هستي سمجهنےلگا اور اپنا لقب روس (آفتاب ربيع) اور شاه چار دانگ عالم رکها -

[بقيه مضمون صفحه ۲۰ کا]

الهـلال :

اگر معاصر موصوف کي روايت صحيح هے تو اس خطرناک بے خبري پر جسقدر افسوس کيا جاے کم هے - ليکن پچهلے دنوں بعض عثماني جرائد ميں صرف انگريزي کمپني کي اس خواهش کا ذکر کيا گيا تها نيز بوثوق لکها تها که دولت عثمانيه نے بالکل نا منظور کرديا - خدا نه کرے که اسکے بعد يه واقعه ظهور ميں آيا هو -

شاه ايمي نم ثالث فرعون مصر کے منارے کي چوٹي جو عجائب خانه مصر ميں موجود هے

امينوفس کي جلالت و عظمت فتوحات ملکي تک محدود نه تهي بلکه اسکي زندگي کے بعض اور معير المعقول اعمال کا اثر بهي اسميں شريک تها - چنانچه اس نے ايک بت ايسا بنوايا تها جس سے طلوع آفتاب کے وقت آواز نکلتي تهي -

اس اجمال کي تفصيل يه هے که امينوفس نے رود نيل کے بائيں جانب ايک عبادت خانه بنوايا جسميں بهت سے بت تهے اور ايک خوداسکا بهي تها - يه بت ايسے پتهر سے تراش کے بنايا گيا تها جسکي طبيعي خاصيت يه تهي که شبنم کے بعد جب اس پر آفتاب کي شعاعيں پڑتي تهيں تو اس ميں آواز پيدا هوجاتي تهي -

عرصه هوا که يه مندر برباد هوگيا - صرف دو بت باقي رهگئے تهے - ان ميں سے ايک تو سنه ۵۹۵ ه کے زلزله نے ضائع کرديا - اور دوسرا خود بخود گرکے ٹکرے ٹکرے هوگيا -

اسوقت جو تصوير آپکے پيش نظر هے' وه انهيں دو بتوں ميں سے ايک کي هے - انميں دهنے طرف امينوفس کي بيوي بيٹهي هے اور بائيں طرف خود امينوفس بيٹها هے - جن چبوتروں پر دونوں بيٹهے هيں انکے دونوں کناروں اور وسط ميں اسکي تينوں لڑکيوں کي بهي تصوير تهي - سنه ۱۹۰۶ اور ۸ - کے درميان ميں يه گروپ بالکل ٹکڑے ٹکڑے ملا تها جسکو ماهرين آثار نے جمع کرکے پهر اصلي شکل ميں کهڑا کرديا اور جو حصے ضائع هوگئے تهے وه از سرنو تراش کے لگاديے -

دوسري تصوير رعمسيس ثاني کي هے جسکے متعلق يقين کيا جاتا هے که بني اسرائيل کا ابتدائي عهد اسي کے عهد ظلم و استبداد ميں بسر هوا تها - چونکه اس کے مفصل حالات جلد سوم نمبر ۱۰ - ۱۱ ميں نکلچکے هيں اسليے تفصيل کي ضرورت نهيں -

ديرالبحاري (مصر) ميں دو مجسمے ملے تهے' ان ميں سے ايک اميهيٹو کا هے جو هيپو کا لڑکا تها اور دوسرا مرقع دو مقدس بهيڑوں کے سروں کا هے جو فراعنۀ مصر کي پرستشگاهوں ميں قربان کيے جاتے تهے -

اس مرقع کي آخري تصوير ايک گاے هے - يه بهي ديرالبحاري ميں ملي تهي - در اصل يه مصر کي ايک ديوي هے جو گاے کي شکل ميں هے - اس ديوي کا نام هيتر تها -

يه مجسمه جو اپني کمال صناعي و رنگ سازي کي وجه سے ايک زنده وجود معلوم هوتا هے' ايک قبه نما گنبد ميں نصب هے - اس گاے کے تمام جسم پر هلکا هلکا زرد رنگ اور دونوں پهلوؤں پر سرخ رنگ لگايا گيا هے - اسکے علاوه جسم پر گل بهي هيں جنکي شکل لونگ کي سي هے - سر کے نيچے بادشاه کي تصوير هے - گاے پر امنيفس ثاني لکها هے -

(ملاحظـات)

ان آثار کے شائع کرنے سے همارا مقصود صرف مصر کے بعض آثار عتيقه کي نسبت سرسري معلومات فراهم کرنا هي نهيں هے بلکه بعض اهم مقاصد بهي پيش نظر هيں:

(۱) قرآن کريم کا طرز تعليم و ارشاد همارے عقيدے ميں يه هے که وه هر مقصود کيليے پہلے ايک اصول پيش کرتا هے اور پهر اسکے

فلسطین

فلسطین میں دول یورپ کی مستعمارانہ کوششوں کی باہمی کھاکش ایک تفصیل طلب داستان ہے جسکو آئندہ نمبروں میں ہم پورے شرح بسط سے لکھیں گے:-

سلانیک سے "الاستقلال الاسرائیلی" نامی یہودیوں کا ایک پرچہ نکلتا ہے - اس نے "روس" نامی اخبار کے مراسلہ نگار بیت المقدس کا خط نقل کیا ہے جسمیں نہایت تفصیل کے ساتھہ فلسطین میں روسی اثر پر بحث کی گئی ہے - اس خط کے آخر میں لکھا ہے کہ روسی قونصل کے ترجمان موسیو سلومیاک نے اس مراسلہ نگار سے کہا:

"حکومت روس کو چاہیے کہ استعمار فلسطین میں روسی یہودیوں کی ہر طرح معاونت و حوصلہ افزائی کرے' کیونکہ اسکے ذریعہ ہم جرمنی کے سیلاب اثر کو روک سکیں گے"

ہماری بد ... اور درماندگی کا اصلی منظر یہ ہے کہ اپنے گھر میں بھی ذلیل و رسوا ہیں - وہ جو ہمارے محکوم ہیں اور خدا نے ہمیشہ کے لیے انکی پیشانی پر ذلت و ... کا داغ لگا دیا ہے' آج ہمیں خود ہمارے گھر کے اندر ذلیل و رسوا کر رہے ہیں!

... یافتہ کے ایک نوجوان تعلیم یافتہ نے ایک مفصل تار باب عالی کو بھیجا ہے' جسمیں وہ لکھتا ہے:

"صیہونی یہودیوں نے' جنکی دولت عثمانیہ کے اندر ایک چھوٹی سی ریاست ہے' تل ابیب کی نو آبادی کے اندر ایک قید خانہ بنایا ہے - اسمیں وہ ہر اس مسلمان کو قید کر دیتے ہیں جس سے کسی یہودی سے لڑائی ہو' اور خواہ وہ حق ہی پر کیوں نہ ہو - سابق معاون نیابت نے ایک بدبخت مسلمان کو ان یہودیوں کے قید فرعونی سے نجات دلائی تھی' مگر کوئی دائمی انتظام نہیں کیا"

اس تار میں اسی قسم کے جابرانہ و مغرورانہ واقعات کو بتفصیل بیان کرنے کے بعد تار دینے والوں نے نہایت ادب کے ساتھہ مگر پرزور لفظوں میں لکھا ہے کہ اگر دولت عثمانیہ صیہونیوں کی تادیب و سرزنش سے عاجز ہے تو ہمیں کوئی جگہ بتائے کہ ہم ہجرت کرکے وہاں چلے جائیں' ورنہ جسقدر جلد سے جلد ممکن ہو فوراً انکی تادیب کی جائے تاکہ یہ حد سے نہ بڑھیں - کیونکہ اگر حکومت نے فکر نہ کی اور یہ یونہیں بڑھتے رہے تو ملک کی آزادی اور دولت عثمانیہ کی عزت' دونوں شدید ترین خطرہ میں پڑجائیگی -

عراق

معاصر الحجاز لکھتا ہے:

لنچ نامی ایک انگریزی کمپنی نے دریاے فرات میں ایک چھوٹے اسٹیمر کے چلانے کے لیے سلطان عبد الحمید سے اس شرط پر حکم حاصل کیا تھا کہ اسٹیمر پر عثمانی علم نصب رہیگا - تھوڑے عرصہ کے بعد اس نے کسیقدر وسعت اختیار کی اور ایک چھوٹے اسٹیمر کی جگہ دو بڑے اسٹیمر بنواے گئے جو دجلہ و فرات میں چلنے لگے - اسکے بعد اس نے عثمانی علم کو بھی خیر باد کہا اور اپنا قومی علم یعنی یونین جیک بلند کیا لیکن سلطان نے کچھہ خبر نہ لی - اسکے بعد اس نے ایک اسٹیمر اور بڑھا دیا - اس تیسرے اسٹیمر کے بعد پھر ایک اور اسٹیمر کا بھی اضافہ کیا گیا - جب پورے چار بڑے اسٹیمر ہوگئے تو اس نے چاہا کہ دجلہ و فرات میں جسقدر عثمانی اسٹیمر ہیں وہ سب کے سب خود خریدلے - اگر جرمنی نے ... نہ کی ہوتی تو اس انگریزی کمپنی نے تمام عثمانی اسٹیمر لیلیے ہوتے کیونکہ سلطان عبد الحمید انکے فروخت کرنے پر راضی ہوگیا تھا -

حال کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بالآخر اس کمپنی نے تمام عثمانی اسٹیمر خرید لیے ہیں - اب اگر دولت عثمانیہ ان اطراف میں اپنی فوج لیجانا چاہے تو اسکے پاس کوئی ذریعہ بجز انگریزی اسٹیمروں کے نہیں ہوگا' اور اگر کبھی انگریزوں کا اقتصادی یا سیاسی مقصد گوارا نہ کرے کہ عثمانی فوج ان اطراف میں آئے تو دولت عثمانیہ کو بجز اسکے اور کوئی چارہ نہ ہوگا کہ فوج نہ بھیجے -

عراق کے ارباب قلم اس واقعہ سے بیحد بیچین ہیں اور حکومت کو ان عظیم الشان خطرات کی طرف متوجہ کر رہے ہیں جو اس کمپنی کے تنہا اختیارات سے پیدا ہوتے نظر آتے ہیں - وہ لکھتے ہیں کہ اس لنچ کمپنی کی حالت بالکل ایسٹ انڈیا کمپنی سے ملتی ہوئی ہے جو ایک تجارتی کمپنی کی طرح کام کرتے کرتے ایک دن تمام ہندوستان کی مالک ہوگئی - پس حکومت کو چاہیے کہ اسیوقت بیدار ہو' ورنہ عراق کا بھی وہی حشر ہوگا جو ہندوستان کا ہوا!

اواخر اپریل میں بغداد ریلوے جاری ہو جائیگی - پہلے ہفتے میں ساحل فرات سے دو سو کیلومیٹر تک سامان لے جائیگی' اور آئندہ مئی میں بغداد اور سامرا کے درمیان بھی چلنے لگیگی -

... انی صنائع ... کا دار ال... الع

یہ اسکے ایک دوسرے حصے کی عمارت کا مرقع ہے - اولیاء حکومت میں پرنس یوسف عزیز الدین ولی عہد دولۃ علیہ کو اس کام سے نہایت دلچسپی ہے' اور امید ہے کہ صنعت و حرفت کی ترقی کیلیے اس صیغہ کا افتتاح ایک قوی ترین محرک ثابت ہوگا -

نو آبادی کی تمام سڑکوں کی گشت لگائی گئی تھی -

[مقتبس از معاصر الحجاز]

[بقیہ مضمون کے لیے صفحہ ۲۱ دیکھیے]

پس فراعنه کي عظمت و شوکت کے جسقدر آثـار نـکل رهے هیں ' انـکے اندر ایک بہت بڑي عبرت و بصیرت پوشیده هے ' اور انکا مطالعه ان لوگوں کیلیے خاص اهمیت رکھتا هے جو قرآن حکیم کے تمثیلي بیانات کے حقائق کے متلاشي هیں - انسے ثابت هوتا هے که وه کیسي عجیب و غریب انساني عظمتیں تهیں جنکے آگے شریعت الهیه پیش کي گئي اور اسکي نا فرماني کے نتائج الیمه سے ڈرایا گیا - پر انهوں نے سرکشي کي اور انکار کیا - پس بربادي آئي اور دائمي هلاکت نے قانون الهی کے وعید کو پیش کردیا - آج یورپ کي قوموں اور حکومتوں کو بهی مشرق کے مقابلے میں وهي حیثیت حاصل هے جو فراعنه کو بني اسرائیل کے ساتهه تهي -

(۲) یه ایک تاریخي مهم هے که حضرت یوسف کے زمانے میں کون فرعون تخت مصر پر تها جبکه بني اسرائیل مصر میں آباد هوے' اور پهر حضرت موسی کي پیدایش کس کے عهد میں هوئي' اور وه کون تها جسکا مقابله اُنسے هوا اور بالاخر بحر احمر میں غرق هوا ؟

اکثر علماء آثار مصر یقین کرتے هیں که ریمسیس ثاني هي وه فرعون تها جسکے عهد میں بني اسرائیل پر سب سے زیاده مظالم هوے : یسومونکم سوء العذاب : یذبحون ابناءکم و یستحیون نساءکم و في ذالکم بلاء من ربکم عظیم -

اسکے حالات هم مع ایک بڑے مرقع کے پہلے بهي شائع کرچکے هیں -

لیکن وه فرعون جسکے عهد میں حضرة موسی نے پرورش پائي' بظن غالب امیذوفس تها - کیونکه حال میں جو کتبے اسکے متعلق نکلے هیں' انسے اُن تمام بیانات کي تصدیق هوتي هے جو تورات میں بیان کیے گئے هیں - هم اس بارے میں تفصیلي بحث قصص بني اسرائیل کے سلسلے میں کرینگے - صرف اسکے مجسمه کا عکس آجکي اشاعت میں شائع کردیتے هیں - اسکے حالات میں آپ پڑهچکے هیں که دریاے نیل کے کنارے ایک مندر بنایا تها اور اسکے بت کے اندر سے خود بخود آواز نکلتي تهي - تورات کے بیان سے بهي اسکي تصدیق هوتي هے -

(۳) گاے کي عظمت آرین اقوام کیلیے مخصوص سمجهي جاتي هے - هندوستان کے سوا ایران کے آثار سے بهي اسکا پته چلتا هے لیکن علماء آثار کے سامنے اب مصر بهي آگیا هے اور ثابت هوتا هے که یہاں بهي گاے کے وجود کو ایک خاص ناسوتي عظمت حاصل تهي -

(۴) تورات میں لکها هے که مصري اپنے مندروں میں بهیڑوں کي قرباني کرتے تهے - ان آثار میں قرباني کے دو بهیڑوں کي شکلیں موجود هیں -

مسئلــهٔ قیــام الهــلال

مسئله قیام الهلال جو کئي نمبروںمیں شایع هوا اور هو رها هے' هر ناظر الهلال کیلیے اور خصوصاً خریداروں کیلیے نهایت رنجده هے - کوئي خریدار ایسا نهوگا جو اسکے متعلق اپني ایک هی راے ظاهر کرنے کیلیے بیقـرار نهو - میں اس قابل هي نهیں هوں که اس اهم مسئله کي نسبت کوئي راے ظاهر کروں -

لیکن جناب ان سب کو دیکهکر اور حالات قوم کو ملحوظ خاطر رکهکر اس سوال کا جواب عنایت فرمائیں که قیام الهلال کیواسطے حضرت کو مالي امداد کا لینا منظور نهیں - صرف اسقدر خواهش هے که نئے خریدار جس سے جتنے هوسکیں بهم پهونچاکر تعداد مقرره پوري کردیجاے -

میں همیشه اس نیک کام اور مقدس فرض کا اراده کرتا رها هوں - مگر ایک خیال میرے اراده اور همت کو بالکل پست کردیتا هے - یعني یه نئے خریدار جو هماري کوششوں کے نتائج هونگے - دایمي هونگے یا عارضي ؟

قوم کے حالات سے مجهکو دایمي هونیکا یقین آنا هي نهیں -

فراعنه کي مقدس قرباني کے بهیڑوں کے دو سر جنکے مجسمے حال میں دریافت هوے هیں

بلحاظ حالات کیا اسکا یقین هوسکتا هے که قوم ایسے مقدس و محترم رساله کي خریداري کو ترجیح دیگي - یا " مسٹریز آف لنڈن " اور " حسن کے ڈاکو " کو -

والله بالله ایک صحیح اور سچے واقعه کا شرمندگي کیساتهه اظهار کرتا هوں - ایک عنایت فرما کے روبرو قوم کا تمام دکهڑا رویا - الهلال کے حالات بیان کیے - اپنے قول کي تصدیق کیلیے اپنے پاس سے الهلال کو ایک روز و شب کیلیے جدا بهي کیا اور اوسکي مفارقت بامید انشاء الله گوارا کرکے ان حضرت کو دے بهي دیا که دیکهیے آپ مسلمان هیں اور اس رساله کي مقدس و پاک تعلیم سے بے بهره - آجکل کونسا مسلمان روزانه یا هفته وار تلاوت اور مطالعه دینیات کرتا هے - اس رساله میں یه سب چیزیں اس خوبي سے آپکے روبرو پیش کي جاتي هیں که آپ گهنٹوں اور دنوں ان مضامین کو پڑهیے - مگر نه تو دل رکتا هے اور نه هی طبیعت کو سیري هوتي هے -

ریمیسس ثانی فرعون مصر کا بت

ایمی نوفس ثالث فرعون مصر

عملي نتائج کے متعلق یقین و بصیرت پیدا کرنے کیلیے کسي ایک قوم یا ایک فرد کي زندگي کے واقعات بطور نمونے کے بیان کرتا ہے - گویا اسکي ہر تعلیم اصول اور تجربہ' دو چیزوں پر مبنی ہوتی ہے - جسقدر قصص قران کریم میں موجود ہیں' سب کے سب کسي نہ کسي ایک اصولي تعلیم کو تجربہ گاہ عالم کے نتائج کي صورت میں ممثل و متشکل کرتے ہیں - الہلال میں باب تفسیر شروع ہوگیا تو یہ مطالب بتفصیل شائع ہونگے -

قران کریم نے ایک خاص اصولي تعلیم کیلیے فراعنۂ مصر اور بني اسرائیل کي تاریخ کو لیا ہے اور جا بجا انکے وقعات و حالات اور نتائج و عبر پر زور دیا ہے -

اس تعلیم میں اصولی طور پر "قانون حیات و ممات اقوام و امم" کو وضع کیا گیا ہے اور بتلایا ہے کہ محض علم و تمدن اور عظمت ملکي کسي قوم کیلیے وسیلۂ حیات نہیں ہوسکتي جب تک کہ وہ مفاسد اجتماعي و اخلاقي سے محفوظ نہو - قوائے مادیہ اور وسائل دنیویہ کا افراط اور اسکا گھمنڈ جب قوموں کو عبودیۃ الہي سے بے پروا کردیتا ہے تو اسکا لازمي نتیجہ شرور طغیان' اور عدوان و معاصي کا ظہور ہوتا ہے جو بہت جلد انہیں ہلاکت تک پہنچا دیتا ہے - ظلم و استبداد اور شخصي حکمراني کا غرور خدا کي مقدس طاقتوں کا مقابلہ کرنا ہے اور اسکا نتیجہ خسران ہے - ایک ظالم قوم مظلوم قوموں کو محکوم بنا کر کس طرح ذلیل خوار کرتي ہے اور پھر خدا اُسي محکوم قوم کے ہاتھوں کس طرح حاکموں سے انتقام لیتا ہے؟ قومي محکومي اور غلامي ایک ایسا عذاب ہے جس سے بڑھکر خدا کے نزدیک انسان کیلیے کوئي شقاوت دنیوي نہیں - غلامي تمام انساني صفات حسنہ سے قوموں کو محروم کردیتي ہے اور ہمت و سربلندي' اولو العزمي و علو پسندي' صبر و ثبات' اور استقلال و جفا کشي' نیز اسي طرح کے وہ تمام اخلاق حسنہ جو انسانیت کا مرتبۂ اعلی ہیں' اُن قوموں کے اندر فنا ہو جاتے ہیں جو عرصے تک فاتح اقوام کي غلامي میں رہتے ہیں -

اِن تمام تعلیمات کیلیے قران کریم نے فراعنۂ مصر کی تمدني ترقیات اور استبداد و ظلم کو نمونہ قرار دیا اور جابجا انکے حالات بیان کیے - قصص القران میں ایک سوال یہ سامنے آتا ہے کہ صرف فراعنہ ھي کو اس غرض کیلیے کیوں منتخب کیا گیا؟ اسکے متعدد وجوہ و حکم ہیں - از انجملہ یہ کہ اِن تمام امور کي تمثیل کامل کیلیے کوئي ملک اس درجہ موزوں نہ تھا جیسا کہ مصر' اور مصر کا سلسلۂ حکومت فراعنہ -

علم آثار مصر اسکی تصدیق کرتا ہے - کئي ہزار سال دنیا آگے بڑھگئي ہے - صدہا ارضي و بحري انقلابات ہوچکے ہیں جنھوں نے زمین کے گذشتہ خزائن کو نابود اور اُسکی سطح کو نئے آثار کیلیے صفحۂ سادہ بنا دیا - بڑي بڑي عظیم الشان قوموں کے خزائن عظمت ان انقلابات میں بہہ گئے' اور اب ان سرزمینوں میں انکے وجود کا کوئي نشان نہیں جہاں کبھي سر بفلک عمارتوں کے اندر اپنے تئیں زمین کا سب سے بڑا مالک یقین کرتے تھے - تاہم تورات اور قران کي تصدیق کرنے کیلیے مصر کي حیرت انگیز سرزمین ابتک اپنے نشاں ہاے عظمت و جبروت کے ساتھہ موجود ہے' اور دنیا میں سب سے بڑا دار الاثار یقین کی جاتي ہے!

اسکے سر بفلک منارون کو کوئي فنا نہ کرسکا جو ان لوگوں کي عظمت کي حي و قائم شہادت ہیں جنھوں نے بني اسرائیل کو محکومي و غلامي کي زنجیروں سے مقید کیا تھا پر خود کو تباہي و ہلاکت سے آزاد نہ کرسکے - انکي ممي کي ہوئي نعشیں' انکے زمین دوز مندر' اور انکے نا قابل تسخیر میناروں کے اندر کے کتبے اب تک صحیح و سالم موجود ہیں جو بتلاتے ہیں کہ وہ کیسي عظمت و جبروت ملکي و قومي تھي جو ان فراعنہ کو حاصل تھي مگر قانون الہی کي خلاف ورزي و سرکشي نے بالاخر اسطرح نابود و فنا کردیا کہ آج انکے جمع کیے ہوے پتھر اور تراشے ہوے بت موجود ہیں' لیکن نہ تو انکي عظمت ہے جسکے غرور باطل نے انہیں خداے قدوس سے سرکش کردیا تھا' اور نہ وہ قوت و حکومت ھي ہے جو خدا کے مظلوم بندوں کو اپنا غلام بناتي تھي اور انکے آگے خدا کي سي کبریائي کے ساتھہ تخت غرور و طغیان بچھا کر بیٹھتي تھي!

فاستکبر ھو و جنودہ فی الارض بغیر الحق و ظنوا انہم الینا لا یرجعون - فاخذناہ و جنودہ فنبذناھم فی الیم' فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین! (۲۸ : ۳۱)

ترجمہ — فرعون اور اسکي فوج نے ملک میں بغیر حق و قانون کے بہت سرکشي کي اور سمجھے کہ مرنے کے بعد انہیں جوابدھي کیلیے ہمارے سامنے نہیں آنا ہے - پس ہم نے فرعون اور اسکے گروہ کو اپنے عذاب میں گرفتار کرلیا اور دریا میں غرق کردیا - نظر عبرت سے دیکھو کہ ظلم کرنے والونکا انجام کار کیسا ہوتا ہے؟

قرباني کے مقدس بھیڑوں کے سروں کے بت دیر البحاري [مصر قدیم] سے حال میں ملے ہیں

افسوس اور سخت افسوس ! الهــلال کا پرچه هميشه باعث دلجمعي خاطر ناشاد و مونس و سهيم تنهائي ثابت هوا ' وه ايک قومي و مذهبي اخبار اور ديني واقفيت کا مجموعه ' معلم انشا پردازي و مضمون نگاري ' کلام الهي کا ترجمان ' مذهب اسلام کو از ســر نو زنده کرنيوالا ' مسلم آبادي کا پاسبان ' اور نور بخش چشم مومنين و مسلمين هے ليکن اِس هفته کے نمبر نے وه جانکاه خبر سنائي جس نے دل هلا ديا اور دماغ کو پريشان کرديا -

يقين فرمائيں که اِس آخري نمبر کے ديکهنے سے وه بے چيني هوئي هے که بغير اپنا فرض ادا کيے هوئے کسي طرح نهيں رهونگا اور هفته عشره ميں ضرور دو چار خريدار پيدا کرکے حاضر کرونــگا - ساتهه هي يه بهــتر هوگا که الهــلال کي سالانه قيمت ميں بهي کچهه اضافه کرديا جائے - انشا الله اعلان کے هوتے هي بنده سب سے اول زر بکف نظر ليگا -

البراقم حافــظ عبد الغـــفار عفي عنــه
ســوداگر چرم دهلي دروازه - اجمير

آج کا پرچه ديکهکر ازحد رنج و غمگيني و پژمردگي پيدا هوئي - جناب نے تحرير فرمايا هے که جبتک دو هزار خريدار نئے پيدا نهوں الهــلال کا جاري رهنا مشکل هے - جو کچهه آپنے فرمايا هے بجا هے - کيونکه بنسبت اوروں کے جناب پر اسکا بوجهه بهي بهت بهاري هے - مينے پہلے هي خدمت اقدس ميں عرض کيا تها که حسب حيثيت خاکسار کي پيشکش کو منظور فرماويں - ميرے طرف سے آپ آينده پرچه ميں درج کرديں که نئے خريدار جهاں تک هو سکے پيدا کيے جائيں ' مگر جن جن صاحبوں کي خدمت ميں پرچه پهونچتا هے وه في العــال بجــاے آٹهه روپيه سالانه کے ۱۶ روپيه ادا کريں ' بواپسي ڈاک جناب ايک پيسے کا کارڈ تحرير فرماويں تو بنده يهه سال جو شروع هوا هے اسکے باقي ۸ روپيه جناب کي خدمت ميں روانه کردے -

حکيم ملک امام الدين ککے زئي شفاخانه نسيم - قصور

الهلال کي شش ماهي مجلدات

قيمت ميں تخفيف

الهلال کي شش ماهي جلديں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپيه ميں فروخت هوتي تهيں ليکن اب اس خيال سے که نفع عام هو ' اسکي قيمت صرف پانچ روپيه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تيسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهايت خوبصورت ولايتي کپڑے کي - پشته پر سنهــري حرفوں ميں الهــلال منقش - پانچ سو صفحــوں سے زياده کي ايــک ضخيم کتاب جسميں سو سے زياده هاف ٹون تصويريں بهي هيں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بيان نهيں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فيصله بس کرتا هے - ان سب خوبيوں پر پانچ روپيه کچهه ايسي زياده قيمت نهيں هے - بهت کم جلـديں بــاقي رهگئي هيں -

(منيجــر)

نظارة المعارف دهلي کي مجوزه تحريک

اسوقت اسلام اور مسيحيت ميں جو زبردست اور خطرناک معنوي معرکه آرائياں هو رهي هيں انهيں ديکهکر بلا شبهه يه خيال پيدا هوتا هے که چند دنوں کے بعد ان دونوں مذهبوں ميں سے کسي ايک کا مطلع بقا ضرور مکدر هونے والا هے - خصوصاً فرزندان اسلام کي باهمي جنگ و جدال اور نا اتفاقي - پهر اسلام اور اوسکي اشاعت سے بے توجهي اور اصلاحي قوت کو بے موقع و محل صرف کرنے اور غير ضروري مواقع پر حميت و غيرت کے جوش دکهلانے اور اسلام پر زر و مال کے نثار کرنے ميں بخل اور تنگ نظري سے کام لينے کے مشاهدات و واقعات - ان سبکو مد نظر رکهنے سے معامله کي صورت اور زياده خطرناک هوجاتي هے -

ايسے عهد پر آشوب ميں اگر فرزندان اسلام کي مذهبي رگوں ميں غيرت و حميت کا خون جوش مارے اور اونکو جان و مال سے اپنے مذهب و ملت کي حمايت اور اشاعت پر آماده کردے ' تو ايسے پر جوش اور غيور مسلمانونکا ته دل سے خير مقدم ادا کرنا ضروري هے - مدينه بجنور مورخه ۲۹ ربيع الاول ميں " بلاد غربيه ميں اشاعت اسلام " کا عنوان ديکهکر مجهے نهايت خوشي هوئي - خصوصاً جب اس اهم تحريک کو ايک عالم مذهب کے دماغ کا نتيجه کها جاتا هے ' اور پهر قوم کے اون افراد کو جنکے قبضه ميں موجوده مسلمانان هند کے ايک مقتدر طبقه کي باگ سمجهي جاتي هے ' اس تحريک کا نه صرف موجد بلکه سرپرست بتايا جاتا هے -

ليکن اسوقت هم نهايت بے تعصبي اور نيک نيتي سے مولانا عبيد الله صاحب اور قوم کے ان برگزيده افراد کو جنکا نام نامي هم اس تحريک کے مويدين اور سرپرستوں ميں لکها هوا ديکهتے هيں ' مخاطب کرکے چند سوالات کرنا چاهتے هيں ' اور اس تحريک کے بعض پهلوں پر آزادي مگر حق پرستي سے نظر ڈالتے هوے يه دريافت کرنے کي جرأت کرتے هيں که کيا اشاعت اسلام کے تمام پهلوؤں پر غور کر لينے کے بعد يه تحريک قوم کے سامنے پيش کي گئي هے ؟

اس وقت جو تحريک مسلمانوں سے کيگئي هے وه انگلستان ميں خواجه کمال الدين کي تحريک اشاعت اسلام کو تقويت پهونچانے کيليے مسٹر انيس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاه کا بهيجا جانا هے جنکے دو ساله صرفه کي مقدار تيس هزار روپيه بتائي گئي هے - اس تحريک ميں مندرجه ذيل امور قابل غور هيں :

(۱) يه تحريک بذاته کيسي هے ؟ يعني مسٹر انيس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاه کو لندن ميں خواجــه کمال الدين کے ساتهه ملکر کام کرنے کيليے بهيجنا چاهيے يا نهيں ؟

(۲) مسٹر انيس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاه اپني مفوضه خدمت کو پورے طور پر انجام ديسکنے کے قابل هيں يا نهيں ؟

ان سوالات پر غور کرنے کيليے پہلے ايک اور سوال کا جواب دے لينا چاهيے يعني اس وقت لندن يا ديگر ممالک ميں تبليغ اسلا

تین روز امید و بیم کی حالت میں کامیابی و ناکامیابی کے تصور میں کٹے - اسکے بعد اون حضرت سے جا کر دریافت کیا تو انھوں نے جوابدیا کہ " ابھی تو مجھے مسٹریز آف دی کورٹ آف لنڈن کی ضرورت ہے جسکا اشتہار الہلال میں شایع ہوتا ہے پہلے وہ منگوا دیجیے " مجھکو سکتہ ہوگیا -

اب بتلایئے کہ جس قوم کی یہ حالت ہو ' اس قوم کی نسبت کیونکر یقین ہو سکتا ہے کہ دایمی خریداری قبول ہوگی - پہلے مجھے اسکا خیال ہی خیال تھا ' اب واقعہ مذکورہ بالا سے یقین ہوگیا -

آپ الهـــلال کی قیمت میں ایک پائی کا اضافہ منظور نہ فرمائیے - مگر جو صاحبان اولوالعزم خود اضافہ کرنا چاہیں ' آپ کیوں انہیں روکتے ہیں ؟ کیا یہ ممنوع ہے ؟ قاعدہ کی بات ہے کہ جو شخص جس سے خوش ہوگا یا فائدہ اوٹھا ئیگا اسکے قیام و بقا کا بھی خواہشمند ہوگا ' اگر اضافۂ قیمت الهـــلال نا منظور ہے تو وہ طریقہ بتلائیے جس سے دائمی اور قابل اعتماد خریدار الهـلال کیواسطے یا ایسے اوصاف اس قوم کے مجھکو دستیاب ہو سکیں ' اور ان پر پورا بھروسہ بھی ہو سکے - فقط

راقم طالب جواب - نمبر ۲۸۳ - حیدر آباد دکن

دو ہزار نئے خریدار پیدا کرنیکی کوشش کے متعلق آپکا اطلاع نامہ دیکھکر بہت جی چاہا کہ میں بھی اسمیں حصہ لوں ' مگر خوبی قسمت سے ہمارا خاندان لوگونکی نظروں میں ایسا مبغوض ہے کہ کسی پر کچھہ اثر نہیں پہونچتا - دوگنی قیمت پر ایک پرچہ خریدنا آپ کے منشا کے خلاف ہے - لہذا یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ایک اور پرچہ اپنے ہی نام پر جاری کراؤں . اور اوسکی قیمت کے آٹھہ روپیہ ادا کردوں - لہذا اس خط کے دیکھتے ہی ایک اور پرچہ میرے نام بذریعہ ویلو روانہ فرماکر آٹھہ روپیہ وصول فرمالیں ' اور دونوں پرچے ایک ہی پیکٹ میں یا علحدہ علحدہ جیسا مناسب ہو ارسال فرماتے رہیں - عین نوازش ہوگی -

ابراہیم ولد شیخ صاحب مدعو از بھونڈی بمبئی

الہـــلال :

جزاکم اللہ - آپکی محبت دینی اور جوش ملی کا شکرگذار ہوں - لیکن اسے کیونکر گوارا کروں کہ آپ نقصان اٹھا کر بیکار دوسرا پرچہ خریدیں ؟ افسوس ہے کہ آپکی فرمایش کی تعمیل نہ کی جاسکی -

سردست پانچ خریدار حاضر ہیں - انشاء اللہ ۲۵ خریداروں تک عنقریب اپنی سعی کو پہنچاؤنگا - سخت نادم ہوں کہ بعض کاروباری جھگڑوں کی وجہ سے دیر ہوگئی -

سید ظہور حسن - ضلع محبوب نگر - دکن -

اعلان ثانی

چند غیر معمولی وجہوں سے انجمن اصلاح المسلمین - قصبہ گنیشپور - ضلع بستی نے اپنی جلسہ کے تاریخ میں بجائے ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - مئی سنہ ۱۹۱۴ ع کے ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - مئی سنہ ۱۹۱۴ ع قرار دیا ہے - استدعا ہے کہ برادران اسلام شریک ہوکر اراکین انجمن کو موقعہ شکرگذاری عطا فرمائیں -

نیاز مند - ابوالاعجاز - عرشی - سکریٹری -
انجمن اصلاح المسلمین قصبہ گنیشپور -
ضلع - بستی - پوسٹ صدر - یو - پی

قابل توجہ عمـــوم مسلمـــانان ہنـــد

ملک میں مدت سے ترقی کا غلغلہ بلند تھا - اخبار بھی جاری تھے اور اپنے اپنے حوصلہ کے موافق قوم کی خدمت کیلیے جد و جہد میں مصروف تھے - مذہبی ' علمی ' اور پولیٹیکل مجلسوں کو ناز تھا کہ قومی فلاح و بہبودی کا حل صرف انہی کی کوششوں پر منحصر ہے - یہ سب کچھہ تھا مگر قوم پر بیخودی کی ایک کیفیت طاری تھی - اسکا مستقبل نہایت تیرہ و تار ہو رہا تھا - ہر طرف سے مشکلات احاطہ کیے ہوے تھے - نہ لیڈران قوم ہی اپنے فرائض سے آگاہ تھے اور نہ قوم ہی یہ جانتی تھی کہ لیڈروں سے کسطرح کام لیا جاتا ہے - افراد قوم کے دلونمیں تخم عمل کی کاشت تو کیگئی تھی مگر بر وقت آبیاری کے نہونیکی وجہہ سے شجر عمل نمودار ہوکر خشک ہوچکا تھا -

یکایک رفتار زمانہ نے کروٹ بدلی - پولیٹکل حقوق کے حصول میں پوری قوت صرف کیجانی لگی - قوم کو اپنی قوت کا اندازہ ہوگیا - شجر عمل جو خشک ہوچلا تھا اب ترو تازہ ہو چلا - بظاہر اس فوری انقلاب کی کوئی صریح وجہہ معلوم نہیں ہوتی - قوم کے طرز عمل میں ابتک کوئی عظیم الشان تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے ' اور لیڈروں نے اپنے پروگرام میں بھی کچھہ تغیر نہیں کیا ہے - اب بھی ہمارے خیالات اسی آب و ہوا میں نشو و نما پا رہے ہیں جسمیں کہ اس سے پہلے نشو و نما پاتے تھے - ہاں اتنی تبدیلی ضرور ہوئی ہے کہ سنہ ۱۹۱۲ ع سے دعوت صداقت الہلال کی شکل میں نمودار ہوئی جسنے قوم کے دلونسے وہ زنگ دور کردیا جو برسونکی جمود اور غفلت نے پیدا کررکھا تھا ' اور جسکی پر تاثیر تحریرات نے اہل ملک کے دلوں کو مسخر کر ڈالا - ہر دل نے نہایت خلوص کیساتھہ اسکا خیر مقدم کیا اسکے ایک ہاتھہ میں مذہب اور دوسرے میں سیاست تھی - اسنے ان دونوں میں ایسی تطبیق کی کہ ارباب دانش وعلم و فضل کو بھی سواے تسلیم کے چارہ نرہا - استبداد اور غلامی کی بوجھل بیڑیوں سے قوم کے پاؤں آزاد ہوگئے ' اور حریت او ر مساوات کا سبق ہر متنفس کی زبان پر جاری ہوگیا - اگر یہ سچ ہے تو اے برادران ملت ! کیا تم نہیں چاہتے کہ اس دعوت الہی کا سلسلہ اسیطرح جاری رہے ؟ اور کیا تمہیں اب اسکی ضرورت نہیں رہی ؟

گو یہ بالکل سچ ہے کہ الہلال نے اپنی پہلی منزل طے کرلی ہے مگر ابھی اسکو اور کتنی منزلیں طے کرنا ہے ' اور ایسے صدھا معاملات ہیں جنکی رہنمائی کیلیے صرف الہلال ہی کی ضرورت ہے - اگر ہمنے مثل دیگر امور کے الہلال کے معاملہ کو بھی طاق نسیان کے سپرد کردیا تو اپنے ہاتھوں ایک ایسے قابل قدر شی کو کھو دینگے جسکی تلافی شاید آئندہ کبھی نہ ہوسکے -

خاکسار محمد عبد اللہ - سکریٹری انجمن اصلاح تمدن - ناندیر دکن

مسئلہ قیام الہلال کے آخری فیصلہ سے موثر ہوکر اور اہل جزاء الاحسان إلا الاحسان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوے ملتمس ہوں کہ بالفعل مفصل ذیل چار اصحاب کے نام پرچہ موصوف بذریعہ وي - پي روانہ فرما دیں -

ایسے بے ریا اور حق پرست رسالہ کی جو سر بسر قرآن پاک کے احکام کی تعمیل کی دعوت دیتا ہے جان و دل اور ایمان و ارواح سے خدمت کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں -

حکیم محمد اشفاق - ہاسپٹل اسسٹنٹ - ہاتھی دروازہ - امرتسر

مکتوب لندن

مسلمانوں کا ڈیپوٹیشن

از مشیر حسین قدوائي اسکوائر بیرسٹر اٹ لا - نزیل للدن

کون کہتا ہے که مسلمانوں میں اختراعي قابلیت باقي نہیں رهي ؟ اُس سے کهو که مسلمانوں کي اس جـدت طرازي کو دیکھے که محض اظہار وفاداري و عقیدت کیشي کے لیے هندوستان کے گوشه گوشـه سے بڈھے اور جوانوں کا ایـک ڈیپوٹیشن مرتب هوا - کیسا اختـراع اور کیسا حسن انتظـام ؟ پھر کس صنعت سے مرصـع کاري کي ؟

ایڈریس کے لکھنے والوں کو اس طباعي و صورت آفریني کا خود بھي غرور هے اور فخر کے ساتھه اسکا ذکر کیا هے که یه هم نے ایک غیرمعمولي بات کي هے ' اور محض اسلیے کي هے که کوئي چیز همکو اِس سے زیادہ عزیز نہیں که هماري وفاداري تسلیم کي جائے -

عام خیال تھا که خدا کي تمام خلقت میں صرف ایک هي قسم کے جانور کو یه بے غیرتي بخشي گئي هے که اوسکا مالک اوسے چاهے جوتیوں سے مارے' تب بھي وہ قدموں هي پر لوٹتا رهیگا - یه خیال اس حد تـک ایشیـائیوں پر غالب هوا که غریب کتے کو اس خصلت کے باعث بد ترین مخلوق سمجھنے لگے - اونکے نزدیک دوسرے جانور بھي اس انتہائي وفاداری کے جوش سے معرا هیں -

لیکن کچھه زمانه هوا که ایک ایسے وجود نے جسکے عقیدت کیش اسے اشرف المخلوقات میں بھي اشرف تر شمار کرتے تھے' هندوستان میں ایسي هي وفاداری کو رواج دیا ' اور بہت سے انسان نمائوں نے اسکو اختیار کیا - بلکه اُس طبقه اشرف المخلوقات کي یه پالیسي هي قرار پاگئي ' جسکو سب سے زیادہ واقعي اشرف و ممتاز هونا چاهیے تھا اگر وہ اپنے مذهب کا واقعي پابند هوتا -

اب تھوڑے عرصه سے یه خیال هو چلا تھا که وہ طبقه اپني حالت سے کچھه نه کچھه باخبر هو گیا هے' اور اپنے شعار حقیقي پر چلنے کا ولوله کچھه نه کچھه اسمیں آ چلا هے - لیکن اس نئي اپچ نے ثابت کردیا که وہ خیال غلط تھا -

جو شخص ایڈریس پر دستخط کرنے والوں کي فہرست پڑھیگا اُسے کم حیرت نه هوگي - اسلیے که اُسمیں بعض بعض ایسے نام بھي ملینگے جو اپنے کو سگان وفا پیشه کي جگه شیران سربلند کا هم ابستان سمجھتے تھے - مگر بقول غالب :

میرے تغییر رنـگ پر مت جا
انقلابـات هیـں زمـانے کے

میں نے ایڈریس کو غور سے پڑھا ' مگر مجھے اُسمیں ایک جمله ' ایک لفظ بھي ایسا معلوم نه هوا جس سے میں یه قیاس کرسکتا که یه مسلمانوں کا ایڈریس هے - بہت سے لوگ تو اُسمیں ایسے تھے جنھوں نے یه سن لیا هوگا که" رسول الله صلعم نے ایک موقع پر فرمایا تھا که اگر حبشي غلام بھي، مسلمانوں پر حکمران مقرر هو تو اوسکي بھي اطاعت اُنھیں کرنا چاهیے (۱) - یه حدیث اونکے نزدیک انکي هر طرح کي وفاداري کو جائز کردیتي هے' بلکه بحیثیت مسلمان اونپر فرض کردیتي هے - ایسے خوش عقیدہ مگر جهالت مآب شرکاء وفد معذور تھے ' اور اونسے باز پرس کي کوئي وجه نہیں - دعا هے که خدا اُنکي جهالت کو دفع کرے - لیکن میں اُن شخصوں میں شمس العلماء

اور فرنگي محلیوں کو بھي پاتا هوں ' اور اونسے پوچھتا هوں که اونھوں نے ایڈریس کا ترجمه سن لیا تھا که نہیں ؟ اونکو اگر بھول گیا هو تو میں حضرت عمر رضي الله عنه کا ایک واقعه یاد دلاتا هوں - جب آپنے لوگوں سے کہا که اگر میں کجروي کروں تو تم میرے ساتھه کیا برتاؤ کروگے ؟ مسلمانوں نے جواب دیا که هم تمکو تکلے کي طرح سیدھا کردیں گے - یه اسلامي وفاداري تھي !

کیا میرے مخدوم مولانا عبد الباري صاحب اور شمس العلماء مولانا شبلي نعماني صاحب کو بھي اُس وفاداري کا حال معلوم نه تھا جسکي خدا قران میں تعلیم دیتا هے ' اور جسکي رسول خدا نے اور اصحاب رسول نے اپنے امثال و اعمال سے تعلیم دي تھي ؟

کیا وہ وهي وفاداري تھي جسکا ذکر ایڈریس میں تھا ' اور جسپر ان حضرات نے دستخط کیے تھے ؟

مولانا ابو الکلام نے الهلال میں اسپر تعجب کیا هے که لارڈ هارڈنگ نے اسلام کے ارکان میں سے خداے واحد کي پرستش کے ساتھه بادشاہ کي وفاداري کیوں قرار دي ؟

میں اُنسے کہتا هوں که وہ اسکا جواب اِنسے مانگیں - اور نہیں تو مولانا شبلي نعماني وغیرہ تو ضرور دیں - انھیں لوگوں کے دستخطوں نے دھوکا دیا - الله ان پر رحم کرے - میں کہتا هوں که ایڈریس کے ایک لفظ سے بھي یه نہیں ظاهر هوتا که یه واقعي مسلمانوں کا ایڈریس هے - لارڈ هارڈنـگ کو صد آفریں که اونکے جواب سے اس بات کي کچھه بو آتي هے که وہ مسلمانوں کے ایڈریس کا جواب دے رهے هیں - کم سے کم اونکے آخـري جمله کے اُس حصه سے تو ضرور ' جہاں اُنھوں نے مسلمانوں کے خاص شعار خدا کي وحدانیت کا اشارہ کیا هے - مگر ایڈریس میں تو کہیں اسکا بھي اشارہ نہیں هے -

لارڈ هارڈنـگ نے خود هي مقدس مقامات اسلامي کي حرمت و عزت کا بھي ذکر کیا هے - مسلمانوں کا ایڈریس کسي ایسے ذکر سے بھي خالي هے !

مجھے ایڈریس کے دستخط کرنے والوں میں جہاں بہت سے ناموں کے نه هونے پر تعجب هوا وهاں کم سے کم دو ناموں کے هونے پر تو بڑا هي تعجب هوا - وہ دو نام یه هیں :

(۱) مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل -

(۲) شوکت علي صاحب معتمد خادم الخدام انجمن خدام کعبه -

مجھے اِن دو ناموں پر تعجب خاصکر اسلیے هوا که یه انجمن خدام کعبه کے عہدہ دار هیں -

مولانا عبد الباري صاحب کے نام کے آگے اونکا عہدہ نہیں لکھا گیا هے - اسلیئے میں انپر نکته چیني نہیں کرتا - [illegible] فرنگي محل کے ایک عالم هونے کے اگر اُنھوں نے اسکا ارادہ کرلیا هے که وہ اس قابل عزت جگه کي بے عزتي کریں تو اُن لوگوں کو افسوس ضرور هوگا جو فرنگي محل کو همیشه عزت کي نظر سے دیکھتے رهنا چاهتے تھے - کاش وہ مولانا ناصر حسین صاحب اور دیگر شیعه مجتهدین و علماء هي سے سبق لیتے ' جنمیں سے ایک کا نام بھي دستخط کرنے والوں میں نہیں هے - مجھے مولانا عبد الباري صاحب پر بہت افسوس هے - مگر میں شوکت علي صاحب پر اس سے بھي سخت اعتراض کیے بغیر نہیں رہ سکتا ' اسلیے که اونھوں نے اپنے نام کے آگے معتمد خدام الکعبه لکھنے کي دلیري فرمائي هے -

جسوقت اونھوں نے انجمن خدام الکعبه کي خدمت کا حلف اوٹھایا تھا اور عہدے دار مقرر هوے تھے ' اُسوقت میں یه سمجھا تھا که وہ اُسوقت تـک تو انسان کي رضا جوئي سے مستغني هو جائینگے جب تـک که وہ اِس انجمن کے عہدے دار هیں -

[۱] قطع نظر اس حدیث کي حقیقت و اصلیت کے ' اس سے یه کہاں ثابت هوتا هے که وہ حبشي غیر مسلم بھي هو ؟ کیا ایک حبشي مسلمان حکمراں نہیں هو سکتا ؟ [الهلال]

کرني چاهيے يا نہيں ؟ اسپر مختلف حيثيتوں سے نظر کيجاسکتي ہے - ايک مسلمان سب سے پہلے اس مسئله کو مذهبي نقطه نگاه سے ديکهيگا ' اور فرامين الهيه و أسوۂ حسنـه محمديه (صلى الله عليه و سلم) کا بنظر امعان مطالعه کريگا که أن سے هم کو اسباب ميں کيا سبق ملتا ہے ؟ قران مجيد اس باره ميں همکو جو تعليم ديتا ہے ' وه يه ہے که سب سے پہلے انسان اپنے نفس کا تـزکيه کرے - خصائل سئيه سے اپنے قلب کو پاک کرے - اخلاق حسنه کے زيور سے آراسته هو ' عقائد کو الحاد ' زندقه ' اعتزال و ديگر مہلـکات ايمانيه سے منزه کرے ' اعمال کو خـدا و رسول کي طاعت گذاري کے سانچے ميں ڈهالکر اسلام کا نمونه بنجاے " يا ايها الذين امنوا عليکم انفسکم لا يضرکم من ضل اذا اهتديتهم " (مسلمانوں تم اپني خبر رکهو - دوسروں کا گمراه هونا تم کو نقصان نہيں پہونچا سکتا اگر تم هدايت پر هو -)

اپنے نفس کي اصلاح کے بعد اپنے اهل و عيال اور خويش و اقارب کي اصلاح اور دعوت کا درجه ہے - " قوا انفسکم و اهليکم ناراً " اسکے بعد کنبه اور برادري کي اصلاح کيطرف متوجه هونيکي ضرورت ہے " وانذر عشيرتک الاقربين " اور جب ان کے انذار اور تبليغ سے فرصت ملے تو خاص اپنے ملکي بهائيوں اور همسايه اقوام کا حق ہے که أن کو راه راست پر لانيکي کوشش کيجاے - أن سب کے بعد يه مرتبه ہے که " وما ارسلنک الا کافـة للناس " (اور آپ کو همنے تمام لوگوں کے واسطے رسول بنا کر بهيجا ہے)

پس آج جو مسلمان اپنے رسول کے اس منصب عظمى کي خلافت کا دعوى دار هو ' اوسپر فرض ہے که سنت نبويه و طريقه محمديه کي حبل المتين کو هاتهه سے نه چهوڑے - هندوستان کا مبلغ سب سے پہلے اپنے اور اپنے والدين اور عزيز و اقارب کے مسلمان بنانے کيطرف متوجه هو اور پهر هندوستان ميں اپني قوت جد و جهد کو صرف کرے - جو حضرات اسوقت تبليغ اسلام کے ليے کمربسته هوے هيں (خدا اونکي همت ميں برکت اور نيت ميں خلوص عطا فرماوے) وه هميں يه تو بتائيں که کيا هـندوستان ميں أنکو اپنے مذهبي فرائض سے فراغت هوگئي ' جو وه لندن يا جرمني کي زمين ناپنے کو آگے بڑهے هيں ؟

اس تحرير سے همارا مطلب يه نہيں ہے که تبليغ اسلام کا دائره وسيع نکيا جاوے ' اور کبهي هندوستان سے باهر قدم نه نکالا جاے - بلکه هندوستان ميں جن انجمنوں ' جن تعليم گاهوں ' اور جن افراد کے ذريعه يه مبارک کام انجام پارها ہے ' پہلے اونميں انهي قوت کا مجتمع کر دينا ضروري ہے که پورے پيمانه پر وه اپنا کام کر سکيں ' اور أنکے تمام سامان و وسائل مهيا هو جائيں ' پهر اُسکے بعد جو حضرات واقعي اس کام کے قابل هوں وه شوق سے ديگر ممالک ميں جا کر اپني خدمت انجام ديں ورنه :

> تو کار زميں را نکو ساختي * که با آسماں نيز پرداختي

کے مصداق هونگے -

تيسرا امر که خواجه کمال الدين کے ساتهه ملکر کام کرنا چاهيے يا نہيں ؟ تو اگر لندن ميں تبليغ اسلام کي ضرورت تسليم کر بهي لي جاوے جب بهي خواجه کمال الدين کي ماتحتي ميں کام کرنا اسلامي تحريک کے پرده ميں قوم کو کسي دوسري مذهبي قوت کي حمايت پر آماده کرنا ہے - خواجه کمال الدين قادياني هيں - اور علماے اسلام کے نزديک قادياني طبقه کا جو درجه ہے وه سب کے آگے روشن ہے -

اسلام کا دائره بہت وسيع ہے مگر اسکے يه معنے نہيں که اوسميں الحاد ' زندقه ' کفر ' ارتداد ' بد ديني ' تمام امور داخل هوسکتے هيں - اسلام نے آزادي اور يسر کي تعليم دي ہے ' مگـر جس آزادي اور يسـر کي تعليم دي ہے ' وه يه ہے کـه انسان بندوں سے آزاد هوجاے - نفس کے شکنجے سے چهوٹ جائے ' اور صرف خداے واحد کا نيازمند رهکر جائز طرق سے ضروريات زندگي حاصل کرے اور صـرف اوسي کي عبادت و اطاعت ميں مصـروف رہے - آزادي کا يه مطلب نہيں ہے که جس مذهب و ملت کي کوئي بات اپني خواهش کے موافق پسند آجائے ' اوسکو اسلام ميں داخل کرکے هم بيفکري سے اُسکے عامل بنجاويں -

ناظرين اب آپ اپني توجه کو اسطرف مبذول فرماويں که مسٹر انيس احمد و محمد علي شاه جو اس کام کے ليے منتخب کيے گئے هيں ' وه اس خدمـت کو کہاں تـک انجام دينے کے قابل هيں ؟ ۷ - جنوري سنه ۱۹۱۴ع کے انسٹيٹوٹ گزٹ عليگڈه ميں " تبليغ اسلام کانفرنس " کے عنوان سے جس جلسه کا حال شائع کيا گيا ہے ' اوس ميں مسٹر انيس احمد ' ڈاکٹر محمد علي شاه ' و خواجه عبد الغني (أونکي موجوده جماعت کے ايک رکن هيں) کے علمي حالات کو بيان کرتے هوئے بعض حاضرين جلسه کے ريمارک پر خود اپنا حال اسطرح بيان کرتے هيں که " ميں بهي مذهبي تعليم پا چکا هوں - عليگڈه کالج کا گريجوئٹ هوں اور کانفـرنس اور کالج دونوں جگه سے تقرير و تحرير ميں اول درجه کے دو طلائي تمغے حاصل کر چکا هوں "

چونکه يه حالات مسٹر انيس احمد صاحب نے خود اپني زبان سے بيان فرماے هيں اسواسطے اسي کو نقل کرنا ميں نے مناسب سمجها - ميں بهي مسٹر انيس احمد صاحب سے اچهي طرح واقف هوں - أونـکي علمية اور قابلية کي مجهے بخوبي اطلاع ہے - مسٹـر موصوف فرماتے هيں که ميں مذهبي تعليم پا چکا هوں - مگر ذرا وه بتلائيں که کہاں تعليم پاچکے هيں ؟ کيا چند دنوں تـک مدرسه عاليه ديو بند ميں قيام کرنے اور صرف ميرو پنج گنج تـک عربي پڑه لينے اور پهر مولانا عبيد الله صاحب کے ساتهه چند روز رهکر کوئي شخص مذهبي تعليم يافته بن سکتـا ہے ؟ وه قران کي ايک آيت کا بهي صحيح ترجمه نہيں کر سکتے مگر اوسيقدر که اردو داں مترجم قران کو ديکهکر کرسکتا ہے - اسي حـديث سے وه واقف نہيں - کوئي معمولي سے معمولي مسئـله وه نہيں بتا سکتے ' اور پهر بهي کہا جاتا ہے که وه مذهبي تعليم پا چکے هيں - مسٹر انيس احمد گريجوئٹ تو واقعي هيں مگر جس چيز کي بڑي ضرورت ہے اوس ميں ابهي ناقص هيں -

کانفرنس و علي گڈه کالج سے تحرير و تقرير ميں أونکو طلائي تمغے ملے هونـگے - مگر قوم کو اس سے کيا فائـده پہونچا ' اور اس تبليغ و اشاعت کے کام ميں اس سے کيا اهميت پيدا هوئى ؟

خاکسار محمد نور الهدى قيس - دربهنـگوي

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکيم محمد اجمل خاں صاحب کي سرپرستی ميں يوناني اور ويدک ادويه کا جو مهتم بالشان دوا خانه ہے وه عمدگی ادويه اور خوبي کار و بار کے امتيازات کے ساتهه بہت مشهور هوچکا ہے - صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه کے صحيح اجزاء سے بني هوئی هيں) حاذق الملـک کے خانـداني مجربات (جو صرف اسي کارخانـه سے مل سکتے هيں) عالي شان کار و بار ' صفائي ' ستهرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کريں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي کارخانه ہے -

فهرست ادويه مفت ، (خط کا پتـه)

منيجر هندوستاني

ریاست بهـوپال اور مسئلۂ نـدوه

جناب من تسلیم -

یه امر بالکل غلط هے که مولانا شبلي کي تحریک پر بهوپال کي امداد بند هوئي - میں پورے وثوق اور کامل معلومات کي بنا پر یه کهنے کي جرأت کرتا هوں - اِسي طرح یه امر بهي غلط هے اور قطعي غلط هے که مولانا نے هر هائنس حضور سرکار عالیه دام اقبالها کو ندوه کے معاملات پر توجه دلائي' یا یهاں کے قیام میں اس کے متعلق نکته چینیاں یا برائیاں کیں - مولانا اپنے اثناے قیام میں غالباً دو تین دفعه باریاب هوے اور سوا تذکرۂ سیرۃ اور علمي مباحث و مسائل کے کوئي امر معرض بحث میں نهیں آیا - ان مواقع پر اول سے آخر تک میں خود بهي ساته رها هوں - میں یه بهي کهسکتا هوں که جب مولانا کو اِس بات کا علم هوا که هر هائنس لکهنؤ تشریف لانے والي هیں' تو اُنهوں نے اس امر کی پوري کوشش کي که حضور ممدوحه ندوۃ العلما کا معائنه فرمائیں اور طلبا و اساتذه اور جماعت منتظمه کو استقبال کا موقع عطا کریں -

واقعه یه هے که هرهائنس تمام ملکي اور بالخصوص قومي معاملات سے واقف رهتي هیں - وه خود اخبارات ملاحظه فرماتي هیں اور اُن کو جزئي سے جزئي اختلافات کا بهی حال معلوم رهتا هے جس کا اندازه پبلک نے اسٹریچي هال کي مشهور اسپیچ سے کرلیا هوگا' اور اُن خاص اصحاب کو جن کے هاتهوں میں کالج کا نظم و نسق هے پرائیویٹ گفتگوؤں سے جو مختلف اوقات میں اور مختلف اصحاب سے برابر تین دن تک هوئیں' خود اندازه هوگیا هوگا -

حضور ممدوحه کا یه خیال ضرور هے که جن مدارس اور قومي انسٹیٹیوشنوں کو وه امداد عطا فرماتي هیں اُن کے متعلق حالات بهي معلوم کریں' اور اس بات کا اندازه فرمائیں که جو روپیه عطا کیا جاتا هے اُسکا مصرف کس طور پر هے' اور آیا اُس سے وه فائده حاصل هوتا هے یا نهیں جس فائده کیلیے روپیه دیا جاتا هے ؟

ندوه کے متعلق جسقدر مضامین اخبارات میں شائع هوے وه ضرور ایسے تهے که اُنسے بے اطمینانی پیدا هو' اور پهر جبکه مطالبه اصلاح کیلیے زیر صدارت مولوي نظام الدین حسن صاحب ایک انجمن بهي قائم هوئي تو میں نهیں سمجهتا که کونسي وجه هوسکتي هے که ندوه کي بد نظمیوں کے متعلق شبه نه کیا جاتا -

میں یه بهي پورے زور اور وثوق کے ساته کهه سکتا هوں که مولانا ابوالکلام آزاد بهي اس الزام سے اسي قدر اور اسیطرح بري هیں جسقدر اور جسطرح که خود مولانا خلیل الرحمان صاحب هوسکتے هیں -

مجهے امید هے که آپ مندرجه بالا سطور کو جو میں اپني ذاتي حیثیت سے لکهه رها هوں' اپنے معزز اخبار مین شائع فرماکر ممنون فرمائینگے -

خادم محمد امین مهتمم تاریخ - ریاست بهوپال

کهلي چٹهي کا جواب

از ناظم نظارۃ المعارف

میري جمعیۃ الانصار سے علحدگي اور نظارۃ المعارف کے قائم هونے پر جس قدر سوالات بعض اراکین جمعیۃ الانصار یا دیگر حضرات کي طرف سے اخبارات میں شائع هو رهے هیں اُنکے جوابات میري طرف سے صرف اسلیے نهیں دیے گئے که میں اس قسم کے مناقشات کا صحیح اور مفید حل یهي تصور کرتا هوں که بذریعه تحکیم فیصله کرا لیا جاے - دفتر جمعیۃ الانصار نے جلسه انتظامیه کا فیصله میرے پاس القاسم کے نمبر صفر سے پہلے نهیں پهنچا - القاسم دیکهه کر میں دیوبند گیا' اور مولانا حبیب الرحمن صاحب امیر جمعیۃ الانصار کي خدمت میں دارالعلوم کي مجلس اعلي (الجامعۃ القاسمیه) تک مرافعه کي درخواست پیش کي - اسکا جواب نه ملنے پر المشیر مراد آباد میں اسکي نقل شائع کرائي - ابتک سکوت دیکهه کر فقط ایک درجه کوشش کا باقي نظر آتا هے یعنی الجامعۃ القاسمیه کے معظم اراکین خصوصاً مولانا اشرف علي صاحب اور مولانا عبد الرحیم صاحب کي خدمت میں حاضر هوکر یه معامله پیش کروں - اگر خدا نخواسته میرا یه مرافعه قابل سماعت نه سمجها گیا' تو ممکن هے که واقعات کا ایک حصه اخبارات میں بهیجدوں -

عبید الله - سابق ناظم " جمعیۃ الانصار "

افسوس كه ارنهوں نے نه صرف ميرے خيال كا بطلان كيا بلكه انجمن خدام الكعبه كي عزت كو بهي اپنے اس فعل سے گزند پهنچانا چاها -

انجمن خدام الكعبه كے ممبر كو-اور سب سے زياده آسكے عهدے داروں كو [illegible] آسكے ممبر هونے كے سوا خالق مطلق كي رضا جوئي كے اور كسي دنياوي حاكم كي رضا جوئي سے واسطه نهيں هے - وه دنيوي حاكم جارج پنجم هي نهيں - چاهے رشاد خامس هي كيوں نه هوں -

اركان انجمن خدام الكعبه كو اس سے بحث هي نهيں هونا چاهيے كه آس كام كے انجام دينے ميں جسكا ارنهوں نے حلف اوٹهايا هے اور عهد كيا هے' كسي حاكم دنيوي كي وفاداري هوتي هے يا غير وفاداري' اور وه كسي ايسے كاغذ پر تو دستخط كر هي نهيں سكتے جسميں غير مشروط وفاداري كسي حاكم دنيوي كي هو' اسليے كه ممكن هے' اونكا حلف اور عهد خدمت حرمين اوس كے خلاف كبهي مجبور كرے - [illegible] ممبر انجمن خدام الكعبه اونكو سياست سے واسطه هي نهيں هے - بلكه اونكي حيثيت صرف مذهبي هے جسميں انسان كي وفاداري و غير وفاداري كا كوئي سوال هي نهيں - سوال هے تو صرف خدا كي وفاداري كا' اور خانه خدا كي وفاداري كا -

[illegible] اونكے علي گڈه كے متعلم هونے كے يا اولڈ بوائز ايسوسيشن كے سكريٹري هونے كے - يا مسٹر محمد علي صاحب كے بهائي هونے كے' يا كسي دوسري صورت كے' مجهے شوكت علي صاحب كے دستخط كرنے پر مطلق كوئي اعتراض نهيں هے - ميں صرف خدام كعبه كو روتا هوں -

ميں هرگز انجمن خدام الكعبه كے متبرك نام كو اسطرح ذليل هوتے نهيں ديكهه سكتا ' اور اپني آواز ضرور بلند كرتا هوں - اونكو چاهيے كه اسكا اعلان كرديں كه وه انجمن خدام الكعبه كے معتمد كي حيثيت سے نهيں شريك هوئے ' بلكه كسي دوسري حيثيت سے - انجمن خدام الكعبه كے ممبر يا عهدے دار كي حيثيت خدا كي رضا جوئي كو سب سے مقدم گردانتي هے' اور كسي كي پرواه نهيں كرتي -

ميں اونسے به ادب يه بهي عرض كرونگا كه جهاں انهوں نے اس [illegible] اور مصلحت سے آس انجمن كي خدمت كي هے جو ارنهوں نے قائم كي' وهاں اب وه آس تذبذب اور خدشه سے بهي اپنے كو پاک كرليں جو كبهي كبهي اونسے ظاهر هوجاتا هے -

اونهوں نے اور اور ممبروں نے ايسے مسئلے بهي اپنے پيش نظر كرليے هيں كه ايا گورنمنٹ كي رعايا دوسري گورنمنٹ كو مالي مدد قانوناً دےسكتي هے يا نهيں : وه ايسے معاملات كو گورنمنٹ سے رجوع كرنا چاهتے هيں ' اور شايد اسي تالي ميں وه [illegible] معتمد كے وائسرائے كے سامنے گئے بهي' اور كامريڈ سے معلوم هوتا هے كه اس معامله ميں انجمن خدام الكعبه كے بعض ممبر وائسرائے كے جواب سے بہت خوش هوئے -

ميں اونسے اور اپنے سب بهائيوں سے عرض كرتا هوں كه اگر اونكو كاميابي حاصل كرني هے تو وه پهلا كام يه كريں كه اپنے كو اس قسم كے تمام خرخشوں سے بري كرليں - بلكه انكا خيال بهي نه لاويں -

همارے سامنے ايک هي مقصد هے جو همارا مذهبي مقصد هے - آس مقصد سے همكو كوئي قوت الگ نهيں كرسكتي -

اب همكو اسكي فكر كيوں هو كه هماري گورنمنٹ كيا كهيگي يا عثماني دولة كيا كهيگي ؟ يا كوئي قوم كيا كهيگي ؟ راستي' صفائي' مضبوطي سے همكو اپنے مقصد كے پيچهے رهنا چاهيے - اور اپنے خدا پر بهروسه ركهنا چاهيے - ميں جانتا هوں كه انگريزي قانون يا قانون بين الاقوام كعبه كي خدمت و حفاظت كے ليے تركوں كو روپيه دينے سے باز نهيں ركهسكتا - ليكن بفرض محال اگر يه قوانين همكو باز ركهنا بهي چاهيں پهر بهي كيا هم باز رهجاوينگے ؟ كيا همارا حلف اور همارا عهد فضول هي تها ؟

ميں آوروں كي بابت نهيں جانتا - ليكن ايک شخص كا نام جانتا هوں جسكو دنيا كا كوئي قانون آس مذهبي خدمت سے باز نهيں ركهه سكتا جسكا آسنے حلف اوٹهايا هے' اور آس شخص كا نام جسكے نزديک كسي دنياوي حاكم كي وفاداري هيچ و بدتر ز هيچ هے اگر آس سے احكم الحاكمين كي وفاداري ميں فرق آوے -

مشير حسين قدوائي

---

١٠ مئي كا جا… [illegible]

١٣ - مئي سنه ١٩١٣ع كو ايكورڈ محمڈن هال ميں مسلمان چهاؤني ملتان كا ايک غير معمولي جلسه منعقد هوكر مندرجه ذيل رزوليوشن باتفاق آراء پاس هوے :

(١) انجمن نصرت الاسلام ملتان چهاؤني كا يه جلسه دهلي كے ١٠ - مئي والے جلسه كو بنظر استحسان ديكهتا هے - اور جو كميٹي بغرض اصلاح ندوه بنائيگئي هے اسپر پورا اعتماد ركهتا هے - اور استدعا كرتا هے كه اصلاحي كميٹي جلد سے جلد اصلاحي رپورٹ تيار كركے قوم كي آگاهي كيليے شائع كرے -

محرک مولوي عبد الكريم صاحب امام جامع مسجد -

مويد حاجي حكيم اله بخش صاحب -

(٢) جلسه اراكين ندوه سے ملتجي هے كه اصلاحي كميٹي كو هر قسم كي امداد در باره اصلاح كے دينے سے دريغ نه فرمائيں ' اور ذاتيات كو نظرانداز فرما كر قومي مفاد كو ملحوظ ركهيں -

(٣) رزوليوشن مندرجه بالا كي نقول اخبار همدرد - زميندار - پيسه اخبار - الهـلال - مسلم گزٹ - وكيل - اور سكريٹري صاحب كميٹي اصلاح ندوه كے پاس بهيجي جاويں -

محرک - بابو حفيظ الله صاحب -

مويد - سيد عبدالكريم صاحب -

زنده در گور مريضوں كو خوشخبري

دهلي کے خانداني اطبــا اور دوا خــانه

نورتن دهلی

یه دوا خانه عرب - عدن - افریقه - امریکه - سیلون - آسٹریلیا - رغیرہ رغیرہ ملکونمیں اپنا سکه جما چکا ہے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولــه قبــله حکیم محمد احسن الله خان مرحوم طبیب خاص بہادر شاہ دهلي کے خاص مجربات هیں -

دوائي ضیق - هر قسم کي کهانسي ر دمــه کا مجرب عــلاج في بکس ایک توله ۲ دو روپیه -

حب قتــل دیدان - یه گولیاں پیٹ کے کیڑے مارکر نــکال دیتي هیں في بکس ایک روپیه -

المشتهر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلی فراشخانه

روغن بیگــم بهــار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا رگرفتار' رکلا' طلبه' مدرسین ' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنواں عبارت سے ابهي دیکها اور پڑها ہے' ایک عرصے کي فکر اور سونچ کے بعد بهترے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے' جسکا اصلي ماخذ اطبــاے یوناني کا قدیم مجرب نسخه ہے' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي ہے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا ہے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز رخوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا ہے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیادہ تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي ہے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهیں هوگي - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بنّیکا

بادشاہ و بیگمں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني -

بنّیکا ــــ کے خــواص بهت سے هیں ' جن میں خــاص خــاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت ہے ' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت ہے -

راما نراجن تیله اور برندیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے اپا و اجداد سے پایا جو شهنشاہ مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم ہے اور کسي کو نهیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

" ولٹر فل کالیهو " کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه بارہ آنه مصک پاس اور الکٹریک ریگر پوسٹ پانچ روپیه بارہ آنه محصول ڈاک ۹ آنه یوناني گورت پاؤڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي ہے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

اطلاع

مدرسه ارشاد العلوم تسکاري ضلع گیا کا سالانه جلسه بوجهه مرض طاعون هونے قصبه هــذا میں اپني تاریخ معینه پر منعقد نهو سکا جسکا هم خدام مدرسه کو سخت افسوس ہے - لهذا شائقین انتظار کي تکلیف نه اٹهائیں ' اور دعا فرمائیں که الله تعالی جلد اپنے بندوں پر رحم اور فضل فرماے والسلام فقط -

عبد الغني ناظم مدرسه -

سمن بنابر انفصال مقدمه

(اوٹر ۵ قاعدہ ۱ , ۵)

نمبر مقدمه ۹۱۹ سنه ۱۹۱۳ ع

بعدالت منصفي سربي ضلع بدایوں باجلاس بابو منموهن سنپال صاحب بهادر منصف -

برج کشور پسر نابالغ و جانشیں ننهو مل داین متوفي برفاقت مساۃ جهنديوي مادر خود قوم مهاجن ساکن حال قصبه آنوله محله کٹرہ پخته مدعي -

بنام عبد القادر ولد حافظ کریم بخش قوم شیخ ساکن قصبه انوله محله کٹرہ پخته متعلقه منصفی انوله فرید پور مقام بریلي مدعاعلیه -

هرگاہ که مدعي نے تمهارے نام ایک نالش بابت ۶۹۷ روپیه آٹهه آنه کے دائر کي ہے لهذا تمکو حکم هوتا ہے که تم بتاریخ ۲۹ ماہ مئي سنه ۱۹۱۳ ع رقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمه کے حالات سے قرار واقعي واقف کیا گیا هو' اور جو کل امور اهم متعلقه مقدمه کا جواب دیسکے یا جس کے ساتهه کوئي اور شخص هو که جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر هو' اور جوابدهي دعوی کي کرو - اور هرگاہ وهي تاریخ جو تمهارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعي مقدمه کے تجویز هوئی ہے پس تمکو لازم ہے که اسی روز اپنے جمله گواهوں کو جن کی شهادت پر نیز تمام دستاویز جن پر تم اپني جوابدهي کے تائید میں استدلال کرنا چاهتے هو اسي روز پیش کرو - تمکو اطلاع دیجاتي ہے که اگر بروز مذکور تم حاضر نه هوگے تو مقدمه بغیر حاضري تمهارے مسموع اور فیصل هوگا - به ثبت میرے دستخط اور مهر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ ماہ اپریل سنه ۱۹۱۳ع جاري کیا گیا -

([illegible] جج)

اطــلاع

(۱) اگر تمکو یه اندیشه هو که تمهارے گواہ اپني مرضي سے حاضر نــه هونگے' تو تم عدالت هذا سے سمن به ایں مراد جاری کرا سکتے هو که جو گواہ نه حاضر هوگا وہ جبراً حاضر کرادیا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکهتے هو وہ اس سے پیش کرائي جائے بشرطیکه تم خرچه ضروري عدالت میں داخل کر کے اس امر کي درخواست گذرانو -

(۲) اگر تم مطالبه مدعی کو تسلیم کرتے هو تو تمکو لازم ہے که روپیه مع خرچه نالش عدالت میں داخل کرو تاکه کارروائي اجراے ڈگري جو تمهاري ذات یا مال یا دونوں پر هو کرنا نه پڑے -

(مهــر عــدالت)

صحت النســاء و محــافظ الصبیان

طب جدید اور اپنے چالیس سالــه ذاتي تجربے کي بنا پر دو کتابیں تیار کی هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیاں میں بچوں کي صحت کے متعلق موثــر تدابیــر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹــر کرنیل زیڈ احمد صاحب نے بهت تعریف لکهه کر فرمایا ہے که یه دونوں کتابیں هر گهر میں هوني چاهیں ' اور جنابه هر هائینس بیگم صاحبه بهوپال دام اقبالها نے بهت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمائي هیں - بنظر رفاہ علم چهه ماہ کے لیے رعایت کي جاتي ہے - طالبان صحت جلد فائده اٹهائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیه - ۱۰ آنه - رعایتی ۱۲ آنه
محافظ الصبیاں ' اصلي قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتی ۱ روپیه -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افیسر [illegible] - ڈاکخانه بهري ضلع رهتک -

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں بو دعوہ و خیال کا آدمی تجا ہو۔ جب آپ کسی سے کوئی بات اور عانہ کتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب **وقار الملک** بہادر۔
جناب نواب حاجی **محمد اسحق** خانصاحب۔
جناب آنریبل سید **شرف الدین** صاحب جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ۔
جناب لسان العصر سید **اکبر حسین** صاحب۔ اکبر الہ آبادی
جناب مولانا مولوی **ابو محمد عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔
جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔
جناب مولانا مولوی **محمد عبد الحلیم** صاحب **شرر** لکھنوی۔
جناب حاذق الملک حکیم حافظ **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی
جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی
جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ **احمد** صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس
جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی
جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوے معلی

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی ازحد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ کیا آپکو طرح معلوم ہے کہ آج اس مین الشرقین میں شاید ہی کوئی عہدہ بگھرا دا ایسا ہو جہاں سر پر ڈالنے کے تیلوں کا رواج غلط ثابت ہو کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں **تاج روغن گیسو دراز** بھلا آپکو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد کلبہ جی میں ہے یہ مختصر مگر منتخب ترین جماعت ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیا جا چکی ہے اور عنقا الملک پیر ہی ہے بجھی بدونہ کیا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہے کہ فریفتگی کا کوئی علاج ہی نہیں۔ بکثرت سے ویرانیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی جائے مر پھوڑ پڑے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے پھر ہندوستان سیلون برما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور وہ بین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کاندہوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوتی اور ہوتی کیونکر تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونیسے رہی اور اگر گیسوئے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پہ بجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا۔

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مرنیا او غیور احباب بوجوہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندہ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی کہ بجائے چند سے پہلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انتظام کے ساتھ خوشبوؤں کا جمانا ایک خیال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوتی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے خود تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرینگے کہ **تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو** کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور دراصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی دوئیں کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ حسن کردیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ۱/۵ حصہ پہلے ہی بڑھادی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی۔ تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کردینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہٖ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک درد انگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اور صاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

عنبر ـ گلاب ـ بیلا ـ سیوتی فی شیشی عہ تاج روغن آملہ و نبولہ فی شیشی ۱۲ تاج روغن زیتون و یاسمین فی شیشی (۱۰/۱)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک ہر ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ ذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کرلیجئے اس لئے کہ بہ استثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہوسکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلاقیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے **ایجنٹوں کی ضرورت ہے**
(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر
مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ ”تاج“ دہلی

ناظرین الہلال غور سے پڑھیں

اگر آپ ڈاکٹر اقبال - مولانا شبلی - سید اکبر حسین صاحب ' طالب بنارسي - سید ناصر نذیر صاحب فراق - سید دلگیر - مولانا عرش گیاوي - مرزا سلطان احمد صاحب سیماب ' اکبر آبادي اور دیگر باکمال شعرا اور مضمون نگاروں کا زور قلم ملاحظہ فرمانا چاھتے ھیں ' تو اردو علم ادب کے زبردست آرگن -

سالانہ قیمت تین روپیہ **رسالہ فانوس خیال** خریداران الہلال سے دو روپیہ

کے خریدار بن جالیے - چندہ معاونین سے ۱۰ روپیہ - تاجران و حکام سے ۵ روپیہ - عوام سے ۳ روپیہ - طلبا سے ۲ روپیہ یکم جون سے پیشتر خریداران الہلال سے ۲ روپیہ اگر مني آرڈر بھیجنا چاھیں - تو صرف ۱ روپیہ ۱۲ آنہ - کاغذ لکھائی چھپائي نفیس -

منیجر فانوس خیال پٹھان کوٹ - پنجاب

جوھر سر ماھي

دماغ جو کل اعضائے رئیسہ پر حکمراں ھے - کمزور ھوجانیسے تمام عصاب و دیگر اعضاء بھي کمزور ھو جاتے ھیں - اور مقوي دماغ کے جتنے نسخے ھیں تمام قیمتي سے قیمتی ھیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے ھیں - لہذا یہ ایک نو ایجاد دوا جو روئي مچھلي کے مغز سے امریکہ میں تیار کیا گیا ھے - دماغي کمزوریوں میں تیر ھدف ثابت ھوئي ھے - مریضان امراض دماغي کو عموماً اور اطباء ھندوستان سے خصوصاً گذارش ھے کہ یہ کثیر المنفعت دوا روز تین قطرے تین روز تک استعمال کرنے سے نسیان ' سستي ' اداسي ' دماغ کا چکرانا ' درد سر ' اسہال ' ضعف بصارت ' دوران سر ' کمي حافظہ وغیرہ وغیرہ امراض میں فورا فائدہ شروع ھوجاتا ھے ' اور چند روز کے مداومت سے شفاء حاصل ھوجاتي ھے - ایک شیشي میں ھزار قطرے ھیں قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھ آنے -

Dr. T. Hosain, 6 Convent Lane,
Post Entally, Calcutta.

جام جہـان نمـا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نهوگي

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـزار روپیـه نقد انعـام

ایسي کار آمد ایسي دلفـریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھي سستي ہے - یـہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم لبضے میں کو لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں رہا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کي ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - عم هئیت - علم بیان - علم عـروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا هو' بصارت کي آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشہور آدمي آنکے عہد بعہد کے حالات سوانعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فہرست ' آنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بھي کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھي ' شتر' کالے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکري ' کتا وغیرہ جانوروںکي تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا ہے) ضابطہ دیواني فوجداري' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اردو کے بالمقابل لکھي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسي معلومات آجتـک کہیں دیکھي نـه سني هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـه کا کرایه ریلوے یکه بگھي جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے هي دنوں میں لاکھہ پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـر - افـریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخاني

کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جہاز کے سفـر کا مجمل احوال کرایه وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویزکه پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجالیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑي

گارنٹي ۵ سال قیمت صرف چھه روپے

ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتي رهتي ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتي ہے - ڈائل چیني کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹھیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھه روپیه -

آٹھه روزه واچ

گارنٹي ۸ سال قیمت ٦ چھه روپیه

اس گھڑي کو آٹھه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - او ر نام ایسا صحیح دیتي ہے کہ کبھي ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چھه روپے - زنجیر سنہـري نہـایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹھه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کي آٹھه روزه واچ - جو کلائي پر بندھ سکتي ہے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر همارے یہاں آئي هیں - نه دیا سلائي کیضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ انکو اپني جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگه اندھیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرےسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے آٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - ہوا نایاب تحفه ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے یہاں سے هر قسم کي گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکي زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمده و خوشنما مل سکتي هیں - اپنا پتـه صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتـا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام توهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

12

خریداران الہلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اسی قیمت میں ملتی ہیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف موجبہ ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سائز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - ناامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی - ارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ رگلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی - روپیہ -
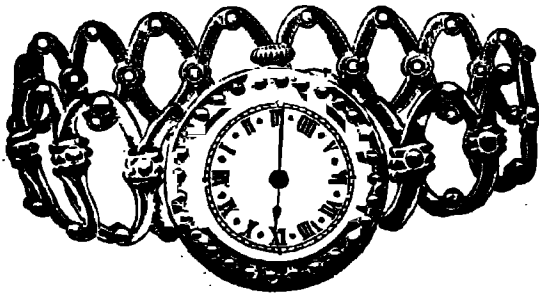
بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - ہنج باک - پن ہانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑی نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منفی سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن ہانڈسٹ مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل ہانڈس - بزل سٹ اور مصنوعی جواہرات - اکسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

اربانہ اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہری پلین - سائز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - ن سٹ - ہانڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ نیل ہانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۶ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ گلاس -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۹ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامل ڈایل - گلاس ڈرم - ہنج باک - پن ہانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئیاں زاید -
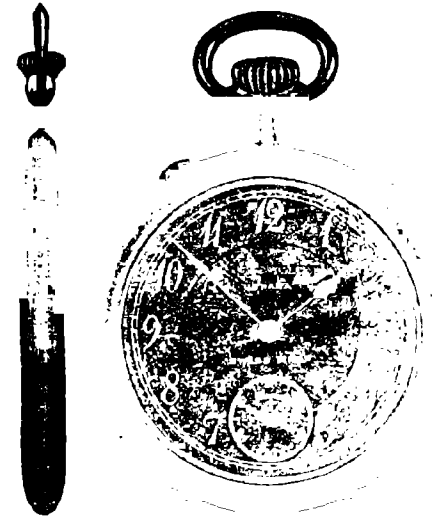
اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۹ - آنہ -

بالکل نمبر ۶ کی طرح بغیر جواہرات -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہلال کا حوالہ نہیں ہوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ہوگی -

المشتہر کے - بی ۱۳۶۶۱ - سعید ۱۰ اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاه عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکره ہے یه تذکره جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت رکهتا ہے که اس میں جو انتخابی اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرت صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکره جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکهوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکها ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکره هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامه مصنف نے اس کتاب میں یورپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ہے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا بغرض محض دفاعی تهے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۲۱۴ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کر کے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی الله عنه کی مفصل سوانح عمری اور اُن کے ملکی ' ملی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل و کمال کا تذکره مندرج ہے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنه ۹۷۳ هجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشهور تصنیف جس میں دهلی کی تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکره مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسنین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتهه عربی و فارسی میں بهی کوئی کتاب لکهی نهیں گئی ہے - اس کے اخیر میں هندی عروض و قافیه کے اصول و ضوابط بهی مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اهتمام سے چهپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقه مقدمات فوجداری ہے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا ہے - قیمت سابق ۹ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یه کتاب تمدن عرب کی طرز پر هندوستان کے متعلق لکهی گئی ہے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کی تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپی ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیو ڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهی اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالی - مصنفه مولانا شبلی نعمانی - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوی ظفر علی خاں بی - اے جس میں انوار سهیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکهی گئی هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمه - مترجمه مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها ہے جس میں سنسکرت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفه مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوی - فلسفه عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتهه ساتهه قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) انسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئی هزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دهلوی کی مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور ہے قیمت ۳ روپیه

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربی فارسی و اردو کی کئی هزار کتابوں کی فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیره مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعه کرنا لازمی ہے - حجم ۹۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیری - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمه مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نهایت خوشخط اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیه

(۲۵) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کی مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ھیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ھوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ھرج اور نقصان نہ ھوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ھے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ھمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ھو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ھوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ھی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھہ منگانے سے خرچ ایک ھی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[3]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ھی کرنا ھے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ھیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ھے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ھے بنابریں ھم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ھر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موھنی کسم تیل " تیار کیا ھے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ھی سے مدد لی ھے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ھے اور اعلی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ھونے میں لاجواب ھے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ھیں - جڑیں مضبوط ھوجاتی ھیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ھوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ھے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ھوتی ھے نہ تو سردی سے جمتا ھے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ھے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ھاں سے مل سکتا ھے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ھیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ھے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ھیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیم اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ھے - ھمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ھے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ھزارھا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ھیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ھوجائے - مقام مسرت ھے کہ خدا کے فضل سے ھزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ھیں اور ھم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ھیں کہ ھمارے عرق کے استعمال سے ھر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ھو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ھو - سردی سے ھو یا گرمی سے - جنگلی بخار ھو - یا بخار میں درد سر بھی ھو - کالا بخار - یا آسامی ھو - زرد بخار ھو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ھوگئی ھوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ھو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ھے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ھے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ھونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ھے ' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ھے - اگر بخار نہ آتا ھو اور ھاتھہ پیر ٹوٹتے ھوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاھلی رھتی ھو - کام کرنے کو جی نہ چاھتا ھو - کھانا دیر سے ھضم ھوتا ھو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ھوجاتی ھیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ھوجاتے ھیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ھمراہ ملتا ھے
تمام دوکانداروں کے ھاں سے مل سکتی ھے

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

20

هر فرمـایش میں الهـلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یه مشهور ناول جو که سولـه جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - کپڑےکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هین تمام جلدیں دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنـه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یه دوا کل دماغي شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتي هے - هسٹریه وغیرہ کو بهی مفید هے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کر تے هی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیرہ کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماہ کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هرقسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواہ توہمي جنون ' مرگی والہ جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و مرض جنون ' وغیرہ وغیرہ دفع هوتي - هے اور وہ ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے کہ کبهي ایسا گمان تک بهي نہیں هوتا کہ وہ کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/8 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس

میرے نئے چالان کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چودہ آنه اور نو روپیه چودہ آنه نصف قیمت تین روپیه پندرہ آنه اور چار روپیه پندرہ آنه هر ایک گهڑي کے همراہ سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چودہ آنه اور تیرہ روپیه چودہ آنه نصف قیمت - چار روپیه پندرہ آنه اور چهه روپیه پندرہ آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگن کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمدہ اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبـل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراہ ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹـري لمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 8 Lover Chitpur Road
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئي قوت پهر دوبارہ پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نہیں هوتی - مایوسي مبدل بخوشي کـر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کـسي تکلیف اور بغیر کـسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں - قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوہ محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنـکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹی

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم
سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه
اسکے ماسوا هرقسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -
هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگی آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچـاس برس کے تجربه کا

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ایجاد کردہ - آزالا سهائے - جو مستورات کے کل امراض لیے تیر بهدف هے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتی هے ' اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا دفعتاً بند هو جانا - کم هونا - بے قاعدہ اور تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیادہ مدت تک نهایت زیادہ جاري هونا - اس استعمال سے بانجهه عورتیں بهي باردار هوتی هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

... وا تسهائـے گولیـان

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف حکم رکهتي هے - کیسا هي ضعف کیوں هواسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگی جو که بیان سے باهر هے - شکسته جسمون از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ' طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

" ا وائـت

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجه هوا هو دفع کردیتي هے ' اور کمزور قوی نهایت طاقتور بنا دیتي هے - کل دماغي اعصابي اور دلي کمزور یونکو دفع کرکے انسان میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتی هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نهایت هی مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سوائے فائدہ

قیمت في شیشي ایک روپیه

C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷/۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ | کلکتہ: چہار شنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۲۱

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

لکھنو میں عثمانی مہمانان محترم کے اعزاز میں یادگار ڈنر
جو ڈاکٹر عدنان بے اور عمر کمال بے صدر و مفتش ہلال احمر قسطنطنیہ کی سیاحت ہند
کے موقعہ پر سر راجہ صاحب محمود آباد کی طرف سے دیا گیا تھا۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حافظ محمد عبد المجید مہتمم ہمدرد دواخانہ یونانی صوبہ دہلی

لال کوشش
یے دو ہزار
پیدا کرسکیں
سالانہ قیمت
سکے بعد یقیناً
الہلال کا مالی مسئلہ بغیر
قیمت کے بڑھائے حل ہو
جائیگا - منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوی — جن اشخاص کي قوی زائل هو گئے هوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجہ سے بالکل نیست نابود هو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کر کے انساني ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ہے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منھہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کر کے بتدریج جگر اور تلي کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۱ روپیہ ۴ آنہ -
ملنے کا پتہ - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسزر ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ربن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدي هیں ' وہ تشفي بخش هیں - همنے بھي ایک عینک بنوائي ہے جو اعلی درجے کي تیار هوئي ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق ہے "

کون نہیں چاهتا کہ میري بینائي مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹرونکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ۲ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑھا هوا - مع پتھر کي عینک کے ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۶ آنہ -

مژدہ وصل

یعني عمل حب و بغض بہ هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا هوئي هیں لهذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیہ هر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ - ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیادہ تعریف کرنا فضول ہے کیونکہ یہ خود اسم بااثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھي خطا نکریگا اور یہ نقش هر کام کیواسطے کام آتا ہے هدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاهیے -
خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جهانسي

(1) راسکوپ فایور واچ گارنٹي ۲ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
(2) منالک بلاکیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندیکیڈبلاکیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنیوالي گھڑیوں کي ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نہ پڑیں -
ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلي اسٹریٹ دھرم تلا کلکتہ -
M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين ـ القرآن الحكيم

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ
تیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مدیر مسؤل و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۱ | کلکتہ: چہارشنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

فہرست

تصاوير

مسئلۂ قیام الہلال

ممكن هے كه بعض بزرگوں كا يه خيال هو كه اگر كسي وجه سے الهلال كي اشاعت آينده ملتوي كرديگئي ' تو اُن نئے خريداروں كي قيمت كا كيا حشر هوگا جو اس دو هزار كي تعداد پوري كرنے كي سعي ميں مهيا كيے جارهے هيں ؟

همیں امید هے كه خدا نے الهلال كو جيسے احباب و مخلصين عطا فرماے هيں ' انكا اعتماد اس سے بهت ارفع و اعلى هے كه اس طرح كي بدگمانياں انكے دلوں ميں گذريں - تاهم هم مناسب سمجهتے هيں كه اسكے متعلق پبلك كا اطمينان كرديں -

اگر كسي وجه سے الهلال كي حالت ميں تغير كيا گيا يا بالفرض بند هي كرديا گيا ' تو صرف ان نئے خريداروں هي كي قيمت كا سوال سامنے نهيں آتا بلكه بقيه خريداروں كي بقيه قيمتيں بهي انهيں بغير كسي نقصان كے واپس ملني چاهئيں -

اگر ايسا هوا تو هم دوستوں كو اطمينان دلاتے هيں كه انشاء الله اس بارے ميں بهي الهلال حسن معامله كي ايك ايسي نظير چهوڑ جائيگا ' جو اردو پريس كي تاريخ ميں بغير كسي شرمندگي كے بيان كي جاسكے گي ' اور ايك لمحه كيلئے بهي پسند نهيں كريگا كه كسي شخص كا مالي حق دفتر كے ذمے باقي رهے - جو شخص حق كے ساتهه سوال كرنا پسند نهيں كرتا ' اسكے لئے يه سوچنا بالكل غير ضروري هے كه ناحق كا بار اپنے اوپر لينا گوارا كريگا -

تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہٰذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کہیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی عرض تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - اچھے روزانہ کما اور اسی سے روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

ایسے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

بی - گورلڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں گنز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کھم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

نواب نصیر الملک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

چند مشہور اخبارات ہند کی راے

—*—

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سوہیھی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سنگاپور -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

اسد پاشا کی گرفتاری

اسد پاشا کا ذکر معاملات البانیا کے ضمن میں اتني مرتبہ آچکا ھے کہ بغیر کسي تمہید کے اسکا ذکر کرنا چاھیے -

یہ وھي شخص ھے جس نے اپنے تئیں البانیا کا پادشاہ تسلیم کرانا چاھا تھا ' اور اسکے بعد دول یورپ کے اغراض کا رفیق و معاون ھوگیا تھا - اسکي حیثیت ابتدا سے عجیب رھي ھے اور اسکے کاموں کا انداز بسا اوقات مبہم اور پیچیدہ رھا ھے - اسکے تمام ظاھری

اسد پاشا

ات بتلاتے ھیں کہ وہ ایک دشمن اسلام ' عدوے خلافۃ علیہ ' ت فروش ' اور اغراض پرست شخص ھے - وہ محض اپني ي غرض کیلیے خلافۃ علیہ کے دشمنوں کے قدموں پر گرا ' اور سا کہ ایسے خائنین ملت کا ایک ھي نتیجہ ھوا ھے ' پوري ت اور نامرادی کے ساتھہ اب ٹھکرا یا گیا ھے -

لیکن اسکے ساتھہ ھي اسکي زندگي کے متعلق بعض ایسي لومات بھي حاصل ھوتي ھیں جن سے معلوم ھوتا ھے کہ وہ گو ا میں اسماعیل بے کي سي اغراض مفسدہ رکھتا ھو ' لیکن بعد ں ترکي کے ساتھہ پوشیدہ تعلقات رکھتا تھا ' اور انقلاب وزارت کے اسکا پوزیشن یہ نظر آتا تھا کہ بظاھر تو دول کے اغراض کي حمایت ے ' لیکن باطن میں اسکي سعي یہ ھو کہ اگر ترکي کیلئے البانیا ں کوئي مفید پہلو باقي نہیں رھتا تو اقلاً ایک مسلمان اور عثماني س کي پادشاھت تو قائم ھوجاے -

لیکن اسکے بعد اسکے اعمال میں نیا اضطراب شروع ھوا - وہ اس تحریک وخیر مقدم کا رئیس بنکر اٹھا جو نئے مسیحي فرمانروا کو ے کیلیے البانیا سے روانہ ھوا تھا -

اب تازہ انقلابات یہ ھیں کہ اسٹریا کا ایک جہاز یکایک پہنچا اسد پا شا کو مع اسکي بیوی کے گرفتار کرکے نیپلز پہنچا دیا - ں اسے حلف اٹھا نا پڑا ھے کہ البانیا کے معاملات میں دخل یگا -

الم البانیا

لیکن اس واقعہ سے بھي زیادہ دلخراش اور ھوش افگن خبر ان ںیانہ مظالم کي ھے جو البانی مسلمانوں پر عیسائیوں نے شروع یے ھیں -

قاعدہ ھے کہ جب انسان بہت رو لیتا ھے تو اسکے آنسو خشک ھو ے ھیں - یہي حال اب مسلما نان عالم کا بھي ھوگیا ھے - طرابلس لقان کے مظالم پر اسقدر آنسو بہہ چکے ھیں کہ اب ان وحشت ور حواس پاش مظالم کو سنکر سمجھہ میں نہیں آتا کہ کس ماتم کریں ؟ اور کن لفظوں کے ساتھہ فرزندان توحید کے اس عام پر آنسو بہائیں ؟

یہ خبریں ریوٹر ایجنسي کي ھیں اور یہ کہنا ضروری نہیں کہ ت سے کس قدر کم ھونگي ؟ صدھا مسلمانوں کو ایپرس میں کیا گیا ھے - صلیب پر چڑھا یا گیا ھے - مکانونکو جلایا گیا ھے ' اور ب کچھہ ھوا ھے جو اس نئي مسیحي کروسیڈ کي درندگي سبعیت کي مشہور و مسلمہ خصوصیات ھیں -

کل کي خبر ایک نئے انقلاب حالت کا غیر متوقع طور پر یقین دلاتي ھے - کچھہ عجب نہیں کہ البانیہ کے مسئلے میں ایک عظیم الشان اور حیرت انگیز تبدیلي پیدا ھو جاے - معلوم ھوتا ھے کہ کئي ھزار مسلمانوں نے عاجز آکر اعلان جنگ کردیا ھے ' اور کہدیا ھے کہ یا تو انھیں ترکي کي حکومت دی جاے - یا ایک مسلمان پادشاہ - پرنس لوید ایک جہاز میں پناھگزیں ھے -

آہ ' جبکہ خون کے سیلاب بہہ چکے ' جبکہ یورپ سے اسلام کا قافلہ نکل چکا ' جبکہ دولۃ عثمانیہ کے آخری نقش قدم مٹ چکے ' تو اب البانیا کے نا عاقبت اندیش اور فریب خوردہ مسلمانوں کو ترکي ' مظلوم اور بیکس ترکي یاد آئي !!

مساجد و قبور اشکر پور

آج کي اشاعت میں ھم تمام مساجد لشکر پور کا ایک مرقع شائع کرتے ھیں جو خاص طور پر عکس لیکر ھم نے طیار کیا ھے - تا کہ انکي ھیئت مقدسہ نظروں میں محفوظ اور دلوں پر منقش ھو جاے ' اور آیندہ انکي ھستي کے متعلق کوئي فریب اور غلط بیاني کام نہ دیسکے -

ان میں پہلي تصویر اس قطعۂ زمین کو پیش کرتي ھے جسمیں یہ تمام مسجدیں واقع ھیں - بقیہ تصویریں ان مساجد کي ھیں جو اس قطعہ اور اسکے حوالي میں واقع ھیں - جس مسجد کي برجیاں گرائي گئي ھیں ' وہ بھي ان میں موجود ھے - ناظرین اسے بہ یک نظر پہچان لینگے -

ھمیں معلوم ھوا ھے کہ ھز ایکسلنسي لارڈ کار مائیکل عنقریب کلکتہ تشریف لانے والے ھیں - اب بھي وقت ھاتھہ سے نہیں گیا ھے اور فرصت باقي ھے - اگر انھوں نے کسي وجہ سے انجمن کے ڈیپوٹیشن کي ملاقات ضروري نہ سمجھي ' تو کم از کم اس موقعہ ھي پر وہ لشکر پور کو ملاحظہ فرما کر مسلمانوں کي خواھشوں کو معلوم کرسکتے ھیں ' اور اس آنے والي مصیبت کو تدبر و دانشمندي سے دور کرسکتے ھیں جو مسلمانوں اور حکومت ' دونوں کیلیے یکساں طور پر درد انگیز ھے - الھلال ابتدا سے اتمام حجت کے تمام مراحل طے کر رھا ھے - اور اب بھي آخري علاج کا گورنمنت کو مشورہ دیتا ھے !

صحت النساء و محافظ الصبیان

طب جدید اور اپنے چالیس سالہ ذاتي تجربے کي بنا پر دو کتابیں تیار کی ھیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے متعلق موثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي ھیں - ڈاکٹر کرنیل زیڈ احمد صاحب نے بہت تعریف لکھہ کر فرمایا ھے کہ یہ دونوں کتابیں ھر گھر میں ھونی چاھیں ' اور جنابۂ ھر ھائینس بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالھا نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمائي ھیں - بنظر رفاہ عام چھہ ماہ کے لیے رعایت کي جاتي ھے - طالبان صحت جلد فائدہ اٹھائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیہ - ۱۰ آنہ - رعایتی ۱۲ آنہ
محافظ الصبیان ' اصلي قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - رعایتي ۱ روپیہ -

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افیسر دو جانہ - ڈاکخانہ بھري ضلع رھتک -

شذرات

باز از نجد و از یاران نجد!

الہلال کي مخالفت میں جو مضامین اخبارات میں لکھے جاتے ھیں ' انکي نسبت ابتدا سے ایک خاص اصول کار پیش نظر ھے ' اور بلا استثناء ابتک اُسي پر عمل رہا ھے -

کام کرنے والوں کیلیے پہلي چیز کام کا استغراق ھے - اگر انسان اپنا تمام وقت مخالفین کے رد و جواب میں صرف کرے تو ایک دوسري زندگي کام کرنے کیلیے کہاں سے لاے ؟

پھر جو طریقہ رد و مناظرے کا جاري ھے ' اسکا حال پیشتر ھي سے معلوم ھے - اصول پر کبھي بھي نظر نہیں ھوتي - زیادہ تر اغراض و مقاصد مخفیہ انکے اندر کام کرتے ھیں - پس کام کرنے والوں کیلیے یہي بہتر ھے کہ وہ کام کریں - دیکھنے والے مقابلہ و موازانہ کرنے کي فرصت نکال لینگے -

الہلال ابتدا سے اسي اصول پر عامل ھے - وہ جب کسي معاملہ پر قلم اٹھاتا ھے تو پہلے بقدر اپنے فہم و بصیرۃ کے اسپر غور کرلیتا ھے' اور قلب و ضمیر کا فتوی حاصل کرلیتا ھے - اسکے بعد اپنے خیالات ظاھر کرتا ھے اور صرف اسي کام میں مستغرق ھوجاتا ھے - نہ تو سامنے کے حریفوں پر اسکي نظر ھوتي ھے ' اور نہ یمین و یسار کي صداؤں پر- نہ مخالفین کي معاندانہ سرگرمیاں اسکي رفتار میں حارج ھوسکتي ھیں اور نہ معاصرین کرام کي بیخبرانہ مداخلت- اسکا اعتماد صداقت پر ھوتا ھے ' اور وہ دلائل و واقعات کي قوت کو اسقدر کمزور نہیں سمجھتا جسقدر افسوس ھے کہ اسکے بہت سے مخاطبین سمجھتے ھیں -

حق سبحانہ نے اپنے رسول اکرم (صلے اللہ علیہ و سلم) کو شوری کا حکم دینے کے بعد طریق کار کي یوں تعلیم دي تھي کہ فاذا عزمت فتوکل علی اللہ - اور جب کام کا عزم کرلیا تو پھر صرف اللہ پر بھروسہ کر اور اسمیں بے خوف و توقف مشغول ھوجا- یہي اُسوۂ حسنہ تمام مومنوں کیلیے اصلي طریق عمل و اصول کار فرمائی ھے -

چنانچہ قارئین کرام بحمد اللہ اسکي تصدیق فرمائینگے کہ جب سے الہلال شائع ھوا ھے' آجتک کبھي بھي اُس نے اس اصول کو فراموش نہ کیا - علی الخصوص معاصرین کرام کے متعلق ھمیشہ اسکي روش خاموشي اور اعراض کي رھي - اس تین سال کے اندر کیسي کیسي مخالفتیں ظہور میں نہ آئیں ' اور کیا کچھہ اسکي نسبت نہیں لکھا گیا؟ با ایں ھمہ کبھي بھي رد مطاعن و مقابلۂ بالمثل کي کوشش نہ کي گئي ' اور بالاخر اس بحر رواں کي ھر موج اٹھکر خود ھي بیٹھہ بھي گئي -

البتہ اس اعراض سے ایک حالت ھر حال میں مستثنی ھے - انسان کو اپنے نفس کي کمزوریوں سے ھر وقت لرزاں و ترساں رھنا چاھیے ' اور جس طرح کام کرنے والوں کا فرض ھے کہ بے نتیجہ و غرضانہ مخالفتوں کي سطح سے اپنے ھمت عمل کو ارفع و اعلی رکھیں ' اسي طرح یہ بھي فرض ھے کہ اصلاح و نصیحت کي ھر سچي آواز کا پوري کشادہ دلي اور معترفانہ آمادگي سے خیر مقدم بجا لائیں - دین کي حقیقت ھمیں یہ بتلائي گئي ھے کہ وہ "نصیحہ" ھے : الدین النصیحہ - اور اسلام کا بنیادي اصول یہ ھے کہ : وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر- پس جب توصیۂ حق و صداقت اور نقد صحیح و واقعي سامنے آجاے' تو خواہ اسکا پیش کرنے والا مخالف ھو یا موافق ' دشمن ھو یا عدو' مومن باللہ ھو یا مومن بالکفر ' لیکن معاً سر تسلیم و اعتراف خم کردینا چاھیے' اور اُسکا ایک بخشش کرنے والے کریم اور مالا مال کردینے والے پادشاہ کي طرح استقبال کرنا چاھیے ' تا کہ وہ مقام رفیع ایماني اور مرتبہ اشرف و اعلی ایماني حاصل ھو' جسکے حاصل کرنے والوں کیلیے کلام الہي بشارت دي ھے: و بشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ' اولائک الذین ھداھم اللہ و اولائک ھم اولو الالباب ! !

البتہ یہ مقام بہت بلند ھے اور اسکا حاصل کرنا آسان نہیں نفس کي شرارتیں اس راہ میں حائل ھوتي ھیں' اور اسکا ابلیسانہ گھمنڈ اور غرور اعتراف قصور و تسلیم نصائح سے بچنے کیلیے طرح طرح کے دھوکوں میں ڈالتا ھے - ھم اس بارے میں کچھہ اس طرح مجبور ھیں کہ بڑے بڑے ارادے اور عزائم بھي کام نہیں دیتے - صرف توفیق الہي اور اسکے فضل و کرم ھي سے یہ مقام حاصل ھوسکتا ھے - اسکا دعوا کوئي نہیں کرسکتا - البتہ اپني پوري طاقت اسکے لیے وقف کردیني چاھیے اور ھر وقت اسکے لیے خدا سے مدد مانگني چاھیے -

مسئلۂ ندوہ کے متعلق جو تحریریں الہلال کي مخالفت میں شایع ھوتي رھي ھیں' اُن میں سے اکثر میري نظر سے گذریں اور میں نے بہت چاھا کہ اُن سے اپنے لیے کوئي نہ کوئي واقعي جواب اور سچي نکتہ چیني حاصل کروں - لیکن افسوس ھے کہ مجھے کوئي بات ایسي نہیں ملي - عموماً اُن میں وھي باتیں دھرائي گئي تھیں جنکے متعلق پہلے ھي الہلال میں لکھا جا چکا ھے - یا صرف ظن اور تخمین کي بنا پر الزامات دیے گئے تھے - یا بہت زیادہ پھیلا کر صرف اسي ایک مسئلہ پر بار بار زور دیا گیا تھا کہ میں اچھا آدمي نہیں ھوں ' اور مجھے بہت برا سمجھنا چاھیے - شخصاً مجھے اس حقیقت کا اُن سے بھي زیادہ علم و اعتراف ھے - مگر مسئلہ ندوہ پر تو اس حقیقت کے انکشاف سے چنداں اثر نہیں پڑتا -

لیکن حال میں ایک دو تحریریں میري نظر سے گذري ھیں جو مسئلۂ ندوہ اور الہلال کے متعلق بعض بزرگوں نے لکھي ھیں - اور مجھے بہت خوشي ھوئي ھے کہ وہ اس عام انداز بحث سے مستثنی ھیں جو مخالفین الہلال کي تحریرات میں نظر آتا ھے - میں نے اُنھیں اول سے آخر تک پڑھا اور میں انکا ذکر کرونگا -

ان میں ایک تحریر تو جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کي ھے جسکا پہلا ٹکڑہ ھمدرد میں نکلا تھا اور اب دوسرا ٹکڑہ انسٹي ٹیوٹ گزٹ میں نکلا ھے - دوسري تحریر ایک دوست نے مجھے دکھلائي ھے جو مساوات الہ باد میں نکلي ھے اور لکھنو کے کسي بزرگ نے لکھي ھے - تیسرا مضمون حافظ محب الحق صاحب عظیم آبادي کا ھے جو البشیر اٹاوہ میں نکلا ھے -

ان تحریروں میں الہلال کي نہایت سختي کے ساتھہ مخالفت کي گئي ھے - تاھم میں انکا معرف اور مداح ھوں ' کیونکہ مجھے نظر آتا ھے کہ اصول کے ماتحت لکھي گئي ھیں ' اور سچائي کے ساتھہ اپنے خیالات کا اظہار کیا ھے -

حافظ محب الحق صاحب سے میں واقف ھوں - وہ ایک مخلص اور ملت خواہ بزرگ ھیں ' اور اُنھیں جیسي اور جس قسم کي معلومات اس بارے میں حاصل ھوئي ھیں بغیر کسي تعاند و فریقانہ انکار کے ظاھر کي ھیں - اگرچہ اسمیں غلط فہمي کي آمیزش بہت زیادہ ھے مگر یہ بالکل دوسري بات ھے -

جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے بھي الہلال کے تمام مضامین ملاحظہ فرماۓ ھیں ' وقت صرف کیا ھے ' اور اپنے کسي اصول اور عقیدے کے ماتحت لکھا ھے - پس انکا کام بھي ھر طرح قابل وقعت ھے' اور مجھے اسکا اعتراف ھے -

میں اس وقت ایک سفر کیلیے پا برکاب ھوں اسلیے زیادہ نہیں لکھہ سکتا - واپس آکر ان تحریرات کے متعلق لکھونگا - میں نے اُنھیں علحدہ رکھہ لیا ھے -

یکم رجب ۱۳۳۲ هجري

اسئلة واجوبتها

واقعهٔ ایلاء و تخییر

حدیث ، تفسیر ، اور سیرة کي ای[illegible]رک بحث

گذشته اشاعت کے مقالهٔ افتتاحیه کے بعد

(اصل مسئلهٔ مسئوله عنها)

یهاں تک تو صرف اس ٹکڑے کا جواب تها جو جناب نے [illegible] کے اعتماد و عدم اعتماد کي نسبت دریافت فرمایا تها' اور جو ضمناً اصول رد و دفاع منکرین اسلام کے متعلق ایک نهایت اهم اور دقت کي بحث تهي - اب آپکے اصل سوال کي طرف متوجه هوتا هوں -

آپکے نوجوان دوست کے مسیحي معلم نے جس واقعه کو اپني معاندانه و ابلیسانه تحریف و اضافه کے ساتهه پیش کیا هے' وه در اصل آنحضرة صلے الله علیه وسلم کي حیات مبارک کے اُس واقعه سے تعلق رکهتا هے جو کتب تفسیر و سیرة میں " واقعهٔ ایلاء و تخییر " کے نام سے مشهور هے -

(۱) " ایلاء " اصطلاح فقه و حدیث میں شوهر اور بیوي کي اُس علحدگي کو کهتے هیں جو بغیر طلاق کے عمل میں آئے اور جسکي صورت یه هے که شوهر غصه کي حالت میں کوئي قسم کها بیٹهے که میں اپني بیوي کے پاس نه جاؤنگا - اسکا ماخذ قرآن کریم کي یه آیة کریمه هے :

للذین یؤلون من نسائهم تربص اربعة اشهر' فان فاؤ' فان الله غفور رحیم - وان عزموا الطلاق فان الله سمیع علیم (بقره: ع - ۲۸)

جو لوگ اپني بي بیوں کے پاس جانے کي قسم کها بیٹهیں' اُن کیلیے چار مهینے کي مهلت هے - اگر اس عرصے میں رجوع کرلیں تو الله بخشنے والا مهربان هے' اور اگر طلاق کا اراده کرلیں تو بهي الله سننے والا اور سب کچهه جاننے والا هے !

اس آیة کریمه سے معلوم هوا که جو لوگ ایلاء کریں یعنے اپني بیوي سے علحدگي کي قسم کها بیٹهیں' انهیں چار مهینے کے اندر ملاپ کرلینا چاهیے - اگر انهوں نے ایسا کیا تو ایلاء ساقط هوجائیگا - البته قسم کا کفاره دینا پڑیگا - اس امر میں اختلاف هے که اگر شوهر نے چار ماه کے اندر رجوع نه کیا تو محض ایلاء کي مدت کے اختتام سے طلاق پڑجائیگي یا نهیں ؟ احادیث صحیحه سے ثابت هے که اس صورت میں بهي طلاق نهیں پڑتي اور عورت مرد سے نهیں چهوٹتي - اگر مرد عورت کو بالکل معلق چهوڑ دینا چاهیگا' تو اُسے قید رکها جائیگا - یهاں تک که وه عورت کي طرف رجوع کرے یا طلاق دیکر فیصله کرے - مگر فقهاے حنفیه کے نزدیک محض انقضاے مدت هي عورت کے حق میں طلاق بائنه هے -

(۲) آنحضرة صلی الله علیه وسلم کي زندگي میں بهي ایک مرتبه ایلا کي صورت پیش آئي - آپنے عهد فرمایا تها که ایک ماه تک ازواج مطهرات سے کوئي تعلق نه رکهیں گے - واقعهٔ ایلاء سے یهي واقعه مقصود هے اور یهي شان نزول هے آیات سورهٔ تحریم کا -

(۳) یه واقعه به تفصیل صحاح سته میں موجود هے' اور علی الخصوص صحیحین کے مختلف ابواب و کتب میں متعدد رواة و اسانید سے بیان کیا گیا هے - چونکه اس واقعه کي مختلف حیثیتیں تهیں اور مختلف قسم کے احکام انسے نکلتے تهے' اسلیے حضرة امام بخاري (رضي الله عنه) نے اپني عادت کے مطابق مختلف ابواب میں اسے درج کیا هے' اور مختلف احکام نکالے هیں - ابواب نکاح و طلاق اور ایلاء میں تو اصلي حیثیت سے آیا هے' مگر کتاب التفسیر میں به ضمن سورهٔ تحریم کیونکه اُسکا شان نزول یهي واقعه هے -

میں نے ان تمام ابواب کي احادیث پیش نظر رکهه لي هیں - نیز صحیح مسلم' بقیه کتب صحاح' تفسیر امام طبري' ابن کثیر' اور در منثور' بهي سامنے هیں - صحیحین کي شروح میں سے فتح الباري' عیني' اور نووي شرح مسلم بهي پیش نظر هیں - ان سب سے جو مشترک اور صحیح واقعه ثابت هوتا هے پہلے اُسے بیان کرتا هوں - اُسکے بعد آپکے پیش کرده واقعه کي نسبت مع بعض اهم متعلقه [illegible] کے عرض کرونگا -

(ازواج مطهرات کا مطالبه)

(۴) اگر کسي مدعي انسان کي زندگي کے حالات و واقعات اُسکي صداقت و تقدیس کیلیے معیار هوسکتے هیں' تو اس آسمان کے نیچے في الحقیقة ایک هي انساني زندگي هے جسکے سوانح و حالات میں سے هر شے اُسکي صداقت و ربانیت کیلیے معجزات قاهره و براهین قاطعه هیں - یعني : محمد رسول الله' والذین معه !

جس وجود اقدس کے ظهور نے دنیا کي بڑي بڑي شهنشاهیوں کو نابود کر دیا' جسکي هیبت الهي اور سطوت رباني کے آگے تاجداران عالم کے تخت اُلٹ گئے' جسکے غلاموں کے سامنے کسری کا خزانه آنے والا' اور قیصر کا خراج پهنچنے والا تها' جو اپني حیات طیبه هي کے اندر عرب و یمن کي شهنشاهي کو اپنے قدموں پر دیکهتا تها' اور في الحقیقة جسکے لیے دنیا کے تمام خزانے اور طاقتیں وقف' اور جسکي مرضي کیلیے رب السماوات والارض کي تمام پیدا کرده قوتیں سر بسجود تهیں' با ایں همه اُس نے خود اپنے لیے جو دنیوي زندگي اختیار کي تهي' اسکا حال یه تها که تمام عمر کبهي بهي دونوں وقت شکم سیر هو کر غذا تناول نه فرمائي' اور دو دو دن تک آپکے حجرهٔ فقر میں غذا کي طیاري کے نشانات یکسر معدوم و مفقود رهے ! صلی الله علیه وعلی اله و اصحابه وسلم !

اس بارے میں تصریحات سیرة و احادیث اسدرجه مشهور هیں که یهاں دهرانے کي ضرورت نهیں - بسا اوقات ایسا هوتا تها که مهمان آجاتے تهے اور آپکا مطبخ کئي کئي وقتوں سے بالکل سرد هوتا تها - حضرة عائشه فرماتي هیں : مجهے یاد نهیں که کوئي دن آنحضرة پر ایسا گذرا هو که صبح و شام' دونوں وقت شکم سیر هوکر غذا میسر آئي هو !

اس روح الهي اور پیکر صفات رباني کي غذا اس خاکدان ارضي پر نه تهي جسکي اُسے آرزو اور جستجو هوتي - اسکا سفرهٔ لذائذ و نعائم وهاں بچهتا تها جهانکے لیے جسم کي تشنگي آب زلال' اور معده کي بهوکهه غذاے حیات هے که :

ابیت عند ربي' یطعمني ویسقیني (رواه البخاري)

میں اپنے پروردگار کے هاں شب باش هوتا هوں' جو مجهے کهلاتا هے اور سیراب کرتا هے !

ابتدائي فتوحات اسلامیه کا دائره روز بروز وسیع هوتا جاتا تها' اور مال غنیمت اس کثرت اور افراط سے آتا تها که اسکا صرف ایک

هوگئیں - قرار پایا که آنحضرة جب وهاں سے اٹهکر همارے یہاں آئیں توکہنا چاهیے که آپکے منهه سے مغافیرکی بو آتی ہے - مغافیر ایک قسم کا درخت هوتا ہے جسکے پهولوں سے عرب کی مکهیاں رس چوس کر شهد جمع کرتي هیں - اسکا پهل لوگ کهاتے بهی هیں مگر اسکي بو اچهی نہیں هوتی -

اسکے بعد اس تدبیرکی آور بی بیوں کو بهی خبر دیدي گئی اور وہ بهی اسمیں شریک هوگئیں -

چنانچه آنحضرة حسب معمول جب حضرة حفصه کے هاں تشریف لاے تو انهوں نے کہا : کیا آپنے مغافیرکهایا ہے ؟ آپنے فرمایا نہیں - اسپر انهوں نے کہا که آپکے منهه سے تو مغافیرکی بو آرهی ہے -

آور بي بیوں نے بهي مغافیرکي بو کا آناظاهرکیا - یه دیکهه کر آپنے قسم کهالي که آئنده شهد نه کهاؤنگا - شهد ایک حلال غذا تهي اور اسکے نه کهانے کي قسم کهانا ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلینا تها - پس سورۂ تحریم کي یه آیت نازل هوئي که " لم تحرم ما احل الله لك ؟ " آپ اس شے کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتے هیں جو خدا نے آپکے لیے حلال کردي ہے ؟

یه واقعه خود حضرة عائشه کي روایت سے امام بخاري نے کتاب الطلاق اور کتاب التفسیر سورۂ تحریم میں درج کیا ہے :

قالت (عائشه) : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یشرب عسلا عند زینب ابنة جحش و [illegible] عندها فتواطیت انا وحفصه عن ایتنا دخل علیها فلتقل له اکلت مغافیر؟ انی اجد ریح مغافیر- قال لا ولکني کنت اشرب عسلاً عند زینب فلن اعود له وقد حلفت - لا تخبري بذالك - (بخاري کتاب التفسیر جزء ۹ - صفحه ۱۵۶ مطبوعه مصر)

حضرة عائشه کہتي هیں : آنحضرة صلی الله علیه وسلم زینب بنت حجش کے یہاں شهد نوش فرماتے اور دیر تک ٹهرتے - اسپر میں نے اور حفصه نے یه قرار داد کي که جب آنحضرة هم میں سے کسي کے یہاں اٹهکر آئیں تو کہیں که کیا آپنے مغافیر کهایا ہے ؟ اسکي بو آپکے منهه سے آرهي ہے - چنانچه ایسا هی کیا گیا - آنحضرة نے یه سنکر فرمایا که مغافیر تو میں نے نہیں کهایا ' البته زینب کے هاں شهد کهایا ہے - اب میں قسم کهاتا هوں که آئنده کبهي نه کهاؤنگا - مگر تم اسکا ذکر کسي سے نه کرنا -

لیکن بخاري کے باب الطلاق میں " هشام بن عروہ عن ابیه عن عائشه " کي روایت سے ایک دوسري حدیث بهي موجود ہے ' جو اس سے زیاده مفصل اور بعض جزئیات میں مختلف ہے - مثلاً حضرة زینب کي جگه شهد کا کهانا خود حضرة حفصه کے هاں بیان کیا ہے ' اور حضرت سودہ کي نسبت کہا ہے که سب سے پہلے انهوں نے مغافیرکي بوکي نسبت کہا تها - روایت بالا میں صرف حضرة عائشه اور حفصه کا ذکر ہے - لیکن اسمیں بیان کیا گیا ہے که آور بي بیوں کو بهي اسکي خبر دیدي گئي تهي ' اور انحضرة اس دن جسکے هاں تشریف لیگئے ' اس نے یهي بات کہي که مغافیر کي بو آتي ہے - ایسا هونا درایتاً بهي ضروري معلوم هوتا ہے - اکثر بي بیوں نے ملکر فرداً فرداً کہا هوگا ' جبهي تو آپنے قسم کها لي - ورنه صرف ایک بي بي کے کہنے سے قسم کها لینا مستبعد معلوم هوتا ہے - هم نے بعض ضروري جزئیات اس روایت سے بهي لیلي هیں اور سب کا مشترک ماحصل بیان کردیا ہے - حافظ ابن حجر نے فتح الباري میں اس اختلاف پر نہایت عمده بحث کي ہے اور وجوہ تطبیق بیان کر دیے هیں - خوف طوالت سے هم نقل نہیں کرسکتے (دیکهو فتح الباري جلد ۹ - صفحه ۳۲۹ مطبوعه مصر)

(واقعه " واذا اسرالنبي ")

(۱۱) اسي اثنا میں ایک اور واقعه پیش آیا - آنحضرة صلی الله علیه وسلم نے اپني بعض ازواج سے کوئي رازکي بات فرمائي اور تاکید کردي که اسکا ذکر اورکسي سے نه کرنا - لیکن اُن سے ضبط نهوسکا اور ایک دوسري بیوي سے ذکر کردیا - اسي کے متعلق سورۂ تحریم کي یه آیت نازل هوئي :

واذا اسرالنبي الي بعض ازواجه حدیثاً ' فلما نبأت به واظهره الله علیه عرف بعضه واعرض عن بعض ' فلما نبأها به قالت من انبأک هذا؟ قال نبأني [illegible]

اور جبکه پیغمبر نے اپني بعض بیویوں سے ایک راز کي بات کہي اور اُس نے فاش کردي ' اور خدا نے پیغمبر کو اس کي خبر دیدي تو انهوں نے اسمیں سے کچهه حصه بیان کیا اور کچهه چهوڑ دیا - یه سنکر اس بیوي نے پوچها که آپکو کس نے اسکي خبردي ؟ فرمایا که اُس خدا نے جسکے علم اور خبرة سے کوئي بات پوشیده نہیں !

بخاري ومسلم کي تمام روایات کے جمع کرنے سے واضح هوتا ہے که " بعض ازواجه " سے یہاں مقصود حضرة حفصه هیں - انهوں نے هی حضرة عائشه سے رازکہدیا تها - اسمیں بعض جزئی وہ اختلافات بهي هیں جن پر حافظ ابن حجر نے مفصل بحث کي ہے - لیکن محقق وارجح یهي ہے که حضرة حفصه اور حضرت عائشه هي سے اسکا تعلق ہے - جن حضرات کو یه بحث تفصیل سے دیکهنا هو وہ فتح الباري جلد (۹) شرح کتاب الطلاق - صفحه (۳۲۹) کو ملاحظه فرمائیں - هم اختصار کیلیے مجبور هیں - البته اس واقعه کے بعض اهم [illegible] آگے آئینگے -

(عهد ایلاء اور مسي روزہ علحدگی)

(۱۲) غرضکه توسیع نفقه کیلیے تمام ازواج نے متفق هوکر اصرار کرنا شروع کیا - آنحضرة (صلعم) کے استغراق روحاني پر یه دنیا طلبي اسقدر شاق گذري که آپنے عهد کرلیا که ایک ماہ تک تمام بیویوں سے کوئي تعلق نه رکهونگا -

جب کچهه زمانه اس علحدگي پر گذرگیا تو صحابۂ کرام کو سخت تشویش هوئي - اُن میں سے اکثر کو خیال هوا که عجب نہیں آپنے تمام ازواج کو طلاق دیدي هو - مگر هیبت نبوت و سطوة رسالت اجازت نہیں دیتي تهي که اس بارے میں آپسے سوال کیا جاے ' حتی که خواص صحابه و مقربین بارگاہ رسالت بهي مهر بلب اور خاموش تهے -

(۱۳) سوء اتفاق یه که اسي زمانے میں آپ گهوڑے سے گر پڑے اور ساق مبارک پر زخم آ گیا - اسکي تکلیف چلنے پهرنے سے مانع تهي ' اسلیے کئي روز تک آپ بالا خانے سے اُتر کر مسجد میں بهي تشریف نه لاسکے - صحابه دریافت حال کو آے تو وهیں بیٹهکر نماز پڑهائي -

جب ایک مهینے کے قریب مدت اسي حالت میں گذر گئي تو صحابه کي تشویش اور زیاده بڑهگئي ' اور ان حالات کو دیکهکر اکثروں کو یقین هوگیا که آپنے طلاق دیدي ہے ' اور اب ازواج مطہرات سے نہیں ملیں گے -

(حدیث عمر فاروق رض)

(۱۴) یه حالت کیونکر ختم هوئی ؟ کس کي جرات صحبت و نیاز نے اس تشویش کا خاتمه کیا ؟ اور کیونکر آیة تخییر نازل هوئي ؟ ان تمام سوالوں کا مفصل جواب اُس مشرح و مطول روایت میں ہے جو حضرة عمر فاروق رضي الله عنه سے صحیحین میں منقول ہے - هم مناسب سمجهتے هیں که وہ پوري حدیث یہاں نقل کردیں ' اور خود حضرة فاروق کي زباني اس تمام واقعه کو معلوم کیا جاے - یه روایت صحیح بخاري میں مختلف طریقوں سے مروي ہے ' اور مختلف ابواب میں اس سے استخراج نتائج و معارف کیا گیا ہے - امام مسلم نے بهي چار مختلف طریقوں سے کتاب الطلاق میں درج کی ہے - بالاتفاق اسکے راوي اول حضرة عبد الله ابن عباس هیں ' اور انسے عبید بن حنین ' سماک ابي زمیل ' اور عبید الله بن ابي ثور وغیرہ نے روایت کي ہے - ان روایات میں ایک

حصه پاکرعام مسلمان خوشحال و صاحب مال بن جاتے تیے ' مگر خود اس سلطان کونین اور محبوب رب المشرقین کو ایک فقیر الحال زندگي کي بهي ضروریات وما یحتاج حاصل نه تهیں !

(٥) ان حالات کو صحابۂ کرام دیکهتے تیے ' اور جوش محبت وجاں نثاري سے بیقرار هو هو جاتے تیے - سب سے زیادہ اسکا اثر آپکي ازواج مطہرات پرپڑتا تها ' جنهوں نے گو دنیوي جاہ و جلال پر اس محبوب رب العالمین کے حجرۂ فقر و فاقه کو ترجیح دي تهي ' تاهم وہ انسان تهیں ' انساني خواهشیں اور ضرورتیں رکهتي تهیں - عیش و آرام کے ساز و سامان نسهي ' لیکن ایک فقیر سے فقیر زندگي کیلیے بهي کچهه نه کچهه سامان حیات و منزل کي ضرورت هوتي هے ؟ اسکا خیال تو آنهیں ضرور هوتا تها - ان میں سے اکثر بي بیاں ایسي تهیں جو امارت و ریاست کے گهروں میں پرورش پا چکي تهیں ' اور انکے ماں باپ امرا و رؤساء وقت میں محسوب تیے - حضرت صفیه خیبر کے امیر اعظم کي صاحب زادي تهیں جو ایک طرح کا شاهي اقتدار رکهتا تها - حضرۃ ام حبیبه ابو سفیان کي صاحبزادي تهیں جو اپنے عهد میں جمهوریت حجاز کا پریسیڈنٹ تها اور قریش کي پوري ریاست رکهتا تها - اسي طرح حضرۃ جویریه ایک بڑے قبیله کے رئیس وقت کي بیٹي تهیں جس کا نام غالباً (اس وقت ٹهیک یاد نہیں) نبو المصطلق تها ' حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه بهي ایسے گهروں میں پرورش پائي هوئي تهیں جنهوں نے گو اپنے مال و متاع کو راہ محبت الهي میں لٹا دیا هو ' مگر صاحب مال و جاہ اور دارائے شوکت و احتشام ضرور تیے - یعنی حضرۃ ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی الله عنهما -

یه تمام خواتین محترمه آنحضرۃ کے گهر میں آئیں اور اپنے قدیمي شان و شکوہ دنیوي کو انکی عظمت و سطوت روحاني کے آگے بهول گئیں ' تاهم وہ بشر تهیں اور ضرورتیں رکهتي تهیں ' هر بیوي کو دوسري بیوي کے مقابله میں اقتضائے طبیعۃ نسائیۃ سے اپني حالت کي بهتري و رفعت کا بهي خیال هوتا تها - عام مسلمانوں اور صحابه کو مال و متاع غنیمت سے آسودہ حال دیکهتي تهیں اور مال غنیمت میں اپنے لیے کچهه نه پاتي تهیں - ان تمام حالات کا قدرتي نتیجه یه تها که انهیں اپني تنگ دستي اور غربت و فقر کا احساس هوتا ' اور جو شهنشاہ تمام دنیا کو سب کچهه دے رها تها ' اس سے کچهه نه کچهه اپنے لیے بهي مانگتیں - علی الخصوص جبکه اسکي محبت و عشق کا ان میں سے هر ایک کو ناز تها ' اور جو کچهه اپنے لیے مانگنے والي تهیں ' وہ بهی دراصل اسي کے لیے طلب کرنا تها -

(٦) چنانچه ازواج مطهرات کے طرف سے آپ پر توسیع نفقه کیلیے تقاضے شروع هوے ' اور ایک مرتبه تمام بي بیوں نے ملکر زور ڈالا که هماري حالت اس فقر و غربت میں کیسے بسر هوسکتي هے ؟ آپکو سب کا خیال هے مگر خود اپنے گهر کا خیال نہیں - هماري ضرورتوں کے پورا کرنے کا بهي کچهه سامان کیجیے -

(۷) یه مطالبه اگرچه تمام بي بیوں کي طرف سے تها مگر دو بي بیوں نے خاص طور پر باهم ایکا کرکے زور ڈالا تها که هماري معروضات پوري کي جائیں - چنانچه انهي کي نسبت سورۂ تحریم کي یه آیة نازل هوئي :

ان تتوبا الی الله فقد صغت قلوبکما ' و ان تظاهرا علیـــه فان الله هو مولٰه وجبریل و صالح المومنیـــن والمـــلائکة بعد ذالــک ظهیــر -	اگر تم دونوں خدا کي طرف رجوع کرو تو یه تمهارے لیے بهتر هے کیونکه تمهارے دل مائل هوچکے هیں ' اور اگر رسول الله کے مقابله میں ایکا کروگے تو جان لوکه خدا انکا مدد گار هے - جبریل اور نیک مسلمان بهی انهي کے ساتهه هیں ' اور سب کے بعد ملائکۂ الهي بهي انهي کے مددگار هیں !

اس آیة میں تثنیه کا صیغه " ان تتوبا " اور " قلوبکما " میں آیا هے جس سے معلوم هوتا هے که ایکا کرنے والیں دو بي بیاں تهیں ' لیکن نام کي تصریح نہیں هے - اس بارے میں اختلافات حدیث کا ذکر آگے آئیگا ' لیکن ارجح خبر یهي هے که وہ دو بي بیاں حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه تهیں ' جیسا که خود حضرۃ عمر نے حضرۃ ابن عباس سے فرمایا -

(۸) غرضکه ازواج مطهرات کا یه مطالبه غیر معمولي طور پر سخت هوا اور آنحضرۃ کے سکون خاطر اور حیات فقر و استغنا پر بهت بار گذرا - انکي زندگی روحانی استغراق اور اصلاح عالم و انسانیۃ کے مهمات مقاصد سے اس طرح لبریز تهی که اسمیں اس فکر مال و اسباب دنیوي کو گنجایش نہیں ملسکتي تهي -

(شان نزول لم تحرم ما احل الله)

(۹) اسي اثنا میں ایک اور رنجده واقعه بهي پیش آیا جو گو ایک بالکل علحده اور مستقل واقعه هے ' مگر اسکے امتزاج و خلط نے واقعه ایلا میں پیچیدگیاں پیدا کر دي هیں - یعنی سورۂ تحریم کي ان ابتدائي آیات کا شان نزول :

یا ایها النبي لم تحرم مـا احـل الله لـك [illegible] تبتغي مـرضـات ازواجك؟ و الله غفــور رحیـم - قد فـرض الله لکم تحلـة ایمـا نکم ' و الله مولاکم ' وهو العلیم الحکیم (٦٦ : ١)	اے پیغمبر! تم اپني بیویوں کي خوشي کیلیے اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے هو جو الله نے تمهارے لیے حلال کر دي هے ؟ الله تو بخشنے والا مهربان هے - بیشک الله نے تمهارے لیے یه فرض کردیا هے که اپني قسموں کو کهولدو - وہ تمهارا دوست هے اور سب باتوں کو جاننے والا اور انکي حکمتوں پر نظر رکهنے والا !

ان آیات کریمه سے معلوم هوتا هے که آنحضرۃ صلی الله علیه و سلم نے کوئي ایسي بات اپنے اوپر حرام کرلي تهي جو الله کے طرف سے حلال تهي ' اور اسکے لیے کوئي قسم بهی کها لي تهي - نیز یه که صرف اپني ازواج کي خوشي کیلیے ایسا کیا تها -

(١٠) وہ کیا بات تهي ؟ کس بات کیلیے قسم کهائي تهي ؟ ازواج کي خوشي کو اس سے کیا تعلق تها ؟ ان سوالات کے جوابات احادیث سے ملتے هیں ' اور اسي کے متعلق وہ بعض روایات کتب تفسیر و سیر میں درج هوگئی هیں جنکو ایک مسخ و بدنما شکل میں اعداء اسلام نے بیان کیا هے اور جسکي نسبت آپنے دریافت فرمایا هے -

تفصیلی بحث ان روایات مختلفه پر آگے آئیگي - یہاں صرف اصلي اور محقق واقعه کو بیان کر دیتا هوں -

بخاري و مسلم کے ابواب نکاح و طلاق و تفسیر میں یه واقعه بالکل صاف اور غیر پیچیده موجود هے -

ان احادیث کا خلاصه یه هے که آنحضرۃ کا قاعده تها - عصر کے بعد ازواج مطهرات کے هاں تهوڑي تهوڑي دیر کیلیے تشریف لایا کرتے تیے - ایک بار آپ کئي دن تک حضرۃ زینب کے هاں معمول سے زیاده بیٹهے - حضرۃ عائشه نے اسکا سبب دریافت کیا - معلوم هوا که آپکو شهد اور شیریني بهت پسند هے - حضرۃ زینب کے پاس کہیں سے شهد آگیا هے - وہ آپکي خدمت میں پیش کرتي هیں - اسکے تناول فرمانے میں معمول سے زیاده دیر هو جاتي هے -

رشک اور غیرت محبت جنس اناث کا وہ فطري جذبه هے جس کے آگے کسي جذبے کي نہیں چلتي - حضرۃ عائشه کو یه معلوم کرکے باقتضاء ضعف بشریت رشک هوا - وہ سمجهه گئیں که حضرۃ زینب نے یه تدبیر آنحضرۃ کو زیاده عرصے تک ٹهرانے کي نکالي هے - پس کوئي نه کوئي تدبیر اسکے توڑ کی بهی کرنی چاهیے - انهوں نے ایک تدبیر سونچی اور حضرۃ حفصه بهی اسمیں شریک

انهوں نے یه بات اس زور سے کہی که مجهسے کوئی جواب نه دیا گیا اور میں خاموش اٹهکر چلا آیا -

اسي زمانے کا واقعه هے که میرے همسایے میں ایک انصاري رهتا تها - هم اور وہ دونوں باري باري ایک دن درمیان دیکر آنحضرة کي خدمت میں حاضر هوا کرتے تهے - اور ایک دوسرے کو اپني حاضریوں کے حالات سنا دیا کرتے تهے - یه وہ وقت تها که مدینه میں دشمنوں کے حملوں کي هر وقت توقع کي جاتي تهي اور خود مجهے ملوک غسان میں سے ایک پادشاہ کی طرف سے کهٹکا تها که وہ حمله کرنے والا هے -

ایک دن رات کو میرے انصاري همسایے نے بالکل نا وقت دروازے پر دستک دي اور پکارا که دروازہ کهولو دروازہ کهولو ! میں گهبرایا هوا گیا اور پوچها خیر هے ' کیا غساني مدینه پر چڑهه آے ؟ اس نے کہا که نہیں ' مگر اس سے بهي بڑهکر حادثه هوا ' یعنے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدي !

میں نے کہا که یه سب کچهه حفصه و عائشه هي کي ان باتوں سے هوا هوگا جو وہ آنحضرة کے ساتهه کیا کرتي تهیں - میں نے کپڑے پہنے اور سیدها مدینه پہنچا - آنحضرة نماز صبح کے بعد بالاخانے پر تشریف لیگئے - مسجد میں لوگ بیٹهے تهے اور غمگین تهے - مجهسے صبر نہوا - بالا خانے کے نیچے آیا اور آنحضرة کے حبشي غلام سے کہا که میري اطـلاع دو - مگر باریابي کي اجازت نه آئي - کچهه وقفه کے بعد پهر دوبارہ آیا اور غلام سے کہا که میري حاضري کیلیے اجازت طلب کر - جب کچهه جواب نه آیا تو مجهسے صبر نہوسکا - بے اختیارانه پکار اٹها که شاید رسول الله خیال فرماتے هیں که میں اپني لڑکي حفصه کي سفارش کرنے آیا هوں - خدا کي قسم ! میں تو صرف رسول الله کي رضا کا بنده هوں - اگر وہ حکم دیں تو خود اپنے هاتهه سے حفصه کي گردن اڑادوں !

غرض اس بار اذن ملگیا اور میں بالاخانے کے اوپر پہنچا - کیا دیکهتا هوں که سرور کائنات ایک کهري چارپائي پر لیٹے هیں اور آپکے جسم اقدس پر بانوں کے نشان پڑگئے هیں - گهر کے ساز و سامان کا یه حال هے که ایک طرف مٹهي بهر جو کے دانے پڑے هیں - ایک کونے میں کسي جانور کی کهال رکهی هے - دوسري کهال ایک طرف لٹــک رهی هے !

یه حالت دیکهکر میرا دل بے قابو هوگیا اور آنکهوں سے بے اختیار آنسو جاري هوگئے - آنحضرة نے فرمایا که عمر ! تم روتے کیوں هو ؟ عرض کي که رونے کي اس سے زیادہ بات کیا هوگي ؟ آج قیصر و کسری عیش و راحت کے مزے لوٹ رهے هیں حالانکه خدا کی بندگی سے غافل هیں ' مگر آپ سرور دو جهاں هوکر اس حالت میں هیں که گهر میں ایک چیـز بهی آرام کی میسر نہیں اور کهري چارپائي کے نشان جسم مبارک پر نمایاں هیں ! !

حضور نے فرمایا که هاں ٹهیک هے - لیکن کیا تم اس پر راضی نہیں که قیصر و کسری دنیا لیں اور همیں آخرت نصیب هو ؟

میں نے پوچها که کیا حضور نے ازواج کو طلاق دیدي ؟ فرمایا نہیں - یه سنتے هی میں اسقدر خوش هوا که میري زبان سے الله اکبر کا نعرہ نکل گیا - پهر میں نے آپکی تفریح خاطر کیلیے عرض کیا که هم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب تهے لیکن یہاں آکر دیکها که رنگ دوسرا هے - اسپر آپ متبسم هوے - پهر میں نے اپنی وہ گفتگو عرض کی جو حفصه اور ام سلمه کے ساتهه پیش آئی تهی - اسپر آپ دوبارہ متبسم هوے - آخر میں عرض کی که مسجد میں لوگ مغموم بیٹهے هیں - اجازت ملے که انهیں بهی جاکر خبر دیدوں که طلاق کا خیال غلط هے -

اسکے بعد آپ حضرة عائشه کے هاں تشریف لیگئے - انهوں نے عرض کیا که آپنے ایک مہینے تــک ایلاء کرنے کا عهد کیا تها - ابهی اسمیں ایک دن باقی هے - آپنے کہا که انتیس دن کا بهی تو مهینا ہوتا هے ؟ .... "

(بعض نتائج و بصائر)

اس حدیث طویل کے نقل کرنے سے مقصود اصلی واقعه ایلاء و تخییر کے متعلق معلومات صحیحه کا حصول تها ' لیکن ضمناً جن امور و مسائل پر اس سے روشنی پڑتی هے ' نهایت مختصر لفظوں میں انکی طرف اشارہ کرونگا -

شارحین بخاري نے اس حدیث سے بے شمار باتیں پیدا کی هیں - خود امام بخاري نے تحصیل علم ' تحقیق و سوال ' احکام نکاح ' احکام طلاق ' [illegible] والدین وغیرہ وغیرہ متعدد مسائل میں اسی ایک روایت سے حسب عادت تبویب کی هے -

(۱) اسلام سے قبل عورتوں کي کیا حالت تهي اور اسلام نے کس طرح اسمیں انقلاب پیدا کردیا ؟ حضرت عمر کہتے هیں که اسلام سے پہلے هم عورتوں کا کوئي حق اپنے اوپر نہیں [illegible] تهے - اسلام نے جب انکے حقوق گنواے تو همیں تسلیم کرنا پڑا -

(۲) حضرت ابن عبــاس کے اس شوق تحقیق و تــلاش علو اسناد کو دیکهیے که صرف ایک آیت کے متعلق تحقیق کرنے کیلیے کامل سال بهر تک کوشش کرتے رهے - اس سے فن تفسیر کے متعلق بهي انکے جد و جهد کا حال معلوم هوتا هے - جب ایک آیة کے شان نـزول کیلیے یه حال تهـا تو پورے قرآن کرم کے معارف کو کس سعي و جهد سے حاصل کیا هوگا ؟

(۳) الله اکبر ! یه کیا چیز تهي که خلفاء راشدین رهتے تو تهے اس مساوات اور فقر و زهد کے ساتهه که کوئي تمیز اعلی و ادنی کي نه تهي ' مگر پهر بهي هیبت و صولت ربانی کا یه حال تها که عمر فاروق کے آگے خود صحابه کي زبانیں نہیں کهلتی تهیں ! و لنعم ما قیل :

هیبت حق ست ' ایں از خلق نیست !
هیبت این مــرد صاحب دلق نیست !

(۴) حضرة سرور کائنات کی اس حیاة مقدسه کا نقشه سامنے آجاتا هے جو ایک طرف تو دو جهاں کی پادشاهت اپنے سامنے دیکهتی تهی ' دوسري طرف چارپائی پر بچهانے کیلیے ایک کمل بهی پاس نه تها :

مقام اس برزخ کبری میں تها حرف مشدد کا !

(۵) صحابه کی محبت اور جاں نثاري که شمع رسالت پر پروانه صفت نثار تهے - حضرة عمر نے کہا که اپنے هاتهه سے اپنی بیٹیکا سر قلم کر دونگا - همیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاهیے که کیا حال هے ؟

(۶) حضرة عمر (رض) کی جلالة مرتبة اس سے واضح هوتی هے - نیز وہ تقرب جو دربار رسالت میں انهیں حاصل تها - حضرة ام سلمه نے جهنجهلا کر کہا که تم سب باتوں میں دخیل هوگئے - اب آنحضرة کے گهر کے معاملے میں بهي دخل دینے لگے هو ؟ جب آپنے یه واقعه بیان کیا تو آنحضرة متبسم هوے !

(۷) اس سے یه مسئله بهي نکلتا هے که باپ کا اپني بیٹي کے مکان میں بلا اجازت شوهر جانا درست هے - حضرة عمر حضرة حفصه کے هاں بلا اذن آنحضرة کے تشریف لیگئے -

(۸) ایک بڑا اهم نکته یه حل هوتا هے که اس وقت مدینه کس طرح دشمنوں کے نرغے میں تها ' اور هر وقت حملوں کا خوف تها ؟ حتی که جب انصاری همسایے نے کہا که دروازہ کهولو تو حضرة عمر بول اٹهے که کیا دشمن مدینے پر چڑه آئے هیں ؟ پهر جو لوگ کہتے هیں که آنحضرة نے قیام مدینه کے زمانے میں خود حملے کیے ' انکا یه کہنا کس قدر غلط اور خلاف واقعه هے ؟

(۹) آنحضرة کي منزلي زندگي کي شفقت و نرمي ' تحمل و درگذر ' رفق و لینت ' اور بیویوں کے ساتهه صبر و برداشت کا سلوک - اس سے جهاں اس خلق عظیم کي زندگي سامنے آتي هے ' وهاں انکا اسوۂ حسنه هم سے مطالبه بهی کرتا هے که اپنی بیویوں سے محبت و نرمی کریں ' اور همیشه شفقت و سلوک اور درگذر و رفق سے پیش آئیں که یه آبگینه بہت هی نازک هے !

متفق علیه روایت عبید الله بن حنین کي هے جو حضرة عباس کے غلام تھے - هم اُسی روایت کو یہاں پہلے نقل کر دیتے هیں :

" عن عبید بن حنین انه سمع ابن عباس رضی الله عنهما یحدث - انه قال : مکثت سنة ارید ان اسال عمر بن الخطاب عن اية فما استطیع ان اسأله هیبة له ' حتی خرج حاجا فخرجت معه ' فلما رجعت و کنا ببعض الطریق ' عدل الی الاراک لحاجة له - قال : فوقفت له حتی فرغ ثم سرت معه ' فقلت یا امیر المؤمنین ! من اللتان تظاهرتا علی النبی صلی الله علیه وسلم من ازواجه ؟ فقال تلک حفصة و عائشة - قال : فقلت و الله ان کنت لا رید ان اسالک عن هذا منذ سنة ' فما أستطیع هیبة لک - قال : فلا تفعل ماظننت ان عندی من علم فسالنی ' فان کان لی علم خبرتک به - قال ثم قال عمر : والله ان کنا فی الجاهلیة ما نعد للنساء امراً حتی انزل الله فیهن ما أنزل ' و قسم لهن ما قسم ' قال : فبینا انا فی امر اتامره اذ قالت امرأتی لوصنعت کذا و کذا قال : فقلت لها ما لک و لما ههنا فیما تکلفک فی امر اریده ' فقالت لی عجباً لک یا ابن الخطاب ! ما ترید ان تراجع انت و ان ابنتک لتراجع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یظل یومه غضبان ! فقام عمر فأخذ رداءه مکانه حتی دخل علی حفصة ' فقال لها یا بنیة ! انک لتراجعین رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یظل یومه غضبان ؟ فقالت حفصة : والله انا لنراجعه ' فقلت تعلمین انی احذرک عقوبة الله و غضب رسوله صلی الله علیه وسلم - یا بنیة لا تغرنک هذه التی اعجبها حسنها حب رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاها (یرید عائشة -) قال : ثم خرجت حتی دخلت علی ام سلمة لقرابتی منها فکلمتها ' فقالت ام سلمة : عجباً لک یا ابن الخطاب ! دخلت فی کل شی حتی تبتغی ان تدخل بین رسول الله صلی الله علیه وسلم و ازواجه ؟ فاخذتني والله اخذا کسرتنی عن بعض ما کنت اجد - [illegible] من عندها و کان لی صاحب من الانصار اذا غبت ' اتانی بالخبر ' و اذا غاب کنت انا آتیه بالخبر ' و نحن نتخوف ملکا من ملوک غسان ذکر لنا انه یرید ان یسیر الینا فقد امتلأت صدورنا منه - فاذا صاحبی الانصاری یدق الباب - فقال افتح افتح فقلت جاء الغسانی ؟ فقال بل اشد من ذلک - اعتزل رسول الله صلی الله علیه وسلم ازواجه - فقلت رغم انف حفصة و عائشة - فاخذت ثوبی فأخرج حتی جئت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مشربة له یرقی علیها بعجلة و غلام لرسول الله صلی الله علیه وسلم اسود علی راس الدرجة - فقلت له قل هذا عمر بن الخطاب فاذن لی - قال عمر : فقصصت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث ' فلما بلغت حدیث أم سلمة ' تبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم - و انه لعلی حصیر ما بینه و بینه شی ' و تحت راسه و سادة من ادم حشوها لیف و ان عند رجلیه قرظاً مصبوباً و عند راسه اهب معلقة ' فرأیت اثر الحصیر فی جنبه فبکیت فقال یبکیک ؟ فقلت یا رسول الله ! ان کسری و قیصر فیما هما فیه و انت رسول الله ! فقال اما ترضی أن تکون لهم الدنیا و لنا الآخرة ؟ "

(خلاصهٔ بیان)

لیکن اسی واقعه کو امام بخاري نے کتاب العلم میں عبید الله بن ابی ثور کی روایت سے بھی درج کیا ہے - وہ جزئیات بیان میں زیاده مشرح و مفصل - ہے علی الخصوص حضرت عمر اور آنحضرة کا مکالمه زیاده تفصیل سے اسمیں بیان کیا گیا ہے - امام مسلم کی روایات میں بھی بعض زیاده [illegible] هیں - هم بخوف طوالت کتاب العلم والی روایة کو نہیں نقل کرسکتے ' مگر ان تمام روایات کو سامنے رکھکر انکا مشترک اور مربوط و مرتب خلاصه بلحتیاط درج کردیتے هیں - به نسبت ایک هی روایت کے ترجمه کردینے کے یه زیاده مفید هوگا - علاوہ اصل واقعه کے جو ضمنی روشنی اس روایت سے آنحضرة کی سیرة طیبه ' فقر و استغنا ' عورتوں کے حقوق ' اسلام کی حمایت حقوق نسواں ' زنان عرب کی حالت میں انقلاب '

صحابه کا عشق رسول ' حضرة عمر کے مدارج علیه اور راہ محبت رسول میں بیخودانه سرشاري ' او ر اسی طرح کے بے شمار امور و مسائل پر پڑتی ہے ' اسکے لحاظ سے بھی اس کا مفصل و جامع خلاصه درج کرنا بہت ضروري تھا :

" حضرت عبد الله ابن عباس (رض) کہتے هیں که میں سال بھر تک اراده کرتا رها که حضرة عمر (رض) سے قرآن کریم کی ایک آیت کی نسبت پوچھوں ' لیکن انکی هیبت و رعب سے میري همت پست هوجاتی تھي اور پوچھنے کي نوبت نہیں آتي تھي - ایک مرتبه ایسا هوا که حضرة عمر حج کیلیے نکلے اور میں بھي انکے همراه روانه هوا - جب حج سے فارغ هوکر هم لوگ واپس آ رهے تھے تو راستے میں ایک اچھا موقعه گفتگو کا هاتھه آگیا اور میں نے اس مہلت کو غنیمت سمجھکر اپنے قدیمي ارادے کو پورا کرنا چاها - میں نے عرض کیا که امیر المومنین ! آنحضرة کي وہ کون دو بیویاں تھیں جنھوں نے اپنے مطالبات کیلیے ایکا کرکے آنحضرة پر زور ڈالا تھا ' اور جس کا ذکر خدا تعالی نے " و ان تظاهرا علیه " میں کیا ہے ؟

حضرة عمر نے فرمایا " عائشه اور حفصه " اسپر میں نے کہا که و الله - میں ایک سال سے اراده کر رها تھا که اس بارے میں اپ سے پوچھوں مگر آپکے رعب سے میري زبان نہیں کھلتي تھي -

حضرة عمر نے کہا : " اسکا کچھه خیال نه کرو - جو بات مجھے معلوم ہے میں بیان کرنے کیلیے موجود هوں "

اسکے بعد حضرة عمر نے اس واقعه پر ایک مفصل و مشرح تقریر کي - انھوں نے کہا که " ایام جاهلیة میں هم لوگوں کا عورتوں کے ساتھه یه سلوک تھا که کسي طرح کے حقوق انھیں حاصل نه تھے - هم سمجتے تھے که عورتیں کوئي چیز نہیں هیں - لیکن جب اسلام آیا اور الله تعالی نے انکے حقوق کے متعلق آیات نازل کیں اور انکا حق هم پر قرار پا یا ' تو هماري عورتوں کي حالت بالکل بدل گئي اور اپنا حق مانگنے میں وہ نہایت جري هوگئیں -

ایک مرتبه کا واقعه ہے که کسی بات پر حسب عادت قدیمي میں نے اپنی بیوي کو ڈانٹا اور باهم تکرار سي هوگئي - اُس نے اُلٹ کر ویسا هي جواب دیا اور سختي سے بات کی - میں نے کہا : تمھیں کیا هوگیا ہے ؟ میری بات کا اسطرح جواب دیتے ؟ وہ بولی که سبحان الله ! تم کیا هو که میں تمھیں جواب نه دوں - تمھاری بیٹی (حفصه) تو خود رسول الله صلعم کو برابر کا جواب دیتی ہے - حتی که دن دن بھر اُنسے روٹھی رهتی ہے !

یه سنکر میں نے اپنے دل میں کہا ' یه تو عجیب بات هوئی - فوراً اٹھکر حفصه (حضرة عمر کی [illegible] - بزادی اور آنحضرت کی زوجهٔ مطهرہ) کے پاس پہنچا اور پوچھا که بیٹی ! کیا یه سچ ہے که تم آنحضرة سے سوال جواب کرتی هو اور دن دن بھر روٹھی رهتي هو ؟ اور کیا اور بیویاں بھي ایسا هي کرتي هیں ؟ حفصه نے کہا که هاں بیشک هم ایسا کرتے هیں - مجھے سخت غصه آیا اور میں نے کہا که تجھے الله کي سزا اور اسکے رسول کے غضب سے ڈرنا چاهیے - رسول الله کي ناراضي عین خدا کي ناراضي ہے - یه کیا ہے جو تم اسطرح انھیں ناراض کرتي هو ؟ تجھے حضرة عائشه کی کوئی نظیر دیکھکر بھول نه جانا چاهیے جس سے آنحضرة بہت محبت فرماتے هیں - والله اگر اُنھیں میرا خیال نہوتا تو وہ تجھے طلاق دیچکے هوتے - تجھکو جو کچھه مانگنا هو مجھسے مانگ - آنحضرت کو کیوں تکلیف دیتی ہے ؟

اسکے بعد میں ام سلمه (آنحضرة کی دوسري زوجهٔ مطهرہ) کے هاں آیا کیونکه قرابت کی وجه سے مجھے زیاده موقعه دریافت حال اور ملاقات کا حاصل تھا - میں نے اُنسے بھی وہ تمام باتیں کہیں جو اپنی بیٹی سے کہی تھیں - لیکن انھوں نے سنتے هی جواب دیا که اے ابن خطاب ! تمھاري حالت تو بڑي هی عجیب ہے ! تم هر معاملے میں دخیل هوگئے - اور اب یه نوبت آگئی که رسول الله اور انکی بیویوں کے معاملے میں بھی دخل دینے لگے هو ؟

" علم خواهش " کس شے کا نام هے ' جسکا اسقدر شور مچایا جاتا هے اور جسکے برتے پر گورنمنٹ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی آرزو هے ؟ اگر " عام راے " کے معلوم کرنے کا وسیله یه جلسے نہیں هیں تو مسلمانوں کے اندر عام راے کا وجود هي نہیں هے ' حالانکه گذشته چند سالوں کے اندر سب سے زیاده دعوا عام راے کا قولاً و عملاً مسلمانوں هي نے کیا هے - میں پوچھتا هوں که جسقدر جلسے طرابلس اور بلقان کیلیے هوے ' جسقدر تجویزیں صلیبي مظالم اور مسلمانان مقدونیا و البانیا کي مظلومي کے متعلق پاس کي گئیں نیز جسقدر صدائیں ایڈریا نوپل کے عود کے بعد اسلامي هند نے بلند کیں ' وہ کن جلسوں سے اٹھي تھیں ؟ اور کن لوگوں نے انھیں منعقد کیا تھا ؟ اگر کسي مسئله کي تحریک کرنے کا یه مطلب هے که خود ملک میں کوئی خیال نہیں تو اس دلیل سے تو طرابلس و بلقان کے جلسے تک بالکل ملیا میٹ هوجاتے هیں ' کیونکه نه صرف انکے لیے اخباروں نے تحریک هي کي بلکه واقعه یه هے که خاص خاص لوگوں هي نے جوش اور هیجان پیدا کرایا - شاید یه کہنا کسی کے نزدیک بھی مبالغه نہوگا که طرابلس و بلقان کے مسئله میں الهلال نے تحریک و دعوة کا کام خاص طور پر کیا هے - پھر اگر اس وقت الهلال کا لکھنا اور هر طرح ظاهر و باطن کوشش کرنے " عام راے " کی صحت کو نقصان نه پہنچا سکا تو العجب ثم العجب که آج ندوہ کے متعلق اسکا سعی کرنا یه مطلب رکھے که جو کچھه هوا صرف اسی کی تحریک سے هوا ' اور خود کسی جلسے کے انعقاد کیلیے فرشتے آسمان سے نازل نه هوے ؟

میرے عزیز نادانوں ! فرشتے تو اب کسي جلسے کا بھي پیام لیکر نہیں آتے ' اور وحي الهي سے کوئی بھي جلسه منعقد نہیں کرتا - انسانوں هي کي تحریک هر جگهه کام کرتي هے - هندوستان هي نہیں بلکه تمام آور جمهوري اصول پر چلنے والے ممالک کا بھي یهي حال هے - عام راے اسي کو کہتے هیں که کسي مسئله کي اهمیت کو محسوس کرکے چند اشخاص سب سے پہلے لوگوں کو توجه دلاتے هیں ' اور جس شے کو اپنے عقیدے میں ضروري اور اهم سمجھتے هیں ' اسکي اهمیت کا عام اعتراف کرانے کي سعي کرتے هیں - پھر لوگ انکي سنتے هیں اور انکے بیانات پر کان دھرتے هیں - یہاں تک که تحریک کي قوت اپنا کام کرتي هے ' اور ایک هیجان و جوش عام پیدا هوجاتا هے - پھر وهي صدا جو پہلے محدود تھي عام هوجاتي هے ' اور وهي خیالات جو پہلے ایک یا چند شخصوں کے قلم سے نکلتے تھے ' هر مجمع اور مجلس کی طرف سے شائع هونے لگتے هیں - اسي کا نام عام راے هے اور دنیا کي تمام قوتیں مجبور هیں که اسي کو عام راے سمجھیں اور اسکے آگے سر جھکادیں !

یه کانپور کي مسجد کا معامله همارے سامنے هے - یقیناً الهلال نے اسکے لیے اپنے تئیں وقف کردیا ' اور علاوہ اخبار کے شخصاً بھي هر طرح کوشش کي ' مختلف مقامات میں لیکچر دیے ' چندے کي تحریکیں کیں ' انجمنوں کو خواب غفلت سے چونکا یا ' اور بالکل اسی طرح بعض اور ارباب غیرت و قوت نے بھي اپني تمام کوششوں کو اس راہ میں وقف کر دیا - لیکن ایسا هونا نه تو عام راے کے وجود سے انکار کي وجه هو سکتا تھا ' اور نه ان جلسه اور جماعتوں نے محض چند اشخاص کے کہدینے سے ایسا کیا تھا - مسئله اهم ' واقعی ' اور سچا تھا ' خانۂ خدا کي محبت هر مومن دل میں تھي ' اور شہداے راہ الهي کے درد سے هر دل بیقرار تھا - پس چونکه بات سچي اور حقیقي تھي ' اسلیے سب نے ایک اور درد بناوٹی نه تھا ' اسلیے کوئی نه تھا جسکے منه سے چیخ نه نکلی - سر جیمس مسٹن کي گورنمنٹ نے کہا که یه " چند مفسدوں کي کارستاني هے " مگر خدا نے ' اسکے قانون صداقت نے ' زمانے کی طاقت نے ' اور پیش آنے والے واقعات و نتائج نے اس الزام کو جھٹلایا اور " عام راے " کے آگے بڑے بڑے سرکشوں کو بالاخر عاجزانه گردن جھکا دیني پڑي -

هم عمل اور حرکت کے عهد میں هیں ' همارے اصلی کام ندوہ کے مسئله سے زیاده اهم هیں - هم کو آینده چپ هوکر بیٹھه نہیں جانا هے بلکه کام کرنا هے ' اور همارے مقاصد کے مخالف و منکر بڑے هي هوشیار اور چالاکیوں اور شرارتوں کے پیکر هیں - پس خدا کیلیے اصلاح ندوہ کي ضد میں آکر ایسے هفوات منهه سے نه نکالو جو نه صرف یه که واقعیت کے خلاف هیں - بلکه کل کو مخالفوں کے هاتهه میں همارا سر کچلنے اور همارے آوازوں کو جھٹلانے اور رد کردینے کیلیے ایک بڑا بھاري پتھر دیدینے والے هیں - ندوہ کا مسئله دس مئي کو تھا ' لیکن ملک اور قوم کا مسئله روز همارے سامنے آتا هے - هم اپنی خواهشوں کو گورنمنٹ سے منوانا چاهتے هیں ' اور اپني عام راے کو اسکے هاتھوں ذلیل کرانا پسند نہیں کرتے - همیں بہت کچھه لینا هے اور بہت سے کام هیں جنکے لیے عام صدائیں بلند کرني هیں - اگر آج تمنے یه کہدیا که پچاس سے زائد جلسوں کا هونا " عام راے " نہیں تو بتلاو که کل کو کسی بڑے سے بڑے مسئله کیلیے بھي جسے تم بڑا سمجھتے هو ' کس طرح عام راے کا ثبوت دوگے ' اور ان جلسوں کي تحقیر کرکے اور کونسے جلسے لاوگے جنکي تجویزوں کے ذریعه گورنمنٹ کے سامنے کھڑے هوگے ؟

جبکه وہ کہیگي که جلسوں کا هونا عام راے کا ثبوت نہیں ' تو اسکا جواب همارے پاس کیا هوگا کیونکه تمام ملک کے پچاس سے زائد باقاعده مجالس کوئی شے نہیں هیں ؟

اصل یه هے که جو لوگ ان جلسوں کي تحقیر کرتے هیں ' انھیں شاید اسکي چنداں پروا بھي نہیں هے که اسکا اثر عام اسلامي و ملکي فوائد پر کیا پڑیگا ' نیز وہ گورنمنٹ اور حکام کے مقابلے میں قوم کي کامیابي کے کچھه ایسے شائق بھي نہیں - اگر ایسا هي هے تو پھر ایسے لوگوں کو اسپر توجه دلانا بیکار هے - البته اصحاب فکر و راے کو سونچنا چاهیے که عام مجالس کي تحقیر کا خیال کس درجه مہلک اور خطرناک غلطي هے !

اگر میں ان جلسوں کے متعلق فرداً فرداً بحث کروں تو انکي اهمیت کا مسئله پوري طرح روشني میں آجاے ' مگر اصولاً اس طریق بحث کي ضرورت نہیں سمجھتا - یه جلسے کیسے بھي هوں ' باقاعده هوں یا بے ضابطه ' الهام آسماني سے منعقد هوے هوں ' یا اشارہ انساني سے - انکے لیے الهلال نے زور دیا هو یا کامریڈ نے - لیکن همارے جلسے یهي هیں - هماري صدائیں انهي میں سے اٹھتي هیں - هماري موجوده عام راے انهي سے عبارت هے اور انکو الگ کر دینے کے بعد همارے پاس اور کچھه نہیں رهتا - بلقان و طرابلس کے تمام مسائل کے متعلق انهي کے ذریعه هم نے کام کیا - مسجد کانپور کا مسئله انهی کي صداؤں سے عبارت هے - همارے کاموں کي بنیاد اور همارے احتجاج کي قوت صرف انهي میں پوشیده هے - پس جسکا جي چاهے انھیں تسلیم کرے ' جسکا جي چاهے تسلیم نه کرے ' مگر جب کام کا وقت آئیگا تو تمام قوم اور گورنمنٹ مجبور هوگي که انهی کو تسلیم کرے ' اور انهي کو سب کچھه قرار دے - انکار کرنے والے آفتاب کے وجود سے عین دوپہر کو بھي انکار کر دے سکتے هیں لیکن روشنی کا سلسله تاریکي کا سوال نہیں بن جا سکتا : فتفکروا وتدبروا یا اولی الالباب -

مدرس سلامیه

بقا و اصلاح ندوه

۱۰ مئی سے پہلے اور اسکے بعد

ربنا احکم بالحق ' و ربنا
الرحمن المستعان علی ماتصفون !

گذشته اشاعت میں جو کچھه لکها جاچکا ہے ' وہ جلسے کے حالات و نتائج پر ایک عام نظر تهي - آج بعض خاص حیثیتوں سے ایک دوسري نظر ڈالنا چاهتا هوں - یه جلسه همارے لیے عبرۃ و تذکیر کا ایک عظیم الاثر واقعه ہے اور همارے عام مجامع اور مجلسي کاموں کیلیے اسمیں بڑي بڑي عبرتیں پوشیده هیں - ایسے واقعات کا نهایت غور و فکر سے مطالعه کرنا چاهیے - انسان کي سب سے بڑي عقلمندي عبرت پذیري ' مگر سب سے بڑي غلطي غفلت و اغماض ہے : ان فی ذلک لذکری ' لمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید -

۱

(طریق انعقاد و دعوۃ کار)

هم آج نصف صدي سے بڑے بڑے مجلسي کاموں میں منهمک هیں - بیس برس سے کانفرنسیں منعقد هوتي هیں ' اور بڑي بڑي انجمنوں کے علاوہ وقتي مصالح و ضروریات کیلیے عظیم الشان مجلسوں کا اعلان هوتا ہے - لیکن افسوس ہے که ابتک همارے پاس طریق انعقاد مجالس و صحت کار کیلیے نه تو کوئي متفقه اصول ہے اور نه کوئی معیار - جس جلسے کو لوگ چاهتے هیں باقاعده کهدیتے هیں ' جسکو چاهتے هیں خلاف قاعده کهدیتے هیں - ایک هي جماعت کو کچھه لوگ تسلیم کرلیتے هیں ' کچھه لوگ انکار کردیتے هیں - نه تو تسلیم کرنے والوں کے پاس کوئي اصول ہے اور نه انکار کرنے والوں کے پاس کوئی معیار -

کبهي اسپر بہت زور دیا جاتا ہے که " رازداري " کوئی شے نهیں اور جمهوري کاموں کے یه معنی هیں که بالکل علانیه هوں اور انمیں کوئي راز نهو - لیکن پهر بعض عقلمند لوگوں کو اصرار هوتا ہے که اس عام کلیه میں استثنا ضرور هونا چاهیے - حقیقي عمومیت و جمهوریت ایک مفهوم ذهنی یا ادعاء خیالي ہے ' اور کبهي بهي اسکا وجود خارج میں نظر نه آیا - اس عموم میں کچھه نه کچھه خصوص کي گنجایش رکهني هي پڑیگي اور ذمه داري کے کاموں میں رازداري کے بغیر چاره نهیں -

پهر یه بهی کہا جاتا ہے که اگر جماعت کے فوائد کا پاس کرنے والے رازداري سے کام کریں تو وہ عین جمهوري کام ہے ' لیکن جن لوگوں کو جماعت کے فوائد عزیز نهیں ' انکے لیے رازداري جائز نهیں هو سکتي -

مگر اسپر سوال هوتا ہے که اشخاص کي اس حیثیت کا کیونکر فیصله هو کیونکه محض ادعا تو اسکے لیے کافي نهیں -

غرضکه کوئي متفق اصول اس بارے میں قوم کے سامنے نهیں ہے ' اور ایک افسوس ناک طوائف الملوکي اس بارے میں پهیلي هوئي ہے -

لیکن ۱۰ - مئي کا جلسه في الحقیقۃ اس بحث و مناقشه کا ایک عملي فیصله ہے ' اور ایسا فیصله ہے جسکو اگر تسلیم نه کیا جاے تو اس مبحث کا کوئی فیصله بهي عملاً ممکن نهوگا - باوجود قلت وقت و فقدان فرصت ' جس طرح اسکی تجویز هوئي ' اور جس طرح اسکے انعقاد کا سامان کیا گیا ' وہ اسکے لیے ایک بہتر نمونه ہے که عام قومي مجالس کو کس طرح منعقد هونا چاهیے - اور یه ایک بہت بڑي بصیرۃ ہے جو اس جلسے سے هم همیشه کیلیے حاصل کرسکتے هیں -

(ایک خطرناک اور مهلک سعي)

سب سے پہلے همارے سامنے وہ کثیر التعداد جلسے آتے هیں جو هندوستان کے مختلف حصوں میں مسئلۂ ندوہ کے متعلق منعقد هوے ' اور جنکي نسبت پورے اعتماد کے ساتهه کها جاسکتا ہے که اس وقت تک کسی بڑے سے بڑے مسئله کے لیے بهي اس سے زیاده عام آواز نهیں اٹهی ہے ' جسقدر که اصلاح ندوہ کیلیے اور ایک آزاد کمیٹي یا کمیشن کیلیے هندوستان کے هر گوشے سے متفقاً اٹهي ' اور ایک هي وقت میں اٹهي -

لیکن کچھه لوگ هیں جو ان جلسوں کي نسبت کهتے هیں که یه کوئي چیز نهیں ' اور انهیں کسي طرح بهي عام راے کا خطاب نهیں دیا جاسکتا - انکي بڑي دلیل یه ہے که خود کسي وحي آسماني یا الهام قلبي کي بنا پر انکا انعقاد نهیں هوا بلکه بعض لوگوں کي کوشش اور سعی سے هوا - ایسے جلسے جب چاهیں هر جگه کرادیسکتے هیں - انکي کوئي وقعت نهیں هوسکتي -

لیکن قطع نظر اس منطق کے جو ان کي تضعیف و تحقیر میں اختیار کي گئي ہے ' سب سے پہلا سوال ان بزرگوں سے یه هونا چاهیے که انکے ایسا کهنے میں اور اُس منطق میں جو مسئله مسجد کانپور کے متعلق حکام کام میں لائے تهے ' کیا فرق ہے ؟ سر جیمس مسٹن کي گورنمنٹ بهي بعینه یهي کهتي تهي که خود عام پبلک کو کوئي خیال نهیں ہے - صرف چند آدمي هیں جو هر جگه جلسے کراتے هیں اور جتني مختلف صدائیں اٹهه رهي هیں وہ در اصل ایک هی صدا کی سازشي بازگشت ہے !

پهر کونسي وجه ہے که یه منطق اس وقت تو تسلیم نهیں کی گئي اور اسکو قوم کی تحقیر اور اسلامي اتحاد کي توهین سمجها گیا ' مگر آج ندوہ کے مسئلے میں بلا تکلف اسي حربے سے کام لیا جا رها ہے ؟

مجهے افسوس ہے که اس استدلال سے کام لینے میں میں نے اُن بزرگوں کو بهي تیز زبان پایا ہے جنهوں نے مسئلۂ مسجد کانپور میں عام راے کي وکالت میں خاص حصه لیا تها - پهر کیا مناسب نهوگا که وہ اس سوال پر غور کریں ؟

اصل یه ہے که لوگ جو کچھه کهتے هیں ' اسے خود اتنا نهیں سمجهتے جتنا دوسرا سمجهه سکتا ہے اور سمجهتا ہے - اگر مسئلۂ ندوہ کے متعلق وہ پچاس سے زائد اسلامي جلسے کوئي چیز نهیں ' جو هندوستان کے تمام شهروں بلکه قصبوں اور دیهاتوں تک میں منعقد هوے ' تو اسکے یه معني هیں که آپ گورنمنٹ کو ' حکام کو ' انکے پرستاروں کو ' اور قومي و ملکي خواهشوں اور حقوق کے هر مخالف کو وہ خطرناک اور مهلک حربه دے رهے هیں ' جسکا قاتل وار آپکي تمام سیاسي و ملکي زندگي کو نیست و نابود کر دیگا ' اور آپ اُس سب سے زیاده کارگر اور حقیقي و اصلي دلیل کو خود هي رد کردینگے ' جسکا رد هوجانا آپکے مخالفوں کا بہترین مقصد ہے ' اور جسکے بهروسے پر آپنے اپنے مقاصد کي هستي قائم کي ہے !!

اگر وہ جلسے کوئي چیز نهیں جو مسئله ندوہ کے متعلق هندوستان میں منعقد هوے تو پهر مجهے بتلایا جاے که " قومي راے " اور

صفحة من تاريخ الكيميا !

(تقسیم علوم)

اگر علوم جدیدہ کي کوئی تاریخ ترتیب اصلي کے ساتھہ لکھي جاے تو اسمیں سب سے پہلا باب تقسیم علوم کا ہوگا -

قدما کي ایک بنیادي غلطي یہ تھي کہ وہ علوم کي کوئي صحیح تقسیم اور تعیین حدود نہ کرسکے اور طبیعیات کو جسے فی الحقیقت تجربہ اور مشاہدات کا نتیجہ ہونا تھا ' اُن چیزوں سے ملا دیا جو محض زمانۂ قدیم کے ظنون مقصرہ اور قیاسات ابتدائیہ کا نتیجہ تھیں - متاخرین کو نئي راہ کا سراغ ملگیا اور انھوں نے سب سے پہلے علوم کي تقسیم صحیح اور تعیین حدود میں کامیابي حاصل کي - در اصل یہی اولین کام حکماے جدیدہ کي اصلی مزیت اور شرف ہے -

اب علوم کے اقسام کا نقشہ بالکل بدل دیا گیا ہے اور گو بنسبت اعصار قدیمہ کے بے شمار نئي نئي شاخیں پیدا ہوگئي ہیں' تاہم اصولاً انکي تقسیم وحدود ایک صحیح بنیاد پر قائم اور اپني مختصر تعداد میں بالکل غیر متاثر ہے -

چنانچہ موجودہ زمانے میں دس بارہ غیر اصولي قسموں کي جگہ صرف اِن تین حصوں میں تمام علوم تقسیم کردیے گئے ہیں :

(۱) علوم حیاتیہ -

(۲) علوم نفسیہ -

(۳) علوم طبیعیہ -

ان تینوں قسموں میں سے ہمارا موضوع بحث آخر الذکر علم ' اور سب سے پہلے صرف اسکي ایک ہی شاخ ' یعني علم کیمیا ہے -

امم قدیمہ میں سے جن جن قوموں کي تاریخ میں ہمیں علم کیمیا کا تذکرہ ملتا ہے ' وہ مصري ' فنیقي ' یہودي ' یوناني ' رومي ' اور عرب ہیں - اِن قوموں میں سے مصري سب سے پہلے گذرے ہیں' اسلیے غالباً فن کیمیا کا اولین سر چشمہ مصر ہي ہے -

(لفظ کیمیا)

" کیمیا " کس زبان کا لفظ ہے اور اسکے کیا معني ہیں ؟ اسمیں علماء کا اختلاف ہے - بعض کا بیان ہے کہ کیمیا " کمي " سے مشتق ہے جسکے معني سیاہ زمین کے ہیں - قدیم زمانے میں مصر کا بھي نام تھا اور چونکہ اس فن کا گہوارہ مصر تھا' اسلیے اسکا بھي یہي نام پڑگیا - اسکي تائید اس سے بھي ہوتي ہے کہ کیمیا کو " فن مصري " بھي کہتے ہیں -

مگر بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک عبراني نژاد لفظ سے مشتق ہے جسکے معني راز یا اخفاء کے ہیں - اصل میں یہ لفظ غالباً شامان ہے - اہل یونان مصر کو سام ابن نوح کي نسبت سے شامیا کہتے تھے -

ایک تیسري جماعت کو ان دونوں رایوں سے اختلاف ہے - اسکے نزدیک یہ دراصل " سیمیا " تھا - سیمیا کے معني بھي اخفاء و پوشیدگي کے ہیں -

بہر نوع لفظ کیمیا کا مشتق منہ خواہ کچھہ ہي ہو اور اسکے معني خواہ سیاہ زمین کے ہوں یا اخفاء کے ' اسقدر یقیني ہے کہ یہ ایک پوشیدہ فن تھا جسے صرف رؤساء مذہبي ہي جانتے تھے ' اور اسکي بڑي دلیل یہ ہے کہ خود ہیکلوں اور عبادتخانوں کے اندر یا انکے قرب و جوار میں کیمیاوي دار العمل (لبوریٹري) نکلے ہیں -

(کیمیا کی ابتدا)

جس طرح دنیا میں تمام علوم کي ابتدا افراد انسانیہ کی غیر منضبط اور توہمات آمیز معلومات سے ہوئي ہے اور رفتہ رفتہ تمدن و عمران کي ترقي نے اُن میں ترتیب اور انضباط پیدا کیا ہے ' اسي طرح فن کیمیا کي بھي ابتدا ہوئي -

البتہ اسکي ابتدا اس لحاظ سے ایک خاص اور غیر معمولي حالت بھي رکھتي ہے - شاید ہي کسی علم کي ابتدا اسدرجہ توہمات اور خلاف مقصد کوششوں سے آلودہ رہي ہوگي ' جیسي کہ اس نہایت قیمتي اور ضروري فن شریف کي ہوئي ہے !

آگے چلکر فن کیمیا کے مختلف دوروں کي سرگذشت آئیگي یہاں ہم صرف اسقدر اشارہ کردینا چاہتے ہیں کہ اسکي ابتدا نہ صرف غلط فہمیوں اور غلط مقاصد کے اعتماد کے ساتھہ ہوئي جیسا کہ انقلاب ماہیت معدنیات کي کوشش سے ظاہر ہوتا ہے ' بلکہ بہت کچھہ انساني جرائم و معاصي کي اُن افسوسناک سرگذشتوں سے بھي اسکا تعلق رہا ہے جو دنیا کے گذشتہ تاریخي زمانوں کي وحشت انگیز یادگاریں ہیں ' اور جنسے اس افسوس ناک صداقت کي تصدیق ہوتي ہے کہ بہتر سے بہتر اور اشرف سے اشرف آلہ و وسیلہ بھي انسان کے بہیمي جذبات کے قبضہ میں آکر بدترین لعنت و عذاب بن جا سکتا ہے !

فن کیمیا کے جس قدر ابتدائي تجارب ہیں ' وہ دنیا نے صرف دو طریقوں سے حاصل کیے ہیں :

(۱) بہت سے لوگوں کو خیال پیدا ہوا کہ ادنی درجہ کي دھاتوں کو کسي خارجي ذریعہ سے اعلی درجہ کي دھاتوں میں منقلب کردیا جاے ! - مثلاً تانبے کو سونا بنا دیا جاے یا قلعی اور پارہ کو چاندي کي صورت اور خواص میں بدلدیا جاے - اس مقصد کے حاصل کرنے کیلیے بڑي بڑي علمي اور تجارتي کوششیں شروع ہوئیں اور صدیوں تک بڑے بڑے حکما اور علمي حلقے اس مقصد کے تجربوں میں مشغول رہے - وہ اپنے مقصد میں تو کامیاب نہوے لیکن انکے تجربوں سے ضمناً بہت سے قیمتي مسائل معلوم ہوگئے جو ایک عمدہ ابتدائي سرمایہ اصلي فن کیمیا کا ثابت ہوا ! -

(۲) پہلا ذریعہ تو یہ غلط فہمي اور غلط تلاش تھي - دوسرا ذریعہ انساني وحشت و جرائم کے مقتدر اور مخفي حلقوں کا علمي وسائل سے مقصد براري کي کوشش کرنا ہے جو عصر قدیم سے لیکر ازمنۂ مظلمہ (ڈارک ایجز) کے بعد تک برابر جاري رہي - تاریخ کے مطالعہ سے اُن شریر اور جرائم پیشہ اشخاص اور جماعتوں کا پتہ چلتا ہے جو اپنے علم و حکمت کو اس راہ میں صرف کرکے اپنے بڑے بڑے ذاتي فوائد حاصل کرنا چاہتي تھیں - یہ وہ لوگ تھے

(عام جلسه كي ضرورت كا اعتراف)

پس ٹھیک ٹھیک اسي اصول كاركي بموجب جو اب تک ملتفق و متعدد طور پر هم کرتے آئے هیں' هندوستان کے هر حصه سے اصلاح ندوه کے لیے ایک عام جلسه کي صدائیں اٹھیں ' اور نفس اصلاح کا تقریباً هر حلقه اور هرگروه نے اعتراف کیا - شاید هی دو چار ماه کے اندر کسي تعلیمي مسئله کے متعلق اسقدر عام انکار کي قوت میسر آئي هے ' جیسي که بحمد الله اس مسئله میں حاصل هوئي - اسقدر سرعت سے مطالبۂ اصلاح کي قوم نے حمایت کي که اسکو کسي بڑي سازش سے تعبیر کرنے کے سوا منکرین اصلاح کوئي توجیهه نه کر سکے -

عام جلسے کي ضرورت کے عام اعتراف کے بعد یه سوال سامنے آتا تها که وہ عام جلسه کہاں منعقد هو؟ -

مخالفین اصلاح کہتے هیں که اسے لکھنؤ هي میں منعقد هونا تها ' اور دلیل یه پیش کرتے هیں که جہاں کا معامله هو' وهیں سعي اصلاح زیاده موزوں اور نتیجه خیز هو سکتی هے - جو لوگ یه خیال اپنے فریقانه مقاصد کی بنا پر ظاهر کرتے هیں ' انسے تخاطب تو مفید نہوگا ' البته غیر جانب دار لوگوں کو ذرا سونچنا چاهیے که ایسا کہنے وہ ایک کہلی اور روشن بات سے کس طرح تجاهل و اغماض کر رهے هیں؟ ندوة العلما کا سارا ماتم اسی میں هے که چند حضرات نے اسے اپنے شخصی اقتدار کا گهر بنا لیا هے ' اور ملک کے قابل اور کارکن اشخاص کیلیے اس میں کوئي جگه نہیں رهی هے' اور صرف یہی بات مبدء اصلي هے اُن تمام خرابیوں کا جنکے ذریعه کوئي کوشش اندروني اصلاح کي کامیاب نہیں هو سکتي -

پس ایسي حالت میں اصلاح کے مسئله پر غور کرنے کے لیے خود لکھنؤ میں جلسه کرنا جو مدعا علیه فریق کا مرکز هے ' کیونکر اُس خواهش کو پورا کرسکتا تها ' جو عام طور پر غیر جانب دار کمیٹي کے قیام پر زور دے رهي تهي؟ اسکے تو صاف معني یه تهے که جن لوگوں کے خلاف یه سارا شور و غل هے' پهر خود اُنهي کے قدموں پر مسئله اصلاح ندوه کو گرا دیا جاے ' اور چهوڑ دیا جاے که جس طرح چاهیں وہ اسکا سر کچل ڈالیں -

اصل یه هے که لکھنؤ کا نام صرف اسي لیے بار بار لیا جاتا هے که وهاں حضرات ندوه اپنی مجاوزتي پیدا کرنے کے عمده وسائل اپنے هاتهه میں رکهتے هیں ' جسکا ایک چهوٹا سا نمونه ایک مرتبه عہده داروں کے انتخاب جدید میں نظر آ چکا هے - اگر لکھنؤ میں جلسه هوتا ' تو بآساني ممکن تها که هزار پانچ سو آدمی شهر اور اطراف سے بلا لیے جاتے ' اور وہ شور مچاتے که اصلاح کوئی چیز نہیں - هم کو کارکنان ندوه پر پورا اعتماد هے - چونکه اسکا موقعه لکھنؤ سے باهر حاصل نہیں هے اسلیے اسکا همارے دوستوں کو بڑا هي رنج هے -

پس لکھنؤ میں تو اس جلسے کا هونا کسي طرح بهي ممکن نه تها ' اور اسے هر صاحب بصیرت حتی که خود ارکان ندوه بهي تسلیم کرینگے ' اگر وہ انصاف اور عدالة سے کام لیں ' اور وقتي مخالفت اور هٹ کو چهوڑ دیں - رهي یه بات که لکھنؤ کے علاوه کسي دوسرے شهر میں هو تو کہاں هو؟ تو اس کا جواب صاف یه هے که جس شهر کے لوگ اپنا وقت ' اپنا روپیه ' اپنا دماغ ' اور اپنی همدردي ایثار کرکے جلسه طلب کریں اور فریق مخالف کے علاوه عام پبلک اسپر کوئی معقول اعتراض نه کرے ' نیز بہت اچها هو اگر کوئی مرکزي مقام اور هر طرف کے آدمیوں کي شرکت کیلیے سہولت رکهتا هو -

جبکه جلسے کي ضرورت اور کمیشن کے انتخاب کی صدائیں هر جانب سے اٹهه رهي تهیں تو کسی شهر سے بهی ایسے جلسے کیلیے آمادگی و مستعدي ظاهر نه هوے ' اور غریب ندوه کیلیے بڑي بهی کسے تهی که اس گرمي میں اپنا کار و بار معطل کرکے کسي عظیم الشان جلسے کا انتظام کرتا؟

لیکن خدا کي مرضي یهي تهي که با وجود ان تمام باتونکے کام هو' اور مسئله ندوه غفلت و بے توجهی کي نذر نه هو جاے - پس اُس نے بزرگان دهلي کے دلوں میں اس خدمت جلیل و عظیم کا خیال پیدا کر دیا ' اور وہ هر طرح کي تکالیف اور صرف مال و وقت کرنے کیلیے مستعد هوگئے - انهوں نے ایک جلسه اپنے اهل الراے اور کارکن حضرات کا منعقد کرکے جلسے کي تجویز منظور کي اور اسکا عام اعلان اسي وقت تمام اردو انگریزي اخبارات میں کردیا - صوبجات متحده ' بنگال ' بمبئي ' اور پنجاب کے بعض مشاهیر و عہده داران مجالس بهی انکي تجویز سے متفق هوے ' اور انهوں نے اجازت دي که اعلان میں انکے دستخط بهی بڑها دیے جائیں - بمبئي میں انجمن اسلامیه مسلمانوں کی سب سے بڑي انجمن هے - پنجاب میں انجمن حمایت اسلام اور انجمن اسلامیه کی حیثیت تسلیم کرنے سے کسی کو انکار نه هوگا - اله آباد کی پراونشیل مسلم لیگ اپنے صوبے کی با قاعده جماعت هے - ان تمام مجالس کے عہده داروں نے اپنے دستخط سے اعلان کی اشاعت منظور کرکے شرکت فرمائی -

کسي ایسے جلسه کیلیے اُس شهر کی خواهش اور [illegible] کے بعد صرف یه دیکهنا ضروري تها که وهاں کے لوگوں کي مثل لکھنؤ کے کوئی فریقانه حیثیت تو نہیں هے؟

چونکه واقعات نے با وجود هزار سعی و جهاد مخالفت ' مخالفین اصلاح کے مقاصد کا ساتهه نہیں دیا ' اسلیے ظاهر هے که اب وہ اسکے سوا کرهی کیا سکتے هیں که جلسے کی غیر جانب دارانه حیثیت سے انکار کریں ' اور کہیں که دهلی کی تمام مخلوق ' نیز وہ تمام انسانوں کا گروه عظیم جو انکے مدعو کرده جلسے میں شریک هوا ' پیشتر هي سے مخالف تها -

یه عام قاعده هے که جب عدالت میں کوئي شخصي فریق هار جاتا هے تو یه کہکر اپنے دل کو تسکین دیتا هے که جج کو کچهه دے دلاکر میرے مخالف نے اپنے ساتهه ملا لیا هوگا - پس یه کہنے کا تو همیں چنداں خیال نہیں کرنا چاهیے - البته یه بات قابل غور هے که اگر اتنی بڑي جماعت واقعي مخالفین اصلاح کي مخالف هے اور ابتدا هي سے مخالفانه راے رکهتي هے ' تو پهر ارکان ندوه اس بیان کے تسلیم کرنے سے کیوں انکار کرتے هیں که عام راے انکے ساتهه نہیں هے؟

حقیقت یه هے که اگر اس مسئله کے حل کیلیے کسي غیر جانب دار مقام کي جلسه کیلیے ضرورت تهي تو دهلي کي موزونیت میں کسی صاحب انصاف کو عذر نہونا چاهیے - دهلی کے بزرگوں نے کبهی بهی ابتک ندوه کے مناقشات میں کوئی حصه نہیں لیا ' اور نه کبهی انهوں نے کوئي ایسی کار روائی کی جو فریقانه حیثیت پر دلالت کرتی هو - وہ نه تو مخالفین اصلاح کے معهود فی الذهن دشمنوں کي قوت اور اثر کي کوئي جگه هے ' اور نه دیگر مقامات کے مقابلے میں وهاں داعیان اصلاح کو کوئی خاص [illegible] حاصل هے - بلکه جو لوگ اصلاح کے مخالف اور منکر تهے ' اُنهی میں سے بعض بزرگوں کا وهاں اثر هونا چاهیے کیونکه وهیں کے رهنے والے هیں اور قدرتي طور پر اُنکی کوئي جماعت اور حلقه اثر رکهتے هونگے - چنانچه اس جماعت سے کام لینے کی پوري کوشش کی گئی او ۱۰ کی صبح تک جاري رهی -

(۳)

اس کو هم دور احتراق (Phlogistoc Period) (عربي میں اس کا ترجمه عصر السعیر کیا گیا ہے) کہسکتے هیں - یه سترهویں صدي کے وسط سے شروع هوتا اور اٹھارویں صدي کے آخر میں ختم هوجاتا ہے - اس عرصے میں بہت سے علماء کیمیا نے ایک مستقل فن بنانے کي کوشش کي - اس سعي کے لحاظ سے کیمیا کي تاریخ رز برٹ بول (Robert Boyle) کے وقت سے شروع هوتي ہے - روبرٹ بول کا یه اصول تھا که اس فن کا مقصد ترکیب اجسام کا علم ہے اور بس -

اس دور میں ارباب بحث و تحقیق کے خیالات پر چند خاص مسائل چھاگئے تھے جنمیں سب سے زیادہ اهم مسئلۂ احتراق کا ہے اور اسي لیے هم نے اس دور کا نام " دور احتراق " رکھا ہے - اس دور کے علماء کیمیا کا یه اعتقاد تھا که جب کوئي شے جلتي ہے تو اس سے ایک عنصر نکلتا ہے جسے فلو جسٹن (Phlogiston) کہتے هیں - فلو جسٹن ایک فرضي عنصر ہے جسکے متعلق فرض کیا گیا تھا که وہ خالص آگ ہے اور آتشگیر مادوں میں ملا هوا رهتا ہے - یه اعتقاد عرصه تک قائم رها - یہاں تک که ایک مشهور عالم کیمیاوي (Lavaisier) نے اس خیال کو باطل ثابت کیا ' اور اسوقت سے چوتھا یا موجوده دور شروع هوا -

یه دور لاوزایر کے عظیم الشان و دقیق کارناموں سے شروع هوتا ہے - اس کیمیاوي جلیل نے اپنے تجارب سے ثابت کردیا که اشیاء کے جلنے میں هوا کو بہت بڑا دخل ہے ' نیز یه که احتراق اور فلو جسٹن کے متعلق قدماء کے جو اعتقادات تھے ' وہ وهم محض سے زیاده نہیں هیں - اسي ایک اصول کے دریافت هو جانے سے دفعتاً نظریۂ احتراق کي بنیادیں اسطرح هلگئیں که پھر قائم نه رهسکیں -

جیسا که بعد کے مباحث سے آپکو معلوم هوگا ' در حقیقت لاوزایر نے وہ عظیم الشان خدمت اس فن کي انجامدی ہے جسکي وجه سے اسکا نام همیشه تاریخ کیمیا کے صفحات میں محفوظ رهیگا - اس کے اس کار نامه کي عظمت کا اندازہ صرف اسي سے هوسکتا ہے که اهل فن نے اسے " موجوده فن کیمیا کے باپ " کا لقب دیا ہے !

مگر افسوس که قسمت نے اسکا ساتھه نه دیا - انقلاب فرانس کے عهد کشت و خون میں حکومت فرانس نے اسے قتل کرا دیا !

اس عهد کے ارباب فضل میں ڈالٹن (Dalton) اور برزیلیوس (Berzelius) بھي هیں - اول الذکر ایک انگریز حکیم ہے جس نے ذرات کا وہ عظیم الشان نظریه وضع کیا جو آج علوم کیمیاویه کا سب سے بڑا محور ہے - ثاني الذکر سویڈن کا باشنده تھا - اس کا سب سے بڑا کار نامه مختلف عناصر کے اوزان ذري کا (یعني اس وزن کا جو ذرات سے پیدا هوتا ہے) اندازہ کرنا ہے -

اسکے بعد عهد آخر کے ارباب کمال کي جماعت ہے ' جنمیں سویڈن کا ارني نس (Arrhenius) ها لینڈ کا وانٹ هف (Vant Haff) جرمني کا برٹولٹ Bertolet اور استوالڈ Ostwald ' انگلستان کا فرینکلینڈ Frankland اور سیر ولیم رامزے Sir W. Ramsay مشهور صنادید فن هیں ہے - ان میں سے چار اول الذکر علماء نے کیمیا کي ایک نئي شاخ کي بنیاد رکھي جسکو کیمیاے طبیعي کہتے هیں - کیمیاے طبیعي میں مرکبات کے خواص طبیعي اور ترکیب کیمیاوی کے باهمي تعلق سے بحث هوتي ہے -

بريد فرنگ

کارزار البانیا

نتائج و [illegible]

غالباً یاد هوگا - الهلال جلد ۳ نمبر ۲۵ میں البانیا کي فوجي تیاریوں کے متعلق ایک مضمون مع چند اهم تصاویر کے شائع کیا گیا تھا - اس مضمون میں جن قومي اور جنگي تیاریوں کی اطلاع دي گئي تھی ' وہ اب بڑي حد تک مکمل هوگئی هیں - ٹائمز کا ایک جنگي مراسله نگار لکھتا ہے :

" اسوقت تک جتنے فدا کار البانیا کي قومي فوج میں داخل هوچکے هیں ' انکي تعداد قریباً ایک لاکھه دس هزار ہے ' اور روزانه نئے نئے امید وار جوق جوق تمام اطراف و اکناف ملک سے چلے آ رهے هیں !

چونکه اس فوج میں هر شخص داخل هوسکتا ہے اسلیے قدرتاً بہت سے داخل هونے والے بچے ' بوڑھے ' اور مریض و کمزور اشخاص بھي هونگے - اس بنا پر یه خیال چنداں صحیح نه هوگا که سوا لاکھه کي تعداد سے جسقدر خوف و عظمت کا اندازہ هوتا ہے ' فی الواقع اسکی فوجي قوت بھي اتني هي هوگي -

مگر اس خیال کو زیاده وسعت دینا اور اس فوج کو ' جس کا هر فرد نه بر بناء ملازمت و قانون ' بلکه محض جوش قلبي و عزت و محبت وطني کیلیے اپنے خون کا آخري قطره تک بہادینے کیلیے تیار ہے ' بھیڑوں کا ایک گله سمجھه لینا بھی صحیح نه هوگا - کیونکه جس شخص کو خوش قسمتي سے اس فوج کي پلٹنوں کے دیکھنے کا موقعه ملا ہے ' وہ اچھي طرح جانتا ہے که هر پلٹن کا بیشتر حصه وهي لوگ هیں ' جنکي رگوں میں ابھی عنفوان شباب کا خون دوڑ رها ہے ' اور جو اس سے زیاده تنومند اور چاق و چوبند هیں ' جسکي توقع انکو دیکھنے سے پہلے هوسکتي ہے -

رها جوش اقدام و سر فروشي ' تو اسکے متعلق صرف یه کہدینا کافي هوگا که ظفر و فیروز مندي کي روح تو انمیں خود پادشاہ کي فوج سے بھي کہیں زیاده ہے - پادشاہ کي فوج کي محض تنخواہ کی ترغیب اور قانون کي قوت سے چلتي ہے ' مگر یہاں اسکي جگهه جوش وطنیت اور حمیت و غیرت قومي انکے اندر کام کررها ہے ! و شتان بینهما "

(حکومة کي بیچارگي)

جو لوگ اس ملکي فوج کے نظام سے واقف نہیں ' وہ سمجھتے هیں که اگر حکومت اس وقت سختي اور جبر سے کام لے تو اس حرکت کو فوراً روکسکتي ہے - وہ اسکے مرکز اعلی (هیڈ کوارٹر) کا محاصره کرلے ' اور اسکے جتنے زعماء و رؤساء تحریک هیں ' سب کو گرفتار کرلے - مگر وہ نہیں غور کرتے که اگر اس فتنه کا انسداد صرف اسي جرأت اور قانوني قوت پر موقوف هوتا ' تو [illegible] لیتے تئیں کبھي بھی ان کوشه کون اور تهدید آمیز [illegible] میں نه الجھنے دیتي ' اور آج سے بہت قبل وہ سب کچھه کرچکي هوتي ' جو آج همارے دماغ میں گردش کررها ہے -

جو اپنے بعض ذاتی مقاصد کے طاقتور دشمن رکھتے تھے' اور انکو مخفی اور ناقابل گرفت ذرائع سے ہلاک کرنے کیلیے نئے نئے زہروں اور قاتل ادویہ کے متلاشی تھے -

بڑی بڑی اقتدار طلب اور حکومت خواہ جماعتیں تھیں جو ایسی ادویات اور مرکبات طیار کرتی تھیں جنکے ذریعہ اُن تمام طاقتور اشخاص کو پوشیدہ ہلاک کرسکیں جنکا وجود انکے مقاصد میں حارج ہے - متعدد بت پرست اقوام کی مذہبی جماعتیں اور انکے بعد قرون متوسطہ کے متعصب اور جرائم پیشہ مسیحی خانقاہیں بھی اس سلسلے کی ایک مشہور کڑی ہیں' جنھوں نے اپنے گرجوں اور قلعہ نما خانقاہوں کے تہہ خانوں میں انسانی ہلاکت و وحشیانہ جرائم کو صدیوں تک قائم رکھا ' اور جنکے مظالم کی لعنت سے صرف چند صدی پیشتر ہی دنیا کو نجات ملی ہے !

زمانۂ گذشتہ کی پراسرار کہانت اور مذہبی پیشواؤں کی خوفناک قوتیں بھی بہت کچھہ اسی فن کے پوشیدہ تجربوں کا نتیجہ تھیں - یہ لوگ پہاڑوں کی غاروں کے اندر اور قلعوں اور گرجوں کے تہہ خانوں میں اپنے علم و تلاش کو اِن چیزوں کیلیے صرف کرتے تھے' اور ایسے ایسے مرکبات اور ادویات دریافت کرلیتے تھے جنکے خواص اُس زمانے میں عام طور پر معلوم نہ تھے' اور پھر انکے ذریعہ اپنے تئیں غیر معمولی اور پراسرار قوتوں کا مالک ظاہر کرتے تھے - روم اور جرمنی کے قدیم پادریوں اور رومن کیتھولک راہبوں کی خوفناک قوتوں کا تفصیلی تذکرہ تاریخ میں موجود ہے - انکے پاس عجیب عجیب قسم کے قاتل زہر ہوتے تھے جو مختلف غیر محسوس طریقوں اور معین زمانوں کے اندر مقدس جماعت کے دشمنوں کو ہلاک کردیتے تھے -

روم میں کارڈنیل پادریوں کا گروہ (جن میں سے نیا پوپ منتخب کیا جاتا ہے) عجیب الخواص ادویات مہلکہ کے لحاظ سے پوشیدہ اور علمی جرائم کی ایک پوری تاریخ ہے - ان میں سے جو لوگ اپنے تئیں پوپ اور روم کا تاجدار قرار دینا چاہتے تھے' انکے بڑے بڑے پوشیدہ حلقے موجود تھے' اور اُنھوں نے اُس عہد کے پوشیدہ علوم و حکمت کے جاننے والوں کی مدد حاصل کرکے ایسی مرکبات حاصل کرلی تھیں جنکے استعمال کے نتائج اُس عہد میں بالکل غیر معلوم تھے - مسلمانوں کے بعد اسپین میں مسیحی حکومت قائم ہوئی' اور اس نے مشہور و معروف عدالت روحانی (انکویزیشن) کے ذریعہ انسانوں کیلیے سب سے بڑی مسیحی لعنت کا وحشت ناک سلسلہ شروع ہوا - اس عدالت کے خوفناک کارندے اور ممبر تمام مسیحی یورپ میں پھیل گئے تھے' اور انکے خوفناک اقتدار کا ذریعہ منجملہ دیگر مخفی اسباب و طاقت کے ایک فن کیمیا کے غیر معلوم تجارب بھی تھے -

اسی طرح چودھویں صدی مسیحی سے لیکر سولھویں صدی کے اواخر تک روم اور جرمنی میں پادریوں کی ایک مخفی اور خوفناک عدالت کی شاخیں پھیلی ہوئی تھیں' اور اُسکے ممبر اور کارندے پوشیدہ پوشیدہ تمام یورپ میں منتشر اور بادشاہوں سے لیکر عام باشندوں تک پر اقتدار رکھتے تھے' انکی نسبت بے شمار شہادتیں موجود ہیں' جنسے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی ہلاکت کیلیے بہت سے کیمیائی عرقیات کا انہیں علم تھا' اور اُسکی تجربہ گاہیں اُس عہد کے ویران قلعوں اور بڑے بڑے گرجوں اور خانقاہوں کے اندر موجود تھیں - وہ طرح طرح کے خوفناک طریقوں سے مفردات و عناصر کی ترکیب و تجزیہ کا تجربہ کرتے تھے' اور انھوں نے ایسے ایسے آلات بھی ایجاد کرلیے تھے جو آجکل کیمیائی تجارب میں استعمال کیے جاتے ہیں - وہ زہریلے جانوروں کے اعضا سے زہر نکالتے' اور درندوں کو زندہ لٹکا کر اور انکے پیٹ چاک کرکے طرح طرح کے حیوانی مادے اور آنتڑیوں کے عرق کھینچتے !

یہ ایک وحشیانہ اور خونخوارانہ تجربہ تھا' لیکن اسکی وجہ سے فن کیمیا کے بہت سے تجربے معلوم ہوگئے' اور گو پوشیدہ علوم اور پراسرار معلومات ہونے کی وجہ سے انکا بڑا حصہ غیر معلوم ہی رہا' تاہم جسقدر بھی معلوم ہوسکا' وہ اس فن کی ابتدائی معلومات کا قیمتی ذخیرہ ہے -

(کیمیا کے مختلف دور)

دنیا میں جب تک کوئی شے زندہ رہتی ہے' اُسوقت تک برابر اسمیں تغیر و انقلاب کا سلسلہ جاری رہتا ہے' لیکن جب وہ مرجاتی ہے تو یہ سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے - یہی حالت علوم کی بھی ہے - علوم جب تک زندہ رہتے ہیں اسوقت تک ہمیشہ انمیں حذف و اضافہ اور ترمیم و اصلاح ہوتی رہتی ہے -

یہ مضمون کیمیا کی مکمل تاریخ نہیں بلکہ صرف اس کا ایک صفحۂ مطالعہ ہے' اسلیے ہم مجبور ہیں کہ فن کیمیا کے صرف اہم دوروں کو لے لیں اور انپر نہایت اختصار و اجمال کے ساتھہ بحث کریں -

کیمیا کے اہم دور چار ہیں :

(۱)

اس دور میں لوگوں نے علمی یا کم از کم باقاعدہ تجارب کے ذریعہ کیمیاوی ظواہر و آثار کا مطالعہ نہیں کیا - اور اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اُنھوں نے سب کے سب غلط نتائج نکالے - اس دور میں لوگوں کا تمامتر مقصد یہ تھا کہ جسطرح ہوسکے' کم قیمت دھاتوں کو قیمتی دھاتوں مثلاً چاندی یا سونے کی صورت میں منتقل کردیا جائے - یہ کوشش اہل مصر میں پہلی صدی عیسوی تک جاری رہی - یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ کیمیا اُسی علم کا نام ہے جسکے مطابق چاندی اور سونا بنایا جاسکے !

اسکے بعد ہی مسلمانوں کا عہد علمی شروع ہوا اور ان میں بھی گو ابتدا میں اس غلط خیال کو اشاعت ہوئی اور اسکا سلسلہ برابر قائم رہا' لیکن اُنہی کے حکماء محققین نے سب سے پہلے اسکی تغلیط بھی کی اور فن کیمیا کو اصلی مقاصد اور علمی شکل کے ساتھہ مدون کرنا چاہا -

مگر یورپ میں یہ دور سولھویں صدی عیسوی کے وسط تک برابر قائم رہا چاندی سونا بنانے کے مدعی شعبدہ ہزارہا انسانوں کو دھوکا اور فریب دیکر لوٹتے رہے -

(۲)

اسکو ہم دور طبی بھی کہسکتے ہیں کیونکہ اسمیں حالات یکسر ہوگئے' اور بجاے اسکے کہ ارباب فن کا مقصد عملاً چاندی اور سونے کے ساتھہ مخصوص ہوتا' اب انکے پیش نظر صرف ادویہ کی تیاری آگئی - اس دور میں طب اور کیمیا پہلو بہ پہلو تھے - علم طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ صحت و مرض' تغیرات کیمیاوی ہی کا کام ہے - اسلیے جب کوئی شخص بیمار پڑجاے تو اسکی صحت یابی کے لیے ضروری ہے کہ اسکے بدن میں کوئی اثر کیمیاوی پیدا کیا جاے -

سیرا سلسس (Saracelsus) سب سے پہلا شخص ہے جس نے اس اصول کا صور پھونکا - اس زمانے کے لوگوں میں سے وین ہیل منٹ (Van Helmant) جیسے زبردست عالم تک نے اس مذہب کو قبول کر لیا تھا - اس انقلاب کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے مرکبات کیمیالیہ خصوصاً فلزی مرکبات ایجاد ہوے - یہ دور سترھویں صدی کے وسط میں ختم ہوجاتا ہے ا سمیں سب سے زیادہ کامیاب اور علمی حصہ مسلمانوں کے عہد طبی و کیمیائی کا ہے -

ثابت هوتي هے تو وہ فوراً معزول کردیا جاتا هے' اور اسکي جگه دوسرا شخص مقرر کیا جاتا هے -

انگریزي فوج کے بہت سے افسروں نے وعدہ کیا هے کہ وہ اس ملکي فوج کي هرطرح مدد کرینگے - چنانچه ان میں سے بعض تو گورنمنٹ کی فوج سے مستعفي هوکے آ بهی گئے هیں اور بعض نے اگرچه ابهي استعفاء نہیں دیا هے مگر تاهم جب ضرورت پریگي فوراً داخل کر دینگے -

مسٹر اسکویتهہ خواہ کتنا هي چهپانے کي ناکام کوشش کریں' مگر یه واقعه اب سبکے پیش نظر هے کہ پچھلے دنوں انگلستان کي فوج نے اپنے السٹر کے بهایوں پر تلوار اٹهانے میں ایک سپاهي کي طرح آمادگي ظاهر نه کي تهي اور بهتوں نے تو اسي وقت اپنا اپنا استعفا پیش کر دیا تها -اس وقت پوري گورنمنٹ اس واقعه سے بد حواس هوگئي تهی سپه سالار کو بالاخر خود بهي مستعفي هوجانا پڑا !!

ان فدا کاروں کے ساتهه پادري بهي شریک هیں جنمیں سے بعض تو محض قوم کو تحریض و ترغیب دینے کے فرائض انجام دیتے هیں' اور بعض سپاهیانه حیثیت سے بهی حصه لے رهے هیں -

ایک کمپني خبر رساني کے لیے بهي مخصوص هے - چونکه اسکا تعلق تمام مرکزوں سے هے اسلیے اسمیں هر مرکز کے چیدہ چیدہ اشخاص شامل هیں - اس کا سرخیل بلفاسٹ کا ایک مشهور رئیس هے -

اس کمپني کے پاس ۴ سو موٹرکار اور ۲ سو موٹر بائیسکل هیں - انکے علاوہ جهنڈیاں' لیمپ' وہ آلات جنکے ذریعه محض دهوپ کي وساطت سے خبر بهیجي جا سکتي هے ، وغیرہ وغیرہ تمام سامان مخابرۃ کافي مقدار میں موجود هے - تجربه سے معلوم هوا هے کہ ۴ گهنٹه کے اندر صوبه کے اس گوشے سے اس گوشے تک خبر بهیجي جا سکتي هے !

السٹر کي فدا کار موٹروں کي ریجمنٹ جو قومي جهنڈیاں هاتهه میں لیے هوے آ رهي هیں !

تحقیقات سے یه بهی معلوم هوا هے کہ اس کمپني میں انگریزي فوج کے افسروں کي طرح ڈ کخانه کے بهی بہت سے اعلی ملازم شریک هیں !

(عورتوں کي شرکت)

عورت جو انسان کي هر خدمت اعلی اور فضیلت وطني و ملکي میں همیشه شریک رهی هے' السٹر کي اس قومي تحریک کے اندر بهی هر طرح مشغول نظر آتی هے !

ملکي فدا کاري کي لہروں نے مردوں اور عورتوں' دونوں کو یکساں طور پر هلا دیا - السٹر کي عورتوں نے بهي اس دفاع کي ویسي هي طیاریاں کی هیں جیسي کہ مردوں نے - انکي فدا کار فوج کي بهي خاص خاص پلٹنیں مرتب هوئي هیں' اور میدانوں میں انکے غول کے غول صف آرائیوں اور قواعد جنگ کے سیکهنے میں مشغول نظر آتے هیں !

فوج کے ان تمام کاموں کیلیے جو عام نقل و حرکت' تیمار داري' بار برداري' پیغام رساني' اور جاسوسي و مخبري سے تعلق رکهتے هیں' عورتوں هي سے مدد لی جا رهي هے - نوجوان اور سالخوردہ' هر طرح کي عورتیں اسمیں شریک هیں - انهوں نے اپنے لیے خاص طرح کي جهنڈیاں بنالي هیں اور فوجي وضع کا چست و آسان لباس اختیار کیا هے - پال مال گزٹ کے نامه نگاروں نے جب انسے گفتگو کي تو انکي قومي جاں نثاري کے ولولوں کو سنکر حیرت زدہ اور مبهوت هوگئے - ایک نامه نگار لکهتا هے کہ السٹر کي اٹهارہ برس کي لڑکي وهاں کے چهل ساله با همت جوان سے کسي طرح جوش و اولوالعزمي میں کم نہیں هے !

(مسٹر اڈورڈ کارسن)

اس سلسلے میں سب سے زیادہ عبرت انگیز منظر جو هندوستانیوں کیلیے هو سکتا هے' اس تحریک کے مشهور لیڈروں کي عجیب و غریب حالت هے -

مثلاً اڈورڈ کارسن هي کو دیکهیے - یه شخص فوجي تحریک کا مشهور سرغنه هے - ابتدا سے گورنمنٹ کا مقابله کررها هے' صاف صاف طور پر کہتا هے کہ تلوار اور بندوق سے مقابله کیا جائیگا - پهر کهنے کا عهد بهی گذر گیا اور کرنے کا دور شروع هوا - تمام السٹر نے فوجي طیاریاں شروع کردیں' اور اسکي روک کیلیے جتني کوششیں کي گئیں' سب کی سب بالکل بے اثر رهیں - اب السٹر پوري طرح آمادہ جنگ و پیکار هے !

با ایں همه اڈورڈ کارسن کے ساتهه گورنمنٹ کچهه بهي نہیں کرسکتي - گرفتار کرنا یا گرفتاري کا وارنٹ جاري کرنا تو بڑي بات هے' اتني قوت بهي نہیں رکهتي کہ اسکي نگراني کیلیے پولیس کے جاسوسوں کو متعین کرے - وہ بلا تکلف لندن کي گلیوں سے گذرتا هے' اور اسکے بڑے بڑے هوٹلوں میں آرام کي نیند سوتا هے - صرف اتنا هي نہیں بلکه هالیڈ پارک میں هزاروں انسانوں کے سامنے شرر بار اور شعله خیز تقریریں کرتا هے' گورنمنٹ کو اعلان جنگ دیتا هے' اور اسکي مخالفانه تدبیروں اور مصنوعي اظہار [illegible] پر ٹهٹها مار مار کر هنستا هے - مسٹر ایسکویتهہ اور وزراے حکومت کچهه فاصلے پر کهڑے رهکر سب کچهه سنتے هیں' اور خاموش و بے حرکت چلے جاتے هیں !

یه حالت هے اس ملک کي جو حقیقت میں آزادي کا گهر اور حریت کي مملکت هے !

اسکے مقابلے میں هندوستان کي حالت پر بهي ایک نظر ڈال لیجیے تاکہ انتہا کے دونوں سرے سامنے آجائیں - گورنمنٹ کے مقابلے یا تحقیر کا خیال تو خواب میں بهي آنا مشکل هے - البته کچهه لوگ هیں جو ملک کي تباهي پر روتے هیں اور جابرانه قوانین کے نفاذ پر ماتم کرتے هیں - انکے هاتهه میں نه تو تلوار هے' اور نه هي انکي زبان پر جنگ کا لفظ - بغاوت کا ایک بہت دور کا اشارہ بهی کبهي انکي زبان سے نہیں نکلتا' اور وفاداري پکارتے پکارتے انکي زبانیں سوکهه گئي هیں - تاهم پولیس کي ایک رپورٹ یا کسی جاسوس کا ایک حرف مخفي بهي انکي زندگي اور زندگي کی قدرتي آزادي کے سلب کرلینے کیلیے کافي هے - پهر یا تو جیل خانوں کي دیواروں کے اندر نظر آتے هیں' یا عدالتوں کے سامنے مجرمانه سر جهکاے هوے !

... پارٹیونکے اختلافات کی وجہ سے ایسی جرات (جسمیں ... السٹر والے کا ایک قطرہ خون بھی گر گیا تو اسکو داخلی ... جنگی کے پر ہیبت ناموں سے موسوم کیا جائیگا) ... سکتی ' اور اگر وہ اسقدر بد اندیش ہو بھی جائے ... وهاں کی حالت اسدرجہ قوی ہے کہ اس تحریک کی سرکوبی و پامالی میں کبھی کامیاب نہ ہوگی - اس تحریک کے بانیوں نے فوج کا نظام ایسے اصول پر رکھا ہے ' جسمیں ان خطرات و آفات کے لیے پورا حفظ ما تقدم کا سامان موجود ہے ' اور پھر یہ ایک عظیم الشان داخلی جنگ ہوگی ' جو قرون گذشتہ کی باہمی خونریزیوں کے واقعات انگلستان میں تازہ کردیگی -

(عدم تمرکز)

السٹر کی ملکی فوج کا نظام اصول لا مرکزیت پر مبنی ہے - یعنی اسکا کوئی مرکز عمومی نہیں جسکے ساتھہ پوری فوج کا وجود یا عدم وابستہ ہو ' اسلیے اگر اس تحریک کا بڑے سے بڑا سرغنا بھی گرفتار کرلیا جاے جب بھی اسے کوئی ایسا صدمہ نہ پہنچیگا جو اسکی ہستی کے لیے فیصلہ کن ہو -

اس قسم کی تمام قومی تحریکوں کو محض مرکزیت ہی کی وجہ سے نقصان پہونچتا ہے - اسکی قوت صرف چند لیڈروں کے ہاتھہ میں ہوتی ہے جنکو گورنمنٹ گرفتار کرلیتی ہے ' اور پھر انکی تحریک ضعیف ہوجاتی ہے - پس ان تمام تحریکوں کیلیے جو قانون وقت کے حملوں سے محفوظ رہنا چاہیں ' ضروری ہے کہ اپنا ایک مرکز کبھی بھی نہ رکھیں - انکی قوت سمندروں کی طرح پھیلی ہوئی ہو جسکی سطح کا ہر حصہ مرکز اور جسکی موجوں کی ہر چھوٹی طاقتور ہوتی ہے !

السٹر کا موجودہ نظام یہ ہے کہ تمام فوج متعدد مرکزوں میں منقسم ہے - ہر مرکز میں متعدد کمپنیاں اور ہر کمپنی میں متعدد ریجمنٹ ہیں - ریجمنٹوں میں سپاہیوں کی تعداد مختلف ہے - جس مقام پر جسقدر تعداد کار جمع ہوے ' اتنے ہی آدمیوں کا وہاں ریجمنٹ بنا دیا گیا -

(قومی فوج کی تقسیم)

تمام السٹر میں کل ۹ فوجی مرکز ہیں - ان ۹ مرکزوں میں ۹۵ ریجمنٹیں ہیں - باؤ ...۱ میں جو اس تحریک کا صدر مقام ہے ' ۸ - ریجمنٹ ہر وقت موجود رہتے ہیں - ان ریجمنٹوں کے علاوہ بقیہ فوج تمام صوبہ میں پھیلی ہوئی ہے ' بعض میں ۴ ریجمنٹ ہیں ' بعض میں تین بعض میں دو ' اور بعض مین صرف ایک ہی سواروں کی پلٹن ہے ' مگر اس سے ضعف یا کمزوری کا نتیجہ نہ نکالنا چاہیے - کیونکہ جو مرکز جس وقت چاہے گھوڑوں اور سائیکل سواروںکی پلٹن فوراً تیار کرلے سکتا ہے -

اصولاً ہر ریجمنٹ میں ۴ سو سے لیکے ۲ ہزار ۲ سپاہی تک ہونے چاہئیں ' مگر چونکہ انکی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں مختلف مقامات پر بھیجدی گئی ہیں تاکہ اہل آئرلینڈ کے حملوں کا تدارک کرسکیں (جو چاہتے ہیں کہ السٹر بھی ڈبلن پارلیمنٹ میں ضرور ہی شامل ہو) اسلیے اب کسی ریجمنٹ میں بھی ایک ہزار سپاہی سے زیادہ نہیں ہیں -

ان کمپنیوں اور ریجمنٹوں کو مرکز سے ہر قسم کے سامان جنگ و خور و نوش کی برابر مدد ملتی رہتی ہے - اسکے علاوہ طبی امداد کا سامان بھی وسیع اور عمدہ پیمانہ پر ہے - تیمار داری کے لیے السٹر کی پر جوش خاتونیں ہیں - علاج کے لیے اعلی قابلیت کے

الدرۃ کارسن السٹر کے بندرگاہ میں کھڑا ہے اور فوجی استحکامات کیلیے احکم دے رہا ہے !

ڈاکٹر اور مریضوں کے لیجانے کے لیے کافی مقدار میں گاڑیاں موجود رکھی گئی ہیں !

السٹر کی ملکی فوج کے نظام میں لا مرکزیت کے ساتھہ جمہوریت بھی شامل ہے - چنانچہ تمام ذمہ دار عہدوں کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوتا ہے - چھوٹی چھوٹی ٹولیاں یا رسالے اپنے اپنے کمانڈروں کو خود منتخب کرلیتی ہیں - پھر یہ انتخاب شدہ کمانڈر ریجمنٹ کے قائد کا انتخاب کرتے ہیں - وہ اپنے افسروں کو منتخب کرلیتے ہیں - بڑے کمانڈر کے بعد جو کمانڈر ہوتا ہے ' اسکے انتخاب کا اختیار کبھی تو بڑے کمانڈر کو دیدیا جاتا ہے - کبھی فوج خود اپنے ہی ہاتھہ میں رکھتی ہے -

السٹر کے بڑے بڑے رؤساء اور عمائد کے متعلق فوج کی نگرانی کردی گئی ہے - اگر انمیں سے کسی کی غفلت و بے پروائی

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ھیں ' زمانۂ انحطاط میں جوانی کي سی قوت پیدا کر دیتی ھیں ' کیساھي ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی ہے ' اور ھمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب ھدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ھوگي جو بیان سے باھر ہے - ٹوٹے ھوے جسم کو دو بارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چہرے پر رونق لاتي ہے - علاوہ اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھي عدیم النظیر ھیں ' ھر خریدار کو دوائي کے بجائے خود ایک رسیلۂ صحت ہے - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۴ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کی گولیونکے ساتھہ ساتھہ راز بھي تحریر کیا جائیگا -

منیجر کارخانۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

جوھر [illegible] مغربی و چوب چینی

یورپ کے بنے ھوے ھمارے مزاجوں کے ساتھہ اس لیے موافق آتے ھیں کہ وہ روح شراب میں بنائے جاتے ھیں ' جو گرم مزاج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجاے اس کے کہ گرم خون کو ٹھنڈا کریں خون کو اور تیز کردیتے ھیں - ھم نے اس جوھر میں برگ ثنا ' چوب چیني وغیرہ مبتدل و مبرد خون دوائیں شامل کردی ھیں - جن کي شمولیت سے عشبہ کي طاقت دو چند ھوگئي ہے - چند خوراک تجربہ کرکے دیکھہ لیجیے - سیاہ چہرے کو سرخ کردیتا ہے - بدنما داغ ' پھوڑے ' پھنسي ' بیقاعدگي حیض ' درد نسل ' ھڈیوں کا درد ' درد اعضا ' وغیرہ میں مبتلا رھتے ھیں اسکو آزمالیں -

یاد رکھیگا کہ دوا سازي میں یہ نکتہ دل میں جگہ دینے کے قابل ہے کہ ایک دوائي جو نا تجربہ کار بنائے مضر و بے عمل ھوجاتي ہے - اور وھي دوا مناسب اجزاء و ترکیب سے واقف کار بنائے تو مختلف حکمي عمل و عجیب و غریب خواص و فوائد ظاھر کرتي ہے - دوا سازي میں قاعدہ ہے کہ جب تک دوا ساز ان اجزاء کے افعال و خواص سے با خبر نہو ' کبھي اسکا ترکیب دیا ھوا نسخہ سریع الاثر حکمي فائدہ نہ کریگا - یہي وجہ ہے کہ جاھل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازي کے اصول سے محض نا آشنا ھوتے ھیں بجاے فائدہ دینے کے نقصان کرتے ھیں ' لہذا ان سے بچنا چاھیے - قیمت شیشي کلاں ۳ روپیہ - شیشي خورد ایک روپیہ ۸ - آنہ -

حکیم ' ڈاکٹر ' حاجي غلام نبي زبدۃ الحکما شاھي سند یافتہ موچي دروازہ لاھور

اعـــلان

ایک ھیڈ کلارک کي انگریزي دفتر کے لیے ضرورت ہے - اعلی علمي قابلیت تحریري لیاقت - دفتر کے کام کا تجربہ سابقہ - بی - اے پاس ھونا لازمي شرائط ھیں ' تنخواہ پچھتر روپیہ سے سو روپیہ ماھوار تک حسب لیاقت دیجا سکتي ہے درخواست مع نقول اسناد جلد آني چاھئیں - پتہ ذیل میں مندرج ہے -

ھوم سکریٹري ھز ھائینس نواب صاحب بہادر
ریاست رامپور - یو - پي -

اڈیٹـــر الھـــلال کي رائے

(نقل از الھلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳٦۱]

میں ھمیشہ کلکتہ کے یورپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتاھوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ھوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کي - چنانچہ دو مختلف قسم کي عینکیں بناکر انھوں نے دي ھیں ' اور میں اعتراف کرتا ھوں کہ وہ ھر طرح بہتر اور عمدہ ھیں اور یورپین کارخانوں سے مستغني کردیتي ہے - مزید بر آں مقابلۃ قیمت میں بھي ارزاں ھیں ' کام بھي جلد اور وعدہ کے مطابق ھوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر ھمارے لائق و تجربہ کار ڈاکٹروںکي تجویز سے اصلي پتھر کی عینک بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر اپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک -
عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ٦ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک
عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ' ناک چوڑي خوبصورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیہ محصول وغیرہ ٦ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑي - نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

ھندوستاني دوا خانہ دھلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کي سرپرستی میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ھوچکا ہے - صدھا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني ھوئی ھیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اسي کارخانہ سے مل سکتے ھیں) عالي شان کار و بار ' صفائي ' ستھرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ھوگا کہ :
ھندوستانی دوا خانہ تمام ھندوستان میں ایک ھي کارخانہ ہے -
فہرست ادویہ مفت ، (خط کا پتہ)

منیجر ھندوستانی دوا خانہ دھلی

دیـــوان و[illegible]ت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کي جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بہترین مثالیں موجود ھیں ' جسکی زبان کي نسبت مشاھیر عصر متفق ھیں کہ دھلي اور لکھنؤ کي زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي ہے - اسکا شائع ھونا شعر و شاعري بلکہ یوں کہنا چاھیے کہ اردو لٹریچر کي دنیا میں ایک اھم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معاني کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي ہے -

مولانا حالي فرماتے ھیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ھونے کي بہت ھي کم امید ہے ...... آپ قدیم اھل کمال کي یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ھیں - " قیمت ایک روپیہ -

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۹ - کڑایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

مسلمان اب بھي ھوشيار ھوں !

مظالم البانيا

حضرت ھمدرد قوم مرحوم

السلام عليکم و رحمة الله و برکاته - کل کے انگريزي روزانه اخبارات ميں يه خبر مجمل درج تھي که اپيرونّس يعني اپيريس کے عيسائي باشندوں نے مقام کودہ پر دو سو مسلمانوں کو نہايت بے رحمي سے انواع و اقسام کي عقوبتوں کے ساتھه مار ڈالا اور گرجا کو آگ لگا دي - آج جو خبر کسيقدر تفصيل کے ساتھه لندن سے شائع ھوئي ھے اوسکا مطلب يه ھے که اس خبر کي مختلف ذرائع و وسائل سے تصديق ھوئی ھے که کودہ ميں نہايت بے رحمي اور ايذا رساني کي گئي ھے - مظلوموں کي چھاتيوں ' ھاتھه ' پاؤں ميں کيليں يعني ميخھاۓ آھني ٹھونکي گئيں - ھارمسودا ميں بچے ملے جنکے ساتھه سخت بے رحمي کي گئي تھي - بھتونکي انگلياں کاٹ ڈالي گئي تھيں - يه ظاھر ھوا ھے که کيلوچ کے قريب درسکو اور ديگر مقامات ميں الباني مسلمانونکا قتل عام کيا گيا ھے اور اونکو اونکے گھروں ميں اپيرونّس کے لوگوں نے آگ لگا کر جلا ديا -

يه لفظي ترجمه ۷ - مئي کي خبر کا ھے جو رائٹر کے ذريعه ھمکو آج ۹ مئي کو وصول ھوئي ھے - آپ کو معلوم ھے که ايسي خبريں کس احتياط کے ساتھه يورپ کے اخباروں ميں نکلتي ھيں ' اور کسقدر اُن ميں کاٹ چھانٹ کي جاتي ھے ؟ ھندوستان ميں تو اور بھي زيادہ ھوشياري و احتياط سے کام ليا جاتا ھے با ايں ھمه اس خبر کا آنا اسکي صحت کيليے دليل قاطع ھے بلکه معلوم ھوتا ھے که جو کچھه بيان کيا گيا ھے وہ اصليت سے بدرجھا کم ھے -

اب ھندوستان کے مسلمانوں سے پوچھتا ھوں که سکوت کبتک ؟ کيا وقت نہيں آگيا ھے که مدعيان اسلام کے جگر شق ھوجائيں ' اور سکون و صبر اُنہيں جواب ديدے ؟ اگر ايسا نہيں تو پھر ايمان کا دعوا کيوں ؟ اگر حکومت ترکي کے زمانه ميں مسلمان عيسائيوں کے ساتھه ايسا کرتے تو عيسائي حکومتوں کے جہاز اسوقت قسطنطنيه پر گوله باري کر رھے ھوتے - جو لوگ ايک خدا کو پوجتے ھيں اور خداۓ مصلوب و متعدد پر ايمان نہيں رکھتے ' وہ اس قابل کہاں که انکي قابل نفرت وجود کے تلف ھونے پر مطالبه کيا جاۓ ؟ يورپ کا ان مظالم کے نسبت يه خيال ھے که اگر يه نه ھوتا تو البانيا ميں ايک عيسائي بادشاہ کيوں مقرر کيا جاتا ؟ حالانکه تعداد مسلمانوں کي رعيت ميں به نسبت نصارے کے بہت زيادہ ھے - پس اصل مدعا يه ھے که ان بد ترين کفار يعني مسلمانوں کا کسي طرح مقدس زمين يورپ ميں خاتمه کيا جاۓ - اگر کوئي مسلمان البانيا کا فرمانروا ھوتا تو عيسائيوں کي جان و مال اور حقوق کي حفاظت کے ليے کل نصراني يورپ کے سلطنتيں اپني مجموعي قوت کے ساتھه موجود تھيں - کسي مسلمان کي کيا مجال تھي که آنکھه اُٹھا کر بھي اونکي طرف ديکھه سکتا ' ليکن اس صورت ميں مسلمانوں کا قلع قمع کيونکر ھوسکتا تھا - اسليے جو اصلي مقصود تھا اوسکا پہلا باب يه خوں ريز حالات ھيں - اصلي کتاب آيندہ شروع ھوگي -

مگر سوال مقدم يه ھے که ھندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کو اسلام کے ليے کيا کرنا چاھيے ؟ اسلام کي اصلي بنا فتح مکه سے پڑي ' اور جبتک مسلمانوں نے جہاد کو نه چھوڑا وہ ذليل نه ھوۓ - جب سے اونہوں نے تلوار ڈالدي وہ پامال ھوگئے ھيں - ترکي اور کابل کو ديکھه لو که کيا کرتي ھے - يہاں ھم مسلمانوں کے ليے جہاد شمشيري کا موقعه نہيں ھے تو نہيں ھم ھندوستان کے مسلمان جہاد مالي کرکے ايک بقية السيف سلطنت کو بچانے کي کوششيں کرسکتے ھيں ' پس براۓ خدا اُٹھو اور مسلمانوں کو جگاؤ که وہ اپني آمدني کا ايک حصه اگرچه وہ کيسا ھي خفيف ھو ترکي کي بحري اور بري طاقت کے ليے وقف کر ديں -

اگر ھندوستان کے سات کروڑ مسلمان ايک روپيه بلکه ايک پيسه بھي ماھوار اس غرض کے ليے وقف کرديں تو کيا کچھه ھوسکتا ھے - يه موقع ھے که کلکته ' بمبئي ' لکھنؤ ' دھلي ' لاھور وغيرہ شہروں ميں جلسه ھاۓ عامه منعقد کيے جائيں اور قوم سے فوجي اور بحري امداد سلطنت اسلامي کے ليے اعانت طلب ھو اور عام تحريک پيدا کيجاۓ - پھر جب يه تحريک شروع ھو تو يه ضروري ھوگا که راجه صاحب محمود آباد اور سر کريم بھائي وغيرہ معتمدين ملک اسکے امين و محافظ بنيں اور قوم کو اپني اعانت کي نسبت پورا اعتماد رھے -

ميں ايک ملازمت پيشه شخص ھوں ' ميں اس کام ميں کوئي بڑا حصه لينے کي طاقت اپنے ميں نہيں پاتا - اسليے ميں آپ سے درخواست کرتا ھوں کے آپ کمر ھمت باندھيں اور اگر آپ مناسب خيال کريں تو خدام کعبه کے کام کو اپنے ذمه لے ليں - اسلام و مسلمانوں کي نجات اِسي ميں ھے بشرطيکه ايمانداري سے کام کيا جاۓ -

(خاکسار - م - ا -)

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر وعدہ و خیال کا آدمی ذوبا ہوا ہے۔ جب آپ کسی سے کوئی بات اور خانہ کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے

قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب سیکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اخبار۔ توحید۔ ہندوستان۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلی

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی ازحد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج ان بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہے کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز ہے۔ آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ اس میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیا جا چکی ہے اور عند الطلب ہر شخص کو بھیجی روانہ کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہے کہ فرنگیتی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے ایسے موجود ہیں کہ جہاں کوئی جائے سر پر چڑھے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے۔ بجز ہندوستان سیلون برہما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دوربین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کاندھوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصے سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونے سے رہی اور اگر گیسو دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہوکر شانوں پر بجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا۔

> نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلے سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

> کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندھ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چندے اصلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردی جائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انہماک کے ساتھ خوشبوؤں کا جمانا ایک خیال حکمت ہی نہیں ہے جو حضرت اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوئی ہو بلکہ مقابلۃً ایک مسرت کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرلینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ۱/۵ حصہ پہلے ہی بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی۔ تاہم۔

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک درد انگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد و اوصاف۔ مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون یاسمین — قیمت بہر قسم فی شیشی

تاج روغن آملہ و بنولہ — فی شیشی ۱۲

فی شیشی (۱۰/۱)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ ہر بذمہ خریدار ہے مگر ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کی تلاش کر لیجئے اسلئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی کیث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں یعنی درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلاقیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

ناظرین الہلال غور سے پڑھیں

اگر آپ ڈاکٹر اقبال - مولانا شبلی - سید اکبر حسین صاحب، طالب بنارسی - سید ناصر نذیر صاحب فراق - سید دلگیر - مولانا عرش گیاوی - مرزا سلطان احمد صاحب سیماب، اکبر آبادی اور دیگر باکمال شعرا اور مضمون نگاروں کا زور قلم ملاحظہ فرمانا چاہتے ہیں، تو اردو علم ادب کے زبردست آرگن -

رسالہ فانوس خیال

ملکی قیمت تین روپیہ خریداران الہلال سے دو روپیہ

کے خریدار بن جائیے - چندہ معاونین سے ۱۰ روپیہ - تاجران و حکام سے ۵ روپیہ - عوام سے ۳ روپیہ - طلبا سے ۲ روپیہ یکم جون سے پیشتر خریداران الہلال سے ۲ روپیہ اگر منی آرڈر بھیجنا چاہیں - تو صرف ۱ روپیہ ۱۲ آنہ - کاغذ لکھائی چھپائی نفیس -

منیجر فانوس خیال پٹھان کوٹ - پنجاب

جوہر سر ماہی

دماغ جو کل اعضائے رئیسہ پر حکمراں ہے - کمزور ہوجانیسے تمام عصاب و دیگر اعضاء بھی کمزور ہو جاتے ہیں - اور مقوی دماغ کے جتنے نسخے ہیں تمام قیمتی سے قیمتی ہیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے ہیں - لہذا یہ ایک نو ایجاد دوا جو روئی مچھلی کے مغز سے امریکہ میں تیار کیا گیا ہے - دماغی کمزوریوں میں تیر ہدف ثابت ہوئی ہے - مریضان امراض دماغی کو عموماً اور اطباء ہندوستان سے خصوصاً گذارش ہے کہ یہ کثیر المنفعت دوا روز تین قطرے تین روز تک استعمال کرنے سے نسیان، سستی، اداسی، دماغ کا چکرانا، درد سر، اسہال، ضعف بصارت، دوران سر، کمی حافظہ وغیرہ وغیرہ امراض میں فوراً فائدہ شروع ہوجاتا ہے، اور چند روز کے مداومت سے شفاء حاصل ہوجاتی ہے - ایک شیشی میں ہزار قطرے ہیں قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھ آنے -

Dr. T. Hosain, 6 Convent Lane,
Post Entally, Calcutta.

دهلي کے خانداني اطبـا اور دوا خـانه نورتن دهلی

یه دوا خانه عرب - عدن - افریقه - امریکه - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکونمیں اپنا سکه جما چکا ہے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولہ قبلہ حکیم محمد احسن الله خاں مرحوم طبیب خاص بہادر شاہ دهلي کے خاص مجربات هیں -

موالي ضيق - هر قسم کي کهانسي و دمـه کا مجرب عـلاج في بکس ایک توله ۲ دو روپیه -

حب قتـل دیدان - یه گولیاں پیٹ کے کیڑے مارکر نـکال دیتي هیں في بکس ایک روپیه -

المشتهر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلی فراشخانه

روغن بیگـم بهـار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار٬ وکلا٬ طلبه٬ مدرسین معلمین٬ مولفین٬ مصنفین٬ [illegible] میں التماس ہے کہ یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي دیکها اور پڑها ہے٬ ایک عرصے کی فکر اور سوچ کے بعد بہترے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوی روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے٬ جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه ہے٬ اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي ہے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا ہے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں٬ اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي ہے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا٬ اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نہیں هوگي - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

[illegible]

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعنی -

[illegible] کے خواص بہت هیں - جن میں خـاص خـاص باتیں صرف کي [illegible]٬ جواني دائمي٬ اور جسم کي راحت ہے٬ ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت ہے -

[illegible] تیله اور [illegible] تیلا - اس دوا کو میں نے اپنے آبا و اجداد سے پایا جو شہنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

"[illegible]" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه [illegible] اور الکٹریک [illegible] پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۹ آنه [illegible] کا سامپل [illegible] دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي ہے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات میں ہے - آپ اُمي تهے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا ہے - پهر حضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجهه بزرگان هر چهار سلسله - روجه هند کا بیان ہے - [illegible] وغیرہ - مضامین هین جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے - ایکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پر ایکا لشکر میں لے انا - حضوری قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت میں مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اورانکي لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادسے سے انا اور بیعت هو جانا - شیهونکي شکست - ایک هندو سینهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي آوندنکا عدن پهونچانا باوجود اُمي هونیکے ایک پادري کو اقلیدس کے مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوه محصول -

دیار [illegible] (صلعــم) کے فوتــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نہایت عمده اور دلفریب فوتو لیا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے تهیں اور بعض تیار هو رہے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوتو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوتو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوتو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوتو نہایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوتو بکتے هیں - وہ هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوتو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا ٬ کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوتو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوتو گرافر نے وهاں بہت رسوخ حاصل کرکے یه فوتو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوتو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنہري حروف جو فوتو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور مجمع خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا و مروه اور وهاں کلام رباني کي آیت منقش ہے فوتو میں حرف بحرف پڑهي جاتي ہے -

دیگر کتـــابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بہشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بہشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجوده حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ روپیه ۸ آنه ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے تمکي کاغذ بڑا سا ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

جام جهــان نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھوںمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی اُنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' اُنکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ - بھی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابوںکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس ' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریوںکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندوںکی سوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکموںکے قوانین کا جوهر (جن سے هر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی هونگی اول، هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہروںکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - آسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دکھانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑي

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے ' جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا ' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند هسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئے هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ انکو اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرہ سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی -

قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں ' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی هیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

20

هر فرمایش میں الهلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کی مسٹر یز اف دی کورٹ اف لنڈن

یه مشہور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ابهی چهپ کے نکلی هے اور تهوڑی سی رهگئی هے - اصلی قیمت کی چوتهائی قیمت میں دیجاتی هے - اصلی قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - سہرونکی جلد هے جسمیں سنہری حروف کی کتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں وی پی - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

یه عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ، یه دوا کل دماغی شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتی هے - یه ایک نہایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے بهضاء رگوںسه کو قوت پہونچتی هے - هسٹریه وغیره کو بهی مفید هے جا لیس ٹولیوںکی بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باه ایک بار کی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کرتے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولین

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رہا -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نہایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندرونی و بیرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکی دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه لڑکپن جنون ، مرگی والا جنون ، غمگین رهنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابی ر موسمی جنون وغیره وغیره دفع هوتی هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهی ایسا گمان تک بهی نہیں هوتا که وه کبهی ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت فی شیشی پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس

مہرے نئے چالکی کی جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والی اور دیکهنے میں بهی عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دی جارهی هیں جسکی گارنٹی تین سال تک کے لیے دی جاتی هے -

اصلی قیمت حالت روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑی کے همراه سنہرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

ٹائمی واچ اصلی قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیره روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپنی نمبر ۲۰ مدن مٹر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهنی فلوٹ هارمونیم سرلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دی جاویگی یه ساگن کی لکڑی کی بنی هے جس سے آواز بہت هی عمده اور بہت روز تک قائم رهنے والی هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگی روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹری نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئی قوت پهر دو باره پیدا هوجاتی هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کی تکلیف نہیں هوتی - مایوسی مبدل بفرحی کر دیتی هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسی تکلیف اور بغیر کسی قسم کی جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں - قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پی - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنکاری فلوٹ

بہترین اور سریلی آواز کی هارمونیم سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمز همارے یہاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگ آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربه ک

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ای کرده - آرلا سہائے - جو مستورات کے کل امراض لیے تیر بہدف هے ، اسکے استعمال سے کل ام متعلقه مستورات دفع هوجاتی هے ، اور نہا هی مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاری ه دفعتاً بند هوجانا - کم هونا - بے قاعده تکلیف کے ساتهه جاری هونا - متواتر یا ز مدت تک نہایت زیاده جاری هونا - امر استعمال سے بانجه عورتیں بهی باردار ه هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کی قیمت ایک رو

... وا تسهائے گولیا

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بہدف حکم رکهتی هے - کیسا هی ضعف کیو هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم جوکه بیان سے باهر هے - شکسته جسم از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتی هے طبیعت کو بشاش کرتی هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کی قیمت ایک

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

... ۱ وائسٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا خواه اعصابی هو یا دماغی یا اور کسی هوا هو دفع کردیتی هے ، اور کمزور ق نہایت طاقتور بنادیتی هے - کل دماغ اعصابی اور دلی کمزوریونکو دفع کرکے میں ایک نہایت هی حیرت انگیز تغ کردیتی هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے هی مفید ثابت هوئی هے - اسکے استعم کسی قسم کا نقصان نہیں هوتا هے سوائے

قیمت فی شیشی ایک روپیه

Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

۔۔۔ کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکي دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پینے نهانے میں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے میں بدمزه بهي نهیں هے -

قیمت سوله گولیوں کی ایک ڈبیه ۵ آنه محصول ڈاک ایک ڈبیه سے چار ڈبیه تک ۵ آنه

یه دو دوائیں همیشه اپنے پاس رکهیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سر کي تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ایک ٹیکه نگلنے هي سے پل میں آپکے پهاڑ ایسے درد کو پاني کردیگي -

قیمت باره ٹکیونکي ایک شیشي ۲ آنه محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشي تک ۵ آنه -

نوٹ —— یه دونوں دوائیاں ایک ساتهه منگانے سے خرچ ایک هي کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن ۔ نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کا ۔۔۔

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب کهلنے اگنے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئی هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

۱۰۲
ار رہبر وبراکثر

ایم - ایس - عبد الغني کهسک - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[6]

علمی ذخیرہ

(۱) مآثر الـکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الـکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الـکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسـلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلـکرسٹ نے سنـہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یورپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالـم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالـوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنـہ ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسـلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زریں اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثي قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں منشي عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھي مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کي تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۶۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیوڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پـر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنـگل میں منـگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنـگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کی طـرز پـر حیوانات کي دلچسپ حکایات لـکھي گئي ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مـرحوم - ابتدا میں مـرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کی تدابیـر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عـزت حـاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیـان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنـري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قـران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیـر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامیؔ - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پـریس آگـرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہـرست کتب خانہ آصفیہ - عـربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں اُنھیں اس کا مطالعہ کـرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شرسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتهر عبد الله خاں بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانہ آصفیہ حیـدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی ...... بغیر قیمت کے بڑھاے حل هو جائیگا - • نیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل هوگئے هوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجہ سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچہ میں معجزنما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آساني سے نکالتا هے - منہہ کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قلب کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

آنریبل رکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسٹر ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ربن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدي هیں ' وہ تشفي بخش هیں - همنے بهي ایک عینک بنوائي هے جو اعلی درجے کي تیار هوئي هے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ هے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً همارے همت افزائي کا مستحق هے "

کون نہیں چاهتا کہ میري بینائي مرتے دم تک صحیح رهے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمالیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروںکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بهي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑھا هوا مع پتھر کي عینک کے - ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۶ آنہ -

مژدہ وصل

یعني عمل حب وبغض بہ هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا هوئي هیں لہذا بغرض رفاہ علم لوٹس دیا جاتا هے اور خاکسار دعوی کے ساتھہ عرض کرتا هے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے: ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیہ هر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ - ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیادہ تعریف کرنا فضول هے کیونکہ یہ خود اسم بااثر هے - میرا آزمودہ هے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبهي خطا نکریگا اور یہ نقش هر کام کیواسطے کام آتا هے هدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاهیے -
خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جهانسي

(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹي ۲ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
(2) ... سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندي ... سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) نکلیس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اگر خوبصورت مضبوط سچاوقت بزابر چلنیوالي گھڑیوں کي ضرورت هے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۱/۵ ویلسلي اسٹریٹ دهرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhurmtalla Calcutta.

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 McLeod Street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الهلال

مدير مسئول و خصوصي
احمد الكلام الدهلوي

مقام اشاعت
نمبر ۱۳ مكلوڈ اسٹريٹ
كلكته
ٹيليفون نمبر ۶۴۸
قيمت
سالانه ۸ روپيه
ششماهي ٤ روپيه ۱۲ آنه

جلد ٤ | كلكته: چهارشنبه ۸ رجب ۱۳۳۲ هجري | نمبر ۲۲
Calcutta: Wednesday, June 3, 1914

مسلمانان هند اور دولة عثمانية كي جنگي اعانت

ايک غلط اور افسوس ناک الزام!

مسلمانوں کے فرض ديني و اسلامي كي تشريح

پچھلے هفتے مقامي انگريزي معاصر هندو پيٹريٹ نے دولة عثمانيه كي خارجي اعانات كے متعلق ايک مختصر نوٹ لكها هے ' اور هميں افسوس كے ساتهه كهنا پڑتا هے كه وه يكسر غلط فهميوں پر مبني هے -

معاصر موصوف لكهتا هے كه جنگ طرابلس و بلقان كے زمانے ميں بڑے بڑے اعانتي فنڈ اسلامي اخبارات كے دفاتر ميں كهولے گئے تهے - انكي نسبت اب بعض پنجابي اخبارات كو معلوم هوا هے كه وه گو هلال احمر كے نام سے تهے اور اعلان كيا گيا تها كه صرف لڑائي كے مجروحين اور انكے پس ماندوں كو اس سے مدد دي جائيگي ' مگر انكا بڑا حصه هلال احمر فنڈ كي جگهه خود حكومة عثمانيه كو جنگي امداد ميں ديديا گيا - اس طرح يه اهم سوال پيدا هوگيا هے كه باوجود اعلان نا طرفداري كے ' مسلمانان هند كي مالي اعانات كا جنگ ميں لگايا جانا قانوناً قابل اعتراض تها يا نهيں؟ پهر آخر ميں لكها هے كه جو رپورٹ انجمن هلال احمر [illegible] سے آئي هے ' اسميں ان رقوم كا ذكر نهيں هے - اس سے استدلال كيا جاتا هے كه وه روپيه حكومت كو بلقاني رياستوں كے خلاف لڑنے كيليے ديا گيا هے ' جنكے متعلق برٹش گورنمنت نا طرفداري كا اعلان كر چكي تهي -

هم نهيں سمجهتے كه معاصر موصوف كو يه معلومات كهاں سے حاصل هوئي هيں اور " بعض پنجابي اخبارات " سے مقصود كون اخبارات هيں؟ اگر اس سے مقصود پنجاب كے وه معاصرين هيں جنهوں نے هلال احمر كي رپورٹ كے متعلق مضامين لكهے هيں ' تو جهاں تک هميں معلوم هے ' هم كهه سكتے هيں كه ان حضرات كا مقصود تحرير صرف تحقيقات اور ايک بظاهر اعتراض انگيز مسئله كے متعلق اطمينان حاصل كرنا تها ' نه كه اس نتيجه كو پيدا كرنا جو غالباً هندوستان ميں سب سے پہلے هندو پيٹريٹ نے پيدا كرنا چاها هے ' اور گورنمنت كے سامنے ايک نئے مسئله كے پيش كرنے كي لا حاصل سعي كي هے -

هندوستان كے مسلمانوں نے جنگ طرابلس و بلقان كے زمانے ميں جسقدر روپيه جمع كيا ' وه صرف هلال احمر فنڈ كيليے كيا - اور جن لوگوں نے روپيه تركي بهيجا ' بلا استثنا صرف مجروحين جنگ اور انكے پس ماندوں كي اعانت هي كيليے بهيجا - هم پورے وثوق كے ساتهه كهه سكتے هيں كه تمام هندوستان ميں اس عظيم الشان جنگ بلقان كيليے جسكے روزانه مصارف كروڑوں روپے سے كسي طرح كم نه تهے ' كسي نے بهي دس بيس هزار يا زياده سے زياده چار پانچ لاكهه روپيه بهيجنے كي بے نتيجه سعي نهيں كي هے -

البته يه ضرور هے كه [illegible] كي انجمن هلال احمر ايک غير سركاري انجمن تهي - اسكے متعلق پورا وثوق اور اعتماد مسلمانان هند كو حاصل نه تها - بهت سے لوگوں نے قرين احتياط سمجها كه اپنا تمام روپيه براه راست حكومت اور اسكے وزرا كے نام روانه كريں جو هر طرح كے شكوک اور بدگمانيوں سے بالا تر هيں - چنانچه اكثر لوگوں نے صدر اعظم كے نام اپني اقساط روانه كيں -

ليكن اس سے انكا مقصد صرف يه تها كه يه روپيه هلال احمر كے كاموں ميں حكومت كے ذريعه صرف هو ' يا اگر حكومت قابل اعتماد سمجهے تو انجمن كے حوالے كر دے - يه مقصود هرگز نه تها كه روپيه جنگ كے كاموں ميں خرچ كيا جائے - يه ايک ايسي معلوم اور كهلي بات هے جو كبهي بطور راز كے چهپائي نهيں گئي ' اور گورنمنت اور پبلک دونوں كو معلوم هے -

الهلال نے اخر ايام جنگ ميں جب فهرست اعانت كهولي تو هميشه اسكي سرخي جلي ٹائپ ميں يه لكهي جاتي تهي: " زر اعانة دولة عليه عثمانيه " اقلاً تيس چاليس مرتبه يه عنوان عام طور پر گورنمنت اور پبلک كي نظروں سے گذرا هے - اس سے مقصود يهي تها كه وه هلال احمر كے كاموں كيليے دولة عثمانيه كي اعانت كي دعوة ديتا تها -

رها انجمن هلال احمر [illegible] كي رپورٹ ميں ان رقوم كا درج نهونا ' تو اس سے يه استدلال كرنا كه وه روپيه لڑائي كي اعانت ميں حكومت كو ديا گيا ' ايک ايسا صريح غلط استدلال هے جس كو صرف ان دماغوں هي ميں جگهه ملسكتي هے جو بعض مسلمانوں كے سر پوليٹكل الزامات قائم كرنے كے خاص طور پر شائق اور آرزومند هيں - اس رپورٹ ميں صرف وهي رقوم درج كي گئي هيں جو براه راست انجمن هلال احمر كے دفتر ميں بهيجي گئيں - جو روپيه هلال احمر فنڈ كا بواسطۂ حكومت گيا ' يا اعانت مهاجرين وغيره ميں بهيجا گيا ' كوئي وجه نه تهي كه اسے بهي انجمن اپني رپورٹ ميں جگه ديتي - ڈاكٹر عدنان بے پريذيڈنٹ انجمن هلال احمر [illegible] نے خود مجهسے متعدد بار فهرست رقوم كا ذكر كرتے هوے يه كها تها ' اور ايک تار ميں تو انهوں نے صاف صاف لكهه بهي ديا هے جو رپورٹ كي اشاعت كے بهت بعد ميرے نام آيا هے -

كئي ماه هوے ' ميں نے اسكے متعلق ايک خط بعض معاصرين

جنگ کے علاج اور شہداء اسلام نے پس ماندوں کي اعانت میں یه روپیه صرف هو اور کوشش کي گئي که اگر اس روپیه کے ذریعه دشمنان اسلام کے سینوں پر مہلک زخم نہیں لگاے جاسکتے ' تو کم ازکم جاں نثاران توحید کے زخموں پر مرهم هي لگا دیا جاے -

اگر سوال کیا جاے (جیسا که همیں معلوم هے که بعض اپنے هي حلقوں میں چهیڑا جا رها هے) ده خود دولۃ علیه نے بهي اس روپیه کو هلال احمر کے کاموں میں خرچ کیا یا نہیں ؟ تو اسکے جواب میں اور کسي کو یه کہتے هوے تو معلوم هو تو هو ' مگر مجهے تو کوئي تامل نہیں که هم نے یه روپیه هلال احمر کے کاموں کیلیے بهیجا تها - اس کے سوا بهیجنے والوں کا کوئي مقصد نه تها - لیکن اگر حکومت اور وزراے حکومت نے اس قلیل و حقیر رقم کو هلال احمر کي جگه کسي ایسے کام میں صرف کیا هو جو هلال احمر سے بهي زیاده اس زمانے میں اهم هو ' تو تمام مسلمانان هند کیلیے جنکے دل اپني نا رسائي کے غم سے اندوهگین اور اپني محرومي کے ماتم سے زخمي هیں ' اس سے بڑهکر فخر و مسرت کي اور کیا بات هوسکتي هے ؟ زهے قسمت هم محرومان دور افتاده کي ' اور صد عزو افتخار هم بد بختان بے دست و پا کیلیے ' اگر همیں یقین هوجاے که هماري حقیر و لا شے اعانتیں اس حادثۂ کبری اور مصیبۃ عظمی کے موقعه پر مجاهدین مقدسین اسلام اور قاتلین اهل صلیب و عبدۃ الاوثان کي راه میں ٹهکانے لگیں ' اور هلال احمر کی مرهم پٹي کي جگه اصلي میدان غزا میں کام آئیں !!

بریں مژده گر جاں فشانم روا ست !

البته افسوس هے که اسکا کوئي ثبوت وه لوگ نہیں پیش کرتے ' جنکے بدترین الزام بهي في الحقیقت همارے لیے بہترین بشارتیں هیں - کاش هندو پیٹریٹ اور اسکے هم مشرب همیں اسکا یقین دلا سکتے که هماري کم همت نیت کے خلاف همارا روپیه هلال احمر کي جگهه اصلي جهاد مقدس میں صرف کیا گیا هے !

آخر میں هم امید کرتے هیں که همارا معزز مقامي معاصر اپنے کالموں میں اس غلطي کي بهت جلد اصلاح کردیگا - هم خود تو ایسے الزاموں سے کچهه متاثر نہیں هوتے - بجز اسکے که مثل صدها غلط باتوں کے اسے بهي غلط سمجهه لیں - لیکن اسکا اثر عام طور پر تمام مسلمانوں پر پڑتا هے ' اور ایک سخت غلط فہمي پیدا هوتي هے -

همارا ابتدا سے جو اصول هندو مسلمانوں کے باهمي تعلقات کے مسئله کي نسبت رها هے ' وه زمانے سے پوشیده نہیں - حتی که هم نے همیشه نہایت شدت اور سختي کے ساتهه اُن مسلمان لیڈروں کو الزام دیا هے جو هندؤں کو ملکي اشغال کي وجه سے گورنمنٹ کے سامنے ملزم بنانا چاهتے تهے ' اور انکے مقابلے میں اپني خوشامد اور غلامي پر ناز کرتے تهے - بهت سے مسلمان هم سے نا خوش هیں که هم کیوں انکي طرح هندؤں سے علحدگي اور مخالفت کي دعوت نہیں دیتے -

ایسي حالت میں همارے لیے یه بڑي هي دکهه کي بات هوگي اگر مسلمانوں کو ایک نئے مگر بے اصل سیاسي الزام کا مورد بنانے کیلیے هندو پریس کے کسي وقیع رکن کي طرف سے کوشش هو ' اور با وجود کشف حقیقت کے وه تصحیح و اعتذار سے انکار کردے - هم اُسے یقین دلاتے هیں که جو لوگ هلال احمر کي رپورٹ کي بنا پر بحث کرتے تهے اور جنکا اس نے حواله دیا هے ' وه خود بهي یه کبهي پسند نه کرینگے که انکے مضامین کا وه نتیجه نکالا جاے جو هندو پیٹریٹ نے نکالا هے - انکا مقصد صرف تحقیقات تها - یا اور جو کچهه بهي هو - لیکن یه تو کبهي بهي نه تها که انکے مضامین کو ایک نئے پولیٹکل الزام کا آله بنایا جاے ' اور کہا جاے که لوگوں نے هلال احمر کے نام سے جنگي اغراض کیلیے روپیه جمع کیا اور ترکي کو پوشیده پوشیده روانه کردیا ! روپیه بهیجنے والوں نے همیشه اعلان کیا هے که وه خود حکومت کے نام بهیجتے رهے هیں - یه کوئي ایسا راز نه تها جو اب رپورٹ کي اشاعت سے یکایک آشکارا هوگیا هو !

... مساجد و قبور ... ر پور

هز ایکسلنسی کا ورود اور نئی درخواست

پراونشل لیگ اور انجمن دفاع مساجد کي متحده اور آخري سعي !

کانپور کي مسجد کا معامله جب اُن تمام حوادث و مصائب کے ساتهه شروع هوا جو ایک ایک کرکے اب لشکر پور کے مسئله کي وجه سے یاد آ رهے هیں ' تو همارے سامنے ناصحوں اور مشوره فرماؤں کي ایک بڑي جماعت رونما هوئي ' اور مسلمانوں کي اُن غلطیوں اور بے اعتدالانه و سرکشانه گمراهیوں کو واضح کیا گیا جو اگر نه هوئي هوتیں ' تو نه تو مسٹر ٹائیلر کو فائر کرنے کا حکم دیکر گورنمنٹ کے قیمتي سامان جنگ کو ضائع کرنا پڑتا ' اور نه هز آنر سر جمیس کو آگره تشریف لیجا کر اس جنگي اسراف مگر فیاضانه عمل سیاست کے مناقب و فضائل بیان کرنے پڑتے !

ان نصیحت فرماؤں میں پہلا گروه حکام کا تها - انکو افسوس تها که " باهر کے چند سرکش اور مفسد " مسلمانوں نے عام پبلک کو خطرناک مذهبي جوش میں مبتلا کرکے یه تمام درد انگیز مصائب پیدا کیے - هز آنر سر جیمس مسٹن کے یادگار الفاظ میں ' ان مفسدوں نے بدامني پیدا کرکے اور بهت سا ناحق خون بہاکر " خدا اور اسکے بندوں ' دونوں کے سامنے اپنے تئیں جوابده قرار دیا "

لیکن دوسرا گروه ناصحین اور مجمع واعظین خود همارے هي قوم کے اُن سنجیده و متین ' عاقبت اندیش ' معامله فہم ' سرد و گرم چشیده ' امن دوست ' وفا پیشه ' اطاعت فرما ' اور سر عظیم " اولوالامر منکم " کے محرمان راز بزرگوں کا تها ' جو ابتدا میں تو اپني پر وقار علحدگي اور مصلحت اندیش خاموشي کي زبان پنہاں سے حق نصیحت و وعظ ادا فرماتے رهے ' لیکن جب مسجد کي منهدمه دیوار کي شکسته اینٹیں گرد و غبار بنکر اوڑ گئیں ' جب شہداء جنون مذهب اور دیوانگان جہل مسجد پرستي کے خون کي چهینٹوں سے مسجد کي درو دیوار رنگیں هوچکیں ' جب کانپور کا جیل خانه ایک سو سات گرفتاران بغاوت کے هجوم سے بالکل رک گیا ' اور جبکه " چند باهر کے " مفسدوں کي شرارتیں اور " مذهبي جہل و جنون " کے فسادات یہاں تک طاقتور اور فتح مند هوگئے که اسکے لیے شمله کي چوٹیوں سے اُتر کر هندوستان کے سب سے بڑے حکمراں کو کانپور آنا پڑا ' تو پهر صداے سکوت اور نصائح خاموش کا عهد غیبت و پنہاني ختم هوا ' اور اُس تبریک مسرت میں سب سے پہلے شریک هونے کے بعد جسکي تعزیت غم میں احکام مصالح اور اسرار اطاعت نے شرکت کي اُنہیں اجازت نہیں دي تهي ' بعض نصائح حکیمانه اور مواعظ بزرگانه زبان و قلم پر بهي جاري هوے ' اور نا قدر شناس و کج راے قوم کو پر امن و با اعتدال کاموں کا طریقه بتلایا گیا !

ان نصیحتوں کي اهم دفعات یه تهیں که جوش اور هیجان سے کام لینا عقل اور دانشمندي کے خلاف هے - ادب اور عاجزي کے ساتهه مثل رعایا اور محکوموں کے التجائیں کرني چاهئیں - همیشه چاهیے که ذمه دار جماعتیں اندر هي اندر کام کریں ' اور عوام کو انکے بیجا جوش اور خطرناک هیجان سے کام لینے کا موقعه نه دیں - وغیره وغیره -

یه نصیحتیں کتني هي قیمتي هوں مگر مسجد کانپور کے مسئلے کیلیے تو بالکل غیر ضروري تهیں - کیونکه اگر یه کوئي صحیح طریق کار تها تو اس نہایت قیمتي اور صحیح ترین دستور العمل کو کامل طریقه سے پہلے هي مسلمانان کانپور اختیار کرچکے تهے ' اور جسقدر طریقے طلب و سوال ' عجز و نیاز ' منت و زاري ' نالۂ و فغاں ' اور ادب و رعایت کے ساتهه کام کرنے کے هوسکتے هیں ' اُن سب کا ایک ایک

کے پاس اشاعت کیلیے بھیج دیا تھا اور نہایت تفصیل سے یہ تمام امور اُس میں بیان کردیے تھے - افسوس ہے کہ کسي وجہ سے وہ خط ابتک شائع نہیں کیا گیا -

بہرحال ھمارے مقامي معاصر کو اس بارے میں غالباً غلط فہمي ہوئي ہے' اور اس نے ایک ایسا پولیٹکل الزام اپنے مسلمان ہم وطنوں کو بے خبرانہ دیا ہے جسکي ذمہ داري بڑي ھي شدید ہے' اور جسکے متعلق اگر ثبوت کا مطالبہ کیا گیا تو اُسے اپني مشکلات پر افسوس کرنا پڑیگا -

ہم مسلمان ھیں - ہم اپنے کاموں کیلیے سرکاري قوانین سے بھي بالا تر اپنا مذھبي قانون رکھتے ھیں' اور وہ ھمیں اس درجہ عزیز ہے کہ اسکي تعمیل سے کوئي دنیوي قانون ھمیں نہیں روک سکتا - اس قانون نے یقیناً ہم پر فرض کردیا ہے کہ دنیا کے کسي حصہ میں بھي جب دشمنان توحید و عدالۃ مسلمانوں پر حملہ کریں' تو انکي ہر طرح کي اعانت کیلیے ہم سب اُٹھہ کھڑے ہوں' اور جو کچھہ ہم سے ہوسکتا ہے اس سے دریغ نہ کریں - ہم کو ہندو پیٹریٹ کے ایڈیٹروں نے مسجدوں میں نماز پڑھتے بارہا دیکھا ہوگا - ہم بلا تامل اسے اطلاع دیتے ھیں کہ جس طرح ہم پر نماز فرض کي گئي ہے' بالکل اُسي طرح بلکہ اس سے بڑھکر ھمارے لیے مسلمانوں کي ہر طرحکي اعانت بھي فرض کردي گئي ہے - علی الخصوص جب کہ وہ دشمنوں کے نرغے میں پھنس جائیں' اور اسلام کي آبادیاں اور بستیاں چھین کر شرک و ضلالت اور ظلم و ...... کي محکوم بنائي جائیں !

ھمارے انگریزي ہم قلم کو معلوم ہونا چاھیے کہ اسي کا نام " حکم جہاد " ہے جو اسلام کے اولین اور بنیادي احکام میں سے ہے - گو اس مقدس حکم کو غلط فہمیوں اور بد گمانیوں سے آلودہ دیکھکر بد قسمتي سے بعض مسلمان اپني زبانوں پر جگہ نہ دیتے ہوں' مگر الحمد للہ' ہم اپنے اندر اتني قوت پاتے ھیں کہ پورے فخر و امتیاز کے ساتھہ اسکا علانیہ اعتراف کریں - اور اب ایسے مسلمان بھي ہندوستان کے آسمان کے نیچے بسنے لگے ھیں جو اس حکم کي پیہم اور متصل دعوت دیتے رہنا اپنے تمام کاموں کا سب سے پہلا مقصد بیان کرتے ھیں !

پس یہ کہکر ھمیں ڈرانے کي کوشش کچھہ بھي سودمند نہیں ہو سکتي کہ ہم پر اسلام کي آخري حکومت کو جنگي امداد دینے کا الزام لگایا جاے - جنگ کیلیے چند لاکھہ روپیوں کا بھیجنا کیا شے ہے ؟ زیادہ سے زیادہ اس الزام کا مطلب اتنا ھي ہوسکتا ہے کہ ہندوستان میں خود چین و آرام سے بیٹھکر ہم نے دولۃ عثمانیہ کو روپیہ بھیجدیا تا کہ اس کي قیمت سے خرید کر کسي دن اپنے دشمنوں پر دو چار گولے پھینکدے - اور یہ جائز نہ تھا جبکہ ہم ایک اعلان نا طرفداري کرنے والي گورنمنٹ کي رعایا تھے -

اگر اس الزام سے صرف اتنا ھي نتیجہ نکلتا ہے تو افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ ھمارے حریفوں نے اپني قوت کچھہ زیادہ شدید طریقہ سے استعمال نہیں کي - کیونکہ روپیہ بھیجنا کونسي ایسي بڑي بات ہے ؟ ہم تو علانیہ یہ تک کہنے کیلیے موجود ھیں' کہ اگر قسمت یاوري کرے اور ہمت ذلت پسند بلند ہو تو اپني جانوں اور گردنوں سے بھي خلیفۂ اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کیلیے طیار ھیں' اور ھمارے جسم کا گوشت اور خون ھمارے لیے خدا کي لعنت اور پھٹکار ہے' اگر وہ اسلام کي مصیبت کے وقت اسکي حفاظت کي راہ میں کام نہ آیا !

یہ بالکل غلط اور صریح تہمت ہے کہ مسلمانوں نے روپیہ جنگ کیلیے بھیجا - مگر ہم بغیر کسي تامل کے اعلان کرتے ھیں کہ اگر پھر کبھي وقت آگیا اور ضرورت پڑي تو ہم جنگ کے لیے بھي روپیہ بھیجینگے' اور اس سے زیادہ ضرورت ہوئي تو اپني جانوں کو بھي ہتیلیوں پر لیکر نکلینگے - ہم اس بارے میں صرف اپنے خدا کے حکموں کو جانتے ھیں اور دنیا کي کوئي گورنمنٹ اور اسکا بنایا ہوا کوئي قانون ھمیں اپنے مذھبي اعمال سے نہیں روک سکتا -

مجھے اوروںکے دلوں کي خبر نہیں - نہ میں جانتا ہوں کہ انکي ہمت کا پیمانہ اتنا وسیع ہے یا نہیں کہ اس بارے میں انکا دل اور زبان ایک ہو - تاہم اپني نسبت تو صاف صاف کہتا ہوں کہ جنگ بلقان میں جنگ کے لیے روپیہ نہ بھیجنا کچھہ اس سبب سے نہ تھا کہ اعلان نا طرفداري نامي کسي قانون کو ہم نے اس خدائي قانون پر ترجیح دیدي تھي جو کہتا ہے کہ :

جاھدوا في سبیل اللہ باموالکم و انفسکم ! کیونکہ اگر ہم ایسا کرتے تو اسکے صاف معني یہ ہوتے کہ انسانوں کے لیے ہم نے اپنے خدا کو چھوڑ دیا جس نے ھمیں ہر ایسے حکم اور قانون کي تعمیل سے روک دیا ہے جو اُسکے حکم اور قانون کے خلاف ہو :

الم ترا لی الذین یزعمون انہم امنـوا بما انـزل الیک و ما انـزل من قبلـک' یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت' وقـد امـروا ان یکفروا بہ' و یرید الشیطان ان یضلہـم ضـلالاً بعیـدا - (۴ : ۶۴)

" اے پیغمبر! کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکا زعم باطل یہ ہے کہ وہ قران پر اور خدا کي اُن تمام کتابوں پر ایمان لاچکے ھیں جو قران سے پہلے نازل ہوئیں - مگر ساتھہ ھي اُنکے عمل کا یہ حال ہے کہ اپنے معاملات کا فیصلہ الہي احکام و قوانین کي جگہ خدا کي مخالف قوتوں اور شریر و سرکش انسان کے حکم اور قانون سے کرانا چاھتے ھیں' حالانکہ انکو حکم دیا جاچکا ہے کہ وہ اسکے حکموں سے انکار کردیں ؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھہ شیطـان کي گمراھیاں ھیں جو چاھتا ہے کہ انھیں انتہا درجہ کي ضلالت میں مبتلا کردے "

قران کریم کي اصطلاح میں ہر وہ شے اور ہر وہ قوت جو خدا اور خدا کي صداقتوں کي مخالف ہو " طاغوت " ہے - خواہ وہ کوئي بت ہو جو مکہ کے قریش نے خانۂ کعبہ میں رکھدیا ہو' یا کوئي انسان ہو جو شریر قوتوں اور نفساني طاقتوں کے کھمنڈ میں آکر حق سے سرکش ہوگیا ہو' یا پھر کوئي گورنمنٹ اور پادشاہت ہو جو خدا کے بندوں کو اپنے جبر و استیلاء کے آگے سربسجود دیکھنا چاھتي ہو - " من شغلک عن اللہ فہو صنمک " و " من الہاک' فہو مولاک "

جن بزدل اور کفـر پرست روحوں کو باوجود ادعاء اسـلام و توحید' اس حقیقت سے انکار ہو' انکے نفاق و کفر مخفي کے متعلق اسي آیۃ کے بعد ھمیں بتلا دیا گیا ہے :

و اذا قیـل لہم : تعالوا الی ما انزل اللہ و الی الرسول رایت المنافقین یصـدون عنـک صدودا (۴ : ۶۵)

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمام حکموں اور طاقتوں سے انکار کردو' اور خدا کے اُتارے ہوے قانون اور اسکے رسول کي تعلیم پر عمل کرو' تو تم ان منافقوں کو دیکھتے ہو کہ کس طرح تم سے اپنا دامن بچا کر الگ ہوجاتے ھیں اور پیچھے ہٹنے لگتے ھیں ؟

پس ایک مومن کیلیے جو اپنے تمام کاموں میں صرف اپنے خدا ھي کے حکموں کا فرمانبردار ہے' کسي طرح بھي ممکن نہیں کہ وہ ایک سخت مصیبت انگیز جنگ کے موقعہ پر جبکہ بلاد اسلامیہ اور مرکز خلافت علیہ خطرات شدیدہ سے دوچار ہو' صرف اس خوف سے مجاھدین مقدسین اسلام کي اعانت نہ کرے کہ کسي انساني قانون نے اُسے روک دیا ہے' اور اس طرح خدا پرستي کا دعوا کرکے پھر طواغیت باطلہ کو بھي اپنا حکم اور سلطان بناے -

البتہ چونکہ یہ ظاہر تھا کہ اس جنگ عظیم کیلیے وہ اعانتیں کچھہ مفید نہیں ہوسکتي تھیں جو مسلمانان ہند بہ ہزار مصیبت اس موقعہ پر جمع کرسکتے تھے' اور موجودہ عہد کي لڑائیوں میں (جبکہ برقي توپوں کي گولہ باري کیلیے في ساعت کئي لاکھہ روپیے مطلوب ہوتے ھیں) بیس تیس لاکھہ روپیہ ایک دن بھي پورا جنگي خرچ نہیں تھا - اسلیے اس غرض سے روپیہ بھیجنا کچھہ زیادہ مفید نظر نہ آیا' اور یہي بہتر سمجھا گیا کہ مجروحین

۸ رجب ۱۳۳۲ ھجری

اسئلة واجوبتها

واقعۂ ایلاء و تخییر

تفسیر، حدیث، اور سیرۃ کی ایک اہم اور نازک بحث

(۲)

(آیــۃ تخییر)

غرضکه اس کے بعد هي سورۂ احزاب کي آیة تخییر نازل هوئي :

یا ایها لنبي قل لازواجك ان کنتن تردن الحیاۃ الدنیا وزینتها ' فتعالین امتعکن واسرحکن سراحاً جمیلا - وان کنتن تردن اللــه ورسوله و الـدار الاخـرۃ ' فـان الله اعد للمحسنات منکن اجــرا عـظـیـمــا - (۳۳ : ۳۰)

اے پیغمبر! اپني بي بیوں کو کہدو که اگر تم دنیا کي زندگي اور اسکي زینت چاهتي هو تو صاف صاف کہدو! میں تمهیں اچھے طریقه سے رخصت کردوں - اور اگر تم الله ' اسکے رسول ' اور آخرت کي طالب هو تو پھر اسي کي هو رهو' الله نے تم میں سے نیکي کرنے والي عورتوں کیلیے بہت هي بڑا اجر طیار کیا رکھا ہے -

ازواج مطہرات کے متعلق یه آخري اور الهي فیصله تها - چونکه توسیع نفقه اور طلب اسباب ارام و راحت کیلیے انهوں نے انحضرۃ (صلعم) پر زور ڈالا تها ' اور اس مطالبه میں تمام بي بیاں متفق هوگئي تهیں ' حتی که انحضرۃ نے ایلاء کرکے ایک ماه کیلیے انسے کناره کشي کرلي تهي ' اسلیے الله تعالی نے چاها که ایک مرتبه همیشه کیلیے اسکا فیصله هو جاے ' اور دونوں راستے انکے آگے پیش کردیے جائیں - یا تو الله اور اسکے رسول کي راه میں ارام و راحت دنیوي کو بالکل خیرباد کہیں ' یا دنیا کے نعائم و لذائذ کیلیے الله کے رسول کي رفاقت ترک کردیں!

چنانچه اس آیة میں فرمایا که دنیا اور آخرت ' دونوں تمهارے سامنے هیں - اگر دنیا کي طلب ہے تو صاف صاف کہدو - تمهیں رخصت کے عمده عمده جوڑے پہنا کر اپنے گهر سے بعزت و احترام رخصت کردوں - لیکن اگر خدا اور اسکے رسول کي معیت چاهتے هو تو ان زخارف دنیوي کي خواهشوں کو یک قلم جواب دیدو کیونکه ایسا کرنے والوں کیلیے خدا کے هاں بڑا هي اجر اور ثواب ہے -

(مصالح و حکم تخییر)

اس حکم کے نزول میں في الحقیقة بہت سي عظیم الشان مصلحتیں پوشیده تهیں - یه ازواج مطہرات کیلیے بہت بڑي آزمایش تهي - دنیا کو دکهلانا تها که جن لوگوں کو خدا کے رسول نے اپنے زندگي میں شریک کیا ہے ' انکے تزکیۂ باطني او ر خدا پرستي کا کیا حال ہے ؟ اگر اس طرح کے واقعات پیش نه آتے تو ازواج مطہره کا تزکیۂ نفس اور انکے دلونکي محبت الهي کیونکر دنیا کے سامنے واضح هوتي ؟

چونکه توسیع نفقــه کي خـواهش میں حضرۃ عائشه اور حضـرۃ حفصــه نے سب سے زیاده حصــه لیا تها اسلیے انحضرۃ (صلعم) سب سے پہلے حضرۃ عائشه کے هاں تشریف لاے اور اس آیت کے حکم سے مطلع کیا - ساتهه هي فرمایا که اس معامله میں جلدي نکرو - بہتر هوگا که اپنے والد سے بهي مشوره کرلو - حضرت عائشه بے اختیار بول اٹهیں که بهلا اسمیں مشوره کرنے کي کیا بات ہے ؟ جب خدانے دو راهیں میرے سامنے کردي هیں تو اسکا جواب هر حال میں صرف ایک هي ہے دنیا اور دنیا کي نعمتیں آپکي رفاقت کے سامنے کیا شے هیں ؟ میں سب کچهه چهوڑ کر الله اور اسکے رسول کي معیت اختیار کرتي هوں - اسکے بعد اور تمام بي بیوں سے آپنے پوچها اور سب نے یهي جواب دیا -

خود حضرۃ عائشه کي روایت سے صحیحین میں مروي ہے :

مسلم عن مسروق عن عائشه - قالت : خیرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخترنا الله ورسوله فلم یعد ذلك علینا شئیاً (بخاري - کتاب الطلاق باب من خیر ازواجه)

صحاح کي دوسري روایتوں میں حضرۃ عائشه کا بیان زیاده تفصیل سے منقول ہے - هم نے واقعه بیان کرتے هوے انهیں بهي پیش نظر رکهه لیا ہے - مثلاً امام مسلم و نسائي نے ابو سلمه بن عبد الرحمن سے جو روایت اس بارے میں نقل کي ہے ' اسمیں حضرۃ عائشه فرماتي هیں :

فبدا ابي رسول الله (صلعم) فقال اني ذاکرلک امراً فلا علیک ان لا تعجل حتي تستامري ابویک قالت و قد علم ان ابوي لا یا مراني بفراقه - ثم قال رسول الله (صلعم) " یا ایهــا لبني قال لازواجک الخ " فقلت في هذا استامر ابوي ؟ فاني ارید الله و رسوله و الدار الاخرۃ - (صحیح نسائي کتاب النکاح - صفحه ۱۵ - مطبوعۂ دهلي)

پس انحضرۃ نے مجهسے گفتگو کي اور فرمایا که میں تجهسے ایک امر اهم کا ذکر کرتا هوں لیکن کوئي مضائقه نهیں اگر اسکا جواب دینے میں جلدي نه کرو اور اپنے والدین سے بهي انکي راے پوچهه لیں - انحضرۃ کو علم تها که میرے والدین کبهي انسے علحده گي کي راے نه دینگے - بهر حال اسکے بعد آیة تخییر آپنے پڑهي اور دنیا اور آخرت کي دونوں راهیں پیش کردیں - میں نے عرض کیا : کیا یهي بات تهي جسکے لیے حضور فرماتے تهے که اپنے والد سے بهي پوچهه لوں ؟ بهلا اسمیں پوچهنے کي کونسي بات ہے ؟ اسکا جواب تو صرف یهي ہے که میں الله اور اسکے رسول کا ساتهه دیتي هوں اور دنیا کي جگهه آخرۃ کو لیتي هوں -

یه حکم اگرچه صرف ازواج مطہرات کے متعلق تها مگر در اصل اسمیں اس راه کیلیے ایک عام بصیرۃ بهي پوشیده ہے - اس واقعه کے ضمن میں خدا تعالی نے ظاهر کیا ہے که دو چیزیں ایک دل میں جمع نهیں هوسکتیں - جو دل خدا اور اسکي رسول کي محبت اور مرضات کے طالب هوں ' انهیں چاهیے که پہلي هي نظر میں دنیا اور اهل دنیا کي طرف سے دست بردار هو جائیں - یه نهیں هوسکتا که ایک طرف تو خدا کي محبت کا بهي دعوا هو ' دوسري طرف زخارف دنیوي کے پیچهے بهي سرگرداں رهیں! ولله در ما قال:

کرکے تجربه کیا جاچکا تھا - جب یه تمام باتیں بے سود نکلیں اور ۲ - جولائي کي صبح کو مسجد کي دیوار تیشوں کے ضرب سے گرائي جا چکي ' تو اسکے بعد مسلمانوں کي آنکھیں کھلیں ' اور انھیں اِس سنجیده و پر امن دستور العمل کي جگه قانون فتح و ظفر کي وه ایک هي هنگامه خیز دفعه یاد آگئي ' جسکي بے حسن صداقت اِن نصائح کي ظاهر فریبي سے زیاده محکم هے ' اور جو همیشه سے یکساں طور پر نصیحت کرتي آئي هے که " اعتراف صرف قوت هي کا کیا جاتا هے ' اور عجز مزید کا جواب همیشه تشدد مزید سے ملتا هے ' پر تشدد کا نتیجه نرمي اور عاجزي هوتا هے " !

تاهم کانپور میں جو کچھه هونا تھا سو هوگیا - اب لشکر پور کي مساجد کا معامله عرصے سے همارے سامنے هے - بہتر هے که خواه کچھه هي هو ' لیکن اِن نصائح و مواعظ پر اتمام حجت کیلیے پورا پورا عمل کیا جاے -

هم نے ابتدا سے اس معاملے میں صبر و تحمل کا طریقه اختیار کیا هے ' اور جسقدر وسائل امن و سکون کے هوسکتے هیں ' وه سب ایک ایک کرکے عمل میں لاے هیں - اس مسئله کي ابتدا سنه ۱۸۹۹ سے هوتي هے - اسي وقت مسلمانوں نے کمال عجز و نیاز اور ادب و تذلل کے ساتھه گورنمنت کو توجه دلائي ' اور ایک میموریل سر بیکر کي خدمت میں روانه کیا جو اس وقت صوبے کے لفٹننت گورنر تھے - مگر اسکے جواب میں کہا گیا که یه کوئي ایسي قابل توجه بات نہیں هے - متولیوں نے حکام کو اطمینان دلا دیا هے ' اور گورنمنت اچھي طرح معامله کو سمجھه چکي هے !

اسکے بعد گذشته فروري میں جب مساجد کي انهدام کا کام شروع هوا تو مسلمانوں کے دل بے قابو هوگئے - اسي وقت متعدد واقف حال مسلمان مقامي حکام سے ملے ' مودبانه اور عاجزانه تجویزوں اور عرضداشتوں کا دوسرا سلسله شروع هوا ' یکے بعد دیگرے جلسے بھي منعقد هوے ' جن میں گورنمنت کو توجه دلائي گئي اور رزولیوشنوں کي نقلیں بھیجي گئیں -

پھر انجمن دفاع مساجد نے ایک خاص جلسه اس غرض سے منعقد کیا که هز اکسلنسي گورنر بنگال کیخدمت میں ایک قائم مقام وفد لیجاے اور معامله کي اهمیت پر توجه دلاے - اسکے متعلق خط و کتابت کي گئي ' مگر جواب آیا که وفد کا آنا کچھه مفید نہوگا اور گورنمنت کي نظر سے کوئي بات پوشیده نہیں هے !

اب سوال یه هے که جو نصیحت فرما مسلمانوں کو صبر و اعتدال کي نصیحت کرتے هیں ' اور کہتے هیں که عام ایجي ٹیشن غیر ضروري هے ' وه خدا را بتلائیں که جب یه تمام وسائل بے سود ثابت هوجائیں تو پھر مسلمان کیا کریں ' اور کیونکر اپني عبادت گاهوں کو گرد و خاک بنکر نابود هونے سے بچائیں ؟ جو لوگ مسجد کانپور کے حادثه کے زمانے میں ' عام مسلمانوں کو الزام دیتے تھے ' کیا وه اس موقعه پر باهر نکلنے کي زحمت گوارا فرمائینگے ' اور همیں بتلائینگے که اب مسلمان کیا کریں اور کہاں جائیں ؟

یه بالکل سچ هے که کام خاموشي اور سکون کے ساتھه هونا چاهیے ' مگر لا علاج مصیبت یه هے که گورنمنت اس قسم کے کاموں سے کچھه متاثر نہیں هوتي ' اور جب تک ایجي ٹیشن نہو ' اُس وقت تک اپني جگه سے حرکت کرنا نہیں چاهتي - یہي خطرناک طریق عمل هے جو عام طور پر ملک کو ایجي ٹیشن بلکه اس سے بھي زیاده افسوس ناک باتوں کي دعوت دے رها هے ' اور امن و سکون کے ساتھه کوئي سچا سے سچا اور اهم سے اهم مطالبه بھي پورا نہیں هوتا !

تمام وسائل عمل میں لاے جا چکے - وقت سے پہلے خطرات کي اطلاع دینے والوں نے اپنا فرض ادا کردیا - عام پبلک صرف ذمه دار اشخاص کے روکنے سے بمشکل سکون میں هے اور انھیں سمجھایا جا رها هے که جوش و هیجان کو کام میں نه لائیں - اب صرف ایک آخري موقعه اور باقي رهگیا هے جسکے نتائج کا همیں انتظار هے - هماري دلي خواهش هے که پچھلے انتظاروں کي طرح یه آخري انتظار بھي ناکام ثابت نہو !

یه معلوم هوا هے که عنقریب هز اکسلنسي گورنر بنگال کلکته تشریف لانے والے هیں - پراونشیل مسلم لیگ کا ایک خاص جلسه پچھلے هفتے منعقد هوا جسمیں انجمن دفاع مساجد کلکته کے ارکان بھي شریک تھے - اس جلسے میں بالاتفاق اس مضمون کي تجویز منظور هوئي که از سر نو پھر اس معامله کے متعلق ایک دوسري درخواست پیش کي جاے اور خواهش کیجاے که هز اکسلنسي کلکته تشریف لا رهے هیں - اس موقعه پر اجازت دیں که مسلم لیگ اور انجمن دفاع مساجد کے چند منتخب قائم مقام حاضر هوں ' اور مساجد لشکر پور کے متعلق عرض مقاصد کریں -

گذشته واقعات کیسے هي تاریک هوں - تاهم آخري مایوسي ابھي نہیں آئي هے ' اور امید کي روشني بالکل غروب نہیں هوئي - هز اکسلنسي کي گورنمنت اپني دانشمندي و تدبر اور رعایا کي جائز خواهشوں کي مستعدانه سماعت کے لحاظ سے جو شہرت حاصل کر چکي هے ' وه مسلمانوں کیلیے کامیابي کا بہت بڑا سہارا هے - همیں امید هے که اس درخواست کو منظور فرما کر تمام مسلمانان هند کي سچي شکر گذاري حاصل کرنے میں تامل نه فرمائینگے - اور معامله خیر و عافیت کے ساتھه ختم هو جائیگا -

اعتذار

تین هفتے سے الهلال کي اشاعت میں غیر معمولي تاخیر هورهي هے - اس هفتے امید تھي که ٹھیک بدھه کے دن حسب معمول نکل جائیگا - پھر بھي ایک دن کي تاخیر هو هي گئي - امید هے که آینده هفته تک یه ایک دن کا بل بھي نکل جائیگا -

پچھلے دنوں تھوڑے تھوڑے وقفه کے بعد ناگزیر سفر پیش آتے رهے - دهلي سے واپس آیا تو بزرگان بہار اپنے دو سال کے متصل اصرار اور مواعید کا مطالبه کررهے تھے - خیال تھا که دهلي سے واپسي میں ایک دن کیلیے اُتر جاؤنگا ' لیکن اسٹیشن چھوٹ گیا اور مجبوراً کلکته آکر پھر نکلنا پڑا - پورے تین دن اسمیں صرف هوگئے - وهاں سے واپس آیا اور ابھي دو دن بھي کام نہیں کیا تھا که عین اخبار کي اشاعت کے دن کلکته سے تیس میل کے فاصلے پر ایک دیہات میں جانا پڑا - وهاں جانا بھي ناگزیر تھا - واپسي میں گاڑي نہیں ملي - مجبوراً پچیس میل خام سڑک کا سفر رات بھر کے اندر پالکي کے ذریعه طے کرکے کلکته آیا - بارش کي وجه سے بخار میں مبتلا هوگیا تھا لیکن اسي حالت میں معاً اخبار کي فکر کرني پڑي !

غرضکه ایسے حالات پیش آجاتے هیں اور معیت و رفاقت سے محروم هوں - ان مجبوریوں کي وجه سے اگر سال بھر میں ایک دو هفتے اشاعت میں تاخیر هوجاے تو گو ایک اخبار کے دفتر کیلیے کتنا هي بڑا جرم هو ' لیکن میري کمزوري اور معذوریوں کو دیکھتے هوے قابل معافي ضرور هے -

یہي سبب هے که پچھلي اور آج کي اشاعت میں تمام ضروري ابواب و مضامین نه آسکے اور با تصویر مضامین کي بھي گنجائش نه نکل سکي - صرف پرچے کو کسي طرح نکالدینا اور اس تاخیر کو آینده کیلیے متعدي نه هونے دینا پیش نظر تھا - میں چاهتا هوں که الهلال کے مضامین مختصر هوں اور تقریباً تمام ضروري ابواب اپني اپني جگه قائم رهیں - اس هفته چونکه کئي دن کي تاخیر نکل گئي هے اور اُمید هے که آینده وقت پر کام هو ' اسلیے انشاء الله العزیز آینده اشاعتوں میں مضامین و تصاویر بکثرت هونگے اور هر باب و عنوان کے متعلق درج هونگے : و افوض امري الی الله - ان الله بصیرا بالعباد -

هيں - پهر صرف اتنا هي نهيں بلكه اول درجه كي صحيح كتب حديث يعني كتب صحاح اور علي الخصوص صحيحين كي روايات انكے صريح مخالف بهي هيں - اور جو سبب نزول آية تحريم كا أن سب ميں بيان كيا گيا هے ' اس سے إن روايات كے بيان كرده قصه كو كوئي تعلق نهيں -

(۲) يه تمام روايتيں طبـراني ' ابن سعـد ' ابن جرير طبري وغيره كي هيں - إن مصنفوں كے متعلق لكهه چكا هوں كه انكا مقصود صرف روايات كو جمع كر دينا اور هر طرح كے ذخيرۂ احاديث و اثار كو ضائع هونے سے محفوظ كر دينا تها - نه تو انهوں نے كبهي يه دعوا كيا كه انكي تمام مرويات صحيح هيں اور نه محققين نے انهيں يه درجه ديا - پس طبراني اور طبري وغيره كي روايات صرف اسي وقت قبول كي جاسكتي هيں جبكه انكي صحت كي ديگر وسائل سے بهي تصديق هو جاے - يا حسب اصول مقررۂ حديث انكي صحت پايۂ ثبوت تك پهنچا دي جاے -

علي الخصوص جبكه كتب معتبرۂ حديث مثل بخاري و مسلم انكے مخالف هوں ' اور تمام صحاح سته خاموش -

(۳) إن روايتوں ميں لــــم تحرم ما احل الـلـه لـك - اور واذ اسر النبي الي بعض ازواجه كا شان نزول بيان كيا گيا هے ' ليكن امام بخاري و مسلم إنهيں آيات كا شان نزول دوسرا واقعه بيان كرتے هيں يعني جس حلال شے كو آپنے اپنے اوپر حرام كرليا تها اسكي نسبت خود حضرة عائشه كا قول متعدد روايات و اسناد صحيحه سے موجود هے كه وه شهد تهي نه كه ماريۂ قبطيه - امام بخاري نے پانچ چهه بابوں ميں اس واقعه كو ليا هے ليكن كهيں بهي ماريۂ قبطيه كو اپنے اوپر حرام كرليـنے كا واقعه نظر نهيں آتا - پهر هم اس بارے ميں امام بخاري و مسلم اور مصنفين صحاح كي روايت كو تسليم كريں يا واقدي ' ابن سعد ' طبراني ' اور طبري كي ؟

(۴) قطع نظر اسكے اصول فن كے لحاظ سے بهي يه روايات پايۂ اعتبار سے ساقط هيں - طبراني ' ابن مردويه ' اور ابن جرير وغيره نے مختلف طريقوں سے انهيں روايت كيا هے - ليكن ان ميں سے كسي روايت كي بهي اسناد صحيح نهيں - آگے چلكر محققين فن كي تصريحات اس بارے ميں درج هونگي -

(۵) البته صرف ايك مبهم و مجمل روايت هے جس سے ان روايات كي تقويت كا كام ليا جاتا هے - اسكے دو مختلف طريقوں كي بعض محدثين نے توثيق كرني چاهي هے ' اور صرف يهي روايت هے جو قصه ماريۂ قبطيه ميں نسبتاً بهترين اسناد سے سمجهي جاتي هے - هم صرف اسي پر نظر ڈالينگے اور اس سے ظاهر هوجائيگا كه جب بهترين اور اقوي روايت كا يه حال هے تو پهر أن روايتوں اور انكے اسناد كا كيا حال هوگا جنكو خود انكے حاميوں نے بهي پيش كرنے كے قابل نه سمجها ؟

قياس كن ز گلستان من بهار مرا !

(رواية مسروق و رقاشي)

حافظ ابن حجر عسقلاني نے كتاب التفسير كي شرح ميں ان تمام روايتوں پر بحث كي هے اور جتنے مختلف اسناد سے مروي هيں سب كو پيش نظر ركها هے :

و اختلف في المراد بتحريمه ففي حـديث عائشـه ثاني حديثي البـاب انه ذالك بسبب شربه (صلعم) العسل عنـد زينـب بنـت حجش ....و وقع عند سعيد بن منصور باسناد صحيح الى مســــروق قال: حلف رسول الله لحفصه لا يقـــرب امته وقال على حرام - (جلد ۸ - صفحه ۵۰۳ مطبوعۂ مصر)

جس شے كو انحضرة نے اپنے اوپر حرام كرليا تها اسكے تعين ميں اختلاف هے - عائشه كي حديث ميں جو اس باب كي دوسري حديث هے ' يه هے كه اسكا سبب انحضرة كا شهد تناول فرمانا تها جو زينب بنت حجش كے يهاں آپنے كهايا تها ...... ليكن سعيد بن منصور نے سند صحيح سے جو مسروق تك پهنچتي هے ' روايت كيا هے كه اسكا سبب وه قسم تهي جو انحضرة نے حفصه كيليے كهالي تهي كه اپني لونڈي كے پاس نه جاونگا اور وه مجهه پر حرام هے -

حافظ موصوف نے ان تمام روايات ميں سے صرف اس ايك روايت هي كي توثيق كي هے اور اسے سند صحيح سے قرار ديا هے - باقي روايتيں جو طبراني ' ابن مردويه ' اور مسند هيثم وغيره سے مروي هيں اور عموماً قرطبي اور واحدي وغيره نے اپني اپني تفسيروں ميں درج كردي هيں ' انكو صرف اس خيال سے نقل كيا هے كه جب مسروق والي حديث معتبر قرار ديلي گئي تو ان روايتوں سے اسكي تقويت كا كام ليا جاسكتا هے گو في نفسه ان ميں سے كسي كي سند بهي قابل اعتنا نهو - چنانچه آخر ميں لكهتے هيں :

وهذا طرق كلها يقـوي بعضها بعضاً فيحتمل ان تكون الايـة نزلت في السببين معاً (جلد ۸ صفحه ۵۰۳)

اور يه تمام مختلف طريق باهم ايك دوسرے كو قوت پهنچاتے هيں - پس يه احتمال پيدا هوتا هے كه ممكن هے سورۂ تحريم كي پهلي آية دونوں واقعوں كے متعلق ايك ساتهه نازل هوئي هو -

اس قول ميں حافظ موصوف نے دونوں واقعات كے باهم تطبيق كي كوشش هے ' اسكي نسبت هم آگے چلكر لكهيں گے - يهاں صرف اسقدر دكهلانا مقصود هے كه تمام روايات ماريۂ قبطيه ميں صرف مسروق والي روايت هي سے حافظ موصوف متاثر هيں اور ديگر اسناد و طرق كو اسليے پيش كرتے هيں كه روايۂ مسروق كي أن سے تقويت مزيد هو جاتي هے - پس اس بارے ميں عروة الوثقى صرف مسروق هي كي روايت هوي -

اس روايت كے ايك دوسرے طريق كي حافظ ابن كثير نے بهي اپني تفسير ميں توثيق كي هے ' اگرچه وه خود بهي اس واقعه كا شان نزول سورۂ تحريم هونا تسليم نهيں كرتے جيسا كه آگے نقل كيا جايگا -

چنانچه حافظ موصوف نے سوره تحريم كي تفسير ميں حسب عادت وه تمام روايات نقل كردي هيں جو امام طبري وغيره نے اس بارے ميں درج كي هيں ' ليكن چونكه انكي اسناد كا حال ان پر واضح تها اسليے كسي طريق و سند كي بهي توثيق نهيں كي - البته جو روايت هيثم بن جليب نے اپني مسند ميں درج كي هے ' اسكو نقل كر كے لكها هے كه اسكي سند صحيح هے :

قال الهيثم في مسنده ثنا ابو قلابه عبد الملك بن محمد الرقاشي ثنا مسلم بن ابراهيم - (الـخ) عن عمر قال قال النبي صلعم لحفصه لا تخبري احدا وان ام ابراهيم على حـــرام فقـالت اتحرم ما احل الله لك؟ قال فوالله لا اقربها ... هذا اسناد صحيح - ولم يخرجه احد من اصحاب الكتب الستة - واختاره الحافظ الضياء المقدسي (برحاشيۂ فتح البيان جلد ۱۰ صفحه ۱۸)

هيثـم نے اپني مسند ميں حضرة عمر سے براسطۂ ابن رقاشي وغيره روايت كي هے كه انحضرة صلعم نے حفصه سے كها كه كسي كو اس بات كي خبر نه دينا ابراهيـــم كي ماں مجهپر حرام هے - حفصه نے كها : كيا آپ اس چيز كو حرام كرتے هيں جسكو آپكے ليے خدا نے حلال كيا هے ؟ فرمايا كه قسم خدا كي ' ميں كبهي اس كے پـاس نـه جاونـگا - اس روايت كي اسناد صحيح هے - ليكن صحاح سته كے جامعين ميں سے كسي نے بهي اسے روايت نهيں كيا - البته حافظ ضياء مقدسي نے اپني مستخرج ميں اسے ليا هے -

سـرمد گلــه اختـ ـار مي بابد كــرد
يــک كار ازيــن دو كار مــي بايــد كــرد
يا تن برضــاے دوست مــي بايــد داد
يا قطع نظــر ز يار مي بايــد كــرد !

حق و صداقت كي محبت هي ميں خدا اور اُسكے رسول كي محبت پوشيده هے - اس راه ميں جتني كشمكشيں پيدا هوتي هيں اور جسقدر ٹهوكريں لگتي هيں ' وه صرف اسي بات كا نتيجه هيں كه راهروں نے دوراهوں ميں سے ايک راه اختيار كرنے كا كوئي قطعي فيصله نهيں كيا هے ' اور بغير اسكے كه ايک كے هورهنے كا فيصله كركے قدم اٹهاليں ' ويسے هي جوش ميں آكر اٹهه كهڑے هوے هيں !

(قصۂ ماريۂ قبطيه اور روايات موضوعه)

يهاں تک تو هم نے ايلاء و تخيير كا اصلي واقعه بيان كرديا جو احاديث صحيحه سے ثابت هے - اب هم اُن روايات كي جانب متوجه هوتے هيں جنكي آميزش سے اس صاف واقعه كو مكدر و مشتبه كرنے كي كوشش كي گئي هے ' اور جسكي ايک معروف و مسخ صورت آپكے مسيحي معلم نے پيش كي هے -

اُن تمام روايات سے صحاح سته خالي هيں - البته ابن سعد ' ابن مردويه ' واقدي ' ابن جرير طبري ' طبراني ' بزاز ' اور هيثم بن حليب وغيره نے درج كيا هے ' اور اُن سے عامۂ مفسرين و ارباب سيرۃ نے اپني اپني كتابوں ميں نقل كرديا هے -

ان روايات كا تعلق واقعۂ تحريم سے هے - اگر انهيں تسليم بهي كرليا جاے ' جب بهي واقعۂ ايلا پر كوئي اثر نهيں پڑسكتا - البته يه معلوم هوتا هے كه " لم تحرم ما احل الله " كا شان نزول يه واقعه نه تها كه آنحضرۃ نے شهد كو اپنے اوپر حرام كرليا تها ' بلكه ماريه قبطيه سے اسكا تعلق هے جو آپكي لونڈي تهي اور آپنے ازواج كي خاطر اسے اپنے اوپر حرام كرليا تها -

هم اِن روايات كيليے امام طبري كي تفسير كو سامنے ركهه لينا كافي سمجهتے هيں كيونكه انهوں نے سورۂ تحريم كي تفسير ميں حسب عادت تمام روايتوں كو جمع كرديا هے - چنانچه لكهتے هيں :

اختلف اهل العلم في الحلال الذى كان الله احله لرسوله فحرمه على نفسه ابتغاء مرضاۃ ازواجه ' فقال بعضهم : كان ذلك مارية مملوكته القبطيه حرمهـــا علـى نفسه بيمين انه لا يقربه بها طلبا بذالك رضا حفصه زوجته - (تفسير طبري - جلد ۲۸ - صفحه ۱۰۰)

اهل علم نے اس بارے ميں اختلاف كيا هے كه وه كونسي بات تهي جو خدا نے اپنے رسول كيليے حلال كي تهي اور اُنهوں نے اپني بيويوں كي خوشي كيليے اپنے اوپر حرام كرلي ؟ ان ميں سے بعض كا يه بيان هے كه وه ماريه قبطيه لونڈي تهي - اُسے آپنے اپنے ليے حرام كرليا تها - ايک قسم كهاكر كه كبهي اسكے پاس نه جاونگا - اور ايسا حفصه بنت عمر كي خوشي كيليے كيا تها جو آپكي زوج مطهره تهيں -

ليكن امام موصوف نے جن " بعض اهل علم " كي يه راے نقل كي هے ' اكثر ائمۂ حديث مثل امام بخاري و مسلم بل جميع مصنفين كتب صحاح كے مقابلے ميں انكي كيا وقعت هوسكتي هے جنهوں نے سرے سے اس واقعه كو نقل هي نهيں كيا هے ؟

بهرحال اسكے بعد امام موصوف نے وه تمام روايتيں جمع كردي هيں جو اس بارے ميں اُن تک پهنچي هيں - ان سب كا خلاصه يه هے كه ماريۂ قبطيه آنحضرۃ (صلعم) كي لونڈي تهيں - ايک دن حضرۃ حفصه آئيں تو اُنهوں نے ديكها كه اُنهي كے مكان ميں آنحضرۃ (صلعم) ماريه كے ساتهه خلوت ميں هيں - آپ اسپر آزرده خاطر هوئيں - اور كها كه ميرے هي مكان ميں اور ميري هي باري كے دن آپ نے ايسا كيا ؟ آنحضرۃ نے فرمايا كه آئنده كيليے قسم كهاتا هوں كه ماريه سے كوئي تعلق نه ركهونگا ليكن اس قسم كهانے كا ذكر كسي دوسري بيوي سے نه كرنا - حضرۃ حفصه اور حضرۃ عائشه تمام ازواج مطهره ميں باهم رازدار اور دوست تهيں - انسے صبر نهوسكا - اُنهوں نے حضرۃ عائشه سے كهديا - اسپر يه دونوں آيتيں نازل هوئيں كه لم تحرم ما احل الله لك ؟ اور و اذ اسر النبي الى بعض ازواجه - پس جو چيز آپنے اپنے اوپر حرام كرلي تهي وه يهي ماريۂ قبطيه تهي جسے خدا نے آپ كيليے حلال كيا تها ' اور جو راز بعض ازواج نے ظاهر كرديا تها وه بهي يهي آپكا قسم كهانا تها - بعض روايتوں ميں اتنا اور زياده هے كه علاوه قسم كهانے كے آپنے حضرۃ حفصه سے يه بهي كها تها كه ميرے بعد حضرۃ ابوبكر اور تمهارے والد ميرے جانشيں هونگے ! !

امام طبري نے اس واقعه كے متعلق متعدد روايتيں درج كي هيں - يهي روايتيں هيں جو محمد ابن سعد ' هيثم ' ابن مردويه ' اور طبراني نے عشرۃ النساء اور مسند وغيره ميں درج كي هيں - ان ميں باهم سخت اختلاف هے اور ايک هي واقعه كو مختلف صورتوں ميں بيان كيا هے - ليكن جب سرے سے انكي اسناد هي قابل قبول نهيں تو اضطراب و اختلاف متون پر كيا بحث كي جاے ؟

(تحقيق و نقد روايات)

ليكن هم پورے وثوق اور زور كے ساتهه ان روايات كي صحت سے قطعاً انكار كرتے هيں - اور اسكے ليے كافي وجوه موجود هيں كه انهيں يک قلم نا قابل قبول و اعتبار قرار ديا جاے -

بالاختصار اسكے وجوه حسب ذيل هيں :

(۱) سب سے پہلے اُس بيان كو پيش نظر ركهيے جو اس مضمون كے پہلے نمبر ميں احاديث و كتب حديث كے متعلق لكهه چكا هوں - محققين و ائمۂ فن نے طبقات و مراتب محدثين كے متعلق كافي تصريحات كردي هيں اور اس بارے ميں حضرۃ شاه ولي الله (رح) كي تقسيم قدماء محققين كي آراء كي بهترين ترجمان هے - انكا بيان پہلے گذر چكا هے كه كتب حديث چار درجوں ميں منقسم هيں - پهلا درجه صحيحين كا هے - دوسرا بقيه كتب صحاح كا ' تيسرا تصانيف دارمي ' عبد الرزاق ' بيهقي ' طبراني وغيره كا - چوتها ابن مردويه ' ابن جرير طبري ' ابونعيم ' ابن عساكر ' ابن عدي وغيره كا - تيسرے اور چوتهے درجه كي كتابوں ميں صحت كا التزام نهيں كيا گيا هے اور هرطرح كا رطب و يابس ذخيره جمع كرديا هے -

يه محققانه تقسيم باعتبار صحت ' شهرت ' اور قبول كے كي گئي هے -

" صحت " كے معني يه هيں كه اس كتاب كے مصنف نے صحيح حديثوں كے جمع كرنے كا اسميں التزام كيا هو اور اگر كوئي حديث اس درجه كي نهو تو اسكے نقص كي بهي تصريح كردي هو -

" شهرت " سے يه مقصود هے كه هر زمانے ميں ارباب فن نے اُسے درس و تدريس ميں ركها هو اور اسكے تمام مطالب كي شرح و تفسير اور چهان بين هو گئي هو -

" قبول " سے مراد يه هے كه علماء فن نے اس كتاب كو معتبر اور مستند تسليم كيا هو اور كسي نے اس سے انكار نه كيا هو -

اب غور كرو كه قصۂ ماريۂ قبطيه كي جتني روايتيں هيں ' وه نه تو پہلے درجه كي كتابوں ميں هيں ' نه دوسرے درجه كي - بلكه تمام تر تيسرے اور چوتهے درجه كي كتابوں ميں روايت كي گئي

مذاکرۂ علمیۃ

صفحۃ من تاریخ الکیمیا

(۲)

فن کیمیا کے ان مختلف دوروں کی یہ ایک سرسری تقسیم تھی - اب ہم کسی قدر تفصیل کے ساتھہ انپر نظر ڈالتے ہیں تاکہ ہر دور کی ترقیات و انقلابات سامنے آجائیں -

دور اول

[قسم نظری]

اس عہد کے لوگوں نے اپنے اعمال کیمیائیہ میں ہمیشہ نہایت سطحی اور نظری امور کے مطالعہ پر اکتفا کی - وہ کبھی بھی کسی صحیح اور علمی تجربہ میں مشغول نہ ہوے - انکا قاعدہ یہ تھا کہ وہ کلیات سے جزئیات مستنبط کرتے تھے - حالانکہ استنباط و اخذ نتائج کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ تجربہ و مشاہدے سے جو جزئی واقعات نظر آئیں' ان سے کلیات اور عام قوانین بناے جائیں - اسی لیے انکی کوششوں کا ماحصل بجز ناکامی اور ضیاع عمر و محنت کے اور کچھہ نہ ہوا -

(مسئلۂ تخلیق و عناصر)

اس عہد کے علما کے پیش نظر سب سے زیادہ اہم مسئلہ یہ تھا کہ عالم اور ما فی العالم (یعنے دنیا میں جو کچھہ ہے) اسکے عناصر اصلیہ کیا ہیں ؟

انکو یقین تھا کہ عمل کیمیاوی کے ذریعہ بعض کم قیمت دھاتوں سے دوسری بیش بہا دھاتیں بنائی جا سکتی ہیں - چنانچہ انھوں نے چاندی اور سونے کے بنانے کی بارہا کوشش کی -

عناصر اصلیہ کیا ہیں ؟ اسکے متعلق چھٹی صدی قبل مسیح کے علماء میں اختلاف تھا - بعض کا مذہب یہ تھا کہ ہر شے کی اصل پانی ہے (فلاسفۂ اسلام میں سے ابن رشد کا مذہب بھی یہی تھا - وہ اپنی تائید میں قرآن حکیم کی یہ آیت : و جعلنا من الماء کل شي حي - پیش کرتا تھا) اس جماعت کا سرگروہ طالیس تھا -

ایک دوسرے جماعت کہتی تھی کہ عناصر اصل میں صرف دو ہیں : آگ اور ہوا -

تیسرا گروہ ان دونوں پر خاک کا بھی اضافہ کرتا تھا -

دیمقراطیس جو پانچویں صدی قبل پیدایش مسیح میں تھا' کہتا تھا کہ عنصر اصلی صرف ایک مادۂ خاکی ہی ہے - یہ مادۂ خاکی نہایت چھوٹے چھوٹے ذرات میں منقسم ہے - یہ ذرات اگرچہ باہم مختلف ہیں مگر انکا مایۂ خمیر اور شکل ایک ہی ہے - یہ ذرات ہمیشہ گردش کرتے رہتے ہیں - جسم میں جو تغیرات ہوتے ہیں' وہ انہی ذرات کے اجتماع و افتراق (یعنے ملنے اور الگ ہونے کا) نتیجہ ہیں -

دیمقراطیس کی یہ رائے ذرات کے موجودہ نظریہ سے فی الجملہ ملتی ہے -

اسکے بعد سنہ ۴۴۰ ق - م - میں امبیدکیلیس آیا - اس نے یہ خیال ظاہر کیا کہ عناصر اصلی چار ہیں : آب و آتش اور خاک و باد - انہی سے تمام اجسام مرکب ہوتے ہیں - یہ خیال ارسطو کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے - بہر حال، یہ مذہب خواہ ارسطو کا ہو یا کسی دوسرے حکیم کا' لیکن دونوں میں سے کسی نے بھی ان عناصر اربعہ کے مایۂ خمیر میں فرق نہیں کیا - یعنی دونوں اپنی اپنی جگہ پر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان چاروں کا قوام ایک ہی مادے سے ہے اور تعداد و اختلاف محض خاصیت کے اختلاف کا نتیجہ ہے -

ان مختلف خواص میں سے جن اہم خاصیتوں تک قوت لامسہ کا دسترس ہے وہ چار ہیں : رطوبت' یبوست' حرارت' برودت - ہر عنصر اصلی میں دو دو خاصتیں ہیں - مثلاً آگ گرم و خشک ہے - ہوا گرم و تر ہے' پانی سرد و تر ہے' خاک خشک و سرد ہے - اس تفصیل میں آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ ہر خاصیت گویا دو عنصروں میں مشترک ہے -

ہم نے ابھی بیان کیا ہے کہ ہر عنصر میں دو خاصیتیں ہیں' لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دونوں مساوی نہیں ہیں - کسی عنصر میں ایک خاصیت زیادہ ہے کسی میں دوسری خاصیت - چنانچہ ہوا میں رطوبت اور حرارت دونوں ہیں' مگر حرارت کی مقدار رطوبت سے زیادہ ہے - پانی میں برودت اور رطوبت دونوں ہیں' لیکن برودت رطوبت پر غالب ہے - خاک یبوست و برودت کی جامع ہے' مگر یبوست غالب ہے - آگ یبوست اور حرارت دونوں اپنے اندر رکھتی ہے لیکن غلبہ حرارت کو حاصل ہے -

انہی خواص کی قلت و کثرت کے ساتھہ عناصر کی نوعیت بدلتی رہتی ہے - مثلاً اگر پانی کی رطوبت پر آگ کی یبوست غالب آگئی تو اس سے ہوا پیدا ہوجائیگی - یا اگر خاک کی برودت پر ہوا کی حرارت غالب آگئی تو اس سے پانی پیدا ہوجائیگا - یا اگر آگ کی یبوست پانی کی رطوبت پر غالب ہوگئی تو اس سے خاک پیدا ہوگی - اسی طرح اگر پانی کی رطوبت آگ کی حرارت پر غالب ہوگئی تو اس سے ہوا پیدا ہوگی - غرض جسم کے ہر قسم کے تغیرات انہی خواص کے تغیر کے ساتھہ وابستہ ہیں -

چونکہ بظاہر ان عناصر میں سے بعض عناصر کا بعض کی شکل میں منتقل ہوجانا ممکن تھا' اسلیے اگر قدماء اس کے قائل تھے کہ بعض مادے دوسرے مادوں کی شکل میں منتقل ہوسکتے ہیں تو یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے -

مثلاً پانی اور ہوا رطوبت میں مشترک ہیں اسلیے یہ ممکن ہے کہ حرارت کے ذریعہ اسے ہوا بنا دیا جاے -

مگر ظاہر ہے کہ یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے - ہم جانتے ہیں کہ پانی اور خاک رطوبت میں مشترک ہیں مگر نہ تو خاک کو ہم کسی طرح پانی بنا سکتے ہیں اور نہ پانی کو خاک - صرف اس ایک ہی مثال سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قدماء جزئیات سے کیونکر کلیات بنایا کرتے تھے اور کس طرح غلطیوں میں مبتلا ہوجاتے تھے ؟

مگر ارسطو نے یہ محسوس کیا کہ عناصر اربعہ تمام عالم کے کیمیاوی و طبیعی ظواہر کی تفسیر کے لیے کافی نہیں ہیں - اسلیے

در اصل يه روايت بهي وهي مسروق والي روايت هے مگر دوسرے طريق سے مروي هے - پس ان تمام روايتوں ميں جن ميں ماريۂ قبطيه کا حضرة حفصه کے مکان ميں آنحضرة کے ساتهه هونا ' آنکا عتاب کرنا اور آزرده هونا ' پهر آنحضرت کا قسم کهانا وغيره وغيره بيان کيا گيا هے' صرف يهي ايک روايت هے جسکے ايک طريق کي حافظ ابن حجر نے اور دوسرے طريق کي حافظ ابن کثير نے توثيق کي هے اور کها هے که اسناد صحيح سے مروي هے' لهذا انکے علاوه اور جسقدر طريق هيں' انکا ذکر کرنا فضول هوگا - کيونکه انکي صحت کے متعلق کوئي تصديق همارے سامنے نهيں هے -

(رواية مسروق و رقاشي کي حقيقت)

اب آئيے ' اس روايت پر نظر ڈاليں که اصول فن کے لحاظ سے يه کهاں تک قابل اعتبار و تسليم هے ؟ اور اسکا اثر اصل واقعه پر کهاں تک پڑسکتا هے ؟

سب سے پہلے اسپر غور کرنا چاهيے که اس روايت ميں نه تو ماريۂ قبطيه کا ذکر هے اور نه واقعه کے وه تمام اهم حصے منقول هيں جو امام طبري وغيره نے اپني روايات ميں درج کيے هيں - صرف اسقدر بيان کيا هے که آنحضرة (صلعم) نے حضرة حفصه سے فرمايا که ميں اپني لونڈي کے پاس نه جاؤنگا - اسکے ليے قسم کهاتا هوں - پس اگر يه روايت تسليم بهي کرلي جاے ' جب بهي اُن تفصيلات کي تصديق کيليے قياس محض کے سوا اور کچهه هاتهه نهيں آتا -

ثانياً - اس روايت کا پهلا سلسله مسروق تک منتهي هوتا هے - مسروق صحابي نه تهے - تابعي تهے - (يعني انهوں نے آنحضرة کو ديکها نهيں تها) ليکن وه کچهه نهيں بتلاتے که انهوں نے يه واقعه کس صحابي سے سنا ؟ اور جس سے سنا وه کس حيثيت سے بيان کرتا هے ؟ صرف انکا بيان هے جو بعد کے راويوں نے روايت کرديا هے - اسکو اصطلاح حديث ميں " منقطع " کهتے هيں - يعني اسکا سلسله آنحضرة تک نهيں پهنچتا - ايک ايسي منقطع روايت کو بخاري و مسلم اور کتب صحاح کي متصل اور کثير الطرق روايات صحيحه کے مقابله ميں کيونکر تسليم کيا جاسکتا هے ؟

يه کهنا که دونوں ميں تطبيق محتمل هے ' کسي طرح صحيح نهيں - آگے چلکر هم اسے واضح کرينگے -

رها اس روايت کا دوسرا طريقه جسکي حافظ ابن کثير نے توثيق کي هے ' تو وه بهي اپنے اندر کوئي ايسي قوت نهيں رکهتا جو آے اس حالت ميں قائم کرسکے جبکه امام بخاري و مسلم کي صحيح روايتيں سورۂ تحريم کا شان نزول دوسرے واقعه کو بيان کررهي هيں اور تمام کتب صحاح اسکي مويد هيں -

اسکے اسناد ميں سب سے پہلے جو راوي همارے سامنے آتے هيں ' وه ابو قلابه عبد الملک بن محمد الرقاشي هيں - حافظ ابن حجر نے تهذيب ميں انکا ترجمه لکها هے - اسميں شک نهيں که متعدد ثقات نے انکي توثيق کي هے ' اور ابن حبان نے ثقات ميں انکا ذکر کيا هے - نيز ابن جرير وغيره انکے حفظ کا اعتراف کرتے هيں - با ايں همه دار قطني جيسے شخص کي انکي اسناد کي متعلق يه راے تهي :

کثير الخطاء في الاسانيد والمتون - کان يحدث من حفظه فکثرت الاوهام في روايتـــه (۱)	وه روايت کي سندوں ميں اور حديث کے اصل الفاظ ميں کثرت سے غلطياں کرجاتے هيں - انکا قاعده تها که محض اپنے حفظ کي بنا پر حديث بيان کرتے تهے - اسليے انکي روايت ميں بهت اوهام پيدا هوگئے -

پهر اسي تهذيب ميں دار قطني کا دوسرا قول نقل کيا هے که " لا يحتج بما ينفرد به "

آخر ميں خود حافظ ابن حجر لکهتے هيں :

" بلغني عن شيخنا ابي القاسم انه قال : عندي عن ابي قلابه عشرة اجزاء ما منها حديث مسلم اما في الاسناد و اما في المتن - کان يحدث من حفظه فکثرت الاوهام فيه " فتامل !

چنانچه اسي بنا پر بعض محدثين نے اس حديث سے انکار کرديا هے ' جو ابو قلابه رقاشي نے ابو هريره سے روايت کي هے که " ان النبي صلعم صلي حتي تورمت قدماه " جيسا که حافظ موصوف نے تهذيب ميں تصريح کي هے -

پس اِن تمام تصريحات سے ثابت هوتا هے که ابو قلابه کي اسناد ميں کثرت خطا و اوهام روايت و اغلاط متون کي ارباب جرح و تعديل نے صاف صاف شکايت کي هے ' اور ظاهر هے که راوي کي شخصي ثقاهت اور موصوف بالخير و الصلاح هونا (کما قال الخطيب) کچهه مفيد نهيں هوسکتا جبکه اسکے حفظ و اتقان اور صحت اسناد و متون کے متعلق مخالف تصريحات موجود هوں - اور علي الخصوص ايسے موقعه پر که صرف اسناد کي قوت هي مطلوب هے اور ديگر اسناد معتبرۂ و مرفوعۂ و متصله اسکے مخالف هيں -

(قصۂ ماريه اور محققين فن)

(۲) حقيقت يه هے که اس بارے ميں کوئي روايت بهي صحيح موجود نهيں هے - جو شان نزول حضرة عائشه نے بيان کرديا هے اور جسکو بالاتفاق ائمۂ حديث و اساطين فن نے درج اسفار معتبره و صحيحه کيا هے ' وهي اصلي اور صحيح واقعه هے اور صرف وهي قابل قبول هے -

چنانچه خود حافظ ابن کثير باوجود رقاشي کي روايت کي توثيق کرنے کے ' آگے چلکر اسکا اعتراف کرنے پر مجبور هوے :

والصحيح ان ذالک کان في تحريمة العسل کما قال البخاري عند هذه الايـــة (ابـــن کثيـــر جلد ۱۰ - صفحه ۱۹)	اور صحيح يه هے که سورۂ تحريم کي پهلي آية اس بارے ميں نازل هوئي که آنحضرة نے شهد کو اپنے اوپر حرام کرليا تها جيسا که امام بخاري نے اس آيـة کي تفسير ميں لکها هے -

صرف حافظ موصوف هي پر موقوف نهيں ' ديگر ارباب نظر و تحقيق نے بهي صاف صاف لکهديا هے که ماريۂ قبطيه کے اِس واقعه کے متعلق کوئي صحيح روايت ثابت نهيں هے - علامه عيني شرح بخاري ميں ان تمام روايات کا ذکر کرکے لکهتے هيں :

و الصحيح في سبب نزول الايـة انه في قصة العسل لا في قصة ماريـة المروي في غير الصحيحه (عيني جلـد ۹ صفحه ۵۴۸)	اور اس آيت کے شان نزول کي نسبت صحيح روايت يهي هے که وه شهد کے متعلق هے - ماريۂ قبطيه کے قصه کے متعلق نهيں هے جو کتب صحاح کے علاوه ديگر کتب ميں مروي هے -

يهي راے قاضي عياض کي بهي هے - بلکه جو الفاظ علامۂ عيني نے لکهے هيں در اصل قاضي موصوف هي کے هيں - امام نووي نے شرح صحيح مسلم ميں انکي راے انهي الفاظ ميں نقل کي هے - خود امام موصوف کي بهي راے يهي هے :

ولـم تات قصـــة مـــاريـــة مـــن طـــريـــق صحيح -	اور ماريۂ قبطيه کا قصه کسي صحيح طريق سے مروي نهيں هے -

(نووي جلد ۱ - مطبوعه مولانا احمد علي مرحوم - صفحه ۴۷۹)

ايسي صريح اور صاف تصريحات کے بعد کون کهه سکتا هے که ماريۂ قبطيه کا قصه صحيح هے ؟ اور کيونکر جائز هوسکتا هے که آسکي بنا پر معترضين اسلام اپني معاندانه تلبيس اور ابليسانه فريب کاري کے ساتهه اس واقعه کو همارے سامنے بطور حجت اور دليل کے پيش کريں ؟

(۱) حافظ ابن حجر کي تهذيب التهذيب حال ميں دائرة المعارف حيدر آباد نے چهاپي هے - ميں نے اسي سے يه عبارت نقل کي هے - (ديکهو جلد ۶ - صفحه ۴۲۰]

اسکو تفحص اشیا میں بہت جلد دستگاہ حاصل ہوجاتی ہے - جسطرح [illegible] پیشہ وروں اور دستکاروںکو اسکی ضرورت ہوتی ہے کہ اپنے کام کی جزئیات سے کماحقہ واقف ہوں، نیز انکے پیشہ کے متعلق جدید انکشافات و ایجادات انکے پیش نظر رہیں، سیطرح ایک باقاعدہ فلسفی کیواسطے بھی اشد ضروری ہے کہ ان چیزونکے متعلق جو اسکے ذہن میں گذرتی ہیں، دریافت کرے کہ اسکے پیشروؤں نے انکے متعلق کیا خیالات قایم کیے ہیں ؟

(فلسفہ کی غرض)

فلسفہ کی غرض کیا ہے ؟ اور اس سے ہمکو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے ؟

ارسطو کے نزدیک فلسفہ کی ابتدا صرف تعجب و تحیر سے ہوئی - جب انسان اس عالم میں آتا ہے تو تغیرات سے دو چار ہوتا ہے - زندگی کی نیرنگیاں اور کائنات کے عجائبات اسکو محو حیرت کردیتے ہیں - پس یہ تقاضاے فطرۃ ہے کہ وہ ہر چیز کو دیکھے اور اپنے دل سے سوال کرے کہ یہ کیوں ہے ؟ کب سے ہے ؟ اور کب تک ہے ؟ یہ عالم مع اپنے تمام کائنات کے انسانکے واسطے ایک معما ہے - اسکے حل کرنیکی کوشش ہی کا نام فلسفہ ہے -

پہلی چیز جو انسان کو دریافت حقایق کی طرف مائل کرتی ہے، مفاد اور نفع ہے - کہا جاتا ہے کہ علم ہیئت کی ابتدا قدیم مصریوں میں اسوجہ سے ہوئی کہ انکو دریاے نیل کی طغیانی کے بعد اپنی زمینیں ناپنا پڑیں - بیابلی اور کلدانیوں نے ستارہ شناسی اسیواسطے سیکھی کہ اپنے ملکوں میں رہنمائی کرسکیں -

انسان زندگی کے معمے کو حل کرنیکی کوشش بھی اسیوجہ سے کرتا ہے تاکہ اپنے فایدوں اور حقوق کی حفاظت کرسکے - علم اس سے کہ وہ مادی ہوں یا غیر مادی - مگر ان پیچیدہ مسائل کی بھی کوئی حد نہیں ہے - زمین سے آسمان تک سب انہی سے مملو ہے - انسان ہر وقت اسی فکر میں رہتا ہے کہ وہ فطری راز جو مدت سے سربستہ چلے آتے ہیں، انھیں یکے بعد دیگرے دریافت کرتا جاے، اور یہ عجیب بات ہے کہ گو وہ دریاے علم سے سیراب ہوتا جاتا ہے، پھر بھی اسکی پیاس نہیں بجھتی بلکہ اور زیادہ بڑھتی جاتی ہے !

یہ تلاش و تفتیش کی عادت انسان میں فطری ہے - یہ کسیطرح اس سے الگ نہیں ہوسکتی اور نہ ہی مٹ سکتی ہے - اسکی ترقی عقل کی ترقی کے ساتھہ وابستہ ہے - جوں جوں عقل ترقی کرتی جاتی ہے، اسیقدر حقایق اشیا کی تلاش بھی بڑھتی جاتی ہے - اسکو اپنی لا علمی کا علم ہوتا ہے، اپنی ناواقفیت سے واقف ہوتا ہے، اور حقائق کو صرف جاننا ہی نہیں چاہتا بلکہ انپر عمل بھی کرنا چاہتا ہے -

پس فلسفہ کی مختصر تعریف اسطرح کیجا سکتی ہے کہ "وہ اشیا کے اسباب مخفیہ کے تجسس کا علم ہے جس سے غرض یہ ہے کہ ہمارے افکار اور اعمال میں ایک کامل ربط و اتحاد پیدا ہو، اور جسطرح ہمارے خیالات ہوں، اسی طرز کے ہمارے افعال بھی ہوجائیں - جہل سے گریز کرنا، حقائق دریافت کرنا، اور غلطیوں سے مطلع ہونا، وہ غلطیاں جو شاہد حقیقت کے چہرہ پر نقاب بنی ہوئی ہیں، یہی اصلی غرض زندگی کی ہے - اور یہی غرض فلسفہ کی ہوسکتی ہے"

([illegible] کی تشریح)

خود لفظ "فلسفہ" کی ابتدا اور تاریخ ہمارے اس دعوے کی دلیل ہے - یونانی مورخ ہیرو ڈوٹس رقمطراز ہے کہ کرلیس نے سولن سے کہا تھا:

"میں نے سنا ہے کہ تو ملکوں ملکوں [illegible] کیطرح (یعنی تلاش علم میں) پھرا ہے"

پریکلز فلسفہ کے یہ معنی بتلاتا ہے :

"تہذیب نفس کیواسطے کوشش کرنا"-

بہر صورت اس لفظ کے ابتدائی معنی اعتراف جہل اور تحصیل علم کے ہیں - حکیم فیثا غورث کا (بعض کا خیال ہے کہ سقراط کا) مقولہ ہے :

"عقل صرف خداوند جل و علی کے واسطے ہے - انسان صرف جاننے کی کوشش کرتا ہے - البتہ وہ عقل کا عاشق اور علم و حق کا جویا ہے"

یہی لفظی معنی "فلسفی" اور "فلاسفر" کے بھی ہیں جو یونانی لفظ "فیلوس" (عاشق) اور "سوفیا" (عقل) سے مرکب ہے - یہ عجیب بات ہے کہ ابتدا میں "سوفاس" (عاقل) اس شخص کو کہتے تھے جو کسی ہنر یا دستکاری کا ماہر ہو - مثلاً ایک گویا یا باورچی یا ملاح یا بڑھئی، مگر رفتہ رفتہ یہ لفظ علوم عقلیہ کے ماہروں کے واسطے استعمال ہونے لگا - اسی کا دوسرا مشتق "سوفسٹ" (سوفسطائی) ہے جو ان لوگونکے واسطے استعمال ہوتا تھا جو مثل بازاری سودا بیچنے والونکے [illegible] علوم و فنون کو بھی بقیمت بیچتے تھے - چنانچہ سقراط نے اپنے تئیں فلسفی کہا ہے نہ کہ سوفسطائی !

([illegible])

یوں تو فلسفہ تمام عالم کے مسایل پر حاوی ہے مگر آسانی ترتیب کے خیال سے یہ تمام مسایل بلحاظ اپنے موضوع کے تین اقسام پر تقسیم کیے جا سکتے ہیں :

(۱) مسئلۂ وحدت - یعنی اصل اصول - وہ قادر اور مبدع قوت جو تمام عالم کی روح ہے - اسکے [illegible] کو مسایل ما بعد الطبیعہ کہتے ہیں -

(۲) مسئلۂ کثرت یا تنوع [illegible] عالم، اسکو فلسفۂ طبیعی کہتے ہیں -

(۳) فلسفۂ انسانی (انتھرا پا لوجی) جسکے ذیل میں فزیا لوجی (علم الابدان) اور سائکا لوجی (علم النفس) ہیں - پھر سائکا لوجی کے ذیل میں منطق ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان استنباط کیونکر کرے، اور صحیح نتائج تک کیونکر پہنچے ؟ پھر فلسفۂ جمال اور فلسفۂ اخلاق ہے -

پروفیسر سیلی کا قول ہے :

"ہمارے مدرکات پر بنا ہے علم منطق کی، جو ان قواعد کے متعلق ہے جن سے ہم یہ جانچ سکتے ہیں کہ ہمارا خیال یا ہماری بحث صحیح ہے - اسی طرح ہمارے جذبات پر بنیاد ہے فلسفۂ جمال کی جس سے ہم اوس چیز کیلیے ایک معیار قائم کرسکتے ہیں جو ہمارے ذہن میں حسین اور قابل فریفتگی ہے" -

اعمال انسانیہ کیواسطے "تاکہ وہ نیکی تک پہنچ سکے" یہ ضروری ہے کہ کچھہ فرایض منضبط کیے جائیں - فرایض کیواسطے [illegible] لازمی ہے - اور قانون یا تو فطری ہے یا انسانی - اسکے علاوہ کچھہ ایسے مسایل بھی ہیں جو افراد کے رشتۂ باہمی سے متعلق ہیں - انکو سوشیا لوجی (علم الاجتماع) کہتے ہیں - اسمیں فلسفۂ تاریخ بھی داخل ہے -

پس اس بنا پر فلسفہ کی آٹھہ قسمیں حسب ذیل ہوئیں :

(۱) ما بعد [illegible] -
(۲) [illegible] طبیعی -
(۳) [illegible] نفس -
(۴) منطق -
(۵) [illegible] جمال -
(۶) [illegible] اخلاق -
(۷) [illegible] قانون -
(۸) علم [illegible] اور [illegible] تاریخ

اس نے ایک اور عنصر کا اضافہ کیا - ارسطو نے یہ پانچواں عنصر اثیر غالباً ھندوں سے اخذ کیا تھا -

ارسطو کے بعد جو لوگ آئے انھوں نے اس پانچویں عنصر کو مادہ سے علحدہ کر کے دیکھنا چاہا مگر ان کوششوں میں کامیابی نہ ہوئی اور کیونکر ہوتی جبکہ اثیر (ایتھر) کوئی واقعی شے نہیں ہے بلکہ ایک وھمی وجود ہے جو علماء طبیعۃ فرض کر لیتے ھیں - محض اسلیے کہ اس کے فرض کرنے کے بعد ان بہت سے ظواہر و عملیات کی تفسیر آسان ہو جاتی ہے جو مشاھدہ میں آتے رہتے ھیں -

مثلاً تلغراف لاسلکی میں کہربائیت ایک جسم سے دوسرے جسم میں جاتی ہے ' مگر ان دونوں جسموں کے درمیان کوئی مادی واسطہ نظر نہیں آتا ' اور یہ مسلم ہے کہ کوئی مادی طاقت ایک جسم سے دوسرے جسم تک بغیر واسطہ کے نہیں جاسکتی - لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قوت کہربائی کو الگ کر کے بطور ایک عنصر کے دیکھا جا سکے -

دوسرے دور میں بھی ایک جماعت کا ایسا ھی خیال تھا کہ اصلی عنصر پانی ہے - اس خیال کی بنیاد وان ملبنت کے تجارب تھے جن میں سے ایک تجربے کا تذکرہ ھم یہاں کرینگے -

ملبنت کا بیان ہے کہ اس نے ایک پودہ جسکا وزن پندرہ پونڈ تھا ' تھوڑی سی مٹی میں بو دیا - اس مٹی کو پہلے ایک تنور میں اس خیال سے خشک کر لیا گیا تھا کہ جب اسمیں کوئی شے بوئی جاے تو خالص مٹی کا وزن معلوم ہوسکے - کیونکہ اگر مٹی گیلی ہوگی تو ظاہر ہے کہ اسمیں مٹی کے ساتھہ پانی کا وزن بھی شامل ہوگا - خشک کرنے کے بعد مٹی کا وزن ۲ سو پونڈ تھا - پانچ سال تک وہ اس پودے کو پانی دیتا رہا - اسکے بعد جب تولا گیا تو اسکا وزن ۱۶۹ پونڈ اور ۳۰ اونس ہوگیا تھا - پھر جب مٹی کو خشک کر کے تولا تو اس کا وزن دو اونس کم تھا !

اس تجربے سے بظاہر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس درخت میں جسقدر ترقی ہوای ' تمام تر پانی ھی سے ہوئی - اسلیے عرصہ تک ایک جماعت اس کی قائل رھی کہ عنصر اصلی پانی ہے - لیکن جب انجنہوز (Ingenhousz) اور لوازیہ پیدا ہوئے تو انھوں نے اپنے قاطع و مسکت تجارب سے اس خیال کو بالکل باطل کر دیا -

اھل یونان میں بعض لوگ صرف آگ کو بھی عنصر اصلی مانتے تھے - مگر یہ خیال غالباً کلدانی ' ایرانی ' اور قدیم ھندوں کی آفتاب پرستی کی راہ سے آیا ہوگا - ایک گروہ صرف خاک کو عنصر اصلی کہتا تھا اور اپنے اس خیال کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتا تھا کہ تمام اشیاء جب مٹ جاتی ھیں تو خاک ہو جاتی ھیں - ایک اور جماعت صرف ہوا کو عنصر اصلی مانتی تھی - اسکے مذھب کی بنیاد انا کسیمنس کے اس قول پر تھی کہ پانی ابر کے تکاثف سے پیدا ہوتا ہے اور ابر ہوا کے تکاثف سے ' نیز یہ کہ پانی کو چونکہ ہوا بنایا جاسکتا ہے اسلیے ہر شے کی اصل ہوا ھی ہے -

ان فرقوں میں ہر ایک کسی ایک عنصر کو عنصر اصل سمجھتا تھا - یہاں تک کہ ارسطو آیا اور اس نے عناصر اربعہ کا اصول روشناس کیا -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

فلسفہ

مبادیات کا ایک سرسری مطالعہ

(۱)

(فلسفہ کی حقیقت)

عام خیال ہے کہ فلسفہ نہایت دقیق اور مشکل مضمون ہے جو صرف بعض خاص دماغوں ھی کیلیے موزوں ہے ' یا ایک ایسا غیر مفید اور بے نتیجہ علم ہے جس سے صرف اونھی لوگونکو سروکار ہونا چاھیے جو کاروباری دنیا کے لایق نہ ہوں ' اور جو ہر وقت اپنے خیالات میں محو اور اپنے توھمات میں غرق رہتے ھوں - مگر ایسا خیال کرنا سخت غلطی ہے -

انسان اشرف المخلوقات ہے - کیوں ؟ اسلیے کہ عقل یا قوت ممیزہ اسمیں ودیعت کیگئی ہے جسکا وجود اور جانداروںمیں نہیں پایا جاتا - بیشک دیگر حیوان سنتے ' دیکھتے ' اور یاد بھی رکھتے ھیں ' مگر اونکی قوتیں صرف عین ضرورت کیوقت ھی استعمال میں آتی ھیں - برخلاف اسکے انسان مشاھدات عالم کا مطالعہ کرتا ہے ' اونکی نسبت اپنے خیالات قایم کرتا ہے ' پھر اون خیالات کو ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے اونمیں ایک باھمی ربط اور نسبت دریافت کرتا ہے - تاکہ اونپر من حیث الکل نظر ڈالے اور حقایق اشیا سے روشناس ہو -

یہی فلسفیانہ عمل ہے -

ہم جب کسی چیز کی نسبت خیال قایم کرتے ھیں ' عام اس سے کہ وہ چیز مادی ہو یا غیر مادی ' تو ذیل کے سوال ہمارے ذہن میں ضرور پیدا ہوتے ھیں :

اول یہ کہ وہ چیز جو ہمارے ذہن میں ہے کیا ہے ؟ دوسرے یہ کہ اوسکی ابتدا کب سے ہے ؟ تیسرے یہ کہ اوسکا تعلق دیگر اشیا یا خیالات کیساتھہ کس قسم کا ہے ؟ یعنی ہم اشیا یا خیالات کی کیفیت اور اونکی ابتدا اور اونکا باھمی اتصال و تناسب دریافت کرنا چاھتے ھیں -

(فلسفی)

ہر شخص کو اپنی عمر میں اس قسم کے تفکر کا کبھی کبھی ضرور موقع ملا ہوگا - لہذا کہا جاسکتا ہے کہ ہر شخص کم و بیش ایک فلسفی فکر ضرور رکھتا ہے -

لیکن ساتھ ھی اسکے ہر ذی عقل جو صرف کبھی کبھی غور و فکر اور تجسس و تلاش کا عادی ہو اور اپنی راے بھی قایم کرے صحیح معنوں میں فلسفی نہیں بھی کہا جاسکتا ' جسطرح کہ اس شخص کو جو لوہے کے اوزار کو درست کرنا جانتا ہو ایک باقاعدہ لوہار نہیں کہسکتے ' یا اوس شخص کو جو شیشونکی عارضی مرمت کرسکتا ہو ' شیشہ گر نہیں کہا جاسکتا - پیشہ ور شیشہ گر یا لوہار وھی ہے جسنے اپنے کام کو اپنا پیشہ ٹہرا لیا ہو ' جسنے باقاعدہ تربیت کے علاوہ اپنی دایمی جد و جہد اور مزاولت سے اوس میں کمال حاصل کیا ہو ' اور جو بہ نسبت ایک نو کار آدمی اپنا کام کم وقت میں مگر زیادہ خوبی کیساتہ انجام دیسکتا ہو -

یہی مثال ایک باقاعدہ فلسفہ دان کی ہے جسنے حقایق اشیا کا مطالعہ کرنا اور اونکی تلاش و تفتیش کرنا اور اونکے اسباب و علل دریافت کرنا اپنا منشاء زندگی قرار دے لیا ہو - جسطرح ایک ... کو آلات کی ضرورت ہوتی ہے ' اسیطرح فلسفی کو بھی ہوتی ہے - اسکے آلات اسکے خیالات ھیں - محض مشق اور عمل کے ذر...

رهتي هو يا نه رهتي هو ، تاهم همیں افسوس کرنا پڑیگا اگر ترکي میں بهي عورتوں نے اپني معاش کے مسئله کو علم طور پر اپنے هاتهوں میں لے لیا - اور یورپ اور امریکه کے اُن عورتوں کی سی انگیز مثالیں پیدا هوگئیں جو آج متمدن دنیا کي ..... منزلي کا سب سے زیاده گہرا مرض هیں ، اور جسکے درد سے وهاں کے بڑے بڑے حکماء اجتماعي چیخ اٹھے هیں !

* * *

عورت کو قدرت نے جن فرائض کے انجام دینے کیلیے پیدا کیا هے ، انکو وه کبهي بهي نہیں چهوڑ سکتي - انکي حقیقت اب بهي ویسي هي مسلم هے جیسي که کسي ابتدائي عهد وحشت میں رهي هوگي - وه انسان کي ماں بننے کیلیے پیدا کي گئي هے - اسکي نازک اور منفعل خلقت کبهي بهي اُن کاموں کیلیے موزوں نہیں جو گهر کي زندگي کے باهر انجام دیے جاتے هیں - موجوده تمدن نے اس قدرتي حد بندي کو توڑ دیا اور عورت کو گهر کي شہنشاهي سے نکلکر اپني غذا حاصل کرنے کے لیے آواره گردي کرني پڑي ، تاهم اسکا نتیجه وهي نکلا جو احکام قدرت کي هر خلاف ورزي کا هونا چاهیے - آج یورپ اور امریکه میں عورتیں (بقول ایڈیٹر سائینس پروگرس) ایک محنتي کلرک یا کسي ورزشي کهیل کے میدان میں اول درجے کا چاندي کا کپ لینے والي ضرور هیں ، مگر نه تو وه ایک اچهي ماں هیں جو بچوں کي پرورش کرتي هے ، اور نه اپنے نسواني فرائض ادا کرنے والي بیوي هیں ، جسکے کاموں کا میدان گهر کے اندر بنایا گیا هے !

موجوده عهد کا ایک بہت بڑا سوشیالسٹ حکیم (مسٹر پروڈن) ابسے باره سال پہلے ان عورتوں کي حالت پر ماتم کرتا هوا لکهتا هے :

" خلقت انساني کا وه جمیل و لطیف نصف حصه جسکا شگفته چهره کائنات کا اصلي حسن اور جسکي مسکراهت عالم ارضي کي حقیقي مسرت تهي ، افسوس که آج دنیا سے چهینا جا رها هے ، اور گویا اراده کر لیا گیا هے که اب دنیا میں مرد بغیر عورت کے رهینگے اور فطرة نے مرد اور عورت کو دو جنس قرار دینے اور اس تفریق کي ضرورت سمجهنے میں ایک سخت غلطي کي تهي جسکي تصحیح سے اب زیاده غفلت نہیں هوني چاهیے !

وه وقت بہت قریب هے جب " عورت " کا وجود صرف گذشته زمانے کے شعرا کے تخیلات اور عهد قدیم کے صحائف و اوراق سے باهر نہیں ملیگا - لوگ آه سرد بهر کر کہینگے که ملٹن نے اپني نظم میں " عورت " کے محسوسات بتلائے هیں ، یا ڈکنس نے اپنے قصه میں ایک دوشیزه لڑکي کي تصویر کهینچي هے - وه بڑي هي دلفریب اور دلربا چیز هے مگر افسوس که اب زمین پر عورتوں کا پیدا هونا موقوف هوگیا !

یه جو کچهه میں کہه رها هوں محض ایک شاعرانه تخیل نہیں هے - یه واقعات و حقائق هیں جن پر متمدن دنیا کا هر باشنده میري هي طرح رو سکتا هے بشرطیکه وه دنیا کو دیکهنے میں میرے برابر آکهڑا هو - اُس آنے والے زمانے کو چهوڑ دو جسکو همارے موجوده تمدن کي غلط کاریاں اور ضلالت پیدا کرینگي - موجوده عهد هي میں تلاش کرو که متمدن دنیا کے بڑے بڑے دار الحکومتوں میں " عورتیں " کتني هیں اور کہاں بستي هیں ؟ کیا تم اُس جدید مخلوق کو بهي " عورت " کہنے کي جرات کر سکتے هو جو لنڈن اور نیو یارک کے کارخانوں میں پهرکي کي طرح حرکت کر رهي هیں ؟ نه تو وه ماں هیں نه بیوي - نه تو انکا سر کسي قدرتي رفیق کے سینے پر هے اور نه انکي گود میں کوئي محبت اور نسواني جذبات کا مرکز هے - وه محنت و مشقت کي ایک تهکي هوئي روح هے یا کارخانوں کي ایک مضطرب الحال مزدور ، یا پهر ایک ایسي مخلوق جو مثل مردوں کے روٹي اور کپڑے کیلیے محنت سرائے عالم کي تکلیفوں اور مصیبتوں میں کود پڑي هے - البته مرد محنت و مشقت اپني بیوي اور اسکے بچوں کیلیے کرتا هے - یه صرف اپنے نفس کیلیے کر رهي هے !

بهرحال وه کوئي هو ، لیکن قطعاً عورت تو نہیں هے - مرد بهي نہیں هوسکتي - پس وه ایک تیسري جنس هے جسے خدا کي جگهه شریر اور گستاخ انسان نے پیدا کیا هے !

عورت اور مرد کے فرائض بالکل الگ الگ تهے - انکي نسبت جو کچهه ابتدا سے هو رها تها ، وهي خدا کا قانون تها مگر اُسے توڑ ڈالا گیا - عورت نوع انساني کي تکثیر اور اسکي پرورش و تربیت کیلیے تهي - کارخانوں میں مزدوري تلاش کرنے کیلیے نه تهي - نه اسلیے تهي که مدة العمر مجرد رهکر سوسائٹي کا ایک کم قیمت کهلونا یا سڑکوں اور تفریح گاهوں کے اندر ایک آلۂ رونق کي طرح متحرک رهے !

جبکه یه حدود توڑ دیے گئے اور عورت پر وه فرائض ڈالدیے گئے جو صرف مردوں کیلیے مخصوص تهے ، تو اسکا لازمي نتیجه یه نکلا که عورت اپنے جسم سے وه کام لینے لگي جو اسکا اصلي کام نه تها - اس حالت نے اسکے محسوسات بدل دیے ، اسکے جذبات میں تغیر عظیم هوگیا ، اسکا نازک جسم محنتوں اور مشقتوں سے کمهلا گیا ، بلکه اسکے اندر ایک عضوي انقلاب کے آثار نمایاں هونے لگے - اب نه اُسکا عورت کا سا چهره هے اور نه عورت کا سا دل (یعني جذبات) وه تمام اپنے جذبات لطیفه و رقیقه سے محروم هوگئي هے - وه مرد بهي نه بني جسکے بننے کے شوق میں اس نے اپنا سب کچهه کهو دیا تها - پس یقیناً اسے ایک تیسري جنس هي کہنا چاهیے جو خلقت انساني کا ایک نیا نمونه هے ، اور جسکا وجود سوسائٹي اور خاندان کیلیے هلاکتوں اور بربادیوں کا پیام هے "

* * *

صرف اسي ایک رائے پر موقوف نہیں - یه ماتم عام هے اور یورپ کے تمام اجتماعي حلقے ان مصائب انگیز نتائج کو محسوس کر رهے هیں -

مگر یه احساس و علم جو دنیا کے اس ترقي یافته حصے کو اب هوا هے ، اُن لوگوں کو ایک هزار تین سو برس پہلے سے معلوم تها جنهوں نے قرآن حکیم کي هدایات و تعلیمات کو اپني زندگي کا دستور العمل قرار دیا تها -

قرآن حکیم نے اسي شے کو "حدود الله " سے تعبیر کیا هے جسکو آج حکماء اجتماعي هر مخلوق اور هر انساني گروه و جنس کے " قدرتي فرائض " کے نام سے تعبیر کرتے هیں اور انکي نافرماني کو انسانیة کیلیے هلاکت بتلاتے هیں - ایک جگه کہا که :

تلک حدود الله فلا تقربوها (۱ : ۱۸۷۰) یه خدا کي قرار دي هوئي حدیں هیں - انکي نافرماني کے قریب بهي نه جاؤ - پهر کہا :

" تلک حدود الله فلا تعتدوها (۱۰ : ۲۲۹) یه خدا کي حدود هیں - ان حدود کو نه توڑو - - اسي طرح سورۂ طلاق میں فرمایا :

و تلک حدود الله و من یتعد حدود الله فقد ظلم نفسه (۶۵ : ۱) یه الله کي قرار دي هوئي حدیں هیں - جو شخص انسے باهر قدم نکالیگا وه اپنے هي اوپر ظلم کریگا -

اس سے بهي بڑهکر یه که مومنوں کي سب سے بڑي تعریف سورۂ توبه میں یه بتلائي : الحافظون لحدود الله (۹ : ۱۱۳) وه خدا کي قرار دي هوئي حدود کي حفاظت کرتے هیں -

عــالمِ اسـلامی

ٹـرکـي اور تعلـيم و حريـۃ نسـواں

مسئلۂ حریۃ نسواں پر ایک ضمني نظر

یورپ میں حیاۃ اجتماعیه کا ماتم اور قرآن حکیم

دفتر الہــلال میں جو مصور و غیر مصور اخبارات و رسائل یورپ سے منگواے جاتے هیں' ان میں پیرس کا مشہور " السٹریشن" (L'Illu...) فرانسیسي زبان کا بهترین مصور رساله ہے - اور مضامین کي کثرت ' مواد کے تنوع ' تصاویر کي صناعۃ و طباعۃ کے لحاظ سے گریفک ' السٹریٹڈ لنڈن نیوز' اسفیر وغیره تمام انگریزي رسالوں پر هر طرح فوقیت رکھتا ہے -

بلاد مشرقیه اسکا ایک خاص مصور موضوع ہے - چنانچه ۲۸ اپریل کي اشاعت میں ایک پورے صفحه کا مرقع دیتے هوے لکھتا ہے :

" ترکي کي تمدني حالت میں روز بروز انقلابات هو رہے هیں - ایک سیاح کو انکي سست رفتاري سے اگرچه نا امیدي هوتي ہے' تاهم وه اسکي رفتار سے انکار نہیں کرسکتا اور ایک هي موسم میں چند بار سفر کرکے اس حرکت کے نتائج اپنے سامنے نمایاں دیکھه سکتا ہے -

ایک ماه سے زیاده عرصه هوا که قسطنطنیه میں عام طور پر استعمال کرنے کیلیے ٹیلي فون لگایا گیا ہے - آپ نہایت تعجب سے سنیں گے که بہت سي ترک لڑکیاں ٹیلي فون کے مرکزي دفتر میں کام کررهي هیں' اور بہت سي لڑکیاں کام سیکھه رهي هیں !

ترکي میں ٹیلي فون اور ٹیلي گرام کے دفتر انگلستان اور فرانس کي طرح نہیں هوسکتے جہاں صرف مقامي زبان کا جاننے والا اچھي طرح کام کرسکتا ہے - یه مغربي اسلامي پایه تخت ایک عجیب و غریب مخلوط آبادي سے عبارت ہے ' جہاں یورپ اور ایشیا کي متعدد زبانیں بولنے والي مخلوق بستي ہے - وه جس طرح ایک ترک کا گھر ہے جو اپنے کاروبار میں بلا ضرورت دوسري زبان اختیار کرنا پسند نہیں کرتا' اسي طرح ایک یوناني کا بھي وطن ہے جو یوناني زبان کو هر طرح عثماني زبان پر ترجیح دیتا ہے - پھر اسکا یوروپین حصه جو ان تمدني وسائل سے زیاده تر کام لینے والا ہے ' مختلف یوروپین اقوام پر مشتمل ہے - انگریز ' فرنچ ' جرمن ' تقریباً اکثر اقوام یورپ یہاں آباد هیں' اور وه اس ٹیلي فون سے زیاده فائده نہیں اٹھا سکتے جسکے مرکز میں المکلم کي تعمیل کرنے والے صرف ترکي زبان هي کا مطالبه کریں !

اس دقت کے دور کرنے کیلیے کمپني نے (جو در اصل خود حکومت هي ہے) یه شرط قرار دیدي ہے که ٹیلي فون کے مرکزي اسٹیشنوں کے تمام کلرکس اقلاً تین زبانوں سے ضرور واقف هوں -

با ایں همه اس صیغه میں عثماني لڑکیوں کا هونا اس امر کا بین ثبوت ہے که یه لڑکیاں عام ترک مردوں سے بھي زیاده زباں داں هیں - کیونکه ان میں سے هر لڑکي اقلاً تین زبانیں علاوه اپني مادري زبان کے ضرور هي جانتي ہے !

یه صیغه ایک انگریز لیڈي کے ماتحت کھولا گیا ہے - اس وقت تک پندره لڑکیاں سیکھه کر نکل چکي هیں اور کافي تعداد زیر تعلیم ہے ' انگریزي معلمه کہتي ہے که ان سے زیاده جفا کش ' محنتي اور ذهین طلبا میں نے یورپ میں بھي نہیں دیکھے - انکے ارادے بلند اور انکا نسواني کیریکٹر نہایت اعلی ہے "

* * *

اس فرانسیسي رسالے نے ایک مرقع بھي دیا ہے جسمیں ٹیلي فون کے مدرسے کي بعض متعلمات کھلے چہروں کے ساتھه موجود هیں - هم اس کي نقل شائع کرتے هیں - یه ان چھه لڑکیوں کي تصویر ہے جو عنقریب فارغ هوکر نکلینگي - درمیان میں انگریز لیڈي بیٹھي ہے جو اس اسکول کي معلمه اور منتظمه ہے - اسکے بائیں جانب تپائي کے سامنے وه ترک خاتون ہے جو اسي اسکول کي تعلیم یافته ہے مگر اب اسکي تعلیم میں مدد دیتي ہے - دونوں جانب دو متعلمه بیٹھي هیں اور انکي پشت پر چار لڑکیاں کھڑي هیں -

قسطنطنیه میں ٹیلي فون کا اسکول - اسکي منتظمه اور ترک متعلمات

* * *

اس رسالے کے مراسله نگار کا بیان ہے که یه تمام مسلمان لڑکیاں هیں - وه تعجب کے ساتھه اس تبدیلي کا ذکر کرتا ہے جو عورتوں کي حالت میں هوئي ہے -

ان تصویروں میں عورتوں کے چہرے اگرچه بالکل بے نقاب هیں لیکن جسم پر ترکي برقعه کا وه تمام حصه موجود ہے جو نقاب کے الگ کردینے کے بعد بھي بطور ایک بالائي فرغل کے استعمال کیا جاتا ہے - اس سے معلوم هوتا ہے که یا تو نقاب اتار کر ابھي رکھدي ہے' یا اسکول کے اندر اسکي چنداں ضرورت نہیں سمجھي گئي -

بهر حال خواه ان جفاکش اور حیوان معاش چہروں پر نقاد

موسیو کابیو وزیـــر مال فرانس

تاهم حسن و عشق کي هر زندگي کيليے " محبت کي پهلي غلطي " هميشه درد ناک رهي هے اور اس راه ميں جب کبهي ٹهوکر لگتي هے تو پہلے هي قدم کو لگتي هے :

طفل نادانم و اول سبق است !

ميڈم کابيو کے دل عشق خواه کيليے بهي اُسکي " پهلي غلطي " کي ياد زخم حسرت بني - اسکے ليے تلافي کا مرهم بنايا گيا مگر اس راه کي پهلي غلطي هميشه لاعلاج ثابت هوئي هے - اسکا زخم جب گهرا هو جاے تو پهر اُسکا کوئي علاج نهيں :

جرم را ايں جا عقوبت هست و استغفار نيست !

يهي پهلي غلطي تهي جس نے بالاخر اسے عدالت کے سامنے مجرموں کي طرح پهنچايا ' حالانکه کتنے هي مجرمان عشق اور گنه گاران محبت هونگے جنهوں نے اس قهرمان ناز و عشوه کے سامنے اپني زندگي کا آخري فيصله سننے کيليے سر جهکايا هوگا !

* * *

جون سنه ۱۹۰۰ ميں اسکي پهلي شادي هوئي - يهي اُسکي " پهلي غلطي " تهي - بسا اوقات محبت چهرے پر نقاب ڈالکر آتي هے جو بهت دلفريب هوتا هے ' مگر اُسکي دلفريبي کو چهپے هوے چهرے کي دلفريبي سمجهه لينے ميں هم غلطي کرجاتے هيں - ميڈم کابيو پر بهت جلد هي ظاهر هوگيا که اس تعلق ميں اسکے ليے خوشي نهيں هے اور انتخاب کرنے ميں اسکے دل پرستش طلب نے جلدي کي - وه اپنے شوهر کيليے اميد واروں کي ايک بهت بڑي صف کو جواب ديچکي تهي - اب ايک ايک کرکے تمام دلدادگان عشق ياد آنے لگے - نظروں کا جب اصلي ٹهکانا تاراج ناکامي هوجاتا هے تو وه عشق کے دوسرے آشيانوں کي جستجو شروع کرديتي هيں -

محبت کا خاتمه هوا اور تاجرانه معاهدے شروع هوے - بالاخر دونوں نے باهم راضي نامه کرليا که ايک دوسرے کے معامله ميں دخل نه دينگے اور اپني اپني دلچسپيوں کي راهيں الگ الگ نکال لينگے :

بس ليجيے سلام ' اپنا بهي وعده هے کسي سے !

آج کل يورپ اور امريکه کے اعلى طبقوں کي ازدواجي زندگي ايسے هي باهمي راضي ناموں پر بسر هو رهي هے !

* * *

ليکن يه طرز زندگي بهي زياده عرصه تک قائم نه رهسکي اور بهت سے معاملات طشت از بام هوگئے - آخر عدالت کے قانون سے مدد ليني پڑي ' اور تين سال کے بعد اُس مقدس معاهدۂ محبت کا جو قربانگاه کے سامنے هاتهه ميں هاتهه ديکے دائمي زندگي کيليے کيا گيا تها ' يه نتيجه نکلا که قانون طلاق کے ذريعه دونوں علحده هوکر آزاد هوگئے !

اس طرح " پهلي غلطي " کا علاج کيا گيا - مگر عشق کي غلطي کا کون علاج کرسکتا هے ؟ يه زخم دوا پذير نهيں :

کے گفته بود که دردش دوا پذير مباد !

* * *

اب پهر اميد واروں کا هجوم ' طلب گاروں کا انبوه ' عشق کي فريادیں ' حسن کي خود دارياں ' سوسائٹي کيليے روز بازار رد و قبول کا هنگامه گرم ' اور مسابقت و رقابت کي کشمکش کي صلاے عام تهي :

سر دوستاں سلامت که تو خنجر آزمائي !!

بالاخر اس معرکۂ عظيم ميں موسيو کابيو وزير مال فرانس اپني فتح مندي سے محسودانه بازي ليگئے اور طلاق کے ايک سال بعد هي دونونکا باقاعده عقد هوگيا -

* * *

حال ميں بعض پوليٹکل مسائل کے متعلق مختلف جماعتوں ميں جوش و هيجان پيدا هوا اور اسکا اثر اُن اشخاص و افراد تک پهنچا جنکا اُن مسائل سے خاص تعلق تها - اسي سلسلے ميں اخبار " فگارو " موسيو کابيو کا سخت مخالف هوگيا اور اپنے حريف کو شکست دينے کيليے هر طرح کے حربے کام ميں لانے لگا -

اُسنے مخالفانه مضامين کا ايک پورا سلسله شروع کرديا جسکے هر نمبر ميں کوئي نه کوئي سخت اعتراض اور طعن هوتا اور پبلک طور پر اسکا جواب طلب کيا جاتا - يهاں تک که ايک بار صاف صاف لکهديا : " ميرے پاس اس قسم کي تحريري شهادتيں موجود هيں جن سے اس مغرور وزير کي زندگي کے بڑے بڑے راز آشکارا هوتے هيں - ميں انهيں عنقريب شائع کرونگا اگر وه اپنے کاموں سے باز نه آيا "

* * *

اس دهمکي کے شائع هوتے هي تمام پبلک ميں اُن رازوں کا تذکره شروع هوگيا - يورپ ميں پريس کي قوت سب کچهه کرسکتي هے -

ميڈم کابيو ايڈيٹر فگارو کي قاتله

یہی " حدود اللہ " نظام انسانیۃ کی اصلی بنیاد ہیں ' اور انسانی ضلالت جب کبھی انکو توڑتی ہے تو اسکا لازمی نتیجہ خسران و ہلاکت ہوتا ہے -

درحقیقت " اسلام " بھی عبارت انہی " حدود اللہ " کے قیام سے ہے " مسلم " وہی ہے جسکی زندگی ان حدود کی ایک عملی اور کامل تصویر ہو - مستقل مضمون اس موضوع پر لکھوں تو یہ حقیقت واضح ہو -

پس مرد اور عورت کے فرائض کے متعلق بھی خدا نے حدود قرار دیے ' اور اُن تمام حکمتوں اور دانائیوں کے جاننے والوں سے زیادہ کامل اور زیادہ بہتر طریقہ سے انکی تصریح کردی ' جو آج تمدن و علم کے مختلف حلقوں میں ان کی حقیقت بیان کر رہے ہیں -

دیکھو ' سورۂ روم میں جہاں خدا کے احسانات و نعائم گنائے ہیں ' وہاں ایک سب سے بڑی نعمت خدا کی یہ بتلائی :

ومن آیاته ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ (۳۰ : ۲۱)	اور خدا کی حکمت و قدرت کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ اُس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کی ساتھی عورتیں پیدا کیں تاکہ تمہیں اپنی زندگی میں سکون اور امن و راحت ملے '

اور پھر شوہر اور بیوی کے رشتے کو باہمی محبت و رحمت سے مسرت بخش بھی بنا دیا ' تاکہ تم خوشی اور راحت کے ساتھہ زندگی بسر کرو -

یہ آیۃ کریمہ فی الحقیقۃ اس بحث کا آخری فیصلہ ہے - عورتوں کے پیدا کرنے اور حیاۃ ازدواجی کی غرض و غایت یہ بتلائی کہ " لتسکنوا الیہا " تاکہ تم سکون اور چین پاؤ - یعنی عورت مرد کی رفیق زندگی ' اور اسکی کامل زندگی کا وہ بقیہ نصف ٹکرا ہے جسکے ملے بغیر اسکی زندگی پوری نہیں ہوسکتی - پھر کہا کہ " جعل بینکم مودۃ ورحمہ " اس رشتے کی بنیاد " محبت اور رحمت " پر رکھی -

اس سے معلوم ہوا کہ اس زندگی کی اصلی شے مودت اور رحمت ہے - لیکن وہ پیدا ہو نہیں سکتی جب تک اسطرح کا باہمی اشتراک جذبات و قوی میں پیدا نہو جاے کہ مرد عورت کیلیے ہو ' اور عورت مرد کیلیے - یعنی بالفاظ کامل تر :

هن لباس لکم و انتم لباس لہن (۲ : ۱۸۷)	تم عورتوں کی زینت ہو اور عورتیں تمہارے لیے زینت ہیں !

اللہ اکبر ! کون ہے جو کلام الہی کے ان حقائق کیلیے اپنے فکر و دماغ کو وقف کرے ' اور غور کرے کہ اسکے ایک ایک لفظ کے اندر حیاۃ انسانیۃ اور اسرار زندگی کی کیسے بڑے بڑے صحائف و دفاتر موجود ہیں ؟ انسان کی زندگی اور حیاۃ مدنی کی جس غرض و غایت کو آج بڑے بڑے مدنی علوم ہمیں نہیں بتلا سکتے ' قول حکیم نے اس ایک جملے میں بتلا دیا کہ " جعل بینکم مودۃ و رحمہ " نیز کہا کہ " لتسکنوا الیہا " صرف ان دو جملوں کی پوری تشریح کی جاے اور اسکے ہم مطلب دیگر آیات کریمہ بھی جمع کی جائیں تو مسئلۂ حیاۃ اجتماعی و عائلی پر ایک پوری کتاب مرتب ہوجاے ! -

چونکہ یہی اشتراک جنسی اور باہمی الفۃ و رحمت ہے جس سے یورپ و امریکہ کی سرزمین خالی کی جا رہی ہے - کیونکہ عورت اپنے فرائض کے حدود سے باہر نکل گئی ہے اور مرد و عورت کے اشغال و وظائف کی قدیمی اور قدرتی حد بندی یکسر توڑ ڈالی گئی

برید فرنگ

ایک ای[illegible]ر اور وزیر فرانس !

یورپ میں پریس کی قوت

مشرق کی پہلی غلطی !

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں رائٹر ایجنسی کی تاربرقیوں میں پیرس کے ایک سخت حادثہ کی خبر دی گئی تھی جو وہاں کے مشہور روزانہ اخبار " فگارو " کے دفتر میں واقع ہوا تھا ' اور جسمیں فرانس کے وزیر مال کی بیوی نے ایڈیٹر " فگارو " کو خاص اُسکے دفتر میں جاکر ریوالور سے قتل کردیا تھا -

شاید عام نظروں نے اس واقعہ کو زیادہ اہمیت نہ دی ہو مگر فی الحقیقۃ مختلف نتائج و اطراف کے لحاظ سے یہ ایک نہایت اہم اور قابل غور و تفکر واقعہ تھا -

پچھلی ڈاک میں فرانس کے جو اخبارات و رسائل آئے ہیں ' اُن میں اس حادثے کی پوری تفصیل درج ہے - پیرس کے مصور رسالہ " السٹریشن " نے ایڈیٹر فگارو ' اُسکے خاندان ' اسکی بیباک قاتلہ ' اور قاتلہ کے شوہر کی تصویریں بھی دی ہیں اور پوری تفصیل سے قتل کے اسباب پر بحث کی ہے -

* * *

میڈم کایو جس نے ایڈیٹر فگارو کو قتل کیا ' پیرس کی موجودہ اعلی سوسائٹی کی ایک حسین ' فیشن ایبل ' اور طرحدار لیڈی ہے - اُس کا حسن و جمال گو اس درجہ کا نہیں ہے کہ اسکی مثالیں کم یاب ہوں ' تاہم بہ حیثیت ایک شیوہ طراز اور مجلس آرا لیڈی ہونے کے اعلی سوسائٹی نے ہمیشہ اسکی دلربائیوں اور سحر ادائیوں کا اعتراف کیا ہے ' اور ابتدا سے اسکے قدردانوں اور امیدواروں کا حلقہ وسیع ہے :

خوبی ہمیں کرشمہ و ناز و خرام نیست '
بسیار شیوہ ہاست بتاں را کہ نام نیست !

[بقیہ مضمون پہلے کالم کا]

ہے - ضرور ہے کہ اسکے نتائج ظاہر ہوں ' اور واقعات کہتے ہیں کہ ظاہر ہوگئے -

پس یہ ایک سخت خطرناک غلطی ہے کہ مشرق یورپ کی نقالی کے شوق میں اُن چیزوں کی طرف بھی بڑھ رہا ہے جنسے خود یورپ اُکتا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی طرح پیچھے ہٹے - مسلمانوں کے پاس اس بارے میں ایک سچی اور حقیقی تعلیم موجود ہے - عورتوں کو تعلیم دینے اور علم حقوق و مقاصد حیات میں برابر سمجھنے کیلیے تمہیں یورپ کی شاگردی و نقالی کی ضرورت نہیں - تمہارے پاس وہ سب کچھ موجود ہے جو بہتر اور اصلی ہے اور اُن مضرتوں سے پاک ہے جنکو یورپ الگ کرکے عورتوں کے مسئلہ کو حل نہ کرسکا - پھر اس سے بڑھکر اور کیا مصیبت ہوگی کہ تم اپنی ہستی کو بھول جاؤ اور یورپ کے سامنے اسکے لیے ہاتھہ بڑھاؤ ؟ حالانکہ خود یورپ اپنی اس حالت پر رضامند نہیں ہے -

کتاب مفتـــوح بنـــام

ایـڈیـٹـر الهـــلال از عبد السلام نـدوي

جناب مولانا، محترم زاد الله بسالتکم شدة و قوة - تحیت وسلام - میرا خط جس کو طلباے دارالعلوم ندوة العلماء کے اعتصاب کا معرک قرار دیا گیا ہے اور جس کا ذکر جناب نے بھي اپنے جریدہ میں ضمني طور پر کیا ہے ' میں اوسکے متعلق اخبارات میں مختلف حیثیتوں سے نہایت تفصیلي بحث کرنا چاهتا تھا ' لیکن احباب نے مشورہ دیا کہ اب تمام مباحث کو چھوڑ کر جلسۂ دهلي کے نتائج کا انتظار کرنا چاهیے - میں اگرچہ حقائق شریعت کے اظہار میں مصلحت وقت کا لحاظ خدع نفس کي بدترین شکل خیال کرتا هوں ' تاهم جب یہ مشورہ اصرار اور اصرار سے جبر و اکراہ کي صورت میں بدل گیا ' تو مجھے مجبوراً خاموش هونا پڑا ' لیکن اب جب کہ قوم کے اس جوش ملي کے اظہار کا زمانہ ختم هوگیا ' میں آپ کے اخبار کے ذریعہ ان مباحث کو چھیڑنا چاهتا هوں - میں اس خط کے متعلق صرف شرعي اور اخلاقي حیثیت سے بحث کرنا چاهتا هوں - اسلیے میں نے الهلال کو منتخب کیا ہے کہ اس جریدۂ غراء کا عروة الوثقی صرف شریعت هي ہے -

سب سے پہلے آپ سے پوچھنا چاهتا هوں کہ جب آپ کو یہ معلوم هوا کہ میں نے بمبئی سے ایک خط بھیجا اور وہ مکتوب الیہ تک نہیں پہونچا ' آپکو یہ بھي معلوم هوا کہ مولوي اعجاز علي صاحب نے اخبار مساوات مورخہ ۲۰ نومبر میں یہ خط شائع کیا ' وہ براہ راست اونکو ڈاک میں نہیں مل سکتا تھا ' اس بنا پر بظن غالب (جس پر تمام دنیا کے کاروبار کا دار مـدار ہے) یہ خط اونکو متعلقین دفتر نظامت یا دفتر اهتمام کے ذریعہ ملا هوگا جن کے هاتھ میں ڈاک کا انتـظام تھا - بہر حال یقیني طور پر کوئي ذریعہ متعین نہیں کیا جاسکتا - تاهم یہ یقیني ہے کہ اس معاملہ میں تودوا الامانات الی اهلها کے محکم اصول کي خـلاف ورزي کیگئي - تو پھر آپ نے بحیثیت مدعي امر بالمعروف و النهي عن المنکر هونے کے کشف حقیقت کا (اس معاملہ میں) فرض کیوں نہیں ادا کیا ؟ اور شریعت کے اس اصل مہم کي توهین کیوں گوارا کي ؟ یہانتک تو امر بالمعروف و احتساب دیني کا فرض صرف اشخاص کي ذات تـک محدود تھا ' لیکن یہ خط جلسہ انتظامیہ میں پیش کیا گیا - اور اوسکے ذریعہ اسٹرائک کا قطعي فیصلہ کیا گیا ' مجھے اگرچہ قانون سے واقفیت نہیں ہے تاهم عقل سلیم بتاتي ہے کہ اس خط کے متعلق تمام مباحث کا فیصلہ اوسي جلسے کو کرکے ملـک و قوم کے سامنے ایک موثق صورت میں پیش کرنا تھا - لیکن جلسہ انتظامیہ کي روئداد سے یہ نہیں معلوم هوتا کہ وہ خط کیونکر ناظم صاحب کے هاتھ آیا ؟ اور مولوي اعجاز علي تـک کیونکر پہونچا ؟ جلسہ نیز میں اصل خط پیش کیا گیا یا اوسکی نقل سے کام لیا گیا ؟ بہر حال جب ایک جلسہ نے ان تـدلیسات باطلہ کو جائز رکھا تو اس نے قومي حیثیت سے ایک امر منکر کا ارتکاب کیا ' اس حالت میں آپنے بحیثیت ایک ناهي منکر هونے کے اس شر مستطیر کي طرف کیوں نہیں توجہ کي ؟ معلوم هوتا ہے کہ اوس قانون کے اتباع سے جس نے کسي مدرسہ کے ناظر یا مدیر کو خطوط کھولنے کا اختیار دیا ہے ' آپ نے شریعت کے اس اخلاقي اصول کو نظر انداز کردیا هوگا ' لیکن آپکو یقین دلاتا هوں کہ مولوي خلیل الرحـمان صاحب نے اخبارات میں ایک تحریر شائع کي ہے جس میں اس خط کے کھولنے سے انکار کیا ہے ' اور غالباً مہتمم صاحب بھي انکار کرینگے اور اوس قانون کي رو سے صرف انهي دو بزرگوں کو یہ حق حاصل تھا - ان کے علاوہ جس شخص نے یہ جرأت کي هوگي ' وہ یقیناً اخلاقي ' شرعي ' بلکہ قانوني مجرم هوگا -

اگرچہ اس قسم کي عـام فریب تحریروں سے حقیقت نہیں چھپ سکتي - ناظم صاحب نے جب اوس خط کو جلسہ میں پیش کیا تو انکو کھولنے والے کے نام سے ضرور واقفیت هوگي ' اسلیے وہ شرعي حیثیت سے کتمان شہادت کے مجرم هیں ' اور اس نے آپ کے احتساب دیني کے فرائض میں ایک دوسرے فرض کا اور اضافـہ کردیا ہے جو هر حیثیت سے آپ کي توجہ کا محتاج ہے ' لیکن میرے نزدیک تو اس بے توجهي اور اغماض کا حقیقي سبب آپ کي بیجا خود داري اور مفرط بلند خیالي ہے - آپ فخر و غرور کے لہجہ میں اکثر کہا کرتے هیں کہ " میں مقاصد مہمہ پر نظر رکھتا هوں یہ تو یہ جزئي بات ہے - "

" میں کلیات سے بحث کرتا هوں ' اصول کو پیش نظر رکھنا چاهیے - همیں فروعات سے کیا بحث - فلاں شخص قابل خطاب نہیں " غالباً اسي بنا پر آپ نے اس خط کے متعلق بھي تمام جزئي مباحث کو نظر انداز کردیا هوگا - میں آپ کي همت بلند کا معترف هوں ' لیکن جب خود خدا کہتا ہے : ان الله لا یستحي ان یضرب مثلاً ما بعوضة فما فوقها " " فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره و من یعمل مثقال ذرة شرا یره " " تبت یدا ابی لهب " تو پھر ایک مصلح دیني و محتسب عمومي کا یہ عذر بارد کہاں تک بجا هوسکتا ہے ؟ اگر ایک مصلح دیني بت پرستي و شرک سے دنیا کو نجات دلانا چاهتـا ہے ' تو جسطرح اوسکا یہ فرض ہے کہ بت خانوں کے کنگرہ هاے مرتفع کو منہدم کرے ' اوسی طرح اوسکا یہ فرض بھی ہے کہ اوس حجر المس کو بھي ٹھکرادے ' جو باعتبار طول و عرض کے سطح ارض سے ملصق و متصل ہے مگر ایک بندۂ خدا کي جبین عبودیت کو داغدار بناتا ہے - میں اب آپکی خاطر اصول شریعت کو چھوڑ کر صرف عقلی حیثیت سے بحث کرتا هوں - کیونکہ کوئي طریقہ عقل و نقل سے باهر نہیں - آپ بتائیں کہ کلیات و اصول کا دنیا میں کہاں وجود ہے ؟ قابل خطاب اشخاص تو هر زمانے میں چند هي هوتے هیں ' باقي عام لوگ هیں جن کو جمهور و امت کہا جاتا ہے ' اور شریعت انهي لوگوں کیلیے نازل هوتي ہے ' پھر خدا تو ان کو قابل خطاب سمجھتا ہے ' اور آپ ان سے اس بنا پر قطع نظر کرتے هیں کہ اس خط کو کسي عظیم الشان آدمي نے غائب نہیں کیا ' بلکہ منشي محمد علي یا عبد الغفور یا کسي اور شخص نے غائب کیا هوگا ' اور یہ لوگ قابل التفات نہیں - پھر وہ خط بھي مولانا شبلي کا نہیں تھا ' بیچارے عبد السلام کا تھا جو قابل توجہ نہیں ہے -

ور مطبوعات کي آزادي کي آگے خود حکومت اور اعلي ترين مکام و وزرا حتی که خود پريسيڈنٹ جمهوريت کي بهي کچهه نهيں چلتي - اگر وهاں پريس کسي شخص کا مخالف هو جاے تو سکا مرض لا علاج هوتا هے -

"فکارو" کے مضامين نے وزير فرانس کي زندگي تلخ کردي اور سکي وقعت و عزت کا يکايک خاتمه هوگيا !

* * *

دهمکي کے اعلان سے پانچ دن بعد دن کا وقت تها - باره بج چکے ے - دفتر فکارو ميں چيف ايڈيٹر اپني ميز کے سامنے بيٹها تها - يکايک اُسے ايک کارڈ ملا جس پر "ميڈم کايو" کا نام لکها تها - وه حيران هوا که اسکے سب سے بڑے مخالف کي بيوي کا اُس سے کيا کام هوسکتا هے ؟ بهر حال اُس نے نوکر سے کہا که ميرے کمره تک معزز ملاقاتي کو پهنچا دو -

ميڈم کايو نهايت سنجيدگي اور ايک معمولي ملاقاتي کي طرح بڑهي' اور ايڈيٹر کي ميز کے سامنے آکے کهڑي هوگئي - وه مصافحه کرنے کيليے اُٹها اور اپنے خوبصورت ملاقاتي کے رک جانے پر کچهه کہنا چاها - يکايک ميڈم کي حسين آنکهيں خوفناک روشني سے چمک اٹهيں - اس نے اپنا دهنا هاتهه گون کي جيب سے نکالا جسميں بهرا هوا تپنچه تها - قبل اسکے که اس حيرت انگيز واقعه کو سمجهنے کي اسکے مخاطب کو مهلت ملے' تپنچه کے چهوٹنے کي آواز سنائي دي' اور بے خبر ايڈيٹر ميز کے نيچے فرش پر لوٹنے لگا . . .

* * *

پوليس نے فوراً قاتله کو گرفتار کرليا - اُس نے ذرا بهي مزاحمت نه کي - اس حادثه کے بعد يه راز کهلا که جو دهمکي فکارو نے تحريري شهادتوں کي نسبت دي تهي' وه در اصل قاتله کے اس نا جائز حسن و عشق کے تعلقات کے متعلق تهيں' جو اُس کے پہلے شوهر کے زمانے ميں موسيو کايو اور اسميں باهم جاري رهے تهے - يه عاشقانه خطوط کا ايک بهت بڑا بنڈل تها جو کسي طرح ايڈيٹر فکارو يا اُسکے ساتهيوں نے حاصل کرليا تها -

ان خطوط سے معلوم هوتا هے که شادي سے پہلے بهي يه دونوں باهم هر طرح کے تعلقات رکهتے تهے' اور حالت يہاں تک بڑهگئي تهي که بالاخر پہلا بد نصيب شوهر مجبور هوگيا که عدالت تک معامله پهنچاکر باقاعده طور پر علحده هوجاے اور اپني بيوي کو نئے دوستوں کيليے خود مختار چهوڑ دے !

ان ميں وه خطوط بهي هيں جن سے ثابت هوتا هے که اُس زمانے کے تعلقات صرف موسيو کايو هي تک محدود نه تهے' بلکه عشاق اور طلبگاروں کا پورا حلقه کامياب لطف وکرم تها' اور اس فياض حسن کي بخشش کي عموميت امتياز و خصوصيت کے بخل سے پاک تهي !

جب "فکارو" نے تحريري شهادات کي دهمکي دي تو ميڈم کايو کو يقين هوگيا که اب تمام معاملات طشت از بام هوجائيں گے - اسکا علاج کچهه نه تها جبکه ايک اخبار حريف و مقابل هوگيا تها - مجبور هوکر اُس نے اراده کرليا که قبل اسکے که اسکے دشمن کا قلم کام کرے' خود اسکي زندگي هي کا خاتمه کرديا جاے -

معامله با قاعده عدالت کے سامنے هے - ميڈم کايو جيل خانے ميں هے - اسکے وکلا ثابت کرنا چاهتے هيں که يه اقدام جنون اور ايک طرح کي ديوانگي کا نتيجه هے جسميں قاتله عرصے سے مبتلا تهي - مگر ساتهه هي ايڈيٹر فکارو کا جو مقصد تها وه حاصل هوگيا گو اسکي زندگي جاتي رهي - يعني وزير ماليات نے استعفا ديديا !

* * *

اس واقعه سے متعدد اهم نتائج حاصل هوتے هين :

(۱) يورپ کے اعلی طبقه کي موجوده زندگي سامنے آجاتي هے جسکي حياة ازدواجي عيش محبت سے يکسر محروم هوگئي هے اور گو اسکا ظاهر کتنا هي روشن هو ليکن اسکے اندر خوفناک رازوں اور اخلاقي جرائم کي تاريکي پوشيده هے !

(۲) دنيا کي قديمي اخلاقي صداقتيں اب بالکل بے اثر هوگئي هيں - يورپ کي زندگي روز بروز جس طرف جا رهي هے' اسکا لازمي نتيجه يه هے که بڑي بڑي معزز زندگياں بهي اس قسم کے واقعات کو چنداں اهم نهيں سمجهتيں - محض سوسائٹي کے اعتبار' مجلسي قواعد کے وقار' اور رسمي ضوابط کے اعتراف پر هر شے منحصر هے - في نفسه نه تو اخلاقي اصول کوئي شے هيں اور نه عصمت و عفت کوئي چيز هے -

(۳) يورپ کے پريس کي قوت جسکے آگے کسي قوت کي نهيں چلتي - جب وه کسي شخص کا مخالف هوجاے تو خواه وه کتنا هي بڑا آدمي هو' ليکن اسکے سوا کوئي علاج اپنے پاس نهيں رکهتا که يا تو خود اپني زندگي سے هاتهه اُٹهالے يا اپنے مخالف کو قتل کرڈالے - اس واقعه ميں دوسرا طريقه اختيار کيا گيا ليکن بے شمار واقعات اس قسم کے بهي هوچکے هيں جنميں بڑے بڑے آدميوں نے پريس کي مخالفت سے عاجز آکر خود کشي کرلي هے -

قيـــام الهلال

الهلال ميں ديکها گيا که الهلال کے بقاء کا مسئله درپيش هے اور دو هزار خريدار بهم پهنچانے کي خواهش کي گئي هے - اسکي تعميل ميں آپ کے خادم مصروف هيں - ميں بهي في الحال دو خريدار حاضر کرتا هوں - انشاء الله عنقريب اور بهيجونگا -

خدا آپکے اخبار کو کامياب کرے اور آپ کي عمر و اقبال ميں ترقي دے - آپ کے اخبار کا مجهکو بے حد انتظار رهتا هے - ڈاک خانه ميرے سکونتي مکان کے سامنے هے - ڈاک ۲ بجے رات کو آتي هے - ميں اخبار کے انتظار ميں هر هفتے اپني راتيں دو دو بجے تک انتظار ميں کاٹ ديتا هوں !

اپنے بچوں کي خيريت کے خط کا مجهے اسقدر انتظار نهيں هوتا جسقدر آپ کے اخبار کا -

آپکا خادم محمد عبد الرزاق - تعلقه کهم ضلع مدگل (علاقۂ نظام)

چهه خريدار سردست حاضر هيں - تين کي قيمت بذريعه مني آرڈر بهيجتا هوں اور تين کے نام وي پي روانه هو -

عقيدت مند

محمد خليل الله شريف - محاسب ضلع ورنگل دکن

سردست پانچ خريدار اس اطراف کے حاضر هيں - مزيد کوشش جاري هے -

سيد ظهور حسن کنٹراکٹر و کميشن ايجنٹ جالم پٹه - ضلع محبوب نگر (دکن)

هزار کي لاگت سے تيار هوئي هے' ساڑھے نو هزار کے فرنيچر اور پچيس هزار کي کتب سنسکرت سے بھي آراسته نظر آتي هے - اس ميں دو سو طالب علمونکو مفت تعليم دينے کي تجويز منظور کي گئي هے جنميں سے سو طالب علمونکو بلا کسي معاوضه کے هوسٹل ميں جگه بھي دي جايگي اور اونکے ليے خود يونيورسٹي قوم سے سائل هوکر انکي خور و نوش کا سامان کريگي - نيز بعد فراغت اچار جيا کو ۲۰ روپيه ماهوار کا تين سال تک وظيفه ملے گا -

ليکن کميٹي کے راز سربسته سے ايک نا واقف شخص جب يه دريافت کرتا هے که گورنمنٹ نے اپني مسلمان رعايا کے ساتھه جنکو اڑيسه کي هندو آبادي کے ساتھه ضم هوجانے سے بہت سے حقوق ميں محروم هوجانا پڑا هے' تعليم ميں کيا مراعات کيں ؟ تو اسکو نهايت مايوسانه جواب ملتا هے' اور مسلمانان بهار کو يکسر گويا اخراج کا حکم ديديا جاتا هے ! !

کميٹي کے هندو اور يوروپين ممبر برابر حصه تقسيم کرليتے هيں' کيونکه جهاں هندؤں کيليے ايک کالج قائم کيا گيا هے اور ۲۷ ... هزار سالانه کي رقم ديگئي هے' وهاں هندو ممبروں نے اپني فياضي سے اضافه کے ساتھه يورپين ممبرونکو پرنسپل اور پروفيسر کے عهده کي طمع ديتے هوے تيس هزار سالانه کا ايک عهده (وائس چانسلر) کا نذر کيا هے جو کسي يونيورسٹي ميں نهيں هے' اسپر يورپين منصف مزاج ممبروں نے بھي اپنے حصه ميں سے اس کالج کے کل عهدے هندؤں کو ديکر برابر کا سهيم بنا ليا هے !

پھر ايسي صورت ميں هم کيونکر باور کرسکتے هيں که يه يونيورسٹي اسي گورنمنٹ کي هے جسکي سلطنت کا قيام ان دونوں ستونوں (هندو مسلمانوں) پر هے ؟ عربي تعليم گاه کے قائم کرنيکي تجويز ناکام رهي تو اسکا ذمه دار کون هوگا ؟ آنريبل مولوي فخر الدين صاحب اور مسٹر نور الهدى صاحب مسلمانونکو اس بارے ميں واقفيت بخشيں ورنه قوم کي جانب سے پوري ذمه داري آنهي پر عائد هوگي -

سـيد ابوالحسـن از محله گذري - پٹـنه

مقصد اس تطویل کا یه هے که اس معامله میں آپکے فرائض احتساب عمومي پر جائز نکته چیني کي جاے ' ورنه اگر آپ اپنے احتساب و مخاطبین کا دائرۂ محدود کردیں تو مجهکو کوئي اعتراض نهیں : ولکـل قـوم هـاد - آپ صرف طبقۂ امرا و افاضل و اجلاء کے هادي کهے جائینگے ' اور اس تحدید سے آپ کي خود داري اور فخر و غرور میں بهي اضافه هو جایگا -

آپ اکثر یه بهي کهتے هیں که " فلاں مسئله کے چهیڑنے کا وقت نهیں تها - یه چیز مصالح وقت کے خلاف هے " غالبـاً اس خط کے متعلق تمام مباحث بهي اسي مصلحت آمیز اصول کے تحت میں آگئے هونگے - لیکن میں نهیں سمجهه سکتا که فرض احتساب دیني وقت کا کیوں پابند هے ؟ آنحضرت کي هدایات و ارشادات تو سفر ' حضر ' جنـگ ' امن ' جلوت ' خلوت ' غرض تمام اوقات میں جاري تهے - پهر آپ وقت کي تحدید کس اصول کي بنا پر کرتے هیں ؟ یه یاد رکهنا چاهیے که عبادات شریعت کا وه جزو هے جو اخلاق سے الگ هے ' اور اخلاقي فرائض میں رخص و عزیمت کا مساغ نهیں - مقصد یه هے که اوس خط کي نسبت بحث کا اصلي وقت وهي تها جب وه روداد میں شائع هوا - آپ نے وه فرصت کهودي ' لیکن اب بهي وقت هے - کتمان شهادت ' اور خیانت اخلاقي جرم هیں ' اور احتساب کیلیے هر شخص اور هر زمانه برابر هے !

بهر حال اس ضروري و مخلصانه نکته چیني کے بعد میں اپنے خط کے متعلق چند بحث طلب امور کي طرف اشاره کرتا هوں :

(۱) میرا خط مکتوب الیه کو نهیں ملا ' ناظم صاحب مجاریه و رجسٹر کی رو سے اخبارات میں تحریر شائع کرتے هیں که میں نے ڈاک کا انتظام ۷ - اگست کو اپنے هاتهه میں لیا ' اور وه خط ۲۵ جون کا چلا هوا تها جو اس سے پہلے پهونچا هوگا ' اسلیے میں اس خط کو کیونکر کهول سکتا تها - اب صرف مهتمم صاحب کي شهادت درکار هے که ڈاک اب تک اونکے پاس آتي تهي ' اگر وه بهي انکار کردیں ' تو همیں منشي محمد علي کو شهادت میں طلب کرنا هوگا جسکے مختلف وجوه هیں - وه اپني ڈاک براه راست منگواتے هیں ' ڈاک سب سے پہلے اونکے پاس جاتا هے ' وهاں سے هوکر مهتمم صاحب کي باري آتي هے - مولانا شبلي کي کتابیں وهي فروخت کرتے هیں ' الندوه کي خط و کتابت بهي اونهی کے متعلق هے ' اسلیے تمام فرمائشی خطوط اونکے پاس جاتے هیں - اس بنـا پر اونکي شهادت شرعي نهایت ضروري هے -

مولوي عبد الغفور محرر دفتر نظامت کي شهادت بهي مفید هوگي که دفتر کے تعلق سے اونکو اس خط کے متعلق علم هوگا ' بهر حال میرا مقصد یه نهیں که کسیکو اس فعل شنیع کے ساتهه متهم کروں - تاهم ناظم صاحب کے انکار کے بعد نفس واقعه کے انکشاف کیلیے ان تینوں صاحبوں کي شهادت ضروري هے - خود ناظم صاحب تو اس خط سے بري هیں ' لیکن مولانا شبلي نے ۱۹ - اکتوبر سنه ۱۹۱۳ کو جو خط مجهے حیدر آباد سے بهیجا تها اور جو مجهے نهیں ملا مگر جلسه میں پیش کرکے درج روئداد کیا گیا ' اوسکی نسبت اونکا یه عذر کافي نهیں که " میں نے ۷ اگست سنه ۱۹۱۳ع کو ڈاک کا انتظام اپنے هاتهه میں لیا " وه اس خط کے غائب کرنے والے کا نام بتلائیں - بظاهر تو وهي اسکے مجرم معلوم هوتے هیں ' کیونکه اسوقت ڈاک اونهی کے هاتهه میں آگئي تهي -

(۲) میرے خط کی نقل جلسه انتظامیه میں پیش کیگئی ' حالانکه اصل خط کے هوتے هوے اسکي ضرورت نه تهي - اب قانوني و اخلاقي دونوں حیثیتوں سے سوال هوتا هے که نقل میں کچهه اضافه یا تغیر و تبدیل تو نهیں کیا گیا ؟ جب تک اصل خط چند معتبر اشخاص کے سامنے نه پیش کیا جاے یه شبه قائم رهے گا - مجهے خط کا مضمون یاد هے ' مگر اوسکے الفاظ محفوظ نهیں - جان سخن یه فقره هے " مولانا کا حکم هے " مگر مجهے اسمیں شبهه هے - اگر یه ثابت هو جاے که میرے ان الفاظ کو بدل دیا گیا هے تو جعلسازي و بد دیانتي ناظم صاحب کي ثابت هو جائیگي ' کیونکه انجیل کے محرف هونے کیلیے یه ضروري نهیں که هر لفظ میں تحریف کی گئي هو - کسي کے نام سے جعلي خط بنا کے عدالت میں پیش کرنا ' یا کسی کے خط میں تغیر کرکے عدالت کو دکهلانا ' میرے نزدیک اخـلاقي حیثیت سے دونوں برابر هیں - قانون کو میں نهیں جانتا -

(۳) اس خط کي عجیب و غریب خصوصیت یه هے که اگر وه مکتوب الیه کے پاس پهونچتا تو اسٹرائـک نه هوتي ' لیکن نهیں پهونچا اسلیے اسٹرائک هوگئي ' مولانا خلیل الرحمان کے هاتهه میں مولانا شبلي کي بدنامي کي دستاویز هاتهه آگئي ' اوسکے بهروسے پر انهوں نے طلباء پر سختیاں کیں که اگر دب گئے تو میرا رعب قائم هو جائیگا ' اور اسٹرائک کی بنا پر اس خط کے ذریعه سے مولانا شبلي کو بهی بدنام کرونگا ' طلباء کي اسٹرائـک کو بهي سازشي ثابت کرکے بے اثر کردونگا - پس في الحقیقة ... اسٹرائـک کا باني صرف وهي شخص هے جس نے مولانا خلیل الرحمان کو یه خط دیا -

(۴) یه خط مولانا خلیل الرحمان کو نیک نیتي سے نهیں دیا گیا بلکه اسکا مقصد نهایت وسیع تها - جس شخص نے اونکو یه خط دیا هوگا وه اونکے دل میں رسوخ و محبت پیدا کرسکتا تها - اس خط کے ذریعه مولانا شبلي کو بد نام کر سکتا تها ' اور مجهے موقوف کرا سکتا تها ' غرض که اس قسم کے مختلف اغراض شخصیه کو پورا کر سکتا تها -

میرا تو یه عقیده هے که نـدوه کي اوسوقت تـک اصـلاح نهیں هوسکتي جب تـک که اوس شخص کا پته نه لگایا جاے جس نے میرا خط اوڑایا - اسی فتنه انگیز نے اس قسم کے نا جائز و مخفی ذرائع سے ندوه کی اینٹ سے اینٹ بجا دي هوگی - پس آپ کا فرض هے که فرض اصلاح کے اتمام کیلیے اوسکا پته لگائیں - ارکان ندوه کو اسکی طرف متوجه کریں ' جو کمیٹي تمام معاملات جزئیه ندوه کی تحقیقات کرے ' وه تمام ملازمین مدرسه کی اخلاقي خصوصیات کو بهی پیش نظر رکهے - هر قومی مدرسه میں اپنے اغراض شخصیه کی تکمیل کیلیے اس قسم کے مفسد پیدا هو جاتے هیں ' اور ندوه میں بهي اس قسم کے مفسد هیں ' اور اونکے جال میں پهنسکر اور لوگ بهي نا دانسته فتنه گري کرتے هیں - مجهے توقع هے که آپ اس خط کو شائع کرکے تمام مراتب کي تحقیقات کرینگے -

پٹنه یونیورسٹي اور مسلمان

پٹنه یونیورسٹي کے متعلق تمام امور پر غور کرنے کے لیے جو کمیٹي قائم کیگئي تهي ' اسکي رپورٹ شائع هوگئي - اسکے دیکهنے سے ابتدائي نظر میں اسکا فیصله کرنا دشوار هے که یه یونیورسٹي گورنمنٹ یونیورسٹي هوگي یا هندو ' یا عیسائي یونیورسٹي ؟ کیونکه جهاں ایک طرف کینگ کالج کي عمارت کي بنیاد پڑتي هے ' وهاں اسیکے مقابل میں ایک سنسکرت کالج کي عالیشان عمارت بهي جو ایک لاکهه چونسٹهه

اتیٹـــر الہ ل کي راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳٦۱]

میں ھمیشہ کلکتہ کے یوروپین فـــرم جیمس مـــرے کے یہاں سے عینـــک لیتا ھوں - اس مـــرتبہ مجہے ضـــرورت ھوئي تو میـــرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریـــت کلکتہ] سے فرمایش کي - چنانچہ دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انھوں نے دي ھیں ' اور میں اعتراف کرتا ھوں کہ وہ ھرطرح بہتر اور عمدہ ھیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کـــر دیتي ھے - مـــزید بـــر آں بمقابلۂ قیمت میں بھي ارزاں ھیں ' کام بھي جلد اور وعدہ کے مطابق ھوتا ھے :

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر ھمارے لائق و تجـــربہ کار ڈاکٹـــروں کي تجویـــز سے اصلي پتھر کی عینک بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپـــر بھي اگـــر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجـــرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - عینـــک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھـــر کے قیمت ٦ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تـــک عینـــک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ' ناک چوڑي خوبصـــورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیہ محصول وغیرہ ٦ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑي - نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخا نـــہ ویلسلي - کلکـــتہ

ھندوستاني دوا خانہ دھلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ھے وہ عمدگی ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ھوچکا ھے - صدھا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني ھوئی ھیں) حاذق الملک کے خانـــداني مجربات (جو صرف اِسي کارخانـــہ سے مل سکتے ھیں) عالي شان کار و بار' صفائي ' ستھرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ھوگا کہ :

ھندوستانی دوا خانہ تمام ھندوستان میں ایک ھي کارخانہ ھے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتـــہ)

منیجر ھندوستانی دوا خانہ دھلي

دیـــوان و ت

(یعني مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کي جان ھے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بہترین مثالیں موجود ھیں ' جسکی زبان کي نسبت مشاھیر عصر متفق ھیں کہ دھلي اور لکھنؤ کي زبان کا عمدہ نمونہ ھے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي ھے - اِسکا شائع ھونا شعر و شاعري بلـــکہ یوں کہنا چاھیے کہ اردو لٹـــریچر کي دنیا میں ایک اھم واقعہ خیال کیا گیا ھے - حسن معاني کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ھے کہ جسکو دیکھکر نـــکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي ھے -

مولانا حالي فرماتے ھیں ......" آیندہ کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ھونے کي بہت ھي کم امید ھے ...... آپ قـــدیم اھل کمال کي یادگار اور انـــکا نام زنـــدہ کرنے والے ھیں -" قیمت ایک روپیہ -

عبد الرحمن' اثر - نمبر ۱٦ - کڑایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - ۲ ۱ ٦ ٤

سوانح احمدي یا تواریخ عجیبہ

یہ کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شہید کے حالات میں ھے - اپ اُمي تھے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچہ کے بعد دیا گیا ھے - پھر حضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجہہ بزرگان ھر چہار سلسلہ مروجہ ھند کا بیان ھے - صدھا عجیب وغریب مضامین ھین جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ھے - اپکے گھوڑیکي چوري کي گھاس نہ کھانا - انگریزي جنرل کا عین موقعہ جنگ پـــر اپکا لشکـــر میں لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت میں مبتلا ھونا - سکھونسے جہاد اورنکي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت ھو جانا - شیعونکي شکست - ایک ھندو سیٹھہ کا خواب ھولناک دیکھکر اپسے بیعت ھونا - ایک انگریـــز کي دعوت - ایک شیعہ کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے ھاتھہ پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي آونٹونکا عدن پہونچانا باوجود اُمي ھونیکے ایک پادري کواقلیدس کے مسایل دقیقہ کا حل کردینا - سمندر کے کھاري پاني کا شیرین ھوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبہ وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحہ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول -

دیار حبیب (صل) کے فوتـــو

گذشتہ سفر حج میں میں اپنے ھمراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ھوں - جن میں بعض تیار ھوگئے ھیں اور بعض تیار ھو رھے ھیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث ھونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار ھیں اکٹھے منگانے کي صورت میں ایک روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے ھیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ھیں - وہ ھاتھہ کے بنے ھوئے ھوتے ھیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکہ بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ھیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وھاں بہت رسوخ حاصل کرکے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنہري حروف جو فوٹو میں بڑي اچھي طرح پڑھے جاسکتے ھیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ اور مجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (٦) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھي ھیں (۸) جنت البقیع جسمیں اھل بیت وامہات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي اللہ عنہ شہداے بقیع کے مزارات ھیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وھاں جو کلام رباني کي آیت منقش ھے فوٹو میں حرف بحرف پڑھي جاتي ھے -

د گ ر ک ابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمہ اردو احیا العلوم مولفہ حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیہ - تصوف کي نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] ھشت بہشت مجموعہ حالات و ملفوظات خواجگان چشت اھل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے ھند کے باتصویر حالات و مجربات ایک ھزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفہ حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیہ -

(۵) مشاھیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو ھزار صفحہ کي کتابیں اصل قیمت معہ رعایتي ۲ - روپیہ ۸ آنہ ھے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام ربني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز ترجمہ اردو قیمت ٦ روپیہ ۱۲ آنہ

منیجر رسالہ صوفی پنڈي بہاؤ الدین

ضلع گجرات پنجاب

جام جهـان نمـا

— * —

بالكل نئي تصنيف كبهي ديكهي نهوگي

— * —

اس كتاب كے مصنف كا اعلان ہے كه اگر ايسي قيمتي اور مفيد كتاب دنيا بهركي كسي ايك زبانميں دكهلا دو تو

ايک هـزار روپيـه نقد انعـام

ايسي كار آمد ايسي دلفـريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي ہے - يـه كتاب خريد كرگويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كو لئے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليے - دنيا كے تمام سر بسته راز حاصل كر ليے صرف اِس كتاب كي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (كتبخانه) كو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - عم هئيت - علم بيان - علم عــروض - علـم كيميا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حرام جانور وغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها ہے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نو پيدا هو' بصارت كي آنكهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا كےمشهور آدمي اُنكے عهد بعهد كے حالات سوانعمري: و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے هر موسم كيليے تندرستي كے اصول عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' اُنكي قيمتيں' مقام اشاعت وغيره - بهي كهاته كے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني جسميں علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا ہے - حيوانات كا علاج هاتهي ' شتر' گائے بهينس' گهوڑا ' گدها بهيڑ' بكري ' كتا وغيره جانوروںكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا ہے پرندونكي سوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر (جن سے هـر شخص كو عموماً كام پـڑتا ہے) ضابطه ديواني فوجداري ' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـک كي بولي هر ايک ملک كي زبان مطلب كي باتيں اُردو كے بالمقابل لكهي هيں آج هي وهاں جاكر روزگار كر لو اور هر ايک ملـک كے آدمي سے بات چيت كرلو سفـر كے متعلق ايسي معلومات آجتـک كهيں ديكهي نـه سني هونگي اول هندوستان كا بيان ہے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات وهاں كي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگـه كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے هيں اسكے بعد ملک برهما كا سفر اور اُس ملک كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان (روبي واقع ملک برهما) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفـر كا بالتشريح بيان ملـک انگليند - فرانس - امريكه - روم - مصـر - افـريقه - جاپان - اسٹريليا - هر ايک علاقه كے بالتفسير حالات وهانكي درسگاهيں دخاني كليں اور صنعت و حرفت ني بانيں ريل جهاز كے سفـر كا مجمل احوال كرايه وغيره سب كچهه بتلايا ہے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا كا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز كه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ كے كواڑ كهلجائيں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايک كتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايک - روپيه - ۸ - آنه محصولڈاک تين آنے دو جلد كے خريدار كو محصولڈاک معاف -

---

تصوير دار گهڑي

گارنٹي ٥ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا ہے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي ہے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي ہے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي ہے - ڈائل چيني كا' پرزے نهايت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي ہے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

---

آٹهه روزه واچ

گارنٹي ۸ سال قيمت ٦ چهه روپيه

اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي ہے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي ہے كه كبهي ايک منٹ كا فرق نهيں پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتيان اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگـڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهـري نهـايت خو بصـورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بند هسكتي ہے مع تسمه چرمي قيمت سات روپے

بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كارآمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بنكر همارے يهاں آئي هيں - نه ديا سلائي كيضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک ليمپ انكو اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود ہے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كركے خطرے سے بچ سكتے هو- يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے اُٹهنا پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا ناياب تحفه ہے - منگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي - قيمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنگ كي روشني هوتي ہے ۳ روپيه ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهاں سے هر قسم كي گهڑياں' كلاک اور گهڑيونكي زنجيريں وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنما مل سكتي هيں - اپنا پته صاف اور خوشخط لكهيں اكٹها مال منگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منگوا ليجيے -

منيجر گپتا اينڈ كمپني سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام توهانه - ايس - پي - ريلوے

TOHANA. S. P. Ry. (Punjab)

ہر فرمایش میں الہلال کا حوالہ دینا ضروری ھے

رینلڈ کی مسٹر یز اف دی کورٹ اُف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدوں میں ہے ابھی چھپ کے نکلی ہے اور تھوڑی سی رہگئی ہے - اصلی قیمت کی چوتھائی قیمت میں دیجاتی ہے - اصلی قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - انگریزی جلد ہے جسمیں سنہری حروف کی کتابت ہے اور ۳۱۶ ھاف ٹون تصاویر ھیں تمام جلدین مع روپیہ وی - پی - اور ایک روپیہ ۱۳ آنہ محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈیپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یہ دوا کل دماغی شکایتونکو دفع کرتی ہے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتی ہے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ہے جوکہ یکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے ھیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتی ہے - مقوی رغیرہ کو بھی مفید ہے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع ہو جاتی ہے - اس کے استعمال کرتے ہی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ -

ھائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رہا -

یہ دوا آب نزول - فیل پا رغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوا ہے - صرف اندرونی و بیرونی استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے -

ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع ہو جاتی ہے قیمت دس روپیہ اور دس ملنے دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

ہر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے ہرقسم کا جنون خواہ نوبتی جنون ' مرگی والہ جنون ' غمگین رہنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابی و مزمن جنون ' رغیرہ رغیرہ دفع ہوتی ہے - ہے اور وہ ایسا صحیح و سالم ہوجاتا ہے کہ کبھی ایسا گمان تک بھی نہیں ہوتا کہ وہ کبھی ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت فی شیشی پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نہونے سے واپس

مہرے نئے چالکی کی جیب گھڑیاں ٹھیک رقت دینے والی - اور دیکھنے میں بھی عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دی جارہی ہیں جسکی گارنٹی تین سال تک کے لیے کی جاتی ہے - اصلی قیمت سات روپیہ چودہ آنہ اور نو روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت تین روپیہ پندرہ آنہ اور چار روپیہ پندرہ آنہ ہر ایک گھڑی کے ہمراہ سنہرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائی واچ اصلی قیمت نو روپیہ چودہ آنہ اور تیرہ روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت - چار روپیہ پندرہ آنہ اور چھہ روپیہ پندرہ آنہ باندھنے کا فیتہ مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپنی نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکتہ -

Competition Watch Company No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نہونے سے واپس
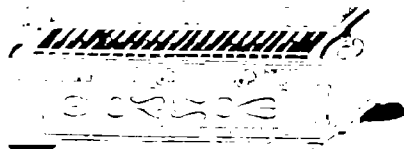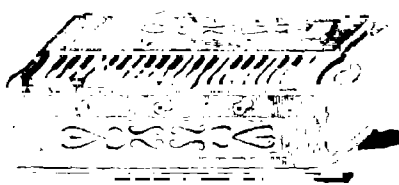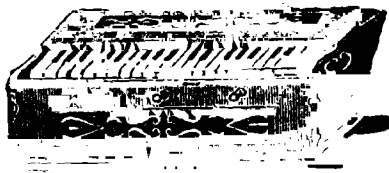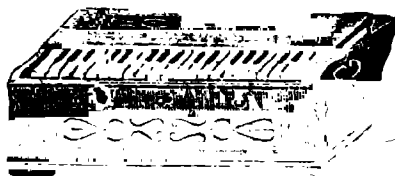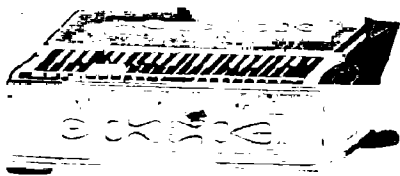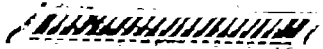
ہمارا من موہنی فلوٹ ھار مونیم سرپلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دی جاویگی یہ ساگی کی لکڑی کی بنی ہے جس سے آواز بہت ھی عمدہ اور بہت روز تک قائم رہنے والی ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ، ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ ہے آرڈر کے ہمراہ ۵ - روپیہ پیشگی روانہ کرنا چاہیئے -

کمرشیل ھارمونیم فیکٹری نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory N.o 10/3 Lover Chitpur Roud Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی قوت پھر دو بارہ پیدا ہوجاتی ہے - اسکے استعمال میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی - مایوسی مبدل بسرور ہی کر دیتی ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسی تکلیف اور بغیر کسی قسم کی جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی ھیں - قیمت تین بکس آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

آر - پی - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنکاری فلوٹ

تین سال کی گارنٹی

بہترین اور سریلی آواز کی ھارمونیم سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا ہر قسم اور ہر صفت کا ھرمونیم ھمارے یہاں موجود ہے -

ہر فرمایش کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگی آنا چاہیئے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربہ کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ایجاد کردہ - آرالا سہائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بہدف ہے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقہ مستورات دفع ہوجاتی ہے ' اور نہایت ہی مفید ہے - مثلاً ماھوار نہ جاری ہونا - دفعتاً بند ہوجانا - کم ہونا - بے قاعدہ آنا - تکلیف کے ساتھہ جاری ہونا - متواتر یا زیادہ مدت تک نہایت زیادہ جاری ہونا - اس کے استعمال سے بانجھ عورتیں بھی باردار ہوتی ھیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کی قیمت ایک روپیہ -

سوا تسہائے گولیاں

یہ دوا ضعف قوت کے راسطے تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے - کیسا ھی ضعف کیوں نہ ہو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم ہوگی جو کہ بیان سے باہر ہے - شکستہ جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتی ہے ' اور طبیعت کو بشاش کرتی ہے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کی قیمت ایک روپیہ

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

... ۱ وائٹ

اس دوا کے استعمال سے ہرقسم کا ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا اور کسی رجہ سے ہوا ہو دفع کردیتی ہے ' اور کمزور قوی کو نہایت طاقتور بنادیتی ہے - کل دماغی اور اعصابی اور دلی کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نہایت ھی حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتی ہے - یہ دوا ہر عمر والے کے واسطے نہایت ھی مفید ثابت ہوئی ہے - اسکے استعمال سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا ہے سوائے فائدہ کے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

I. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکايتوں سے پريشان هيں تو اسکي دو گولياں رات کو سوتے وقت نگل جائيے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پينے نهانے ميں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے ميں بدمزه بهي نهيں هے -

قيمت، سوله گوليوں کی ايک ڈبيه ٥ آنه محصول ڈاک ايک ڈبيه سے چار ڈبيه تک ٥ آنه

يه
دو دوائيں
هميشه
اپنے
پاس
رکهيں

درد سر رياح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سر کي تکليف هو يا رياح کے درد ميں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ايک ٹکيه نگلنے هي سے پل ميں آپکے پهاڑ ايسے درد کو پاني کرديگي -

قيمت باره ٹکيونکي ايک شيشي ٦ آنه محصول ڈاک ايک سے پانچ شيشي تک ٥ آنه -

نوٹ — يه دونوں دوائياں ايک ساتهه منگانے سے خرچ ايک هي کا پڑيگا -

ڈاکٹر ايس کے برمن نمبر ٥ و ٦ تارا چند دت اسٹريٹ کلکته

تيل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے ليے بهت سے قسم کے تيل اور چکني اشيا موجود هيں اور جب تهذيب و شايستگي ابتدائي حالت ميں تهي تو تيل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشيا کا استعمال ضرورت کے ليے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذيب کي ترقي نے جب سب چيزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تيلوں کو پهولوں يا مصالحوں سے بسا کر معطر خوشبودار بنايا گيا اور ايک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - ليکن سائنس کي ترقي نے آج کل کے زمانه ميں محض نمود اور نمايش کو نکما ثابت کرديا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جويان هے بنابريں هم نے سالها سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے ديسي و ولايتي تيلوں چهانٹکر "موهني کسم تيل" تيار کيا هے اسميں نه صرف خوشبو داري هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹيفک تحقيقات سے جنکے بغير آج مهذب دنيا کا کوئي کام چل نهيں سکتا - تيل خالص نباتاتي تيل پر تيار کيا گيا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے ديرپا هونے ميں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هيں - جڑيں مضبوط هو جاتي هيں اور قبل از وقت بال سفيد نهيں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوريوں کے ليے از بس مفيد هے اسکي خوشبو نهايت خوشگوار و دل آويز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے [illegible]تا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قيمت في شيشي ١٠ آنه علاوه محصول ڈاک -

هندوستان ميں نه معلوم کتنے آدمي بخار ميں مرجايا کرتے هيں' اسکا بڑا سبب يه بهي هے که ان مقامات ميں نه تو دواخانے هيں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکيمي اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلاطبي مشوره کے ميسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروريات کا خيال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثير کے بعد ايجاد کيا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذريعه اشتهارات عام طور پر هزارها شيشياں مفت تقسيم کردي هيں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که الله کے فضل سے هزاروں کي جانيں اسکي بدولت بچي هيں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هيں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار يعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسميں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' يا وه بخار' جسميں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں درد سر بهي هو - کالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹياں بهي هو گئی هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کيجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے کي وجه سے ايک قسم کا جوش اور بدن ميں چستي و چالاکي آجاتي هے' نيز آسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں' بدن ميں سستي اور طبيعت ميں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا ديرسے هضم هوتا هو - تو يه تمام شکايتيں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هيں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايک روپيه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکيب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

الف ١٠
ار ونهرورهرا لٹر

ايم - ايس - عبد الغني کيمسٹ ٢٢٠ و ٧٣
لولو ٹوله اسٹريٹ - کلکته

[6]

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا وعلما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعی تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کر کے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور اُن کے ملکی ' مالی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ ہجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دہلی کی تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے آخیر میں ہندی عروض وقافیہ کے اصول وضوابط بھی مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پرڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداری ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستا ولیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کی تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۹۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیوڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکھی گئی ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دہلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربی فارسی و اردو کی کئی ہزار کتابوں کی فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں انھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملۃ والدین امیر عبد الرحمن خاں غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

[illegible] عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

اطـــلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آتهه روپیه سالانه قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئله بغیر قیمت کے بڑهاے حل هو جائیگا - منیجر

الهلال کي ششماهي مجلدات

قیمت میں تخفیف

الهلال کي ششماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آتهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے نفع عام هو، اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا علم فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں هے - بهت کم جلدیں باقي رهگئي هیں - (منیجر)

روزانـه الهلال

چونکه ابهي شائع نهیں هوا هے، اسلیے بذریعه هفته وار اعلان کیا جاتا هے که ایمبرائیڈري یعني سوزني کام کے گل دار پلنگ پوش، میز پوش، خوان پوش، پردے، کام دار چوغے، کرته، رنگین پارچات، شال، الوان، چادریں، لوئیاں، نقاشي، کاري کا سامان، مشک، زعفران، سلاجیت، ممیرا - جدوار، زیره، گل بنفشه وغیره وغیره هم سے طلب کریں - فهرست مفت ارسال کي جاتی هے -

دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹي - سري نگر کشمیر

ایک سنیاسی مهاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوي زائل هوگئے هوں وه اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف، خواه اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈهانچه میں معجزنما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاوے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوي کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹي ۲ سال معه محصول دو روپیه آتهه آنه
(2) منلڈبلهیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه
(3) چاندیکیڈبلهیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول دس روپیه
(4) نکلهیس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط مجارقت برابر چلنیوالي گهڑیوں کي ضرورت هے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس باره سالکي گارنٹي کے لالچ میں نه پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلي اسٹریٹ دهرم تلا کلکته -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wallesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

14 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

مدیر مسئول و خصوصی

ابو الکلام آزاد الدهلوی

مقام اشاعت

نمبر ۱۴ مکلاؤ اسٹریٹ

کلکته

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ٤ — ۱۰ جون ۱۹۱۴ء: چہارشنبه ۱۵ رجب ۱۳۳۲ ہجری — ۲۳

Calcutta: Wednesday, June, 10. 1914.

فہرست

تصاویر

الاسبوع

پچھلے دنوں ریوٹر ایجنسي کے ذریعه یه خبر آئي تھي که کیمبرج یونیور سٹي میں ڈاکٹر منگانا نے ایک قدیم مسودہ کي بنا پر قران کریم کے کسي ابتدائي ایڈیشن کا پته لگایا ھے اور وہ موجودہ نسخه سے مختلف ھے - اسکے متعلق اخبارات میں بحث چھڑ گئي ھے اور اس ھفته کي ولایت ڈاک میں بعض مزید معلومات آئي ھیں -

جب تک ڈاکٹر منگانا اپني کتاب شائع نه کرے ' اسکے متعلق کچھه لکھنا فضول ھے - البته تاریخي حیثیت سے ھم چاھتے ھیں که الهلال میں " تاریخ جمع و تنزیل قران " کا سلسله شروع کردیں جسکے لکھنے کا عرصه سے خیال کر رھے تھے' اور جسکے لیے اس واقعه سے ایک تحریک مزید پیدا ھوگئي - انشاء الله تعالی -

---

هندوستان میں کچھه عرصه سے " شیعه کانفرنس " قائم ھے - افسوس ھے که شخصي مسائل کي بنا پر اختلافات و نزاعات سے وہ بھي محفوظ نه رهسکي - ایک عرصه تک نفس صدارت کا جھگڑا جاري رھا - اس سال یه بحث چھڑ گئي ھے که آینده اجلاس کیلیے جو صدر منتخب ھوا ھے' اسکي جگه کوئي دوسرا شخص ھو - انکا اجتہاد مسلم نہیں ھے - اب ھر جگه موافق و مخالف جلسے ھو رھے ھیں - اگر ھمارے راے دینے کو مداخلت بیجا نه سمجھا جاے (اور امید ھے که ایسا نه سمجھا جائگا) تو ھم کہینگے که خدا کیلیے اس بحث کو ختم کردیا جاے - یه بڑي ھے افسوس ناک اور لا حاصل بحث ھے - ایک شخص کو هندوستان میں منتخب کر کے پھر الگ کر دینا کسي طرح بہتر نه ھوگا - اور صدر کیجیے گا تو انکے مخالفین کانفرنس کے مخالف ھو جاینگے - پس بہتر ھے که اس سال شیعه کانفرنس عراق اور عتبات عالیات سے کسي مجتہد مسلم کو دعوۃ دیکر طلب کرے - اور اسي کو جلسه کا صدر بناے - اگر ایسا کیا گیا تو موزوں اشخاص کے متعلق بھي ھم مشورہ دیسکتے ھیں جنکي نسبت ھمیں ذاتي واقفیت حاصل ھے -

---

سفریجٹ عورتوں کي جد و جہد روز بروز بڑھ رھي ھے اور هندوستان کے مردوں کیلیے انکا ھر اقدام تازیانۂ عبرت ھے - پرسوں کي تاروں میں ایک عجیب واقعه کي خبر دیگئي ھے - لنڈن میں پادشاہ کے ھاں ڈرائنگ روم کا دربار تھا (یعنے صرف عورتوں کي لیوي) ایک مشہور کرنیل کي لڑکیاں بھي پیش ھوئیں جنکے سفریجٹ ھو جانے کے متعلق انکي ماں کا بیان ھے که اسے کوئي خبر نه تھي - جونھي وہ پیش ھوئیں - اُن میں سے ایک گھٹنے ٹیک کر کھڑي ھوگئي اور پکار کے کہا : " حضور ھم پر ظلم نه کریں اور اپني فوج کو ھماري مخالفت میں کام نه لائیں ! " پادشاہ اور ملکه متحیر رهگئیں اور کچھه جواب نه دیا - بالاخر رئیس تشریفات (چمبرلین) نے انھیں باھر کردیا -

---

حال میں انھوں نے کئي عمارتیں بھي جلا دي ھیں - دربار کي نسبت پہلے سے افواھیں اڑ رھي تھیں که کچھه نه کچھه کیا جائیگا - مسز پنکھرسٹ کي نسبت تو یہاں تک شبه کیا گیا ھے که وہ خود پادشاہ کے متعلق کوئي کارروائي کرنا چاھتي ھے - اس نے قصر شاھي کے سامنے ایک مکان لیا ھے جسکي جگگي پولیس نگراني کررھي ھے - پادشاہ نے صبح کي چھل قدمي بھي اسي خیال سے ترک کردي !

ھاوس اف لارڈ میں ایک بل کا مسودہ بھي عورتوں کے حقوق کے متعلق پیش کیا گیا ھے - اس سے معلوم ھوتا ھے که ان نازکبدن عشوہ گروں نے اپني جد و جہد سے بالاخر مغرور مردوں کو تھکا ھي دیا - ایک ھم ھیں که اپني غفلت و سرشاري ھي کا مقابله کرتے کرتے تھک گئے ھیں !

یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس بے معنی اور بے اصول طریقہ سے ایک پبلک ہال اور میونسپلٹی کی ملکیت کے دینے سے انکار کیا گیا ' اور " ٹون ہال کلکتہ " کا مسئلہ مستقل طور پر چھیڑا گیا -

اب ہمارے لیے پبلک کے حقوق اور ٹون ہال کو ایک یوریپین چیرمین کی ملکیت نہ بننے دینے کیلیے ضروری ہوا کہ " ٹون ہال " کے مسئلہ پر متوجہ ہوں ' لیکن چونکہ اصل معاملہ سامنے تھا اور ابھی بذریعہ شریف کلکتہ کے جلسہ ہوسکتا تھا ' اسلیے یہی بہتر معلوم ہوا کہ اس انکار کی تلخی کو چند روزوں کیلیے برداشت کرلیں ' اور اصل معاملہ سے فارغ ہوکر اسکی طرف متوجہ ہوں -

پرنس غلام محمد کے بعد مسٹر اسٹوارٹ کلکتہ کے شریف ہوے ہیں - مساجد لشکرپور کا مسئلہ اگر چند شخصوں کا بنایا ہوا نہیں ہے اور انجمن صرف عام پبلک کے جذبات کی ترجمان ہے ' تو ضرور ہے کہ اسکا احساس ہر شخص کو ہو - چنانچہ دوسرے ہی دن شریف کے دفتر میں جلسے کی درخواست پہنچ گئی جس پر مسلمانان کلکتہ کے ہر طبقہ کے لوگوں کے دستخط تھے ' اور تمام معززین و متوسطین و عوام شہر جلسہ کے انعقاد کا مطالبہ کرتے تھے !

اب صورت معاملہ بالکل دوسری ہوگئی - شریف کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ عام پبلک کی ایک ایسی قوی درخواست کی وقعت سے انکار کردے - اسکا کام کلکتہ ٹون کی پبلک کی نیابت ہے -

بہر حال انہوں نے کہا کہ " جواب کیلیے چند دنوں کی مہلت چاہیے - اس قسم کا جلسہ شریف کی شرکت بغیر نہیں ہوسکتا - پہلے شریف مسلمان تھا - اتوار کے دن شریک ہوسکتا تھا - میں مسیحی ہوں - اتوار کے دن نہیں آسکونگا - پھر مسئلہ بھی اہم ہے " اسپر ہمنے کہلا دیا کہ جس دن فرصت ہو اسی دن جلسہ کیجیے -

اس مہلت طلبی کو ہم خوب سمجھہ گئے تھے - مسٹر اسٹوارٹ کو قطعی جواب دینے کیلیے اتنے دن کی مہلت ضرور ملنی چاہیے تھی ' جسمیں کلکتہ سے کسی قریبی گرمائی مقام تک مسٹر بنجمن فرینکلین کی قیمتی ایجاد ڈاک کا تھیلا لیجا سکے اور پھر ویسا ہی ایک تھیلا واپس لاکر پہنچا بھی دے !

سر این رشتہ ز جائیست کہ من می دانم !

بہر حال ہم نے بھی اصرار نہیں کیا اور بخوشی مہلت دیدی کہ ذرا آن بلند نشینان غفلت و بے خبری کو بھی حقیقت حال معلوم ہوجاے جو زمین کی سطح سے آٹھہ ہزار فیٹ بلندی پر رہتے ہیں ' اور نہیں جانتے کہ زمین پر بسنے والوں کے دلوں کا کیا حال ہے ؟

ز دامنے کہ کشادیم ما تہی دستاں
تو میوۂ سر شاخ بلند را چہ خبر ؟

کم از کم اتنا تو معلوم ہوجائیگا کہ خدا کی عبادت گاہوں کے انہدام کا مسئلہ صرف " انجمن " کے بعض عہدہ داروں ہی کا طبع زاد نہیں ہے - بلکہ انکے پیچھے ایک دوسری طاقت بھی موجود ہے - اُس طاقت سے وہ غریب بھی اسی طرح مجبور ہیں جس طرح خود گورنمنٹ کو مجبور ہوجانا پڑتا ہے - گو ابتدا میں وہ کتنا ہی ناک بھوں چڑھاے -

ہاں ! یہ تو آسان ہے کہ انجمن کے وفد کو " غیر مفید " بتلادیا جاے ' اور اسکے لیے ایک چٹھی بھی ضرورت سے زیادہ ہے ' لیکن شاید " مسلمانوں کا سوال " اس آسانی کے ساتھہ " غیر مفید " نہیں سمجھا جا سکتا ' اور اسکے لیے یہ بیخبرانہ و ناعاقبت اندیشانہ اغماض بالکل ویسا ہی " غیر مفید " ہے ' جسطرح قانون اسلامی کی " صحیح واقفیت و معلومات " کی موجودگی میں کسی قائم مقام ڈیپوٹیشن سے گفتگو کرنا " غیر مفید " ہے !

بہر حال اب حالات میں یکایک تغیر شروع ہوا اور لشکرپور کی مساجد کا مسئلہ اسدرجہ غیر اہم نہیں رہا جیسا کہ اس سے پہلے تھا - ادہر مسٹر اسٹوارٹ جواب کیلیے مہلت لیچکے تھے ' ادہر آمد و رفت اور فہم و تفہیم کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا - مقامی مسلم لیگ کے چند عہدہ دار اور ممبر ایک دن شب کو جمع ہوے ' اور ایک صاحب نے یہ تحریک پیش کرکے پاس کرانی چاہی کہ " مجوزہ ٹون ہال کا جلسہ ملتوی کردیا جاے ' اور ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں " !

یہ تحریک جسقدر بے معنی اور تمسخر انگیز تھی ' اسکا ٹھیک ٹھیک اندازہ کرنے کیلیے مقامی لیگ کی پوری تاریخ سامنے لانی پڑتی ہے مگر اسقدر تضیع وقت کی ہمیں فرصت نہیں - صرف اسقدر کہدینا کافی ہے کہ کسی ایسی تجویز کے منظور کرنے کا لیگ کو کوئی حق حاصل نہ تھا - جلسہ عام پبلک طلب کر رہی تھی جو مقامی لیگ کے وجود ہی سے یکسر غیر متاثر ہے - جلسہ لیگ کے اہتمام سے نہیں ہو رہا تھا جس نے ابتک مسئلۂ مساجد کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی - پھر اسکے التوا کی تجویز پاس کر کے گورنمنٹ میں بھیجنے کا اُسے کیا حق تھا ؟ اور کسی پوشیدہ حکم کی تعمیل کے سوا عام پبلک پر اسکا کیا اثر پڑ سکتا تھا !

اس صحبت میں انجمن دفاع مساجد کے سکریٹری (آنریبل مولوی فضل الحق) اور پریسیڈنٹ (ایڈیٹر الہلال) ' نیز بعض دیگر ممبر بھی موجود تھے -

لیکن خود بنگال لیگ کے جوائنٹ سکریٹری مولانا نجم الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر نے نہایت زور کے ساتھہ اس تجویز کی مخالفت کی ' (جو انجمن کے بھی ایک سرگرم ممبر ہیں) اور مجازیتی نے انکا ساتھہ دیا - بعض وجوہ معارضہ کی بنا پر محرک کو اس کی منظوری پر بہت اصرار تھا - لیکن جب ایڈیٹر الہلال نے صاف صاف کہدیا کہ اگر ایسا کیا گیا تو اُسکا نتیجہ صرف یہی نکلے گا کہ بجاے ایک دو ہفتہ بعد کرنے کے (جیسا کہ خیال ہے) آیندہ ہفتے ہی ٹون ہال میں جلسہ منعقد کیا جائیگا ' تو مجبور ہوکر انہیں اپنی تجویز واپس لے لینی پڑی ' اور ویسے بھی مجازیتی کی وجہ سے نا منظور ہی ہوتی -

اسکے بعد باہمی اتفاق اور یکسوئی کے ساتھہ قرار پایا کہ اس بے معنی تجویز کو بالکل بھلا دیا جاے ' اور صرف دو رزولیوشن اتفاق عام سے منظور کرکے گورنمنٹ میں بھیجدیے جائیں - ان کا مضمون یہ ہو کہ ہز اکسلنسی کلکتہ آ رہے ہیں - اُس موقعہ پر وہ مسلمانوں کے چند وکلا کو اس مسئلہ کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ دیں ' اور وہ وکلا لیگ اور انجمن دفاع مساجد کے منتخب کردہ اشخاص ہوں -

صرف یہی کارروائی تھی جو اس صحبت میں ہوئی اور چونکہ فی الحقیقت خود لیگ کیلیے بھی یہ بات نہایت ناموزوں تھی کہ اسمیں ایک عام پبلک اور اسلامی جلسے کے خلاف اسقدر مہمل ' اسقدر تمسخر انگیز ' اسقدر بے موقعہ ' اسقدر خلاف وقت ' اور اسدرجہ پبلک میں جائز بدگمانیاں پیدا کرنے والی تجویز شائع کی جاے ' اسلیے یہی بات مناسب نظر آئی کہ جو تجاویز آخر میں اتفاق عام سے قرار پاگئی ہیں ' صرف انہی کو شائع کیا جاے اور اس تجویز کا کچھہ تذکرہ نہو - البتہ آخر میں تجویز کے محرک نے خواہش کی تھی کہ انکا نا کام رزولیوشن کم از کم لیگ کے دفتر میں ضرور درج کردیا جاے تاکہ انکے لیے کسی سے یہ کہنے کا موقعہ باقی رہے کہ

بالاخر انڈیا کونسل کی اصلاح کا بل هارس آف لارڈز میں پیش کردیا گیا - اس بل سے سکریٹری آف اسٹیٹ اور پارلیمنٹ کے تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑیگا - صرف انڈیا کونسل کی حالت میں چند بے اثر تبدیلیاں هوجاینگی - مثلاً ممبروں کی تعداد چودہ سے دس کردی جائگی ' تین ممبروں کو زیادہ تنخواہ دی جائیگی ' کمیٹیوں کی جگہہ مختلف صیغوں کا کام خاص خاص ممبر انجام دینگے ' دو ممبر هندوستانی هونگے ' وغیرہ وغیرہ -

تفصیلی حالات ابھی معلوم نہیں ' لیکن اینگلو انڈین پریس ابھی سے بد حواس هورها ہے کہ کہیں ان تبدیلیوں سے هندوستان کو کوئی بڑا فائدہ نہ پہنچ جاے - کانگریس کے وفد نے اسکے متعلق اپنی خواهشیں پیش کی هیں جن میں وہ تمام دفعات شامل هیں جو اسکے متعلق مسٹر جینا نے کرانچی کانگریس میں پیش کی تهیں - بهرحال. هندوستان کا اصلی دکهہ ان نمایشی اشک شوئیوں سے دور نہیں هوسکتا -

---

هر اس شخص کیلیے جو ملک کے امن کا طالب ہے ' یہ بڑے هی رنج کی بات ہے کہ مقدس عمارات کے تحفظ کیلیے بڑے بڑے اعلانات اور مواعید تو کیے جاتے هیں لیکن گورنمنٹ کی جانب سے عملی کام کچھہ نہیں هوتا - اسی کا نتیجہ ہے کہ اب مسلمانوں کے علاوہ سکھوں کے جذبات کی بھی پامالی شروع هوگئی ہے !

گردوارہ رکاب گنج دهلی میں سکھوں کی ایک تاریخی اور مقدس عمارت ہے - اسکا کچھہ حصہ گورنمنٹ نے لینا چاها اور امرتسر کے چیف خالصہ دیوان کے ذریعہ کارروائی کی گئی - اس نے ٣ مئی کو ایک جلسہ منعقد کرکے بالکل اسی طرح گورنمنٹ کو اسکی اجازت دیدی ' جس طرح ایک دو مسلمان کانپور کی مسجد کا ایک حصہ دیدینے کیلیے طیار تھے اگر خدا انکو مہلت دیدیتا ' مگر خدا کا هاتھہ همیشہ جماعت هی کے پشت پر رهتا ہے اور اسی میں سے هوکے کام کرتا ہے : ید اللہ علی الجماعہ !

لیکن یہ سکھہ پبلک کی آواز نہ تهی - عام پبلک نے پچھلے هفتہ لاهور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا اور اسکے خلاف آواز بلند کی - هم کو پوری امید ہے کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں ایک ایسی جماعت کی دلازاری کبھی روا نہ رکھیگی جسکی تلوار کا وہ اپنے تئیں بہت بڑا قدردان ظاهر کرتی ہے -

لیکن سوال یہ ہے کہ عمارات دینیہ کا مسئلہ کب تک اسی عالم میں چھوڑدیا جائیگا ؟ کاش لارڈ هارڈنگ کی دانشمند گورنمنٹ هندوستان چھوڑنے سے پہلے ملک اور حکومت ' دونوں کی اس سب سے بڑی اهم خدمت کو انجام دیدے !

نینی تال میں برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کا جلسہ زیر صدارت هزانر سر جیمس مسٹن منعقد هوا - سکریٹری نے بتلایا کہ سنہ ١٩١٣ میں ٣٣ ' ٢ ' ٥٨ ' ٨٩ لاکھہ انجیل کی جلدیں مفت تقسیم کی گئیں - یعنی قریب ایک کروڑ کے - اور اب تک ٤٥٦ زبانوں میں اسکا ترجمہ هوچکا ہے !

قران کریم کا ابتک ایک انگریزی صحیح ترجمہ بھی شائع نہوسکا اور تقسیم تو شاید سو نسخے بھی نہ هوے هونگے - تعلیم یافتہ اصحاب کو مسئلۂ تعلیم سے اور علما کو مسئلۂ تکفیر سے فرصت نہیں ملتی - قران کو شائع کرے تو کون کرے ؟ : و قال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا هذا القران مهجورا !

شذرات

[illegible] مساجد و قبور لشکر پور

ٹون هال کا مجوزہ جلسہ

مسلم لیگ کلکتہ

مقامی معاملات و جماعات کے متعلق الهلال کبھی صرف وقت و قلم نہیں کرتا - عام مسائل کے انہماک سے اسے فرصت نہیں :

مرا کہ شیشۂ دل در زیارت سنگ ست
کرا دماغ مئے ناب و نغمۂ و چنگ ست ؟

لیکن اس هفتہ ایک ایسا واقعہ پیش آیا ہے جو مسئلۂ مساجد لشکر پور سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نہایت اهم ہے ' اور هم مجبور هوگئے هیں کہ چند کلمات اسکی نسبت لکھیں :

مساجد لشکر پور کا مسئلہ گذشتہ فروری سے ملک کے سامنے ہے - اس وقت سے متصل اور پیہم اسکے لیے کوشش کی جا رهی ہے -

مسئلۂ مسجد کانپور کے زمانہ میں " انجمن دفاع مسجد کانپور " کلکتہ میں قائم هوئی تهی - فیصلۂ کانپور کے بعد جب اسکا جلسہ ٹون هال کلکتہ میں منعقد هوا تو ایک تجویز اس مضمون کی بالاتفاق منظور کی گئی کہ " کانپور کا مسئلہ گو بظاهر ختم هوگیا ہے لیکن اس انجمن کو آئندہ بھی بدستور باقی و قائم رهنے دیا جاے ' اور " کانپور " کا لفظ نکالکر اسکا نام صرف " موسک ڈیفنس ایسوسی ایشن " یا " دفاع مساجد و عمارات دینیہ " رکھا جاے "

چنانچہ انجمن قائم تهی - اس نے مساجد لشکر پور کے متعلق بھی کارروائی شروع کی - پہلے مختلف جلسے منعقد هوے - پھر ایک ڈیپوٹیشن لیجانے کی تجویز هوئی - جب اسکے متعلق ایک طرح سے انکار کا جواب آگیا تو اس نے خیال کیا کہ اب اتمام حجت هوچکی ہے اور وقت آگیا ہے کہ ٹون هال میں عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جاے -

ٹون هال میں جلسہ کرنے کی یہاں دو صورتیں هیں - ایک آسان طریقہ تو یہ ہے کہ کوئی ذمہ دار شخص کلکتہ کارپوریشن کے چیرمین کو خط لکھکر هال طلب کرے اور معمولی کرایہ دیکر جلسہ کرڈالے - اسمیں وقت کم خرچ هوتا ہے - هم نے جسقدر جلسے پچھلے دنوں ٹون هال میں کیے - عموماً اسی طرح کیے - ایک موقعہ پر تو چیرمین نے از راہ لطف پولیس اور روشنی کی معمولی رقوم هی پر هال دیدیا ' اور کرایہ بھی طلب نہ کیا -

دوسرا زیادہ با قاعدہ طریقہ یہ ہے کہ پبلک کی طرف سے شریف آف کلکتہ سے درخواست کی جاے کہ وہ جلسہ طلب کرے ' اور پھر شریف جلسہ کا اعلان کرے - اسکے لیے ضروری ہے کہ جو درخواست بھیجی جاے اسپر پبلک کی جانب سے ایک اچھی تعداد میں دستخط هوں -

چنانچہ انجمن نے حسب معمول ٹون هال کیلیے چیرمین کو خط لکھا ' اور دریافت کیا کہ فلاں فلاں تاریخ کے اتواروں میں هال خالی هوگا یا نہیں ؟

جواب آیا کہ لشکر پور کی مساجد کا معاملہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جسکے لیے ٹون هال میں جلسہ کیا جاے اور پورٹ کمشنر کی مخالفت هو - نہایت افسوس ہے کہ هم اس غرض سے هال نہیں دیسکتے !

مسلمانوں کا مذھب کوئي راز نہیں ھے - انکے پیغمبر کي حیاۃ مقدسہ انا جیل اربعہ کے پیش کردہ مسیح کي سي نہیں ھے جو (بروایت متي و لوقا) جب کبھي برو شلیم میں آتا تھا تو گنہ گار عورتوں ھي کے یہاں مہمان رھتا تھا اور زانیہ عورتوں کي بڑي حمایت کرتا تھا - پس ھم بالکل نہیں چاھتے کہ ھمارے مخالفین ھماري مخالفت نہ کریں - صرف یہ چاھتے ھیں کہ اسدرجہ اپنے تئیں شیطان کي غلامي میں نہ دیدیں کہ جھوٹ اور افترا پردازي کو واقعات کے نام سے پیش کریں ' اور دنیا میں انساني خباثت اور ابلیسي رذالت کے شجرۂ ملعونہ کو ھمیشہ ترو تازہ رکھنے کا کام ترقي کرتا رھے !

یقیناً یہ قصہ اور اسکي فلم کسي مشنیري حلقہ کي تصنیف ھے ' اور چونکہ وہ بائبل میں پڑھچکا ھے کہ حضرت داود (ع) نے ایک فوجي افسر کو اسکي بیوي کیلیے مروا دیا تھا (نعوذ باللہ) ' اسلیے اس شیطان لعین سے ' جس نے اسکے مصلوب خدا کو کئي دن تک آزمایا اور حریفانہ مقابلہ کیا تھا ' اپني اختراع و افتراء کے ابلیسي الہام کو نہایت آساني سے حاصل کرسکا ھے ' اور یہ قصہ گھڑنے کوشش کي ھے کہ تفریح و تماشے کے ضمن میں بھي اس صلیبي خدمت کو انجام دے ' جو اسکے بھائي بند تاریخ کے صفحوں ' سڑکوں اور باغوں کے لیکچروں ' اور پھر کبھي کبھي البانیا اور مقدونیا کے خونریز میدانہاے جنگ میں انجام دیا کرتے ھیں !

ھمیں انتظار کرنا چاھیے کہ کرانچي کا مجسٹریٹ اس بارے میں کیا کرتا ھے - اور پھر اسکے بعد بالکل طیار رھنا چاھیے کہ صرف تماشہ کو بند ھي کرکے نہ چھوڑ دیا جاے بلکہ اس صریح قانوني جرم کي پاداش میں اس شریر شخص کو پوري پوري سزا بھي دي جاے جس نے کئي دن تک ایک تماشہ گاہ کے اندر اس جرم عظیم کو انجام دیا ھے -

---

مسلم یونیورسٹي ایسو سي ایشن کے متعلق مسلمان جس غفلت سے کام لے رھے ھیں ' عجب نہیں کہ بہت جلد اسپر انھیں متاسف ھونا پڑے !

علي گڈہ کے یونیورسٹي فاونڈیشن کے جلسہ میں قرار پایا تھا کہ ایک نئي جماعت " مسلم یونیورسٹي ایسو سي ایشن " کے نام سے قائم ھو اور تمام معاملات اپنے ھاتھہ میں لیلے - نیز اسکے لیے دو سو ممبر مختلف انتخاب کنندہ جماعتوں میں سے منتخب کیے جائیں - غالبا چھہ یا سات جماعتیں اسکے لیے منظور ھوئي تھیں -

پچھلے دنوں صدر دفتر یونیورسٹي نے جو اعلانات شائع کیے تھے ' انسے معلوم ھوتا ھے کہ کانفرنس ' ٹرسٹیز ' اولڈ بوائز ' اور اسلامیہ کالج کمیٹي وغیرہ کے ۱۲۵ قائم مقام منتخب ھو چکے ھیں اور اب صرف ۷۵ ممبروں کا انتخاب مسلمان گریجوائٹس کلاس ' زمیندار و جاگیردار ' ٹیکس ادا کنندگاں ' پراونشیل مجالس ' مسلمان اخبارات ' اور علماء کرام کي جماعت سے باقي ھے -

ان جماعتوں میں مسلمان گریجویٹس ' زمیندار ' جاگیر دار ' اور ٹیکس پیرز کیلیے سب سے پہلے الکٹوریٹ یعني انتخاب کرنے والوں کي کوئي جماعت ھوني چاھیے - جب تک ایسا نہوگا ' انکے قائم مقام کیونکر منتخب ھونگے اور کون منتخب کریگا ؟

اسکے لیے یہ اصول قرار پایا تھا کہ ان تمام جماعتوں میں سے جو لوگ دس روپیہ فیس داخلہ اور پانچ روپیہ سالانہ دینا منظور کریں گے ' نیز اپنا نام انتخاب کنندہ جماعت کے رجسٹر میں درج کرادیں گے ' صرف انھي کو حق حاصل ھوگا کہ مسلم یونیورسٹي ایسو سي ایشن کیلیے اپني اپني جماعتوں میں سے قائم مقام منتخب کریں -

گریجویٹ سے مقصود وہ لوگ ھیں جنھوں نے کسي یونیورسٹي سے بي - اے ' یا منشي فاضل اور مولوي فاضل کي سند حاصل کي ھو ' اور حصول سند پر پانچ سال گذر چکے ھوں -

زمیندار ' جاگیر دار ' اور ٹیکس پیرز سے ھر طرح کي جائداد و ملکیت رکھنے والے اور انکم ٹیکس دینے والے مسلمان مقصود ھیں -

یہ بات طے پاچکي ھے کہ ایک ھي شخص کو اگر مختلف حیثیتیں حاصل ھوں تو وہ اپني ھر حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ فیس ادا کرکے بہ یک وقت مختلف جماعتوں کیلیے مختلف ووٹ دینے کا حق حاصل کرلے - مثلاً آپ صاحب جائداد ھیں ' گریجویٹ ھیں ' زمیندار ھیں ' ٹیکس پیر ھیں ' پس اپکو حق حاصل ھے کہ یونیورسٹي فنڈ کي اعانت کیجیے ' اور چار ووٹروں کي فیس بیس روپیہ سالانہ ادا کرکے ان چار مختلف حقوق کے لحاظ سے چار ووٹ حاصل کرلیجیے -

ھمیں اسکے متعلق چند امور عرض کرنا ھیں :

(۱) یہ ایسوسي ایشن جو بن رھي ھے ' مسلم یونیورسٹي کیلیے اصلي کارکن جماعت ھوگي ' اور گو فاونڈیشن کمیٹي اب تک باقي ھے اور آخري حق منظوري و عدم منظوري صرف اسي کو حاصل ھے ' تاھم قوم کے تیس لاکھہ روپیہ کا نفع کالج پر یہي جماعت لگائیگي اور یونیورسٹي بني تو اسکے لیے بھي ایک باقاعدہ جماعت پیشتر سے صرف یہي موجود ھوگي - پس چاھیے کہ مسلمان غفلت نہ کریں اور اسکي شرکت کیلیے پوري سعي و جہد کے ساتھہ اٹھہ کھڑے ھوں -

جس یونیورسٹي کیلیے انھوں نے اس فراخدلي سے روپیہ دیا ' اور پھر جسکي ازادانہ تاسیس کیلیے اپني عام راے کي فتح کي ایک ایسي تاریخي نظیر قائم کي جسکا ثبوت ھندوستان کے زیادہ آزاد حلقے بھي ابتک نہیں دیسکے ھیں ' اسکے عین اصلي کام کے موقعہ پر اسطرح غفلت و بے خبري کا چھا جانا بڑے ھي افسوس اور رنج کي بات ھوگي -

تمام مسلمان پنج سالہ گریجوئٹ اصحاب ' زمیندار ' جاگیردار ' اور عموم ٹیکس ادا کنندگاں فوراً بیدار ھوں اور سب سے پہلے اپنے تئیں الکٹوریٹ رجسٹر میں درج کرائیں - صرف ۱۰ - روپیہ داخلہ اور پانچ روپیہ فیس سال اول ' کل پندرہ روپیہ درخواست کے ساتھہ " صدر دفتر مسلم یونیورسٹي علي گڈہ " کے نام جانا چاھیے - اگر ایسا نہ کیا گیا اور ایک خاص خیال کے لوگوں ھي کي مجارتي ھوگئي تو کل کو انھیں شکایت کا کوئي حق نہوگا -

(۲) اسي طرح مسلمان اخبارات کو بھي اپنا نام بھیجکر بہت جلد رجسٹر میں درج کرانا چاھیے -

(۳) صدر دفتر یونیورسٹي سے ھم درخواست کرینگے کہ وہ معاملہ کي اھمیت پر نظر رکھکر دفتر رجسٹر کو ابھي کچھہ دنوں اور کھلا رھنے دے اور ۱۵ - جون تک ناموں کے پہنچنے کي جو قید لگائي گئي ھے ' اسے چند ھفتے اور بڑھا دیا جاے - جہاں کئي ماہ نکل گئے ھیں وھاں چند دن اور سہي - لوگوں کو ابتک توجہ نہوئي تھي - بہتر ھے کہ کچھہ دنوں اور مہلت دیدي جاے اور ممبروں کا اولین انتخاب زیادہ سے زیادہ وسیع راؤں سے ھوسکے - امید ھے کہ ھماري اس درخواست پر توجہ کي جائیگي -

(۴) حضرات علماء کرام کے ۱۰ - قائم مقاموں کے انتخاب کا کام کمیٹي نے اپنے ھاتھہ میں رکھا ھے - ھم [illegible] ھیں کہ اسکے لیے بھي پہلے الکٹوریٹ علماء کي فہرست مرتب کي جاتي اور انھي کي رایوں سے قائم مقام علماء منتخب ھوتے تو یہ زیادہ بہتر تھا -

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ' ولے اے میر
مقـابلـہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیـا ؟

چنانچہ اسي بنا پر گذشته اشاعت میں هم نے ان تمام واقعات کا کچهه بهي تذکره نهیں کیا - صرف رهي کار روائي درج کي جو بالاتفاق قرار پائي تهي' اور پسند نه کیا که ایک اهم اور اسلامي مسئله کے متعلق ناگوار اور اغیار پرستانه کوششوں کا ذکر کریں -

لیکن افسوس هے که اسکے بعد هي هم نے وه تار دیکها جو لیگ کے اُس جلسے کے متعلق اخبارات میں بهیجا گیا هے اور نیز گورنمنٹ میں بهي اسي کي نقل گئي هے -

اس تار کا مضمون یه هے که جلسه میں یه مسئله پیش هوا که مجوزه جلسۂ ٹون هال میں لیگ حصه لے یا نه لے ؟ بالاخر قرار پایا که سردست جلسے کو نهونا چاهیے - اسکا انعقاد بالکل خلاف مصلحت هے -

مگر یه تار صریح غلط اور سر تا سر خلاف واقع هے - اول تو ٹون هال کے جلسے کي تحریک کے مناقشه کے متعلق بالاتفاق طے پایا تها که اسے شائع نه کیا جایگا اور اسي بنا پر بهت سے اهم امور قرار پاے اور منظور کیے گئے - پهر یه تو بالکل هي غلط هے که اسکے متعلق لیگ میں کوئي تجویز قرار پائي - ایسا لکهکر غلط بیاني کي ایک ایسي نظیر قائم کي گئي هے جس سے زیاده شدید غلط بیاني سمجهه میں نهیں آتي اور جسپر یقیناً اس صحبت کا هر شریک انگشت بدندان هوگا !

اگر لوگون کو اس امر کا افسوس تها که جس بات کا ذمه لیکر هم آے هیں اسکے نهونے سے همیں شرمندگي و خجالت کا سامنا هوگا' تو بهتر یه تها که خود جلسے هي میں آخر تک قائم رهتے - یه کیا که جلسے کے اندر تو صرف ایک گرم لهجه میں یه جمله کهدینے سے که " جلسه هوگا اور آئنده اتوار هي کو هوگا " سارے عزائم اور مواعید ختم هوگئے اور تجویز واپس لیلي' لیکن پهر اسکے بعد خلاف وعده' خلاف واقعه ' خلاف صداقت ' بالکل ایک فرضي کار روائي اخبارون میں بهیجي گئي ؟

افسوس که یه تار دیکهکر همیں مجبور هوجانا پڑا که اصلي واقعات پبلک تک پهنچا دیے جائیں - اس بارے میں هم پر کوئي الزام نهیں - هم نے گذشته اشاعت کے الهـلال میں ایک حرف نهیں لکها تها - یه اس امر کا صریح ثبوت هے که هم بے فائده بحث کو طول دنیا نهیں چاهتے تهے - لیکن " البادي اظلم " - جب خود بعض حضرات نے عهد شکني کي - نیز خلاف واقعه اور فرضي کارروائي شائع کرکے پبلک فوائد و قوت کیلیے اُس نهایت مضر کارروائي کو ناکامي کے بعد کامیاب کرنا چاها جسکے لیے یه صحبت منعقد کي گئي تهي' تو بالکل مجبور هوکر همیں قلم اٹهانا اور وقت صرف کرنا پڑا -

هم جناب مولوي نجم الدین احمد صاحب جوائنٹ سکریٹري لیگ کے شکرگذار هیں که انهوں نے اخبارات کو دوسرا تار بهیجدیا هے جسمیں اصلي حقیقت بے کم و کاست بیان کردي هے -

خدا کي مسجدوں کا معامله نه تو ایڈیٹر الهلال کا ذاتي معامله هے اور نه کسي دوسرے شخص کا - یه ایک دیني و اسلامي اور تمام مسلمانوں سے یکساں تعلق رکهنے والا مسئله هے - پس همارے لیے اس سے زیاده کوئي نا زیبا بات نهیں هوسکتي که هم چند صاحب حکومت انسانوں کي خاطر خدا کي عبادتگاهوں اور تمام مسلمانوں کے حق دیني کي طرف سے بالکل آنکهیں بند کرلیں : والعـاقبـة للمتقین !!

یا لاسف و یا للعار

صلیبي لڑائیوں کے زمانے میں عیسائیوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کي نسبت ایسي ایسي مفتریات و مکذوبات شائع کي تهیں که انکے تذکره سے آج خود مورخین یورپ کو شرم آتي هے - موسیو کاستري کي ایک کتاب کا مصر کے زغلول پاشا نے ترجمه کیا هے - وه لکهتا هے که یورپ کو یقین تها که مسلمان ایک سنهري بت کو پوجتے هیں جو مکه میں هے !

غالباً سب سے پہلے گبن نے ان مفتریات کي جگه اسلام کو نسبتاً صحیح صورت میں دیکهنا چاها اور اب کها جاتا هے که مشرق اور مغرب باهم مل رهے هیں - لیکن افسوس که واقعات تو اب تک ایسے هي پیش آتے هیں جن سے معلوم هوتا هے که مسیحي یورپ کیلیے تیرهویں صدي هي کا زمانه وحشیانه تعصب و جنون کا نه تها ' بلکه اسکا دماغ ایک دائمي کروسیڈ میں مبتلا هے !

کل کے اسٹیسمین میں اسکے نامه نگار کرانچي نے اس قسم کے ایک وحشیانه مسیحي افتراء کي خبر دي هے جسکا اگر فوراً انسداد نهوا اور آئنده کیلیے بهي اطمینان نه دلایا گیا ' تو وه صرف کرانچي هي کا نهیں بلکه سات کروڑ مسلمانوں کے ایک عظیم الشان اور نا قابل تسخیر ایجي ٹیشن کا معامله هوجایگا ' اور وه مجبور هونگے که ایک بار اپني هستي کا سب سے زیاده تلخ ثبوت پیش کریں !

وه لکهتا هے که " کرانچي میں سینی میٹو گراف (صور متحرکه) کي ایک یورپین کمپني هے - حال میں اس نے ولایت سے ایک نئي فلم منگوائي هے جسمیں " عظیم " نامي ایک قصه کے مختلف حصے دکهلاے گئے هیں - قصه (حضرة) پیغمبر اسلام (صلعم) کے ایک خیالي واقعه کے متعلق هے - فرض کیا گیا هے که وه ایک عورت " سالکه " نامي پر (نعوذ بالله) عاشق تهے جو آپکے ایک سپه سالار کي بیوي تهي - اُسي زمانے میں ایک جنگ پیش آ گئي - آپنے سپه سالار کو میدان جنگ میں بهیجدیا اور کچهه عرصے کے بعد مشهور کردیا که وه مارا گیا - اسکے بعد آپ اسکي بیوي کے طرف متوجه هوے مگر اسنے انکار کردیا - قصه کا خاتمه یه هے که سپه سالار زنده و سلامت واپس آتا هے اور اپني بیوي کو لیجاتا هے " (سبحانك هذا بهتان عظیم !)

کمپني نے بے دهڑک اس فلم کا تماشا دکهلانا شروع کردیا اور کرانچي کے غیر مسلم لوگوں نے اسمیں بڑي هي دلچسپي لي - مسلمانوں کو معلوم هوا تو وه بر افروخته هوے اور کمپني کے مالک سے شکایت کي مگر اس نے کچهه خیال نهیں کیا اور کهدیا که جسے برا معلوم هو وه تماشه نه دیکهے - بالاخر مجبور هوکر سیٹهه محمد هاشم صاحب نے باقاعده عدالت میں توهین مذهب و اشتعال انگیزي کي نالش کردي اور تا انفصال مقدمه تماشے کو رکوادینا چاها - مجسٹریٹ نے درخواست منظور کرلي هے اور کمپني کے نام سفینه نکالا هے - عام مسلمانوں میں سخت جوش پهیل گیا هے - سننے میں آیا هے که ایک مرتبه سو آدمي جمع هوکر چلے تهے که تماشه گاه کو منهدم کردیں "

اسکے بعد نامه نگار لکهتا هے : " اگر تماشه بند نهوا تو بهت ممکن هے که مسلمانان کرانچي کسي دن ایسا هي کر بیٹهیں "

مگر هم نامه نگار مذکور سے کهنا چاهتے هیں که ایسا هونے کي نسبت بے فائده شک و شبه نه کرے - اگر یه تماشه بند نهوا اور اس علانیه توهین مذهبي اور ابلیسانه تهمت و افترا کیلیے کمپني کو سزا نه دي گئي تو صرف کرانچي کے مسلمانوں هي پر اس معامله کو نهیں چهوڑ دیا جایگا ' بلکه انسانوں کا ایک ایسا گروه عظیم آگے بڑهیگا جسکے سات کروڑ متحد هاتهه حرکت کرینگے - اور جسکي اٹهي هي صدائیں اٹهکر پورے بر اعظم هند کو هلا دینگي !!

۱۵ رجب ۱۳۳۲ هجری

ایک یـورپیــن کونٹیس اور جنـوبي عـرب کـی سیـاحـت !

Cauntess Molitor Explorer.

سیر في الارض او ر السائحون العابدون !

رسالــۂ " گریفـک " لنـدن نے ایک دولت مند انگریز لیڈي کونٹیس مولیٹر (Molitor) کي تصویر شائع کي ھے ' جو حال میں جنوب عرب کے اندروني اور پر خوف و خطر مقامات کي سیاحت کیلیے لنڈن سے روانه هوئي ھے ' اور عرب کے اُن دور دراز گوشوں تـک جانا چاهتي ھے جهاں سے بڑے بڑے یورپین سیاح ناکام واپس آچکے هیں !

اسکے اس اولو العزمانه سفر کي کئي خصوصیات ایسي هیں جن کي وجه سے یورپ کے تمام علمي حلقوں میں اس سیاحت کا خاص طور پر چرچا هو رها ھے - اول تو ایک امیر زادي نے جس نے یورپ کے بهترین دار الحکومت میں پرورش پائي ھے ' غیر معلوم اور پر خطر ریگستان عرب کے سفر کا قصد کیا ھے - پهر وہ تمام سفر میں بالکل تنها رهیگي - اپنے همراه کسي شخص کو نهیں لیجاتي - اس قسم کے سفر موجوده عهد کي با قاعده اور با سر و سامان سیاحتوں میں بالکل مفقود هوچکے تھے -

سب سے زیاده یه که وہ عربي لباس اور برقعه پهنکر سفر کریگي ' تاکه غیر متمدن قبیلوں اور بادیه نشین عربوں میں سے بلا تکلف گذرسکے ' اور انکے تعصب اور مخالفت سے ناکامیوں اور مصیبتوں میں گرفتار نهو !

چنانچه سفر سے پہلے اس نے عربي برقعه پهنکر جو تصویر کهنچوائي تهي ' وہ هم گریفک سے نقل کرتے هیں - اس سے معلوم هوتا ھے که کس طرح مغرب کا ایک مسیحي چهره عرب کے اسلامي لباس سے چهپا دیا گیا ھے ' اور عجب نهیں که اس سیاحانه اور مفتشانه مکر و فریب سے صحرا کے نادان عرب اور قبائل کي خیمه نشین عورتیں دهوکا کها جائیں !

* * *

عربي کے مشهور راوي ابو نواس نے ایک بوڑھے باغبان کا ذکر کیا ھے جسکا شگفته باغ اُجڑ چکا تها ' اور جسکے ماتم حسرت کا یه حال تها که گلیوں اور کوچوں میں آواره گردي کرتا ' اور جب کبهي کوئي سبز پته یا سرخ پهول نظر آجاتا تو بے اختیار چیخ اُٹهتا که هاے میرا شگفته اور سرسبز و شاداب باغ ! !

کونٹیس مولیٹر عربي برقعه میں !

یهي حال همارا ھے - همارے اقبال و عروج کا باغ اُجڑ چکا ھے - اسکے بڑے بڑے شاداب تختے تاراج خزان غفلت و طوفان انقلاب هوچکے هیں - تاهم ابهي اسکي یاد باقي ھے اور هم اسکي دلفریب بهاروں کو کسي طرح نهیں بهلا سکتے - اب بهي جب کبهی ترقي یافته قوموں کے باغ و بهار کی سیر کرتے هوے کوئی شگفته ورق گل نظر آ جاتا ھے تو ابونواس کے ماتم زده باغبان کی طرح اپنے اقبال رفته کو یاد کرلیتے هیں که :

گذر چکي ھے یه فصل بهار هم پر بهی !!

* * *

قومي و شخصي اولوالعزمیوں کا کوئي واقعه هو ' مگر اسکے نظارے میں کوئي ویسی هي اپني گذري هوئي یاد ضرور پاتے هیں - آج یورپ کے سیر في الارض اور سیاحت و سفر کا دور ھے ' کرۂ ارضي کے گوشے گوشے کو متلاشیان علم و حقائق نے چهانڈالا ھے ' افریقه کے لق و دق صحراؤں کي پیمائش هوچکي ھے ' نائجریا اور سوڈان کے وحشي حصوں میں سیاحان مغرب کے صدها قافلے گذر چکے هیں ' قطب شمالي و جنوبي کي مهموں کي سرگذشتیں سب کے سامنے هیں - پهاڑوں کي چوٹیاں ' قهار و متلاطم سمندروں کي ناپیدا کنار موجیں ' صحراوں اور میدانوں کي مهلک اور خوفناک روایتیں ' زندگي کا فطري عشق اور نفس کي مسخرانه دامنگیریاں ' کوئي چیز بهي انکے شوق سفر اور هواے تحقیق کیلیے مانع نهیں هوسکتي - یهاں تک که قافلے کے قافلے لٹتے هیں - جهازوں کے جهاز ڈوبتے هیں - صدها سیاح مفقود الخبري یا موت اور تباهي سے دوچار هوتے هیں - تا هم هر بربادي خوف کي جگه ایک نئي عزیمت ' اور هر ناکامي بے همتي کي جگه اور زیاده تحریک و ولوله کا کام دیتي ھے ' حتی که وہ مقامات تک ان سیاحوں کے حملوں سے محفوظ نه رھے جهاں اجنبیوں اور غیروں کیلیے موت اور تباهي کا اعلان صدیوں سے چلا آرها ھے !

ایک وقت تها که همارے سیاحان ارض اور جهاں نوردان علم کا بهی یهي حال تها - انکے ولولۂ سیاحت کیلیے بهي کوئي روک مانع کار نه تهي ' انکے عشق جهاں پیمائی کا مرکب بهي بحر و بر کے چپے چپے پر سے گذر چکا تها - چونکه انکے تمام کاموں کا مرکز تعلیم اسلام ' اور انکے هر جذبے کے اندر حکم الهي کي اطاعت و فرمان برداري کام کرتي تهي - اسلیے جس طرح وہ اپنے گهروں کے اندر بیٹهکر خدا کي عبادت کرتے تھے ' بالکل اسي طرح خدا کي زمین میں بهي پهرتے اور اُسکے پیدا کرده سمندروں اور پهاڑوں پر سے گذرتے ' اسکے حکموں کي تعمیل کرتے تھے ' اور جسم و اعضا کي عبادت کے ساتهه فکر و ذهن کي بهي عبادت انجام دیتے تھے :

البانیا

البانیا کي حالت بدستور ھے - ایک طرف وحشیانه مظالم کي خبر خود یورپ کے ذریعه پہنچتي ھے - دوسري طرف اب گورنمنت یونان کا پیام بھي سنایا جا رھا ھے که وہ صحیح نه تھیں !

مسلمان پوري قوت کے ساتھه کام کر رھے ھیں - انھوں نے اپنے مطالبات دول کے پاس بھیجدیے ھیں جنکا خلاصه یه ھے که یا تو ایک مسلمان پادشاہ دیا جاے یا دولۃ عثمانیه کي محکومي !

کرجه نامي ایک قصبه پر بھي انھوں نے قبضه کر لیا اور فوجي پولیس کو شکست دیکر چلے جانے پر مجبور کردیا ھے - ۶ جون کے تار سے معلوم ھوتا ھے که جو بین الملي کمیشن گفتگو کرنے کیلیے گیا تھا وہ نا کام رھا اور واپس آ گیا - وہ اپني اس خواھش سے کسي طرح ھٹنا نہیں چاھتے که کسي مسلمان کو البانیا کا پرنس بنایا جاے -

البانیا کي سب سے بڑي جماعت مالیسوریوں کي ھے جنھوں نے پچھلے دنوں اپني مفسدانه اور باغیانه شرارتوں سے جنگ بلقان کي بنیاد رکھي تھي - گورنمنٹ نے انھیں حکم دیا که انقلابي گروہ کا مقابله کریں لیکن انھوں نے صاف انکار کر دیا اور مجبور ھو کر حکم واپس لینا پڑا -

دول کا رویه ابتک مضطرب ھے - کوئي قطعي کارروائي نہیں کي گئي - کل کے تار میں ظاھر کیا گیا ھے که حالات نے اجازت دي تو جہاز بھیجے جائینگے : و لعل الله یحدث بعد ذلک امرا !

کینیڈا اور ھندوستان

جنوبي افریقه کي داستان مصیبت ختم نہیں ھوئي تھي که اب کینیڈا کي گورنمنٹ کے تشدد و مظالم کا مسئله سامنے آگیا ھے !

کیسي عجیب بات ھے ! غلامي و محکومي اور ذلت و نکبت کے نتائج کا کیسا موثر منظر ھے ! ھندوستان میں دنیا کے ھر حصے کے باشندے آسکتے ھیں' اسکي زرخیز زمین کي دولت سے اسکے بدبخت فرزندوں کو محروم کرکے اپنے اپنے ملکوں کي دولت بڑھا سکتے ھیں - ایک ازاد شہري کي طرح رھتے ھیں' اور انکے ارام و آسائش کے آگے خود اس ملک کي آبادي بھي کوئي چیز نہیں سمجھي جاتي - لیکن اگر ھندوستان کے باشندے جنوبي افریقه میں جائیں تو انکے لیے دروازہ بند ھے - اگر کینیڈا میں جائیں تو تارک الوطني کا قانون ساحل ھي پر روک دیتا ھے - لٹنے' برباد ھونے' اور غلام بننے کیلیے صرف ھندوستان ھي ھے مگر اپني سرزمین کے فوائد کو صرف اپنے ھي لیے مخصوص کرنے کیلیے تمام دنیا ! جو انگلستان اسکے سب کچھه کا مالک ھے' وہ صرف اس سے مانگ ھي سکتا ھے - دینے کیلیے اسکے پاس بھي کچھه نہیں !

گورنمنٹ کینیڈا کي اس ظالمانه بندش کا عملي مقابله کرنے کیلیے پچھلے دنوں ایک مرد غیور و محترم سردار گوردت سنگھه ایک خاص جہاز چھه سو ھندوستاني نو آباد کاروں کا لیکر کینیڈا روانه ھوے تھے - جب جہاز ساحل ونیکو پر پہنچا تو گورنمنٹ نے روک دیا اور کسي شخص کو اترنے نہیں دیا - حتی که وھاں کے ھندوستانیوں کو بھي انسے جاکر ملنے کي اجازت نه ملي !

اسپر سردار گوردت نے گورنمنٹ کینیڈا سے درخواست کي که تارک الوطن ھندوستانیوں کے حقوق پر غور کرنے کیلیے ایک کمیشن بٹھایا جاے - لیکن اس سے بھي صاف انکار کر دیا گیا اور جواب ملا که قانون کي سخت پابندي کے ساتھه سلوک کیا جائیگا !

بعد کي خبروں سے معلوم ھوتا ھے که باقاعدہ تحقیقات کیلیے ایک جماعت مقرر ھوئي ھے جس میں ایک ھندوستاني قائم مقام بھي شامل ھے - لیکن جب تک تحقیقات کا نتیجه نہیں نکلے گا' مصیبت زدہ مسافروں کو ساحل پر قدم رکھنے کي اجازت بھي نہیں ملیگي !

کیا گورنمنٹ ھند ان ھندوستانیوں کیلیے کچھه بھي نہیں کریگي اور بالکل خاموش رھیگي ؟

اصلاح ندوہ

بعض اخبارات میں غلطي سے شائع ھوگیا ھے که ۱۰ - مئي کے جلسۂ دھلي میں جو کمیٹي مسئلۂ اصلاح ندوہ کي تکمیل کیلیے منتخب ھوئي' اسکے ممبروں میں ایڈیٹر الهلال کا بھي نام ھے - حالانکه اسکي کوئي اصلیت نہیں - غالباً یه غلطي سب سے پہلے روزانه معاصر لاھور پیسه اخبار کے نامه نگار سے ھوئي ھے - اسي سے اور لوگوں نے نقل کرلیا -

واقعه یه ھے که جلسه میں جب ممبروں کے نام پیش ھوے تو پہلے صرف مولانا ثناء الله' نواب سید علي حسن' حکیم عبد الولي' مولوي نظام الدین حسن' بابو نظام الدین' پیرزادہ محمد حسین' اور مولانا عبید الله کے نام لیے گئے تھے - اسکے بعد ھي تمام جلسے کي طرف سے متفقاً اصرار ھوا که کچھه نام اور بھي بڑھاے جائیں - جن ناموں کا جلسه اضافه کرنا چاھتا تھا' خود ان لوگوں کو شرکت سے انکار تھا - وہ کہتے تھے که ھماري عدیم الفرصتي اور کثرت اشغال کو پیش نظر رکھکر اس خدمت سے ھمیں معاف رکھا جاے - لیکن جلسے کا اصرار نہایت شدید تھا - بالاخر مجبور ھوکر ان میں سے اکثر بزرگوں کو قبول ھي کرنا پڑا' اور اسطرح حاذق الملک' مسٹر محمد علي' آنریبل خواجه غلام الثقلین کے ناموں کا اضافه ھوا -

چنانچه اس موقعه پر ایڈیٹر الهـــلال کي شرکت کیلیے بھي اصرار کیا گیا تھا - علی الخصوص بزرگان دھلي اسپر بہت مصر تھے - حتی که ایک بزرگ نے (جنکا نام افسوس ھے که مجھے معلوم نہیں) جلسه میں تقریر بھي کي' اور کہا که ھمیں سخت شکایت ھے که ھماري خواھش کو پورا نه کیا گیا' لیکن میں اس اظہار کرم و لطف کو بوجوہ نا منظور کرنے پر مجبور تھا' اسلیے برابر انکار کرتا رھا - بالاخر صرف مندرجۂ صدر حضرات ھي کي تعداد کافي قرار دي گئي -

ممکن ھے که اس وقت ایڈیٹر الهلال کا نام سنکر بعض اشخاص کو غلط فہمي ھوئي ھو اور انھوں نے سمجھا ھو که میرا نام بھي بعد کو بڑھادیا گیا ھے' لیکن اگر وہ اسے تحقیق کر لیتے تو بہتر تھا -

ادارۂ الهـلال

الحمد لله' اس ھفته سے الهلال کي اشاعت بالکل باقاعدہ ھوگئي ھے - ٹھیک بدھ کے دن تمام اخبار ڈاک میں ڈالے گئے - حسب معمول جمعرات' جمعه' اور بہت دور کے احباب کو سنیچر کے دن اخبار ملجائیگا - اگر ایسا نہو تو وہ یقین کریں که ڈاکخانے میں کوئي بدنظمي ھوئي ھے اور مقامي پوسٹ آفس سے تحقیق کرنا چاھیے -

متصل شب و روز کام کرکے چار دن کي تاخیر دور کي گئي !

ٹائپ بھي بالکل بدلدیا گیا ھے - پورا پرچه نئے ٹائپ میں کمپوز ھوا ھے - مضامین کے اختصار' تنوع' اور ترتیب میں بھي جو نمایاں تبدیلي ھوئي ھے' یقین ھے که محسوس ھوگئي ھوگي - تین سال سے گرمیوں کا موسم میرے لیے ایک پیام آزمایش ھے - اختلاج' دائمي دوران و رجع سر' نفث الدم' ضعف بصارت' جتني بھي شکایتیں ھیں' سب کا موسم بہار یہي زمانه ھوتا ھے - اس پر کلکته کي آب و ھوا کے مسئله کا بھي اضافه کر دیجیے که جسقدر میرے کاموں کیلیے بہتر و موزوں ھے' اتني ھي میري صحت و طبیعت کیلیے مہلک و قاتل ھے' بلکه یوں کہیے که شمالي ھند اور پنجاب کے ھر باشندے کیلیے :

کمنـد کوته و بازوے سست و بام بلنـد
بمن حواله' و تو میدیم گنـه گیرند !!

ربنا لا تحمل علینا ما لا طاقة لنا به' واعف عنا واغفر لنا' وارحمنا' انت مولانا' فانصرنا على القوم الکافرین !!

فایای فاعبدون ! !
کل نفس ذائقة الموت '
ثم الینا ترجعون !
(۲۹ : ۵۶)

هي وسیع هے - اوسکے کسي ایک گوشے اور کونے هي کے هو کر نه رهجاؤ - اگر سیرو سیاحت میں موت سے ڈرتے هو تو موت کا مزه تو هر نفس کیلیے چکهنا ضروري هے' اور ایک مرتبه تم سب کو همارے سامنے واپس آنا هے !

* * *

کونٹیس مولیٹر کے سفر میں کئي باتیں قابل غور هیں:

(۱) یورپ کا شوق سیاحت اور راه تحقیق و کشف میں اولوالعزمي که عورتوں تک میں یه ولوله سرایت کرگیا هے - همارے مرد گهر سے ایک دن کے فاصله پر بهي کهیں جانے کیلیے قدم نکالتے هیں تو دس دس مرتبه رک رک کر پیچهے دیکهتے هیں' اور ایک ایک عزیز سے گلے مل ملکر رخصت هوتے هیں که دیکهیے اب کیا هو؟ کونٹیس مولیٹر ایک نوجوان عورت هے - آرام و راحت کا وقت اور عیش حیات کي عمر رکهتي هے' لیکن تن تنها ایک پر خطر سفر کیلیے طیار هوگئي هے !

(۲) عرب کي سرزمین یورپ کي سیاسي طماعیوں کا عرصے سے نشانه بني هوئي هے - کچهه تو قدرتي اور سرزمیني موانع تهے - کچهه مذهبي بندشیں تهیں' زیاده تر عربوں کی اجنبیوں سے نفرت تهي جس نے مدت تک اسکا دروازه یورپ پر بند رکها - اسی کا نتیجه هے که یورپ کي غلامي کي لعنت سے اسکا اندروني حصه ابتک پاک هے -

لیکن بیس پچیس برس سے اب یه سرزمین بهي اجنبیوں کا جولانگاه بنگئي هے - طرح طرح سے بهیس بدلکے اور مکر و فریب کے طریقوں سے کام لیکر یوروپین سیاح پهنچتے هیں اور آهسته آهسته اپني راه نکال رهے هیں - اب ایک عورت مسلمان خاتون کے لباس میں نکلي هے - آمد و رفت اور تحقیق و تفتیش میں عورتوں کیلیے جو آسانیاں هیں' وه مردوں کے لیے نهیں هو سکتیں - وه هر مقام پر جاسکتي هیں - قبیلوں اور گهروں میں رهسکتي هیں - عورتوں سے ملسکتي هیں - اس قسم کي سیاحتیں صرف اسلیے هیں تاکه عرب کے بقیه محفوظ حصے کا طلسم کسي طرح توڑتے:
یمکرون و یمکر الله ' و الله خیر الما کرین !

(۳) یورپ کا کوئي کام سیاست سے خالي نهیں هوتا - اسکي علمي خدمتیں' مذهبي جماعتیں' اشاعت علم و تمدن' تحقیق و سیاحت' مجالس و مجامع' مالیات و اقتصادیات' جسقدر بهي عملي شاخیں هیں' اُن میں سے کوئی شے بهي ایسي نهیں جس سے کوئي خاص سیاسي مقصد حاصل نه کیا جاتا هو - اس قسم کي سیاحتیں بهي گو بظاهر محض علمي و جغرافیائي تحقیق نظر آتي هیں لیکن دراصل سیاسي اغراض و فوائد اُن میں پوشیده هوتے هیں - کونٹیس مولیٹر اگر کامیاب هوئي تو انگلستان کے عربي مطامع کیلیے (لا قدر لله) یقیناً کوئي بڑا کام انجام دیگي -

(۴) اس کار گاه عمل کي امیر زادیاں اور محلات عیش کي پرورش یافته نازک عورتیں بهي کام کر رهي هیں مگر همارے عمال اور مزدور سو رهے هیں ! انکي مجلس طرب و عیش جسقدر مستعد هے' کاش همارے سپاهي اسقدر سرگرم هوں !

الاسئلة واجوبتها

واقعۂ ایلاء و تخییر

تفسیر، حدیث، اور سیرۃ کی ایک مشترک بحث

(٤)

(تطبیق و توجیه)

(۷) رهي یه بات که کیا یه ممکن نهیں که آیت تحریم کے شان نزول میں یه دونوں واقعات جمع کیے جاسکیں' اور کوئي وجه تطبیق پیدا کي جاے ؟

حافظ ابن حجر نے اسکي خفیف سي کوشش کي هے' لیکن سوال یه هے که ایسا کرنے کي همیں ضرورت هي کیا هے ؟ ایک واقعه کے متعلق صاف صاف اور صحیح و مستند روایتیں اُن کتابوں میں موجود هیں جن سے زیاده صحیح اس آسمان کے نیچے حدیث کي کوئي کتاب نهیں - انکے خلاف جو روایتیں پیش کي جاتي هیں وه نه تو صحاح سته میں مروي هیں نه اصول فن کے اعتبار سے انهیں کوئي وقعت حاصل هے - صرف ایک روایت هے جسکي اسناد کو صحیح کها جاتا هے لیکن اول تو اسمیں ماریه قبطیه کا قصه بیان نهیں کیا گیا هے' پهر اسکي سند بهي منقطع هے' اور روایت منقطع احادیث صحیحهٔ مقبوله کے مقابلے میں حجت نهیں هوسکتي - (کما صرح به ابن الصلاح في المقدمه و النووي في شرح الصحیح) دوسرے طریق کا بهي یهي حال هے - اسکا راوي کثیر الخطا في الاسانید و المتون هے -

پس ایسي حالت میں همارے لیے کونسي مجبوري هے که هم ان روایات کے تحفظ کیلیے تطبیق و توجیه بارده و رکیکه کی زحمت اُٹهائیں' اور بے فائده احتمالات پیدا کریں ؟ صاف بات یه هے که حسب اصول و قواعد فن ان روایات کا کوئي اعتبار نهیں - جب صحیح و غیر صحیح میں تعارض هے تو غیر صحیح کو بلا تامل ساقط کیجیے - اسمیں تکلف کیوں هے ؟

یه تو بڑي هي عجیب بات هوگي که جو تخالف و تعارض ان روایات کے نا قابل قبول هونے کي سب سے بڑي دلیل هے' اسي کو انکے تحفظ کیلیے محرک تطبیق و توجیه بنا یا جاے ؟

پهر اسپر بهي غور کرو که تطبیق کیلیے جو احتمال پیدا کیا جاتا هے وه کهاں تک موزوں اور قرین اعتبار هے ؟ حافظ ابن حجر لکهتے هیں : " فیحتمل ان تکون الایة نزلت في السببین معاً " یعني اِن دونوں روایتوں کو یوں ملایا جاسکتا هے که شهد کو حرام کرنے کا واقعه بهي هوا هوگا' اور ماریهٔ قبطیه کا قصه بهي پیش آیا هوگا - سورهٔ تحریم کي آیات ایک هي وقت میں دونوں کیلیے اُتریں -

لیکن یه توجیه کسي طرح بهي تسلیم نهیں کي جاسکتي - صحیح بخاري و مسلم وغیره کي روایات میں صاف صاف تصریح هے که آیت تحریم شهد کے واقعه کے متعلق اُتري - خود حضرت عائشه جنکا اس واقعه سے حقیقي تعلق هے اور جو اسکے لیے اعلم الناس هو سکتي هیں' صاف صاف فرماتي هیں که آیت کا شان

الذين يذكـــرون الله قياماً و قعودا و على جنـوبهم ' و يتفكرون في خلق السمـاوات والارض : ربنا ماخلقت هذا باطلا !

وہ سچے مومن جو خدا کي یاد اور ذکر سے کبھي غافل نہیں ہوتے - کھڑے ہوں ' بیٹھے ہوں' لیٹے ہوں' کسي عالم میں بھي ہوں ' مگر اسکے ذکر سے ہمیشه شاد کام ہوتے ہیں - اور اسي طرح آسمان اور زمین کي خلقت و اشیاء کا بھي فکر و غور کے ساتھه مطالعه کرتے ہیں' اور انکے اسرار و مصالح کو تلاش کرتے ہوے زبان حال سے کہتے ہیں که اے ہمارے پروردگار! تونے یه عجائب و غرائب کائنات یقیناً بیکار و لا حاصل نہیں بناے ہیں ! !

اس آیۃ کریمه میں جہاں اُس عبادت کا ذکر کیا ہے جو جسم و اعضا سے کھڑے رہکر اور بیٹھکر کي جاتي ہے یعني نماز' وہاں اُس عبادت کي طرف بھي اشارہ کیا ہے جو " خلق السماوات والارض " میں تفکر کرنا اور عالم اور ما في العالم کي اشیا کي حقیقت و مصالح کو معلوم کرنا ہے' اور ظاہر ہے که اسکے لیے سیر و سیاحت ناگزیر ہے -

دنیا میں کون مذہب ہے جس نے عام روحاني احکام کے ساتھه سیر و سیاحت پر بھي اس طرح جا بجا زور دیا ہو؟ حالانکه قرآن حکیم ہر جگه کہتا ہے که " سیروا فی الارض " زمین میں پھرو اور سفر کرو تاکه تمھیں بصیرۃ و حکمت حاصل ہو !

سیر و سیاحت کے ذکر میں یه آیتیں اکثر پیش کي گئي ہیں - مگر سخت تعجب ہوتا ہے که ان سب سے بھي بڑھکر سیر و سیاحت کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے - اسپر آجکل بہت کم نظریں پڑتي ہیں - سورۂ توبه میں خدا نے سچے مومنوں کي فضیلتیں بیان کي ہیں اور بتلایا ہے که ایمان و ہدایت کے یکے بعد دیگرے مدارج کتنے ہیں ؟ :

التائبـــون العـابدون الحامدون السـائحون الراكعـون السـاجدون الامـرون بالمعـــروف والنـــاهون عن المنكر' و الحـافظون لحـدود الله - و بشر المومنين (۹ : ۱۱۳)

توبه کرنے والے' الله کے عبادت گذار' اسکي حمد و ثنا میں رطب اللسان ' اُسکي راہ میں سیر و سفر کرنے والے' اسکے آگے جھکنے والے اور سجدے میں گر پڑنے والے' نیکي کا حکم اور بدیوں سے روکنے والے' نیز اُن تمام الهي حدود کي دنیا میں حفاظت کرنے والے جو الله نے مقرر کردي ہیں !

اس آیۃ کریمه میں سب سے پہلے توبه کرنے والوں کا ذکر ہے - پھر عبادت گذاروں کا ' پھر حمد الهي میں رطب اللسان رہنے والونکا ' پھر تیسرے درجه پر ان لوگوں کا جو " السائحون " میں سے ہیں - یعنے سیر و سیاحت کرنے والے ہیں' اور جنکے ولولۂ سیاحت و سیر فی الارض میں اپنے وطن کي دامنگیري ' عزیز و اقربا کي محبت' گھر کا آرام و راحت ' سفر کے شدائد و مصائب ' کوئي چیز بھي مانع نہیں ہوتي - علم و انسانیۃ کي خدمت اور تبلیغ حق و صداقت کي راہ میں انکے قدم ہمیشه دشت پیما ' اور رضاء الهي کي خاطر انکي زندگي ہمیشه دو چار خطرات و مہالک رہتي ہے !

اس سے بڑھکر سیر و سیاحت اور سیر في الارض کیلیے اور کیا حکم ہو سکتا تھا ؟ اسي حکم رباني کا نتیجه تھا که مسلمانان سلف چند صدیوں کے اندر ہي اندر تمام دنیا کے گوشوں گوشوں میں پھیل گئے' اور کبھي " طارق فاتح " نے اپنا گھوڑا مغرب و مشرق کے درمیاني سمندر میں ڈالکر جبل الطارق پر علم توحید نصب کیا ' اور کبھي " بیروني " نے شرق علم و تحقیق میں عرب و عجم کے دشت و جبل طے کر کے ملتان اور پنجاب کي متعصب اور پر خطر سر زمین کو برسوں تک اپنا موطن و ملجا بناے رکھا !

* * *

مسلمانوں کي سیر و سیاحت کے واقعات اگر قلمبند کیے جائیں تو ایک بہت بڑي ضخیم مجلد صرف اسي موضوع پر مرتب ہو جاے - دنیا کا چپه چپه انکي سیر و سیاحت کا شاہد ہے - مغرب و مشرق کے ہر حصے میں اسلام کے آثار خالدہ انکي جہاں نوردیوں کا افسانه سنا رہے ہیں - ابن حوقل' البیروني' ابن جبیر' ابن بطوطه ' علامۂ مقدسي ' اور قزویني صاحب اثار البلاد کے سفرنامے اور تصنیفات اب تک دنیا کے علمي ذخیرہ کا سرمایۂ ناز ہیں - ابو العباس نباتي کا تذکرہ تاریخوں میں پڑھا جا سکتا ہے' جس نے فن طب کي تکمیل اور مفردات و عقاقیر کي تدوین کیلیے آٹھه مرتبه مشرق و مغرب کا سفر کیا - پھر اُن فدا کاران راہ تبلیغ حق اور مبشران صداقت و ہدایت کا شمار تو ممکن ہي نہیں' جو پیغام توحید لیکر اپني اپني سر زمینوں سے اُٹھے' اور دنیا کے بڑے بڑے حصوں کو مسخر کر لیا !

کونٹیس مولیٹر ایک عورت ہے اور یورپ کی علمی و سیاسی اغراض کی تکمیل کیلیے بڑي الو العزمی کا کام کر رہی ہے' لیکن ہم کو بھی اُن مسلمان سیاح عورتوں کا حال معلوم ہے جو عہد گذشته میں محض علم و تحقیق کیلیے دنیا کے بڑے بڑے سفروں میں نکلتي تھیں' اور یه متاع بھي ایسي نہیں جو ہم نے اپنے بازار علم و تمدن میں نه رکھی ہو !

علامۂ مقري نے نفح الطیب میں اُن سیاحوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے ممالک مشرقیه سے اندلس (اسپین) تک کا سفر کیا تھا ' اور انکي تعداد تقریباً تین سو بتلائي ہے - وہ لکھتے ہیں که ان میں سات سے زیادہ مسلمان عورتیں بھي تھیں جنہوں نے محض تحصیل علم و حصول معلومات کیلیے سفر کیا تھا ! (۱)

جب صرف ایک عہد اور ایک حصے کے سیاحین و سیاحات کا یه حال تھا ' تو ظاہر ہے که تمام عہد اسلامي میں سیر و سیاحت کي کیا حالت رہي ہوگي ؟

* * *

لیکن افسوس که اب یه ذکر ہمارے چہروں پر نہیں کھلتا - ہماري موجودہ حالت تمام خصوصیات ملي و اسلامي سے محروم ہے - ہم میں قرآني خصائص اور رباني اعمال بالکل مفقود ہوگئے ہیں ' اب ہم میں نه " وہ راکعون الساجدون " ہیں جو " امرون بالمعروف " اور " ناہون عن المنکر " تھے - اور نه وہ " سائحون العابدون " ہیں جو خدمت انسانیۃ و کشف حقائق و سرائر کي راہ میں ارض الهي کي سیر و سیاحت کرتے تھے - ہم غیروں میں ان ولولوں کو دیکھکر متعجب ہوتے ہیں ' حالانکه دنیا کیلیے تعجب و تحیر کا تماشه کبھي ہماري ہي اولوالعزمیوں اور سرگرمیوں کے اندر تھا - غلامي و محکومي ' ذلت و نکبت ' فلاکت و عسرت ' ادبار و تسفل کي مصیبتیں اٹھائینگے لیکن اپني اُس سرزمین کو کبھي نه چھوڑینگے جو ہمارا بار اٹھانے سے اب عاجز آگئي ہے - ہمارے خدا نے اپني تمام زمین کو ہمارا وطن اور اپني تمام مخلوق کو ہمارا کنبه بنایا تھا - عزت و کامیابي ہي ہمارا اصلي گھر تھا - جہاں یه نصیب ہوتي' وہي ہماري زندگي کي اصلي بستي ہوتي :

یا عبادي الذین آمنوا ! ان ارضي واسعـــه !

اے وہ لوگو که الله پر ایمان لاے ہو! جان رکھو که خدا کي زمین بڑي

[۱] دیکھو نفح الطیب جلد ۲ - صفحه ۳۲۱ -

کو یہ سنکے تعجب ہوگا کہ ان پرندوں پر اسقدر روپیہ صرف کیا جا رہا ہے - سپاہي ان ننھے ننھے جانوروں کو بہت چاہتے ہیں اور انکي تعلیمي ترقي کو سرگرم دلچسپي کے ساتھہ دیکھتے رہتے رہیں -

مقام ریجیرڈ اور اسیطرح دوسرے مقامات میں کبوتروں کي ڈھابلیاں مکان کي چھت پر ہوتي ہیں- ہر ایک ڈھابلي ایک روش کے ذریعہ دو حصوں میں منقسم ہوتي ہے - فرش پر پلاستر اور اس پر خشک اور متوسط درجہ کي خوشنما چٹائیوں کي ایک تہہ ہوتي ہے تاکہ انکے پنجے نجاست میں آلودہ نہ ہوں - پاني کے برتن چھوٹے بنائے گئے ہیں تاکہ کبوتر نہانے میں زیادہ پاني نہ پھینک سکیں - لیکن جب کبھي ان ڈھابلیوں کي چھت پر بہتے ہوے پاني کا سامان ہوجاتا ہے تو بڑے برتن رکھدیے جاتے ہیں تاکہ وہ انمیں آزادي سے نہا دھو سکیں' اور اسطرح مہلک جراثیم سے محفوظ ہو جائیں -

ہر خانے میں ہوا کي آمد و رفت کا عمدہ انتظام کیا گیا ہے - ہر کبوتر کے جوان جوڑے کو ۳۵ فیٹ مکعب' اور ہر بچہ کو ۹ فیٹ مکعب جگہ دیگئي ہے- اس خیال سےکہ ہوا کي گردش میں سہولت ہو' پہاڑي یا سرد ملکوں کے علاوہ اور کہیں ڈھابلیوں کي چھتوں پر استرکاري نہیں کي جاتي -

ان ڈھابلیوں کا مشرق رو ہونا بھي نہایت ضروري ہے - قریبا تمام فرانسیسي ڈھابلیوں کا رخ شمال اور شمال و مشرق نیز طوفان آب کے تمام رخوں کے بالکل مخالف ہوتا ہے - اس کا خیال رکھا جاتا ہے کہ یہ ڈھابلیاں ٹیلیگراف یا ٹیلیفون کے دفتر کے پاس نہ بنائي جائیں جنکے تار آڑنے میں ٹکرا کے انہیں زخمي کرسکتے ہیں -

بڑے بڑے درخت اور اونچي اونچي عمارتیں بھي قابل اعتراض سمجھي جاتي ہیں - کیونکہ انکي وجہ سے ان کبوتروں کو بآساني بیٹھنے کے مواقع ملجاتے ہیں اور آڑنے سے جي چرانے لگتے ہیں- کترنے والے جانوروں مثلاً (ordents) کي روک کے لیے شیشہ دار پنجرے چوکھٹوں میں رکھے جاتے ہیں - پاس کي چمني پر لوہے کا جال تنا رہتا ہے تاکہ چمني میں بچے نہ گرسکیں - تمام کبوتر خانوں اور انجینیرنگ کور کے دفتروں میں ٹیلیفون لگا ہوا ہے -

یہ قاعدہ ہےکہ ہر کبوتر خانے میں ۱۰۰ کبوتر ایسے ہوتے ہیں جو فراھمي فوج میں شرکت کے لیے تیار کیے جاتے ہیں - اس مفید طاقت کے قائم رکھنے کے لیے دو کمرے ایک سو تیس جوان کبوتروں کے' ایک کمرہ دو سو بچوں کا جو اسي سال پیدا ہوے ہوں' ایک جنوب رو شفا خانہ (Imfirmary) ' اور ایک دار التجربہ (Laboratory) درکار ہوتا ہے -

ان خانوں میں رکھنے کے لیے کبوتر ان بچوں میں سے انتخاب کیے جاتے ہیں جنکي عمر ابھي ۴ ہفتہ هي کي ہوتي ہے' اور جو ابھي تک اپنے ان پیدائشي خانوں سے نہیں نکلے ہوتے جنمیں وہ پیدا ہوے ہیں-

صحت اور غذا کي نگراني کے خیال سے پہلے ۴ یا ۵ دن تک انکي دیکھہ بھال رہتي ہے - اسکے بعد خانے سے نکلنے اور ادھر ادھر آڑنے پھرنے میں اسطرح حوصلہ افزائي کي جاتي ہے کہ بغیر ڈرائے ہوے (تاکہ وہ اپنے داخلے کا درواز پہچان سکیں) نکل بھاگنے کا انہیں موقع دیا جاتا ہے - یہ تربیت روز ۳ بجے دن کو کي جاتي ہے -

جب اس نو آبادي میں جوان کبوتر ملا دیے جاتے ہیں تو یہ مشق بہت دیر تک جاري رہتي ہے - تازہ وارد کبوتر پہلے تو ایک معتدبہ زمانے تک علحدہ بند رہتے ہیں - اسکے بعد پرانے رہنے والوں کے ساتھہ ملا دیے جاتے ہیں - آخر میں انکي اگلي پانچ پانچ یا چار چار کلیاں دو دو انچ کے قریب کتر دي جاتي ہیں تاکہ موسم بھر آڑ نہ سکیں - جب پر جھاڑنے کا زمانہ آتا ہے تو ان کتري ہوئي کلیوں کي جگہ پوري پوري نئي کلیاں نکل آتي ہیں -

قابل خدمت تکریوں میں (ٹکریاں فوجي اصطلاح میں کور Corps کہلاتي ہیں) ماہ مئي کے قریب ۲ برس سے لیکے ۸ برس تک کے ۱۰۰ کبوتر ہوتے ہیں - انمیں اکتوبر تک ۲ محفوظ کبوتر اور ۱۸ مہینے کے ایسے ۲۳ پٹھے نوجوان بڑھا دیے جاتے ہیں جو تعلیمي معرکوں میں حصہ لیچکے ہیں -

کھانے کے لیے سیم' مٹر' اور مسور کا اکرا دیا جاتا ہے جو برابر سال بھر تک جمع ہوتا رہتا ہے - اکرے کي مقدار في کبوتر قریباً ڈیڑھہ اونس ہوتي ہے جو تین وقتوں میں یعني صبح' دوپہر' اور ۳ بجے دن کو دي جاتي ہے - اسکے علاوہ مٹي' چونا' دریا کي عمدہ بالو' انڈے کے چھلکے' اور گھونگے بھي ہم وزن پسے ہوے ملتے ہیں - یہ مرکب جسے نمک آمیز زمین (Solted Earth) کہتے ہیں' ہمیشہ انکے پنجروں میں پڑا رہتا ہے-

نامہ بر کبوتروں کي بارک اور انکي بالائي درسگاہ ! !

بہار کے زمانے میں اس کا خیال رکھنا چاھیے کہ دو ھلکے یا دو بہت ھلکے رنگ کے کبوتروں میں' یا نہایت ھي قریبي رشتہ دار کبوتروں میں' یا ایک دوسرے سے بیحد ملتے ہوے کبوتروں میں جوڑا نہ لگنے پائے - جوڑا صرف انھي کبوتروں میں قائم کرنا چاھیے جنکي آنکھوں اور پروں کے رنگ مختلف ہوں - چھوٹے بڑے' جوان بوڑھے' باھم مانوس اور غیر مانوس کبوتروں میں لوٹ ضرور بنا دیني چاھیے -

جب چند دنوں تک ایک ساتھہ علحدہ بند رہنے سے جوڑا لگ جاے تو پھر انہیں کمرہ میں آزادي سے پھرنے دینا چاھیے - جوڑا لگنے کے بعد سے ۴۰ دن کے اندر مادہ انڈے دیتي ہے' اور اسکے بعد ۱۷ دن تک سیکتي ہے - جب بچے ۴ یا ۵ ہفتے کے ہوجاتے ہیں اور دانہ چگنے لگتے ہیں تو ماں/باپ سے علحدہ کرکے ایک ایسے جنوب رویہ کمرہ میں رکھدیے جاتے ہیں جسمیں زیادہ سے زیادہ دھوپ آتي ہو - کسي دوسري جھولي کے یا موسم خزاں کے انڈے نہیں رکھے جاتے - کیونکہ انکے بچے مرتے ہوتے ہیں اور بیقاعدہ پر جھاڑنے لگتے ہیں

(لها بقية صالحة)

بهاپ اور بجلي کے انعام سے ليتي تهي' جس طرح آج قدم قدم پر ان عظيم الشان طاقتوں سے هم مدد ليتے هيں اور ان پر مغرور هيں !

* * *

يه کيسي عجيب مگر دلچسپ بات هے که جو کام آج انسان بجلي اور بهاپ کي حيرت انگيز قوتوں سے لينے پر نازاں هے ' وه کسي زمانے ميں ايک نهايت معمولي اور حقير جانور سے ليا جاتا تها ' اور جبکه ريل کي گاڑياں ڈاک کے تهيلے ليکر نهيں جاتي تهيں اور تار کے سلسلوں سے دور دراز ملکوں ميں باهم خبررساني کو اسطرح آسان نهيں کر ديا تها ' تو نامه بر کبوتروں کے غول تيے ' جو اپني نازک نازک گردنوں ميں خطوط کي امانت ليکر اور بڑے بڑے ميدانوں اور درياؤں پر سے گذر کے مکتوب اليه تک پهنچتے تيے ' اور جس طرح آج تاربرقي کے هرجگه استيشن هيں' بالکل اسيطرح ان بے زبان پيام بروں کے اڑنے اور اترنے کيليے بلنديوں پر استيشن بنائے جاتے تيے !

نامه بر کبوتروں کا وجود عهد قديم کي ايک نهايت مشهور اور بڑي هي دلچسپ کهاني هے - اسکا سلسله نصف صدي پيشتر تک بڑي بڑي آباديوں ميں جاري تها - اب بهي دنيا سے بالکل مفقود نهيں هوا هے - بڑي بڑي لڑائيوں اور جنگي حصاروں کے

ايک مستقل فن بنگيا تها جسميں متعدد کتابيں بهي تصنيف کي گئيں - انکا ذکر تاريخوں ميں موجود هے -

حال ميں رساله " سائنٹفک امريکن " کے ايک مضمون نگار نے نامه بر کبوتروں کے متعلق ايک نهايت دلچسپ مضمون لکها هے اور بهت سي تصويريں بهي دي هيں - اسے ديکهکر مسلمانوں کے عهد گذشته کي وه ترقيات ياد آگئيں جنکا تفصيلي تذکره سيوطي اور مقريزي وغيره نے مصر کي تاريخوں ميں کيا هے - هم سب سے پہلے اس مضمون کا ترجمه هديهٔ قارئين کرام کرتے هيں - اسکے بعد دوسرے نمبر ميں مسلمانوں کے عهد کي ترقيات تفصيلي طور پر درج کرينگے' اور ان واقعات کا بهي حال لکهينگے جن ميں مسلمانوں نے نامه بر کبوتروں سے بڑے بڑے کام ليے تيے اور انکي پرورش و تربيت کو ايک با قاعده فن بنا ديا تها -

* * *

(فرانس ميں نامه بر کبوترونکي درسگاه)

سائنٹفک امريکن کا مقاله نگار لکهتا هے :

" يه خيال کيا جاسکتا هے که موجوده عهد علمي ميں جبکه تار برقي اور هوائي طيارات کي ايجادات نے دنيا کے تمام گوشوں کو ايک کرديا هے' ان تيز رو اور وفادار پيغامبروں کي کچهه ضرورت نه رهي'

اعلی نسل اور قسم کے نامه بر کبوتر جنکو فرانس ميں با قاعده طور پر نامه بري کيليے طيار کيا جاتا هے !

زمانے ميں انسے کام لينا هي پڑتا هے جب نئي دنيا کي بڑي بڑي قيمتي اور مغرورانه ايجاديں کام دينے سے بالکل عاجز هو جاتي هيں - حکومت فرانس نے تو اب تک انکے با قاعده اهتمام اور پرورش کے کام کو باقي و جاري رکها هے !

ان امانت دار پيامبروں نے دنيا ميں خبررساني کي عجيب عجيب خدمتيں انجام دي هيں اور احسان فراموش انسان کو بڑي بڑي هلاکتوں سے بچايا هے - جهاں انسان کي قوتيں کام نه ديسکيں' وهاں انکي حقير هستي کام آگئي !

* * *

همارے عالم حسن و عشق کے راز دارانه پيغاموں کيليے اکثر انهيں سفيروں سے کام ليا گيا هے - عشاق بے صبر کو انکا انتظار قاصد بے مهر کے انتظار سے کچهه کم شاق نهيں هوتا - شعرا کي کائنات خيال ميں بهي خبررساني و پيامبري صرف انهي کے سپرد کردي گئي هے' اور فارسي شاعري ميں تو " عظيم الشان " بلبل کے بعد اگر کسي دوسرے وجود کو جگه ملي هے تو وه يهي مسکين کبوتر هے !

* * *

مسلمانوں نے بهي اپنے عهد تمدن ميں ان پيامبروں سے بڑے بڑے کام ليے تيے - حتى که نامه بر کبوتروں کے اقسام و تربيت کا کام

جنهوں نے جنگ جرمني و فرانس ميں بڑي بڑي گرانقدر خدمات انجام دي تهيں (۱) - حقيقت يه هے که بهت سے لوگوں کا يهي خيال هے - وه کهتے هيں که نئي ايجادات نے حالت بدلدي هے اور اب نامه بر کبوتر صرف چند بوڑهے شکاريوں هي کے کام کے رهگئے هيں !

مگر ايسا خيال کرنا بهت بڑي غلطي هوگي - جو توجه که اسوقت يورپ کي حکومتيں خصوصاً حکومت فرانس ان پرندوں پر کر رهي هے ' اس سے معلوم هوتا هے که ابهي تک وه خدمت فراموش نهيں هوئي هے جو ان مسکين پرندوں نے حملهٔ جرمني کے زمانے ميں محصورين پيرس کي انجام دي تهي !

اسوقت فرانس کے يهاں ۲۸ فوجي کبوتر خانے هيں جو اسکے تمام قلعوں ميں علي الخصوص ان قلعوں ميں جو مشرقي سرحد ميں واقع هيں' پهيلے هوے هيں - يه کبوتر خانے جو انجينيرنگ کور کے زير انتظام هيں' افزايش نسل اور تربيت کے ليے وقف کرديے گئے هيں -

مجهے ان فوجي کبوتر خانوں ميں جانے کے ليے اور خاص اجازت حاصل کرنے ميں کاميابي هوئي جو پيرس کے قلعوں کے قريب مقام (Vagirard) ميں واقع هيں - يهاں کے حکمران افسر نے مجهے اس عجيب جانور کي فزايش ازر تربيت کا نظام سمجها ديا - قارئين کرام

عرب كي بقيه ازاد حكومتوں كا خاتمه

مسقط ' عمان ' يمن ' حضر موت

تاريخ و عبر !

سنه ۱۷۹۸ ع ميں ايست انڈيا كمپني نے سلطان مسقط سے عہد كيا كه وه فرانسيسيوں كو عمان سے خارج كرديگا -

سلطان سعيد سنه ۱۸۰۴ سے سنه ۱۸۵۶ ع تک حكمران رها - اسنے انگريزوں كے ساتهه ملكر عربي قزاقوں سے جنگ كي ' اور غلامي كے انسداد كے ليے تين عہدنامے تحرير كيے - سعيد كي وفات پر عمان سے اسكے ماورا البحر مقبوضات جدا هوگئے - سيد سيواني مسقط ميں اور اسكا چهوٹا بهائي زنجبار ميں حكمراں تها - سيواني سنه ۱۸۶۶ ع ميں بمقام سيار قتل هوا - اسكا بيٹا سليم جانشيں هوا - اسكے بعد سنه ۱۸۷۱ع ميں سيد تركي سعيد كا ايک بيٹا تخت نشيں هوا - اسكے وقت ميں اكثر بغاوتيں هوتي رهيں - انگريزوں كے كہنے سے اسنے افريقه او ر زنجبار ميں غلاموں كي تجارت مسدود كردي - اِسكے معاوضه ميں انگريز اسے چهه هزار پونڈ سالانه ديتے رهے -

سنه ۱۸۸۸ ميں اسنے وفات پائي اور اسكا بيٹا فيصل بن تركي جانشيں هوا - اسكے زمانے ميں بهي بغاوتيں بند نه هوئيں - فروري سنه ۱۸۹۵ ميں بدويوں نے بغاوت كركے شهر مسقط لوٹ ليا - سلطان خوف سے قلعه بند هوگيا - بناے فساد يه تهي كه سلطان نے ايک شيخ صالح محمد نامي سے خراج طلب كيا - وه مطلوبه رقم سے كم ديتا تها -

نومبر سنه ۱۸۹۴ ع سے ۱۲ فروري سنه ۱۸۹۵ ع تک باغي اسلحه اور فوج جمع كرتے رهے - ۱۲ فروري كو عبد الله بن شيخ صالح ۲۰۰ مسلح بدوي ليكر سلطان مسقط سے ملاقات كرنے گيا - اسكي سلامي هوئي اور سلطان نے چار سو پونڈ نقد تحفه ديا -

مسلح بدويوں كو شهر ميں جانے كي اجازت ديدي گئي تهي - آدهي رات گذرنے پر باهر سے آكر انهوں نے حمله كر ديا - شهر كے دروازے كهولديے اور بہت سے بدوي گهس آے - بازار كا دروازه اور بڑا مغربي دروازه دونوں بدويوں نے مسخر كرليے - پهر سلطان كے محل پر حمله كيا - سلطان نے جاگتے هي دو حمله آوروں كو گولي سے مار ديا ' اور خود ايک پوشيده دروازے سے قلعه ميں چلا گيا جہاں سے شهر اور بندر گاه پر گوله باري هوسكتي تهي - اوسكا بهائي بهي ايک دوسرے قلعه ميں چلاگيـا - دونوں قلعوں ميں پچـاس پچاس آدمي اور باره پونڈ كي چند توپيں تهيں -

محل پر گوله باري شروع هوگئي جسپر بدوي قابض تهے - مگر ۱۲ فروري كو بدويوں نے شهر كے دروازے بند كركے اوسپر قبضه كرليا - محل سلطاني بالكل لوٹ ليا - سلطان نے قلعوں كي توپوں اور بندوقوں سے آتش افشاني شروع كي - تين روز تک اپنے هي محل پر گولے برساتا رها - باغيوں نے قلعه پر حمله نه كيا ' اور شهر ميں بهي نه پهيلے - انگريزي حصه بالكل محفوظ رها -

حتى كه ساحلي شهروں سے ايک هزار فوج مدد كے ليے آئي جس نے دشمن پر حمله كرديا - حمله كے اثنا ميں برٹش ريزيڈنٹ هندي انگريزي رعايا كو مقابله ميں لے گيا - شام تک اور كمک بهي آگئي - آخر باغي بهاگ گئے اور غريب سلطان كو انگريزي رعايا كے نقصان كا خساره دينا پڑا ! -

سنه ۱۸۹۲ ميں مسقط ميں فرانسيسي قنصل خانه قائم هوا جسكا مدعا صرف سياسي تها - اُنهوں نے بہت سي سازشيں كيں - ليكن انگريزي رقابت سے كوئي اثر هونے نه پايا - انگريزوں نے البته فرانس كے مقابلے ميں بہت سي مراعات حاصل كرليں - چنانچه سلطان مسقط نے بحر قلزم كا سلسله تار قائم كرنے كے ليے پانچ جزيرے ديدیے - يه جزيرے بہت زر خيز هيں -

سنه ۱۸۶۱ ميں انگريزي كمشنري نے مسقط اور زنجبار كي حكومت كے دو دعويداروں كے درميان ثالثي كي ' اور سلطانی علاقه كو دو قسموں ميں منقسم كرديا - ليكن تهوڑے هي عرصه كے بعد آخر الذكر حكومت برٹش ايسٹ افريقه ميں جذب هوگئي ! پهر سنه ۱۸۷۳ ع ميں عمان پر بهي دست آز دراز هوا ' اور اپني عالمگير انگريزي پاليسي كے مطابق بالآخر سلطان كو وظيفه خوار بناكے چهوڑا !!

عمان كی موجوده پوليٹكل حالت يه هے كه جنگ بلقان كے آخر سے عمان ميں پهر بغاوت كي حركت شروع هوئي - ابهي بغاوت فرو نه هوئي تهي كه سلطان فيصل بن تركي كا انتقال هوگيا - اس كشمكش ميں انگريزي طماعي بهلا كب اس بات كی متقاضي تهي كه خاموش رهے ؟ سلطان كے طرف سے كچهه هندوستاني فوج مسقط ميں اتار دي گئي اور انگريزي بيڑه كو بهي اشاره هوا كه برقه اور ساحل سهار پر گوله باري كرے !

بغاوت ابهي تک فرو نہيں هوئي هے - انگريزوں كا اقبال بر سر اوج هے ' اور عمان كو شكنجه ميں كسنے كے ليے ايک نيا پيچ كهمايا گيا هے - ٹركش گورنمنٹ سے جو معاهده خليج فارس كے ليے هوا تها ' مجهے خيال هوتا هے كه اسميں ايک دفعه يه بهي تهي كه ٹركي عمان كے قانوني دعوے سے دست بردار هوگئي -

مجهكو خوف هے كه اسي طرح كل كو يمن ' پهر حجاز ' پهر شام و عراق سے بهي دست بردار هونا نه پڑے - هاں اس معاهده سے اتنا پته ضرور چلا كه عمان بهي كسي وقت ٹركي كے زير سيادت هونے كا فخر ركهتا تها -

عمان اور مصر كي حالت ايک سي هے - عمان كے قريب هي جزيره نماے القوس و بحرين ' اور اسكے متصل ايک مشهور موتيوں كا جزيره هے - ساتهه هي خليج فارس نے قبرس كي طرفسے بهي اسے انگريزوں كے حواله كرديا هے - بحرين جسكا نام هم شروع اسلام سے سنتے آے هيں اور تاريخ ميں اسكي اهميت اكثر مطالعه كرچكے هيں ' آج يونين جيک كے زيرسايه هے ! زر خيزي ميں يه جزيره تمام عرب ميں بے مثل هے ' اور اپني قدامت ميں تو بابل كا همسر سمجها جاتا هے - يہاں اُن قبور كا پته چلتا هے جو قحطان كے بتوں كي هيں ' اور يهي پہلا مستقر اقوام عرب يا قبيلۂ عدنان كا هے -

كويت اور القطار بهي انگريزوں كے زير اثر هے - عدن كو بهي اس بات كا فخر حاصل هے كه اس نے چلے پہل سفيد جنس كي

اسلام کسی بیکسی اپنے گھر میں

فلسطین میں صہیونی یہودی اور مسلمان

ہم روتے ہیں کہ اسلام ان ممالک میں ذلیل و پامال ہو رہا ہے جو ہماری بد اعمالیوں کی بدولت مسیحی استعمار (یعنی نو آبادیوں) کی بد بختی میں گرفتار ہیں' لیکن اگر ہم موجودہ شئون و حالات کا ایک غلط انداز نظر سے بھی مطالعہ کریں تو صاف نظر آجاے کہ اب ہمارے ضعف و انحطاط کا یہ عالم ہوگیا ہے کہ فرزندان اسلام خود اپنے گھر میں اور اپنے زیر دستوں کے ہاتھوں بھی مقہور و مظلوم ہو رہے ہیں !

فلسطین وہ مقام ہے جس پر ایام مظلمہ میں ... کی خوفناک خونیں کوششوں' اور موجودہ عہد تمدن میں یورپ کے پر فریب سیاسی دسائس کے باوجود' آج تک اسلام کا پرچم توحید لہرا رہا ہے -

با ایں ہمہ وہاں کی موجودہ حالت نہایت درد ناک اور ماتم انگیز ہے -

فلسطین اس سلسلۂ مضامین کی ایک مستقل کڑی ہے جو ہم بقیہ "عالم اسلامی" کے عنوان سے شائع کرنا چاہتے ہیں - مختلف دول یورپ کا نفوذ' انکے مصالح و اغراض کا تعارض و تصادم' یہودیوں کا ہجوم و استیلاء' مسلمانوں کی حسرتناک مغلوبیت و کس مپرسی' اسکے ضروری مگر دل فگار و گریہ انگیز نقطہ ہاے بحث ہیں جنھیں سر دست نہیں چھیڑینگے - صرف دو ایک واقعات کے بیان پر اکتفا کرینگے جو تازہ عربی ڈاک میں موصول ہوے ہیں :

ملکونکے انقلابات اور قوموں کی بیداری کی تاریخ کا یہ ایک متواتر و مسلم واقعہ ہے کہ ظلم و فشار کی زیادتی' ہجوم و استیلاء کی شدت' جبر و عدوان کی کثرت' اور چیرہ دست و غالب قوم کی سبعیت و درندگی' یعنی تاخت و تاراج' خونریزی سفاکی' اور اسی طرح کے تمام مظالم کسی خاموش و افسردہ ملک میں عالمگیر حرکت و بیداری اور ایک غافل و خوابیدہ قوم کے اندر عام احساس و تنبہ پیدا کردیتے ہیں - بشرطیکہ اسکے بھلے دن آنے والے ہوں -

گذشتہ نصف صدی سے عالم اسلامی پر ایک عام جمود و افسردگی طاری تھی - گو اسکے مختلف حصوں میں احساس و شعور کے آثار نمایاں ہوے مگر در حقیقت وہ ابتدائی لہریں تھیں جنکا وجود صرف سطح سمندر ہی پر ہوتا ہے - اسکے نیچے یعنی وسط و قعر حسب سابق خاموش و ساکن رہتے ہیں !

لیکن گذشتہ دو خونین سالوں نے عالم اسلامی کی حالت یکسر بدلدی - اب عربوں نے بھی جمود و تعطل' اور محض ترکوں کے ساتھہ معرکہ آرائی کرنے کی سطح سے کسیقدر بلند ہوکے نظریں ڈالی ہیں' اور انہیں اپنے وطن عزیز اور گہوارۂ اسلام میں اجنبی قوتونکے اثر کا غلبہ' پرانے دشمنوں کا تسلط' اور زمین کے بھوکے فرنگیوں کا چاروں طرف ازدحام نظر آرہا ہے - یہ منظر قدرتاً انکی ایک نئی حرکت کا ذریعہ ہوا - انہوں نے اس عرصے میں وقتاً فوقتاً اپنی موجودہ حالات پر ماتم اور اس سے نجات کے لیے استغاثۂ و فریاد کی چیخیں بلند کیں - مگر یورپ کی مصری ذریات یعنی المؤید' المقطم' اور لسان الحال وغیرہ ان علائم و آثار کو ایسے خوفناک عنوانوں کے ساتھہ شائع کرتے ہیں جن سے عربوں اور ترکوں کے تعلقات کی پرانی دشمنی کو ہمیشہ غذا ملتی رہے . اور اختلاف کی وہ خلیج وسیع سے وسیع تر ہوجاے جسکے پانی سے یورپ کی امیدوں کا شجرۂ ملعونہ و خبیثہ سیراب ہوتا رہتا ہے !

چنانچہ گذشتہ حرکت عربیہ اور اسکے طرفداروںکے نزدیک لنچ کمپنی کے دائرۂ اقتدار کی توسیع پر اہل عراق کی بے چینی' مسلمانان فلسطین کی داخلی تدابیر مقاومت' اور ملک و حکومت کی اطلاع کے لیے شور و فغاں کرنا اسی کا نتیجہ ہے -

صہیونی یہودیوں کے روز افزوں تسلط اور اقتدار و مظالم کا تذکرہ اس جلد کے کسی گذشتہ نمبر میں آچکا ہے - آج ایک اور واقعہ نقل کیا جاتا ہے جسکو اس ظلم و ستم اور توہین و تذلیل کے صدہا واقعات کا نمونہ سمجھنا چاہیے جو یہاں برابر پیش آتے رہتے ہیں -

" محمد عون آفندی ایک پر جوش و غیور شخص مقام زوارہ کا دولتمند تھا - وہ دیکھرہا تھا کہ یہودی رفتہ رفتہ تمام شہر پر قبضہ کرتے جاتے ہیں - اسلیے جب یہودیوں نے زوارہ کا ٹھیکہ لینا چاہا تو اس نے سخت مخالفت کی - مگر افسوس کہ اسکی کچھہ نہ چلی - یہودیوں کو اپنی کوشش میں کامیابی ہوگئی -

حال میں اس پر بعض ایسے ناگہانی مصائب آپڑے کہ اسے اپنی جائداد رہن رکھنا پڑی - فلسطین میں مسلمان اسقدر دولتمند کہاں ہیں کہ وہ رہن رکھسکتے ؟ مجبوراً یہودیوں ہی کے ہاتھہ گرو رکھنا پڑی - ان ظالموں نے پہلے تو روپیہ نہایت خندہ پیشانی سے دیا' مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد نہایت سختی سے تقاضا شروع کیا - جب وہ روپیہ نہ دیسکا تو اسکو گرفتار کرکے مارنے پیٹنے لگے اور جب اچھی طرح زد و کوب کرچکے تو ایک قلعہ میں نظر بند کر دیا اور اسکی جائداد نیلام کرکے خود ہی خریدلی - وہ بیچارہ اب قیدی ہے - اسکے اہل و عیال دانے دانے کو محتاج ہیں - اہل شہر نے والی بیروت کے پاس فریاد کی - گو والی نے ہنوز قطعی طور پر یاس انگیز جواب نہیں دیا ہے مگر تاہم وہ برابر ٹال رہا ہے - اسکی وجہ بظاہر یہی معلوم ہوتی ہے کہ مجرم یہودی جرمنی اور روس کی رعایا ہیں - والی کو خوف ہے کہ اگر اس نے کسی قسم کی عملی کارروائی کی تو دونوں سلطنتیں حفظ حقوق کے نام سے مداخلت کرینگی - یہاں یہ بھی افواہ ہے کہ انہوں نے اپنی اپنی سلطنتوں کو اس واقعہ کی اطلاع دیدی ہے' اور وہاں سے انکو اطمینان دلایا گیا ہے" یہ حالت ہے اس ملک کے مسلمانونکی جہاں خود ہماری حکومت ہے !

روزانہ الہلال

المرجان في آثار هندستان " میں اُس زمانے کے حالات نہایت دلچسپ لکھے هیں - شیخ اسماعیل شافعي السورتي نامي ایک سیاح نے یہاں کے حالات انسے بیان کیے تے - اور سنہ ۱۱۷۵ میں سید قمرالدین اورنگ ابادي نے بھي ان جزیروں کو اپني سیاحت حجاز کے اثنا میں دیکھا تھا - وہ لکھتے هیں کہ نہایت خوبصورت اور آباد جزائر هیں - آبادي مسلمانوں کي هے جو حد درجہ صوم و صلوۃ اور جمیع احکام اسلامیہ کے پابند هیں - تین جمعوں کي نماز بھي میں نے یہاں کي جامع مسجد میں پڑھي - خطبہ میں سلطان عثماني اور شاهنشاہ دھلي کیلیے دعا مانگي جاتي هے - سلطان عثماني کا ذکر اسلیے کیا جاتا هے کہ لکونہ خادما للحرمین الشریفین زادھما للہ جاھا - یعني اسلیے کہ وہ خادم الحرمین الشریفین هیں !

اس سے اندازہ کرو کہ ابسے ڈیڑہ سو برس پہلے ان سمندروں کے بے تعلق جزیروں کے اندر بھي سلطان عثماني کا نام خطبوں میں لیا جاتا تھا ' اور ٹھیک اسي بنا پر لیا جاتا تھا جس حیثیت سے آج هم لینا چاهتے هیں ' اور جسکے تسلیم کرنے پر بعض هندرستاني پیشواوں کو اسلیے اعتراض هے کہ انگریز اس سے خوش نہیں ہونگے !

سنہ ۱۱۷۵ میں مالدیپ کے جزیروں کے اندر خلافۃ عثمانیہ کیلیے دعا مانگي جاتي تھي ' مگر سنہ ۱۳۳۱ میں جامع مسجد دھلي کے اندریا علي گڈہ کي سب سے بڑي اسلامي تعلیم گاہ کي مسجد میں اسکے لیے دعا مانگنے کي چنداں پروا نہیں کي جاتی !

اسي سلسلے میں سید قمرالدین اورنگ آبادي نے ایک بات نہایت عجیب لکھي هے - وہ جب جزیرۂ سیلوں کے بندرگاہ کالي میں گئے تو اُس زمانے میں وهاں ولندیزیوں کا قبضہ پایا مگر مسلمان آباد تے اور ایک شاندار جامع مسجد موجود تھي -

جمعہ کے دن مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک ولندیزي افسر دروازہ پر بیٹھا هے ' اور ایک بہت بڑا رجسٹر اسکے هاتھہ میں هے - هر مسلمان جو نماز پڑھنے کیلیے آتا هے ' اسکا نام پوچھتا هے اور رجسٹر میں درج کرتا هے - تحقیق سے معلوم هوا کہ یہاںکے ولندیزي حاکم کے پاس تمام مسلمانان جزیرہ کے نام دفتر میں لکھے هوے هیں - جمعہ کے دن ایک افسر انکے ناموں کے رجسٹر کو ساتھہ لیکر آتا هے اور تمام آنے والوں کے نام رجسٹر میں دیکھتا هے ' تا کہ اگر کوئي مسلمان بلا عذر جمعہ کي نماز کیلیے مسجد نہ آے تو معلوم هو جاے ' اور اسے سزا دي جا سکے : ان رئیس ولندیز یعین شخصاً من النصاری یوم الجمعة ' یجلس علی باب المسجد و یکتب اسماء الـذین یحضرون الصلواۃ ' فان لم یحضر احدا من المسلمین ' یواخذہ - و اسما المسکین السا کنین بها کلهـم مکتوبة عنـد رئیس النصـاری ! !
(دیکھو سبحۃ المرجان - مطبوعۂ بمبئي - صفحہ ۲۳)

گویا ولندیزي اور مسیحي حاکم مسلمانوں کي مذهبي زندگي کا احتساب کرتا تھا - آج هندرستان میں خود مسلمان اپنے احتساب دیني سے غافل هیں !

انکے بیان سے معلوم هوتا هے کہ یہاں بھي سلطان عثماني اور شہنشاہ دھلي ' دونوں کیلیے خطبہ میں دعا مانگي جاتي تھي !

* * *

لیکن اب اسلام کے تمام بہترین خزانوں کي طرح یہ موتیوں کے جزائر بھي انگریزوں کے قبضے میں هیں - اپني مشہور مستعمرانہ پالیسي کے مطابق حکمراں خاندان کو براے نام باقي رکھا هے جو " سلطان مالدیپ " کے نقب سے مشہور هے - موجودہ سلطان هزهائنس محمد شمس الدین اسکندري هے جو چند سال هوے ' اپنے باپ سلطان سابق کے ساتھہ حج کیلیے مکہ معظمہ گیا تھا - وهانسے واپسي میں اسکا باپ مصر آیا اور اسکندریہ میں انتقال کرگیا - اسي وقت سے مالدیپ کا سلطان یہي قرار دیا گیا هے -

ان لوگوں کي رنگتیں بدل گئي هیں - زبان دوسري هوگئي هے - عادات و خصائل میں بھي بہت سے تغیرات هوگئے - تاهم عربي خصائص ابتک مٹے نہیں ' اور اس قافلے کے نقش قدم باقي هیں جو خشکي اور تري ' دونوں میں اپني نہ مٹنے والي یادگاریں چھوڑ گیا ! عربي حکومتیں مٹ گئیں اور جو براے نام باقي هیں وہ بھي بظاهر چراغ سحري نظر آ رهي هیں ' تاهم اُن عربوں کا نام تو دنیا کبھي نہیں مٹا سکتي جو چند صدیوں پیشتر تک دنیا کے سب سے بڑے تمدن ' سب سے بڑے علم و حکمت ' سب سے زیادہ حصۂ ممالک ' اور سب سے زیادہ خدا اور اسکے بندوں کے تعلقات کے مالک تے ! تلک الجنة التي نورث من عبادنا من کان تقیا ! (۱۹ : ۶۴)

اپچ - احمد دیدي صاحب مالدیوي مقیم لکھنو نے همیں دو تصویریں اشاعت کیلیے دي هیں - جنمیں سے ایک سلطان مالدیپ کے محل شاهي کي تصویر هے ' دوسري وهاں کي ایک مشہور سڑک کو پیش نظر کرتي هے - یہ سڑک دار الحکومت کي سب سے بڑي سڑک هے - سلطان کا محل ' جامع مسجد ' شمس الدین کا مزار ' مشہور تاریخي منارہ ' تمام بڑي بڑي عمارتیں اسي سڑک میں واقع هیں -

ان تصویروں کو هم نے اس لیے شائع کر دیا کہ مالدیپ کے ذکر میں مسلمانوں کي گذشتہ اولو العزمیاں اور عربي حکومت کي عالمگیر قوت کي یاد پوشیدہ هے ' اور یہ جو چند مٹے هوے اور مٹنے کے قریب نشانات دنیا کے مختلف حصوں میں نظر آ رهے هیں ' في الحقیقۃ عبرت و تنبہ کي صدائیں هیں ' اور ایک ایسي قوم کے لیے جو اپنا اقبال و تمدن تاراج غفلت کر چکي هے ' انکے مطالعۂ و نظر سے بڑھکر اور کوئي وسیلۂ بیداري و اعتبار نہیں هو سکتا : لمن کان لہ قلب او القی السمع و هو شهید ! !

هم احمد دیدي صاحب کا ان تصویروں کیلیے شکریہ ادا کرتے هیں -

قـدم بوسي كي - ليكن حضر موت كو بهي اس بات سے كم فخر نهيں هے كه اسكے سلاطين نصارا كے يد بيضا كا معجزه ديكهه رهے هيں ! ابهي دهلي ميں هز هائنس سلطان مقاله كو هم نے ديكها هے كه شهنشاه جارج خامس كے آگے اپني عزت كو نثار كر رها تها !

حضر موت وه خطه هے جسكے باشنـدوں كي بدولت آج چاليس ملين انسان جزائر سوماترا اور جاوه ميں مسلمـان نظر آتے هيں ! يهيں كے عرب وه مشنري اور تاجر هيں جو ايسٹ انڈيا ميں پهنچے تهے - اور اب بهي وهاں ايسے سـلاطين هيں جنـكا رشته حضر موت سے هے - مارب كے عظـيم الشان كنهـڈر اسي حضر موت ميں هيں - يه خطه اُمي سـلاطين ميں منقسم هے - مقاله سنـگ سرخ كے پهاڑوں كے انـدروني جانب واقع هے - يهاں كا حاكـم القاسي خاندان كا ايك سلطان هے - اس خانـدان كا سات منزله قلعه ايك ايكڑ رقبـه پر ابتك موجود هے ' جسكے مورچے اور ديواريں بهت هي مضبوط هيں -

شيـام وادي حضر موت كا سب سے بڑا شهـر اور تيل كا رنـگ بنانے كے ليے مشهور هے - اسي كا ايك شهر شبهر قديم زمانے ميں تجارت كا مركز تها - يهاں خاندان القاسي كا ايك وارث نواب هے جسكا باپ نظام حيدر آباد كي عربي فوج كا سپه سالار هے -

حضر موت يمن كا ايك حصه هے - تركي فوج ايك بار يمن سے گذر كر يهاں پهونچ بهي گئي تهي مگر كمزور و بزدل باب عالي نے انـگريزي اعتراض كے آگے سر تسليم خم كرديا ' اور اس خطه كو جو اسكي عربي مقـبوضات كے ليے ايك لعـل بے بها تها ' غيروں كے هاتهه چهوڑ ديا !

انـدرون عرب ميں ايك خطه وادي دار سير اور نجـدران كے نام سے مشهور هے - يهـاں عبـد الله بن سبـا كے فرقے كے لوگ هيں - وادي دار سير ۳۰۰ ميل لمبي اور ايك سو ميل چوڑي هے - يمن كا سب سے بڑا زر خيز خطه يهي هے - دار سير ميں تين منزل تـك كهجور هي كے باغ هيں - ان ملـكوں ميں كو ابهي تـك كسي يوروپين طاقت كا گـذر نهيں هوا ليكن تـركي بهي اس پر متوجه نهيں ' اور شايد كبهي بهي نه هو - (رفيقي)

جوهر شهد مغربي و چوب چيـني

يورپ كے بنے هوے همارے مزاجوں كے ساتهه اس ليے موافق آهن هيں كه وه روح شراب ميں بنائے جاتے هيں ' جو سخت معرك خون ورم هے جو گرم مزج اور گرم ملـك كے باشندوں كو بجاے اس كے كه گـرم خون كو ٹهنڈا كريں خون كو اور تيز كرديتے هيں - هم نے اس جوهر ميں برگ حنا ' چوب چيني وغيره مبتدل و مبرد خون دوائيں شامـل كردي هيں - جن كي شموليت سے عشبه كي طاقت دو چند هوگئي هے - چند خوراك تجربه كركے ديكهه ليجيے - سياه چهرے كو سرخ كرديتا هے - بد نما داغ ' پهوڑے ' پهـنسي ' بيقاعدگي ايام ' درد نـل ' هڈيوں كا درد ' درد اعضا ' وغيره ميں جو لوگ مبتلا رهتے هوں اسكو آزمائيں -

ياد ركهيگا كه دوا سـازي ميں يه نـكته دل ميں جگه دينے كے قابـل هے كه ايك دوائي جو نا تجربه كار بنـاے مضـر و بے عمل هوجاتي هے - اور وهي دوا مناسب اجـزاء و تركيب سے واقف كار بنائے تو مختلف حكمي عمل و عجيب و غريب خواص و فوائـد ظاهر كرتي هے - دوا سازي ميں قاعده هے كه جب تـك دوا سازان اجـزاء كے افعال و خواص سے با خبر نهو ' كبهي اسكا تركيب ديا هوا نسخه سريع الاثر حكمي فائـده نه كريگا - يهي وجـه هے كه جاهـل دوكانداروں كے نسخے جو دوا سازي كے اصول سے محض نا آشنا هوتے هيں بجاے فائده دينے كے نقصان كرتے هيں ' لهذا ان سے بچنا چاهيے - قيمت شيشي كـلاں ۳ روپيه - شيشي خورد ايك روپيه ۸ - آنه - استعمال سے پہلے جسم كا وزن كرو اور ايكماه كے بعد خود ديكهه لو -

الـــ ـ ـ ـ مشتهـــــر

حكيم ' ڈاكٹر ' حاجي غلام نبي زبدة الحكما شاهي سند يافته مرچي دروازه لاهور مصنف كتب طبي ۲۵ عدد

عـالم اسـلامي

مجمع الجزائر مالديپ

غربي هنـد ميں عربوں كا ابتـدائي ورود

محيط هند ميں ايك عرب سلطان !

مالديپ (جسكو عربي جغرافيه نويس ملاديف يا ملديف كهتے هيں) بحر هند كے بے شمار چهوٹے چهوٹے جزيروں كا ايك مشهور مجمع الجزائر هے جو اپني بحري پيدا وار كي وجه سے هميشه دور دور كے تاجروں اور متلاشيان دولت كيليے ايك پركشش خطه رها هے - اسكے جزيرے گو بهت چهوٹے چهوٹے هيں حتى كه هر جزيره كا طول و عرض ايك ميل سے زياده نهيں ' ليكن چونكه انكي تعداد بے شمار هے - اسليے مجموعي حيثيت سے ايك بڑي وسيع آبادي پيدا هوگئي هے ' اور بيس سے تيس هزار تك بيان كي جاتي هے -

يهاں كي مشهور پيدا وار عنبر ' مرواريد ' اور زياده تر موتي هيں جنكي وجه سے اسكے بندرگاه هميشه تاجران عالم كا جولانگاه رهے هيں -

* * *

يهاں كي تمام آبادي تقريباً مسلمان هے اور ايك خاص مقامي زبان بولتي هے - تاريخ و آثار سے ثابت هوتا هے كه يه سب كے سب عربي النسل هيں ' اور اُن عرب تاجروں اور داعيان اسـلام كي اولاد ميں سے هيں جو تاريخ اسلام كي ابتدائي صديوں ميں هندوستان كے جزائر غربي كي طرف پهنچے ' اور بحكم : يا عبادي الذين امنوا ! ان ارضي واسعة ' فاياى فاعبدون ! يهيں آباد هوگئے !

يهاں كي حكومت ابتدا ميں ديسي آبادي كے هاتهه ميں تهي جو چگلي قوم كے نام سے مشهور هے ' ليكن اسلام ايك قوت هے جو اگر ضائع نه كردي گئي هو تو صرف حكومت اور فرمانروائي هي كيليے بهيجي گئي هے ' اور وه كبهي بهي محكوم و غلام هوكر نهيں رهسكتي - تهوڑے عرصه كے بعد هي ايك عربي سلطنت قائم هوگئي جسنے مختلف زمانوں ميں قرب و اطراف كے بت پرستوں ' قرون متوسطهٔ هند كے دريائي ڈاكوؤں ' يورپ كے ولنديزيوں ' اور تج تاجروں كے فوجي حملوں سے اپني سرزمين كي مدافعت كي اور مركز اسلامي سے هزارها فرسنگ كے فاصلے پر ' عالم بحري گذرگاهوں سے الگ رهكر ' اور محيط هندي كي هلاكت خيز موجوں اور طوفانوں كے اندر ' دعوة توحيد اور صداے مقدس لا اله الا الله كو عظمت و حكمراني كے ساتهه قائم ركها !

* * *

يهاں تك كه هندوستان ميں ايسٹ انڈين كمپني پهنچي ا آهسته آهسته تمام اطراف و جوانب بحر پر بهي قبضه كرنا شرو كرديا - اپني بحري پيدا وار كي وجه سے يه مجمع الجزائر هر اجنبي قوم كي طمع و آز كو قدرتي طور پر دعوت ديتا تها - رفته ر انگريزي تجارت كے جهازوں نے آمد و رفت شروع كي اور قبل اس كه هندوستان كے اندر ميدان پلاسي اسكے مستقبل كا فيصله كر انگريزي نفوذ نے حسب عادة مالديپ پر قبضه كرليا !

* * *

گيارهويں اور بارهويں صدي هجري ميں يهاں كا مسلمان حكمر بالكل خود مختار تها - مير غلام علي آزاد بلگرامي نے تاريخ " سبـ

نظا ارة المعـــارف دهلـــی

اور تبليغ اسلام كي مجوزة تحريک

(۱) عنوان مندرجه بالا سے ايک مضمون الهلال مورخه ۱۳ - ۲۰ مئي سنه ۱۹۱۴ع ميں مولوي نورالهدى صاحب در بهنگوي کے نام سے شائع هوا هے - اس مضمون کے تين جزر هيں : اول تو صاحب مضمون نے اپني اس راے کا اظهار کيا هے که مسلمانوں کے ليے هندوستان هي ميں بے شمار فرائض ادا کرنے کو هيں - لهذا اشاعت اسلام کے ليے انگلستان يا جرمني جانا فضول هے - دوسري راے صاحب مضمون کي يه هے که جو مسلمان مبلغ انگلستان جائيں ' آنکو خواجه کمال الدين کي ماتحتي ميں کام کرنا مناسب نهيں - تيسرا جزر مضمون کا مولوي انيس احمد صاحب بي - اے کي ذات پر حمله هے - مولوي نور الهدى فرماتے هيں که " مولوي انيس احمد صاحب قران کي ايک آيت کا بهي صحيح ترجمه نهيں کرسکتے - کسي حديث سے واقف نهيں ' کوئي معمولي سے معمولي مسئله وه نهيں بتلا سکتے ... کانفرنس اور عليگڈه کالج سے تحرير و تقرير ميں انهيں طلائي تمغے ملے هونگے مگر قوم کو اس سے کيا فائده پهنچا ' اور اس تبليغ و اشاعت کے کام ميں اس سے کيا اهميت پيدا هوئي "

(۲) مضمون کے پہلے دو جزر ايسے مسايل سے وابسته هيں جنکے متعلق ميں اس موقعه پر بحث کرنا ضروري نهيں سمجهتا - ليکن تيسرے جزر ميں چونکه مولوي انيس احمد صاحب کي ذات پر حمله هوا هے ' لهذا ميں بلحاظ تعلق نظارة المعارف اپنا فرض سمجهتا هوں که مولوي نور الهدى صاحب کو انکي غلطي سے آگاه کروں -

(۳) انيس احمد صاحب کي کالج لائف کے متعلق جو کچهه صاحب مضمون نے نقل کيا هے وه غير مکمل هے - عليگڈه کالج کے اعلى پروفيسر نے انکي کالج لائف کے متعلق جو سند انکو دي هے ' وه حسب ذيل هے :

" انيس احمد همارے کالج کے چار سال تک طالب علم رهے - اپنے پہلے سال ميں انهوں نے انگريزي ميں اول انعام حاصل کيا ' اور اپنے درجه کے صيغه آرٹس ميں اول رهے - بعده انهوں نے بهترين تقرير کے صله ميں اول درجه کا ڈيوٹي پرائز حاصل کيا - دوسرے سال يونين کلب ميں اپنے درجه کے طلباء کے ساتهه تقريري مقابله ميں اول انعام حاصل کيا - گذشته سال مسلم يونيورسٹي کے مبحث پر بهترين تقرير کرنے کے صله ميں انکو اول درجه کا طلائي تمغه ملا ' اور امسال تاريخي مضمون نويسي کے مقابله ميں انکو اول درجه کا انعام اور طلائي تمغه عطا هوا هے - انکا علمي مذاق بهت اچها هے اور ميرا خيال هے که اگر انکا مطالعه جاري رها تو وه فاضل بن جائيں گے "

مولوي انيس احمد صاحب کو انعام اور تمغے ملنے سے صرف يه ثابت کرنا مقصود تها که تحرير و تقرير ميں ممتاز درجه رکهتے هيں - مذهبي مبلغ کي کاميابي ميں تحرير و تقرير کي مهارت کو بهت دخل هے -

(۴) اب رها يه دعوى که مولوي انيس احمد کو قران کي ايک آيت کا ترجمه کرنے کے بهي قابليت نهيں - اس کے متعلق ميں اپني يا مولانا عبيد الله صاحب ناظم نظارة المعارف کي راے نقل کرنے کے بجاے صرف شيخ الشيوخ حضرت مولانا محمود حسن صاحب ديوبندي مد ظلهم العالى کے الفاظ نقل کر دينا کافي سمجهتا هوں :

" مولوي انيس احمد صاحب بي - اے (کالج عليگڈهه) شريف و خوش خلق ' نهايت فهميده و سنجيده ' تقرير و تحرير ميں چست ' امور اسلاميه ميں پخته اور درست هيں (علاوه قيام ديوبند کے) مولانا عبيد الله صاحب کي خدمت ميں رهکر انسے کلام مجيد اور کتب حديث توجه اور شوق اور محنت کے ساتهه پڑهتے رهے - مولوي صاحب موصوف بنده کے نزديک تبليغ اسلام کي خدمت کے ليے جس کي ضرورت ممالک غير اسلاميه ميں درپيش هے ' نهايت مناسب اور لائق هيں - اميد هے که مولوي صاحب موصوف امور اسلاميه کو پورا ملحوظ رکهتے هوے اس بهاري خدمت کو لوجه الله انجام ديکر دارين کي سرخروي حاصل کرنے ميں پوري جانفشاني فرماويں گے ' اور اسکو انعام خداوندي سمجهکر هر طرح اسکي شکرگذاري کرنے ميں کوتاهي نه کرينگے :

منت منه که خدمت سلطان همي کني
منت شناس ازو که بخدمت بداشتت

الله تعالى انکو کاميابي عطا کرے - حسبنا الله و نعم الوکيل - ۲۱ صفر سنه ۱۳۳۲ ع "

(٥) ميں مناسب معلوم هوتا هے که حضرت مولانا کے ارشاد کي نقل کے بعد نواب وقار الملک سابق آنريري سيکرٹري عليگڈه کالج کي وه تقرير بهي نقل کردوں ' جو اب سے تين سال پيشتر اخبارون ميں شائع هوچکي هے :

" مولوي انيس احمد صاحب چار سال سے کالج ميں تعليم پا رهے هيں - مذهبي تعليم نے ان پر يه اثر کيا هے که بي - اے کي ڈگري حاصل کرنيکے بعد ڈپٹي کلکٹر يا سب جج هوسکتے تهے مگر انهوں نے اشاعت اسلام کو اپني زندگي کا مقصد قرار ديا هے ' اور آج کل وه علي گڈه کالج ميں اپنے آپ کو اس ديني خدمت کيليے تيار کررهے هيں .... سالها سال کے تجربه سے اور رات دن کے ايک جگه رهنے سے معلوم هوجاتا هے که جو شخص اس قسم کے وعدے اور ارادے کرتا هے ' در حقيقت اسکے فيلنگ کا کيا حال هے ؟ اور يه ميں اپنے ذاتي تجربه سے کهه سکتا هوں که ميں نے انيس احمد ميں سواے صداقت اور سچے جوش اسلامي کے اور کچهه نهيں پايا "

مولوي انيس احمد صاحب کي مذهبي تعليم شروع کرتے وقت نواب وقار الملک کي راے اور تعليم ختم کرنے کے قريب زمانه ميں حضرت مولانا کي راے ملاکر پڑهي جاے ' تو اس اشاعت اسلام کي تحريک سے مولوي انيس احمد صاحب کی ... ايسي واضح هوجاتي هے که کسي صاحب فهم کو اعتراض کي گنجائش مطلقاً نهيں رهتي -

مکتوب لندن

از مشیر حسین قدوائي اسکوئر نزیل لندن

محترم مولانا - افسوس که هم میں غلامي کي عادت اسقدر سرایت کرگئي هے که همارا اس سے آزاد هونا بہت مشکل هوگیا هے - همارے سرغنه اور تعلیم یافته لوگ بھي اوس سے علحده نہیں هو سکتے -

میں نے همیشه یه خیال کیا که اگر مسلمان موجوده تمدن سے الگ نه رکہے جائیں تو اونکو هندو بهائي نیچے رکھنا کیا معني، مجبور هونگے که اپنا سرغنا بنائیں - میرا یه خیال محض اسلیے تها که مجھے اسلام کي قوت پر اعتماد هے - موجوده تمدن میں جو کچھه خوبیاں هیں' وه سب کي سب اسلام میں موجود هیں - ایک مسلمان کو نئے سبق کي کچھه ضرورت نہیں - کسي طرح نئي عادات پیدا کرنا نہیں - اوسکے لیے نئي راهوں میں ذرا بھي رکاوٹیں نہیں هیں -

اگر اسکي عملي مثال کي ضرورت هو تو اڈیٹر الهلال کي مثال موجود هے - ایڈیٹر الهلال انگریزي زبان اور تمدن یورپ سے ریسے واقف نہیں جیسے اور نئے تعلیم یافته بزرگ اور مشہور لیڈر - تاهم ایک زمیندار کي ضبطي هي کے معامله کو دیکھیے - اسمیں صائب ترین راے صرف اڈیٹر الهلال هي کي رهي هے - کیوں ؟ اسلیے که وه سچے اسلام سے واقف هیں - انکے کاموں کي بنیاد تعلیم اسلام پر هے - زمیندار کي ضبطي کے متعلق میں نے الهلال دیکھا - اور دیگر اخبارات بھي دیکھے - شروع هی سے یه فرق نظر آیا که جس اصول پر الهلال نے اس معاملے کو اوٹھایا هے وه پورا مدبرانه هے - اور جس نظر سے دیگر مشہور و آزاد اخبارات نے اس معاملے کو دیکھا وه بالکل حقیر و ذلیل هے اور پست همتی پر مبنی هے - بلکه بعض لوگوں نے تو یه کمال کیا که صاف صاف لکھدیا که عدالت میں مقدمه لیجانے کی جگهه (یعنی بجائے حق پر لڑنے کے) صرف لفٹننٹ گورنر صاحب سے غلامانه عرض معروض کي جائے تو بہتر هے - مجھے اس اختلاف راے کا نہایت هی صدمه هوا - اور چونکه میرا مسلک :

فاش میگویم و از گفتۂ خود دلشادم
بندۂ عشقم و از جملـه جهاں آزام

هے' اسلیے میں آپ سے کہے بغیر نہیں رهسکتا - خدا نے آپکو اسلامي دل دیا هے - اور یہي راز هے که آپ بالطبع غلامي اور غلامي کے طریقوں سے گھبراتے هیں - مانا که هندوستان کي عدالتیں بالکل ازاد نہیں هیں - پھر بھي عدالت میں لیجانا اصولاً ضروري تها - یہاں کے حالات بھي اسي کے مقتضي تھے -

میں نہیں سمجھتا که لفٹننٹ گورنر صاحب کے هاں دوڑنے سے اگر کامیابي بھي هو - اگر استبداد اور پرسٹیج کو دھکا لگنے کا بہانه جواب کے لیے نه بھي ڈھونڈھا جاوے - اگر ضبط شده چھاپه خانه نہیں بلکه اوسي کے ساتھه زمیندار کے مالک کو اور پچیس هزار کا انعام بھي دیدیا جاوے جسطرح که اوده کے بادشاه نے پانچ سو کے فدیه سے شاهی فیاضي کا نمونه دکھایا تها - تب بھي کیا حاصل هوگا ؟

میں زمیندار کي خدمت کا قائل هوں - حیات بخش الهلال کي طرح اوسنے بھي قومی خدمات کیں - میں ظفر علي خاں سے ذاتي ملاقات بھي رکھتا هوں اور یہاں دیکھه رها هوں که گو اونکے ساتھه بعض همارے سرغناؤں نے یہاں کے قیام کے دوران میں اچھا برتاؤ نہیں کیا اور انکے کام میں اور مشکلات ڈالدیں' پھر بھي وه بیچارے پریس ایکٹ کا بہت سا کام کرچکے هیں - ترکوں کے معامله میں بھي اونھوں نے شاید سب سے زیاده عملي کام هندوستان میں کیا - الغرض ذاتي طور پر میں اونکي وقعت کرتا هوں - اور کم نہیں کرتا - لیکن اگر زمیندار کا معامله ذاتي رکھا جاے تو میں اس اخبار کو ایک کاغذ کے ردي پرزے کے مثل سمجھونگا جسکا پاره پاره کردینا هی ٹھیک اور مقابلتاً بہتر هے - اگر اونکو صرف اپني منفعت هی کا خیال اور اپنے پریس هی کي واپسي مقصود هے تو میں سچ کہتا هوں که میرے دل میں اونکي کچھه بھی وقعت نه هوگي !

آپ کي راے بہت صائب تھی - آپنے بالکل درست لکھا که یه بھي غلطي کي گئي که اسے دوباره جاري کرنے کیلیے چنده کیا گیا - مشترکه سرمایه سے جاري کرنا تها - اسمیں بھي ذاتي منفعت کي جھلک نظر آتي هے - حالانکه اوسکا قومي بنا دینا بہتر اور مضبوط ترین چیلنج هوتا -

خدا را آپ اپني آتشین زبان سے میري قوم کو اور اپني قوم کو یه سمجھا دیں که وه لوگوں کے سامنے هاتھه پھیلانا اور انسانوں کو سجده کرنا چھوڑ دے - وه اپنے پیروں پر آپ کھڑا هونا سیکھے - وه اپنے حقوق پر مضبوطي' استقلال' اور پامردي کے ساتھه جم جاے - وه ذاتي غرض کو قومي اور مذهبي غرض میں فنا کردے - پھر دیکھے که دنیا کي کونسی قوت هے جو اوسکي کامیابي میں حائل هوسکتي هے ؟ زمین اور آسمان ملکر بھي سچے مسلمان کے حصول مقصد میں حائل نہیں هوسکتے !!

مجھے آپ کو اتنا اسوقت اور لکھدینا هے که انجمن خدام الکعبه کے متعلق بھي مجھے اسي کا اندیشه هورها هے - کہیں اوسمیں بھي وهي هاتھه جوڑنے کي پالیسي نه اختیار کیجاوے -

مجھے آپ پر بھی اسمیں مجنونانه دلچسپي نه لینے کا بڑا اعتراض هے جو میں کسي دوسرے وقت لکھونگا - خدا کے لیے اوسمیں در آئیے - اور پوري طرح در آئیے-

میں مستقل خط پھر لکھونگا - مسلمان ابھي بہت بڑے خطروں میں هیں - آثار بہت خراب هیں - بلائیں اُمنڈ رهي هیں - وه ابتک غافل هیں گو قهر انگیز و آتش فشاں بجلي کي گرج اور تڑپ کانوں کے پردے اُوڑاے دیتي هے - نه صرف هندوستان کے مسلمان بلکه ترک بھي غافل هیں - بالکل سوے هوے - آپ کي خدمت میں میري گذارش هے که خدام کعبه کو اسوقت کا اهم ترین کام سمجھیے اور خدا کیلیے اوسمیں در آئیے -

کیا اچھا هو اگر آپ الهلال کو کسي دوسرے اهل پر چھوڑکر یہاں آجائیں اور میں اور آپ حجاز اور ترکي کے قریه قریه میں دوره کریں- اگر یہاں آپ نه آئیں تو میں کہیں آپ سے مل لوں - میرے نزدیک کئي مصلحتوں سے آپ کا ایک نظر اس ملک کو بھی دیکھه لینا بہتر هوگا -

آئیے - وقت تنگ هے اور تنگ تر هورها هے - بلکه معدوم هونے میں کچھه بھي کسر باقي نہیں رهی - آئیے - اور جلد آئیے - میں تو دل بیمار بھي رکھتا هوں - فرصت جب تک هے - هے - آئیے اور بہت هي بہت جلد آئیے - والسلام -

12

مشاھیر اسلام رعایتی قیمت پر

—◌*◌—

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الہی رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازی ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ انه رعایتی ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتی ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصری ۳ آنه رعایتی ۱ آنه [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتانی ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسی ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتی ۱ انه (۱۷) حضرت اما بخاری ۵ آنه رعایتی ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنه رعایتی ۲ پیسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوی ۳ انه رعایتی ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتی ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ انه رعایتی ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۹ رعایتی ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علی ۲ انه رعایتی ۳ پیسه (۲۴) حضرت شہباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتی ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ انه رعایتی ۲ انه (۲۶) حضرت شبلی رحمة الله ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۲۷] لوض معظم ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردی ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ انه رعایتی ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالی ۶ انه رعایتی ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتی ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتی ۶ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعی ۹ انه رعایتی ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتی ۳ پیسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتی ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی ۳ - آنه رعایتی ۱ - آنه ۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتی ۵ - آنه - رعایتی ۲ آنه (۴۰) غازی عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنه رعایتی ۲ انه - سب مشاھیر اسلام قریباً دو ھزار صفحه کی قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) زندگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتی ۶ - انه (۴۱) آئینه خود شناسی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رهبر ۵ انه - رعایتی ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعایتی ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۹ - انه - رعایتی ۳ انه - کتب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمه ڈیڑھ ہزار صفحه کی تصوف کی لا جواب کتاب ۹ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا ھندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی معه انکے سینه به سینه اور صدری مجربات کے جو کئی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے ھیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کی تصدیق کی ہے انکے نام بھی لکھدئے ھیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی اصلی قیمت چھه روپیه ہے اور رعایتی ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الجریان اس نامراد مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۴۹] صابون سازی کا رساله ۲ انه رعایتی ۳ پیسه - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیه (۵۱) اصلی کیمیاگری یه کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج ھیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

حرم مدینه منوره کا سطحی خاکه

حرم مدینه منوره کا سطحی خاکه یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیرنے موقعه کی پیمایش سے بنایا ہے - نہایت دلفریب متبرک اور روغنی معه رول وکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قیمت ایک روپیه - علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پته — منیجر رساله صوفی پنڈی بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹی امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبی بخش خان کی مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیرا بھی جواھر نور العین کا مقابله نہیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچھه بھی حقیقت نہیں رکھتے - اس کی ایک ھی سلائی سے ۵ منٹ میں نظر دگنی ' دھند اور شبکوری دور ' اور کرے چند روز میں ' اور پھوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کی عادت اور ہر قسم کا اندھا پن بشرطیکه آنکھه پھوٹی نه ہو ایک ماہ میں رفع ہوکر نظر بحال ہوجاتی ہے - اور آنکھه بنوانے اور عینک لگانے کی ضرورت نہیں رھتی ' قیمت فی ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب آور دنیا بھر کی طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوی اعصاب ھیں - ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری بہت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکھاتی ھیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی اور بیرونی درد اور سانپ اور بچھو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد ھضمی ' قئے ' اسہال ' منهه آور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کی ورم اور زخم اور جلدی اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتی اچھلنا ' خناق ' سرکان ' دانت کی درد ' گنٹھیا اور نقرس وغیرہ کیلیے ازحد مفید ہے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حسن افروز ایک منٹ میں سیاہ فام کو گلفام بناکر اور چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے ہوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچھر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج ہوکر زہر کا اثر زائل ' اور مریض تندرست ہوجاتا ہے - قیمت فی شیشی ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائے مہاسه چہرہ کے بالوں کی ورم ' درد اور سرخی رفع ' اور پکنا اور پھوٹنا مسدود کرکے انہیں تحلیل کرتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیه - حبوب مہاسه ان کے استعمال سے چہرہ پر پھنسیوں کا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیه -

اکسیر ھیضه ھیضه ایک ایسی ادنے مرض نہیں ہے که ہر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابی کے ساتھه انکا علاج کرسکے - لہذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافی نہیں ہوا کرتی - اسکے ۳ درجه ہوتے ھیں - ہر درجه کی علامات اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اکسیر ھیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه ہوں وہ خواہ کیسا ھی قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه ہو اس مرض کا علاج درستی سے نہیں کرسکیگا - لہذا وبا کے دنوں میں ہر سه قسم کی اکسیر ھیضه تیار رکھنی چاہئے - قیمت ہر سه شیشی ۳ روپیه -

پته : — منیجر شفاخانه نسیم صحت
دھلی دروازہ لاھور

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ مولوي انیس احمد صاحب جیسا تقریر و تحریر میں ممتاز' نواب وقار الملک کا معتمد' حضرت مولانا محمود حسن صاحب کا پسندیدہ ' دوسرا گریجوائٹ نظر نہیں آتا - پھر کسقدر حیرت کا مقام ہے کہ ایک شخص دیني خدمات کے لیے آمادہ کیا جاتا ہے' بجاے اسکے کہ اوسکي همت افزائي کی جاے' بعض حضرات اپني تمام توجه اسکي بے بنیاد عیب چیني میں صرف کردیتے ہیں؟ کیا یہي طریقہ ہے جس سے نوجوان تعلیم یافته حضرات دیني خدمات کیلیے راضي کیے جائینگے؟

خاکسار ضیاء الدین - ایم - اے - پروفیسر نظارة المعارف دهلي -

الهلال:

مولوي قیس صاحب در بهنگوي کا وہ مضمون عرصہ ہوا بغرض اشاعت پہنچا تھا لیکن چونکہ بہت طول طویل تھا اسلیے شائع نه کیا جاسکا اور انہیں اطلاع دیدي گئي کہ صرف اسکا خلاصہ شائع ہوسکتا ہے - انھوں نے اصرار مزید کیا اور اختصار کي اجازت دي - چنانچه بعد اختصار شائع کردیا گیا کہ ہر طرح کي رائیں بغیر کسي فریق کا ساتھ دیے شائع کردیني چاهئیں - بہر حال ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا محمود حسن صاحب قبلہ کي تحریر مبارک کي اشاعت کے بعد یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ جس سختي کے ساتھ مخالفانه رائیں بعض حضرات نے دي ہیں' واقعیت اسکے خلاف ہے - موجودہ عہد قابلیتوں کے فقدان و قحط الرجال کا بتلایا جاتا ہے اور اس قسم کے کاموں کیلیے تو واقعي جامع حیثیات مبلغین کا بہت هي قحط ہے - ایسي حالت میں چاهیے کہ کام کسي نه کسي طرح شروع کیا جاے' اور اپنا معیار اتنا بلند نه کیا جاے کہ کام کے آغاز کي نوبت هي نه آے - همارا خیال تو یہ ہے کہ خلوص و صداقت هي سب سے بڑي چیز ہے اور اگر یہ ہو تو بہت سي علمي کوتاهیوں کي بهي تلافي کردیتي ہے -

---

زبان خلق

قول وفعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں سہو وخیال کا تعلق قطعاً نہیں۔ جب آپ کسی سے کوئی بات اعلانیہ کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب ویدسکریٹری آل انڈیا ۔ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلے

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین حصۂ تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی ازحد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر اگر یہ بھی اچھی طرح معلوم ہو کہ آج ان میں اشرفین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج تولید روایت ہو کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز ہے۔ آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ ہر ایک سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہو اور حسب الطلب ہر شخص کو بھی روانہ کیا جاسکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

تھا ہو کر فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ ہر کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی جائے سر چھپا لے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے پھر ہندوستان سیلون برہما مصر وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور وہ بین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح ان کے کانوں پر ایک سکہ ہوتا۔ اور سر پر دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات وجذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض احباب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل بنسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہولعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ ابو کیا بات۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونیسے رہی اور اگر گیسوئے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہوکر شانوں پر بجاتے اور کمر کا اتھ آتا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا سہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب بوجوہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ سہ

کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندھ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی کہ بجائے چند سے پہلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انضمام کے ساتھ خوشبوؤں کا چڑھانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوئی ہو بلکہ متابلۂ ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کردیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ⅕ حصہ پہلے ہی بڑھادی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی۔ تاہم۔

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل روغنوں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد واوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون و یاسمین ۔ قیمت یا ورا مہر و بنفشہ ۔ فی شیشی ۱٫۲ ۔ تاج روغن آملہ و بنولہ ۔ فی شیشی (۱۰ار)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵ ۔ دو شیشی پر ۸ ۔ اور تین شیشی پر ۱۰ ۔ بذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کریجئے ان سے کہ بہ استثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہوسکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

دیــوان وحشــت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود ہیں ' جسکی زبان کی نسبت مشاہیر عصر متفق ہیں کہ دہلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر معتوی ہے - اسکا شائع ہونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے ہیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ہونے کی بہت ہی کم امید ہے ...... آپ قدیم اہل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں - " قیمت ایک روپیہ -

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۶ - کڑایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

جوہر سر ماہی

دماغ جو کل اعضائے رئیسہ پر حکمران ہے - کمزور ہوجانیسے تمام اعصاب و دیگر اعضاء بھی کمزور ہو جاتے ہیں - اور مقوی دماغ کے جتنے نسخے ہیں تمام قیمتی سے قیمتی ہیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے ہیں - لہذا یہ ایک نو ایجاد دوا جو روئی مچھلی کے مغز سے امریکہ میں تیار کیا گیا ہے - دماغی کمزوریوں میں تیر ہدف ثابت ہوئی ہے - مریضان امراض دماغی کو عموماً اور اطباء ہندوستان سے خصوصاً گذارش ہے کہ یہ کثیر المنفعت دوا روز تین قطرے تین روز تک استعمال کرنے سے نسیان ' سستی ' اداسی ' دماغ کا چکرانا ' درد سر ' اسہال ' ضعف بصارت ' دوران سر ' کمی حافظہ وغیرہ وغیرہ امراض میں فوراً فائدہ شروع ہوجاتا ہے ' اور چند روز کے مداومت سے شفاء حاصل ہوجاتی ہے - ایک شیشی میں ہزار قطرے ہیں قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھہ آنے -

Dr. T. Hosain, 6 Convent Lane,
Post Entally, Calcutta.

جام جہــان نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبہی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بہرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــہ نقد انعــام

ایسی کارآمد ایسی دلفــریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر' کالے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی سوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آپ ہی وہاں جاکر روزگار کرلو اور ہر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کہیں دیکھی نــہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگــہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برھما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواهــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصــر - افــریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں صنائع کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچســپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

کارنــٹی ٥ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بہی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

کارنــٹی ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبہی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہــری نہــایت خوبصــورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند سکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابہی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہ سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منــگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی -

قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنــما مل سکتی ہیں - اپنا پتــہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منــگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منــگوا لیے -

منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا، اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیاء موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ ایسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائنس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر "مرھنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو یا وہ بخار جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ایسے ہر قسم کو خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوا فروشوں کے ہاں سے مل سکتی ہے

[illegible] و دیگر ڈاکٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳ کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہو جائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کی تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تها کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زر تشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثي قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بهي کوئي کتاب لکهي نهیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصہ تک چهپ چکا ہے - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چهپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بهی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بی - اے جس میں انوار سہیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکهي گئي هیں - حجم ۲۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراماؤں کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتهہ ساتهہ قوي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) امیر اللغات - عربی فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائی گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فہرست جس میں هر کتاب کے ساتهہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد الله خاں بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

اطلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا - منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئے

حبوب مقوی — جن اشخاص کی قوی زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا کسبی اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہوجاتا ہے - دماغ میں سرور ونشاط پیدا کرتی ہے - تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کرکے انسانی ڈھانچہ میں معجزنما تغیر پیدا کرتی ہے - قیمت ۰ گولی ٥ پانچ روپیہ

منجن دنداں — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دنداں کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکالتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے - منہہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلی کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوائی ہوگی - تپ تلی کو بیخ و بن سے نابود کرکے پلیدیم جگر اور قوی کی اصلاح کرتا ہے - قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جی - ایم - قادری اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

الہلال کی ششماہی مجلدات

قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ افادہ عام ہو ' اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

الہلال کی دوسری اور تیسری جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حروف میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجر)

روزانہ الہلال

چونکہ ابھی شائع نہیں ہوا ہے ' اسلیے بذریعہ ہفتہ وار مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایمبرائیڈری یعنی سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رقلی پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشی مینا کاری کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ ' جدوار ' زیرہ ' گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ ہم سے طلب کریں - فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے - دی کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سری نگر کشمیر

جہان اسلام

یہ ایک ہفتہ وار رسالہ عربی ترکی اور اردو - تین زبانوں میں استنبول سے شایع ہوتا ہے - مذہبی سیاسی اور ادبی معاملات پر بحث کرتا ہے - چندہ سالانہ ۸ روپیہ - ہندوستانی اور ترکوں کے مابین اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کی سخت ضرورت ہے اور اسکی توسیع اشاعت میں کوشش کی گئی تو ممکن ہے کہ یہ اخبار اس کمی کو پورا کرے -

ملنے کا پتہ ادارة الجریدة فی المطبعة العثمانیة چنبرلی طاش نمبرہ صندوق البوستہ ۱۷۳ استانبول

Constantinople

(1) راسکوپ نلیور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
(2) ... س سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندی ... س سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) ... انگیا سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات ... مضبوط ... گھڑیوں کی ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتی قیمت اور دس بارہ سالکی گارنٹی کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ٥/۱ ویلسلی اسٹریٹ دھرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

14 MCLeod Street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

الهلال

مدیر مسئول و رئیس تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۰۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۲۴ — چہارشنبہ ۲۲ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, June, 17. 1914

الاسبوع

" مسئلۂ ندوہ " کے متعلق بعض بزرگوں نے ہمیں لکھا ہے کہ الہلال کیوں خاموش ہے ؟ کیا مقصود اصلي حاصل ہو گیا ؟

جواباً گذارش ہے کہ مقصود اصلي تو حاصل نہیں ہوا لیکن حصول مقصد کا جو عملي وسیلہ ہو سکتا تھا اور جو اس درجہ ضروري تھا کہ اسکی تلاش بھي کم از تلاش مقصد حقیقي نہ تھي' الحمد للہ کہ وہ حاصل ہوگیا ہے - ۱۰ مئي کو مسلمانوں کي ایک ایسي عظیم الشان جماعت نے جو ہندوستان میں کسي اہم مسئلہ کیلیے یک جا ہو سکتي ہے' ۹ - آدمیوں کي ایک کمیٹي منتخب کرلي ہے -

الہلال کا مقصد حصول نتائج ہے نہ کہ محض تسلسل مباحث و ہنگامۂ تحریر و نگارش - ایک با قاعدہ اور معتمد کمیٹي کے قائم ہوجانے کے بعد ہم نے یہي مناسب سمجھا کہ اب اسکے نتائج کا انتظار کریں' اور دیکھیں کہ کیا صورت حال پیش آتي ہے ؟

دو ہي صورتیں ہیں جو ہمارے سامنے ہیں:

یا تو حضرات ندوہ اصلاحي کمیٹي کا ساتھہ دینے کیلیے طیار ہوجائینگے اور اسکے کاموں میں حارج نہونگے - یا (خدا نخواستہ) بعض نا سمجھہ او ر نادان لوگوں کے طفلانہ خیالات سے متاثر ہوکر کوشش کرینگے کہ اپنے استبداد اور شخصیت کے آگے جماعت کي خواہشوں کو کوئي چیز نہ سمجھیں -

پہلي صورت میں انشاء اللہ مقصود اصلاح حاصل ہے اور کچھہ ضرورت نہیں کہ جو کام ایک کمیٹي کے ہاتھہ میں دیدیا گیا ہے وہ اخبار کے صفحوں پر لایا جاے -

لیکن اگر خدا نخواستہ دوسري صورت پیش آئي تو پھر مجبوراً ہم سب کا فرض ہوگا کہ " مسئلۂ اصلاح ندوہ " کي طرف پہلے سے بھي زیادہ متوجہ ہوں' اور جو لوگ ناداني سے سمجھتے ہیں کہ ایک ایسي عظیم الشان جماعت کي منتخب کردہ کمیٹي کي قوت سے بآساني انکار کردیا جاسکتا ہے' انہیں بتلا دیں کہ مثل اور بہت سي پچھلي رایوں کے انکي یہ راے بھي صحیح نہیں ہے' اور ایک ایسي امید کو اپنے دماغ میں جگہ دینا ہے جس کا نتیجہ نامرادي کے سوا اور کچھہ نہ ہوگا -

---

ایسا کرنا نہ صرف اصلاح ندوہ ہي کیلیے ناگزیر ہوگا بلکہ اسلیے بھي کہ بہتر سے بہتر قومي اجتماع اور بڑا سے بڑا جلسہ جو کسي قومي مسئلہ کیلیے منعقد ہوسکتا ہے' وہ وہي تھا جو ۱۰ مئي کو دہلي میں منعقد ہوا - پس ہر اُس شخص کا جو ہندوستان میں کام کرنا چاہتا ہے اور اپنے صدہا سیاسي و غیر سیاسي مقاصد کو محبوب رکھتا ہے' فرض ہے کہ جماعت کي قوت کے تحفظ اور عام راے کے احترام کے بقا کیلیے اس جلسہ کي واقعي ہستي و وقعت کو ہر حال میں قائم رکھے' اور ایک لمحہ کیلیے بھي ان لوگوں کي مہلک کوششوں کو کامیاب ہونے نہ دے جو محض اپنے وقتي اور شخصي منافع کیلیے آمادہ ہوگئے ہیں کہ کسي طرح اس جلسہ کي قوت سے انکار کردیں' اور اس طرح مسلمانوں کو انکے اعمال حیات کے سب سے بڑے آلہ سے محروم کردیں -

---

پس ہم انتظار کر رہے ہیں کہ اصلاحي کمیٹي کو حضرات ندوہ کي جانب سے قطعي جواب کیا ملتا ہے ؟ اسکے بعد اپني راہ اختیار کرینگے -

ہم نے سنا ہے کہ طرح طرح کي کوششیں کي جا رہي ہیں کہ کسي طرح سعي اصلاح و اصلاح سے پہلے ریاست بھوپال اور ریاست رامپور کے ملتوي شدہ وظائف کھل جائیں - سنا ہے کہ اس غرض سے بعض لوگ بھوپال جائینگے -

لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ جن لوگوں نے ۱۰ - مئي کے عام قومي فیصلہ کا ساتھہ دینے اور اسکي مخالفت کے خیال خام سے باز آجانے کا ابتک اعلان نہیں کیا' انہیں کیا حق ہے کہ وہ اُن اعانات کے لیے دست طلب بڑھائیں جو " تا وقت اصلاح " کي شرط کے ساتھہ ملتوي کر دي گئي ہیں !

بالآخر ۱۲ - جون کو " زمیندار لاہور " کي اپیل چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوئي - گورنمنٹ کي جانب سے مسٹر پٹمین اور اپیلانٹ کي جانب سے مسٹر فضل حسین بیرسٹر اٹ لا پیرو کار تھے -

اس مقدمہ کیلیے انتظام کیا گیا تھا کہ مشہور مسٹر نارٹن کي خدمات حاصل کي جائیں - خود مسٹر موصوف کو بھي اس مقدمہ سے اسقدر دلچسپي تھي کہ وہ نہایت شوق سے لاہور جانے کیلیے مستعد تھے -

لیکن افسوس ہے کہ وقت پر اطلاع نہیں دیگئي' اور ۱۵ - جون تک کیلیے وہ ایک دوسرے بڑے مقدمے کے واسطے روک لیے گئے -

---

کار روائي دو دن تک جاري رہي - اُن تمام مضامین کے قابل اعتراض حصوں پر بحث ہوئي جو دوسري ضمانت اور آخري ضبطي کا موجب قرار دیے گئے ہیں - ضمناً یہ مسئلہ بھي چھڑ گیا کہ " گورنمنٹ " کا مفہوم حقیقي کیا ہے ؟ وہ حکام و اشخاص جو ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں' یا کوئي اور شے جو ایک بالا تر نظامي قوت ہے ؟

مسٹر فضل حسین نے بمبئي لا رپورٹ سے ایک مقدمہ کا فیصلہ سنایا جسمیں لکھا ہے کہ " گورنمنٹ کے خاص خاص افراد کے متعلق تنفر پھیلانا خود گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلانا نہیں ہے' کیونکہ افراد آتے جاتے رہتے ہیں' مگر گورنمنٹ ہمیشہ مستقل رہتي ہے "

فیصلہ ابھي محفوظ ہے - ہم آیندہ اشاعت میں تفصیلي طور پر لکھینگے -

تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی ضرور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹن کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بڑی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی فوراً تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون بھی ضرورۃً بھیج سکتی ہے تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - اچھے روزانہ کما اور آسی دس روپیہ بھی مل گئے اور پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

ایجنٹ - دو چار بے مانگے سرٹیفکیٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے ۔

لی - گورلڈ راؤ پلیکر (بلاری) میں کلز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں

مس کھم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہوار آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسوائے کم قیمتی مشین منگاکر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

چند مشہور اخبارات ہند کی رائے

—*—

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سلکالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

مسئلۂ مساجد و قبور کانپور

بنگال مسلم لیگ پرسوں شب کو مسلم لیگ بنگال کا ایک جلسه منعقد هوا ' اور اسمیں یه مسئله باقاعده پیش هوا که ٥ - جون کے جلسے کي جو فرضي اور مصنوعي کارروائي اخبارات میں بذریعۂ تار بهیجي گئي هے وہ کیوں بهیجي گئي اور کس نے بهیجي ؟

سکریٹري صاحب نے بیان کیا که انهیں اس تار کي کوئي خبر نهیں اور نه کسي دوسرے ذمه دار شخص نے لیگ کے دفتر سے بهیجا هے !

بهرحال ایک با قاعده تجویز اسکے متعلق منظور هوگئي ' اور قرار پایا که سکریٹري اسکي تغلیط اخبارات میں بهیجدیں -

جب اس تار کے مضمون کی مصنوعیت و کذب بیاني تسلیم کرلي گئي ' تو اب همیں اس سے کچهه بحث نهیں که وہ تار کس نے بهیجا اور کیوں بهیجا ؟

مسئلۂ مساجد کي موجوده حالت یه هے که ابتک کوئي با قاعده جواب هز اکسلنسي کي جانب سے نهیں آیا هے - غالباً جولائي کے پہلے هفته میں کلکته تشریف لائینگے - یه بالکل آخري فرصت هے جو انکے سامنے هے - امید هے که وہ اپني مشهور دانشمندي کا اس موقع پر بهی ایک یادگار نمونه پیش کرینگے اور یگ اور انجمن دفاع کے قائم مقاموں سے ملکر مسلمانوں کو نکی سب سے بڑي بیچیني کے طرف سے اطمینان دلا دیں گے -

مسلم یونیورسٹي ایسو سي ایشن کے متعلق گذشته اشاعت میں هم نے خواهش کي تهي که صدر دفتر ۱- جون کي جگه کوئي دوسري تاریخ مقرر کردے تاکه کافي لوگوں شریک کار هونے کا موقعه ملے - هم نهایت خوش هیں که اس سے ل هي مسٹر محمد علي کی درخواست پر ایک ماہ کی مهلت ر بڑهادي گئي هے' اور اب آخري تاریخ الکٹوریت کے درج رجسٹر رنے کي ۱۵ - جون کي جگه ۱۵ - جولائي قرار پائي هے - هم کریٹري کمیٹي کي اس فراخ دلی اور قابل تعریف مستعدي کے گرگذار هیں' اور سمجهتے هیں که انهوں نے اپنا انتهائي فرض ادا دیا - اب عام تعلیم یافته حضرات اور زمینداران و ٹیکس ادا ندگاں کا فرض هے که اس مهلت سے پورا پورا فائده اٹهائیں اور س داخله و سال اول بهیجکر بکثرت شریک کار هوں -

ممکن هے که بعض اصحاب کو خیال هو که فیس کي بهي قید دي گئي هے - لیکن ایسا خیال کرنا بڑي هي چهوٹے درجه کي ، هوگي - ان طبقوں کے حضرات کو ایسے منسوبات سے بهی اپنے ں محفوظ رکهنا چاهیے - دس روپیه سالانه کوئي ایسي بڑي نهیں جو ٹیکس پیرز اور زمینداروں کیلیے قابل ذکر هو -

ادنی قسم کا هوانا سگار بهي دس روپیه سیکڑہ سے کم میں نهیں - کتنے هي ارباب استطاعت هیں جو هر ماه دو چار ڈبے ضرور ں سگار کے پهونک ڈالتے هونگے - یهی سمجهه لیں که سال میں ے سو سگار کم پیے !

...چي بائسکوپ کمپني بعد کي خبروں سے معلوم هوا که کرانچي کي جس سیني میٹوگراف کمپني نے عظیم " نامي قصے کي فلم دکهلا کر اسلام و پیروان اسلام کي اري کي ایک نهایت شرمناک کوشش کي هے ' اسکے جنگ ڈائرکٹر کا نام مسٹر گرین فیلڈ هے -

بعض واقعات جو مقامي اینگلو انڈین معاصر میں شائع هوے ، انسے معلوم هوتا هے که وہ ایک نهایت سرکش اور مغرور آدمي اور نهایت بے پرواهي سے کهتا هے که جن لوگوں کو میرے تماشے سے دکهه پهنچتا هو ' وہ تماشه گاه سے نکل جائیں - هم نے یه پڑهکر کها که سچ هے - جس قوم کو اسکي قسمت نے اپنے تخت اقبال و عزت کے چهوڑنے پر مجبور کیا هو ' اسکے لیے اس شریر منیجر کا یه کهنا بالکل ٹهیک هے که میرے تماشه گاه کو چهوڑ دو - اصل میں یه سب باتیں قومي ذلت و ادبار کا نتیجه هیں - جو قوم ذلیل سمجهه لي جاتي هے ' آسے مسلط قوم کا هر ادنی سے ادنی فرد بهي ذلیل و حقیر سمجهتا هے - اسکي کوئي هستي هي تسلیم نهیں کي جاتي - جذبات و معتقدات کا پاس کرنا تو بڑي بات هے :

> جرم منست پیش تو گر قدر من کم ست
> خـود کرده ام پسنـد خریـدار خـویش را !

یه واقعه کوئي تازہ واقعه نهیں هے - غالباً سنه ۱۸۸۰ میں ایک تهیٹریکل کمپني نے کسي مشنیري شخص سے ایک ڈراما لکهوایا تها ' اور اسمیں واقعۂ افک کي بنا پر ایک ابلیسانه تهمت تراشي کي گئي تهي - اسي طرح گذشته سال دهلي میں بهي ایک کمپني نے حضرۃ اسماعیل (ع) کے متعلق ایک فرضي قصه کي فلم منگوائي اور پبلک میں اس سے سخت جوش پهیل گیا - قانون موجود هے جو کهتا هے که هر مذهب کے جذبات کا پاس و لحاظ رهے - پینل کوڈ بهي هے جسکي دفعه ۱۵۱' ۱۵۲' اور ۲۹۸ کهتي هے که کوئي فرقه کسي دوسرے فرقے کي مذهبي توهین نه کرے اور قوموں کو باهم اشتعال نه دلایا جاے - بے طرفدار حکومت بهي اپنے دبدبۂ و سطوت کے ساتهه قائم هے اور آسکے اصول حکومت کي پهلي سطر یه هے که کسي مذهب کي تحقیر و تذلیل نهو - یه سب کچهه هے' تاهم اسکو کیا کیجیے که ان میں سے هر شے بیکار هے جب تک آس سے کام لینے والے بهي اپنے اندر قوت نه رکهتے هوں - قومي ذلت و ادبار ایک ایسا زخم هے جسکے لیے کوئي مرهم مفید نهیں هوسکتا - قوت هو تو پهر قانون کي بهي ضرورت نهیں - یه روح حیات نهیں تو تمام چیزیں بیکار هیں - مرده لاش سامنے پڑي هو تو مغرور اور سرشار نخوت قدموں کو ٹهکرانے سے کون روک سکتا هے ؟ قانون بهت کریگا تو بعد کو سزا دیدیگا ' لیکن جو شیشه ٹوٹ چکا آسکے جڑنے کیلیے مرهم پٹي بیکار هے !

آہ ! تم نے قرآن کو بالکل بهلا دیا ' جسنے ملکۂ سبا کي زباني ان تمام مصائب کي اصلي علت پہلے هي بتلا دي تهي : ان الملوک اذا دخلـــوا قـریــــة افســـدوها ' و جعلـــوا اعـــزة اهلهـــا اذلـــة و کذالک یفعلـــون ! (۲۷ : ۳۲)

مسٹر گرین فیلڈ تاهم مسٹر گرین فیلڈ کو معلوم هونا چاهیے که زخمي شیر کو زخمي سمجهه لینے میں تو کوئي غلطي نهیں هے' لیکن زخمي شیر کو زخمي بهیڑیا سمجهه لینا صحیح نهوگا - مسلمان اپني غفلت و ترک عمل کے هاتهوں خواه کتنے هي ذلیل و حقیر هوگئے هوں' تاهم ابهي وہ وقت نهیں آیا هے که دنیا کي سب سے بڑي بے داغ زندگي کے متعلق ایسي ناپاک جسارتیں دیکهیں اور اپنے تئیں طاقت سے محروم پاکر خاموش هو رهیں - دنیا میں گو سب سے بڑي طاقت حکومت و فرمان روائی سمجهي جاتي هے' لیکن حکومت کے بغیر بهي دنیا میں بهت کچهه هوسکتا هے اور هوا هے -

وہ اس قسم کي مفتریات پر محض اس وجه سے غضبناک نهیں هوتے که انکا مذهبي اعتقاد اس سے زخمي هوتا هے ' بلکه صرف اسلیے که سچائي کے عالمگیر اصول پر حمله کیا جاتا هے' اور محض افتراء اور بهتان کے ذریعه اپنے مذهبي عداوت و بغض کا مقصد حاصل کرنے کي ناپاک کوشش کي جاتي هے - وہ اپنے مخالفوں سے رعایت کے طالب نهیں هیں بلکه صرف سچ بولنے کے !

شذرات

[illegible]

دولة علية اور يونان

جنگ کے آثار و علائم

صديوں كي اسلامي آبادياں لٹ گئيں' ظلم و غارت اور وحشت و سفاكي كا نشانه بنيں' لاكهوں مسلمان بے سروساماني كے ساتهه ترک وطن پر مجبور هوے' رياست هاے بلقان و يونان كي فوجي و غير فوجي جماعتوں نے انكے ساتهه جو كچهه سلوک كيا' وه تمام عالم كو معلوم هے' اور اسكو ايک بار آور ياد كرلينے كيليے سينٹ پيٹرز برگ كے نيم سركاري اخبار " نووي ريميا " كے نامه نگار موسيو مشكوف كا يه بيان كافي هوگا:

" آجتک كسي وحشي سے وحشي ملک و قوم نے بهي اپنے بے بس اور مظلوم محكوموں كو اس تباهي و بربادي اور وحشت و سفاكي كے ساتهه ترک وطن پر مجبور نه كيا هوگا' جسطرح هزاروں فاقه مست مسلمان عورتيں اپنے شير خوار بچوں كو گود ميں لي هوئيں اور چهوٹے چهوٹے بچوں كي انگلياں پكڑے هوئيں' ناگهاني فرار پر مجبور كي گئيں' اور جنكا وجود في الحقيقت انسان كي مصيبت حيات كا ايک درد انگيز ترين نمونه هے - وه ان مصائب ميں گرفتار هو چكي هيں جن سے زياده تلخي موت ميں بهي نهوگي' تاهم موت سے بچنے كے ليے نئي زمينوں كو تلاش كر رهي هيں ! "

يه سب كچهه هوا اور هورها هے' مگر نه تو " انساني مصيبت " كے مفهوم كا اس تمام عرصهٔ وحشت و سفاكي ميں خود يونان كو احساس هوا' اور نه يورپ كي دارالحكومتوں هي ميں اسے چنداں اهميت دي گئي -

ليكن اب جبكه اس قومي هجرة اور ترک وطن كا ايک خفيف سا سبق يونان كو ديا گيا اور تهريس و ايشياے كوچک سے يوناني نكلنے پر مجبور هوے' تو يكا يک دنيا كا گم گشته " اخلاق " پهر نمودار هو گيا - " انسانية " اور " انصاف و عدالة " كے فراموش شده الفاظ جنكے معاني كے سمجهنے كي ايتهنس يا لنڈن و پيرس ميں كبهي كوشش نهيں كي گئي تهي' يكايک يونان كو ياد آگئے' اور " ظلم و سفاكي " كا مرثيه جسكے غم آلود ترانوں كيليے سرزمين مغرب ميں كل تک ايک ناتمام آه بهي نه تهي' اب اس درد و حسرت كے ساتهه شروع هوگيا كه عجب نهيں' يورپ كي وزارت خارجيه كي تمام مجلسيں صف ماتم بچها ديں' اور هر طرف سے آه و بكا كے نعرے بلند هوجائيں !

شايد آجتک دنيا كي نظر عبرة كيليے اس سے زياده دلچسپ تماشه كوئي نه هوا هوگا كه يونان' يعني گذشته دو سالوں كے سوانح مظلمه و حوادث اليمه كا يونان' اپنے ايک وزير كي زباني ۱۳ - جون كو يوناني چيمبر ميں اعلان كرتا هے : " ترک جس تشدد اور جبر كے ساتهه يونانيوں كو انكے گهروں سے نكال رهے هيں اسكي نظير تاريخ ميں نهيں مليگي - انكا اراده هے كه وه رعايا جو ايک زمانهٔ دراز سے وهاں بستي آئي هے' يكايک نكال باهر كي جاے " !

الله الله' يونان كي زبان بهي اب " تشدد اور جبر " كے لفظ سے آشنا هوگئي' اور اُسے بهي ايسے مظالم كي شكايت هے جسكي " نظير تاريخ ميں نهيں مليگي " ؟

ويل للمطففين الذين اذا اكتالوا على الناس يستوفون و اذا كالوهم او وزنوهم يخسرون ! الا يظن اولائک انهم مبعوثون ليوم عظيم ؟ (۸۳ : ۱)

كيا هي تباهي و بربادي هے ان لوگوں كيليے جو لوگوں سے اپنے ليے ليتے هيں تو پورا پورا ماپ كر ليتے هيں' ليكن دينے كا وقت آتا هے تو چاهتے هيں كه كم كرکے ديں ! افسوس ! كيا انهيں اس بات كا كچهه خيال نهيں كه ايک بڑا هي سخت دن آنے والا هے' اور اسميں جواب دهي كيليے كهڑا هونا پڑيگا ؟

مسيحي دنيا نے اگر صداقت اور راست بازي ميں تمدن و علوم كي طرح اتني ترقي نهيں كي هے كه مسلمان و مومن بن جاے' تو كاش وه مسيح هي كي سچي پيرو هوجاتي جسكا مقدس قول متي نے هميں سنايا هے : " تو اپنے بهائي كے ساتهه وهي كر جو تو چاهتا هے كه وه تيرے ساتهه كرے " !

۱۲ سے ۱۴ - تک كي تار برقيوں سے معلوم هوتا هے كه حكومت يونان يونانيوں كي جلا وطني كے واقعه كو نهايت رنگ آميزي كے ساتهه شائع كر رهي هے - چهه جهاز يوناني جلا وطنوں كو جزائر ايجين ميں پهنچا رهے هيں - بيس هزار سے زياده ايشياے كوچک سے ايران چلے آئے هيں - پچاس هزار كے قريب وسط ايشيا كے سواحل پر آمادهٔ سفر هيں -

ليكن جو تار ۱۲ كو قسطنطنيه سے آيا هے' اس سے معلوم هوتا هے كه يوناني اظهارات كو باب عالي كے اندر چنداں اهميت نهيں دي گئي - طلعت بے نے اعلان كيا هے كه بلا شبه ايوالي ميں بعض ترک افسروں سے كچهه زيادتي هوئي تهي ليكن انهيں موقوف كرديا گيا - باقي تشدد اور سختي كے جو اظهارات ايتهنس سے كيے جا رهے هيں' وه مبالغه آميز هيں !

۱۴ - كا تار هے كه يونان كے سفير نے باب عالي ميں ايک نوٹ پيش كيا هے جسميں لكها هے كه اگر تشدد كا انسداد نهوا تو اسكے نتايج كے هم ذمه دار نهيں !

يوناني وزير اعظم نے تقرير كرتے هوے كها كه اگر حالات ميں تبديلي نه هوئي تو يونان فقط رونے هي پر اكتفا نهيں كريگا ! -

بهر حال ترکی اور يونان كے ايک قريبي جنگ كا جو ظن غالب تمام يورپ ميں كيا جا رها تها' يقين كيا جاتا هے كه اسكے سريع النتائج آثار شروع هوگئے هيں' اور جونهي دولت عثمانيه كے آخري جنگي جهاز برسفورس ميں پهنچ جائيں گے' اعلان جنگ هو جائيگا -

اصل يه هے كه جس دن سے پرنس سعيد حليم كي وزارت نے اپنے تعجب انگيز اور محير العقول عسكري انتظامات اور فوري اصلاحات شروع كيں' اور پهر جس دن سے انور پاشا كي وزارت جنگ كا اعلان هوا' اُسي وقت سے يه امر قطعي سمجهه ليا گيا تها كه ان طياريوں كا مقصود يقيناً كوئي قريبي جنگ هے اور ترکي نے فيصله كرليا هے كه حكومت كي بقيه هستي كو برقرار ركهنے كيليے ايک مرتبه اور ميدان جنگ ميں نكلے اور اپنے نئے بحري همسايه سے ايک فيصله كن مقابله كرلے : وما تشاؤن الا ان يشاء الله - ان الله كان عليماً حكيما -

---

الہلال

۲۲ رجب ۱۳۳۲ ہجری

ادبیات

مرزا غالب مرحوم کا غیر مطبوعہ کلام

مصائب غدر، قلعۂ معلی کی تباہی، وفاداری و بغاوت کی ایک قدیمی حکایت!

مرزا غالب مرحوم کا سال وفات "آہ غالب بمرد" ہے - یعنی سنہ ۱۲۸۵ ہجری -

اس لحاظ سے فی الحقیقت انکا شمار موجودہ عصر جدید کے عہد میں ہونا چاہیے - ہندوستان میں پریس سترہویں صدی عیسوی کے اواخر میں رائج ہوچکا تھا اور غدر سے پہلے خود دہلی میں حاجی قطب الدین وغیرہ تجار کتب نے بعض پریس قائم کردیے تھے - پس انکو اپنی تصنیف و تالیف کیلیے ابتدا ہی سے پریس موجود ملا، اور اپنے حاصل عمر کو اشاعۃ و طباعۃ کیلیے غیروں پر چھوڑکر دنیا سے چلے جانے کی مصیبت سے دو چار ہونا نہ پڑا جو فی الحقیقۃ... کسی صاحب کمال کیلیے زمانۂ گذشتہ کی سب سے بڑی مصیبت اور سب سے بڑا جانکاہ صدمہ رہا ہے -

انکی کلیات نظم و نثر اور مکاتیب و رسائل اردو و فارسی کی تمام کتابیں باستثناء اردوے معلی (جو انکے انتقال کے بعد مرتب ہوئی) انکی زندگی میں خود انہیں کی زیر نگرانی شائع ہوچکی تھیں - دیوان فارسی غالباً سب سے پہلے مطبع اودہ اخبار لکھنو (نولکشوری پریس) میں خود چھپوایا - اسی طرح پہلے مہر نیمروز، پھر مع دستنبو و مکاتیب فارسیہ باسم پنج اہنگ شائع کی - قاطع برہان، درفش کاویانی، نامۂ غالب، تیغ تیز وغیرہ دہلی میں چھپوائیں - دیوان اردو بھی غالباً پہلے مطبع اودھ اخبار میں اور پھر مکرر سہ کرر دہلی و لکھنو میں چھپوا کر شائع کیا -

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں جسقدر اردو کلام کہا گیا، وہ نئے ایڈیشنوں میں داخل نہیں ہوا - جو پہلا ایڈیشن غدر سے پہلے دہلی میں چھپا تھا، اسی کی نقلیں چھپتی رہیں - بخلاف کلیات نظم فارسی کے جسکا پہلا ایڈیشن اور موجودہ ایڈیشن، دونوں میرے پاس موجود ہیں، مگر دونوں کے قصائد و غزلیات و قطعات وغیرہ کی تعداد میں بہت بڑا فرق ہے - پہلے ایڈیشن میں ملکۂ وکٹوریا کی مدح کا قصیدہ:

دور روزگارہا نتواند شمار یافت
خود روزگار انچہ دریں روزگار یافت

اور ۳۳ - واں قصیدہ سر اکلینڈ کالون والا:

بہرکس شیوۂ خاصی در ایثار ست ارزانی
ز من مدح و ز لارڈ ایلن برا گنجینہ افشانی

اور لارڈ کینینگ کے دربار آگرہ اور عطاے خطابات کی تبریک:

ز سال نو دگر لبے بروی کار آمد

وغیرہ قصائد ہیں - اسی طرح سر سالار جنگ اعظم کی مدح کا مشہور قصیدہ:

شرطست کہ داستاں نہ گویم

بھی نہیں ہے کہ یہ غدر کے بعد لکھا گیا -

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فارسی کلیات نظم کے ہر ایڈیشن میں نیا کلام شامل کردیا جاتا تھا -

مگر افسوس کہ اردو دیوان کی قسمت اس بارے میں نارسا رہی اور نیا کلام اسمیں شامل ہوتا نہ رہا - اسکا ثبوت وہ متعدد غزلیں، قطعات، رباعیاں، اور بعض اردو قصائد ہیں جو بعض حضرات کے پاس قلمی موجود ہیں اور مطبوعہ دیوان میں انکا پتہ نہیں -

اس قسم کے غیر مطبوعہ کلام میں سے دو اردو رباعیاں میں نے اس مطبوعہ نسخہ کے حاشیہ پر خود میرزا صاحب کے ہاتھہ سے لکھی ہوئی دیکھی ہیں، جو انہوں نے خواجہ فخر الدین حسین دہلوی مصنف سروش سخن کو دیا تھا - اور دو قصیدے، دو قطعے، ایک قطعۂ تاریخ، تین غزلیں دیوان اردو کے اس قلمی نسخہ میں ہیں جو نواب سعید الدین احمد خانصاحب طالب رئیس دہلی کے پاس موجود ہے - اس مرتبہ دہلی میں وہ نسخہ چند دنوں تک میرے پاس رہا اور میں نے تمام غیر مطبوعہ کلام کی نقل لیلی - اسکے لیے میں نواب صاحب موصوف کا شکر گذار ہوں -

ان نظموں میں اردو کا ایک مختصر قصیدہ ہے جسے آج بسلسلۂ ادبیات شائع کیا جاتا ہے - یہ بالکل نئی چیز ہے اور علاوہ غیر مطبوعہ ہونے کے اس سے مرزا مرحوم کے حالات و سوانح پر بھی مزید روشنی پڑتی ہے -

(قصیدہ)

اس قصیدے کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں کوئی سرکاری دربار ۱۳ - جنوری کو منعقد ہوا تھا جسمیں حسب معمول مرزا صاحب کو بھی مدعو کیا گیا - لیکن جب وہاں پہنچے تو انکی عزت قدیمانہ کے مطابق نشست و ترتیب کا کوئی انتظام نہ تھا - حتی کہ انہیں نہایت ہی ادنی صف میں کرسی ملی - یہ دیکھکر سخت متاسف ہوے کہ قدیمی باتیں خواب و خیال ہوگئی ہیں:

اس بزم پر فروغ میں اس تیرہ بخت کو
نمبر ملا نشست میں از روے اہتمام

"از روے اہتمام" یعنی از روے قاعدہ و ترتیب دربار جسمیں یہ بہت پیچھے اور عام صفوں میں بٹھاے گئے ہونگے -

اس حالت کو دوسروں نے بھی محسوس کیا اور اشارے ہونے لگے:

دربار میں جو مجھپہ چلی چشمک عوام

الحمد لله که پیغمبر اسلام کي زندگي بائبل کے یسوع کي طرح ایک مجہول و مخفي زندگي نہیں ہے جسکي زندگي کے تیس سالوں میں سے صرف آخري دو سالوں کے متفرق حالات دنیا کو معلوم ہوے ہیں' اور وہ بھي اسقدر بے اصل' باہم متضاد' باہمد گر معارض' مختلف الروایة' اور توہم آمیز ہیں که انکي تصحیح و تطبیق سے عاجز آکر امریکه کے بعض آزاد حلقوں نے سرے سے یسوع کے وجود ہي سے انکار کردیا ہے ! اس کرۂ ارضي پر صرف پیغمبر اسلام ہي کي زندگي ایک تنہا زندگي ہے' جو ایک کھلي ہوئي کتاب کي طرح تیرہ سو برس سے دنیا کے سامنے ہے' اور اسکي حیاۃ مقدسه و مطہرہ کا ایک چھوٹا سا واقعه بھي مخفي و مستور نہیں ہے !

وہ نه تو یسوع کي طرح اپنے ملک سے آغاز عمر ہي میں مفقود الخبر ہوگیا' نه اس نے مصر کي متمدن و عیش پرست آبادیوں میں ایک طویل و مجہول زندگي بسر کی' اور نه ہي اس نے یسوع کی طرح اپني زندگي کا حصۂ شباب اور امتحان و آزمایش کا سب سے بڑا دور دنیا کي نظروں سے اوجھل رہکر صرف کیا - جس طرح اسکي واضح اور ساده تعلیمات میں تثلیث و کفارہ کے سے عقل دشمن رموز ہین نہیں' بالکل اسي طرح خود اسکي زندگي میں بھي یسوع کے سي ساله اسرار حیات کي طرح کوئي راز نہیں - وہ انسانوں میں رہا اور ایک کامل ترین انسان کي بے داغ اور معصوم زندگي بسر کي - جس طرح اسکي زندگي اس وقت سب کے سامنے تھي' اسي طرح آج بھي سب کے سامنے موجود ہے !

پس ایک ایسي عالم اشکارا زندگي کیلیے جو دو پہر کے سورج کي طرح سب کے سامنے ہو اور جسکي زندگي کي کوئي بات بھي غیر معلوم نه رہي ہو' جھوٹے قصے گڑھنا اور انہیں علانیه تماشه گاہوں میں دکھلانا' نه صرف کسي خاص قوم ہي کے جذبات کي تذلیل ہے' بلکه في الحقیقت بیسیوں صدي کي ادعائي روشني کے اندر اخلاق کو ذبح کرنا اور راستي و حقیقت کو علانیه شیطان کے مذبح پر قربان کرنا ہے - یه انسان کے اخلاقي موت کا ایک ناپاک منظر ہے جسپر کوئي راستي پسند انسان ماتم کیے بغیر نہیں رہسکتا !

اگر ان لوگوں کو قدیم زمانے کے مشہور اور عظیم المرتبة انسانوں کے متعلق شرمناک حکایتوں کے دیکھنے کا شوق ہے' تو اس ابلیسی مکر و افتراء کي جگہه کیوں نہیں ان واقعي قصوں اور مستند حکایتوں کے عظیم الشان ذخیرہ کی طرف بڑھتے جو خیر سے خود بائیبل کی کي مجلدات کے اندر موجود ہے' اور جو اس پر فخر تاریخ [illegible] کے علاوہ ہے جسکی اخلاقی فتح مندیاں پہلی صدي عیسوي سے لیکر پندرھویں صدي تک برابر جاري رہیں' اور جو در اصل انسانی نفس پرستی و بہیمیت کی ایک ایسي مکروہ سرگذشت ہے' جسکي نظیر دنیا کي وحشي سے وحشي قوموں میں بھي نہیں ملسکتي -

جس زندگي کے تیس سال مجہول و غیر معلوم ہیں' وہي پر اسرار زندگي ایسي حکایتوں کیلیے زیاده موزوں ہوسکتي ہے - اگر کسي وجه سے اسے مستثنی کر دیا جاے' جب بھي ان ہزارہا مسیحي ولیوں اور مقدس پیشواؤں کی خانقاہوں کے اخلاقي اسرار و خفایا بے حد و شمار ہیں' جو گذشته ایک ہزار سال تک تمام مسیحي یورپ میں خدا کے اکلوتے بیٹے کي اخلاقي وراثت کے مالک رہے ہیں' اور روم اور ہسپانیه کے چرچوں کي تاریخ تو ابھی دنیا سے معدوم نہیں ہوئی ہے !

ہم آینده کسي قدر تفصیل سے اس موضوع پر لکھینگے' اور مسٹر گریفتھ فیلڈ کے تماشه گاہ کیلیے بعض دلچسپ قصص و حکایات کا ذخیرہ پیش کرنے کي کوشش کرینگے تا که وہ انمیں سے چند [illegible] روایات چھانٹ کر فلم بنا نے کیلیے ولایت روانه کر سکیں - وہ "عظیم" کے فرضي قصے کي طرح محض افتراء و کذب پر مبني نہونگي' بلکه مقدس نوشتوں اور تاریخ کلیسا کے مسلم واقعات سے اخذ کي جائیں گي جنکي تصدیق خود مسٹر گریفتھ فیلڈ کے روحاني آباء و اجداد کر چکے ہیں -

آخر میں ہم کہدینا چاہتے ہیں که اسلام حضرة مسیح علی نبینا و علیه الصلواۃ والسلام کا احترام کرنے میں تنگ دل نہیں ہے - یه جو کچھه لکھا جاتا ہے اس سے مقصود صرف بائبل کے پیش کردہ یسوع کي زندگي ہے - جو لوگ کانچ کے گھر میں رہکر لوہے کے ستونوں پر پتھر پھینکتے ہوں انہیں اپني ہستي کي قوت بھي معلوم ہوجاني چاہیے -

---

پریس ایکٹ

کانگریس کا ڈیپوٹیشن انگلستان میں مجوزہ اصلاحات انڈیا کونسل کے متعلق سعي و جہد کرنے کے علاوہ پریس ایکٹ کے متعلق بھي قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے - حال میں مسٹر مظہر الحق نے پریس کانفرس کے سامنے اس ایکٹ کے متعلق ایک مفصل تقریر کي تھي جسکا خلاصه ہم درج کرتے ہیں :

" میں قانون مطابع سنه ۱۹۱۰ کے عملي نتائج پریس کانفرنس کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں - سنه ۱۹۱۰ ع میں ہندوستان میں ایسے جرائم کی کثرت ہو رہي تھي جن میں جبر و اشتداد سے کام لیا گیا تھا - اس وقت مناسب خیال کیا گیا که اخبارات کي تحریروں پر سرکاري نگرانی قائم کي جاے - لارڈ منٹو کی اصلاح یافته کونسل کا سب سے پہلا کام یہي تھا - مگر جو قانون نافذ کیا گیا وہ اس قدر سخت تھا که سر لارنس جنکسن کا (جن کا ممتاز ترین ججوں میں شمار کیا جاتا ہے) قول ہے که بائیبل جیسي مقدس کتاب بھي اس قانون کي گرفت میں لائي جا سکتي ہے - اس زمانه میں جو لوگ واڈسراے کي کونسل میں اہل ہند کي طرف سے قائم مقام تھے وہ بھي سخت شش و پنج میں تھے - انہیں اس امر کا علم تھا که اخبارات کي شورش انگیز تحریروں پر نگراني رکھنے کي ضرورت ہے - مگر وہ اس کے ساتھه اس بات کے بھي خواہشمند تھے که ہماري جائز آزادي میں کسي طرح کا فرق نه آنے پائے - اگرچه اس بارہ میں حکام کو مطلوبه اختیارات عطا کر دیے گئے' مگر اس امر کي بھي کوشش کي گئی که جن لوگوں پر اس قانون کا اثر پڑتا تھا انہیں اس امر کا اختیار دیا جائے که عمال کي کارروائي کے جائز یا حق بجانب ہونے کی آزمایش کر سکیں - مسٹر سنہا نے جو اس زمانه میں قانوني ممبر تھے' اس بات کي دھمکي بھي دي تھي که اگر اس ایکٹ میں اس مضمون کي شرط داخل نه کي گئي اور اہل ہند کو ہائي کورٹوں میں اپیل کرنے کا اختیار نه دیا گیا تو میں استعفا دیدونگا -

بدقسمتي سے وہ خطرے بعد میں صحیح ثابت ہوے - اس ایکٹ کي تحت میں اس قسم کي کارروائي عمل میں لائي گئي جسکا قانون وضع کرتے وقت کسي کو وہم و گمان بھي نه تھا - مثال کے طور پر اخبار کامریڈ دہلي کا معامله پیش کیا جاسکتا ہے جسنے بدقسمتي سے ایک پمفلٹ کو جو یورپ میں شائع کیا گیا تھا دوبارہ چھاپ دیا - گورنمنٹ ہند نے ظاہر کیا که اس پمفلٹ کي اشاعت سے ہز مجسٹي کي مسیحي رعایا کي توہین و تذلیل مقصود ہے - اس بنا پر اس نے اخبار کامریڈ کے وہ تمام پرچے جن میں پمفلٹ شائع کیا گیا تھا' سرکاري طور پر ضبط کرلیے - حکام کي اس کارروائي کا ہائیکورٹ کلکته میں مرافعه کیا گیا - ہائیکورٹ کے تین ممتاز ججوں نے جنمیں سر لارنس جنکسن بھي شامل تھے' اپیل کي سماعت کي اور یه فیصله کیا که ہماري راے میں ایڈیٹر کامریڈ نے کسي جرم کا ارتکاب نہیں کیا ہے' بلکه اس پمفلٹ کو دوبارہ چھاپنے میں ایک قابل تعریف مقصد اسکے پیش نظر تھا -

کیا انگریزي قوم کا کوئي فرد ایک دن کے لیے بھي اس قسم کے قانون کو قلمروے برطانیه کي "ٹیچر" میں رکھنا گوارا کرسکتا ہے ؟

و اجلال کے سوا کسی مصیبت کا کبھی تصور بھی نہیں ہوا تھا ' اور جو ہمیشہ اُن کمزوروں انسانوں کو جنگلی آبادیاں کابل کے کوھستان سے لیکر آسام کے جنگلوں تک پھیلی ہوئی تھیں ' اپنے سامنے سربسجود پاتے تھے ' کون تھا جو سنگ و آھن کا دل و جگر پیدا کرکے بھی یہ دیکھہ سکتا تھا کہ وہ چوروں اور ڈاکوؤں کی طرح گلیوں میں مارے جائیں ' اور انکی لاشیں اُس عظمت رفتہ کا افسانۂ ماتم سنائیں ' جو چند روز پیشتر تک دنیـا میں صرف اُنہی کیلیے تھی ؟

غدا سمراً بين الانام حديثهـم
وذا سمر يدمي المسامع كالسمـــر !
تحيـــة مشتاق والف ترحـــم
على الشهداء الطاهرين من الوزر !

ان الملوك اذا دخلوا قرية ' افسدوها جعلوا اعزة اهلها اذلة وكذلك تفعلون (۲۷ : ۳۴)

لیکن یہ سب کچھہ دیکھنے اور سننے کیلیے مرزا غالب دھلی میں زندہ تھے اور دیکھتے رہے تھے - یہ وہ حوادث ھیں جن پر غیروں کی انکھوں سے بھی آنسو نکل آتے ھیں - ممکن نہ تھا کہ مرزا غالب جیسے غم دوست شاعر نے یہ سب کچھہ دیکھا ھو اور اسکے دل و جگر کے ٹکڑے ٹکڑے نہو گئے ھوں !

گو ضرورت و احتیاج نے اُنھیں انگریز حکام اور گورنرونکی چوکھٹوں پر گرادیا تھا اور مدحیہ قصائد لکھواے تھے' تاھم "مرزا صاحب مشفق و مہربان" کے خطابات اور ساتھہ ستر روپیہ کا خلعت اُس زخم کاری کا مرہم تو نہیں ھوسکتا تھا جو حوادث غدر سے انکے دل پر لگا ھوگا ؟ ایک ضعیف الارادہ انسان وقت و احتیاج سے مجبور ھوکر صدھا باتیں اوپرے دل سے کر بیٹھتا ھے مگر کچھہ اس سے دل کے اصلی محسوسات و جذبات مٹ نہیں سکتے - علی الخصوص ایسے حادثۂ کبری اور مصیبۂ عظمی کے موقعہ پر جسکو دیکھکر بڑے بڑے غدار و ملت فروش دلونسے بھی آھیں نکل گئی ھونگی !

(الزام بغاوت !)

چنانچہ معلوم ھوتا ھے کہ ان سب باتوں کا جو اثر ایک مسلمان ھندوستانی کے قلب پر پڑتا تھا' مرزا مرحوم پر بھی پڑا' اور اُنکی غیرت و حمیت نے گوارا نہ کیا کہ فتح دھلی کے بعد فاتح حکام کے سامنے جاکر خوشامد و عاجزی کریں' اور اُس عیش و نشاط تازہ کا تماشہ دیکھیں جو دھلی مرحوم کی بربادی و تباھی کے غم و ماتم سے حاصل کی گئی ھے - وہ خود ھی کہہ چکے تھے :

هر جادہ کہ از نقش پئے تست بہ گلشن
جاکیست بجیب ھوس انداختۂ ما !

انکے تعلقات حکام انگریزی کے ساتھہ ابتدا سے خوشامدانہ رہے تھے - انکا وظیفہ اُنھی کے ھاتھہ میں تھا - اس کمبخت وظیفہ کے واگذار کرنے کیلیے اُنھیں بیسیوں قصیدے انگریزونکی مدح و ثنا میں اس جوش سے لکھنے پڑے گویا اکبر و جہانگیر کی مداحی ھو رھی ھے ! پھر وقت بھی ایسا پرآشوب تھا کہ مارشل لا جاری تھا' اور سولی کے تختوں اور درختوں کی ٹہنیاں ھمیشہ لاشوں سے بھری رھتی تھیں - ان حالات کی وجہ سے وہ بڑی ھی مجبوریوں میں پھنس گئے تھے - تاھم انکی طبیعت کچھہ اسطرح بیزار ھوئی کہ فتح کے بعد قلعہ میں وفاداران سرکاری جمع ھوے - انعامات و سندات ملیں - اُن تمام لوگوں نے بڑی بڑی کوششیں کرکے اپنے تئیں نمایاں کیا جنھوں نے غدر میں حصہ نہیں لیا تھا اور اسکے صلۂ و اکرام سے مالا مال ھوے' مگر مرزا غالب اپنے بیت الحزن سے نہ نکلے' اور کسی حاکم کے آگے جاکر اسکا منتقم و قاھر چہرہ نہ دیکھا !

بعد کو اپنی بریت کیلیے اُنھوں نے اس عدم حاضری کے بہت سے وجوہ بیان کیے تھے ' مگر اصل حقیقت یہی تھی کہ دل دردمند کے ھاتھوں پانوں بندھگئے اور مصلحت و ضرورت کی عاقبت اندیشیونکی بھی کچھہ نہ چلی' بعد کو ھوش آیا تو عذر بنا کر پیش کرنے پڑے -

نتیجہ یہ نکلا کہ سرکاری حلقوں میں عام طور پر اس خاندان ان کے سب سے بڑے شاعر کی نسبت ٹھیک اسی طرح " غیر وفاداری" کا یقین ھوگیا' جس طرح آجکل بہت سے نثر نویسوں کی نسبت یقین کیا جاتا ھے جو اپنے دلی جذبات و حسیات کے ھاتھوں مجبور ھیں - اُنکی وہ پنشن بھی بند ھوگئی جو اُنکی زندگی کا اصلی آذوقہ تھی اور چند جام ھاے " فرنچ" گلاب آمیز (۱) کا وسیلہ تھی - انگریزی درباروں میں پرسش و طلب اور عام تعلقات لطف و نوازش بھی یک قلم موقوف ھوگئے اور پوری طرح نیم باغیوں میں شمار ھونے لگا !

مرزا مرحوم کیلیے یہ حالت بڑی ھی سخت مصیبت تھی - ایک شاعر ان کڑی منزلوں کا مرد نہیں ھوسکتا - انوری نے صاف کہدیا ھے :

حکیم و شاعر و ملا چگونہ جنگ کنند ؟

قلعہ کے برباد ھونے سے وہ چند روپیے بھی جاتے رہے جو بہ تعلق تاریخ نویسی و شاعری ملا کرتے تھے - اسپر سرکاری وظیفہ کا بند ھوجانا قیامت تھا - شام کی سرشاری اور صبوحی کی خمار شکنی دونوں سے محروم ھوگئے - ساری زندگی آزادانہ داد و ستد اور یک گونہ فارغ البالی میں بسر ھوئی تھی - اب فاقہ مستی تک نوبت پہنچ گئی' اور صرف دوستوں اور شاگردوں کی خدمت گذاری پر دن کٹنے لگے - اس زمانے کے خطوط اردوے معلی میں موجود ھیں - انسے معلوم ھوتا ھے کہ زندگی سے تنگ آگئے تھے اور سرکاری وظیفہ کی واگذاری اور الزام بغاوت سے بریت کیلیے بڑی بڑی کوششیں کرتے تھے -

(غیر مطبوعہ قصیدہ)

یہ زمانہ تین سال تک رہا اور صفائی کی کوئی کوشش سود مند نہ ھوئی - معلوم ھوتا ھے کہ اردو کا یہ غیر مطبوعہ قصیدہ بھی اسی زمانے سے تعلق رکھتا ھے - دربار و خلعت کا نہ ملنا ' نذر وغیرہ کا سلسلہ بند ھوجانا ' قدیمی عزت و احترام کی یاد ' اپنی بے آبروئی و بے عزتی پر حسرت و افسوس ' یہ تمام باتیں جو اسمیں پائی جاتی ھیں ' صرف اسی زمانے کی شکایتیں ھوسکتی ھیں - غالباً لارڈ کیننگ نے جنوری سنہ ۱۸۶۰ میں جو دربار آگرہ میں لب دریاے جمنا کیا تھا ' اسی کی طرف اسمیں اشارہ کیا گیا ھے - دھلی سے اسمیں شریک ھونے کیلیے شاید آگرہ گئے ھونگے - " لب دریا " خیموں کے لگنے اور ریل کا وقت کم ھونے کے ذکر سے اس خیال کی تائید ھوتی ھے -

چنانچہ اسکی تصدیق اُنکے بعض فارسی قصائد و قطعات سے بھی ھوتی ھے جو اسی زمانے میں لکھے گئے تھے ' اور جو بالکل اس اُردو قصیدے کے ہم معنی و ہم مطلب ھیں -

(۱) مرزا مرحوم اپنے فارسی خطوں میں ولایتی شراب کو " فرنچ " لکھا کرتے ھیں - فرانس اور اسپین شراب سازی کا مرکز ھیں - کوئی فرانسیسی شراب لی ھوگی جسکو ساختۂ فرانس ھونے کی وجہ سے " فرنچ " کہدیا ھوگا - انھوں نے اپنے عالم وارستگی میں یہی نام رکھہ لیا - قاعدہ تھا کہ اسکی تیزی کم کرنے کیلیے گاہ گاہ عرق گلاب ملا لیا کرتے تھے - چنانچہ ایک غزل کے مقطع میں کہتے ھیں :

آسودہ باد خاطر غالب کہ خوے اوست
آمیختن بہ بادۂ صافی گلاب را !

دربار کے بعد انہوں نے چاہا کہ لفٹننٹ گورنر پنجاب سے ملیں اور عرض حال کریں لیکن ریل کا وقت کم رهگیا تھا اور درباریوں کا هجوم بھي بہت تھا - ملاقات کا موقعہ نہ ملا :

آیا تھا وقت ریـل کے کھلنے کا بھي قریب
تھا بارگاہ خاص میں خلقت کا ازدحام
اس کشمکش میں " آپکا " مداح نامور
" آقاے نامور " سے نہ کچھہ کرسکا کلام

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دربار' دهلي کے علاوہ کسي دوسري جگہ ہوا ہوگا کیونکہ ریل کے وقت کا ذکر کرتے ہیں - " آپکا مداح نامور " میں پنجاب کے لفٹننٹ گورنر سے خطاب ہے - معلوم نہیں " آقاے نامور " سے بھي خود وهي مراد هیں یا کوئي اور؟ تخاطب کے بعد اسطرح کے ضمیر نما وصف سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئي دوسرا شخص ہوگا -

اُس زمانے میں لدھیانہ سے کوئي اخبار نکلتا تھا - اس نے دربار کي روئداد چھاپتے ہوے یہ تمام باتیں لکھدیں - اسپر مزید ستم یہ کیا کہ انکا نام اور لقب لکھنے میں کچھہ ایسي غلطیاں کردیں جسے دیکھکر انکا رنج اور دوگنا ہوگیا :

اخبار لودھیانہ میں میري نظـــر پڑي
تحریر ایک ' جس سے ہوا بندہ تلخ کام
نشـــتر ہوا ہے دیکھکے تحریر کو جگر
کاتب کي آستیں ہے مگر تیغ بے نیام
وہ فـــرد جسمیں نام ہے میرا غلط لکھـــا
جب یاد آگئي ہے کلیجا لیا ہے تھام !

معلوم ہوتا ہے کہ دربار میں انہیں معمولي خلعت بھي نہیں دیا گیا اور نہ نذر دینے والوں میں شمار کیے گیے :

سب صورتیں بدل گئیں ناگاہ یک قلم
نمبر رہا ' نہ نذر' نہ خلعت کا انتظام '

لیکن قصیدے سے ٹھیک معلوم نہیں ہوتا کہ کس زمانے کا یہ واقعہ ہے اور کس دربار کا ذکر کر رہے ہیں؟ صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ غدر کے بعد کا دربار ہے - کیونکہ لفٹننٹ گورنر پنجاب کي مدح کي ہے - نیز اس وقت انکي عمر ستر برس کي تھي -

میں نے اس وقت مولانا حالي کي یادگار غالب دیکھنا چاهي مگر کتابوں میں ملي نہیں - غالباً اس واقعہ کے متعلق اسمیں کوئي ذکر نہیں ہے - میرا خیال یہ ہے کہ شاید یہ قصیدہ غدر کے بعد کے اُس سہ سالہ عہد سے تعلق رکھتا ہے ' جبکہ قیام دهلي ' تعلق قلعہ' اور فتح کے بعد عدم حاضري کي وجہ سے انکا سرکاري وظیفہ بند ہوگیا تھا - انکي وفاداري مشتبہ سمجھي گئي تھي اور بڑي هي تکلیف و شدائد کي زندگي بسر کرتے تھے -

(مصائب غدر اور مرزا غالب)

غدر میں مرزا گھر سے باهر نہیں نکلے اور آخر تک بند رہے - مہاراجہ پٹیالہ کي سرکار سے سپاهي متعین ہوگئے تھے جو غفران مآب حکیم محمود خاں مرحوم اور مرزا غالب ' دونوں کے مکانوں کي حفاظت کرتے تھے (۱)

(۱) بلي ماروں میں حکیم صاحب کے مکان کے سامنے مسجد ہے - بالکل اس سے متصل مرزا مرحوم کا کوٹھا تھا جہاں غدر سے پیشتر آ رہے تھے - آجکل هندوستاني دواخانہ جس مکان میں ہے - ٹھیک اسکے مقابل مرزا صاحب رہتے تھے - میں جب کبھي وہاں سے گذرتا ہوں تو شوق و عقیدت کي ایک نظر ڈال لیتا ہوں - اسي مسجد کے قرب کي نسبت کہا تھا :

مسجد کے زیر سایے اک گھر بنالیا ہے
یہ بنـدۂ کمینـہ همسایۂ خدا ہے !

غدر کي تمام بربادیاں اور اُس قلعۂ دهلي کي تمام خونریزیاں ایک ایک کرکے انکے آنکھوں کے سامنے گذریں ' جو هندوستان میں شش صد سالہ حکومت اسلامي کا آخري نقش قدم تھا ' اور گو بہادر شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) خود کچھہ نہ تھا لیکن اسکے بقا سے عظمت و جبروت اسلامي کي ایک بہت بڑي روح زندہ تھي - اُسکے مٹنے سے اکبر و شاهجہاں کا گھر بے چراغ ہوگیا ! اسکا مٹنا درحقیقت سلالۂ تیمور و آل بابر کا مٹنا تھا - معتصم عباسي خود کچھہ نہ تھا لیکن جب فتنۂ تاتار میں بغداد کے محل لوٹے گئے تو معتصم کي جگہہ هارون و مامون کي عظمت لٹ رهي تھي !

و ما کان قیسا هلکہ هلک واحدا
و لکنہ بنیـان قومـــاً تہـدما !

مرزا غالب نے عمر بھر بہادر شاہ کي لا حاصل مداحي کي تھي ' اور وہ قصیدے جو عرفي اور نظیري کے قصائد سے مقابلہ کا دم رکھتے تھے' ایک ایسے مخاطب کے سامنے ضائع کیے تھے جسکے سر پر جہانگیر و شاهجہاں کا تاج تو ضرور تھا ' پر نہ تو عرفي و نظیري کي قدر شناسي کا هاتھہ تھا اور نہ کلیم کو زر خالص سے تلواکر بخشش کرنے والا خزانہ - تاهم وہ جو کچھہ لکھتا تھا ' اسکا تخاطب خود بہادر شاہ سے نہوتا تھا - بلکہ اُس تخت اعظم کي روح صولت و عظمت اسکے سامنے ہوتي' تھي جسپر کبھي بیٹھکر اکبر نے فیضي سے' جہانگیر نے عرفي و طالب سے ' اور شاهجہاں نے کلیم سے مدحیہ قصائد سنے تھے ' اور جو اب بھي جشن نوروز و عید کے دن اُس زرد زرد دھوپ کي طرح جو غروب آفتاب سے کچھہ پہلے اونچي دیواروں اور محرابوں پر دکھائي دیتي ہے' دیوان عام و خاص کے طلائي ستونوں کے نیچے چند لمحوں کیلیے نظر آجاتي تھي !

کہ با وجود خزاں بوے یاسمن باقیست !

چنانچہ انکے اکثر قصائد مدحیہ کي تشبیبوں میں اور علي الخصوص اس مدحیہ نثر میں جو مہر نیم روز کے دیباچہ میں حضرۃ بہادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرکے لکھي ہے ' اس سوز دروني اور اُس آتش پنہاني کي گرمي صاف محسوس ہوتي ہے ' جسکا شعلہ کا روان عظمت کے اس آخري مسافر کو دیکھکر بے اختیار انکے دل میں بھڑک اٹھتا تھا ' اور جسکو وقت کي نزاکت اور انگریزي حکومت کے ذریعہ وظیفہ حاصل کرنے کے تعلق ' نیز ایک حد تک طبیعت کي شاعرانہ طماعي و وارستگي نے غالب آکر بظاهر پوشیدہ و افسردہ کردیا تھا !

فتح دهلي کے بعد جو عالمگیر اور عدیم النظیر مصیبت اشراف و اعیان شہر پر نازل ہوئي ' اور جسطرح شاهجہاں آباد کي اُن سڑکوں پر جہاں کبھي صاحبقران اعظم کي سواري کیلیے جمنا کے پاني کا چھڑکاؤ کیا جاتا تھا ' مسلمانوں کے خون کے فوارے بہے ' مرزا غالب نے دهلي میں رهکر اسکے تمام مناظر خونین اپني آنکھوں سے دیکھے ' اور اُن چیخوں کو اپنے کانوں سے سنا جو عرصے تک دارالخلافۃ کي گلیوں اور کوچوں سے بلند ہوتي رهي تھیں :

فلا تسئلن عمـــا جرئ یوم حصرهـــم
و ذالک ممـــا لیس یدخل في حصر !

علي الخصوص قلعۂ معلی کي بربادیاں جن کے لیے اُ تمام حیوانات ارضي کي آنکھیں اشکبار هو جاتیں ' اور جنکے میں اگر آسمان سے پاني کي جگہ خون برستا ' جب بھي انکے ماتم حق ادا نہ ہوتا - وہ اجساد محترمۂ و رفیعہ' جو تیمور و بابر کي یادگ اور اکبر اعظم و صاحبقران ثاني کي خون عظمت و جبروت کے حامل تھے ' جنہوں نے چھہ صدیوں سے متصل شہنشاهي اور فرمانروائي کي گود میں پرورش پائي تھي ' جنهیں حکم و سلطنت کے عیش

ادبیات

مرزا غالب مرحوم کا ایک غیر مطبوعہ قصیدہ

کرتا ہے چرخ روز بصد گونہ احترام * فرماں روائے کشور پنجاب کو سلام
حق گو و حق پرست و حق اندیش و حق شناس * نواب مستطاب امیر شہ احتشام
جم رتبہ منٹگمری بہادر کہ وقت رزم * ترک فلک کے ہاتھہ سے وہ چھین لیں حسام !
جس بزم میں کہ ہو انہیں آئین میکشی * واں آسمان شیشہ بنے، آفتاب جام !

قطعه

چاہا تھا میں نے تم کو مہ چاردہ کہوں * دل نے کہا کہ یہ بہی ہے تیرا خیال خام
دو رات میں تمام ہے ہنگامہ ماہ کا * حضرت کا عز و جاہ رہیگا علی الدوام
سچ ہے تم آفتاب ہو، جس کے فروغ سے * دریائے نور ہے فلک آبگینہ فام
میری سنو کہ آج تم اس سرزمین پر * حق کے تفضلات سے ہو مرجع انام
اخبار لودھیانہ میں میری نظر پڑی * تحریر ایک، جس سے ہوا بندہ تلخ کام
ٹکڑے ہوا ہے دیکھہ کے تحریر کو جگر * کاتب کی آستیں ہے مگر تیغ بے نیام
وہ فرد جس میں نام ہے میرا غلط لکھا * جب یاد آگئی ہے، کلیجہ لیا ہے تھام !
سب صورتیں بدل گئیں ناگاہ یک قلم، * نمبر رہا، نہ نذر، نہ خلعت کا انتظام !
ستر برس کی عمر میں یہ داغ جانگداز * جس نے جلا کے راکھہ مجھے کر دیا تمام
تھی جنوری مہینے کی تاریخ تیرھویں * استادہ ہوگئے لب دریا پہ جب خیام
اس بزم پر فروغ میں اس تیرہ بخت کو * نمبر ملا نشست میں از روے اہتمام
[illegible] اپنے گراب ہوا پاش پاش دل * دربار میں جو مجھہ پہ چلی چشمک عوام
عزت پہ اہل نام کے ہستی کی ہے بنا * عزت جہاں گئی تو نہ ہستی رہی نہ نام
تھا ایک گونہ ناز جو اپنے کمال پر * اس ناز کا فلک نے لیا مجھہ سے انتقام
آیا تھا وقت ریل کے کھلنے کا بھی قریب * تھا بارگاہ خاص میں خلقت کا ازدحام
اس کشمکش میں آپکا مداح دردمند * آقائے نامور سے نہ کچھہ کر سکا کلام
جو واں نہ کر سکا وہ لکھا حضور کو * دیں آپ میری داد کہ ہوں فائز المرام
[illegible] روپیہ نہو تو نہو، کچھہ ضرر نہیں * سلطان بر و بحر کے در کا ہوں میں غلام
وکٹوریا کا دہر میں جو مدح خواں ہو * شاہان عصر چاہیے لیں عزت اس سے وام
خود ہے تدارک اسکا گورنمنٹ کو ضرور * بے وجہ کیوں ذلیل ہو، غالب ہے جسکا نام
امر جدید کا تو نہیں ہے مجھے سوال * بارے قدیم قاعدے کا چاہیے قیام
ہے بندہ کو اعادۂ عزت کی آرزو * چاہیں اگر حضور تو مشکل نہیں یہ کام
دستور فن شعر یہی ہے قدیم سے * یعنے دعا پہ مدح کا کرتے ہیں اختتام
ہے یہ دعا کہ زیر نگیں آپکے رہے * اقلیم ہند و سندھ سے تا ملک روم و شام

مثلاً غدر کے بعد جو فارسي قطعه مسٹر اڈمنسٹن بہادر لفٹننٹ گورنر صوبۂ شمال و مغربي کو مخاطب کرکے لکھا ہے ' اور جسکا پہلا شعر :

فـــرزانـۂ یـگانـہ ' اڈ منسٹن بہـادر
کا موخت دانش از رے آئین کارداني

ہے - اسمیں اپني مصیبتوں کا افسانه سنا کر الزام شرکت بغاوت سے اپني بریت کي ہے ' اور کہا ہے که حکام کے دل میري جانب سے پھرگئے ہیں - آپ مدد کیجیے اور میري صفائي کرا دیجیے !

چنانچه لکھتے ہیں که میرے تعلقات انگریزي حکومت سے نہایت قدیمي ہیں - میں همیشه حکام کي مدح میں قصائد لکھتا رہا اور صلۂ و انعام سے شاد کام ہوا :

از حضرۃ شہنشه خاطر نشان من بود
در مزد مدح سنجي صد گونه کامراني

یہي حالت تھي که :

ناگه تند بادی کاں خاست در قلمرو
برهم زد آں بنا را نیرنـــگ آسماني !

یعنے غدر کا ظہور ہوا -

در وقت فتنه بودم غمگین و بود با من
زاري و بے نوائـي ' پیري و نا تواني
حاشا که بوده باشم " باغي " بآشـکارا
حاشا که کرده باشم ترک وفا نهاني !
از تہمتي که بر من بستند بـد سگالاں
حکام راست با من یک گونه سر گراني

یعني غدر کے زمانے میں پیري و ناتواني کي وجه سے کہیں آجا نه سکا اور و اظہار وفاداري نه کرسکا - باغیوں سے مجھے کوئي تعلق ظاهر و باطن نه تھا - محض تہمت تراشي سے مقامی حکام مجھسے بدظن هوگئے ہیں -

اسي طرح سنه ۱۸۶۰ میں جب لارڈ کیننگ گورنر جنرل نے دربار کیا ہے' تو دو مطلعوں کا ایک پر زور قصیده لکھکر پیش کیا :

ز ســـال نو دگر آبے بروے کار آمـــد
هزار رهشت صد وشست درشمار آمد

اس قصیده کے آخر میں وہ سب شکایتیں ایک ایک کرکے لکھي ہیں جنکے لیے اس غیر مطبوعه اردو قصیدے میں لفٹننٹ گورنر پنجاب سے فریادي ہیں - معلوم ہوتا ہے که ٹھیک ایک هي وقت کي لکھي هوئي دونوں چیزیں ہیں - فارسي قصیده وبسراے کے پاس بھیجا ہوگا ' اور یه اردو کا غیر مطبوعه قصیده لفٹننٹ گورنر پنجاب کے پاس اردو قصیدے میں نمبر کرسي ' خلعت و نذر' وظیفه و انعام' تین چیزوں کے بند هوجانے پر افسوس کیا ہے :

نمبر رہا نه نذر' نه خلعت کا انتظام'

یہي دکھڑا اس فارسي قصیده میں بھي رویا ہے - اپني قدیمي مداحي و وظیفه خواري کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں :

به نا گرفت چناں صرصرے وزید بدهر
کزاں بر آئینۂ آسماں غبـــاز آمـــد
شراره بار غبارے ز مغز خاک انگیخت
سیـــاه رو سپهـــے کاندریں دیار آمد
دریں جگر گسل آشوب کز صعوبت آں
سپاهدار سپهرے به زینهـــار آمـــد
گواه دعوي غالب بعـــرض بے گنهي
همیں بس ست که هر گونه رستگار آمد

یعنے غدر کي باد صرصر سے مصائب کا غبار چھا گیا - اس زمانے میں میري بے گناهي کا بڑا ثبوت یہي ہے که میرے خلاف کوئي ثبوت نه ملا ' اور اسلیے کوئي مخالفانه کارروائي میرے مخالف حکام نه کر سکے -

اسکے بعد کہتے ہیں که اب آپسے طالب لطف و کرم و تلافي مافات هوں :

کنوں که شد زتو زینت فزاے روے زمیں
سواد هند که چوں زلف تارو مار آمـــد
خطاب و خلعت و پنشن ز شاه مي خواهم
هم از نخست بـــدیں وایه ام قرار آمـــد
پس از سه سال که دررنج و پیچ و تاب گذشت
ســـر گـــذارش انـــدوه انتظـــار آمـــد

یہاں بھي انھي چیزوں کو طلب کیا ہے اور لکھا ہے که تین سال اس حالت پر گذر چکے ہیں -

غالباً اس قصیدے کے گذراننے کے بعد شمله سے تحقیقات کي گئي اور جب انکي بے گناهي ثابت هوگئي تو بدستور پنشن جاري کر دي گئي - تین سال کي پچھلي مجموعي رقم بھي دیدي گئي تھي - اس سے مرزا صاحب بہت خوش هوئے تھے - چنانچه اردوے معلی میں اسکا ذکر موجود ہے -

جن لوگوں نے مرزا مرحوم کي صفائي کیلیے خاص طور پر کوشش کي تھي ' مجھے معتبر ذریعه سے معلوم ہوا ہے که اُن میں سر سید مرحوم بھي تھے- اس واقعه سے سید صاحب اور مرزا مرحوم میں صفائي بھي هوگئي جنکے باهمي تعلقات قدیمانه آئین اکبري کي تقریظ کے قصه سے کچھه مکدر هوگئے تھے -

بہر حال اس غیر مطبوعه قصیدے کے متعلق میرا خیال ہے که یه سنه ۱۸۶۰ میں لکھا گیا ہے' اور ۳ جنوري کے دربار سے مقصود دربار آگرہ ہے - امید ہے که مرزا مرحوم کے اُن عقیدتمندان کمال کیلیے جنکي تعداد اب ملک میں روز افزوں هورهي ہے ' یه غیر مطبوعه قصیده بہت دلچسپ هوگا - گو شاعري کے اعتبار سے چنداں اهم نہو - رحمۃ الله علیه و غفر الله ذنوبه !

الانســـان

مولوي سجاد مرزا بیگ صاحب دهلوي مصنف حکمت عملي کے نام سے ناظرین نا واقف نہیں ہیں - حال میں انہوں نے ایک کتاب علم " الانسان " پر شایع کي ہے - جس کا نام الانسان ہے - کتاب بڑي جامعیت سے لکھي گئي ہے جس کے مطالعه سے انسان کے تمام قواء نفساني اور جسماني اور خصوصیات طبعي کی کیفیت اچھي طرح منکشف هو جاتي ہے - علم الانسان اور مشاهده ذات کي تعریف اور کیفیت بیان کرنے کے بعد انسان کي جسماني ساخت ' ارتقا ' قدامت' انواع و اقسام وغیره کے متعلق زمانۂ حال کي تحقیقات کو نہایت عمدگي سے بیان کیا ہے' اور پھر احساسات اور نطق کي حقیقت بیان کرکے حیات نفسیه کي کیفیت اور نفس کي تمام قوتوں کا حال مشرح بیان ہوا ہے - مذهب ' اختلاف معاشرت و تمدن کا فلسفه بھي نہایت خوبي سے بیان کیا ہے - اردو زبان میں کوئي کتاب اس فن پر اس سے بہتر نہیں لکھي گئي - طرز بیان نہایت دلچسپ اور زبان با محاوره اور شسته ہے - علوم جدیده کي اصطلاحات محنت و تلاش سے قائم کي گئي ہیں ' اور دقیق مضامین کو اس خوبي سے بیان کیا ہے که سمجھنے میں ذرا دشواري نہیں هوتي - غرض اس کتاب کے مطالعه سے نئي اور مفید معلومات حاصل هوتي اور خیالات میں بیش بہا ترقي هوتي ہے - عنقریب اس کتاب پر الهلال میں ریویو نکلے گا -- کتاب عمده کاغذ پر صاف اور خوشنما چھپي ہے تصاویر اور نقشے موقع بموقعه دیے گئے ہیں - مصنف سے دو روپیه قیمت پر ذیل کے پته سے مل سکتي ہے :

سجاد مرزا بیگ دهلوي - بازار عیسی میاں - حیدر آباد دکن

اس نے دیگر قوموں اور مذهبوں کي اس غلطي کو جائز نه رکها جو خدا کي پیدا کرده جائز لذتوں کو انسانوں پر حرام کردیتے تهے اور اسے اسکي جناب میں وسیلۂ تقرب و عبادت سمجهتے تهے : قل من حرم زینة الله التي اخرج لعباده و الطیبات من الرزق ؟ (۷ : ۳۱) اے پیغمبر کهدے که یه جو جوگیوں اور راهبوں نے خدا کي پیدا کرده نعمتوں اور لذتوں اور عمده غذاؤں کو اپنے اوپر حرام کرلیا هے ' تو کون هے جو اُن لذتوں اور نعمتوں کو حرام کرسکتا هے جنهیں خدا نے اپنے بندوں هي کے برتنے اور تمتع اٹهانے کیلیے پیدا کیا هے ؟

یه اسلام کا ایک بڑا اصولي کارنامه هے - پس چونکه اس واقعه میں بهي ایک ایسي جائز و حلال اور مفید و نافع غذا کو اپنے اوپر حرام کرلیا گیا تها جو خدا نے انسانوں کیلیے حلال کردي هے' اسلیے اسکا اثر ضمناً اسلام کے اس رهبانیة شکن قانون پر بهي پڑتا تها ' اور ضروري تها که اسکي تصحیح کردي جاے -

(حضرت عائشه اور حفصه - رض -)

خیال پیدا هوسکتا هے که حضرة عائشه و حضرت حفصه نیز دیگر ازواج مطهرات کیلیے کیا یه جائز تها که وه انحضرت (صلعم) کو حضرت زینب کے هاں زیاده بیٹهنے سے باز رکهنے کیلیے اس طرح کي سازشیں کرتیں اور جهوٹ موٹ مغافیر کي بو کا قصه گڑه لیتیں ؟

اسکا جواب یه هے که جذبۂ رقابت و غبطۂ و رشک عورتوں کي طبیعت میں داخل هے' اور جهاں محبت هوتي هے وهاں رشک کا قدم ضرور هي آتا هے :

با سایه ترا نمي پسندم !

عورتوں کو اس بارے میں خود شریعت نے معذور رکها هے که وه اپني طبیعت کے بدلنے پر قادر نهیں - ازواج مطهرات صحابۂ کرام کے خاندان میں رهنے اور صحبت و رفاقت نبوت کي وجه سے یقیناً اپنے تمام اعمال و جذبات میں مزکی و مطهر تهیں' تاهم عورت تهیں' محبت کرنے والي تهیں ' ان میں سے هر ایک کو انحضرة کے عشق و فریفتگي پر ناز تها ' اور ضرور تها که رشک و رقابت کے قدرتي جذبے کي بهڑک سے مجبور هو جایا کرتیں -

انکے باهمي رشک کے دیگر واقعات بهي مروي هیں اور صحیحین میں موجود هیں - خود حضرة عائشه پر نظر خاص رکهنے کا تمام ازواج کو گله رهتا تها - ایک مرتبه حضرة سیدة النسا اور حضرة زینب بنت جحش (رضي الله عنهما) ازواج کي طرف سے بهیجي گئي تهیں که انحضرة سے بمقابلۂ عائشه یکساں محبت و نظر کا مطالبه کریں - چنانچه صحیح مسلم کے باب " فضل عائشه " میں خود حضرة عائشه سے متعدد روایات اس بارے میں مروي هیں اور لکها هے که حضرة زینب نے تمام ازواج کے طرف سے ان لفظوں میں پیام پهنچایا تها که ان ازواجک ارسلنني الیک ' یسالنک العدل في ابنة ابي قحافه !

بهر حال اسي رشک و رقابت کے جذبے نے حضرة عائشه کو بیتاب کر دیا جب انهوں نے دیکها که انحضرة (صلعم) زینب بنت جحش کے یهاں معمول سے زیاده تشریف رکهتے هیں' اور اسي جوش میں آکر انهوں نے یه تدبیر گهڑي اور دیگر بي بیوں کو بهي شریک کرلیا - پس اس واقعه کو محض اخلاقي صدق و کذب اور قانوني اصول شهادت کي نظر سے نهیں دیکهنا چاهیے ' بلکه خاص حالات اور اسکے اطراف پر بهي نظر رکهني چاهیے -

علامۂ عیني کي نظر بهي اس خدشه پر پڑي تهي - چنانچه شرح صحیح بخاري میں لکهتے هیں :

فان قلت کیف جاز لعائشة الکذب و المواطاة اللتي فیها ایذاء رسول الله صلعم ؟ قلت کانت عائشه صغیرة مع انها وقعت منها من غیر قصد الایذاء بل علی ما هو من جبلة النساء في الغیرة علی الضرایر - (عیني جلد ۹ - صفحه ٥٤۹)

اگر کوئي کهے که حضرة عائشه کیلیے یه کیونکر جائز تها که وه جهوٹ بولیں اور انحضرة کے خلاف ایک اس طرح کي سازش کریں جس میں آپکو تکلیف پهنچے ؟ تو اسکے جواب میں کهونگا که اول تو حضرة عائشه کم سن تهیں - کم سني میں انسان بهت سي باتیں ایسي کر بیٹهتا هے - پهر انکا مقصود اس سے کچهه آنحضرة کو اذیت پهنچانا نه تها - صرف دوسري بي بیوں کے مقابله میں ایک تدبیر تهي جیسا که عورتیں اپني سوکنوں کے ساتهه رشک و غیرت میں آکر کیا کرتي هیں -

(انحضرت کي عزلت گزیني)

آپکے دوست کے مسیحي معلم نے کیسي سخت شیطنت کي هے جبکه کها هے که " بیویوں کي ناراضگي کا آپکو اسقدر صدمه هوا که ایک مهینه تک اپني کوٹهري سے باهر نه نکلے " !

اول تو ایک ماه تک آپکا بیویوں سے علحده رهنا محض طلب نفقه کي وجه سے تها نه که واقعۂ تحریم کي وجه سے - پهر یه کهنا که " آپ اپني کوٹهري سے ایک ماه تک بالکل باهر نه نکلے " اور اس عزلت گزیني کا سبب ازواج سے ناراضگي کو قرار دینا تو سر تا سر افتراء محض اور بهتان عظیم هے -

اصل واقعه یه هے که نه تو آپنے اس طرح کي خلوت گزیني اختیار کي ' اور نه ایلاء کیلیے اسکي ضرورت تهي - علی الخصوص نماز کي جماعت اور اسکے قیام سے آپکو کون شے روک سکتي تهي ؟ چونکه اُسي زمانے میں آپ گهوڑے سے گر گئے تهے اور ساق مبارک پر چوٹ لگ گئي تهي اسلیے کچهه عرصے تک اپنے کوٹهے هي میں تشریف فرما رهے -

امام بخاري نے " باب الصلاة في السطوح و المنبر و الخشب " میں حضرة انس بن مالک کي روایت درج کي هے : عن انس بن مالک : ان رسول الله صلعم سقط عن فرسه - فجحشت ساقه او کتفه و آلی من نسائه شهرا ' فجلس في مشربة له درجتها من جذوع النخل فاتاه اصحابه یعودونه فصلی بهم جالساً وهم قیام - الخ (صحیح بخاري کتاب الصلاة - صفحه ۸۱ -)

اسکا خلاصه یه هے که آنحضرة (صلعم) نے اپني ازواج سے ایک ماه کیلیے ایلاء کیا تها - اسي زمانے میں آپکے ساق مبارک پر چوٹ لگ گئي اور آپ اپنے کوٹهے میں مقیم هو گئے - صحابه عیادت کیلیے آے تو وهیں نماز جماعت بیٹهکر پڑهائي -

اب آپ غور کیجیے که واقعه کي اصلیت کیا هے ' اور اسے معاندین شیاطین کس صورت میں پیش کرتے هیں ؟

(تائید مزید)

یهاں تک لکهه چکا تها که ایک نئي کتاب کا پارسل پهنچا - قاضي ابوبکر ابن العربي الاندلسي کي احکام القران اپنے موضوع میں ایک بهترین کتاب هے اور بعد کي تصنیفات کا ماخذ مشهور - حال میں مولائي حفیظ سابق سلطان مراکش نے اپنے صرف سے اسے مصر میں چهپوادیا هے' اور میرے پاس آگئي هے - شکرا لله مساعیه - مجهے نهایت خوشي هوئي که قاضي موصوف کي بهي روایات قصه ماریه کي نسبت وهي راے هے جو علامه عیني اور نووي وغیره کي هے - چنانچه تمام روایات کے نقل کرنے کے بعد لکهتے هیں :

وانما الصحیح انه کان في العسل و انه شربه عند زینب و تظاهرت علیه عائشه و حفصة فیه و جری ما جری - (جلد ۲ - صفحه ۲۷۲)

اور در اصل صحیح یهي هے که آیۂ تحریم کا شان نزول شهد کا واقعه هے ' اسے حضرة زینب کے هاں آپنے پیا تها ' اسپر حضرة عائشه و حفصه نے مظاهره کیا اور وه سب کچهه پیش آیا جو معلوم هے -

اسئلة واجوبتها

اعتراف و تحقیق مزید

تحریم "واقعۂ ایلاء"

(یکے از افاضل و ارباب علم - از دهلي)

حضرة مولانا مد فیوضه -

سچ سچ عرض کرتا هوں که واقعۂ ایلاء پر آپکا محققانه مضمون دیکھکر جو في الحقیقة فن حدیث و سیر کا ایک بہترین رساله هے ' آپکي جانب سے میرے خیالات بالکل هي بدل گئے ' اور یقین هو گیا که الله تعالی نے آپکے دل کو علم و خدمت علم کیلیے کھولدیا هے -

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نه بخشد خداے بخشنده

البته اس بحث میں ابھي چند سوالات کي اور گنجایش باقي رهگئي هے - اگر ان پر بھي بحث هو جاے تو مسئله بالکل صاف هو جاے ' اور پورا مضمون الگ ایک رساله کي صورت میں شائع کردیا جاے - وہ سوالات یه هیں:

(۱) یه بات تعجب انگیز معلوم هوتي هے که آنحضرت نے صرف حضرت حفصه کے کہنے سے شہد اپنے اوپر حرام کرلیا هو - اسکي مزید توضیح کرني چاهیے -

(۲) حضرة عائشه پر الزام سازش کا اور انحضرۃ کو اذیت دینے کا عائد هوتا هے ' جس سے ازواج مطهرات کو پاک هونا چاهیے -

(۳) سائل نے مسیحي معترض کا قول نقل کیا تھا که آنحضرۃ اس واقعه کي وجه سے اسقدر آزردہ هوے که ایک ماہ تک گھر سے نه نکلے - جناب نے اسکا کوئي مدلل جواب نہیں دیا -

الهلال :

اظہار لطف کیلیے شکر گذار اور مستدعي دعا هوں - جناب نے غالباً خیال کیا که یه بحث ختم کر دي گئي حالانکه ابھي باقي هے - عدم گنجایش کي وجہه سے پچھلي اشاعت میں بقیه ٹکرہ نه نکل سکا - جن سوالات کو جناب نے لکھا هے ' اس عاجز نے خود هي انکو ضروري سمجھا تھا اور انپر مستقل عنوانات سے نظر ڈالي تھي - چنانچه بقیه ٹکرہ آج درج کیا جاتا هے ' اسے ملاحظه فرمائیں :

(واقعۂ تحریم شهد کی اهمیت)

ایک معترض یه شبه پیدا کرسکتا هے که تم قصۂ ماریه سے انکار کرتے هو اور جو چیز آنحضرت صلعم نے اپنے اوپر حرام کرلي تھي ' آسے موطوءۃ لونڈي کي جگه شہد بتلاتے هو ' لیکن اول تو محض بوے مغافیر کي شکایت کرنے سے شہد نه کھانے کي قسم کھا لینا ایک ایسي بات هے جو قرین عقل نہیں معلوم هوتي - پھر اگر ایسا هوا بھي هو تو ایک معمولي کھانے پینے کي چیز کے نه کھانے کي قسم کھا لینا کونسي ایسي بڑي بات تھي جسکي وجه سے خدا نے تنبیۃ ضروري سمجھي اور ایک خاص آیت نازل کي ؟

اس سے معلوم هوتا هے که ضرور وہ کوئي بڑي هي اهم بات هوگي اور وہ یہي ماریۂ قبطیه کو اپنے اوپر حرام کرلینا هے -

لیکن یه شبہات بھي صرف اسي دماغ میں جگه پا سکتے هیں جو سیرۃ حضرۃ سید المرسلین ' و خصائص نبوت عظیمه ' و مصالح و اسرار شریعت ' و وجوہ تنزیل کلام الہي و احکام دینیه سے واقف نه هو - ورنه فی الحقیقت یه امر بالکل واضح و عین قرین عقل و درایت هے -

آنحضرۃ (صلعم) کا شہد کیلیے قسم کھا لینا کچھه بھي خلاف عقل نہیں هے جبکه روایات صحیحه سے معلوم هوگیا هے که اس بارے میں تمام بیویوں نے ایکا کرلیا تھا ' اور ایک هي چیز کے متعلق ' ایک هي زمانے میں ' ایک هي انداز سے ' سب نے شکایت کي تھي - امام بخاري کي تمام روایات کو جمع کرنے سے ثابت هوتا هے که اس تدبیر میں تمام بیویاں شریک کرلي گئي تھیں - کتاب الطلاق والي روایت میں هے که حضرۃ عائشه نے سب کو اطلاع دیدي اور سب سے پہلے حضرت سودہ نے اظہار کیا -

پس ظاهر هے که آنحضرۃ (صلعم) یکے بعد دیگرے تمام بیویوں سے ملے هونگے - ان میں سے سب نے شکایت کي هوگي که مغافیر کي بو آتي هے - آپ حضرۃ زینب کے هاں معمول سے زیادہ تشریف فرما رهتے تھے اور وهیں شہد تناول فرمایا تھا - آپ توسم نبوت سے سمجھه گئے هونگے که اس شکایت کي تہه میں رقابت کا جذبۂ محبت مخفي هے - ازواج مطهرات سے آپ کمال محبت و شفقت فرماتے تھے اور عورتوں کے ساتھه عموماً آپکا سلوک نہایت رضا جوئي اور سلوک و تسامح کا تھا - یه حالت دیکھکر انکي خوشي کیلیے آپ نے قسم کھا لي هوگي که اگر ایسا هي هے تو لو میں اب شہد کبھي نه کھاؤنگا -

اس میں تعجب و انکار کي کونسي بات هے ؟

رهي یه بات که محض کھانے پینے کي ایک چیز میں کونسي ایسي اهمیت تھي که خدا کو آیت نازل کرني پڑي اور " لم تحرم ما احل الله لک ؟ " کے الفاظ میں آپکو متنبه فرمایا ؟ سو یه شبه احکام شریعت کے اصول و مصالح جاننے والوں کي زبان سے تو کبھي نہیں نکل سکتا - شریعت الہي ایک قانون هے جو بہت سے کاموں کا حکم دیتا اور بہت سي چیزوں سے روکتا هے - قانون کا تمام تر دارو مدار اصول (پرنسپل) پر هے ' اور اسکي هر فرعي اور هر جزئي سے جزئي بات کا بھي اثر اسکے اصل اصول پر پڑتا هے - مانا که شہد فی نفسه کوئي اهم چیز نه تھي ' لیکن کیا قانون الہي کي حلال کردہ شے کو کسي انسان کي خوشي کیلیے اپنے اوپر حرام کرلینے کي نظیر بھي اهم و وقیع نه تھي ؟ الله سبحانه نے دیکھا که آپنے ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلیا هے - اس نظیر کا اثر شریعت کے عام قانون حلت و حرمت پر پڑیگا - آپکا وجود شریعت کا عملي پیکر اور اسوہ حسنه هے - اس نظیر کي وجه سے احکام الہي کي قطعیت مشتبه هوجائگي - اور لوگ حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلیا کرینگے - پس نہایت ضروري تھا که فوراً امۃ پر واضح کردیا جاتا که کوئي انسان خدا کي حلال کردہ شے کو اپنے اوپر حرام نہیں کر سکتا - اور جو کھانے پینے کي چیزیں اس نے اپنے بندوں کیلیے حلال کردي هیں ' وہ هر حال میں حلال هیں - اس نظیر کو نظر انداز کردیا جاے اور قانون پر اسکا اثر نه پڑے -

پھر اس واقعه سے یه سوال بھي پیدا هو گیا تھا که اگر کوئي شخص ایسا کر بیٹھے تو اسکے لیے شریعت کا حکم کیا هوگا ؟ کیا واقعي اسکے حرام کر لینے سے وہ حلال کردہ شے اس پر حرام هو جا ئیگي ؟ اسکو بھي صاف کردینا قانون کي تکمیل و حفظ کیلیے ضروري تھا - پس خدانے صاف کردیا که هر معاهدہ ' هر قسم ' اور هر وعدہ جو قانون شریعت کے خلاف هو ' شریعت کے نزدیک کوئي چیز نہیں هے - تم هزار کسي حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلو لیکن چونکه قانون الہي نے تم پر حرام نہیں کیا هے اسلیے وہ کبھي حرام نهوگي !

اسمیں ضمناً یه پہلو بھي ملحوظ تھا که اسلام نے انسان کیلیے جائز اور غیر مضر لذتوں اور راحتوں کا دروازہ بالکل کھول دیا هے -

(مراسلات)

مراسلات یا تو تحریری هوتي هیں یا عکسي - اول الذکر نهایت باریک کاغذ پر هوتے هیں جو ۳ - سے ساڑھے ۴ - انچ تک هوتا هے - کاغذ کو بیچ سے موڑ کے پٹي کي طرح لپیٹ دیتے هیں - لپٹنے کے بعد اسکي ضخامت کوئي ڈیڑھ انچ کي هوتي هے ' اور ایک سرے کي طرف کار دم هوتي چلي جاتي هے -

عکسي مراسلات ۱۱ × ۱۴ انچ کي قلمي تحریروں سے $1\frac{1}{2}$ × ۲ کي جهلي پر لبلي جاتي هیں - عکسي مراسلات جب پہنچتي هیں تو اس جهلي کو ایک شیشه کي پلیٹ پر منڈهکے خوردبین (Glass maginfying) سے یا طلسمي لالٹین کے ذریعه اسکا پرتو ڈالکے پڑهتے هیں - مشقي مراسلات میں یه فرمایش هوتي هے که اس کبوتر کے پکڑنے کي اطلاع فوجي حکام کو دیدي جائے - اسکے علاوہ اس کبوتر کي منزل مقصود ' جتنے کبوتر چهوڑے گئے هیں انکي تعداد ' انکے سلسله وار نمبر ' نیز علم الجو کے متعلق چند عملي نوٹ درج کیے جاتے هیں -

مراسلات دو قسم کے چونگوں میں بهیجے جاتے هیں - ایک قسم کا چونگا قاز کے پروں کا هوتا هے جسکا طول ڈیڑھ انچ اور قطر آدھ انچ هوتا هے -

مراسلات روانه کرنے والا اپنے بائیں هاتهه سے کبوتر کو پکڑ کے اسکے سینے کو اپنے سینے سے لگا دیتا هے اور اسکی دم کے درمیاني پروں میں سے ایک کو علحده کرکے اسمیں قاز کا پر ڈالدیتا هے ' اور بقیه پر کے دونوں طرف کے ریشوں کو اسطرح دبا دیتا هے که جب مراسلة نکال لي جاتي هے تو پهر اپني اصلي حالت میں آجاتے هیں - اسکے بعد اس پر کي ڈنڈي کے اندر جو خول هوتا هے اسمیں مراسلت ڈالکے دیا سلائي کے تنکے سے بند کردي جاتي هے -

دوسري صورت یه هے که الیومینیم کا ایک چونگا کبوتر کي ٹانگ میں باندهدیتے هیں ' اور مراسلت ایک دوسرے چهوٹے چونگے میں رکهکے اس بڑے چونگے کے اندر ڈالدیتے هیں -

هر فوجي نامه بر کبوتر پر بعض خاص نشانات هوتے هیں جن سے وہ فوراً پہچان لیا جاتا هے - بائیں پیر میں الیومونیم کا ایک حلقه هوتا هے ' جس پر تاریخ ' کبوتر خانے کا پته ' اور نمبر شمار منقش هوتا هے - یهي نقوش مع حرف "ن" یا "م" کے بغرض اظهار جنس اسکے بازو پر بهي چهپے هوتے هیں - اسکے علاوہ اجتماع گاہ افواج اور کبوتر کي جنس کا علم اس رنگین مصنوعي هاتهي دانت (Celluloid) کے حلقه سے بهي هو جاتا هے ' جو کبوتر کے دهنے پیر میں هوتا هے - یه حلقے بٹي هوئي رسي کي طرح بنائے جاتے هیں اور کئي تاروں کے ان میں بل دیے جاتے هیں - ڈهائي بل نر کي اور ڈیڑھ بل ماده کي علامت قرار دیگي هے - اسکے علاوہ سیاہ ' سفید ' نیلا ' سرخ ' زرد ' سبز ' بنفشي کے سات طرح کے رنگ لگے هوتے هیں ' جن سے مختلف اطراف کي علامتوں کا کام لیا جاتا هے -

(اسباب و وسایل)

طریق تربیت کے اس مختصر خاکے کي تکمیل کے لیے یه ضروري معلوم هوتا هے که ان مادي سامانوں کو بهي بیان کردیا جائے ' جو فرانس کے فوجي کبوتروں کي تربیت میں استعمال کیے جاتے هیں - اسمیں نامه بري کا سامان مع کابکوں کے سامان کے شامل هے -

چونکه کبوتروں کو صرف چند مقررہ گهنٹوں هي میں خانوں سے نکالا جاتا هے ' اسلیے هر حصه (کمپا ٹمنٹ) کے دروازے پر خاص داخله کے پنجرے رکھے رهتے هیں - یه پنجرے اس طرح کے بنے هوتے هیں که کبوتر اندر جا تو آساني سے سکتا هے مگر نکل نهیں سکتا -

پنجرے عموماً ۲ انچ اونچے ' ۲۳ انچ لمبے ' ۲۸ انچ گهرے هوتے هیں - انکے پہلو آهني تیلیوں کے هوتے هیں جن میں ڈیڑھ ڈیڑھ انچ باهم فصل هوتا هے - اوپر آهني جال هوتا هے جسکا هر حلقه ۵ - ۴ انچ کا هوتا هے - یه گنجایش ایسي هے که اندر جانے کے لیے تو کافي هے مگر باهر نکلنے کے لیے بالکل نا کافي هے - سامنے کا بالائي حصه بالکل دونوں پہلوؤں کي طرح هوتا هے مگر زیریں حصه بدنما تاروں کے ایک متحرک چوکهٹے سے بند کردیا جاتا هے - یه چوکهٹا ایک قلابه میں جهولتا رهتا هے جو اس چوکهٹے کي بالائي سلاخ میں جڑا هوتا هے ' اور زیریں سلاخ اسطرح بني هوتي هے که اس بدنما تاروں کے چوکهٹے کو اندر جانے دیتي هے مگر باهر آنے نهیں دیتي - جب کبوتر واپس آتے هیں تو پنجرے کے سامنے والے تختے پر بیٹهکے اس چوکهٹے کو دهکیلتے هوے اندر چلے جاتے هیں - جب نکلنا هوتا هے تو دور سے کهڑکي اٹها دیتے هیں -

[۱] کبوتروں کا سفري آشیانه - ایک بالکل بند حالت میں دکهلایا گیا هے اور ایک جالي دار هے -

[۲] نامه بر کبوتروں کے اڑنے کا منارہ نما اسٹیشن -

وہ تخته جس پر کبوتر آکے بیٹهتے هیں ' اسلیے لمبا بنایا گیا هے تا که بچوں کو اپنے خانے کا راسته ملنے میں سهولت هو -

وہ آشیانے جنمیں بیٹهکے ماده انڈے سیتي هے ' بالائي خانوں میں بنائے جاتے هیں - هر خانے میں دو آشیانے هوتے هیں کیونکه پہلي جهول کے بچوں کے نکلنے کے بعد سے تین هفتے کے اندر (یعنے قبل اسکے که بچے خود دانا چگنے کے قابل هو جائیں) جوڑے دوسري جهول کے انڈے دیدیتے هیں - ان خانوں کا بالائي حصه اسطرح بنایا جاتا هے که کبوتروں کے لیے ایک روش سي نکل آتي هے - سامنے کا حصه لکڑي کي هلکي جالي سے بند هوتا هے جو آشیانے کي صفائي کے وقت بآساني هٹا لي جاتي هے -

کبوتروں کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر موٹي موٹي شاخوں کے پنجروں میں لیجاتے هیں - جب اڑنے کے لیے چهوڑنا هوتا هے تو اس چور دروازے کو کهولدیتے هیں جو پنجرے کے اوپر هوتا هے - یه پنجرے تین مختلف پیمانوں کے هوتے هیں ' جنمیں علی الترتیب ۲۵ سے ۳۰ ' ۱۲ سے ۱۵ ' اور ۴ سے ۶ کبوتر تک آسکتے هیں - پنجرے یا تو ریل کي گاڑیوں میں جاتے هیں یا خچر پر رکهکر لیجاتے هیں -

فوجي حکام جهاں تک هوسکتا هے نامه بر کبوتروں کي پرورش کي حوصله افزائي کرتے رهتے هیں - فرانس کے ملکي (سول)

تاریخ قدیم کا ایک فراموش شدہ

نامہ بر کبوتر !

عہد قدیم کی تار برقی اور طیارات !

نامہ بر کبوتروں کي فوجي تربیت کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ پہلے انہیں کبوتر خانوں کے گرد و پیش کا رستے دیے جاتے ہیں -

ہر کبوتر سے یہ چاہا جاتا ہے کہ وہ ہر روز ۵ گھنٹے دن بھر میں دو بار اڑیں -

ان آزمایشي لڑائیوں کي نگراني نہایت توجہ سے کي جاتي ہے - پنجروں کی کھڑکیاں جب کھولي جاتي ہیں تو سپاہي مستعد رہتے ہیں اور ان کبوتروں کو ڈھابلیوں کي چھت پر بیٹھنے نہیں دیتے - جو چند کبوتر پاس کي چھتوں پر بیٹھکے اپنے رفقا کے سامنے نافرماني کي بري مثال پیش کرتے ہیں ' انہیں بلا تکلف فوراً گولي سے مار دیا جاتا ہے -

اعلی درجہ کے تربیت یافتہ کبوتر غول باندھکے اڑتے ہیں ' جسکي وجہ سے وہ کبھي نظروں سے اوجھل نہیں ہونے پاتے -

نامہ بر کبوتروں کے سفري آشیانے

کورے پٹھے پہلے چند منٹ اڑتے ہیں ' پھر بتدریج بڑھتے جاتے ہیں - یہاں تک کہ تین مہینہ کي عمر میں گھنٹے گھنٹے بھر تک اڑنے لگتے ہیں -

ایک طرح کی نقل و حرکت کے لیے ہمیشہ ایک ہي قسم کے اشارے کیے جاتے ہیں تا کہ کبوتر سمجھ سکیں کہ انسے کیا کہا جا رہا ہے ؟ کبوتروں کو پنجروں سے نکالنے کے لیے چیخیں ' تالیاں ' اور کمروں کي درمیاني اوٹیں کھڑکھڑائي جاتي ہیں - واپس بلانے کے لیے کونڈوں میں پاني بھرنے اور زمین پر دانہ ڈالنے کے بعد سیٹي بجائي جاتي ہے -

(نامہ بري کي مشق)

پرواز کے ساتھہ ساتھہ نامہ بري کی مشق بھي شروع کرائي جاتي ہے - مسافت کي مقدار بتدریج بڑھتي رہتي ہے - فراہمي افواج کي حالت میں کبوتر کسي ایسے مقام پر رکھے جاتے ہیں جسمیں اور فوج میں حملے کے وقت سلسلۂ نامہ و پیام ضرور رہنا چاہیے -

جو مقامات ایسے ہیں کہ بعض ذرائع مراسلت کي بربادي کے بعد کبوتروں کو وہاں رکھا جا سکتا ہے ' انکے متعلق سلسلۂ تعلیم کا جاري رکھنا ایک منطقي نتیجہ ہے ' مگر اسکي قسمت میں پابندي نہیں - کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ کبوتر ڈھابلیوں کے ہر طرف اڑائے جاتے ہیں - بارش ' کہر ' اور برف کے زمانے میں اڑانے کي کوشش نہیں کي جاتي - جاڑے کے زمانے کو بالکل غیر مناسب سمجھا جاتا ہے - فروري ' مارچ ' اور اپریل کے مہینے پٹھوں کي نگراني و پرداخت کے لیے وقف ہوتے ہیں -

عمر کے لحاظ سے کبوتروں کے دو درجے ہوتے ہیں - پہلے درجے کے کبوتر یا تمام افواج کي کور جسکي عمر ۱۸ مہینے سے لیکے ۸ برس تک ہوتي ہے ' روزانہ اپني ڈھابلي سے اڑکے وہاں تک جاتے ہیں ' جہاں وہ جنگ کے زمانہ میں رکھے جائینگے - یہ یا تو چھوٹي چھوٹي ٹکڑیوں میں اڑتے ہیں یا کبھي ایک دم سے چھوڑ دیے جاتے ہیں ' مگر بہر صورت انمیں سے ہر ایک کے کام کا خیال رکھا جاتا ہے تا کہ ہر کبوتر کي مشق اچھي طرح ہوجائے - بعض کبوتر عرصہ تک فوجوں کي اجتماع گاہوں میں بند رہتے ہیں - نیز ایک زمانے تک کسي خاص راہ پر باقاعدہ ہر روز اڑائے جاتے ہیں -

مسافت کي مقدار پہلے دن ۲۰ کیلومیٹر (ساڑھے ۱۲ میل) ہوتي ہے - تیسرے دن ۳۰ کیلومیٹر - چھٹے دن ۵۰ کیلومیٹر - چودھویں دن ۸۰ کیلومیٹر - بیسویں دن ۱۳۰ کیلومیٹر - ستائیسویں دن ۲۱۰ کیلومیٹر - اور چونتیسویں دن ۳۰۰ کیلومیٹر کردي جاتي ہے -

ایک سال کي عمر کے پٹھوں کو بھي چھہ ہفتے میں قریبا یہي مشق کرائي جاتي ہے - ڈھابلي کے آس پاس چند ابتدائي کاوش کے بعد اولاً ۱۰ - کیلومیٹر تک جاتے ہیں ' اسکے بعد مسافت بتدریج بڑھتي جاتي ہے - یہاں تک کہ چھٹے ہفتہ کے آخر میں ۲۰۰ کیلومیٹر پورے ہوجاتے ہیں -

پرواز کي مشق خشکي یا دریا میں ' جس پر کبوتر خانوں کي مقامي حالت اجازت دے ' کرائي جاتي ہے - دھوپ کي گرمي کے خیال سے کبوتر بہت ہي تڑکے چھوڑے جاتے ہیں موسم سرما میں شرح پرواز ۸۰ سے لیکے ۹۰ میٹر (ڈیڑھ میل) في منٹ ہوتی ہے - ان مشقوں کے نتائج ' گم شدہ کبوتر دیگر سانحات ' یہ سب چیزیں قلمبند ہوتي ہیں -

چونکہ ان مشقوں کا مقصد کبوتروں کو باقاعدہ نامہ بري کي تعلیم دینا ہے ' اسلیے انکے ساتھہ ایسے خطوط بھي کردیے جاتے ہیں جو خاص طور پر اسي غرض سے ہلکے اور محفوظ بنائے جاتے ہیں تا کہ بحفاظت و سہولت جا سکیں -

شیخ عبد البہا عباس آفندي

مرجودہ رئیس البہائیہ جو عنقریب ہندوستان آنے والے ہیں -

اصول و عقائد اور تاریخ و سوانح کي کتابیں صرف بہائي حلقہ هي میں محدود رهیں - علی الخصوص کتاب " البیان " جو محمد علي باب نے بطور ایک الہامي کتاب کے پیش کي تھي ' اور جسے اب بہائیہ منسوخ قرار دیتے ہیں ' اور کتاب " اقدس " جو شیخ بہاء اللہ نے پیش کي تھي اور جو اب مذہب بہائي کا اصل الاصول اور کتاب وحي آسماني ہے ' نیز عبادات و اعمال کے رسائل ' باهمي مشاجرات و مخاصمات کي مصنفات ' بہاء اللہ اور صبح ازل کے مناظرات ' وغیرہ وغیرہ صرف مشاهیر علماء بہائیہ هي کے پاس رهتي تھیں ' اور عوام بہائیہ کو بھي سوائے کتب احکام و عقائد کے اصلي ذخیرہ بہت کم دیا جاتا تھا -

لیکن همارے پاس یہ تمام ذخیرہ موجود ہے - کتاب " البیان " اور " اقدس " اور کتاب الصلواۃ وغیرہ قلمي هیں جنکي نقل بمشکل حاصل کي تھي - انکے علاوہ تیس چالیس چھوٹے بڑے مطبوعہ رسالے بھي هیں جنسے تمام اصلي اور اندروني حالات پر روشني پڑتي ہے -

پچھلے دنوں غالباً چند کرد و ایراني بہائیوں نے قاهرہ میں ایک عمدہ پریس جاري کیا ہے جسکا نام مطبع " کردستان العلمیہ " ہے - اس پریس میں بھي متعدد کتابیں نئي طبع هوي هیں - ازانجملہ موجودہ رئیس بہائیہ شیخ عباس آفندي کے عربي و فارسي رسائل و خطوط هیں جو مختلف سوالات کے جواب میں لکھے گئے تھے - اسکا قلمي نسخہ بعض بہائي دعاۃ کے پاس پہلے دیکھہ چکا هوں - اب چھپنے کي وجہ سے بآساني هاتھہ آگئي ہے -

اسي طرح " گب سیریز " میں مسٹر اڈورڈ براؤن نے " تاریخ بہائیہ " شائع کرکے جو در اصل " مقالۂ سیاح " کا اصلي نسخہ ہے اسکي ابتدائي تحریک و ظهور کي پوشیدہ تاریخ بھي شائع کردي ہے -

پس ایک نہایت مفصل اور دلچسپ مضمون مذہب بہائي کي تاریخ پر لکھا جا سکتا ہے - بشرطیکہ لکھنے کي مہلت ملے -

* * *

افسروں میں بہت سے لوگوں کے پاس کبوتر خانے ہیں جنمیں بہت سے تربیت یافتہ نامہ برکبوتر ہیں ' اور جو براہ راست صیغۂ جنگ کي نگراني میں داخل ہیں -

فرانس کے نامہ برکبوتروں کو سرکاري طور پر تعلیم دینے کي تاریخ سنہ ۱۸۷۰ کي جنگ جرمني و فرانس سے شروع ہوتي ہے - گو اسوقت ان مسکین پرندوں کي تربیت بہت ہي معمولي ہوئي تھي ' مگر انہوں نے ایسے عجیب و غریب کام انجام دیے کہ اب آیندہ جنگ میں انکي اعانت پر پورا پورا اعتماد کیا جاتا ہے -

(نامہ بر کبوتر اور طیارات)

غالباً عنقریب کبوتر ایروپلین یعني ہوائي جہازوں پر بھي جایا کرینگے ' اگر چہ طیارچیوں کو ان سے طبیعي نفرت ہے کیونکہ وہ کبوتروں کو اپنا ایک خطر ناک دشمن سمجھتے ہیں - انکا خیال ہے کہ ایک تیز رو ایروپلین کي رسي کو پھڑ پھڑانے والے کبوتروں سے سخت صدمہ پہنچتا ہے اور پرندے کا پروپلر (Propeller) (ہوائي جہاز کے سامنے کا ایک آلہ) نجس کرنا تو اور بھي خطر ناک ہوگا -

ان امور کے انسداد کے لیے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ کبوتروں کو چھوڑتے وقت انکا سر نیچے کي طرف کرکے کسي اتني لمبي نالي میں سے چھوڑا جاے کہ جب تک یہ حیرت زدہ پرند سنبھلکر اوڑنا شروع کرے ' اوسوقت تک طیارہ ان سے بہت دور ہوجاے - اس تجویز کا آیندہ موسم سرما میں تجربہ کیا جائیگا "

یہاں تک سائنٹفک امریکن کے مقالہ نگار کے مضموں کا ترجمہ تھا - بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگي کہ اس وقت تک یورپ کي ایک بڑي حکومت نامہ بر کبوتروں کي تعلیم و تربیت کا ایک ایسا با قاعدہ جنگي صیغہ رکھتي ہے ' اور جو فرانس اس عہد دخان و برق میں اپنے ہوائي طیارات سے شہرت حاصل کرچکا ہے وہ ان قدرتي اڑنے والے نامہ بروں کي طرف سے بھي غافل نہیں ہے ' اور بہتر سے بہتر ہوائي جہاز بھي اسے کبوتروں سے بے نیاز نہ کرسکے ہیں !

اسکے بعد ہم نامہ بر کبوتروں کي تاریخ گذشتہ کي طرف متوجہ ہونگے ' اور علي الخصوص اسلامي عہد کي ترقیات و انتظامات کا تذکرہ کرینگے - کیونکہ یہ فن بھي مسلمانوں کے عہد عروج کا کچھہ کم ممنون نہیں ہے -

عالم اسلامي

یورپ و امریکہ اور مذہب بہائیہ

موجودہ رئیس البہائیہ کا سفر ہند !

جبکہ انگلستان اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کي تحریک از سر نو شروع ہوگئي ہے اور توفیق الہي نے اسکے لیے غیر متوقع وسائل بہم پہنچا دیے ہیں ' تو یہ ذکر یقیناً قابل توجہ سمجھا جایگا کہ موجودہ صدي کا ایک نیا ایراني نژاد مذہب جو برسوں سے اپني خاموش اور بے صدا دعوۃ کو مشرق و مغرب میں پھیلانے کیلیے غیر معمولي جد وجہد کر رہا ہے اور جسکے تفصیلي حالات سے ایران کے باہر بہت کم دلچسپي لي گئي ہے ' امریکہ کي جدت پسندي اور تلاش مذہب سے فائدہ اٹھانے میں بہت کامیاب ہوا ہے ' اور اب انگلستان میں بھي اپني دعوۃ کي تحریک کا سامان کر رہا ہے -

مسز اسٹني نرو : ایک امریکن بہائي داعیہ

یعنے محمد علي باب کي موسسہ اور شیخ بہاء اللہ کي ترقي دادہ بہائي تحریک جسکي ابتدا گو ادعاء مہدیۃ سے ہوئي ہو لیکن اب وہ ایک بالکل مستقل اور مدعي تجدید شریعت و کتاب مذہب ہے ' اور ایران کے علاوہ بھي آسکے پیروؤں کي اچھي تعداد ہندوستان ' برما ' مصر ' کردستان ' امریکہ ' بغداد ' اور عراق عجم میں موجود ہے !

ابھي چند ہفتوں کي بات ہے کہ ایک امریکن بہائي لیڈي نے ہندوستان کا سفر کیا تھ تا کہ بہائي مذہب کي تبلیغ کو تقویت پہنچاے اور عرصے تک کلکتہ میں مقیم رہي تھي ولایت کي تازہ ڈاک سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عباس افندي یعني موجودہ رئیس بہائیہ عنقریب ہندوستان آنے والا ہے -

حال میں ہم سے ایک صاحب علم بزرگ نے مذہب بہائي کي تاریخ و عقائد کے متعلق استفسار کیا ہے - اسکا تفصیلي جواد " اسئلۃ و اجوبتہا " کے سلسلے میں لکھنا چاہتے تھے لیکن واقعۂ ایلاء - کئي ہفتہ سے تمام گنجائش روک لي ہے ' اسلیے دیگر سوالات - طرف متوجہ ہونے کا موقعہ نہیں ملا - ہمارے پاس اس مذہب کي صحیح تاریخ اور تمام عقائد و مخلصات و تغیرات کا بہترین مواد عرصے سے موجود ہے ' اور متعدد مشاہیر علماء بہائیہ سے بمبئي کے قیام میں نہایت مفصل صحبتیں رہچکي ہیں - بہائي عقا و اصول کي کتابیں عرصہ تک بالکل قلمي تھیں اور اجنبیوں کیلیے انکا دیکھنا تقریباً محال تھا - پھر بغداد و عکہ اور مصر و امریکہ میں بعض بعض طبع ہولیں ' لیکن انکو بھي اجنبیوں میں تقسیم نہ کیا گیا اور سواے " مقالۂ سیاح " وغیرہ کتب دعوۃ و تبلیغ کے اہ

اس رقم میں مختلف قسم کے قرض شامل ہیں- ۲۱,۴۸,۲۱,۸۶۰ پونڈ کي رقم ۱,۸۵۵ اور ۱۸۹۱ کے قرضوں کي ہے جسکا سود ۴ فیصدي ہے - ایک رقم سنه ۱۸۹۴ کے قرض کي ہے جسکا سود ساڑھے تین فیصدي ہے - ان قرضوں کي ادائگي مصر کے خراج سے ہوتي ہے -

یه ایک قسم کے قرض تہے - دوسري قسم کے قرضوں کي تعداد ۴۴,۷۲,۳۱۳ پونڈ ہے - اسمیں مندرجۂ ذیل قرض شامل ہیں:

اجارہ تمباکو کي کمپني کا قرض جو سنه ۱۸۹۳ع میں ۴ فیصدي پر لیا گیا ہے - ریلوے کمپني کا قرض جو سنه ۱۹۹۳ع میں ۵ فیصدي پر لیا گیا ہے - صومه بندرمه ریلوے کمپني کا قرض جو سنه ۱۹۱۱ع میں ۴ فیصدي پر لیا گیا ہے - ان قرضوں کي ادائگي بعض مقررہ مالي معاهدوں سے ہوتي ہے -

قرض کي تیسري قسم جنگي کے قرض ہیں - انکي مقدار ۲,۲۶,۴۰,۰۲۴ پونڈ ہے - اسمیں سنه ۱۹۰۲ اور ۱۹۰۹ کے قرض اور سنه ۱۹۱۱ع کے قرض کي پہلي قسط بھي شامل ہے - ان تینوں کي شرح سود ۴ فیصدي ہے - انکي ادائگي خود حکومت کو براہ راست کرنا پڑتي ہے -

اس تفصیل سے معلوم ہوگیا ہوگا که آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک دولة عثمانیه کے عام قرضوں کي کل مقدار ۲,۹۱,۲۲,۴۲,۹۱۱ فرانک تھي (ایک فرانک دس آنه کا ہوتا ہے) جسمیں سے اسوقت تک ۳۰۱,۶۲,۲۶,۶۸۵ فرانک ادا ہوچکے ہیں' اور ۲,۶۰,۵۶,۱۶,۲۲۶ فرانک دولة عثمانیه کے ذمه باقي ہیں -

لیکن اسکے بعد ہي دولة عثمانیه در شدید ہولناک جنگوں میں گرفتار ہوگئي' - علی الخصوص جنگ بلقان میں اسے سخت زیرباري ہوئي اور قرض بجاے کم ہونے کے اور بڑھگیا - چنانچه جنگ بلقان اور ادرنه کے واپس لینے سے قبل (آخر جون سنه ۱۹۱۳ع میں) وزیرمال نے اعلان کیا تھا که اسوقت دولة عثمانیه کے ذمه قرضہاے عام کي مقدار ۱۳,۰۲,۵۴,۴۵۷ عثماني پونڈ یعني ۲,۹۹,۵۸,۵۲,۵۱۱ فرانک ہوگئی ہے -

اسوقت قسطنطنیه اور یورپ میں عثماني رعایا کي تعداد ۱۸۰۰۰۰۰ لاکھ ہے - ایشیا میں جن ممالک پر دولة عثمانیه عثماني افسروں کے ذریعے حکومت کررہي ہے' انکي آبادي ۱۹۱۰۰۰۰۰ ہے - اگر یه قرض تمام عثماني رعایا پر تقسیم کیے جائیں تو ہر شخص کے ذمه ۱۴۳ فرانک پڑینگے -

لیکن پیرس میں جو موتمر مال منعقد ہونے والي ہے' اسمیں ان قرضوں کا ایک حصه ضرور ریاستہاے بلقان سے لیا جائیگا - اگر یورپ نے انتہائي تعصب سے کام نه لیا تو امید ہے که اس بار کا جسقدر حصه ریاستہاے بلقان کے ذمه کیا جائیگا' اسکي مقدار قریباً ۴۶۹۰۰۰۰۰۰ فرانک ہوگي - اسکے بعد دولة عثمانیه کے ذمه ۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰ فرانک اور کچھه کسور رهجائینگے' جنمیں غیر منتظم قرضوں کے شامل کرنے کے بعد (آخر جون سنه ۱۹۱۳ ع تک) دولة عثمانیه کي کل رقم ۳,۶۸,۱۶,۴۱۷ عثماني پونڈ ہوگي - اس میں وہ قرض بھي شامل ہیں جو مختلف بنکوں سے لیے گئے اور اب اس آخري فرانسیسي قرض سے ادا کیے جائینگے -

آپ کے الہلال کا میں کیا زمانه شیفته و مفتوں ہے - خدا کرے اس مقدس پرچه کي اشاعت ہر شہرو قصبه میں کافي و وافي ہو جائے :

ناوک نے تیرے صید نه چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبله نما آشیانے میں

براہ کرم مندرجه ذیل تین خریداروں کے نام وی پي بھیجکر ممنون فرمائیں -

فقیر حقیر شاہ محمد چندا حسیني چشتي نامي کوہ پور شاہ پور - حیدر آباد -

بريد فرنگ

تلخیص و اقتباس

اسد پاشا کي گرفتاري کے متعلق تازہ انگریزي ڈاک میں تفصیلات آگئي ہیں مگر بیانات باہم مختلف ہیں - معلوم نہیں ہوتا که دونوں وزارتوں سے اسد پاشا کا استعفا شہزادہ ویڈ کي ملاقات کا نتیجه ہے یا محافظ فوج میں اضافه ہونے کا؟ بہر حال ہوا یه که تیج جندرمه (جنگي پولیس) کے افسر اعلی نے اسد پاشا کو حکم دیا که اپني فوج کو منتشر کرکے ہتیار حوالے کردے - اس نے انکار کیا - بیان کیا جاتا ہے که اسکے بعد اسد پاشا کي فوج نے آتشباري شروع کردي تھي جسکا جواب اس فوجي توپخانه نے دیا جو پہلے سے بنظر احتیاط موقع (پوزیشن) پر رکھدیا گیا تھا - مگر اسکے بعد اسد پاشا نے صلح کا سفید جھنڈا بلند کردیا -

ایک مشترکه فوج اسد پاشا کے گھر کي طرف بڑھي اور گرفتار کرکے آسٹریا ہنگري کے ایک کروزر پر لے آئي - یہاں سے وہ ایک اطالي دخاني جہاز پر سوار کرکے برنڈزي بھیجدیا گیا -

اسد پاشا نے ایک اعلان پر دستخط کردیے ہیں' جسکا مطلب یه ہے که وہ البانیا کے معاملات میں شہزادہ ویڈ کے بغیر اجازت دخل ندیگا !

ایپرس میں دول کي مداخلت کامیاب ثابت ہوئي - البانیا پر قبضه کے متعلق بین الملي کمیشن اور ایپرس کي عارضي حکومت کے درمیان کارفو میں ایک اتفاق ہوا ہے - اسکا خلاصه یه ہے که ملک دو انتظامي ضلعوں (کوارٹرز) میں تقسیم کردیا جاے جو والیوں (Prefect) کے ماتحت ہوں - جسقدر یوناني مذہبي و غیر مذہبي عمارات ہیں' وہ سب بدستور قائم رہیں - عام مدارس کے ابتدائي تین درجوں میں تعلیمي زبان الباني اور یوناني' دونوں ہوں - اسیطرح مقامي' انتظامي' اور قانوني کارروائیوں میں بھي یوناني زبان الباني زبان کے پہلو به پہلو رکھي جائے - اہل ایپرس سے ہتیار نه لیے جائیں - جندرمه (جنگي پولیس) کے لیے اشخاص وہیں سے فراہم کیے جائیں - اس جندرمه کي خدمات کسي دوسري جگه کے لیے صرف اسي وقت لي جا سکیں گي جبکه کسي بڑي طاقت سے مقابله کي صورت پیش آجاے اور اسکا فیصله بین الملي کمیشن کریگا - یہي کمیشن تنظیم و ادارۂ داخلي اور نئي حکومت کے قیام کا بھی ذمه دار ہوگا - آخر میں یه ہے که اہل ایپرس کو عام معافي دیجائیگي -

---

گذشته مئي کے دوسرے ہفته میں بلغاري ایوان شوری کے اندر نہایت گرم صحبتیں رہیں - موضوع بحث یه تھا که بلغاریا کے آخرین مصائب اور نامرادیوں کے لیے گوشف اور دینف کي وزارتیں کہاں تک ذمه دار ہیں ؟ اعضاء (ممبرس) نے اپني اپني جماعتوں کے خیالات بیان کیے - بالاخر ہنگامۂ مباحثه و منافشه کا خاتمه اس پر ہوا که تمام مختلف جماعتوں نے بلغاریا کي تقویت اور اسکے لیے متحدہ سعي و کوشش کو اپنا نصب العین قرار دیا' اور باہمي مناقشات کو مخالفت تک پہنچانے سے باز آگئے -

---

اس سلسلے میں اس حقیقت کا بھي انکشاف ہوگیا جو الہلال آج سے بہت پہلے لکھه چکا ہے' جبکه جنگ بلقان جاري تھي' اور بلغاري فتح مندیوں کي خبروں نے دنیا کو حیران بنا دیا تھا - ہم نے لکھا تھا که جنگ لولي بورغاس کے بعد ہي بلغاري قوت کا خاتمه

سلطان عبد الحمید نے میرزا یحیی کا ثاني ملقب به " صبح ازل " کو ایڈریا نوپل میں اور بہاء الله کو عکه میں رکھا تھا - یہي عکه بہائي مذھب کا موجودہ مرکز ھے - شیخ بہاء الله کے بعد اسکا بڑا لڑکا " عباس افندي " جانشیں ھوا - وہ ایک صاحب علم' وسیع المعلومات ' اور نہایت فصیح و بلیغ شخص ھے -

دستوري حکومت کے اعلان تک رئیس بہائیه کو عکه سے باھر نکلنے کي اجازت نه تھي - اعلان مشروطه کے بعد آزادي دیدي گئي - اس وقت سے ابتک شیخ عباس نے متعدد سفر کیے ھیں ' پہلے مصر گیا - پھر امریکه کا سفر کیا جہاں کئي ھزار امریکن بہائي موجود ھیں اور متعدد شہروں میں انہوں نے اپني مذھبي سوسائٹي (بیت العدل) قائم کر رکھي ھے -

پچھلے دنوں وہ انگلستان آیا اور متعدد صحبتیں تحریک و دعوۃ کي منعقد کي گئیں - مگر اس بارے میں انگلستان اور امریکه بالکل مختلف آبادیاں ھیں - یہاں مذھبي تحریکیں اس قسم کي سیاحتوں سے قائم نہیں ھوسکتیں - تاھم بعض اخبارات میں ایک نئے ایراني مذھب کا ذکر کیا گیا ' بعض رسائل نے اپنے نامه نگاروں کو تحقیق عقائد کیلیے بھیجا ' بعض نے انکي اور انکے امریکن اور ایراني ساتھیوں کي تصویریں شائع کیں - غرضکه کچھه نه کچھه چرچا ھوگیا -

متعدد امریکن عورتیں انکے ھمراہ تھیں جو بہائي ھوگئي ھیں - انھي میں سے ایک نوجوان داعیه حال میں کلکته آئي تھي -

خیال کیا جاتا ھے که شیخ عباس آفندي اب ھندوستان کے سفر کا ارادہ کر رھے ھیں جو تمام دنیا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا مرکز ھے اور جہاں گذشته بیس پچیس سال سے بہائي داعي متصل مگر بالکل خاموش کام کر رھے ھیں - غالباً وہ عنقریب سیلون و برما ھوکر ھندوستان پہنچیں -

مقامي معاصر " ھندو پیٹریٹ " نے شیخ عباس اور انکے ساتھیوں کي تصویریں بضمن سفر انگلستان و تذکرۂ داعیۂ امریکه شائع کي ھیں - ھم نے انکے بلاک اشاعت کیلیے منگوا لیے تھے جو آجکي اشاعت میں درج " الہلال " کرتے ھیں -

ان میں پہلي تصویر ایک امریکن بہائیه کي ھے - اسکا نام مسز استے نرق ھے - وہ شیکاگو (امریکه) میں بہائي ھوئي اور پھر تکمیل و تربیت کي غرض سے پانچ سال تک عکه میں مقیم رھي - پچھلے سال بہائي مذھب پر لکچر دینے کیلیے اس نے مصر کا سفر کیا اور وھانسے گذشته دسمبر میں بمبئي پہنچي - بمبئي میں کچھه دنوں رھکر کرانچي آئي اور کانگریس کے اجلاس میں شریک ھوئي - وھاں سے مدراس گئي اور مدراس سے کلکته آئي -

بہائي مذھب کے داعي جس سرگرمي اور سکوت و سکون کے ساتھه کام کرتے ھیں ' اسمیں ھمارے لیے بڑي ھي عبرت و بصیرت ھے - رنگون ' بمبئي ' کلکته ' اور مدراس میں ایک بڑي تعداد ھندوستاني بہائیوں کي موجود ھیں جنھیں میں شخصاً جانتا ھوں ' لیکن آجتک نه تو اخبارات میں انکا کبھي تذکرہ ھوا اور نه عام طور پر لوگوں کو حالت معلوم ھے !

دولت عثمانیه کي موجودہ مالي حالت

قرض اور آمدني

کسي سلطنت کے عام حالات پر اسکي مالي حالت کا بہت بڑا اثر پڑتا ھے - خصوصاً دولۃ عثمانیه که یورپ کے ضغط و فشار اور اسکي عجز و درماندگی کي اصلي وجه اسکي مالي حالت ھی ھے - اسلیے ضروري ھے که جب آپ دولۃ عثمانیه پر نظر عام ڈالتے ھوے اسکي مشکلات پر غور کریں' تو اسکي مقروضیت کي وسعت اور اسکي آمدني کي قلت کو بھي پوري تفصیل کے ساتھه پیش نظر رکھلیں -

دولۃ عثمانیه پر یورپ کے جسقدر قرض ھیں' انکي دو قسمیں کي گئي ھیں :

(۱) وہ جو کسي نظام و آئین کے ماتحت ھیں -

(۲) جو اس قید و بند سے آزاد ھیں -

پھر منتظم اور با قاعدہ قرضوں کي بھي ۳ - محرم کے اتفاق (اگریمنٹ) کي رو سے دو قسمیں ھیں -

(۱) وہ جو صیغه قرضه ھاے عام یعني (صندوق الدین) کے ذریعه سے ادا ھونگے -

(۲) وہ جو دولۃ عثمانیه نے کسي اجنبي بنک سے اس شرط پر لیے ھیں که وہ خود براہ راست ادا کردیگي -

وزیر مال نے اپنے صیغه کي جو رپورٹ سب سے آخر میں شائع کي ھے' اس سے معلوم ھوتا ھے که آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک دونوں طرح کے باقاعدہ قرض حسب ذیل تھے :

" دولۃ عثمانیه نے یورپ سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ صیغه قرضہاے عام یا صندوق الدین کے ذریعه سے ادا ھونگے' انکي مجموعي تعداد ۹,۱۳,۵۶,۳۲۸ عثماني پونڈ ھے - یه صیغه جسوقت سے قائم ھوا ھے اسوقت سے لیکر سنه ۱۹۱۱ع تک اس رقم میں سے کچھه اوپر نو ملین ادا ھوچکے ھیں - اب عثماني خزانه کے ذمه ۸۲ ملین ۱۰ ھزار ۳ سو ۵۰ ملین پونڈ باقي ھیں - (ایک ترکي پونڈ ۱۲ - روپیه کا ھوتا ھے)

اصلي قرض میں ۵,۷۹,۰۸,۳۲۰ پونڈ کي وہ رقم بھي ھے' جسکا شمار ان قرضوں میں ھے جو ریلوے کي آمدني سے ادا ھونگے - اسکا سود ۴ فیصدي ھے' اور یه ۳ محرم کے اتفاق میں منظور بھي ھوچکا ھے - اسکے علاوہ باقي ۲,۳۴,۴۸,۰۰۸ پونڈ میں مندرجۂ ذیل رقمیں شامل ھیں : سنه ۱۸۹۰ ' ۱۹۰۳ ' ۱۹۰۴ ' اور ۱۹۰۵ کے قرض جنکا سود ۴ فیصدي ھے - وہ رقمیں جو دوبارہ سنه ۱۹۰۵ع اور سنه ۱۹۰۸ع میں بغداد ریلوے کي ضمانت پر لي گئي ھیں - انکا سود بھي ۴ فیصدي ھے - سنه ۱۸۹۶ع کا قرض جسکا سود ۵ فیصدي ھے -

دولۃ عثمانیه نے یورپ کے بنکوں سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ خود براہ راست ادا کردیگي' انکي مجموعي تعداد ۴,۸۵,۹۴,۵۲۴ عثماني پونڈ ھے - جسمیں سے آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک قریباً ۴ ملین پونڈ ادا ھوچکے ھیں' اور ۴,۴۶,۰۸,۸۷۲ پونڈ ابھي عثماني خزانه کے ذمه واجب الاداء ھے -

جو هم گم گشتگان بادیه گمراهي کي صحیح رهنمائي کر رهي هے مبادا کہیں هماري نظررنسے گم هو جاے ' اور پهر هم اس ظلمت کده میں روشني کیلیے اسطرح محتاجونکي طرح بھٹکتے هوے پهریں ' جسکے تصور هي سے دل خائف هیں -

عنقریب چند خریداروںکے پتے ارسال خدمت کرونگا ' مگر میرے خیال میں یه کوئي ایسي امداد نهوگي - جس امداد کي منظوري کیلیے جناب سے هم امید وار هیں - اسپر توجه هو !

نیاز کیش

(حافظ) امام الدین اکبر آبادي - خریدار نمبر ۳۸۵۷

(۲)

حضرة الاعز المحترم -

آپ کیوں هم لوگوں سے اسقدر بیزار هوگئے هیں که همارے رنج و الم کا آپکو احساس تک نہیں رها ؟ یه خبر که الهلال' محبوب و محترم الهلال' اپني مالي مجبوریوں کي وجه سے (جو اگر ایک میعاد معینه کے اندر پوري نهوئیں تو خدا نخواسته بند کردیا جائیگا) کیا همارے دلوں کو زخمي کرنیکے لیے نا کافي تهیں' جو آپنے اون باتوں کا اظهار شروع کردیا جو اوس حادثه جانکاه کے وقوع کے بعد پیش آنے والي هیں ؟ یعني یه که " خریداران اخبار کے چندوں کا کیا حشر هوگا ؟ " خدا کے لیے یه باتیں لکهه لکهه کر فدائیان الهلال کے مجروح دلوں پر نمک پاشي نه فرمائیے اور اونپر رحم کیجیے - آپنے خدا جانے کیونکر سمجهه لیا هے که الهلال کو جو کام کرنا تها وه کرچکا اور اب اسکي ضرورت باقي نہیں هے ؟ اسکو تو اون سے پوچهنا چاهیے جو اسکي ضرورت کو محسوس کرتے هیں - کیا آپکو اس سے انکار هے که ضروریات زمانه کیطرف متوجه کرنے والا اور مختلف الخیال اشخاص کو ایک مرکز پر لاکر اونسے ضروریات دیني و دنیوي کا انصرام کرانے والا یهي ایک رساله هے - اگر اپکے نزدیک مسلمانوں کي دیني و دنیوي ' سوشیل و پولیٹکل ضرورتیں درجۂ تکمیل کو پهونچ چکیں اور کوئي مزید احتیاج باقي نہیں رهي تو بسم الله ' کل کے بدلے الهلال کو آج هي بند کر دیجیے - چشم ما روشن - اور اگر ایسا نہیں هے تو خدا کے لیے اس اراده سے باز رهیے اور مسلمانوں پر رحم فرمایے - میں کہتا هوں که آپ جس مدت تک اوسکي ضرورت سمجهتے تهے اب اوسکے بعد هم اوسکي ضرورت پہلے سے زیاده محسوس کرتے هیں - سب سے اهم سوال جو اس رنجیده خیال کا باعث هوا هے ' وه اسکي مالي حالت هے - بے شک توسیع اشاعت کي ضرورت هے ' اور آپ کہانتک نقصان برداشت کر سکتے هیں - لیکن میں نہیں سمجهتا که آپ کیوں ضد پر قائم هیں که قیمت میں اضافه نه کیا جاے - نئے خریدار پیدا کرنے سے یه زیاده آسان هے که قیمت میں قدرے اضافه کردیا جاے - جو لوگ الهلال کے خریدار او رشایق هیں وه معمولي اخبارون کے خریدار جیسے نہیں هیں - افسوس هے که آپ کو اس کا علم نہیں ' اگر علم هے تو عمداً اغماض کرتے هیں - میں تو یقین کے ساتهه سمجهتا هوں که خریداروں میں سے هر هر فرد دو روپیه سالانه الهلال پر نثار کرنے کو اپنا فرض نہیں بلکه سعادت سمجهے گا اگر آپ اس کا چنده بجاے ۸ - روپیه کے ۱۰ روپیه سالانه کردینگے - اس سے قبل بهي میں لکهه چکا هوں اور دیگر حضرات نے بهي یهي استدعا کي تهي که ایسا کیا جاے لیکن معلوم نہیں اسپر توسیع اشاعت کو کیوں ترجیح دیجاتي هے ؟ اسمیں آپکي ذاتي منفعت کو دخل نہیں هے جسکي وجه سے آپ متامل هیں ' بلکه میں تو یہانتک عرض کرنیکي جرات کرتا هوں که خدا نخواسته کیا آپ کا کانشنس آپکو اجازت دیتا هے که آپ همارے منافع کو صرف اس وجه سے پا مال کردیں که اونسے ایک شائبه آپکي نسبت سوء ظن کا نکلتا هے ؟ یه مسئله الهلال کے بقا وقیام کا هے جسمیں سب مسلمان شریک هیں - زیاده سے زیاده آپ یه کیجیے که ایک قسم ۸ - روپیه کي بهي رهنے دیجیے اور جو صاحب ۸ - روپیه سے زیاده کا بار نه اوٹها سکیں وه اس درجه میں رهیں اور کاغذ کي قسم میں تخفیف کرکے اوسکي کمي پوري کر دیجیے مگر لله بند کرنے کا خیال بهي دل میں نه لائیے - میں آپسے باادب درخواست کرتا هوں که میرے اس معروضه کو الهلال میں چهاپ دیجیے جس سے میري یه غرض هے که دیگر خریداران اخبار بهي اسپر توجه فرمائیں اور اس باره میں جو آنکي راے هو اوس سے بذریعه اخبار مطلع کریں ' نیز اپني بات پر اڑ جانے والے اور اپني ضد سے نه هٹنے والے مولانا سے استدعا کیجاے که وه توسیع خریداري پر زور دینے کي جگهه قیمت کي بیشي کو منظور فرمالیں -

والسلام - آپکا ادنی خادم

غلام حسن از امروهه

تین بزرگوں کے نام الهلال بذریعه وي پي کے ارسال فرمادیں مزید کوشش جاري هے - تابعدار بنده محمد امین خریدار نمبر ۹۱۴ -

هو گیا هے اور صرف اسي لیے بلغاریا اور اسکے حامي بیقرار هیں که آینده بغیر مزید جنگ کے خط اینوس میڈیا هي پر صلح طے هو جائے اور اسی مقصد کیلیے کامل پاشا کو دول یورپ نے طیار کیا تھا -

~~~~~~~~

فیلي پولي کے ایک دولتمند مهاجن اور گملجینا کے مبعوث (ڈیپوٹي) قسطنطین هاجي کیلشوف نامي نے بلغاري پارلیمنٹ میں بیان کیا که بلغاري فوج کے مرکز اعلی (هیڈ کوارٹر) نے خود اسکو خط اینوس ومیڈیا کي منظوري کے لیے قسطنطنیه بھیجنا چاها تھا ' اور اس کے لیے کامل پاشا بالکل تیار تھا - اپنے بیان کی توضیح و توثیق کے لیے اس نے چند تار پڑھکر سنائے - پهلا تار ڈینف کا تھا ' جسمیں گوشف سے کها تھا که خط اینوس میڈیا کي بابت کامل پاشا سے گفتگو کرنے کے لیے یه شخص جاتا هے - اسکے لیے مجلس کي منظوری حاصل کرو - اسکے جواب میں گوشف نے لکھا که مجلس کسي خاص وفد کے قسطنطنیه بھیجنے کي ضرورت نهیں سمجھتي - اسکے بعد ۲۹ نومبر کو شاه فرڈیننڈ نے تار دیا که قسطنطین کیلشوف کے متعلق صدر مجلس کي تجویز سے بالکل اتفاق کرتا هوں - نیز فوري کارروائي کي هدایت کرتا هوں - اسکے جواب میں گوشف نے لکھا که " مجلس اس فیصله کی وقت پر اپني سنگیں ذمه داري سے با خبر هے " گوشف نے اس تار میں یه بھي لکھا تھا : " آپ مجوزه مقصد کے متعلق وزیر مال کو تار دیں - قسطنطنیه میں بلغاریوں کو آنے کي اجازت نهیں - کیلشوف کا شخصي طور پر جانا نا ممکن هے - انهیں وکیل خاص بنا نا هوگا "

مگر قدرت الهي نے عین وقت پر اپني نیرنگي دکھلائي - کامل پاشا کي وزارت کا خاتمه هوا ' اور انور بے نے باب عالي کا مقفل هال فتح کرلیا - نتیجه یه نکلا که بلغاریا کوبالاخر روز بد دیکھنا پڑا اور مع اپنے اعوان و انصاریورپ کے اپني تمام امیدوں میں ناکام و خاسر رهي !

~~~~~~~~

روس نے تبریز سے ۱۸ - ریں پیاده پلٹن اور دو توپخانوں کے بریگیڈوں کو قفقاز سے واپس بلا لیا هے - روسي اخبارات اس واقعه کو بهت اچھال رهے هیں - ایک مقتدر اخبار لکھتا هے که غالباً اب اُس بیچیني میں سکون پیدا هوجائیگا ' جس کے متعلق کها جاتا هے که شمال ایران پر روس کے مسلسل فوجي قبضه کي وجه سے انگلستان میں محسوس کی جا رهي هے - اس سے پهلے بھي کئي بار روسي فوج واپس جا چکی هے مگر پھر اسکي جگه تازه دم فوج آگئي - سوال یه هے که کیونکر یقین کیا جاسکتا هے که اب اس فوج کی جگه نئي فوج نه آئیگي ؟

بقول تفلس کے ایک نیم سرکاري جرنل کے ' اسوقت شمالي ایران میں ۱۲۴۰۰۰ روسی محافظ فوج موجود هے !

~~~~~~~~

لندن میں علوم و السنۂ شرقیه کے مطالعه و اشاعت کیلیے جو مدرسه قائم هونے والا هے ' اسکے متعلق نیر ایسٹ میں ایک اپیل شائع هوئي هے جسپر چند مشاهیر انگلستان کے دستخط هیں - اس سے معلوم هوتا هے که لنڈن انسٹي ٹیوشن کي عمارت (جسکي قیمت ایک لاکھه پونڈ هے) قواعد پارلیمنٹ کي رو سے اسکے لیے حاصل کر لي گئي هے - ضروري ترمیم و تغیر کے لیے حکومت نے ۲۰ هزار سے ۲۵ هزار پونڈ تک دینے کا وعده بھي کیا هے - یه مدرسه لندن یونیورسیٹی کے متعلق هوگا - مشرق اور افریقه کي اهم زبانیں (جنھیں ۸۰ کرور انسان بولتے هیں) انکی تعلیم پر ۱۴ هزار پونڈ سالانه صرف کیا جائیگا - اسکے مقابله میں اسوقت برلن میں ۱۰ هزار پونڈ اور پیرس میں ۸ هزار پونڈ سالانه صرف هو رها هے - حکومت انگلستان ۴ هزار پونڈ سالانه اور حکومت هند ۱۲۵۰ پونڈ سالانه دیگي - بقیه روپیے کے لیے قوم سے اپیل کي گئي هے -

مسئلۂ قیام الهلال

قاعده هے که جس چیز کي ابتدا هوتي هے اُسکي انتها بھي لازمي هے ' پس اگر الهـلال اپني دعوة اسلامي کي ابتدائي منزل طے کرچکا هے تو انتها کا ابھي سوال باقي هے -

صداقت الهي کي راه میں سخت سے سخت مشکلات کا مقابله کرنا پڑتا هے ' مگر مستقل طور سے اُن مشکلونکا سامنا وهي شخص کرسکتا هے جو حق و صداقت کي مظلومیت اور دین الهي کي بیکسي و غربت پر از سر تا پا پیکر اضطراب اور تصویر التهاب بن جائے ' اور جو اپنے دلمیں کچھه اسطرح کا درد اور ٹیس رکھتا هو جسطرح که سانپ کا کاٹا اور اژدهے کا ڈسا هوا مریض تڑپ سے لوٹتا اور کراهتا هے -

الحمد لله که یه سب کچھه الهـلال میں پایا جاتا هے اور صرف الهلال هي میں - مگر مولانا ! جناب کیلیے خاکسار کا مشوره ایسا هي هوگا جیسے آفتاب اور ذره کي مثال - وه اسلامي نسل کے سچے اور شیدائي اور غیر معمولي افراد ' جو الهلال پر اپني جان و مال تصدق کرنے کیلیے آماده هیں ' کیوں نهیں اونکي مخلصانه خدمات قبول کي جاتي هیں ؟ اگر سب نهیں تو اسیقدر سهي جس سے الهلال کا مالي مسله حل هوجائے - جناب نے متعدد مخلصین کے مني آرڈر واپس کیے ' رجسٹریاں لوٹا دیں ' اور درخواستیں نا منظور کیں ' جنکا حال مجھے معلوم هے ' حتی که وه لوگ جنھوں نے ریل کي مسافرت میں جناب سے درخواستیں کیں که همارے نام بھي الهلال جاري کردیجیے ' عمداً انکے نام جاري نهیں کیا گیا - آخر کیوں اسکا سبب ؟

کیا وه عطیات جناب اپنے لیے ' یا اپنے اخراجات کیلیے تصرف فرماتے هیں ؟ یا اُنکے قبول کرنے میں کسي قسم کي بد نامي اور کسر شان هے ؟ میرے خیال میں هر اعانت پیش کرنیوالا نه تو جناب کي مدد کرنا چاهتا هے اور نه الهلال کي ' بلکه اپني محبت دیني و جوش ملي اور ایثار قلبي کا اظهار کر کے اسلام کي مدد کرنا چاهتا هے جسکو آپ ایسا نهیں کرنے دیتے - غالباً جناب میري اس جرات کو لطف و کرم کي نظر سے دیکھینگے ' اگر میں بالفاظ دیگر یه کهوں که آپ اُن همدردان ملت کو اس ثواب عظیم سے محروم رکھکر اور اُنکے نه رکنے والے جوش قلبي کو روک کر ' خدمت اسلام و مسلمین میں حائل هوتے هیں -

الهلال کے دو هزار نئے خریدار پیدا هوجانے پر بھي اسکے مالي مسلۂ سے تسلي نهیں هوتي کیونکه بهت ممکن هے که یه خریدار دائمي نهو سکیں بلکه عارضي هوں - اسواسطے استدعا هے که جناب علاوه دو هزار نئے خریدار پیدا هو جانیکے اگر ناظرین و معاونین الهلال کي دوسرے طریقه سے توسیع الهلال کي خدمات قبول فرما لیں تو یه تمام مسلمانوں پر احسان هوگا !

بلاشک ' الهـلال اول دن هي سے غیورانه خاموشي کے نقصات برداشت کرتا رها هے ' اور گدایانه طلب و سوال کے انعامات پر اُن نقصانات کو ترجیح دیتا رها هے ' لیکن تابکے ؟ آخر اِسکي کوئي حد بھي هے ؟ جبکه نقصانات بھي حد برداشت و تحمل سے افزوں هوگئے هوں ؟ ناظرین و معاونین الهلال سے بھي التجا هے که آینده جولائي سے پیشتر هي الهلال کے قیام کیلیے کوئي ایسي شکل اختیار کریں جس سے الهلال کا مالي مسله ایک عرصه دراز تک کیلیے حل هوجائے - ورنه هدایت الهي کي یه روشنی
~~~~~~~~

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں سہو و خیال کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ جب آپ کسی سے کوئی بات ادعانہ کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب - اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب ویدسکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ

اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوے معلٰی

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہہ دینا بھی ناموزوں نہیں ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج ان میں المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو یہ دوسری بات ہے کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز۔ جناب آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ اہل الرائے ہیں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہے اور عند العلماء مستند ہے یہی بروا ذکیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

قاعدہ کو فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ ہر کثرت سے دوایں موجود ہیں کہ جہاں کوئی جائے سر ہی پڑے۔ لیکن اگر آپکو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے بجز ہندوستان سیلون۔ بہار و دکھن وغیرہ ممالک کے اہل نظر وہ دین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح حسن ان کے کاموں پر ایک سکہ ہوتا اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بیدار دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہردلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا ہوا اور کیا!

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر تاج محل آگرہ (جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے) کی قیمت تو کم ہونیسے رہی اور اگر گیسو دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوئے۔ تو پھر پریشان ہوکر شانوں پر بکھر جاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندہ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک حد تک بعد تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چندے پہلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انجام کے ساتھ خوشبوؤں کا جمانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوئی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور دراصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ حسن کردیگئی ساتھ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی سے بڑھادی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی۔ تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے تخفیف۔ اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کردینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل روغن کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جناب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے [illegible] تین ہی شیشیوں کے بعد آنا ملک کی ایک درد انگیز فروگذاشت ہوگی جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کو اعادہ کر دیا وہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد و اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون یاسمین — قیمت ہر ہر (؟) عنبر — فی شیشی

تاج روغن آملہ و بنولہ ۱۲ — فی شیشی

فی شیشی (۱۰/۱)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجیے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک جو ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر دس آنہ مزید اسقدر ہوگا ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کریجئے اس لئے کہ بجستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہوسکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یکمشت قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

دیـــوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کي جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بہترین مثالیں موجود هیں ' جسکي زبان کي نسبت مشاهیر عصر متفق هیں که دهلي اور لکھنو کي زبان کا عمده نمونه ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر معتوي ہے - اِسکا شائع هونا شعر و شاعري بلـکه یوں کہنا چاهیے که اردو لٹـریچر کي دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا ہے - حسن معاني کے ساتهه ساتهه سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها ہے که جسکو دیکھکر نـکته سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي ہے -

مولانا حالي فرماتے هیں ...... " آینده کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نگمے دیوان کے شائع هونے کي بہت هي کم امید ہے ...... آپ قـدیم اهل کمال کي یادگار اور انـکا نام زنـده کرنے والے هیں -" قیمت ایک روپیه -

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۶ - کڑایه روڈ - ڈاکخانه بالیگنج - [illegible]

جوهر سر ماهي

دماغ جو کل اعضائے رئیسه پر حکمراں ہے - کمزور هوجانیسے تمام عصاب و دیگر اعضاء بھي کمزور هو جاتے هیں - اور مقوي دماغ کے جتنے نسخے هیں تمام قیمتي سے قیمتي هیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے هیں - لہذا یه ایک نو ایجاد دوا جو روہي مچھلي کے مغز سے امریکه میں تیار کیا گیا ہے - دماغي کمزوریوں میں تیر هدف ثابت هوئي ہے - مریضان امراض دماغي کو عموماً اور اطباء هندوستان سے خصوصاً گذارش ہے که یه کثیر المنافع دوا روز تین قطرے تین روز تک استعمال کرنے سے نسیان ' سستي ' اداسي ' دماغ کا چکرانا ' درد سر ' اسهال ' ضعف بصارت ' دوران سر ' کمي حافظه وغیره وغیره امراض میں فوراً فائده شروع هوجاتا ہے ' اور چند روز کے مداومت سے شفاء حاصل هوجاتي ہے - ایک شیشي میں هزار قطرے هیں قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیه آٹهه آنے -

Dr. T. Hosain, 6 Convent Lane,
Post Entally, Calcutta.

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الہــلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

روغن بیگم بھـــار

حضرات اہلکار امراض دماغي کے مبتلا رکوفتار' وکلا' طلبہ' مدرسین معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھي دیکھا اور پڑھا ہے' ایک عرصے کي فکر اور سونچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخہ ہے' اسکے متعلق اصلي تعریف بھي قبل از امتحان ریپش از تجربہ مبالغہ سمجھي جا سکتي ہے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹري کیبوراجي تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے ہیں آیا یہ یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغي کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلوںکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز رخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغي امراض بھي غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور ضعف کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کي رعایت رکھي گئي ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوي دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کي خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا' اسکي بو غسل کے بعد بھي ضائع نہیں ہوگي - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني -

بٹیکا — کے خواص بہت ہیں' جن میں خاص خاص باتیں ہمراہي زیادتي' جواني دائمي' اور جسم کي راحت ہے' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کي آزمایش کي ضرورت ہے - ومانرنجن تیلہ اور برہمیر انجن تیلہ - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

"ڈلکر فل کالیچر" کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ ممسک پاس اور الکٹریک ویگر برسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۹ آنہ یوناني لرٹ باؤڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 M---t---y - Street
Calcutta

رسالہ کانفرنس نمبر ۱۴

آل' انڈیا محمدني ایجوکیشنل کانفرنس کے ستائیسویں اجلاس منعقدہ بمقام آگرہ میں جو دلچسپ اور معنی خیز مضمون " میکینکل تعلیم اور مسلمان " کے عنوان پر پڑھا گیا تھا اسکو بغرض رفاہ قوم علحدہ رسالہ کي صورت میں طبع کیا گیا ہے' جو درخواست کرنے پر دفتر کانفرنس سے مفت مل سکتا ہے -

خا' ار

آفتاب احمد آنریري جوائنٹ سکریٹري کانفرنس - دفتر کانفرنس علي گڈہ

تمام مسلمانون کو ان کتابون کا پڑھنا نہایت ضروری ھے

الا ... لام سب سے پہلي بات جو مسلمانوں کے لیے ضروري ہے یہ ہے کہ وہ مذہب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف ہوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد ہیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کي باتیں سکھانے کے لیے کوئي کتاب نہیں لکھي گئي تھي - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ہے - خدا کي توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروري ہے' بچوں کي سمجھ کے مطابق جیسا عمدہ بیان اس کتاب میں ہے - یقیناً کسي کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا' اور نہایت مفید بیان کیا ہے - مولوي نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش ہوکر جابجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسي بھي دي ہے - بعض اسلامي ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دیني کردیا ہے - پس اگر آپ اپنے اہل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاہتے ہوں تو یہ کتاب انکو ضرور پڑھوا لیجیے - قیمت آٹھ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں اردو میں لکھے گئے ہیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب ہیں' پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے ہوئے' ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھي محبت رکھتا ہو' اور اس کے دل میں قرآن مجید کي کچھ بھي عزت و عظمت ہو وہ ان کے پڑھنے یا سننے کي سعادت حاصل نہ کرتا - یہي سبب ہے کہ تھوڑے ہي عرصے میں یہ کتاب اب چوتھي بار چھپي ہے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا ہے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمی ہے قیمت چھ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم ہیں' انتخاب کرکے اردو میں جمع کي گئي ہیں - اور ان سے بھي وہي فائدہ حاصل ہوتا ہے' جو قرآن مجید کے قصوں سے ہوتا ہے - نہایت پر لطف اور بیش بہا چیز ہے - قیمت پانچ آنے

یہ تینوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب ہوتي ہیں :

نذیر احمد خان کمپني - لاہور

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات میں هے - اپ آمي تهے باطني تعليم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا هے - پهرحضرت رسول کریم صلعم کي زيارت جسمي - اور توجهه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان هے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جنمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا هے - ایکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا مین موقعه جنگ پر ایکا لشکر میں لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعليم - صوفي کي خيال مخالفونکا افت میں مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اور انکي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے ایکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تياري - ارغيبي آدمونکا عدن پهونچانا باوجود آمي هونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیره حجم ۲۲۴ صفحه قيمت دو روپيه علاوه محصول -

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قيمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنی دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وه هاتهه کے بنے هوئے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت عروج حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور مجمع خلایق (۴) میدان منا مین حاجیوں کے کمپ اور مسجد حیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم و حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم و حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) بیت الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا و مروه اور وهاں جو قرآني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف پڑهي جاتي هے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قيمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قيمت ۳ روپیه ۸ آنه - [۳] مخزن الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجوده حکماے کے بتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قيمت ۴ روپیه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قيمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کتابیں اصل قيمت معه رعایتي ۲ روپیه ۸ آنه هے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے قلمي کاغذ بڑا سایز اردو قيمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹي امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیره بهي جواهر نور العین کا مقابله نهیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهي حقیقت نهیں رکهتے - اس کي ایک هي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر دوگني ' دهند اور شبکوري دور ' اور ککرے چند روز میں ' اور پهوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطیکه آنکهه پهوٹي نه هو ایک ماه میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتي هے - اور آنکهه بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نهیں رهتي ' قيمت في ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب آور دنیا بهر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور معرک اور مقوي اعصاب هیں - نا طاقتي اور پیر و جوان کي هر قسم کي کمزوري بهت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکهاتي هیں - قيمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

طلاے مسکن درد هر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچهو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمي ' قئے ' اسهال ' منهه اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اچهلنا ' خناق ' سرکان ' دانت کي درد ' گنٹهیا اور نقرس وغیره کیلیے ازحد مفید هے - قيمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

[illegible]ن افروز ایک منٹ میں سیاه فام کو گلفام بناکر اور چهره کي چهایاں اور سیاه داغ دور کرکے چاند سا مکهڑا بناتا هے - قيمت في شیشي ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچهر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا اثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا هے - قيمت في شیشي ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلاے مهاسه چهره کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پهوٹنا مسدود کرکے انهیں تحلیل کرتا هے - قيمت في شیشي ایک روپیه - حبوب مهاسه ان کے استعمال سے چهره پر کیلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا هے قيمت في شیشي ایک روپیه -

اکسیر هیضه هیضه ایک ایسي ادنے مرض نهیں هے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتهه انکا علاج کرسکے - لهذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نهیں هوا کرتي - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف هے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وه خواه کیسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستي سے نهیں کرسکیگا - لهذا وبا کے دنوںمیں هر سه قسم کي اکسیر هیضه تیار رکهني چاهئے - قيمت هر سه شیشي ۳ روپیه -

پته : — منیجر شفاخانه نسیم صحت
دهلی دروازه لاهور

اپنا فاضل وقت روپیــہ حاصل کرنے مین صرف کیجئے ۔

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیہ زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربہ کاري کا خیال نہ کیجئے - اگر آپ اپني آمدني میں ترقي کرنا چاھیں تو ھملوگ آپکو مدد دیسکتے ھیں - اتنا جتناکہ تین روپیہ روزانہ چست وچالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا ھے - ھرجگہہ - ھر مذھب - ھرفرقہ اور ھرقوم کے ھزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کر رھے ھیں - پھر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیـلئے اکھیـں - اسکے چھوڑ نہ دیں - آج ھی لکھیں - اطمینـان شدہ کاریگران ھر جگھـہ .... کیـا کھتـے ھیں ؟ پڑھیـے :

جھجر ضلع رہتک
۲۰ ڈسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

مینے کل خط آپکا پایا جسکا مین ممنون ھون - دو درجن جوڑہ مردانہ جرابین حسب ھدایت آنجناب ٹھیک بناکر روانہ کرتا ھون - یقین ھے کہ یہ سب منظور ھونگي - میں آپکے اس حسن سلوک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ھوں - میں خوشی کیساتھہ دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریدارونکو ھمارا حوالہ دیں تو اُنکو بھي سفارش کرونگا - ھم اُن لوگونکو جو آپکے خواستگار ھین سکھلا سکتے ھین - میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ھون -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

جی ؛ ر و ھیلر اینڈ کمپنی ڈپارٹمنٹ نمبر ۸ ، ۵۵ - ۲۱۱
اپر ڈسی اسٹریٹ - کلکتہ

Dept. No. 8.

جام جہـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــہ نقد انعـــام

ایسی کار آمد ایسی دلفـــریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یـــہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے سرجذں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـــروض - علـــم کیمیا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا هو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشہور آدمی اُنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' اُنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپر دازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفـــر کے متعلق ایسی معلومات آجتـــک کہیں دیکھی نـــہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچـــسپ حالات هر ایک جگـــہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں نہرزے می دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصـــر - افـــریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دکھانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفـــر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچـــسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقـــت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنـــٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنـــٹی ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـــڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہـــری نہـــایت خو بصـــورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند هسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آگئے هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لیمپ راتکو

اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منـــگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونـــکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنـــما مل سکتی هیں - اپنا پتـــہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منـــگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منـــگوا لیجے -

منیجر گپتـــا اینـــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام ٹوهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

20 ## هر فرمـایش میں الهـلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - کپڑےکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۲۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں مس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیریئل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یه دوا دل دماغي شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتي هے - هسٹریه وغیره کو بهی مفید هے چالیس گولیونکي بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باه ایک بار کی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کرتے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنون ' مرگی واله جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و مزمن جنون ' وغیره وغیره دفع هوتي - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا گمان تک بهي نهیں هوتا که وه کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس

همارے نئے چالن کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑي کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیره روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چه روپیه پندره آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري لنمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئي قوت پهر دوباره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نهیں هوتی - مایوسي مبدل بفرهي کر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں - قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road, Calcutta

سنکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم
سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هرقسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سي - داس کا ایجاد کرده - آرالا سهائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتی هے ' اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجهه عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

سوا ستهائے گولیاں

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف حکم رکهتي هے - کیسا هي ضعف کیوں هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوکه بیان سے باهر هے - شکسته جسموں از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتی هے ' او طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

... وائٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجه هوا هو دفع کردیتي هے ' اور کمزور قوی نهایت طاقتور بنا دیتي هے - کل دماغي اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر کردیتي هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نهایت هی مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سواے فائده

قیمت فی شیشي ایک روپیه

C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جایئے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ایک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

پتہ
فرموالئین
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی اگر درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چمک پاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں ایک پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیوں کی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

ترٹ :- یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن منیجنگ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزان قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے سے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال کے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - لرزہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوافروشوں کے ہاں سے مل سکتی ہے
[illegible]
در پرز پرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا وعلما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ علم اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۳۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ [illegible] حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر ونایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن وسرپرست مسٹر جان [illegible] نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعی تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کر کے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور اُن کے ملکی ' مالی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ ہجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دہلی کی تاریخ اور دہلی کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح تفصیل کے ساتھہ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے آخیر میں ہندی عروض وقواعد کے اصول وضوابط بھی مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۳ صفحہ قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداری ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستاولیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کی تاریخ ' تہذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین وحکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیوڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکھی گئی ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دہلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربی فارسی و اردو کی کئی ہزار کتابوں کی فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں اُنہیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ

(۲۵) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنين
القرآن الحکيم

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address
"Alhilal Calcutta"
Telephone No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
[illegible]

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۵ — کلکتہ: چہارشنبہ ۲۹ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, June [illegible], 1914

دار الفنون ... کے طلبا اور مدارس خارجیہ کا فٹ بال میچ
جو گذشتہ مئی کو میدان جامع احمد میں ہوا

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

14 MC Leod Street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

جلد ۴ | چہارشنبہ ۲۹ رجب ۱۳۳۲ هجري | نمبر ۲۵

Calcutta : Wednesday, June, 24 1914.

اطلاع

معاونین کرام الہلال

جن حضرات نے ششماهي قيمت گذشته جنوري ميں دي تهي يا گذشته سال کے جولائي سے سال بهر کيليے خريدار هوے تھ' انکا حساب جون ميں ختم هوگيا هے - جولائي کا پهلا پرچه انکي خدمت ميں ري پي جانا چاهيے - يا خود انهيں بذريعه مني آرڈر قيمت بهيج ديني چاهيے -

الحمد لله که الهلال کے دوستوں کا عهد محبت بهت محکم و استوار هے' اور وہ جب ايک مرتبه بندهجاتا هے تو بهت کم ٹوٹتا هے - انکا رشته محض کاغذ و سياهي کي خريد و فروخت کا نهيں هے جسکي کبهي ضرورت هوتي هے اور کبهي ضرورت نهيں هوتي - دل کے زخموں اور جگر کے داغوں کيليے بهار و خزاں اور امسال و پار سب برابر هيں !

سخن طرازي و دانش هنر نظيري نيست
قبول دوست مگر نالۂ حزيں گردد !

تا هم ايسے موقعه پر که قيام الهلال کا مسئله پيش نظر هے اور توسيع اشاعت کيليے احباب کرام سعي فرما رهے هيں' خريداران قديم کو بهي اگر انکے فرض کي طرف توجه دلائي جاے تو غالباً ناموزوں نهو گا - جن حضرات کي پچهلي قيمت ختم هوگئي هے' انکا آينده کيليے خريدار رهنا بالکل ويسي هي اعانت هوگي جيسے الهلال کي مالي دقتوں کے رفع کرنے کيليے نئے خريداروں کا بهم پهنچانا - بلکه اس سے بهي زياده -

ان حضرات کي خدمت ميں جولائی کا دوسرا پرچه ري - پي - جائيگا - اميد هے که وہ وصول کرلينگے - يا بصورت ديگر اس اطلاع کو ديکهتے هي ايک کارڈ لکهدينگے که ري - پي - نه بهيجا جاے -

مسئلۂ قيام الهلال

بکثرت تحريرات اسکے متعلق جمع هوگئي هيں جن ميں سے صرف ايک دو شائع کردي جاتي هيں - سب کيليے گنجايش نکالنا مشکل هے - توسيع اشاعت کے علاوہ سب سے زياده زور اضافۂ قيمت پر ديا جاتا هے - بزرگان کرام اور احباب مخلصين کي اس نوازش بيکراں کا نهايت ممنون و متشکر هوں - انشاء الله جولائي کے دوسرے نمبر ميں تمام رايوں کا خلاصه پيش کرنے کي کوشش کرونگا - و نسال الله سبحانه و تعالی ان يهدينا سواء السبيل -

" زميندار "

" زميندار " کي اپيل کا فيصله هوگيا - نامنظور هوئي - آينده تفصيل کے ساتهه واقعات مقدمه پر نظر ڈالي جائيگي -

مسٹر تلک کي رهائی

مسٹر تلک کي رهائي کے متعلق مختلف افواهيں مشهور تهيں مگر سب غلط نکليں' اور وہ ١٧ جون کو ١٢ بجکے ٢٥ منٹ پر رها کردیے گئے -

مسٹر تلک کا بيان هے که رهائي کي خبر ان تک سے مخفي رکهي گئي - ١٨ ماہ حال يوم دو شنبه کو دو پهر کے وقت وہ مانڈلے سے روانه هوے اور دوسرے دن صبح کو رنگون پهنچگئے - اسي وقت آئي - آر - ايم - اسٹيمر ميں بٹهاے گئے اور وہ مدراس روانه هوگيا -

مدراس کے سفر ميں ٨ دن لگے - ١٥ ماہ حال کو شب کے وقت جب جهاز سے اترے تو ايک ميل ٹرين تيار تهي - اسميں بٹهاے گئے اور ٹرين پونا روانه هوئی - اس سفر ميں پوليس کا ايک محافظ دسته همراہ تها - ٹرين پونا کے بدله مڈسپر ميں ٹهري جو پونا سے دو ميل کے فاصله پر ايک چهوٹا سا اسٹيشن هے - يهاں مسٹر کانڈر اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پوليس' ايک سي - آئي - ڈي افيسر' اور دو اور افسر موجود تھ جنهوں نے انهيں موٹر ميں بٹهاکے گهر تک پهنچا ديا -

مسٹر تلک کي صحت اچهي هے - قيام مانڈلے ميں انهوں نے اپنا وقت زياده تر مطالعه و تصنيف ميں صرف کيا - چنانچه علم هيئة قديم پر ايک کتاب تين جلدوں ميں لکهی هے جو هنوز نامکمل هے -

ايڈر کيٹ آف انڈيا کو معلوم هوا هے که وہ پهلے انگلستان جائينگے اور ايک مقدمے کي اپيل کے متعلق وکلاء کو هدايات دينگے جو پريوي کونسل ميں دائر هے - اسکے بعد جرمني ميں چند سال قيام کرينگے' اور وهانسے آکر اپني بقيه زندگي تصنيف و تاليف ميں صرف کرديںگے -

ليکن اگر مسٹر تلک اب بهي وهي مسٹر تلک هيں جيسا که انهوں نے دنيا کو يقين دلايا تها تو هميں اس توقع کے ماننے ميں تامل هے' اور اگر سچ نکلے تو افسوس :

تعزير جرم عشق هے بے صرفه محتسب
بڑهتا هے اور ذوق گنه ياں سزا کے بعد !

" البلاغ "

يکم جولائي سنه ١٩١٤ع سے ايک ماهوار رساله " البلاغ " دارالرياست ماليرکوٹله پنجاب سے زير ايڈيٹري مهدي حسن صاحب شائع هوگا - جسميں قومي' مذهبي' اخلاقي' سوشيل اور تعليمي مضامين درج هوا کرينگے - نصف حجم عالم نسواں کي اصلاح تعليم اور حمايت حقوق کے ليے وقف هوگا - اسکے کاغذ' اعلی لکهائي' اور اعلی چهپائي کا خاص التزام کيا گيا هے - چنده ٤ روپيه سالانه - حجم ٢٤ صفحه - تقطيع ٢٠ × ٢٦ - درخواست کے ساتهه چنده پيشگي وصول هونے يا ري - پي کي اجازت موصول هونے پر جاري هوسکيگا - نمونه کا پرچه ٦ - آنه کے ٹکٹ بهيجکر طلب فرمائيے -

تمام درخواستيں بنام منيجر " البلاغ پور کاٹيج ماليرکوٹله " آني چاهئيں -

تار کا پتہ - اندرشہ

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی مندرجۂ ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :-

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں جلد ۱۷۵ کی (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۵۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جس سے گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۱۲ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں مصنوعی قاعدانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپیہ بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجیے - دو چار بے مانگے سرٹیفکیٹ حاضر خدمت ہیں -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) — میں نے حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

اندرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لڑکیاں محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے علاوہ کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

چند مشہور اخبارات ہند کی راے

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — اندرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی موجودہ حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سنگالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

تقلید کرني چاهي جو دو دو پاونڈ سالانہ قیمتوں کے دینے والے بیس بیس هزار خریدار رکھتا ہے ' اور ترتیب مضامین و کثرت مواد اور تنوع مذاق و معلومات کے لحاظ سے ان رسائل کا مقابلہ کرنا چاها جنکي طیاري ارباب علم و تصنیف کي بڑي بڑي جماعتوں کے هاتھہ سے هوتي ہے ' اور رسالے کے ایک ایک باب اور ایک ایک کالم کیلیے ایک ایک ایڈیٹر مخصوص هوتا ہے - تاهم ابناے ملت کي عام حالت نے اجازت نہ دي کہ وہ قیمت کي مقدار میں بھی یورپ کی تقلید کرتا ' اور نہ ملک کے قحط الرجال اور افلاس علم و مذاق نے اسکا موقعہ دیا کہ وہ اپنے کسی معین و مددگار گروہ کو اپنے ساتھہ دیکھتا - ایک هی وقت میں ' ایک هی قلم سے خالص دیني افکار و جذبات کے مباحث و مقالات بھی لکھے جاتے تھے ' سیاسي مسائل و معاملات پر بھي بحث هوتي تھي ' ادبی و انشائي مضامین بھی ترتیب پاتے تھے - علمی ابواب و تراجم کی بھی فکر کي جاتي تھي ' اور ان سب میں اپنے انداز مخصوص اور معیار کار کا قائم رکھنا بھي ضروري تھا -

پھر ایک خاص مقصد دیني اور دعوۃ اسلامي کا اعلان بھي اسکے پیش نظر تھا ' اور اپنے سیاسي معتقدات کی وجہ سے (جو اسکے عقیدے میں اسکے خالص دیني معتقدات تھے) طرح طرح کے موانع و مصائب سے بھی هر آن و هر لمحہ محصور رهنا پڑتا تھا جو بڑي بڑي با اقتدار طاقتوں کی طرف سے پیدا کی جاتی تھیں اور هر طرح کي قوتیں انکے ساتھہ کام کر رهی تھیں - صحت سے محرومي ' قدرتی ضعف جسماني ' زندگی کے بے شمار پیش آنے والے حوادث ' اور حیات شخصی کی عام مشکلات و صعوبات ان کے علاوہ هیں ' اور ان سب کا بھی اگر اضافہ کردیا جاے تو في الحقیقت اسکا وجود کاموں اور مقصدوں کے هجوم اور اسباب و قوی کي قلت و ضعف بلکہ فقدان و عدم کے اجتماع کا ایک عجیب و غریب نمونہ تھا !

(نقـــد و احتســـاب نتـــائج)

لیکن با این همہ اسباب تحیر و واماندگي ' الحمد للہ کہ چار شش ماهیاں اسپر گذر چکي هیں ' اور اسکا سفر کاموں کی هر شاخ میں بلا توقف و تامل جاري رها ہے - پس ان تمام حالات کي بنا پر نہایت ضروري تھا کہ اس سفر کے نتائج پر پوري تفصیل و تشریح سے نظر نقد و احتساب ڈالي جاتي ' اور اندازہ کیا جاتا کہ جو کام هندوستان کي پوري ایک صدي کي حیات طباعۃ و صحافۃ اور دور تصنیف و تالیف جدید میں شروع نہوسکا ' اسکو ایک ضعیف ارادہ ' ایک بے سروسامان آمادگي ' ایک در ماندہ جد و جہد ' ایک بے اسباب و وسائل سعي و تدبیر ' ایک دائم المرض زندگي ' ایک مبتلاے آلام و موانع اقدام ' ایک معتوب حکومت ' مبغوض امرا ' اور محصور صد اعداء و معاندین هستي ' غرضکہ عاجزیوں اور درماندگیوں کي ایک التجاء حقیر ' اور بے سرو سامانیوں اور بیچارگیوں کي ایک دعاء مضطر نے شروع کرکے کس حد تک پہنچایا ؟ اور جبکہ دنیا اور دنیا والوں کے پاس اسکے لیے کچھہ نہ تھا ' تو خدا اور خدا کي غیبي نصرت فرمائیوں اور دستگیریوں نے اسکے لیے کیا کیا ؟

بخاک راہ ارادت بروے گرد آلود
نشستہ ایم بدریوزہ تا چہا بخشند !

چنانچہ تقریباً هر جلد کے اختتام و نئي جلد کے فاتحۃ آغاز کے موقعہ پر ارادہ کیا گیا کہ الهلال کي تمام گذشتہ جلدوں پر ایک تفصیلي نظر ڈالي جاے اور اسکے کاموں کي هر هر شاخ پر علحدہ علحدہ بحث کي جاے ' لیکن پھر خیال هوا کہ اپنے کاموں پر خود اپني نظر ڈالنے کی جگہ بہتر ہے کہ اسے اوروںکی نظر و راے پر چھوڑ دیا جاے - انسان کو اگر صرف اپني نیت اور ارادہ کے احتساب کي مہلت ملجاے تو یہی بہت بڑي توفیق ہے - کاموں اور انکے نتائج کا احتساب دوسرے هي صحیح کرسکتے هیں - اور انھیں پر چھوڑ دینا چاهیے :

بے پردہ تاب محرمي راز ما مجوے
خوں گشتن دل از مژہ و استیں شناس

چنانچہ اسي خیال کا نتیجہ ہے کہ نئي جلد کا فاتحۃ آغاز لکھتے هوے جب کبھی الهلال کے کاموں پر نظر ڈالي بھي گئی ' تو صرف دعوۃ دینیہ کے احیاء هي کا تذکرہ کیا گیا ' اور اسکے نتائج پر بھی تفصیل کے ساتھہ بحث نہیں کی گئی ' بلکہ نہایت اجمال و ایجاز کے ساتھہ اصل دعوۃ کے بقا و قیام اور رفع و اشاعۃ کی طرف اشارہ کرکے کار و بار دعوت کے بعض بصائر و مواعظ مہمہ کے پیش کر دینے هي کو کافي سمجھا گیا - حالانکہ اسکی حیثیتیں متعدد اور اسکے اثرات بے شمار تھے - وہ احیاء تعلیمات صادقۃ اسلامیہ کا داعي تھا ' اسلام کي سنت حریۃ کي تجدید اور جہاد حق و عدالۃ کي طرف بلاتا تھا ' علم و ادب اسکا موضوع خاص تھے ' طرز تحریر مقالات و انشاء فصول و رسائل میں وہ ایک اسلوب جدید اور انداز نو رکھتا تھا ' اس نے اردو فن صحافۃ کي هر شاخ میں اپني راہ سب سے الگ نکالي تھي ' اور اصولي باتوں سے لیکر چھوٹي چھوٹي جزئیات تک میں دوسروںکي تقلید کي جگہ وہ خود اپنا نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاهتا تھا - پس اسکے وجود کے نتائج و اثرات پر نظر ڈالنے اور ان عظیم الشان تغیرات کو شمار کرنے کیلیے جو اردو علم ادب و صحافۃ میں اس دو سال کي اقل قلیل مدت کے اندر ظاهر هوئے ' کاموں کي متعدد شاخیں سامنے آتي تھیں - تاهم هم نے اس داستان طویل کو کبھي بھي نہ چھیڑا اور صرف اسکے مقصد اولی کے تذکرہ هی پر اکتفا کیا -

آج بھي کہ بحمد للہ و بعونہ چوتھي جلد کا اتمام اور نئي جلد کا افتتاح درپیش ہے ' هم مناسب نہیں سمجھتے کہ قارئین کرام کا وقت عزیز اس مبحث میں ضائع کریں - علی الخصوص اس وجہ سے بھي کہ اگر یہ حکایت شروع کي گئي تو قدم قدم پر ایسے مواقع پیش آئینگے جنھیں فخر و ادعا کي آمیزش سے بچانا مشکل هوگا ' اور یہ غذاے مہلک نفس حریص کو جسقدر بھي کم میسر آے بہتر ہے -

(حــاصـــل گـذارش)

هم کو اپنے سفر میں نکلے هوے دو سال هوگئے - همارا سفر تاریکي میں نہ تھا ' بلکہ دوپہر کي روشني میں تھا ' اور دنیا اسے دیکھہ رهي تھي - هم اگر حرکت میں رہے هیں تو اسپر پردہ نہیں پڑا ہے ' اور اگر جمود و غفلت میں کھڑے کے کھڑے رهگئے هیں تو وہ بھي کوئي راز نہیں ہے - اگر اپنے سفر کا کچھہ حصہ طے کرسکے هیں تو دیکھنے والے اسکي شہادت دیسکتے هیں ' اور اگر راہ کي دشواریوں سے واماندہ رهگئے هیں تو همت کا تزلزل اور قدم کي لغزش بھي بر سر بازار ہے - متاع بالکل نئي تھي ' اور اپنے سفر کیلیے خود هي ایک نئي راہ نکالي گئي تھي - نہ تو همارے سامنے نمونہ تھا اور نہ کوئي راهنمائي کي ماضي روشني :

لب خشک رفت و دامن پرهیز نہ کرد
زاں چشمۂ کہ خضر و سکندر وضو کنند

قوموں اور جماعتوں میں انقلاب و تغیر کي دعوتوں کے نفوذ کا کام ایک ایسا دشوار گذار سفر ہے کہ اگر قرنوں کي بادیہ پیمائي اور تگ و دو کے بعد سلامتي کا ایک قدم بھي طے هو جاتا ہے ' تو اس کي کامیابي رشک انگیز اور اسکی فتح مندي جشن و نشاط کی مستحق هوتی ہے - ایک ٹوٹی هوئي دیوار کو گرا کر

شذرات

خاتمهٔ جلد چهارم

اللهم لا تجعلنا بنعمتک مستدرجين ! ولا بثناء الناس مغرورين ! ولا من الذين يا كلون الدنيا بالدين ! وصل وسلم على رسولک وحبيبک خاتم النبيين ! وعلى اله وصحبه اجمعين ! !

رهـــروان را خستگي راه نيست
عشق خود را هست و هم خود منزل ست !

الهلال کي چوتهي جلد کا يه آخري رساله هے - آينده نمبر سے پانچويں جلد يعني تيسرے سال کي پهلي شش ماهي شروع هوگي - فالحمد لله الذي هدانا لهذا وما کنا لنهتدي لو لا ان هدانا الله !

هم کو اس سفر ميں نکلے هوے پورے دو سال هو گئے - ضروري تها که ايک مرتبه الهلال کے گذشته دو ساله سوانح و حالات پر تفصيلي نظر ڈالي جاتي' اور غور کيا جاتا که تلاش مقصود اور طي منازل ميں ابتک اس کا کيا حال رها هے ؟ طلب و حرکت ميں رها يا تعير و جستجو ميں ؟ استقامت و جهد سعي رهي يا تزلزل و قناعت ؟ سفر مقصود قطع راه و نظارهٔ منازل ميں کامياب هوا يا محض تلاش راه هي ميں تمام همت باديه پيمائي صرف هوگئي ؟

اسکا سفر گو في الحقيقت ايک هي مقصود اصلي کي تلاش ميں تها جو اسکے تمام کاموں پر حاوي هے ' ليکن وقت کي ضرورتوں اور آرزوں کي وسعت نے ضمناً اور بهي بهت سے مقاصد اسکے ساتهه کر ديے تهے -

(تعدد مقاصد و نتائج)

اس نے ايک هي وقت ميں دعوة دينيه کے احياء اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے اعلان کے ساتهه متعدد علمي اور ادبي اغراض کا بار بهي اپنے اوپر لے ليا تها' اور وه ملک کے سامنے اپني تمام ظاهري اور باطني خصوصيات کے ساتهه اعلى و اکمل مذاق کا ايک هفته وار رساله بهي پيش کرنا چاهتا تها - پس اگر اسکے اصلي مقصد ديني اور دعوة اسلامي کو بالکل علحده کر ديا جاے' قوم کے مذهبي افکار و اعمال اور سياسي آراء و معتقدات ميں جو عظيم الشان تغيرات و انقلابات هوے هيں' انسے بالکل قطع نظر کرلي جاے ' اور محض اس لحاظ سے ديکها جاے که يورپ کے ترقي يافته پريس کے نمونے پر وه اردو کا ايک ادبي ' علمي ' سياسي ' اور مذهبي رساله هے ' جب بهي اس دو سال کے اندر اسکے کاموں کا ذخيره اسقدر وسيع هے که نقد و نظر کيليے ايک بهت بڑا ميدان باقي رهجاتا هے ' اور يه سوال سامنے آتا هے که اردو علم ادب اور قوم کے عام ادبي و علمي مذاق پر اسکے وجود سے کس قسم کا اثر پڑا ؟ اور ان شاخوں ميں اسکا سفر ابتک کس قدر راه طے کرسکا ؟ وقت و حالات کے مقابلے ميں اسکي مقدار اميد افزا هے يا مايوسي بخش ؟

(اردو پريس الهلال سے پہلے)

هندوستان ميں پريس کي اشاعت و ترويج پر ايک صدي سے زياده زمانه گذر چکا هے - سنه ١٧٩٨ کي چهپي هوئي کتاب ميرے پاس موجود هے - اس عرصے ميں صدها اخبارات و رسائل اردو زبان ميں نکلے' اور نئي تعليم کي اشاعت نے نئے قسم کے کاموں کا ذوق بهي ايک بڑے وسيع حلقه ميں پيدا کر ديا - ليکن يه کيسي عجيب بات هے که پورے سو برس کے اندر ايک چهوٹي سے چهوٹي مثال بهي اسکي نهيں ملتي که يورپ کے ترقي يافته نمونے پر کوئي عمده هفته وار رساله يا اقلاً ماهوار ميگزين هي اردو ميں نکالا گيا هو ' اور اسکي ايک نا کام کوشش هي چند دنوں کيليے کي گئي هو !

روزانه اخبارات پر بهي مسلمانوں کو توجه نه هوئي - زياده تر دو هي قسم کے اخبار نکالے گئے اور انهي پر سب نے قناعت کرلي - يا تو ماهوار علمي و ادبي رسائل نکلے جن ميں سے رسالۂ حسن حيدراباد اور پادري رجب علي کے پنجاب ريويو کو مستثنى کردينے کے بعد اکثر کي ضخامت تيس چاليس صفحه سے زياده نهوتي تهي' يا پهر هفته وار اخبارات نکلے جو زياده تر پنجاب سے شائع هوے اور دو چار پريسوں نے هفته ميں دوبار نکالنے کي بهي کوشش کي -

پهر انکا بهي يه حال تها که يورپ کے پريس کي کوئي صحيح تقسيم پيش نظر نه تهي - کبهي هفته وارسے روزانه کي تار برقيوں اور دنيا بهر کي خبروں کے اکٹها کر دينے کا کام ليا جاتا تها' اور کبهي ان ميں هفته وار جرنل اور ميگزينوں کي تقليد کرکے چند تاريخي مضامين لوگوں سے لکهوا کر شائع کر ديے جاتے تهے يا خريداروں کي دلچسپي کيليے کوئي ناول شروع کرديا جاتا تها - سب سے بڑي چيز خود ايڈيٹر يا ايڈيٹوريل اسٹاف کي تلاش و محنت هے - مگر اردو پريس ميں يه چيز هميشه مفقود رهي - ايڈيٹري کا مفهوم اس سے زياده نه تها که باهر کي بهيجي هوئي مراسلات کو ايک ترتيب خاص کے ساتهه کاتب کو ديتے جانا ' اور جب صفحات ختم هوجائيں تو ابتـدا ميں ايک دو کالم لکهکر شائع کردينا - يهي حال هفته وار اخبارات کا تها اور يهي ماهوار رسائل کا - مجهے ايسے اخباروں اور رسالوں کا حال بالکل معلوم نهيں جنميں خود ايڈيٹر يا ايڈيٹوريل اسٹاف اول سے ليکر آخر تک مضامين لکهتا هو يا خاص اهتمام سے لکهواے جاتے هوں - اخبار اور رسالے کا ايک ادبي يا علمي معيار ابتدا سے قائم کرلينا اور پهر صرف انهي چيزوں کو درج کرنا جو اسکے مطابق هوں' اسکا تو شايد خيال بهي بهت کم لوگوں کو هوا هوگا - (تهذيب الاخلاق اس بحث سے مستثنى هے)

يورپ ميں " هفته وار رسائل " پريس کا ايک خاص درجه هے - انکے مختلف ابواب هوتے هيں اور هر باب کا ايک موضوع خاص - مراسلات سے اگر مقصود ايڈيٹوريل اسٹاف کے علاوه ديگر ارباب قلم کے مضامين هوں تو ان ميں سے بهي صرف وهي ليے جاتے هيں جو ان ابواب کے متعلق هوتے هيں' ليکن اسکا کوئي نمونه ابتک اردو ميں پيش نهيں کيا گيا تها - اس بارے ميں مصر و شام کي حالت بهي مثل هندوستان کے هے' گو روزانه اخبارات اور ماهوار رسائل ميں بدرجها آگے هے -

(الهـــلال)

پس جو کام پوري ايک صدي کي حياة طباعة و صحافة ميں کوئي بڑي سے بڑي جماعت اور کمپني بهي شروع نه کرسکي' اسے الهلال نے متوکلاً على الله محض ايک فرد واحد کے دل و دماغ اور شخصي اسباب و وسائل کے ساتهه يکا يک شروع کر ديا ' اور اس حالت ميں شروع کيا که نه تو سرمايه کيليے کوئي مشترکه کمپني تهي' نه انتظام و اداره کيليے کوئي جماعت - نه تو ايڈيٹوريل اسٹاف کيليے اهل قلم کي اعانت ميسر تهي ' اور نه ملک ميں ارباب تصنيف و تاليف کا کوئي ايسا گروه موجود جو يورپ کي طرح اعلى درجه کے مقالات و تراجم سے مدد دينے کيليے مستعد و اهل هو - اس نے ظاهري شکل و صورت کے لحاظ سے اس پريس کي

۲۹ رجب ۱۳۳۲ هجری

باب التفسير : قسم علمي

اختلاف الــوان

صفحه من علم الحيوان

و من اياته خلق السماوات و الارض و اختلاف السنتكم و الوانكم - [۳۰ : ۲۱]

شاهد طبيعة اور جمال كائنات كا ايك سب سے بڑا منظر حسن ' مخلوقات و موجودات كا اختلاف الوان هے - يعنے مختلف رنگوں كی بو قلموني اور انكے اختلاف و تناسب كي حسن آرائي - آسمان كي طرف نظر اٹھاؤ ! آفتاب كي كرنيں ' فضاء محيط كي رنگت ' ستاروں كی چمک ' چاند كي روشني ' قوس قزح كي دلفريبي ' غرضكه اوپر كي هر نظر آنے والي شے ميں رنگتوں اور انكے اختلاف جميل كا ظهور موجود هے - خود آفتاب كي روشني هي سات رنگوں كا مجموعه هے جو قوس قزح كے مختلف اللون خطوں ميں كبهي كبهي صاف صاف نظر آجاتے هيں -

اس سے بهي بڑهكر رنگونكا ظهور زمين پر نظر آتا هے - عالم نباتات كے اس حسن كدۂ طبيعة پر نظر ڈالو ' جس كا هر ورق سرخ ايک صفحۂ جمال اور هر برگ سبز ايک پيكر دلفريبي و نظر افروزي هے ! ان بے شمار جڑي بوٹيوں اور عام پيداوار ارضي كو ديكهو جن ميں كا هر دانه كتني هي رنگتوں كا مجموعه هوتا هے اور جنميں سے اكثر كا نقاب انكے اصلي چهرے كي رنگت سے مختلف پيدا كيا گيا هے !

يه پهاڑوں كي سر بفلک ديواريں جو زمين كے مختلف گوشوں سے نكلكر دور دور تک چلي گئي هيں ' كبهي تم نے انكي رنگتوں پر بهي غور كيا هے ؟ كوئي سفيد هے ' كوئي سرخ هے ' كوئي خاكي هے ' كوئي جلي هوئي سياه رنگت سے سوخته جسم ' جو يقيناً جمال فطرة كا اصلي رنگ و روغن نهيں هوسكتا !

ان سب كو چهوڑ دو ! خاک كے ذروں كو ديكهو جو تمهارے قدموں كے نيچے پامال غفلت و غرور هوتے هيں - ان كنكريوں اور مختلف قسم كے پتهروں كے ٹكڑوں پر نظر ڈالو ' جن سے بسا اوقات تمهارے پاے غفلت كو ٹهوكر لگنے كا انديشه هوتا هے - سمندر كي ته ميں اترتے جاؤ اور كائنات بحري كي پيداوار مخفي كا سراغ لگاؤ - اسكي ته ميں كهڑے هو جاؤ اور مٹهياں بهر بهر كر اسكي ريگ و خاک كو اوپر لے آو ! ان تمام اشياء و موجودات كے اندر بهي تم ديكهوگے كه رنگوں كا نمود حسن اور ظهور جمال اسي طرح موجود هے جيسا عالم نباتات كي ازواج جميله و اجسام ملونه كے اندر ' اور ان ميں سے هر شے بالكل اسي طرح اختلاف الوان كے اسرار خلقت كا ايک دفتر رنگيں هے ' جس طرح صبح و شام آسمان پر پهيلنے والے لكه هاے ابر كي بوقلموني اور رنگ آرائياں ' يا قوس قزح كے حلقه كي مختلف رنگتوں كي رعنائي و رنگ نمائي ' جو يقيناً عروس فطرة كے گلے كا ايک رنگين هار هوگا !

متمدن دنيا كي راحت جوئيوں نے تمهيں بهت كم موقعه ديا هوگا كه صبح سويرے اٹهكر كسي صحرا يا ميدان ميں نظارۂ فطرة كيليے نكل جاو جبكه شاهد قدرت كا چهره بے نقاب هوتا هے ' اور جبكه ملكوت السماوات و الارض اپنے شب خوابي كے كپڑے جلد جلد اتار كر مختلف رنگتوں كي رنگين چادريں اوڑه ليتے هيں - يه وقت اختلاف الوان طبيعة كے نظارے كا اصلي وقت هوتا هے - خواه تم غفلت سحر كي كروٹيں بدلتے هوے اپنے مكان كے دريچه سے آسمان پر ايک نظر ڈال لو ' خواه جنگلوں اور صحراؤں ميں هو ' خواه باغوں كي روشوں اور سبزه زاروں كي فرش پر چل رهے هو ' خواه كسي دريا كے كنارے جا رهے هو يا سمندر كے وسط ميں دوڑنے والے جهاز كي چهت پر كهڑے هو - كهيں هو ' ليكن تمهارے سامنے رنگتوں كے ظهور و نمود اور اختلاف الوان كے حسن و جمال كا ايک ايسا منظر هوگا جسكو ديكهكر بے اختيار اس مبدء جمال حقيقي اور اس سر چشمۂ حسن مطلق كے تصور ميں تو گم هوجاوگے ' جو اس تمام كائنات الوان و جمال اختلاف الوان كا خالق هے ' جو ان تمام مصنوعات و تكوينات حسينه و جميله كا صانع هے ' جو ان تمام صفحه هاے نقش و نگار ملونه كا مصور هے ' جسكے دست قدرت كي مشاطگي سے جو شے بني حسين بني ' جسكے قالب تخليق سے جو وجود نكلا ' دلربا و رعنا بنكر نكلا ' اور جسكے عكس و ظلال لا هوتي سے عالم خلقت كے هر ذره نے لخذ جمال و رعنائي كيا :

فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون ! وله الحمد في السمـــاوات و الارض و عشياً وحين تظهرون !! (۳۰ : ۱۶)

پس تمام بڑائياں اور هر طرح كي تقديس الله كيليے هو جبكه تم پر شام آتي هے اور پهر جبكه تم صبح كو اٹهتے هو - اور تمام حمد و ثنا اسي كے ليے هے تمام آسمانوں اور زمينوں ميں ' نيزوں كے ڈهلتے هوے اور جبكه تم دو پهر كي روشني ميں هو !

آه ! وه خود كيسا حسين هوگا ' جسكے كائنات كي كوئي شے نهيں جو حسين نهو ؟

جسكے نقاب حسن كي دلآرائي كا يه حال هے ' اسكے روے جاں طلب كي رعنائي كا كيا حال هوگا ؟ آه ! خود اسي كے سوا كون هے جو اسكے جمال مطلق كا اندازه شناس هو ؟

مشكل حكايتے ست كه هر ذره عين اوست
اما نمي تـوان كه اشـارت باو كنـد !

(الــقـرآن الحكـيـم)

يهي سبب هے كه قرآن حكيم ميں جهاں كهيں قدرة الهي اور مظاهر خلقت كے عجائب و غرائب پر انسان كو توجه دلائي هے ' وهاں خاص طور پر رنگوں كے ان مظاهر متنوعه و عجائب مختلفه كي طرف بهي اشاره كيا هے ' اور طرح طرح كے رنگوں كے هونے اور انكے اختلاف كو قدرت الهي اور حكمت رباني كي ايک بهت بڑی علامت قرار ديا هے -

آج هم چاهتے هيں كه ان آيتوں پر علمي حيثيت سے ايک اجمالي اور سرسري نظر ڈاليں -

* * *

سب سے پهلے سورۂ روم كي آية كريمه سامنے آتي هے جسميں عام طور پر اختلاف الوان كو قدرت الهيه كی نشانی بتلايا هے :

نئي ديوار کے بنانے کيليے کس قدر سامان اور وقت مطلوب هوتا هے ؟ پهر ان لوگوں کيليے تو وقت کا کوئی سوال هی نه هونا چاهيے جو معتقدات و اعمال کی ایک پوري آبادي کو بدلدينا چاهتے هوں' اور صرف کسی ديوار او ر محراب هی کو نهيں بلکه شهر کی تمام عمارتوں کو از سر نو بنانے کے ارزو مند هوں !

کتنے هي عظيم الشان ارادے اور اولو العزم همتيں هيں جنهوں نے اس فکر ميں حسرت و آرزو کے سوا کچهه نه پايا' او رکتنے بڑے بڑے قافلے هيں جو اس تلاش ميں اس طرح گم هوگئے که پهر انکي کوئي خبر دنيا نے نه سنی ؟

مپـــرس رہ که ز سرهاے رهوان حرم
نشـــانهاست که منزل بمنزل افتادست

پس اسکا تو همیں دعوا نهیں هے که هم نے اس تهوڑي سي مدت میں اپنے سفر کا بڑا حصه طے کرليا اور منزل مقصود کے قريب پهنچ گئے' کیونکه منزل تک پهنچنے کا ان لوگوں کو کچهه اختیار نهیں دیا گیا هے جو اسکي تلاش میں نکلنا چاهتے هيں - البته همارا ضمير مطمئن هے که هم نے سفر کا اعلان کيا تها' او ر الحمد لله که پیهم سفرهي میں رهے' اور اگر اس منزل مقصود سے قریب تر نه هوے جهانتک همیں پهنچنا هے' تو اس منزل سے بعید تر تو ضرور هوگئے جهانسے هم نے سفر شروع کيا تها - اس راہ کے مسافر کیلیے اتني کامیابي کافی هے - یهاں صرف منزل تک پهنچنے کا خیال هي مقصود نهیں هوتا بلکه منزل کي جستجو میں چلتے رهنا بهي کم از حصول مقصود نهیں :

رهـــرواں را [illegible] گي راہ [illegible]
عشق خود راهست و هم خود منزل ست !

هم کو اپنے کاموں کي خوبي کا دعوا نهیں هے' لیکن جن حالات اور جن بے سرو سامانیوں میں کام کر رهے هیں اسکے لیے داد طلب ضرور هیں - وہ بهي انسانوں سے نهیں کیونکه آدم کي اولاد کو سچائي کي عدالت نهیں دي گئي هے - وہ کهرے کو کهوٹے سے اور اعلی کو ادنی سے پرکهنے میں همیشه عاجز رهي هے - البته : انمـــا اشکوا بثي و حزني الی اللــــه' و اعلـــم من اللـــه ما لا تعلمون

بعض ضروري مطالب اس موقعه پر بالاختصار ظاهر کرنے تهے جنکے عرض کرنے کي شاید ناتعۂ جلد پنجم لکهتے وقت توفیق ملے - محنت کا معاوضه خود محنت هے اور فرض کو صرف اسي معاوضه کیلیے کرنا چاهیے جو خود فرض کے وجود میں رکهدیگئي هے - کام کرنے والوں کے داد و ستد کي اصلي جگه خود انهیں کے اندر هے - اپنے سے باهر تلاش کرنا لا حاصل هے - اگر سلامتي نیت اور حسن اراده کے ساتهه کوئي خدمت بن آئي تو یه الله کا فضل هے' اور اگر نیت کے کهوٹ' نفس کي لعنت' اور اغراض کي خباثت نے اس سے محروم رکها تو یه اپنا قصور هے :

ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سیئة فمن نفسك -	جو بهتري اور نیکي تمهیں پیش آئي وہ الله کي توفیق کا نتیجه هے اور جن برائیوں سے دو چار هوے وہ خود تمهارے نفس هي کي کرتوت هے -

و اٰخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین - والعاقبة للمتقین -

حادثۂ [illegible] کرانچی

اس هفته همیں اس درخواست کي نقل ملگئي هے جو کرانچي بالسکوپ کمپني کي فلم "عظیم" کے متعلق محمد هاشم شاہ صاحب قریشي نے سٹي مجسٹریٹ کرانچی کی عدالت میں داخل کی هے اور جسکي بنا پر تماشه بالفعل روکدیا گیا هے - هم اسکا خلاصه نقل کرتے هیں - کیونکه اس سے مزید تفصیل اس ابلیسي حمله کي معلوم هوگي جو اس تماشه گاہ کے اندر دنیا کی سب سے بڑي مقدس هستي پر کیا گیا هے :

(۱) ملزم منسلکه پروگرام کے بموجب اس هفتے سے حرکت کرنے والي تصاویر دکها رها تها -

(۲) پروگرام میں ایک فلم کا نام " عظیم " درج هے -

(۳) چوتهي تاریخ کي رات کو م تغیہ ۰ء پکچر پیلیس میں تماشه دیکهنے گیا جهاں اس نے وہ تصویر بهي دیکهي جسکا نام " عظیم " هے - پیغمبر اسلام (صلی الله علیـه وسلم) اپنے فوجي عهده داروں میں سے ایک شخص مسمی عظیم کي بي بي سالکه پر عاشق هوجاتے هیں اور عظیم کو لڑائي پر بهیجتے هیں تاکه سالکه کو حاصل کرسکیں - " عظیم " سالکه سے رخصت هوکر لڑائي پر روانه هوتا هے - پیغمبر اسلام (صلعـــم) اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو سالکه کي پاس بهیجتے هیں که وہ اسکو " عظیم " کے لڑائي میں مارے جانے کي جهوٹي خبر سنا دیے - پهر عظیم کو پهر خبر لگتي هے که اسکي بي بي پیغمبر اسلام کے پاس موجود هے - وہ انکے پاس جاتا هے' مگر وہ کهتے هیں که سالکه مرگئي هے اور اسکو تسکین دیتے هیں - پهر وہ (رسول اکرم) بهت سي خوبصورت عورتوں کو بلا کر " عظیم " سے کهتے هیں که ان میں سے جس کو چاهو اپني بي بي بنانے کے لیے پسند کرلو - وہ انکار کرتا هے اور اس پریشاني میں اپنے گهر چلا جاتا هے - گهر کے قریب عظیم کو اطلاع ملتي هے که واقعي سالکه زنده هے اور (پیغمبر اسلام صلعم) کے قبضه میں هے - وہ غضبناک هوکر رسول الله (صلعم) کي حرم میں تلوار لیکر جاتا هے - اور اپنی بی بی کو چهڑانا چاهتا هے - پیغمبر اسلام (صلعم) چهپ جاتے هیں اور سالکه کو ترغیب دیتے هیں که وہ زهر کهالے - ایسا کرنے سے وہ انکار کرتي هے اور " عظیم " سالکه کے سامنے زهر پیش کرتے هوے دیکهه لیتا هے - پیغمبر وهاں سے بهاگ جاتے هیں (نعوذ بالله) اور انکے غلام عظیم کو بیڑیاں ڈالکر قید کردیتے هیں - بالاخر وہ کسي نه کسي طرح نکلکر معه اپني بي بي کے بهاگ جاتا هے اور همیشه کے لیے ملک چهوڑ دیتا هے -

(۴) ایسا تماشا مسلمانوںکي مذهبي محسوسات کے لیے سخت نفرت انگیز هے - اگر رسول مقبول (صلعم) کو اسي نیک کام میں بهي تصویروں کے اندر مشغول دکهایا جاے' جب بهی اس سے مسلمانوںکے جذبات کو صدمه پهنچیگا - آنحضرت کو اسطرح ایک برے کام میں مشغول دکهانا سخت هتک اسلام کي هے -

(۵) بهت سے مسلمانوں نے جو اس وقت موجود تهے اپني ناراضگي کا باواز بلند اظهار کیا' لیکن کچهه توجه نهیں کي گئي - اس تماشه سے سیکڑوں مسلمانوں میں جوش پیدا هوگیا هے - اگر اسکو فوراً بند نه کیا گیا تو یقیناً بلوہ اور خونریزي هوجائیگي - ایک پیر صاحب کو جو اسوقت وهاں موجود تهے' بمشکل روکا گیا' ورنه وہ ترکي قونصل کو تار دینے پر آماده تهے -

ملزم نے یقیناً دفعه ۲۹۸ تعزیرات هند کے بموجب ارتکاب جرم کیا هے اور التجا کي جاتي هے که اسکے ساتهه بموجب قانون عملدرآمد کیا جاے -

(دستخط) پي ایم میک انیري وکیل استغاثه -
(دستخط) محمد هاشم - ۰ تغیہ ۰ء کرانچي -

بڑا حسن سمجھے جاتے ھیں ' کیا ھیں ؟ وہ جو دودھ کي رنگت سے سفید اور آئینہ کي چمک سے زیادہ درخشندہ ھوتے ھیں ' کہاں سے نکلتے ھیں؟ یہ سنگ سرخ جس سے " روضۂ تاج " کا جمال آتشین نمایاں ھوا ' کہاں سے آیا ؟ نہ تو وہ سفید دودھ سے پیدا ھوا اور نہ سرخ پھولوں کي رنگت جمع کرکے بنایا گیا ' بلکہ دست قدرت نے اسي خاک ارضي کے اندر اسکي تہیں جمائیں اور اسکے طول و عرض کو زمین کي بد رنگ پشت کے اوپر پھیلا دیا ' تاکہ خلقت الهي کا معجزہ ' حسن اباد ارضي کا زیور ' اور اس حیرت آباد عالم میں معرفت الهي اور توجہ الی اللہ کیلیے درس بصیرۃ ھو: ولکن اکثرالناس لا یعلمون !

عالم جمادات و نباتات کے بعد حیوانات کی خلقت کا صفحہ کھلتا ھے - اختلاف الوان و اشکال کے لحاظ سے اسکے عجائب و غرائب بھي عقل کي سرگشتگي اور ادراک کے عجز و اعتراف کا پیام ھے : ربنا ! ماخلقت ھذا باطلا ! پس فرمایا کہ و من الناس والدواب والانعام کذالک ! جس طرح خلقت انساني کي ھر نوع کے اندر اختلاف الوان کا قانون کام کررھا ھے ' اسي طرح خلقت کا یہ سب سے بڑا نمونہ اور ارتقاء موجودات کي سب سے آخري کڑي بھي طرح طرح کي رنگتوں کا ایک صحیفۂ رنگیں ھے ' اور جو لوگ اسرار وحقائق موجودات کو غور و تدبر سے دیکھتے ھیں ' وھي کچھہ اسکي کنہ اور حقیقت کو بھي سمجھہ سکتے ھیں : ان في ذالک لایات وما یعقلھا الا العالمون !

(خـلاصـۂ امـور)

اس نظر اجمالي کے بعد غور و فکر کا قدم اور بڑھایئے تو ان آیات کریمہ سے مندرجۂ ذیل امور واضح ھوتے ھیں :

(۱) عالم کائنات کے بے شمار و بے تعداد مظاھر خلقت کي طرح ' رنگوں کا اختلاف بھي قدرت الهي کي ایک بہت بڑي نشاني ھے - کیونکہ اسکے مطالعہ سے ثابت ھوتا ھے کہ یہ حسن و جمال عالم محض ایک بے ارادۂ و تعقل مادۂ خلقت کي حرکت اور ترکیب اتفاقي کا نتیجہ نہیں ھوسکتا - کوئي ارادۂ وراء الوریٰ ضرور ھے جسکے دست قدرت و حکمت کي مشاطگي یہ تمام نیرنگ صناعۃ دکھلا رھي ھے !

قرآن کریم نے اسي امر کو دوسري آیتوں میں واضح کیا ھے جبکہ منکرین الهي سے پوچھا ھے کہ :

افمـــن یخلـــق کمن لایخلق ؟ افلا تذکرون ؟ (۱۶ : ۱۷)

کیا وہ ھستي جو پیدا کرتي ھے اور وہ جو کچھہ پیدا نہیں کرسکتي ' دونوں برابر ھیں؟ تمھیں کیا ھوگیا ھے کہ غور نہیں کرتے ؟

یعني کیا ایک خالق و صانع ھستي جو صفات واجبۂ ارادہ و عقل و علم سے متصف ھے ' اور ایک بے ارادہ و تعقل شے (خواہ وہ افلاک کي حرکت ھو خواہ اجزاء سالمات دیمقرا طیسي) دونوں ایک طرح ھوسکتے ھیں ؟ حالانکہ کائنات کا ذرہ ذرہ ایک صاحب ارادہ و عقل خالق کي ھستي کي شہادت دے رھا ھے !

یہاں صرف " خلقت " کا لفظ فرمایا اور کہا کہ خلق کرنے والا اور وہ جو خلق نہیں کرتا ' دونوں برابر نہیں ھو سکتے - خلق وھي کرسکتا ھے جو ارادہ و تعقل رکھتا ھو - " لا یخلق " کے اندر تمام چیزیں آ گئیں جو قوت خالقیت نہ رکھتي ھوں ' اور خالقیت کیلیے ارادہ و تعقل مستلزم ھے - پس في الحقیقت اس آیۃ میں نیز اسکي ھم مطلب دیگر آیات میں انھي لوگوں کا رد کیا گیا ھے ' جو وجود الهي کي جگہ کسي بے ارادہ و تعقل شے کو خلقت عالم کیلیے کافي سمجھتے ھیں ' خواہ وہ یونانیوں کي حرکت افلاک ھو یا موجودہ زمانے کے اجزاء سالمات ابتدالیہ - ان آیات کو بتوں سے کوئي تعلق نہیں جیسا کہ ابتک سمجھا گیا ھے - اسکي حقیقت بغیر تفصیل و تشریح کے ذھن نشین نہیں ھوسکتي اور وہ مستقل مضمون کی محتاج ھے -

(۲) اختلاف الوان کے اندر بڑي بڑي مصلحتیں اور حکمتیں پوشیدہ ھیں - وہ محض ایک ظہور حسن اور نمایش خلقت یا فطرۃ کا اتفاقي نمود ھي نہیں ھے - کیونکہ اگر ایسا ھوتا تو ھر جگہ تذکیر و تفکر پر کیوں زور دیا جاتا ؟ اور علي الخصوص پہلي آیت میں یہ کیوں کہا جاتا کہ ان في ذالک لایات للعالمین - یہ صاحبان علم کیلیے اس اختلاف الوان میں بڑي نشانیاں ھیں -

(۳) اخري آیۃ عجیب و غریب ھے - اور اس سلسلے کي ایک آیت ھے جسکي بنا پر بعض نئے استدلالات قرآنیہ میرے ذھن میں ھیں - اختلاف الوان وغیرہ مظاھر خلقت اور اسرار کائنات کا ذکر کرکے فرمایا : انما یخشي اللہ من عبادہ العلماء ! اللہ کے وھي بندے خوف و خشیت اپنے اندر پاتے ھیں جو صاحبان علم ھیں -

اس بیان کے ساتھہ ھي " خشیت الهي " اور " علماء " کا ذکر بغیر کسي ربط حقیقي کے نہیں ھوسکتا - اس سے صاف صاف واضح ھوتا ھے کہ خدا کي ھستي کا یقین ' اسکي شناخت ' اور اسکے صفات کي معرفت کے بغیر اسکا خوف پیدا نہیں ھو سکتا ' اور قران کریم اس یقین کے حصول کا ایک بڑا وسیلہ یہ بتلاتا ھے کہ خلقت عالم کے حقائق و اسرار اور اختلاف و تغیرات کي کنہ و حقیقت کا علم حاصل کرو تا کہ مصنوعات کي نیرنگیاں اور عجائب آفرینیاں صانع مطلق کي حکمتوں کا سراغ بتلائیں اور معرفۃ الهي کا یقین و اذعان ترقي کرے - چونکہ یہ کام ان لوگوں کا ھے جو ارباب علم و تحقیق ھیں اور جنکا شمار علماء حقیقت میں ھے - اسلیے فرمایا کہ یہ عجائب عالم اور یہ اختلاف الوان جو کائنات کي ھر نوع اور ھر قسم میں جلوہ گر ھے ' اسکے اسرار و مصالح پر غور کرنے والے اور انکي حقیقت کي جستجو میں رھنے والے ھي وہ بندگان الهي ھیں ' جنکے لیے انکا مطالعہ معرفت الهي کا وسیلہ ھوتا ھے ' اور پھر معرفت الهي مقام خشیت و عبودیت کیلیے راھنما ھوتی ھے - وھل یستوي الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟

(۴) اختلاف الوان ایک قانون خلقت ھے جو تمام انواع میں جاري و ساري ھے - عالم جمادات ' نباتات ' حیوانات ' کوئي نوع نہیں جسکے اندر طرح طرح کي رنگتوں کا ظہور نہو - پس یہ نہیں ھوسکتا کہ ایسا عام ظہور کسي بڑي ھي مصلحت و حکمت پر مبني نہو ؟

(اشـــارات ۰ ۱ ۰ ؛ ۴)

قران کریم علم الحیات یا علم الحیوان کي کوئي کتاب نہیں ھے - ان اشارات حکمیہ سے اسکا مقصود صرف یہ ھوتا ھے کہ انسان کو حکمۃ و قدرۃ الهیہ کي طرف توجہ دلاے ' اور ان حقائق کا مطالعہ وسیلۂ تذکیر ' و ذریعۂ عبرت ' و توجہ الی اللہ ھو - نیز ان اشیا کے اسرار و مصالح کي تحقیق و کشف کا اسکے دل میں ولولہ اور شوق پیدا کرے تا کہ وہ انکي تحقیقات کي دشوار گذار راھوں میں قدم رکھے اور معرفت الهي اور حصول مقام خشیت کیلیے راہ علم کي تمام مصیبتوں کو خوشي خوشي برداشت کرلے -

پس چاھیے کہ پہلے ھم شارحین علم کي طرف متوجہ ھوں کہ وہ اختلاف الوان کے متعلق کیا کہتے ھیں ؟ اسکے بعد دیکھیں کہ قران کریم کا اسطرف توجہ دلانا اور اس کو ایک آیۃ الهیہ قرار دینا ' ان اسرار و حکم پر مبني ھے ؟

(البقیۃ تتلي)

ومن اياته خلق السماوات والارض واختلاف السنتكم والوانكم ' ان فی ذالك لايـات للعالميـن ! (۳۰ : ۲۱)

اور حکمت الهي کي نشانيوں میں سے ایک بڑي نشاني آسمانوں اور زمین کي خلقت ھے اور طرح طرح کي بولیوں اور رنگوں کا پیدا ہونا - في الحقیقت اسمیں بڑي ھي نشانیاں ھیں ارباب علم و حکمت کیلیے !

پھر بعض آیات میں زمین کي پیداوار اور عالم نباتات کے اختلاف الوان کا ذکر کیا جو في الحقیقت رنگوں کي بو قلموني کا سب سے بڑا منظر عجیب و موثر ھے :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فسلکه ینابیع في الارض ثم یخرج به زرعاً مختلفاً الوانه ' ثم یهیج فتریه مصفرا - ثم یجعله حطاما - ان في ذالك لذکری لاولی الالباب ! (۳۹ : ۲۲)

آیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے اوپر سے پاني آتارا ' پھر زمین میں اسکے چشمے بہاے ' پھر آسي پاني سے رنگ برنگ کي کھیتیاں آگائیں ' پھر وہ کھیتیاں اپنے جوش نمو میں بڑھیں اور طرح طرح کے پھل اور پھولوں سے لد گئیں - اسکے بعد جب اچھي طرح پک چکیں تو تم دیکھتے ھو کہ وہ بالکل زرد پڑجاتي ھیں اور خدا اسے چورا چورا کرڈالتا ھے - بیشک ' عالم نباتات کي اس ابتدا و انتہا اور اختلاف و تغیرات میں ارباب عقل و دانش کے لیے بڑي ھي عبرت ھے !

اسي کي نسبت سورۂ نحل میں فرمایا :

و ما ذرا لکم فی الارض مختلفا الوانــه ' ان في ذلك لايات لقوم یذکرون ! (۱۶ : ۱۳)

اور بہت سي چیزیں جو تمھارے فوائــد کیلیے زمین سے آگائي جاتي ھیں جنکي طرح طرح کي مختلف رنگتیں ھیں ' سو ان میں بھي ان لوگوں کیلیے حکمت الهي کي بڑي ھي نشانیاں ھیں جو غور و فکر کو کام میں لاتے ھوں

نیز سورۂ فاطر میں فرمایا :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فاخرجنا به ثمرات مختلفا الوانها ؟ (۳۵ : ۲۷)

ایا تم غور نہیں کرتے کہ اللہ نے اوپر سے پاني برسایا اور اس سے طرح طرح کے پھل پیـدا ھوے جنکي مختلف رنگتیں ھیں ؟

اسي طرح شهد کي مختلف رنگتوں پر توجہ دلائي جو مکھي کے اندر سے نکلتا اور قدرۃ الهیه کا ایک عجیب و غریب نمونه ھے :

یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه ' فیه شفاء للناس - ان في ذلك لایات لقوم یتفکرون ! (۱۶ : ۷۱)

انکے اندر سے ایک عرق نکلتا ھے جسکي مختلف رنگتیں ھوتي ھیں - اسمیں انسانوں کیلیے ھم نے شفا اور نفع رکھدیا ھے - ارباب فکر کیلیے اسمیں بڑي ھي نشانیاں ھیں !

اختلاف الوان کا ایک نہایت مدهش منظر پہاڑوں کي مختلف رنگتیں اور انکے سرخ و سفید پتھر بھي ھیں جنسے انسان بڑي بڑي عظیم الشان عمارتوں کو خوشنما و دلفریب بناتا اور طرح طرح کے کام لیتا ھے - چنانچہ اسکي طرف بھي ایک جگہ اشارہ کیا :

ومن الجبال جدد بیض و حمر مختلف الوانها و غـرا بـیـب سود (۳۵ : ۲۷)

اور اسي طرح پہاڑوں میں ھم نے مختلف رنگوں کے طبقات پیدا کیے - کوئي سفید ھے کوئي لال ھے - بعض کالے کالے سیاہ ھیں !

یہاں تک عالم کائنات کے عام اختلاف الوان ' اور پھر خاص طور پر عالم نباتات و جمادات کي رنگتوں کا ذکر کیا تھا - اب خاص طور پر عالم حیواني کے اختلاف الوان پر یہ اشارہ کرکے توجہ دلائي :

ومن الناس و الدواب و الانعام مختلف الوانـه کذالك ' انما یخشی الله من عباده العلماء - ان اللـه عزیـز غفـور (۳۵ : ۲۷)

اور اسي طرح آدمیوں ' جانوروں ' اور چارپایوں کي رنگتیں بھي کئي کئي طرح کي ھیں جن میں اللہ نے بڑي بڑي حکمتیں رکھي ھیں - اللہ کا خوف انهي لوگوں کے دلوں میں پیدا ھوسکتا ھے جنھوں نے کائنات کے ان اسرار و حقائق کا مطالعہ کیا ھے اور اسکے علم و حکمت سے بہرہ اندوز ھوے ھیں -

(ایـک اجمـالي نـظر)

ان آیات کریمہ پر پہلے ایک اجمالي نظر ڈالو اور دیکھو کہ کس طرح عالم کائنات کي ھر نوع اور اختلاف الوان کے ھر منظر پر ھمیں توجہ دلائي ھے ؟ سب سے پہلے عام طور پر اختلاف الوان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ زبانوں اور بولیوں کے اختلاف کي طرح رنگوں کے اختلاف میں بھي حکمت الهیه اور قدرت سرمدیه کي بڑي بڑي نشانیاں ھیں - اس طرح انساني نظروں کو تمام کائنات کي ھیئۃ مجموعي کے جمال الوان اور اختلاف مظاھر و نمایش کیلیے دعوت فکر و تدبر دي تا کہ وہ آسمان کي آن رنگ آرائیوں کو بھي دیکھیں جنکا جمال نضائي عقل افگن اور جنکے تغیرات ملونه حیرت فرما ھیں ' اور پھر زمین کے اس بہارستان حسن پر بھي نظر ڈالیں ' جسکي کائنات نباتي اور عالم حیواني کا ھر گوشہ رنگتوں کي رعنائیوں اور انکے اختلاف و تعدد کي دلفریبیوں کا ایک بہشت زار جمال ھے !

اسکے بعد اس نظر اجمالي کي تفصیل ھوئي اور کائنات کي مختلف انواع و اقسام کے اختلاف الوان کي طرف اشارہ کیا گیا - سب سے پہلے صناع طبیعۃ کي اس سب سے بڑي اعجاز فرمائي کا جلوۂ قدرت دکھلایا جو عالم نباتات کي ارواح حسینه اور اجسام ملونۂ و جمیله کے اندر نظر آتي ھے ' اور جسکے ایک چھوٹے سے پھول اور پتے کے اندر بھي حیرت و مدھوشي کے وہ وہ جلوے پوشیدہ ھیں کہ اگر دنیا کي تمام پچھلي اور آیندہ حکمتیں اور دانائیاں یک جا اٹھي ھوجائیں ' اور کسي حقیر سے حقیر پھول کي ایک مرجھائي ھوئي کلي کو اٹھا کر (جو انساني غفلت و سرشاري کے کسي قدم جهل سے پامال ھو چکي ھو) اپنے سامنے رکھ لیں اور اسکے عجائب و غرائب خلقت کا مطالعہ کرتے رھیں ' جب بھي آسکا دفتر حکمت ختم نہوگا !

فرمایا کہ غور کرو ' انکي خلقت کس قدر عقلوں کو وقف تعجب اور انساني دانائي کو ھلاک حیرت کر دینے والي ھے ؟ چند خشک بیج ھیں جو زمین میں ڈالے جاتے ھیں - آفتاب کي روشني میں گرم ھوتے ' اور آسمان کے پاني سے اندر ھي اندر سڑتے ھیں - پھر وہ کیا چیز ھے جو انکے اندر ایک عجیب و غریب قوت پھوٹنے ' ابھرنے ' بڑھنے ' پھیلنے ' پھر طـرح طرح کي رنگتوں سے رنگیں ھوکر نمودار ھونے کي پیدا کردیتي ھے ؟ کبھي انکے رنگ الگ الگ ھوتے ھیں ' کبھي کسي خاص تناسب کے ساتھ کئي رنگوں کا مجموعہ ھوتے ھیں ' اور کبھي ایک ایک پتے اور ورق گل کے اندر کئي کئي رنگتوں کي دھاریاں اور نقش و نگار بن جاتے ھیں ! فتبارك الله احسن الخالقین !

عالم نباتات کي طرح عالم جمادات بھي اختلاف الوان کا عجیب و غریب منظر ھے جسے ترتیب مدارج خلقت کے اعتبار سے نباتات پر مقدم ھونا چاھیے - زمین کے اندر سے طرح طرح کے مختلف رنگوں کے پتھروں کا پیدا ھونا اور پہاڑوں کے اندر سے نکلنا اس سے کم عجیب نہیں ھے جسقدر نباتات کے غرائب و عجائب ھیں - یہ سنگ مرمر اور سنـگ موسی کے بڑے بڑے ستون جنکے نیچے شہنشاھوں کے دربار لگتے ھیں اور جو ایوان ھاے عظمت و جبروت کیلیے سب سے

فصـل گل و طرف جوئبـار و لـب کشت
با یـک دو سه اهل و لعبتي حـور سرشت
پيش آر قـدح که باده نوشـان صبوح
آسـوده ز مسجـدند و فارغ زکنشت !

ان مرقعات میں سے چار تصویریں " اسفیر" لندن نے شائع کردی هیں - انکی نقل هم بهي شائع کرتے هیں - انکے نیچے انگریزي میں رباعیات کا ترجمه بهي درج تها - تین ترجموں کي اصل رباعیاں یاد آ گئیں اور درج کردي گئیں - لیکن ایک ترجمه اسدرجه مبهم ' مختصر' اور کسي بہت هي غیر معروف رباعي سے تعلق رکهتا هے جسکي اصلي رباعي کا سرسري طور سے پته نه لگ سکا - اور صرف اتني سي بات کیلیے رباعیات کي ورق گرداني کون کرتا ؟ -

(مکـمـل تـرجمه)

ایک بہت بڑي خصوصیت اس ایڈیشن کي یه هے که اسمیں عمر خیام کي تمام رباعیات کا مکمل انگریزي ترجمه دیا گیا هے - وہ مشہور فز جیرالڈ کے ترجمه کي طرح نظم میں هے ' اور کوشش کی گئي هے که فارسي شاعري کے اس سب سے بڑے قادر الکلام مترجم کا نسق و انداز اور اسلوب خاص هر رباعي کے ترجمه میں ملحوظ رهے - حتى که اسکي جمع و تهذیب کرنے والوں کا خیال هے که ایک ناواقف شخص فیز جیرالڈ کي نظم میں اور اسکے تراجم میں بمشکل فرق کرسکے گا -

هم نے بعض اردو جرائد میں دیکها که اس نسخه کي اشاعت کا تذکرہ کرتے هوے انهوں نے اسے پہلا مکمل ترجمه خیال کیا هے - حالانکه یه صحیح نہیں هے - اس سے پیشتر ایک بڑي تعداد میں ایسے ایڈیشن شائع هوچکے هیں جن میں فیز جیرالڈ کي ترجمه کردہ رباعیات کے علاوہ کئي سو اور رباعیوں کا ترجمه بهي نظم و نثر میں دیا گیا هے ' اور بعض میں تو یه التزام کیا هے که رباعیات کے جس نسخه کو اصل قرار دیا ' اسکي تمام رباعیوں کا ترجمه بهي ساتهه ساتهه درج کردیا - اس قسم کے مترجموں میں گارنر ' هنري دے فرناں ' نیکولس ' اور علی الخصوص پروفیسر والا نیتن ژوکفسکي کا نام قابل ذکر هے ' جس نے نسخۂ کلکته اور نسخۂ سینٹ پیٹرز برگ کي تمام رباعیات کا ترجمه کردیا هے -

ان میں سے آخر الذکر مستشرق کا نسخه میرے پاس موجود هے - اس نئے امریکن ایڈیشن سے پہلے یہي ایڈیشن سب سے آخري ایڈیشن سمجها جاتا تها - اسمیں سینٹ پیٹرز برگ کے نسخه کي ۳۴۰ رباعیوں کا مکمل ترجمه شامل کیا گیا هے - دیگر نسخوں کي مترجمه رباعیوں کو شامل کرلیا جاے تو انگریزي ترجمه شدہ رباعیوں کي تعداد پانچ سو تک پہنچ جاتي هے !

اسي طرح فرانسیسي ' دنمارکي ' المانی (جرمن) اور روسي زبان میں بهي ۷۵ سے ۴۰۰ تک رباعیوں کا ترجمه هوچکا هے -

لیکن یه ترجمے وہ قبولیت حاصل نه کرسکے جو " مغربي خیام " یعني فیز جیرالڈ کي ۷۵ رباعیوں کیلیے قدرت نے مخصوص کردي تهي - اسکي انگریزي رباعیوں میں جو سلاست و عذوبت اور حسن ترکیب و تاثر بیان پایا جاتا هے ' اسکے سامنے یه تمام ترجمے اس طرح نظر آتے هیں جیسے کسي اصلي فارسي نظم کے مقابلے میں اسکا بے اثر لفظي ترجمه - فارسي شاعري اور مغربي ادبیات اصولاً اس درجه باهم مختلف هیں که دونوں میں تباین و تضاد کا ایک انطلانٹک بهه رها هے - اسے عبور کرنے میں صرف فیز جیرالڈ هي کي همت کام کرگئي ' اور وقت و حالات ' جدت و حداثت ' اتحاد خیالات و مشرب ' نیز جماعت کے وقتي انفعال و تاثر نے ایک مرتبه اسکا ساتهه دیدیا - یه باتیں همیشه اور هر شخص کے حصے میں نہیں آسکتیں -

یہي سبب هے که یه تراجم ایک ادبي یا حکیمانه مترجمه ذخیرہ سے زیادہ وقعت حاصل نه کرسکے - انسے صرف یه کام لیا گیا که غیر فارسي داں ادباء عمریین نے انکے ذریعه بقیه رباعیوں سے بهي واقفیت حاصل کرلي - ان سب میں مسز بورین اور هانفیلڈ کے بعض تراجم نسبتاً زیادہ فصیح و دلنشیں تهے جنهوں نے کیمبرج کے نسخه کي بعض رباعیات کا ترجمه سنه ۱۸۹۰ میں کیا تها ' اور " مجلس عمر خیام " لندن نے سنه ۱۸۹۲ میں شائع کیا - تاهم نه تو وہ فیز جیرالڈ کي طرح عشاق خیام کے وسیع حلقه میں کوئي ادبي معبوریت حاصل کرسکیں ' اور نه انگریزي ادبیات میں ایک داخلي جزو شعري کي طرح انهیں قبولیت هوئي - انکا شمار بهي " ترجمه " میں هے - البته اعلى قسم کے تراجم میں -

پس یه کہنا تو صحیح نہیں که نیا امریکن اڈیشن رباعیات کا پہلا مکمل ترجمه هے - البته اسکي خصوصیت یه بتلائي جاتي هے که انکے تراجم میں فیز جیرالڈ کے اتباع بلکه همسري کي پوري کوشش کي گئي هے - فیز جیرالڈ کا اصلي کارنامه " سوئن برن " کے الفاظ میں یه هے :

" وہ یورپ کا خیام هے - اس نے ترجمه نہیں کیا هے بلکه انگریزي میں خیام کي روح شعري کو متشکل و متمثل کردیا هے - اگر خیـام انیسویں صدي کے انـدر انـگلستان میں پیدا هوتا اور فردوسي کي جگه چوسر کي زبان میں (یعني انگریزي میں) رباعیات کہتا ' تو یقیناً وہ ایسي هي هرتیں جیسی که اس مغربي خیام کے دل پر مشرقي فیضان لاهوتي سے القا هوئي هیں "

اس ایڈیشن کے مرتب کرنے والوں کا دعوا هے که فیزجیرالڈ نے ایسا ترجمه صرف ۷۵ رباعیوں کا کیا هے - لیکن یه خیام کي تمام رباعیوں کا ویسا هي مکمل ترجمه هوگا -

ادبا و شعراے عمریین کي ایک بہت بڑي امریکن و انگریزي جماعت نے ترجمه کا نیا کام باهم بانٹ لیا تها - چند اصول مقرر کرلیے تهے جنکي پابندي کي هر مترجم کوشش کرتا تها - ان میں سے اکثر مترجم ایسے هیں جنهوں نے ایک ایک رباعي کا ترجمه ایک ششماهي میں کیا هے - پہلے ترجمه کیا جاتا - پهر تصحیح هوتي - پهر قدیم ترجموں سے مقابله هوتا - اسکے بعد نظم کیا جاتا - پهر عرصے تک خود ناظم اپنے مختلف اوقات و اثرات میں کمال استغراق شعریة و شرقیة کے ساتهه پڑهتا ' خاص خاص نغمات مخصوصۂ خیام میں

مطبوعات جدیدہ

این کوزه چو من عاشق زارے بودست
در بند سر زلف نگارے بودست
این دسته که بر گردن او مے بینی
دستیست که بر گردن یارے بودست

رباعیات عمر الخیام

ایک نیا امریکن ایڈیشن

پچھلے دنوں بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ رباعیات عمر الخیام کا ایک نیا ایڈیشن امریکہ میں مرتب ہوا ہے اور عنقریب شائع ہونے والا ہے - ولایت کی پچھلی ڈاک میں اسکے تفصیلی حالات آ گئے ہیں - انسے معلوم ہوتا ہے کہ نیو یارک کی ایک بہت بڑی پبلیشر کمپنی جان مارلن اس ایڈیشن کو چھاپ رہی ہے ' اور متعدد خصوصیات اسمیں ایسی جمع کی گئی ہیں جنکی وجہ سے یورپ اور امریکہ کے " ادباء عمریین " (۱) اسکی اشاعت کا نہایت دلچسپی سے انتظار کر رہے ہیں -

(مرقعات و رسوم)

اس ایڈیشن کی ایک بڑی خصوصیت انتہا درجہ کا جمال طباعة اور حسن صورت ہے -

عمر خیام کے اس وقت تک بے شمار پر تکلف ایڈیشن مختلف شکلوں میں نکل چکے ہیں - لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اس نئے ایڈیشن کے تکلفات کے آگے تمام پچھلے ساز و سامان ہیچ نظر آئینگے - علی الخصوص اسکے مرقعات اور تصاویر و رسوم جو دلدادگان خیام کی نظر افروزی کیلیے ہر تیسرے چوتھے صفحہ کے بعد لگاے گئے ہیں:

مشاطه را بگو که بر اسباب حسن دوست
چیزے فزوں کند که تماشا بما رسد !

(۱) " ادباء عمریین " سے مقصود یورپ اور امریکہ کے وہ ارباب ادب و شعر اور صاحبان فلسفۂ و حکمت ہیں جو اپنے تئیں عمر خیام کی طرف نسبت دیتے ہیں ' اور اپنے خیالات و ادبیات میں بالکل اس خراسانی حکیم کے پیرو و مقلد ہوگئے ہیں - کچھہ ضرور نہیں کہ وہ مستشرق (اورینٹلسٹ) اور فارسی داں بھی ہوں - ایسے بھی ہزارہا شعرا و ادباء اس حلقہ میں داخل ہیں جنھوں نے محض فزجیرالڈ یا اس سے کم تر درجہ کے مترجمین کے ذریعہ خیام کے خیالات سے واقفیت حاصل کی ' مگر رباعیات کے انداز بیان و اسلوب شاعری سے اس درجہ متاثر ہوے کہ اسی رنگ اور اسلوب میں نظم و نثر فخریہ لکھنے لگے -

یہ خیالی تصویریں جو آجکل پر تکلف ادبی تصنیفات کے ساتھہ چھاپی جاتی ہیں ' غالباً عام قاریین کرام کو انکی قدر و قیمت کی صحیح اطلاع نہ ہوگی - مشاہیر گذشتہ کی تصنیفات کے متعلق خیالی تصاویر بنانا ایک مستقل فن ہے ' جسکے بڑے بڑے ماہرین و مشاہیر ہیں - جب کبھی کوئی نادر کتاب چھپتی ہے تو اسکے لیے ان کی خدمات محفوظ کرلی جاتی ہے - وہ ایک ایک تصویر کیلیے سو سو پاونڈ اجرت پیشگی لیتے ہیں !

پچھلے دنوں انگلستان کے ایک کلب نے الف لیلہ کے ترجمہ برٹن کا نہایت پر تکلف ایڈیشن دس جلدوں میں طبع کیا تھا ' اور اسکے بڑے بڑے مناظر حسن و عشق و خلافۃ و سلطنت کی تصویریں یورپ کے مشہور ماہرین فن رسوم خیالیہ سے بنواکر شامل کتاب کی تھیں - میں نے یہ نسخہ دیکھا ہے - پوری کتاب میں اقلاً پچاس مرقع ضرور ہونگے - لیکن فی مرقع ۳۰ پونڈ سے لیکر دو سو پونڈ تک اجرت دی گئی تھی !

" رباعیات عمر خیام " بھی پچھلی چوتھائی صدی سے بڑے بڑے مصوران مشہورہ کے فکر و تخیل کا ایک معرکۃ الارا موضوع رہا ہے - عمر خیام کی صورت کا موزوں تصور کرنے اور اسکی رباعیات کے مطالب کو تماثیل مصورہ کی اشکال میں پیش کرنے کیلیے بڑے بڑے مصوروں نے اپنے اپنے جوہر کمال دکھلاے - علی الخصوص موجودہ یورپ کے مشہور ترین مصور مسٹر گلبرٹ جیمس کی تصویریں عدیم النظیر تسلیم کی گئیں ' جنمیں سے بعض کو فیز جیرالڈ کے ترجمہ میں آپ جا بجا دیکھا ہوگا -

لیکن امریکن ایڈیشن کے شائع کرنے والوں کا دعوا ہے کہ انھوں نے تمام پچھلے نسخوں سے بہتر مرقعات کا اہتمام کیا ہے - ابتک اسقدر روپیہ اور دماغ خیام کی تصویروں پر کسی نے صرف نہیں کیا - یورپ کے مشہور مصوروں کی خدمات کئی سال پیشتر سے حاصل کرلی گئی تھیں ' اور فارسی شاعری کی ادبی تاریخ اور اس عہد کے عجمی حکما و شعرا کے لباس و اشکال کا تاریخی مواد اس غرض سے بہم پہنچایا تھا کہ مصوروں کو بہتر سے بہتر اور اقرب سے اقرب تصور قائم کرنے میں اُنسے مدد ملے -

ان تصویروں میں خود خیام کی تصویریں نہایت اعلی درجہ کی کھینچی ہیں ' اور کامل الفن اشخاص معترف ہیں کہ تمام پچھلی تصویروں سے زیادہ مشرقی اور خیام کے خیالات کے لحاظ سے کامل تر قیافہ کے مطابق ہیں - انکے علاوہ سو سے زاید رباعیوں کے بھی مرقع کھینچے ہیں اور رنگین اور مطلا و مذہب طبع کیا ہے !

ادبیات

عدل جہانگیری

قصر شاہي میں کہ ممکن نہیں غیروں کا گذر * ایک دن " نورجہاں " بام پہ تھي جلوہ فگن
کوئي شامت زدہ رہ گیـــر اُدھـــر آ نکـلا * گرچہ تھي قصر میں ہر چار طرف سے قدغن
غیـــرت حسن سے بیگـــم نے طمنچہ مارا * خاک پر ڈھیر تھا اِک کشتۂ بے گور کفن !

* * *

ساتھہ ھي شاہ جہانگیر کو پہنچي جو خبر * غیـظ سي آگئـــے ابروے عدالت پہ شکن
حکـــم بھیجـا کہ کنیـــزان شبستان شہي * جاکے پوچھہ آئیں کہ سچ یا کہ غلط ھے یہ سخن ؟

* * *

نخوت حسن سے بیگـــم نے بہ صد نازکہا : * میري جانب سے کرو عرض بـہ آئین حسن
" ھاں مجھے واقعۂ قتـــل سے انـکار نہیں * مجھہ سے ناموس حیا نے یہ کہا تھا کہ " بزن "
اسکي گستاخ نگاھي نے کیا اسکو ھــلاک * کشور حسن میں جاري ھے یہي شرع کہن "

* * *

مفتي دیں سے جہانـگیـــر نے فتویٰ پوچھا * کہ شریعت میں کسي کو نہیں کچھہ جاے سخن
مفتي دیں نے یہ بے خوف و خطر صاف کہا : * شرع کہتي ھے کہ " قاتل کي اُڑا دو گردن "
لوگ دربار میں اس حکـــم سے تھرا اُٹھے * پر جہانگیر کے ابرو پہ نہ بل تھا نہ شکن !
ترکنوں کو یـہ دیا حکـــم کہ انـدر جا کر * پہلے بیگـــم کو کریں بستۂ زنجیـــر و رسن
پھر اسي طـــرح اُسے کھینچ کے باھر لائیں * اور جلاد کو دیں حکم کہ " ھاں تیغ بزن "

* * *

یہ وھي نور جہاں ھے کہ حقیقت میں یہي * تھي جہانگیـــر کے پردہ میں شہنشاہ زمن
اسکي پیشاني نازک پہ جو پڑتي تھي گرہ * جاکے بن جاتي تھي اوراق حکومت پہ شکن !
اب نہ وہ نورجھـاں ھے ' نہ وہ انـداز غرور ' * نہ وہ غمزے ھیں ' نہ وہ عربدۂ صبر شکن !
اب وھي پانؤں ھر اِک گام پہ تھراتے ھیں * جنکے رفتار سے پامال تھے مرغـان چمـن !
ایک مجرم ھے کہ جسکا کوئي حامي نہ شفیع ! * ایک بیکس ھے کہ جسکا نہ کوئي گھر نہ وطن !

* * *

خدمت شاہ میں ' بیگـم نے یہ بھیجا پیغام : * خوں بہا بھي تو شریعت میں ھے اِک امرحسن
مفتي شرع سے پھر شاہ نے فتـویٰ پوچھا * بولے جائز ھے ' رضامند ھوں گر بچۂ و زن
وارثوں کو جو دیے لاکھـہ درم بیگـم نے * سب نے دربار میں کي عرض کہ " اے شاہ زمن !
ھم کو مقتول کا لینا نہیں منظـور قصاص * قتل کا حکم جو رک جاے تو ھے مستحسن "

* * *

ھوچکا جب کہ شہنشاہ کو پورا یـہ یقین * کہ نہیں اسمیں کوئي شائبۂ حیلـۂ و فـن
اُٹھـہ کے دربار سے آھستہ چلا سوے حرم * تھي جہاں نورجہاں معتکف بیت حـــزن
دفعتاً پانؤں پہ بیگـم کے گرا اور یہ کہا : * " تو اگر کشتہ شدي ' آہ چہ مي کردم من " ؟

(شبلي نعماني)

یہ واقعہ اگرچہ عام تاریخوں میں نہیں ھے اور خود جہانگیر نے بھي اسکا تذکرہ نہیں کیا ھے ' لیکن ایک ایسے مستند راوي سے مروي ھے جسکي تنہا شہادت بھي ھر طرح لائق قبول ھے - والہ داغستاني جو حملۂ افاغنہ کے زمانے میں ایران سے نکلا اور محمد شاہ کے عہد میں دھلي آیا تھا ' اپنے ضخیم تذکرۂ شعرا (ریاض الشعرا) میں اس واقعہ کو بادعاء صحت بیان کرتا ھے - جہانگیر کي نسبت اور بھی چند غیر معروف واقعات اس نے بیان کیے ھیں - شیخ نور اللہ شوستري مرحوم کے واقعہ کي وجہ سے وہ جہانگیر کا مخالف تھا اسلیے اسکی روائتیں مداحانہ مبالغہ نہیں ھو سکتیں - (الهـلال)

کاتا ' اور دوسروں سے لیے میں پڑھواکر سنتا - جب اس طرح اسکي کیفیت و وجدان کے ذوق و تاثیرکي طرف سے پورا پورا اطمینان هوجاتا اور کئي کئي مرتبه ترمیم و اضافه هوچکتا ' تو پهر تمام مترجمین کي صحبت میں پیش کیا جاتا اور کئي کئي دن تک محافل و مجالس شعراے عمريیین میں اسپر بحث و مذاکره هوتا - جو لوگ باهر کے شریک کار هیں ' انکے پاس لکهکر بهیجدیا جاتا ' اور اسطرح تمام رائیں جمع کي جاتیں -

ان تمام مراحل کے بعد مترجمه رباعي داخل کتاب کي جاتي - اس وقت بهي که کتاب چهپ رهي هے اور عنقریب نکلنے والي هے ' تغیر و تبدل اور اصلاح و نقد کا سلسله برابر جاري هے !

هر نظم گوهریں که بیاد تو گفته ام
دل رخنه کرده و جگر خویش سفته ام !

(رباعیات کي تعداد)

رباعیات عمر خیام کي اصلي تعداد کا مسئله اب تک مختلف اور ایک حد تک مشتبه هے - مختلف نسخے جو یورپ اور مشرق میں پائے جاتے هیں ' باهم تعداد میں مختلف هیں - مصنفین یورپ نے انکي تحقیقات و کشف حقیقت کیلیے بڑي بڑي کوششیں کي هیں -

سب سے زیاده قدیم نسخه ایشیاٹک سوسائٹي بنگال کا هے جو آٹهویں صدي هجري کے اواخر کا لکها هوا هے - یعنے عمر خیام کي وفات سے تقریباً تین سو برس بعد کا - اسمیں ٤٠٢ رباعیاں هیں - میں نے یه نسخه ایشیاٹک سوسائٹي میں ممبر هونے سے پہلے دیکها تها - اسکے بعد ایک مرتبه نکلوانا چاها تو معلوم هوا که لنڈن گیا هے اور غالباً مسٹر اڈورڈ براون نے منگوایا هے - اب عرصے سے بالکل مفقود الخبر هے - کچهه پته نهیں چلتا که کهاں گیا ؟ اسکے ساتهه گلستان کا وه قیمتي نسخه بهي مفقود الخبر هے جو عالمگیر اورنگ زیب نے نهایت اهتمام سے نقل کرایا تها ' اور اُس نسخه کي نقل تها جو خود شیخ سعدي کے لڑکے کے هاتهه کا لکها هوا تها - ڈاکٹر بروکلمین اور سر جان گلکرست نے گلستاں کے ایڈیشن اسي نسخه سے نقل لیکر شائع کیے تهے -

میں نے کئي بار سکریٹري کو توجه دلائي که برٹش میوزیم سے خط وکتابت کرکے تحقیق کیا جاے - رهیں یه نسخے گئے هیں اور رکهه لیے گئے هیں - لیکن غریب ایشاٹک سوسائٹي کو اسکي جرات کب هوسکتي هے که انڈیا آفس کے زیر اثر کتب خانے سے کسي طرح کا مطالبه کرے ؟

اسکے بعد سر گور اوسلي کا نسخه هے - وه ایران سے لاے تهے ' اور اب اکسفورڈ کے کتب خانه بولڈن میں محفوظ هے - اسکا سال کتابت سنه ١٤٦١ مسیحي هے - یعني مصنف سے ساڑهے تین سو برس بعد کا نسخه هے - انگریزي مترجمین و مولفین نے زیاده تر اسي نسخه پر اعتماد کیا هے مگر اسمیں صرف ١٥٨ رباعیاں هیں -

تیسرا قدیمي نسخه سینٹ پیٹرز برگ کے کتب خانه کا هے جسکا عکس پروفیسر والانٹین ژوکفسکي (Valentin Zhukovski) نے باعانت بیرن ویکٹر روزین معلم السنۂ مشرقیه پیٹرز برگ یونیورسٹي شائع کیا هے ' اور جو نهایت اعلی ترین خط نستعلیق میں فی صفحه ایک رباعي کي ترتیب سے لکها گیا هے - اسکے کاتب نے اپنا نام " سید علي الحسیني " لکها هے - سال کتابت سنه ١٤٩٩ مسیحی هے - یعني سر گور اوسلي کے نسخه سے تقریباً چالیس برس بعد - اسمیں ٣٤٠ رباعیاں هیں -

چوتها نسخه بانکي پور کے کتب خانے کا هے پانچواں کیمبرج یونیورسٹي کا جو کسي قدیم طهراني نسخه کي نقل هے - اول الذکر میں ٦٠٤ رباعیاں هیں - دوسرے نسخه میں ٨٠٠ -

انکے علاوه بے شمار حدیث العهد قلمي نسخے یورپ کے مختلف کتب خانوں میں هیں جنمیں سے بعض کي مندرجه رباعیات پندره پندره سو تک شمار کي گئي هیں - پروفیسر براؤن نے ایک قدیم نسخه طهران میں دیکها تها جسمیں ٧٧٠ رباعیاں تهیں اور عهد صفویه کے درمیاني زمانے کا نوشته تها - مگر جو نسخه طهران میں چهپا هے ' اسمیں صرف ٢٣٠ رباعیاں هیں - اسي کي نقل بمبئي میں بهي بار بار چهپ چکي هے -

ایک اور نسخه پرانا رباعیات کا هے جسکا ذکر مجهسے آجکل کے ایک روسي سیاح و مستشرق موسیو امواتوف نے کیا هے جو انهوں نے اصفهان میں دیکها تها اور اسکي نقل لیلي تهي -

یه نقل آجکل میرے هي پاس هے - اسمیں ٤١٧ رباعیاں هیں اور عام ترتیب ابجدي کي جگه ابتدا میں حمد و نعت کي تمام رباعیاں جمع کردي هیں - اسکے بعد بغیر کسي ترتیب کے باقي رباعیاں درج کي هیں - سیاح موصوف کا بیان هے که اصلي نسخه سنه ٨٠٧ هجري کا نوشته هے - اگر یه سچ هے تو یه نسخه سب سے زیاده قیمتي هے - اور سر گور اوسلي کے نسخه سے بهي زیاده اسکو قیمتي سمجهنا چاهیے - اسي خیال سے میں دیگر نسخوں سے اسکا مقابله کررها هوں - چند رباعیاں اسمیں بالکل نئي هیں -

بقیۂ آزاد عـــرب

مسلمانوں کے مسروقہ خزانے کے چند موتي جو باقي رهگئے هیں

تاریخ و عبـــر !

(۲)

اب همکو ایک نظر عرب کے اُن خطوں پر ڈالني چاهیے جو آزاد عرب کے نام سے مشہور هیں - آزاد عرب سے مراد ان چهوٹي چهوٹي ریاستوں سے هے جو آجکل جزیرہ نماے عرب میں یوروپین قوموں کي ریشہ دوانیوں کا آما جگاہ هیں - انهي میں مشہور وهابي تحریک نجد اور فرقہ اباضیہ کي سلطنت عمان بهي شامل هے - انکے علاوہ حضرالموت کا خطہ هے جس میں قدیم سلطنتوں مارب اور سبا کي بنیادیں رکهي گئي تهیں' اور جو یمن کے ساتهہ عرب معمورہ یا (Arabic Feline) میں شامل هے -

حضرالموت کے شمال میں نجران و وادي دوسیر کا زرخیز علاقہ هے - لیکن مشرق کے طرف ایک دشوارگذار ریگستان هے جو " ربع الخالي " کے نام سے مشہور هے - اس ریگستاني علاقہ کے علاوہ اور شمالي صحراے شام کو چهوڑکر' یہ تمام حصہ ایک عظیم الشان سلطنت کے لیے مایۂ ناز هوسکتا هے - اگر ان خطوں پر یوروپ کو دسترس هوتا تو اسمیں شک نہیں کہ اپني مادي ترقیوں میں هندوستان و مصر کے برابر هوتے - لیکن دسترس هونا اس لحاظ سے مشکل هے کہ اس ملک کے آباد اور جنگجو فرقے کسي غیر ملت کے ماتحت رهنا گوارا نہیں کرسکتے - البتہ سلطنت ٹرکي اگر چاهے تو حکمت عملي سے انکو اپنا حلقہ بگوش بنا سکتي هے - کیونکہ اول تو یہ علاقے یمن و حجاز کے بالکل محاذي واقع هوے هیں - اسلیے ترک هر طرف سے انپر قابو پانے کي طاقت رکهتے هیں - دوسرے ترک بهي حبل المتین اسلام کے پکڑنے والوں میں سے هیں جن سے عرب کے غیور زیادہ بیگانہ نہیں هوسکتے -

لیکن واقعہ یہ هے کہ وہ زر خیز خطے جو کبهي قوت اسلامي کا اصلي سر چشمہ تهے' ابهي تک ایسي کسمپرسي کي حالت میں پڑے هوے هیں جس طرح قدیم رومیوں اور فارسیوں کے زمانے میں ان پر ایک دور گذر چکا هے -

شاید اسوجہ سے کہ عرب کا ملک بہت عرصے تک اپني کم مایگي کیلیے بد نام تها' اور " وادي غیر ذي ذرع " یعنے حوالي مکہ کا اطلاق کل سر زمین عرب پر کیا جاتا تها - لیکن سیاحوں اور مبصرین جغرافیہ دانان قدیم و جدید کي راے هے کہ درحقیقت عرب هي کے بعض قطعے باغ عدن کہلائے جانے کے قابل هیں - خطہ نجد جو وسطي عرب پر مشتمل هے' اور جو ترکي صوبے الحجاز اور الحسا کے درمیان واقع هے' کسي طرح شام و عراق سے اپني اهمیت و زرعیت میں کم نہیں هے - اگر زرخیزي هي کو مد نظر رکها جاے' تب بهي موجودہ عراق کو نجد سے کوئي نسبت نہیں -

نجد وسط عرب کا ایک وسیع اور زرخیز ملک هے جسکي مجموعي آبادي تقریباً بیالیس لاکهہ سے زاید هوگي - عرب کا سب سے مشہور درخت سماتا جسکا کوئلہ دنیا بهر کے درختوں کے کوئلے سے بہتر هوتا هے' یہاں کي پہاڑیوں میں بکثرت پیدا هوتا هے - عرار نجد جسکي خوشبو سے پورا جنگل مہک جاتا هے' اسي خطہ سے تعلق رکهتا هے[1]- شتر مرغ کے جهنڈ اور غزال عرب کے قطار اگر عرب میں کہیں پائے جاتے هیں تو وہ یہي خطۂ حسن و شعر هے - عرب کا مشہور گهوڑا بهي در اصل نجد هي کا گهوڑا هوتا هے - نجد هي کے بعض حصوں میں لوهے کي کانوں کے نشان پائے جاتے هیں - یہاں کي بهیڑوں کے اون بہت ملایم مثل کشمیري اون کے هوتے هیں - ان خطوں کے بعض ناموں سے اُسکي شادابي کا حال معلوم هوسکتا هے - مثلاً ریاض (باغ) بلاد الزهور (پهولونکا ملک) بلاد الجوز (اخروٹ کا ملک) وغیرہ وغیرہ -

یہ پہاڑي خطے همارے نیپال اور کشمیر سے کم نہونگے - مگر اس ملک کي طبیعي حالت سے کہیں زیادہ دلچسپ اسکي پولیٹکل حالت هے - سو برس کا عرصہ گذرا کہ ایک شخص محمد بن عبد الوهاب اس سر زمین سے اٹها - اسکي پیدایش سنہ ۱٦۹۱ ع میں بتائي جاتي هے' یعني ٹهیک اسي وقت جبکہ ترکي سلطنت اپنے عروج کے نصف النہار کو پہونچ چکي تهي اور اُس نے پہلے پہل یمن میں قدم رکها تها - اس شخص کا معاون ابن مسعود نامي ایک رئیس قبائل اور جنگجو آدمي تها - اس نے یکایک اپني فوجي قوت بڑها لي - یہاں تک کہ اسکے پوتے نے ایک مرتبہ نکلکر حجاز و اطراف حجاز پر حملہ کردیا اور قابض هوگیا - جس زمانے میں نپولین یورپ میں تہلکہ مچا رها تها - اُسي وقت مسعود ٹرکي سے لڑائیوں میں مشغول تها -

بالاخر ابراهیم پاشا حاکم مصر نے جو سلطان کے طرفسے مقابلے کے لیے بهیجا گیا تها' عبد اللہ بن مسعود کو گرفتار کرکے قسطنطنیہ بهیجدیا - اسکے بعد عبد اللہ کے بیٹے نے سلطان نجد کے لقب سے اپنا ملک پهر حاصل کرلیا - ابتدا میں خدیو مصر کو خراج دینے کا اقرار کیا تها مگر سنہ ۱۸۳۱ میں بالکل مستقل حاکم هوگیا - اسپر مصري و ترکي فوجوں نے حملہ کرکے هف هف اور قطیف (صوبہ الحساء) پر قبضہ کرلیا اور والي نجد کو قید کرکے مصر لے آے - سنہ ۱۸۴۳ میں وہ مصر سے پهر واپس آیا اور سنہ ۱۸٦۵ تک مطلق العنان بادشاہ کي حیثیت سے حکومت کرتا رها -

اسکے بعد اسکا بیٹا تخت نشین هوا - مسعود اسکا بهائي تخت کے لیے لڑا اور کامیاب هوا - عبد اللہ ترکي بهاگ گیا اور سلطان سے مدد مانگي - چنانچہ بغداد سے ترکي فوج نے آکر الحساء پر دائمي قبضہ کرلیا -

مسعود سنہ ۱۸۷۳ میں مرگیا - عبد اللہ همیشہ لڑتا رها اور آخر غالب آیا - سنہ ۱۸۸٦ تک ریاض میں رهی حکمراں تها -

(۱) آہ یہي عرار هے جسکي بوے عشق آور کي نسبت شاعر عرب نے وصیت کي هے :

تمتـــع من شمیـــم عرار نجـــد
فمـــا بعد العشیۃ من عـــرار ! (الہلال)

ایک افتتاحي رسم

جدید وزارت جنگ کا ایک تازہ ترین مرقع

اس مرقع میں انور پاشا مع دیگر وزراے عثمانیه کے موجود هیں - یه تصویر اس مرقع کي هے جبکه برقي ٹریموے کے ایک نئے خط کي افتتاحي تقریب میں تمام اولیاء حکومت شریک هوے تهے -

دولة عثمانیه کے محاصل

دولة عثمانیه کي آمدني کا صحیح گوشوارہ اور مختلف سالوں کا موازنه کرنا مشکل هے ' البته یه وثوق و یقین کے ساتهه کہا جاسکتا هے که اسکي آمدنی هرسال بڑهتي هي رهتي هے - اسکي بڑي وجه سفر و نقل کي سهولت ' موجوده تمدني وسائل کا حصول ' اور سست رفتار اصلاحات کا نفاذ هے -

آمدني کے ذرائع دو قسم کے هیں :

(۱) ٹیکس -

(۲) ٹیکس کے علاوہ دیگر ذرائع -

جو ذرائع ٹیکس میں شامل نهیں ' وہ حسب ذیل هیں :

(۱) ریلوے کي آمدني :

اسوقت تک جسقدر لائنیں دولة عثمانیه میں هیں وہ اکثر دوسري قوموں کي هیں جو ٹهیکه پر بناتي هیں - اسوقت دولة عثمانیه کو انسے ایک مقررہ رقم ملتي هے - جب ٹهیکه کي مدت ختم هو جائیگي تو تمام لائنیں دولة عثمانیه کي ملک هو جائینگي ' اور اسطرح کسي نه کسي وقت انشاء الله خزانه عامرہ کي آمدني میں ایک معتد به اضافه هو جائیگا -

(۲) زمین - دولة عثمانیه کا ایک بہت بڑا ذریعه اسکي طویل و عریض زمینیں هیں جنمیں هرقسم کے معدني اور نباتاتي خزانے مدفون هیں ' مگر انتظام کا یه حال هے که آج تک انکا صحیح شمار و پیمایش تک نه هوا - اسوقت ان زمینوں سے جو کچهه ملتا هے ' چاهے وہ خود زیادہ نه هو ' مگر انتظام و تدبیر کے بعد جو کچهه ملسکتا هے ' وہ یقیناً بہت زیادہ هے -

(۳) اوقاف - اوقاف دولة عثمانیه میں بکثرت هیں اگر انکا انتظام اعلی درجه کا هو تو دولة عثمانیه کو ان سے گونه گوں فوائد حاصل هوں - شکر هے که حکومت کو اسکي طرف توجه هوئي هے ' حال میں انکے متعلق ایک قانون بصورت تجویز پیش هوا هے جس سے بہت کچهه توقعات کیے جاسکتے هیں -

(۴) چُنگي - اگر گذشته سلاطین عثمانیه نے اپنے آپ کو بہت سے معاهدوں کا پابند نه کر دیا هوتا تو تنہا چنگي هي ایک ایسي شے تهي جس سے بے شمار آمدني هو سکتي تهي - کیونکه بد قسمتي سے ضرورت اور آرایش کي قریباً تمام چیزیں باهر سے آتي هیں اور چنگي سے ملیونها روپیه وصول هوسکتا هے - لیکن انقلاب کے بعد سے اسکي حالت کچهه نه کچهه رو به ترقي هے - چنانچه گو آخر فروری سنه ۱۹۱۳ع میں روم ایلي اور جزائر کي چنگي شامل نهیں هوئي ' با ایں همه صرف تین ماہ میں چنگي کي آمدني اس سے کہیں زیادہ هوئي جتني که سنه ۱۹۰۸ اور ۱۹۱۰ میں هوئي تهي -

ترکی قالین

عثماني مصنوعات قدیمه کی اصلاح و ترقي

ترکی کے قالین صدیوں سے تمام عالم میں مشهور هیں - لیکن یورپ کے دخانی کارخانوں نے جو شکست تمام صنائع قدیمه کو دي هے ' اسی سلسلے میں یه نفیس صنعت بهی گمنام هوگئی - حال میں دولة عثمانیه نے تمام ترک قالین بافوں کو بڑے بڑے کارخانوں کي صورت میں منتظم کردینے کی تجویز کی هے ' اور اسکا انتظام هورها هے - یه تصویر ادرنه کے ایک کارخانے کی هے جسمیں ایک قالین قریب تکمیل حالت میں دکهلایا گیا هے -

تلخيـص و اقتبـاس

انجمن انگریزي و عثماني (اینگلو آٹومن کمیٹي) کے سکریٹري " نیرایسٹ " کے نام ایک خط میں لکھتے هیں :

" سابق انجمن عثماني کے باني اور موجودہ انجمن انگریزي و عثماني کے سکریٹري کي حیثیت سے میں اعلان کرتا هوں که ایک منظم جماعت کیلیے جو یه کهتي هو که وہ عثماني شاهنشاهي اور عثماني رعایا کے ساتهه انصاف کرنے کي حامي هے (یعنے انگلستان کے لیے) یه ایک اخلاقي خود کشي هے که وہ نه صرف فرانس کے موسیو پیر لوتي بلکه روسي اخبار نوي رریمیا کے مراسله نگار موسیو میشکوف اور انکے علاوہ اور تیس یوروپین ارباب صحافت کي قاطع و عیني شهادات کے هوتے هوے بهي بالکل خاموش رهے ! ان شهادتوں سے ان جگر پاش مظالم کے حالات معلوم هوتے هیں جو مظلوم مسلمانوں پر بلاد بلقان و البانیا میں بے دردانه کیے جا رهے هیں "

بخارست اور قسطنطنیه کے عهد ناموں کي وجه سے بلقان کي جو نئي صورت پیدا هوگئي هے ' اسکي تصدیق کے متعلق حال میں سر ایڈ ورڈ گرے نے دارالعوام میں تصریحات کي تهیں - مسٹر ایل ولف جو " گریفـــگ " کے مشهور سیاست نگار هیں ' اسکي نسبت خامه فرسائي کرتے هوے لکهتے هیں :

" اس اصول (یعني تصدیق دول کے اصول) کو اگر کسیقدر توسیع کے ساتهه بیان کیا جاے ' تو اسکے معني یه هونگے که دولة عثمانیه کے خاتمه (لا قدر الله) کا نتیجه امن یورپ کا خطرہ میں پڑجانا هے ' اسلیے چاهیے که اسکي مقبوضات کي دوبارہ تقسیم یورپ کے اتفاق اور اقتدار کے ساتهه عمل میں آے -

یه اصول کم و بیش تاریکي کے عالم میں سنه ۱۸۲۰ ' ۱۸۴۰ ' ۱۸۵٦ ' اور ۱۸۷۱ ' میں مانا گیا ' مگر صاف طور پر اسکي منظوري اور نفاذ سنه ۱۸۷۸ ع میں برلن کانگرس میں هوا - برلن کانگرس سے پہلے اسکے چهرہ پر " دولة عثمانیه کي سلامتي و خود مختاري " کا پر فریب نقاب پڑا رهتا تها - لیکن سنه ۱۸۷۸ ع میں اپني اصلي شکل میں جلوہ گر هوگیا - یه عهد نامه سینٹ اسٹي فانو سے دوسرے دن کا واقعه هے جسکي بنا اس فرض کرنے پر تهي که " جنگ نے روس اور دولة عثمانیه کو آزاد کردیا هے اور آنهیں اختیار هے که جسطرح چاهیں مسئله شرقیه کا فیصله کرلیں "

اس " فرض کردہ اصول " کے خلاف سب سے پہلے آسٹریا نے آواز بلند کي - کونٹ بیاست Beust نے لارڈ ڈربي کو ایک نوٹ میں لکها که یورپ کے معاهدوں نے سیاست مشرقیه کا جو نظام قائم کردیا هے ' اسمیں جب کسي قسم کا تغیر کیا جاے تو ضرور هے که اسے یورپ کي منظوري حاصل هو - انگلستان نے اس اصول سے اتفاق کیا - اسکے بعد لارڈ سالسبري نے معاهدۂ سینٹ اسٹي فانو کو یورپ کي کسي کانگریس کے حواله کر دینے کے لیے جو مراسله لکها تها ' اسمیں اس اصول کو اسطرح بیان کیا تها :

" کوئي معاهدہ جو حکومت روس اور باب عالي میں هوگا اور جسکا اثر سنه ۱۸۵٦ اور سنه ۱۸۷۱ کے معاهدوں پر پڑتا هوگا ' وہ اسوقت تک هرگز جائز نهیں قرار پائیگا جب تک که وہ سلطنتیں بهي اسے منظور نه کر لیں ' جو ان میں شریک تهیں "

اسکو خود روس اور تمام بڑي سلطنتوں نے منظور کرلیا - اسی سے وہ قانون پیدا هوا جسے " تصدیق دول " سے موسوم کرنا چاهیے - یعني جب تک دول ستته تصدیق نه کریں ' ترکي کے متعلق کوئي معاهدہ معتبر نهیں هو سکتا -

پس میري سمجهه میں نهیں آتا که اس کا تعلق عهد نامۂ بخارست سے کیوں نهو ؟ اور اس کے لیے کوئي صحیح وجه کیوں موجود نهیں -

بلا شبه یه سچ هے که بلقاني مقبوضات کی بے اقتدارانه تقسیم سے امن یورپ کو جو خطرات هوسکتے هیں ' وہ ایک حد تک رفع هوگئے هیں ' مگر یهاں تو قانون کا سوال هے !

بهر حال جس چیز کو کونٹ بیؔ اسٹ " سیاست شرقیه کا نظام " کهتا هے ' وہ سنه ۱۸۷۸ ع سے کلیتاً محض زمین یا سیادت و برتري هي کا سوال نهیں رها هے - درحقیقت دول نے شروع هي میں یه محسوس کرلیا تها که ان کے فیصله سے جس آبادي پر اثر پڑیگا ' اسکي بهبودي و فلاح کي ذمه داري جب تک وہ اپنے اوپر نه لینگے اسوقت تک بلقان کے جغرافیۂ سیاسي کي نگراني کا آنهیں کوئي حق نهیں - اسي سنه ۱۸۳۰ میں یونان اور سنه ۱۸۵۸ میں رومانیا کي کامل ترین مذهبي اور ملکي آزادي کے حصول پر اصرار کیا گیا تها - لیکن معاهدۂ برلن میں ان شرائط نے وسیع تر دائرہ اختیار کرلیا اور مشرق ادنی کي تمام سلطنتوں کي بقاء ' هر قسم کي مذهبي اور ملکي مجبوریوں کے انسداد اور هر طبقۂ رعایا کے مساویانه اور آزادانه سلوک سے مشروط هوگئي - یه ذمه داري همیشه کي طرح آج بهي موجود هے - اسلیے دول کا فرض هے که وہ دیکهیں که اس " نظام سیاست " کو عهد نامه بخارست سے صدمه تو نهیں پهنچ رها هے ؟

البانیا کا هنگامۂ رستخیز هنوز ایک غیر منحل عقدہ هے - یورپ کي تازہ ڈاک بهی اسپر کوئي مزید روشنی نهیں ڈالتی - مسلمانوں کا خروج ' اسد پاشا کی اعانت حکومت ' اسکے صله میں جلا وطنی ' ابتداً مسلمانوں کي اسکے ساتهه سرد مهري ' پهر همدردي ' یه واقعات کچهه اسدرجه پیچیدہ هیں که هنوز انکي تشریح قبل از وقت هوگي -

---

لیکن انگریزي سیاست خارجیه کا بے انتها ضابط و مخفي مداح " نیر ایسٹ " واقعات کي پیچیدگي اور حقیقت کے اخفاء کو تسلیم کرتے هوے اپنے مجتهدانه قیاس سے ایک حل پیش کرتا هے -

اسکے نزدیک اس طلسم کي کنجي علم برداران خروج کا اسلام هے - یه تسلیم کرنے کے بعد که یه لوگ مسلمان تهے ' اُسے واقعات کا گم شدہ نظام ملجاتا هے - " یعنی مسلمانوں کو شکایت هے که شهزادہ ویڈ کی منظور نظر صرف عیسائی آبادي هے - خود مختاري کے ثمرات سے صرف عیسائیوں هی کے دامن مالا مال هو رهے هیں - پس انکے خروج کا اصلي محرک یهی خیال تها - پہلے اسد پاشا کے متعلق مسلمانوں کا خیال هوا که وہ انکو شهزادہ ویڈ کي نظر عنایت سے محروم کرنا چاهتا هے - اس خیال کو اس واقعه سے اور بهي تقویت هوتی تهی که مسلمان فیوڈل سسٹم (۱) کے خلاف اور اسد پاشا اسکا حامی تها - اس لیے جب وہ دورزز پهنچے تو انکو اس سے کوئي همدردي نه تهي ' مگر جب انهوں نے دیکها که انکے مقابله کے لیے صرف عیسائی بهیجے گئے هیں اور نیز یه که اسد پاشا ایک مسلمان (اگرچه وہ مسلمانوں کا دشمن اور عیسائیوں کا حامي هے) جلا وطن

(۱) فیوڈل سسٹم " سے مقصود وہ طرز حکومت هے جسمیں ایک مرکزي طاقت کي جگهه مختلف چهوٹے چهوٹے رؤساء اور صاحبان اراضي و املاک باقتدار هوں اور اپني اپني فوجوں کو اپنے صرف سے قائم رکهیں - قدیم یورپ اور اسلام میں دولة سلجوقي وغیرہ کا یهی طرز حکومت تها - فرانس اور انگلستان کے نائٹس مشهور هیں (الهلال)

جب امیر ترکي کو اسکے بھتیجے مہدي نے قتل کردیا اور فضیل تخت نشیں ہوا تو ریاض کي فوج میں ایک نوجوان عبد الله بن رشید نامي تھا - اسنے دبے پاوں محل میں جا کر مہدي کو قتل کردیا - اور اسطرح فضیل کو اپنے باپ کا تخت ملگیا - اس نوجوان کو اسکي شجاعت اور وفاداري کے صلے میں اسکے وطن جبل شماز کي گورنري ملگئي -

وہ خود مختار ہوکر ایک علحدہ ریاست بنانے کي سعي کرنے لگا اور بہت جلد فضیل کا ہم قوت ہوگیا - سنہ ۱۸۴۴ میں اس نے انتقال کیا -

بلال ' شعیب ' محمد ' یہ اسکے تین بیٹے تھے - بلال بڑا بیٹا حاکم ہوا - اسنے بغداد و بصرہ کے تاجروں کو اپنے پایہ تخت میں آباد کیا اور بتدریج ریاض کے وہابي قبائل کا جوا گردن سے اوتارکر پھینکدیا - سنہ ۱۸۶۷ میں ایک مرض سے پریشان ہوکر اسنے خود کشي کرلي -

شعیب اسکا جانشیں ہوا لیکن بلال کے بیٹوں نے ایک سال کے اندر ہي مروا ڈالا -

عبد الله کا تیسرا بیٹا محمد ' ریاض میں پناہ گزیں تھا - موقع پاکر امیر عبد الله فضیل سے اجازت لیکر مایل میں آیا اور اپنے بھتیجے کو قتل کیا - پھر بلال کے باقي بیٹوں کو مار کر سنہ ۱۸۶۰ میں خود ہي بے غل و غش امیر بن گیا - سنہ ۱۸۶۶ میں امیر عبد الله بن فضیل کو اسکے بھتیجوں نے قید کرکے تخت پر قبضہ کرلیا - اسوقت سے وسطي عرب میں وہابیوں کے سرخ و سفید علم کے بجاے امیر مایل کا سبز و ارغواني علم لہرانے لگا ہے -

امیر مائل محمد بن رشید بابعالي کا باجگذار تھا - وہ شریف مکہ کو سلطان کے لیے سالانہ رقم پیشکش کرتا رہا - سنہ ۱۸۹۰ میں ریاض کے قدیم حکمراں قبائل نے بغاوت کرکے ریاض کو آزاد کرانا چاہا مگر ناکام رہے - سنہ ۱۸۹۷ میں محمد بن رشید نے رحلت کي - اسکا جانشیں عبد العزیز بن شعیب ابتک حکمراں ہے - یہ سخت گیري میں محمد بن رشید سے کم مگر سیاست میں اسکا ہم پلہ ہے -

(نئـي شـورش)

قارئین کرام پر واضح ہوگیا ہوگا کہ نجد کي اس پولیٹکل کشمکش میں ترکوں کو کتنا دخل رہا ؟ امیر نجد شکست کے بعد سلطان کا ادب ملحوظ رکھتا تھا - ہر طرح سے انکو اپنا سرپرست جانتا تھا - اگر ترکوں کي طرف سے اس تعلق کے مضبوط کرنیکي کوشش ہوتي رہتي تو بلا شبہ آج ریاست نجد ترکوں کے زیر اقتدار ہوتي -

لیکن جب کسي قوم پر زوال آتا ہے تو تمام تدابیر ملکي اسکے دماغ سے مفقود ہوجاتي ہیں - موجودہ جنگ بلقان سے بھي نجدیوں نے فائدہ اٹھایا ' اور الحساء کو تاراج کرکے قطیف پر قابض ہوگئے -

در اصل اس حرکت و شورش کے اندر ایک پر اسرار ہاتھہ کام کر رہا ہے ' جسکا نام لیتے ہوے مثل اور ہندوستانیوں کے ہمکو بھي ڈرنا چاہیے - مگر ہماري بزدلانہ چشم پوشي ہم پر بہت آفت لا چکي - اب آور کہاں تک خوف کھائیں؟ اسمیں کچھہ شک نہیں کہ گذشتہ صدي میں خلیج فارس کي حفاظت کے نام سے ساحل عرب پر انگریزوں نے بڑے بڑے طوفان برپا کیے - یہ شورش بھي انھي کا ایک ٹکڑہ ہے -

ابھي ترکي کا گلا دبا کر کویت و بحرین کا معاملہ طے کرایا جا چکا تھا کہ بیچارے کے سر پر دوسري آفت لائي گئي -

" دیوانۂ نجد را ہوے بس ست " امیر نجد کو اتنا اشارہ کافي تھا کہ سلطان نے انکے قدیمي ملک الحساء کو انگریزوں کے حوالے کرنیکا تہیہ کرلیا ہے - غیور ملک پرست عرب بے اختیار ترکوں کے سر دوڑ پڑے - ریوٹر کي تازہ ترین خبر سے تو یہ پایا جاتا ہے کہ ترک ساحل الحساء چھوڑکر بھاگ گئے ہیں - و الله اعلم -

یہ واقعہ اگر صحیح ہے تو خدا نخواستہ مسلمانوں کو ایک بہت بڑي بلا کے مقابلے کے لیے آمادہ ہوجانا چاہیے - حجاز کا مشرقي دروازہ نجد تھا ' اور اسکي اوٹ صوبہ الحساء - اگر اس ابتري میں اس طرف توجہ نہ کي گئي تو میں وثوق کے ساتھہ پیشین گوئي کرتا ہوں کہ ساحل خلیج فارس پر کل ہي انگریزي جہاز دکھلائي دینگے جو اس بہانے سے قطیف اور کویت پر گولا باري کرینگے کہ بحري قزاقوں کا مسکن ہورہے ہیں اور ان سے انگریزي تجارت کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے -

پھر امیر نجد کہاں جاتا ہے - دو خوبصورت دوربینیں ' کچھہ رنگین چشمے ' دو ایک سنہري گھڑیاں ' دو چار قسم کے باجے ' بس یہ تحفے اسکے لیے کافي ہیں - بد بخت مولاي عبد العزیز سلطان مراکش تو صرف ایک سائیکل کو پاکر مدہوش ہوگیا تھا !

ہم نے بارہا قرب قیامت کي روایتیں وعظوں میں سني ہیں جنمیں بیان کیا گیا ہے کہ تمام اسلامي ممالک پر نصاری قبضہ کرلینگے - ہم اپنے آنکھوں سے جب شام ' بحر احمر ' عدن ' بیرم ' عمان ' فارس کو دوسروں کے قبضے میں دیکھہ رہے ہیں تو ہمیں ان روایات کي پوري تصدیق ہوجاتي ہے - عرب اور ترکوں کي قومي منافرت کے تشویشناک مسئلہ کي تاریخ کا سر ورق انگلستان کے فارن آفس ہي میں ہے - آہ ! وہ سلطنت جسنے دوسري صدي ہجري میں افریقي ساحل پر ایک زلزلہ ڈالدیا تھا ' جو اسلام میں پہلي ریاست ہے جسنے پرتگال اور ڈچ اور انگریزوں کي طرح ماوراء البحر نو آبادیاں بسائي تھیں ' یعني مشرقي افریقہ اور زنجبار ' وہ آج جرمن اور برٹش ایسٹ افریقہ میں منقسم ہے ! !

عمان بجاے خود ایک با قاعدہ سلطنت ہے جو اپني وسعت میں اٹلي کے برابر ہے ' اور آبادي میں یونان یا بلغاریہ سے کم نہیں - ۳ ملین اباضي خوارج جو گذشتہ عہدوں سے بچ رہے ہیں ' انکا مسکن یہي ہے - اسمیں تمام جنوبي ملک کا وہ علاقہ بھي شامل ہے جو اس خطے کے مشرق میں واقع ہے -

ساحل عمان پر بارش بھي معقول ہوتي ہے جسکے سبب سے ساحلي مقامات برخلاف تمام عرب کے سرسبز ہیں - کھجور کے باغ سمندر کے کنارے دور دور تک چلے گئے ہیں - اسکا میدان دو سو میل تک ہے - چوڑائي بارہ میل ہے - اور عقب میں جبل اخضر کا سلسلہ ہے جسکي چوڑائي ۹۹۰۰ فیٹ اونچي ہے اور سمندر میں سو میل سے نظر آتي ہے -

عمان کے کچھہ خطے شہد اور لوبان کے لیے مشہور ہیں - مشہور ہے کہ شہزادي سبا بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے لوبان اور میوہ کي بڑي مقدار بھیجي تھي جو انہیں اطراف سے حاصل کی گئي تھي -

لوبان ایک درخت کي گوندہ ہے جو عمان کے پہاڑوں پر بکثرت پایا جاتا ہے - عرب بھر میں عمان کا ایک کریال والا اونٹ سب سے افضل ہوتا ہے - اسي لیے یہ خطہ " ام الابل " کے نام سے مشہور ہے -

اس ملک کي آب و ہوا منطقہ حارہ اور معتدلہ کي درمیاني حالت میں ہے - اسکي بلندي ۳ ہزار سے ۵ ہزار فیٹ تک ہے - یہاں پہاڑي ندیاں اور چشمے جاري ہیں - بحرین اور عمان کے معادني ساحل اپنے بیش قیمت موتیوں کے لیے مشہور ہیں -

پہلے عمان میں آزاد اماموں کي حکومت تھي جو خانداني لحاظ سے انتخاب نہیں کیے جاتے تھے بلکہ جمہوري اصول پر - لیکن سنہ ۱۵۰۶ ع میں خلیج فارس پر انگریزوں کے نمودار ہونے کی وجہ سے مسقط بھي سنہ ۱۶۵۰ ع تک انکے قبضہ میں رہا - سنہ ۱۷۴۱۰ ع میں احمد بن سعید ایک مجہول الحال اونٹ چرانے والے نے سہار کي گورنري حاصل کرلي اور ایرانیوں کو جو پرتگالیوں کے بعد قابض ہوگئے تھے ' مسقط سے نکالدیا اور اس خاندان کو قائم کیا جسکي حکومت ابتک براے نام باقی رکھی گئی ہے - (رفیقي)

اس میں کم و بیش اضافه هو رها تها کوئي شخص جسمیں تهوڑا سا بهي انصاف هو' وه اس خرابي کا ذمه دار صرف موجوده جماعت هي کو نهیں سمجهه سکتا' بلکه هر ایک نظامت اور هر ایک معتمدي کو اسکا ذمه دار سمجهے گا - بهرحال ایسے اسباب پیش آے که ندوه کي خرابیاں آهسته آهسته تمام هندوستا میں پهیلنے لگیں' اور بهت سے شهروں میں ندوه کي جماعت سے اصلاح کے مطالبات شروع هوگئے' اور اسلامی اخباروں نے موافقت اور مخالفت میں خاص طور پر دلچسپي لیني شروع کی - اس کشمکش میں ندوه کي حالت قاآني کے اس شعر کے مطابق تهي :

این مي کشدش از چپ ' آن مي کشد از راست
مسکین د لکــم مانــــده دریں کشمکش انــدرا

ایسي حالت میں ضرور تها که مسلمانوں کا ایک قایم مقام جلسه کسي شهر میں جمع هوکر اس ناگوار حالت کو دور کرے' اور مسلمانوں کے ان مطالبات کو اعتدال کے ساتهه ارکان ندوه کی خدمت میں پیش کرے تاکه ایکطرف ندوه کی وه خرابیاں جو اساسي هیں اور جنهیں دونوں فریق بغیر اختلاف کے تسلیم کرتے هیں دور هوں - دوسري طرف مسلمانوں کو بهي ان اصلاحات پر اطمینان هو جائے' اور ان کي دلچسپي اپني اس تعلیم گاه کے ساتهه انهیں حدود پر آجائے جنپر که پہلے تهي -

(دو اعتــــراض)

قوم کے بعض بزرگ ۱۰ مئي کے جلسه پر اعتراض فرماتے هیں که :

(۱) اسٹرایک کي حالت میں یه جلسه مضر تها - اسٹرایک کے بعد هوتا تو مناسب تها -

(۲) هر ایک تعلیم گاه کیلیے جو جماعت قوم نے خاص خاص اصول پر مقرر کر دي هے' اس جماعت پر بهروسه کرنا چاهیے اور چونکه یه جلسه عملاً اس اعتماد کو کهونے والا هے' اور اس سے دوسري تعلیم گاهوں کے لیے بهي مسلمانوں کي ایک عام مداخلت کي ایسي نظیر قایم هوئي هے جو ان کے نیک کاموں میں سد راه هوگي - اس لیے یه جلسه مفید هونے کے بجاے مضر هوگا - ان دونوں اعتراضوں کے جواب ذیل میں عرض کرتا هوں :

(۱) اس جلسه کو حقیقت میں اسٹرایک سے کچهه تعلق نه تها - نه یه طلبه کي کفالت پر غور کرنے کیلیے بلایا گیا تها - تاهم همارا فرض تها که هم عام طور پر اس امر کو ظاهر کردیتے که ۱۰ - مئي کے جلسه کو اسٹرایک سے کوئي تعلق نهیں هے - چنانچه سب سے پہلے دهلي میں میرے مکان پر ایک جلسه ۱۰ - مئي کے جلسه کو بلانے اور دوسرے انتظاموں کیلیے منعقد هوا - اسمیں جو ریزولیوشن پہلے پاس هوا ' وه اسٹرایک کو ختم کردینے هي سے متعلق تها - هم میں سے کسي ایک کو بهي اسٹرایک سے همدردي نهیں تهي - بلکه هم اسٹرایک کو سب سے زیاده خود طلبه کے لیے مضر سمجهه رهے تهے - هم نے اس جلسه کي کار روائي کو بهي چهاپ دیا تها - اهل اسلام نے اپنے روزانه هفته وار پرچوں میں اسے پڑه بهي لیا تها - اس کے بعد پهر بعض بزرگان قوم کا یه فرمانا که اسٹرایک کي حالت میں جلسه کا هونا اس موقعه پر مناسب نهیں تها - کیوں که طلبه کو یا دوسرے اصحاب کو یه قیاس کرنیکا موقع مل سکتا تها که ۱۰ - مئي کا جلسه اسي اسٹرایک سے تعلق رکهتا هے' میرے خیال میں انصاف سے بالکل بعید هے' اور اگر مجهے میرے احباب معاف فرمائیں تو میں عرض کرونگا که میں اسے سخن پروري کي ایک ایسي قسم سمجهتا هوں جو ان اصحاب میں اکثر پائي جاتي هے جو غلط یا صحیح طور پر اپني راے پر جمے رهتے هیں' اور جو کچهه وه ایک مرتبه ظاهر کردیا کرتے هیں اس سے انحراف کرنا اپنے اصول مسلمه کے خلاف سمجهتے هیں - ابهي تک ۱۰ مئي کی تاریخ نهیں آئي تهي که بعض اصحاب کي کوشش سے اسٹرایک ختم هوگئي ' اور جلسه کا کوئي وهمي تعلق بهي اسٹرایک سے باقي نهیں رها - مگر کسقدر لطیف بات هے که اب تک بهي ۱۰ - مئي کے جلسه کي جرائم کي فهرست میں اسٹرایک کا جرم بهي برابر شامل کیا جا رها هے' اور راے کي پختگي کي وه مثال دکهائي جاتي هے جو نه پیش هوتي تو زیاده بهتر تها -

(۲) دوسرے اعتراض کے متعلق گو میں اپنے مضمون میں کچهه لکهه چکا هوں' مگر یہاں بهي مناسب سمجهتا هوں که کچهه عرض کروں :

ندوه میں ابتدا سے خرابیاں پائي جاتي تهیں اور اس کا قانون اساسي اصلاح کا محتاج تها - قانون پر سالها سال سے عمل نهیں هوتا تها ' ندوه روز بروز پست هو رها تها ' باهمي قصوں نے اسے اور بهي نقصان پهونچا رکها تها - اسکي یه حالت کم و بیش دس بیس برس سے هو رهي تهي ' اگر تهوڑي دیر کیلیے یه فرض کرلیجیے که ایسي هي حالت کسي دوسري تعلیم گاه کي هو تو میں دریافت کرتا هوں که قوم کو اس میں مداخلت (جایز طور پر) کرني چاهیے یا کسي اور آسماني جماعت کا اسے انتظار کرنا چاهیے جس کے سپرد اس نے یه خدمت کر رکهي هے ؟ اگر فرض کر لیجیے که قوم اس میں مداخلت نه کرے ' تو مجهے یه سوال کرنے کي اجازت دیجیے که کیا وه اپنے فرض سے غافل نهیں سمجهي جالیگي ؟ اور کیا اس کا یه گناه نهیں هوگا که جس تعلیم گاه کے مقصد کے ساتهه وه اس قدر دلچسپي رکهتي هے اور جس کے لیے اس نے روپیے اور وقت سے مدد کي هے' اس کي مختلف اور دیرینه خرابیوں کے معلوم هونیکے بعد بهي وه خاموش هے ' اور انهیں بزرگوں پر اس کي عقده کشائي کا بار ڈال رهي هے جن کے ناخن اس کے لیے کچهه مفید ثابت نهیں هوے ؟

اگر هم میں سے ایک جماعت یه چاهتي هے که قوم کي طرف سے ایسي مداخلت هو' تو اس قسم کے جلسوں کو بے معني طور پر مضر بتانے سے بهتر هوگا که وه اپنے اپنے انسٹي ٹیوشنوں کو ایسي حالت میں نه رکهے که مسلمانوں کي عام جماعت کو توجه کرنے کي ضرورت هو - اگر آپ چاهتے هیں که طبیب آپ کو دوا نه دے تو آپ پر لازم هے که آپ اپني صحت کو بهتر حالت میں رکهیں - اگر آپ بیمار هوں گے اور خود آپ کي چاره سازي آپ کیلیے مفید نهو گي تو پهر طبیب کي مداخلت ناگزیز امر هے - کیا یه تعجب خیز بات نهیں هے که آپ اپني تدبیر سے در مانده هوں' اور دوسرا آپ کو چاره کار بتانے کے لیے کهڑا هو تو آپ غل مچالیں که تمهیں مداخلت کا کوئي حق نهیں هے ؟ اگر تم اس طرح مداخلت کروگے تو همارا نظام بالکل خراب هو جائیگا ؟

(ایــک دهمکـــي)

اس سلسله میں نا مناسب نه هوگا اگر میں یه بیان کروں که بعض اصحاب نے مدرسه طبیه کا بهي ذکر کیا هے' اور اس طرح مجهے سمجهایا هے که تم بهي ایک اسکول رکهتے هو - اگر تمهارے اسکول کے ساتهه بهي یهي سلوک قوم کي طرف سے هو تو تم کیا خیال کروگے ؟ اس کے جواب میں میں التماس کرتا هوں که میں اس روز اپنی خوش قسمتی سمجهونگا ' جس روز ملک کا ایک قائم مقام جلسه مجهه سے مطالبات کریگا - اگر ایسا هوا تو جو جواب میري طرف سے هوگا وه صرف اسکي شکرگذاري هوگي اور اس کے نیک مشوروں کو قبول کرنا هوگا - اس وقت کا انتظار کرنا بالکل ایک عبث فعل هے - میں عرض کرتا هوں که جس جماعت کا دل

کیا جا رہا ہے ' تو انہیں محسوس ہوا کہ مذہبي تفریق کو جسقدر پہلے سمجھتے تھے ' حقیقت میں اس کہیں سے زیادہ سنگین ہے - اسلیے فوراً وہ اُسکے ہمدرد ہوگئے "

مسئلۂ خروج البانیا کا یہ فلسفہ ہے جو انگلستان کے اخبارات پیش کر رہے ہیں !

یہ حل کس حد تک تشفي بخش ہے ؟ اور اسکے اندر کونسی روح کام کر رهي ہے ؟ اس کا اندازہ قارئین کرام خود کرسکتے ہیں - مسیحی اہل قلم اور سیاست فرما صدیوں سے صرف یہی کام کرتے آئے ہیں کہ اپنے جرائم کو اپنے حریفوں کے سر الزام رکھکر پوشیدہ کریں !

واقعه کي اهمیت کو کم کرنے کے لیے رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ البانیا کے انقلابي " صرف دهقانیوں اور کسانوں کي ایک غیر ترتیب یافته جماعت ہے جسمیں کوئي معتبر شخص نه تها " مگر شاید اس تعبیر کي تصنیف کے وقت یه خیال نه رہا کہ جب اس تحقیر آمیز بیان کے ساتھہ یورپ کے قرار دادہ شہزادہ کے فرار ' تمام شہر کے خوف زدہ ہوجانے ' اور جندرمه (فوجي پولیس) کي گرفتاري کي خبریں بھي شائع ہونگي ' تو اسوقت البانی حکومت کي کمزوري اور غریب شہزادہ کی بزدلی کا سوال بھی قدرتاً پیدا ہوجایگا - چنانچه جن اخبارات کو شہزادہ وید کے انتخاب سے اختلاف تها ' وہ ایک طرف رہے ' خود نیرایست کو بھی مجبوراً کہنا پڑا ہے : " اس واقعه سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا شہزادہ وید بغیر یورپ کي فوجي اعانت کے حکومت چلا بھی سکتا ہے یا نہیں ؟ "

شہزادے کے بھاگنے میں جن لوگوں پر شرکت کا شک تها ' ان میں آسٹریا کا وزیر بھي ہے - اسلیے حکومت آسٹریا نے اعلان کردیا ہے کہ " اس کا وزیر شہزادہ کے عاجلانه فرار کا ذمه دار نہیں ہوسکتا - وہ اطالي وزیر کے مشورہ سے ہوا ہے " تعجب ہے کہ ایک جرمن شہزادہ نے ایک ایسے شخص کو پا مردي و ثبات کے باب میں قابل مشورہ کیوں سمجھا ' جسکي قومي شجاعت کي حقیقت صحراء لیبیاء و طرابلس میں طشت از بام ہوچکي ہے ؟

حکومت اطالیه کے استعماري حوصلے روز بروز پاؤں پھیلا رہے ہیں - طرابلس کي هڈي اگرچه ابھي تک حلق میں پھنسي ہوئي ہے مگر اسکا ہاتھہ یورپ کے خوان یغما (دولت عثمانیه) کي طرف بھی بڑھنے سے باز نہیں آتا - اب اسکے پیش نظر ایشیاے کوچک ہے !

طرابلس کي طرح اس موقع پر بھي برطانی سیاست اسکي تائید (بلکه مداحاً کہنا چاهیے که) ایک حد تک اسکی خاطر ایثار کر رہي ہے ! سمرنا آلدین ریلوے کے متعلق ایک برطاني کمپني کو اپنے استحقاق کا دعوی تها - حکومت اطالیا اسکے متعلق عرصه سے کوشش کررهی تھي ' بالآخر اُسے حکومت برطانیه کي وساطت سے کامیابي حاصل ہوگئي - حال میں اس کمپني اور حکومت اطالیا میں ایک معاهدہ ہوا ہے جسکی تفصیل هنوز معلوم نہیں - لیکن اطالي وزیر خارجیه کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کامیاب سمجھتا ہے - چنانچه پچھلے هفتے ایک تقریر میں اسکي طرف اشاہ کرتے ہوے اس نے کہا : " یه در اصل اس راہ میں پہلا قدم ہے جو غالباً محنت طلب ثابت ہوگا "

اس تقریر میں ایشیاء کوچک کے اندر اسی قسم کي دوسري اطالي کوششوں کي طرف بھي اشارے کیے گئے ہیں -

مگر اطالیا جس کو لقمۂ تر سمجھہ رهي ہے وہ ان شاء الله طرابلس سے بھي زیادہ گلوگیر ثابت ہوگا ' کیونکه یه ترکوں کا اصلي وطن ہے اور فوجي نقل و حرکت کے بري راستے موجود ہیں -

مدارس اسلامیه

١٠ مئي کا جلسۂ ندوه

(از جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

١٠ مئي کے جلسه کے بعد میں بہت جلد شمله آ گیا - لیکن میں برابر اسلامي اخباروں میں ان تمام مضامین کو پڑھتا رہا جو اس جلسه کے متعلق معزز ایڈیٹروں اور نامه نگاروں نے لکھے یا اب تک لکھہ رہے ہیں ...... مجھے افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ میں نے ان واقعات کے پہلو میں جو مختلف اخباروں میں درج کئے گئے ہیں ' صداقت کي روشنی بہت کم دیکھي -

جن بزرگوں نے اب تک ١٠ مئي کے جلسه پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے ' ان میں سے بعض حضرات کے متعلق میرا یقین ہے کہ انہیں صحیح اور کافي معلومات کے حاصل کرنیکا وقت نہیں ملا ہے - اس لیے وہ ندوہ کے الجھے ہوے واقعات کے سلجھانے سے قاصر رہے ہیں - لیکن جو کچھہ وہ لکھہ رہے ہیں آسے وہ صحیح سمجھہ رہے ہیں - ان بزرگوں کے علاوہ دوسرے حضرات وہ ہیں جو اپنے خیالات کے ساتھہ واقعات کو مطابق کرنے کي خواهش مند ہیں ' اور ایسي دوربین سے ١٠ مئي کے جلسه کے واقعات کو ملاحظه فرمانے کي تکلیف گوارا کررہے ہیں ' جسے وہ مفید مطلب چیزوں کے دیکھنے کیلیے تو سیدھے طور پر استعمال کرتے ہیں ' لیکن جب کوئي چیز اون کے خلاف سامنے آتي ہے تو دوربین کو الٹا لگا لیتے ہیں ' تاکه وہ معمولي حالت سے بہت چھوٹي اور حقیر معلوم ہو ' اور اس طرح وہ اپنے دل کے گہوارہ میں مصنوعي تسلي کو جھلا رہے ہیں !

میں چاهتا ہوں کہ ایک مرتبه اپنے قلم سے ان واقعات کو جو میرے علم میں صحیح اور یقیني ہیں ' اہل اسلام کے سامنے پیش کردوں ' اور پھر اپني طرف سے اس بحث کا دروازہ بند کردوں - دوسروں کو اختیار ہے کہ وہ جس وقت تک چاهیں اور جس طریقه کے ساتھہ چاهیں اس بحث کو جاري رکھیں -

سب سے پہلے میں ١٠ مئي کے جلسه کي ضرورت پر کچھہ لکھونگا ' اس کے بعد جلسه کے حالات بیان کرونگا ' پھر اس کے نتائج سے بحث کرونگا - اگرچه یه تمام باتیں بہت وقت لینے والي ہیں مگر میں کوشش کرونگا کہ اختصار سے کام لوں -

(جلسه کي ضرورت)

ندوہ ایک ایسي تعلیم گاہ ہے جو اپني تعلیمي خصوصیتوں کے لحاظ سے دوسري تعلیم گاہوں سے امتیاز رکھتي ہے - اسکا اصلي مقصد یه تها اور ہے کہ اس سے جو علماء فارغ التحصیل ہوکر نکلیں وہ اپنے علوم میں ماہر ہونیکے علاوہ دوسري زبانوں سے بھي (جیسے کہ انگریزي زبان ہے) کسیقدر آشنا ہوں ' تاکہ ایک طرف وہ اشاعت اسلام جیسے مقدس اور مہتم بالشان فرض کو ادا کرسکیں ' اور دوسري طرف وہ ان غیر مذہب والوں کے حمله سے بھی واقف ہوتے اور ان کے جوابات دیتے رہیں ' جو اپنا فرض سمجھہ رہے ہیں کہ اسلام کو دنیا کي نظروں میں ایک نہایت ہي کمزور اور ضعیف مذہب ثابت کریں - " ندوہ " کا یہي وہ اعلی اور اہم فرض تها ' جس نے مسلمانوں کو بہت جلد اپني طرف کھینچ لیا اور ندوہ کا بھي وہی نصب العین تها جس نے اسے اور اسلامي مدارس سے ممتاز بنا دیا -

اس ندوہ میں بدقسمتي سے ایسي بے قاعدگي شروع سے چلي آتي تھي ' جو بتدریج ندوہ کي اساس کو کمزور کر رهي تھي ' اور روز بروز

سود کي ترقي

سود کے متعلق میں نے ابتک چند ماہ سے پبلک کو کوئي اطلاع نہیں دي تھي ' حالانکه پبلک کا حق ہے که ان معاملات میں اسکو باخبر رکھا جاے لہذا مفصلۂ ذیل عرض کیا جاتا ہے :

(۱) سود کے بارے میں پہلي کارروائي یه تھي که ۱۴ - اپریل سنه ۱۹۱۳ ع کو لیجسلیٹر کونسل صوبجات متحدہ میں بحث کے موقع پر ایک تقریر کي تھي ' جسکو چھاپ کر انگلستان اور ھندوستان کے خاص خاص عہدہ داروں اور ایڈیٹروں کے پاس بھیجا تھا -

(۲) ایک جلسه پراونشل کانفرنس صوبجات متحدہ کا جو بمقام فیض آباد سنه ۱۹۱۳ ع میں ھوا تھا - اس میں سب صوبه کے منتخب قائم مقام موجود تھے ' وھاں بالاتفاق یه تجویز منظور ھوئي که سود کا قانون نہایت درجه قابل اصلاح ہے ' اور اس سے کاشتکاروں زمینداروں ' کاریگروں اور چھوٹي تنخواہ کے ملازموں کا بہت نقصان ہے - مناسب ہے که گورنمنت اسکا انسداد فرماے -

(۳) تیسري منزل اس مسئله کي یه تھي که اُردو اور بعض انگریزي اخباروں نے میري بحث اسپیچ کے متعلق اس مسئله پر بحث کرني شروع کي - چنانچه بیشمار مضامین لکھے گئے اور سنه ۱۹۱۳ ع کي رپورٹ میں جو حصه پریس کے متعلق ہے اس میں بیان کیا گیا ہے که پریس نے اس سال سود کي اصلاح پرزور دیا -

(۴) جب سے میں نے ۲۰ دسمبر سنه ۱۹۱۲ ع سے کام شروع کیا اور آخر جلسه اپریل سنه ۱۹۱۴ ع تک تقریباً کوئي اجلاس کونسل کا ایسا نہیں ھوا ' جس میں مختلف سوالات سود کے بارے میں نہیں کئے گئے انکي تعداد ۳۰ - ۴۰ سے کم نه ھوگي -

(۵) اسي عرصه میں زبان انگریزي میں تاریخ مسئله سود مرتب کي گئي ' جو ۲۲۸ صفحه پر شائع ھوئي ہے ' اور دفتر عصر جدید میرٹھه سے مل سکتي ہے - اس کتاب میں قدیم مصریوں اور ھندؤں سے لیکر حال تک جسقدر قوانین سود کے متعلق ھوے ھیں اُن سب کا ذکر ہے - جو جو دلائل غیر محدود سود کے حق میں بیان کئے گئے ھیں اُن کو توڑا گیا ہے - انگریزي اور اُردو اخبارات اور گورنمنت کے نقشه جات کا اقتباس دیا گیا ہے - مجکو افسوس ہے که اس کتاب کا اعلان کرنیکي فرصت نه ملي - لیکن صوبجات متحدہ کے تمام ممبروں کو اور امپیریل کونسل کے تقریباً تمام ممبروں کو اور مشہور اُردو اور انگریزي اخباروں کو اس کتاب کي ایک ایک جلد بطور ھدیه بھیج چکا ھوں -

(۶) ۱۴ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک مسودہ بنام " قانون اصلاح سود " کونسل صوبجات متحدہ میں پیش کیا - اسکے متعلق کونسل میں هز آنر لفٹننٹ گورنر کي تقریر ملاکر دس تقریریں ھوئیں - جن میں سے نصف تقریریں تائید اور نصف مخالفت میں تھیں ' لیکن مخالف تقریروں نے بھي موجودہ سود کي سختي کو تسلیم کیا تھا - اس مسودہ کا خلاصه یه تھا که سادہ قرضوں میں عدالتوں کو صرف ۱۲ آنه في صد سالانه اور کفالتي قرضوں میں نو فیصد سالانه سود در سود کي ڈگري کا اختیار ھوگا ' اور کوئي عدالت سادہ قرضوں میں ۶ سال اور کفالتي قرضوں میں ۱۲ سال سے زیادہ کا سود نه دلاسکے گي - اُسوقت یه مسودہ نامنظور ھوا تھا - مگر مدراس سیلون کانفرنس میرٹھه وغیرہ بہت جگه سے اصلاح قانون سود کا مطالبه ھوا -

(۷) اگلے دن یعني ۱۵ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک دوسرا مسودہ قانون جسکا نام تھا " قرضداروں کي منصفانه داد رسي کا قانون " تیار کر کے سکریٹري کونسل کو بھیجدیا - اس میں عدالتوں کو سود کے گھٹانے کا اختیار دیا ہے - اول ۳۱ مارچ اسکے مباحثه کے لیے مقرر ھوئي تھي - میں نے خانگي خطوط بھي اسکي تائید میں موقر ممبران گورنمنت اور دیگر ممبران کونسل کے نام روانه کیے تھے - لیکن مباحثه ملتوي ھوگیا ' اور گورنمنت نے کہاکه ھم اسپر غور کر رہے ھیں - چنانچه مسودہ ابھي تک زیر غور ہے - نیز ۱۴ اپریل سنه ۱۹۱۴ ع کو جو حال کي بحث پر میں نے تقریر کي تھي اسمیں میں نے بتایا تھا که موجودہ قانون کسي طرح قائم نہیں رھسکتا - یه تقریر ۲۴ مئي کے عصر جدید میرٹھه میں شائع ھوگئي ہے -

(۸) حال میں ایک بڑا جلسه کلکته میں ھوا جسمیں ایک مشہور پادري فادر وان تیي مرکل نے لیکچر دیا ' اور تمام خرابیاں جو سود کے غیر محدود ھونے سے ھوتي ہے اور پالٹیکل انجمنوں سے میرے مسودہ قانون متذکرہ دفعه ۶ ضمن ھذا اور دیگر اُمور کے متعلق راے طلب کي -

(۹) اخبار پانیر کي خبر سے اور جو خط هز آنر سر جیمس مسٹن نے مجھے حال میں لکھا تھا - اُس سے بھي معلوم ھوتا ہے که مسئله سود گورنمنت اوف انڈیا میں زیر تجویز ہے - تائیدي تقریروں میں آنریبل راجه کشل پال سنگه بہادر کی تقریر مندرجه عصر جدید ۸ مئي سنه ۱۹۱۴ ع اس قابل ہے که صاحبان اخبار اسکو نقل فرماویں -

(۱۰) میں اس گشتي چٹھي کے ذریعه نہایت زور کے ساتھه صاحبان اخبار اور پبلک سے اپیل کرتا ھوں که گورنمنت کے ھاتھه مضبوط کرنے کے واسطے اس معامله پر مضامین لکھیں ' اور جلسے کریں کیونکه جبتک عام خواھش نه معلوم ھو گورنمنت مجبور ہے که نیا قانون نه بناے - جہاں کہیں جلسه ھو اسکي روئداد جس اخبار میں درج کي جاے خواہ وہ پرچه میرے پاس بھیجدیا جاے یا اس قسم کي روئداد عصر جدید میں درج کرنے کے لیے بھیجدي جاے -

غلام الثقلین میرٹھه - سعید منزل

چاھے ' دفتر انجمن طبیه میں تشریف لاے ' تمام کاغذات کو ملاحظه کرے' اور جو نیک مشورہ وہ چاھے مجھے دے ' اور پھر دیکھے که میں اسکے عوض میں اس جماعت کا شکر گذار ھوں گا اور اس کي نیک صلاحوں پر عمل کرونگا ' یا اس کي شکایت کرون گا اور اس کي نیک صلاحوں کو ردي کي ٹوکري میں ڈال دونگا ؟

(جلسه کا انعقاد)

اس مضمون کے ایک حصه کو میں نے ختم کر دیا ھے - اب دوسرے حصه کو شروع کرتا ھوں اور ۱۰ مئي کے جلسه کے متعلق کچھه لکھتا ھوں - مناسب ھوگا که اس حصه کو سهولت بیان کے خیال سے دو حصوں میں تقسیم کردیاجاے :

(۱) ۱۰ - مئي سے پہلے کے واقعات -
(۲) ۱۰ - مئي کے جلسه کے واقعات -

جلسه سے پہلے جو واقعات پیش آے' انهیں بھي اختصار کے ساتھه میں بیان کرنا چاھتا ھوں' تاھم میں سمجھتا ھوں که میرا مضمون اس وجه سے که واقعات ان دونوں حصوں میں زیادہ ھیں ' کچھه نه کچھه طویل ھو ھي جائیگا جس کیلیے معافي چاھتا ھوں -

(۱) دھلي میں دو ھفتے یا اس سے بھي پہلے بعض حامیان و ملازمین ندوہ تشریف لے آگے تھے' اور انھوں نے دھلي کے بعض اصحاب کے ساتھه مل کر مختلف قسم کي مخالفتیں شروع کردي تھیں - چونکه میں نے اس مضمون میں اول سے آخر تک یه ارادہ کر لیا ھے که میں کسي خاص شخص کا کسي واقعه کے ساتھه نام نه لوں - اس لیے میں صرف واقعات کو بغیر ان اشخاص کے ناموں کے جن کا تعلق ان کے ساتھه تھا' ذکر کرونگا ' اور اس کوتاھي کي معافي چاھونگا - ان حضرات نے جو کچھه بھي کیا وہ حسب ذیل ھے :

(الف) اس جلسه کي مخالفت کي غرض سے ڈپٹي کمشنر صاحب کے اجلاس میں ایک درخواست دي که اس جلسه میں فساد کا اندیشه ھے اس لیے یه جلسه نهیں ھونا چاھیے -

(ب) مسجد جامع میں سیرۃ رسول مقبول علیه الصلوۃ والسلام پر ایک جلسه قرار پایا تھا - اس مضمون کے بیان کرنے والے چونکه اصلاح ندوہ کے حامي تھے ' اس لیے اس کے متعلق بھی صاحب ضلع کي خدمت میں ایک عرضي بھیجي گئي تھي که مسجد میں فساد کا اندیشه ھے - اس جلسه کو بھي روک دیاجاے -

(ج) سیرۃ نبـوي پر جس شخص نے مسجد جامع میں نهایت دلگداز مضمون بیان کیا تھا ' اسکي تکفیر کا فتوی مرتب کیا گیا' جو جلسه کے بعد شائع ھوا -

(د) اسي بزرگ کے عقاید فاسدہ کو اشتهاروں میں چھاپ کر بھي اشتعال دلانے کي کوشش کي گئي' تا که جلسه پر اس کا اثر پڑے -

(ہ) بهت سے مختلف قسم کے اشتهارات جو عامیانه تهذیب کا نمونه پیش کرتے تھے ' چھاپ کر وقتاً فوقتاً شائع کیے گئے -

(و) یه تجـویز کي که ۱۰ - مئي کے جلسـه میں فساد کردیا جاے تا که یه جلسه بے نتیجه رھے ' اور جو لوگ اس موسم میں اپنے اپنے گھروں کا آرام چھوڑ کر آئے ھیں' وہ بغیر کچھه کیے واپس چلے جائیں -

یه اور آپ یقین کریں که اسي قسم کي اور بهت سي باتیں (جن کا یهاں بیان کرنا گو ضروري ھے ' مگر میں طوالت کے خیال سے ان کا ترک کردینا ھي مناسب سمجھتا ھوں) کي گئیں - اس لیے دھلي کي کمیٹي نے مناسب سمجھا که اب جلسه میں داخل ھونے کے لیے ٹکٹوں کا انتظام کرنا ضروري ھے - اس لیے یه تجویز بدرجه مجبوري محض انتظام کیلیے پاس کي گئي - یه ضروري تھي یا نهیں ؟ اس کا فیصله ھر ایک شخص اوپر کے چند واقعات ھي سے جو " مشتے نمونه از خروارے " کے طور پر بیان کیے گئےھیں کرسکتا ھے -

الغرض سب سے پہلے آٹھه سو ٹکٹ چھپوالے گئے تھے - لیکن جب یه معلوم ھوا که یه نا کافي ھونگے' نو دو سو ٹکٹوں کا اور انتظام کیا گیا ' کیونکه اسیقدر راما تھیٹر میں گنجایش تھي - یه کل ایک ھزار ٹکٹ تھے' جنھیں اس طرح تقسیم کیا گیا که سو ٹکٹ ان معزز اصحاب کیلیے نامزد کیے گئے جو باھر سے ھماري دعوت پر تشریف لانے والے تھے' اور جن کے جوابوں سے ھم نے ایسا ھي اندازہ کیا تھا' پانچسو کے قریب شهر کے اُن اصحاب کے نام بھیجے گئے جو عام مجالس میں شریک ھوا کرتے ھیں اور جو کسي نه کسي حیثیت سے مختلف جلسوں اور تقریبوں میں بلاے جاتے ھیں - پندرہ ٹکٹ انجمن خدام کعبه کے ممبروں کے لیے منگائے گئے تھے' وہ بھیجے گئے - اسیطرح کامریڈ کیلیے کچھه ٹکٹ بھیجے گئے - سو ٹکٹوں کے قریب متفرق طور پر خود لوگ آ آ کر لیتے گئے - چند ممبران کمیٹي نے اپنے اپنے احباب کیلیے ٹکٹ مانگے جو انھیں دیے گئے - ان کي تعداد بھي سو سے اوپر تھي - مدرسه طبیه کے جسقدر طلبه نے وھاں جانے کي خواھش کي انھیں ٹکٹ بھیجے گئے - غالباً انکي تعداد پچاس یا ساٹھه ھوگي - سو ٹکٹ اس لیے رکھے گئے تھے که ارکان ندوہ اور ان کے ساتھیوں کو دیے جائیں - اس کے ساتھه یه انتظام بھي کیا گیا تھا که جلسه کے وقت اگر کوئي شریف صورت آئے تو اُسے روکا نه جاے ۹ مئي کي شب کو میرے مکان پر معزز ارکان ندوہ نے یه طے کر لیا که ۱۰ - مئي کے جلسه میں وہ شریک نهونگے اور تمام جلسه کے سامنے ان میں سے ایک بزرگ نے ان الفاظ میں اعلان کردیا که " ارکان ندوہ نے یه فیصله کر لیا ھے که وہ کل کے جلسه میں شریک نهیں ھونگے " یه اعلان ان تمام معزز ارکان ندوہ کي موجودگي میں کیا گیا جو اُس وقت اُس مجلس مصالحت میں شریک تھے جو میرے مکان پر ھو رھي تھي - ۱۰ مئي کي صبح کو جبکه میں جلسه میں جانے کے لیے تیار تھا ' مجھے دو صاحبوں نے جو ارکان ندوہ کي فرود گاہ سے تشریف لا رھے تھے یه خبر دي که وہ لوگ شکایت کر رھے ھیں که اُن کے پاس ٹکٹ نهیں پہنچے' اور جلسه کا وقت قریب ھے - میں نے اُسي وقت اپنے ایک شاگرد کو ایک بزرگ ندوہ کي خدمت میں بھیجا که " شب کے فیصلے کي وجه سے آپ کي خدمت میں ٹکٹ پیش نهیں کیے گئے ' اب جتنے ٹکٹ درکار ھوں بھیج دیے جائیں - نیز یه معلوم ھونا چاھیے که کن کن بزرگوں کیلیے ٹکٹوں کي ضرورت ھوگي - چونکه اس کا جواب اچھا نهیں ملا اس لیے جب میں جلسه میں پہنچا ' تو میں نے ان لوگوں سے جو ٹکٹوں کي دیکھه بھال کے لیے دروازوں پر کھڑے ھوے تھے یه کهدیا که معزز ارکان ندوہ کو اور جنھیں وہ اپنے ساتھه لائیں ھرگز نه روکنا' بلکه احترام کے ساتھه پلیٹ فارم پر پہنچا دینا (اگر وہ لوگ تشریف لائیں) اور جهانتک مجھے علم ھے ایسا ھي ھوا - مگر افسوس ھے که اس پر بھي ٹکٹ نه ملنے کي محض نا واجب شکایت دھلي کي انتظامي کمیٹي سے کي جاتي ھے -

(ح) لکھنو سے جو بزرگ تشریف لائے تھے انھوں نے بطور خود اپنے قیام کا انتظام کرنا مناسب خیال کیا' اور دھلي کي کمیٹي کو کوئي اطلاع نهیں دي - تاھم میں نے خود ان میں سے ایک ممتاز شخص سے التماس کي که گو آپنے بطور خود اپنے ٹھرنے کا انتظام فرمالیا ھے لیکن میري درخواست ھے که آپ مهرباني فرما کر اپني جماعت کے قیام و طعام کے مصارف مجھے ادا کرنیکي اجازت دیجیے - انھوں نے اچھے الفاظ میں عذر فرمایا اور یه کہا که یه مناسب نهیں ھے (مجھے ان کے الفاظ ٹھیک یاد نهیں ھیں) اس کے بعد بھي غیر ذمه دار اشخاص یه شکایت کرتے ھیں که ندوہ کي حامي جماعت کي مدارات نهیں کي گئي ' اور اس کا سارا الزام دھلي کي کمیٹي کے اوپر رکھنا ھي زیادہ مناسب سمجھتے ھیں -

(باقي آیندہ)

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات مین ہے - اپ آمي تے باطني تعلیم شغل برزم - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا ہے - پهر حضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجهه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان ہے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے - ایکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پر ایکا لشکر مین لیے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت مین مبتلا هونا - گهونسے جهاد اورانکي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے ایکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي آرڈرنکا عدن پهونچانا باوجود آمي هونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کهارے پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیره حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوه محصول -

دیار حبیب (صلعـــم) کے فوٹـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وه هاتهه کے بنے هوئے هوے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت روپیه خرچ کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور مجموم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور سجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (٦) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا و مروه اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف پڑهي جاتي ہے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصرف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجوده حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ روپیه ۸ آنه ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ٦ روپیه ۱۲ آنه

مینیجر رساله صوفی پنڈي بہاؤ الدین

ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹي امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص میرو بهی جواهر نور العین کا مقابله نهیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهي حقیقت نهیں رکهتے - اس کي ایک هي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر درگني ' دهند اور شبکوري دور ' اور ککرے چند روز میں ' اور پهوله ' ناخونه ' پربال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطیکه آنکهه پهوٹي نه هو ایک ماه میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتي ہے - اور آنکهه بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نهیں رهتي ' قیمت في ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب اور دنیا بهر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب هیں - نا طاقتي اور پیر و جوان کي هر قسم کي کمزوري بهت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکهاتي هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

[illegible] هر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچهو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمي ' قئے ' اسهال ' منهه اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اُچهلنا ' خناق ' سوکان ' دانت کي درد ' گنٹهیا اور نقرس وغیره کیلیے ازحد مفید ہے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

[illegible]ن افـــروز ایک منٹ میں سیاه فام کو گلفام بناکر اور چهره کي چهایاں اور سیاه داغ دور کرکے چاند سا مکهڑا بناتا ہے - قیمت في شیشي ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچهر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا اثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا ہے - قیمت في شیشي ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائے مهـــانسه چهره کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پهوٹنا مسدود کرکے انهیں تحلیل کرتا ہے - قیمت في شیشي ایک روپیه - حبوب مهـــانسه ان کے استعمال سے چهره پر کیلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا ہے قیمت في شیشي ایک روپیه -

اکسیر هیضه هیضه ایک ایسي ادنے مرض نهیں ہے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتهه انکا علاج کرسکے - لهذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نهیں هوا کرتي - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وه خواه کیسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستي سے نهیں کرسکیگا - لهذا وبا کے دنوںمیں هر سه قسم کي اکسیر هیضه تیار رکهني چاهئے - قیمت هر سه شیشي ۳ روپیه -

پتـــه : ـــــ مینیجر شفاخانه نسیم [illegible]

دهلی دروازه لاهور

کمترین کو پروردگار جل شانہ نے ایسے ملک مین رکھا ہے جہاں مسلمان اسلام کے طریقہ اور نام تک سے بیزار ہیں' ایسے لوگوںسے پھر کیا امید ہو سکتی ہے ؟ بتوں اور دیوتوں کی پرستش کرتے ہیں اور جملہ رسومات ہندؤں کے علانیہ کرتے ہیں - اگر انکو منع کیا جارے کہ تم مسلمان ہوکر ایسا کیوں کرتے ہو؟ تو کہتے ہیں کہ ہمارے آبا و اجداد ایسا ہی کرتے آے ہیں- ہم ایسا ہی کرینگے- ہر چند تلقین کی جاتی ہے مگر نہیں سنتے' اور علانیہ رسومات شنیعہ میں شریک ہوتے ہیں- مسلمانوں کی یہ حالت دیکھکر سواے افسوس اور رنج کے کچھہ نہیں ہوسکتا - نام تو اِن مسلمانوں کے ابراہیم ' عبد الرحمان وغیرہ ہوتے ہیں' مگر فعل رام لعل وغیرہ کا کرتے ہیں - باوجود اس قحط الرجالی کے ایک خریدار کا پیدا کرنا بھی محالات سے تھا - اسی اضطراب اور قلق میں تھا کہ ایک ٹھیکہ دار جو محکمہ نہر میں کام کرتا ہے بہ تقریب ملاحظہ نیازمند سے ملاقی ہوا ' اور ان سے اخبار الہلال کی خریداری کے واسطے عرض کیا گیا بہت رد و قدح کے بعد اُنھوں نے خریداری اخبار کی منظور کی -

خاکسار غضنفر علی چشتی سب اورسیر خریدار الہلال نمبر ۲۰۸۳

اخبار الہلال کے آخری فیصلہ کا مضمون اخبار میں پڑھکر میں بہت مضطرب ہوا' اور لگا تار کوشش کررہا تھا کہ بتعداد کافی خریدار فراہم کروں - شکر ہے خداوند کریم کا کہ مجھے اپنی کوشش میں کامیابی ہوی - سردست چار اصحاب خریداری پر آمادہ ہوے ہیں -

محمد خلیل اللہ شریف - تحصیلدار تعلقہ نظام آباد - دکن

صدا بصحرا کے جواب میں جو صداے لبیک ہندوستان کے ہر گوشہ سے بلند ہولی ہے ' اوس سے وہ حضرات واقف ہیں جنکو اخبار الہلال دیکھنے کا فخر حاصل ہے - اوسکے بقا کی ضرورت کا ہر متنفس قائل ہے - چنانچہ اس معاملہ میں درد مند دل رکھنے والے اصحاب نے خامہ فرسائی کی ہے - اس کے بعد مجھہ ہیچمدان کا اِس بارے میں کچھہ لکھنا اپنی نم مایگی کا اظہار کرنا ہے' اسلیے میں صرف یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا وند کریم اپنے حبیب پاک کے صدقہ سے اخبار الہلال کی اشاعت کو آپ کی خواہش سے زیادہ ترقی عطا فرمارے کہ اسکا یگانہ وجود مسلمانان ہند کیلیے علی الخصوص آیۃ رحمت سے کم نہیں ہے- اگر خدا نخواستہ یہ رسالہ بند ہوجاے تو جو زندگی کے آثار اب مسلمانان ہند میں پیدا ہوچلے ہیں ' وہ یکسر نابود ہوجائینگے -

میں نے فی الحال چار خریدار خاص ضلع نظام آباد میں مہیا کیے ہیں اور خدا چاہے تو عنقریب اور خریدار بھی مہیا کیے جائینگے - وی پی روانہ کر دیجیے -

خاکسار احمد محی الدین حسین - مددگار ناظم جنگلات
مستقر نظام آباد - خریدار نمبر (۱۸۳۱) -

ایک خریدار حاضر ہے -

نیاز منــــد خریدار نمبر ۳۶۲۰

براہ مہربانی مندرجہ ذیل تین صاحبوں کے نام ایک ایک سال کے لیے الہلال جاری فرمائیں -

تابعدار شیخ رحمت - اللہ ہیڈ ماسٹر اسکول گل امام

بالفعل ایک خریدار پیش کرتا ہوں - مزید کوشش جاری ہے -

محمد شمس الدین - از حیدر آباد دکن

مہربانی فرماکر اخبار الهـــلال میرے چچا صاحب کے نام جاری کر دیجیے -

عبد الحد - چھاونی شاہجہانپور خریدار الهـلال نمبر ۳۱۰۴

مندرجہ ذیل دو اصحاب کے نام الہلال جاری کردیں - اور قیمت بذریعہ وی - پی - پارسل وصول فرمالیں - اس سے پہلے ایک خریدار بھیج چکا ہوں -

خاکسار محمد سعید - اسسٹنٹ انجینیر پشاور

مندرجہ ذیل چار اصحاب کے نام ایک سال کیلیے وی پی الہلال ارسال فرما کر ممنون فرماویں -

محمد یار عفی عنہ - خریدار نمبر ۳۸۹۱ از بھاول نگر

الہلال کو پبلک جس عزت کی نظر سے دیکھتی ہے اگر اوسکا اظہار آپ پر نکیا جاے تو یہ بھی ایک نوع کی ناشکری ہے - میری زبان و قلم میں طاقت نہیں کہ جناب کی سچی قومی خدمات کے متعلق کچھہ عرض کرسکوں - خداوند تعالے سے دعا ہے کہ وہ آپکو حوادث زمانہ سے مصئون و مامون رکھے اور ہماری درماندہ قوم کی مساعدت کی مزید توفیق عطا فرماے -

الہلال کے دو پرچہ بذریعہ وی پی حسب ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں -

آپکا خادم

محمد رضا حسین از کھم میٹہ ضلع ورنگل - علاقۂ نظام

نوٹس بنام والدین طلباء مدرسة العلوم علی گڈہ

چونکہ طلباء اسکول اور اونکے والدین کو ان دو کالرا کیس کے بارہ میں جو حال میں اسکول میں وقوع میں آے ہیں کسیقدر پریشانی ہے - لہذا حسب ذیل اطـــلاع اسکی پریشانی دور کرنیکے واسطے شائع کیجاتی ہے :

(۱) بتاریخ ۴ جون سنہ ۱۹۱۴ع سرفراز بورڈنگ ہاؤس کے ایک لڑکے کو ہیضہ ہوا ' اور اوسی روز انتقال ہوگیا -

(۲) ۹ جون سنہ ۱۹۱۴ع کو ممتاز ہاوس کا ایک باورچی بیمار پڑا ' اور فوراً اچھا ہوگیا -

(۳) سرفراز بورڈنگ ہاوس بند کردیا گیا ہے ' اور وہاں کے لڑکے ممتاز بورڈنگ میں منتقل کردیے گئے -

(۴) ممتاز ہاوس کا باورچی خانہ بند کردیا گیا ' اور لڑکوں کو کالج کے باورچی خانہ سے کھانا پکوا کر کھلایا جاتا ہے -

(۵) صرف دو ایسے کیس وقوع میں آے اور اوسکے بعد پھر ہر ایک قسم کی احتیاط کیجا رہی ہے' تاکہ کوئی بیماری پھر نہو -

(۶) والدین کو کسی قسم کی پریشانی اپنے لڑکوں کے بارے میں نہونا چاہیے -

(۷) لہذا اُن والدین سے جنھوں نے اپنے لڑکوں کو بلا لیا ہے درخواست کیجاتی ہے کہ فوراً اونکو روانہ اسکول کردیں' تاکہ جو نقصان انکی تعلیم کا ہو رہا ہے آیندہ نہو -

قائم مقام ہڈ ماسٹر محمڈن کالج اسکول علی گڈہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, A THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کرلئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں ویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ، انکی قیمتیں ، مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ، شتر ، گائے بھینس ، گھوڑا ، گدھا بھیڑ ، بکری ، کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ، قانون مسکرات ، میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برھما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواهرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - آسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دکھانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوئے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کردکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے ، جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ، ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لیمپ انکو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم اسیوجہ سے آٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی -

قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں ، کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

مسلمان مستورات كي ديني ، اخلاقي ، مذهبي حالت سنوارنيكا بهترين ذريعه

نهايت عمده خوبصورت ايكهزار صفحه سے زياده كي كتاب بهشتي زيور قيمت ٢ روپيه ساڑهے ١٠ آنه محصول ٧ آنه -

جسكو هندوستان كے مشهور و معروف مقدس عالم دين حكيم الامة حضرت مولانا محمد اشرفعلي صاحب تهانوي نے خاص مستورات كي تعليم كے ليے تصنيف فرماكر عورتوں كي ديني و دنياوي تعليم كا ايك معتبر نصاب مهيا فرما ديا هے - يه كتاب قرآن مجيد و صحاح سته (احاديث نبوي صلى الله عليه وسلم) و فقه حنفي كا اردو ميں لب لباب هے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفيوں كيليے بے حد مفيد و نافع كتاب هے - اسكے مطالعه سے معمولي استعداد كے مرد و عورت اردو كے عالم دين بن سكتے هيں - اور هر قسم كے مسائل شرعيه اور ديني امور سے واقف هو سكتے هيں - اس نصاب كي تكميل كيليے زياده عمر اور زياده وقت كي ضرورت نهيں - اردو پڑهي هوئي عورتيں اور تعليم يافته مرد بلا مدد استاد اسكو بهت اچهي طرح پڑه سكتے هيں - اور جو لڑكياں يا بچے اردو خواں نهيں وه تهوڑے عرصه ميں اسكے حصه اول سے ابجد پڑهكر اردو خواں بن سكتے هيں - اور باقي حصوں كے پڑهنے پر قادر هو سكتے هيں - لڑكيوں اور بچوں كے ليے قرآن مجيد كے ساتهه اسكي بهي تعليم جاري كردي جاتي هے ' اور قرآن مجيد كے ساتهه ساتهه يه كتاب ختم هو جاتي هے (چنانچه اكثر مكاتب و مدارس اسلاميه ميں يهي طرز جاري هے) - اس كتاب كو اسقدر قبوليت حاصل هوئي هے كه اسوقت تك بار بار چهپكر ساٹهه ستر هزار سے زياده شائع هو چكي هے - دهلي ' لكهنؤ ' كانپور ' سهارنپور مراد آباد وغيره ميں گهر گهر يه كتاب موجود هے - انكے علاوه هندوستان كے بڑے بڑے شهروں ميں صدها جلديں اس كتاب كي پهنچ چكي هيں ' اور بعض جگهه مسجد كے اماموں كے پاس ركهي گئي هے كه نماز كے بعد اهل محله كو سنا ديا كريں - اس كتاب كے دس حصے هيں اور هر حصے كے ٩٦ صفحات هيں اور ساڑهے ٣ آنه قيمت -

حصه اول الف با تا - خط لكهنے كا طريقه - عقائد ضروريه - مسائل وضو غسل وغيره -

حصه دويم حيض و نفاس كے احكام نماز كے مفصل مسائل وتركيب

حصه سويم روزه ' زكوة ' قرباني ' حج ' منت ' و غيره كے احكام -

حصه چهارم طلاق ' نكاح ' مهر ' ولي عدت وغيره -

حصه پنجم معاملات ' حقوق معاشرت زوجين ' قواعد تجويد و قرات -

حصه ششم اصلاح و ترديد رسوم مروجه شادي غمي ميلاد عرس چهلم چسواں وغيره -

حصه هفتم اصلاح باطني تهذيب اخلاق ذكر قيامت جنت

حصه هشتم نيك بي بيوں كي حكايتيں وسيرت واخلاق نبوي -

حصه نهم ضروري اور مفيد علاج معالجه تمام امراض عورتوں اور بچوں كا -

حصه دهم دنياوي هدايتيں اور ضروري باتيں حساب وغيره و قواعد ڈاک -

گيارهواں حصه بهشتي گوهر هے جسميں خاص مردوں كے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذكور هيں - اسكي قيمت ساڑهے ٧ آنه - اور صفحات ١٧٤ هيں - پورے گياره حصوں كي قيمت ٢ روپيه ساڑهے ١٠ آنه اور محصول ٧ آنه هے - ليكن پوري كتاب كے خريداروں كو صرف ٣ روپيه كا ويلو روانه هوگا ' اور تقويم شرعي و بهترين جهيز مفت نذر هوگا -

بهترين جهيز - رخصت كے وقت بيٹي كو نصيحت حضرت مولانا كا پسند فرمايا هوا رساله قيمت دو پيسه -

تقويم شرعي - يعني بطرز جديد اسلامي جنتري سنه ١٣٣٢ھ جسكو حضرت مولانا اشرف علي صاحب كے مضامين نے عزت بخشي هے - ديندار حضرات كا خيال هے كه آجتك ايسي جنتري مرتب نهيں هوئي قيمت ڈيڑه آنه -

راقم

فقير اصغر حسين هاشمي - دارالعلوم مدرسة اسلاميه ديوبند ضلع سهارنپور

ديـــوان و [illegible]

(يعني مجموعة كلام اردو و فارسي جناب مولوي رضا علي صاحب - وحشت)

يه ديوان فصاحت و بلاغت كي جان هے ' جسميں قديم و جديد شاعري كي بهترين مثاليں موجود هيں ' جسكي زبان كي نسبت مشاهير عصر متفق هيں كه دهلي اور لكهنؤ كي زبان كا عمده نمونه هے ' اور جو قريب قريب كل اصناف سخن پر محتوي هے - اسكا شائع هونا شعر و شاعري بلكه يوں كهنا چاهيے كه اردو لٹريچر كي دنيا ميں ايك اهم واقعه خيال كيا گيا هے - حسن معاني كے ساتهه ساتهه سلاست بيان ' چستي بندش اور پاكيزگي الفاظ نے ايك طلسم شگرف باندها هے كه جسكو ديكهكر نكته سنجان سخن نے بے اختيار تحسين و آفرين كي صدا بلند كي هے -

مولانا حالي فرماتے هيں ...... " آينده كيا اردو كيا فارسي دونوں زبانوں ميں ايسے نكتے ديوان كے شائع هونے كي بهت هي كم اميد هے ...... آپ قديم اهل كمال كي يادگار اور انكا نام زنده كرنے والے هيں - " قيمت ايك روپيه -

المشتهر

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ١٦ - كولوله روڈ - ڈاكخانه باليگنج - كلكته

اشتهار

ميرٹهه كي مشهور و معروف اصلي قينچي اس پته سے مليگي جنرل ايجنسي آفس نمبر ١٥٦ اندر كوٹ شهر ميرٹهه

علمی ذخیرہ

(١) - مآثر الكرام - حسان الهند مولانا مير غلام علي آزاد بلگرامي كي تصنيف هے - جس ميں هندوستان كے مشاهير فقرا و علما كے حالات هيں - مطبوعه مفيد عام پريس آگره حجم ٣٣٨ صفحه قيمت ٢ روپيه -

(٢) - سرو آزاد - مآثر الكرام كا دوسرا حصه هے - اس ميں شعراے متاخرين كے تذكرے هيں - مطبوعه رفاه عام اسٹيم پريس لاهور - صفحات ٣٢٢ قيمت ٣ روپيه -

مولانا شبلي نعماني تحرير فرماتے هيں كه سرو آزاد خاص شعراے متاخرين كا تذكره هے يه تذكره جامعيت حالات كے ساتهه به خصوصيت ركهتا هے كه اس ميں جو انتخابي اشعار هيں اعلى درجه كے هيں - مآثر الكرام ميں اُن حضرات صوفيه كے حالات هيں جو ابتداے عهد اسلام سے اخير زمانه مصنف تك هندوستان ميں پيدا هوے -

(٣) گلشن هند - مشهور شعراے اردو كا نادر و ناياب تذكره جس كو زبان اردو كے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلكرست نے سنه ١٨٠١ ع ميں ميرزا علي لطف سے لكهوايا هے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس كي تصحيح كي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ايك عالمانه مقدمه لكها هے - جس ميں زبان اردو كي ابتدائي تاريخ اور تذكره هذا كے خصوصيات مذكور هيں - صفحات ٢٣٢ قيمت ايك روپيه -

(٤) تحقيق الجهاد - نواب اعظم يار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم كي كتاب " كريٹكل اكسپوزيشن آف دي پاپيولر جهاد " كا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنين صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس كتاب ميں يوروپين مصنفين كے اعتراض كو رفع كيا هے كه مذهب اسلام بزور شمشير پهيلايا گيا هے - قرآن ، حديث ، فقه اور تاريخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت كيا هے كه جناب رسالت مآب صلعم كے تمام غزوات و سرايا و بعوث محض دفاعي تهے اور ان كا يه مقصد هرگز نه تها كه غير مسلموں كو بزور شمشير مسلمان كيا جاے - حجم ٣١٢ صفحه قيمت ٣ روپيه -

(٥) زرتشت نامه - قديم پارسيوں كے مشهور پيغمبر اور ريفارمر كي سوانح عمري جس كو مشهور مستشرق عالم جهكسن كي كتاب سے اقتباس كر كے مولوي خليل الرحمن صاحب نے تاليف كيا هے - صفحات ١٩٨ - قيمت ايك روپيه -

(٦) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني كي لا ثاني تصنيف جس ميں حضرت عمر رضي الله عنه كي مفصل سوانح عمري اور اُن كے ملكي ، مالي ، فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و كمال كا تذكره مندرج هے - قيمت ٣ روپيه -

(٧) نعمت عظمى - امام عبد الوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ٩٧٣ هجري كي كتاب لواقح الانوار في طبقات الاخيار كا ترجمه جس ميں ابتداے ظهور اسلام سے دسويں صدي كے اواسط ايام تك جس قدر مشاهير فقرا گذرے هيں ان كے حالات اور زرين اقوال مذكور هيں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثی قيمت هر دو جلد ٥ روپيه -

(٨) - آثار الصناديد - مرحوم سر سيد كي مشهور تصنيف جس ميں دهلي كي تاريخ اور وهاں كے آثار و عمارات كا تذكره مندرج هے نامي پريس كانپور كا مشهور اڈيشن - قيمت ٣ روپيه -

(٩) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسين قدر بلگرامي - علم عروض ميں اس توضيح و تفصيل كے ساتهه عربي و فارسي ميں بهي كوئي كتاب لكهي نهيں گئي هے - اس كے آخير ميں هندي عروض و قافيه كے اصول و ضوابط بهي مذكور هيں ، اور اس كو شمس العلما ڈاكٹر سيد علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوايا هے - حجم ٣٧٢ صفحه - قيمت سابق ٣ روپيه - قيمت حال ٢ روپيه

(١٠) - ميڈيكل جيورس پروڈنس - يعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري هے - مترجمه شمس العلما ڈاكٹر سيد علي بلگرامي - اس كا مفصل ريويو الهلال ميں عرصه تك چهپ چكا هے - قيمت سابق ٦ روپيه قيمت حال ٣ روپيه -

(١١) - تمدن هند - موسيو گستاو ليبان كي فرانسيسي كتاب كا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاكٹر سيد علي بلگرامي - يه كتاب تمدن عرب كي طرز پر هندوستان كے متعلق لكهي گئي هے - اور اس ميں نهايت قديم زمانه سے ليكر زمانه حال تك هندوستان ميں جسقدر اقوام گذرے هيں اُن كي تاريخ ، تهذيب و تمدن اور علوم و فنون كے حالات لكهے هيں خصوصاً مسلمانان هند كا حال تفصيل كے ساتهه مندرج هے - قيمت (٥٠) روپيه -

(١٢) - تمدن عرب - قيمت سابق (٥٠) روپيه - قيمت حال (٣٠) روپيه -

(١٣) - داستان تركتازان هند - جلد ٥ جس ميں مسلمانوں كے ابتدائي حملوں سے دولت مغليه كے انقراض تك تمام سلاطين هند كے مفصل حالات منضبط هيں - اعلى كاغذ پر نهايت خوش خط چهپي هے - حجم (٢٥٥٦) صفحه قيمت سابق ٢٠ روپيه - قيمت حال ٦ روپيه -

(١٤) مشاهير الاسلام - قاضي احمد ابن خلكان كي مشهور عالم كتاب وفيات الاعيان كا ترجمه جس ميں پهلی صدي سے ساتويں صدي تك كے مشاهير علما و فقها و محدثين و مورخين و سلاطين و حكما و فقرا و شعرا وضاع وغيره كے حالات هيں - اس كتاب كے انگريزي مترجم موسيو ڈي سيلان نے ابتدا ميں چار عالمانه مقدمے اور كثير التعداد حواشي لكهے هيں - مترجم نے ان كا بهي اردو ترجمه اس كتاب ميں شامل كرديا هے - قيمت هر دو جلد ٥ روپيه -

(١٥) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي كي سوانح عمري اور ان كے علمي كار ناموں پر مفصل تبصره - حجم (٢٧٢) صفحه طبع اعلى - قيمت ٢ روپيه -

(١٦) جنگل ميں منگل - انگلستان كے مشهور مصنف اڈيارڈ كپلنگ كي كتاب دي جنگل بك " كا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس ميں انوار سهيلي كي طرز پر حيوانات كي دلچسپ حكايات لكهي گئي هيں - حجم ٣٦٢ صفحه قيمت سابق ٣ - قيمت حال ٢ روپيه -

(١٧) وكرم اروسی - سنسكرت كے مشهور ڈراما نويس كاليداس كے ڈراماالين كا ترجمه - مترجمه مولوي عزيز ميرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا مين مرحوم مترجم نے ايك عالمانه مقدمه لكها هے جس ميں سنسكريت ڈراما كي تاريخ اور مصنف ڈراما كے سوانحي حالات مذكور هيں قيمت ايك روپيه ٨ آنه -

(١٨) حكمت عملي - مصنفه مولوي سجاد ميرزا بيگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع كتاب هے - جس ميں افراد انساني كي روحاني ارتقا كی تدابير كے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عزت حاصل كرنے كي اصول و ضوابط بيان كئے هيں حجم ٣٥٠ صفحه قيمت ٣ روپيه -

(١٩) افسر اللغات - عربي فارسي كي متداول الفاظ كي كارآمد ڈكشنري حجم (١٢٢٦) صفحه - قيمت سابق ٦ روپية قيمت حال ٢ روپيه -

(٢٠) قران السعدين - جس ميں تذكير و تانيث كے جامع قواعد لكهے هيں ، اور كئي هزار الفاظ كي تذكير و تانيث بتلائی گئي هے - قيمت ايك روپيه ٨ آنه -

(٢١) كليات قدر بلگرامی - جس ميں جميع اصناف سخن كے اعلى نمونے موجود هيں مطبوعه مفيد عام پريس آگره - حجم (٣٢٠) صفحه قيمت ٣ روپيه -

(٢٢) دربار اكبري - مولانا آزاد دهلوي كي مشهور كتاب جس ميں اكبر اور اس كے اهل دربار كا تذكره مذكور هے قيمت ٣ روپيه -

(٢٣) فهرست كتب خانه آصفيه - عربي فارسي و اردو كي كئي هزار كتابوں كي فهرست جس ميں هر كتاب كے ساتهه مصنف كا نام سنه وفات - كتابت كا سنه - تصنيف - مقام طبع و كيفيت وغيره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے كه بزرگان سلف نے علم و فن كے متعلق اخلاف كے ليے كس قدر ذخيره چهوڑا - جو لوگ كتابيں جمع كرنے كے شايق هيں اُنهيں اس كا مطالعه كرنا لازمي هے - حجم ٥٠٠ صفحه - قيمت ٢ روپيه -

(٢٤) دبدبه اميري - ضياء الملة والدين امير عبد الرحمن خان غازي حكمران دولت خدا داد افغانستان كي سوانح عمري - مترجمه مولوي سيد محمد حسن صاحب بلگرامي - نهايت خوشخط كاغذ اعلى - حجم (٥٦٢) صفحه (٨) تصاوير عكسي - قيمت ٣ روپيه -

(٢٥) فغان ايران - مسٹر شوسٹر كي مشهور كتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشيا " كا ترجمه - حجم (٥٠٠) صفحه (٥٠) تصاوير عكسی قيمت ٥ روپيه -

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں سہو و خیال کا دخل ہوا ہو۔ جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا نہ کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب **وقار الملک** بہادر

جناب نواب حاجی **محمد اسحق** خانصاحب۔

جناب آنریبل سید **شرف الدین** صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید **اکبر حسین** صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی **محمد عبد الحلیم** صاحب **شرر** لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر **نذیر**۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلیٰ

ان ناموں کی عظمت اور رائوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی ازحد ضروری ہے کہ عام مجلسی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آگر یہ بھی اچھی طرح معلوم ہو کہ آج اس بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر پر ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہو کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا **تاج روغن گیسو دراز** ہے آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ اس میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہے اور حسن الطلب پر تیار ہو سکی ہے مدونہ کیا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے

ظاہر ہے کہ زندگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی جائے مرجھا پڑے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے بجز ہندوستان سیلون بجا عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل تفرقہ وہ مبین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح حسان کے کلنڈروں پر ایک سکہ ہوتا۔ اور سر پر دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بتار دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیئر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور میں بھی اس رفع شکایت کے عدیم المثال موقعے ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد ایک تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا کیا اور کیا!

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونیسے رہی اور اگر گیسو دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر بجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا قریبی اشارہ تھا سے

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ سے

کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندہ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ رائے چندے پہلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب عطر کے ساتھ خوشبوؤں کا جمانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صنعت اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوئی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرینگے کہ **تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو** کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے اور دراصل یہ تاج میں آمیزش ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ حسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی سے بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض یہ سمجھ کر۔ صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ ہر کوئی شریف مدعا ... جائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہو گا کہ جیسے عام طور پر مستعمل وظائف کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہٖ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ بھی محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک معمولیا قیمت کی شیشیوں کے بہانے تا ملک کی ایک حد درجہ انگیز فروگذاشت ہوگی جبکہ زیادہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اوصاف بمختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

قیمت مع خرچہ فی شیشی — **تاج روغن زیتون ...**

تاج روغن آملہ و نبولہ فی شیشی ۱۲

فی شیشی (۱۰/)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک ہر ایک شیشی پر ۵ رو شیشہ نمبر ۸ راور تین شیشیوں پر ... مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگر تاج ہیئر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کریں اس لئے کہ بہت تائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی ایک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات ہیں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونے کی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

جوہر عشبہ مغربی و چوب چینی

یورپ کے بنے ہوے ہمارے مزاجوں کے ساتھہ اس لیے موافق نہیں ہیں کہ وہ روح شراب میں بنائے جاتے ہیں' جو سخت محرک خون وردم ہے جو گرم مزاج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجائے اس کے کہ گرم خون کو ٹھنڈا کریں خون کو اور تیز کردیتے ہیں - ہم نے اس جوہر میں برگ حنا' چوب چینی وغیرہ مبتدل و مبرد خون دوائیں شامل کردی ہیں - جن کی شمولیت سے عشبہ کی طاقت دو چند ہوگئی ہے - چند خوراک تجربہ کرکے دیکھہ لیجیے - سیاہ چہرے کو سرخ کردیتا ہے - بد نما داغ' پھوڑے' پھنسی' بیقاعدگی ایام' درد نسل' ہڈیوں کا درد' درد اعضا' وغیرہ میں جو لوگ مبتلا رہتے ہوں اسکو آزمالیں-

یاد رکھیگا کہ دوا سازی میں یہ نکتہ دل میں جگہ دینے کے قابل ہے کہ ایک دوائی جو نا تجربہ کار بنائے مضر و بے عمل ہوجاتی ہے - اور وہی دوا مناسب اجزاء و ترکیب سے واقف کار بنائے تو مختلف حکمی عمل و عجیب و غریب خواص و فوائد ظاہر کرتی ہے - دوا سازی میں قاعدہ ہے کہ جب تک دوا سازاں اجزاء کے افعال و خواص سے با خبر نہو' کبھی اسکا ترکیب دیا ہوا نسخہ سریع الاثر حکمی فائدہ نہ کریگا - یہی وجہ ہے کہ جاہل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازی کے اصول سے محض نا آشنا ہوتے ہیں بجائے فائدہ دینے کے نقصان کرتے ہیں' لہذا ان سے بچنا چاہیے - قیمت شیشی کلاں ۳ روپیہ - شیشی خورد ایک روپیہ ۸ - آنہ - استعمال سے پہلے جسم کا وزن کرو اور ایکماہ کے بعد خود دیکھہ لو-

حکیم' ڈاکٹر' حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما شاہی سند یافتہ موچی دروازہ لاہور مصنف کتب طبی ۲۵ عدد

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اُردو، بنگلہ، گجراتی، اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہـلال پہلا رسالہ ہے، جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

روغن بیگم بہـــار

حضرات اہلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار، وکلا، طلبۂ، مدرسین، معلمین، مولفین، مصنفین، کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھي دیکھا اور پڑھا ہے، ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلیٰ درجہ کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے، جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخہ ہے، اسکے متعلق اصلي تعریف بھي قبل از امتحان وپیش از تجربہ مبالغہ سمجھي جا سکتي ہے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کیبراجي تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے ہیں آیا یہ یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغي کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغي امراض کبھي غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں، اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کي رعایت رکھي گئي ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوي دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پہولوں کي خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا، اسکي بو غسل کے بعد بھي ضائع نہیں ہوگي - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني -

بٹیکا ___ کے خواص بہت ہیں، جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي، جواني دائمي، اور جسم کي راحت ہے، ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کي آزمایش کي ضرورت ہے -

راما لرنجس تیلہ اور برنسیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

" ربطر فل کالیچر" کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ ممسک پاس اور الکٹریک ویگر برسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۶ آنہ برنالي لوٹ بازار کا سامیل یعني سر کے درد کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 M---nab-y - Street
Calcutta

روزانـــہ الہـــلال

چونکہ ابھي شائع نہیں ہوا ہے، اسلیے بذریعہ ہفتہ وار مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایمبرائیڈري یعني سوزني کام کے گل دار پلنگ پوش، میز پوش، خوان پوش، پردے، کامدار چوغے، کرتے، رفلي پارچات، شال، الوان، چادریں، لوئیاں، نقاشي مینا کاري کا سامان، مشک، زعفران، سلاجیت، ممیرہ، جدوار، زیرہ، گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ ہم سے طلب کریں - فہرست مفت ارسال کي جاتي ہے - (دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر)

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نہایت ضروری ھے

الاسلام سب سے پہلي بات جو مسلمانوں کے لیے ضروري ہے یہ ہے کہ وہ مذہب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف ہوں، اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد ہیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان واعتقاد کي باتیں سکھانے کے لیے کوئي کتاب نہیں لکھي گئي تھي - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ہے - خدا کي توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروري ہے، بچوں کي سمجھہ کے مطابق عمدہ بیان اس کتاب میں ہے - یقیناً کسي کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا، اور نہایت مفید بیان کیا ہے - مولوي نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش ہوکر جا بجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسي بھي دي ہے - بعض اسلامي ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دیني کردیا ہے - پس اگر آپ اپنے اہل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاہتے ہوں تو یہ کتاب انکو ضرور پڑھوا لیے - قیمت آٹھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں اُردو میں لکہے گئے ہیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب ہیں، پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے ہوئے، ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھي محبت رکھتا ہو، اور اُس کے دل میں قرآن مجید کي کچھہ بھي عزت و عظمت ہو وہ ان کے پڑھنے یا سننے کي سعادت حاصل نہ کرتا - یہي سبب ہے کہ تھوڑے ہي عرصے میں یہ کتاب اب چوتھي بار چھپي ہے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا ہے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمیٰ ہے قیمت چھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم ہیں، انتخاب کرکے اُردو میں جمع کي گئي ہیں - اور ان سے بھي وہي فائدہ حاصل ہوتا ہے، جو قرآن مجید کے قصوں سے ہوتا ہے - نہایت پر لطف اور بیش بہا چیز ہے - قیمت پانچ آنے یہ تینوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب ہوتي ہیں :

نذیر احمد خان کمپني - لاہور

... کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھہ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش و تجربہ سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " مہکنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی مد نظر ہے بلکہ موجودہ ... تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی لطافت اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے آگتے ہیں جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

ہر دو دوا کا پتہ

ایم - ایس - عبد الغنی لیمیٹڈ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

اپنا فاضل وقت روپیــہ حاصل کرنے میں صرف کیجیے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیہ زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربہ کاری کا خیال نہ کیجئے - اگر آپ اپنی آمدنی میں ترقی کرنا چاہیں تو ہملوگ آپکو مدد دیسکتے ہیں - اتنا جتنا کہ تین روپیہ روزانہ چست وچالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا ہے - ہر جگہہ - ہر مذہب - ہر فرقہ اور ہر قوم کے ہزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کر رہے ہیں - پھر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیــواسطے لکھیــں - اسکو چھوڑ نہ دیں - آج ہی لکھیں - اطمینـان شدہ کاریگران ہر جگہ .... کیــا کہتــے ہیں ؟ پڑھیــے :

جہجر ضلع روہتک
۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

میںنے کل خط آپکا پایا جسکا میں ممنون ہوں - دو درجن جوڑہ مردانہ جرابیں حسب ہدایت آنجناب ٹھیک بناکر روانہ کرتا ہوں - یقین ہے کہ یہ سب منظور ہونگی - میں آپکے اس حسن سلوک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - میں خوشی کیساتھہ دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریداروںکو ہمارا حوالہ دیں تو انکو بھی سفارش کرونگا - ہم ان لوگونکو جو آپکے خواستگار ہیں سکھلا سکتے ہیں - میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ) -

ج : ز و ہیلـر اینڈ کمپنــي ڈپارٹمنٹ نمبر ۳ - ۱۱/۲
ا : ا سی اسٹـریٹ - ۲ ۱ ۲ ۲

Dept. No. 3.

اطــلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل هو جائیگا -

منیجر

شهبال

ایک هفته وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبي - سیاسي - علمي اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - هر صفحہ میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائی اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کا زندہ تصویر دیکھنا منظور هو تو شهبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
استامبول - - Constantinople

الهلال کي شش ماهي مجلدات قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھ روپیہ میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا علم فیصلہ بھي کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں

(منیجر)

جهان اسلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکي اور اردو - تین زبانوں میں استنبول سے شایع هوتا ہے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا ہے - چندہ سالانه ۸ روپیہ - هندوستاني اور ترکوں سے رشتۂ اتحاد پیدا کرانیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کي گئي تو ممکن ہے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته اداره الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش
نمبرو صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول
Constantinople

اقتباس از الهلال کي رائے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۹۱]

میں همیشه کلکته کے یورپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبه مجھے ضرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انہوں نے دي هیں ' اور میں اعتراف کرتا هوں که هر طرح بهتر اور عمده هیں اور یورپین کارخانوں سے مستغني کردیتي ہے ، مزید بر آں مقابلة قیمت میں بهي ارزاں هیں ' کام بهي جلد اور وعده کے مطابق هوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر همارے لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکي تجویز سے اصلي پتھر کي عینک بذریعه وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بهي اگر اپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیه ۸ انه سے ۵ روپیه تک - عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۶ روپیه سے ۱۲ روپیه تک عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ' ناک چوڑي خوبصورت حلقه اور شاخیں نهایت عمده اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیه محصول وغیرہ ۶ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجرن عینک و گهڑي - نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانه ویلسلي - کلکته

ایک سنیاسی مهاتما کے دو نادر عطیئے

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوتیں زائل هوگئے هوں و اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچه میں معجزنما تغیر پیدا کرتي ہے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا ہے - منه کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلئے اس سے بهتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ وبن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور تلي کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قلندري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه ہے وہ عمدگی ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھ بہت مشهور هوچکا ہے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اسي کارخانه سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار ' صفائي ' ستھراپن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه ہے -

فهرست ادویه مفت ، (خط کا پته)

منیجر هندوستاني دوا خانه دهلي